ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

باطل کا تعاقب

امیرِ شریعت کی آواز

"مَیں ان علمائے حق کا پرچم لیے پھرتا ہُوں جو ۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغِ بے نیام کا شکار ہوئے تھے"۔

"مَیں اس سرزمین میں مجدّد الف ثانی کا سپاہی ہُوں۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کا متبع ہُوں۔ سیّد احمد شہیدؒ کی غیرت کا نام لیوا اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جرأت کا پانی دیوا ہُوں، میں ان پانچ، مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر صلحائے اُمّت کے لشکر کا ایک خدمت گذار ہُوں۔ جنہیں حق کی پاداش میں عُمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں۔

"ہاں! ہاں! میں ان ہی کی نشانی ہُوں۔ انہی کی صدائے بازگشت ہُوں۔ میری رگوں میں خُون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہُوں کہ میں قاسم نانوتویؒ کا علم لیکر نکلا ہُوں۔ میں نے شیخ الہندؒ کے نقشِ قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہُوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے۔ اور وہ برطانوی سامراج کو کفنانا اور دفنانا۔

"مَیں ان سوزوں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہُوں۔ جو برٹش امپریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ مَیں کچھ نہیں چاہتا۔ ایک فقیر ہُوں۔ اپنے نانا کی سنّت پر مر مٹنے کو تیار ہُوں۔ اور اگر کچھ چاہتا ہُوں تو صرف اس ملک سے انگریزوں کا انخلاء۔ دو ہی خواہشیں ہیں، میری زندگی میں یہ ملّت آزاد ہو جائے۔ یا پھر تختہ دار پر لٹکایا جاؤں۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

جمعہ، ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء ۲۵ پیسے

قرآن حکیم

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب قدس سرہٗ

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اور تم میں ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جو بھلائی کی طرف لوگوں کو دعوت دیا کریں اور نیک کاموں کا حکم کیا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

اور تم میں مبلغین اور داعین الی الحق کی ایسی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے۔ جو دوسرے لوگوں کو خیر اور بھلائی کی طرف دعوت دیا کریں۔ اور اسی جماعت کے لوگ دوسروں کو بھلے کام کرنے کا حکم دیا کریں۔ اور برے کاموں سے ان کو منع کیا کریں۔ اور ایسے ہی لوگ جو تبلیغ کا فریضہ ادا کریں گے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ (۱) خیر سے ہر قسم کی اصلاح مراد ہے۔ خواہ وہ عقائد کی درستی ہو یا اعمال واخلاق کی ہو یا دین و دنیا دونوں کی اصلاح ہو ابن مردویہ نے ابوجعفر محمد بن باقر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ خیر سے مراد کتاب اللہ کی اور میری سنت کی پیروی ہے۔

حضرت عثمان رض جب اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ خیر سے مراد یہ ہے کہ مصائب وآلام کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اور مسلمانوں کی پریشانی کو رفع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں۔ اس تقدیر پر اس جماعت سے مراد صلحاء اور نیک لوگوں کی جماعت مراد ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ تبلیغ کی ۲ قسمیں کی جائیں۔ ایک یہ کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے اور ان کو مسلمان بنایا جائے۔ اور دوسری قسم یہ کہ مسلمانوں کو بھلے کام کا حکم دیا جائے۔ اور برے کام سے روکا جائے۔ بہر حال خیر سے عام احکام مراد ہیں۔ معروف سے مراد وہ چیزیں ہیں۔ جن کو شرعاً و عقلاً مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ اور منکر سے مراد وہ چیزیں ہیں جو شرعاً و عقلاً بری سمجھی جاتی ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ معروف سے مراد وہ امور ہوں۔ جو کتاب وسنت کے موافق ہوں۔ اور منکر سے وہ چیزیں مراد ہوں۔ جو ان دونوں کے خلاف ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ معروف سے مراد طاعت اور منکر سے مراد معاصی ہوں۔ بہر حال معروف میں، فرض اور واجب، مستحب ومباح، وغیرہ سب شامل ہیں۔ اور منکر میں حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی، وغیرہ سب شامل

اگر یہ جماعت امام مقرر کرے تب تو امر کے معنی حکم کرنے کے ظاہر ہیں۔ اور اگر خود مسلمان ایسی جماعت بنائیں۔ اور حکومت کی سرپرستی اس کو حاصل نہ ہو تو ظاہر ہے کہ امر کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ اچھی باتوں کو کہیں۔ اور بری باتوں کو سمجھا کر ان سے منع کریں۔ اور چونکہ اس جماعت کے افراد کو من وجہ فوقیت اور خصوصیت حاصل ہے۔ اس لیے امر کا لفظ ان لوگوں کے لیے قرآن نے استعمال کیا ہے۔ خواہ یہ امام کی طرف سے مامور ہوں یا نہ ہوں۔ مامور نہ ہونے کا یہ مطلب کہ امام غفلت کرے۔ یا بدقسمتی سے امام ہی نہ ہو۔ جیسے ہمارے دور میں امام کا وجود مفقود ہے۔ بہر حال امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو علماء نے فرض کفایہ بتایا ہے۔ اور امۃ کے لفظ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کچھ لوگ اس خدمت کو انجام دیتے رہیں۔ تو دوسرے لوگوں سے مواخذہ نہ ہوگا۔ ورنہ سب گنہ گار ہوں گے۔ جسطرح جہاد کا حکم ہے۔

باقی رہا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا التزام انہی لوگوں پر عائد ہوگا۔ جو معروف ومنکر سے واقف ہوں۔ یعنی اہل علم ہوں۔ ہمارے زمانے میں غیر اہل علم نے جو وعظ گوئی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے اور بعض جاہل میلاد خوانوں کو لوگوں نے عالم سمجھ لیا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے لیے بجائے نفع کے سخت نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں مسلمانوں میں سے اچھے برے کی تمیز جاتی رہی ہے۔ اور وہ ہر خوش گلو گویئے کو عالم سمجھنے لگے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اسلامی اخلاق کا انحطاط ہو رہا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ امر بالمعروف کے مختلف درجے ہیں۔ جو شخص امر بالمعروف پر قدرت رکھتا ہے۔ تو امور واجبہ میں نصیحت کرنا اس پر واجب ہوگا۔ اور امور مستحبہ میں مستحب ہوگا۔ اور اگر قدرت نہ ہو اور یہ جانتا ہو۔ کہ لوگ مجھ کو نقصان پہنچائیں گے اور میں برداشت نہ کر سکوں گا تو امور واجبہ میں وجوب نہ رہے گا۔ البتہ اگر ہمت کرے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور اجر پائے گا۔ پھر قدرت کے بھی مختلف درجے ہیں۔ اگر ہاتھ سے بری باتوں کو روک سکتا ہے تو منہیات شرعیہ کو ہاتھ سے روکنا واجب ہوگا۔ ورنہ زبان سے کہنا واجب ہوگا اگر اتنی استطاعت بھی نہ ہو اور اہل فسق کا غلبہ ہو تو دل سے ہی نفرت کرنا کافی ہوگا۔ اور بری بات کو قلب سے برا جاننا، فرض ہوگا۔

درسِ حدیث

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ایک کام کیا۔ اور اس کی اجازت دیدی۔ لیکن چند حضرات نے اس سے پرہیز کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا حال معلوم ہوا۔ تو آپ نے خطبہ فرمایا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے۔ کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ جس کو میں کرتا ہوں پس قسم ہے خدا کی۔ میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اور اس چیز کی مثال جس کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس شخص کی سی ہے۔ جو ایک قوم کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک (بے غرض) ڈرانے والا ہوں۔ پس تم کو چاہیئے کہ تم اپنی نجات ڈھونڈو۔ وہاں اپنی نجات تلاش کرو۔ پس اس قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راتوں رات آہستہ آہستہ نکل گیا۔ اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ اپنے گھروں ہی میں رہی۔ صبح کو لشکر نے آکر اس کو مار ڈالا۔ اور اس کی نسل کا خاتمہ کر دیا۔ پس یہی کیفیت ہے اس شخص کی جس نے میری اطاعت قبول کی۔ اور جو احکام میں لایا ہوں۔ ان کی پیروی کی اور یہی مثال ہے۔ اس کی جس نے میری نافرمانی کی۔ اور جو حق بات میں لیکر آیا ہوں۔ اس کو نہ مانا۔ (بخاری مسلم)

جناب عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ ۔ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

(یعنی وہ خدا ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اسمیں آیتیں ہیں محکم ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ (کہ یہ آیت پڑھ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو دیکھے اور مسلم کی روایتوں میں ہے جب (تم) دیکھو کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ متشابہ آیتیں وہ ہیں۔ جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں۔ (پس سمجھ لے تو کہ وہ) لوگ ہیں جن کا نام خدا نے گمراہ یا کجرو رکھا ہے۔ پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔

(بخاری ومسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمان اسلام** لاہور — دجاری کردہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

جلد ۱۱ شمارہ ۱ یوم جمعہ تاریخ ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء

سرپرست: حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب — نگران — حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج: احمد حسین کمال — مطبوعات: مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

تلخ حقائق اور ذمہ داری

قیام پاکستان کے فوراً بعد علماء دین کی کوشش یہ رہی کہ کسی قسم کا اختلاف نمودار ہوئے بغیر یہاں اسلامی دستور کا نفاذ اور اسلامی احکام کا اجراء جلد از جلد عمل میں آجائے

- حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی شبانہ روز کوششوں کی بدولت حکومت پاکستان نے قرارداد مقاصد کو منظور کر لیا۔
- دستور اسلامی کے نفاذ سے پہلو تہی کا بہانہ تلاش کرنے والوں کے سامنے ملک و ملت کے سرکردہ علماء دین نے ایک نمائندہ کنونشن کے ذریعہ اسلامی دستور کے متفقہ اصولی نکات مرتب کر کے پیش کر دیئے۔
- اور علماء حق نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی صورت میں مسلمان جماعتوں اور اسلام دوستوں کے لئے ایک مشترکہ اور متفقہ مضبوط دینی محاذ بھی مہیا کر دیا تھا۔

لیکن افسوس ہے کہ علماء اسلام کی ان بہترین کوششوں کو بار آور نہیں ہونے دیا گیا اور اس پر سب سے پہلی ضرب مودودی صاحب نے لگائی۔

(۱) انہوں نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو عامۃ المسلمین کے موقف سے مخالف اپنے موقف کا اظہار کیا۔

(۲) انہوں نے مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کو سند اسلام دے کر تحفظ ختم نبوت کے اجتماعی محاذ میں رخنہ ڈالا۔

(۳) انہوں نے اسلامی نظام کے سیدھے سادے مطالبے کو مغربی جمہوریت کا مثنیٰ بنا کر اسلام کے چودہ سو سالہ سیاسی تصور کو ایک نیا رنگ دینے کی کوشش کی۔

(۴) انہوں نے نظام اسلامی کے بے آمیز اور خالص نظریہ کو سامراجیوں اور اشتراکیوں کی بین الاقوامی کشمکش میں سامراج کے حلیف اور اشتراکیت کے حریف کی حیثیت سے پیش کر کے ایسی پیچیدگیاں پیدا کر دیں جس کی وجہ سے نظام اسلامی کے قیام کا راستہ مسدود تر ہوتا چلا گیا

(۵) انہوں نے اسلام کے اجماعی مسائل اور اسلامی تاریخ کے طے شدہ امور سے متعلق ایسے اجتہادات و تفردات کا اظہار کیا۔ جو اہلسنت کے کسی فرقے و جماعت کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتے تھے اور انہیں حق بجانب ثابت کرنے کے لئے علماء دین کے ہر احتجاج کو مخالفانہ حربوں سے دبانے میں مصروف رہے۔

(۶) ان کے اخبارات و رسائل کی تحریروں کا بیشتر حصہ علماء دین کے خلاف زہر چکانی سے لبریز رہا اور ہے۔

انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ

— اپنے سیاسی و تنظیمی اقدامات میں وہ دینی اداروں اور دینی طبقوں کے برعکس ان گروہوں و افراد کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ جنہیں وہ ایک مدت تک اپنی تحریروں میں اسلام دشمن اور دین کا غدار بتاتے رہے تھے۔

— ان گروہوں و افراد کے ساتھ مل کر نہ صرف انہوں نے دینی طبقوں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی، بلکہ ان نئے رفقاء کی خاطر ... حکمت عملی کے نام سے اسلامی اصولوں میں تبدیلی کے جواز کا فتویٰ دیا۔ اور اسلام کے حرام کو حلال قرار دینے سے بھی باک نہیں کیا۔

— ان کے فکر و عمل کا یہ مخالفانہ پہلو دینی مسائل، تاریخی واقعات اور پاکستان کے سیاسی معاملات سے گذر کر عرب اور مسلم ممالک کے معاملات تک وسیع ہوتا چلا گیا اور وہ ہر اس طاقت کے حامی و موید ہوئے۔ جس کا ربط کسی نہ کسی صورت میں امریکی سامراج سے دیکھا اور ہر اس قوت کی مخالفت کی جو امریکی و برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہد کرتی نظر آئی۔

چنانچہ ان کے اور ان ہی جیسے دوسرے گروہوں کے اس طرز عمل اور علماء دین کی مسلسل مخالفت کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ:۔

مسند اقتدار پر آنے والے ہر گروہ نے مسلمان عوام کے مؤثر اور متفقہ ردعمل کے امکان سے بے خوف ہو کر اسلامی احکام کے نفاذ سے بے اعتنائی برتی۔

غیر اسلامی قوانین کے اجراء کی جرأت کی

غیر دینی عناصر کو اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کا موقعہ ہاتھ آیا

تحریف و ارتداد کی تحریکیں پروان چڑھیں

معاشرہ میں مغرب پرستی کا رجحان بڑھتا چلا گیا

اور اب یہاں تک نوبت آگئی ہے کہ اسلام کا سوال ملک و ملت کے ہر سوال سے پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ اور تمام معاملات کو ایسے موڑ پر لے جایا جا رہا ہے۔ جہاں عوام کے سامنے آخری چارہ کار کے طور پر مغربی جمہوریت یا اشتراکیت میں سے کسی ایک کا پابند بن جانا رہ جاتا ہے

مستقبل کی تاریخ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گی

- جنہوں نے علماء دین کی مخالفت کو اپنا شعار بنایا، اور مسلمان عوام کو اسلام ہی کا نام لے کر حقیقی اسلام سے دور تر کیا۔ حتیٰ کہ اسلام کی پوری تاریخ اور دین کا تمام ماضی ان کی نظروں میں مشتبہ بنا کر رکھ دیا۔
- معاندانہ بے تدبیریوں سے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ مسلمانوں کی آزاد ملت، اپنا خالص اسلامی نظام برپا کرنے کے بجائے یا تو اپنا سر امریکہ و برطانیہ کی سرمایہ پرست سامراجی جمہوریت کی چوکھٹ پر جھکا دے یا منحرف ہو کر سوشلزم کے آغوش میں چلی جائے۔

کیا تحریک اسلامی کے بلند بانگ دعووں کے ذریعہ مسلمان ملت کو اس انجام تک ہی پہنچانا مقصود تھا؟

مستقبل کا اسلامی مورخ اس سوال کا جواب تلاش کرنے پر مجبور ہوگا۔

آج ملت اسلامیہ کی تاریخ نہایت ہی نازک مرحلہ پر آگئی ہے۔ سامراجیت نے بیشتر مسلمان ملکوں کو اپنے نرغے میں لے لیا ہے۔ اس تمام صورت حال کی ذمہ داری صرف ان افراد و گروہوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے علماء دین اور اسلاف کرام کا اعتماد مجروح کیا اور اسلام کی سیاسی تعبیر مغربی سامراج کے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام و ناظم دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پوک رنگ محل لاہور۔ قیمت سالانہ ۱۵/- ششماہی ۸/- فی پرچہ ۳۰ پیسے

احمد حسین کمال

بھارت کا حال اور مستقبل

بھارت کے موجودہ بحران و انتشار کے بارے میں یہ سمجھا جارہا ہے کہ پنڈت نہرو کے بعد اس ملک کو ان جیسی ہمہ گیر قیادت میسر نہ آسکی۔ اس لئے وہ افراتفری کا شکار بن گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ:۔

اصلی تاریخی حقیقت

بھارت میں آج کل جو کچھ ہو رہا ہے اور علاقہ جاتی مسائل کے جن تضادات نے وہاں سر اٹھا لیا ہے۔ وہ ان ہندو عناصر کی سو سالہ سیاسی پالیسی کا عین منطقی نتیجہ ہیں، جسے انگریز کے ایما سے انہوں نے اختیار کیا تھا۔

اس برصغیر پر انگریزوں کے اقتدار سے قبل ایک ایسی ہندوستانی قوم کی تشکیل و تعمیر کا عمل آہستہ آہستہ جاری تھا جس کی نشوونما مسلمانوں کی ذہنی و سیاسی سربراہی میں ہو رہی تھی اس پوری سرزمین پر بحیثیت مجموعی ایک ملت یا قوم صرف مسلمانوں کی تھی۔ باقی اقوام کسی وحدت کے رشتے میں منسلک نہیں تھیں۔ متعدد نسلی گروہ ہزارہا ذاتوں اور گوتوں میں تقسیم اپنے اپنے جداگانہ معاشرتی حلقوں میں بکھرے ہوئے تھے اور سرزمین وطن کے اشتراک کے سوا وحدت میں پروئے رکھنے والا کوئی دوسرا مضبوط رشتہ ان کے درمیان موجود نہیں تھا۔

ہندویت کے تصور پر مبنی کوئی ہمہ گیر تحریک انگریزوں کی آمد سے پہلے اس ملک میں برپا نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ راجہ رام موہن رائے اور دیانند سرسوتی جیسے اپنی مصلحانہ تحریکیں غیر ہندوانہ تصور پر ہی قائم کیں۔ اول الذکر نے جداگانہ برہمو سماج کی داغ بیل ڈالی تو ثانی الذکر نے آریہ سماج کی۔

چونکہ انگریزوں نے اس ملک میں اقتدار مسلمانوں کی حریف اور دشمن طاقت کی حیثیت سے حاصل کیا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا عناد قدیم اور موروثی تھا۔

اور اسپین کے بعد یہ دوسرا موقع تھا کہ یورپ کی ایک مسلم دشمن عیسائی قوم نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے اقتدار چھین کر ہندوستان پر اپنا اقتدار قائم کر لیا۔ اس لئے ہندوستان پر اقتدار قائم کرنے کے بعد انگریزوں نے اپنی پالیسی کے اجزاء ترکیبی مسلمانوں کی طاقت کو ختم کرنا، غیر مسلم اقوام ہند پر سے مسلمانوں کے ہزار سالہ گہرے اثرات کا خاتمہ کرنا اور مسلمانوں و دیگر اقوام ہند کے درمیان مغائرت کی گہری خلیج قائم کرنا قرار دیا۔

انگریز کی اسلام اور مسلمان دشمنی

اس طرح انگریزوں کو ایک طرف اپنی حکومتی طاقت سے مسلمانوں کو سیاسی تباہی کے آخری درجہ تک پہنچا دینا آسان دکھائی دیا اور دوسری طرف ہندوستان کی غیر مسلم اقوام کو ان کے خلاف کھڑا کر کے اس سرزمین سے ان کا وجود تک ختم کر دینا۔۔۔۔ سہل نظر آیا

اسپین میں یہ تجربہ کیا جا چکا تھا کہ ایک طرف سے یورپ کی عیسائی طاقتوں نے یلغاریں کیں اور اقتدار چھیننا شروع کیا تو دوسری طرف سے اندرون ملک کے عیسائی باشندوں نے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنا ڈالا۔ اس طرح چکی کے دو پاٹوں کے درمیان وہاں کے مسلمان آ گئے۔ اور بالآخر نہ صرف وہاں مسلمانوں کی سات سو سالہ حکومت کا ہی خاتمہ ہوا بلکہ ان کا وجود بھی اسپین سے مٹ گیا۔

ہندویت کا مصنوعی تصور

انگریز عیسائیوں نے ہندوستان میں بھی یہ ہی عیارانہ چال چلنی چاہی، اور اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان کی منتشر غیر مسلم اقوام کو ایک متحدہ ہندو قومیت کے سانچے میں ڈھال کر اسلام دشمن طاقت کی حیثیت سے یہاں کے مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دینے کا منصوبہ بنایا۔

نئی نسل کے جدید تعلیم یافتہ افراد میں سے چند کی ذہنی تربیت اس طرح کی کہ وہ ایک قطعی مصنوعی "ہندو قومیت" کے تصور کے داعی بن گئے اور مسلمان دشمنی کے جذبات پھیلا پھیلا کر ملک کے تمام غیر مسلم طبقوں کو ہندو قومیت کے علم کے نیچے جمع کرنے لگے۔

اندیشہ تھا کہ ان اولین مراحل پر ہی جبکہ انگریز اقتدار کے نشہ میں مست مسلمانوں کو سیاسی، اقتصادی، معاشی اور تعلیمی غرض ہر قسم کی تباہی کی طرف دھکیلے جا رہے تھے۔ اپنی تیار کردہ "جدید ہندو قوم" کے ذریعہ انکے مجرد وجود و بقاء کو بھی خطرہ میں ڈال دیتے۔

بنگال کی تقسیم کے واقعہ تک انگریزوں نے اس طرح کے کئی حربے چلے۔ حتیٰ کہ تقسیم بنگال جیسے محض انتظامی مسئلے تک کو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں زہر چکانی کا ذریعہ بنا دیا۔ اور سیاسی اصلاحات کے ہر معاملہ کو ایسا رنگ دیا کہ گویا ہندو مسلمانوں سے اپنا غصب کردہ کوئی حق حاصل کر رہے ہیں۔

علماء کا تدبّر اور تاریخی کارنامہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ملک کے علماء حق کی روحوں اور قبروں پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے انگریز کے ان ارادوں کو ابتدا میں ہی بھانپ لیا۔

علماء حق نے ایک طرف انگریز کے استبداد و حاکمیت کے خلاف جہاد آزادی کا علم بلند کئے رکھا۔ تو دوسری طرف بلا تخصیص عام باشندگان ہند کے لئے اس جہاد آزادی میں شمولیت کا دروازہ کھول دیا۔ اور ملک کی غیر مسلم اکثریتی آبادی کو کسی شکایت کا بہانہ ہاتھ نہیں آنے دیا۔ انہوں نے انگریز کا حکومت کی ہر سیاسی عیاری کو اس حد تک کامیاب ہونے سے روکنے کی پوری پوری کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک طرف مسلمان ہندو اکثریت کے دشمنانہ حملوں کا نشانہ بن جاتے اور دوسری طرف انگریزی حکومت امن و انتظام کے بہانے انہیں اپنی سخت گیریوں سے پیہم تباہ کرتے لگتی۔

اس کے برعکس علماء نے یہ عظیم مدبرانہ کارنامہ انجام دیا کہ انگریزوں کی تیار کردہ مسلم دشمنی کی حامل ہندو قوم تحریک خلافت میں مسلمانوں کے دوش بدوش آ گئی۔

علماء حق کی مساعی سے اگرچہ مسلمانان ہند بہ یک وقت انگریزی حکومت اور ہندو قومیت کے نرغے میں گھر کر مکمل تباہ ہو جانے سے بچ گئے۔ لیکن انگریز مسلمانوں پر سے بھی علماء کے اثر کو ختم کرنے کی جو خفیہ تدبیریں کر رہا تھا۔ ان کے بار آور ہونے اور ہندو قومیت کو نیا قوی رنگ دے دینے کے بعد بالآخر وہ وقت بھی آ گیا۔ جب عملاً ہندو اکثریت کے نزدیک وطن کی آزادی کا مطلب مسلمانوں کو مٹا دینا بن گیا۔

اس طرح انگریزوں نے وہ مصنوعی ہندو قوم تیار کی جو آزادی کے وقت ملک کی تنہا مالک بننے پر ادھار کھائے بیٹھی تھی کانگریس میں شامل وہ ہندو طبقہ جو فرقہ دارانہ ہندویت کا حامی نہیں تھا۔ اگرچہ اپنی اہم سیاسی حیثیت کی بنا پر بظاہر سیاسی تصفیہ میں پیش پیش رہا۔ لیکن ہندو قوم پر وہی لوگ چھاتے چلے گئے جو مسلم دشمنی کے جذبات پر ہندو روح تعمیر کرنا چاہتے تھے اور ہندوستانی قوم بننے کے بجائے ہندو قوم بننے کے زیادہ شائق تھے۔

اس صورت حال کی وجہ سے حصول آزادی کے وقت مسلمانوں کے سامنے یہ ہی چارۂ کار تھا کہ وہ ملک کا ایک بڑا حصہ اس جدید ہندو قومیت کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود ایک علیحدہ گوشہ میں اپنی تعمیر نو کریں۔

اگرچہ بعض لوگ آخر دم تک اس امر کے لئے بھی کوشاں رہے کہ مسلمانوں کا جو تعلق پورے برصغیر سے اب تک رہا ہے وہ ختم نہ ہونے پائے اور ہندو قوم اس مصنوعی فتنے کی گرفت سے کسی طرح آزاد ہو کر حقائق پسند بن جائے اور ایک نئے ہندوستان کی تعمیر میں اپنا صحیح حصہ ادا کرنے لگے

جیسا کہ خود قائد اعظم نے ۱۹۳۵ء تک اس مقصد کے لئے ہندوؤں کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

بہر حال انگریز کا فسوں کار گر رہا۔ مسلمان دشمن جذبات اور قتل و غارت گری کی کارروائیوں کے ساتھ ہندو قوم اپنے حصہ کے ملک پر متصرف ہو گئی۔ اور کچھ مدت تک ہر بات سے آنکھیں بند کر کے صرف مسلم دشمنی کے نشہ میں سرشار اپنی خود مختاری کا ڈنکا پیٹتی رہی

بھارت کے حقیقی مسائل

لیکن مصنوعی خول کب تک چڑھا رہتا۔ کب تک صرف مسلم دشمنی کے بل پر جواب پاکستان دشمنی کا بھی روپ اختیار کر چکی تھی۔ "ہندو قومیت" کا جنون کامیابی کے ساتھ جاری رہتا۔ اور کب تک وہ حقیقی مسائل سر نہ اٹھاتے، جن کا تعلق اس سرزمین کے کروڑوں افراد کی مرگ و زیست سے تھا۔ ملک کے مختلف علاقے صدیوں سے مختلف نہج پر چلے آ رہے تھے زبان کا اختلاف، آب و ہوا کا اختلاف، بود و باش کا اختلاف

متضاد معاشی شکلوں کا اختلاف ایسی بے شمار باتیں تھیں جو صرف مقامی حیثیت رکھتی تھیں اور اسی حیثیت میں صحیح طور پر حل ہو سکتی تھیں۔

معاشی اور اقتصادی بدحالی سے عوام الناس کو بچانا، خوشحالی کی زندگی ان کے لئے مہیا کرنا، اپنے خطوط پر ترقی کے مواقع انہیں بہم پہنچانا۔ ساہوکارانہ سرمایہ داری کے چنگل سے انہیں چھڑانا، بلند اخلاقی معیار ان میں پیدا کرنا، اونچ نیچ... ذاتوں کی تفریق سے انہیں نکالنا، ایسے بیشمار مسائل تھے جنہیں آزاد ہندوستان نے حل کرنا تھا اور جو انگریزوں سے پہلے صدیوں تک صرف مسلمانوں کے اثر و رسوخ سے آہستہ آہستہ حل ہوتے چلے آ رہے تھے۔

یہ مسائل ہندو قومیت کے مصنوعی تصور تلے کچھ عرصہ دبے رہے اور مسلم دشمن کارروائیوں سے ہندو قومیت کی وحدت کا مینار تعمیر کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ لیکن اب یہ مینار ہل گیا ہے۔ عوامی اور علاقائی مسائل کھل کر سامنے آ گئے ہیں اور مسلمانوں کی متوازن حیثیت دائرے سے یہ ملک محروم ہو چکا ہے۔ ان حالات میں سوائے اس کے کہ بحران پر بحران پیدا ہوتے رہیں اور انتشار بڑھتا رہے۔ اب کوئی ایسا ذریعہ موجود نہیں ہے جو ہندو قومیت کا مصنوعی طلسم قائم رکھتے ہوئے ملک کو متحد اور عوام کو مطمئن بنا سکے۔

پاکستان کے لئے چیلنج

بھارت کے یہ حالات پاکستان کے لئے زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ:

اوّلاً تو عین ممکن ہے کہ بھارت کی مصنوعی ہندو قومیت کے ہلتے مینار کو گرنے سے بچانے کے لئے وہاں کے ہندو فرقہ پرست جو مرکزی نظم و نسق پر چھائے ہوئے ہیں پاکستان دشمنی کا کوئی خطرناک اقدام کر ڈالیں۔

ثانیاً یہ کہ ہندو فرقہ پرست بھارت کے کروڑوں منتشر مسلمانوں کے خلاف بے تحاشا قتل و غارت گری اور تشدد کی کوئی نئی مہم چلا کر وقتی طور سے موجودہ انتشار پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

ثالثاً یہ کہ پاکستان میں امریکی سامراج کے حامیوں کے ذریعہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ جن سے اس ملک کا استحکام بھی خطرے میں آ جائے۔ اس خطرے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ یہاں مختلف دوائر میں ایسے افراد و گروہ موجود ہیں جو امریکی سامراج کے ہوا خواہ ہیں۔

رابعاً یہ کہ ہندوستان کا بڑھتا ہوا انتشار اگر ایسے انجام تک پہنچتا ہے۔ جس سے وہاں دور رس سیاسی، انتظامی اور فوجی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں تو پاکستان پر اس کے اثرات پڑے بغیر نہیں رہیں گے۔

چنانچہ پاکستان کو اس امر کے لئے تیار رہنا چاہیئے، کہ بھارت کے شمال اور مشرق میں اگر کوئی خلا واقع ہو تو وہ فوراً پُر کر سکے۔

خامساً یہ کہ اس وقت ہندوستان میں مختلف بین الاقوامی قوتیں وہاں کی بدلتی ہوئی صورت حال سے فائدہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ اور جوں جوں حالات ابتر ہوں گے ان کی سرگرمیاں تیز ہوتی جائیں گی۔ برطانیہ تو اب اس قابل نہیں ہے کہ وہ آئندہ دخیل ہو سکے۔ چین کے لئے بھی فی الحال وہاں زیادہ دخل انداز ہونے کا موقعہ نہیں۔ البتہ امریکی سامراج اور روس کو یہ مواقع پوری طرح میسر ہیں۔ اول الذکر کی حامی طاقتیں پاکستان میں بھی موجود ہیں اور وہ گہری تبدیلیوں کے وقت سامراج کی خدمت سے باز رہنے والی نہیں۔

پاکستان کی ذمہ داریاں

اس موقعہ پر پاکستان کو اپنی اسلامیت اور سالمیت دونوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ مذہبی، سیاسی اور معاشی اعتبار سے پاکستان کے عوام مطمئن رہیں۔ نیز فوجی اور دفاعی اعتبار سے اتنے مستحکم ہو جائیں کہ ہر خطرے کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔

عین ممکن ہے کہ قدرت ایک بار پھر دورۂ نہم سے ساحل مالابار تک اور چٹاگانگ کی پہاڑیوں سے نیپال کی ترائی تک اسلام کے قافلے کے لئے بڑھنے اور پھیلنے کا راستہ ہموار کر دے۔

اس موقعہ پر اولین ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوگی لیکن اگر اسلام سے اور اپنے عوام کی صحیح تربیت سے ہماری موجودہ غفلت اسی طرح جاری رہی۔ اور وقت آنے پر ہم تاریخ کی تبدیلیوں کے اہم تقاضوں کو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ عظیم و وسیع خطہ سامراجیوں اور بے دینوں کی آماجگاہ بن کر رہ گیا تو یہ صورت حال پاکستان کے وجود کے لئے بھی اور اسلام کے مستقبل کے لئے بھی ایک زبردست خطرہ ثابت ہوگی۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

گوٹھ الہ یار ٹنڈو آدم (سندھ)

کے بارے میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی رائے گرامی

مندرجہ عنوان مدرسہ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ (سندھ) کے زیر انتظام قائم ہے۔ حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قادری اس کے مہتمم ہیں۔ جمعیۃ اس مدرسہ کو ترقی دے کر دینی تبلیغی خدمات کا مرکز بنانا چاہتی ہے ضرورت ہے کہ کارکنان جمعیۃ اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اگر دیندار اور مخیر مسلمان اور خاصکر سندھ اور ضلع سانگھڑ کے باحساس زمیندار اس کی مدد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت کے سوا یہ مدرسہ دینی مرکز بن کر ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ بنا رہے گا۔

اطلاع جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۴ جنوری بروز اتوار مدرسہ مفتاح العلوم شاہ پور چاکر بوقت ۱۲ بجے دن ماہانہ میٹنگ میں پابندی سے شرکت کریں۔

(محمد عرفان قادری)

دینی مدارس کے داخلے اور جلسے

مدرسہ عربیہ صدیق العلوم بستی خیر شاہ ضلع مظفر گڑھ

داخلہ یکم شوال سے۔ ۱۰ شوال تک۔ (محمد یار مہتمم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

داخلہ ۵ شوال سے جاری۔ ابتداء سے دورۂ حدیث تک تعلیم کا انتظام۔ مستحقین کو طعام، قیام مع مناسب نقد وظیفہ

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادّو

داخلہ ۵ شوال سے شروع۔ تیس سالہ تجربہ کار مدرس حضرت مولانا عبدالہادی صاحب فاضل دیوبند کا انتظام

(محمد عبدالجلیل ناظم مدرسہ)

مدرسہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ جلسہ۔

۱۶، ۱۷، ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء۔ چیدہ چیدہ علماء کرام تشریف لائیں گے۔ (محمد ہاشم مہتمم مدرسہ)

جامعہ اشرفیہ (رجسٹرڈ) شاہ کوٹ میں داخلہ

یکم ذیقعدہ تک جاری رہے گا۔ ابتدائی عربی، فارسی، فقہ، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ و ناظرہ کے علاوہ تجوید و قرأت کی تعلیم کا بھی انتظام ہے اور شعبہ پرائمری سکول کی منظوری کے لئے بھی کوشش جاری ہے۔ ایک سو تیس طلباء و طالبات اور پانچ اساتذہ کا عملہ ہے۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ کا کوئی مستقل سفیر نہیں۔ اپنی رقوم براہ راست مدرسہ کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (محمد عبداللطیف انور جالندھری)

مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد میں

قرآن پاک باتجوید اور موقوف علیہ دورہ حدیث شریف تک کی تعلیم کا انتظام۔ (۱۱۶) کے لئے خورد و نوش اور وظیفہ کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ ۲۵ شوال تک۔

(محمد اشرف مہتمم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ نصرت العلوم جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں داخلہ

آخر شوال تک جاری رہے گا۔ دورہ حدیث کے سوا درس نظامی اور ناظرہ و حفظ قرآن مجید کی تعلیم کا معقول انتظام ہے طلباء کی ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے (عبدالشکور ناظم مدرسہ)

علوم قرآنی کا بیش بہا خزانہ

مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر

تدبر قرآن جلد اوّل

مشتمل بر مقدمہ و تفاسیر آیۃ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران۔ سائز ۲۲×۲۹/۸ صفحات ۸۸۰

آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت

چرمی پشتہ کی مضبوط و بائنڈنگ جلد کے ساتھ ہدیہ ۱۳۰ روپے

(محصول ڈاک ایک روپیہ پچھتر روپے)

(اکتیس روپے پچھتر پیسے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی پی طلب کریں)

دار الاشاعت اسلامیہ امرت روڈ کرشن نگر، لاہور نمبر ۱

یہودیوں کے عالمی اثر و رسوخ کا پروپیگنڈا

یہودیوں کی بین الاقوامی پوزیشن، مغربی سامراج بالخصوص امریکی و برطانوی سامراج کے محض آلۂ کار کی ہے۔ ان کی حکومت کے قیام کا مقصد مشرق وسطیٰ اور مغربی ایشیا میں عربوں کے اثر و رسوخ کو بڑھنے نہ دینا، اور اس علاقہ میں مغربی سامراج کے مفادات کا دفاع و تحفظ کرنا ہے۔ ان کی کامیابیوں اور جارحیتوں کی پشت پر علانیہ اور خفیہ صرف مغربی سامراج کی منصوبہ بندیاں کارفرما ہیں۔

مغربی سامراج کے مقاصد کے لئے یہودیوں کے استعمال ہونے کی تاریخ کچھ زیادہ ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

برطانیہ نے انہیں یورپ میں اپنے سیاسی حریف جرمنی کو شکست دینے کے لئے کم و بیش ایک صدی تک استعمال کیا۔ پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کے واحد ذمہ دار جرمنی میں آباد یہودی تھے۔ اور اس تلخ حقیقت کے پیش نظر ہی بعد میں ہٹلر نے ان کے وجود سے سرزمین جرمن کو پاک کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی۔

دوسری جنگ عظیم میں بھی یہودیوں کو اینگلو امریکی بلاک نے جاسوسی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا۔

یہودیوں کی یہ پوزیشن بالکل واضح ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہودیوں کی عالمی برتری اور بڑی بڑی حکومتوں پر ان کے اثر و نفوذ کا پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ مغربی سامراج اور اینگلو امریکی بلاک کے مقاصد کے لئے استعمال ہونے کے بجائے اپنی مستقل حیثیت میں دنیا بھر کی طاقتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

اس کے اثبات کے لئے ایسے ایسے بعید الحقائق انکشافات کئے جا رہے ہیں کہ گذشتہ دو صدیوں کے تمام انقلابات، تمام سیاسی تغیرات، تمام تحریکات اور تمام رد و بدل کی تہ میں صرف یہودیوں کا ہی ہاتھ مصروف عمل رہا ہے اور اب ان کے سامنے ہر بڑی حکومت بے بس و لاچار ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے صرف ان کے اشارے پر ہو رہا ہے۔

ظفر احمد انصاری جیسے لوگوں نے ترکی سے ایران و مصر تک آزادی کی ہر تحریک کو یہودیوں کی ہی پس پردہ کارگذاریوں کا شاخسانہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہیں معلوم آزادی پاکستان کی تحریک کو انہوں نے کس مصلحت کی بنا پر اپنے اس انکشاف میں فی الحال شامل نہیں کیا۔

اس پروپیگنڈے کا ماخذ چند مجہول الحال دستاویزات اور کتابیں ہیں۔ جن کے مصنفین اور اشاعتی اداروں کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اگرچہ ان کا وجود ایک مدت سے پایا جاتا ہے۔ لیکن انہیں کسی نے بھی آج تک درخور اعتنا نہیں سمجھا تھا۔

لیکن عربوں کے خلاف حالیہ اسرائیلی جارحیت کے کچھ عرصہ پہلے بڑے ہی پراسرار طریقے پر مسلمان ملکوں بالخصوص پاک و ہند میں یہودیوں کے اثر و رسوخ کا پروپیگنڈا شروع ہو گیا۔ ہمارے یہاں یہ شرف مودودی صاحب کی جماعت سے وابستہ بعض افراد اور جرائد کو حاصل ہوا۔

کتابیں بھی شائع ہونے لگیں اور مضامین بھی، اور اتنے وثوق کے ساتھ اسرائیل کی بعض کامیابیوں کی نشاندہی کی گئی کہ ان تحریروں کے لکھنے والے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے پس پردہ شامل عناصر معلوم ہونے لگے۔

دراصل اس پروپیگنڈا کی تہ میں مخصوص قسم کی سیاسی اغراض کارفرما ہیں۔

عرب ملکوں اور مسلمان حکومتوں کو اس وقت جن بحرانوں سے گذرنا پڑ رہا ہے۔ یہ آزادی کے بعد اچانک پیش آنے والی اہم تبدیلیوں کا ایک ناگزیر موڑ ہے۔ قوموں کے مستقبل کی تشکیل اس قسم کے تلاطم خیز رجحانات سے ہوا کرتی ہے۔ بشرطیکہ ان اضطرابات کو مایوسی کی راہ پر نہ ڈال دیا جائے

مسلمان قوموں نے مغربی سامراج کے شکنجے سے سو سالہ جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی۔ مغربی سامراج ان کی اس آزادی کو اپنے مفادات کے تابع کرنے میں مصروف ہے مسلمان اپنے اس دیرینہ حریف کو خوب سمجھتے ہیں اور اس کے ہر داؤں کا توڑ کر رہے ہیں۔ یہودیوں کی جارحیت کو بھی وہ مغربی سامراج کا ہی ایک حربہ خیال کرتے ہیں۔

لیکن مغربی سامراج ان کے سامنے یہودیوں کو ایک ایسی عظیم قوت بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ جس کے اثر سے دنیا کا کوئی گوشہ خالی نہیں ہے اور جس کی کارفرمائیاں مسلمانوں کی سیاست میں بھی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں مسلمان اگر یہ باور کر لیں تو اس سے ایک طرف مغربی سامراج کے سیاسی حربوں پر پردہ پڑا رہے گا اور دوسری طرف تو آزاد مسلمان قومیں دفعتاً یہ محسوس کر کے کہ اب ان کا پالا اس سامراج سے بھی زیادہ چالاک اور اثر و رسوخ والی قوم سے پڑ گیا ہے جو امریکہ اور روس کی سیاست پر بھی قابض ہے۔ مایوسی کا شکار بنتی چلی جائیں گی۔ جس کا نتیجہ مسلمانوں میں ایسی قیادتوں کی کامیابی کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے جو مسلمان قوموں کو تحفظ کے نام پر سامراج کی گود میں ڈال دینے والی ہیں

انگریز نے ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریتی برتری کا خوف دلا کر مسلمانوں کی سیاست کو مدت تک انتشار میں مبتلا رکھا، اور بالآخر انہیں مجبور کیا کہ وہ پورے ہندوستان پر اپنا حق فائق رکھنے کے بجائے ایک چھوٹے سے خطے پر قناعت کریں۔

یہودیوں کی برتری کے پروپیگنڈے سے اب یہی مقصود مغربی سامراج پوری اسلامی دنیا میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(کمال)

راولپنڈی کے اجتماعات عید کے موقع پر دعا اور مطالبات

راولپنڈی شہر اور صدر میں عید الفطر کے اجتماعات میں لاکھوں مسلمانوں نے استحکام پاکستان اور عرب اور کشمیری مسلمانوں کی فتح و نصرت اور مسلمانوں کے اتحاد کے لئے دعا کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کرائیں۔

(۱) ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے خلاف تمام قوانین کو منسوخ کر کے جمہوریت اور پاکستان کی سالمیت کے تقاضے کے تحت جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کرے

(۲) مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں جید علماء کرام کو شامل کر کے ان کو آخری فیصلہ کا اختیار دیا جائے۔ اس کے بعد ہلال کمیٹی کے ذمہ دار سرکاری حضرات نشر و اشاعت کا مکمل انتظام کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے انتشار ختم ہو جائے۔

(۳) معاشرہ کو فرنگی تہذیب سے رنگنے کے تمام اقدامات بند کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیا جائے۔

(۴) ملکی عہدوں اور ذمہ داریوں میں ملک کی غالب اکثریت کے حقوق پامال نہ کئے جائیں۔

مولانا غلام اللہ خاں کمپنی باغ۔ مولانا غلام غوث صاحب صدر۔ مولانا عبد الحکیم صاحب گراؤنڈ مسلم ہائی سکول۔ مولانا سید محمودی صاحب۔ مولانا عبد الستار صاحب شہر مولانا چن پیر صاحب لال کرتی۔ مولانا ولی اللہ صاحب سٹلائٹ ٹاؤن۔ مولانا محمد اکرام صاحب گوالمنڈی وغیرہ حضرات نے عظیم اجتماعات میں یہ قراردادیں پاس کرائیں۔

(عبد الستار صدر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی)

مولانا غلام غوث صاحب کی مجرب ادویہ

(۱)	دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت	۲۰/-
(۲)	اٹھرا کی گولیاں " "	۲۰/-
(۳)	زینہ اولاد کی دوا " "	۱۵/-
(۴)	ہیضہ مفاصل کی گولیاں، ۵ عدد گولی	۵/-
(۵)	ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول بیس کیپسول	۲۰/-
(۶)	مقوی خاص شنگرفی سو گولی	۱۲/-
(۷)	روغن چنبل ۱۰/- روپے فی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین ایرچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔	
(۸)	سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/۰ روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنے اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک نہیں روانہ ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ ارفی شیشی بیس شیشی کے خریدار کو ۸ ارفی شیشی	
(۹)	مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی قیمت ۲۵/- سونا چاندی موتا وغیرہ کے مرکب کیپسول	

ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار رہتی ہیں

پتہ:- مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

مزید اختیارات دیئے بغیر ممبروں کی تعداد میں اضافہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنا ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے آئین میں آٹھویں ترمیم پر تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل بیان اخبارات کو دیا:۔

قومی اسمبلی میں آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ ممبران اسمبلی کی تعداد میں اضافہ اور دانشوروں کے لئے دس دس نشستوں کی تخصیص کی گئی ہے۔ یہ تاریخ کا ایک المیہ ہے کہ آنے والوں نے جانے والوں کے انجام سے بہت کم عبرت لی ہے۔ کسی جمہوری ملک میں حزب اختلاف کو اس طرح نظر انداز کرنا جمہوریت کا مذاق ہے۔ مگر افسوس کہ پاکستان کی دنیا کچھ نرالی ہے۔ چونکہ اس ملک کا مقصد ہی تخلیق اسلام اور جمہوریت تھا۔ اس لئے کفر پر اسلام اور آمریت کے استحکام پر جمہوریت کا ٹھپہ لگانا ضروری ہوتا ہے اس لئے وزیر قانون صاحب کو صراحت سے کہنا پڑا کہ اس کارروائی کے پیچھے پاکستان کنونشن لیگ کی خواہش کام کر رہی ہے۔ کہ قومی مسائل پر پالیسی سازی میں عوام کے زیادہ سے زیادہ نمائندے حصہ لیں۔

لیکن سوال کرسیوں کی زیادتی کا نہیں اختیارات کا ہے ملک میں ساری پریشانی اس کی ہے کہ عوامی نمایندوں کو اسلام کے عطا کردہ سارے کے سارے اختیارات سپرد کئے جائیں۔ اختیارات دیئے بغیر محض تعداد میں اضافہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ کنونشن لیگ والوں کی دلی تمنا بھی یقیناً یہی ہوگی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ زبان پر لانا ان کے بس کی بات نہیں یا مصلحتاً لانا نہیں چاہتے۔

باقی رہا دانشوروں کے لئے نشستوں کی تخصیص تو گزارش یہ ہے کہ جو ممبر اسمبلی کی کارروائی کے بڑے حصہ پر رائے دینے کے مجاز نہیں۔ ملک میں سے ہنگامی حالات کا خاتمہ کراتے میں ناکام ہوں اور جن سے محض آرڈیننسوں کی تصدیق کرانی ہی مقصود ہوں وہاں علم و فراست کا کیا کام۔ یہ کام تو انگوٹھا لگانے والا باحسن وجوہ ادا کر سکتا ہے۔ اگر وزیر قانون واقعی ملک کو پریشانی اور بحرانی کیفیت سے نجات دلانے کے متمنی ہیں تو اس کا علاج صرف یہ ہے کہ عوام اور نمایندوں کو اپنے مکمل حقوق اور اختیارات واپس دلائے جائیں۔

اگر اس ترمیم کے پیچھے کوئی سیاسی منصوبہ کارفرما نہیں تو پھر علم و فراست کے خزانہ کو عورتوں کی طرح چور دروازہ سے داخل کرنا علم و فن کی توہین ہے۔ ان کو کھلے عام انتخاب ہی کے ذریعہ آنا چاہیئے۔

دعائے مغفرت

—— حاجی محمد اکرم سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی سمندری و برادران کی والدہ چند دن بیمار رہ کر انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون جامع مسجد محمدیہ میں مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کرائی گئی۔

(محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری)

—— مولانا غلام محمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی خوشدامن رحلت فرما گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت علا فرمائے

(محمد افتخار ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام کا ضلع مردان

عید میلاد کے موقع پر نماز عید سے پہلے امیر جمعیۃ علماء اسلام غلام قادر حنفی قادری نے صدقہ فطر، رویت ہلال کمیٹی اور خاندانی منصوبہ بندی پر مختصر تقریر کی۔ عوام پر واضح کیا کہ یہ غیر اسلامی منصوبہ ہے۔ ہم حکومت سے منظور کردہ مطالبہ کرتے ہیں کہ رویت ہلال کمیٹی میں اہلسنت والجماعت سے مستند علماء کو شامل کیا جائے اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کر کے اس پر خرچ ہونے والی رقم دفاع اور زراعت پر خرچ کی جائے

شہداد پور

۲۵۔ رمضان المبارک کو مولانا محمد شریف صاحب خطیب سکرنڈ شہداد پور تشریف لائے اور جمعیۃ مرکزیہ کی امداد کے لئے توجہ دلائی۔ چنانچہ جمعۃ الوداع کے موقعہ پر جامع مسجد سنہری میں اپیل کی گئی۔ مبلغ ۷۸/۰ روپے جمع ہوئے جو مرکزی دفتر بھیج دیئے گئے۔ (محمد حسین شاہ بخاری)

مدرسہ اسلامیہ عربیہ ضیاء الاسلام رجسٹرڈ ملتان

تین سال سے قائم ہے۔ اس سال اب ایک فاضل ترین عالم دین کی خدمات بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔ داخلہ ۱۵ شوال تک رہے گا۔ مسافر طلباء کے لئے قیام و طعام وغیرہ کا کفیل مدرسہ ہے اہل خیر حضرات امداد فرمائیں۔ (محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ ضیاء الاسلام فرید آباد بوسٹر گیٹ ملتان شہر)

مغربی جمہوریت یا سوشلزم سے عالم اسلام کے مسائل حل نہیں ہو سکتے

مکی مسجد جناح کالونی میں حضرت علامہ حافظ محمد صدیق صاحب کا خطاب

آپ نے فرمایا۔ مغربی جمہوریت پارلیمانی ہو یا صدارتی یا سوشلزم اور اشتراکیت وغیرہ عالم اسلام کو درپیش موجودہ مسائل حل نہیں کر سکتے۔ اسلامی قوانین کی موجودگی میں قیام امن اور رفاہیت عامہ کے لئے دنیا کے دوسرے نظاموں کی حمد و توصیف بہت بڑی ناواقفیت اور کوتاہ بینی ہے۔ جو لوگ اس وقت پاکستان کے مسلمان عوام کو پارلیمانی جمہوریت یا سوشلزم یا صدارتی جمہوریت کے فوائد گنوا رہے ہیں۔ یا تو وہ اسلام کے ابدی اور اٹل قوانین سے ناواقف ہیں۔ یا وہ نادانستہ طور پر ہوس اقتدار میں عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اسلام کے صدر اول کی تاریخ دوہراتے ہوئے پُرزور الفاظ میں کہا کہ صرف اسلام ہی دنیا میں ایک تجربہ شدہ نظام ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے اس کے پیروؤں کو حقیقی امن و سکون میسر آ سکا۔

آپ نے مسٹر پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے افکار کو غیر اسلامی اور فتنہ انگیز قرار دیا۔ اور مسٹر ظفر اللہ قادیانی اور مودودی صاحب کے بیانات اور ان کی جماعتوں کی کارروائیوں کو ملک دشمن اور سامراجیوں کی نیابت و نمایندگی قرار دیا۔ اور عیسائی مشنری اداروں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور سرمایہ داروں کی لوٹ کھسوٹ پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عوام کو آگاہ کیا کہ وہ شر پسند عناصر سے ہوشیار رہیں اور اتفاق و اتحاد کا دامن مضبوطی سے تھامیں۔

(عبدالرشید انصاری ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور)

علم و کمال کا آخری آفتاب غروب ہو گیا

دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انتقال فرما گئے

یہ اطلاع دارالعلوم دیوبند سے علمی فیوض و برکات حاصل کرنے والے ہر شخص کے لئے غمناک ہوگی کہ جامع معقول و منقول، بحر العلوم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی صدر المدرسین دارالعلوم ۲۷۔ دسمبر ۱۹۶۷ء کو دن کے ۱/۲ ۱۱ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت علامہ مرحوم شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز و جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد یہ دوسرا جانکاہ صدمہ ہے جسے دینی حلقوں میں شدت سے محسوس کیا جائے گا۔

آپ نے مسلسل پچاس برس تک دارالعلوم دیوبند کی تدریسی و تعلیمی خدمات انجام دیں۔ آپ کے لاکھوں شاگرد اور فیض یافتگان پاکستان، ہندوستان، برما، ملایا، افغانستان انڈونیشیا، افریقہ اور دنیا کے دور و دراز گوشوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کا شمار پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں چوٹی کے علماء میں ہوتا رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے علم و عمل، دین و تقویٰ، ایثار، قربانی اور جدوجہد کے جن معیاری پیکروں کا ایک بے مثال قافلہ ترتیب دیا تھا۔ وہ یکے بعد دیگرے رخصت ہو چکے ہیں۔ علامہ مرحوم آخری فرد تھے۔ جن کے بعد اب صرف شیخ الحدیث حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب کی ذات گرامی باقی رہ گئی ہے۔ آہ!

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

(کمال)

مولانا محمد شریف (سکرنڈ) کی تقریر

۲۷۔ دسمبر کو مسجد شہداد پور میں بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد شریف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نواب شاہ نے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ حسینیہ کی دعوت پر مجمع عام سے خطاب کیا۔ دو گھنٹہ کی مسلسل اور ولولہ انگیز تقریر میں آپ نے ماہ رمضان المبارک کے فضائل بیان کئے۔

حکومت وقت کی مخالف اسلام پالیسیوں کا تجزیہ کیا۔ پرویزیت اور انکار سنت کے فتنوں کی وضاحت کی

مودودیت کے اور مودودی صاحب کے غیر اسلامی نظریات اور انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق ان کی ناشائستہ تحریروں کا رد فرمایا اور جمعیۃ کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔

(محمد عرفان فاروقی - ٹنڈو آدم)

پاکستان کی سالمیت کے لئے

مودودی صا

جہنم کے عظیم جاعلم میں

۲۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو نماز عشاء کے بعد مدرسہ حنفیہ
عظیم تبلیغی اجتماع منعقد ہوا۔ جسے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستا
مولانا موصوف کی اس اثر انگیز کامیاب تقریر سے
ایک من گھڑت بیان اپنی سابقہ روایات کے مطابق شائع کیا
وضاحتی بیان کے ذریعہ کھول ڈالی کہ "بار" کا سرے سے کوئی
حضرت مولانا جالندھری کی اس معرکتہ الآرا تقریر کے
محمد حیات بسروری نے شہدائے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنے کلا
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے افتتاحی تقریر کی
میں کسی دوسرے نام نہاد اسلام یا ازم نہیں کامیاب ہو
اور بروہری، قادیانی اور مغربی عناصر کی اسلام کش روشن
کے سپاہی ہیں اور ایک سپاہی کی طرح ان کا فرض ہے کہ اسلا
تک اس کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع کریں گے۔ یہ ہی ان کی تا
اس سلسلے میں انہوں نے مودودی صاحب کے دعووں اور

چیلنج مولانا غلام غوث صاحب

ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے میرا حوالہ دے کر کہا ہے کہ مودودی صاحب نے کسی میٹنگ میں جبکہ خواجہ ناظم الدین کی حکومت تھی یہ بات کہی تھی کہ موجودہ حکومت تو رہے گی نہیں تو پھر وزارت کے سلسلہ میں امریکہ مجھ سے بات کرے گا یا سہروردی سے"۔ تو میں اس بات کا اقرار اور اعلان کرتا ہوں کہ یہ بات میں نے ہی مولانا غلام غوث صاحب کو بتائی تھی اور اس کا ثبوت میرے ذمہ ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اسلام کا قانون ہے کہ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ۔ دلیل مدعی پر ہوتی ہے اور قسم منکر پر آتی ہے۔ مدعی سے ابتداءً دلیل نہیں مانگی جاتی بلکہ پہلے جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے اور اگر وہ انکار کرے تو اس کو قسم دی جاتی ہے اور وہ قسم بھی اٹھالے تو پھر مدعی سے دلیل مانگی جاتی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قاضی شریح کی عدالت میں کسی پر دعویٰ کیا تو قاضی شریح نے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دلیل نہیں مانگی بلکہ جس پر حضرت علیؓ نے دعوے کیا تھا اس سے پوچھا۔ اور بعد میں اس کے انکار پر الحلف پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دلیل مانگی۔ میں مدعی ہوں اس لئے دلیل میرے ذمہ ہے اور مودودی صاحب کو چاہیئے کہ اسلامی طریقہ کے مطابق طلب کریں۔ مگر عجیب بات ہے کہ سارے کے سارے ارکان و ممبران جماعت تو بولتے ہیں مگر مودودی صاحب نہیں بولتے۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جب مودودی صاحب بزعم خویش دستور اسلامی کے دعویدار ہیں اور دستور اسلامی میں صاف موجود ہے کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اگر تم کسی شے میں تنازع کرو تو قرآن و سنت کی طرف آؤ۔ تو پھر مودودی صاحب کو چاہیئے کہ جرأت کر کے یہ اعلان کر دیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی۔ پھر دیکھو کہ میں ثبوت دیتا ہوں کہ نہیں۔ لیکن اگر میں کہہ دوں کہ میرے پاس گواہ نہیں۔ گو کہوں گا نہیں۔ لیکن اگر بالفرض والمحال کہہ ہی دیتا تو پھر اسلامی طریقہ کے مطابق مودودی صاحب کو قرآن اٹھانا پڑے گا۔

مولانا جالندھری نے فرمایا کہ میں پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میرا الزام مودودی صاحب پر ہے نہ کہ ان کی جماعت کے ارکان و ممبران پر۔ اگر ان کی جماعت کے ملک میں بیس لاکھ ارکان بھی ہوں اور ہر ایک جواب بھی دے تو میں اس کو جواب نہیں دوں گا۔ کیونکہ میرا الزام ارکان و ممبران جماعت مودودی پر نہیں بلکہ براہ راست مودودی صاحب پر ہے۔ جو عرصہ دراز سے بولتے ہی نہیں۔ کیا مودودی صاحب جرأت کر کے عوام کے سامنے آکر ہمارے ساتھ تصفیہ کرنے کو تیار ہیں؟

مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے؟

مولانا جالندھری نے فرمایا کہ میرا دعوے ہے کہ مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ لوگوں نے مذہب پر حملہ کرنے کے لئے مختلف بھیس اختیار کئے بعض لوگوں نے حبّ آل رسولؐ کے نعرے لگائے مگر جب کپڑا اٹھا کر دیکھا تو صحابہؓ پر تبرّا بازی نکلے۔ ایک گروہ نے حبّ رسولؐ کا نعرہ لگایا۔ مگر جب اندر دیکھا تو حبّ رسولؐ سے اُن کے دامن خالی نکلے اور حب رسولؐ کی بجائے بدعات کی ترویج نمودار ہوئی ایک گروہ نے نعرہ لگایا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ۔ مگر جب اُس پردے کو اٹھایا تو اس نے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کو ظلماً قتل کیا۔

اسی طرح ہم نے مودودی صاحب کا کتاب و سنت کا نعرہ سنا، تو ہمارے دل پھڑک اٹھے۔ مگر جب دیکھا تو ائمہ دین کی تضحیک و تذلیل نکلی۔ پھر ہم نے دستور اسلامی کا نعرہ سنا۔ تو ہمارے دل پھر پھڑکے۔ مگر جب یہاں بھی نقاب سرکا تو سارے کا سارا اسلام بدلتا ہوا نظر آیا۔

مودودی صاحب کی بددیانتی پر گھر کی شہادت

میری جماعت سے اگر ایک آدمی مجھے چھوڑ کر چلے جائیں تو میرے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں بنتی۔ لیکن اگر مجھ کو سارے کے سارے ارکان چھوڑ کر چل دیں تو یہ میرے جھوٹا ہونے کی دلیل ہوگی۔ شاہ ہرقل نے سوالات کے دوران یہ بھی ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے مان چکنے کے بعد پکے رہتے ہیں یا پھر بدلتے بھی ہیں تو ابوسفیان نے جواب دیا کہ پکے رہتے ہیں مرتد ہیں مگر اس سے ہٹ نہیں سکتے۔ تو شاہ ہرقل نے کہا کہ پھر وہ سچے ہی ہیں۔ کیونکہ جب ایمان کی لذت ان کے دل میں راسخ ہو جاتی ہے تو پھر وہ نکلتی نہیں ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنیؒ۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا کوئی ساتھی ان پر بددیانتی کا الزام دے کر ان کی جماعت سے نہیں نکلا۔ لیکن مودودی صاحب کی پارٹی کی پارٹی ان کو بددیانت کہہ کر نکلی۔ مودودی صاحب کے سب سے بڑے رہنما تھی جن کا مقام ان کی جماعت میں ان کے بعد شمار ہوتا تھا، مولانا امین احسن اصلاحی جب نکلے تو نکلتے ہی کہا کہ مودودی صاحب کا دستور اسلامی کا نعرہ بالکل غلط ہے۔ میں تو دھوکے میں رہا ہوں یہ بددیانت ہیں اور جتنا نقصان اسلام کو انہوں نے پہنچایا ہے۔ اتنا کسی نے نہیں پہنچایا۔ یہ الزام دے کر لوگ نکلتے گئے۔ حکیم عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر "المنیر" لائل پور نکلے تو بددیانتی کا الزام دے کر۔ مولانا منظور احمد نعمانی ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" نکلے تو اسی طرح کا الزام دے کر۔ جناب عبدالجبار خان نکلے تو بددیانتی کا الزام دے کر۔ اس کے بعد سینکڑوں آدمی جماعت اسلامی سے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آخرکار سعید ملک نکلے تو یہ ہی الزام دے کر۔ آخر میں ایک ایسا آدمی بھی نکلا۔ جس نے کہا کہ جماعت کا ہر پندرہواں آدمی تنخواہ دار ہے اور اس کی بددیانتی کا یہ حال ہے کہ کھالوں اور زکوٰۃ تک کے پیسے ملازمین جماعت کو تنخواہ میں دے دیتے ہیں (یہ ہیں مودودی صاحب جو کل پاکستان اجتماع منعقدہ لاہور ۱۹۶۳ء میں اعلان کرتے ہیں کہ میرے رب کی مجھ پر عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو ہر قسم کے داغوں سے محفوظ رکھا حالانکہ ان داغی اسلام کے دامن پر ان کی جماعت سے نکلنے والے ہر شخص نے داغ لگایا۔ مگر نہ معلوم یہ کیسا داغ ہے۔ جو بددیانتی جیسے بدنما داغ سے بھی داغدار نہیں ہوتا) تو یہ الزام دینے والے ہیں مولانا کوثر نیازی مدیر شہاب لاہور۔

آپ نے ایسا تو دیکھا ہوگا کہ چندہ زیادہ آئے اور رسید کم کی دے کر بددیانتی کی گئی۔ مگر ایسا بھی کہیں دیکھا گیا کہ کھالوں کی قیمت تو پانچ عدد ہے اور رسید پانچ ہزار کی۔ یہ بات ہم نے اس جماعت میں دیکھی اور میں نے اس کی پوری تحقیق کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ باقی رقم کہاں سے آتی ہے۔ اور ہر شہر میں قریباً بیس بیس ارکان تنخواہ دار ہیں

...رائیت کے خطرے کی نشان دہی

...ب کے مزعومات کا تجزیہ

...جالندھری کی معرکتہ الآرا تقریر

...لاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے وسیع پلاٹ واقع مدنی محلہ میں ایک ...صدر محترم حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا ...مقامی جماعت مودودی کے افراد نے بار ایسوسی ایشن جہلم کے نام سے ...ی صدر بار ایسوسی ایشن جناب چودھری الطاف حسین صاحب نے اپنے ...نہیں ہوا"۔ "اور ہم زعماء جمعیۃ علماء اسلام کی قدر کرتے ہیں"۔

...ے قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش ہیں۔ سب سے پہلے سائیں ...ہ خراج عقیدت پیش کیا۔

...واضح طور پر ..... متنبہ فرمایا کہ ہم سوائے محمدی اسلام کے پاکستان ...۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے مجمع کو خطاب فرمایا۔ ...پو... بکھیرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہا کہ علماء حق اسلام کی فوج ...نے یا اُسے بدلنے کی جو بھی شخص یا گروہ کوشش کرے گا۔ علماء آخر دم ...جسے کوئی طاقت مٹا نہیں سکی اور نہ آئندہ مٹا سکے گی۔

...ے بارے میں ان کے طرز عمل پر بھی مفصل روشنی ڈالی۔ جو درج ذیل ہے

(مرتب رشید احمد ارشد - مرسلہ محمد اسحاق)

مودودی صاحب اسلامی دستور نہیں چاہتے

مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے اور اس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ بیس سال کے عرصہ میں دستور اسلامی کی خاطر مودودی صاحب نے دیندار افراد کی ایک میٹنگ تک نہیں بلائی۔ اگر یہ اس دعوے میں سچے ہوتے تو مسلمانوں کے تمام طبقات کے دروازوں پر پہنچ کر سب کو اکٹھا کرتے کہ مسائل کا اختلاف تو رہا ہی کرتا ہے چلو پہلے دستور اسلامی کا مطالبہ کر لیں۔

دوسری دلیل۔ لیاقت علی خاں مرحوم نے پشاور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ علماء کہتے ہیں کہ دستور اسلامی بناؤں۔ مجھے بتلائیں کہ کون سا دستور بناؤں۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ۔ جب لیاقت علی خاں نے یہ کہا تو کیا مودودی صاحب کے لئے یہ موقع غنیمت نہ تھا کہ علماء سے اتحاد کر کے جواب دیتے۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا اس کے برعکس جب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے جواب دینے کے لئے علماء کی میٹنگ بلائی اور میٹنگ کے دعوت نامے جاری ہوئے تو پہلے مودودی صاحب نے شمولیت سے ہی انکار کر دیا۔ اور مفتی محمد شفیع صاحب کراچی والے میٹنگ سے قبل مودودی صاحب کے پاس گئے اور منت سماجت کر کے ان کو میٹنگ میں آنے پر آمادہ کیا۔ یہ باتیں اُس دن ہوں گی جس دن قوم کا بنچ بیٹھے گا اور میں مفتی محمد شفیع صاحب کو گواہ بلاؤں گا۔ آخر کار مودودی صاحب بھی میٹنگ میں آ گئے۔ میٹنگ میں دیوبندیوں سے علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ مفتی محمد شفیع صاحب۔ مولانا شمس الحق افغانی۔ مولانا خیر محمد صاحب۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ وغیرہ۔ اہلحدیث سے مولانا داؤد غزنویؒ۔ مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ وغیرہ۔ بریلویوں سے مولانا بدایونی مولانا ابوالحسناتؒ۔ شیعہ میں سے کفایت حسین صاحب اور مولوی جعفر گوجرانوالہ وغیرہ شریک ہوئے۔ جن کی مجموعی تعداد اکتیس تھی۔ اجلاس کی کارروائی مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے شروع کی اور دو تجویزیں پیش کیں۔

(۱) ایک یہ کہ اجلاس ہر روز ایک ہوگا یا دو (۲) دوسری یہ کہ صدر جلسہ ہر جلسہ میں تبدیل ہوگا یا ایک ہی ہوگا۔ ابھی کوئی نہیں بولا تھا کہ مودودی صاحب فوراً بولے کہ میں آ تو گیا ہوں۔ گھر بیٹھے انکار لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن میں جماعت اسلامی کی پوزیشن آپ کو بتلا دوں۔ وہ حکومت پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کرتی ہے۔ اور آپ اس حکومت سے ہی دستور اسلامی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ اس میں شریک نہ سمجھیں۔

یہ سن کر سب پریشان ہو گئے کہ اگر مودودی صاحب اٹھ کر چلے گئے تو صبح اخبارات کی پہلی سرخی یہ ہوگی کہ اکتیس علماء کی جرنل میٹنگ میں پہلے ہی دن پھوٹ پڑ گئی اور لیاقت علی خاں کی بات سچی ہو جائے گی۔ سوچا کہ یہ صورت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ اور مودودی صاحب سے کہا کہ آپ شریک ہو جائیے ہم آپ کو شریک کرنے کی خاطر دستور اسلامی کا مطالبہ نہیں کرتے۔ صرف اسلامی اصولوں پر بحث کر کے یہ اعلان کر دیں گے کہ اگر دنیا کے کسی خطہ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو تو وہ ایسا قانون بنائے۔

مودودی صاحب نے فرمایا کہ پھر میں شریک ہوتا ہوں۔ حوالہ کے لئے مولانا تھانوی کا رجسٹر دیکھئے تو مودودی صاحب کی وجہ سے اکتیس علماء کے بورڈ نے حکومت پاکستان سے براہ راست دستور اسلامی کا مطالبہ نہیں کیا۔

مودودی صاحب کا جھوٹ

حالانکہ مودودی صاحب نے یہ جھوٹ بولا تھا کہ ہم گورنمنٹ پاکستان کو مانتے نہیں۔ کیونکہ ان کی جماعت ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکی تھی۔ دو سال قبل مولانا عثمانیؒ کی قرارداد مقاصد پاس ہونے کے بعد جماعت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم گورنمنٹ کو تسلیم کرتے ہیں اور ۴۸ء، ۴۹ء، ۱۹۵۰ء میں جماعت نے کارڈوں، محضر ناموں اور تاروں ہی نہیں بلکہ ہر ذریعہ کو استعمال کر کے گورنمنٹ پاکستان سے دستور اسلامی کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن جب اکتیس علماء کے بورڈ میں آئے تو گورنمنٹ ہی کو تسلیم کرنے سے انکار کر بیٹھے اور رخنہ اندازی کی۔ کیونکہ اس میں نام ان کا نہیں بلکہ مولانا احتشام الحق تھانوی کا ہوتا تھا۔

ایک اور بات پیش کرتا ہوں جو صرف سنی ہوئی ہے۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو مولانا احتشام الحق تھانوی نے کہا کہ یہ خرچ تو میں نے کر دیا ہے۔ آئندہ بھی یہ بورڈ رہنا چاہیئے۔ مگر خرچ کا کیا ہوگا؟ بحث کے بعد فیصلہ ہوا کہ عام چندہ کیا جائے۔ سب نے لکھوایا۔ مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے تین ہزار۔ حضرت لاہوریؒ نے ایک ہزار۔ مودودی صاحب نے بھی ایک ہزار لکھوایا مولانا تھانوی نے فرمایا کہ یہ دوست جلدی رقم بھیج دیں۔ تو مودودی صاحب نے کہا کہ میرا کیا ہے، میں تو اپنی برانچ کو حکم دوں گا۔ صبح پہنچ جائے گا۔ چنانچہ پہنچ گیا۔ اور چند دنوں بعد پھر واپس بھی لے لیا اور کہا کہ میری جماعت نہیں مانتی۔ میں نے یہ سن کر مولانا تھانوی کو خط لکھا تو انہوں نے ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اب اس کی وضاحت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے ذمہ ہے بہرحال اگر مودودی صاحب یا ان کی جماعت صدق دل سے دستور اسلامی چاہتی ہوتی تو مولانا احتشام الحق تھانوی کو دوبارہ خطوط لکھتی۔ کہ خدارا پھر میٹنگ بلاؤ۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اور سنیئے جب مودودی صاحب کو موت کی سزا سنائی گئی تو جماعت جیل میں ملنے گئی اور جماعت نے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ اجازت مانگتے ہوئے مودودی صاحب کو یہ ہی دلیل دی کہ جب ہم ۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکے ہیں تو پھر کیوں نہ ہائیکورٹ میں اپیل کر کے اپنا حق مانگیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ ۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکے تھے۔ مگر جب سب علماء اکٹھے ہوئے تو کہا کہ تم دستور اسلامی کا مطالبہ کرو گے تو ہم شریک نہیں ہوں گے۔

اگر مودودی صاحب واقعی دستور اسلامی چاہتے تھے تو پھر سولہ سال گذر چکے ہیں کیوں نہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے اسی بورڈ کو اکٹھا کر کے دستور اسلامی کا مطالبہ کیا بلکہ علماء کے اس بورڈ کے بجائے چودھری محمد علی، عوامی لیگ، مسلم لیگ، کمیونسٹوں، خدا اور رسول کے منکروں اور ان کے ہی ٹھہرائے ہوئے بے دینوں سے تو وہ ملے۔ مگر علماء سے ملنا گوارا نہ ہوا۔ یعنی دستور اسلامی کے لئے تو دینی جماعتوں سے ملنا پسند نہیں۔ لیکن لادینی جمہوریت کے لئے بے دینوں سے ملنے میں عار نہیں۔ جس جمہوریت میں عورت، شرابی اور صالح مسلمان سب کا ووٹ برابر ہوگا اس ووٹ کے لئے تو ساری دنیا کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ لیکن دستور اسلامی کی خاطر کسی کے پاس نہیں جاتے۔ کیا دستور اسلامی کا مطالبہ کرنے والوں کا طرز عمل یہ ہی ہونا چاہیئے؟ اگر مودودی صاحب دستور اسلامی کے دعوے میں سچے ہوتے تو وہ ایسے کام کرتے جن سے مذہبی طبقوں میں ان کا اعتماد قائم ہوتا نہ کہ ایسے کام جن سے اختلاف و انتشار کو ہوا ملتی ہے۔

مثال ۱۔ مثلاً جب وہ جیل میں تھے تو بہاولپور سے کسی نے ایک استفتاء ان کے پاس بھیجا کہ دو بہنیں جو جڑواں ہیں۔

بول و براز اور تمام حاجات باہم انجام دیتی ہیں وہ اب جوان ہوگئی ہیں۔ ان کے نکاح کے جواز کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

مودودی صاحب نے فوراً فتویٰ تحریر کر دیا کہ ایک ہی شخص کی زوجیت میں ان دونوں بہنوں کو دے دیا جائے۔

حالانکہ ایک نادر ترین صورت کی موجودگی میں جس سے شریعت کے کسی اصول و حکم پر زد بھی نہ پڑے، فتویٰ دینے سے پہلے ہزار بار غور کرنا اور وقت کے اکابر علماء سے مشورہ کرنا ضروری تھا۔ پھر یہ بھی سوچنا ضروری تھا کہ اس وقت جبکہ علماء کے درمیان اتحاد قائم ہے اور وہ یک آواز ہو کر مرزائیت کے فتنے کا استیصال اور اسلام کے نظام کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہیں یہ استفتاء اس لئے تو نہیں کیا گیا کہ ایک فرضی مسئلہ پر علماء کے درمیان اختلاف کا مسئلہ چل نکلے۔

اگر یہ امر واقعہ ہی تھا، تو اس وقت بہاولپور محکمہ شرعی موجود تھا اور مولانا سعید محمد جیسے عظیم عالم دین اس کے سربراہ تھے۔ مستفتی وہاں سے رجوع کرتا۔ یا جیل سے باہر اور بھی بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ ان سے دریافت کرتا لیکن فتویٰ مودودی صاحب سے لیا گیا۔ اور مودودی صاحب نے جیل سے ہی یہ فتویٰ دے دینا ضروری سمجھا۔ حالانکہ واقعہ اگر فرضی تھا۔ بہاولپور میں کسی شخص نے ان جڑواں بہنوں کی نشان دہی نہیں کی اور نہ کوئی بتا سکتا ہے کہ اب وہ کہاں ہیں۔ مقصود صرف یہ تھا کہ اس استفتاء کی زد میں قرآن و حدیث کی ایک نص صریح آئے گی۔ اگر مودودی صاحب نے اس کے حق میں فتویٰ دیا۔ تو علماء اختلاف پر مجبور ہوں گے اور علماء کا اتحاد اور اسلامی مطالبات کا زور ختم ہو جائیگا

لیکن مودودی صاحب نے ان تمام اندیشوں کو بالائے طاق رکھ کر دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث حتیٰ کہ شیعہ تک اسے تسلیم نہیں کریں گے۔

کیا اسلامی دستور جاننے والا ایسے صریح غلط اقدام کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

مثال ۲۔ جب دو تین سال اس مسئلہ کی تردید میں گذر گئے اور جذبات ٹھنڈے ہونے لگے۔ تو پھر مودودی صاحب نے متعہ کو جائز قرار دے دیا۔ متعہ کے جواز کے لئے موصوف نے ایک فرضی کشتی، فرضی آدمی، فرضی جنگل، فرضی دریا، پھر کشتی کا فرضی غرق ہونا، پھر ہوا کا فرضی چلنا اور فرضی مرد و عورت کا ایک مقام پر جمع ہو جانا وضع کیا۔ اور یہ فرض در فرض استعمال کر کے متعہ کو جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ مودودی صاحب جانتے ہیں کہ متعہ ہر صورت میں متعہ ہے متعہ بریلویوں کے ہاں بھی ناجائز، دیوبندیوں کے ہاں بھی ناجائز اہلحدیثوں کے ہاں بھی ناجائز ہے۔ تو اس طرح کے مفروضات قائم کر کے ایک حرام کو حلال قرار دینا اور پھر علماء دین سے یہ توقع کرنا کہ وہ چپ رہیں۔ قطعی غلط ہے۔

؎ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی اس حرام کے حلال کر دینے پر لے دے ہو ہی رہی تھی کہ مودودی صاحب نے یہ لکھ مارا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اندیشہ دجال کے بارہ میں غلط تھا۔ ساری زمین چھان لی گئی ہے لیکن دجال کا کہیں پتہ نہیں ہے۔

اب غور فرمایئے کہ متعہ کو ثابت کرنے کے لئے تو مودودی صاحب نے کئی فرضی باتیں اعتبار کر لیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت کرنے کے لئے وہ ایک ہیز بھی فرضی ہی اعتبار نہیں کرنا چاہتے۔ کیا اس در یتیم اور محسن امت کا حدیث متعہ جتنا بھی مقام نہیں رکھتی۔ کیا علماء اس پر احتجاج نہ کرتے؟

مثال ۳۔ پھر یہ لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی حفاظت اٹھا کر نبیوں سے گناہ کرا لیا کرتا ہے اور عمداً کراتا ہے۔ تاکہ پتہ چل جائے بشر ہے خدا نہیں۔

یہاں سوال یہ ہے کہ جب ہم نے مان لیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کسی وقت نبیوں سے عصمت اور حفاظت کو دور کر دیتا ہے تاکہ نبی گناہ کریں۔ اور اس وقت کا پتہ نہیں صرف اتنا پتہ ہے کہ نبی کبھی کبھی پاک نہیں رہتا۔ تو نہیں کیا پتہ کہ نبی نے جس وقت فلاں آیت بیان کی۔ اسی وقت محفوظ تھا یا غیر محفوظ۔ اور اس طرح سارا دین مشکوک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ نبی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے۔ اور اسے دیگر حوائج پیش آتے ہیں کیا یہ تمام باتیں اس کے بشر ہونے کا ثبوت نہیں کہ خدا کو گناہ کرا کر یہ سمجھانے کی ضرورت پڑی کہ نبی بشر ہیں خدا نہیں۔ بہرحال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب ایک جھگڑا ٹھنڈا پڑنے کو ہوتا ہے تو مودودی صاحب ایک اور جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میں بے دینی کی بات کروں گا تو مولوی خاموش نہیں رہیں گے

ابھی یہ مسائل چل ہی رہے تھے کہ مودودی صاحب نے کہا کہ حضرت عثمان نے بددیانتی کی۔ مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے کہا کہ مودودی صاحب نے تو یہ لکھا نہیں تم زیادتی کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ ٹھیک ہے یہ نہیں لکھا کہ بددیانت تھے مگر یہ تو لکھا کہ پانچ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ کا اپنے رشتہ داروں کو دے دیا۔ اب بتایئے کہ پانچ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ کا اپنے رشتہ دار کو دے دینے کا الزام جس پر ہو۔ کیا اس پر یہ بددیانتی کا الزام نہیں ہے۔

مودودی صاحب کا ظلم عظیم

مودودی صاحب کے مرزائیت کے متعلق عقائد و نظریات کو بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ مودودی صاحب قادیانیوں کو تو اسلام سے خارج مانتے ہیں مگر لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہتے ہیں۔

جب مودودی صاحب انکوائری کورٹ میں بیان دے چکے تو ہمیں پتہ چلا کہ وہ لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہہ رہے ہیں اس معاملے میں انہیں سمجھانے کا ارادہ کیا۔ مگر ہم نظر بند رہتے اور وہ قید ہی رہتے۔ نظر بند اور قیدی اکٹھے ہو نہیں سکتے تھے تو ہم نے کسی آدمی کے ذریعہ سے ان کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ نے لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہہ دیا تو مسئلہ ختم نبوت ختم ہو جائے گا۔ قادیانی لاہوریوں کی پناہ لے لیں گے۔ مگر مودودی صاحب نے نہیں مانا۔ بخاری صاحبؒ نے حکم دیا کہ تم کتابیں کے حوالے نکال کر ان کو سمجھاؤ۔ ہم نے کسی طرح ان کے پاس جیل میں کتابیں بھیجیں، جن میں لاہوری مرزائیوں کی وہ تحریریں تھیں۔ جن میں وہ مرزا قادیانی (آنجہانی) کو ایسا ہی نبی مانتے تھے جیسا کہ قادیانی۔ پھر ہم نے ملاقات کی اجازت لی۔ مودودی صاحب سے ملے اور ان سے کہا کہ ہزاروں نوجوانوں کا اسلام آپ کی وجہ سے جائے گا۔ اور مرزائیوں کو لاہوری ہونے کی ایک راہ مل جائے گی۔ اور لاہوری مرزائیوں کے وہ حوالے نکالے جن میں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا ہی نبی مان چکے تھے۔ جیسا کہ قادیانی مانتے تھے۔ مگر مودودی صاحب نے ہماری بات نہ مانی اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

مرزائیوں کا وجود ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے

مولانا جالندھری نے مودودیت کے بعد قادیانیت کے خدوخال کو منکشف کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی حضرات کی پشت پر امریکی اینگلو گروپ ہے۔ جنگ عظیم کے وقت عین ایک ماہ پہلے انہوں نے انگلینڈ میں میٹنگ کی کہ اگر حکومت ہمارے ہاتھ میں آئے تو نظام حکومت کس طرح تشکیل دینا چاہیئے۔ اور عین ایک ماہ بعد بھارت پاکستان پر حملہ کر دیتا ہے۔ مسٹر منیر جج نے لکھا کہ قادیانیوں کا مبدء تھا کہ انگریز جب جائے گا۔ تو حکومت ہمارے سپرد کر کے جائے گا لیکن جب تقسیم ملک کا وقت آیا تو حالات کچھ ایسے تھے۔ کہ انگریز حکومت ان کے سپرد نہ کر سکا۔ موڈی گورنر پنجاب نے سرکاری رقبہ قادیانیوں کو چند کوڑیوں کے عوض دے دیا۔ انگریزوں نے مرزائیوں کو دریا میں الگ بسایا اور حکومت ان کی رکھی مرزائیوں کی سکیم تھی کہ چودھری ظفر اللہ کو وزیر اعظم بنا دیا جائے۔ الغرض مرزائیت کا وجود ملک میں نہایت خطرناک ہے اور اس سے پاکستان کی سالمیت کو مستقل خطرہ ہے۔ حضرت خضر کا قرآن میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بستی میں دیوار تعمیر کی اور فرمایا کہ یہ دو یتیموں کی دیوار ہے اور اس کے نیچے ان کے والدین کا دفینہ ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے اسے تعمیر کر رہا ہوں تو اس کے متعلق مرزا محمود نے لکھا کہ وہ خزانہ احمدیت ہے۔ اور نیچے یتیم جماعت احمدیہ ہے اور خزانہ ہماری حکومت ہے اور وہ دیوار سلطنت انگریزیہ ہے۔ اور یہ دیوار (انگریز کی حکومت) تب تک کھڑی رہے گی۔ جب تک ہم حکومت کے اہل نہیں ہو جاتے جب ہم حکومت کے اہل ہو جائیں گے۔ تو انگریز ہمیں حکومت دے کر چلا جائے گا۔

مولانا جالندھری نے حکومت کو متنبہ اور خبردار کیا کہ قادیانی جماعت بہ حیثیت جماعت کے اس ملک کے غدار ہیں اور پھر پاکستان اور ہندوستان کو ایک دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اگر پاکستان اور ہندوستان ایک نہ ہوں تو ان کا نبی جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

بہادرانِ عرب

(جناب اسماعیل سیفی بی، اے پشاور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کاش انہیں معلوم ہوتا کہ بدر کی فتح کے بعد احد کی شکست کا سامنا بھی ہو جاتا ہے۔ مگر بددل ہونے یا مسلمانوں سے بیزاری و نفرت اور کفار سے میلان و رغبت کا جواز کہاں سے نکل آیا؟ غور فرمایئے غزوۂ حنین میں اسلحہ سے لیس ٹھاٹھیں مارتا لشکر جرار اکھڑ گیا۔ تو کیا اصول جنگ بدل گئے؟ یہ بھی مکاری و عیاری ہے کہ مسلمان شکست کھا جائے تو اس کی "نامسلمانی" کی راگنی الاپی جائے۔ میدانِ کربلا میں خون سے لتھڑے ہوئے نعروں کی پکار سنیئے۔ نبوت کے آخری تاجدار کا چہیتا خاندان لٹ پٹ گیا تو کیا یزید کو سرخاب کے پر لگ گئے؟ دور نہ جایئے۔ ہند و پاک کی تاریخ پر ہی سرسری نظر ڈالئے ..... یہ سراج الدولہ کی شکست، یہ ٹیپو سلطان کی شہادت۔ تحریک بالاکوٹ ۱۹۵۷ء کی جنگِ آزادی۔ یہ بہادر شاہ ظفر کی اسارت۔ ان سب کی ناکامی و پسپائی کے پس منظر میں ننگ ملت ننگ دیں ننگ وطن "غدار" ہی تو سرگرم عمل تھے۔ دنیا ہمیشہ غداروں پر لعنت ملامت کرتی آئی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ رہنماؤں پر کیچڑ اچھالنے کا الٹا چکر چلا ہو۔ یاد کیجئے وہ وقت جب ملتِ اسلامیہ سے خلافت کا آخری نشان بھی مٹا دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ حجاز مقدس تک انگریز کا عمل دخل ہونے لگا۔ آج کا سانحہ اس سے بڑھ کر تو نہیں؟ لیکن اس وقت کے قلمکاروں اور زبان آوروں میں صحت فکر تھی۔ جوش انتقام نہیں۔ ملت سے وفاداری تھی، غداری نہیں۔ وہ نہ مصلحت پر پھسلتے، نہ جھانسے میں آتے۔ اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ تھے شیخ الہند مولانا محمود الحسن شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر وغیرہ رحمہم اللہ۔ جنہوں نے اس مرگ ناگہانی کو ذرہ بھر محسوس نہ ہونے دیا۔ اور تسلی و طمانیت کی ایسی لہر دوڑا دی کہ ہارے ہوئے بھی ہیرو نظر آنے لگے۔ انجام کار میدانی شکست ذہنی فتح میں بدل گئی۔ بہرحال مصر اپنی استقامت و عظمت میں عالم اسلام کا مرکز سیاست بن گیا ہے اور ناصر یہود و نصاریٰ کی آنکھ کا کانٹا لیجئے رنگ و آہنگ کا اتار چڑھاؤ ملاحظہ ہو کہ وہی لوگ جو اس مرد میدان کی مخالفت میں ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ پہلے عرب اتحاد کی مخالفت کرتے رہے تاکہ یہود و نصاریٰ کے مفاد پر زد نہ پڑنے پائے۔ اب بعد از خرابی بسیار اتحاد عمل میں آگیا ہے۔ تو موم کی ناک یوں مڑ گئی ہے کہ اگر عرب پہلے سے سر جوڑ کر بیٹھتے تو بہتر ہوتا۔ ع

من خوب می شناسم رندانِ پارسا را

جہاں تک بزدلی و بہادری کا معاملہ تھا یا طاقت کے توازن کی بات تو جنگ بندی کے بعد کا وہ منتظر سامنے لایئے کہ [illegible] برطانیہ و یہود کی مشترکہ طاقت یک رخ ہو کر شام پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ وزیر اعظم شام للکارتا ہے "شام کی سرزمین کو دشمن کے لئے قبرستان بنا دو"! اہل شام شمشیر بے نیام ہو جاتے ہیں ذرا انصاف کی نظر سے دیکھا جائے کہ زمین آسمان سے عظیم طاقتوں کا یکبارگی اور یک رخہ حملہ ہے۔ شام اکیلا ہے طیارہ ایک نہیں۔ پھر بھی دشمن آٹھ میل سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا یہ عربوں کی سرفروشی اور جانبازی نہیں تو اور کیا ہے؟ اسے بھی رہنے دیں۔ نہر سویز کا مشرقی کنارہ دیکھئے۔ پورٹ سعید کے بالمقابل پورٹ فواد پر یہود کا قبضہ ہے۔ جنگ بندی ہو چکی ہے لیکن مزید قبضہ کے لئے اسرائیل بری، بحری اور ہوائی ایک بڑا حملہ کرتا ہے۔ مصر کے بپھرے شیر آڑے آتے ہیں۔ طوفان کا رن پڑتا ہے یہودیوں کو لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں مقبوضہ علاقہ بھی چھوڑ کر اپنا سا منہ لئے بھاگتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ چند روز بعد مصری فوج بے جگری کا ثبوت دے کر انہیں پورٹ توفیق سے بھی بھگا دیتی ہے۔

بہادرانِ عرب کی استقامت کا یہ حال ہے کہ ذرا بھی کمزور قرارداد کو سپہ سالار عرب ٹھکرائے چلا جا رہا ہے۔ دیکھئے سپہ سالار کا اعلان: "طاقت سے چھینے گئے علاقے طاقت سے لئے جائینگے"!

یورپ کے مستشرقین کی ریشہ دوانیاں

حتی کی تصنیف "عرب اور اسلام" پر ایک تنقیدی نظر

(از جناب زاہد گکھڑوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ساتویں باب میں پروفیسر حتیٰ خلافت پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہمیں یہاں اس عام مغالطے سے بچنا چاہیئے کہ خلافت ایک دینی عہدہ تھا۔ اس سلسلے میں مقدس رومی شہنشاہیت اور کیتھولک کلیسا کی امارت سے جو تشبیہیں دی جاتی ہیں وہ گمراہ کن ہیں۔ مسلمانوں کے سپہ سالار کی حیثیت سے خلیفہ کے فوجی عہدہ پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ امام کی حیثیت سے خلیفہ مسلمانوں کو نماز پڑھا سکتا تھا اور پڑھاتا بھی تھا اور جمعہ کا خطبہ بھی دیا کرتا تھا لیکن یہ کام ایسا تھا کہ اس کا معمولی سے معمولی مسلمان بھی انجام دے سکتا تھا۔ حضرت محمد کی جانشینی (خلافت) سے مراد اقتدار اعلیٰ کی جانشینی کے ہیں۔ اللہ کے نبی، مہبط وحی اور رسول ہونے کی حیثیت سے حضرت محمدؐ کا کوئی جانشین نہیں ہو سکتا تھا۔ دین سے خلیفہ کا تعلق صرف اتنا ہی ہے کہ وہ اس کا محافظ اور اس کا نگران ہوتا تھا"۔

خلافت کو "رومی شہنشاہیت" یا "کیتھولک کلیسا کی امارت" سے تشبیہہ دینا تو غلط ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ اللہ کے نبی، مہبط وحی اور رسول ہونے کی حیثیت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جانشین نہیں ہو سکتا۔ اور خلافت سے مراد اقتدار اعلیٰ کی جانشینی ہے۔ لیکن یہ اقتدار اعلیٰ بھی تو آخر دین سے الگ کوئی اور چیز نہیں ہے جب مملکت کا سارا نظام دین کی بنیادوں پر استوار ہے اور اقتدار اعلیٰ بھی دین کا جزو بلکہ دینی اصول کا پابند ہے تو پھر خلافت کو دینی عہدہ کہنے میں کونسا امر مانع ہے؟

نویں باب میں پروفیسر موصوف نے "معاشرتی اور ثقافتی زندگی کا آغاز" کے عنوان سے لکھا ہے کہ "عرب مسلمانوں کے بعد ان مسلمانوں کا درجہ تھا جو یا تو زبردستی مسلمان بنائے گئے یا خود انہوں نے برضا و رغبت اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان لوگوں کو عملاً نہ سہی نظری اعتبار سے اسلامی شہریت کے تمام حقوق حاصل تھے"۔

اسلامی مملکت کے شہریوں کے درمیان فرقِ مراتب کا یہ نظریہ پروفیسر حتیٰ اور ان کے دیگر ہمنوا مستشرقین کا اختراع کردہ ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی خاطر یورپی مستشرقین کی ناپاک مہم کی ایک کڑی ہے۔ ورنہ جہاں تک حقیقت حال کا تعلق ہے تاریخ کسی ایسے واقعہ کی نشان دہی نہیں کرتی۔ جس میں اسلامی حکومت کی طرف سے ریاست کے شہریوں کے درمیان مراتب کی تفریق کی گئی ہو بلکہ اس کے برعکس خلافت راشدہ، خلافت بنو امیہ، خلافت بنو عباس اور خلافت بنو عثمان کے ادوار میں بے شمار ایسے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے کہ خلفاء اسلام نے یہ بھی تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہیں زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ پوری تاریخ میں اس قسم کی کوئی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی کہ کسی اسلامی حکومت نے یا کسی ذمہ دار اسلامی مبلغ نے کسی غیر مسلم پر اسلام قبول کرنے کے لئے زبردستی کی ہو بلکہ اس کے برعکس اندلس پر فرڈیننڈ کے تسلط کے بعد مسلمانوں کو مسیحی بنانے کے لئے جو ظلم و تشدد کیا گیا اور انہیں عیسائیت قبول کرنے یا ملک چھوڑ دینے پر جس طرح مجبور کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

یہ چند حوالے بطور نمونہ مشتے از خروارے اس بات کی وضاحت کے لئے پیش کئے گئے ہیں کہ اگرچہ مصنف نے کتاب میں واقعات پیش کرنے میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض باتیں ایسی بھی اس ضمن میں مصنف کے قلم سے نکلی ہیں جو حالات و واقعات سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتیں۔ اور اسلامی تاریخ پر نظر رکھنے والے شخص کے لئے ان کو قبول کرنا مشکل ہے۔

(جاری ہے)

دینی محاذ

مسلمان لڑکیوں کیلئے ڈرامہ اور گانا بجانا ممنوع قرار دیا جائے

یکم دسمبر یوم الجمعہ۔ مدنی جامع مسجد میں منعقدہ مسلمانان چکوال کا یہ اجتماع گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بتاریخ ۸ ر ۹ ر ۱۰ ر نومبر مسلم طالبات کے ڈرامہ کھیلنے کے خلاف احتجاج کرتا ہے مسلمان لڑکیوں کا سوانگ بھرنا اور طبلہ ڈھولک کے ساتھ رقص و سرود وغیرہ کے حیاسوز افعال کا مظاہرہ کرنا شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں بالکل حرام ہے۔ گرلز سکول تعلیم کے لئے ہیں نہ کہ کنجریوں کا قبیح کردار ادا کرنے اور رقاصائیں تیار کرنے کے لئے

(۲) یہ اجتماع پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس قسم کے ڈراموں اور طبلہ اور ڈھولک وغیرہ کی سکھلائی کو مسلم طالبات کے لئے بالکل ممنوع قرار دیا جائے اور ان معلمات کو سخت تنبیہہ کی جائے جو مسلمان بچیوں کو اس قسم کے فواحش میں مبتلا کر کے ان کی اسلامی زندگی کو برباد کر رہی ہیں۔ ہم ایسے اخلاق سوز افعال کو مسلمان لڑکیوں کے لئے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

(نوٹ) یہ قرارداد ۷ خطباء ۱۵ وکلاء ۱۰ ممبران بنیادی جمہوریت اور ڈیڑھ سو سے زائد معززین شہر کے دستخطوں سے وزیر تعلیم صاحب مغربی پاکستان اور انسپکٹرس آف سکولز راولپنڈی ڈویژن کو ارسال کی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال کی ہیڈ مسٹریس کو فوراً تبدیل کیا جائے۔

۱۶ ر دسمبر۔ بعد نماز تراویح مدنی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام شہر چکوال کا ایک ہنگامی اجلاس بصدارت قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم منعقد ہوا۔ جس میں ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی ان دونوں چٹھیوں کا جائزہ لیا گیا۔ جو انہوں نے قاضی مظہر حسین صاحب کے نام ارسال کی ہیں۔ ان دونوں چٹھیوں کے مطالعہ کے بعد اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

(۱) ہیڈ مسٹریس نے اپنی پہلی چٹھی میں عالم باعمل قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کی شخصیت کو غلیظ زبان والا۔ انسانیت سے عاری۔ شر اور فساد کرنے والا اور بے بنیاد الزام تراشی کرنے والا کے دل آزار اور توہین آمیز الفاظ سے مخاطب بنایا ہے۔ حالانکہ مدنی جامع مسجد کی یکم دسمبر والی متفقہ قرارداد میں جو مجمع عام میں پاس کی گئی تھی۔ نہ ہی ہیڈ مسٹریس کا نام لیا گیا ہے۔ اور نہ ہی ان کو مخاطب بنایا گیا ہے۔ بلکہ اس میں اس خلاف شرع کردار کی مذمت کی گئی ہے۔ جو مسلمان لڑکیوں نے اس ڈرامہ میں ادا کیا ہے۔ اور اس قرارداد پر سات خطبائے شہر۔ پندرہ ایڈووکیٹ صاحبان دس ممبران بنیادی جمہوریت اور ڈیڑھ سو سے زائد معززین شہر کے دستخط ہیں۔ لیکن اس کے ردعمل میں ہیڈ مسٹریس نے جو غیر مہذب طریق اختیار کیا ہے۔ ہم اس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔

(۲) ہیڈ مسٹریس نے اپنی مذکورہ درخواستوں میں مدنی جامع کی قرارداد کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے حکام بالا کے سامنے حقیقت حال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اپنے پسندیدہ ڈرامہ کو دینی حیثیت سے صحیح ثابت کرنے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام کی بھی مخالفت کی ہے۔

ڈرامہ کے اجزا

مدنی جامع مسجد کی قرارداد میں ڈرامہ وغیرہ کے جن اجزا کو قبیح قرار دیا گیا تھا۔ ان میں سے اکثر کو اپنی پیش کردہ فہرست میں خود ہیڈ مسٹریس نے تسلیم کر لیا ہے۔ مثلاً بوڑھے اور بڑھیا کا کردار۔ ایک لڑکے کا کردار جو مغرب سے تعلیم حاصل کر کے پابند صوم و صلوٰۃ واپس آیا۔ مذاحیہ کردار اور قوالی۔ ان کہانیوں میں مسلمان لڑکیوں نے خاوند اور بیوی کا کردار بھی ادا کیا ہے۔ جو قطع نظر سوانگ بھرنے کے جنسی خواہشات کو تحریک دینے والا اور مسلم طالبات کی دینی شرم و حیا کو چاک کرنے والا ہے۔

لیکن تعجب ہے کہ ہیڈ مسٹریس موصوفہ کو اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آئی۔ اور وہ اس کو مغربی تہذیب پر مشرقی تہذیب کو ترجیح دینے والا قرار دے رہی ہیں حالانکہ یہ ڈرامے مغربی تہذیب کی ہی پیداوار ہیں۔ اسلامی اور مشرقی تہذیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قبل ازیں اگر مسلم معاشرہ میں کوئی عورت ایسے افعال کا مظاہرہ کرتی۔ تو اس کو کنجری کہتے تھے۔ مگر آج کی ثقافتی دنیا میں اس کو ایکٹرس اور فلمی اداکار کے نام سے یاد کرتے ہیں

لڈی ناچ:۔ ہیڈ مسٹریس موصوفہ نے قرارداد کی اس بات کا انکار کیا ہے۔ کہ ناچ ہوا ہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سکول میں مسلمان لڑکیوں نے ڈھولک بجا کر، پاؤں میں گھنگرو باندھ کر لڈی ناچ کا مظاہرہ کیا ہے اور ہم ان لڑکیوں کے نام بھی بتا سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس لڈی ناچ میں حصہ لیا ہے اور ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ڈرامہ میں کون کون سی لڑکیاں دولہا اور دولہن بنی تھیں۔

قوالی:۔ اس ڈرامہ میں لڑکیوں نے جو قوالی کی ہے وہ تالی بجا کر کی ہے اور یہ دونوں کام بالخصوص لڑکیوں کے لئے قبیح ہیں۔ قرآن مجید میں تالی بجا کر عبادت کرنے کو کفار مکہ کا فعل بتلایا گیا ہے۔ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً (سورہ انفال) (ترجمہ) اور نہیں ہے ان کی عبادت بیت اللہ کے پاس مگر سیٹیاں بجانا اور تالی، اور علاوہ ازیں شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ جو شخص دف اور بانسری پر تلاوت قرآن پاک کرے۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے قریب حکم ہے دف بانسری اور تالی بجا کر ذکر الٰہی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے کا ۔۔۔۔

شرعی دلائل:۔ قرآن مجید میں ہے (ترجمہ) لوگوں میں بعض وہ ہے جو لغو باتوں کا خریدار بنتا ہے۔ تاکہ اللہ کی راہ سے بے علمی کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کی ہنسی اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے) اس آیت کے تحت علامہ بشیر احمد عثمانی صاحب رحمتہ اللہ شیخ الاسلام پاکستان (جن کی مساعی جمیلہ سے قرارداد مقاصد پاس ہوئی) تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ کے نزدیک لہو الحدیث سے ہر وہ چیز مراد ہے۔ جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹانے والی ہو۔ مثلاً فضول قصہ گوئی۔ ہنسی مذاق کی باتیں، واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ (تفسیر بیضاوی، روح المعانی اور تفسیر مدارک میں بھی یہی لکھا ہے۔

(۲) "اللہ پاک نے ابلیس سے فرمایا کہ تو اپنی آواز سے جہاں تک تیری استطاعت ہے، لوگوں کو بہکا ۔۔۔ لیکن میرے بندے تیرے قابو میں نہیں آئیں گے" اس آیت کی تفسیر میں تفسیر مدارک اور تفسیر حسینی میں ہے کہ یہاں شیطان کی آواز سے مراد وسوسہ، گانا اور آلات سرود ہیں

(۳) حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گانے والی عورتوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور نہ ان کو گانا سکھلاؤ۔ اور ان کی قیمت حرام ہے اور آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ۔ ایسے ہی کاموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے)

(۴) ترمذی شریف میں ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ اور ڈرامہ

قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے مطابق قانون بنائیے ـــ خاندانی

عیسائی مشنریوں اور مرزائیوں کو ارتداد پھیلانے سے روکئے!

اسرائیل اور سامراج کے خلاف عربوں کی جدوجہد اور موقف کی حمایت

طالبات میں ڈراموں اور ناچ گانوں کی وبا

(ملک کے طول و عرض میں

کاروانِ اسلام

منصوبہ بندی اور عائلی قوانین ختم کیجئے ۔ مستنیٰ ذبیحہ کو پاکستان میں رواج نہ دیجئے!

۔ انکار سنت اور پرویزیت کے فتنے کی حوصلہ افزائی نہ کیجئے!

۔ جمہوری و عوامی حقوق کی بحالی کا مطالبہ (جمعیۃ پشاور ڈویژن کی قرار دادیں)

۔ ہیڈ معلمہ کا گمراہ کن رویہ (چکوال اور جہلم کے مسلمانوں کا شدید احتجاج)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

منزل بہ منزل

مذکور ہیں چونکہ ان تمام افعال ممنوعہ کا ارتکاب کیا گیا ہے لاؤڈ سپیکر کا بھی استعمال کیا گیا ہے اور لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ بھی کرائی گئی ہے لہذا ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ:۔

(۱) مقامی گرلز ہائی سکول میں ڈرامے جیسے حیاسوز فعل کو بالکل ممنوع قرار دیا جائے ۔ غیرت مند مسلمان اپنی لڑکیوں کے لئے اس کا دیکھنا اور دکھلانا ہرگز برداشت نہیں کر سکتے ۔ علاوہ ازیں تعلیمی اوقات کا بھی ضیاع ہوتا ہے ۔

(۲) ہیڈ مسٹریس کو بہت جلد یہاں سے تبدیل کیا جائے جس نے شہر میں انتشار پیدا کر دیا ہے اور بجائے معذرت خواہی کے شہر کی ایک متفقہ صحیح قرار داد کو حکام بالا کے سامنے جھوٹا ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ۔ اور خصوصاً حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن و امیر جمعیۃ ضلع جہلم کے نام لکھی جس میں اس نے سخت قبیح اور توہین آمیز الفاظ سے خطاب کیا کے خلاف قرار مذمت پاس کرتا ہے اور حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہیڈ معلمہ کو وہاں سے جلد تبدیل کر کے چکوال کی فضا کو مزید مکدر ہونے سے بچائیں ۔

منکرین سنت کی بزم میں وزیر اطلاعات کی شرکت کی مذمت

(۳) جمعیۃ کا یہ اجلاس وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی بزم طلوع اسلام (ایسی مجلس ہیں جو غلام احمد پرویز کی کافرانہ اور ملحدانہ تبلیغ کے لئے قائم کی گئی ہے) کی سالانہ کنونشن میں شمولیت کو بنظر تحقیر دیکھتا ہے اور حکام کا اس قسم کے اجلاسوں میں شرکت کو اہلسنت و الجماعت کی اکثریت سے غداری تصور کرتا ہے ۔

ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر روکی جائے

(۴) یہ اجلاس ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کا مقدس نام اس طرح استعمال کرنے سے فوراً روکے ۔ ورنہ اس طرح سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے نتائج ملک و ملت کے لئے مہلک ثابت ہو سکتے ہیں ۔ (محمد شریف عابد ناظم جمعیۃ جہلم)

قرار دادیں جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے انتخابی اجلاس میں منظور شدہ اہم قرار دادیں درج ذیل ہیں:۔

(۱) قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے

یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی تھی ۔ پاکستان کی بقا و استحکام ہی شرعی قانون کے نفاذ میں ہی ہے ۔ علماء اور عوام متفقہ طور پر ہر دور کے اصحاب اقتدار سے اسلام کا مطالبہ کرتے رہے ہیں لیکن حکمران طبقہ اب تک اس اہم بنیادی مطالبہ سے گریز کر رہا ہے ۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کو رائیگاں نہ ہونے دے اور جلد از جلد پاکستان میں شرعی قانون قرآن و سنت و فقہ حنفی پر مبنی نافذ کرے ۔

(۲) عائلی قوانین وغیرہ کو ختم کیا جائے

یہ اجلاس عائلی قوانین ۔ خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی اقدامات کے بارے میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے فی الفور ان کو منسوخ کرے ۔

(۳) عیسائی مشنریز پر پابندی کا مطالبہ

یہ اجلاس عیسائی مشنریوں کے پر فریب جال کی وسعت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ اس لئے کہ ان مشنریوں کا مشغلہ (فتنہ ارتداد) پاکستان کی بنیاد کو متزلزل کر دینے والا ہے ۔ حکومت ان مشنریوں پر پابندی عائد کرے ۔ اور پاکستانی عوام کو ان کے پنجۂ ارتداد سے نجات دلائے ۔

(۴) انکار حدیث کے فتنے کو ختم کیا جائے ۔

یہ اجلاس فتنہ انکار حدیث کی سرکاری سرپرستی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ ڈاکٹر فضل الرحمان اور اس کے ہمنوا سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ذریعہ مسٹر پرویز کے فتنہ انکار حدیث کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی نئی تحقیق اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سرگرمیاں چودہ سو سالہ اسلام کی بیخ کنی کے مترادف ہیں ۔ جس کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی لہذا پاکستانی عوام کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی نئی تحقیق سے نجات دلاتے ہوئے ڈاکٹر فضل الرحمان کو فی الفور برطرف کرے اور اس ادارہ کو ختم کرے ۔ یا ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کو قوم کے معتمد اور اسلامی علوم کے مستند فضلاء و علماء کی تحویل میں دے ۔

(۵) مرزائیت پر پابندی عائد کی جائے

یہ اجلاس قادیانیت کے بارہ میں سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ مملکت پاکستان میں قادیانیت کا اعلانیہ پرچار پاکستانی عوام کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے ۔ لہذا حکومت بلا تاخیر قادیانیت اور مرزائیت کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے اس فرقہ پر پابندی عائد کرے ۔

(۶) منکرین سنت کے اجلاس میں وزیر اطلاعات کی شمولیت پر احتجاج ۔

یہ اجلاس وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کے اس بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے جو انہوں نے بزم طلوع اسلام میں شرکت کے موقعہ پر تحریک پرویزیت کی تائید و تعریف کے بارہ میں دیا تھا ۔ اس قسم کے بیانات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ پاکستان میں پرویزیت کو سرکاری حمایت حاصل ہے ۔ لہذا حکومت اپنی صفائی کے لئے وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین سے جواب طلبی کرے اور ان کے اس بیان سے لاتعلقی کا اعلان کرے ۔

چکوال گرلز سکول کی ہیڈ معلمہ کے رویہ پر احتجاج

(۲) یہ اجلاس چکوال گرلز سکول کی ہیڈ معلمہ جس نے اپنی سرپرستی میں کئے گئے ڈرامہ کے خلاف احتجاج پر غضبناک

بقیہ — دینی محاذ

(۷) جنوبی عرب کی آزادی کا خیر مقدم

یہ اجلاس جنوبی عرب پر برطانیہ کے دورِ اقتدار ختم ہونے اور مسلمانوں کی ایک اور آزاد جمہوریہ حکومت بننے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ یہ اجلاس جنوبی عرب کی آزادی پسند جماعتوں اور صدر ناصر کو مبارکباد دیتا ہے۔ جن کی مساعی جمیلہ بار آور ثابت ہو کر جنوبی عرب سے عیار قوم انگریز کے پاؤں اکھڑ گئے۔

(۸) معاشی اور اقتصادی عدم توازن پر اظہارِ تشویش

یہ اجلاس ملک میں اقتصادی اور معاشی غیر اسلامی طور طریقوں پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ جس کے باعث ملک کے وسائل سے پیدا ہونے والی دولت پر چند افراد قابض ہو چکے ہیں اور ملک کے تقریباً ۸۰ فیصد عوام محروم ہیں۔ بلاشبہ اسلام میں جائز طور پر محنت کر کے دولت کمانے کی اجازت ہے اور اس طرح کمائی ہوئی دولت پر کسی عدد و شمار کی پابندی بھی نہیں۔ لیکن پاکستان میں مروجہ تجارت و صنعت اور بڑے بڑے کارخانوں کے ذریعہ بے پناہ منافع کا حصول جن وسائل سے ہوتا ہے وہ سب قوم و ملت کی مشترکہ میراث ہیں اور محض جائز و ناجائز طور پر پرمٹوں، لائسنسوں اور زر مبادلہ اور زر سرمایہ حاصل کرنے کے بعد چند افراد یا ان کے گروپ اجارہ دارانہ طور پر تجارتوں، صنعتوں اور کارخانوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور بازار میں تبادلہ اشیاء کی مصنوعی و من مانی شرحیں مقرر کر کے نفع اندوزی کرتے رہتے ہیں جس کے جواز کے لئے کوئی دلیل وہ قرآن و سنت و فقہ اسلامی سے پیش نہیں کر سکتے۔ چند امیر افراد امیر تر بنتے جا رہے ہیں، اور عوام غربت و بدحالی کا شکار ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک کے معاشی اور اقتصادی مسائل کو اسلام کے منصفانہ اصولوں کے تحت حل کرے۔

(۹) صحابہ کرام کے بارے میں مودودی صاحب کے لٹریچر سے ہوشیار رہنے کی تنبیہ

یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ مودودی صاحب کے افکار و آرا پاکستان میں تجدید سبائیت کے مترادف ہیں۔ ان کے لٹریچر میں انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کے خلاف بھی مواد موجود ہے۔ صحابہ کرام پر تنقید و تنقیص کی ابتداء عبداللہ بن سبا نامی یہودی نے کی تھی اور مودودی صاحب اپنی تحریرات کے ذریعہ پاکستان میں اس کے ہی ناپاک منصوبہ کو پورا کرنے کا مذموم کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس عام مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اس بارے میں محتاط رہیں۔

(۱۰) ڈی سی ہزارہ کے رویہ پر بے چینی

یہ اجلاس موجودہ ڈی سی ہزارہ کی مرزائیت نوازی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جس کی تقرری کے بعد مرزائی فرقہ ہزارہ میں بڑا دلیر ہو گیا ہے۔ نیز محکمہ اوقاف کی مساجد کے بارہ میں ڈی سی ہزارہ کا مرتبانوں سے مشورہ لینا مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح قرار دینے کے مترادف ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈی سی ہزارہ کو مرزائیت نوازی سے روکے۔

(۱۱) تنازعہ کشمیر اور بھارت کی ہٹ دھرمی

یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ تنازعہ کشمیر بھارت کی ہٹ دھرمی اور ضد سے اب تک معرض التوا میں پڑا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھارت کو مجبور کرے کہ وہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کے مطابق تنازعہ کشمیر کا فیصلہ کرے ورنہ حکومت پاکستان اعلان جہاد کر کے کشمیر کے مسلمانوں کو حق خود ارادیت دلا دے۔

(۱۲) قبرص کے ترکوں کی حمایت

یہ اجلاس قبرص میں ترک مسلمانوں کے حالیہ قتل عام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قبرص میں یونانی فوج کی بربریت اور وحشیانہ اقدام کو بند کرنے کا موثر کردار ادا کرے اور قبرص کا مسئلہ ترک مسلمانوں کے احساسات و جذبات اور ان کے بنیادی حقوق و انصاف پسندی کے تحت حل کرے۔

(۱۳) بڑھتی ہوئی گرانی کو روکا جائے

یہ اجلاس اشیاء خوردنی اور اشیاء صرف کی روز بروز گرانی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں فیصلہ شدہ امور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے عوام کو اشیائے خوردنی اور دیگر ضروری چیزوں کی مناسب نرخوں پر باقاعدہ فراہمی کے سلسلہ میں کڑی نگرانی کا اہتمام رکھیں۔ نیز یہ اجلاس تجارت پیشہ افراد اور کاروباری حلقوں سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ نرخوں میں اضافہ نہ کریں اور ناجائز منافع سے باز رہیں۔

(۱۴) پشتو کانفرنس کے فیصلے کی تائید

یہ اجلاس پشتو کانفرنس کے اس فیصلہ کی پر زور تائید کرتا ہے کہ حکومت پشتو زبان کو ابتدائی ذریعہ تعلیم منظور کرے۔ تاکہ اس علاقہ کے بچے اپنی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم حاصل کر سکیں

(۱۵) مشینی مذبح ہرگز قائم نہ کیا جائے

یہ اجلاس پشاور میں مشینی مذبح کے قیام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کبھی بھی مرداخوری کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس غیر اسلامی حرکت کو برداشت نہیں کریں گے اور اس غیر اسلامی کوشش کو ناکام بنانے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ لہٰذا یہ اجلاس بلدیہ پشاور کے چیئرمین اور تمام کونسلروں کو بروقت ایک اہم فرمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پشاور میں مشینی مذبح کی تعمیر کی اجازت نہ دیں۔

(۱۶) شوگر ملوں کے نرخوں میں تفاوت کی مذمت

حکومت مغربی پاکستان نے مغربی پاکستان شوگر ملوں کو جو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حصہ کے لئے علیحدہ نرخ مقرر کیا ہے۔ یہ ایک انتہائی تعجب خیز امر ہے۔ ایک طرف تو سارے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنایا جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف کاشتکاروں کی حق تلفی کے لئے ایک یونٹ کے اندر کارخانوں کے تین یونٹ کر دیئے گئے اور سرحد کے لئے سب سے کم نرخ ۲/۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن پشاور مغربی پاکستان کی اس دو رنگی اور متزلزل پالیسی کو مضحکہ خیز اور کاشتکاروں کے لئے نقصان کا باعث سمجھتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ گنے کے نرخ میں یگانگت پیدا کرے اور مستقل نرخ مقرر کرے۔

(مرسلہ محمد یعقوب القاسمی)

تحفظ ختم نبوت، سالانہ کانفرنس

۱۱ - ۱۲ - ۱۳ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق
۱۲ - ۱۳ - ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء
جمعہ، ہفتہ، اتوار مقام چنیوٹ

علماء کرام:- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ " " "
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی " " "
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث دارالعلوم نیو ٹاؤن کراچی
حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب
حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری
حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رشید
جناب مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی
جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری

نیز دیگر بلند پایہ علماء، خطباء، شعراء وغیرہ شرکت فرمائیں گے۔ اجلاس دن رات جاری رہیں گے۔ خواتین کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا۔ بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیے۔

منجانب:- مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ

مدرسہ رشیدیہ میں داخلہ

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا داخلہ شروع ہو چکا ہے جو آخر شوال تک جاری رہے گا۔ ابتدائی فارسی سے لیکر درس نظامی کی تقریباً اکثر کتابیں انشاء اللہ پڑھائی جائیں گی۔ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کریگا۔ طلباء کرام جلد از جلد پہنچنے کی کوشش فرمائیں یا خط سے اطلاع دیں۔ (محمد الیاس مہتمم مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی لاہور)

خطبات

"پاکستان خطرے میں"

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، زمانہ حاضر کے کاملین میں سے تھے۔ آپ نے رشد و ہدایت کا جو سلسلہ لاہور میں جاری کیا۔ اس سے بلا مبالغہ لاکھوں بندگانِ خدا نے معرفت حق کا مقام حاصل کیا ہے۔

حضرت شیخ التفسیر نے مسجد شیرانوالہ لاہور میں جمعۃ المبارک کے مواقع پر جو خطبات دیئے۔ وہ مسلمانانِ پاکستان کے لیے ہدایت و ارشاد کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور اس قابل ہیں۔ کہ انہیں بار بار قلب و نظر کی گہرائیوں تک پہنچایا جائے۔ تاکہ ملتِ پاکستان میں دین سے حقیقی و سچی وابستگی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور پاکستان واقعتاً ایک مثالی اسلامی مملکت بن سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر ہم "ترجمانِ اسلام" میں ان خطبات کے اقتباس کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔

کمال

(قولہ تعالیٰ) یاایہا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ط کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون ط

(سورۂ صف رکوع نمبر ۱)

ترجمہ اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے ہاں یہ بات بہت بہت ناراضگی کی ہے۔ کہ ایسی بات کہو۔ جو کرو نہیں۔

برادرانِ اسلام اور معزز خواتین! مذکورہ بالا آیتوں میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ اے مسلمانو! جو بات مزے سے کہتے ہو اور کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر بہت بڑا غصہ آتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسی باتیں منہ سے نکالنے سے پرہیز کریں۔ جو بظاہر دل لبھانے والی اور بڑی دلچسپ ہوں۔ مگر ہمارے اعمال، ہماری روش، ہمارا طرزِ عمل ان کے خلاف ہو۔ ورنہ یاد رکھو۔ اگر خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں جوش آیا۔ اور غضبِ الٰہی ہمارے خلاف بھڑک اٹھا۔ تو خطرہ ہے کہ ہمارا نام و نشان بھی نہ مٹ جائے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں بے وقوف، بدکردار اور مغضوب علیہم قوموں میں شمار کریں۔

پاکستان کا مقصد

برادرانِ محترم! کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ ہندوستان سے پاکستان کو اس لیے علیحدہ کیا گیا تھا۔ کہ مسلمان ہندو سے تہذیب، تمدن، تعلیم اور مذہب سے جدا ہے۔ اور اپنی ان خصوصیات کو زندہ رکھنے کے لیے اسے علیحدہ ملک چاہیئے۔ اسی نظریہ کو پیشِ نظر رکھ کر قائدِ اعظم مرحوم نے تقسیمِ ملک کا نعرہ بلند کیا اور پاکستان کی پبلک نے اس پر لبیک کہی۔ علاوہ اس کے پاکستان کی زبردست سیاسی جماعت مسلم لیگ نے تن، من، دھن سے اس کی تائید کی اور مسلمانوں کو اس تحریک میں جذب کرنے کے لیے یہ تبلا یا گیا تھا۔ پاکستان کا مقصد ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یعنی اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوگی۔ اسی کا قانون رائج ہوگا۔ اسی کے بندوں کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور ہوگی۔ یہاں کی تعلیم ہوگی تو اسلامی، تمدن ہوگا تو اسلامی، اور حکومت مذہب ہوگا تو اسلامی۔

اب آپ ہی ایمانداری سے ٹھنڈے دل سے سوچیئے۔ کہ ہم نے ۱۵ اگست ۴۷ء سے آج تک اس اعلان کے پورا کرنے کیلئے کون سے کام کیے ہیں۔ کیا کام کرنے والوں کے لیے پونے تین سال کی مدت تھوڑی ہے اور اب یہ مدت بیس سال ہوگئی ہے۔ کاں) اگر ہم دیانت داری سے کام لیتے تو ہمارا ایک ایک منٹ پاکستان کی ابدی اور قیامت تک کی زندگی کے لیے پیامِ حیات بن سکتا تھا۔

مثلاً:-

کیا ذمہ دارانِ حکومتِ پاکستان تقسیمِ ملک کے بعد اگر یہ حکم دیتے۔ "کہ حدودِ پاکستان میں رنڈیوں کے چکلے بند کر دیئے جائیں تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس حکم کے بعد پاکستان رنڈیوں کے چکلوں سے پاک ہو سکتا، جہ سے اصلی اور سچا پاکستان نہ بن جاتا۔ اور کیا تقسیمِ ملک کے بعد اگر ذمہ دارانِ حکومتِ پاکستان یہ حکم دیتے کہ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

تبلیغ و ہدایت

آخری تقریر

شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین و آسمان میں بنایا ہے۔ وقتی رکھا ہے۔ وقتی پیٹ بھرنا، وقتی پیاس بجھانا وقتی ذلت، وقتی موت، وقتی حیات، تھوڑی سی تندرستی ہے پھر بیماری ہے۔ تھوڑی دیر ذلت پھر تکلیف آتی ہے وقتی پرورش اور وقتی حاجتوں کا پورا ہونا دنیا کی چیزوں میں رکھا ہے لیکن جو کچھ انسان میں رکھا ہے وہ وقتی بھی ہے اور ابدی بھی۔ وقتی عزت اور ابدی عزت۔ ایسے ہی راحت و سکون اور چین و صحت وقتی و ابدی، انسان میں جو دولتیں رکھی ہیں۔ وہ ایک طرف دنیا میں کامیاب بنانے والی ہیں۔ اور دوسری طرف مرنے کے بعد بھی کامیابی دلوانے والی ہیں۔ اس لیے ایک انسان کی دولت کی قیمت ساتوں زمین و آسمان نہیں بن سکتے اگر انسان کے اندر کی دولت بگڑ جائے۔ تو ساتوں آسمانوں اور زمین سے نہ بن سکے۔ اور اگر انسان کی دولت بن جائے اور اس کے اندر کی بنا اُبھر سے تو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی کامیابی سے زیادہ کامیابی ملتی ہے دولت تو بہت بڑی چیز ہے۔ اس دولت کا حرفِ اول اور نخستِ اول اللہ۔ کہنا ہے، آدمی خالی "اللہ" کہے۔ اس میں بولنے کی دولت رکھی ہے۔ یہ اللہ کہنا بھی بہت بڑی دولت ہے۔ کیونکہ لفظ اللہ کہنے والا ایک بھی دنیا میں باقی رہے گا تو زمین و آسمان اسی طرح کھڑے رہیں گے۔ اگر ایک بھی اللہ کہنے والا نہ رہا۔ تو اللہ تعالیٰ سارے زمین و آسمان کو توڑ پھوڑ دیں گے۔ اگر آدمی کے اندر میں کوئی اور دولت بھی نہ ہو صرف ایک دولت ظاہر ہو رہی ہو کہ زبان سے اللہ کہہ رہا ہے۔ یہ دولت اتنی بڑی ہے کہ اس سے سانوں آسمان و زمین کھڑے ہیں۔ اگر اتنی دولت بھی نہ رہے تو پانچ ارب انسان بھی ہوں تو وہ بھی مریں گے۔ دریا، خشکی اور ہوا کے سارے جانور جمادات، نباتات سب ختم ہوں گے۔ اگر انسان کے پاس وہ اللہ والی دولت نہ رہے وہ سب ختم کر دیئے جائیں گے۔ ایک "اللہ" کہنا اتنی بڑی دولت ہے کہ آسمان و زمین اسی پر قائم رہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

جن لوگوں نے دل سے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر مستقیم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے۔ کہ تم نہ اندیشہ کرو نہ رنج کرو اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو۔ جسکا تم سے پیغمبروں کی معرفت وعدہ کیا جاتا تھا (حٰمٓ۔ سجدہ)

তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse
جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۱

بزرگانِ دین کے فرمودات

ذکر و فکر

...یم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اخلاص

ایک وعظ سے ماخوذ:-

"خلوص کے ساتھ چھوٹا سا کام بھی بہت بڑا ہو جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اے عائشہ رض کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو۔ سمجھ لو۔ کہ دینی کاموں میں خلوص کی حاجت فلوس سے بہت زیادہ ہے۔

جتنے کارخانے خلوص پر مبنی ہوئے ہیں ان سب میں ترقی ہوئی ہے۔

خود اصل دین کی حالت ملاحظہ فرمائیے کہ ابتدا اس کی کیا تھی۔ تمام عالم مخالف تھا۔ مگر باوجود اس مخالفت کے دیکھئے اسلام کہاں سے کہاں پہنچا۔ پس یہ برکت محض اخلاص کی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اسلام کے پاس اسوقت کہاں لشکر تھا۔ اس وقت یہ چند حضرات تھے۔

عورتوں میں سیدتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لڑکوں میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

غلاموں میں سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بوڑھوں میں امام الامت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یہ اسلامی کمیٹی اور ایمانی لشکر تھا۔ جس نے ساری دنیا کو زیر و زبر کر دیا۔

سلطنت کا انتظام بہت بڑی قوت پر مبنی ہوتا ہے۔ یہاں کون سی قوت تھی۔ صرف اخلاص کی برکت تھی کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ سلطنت عالم گیر ہو جائے گی۔

حضرت مولانا قاسم رح فرمایا کرتے تھے۔

"درمیان تلوار کے لیے کوئی تلوار چلانے والا بھی تو ہونا چاہیئے اور وہ چلانے والے کہاں سے آئے وہ مجمع کس نے پیدا کر دیا۔ یہ سب خلوص کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ نے پیدا فرما دیا۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجوہات

کسی نے آپ سے پوچھا کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر قبول نہیں ہوتی۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے کہ

"ادعونی استجب لکم"

مجھ سے دعا کرو! میں قبول کروں گا۔"

آپ نے جواب دیا۔

دس امور ایسے ہیں جن کے کرنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور مردہ دل کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۱) اللہ کو ماننا اور جاننا مگر اس کے حقوق ادا نہ کرنا۔

(۲) اللہ کی کتاب پڑھنا مگر اس کے فرمودات پر عمل نہ کرنا۔

(۳) شیطان دشمنی کا دعویٰ مگر شیطانی اعمال سے محبت،

(۴) محبت رسول کا دعویٰ۔ مگر آپ کی سنت اور طریق پر عمل سے گریز۔

(۵) جنت کے آرزومند مگر اس کے لیے زاد عمل سے خالی۔

(۶) دوزخ سے خوف کا اظہار لیکن گناہوں میں منہمک

(۷) موت کا یقین، لیکن اس کے لیے تیاری سے غفلت

(۸) دوسروں کے عیبوں پر ہر دم نظر لیکن اپنے عیبوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

(۹) اللہ کا عطا کردہ رزق کھانا۔ مگر اس کا شکر ادا نہ کرنا۔

(۱۰) اپنے ہاتھوں سے، مرنے والوں کو دفنانا، لیکن ان کی موت سے خود عبرت نہ پکڑنا۔

بقیہ:- پاکستان خطرے میں

"حدود پاکستان میں کوئی نہ شراب بنا سکتا ہے۔ اور نہ پی سکتا ہے"۔ تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس حکم کے عملاً نافذ نہ ہونے کے بعد عند اللہ و عند الناس پاکستان اصل معنیٰ میں پاکستان بن جاتا۔ اور کیا تقسیم ملک کے بعد اگر ذمہ داران حکومت پاکستان یہ حکم دیتے۔ کہ حدود پاکستان میں ہفتہ میں تعطیل کا دن جمعہ کے دن ہوگا تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس اعلان کے باعث ہفتہ بھر کی تعطیل کا دن اسلامی تہوار اور خالص پاکستانی تہوار نہ ہو جاتا۔

برادران اسلام! اس قسم کی بیسیوں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ کہ اگر ہم اپنے اعلان اور وعدے پورے کرتے تو پاکستان کبھی کا اسلامی ملک بن چکا ہوتا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کے نقصانات

فرمایا:-

جس نے دنیا کو اتنا اہم سمجھا کہ اسے آخرت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے چھ سزاؤں میں مبتلا کرے گا

تین اسے دنیا میں پیش آئیں گی اور تین آخرت میں

دنیا کی سزائیں

(۱) ایسی خواہشات جن کی کوئی حد نہیں۔

(۲) ایسا لالچ جو قناعت کو ختم کر دینے والا ہے۔

(۳) ایسی عبادت جس میں شوق و ذوق اور لذت سے محرومی ہو۔

آخرت کی سزائیں

(۱) قیامت کا "ہول"

(۲) سخت باز پرس۔

(۳) ہمیشہ کی "حسرت" جس کا کوئی مداوا نہ ہوگا

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

اسلام کی حکمرانی قسط نمبر ۲

اطاعت کی حدود

اس وقت میری اطاعت کرو، جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کروں اور جب کبھی میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں۔ پھر میری اطاعت تم پر عائد نہیں ہوتی، اپنی نمازیں ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے

افواجِ اسلامی کے لیے ضابطہ

ایک موقع پر آپ نے سپہ سالار کو یہ زریں نصیحتیں فرمائیں۔

"خیانت نہ کرنا، دھوکا نہ دینا، غنیمت کا مال نہ چھپانا، کسی کے اعضاء نہ کاٹنا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ کھجور کے درختوں کو نہ تو اکھیڑنا اور نہ ہی جلانا۔ کسی بھی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔ کسی کی بکری، گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا۔ تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے۔ جو دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنی خانقاہوں میں بیٹھے ہوں گے۔ انکو نہ چھیڑنا"

رکنِ اسلام کے تحفظ و نفاذ کی اہمیت

مانعین زکوٰۃ کے بارے میں اس عزم کا اظہار کیا۔

خدا کی قسم! زکوٰۃ کی ایک رسّی روکنے پر بھی میں لڑوں گا۔ اور اس شخص سے جہاد کروں گا۔ جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا۔ اس لیے کہ زکوٰۃ حق المال ہے۔

جاری ہے ....

جمعۃ المبارک ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۵ جولائی ۱۹۶۸ء شمارہ نمبر ۲۵، جلد نمبر ۱۱، قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

ارشادات

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ

امیر مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

۹ جون کو حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان نوشہرہ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر سینکڑوں حضرات حضرت کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ جونہی حضرت سامنے آئے۔ فضا جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ اسلامی نظام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، شان صحابہؓ زندہ باد، حضرت درخواستی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ رات حضرت مدظلہ نے مسجد تقویٰ میں انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام سہ روزہ محافل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اجلاس سے تین گھنٹے خطاب فرمایا۔ حضرت مدظلہ کے خطاب کے جستہ جستہ جملے پیش خدمت ہیں۔

حضرت نے فرمایا: قدرت کے کرشمے ہیں۔ بنانے پر آئے تو دیر نہیں۔ اجاڑنے پر آئے تو دیر نہیں۔ بعض اجاڑنے کی تجویز کرتے ہیں۔ بعض بنانے کی تجویز کرتے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ جوڑنے والوں کی کمی نظر آ رہی ہے توڑنے والے بہت ملتے ہیں۔ دنیا امتحان کا مقام ہے۔ کوئی ہار رہا ہے۔ کوئی جیت رہا ہے۔ جو ایمان بچا گیا۔ وہ جیت گیا۔ جو ایمان چھوڑ گیا۔ وہ ہار گیا۔

ایک ہی رات میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان! یا رب کی سیرت سننا چاہتے ہو تو ایک سال تو چاہیئے۔ نہ سیرت بیان کرنے والے رہے۔ نہ سننے والے رہے۔ پھر بھی ناامیدی نہیں۔ آواز آ رہی ہے۔ دامن کو پھیلانا ہمارا کام اسکو رحمت سے بھر دینا رب کا کام۔

دین ادب کا نام ہے۔ ادب کے ساتھ بیٹھو گے۔ دامن بھر کے جاؤ گے۔ بے ادبی کے ساتھ بیٹھو گے۔ دامن خالی لے کے جاؤ گے دنیا کی بہار بے وفا۔ حقیقی بہار جو ملی ربیع الاول کے مہینے میں ملی۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود ہے۔ وہ بہار بھی وفادار۔ اس کے پھول بھی وفادار اس کی خوشبو بھی وفادار۔

آج دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ نبی کی سنت پر [illegible] کی جا رہی ہے۔ خدا توہین سے بچائے۔

مصیبت آئی۔

اب بیت اللہ کی فلم بنائی گئی ہے۔ خدا اس بے ادبی سے بچائے۔ یہ بھی امریکہ کی سازش ہے۔ ہم بیت اللہ کی حضورؐ کے گنبد خضرا کی۔ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔

اے میرے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیو! یہ چین کا وقت نہیں ہے۔ گزشتہ سال سے فرنگی نے سازش سے اسرائیل کو مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس پر مسلط کیا۔ اب تک وہ ٹکڑا شان والا۔ دشمن کے قبضے میں ہے۔ ہم اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے۔ بیت المقدس شان والی جگہ۔ جہاں انبیاء پر وحی آتی تھی۔ جبرائیل امین وحی لیکر آتے تھے۔ وہ مسجد اقصیٰ جہاں سندھ میں سے ایک نماز پڑھیں۔ پانچ سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ جہاں حضور نے معراج کی رات امامت کی۔ تمام انبیاء مقتدی بنے۔ اس کا ایک مینار بھی شہید کر دیا۔ اسی پر اب تک یہود کا قبضہ ہے۔ پاکستان میں اور عرب میں بھی یوم بیت المقدس منایا گیا۔ کوشش کرو۔ اللہ اس ٹکڑے کو پھر مسلمانوں کے قبضے میں دلائے۔ پتہ نہیں قرآن و حدیث میں پڑھتا ہوں۔ پھر میری تقریر سے ڈر کیوں لگتا ہے۔ لاہور میں بھی [illegible] والے آئے۔ گوجرانوالہ بھی آئے۔ راولپنڈی بھی آئے

میں کہا کرتا ہوں مجھے ان ڈائری لکھنے والوں کا ڈر نہیں۔ مجھے ڈر انکا ہے۔ جو میری ڈائری بھی لکھ رہے ہیں اور لکھنے والوں کی بھی لکھ رہے ہیں۔

پاکستان ملا تو لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ، جب بچا تو لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ۔ اب محفوظ رہے گا تو بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ۔

حضورؐ نے اٹھارہ دن اٹھارہ راتیں خندق کھودنے میں گزاری۔ سارے نبیوں کے سردار، افضل ترین کائنات، اقدس ترین کائنات، نازک بدن۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ حضور کی ہتھیلی ریشم سے بھی نرم تھی۔ آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو عطر سے بھی بڑھ کر تھی۔ مگر بخاری میں ہے۔ کہ حضور کے پیٹ مبارک کو غبار اور مٹی نے چھپایا ہوا تھا۔

مہاجر و انصار اپنے بدن سے پیرہن اتار رہے ہیں۔ ہر مہاجر و انصاری کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا ہے۔ مگر شان والے نبی نے جب پیرہن اتارا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ مہاجر و انصاری فدائی تھے۔ حضورؐ کی بھلائی پسند نہ تھی۔

سنبھلنا ہے تو سنبھلو! پتہ نہیں کب تک زندگی ہوگی زمین میں ہل چلاتے ہو۔ آواز دیتی ہے کہ میری سختی کو ہل سے نرم کرتے ہو۔ دل کی سختی کو قرآن و حدیث و لا الٰہ الا اللہ سے نرم کرو۔

خدا کی کتاب اور حدیث مصطفےٰ روح کے لیے شفا ہے۔ خاتم النبیین کو حکم فرمایا۔ کہ رات دن قرآن پڑھتے رہو حضور نے رات دن قرآن پڑھا۔ راتوں کو اتنا پڑھتے کہ پیروں پر ورم آ جاتا۔ ہم عاشق بنے پھرتے ہیں۔ راتیں سینماؤں میں گزریں۔ دن کلب، گھروں میں ؎

اس گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے

ہم باغی نہیں ہیں مگر مذہب کی حفاظت ہمارا فریضہ ہے۔ جس کے نام پر ہمیں یہ ٹکڑا ملا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے۔ (ہزاروں مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر اس کی تائید کی) جمعیۃ علمائے اسلام چاہتی ہے۔ کہ فرنگی نظام مٹایا جائے۔ محمدی نظام رائج کیا جائے۔ (یہاں پر عوام نے زبردست تائید کی)

ہم پاکستان کے صدر صاحب، گورنر صاحب قومی اسمبلی کے ممبروں اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں کو بھی یہی کہیں گے۔

"خدا کے واسطے جس مقصد کی خاطر یہ ملک لیا گیا۔ اس کو جلد پورا کرو۔ ورنہ خطرہ ہے کہ کفران نعمت کی سزا میں تختہ نہ الٹ دیا جائے۔

ہم ملک کے خیر خواہ ہیں۔ ملک کا بچاؤ ہے اللہ کی کلام کے ساتھ، ملک کا بچاؤ ہے حدیث مصطفےٰ کے ساتھ

یہ کیا ہو رہا ہے۔ کہ حدیث رسول کے انکار کرنے والوں کو اپنایا جا رہا ہے۔ ہوش کرو۔ ہم بغاوت نہیں چاہتے۔ لیکن اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ حدیث مصطفےٰ کے انکار کرنے والوں کو ہمارا مقتدا بنایا جائے۔

ہم بغاوت نہیں چاہتے۔ مذہب کی حفاظت چاہتے ہیں۔

آج کہا جا رہا ہے۔ مرزائی کو مسلمان کہو۔ جمعیۃ علماء اسلام کہتی ہے۔ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہیں ہم بغاوت نہیں چاہتے۔ مگر لاکھوں دینار کے انبار قدموں میں لگ جائیں۔ مگر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی ہوگا۔ حضور کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا۔

ہمیں ڈرایا جا رہا ہے۔

جو حضور کو آخری نبی نہیں مانتا۔ اور دوسرے کو نبی مانتا ہے۔ ہم اس کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ نہ کہنے کے لیے تیار ہیں کہتے ہیں۔ مولوی قرآن کے بغیر کچھ نہیں جانتے۔ میں نے کہا تم سمجھتے ہو۔ قرآن وظیفے کی کتاب ہے۔ قرآن جامع کتاب ہے۔ قرآن مجید میں سیاست کا بیان ہے۔ اصلاح معاشرہ کا بیان ہے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

Scanned with CamScanner

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہ

نگران
حضرت مولانا
غلام غوث صاحب
ہزاروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

ایڈیٹر انچارج
ڈاکٹر
احمد حسین صاحب
کمال

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۵

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

حضرت مولانا منظور احمد صاحب کا جمعیۃ میں شمول

حضرت مولانا منظور احمد صاحب مشہور عالم دین مبلغ اسلام جامعہ عربیہ چنیوٹ کے بانی مبانی نے مندرجہ ذیل گرامی نامہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام ارسال فرمایا ہے :-

از جامعہ عربیہ چنیوٹ
یکم جون ۱۹۶۸ء

محترم المقام مخدوم ملت حضرت مولانا صاحب !
زید مجدھم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف !

جماعت کے ساتھ الحاق کی آپ سے لاہور دفتر میں زبانی گفتگو ہوئی تھی۔ راقم ایک عرصہ اس کشمکش میں رہا ہے کہ احرار، جمعیۃ اور تحفظ ختم نبوت میں سے مجھے کس کے ساتھ شامل ہو کر مستقل کام کرنا ہے۔ تینوں اپنی جماعتیں ہیں اور سبھی کا مطالبہ ہے۔ اس میں کئی چیزیں زیر غور تھیں۔ کئی قسم کی رکاوٹیں اور الجھنیں تھیں۔ ایک مدت استخارہ بھی کرتا رہا اور احباب سے مشورے بھی کرتا رہا بالآخر رجحان جمعیۃ کے ہمزاد کام کرنے کا ہو گیا جس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے آج سے بہت پہلے فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن اپنے مقدمات کی وجہ سے رُکا رہا۔ الحمد للہ کہ اب مقدمات سے فارغ ہو چکا ہوں۔

لہٰذا ناچیز اب اپنی خدمات جمعیۃ کے سپرد کرتا ہے اور علماء حق کی اس عظیم جماعت جن میں اہل اللہ کی اکثریت ہے، میں شمولیت کر کے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ید اللہ علی الجماعۃ اپنی حفاظت چاہتا ہوں۔

آپ اس سے پہلے میرے حالات سے کسی قدر واقف ہیں۔ ان کی روشنی میں آپ جو حکم فرمائیں ناچیز حاضر ہے۔ راقم کا باقاعدہ الحاق فرما کر جو حکم ہو ارشاد فرمائیں۔

فقط والسلام
جواب کا منتظر
احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ

حضرت مولانا منظور احمد صاحب

ربوہ سے دو میل چنیوٹ میں رہ کر جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ سارے مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ کی ادائیگی کے مترادف ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ملک بھر کے علماء دین اور اہل اللہ حضرات کی سرپرستی جمعیۃ علماء اسلام کو حاصل ہے اور مقصد بھی اعلاء کلمۃ اللہ، دین کی سربلندی اور جرأت مندانہ طور پر قرآنی سیاست کے تحت، باطل کا مقابلہ کرنا ہے۔ جو ہر صحیح الفطرت مسلمان سے، تعاون کی اپیل کرتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب جیسے پرجوش، حساس، دردمند مسلمان اور مجاہد عالم وقت کی اس ضرورت پر توجہ نہ فرماتے چنانچہ انہوں نے جمعیۃ سے الحاق کر کے اوروں کے لئے مثال قائم فرما دی ہے۔ دنیا نے ۳۰ مئی ۱۹۶۸ء کی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس سے اندازہ لگا لیا ہے کہ ایک طرف امریکی سامراج کے دلالوں کی جماعت ۲۲ سو تنخواہ دار ہمہ وقتی ملازم رکھ کر بھی عوام میں مردود ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف بے زر علماء دین جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہو کر خود اپنی جیبوں سے خرچ کر کے زمین پر لیٹ لیٹ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو وقت کی اہم ضرورتوں سے واقف کرتے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں تنظیم قائم کر کے الحاد و ارتداد کے تیروں کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ اب دنیا بھر کی نظریں جمعیۃ ہی پر لگی ہوئی ہیں —

ہم حضرت مولانا منظور احمد صاحب کو اس مبارک فیصلے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

(ادارہ)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مقدمات کی تاریخیں

ایک مودودیے نے ہتک عزت کا جو کیس کر رکھا ہے۔ اس کی تاریخ ایبٹ آباد میں سپیشل مجسٹریٹ کے پاس ۱۳ جولائی مقرر ہے۔

دوسرا کیس جو راولپنڈی پولیس نے بنا رکھا ہے اس کی تاریخ کیانی صاحب مجسٹریٹ راولپنڈی کے ہاں ۹ جولائی مقرر ہے۔ دونوں کیسوں میں شہادت استغاثہ پر جرح جاری ہے۔

مولانا غلام غوث کو ایک اور نوٹس

پشاور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پہلے ایک ماہ کے لئے مولانا کا داخلہ ضلع پشاور میں ممنوع قرار دیا۔ اس کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔ اور مولانا انجمن تبلیغ قرآن و سنت کے جلسہ میں پشاور جانے والے تھے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے ۲۷ مئی سے دو ماہ کے لئے آپ کا داخلہ ضلع پشاور میں ممنوع قرار دے دیا جس کی تعمیل پولیس کے ذریعہ ۲۲ جون ۱۹۶۸ء کو راولپنڈی میں کرائی گئی

کوہ مری میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

اور اسلامی جھنڈے کا لہرانا

۲۲ - ۲۳ جون کو کوہ مری میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کا تیسرا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریریں کیں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

۲۳ جون کو بعد نماز عصر حضرت جانشین مفسر قرآن حضرت لاہوری قدس سرہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کے دست مبارک سے دفتر جمعیۃ پر جمعیۃ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تھا۔ جس میں کالی اور سفید دھاریاں تھیں۔ علم لہراتے ہی نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے

ملک فدا الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور حضرت مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

درسِ قرآن

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(سورہ فتح رکوع ۱۴)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان۔ اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں (اور شوق و خضوع کے) آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ان کے اوصاف تورات میں ہیں اور انجیل میں جیسے کھیتی کہ اس نے اول اپنی سوئی نکالی۔ پھر اس کو قوی کیا۔ پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی۔ پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کر رہے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

(ف) آیت شریفہ میں گو ظاہر طور پر رکوع و سجود اور نماز کی فضیلت زیادہ تر مقصود ہے اور وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن کلمۂ طیبہ کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بھی اس سے ظاہر ہے۔

امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ اوپر سے صلح حدیبیہ میں کفار کے انکار پر اور اس بات کے اصرار کرنے پر کہ محمد رسول اللہ نہ لکھو۔ محمد بن عبداللہ لکھو۔ حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ خود گواہ ہیں۔ اس بات پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جب بھیجنے والا خود اقرار کرے کہ فلاں شخص میرا قاصد ہے تو لاکھ کوئی انکار کرے۔ اس کے انکار سے کیا ہوتا ہے۔ اسی گواہی کے اقرار کے لئے اللہ جل شانہٗ نے محمد رسول اللہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آیت شریفہ میں اور بھی کئی اہم مضامین ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ چہرہ کے آثار نمایاں ہونے کی فضیلت ہے۔ اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ شب بیداروں کے چہرہ پر جو انوار و برکات ظاہر ہوتے ہیں وہ مراد ہیں۔ امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ یہ محقق امر ہے کہ رات کو دو شخص جاگیں۔ ایک لہو و لعب میں مشغول رہے۔ دوسرا نماز، قرآن اور علم کے سیکھنے میں مشغول رہے۔ دوسرے دن دونوں کے چہرے کے نور میں کھلا ہوا فرق ہوگا۔ جو شخص لہو و لعب میں مشغول ہے۔ وہ اس جیسا ہو ہی نہیں سکتا جو ذکر و شکر میں رات بھر لگا رہے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ حضرت امام مالکؒ اور ایک جماعت نے علماء کی اس آیت سے ان لوگوں کے کفر پر استدلال کیا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں دیتے ہیں، برا کہتے ہیں ان سے بغض رکھتے ہیں۔ (ابن کثیر)

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

(سورہ حدید رکوع ۱۲)

کیا ایمان والوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد کے واسطے جھک جائیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(سورہ مجادلہ رکوع ۱۳)

(پہلے سے منافقوں کا ذکر ہے) ان پر شیطان کا تسلط ہو گیا۔ پس اس نے ان کو ذکر اللہ سے غافل کر دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خوب خوب سمجھ لو یہ بات محقق ہے کہ شیطان کا گروہ خسارہ والا ہے

درسِ حدیث

محبوب ترین عمل

حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا پھر۔ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ بھلائی کرنا۔ میں نے کہا پھر۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری مسلم)

والدین کے احسان کا صلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا۔ مگر اس طرح کہ باپ کو کسی کی غلامی میں پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

صلہ رحمی رشتہ داری کا خیال اور رسلوک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے وہ اپنے ایمان کی خاطر کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے وہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے۔ وہ بولے تو اچھی بات بولے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری مسلم)

صلہ رحمی اور قطع رحمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو رشتہ کھڑا ہو گیا۔ کہا قطع رحمی سے پناہ مانگنے کی یہ جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں کیا تو راضی ہے کہ جو تجھے جوڑے اسے میں جوڑوں اور جو تجھ کو کاٹے اس کو کاٹوں۔ رشتہ نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس یہ تیرے لئے ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ۝

(جزء ۲۶ سورۂ محمد ع ۳)

کیا یہ ممکن ہے کہ جب تم کو حکومت اور موقعہ ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور قطع رحمی کرو۔ یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان پر لعنت اور اندھا اور بہرہ کیا (بخاری مسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو تجھے جوڑے گا۔ اس کو میں جوڑوں گا اور جو تجھے کاٹے گا۔ اس کو میں کاٹوں گا۔

مال کا حق اور فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ حقدار ہے۔ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر۔ فرمایا تیرا باپ۔ (بخاری مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ کہا پھر۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر۔ فرمایا تیرا باپ۔ کہا پھر۔ فرمایا جو سب سے زیادہ قریب ہو، جو سب سے زیادہ قریب ہو۔

امریکی سامراج کے ہتھکنڈے

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو اور اسلام خیر القرون کے مسلمانوں جیسا ہو تو پھر رائے اور اجتہاد کی غلطی تو ہو سکتی ہے۔ مگر کفر کے غلبہ کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کا آلۂ کار بن کر اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

مگر جب قیامت اور جواب دہی کا تصور نہ رہے یا اسلامی تقاضوں کی اہمیت دل میں باقی نہ رہے تو پھر آدمی مسلمان ہی کیوں نہ کہلائے۔ بندۂ زر، بندۂ شکم اور بندۂ خواہشات بن کر رہ جاتا ہے۔ ہمارے سامنے کم و بیش ایک سو سال تک یہ تماشا ہوتا رہا کہ سرحد ہندوستان کے مسلمان کہلانے والوں نے فرنگی کی فوج میں بھرتی ہو کر ہزاروں مسلمان عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنایا، کفر کا بول بالا کیا اور مسلمانوں کو انگریزوں کا غلام بنایا، کافروں کی طرف سے جاسوسی کرتے ہوئے مسلمانوں کو تباہ کر دیا۔

جب تک مسلمانوں میں مذہبی صلابت اور پختگی تھی۔ ان کے ضمیر و ایمان کو نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ نہ ان کے اخلاق و روحانیت کا مقابلہ کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی ان کو میدان جنگ میں نیچا دکھایا جا سکتا تھا۔ اسلام کی ہزار سالہ تاریخ کی شاہد عدل ہے صلیبی طاقتوں نے اہل اسلام کی طاقت کا اصلی راز معلوم کر کے لطائف الحیل اور انتہائی مکر و فریب سے ان کے اندر سے دینی صلابت کو کم کیا دینی بے باکی کا خوگر بنایا۔ اسلامی احکام سے بے اعتنائی سکھائی۔ آپس میں وجاہت و اقتدار کے لئے خانہ جنگیاں کرائیں۔ کسی کی حمایت اور کسی کی مخالفت کر کے ان کو خوب تباہ کرایا۔ اب اس کے لئے راستہ صاف تھا۔ جاہ طلب اور بندہ زر قسم کے مسلمانوں کو اس نے جس طرح چاہا استعمال کیا۔ پھر تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان کا ذہن ہی بنا ڈالا۔ کہ آقایانِ سفید فام کی رضا و خوشنودی حاصل کر کے ہی عزت و اقتدار مل سکتا ہے۔ ان ذلیل و کمینہ صفات میں بعض لوگوں نے اتنی ترقی کی یا ان کو ٹرینڈ کیا گیا کہ ان کو اپنے مذہب یا مذہبی روایات سے یا تو نفرت ہونے لگی یا اس کا نام لینے سے شرمانے لگے۔ آج ہماری اونچی سوسائٹی کے اندر اسلامی اقدار کی پابندی سے بہت سے مدعیانِ اسلام شرماتے ہیں۔ اسی سلسلے میں وہ مشہور شعر ہیں۔ جو ایسے آدمیوں کے احساس کہتری کا صحیح ترجمان ہے ؎

جو پوچھا مجھ سے دورِ چرخ نے کیسا تو مسلماں ہے
میں گھبرایا کہ اس دریافت میں کیا راز نہاں ہے
بالآخر کہہ دیا میں نے کہ گو مسلم تو ہے بندہ

ولیکن مولوی ہرگز نہیں ہے نادان ہے

ایک مقام پر بحث ہو رہی تھی۔ بھئی! جب داڑھی بھی ہو اور حافظ قرآن بھی تو خیالات کچھ ایسے نہیں رہتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج اونچے طبقہ میں بہتوں کے خیال میں قرآن و حدیث کے علوم مشغل بیکاری سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ العیاذ باللہ۔

یہ بحث بہت طویل ہے۔ مجھے عرض کرنا ہے کہ انگریز نے دل کھول کر مسلمانوں سے پرانی صدیوں کا بدلہ لیا۔ اور اب جب وہ قدرت کی شمشیر انتقام سے ذبح ہو کر تڑپ رہا ہے تو اس نے یہ چارج امریکہ کو ڈے دیا خدا کی شان کہ امریکہ میں ایک تو زر و ذرائع کی بہتات ہے۔ دوسرے اس کو اسلام کے پرانے دشمن یہود بڑی تعداد میں میسر آئے ہوئے ہیں۔ مال و کید کا یہ اکٹھ امریکی سامراج کو بہت دور لے اڑا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ دنیا کی عظیم ترین طاقت بن گیا

دنیا کے دو بڑے دھڑے

اب اس کے سامنے صرف روسی کمیونسٹ حکومت تھی جو اس کی نظروں میں کھٹکتی تھی۔ چنانچہ روس کا اثر و رسوخ چین کی عوامی جمہوریہ بننے کے بعد ایشیا اور یورپ سے بڑھ کر امریکہ سے کیوبا تک امریکی اقتدار کو چیلنج کر رہا تھا۔

امریکہ نے ڈالروں کی تجوریوں اور تھیلیوں کے منہ کھول دیئے اور تمام غیر کمیونسٹ ممالک کو امداد کے نام سے اپنے دھڑے میں لے لیا۔ اگر افغانستان، ایران عرب ممالک، مشرق وسطیٰ اور افریقہ بھی روس کے زیر اثر آجائیں تو امریکی مال کے لئے نہ کوئی منڈی رہے نہ کوئی اس کا حامی۔ اس لئے اس نے مشرق وسطیٰ پر خاص توجہ دی۔ اسلامی ممالک میں اس کو اسلام کے نام سے کمیونزم کی کامیاب مخالفت کا یقین تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت سرمایہ دارانہ نظاموں سے اکتائی ہوئی اور سامراج کے بوجھ کے تلے دبی ہوئی دنیا اپنی نجات روسی کمیونزم، عوامی تحریکات اور سوشلزم ہی میں سمجھ رہی ہے۔ اور اگر اس کا صحیح جواب اور حقیقی توڑ ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے

اسلامی

نظام کی خوبیوں کو سنجیدہ کمیونسٹ بھی ماننے پر مجبور ہیں مگر وہ یہ عذر کرتے ہیں کہ اسلامی نظام کہیں موجود نہیں ہے۔ اور مودودی صاحب جیسے نام نہاد مجتہدوں نے یہ کہہ کر کہ خلافت راشدہ کے بعد پورا اسلام کہیں نہیں رہا۔ ان کے ہاتھ اور مضبوط کر دیئے۔

بہرحال امریکہ کو روسی کمیونزم کے مقابلہ کے لئے خاص کر شمالی افریقی اور عرب ممالک کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑی۔ اس نے مصر سمیت تقریباً سبھی کی بھرپور امداد کی۔ اور بہت سے مسلمانوں کو علمی رنگ میں کمیونزم کے پیچھے لگا دیا۔ اس طرح اس نے کمیونزم کی مخالفت کی آڑ میں اکثر مسلم ممالک کو امریکی سامراج کا پٹھو یا حامی بنا لیا۔

مصر کی خودداری

سب سے پہلے جس ملک نے امریکی پلید مقاصد کو بھانپا وہ صدر ناصر تھا۔ اس نے تاڑ لیا کہ امریکہ ہمیں اپنا اقتصادی غلام تو بنانا چاہتا ہے۔ مگر ملک مصر کی حقیقی ترقی قطعاً نہیں چاہتا۔ چنانچہ اسوان بند کی تعمیر کے لئے امریکہ امداد کے وعدے سے منحرف ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ اب ناصر ہمارے پاؤں پڑے گا۔ اس نے روس اور امریکہ کی رقابت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً روس سے معاملات کر لئے اور ساتھ ہی امریکی گروپ کے اثرات سے بالکل آزاد ہونے کے لئے برطانیہ کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے نہر سویز پر کامل قبضہ کر لیا، جس کے نتیجہ میں یہود، برطانیہ اور فرانس نے متفقہ حملہ کر کے مصر کو سزا دینے اور مشرق وسطیٰ پر قبضہ کرنے کی اسکیم بنائی۔ جس میں آخر کار ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب صدر ناصر کا شمار دنیا کے عظیم سیاستدانوں اور جنگی مدبروں میں ہونے لگا۔ اس نے نہر سویز کی وجہ سے یورپ کی تجارت کو لگام ڈالدی اور ساتھ ہی مصری معیشت کو چار چاند لگا دیئے اور اگر مغربی جادوگروں کا پروپیگنڈا اور ان کی متفقہ مخالفت نہ ہوتی تو صدر ناصر کم از کم عالم اسلام کا ہیرو کہلانے کے قابل تھا۔

مشرق وسطیٰ اور امریکہ

اب امریکہ نے اور اس کے ساتھیوں نے شاہ حسین اور امیر فیصل کو صدر ناصر سے بدظن کرنا شروع کیا۔ اول الذکر کے ان لاکھوں فلسطینی مہاجرین تھے، جو صدر ناصر کے مداح تھے۔ اس لئے کہ وہی ایک طاقت تھا۔ جو ان کے مسائل کے لئے لڑ رہا تھا۔ ان کا خوف دلا دلا کر شاہ حسین کو بدگمان کیا اور ساتھ ہی چار کروڑ ڈالر سالانہ کی امداد دی اور تمام فوجی وسول

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

افسروں کی تنخواہ کی ذمہ داری لی۔ ناصر نے یمن کے انقلابیوں کی بھرپور امداد کر کے امریکہ کے دوست امام یمن اور ساتھ ہی عدن میں انگریزوں کے لئے مشکلات پیدا کر دیں۔ جس کا آخری نتیجہ یمن میں جمہوری حکومت کا قیام و استحکام اور عدن اور جنوبی یمن کی آزادی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ امیر فیصل نے پورا زور لگایا کہ مصر انقلابی یمن کی امداد سے دست بردار ہو جائے۔ تو شاہ پسند پھر متحد کر لیں۔ لیکن اس طرح صرف امریکہ اور عدن کے انگریزوں کو ہی فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ امریکہ نے مصر کے بالکل مغرب میں لیبیا (طرابلس) کے اندر پندرہ میل لمبا ہوائی اڈہ بنا لیا۔ تونس اور مراکش پر بھی ڈورے ڈالے۔ مگر صدر ناصر نے الجزائر کی حریت پسندوں کی امداد کی اور الجزائر کی آزادی سے صدر ناصر کے دھڑے میں پورا پورا اضافہ ہو گیا

روسی اثر و رسوخ

اب افریقہ میں روسی لیڈروں کے دوروں سے امریکہ کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ اس نے آخری فیصلہ کر لیا کہ تمام مصائب کی جڑ صدر ناصر ہے۔ اس کی طاقت کو ختم کرنا ضروری ہے۔

صدر ناصر کی اصول پرستی

صدر ناصر نے مغربی اقوام کی رقابت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ مگر کمیونزم کو مصر میں نہیں چلنے دیا بلکہ اس کو خلاف قانون قرار دیا۔ جس طرح مرزائی فرقہ کو خلاف قانون قرار دیا ہوا ہے۔ البتہ مزدور و کسان اور عوام کے مقام کو اونچا کیا (مفرط) سرمایہ داری پر کچھ پابندیاں عائد کر دیں۔

روس اور مصر

قارئین یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ ۵۔ جون کو لاہور میں یوم فلسطین میں جب امریکی سامراج مردہ باد کے نعرے لگے تو مودودیوں نے روسی سامراج مردہ باد کے نعرے لگائے۔ خدا جانے ان کو امریکی سامراج مردہ باد کہنے سے کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ مودودیوں نے پہلے پہل ناواقف عوام کو گمراہ کرنے کے لئے بڑا زور لگایا کہ مصر کمیونسٹ ہو گیا ہے۔ اصلی حالات کھل جانے پر اب یہ تو نہیں کہتے مگر مصر کو روسی سامراج اور کمیونزم کا آلہ کار بتاتے ہیں۔ ان کا زیادہ سے زیادہ زور روس کے خلاف پروپیگنڈے پر خرچ ہوتا ہے۔ کمیونزم کی مخالفت ہم سب کرتے ہیں مگر محض دین کی خاطر۔ جو لوگ امریکی آلہ کار بن کر اور ڈالروں سے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اُن سے اب عوام خبردار ہو چکے ہیں۔ جو مخلصانہ ناموں سے کام کرتے ہیں۔

امریکی ایجنٹ

امریکہ نے اپنے مندرجہ بالا مقاصد کی خاطر دو طریقے اختیار کئے۔ ایک پروپیگنڈے کا، دوسرا یہود کو عظیم طاقت بنا کر اس کے واسطہ سے مشرق وسطیٰ پر سیاسی و اقتصادی برتری قائم کرنے کا جس کے بعد سارا افریقہ اور کچھ ایشیائی ممالک میں کام کرنا آسان ہو جائے گا۔

طبی بورڈ کے الیکشن میں ووٹ کے حقدار

انگریزی عملداری اور اس کے بعد ماضی قریب تک پاک و ہند میں یونانی طب اور دیسی طریقہ علاج کی نہ سرپرستی ہوئی، نہ حوصلہ افزائی اور نہ ہی ڈاکٹری کے مقابلہ میں اس کو کسی نے اہمیت دی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے طبی کانفرنس کے ارباب حل و عقد کو، کہ انہوں نے دیسی طب کو اچھا خاصا مقام دلایا۔ اب سند یافتہ حکماء و اطباء کا علاج باقاعدہ منظور شدہ علاج سمجھا جائے گا طب کو ترقی ہوگی۔ طبیبوں کے حقوق کے لئے جدوجہد ہوگی۔ طبی کانفرنس نے رجسٹریشن کے ذریعہ کم و بیش تیس چالیس ہزار طبیبوں کی ایک معزز، خادم ملک و ملت برادری قائم کر دی۔ اب تک جو تنظیم ہوئی اور طب و طبیبوں کی جو خدمت ہوئی۔ وہ طبی کانفرنس کے ذریعہ سے ہوئی۔ اگر حکماء صحیح معنوں میں اپنے فن کا وقار چاہتے ہیں تو وہ ٹولیوں ٹولیوں میں تقسیم نہ ہوں۔ الیکشن آئیگا اور گذر جائے گا۔ مگر اختلافات ہماری بدنمائی کا باعث ہونگے۔ اس وقت طبی بورڈ کے لئے مغربی پاکستان سے تین ممبروں کا انتخاب رجسٹرڈ طبیبوں کے ووٹوں سے ہونا ہے۔ جس کے لئے ایک بڑی تعداد امیدواروں کی میدان میں آئی ہے۔ مگر ہر دو ادارہ فن اور با احساس طبیبوں کا فرض ہے کہ وہ طب اور خدام طب کی لاج رکھتے ہوئے طبی کانفرنس کے تین امیدواروں کو ووٹ دے کر اپنی بیداری اور استقامت کا ثبوت دیں۔ اگر ہم نئی جماعتیں بنانے لگیں تو بیسیوں بن سکتی ہیں۔ اگر ہم انفرادی طور پر کام کریں تو غلطی کا بڑا امکان ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکے گی۔ طبی کانفرنس نے جن تین حضرات کو ٹکٹ دیا ہے۔ ہم ان کے حسن انتخاب کی داد دیتے ہیں۔ وہ معزز حضرات درج ذیل ہیں:۔

(۱) جناب حکیم آفتاب احمد صاحب قرشی لاہور
(۲) جناب حکیم جمشید احمد صاحب کراچی
(۳) جناب حکیم محمد عبدالسلام صاحب ہری پور ہزارہ

ان حضرات نے طب اور اطباء کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ امید ہے کہ ہر ضلع کے اطباء خاص کر عالم اطباء کوشش فرمائیں گے کہ طبی کانفرنس کامیاب ہو، اس کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ سب حضرات اپنا قیمتی ووٹ مندرجہ حضرات کو دے کر اپنا فرض صحیح طور پر ادا کریں

(غلام غوث ہزاروی سند یافتہ طبیب اے کلاس
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)
(حکیم محمد اجمل ناظم جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان لاہور)

امریکہ کے ایجنٹوں کے چار درجے ہیں۔

پہلا درجہ یہ ہے کہ براہ راست امریکہ اور امریکی موقف کی حمایت کی جائے۔ جیسے کہ کچھ عرصہ پہلے مودودی لیڈر نعیم صدیقی نے اخبارات میں ویٹ نام کے سلسلہ میں امریکی موقف کی حمایت کی تھی۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ روس کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ ہم حیران ہیں کہ اس کام میں بھی مودودی صاحبان سب سے آگے ہیں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ صدر ناصر، الجزائر، جنوبی یمن، یا چین کی مخالفت کی جائے اور عالمی ہمدردی سے ان کو محروم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بھی بعض مودودیوں نے اول نمبر حاصل کیا ہے اور یہاں تک جھوٹا پروپیگنڈا کرنے سے بھی وہ نہیں شرمائے۔ کہ صدر ناصر نے قرآنوں کا مجمعہ کھڑا کیا ہے اور اس کی بنیاد میں قرآن پاک دفن کیا ہے۔ اور ایک مودودی ظفر احمد انصاری نام نے جو جینوا میں رہتا ہے۔ یہاں تک اردو ڈائجسٹ میں چھپوا دیا۔ کہ صدر ناصر یہودیوں کا آلہ کار ہے۔

شرم چہ کنیاست کہ پیش مردماں بیاید

چوتھا طریقہ امریکی ڈالر ہضم کرنے کا یہ ہے کہ کتابوں میں اس گروپ کی تعریفیں کی جائیں جو صدر ناصر کے خلاف تھا۔ اور اب ان کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے کی سعی کی جائے۔

ان چار درجوں کے سوا ایک اور طریقہ سے بھی امریکہ کے مقاصد کی تکمیل کی جاتی ہے کہ علماء حق کی مخالفت کی جائے جو سامراج کے دشمن ہیں۔ ان کاموں کے لئے امریکہ کے ایجنٹ نیز بعض مودودی جملہ پروت وغیرہ سے لمبے لمبے مضامین لکھ کر پاکستانی اخبارات میں شائع کراتے رہتے ہیں۔ جن کے اندر الجزائر اور مصر کی مخالفت کا زہر بھی لپیٹا ہوتا ہے۔

علماء حق اور روس

علماء حق کمیونزم کو اسلام کے خلاف سمجھتے اور اس کے خلاف تبلیغ کا فرض ادا کرتے رہتے ہیں۔ گمان کے ہاں روس امریکہ اور باقی دنیا کے کافروں کی ایک حیثیت ہے۔ کفر میں سب برابر ہیں۔ ان دو گروہوں میں فرق صرف یہ ہے کہ امریکہ نے پاکستان پر حملہ کرا کر اس کو ختم کرنا چاہا۔ جسے محض اللہ تعالیٰ نے غیبی امداد سے بچا لیا۔ اسی طرح اس نے یہود سے عربوں پر حملہ کرا کے مدینہ منورہ پر ناپاک یہودیوں کے قبضہ کا راستہ صاف کرنا چاہا۔ تاکہ تمام مشرق وسطیٰ پر یہود کے ذریعہ امریکی طوطی بولے۔ مگر باوجود اس کے کہ عربوں کو اس جنگ عظیم نوجی نقصانات اٹھانے پڑے۔ مگر صدر ناصر کی سیاست کو اللہ تعالیٰ نے پھر غالب کر دیا۔ امریکہ مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک پر چھا جانے کی بجائے مبغوض ہو گیا۔ تمام عرب ممالک نے اس سے تعلقات منقطع کر لئے۔ عربوں نے انتہائی نازک حالات میں بہترین استقامت کا ثبوت دیا۔ جنگ بندی کے فوراً بعد اپنے

گذشتہ اشاعت میں میں نے آیت کریمہ خاتم النبیین کا ایک معنی بیان کیا تھا۔ جس کو میں نے ظاہری معنی بتایا تھا دوسرا معنی باطنی ہے۔ ظاہری معنی تو یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دوسرے کسی کو نبوت عطا نہیں کی جاسکتی۔ اس سلسلہ میں بیسیوں آیات قرآنیہ سینکڑوں احادیث نبویہ اور سینکڑوں آثار و اقوال صحابۂ کرام موجود ہیں اور امت کا اس معنی پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں آپ کے آنے سے انبیاء و رسل کی وہ تعداد جو اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر تھی پوری ہو چکی ہے۔ آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب و دجال اور اس کو مسلمان سمجھنے والا بھی اسلام سے خارج ہے۔

اس کا باطنی معنی وہ ہے جو امام المتکلمین۔ راس المحاہدین بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے تحذیر الناس میں لکھا ہے۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک صفت ذاتی ہوتی ہے۔ ایک عرضی، ذاتی صفت کا یہ معنی ہے کہ وہ صفت موصوف کی اپنی صفت ہے باہر سے حاصل نہیں کی گئی۔ ایسی صفت ذات کے ساتھ لازم ہوتی ہے۔ جو کبھی اس ذات (موصوف) سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ عرضی صفت کسی چیز کی اپنی ذاتی صفت نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسری کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسے ہم چاہیں پکائیں ہانڈی کے نیچے آگ جلائیں۔ آگ سے ہانڈی گرم ہوتی ہے۔ ہانڈی کے ذریعہ پانی گرم ہوتا ہے۔ پانی کے ذریعہ چاول گرم ہوتے ہیں اور پکتے ہیں۔ تو یہاں حرارت اور گرمی نہ چاولوں کی ذاتی صفت ہے۔ نہ پانی اور ہانڈی کی۔ کیونکہ یہ حرارت ان کو آگ کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے گرم آگ کی حرارت ذاتی ہے۔ وہ کسی اور سے حاصل نہیں کی گئی۔ یہ ناممکن ہے کہ آگ ہو اور حرارت نہ ہو۔ اسی طرح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو در و دیوار اور کھیار گرم ہو جاتے ہیں۔ مگر ان کی یہ گرمی ذاتی نہیں بلکہ سورج کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے۔ برخلاف سورج کے۔ کہ سورج کی گرمی اس کی ذاتی ہے۔ وہ کسی اور سے حاصل نہیں ہوئی۔ یہی حال روشنی کا ہے۔ چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا عکس ہے اور سورج کی روشنی کسی اور چیز کا عکس نہیں ہے۔ نہ کسی اور چیز سے مستعار و مستفاد ہے اس لئے چاند کی روشنی کو عرضی اور سورج کی روشنی کو ذاتی کہیں گے۔ کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ آگ کی حرارت اور سورج کی روشنی بھی ذاتی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ ہم یہاں بحث صرف اسباب و نظائر میں کرتے ہیں۔ اسباب کی دنیا میں آگ کی حرارت اور سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ جو خود ان کی ذات سے قائم ہے اور پانی کی حرارت اور در و دیوار کی روشنی عرضی ہے جو دوسرے سے حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ تو تمام کائنات کا وجود ہی عرضی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا وجود ذاتی ہے جو اس کا اپنا اور

گذشتہ سے پیوستہ

ختم نبوت

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

نظیر یا مثال تصور کر سکتے ہیں کہ ہر چیز کا خدا خدا ہے مگر خدا کا خدا کوئی نہیں۔ خدائی اس کی ذاتی صفت ہے۔ ہر چیز کا وجود اس کا عطیہ ہے۔ مگر اس کا وجود اپنا اور ذاتی ہے۔

ان مثالوں کے بعد آپ یوں سمجھیں کہ حضرت مولانا نانوتوی فرماتے ہیں کہ نبوت بھی ایک صفت ہے مگر یہ صفت نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتی اور اصلی صفت ہے کسی اور کے طفیل نہیں ملی۔ مگر دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت ذاتی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کے وسیلے سے ملی ہے۔

گویا نبوت کا ایک دائرہ ہے۔ دائرے کا ایک مرکز ہے۔ مرکز سے دائرے کے محیط تک بے شمار خطوط کھینچے ہوئے ہیں۔ مگر ان تمام خطوط کا مرکز دائرے کا مرکز ہے۔ مرکز پر تمام خطوط آکر ختم ہو جاتے ہیں۔ تو نبوت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصلی اور ذاتی اور مرکزی نبوت ہوئی، باقی نبوتوں کے خطوط آپ پر آکے ختم ہو جاتے ہیں۔

اس مضمون کو اب آپ شرعی زبان میں سنیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا۔ بالفاظ دیگر یہ محسوس دنیا اللہ تعالیٰ نے انسان کی خاطر پیدا فرمائی اور انسانوں میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا۔ تو آپ تمام موجودات و کائنات سے اشرف و اعلیٰ ہوئے۔ بالفاظ دیگر سب کو آپ کی خاطر پیدا فرمایا۔ ساری کائنات و موجودات میں انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں۔ تو آپ سب سے افضل اور سب کے لئے منشاء تخلیق ہوئے۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو قرآن پاک سے ثابت فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (ترجمہ) اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جب دوں میں تم سب کو کتاب اور حکمت پھر (اس کے بعد) تمہارے پاس ایک (بڑا) رسول آئے جو ان تمام (علوم اور) باتوں کی تصدیق کرے جو تم سب کے پاس ہے تو تم سب کو ان پر ایمان لانا ہوگا اور تم اس

اس آیت کریمہ نے صاف صاف بتا دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے نبی اللہ ہیں اسی طرح آپ نبی الانبیاء (پیغمبروں کے پیغمبر) ہیں۔ چنانچہ پہلے کے انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کو آپ کی خوشخبری سنائی اور ایمان لانے کی ہدایت کی۔ اور آپ نے فرمایا کہ:۔

لو کان موسیٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی

اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہوتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہو کر آپ کی شریعت کی پیروی کرنا کرانا بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔

پھر معراج کی رات تمام پیغمبروں کا مسجد اقصیٰ میں آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنا آیت میثاق کا عملی ثبوت ہے

آیت میثاق اور حدیث

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

علمت علم الاولین والاخرین

کہ مجھے پہلے (پیغمبروں) کا علم بھی دیا گیا اور پچھلوں کا بھی۔

یعنی پہلے اور پیچھے جو پیغمبر بھی ہو چکے ہیں ان سب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے۔ یہی مضمون آیت میثاق سے بدرجہ اتم و اکمل ثابت ہوتا ہے۔ آیت میں ارشاد ہے

مصدق لما معکم

جو نبی ان تمام علوم کی تصدیق کرے گا، جو تمہارے پاس ہیں۔

لما معکم کا کلمہ عام ہے۔ یہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے تمام علوم کو شامل ہے۔ جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق فرمائیں گے۔ گویا آپ کو وہ سارے علوم حاصل بھی ہیں۔ اور آپ ان میں انبیاء سابقین علیہم السلام کی تصدیق بھی فرمائیں گے۔ اور یہ جو ترجمہ میں کہا گیا کہ ان سارے علوم کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔ یہ اس لئے کہ نبی کا اصلی کمال علمی ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کو علمی اور عملی دونوں قسم کے کمالات حاصل ہوتے ہیں مگر انبیاء و صدیقین کا اصلی کمال علمی ہوتا ہے اور شہداء و صالحین کا اصلی کمال عملی ہوتا شہید صالحین کی رہنمائی کرتا ہے کہ دامر و ناہی کی بجا آوری امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے حیات

Scanned with CamScanner

بقیہ ختم نبوت

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے علمی کمالات صدیقین کے لیے منبع اور معدن کا درجہ رکھتے ہیں۔

یوں سمجھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے پیغمبر سے علم و عرفان کے چشمے جاری ہوتے ہیں اور صدیقین ان علوم کے آب صافی کے لیے ٹیلنگی کی مثال ہوتے ہیں۔

بہر حال نبی کا خاص کمال علمی کمال ہوتا ہے نبا کا مادہ خود خبر کا معنی دیتا ہے۔ نبی بھی غیب کی خبریں خدا تعالیٰ سے پاکر بندوں کو بتاتے ہیں۔

تو جو جو علمی اور پیغمبرانہ کمالات ہر ہر پیغمبر کو علیحدہ علیحدہ حاصل تھے وہ سارے کے سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحموعی طور پر حاصل تھے۔ یہی معنی عُلِّمْتَ وَعِنْدَہٗ الاولین والآخرین کا ہے۔ بلکہ یہ علوم و کمالات اور نبوت سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصالتہً حاصل تھے گویا علم و نبوت آپکی ذاتی صفت تھی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو آپ کی وساطت آپ کے وسیلے اور آپ ہی کی برکت سے عطا ہوئی۔ اس طرح خاتم النبیین کا معنی یہ ہوا کہ آپ پر کمالات نبوت ختم ہو جاتے ہیں یعنی اوروں کی نبوتیں آپ کا فیض تھیں اور آپکی نبوت ذاتی تھی۔ گویا آپ ذاتی طور پر خاتم النبیین ہیں جیسے پانی کی حرارت آگ پر ختم ہو جاتی ہے۔ چاند کی روشنی سورج پر ختم ہو جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں آپ پر ختم ہو جاتی ہیں۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ بالفرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی بھی آجائے تو اس خاتمیت ذاتی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

حسد کی آگ عربی مثل ہے مَنْ کَثُرَ خَیْرُہٗ کَثُرَ حُسَّادُہٗ کہ جس کی بھلائی بہت ہو اس کے حاسد بھی بہت ہوتے ہیں۔ حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قسم کے حملے سے مرزائی کذابوں نے عوام کو یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ حضرت نانوتوی ختم نبوت کے قائل نہیں تھے اور وہ کسی نبی کے آنے کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ حضرت مولاناؒ ایک تو یہ بات الفرض فرماتے تھے پھر ان کی مراد یہ تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت دو طرح تھی ذاتی اور زمانی۔ ذاتی طور پر نبوت اصل میں آپ کی صفت تھی اوروں کو آپ کے طفیل عنایت ہوئی۔ زمانی طور پر آپ کے زمانہ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ دونوں قسم کی ختم نبوت ذاتی اور زمانی آپ کے کمالات میں سے تھی۔ اور جو ذاتی طور پر خاتم النبیین ہوتا ہے وہ لازمی طور پر آخر میں آتا اور زمانی طور پر بھی خاتم النبیین ہوتا ہے۔ لیکن اگر زمانی طور آپ کے بعد بالفرض کوئی نبی آبھی جائے تو اس سے آپ کی ذاتی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ایسا ہونا ممکن نہیں اس لیے کہ جو نبوت کے ساتھ متصف بالذات ہو وہ یقیناً سب کے آخر میں اور دائرے کا مرکز ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کا عقیدہ کفر ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا نانوتوی صاحب قدس سرہ کے الفاظ یہ ہیں۔

بناء خاتمیت اور بات پر ہے جس سے آخر زمانی اور سد باب مذکور خود لازم آجاتا ہے۔

(صفحہ ۳ تحذیر الناس مطبع قاسمی دیوبند)

اور صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں۔

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم نزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی مثل لا نبی بعدی اس باب میں کافی ہیں پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے۔"

آگے فرماتے ہیں "یہ تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا۔ جیسے فرض نمازوں کی رکعتوں کی تعداد جیسے اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر کافر ہوگا"

مرزائیوں نے جس طرح حضرت نانوتویؒ کے کلام سے اپنی روایات کے عین مطابق ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اسی طرح انہوں نے بعض دیگر علماء متقدمین کے الفاظ کو بھی من گھڑت معانی پہنائے ہیں اور حد یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بارہ میں لکھا ہے کہ جس شخص کے ساتھ مکالمہ الہیہ کثرت سے ہو اس کو نبی کہا جاتا ہے۔

مُحَدَّثٌ نَبِیٌّ | اس کو نبی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ امام ربانیؒ نے لکھا ہے۔

مُحَدَّثٌ مُحَدِّثٌ | اس کو محدث کہا جاتا ہے۔ بہر حال مسئلہ ختم نبوت بالکل قطعی ہے۔ اس میں کسی تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ کسی قسم کی نبوت کا مدعی کافر ہوتا ہے اور اس کو مسلمان سمجھنے والا بھی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے فقط

تبلیغی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے گذشتہ دنوں راولپنڈی کے گرد و نواح میں مختلف مقامات پر تبلیغی دورے کئے۔ اور عوام کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ چنانچہ ۱۰ جون کو مرکزی جامع مسجد کلر سیداں ۱۱ جون کو جامع مسجد مواڑہ علاقہ کہوٹہ ۱۲ جون بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مواڑہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں تقریر فرمائی اور اسی روز بعد نماز عشاء بستی جنجوعہ میں سیرت النبی کے جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے عوام پر زور دیا کہ وہ جمعیۃ میں شامل ہو کر ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کریں۔

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵/۰ روپے
ششماہی	۸/۰ "
سہ ماہی	۴/۰ "
فی پرچہ	۳۰ پیسے

حلقۂ بائزی

مقام پیپل ضلع مردان میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی آمد۔

مورخہ ۲۰ جون شب جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا جس میں علاقہ کے جملہ علماء شریک ہوئے۔

مسجد عباسی خیل مقام پیپل میں عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب ایم ڈویژن پشاور نے ۴ گھنٹہ وعظ فرمایا موجودہ فتنوں سے بچنے کے لیے عوام و خواص کو حکیمانہ درس دیا۔

مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئے۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائزی کا یہ اجلاس مولانا پیر مبارک شاہ مردان کے پابندی تقریر پر سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا موصوف سے فوراً پابندی اٹھائے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت کے اس طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کہ پاکستان سے قادیانیوں کے تبلیغ کے لیے زر مبادلہ دیا جاتا ہے۔ یہ افسوسناک ہے۔

۳۔ یہ اجلاس ہندوستان میں ہندوؤں کے طرف سے ہندوستانی مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی شدید مذمت کرتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان اور تمام مسلم ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوؤں کے مظالم سے محفوظ کرنے کیلئے ایک عالمی کانفرنس طلب کی جائے۔

۴۔ یہ اجلاس کشمیر کی مکمل آزادی کے لیے ہر قسم کی مالی جانی امداد کے لیے تیار ہے۔

۵۔ بیت المقدس سے یہودیوں کے اخلاء کے جو بھی قربانی پیش آوے تو یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ اس میں دریغ نہ ہو۔

آپ

قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہو یا
عرب ممالک میں جاکر معقول مشاہرہ پر ملازمت
تو آپ کو پیارے نبی کی پیاری زبان

عربی

سیکھنی چاہیئے۔ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (گھر بیٹھے) بذریعہ خط و کتابت یومیہ ۴۰ منٹ دے کر مکمل عربی گرامر سیکھنے کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تفصیلات طلب کریں

پتہ ادارہ فروغ عربی سلائٹ ٹاؤن
میرپور خاص

چندہ بھیجتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اقتباسات

مسائل و افکار

قوانینِ اسلامی رائج کیجئے

(جناب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر کے قلم سے)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ نے اپنے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں کتاب وسنت کے مطابق قوانین رائج کئے جائیں۔ کیونکہ مملکت خداداد پاکستان کے عوام کی فلاح کا راز قرآن و حدیث کی پیروی ہی میں مضمر ہے۔ جو تمام مشکلات و مصائب اور پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کرسکتا ہے۔ اسی طرح جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی عظیم الشان کانفرنس میں جو شیخ الاسلام حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ خاص اور مشرقی پاکستان کے عظیم روحانی پیشوا حضرت مولانا حافظ بشیر احمد صاحب مدظلہ کی زیر صدارت کشور گنج میں منعقد ہوئی۔ مشرقی پاکستان کے سینکڑوں نامور علماء وصلحاء اور لاکھوں عوام نے مختلف قراردادوں کے ذریعے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ غیر اسلامی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرکے پاکستان کا دستور قرآن وحدیث کے مطابق بنایا جائے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی "اسلام" نامی کتاب کو ضبط کرکے ڈاکٹر صاحب کو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ کے عہدہ سے برطرف کیا جائے، اور ہر قسم کے فتنہ ہائے ارتداد کا انسداد کیا جائے۔

ظاہر ہے۔ یہ قراردادیں اور حضرت درخواستی مدظلہٗ کا بیان باشندگان پاکستان کی عظیم اکثریت کی آواز ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اور ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں نے اپنی جانوں اور مالوں کا سودا کرکے اور بہت بڑی قربانیاں دے کر پاکستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا تھا۔ چنانچہ آج تک مسلمانان ہندوستان صرف اسی جرم کی پاداش میں کہ ان کی اکثریت نے پاکستان کے حق میں ووٹ کیوں دیا تھا ہندو سامراج کی چکی میں پس رہے ہیں اور بھارت میں ہر جگہ ان پر عرصۂ حیات تنگ ہے لیکن مسلمانوں نے محض اس مفروضہ پر کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تہذیب ومعاشرت کا دور دورہ ہوگا ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہوکر نظریہ پاکستان کی تائید وحمایت کی۔ اب کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اکیس برس گذر جانے پر بھی ان کی قربانیوں کا کوئی صلہ انہیں نہیں ملا۔ اور نہ وہ تمنائیں اور آرزوئیں بر آئی ہیں جو قیام پاکستان کے وقت ان کے دلوں میں چٹکیاں لے رہی تھیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان نے ترقی معکوس ہی کی ہے۔ اور ہر آنے والا لمحہ اسلام اور اسلام پسندوں کے لئے نازک سے نازک تر اور بہت بڑی آزمائش بنتا چلا جارہا ہے۔ کہیں اسلام کی نت نئی تعبیرات ہو رہی ہیں۔ کہیں سوشلزم کو اسلام کا بنیادی پتھر بتایا جارہا ہے اور کہیں اسلام کے عملی نمونوں اور شمع رسالت کے پروانوں کو ہدف مطاعن بنایا جارہا ہے۔ غرض کہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں اور بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی ہیں۔ بے حیائی کھل کھیل رہی ہے۔ فحاشی ومنکرات عام ہیں۔ ارتداد کے فتنے مختلف صورتوں میں اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ مگر اس کے برعکس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر طرح طرح کی پابندیاں ہیں۔ سنگہا را بستند و سگاں را کشادند کا مقولہ پورے طور پر صادق آرہا ہے۔ حالانکہ قوم سے کئے گئے وعدوں اور نظریۂ پاکستان کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اس ملک میں کتاب وسنت کا بول بالا ہوتا۔ قرآن وحدیث کے مطابق قوانین رائج ہوتے ہر طرف اسلامی تہذیب ومعاشرت کے عملی نمونے چلتے پھرتے دکھائی دیتے اور الحاد کا نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ لیکن یہ سب کچھ ہے اور جو اور جو کچھ ہونا چاہیئے تھا وہی نہ تھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین پسند موجودہ صورت حال سے اپنے اندر ایک گھٹن محسوس کرتے ہیں اور علماء حق مسلسل یہ آواز بلند کررہے ہیں کہ قوم سے کئے گئے مواعید کو پورا کیا جائے اور جس مقدس نام پاکستان نے وجود میں آیا تھا، اسی کی ملک میں فرمانروائی ہو اور ایسا کرنے میں وہ قانوناً، اخلاقاً، شرعاً ہر اعتبار سے حق بجانب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مطالبہ الحاد از پگمان دھرنے اور اس کے لئے موثر عملی جدوجہد اور اقدامات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خدام الدین لاہور
۲۱ جون ۱۹۶۸ء

یہ پابندیاں

بعض سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی تنظیم اور تحریر وتقریر پر مختلف اضلاع اور صوبوں کی انتظامیہ کی طرف سے آئے دن جو پابندیاں عائد کی جاتی ہیں انہیں کسی صورت بھی پسندیدہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ پابندیاں اگرچہ ہر دور حکومت میں انتظامیہ کا معمول رہی ہیں۔ لیکن ہر دور میں ان کی مذمت بھی کی گئی ہے۔ آج کل اس قسم کی پابندیوں کی زد میں زیادہ تر مختلف مذہبی گروہوں کے جلسے اور جلوس آرہے ہیں۔

کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ پابندیاں لگانے سے قبل متعلقہ حضرات کو تفصیل کے ساتھ بتادیا جائے کہ ان کی سرگرمیوں کے کس پہلو یا ان کی تقریر کے کس حصہ پر انتظامیہ کو اعتراض ہے تاکہ اگر متعلقہ حضرات اس ضمن میں اپنا نقطۂ نظر واضح کرسکیں تو انہیں ان پابندیوں کا نشانہ بننا پڑے اور انتظامی مشینری کو آئے دن مختلف قسم کے احکام جاری کرنے اور ان کی تعمیل کرانے کی زحمت گوارا کرنی پڑے۔ عام فہم بات ہے کہ پابندی سے قبل یا اس کے بعد کوئی وضاحت کی ہی نہیں جاتی ایک مجمل اور مبہم سا حکم نامہ جاری کردیا جاتا ہے جس کا فائدہ تو ہوتا کوئی نہیں البتہ پابندیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انتظامی مشینری کو مسئلہ کے اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

(وفاق لاہور ۲۴ جون)

انسانی لاشوں کے پشتے

صرف ناگپور کے تازہ ترین فسادات میں چودہ مارے گئے۔ ان کی ۳۴ لاشیں میونسپل ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کے لئے لائی گئیں۔ اس تعداد میں تاج۔ ناگپور۔ یا دوسرے مگر اور چند سابق مگر اب آنے والی فہرستیں شامل نہیں ہیں۔ جو میونسپل کمیٹی کی حدود میں داخل کی گئی تھیں۔ کیا دنیا کا ضمیر مرگیا ہے؟ کیا اب بھی ہندوستان کو اہنسا کا ملک کہہ کر دنیا کو دھوکہ میں رکھا جائے گا؟ یہ پنڈت نہرو نے سچ کہا تھا۔ کہ ہندوستان وہ ملک ہے جو بیرونی کی حفاظت کرتا اور انسانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھاتا ہے ایک فساد نہیں گذشتہ چھ سات ماہ میں دو سو سے اوپر فسادات پیچھے ہیں۔ کوئی گارنٹی نہیں کہ آئندہ انسانی خون کا بہنا اور جانوروں کا جان بچانا کیا گئو وغیرہ کے جھگڑوں پر اکثر ٹالے۔ جہاں ہے کہ مسلمانوں میں بھی تفرقہ آجائے۔

روزنامہ الجمعیۃ دہلی
۲۲ جون ۱۹۶۸ء

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

جھنگ صدر میں قائد جمعیۃ کی تشریف آوری

۲۹ رجون بروز جمعرات جھنگ صدر میں قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان بروقت ساڑھے پانچ بجے ملتان سے تشریف لائے۔ آپ نے تشریف لاتے ہی پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا موقف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں صرف اسلامی نظام چاہتی ہے۔ کیونکہ اسی بنیاد پر یہ اسلامی ملک وجود میں آیا۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض اخبارات میں یہ غلط پروپیگنڈا کیا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر خارجہ پاکستان کی جماعت سے منسلک ہوگئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا موقف چونکہ محض اسلام ہے۔ اس لئے اگر سیاسی پارٹیاں ہمارے موقف اسلامی نظام کو اپنے منشور میں داخل کریں۔ اور ہمیں یقین دلائیں تو کسی سے بھی بات کی جاسکتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حزب اختلاف کے آٹھ نکاتی پروگرام میں اسلامی نظام کی کوئی ضمانت نہیں دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ بھٹو محض اقتصادی نظام کے مدعی ہیں۔ لیکن اگر وہ اقتصادی نظام کو اسلامی اصول کے مطابق قائم کرنے کا یقین دلائیں تو پھر کوئی بات کی جاسکتی ہے۔

آپ نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ سابق حکومتیں بے دین تھیں اور موجودہ حکومت دین دشمن ہے یہی وجہ ہے کہ تحریف دین جیسے بدترین جرم پر کاربند ہے آپ نے فرمایا کہ ملک میں مسلمان موجود ہیں۔ وہ اسلام کے سوا کسی بھی نعرہ پر لبیک کہنے پر تیار نہیں۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام بی ڈی الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کرچکی ہے۔ صوبائی، قومی، صدارتی الیکشن کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ الیکشن کے قریب فیصلہ کیا جائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان میں کام کر رہی ہے۔ اکثر اضلاع، تحصیلوں اور بڑے بڑے مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔

بعد ازاں حضرت مفتی صاحب نے احرار پارک کے مشہور پبلک مقام پر بعد نماز عشاء عظیم الشان اجلاس سے خطاب فرمایا۔ آپ نے عالم اسلام کی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمال عبدالناصر امریکی اور اسرائیلی طاقتوں سے ٹکرا رہا ہے، ناصر کی مخالفت صریح طور پر اسرائیل کی حمایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مصر کی بیشتر آبدانی نہر سویز ہے۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کے مال بردار جہاز اسی مقام سے گذرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دنیا میں ستر کروڑ مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے باوجود قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ میں حیران ہوں کہ ملک میں یہ جشن کس خوشی میں ہو رہے ہیں۔ جشن تو تب ہوتے جبکہ قبلہ اول کو واگذار کرالیا جاتا بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت ترقی ترقی کا پرچار کرتی ہے۔ میں اس ترقی کو تسلیم نہیں کرتا، یہ ترقی صرف ڈیڑھ سو گھرانوں کی تو ہوسکتی ہے، مگر پاکستانی عوام کی کوئی ترقی نہیں۔ کیونکہ کپڑے کی ملیں موجود مگر کپڑا بہت مہنگا۔ گندم کی فراوانی ہو مگر مہنگائی چاہیئے تو یہ تھا کہ اشیاء سستی ہوتیں۔ جبکہ ان مذکورہ چیزوں سے پہلے سستی تھیں۔ ملک کو قرضوں سے جکڑ دیا گیا۔ تحریف دین کی تحریکوں کو کھلے بندوں چھوڑا گیا۔ یہ کیا ترقی ہے

آپ نے اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ کیا۔ اور پھر آخر میں دعا فرمائی اور اجلاس برخاست ہوگیا۔ پھر صبح چھ بجے آپ نے اراکین جمعیۃ سے خصوصی خطاب فرمایا، اور فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے تمام کوششیں بروئے کار لائی جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ ترجمان اسلام اور روزنامہ وفاق لاہور کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔

قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر فرنگی نظام کو منسوخ کرکے اسلامی نظام قائم کرے۔ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور فحاشی کے پروگرام کو ختم کرے۔

یہ اجلاس سوت کی روز افزوں گرانی پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت سوت کی قیمتوں کو معمول پر لانے کے لئے فوری طور پر موثر اقدام کرے۔

اجلاس جھنگ کے حکام بالا سے پرزور گذارش کرتا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کونسل پارک پر کانسٹبلوں کے تعین کو فوراً ہٹا کر اسے عوامی پارک بنائیں۔

(محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر)

حضرت امیر مرکزیہ کا دورہ

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم ۲۰ ربیع الاول کو لاہور ڈویژن کے ایک ہفتہ کے دورہ پر لاہور تشریف لائے۔ دن کو لاہور میں قیام فرمایا اور عصر کے بعد مولانا محمد الیاس صاحب، حاجی شبیر احمد اور جناب حافظ محمد حنیف سہارنپوری کی معیت میں بذریعہ کار گوجرانوالہ روانہ ہوئے رات کو مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا حکیم عبدالحمید سواتی مہتمم مدرسہ نے کی، اور حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کے علاوہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ نے خطاب کیا اور جناب مولانا محمد دلبر حضروی نے ایک ولولہ انگیز نظم سے حاضرین کو گرمایا۔ حضرت امیر مدظلہ نے سوا دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

حضرت مدظلہ کی تقریر کے اقتباسات روزنامہ وفاق میں شائع ہوچکے ہیں اور پورا متن انشاء اللہ العزیز ترجمان اسلام میں شائع کر دیا جائے گا۔ دوسرے دن صبح کی نماز کے بعد حضرت الامیر مدظلہ نے جامع مسجد گلی لاگریاں والی میں دو گھنٹہ تک درس قرآن پاک دیا۔

رات کو قلعہ دیدار سنگھ میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے لئے عصر کی نماز کے بعد حضرت الامیر مدظلہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم ضلعی۔ جناب حاجی شبیر احمد صاحب اور حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم کی معیت میں بذریعہ کار قلعہ دیدار سنگھ روانہ ہوگئے۔

رات کو قلعہ کی مرکزی جامع مسجد میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی زیر صدارت جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت الامیر مدظلہ نے تقریباً دو گھنٹہ تک مفصل خطاب فرمایا۔ رات ہی کو حضرت الامیر گوجرانوالہ واپس تشریف لائے۔ صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد مرکزیہ شیرانوالہ میں درس قرآن پاک دیا اور اس کے بعد ضلع لاہور کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

رات کو لاہور میں جامع مسجد سعدی پارک میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ بروز جمعرات قصور میں بعد نماز عشا ایک عظیم جلسہ سے خطاب فرمایا۔ وہاں سے فارغ ہوکر بروز جمعہ شاہ کوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد شیخوپورہ میں بعد نماز مغرب جلسہ عام سے خطاب فرمانے کے بعد لاہور تشریف لے آئے اور بعد نماز عشاء نئی انارکلی میں عظیم الشان جلسہ سے خطاب فرمایا۔

بروز ہفتہ عصر کے وقت منڈی مرید کے تشریف لے گئے۔ وہاں کے سینکڑوں شہریوں نے عظیم استقبالیہ جلوس نکالا اور بعد نماز مغرب حضرت نے خطاب فرمایا بعد نماز عشاء گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ وہاں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرنے کے بعد واپس لاہور تشریف لے آئے۔ اور اتوار کو لاہور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں نماز مغرب خطاب فرمایا۔ دورہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔

Scanned with CamScanner

منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

آج مورخہ ۲۰ جون بروز جمعرات سہ پہر کو تین بجے مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں کارکنان جمعیۃ کا ایک اہم اجلاس صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شمس الدین صاحب قاسمی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کی مختلف پہلو پر خدمات کا تذکرہ ہوا۔ کارکنان جمعیۃ نے جمعیۃ کے کارناموں پر اپنے مکمل اتحاد و اعتماد کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) ادارہ تحقیقات اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی شریعت اسلامیہ میں دخل اندازی اور قومی پیسوں سے اس کے غلط عقائد کی نشر و اشاعت کی شدید مذمت کی گئی ہے اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان کی تحریر کردہ کتاب انگریزی زبان میں جس کا نام اسلام ہے۔ جس میں موصوف نے اسلام کے متفقہ و مسلمہ عقائد کے خلاف زہر اگلا ہے۔ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کر لیا جائے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے اسلام دشمن کو ادارہ تحقیقات اسلامی سے جلد از جلد خارج کر دیا جائے۔

(۲) ہفت روزہ چٹان اور اس کے پریس کی ضبطی نیز چٹان کے ایڈیٹر جناب شورش کاشمیری کی گرفتاری کے بارے میں اجلاس میں شدید مذمت کی گئی ہے اور ہفت روزہ چٹان کے ڈیکلریشن کی بحالی نیز شورش صاحب کی فوری رہائی کا پرزور مطالبہ کیا گیا ہے۔

جام پور

جام پور کے دیندار مسلمانوں اور معززین شہر کا ایک اہم اور خصوصی اجلاس جامع مسجد اندر والی مہاجرین محلہ چوہدریاں میں بتاریخ ۱۶ جون ۶۸ء کو زیر صدارت مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد فاروقی منعقد ہوا۔ جناب سید محمد رمضان شاہ صاحب کی تلاوت کے بعد قاری ایوب علی نعمانی ناظم اعلیٰ ضلع جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ سندھ نے اپنے مخصوص انداز میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد فاروقی
نائب امیر مولوی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد اندر والی مہاجرین۔
نائب امیر مولوی امام شاہ صاحب سابق ممبر ٹاؤن کمیٹی
ناظم اعلیٰ حکیم بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر جامپور
ناظم میاں محمد اکبر صاحب بھٹہ
نائب ناظم صوفی ولی محمد صاحب قریشی
سالار حوالدار میجر محمد شفیع صاحب
خزانچی ٹھیکیدار شمس الدین صاحب

آخر میں حضرت مولانا غلام محمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مستعدی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

(حکیم بشیر احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں)

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعرات دارالعلوم شیر گڑھ ضلع مردان کا سالانہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جلسے کا افتتاح مجاہد ملت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے کیا۔ امیر جمعیۃ نے مذہبی تعلیم دینی مدارس کے قیام کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک روشنی ڈالی اور سامراج پرست عرب دشمن مولویوں کے خطرناک ارادوں سے عوام کو آگاہ کیا۔

دوسری نشست سے قاری نور الحق ندوی اور ڈپٹی کمشنر مردان وزیر زادہ عبدالقیوم خان نے تقریر کی ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنی تقریر میں مسئلہ ختم نبوت پر مکمل روشنی ڈالی اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور اسلام کے علاوہ اور کسی دین کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔

رات کی نشست شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک کے زیر صدارت شروع ہوئی اور شیخ الجامعہ مولانا بادشاہ گل صاحب نے اجتماع سے خطاب کیا جلسہ ۱۴ جون کی صبح تک جاری تھا اور مختلف مقررین نے خطاب کیا۔

(ڈاکٹر غلام قادر قادری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیر گڑھ)

کیمل پور

حسب اعلان اراکین وفد مولانا سکندر خان صاحب ضلعی ناظم عمومی مولانا عبدالحامد امیر حسن ابدال اور احقر علوی نے ۱۵ جون ۶۸ء کو کیمل پور شہر کا دورہ کیا۔ مختلف احباب اور ہمدرد مسلمانوں سے ملاقات کی گئی ۱۶ جون کو وفد فتح جنگ پہنچا۔ وہاں معززین کے اجلاس میں عشاء کے بعد جماعت کی باقاعدہ تشکیل کر دی گئی۔ ۱۷ جون کو وفد تلہ گنگ پہنچا۔ مولانا نور محمد ملہو والی اور مولانا عبدالرزاق جنڈ بھی تشریف لائے۔ رات عشا کے بعد عیدگاہ میں ناظم عمومی نے خطاب کیا اور جماعت کی تشکیل ہو گئی۔ اگلی صبح احقر راقم نے جامع مسجد چوک والی میں ایک گھنٹہ کے قریب درس قرآن دیا۔ پھر اراکین وفد ۱۸ کی صبح کو پنڈی گھیپ پہنچے۔ جہاں بحمدہ تعالیٰ توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔

ایک اجلاس عصر کے بعد دارے والی مسجد میں ہوا جس میں ناظم عمومی ضلع نے خطاب کیا۔ دوسرا اجلاس رات کو مسجد مصاحباں والی میں ہوا۔ جس کو احقر نے خطاب کیا۔ اگلی صبح اراکین وفد بسالی اور تھٹہ سے ہوتے ہوئے اور وہاں کے تنظیمی حالات کا جائزہ لینے کے بعد واپس آ گئے۔

تشکیل

تلہ گنگ امیر مولانا نور ہاشم صاحب خطیب
ناظم اعلیٰ مولوی قاری احمد سعید صاحب
خازن محمد ابراہیم صاحب
فتح جنگ سرپرست مولانا خیر محمد صاحب خطیب مسجد شرقی
امیر مولانا محمد زمان بزاز
ناظم اعلیٰ قاضی عبدالباری صاحب
خازن میاں حافظ محمد عبداللہ صاحب
پنڈی گھیپ
امیر مولوی حکیم سلطان محمود صاحب
ناظم اعلیٰ قاری نور محمد صاحب مدرس مسجد دارے والی۔
ناظم قاری عبدالرحیم صاحب مسجد مصاحباں والی
خازن ملک رب نواز صاحب

اس سارے پروگرام میں مولانا نور محمد صاحب ملہو والی نے پیرانہ سالی اور شدت گرمی کے باوجود جس عزم و استقلال کا ثبوت دیا۔ میں پورے ضلع کے اراکین کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(محمد سعید الرحمٰن علوی حضرو)

مرقاۃ
شرح مشکوٰۃ
از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
کی جلد ششم طبع ہو چکی ہے
جلد ہفتم زیر طبع ہے
جلد اول سے جلد ششم کی عام قیمت فی جلد ۲۲/۰
مجلد پشتہ چرمی ۲۶/۰
ملنے کا پتہ مکتبہ امدادیہ ملتان

عورتوں کیلئے

اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ یہ بات بہت ہی خیال رکھنے کی ہے کہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے۔ وہ عمر بھر نہیں جاتی۔ اس لئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) نیک بخت دیندار عورت کا دودھ پلا دیں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

(۲) عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں۔ کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے، سو یہ بری چیز ہے۔ اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

(۳) اس کے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو تاکہ وہ تندرست رہے۔

(۴) اس کو صاف ستھرا رکھو اور گرمی میں اس کو روزانہ نہلایا کرو اور سردی میں گرم پانی سے دوپہر کے وقت روزانہ نہلایا کرو کہ اس سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

(۵) اس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو۔

(۶) اگر لڑکا ہے تو اس کے سر پہ بال مت بڑھاؤ۔

(۷) رات کے وقت روزانہ اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کرو۔

(۸) اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ اس سے ایک قسم کے نقصان کی جان کا خطرہ ہے۔ دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔

(۹) بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ ان کو عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی ہی چیزیں ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو۔ خود جو چیز شروع سے ان ہی کی ہو اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں۔

(۱۰) زیادہ کھانے والوں کی برائی اس کے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لیکر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اس کو جنگلی سمجھتے ہیں اس کو بیل جانتے ہیں۔

(۱۱) اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرنا اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں۔ تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔

(۱۲) اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت عمدہ لباس اور تکلف کے کپڑوں کی عادت مت ڈالو۔

(۱۳) اس کی سب ضدیں پوری مت کرو۔ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے

(۱۴) چلا کر بولنے سے روکو، خاص کر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو۔ ورنہ بڑی ہو کر یہی عادت ہو جائے گی۔

(۱۵) جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ۔

(۱۶) ان باتوں سے اس کو نفرت دلاتی رہو۔ غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا۔ چوری کرنا، چغلی کھانا، بری بات کی بیخ کرنا۔ خواہ مخواہ اس کو بنانا بے فائدہ بہت باتیں کرنا۔ بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بری بھلی بات کا سوچنا، اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جائے۔ فوراً اس کو روکو، اس پر تنبیہ کرو۔

(۱۷) اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے۔ مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے ایسی باتوں میں لاڈ پیار ہمیشہ کے لئے بچہ کو کھو دیتا ہے۔

(۱۸) بہت سویرے مت سونے دو (۱۹) سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

(۲۰) جب سات برس کی عمر ہو جائے نماز کی عادت ڈالو۔ (۲۱) جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جائے اوّل قرآن شریف پڑھواؤ (۲۲) جہاں تک ہو سکے دیندار استاد سے پڑھواؤ۔

بچوں کیلئے

کہانیاں

ایک دن حجاج بن یوسف ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ صحرا میں جا رہا تھا کہ ایک بدو مل گیا۔ بس لگے باتوں باتوں میں اس سے پوچھنا:۔

حجاج:۔ کیوں بھئی یہ حجاج کیسا آدمی ہے؟

بدو:۔ بڑا ظالم، خونی اور خبیث آدمی ہے۔ خدا اس نجاست سے دنیا کو پاک کرے

حجاج:۔ مجھے پہچانتے ہو؟

بدو:۔ نہیں

حجاج:۔ میں ہی حجاج ہوں۔

بدو:۔ حضور والا! آپ مجھے بھی پہچانتے ہیں؟

حجاج:۔ نہیں۔

بدو:۔ میں اس علاقہ کا مشہور پاگل ہوں۔ مجھے سال میں تین دن جنون کا دورہ رہتا ہے۔ اور آج اس دورے کا دوسرا دن ہے۔

حجاج یہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا اور اسے معاف کر دیا۔

گائے شہزادہ

ایک شہزادہ کو وہم ہو گیا کہ میں گائے ہوں۔ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ چوپایوں کی طرح ہاتھ پاؤں سے چلتا اور پکار پکار کر کہتا "میں گائے ہوں مجھے ذبح کرو اور میرا گوشت بھون کر کھاؤ" اس طرح چند دنوں میں سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ لوگوں نے مختلف تدبیروں سے اس کو سمجھانا چاہا کہ تم گائے نہیں ہو بلکہ انسان ہو، مگر اس کا وہم دور نہیں ہوا۔

شیخ یوعلی سینا کو بلایا گیا۔ انہوں نے آکر شہزادہ کو سنانے کے لئے کہا۔ چھریاں لاؤ تاکہ اس گائے کو ذبح کیا جائے۔ یہ سن کر شہزادہ بہت خوش ہوا اور دولتیاں مارنے لگا۔

چھریاں لائی گئیں تو شیخ نے ان کو مریض کے سامنے تیز کرنا شروع کیا۔ جب سب سامان تیار ہو گیا تو کہنے لگا۔ اس کے ہاتھ پاؤں اچھی طرح سے باندھ دو تاکہ خون کے چھینٹے اڑ کر ہمارے کپڑے خراب نہ کریں۔ شہزادہ یہ سب باتیں سنتا رہا اور خوش ہوتا رہا۔

اتنے میں شیخ نے آکر قصابوں کی طرح اس کے پہلوؤں پر ہاتھ مارا، اور کہنے لگا۔ ادھر یہ تو بہت دبلا ہے۔ میں اسے ابھی ذبح نہیں کر سکتا۔ کچھ دنوں تک اسے خوب کھلاؤ پلاؤ تاکہ موٹا تازہ ہو جائے۔ پھر میں آکر اسے ذبح کروں گا۔

یہ سن کر شہزادہ نے کھانا کھانا شروع کیا۔ خوراک کے ساتھ ساتھ اسے دوائی دی جاتی رہی اور چند دنوں میں تندرست ہو گیا۔

کیسا تم پاگل ہو؟

ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ رات کو مسجد میں گئے۔ ایک شخص سو رہا تھا۔ اس کو ان کے پاؤں کی ٹھوکر لگ گئی۔ تو اس نے جھلا کر کہا کیا تم پاگل ہو؟

آپ نے فرمایا "نہیں"۔

چپراسی نے اس کو سزا دینی چاہی۔ لیکن آپ نے روک دیا اور کہا کہ اس نے مجھ سے صرف یہ پوچھا تھا کہ "تم پاگل ہو؟" میں نے جواب دیا کہ "نہیں"۔

دیانت کی انتہا

ایک بار بیت المال سے مشک حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے اس خیال سے فوراً ناک بند کر لی کہ خوشبو دماغ میں پہنچ جائے گی۔ کسی نے کہا کہ اگر آپ خوشبو سونگھ لیتے تو کیا حرج تھا۔

فرمایا مشک خوشبو کے سوا اور کس فائدہ کے لئے خریدا جاتا ہے۔

روداد

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیر اہتمام جمعیۃ الطلبہ جامعہ مدنیہ لاہور

مرتبہ (مولوی) عبدالرشید کشمیری ناظم جمعیۃ الطلبہ

۲۲ ر ۲۳ مئی کی درمیانی شب جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں جمعیۃ الطلبہ جامعہ مدنیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ایک نہایت شاندار جلسہ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہم نائب امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولوی قاری ہمایوں کبیر صاحب بنگالی اور قاضی احسان اللہ صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ حافظ محمد خاں (میانوالی) نے پنجابی میں نعت رسول ﷺ اور مولوی محب الدین بدری نے نظم سنائی۔

خطابات

بعد ازاں طلبہ میں سے جمعیۃ الطلبہ کے ناظم نشر و اشاعت مولوی محمد سعید ہزاروی نے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسے رسول کی غلامی پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے جن کی چاکری پر جبرئیل امین اور سلاطین جہان بھی فخر کرتے ہیں جو سارے انبیا علیہم السلام کے امام تھے۔ آپ نے کہا۔ ہمارے رسول کی شریعت امام الشرائع آپ پر اتری ہوئی کتاب امام الکتب، آپ کا زمانہ امام القرون اور آپ خود امام الرسل ہیں۔

آپ نے کہا کہ "رحمۃ اللعلمین کے لقب سے نوازا جانا، حضرت صدیق اکبرؓ ایسے وفادار اور جاں نثار ساتھی کا ملنا، امت کثیرہ کا عطا ہونا، معراج پر جانا پوری کائنات کے لئے مبعوث فرمایا جانا، خاتم الانبیاء ہونا یہ آپ کی وہ صفات ہیں۔ جن میں آپ کا کوئی دوسرا سہیم اور شریک نہیں"۔

مولوی شیر محمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا کہ "سرور عالم نے نہ صرف روحانی امراض سے دنیا کو چھٹکارا دلایا بلکہ آپ نے بے شمار لوگوں کو جسمانی بیماریوں سے بھی نجات دلائی۔ آپ ہاتھ پھیرتے تو مریض شفایاب ہو جاتا۔ لعاب دہن لگاتے تو بیمار تندرست ہو جاتا۔ پھونک مارتے تو علیل کو صحت ہو جاتی"۔

مولوی منیاء الحق صاحب نے کہا کہ "رسول کائنات کی بعثت سے پہلے دنیا بھر کے انسان پتھروں، سورج تاروں اور آگ وغیرہ کی پوجا پاٹ میں مصروف تھے۔ آپ نے تشریف لا کر انسانوں کو معبود حقیقی کا تعارف کرایا۔ اور پتھروں وغیرہ کی غلامی سے چھڑایا۔ عبادت کے صحیح طریقے بتلائے۔ غیر اللہ کے سامنے عاجزی سجدہ ریزی

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اور کسی عربی شاعر نے کہا ہے:۔

لکل نبی فی الانام فضیلۃ
وحسبک ما مجموعۃ لمحمد

آپ نے حدیث رسول ﷺ کے حجت ہونے پر کافی دلائل پیش فرمائے۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن گویا سورج ہے اور حدیث آنکھیں۔ جس طرح سورج بغیر آنکھوں کے نظر نہیں آتا۔ اگرچہ وہ روشن ہوتا ہے اسی طرح قرآن بھی بغیر حدیث کے سمجھ میں نہیں آ سکتا

آپ نے فرمایا کہ جس طرح قرآن ایسی کتاب بنانا ناممکن ہے اسی طرح قرآن کو حدیث کے بغیر سمجھنا بھی ناممکن ہے۔ آپ نے فرمایا۔ صحابہ کرام باوجودیکہ عربی تھے مگر پھر بھی قرآن سمجھنے کے لئے حضور کے محتاج تھے"

حضرت مولانا الحاج سید حامد میاں مدظلہ نے فرمایا کہ "مسلمانوں کی ترقی و سرفرازی اور عظمت کا راز سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری ہی میں مضمر ہے۔ دنیا و آخرت میں فلاح و بہبود کے طلبگاروں کو چاہیے کہ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ آپ نے فرمایا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قرآن مجید کا صحیح ترجمہ و تفسیر سمجھانے والی اردو زبان میں پہلی کتاب

معارف القرآن ہے

جس کے متعلق اکابر علماء امت کی آراء کا خلاصہ درج ذیل ہے

(۱) استاذ العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق فرمایا:۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

(۲) شیخ التفسیر علامہ شمس الحق صاحب افغانی کا ارشاد ہے:۔ اسلام کے خلاف تمام کی تمہیدوں اور الحاد فریبیوں کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ فہم سلف سے ذرہ بھر اس میں انحراف نہیں۔

(۳) حکیم الامۃ تھانوی کے خلیفہ ارشد مولانا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا:۔ معارف القرآن اس پرفتن اور پرآشوب دور میں گم کردہ راہوں کے لئے انشاء اللہ شمع روشن کا کام دے گی

(۴) مفسر القرآن شارح الحدیث مولانا سید گل بادشاہ شیخ الجامعہ اکوڑہ خٹک نے فرمایا:۔ معارف القرآن تمام عالم اسلام کے لئے تعلیمات قرآنی میں شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے حجۃ بالغہ ہے۔

(۵) مفکر اسلام علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ اس کتاب میں زبان و محاورہ اور قواعد و اصول زبان اور دوسرے تفسیری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں جو دوسری عام کتابوں میں نہیں ملتے

(۶) شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے فرمایا:۔
معارف القرآن میں بہترین معلومات کا ذخیرہ جمع ہے جو شائقین علوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

(۷) زبدۃ العلماء مولانا السید محمد داؤد صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ اس قدر مفید کتاب اس سے پہلے میرے دیکھنے میں نہیں آئی۔ تمام شائقین علوم قرآنی کو اس کے مطالعہ سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔

مطبوعہ بار سوم قیمت پانچ روپیہ

یاد فرمائی کا پتہ:۔ قاضی محمد ارشد الحسینی دارالارشاد کیمبل پور (مغربی پاکستان)

بقیہ۔ روداد

پہلے دنیا بدامنی کا شکار تھی۔ امن و امان کا فقدان تھا بات بات پر لڑائی کا میدان گرم ہو جاتا۔ ظلمت و ظلم کی گھٹائیں پوری دنیا پر چھا گئی تھیں۔ جبر و استبداد اور کشت و خونریزی عام تھی۔ یتیموں بیواؤں پر وہ مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر آقائے نامدارؐ نے تشریف لا کر دنیا بھر کو امن و امان اور سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے"۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہم نے فرمایا۔

"دنیا میں ہر طرف بے چینی و بے قراری کا دور دورہ ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہے۔ آپ کی اطاعت سے حقیقی سرور اور دائمی اطمینان میسر آ جاتا ہے۔ دنیا میں جن لوگوں نے آپ کی اطاعت کے لئے خود کو وقف کیا وہ مسرت بھری زندگی گذار گئے۔ وہ سرکار کل صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ثمرہ میں دنیا میں بھی خوشی و اطمینان سے ہمکنار ہوئے۔ اور آخرت میں بھی ہر طرح کے مصائب سے محفوظ ہوں گے۔

آپ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات کو جو کتاب دی ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اس نے خود اٹھائی ہے۔ دنیا گواہ ہے کہ طاغوتی طاقتوں نے اس کتاب مقدس کے مٹانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ کونسا حربہ ہے جو انہوں نے استعمال نہیں کیا؟

مگر خدا کی آخری کتاب اب تک اسی حالت میں ہے۔ جس حالت میں اتری تھی اور قیامت تک زبر زیر کا بھی فرق نہیں آئے گا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم جس قدر پڑھا جاتا ہے جتنا سمجھا جاتا ہے جس کثرت سے لکھا جاتا ہے دنیا کی کوئی کتاب نہ اس قدر پڑھی جاتی ہے نہ لکھی جاتی ہے اور نہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ دنیا میں قرآن کے لاکھوں اور کروڑوں حفاظ موجود ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے غیر مسلموں نے بھی قرآن کو یاد کیا ہوتا ہے۔ مولانا لال حسین اختر صاحب نے فرمایا کہ رام چندر نامی ایک غیر مسلم تھا۔ اُسے جتنا قرآن یاد تھا۔ اس کی اپنی کتابیں (وید وغیرہ) اس کے تہائی برابر بھی یاد نہ تھیں۔

آپ نے دوران تقریر حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی کرامات اور مجاہدانہ کارناموں کا تذکرہ بھی فرمایا۔

سرکار کل صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے طلبہ کرام کو بھی مشفقانہ و مربیانہ نصائح سے نوازا۔

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت
کو فروغ دیں

بقیہ صـ ۱۵
حضرت درخواستی کے ارشادات

— کوئی بیچارے غلاف کعبہ کو لے کر پھرتے رہے کہ نقشہ دیکھ کر دنیا پھنس جائے۔ وہ گیا تو مادر ملت کو لیکر پھرتے رہے۔ نہ غلاف رہا نہ مادر ملت۔ اب باپ کی تلاشی میں پھر رہے ہیں

— ملک میں نئے مجتہد بھی نکلے ہیں۔ پہلے بزرگوں پر طعن کئے۔ اب صحابہؓ کو بھی نہ چھوڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میری امت میں سب سے شریر وہی ہوں گے جو میرے صحابہؓ پر سب سے زیادہ حملے کریں گے"۔

شمائل ترمذی میں ہے۔ صحابہؓ کی کیا شان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنہوں نے مجھ کو ایمان کے ساتھ دیکھ لیا، اُن کو جہنم کی آگ مس نہیں کرے گی اور جنہوں نے میرے دیکھنے والوں کو ایمان کے ساتھ دیکھ لیا اُن کو بھی جہنم کی آگ مس نہیں کرے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ جب میری امت میں کسی سے بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں تو صحابہؓ کی محبت اُن کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ ہمیں ہر صحابی کی محبت عطا فرمائے۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ "اگر تم صحابہؓ کے طریق پر چلو گے تو سبقت کر جاؤ گے۔ اگر صحابہؓ کے طریق کو چھوڑ کر دائیں بائیں راستے نکالو گے تو ایسے گمراہ ہو جاؤ گے کہ ہدایت کی امید بھی نہیں رہے گی"۔

ہمیں کسی صحابی پر تنقید کرنے کا حق نہیں ہے۔ کسی صحابیؓ کی تنقیص کا حق نہیں۔ ہمیں اُن کے اتباع کا حکم ہے۔

— سب کہو۔ صحابہؓ معیار حق ہیں۔ پڑھ لو قرآن مجید فرمایا۔ فان آمنوا بمثل ما آمنتم . . . . فی شقاق۔ رب نے یوں نہیں فرمایا آمنو بما آمنتم۔ بلکہ یوں فرمایا۔ بمثل ما آمنتم کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تمہارے ایمان کی طرح ایمان اگر لے آئے تو اُن کا ایمان معتبر ہوگا نئے طریق پر ایمان لائے۔ تو اُن کا ایمان بھی معتبر نہ ہوگا۔ اللہ ہم سب کو صحابہؓ کی محبت عطا فرمائے۔ آمین! صلی اللہ علیہ وسلم۔ (عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت)

مدرسہ جامعہ اشرفیہ (رجسٹرڈ) شاہکوٹ کا
پانچواں سالانہ جلسہ

مورخہ ۴، ۵، ۶۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک و ملت کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں۔

ناظم جمعیۃ پشاور ڈویژن کی زبان بندی ظلم ہے

۱۷ جون راولپنڈی۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کے ناظم پنڈی کے مشہور خطیب جامعہ فرقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے اپنے ایک بیان میں ضلع مردان میں مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کی تین ماہ کے لئے زبان بندی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ زبان بندی پر نہایت احتجاج کیا ہے اور ضلع مردان کی انتظامیہ کی اس کارروائی کی مذمت کی ہے۔ جس کے تحت ایک ذمہ دار سنجیدہ مزاج عالم دین معزز شہری صحیح سیاسی رہنما پر ناقابل فہم پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حکومت اس ناروا پابندی کو واپس لے کر عوام کی بے چینی کو دور کرے

آپ نے جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے درخواست کی ہے کہ آپ اپنے خصوصی اختیارات سے علماء کرام پر سے پابندیاں ختم فرمائیں۔

(عبدالبر ہزاروی دفتر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن)

انتقال پُر ملال

دینی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی افسوس سے سنی جائے گی کہ سرگودھا کے محمد اکرم خاں انجینئر واہ فیکٹری بروز جمعہ ۲۱ جون کو اچانک انتقال فرما گئے۔ موصوف حکیم محمد رفیق خاں کے سب سے بڑے لڑکے تھے حکیم صاحب کا تعلق ہمیشہ اکابرین دیوبند سے رہا۔ مرحوم کی خصوصیات یہ تھیں کہ موصوف تین سال تک ولایت میں تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن ڈاڑھی نہیں منڈوائی۔ کھانا کسی غیر مسلم کے ہاتھ سے نہیں کھایا بلکہ اپنے ہاتھ سے پکا کر کھاتے تھے۔ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ علماء حق سے قلبی تعلق، علماء کی عزت و اکرام اور ان کی ہر طرح سے خدمت کرنا مرحوم کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ مرحوم کے انتقال سے دینی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے مرحوم کی عمر صرف ۳۵ سال تھی۔ تمام قارئین اور تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا کریں اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور مرحوم کے والد بزرگوار حکیم محمد رفیق خاں اور دوسرے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

ادارۂ ترجمان اسلام حکیم صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (ادارہ)

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۱۳)

(ج) قرآن حکیم میں ہے:۔

یاایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید (سورہ الحج ع ۱)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔ جس دن اس کو دیکھو گے۔ بھول جائے گی ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پلائے کو اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ۔ اور تو دیکھے لوگوں پر نشہ اور ان پر نشہ نہیں۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے"۔

اس کے حاشیہ میں علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ لکھتے ہیں:۔

قیامت کے عظیم الشان (بھونچال) دو ہیں۔ ایک عین قیام قیامت کے وقت یا نفخۂ ثانیہ کے بعد۔ دوسرا قیامت سے کچھ پیشتر جو علامات قیامت میں سے ہے۔ اگر یہاں دوسرا مراد ہو تو آیت اپنے ظاہر معنی پر رہیگی اور پہلا مراد ہو تو دونوں احتمال ہیں الخ

فرمایئے یہاں قیامت سے پہلے اس زلزلہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ڈرا رہے ہیں۔ جو علامات قیامت میں سے ہے۔ حالانکہ اس زلزلہ میں وہی لوگ مبتلا ہوں گے جو اس وقت زندہ ہوں گے۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو اس سے ڈرا رہے ہیں۔ جو صدیوں پہلے وفات پا چکے ہیں اور جو اس وقت تک زندہ نہیں رہیں گے۔ تو کیا یہاں بھی مفتی محمد یوسف صاحب یہی اشکال اٹھائیں گے کہ نعوذ باللہ خود اللہ تعالیٰ بھی اپنے قطعی علم کی بنا پر سب لوگوں کو نہیں ڈرا رہے۔ بلکہ خلاف واقعہ اپنے قیاس کی بنا پر اپنے ان بندوں کو بھی ڈرا دیا۔ جو اس زلزلہ سے پہلے یقیناً وفات پا چکے ہیں یا وفات پا جائیں گے۔ کیا مفتی صاحب اپنے اس انوکھے استدلال کی بنا پر علام الغیوب خداوند عالم کے بارے میں بھی وہی حکم لگانے کے لئے تیار ہیں۔ جو انبیاء کرام کے بارے میں صادر فرمایا ہے۔ حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاءً

غلط استدلال نمبر ۷

مفتی صاحب نے ان محدثین کے جواب میں جو اس مقید شخص کو دجال اکبر قرار دیتے ہیں یہ نکتہ آفرینی کی ہے کہ:۔

مقید شخص کو دجال اکبر قرار دینے اور تمیم داری کی اس روایت کی توثیق کرنے کی ..... صورت میں حضور کے الفاظ وہ نہ ہوتے جو ہم یہاں دیکھ رہے ہیں بلکہ صاف طور پر آپ یہ فرماتے کہ:۔ الا انہ ھو الدجال الاکبر وسیخرج من تلک الجزیرۃ لیکن اس کی بجائے آپ نے یہ فرما دیا کہ:۔ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا من قبل المشرق ان الفاظ سے تو صریح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے دجال کی شخصیت اور مقام خروج دونوں کو مبہم اور نامعلوم قرار دے دیا اور تمیم داری کی روایت سے اختلاف ظاہر کر دیا نہ کہ اس کی توثیق فرمائی الخ (علمی جائزہ ص ۳۵۶)

الجواب:۔

مفتی صاحب کا یہ استدلال بھی نہایت رکیک ہے کیونکہ جو بقول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ دجال کی شخصیت کو مبہم رکھا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر اس کی تصریح فرماتے۔ اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دجال کی شخصیت نہیں جانتے تھے۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا گیا:۔ ما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ (یہود نے آپ کو یقیناً آپ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا) مفتی صاحب یہ تو مانتے ہوں گے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا لیکن الفاظ میں آسمان اور زندہ ہونے کی صراحت نہیں ہے۔ تو قرآنی الفاظ کے پیش نظر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ بجائے بل رفعہ اللہ الیہ کے یہ الفاظ فرماتے:۔ بل رفع اللہ المسیح بن مریم حیاً الی السماء (بلکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح بن مریم کو زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا) تو مفتی صاحب اس کا کیا جواب دینگے؟

یہ ہیں وہ سات غلط استدلالات جن کی بنا پر مفتی صاحب موصوف نے اکثر محدثین کے مذہب کی تردید کرتے ہوئے ابوالاعلیٰ صاحب کے مذہب کی تائید کو اسلامی فریضہ سمجھا ہے۔

اسی طرح دوسرے مسائل میں بھی عموماً مفتی صاحب کے دلائل کا یہی حال ہے۔ جن کی نشاندہی انشاء اللہ مستقل کتاب میں کی جائے گی۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

انبیاء کا خطا پر باقی رہنا محال ہے

بندہ نے تنقیدی نظر میں چوتھے اعتراض کے تحت لکھا تھا کہ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضور نے کچھ باتیں اپنے قیاس کی بنا پر فرمائی تھیں تو پھر بھی یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی حضور کے شک کو دور نہ فرمایا گیا ہو۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا خطا پر باقی رہنا محال ہے۔ (ص ۸۸۔ ایضاً علمی جائزہ ص ۳۸۴) اس کے جواب میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

"محترم قاضی مظہر حسین صاحب نے اعتراض ۴ میں جو کچھ ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق اولاً ہم عرض کرینگے کہ بیشک انبیاء علیہم السلام کا خطا پر باقی رہنا ممکن نہیں بلکہ محال ہے۔ لیکن اس کا تعلق انبیا علیہم السلام کے ان فیصلوں سے ہے جو انہوں نے اپنے اجتہاد سے کسی ایسے معاملہ کے متعلق جزماً دیئے ہوں جو اجتہادی ہو اور اس کے ساتھ حکم فقہی کا تعلق ہو۔ ایسے اجتہادی معاملات میں احکام شرعیہ کے استنباط میں اگر انبیاء سے اجتہادی خطا سرزد ہو جائے تو اس پر ان کا باقی رہنا محال ہے۔ کیونکہ یہ ان کی متعلق یا لغزش ہے اور انہی لغزشات پر انبیاء علیہم السلام کو تنبیہ ملنی ضروری ہے کیونکہ احکام شریعت میں امت کے لئے ان کا اتباع ضروری ہے اور لغزشات میں اتباع درست نہیں ہے رہا کسی واقعہ کے متعلق ان کا اندیشہ ظاہر کرنا کہ شاید ایسا ہو جائے۔ یا کسی چیز کے متعلق یہ خیال اور شبہ ظاہر کرنا کہ شاید ایسا ہو جائے۔ یا کسی چیز کے متعلق یہ خیال اور شبہ ظاہر کرنا کہ ممکن ہے یہ فلاں چیز ہو تو اس میں سرے سے کوئی حکم اور فیصلہ ہے ہی نہیں کہ اس کو صحیح یا مبنی بر خطا کہہ سکیں۔ نہ اس طرح کے معاملات میں تنبیہ و تصحیح کی حاجت ہے۔ آخر تابیر نخل کے معاملے میں کون سی وحی نازل ہوئی تھی۔ حالانکہ اس میں آنحضورؐ نے اپنے گمان کی بنا پر ایسی بات ارشاد فرمائی تھی جو نافع ثابت نہ ہوئی"۔ (علمی جائزہ ص ۳۸۷)

الجواب:۔

(۱) مفتی صاحب نے جو یہ تقسیم کی ہے کہ اگر احکام شرعیہ کے استنباط میں انبیاء سے اجتہادی خطا سرزد ہو جائے۔ تو اس پر تو ان کا خطا پر باقی رہنا محال ہے لیکن دوسرے امور و اخبار میں اگر ان سے خطا ہو جائے تو اس میں خطا پر باقی رہنا محال نہیں۔ بالکل غلط ہے کیونکہ نبی کی اگر کوئی بات بھی بعد میں غلط ثابت ہو جائے تو ان کی نبوت سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اور بالخصوص کسی خبر دینے میں خطا پر باقی رہنا تو منصب نبوت کے بالکل ہی خلاف ہے۔ کیونکہ نبوت کا اصل تعلق ہی غیبی امور کی خبر دینے سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء وحی کے بغیر کوئی پیشگوئی نہیں کرتے اور جن امور میں پیشگوئی مقصود نہیں ہے اور وہ اپنے خیال سے کوئی بات فرما دیتے ہیں تو اس میں اگر کوئی خطا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوراً اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ (باقی)

Scanned with CamScanner

بقیہ - ہتھکنڈے

نقصانات کی تلافی اور جہاد کی عظیم تیاریوں میں مصروف ہو گئے جبکہ عین اسی وقت ان کو یہودی حملوں کا جواب بھی دینا پڑ رہا تھا۔ اب عرب ممالک کا مسئلہ امریکہ کے گلے کا ہار بن گیا ہے۔ یہودی اگر جنگ نہیں کرتے تو بقول صدر ناصر جو دن گذرتا ہے وہ عربوں کے لئے مفید اور یہود کے لئے مضر ہے۔ اگر جنگ کرتے ہیں تو نتائج سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ ادھر عربوں نے کمال عجلت سے الفتح نام سے گوریلا جنگ شروع کرادی ہے۔ جس نے امریکہ اور یہود دونوں کو بوکھلایا ہوا ہے۔ صدر ناصر نے نہر سویز بند کرکے انگریز کی معیشت تباہ کرکے پورا پورا انتقام صدیوں کی اسلام دشمنی کا لے لیا۔

امریکی ایجنٹوں کی چالبازی

میں نے یہ عرض کر دیا ہے کہ کفر چاہے مغرب کا ہو چاہے مشرق کا، وہ کفر ہی ہے۔ مگر اسلام نے کسی کافر حکومت سے بھی معاہدہ کرنے پر پابندی نہیں لگائی جبکہ وہ معاہدہ ملک وملت کے مفاد کے لئے ہو۔ میں نے بتایا ہے کہ امریکہ تو پاکستان اور مقامات مقدسہ اور عرب ممالک کو ختم کر رہا تھا۔ اور روس عربوں کی حمایت کر رہا تھا معمولی عقل والا سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کو بجائے امریکہ کے روس سے معاہدات کرکے اسلحہ حاصل کرنے اور ان کی باہمی رقابت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ روس کے خلاف مذہبی پروپیگنڈا زوروں پر ہے۔ مگر کیا کمیونزم سے بچتے ہوئے ہم کو روسی تعلقات سے یا چینی تعلقات سے فائدہ اٹھا کر ہنود و یہود کا مقابلہ کرنا چاہیئے یا امریکی سامراج کی چھری سے ذبح ہو جانا چاہیئے۔ آپ یہ نہیں سمجھ سکتے اور نہ یہ بات عقل میں آتی ہے کہ عربوں کی وقتی شکست کے ساتھ ہی مودودی توپ خانوں کا منہ بجائے یہود و امریکہ کے صدر ناصر اور روس کی طرف پھر گیا۔ صدر ناصر نے تباہ کرا دیا۔ دھوکہ دیا۔ یہودیوں سے سازش کا تصور دیا جانے لگا۔ اور پھر سارا زور یوں خرچ کیا کہ روس نے غداری کی، دھوکا دیا۔ بے وفا ہے، ناقابل اعتبار ہے ان لوگوں نے یہ کبھی نہ کہا کہ امریکہ نے غداری کی غیر جانبداری کا اعلان کرکے بھی عربوں کی تباہی کا سامان کیا۔ اس نے لیبیا کے ہوائی اڈے سے ہوائی حملے کر کرکے صحرائے سینا میں مصری فوجوں کی تمام دفاعی لائنوں کو تباہ کیا۔ اس نے عرب ممالک کے انخلا کی مخالفت کی۔ اس نے عربوں میں پھوٹ ڈالی۔ کہا تو یہی کہا کہ روس نے غداری کی، دھوکہ دیا۔ عربوں کو مروا دیا۔ یہ امریکن سی آئی اے کی کتنی کامیابی ہے کہ مسلمان کہلانے والے امریکہ پر ساری ذمہ داری ڈالنے کی بجائے اس ملک کے پیچھے پڑے ہیں۔ جس نے تمام عرب ممالک کو تقریباً ایک سال میں پورا پورا مسلح کر دیا۔

روس کو دھوکا:۔ واقعہ یہ ہے کہ روس نے عربوں کو دھوکا نہیں دیا بلکہ خود دھوکا کھایا۔ جیسے صدر ناصر نے دھوکا کھایا کہ ایک طرف صدر جانسن امریکہ سے پیغام بھیجتا ہے کہ جنگ نہ کرو، اپنا نمائندہ امریکہ بھیجو تاکہ باہمی بات چیت ہو جائے۔ دوسری طرف یہود سے حملہ کرا دیا۔ بہرحال اس حادثہ میں صدر ناصر روس اور عام مسلمانوں نے دھوکا کھایا۔ روس کو بھی یقین تھا کہ اگر بڑی طاقتیں غیر جانبدار رہیں تو عرب یہودیوں کا کچومر نکال دینگے۔ چنانچہ وہ یہی کامیابی سمجھتا تھا، اور اس نے امریکہ سے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کرا دیا۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ امریکہ ہی نے جنگ لڑی اور لڑائی۔ پھر بحیرہ روم میں روس کے بارہ بحری جہاز تھے جبکہ امریکہ کے بارہ سو جنگی جہاز موجود تھے۔ ان حالات میں اچانک کیا کیا جا سکتا تھا۔ پھر بالکل بے خبری میں لیبیا کے ہوائی اڈے کو استعمال کرکے امریکہ نے سوچنے کی مہلت ہی نہیں دی۔

کون بے وقوف یہ باور کر سکتا ہے کہ روس نے جان بوجھ کر اپنی ساکھ کو عرب ممالک میں تباہ کرایا۔ مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ ترقی پذیر عرب ممالک نے مودودی قسم کے لوگوں کے پروپیگنڈے پر کان نہیں دھرا۔ وہ جانتے تھے کہ امریکہ گروپ تو عربوں کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اشتراکی گروپ سے تعاون و معاہدات ختم کر دیں اور خود عرب ممالک تازہ ترین آلات حرب تیار نہیں کر سکتے جبکہ پاکستان جیسا اہم ملک بھی ابھی اس قابل نہیں ہوا۔ تو اس کا معنی سوائے خودکشی کے کیا ہو سکتا ہے۔

چنانچہ صدر ناصر کی تدابیر نے عالم اسباب میں عربوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ امریکی اثر و رسوخ تمام عربوں میں ختم ہو گیا۔ برطانیہ دم دبا کر سانپ کی طرح بل میں گھس گیا۔ عوامی رائے نے یہود کو جارح قرار دیا۔ اب وہ عرب مقبوضہ ممالک کو نہ نگل سکتا ہے نہ مل سکتا ہے وہ بھی جانتا ہے کہ موجودہ حالات میں عربوں کے ساتھ ایک طویل فیصلہ کن کرنی پڑے گی۔

اب امریکہ دوبارہ بعض عرب ممالک کو صدر ناصر کی شخصیت سے ڈراتا اور ان میں پھوٹ ڈالنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ اگر اردن سعودی حکومت اور لیبیا ایمانداری سے عربوں کا ساتھ دیں تو یہود کو لوہے کے چنے چبوانے آسان ہیں، ورنہ الجزائر، سوڈان، عراق، شام اور مصر و لبنان تنہا بھی ان سے نبٹ سکتے ہیں۔ البتہ غیور عربوں کی رائے عامہ اب اتنی بیدار ہے کہ عرب یہود آویزش میں جو ملک خدانخواستہ غداری کرے گا وہاں بغاوت ہو جائے گی ظاہر ہے کہ اردن کے لاکھوں فلسطینی مہاجر الفتح کے نام سے آج اپنی جانوں پر کھیل کر یہود کا ناک میں دم کئے ہوئے ہیں۔

اور کل جنہوں نے اردن پر یہود کے حملہ کو عقب سے حملہ کرکے ناکام بنا دیا تھا۔ وہ اردنی حکومت کی امریکی نواز پالیسی کو بھی فیل کر سکتے ہیں۔ اور سچی بات یہی ہے کہ شاہ اردن امریکی دوستی کے زمانہ میں انہی کے ڈر سے صدر ناصر کی مخالفت کر رہے تھے۔ مگر آج جب شاہ حسین خود عربوں کے اتحاد کے حامی اور امریکی غداری کو دیکھ چکے ہیں وہی فلسطینی مہاجران کے ساتھ ہیں۔

اخبار بین طبقہ جانتا ہے کہ پاکستان میں امریکی سی آئی اے کے لئے کھلا میدان ہے۔ یہاں بعض مرتدین بیرونی امداد سے حکومت پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں امریکی ایجنٹ اور بہت سے اسلام کے اجارہ دار امریکی تنخواہ دار مصروف عمل ہیں۔ مگر اب پاکستانی مسلمان بیدار ہو چکا ہے۔ ملک کی مضبوط رائے عامہ صدر ناصر گروپ کی مخالفت اور عربوں کی بدویتی کا پروپیگنڈا کرنے والوں کو امریکی ہتھکنڈوں کا نتیجہ سمجھ رہے ہیں۔ بیرون ملک سے بعض لمبے لمبے مضامین اخبارات میں شائع ہوتے ہیں جن میں اس قسم کا زہر ملا ہوتا ہے اور لوگ اس کو بھی جان چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عربوں میں اور تمام اسلامی ممالک میں صحیح اتحاد پیدا فرمائے۔ آمین!

مضمون ختم کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں حضرت مولانا امین احسن اصلاحی کی چند سطریں نقل کر دوں۔ جو اس مضمون کے بہت سے حصوں کی تائید کرتی ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:۔

"شکست کے باوجود صدر ناصر صاحب کا اقتدار پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گیا ہے۔ اس خلاف توقع ردعمل نے اسرائیل اور امریکہ کے ان کارپردازوں (مودودیوں) کو بالکل بوکھلا دیا ہے اور انہوں نے اسباب شکست کے پردے میں ایسی ایسی باتیں پھیلانی شروع کر دی ہیں۔ جن سے ناصر دشمنی کا مقصد بھی پورا ہو رہا ہے اور اسرائیل اور امریکہ کا حق نمک بھی ادا ہو رہا ہے۔

(مقدمہ اسرائیل اور جماعت اسلامی)

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

کی

چوتھی

سالانہ سیرت کانفرنس

بتاریخ ۶، ۷، ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے مشہور و معروف علماء کرام مشائخ عظام زعمائے ملت و شعراء شرکت کرینگے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

Scanned with CamScanner

بورڈ آف یونانی اینڈ آیور ویدک سسٹم آف میڈیسن گورنمنٹ پاکستان کے انتخابات

امیدواروں کا تعارف

اور

منشور

طبی کانفرنس کے نامزد امیدوار

۱- الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی

۲- حکیم جمشید احمد خاں (کراچی)

۳- زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی ایم اے

پاکستان طبی کانفرنس کی طرف سے طبی بورڈ کے انتخاب کے لیے حسب ذیل امیدواروں کو نامزد کیا گیا ہے ــــ!

۱- الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ضلع ہزارہ کے صدر الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی، ملک کے مشہور طبیب، حاذق، معالج، سرگرم طبی راہنما موتمر عالم اسلامی ایبٹ آباد کے صدر، بڑے اچھے مقرر اور دل انگیز شخصیت ہیں۔ جہاں بھی آپ کا احترام کیا جاتا ہے۔ طب اسلامی سے آپ کو والہانہ محبت اور عقیدت ہے۔ تحریک آزادی کی علمبردار تمام سیاسی جماعتوں میں آپ نے اہم کردار ادا کیا ہے کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر کاذبان حق کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اس بنا پر قومی حلقوں میں آپ کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی ایک خدا رسیدہ اور درویش صفت بزرگ ہیں۔ شب بیداری آپ کا معمول ہے۔ ہر وقت باوضو اور درود و وظائف میں مشغول رہتے ہیں۔ دونوں مرتبہ طبی بورڈ کی تشکیل میں آپ کو شامل رکھا گیا۔ طبی بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے طبی رجسٹریشن کے سلسلے میں آپ نے اپنی علالت کے باوجود مغربی پاکستان کے ہر شہر اور قصبے کا دورہ کیا اور اطباء میں اتفاق و اتحاد اور زندگی کی لہر پیدا کی۔ آپ نے اپنے فن اور عوام کی خدمت میں دیانت اور خلوص کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

۲- حکیم جمشید احمد خاں (کراچی)

پاک جمعیت الاطباء کراچی کے آنریری جنرل سیکرٹری حکیم جمشید احمد خاں، فرخ آباد کے ایک اعلیٰ پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے میرٹھ کالج سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور طبی تعلیم اپنے والد ماجد حکیم احمد حسین خاں صاحب سے حاصل کی۔ جو برصغیر کے نامور طبیب ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل آپ میرٹھ اور دہلی میں مطب فرماتے رہے اور پاکستان قائم ہونے پر آپ کراچی تشریف لے آئے۔ کراچی میں آپ کا مطب نہایت کامیاب ہے۔ امراء، رؤسا، اور اکابرین آپ کے علاج پر اعتماد رکھتے ہیں۔ آپ طبی تحریک کے سرگرم کارکن ہیں اور طبی کانفرنس سے آپ کی وابستگی دیرینہ ہے۔ آپ یورپ اور مشرق وسطیٰ کا سفر کر چکے ہیں۔

۳- زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی ایم اے

زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی ایم اے، ملک کے نامور طبیب اور طبی بورڈ کے صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ مشہور صحافی اور دانش ور ہیں۔ ماہر طبیب اور بلند پایہ ادیب ہیں۔ روزنامہ کوہستان کا طبی کالم گذشتہ کئی برس سے آپ ہی کے سپرد ہے۔ آپ تحریک پاکستان میں اہم اور قابل تحسین کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد خدمت فن اور خدمت الناس آپ کا شعار ہے۔ پاکستان یوتھ موومنٹ۔ موتمر عالم اسلامی اور دیگر کئی سماجی، اصلاحی اور مذہبی تنظیموں میں آپ اہم ذمہ داریاں قبول کئے ہوئے ہیں، پاکستان میں طبی تحریک کو فروغ دینے میں آپ کا نمایاں حصہ ہے۔ اس سلسلے میں آپ اسلامی اور یورپی ممالک کا بھی کر چکے ہیں اور عمرہ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

طبی بورڈ کے انتخاب کے لیے طبی کانفرنس کے نامزد امیدواروں الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی۔ حکیم جمشید احمد خاں اور زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی کا

منشور

ہمارے لیے یہ امر باعث فخر ہے کہ طبیبوں اور دیندوں کی نمائندہ طبی جماعت، پاکستان طبی کانفرنس نے طبی بورڈ کے انتخاب کے لیے ہمیں اپنا امیدوار نامزد کیا ہے، اس طرح ہم پر عظیم ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہم مغربی پاکستان کے اطباء کے سپاس گذار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے بالخصوص حکیم حاذق محمد سعید دہلوی صدر ہمدرد ٹرسٹ کراچی کا تعاون اور خیر سگالی ہمارے لیے باعث مسرت ہے۔

ہمیں اس امر کا احساس ہے کہ طبی کانفرنس نے طب یونانی کے بقاء و تحفظ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ طبی کانفرنس کی بنیاد حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خاں (مرحوم) نے ۱۹۱۰ میں رکھی تھی پاکستان میں طبی کانفرنس شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی اور پروفیسر حکیم نیر واسطی جیسے اکابر کی قیادت میں سرگرم عمل ہے۔

طبی رجسٹریشن ایکٹ طبی کانفرنس کی مساعی کا ثمر ہے۔

طبی کانفرنس کو ہمیشہ ملک کے جلیل القدر اکابر کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ اس کے مختلف جلسوں میں حکیم الامت علامہ اقبال، سر عبدالقادر، خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح، سر شیخ عبدالقادر مولانا ظفر علی خاں جیسے اکابر شامل کر دئے۔ طبی کانفرنس سے ہماری وابستگی اور وفاداری ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور ہماری تمام جدوجہد طب یونانی کی سربلندی اور جماعتی مقاصد کے لیے وقف ہے۔

ہم اطباء کی صفوں میں اتحاد کو برقرار رکھنے کی مخلصانہ کوشش جاری رکھیں گے۔

ہم طبی کانفرنس کے پیش نظر مقاصد یعنی رجسٹریشن ایکٹ میں ترامیم منظور کرانے، طب یونانی کا الگ مستقل محکمہ قائم کرانے، نیا نصاب تعلیم مرتب کرنے۔ طبی تحقیق، طبیبوں کو ڈاکٹروں کے مساوی حقوق دلوانے، نئے دواخانوں کو درآمدی لائسنس دلوانے طبیبوں کے لیے صحت و مرض کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے اور انہیں جدید و قدیم دوائیں استعمال کرنے کا حق دلوانے، اسلامی ملکوں میں طب اسلامی کی ترویج کی مہم چلانے، دوسرے ملکوں کے دیسی طریقہ ہائے علاج سے رابطہ پیدا کرنے، بلدیاتی اداروں میں زیادہ سے زیادہ شفاخانے جاری کرانے، دارالتالیفات قائم کرانے طب اسلامی کی تاریخ مرتب کرانے، یونیورسٹیوں میں طب اسلامی کی مسند قائم کرانے اور فارما کوپیا کو جلد از جلد معیاری صورت میں شائع کرانے کے لیے سرگرم عمل رہیں گے۔

- ہم طب اسلامی کی مکمل سرکاری سرپرستی حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔
- ہم مشرقی اور مغربی پاکستان میں طبی وفود کے تبادلہ سے قومی اتحاد کی راہ ہموار کریں گے۔

ہم دیہات میں زیادہ سے زیادہ طبی وفود بھیج کر مغرب عوام کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ نیز

ہم اطبائے کرام کی مشکلات کو دور کرنے میں مثبت اور موثر اقدامات کریں گے۔!

Scanned with CamScanner

(بقیہ طبی بورڈ کے انتخابات صفحہ ۔ سے آگے)

ہم اسلامی مملکت میں قومی صحت کو بہتر بنانے کا مقدس فریضہ افضل الاشغال خدمت الناس کے جذبے سے سرانجام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس منشور پر عمل کرنے اور فن عزیز کی خدمت کرنے کے بہتر مواقع عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: طبی کانفرنس (مغربی پاکستان)

آپ ووٹ کیسے دیں؟

طبی بورڈ کے الیکشن شروع ہونے والے ہیں۔ آپ کا ووٹ چند دنوں میں آپ کو رجسٹری لفافے کے ذریعے وصول ہوگا۔ اسے آپ محفوظ کرلیں اور اطمینان سے پُر کریں۔

مغربی پاکستان میں اطباء کی تین نشستیں ہیں۔ اس طرح آپ کو تین ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ مگر آپ تین مختلف امیدواروں کو تین ووٹ دیں گے۔ مگر آپ ایک شخص کو تین ووٹ نہیں دے سکتے۔ ووٹ دینے کے لیے پسندیدہ امیدواروں کے نام سامنے × کا نشان لگانا ضروری ہے۔ آپ مندرجہ ذیل تین امیدواروں کے سامنے نشان لگائیں۔

۱۔ الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی ×
۲۔ حکیم جمشید احمد خاں ×
۳۔ زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی ایم اے ×

پھر آپ اقرار نامے پر اپنے دستخط ثبت کرکے کسی گزیٹڈ آفیسر، چیئرمین یونین کونسل، چیئرمین یونین کمیٹی سے اپنے دستخطوں کی تصدیق کراکر ووٹ بورڈ کے بھیجے ہوئے لفافے میں ڈال کر بغیر ٹکٹ لگائیے۔ رجسٹرڈ کردیں۔ آپ کا ووٹ ۱۴ر جولائی سے پہلے راولپنڈی پہنچ جانا چاہیے۔

بقیہ: دینی محاذ

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

گوجرانوالہ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دو روزہ "ختم نبوت کانفرنس" گذشتہ اور اس سے پیوستہ رات جامعہ مسجد شیرانوالہ میں منعقد ہوئی جس میں امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزیہ مولانا محمد عبدالرحیم اشعر مرکزی مبلغ مولانا عبدالرحمٰن میانوی مولانا محمد علی جانباز جناب الحاج سید امین گیلانی اور سائیں حیات پسروری نے شرکت کی شیرانوالہ باغ میں کانفرنس کے انعقاد کے لیے تین روز قبل مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد اجازت کے حصول کی خاطر ڈپٹی کمشنر میں حاضر ہوا تو ڈپٹی کمشنر نے وفد کو شیرانوالہ باغ میں کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دے دی لیکن ۲۲ر جون کو شام کے قریب باغ میں کانفرنس کے انتظامات مکمل ہو چکنے کے بعد حکام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو باغ میں کانفرنس کے انعقاد سے روک دیا جس کی وجہ سے کانفرنس جامعہ مسجد میں منعقد کی گئی۔

کانفرنس کی افتتاحی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا درخواستی نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام اور تنظیم اہل السنۃ والجماعۃ علماء حق اور دین پسند عوام کی جماعتیں ہیں جن کا مقصد دین کے بنیادی اصول کا تحفظ اور ملک میں شرعی نظام کا احیاء و نفاذ ہے یہ جماعتیں اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کرچکی ہیں اور انشاء اللہ العزیز ان حق پرست جماعتوں کی موجودگی میں دین کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں ہوگی۔

آپ نے کہا کہ برسراقتدار طبقہ دین کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے والے فتنوں کی علانیہ سرپرستی کررہا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ بے دینی کو ملک پر زبردستی مسلط کرنے کی یہ تحریک کہیں ملک و ملت کی تباہی کا پیغام ثابت نہ ہو۔

پیر مبارک شاہ کی زبان بندی کا حکم واپس لیا جائے

مردان

اہالیان کندی میراں و انجمن درس القرآن والحدیث مردان کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن و مدرس درس القرآن والحدیث پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند کے ان علمی خدمات کا اعتراف کیا گیا جس کے ذیلے وہ گاہ بگاہ بذریعہ درس و تدریس تقریر و تحریر ہم مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات۔ قرآنی احکامات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات سے روشناس کراتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے اس اسلامی فریضہ پر پابندی عائد کرانا تبلیغ اسلام پر پابندی کے مترادف ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعے اجلاس میں پیر مبارک شاہ خطیب جامع مسجد پیران کی تقریر پر تین ماہ کی پابندی عائد کرانے پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ فی الفور پیر مبارک شاہ کی تقریر عائد شدہ حکم کو واپس لے کر اپنی اسلام دوستی و جمہوریت نوازی کا ثبوت دے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مقرر کردہ ڈیفنس کمیٹی کو اپنی ہر قسم کے تعاون و امداد کا یقین دلایا گیا۔ جو اس نوٹس کے خلاف ہر قسم کے قانونی چارہ جوئی کریگا۔

نور دین
سیکرٹری انجمن درس القرآن والحدیث کندی پیران مردان

جمعیۃ الطلبہ کہروڑ پکا ——!

آج ۲۳ ربیع الاول بشب جمعہ بعد از عشاء جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس شاہی مسجد کہروڑ پکا میں منعقد ہوا جس میں مولانا حمید اللہ خان صاحب نے حضور اکرم صلعم کی سیرت طیبہ پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اجلاس سے مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب ناظم ساجد مولانا رسول خان صاحب کوباٹی نے بھی تقریر کی مولانا محمد مرسلین صاحب ناظم اعلیٰ نے تقریر کے اواخر میں سابقہ اجلاس کی کارروائی پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کرائیں۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ملک میں تمام خلاف شرع قوانین جیسے خاندانی منصوبہ بندی عائلی قوانین۔ مشینی ذبیحہ وغیرہ کو فوراً منسوخ کرکے تمام قوانین کتاب اللہ اور سنت خاتم النبیین صلعم کے مطابق بنائے۔

۲۔ یہ اجلاس علماء حقہ پر شب و روز تقریری و تحریری پابندیوں پر حکومت کی اس ناروا روّیہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس جیسے بے دین لوگوں کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے الگ کرکے ملک کے جید اور دیندار علماء کرام کی خدمات حاصل کی جائیں۔

آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کیلئے تمام مقدمات میں کامیابی اور فتح مبین حاصل ہونیکی دعا مانگی گئی۔

محمد سعید
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام۔ شاہی مسجد۔ کہروڑ پکا۔ ضلع ملتان۔

مجلس شوریٰ کندہ کوٹ

مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۶۸ء زیر صدارت حضرت مولانا الحاج الٰہی بخش صاحب امیر جمعیت ضلع جیکب آباد ضلعی مجلس شوریٰ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئے۔

۱۔ انتخابی امور کیلئے پانچ افراد کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو انتخابی کام میں سرگرمی سے کام کرے گی۔

۲۔ شہر کندہ کوٹ کا سہ سالہ انتخاب۔ امیر سابق مولانا فقیر محمد صاحب کو مقرر کیا گیا اور ناظم رشید احمد صاحب سیال باقی انتخاب عہدیداران امیر صاحب کے سپرد کیا گیا۔

۳۔ گذشتہ کارروائی پر سرگرمی سے عمل کرنا اور ان پر عملی قدم اٹھانا۔

دستخط محمد اعظم
ناظم دفتر کندہ کوٹ

جمعیت کے تبلیغی پروگرام کے مطابق جمعہ کے رات ٹھل نو ضلع جیکب آباد سے آٹھ آدمیوں کا وفد روانہ ہوا۔ اللہ بخش خان کرائی کے قریہ پہنچا اور وہاں رات کو جلسہ ہوا زیر صدارت سید محمد امین شاہ صاحب۔

جس میں حضرت مولانا خدا بخش صاحب امیر جمعیت ٹھل نو ضلع جیکب آباد نے تقریر فرمائی۔ اور جمعیت کے طرف توجہ دلائی اور بڑے زور سے عائلی قانون کی تردید فرمائی اور وہاں کے لوگوں نے جمعیت کیساتھ متفق ہونے کا وعدہ کیا۔

حضور الدین صدرالدین مدرس مدرسہ عربیہ مظہر الحق جامع مسجد ٹھل نو ضلع جیکب آباد۔

Scanned with CamScanner

دعوت و ارشاد

کامیابی کا زینہ

قسط نمبر ۲

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ

دعوت و تبلیغ

اس جواب پر سب کے سب چراغ پا ہو گئے۔ کانفرنس کی گئی اور طے کیا گیا۔ ایک ہزار اونٹ سامان خورد و نوش کے لیے ملک شام بھیجے گئے۔ غرض کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم صرف توحید کی تبلیغ کرتے رہے کسی کا مال نہیں چھینا۔ کسی کی عزت پر حملہ نہیں کیا۔

فقط "لا الہ الا اللہ" کی دعوت دی۔ ۲۳ سال ہر طرح سے سمجھایا۔ اصلاح کی۔ آخر حجۃ الوداع میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ایک لاکھ ۲۵ ہزار صحابہ کرام کے مجمع میں اونٹ پر بیٹھ کر ایک عظیم الشان خطبہ دیا۔ جو بہت طویل تھا۔ گویا ۲۳ برس کی تعلیم کا خلاصہ پیش کر دیا۔

پھر تین مرتبہ فرمایا۔

"کیا میں نے اللہ کے احکام پہنچا دیئے؟"

(بے شک آپ نے اللہ کے احکام کی تبلیغ کی)

اس پر آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

"اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں نے تبلیغ کر دی۔"

بھائیو! آپ کی یہ مجلس تبلیغ کی ہے۔ یہ تبلیغ اصل میں وظیفہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ کام جو تم کر رہے ہو۔ معمولی نہیں۔ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تم کو کیسی خدمت سپرد کی ہے۔ حقیقت میں کام لینے والا اللہ ہے اور اگر وہ نہ چاہے تو تم کیا کر سکتے؟

خدا کا فضل ہے کہ اس نے تمہارے دلوں میں اس چیز کو ڈالا ہے۔ اسی ہندوستان میں ہمارے باپ دادا اور بہت سے لوگ گزر گئے۔ جو آپس میں لڑتے رہے۔ اور دنیا کے پیچھے پڑے رہے۔ لیکن انکو کبھی تبلیغ کا خیال نہیں آیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے زمانے کے علماء اور اہل خیر کو اس کی توفیق دی تم بہت سے بندگان خدا کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر رہے ہو۔ تم گھبراؤ نہیں۔ پریشان نہ ہو۔ اگر بیوقوف اور جاہل برا بھلا کہیں۔ طعنہ دیں تو سن لو۔ یہ تو سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سنت ہے انبیائے سابقین کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لقد اوذیت فی اللہ الخ

اگر تمہیں کامیابی نہ ہوئی اور کوئی بھی سیدھا نہیں ہوا۔ تو اس کے باوجود تمہارا درجہ بڑا ہے۔ اور تمہیں پورا اجر ملیگا تم اطمینان رکھو۔ تمہارا کام اللہ کے دربار میں مقبول ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر فتح کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

یا رسول اللہ! کیا جاتے ہی قتال شروع کر دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہاں جا کر ٹھہرو اور لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی طرف بلاؤ اگر نہ مانیں تو دوسرا معاملہ کرنا۔ اس لیے کہ

"لان یھدی اللہ بک رجلاً خیرٌ لک من الدنیا و ما فیھا"

ایک آدمی کو بھی تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ہدایت کر دے تو وہ تمہارے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ تم کو جوان اونٹوں کے ملنے سے بھی بہتر ہے۔

بھائیو! تم نے جو قدم اٹھایا ہے وہ مبارک ہے اللہ پاک تمہاری جد و جہد سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور دوتم سے اسلام کی خدمت لے۔ تم ہرگز تنگ دل مت ہو تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی۔ جیسے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو اٹھانی پڑیں۔ کیا تم کو خبر ہے۔ کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرب سے کیوں نکلے؟ وہ عراق میں پہنچے شام، ایران افغانستان ہندھ، پوپی، بہار، اور جنوب میں دکن تک پہنچے یہاں تک کیوں پہنچے؟ انکا مقصد کیا تھا؟ کیا ملک فتح کرنا تھا۔ یا دولت لوٹنی تھی؟ ہرگز نہیں انکا اصل مقصد صرف لا الہ الا اللہ کی دعوت دینا تھا۔ دنیا کو بچے دین پر لانا تھا۔ اللہ کے بچھڑے ہوئے بندوں کو اللہ سے ملانا تھا۔ اور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرنا تھا۔ بعد والوں نے بے وفائی کی۔ کہ دنیا کے پیچھے پڑ گئے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ہاتھ پر جو لوگ مسلمان ہوئے ان کی تعداد نوے لاکھ تھی

تاریخ گواہ ہے کہ ہند میں باہر سے آنے والے مسلمانوں کی تعداد صرف چار پانچ لاکھ تھی۔ مگر تقسیم ہند کے وقت دس کروڑ پچیس لاکھ مسلمان تھے۔ ہمارے بزرگ اسلاف نے اور اولیاء کرام نے تبلیغ دین کے لیے بہت ہی کوششیں کیں۔

ایک انگریز اسکاٹ لکھتا ہے۔ کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر نوے لاکھ مسلمان ہوئے۔ ان کے پاس کیا تھا؟ کوئی فوج تھی؟ فقط اللہ کی معرفت کا خزانہ تھا۔ ہر جگہ اللہ کے سچے بندے گزرے ہیں جنہوں نے دین کی تبلیغ کی۔ میں نے تاریخ ترکی میں دیکھا کہ ترک قوم کے تین لاکھ خاندان ایک دن میں مسلمان ہوئے۔ اللہ کا کرم کہ تبلیغ کی کوشش وہ پھل لائی کہ ایک زمانے میں بعض حکام کو یہ تدبیر کرنی پڑی کہ وہ اپنی رعایا کو مسلمان ہونے سے روکیں۔

۱۰۰ھ میں خلافت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں خراسان کے حاکم کو یہ خطرہ ہوا۔ کہ جزیہ بند ہونے سے خزانہ خالی ہو جائے گا۔ اس لیے اعلان کرا دیا۔ کہ کسی کا اسلام اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ ختنہ نہ کر لے۔ بوڑھوں کے لیے تکلیف دہ بات تھی۔ اس حکم کے جاری ہونے سے اسلام کی ترقی رک گئی۔ اب خلیفہ کو اطلاع ملی کہ والی خراسان نے اسلام پر پابندی لگا دی ہے۔ تو آپ نے اسے معزول کر کے دوسرے کو مقرر کیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے آئے تھے۔ کہ اس پر اسلام کو موقوف رکھا جائے؟

میرے بھائیو! ہمارے اسلاف کی کوششوں سے اہل اللہ علمائے کرام اور عام مسلمانوں کی کوششوں سے دس کروڑ پچیس لاکھ مسلمان ہو گئے۔ اگر غلط کاری نہ ہوئی ہوتی تو یقیناً ہندوستان کا اکثر حصہ مسلمان ہو جاتا۔

میرے بزرگو! اللہ نے آپ کے دلوں میں تبلیغ کی محبت ڈالی۔ یہ مبارک کام ہے۔ اور آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ آپ کو اس سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے۔ اپنی اصلاح بھی کرو۔ اور اپنے بھائیوں کی بھی۔ اللہ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔

بھائیو۔ تنگ دل نہ ہو۔ اللہ کی رحمت کے امیدوار رہو۔ سب کو اللہ کی رضا و خوشنودی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف بلاؤ۔ دل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بناؤ اور سیرت اختیار کرو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

No. 67715 সাপ্তাহিক
WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

پاکستان کی سب سے بڑی دینی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیوں کے بارے میں

وفاق

رُوزنامہ لاہور سرگودھا رحیم یار خان

کا شاندار

جمعیۃ نمبر

پانچ جولائی ۱۹۶۸ء کو پوری آب و تاب سے منظر عام پر آرہا ہے اس خاص اشاعت میں جمعیۃ کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا جائیگا

اور مستقبل کے عزائم کی جھلک پیش کی جائے گی

مضامین کی ایک جھلک

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی
امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا پیغام

— جمعیۃ علماء اسلام ــــ پنے مقصد کے آئینہ میں
از حضرت مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

— جمعیۃ علماء اسلام تعارف
از حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

— عصر حاضر میں علماء کی ذمہ داریاں
از حضرت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

— جمعیۃ علماء اسلام ــــ تعارف تجزیہ، تاریخ
از جناب احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور

ــــ نئی نسل کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کی ضرورت
از مولانا محمد اجمل ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں
از مولانا محمد شمس الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

ــــ جمعیۃ کی سہ روزہ تاریخی کانفرنس ــــ چند تاثرات
از جناب قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان

جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان کی سب سے بڑی دینی جماعت
از محمد حنیف سہارن پوری

بعض اہم مضامین شامل اشاعت کرنے کے لئے ضخامت میں اضافہ کے باعث جمعیۃ نمبر کی قیمت ۳۰ پیسے کی بجائے ۴۰ پیسے ہوگی۔ نوٹ فرمالیں۔

دیدہ زیب سرورق ● آفسیٹ طباعت ● اور لاہور میں علماء کے تاریخی جلوس کے متعلق تصویری فیچر اس خاص نمبر کی خوبیوں کو دوبالا کریں گے

مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں
قیمت آج ہی بھجوادیں

دینی قدروں کا تحفظ و فروغ وفاق کا نصب العین ہے، وفاق کا مستقل مطالعہ ملک میں دینی سرگرمیوں سے اور ملکی حالات کے حقیقت پسندانہ تجزیہ سے آگاہ رکھتا ہے آپ بھی وفاق کا باقاعدہ مطالعہ فرمائیں

سالانہ چندہ .. ۴۵ روپے
ششماہی .. ۲۳ روپے
سہ ماہی .. ۱۲ روپے
بشمول خاص نمبر

جنرل مینیجر روزنامہ وفاق
۴۱ میکلوڈ روڈ پوسٹ بکس ۶۱۵ لاہور

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور (پاکستان)

حجازِ مقدّس

جہاں ہر سال ساری دنیا سے لاکھوں مسلمان کشاں کشاں فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے پہنچتے ہیں۔

"ایک خشک بنجر اور بے آب وگیاہ صحرا ——

لیکن اسلام کی زندگی کا سرچشمہ، قرآن کا مہبط، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مدفن، صحابہ کرام کی کوششوں کی جولانگاہ، ائمہ اور بزرگوں کی تجلّیگاہ۔ جہاں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دنیا کی زمین پر قدم رکھا اور کعبۃ اللہ عرش الٰہی کا اور عالم مادی میں سایہ اور تمثال بنا، اور اس لئے آخری پیغام سننے والوں کا قبلہ اور مرکز ہوا۔

اور اب اسی کرۂ ارض کا مرکز و مرجع ہے جس طرف دن میں پانچ بار لاکھوں پیشانیاں گرتی اور اٹھتی ہیں۔ یہی وہ "وادی غیر ذی زرع" ہے جہاں ایک مقدس باپ نے ایک مقدس بیٹے کو خدا کے نام پر قربانی کے لئے پیش کیا —— جہاں ایک متقدس شوہر نے اپنی عفیف بیوی اور اکلوتے بچے کو صحرائے بے نام و نشاں میں چھوڑ کر خدا کے حکم کی بجا آوری کی —— یہی وہ مقام اقدس ہے، جہاں ایک بزرگ باپ نے معمار اور ایک فرمانبردار بیٹے نے مزدور بن کر خدا کا پہلا گھر بنایا۔ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اس کی شان۔ اور إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ اسی کی خبر ہے —— یہیں ایک پتھر کی چٹان پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے مل کر نسل انسانی کی بھلائی کے لئے نبی امّی کے ظہور کی دعا مانگی تھی۔ ربّنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلو علیہم آیٰتک ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم (بقرہ) وہ نبی امی جب ظاہر ہوا تو شہر مکہ اس کا مولد اور مدینہ اس کا مدفن ہوا ——

یہی وہ شہر ہے جہاں ہدایت کا آخری سرچشمہ اُبلا —— یہیں وہ بلد امین ہے جس کی خدا نے عزیز سے قسم کھائی۔

اور یہیں وہ حرم ہے جس کو خدا نے امن کا گھر اور مخلوق کا مرجع بنایا۔ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا"!

مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس اپریل کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے

اجلاس کی تاریخوں کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔ اجلاس لاہور میں منعقد ہو گا

اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے مرکزی عہدہ داروں کے انتخاب کے علاوہ ملکی

اور بین الاقوامی حالات سے متعلق مسائل پر غور کیا جائے گا

جمعہ، یکم مارچ ۱۹۶۸ء مطابق یکم ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ - قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

ارشادات شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ

سفرِ عشق

محبوبیت کی منزلیں

جناب باری عز اسمہ کی وہ صفات جو کہ مقتضی معبودیت ہیں، ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے۔ اول مالکیتہ نفع و ضرر دوم محبوبیت۔ اول کو جلال سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ثانی کو جمال سے۔ مگر یہ تعبیر ناقص ہے۔ جلال محض مالکیتہ ضرر پر متفرع ہوتا ہے جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے۔ وجوہ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال، قرب احسان بھی ہیں۔ سبب اول یعنی مالکیتہ نفع و ضرر کا اقتضاء معبودیت حدود عقل میں رہ کر ہونا ضروری ہے۔ اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے۔ یعنی طمع یا خوف یا دونوں، اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی۔ جس قدر وہ عبادت جس میں محض رضاء معبود مقصود ہے۔ ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ اطاعت اور فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ اس سے محض اس کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہوتی ہے لہٰذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں۔ قسم اول میں متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز اور زکوٰۃ ہیں۔ قسم ثانی میں متفرع ہونے والی عبادتوں میں روزہ اور حج ہیں۔ روزہ محبوبیت کی منزل اول اور حج منزل ثانی ہے

عشق کے تقاضے

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عاشق پر اولین فریضہ یہی ہے کہ اغیار سے قطع تعلق کیا جائے۔ جو کہ روزہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دن کو اگر صیام کا حکم ہے تو رات کو قیام کا اور آخر میں اعتکاف نے آکر رہے سہے تعلقات کا بھی خاتمہ کر دیا۔ بحکم من شھد منکم الشھر فلیصمہ (القرآن) اور من قام رمضان ایمانا (الحدیث) سے اگر استیعاب صوم رمضان کا پتہ چلتا ہے تو بحکم احیی لیلہ سے استیعاب قیام رمضان کا پتہ چلنا ضروری ہے اور چونکہ کمال صومی کے لئے محض مالوفات ثلثہ کا جو کہ اصل الاصول ہیں ترک مطلوب نہیں بلکہ ان کے علاوہ معاصی اور مشتہیات نفسانیہ کا ترک بھی مقصود ہے۔ من لم یدع قول الزور (الحدیث) اور رب صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع (الحدیث) اس کے شاہد عدل ہیں۔ جب ترک اغیار کا اثبات (جو کہ منزل عشق کی پہلی گھاٹی ہے) ہو گیا۔

حج کی آمد

اس کے بعد ضروری ہے کہ دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا جائے۔ یعنی کوچۂ محبوب اور اس کے دار و دیار کی جبہ سائی کا فخر حاصل کیا جائے۔ اسی لئے ایام صیام کے ختم ہوتے ہی ایام حج کی ابتدا ہوتی ہے۔ جن کا اختتام ایام نحر (قربانی) پر ہے

کوچۂ محبوب کی طرف کوچ

کوچۂ محبوب کی طرف اس عاشق کا سفر کرنا جس نے تمام اغیار کو ترک کر دیا ہو اور سچے عشق کا مدعی ہو معمولی طریقہ پر نہ ہوگا۔ نہ اس کو سر کی خبر ہوگی نہ پیر کی۔ نہ بدن کے زیب و زینت کا خیال ہوگا، نہ لوگوں سے جھگڑنے اور لڑنے کا فکر۔ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج، کہاں عشق اور کہاں آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں، کہاں قلبی اضطراب اور کہاں شہوت پرستی اور آرام طلبی۔ نہ سرمہ کی فکر ہوگی نہ خوشبو اور تیل کا دھیان، اس کو آبادی سے نفرت، جنگل اور جنگلی جانوروں سے الفت ہونی ضروری ہے۔ وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما سیر و شکار جو کہ کار بیکاراں ہے۔ ایسے عشاق اور مضطرب نفوس کے لئے بے حد نفرت کی چیز ہوگی۔ واذا حللتم فاصطادوا۔ اس کی تو دن و رات کی سرگرمی معشوق کی یاد۔ اس کے نام کو جپنا، اپنے تن بدن کو بھلا دینا دوست، احباب، عزیز و اقارب، راحت و آرام کو ترک کر دینا، نہ نیند آنکھوں میں بھلی معلوم ہوگی، نہ لذائذ اطعمہ اور خوشبودار اور خوش ذائقہ اشربہ و البسہ کا شوق ہوگا

قرب منزل کی کیفیات

جوں جوں دیار محبوب اور ایام وصال کی قربت ہوتی جائے گی، اسی قدر ولولہ اور فریفتگی اور جوشِ جنون میں ترقی ہوتی رہے گی ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر باشد

قریب پہنچتے ہیں (میقات پر) تو اپنے رہے سہے میلے کچیلے کپڑوں کو نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ اس وادیٔ عشق میں گریبان و دامان سے کیا کام ؎

ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک
اس کو سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا

دن رات محبوب کی رٹ لگی ہے (تلبیہ پڑھ رہے ہیں) اگر غم ہے تو محبوب کا، اگر ذکر ہے تو معشوق کا، اگر طلب ہے تو پی کی، اگر خیال ہے تو دلبر کا۔

درِ دوست پر پہنچ کر

کوچۂ محبوب میں پہنچتے ہیں تو اس کے در و دیوار کے اردگرد دیوانہ وار پوری فریفتگی کے ساتھ چکر لگاتے ہیں۔ کہیں چوکھٹ پر سر ہے تو کہیں دیواروں اور پتھروں پر لب ہے۔ کسی نے اگر جھوٹی بھی خبر دی کہ معشوق کا جلوہ فلاں جگہ نمودار ہونے والا ہے تو بے سر و پیر ہو کر دوڑتے ہوئے وہاں پہنچتے ہیں نہ کانٹوں کا خیال ہے نہ راستے کے پتھروں کی فکر، نہ گڑھوں میں گرنے کا خطرہ ہے، نہ پہاڑوں کی سختیوں کا ڈر ہے مجنون بنی عامر کا سماں بندھا ہوا ہے۔ بدن میں اگر جوں ڈھیروں پڑی ہیں تو کیا پروا ہے اہل عقل اور اہل زمانہ اگر پھبتیاں اڑاتے ہیں تو کیا شرم؟

اگر ناصح نادان معشوق اور عشق سے روکتا ہے تو جس طرح آگ پر پانی کے چھینٹے اس کو بھڑکا دیتے ہیں، اسی طرح آتش عشق اور بھڑک جاتی ہے۔ نادان ناصح کو پتھر مارتے ہوئے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

عید اضحیٰ

تکبیراتِ تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک شہری مقیم کو ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، بلند آواز سے ایک تکبیر کہنا واجب ہے۔ اگر زیادہ کہے تو افضل ہے۔ (اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں جو یہ ہے:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

عید کی سنتیں حجامت بنوانا، غسل کرنا، اچھے سے اچھا لباس جو میسر ہو پہننا، سرمہ لگانا، میسر ہو تو خوشبو لگانا، اس عید میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ افضل یہ ہے کہ واپس آکر قربانی کرے اس کا گوشت کھائے۔ اس عید میں عیدگاہ جاتے ہوئے باواز بلند یہ تکبیر پڑھے:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا۔ عیدگاہ سے واپسی پر جس راستے سے گیا تھا اس کے بجائے دوسرے راستہ سے واپس آنا بھی سنت ہے۔

عید کی نماز:۔ دو رکعت نماز عید الاضحیٰ معہ چھ تکبیرات واجب کے۔ بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے۔

پہلی رکعت ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اللہ اکبر کہیں گے۔ مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ پہلی دو بار تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسب معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے۔ حسب سابق اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں، چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں

خطبہ:۔ نماز عید کے بعد خطبہ ہوتا ہے جس کا سننا واجب ہے۔ کچھ لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عیدگاہ سے چلے جاتے ہیں۔ خواہ خطیب کی آواز سنائی دے یا نہ دے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

یکم ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

یکم مارچ ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۸

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

افد مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

وقت کا اہم مسئلہ

صدر مملکت کی علالت کو پاکستان کے عوام شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں اور آرزومند ہیں کہ وہ جلد سے جلد صحت یاب ہو جائیں۔

صدر مملکت کی علالت نے اس وقت جو سب سے بڑی تشویش دلوں میں پیدا کر دی ہے وہ (خدانخواستہ) ان کی عدم موجودگی سے پیدا ہونے والے وہ خطرات ہیں جو موجودہ حالات میں ملک کو لاحق ہو سکتے ہیں۔

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ملک کا موجودہ سیاسی نظام اور اقتدار کا ڈھانچہ صدر کی ذات کے سوا ان کی پارٹی کا کوئی دوسرا آدمی کامیابی کے ساتھ ہرگز نہیں چلا سکتا۔

اور چونکہ موجودہ سیاسی نظام کی عوام میں گہری جڑیں نہیں ہیں، اس لئے یہ بھی امید نہیں کی جا سکتی کہ اس کے ذریعہ مخلص اور فعّال عوامی قیادت اُبھر آئے گی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ جس طرح مارشل لاء کی مدت کے دوران بغیر کسی آئین کے صدر تنہا کاروبار حکومت چلاتے رہے۔ اسی طرح مارشل لاء کے بعد موجودہ دستور و آئین کے دوران بھی حکومت کا کاروبار تنہا صدر کی ذات سے ہی چل رہا ہے، اور اسی دستور و آئین کا بھرم صرف ان کی شخصیت سے قائم ہے۔

صدر نے اپنے آئین و دستور کی افادیت کے خواہ کتنے ہی منصوبے ترتیب دیئے ہوں، اور اعلیٰ حاکمیت کے دائرے میں اسے کارگر بنانے میں وہ کامیاب بھی رہے ہوں۔ (کیونکہ اس دائرہ میں معاملہ کی باگ ڈور براہ راست ان کے ہاتھوں میں ہے) لیکن عوامی مفادات کا جہاں تک تعلق ہے چونکہ دستور کا عملی نفاذ براہ راست صدر کے ذریعہ نہیں بلکہ بالواسطہ حکام اور برسر اقتدار پارٹی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں اس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہی واقع ہوا ہے۔

مثلاً بی، ڈی کے نظام کو دیکھ لیجئے۔

جن دھاندلیوں کے ساتھ انتخابات ہوتے ہیں جس قسم کے افراد کی اکثریت ابھر کر سامنے آتی ہے اور جس طرح کی کارگذاریاں ان کے ذریعہ عمل میں لائی جاتی ہیں، ان سے ہر شخص بیزار و مایوس ہے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج دیہات تک میں زندگیاں تلخ ہو کر رہ گئی ہیں۔ جرائم، قتل و غارت گری کا زور ہے۔ رشوت ستانی اور بدعنوانی بے حد و حساب بڑھ گئی ہیں۔ بدکردار اور جرائم پیشہ افراد کا اثر و رسوخ نمایاں تر ہے۔

علاوہ ازیں مجموعی طور پر ملک میں گذشتہ چند سالوں کے اندر عام بے دینی اور بداخلاقی کو جو فروغ ہوا ہے۔ عیسائی مشنریز کا جتنا طویل جال پھیلا ہے۔ مرزائیوں کو جو وسیع اثر حاصل ہوا ہے۔ افسر شاہی اور نوکر شاہی نے جو زور باندھا ہے۔ شہری آزادیوں کی جتنی پامالی ہوئی ہے۔ عوامی حقوق سے جس قدر بے اعتنائی برتی گئی ہے، پاکستان کی مسلمان اکثریت کے مسلمہ مذہبی عقائد و مسائل میں جو مداخلتیں کی گئی ہیں، تحریفات دین کا جس دیدہ دلیری سے مظاہرہ کیا گیا ہے۔ عوام کو جن اقتصادی اور معاشی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی پچھلے دور میں حتیٰ کہ مارشل لاء کے دور میں بھی نہیں پایا جاتا۔

یہ تمام حالات و واقعات اس امر کی بین شہادت ہیں کہ عوامی مفادات کی حد تک موجود، دستور و نظام ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اور صرف اس حد تک کامیاب رہا ہے۔ جس حد تک صدر کی براہ راست تنفیذ کا دائرہ ہے۔ عوامی دوائر میں اس کے ذریعہ چند خاص طبقوں و گروہوں نے اپنے من مانے مفادات ہی حاصل کئے ہیں۔

اس طرح نہ صرف یہ کہ موجودہ نظام سے عوام میں مایوسی پھیلی بلکہ صدر کی ذات پر ان کے اعتماد کو دھکا بھی لگا۔

اب ان حالات کی تلافی اور ازالہ بھی صرف صدر کی ذات ہی کر سکتی ہے۔ اس لئے کہ موجودہ دستور و آئین کی رو سے انہیں ہی مکمل اختیارات حاصل ہیں۔

اور یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے ہوتے ہوئے ملک کو مکمل عوامی حاکمیت کی طرف لوٹا دیں تاکہ ملک مستقبل کے اس سیاسی انتشار و کشمکش سے بچ جائے جو خدانخواستہ ان کے بعد وقتاً رونما ہو سکتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ موجودہ نظام جب ان کی موجودگی میں ہی نچلی اور عوامی سطح پر مطلوبہ مفید نتائج ظاہر نہیں کر سکا ہے تو ان کے بعد اس کا استوار رہنا مشکل تر ہوگا۔

اس لئے ملک کی بہتری اور بھلائی کا تقاضا یہی ہے کہ وہ خود اپنے موجودہ اختیارات سے کام لے کر اگر خدا توفیق دے تو کتاب و سنت پر مبنی خالص اسلامی نظام کو قائم کر دیں ورنہ کم از کم عوامی حاکمیت اور معاشی یکسانیت پر مبنی جمہوریت کاملہ تو بحال کر ہی دیں تاکہ خدانہ کردہ، ان کے ہٹتے ہی ملک ایک خطرناک خلا سے دوچار نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ صدر کو جلد صحت یاب کرے اور علالت کے دوران انہیں اس امر کا فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ مملکت پاکستان سے متعلق جن اہم ذمہ داریوں کا بار گراں انہوں نے اٹھایا ہے، اُن کو وہ اپنی زندگی اور صحت کے دوران ہی کلیتہً عوام کے سپرد کر دینے کا اہم کارنامہ انجام دے دیں۔

یہ بات وہ خود بارہا فرما چکے ہیں کہ اس ملک کے حقیقی مالک یہاں کے دس کروڑ عوام ہیں اور اصل حاکمیت ان کی ہے

اور ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں عوام کی حاکمیت کے تقاضے کسی صورت بھی پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ ان تقاضوں کی تکمیل کی راہ نکالنا ہی اب وہ کام باقی رہ گیا ہے۔ جسے صدر نہایت آسانی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں اور آئندہ ملک اس تبدیلی کی خاطر کسی بڑے بحران کے خطرے سے محفوظ و مامون رہ سکتا ہے۔

(باقی صفحہ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں)

ملک نور الٰہی نے تنظیمی پریس میں چھپوا کر مولانا عبید اللہ انور صاحب کے لئے دفتر ترجمان اسلام لاہور سے شائع کیا۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے

مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر شاہ فیصل کے نام احتجاجی تار

"جلالۃ الملک امیر فیصل کنگ آف سعودی عرب ریاض۔

جناب عالی! اس سال حج کے موقعہ پر این، اے فاروقی چیف الیکشن کمشنر پاکستان اور دوسرے قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کے خلاف ہم آپ سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ آپ حجاز مقدس میں ان کے داخلے کو ممنوع قرار دیں اور پاکستان کے مسلمان عوام کے دینی جذبات کا پاس و لحاظ فرمائیں"۔

محمد علی جالندھری

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

تار کی ایک نقل سفارت خانہ سعودی عرب کراچی کو بھی روانہ کی گئی۔

مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کا احتجاجی بیان

حکومت پاکستان اور حکومت سعودی عرب سے اپیل

اس سال حج کے موقعہ پر مرزائیوں کے حرمین شریفین جانے کے سلسلے میں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کے نام جاری کیا ہے:۔

"پاکستان کے مسلمان اس امر پر شدید بے چینی اور تشویش محسوس کر رہے ہیں کہ اس سال پھر پاکستان سے مرزائی حج کے بہانے حرمین شریفین جا رہے ہیں۔ ان جانے والے مرزائیوں میں مسٹر این، اے فاروقی چیف الیکشن کمشنر پاکستان بھی شامل ہیں گذشتہ سال ظفر اللہ خاں وغیرہ قادیانی حج کے بہانے حرمین شریفین جا چکے ہیں۔ جس پر پاکستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

حکومت پاکستان اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرزائیوں کے بارے میں مسلمانان پاکستان کے احساسات شدید اور زخم خوردہ ہیں۔

وہ یہ بھی جانتی ہے کہ ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ پاکستان کے ہزارہا مسلمانوں نے اس مسئلہ پر اپنی جانیں قربان کیں اور اپنا خون بہایا ہے۔

اسے یہ بھی علم ہے کہ انگریزوں کے دور حکومت میں بھی مرزائی حرمین شریفین جانے کی جرات نہ کر سکے تھے لیکن ان سب باتوں کے علی الرغم گذشتہ سال بھی حج کے موقعہ پر ظفر اللہ خاں کی معیت میں مرزائیوں کو حرمین شریفین جانے کا موقعہ دیا گیا، اور اب اس سال پھر حج کے موقع پر این، اے فاروقی اور چند دوسرے مرزائیوں کو حرمین جانے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔

میں حکومت پاکستان سے اپیل کروں گا کہ وہ اسلامی اقدار کی خاطر نہ سہی، پاکستان کے مسلمان عوام کے احساسات کا لحاظ کر کے ہی مرزائیوں کے حرمین شریفین جانے کے پاسپورٹ منسوخ کرے۔

اور سعودی عرب کے موجودہ بادشاہ امیر فیصل سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے پیشرو بادشاہوں کے طریق کے مطابق مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی ممانعت کو برقرار رکھیں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ معروف شام جنہیں لادینیت وغیرہ کے طعنے دیئے جاتے ہیں وہاں تو مرزائیت پر ہر طرح کی پابندیاں عائد ہوں اور پاکستان اور سعودی عرب جنہیں اپنی اسلامیت پر فخر ہے وہاں مرزائیوں جیسے خارج از اسلام گروہ کو ہر طرح کی چھٹی حاصل رہے۔ اور حرمین شریفین میں بھی آزادانہ آنے جانے لگیں۔ نہ حکومت پاکستان منع کرے۔ نہ حکومت سعودی عرب روکے"۔

بقیہ اداریہ

دنیا کے حالات جس تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں بالخصوص پاکستان کے ہر چہار طرف چین کی سرحدات سے خلیج فارس تک جو وسیع ترین تغیر جنم لے رہا ہے۔ اس کے درمیان پاکستان کو ایک عظیم و مستحکم مملکت کی حیثیت سے قائم رکھنے اور ان تغیرات پر اثر انداز ہونے کے لئے اب نہایت ضروری ہو گیا ہے، کہ اس کی نظریاتی حیثیت خالص اسلام کی منظم سیاسی حاکمیت ملکی عوام کی نمائندہ اور اقتصادی حیثیت پورے معاشرہ کی ہمواری و یکسانیت کی علمبردار بن کر سامنے آئے۔ صرف اور صرف اسی طرح ہم وقت کے اہم و شدید ترین تقاضوں اور چیلنجوں کا جواب مہیا کر سکتے ہیں

(کمال)

قربانی کی کھالیں اور اقامت دین کے تقاضے

* اسلام اللہ کا آخری اور کامل دین ہے
* یہ دین اللہ کے آخری نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا۔
* اس دین کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جانیں، اپنی اولادیں اور اموال قربان کر کر کے دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا۔
* اس دین کی حفاظت و بقا کے لئے سلف صالحین اور علماء حق دار و رسن اور قید و بند کی صعوبتوں کے مراحل سے گذرتے رہے۔
* لیکن آج اللہ کا یہ دین ایسے فتنوں کی زد میں آگیا ہے جن کی کوشش ہے کہ:۔
* اس دین کی کتاب برحق قرآن حکیم کے مفہوم و معنی کو اپنی خواہش و اغراض کے مطابق بدل ڈالیں
* اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ناقابل عمل قرار دے دیں۔
* خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ختم نبوت کو جعلی نبوتوں کے ذریعہ باقی نہ رہنے دیں۔
* صحابہ کرامؓ کی معیاریت و اعتماد کو ختم کر کے رکھ دیں۔
* سلف صالحین کے افعال و اقوال کو فرسودہ و ناکارہ ٹھہرائیں۔

اور

* امت مسلمہ کا رشتہ علماء صلحاء و اتقیاء سے کاٹ ڈالیں

چنانچہ ان فتنوں کی اس یلغار کا مقابلہ اور دین حق کو ان کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی جد و جہد کا فریضہ پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام انجام دے رہی ہے

اگر آپ دین حق کو عہد حاضر کے ان فتنوں سے محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط اور اس قابل بنائیے کہ وہ ان فتنوں کو دین حق پر غالب آنے سے روک سکے اور دین حق کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے میں کامیاب ہو

قربانی کی کھالوں

اور دینی مقاصد کے لئے خرچ کی جانے والی تمام رقموں کا صحیح مصرف جمعیۃ علماء اسلام کا

"شعبۂ حفاظت و اقامت دین" ہے

اس کے لئے سرگرمی اور اخلاص سے کام کیجئے

Scanned with CamScanner

درس قرآن

دنیاوی زیب و زینت اور سرمایہ پرستی کی مذمت

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

(جز ۲۷ سورہ حدید ع ۳)

تم خوب جان لو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی محض لہو و لعب ہے اور ایک ظاہر زینت اور ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ چاہنا ہے جیسے مینہ برستا ہے۔ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی لگتی ہے۔ پھر وہ خشک ہوتی پھر اُس کو زرد دیکھتے ہو۔ پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیوی زندگی تو محض دھوکے کا اسباب ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

(جزو ۳ سورہ آل عمران ع ۲)

اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں سے ہے۔ مثلاً عورتیں بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نمبر لگے ہوئے گھوڑے یا دوسرے مواشی اور زراعت، لیکن یہ سب استعمالی چیزیں دنیا کی زندگی کی ہیں اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

(جزو ۲۲ سورہ فاطر ع ۱)

اے ایمان والو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

(جزو ۳۰ سورہ تکاثر ع ۱)

دنیاوی ساز و سامان پر فخر کرنا تم کو آخرت سے غافل کئے رکھتا ہے یہانتک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں تم کو قبر میں جانتے ہی معلوم ہو جائیگا پھر دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے ہرگز تمہاری یہ حالت ٹھیک نہیں اگر تم یقینی طور پر اس بات کو جان لیتے والله تم لوگ ضرور دوزخ دیکھو گے جو کہ یقین ہے۔ پھر اور بات سنو، اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

(جزو ۲۱ سورہ عنکبوت ع ۷)

اور یہ دنیوی زندگی (فی نفسہ) بجز کھیل و لعب کے اور کچھ نہیں۔ اصل زندگی عالم آخرت ہے۔ اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔

نماز قائم کیجئے ـــــ قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کیجئے

درس حدیث

دنیاوی مال و متاع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

حضور نے وفات کے وقت کیا چھوڑا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی چیز نہ تھی کہ اس کو کوئی جاندار کھائے سوائے تھوڑے سے جَو کے جو دیوار گیری پر پڑے ہوئے تھے۔ میں اس کو کھاتی رہی اور زیادہ دن تک کھاتی رہی مگر جب میں نے اس کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے (ترمذی)

آنحضرت سے محبت کرنا فقر کے لئے تیار ہونا ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں (تین مرتبہ کہا) آپ نے فرمایا۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو فقر کے لئے تیار ہو جاؤ، بے شک جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر اس کے پاس سیلاب کے اپنی جگہ پہنچ جانے سے زیادہ تیز پہنچتا ہے۔ (ترمذی)

حضور کا جائدادیں بنانے سے صحابہ کو منع فرمانا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائدادیں نہ بناؤ۔ تم کو دنیا کی رغبت ہو جائے گی۔ (ترمذی)

حضور کا دنیا کو سرائے فانی سمجھنا

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے اس سے آپ کے پہلوؤں میں نشان پڑ گئے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے لئے کوئی نرم بستر نہ تیار کر دیں آپ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا مطلب میں دنیا میں سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سایہ لے، پھر چلا جائے اور اس کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

مال فتنہ ہے

حضرت کعبؓ بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ ہر امت کے لئے ایک فتنہ تھا اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

زندگی کی اصلی ضرورتیں

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں ہے۔ رہنے کے لئے گھر، بدن ڈھانکنے کو کپڑا، کھانے کے لئے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

اپنے مال میں انسان کا اصلی حصہ

حضرت عبداللہؓ بن شخیر سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ الْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ تلاوت فرما رہے تھے۔ فرمایا آدمی کہتا ہے۔ میرا مال میرا مال۔ اے آدم کے بیٹے تیرے مال سے اس کے سوا اور کیا ہے، جو تو نے کھایا فنا کیا جو پہنا پرانا کیا یا صدقہ کیا تو اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا لیا۔ (مسلم)

اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سب سے اچھی بات جو ایک شاعر کی زبان سے ادا ہوئی ہے یہ مصرع ہے جو لبید (شاعر) نے کہا ہے سن لو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل (بے حقیقت) ہے۔

(بخاری مسلم)

مسائل و افکار

آئندہ ملکی انتخابات اور جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام ایک اسلامی تنظیم ہے جس کے اغراض و مقاصد پاکستان کی دوسری سیاسی جماعتوں سے کافی مختلف ہیں۔ چونکہ اس تنظیم میں حصول اقتدار کی تحریص نہیں اس لئے یہ جماعت اپنے کردار میں اخلاص اور مذہب اسلام کی ترویج و اشاعت کا جذبہ رکھتی ہے۔ چونکہ کوئی جماعت سیاست میں شریک ہوئے بغیر عوام میں اپنے وجود کے قیام سے معذور تصور کی جاتی ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام اب تک ملک کے ماضی کے انتخابات میں حصہ لے چکی ہے۔ چنانچہ کئی ہزار بی۔ ڈی ممبران اس کی نسبت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے پہلے الیکشن میں اس جماعت کے دو ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب اور حضرت مولانا ہزاروی صاحب ترتیب وار قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر رہ چکے ہیں اور ان حضرات نے دونوں اسمبلیوں میں جمعیۃ کی جس خوش اسلوبی سے نمائندگی کی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے

طرز انتخاب :-

موجودہ آئین میں بی۔ ڈی ممبران کے ذریعہ اسمبلیاں معرض وجود میں آتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جن حلقوں میں بی۔ ڈی ممبران کا انتخاب ہو۔ ان میں ایسے نیک دل اور اسلام پسند افراد امیدوار ہوں کہ وہ کامیاب ہونے کے بعد پاکستان کی اسمبلیوں کے لئے ایسے لوگ منتخب کر سکیں۔ جو اسلامی قوانین کے نفاذ ..... اور غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں۔ بی ڈی ممبران کے انتخاب میں موجودہ طریق میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ایک ووٹر اپنا ووٹ مختلف ناموں سے متعدد بار پیٹی میں ڈال سکتا ہے اور مختلف ناموں کی پرچیاں فرضی ووٹروں کو بانٹ دی جاتی ہیں۔ اور باقاعدہ ان لوگوں کے نام پختہ کرنے کے لئے ایجنٹ علی الاعلان کام کرتے ہیں۔ اس بے قاعدگی کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ایسا بندوبست کرے کہ یہ دھاندلی ختم ہو جائے تاکہ صحیح انتخاب عمل میں لائے جا سکیں

با اثر لوگوں کا کردار :-

انتخابات کے موقع پر بعض با اثر لوگ جن میں وزراء بھی شامل ہوتے ہیں، اپنے حلقہ کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے انتظامیہ کے افسران کے تبادلے عمداً کرا دیتے ہیں اور اپنے منتخیل افسران کو ان کی جگہ تعینات کراتے ہیں تاکہ انتخابات کے وقت ان کو ان کی طرف سے ناجائز مراعات میسر آ سکیں۔ ووٹروں کی قطار بندی کے معاملے میں بھی یہ لوگ ان کے ساتھ بے جا رعایت کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ ان چیزوں کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔

دولت کی تحریص :-

انتخابات کے موقعہ پر بعض سرمایہ دار لوگ اپنے ووٹروں کو روپے کا لالچ دے کر اپنی کامیابی کے لئے خرید لیتے ہیں۔ اس عمل سے جہاں ملکی ترقی کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہاں ایسے لوگ کامیاب ہونے کے بعد سوائے اپنے اخراجات وصول کرنے کے جو پرمٹوں کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرپاتے اس معاملے میں جمعیۃ علماء اسلام بفضلہٖ پاک دامن اور مخلص ہے۔ کیونکہ وہ نہ غلط طرز انتخاب کی حامی ہے اور نہ ہی لالچ کے ذریعے کامیابی کی متمنی ہے۔ بلکہ اس کا حقیقی منشا یہ ہے کہ ملک میں صحیح خطوط پر انتخاب ہوں جو ملک کے مستقبل کو روشن کرنے کا موجب بن سکیں۔

ووٹروں کی فہرستیں :-

مردم شماری کے اعتبار سے حلقہ جات متعین ہوتے ہیں اور ووٹروں کی فہرستیں مرتب ہونا شروع ہوتی ہیں۔ اس معاملے میں بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض امیدوار اپنے حلقوں میں ان ووٹروں کے نام درج کرا دیتے ہیں جو اس حلقہ میں موجود نہیں ہوتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حلقہ کی مردم شماری سے اس کا موازنہ کیا جائے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مردم شماری کے وقت افراد خانہ کی عمریں درج کی جائیں۔ نام اور ولدیت بھی ساتھ لکھی جائے۔ مگر اس وقت یہ کام بی ڈی ممبران کے سپرد کر کے حکومت نے انتخابات میں غیر دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ یہ بی، ڈی ممبران جو اپنا دور ختم کرنے کے قریب ہیں کس طرح دلچسپی سے کام کر سکتے ہیں۔ اسی لئے اب تک اکثر شکایات آ رہی ہیں کہ اکثر حلقوں میں کوئی بی۔ ڈی ممبر نہیں پہنچا۔ بلکہ انہوں نے گذشتہ سال کے آٹے کے ڈپوؤں کے راشن کارڈوں سے ہی مردم شماری کا اندازہ لگا کر دے دیا ہے۔ حالانکہ اتنے طویل عرصے میں آبادی میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ جس کی بنیاد پر حلقہ بندی کا تقرر عمل میں آئے گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت سکول ٹیچروں سے حسب سابق مردم شماری کا کام کرائے۔ تاکہ حلقہ بندی حقیقی معنوں میں عمل میں آ سکے ورنہ وہی کچھ ہوگا جس کا اندیشہ ہے

مراعات :-

ووٹر کی عمر بجائے ۲۱ سال کے ۱۸ سال ہونا چاہیئے تاکہ ووٹروں کی تعداد زیادہ ہو سکے۔ وہ اس لئے کہ حکومت نے اٹھارہ سال کی عمر کے ہر مرد اور عورت کو بالغ قرار دیا ہے۔ اور اس عمل سے حق بالغ رائے دہی کا منشا بھی کچھ نہ کچھ پورا ہو سکے گا۔

ایجنٹ حضرات :-

بعض ایجنٹ حضرات بہت بڑے معقول کمشن پر کام کرتے ہیں۔ جن کے معاوضہ کی رقم کا کوئی تعین نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں ان حضرات کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو حلقہ انتخاب میں ذمہ دار عہدوں پر تقرر کئے جاتے ہیں، اسی لئے ان کی نگرانی کے لئے بھی حکومت ایسی تجویز مرتب کرے امیدوار ان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہ سکیں۔

ٹرانسپورٹ

انتخاب کے موقع پر ٹیکسیوں، بسوں، ٹرکوں اور چنگچی ٹانگوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ لوگ موقع کی نزاکت کے پیش نظر من مانی رقوم طلب کرتے ہیں۔ ان کے ایسے اقدام سے وہ لوگ جو سرمایہ دار نہیں ہوتے سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے حکومت انتخابات کے موقع پر رسل و رسائل کے تمام عوامل کو ان کرایوں کا پابند کرے جو اس کی طرف سے مقرر ہوں۔ تاکہ ہر امیدوار ان سے استفادہ کر سکے۔ توقع ہے کہ حکومت آئندہ انتخابات میں پوری دلچسپی کے ساتھ ان امور پر غور کرے گی بالا وہ باتیں جو ہمیشہ اخلاص کی داعی ہیں ملک و ملت کے لئے صحیح امیدوار منتخب کر سکیں۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جشن نزول اور مقصد قبول

اس عبرت کدہ ہستی کے مکین اس امن پکار رہے اور متلاشی و سرگرداں ہیں کہ کہیں امن کی بارگاہ عافیت میں پناہ نصیب ہو۔ مگر ہر سو نگاہ ٹھوکروں کے سوا انہیں کچھ سلجھائی نہیں دیتا۔ اگر وہ عقل سلیم کے سہارے دل کے چشم و گوش سے کام لیں تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے کہ انسانی فطرت کے ظاہری و مخفی مقتضیات کو اس کا خالق ہی بہتر سمجھتا ہے اور قرآن کریم تمام بنی نوع انسان کے لئے اسی کا مقرر کردہ دستور عمل ہے۔ یہی قرار قلب کی دوائے کمال، یہی اقوام و ملل کے عروج و زوال کا فلسفۂ لازوال اور یہی امن عالم کا نسخہ بے مثال ہے۔

ذرا کتب سماویہ کی بہار آمد ملاحظہ ہو کہ جب چھ دن کے وقفہ میں نزول اجلال ہوتا ہے اور اس ماہ مبارک میں جب تمام بادہ گسارانِ حق سرمستی و سرشاری کی انتہائی بلندیوں پر ہوتے ہیں۔ جب رمضان کو تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں میں ضوفشاں ہوتی ہے۔ بارہ رمضان کو زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے لحن داؤدی میں گھل ملتی ہے اٹھارہ رمضان کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پیغمبر آخر الزمان کی بشارت لئے اترتی ہے۔ جو بیس رمضان۔ اللہ کے آخری پیغمبر پر اللہ کے آخری کلام کی آمد آمد کا جشن بہار ہے۔ جب کہ خاتم النبیین کو ام الکتاب تفویض ہوئی اور تمام ادیان سابقہ معطل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ سبحان اللہ! سب کے آخر آنا اور آخر دن تک رہنا کیا شان نزول ہے۔

ایک ہزار چار سو سال بیت گئے۔ جب سے قرآن ہمارا پاسبان اور ہم اس کے پاسبان ہوئے ہیں۔ یہ چودہ صدیاں قرن ہا قرن کی عمر ہے۔ اس میں کتنی ہی حکومتیں بنیں اور بگڑیں کتنے ہی ملکوں کا ستارہ عروج چمکا اور کتنے ہی نذر تخریب ہو گئے۔ کتنی ہی قومیں بساط عالم پر ابھریں اور مٹ بھی گئیں دنیائے علم و ادب میں کتنی ہی بہاروں کو خزاں چاٹ گئی۔ جہانِ دین و دانش کی قندیلیں بھی چمک بھڑک کر بجھ پڑ گئیں حتیٰ کہ ادیان سابقہ کی تمام کتابیں اپنی اصلیت کھو بیٹھیں۔ ادھر ام الکتاب نے آتے ہی اس اکھاڑے میں خود چیلنج کر دیا بس پھر کیا تھا، طاغوت و اہرمن کے لاؤ لشکر سے زیادہ اسی کے جان لیوا ہو گئے۔ نتیجۃً عبرت و آتش کے جنگل

انقلابوں سے نمٹنا پڑا، منظم سازشیں ہوتی رہیں۔ دلیل نکالا ملا، کہیں مسلح دہشت گردی میں ڈالا گیا، تو کہیں بھڑکے شعلوں کی نذر ہوا۔ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے، الٹ منہ لے خود مٹ گئے۔ دوسرا ربط اس سے بھی سخت و سنگین آیا کہ اس کا نام لے کر اسے ختم کیا جائے۔ چنانچہ اپنوں کے بھیس اور بیگانوں کے روپ میں نقلی رد و بدل، صوری تراش خراش اور معنوی ہیرا پھیری کی قلمکاریاں کی گئیں۔ مگر قرآن نے ان سب کی نحوت و شرارت و شیطنت کے طلسم کو پاش پاش کر کے اپنی حقانیت و صداقت کا پرچم بلند و بالا رکھا۔ ایسا کلام جس کی زیر و زبر سے معاملہ زیر و زبر ہو جائے۔ آج نقطہ بھر فرق کے بغیر جوں کا توں قائم ہے۔ ان چودہ صدیوں کا ایک ایک لمحہ مقرر و معترف ہے کہ یہ لاثانی کلام لاثانی بھی ہے۔

برصغیر کی قرآنی تاریخ میں وہ مرحلہ کتنا ہیجان آگیں تھا کہ نقشۂ عالم پر ایک ایسا ملک ابھرا جس کا مطلب ہی لا الٰہ الا اللہ بتایا گیا۔ یعنی جس کا نظریہ، حصول اور مقصد قبول فقط نفاذ شریعت اسلامیہ تھا۔ اگر یہ بیل منڈھے چڑھتی تو آج جشن قرآن کا نقشہ ہی جدا ہوتا۔ لیکن کلیجہ منہ کو آتا اور دل خون کے آنسو روتا ہے کہ جس قرآن کے طفیل آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا۔ جو اسلام تمام سے استحکام تک کام آیا۔ اسی کا منہ چڑایا بلکہ حلیہ بگاڑا جا رہا ہے۔ شاید یہ بھی جدت طرازی کا کوئی پہلو ہو کہ محسن کو یوں صلۂ احسان دیا جائے۔ ایک طرف جشن قرآن ہے۔ دوسری جانب الحاد قرآن کی تضعیک و توہین۔ کہیں عالمانِ قرآن کے خلاف مورچہ بندی ہے تو کہیں عالمانِ قرآن پر پھبتیاں۔ چور بازاری عام اور رشوت ستانی و خونِ انسانی کی ارزانی ہے۔ کہیں تماربازی و رشوت خوری کا کھیل ہے تو کہیں راگ رنگ کی ریل پیل ہے۔ عریانی و حیا سوز حرکاری کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ بھی نہیں آگے چلئے۔ کوئی حدیث رسول کی تفریط میں معروف تو کوئی یاران نجد پر کیچڑ اچھالنے میں مگن ہے۔ ہاں ہاں! جس ملک کی اساس ہی اسلام ہے وہیں محبوبانِ محبوبِ خدا کے شانہ بھی پھل پھول رہے ہیں اور تاج و تخت نبوت کے سابق بھی!! پھر کیوں نہ جشن قرآن منایا جائے، چلئے حالات اور کیا کیا رنگ دکھائیں۔ یہ سلسلہ دراز شروع دن سے روز افزوں ہے۔ اب تو نصوص قرآنیہ کا ایڈیشن ہے۔ بقول شخصے اسلام کو اڈون بنایا جا رہا ہے۔ حرام کو حلال کا رنگ و روغن اور حلال کو حرام کی لپیا پوتی تو عام بات ہے۔ صوم و صلوٰۃ کا تذکرہ ہی گیا۔ زکوٰۃ ٹیکس ہو کر رہ گئی۔ آزادی ہے تو ہر خلاف شرع خوبی بلکہ کفر و ارتداد کی تبلیغ تک کے لئے، اور پابندی ہے تو علماء و اہل اللہ پر۔ اگر ایک طرف شراب کو روا کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف سود کو حلال اور جھٹکا جائز! پھر مسند اقتدار تک قرآن کی رسائی کہاں؟ ایسی حالتِ زار میں بوقلموں قمقموں کی سجاوٹ اور رنگا رنگ جھنڈیوں کی بناوٹ سے جشن قرآن منایا جا رہا ہے۔

زنہار از ایں قوم مباشی کہ فریبند
حق با بہ سجودے و نبی با بہ درودے

چلئے جشن ہی سہی۔ ہر جشن اپنے کچھ تقاضے رکھتا ہے کاش یہ بھی مقصد قرآن کی مقتضیات کے مطابق طے پاتا۔ جشن آزادی ہو، تو ہری ڈکر دافکار ہوتا ہے۔ جشن تمثیل پر ڈرامے ہی ڈرامے اور جشن موسیقی میں سُر تال کا کمال دکھایا جاتا ہے۔ یوم افواج پر فوجی مظاہرے اپنے جوبن پر ہوتے ہیں۔ تو کیا مشکل تھا کہ جشن قرآن کو قرآنی نظام رائج کرنے سے منایا جاتا۔ خیر یہ تو بڑی بات اتنا تو ممکن تھا کہ شرعی محرمات و منہیات کو قانوناً ممنوع کیا جاتا۔ تو بھی قرآن کی فریاد ٹھکانے لگتی۔ چلئے یہ سینمائی لغویات اور ریڈیائی خرافات ہی بند رہتیں۔ جیسا کہ بانی پاکستان کے یوم پر ہوتا رہا ہے۔ افسوس محفل موسیقی کے لئے دن رات ریڈیو سٹیشن وقف ہو سکتے۔ ڈراموں کے نشریے اور فلم ریلیز کے لئے گھنٹوں کام میں لائے جا سکتے ہیں، لیکن اس سب سے بڑی اسلامی مملکت میں جانے یہ دیکھا کب نصیب ہو کہ جشن قرآن کے لئے بھی ریڈیو سٹیشن وقف ہو جائے۔۔

ام الکتاب کا نزول اس لئے ہوا تھا کہ اسے خود مانا جائے۔ اور اقوام عالم پر منوایا جائے۔ لٹنے اور منوانے والے خانہ زندگانی کو محض منانے کی بھول بھلیوں میں الجھانا خود فریبی ہے یا خدا فریبی! اس پر فتن دور میں قابل تقلید ہے۔ بیت مجدد عرب مجبوریہ جہاں سے سرکاری خرچ پر اکناف عالم میں قراء و مبلغین بھجوائے گئے ہیں۔ ریڈیو سٹیشن تجوید و قرأت قرآن اور تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ لاکھوں روپے کی سرکاری گرانٹ سے ٹرانسسٹروں اور ٹیپ ریکارڈوں کے ذریعے قرآن و اسلام کی اشاعت و حفاظت کی جاری ہے۔ عبرتناک پہلو یہ کہ وہاں سودی کاروبار قانوناً جرم اور بنکنگ سسٹم بلا سود ہے۔ خلاف اسلام فرقے خلاف قانون بھی ہیں۔ یہاں تک کہ فرقہ اسمٰعیلیہ اور امت مرزائیہ بھی خلاف قانون! کفر و ارتداد کی تبلیغ پر قانونی قدغن ہے۔ گریجویٹ کو ڈگری جب ملتی ہے کہ اسلام کا تبلیغی کورس بھی پاس کرے۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ کے تاریک براعظم میں اسلام کا نور پھیل رہا ہے اور لاکھوں انسان کفر و ضلالت کا طوق پھینک کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ یہ ہے جشن قرآن! یہ نہیں کہ ان مبارک و مقدس ایام میں بھی کچھ کلاہ ان مملکت کو خلاف قرآن و سنت عائلی قوانین وغیرہ ختم کرنے کی توفیق نہ ہو۔ الا تحقیقات اسلامیہ کے نام پر تحریفات اسلامیہ کے بازار میں رونق ہو۔ اس اندوہناکی میں قرآن پر مزید جشن کے غلاف چڑھائیں۔

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے

خدا ذہن و ضمیر سے صلاح لیجئے۔ کہ جس کے انگ انگ پر وار ہو رہے ہوں۔ جس کی عزت و عصمت معرض خطر میں ہو۔ جس کے لہو لہان جسم کو ماڈرن نمک سے بھی نوازا جا رہا ہو۔ اس کے آگے مظاہرۂ مسرت کیا معنی رکھتا ہے سمجھ سے بالا ہے کہ مبتلائے فریاد و فغاں کے ہاں چراغاں کس درد کی دوا ہو سکتا ہے۔ اور ماتم کدے میں جشن کس مرض کا علاج؟

بایں عقل و دانش بباید گریست

(محمد اسماعیل سیفی ایم اے محلہ گل بادشاہ، پشاور)

صحابہ کرام کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا

چراغ مصطفوی کا مصنف ہے کہ سالنامہ فاروق اعظم اگست ۱۹۶۵ء کے پرچے میں ایک مضمون بنام "اسلام کا صحابہؓ شائع ہوا۔ جو مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت کی مد میں تھا۔ اس پر شیعہ فرقہ کے ایک صاحب کو بہت غصہ آیا۔ انہوں نے جواباً اپنے ہفت روزہ پیام عمل کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر چھوٹے چھوٹے کتابچے جیسے صحابہ کا صحیح تصور، صحابہ کا قرآنی تصور شائع کئے۔ ان کتابچوں میں اصحاب رسول پر تنقید میں اور اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی احسان یہ ہے کہ پیچھا چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور جو آیتیں منافقوں کے حق میں تھیں ان کا اطلاق صحابہ کرام پر چسپاں کر کے ایک طرف اہلسنت والجماعت کو مجروح کیا۔ دوسری طرف عوام کو بھڑکا دیا۔

اس مادہ فروشی کا نتیجہ اسلام اور نبی ہے۔ اور ایک اخبار سندھی میں بنام "پیغام" حیدرآباد سے شائع ہے۔ اس میں بھی صحابہ کرام پر تنقید ہوتی رہتی ہے

(محمد شفیع خادم جمعیۃ علماء اسلام
اسٹیشن گوسٹر تحصیل خان بیلہ ضلع بھکر
ضلع سکھر)

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس اور مودودی صاحب

مودودی جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرات مودودی صاحب کو ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا سب سے بڑا علمبردار سمجھتے ہیں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی نظام کے احیاء اور تمام اسلام کے اتحاد و یگانگت کی خاطر مودودی صاحب نے کبھی بھی علماء اسلام کے اجتماع کی ضرورت کا احساس نہ کیا بلکہ جس اتفاق سے ایسا کوئی موقع میسر بھی آیا تو مودودی صاحب ایسے اجتماع سے کنارہ کشی کو ہی بہتر سمجھا۔ اس کی ایک مثال ملائیشیا میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس سے بھی دی جا سکتی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ملک اور بیرون ملک کے علماء کے اجتماع کا یہ سنہری موقعہ اسی کانفرنس کے ذریعے میسر آیا تھا۔ مودودی صاحب اس نادر موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے اور بیرونی ملک سے آمدہ مندوبین سے شخصی رابطہ قائم کر کے تحدہ اسلام کی راہ ہموار کرتے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے کانفرنس میں شرکت سے پہلوتہی کا وہ انتہائی غلط رویہ اختیار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب اس کانفرنس میں شرکت کی تیاری کئے بیٹھے تھے اور اسی بنا پر تحریک جمہوریت کے لیڈروں کے ذریعہ وہ مشرقی پاکستان سے بھی بھٹو صاحب کے پروگرام کو نافذ کیا گیا صدر ایوب یا کسی اور فرد کی بنا پر مشرقی پاکستان کے وجود کے متوازی غیر آئینی و غیر دستوری اقدامات میں شامل کرائی جاتی۔ دراصل مودودی صاحب کا خیال یہ تھا کہ علماء کرام سے شدید اختلافات کی بنا پر شاید دیگر علماء کرام کو کانفرنس میں مدعو نہیں کیا جائے گا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اس بیان سے کہ کانفرنس سے چند ہفتہ قبل ہی اخبارات میں شائع ہوا تھا، مودودی صاحب نے یہی سمجھا کہ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی صرف دو حضرات یعنی مودودی صاحب اور

مفتی محمد شفیع صاحب ہی کو تفویض کی گئی ہے۔ مگر اچانک مولانا مفتی محمود صاحب، علامہ شمس الحق صاحب افغانی اور مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کی شرکت کی خبر نے مودودی صاحب کو بوکھلا دیا، اور وہ ناسازی طبع کا عذر پیش کر کے اس اجتماع میں شرکت سے کنی کترا گئے۔ اور یوں علماء کے اجتماع کے ایک ایسے سنہری موقع کو ہاتھ سے کھو دیا۔ جو شاید مستقبل قریب میں پھر میسر نہ آسکے۔

(گلزار رحیمی راولپنڈی)

جامعہ رشیدیہ ساہی وال کا سالانہ جلسہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا اٹھارواں سالانہ اجلاس یکم، ۲، ۳ مارچ ۶۸ء مطابق یکم، ۲، ۳ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ جمعہ ہفتہ اتوار روزانہ شبانہ اجتماعات پر مشتمل ہوگا۔

اجلاس شارع لاہور، ملتان پر ہوں گے۔

آغاز جلسہ مکی، مدنی طلبہ کی تلاوت اور عربی نظم سے رات بعد عشاء صبح روزانہ بعد فجر درس ہائے قرآن و حدیث، اور قبل دوپہر نو بجے سے ایک بجے تک اور ظہر سے تا عصر اجتماعات عمومی۔

جمعہ سے قبل حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب اور حضرت علامہ دوست محمد صاحب قریشی کے مواعظ۔

بعد جمعہ حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی کا خطاب اور رات کو حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کی تقاریر۔

مندرجہ ذیل حضرات بھی خصوصیت سے تشریف لا رہے ہیں

• حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (متوقع بشرط صحت)، حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ملتان۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہوری۔ حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب لائلپوری۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتان۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائل پور۔ مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب مدیر خدام الدین لاہور۔ مولانا تاج محمود صاحب مدیر لولاک لائلپور۔ مولانا قاری نور الحق صاحب ایم اے ایڈووکیٹ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن۔

الداعیان

فاضل حبیب اللہ (مولانا) مقبول احمد

ناظمان جامعہ رشیدیہ ساہیوال ۱

مجلس تحفظ ختم نبوت

ترجمان اسلام کی آیندہ اشاعت سے ایک صفحہ حسب فرمان قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اطلاعات کے لئے ہوا کرے گا۔

(مرتب ترجمان اسلام)

رموز و نکات

مودودی جماعت اور اس کے اخبار نویس کورک زادوں کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی تقریر یا بیان کچھ ایسے زناٹے کا ثابت ہوا کرتا ہے کہ ان کی ٹوپیاں تخلیوں میں بھی سروں سے گرنے لگتی ہیں۔ اور ان کے لیل و نہار تیرہ و تار ہو کر رہ جاتے ہیں۔

کچھ ایسی ہی صورت پھر ان کوچہ نشینان کو پیش آگئی ہے راولپنڈی کے ڈی، ایم نے گذشتہ دنوں مولانا کو وضاحت طلبی کا ایک نوٹس بھیجا۔ مولانا نے اس کا جو ہمہ پہلو جواب دیا، تو اس میں بعض ایسے کوتاہ آستینوں کی دست درازیوں کا بھی اشارتاً ذکر آگیا۔ جن کا ذہنی قبلہ تو مودودی جماعت ہے، لیکن معاشی ذریعہ مسجد و بازار سے دفتر و سرکار تک پھیلا ہوا ہے۔

مولانا کا یہ جواب منظر عام پر آیا تو بے چاروں کے سروں سے پھر ٹوپیاں لڑھک لڑھک کر گرنا شروع ہو گئیں بات چونکہ مولانا نے پتہ کی کہی۔ اس لئے ان کے چودہ طبق روشن ہونے لگے۔ اور اس سے جو حیرت و گریہ ان پر طاری ہوا۔ اسے لیل و نہار کی نقاب میں چھپا کر اب وہ کھسیانی ہنسی کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کھسیانی ہنسی جب طاری ہوتی ہے تو روکے سے بھی نہیں رکتی اور اس کا مریض چاہتا ہے کہ اس کی ہنسی میں دوسرے بھی حصہ لیں۔ تاکہ اس کی ندامت کا بوجھ ہلکا ہو اور اس کی اصلیت چھپی رہے۔ چنانچہ کچھ ایسی ہی خواہش ان برخورداروں نے ۱۷ فروری کے ایشیا میں ظاہر کی ہے اور دوسروں کو اپنی کھسیانی ہنسی کے سہارے کے لئے پکارا ہے۔ دیکھئے کون ان بے چاروں کی یہ مشکل آسان کرتا ہے۔

تجدید سبائیت

پہلا ایڈیشن ختم ہونے والا ہے

جلد از جلد طلب فرمالیں

ورنہ

دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

قیمت فی کاپی ۱/۵۰ روپیہ

زیادہ تعداد پر معقول تاجرانہ کمیشن

پتہ

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جماعت کے فوراً بعد ترجمہ قرآن

فتوے کی روشنی میں

کیا فرماتے ہیں علماء دین و حاملان لواء شریعت اس مسئلہ میں کہ بعض مساجد میں ائمہ کرام فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی دعا سے قبل نماز میں تلاوت شدہ آیات کا اردو ترجمہ سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں اکثر و بیشتر ان نمازیوں کو شکایت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جن کی ایک زائد رکعت رہ جاتی ہیں کہ ان کی بقیہ نماز میں امام صاحب کے ترجمہ کی آواز مخل ہوتی ہے۔

اندریں صورت شریعت کی رو سے ائمہ صاحبان کو سلام پھیرتے ہی ترجمہ سنانا چاہیئے یا کہ مکمل اختتام صلوٰۃ کے بعد سنانا چاہیئے؟ بینوا و توجروا

الجواب

تلاوت قرآن اور ذکر بھی بلند آواز سے ایسی جگہ جہاں کسی کی نماز میں یا نیند میں خلل واقع ہو گناہ ہے۔ خصوصاً جبکہ اس نماز کا ایسا وقت مقرر ہو جو آگے پیچھے نہ ہو سکتا ہو، جیسے سبوق حضرات کی نماز، ترجمہ بلند آواز سے یا دعا بلند آواز سے بھی گناہ ہوگا کہ ان کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں، ان کے بعد کوئی ایسا کام کرنا جس سے سنتوں میں تاخیر ہو جائے مکروہ اور بعض فقہا کے نزدیک سنتوں کو فاسد کر دیتا ہے اسی لئے تسبیحات فاطمہ کے لئے جن کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت وارد ہے، ایسی فرض نماز کے بعد امت میں ان کے پڑھنے کا معمول نہیں ہوا وہ فجر و عصر کے بعد متصلاً اور سنتوں والی نماز کے بعد سنتوں کے بعد مستحب قرار پائی ہیں۔ لہٰذا ہر ترجمہ سنتوں کے بعد ہونا چاہیئے۔ اور کبھی کبھی ناغہ بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس کو سنت یا مستحب نہ سمجھا جا سکے۔ یہ مسائل در مختار شامی عالمگیری میں موجود ہیں ضرورت کے وقت عبارتیں طلب کی جا سکتی ہیں۔

کتبہ جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ

(مہر) دارالافتاء جامعہ اشرفیہ

مسلم ٹاؤن — لاہور

دواساز کی ضرورت

معیاری دواخانہ ولیبارٹریز کے لئے ایک دواساز کی ضرورت ہے جو یونانی ادویات بنانا جانتا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام سے ذہنی طور پر وابستہ ہو۔ درخواست میں عمر اور تجربہ ضرور لکھیں۔ درخواستیں ۱۵ مارچ تک پہنچ جانا چاہیئں۔

حکیم مختار احمد الحسینی انچارج معیاری دواخانہ

پانی والا تالاب لاہور

منزل بہ منزل

دھرکی میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع

۱۶۔ ذیقعد بروز جمعہ جامع مسجد دھرکی میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا محمد فضل اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے تقریر کی اور جمعیۃ کا تعارف کرایا۔ یہاں مقامی شاخ ماہ شعبان میں مولانا کی آمد پر قائم ہو چکی ہے۔

امیر	مولانا جان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	منظور احمد صاحب
خازن	توفیق احمد صاحب

میرپور ماتھیلو

مولانا محمد فضل اللہ صاحب تبلیغی دورہ کرتے ہوئے میرپور ماتھیلو ۱۵ دسمبر کی رات کو پہنچے۔ صبح کو ہائی سکول والی مسجد میں درس دیا۔ رات کو جامع مسجد گلستان اجلاس رکھا گیا۔ جس میں آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد ذکر کرکے اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل کر کام کرنے پر زور دیا۔ اتوار کی صبح کو مسجد گلستان میں درس قرآن دیا اور بعد از درس جمعیۃ علماء اسلام اور مودودی جماعت کے درمیان اختلاف کے اسباب پر روشنی ڈالی۔

اجتماع مجلس شوریٰ ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا ایک شوریٰ کا اجلاس محترم میر صبح صادق خاں کی قیامگاہ پر ۳ مارچ ۶۸ء کو دن نو بجے منعقد ہو رہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے تمام ارکان شوریٰ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر اجلاس میں شریک ہوں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔

(۱) سابقہ کارروائی کی توثیق
(۲) انتخاب امیر
(۳) ضلع کی مالی حالت پر غور و فکر
(۴) ترجمان اسلام کی مزید اشاعت کے لئے کوششوں کا جائزہ
(۵) دفتر کے لئے کرایہ کا مکان حاصل کرنا۔
(۶) ارکان شوریٰ کے لئے ضابطہ
دیگر باجازت صدر محترم

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ بہاولپور میں

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مچھلی بازار سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے

مولانا شمس الدین صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے دورے

احمد پور شرقیہ میں مولانا خدا بخش صاحب سے ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کیا۔ نماز صبح کے بعد خان دوست محمد خلد والی کے ساتھ جمعیۃ کے طریق کار کے لئے تجاویز سوچی گئیں خان صاحب نے ممبر سازی شروع کر دی

سمہ سٹہ۔ مبلغ صاحب نے برکت جامع مسجد میں عوام سے خطاب کیا اور مسئلہ ختم نبوت بیان کیا۔ مولوی محمد اسحاق صاحب خطیب نے لوگوں کو جمعیۃ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ جمعیۃ میں متحد ہو کر کام کریں۔

منڈی یزمان میں مولوی غلام محمد صاحب خطیب اور قاری محمد شریف سے ملاقات کی۔ قبل نماز جمعہ مبلغ صاحب نے جامع مسجد میں عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ نماز کے بعد اجلاس ہوا۔ لوگوں کو جمعیۃ کا طریق کار بتایا اور ممبر سازی شروع کر دی

حاصل پور۔ نماز جمعہ سے قبل مولانا قمر الدین کو ملے۔ بعد میں منچن آباد گئے۔ وہاں مولوی محمد شریف صاحب کو ڈویژن کے حالات بتائے۔ اور جمعیۃ بہاولنگر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد حاصل پور واپس پہنچے۔ اتوار کو شرکاء اجلاس مولانا قمر الدین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اور مبلغ صاحب نے خصوصی میٹنگ سے خطاب کیا۔ اس کے بعد جمعیۃ کا طریق کار بتایا اور چند قرار دادیں پاس ہوئیں اور واپس بہاولپور آئے

(رشید احمد فوزبوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

تشکیل جمعیۃ

بروز خمس کو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے ماتحت بمعہ مولوی محمد اعظم ناظم و رسد و ارالفیوض کے قریہ حاجی جام خاں بھلکانی نزد نصیر پنگلہ جانا ہوا۔ وہاں کے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کیا گیا۔ لوگوں نے پورے وعدہ سے کہا کہ ہم ہر حالت میں جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینگے۔ بعد تشکیل کی گئی جو درج ذیل ہے

امیر	حافظ عبد الغفور صاحب بھلکانی
ناظم	بلاغ علی صاحب "
خازن	علی نواز "
سالار	احمد علی " ارکانی

احقر عمر الدین خزانچی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندھ کوٹ

کارکنان جمعیۃ سے گذارش جمعیۃ کی خبریں اور اطلاعات صاف خوش خط، وریان میں لائن چھوڑ کر، کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں اور اس کی دو نقلیں بھیجا کریں۔ ایک اشاعت کیلئے، دوسری ریکارڈ میں رکھنے کے واسطے۔ (ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگ محل لاہور)

اباخیل تحصیل لکی مروت میں قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کی آمد اور خطاب

مورخہ ۱۶۔ فروری بروز جمعہ جناب مفتی محمود صاحب برائے تعزیت حضرت شاہ صاحب اباخیل تشریف لائے۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے ان کی آمد کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ ظہر کے بعد مولانا شمس عالم صاحب بیگوخیل کی صدارت میں مولانا گل جہان صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں حضرت مفتی صاحب ایک کثیر التعداد مجمع میں تقریر کے لئے رونق افروز ہوئے۔ لوگوں کے دل مفتی صاحب کے دیدار اور تقریر سننے کے لئے بیتاب تھے۔ اس لئے کہ مفتی صاحب کو بچپن ہی سے اس گاؤں سے تعلق اور لگاؤ رہا ہے۔ مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد اولاً اپنے استاد حضرت شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ ان کے لئے دعا مانگی۔ اس کے بعد ملکی حالات اور نت نئے فتنوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ "پاکستانی قوم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ ان سے وعدے کئے جاتے تھے کہ پاکستان میں مسلمان اسلامی زندگی گذاریں گے۔ اسی مقصد کے لئے پاکستانی علاقہ کے باشندگان اور پانچ کروڑ مسلمان جو کہ ہندوستان میں مقیم ہیں نے جدوجہد کی۔ اپنی جانیں و مال قربان کئے مگر بیس سال گذر گئے یہاں وہی انگریزی قانون چل رہا ہے اب اگر لوگوں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا، تو ایک تو قیامت کے دن اللہ کے دربار میں شرمندہ ہوں گے۔ دوسرا ان مسلمانوں کے ساتھ غداری ہوگی جو کہ ہندوستان میں ہندوؤں و سکھوں کے مظالم برداشت کر رہے ہیں"۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ:۔

"ملک میں تین قسم کے نظامی شعبے ہیں۔ عدالتی نظام اقتصادی نظام۔ معاشرتی نظام۔ اور تینوں نظام اسلام کے سراسر منافی ہیں۔ عدالت میں فوجداری اور دیوانی مقدمات انگریزی قانون سے فیصل ہو رہے ہیں۔ اقتصادی نظام بنکوں کے ذریعہ چلایا جا رہا ہے کہ آج بھی کوئی شخص اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کہ بینک میں رقم جمع نہ کرائے، اور بنک جس کی بنیاد سراسر سود پر ہے۔ حالانکہ سود شرعاً حرام ہے۔ جس سے تمام لوگوں کی کمائی حرام ہو رہی ہے۔ معاشرہ روز بروز گندہ ہوتا جا رہا ہے۔ عریانی اور فحاشی پھیل رہی ہے۔ ناچ گانے سکولوں اور کالجوں میں لڑکیوں کو سکھائے جا رہے ہیں۔ عائلی قوانین کے ذریعہ لوگوں کو بے دین اور بے غیرت بنایا جا رہا ہے"۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ:۔

"پٹھان قوم بہت غیور ہے۔ وہ برطانیہ کے خلاف طریقے ہرگز استعمال نہیں کریں گے۔ ملک میں ملحدین کو پیدا کیا جا رہا ہے اور ان کی پرورش ہو رہی ہے۔ اسلام مٹانے کے لئے کئی قسم کے بورڈ بنائے گئے ہیں۔ مثلاً اسلامی مشاورتی کونسل وغیرہ جن کے تمام اراکین جہال اور اسلام سے ناواقف ہیں"۔

ورق الٹئے

حضرت مفتی صاحب نے راولپنڈی میں منعقدہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس پر بھی تبصرہ کیا۔ اور وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین مسعود صاحب ناظم محکمہ اوقاف اور علاؤالدین صاحب صدیقی کے خیالات پر اظہار افسوس کیا۔

مفتی صاحب نے فرمایا:۔

"اگرچہ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہم اس کانفرنس میں مخالف اسلام قوانین میں علماء کی تائید حاصل کرلیں گے۔ مگر اللہ نے اسلام کو فتح دی۔ کانفرنس میں ہم نے مخالفین کو دندان شکن جواب دیا۔ اس کانفرنس نے یہ ثابت کردیا کہ پاکستانی عوام صرف اسلام اور سچا و حقیقی اسلام چاہتے ہیں۔

(مرسل۔ مولوی لطف اللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں)

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری دامت برکاتہ، باوجود سن رسیدگی کے ہر میٹنگ و ماہانہ اجلاسوں میں پابندی کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ شاہپور چاکر میں جنوری ۱۹۶۸ء کے اجلاس میں حضرت نے مختصر اور جامع الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ علماء کرام و عہدیداران متعلقہ جمعیۃ علماء اسلام پروگرام کے مطابق جانی و مالی طور پر پوری کوشش سے کام کریں۔

شہداد پور میں حضرت مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب بخاری سنہری مسجد میں بحیثیت خطیب مقرر ہوئے ہیں اور وہ جمعیۃ کا کام سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر والے امیر ضلع و نائب امیر حیدرآباد ڈویژن جو کہ حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں جمعیۃ کی ترقی و توسیع کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ چنانچہ ضلع سانگھڑ کی تمام شاخوں کے ارکان کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی خاص توجہ جمعیۃ کے مقدس مقصد پر صرف کرتے ہوئے اپنے ضلع کے سرپرست بزرگوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

(محمد عرفان قادری ناظم عمومی ضلع سانگھڑ ضلعی دفتر ٹنڈو آدم)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۸ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ میں ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت امیر ضلع مولانا محمد رمضان صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سابقہ کارروائی کی توثیق کی گئی اور جماعتی کام کی توسیع کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں:۔

(۱) ضلعی جمعیۃ کی طرف سے ایک مستقل مبلغ رکھا جائے

(۲) جن حضرات کے ذمہ مختلف مقامات کا سہ ماہی دورہ لگایا گیا تھا۔ وہ حضرات اپنے مفوضہ مقامات کا اگلی سہ ماہی میں باقاعدگی سے دورہ کریں۔ اور ترجمان اسلام کی مزید اشاعت اور ضلعی فنڈ کے لئے پوری امداد کی کوشش کریں اور ہر جماعت سے پانچ روپے حسب فیصلہ وصول کریں۔

(۳) چونکہ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب کی صحت فی الحال درست نہیں۔ اس لئے واں بھچراں۔ چک ۴/D.B علووالی کا دورہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کے سپرد ہوا۔ بقیہ مقامات کا دورہ ناظم اعلیٰ صاحب مناسب حال ذمہ دار حضرات کے سپرد کردیں۔

(۴) ضلعی سطح پر ایک شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا جائے۔ اس شعبہ کے لئے ناظم اعلیٰ صاحب کلور کوٹ کے مستعد ساتھیوں کی ایک کمیٹی بنالیں اور ان کے سپرد یہ کام کرکے اس کام کی نگرانی کرتے رہیں۔

(۵) ہر مقامی جماعت کا کارکن شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے عوامی مسائل میں حصہ لیا کرے۔

(۶) گرمیوں سے پہلے تین مقامات بھکر۔ کلور کوٹ اور میانوالی میں جلسے ایک ایک دن کے لئے رکھے جائیں۔ جن میں حضرت درخواستی مدظلہم۔ مولانا عبیداللہ انور صاحب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریریں کرائی جائیں اور گرمیوں کے بعد ضلعی کانفرنس بلائی جائے۔

(۷) ہر مقامی جماعت اپنے متعلقہ علاقوں میں ووٹوں کے اندراج اور وارڈ بندی کے سلسلہ میں پوری دلچسپی لے۔ اور اس سلسلہ میں صحیح وارڈ بندی کی مقدور بھر کوشش کرے

مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ اور پیر طریقت جناب مولانا عبدالعزیز پنیالویؒ کے سانحہ ارتحال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسے جید علماء اور طریقت کے کامل رہنماؤں کی رحلت کو پوری ملت کے لئے سانحہ عظیم تصور کرتا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں مقام خاص عنایت فرمائیں۔

(۲) یہ اجلاس چیف الیکشن کمشنر کے عہدے پر مشہور مرزائی این، اے فاروقی کے تقرر کو نفرت و تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ این، اے فاروقی کو اس عہدے سے الگ کرکے کسی دیندار، مخلص مسلمان کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کرے۔

(۳) یہ اجلاس خواجہ شہاب الدین کی منکرین حدیث کے سالانہ اجلاس میں شمولیت اور ان کی حوصلہ افزائی اور غیر مناسب تحسینی کلمات ریڈیو پاکستان سے نشر کرنے پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ عامۃ المسلمین کے جذبات کو اس سے سخت صدمہ ہوا ہے۔

کیا ضلع جھنگ کی انتظامیہ باخبر ہے؟

۱۶ فروری بروز جمعہ جھنگ کے موضع پیرو بھیرو میں مرزائیوں نے حافظ محمد نواز شور کوٹ کے سانحۂ قتل کو دوہرانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ موضع پیرو بھیرو میں قدیمی مسلمانوں کی ایک مسجد پر کچھ عرصہ سے مرزائی جارحانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلسل ناکامی کے بعد ۱۶ فروری کو طے شدہ پروگرام کے تحت مسلمانوں پر عین اس وقت حملہ آور ہوئے۔ جبکہ مسلمان خطیب جمعہ کا خطبہ سن رہے تھے۔ اور شرارت کا آغاز یوں ہوا کہ ایک مرزائی مولوی سے اسی مسجد میں تقریر شروع کرادی۔ مرزائیوں کی اس نازیبا حرکت پر ایک بوڑھے مسلمان نے مرزائیوں کو باز رہنے کو کہا تو مرزائیوں نے اس بوڑھے مسلمان کو زدوکوب کرنا شروع کردیا۔ آخر مسلمان نمازیوں نے مدافعانہ اقدام کرکے مرزائیوں کو مسجد سے باہر کیا۔ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد مسلمان منتشر ہوگئے لیکن مرزائیوں نے خفیہ پروگرام بنایا۔ مسلمان نمازیوں پر عشاء کی نماز کے وقت دوسرا حملہ کیا۔ لیکن قلیل تعداد مسلمانوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مرزائیوں کے اس حملہ کو بھی پسپا کردیا۔

گورنر مغربی پاکستان سے اپیل

ہم گورنر صاحب جناب محمد موسیٰ کی توجہ مرزائیوں کی امن شکن حرکات اور شرانگیزیوں کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جھنگ کی انتظامیہ مرزائیوں کے جارحانہ عزائم سے باخبر ہے! اگر ہے تو مرزائیوں کی پُر فریب شکایتوں پر بلا تحقیق مسلمان علماء و زعماء پر جہاں فوراً پابندیوں اور زبان بندیوں کے احکامات صادر کردیئے جاتے ہیں تو مرزائیوں کی اس امن شکن حرکات پر سرزنش کیوں نہیں کی جاتی؟

(غازی عبدالرحمٰن امیر تنظیم العلماء چنیوٹ)

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بجلی و بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں گارنٹی ۵ سال مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت

نیز تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پتہ

مقبول کارپوریشن ۲۳ ہال روڈ لاہور

اعلان

تحصیل رحیم یار خاں بستی مولویاں مدرسہ شمس العلوم میں دورۂ حدیث شریف کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مولانا محمد نور صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و تلمیذ حضرت سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری شیخ الحدیث مقرر ہوئے ہیں۔

داخلہ جاری ہے

محمد شریف اللہ مہتمم مدرسہ

Scanned with CamScanner

جامع مسجد قاسم علی خاں میں مولانا سید گل بادشاہ کا خطاب

۱۶ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ دین اسلام اور دین اسلام کے داعی سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے لئے رحمت ہیں۔ اسلام خدا کا آخری مذہب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یہ یاد رکھنا۔ خدا کا ایک پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ نے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے اور اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھایا ہے قیامت کے قریب زمین پر اتریں گے۔ لیکن ان کی عیسوی شریعت نہ ہوگی۔ وہ امت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے محافظ ہوں گے۔ حضرات ہماری نجات اسلام میں ہے۔ انسانیت کی نجات اسلامی نظام میں ہے۔ دنیا میں انسان کے بنائے ہوئے نظام۔ امریکہ ازم، برطانیہ ازم کمیونزم وغیرہ خدا سے باغی نظام ہیں۔ اسلامی نظام کی رسی کو مضبوط پکڑو۔

حضرات! پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ پاکستان میں عظیم اکثریت مسلمانوں کی ہے اور خدا کے فضل سے پاکستان کے مسلمان دوسرے مسلم ممالک کے مسلمانوں سے مسلمانی اور دینداری میں اچھے ہیں۔ پاکستان خدا کی عظیم نعمت ہے۔ لیکن افسوس کہ اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں اسلام کا قانون نافذ نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر وہ ٹکڑا درست ہو تو تمام بدن درست ہوگا اور اس میں خرابی ہو تو تمام بدن میں خرابی ہوگی۔ اور گوشت کا وہ ٹکڑا ہے قلب یعنی دل۔ ملت مسلمہ میں حکومت کی مثال بمنزلہ قلب اور دل کے ہے۔ اگر حکومت درست ہو، شریعت کی پابند ہو، شریعت کی ترجمان ہو، شریعت پر عامل اور یقین رکھتی ہو تو کل رعیت درست، صحیح، امن پسند، عدل پسند ہوگی۔ اس لئے ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی، پاکستان کی کامیابی پاکستان کی آزادی۔ پاکستان کے ساتھ اللہ کی امداد اس میں ہے کہ پاکستان میں اولین فرصت میں اسلام کا قانون قرآن وسنت وفقہ اسلامی رائج کیا جائے۔

حضرات! اس وقت پاکستان کو بیرونی اور اندرونی خطرات درپیش ہیں۔ بیرونی خطرات تمام کافر طاقتیں امریکہ، برطانیہ ہندو وغیرہ۔ روس نے بھی ہندوؤں کو سامان جنگ دیا ہے۔ اندرونی خطرات وہ اسلام دشمن تحریکیں اور سرگرمیاں ہیں جو پاکستان کو لامذہبی ملک بنانا چاہتے ہیں اور پاکستانی مسلمانوں کے مسلمہ دینی اصول اور معتقدات قرآن وسنت فقہ اسلامی کے خلاف مصروف کار ہیں۔ افسوس کہ بعض غیر اسلامی تحریکات کی حکومت اور ارکان حکومت سرپرستی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں انکار حدیث کا فتنہ جو خطرناک فتنہ ہے۔ حکومت کے ارکان اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں۔

یہ اجلاس خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات کے اس مقالہ پر جو انہوں نے بین الاقوامی کانفرنس میں پڑھا اور اس مقالہ میں مسٹر پرویز کے نظریات کی تائید واشاعت ہے اظہار نفرت کرتا ہے۔ پرویز جمہور امت کے نزدیک کافر ہے اخبارات میں خواجہ شہاب الدین کے ان نظریات کو حکومت روک دے۔

یہ اجلاس امریکی رسالہ میں حضور صلی اللہ وسلم کی تصویر کی اشاعت پر احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں اس قسم کے اخبارات ورسائل کی آمد بند کرے۔

یہ اجلاس تمام انصاف پسند اقوام اور خصوصی طور پر مسلم مملکتوں سے درخواست کرتا ہے کہ ہندوستان میں ہندو جو ظلم کرتے ہیں وہ حکومت ہند سے احتجاج کریں اور اس ظلم کو ختم کرائیں۔ (محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر)

مولانا محمد اسماعیل صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

گوجرانوالہ۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے اپنے تعزیتی بیان میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جماعت اہلحدیث کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم جنگ آزادی کے ایک بہترین رفیق اور عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مرحوم کے تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے نشر واشاعت کے ناظم محمد اکرم شاہد اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا احمد سعید صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد احمد صاحب نے بھی اپنے ایک تعزیتی بیان میں رنج وغم کا اظہار کیا اور ان کے لئے دعا مغفرت کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین! (محمد اکرم شاہد ناظم نشر واشاعت جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ)

روزنامہ **وفاق** ایڈیٹر مصطفیٰ صادق

ان گھرانوں کا پسندیدہ اخبار ہے جو اپنے افراد خاندان کو مطالعہ کا شائستہ مواد مہیا کرنا چاہتے ہیں

آپ بھی

وفاق کا مطالعہ فرمائیے

قیمت فی پرچہ بارہ پیسے — چندہ سالانہ پینتالیس روپے

وفاق لاہور، سرگودھا اور رحیم یار خاں سے بھی شائع ہوتا ہے

جنرل منیجر روزنامہ وفاق ۴۱ میکلوڈ روڈ لاہور

ایجنٹ حضرات مطلع رہیں

ماہ فروری کے بل بذریعہ ڈاک ارسال کر دیئے گئے ہیں ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

(منیجر ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-

(۲) اٹھرا کی گولیاں مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-

(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/-

(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-

(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰/-

(۶) مقوی خاص شلگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲/-

(۷) روغن چنبل ۱۰/- روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے

(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ فی شیشی، بیس شیشی کے خریدار کو ۸ فی شیشی

(۹) مقوی اعضاء رئیسہ ومفید ذیابیطس بیس گولی۔ سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/- روپے۔ ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصطفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے عام نرخ ۲/- روپیہ تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱½ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فی صد ۱۲/- روپے

دواخانہ فیض عام بفہ کے سوا

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں

آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ التفسیرؒ کی بارگاہِ علیا میں جمعیۃ الطلبہ جامع مدینہ لاہور کا خراج عقیدت

اہل طلبہ جامعہ مدینہ لاہور کے زیر اہتمام گذشتہ جمعرات کی رات حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت جانشین شیخ التفسیر مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور مدظلہ نے فرمائی۔ طلبہ کے علاوہ اس جلسہ سے جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ اور حضرت مولانا محمد ظہور الحق صاحب مدرس جامعہ ہذا (مدظلہم) نے بھی خطاب فرمایا۔ طلبہ میں سے مولوی محب اللہ برمی، مولوی نیاز اللہ بلوچستانی، مولوی عبد الحق بنگالی، مولوی عبد الرحمٰن میانوالی، مولوی عبد الکریم کشمیری، مولوی احسان اللہ کیمبلپوری، مولوی ضیاء اللہ شاہ کشمیری، مولوی عبید اللہ کشمیری، مولوی جان محمد قصوری، مولوی عبد الشکور کوئٹوی، مولوی عبد الرحمٰن بنوی، مولوی مہابت خان کیمبلپوری، مولوی محمد سعید ہزاروی وغیرہ نے مقالے پڑھے۔ اور مولوی شبیر محمد سرگودھوی، مولوی محمد یحییٰ محسن ہزاروی، مولوی ہمایوں کبیر، مولوی ابو الخیر برمی وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور کچھ نے نظمیں پڑھیں۔ ان میں ایک سپاسنامہ جو جمعیۃ کی طرف سے حضرت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور ایک مقالہ زیر نظر شمارہ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ سپاسنامہ مولوی حبیب الرحمٰن اشرف صدر جمعیۃ الطلبہ نے پڑھا اور مقالہ مولوی علی اکبر قیصر صاحب نے پڑھا۔

اے آمدنت باعث آبادی ما۔

ہم اراکین جمعیۃ الطلبہ جامعہ مدینہ کو آنجناب کے ورود مسعود پر جو خوشی محسوس ہوئی ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اسے ظاہر کر سکیں۔ آپ نے ہماری دعوت قبول فرما کر جو احسان عظیم فرمایا ہے ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اگرچہ آپ جامعہ ھذا میں بارہا تشریف لا چکے ہیں لیکن جمعیۃ الطلبہ پہلی بار آنجناب کی میزبانی کا شرف حاصل کر رہی ہے۔ ہم میں سے اکثر کو جناب کی شاگردی کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ دو ماہ (شعبان و رمضان) کے قلیل عرصہ میں آنجناب نے ہمیں اپنے حسن سلوک خوش اخلاقی اور مشفقانہ نصائح سے اس قدر گرویدہ بنا لیا ہے کہ ہر وقت جناب کے ساتھ رہنے کو جی چاہتا ہے۔ جناب کے شب و روز کے بے مثل کردار کے پیش نظر ہمارا یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ حضرت شیخ التفسیرؒ کی منجملہ کرامات کے ایک بڑی کرامت یہ بھی ہے کہ انہوں نے جناب ایسے خلیق و شفیق کو اپنا جانشین چھوڑا۔

آج کا یہ مبارک اجلاس آنجناب کی صدارت کا شرف حاصل ہے۔ اس بطل جلیل کی بارگاہ علیا میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے جو شیخ التفسیرؒ ایسے عظیم الشان اور پر وقار لقب سے ملقب تھے۔ جو محبت و اخلاص۔ سنجیدگی و متانت، تدبر و فکر، تصنیف و تالیف اور زہد و تقویٰ میں اپنے دور کی شخصیت تھیں۔ جو علماء و صلحاء، غربا و امراء کے مطمح نظر، صدق و صفا کے مجسمہ، تسلیم و رضا کے پیکر، امراض روحانیہ کے طبیب عظیم اور علم و عمل کے منبع و مرکز رہے۔ جن کی بلند ہمتی، علمی و عملی خدمات ذہانت و فراست، تواضع و انکساری، عفت و پاکدامنی، عدل و انصاف، جرأت و بیباکی اور ایثار و قربانی کی دھوم اطراف و اکناف میں پھیلی ہوئی ہے جن کی پوری زندگی خدا کے دین کی خدمت میں گذری جنہوں نے حالات کی نامساعدت کے باوجود تبلیغ و دین کے فریضہ کو اس جانفشانی و انہماک سے انجام دیا کہ عقلیں ششدر و حیران ہوئے رہ جاتی ہیں۔ جو ہیرو کاران ادیان باطلہ کے ہر فتنہ و فساد اور جملہ ریشہ دوانیوں کے استیصال کے لئے تادم آخر وابستہ رہے۔ جنہیں دین حق کی اشاعت سے نہ تو ترک وطن اور تنگ و تاریک جیلخانے باز رکھ سکے۔ اور نہ ہی اپنوں اور غیروں کے طعنے دگالیاں۔ بلکہ اس راہ میں پیش آنے والی بے شمار مصائب و آلام کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ جنہوں نے مسلسل جد و جہد اور جانفشانی سے شرک و بدعت کی دیواریں پاش پاش کر دیں۔ غیر اسلامی رسم و رواج مٹا ڈالے، اندرون ملک و بیرون ملک لاکھوں گمراہوں کو راہ راست پر لائے۔ سینکڑوں مساجد اور مدارس اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کا ذکر خیر ہم سب کے لئے باعث صد افتخار و طمانیت ہے۔

عالیجناب! ہمیں احساس ہے کہ ہمارے ان بے ربط جملوں نے جو ہم طلبہ کے شدت جذبات کے ترجمان ہیں۔ جناب کی بہت زیادہ شمع خراشی کی ہوگی۔ اس کے لئے ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ آخر میں ایک بار پھر آنجناب کی تشریف آوری اور زحمت فرمائی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلنے، دین و ملت کی خدمت انجام دینے اور آپ جیسے شفیق سرپرستوں اور بزرگوں کے نام روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

(مولوی محمد سعید ہزاروی)

محکمہ اوقاف کا طرز عمل

علماء کی پریس کانفرنس

لاہور۔ ۲۳۔ فروری۔ علمائے دین کی چار مختلف جماعتوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف کی آمدنی جائز کاموں پر صرف کی جائے۔ علماء کے وقار کو مجروح ہونے سے بچایا جائے۔ اور محکمہ اوقاف میں ایسے لوگوں کو نہ رکھا جائے جو سنت نبویؐ کے منکر ہوں۔ علماء کرام نے کہا۔ کہ اگر کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو وہ ہر ممکن آئینی اقدام کریں گے۔

یہ مطالبات جمعیۃ العلمائے پاکستان۔ جمعیۃ العلماء اسلام جمعیت الخطباء اور جمعیۃ العلماء احناف کی طرف سے بلائی گئی ایک پریس کانفرنس میں کئے گئے ہیں۔ جس میں مولانا سلطان احمد فاروقی، مولانا محمد اجمل، مفتی اعجاز ولی اور مولانا عبد العلیم قاسمی نے بیانات پڑھے۔ مولانا سلطان احمد فاروقی نے کہا کہ کچھ دنوں سے محکمہ اوقاف کی طرف سے نامناسب لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے اور ایسے رسالے خرید کر آئمہ اور خطباء میں تقسیم کئے جا رہے ہیں جن کو پڑھ کر محکمہ سے ان کی بدظنی بڑھ رہی ہے انہوں نے محکمہ اوقاف کی طرف سے چھپوائے گئے خطبات پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ ساٹھ صفحات پر مشتمل ان خطبات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی نقل نہیں کیا گیا۔

مولانا اجمل نے محکمہ اوقاف کی طرف سے آئمہ و خطباء کو کرایہ وصول کرنے، مرغیاں پالنے اور کھاد کے ڈپو کھولنے کی ہدایت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے محکمہ کی طرف سے آئمہ و خطباء کی سیکرٹنگ پر بھی شدید احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دین کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اور علماء کرام اسی دین کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے معاشرے میں ان کا ایک مقام بھی ہے۔ لیکن محکمہ اوقاف کی ان تجاویز سے علماء کرام کا وقار مجروح ہوگا۔ علماء اور عوام کے درمیان تلخی پیدا ہوگی اور اس طرح وہ لوگ دینی فرائض ٹھیک طور پر انجام نہ دے سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو کام علماء کے ذمہ لگائے جا رہے ہیں۔ ان کی بجائے ان سے تبلیغ دین، اصلاح اخلاق اور اصلاح معاشرہ کے کام لئے جائیں۔ مفتی اعجاز ولی نے کہا کہ محکمہ اوقاف کے قیام کا مقصد وقف املاک کے تحفظ مساجد و خانقاہوں کے انتظامات بہتر بنانے اور وقف کی آمدنی کو خورد برد ہونے سے بچانا بیان کیا گیا تھا۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ محکمہ کی طرف سے ان مقاصد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور اوقاف کی آمدنی غلط طور پر خرچ کی جاتی ہے

انہوں نے کہا کہ محکمہ کی غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے وقف املاک کی عمارات کی حالت شکستہ ہو رہی ہے لیکن محکمہ اوقاف، ان کی بقا کی بجائے غیر ضروری اور غیر متعلق مدوں پر خرچ کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اپوا کو گذشتہ تین سال سے ایک لاکھ روپے سالانہ کے حساب سے گرانٹ دی جا رہی ہے۔ جس کا اوقاف سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کو بھی اتنی ہی گرانٹ دی گئی ہے حالانکہ اس ادارے کی طرف سے ۱۹۶۷ء میں کوئی رسالہ یا کتاب شائع نہیں کی گئی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ محکمہ کی طرف سے ایک پریس کے متمول مالک کو چونسٹھ صفحے پر مشتمل ایک انگریزی رسالہ چھاپنے پر تیرہ ہزار روپے سالانہ گرانٹ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ نے رسالہ فکر و نظر کے گذشتہ پانچ سال کے پرانے شمار خرید کر اوقاف کے آئمہ و خطباء کو تقسیم کئے ہیں۔

مولانا عبد الحلیم قاسمی نے کہا کہ علماء کو کرایہ جمع کرنے اور مرغیاں پالنے کے احکام دے کر محکمہ نے اپنے قواعد و فرائض سے تجاوز کیا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ محکمہ کو حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے۔ (امروز ۲۴ فروری ۶۸ء)

جواب طلب امور کے لئے
جوابی کارڈ یا پندرہ پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔ خطوط صاف لکھے ہوں اور پتہ مکمل اور واضح ہو۔

Scanned with CamScanner

صفحۂ خواتین ـــ و ـــ اطفال

مسلمان عورتیں

حضرت اُمِّ سلمہؓ کی ہجرت

اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت ابوسلمہؓ صحابی کے نکاح میں تھیں دونوں میں بہت زیادہ محبت اور تعلق تھا۔ جس کا اندازہ اس قصہ سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ اُمّ سلمہؓ نے ابوسلمہؓ سے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں جنتی ہوں اور عورت مرد کے بعد کسی سے نکاح نہ کرے تو وہ عورت جنت میں اسی مرد کو ملے گی۔ اسی طرح اگر مرد دوسری عورت سے نکاح نہ کرے تو وہی عورت اس کو ملے گی اس لئے لاؤ ہم اور تم دونوں عہد کرلیں کہ ہم میں سے جو پہلے مرجاوے دوسرا نکاح نہ کرے۔ ابوسلمہؓ نے کہا کہ تم میرا کہنا مان لوگی؟ ام سلمہؓ نے کہا میں تو اسی واسطے مشورہ کر رہی ہوں کہ تمہارا کہنا مانوں۔ ابوسلمہؓ نے کہا کہ میرے بعد تم نکاح کرلینا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میرے بعد ام سلمہؓ کو مجھ سے بہتر خاوند عطا فرما جو نہ اس کو رنج پہنچائے نہ تکلیف دے۔ ابتدائے اسلام میں دونوں میاں بیوی نے حبشہ میں ہجرت ساتھ ہی کی اس کے بعد وہاں سے واپسی پر مدینہ طیبہ کی ہجرت کی جس کا مفصل قصہ خود ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ابوسلمہؓ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنے اونٹ پر سامان لادا اور مجھے اور میرے بیٹے سلمہ کو سوار کرایا اور خود اونٹ کی نکیل ہاتھ میں لے کر چلے۔ میرے میکے کے لوگوں بنو مغیرہ نے دیکھ لیا۔ انہوں نے ابوسلمہ سے کہا کہ تم اپنی ذات کے بارے میں تو آزاد ہو سکتے ہو مگر ہم اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ کیوں جانے دیں کہ یہ شہر در شہر پھرے۔ یہ کہہ کر اونٹ کی نکیل ابوسلمہؓ کے ہاتھ سے چھین لی اور مجھے زبردستی واپس لے آئے۔ میری سسرال کے لوگ بنو عبدالاسد کو جو ابوسلمہؓ کے رشتہ دار تھے جب اس قصے کی خبر ملی تو وہ میرے میکہ والوں بنو مغیرہ سے جھگڑنے لگے کہ تمہیں اپنی لڑکی کا تو اختیار ہے مگر ہم اپنے لڑکے سلمہ کو تمہارے پاس کیوں چھوڑ دیں جب کہ تم نے اپنی لڑکی کو اس کے خاوند کے پاس نہیں چھوڑا اور یہ کہہ کر میرے لڑکے سلمہ کو بھی مجھ سے چھین لیا۔ اب میں اور میرا لڑکا اور میرا شوہر تینوں جدا جدا ہو گئے۔ خاوند تو مدینے چلے گئے۔ میں اپنے میکہ میں رہ گئی اور بیٹا اپنی ددھیال میں پہنچ گیا۔ میں روز میدان میں نکل جاتی اور شام تک رویا کرتی۔ اسی طرح پورا ایک سال مجھے روتے گذر گیا نہ میں خاوند کے پاس جا سکی نہ بچہ مجھے مل سکا۔ ایک دن میرے چچازاد بھائی نے میرے حال پر ترس کھا کر اپنے لوگوں سے کہا کہ تمہیں اس مسکینہ پر ترس نہیں آتا کہ اس کو بچے اور خاوند سے تم نے جدا کر رکھا ہے اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ غرض میرے چچازاد بھائی نے کہہ سن کر اس بات پر ان سب کو راضی کر لیا انہوں نے مجھے اجازت دیدی کہ تو اپنے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہے تو چلی جا۔ یہ دیکھ کر بنو عبدالاسد نے بھی لڑکا مجھے دیدیا۔ میں نے ایک اونٹ تیار کیا اور بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر تن تنہا سوار ہو کر مدینے کو چل دی۔ تین چار میل چلی تھی کہ تنعیم میں عثمان طلحہ مجھے ملے۔ مجھ سے پوچھا کہ اکیلی کہاں جا رہی ہو؟ میں نے کہا کہ اپنے خاوند کے پاس مدینے جا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کوئی تمہارے ساتھ نہیں؟ میں نے کہا کہ اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے میرے اونٹ کی نکیل پکڑی اور آگے آگے چل دیئے۔ خدا پاک کی قسم مجھے عثمان سے زیادہ شریف آدمی کوئی نہیں ملا۔ جب اترنے کا وقت ہوتا وہ اونٹ کو بٹھا کر خود علیحدہ درخت کی آڑ میں ہو جاتے میں اتر جاتی اور جب سوار ہونے کا وقت ہوتا اونٹ کو سامان وغیرہ سے لاد کر میرے قریب بٹھا دیتے میں اس پر سوار ہو جاتی اور وہ آکر اس کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چلنے لگتے۔ اسی طرح ہم مدینہ منورہ پہنچے۔ جب قبا میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تمہارا خاوند یہیں ہے۔ اس وقت ابوسلمہؓ قبا ہی میں مقیم تھے۔ عثمان مجھے وہاں پہنچا کر خود مکہ مکرمہ واپس ہو گئے پھر کہا کہ خدا کی قسم عثمان بن طلحہ سے زیادہ کریم اور شریف آدمی میں نے نہیں دیکھا اور اس سال میں جتنی مشقت اور تکلیف میں نے برداشت کی شاید ہی کسی نے کی ہو (اسد الغابہ)

سے میری مدد بھی آجائے کہ میں بھی مدینہ میں اعلان کر کے آیا تھا۔ غرض ان سے اسی طرح بات کرتا رہا اور درختوں کے درمیان سے مدینہ منورہ کی طرف غور سے دیکھتا تھا۔ کہ مجھے ایک جماعت گھوڑے سواروں کی دوڑ کر آتی ہوئی نظر آئی۔ ان میں سے سب سے آگے اخرم اسدی تھے، انہوں نے آتے ہی عبدالرحمٰن فزاری پر حملہ کیا اور عبدالرحمٰن بھی ان پر متوجہ ہوا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے پر حملہ کیا اور پاؤں کاٹ دیئے جس سے وہ گھوڑا گرا اور عبدالرحمٰن نے گرتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا جس سے وہ شہید ہو گئے اور عبدالرحمٰن فوراً ان کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ ان کے پیچھے ابوقتادہ تھے۔ فوراً انہوں نے حملہ شروع کر دیا۔ عبدالرحمٰن نے ابوقتادہ کے پاؤں پر حملہ کیا جس سے وہ گرے اور گرتے ہوئے انہوں نے عبدالرحمٰن پر حملہ کیا جس سے وہ قتل ہو گیا اور ابوقتادہ فوراً اس گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ (ابوداؤد)

خواتین کے مسائل اور بچوں کی تربیت سے متعلق وہی مضامین، کہانیاں اور واقعات اشاعت کے لئے قبول کئے جائیں گے۔ جن میں مذہبی احکام و اقدار کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

مسلمان بچے

سلمہ بن اکوع کی شجاعت

غابہ مدینہ سے چار پانچ میل پر ایک آبادی تھی۔ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اونٹ چرا کرتے تھے کافروں کے مجمع کے ساتھ عبدالرحمٰن فزاری نے ان کو لوٹ لیا۔ جو صاحب چراتے تھے ان کو قتل کر دیا۔ اور اونٹوں کو لے کر چل دیئے۔ یہ لٹیرے لوگ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور ہتھیار لگائے ہوئے تھے۔ اتفاقاً حضرت سلمہ بن اکوع صبح کے وقت پیدل تیر کمان لئے ہوئے غابہ کی طرف چلے جا رہے تھے کہ اچانک ان لٹیروں پر نگاہ پڑی بچے تھے دوڑتے بہت تھے کہتے ہیں کہ ان کی دوڑ ضرب المثل اور مشہور تھی یہ اپنی دوڑ میں گھوڑے کو پکڑ لیتے تھے اور گھوڑا ان کو نہیں پکڑ سکتا تھا اس کے ساتھ ہی تیر اندازی میں بھی مشہور تھے حضرت سلمہ بن اکوع نے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے ایک پہاڑی پر چڑھ کر لوٹ کا اعلان کیا اور خود تیر کمان ساتھ تھی ہی ان لٹیروں کے پیچھے دوڑ لیے حتیٰ کہ ان کے پاس تک پہنچ گئے اور تیر مارنے شروع کئے اور اس پھرتی سے دمادم تیر برسائے کہ وہ لوگ بڑا مجمع سمجھے اور چونکہ خود تنہا تھے اور پیدل بھی تھے اس لئے جب کوئی گھوڑا لوٹا کر ان کا پیچھا کرتا تو کسی درخت کی آڑ میں چھپ جاتے اور آڑ میں سے اس کے گھوڑے کے تیر مارتے جس سے وہ زخمی ہو جاتا اور وہ اس خیال سے واپس جاتا کہ گھوڑا گر گیا تو میں پکڑا جاؤں گا۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں غرض وہ بھاگتے رہے اور میں پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ جتنے اونٹ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹے تھے وہ میرے پیچھے ہو گئے اور اس کے علاوہ تیس برچھے اور تیس چادریں وہ اپنی چھوڑ گئے۔ اتنے میں عیینہ بن حصن کی ایک جماعت مدد کے طور پر ان کے پاس پہنچ گئی اور ان لٹیروں کو قوت حاصل ہو گئی یہ بھی ان کو معلوم ہو گیا کہ میں اکیلا ہوں۔ ان کے کئی آدمیوں نے مل کر میرا پیچھا کیا۔ میں ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ جب میرے قریب ہو گئے تو میں نے زور سے کہا کہ ذرا ٹھہرو پہلے میری ایک بات سنو تم مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا کہ بتا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ابن الاکوع ہوں اس ذات پاک کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دی تم میں سے اگر کوئی مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا۔ اور تم میں سے جس کو میں پکڑنا چاہوں وہ مجھ سے ہرگز نہیں چھوٹ سکتا۔ ان کے متعلق چونکہ عام طور سے یہ شہرت تھی کہ بہت زیادہ دوڑتے ہیں۔ حتیٰ کہ عربی گھوڑا بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے یہ دعویٰ کچھ عجیب نہیں تھا۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں اسی طرح ان سے بات چیت کرتا رہا۔ اور میرا مقصود یہ تھا۔ کہ ان لوگوں کے پاس تو مدد پہنچ گئی ہے مسلمانوں کی طرف

(باقی کالم ۲ میں)

رفتار زمانہ

چیدہ چیدہ خبریں

آخری فتح عربوں کی ہوگی

صدر ناصر کا اعلان

قاہرہ ۱۵ر فروری۔ صدر ناصر نے کہا ہے کہ وقت اب عربوں کے ساتھ ہے اور اسرائیل پر آخری فتح عربوں کی ہوگی آپ نے کہا۔ فوجی شکست اور اعصابی جنگ سے آخری فتح پر عرب عوام کے عزم میں کوئی کمی نہیں آئی اور وہ اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

امریکہ اردن کو اسلحہ دے گا

واشنگٹن ۱۵ر فروری۔ امریکہ نے اردن کو اسلحہ کی فراہمی بحال کرنے کا اعلان کیا۔ عرب اسرائیل جنگ کے بعد امریکہ نے عرب ممالک کو اسلحہ کی فراہمی پر پابندی لگا دی تھی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے اس کا اعلان کرتے ہوئے تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا کہ اردن کو کون کون سا اسلحہ دیا جائے گا۔ عمان میں امریکی اور اردنی حکام کے مابین فوری طور پر بات چیت شروع ہو چکی ہے۔

ہندوستانی حکومت نے ایشیا فونڈیشن کو سرگرمیاں بند کرنے کا حکم دے دیا

نئی دہلی ۱۵ر فروری۔ ہندوستان کی حکومت نے امریکی ادارے ایشیا فونڈیشن کو ہندوستان میں اپنی سرگرمیاں بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ آج راجیہ سبھا میں سرکاری طور پر بتایا گیا کہ ایشیا فونڈیشن کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ اس نے امریکی ادارہ جاسوسی سی آئی اے سے روپیہ لیا تھا۔

چین نے شمالی ویٹنام کو ایٹم بم دینے کا اعلان کر دیا

عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے شمالی ویٹنام کے صدر ہو چی منہ کو یقین دلایا ہے کہ اگر کبھی ضرورت پڑی تو چین شمالی ویٹنام کو اپنے بنے ہوئے ایٹم بم اور روسی ساخت کے طیارے فراہم کرے گا۔

اسرائیل کی دھجیاں اڑا دی جائینگی

مصری افواج کو تیار رہنے کا حکم

بیروت ۱۸ر فروری۔ مصر اپنی افواج کو اس طرح تیار کر رہا ہے کہ اگر اسرائیل دوبارہ حملہ کرے تو اس بار اس کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔ یہاں کے مبصرین نے کہا ہے کہ قاہرہ سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ مصر نے نہر سویز پر متعین فوجوں کو تیار رہنے کا جو حکم دیا ہے وہ اس اندیشہ کو تقویت پہنچاتا ہے کہ اسرائیل سے کسی بھی لمحہ پھر جنگ چھڑ سکتی ہے۔ مبصرین نے خیال ظاہر کیا کہ اردن پر تازہ حملہ کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مصر کو جنگ میں کودنے پر مجبور کر دیا جائے اور اس سے ابھی نمٹ لیا جائے۔ مصر کی بڑھتی ہوئی قوت کے پیش نظر اسرائیل اس سے جلد از جلد دو دو ہاتھ کر لینا چاہتا ہے لیکن مصر کو روسی ماہرین کا مشورہ ہے کہ وہ ابھی جنگ سے گریز کرے اور اپنی تیاری پر پوری توجہ دے۔

مسلمان قرآن و سنت پر عمل کریں

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں روسی مندوب کی تقریر

چاٹگام ۱۸ر فروری۔ روس کے ممتاز مسلم محقق جلال الدین بابا خانوف نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ قرآن و سنت پر سختی سے کاربند رہیں۔ وہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے چاٹگام سیشن میں صدارتی تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا خوف اور اللہ کی عظمت اور بلندی کا احساس مسلمانوں کی کامیابی کا ضامن بن سکتا ہے۔ انہوں نے قرآن عظیم کے چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن کے سلسلہ میں بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر پاکستانی حکومت کی کوششوں کو سراہا تیرانس کے کمال اتاترک نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو مکمل نظام حیات اور قرآن کو مکمل ضابطہ قرار دیا اور کہا کہ ہم ایک جانب سائنسی اور فنی طور پر ترقی کر سکتے ہیں اور دوسری طرف اپنے مذہب ثقافت اور روایات کے پابند رہ سکتے ہیں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ صرف پاکستان کا ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے انہوں نے اتحاد عالم اسلامی کی ضرورت پر زور دیا۔

پاکستان کے لئے ساڑھے تین سو مربع میل کا رقبہ

رن کچھ کا علاقہ مجموعی طور پر آٹھ ہزار چار سو مربع میل پر مشتمل تھا اس میں سے پاکستان نے ساڑھے تین ہزار مربع میل رقبہ کے لئے دعویٰ کیا تھا، ٹریبونل نے پاکستان کو ساڑھے تین سو مربع میل رقبہ دیا ہے

شیخ عبداللہ پر مقدمہ چلایا جائیگا

اتر پردیش میں داخلہ بند حکومت کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۰ر فروری۔ اتر پردیش کی حکومت نے رہائی کے فوراً بعد علیگڈھ یونیورسٹی میں ایک قابل اعتراض تقریر کے الزام میں شیخ عبداللہ پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے بھارتی خبر رساں ایجنسی یو، این، آئی کی اطلاع کے مطابق یہ فیصلہ تقریر کا مطالعہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ صوبے کے ماہرین قانون نے ان کی تقریر کا گہرا جائزہ لیا ہے۔ حکومت نے میرٹھ کے حالیہ واقعات کو بہانہ بنا کر اتر پردیش میں شیخ عبداللہ کے داخلہ پر پابندی عائد کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے

دوبئی اور ابوظبی نے باہم وفاق قائم کر لیا

کویت ۲۰ر فروری۔ خلیج فارس کی دو ساحلی عرب ریاستوں دوبئی اور ابوظبی نے اس علاقے سے برطانوی فوجوں کی واپسی کے پیش نظر باہمی وفاق قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوبئی اثناء کویت کے سب سے بڑے اخبار الرائے عام نے آج مطالبہ کیا ہے کہ کویت اور سعودی عرب کے درمیان قومی اتحاد قائم کیا جائے۔

جن سنگھ اور جماعت اسلامی کا اتحاد

جن سنگھ اور جماعت اسلامی دونوں ہی بھارتی سیکولرازم کے سخت مخالف ہیں۔ جمہوری دستور اساسی کے مخالف ہیں قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے خطرناک دشمن ہیں اسلام کا خاتمہ کرنے کا خواب دیکھنے والے جن سنگھی اور اسلام کی واحد محافظ ہونے کا دعویٰ کرنے والی جماعت اسلامی کی دوستی کا مزید ایک ثبوت آج ہم قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

ناندیڑ کی حمایت نگر پنچایت کا چناؤ، ۲۵ر فروری ۱۹۶۸ء کو ہونے والا ہے۔ اس چناؤ کو عجیب رنگ دیا گیا ہے۔ بھارتیہ جن سنگھ اس چناؤ میں کود رہی ہے۔ حمایت نگر کی جماعت اسلامی کے ایک اہم رکن رفیق راج اس چناؤ میں جن سنگھ کے ٹکٹ پر چناؤ لڑ رہے ہیں اور اسی چناؤ کے پروپیگنڈے کے سلسلہ میں جن سنگھی (مسلمان) یوسف علی انجان حمایت نگر آئے تھے۔ جو میٹنگ طلب کی گئی تھی۔ اس میں رفیق کی بھی تقریر ہوئی۔ نعرے لگائے گئے۔ جن سنگھ اور جماعت اسلامی ایک دوسرے کے بغلگیر ہوئے۔ اور جن سنگھ جماعت اسلامی اتحاد کے نعرے لگائے گئے۔

جمعیۃ اہلحدیث کے امیر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب وفات پا گئے

لاہور ۲۰ر فروری۔ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے امیر تحریک آزادی کے ایک کارکن مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ میں انتقال فرما گئے۔ آپ گذشتہ دو ہفتوں سے انفلوانزا میں مبتلا تھے۔

میرٹھ کے قصبات و دیہات میں حضرت مولانا اسعد مدنی کا دورہ

شہیدوں کے ورثاء کو صبر و ضبط کی تلقین

میرٹھ ۱۴ر فروری۔ حضرت مولانا اسعد مدنی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے آج میرٹھ کے دیہات و قصبات کا دورہ کیا اور ۲۸ر جنوری کے فساد کے شہیدوں کے گھروں پر جا کر ان کے ورثاء کو صبر اور ضبط کی تلقین کی۔ مجروحین کے گھر جا کر عیادت کی اور ان کو تسلی و تشفی دی۔

آپ کا چندہ ختم ہونے کا نشان اور وی پی

اگر آپ کے پتہ کی چٹ پر سرخ نشان آرہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ماہ رواں میں آپ کا چندہ ختم ہو جائیگا اور مہینے کا آخری پرچہ آپ کے نام وی پی آئے گا۔

ذکر و فکر

از حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مدظلہ (سہارنپور)

میدانِ عرفات اور کعبۃ اللہ کے سایہ میں خدا کے برگزیدہ بندوں پر کیا گذری؟

خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا

حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عرفات کے میدان میں شام کے وقت ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نہایت بیتابی سے رو رہا ہے، اور بے چینی سے روتے ہوئے چند شعر پڑھ رہا ہے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ کتنی پاک ذات ہے، وہ ہر عیب سے پاک ہے، اگر ہم کانٹوں پر اور گرم سوئیوں پر اس کے سامنے سجدے میں گریں تب بھی اس کی نعمتوں کے حق کا عشر عشیر بھی ادا نہ ہو۔ بلکہ عشر عشیر کا عشر عشیر بھی ادا نہ ہو۔

اے پاک ذات میں نے کتنی مرتبہ لغزشیں کیں اور کبھی اپنی لغزش میں تجھے یاد نہ کیا، اور میرے مالک تو مجھے غائبانہ ہمیشہ یاد کرتا رہا، میں اپنی جہالت سے کتنی مرتبہ گناہوں کے ساتھ اپنی پردہ داری کر چکا ہوں اور تو اپنے حلم کے ساتھ مجھ پر لطف و مہربانی کر۔۔۔ اور میری پردہ پوشی کرتا ہے۔

خدا سے التجا

حضرت بشرؒ کہتے ہیں کہ پھر میری نظروں سے وہ غائب ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے، تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابو عبید خواصؓ تھے۔ جو ممتاز بزرگوں میں ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ ستر برس تک آسمان کی طرف منہ نہیں اٹھایا۔ کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اتنے بڑے محسن کی طرف اس سیاہ منہ کو اٹھاؤں۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ اللہ کے فرمانبردار بندے تو اس قدر عاجزی کریں اور اپنی حسن عبادت کے باوجود اللہ جل شانہ سے اس قدر شرمائیں اور گنہگار اپنے گناہوں پر نہ شرمائیں اور ناز کریں۔ یا اللہ اپنے چہرے کی طرف نظر کرنے سے قیامت میں ہم کو محروم نہ کیجئے، اور اپنے صالح بندوں کی برکات سے ہمیں بھی منتفع فرما، اور دارین میں ان کے زیر سایہ رکھ (روض ص۵۷)

یادِ الٰہی میں آنسو

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ جب عرفات پر پہنچے تو بالکل چپ چاپ رہے۔ کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ جب وہاں سے منیٰ کی طرف چلے، حد حرم کے جو دو نشان ہیں ان سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور چند اشعار پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میں چل رہا ہوں اس حال میں کہ میں نے اپنے دل پر تیری محبت کی مہر لگا دی تاکہ اس دل میں تیرے سوا کسی کا گذر نہ ہو، کاش! میں اپنی آنکھوں کو اس طرح بند کرتا کہ تیرا دیدار نصیب ہونے تک کسی کو بھی نہ دیکھتا۔

دوستوں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی کے ہو رہتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں دوسروں کی بھی شرکت ہوتی ہے، لیکن جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رخساروں پر بہنے لگتے ہیں۔ جب ظاہر ہوتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے (روض)

عدو میں اور مجھ میں غور کر لو فرق اتنا ہے
کوئی بنتا ہے دیوانہ کوئی ہوتا ہے دیوانہ

خدا تعالیٰ کا فضل و انعام

ابو عبد اللہ جوہری کہتے ہیں کہ میں ایک سال میدان عرفات میں تھا، میری ذرا آنکھ سی لگی تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے۔ ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا، ساتھی نے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیوں نے حج کیا، لیکن ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا۔ مجھے یہ بات سن کر اس قدر رنج ہوا کہ دل چاہا کہ منہ پر طمانچے ماروں اور اپنی حالت پر خوب روؤں۔

اتنے میں پہلے فرشتے نے پوچھا کہ جن لوگوں کا حج قبول نہیں ہوا۔ ان کے بارے میں اللہ جل جلالہ نے کیا معاملہ فرمایا دوسرے فرشتے نے جواب دیا کہ کریم نے کرم کی نگاہ فرمائی۔ اور مقبولین میں سے ہر ایک کے طفیل ایک ایک لاکھ کا حج قبول فرما لیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ اپنے فضل و انعام سے جس کو چاہے بخش دے (روض)

منزل دوست کا شوق اور ولولہ

حضرت شفیق بلخیؒ کہتے ہیں کہ مجھے مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک اپاہج ملا جو گھسٹ کر چل رہا تھا۔ میں نے پوچھا۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ کہنے لگا کہ سمرقند سے۔ میں نے پوچھا وہاں سے چلے ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔ کہنے لگا۔ دس برس سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ میں بڑے تعجب اور حیرت سے اس کو دیکھنے لگا۔ وہ کہنے لگا شفیق کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے کہا۔ تمہارے ضعف اور سفر کی درازی سے تعجب میں پڑ گیا۔ کہنے لگا۔ شفیق سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کر دے گا، اور میرے ضعف کا متحمل میرا مولا ہے۔ اے شفیق تم ایک ضعیف بندے سے تعجب کر رہے ہو جس کو اس کا مالک اٹھائے لئے جا رہا ہے۔ پھر اس نے دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میرے آقا! میں آپ کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں اور عشق کی منزل کٹھن ہے۔ لیکن شوق میں تو اس شخص کی مدد کیا کرتا ہے جس کی مال مدد نہیں کرتا جس کو راستے کی ہلاکت کا خوف ہو جائے وہ عاشق نہیں ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ وہ عاشق ہے۔ جس کو راستوں کی سختی ارادے سے روک دے۔ (روض)

راہ یابم یا نیابم آرزوئے می کنم
حاصل آید یا نیاید جستجوئے می کنم

مقامِ رضا

حضرت فضیل بن عیاض مشہور بزرگ ہیں، عرفات کے میدان میں لوگ تو سب کے سب کثرت سے دعا مانگ رہے تھے اور وہ ایسی بری طرح رو رہے تھے جیسے کسی عورت کا بچہ مر گیا ہو اور وہ غم کی آگ میں جل رہی ہو۔ جب غروب کا وقت ہونے لگا تو اپنی داڑھی پکڑ کر آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور فرمانے لگے اگر تو معاف بھی کر دے۔ تب بھی میری بدحالی پر انتہائی افسوس ہے۔ (احیاء)

ابن عربی نے بھی محاضرات میں اس قصہ کو نقل کیا۔ اور اس پر یہ اضافہ کیا کہ مطرف میں دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ میری موجودگی کی وجہ سے ان سب کو محروم نہ فرما اور بکر بن عبد اللہ کہہ رہے تھے۔ یہ عرفات کا میدان کس قدر اشرف مقام ہے اور اس کے حاضرین کے لئے کس قدر باعثِ رضا ہے، اگر میرا وجود یہاں نہ ہوتا۔

بقیہ۔ سفرِ عشق

دل کی تڑپ اور خرد کی وارفتگی

یہ تھوڑا سا خاکہ حج اور عمرہ کا ہے، اگر دل میں تڑپ اور سینہ میں درد نہ ہو تو زندگی ہیچ ہے۔ وہ انسان انسان نہیں جس کے دل، دماغ، روح، اعضاء رئیسہ، محبوب حقیقی کے عشق اور ولولہ سے خالی ہیں۔ یہاں عقل کے ہوش گم ہیں۔ جس قدر بھی بے عقلی اور شورش ہوگی، اور جس قدر بھی اضطراب و بے چینی ہوگی، اسی قدر یہاں کمال شمار کیا جائے گا۔

عقل اور حیا کے مقید ہونے والے عشاق آرام و راحت کے طلبگار محبین اپنی سچائی کے اثبات سے عاجز ہیں ؎

عشق چوں خام است باشد بستہ ناموس و ننگ
پختہ مغزانِ جنوں را کے حیا زنجیر پاست

اس وادی میں قدم رکھنے والے کو سرفروشی اور ہر قسم کی قربانی کے لئے پہلے سے تیار رہنا ضروری ہے۔ آرام اور راحت عزت اور جاہ کا خیال بھی اس راہ میں سخت ترین بلکہ بدترین بدنام کرنے والا گناہ ہے ؎

ناز پروردہ تنعم نبرد راہ بدوست
عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

NO. 8 ... WEEKLY REGD. No. 7132

সপ্তাহিক

তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paise

جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۸

عید اضحیٰ

قربانی کے فضائل اور مسائل

(مرتبہ قاری عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن)

فضائل قربانی

احادیث میں قربانی کے فضائل بکثرت وارد ہوئے ہیں مگر یہاں چند فضائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) مشکوٰۃ شریف میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ کے استفسار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض خداوند کریم نیکی عطا فرماتے ہیں (سبحان اللہ کس قدر انعام کی بارش ہے)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات علیہ السلام نے فرمایا کہ قربانی کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کرنے سے زیادہ کوئی عمل مقبول نہیں اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ قبولیت سے سرفراز ہو جاتا ہے

(۳) مستدرک حاکم میں روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ اپنی قربانی کا ملاحظہ کرو کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ سے تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور بروز قیامت اس جانور کے پوست گوشت کے مقابلہ میں ستر گنا ثواب عطا کیا جائے گا۔

ضروری مسائل قربانی

* قربانی اس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو۔ گھر کی ضروریات سے زائد اور بغیر قرضہ کے باون روپے یا اسی قدر مالیت کے سامان کا مالک ہو اور مسافر نہ ہو۔
* ۱۰ ذوالحجہ سے لے کر ۱۲ ذوالحجہ شام تک قربانی جائز ہے ان تاریخوں میں دن اور رات ذبح کرنا جائز ہے مگر دن کو ذبح کرنا افضل ہے۔
* بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس، بھینسا، اونٹ اونٹنی کے بغیر کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔
* گائے بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر تمام کی نیت ثواب کی ہو۔ اگر ایک کی نیت صرف گوشت خوری کی ہوگی تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔
* شہر میں چونکہ عید پڑھنی واجب ہے۔ وہاں نماز سے قبل جانور کو ذبح کرنا ناجائز ہے اور دیہات میں سورج چڑھنے کے بعد ذبح کرنا جائز ہے۔
* جانور خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب لگ گیا جس سے قربانی ٹھیک نہیں تو امیر اور خرید لے اور غریب (جس پر قربانی واجب نہ تھی) وہی ذبح کرے۔
* غریب نے جانور خریدا اور قربانی سے قبل مر گیا، تو دوسرا واجب نہیں۔ اور غنی ہے تو دوسرا خرید کرے۔ اسی طرح اگر جانور گم ہو جائے تو یہی حکم ہے۔
* اگر قربانی کر کے اپنی طرف سے کسی کو ثواب بخش دے تو بخش سکتا ہے اور گوشت بھی کھا سکتا ہے۔ لیکن اگر میت کی وصیت کے مطابق اس کے مال سے قربانی کرتا ہے تو خود نہ کھائے بلکہ سب خیرات کر دے۔
* اگر قربانی کے ایام میں جانور ذبح نہیں کیا جا سکا، تو پھر زندہ جانور کسی مستحق کو دے دینا ضروری ہے ہرگز ذبح نہ کرے۔
* اگر جانور خریدا مگر قربانی سے قبل وہ شخص فوت ہو گیا، تو یہ جانور وارثوں کا مال بن جائے گا۔ ان کی اجازت کے بغیر ذبح نہیں کیا جا سکتا۔
* جو جانور قربانی کے لئے خریدا گیا اور ذبح سے قبل اس نے بچہ دے دیا تو اس بچے کو زندہ صدقہ کرنا مستحب ہے اور اگر ذبح کیا تو اس کا گوشت صدقہ کر دے۔
* گائے، بھینس، اونٹ میں جو آدمی شریک ہیں وہ آپس میں گوشت تول کر پورا پورا تقسیم کریں البتہ اگر سری پائے شامل کر لئے جائیں تو بغیر وزن کے تقسیم کر سکتے ہیں۔
* اسی طرح جو آدمی گائے وغیرہ میں شریک ہیں۔ اگر وہ ایک ہی گھر کے خاوند۔ بیوی اور اولاد ہیں تو بغیر تولنے کے تقسیم جائز ہے۔
* اگر جانور کی خرید کے وقت جانور عیب دار تھا۔ مثلاً بہت زیادہ کمزور تھا۔ مگر ذبح سے قبل وہ عیب دور ہو گیا تو قربانی جائز ہے۔
* جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں۔ اس کی قربانی ناجائز ہے۔ البتہ اس قدر دانت ہیں کہ گھاس کھا سکتا ہے۔ تو جائز ہے۔
* جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو۔ اس کی قربانی ناجائز ہے۔
* جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ تھے۔ یا بعد میں ٹوٹ گئے مگر صرف خول ٹوٹا ہے تو قربانی جائز ہے۔ اور اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے تو قربانی ناجائز ہے
* جس جانور کا پاؤں کٹا ہوا ہو، اس کی قربانی ناجائز ہے
* جو ایسا لنگڑا ہو کہ اس پاؤں کو زمین پر رکھ نہیں سکتا یا اس کے بل چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی ناجائز ہے ورنہ جائز ہے۔
* جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو۔ یا ایک آنکھ کی بینائی تہائی سے زیادہ ختم ہو چکی ہو تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے۔
* جس جانور کے تھن بالکل کٹے ہوئے ہوں یا تہائی سے زیادہ ختم ہو چکے ہوں تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے۔
* اگر بکری کا ایک تھن اور گائے کے دو تھن بوجہ بیماری کے سوکھ گئے ہوں تو قربانی ناجائز ہے۔ اور اگر ایک تھن سوکھ گیا ہو تو قربانی جائز ہے۔
* جس جانور کو کھانسی ہو۔ اس کی قربانی جائز ہے۔
* مخنث جانور یعنی نر بھی نہ ہو اور مادہ بھی نہ ہو تو قربانی ناجائز ہے۔
* جس جانور کو گرم لوہا سے داغ دیا گیا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔
* جو جانور بوجہ بڑھاپے کے بچے نہ دے سکتا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔
* ایک سال سے کم بکری اور بھیڑ اور دو سال سے کم گائے و بھینس اور پانچ سال سے کم اونٹ کی قربانی ناجائز ہے
* خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔
* قربانی کا سارا گوشت گھر میں استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ تین حصے کر دے۔ ایک غربا کے لئے۔ ایک گھر کے لئے اور ایک حصہ دوستوں کے لئے
* قربانی کے جانور کے بال کترنا مکروہ ہے اور اگر بال کتر لئے تو ان کو صدقہ کر دے۔
* قربانی کی کھال اگر بیچ دی تو وہ رقم کسی مستحق کو ملک کر دے
* قربانی کے جانور پر سواری کرنا، اس کا دودھ استعمال کرنا ناجائز ہے۔ اور اگر دودھ دوہ لیا ہے تو اس کو صدقہ کر دے۔ اور اگر دودھ بیچ کر اسی جانور کا گھاس وغیرہ خریدا تو جائز ہے۔
* قربانی کے جانور کی رسی اور جھول وغیرہ سب صدقہ کر دینا چاہیئے۔
* قربانی کے گوشت اور کھال سے قصاب کو اجرت دینا ناجائز ہے بلکہ اپنی طرف سے رقم دینی چاہیئے۔

قربانی کی کھالوں کی رقم کا صحیح مصرف جمعیۃ علماء اسلام کا شعبہ حفاظت و خدمت دین ہے

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

11 2
42

ختم نبوت

بیمال از
الٹر ولیول عقیدت سے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ثوبانؓ نے فرمایا ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ ۔ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّبُوْنَ ثَلَاثُوْنَ

فرمایا ۔ ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ۔ ہر ایک ان میں کا اپنے

كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

آپ کو نبی ٹھیرائے گا ، حالانکہ میں نبیوں کو ختم کر چکا ہوں اور میرے بعد

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ابوداؤد ، ترمذی ، مشکوٰۃ ، کتاب الفتن)

کوئی نبی نہیں ہوگا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمؑ جس زمانے میں گوندھی ہوئی مٹی کی ہیئت میں تھے

خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ

میں اُس وقت بھی خدا کے نزدیک نبیوں کو بند کرنیوالا لکھا ہوا تھا

فِيْ طِيْنَتِهٖ (شرح السنۃ و احمد در مشکوٰۃ)

درسِ قرآن - و - درسِ حدیث

موت ایک ایسی چیز ہے جس کا تعلق ہر ایک انسان ہے۔ اس لئے موت کے متعلق جو ضروری معلومات ہیں، ہر ایک انسان کو ان کا معلوم ہو جانا مفید اور نتیجہ خیز ہوگا۔

قولہ تعالیٰ: وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(سورہ المنفقون رکوع ۲)

(اے ایمان والو) اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو روزی دی ہے اس سے پہلے کہ کسی کو تم میں سے موت آجائے، تو کہے۔ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لئے ڈھیل کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا۔

موت کی دو قسمیں

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں اعلان ہے کہ ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں پیدا کی ہیں۔ اس قاعدے کے مطابق موت کی بھی دو قسمیں ہونی چاہئیں۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں غور سے دیکھا جائے تو واقعی موت کی بھی دو قسمیں نظر آتی ہیں۔ موت محمود یا موت مذموم کہہ لیجئے یا اچھی اور بری موت کہہ لیجئے۔ دونوں الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

موت محمود والوں کے اوصاف

قولہ تعالیٰ: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(سورہ الانعام رکوع ۲۰)

کہدو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔

نتیجہ

سیدالمرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اور موت دونوں ہی محمود اور قابل رشک ہیں۔ اسی لئے آپ کی امت کو آپ کا نمونہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنی موت محمود بنانا چاہیئے۔ اسے اپنی زندگی کا مقصد اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری بنانا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ: - وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(سورۃ النساء رکوع ۱۴)

اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے اور پھر اس کو موت پالے، تو اللہ کے ہاں اس کا ثواب ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکل کر باہر جاتے ہیں، پھر اگر وہ مر جائیں تو ان کا ثواب اللہ تعالیٰ انہیں ضرور دینگے۔

اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے

۱ - مجاہد۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرنے کیلئے میدان جنگ میں جائے۔

۲ - حاجی، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حج کرنے کے لئے جائے۔

۳ - عالم دین، جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دین کی تبلیغ کیلئے جائے

۴ - طالب العلم، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دین کا علم پڑھنے کے لئے جائے۔

از قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری

(ترجمہ) جابرؓ سے روایت ہے۔ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر گئے۔ ہم ایک کشادہ وادی میں جا کر اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی ایسی چیز نہیں پائی جس کی اوٹ میں بیٹھ سکیں۔ ناگہاں آپ نے دو درخت وادی کے کنارہ پر پائے۔ ان میں سے ایک کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ پھر اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا۔ تو اللہ کے حکم سے میری فرمانبردار ہو جا۔ وہ آپ کے ساتھ اس طرح چلی جس طرح نکیل والا اونٹ جس کے ناک میں نکیل ہو، اپنے چلانے والے کے تابع ہو کر چلتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسرے درخت کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس کی بھی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑا فرمایا۔ دونوں میرے سامنے اللہ کے حکم سے مل جاؤ۔ پھر وہ دونوں مل گئیں۔ اور میں بیٹھا ہوا اپنے دل میں ہی خیال کر رہا تھا۔ کچھ ہی وقت گذرا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ تشریف لا رہے ہیں۔ اور دونوں درخت ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ہر ایک ان میں سے اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا۔

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درختوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان بنا دیا تھا۔ مسلمانوں کو تو بطریق اولیٰ آپؐ کا ہر فرمان مان لینا چاہیئے۔

علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے۔ کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ پھر ہم مکہ (معظمہ) کے بعض اطراف میں نکل گئے۔ پھر کوئی پہاڑ اور کوئی درخت آپ کے سامنے نہیں آتا تھا۔ مگر وہ کہتا تھا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ!

(ترجمہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک گنوار آیا۔ جب آپ کے قریب آیا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اس نے کہا۔ اس بات پر آپ کی تصدیق کون کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کانٹے دار درخت۔ پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ حالانکہ وہ وادی کے کنارے کھڑا ہوا۔ پھر وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی دینے کے لئے فرمایا۔ اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ جو کچھ آپ فرماتے ٹھیک ہے۔ پھر اپنی اگنے کی جگہ پر چلا گیا۔ (رواہ الترمذی وصححہ)

(ترجمہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہا، ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا۔ اور کہا۔ میں کس طرح پہچانوں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اس کھجور کی ٹہنی کو بلاؤں۔ جو گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (پھر تو مان جائے گا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹہنی کو بلایا۔ وہ کھجور کے درخت سے اترا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آ گری۔ پھر آپ نے فرمایا۔ واپس چلی جا۔ پھر واپس چلی گئی۔ پھر وہ گنوار مسلمان ہو گیا۔

---

۵ - جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کسی کام کے لئے گھر سے باہر جائے وہ فی سبیل اللہ کہلائے گا۔ مثلاً سیلاب میں تباہ ہونے والے مسلمانوں کے مکانات تعمیر کرنے کے لئے باہر جاتا ہوں گے۔ جو شخص بھی فی سبیل اللہ سفر کرے اور اسی سفر میں موت آئے تو وہ موت محمود ہوگی۔ یہ بھی فی سبیل اللہ ہی میں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو موت محمود سے دنیا سے رخصت ہونے کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

مرتب و انچارج — محمد حنیف سہارنپوری

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۲

سیاسیاتِ عالم اور دنیائے عرب

(۳)

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

آفتاب اسلام مکہ معظمہ سے طلوع ہوا۔ مدینہ منورہ میں نصف النہار کو پہنچا اور وہاں سے اس آفتاب عالمتاب نے تمام دنیا کو اپنی شعاعوں سے منور کر دیا۔

مجاہدین اسلام اور خدائی سپاہیوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک طرف بخارا (ترکستان) کا محاصرہ کر لیا۔ دوسری طرف سندھ اور ملتان تک جا پہنچے۔ تیسری طرف افریقہ کے صحراؤں کو عبور کرتے کرتے بحر اوقیانوس کے کنارے مراکش اور موری طانیہ پہنچ کر اپنے آقا و مولا سے کہنے لگے۔ اے اللہ اگر آپ کی زمین اور بھی آگے ہوتی، تو ہم تیرا نام بلند کرتے ہوئے اور آگے جاتے۔ اس وقت امریکہ دریافت ہی نہیں ہوا تھا بہرحال اسلام کی روشنی نے جہاں عربوں کے دلوں کو جگمگایا وہاں ترکوں اور ترکمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں شامل کر لیا۔ پھر حق کی یہ صدا افریقہ کے حبشیوں اور بربر قوم کے دلوں میں جا اتری۔

مسلمانوں نے یورپ، افریقہ اور ایشیا کے دور دراز علاقوں کو میدان کارزار بنایا وہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے شامل حال تھی

کچھ عرصہ کے بعد جبکہ اسلامی بجلی کی رو کمزور پڑ گئی۔ دشمنانِ اسلام نے خود اسلام کی اولیں پناہ گاہ (مشرق وسطیٰ) کو اپنی شرارتوں، سازشوں اور عیاریوں کی آماجگاہ بنا ڈالا۔ حتیٰ کہ ترکوں اور عربوں میں اختلافات ڈال دیے۔ جس کا کچھ نہ کچھ اثر ماضی قریب تک باقی تھا اور اب بفضلہ تعالیٰ حالات کی اتنی اصلاح ہو چکی ہے کہ اس سال پچاس ہزار ترک اپنی بسوں پر شام کے راستے حج مبارک کی لذتوں سے سرفراز ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

بہرحال دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیاں خود عرب ملکوں میں بھی اچھی خاصی کارگر ثابت ہوئیں اور ان میں باہمی منافرت کی خوب تخم ریزی کی گئی۔

مگر جیسا کہ پہلے نمبروں میں بتایا گیا ہے۔ اب حالات بفضلہ تعالیٰ رو بہ اصلاح ہیں۔ عربوں نے زخم کھا کر ہوش سنبھالا ہے۔ مصر و اردن گلے مل گئے ہیں۔ شام و عراق ایک ہو چکے ہیں۔ سعودی حکومت اور سلطان لیبیا تک عرب اتحاد کے حامی بن چکے ہیں الجزائر جیسے دور افتادہ ملک کے غازیوں نے اب تک یہود سے جنگ بندی قبول ہی نہیں کی۔ سوڈانی مجاہد ابھی مورچوں میں پڑے ہیں۔ بہرحال عالم اسلام کا دل اس وقت دھڑک رہا ہے اور اس کے ساتھ تمام مسلمانانِ عالم کی نبضیں دھڑک رہی ہیں۔ اگرچہ قرب قیامت کا زمانہ قریب ہے۔ مہدی علیہ السلام کا انتظار ہے۔ بڑے بڑے صالح بندے اب چشم براہ ہیں۔ مگر بہرحال اس سے پہلے خطرناک جنگیں ہونی ہیں۔

یہود کا اقتدار اسلامی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ آخر انہی کا ستر ہزار کا لشکر دجال اعظم کا ساتھ دے گا، اور آخر کار انہی کا قتل عام ہونا ہے۔ بہرحال اہل اسلام کے بارہ میں یہی خبریں ہیں کہ وہ آخر تک کفر کا مقابلہ کریں گے۔ اس وقت حالات کا رخ عربوں کے حق میں ہے۔

امریکہ نے روس سے یہ وعدہ کر کے کہ ہم دونوں بڑی طاقتیں عرب یہود کی جنگ میں غیر جانبدار رہیں گی۔ اس اعلان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انسانیت کی مٹی پلید کی اور دنیا بھر کی قوموں کے اقوال و مواعید کا اعتماد زائل کر کے رکھ دیا۔ اس طرح کر کے اگرچہ اس نے روس اور عربوں کو دھوکا دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب پر غالب ہوتی ہے۔ اس نے روس کے ساتھ بقاء باہمی کا فیصلہ کر کے ایسا دھوکا کھایا ہے کہ اب اس کی تلافی تقریباً ناممکن ہے۔ روس صدیوں سے جنوب کے گرم سمندروں سے محروم تھا۔ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ اپنے ابا کی جائداد سمجھ کر بحر روم میں خواہ مخواہ گشت کرتا اور لِمَنِ الْمُلْکِی کا نقارہ بجاتا رہا۔

روس نے بڑی آہستگی سے عربوں کے خلاف وقتی طور پر اس کی غداری برداشت کر لی۔ مگر بقاء باہمی سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنا پورا بحری بیڑہ بحیرہ روم میں لے آیا، اور ساتھ ہی امریکہ اشتراکی ممالک کے قلب (چیکوسلواکیہ) میں جو پخت و پز کر رہا تھا۔ اس کی رات میں اس دیگ کو الٹ کر رکھ دیا۔

اب مغضوب علیہ یہود کا حلیف بن کر خود امریکہ بھی خدائی غضب کا شکار ہو رہا ہے ویٹ نام سے وہ بھاگنے کی سوچ رہا ہے تاکہ یورپ کے دفاع کو مضبوط کرے۔ ادھر اس کے لاڈلے فرزند یہود کا حریت پسند عربوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مشرق وسطیٰ سے ہر وقت جنگ کے شعلے بلند ہونے کا خطرہ ہے۔ اور بقول صدر ناصر کے اب یہ جنگ محدود نہ رہے گی۔ بلکہ بڑے بڑے فرعونوں کا بھی بیڑا بھی غرق کر کے رکھ دے گی۔

تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حریت پسندوں نے ایک ماہ میں تقریباً ڈیڑھ سو حملے یہود پر کئے ہیں اور اسمٰعیلیہ کے علاقہ میں جب یہودی جہازوں کو پرواز کی سوجھی تو مصریوں نے چار یہودی جہاز تباہ کر کے رکھ دیئے۔ امریکہ ترکوں کو ہوائی جہاز دے رہا ہے اور اب فرانس کے صدر ڈیگال کو بھی ٹرکی آنے کی سوجھی ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ بہرحال اب یہودیوں کے سرپرست امریکہ کو اپنی پڑی ہے۔ اور جہاں عرب ممالک مسلح اور متحد ہو گئے ہیں۔ وہاں مقبوضہ عرب علاقوں میں یہودیوں کے خلاف حریت پسندوں کی گوریلا سرگرمیاں الجزائر اور ویٹ نام جیسی صورت اختیار کر کے یہودیوں کے لئے دردِ سر بنی ہوئی ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

(قسط نمبر ۴)

ایک اہم انٹرویو

جمال عبدالناصر اور مصر کے خلاف اتہامات کی حقیقت

(از محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب
(جامعہ ازہر)

(۴) انسانیت اور بشریت کے اعتبار سے تمام اہل وطن کو مساوی اور برابر سمجھتا ہے۔ معیار فضیلت یا ایک دوسرے پر برتری کا دارومدار عمل صالح پر رکھتا ہے۔

(۵) ان ترقی پذیر قوموں کے ساتھ تعاون اور ربط اخوت پر رکھتا ہے جو اصل اور مخصوص معاشرتی اطوار کے اعادے اور ان پر مسلط نظام کی خامیوں اور الائشوں کو دور کرنے کے لئے اس لئے کوشاں ہیں کہ وہ نظام ایک طرف تو ذلت و پستی فقر و افلاس جہالت و گمراہی اور مرض و بیماری لے کر آیا ہے تو دوسری طرف خود اس نظام کے علمبرداروں میں شکم پرستی ذخیرہ اندوزی فضولیات میں افراط اور اخلاقی قدروں سے تمسخر کے جذبات پیدا کر چکا ہے (گویا کہ سرمایہ دارانہ نظام اور استعمار کے مضر اثرات کو مٹاتا ہے)

(۶) کمیونزم اور اس کی دعوت کو کفر گردانتا ہے

(الاسلام و نظم حکم المعاصرہ صہ ۸۷، ۸۸)

ان دلائل کی روشنی میں یہ کہنا بالکل غلط اور باطل پرستی ہے کہ صدر ناصر کمیونزم اور سوشلزم کے علمبردار ہیں۔ کیونکہ وہ عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق میں ان اصولوں کو اپنا چکا ہے۔ جو اسلامی نظام حیات اور تشکیل سیرت کے لئے ضروری ہیں۔

محترمی کلیم صاحب! آپ کا چھٹا سوال یہ ہے کہ صدر ناصر کا اختلاف اخوان المسلمین سے مذہبی ہے یا سیاسی؟ جس طرح پاکستان میں سیاسی اختلاف کی بنا پر جماعت اسلامی کچھ عرصہ کے لئے خلاف قانون قرار دے دی گئی تھی کیا یہی حال ناصر اور اخوان کا ہے یا اس کی حقیقت کچھ اور ہے؟

محترمی کلیم صاحب! اس سوال کا جواب اس بات کا متقاضی ہے کہ اخوان المسلمین کی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈال دی جائے۔

اخوان المسلمین کی تاریخ کو دو اہم دوروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک دور ۱۹۲۸ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک ہے جبکہ جماعت کی تاسیس ۱۹۲۸ء میں حسن البنا متوفی ۱۹۴۹ء نے اسمٰعیلیہ کے مقام پر کی اور پھر اس کا دائرہ عمل وسیع ہو کر اس کا اثر قنات سویز اور اس کے گرد و نواح کے علاقے تک پھیل چکا تھا۔ ۱۹۳۳ء تک اس جماعت کا کام خالص تبلیغی نوعیت کا تھا۔ عوام کی دینی اصلاح کا پروگرام زیر عمل تھا۔ لیکن اس میں سیاسی رنگ بالکل ناپید تھا۔

دوسرا دور ۱۹۳۳ء سے شروع ہوتا ہے جو اب تک جاری ہے۔ ۱۹۳۳ء میں اس جماعت مؤسس حسن البنا قاہرہ منتقل ہو گئے تو خطبوں اور تقریروں کے ذریعہ اسلامی دعوت کی پرچار جاری رکھی اور اپنا شعار یہ بنا لیا۔

اللہ غائتنا والرسول زعیمنا والقرآن دستورنا والجہاد سبیلنا والموت فی سبیلنا اللہ اسمٰی امانینا۔

(ترجمہ) ہماری غرض و غایت اللہ ہمارا رہنما رسول اور ہمارا دستور حیات قرآن اور ہمارا طریقہ کار جہاد اور اللہ کی راہ میں موت ہماری تمام آرزوؤں سے بلند تر آرزو ہے

القاموس السیاسی کے مؤلف لکھتے ہیں کہ:۔

"اس وقت سے جماعت نے سیاسی رنگ اختیار کر لی"۔ چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد مصری حکومتوں اور کابینوں سے سیاسی اختلافات میں الجھ گئی۔ اس سیاسی نشیب فراز میں مؤسس جماعت کو اپنے نظریات کی ترجمانی کے لئے ایک رسالہ موسوم بہ "اخوان المسلمین" نکالنا پڑا۔ ۱۹۴۸ء میں اس رسالہ کی ابتدائی اشاعت شروع ہو گئی۔ اخوان المسلمین نے جہاد فلسطین کے لئے اشتراک رضاکاران فلسطین کے نام سے تحریک کی زعامت اور سرپرستی کی۔ غالباً جمال عبدالناصر اسی زمانہ میں یعنی ۱۲ر مئی ۱۹۴۸ء کے بعد اس جماعت کے ساتھ تعاون کرنے لگے۔ کیونکہ اس سال جمال عبدالناصر نے فلسطین کے معرکوں یعنی اسدود، نجبا، حصار اور فالوجہ میں آزادئ فلسطین کے حصول کے لئے نمایاں فوجی خدمات سرانجام دی تھیں اخوان المسلمین سے جمال عبدالناصر کا یہ تعلق ۱۹۵۱ء میں اور بھی مضبوط ہو گیا جبکہ آپ نے نہر سویز کے معرکہ میں حصہ لیا اور فدائیوں کو ٹریننگ دینے اور اسلحہ اور ذخیرہ بہم پہنچانے کا کام کیا۔

گویا کہ یہ دونوں یعنی جمال عبدالناصر اور اخوان المسلمین تحریک آزادی میں ایک دوسرے کے ہمنوا اور ہمسفر تھے حتیٰ کہ ۱۹۵۲ء میں مصر میں جنرل نجیب کی قیادت میں فوجی انقلاب آیا اور نئی حکومت کی تشکیل کی گئی۔ جس میں جمال عبدالناصر انقلابی کونسل کے رکن اور وزیر داخلہ مقرر کر لئے گئے۔ لیکن بعد میں انقلابی کونسل کے اراکین کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں جنرل نجیب کو منصب صدارت سے ہٹنا پڑا اور خود جمال عبدالناصر نے زمام سیاست سنبھال لی۔

اس وقت تک انقلابی حکومت کے اکثر اراکین بشمول جمال عبدالناصر اخوان المسلمین کے ہمدرد تھے۔ مگر [illegible] سے بعض سیاسی مسئلوں پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ جس وجہ سے یہ ایک دوسرے سے دور ہونے لگے۔ [illegible] نے ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھ [illegible] کیا۔ لیکن خود اخوان المسلمین دو گروہوں میں تقسیم [illegible] ایک گروہ نے انقلابی حکومت سے تعاون کو شعار [illegible] بنا لیا اور دوسرے گروہ نے انقلابی حکومت کو غیر [illegible] سمجھ کر اس کے خلاف متشددانہ طرز عمل اختیار کیا [illegible] یہاں تک پہنچ گئی کہ دونوں ایک دوسرے کو ختم [illegible] پر آمادہ ہو گئے۔

جب اخوان المسلمین نے ہر ممکن ذریعہ اور [illegible] انقلابی حکومت کا تختہ الٹانے کی کوششیں شروع [illegible] جس میں خود انقلابی کونسل کے اراکین کو موت کے [illegible] اتارنے کی سکیم شامل تھی اور فعلاً کئی مرتبہ یہ کوشش [illegible] بعض بیرونی ملکوں کی شہ پر کی بھی گئیں۔ مگر وہ [illegible] عملی اقدامات میں کامیاب نہ ہو سکے اور بروقت [illegible] کا انکشاف ہوتا رہا تو اس وقت انقلابی حکومت [illegible] اخوان المسلمین کو ملک اور قوم کے لئے خطرہ سمجھا [illegible] استعمار پسندوں کو تقویت پہنچانے کا باعث۔ چنانچہ [illegible] سلسلہ میں انقلابی حکومت نے اخوان المسلمین [illegible] سرکردہ لیڈروں کو اپنی مخالفانہ کارروائیوں سے باز [illegible] کی کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں اخوان المسلمین کے [illegible] افراد کو قید و جرمانہ کیا اور چند کو پھانسی کی سزائیں [illegible]

میرے خیال میں انقلابی حکومت کا یہ سخت رویہ [illegible] قومیت کے نظریہ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوا [illegible] کاش وہ اسی طرح [illegible] صبر و تحمل سے کام لیتی جیسے [illegible] انقلابی حکومت کے سربراہ صدر محمد ایوب خاں نے [illegible] سیاسی حریفوں کے مقابلہ میں لیا ہے اور وہ ذرائع [illegible] کر لیتی جن سے قومی جدوجہد آزادی کی راہ میں مزاحم [illegible] ضعیف ہو جاتیں۔ اور ان کی مثال اس سانپ [illegible] جاتی جس میں بل نہ ہو۔

مگر دوسری طرف اخوان المسلمین کے تشدد پسند [illegible] کو تناصر اور تعاون کا شیوہ اختیار کرنا چاہیئے تھا [illegible] انقلابی حکومت کی جدوجہد آزادی میں مثبت کردار [illegible] اخوان المسلمین کا تشدد آمیز طرز عمل جس میں انقلابی [illegible] کے ارکان کو قتل کرنے کی سکیمیں اور عملی اقدامات [illegible] ہیں کو کسی صورت میں صحیح نہیں کہا جا سکتا۔

بہ حال صدر ناصر اور اخوان المسلمین کا اختلاف

ہی ہے دینی اور مذہبی نہیں ہے۔ اس کو خالص دینی
یہ بھی اختلاف کہنا غلط ہے۔

آپ کا ساتواں سوال یہ ہے کہ بعض لوگوں نے صدر
کے خلاف یہ بات خاص طور پر اچھالی ہے کہ ابوسمبل
میں مورتی کے نیچے قرآن پاک کا نسخہ رکھا گیا ہے۔
اللہ! کیا یہ بات صحیح ہے؟

اگر صحیح ہے تو کیا مصری عوام نے اس پر احتجاج
نہیں کیا؟

کلیم صاحب! مجھے افسوس ہے کہ نہ مجھے خود اس
دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ جہاں ابوسمبل اور دوسرے
زیر تعمیر رکھے گئے ہیں اور نہ اس سلسلہ میں کسی مصری اخبار
یا رسالہ میں میری نظر میں اس قسم کی کوئی خبر گذری ہے۔ نیز
مصری عوام نے بھی اس قسم کا کوئی احتجاج نہیں کیا۔ جس میں
ابوسمبل میں مورتی کے نیچے قرآن پاک کے نسخے رکھنے پر
روشنی پڑتی ہو۔

ویسے اسوان ہائی ڈیم اور اس کے گرد و نواح کا
علاقہ جس میں خوبہ قابل دید ہے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔
صدر ناصر کے ہوائی حصہ پر مسجد کلیسہ دیکھا ہے اور اسی
طرح الاقصر میں معبد کرنک کا معائنہ بھی کیا ہے لیکن وہاں
ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی اور نہ اس قسم کی کوئی
بات سنی۔

جناب کلیم صاحب! آپ کا آٹھواں سوال یہ ہے
کہا گیا ہے کہ صدر ناصر نے یمن کے بعض باشندوں کو
فنی بموں کی تربیت دے کر سعودی عرب بھیجا تھا کہ وہاں
خانہ کعبہ کو اڑا دیں۔ معاذ اللہ! کیا اس قسم کی کوئی بات
اخبارات میں بھی آپ نے دیکھی یا سنی تھی؟

جناب کلیم صاحب! اس سوال میں حق کو باطل
ساتھ ملا کر پیش کیا گیا ہے۔ سوال کے اس حصہ میں تو
شبہ نہیں کہ صدر ناصر اور اس کی انقلابی حکومت نے
کے بعض قوم پرستوں کو دفاع نفس اور وطن کے لئے
ٹریننگ اور فوجی تربیت دلوائی تھی اور ان کو ہر قسم
دستیاب اور ضروری اسلحہ جس میں دستی بم بھی شامل
سے لیس کر دیا تھا بلکہ خود اپنی منظم اور تربیت یافتہ
کا معتد بہ حصہ بھی ان کی امداد کے لئے بھیج دیا تھا جس
نتیجہ میں مصر کی انقلابی حکومت اور شاہ فیصل جو امیر بدر
کہا جاتا ہے کے درمیان سیاسی اختلاف پیدا ہو گیا ہے لیکن
سوال کا یہ حصہ کہ جس میں کہا گیا ہے کہ صدر ناصر نے بعض
یمنی باشندوں کو دستی بموں کی تربیت دے کر سعودی عرب
بھیجا تھا کہ وہ جا کر خانہ کعبہ کو اڑا دیں۔ میرے نزدیک مندرجہ
ذیل وجوہ کی بنا پر غیر معقول اور خلاف واقعہ ہے۔

(۱) صدر ناصر کو شاہ فیصل سے سیاسی اختلاف ہے
لیکن حجاز کی سرزمین اور وہاں کے باشندوں سے کوئی
عداوت، دشمنی اور نفرت نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت شناس
ایک صدر ناصر کی جدوجہد آزادی کو اہل حجاز کی جدوجہد
آزادی کے مترادف سمجھتے ہیں۔

(۲) صدر ناصر ایک سچا اور دیندار مسلمان ہے جس نے
فریضہ حج ادا کر لیا ہے۔ اس دوران میں وہ خانہ
کے ارد گرد طواف کر کے یہ ثابت کر چکا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کو
خانہ خدا سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے مشہور و معروف
کتاب "فلسفۃ الثورۃ" میں اس بات کی وضاحت کی ہے
کہ خانہ کعبہ عالم اسلامی کا مرکز ہے اور مرکز عالم اسلامی
کا پارلیمنٹری اجتماع۔ صدر ناصر لکھتے ہیں:۔

(ترجمہ) "کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر میں نے
یہ محسوس کیا کہ میرے خیالات عالم اسلامی
کے ہر گوشہ میں گھوم رہے ہیں۔ پھر میں نے آپ
کو یوں مخاطب ہوتے ہوئے پایا۔ ضروری
ہے کہ حج کے بارے میں ہمارا نقطۂ نظر
بدل جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ کافی عرصے
بعد ہمارا کعبہ کو جانا صرف دخول جنت
کے لئے پروانۂ رہائی یا ٹکٹ بن جائے
یا معروف زندگی اور پر لطف ایام کے بعد
پروانۂ بخشش کی کوشش کی صورت اختیار
کر لی جائے بلکہ ضروری ہے کہ ہمارا حج زبردست
سیاسی طاقت و قوت کا بھی حامل ہو۔ نیز یہ
بھی ضروری ہے کہ دنیائے صحافت اس
کی خبروں میں سرعت اور دلچسپی سے کام
لے۔ صرف اس لئے نہیں کہ یہ پرانی رسموں
اور قدیم تقلیدوں کا مجموعہ ہے جو قارئین
صحف کے سامنے عجیب و غریب تصویریں
پیش کرتا ہے بلکہ اس اعتبار سے بھی کہ
حج بار بار آنے والی سیاسی کانفرنس ہے
جس میں تمام اسلامی ملکوں کے رہنما ارباب
عقل و دانش۔ اصحاب حل و عقد اور اہل قلم
اہل صنعت و تجارت اور نوجوانان اسلام
جمع ہوتے ہیں تاکہ عالم اسلامی کی اس
عظیم پارلیمنٹ میں ملکی سیاست اور باہمی
تعاون کے وسیع منصوبے اور عریض خطوط
وضع کریں اور ان پر اگلے سال تک یعنی
کانفرنس کے انعقاد تک عملی طور پر گامزن
ہوں"۔

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صدر
ناصر خانہ کعبہ کو گرانے، بم سے اڑانے یا اس کی دینی
اور سیاسی اہمیت کو گھٹانے کی نہیں سوچ رہے ہیں،
بلکہ اس نظریہ کے حامل ہیں کہ خانہ کعبہ کو دعوت اسلامی
کا قوی ترین مرکز بنا دیں۔

(۳) اگر صدر ناصر کو خانہ کعبہ سے دشمنی ہوتی اور
وہ اس کو دستی بموں کے ذریعہ اڑانے کی فکر میں ہوتے
تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں
مصریوں کو حج کی اجازت دیتے۔ حالانکہ وہ سرکاری طور پر
تمام سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔

باوجود سخت مالی مشکلات اور سیاسی بحران کے جو
عرب اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں مصر میں رونما ہوئے۔ صدر
ناصر نے موسم حج میں بحری اور ہوائی جہازوں کا معقول
انتظام کر کے مصری اور مصر میں مقیم غیر ملکی باشندوں کو
فریضہ حج ادا کرنے کا اہتمام کیا۔

(۴) وہ شخص جو خود مصر میں آثار اسلامی کی
تعمیر اور نگرانی کا انتظام کرتا ہے کس طرح وہ جرأت کر
سکتا ہے کہ وہ اسلام کے اس قدیم ترین اثر کو بلاوجہ
اور بلا مصلحت بم سے اڑانے کا ارادہ کریں۔

کوئی بھی معقول انسان صدر ناصر کے متعلق یہ
نہیں سوچ سکتا کہ اس سے اس قسم کی پست حرکت بھی سرزد
ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اور اس قسم کی بعض
دوسری باتیں استعماری پروپیگنڈے اور صدر ناصر کے
سیاسی حریفوں کی الہام تراشیوں کے طویل سلسلہ کی
ایک کڑی ہے۔ جس کو سیاسی بصیرت رکھنے والے عرب
اور غیر عرب صحافی اور سیاستدان کبھی کوئی اہمیت
دیتے بلکہ وہ اس کو جھوٹ جان کر صراحتاً یا کنایتاً اس
کی تردید کر دیتے ہیں۔

ہاں جو لوگ ضمیر فروش ہوتے ہیں۔ وہ چند سکوں کے
بدلے میں اس قسم کی بے بنیاد باتیں پھیلاتے رہتے ہیں
قرآن پاک نے ایسے لوگوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے
مسلمانوں کو حکم دیا ہے:۔

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم
فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا
قوما بجھالۃ فتصبحوا علی ما
فعلتم نادمین۔ (الحجرات)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق اور بدکردار
تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب
تحقیق کر لیا کرو۔ مبادا کہ کسی قوم کو نادانی سے
نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر
نادم ہونا پڑے۔

کلیم صاحب! آپ کا نواں سوال یہ ہے کہ یہ بھی مشہور
کیا گیا ہے کہ صدر ناصر یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور یہ کہ
پچاس ہزار اخوان المسلمین کو قتل کیا ہے۔ کیا صدر ناصر
کے متعلق مصر میں بھی مصری عوام کے یہی تاثرات ہیں؟

محترمی کلیم صاحب! یہ کہنا کہ صدر ناصر یہودیوں
کے ایجنٹ ہیں بالکل اس قول کے مترادف ہے کہ صدر
جانسن عوامی جمہوریہ چین کے ایجنٹ اور کوسیجن اسلام
کے مبلغ اعظم اور صدر ایوب ہندو نواز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صدر ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ
بتانے والے عرب کی تحریک آزادی کے دشمن ہیں، جو
چاہتے ہیں کہ عرب ہمیشہ کے لئے استعماری طاقتوں کے
پنجۂ استبداد میں گرفتار رہیں

آخر میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ صرف صدر ناصر
کیوں یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ پوری مصری قوم بلکہ عرب
دنیا کی اکثریت صدر ناصر کو سربراہ تسلیم کر چکی ہے، اور اس
کے پروگرام پر ہر تصدیق ثبت کرنے کے بعد صدر ناصر
کی کھلی تائید کر رہی ہے۔ گویا کہ ان لوگوں کی نظر میں پوری
عرب دنیا یہودیوں کی ایجنٹ ہے۔

(باقی آئندہ)

یہ سبق

چودہ سو سال سے موجود ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جس زمانہ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کا وطن دنیا کی سامراجی طاقتوں کی شکارگاہ بنا ہوا تھا۔ خاص طور پر عرب کا وہ حصہ جو سب سے زیادہ زرخیز اور مالدار خطہ کی حیثیت رکھتا تھا تمام تر اغیار کے ہاتھوں میں تھا۔

شمال میں ملک شام پورا کا پورا روم کے زیر نگین تھا۔ اس کے اوپر روم کے ماتحت امرائے عرب کی حکومت تھی۔ اسی طرح جنوب میں یمن کا پورا علاقہ ایران کے زیر اقتدار تھا۔ اس پر ایرانیوں کے ماتحت امرائے عرب کی حکومت قائم تھی۔ عربوں کے اپنے ہاتھ میں صرف حجاز تہامہ اور نجد کے علاقے تھے۔ ان کے علاوہ کچھ چٹیل اور بے آب وگیاہ بیابان تھے۔ جن میں کہیں کہیں کچھ زرخیز ٹکڑے نظر آتے تھے۔

عرب کی یہ حالت ہر دردمند کے لئے تشویشناک تھی۔ حریت پسندی کا تقاضا تھا کہ آپ استخلاص وطن کی تحریک اٹھاتے۔ آپ قبائل عرب کے قومی جذبات کو ابھار کر سامراجی شاہنشاہیتوں یعنی شمال میں روم اور جنوب میں ایران سے اپنے غصب شدہ علاقوں کو آزاد کرانے کی مہم چلاتے۔ آپ جزیرہ نمائے عرب کے کونے کونے میں قومی وحدت کا صور پھونکتے اور سامراجی طاقتوں سے وطن عرب کو خالی کر کے آزاد اور ترقی یافتہ عرب کا نقشہ بناتے۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کا نعرہ بلند کرتے تو پورے عرب کے دیدہ و دل آپ کے لئے فرش راہ ہوتے۔ تمام قبائل کی حمایت آپ کو حاصل ہو جاتی۔ آپ اول روز سے پورے عرب کے لیڈر بن جاتے۔ بظاہر آپ سوچ سکتے تھے کہ خود اسلام کی آزادی کی راہ بھی یہی ہے کہ عرب کو آزاد کرایا جائے اس طرح نہایت آسانی سے پورے عرب کی سرداری آپ کو مل جاتی اور جب سامراجی قوتیں عرب علاقہ کو خالی کر دیتیں تو نہایت کامیابی کے ساتھ آپ کو اسلام کی توسیع اشاعت کے مواقع حاصل ہوتے۔

مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اول روز سے اسلام کی تبلیغ کی مہم شروع کر دی۔ اگرچہ اس تبلیغ کا اصل پہلو یہ تھا کہ رسالت کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ مگر اسی جدوجہد میں وہ سیاسی امکانات بھی چھپے ہوئے تھے۔ جو ایک حریت پسند شخص قومی اور سیاسی پہلو سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اگر قبائل عرب کے اشتراک سے استخلاص وطن کی تحریک چلائی جاتی تو ابتدائی جدوجہد کے دور میں بلاشبہ مشرک قبائل کے سرداروں کا تعاون و اتحاد حاصل ہو جاتا وطن کو سامراجی اقتدار سے پاک کرنے کی مہم میں وہ پوری طرح آپ کا ساتھ دیتے اور اس طرح بہت جلد سیاسی کامیابی کے امکانات نظر آ سکتے تھے۔

مگر اصل مسئلہ یہ تھا کہ سامراجی تسلط کے خاتمہ کے بعد کیا ہوگا۔ جب تک سامراج کے خلاف جدوجہد کرنے کا سوال تھا۔ اس وقت تک سارے عناصر کے مقاصد ایک تھے۔

"وطن کو بیرونی اثرات سے پاک کرنا"۔ مگر جب وطن بیرونی اثرات سے پاک ہو جاتا۔ اس وقت سب کے مقاصد ایک نہیں رہ سکتے تھے۔ اب مسئلہ یہ ہوتا کہ سارے عرب پر ایک آزاد قومی سلطنت قائم کی جائے۔ اسی وقت بالکل فطری طور پر اسلام اور شرک باہم حریف ہو جاتے جس طرح اس سے پہلے عرب اور غیر عرب کی بنیاد پر ایک دوسرے سے مقابلہ جاری تھا۔ . . . . . .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے سردار اور آخری نبی تھے۔ آپ کی تعلیم کامل و مکمل تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ مذہب مکمل نہیں ہو سکتا یا مکمل نہیں رہ سکتا۔ جس کی پشت پر سیاسی طاقت نہ ہو۔ اور وہ سیاست کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس کے ساتھ قوت نہ ہو۔ آپ نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے حکومت و اقتدار پر قبضہ کا مقصد نہ پیش کیا اور نہ پیغمبروں کا مقصد سوائے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے اور نجات کا راستہ بتانے کے اور کچھ ہو سکتا ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ اجتماعی طور پر اگر اللہ تعالیٰ کے مقررہ دستور کو اپنا لیا جائے تو اس کا آخری نتیجہ اللہ تعالیٰ بطور انعام حکومت و سلطنت کی صورت میں بھی دیتے ہیں بلکہ اس کا قطعی وعدہ فرمایا ہے۔

چنانچہ آپ نے یہی راستہ اختیار فرمایا۔ اور اصلاح عقائد، اصلاح اخلاق، اصلاح معاشرہ اور اصلاح اعمال کی مبلغانہ اولوالعزم اللہ والوں کی جماعت جمع ہو گئی۔ جس کا نظام حکومت بھی ایسا ہی خدا ترسانہ ہو سکتا تھا۔

آپ نے اپنی تبلیغی جدوجہد جاری رکھی۔ یہاں تک کہ اس جدوجہد میں چوتھائی صدی گذر گئی۔ آپ کو طرح طرح سے ستایا گیا۔ آپ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ آپ کو ہجرت کرنی پڑی۔ ابنائے وطن سے آپ کو جنگیں پیش آئیں مگر ان دشوار گذار گھاٹیوں سے گذر کر جب بالآخر آپ منزل پر پہنچے تو وہ منزل اپنی تھی۔ اس میں کوئی آپ کا سامراجی نہیں تھا جو آپ کو [illegible]

آپ نے صرف یہ کیا کہ عرب کے مشرکین کو مسلمان بنایا۔ ان کو خدا کی اطاعت کا سبق دیا۔ آپ نے ان کی کہ قرآن ان کی کتاب اور اسلام ان کا دین بن جائے یہ اگرچہ اصلاً آپ کی پیغمبرانہ ذمہ داری تھی۔ جہنم میں جانے والوں کو جنت کی راہ پر ڈالنے کا کام تھا۔ بندوں کو صحیح دین کا حامل بنانا تھا۔ مگر جب اس کو صحیح اور خالص جذبہ کے تحت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ نے اپنی قدرت سے اسی کے اندر تمام سیاسی اور اقتدار امکانات بھی رکھ دیئے ہیں۔ جو جدوجہد عقیدوں کو کا ذریعہ بھی ثابت ہوئی۔ جس ہم کا اصلی منشاء یہ تھا کہ لوگوں کو آخرت کی فلاح کے راستے پر لایا جائے دنیوی کامرانی کے دروازے بھی کھلتے نظر آئے۔ کوشش کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کو مذہبی اعتبار سے جائے۔ اسی نے اسلام کو سیاسی طور پر منوانے کا بھی انجام دیا۔ کیونکہ جب عرب کے تمام باشندے ہو گئے۔ تو وہاں اندرونی طور پر اسلام کے حریف باقی نہ رہا۔ اب صورت یہ ہو گئی کہ جو نقطۂ نظر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ وہی قریش کے سرداروں کے عام باشندوں کا تھا۔ اسی لئے اب جو حکومت وہ اسلام کے سوا کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔

سیرت رسولؐ کا یہ سبق چودہ سو سال سے موجود مگر ہماری تاریخ میں کم مثالیں ملیں گی۔ جبکہ اس طور پر سمجھا اور عمل کیا گیا ہو۔

(ماخوذ)

توبہ

مسمی عبدالرحمٰن خاں ساکن پوڑی داخلی بالا کوٹ قادیانی عقیدہ رکھتا تھا، توبہ کر کے عام اہل اسلام ہونے کا جمعہ کے اجتماع میں اعلان کیا۔ عبدالرحمٰن نے چالیس سال کے بعد توبہ کی ہے۔ تمام مسلمانوں سے کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ ضلع ہزارہ)

اپیل

برادران اسلام سے عموماً اور ضلع ہیگ آباد کے شروت حضرات سے خصوصی اپیل ہے کہ مدرسہ جامعہ دارالفیض کندہ کوٹ عرصہ دراز سے علوم دینیہ (عربی، فارسی) ناظرہ کی خدمات اعلیٰ پیمانہ پر انجام دے رہا ہے۔ میں کافی تشنگان دین طلبۂ کرام مفت تعلیم سے سیراب رہے ہیں۔ جن کی تعلیم و دیگر ضروریات پر مدرسہ کا خرچہ تقریباً تین ہزار روپیہ ہے۔ اس لئے اہل ثروت حضرات خاص توجہ مبذول فرما کر اپنی زکوٰۃ، خیرات وغیرہ سے اس ادارہ (قلعہ اسلام) کو مضبوط کر باطل کے مٹانے میں امداد فرما کر اجر و ثواب حاصل کر

(نوٹ) آئندہ اس کیلئے درجہ علیا کے اساتذہ کا تقرر

(مہتمم مدرسہ جامعہ دارالفیوض کندہ کوٹ ضلع ہیگ

ثعلبہ نے زکوٰۃ کو ٹیکس کہا

رانڈہ درگاہِ الٰہی ہوگیا

منافقوں کے مشابہ ایک واقعہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش آیا۔ ثعلبہ بن حاطب انصار میں کا ایک شخص تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما دیجئے کہ مجھے بہت سا مال دیا جائے۔ ارشاد فرمایا:

وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةُ! اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِثْلِىْ فَلَوْ شِئْتُ اَنْ يَّسِيْرَ رَبِّىْ هٰذَا الْجِبَالَ لَسَارَتْ

ثعلبہ تمہارے حال پر افسوس ہے۔ کیا تو اس کو پسند نہیں کرتا کہ میری طرح پر رہے۔ اگر میں یہ چاہتا کہ اللہ تعالیٰ ان پہاڑوں کو میرے ساتھ رواں چلائے تو ہو سکتا تھا۔

ثعلبہ یہ ہے کہ میں چاہتا تو ہر قسم کی تونگری حشمت اقتدار وغیرہ ظاہری خاص ہو جاتا۔ مگر میں نے اپنے لئے اس کو پسند نہیں کیا۔ ثعلبہ نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دعا فرما دیجئے۔ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ اگر میرے پاس مال ہو گیا تو تمام حقداروں کے حق ادا کرتا رہوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

قَلِيْلٌ تُؤَدِّىْ شُكْرَهٗ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَّا تُطِيْقُ شُكْرَهٗ

تھوڑا سا مال جس کا تو شکر ادا کرے بہت سے مال سے بہتر ہے۔ جس کا شکر ادا نہ ہو سکے

اس نے پھر یہی عرض کیا تو آپ نے اس کی وسعت رزق و مال کی دعا فرمائی۔ آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ اس نے تجارت کے لئے بکریاں خریدیں۔ ان کا پھیلاؤ چیونٹیوں کی طرح شروع ہوا اور اس قدر بڑھیں کہ مدینہ میں گنجائش رکھنے کی نہ رہی۔ تب وہ بہ مجبوری مدینہ سے علیحدہ جا کر مقیم ہوا۔ وہاں سے دن کی نمازوں کے لئے تو مسجد نبوی میں حاضر ہوتا رہا۔ مگر شب کو نہیں آتا تھا۔ بکریوں کا پھیلاؤ اور بڑھا تو وہاں بھی گنجائش نہ رہی۔ تب وہ اور دور جا کر مقیم ہوا۔ وہاں سے نہ دن کو مسجد نبوی میں نمازوں کے لئے حاضر ہو سکتا تھا اور نہ رات کو۔ البتہ جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ لیکن جب یہ بوجھ بھی تنگ ہو گئی تو وہ اور دور جا کر آباد ہوا اور جمعہ و جنائز وغیرہ میں بھی آنا متروک ہو گیا صرف اتنا تعلق باقی رہ گیا کہ آنے جانے والوں سے آپ کے اور مسلمانوں کے حالات دریافت کرتا رہتا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ ثعلبہ کسی وقت بھی حاضر نہیں ہوتا۔ تو لوگوں سے اس کا حال دریافت فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مال کی کثرت کی وجہ سے مدینہ میں نہیں سما سکا۔ بلکہ دور جا کر مقیم ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

وَيْحُ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ (افسوس ہے ثعلبہ ابن حاطب کے حال پر)

اس کے بعد مسلمانوں پر صدقات مالیہ فرض ہوئے آپ نے دو شخصوں کو صدقات وصول کرنے کے لئے مامور فرمایا، اور زکوٰۃ کے قواعد و حساب مفصل تحریر فرما کر دے دیئے اور ان لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ثعلبہ بن حاطب اور قبیلہ سلیم کے ایک شخص کے پاس بھی اخذ صدقات کے لئے جائیں۔ یہ دونوں شخص حسب الحکم ثعلبہ کے پاس پہنچے۔ اس نے کہا۔ مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دکھاؤ۔ تحریر مبارک دیکھ کر کہا۔ یہ تو بالکل ٹیکس ہے۔ اب تو تم جاؤ اور جب اپنے کام سے فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آنا۔ یہ دونوں شخص آگے بڑھے۔ اور اسی دوسرے شخص سلیمی کو اطلاع ہوئی۔ تو اس نے ان کا استقبال کیا۔ اور بہترین اموال منتخب کر کے صدقہ دینے کو ساتھ لایا ان دونوں نے کہا۔ صدقہ میں اعلیٰ حکم نہیں ہے۔ متوسط کا حکم ہے۔ اس نے کہا۔ خدا تعالیٰ کے یہاں تقرب حاصل کرنے کے لئے بہترین مال پیش کرنا چاہیئے۔ یہ دونوں صاحب لوٹ کر پھر ثعلبہ سے ملے۔ اس نے پھر تحریر مبارک دیکھی اور دیکھ کر یہی کہا کہ یہ تو ٹیکس ہے۔ اور کہا۔ اب تو آپ جائیں۔ میں سوچ کر جواب دوں گا۔ جب یہ دونوں صاحب آپ کی خدمت میں واپس آئے۔ تو آپ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ویح ثعلبہ بن حاطب۔ اور اس سلیمی شخص کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اسی وقت ثعلبہ کے بارہ میں آیات ذیل نازل ہوئیں:

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنے فضل سے کچھ مرحمت فرمائے گا تو ہم ضرور صدقات وغیرہ دیا کریں گے اور نیکوکاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا تو وہ اس میں بخیل بن گئے اور پشت پھیر کر اعراض کرنے لگے۔

زائر حرم حمید صدیقی لکھنوی

حرم کی یاد

اِدھر جیب و دامن دریدہ دریدہ
اُدھر رُخ کی رنگت پریدہ پریدہ
یہ ہونٹوں پہ خشکی، یہ آنکھوں میں آنسو
حمید! آج کیوں ہو کبیدہ کبیدہ
مرے چشم و دل پھر انہیں ڈھونڈتے ہیں
کہ جو لذتیں ہیں چشیدہ چشیدہ
نسیم سحر کے قدم بہکے بہکے
غزالانِ صحرا رمیدہ رمیدہ
وہ اطرافِ عالم کے بیتاب زائر
چلے آ رہے تھے دویدہ دویدہ
غبارِ رہِ شوق کا منہ پہ غازہ
وہ اشکِ مسرت چکیدہ چکیدہ
وہ عازیرِ لب، سرنگوں دست بستہ
بہ ذوقِ حضوری تپیدہ تپیدہ
ریاضِ قبا کی وہ دلکش بہاریں
وہ گلہائے رنگیں دمیدہ دمیدہ
وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے
وہ سرسبز شاخیں خمیدہ خمیدہ
حمیدِ غزل خواں چہ خوش گفت ہاتف
بہ ایں نغمگی ہم قصیدہ قصیدہ

زکوٰۃ، اُس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ
اس ٹیکس کی ک
زکوٰۃ کے متع

از حضرت مولٰنا محمد سرفراز صا

ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن زکوٰۃ بھی ہے جو اللہ تعالےٰ نے امیروں اور مالداروں پر غریبوں اور یتیموں بیواؤں اور ناداروں کے لئے عائد اور فرض کی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اجمالاً اور قدرے تفصیلاً اس کی بحث کی گئی ہے۔ مگر اس کا نصاب قرآن کریم میں بیان نہیں کیا گیا۔ بعینہٖ اس طرح جس طرح نماز کی رکعات وغیرہ اس میں بیان نہیں کی گئیں۔ مگر تمام احادیث اور سو فیصدی مسلمان اس پر متفق چلے آرہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمِ خداوندی کے مطابق سونے، چاندی، نقد اور سامانِ تجارت میں چالیسواں حصہ مقرر کیا ہے۔ مثلاً ادنےٰ نصاب سونے کا ساڑھے سات تولے اور چاندی کا ساڑھے باون تولے ہے۔ زمین اگر چاہی ہے تو اس کا بیسواں حصہ اور اگر بارانی ہے تو دسواں حصہ۔ اسی طرح جانوروں کی زکوٰۃ کا نصاب اور حولان حول وغیرہ اہم قیود و شرائط کا ذکر کم و بیش تمام کتب احادیث اور فقہ میں مذکور و مسطور ہے۔ اور آج تک کسی کو اس کے بارے میں کوئی تردد کبھی لاحق نہیں ہوا۔ مگر پرویز صاحب اور ان کی غمخوار جماعت جو مسلمانوں کو حدیث ملائیت اور پیشوائیت کی لعنت سے رہائی دینے کے لئے معرضِ وجود اور منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے وہ زکوٰۃ میں نصاب کے بوجھ گراں اور استخوان شکن زنجیروں کو بھی برداشت کرنے پر آمادہ نہیں ہے چنانچہ پرویز صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"یا مثلاً قرآن کریم نے حج کے ارکان کی جزئیات تک کا ذکر کر دیا ہے (کیا اس کا ذکر بھی قرآن کریم میں ہے کہ طواف کے مرتبہ ہو؟ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ؟ تین دفعہ یا سات دفعہ پھر کیا اس کا بھی ذکر ہے کہ طواف شروع کہاں سے کرو اور ختم کہاں کرو؟ مگر یہ نہ پوچھو۔ بہت ممکن ہے کہ حبشی اور سوڈانی وغیرہ سیاہ فام لوگ حجر اسود سے شروع کر دیں اور شامی وغیرہ رکن شامی سے اور بابی (بشرطیکہ وہ حج وغیرہ کے قائل ہوں) باب اور دروازہ سے، کیونکہ یہ سب کچھ ان کے حالات کے تقاضا سے ہوگا (صفدر) لیکن زکوٰۃ کا تعین کچھ نہیں کیا۔ اس لئے کہ ہر دور کی اسلامی حکومت خود متعین کریگی کہ اسے کس قدر روپے کی ضرورت ہے اور اسی حساب سے وہ قوم سے ٹیکس وصول کرے گی۔ وقس علیٰ ہذا (بلفظہٖ معارف القرآن جلد ۴ ص ۴۶۹)

غور کیجئے کہ پرویز صاحب نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صریح احادیث اور امت کے اجماع و اتفاق کے مقابل میں کس جرأت سے متوازی شریعت اور دین کھڑا کر دیا ہے کہ زکوٰۃ کا کوئی تعین ہی نہیں ہے۔ اور ہر دور کی اسلامی حکومت یہ خود متعین کرے گی۔ کہ اسے کس قدر روپے کی ضرورت ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جب زکوٰۃ کا نصاب متعین کرنا اسلامی حکومت یا بالفاظ دیگر مرکز ملت کا کام ہے تو اس کی شرح مختلف اسلامی ملکوں میں یقیناً مختلف ہوگی اور ایک ہی اسلامی ملک میں حالات کے بدلنے سے بھی یقیناً یہ نصاب گھٹتا بڑھتا اور پھیلتا، سکڑتا رہے گا۔ اور یہ نصاب ربڑ سے کسی طرح متفاوت نہ ہوگا۔ جتنا پھیلایئے خوب پھیل جائے گا، اور جتنا گھٹایئے گھٹ جائے گا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی زندہ دل اس کو پتلون کے جیب میں سمیٹ کر رکھنا چاہے گا تو اس کے لئے عین ممکن ہوگا۔ اور اگر کسی وقت اسلامی حکومت یا مرکز ملت موج میں آجائے تو ہر ایک کی ضرورت سے زائد سبھی کچھ وصول کر لیا جا سکتا ہے مگر پرویز صاحب نے یہ عقدہ حل نہیں کیا کہ آیا حکومت اسلامی زکوٰۃ کی یہ رقم اپنے مصارف مثلاً فوجی، تعلیمی تجارتی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ہسپتالوں اور دیگر رفاہِ عام ملکی اور غیر ملکی ضرورتوں) کے لئے وصول کرے گی یا فقراء اور مساکین وغیرہ وغیرہ۔ قرآنی مصارف کے لئے ظاہر امر ہے کہ اس دور کی حکومتوں کے سامنے متعدد ملکی اور غیر ملکی اسکیمیں ہوتی ہیں۔ جن کے بغیر دورِ حاضر کی کوئی حکومت ایک دن بھی حکومت نہیں چلا سکتی۔ اتنی وسیع اور بے شمار اسکیموں کے ہوتے ہوئے فقراء اور مساکین وغیرہم کے لئے کیا کچھ بچ سکتا ہے؟ جبکہ بڑھتی ہوئی آبادی اور ضروریات زندگی کی گرانی کے پیش نظر یہ مسئلہ اور بھی اہم ہو جاتا ہے، اور غربت و افلاس، ناداری و مفلوک الحالی روز افزوں ترقی پر ہے۔ غالباً اسی مشکل کے پیش نظر پرویز صاحب صاحب وغیرہ نے زکوٰۃ کے مسلمانوں میں تاہنوز رائج شدہ نصاب کے متعین ہونے کا انکار کیا ہے۔ مگر اس پریشانی کا مداوا یہ ہرگز نہیں ہے۔ کیا اس کا علاج اس صحیح صورت سے ممکن نہیں۔ جو اسلام میں رائج چلی آئی ہے کہ سونے اور چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ از خود لوگ اپنے فقیر اور محتاج رشتہ داروں اور دیگر مستحق زکوٰۃ افراد کو ادا کریں اور حکومت زمین کی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ خود وصول کرے اور مال فئے اور غنیمت کے علاوہ سرکاری اشیاء مثلاً جنگلات، مختلف قسم کی کانیں سرکاری اراضی کی پیداوار، کارخانوں اور ریلوں کی آمدنی وغیرہ سے حکومت اپنی سکیمیں پوری کرے اور اگر ضرورت اس سے پوری نہ ہوتی ہو تو زکوٰۃ کو وصول کرتے ہوئے بھی اس کا متعین شدہ نصاب جوں کا توں رہنے دے۔ اور مالدار، تجارت پیشہ حضرات اور دیگر اہل صنعت و حرفت وغیرہ سے حسب ضرورت ٹیکس وصول کرے لیکن شریعت حقہ کی متعین کردہ حدود اور شرائط کو اور زکوٰۃ کے نصاب کو اپنے دست برد سے تو محفوظ رکھے۔ اس کام کا بھی پتہ چلتا رہے اور متعین شدہ نصاب میں بھی کمی بیشی نہ ہو۔ کیا اسلامی حکومت کا کام صرف نصاب زکوٰۃ کو بگاڑنے سے ہی ہو سکتا ہے اور بس؟ کیا اس کو برقرار رکھ کر اور حسب ضرورت ہنگامی ٹیکس عائد کر کے ایسا کرنا ممکن نہیں ہے؟

اسلامی حکومت کی اس مالی پریشانی پر علماء اسلام نے اپنے دور کے مختلف تقاضوں کے مطابق متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب الخراج، کتاب الاموال اور محلی ابن حزم وغیرہ وغیرہ میں یہ مسئلہ قابل دید ہے اور اس زمانہ میں اسلام کا اقتصادی نظام بھی کافی معلومات افزا اور بہترین کتاب ہے۔ مگر ان حضرات میں سے کبھی کسی کو یہ بات نہ سوجھی کہ چلو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ اور خلفاء راشدین کا معمول بہ عمل ہی بدل ڈالا جائے۔ یہ انوکھی اور نرالی منطق ہر دور میں صرف منکرین حدیث ہی کو سوجھی ہے اور بس۔

ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ اگر کسی وقت بدقسمتی سے اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم اور فیصلہ صادر ہوگا؟ اور یہ بات کتب تاریخ کے اوراق پر چمک رہی ہے کہ خلافتِ راشدہ کے بعد صحیح معنی میں اسلامی حکومت کہاں رہی؟ اور کتنی دیر رہی اور کن حالات میں رہی؟

بقول پرویز صاحب "خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو گئی اور پھر سرے سے شیرازہ ہی منتشر ہو گیا۔" (بلفظہٖ مقام حدیث حصہ اول ص ۶۴)

یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ جب اسلامی حکومت ہی نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہ رہے گی۔ اور جب شرعی طور پر زکوٰۃ باقی نہ رہی تو اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے ادا کی ہوئی زکوٰۃ ادا بھی تو نہ ہوگی۔ لہٰذا خلافت راشدہ اور اس سے ملتی جلتی اسلامی حکومت کے بعد مسلمان یقیناً ایک رائیگاں عمل کرتے رہے کہ خواہ مخواہ

...ی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے

...ح متعین نہیں

...ی تحقیق

...مہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

...کے بوجھ گراں اور استخواں شکن زنجیروں کے تلے ...ے کہ نہ تو اُن کی زکوٰۃ ادا ہوئی اور نہ وہ مال ...نفع ہو سکے۔ بقول شخصے کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

چنانچہ پرویز صاحب کی بصیرت قرآنی کا ناشر طلوع ...م لکھتا ہے کہ:۔

اس لئے زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی۔ اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو (یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو) لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔"

(بلفظہ طلوع اسلام ماہ جنوری ۴۹ء ص ۸۲)

لیجئے اب تو کھلی چھٹی ہے۔ اسلامی حکومت نہ ہو ...زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی اور ظاہر ہے کہ اس وقت ...خلافت راشدہ کے بعد ہی سے اسلامی حکومت کا ...صدیوں سے بکھر چکا ہے۔ لہٰذا اس وقت نہ کوئی ...اسلامی حکومت ہے اور نہ زکوٰۃ ہے۔

نیز پرویز صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"میں اسے سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اگر خدا کا منشاء یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فیصدی ہونی چاہیئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا اس سے ہم اس ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشاء خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔" (مقام حدیث ...

ہم بھی اس پرویزی منطق کے پیش نظر مثلاً یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیگر بے شمار احکام کا تو قصہ ہی چھوڑیئے صرف نماز کے متعلق (اور وہ بھی سنتوں سے صرف نظر کرتے ہوئے محض فرائض کے بارے میں) ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اگر خدا کا منشاء یہ ہوتا کہ صبح اور جمعہ کے فرض دو رکعتیں ہونی چاہئیں اور ظہر اور عصر اور عشاء کی چار رکعتیں فرض ہوں اور شام کی تین رکعتیں فرض ہوں تو وہ انہیں قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم اس ایک ہی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ ہر زمانہ میں ان فرائض کی رکعات کی شرح ایک ہی رہے۔ کوئی معقول اور مبنی بر انصاف وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کی شرح تو بدلتی رہی اور نماز بے چاری جوں کی توں ہی رہے۔ آخر نماز نے کسی کا کیا بگاڑا ہے کہ جدید تقاضوں سے پیدا شدہ حالات سے اس کو نصیبہ نہ ملے۔ اگر پرویز صاحب کی اس دلیل میں کچھ جان ہے تو یقیناً نماز کی بھی وہ منطق ہوگی اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس پر چسپاں نہ ہو ؎

نظر جو آتی ہے شر کی صورت اسی میں مضمر ہے خیر و برکت
کنار شب میں جہاں ہے ظلمت وہیں ستارے چمک رہے ہیں

پرویز صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"جن جزئیات کو خدا نے خود متعین نہیں کیا اُن کے متعلق خدا کا منشاء یہی تھا کہ وہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق بدلتی رہیں اور جن جزئیات کو رسول اللہ نے متعین کیا۔ اُن کے متعلق حضور کا بھی یہ منشاء نہیں تھا کہ وہ قیامت تک کے لئے ناقابل تغیر و تبدل رہیں"۔

(مقام حدیث جلد ۲ ص ۲۹۹)

اس پرویزی ضابطہ اور برہان کے پیش نظر ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ نماز کی جزئیات اور اس کی رکعات وغیرہ کے متعلق منشائے خداوندی ہی یہ ہے کہ وہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق بدلتی رہیں۔ اس لئے ہی خدا تعالیٰ نے ان کو خود متعین نہیں کیا۔ یعنی ایک فارغ البال صوفی اور عابد کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بجائے دو رکعتوں کے صبح کو بیس یا اس سے زیادہ رکعات فرض پڑھے اور ایک کلرک اور ملازم پیشہ آدمی کو اپنی دفتری ملازمت اور تقاضا کے مطابق صبح کی صرف ایک ہی رکعت پڑھ لینی چاہیئے اور تقاضا اس سے بھی زیادہ مجبور کرے تو سائیکل پر سوار ہو کر محض رکوع اور سجود پر ہی اکتفا کی جا سکتی ہے اور یہی اس کے حق میں منشاء خداوندی ہوگا ...

پروگرام

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

۳۰ اکتوبر	لاڑکانہ
۳۱ اکتوبر	ٹھل نور حیدرآباد
یکم نومبر	کنڈیارو سندھ
۲ "	ملتان
۳ ، ۴ نومبر	سرگودھا
۵ نومبر	گوجرانوالہ
۶ "	سلانوالی
۷ ، ۸ "	لائل پور
۹ ، ۱۰ "	ملتان

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ صوابی کا جدید انتخاب

امیر حلقہ	مولانا قاضی محمد صاحب سلیم خان
نائب امیر	مولانا میاں گل صاحب صوابی
ناظم اعلیٰ	مولانا حافظ گل رحیم صاحب مانیری
نائب ناظم ۱	جناب صدیق اکبر صاحب زیدہ
" ۲	جناب سعید اللہ صاحب کھلابٹ
ناظم نشر و اشاعت	مولانا احسان اللہ صوابی
خازن	جناب حاجی گل بادشاہ صاحب مانیری

مجلس عاملہ کے اراکین درج ذیل ہیں

مولانا محمد یوسف صاحب صوابی۔ مولانا خلیل الرحمان صاحب مانیری۔ مولانا غلام جلیل صاحب۔ سلیم خان جناب گل مست خان زیدہ۔ مولانا عبدالرزاق صاحب صوابی۔ جناب رحمت کریم صاحب ٹھنڈکوٹے۔

قرار دادیں

ہنگامی حالات کو ختم کیا جائے

تمام سیاسی لیڈروں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

عائلی قوانین اور دیگر غیر شرعی نظام کو ختم کیا جائے۔

ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ صوابی)

یہ ہے جناب پرویز صاحب اور ان کی ہمدرد اور دل سوز جماعت کا نظریہ دربارۂ زکوٰۃ یہ بات بھی پرویز صاحب کی گردن پر ادھار رہے گی کہ ضرورت کے مطابق زکوٰۃ کا نصاب جو مرکز ملت تجویز کرے گا۔ کیا وہ ظنی ہوگا یا قطعی؟ قطعی تو صرف قرآن کریم ہے اور بس؟ کیا مرکز ملت کا نام قرآن ہوگا؟ (العیاذ باللہ)

اور اگر یہ مجوزہ نصاب ظنی ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ وہ ادلتا بدلتا رہے گا تو ظنی چیز دین کیسے بن گئی

مسائل ـــــ و ـــــ افکار

شاگرد کے نام اُستاد کا مکتوب

پیارے عزیز! عمرت دراز باش

دوسری دفعہ ۔ السلام علیکم

(خدا جانے اس خط کا جواب بھی ملے گا یا نہ)

عزیزی! آپ کو معلوم ہوگا کہ میں بی، اے کا امتحان دینے کا خواہشمند ہوں۔ اس لئے میرا وقت بہت قیمتی ہے جس میں سے بمشکل کچھ وقت بچا کر تمہیں خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ لیکن اس بات پر صد افسوس کہ آپ کی تشریف آوری نہ ہو سکی ورنہ ہم نے تو پوری انتظار کر لی کہ ہمارے عزیز عنقریب تشریف آرا ہوں گے وہی بات ہے کہ

؎ ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کفِ دست ساقی چھلک پڑا
رہی دل کی دل میں حسرتیں یہ نشاں قضا نے مٹا دیا

عزیز! چونکہ آپ ایک نہایت ہی بلند مقصد لے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامران رکھے۔ شاید آپ کا یہ خیال ہو کہ آپ معمولی سے مولانا بننے گئے ہیں اور آپ نے افسرانہ زندگی کو خود دھکا دیا اور قسمت کو برباد کیا (وغیرہ) خبردار! یہ ہرگز دل میں نہ لائیں۔ آج وہ موقعہ ہے کہ اسلام بار بار پکار رہا ہے کہ اے دنیا کے کتّو! "دنیا کام نہ آئیگی"

عزیزی! آپ کا مقصد ایک بڑے مجاہد کا بننا ہے آپ نے علم حاصل کرنے کی ٹھانی ہے اور اسلام کے مرجھائے ہوئے پودے کی نگاہ بانی اختیار کی ہے، جو مبارک زندگی ہوگی۔ وہ اس مقصد کے لئے مقبول ہوتی ہیں میں آج ہی آپ کو اس کی مبارکباد پیش کرتا ہوں چونکہ ہو سکتا ہے کہ میں بعد ازیں زندہ نہ ہوں۔ بہرحال آپ کو ابھی سے یقین دلاتا ہوں کہ آپ مجاہد ہیں اور جہاد کر رہے ہیں آج کل تو اس جہاد کی اتنی ضرورت ہے۔ جتنی کہ اسلام پھیلاتے وقت نرمی اور سختی کی۔ آج قوم اور خاص کر مسلمان قوم کو دینی لیڈروں کی بے حد ضرورت ہے۔ قوم میں بے دینی بدعات۔ گندے مشاغل اور دیگر مخول بازیاں ہو چکی ہیں۔

عزیزی! آگے بڑھو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لادینی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کیا وجہ ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے کہ علماء دین کم ہیں اور کمزور ہیں۔ ورنہ حکومت تو پہلے ہی سے دین اسلام کی ساتھی نہیں رہی ہے۔ میں تو آپ کے اچھے خاندان کو بھی اس نیک کام کی مبارکباد دوں گا۔

احمد خاں! آپ کو پتہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا تھا کہ یا تو انسان گناہ کرے نہیں۔ اگر کرے تو گنہگاروں کا سردار ہو۔ اسی طرح سے یا تو دین اسلام پر چلے نہیں اگر چلتا ہے تو کامل مسلمان ہو۔ یقین ہے اسی طرح یا تو آپ گئے نہ ہوتے۔ اور جب گئے ہو تو پھر وہاں پر اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر مسلمانوں کے جیّد عالم، عالم دین بنیں، اور [illegible] اسلامی بستی کی کمان سنبھال کر کے ایک مسلم جرنیل کی طرح میدان میں آنا قبول فرمائیں۔ ورنہ علم تو آپ کو بھی ہوگا۔ کہ آج دنیا اسلام کی کس حد تک خیرخواہ ہے۔ ایمان کا جوہر لے کر میدان میں آؤ۔ ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں

اپنے احباب کو ہدیہ سلام۔ اپنے حالات قلم بند کریں اور بتائیں کہ کیا نیک ارادہ ہے۔

خیرخواہ

عبداللہ جان۔ رحمانی خیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

لمحۂ فکریہ

آج پاکستان کے قیام کو اکیس سال ہو رہے ہیں۔ جس مقصد کے لئے وہ معرض وجود میں آیا تھا۔ جس کے لئے ہزاروں جانیں قربان ہوئی تھیں۔ اس کی طرف صرف یہی نہیں کہ ارباب اقتدار کی نظر التفات مبذول نہیں ہو رہی بلکہ اس کے برعکس فرنگی نظام کی ترویج میں حکام و ارباب اقتدار مست و سرشار نظر آتے ہیں۔ ایک طرف علماء ربانی کی ایک جماعت جمعیۃ علماء اسلام حکومت کو یہ بات سمجھانے میں کوشاں ہے کہ پاکستان کی آزادی کی بناء اسلامی قوانین کا نفاذ تھا۔ لیکن ان کی یہ کوشش نقش برآب ہو رہی ہے۔

آج پاکستان میں شراب نوشی اور سینما تھیٹر کی ترویج زنا اور فواحشات کی اشاعت اور اس کی ترغیب مرد و زن کی مخلوط تعلیم کا انتظام، زکوٰۃ جیسے اہم شعائر اسلام کو ٹیکس قرار دینے کی کوشش، دادا کے ہوتے ہوئے پوتے کو وراثت سے حصہ نہ ملنے کو ظلم کے شرمناک لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی جیسے اسلام دشمن قوانین کا نفاذ اور اس پر کروڑوں روپے کا صرف، جمہوری اسلامی نظام کا گلا گھونٹنا وغیرذالک صریح مخالف اسلام امور کو عین اسلام قرار دینے میں حکومت کی تمام قوت صرف ہو رہی ہے۔

دوسری طرف اس پر صدائے احتجاج بلند کرنے والوں پر قسم قسم کی پابندیاں روز افزوں ترقی پذیر ہیں اسلام دنیا کے لئے امن و اطمینان کا پیغام لیکر وادیٔ بطحا سے طلوع ہوا تھا۔ اس ناقابل انکار حقیقت کا کون انکار کر سکتا ہے؟ نیز یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب تک اسلام اپنایا گیا۔ دنیا کے سامنے مسلمان ستارہ بن کر چمکے۔ اور جب اسلام سے اعراض کی تند ہوا چلی۔ مخالف طاقتوں نے مسلمانوں کو شکست دینے کی ٹھانی اور ان کے اتفاق و اتحاد کو پارہ پارہ کر کے چھوڑا آج بھی مسلمان کے پاس اسلام باقی ہے۔ قرآن حکیم محفوظ ہے۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاتر [illegible]

کہہ رہی ہے کہ انہیں اپنی ملی اور ملکی ترقیوں کا ذریعہ بناؤ۔ کوئی طاقت نہیں کہ تمہاری طاقت سے ٹکرا سکے کوئی قوت نہیں جو تم کو شکست دے سکے۔ بلکہ تم ساری دنیا والوں کے پیشوا بن کر رہو گے۔ تمہارے قدم ساری دنیا چومے گی۔ اقبال نے کیا ہی خوب کہا ہے

؎ وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

دنیا کی نظر میں مسلمان کی حیثیت کیا تھی اور اب مسلمان اپنی حیثیت کو کس طرح ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ خدا ہم پر رحم فرمائے۔ اور ہمیں صحیح سمجھ عطا کرے آمین!

احقر عبدالمتین غفرلہٗ جامعہ گوہر پوسٹ گوہر پور سلہٹ)

قاری ایوب علی نعمانی بھریا روڈ کو صدمہ

محترم قاری ایوب علی صاحب نعمانی بھریا روڈ ضلع نواب شاہ - - - - - - - - - - ابھی تھوڑے دن ہوئے ان کے والد محترم انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت فرمائیں۔

ادارہ ترجمان اسلام قاری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! (ادارہ)

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کا سالانہ تبلیغی جلسہ

بروز اتوار، پیر ۱۸، ۱۹، شعبان ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۱، ۱۲ نومبر ۱۹۶۸ء ہو رہا ہے۔ جس میں

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب گوجرانوالہ
حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلم
حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب سارسوال
حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری

ان کے علاوہ

اور دیگر مقتدر علماء کرام بھی شرکت فرما رہے ہیں۔

(المعلن:- سید صادق حسین شاہ خادم مدرسہ ہذا)

ٹائیٹل کی غلطی

اس شمارہ کے ٹائیٹل پر ختم نبوت کے سلسلہ میں جو احادیث درج ہیں ان میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں ـــ تصحیح فرمالیں۔

کذّبون کو کذّابون
تلاثون کو ثلاثون
کلّھم یزعم کو کلّھم یزعم

ستان کی اکثریت اسلامی قانون کے لئے ہمارے ساتھ ہے

حکومت ریفرنڈم کر کے دیکھ لے

ہ اظہار الاسلام چکوال کے جلسہ میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ، نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تقریر

ترتیب و تحریر ——— محمد حنیف سہارنپوری

پاکستان پر علماء اسلام کا بہت بڑا احسان ہے۔
نے انتہائی مشکلات سے گذر کر مسلمانوں میں دینی
سلامی شعور پیدا کرنے کے لئے دینی مدارس کی بنیاد رکھی
ہارے ملک پاکستان میں جتنے مدارس ہیں دنیا کی کسی
ں میں اتنے مدارس نہیں۔ نہ افغانستان میں، نہ
یشیا اور ترکی میں اور نہ عرب ممالک اور مشرق بعید
۔ ان مدارس میں علوم شرعیہ پڑھائے جاتے ہیں۔
ن پاک اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی
تے ہے۔ یہ ہم پر خدا کا بہت بڑا احسان ہے۔ دنیا میں
ے بڑے عقلا اور فلسفی ہو گذرے ہیں اور اس وقت
ا دنیا میں موجود ہوں گے۔ بڑے بڑے بادشاہ گذرے
ے اصحاب بھی بادشاہ و صدر موجود ہیں۔ ایسے ملک
یا موجود ہیں۔ جو دولت کے لحاظ سے بہت بڑے
یا۔ لیکن اس دولت خداوندی سے جو اللہ تعالیٰ نے
رے اس ملک کو عطا فرمائی ہے بالکل محروم ہیں۔
م اس نعمت پر خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔
ں خدا سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جب ہم دنیا سے
ائیں۔ تو ہمارا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مت میں داخل ہو۔

اسلام خدا کا آخری دین ہے۔ یہی جو مذہب ملا،
خدا کا آخری مذہب ہے۔ جو کتاب ہمیں ملی وہ خدا کی
خری کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نبی عطا فرمایا، وہ
خری نبی ہے۔ اس کا مرتبہ اور مقام خدا کی اس ساری
لوق میں سب سے برتر، سب سے افضل، سب سے
رف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے
ے پہلے جب نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا تھا۔ اس وقت
لزوم ہر قبیلے اور ہر ملک کے نبی علیحدہ علیحدہ آتے تھے۔
ن کی زبانیں مختلف ہوتی تھیں۔ انہی زبانوں میں خدا تعالیٰ
ان بنا کر بھیجتے تھے۔ یہاں تک کہ جنات کے لئے بھی اللہ
الیٰ نے علیحدہ علیحدہ نبی بنا کر بھیجے۔ لیکن جب آنحضرت
لی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو ان پر نبوت کا دروازہ
ند کر دیا۔ اب تمام مخلوقات کے لئے قیامت تک
ایک کلمہ اور ایک ہی رسول ہے۔ انسان ہوں یا کوئی اور
لوق۔ ساری مخلوقات کے لئے صرف اور صرف یہی کلمہ ہے
شہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ حقیقی امن، انصاف
عدل صرف اور صرف اسلام میں مل سکتا ہے جس شخص
نے اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اور راستہ تلاش کیا
اور اس کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کی کوشش کی وہ مردود
ہے۔ اس کو ہرگز ہرگز نہیں چلنے دیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور ان کا قانون صرف اسلام
ہے۔ ہمارا یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر معرض
وجود میں آیا اور اسلام کے نام کی برکت سے ہی بچا ہوا
ہے۔ حقیقی انسانیت صرف اسلام میں مل سکتی ہے۔ جو
شخص اسلام سے منہ پھیرتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ جو مسلمان
نہیں وہ انسان بھی نہیں ہے۔

حقیقی انسان اگر بننا چاہتے ہو تو اسلام کے دامن
رحمت میں آکر پناہ لے لو۔ انسان بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ
کا بھی یہی فرمان ہے۔ جو لوگ ایمان قبول کرتے ہیں اور
اچھے عمل کرتے ہیں۔ وہ بہترین مخلوق میں شامل ہیں۔ اور جو
دولت ایمان سے محروم ہیں اور ان کے عمل اچھے نہیں وہ
بدترین مخلوق میں شامل ہیں۔

ہم اپنے صدر صاحب کو بھی مشورہ دیتے ہیں۔ تم شکر کرو
کہ تمہیں اس ملک کی صدارت مل گئی، قدر کرو، بے قدری
نہ کرو۔ یہاں اسلام کا صحیح قانون نافذ کرو۔ علماء تمہارے
خیر خواہ ہیں۔ علماء نے انتہائی مشکلات سے گذر کر بھی
مسلمانوں کی دینی و سیاسی رہنمائی کی ہے۔

(باقی آئندہ)

راولپنڈی جامعہ فرقانیہ کے چھوٹے بچے تھانہ میں

راولپنڈی کی دیواروں پر پولیس نے قابل اعتراض
جملے لکھنے کے سلسلہ میں دارالعلوم فرقانیہ کرتار پورہ راولپنڈی
پر ۲۶ اکتوبر رات کو چھاپہ مارا اور درجہ حفظ قرآن کے
سارے چھوٹے طالب علموں کو پکڑ کر تھانہ میں لے گئی۔
اور ان سے پوچھ گچھ کوتی رہی۔ حالانکہ مدرسہ فرقانیہ میں طلبہ کو
بہت پہلے سے چھٹیاں دے دی گئی ہیں۔ اہل علاقہ کے
چند معززین نے جا کر تھانے والوں کو حقیقت سے آگاہ کیا
جس کے بعد کئی رات تک رہنے کے بعد بچے واپس کر دیئے
گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بچوں کی تختیاں اور کاپیاں بھی منگا کر
دیکھی گئیں۔ یاد رہے کہ مدرسہ کے طالب علم گھروں کو
چلے جا چکے ہیں اور مہتمم حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب
دورے پر ہیں۔ خدا جانے راولپنڈی کو یہ کیا سوجھی۔

مولانا مجاہد الحسینی کا مضبوط

جماعت اسلامی کی چین دشمنی کا پس منظر

کتابچہ کی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ قیمت دس پیسے
سینکڑہ۔ جو حضرات منگوانا چاہیں درج ذیل پتہ سے رابطہ
قائم کریں (۱) ادارہ صوت الاسلام ۲/۷ بی پیپلز کالونی لائلپور
(۲) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا اجلاس

اگرچہ وقت تنگ ہے مگر شدت ضرورت کی وجہ سے
حضرت امیر محترم حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب
مدظلہ کے حکم سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ شعبان ۱۳۸۸ھ
مطابق ۹ نومبر ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ ملتان دفتر جمعیۃ علماء
اسلام مرکزی میں صوبائی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا
مہربانی کر کے ہر ہر ڈویژن کے صوبائی نمائندگان اس میں
شرکت فرمائیں۔ اجلاس نماز ظہر کے بعد سے رات تک
رہے گا اور ضرورت رہی تو دوسرے دن دس نومبر الیکے
دوپہر تک جاری رہ سکے گا۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) مستقل امیر جمعیۃ صوبائی کا حسب دستور انتخاب
(۲) موجودہ پابندیوں سے پیدا شدہ صورت حال پر غور
(۳) کشمیر و فلسطین کی آزادی کے لئے عملی تجویز۔
(۴) باقی امور بہ اجازت صدر۔

(غلام غوث ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ)

بقیہ ——— اداریہ

عرب ایک غیور قوم ہیں۔ انہوں نے ابھی تک یہودی حکومت
کو تسلیم نہیں کیا بلکہ اعلان کر دیا ہے کہ عربوں کی زمین کا ایک
ایک انچ ان سے خالی کرایا جائے گا۔ ادھر فلسطینی حریت
پسندوں کا اعلان ہے کہ ہم کو مقبوضہ علاقوں کے خالی
کرنے اور صلح جویانہ پالیسی سے کوئی سروکار نہیں ہے ہم کو
فلسطین کی ارض مقدس کو یہود کے ناپاک وجود سے
پاک کرنا ہے۔

تمام اہل اسلام کا فرض ہے کہ دن رات عربوں اور
اسلام کی فتح کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خبرنامۂ جمعیۃ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا اجتماع

(۱) ملتان کی مشہور دینی و مذہبی درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی از سر نو تشکیل کی جائے۔ اور کسی راسخ العقیدہ مستند عالم کو اس کا ڈائرکٹر مقرر کیا جائے۔ تاکہ یہ ادارہ جو کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے عہد میں بالواسطہ طور پر اسلام کے خلاف استعمال ہوتا تھا۔

صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقات کا مرکز بن سکے۔ یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک میں فضل الرحمٰن جیسے لوگوں کو اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی ..... نہ دی جائے۔ اور اس کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے۔

(۲) تجویز ختم نبوت

(۳) یہ اجتماع عظیم حضرت العلامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس مدرسہ دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سید محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند و حضرت مولانا محمد جلیل صاحب رح مدرس اعلیٰ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی وفات حسرت آیات پر دارالعلوم دیوبند کے لئے خصوصاً اور مسلمانان عالم کے لئے عموماً ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ رب العزت ان سب کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سفر حج پر عائد شدہ تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ حج جیسے مقدس فریضہ پر پابندیوں سے زرمبادلہ کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

—— حکومت ایک طرف بعض جماعتوں کو عوام کی رائے کے خلاف دل کھول کر زرمبادلہ کی سہولتیں فراہم کر لی ہے اور دوسری طرف اشیائے تعیش پر دل کھول کر زرمبادلہ خرچ کیا جا رہا ہے بنا بریں یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سفر حج پر ہر قسم کی پابندیاں ختم کی جائیں۔

(۵) یہ اجتماع عظیم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آغا شورش کاشمیری کو تمام طبی سہولتیں مہیا کرے نیز ہفت روزہ چٹان کو چھاپہ خانہ بدلنے کی رسمی اجازت دی جائے۔ نیز یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آغا شورش کاشمیری چونکہ قوم کی متاع عزیز ہیں اس لئے ان کو فوراً رہا کیا جائے۔

(۶) نیز یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاضر ہو کر رہ گیا ہے۔ اس میں روز افزوں فحاشی، عریانی، سینما دینی اور فحش تصاویر کی نمائش اور دیگر اخلاق سوز ڈرامے اور ناٹک جو سکولوں

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

کالجوں کے طلباء بالخصوص اور عوام کو بالعموم اخلاقی طور پر دیوالیہ بنا رہے ہیں پر مکمل پابندی لگائی جائے اور ملک میں ایسا سازگار ماحول تازہ کیا جائے۔ جس اسلامی اقدار کا تحفظ ہو اور برائیاں ختم ہوں۔

(۷) یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں اسلام کے پاکیزہ اور جامع نظام کا احیاء کیا جائے۔ مزید برآں برسر اقتدار طبقہ کو تخلیق پاکستان کے مقاصد کو یاد دلاتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں نظام اسلامی قانون قرآنی کو جلد از جلد نافذ کیا جائے۔ تاکہ اسلامیان پاکستان انفرادی و اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق بسر کر سکیں۔ نیز اس وقت کلچر اور ترقی کے نام پر ثقافتی میلے اور جشن منعقد کر کے رقص و سرود کی محفلیں برپا کر کے اور نظام تعلیم کے ذریعہ فحاشی اور عریانی کو منظر عام پر لانے کے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں وہ درحقیقت مسلمانان پاکستان کے ایمان کی رہی سہی پونجی لوٹنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان مکمل اسلامی مملکت بن کر اقوام عالم کی رہنمائی کا منصب سنبھالا ہے

(۸) یہ اجلاس عرب رہنماؤں اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کے موقف کی پرزور تائید کرتا ہے اور جو لوگ عرب رہنماؤں کے درمیان منافرت پھیلانے کی مذموم کوشش میں مصروف ہیں ان کی مذمت کرتا اور ان کو امریکی سامراج کا ایجنٹ تصور کرتا ہے۔

مسلمانوں کو مذہب سے بیزار کرنیکی کوشش کی جا رہی ہے

(مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے عظیم الشان سالانہ جلسے کی آخری نشست میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ نظام تعلیم انگریز نے دینی ضرورت کے لئے ایجاد کیا تھا۔ یہ نظام تعلیم پاکستان کے عوام کی دینی امنگوں اور خواہشوں کے منافی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ علماء نے بڑی محنت اور جانفشانی سے دینی علوم کی حفاظت کی ہے۔ صرف مشرقی پاکستان میں سوا لاکھ طالب علم دینی مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کو مذہب سے بیزار کرنے کی جو مذموم کوشش کی جا رہی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ علماء اس کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ علماء حفاظت دین کے ذمہ دار ہیں اور یہ فرض علماء نے بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ اپنی حکومت کی موجودگی میں دینی مدارس عوام کے چندوں کے محتاج ہیں۔ حکومت ایک پیسہ کی امداد نہیں کرتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان حکمران تعلیم پر لاکھوں روپے صرف کرتے رہے۔ مگر موجودہ حکومت سامراجی نظام تعلیم کو گلے لگائے بیٹھی ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اجلاس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب قاری نور الحق صاحب قریشی اور دیگر علماء کرام کی تقریریں بھی ہوئیں۔

(محمد یعقوب شیخ - ملتان)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے

کہ یادگار سلف حافظ الحدیث حضرت مولانا [illegible] صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام [illegible] کو اللہ تعالیٰ نے خطرناک حادثہ سے بچا لیا [illegible] کے دل پر اٹیک ہو گیا تھا۔ جس سے آپ کے قلب [illegible] کی حرکت بند ہو گئی۔ [illegible] کا فضل و کرم شامل حال تھا [illegible] علماء کرام اور جناب مولانا حکیم عفیف اللہ صاحب [illegible] موجود تھے۔ دواء المسک بھی موجود تھی۔ بہرحال [illegible] جہد کے بعد دس بارہ منٹ کے بعد حرکت قلب [illegible] ہو گئی اور خدام نے قدرے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کے بعد سے حضرت کے تمام دورے منسوخ کر دیئے گئے [illegible] آپ ملتان میں چند دن زیر علاج رہے۔ تمام حضرات [illegible] کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر علماء [illegible] اور ملت اسلامیہ کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

مدرسہ محمدیہ کا سالانہ جلسہ

علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں بتاریخ ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۶۸ء بروز سوموار۔ منگل منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی [illegible] مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی۔ حضرت العلامہ محمد احمد صاحب گوجرانوالہ حضرت مولانا محمد زاہد صاحب گکھڑوی و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

الداعی:- محمد اقبال نعمانی مہتمم مدرسہ ہذا)

مشرقی پاکستان کی خبریں

اکتوبر۔ ضلع مومن شاہی کے غفار گاؤں تھانہ جمعیۃ
اطلاع ملی ہے کہ غفار گاؤں کے ممتاز تاجر متدین
الحاج فضل الرحمٰن صاحب جمعیۃ میں شامل ہو گئے
رگاؤں جمعیۃ اور صدر سب ڈویژن جمعیۃ کے
بھی قبول کیا۔ موصوف نے غفار گاؤں میں
ہوٹل کے دو منزلہ سے ایک کمرہ غفار گاؤں جمعیۃ
ڈویژن جمعیۃ کے دفتر کے لئے وقف کر دیئے
کی شمولیت کی وجہ سے کارکنان جمعیۃ کی ہمت
اور علاقے میں اچھا تاثر پیدا ہوا۔

اکتوبر۔ سلہٹ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ حبیب
ڈویژن کے اطراف میں گرفتار شدہ علماء میں اکثر
رہا ہو گئے اور اب بھی رہائی کا سلسلہ جاری ہے
گئی ہے کہ تھوڑے عرصہ میں تمام علماء رہا ہو جائینگے
ضلع میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام
ت۔ عائلی قوانین اور دیگر خلاف اسلام قوانین
پرامن احتجاجی جلسہ و جلوس کا سلسلہ باقاعدہ

اکتوبر۔ گذشتہ دنوں بیت المکرم مسجد کی زمین میں
غیر کے سلسلہ میں جو ہنگامہ ہوا تھا۔ اسی ہنگامہ
میں ۴۹ ایسے بے قصور افراد کی گرفتاری عمل میں
جن کا اس ہنگامہ میں دور کا واسطہ بھی نہ تھا
مدرسہ کے طلباء۔ معزز شہری۔ باہر کے مسافروں
بیت المکرم کے امام و مؤذن بھی شامل ہیں۔
شدگان میں سے دو آدمیوں کے علاوہ باقی سب
رہا ہوئے۔ ۱۸۔ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ
ڈھاکہ سنٹرل جیل کے گیٹ میں ان گرفتار شدگان
ت پریڈ ہونے والی تھی۔ شناخت پریڈ کے موقعہ
جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا شمس الدین قاسمی، مولانا
خان مدیر ماہنامہ مدینہ، مولانا محمد ہارون اسلام آبادی
محی الدین ناظم مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ۔ کارکن
قاری عبدالمؤمن صاحب اور رکن جمعیۃ قاری
صاحب کے علاوہ تقریباً چار سو علماء، طلبہ اور
شہری جیل گیٹ کے سامنے جمع ہوئے۔ مقررہ وقت
گذر جانے کے بعد نامعلوم وجوہات کی بنا پر
شعبہ کے افسران نے شناخت پریڈ ملتوی کرنے
کر دیا۔ اس سے حاضرین میں اضطراب کا پیدا
تھا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ مگر قائدین جمعیۃ نے حاضرین
سمجھا کر اپنے اپنے گھروں میں واپس کر دیا

۱۸۔ اکتوبر سیلاب زدہ علاقوں سے موصول ہونے
اطلاعات کے مطابق تمام متاثرہ علاقے میں سے
حد تک اتر گیا اور اتر رہا ہے۔ مگر دیناج پور اور
میں ہزاروں انسان اب تک آسمان کے سایہ میں
گذار رہے ہیں۔ ان لوگوں کے مویشی، جانور اور
دیگر سامان کے ساتھ ساتھ مکانات بھی پانی کی رو میں یا تو
بہہ گئے یا گر گئے۔ ان مصیبت زدہ لوگوں کی حالت بیان
سے باہر ہے۔ کل تک یہ لوگ عیش و آرام میں زندگی گذار
رہے تھے۔ یکایک راتوں رات سیلاب کا پانی بہہ کر کسی کو
ہمیشہ کے لئے اپنے عزیز و اقارب سے جدا کر دیا۔ بعض
علاقوں میں ابھی تک آمد و رفت کی سہولت مہیا نہیں ہوئی
مزید برآں اشیاء خوردنی کی گرانی ان لوگوں کے لئے دوہری
قیامت بنی ہوئی ہے۔ منافع خور افراد کی شرارت اور ارباب
اقتدار حضرات کی بے التفاتی کے سبب بعض اطراف میں
چاول فی سیر روپیہ ہے اور چینی ملتی نہیں۔ یہی حال پیاز وغیرہ
کا ہے۔

پانی اترنے کے ساتھ ساتھ امراض مہلکہ مثلاً ہیضہ
وغیرہ بھی موت بن کر ان مصیبت زدہ لوگوں کے دروازہ پر
حاضر ہو گئے۔ اب تک کئی سو افراد ہیضہ کی وجہ سے لقمۂ اجل
بن چکے ہیں۔ اس کی صحیح تعداد رب العالمین کے سوا کسی کو
معلوم نہیں۔ اس خبر کا یہ پہلو اور زیادہ افسوسناک ہے
کہ اب تک بعض علاقے میں ابتدائی طبی امداد تک بھی
نہیں پہنچی ہے۔ حکومت کی طرف سے سیلاب زدگان کو
جو امداد دی جا رہی ہے وہ بالکل ناکافی ہے۔ ان لوگوں کے
رہائشی مکانات کی مرمت کی طرف توجہ دینا حکومت کا اولین
فرض ہے۔ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے بارہا ملک
کے متمول حضرات سے ان بے خانماں بھائیوں کی دل کھول
کر امداد کرنے کی اپیل کی ہے۔

۱۹۔ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر سے جاری شدہ
ایک اعلان کے مطابق آئندہ یکم نومبر مطابق ۹ شعبان
بروز جمعہ بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ میں صوبائی جمعیۃ کی مجلس
عاملہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوگا۔ اجلاس میں مجوزہ کانفرنس
کی تیاری کے سلسلے میں غور و خوض ہوگا۔ اعلان میں مجلس
عاملہ کے اراکین سے اپیل کی گئی۔ کہ بروقت اجلاس میں
شرکت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

(محمد شمس الدین قاسمی)

اعلان

علماء کرام اور مدارس عربیہ کے طالب علموں کو
اطلاع دی جاتی ہے کہ دارالعلوم فاروق اعظم سرگودھا
میں دارالمبلغین کے اجرا کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو طالب علم
صرفی، نحوی، عربی، فارسی لیاقت رکھتے ہوں وہ جلد از جلد
اپنی درخواستیں مہتمم کے نام روانہ کر دیں۔ صحابہ کرام پر کئے
گئے تمام اعتراضات کے جوابات کی تربیت دی جائے گی
درخواست میں اپنی علمی لیاقت کی وضاحت ضروری ہے
۱۹ شعبان مطابق ۱۱۔ نومبر کو تعلیم شروع ہو جائے گی۔

(احمد شاہ بخاری مہتمم دارالعلوم فاروق اعظم بی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

علماء اسلام پر پابندیاں مداخلت فی الدین ہے

مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے امیر اور مغربی
پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر مولانا سید گل بادشاہ
صاحب چکوال کو ایک مذہبی اجتماع میں شرکت کے لئے جاتے
ہوئے راولپنڈی میں قیام کرتے ہوئے ایک بیان میں فرمایا
کہ حکومت نے ملک میں جگہ جگہ عظیم مذہبی شخصیتوں جمعیۃ علماء
اسلام کے مقتدر ارکان پر سنگین پابندیاں لگائی ہیں
اور کئی حضرات پر مقدمے چل رہے ہیں۔ علماء کا پروگرام
نصب العین اور وظیفۂ حیات تبلیغ دین ہے۔ تبلیغ دین
پر پابندی حکومت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ حکومت کی
دانشمندی نہیں۔ عیسائیت، انکار ختم نبوت، انکار حدیث
توہین صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عظیم فتنے ملک میں مسلمانوں
کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ یہ تمام فتنے پاکستان
کو سیکولر سٹیٹ بنا رہے ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر
بنا۔ اور پاکستان میں اسلام کا قانون نافذ ہونا چاہیئے۔
پاکستان کے کل مسلمان غیر اسلامی قوانین، معاشرہ سے
ناراض ہیں۔ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر کئی مقدمے جاری کئے
ہیں اور راولپنڈی سے ضلع بدر کئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم صاحب
پشاور ڈویژن کے نائب امیر مولانا عبدالحی صاحب مانسہرہ
اور دیگر علماء پر مقدمے جاری ہیں۔ حکام ان حرکات سے
عامۃ المسلمین میں بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔ عامۃ المسلمین
میں علماء کے خلاف حکومت کا یہ غیر منصفانہ اقدام چلانے
اور پابندی کے سلسلے میں دانشمندانہ نظر ثانی کرے۔

لندن میں "مکہ ڈانسنگ ہال"

لندن میں تفریح کا ایک بہت بڑا اڈہ ناچ گھر کی صورت
میں آج بھی آسٹروچ میں موجود ہے۔ اس کا نام "مکہ ڈانسنگ
ہال" ہے۔

آئے دن اس قسم کی حرکات مسیحی دنیا میں ہوتی رہتی
ہیں۔ جو عالم اسلام کی غیرت و حمیت کو جھنجھوڑ کر رکھ
دیتی ہیں۔ کیا ہمارے ملک کی وزارت خارجہ یا سفیر
برائے برطانیہ یا دیگر مسلم ممالک نے برطانوی وزارت
خارجہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے؟

ہم اپنے ملک کی وزارت خارجہ کے ارباب حل و
عقد کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ برطانوی
وزارت خارجہ سے یہ درخواست کرے کہ اس ڈانسنگ
ہال کا نام تبدیل کر دیا جائے۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات
کا احترام کرتے ہوئے آئندہ اس قسم کی حرکات سے
احتراز کیا جائے۔ نیز سفیر برائے برطانیہ کے افسروں
سے اس بات کا نوٹس لیا جائے کہ آیا اس بارے میں
انہوں نے یا گذشتہ عملے نے اس بارے میں کوئی اقدام
کیا ہے؟

(ادارہ)

بقیہ — ثعلبہ

ایک شخص ثعلبہ کے رشتہ داروں میں سے وہاں موجود تھا۔ اس نے ثعلبہ سے آپ کے ارشاد اور نزول آیات کا حال بیان کیا۔ تب ثعلبہ پشیمان ہوا اور صدقۂ اموال لیکر حاضر خدمت ہوا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تیرے صدقات قبول کرنے سے ممانعت کردی گئی ہے۔ ثعلبہ نے رونا اور سر پر خاک ڈالنا شروع کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ تیری خود ضد اور ہٹ کا نتیجہ ہے۔ میں تجھ کو منع کرتا تھا، مگر تو نے نہیں مانا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ثعلبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدقات لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ کو انصار میں میری قدر و منزلت معلوم ہے۔ آپ اسے قبول فرمائیں مگر آپ نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ مہاجرین و انصار ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع بنایا۔ مگر آپ نے بھی قبول نہیں کیا اور پھر اسی حالت ذلت و خسران میں راہی عدم ہو گیا۔

بقیہ — حضرت ضمادؓ

کہ میرے قبیلے والے میری بات کو مان جائیں گے۔

یہ حضرت ضماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب تھا اس کے بعد حضرت ضمادؓ یہاں سے جاکر اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ آئے تھے علاج کرنے کی غرض سے لیکن جس کو وہ مریض سمجھتے تھے وہی معالج نکلا۔ اس معالج روحانی کے پاس جاکر اپنی روحانی بیماری سے شفایاب ہوئے۔

بقیہ — حضرت سمیہؓ

اور بھی جانیں ہوتیں تو وہ بھی میں اپنے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیتی، چنانچہ متعینہ افراد حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک اونٹ کو ایک طرف اور دوسرے کو دوسری طرف لے گئے۔ جس سے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے جسم کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آخری وقت حضرت سمیہؓ کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔

انہوں نے اپنی جان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا اور دین اسلام سے پھرنا برداشت نہ کیا سچے محب ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اس دور فتن میں اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

تارِ گریباں کا ایک ورق

جانباز مرزا

مٹا اِن کو، اُٹھا اُن کو بدل دے ساغر و مینا

ابھی اُلفت میں تیری دیدۂ خونبار ہے ساقی
ابھی کچھ دیکھنے کو رونقِ بازار ہے ساقی

غنیمت ہے کہ آوارہ ستارے جھلملاتے ہیں
وگرنہ آسماں پر چاند کو آزار ہے ساقی

زمانہ سو رہا ہے وقت کو بھی نیند آئی ہے
تیرا شاعر اندھیری شب میں بھی بیدار ہے ساقی

چھپا لے چاند تارؤں کو چھپا لے آسماں اپنے
بڑی ہی تیز تر حالات کی رفتار ہے ساقی

بنا لینگے ہم اپنی خاک ویراں سے سفال اپنا
زمانہ جامِ جم سے اس قدر بیزار ہے ساقی

مٹا اِن کو، اٹھا اُن کو، بدل دے ساغر و مینا
تیری محفل میں تیرے حکم سے انکار ہے ساقی

اگر جمہوریت اقائم ہے توپوں کے دہانوں پر
فقیہہ شہر بھی تو صاحبِ تلوار ہے ساقی

ترے بندے بنے اور پھر ترے بندوں کے بندے بھی
یہی بندہ نوازی بندگی میں عار ہے ساقی

دار العلوم حقانیہ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دار العلوم دیوبند کی مصروفیات

اکوڑہ خٹک ۱۶ر اکتوبر۔ عالم اسلام کی مایۂ ناز درسگاہ دار العلوم دیوبند کے مہتمم اور ممتاز عالم دین حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ حسب سابق اس دفعہ بھی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی دعوت پر لاہور سے دار العلوم حقانیہ تشریف لائے۔ اور واپسی تک تقریباً تین دن دار العلوم ہی میں قیام رہا۔ ۱۷ر اکتوبر کو جب حضرت حکیم الاسلام دار العلوم پہنچے تو علماء اساتذہ اور دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقین و بے پناہ ہجوم نے حضرت شیخ الحدیث کی قیادت میں نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا۔ قیام دار العلوم کے دوران حضرت قاری صاحب مدظلہ نے دار العلوم کے تمام شعبوں تعمیرات، دفتر الحق، کتب خانہ مطبخ شعبۂ تعلیم القرآن وغیرہ کا معائنہ کیا۔ اور تحریری تاثرات میں دار العلوم حقانیہ کو دیوبند ثانی قرار دیا۔

۱۸ر اکتوبر کو ظہر کے وقت دار الحدیث ہال میں حضرت مدظلہ نے بخاری شریف کی اول و آخر دو حدیثوں پر نہایت حکیمانہ درس دیا۔ اور اس ضمن میں مقامات عبدیت والوہیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ شبانہ روز مجالس میں ہزاروں افراد کو اپنے علوم و معارف اور پر لطف گفتگو سے محظوظ فرمایا۔ حضرت سے ملنے کے لئے آنے والے اکابر میں اسیر مالٹا رفیق شیخ الہند حضرت مولانا عزیر گل صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے مجالس کے لطف کو دوبالا کر دیا۔ اسی دن بعد از نماز عشاء ایک خصوصی مجلس میں حضرت مہتمم دار العلوم دیوبند نے ماہنامہ الحق کے ایک ادارتی بورڈ کو مختلف علمی و ملی موضوعات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے نزدیک اصول اور اوصاف، خود اپنے سوانحی حالات نیز پاکستان دار اور مدارس عربیہ کے لئے طریقۂ تبلیغ و تعلیم پر ایک طو انٹرویو بھی ریکارڈ کرائی۔ ۱۹ر اکتوبر کو طلبہ دار العلوم نے اپنے محبوب رہنما اور قابل احترام شخصیت اور عالم اسلام کے اس فرزند جلیل کو نہایت پر جوش الوداع حضرت مدظلہ کی آمد سے قبل ۱۲ر اکتوبر کی دوپہر کو تبلیغ جماعت کے تمناز راہنما مولانا سعید احمد خاں صاحب مقیم مکہ معظمہ دار العلوم تشریف لائے اور طلبہ و اساتذہ سے علم، عمل، تبلیغ کی اہمیت پر خطاب فرمایا

(ناظم دفتر اہتمام)

چکوال کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ اظہار الاسلام کے سالانہ جلسے

میں جن علماء کرام نے تقریریں فرمائی ہیں خصوصاً قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

- - - - - - - - - -
- - - - - - - - - -
- - - - - - - - - - کی

مفصل تقریریں اور اجتماعات میں منظور کردہ قرار دادیں اور مطالبات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

(محمد حنیف)

محمد حنیف سہارنپوری

بڑوں کیلئے

حضرت سمیہؓ کا قبولِ اسلام

بچوں کیلئے

حضرت ضمادؓ کا قبولِ اسلام

ئے اسلام مسلمانوں کے لئے ابتلاء کا دور تھا۔ اس وقت اکّا دکّا جو مسلمان
ئے ان کو بہت سی آزمائشوں اور امتحانات سے گذرنا پڑتا تھا۔ وہ دور بھی نرالا
ا۔ ایمان کی حلاوت اور شیرینی ان کے جسموں میں اس طرح تحلیل ہو جاتی تھی،
ن کو بھٹروں پر گھسیٹو۔ آگ کے شعلوں پر ڈالو، سنگینوں سے ان کے جسموں کو
کی مجال جو ایمان سے وہ ہٹ جائیں اور پھر جائیں۔ اس امتحان میں جہاں
نے بھرپور حصہ لیا وہاں عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہیں تھیں۔ عورت فطرتاً
واقع ہوئی ہے۔ ذرا سی ابتلا بھی آجائے تو سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔ لیکن ابتدائے
ی عورتیں بہادر اور جانباز واقع ہوئی ہیں۔ ان میں بہادری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی
انہوں نے دین اسلام کے لئے ہر قسم کے مصائب جھیلے، تکلیفیں برداشت کیں،
ین اسلام سے پھرنے کے لئے وہ کسی قیمت پر بھی تیار نہ ہوئیں۔

حضرت سمیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی انہی بہادر اور جانباز عورتوں میں سے
رت ذات ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور اللہ تعالےٰ کے
ومتبرک کلام کو سنتی ہیں اور کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کر دیتی
ہیں۔ اسلام کا اعلان کرنا تھا کہ مصائب و آلام کا ایک طوفان اٹھا، ماں باپ بھائی
بند اور قبیلے والے ابھی سب کے سب کافر اور دولت ایمان سے محروم ہیں۔ انہوں
نے صابی یعنی بے دین ہونے کا فتویٰ جڑ دیا۔ باپ نے کہا کہ میں تجھے اپنی بیٹی نہیں
مانتا۔ ماں نے کہا کہ میں تجھے گھر میں قدم نہیں رکھنے دوں گی۔ بھائیوں نے کہا کہ
تجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ قبیلے والوں نے قطع تعلقی کر لی۔

غور کریں کہ اللہ کی اس بندی کو چاروں طرف سے مصائب نے کس طرح
ے میں لے لیا۔ حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ :-

تم سب مجھے ایک ایک کر کے چھوڑ دو، اس سے زیادہ اگر کوئی ظلم تم توڑ سکتے
ہو بھی کر کے دیکھ لو، میں دین سے پھرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

یمان ایسا کمزور ایمان نہیں ہے کہ میں تمہارے رعب میں آکر دین سے پھر جاؤں

ابوجہل شیطان جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ وہ ہر وقت آنحضرت صلی اللہ
یہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور منصوبے تیار کرتا رہتا تھا۔ اس کو
یت کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ ابوجہل غصہ میں لال پیلا ہو کر اٹھتا ہے اور سمیہؓ کے
جاتا ہے۔ پہلے تو کچھ نرم نرم باتیں کرتا ہے۔ خاندانی قرابت کو ظاہر کرتا ہے، اور
ہمدردی جتلاتا ہے، لیکن سمیہؓ اس کی نرم نرم باتوں میں نہ آئی۔ آخر اس نے درشتی
سے شروع کیا۔ لیکن کیا مجال جو مان جائے۔

آخر ایک دن اس نے اپنے شہر کے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا۔ پنچائت ہوئی
حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بلایا۔ اسی وقت دو اونٹ منگائے گئے۔ ابوجہل
نے حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اے سمیہ (رضؓ) دیکھ یہ دو اونٹ تیرے لئے
لائے گئے ہیں۔ ان سب لیڈروں کے سامنے میں ابھی تیرا علاج کرتا ہوں۔ ابھی وقت
ہے تو اس محمدی دین کو چھوڑ دے۔ لیکن حضرت سمیہؓ نے فرمایا کہ ابوجہل تیرا جو جی چاہے
کر لے میں اپنے دین سے پھرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ ابوجہل نے اپنی درندگی
اور سفاکی کا ثبوت دیتے ہوئے اسی وقت حکم دیا کہ سمیہؓ کی دونوں ٹانگوں سے رسی باندھو
ایک ٹانگ کی رسی ایک اونٹ کے ساتھ اور دوسری ٹانگ کی رسی دوسرے اونٹ
کے ساتھ باندھ کر ایک کو ایک طرف اور دوسرے کو دوسری طرف لے جاؤ۔ حضرت سمیہؓ
سب کچھ دیکھ رہی ہیں اور کہتی ہیں۔ ابوجہل یہ تو ایک جان ہے۔ اگر میرے پاس

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ دین فرمایا کرتے اور لوگوں کو خدا کی توحید
کی طرف دعوت دیتے تو مکہ کے مشرکین آپ پر طرح طرح کے الزامات عائد کیا کرتے
تھے۔ کبھی آپ کو مجنوں اور پاگل (معاذ اللہ) کا خطاب دیا جاتا اور کبھی ساحر کہہ کر پکارا
جاتا نہ صرف آپ پر وہ لوگ الزامات ہی عائد کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
طرح طرح کے مصائب و آلام میں بھی مبتلا کرتے تھے۔ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے
گئے۔ اونٹ کی گندی اوجھڑی جب آپ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے،
سجدے کی حالت میں آپ کے اوپر ڈالی گئی۔ راستے میں پتھر مارنا تو ان کا شب و روز
کا مشغلہ تھا۔ آپ کے راستے میں کھائی کھودی گئی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا گذر ہو تو اس میں حضورؐ گر جائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین کے راستے میں تمام تکالیف خندہ پیشانی سے
برداشت کرتے رہے۔ مکہ کے لوگوں نے جہاں اور طریقوں سے تبلیغ دین میں کانٹیں
ڈالیں وہاں جو لوگ باہر سے قبائلی آیا کرتے تھے۔ ان کو بھی وہ روکا کرتے اور کہا
کرتے کہ دیکھو یہاں ایک بہت بڑا جادوگر ہے یا مجنوں اور پاگل ہے (معاذ اللہ)
اس کی تبلیغ نہ سننا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی مقدس
کتاب قرآن پاک کو میٹھے اور پیارے انداز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے، تو پتھر دل
بھی موم ہو جایا کرتے تھے اور سننے والے قرآن کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نبوت پر ایمان لانے پر مجبور ہوتے تھے۔

حضرت ضماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنے قبیلہ کے سردار تھے جب وہ وہاں پہنچے،
تو ان کو مکہ والوں نے روکا کہ یہاں ایک شخص (محمد ہے) اور (معاذ اللہ) اس کا
دماغ خراب ہے۔ اور اس پر آسیب کا اثر ہے اس لئے اس کے پاس نہ جائیں
اس کے پاس جو جاتا ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے۔ ضمادؓ چونکہ خود عامل تھے کہنے لگے کہ میں
تو ایسے صدہا مریضوں کو اچھا کر چکا ہوں، میرے پاس تو ایسے عملیات اور منتر ہیں،
جن سے میں آسیب کے مریض کا علاج کرتا ہوں۔ چنانچہ ضمادؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پہنچے اور کہا :-

اے محمدؐ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ تجھے آسیب کا مرض ہے اور کچھ دماغ
میں خلل بھی ہے میں آپ کا علاج کرنا چاہتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ضمادؓ علاج بعد میں کرنا پہلے میری بات
سن لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ جو آپ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے، پڑھنا
شروع کیا :-

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل
علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ
ونشھد ان لا الہ الا اللہ ونشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ختم فرمایا تو ضمادؓ نے پھر کہا کہ اے محمدؐ ایک
دفعہ اور سنا دیجئے۔ چنانچہ حضورؐ نے دوبارہ تلاوت فرمایا۔ ضماد نے کہا :-

ایسا کلام کسی مجنوں کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اسی وقت کہا کہ (رسول اللہ (صلی اللہ
علیک وسلم) مجھے کلمہ پڑھائیے اور مسلمان کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا اور فرمایا کہ ضمادؓ کیا تم نے خود کو ہی جہنم کی آگ سے بچایا ہے
یا اپنے قبیلے اور خاندان والوں کو بھی بچانے کی سعی کرو گے۔ یا رسول اللہؐ میں اپنے قبیلہ
کا سردار ہوں۔ میں اب جا کر اپنے قبیلے والوں کو تبلیغ دین کروں گا اور مجھے یقین ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 752
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE-ISLAM
লাহোর LAHORE price

1/11/62

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے، ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں، اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود غفاء اللہ عنہ ناظم عمومی " " " " ملتان

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان

ماہنامہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن

رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

Scanned with CamScanner

عالمگیر پیغمبر کی عالمگیر سیرت

قسط نمبر ۳

سیرت النبی دنیا کے لیے مکمل دستور حیات ہے،

آپ کا جلال، آپ کا جمال، آپ کا مشاہدہ، آپ کا مجاہدہ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند

ذکر عام کے بارے میں حدیث ہے کہ

یذکر اللہ علی کل

احیانہ۔

آپ ہر لمحہ ذکر الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ اور فکر دائمی کے بارے میں ارشاد حدیث ہے کہ۔

کان دائم الفکرۃ حزینًا

آپ ہمیشہ متفکر اور غمزدہ سے رہتے تھے۔

پس آپ کی زندگی اور زندگی کی سیرت بالاصل زملوکیت تھی۔ نہ ریاست نہ غلبہ وقہر تھی۔ نہ تسلط واستیلاء نہ تعیش تھی نہ تزئین نہ آرائش زیبائش تھی۔ نہ راحت طلبی وآسائش بلکہ بندگی سرافگندگی۔ نیازکیشی۔ عبودیت۔ اور طاعت وعبادت تھی۔ جس میں خوئے ذکر وبوئے فکر سمائی ہوئی تھی اور جو کچھ بھی زندگی کی نقل وحرکت تھی وہ اسی فکر دائمی اور ذکر ودوامی کے رنگ میں تھی۔ قرآن نے اسی ذکر وفکر کے مجموعہ کو دانائی کہا اور اولوالالباب یعنی عقلمندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا

او علی جنوبھم ویتفکرون فی خلق

السموات والارض۔

(دانشمند) وہ ہیں جو اللہ کو یاد رکھتے ہیں۔ کھڑے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور فکر کرتے رہتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ساخت اور بناوٹ ہیں۔

پس قرآن کی رو سے محض متفکر بھی دانشمند نہیں جبکہ وہ مفکر اور متفکر نہ ہو۔ حقیقی دانشمندی وہی ہے۔ جس میں ذکر بھی ہو اور فکر بھی ہو۔ عقل بھی ہو اور عشق بھی محبت بھی ہو اور ہوش بھی۔ پس حضور کی سیرت اسی ذکر وفکر کا مجموعہ اور ان دونوں مقابلوں کا کامل امتزاج تھی۔ جہاں آپ کی عبادت ان دونوں روحوں کا مظہر تھی۔ وہیں آپ کی سیاست بھی ان دونوں روحوں سے عبادت کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ سرکار دو عالم خلیفہ خداوندی بھی ہیں۔ معاملات کے فیصلے بھی دے رہے ہیں۔ دیوانی اور فوجداری کے مقدمات بھی فیصل فرما رہے ہیں۔ جہاد کے لیے لشکر بھی بھیج رہے ہیں غنائم کی تقسیم بھی کر رہے ہیں۔ حدود وقصاص کا اجراء بھی ہو رہا ہے۔ فتوحات ممالک کا سلسلہ بھی جاری ہے صوبوں اور نئی حکومتوں میں گورنر بھی مقرر کیے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر صحن مسجد میں ذکر اللہ اور فکر آخرت کے ساتھ کیا جا رہا ہے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر عبادت الٰہی کے ہی رنگ میں تھا۔ ڈھانچہ اگر سیاست کا تھا۔ مگر روح عبادت کی اس میں کارفرما تھی اور روح اور ڈھانچہ میں کامل مناسبت کے ساتھ ڈھانچہ اس روح کے حسب حال تھا۔ اور روح ڈھانچہ کی مثال۔

ایمان اور عبادت

پس آپ کی پیغمبرانہ سیرت کا امتیازی اور غالب پہلو یہی ایمان وعبادت اور ذکر وفکر تھا۔ جس میں عقل وعشق، محبت وبصیرت مادیت وملکیت۔ امارت ومسکنت خلافت وعبادت کا کامل اجتماع وامتزاج تھا کہ ایک سے دوسری متقابل صفت کسی حالت میں بھی بے فکر نہیں بنا سکتی تھی۔ حتیٰ کہ آپ م غزوات اور جنگوں میں بہ نفس نفیس بھی شرکت فرماتے اور نہ صرف شرکت بلکہ انکی قیادت فرماتے۔ لیکن یاد الٰہی اور رنگ عبودیت سے یہ ہنگامہ خیزی بھی بھرپور رہ کر عبادت ہی کے رنگ میں ادا ہوتی تھی۔ عین جہاد بھی ذکر اللہ اور متعلقہ دعائیں پڑھتے ہوئے آپ لشکروں کی قیادت فرماتے جس سے یہ جہاد اعلیٰ ترین عبادت بن جاتا اور عین لڑائی میں جب کہ نماز کا وقت آتا تو یہ اضافی عبادت اس حقیقی عبادت میں حارج نہیں بن سکتی تھی بلکہ اس کی مدت معین ہوتی تھی ؎

اگر آگیا لڑائی میں، وقت نماز

قبلہ رو ہو کے زمین بوس ہوئی قوم حجاز

جس سے نمایاں ہے کہ آپ کی پیغمبرانہ سیرت کا بنیادی پہلو ایمان وعبادت تھا۔ جس کے لیے دوسرے شعبہ ہائے زندگی بطور خادم اور بطور وسائل کے کام کرتے تھے۔ پس زندگی کے عام شعبوں کی عبادتیں وقتی تھیں اور یہ اصل عبادت ہمہ وقتی۔

اب اس سیرت جامعہ کا خلاصہ یہ نکل آیا کہ سیرت مقدسہ اصولاً زندگی کے تین شعبوں پر مبنی ہے۔ تعلق مع اللہ تعلق مع الخلق۔ تعلق مع نفس۔ تعلق مع النفس کے سلسلہ میں پاک دامنی وپاک نفسی، عفت وعصمت، حیاء وانکسار، غیرت وحمیت۔ ہمت وشجاعت صبر وسماحت، حلم وضبط، اعتماد وتوکل زہد وقناعت، مجاہدہ ریاضت تحمل شدائد ومصائب اور خدا ترسی وغیرہ کے اعلیٰ ترین ملکات اور اخلاق حمیدہ آپ کی فطرت صالحہ کا خمیر تھے

ادھر تعلق مع الخلق کے سلسلہ میں خدمت خلق اللہ صلہ رحمی۔ نصرت واعانت جود وسخا۔ ایثار وعطا۔ راحت رسانی اور کف اذیٰ وایذیٰ رسانی سے بچنا۔ عفو ودرگذر۔ محبت وشفقت، دلسوزی وہمدردی۔ تعلیم وتربیت۔ ارشاد وتزکیہ وغیرہ آپ کی پاک طبیعت کے فطری جوہر تھے اور تعلق مع اللہ کے سلسلے میں عبادت وریاضت ومجاہدہ ومراقبہ۔ کسر شہوات ولذات۔ تقرب وانابت توبہ استغفار تہجد وشب بیداری ذکر اور فکر وغیرہ آپ کی پاک فطرت کی افتاد تھی۔ لیکن ان تینوں تعلقات میں تعلق مع اللہ ہی دونوں تعلقات کی استواری کی روح تھی جو نفس وخلق کے تعلقات کو صحیح نہج پر قائم کرتی ہے۔ اگر نفس انسانی کو تعلق مع اللہ سے آشنا اور اس کے تقاضوں کا خوگر نہ بنایا جائے تو تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس صحیح بنیادوں پر کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ آج بھی لوگ اللہ سے منقطع ہو کر ان تعلقات کو خوشنما بنانے کی فکر میں ہیں۔ وہ طرح طرح کی مہلک لغزشوں کا شکار اور نفسانی جذبات میں گرفتار ہیں۔ جن کی مہلک لغزشوں سے دنیا فتنہ وفساد کا گھرانہ بنی ہوئی ہے۔

آج یورپ میں عقل وفہم کی کمی نہیں۔ روابط اور بین الاقوامی علائق کی کمی نہیں۔ سیاسی تعلقات کی ہمہ گیری اور انکی تدابیر کی کمی نہیں۔ حتیٰ کہ صرف انہی بین الاقوامی تعلقات کے لیے متحدہ کونسل یو۔ این۔ او بھی قائم ہے۔ جس میں رات دن ممالک کے معاملات آتے رہتے ہیں۔ خانگی زندگی کے لیے بے شمار لٹریچر وغیرہ سب ہی کچھ مہیا ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہی کے اقراروں اور اعلانوں سے یہی واضح ہے کہ گھر اور باہر سے چین اور سکھ مفقود ہے۔ یہی نفوس جن کی طمانیت کی خاطر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ امن واطمینان کی ہوا تک سے بھی کوسوں دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اسکی وجہ فقدان اسباب نہیں کہ وہ تو سب مہیا ہیں۔ بلکہ مسبب الاسباب سے ربط کا فقدان ہے۔ خدا پرستی خوف وآخرت اور مالک الملک کے سامنے جواب دہی کا فکر معدوم ہے۔ اعتقاداً ہو یا عملاً جو ان تعلقات کو صحیح پر نہیں آنے دیتا۔ جس سے ان نفوس میں جذبہ انقیاد واتباع حق کے بجائے خود رائی اور خود بینی کے جراثیم پرورش پائے ہوئے ہیں۔ مدار کار غرور نفس ہے۔ یقین حق نہیں جس کے تحت خود غرضیوں اور قومی ونسلی اور وطنی تعصبات کی آگ سلگ رہی ہے اور اس سے تمدنی سیاسی اور اقتصادی اونچ نیچ کی مہلک وبا سکون وامن کی جان لیوا بنی ہوئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا ان کے تمدنی وسائل اور ایجادات سے فائدہ بھی اٹھا رہی ہے۔ لیکن دلوں میں ان سے تنفر کے جذبات بھی لیے ہوئے اور انکی جبری قیادت کا جو اسروں سے اتار پھینکنا بھی چاہتی ہے۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاری کردہ حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ — ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور — زیر سرپرست حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی — ایڈیٹر انچارج: ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

مدیر معاون ——— محمد حنیف سہارنپوری

چٹان کا دوبارہ اجراء

حق کی فتح

موقر ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے دوبارہ اجراء پر ہر محب وطن پاکستانی اور عقیدۂ ختم نبوت پر یقین رکھنے والے ہر مسلمان نے دلی مسرت و خوشی محسوس کی ہوگی۔ اس لئے کہ جس جرم کی پاداش میں چٹان پر یہ افتاد نازل کی گئی، وہ ہر سچے مسلمان اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کا دین و ایمان ہے۔

عدالت عالیہ کے فیصلہ نے جس طرح "چٹان" کی بندش کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور چٹان کے دوبارہ اجراء کا راستہ ہموار ہوگیا۔ اگر حکومت اس سے سبق لے کر چٹان پریس کی ضبطی اور آغا شورش کاشمیری کی نظربندی کے احکام واپس لے لے تو وہ اپنی اعلیٰ ہوشمندی کا ثبوت پیش کرے گی، اور قوم و ملت اس کے اس اقدام کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے گی۔

"چٹان" کی بندش، پریس کی ضبطی اور جناب آغا شورش صاحب کی گرفتاری کے سیاسی اور دوسرے پس منظر پر ابھی تک اس لئے گفتگو کرنے سے احتراز کیا جاتا رہا ہے کہ ہر معاملہ عدالت عالیہ کے روبرو پیش ہے، اور عدالت عالیہ کے فیصلوں کا قوم و ملت کو انتظار ہے۔

"چٹان" کی ضبطی اور آغا صاحب کی نظربندی پر علماء کرام، عام اہل اسلام اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام نے جس متفقہ طور پر احتجاج اور چٹان کی بحالی و آغا صاحب کی رہائی کا مطالبہ جاری رکھا وہ اس امر کی بیّن شہادت ہے کہ ملک میں حق و صداقت کے حامیوں کسی ایسے امر سے غافل نہیں ہیں جس کی زد دین پر، دین کے کسی عقیدہ کے تحفظ پر، اور دین کے کسی جز کی پاسداری کرنے والوں پر پڑتی ہے۔

ہم ادارہ "چٹان" کو چٹان کے دوبارہ اجراء پر مبارکباد پیش کرتے ہیں امید کرتے ہیں کہ وہ حسب سابق اکابر اسلاف کے مسلک سے وابستہ رہتے ہوئے حق و صداقت کی آواز بلند کرتا رہے گا اور دین پسند طبقے و علماء حق کی طرف سے چٹان کی بندش اور آغا صاحب کی نظربندی پر ملک گیر احتجاج کی صورت میں جس بے مثال حمایت کا مظاہرہ ہوا وہ آئندہ بھی باہمی ربط و تعاون کی شکل میں ظاہر ہوتا رہے گا تاکہ اس ملک میں "مقام ختم نبوت" اور "نفاذ دین حق" کی راہ میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کا ازالہ کیا جا سکے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ چٹان پریس کو بھی واگذار کیا جائے۔ اور جناب آغا صاحب کو بھی رہا کر کے مسلمانان پاکستان و طبقۂ علماء کی بے چینی کو رفع کیا جائے۔

ہم تمام مسلمانوں اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور اکابر علماء کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے "چٹان" کی ضبطی اور "آغا صاحب" کی گرفتاری و نظربندی پر اپنا احتجاج مسلسل جاری رکھا اور حق و انصاف کے مطالبہ کی آواز کو پست نہیں ہونے دیا

والحمد للہ علیٰ ذالک

(کمال)

آئندہ شمارے میں

فکر و نظر

حق و باطل کے درمیان امتیاز

——— (از ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

کیا مودودی صاحب سرقہ کرتے ہیں

——— (تماشائی کے قلم سے)

ملاحظہ فرمائیے

صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

جلد ۱۱ | جمعہ ۲ر اگست ۱۹۶۸ء مطابق ۶ر جمادی الاول ۱۳۸۸ھ قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۹

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

مودودی دجل وفریب کا تازہ ثبوت

ہم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ سامراج دشمن علماء دین کی مخالفت کرنے کے صلہ میں مودودی جماعت کو امریکہ سے کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ مودودی نے کانگرس کی تحریک آزادی کی بھی مخالفت کی تھی اور وہ اب پاکستان مسلم لیگ کی بھی۔ اس کے بعد اس گمراہ پارٹی کا زور در علماء دین کے خلاف خرچ ہوتا رہا۔ خاص کر جمعیۃ علماء اسلام جو امریکی سامراج کو اسلام کا دشمن سمجھتی ہے۔ اس کے خلاف تو یہودی اور امریکی سی آئی اے بھی اتنا خبیث پروپیگنڈا نہ کر سکتے جتنا ان صحابہ دشمن گروہ نے کیا۔ مگر جب اہلحدیث، بریلوی، دیوبندی، شیعہ سب مکاتب فکر کے علماء اور تنظیم اہلسنت (بجز وحید وسنت۔ جماعت تبلیغ۔ احرار اسلام۔ جمعیۃ علماء اسلام۔ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر علوم سہارنپور۔ دارالعلوم اشاعت العلوم گھنٹہ گھر شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق صاحب سبھی نے اس کی گمراہی کا پول کھولا۔ تو یہ بوکھلا گئے۔ اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور کی ضرب نے تو ان کے رہے سہے اوسان خطا کر دیئے۔ اب ان کو امریکہ کی ساری طاقت بھی مسلمانوں میں مقبول نہیں کرا سکتی۔

مگر یہ بھی گھاٹ کے بچے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے اپنے اخبار الیشیاء کا اتحاد العلماء نمبر شائع کر کے اس میں مختلف اضلاع کے علماء کے نام شائع کر کے یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے ساتھ بھی علماء کی اتنی تعداد ہے۔ اس دجل وفریب کا پردہ علماء راولپنڈی نے چاک کر کے رکھ دیا۔ گوجرانوالہ کے مولانا محمد لعیقوب صاحب نے اپنا نام پڑھ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھا۔ ان کا مفصل مضمون علیحدہ شائع ہوگا۔ راولپنڈی کے اتحاد العلماء کے صدر حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نے تحریری طور پر ان سے بیزاری کا اظہار کر دیا اور مندرجہ ذیل علماء نے اپنے دستخطوں سے یہ بیان دیا کہ ہمارا اس گمراہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا نام اتحاد العلماء کے ذیل میں دروغ محض اور دجل وفریب ہے۔

(۱) حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع اسلامیہ کوٹ صدر راولپنڈی

(۲) حضرت مولانا غلام حیدر صاحب اشرفی خطیب مسجد حجازی رتہ روڈ شہر راولپنڈی

(۳) حضرت مولانا فرید الدین صاحب علوی خطیب مرکزی جامع مسجد گوالمنڈی راولپنڈی

(۴) حضرت مولانا احمد سعید صاحب فاضل رام پور محلہ چاہ سلطان راولپنڈی

(۵) حضرت مولانا محمد صابر صاحب فاضل دیوبند محلہ چاہ سلطان راولپنڈی

(۶) حضرت مولانا قاری محمود احمد صاحب خطیب کنک منڈی صدر راولپنڈی

(۷) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب خطیب و مہتمم مدرسہ فیض القرآن عیدگاہ روڈ "

(۸) حضرت مولانا قاری محمد یعقوب صاحب سابق ناظم مدرسہ فیض القرآن حال امام مسجد حنفیہ محبوب آباد جدید قبرستان راولپنڈی

(۹) حضرت مولانا سید علی اکبر شاہ صاحب خطیب جامع مسجد چاہ سلطان راولپنڈی

(۱۰) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد نقشبندی اصغر مال روڈ راولپنڈی

(۱۱) حضرت مولانا فضل دین صاحب محلہ چاہ سلطان راولپنڈی

(۱۲) حضرت مولانا حافظ شیر زمان صاحب خطیب مسجد القمر سائے بیلی رام راولپنڈی۔

مسئلہ تصاویر

[illegible] ہمدرد اسلام و دعا اور رحیم [illegible] سے ہمیشہ [illegible] سے ہمارے [illegible] نے ۲۰ جولائی شنبہ کا جمعیۃ خبر شائع کر کے علماء دیوبند کی آواز کو عام کرنے کا ایک مبارک اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین کی گئی (اخرس) اور مطلب پرست صحافت میں وفاق کا یہ تعاون علی البر والتقویٰ قابل عمل اور ملک کی موجودہ حالت میں انقلاب الی الخیر کی ایک اچھی علامت ہے۔

وحقیقت لاہور کی تاریخی کانفرنس کے بعد، بحمد اللہ جمعیۃ نے ملک کے دینی پلیٹ فارم میں ایک نیا مقام حاصل کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہونے لگی ہے کہ اب پاکستان کا اسلام پسند عنصر ملک میں منکرات شرعیہ کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور حقوق العباد کی روز افزوں پامالی کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرے گا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے متحد ہو کر اعلاء کلمۃ اللہ کی بھرپور کوشش کامیاب ہو سکے گی۔ وفاق کا جمعیۃ نہ اس اتحاد کی ایک اچھی نشانی ہے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ اس نمبر میں جماعت کے مشاہیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور دوسرے حضرات کی تصاویر بھی دی گئی ہیں جس سے حساد اور معاندین کو جمعیۃ پر الزام لگانے کا موقع مل گیا اور بہت سے نیک دل ساتھیوں کے دلوں میں شکوک وشبہات کے پیدا ہونے کا خطرہ کہ اس طرح کے بزرگان دین سے کھلے بندوں اس قسم کے غیر شرعی امر کا ارتکاب متوقع نہیں حالانکہ بات واضح ہے کہ تصاویر کی اشاعت میں نہ ذی تصویر کے کسی عمل کا دخل ضروری ہے اور نہ ان کی اشاعت ان کے ارادہ، خواہش یا اجازت پر موقوف ہے۔ اعتراض تب ہوتا کہ ان اہل اللہ کی طرف سے اس ناجائز کام اور غیر شرعی امر کی خواہش ہوتی یا کم از کم اجازت دے دی جاتی۔ واذ لیس فلیس یعنی جب ان کی خواہش یا اجازت ثابت نہیں، تو اعتراض بالکل ہی بے محل ہے۔ ہاں جو حضرات تعاون علی البر کے نیک جذبہ کے ماتحت جمعیۃ کی مساعی جمیلہ کی اشاعت کو اپنا دینی اخلاقی اور جہادی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ جمعیۃ سے عامۃ المسلمین کی حالیتگی دینی جذبات ہی کے ماتحت ہے۔ اس لئے اگر وہ جماعت سے منسوب کسی کام کو غیر شرعی پائے ہیں۔ تو ان کی عقیدت مندی اور وابستگی میں کمی آجانا ایک طبعی امر ہے۔ اشتہار تصاویر جیسے غیر ضروری اور عند اللہ ملائکۃ قابل نفرت چیز سے ہو۔ چند فیشن پرست مسلمانوں میں ہو سکتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا پروپیگنڈا ہو جائے اور وہ اسے ملک پر اثر انداز ہونے کی علامت سمجھنے لگ جائیں۔ لیکن اللہ کے لئے جو مسلمان جمعیۃ سے وابستگی رکھتے ہیں ان کے پُرخلوص تعلق میں اگر کمی آجائے تو یہ سودا جمعیۃ کو مہنگا پڑے گا۔ نحن نوقد اعوننا اللہ بالاسلام۔

احقر اپنے اکابرین کی خدمت میں بھی پرزور گذارش کرے گا کہ اگر آپ حضرات نے بروقت اس کو سختی سے روکنے کی کوشش نہ فرمائی تو مستقبل قریب میں مسلمانوں کو یہ سمجھانا مشکل ہو جائے گا کہ یہ چیز (تصاویر) کا شائع کرانا ہے تو حرام اور ناجائز لیکن بزرگوں کی ایماء اور اجازت کے بغیر ایسا ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے آپ حضرات کے اخلاف اور نوجوان کام کرنے والوں میں اگر ذرہ بھی اپنی شہرت کی خواہش پیدا ہونے لگی۔ تو شہرت پسندی کا یہ روگ پھر خدا خواستہ لاعلاج ثابت ہوگا۔ ان پر عرض کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ عام اخبارات میں بزرگوں کی تصاویر کا چھپ جانا اور بات تھی اور ایسے اخبارات میں تصاویر کا بار بار کئی طور پر شائع ہونا اور بات ہے۔ جو اخبارات جمعیۃ کے معاون سمجھے جاتے ہیں اور جو عامی اخبارات میں ان کا پرچار ہوتا ہے۔

عبدالکریم عفی عنہ کاپرو ڈویژنل امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن اسمٰعیل خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں

الاحقر منظور حسین غفرلہ مولانا جامع مسجد چکوال

بندہ جان محمد غفرلہ ڈیرہ غازی خاں

سیاسی نشیب و فراز

سرخ و سفید سامراج

ڈاکٹر احمد حسین کمال

کمیونزم یا اشتراکیت سے کسی بھی ایسے مسلمان کو کوئی دلچسپی اور لگاؤ نہیں ہو سکتا جس نے اسلام کے اصول و مبادیات کا کما حقہٗ مطالعہ کیا ہے، وہ عوام یا اسلام کے نام سے اشتراکیت کی پاسداری کا کبھی بھی روادار نہیں ہوگا۔

لیکن عالمی مسائل اور گذشتہ پچاس سال کی تاریخ پر غائر نظر رکھنے والا شخص اشتراکیت کی مخالفت کو بہانہ بنا کر برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی ان ذمہ داریوں کو ہلکا کرنے کی عیارانہ سعی بھی نہیں کرے گا، جو مشرقی قوموں بالخصوص مسلمانوں اور عربوں کو تباہ و برباد کرنے اور ان پر یہودیوں کے استبداد کا عذاب مسلط کرنے کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔

اشتراکیت کی مخالفت اس لئے تو ضرور کی جانی چاہیئے کہ اس کے فاسد نظریات اسلامی عقاید کے مخالف ہیں اور مسلمان عوام کو دوسرے ملحدانہ مغربی افکار کی طرح ان نظریات سے بھی بچ کر رہنا چاہیئے۔

خدا اور مذہب پر یقین و عمل کا جہاں تک تعلق ہے۔ اشتراکیت کے کسی بھی حملے کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، اور نہ اشتراکی طرز زندگی کو حقیقی اسلامی تہذیب و اخلاق پر غالب آنے کا موقعہ دیا جا سکتا ہے

نیز یہ کہ کسی بھی مسلمان ملک کی سیاست اور پالیسی کو، کسی اشتراکی ملک کی اشتراکی نظریات سے تعلق رکھنے والی سیاست و پالیسی کا تابع یا ہمنوا بنانا بھی درست نہیں۔

لیکن اشتراکیت کی اس مخالفت کے ذریعہ برطانوی اور امریکی سامراج کے برپا کردہ مظالم و ناانصافیوں کو ہلکا کر کے دکھانے کی کوشش کرنا اشتراکیت کی مخالفت سے زیادہ برطانوی اور امریکی سامراج کی خدمت انجام دینا ہے۔

جو لوگ سفید سامراج کے ساتھ سرخ سامراج کا جوڑ لگا کر مسلمانوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو دونوں سے یکساں طور پر نقصان پہنچا ہے اور یکساں طور پر خطرہ لاحق ہے۔ وہ جان بوجھ کر مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

سفید سامراج جس کی سب سے بڑی نمایندہ طاقت اس وقت امریکی سامراج ہے اور گذشتہ ایک صدی تک جس کی سرخیل طاقت برطانیہ عظمیٰ (انگریز) رہی ہے۔ اور جو درحقیقت ان صلیبی طاقتوں کی جانشین ہے، جن کی مسلمانوں پر یورشیں عہد رسالت کے آخری دور سے لے کر پہلی عالمی جنگ ۱۹۱۴ء تک جاری رہیں اور اب بھی مختلف صورتوں میں جاری ہیں۔ ایسی اسلام و مسلمان دشمن طاقت کی دشمنی کے مقابلہ میں اشتراکیت کی محض چالیس پچاس سالہ نظری طاقت کو ہم پلہ بنا کر پیش کرنا مسلمانوں کو سراسر فریب میں مبتلا کرنا ہے۔

مسلمان ملکوں پر مغربی سامراج اور انگریزوں کے غلبہ کی گذشتہ دو سو سالہ تاریخ سب کے سامنے موجود ہے برطانیہ، امریکہ، فرانس اور اٹلی وغیرہ کا ہر کردار اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل دو سو سال سے چلا آ رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

سیاستِ افرنگ

سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں اگر دو مچھلیاں باہم دگر برسرِ پیکار ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اس چپقلش میں بھی سیاستِ افرنگ کی کارفرمائیاں ہوں گی۔

(جمال عبدالناصر)

مراقش، الجزائر اور لیبیا سے لے کر پاک و ہند اور ملائشیا و انڈونیشیا تک کون سی مسلمانوں کی سرزمین ہے، جس پر ان سامراجی قوتوں نے تسلط حاصل نہیں کیا۔ اس کی سیاسی و تمدنی حیثیت کو تباہ و برباد نہیں کیا۔ اس کے سماجی و شہری نظام کو ناکارہ نہیں بنایا، اس کی پیداوار و تجارت پر اپنا مکمل غلبہ قائم نہیں کیا اس کے وسائل و ذرائع کو بے دریغ نہیں لوٹا۔ جبکہ اشتراکیت کی پچاس سالہ تاریخ یہ ہے کہ اس نے وسط ایشیا کے ان مسلم علاقوں کو تو اپنے حلقے میں ضرور شامل کئے رکھا جو گذشتہ تین صدیوں سے روس کے زار شاہی سامراجی تغلب میں چلے آ رہے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ اس کی تمام تر جنگ یورپ و ایشیا میں صرف مغربی سامراج اور اس کے مفادات سے رہی اور اس

[illegible]

- سب سے پہلے تو برطانوی و فرانسیسی سامراج نے تمام عالم عرب کو اور عالم اسلام کو اپنے سیاسی و فوجی غلبہ میں لیا۔
- انہیں پچاسیوں حصوں میں تقسیم کر ڈالا۔
- ہر حصہ میں جداگانہ بادشاہتوں اور سرداریوں (شیوخ) و نوابیوں کا سلسلہ چھپا دیا۔
- ہر حصہ کے اقتصادی و معاشی وسائل و ذرائع پر اپنا تسلط قائم کیا۔
- اس کے بعد ۱۹۱۷ء میں خلافت ترکیہ کو مغلوب کر کے اور فلسطین پر پوری طرح قابض و متصرف ہو کر برطانوی حکومت نے اعلان بالفور کے ذریعہ فلسطین میں یہودیوں کے قومی وطن کے استحقاق کا باقاعدہ سرکاری اعلان کیا۔ اس سے قبل بھی یہودیوں کے قومی وطن کے قیام کے لئے برطانیہ نے ۱۹۰۲ء میں "عریش پلان" اور ۱۹۰۳ء میں "یوگنڈا پلان" پیش کیا تھا۔

حتیٰ کہ جولائی ۱۹۲۲ء میں برطانیہ نے دوبارہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کا اعلان کیا اور یہودیوں کی "عالمی صیہونی تنظیم" کو سیاسی طور پر تسلیم بھی کر لیا۔

اپنے فوجی و سیاسی حاکمانہ تغلب کے بل بوتہ پر برطانیہ نے یہودیوں کو باہر سے بلا کر فلسطین میں آباد کرنا شروع کیا۔

اور وہ فلسطین جہاں ۱۹۲۲ء تک یہودیوں کی کل تعداد بشمول جوان، بوڑھے، بچے، مردوں و عورتوں کے صرف تراسی ہزار (۸۳۰۰۰) تھی ۱۹۴۸ء میں جب برطانیہ نے فلسطین میں یہودی حکومت قائم کرائی اور فلسطین کو چھوڑا تو یہ تعداد چھ لاکھ پینسٹھ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

برطانیہ نے صرف اس پر اکتفا نہیں کیا تھا، کہ باہر سے یہودیوں کی اتنی بڑی تعداد میں لا کر فلسطین میں عربوں کے سروں پر آباد کر دی بلکہ یہودیوں کو فوجی تربیت اور فوجی اسلحہ دے کر مسلح بھی کرنا شروع کر دیا تھا۔

پہلی عالمی جنگ میں برطانیہ نے "میول کوٹ" کے

تمام سے یہودیوں کی فوجی تنظیم قائم کی۔ اس کی تین بٹالینوں نمبر ۳۸، ۳۹ اور ۴۰ نے پہلی عالمی جنگ کے دوران عملی طور پر جنگی کارروائیوں میں حصہ لیا

"ہاجانہ" کے نام سے ایک اور یہودی فوجی تنظیم برطانیہ نے فلسطین میں قائم کی اور اسے ہر طرح سے تربیت دے کر پوری طرح مسلح کیا۔ اس کا کنٹرول پولیس وغیرہ تک وسیع کر دیا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران "ہاجانہ تنظیم" کو گوریلا جنگ لڑنے کی تربیت بھی دی گئی۔ ۱۹۴۴ء میں ایک اور فوجی تنظیم "یہودی کور" قائم کی گئی۔

اس سے قبل ۱۹۴۱ء میں برطانیہ کے اندر یہودیوں کی ایک بڑی تعداد فوج میں بھرتی کی گئی جو بڑھتے بڑھتے تیس ہزار سے زیادہ تک پہنچ گئی۔ اسرائیل کا موجودہ وزیر دفاع اور سابق چیف آف اسٹاف "موشے دایان" اسی برطانوی فوج کے یہودی سپاہیوں میں شامل تھا۔

آنجہانی چرچل (سابق وزیر اعظم برطانیہ) نے خاص طور پر فلسطین میں یہودیوں کی فوجی تنظیموں کے قیام کے اندر دلچسپی لی۔

علاوہ ازیں دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق وسطیٰ میں سامانِ جنگ و اسلحہ کی سب سے بڑی مرکزی خفیہ ذخیرہ گاہ بھی فلسطین میں ہی تھی۔ جسے تمام کی تمام برطانیہ نے نو قائم شدہ یہودی حکومت کے حوالہ کر دیا۔

امریکہ کا طرزِ عمل بھی فلسطین میں یہودیوں کے قومی وطن کے قیام کے سلسلہ میں نہایت درجہ سرپرستانہ رہا۔

جولائی ۱۹۴۴ء میں ڈیموکریٹک پارٹی کے انتخابی پلیٹ فارم سے فلسطین میں غیر مشروط یہودی قومی وطن کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

اگست ۱۹۴۵ء میں امریکہ کے صدر ٹرومین نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی سے درخواست کی کہ "امریکہ کے نام پر ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخلے کی اجازت دے"۔

اکتوبر ۱۹۴۶ء میں پھر صدر ٹرومین نے ایک لاکھ مزید یہودیوں کو فلسطین میں داخل کرنے کا مطالبہ کیا اور ساتھ ہی فلسطین کی تقسیم کے اس منصوبہ کی منظوری کا امریکہ نے اعلان کر دیا۔ جسے یہودی ایجنسی نے تیار کیا تھا۔

۱۹۴۶ء کے جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں یہودی ایجنسی کے نمائندوں کے ساتھ امریکی نمائندے نے تقسیم فلسطین کی تجویز منظور کرانے کے لئے پورا پورا تعاون کیا

امریکہ نے اپنے سیاسی، سفارتی و فوجی دباؤ کے ذریعہ چین (چیانگ کائی شیک کے دور کا چین)، حبشہ (ایتھیوپیا)، لائبیریا، فلپائن، یونان وغیرہ ملکوں کو تقسیم فلسطین اور وطن یہود کے قیام کی تجویز کے حق میں ووٹ دینے پر سخت مجبور کیا۔ بالآخر سوائے یونان کے جس نے اس دباؤ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا باقی سب امریکہ کے دباؤ کے آگے جھک گئے۔

۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو یہودی حکومت کے قیام کا جب اعلان کیا گیا، تو گیارہ منٹ کے اندر اندر نو زائیدہ عارضی حکومت کی طرف سے تسلیم کئے جانے کی درخواست موصول ہوئے بغیر ہی نو قائم شدہ یہودی حکومت کو تسلیم کرنے کا امریکہ نے اعلان کر دیا۔

ایک طرف تو فلسطین میں یہودی حکومت قائم کرنے اور اسے پیشگی مضبوط و مسلح کرنے کی مندرجہ بالا کارروائیاں برطانیہ و امریکہ نے انجام دیں اور دوسری طرف اس پورے عرصہ کے اندر دنیائے عرب کو بالکل غیر مسلح، فوجی و فنی تربیت و اہلیت سے قطعی عاری اور ان کی معدنی و ارضی پیداوار و تجارت پر اپنا مکمل کنٹرول رکھنے کی بھرپور کوششیں برطانیہ اور مغربی سامراج نے کیں۔

- شام و لبنان پر فرانس قابض رہا۔
- اردن و عراق پر برطانیہ نے کنٹرول کیا۔
- مصر و سعودی عرب کے بادشاہ برطانیہ کے زیر اثر رہے۔ نہر سویز پر برطانیہ کا قبضہ رہا۔
- خلیج فارس، جنوبی عرب، یمن، ایران وغیرہ مسلم ممالک براہ راست و بالواسطہ برطانیہ کے زیر اثر تھے۔
- الجزائر، مراکش، ٹیونس پر فرانس کا تسلط تھا۔ لیبیا و طرابلس وغیرہ اٹلی کے تصرف میں تھے۔
- پاک و ہند پر انگریز قابض تھا۔

غرض کہ نہ کوئی مسلمان ملک آزاد تھا، نہ کوئی عرب ملک، نہ ان ملکوں میں آزاد ملکی فوجیں تھیں نہ اسلحہ سازی کارخانے تھے، نہ خود لاد کی صنعت کا وجود تھا نہ فنی و ٹیکنیکل ماہرین تھے۔ نہ انہیں اپنے ملکوں کی تجارت، اقتصادیات اور پیداوار پر کوئی اختیار حاصل تھا۔

جبکہ اسرائیل کو ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۸ء تک برطانیہ و امریکہ کی فوجی و سیاسی معاونت کے اندر ہر قسم کی تیاریوں اور منظم ہونے کی پوری پوری آسانیاں حاصل تھیں۔

۱۹۴۸ء میں جب یہودیوں کا قومی وطن فلسطین میں قائم ہونے کا اعلان ہوا تو جدید آلات حرب سے مسلح و اعلیٰ تربیت یافتہ تین لاکھ سے زیادہ فوجی طاقت یہودیوں کے پاس موجود تھی اور مشرق وسطیٰ کا وہ تمام فوجی ساز و سامان، اسلحہ، ہوائی جہاز، ٹینک، توپیں وغیرہ وغیرہ یہودیوں کو مل گئے تھے۔ جنہیں برطانیہ و امریکہ نے دوسری جنگ عظیم کے دوران وہاں جمع کیا۔

اس کے ساتھ ہی برطانیہ و امریکہ کی طرف سے فوجی، سیاسی و اقتصادی تحفظ کی باقاعدہ ضمانت اس نو قائم شدہ یہودی حکومت کو دے دی گئی تھی۔

اور اس یہودی حکومت کے ہر چہار طرف اس کی حفاظت کے لئے ترکی سے لے کر عدن اور ایران سے لے کر لیبیا تک ہر جگہ دو، دو سو چار، چار فوجی و ہوائی اڈے برطانیہ اور امریکہ کے موجود تھے۔

سعودی عرب سے لے کر عراق و ایران و خلیج فارس تک کا تمام تیل، تمام تجارت برطانیہ یا امریکہ کے تسلط میں تھی۔

نہر سویز اور سارا بحر روم برطانیہ و امریکہ کے تصرف اور فوجی قبضہ میں تھا۔

رسل و رسائل، مواصلات اور چھوٹے بڑے تمام وسائل مغربی سامراج کے ہاتھوں میں تھے۔

یہاں اس امر کا تذکرہ کئے بغیر آگے بڑھنا سخت غیر منصفانہ ہوگا کہ عرب دنیا اس سیاسی، اقتصادی و فوجی بے بسی کے جمود کو سب سے پہلے مصر کے انقلاب نے توڑا۔ اور اس انقلاب کے سربراہ صدر ناصر نے نہایت جرأت مندی کے ساتھ کام لیتے ہوئے نہر سویز سے برطانیہ و مغربی سامراج کا دو سو سالہ اجارہ دارانہ تسلط ختم کر کے تاریخ کا رخ تبدیل کر دیا۔ نیز عرب دنیا کو اسرائیل کے عزائم کے خلاف نبرد آزما ہونے کا بے پناہ حوصلہ عطا کیا۔ آج عرب دنیا کی تاریخ اس نئے رخ پر رواں دواں ہے۔ اگرچہ راستہ کی بے شمار مشکلات پیش آ رہی ہیں مگر سب کا رخ منزل مقصود کی طرف ہی ہے۔

فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے اس پس منظر اور امریکی و برطانوی سامراج کی مذکورہ بالا یہود نواز کارروائیوں میں، اشتراکی روس کا حصہ صرف یہ ہے کہ اس نے بھی جنرل اسمبلی میں تقسیم فلسطین کی تجویز کے حق میں امریکہ و برطانیہ کے زیر اثر ووٹ دیا اور نو زائیدہ یہودی حکومت کے قیام کو تسلیم کیا۔

ظاہر ہے کہ وہ اشتراکی روس جس کا کوئی سیاسی سماجی و اقتصادی تعلق و مفاد مسلمانوں و عرب ملکوں کے ساتھ نہیں تھا۔ جسے دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی کے حملوں سے بچ نکلنے اور جرمنی کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ و برطانیہ نے پرتگیم کی امداد بہم پہنچائی۔ اس کے لئے جنگ کے فوراً بعد امریکہ و برطانیہ کی طرف سے آنے والی اس تجویز کی حمایت کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔

اس کے علاوہ اشتراکی روس نے نہ اسرائیل کی اب تک کوئی فوجی امداد کی نہ اقتصادی امداد، بلکہ کچھ عرصہ کے بعد اس سے سفارتی تعلقات بھی ختم کر لئے اور عربوں کے موقف کی بھی ہر مرحلہ پر تائید کرتا چلا آ رہا ہے، اور انہیں اقتصادی، فنی و فوجی امداد بھی بہم پہنچا رہا ہے۔

چنانچہ واقعات اور حقائق کے ان تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر یہودی حکومت کے قیام اور جارحیت کے معاملہ میں مغربی سامراج اور اشتراکی طاقتوں کو ہم پلہ ذمہ دار قرار دینا بطانیہ اور امریکہ کے جرائم کی پردہ پوشی کرنے کی منادی کے سوا اور کیا ہے۔

بے شک اشتراکی روس سے ہمیں یہ شکایت ہے کہ اس نے فلسطین میں "وطن یہود" کے قیام کے حق

میں امریکہ و برطانیہ کے زیر اثر کیوں ووٹ دیا۔ اسے عربوں کے حق آزادی و خود مختاری کا لحاظ رکھنا چاہیئے تھا۔

اسی طرح ہمیں کشمیر کے معاملہ میں بھی اس سے یہ گلہ ہے کہ وہ بھارت کے ظالمانہ موقف کی بے جا حمایت کرتا رہا ہے۔

نیز ہم یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہیں کہ حق و انصاف کی خاطر اسے دوران جنگ عربوں کا اس طرح ساتھ دینا چاہیئے تھا۔ جس طرح امریکہ و برطانیہ نے اسرائیل کا ساتھ دیا۔

لیکن اس کے باوجود امریکہ اور برطانیہ کے گھناؤنے جرم، ظالمانہ ہتھکنڈوں اور مستقل اسلام و عرب دشمنی کے کردار کے ساتھ کوئی مناسبت و مشارکت اشتراکی روس کے رویہ کی نہیں ہو سکتی۔ اور اشتراکیت کسی درجہ میں بھی ان کی اسلام دشمنی و سامراجیت کی ہم پلہ نہیں کہی جا سکتی۔

مسلمان اشتراکی نظریات سے لڑتا رہے گا وہ کسی حالت میں بھی اشتراکی ذہن و فکر کو قبول نہیں کرے گا۔ اسے اشتراکی لادینیت ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم نہیں ہوگی۔ لیکن وہ اس شدید اختلاف کے باوجود مغربی سامراج کی اسلام دشمنی اور مسلمان دشمن سیاسی پالیسی کو فراموش نہیں کر سکتا۔ وہ اشتراکی لادینی پر مغربی سامراج کی بددینی کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتا۔ وہ اشتراکیت کے ساتھ اپنے اختلاف کو مغربی سامراج کے گھناؤنے سیاسی کردار کے جواز اور پردہ پوشی کا موجب نہیں بننے دے سکتا۔

جو لوگ بہ یک وقت سرخ و سفید سامراج کی مخالفت کا نعرہ لگا کر امریکی سامراج کے دام تزویر میں مسلمانوں کو لانا چاہتے ہیں۔ وہ مذکورہ بالا تاریخی حقائق کو معدوم نہیں کر سکتے۔

ایسے لوگ درحقیقت موقعہ پرست ہیں وہ موقعہ ملنے پر سفید سامراج اور سرخ سامراج ہر ایک سے سودے بازی کر سکتے ہیں۔ اور اسلام کے نام سے انہیں کسی وقت اشتراکیت قبول کر لینے سے بھی عار نہیں ہوگا۔ جبکہ وہ اب اسلام کے نام سے ہی مغربی سامراج کا سیاسی جمہوری نظام قبول کئے چلے جا رہے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں آپ اس مکروہ پروپیگنڈے کی حقیقت سے بھی واقف ہو سکتے ہیں جس میں یہودیوں کی بیس پچیس لاکھ کی تعداد کو نہایت قلیل درجہ کی حیثیت دے کر عربوں کی کروڑہا کی تعداد کے مقابلہ میں رکھا جاتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ عربوں پر نااہلیت، باہمی اختلاف، آمریت وغیرہ کے طعن توڑے جاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقی صورت حال یہ ہے کہ یہودی خواہ کتنے ہی قلیل تعداد میں ہوں اور عرب کتنے ہی کثیر تعداد ہوں۔ انقلاب مصر سے پہلے عرب اپنے وسائل و ذرائع اور سیاسی حیثیت کے اعتبار سے صفر کے برابر تھے۔ جبکہ یہود لاکھوں کی تعداد میں مسلح ماہر اور تربیت یافتہ تھے اور ان کی پشت پناہ طاقتیں، برطانیہ، فرانس اور امریکہ جیسی عالمی قوتیں تھیں انقلاب مصر کے بعد اس صفر کے درجے سے عربوں نے تیاری شروع کی۔ لیکن اس تیاری کی راہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں پیش آتی رہیں۔ یہ رکاوٹیں عرب دنیا، مشرق وسطیٰ اور ایشیا پر برطانوی و امریکی غلبہ نے پیدا کیں۔ یہ غلبہ مختلف صورتوں میں عرب دنیا پر چھایا رہا۔

تیل جیسی اہم اقتصادی پیداوار تمام کی تمام امریکہ و برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور اس سے ملنے والا حصہ عرب کے شیوخ، امراء و بادشاہوں کے عیش و آرام پر صرف ہو رہا ہے۔

تجارت کی برآمد و درآمد تمام تر مغربی تاجروں کے ہاتھ ہیں، مصنوعات تمام کی تمام غیر ملکی ہیں۔

فوجی ساز و سامان آج تک معمولی درجہ سے آگے نہیں بڑھ رہا۔ پھر یہ کہ شاہوں اور شیوخ کے جداگانہ مفادات نے عرب دنیا کو متعدد ٹکڑوں میں تقسیم کر رکھا ہے

انہیں مغربی سامراج کی سرپرستی اتنی عزیز ہے کہ گذشتہ سال خلیج فارس کے شیوخ نے مل کر برطانیہ سے استدعا کی تھی کہ وہ یہ علاقہ چھوڑ کر نہ جائے۔

ان نامساعد حالات میں مصر کے انقلاب نے یہود اور سامراج سے ٹکر لینے کا جو جذبہ عرب عوام میں پیدا کر دیا ہے۔ شکست و فتح سے قطع نظر وہ ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔

اسے لاکھوں یہود اور کروڑوں عرب کے تقابل کی صورت میں پیش کرنا حقیقت واقعہ کے خلاف ہے بلکہ یہ تقابل عرب کی انقلابی قوتوں کی دس سالہ تیاریوں اور یہود کی برطانوی و امریکی سرپرستی کی حامل پچاس سالہ زبردست تیاریوں کے درمیان کیا جا سکتا ہے جس کا تناسب اب بھی دس اور سو کا تھا۔

اس تناسب کے ساتھ اسرائیلی جارحیت کے مقابلہ پر عربوں کا ڈٹا رہنا ہی وہ عظیم کامیابی ہے جس کی مثال کم از کم اس صدی میں تو نہیں ملتی۔

ایک پیغام - ایک دعوت

دین و ملت کی صحیح خدمت انجام دینے اور الحاد و بے دینی کے فتنوں سے تحفظ و دفاع کیلئے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے سیاست حاضرہ عالم اسلام اور بین الاقوامی مسائل کو خالصتاً دینی نقطہ نگاہ سے سمجھنے اور جاننے کے لئے ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ کیجئے۔ ترجمان اسلام علماء حق کی آواز ہے۔ اس آواز کو مملکت پاکستان کے ہر فرد تک پہنچانا آپ کا فرض ہے (قائد جمعیۃ) مفتی محمود عفا اللہ عنہ

چک ۵۲ ٹی ڈی اے بھکر

۲۹ جون ۶۸ء بروز ہفتہ چک ۴۹ ٹی، ڈی، اے تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد کے سرگرم کارکن حافظ محمد شریف صاحب نے اپنے مخصوص شیریں انداز میں مختلف شعراء کا کلام سنایا اور حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب ساہیوال نے خطاب فرمایا۔

۳۰ جون و یکم جولائی کو چک ۵۲ ٹی، ڈی، اے کی جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ساہیوال، حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن، مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ مولانا رحمت اللہ صاحب۔ حافظ محمد شریف صاحب منچن آبادی اور مولوی محمد موسیٰ مجاہد صاحب نے خطاب کیا۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب کی سرپرستی میں یہ جلسہ ہر سال ہوتا ہے۔ جس میں اصلاحی و تعمیری مضامین اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد بیان کئے جاتے ہیں

(عبدالحمید ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک ۵۲ ٹی ڈی اے تحصیل بھکر ضلع میانوالی)

فلم "خانہ خدا" کو چکوال کے غیور مسلمان برداشت نہیں کریں گے

چکوال ۱۲ جولائی یوم الجمعہ۔ مدنی جامع مسجد میں مسلمانان اہلسنت والجماعت کا یہ اجتماع پاکستان میں فلم "خانہ خدا" کے جاری ہونے کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ اس فلم کے ذریعہ اسلامی شعائر ارکان حج اور دینی عبادات کی نقل اتارنا دین اسلام کی توہین ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر مکمل پابندی لگا کر شعائر اسلام کے وقار کو محفوظ رکھا جائے۔

(۲) معلوم ہوا ہے کہ چکوال کے سینما میں بھی یہ فلم دکھائی جانے والی ہے۔ اس لئے محترم ایس ڈی ایم صاحب چکوال اور دوسرے مقامی حکام سے یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فلم کو شہر چکوال میں چلنے کی اجازت نہ دیں۔ غیور مسلمان اس کو کسی طرح برداشت نہیں کرینگے۔ امید ہے کہ مقامی حکام ہمارے اس اسلامی مطالبہ کے پیش نظر فلم خانہ خدا کو ممنوع قرار دیں گے۔ (منجانب مسلمانان اہلسنت والجماعت مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم)

جمعیۃ گجرات کے لئے ضروری اعلان

مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر جمعیۃ ضلعی سکرنڈ ضلع نواب شاہ بیس پچیس دن مقام سہنہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں قیام فرمائیں گے۔ رد مودودیت اور جمعیۃ کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں اگر وقت لینا چاہیں تو مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کریں۔

Scanned with CamScanner

شعلہ و شبنم

حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کاشمیری

لازم ہے آدمی کو ذرا گردن جھکا چلے

یہ خلیفۃ المسلمین عمر بن الخطابؓ ہیں جو جہانی کا ایک بوجھل مشکیزہ کاندھے پر رکھے ہوئے لوگوں کے درمیان سے گذر رہے ہیں۔ نوجوان صاحبزادے لے اسلامی سلطنت کے عظیم المرتبت حکمراں کو اس حال میں دیکھا تو ذرا تنک لہجہ میں پوچھا کہ ابا جان یہ کیا بات ہے۔ بھلا بانی آپ خود ہی اٹھا کر لا رہے ہیں۔ سوچئے تو سہی، دیکھنے والے امیر المومنین کے متعلق کیا کہیں گے۔ بیٹا! نفس مغرور ہو گیا، غرور نفس کو توڑنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ اور یہ تھا جواب رازدار نبوت، ستون اسلام سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا۔

دامن کے چاک اور گریباں کے چاک ہیں

ایک بڑی جماعت دردولت پر سربراہ حکومت کے لئے چشم براہ ہے، سردی شباب پر، دانت سے دانت بج رہے ہیں۔ حاضرین بھاری بھاری کپڑے سردی سے تحفظ کے لئے زیب تن کئے ہوئے، اتنے میں دروازہ کھلا اور آقائے کائنات کا داماد، اسلامی حکومت کا قائد شیر خدا علی ابن ابی طالب گرمی کے کپڑے اور وہ بھی پرانے شکستہ پھٹے ہوئے جسم پر ڈال کر باہر تشریف لائے۔ باریک کرتہ اور جا بجا پھٹا ہوا سردی کی اس شدت کا کیا مقابلہ کرتا۔ علیؓ تھر تھر کانپ رہے ہیں اور سرما کے سرد جھونکوں کی تاب نہیں۔ لیکن مسلمانوں کے بیت المال میں اس جائز ضرورت کے لئے کچھ تصرف اس مرد مومن سے ممکن نہیں ؎

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

موت تجھ پر آپڑی، یا موت پر تو جا پڑا

امین الامت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ عموا س کے مقام پر اسلامی فوج کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے ہیں، عموا س میں طاعون کا یہ حال ہے کہ ہر روز جنازے انسانوں کی بستی سے نکل کر گور کے سناٹوں میں روپوش ہو جاتے ہیں۔ عمرؓ کو عموا س میں طاعون کی یہ ہلاکت انگیزیاں معلوم ہوئیں تو اندیشہ ہوا کہ اسلام کا درتابندہ، امین الامت اس مہلک وباء میں ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔ چنانچہ انہیں مدینہ میں فوری طلبی کا ایک حکم لکھتے ہیں۔ جس کا مضمون یہ ہے:۔

"امابعد! ایک اہم مسئلہ میں باہمی تبادلہ گفتگو کی ضرورت ہے۔ اے ابو عبیدہ تاکید ہے کہ خط پڑھ کر رکھنے سے پہلے ہی میری طرف چل پڑو"۔

امین الامت اس خط کے اصل مقصد کو بھانپ گئے، جواباً عرض گذار ہوئے۔

"اللہ امیر المومنین کو معاف کرے، میں سمجھ گیا۔ آپ کو میری کیا ضرورت ہے، اس وقت میرے ساتھ مسلمانوں کا پورا لشکر ہے اے عمرؓ! خدا کی قسم ان کو چھوڑ کر ہرگز نہیں آسکتا۔ میں اس وقت تک ان سے جدا نہیں ہو سکتا، تا وقتیکہ تقدیر میرا ارمان کا لکھا پورا نہ کرے۔ اے عمرؓ! خدارا مجھے اپنی تاکید سے بری کیجئے اور لشکر ہی میں رہنے دیجئے"۔

امین الامت کا عریضہ امیر المومنین کے دست گرامی میں ہے۔ مطالعہ کرتے جاتے ہیں تو ریش مبارک کا ہر بال آنسوؤں کے موتیوں کے لئے لڑی بن جاتا ہے۔ گھبرا کر لوگوں نے پوچھا، خیر تو ہے۔ کیا ابو عبیدہ چل بسے؟

"نہیں تو، لیکن وہ ہم سے بس جدا ہی ہو گئے"۔

اور بعد چند ے عموا س کے دور دراز علاقہ سے امین الامت کی وفات حسرت آیات کی اطلاع آہی گئی ؎

جب کہ حق پر جان دینی ہے تو پھر پروانہ کر
موت تجھ پر آپڑی یا موت پر تو جا پڑا

حق گوئی

مسیح نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پہلے مؤذن اور زمین حبش کا گوہر آبدار سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رباح سے ان کے دینی بھائی ابو ریحہ کی خواہش ہے کہ وہ یمن میں جا کر جہاں ان کا تعارف ہے، ابو ریحہ کے لئے کسی جگہ پیغام نکاح دیں۔ بلال رضی اللہ عنہ دوست کے اصرار پر یمن میں پہنچے اور ایک معزز گھرانہ میں ان الفاظ کے ساتھ ابو ریحہ کو پیغام نکاح دیا۔

"میں بلال بن رباح ہوں، اور یہ میرے بھائی ابو ریحہ ہیں جو دین اور اخلاق دونوں میں کچھ اچھے نہیں۔ اب تمہارا جی چاہے تو ان سے اپنی بچی کی شادی کرو، نہ چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے"۔

یہ تھا مضمون سفارش جس کے ایک ایک حرف سے حق گوئی ٹپکتی تھی، نہ فریب کاری اور نہ مبالغہ آمیزی لیکن اس اخلاص سفارش کا اثر یہ ہوا کہ یمن والوں نے اپنی چاند جیسی لڑکی ابو ریحہ سے بیاہ دی۔

دیانت و امانت

چند صدیوں پرانی بات ہے، یونس بن عبید کپڑے کے ایک بڑے تاجر تھے، ان کی دکان پر مختلف داموں کے کپڑے فروخت ہوتے تھے۔ ایک بار ایک کپڑا فروخت ہونے آیا، جس کا تانا بانا نہایت قیمتی تھا، اور قیمت ایک نقان کی چار سو درہم۔ دوسرا کپڑا اسی وضع قطع کا، لیکن بنائی، کتائی وغیرہ معمولی، اس لئے قیمت دو سو درہم۔ یونس نماز کے لئے وہاں سے اٹھے، اور ایک بچے کو دوکان پر بٹھا کر مختلف کپڑوں کی قیمت سمجھائی خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کے جاتے ہی ایک اعرابی کپڑا خریدنے دکان پر پہنچا۔ اور اپنی پسند سے دو سو والے کپڑے کو چار سو میں لے کر چل دیا۔ بچہ نے قیمت بھول کر چار سو درہم بتائی تھی۔ ادھر سے اعرابی کپڑا لئے چلا جا رہا تھا، ادھر سے یونس نماز پڑھ کر مکان پر آئے تھے۔ کپڑا پہچان لیا۔ معلوم کیا کہ کس قیمت پر لا رہے ہو۔ اعرابی نے کہا کہ چار سو درہم میں۔ اب یونس اصرار کرتے ہیں کہ قیمت زیادہ دے آئے۔ اور اعرابی مصر ہے کہ میں نے اپنی خوشی، پسند اور رضا سے سودا کیا لیکن ابن عبید کی دیانت و امانت کے سامنے اعرابی کو مجبور ہو کر دو سو درہم واپس لینا ہی پڑے۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ غلطی اور بھول چوک سے بھی کوئی بات غلط پیش آئی تو اس کو برداشت نہ کیا جاتا۔ اور ایک زمانہ یہ ہے کہ دن دہاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنا ہی تجارت سمجھ لیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

گر بہ چاہے ہے، خرابی مرے میخانے کی

رائے کا آخری حصہ ہے، اسلامی خلافت راشدہ کے دوسرے سربراہ عمر بن فاروق رضی اللہ عنہ حسب دستور مدینہ منورہ کی گلی کوچے میں گشت فرما رہے ہیں۔ اچانک ایک بوسیدہ مکان سے بچے کے رونے کی دلدوز آواز مسلسل آرہی ہے۔ عمر سنتے ہوئے نکل گئے۔ کئی ساعتوں کے بعد پھر ادھر ہی سے گذر ہوا تو گریہ و بکا کی وہی کراہ آواز عمرؓ کے پرسکون قلب کو پریشان کرتی ہوئی نکل گئی۔

عمرؓ نے سوچا اور آگے بڑھنے کے بجائے اس مکان کے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھلا اور ایک عورت سامنے کھڑی نظر آئی ــــ

"تم کتنی بری عورت ہو، گھنٹوں سے تمہارا بچہ بیقرار ہے اور تم اسے چپ نہیں کرا سکتیں"۔ عمر رضی اللہ عنہ

"اے امیر المومنین! میں اس بچہ کا دودھ چھڑا رہی ہوں۔ اس وجہ سے بچہ بے قرار ہے" (ماں کی شکستہ آواز)

"دودھ کیوں چھڑاتی ہو"؟ (امیر المومنین)

"عمر بچوں کو وظیفہ نہیں دیتے تا وقتیکہ وہ دودھ نہ چھوڑ دیں"۔ (پریشان حال عورت)

"بچہ کی عمر کیا ہے"؟ (سربراہ مملکت)

"کل ایک سال"۔

(باقی صفحہ پر)

دارالعلوم دیوبند کے

تعلیمی موقف پر ایک انگریز مبصّر کی شہادت

مرسلہ
مولانا مفتی قاری عبدالشکور صاحب ترمذی
ساہیوال ضلع سرگودھا

ترجمان اسلام کے تازہ پرچہ میں "بانی دارالعلوم" مضمون پڑھنے کے بعد کل اتفاقیہ ماہنامہ "دارالعلوم دیوبند" میں سید محبوب صاحب رضوی کا ایک مضمون "دارالعلوم دیوبند کی تعلیمی خصوصیات" نظر سے گذرا جو کہ بہت نافع اور مفید ہے۔ دل میں خیال آیا کہ اس کا ایک حصہ ترجمان اسلام میں شائع کرایا جائے تاکہ ناظرین ترجمان کو بانی دارالعلوم کے تعارف کے بعد دارالعلوم کا بھی کسی قدر تعارف ہو جائے۔

اگر موقع ہؤا تو اس مضمون کے دوسرے حصہ کو بھی کسی وقت ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے گا اس وقت اس کا ایک حصہ جو ایک انگریز مبصر کے تبصرہ پر مشتمل ہے کسی قدر تغیر اور مناسب ترمیم کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ (سید عبدالشکور ترمذی مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

دارالعلوم کی تعلیمی خصوصیات کو دوسرے لوگوں نے کس نظر سے دیکھا ہے؟ اس کی تفصیل کی گنجائش تو اس مختصر مضمون میں مشکل ہے۔ تاہم ایک انگریز مبصّر جان پامر کے مشاہدات ذیل میں درج ہیں:-

دارالعلوم جس زمانہ میں قائم ہؤا، اس وقت برطانوی حکومت مسلمانوں سے سخت بدظن اور بدگمان تھی اور ان کے ہر قول و فعل کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے دارالعلوم کی نسبت عرصہ تک خفیہ و علانیہ تحقیقات کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۵ء) میں صوبہ متحدہ کے گورنر سر جان اسٹریچی نے اپنے ایک معتمد خاص جان پامر کو اسی غرض سے خفیہ طور پر دارالعلوم میں بھیجا کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ دے کہ "دارالعلوم دیوبند کے قیام کا مقصد کیا ہے؟ اور مسلمان علماء دارالعلوم کے پس پردہ کس فکر و عمل میں مصروف ہیں"؟ جان پامر نے دارالعلوم کو دیکھ کر جو رپورٹ مرتب کی اور جو تاثرات اخذ کئے وہ اس نے اپنے ایک دوست کو خط لکھتے ہوئے بسط و تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ جان پامر نے اس خط کی نقل دارالعلوم کو بھی بھیجی، جو دارالعلوم کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

یہ شخص چونکہ ایک ایسی سوسائٹی کا پروردہ ہے جو ایشیا کی ہر چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کی عادی ہے اس لئے جان پامر کے اعتراف حقیقت سے جہاں اس کے بیان کی صداقت اور انصاف پسندی کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں دارالعلوم کے تعلیمی خد و خال بھی زبانِ غیر سے متعین ہو جاتے ہیں۔

اس طرح یہ مضمون الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا پوری طرح مصداق ہے۔

یہ واقعہ دارالعلوم کی ابتدائی زندگی ہے (یعنی اس وقت دارالعلوم کے قیام کو تقریباً آٹھ نو سال ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ دارالعلوم کے قیام کی تاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء ہے۔ اور یہ واقعہ ۱۲۹۱ھ کا ہے) اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دارالعلوم کا تعلیمی موقف شروع سے ہی کس قدر بلند اور جامع اور گوناگوں خصوصیات کا حامل رہا ہے۔ جان پامر لکھتا ہے کہ "صوبہ متحدہ کے گورنر سر جان اسٹریچی کے حکم سے میں ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء کو اتوار کے دن اس مدرسہ (دارالعلوم) میں پہنچا۔ یہاں پہنچ کر میں نے ایک بڑا کمرہ دیکھا، جس میں چٹائی کے فرش پر چھوٹے چھوٹے لڑکے کئی درجن کتابیں سامنے رکھے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک بڑا لڑکا ان کے درمیان میں بیٹھا ہؤا تھا۔ میں نے لڑکوں سے پوچھا کہ تمہارا استاد کون ہے؟ [1]

[1] (مجھے اس وقت اس حدیث کا مضمون یاد آگیا جس میں ہے کہ جب کوئی اجنبی شخص دربار رسالت میں حاضر ہوتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلقہ اصحاب میں تشریف فرما ہوتے تو اس اجنبی کو یہ دریافت کرنا پڑتا تھا، کہ من محمد فیکم، دارالعلوم کے اساتذہ کی یہ سادہ طرز معیشت سنت نبوی کے کس قدر مشابہ ہے۔ اس واقعہ سے بھی اس کو معلوم کیا جا سکتا ہے) (ترمذی)

ایک نے اشارہ سے بتایا۔ معلوم ہؤا کہ جو شخص درمیان میں بیٹھا تھا وہی استاذ ہے [2]

[2] (یہ مولانا منفعت علی صاحب دیوبندی مدرس فارسی تھے۔ جن کا اسی سال ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) میں تعلیم سے فراغت کے بعد تقرر ہؤا تھا یہ ابتداءً مدرس فارسی رہے۔ پھر چند سال کے بعد مدرس عربی بنائے گئے۔ ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) تک دارالعلوم میں تدریسی خدمات انجام دیں)

مجھے تعجب [3] ہؤا

[3] (اس جگہ وہی حقارت کا نظریہ کارفرما معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر اوپر گذرا ہے) (ترمذی)

کہ یہ کیا استاذ ہوگا۔ میں نے پوچھا۔ آپ کے لڑکے کیا پڑھتے ہیں؟ جواب دیا۔ "یہاں فارسی پڑھائی جاتی ہے"۔ یہاں سے آگے بڑھا تو ایک جگہ ایک صاحب میانہ قد نہایت خوبصورت بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے بڑی عمر کے طلباء کی ایک قطار تھی۔ قریب پہنچ کر سنا تو علم مثلث کی بحث ہو رہی تھی، میرا خیال تھا کہ مجھے اجنبی سمجھ کر یہ لوگ چونکیں گے، مگر کسی نے مطلقاً توجہ نہ کی۔ میں قریب جا کر بیٹھ گیا، اور استاذ کی تقریر سننے لگا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ علم مثلث کے ایسے ایسے عجیب اور مشکل قاعدے بیان ہو رہے تھے۔ جو میں نے کبھی ڈاکٹر اسپرنگر سے بھی نہیں سنے تھے۔ یہاں سے اٹھ کر دوسرے دالان میں گیا تو دیکھا کہ ایک مولوی صاحب کے سامنے طالب علم معمولی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ یہاں اقلیدس کے چھٹے مقالہ کی دوسری شکل کے اختلافات بیان ہو رہے تھے۔ اور مولوی صاحب اس برجستگی سے تقریر کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اقلیدس کی روح ان میں آگئی ہے۔ میں منہ تکتا رہ گیا۔ اسی دوران میں مولوی صاحب نے جبر و مقالہ ٹاڈ ہنٹر سے مساوات درجہ اول کا ایک ایسا مشکل سوال طلباء سے کیا کہ مجھے بھی اپنی حساب دانی پر پسینہ آگیا اور میں حیران رہ گیا۔ بعض طلباء نے جواب صحیح نکالا۔

یہ مولوی صاحب جن میں گویا اقلیدس کی روح آگئی تھی۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب دہلویؒ تھے۔ ۱۲۸۵ھ میں مدرس دوم مقرر ہوئے۔ اور ۱۳۰۲ھ میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کی وفات پر صدر مدرس بنائے گئے اور ۱۳۰۷ھ تک مسند صدارت پر فائز رہے علوم ریاضی میں یگانہ روزگار تھے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں۔ "مولوی سید احمد صاحب کو خداوند کریم نے فنون ریاضی میں وہ استعداد اور مناسبت عطا فرمائی ہے کہ ان فنون کے موجدوں کو بھی شاید اتنی ہی ہو

(تاریخ دیوبند بحوالہ روداد دارالعلوم ۱۲۹۲ھ)

حضرت نانوتویؒ کے خط کشیدہ ارشاد کو پڑھو، اور پھر جان پامر "جو ایشیاء کی ہر چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا عادی تھا" کے ان الفاظ پر غور کرو کہ "گویا اقلیدس کی روح ان میں آگئی ہے"۔ ان الفاظ سے حضرت نانوتوی کے ارشاد کی کس قدر تائید ہو رہی ہے۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔

یہاں سے اٹھ کر میں تیسرے دالان میں پہنچا۔ ایک مولوی صاحب حدیث کی کوئی موٹی سی کتاب پڑھا رہے تھے اور ہنس ہنس کر تقریر کر رہے تھے۔

غالباً حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ صدر المدرسین کی جانب اشارہ ہے۔ مولانا موصوف دارالعلوم کے آغاز ہی سے صدارت تدریس کی مسند پر فائز تھے۔ آپ نے ۱۳۰۲ھ (۱۸۸۴ء) کے اوائل میں انتقال فرمایا۔

(نمبر ۱۶)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ہوالہ

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

اور صراحتاً اس کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا ..... ایسے قول پر اصلاً کسی کو تنقید کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اور نہ اس کی مخالفت کسی کے لئے جائز ہو سکتی ہے۔" (ص ۲۵۳)

(۵) تیسری قسم صحابی کا وہ قول اور اجتہادی فیصلہ ہے جو عام صحابہ میں مشہور ہو چکا ہے۔ مگر کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی بلکہ اس پر خاموشی اختیار کی گئی ہو۔ اس قسم کے انفرادی اقوال کے متعلق علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ حجت ہیں۔ اگرچہ ان کا اجماع ہونا مختلف فیہ ہے۔" (ص ۲۵۴)

(۶) چوتھی قسم قول صحابی وہ ہے جس کی دوسرے صحابہ نے مخالفت کی ہو۔ گویا ایک واقعہ میں صحابہ سے دو مختلف اقوال منقول ہوں۔ ایسے مختلف اقوال میں بعد کے ائمہ مجتہدین اختیار اور ترجیح سے کام لیں گے۔ جانچ پڑتال کے بعد جو بھی قول کتاب و سنت کے معیار پر پورا اترے گا۔ اس کو دوسرے قول پر ترجیح دی جائے گی (ص ۲۵۴)

(۷) قول صحابی کی پانچویں اور آخری قسم وہ ہے جس کے لئے کوئی مخالف قول بھی معروف و معلوم نہ ہو، اور وہ صحابہ کرام کے مابین مشہور بھی نہ ہو چکا ہو۔ اس آخری قسم میں علماء امت کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ (ص ۲۵۵)

خلاصہ اقوال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق مفتی محمد یوسف صاحب کی مندرجہ بالا عبارات کا خلاصہ یہ ہے، کہ صحابہ کرامؓ اجتماعی طور پر (۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن و حدیث کی روایت کرنے میں ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں۔

(۲) اصول دین اور اعتقادی مسائل کی روایت میں بھی صحابہ کرام ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں

(۳) انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کر کے دین کا جو جامع نقشہ اور تفصیلی نظام عقائد فرائض، عبادات، اصول اخلاق وغیرہ دین کے سارے شعبوں میں پیش کیا ہے۔ اس میں بھی وہ تنقید سے بالاتر ہیں۔

(۴) اور انفرادی طور پر ہر صحابی کا وہ قول بھی تنقید سے بالاتر ہے جس کو دوسرے صحابہ نے بھی تسلیم کر لیا ہے

(۵) انفرادی طور پر صحابی کا وہ قول اور اجتہادی فیصلہ بھی تنقید سے بالاتر ہے جس کی صحابہ کرام نے مخالفت نہیں کی بلکہ خاموشی اختیار کی ہے۔

(۶) صحابہ کرام کے اجتہادی اقوال میں اگر اختلاف ہو تو بعد کے مجتہدین ان میں کسی ایک قول کو ترجیح کی بنا پر اختیار کر سکتے ہیں اور اس صورت میں بھی صحابہ کے اقوال سے باہر مجتہدین کوئی فیصلہ نہیں دینگے۔ گویا اس صورت میں بھی کسی نہ کسی صحابی کا قول ہی شرعاً حجت ہوگا، اور اس کا حکم تقریباً وہی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کا ہے کہ اختلاف کی صورت میں مجتہدین کسی نہ کسی روایت کو ترجیح دے کر اس کو اختیار کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال معیار حق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد ہوگا۔

ساتویں صورت

(۷) ساتویں صورت مفتی صاحب نے اختلافی پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قول صحابی کے خلاف دوسرے صحابہ کا قول بھی معلوم نہ ہو، اور صحابہ میں اس صحابی کا قول مشہور بھی نہ ہوا ہو تو اس صورت میں بھی امام مالک امام احمد بن حنبل اور آئمہ حنفیہ کی ایک جماعت قول صحابی کو ہی حجت اور تنقید سے بالاتر قرار دیتی ہے، اور امام شافعی وغیرہ اس صورت میں قول صحابی کو ہی حجت اور تنقید سے بالاتر قرار دیتے ہیں اور امام شافعی وغیرہ اس صورت میں قول صحابی کی تقلید کو واجب نہیں قرار دیتے بلکہ غیر صحابی کے اجتہاد پر عمل کرنے کی اجازت دیتے ہیں

ضروری وضاحت

بعض حضرات بذریعہ خط یہ استفسار کرتے ہیں کہ مفتی محمد یوسف جس کے علمی جائزہ کے رد میں یہ مضمون قسط وار حضرت قاضی صاحب مدظلہ کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ کیا یہ کراچی کے مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ تو نہیں، جواباً گذارش ہے کہ یہ اکوڑہ خٹک میں جامعہ اسلامیہ کے مدرس ہیں اور مودودی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ (محمد حنیف)

صورت انصاف

اب جناب مفتی صاحب ہی انصاف سے کام لیں اور قارئین حضرات بھی فیصلہ دیں کہ جب مذکورہ پانچ صورتوں میں صحابہ کرام ہی معیار حق ہیں اور تنقید سے بالاتر اور چھٹی صورت میں بھی نتیجہ و مآل کے اعتبار سے صحابہ کا قول ہی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور ساتویں اور آخری صورت میں بھی اکثر مجتہدین کے نزدیک صحابی ہی کا قول حجت ہے اور تنقید سے بالاتر۔ اور امام شافعی وغیرہ ائمہ صحابی کے قول کو چھوڑ کر اجتہاد پر عمل کرنا جائز مانتے ہیں وہ بھی یہ حق صرف مجتہدین کو دیتے ہیں نہ کہ ہر عالم و علامہ کو، چہ جائیکہ مودودی جماعت کے غیر علماء ارکان کو۔ تو للہ کثیر کلم الکل کے قاعدہ کے تحت تو مودودی صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے دستور میں اس قسم کی عبارت لکھتے کہ: "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام بھی معیار حق ہیں اور تنقید سے بالاتر" لیکن انہوں نے برعکس اس کے اپنے اجتہاد کے جوش میں محض ایک اختلافی جزئیہ کو مبنیٰ قرار دے کر سلب کلی کے طور پر یہ عقیدہ لکھ دیا کہ: "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے" الخ۔ اور معقول اور صحیح بات یہی ہے کہ بقول مفتی صاحب بھی جب صحابہ کرام قرآن و حدیث کی روایت، عقائد و اصول، فرائض و عبادات اور دین کا جامع نقشہ پیش کرنے میں یقیناً معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں۔ اور دستور میں عقیدہ و اصول ہی پیش کیا جا رہا ہے۔ تو یہی عبارت صراحتاً لکھی جاتی کہ صحابہ کرام بھی معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں"۔ اس میں صحابہ کی معیاریت کا مقام دستور پڑھنے والوں پر واضح ہو جاتا ہے۔ اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ما انا علیہ و اصحابی کا مفہوم بھی ہمیشہ پیش نظر رہتا۔ لیکن تعجب ہے کہ مفتی صاحب نے مودودی دستور کی تائید کا جو بیڑہ اٹھایا ہے تو کس بنا پر، جبکہ دستور کی اس دفعہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ صحابہ کرام کسی صورت میں تو معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں۔ اور مفتی صاحب کی یہ تاویل بھی یہاں کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ کہ دستور کی اس عبارت سے مراد وہی ساتویں اختلافی صورت ہے۔ جس میں بعض ائمہ صحابی کے قول پر اپنے اجتہاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں سرے سے دستور میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جس سے یہ اختلافی قول مراد لیا جائے۔

مفتی صاحب موصوف یا تو انتہائی درجہ کے سادہ لوح مفتی ہیں یا مدہوشی اور عالم کیف و مستی میں دستور کی اس عبارت کا مطالعہ کیا ہے یا مودودی صاحب کی تائید کو انہوں نے ایمان کا درجہ دیا ہوا ہے

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

"مودودی دستور کے مخالفین امت مسلمہ سے خارج ہیں"

عام طور پر مودودی صاحبان یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ مودودی صاحب کسی کی تفسیق و تکفیر نہیں کرتے لیکن ناظرین یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ مودودی صاحب نے اپنے منظور کردہ دستور کے مخالفین پر کتنا بڑا فتویٰ لگایا ہے۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:۔ ان اساسی معتقدات اور ان کے صریح مقتضیات کو ہم نے "دستور جماعت اسلامی" میں پیش کر دیا ہے۔ جو گروہ قرآن کی نصوص قطعیہ سے مرتب کئے ہوئے اس "دستور جماعت اسلامی" کی حدود کے اندر ہیں انہیں ہم امت مسلمہ میں شمار کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ان حدود کو پھاند لیا ہے انہیں دائرۂ امت سے باہر سمجھنے پر مجبور ہیں۔ ہاں ان حدود کے اندر رہتے ہوئے استنباطی اور اجتہادی امور میں جائز حد تک اگر کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ سے جزئی اختلافات رکھتا ہے۔ تو ایسے اختلافات آنحضور کی ہدایات اور اسوۂ صحابہ کی روشنی میں جائز قرار دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ان اختلافات کو جداگانہ جماعت بندی اور امت سازی کا ذریعہ بنایا جائے"۔

(ترجمان القرآن مارچ اپریل مئی جون ۱۹۴۵ء ص ۲۷۷)

اب جناب مفتی صاحب سے سوال ہے کہ جب مودودی دستور کا بیان کردہ حدود کو پھاندنے والے امت مسلمہ سے خارج سمجھے جائیں گے۔ تو جو علماء مودودی صاحب کے اس دستور کی بعض اعتقادی دفعات کے خلاف ہیں اور ان کو قرآن و حدیث کے خلاف سمجھتے ہیں۔ مثلاً حضرت مدنی وغیرہ علماء حق۔ تو کیا مودودی صاحب کے اس فتویٰ کی زد میں یہ حضرات نہیں آئیں گے؟ اور نعوذ باللہ مودودی صاحب ان کو امت مسلمہ سے خارج سمجھنے پر مجبور نہیں ہوں گے؟ بلکہ خود مفتی صاحب بھی اس فتویٰ کی زد میں آ جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے بھی دستور کے خلاف سلب کلی کی بجائے پانچ صورتوں میں صحابہ کرام کو معیار حق اور تنقید سے بالاتر مان لیا ہے۔ یہ ہے مودودی صاحب کا اسلامی دستور ؎

خنجر ناز تو تنہا مرا کشتہ و بس
یعلم اللہ کہ جہاں جملہ قتیل است و قتیل

یہاں مفتی صاحب یہ تاویل پیش نہیں کر سکتے۔ کہ ترجمان القرآن کی مذکورہ عبارت میں خود مودودی صاحب نے یہ لکھ دیا ہے کہ:۔

"ہاں ان حدود کے اندر رہتے ہوئے استنباطی اور اجتہادی امور میں جائز حد تک اگر کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ سے جزوی اختلاف رکھتا ہے الخ۔ کیونکہ ان الفاظ کا تعلق فروعی اختلافات سے ہے اور زیر بحث مودودی دستور کی عبارت ایک عقیدہ اور اصول کے طور پر لکھی گئی ہے اور اسی عقیدہ اور اصول کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کے خلاف قرار دے رہے ہیں اور مودودی صاحب اس کو نصوص قطعیہ سے ثابت مان رہے ہیں۔ لہٰذا یہ اصولی اختلاف ہوگا نہ کہ فروعی۔ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ گو مفتی صاحب نے مودودی صاحب کی طرف سے یہ صفائی پیش کی ہے کہ ان کی مراد دستور کی اس عبارت سے صرف اجتہادی امور میں صحابہ سے اختلاف کرنا ہے۔ لیکن "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے"۔ میں مودودی صاحب کا جو بیان حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے جواب میں تحریر ہے۔ اس میں مودودی صاحب نے اجمالاً یہ تو مان لیا ہے کہ:۔ "صحابہ کرام کے جو محامد و فضائل کتاب اللہ اور احادیث نبویہ میں مذکور ہیں وہ واجب التسلیم ہیں"۔ لیکن اس میں کسی جگہ کسی پہلو سے بھی صحابہ کرام کو معیار حق اور تنقید سے بالاتر تسلیم نہیں کیا۔ حالانکہ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے زوردار الفاظ میں مودودی صاحب پر یہی اعتراض کیا تھا کہ وہ صحابہ کرام کو معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے۔ اور اگر مودودی صاحب بھی مفتی محمد یوسف صاحب کی طرح مذکورہ پانچ صورتوں میں صحابہ کرام کو تنقید سے بالاتر مانتے تو یہی موقعہ تھا اس کے اظہار اور اعلان کا۔ لیکن مودودی صاحب نے ایسا نہیں کیا: لہٰذا مفتی صاحب کی یہ صفائی مدعی سست گواہ چست کا ہی مصداق ہوگی۔ واللہ اعلم۔ اور اگر مفتی صاحب کو اپنے امام ابوالاعلیٰ صاحب سے اتنا ہی حسن ظن ہے تو وہ مودودی جماعت اسلامی کے دستور میں یہ اضافہ کرا لیں کہ مذکورہ پانچ صورتوں میں صحابہ کرام معیار حق بھی ہیں اور تنقید سے بالاتر بھی۔ کیا مفتی صاحب یہ ذمہ داری قبول کریں گے؟ دیدہ باید۔

انبیائے کرام پر تنقید

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مودودی دستور کی زیر بحث عبارت سے یہ نتیجہ بھی نکالا تھا کہ مودودی صاحب سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر انبیائے کرام کو بھی معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے۔ اس کے جواب میں مودودی صاحب نے یہ لکھا کہ:۔ "تاوقتیکہ کسی شخص کو سیدھی بات میں سے ٹیڑھ نکالنے کی بیماری نہ لگی ہوئی ہو۔ مذکورہ بالا عبارت سے وہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ جو سوال میں درج کیا گیا ہے۔ رسول خدا کو معیار ماننے اور تنقید سے بالاتر سمجھنے کی وجہ لامحالہ وصف رسالت ہی ہے نہ کہ کچھ اور۔ اور یہ وصف رسالت جس میں بھی پایا جائے گا وہ اس مرتبہ کا مستحق ہوگا۔ جو فقرہ مذکور میں رسول خدا کے لئے ثابت کیا گیا ہے" (کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" ص ۱۸۶)

گو مودودی صاحب نے یہاں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ بوجہ وصف رسالت کے وہ دیگر انبیا کو بھی تنقید سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی مودودی صاحب کی تحریرات میں انبیائے کرام علیہم السلام پر تنقید پائی جاتی ہے، جس پر حسب ذیل عبارت شاہد ہے۔

(۱) آیت عجلت الیک رب لترضیٰ کے تحت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:۔

"ان کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کئے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں آگ پھیل جائے"۔ (ترجمان القرآن ج ۲۹، عدد ۱ ص ۵)

(۲) چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بارگاہ ہونے کے باوجود تھے تو وہ بندے اور بشری، الوہیت ان میں سے کسی کو حاصل نہ تھی۔ رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے۔ بیمار بھی ہوتے تھے۔ آزمائشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے۔ اور انہیں سزا تک دی جاتی تھی۔ (ترجمان القرآن ص ۱۵۸۔ مئی ۱۹۵۵ء)

(۳) حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں سے کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔ (تفہیم القرآن ج ۲، سورہ یونس ص ۳۱۲، ۳۱۳)

(۴) حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں

"یہ وہ تنبیہہ ہے۔ جو اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔ اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا۔ اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا"۔ (تفہیم القرآن ج ۳ سورہ ص ص ۳۲۷)

(۵) حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ:۔

"جب اللہ تعالیٰ انہیں تنبیہہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا۔ اس کو محض اس لئے اپنا سمجھتا کہ تمہارے صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے"۔ (تفہیم القرآن سورہ ہود ص ۳۴۳)

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک جاہلیت کا لفظ اسلام کے مقابلہ میں مستعمل ہے چنانچہ اپنی جماعت کے دستور میں فرائض رکنیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:۔

"دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقفیت ہو جائے"۔ (ص ۱۵)

انبیائے کرام کے متعلق ہم نے بطور نمونہ یہ پانچ عبارتیں یہاں درج کی ہیں۔ جن میں انبیائے کرام کے لئے جلد باز فاتح تصور کرنے والے رائے اور فیصلے کی غلطی کرنے والے، سزا پانے والے۔ فریضۂ رسالت میں کوتاہیاں کرنے والے۔ بے صبر ہو کر اپنا مستقر چھوڑ جانے والے۔ خواہش نفس کے تحت کام کرنے والے۔ حاکمانہ اقتدار نامناسب استعمال کرنے والے اور جاہلیت میں غیر اسلامی جذبہ رکھنے والے کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

مسائل و افکار

اسلام میں پیوند کاری

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں نے ملتان میں جمعیۃ کے مرکزی دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر جو تقریریں کی ہیں۔ ان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ جمعیۃ کی سرگرمیوں کا مرکز و محور اسلام اور صرف اسلام ہے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور مولانا مفتی محمود نے اپنی ان تقریروں میں اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ بعض لوگ اسلامی احکام میں تحریف کی کوشش کر رہے ہیں اور بعض عناصر ایسے ہیں جو جمہوریت کے مغربی تصور کو اسلام پر چسپاں کرنے میں مصروف ہیں اور بعض دوسرے عناصر سوشلزم کے ساتھ "اسلامی" کا اضافہ کر کے "اسلامی سوشلزم" کو اپنا نصب العین قرار دے رہے ہیں۔ ان حضرات نے اسلام میں اس قسم کی ہر پیوند کاری کی مذمت کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام، اسلام اور صرف اسلام کا بول بالا کرنا چاہتی ہے اور اسلام کے ساتھ کسی قسم کا پیوند لگانے کی سخت مخالف ہے۔

اسلام میں تحریف بھی اگرچہ کوئی معمولی جرم نہیں ہے لیکن آج کل بعض سیاسی گروہوں کی طرف سے اسلامی سوشلزم کے جو گمراہ کن اور سادہ دل مسلمانوں کے لئے جو دلفریب نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ ان کی قلعی کھولنا اور عام لوگوں کو ان نعروں کی حقیقت سے روشناس کرانا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ اسلام میں تحریف تو ایسی کھلی ہوئی جسارت ہے۔ جس سے عام لوگ بآسانی آگاہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسلام میں پیوند کاری کے ماہرین نے جو گمراہ کن نعرے لگانے شروع کر رکھے ہیں۔ ان نعروں کی حقیقت سے عوام پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ اس وجہ سے وہ ان سیاسی بازیگروں کے جال میں جا پھنستے ہیں۔ جو اسلام کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غیر اسلامی نظاموں کے نفاذ کی کوشش میں مصروف ہیں

حق پرست علماء کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے سیاسی اصولوں کی وسیع پیمانہ پر تشہیر کا اہتمام کریں اور اس مثبت کوشش کے ساتھ ساتھ یہ منفی پہلو بھی پیش نظر رکھیں کہ اسلام میں ہر قسم کی پیوند کاری سے جملہ مسلمانوں کو کماحقہ آگاہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اس مہم میں جارحیت کا پہلو ہرگز غالب نہیں آنا چاہیئے۔ اصولی دین کی اشاعت میں جس حکمت کو پیش نظر رکھنا از بس ضروری ہے۔ علماء حق اس سے بخوبی واقف ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس اہم دینی فریضہ کو اخلاص اور نیک نیتی سے انجام دینے کے نتائج بہت جلد سامنے آئینگے اور گمراہ کن کردار کے حامل وہ سیاسی عناصر از خود میدان چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ جو اسلام کو دوسرے ادیان سے گڈمڈ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(دو خاق لاہور)

مراسلات

ایک وضاحت

مکرمی و محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مودودی پارٹی کے افراد جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے بارے میں جہاں اور بہت سے غلط تاثرات پھیلاتے پھرتے ہیں وہاں یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ کانفرنس میں قائم بک سٹالوں پر ماؤزے تنگ کی لال کتاب بھی فروخت کے لئے موجود تھی۔ کانفرنس میں شریک ہونے والوں سے جب استفسار کیا جاتا ہے تو وہ اس سے قطعی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن مودودی پرچہ ایشیا لاہور نے اپنی ۱۲ مئی کی اشاعت میں یہ بات لکھی تھی اور ملک بھر کے مودودی پارٹی کے لوگوں کے لئے یہ ہی سند کا درجہ رکھتی ہے۔ براہ کرم آپ اس پر روشنی ڈالیں

(نظام الدین - سکھر)

۱۲ مئی کے ایشیا میں جو روداد کانفرنس کی شائع ہوئی وہ بجائے خود، خود ساختہ تھی۔ جس مرتب کی "خیرہ گی نگاہ" کا یہ عالم ہو کہ اسے اجلاس میں پچاس ہزار سے زیادہ کی حاضریاں محض ۵، ۶ ہزار نظر آئیں۔ جس کے "نقص سماعت" کا یہ حال ہو کہ اجلاس میں تمام دینی ملی و ملکی مسائل پر کی گئی معرکۃ الآراء تقریروں میں صرف مودودی صاحب کی مخالفت کی خیالی آواز اس کے کانوں میں گونجتی رہی ہو۔ اور جس کے ہوش و حواس کی گمشدگی نے مغربی اور مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے ۵ ہزار سے زیادہ جید علماء کی کانفرنس میں شرکت اور ان کے عظیم الشان عوامی جلوس کو اس کی نظروں کے سامنے سرے سے آنے ہی نہ دیا ہو۔ اگر اسے امریکی سامراج کی دوستی کے غم کی جھلک میں سے اس خالص عظیم ترین دینی اجتماع میں قرآن و حدیث، فقہ، اسلامی لٹریچر وغیرہ ہزارہا کتب کے بجائے صرف ماؤزے تنگ کی لال کتاب جا بجا نظر آئی ہو تو اسے غیر متوقع نہ سمجھئے بلکہ اس کے امریکہ دوستی کے پیچھے وارفتگی جذبہ کی داد دیجئے کہ اپنے دوست کے حریف کا خطرہ اسے ہر جگہ نظر آتا ہے اگرچہ وہ خیالی ہی کیوں نہ ہو۔

شکر کیجئے کہ اس جذبہ سامراج پرستی نے اسے صرف ماؤزے تنگ کی لال کتاب ہی کا نفرنس میں کھلائی اگر کانفرنس کے اسٹیج پر علماء دین کے بجائے ہر طرف ماؤزے تنگ ہی ماؤزے تنگ اسے نظر آنے لگتا تو آپ اور ہم اس کی اس خوف زدگی پر سوائے اظہار حیرت کے اور کیا کر سکتے تھے۔

ممکن ہے آئندہ چل کر اس کا یہ جذبہ سامراج پرستی شاہی مسجد کے سرخ میناروں کو بھی ماؤزے تنگ کی لال کتابوں کے ڈھیروں کے شکل میں اس کی نگاہوں پر منعکس کرنے لگے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے واسطے دعائے خیر کرتے رہنا ہی کافی ہے۔ اور آپ کو جمعیۃ کے مقاصد اور اس کی دعوت کو عام کرنے کے کام میں لگے رہنا چاہیئے۔ کہ اصل مقصود اس ملک میں خالص اسلام کو سربلند کرنا ہے اور الحمد للہ آپ کی جمعیۃ علماء حق کی قیادت میں اس منزل کی طرف رواں دواں ہے

اسلام کے مدعی یہ سامراجی مولوی

مکرمی! سلام مسنون!

ترجمان اسلام کی یہ خدمات ملت اسلامیہ پاکستان کے لئے ناقابل فراموش اور صد ہزار تحسین کے قابل ہیں کہ "اقامت دین" "نظام اسلام" اور "جمہوریت کاملہ" کے بلند بانگ دعووں کے خوش نما پردوں میں چھپے ہوئے امریکی سامراج پرستوں کو اس نے بے نقاب کر دیا ہے کتنا بڑا فریب تھا جس میں انہوں نے امت مسلمہ کو مبتلا کرنا چاہا۔ لیکن ترجمان اسلام کی آواز جب خالص اسلام کی ترجمان بن کر بلند ہوئی تو ان بہروپیوں کی کھال اتر کر ان کے اصل چہرے و خدوخال نمایاں ہو کر سامنے آ گئے۔

خود اس گروہ کے بڑے بڑے افراد و مولانا امین احسن اصلاحی صاحب، مولانا عبدالغفار حسن صاحب، مولانا عبدالجبار غازی صاحب، سعید ملک صاحب ایڈیٹر تسنیم مصطفیٰ صادق صاحب۔ کوثر نیازی صاحب وغیرہ کو غیر علانیہ جماعت کو گمراہ و مکار کہہ کر اور مودودی صاحب کو آمر و بے راہ بتا کر علیحدہ ہو گئے۔

گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر ان کی سامراج دوستی کھل کر سامنے آ گئی۔ اور اب ان کا مشن صرف یہ رہ گیا ہے۔

(۱) بھی امریکہ سوشلزم کی مخالفت کے نعرے لگاتے رہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مقبوضہ عرب علاقے طاقت ہی کے بل پر واپس لئے جائینگے

ارضِ مقدس کا چپہ چپہ آزاد کرایا جائیگا۔ (صدر ناصر)

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ جو علاقے طاقت سے غصب کئے گئے ہیں۔ انہیں طاقت ہی سے واپس لیا جائے گا اور عرب سرزمین کا ایک انچ بھی دشمن کے قبضے میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ فلسطینی عوام کی قربانی دے کر اگر کسی سے کوئی گفت شنید کوئی تصفیہ اور کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا۔

صدر ناصر نے کہا کہ اگر اسرائیل نے مشرق وسطیٰ کا سیاسی حل قبول نہ کیا اور وہ عدم تعاون پر اڑا رہا، تو مصر طاقت کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک ایسی فوج تیار کرنا ہے۔ جو دشمن پر کاری ضرب لگانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ گذشتہ سال کی جنگ کے بعد روس کے تعاون سے ہماری افواج کی جارحانہ قوت میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں، کہ اسرائیل تنازعہ کے سیاسی حل پر رضامند ہو جائے کیونکہ یہی بہتر ہے۔ لیکن اگر جنگ ناگزیر ہو گئی تو اسرائیل کو زمین کے ایک ایک انچ پر شہدا کی لاشیں ملیں گی۔

صدر ناصر نے کہا کہ جون کی جنگ سے کہیں زیادہ اب عرب افواج طاقتور ہو چکی ہیں۔ لیکن ہمارا دشمن انتہائی مکار ہے۔ اور اس کی پشت پر وہ طاقتیں ہیں جو جدید ترین اسلحے اور روپے پیسے سے اس کی امداد کر رہی ہیں۔

صدر ناصر نے کہا کہ خواہ کچھ ہو۔ یہ عربوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ خواہ ہم ہر انچ زمین پر ہزار لاشے بچھاتے چلے جائیں۔ مگر ہم اپنی مقدس سرزمین کا ایک ایک چپہ چپہ اسرائیل کی غلامی سے آزاد کرا کر ہی دم لیں گے

جامعہ رشیدیہ کے سات طلبا کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا

ساہی وال ۲۳ جولائی۔ مقامی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گذشتہ روز جامعہ رشیدیہ ساہی وال کے سات طلباء کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ ان طالب علموں کو چند روز قبل ایک مخصوص فرقہ کے خلاف دیواروں پر نعرے لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اے، ڈی ایم نے ساتوں طلباء کو تین تین ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔

ان طلباء کے نام یہ ہیں:۔ حافظ عبدالوہاب، مولوی محمد حنیف۔ مولوی محمد صدیق۔ حافظ محمد سعید۔ حافظ اکرام۔ حافظ عبدالہادی۔

درخواست دہندگان کی طرف سے شیخ شریف حسین ایڈوکیٹ اور چودھری مسعود ایڈوکیٹ پیش ہوئے۔

"چٹان" کے دوبارہ اجرا کا خیر مقدم

لاہور ۲۴ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے ہفت روزہ چٹان لاہور کے ڈیکلریشن کی بحالی اور چٹان کے دوبارہ اجراء کا خیر مقدم کیا ہے۔ مولانا عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا محمد اجمل ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور مولانا محمد اکرم ناظم و خزانچی صوبائی جمعیۃ نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس کا متن یہ ہے:۔

"چٹان کے ڈیکلریشن کے متعلق عدالت عالیہ کے فیصلہ کے بعد چٹان کے دوبارہ اجرا سے ہمیں دلی خوشی ہوئی ہے۔ اور ہم اس مبارک موقعہ پر چٹان کی انتظامیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ آزمائش کا یہ نازک مرحلہ ختم ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چٹان کو دین حق کی آواز بلند کرنے کا ذریعہ بنائے اور آغا شورش کاشمیری کی آزمائش و ابتلاء کا دور بھی جلد ختم ہو۔"

فلسطینی مجاہدین نے اسرائیلی طیارہ اغوا کر کے الجزائر پہنچا دیا

الجزیرہ ۲۲ جولائی۔ کل رات دو مسلح فلسطینی عرب مجاہدین نے روم سے تل ابیب جانے والے ایک اسرائیلی جیٹ طیارے کے ہوا باز کو بحیرہ روم پر پرواز کے دوران اپنا راستہ بدل کر الجزائر میں اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس طیارہ میں جملہ ۳۸ مسافر اور عملہ کے ۱۲ افراد تھے۔ ان میں سے ۳۵ مسافروں کو الجزائری حکومت کے خرچ پر پیرس بھیجدیا گیا ہے۔ جہاں سے یہ لوگ اپنے اپنے وطن واپس جائیں گے۔ ان مسافروں میں ۹ اطالوی پادری بھی تھے۔ جو مقدس مقامات کی زیارت کے لئے اسرائیل جا رہے تھے۔

ساہی وال میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح اور جلسہ

ساہیوال ۲۲ فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری، ناظم جامعہ رشیدیہ ساہی وال، مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ ملتان۔ مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی اور مولانا قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ ساہیوال نے تقریریں فرمائیں۔

نماز جمعہ سے قبل جناب قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ نے جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر جمعیۃ ساہیوال کے اراکین کافی تعداد میں موجود تھے۔ جلسہ میں جامعہ رشیدیہ کے طلباء کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور ساہیوال سے بداخلاقی کے اڈے (چکلے) ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ارتداد سے توبہ

بروز جمعہ ۵ جولائی کو جناب بشیر احمد صاحب ارتداد سے تائب ہو کر حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹ نے جمعہ کے بعد جامع مسجد چنیوٹ کے عظیم اجتماع میں بشیر احمد کیلئے دعاء استقامت و استقلال فرمائی۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس کی بوڑھی والدہ اور سارے خاندان کو اسلام میں داخل ہونے کی دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق ہوشیارپوری اشرف العلوم چنیوٹ)

جمعیۃ چنیوٹ کا انتخاب

امیر	حضرت مولانا محمد حسین صاحب مدرسہ احیاء العلوم
نائب امیر اول	حضرت مولانا منظور احمد صاحب
" " دوم	" " عبدالکریم صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد عبدالوارث دارالعلوم دیوبند
ناظم اول	جناب عبدالرحمٰن صاحب
" دوم	" منظور احمد صاحب راجپوت
خازن	" ثناء اللہ صاحب
سالار	" حبیب احمد صاحب
نائب سالار	" محمد رمضان صاحب

(محمد عبدالوارث ناظم اعلیٰ)

اظہار تشکر

علماء کرام و دیگر احباب کی جانب سے برخوردار محمد اکرم خاں مرحوم کے سانحہ ارتحال پر جو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان حضرات کا انفرادی طور پر جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے ان حضرات کا بذریعہ ترجمان اسلام شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے کہ مجھ سے اس موقعہ پر اظہار ہمدردی فرمائی ہے۔

حکیم محمد رفیق خاں بلاک ۲۰
مکان نمبر ۴۔ ایس۔ ۶۴ سرگودھا)

Scanned with CamScanner

تعارف

النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم

دو رنگہ بیل دار عکسی طباعت

مرتبہ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

مجلد قیمت ۴/۵۰ ممبروں سے ۳/۰

لاکھ ستارے ہر طرف ظلمتِ شب جہاں جہاں
ایک طلوعِ آفتاب دشت و چمن سحر سحر

سیرت النبیؐ پر یوں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں کتابیں رسائل اور مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن اس تمام ذخیرہ میں جو مقبولیت، شہرتِ عام اور بقائے دوام کا جو درجہ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف النبی الخاتمؐ کو حاصل ہے۔ وہ شاید ہی کسی کتاب کو حاصل ہوا ہو۔ اس کی واحد وجہ مولانا کا جذبِ دروں اور سوز و عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی کا فرمان کس قدر بجا ہے کہ کتاب عجیب البیلے انداز میں لکھی گئی ہے، اور مولانا محمد منظور نعمانی کا تاثر بالکل صحیح ہے کہ دریا بہ کوزہ کی مثال دنیا کی کسی کتاب پر اس سے بہتر طور پر صادق نہیں آتی۔ اس کے علاوہ مولانا ابو الکلام آزادؒ۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے تاثرات پڑھ کر مولانا گیلانیؒ کی محبوبیت اور دلکش شخصیت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ حیرانی ہے کہ مختصر سی کتاب میں ساڑھے چار صد عنوانات کے ذریعے اللہ کے بندے نے کتاب میں کیا کچھ بھر دیا ہے۔ قابل صد تبریک ہے۔ مکتبہ رشیدیہ کہ اس نے اس کتاب کو بہترین کتابت و طباعت میں دو رنگہ پیش کیا ہے۔ ہر صفحہ پر خوبصورت گلابی بیل اور مضمون نیلے رنگ میں دیا گیا ہے۔ گویا کتاب معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے بھی نہایت دیدہ زیب ہے۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کتاب کی خوبیوں کا صحیح اندازہ پڑھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ رشیدیہ ۳۲۔ اے شاہ عالم لاہور

دعائے مغفرت

جناب سید محمد شبیر صاحب منڈی صادق گنج ڈویژن بہاول پور جو مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی مرحوم کے رشتے میں بھانجے تھے اور جناب سید امین گیلانی صاحب کے بہنوئی تھے کافی عرصہ میو ہسپتال میں رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔

قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

بقیہ۔ مراسلات

(۲) اسلام کے سیاسی نظام کی تعبیر امریکی و برطانوی جمہوریت کے مطابق کرتے رہیں۔

(۳) تاریخ اسلام کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ ثالث کے وقت سے لے کر اب تک داغدار بنا کر پیش کرتے رہیں۔

(۴) علماء حق، سلف صالحین، صحابہ کرامؓ حتیٰ کہ انبیاء و رسل تک ناقابل اعتماد قرار دے دیں۔

اور

(۵) خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ہر جگہ بدگمانیاں پھیلانے کی مذموم سعی کرتے رہیں جس میں جمعیۃ کی گذشتہ کامیاب تاریخی کانفرنس کے بعد زبردست حاسدانہ اضافہ ہو گیا۔

لیکن الحمد للہ مسلمان عوام ان کے بہروپ کو بہت حد تک سمجھ گئے ہیں اور یہ اب سیرت کمیٹیوں اور شہری انجمنوں کے نام سے جس قسم کے عناصر کے ساتھ جگہ جگہ ملی بھگت بنا رہے ہیں اسے بھی خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ ان کے قائم کردہ لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکولوں و اداروں میں اندرونی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے حتیٰ کہ "اوور ہالنگ" کے فحش عنوان سے ایسے بعض سکولوں میں استانیوں کے ساتھ جو طرز عمل اختیار کیا گیا ہے اس کے دستاویزی شواہد کی روشنی میں واقف حال مسلمان نفرت و بیزاری کا شدت سے اظہار کر رہے ہیں اور جلد ہی ان "سامراجی مولویوں" کے بعض اسرار درونِ پردہ منظر عام پر آنے والے ہیں

انور

..... رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی طرف سے سیلاب زدگان کے لئے امداد کی اپیل

آج مورخہ ۱۵ جولائی بعد نماز عصر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے صدر دفتر نمبر ۳ مولانا شوکت علی روڈ میں کارکنان جمعیۃ اور شہر کے معزز علماء حضرات کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبے کے حالیہ سیلاب کی تباہ کاری کے متعلق گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل اپیل کی گئی:۔

یہ اجلاس تمام مسلمانوں خاص کر اراکین جمعیۃ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس وقت مشرقی پاکستان میں کئی لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہو چکے ہیں

مصیبت زدگان کی خدمت کے لئے ایک تالیف کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

احقر عبد اللہ شاکر غفرلہٗ

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

ضروری گذارش اس شمارہ میں بعض مجبوریوں کی بنا پر کاروان اسلام منزل بہ منزل کے دو صفحے شائع نہیں کئے جا رہے آیندہ شمارہ میں شائع کئے جائینگے۔

(محمد حنیف)

بقیہ — شعلہ و شبنم

"اچھا تو صبر کرو"۔ یہ کہتے ہوئے عمرؓ گھر سے باہر نکل آئے۔

مسجد نبوی میں مصلے پر عمرؓ نماز پڑھاتے ہیں۔ ریش مبارک تر ہے اور رخساروں پر مسلسل آنسوؤں کی لڑی۔ کیا پڑھ رہے ہیں۔ کوئی سن بھی نہیں پائے۔ آواز شکستہ، پریشان چہرہ اور دلگیر عمر۔ نماز ختم ہوئی تو عمر بولتے ہیں۔

اے لوگو! عمر نے خود کو برباد کر لیا۔ وہ مسلمانوں کے معصوم بچوں کا قاتل ہے۔ مائیں وقت سے پہلے معصوم بچوں کا دودھ چھڑا رہی ہیں اور مدینہ کے گلی کوچے معصوم نالہ و شیون سے پُر نظر آتے ہیں۔ لوگو! دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو۔ اب ہر صبی کا وظیفہ بیت المال سے جاری کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اپنے ضعیف بندے عمر پر رحم فرما۔ اور اسی مضمون کا ایک فرمان پوری سلطنت اسلامی میں عمر کے دستخط کے ساتھ روانہ کر دیا گیا۔

دار العلوم دیوبند

کا

دینی ترجمان

ماہنامہ

دار العلوم دیوبند

گذشتہ ۲۶ سال سے پابندی وقت کے ساتھ جاری ہے۔ قرآن و سنت کا بہترین شارح تعلیمات اسلامیہ کا ترجمان، مسائل عصریہ اور افکار جدیدہ کے متعلق اس کے مضامین سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دار العلوم کے دار الافتاء کے تازہ فتاوی اور بزرگان دار العلوم کے قیمتی مقالات رسالہ دار العلوم میں ملاحظہ فرمایئے۔

سالانہ چندہ سات روپے منی آرڈر سے ناظم صاحب رسالہ بینات نیو ٹاؤن کراچی ۵ کو روانہ کیجئے۔ انہیں لکھئے کہ یہ رسالہ دار العلوم کی رقم ہے۔ یہ رسید ہمیں بھیج دیجئے۔

سید ازہر شاہ قیصر ایڈیٹر رسالہ دار العلوم دیوبند (بھارت)

پند و موعظت

بکھرے موتی

ارشادات حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دامت برکاتہم

خطبہ مسنونہ کے بعد۔ قدرت کے کرشمے ہیں۔ اس اجتماع میں مخلص بھی ہوں گے اور منافق بھی، اچھے بھی آسکتے ہیں اور غریب بھی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کے انتظام کے ماتحت ہوتا ہے اور ہوگا۔ اگر نظر خلاف ہوتی تو اتنا عظیم اجتماع نہ ہوتا۔

کنزل اعمال میں ہے۔ جب قرآن و حدیث پڑھا جاتا ہے، رب تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں۔ جاؤ میرے ان سب بندوں سے خوشخبری سنادو۔ جو میری کتاب سننے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیٹے ہوئے ہیں اور جو کھڑے ہیں اور جو اپنے گھروں میں قرآن بھیج سنتے ہیں۔ رحمت کا دریا موج لیتا ہے۔ رحمت سے دامن بھرا ہے لوٹیں پھر مرتے دم تک نہ ملے گا۔ "من آنم کہ من دانم" حدیث۔ قرآن۔ بڑوں کی موتوں نے ہر صدیوں کو بھی بتا دیا ہے

آسماں کہ خاک را بیکدم اکسیر کیا کند
کار ہود کہ گرشت چشم بسا کند

حرفیاں باد ہا خوردہ و رفتہ اند
تہی خم خانہا کردہ و رفتہ اند

زردہ نگاہیں نظر آتی ہیں۔ زردہ چہرے نظر آتے ہیں۔ جن کے دیکھنے سے خدا اور حدیث مصطفیٰ یاد آئے۔ جنکے سامنے بیٹھنے سے قرآن اور نبی کی سنت یاد آئے، موت اور قبر یاد آئے اور قیامت کا نقشہ سامنے آجائے۔ مگر ہم بھی اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ خدا کی زمین ابھی تک خالی نہیں ہوئی۔

لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک اللہ کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔

مراد تو اللہ کا نام لینے میں ہے۔ سب ورد دل سے کہو اللہ اللہ۔ کیسا میٹھا نام ہے اللہ کا۔

اس مہربان نے پوری مہربانی کی، پہلے انسان پیدا کیا، اوپر سے قرآن کی بارش برسائی اور اعلان کردیا۔

الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان

مہربان نے بڑی مہربانی کی۔ انسان کو پیدا کیا اور اسکو گویائی کی طاقت دی۔

جانور بڑی زبان والے ہیں مگر ایک لفظ نہیں بول سکتے۔ انسان کی چھوٹی سی زبان اور کیسے فصیح و بلیغ بیان کرتی ہے۔ ترتیب کا مقتضیٰ یہی تھا کہ پہلے انسان کی خلقت کا بیان ہوتا۔ پھر تعلیم قرآن کا۔ مگر قرآن نے انسان کی پیدائش کا ذکر بعد میں کیا اور تعلیم قرآن کا پہلے اشارہ کیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد بھی تعلیم قرآن ہے۔

یہ دینی مدارس کی برکت ہے کہ آپ کو بغیر تکلیف کے سنانے والے آگئے۔ کہاں کہاں سے علماء آئے؟ کراچی، لاہور اور دور دور سے آئے۔

یہ رب کی مہربانی ہے، تمہارا کمال نہیں۔ اللہ نے تمہیں سننے کے لیے پہنچا دیا۔ اس وقت کو غنیمت سمجھیے۔ تم خوشی منا رہے ہو۔ اور مجھے ڈر ہے کہ آئندہ سال تک تمہارے بچوں کا کلمہ بھی بچے گا۔ یا نہیں۔ ملک کے اندر جو فتنے پھیل رہے ہیں۔ انکی تشریح کی ضرورت نہیں۔ غفلت اور چین کا وقت نہیں۔ روئے خدا کو منانے کا وقت ہے۔ منالو۔ قبروں کے اندر آہیں بھرو گے، کوئی چارہ نہ ہوگا۔

تھرپارکر میں زلزلے آئے۔ ہزاروں جوان مرد، عورتیں بچے زمین میں چلے گئے۔ بعض علاقوں میں ۱۴ انچ بارش ہوئی۔ بستیوں کی بستیاں اجڑ گئیں۔ فصل بھی اجڑ گئی۔

اس وقت کو غنیمت سمجھو، روئے خدا کو منالو۔ آج رات منانے کی ہے۔ اکٹھے ہو کے منالو۔ پتہ نہیں پھر ایسی رات ملے یا نہ ملے۔

آج کہا جارہا ہے کہ ہم حدیث کو مٹادیں گے۔ پرویزی فتنہ پاکستان میں پھیل رہا ہے۔ مٹانے والے مٹتے رہے۔ مٹ کر رہیں گے۔ حدیث مصطفیٰ جس طرح رہی ہے۔ اب بھی ہے، قیامت تک رہے گی۔ حدیث کے

[illegible] والے [illegible] نہیں مٹا سکتے

ٹیلی کے کنارے دلی کا پرانا قلعہ ہے اور کہیں مسجد کا ٹوٹا ہوا ہے۔ اور کہیں مسجد کی ٹوٹی ہوئی چھت پڑی ہے۔ ٹیلیفون کے مقابلے کر دیا جارہا ہے۔ ہوسے اپنے بھی معاہدات کر رہے ہیں ہم آج بھی کر رہے ہیں تو ہو جائیں گے ہم

سیاسی پارٹی نہیں ہے۔ ہاں کا سے پارٹی نہیں ہے۔ حق کی وحدت کی پارٹی ہے۔

مگر پارٹی حق اسی پارٹی کی پرواہ نہیں کرتے۔ حق بات منہ پر بھی کہیں گے۔ اور وقت آیا تو دار و رسن پر بھی کھنچے رہیں گے۔

کہیں زبان بندی ہو رہی ہے۔ کہیں نظر بندی ہے کہیں کان بندی۔ مگر یہ کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں نظر بندی اور زبان بندی ہے۔ مگر دل بندی خدا نے کسی کے اختیار میں نہیں دی۔

القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمٰن

یقلبہا کیف یشاء۔

دل اللہ کے قبضے میں ہے۔ جس طرف چاہے پھیر دے۔

قرآن مجید کی شان

ہمارے مرشد اور ہادی جن پر قرآن مجید اتارا گیا۔ قرآن بھی شان والا۔ دیکھنے والا بھی اور جن پر اتارا گیا۔ وہ بھی شان والے۔ اب جو پڑھتے دیکھتے سنتے ہیں اور جو اٹھانے والے خدمت کرنے والے ہیں۔ وہ بھی شان والے ہیں۔ جس بچے کے سینے میں قرآن آیا وہ بھی شان والا ہوگیا۔ حق تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

"بچے ماں باپ کو لے آؤ انھوں نے تکلیفیں اٹھا کے تمہیں قرآن یاد کرایا تھا۔ رحمت کا دریا جوش میں آئے گا۔

الیس واللہ تاجات نور

یوم القیامۃ

اس کے ماں باپ کو نورانی تاج پہنایا جائے گا

الذی ضوءہ احسن من

ضوء الشمس۔

اس تاج کی چمک سورج سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوگی

فما ظنکم بالذی

عمل بہذا کم

پھر جنہوں نے اسکو یاد کر کے عمل بھی کیا۔ انکے تو درجے اور بھی بلند ہو گئے۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا کہ قیامت کے دن کسی دوسری کتاب کے پڑھنے کا بھی حکم ملے گا یا نہیں مگر مجھے کہیں نہیں ملا۔ یہ شان ہے آخری کتاب کی۔

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 1 paisse

حضرت لقمان حکیم کی حکمتیں اور نصیحتیں

حضرت لقمان حکیم سے جو حکمتیں اور اپنے صاحبزادے کو جو نصیحتیں نقل کی گئی ہیں۔ بڑی عجیب ہیں اور بہت کثرت سے روایات میں آئی ہیں۔ منجملہ انکے یہ بھی ہے کہ بیٹا علماء کی مجلس میں کثرت سے بیٹھا کرو۔ اور حکماء کی بات اہتمام سے سنا کرو۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ، حکمت کے نور سے مردہ دل کو ایسا زندہ فرماتے ہیں۔ جیسا کہ مردہ زمین زوردار بارش سے زندہ ہوتی ہے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا۔ ان کے پاس اس وقت مجمع بیٹھا ہوا تھا۔

—— وہ کہنے لگا کیا تو فلاں قوم کا غلام نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا۔ ہاں میں انکا غلام تھا۔

اس نے پوچھا کیا تو وہی نہیں ہے۔ جو فلاں پہاڑ کے قریب بکریاں چرایا کرتا تھا۔ انھوں نے فرمایا۔ کہ ہاں میں وہی شخص ہوں۔ اس نے پوچھا کہ پھر تو اس مرتبے تک کیسے پہنچ گیا؟ انھوں نے فرمایا۔ کہ چند چیزوں کی پابندی اور اہتمام کرنے سے۔ وہ چیزیں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کا خوف اور بات میں سچائی اور امانت کا پورا پورا ادا کرنا اور بیکار گفتگو سے احتراز انکا ارشاد ہے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ شانہٗ سے ایسی طرح امید رکھو کہ اسکے عذاب سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور ایسی طرح اسکے عذاب سے خوف کرو کہ اسکی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ صاحبزادہ نے عرض کیا دل تو ایک ہی ہے۔ اس میں خوف اور امید دونوں کس طرح جمع ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ مومن ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس کے لیے دو دل ہوتے ہیں۔ ایک میں پوری امید اور ایک میں پورا خوف۔

—— انکا یہ بھی ارشاد ہے کہ بیٹا:۔ رب اغفر لی بہت کثرت سے پڑھا کرو اللہ تعالیٰ شانہٗ کے الطاف میں بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ انمیں جو کچھ آدمی مانگتا ہے۔ وہ مل جاتا ہے۔ انکا ارشاد ہے کہ بیٹا نیک عمل اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ یقین بغیر نہیں ہو سکتا۔ جسکا یقین ضعیف ہوگا۔ اسکا عمل بھی سست ہوگا۔ بیٹا! جب شیطان تجھے کسی شک میں مبتلا کرے۔ تو اسکو یقین کے ساتھ مغلوب کر۔ اور جب وہ تجھے عمل میں سستی کی طرف لیجائے تو قبر اور قیامت کی یاد سے اس پر غلبہ حاصل کر اور جب دنیا میں رغبت یا (یہاں کی تکلیف کے) خوف کے راستہ سے وہ تیرے پاس آئے تو اس سے کہدے کہ دنیا ہر حال میں چھوٹنے والی چیز ہے۔ نہ یہاں کی راحت کو دوام ہے۔ نہ یہاں کی تکلیف ہمیشہ رہنے والی ہے۔ انکا ارشاد ہے کہ بیٹا! جو شخص جھوٹ بولتا ہے۔ اسکے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور جس شخص کی عادتیں خراب ہونگی اس پر غم سوار ہوگا۔ اور پہاڑ کی چٹانوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا احمقوں کے سمجھانے سے زیادہ آسان ہے۔ انکا ارشاد ہے کہ بیٹا جھوٹ سے اپنے کو بہت محفوظ رکھو۔

—— جھوٹ بولنا۔ چڑیا (پرند) کے گوشت کی طرح سے لذیذ تو معلوم ہوتا ہے لیکن بہت جلد جھوٹ بولنے والے شخص کے ساتھ دشمنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ بیٹا جنازہ میں اہتمام سے شرکت کیا کرو۔ اور تقریبات میں شرکت سے گریز کیا کرو۔ اسلیے کہ جنازہ آخرت کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ اور شادیاں تقریبات دنیا کی طرف مشغول کرتی ہیں۔ بیٹا جب پیٹ بھرا ہوا ہو۔ اس وقت نہ کھاؤ۔ پیٹ بھرے پر کھانے کو کتے کو ڈال دینا بہتر ہے۔ بیٹا نہ تم اتنا میٹھا بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں نہ اتنا کڑوا بنو کہ لوگ تھوک دیں۔

—— بیٹا تم مرغے سے زیادہ عاجز نہ بنو کہ وہ تو سحر کے وقت جاگ کر چلانا شروع کر دے اور تم اپنے بستر پر پڑے سوتے رہو۔ بیٹا! توبہ میں دیر نہ کرو کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں وہ دفعتہً آجاتی ہے۔ بیٹا جاہل سے دوستی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی جہالت کی باتیں تمہیں اچھی معلوم ہونے لگیں اور حکیم سے تم دشمنی نہ لو ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے اعراض کرنے لگے اور پھر اس کی حکمتوں سے تم محروم ہو جاؤ۔ بیٹا اپنا کھانا متقی لوگوں کے سوا کسی کو نہ کھلاؤ۔ اور اپنے کاموں میں علماء سے مشورہ لیا کرو

—— کسی نے ان سے پوچھا کہ بدتر شخص کون ہے۔

—— انھوں نے فرمایا

—— جو اس کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ کوئی شخص اسکو برائی کرتے ہوئے دیکھ لے۔ انکا ارشاد ہے کہ بیٹا نیک لوگوں کے پاس اپنی نشست کثرت سے رکھا کرو کہ انکے پاس بیٹھنے سے نیکی حاصل کر سکو گے اور اگر ان پر کسی وقت اللہ کی رحمت خاصہ نازل ہوئی تو اس میں سے تم کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا۔ کہ جب بارش اترتی ہے تو اس مکان کے سب حصوں میں پہنچتی ہے۔ اور اپنے آپ کو برے لوگوں کی صحبت سے دور رکھو کہ ان کے پاس بیٹھنے سے کسی خیر کی تو امید نہیں اور ان پر کسی وقت عذاب ہوا تو اسکا اثر تم تک پہنچ جائیگا۔ انکا ارشاد ہے کہ باپ کی مار اولاد کے لیے ایسی مفید ہے۔ جیسا کہ پانی کھیتی کے لیے انکا ارشاد ہے کہ بیٹا تم جس دن سے دنیا میں آئے ہو۔ ہر دن آخرت کے قریب ہوتے جا رہے ہو۔ بیٹا قرض سے اپنے کو محفوظ رکھو کہ یہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے (یعنی قرض خواہ کے تقاضے سے دن میں ذلت اٹھانی پڑتی ہے اور رات بھر قرض کے فکر میں گزرتی ہے) بیٹا اللہ کی رحمت کی ایسی امید رکھو۔ جس سے گناہوں میں جرأت نہ ہونے پائے۔ اور اس کے خوف سے ایسا ڈرو کہ اس کی رحمت سے ناامیدی نہ ہو جائے۔ بیٹا جب تم سے کوئی شخص آکر کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری دونوں آنکھیں نکالیں۔ اور واقعہ میں بھی اسکی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی ہیں۔ تو اس وقت تک اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کرو۔ جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو۔ کیا خبر ہے کہ اس نے خود پہل کی ہو اور اس نے اس سے پہلے چار آنکھیں نکال دی ہوں۔ (در منثور)

سرورق وفاق پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام

مقامِ صحابہؓ

صحیح مسلم کے شارح امام نوویؒ قاضی عیاضؒ کے حوالہ سے علامہ مازریؒ سے نقل فرماتے ہیں:۔

وَلَسْنَا نَقْطَعُ بِالْعِصْمَةِ إِلَّا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ولمن شهد له بها ولكنا مامورون بحسن الظن بالصحابة رضى الله عنهم اجمعين ونفى كل رذيلة عنهم، واذا انسدت طرق تاويلها نسبنا الكذب الى رواتها.

(شرح مسلم للنووی ص۹۰ ج۱)

(ترجمہ) ہم کسی کے معصوم ہونے کا یقین تو نہیں کرتے بجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن لوگوں کے جن کے بارہ میں آپ نے معصوم ہونے کی تصدیق فرمادی، لیکن ہم شرعاً اس بات کے پابند ہیں کہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق حسنِ ظن رکھیں اور ہر بُری بات کی اُن سے نفی کردیں۔ اگر اس قسم کی روایات میں تاویل کے تمام راستے بند ہوجائیں تو ہم انہیں اُن کے بیان کرنے والوں ہی کی غلط بیانی پر محمول کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

قَدْ اخبرنا اللهُ عزّ وجلّ فى القران انّهُ رَضِيَ عَنْ اصحاب الشّجرة فعلِمَ ما فى قلوبهم فهل اخبرنا انّهُ سخط عليهم بعد ذالك

(ازالۃ الخفاء ص۲۶۱ ج۲)

(ترجمہ) اللہ تعالےٰ نے ہمیں قرآن میں بتایا ہے کہ وہ (حدیبیہ کے مقام پر) درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں سے راضی ہوچکا ہے تو کیا اُس نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اس کے بعد اُن سے ناخوش ہوگیا ہے؟

(مولانا غلام محمد صاحب احمدپور شرقیہ)

جمعہ ۴ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے۔ شمارہ ۱۶

ذکر و فکر

سلوک و طریقت

(از افادات حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

جاننا چاہیئے کہ دین کے اصول سے بخوبی واقفیت حاصل کرنا سالک کے اوپر واجب ہے۔ تاکہ اس کی معرفت عبودیت اور عبادت درست ہو جائے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اے میرے بندے۔ پرہیزگاری اختیار کر تاکہ تجھے پہچانے اور بعد کا رہ تاکہ تو مجھے دیکھے، اور علائق دنیاوی سے دور رہ تاکہ معرفت، عبودیت، عبادت تک تیری رسائی ہو جائے۔ دین کے اصول اسلام اور حق کا اعتقاد، ایمان، ایقان، معرفت، توحید ہیں بہرحال ظاہر اسلام یہی چیزیں ہیں۔ جیسا کہ فخر عالم سلام اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اول شہادت۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوم، نماز کا قائم رکھنا۔ سوم زکوٰۃ دینا۔ چہارم رمضان شریف کے روزے ادا کرنا۔ پنجم اگر قدرت رکھتا ہو حج کرنا۔ اور حقیقت اسلام یہ ایک نور ہے جو مومنین کے سینہ میں ڈالا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا سینہ حق تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو وہ نور الٰہی پر قائم ہے۔ اور جب حقیقت اسلام نور متحقق ثابت ہو گیا اور ظاہر اسلام وہی مذکورہ پانچ ارکان ہیں ہی، پس اس حدیث کے معنی (کہ مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں) اس طرح ہوں گے کہ اسلام کا کمال اور اصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے شروں سے محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم اور اعتقاد مغیبات کے وجود پر ایک علم کا نام ہے جو قلب میں محکم ہوا ہے۔

حقیقت اعتقاد

قلب کے اندر ایک نور کا نام ہے کہ جو کچھ شک و شبہ پیش آتا ہے۔ وہ نور اسے دفع کرتا ہے۔ اور صحیح اعتقاد وہ ہوگا جو صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کے اعتقاد کے مطابق ہو دے اور تعطیل الحاد، تشبیہ، تجسم، حلول، اتحاد اور اباحۃ وغیرہم سے جو مبتدع و اہل ہوا کے مخترعات میں سے ہے خالی ہو دے بس جو کچھ کتاب و سنت کے موافق اور قرون ثلاثہ والوں کے اجماع سے ثابت ہوگا۔ وہ درست ہے ورنہ فاسد چنانچہ مخبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف میں فرمایا کہ تمام قرنوں میں بہتر قرن میرا زمانہ ہے اس کے بعد وہ قرن جو میرے قرن سے متصل ہے۔ پھر وہ لوگ جو میرے قرن سے تعلق رکھنے والوں سے متصل ہیں

علم راجح

ایسے اعتقاد کا نام ہے جو واقع کے مطابق ہو، اور زوال پذیر نہ ہو۔ اس علم کی حقیقت یہ بھی ایک نور ہے جو قلب میں اترتا ہے۔ اس نور کی شعاع معلوم سے متعلق ہوتی ہے۔ جس طرح آنکھ کی شعاع کا تعلق ان چیزوں سے ہوتا ہے۔ جس پر وہ واقع ہوتی ہیں، اور یہ علم شمع مصطفوی کے واسطہ سے خدائے پاک و برتر کے دربار سے بندوں کے قلوب پر فائز ہوتا ہے اور یہ نور اس بندہ کو خدائے تعالیٰ کی جانب سے جو معرفت ذاتی کا درجہ رکھتی ہے یا امر الٰہی کی طرف ہو بمنزلہ معرفت صفاتی ہے۔ یا حکم الٰہی جو بحیثیت شریعت ہے اس علم کے مرتبہ و قوت کے مطابق اپنی جانب مائل کر لیتی ہے۔ پس اس علم کے تین درجے ہوئے۔ یکے علم یقین جو دلائل فکریہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ دوم عین الیقین جو مشاہدہ و معائنہ سے میسر ہوتا ہے۔ سوم حق الیقین جو مشاہدہ کے بعد مباشرت بھی حاصل ہو جائے۔ مثلاً دریا کے اندر پانی کا ہونا عادتاً ہر شخص جانتا ہے اور دریا کے کنارے پہنچنا اور اس کے پانی کو دیکھنا کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اور جو اس میں غوطہ لگائے اور غسل کرے اس کی تعداد اس سے بہت کم ہوتی ہے اور علم لدنی وہ حق تعالیٰ نے خضر علیہ السلام کی شان میں فرمایا کہ ہم نے ان کو اپنے پاس سے سکھلایا) وہی ہے کہ ذات احدیت کی شناسائی اور ان کی صفتیں بطور علم و یقین حاصل ہو اور قلبی مشاہدہ میں اس کی لذت محسوس کرے۔ اور علم صحیح یقینی صحت ایمان ہی کا پھل ہوتا ہے۔ اور صحت ایمان کے بغیر یہاں تک رسائی ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جب تک قلب کے محلوں میں ایمان کا شرو نازل نہ ہوگا۔ اس وقت تک ہرگز سینہ کے میدان میں علم یقین جلوہ افروز نہ ہوگا۔ اور ایمان نام ہے حق تعالیٰ کے نزدیک سے رسول کے تمام لائی ہوئی چیزوں کی تصدیق کا اور وحدانیت باری تعالیٰ پر کمال درجہ یقین رکھنے کا اور ایمان کی حقیقت یہ ایک نور ہے۔ جو مومن کے قلب میں ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ کا قول کہ ان کے دلوں میں ایمان نقش کر دیا گیا (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مراد (کہ مومن وہ ہے کہ اپنی سختیوں اور برائیوں سے اپنے پڑوسی اور اس جیسے کو امن دیوے) کمال ایمان اور ثمرۂ ایمان سے ہے۔ اور ایمان ایک عطائے الٰہی ہے۔ چنانچہ دل کے اندر اس کی راسخیت کا اشارہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اور دوسرا کسبی ہے۔ جو بندہ کے کسب سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ایمان عطائی کو جس چیز سے تقویت ہوتی ہے وہ توحید و رسالت کی شہادت ہے۔ اور ایمان کامل وہ ہے کہ توحید و تعظیم کے درمیان جامع ہو۔ لیس کمثلہ شیئ کا اشارہ توحید کی طرف ہے اور سمیع و بصیر تعظیم ہے۔ جب بندہ جانے گا کہ حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات کے اندر بے مثل و نظیر ہیں اور ہمیشہ تمام بندے اس کے سامنے ہیں اور اس سے ایک ذرہ بھی پوشیدہ نہیں ہے تو وہ پورے طور پر اس کی عظمت کا لحاظ رکھے گا۔ اور حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہ کرے گا اور یہی ایمان کا کمال ہے، اور رسول کی ذات، ان کی رسالت اور لائی ہوئی چیزوں کو جھٹلانا کفر ہے اور رسول کی لائی ہوئی ایک چیز کا منکر بھی کافر ہو گیا اور اعلانیہ انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اور انکار باطنی کا نفاق نام رکھتے ہیں۔ اور اس کفر و نفاق سے اس وقت نجات ہوگی۔ جبکہ دل سے اعتقاد کرے کہ حق تعالیٰ واحد ہے اور فرشتے اور انبیاء اور نازل کی ہوئی کتابیں اور آخرت کا دن و حشر و نشر اور جنت و دوزخ وغیرہ سب حق ہیں۔ اور نیکی و بدی، نعمتیں اور بلائیں تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور ساتھ ہی زبان سے اس عقیدے کا اظہار بھی کرے۔ اور ارکان اسلام پر ہمہ صداقت ثبت کرتے ہوئے عمل پیرا ہو، اور قرآنی آیتوں کو ربانی کلام اور کعبہ کو اپنا قبلہ سمجھے اور تمام کاموں میں کتاب و سنت اور اجماع امت کے مطابق مضبوط و مستحکم عقیدے رکھے۔ اور شریعت محمدی کو قیام قیامت تک کافی و کامل جانے۔ اور اگر باطل دینوں میں سے کسی دین سے تائب ہوا ہو تو اس سے بیزاری بھی ظاہر کرے۔ اور خلاف اجماع جن چیزوں پر عقیدہ رکھتا تھا۔ اس سے تصریحاً بیزاری ظاہر کرے۔ مثلاً کوئی شخص یہودی تھا۔ جب وہ اسلام سے مشرف ہوا تو شہادتین کے بعد یہودیت سے بھی بیزاری ظاہر فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ جو شخص شیطانی طریقے سے روگرداں ہو اور حق تعالیٰ کے اوپر ایمان لے آیا۔ اس نے مضبوط رسی پکڑ لی۔ وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَجَمِیعَ الطَّالِبِینَ۔

اور معرفت

یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرے رب میرا رہنما نہ ہوگا تو گمراہوں سے گروہ سے ہو جاؤں گا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکان کا کھمبا گھر کی بنیاد ہوتا ہے اور دین کا کھمبا حق تعالیٰ کی معرفت، اور اس کا یقین ہے اور عاقل وہ ہے جو اس ستون کو قائم رکھے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
۴ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ
مطابق
۳ مئی ۱۹۶۸ء
بروز جمعہ
جلد ۱۱
شمارہ ۱۶
جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ایڈیٹر انچارج
احمد حسین کمال
از مطبوعات
مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل
لاہور

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

کے مندوبین کی خدمت میں

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

آج آپ حضرات دور دراز سے تشریف لا کر لاہور میں سر جوڑ کر کیوں بیٹھے ہیں۔ نہ آپ کو تنخواہ ملتی ہے۔ نہ تنخواہ ملنے کی توقع ہے۔ نہ آپ کے مسائل و احکام اور وعظ و تبلیغ سے حکومت و حکام خوش ہیں نہ خوش ہو سکتے ہیں۔ نہ آپ کو کوئی پرمٹ دیتا ہے نہ وزارت۔ اور نہ ہی آپ کو آمد و رفت کا کرایہ مل رہا ہے۔ پھر وہ کونسی بات ہے۔ جو آپ کو دور دراز کا سفر کرنے پر مجبور کر کے یہاں لائی ہے۔

مودودی فرقہ والے بھی کبھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا بھی سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اہل تشیع بھی کانفرنسیں کرتے اور مطالبات پیش کرتے ہیں۔ مگر مودودی تو اکثر تنخواہ دار ہوتے ہیں۔ ان کا تو یہ روزگار ہے۔ خلاصہ یہ کہ دوسرے طبقات تو اپنے اجتماعات میں اپنے دنیوی اور ذاتی مفادات کے لئے بھی ہاتھ پیر مارتے ہیں اور ان کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔

مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ آپ کی یہ تمام تگ و دو یہ تمام مساعی صرف اور صرف اسلام کی سربلندی کے لئے ہے۔ آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، چاہے اہل دنیا ناراض ہی کیوں نہ ہو جائیں

ہم انسان ہیں، انسان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں لغزشیں بھی ہوتی ہیں۔ خاص کر ہم لوگ تو قصوروار اور اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ اور شرمسار ہیں۔ مگر ہم کس طرح اس کی مہربانیوں کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے ہمیں عقائد کی صحت عطا فرمائی۔ توحید و رسالت پر ایمان نصیب کیا اور ہمیں یہ احساس عنایت فرمایا۔ کہ اس وقت ملک و ملت اور امت مرحومہ کی خدمت میں۔ اسلامی قدروں کے احیاء اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جتنی جد و جہد کی اب ضرورت ہے۔ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اور اسی احساس کا نتیجہ ہے کہ ہم سب یہاں اکٹھے ہیں۔ یہ محض اس کا فضل و انعام ہے۔

آپ حضرات کی مالی و جانی قربانی اور اپنے اپنے اضلاع میں کانفرنس کے لئے تعاون حاصل کرنا اور پھر بڑی تعداد میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا ہمیں یہ امید دلاتا ہے کہ اب اہل حق کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔ نہ اسلام کو مٹانے والوں کے منحوس مقاصد پورے ہو سکتے ہیں۔ اور اب وہ وقت قریب ہے جبکہ حکومت اسلام و احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر کے پاکستان کے تاسیسی مقاصد کو پورا کرے۔ ورنہ اس کے بغیر کسی بھی حکومت کو استحکام نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ اسلام کا معجزہ ہے کہ دبانے سے دبتا نہیں ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ بڑے بڑے سٹرالی، پاپی، سود خوار اور رشوت ستان، جن کو اپنی آنکھوں سے شہتیر نظر نہیں آتے آپ کی معمولی سی لغزش کو اچھالتے اور تمام دینداروں کو بدنام کرتے ہیں۔

پھر خاص کر مودودی فرقہ کے فن کار تو اسی خیال میں رہتے ہیں کہ مکہ مدینہ اور علماء کو بدنام کرنے کے لئے کوئی بہانہ ہاتھ آئے۔ لہٰذا عرض ہے کہ کسی وقت بھی ضبط و تحمل کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ڈسپلن کی سخت پابندی کریں۔ وقت کی استقامی کریں اور منتظمین کا ہاتھ بٹائیں۔ ساتھیوں کی کوتاہیوں پر چشم پوشی فرمائیں۔ اور یہاں سے جائیں تو یہ عہد کر کے جائیں کہ حق کے مانع حق کے پرستار اور حق کی بلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔ اور جماعتی زندگی اور تنظیم ہی کے ساتھ زندہ رہیں گے انفرادی زندگی کوئی زندگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سواد اعظم اہلسنت والجماعت کے ساتھ رکھیں اسی کے ساتھ حشر کرے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو ہر وقت پیش نظر رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام کی حفاظت کا فریضہ کس کے سر ہے۔ تمام اہل اسلام کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کا پابند کیا ہے۔ مگر اس کی جتنی ذمہ داری حکومت، مشائخ کرام اور علماء دین پر عائد ہوتی ہے وہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ حکومت پر نہ ہمارا بس چلتا ہے نہ وہ اسلام کی حفاظت اس انداز میں کرنے کے حق میں ہے۔ جس طرح آپ حضرات چاہتے ہیں۔ بلکہ مختلف قسم کی پارٹیوں حتیٰ کہ مودودی فرقہ نے علماء کرام اور مشائخ کے وقار کو ختم کرنے اور مروجہ سلوک (ہر چہار طرق صوفیہ) کو غیر اسلامی اور بے ضرورت ثابت کرنے کو اپنا مقصد ہی بنا لیا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ صحابہ کرام کے ناموس پر بھی ہاتھ صاف کرنے میں اب وہ باک محسوس نہیں کرتے۔

انہیں حالات آپ حضرات کی ملی اور مذہبی ذمہ داریاں کتنی بڑھ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو بزرگ کہتا تھا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو اس فساد کے زمانہ میں زندہ کر کے کلمہ حق کہنے اور احیاء اسلام کی سعی کرے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا سرور کائنات رحمۃ للعلمین، واقف اسرار ربانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے۔ من احیٰ سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کا آنا جانا بھی مبارک کرے اور جانا بھی۔ تاکہ مردہ دلوں کی کھیتیاں اللہ تعالیٰ سرسبز فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ملک نورالٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب کے خیراندیش گروپ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی پریس کانفرنس

۲۵ اپریل ۶۸ء کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نے بعض نہایت اہم امور پر روشنی ڈالی۔ آپ نے زور دے کر فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہاں بہرحال اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے۔

حکومت اگر اپنی مرضی کے قوانین، آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کرسکتی ہے تو اسلامی قوانین نافذ کرنے کی راہ میں کیا چیز مانع ہے۔ حکومت کے اس رویہ سے کیا یہ نہ سمجھا جائے کہ برسر اقتدار حلقے اسلام کے نفاذ کو اپنے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ ہی طرز عمل ماضی کے اصحاب اقتدار نے بھی اختیار کئے رکھا۔

مولانا نے مختلف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں جو مودودی صاحب کے بعض خود ساختہ مذہبی نظریات کی وضاحت سے متعلق تھا فرمایا کہ:

"مودودی صاحب نے متعدد جگہوں پر فقہاء اسلام کے بارے میں لکھا ہے کہ اس وقت جبکہ اصل دین کو خطرہ درپیش ہے اور الحاد و بے دینی بڑھ رہی ہے۔ ایک مسلک و امام کے مسائل میں محصور رہنا اسلام کے لئے خطرناک ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہر چہار ائمہ اور کتاب و سنت کی طرف رجوع کیا جائے اور ایک مسلک کے فقہاء کے ہی مسائل کو مدار دین نہ بنایا جائے۔ اس سلسلے میں مودودی صاحب نے اکابر، فقہائے سلف پر نہایت نازیبا الفاظ میں تنقیدیں لکھیں"۔

مولانا غلام غوث صاحب نے کہا کہ مودودی صاحب اگر اپنے اس اصول میں سچے ہیں تو وہ موجودہ دور کی معاشی و اقتصادی بدحالی کے نتیجہ میں اشتراکیت کے روز افزوں فروغ کو روکنے کے لئے کیوں سرمایہ داریت، جاگیرداریت وغیرہ کی حمایت سے دستبردار نہیں ہوجاتے۔ جبکہ عوام معاشی اسباب کی بنا پر اشتراکیت کی طرف زیادہ سے زیادہ کھنچے چلے جارہے ہیں۔

امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واضح قول موجود ہے کہ:

"زمین کا اصل حقدار صرف وہ شخص ہے جو خود کاشت کرتا ہو۔ اور جس شخص کے پاس خود کاشت سے فاضل زمین ہو، وہ دوسرے حاجت مند کو دے دے"۔

حضرت امام اعظم کے اس قول و فتویٰ کے ذریعے اشتراکیت کا معاشی پروپیگنڈا باطل کیا جاسکتا ہے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو اس کے اثرات سے بچایا جاسکتا ہے۔ لیکن مودودی صاحب یہاں اپنے اس اصول کو سرے سے نظرانداز کر گئے ہیں۔

جب اصل دین کو بچانے اور نئی مسلمان نسل کو الحاد سے محفوظ رکھنے کے لئے بعض سابق فقہاء و ائمہ کے اقوال ترک کرکے دوسرے اقوال اختیار کرنا ان کے نزدیک ضروری ہے تو پھر اشتراکیت کی زد سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ کیوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو اختیار نہیں کرتے؟ اور کیوں برابر سرمایہ داریت و جاگیرداریت کو جائز ٹھہراتے چلے جارہے ہیں۔

ان کا یہ انداز فکر ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسلام کے نام کو صرف اپنے مقاصد و عزائم کے لئے استعمال کررہے ہیں اصل دین بچانا اگر مطلوب ہوتا تو اتنے اہم معاملہ میں وہ حضرت امام اعظمؒ کا قول ترک کرکے سرمایہ داریت و سامراجیت کی یوں حمایت کرتے نظر نہ آتے۔

سامراج پرست کیمپ کا واویلا

سامراج پرستوں کے چہرے جب سے بے نقاب ہوئے ہیں۔ وہ اپنے چہروں کی اصلیت سے مسلمان عوام کی توجہ پھیرنے کے لئے علماء حق کو بار بار مورد طعن بنانے کی سعی ناکام میں لگے ہوئے ہیں۔

۱۴ اپریل ۶۸ء کے ہفت روزہ آئین لاہور نے بوکھلاہٹ کے عالم میں حضرت مفتی محمود صاحب جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام کا نام لے کر اپنی سامراج پرستی کا حق وفاداری ادا کرنے کے لئے ایک پورا صفحہ علماء حق پر طعن توڑنے کے لئے وقف کردیا ہے۔

اس کے لئے یہ غریب ایک عبارت تو روزنامہ نوائے وقت نومبر ۱۹۶۷ء کے کسی مراسلہ نگار کی ڈھونڈھ کر لایا ہے۔ اور ایک فقرہ ۵ اپریل ۱۹۶۸ء کے ترجمان اسلام سے تلاش کیا ہے۔ اور ان دونوں کو ترکیب دے کر اس نے "علماء کا سوشلسٹ کیمپ" گھڑا ہے۔

لیکن شاید اس غریب کو یاد نہیں کہ جس جماعت کا یہ ترجمان ہے۔ ابھی تین سال قبل یہ جماعت اور اس کے امیر مودودی صاحب انہیں مولانا بھاشانی اور ان کی وہ پارٹی جسے وہ کمیونسٹ قرار دے رہا ہے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دوستی و رفاقت کی منزلیں طے کرتے رہے ہیں۔ لیکن الحمدللہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین اس وقت بھی صرف اسلام اور اسلام کے لئے استقامت کے ساتھ کام کرتے رہے اور آج بھی جبکہ معاصر کی جماعت اور امیر اپنی ہی ٹھیرائی ہوئی بعض بے دین جماعتوں و شخصیتوں کے ہمرکاب ہیں جمعیۃ علماء اسلام صرف اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔

معاصر کی یہ تحریریں اس کی جماعت اور امیر کی سامراج دوستی کو جس طرح کھول کھول کر سامنے لارہی ہیں۔ اس سے سامراجی کیمپ میں ان کی بالواسطہ شمولیت کا صاف صاف پتہ چل رہا ہے۔ اور یہ بات مسلمانان پاکستان کے لئے غیر متوقع اور باعث حیرت نہیں ہے۔

مگر سامراج پرست گروہ کو یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ علماء حق کی جماعت ہی اس سامراجیت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جو اب اسلام اور جمہوریت کے لبادے میں پاکستان اور دنیا کے مسلمانوں پر تسلط حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے

"آئین" کی مذکورہ بالا تحریر، سامراجی کیمپ کی بوکھلاہٹ کا ایک پیش منظر ہے جس سے اب مسلمانان عالم اچھی طرح خبردار ہوچکے ہیں۔ (ک)

ایڈیٹر ترجمان اسلام کی دورۂ سندھ و کراچی سے واپسی

۲۸ اپریل ۱۹۶۸ء کو احمد حسین کمال صاحب ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و ایڈیٹر ترجمان اسلام اپنا دورۂ سندھ و کراچی مکمل کرکے مرکزی دفتر پہنچ گئے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے لئے فراہم کردہ رقوم مبلغ پانچ ہزار دو سو بیالیس روپے ۵۲۴۲/- حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ، ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی خدمت میں جمع کردیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ، نواب شاہ، سکرنڈ، مورو	۱۰۷۰/-
جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن	۱۰۰/-
جمعیۃ علماء اسلام شہر حیدرآباد	۱۰۰۸/-
" ضلع جیکب آباد سندھ	۱۰۰۰/-
" کراچی شہر	۶۰۴/-
" رحیم یار خاں	۷۰۰/-
" ضلع سانگھڑ	۴۰۰/-
" ضلع خیرپور سندھ	۳۶۰/-
میزان	۵۲۴۲/-

علاوہ ازیں درج ذیل رقوم بھی انہوں نے جمع کرائیں

جمعیۃ علماء اسلام کراچی چرم قربانی	۲۷۸/-
" حیدرآباد " "	۱۱۹/۴۰

(محمد حنیف سہارنپوری معاون دفتر)

ضروری تصحیح

ترجمان اسلام ۲۶ اپریل شمارہ ۱۵ ٹائیٹل پر حضرت عثمان کے مرثیہ میں تیسرے شعر کا آخری لفظ فتن ت کے ساتھ لکھا گیا ہے اس کو فطن ط کے ساتھ چوتھے شعر میں بوتا کو بوقا ق کے ساتھ اور آخری شعر میں تذکرۃ کو تذکرتہ کرلیں۔

مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور نے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی رٹ درخواست منظور کر لی

لاہور ۲۵۔ اپریل۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس وحید الدین احمد اور مسٹر جسٹس محمد فضل غنی نے جامعہ عربیہ چنیوٹ کے صدر مدرس مولانا منظور احمد صاحب کی زبان بندی اور حکومت کی جانب سے دائر کردہ مقدمات کے خلاف رٹ درخواست منظور کر لی۔

یہ یاد رہے کہ مولانا منظور احمد صاحب کے خلاف تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کی جانب سے پہلا حکم ۲۷ جنوری ۶۷ء اور دوسرا ۱۸ اگست اور تیسرا حکم ۱۳ جنوری ۶۸ء کو جاری کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ نے مذکورہ بالا احکامات کالعدم قرار دے دیئے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ دائر کردہ مقدمات کی پیروی نہ کریں

(غازی عبدالرحمٰن چنیوٹ)

کہروڑ پکا میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

۲۶۔ اپریل۔ آج بروز جمعہ شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا میں نماز جمعہ سے قبل ایک اجتماع زیر صدارت مولانا قاضی اللہ یار صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:۔

امیر — مولانا محمد عمر صاحب
ناظم — ماسٹر محمد عبداللہ صاحب بھٹی
خازن — حافظ عاشق محمد صاحب مدرس مدرسہ جامعہ حنفیہ۔ ان کے علاوہ پچیس اصحاب پر مشتمل مجلس عاملہ کے رکن منتخب کئے گئے۔

(محمد عبداللہ ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا ضلع ملتان)

جمعیۃ اتحاد القرآن پاکستان کے اراکین سے

مرکزی جمعیۃ اتحاد القرآن پاکستان کے جمیع اراکین حسب ذیل پتہ پر فوری رابطہ قائم فرمائیں۔

(قاری محمد شریف قصوری جنرل سیکرٹری
دار العلوم عثمانیہ در کشاپی راولپنڈی)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد کتاب رسید بک رسید نمبر ۱۰۱ تا ۲۰۰ برائے مجلس استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس بیروں کھیالی دروازہ سائیکل پر جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچائیں اگر کوئی صاحب اس بک سے چندہ وصول کرنے کی کوشش کرے تو ہمیں اطلاع کریں یا پولیس کے حوالے کر دیں۔

المعلن
حافظ عزیز الرحمٰن مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

عالم اسلام

صدر ناصر زندہ باد

۲۶۔ اپریل ۶۸ء کو صدر ناصر نے تقریر کی ہے کہ ہم یہود اور امریکہ کا مشورہ مان کر فوراً ہی صحرائے سینا آزاد کرا سکتے ہیں۔ نہر سویز کا مسئلہ حل کرا سکتے ہیں۔ مگر اس سے عرب مسائل حل نہ ہو سکیں گے۔ اصل مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ کیا مصر آتنا آزاد اور خود مختار رہ سکتا ہے کہ ہر طرح کے بیرونی اثر و رسوخ سے بچا رہے۔ ہمارے سامنے صرف جزیرہ نما سینائی کو آزاد کرانے اور نہر سویز میں اسرائیل کو جہاز رانی کی اجازت نہ دینے کے مسائل نہیں ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی خودداری کو بالکل نظر انداز کر دیں اسرائیل کے ساتھ ایک میز پر بیٹھ کر بات چیت شروع کر دیں۔ یہ درست ہے کہ اس طرح ہم جزیرہ نما سینائی سے اسرائیلی فوجوں کو ایک دن میں نکال سکیں گے اور نہر سویز کو بھی اسرائیلی حملے سے آزاد کرا لیں گے۔ لیکن یہ اقدام اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

صدر ناصر نے نوجی حالت اور جدید تیاری پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ اب اسرائیل نہر سویز کو کسی طرح عبور نہ کر سکے گا۔ اسرائیل چاہتا ہے کہ وہ مصری فوج کے خطرناک حد تک ترقی کرنے سے پہلے ہی مصر پر حملہ کر دے۔ عربوں کو اب ایک طویل اور قربانی کی جنگ کودنی پڑیگی اور ہم کو بہت قربانیاں دینی ہوں گی اور یہ جنگ فیصلہ کن ہوگی

(کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بعض مودودیت زدہ یا مودودی ایجنٹ یا امریکہ پرست افراد مشرق وسطیٰ کے نام سے یہاں مضامین شائع کراتے ہیں۔ جن میں اب تک عربوں کی بداخلاقی اور شرقی پسند ممالک مصر، عدن، جمہوریہ یمن وغیرہ کی بدویت اور کفر نوازی کا چرچا ہوتا ہے اور اس قسم کا زہر ایک لمبے چوڑے مضمون کے شربت میں گھول کر پلایا جاتا ہے۔ ایسے مضامین کو ناظرین نے روزنامہ نوائے وقت میں پڑھا ہوگا۔ مدیر)

یہودیوں کی ہوسناکیاں اور خرمستیاں

امریکی سامری کا بچھڑا اسرائیل خوب اچھل کود رہا ہے اب یہ روایت آئی ہے کہ وہ تل ابیب کی جگہ بیت المقدس کو دار السلطنت بنانا چاہتا ہے۔

اور یہ بھی اس نے اعلان کیا ہے کہ اگر چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں بند نہ ہوئیں تو وہ اردن پر بھرپور حملہ کر دیگا (اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر دم دبا کر بھاگ جائے گا۔ مدیر)

الجزائر کے نومدین پر قاتلانہ حملہ

یہ افسوسناک خبر آئی ہے کہ جب الجزائر کے صدر بومدین ایک اجلاس سے باہر آ رہے تھے۔ ان کی موٹر پر ایک مسلح گروہ نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جس سے ایک محافظ اور ڈرائیور ہلاک ہو گئے۔ ایک ٹیلیفون کا ٹکڑا لگنے سے صدر بومدین کا ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ جس کا علاج کیا گیا اور معاب کام کرنے کے قابل ہیں۔ باڈی گارڈ کی جوابی گولیوں سے دو حملہ آور مارے گئے۔ باقی موٹر پر بھاگ نکلے۔ خدا جانے ان کا کیا حشر ہوگا۔

(جو مسلم ممالک بھی امریکہ کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکیں گے ان کے ہاں سامراجی سازشیں جاری رہیں گی۔ چاہے وہ یمن ہو، یا الجزائر، عراق ہو یا شام۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ نائیجیریا کے مسلمان اور دیندار صدر کو شہید کرا کر خانہ جنگی شروع کرا دی گئی ہے۔ جس میں اب تک لاکھ آدمی مارے گئے ہیں۔ اور ان تمام شیطانی سازشوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ کہیں عرب قرون ماضیہ کی طرح خطرناک طاقت نہ بن جائیں یا یہ کہ کم از کم ہمارے دست نگر اور زیر اثر رہیں۔ ان کمینہ خواہشوں کے خلاف ٹوڈیان کرام اور خاص کر سود و دیان تو بولتے نہیں۔ لیکن جب ان سازشوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے عرب ممالک روس سے اسلحہ حاصل کرتے اور کوئی معاہدہ کرتے ہیں تو ان کی ماں مرجاتی ہے اور وہ عربوں پر کمیونزم کا الزام لگا کر ان کو عوام میں بدنام کرنے کی سعی کرتے ہیں)

پاکستان و ہندوستان

ہندوستان بالفاظ دیگر بھارت ایٹم بم بنانے کے خلاف معاہدہ پر دستخط کرنے سے قطعی انکاری ہے بلکہ اب تو وہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہم جب ایٹم بم بنائیں گے تو اسرائیل کو پھینکنے کے لئے میزائیل بھی تیار کر لینگے۔

(ہندو کی ذہنیت اور امریکہ اور روس سے گٹھ جوڑ پاکستان کے لئے کتنا خطرناک ہے۔ خدا کی شان کہ بھارت کو جیں جیں کر کے امریکہ اور روس دونوں کو بھڑکانے اور دونوں سے پوری پوری امداد حاصل کرنے کا موقعہ بھی ملا ہوا ہے اور اگرچہ گذشتہ جنگ مندرجہ پاکستان میں پاکستان نے اپنی مضبوط دفاعی قوت کا لوہا منوایا تھا۔ مگر پھر بھی بڑے ممالک کے سامنے بھارت کا رقبہ اور آبادی کی کثرت ہے اور ان دونوں کی یہ قدرتی خواہش ہونی چاہیئے کہ ہم بھارت سے مل کر چین کے مقابلہ میں دفاعی محاذ بنائیں۔ ادھر ہمارا اصرار ہے کہ کشمیر کا فیصلہ ہوئے بغیر ہمارے تعلقات استوار نہیں ہو سکتے۔ یہ شیطانی کھونٹا انگریز نے جاتے جاتے ٹھونکا ہے جس سے کشمیر پر بھارت کو قبضہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

دوسری طرف مشرق وسطیٰ کے ممالک کے سلسلہ میں امریکہ اور روس کی سیاستیں علیحدہ علیحدہ راستوں پر چل رہی ہیں دونوں کے قریبی گروپ ہیں۔ تیسری طرف ٹرکی، ایران اور پاکستان کا ایک گروپ ہے۔ بہرحال اس وقت پاکستان کی سیاست ذرہ کی کامیابی کے لئے پاکستان کی داخلہ سیاست کی درستگی اور ملک کے عوام کا اطمینان ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں)

از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۶)

مسئلہ دجال

مفتی محمد یوسف صاحب نے باب پنجم میں مسئلہ دجال پر بحث کی ہے۔ مفتی صاحب کی عادت ہے کہ وہ عموماً غیر ضروری تفصیلات درج کر کے اصل بحث پر شعوری یا غیر شعوری طور پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ اور یہی ان کا طریق دجال کی بحث میں ہے۔ بندہ نے "تنقیدی نظر" میں مودودی صاحب کے ان نظریات پر تنقید کی تھی۔ جو انہوں نے دجال کے بارے میں لکھے ہیں۔ اس کے جواب میں مفتی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ:۔ محترم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اپنی کتاب (مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر) میں مولانا کی مذکورہ بالا عبارت کے کچھ اقتباسات پیش کرنے کے بعد ان کا خلاصہ درج ذیل چار چیزوں کی صورت میں اس طرح پیش کرتے ہیں:۔ بہرحال مذکورہ اقتباسات میں مودودی صاحب نے حسب ذیل امور کی تصریح کر دی۔

(۱) حضورؐ کو دجال کے متعلق تفصیلات کا علم نہ تھا کہ کہاں اور کب ظاہر ہوگا۔

(۲) یہ بھی اندیشہ تھا کہ شاید حضور کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔

(۳) حضورؐ نے یہ باتیں صرف اپنے قیاس کی بنا پر فرمائی تھیں نہ کہ وحی کی بنا پر

(۴) ساڑھے تیرہ سو سال کے تاریخی تجربہ سے یہ ثابت ہوا کہ دجال کے متعلق حضور کا یہ اندیشہ کہ وہ کہیں مقید ہے یا آپ کے عہد میں یا اس کے بعد قریبی زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہے صحیح نہ تھا۔ پھر اس کے بعد محترم قاضی صاحب ان چار چیزوں کا رد اس طرح کرتے ہیں:۔ دجال کے متعلق حضورؐ کے ارشادات پیشگوئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ بات منصب رسالت سے بعید ہے کہ حضور دینی امور میں اپنے قیاس کی بنا پر پیشگوئی فرمائیں۔ انبیاء علیہم السلام آئندہ کے متعلق کوئی غیر ذمہ دارانہ بات نہیں فرماتے اور نہ ہی انبیاء دینی امور میں شک کی بنا پر قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شک کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ آئندہ کے متعلق کہتے ہیں وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى۔ لہٰذا مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ حضور دجال کے ظہور کے بارے میں خود شک میں تھے منصب رسالت پر ایک ناپاک حملہ ہے (تنقیدی نظر ص۸۸) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

دجال کے بارے میں حضور کے تمام ارشادات کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ وہ پیشگوئی سے تعلق رکھتے ہیں حد درجہ غلط ہے۔ پیشین گوئی سے صرف وہ ارشادات تعلق رکھتے ہیں۔ جو ظہور دجال اور صفات دجال سے متعلق ہیں اور یہ ارشادات مولانا مودودی کے نزدیک بھی مبنی بر وحی ہیں۔ اور جن ارشادات کو مولانا مودودی نے مبنی بر ظن قرار دیا ہے۔ وہ ارشادات وہ ہیں۔ جو شخصیت دجال مقام خروج دجال اور زمانہ خروج سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ وہ بھی مبنی بر وحی ہیں نہ صرف غلط ہے بلکہ مضحکہ خیز بھی ہے الخ (علمی جائزہ ص۳۷۷/۳۷۸)

الجواب:۔

(۱) بندہ نے تنقیدی نظر میں جو چار باتیں مودودی صاحب کی طرف منسوب کی ہیں۔ ان میں سے تین کا تو مفتی صاحب نے انکار نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے ایک بات کی نسبت کو صحیح نہیں تسلیم کیا۔ چنانچہ "علمی جائزہ" ص۳۸۱ پر لکھتے ہیں کہ:۔ مولانا مودودی کے متعلق محترم قاضی صاحب کا یہ دعویٰ کرنا کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "حضور دجال کے ظہور کے بارے میں خود شک میں تھے"۔ (تنقیدی نظر ص۸۸) محض افترا ہے اور صریح بہتان الخ۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ میری مراد اس سے نفس ظہور دجال کے بارے میں شک کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے خود ہی ص۸۶ پر مودودی صاحب نے یہ الفاظ درج کر دیئے ہیں کہ:۔ حضور کو اللہ کی طرف سے اس معاملہ میں جو علم ملا تھا وہ صرف اس حد تک تھا کہ بڑا دجال ظاہر ہونے والا ہے بلکہ میری مراد لفظ ظہور سے اس کی تفصیل تھی۔ اور تفصیل سے بھی مودودی صاحب کی وہ عبارت مراد تھی۔ جس میں لکھا ہے کہ:۔ حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا الخ

(۲) مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ پیشینگوئی سے صرف وہ ارشادات تعلق رکھتے ہیں جو ظہور دجال اور صفات دجال سے متعلق ہیں۔ اور یہ ارشادات مودودی صاحب کے نزدیک بھی مبنی بر وحی ہیں۔ (علمی جائزہ ص۳۷۸)

لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب صفات دجال کے بارے میں بھی بعض ارشادات کو مبنی بر وحی نہیں سمجھتے بلکہ نعوذ باللہ ان کو افسانہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ کسی مسائل کے جواب میں لکھا ہے کہ:۔ یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں۔ جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں ضرورت بھی نہیں الخ (رسائل و مسائل حصہ اول ص۵۳ طبع دوم جون ۱۹۵۴ء) یہاں صراحتاً مودودی صاحب نے دجال کے کانا ہونے کو افسانہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی صفات میں سے اس کا کانا ہونا بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ خود مفتی محمد یوسف صاحب نے احادیث صحیحہ سے دجال کی جو دس صفات درج کی ہیں۔ ان میں پہلی صفت اس کا اعور (کانا) ہونا ہی لکھی ہے۔ (ملاحظہ ہو علمی جائزہ ص۳۷۷) اور یہ بھی مفتی صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی یہ صفات مبنی بر وحی ارشاد فرمائی ہیں۔ تو اب مفتی صاحب ہی بتائیں کہ کیا وحی کی ایک بات یعنی دجال کے کانا ہونے کو افسانہ کہہ کر مودودی صاحب نے وحی کی تکذیب اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح ارشاد کی مخالفت نہیں کی؟ اس کے جواب میں مفتی صاحب مودودی صاحب کی یہ تاویل پیش نہیں کر سکتے کہ:۔ میں نے اس چیز کو افسانہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ خیال ہے کہ دجال کہیں مقید ہے (رسائل و مسائل حصہ اول ص۵۴) کیونکہ "دجال کہیں مقید ہے" تو مودودی صاحب کی "وغیرہ" میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن کانا دجال کو افسانہ کہنا ان کے صریح الفاظ ہیں۔ اور جواب کی تفصیل میں مودودی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں دجال کا کانا (اعور) ہونا تو مانتا ہوں صرف اس کے کہیں مقید ہونے کو افسانہ قرار دیتا ہوں۔ اب مفتی صاحب سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ وہ اپنے امام مودودی صاحب سے صراحتاً یہ تسلیم کرائیں کہ دجال کانا ہوگا تو ہم اس اعتراض سے رجوع کر لیں گے۔ لیکن جب تک مودودی صاحب اس کو تسلیم نہ کریں مفتی صاحب موصوف مدعی سست اور گواہ چست کا مصداق ہی سمجھیں گے۔

(ب) مودودی صاحب کا یہ جواب بھی منصب رسالت کی توہین پر مبنی ہے کہ:۔ میں نے جس چیز کو افسانہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ خیال ہے کہ دجال کہیں مقید ہے"۔ (رسائل و مسائل حصہ اول) کیونکہ مودودی صاحب نے خود ہی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت تمیم داریؓ کی اس بات کو صحیح قرار دیا تھا۔ کہ دجال فلاں جزیرہ میں مقید ہیں۔ اور خود مفتی صاحب نے بھی مودودی صاحب کی یہ عبارت درج کی ہے کہ:۔ تمیم داری کے بیان کو حضور نے اس وقت تک تقریباً صحیح سمجھا تھا مگر کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا ظاہر نہ ہونا جسے حضرت تمیم نے جزیرے میں محبوس دیکھا تھا یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے دجال ہونے کی جو خبر حضرت تمیم کو دی تھی وہ صحیح نہ تھی"۔ (علمی جائزہ ص۳۷۴ بحوالہ رسائل و مسائل حصہ اول طبع ثانی ص۴۷ تا ص۵۰)

(باقی آئندہ)

وبائی امراض سے بچنے کا نسخہ

آج کل ملتان اور دوسری جگہوں سے وبائی امراض کے پھیلنے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ جن سے مخلوق خدا بہت ہراساں ہے۔ وبائی امراض کے دفعیہ کے سلسلہ میں حضرت تھانوی قدس سرہٗ العزیز کا ایک مکتوب سامی جو کہ فتاویٰ امدادیہ میں ہے برائے نفع عامۃ المسلمین درج کیا جاتا ہے۔

الجواب عنایت فرمایئے بندہ سلمہم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالیٰ اس مرض کو سب جگہ سے دور فرمائیں۔ جو عمل آپ نے شروع محرمی سے نقل کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اذان لکھنے کی کوئی اصل ہے اور نہ جماعت کے ساتھ نفل ادا کرنا ثابت ہے۔ اس لئے ان سب اعمال کو موقوف کر دیا جائے۔ اس کے لئے اصل دوا مرہیں۔ صدقہ کی کثرت اور گناہوں سے توبہ کرنا، اور صدقہ کے لئے چندہ جمع کرنا مناسب نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دینے میں خلوص نہیں رہتا بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ بطور خود جو توفیق ہو، روزمرہ غریب مسکین لوگوں کو دے دیا کرے۔ خواہ آدھی ہی روٹی ہو۔ لیکن ہر روز ہو یا فقد غلہ یا کپڑا جو توفیق ہو بطور خود دیں۔ جو چندہ جمع ہو گیا ہے۔ سب دینے والوں سے اجازت حاصل کر کے ایسے لوگوں کو نقد یا غلہ خرید کر خفیۃً دے دیا جائے۔ جو بہت حاجت مند اور کسی سے سوال نہیں کرتے۔ اور عیدگاہ میں جمع ہو کر دعا کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن نہ اذان کہیں نہ جماعت سے نفلیں پڑھیں بلکہ روئیں اور توبہ کریں اور نفلیں الگ الگ پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ گھر آ کر نفلیں پڑھیں اور نیز ضرور ہے کہ حقوق العباد جو کسی کے ذمہ ہوں۔ ان سے سبکدوشی حاصل کریں۔ جس نے کسی کا حق دبا رکھا ہو، اس کو واپس کریں۔ ظلم کرنا، غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، بدنگاہ کرنا وغیرہ معاصی کو چھوڑ دیں اور ہر وقت استغفار زبان اور دل سے جاری رکھیں۔ اور جن لوگوں کو سورۂ تغابن جو اٹھائیسویں پارے کے تین پاؤ پر ہے یاد ہو۔ صبح و شام بعد نماز فجر و مغرب ایک ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر اور سب گھر والوں پر دم کر دیا کرے اور پیو دکھا دیں پیویں۔ اس پر سورہ انا انزلناہ تین بار پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ بلکہ جو مبتلا ہو گیا ہو۔ اس کو بھی پانی پر دم کر کے پلا دیں اور یہ تعویذ لکھ لکھ کر سب کے بازو پر باندھ دیں۔ تعویذ یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ از شر و آفت وبا و طاعون نگاہ دار وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اور اس کو لکھ کر کھول کر کنوئیں میں پانی میں چھوڑ دیں۔ اور سب سے بڑی چیز گناہوں کا چھوڑنا ہے اور ظاہری علاج معالجہ بھی ضروری ہے۔ والسلام۔ ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۲ھ منقول از فتاویٰ امدادیہ ج سوم صـ ۱۴۱، ۱۴۲

مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۲۹ھ المرسل احقر غلام محمد جھنگوی حال مقیم خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ نزد کندیاں ضلع میانوالی)

ایک اور علاج

میں جب حیدرآباد دکن میں تھا وہاں ریاست میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی تھی۔ وہاں شہر بہر میں منادی کر کے رات کو کسی مسجد میں درود شریف کا ختم ہوتا تھا۔ سیر بھر چنے گن لیتے تھے۔ پھر اس حساب سے لاکھ کی تعداد میں چنے کپڑوں پر بچھا کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ اگر آدمی زیادہ ہوں تو گھنٹہ بھر میں ختم ہو جاتا ہے ورنہ دو دن۔ درمیان چائے کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سارے شہر کو محفوظ فرما دیا تھا۔

یہ سب عاجزانہ درخواستیں اور ظاہری و روحانی قسم کے علاج ہیں جو چیز مسنون نہیں اسے سنت نہ سمجھا جائے۔ پھر اس طرح کے اعمال سے اللہ تعالیٰ سے رحم کی درخواست کی جائے۔ (غلام غوث ہزاروی)

درس حدیث

(شیخ طلعت محمود حنفی راولپنڈی)

— حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل (تہجد) کی نماز ہے

(امام مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے)

— حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خوب سلام کیا کرو، اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور جب لوگ سوئے پڑے ہوں تو تم راتوں کو نمازیں پڑھا کرو۔ تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

(امام ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے

(عربی سے ترجمہ)

حضرت قاضی صاحب کی پابندی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم پر مندرجہ ذیل تین ضلعوں میں پابندی ہے۔ دوماہ کے لئے داخلہ بند ہے (۱) ضلع کیمل پور (۲) ضلع بہاولپور (۳) ضلع سانگھڑ۔

نادر و کمیاب علمی کتب

ہمارے کتب خانہ میں نادر و کمیاب عربی، فارسی اردو کتب اور قلمی مخطوطات و نوادرات کی خرید و فروخت وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔ اہل علم حضرات خدمت کا موقع دیں اور اپنی مطلوبہ کتب کا آرڈر دیں۔ (نوٹ) نوادرات کی فہرست شائع کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے کہ ایک ایک نسخہ ہوتا ہے اور ہر ایک کی فرمائش ہر وقت پوری نہیں ہو سکتی۔

ناظم کتب خانہ رشیدیہ نئی آبادی شاہدرہ اسٹیشن لاہور

دار المبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

— مرزائیت اور عیسائیت کی تردید میں معلومات حاصل کرنے کا سنہری موقعہ

حضرات مذکورہ یا اتار بخوں میں فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکڈر میں تشریف لا رہے ہیں، ائمہ مساجد، مدرسین، تاجر پیشہ حضرات، جدید تعلیم یافتہ دوست ہر روز تشریف لا کر باطل کے خلاف اپنی تیاری مکمل کریں۔ اوقات صبح سات بجے تا ۱۱ بجے دوپہر ۳ بجے تا ۹ بجے شام (نوٹ) بیرونی حضرات کے خورد و نوش کا انتظام ہے۔

(محمد رفیق ناظم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکڈر ضلع سرگودھا)

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ

مغربی پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جلسہ کی تاریخیں احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظم نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر)

تجدید سبائیت

تجدید سبائیت مصنفہ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اب دفتر میں تجدید سبائیت کی مزید اقساط موصول ہو گئی ہیں۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے موقعہ پر تجدید سبائیت مع اضافات شائع کی جا رہی ہے۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے حضرات کانفرنس کے موقعہ پر سٹال سے خرید سکتے ہیں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

مشاجرات اصحابؓ

(زیر بحث لایا جارہا ہے اور تاریخ کی رطب و یابس روایات کا سہارا لے کر نئی پود کے اذہان و قلوب کو مسموم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس لئے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اس موضوع پر ائمہ کرام اور محققین اہلسنۃ والجماعۃ کے ارشادات کو قوم کے سامنے لایا جائے تاکہ پاکستان کے اکثریتی گروہ اہلسنۃ والجماعۃ کے توارثی عقائد و نظریات کی جڑوں پر کلہاڑے چلانے والوں کی مذموم کوششیں بے نقاب ہو سکیں

مشاجرات کے باب میں بنیادی طور پر تین امور بحث طلب ہیں۔ اور ان تینوں امور پر ائمہ نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ پہلے نمبر پر یہ کہ مشاجرات صحابہؓ میں مابہ النزاع کونسا سوال تھا؟ دوسرے نمبر پر یہ کہ فریقین کی آئینی پوزیشن کیا تھی؟ اور تیسرے نمبر پر یہ کہ مشاجرات کے بارے میں تاریخ کی پیش کردہ روایات کی کیا حیثیت ہے؟

اب ہم شق وار تینوں امور پر ائمہ اہلسنۃ والجماعۃ کے ارشادات پیش کریں گے۔

مشاجرات صحابہؓ میں مابہ النزاع کیا امر تھا؟

(۱) عقائد اہلسنۃ والجماعۃ کے نامور امام علامہ کمال بن ہمامؒ المتوفی سنہ ۸۶۱ھ اور ان کی مایہ ناز تصنیف "المسایرہ" کے شارح علامہ کمال بن شریف المتوفی سنہ ۹۰۵ھ فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین جو محاربہ واقع ہوا۔ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو ان کے وتناء کے سپرد کرنے کے سوال پر تھا۔ اور اس کی بنیاد اجتہاد پر تھی۔ یہ حضرت معاویہؓ کی طرف سے خلافت کی جنگ نہ تھی۔ کیونکہ حضرت علیؓ بھی اس رائے پر تھی کہ قاتلین عثمانؓ اس وقت بہت زیادہ ہیں اور لشکر اسلامی میں خلط ملط ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر ان پر فوری طور پر ہاتھ ڈالا گیا اور انہیں ورثاء عثمانؓ کے سپرد کیا گیا تو امارت و خلافت کا سوال نئے سرے سے اضطراب میں پڑ جائے گا۔ اس واسطے حضرت علیؓ اس سپردگی میں اس وقت تک مہلت اور تاخیر چاہتے تھے۔ جب تک انہیں نظم و نسق پر پورا کنٹرول حاصل نہیں ہو جاتا۔ (المسایرہ ص ۱۵۹)

(۲) امام عبدالوہاب شعرانیؒ المتوفی سنہ ۹۷۳ھ ارشاد فرماتے ہیں:۔

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جو محاربہ ہوا وہ خلافت کی جنگ نہ تھی جیسا کہ بعض لوگوں کو مغالطہ ہوا ہے۔ بلکہ یہ جنگ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو ان کی برادری کے سپرد کرنے کے سوال پر واقع ہوئی تھی۔ کیونکہ حضرت علیؓ اس سپردگی میں تاخیر چاہتے تھے اور ان کی رائے یہ تھی کہ اگر فی الفور ان پر ہاتھ ڈالا گیا تو امارت کا مسئلہ اضطراب میں پڑ جائے گا اور اس چیز نے اس رائے کو اور زیادہ وزنی کر دیا تھا کہ جنگ جمل کے موقعہ پر حضرت علیؓ نے قاتلین عثمانؓ کو لشکر سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ یہ باتیں آپ کے قتل کے درپے ہو گئے تھے اور حضرت معاویہؓ کی رائے یہ تھی کہ قاتلوں کو ورثاء عثمانؓ کے سپرد کرنے میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ تاکہ ورثاء جلد از جلد حضرت عثمانؓ کا قصاص لے سکیں۔ پس حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں اپنے اپنے اجتہاد پر بلا جبر ہیں اور ان کی باہمی جنگ سے یہی مراد ہے۔

(الیواقیت والجواہر ص ج ۲)

(۳) حجۃ الاسلام امام غزالیؒ المتوفی ۵۰۵ھ کا ارشاد ہے کہ:۔

اور اہلسنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ سب صحابہ کو پاک سمجھا جائے اور ان کی اسی طرح تعریف و ثناء کی جائے جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور حضرت معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگ ہوئی وہ خلافت کی جنگ نہ تھی بلکہ ان بزرگوں کی اجتہادی آراء میں اختلاف پر مبنی تھی۔ کیونکہ حضرت علیؓ کا اجتہاد اور ان کی رائے یہ تھی کہ قاتلین عثمانؓ کو اگر فی الفور ورثاء عثمانؓ کے سپرد کیا گیا تو امارت کا معاملہ مضطرب ہو جائے گا۔ کیونکہ قاتلین کا گروہ تعداد میں زیادہ ہونے کے علاوہ لشکر میں خلط ملط ہو چکا ہے۔ اس لئے حضرت علیؓ اس سپردگی میں تاخیر کو بہتر سمجھتے تھے۔ لیکن حضرت معاویہؓ کی رائے یہ تھی کہ اگر ان لوگوں کو کچھ بھی مہلت دی گئی۔ تو اتنے بڑے گناہ کے ہوتے ہوئے ان سے قصاص لینے میں تاخیر کرنے سے خلفاء کے خون کی قدر و قیمت گھٹ جائے گی اور روز بروز اس قسم کے لوگ خونریزی پر تلے رہیں گے (احیاء العلوم ص ۹۹ ج ۱

(۴) امام ابن حجر المکیؒ المتوفی سنہ ۹۷۳ھ فرماتے ہیں کہ:۔

اہلسنۃ والجماعۃ کے عقائد میں سے یہ بات بھی ہے کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین جو جنگ ہوئی۔ وہ خلافت کا جھگڑا نہیں تھا۔ اس لئے کہ حضرت علیؓ کی خلافت اجماعاً تحقق ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس کے سوال پر فتنہ برپا نہیں ہوا۔ بلکہ اس لئے ہوا تھا کہ حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت علیؓ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ قاتلین عثمانؓ کو ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ حضرت معاویہؓ حضرت عثمانؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ لیکن حضرت علیؓ یہ خیال کر کے قاتلوں کو ان کے سپرد کرنے سے رک گئے کہ ابھی خلافت کا فیصلہ

مسلک اہلسنۃ والجماعۃ

(مودودی)

تازہ تازہ ہوا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ باغی کوئی اور شورش بپا کرکے امارت کے مسئلہ کو نئے سرے سے اضطراب میں ڈال دیں اور اس وقت خلافت اسلامی اتحاد کا نشان تھی۔ اور ابھی تک پوری طرح مستحکم بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے حضرت علیؓ نے اس سپردگی کو اس وقت تک مؤخر کرنا مناسب سمجھا۔ جب تک کہ ان کے قدم پوری طرح جم نہیں جاتے اور مسلمان ایک پلیٹ فارم پر متحد نہیں ہو جاتے تاکہ اس کے بعد وہ ایک ایک قاتل کو پکڑ کر ورثاء عثمانؓ کے سپرد کر سکیں۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۶)

یہ چند حوالے معتمد ائمہ اہلسنۃ والجماعۃ کی عبارت سے پیش کئے گئے ہیں۔ جن پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل تین امور روز روشن کی طرح واضح ہو جاتے ہیں۔

(۱) مشاجرات کی بنیاد خلافت کا مسئلہ نہیں تھا۔ اور نہ حضرت معاویہؓ اس وقت خلافت کے دعویدار تھے

(۲) مشاجرات کی بنیاد قاتلین عثمانؓ کو حضرت عثمانؓ کے وارثین کے سپرد کرنے کا سوال بھی نہیں تھا بلکہ خلیفۂ وقت حضرت علیؓ قاتلین عثمانؓ کو حضرت معاویہؓ کے مطالبہ کے مطابق ورثاء کے سپرد کرنے کو تیار تھے اور انہیں نفس سپردگی پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں تھا۔

(۳) اصل تنازعہ اس سپردگی میں تعجیل اور تاخیر کے سوال پر تھا۔ حضرت معاویہؓ تاخیر کو نارواسمجھتے ہوئے تعجیل کا مطالبہ کر رہے تھے اور حضرت علیؓ تعجیل کو خلاف مصلحت خیال کرکے تاخیر کو اصوب (زیادہ صحیح) قرار دیتے تھے۔ جب ائمہ اہلسنۃ والجماعۃ کے ارشادات کی روشنی میں قاتلین عثمانؓ کو ورثاء عثمانؓ کے سپرد کرنے کا مسئلہ صحابۂ کرامؓ کے درمیان ایک متفق علیہ امر تھا اور حضرت علیؓ خلیفۂ وقت کو بھی سپردگی پر اعتراض نہیں تھا۔ بلکہ تنازعہ صرف اور صرف تعجیل اور تاخیر کے سوال پر تھا۔ تو دورِ حاضر کے مجدد سبائیت (مودودی صاحب) کی طرف سے حضرت معاویہؓ کے اس مطالبہ کو بدستور غیر آئینی جاہلیت کے قبائلی نظام سے اشتعال اور غیر اسلامی مطالبہ قرار دینے کے لئے اپنی "مایہ ناز" تصنیف خلافت وملوکیت کے بیشتر صفحات سیاہ کر دینے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔ اب مجدد سبائیت کے اس دعوے کو کہ حضرت معاویہؓ کو یہ مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ قاتلین عثمانؓ کو حضرت عثمانؓ کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے۔ اگر ان کے مقلد سبائی (مودودی) ٹولہ کے ہاں کوئی وقعت حاصل ہو تو ہو بہرحال اہلسنۃ والجماعۃ کا اکثریتی گروہ ان کے اس دعوے کو ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ کیونکہ جو مطالبہ تمام صحابہ کا متفق علیہ ہے اور خلافت راشدہ کے منصب جلیلہ پر فائز سیدنا علیؓ بھی نفس مطالبہ کو مانتے ہیں، تو اس مطالبہ کو غیر آئینی اور جاہلیت کے قبائلی نظام سے اشتعال قرار دینے کی جرأت "مجدد سبائیت" (مودودی صاحب) کے سوا اور کون کر سکتا ہے؟

الغرض مشاجرات صحابہؓ میں مابہ النزاع نہ تو خلافت کا مسئلہ تھا۔ جیسا کہ امام شعرانیؒ کے بقول بعض لوگوں کو خواہ مخواہ اس کا وہم ہوا ہے۔ اور نہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو ان کے ورثاء کے سپرد کرنے کا سوال تھا۔ جیسا کہ مجدد سبائیت (مودودی صاحب) نے "خلافت وملوکیت" میں "تحقیق انیق" فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ مطالبہ متفق علیہ تھا اور ائمہ عقائد کی تمام کتابوں میں مابہ النزاع "تسلیم قتلۃ عثمانؓ الی الورثاءؓ" کو نہیں بلکہ "تاخیر تسلیم" اور "استعجال تسلیم" کو قرار دیا گیا ہے۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ "نفس تسلیم" میں اختلاف نہیں تھا۔ بلکہ تعجیل اور تاخیر میں اور سپردگی کے وقت میں اختلاف تھا۔ قصاص کا مسئلہ قرآن پاک کا منصوص مسئلہ ہے۔ بھلا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کوئی صحابی اس سے انکار کر سکتا تھا۔ اختلاف رائے صرف یہ تھا کہ فی الحال ان قاتلوں کو حضرت عثمان رضؓ کے وارثوں کے سپرد کر دیا جائے۔ یا مصلحتاً کچھ عرصہ کے بعد جبکہ امر خلافت مضبوط ہو جائے۔

فریقین کی آئینی پوزیشن

جب اتنی بات واضح ہو گئی کہ مابہ النزاع صرف قاتلین عثمانؓ کی ورثاء کو سپردگی میں تعجیل وتاخیر کا سوال تھا۔ تو اب ہم نے ائمہ کرام کے ارشادات کی روشنی میں یہ دیکھنا ہے۔ ان دونوں فریقوں کی آئینی حیثیت کیا تھی؟

(۱) امام اہلسنۃ والجماعۃ حضرت الامام ابوالحسن الاشعریؒ المتوفی سنہ فرماتے ہیں کہ:۔

جو کچھ واقعات حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے درمیان واقع ہوئے ہیں ان کی بنیاد اجتہاد اور تاویل پر تھی۔ سب کے سب اہل اجتہاد تھے۔ اور ان کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت اور شہادت کی خوشخبری دی تھی جو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ سب کے سب اپنی اپنی جگہ اجتہاد میں حق پر تھے۔ اور اسی طرح جو واقعات حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ بھی اجتہاد اور تاویل پر مبنی ہیں اور سارے صحابہ کرامؓ مامون ائمہ ہیں۔ جن کے دین پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرامؓ کی تعریف وثنا کی ہے اور ہم کو ان کی توقیر وتعظیم کرنے کا ان سے محبت رکھنے کا اور ان کے بارے میں برا اس بات سے برأت ظاہر کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے ان میں سے کسی ایک کی تنقیص ہوتی ہو۔ (کتاب الابانۃ للاشعری ص ۸۰)

(۲) امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ:۔

صحابہ کرامؓ سب کے سب باتفاق اہلسنۃ والجماعۃ عادل ہیں۔ جنگ جمل وصفین واقعہ سے قبل بھی وہ عادل تھے اور بعد میں بھی عادل ہی رہے۔ یہ اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ ان کے آپس کے جھگڑے اجتہاد کے سبب سے تھے۔ کیونکہ مختلف فیہ امور اجتہادی مسائل تھے اور دونوں فریقوں نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا اب کل "مجتہد مصیب" (ہر مجتہد حق پر ہوتا ہے) کا قاعدہ مدنظر رکھ کر سب کو حق پر قرار دیا جائے۔ یا "المصیب واحد والخطئ معذور بل ماجور"۔ درست فیصلہ ایک کا ہوتا ہے اور دوسرا معذور بلکہ اجور ہوتا ہے کے قاعدہ کے پیش نظر ایک فریق کو حق پر اور دوسرے کو خطا پر سمجھا جائے۔ اس سے عدالت صحابہ پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ (الیواقیت والجواہر ص ۶۷ ج ۲)

(۳) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ المتوفی سنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

شیخ ابوشکور سالمیؒ نے اپنی کتاب "تمہید" میں تصریح کی ہے کہ حضرت معاویہؓ اور صحابہ کرامؓ میں سے ان کے وہ رفقاء جو جنگ میں ان کے ساتھ تھے۔ اگرچہ خطا پر تھے۔ لیکن ان کی یہ خطا اجتہادی تھی۔ اور ابن حجرؒ نے الصواعق المحرقۃ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ سے حضرت معاویہؓ کا نزاع اجتہاد پر مبنی تھا۔ اور اس کو انہوں نے اہلسنۃ والجماعۃ کے عقائد میں شمار کیا ہے۔

(مکتوبات دفتر اول مکتوب ۲۵۱)

ایک دوسرے مقام پر حضرت مجددؒ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا دلائل کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ مشاجرات صحابہؓ میں حق حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔ اور ان کے مخالفین نے خطا کا راستہ اپنایا تھا۔ لیکن چونکہ یہ خطا اجتہادی ہے اس لئے ملامت اور اعتراض سے مبرا اور بالاتر ہے ..... اور اہلسنۃ والجماعۃ محاربین علیؓ کے حق میں صرف خطاء کے لفظ کا اطلاق کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے۔ اس کے بغیر ان پر کسی لفظ کا اطلاق روا نہیں رکھتے۔ (مکتوبات حصہ ششم دفتر دوم ص ۴۹)

(۴) امام شرف الدین نوویؒ شارح مسلم شریف المتوفی سنہ ۶۷۶ھ فرماتے ہیں کہ:۔

اور جو محاربات صحابہ کرامؓ کے درمیان رونما ہوئے ان میں ہر گروہ کے لئے ایسے شبہات موجود تھے۔ جن کی بنا پر وہ گروہ اپنے آپ کو حق پر کہتا تھا اور سارے کے سارے عادل اور محاربات کے سلسلہ میں اپنے اپنے طرز عمل کے مؤول تھے۔ اور ان محاربات میں سے کوئی چیز بھی ان صحابہ کرامؓ کی عدالت پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سارے مجتہد تھے۔ جنہوں نے اجتہادی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا تھا۔ (شرح مسلم ص ۲۷۲ ج ۲) (باقی آئندہ)

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

• ـــــ صادق آباد شہر

۱۴ محرم ۱۳۸۸ھ کو جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب منعقد ہوا۔ مولانا شمس الدین انصاری نے درس قرآن دیا۔ اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

صادق آباد میں مبلغ مولانا شمس الدین انصاری کا تقرر اور اس کے اخراجات کے لئے مکمل انتظام کیا گیا۔ شہر میں جمعیۃ کی توسیع کا پروگرام بنایا گیا۔ مرکزی فنڈ کا ذمہ صوفی غلام رسول اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے لیا۔ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔ (از دفتر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد)

• ـــــ خانپور

آج مورخہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ زیر صدارت حضرت مولانا الحاج میاں سراج احمد صاحب دین پور مجلس شوریٰ کا اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ آئندہ الیکشن کے بارہ میں غور و خوض کے بعد یہ تجویز پاس ہوئی کہ مرکزی اجلاس کے فیصلہ کی انتظار کر کے پھر الیکشن بورڈ کا انتخاب کیا جائے

(۲) ترجمان اسلام کے لئے مستقل خریدار بنا کر اخبار کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ اراکین مجلس شوریٰ نے حسب توفیق چالیس مستقل خریدار بنانے کا عہد کیا۔

(۳) مرکزی فنڈ کے بارہ میں حضرت امیر مرکزی مدظلہ سے مشورہ کے بعد تجویز پاس ہوئی۔ ضلع کی طرف سے بیس نمایندگان نے شرکت کی۔ یہ اجلاس حضرت مولانا الحاج میاں سراج احمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالصبور ضلعی ناظم دفتر خان پور)

• ـــــ کوہاٹ

مورخہ ۱۱ ۴/۶۸ بروز جمعرات دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ میں ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا

صدارت کے فرائض امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ناظم اعلیٰ مولوی محمد نعیم نے اجلاس کا ایجنڈا پیش فرمایا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء حق سے فوراً پابندی ہٹائی جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے ـــ کہ موشی دایان اور اس کی لڑکی کی تصنیف شدہ کتاب جو پاکستان پہنچ چکی ہے فوراً ضبط کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بے حیائی و عریانی اور مخلوط رقص پر جلد پابندی لگائی جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں مہنگائی کے اسباب و عوامل کا سراغ لگایا جائے اور ملک دشمن طبقہ کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

• ـــــ چکوال

۵ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ بعد نماز عصر جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے دفتر کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کافی تعداد میں حاضر تھے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے دفتر کا افتتاح کیا اور حاضرین سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اسی ضمن میں فرمایا کہ جس طرح حکومت اپنے کارندوں اور ملازموں کو تنخواہ دیتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے دین کے کام کرنے والوں کو رزق دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ضروریات سے واقف ہیں۔ جو آدمی دین کے کام میں لگ جاتا ہے اس کو تکلیف اور تنگی آتی ہے۔ اراکین جمعیۃ کو تنبیہہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ یہ عادت ڈالیں کہ دین کے کام کے لئے دنیا کا کام چھوڑ دیا کریں۔ اور جہاں کہیں دین کا کام ہو دنیا کے کاروبار چھوڑ کر دینی تقاضے پورے کریں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مضبوطی سے جڑنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سمجھائیں۔ ہمت کریں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائینگے

(میر اقبال نیر بی اے چکوال)

• ـــــ ڈاکٹر احمد حسین کمال کی جماعتی سرگرمیاں

ٹنڈو آدم - ۲۲ محرم الحرام - مدرسہ انصار العلوم ٹنڈو آدم میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ حسینیہ شہداد پور منعقد ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلعی عہدہ داران کے علاوہ حیدر آباد و خیرپور ڈویژن کے عہدہ داروں اور ٹنڈو آدم کے معززین نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم اعلیٰ مرکزی دفتر و ایڈیٹر ترجمان اسلام نے عمومی و خصوصی اجلاسوں کو خطاب کیا۔ اس اجلاس کی جناب پیر صلاح الدین صاحب دامت برکاتہ نے بھی سرپرستی فرمائی۔ اور جماعت کے لئے پچاس روپیہ امداد بھی فرمائی۔

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال نے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے علماء حق کی تاریخ کا نقشہ پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ تحریک پاکستان کے زمانے میں بھی اکثر جماعتیں و افراد اپنے سیاسی جوڑ توڑ اور اپنے اپنے اقتدار کی دوڑ دھوپ میں لگے ہوئے تھے۔ مگر علماء حق کو اس وقت بھی اسلام اور مسلمانوں کی سلامتی کی فکر دامنگیر تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اراکین و عہدیداران سے فرمایا۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ جماعت کے ساتھ خلوص سے کام کریں۔ اور صرف یہ نظریہ اور فکر پیدا کریں کہ ہمیں جو کچھ کرنا ہے۔ وہ اللہ کی رضا اور اسلام کی سلامتی و بقا کے لئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کی جماعت خدا کے فضل و کرم سے نہ تو امریکہ کی امداد سے چل رہی ہے، اور نہ برطانیہ یا کسی اور ملک سے کسی قسم کا وظیفہ لیتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے خود چلاتے ہیں اور اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں ہی نہیں بیرونی ممالک میں بھی اپنے خلوص و صداقت اور اپنے ٹھوس نظریے کا سکہ منوا چکی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے مختصر اور جامع الفاظ میں علماء کو ان کی موجودہ ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ دعائے خیر پر یہ اجلاس ختم ہوا۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

(۱) مرکزی اجلاس کی شرکت کے لئے ضلع نواب شاہ سانگھڑ اور حیدر آباد کے حضرات یکم مئی کو تیز رو کے ذریعہ سے سفر کریں

(۲) مرکز کی ہدایت کے مطابق جو فنڈ جمع کرنا ہے اگر اس میں کمی ہو تو ۳۰ اپریل تک پوری کر کے امیر صاحب کو پیش کی جائے کہ وہ مرکز میں جمع کروا دیں۔

(۳) ضلع سانگھڑ کا آئندہ اجلاس ۱۹ مئی کو گوٹھ دوست محمد کھوسہ ڈاک خانہ گپچانی میں ہوگا۔ آنے والے حضرات شہداد پور گپچانی روڈ پر محمد خان مغیری بس اسٹینڈ یاد رکھیں۔ جہاں جمعیۃ کا بورڈ عوام کی سہولت کے لئے نصب کیا جائے گا۔ مرکزی اجلاس کی کامیابی کی دعا کی گئی۔ (محمد عرفان قادری)

• ـــــ نواب شاہ

نواب شاہ - ۱۳ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے زیر اہتمام ٹھیک چار بجے جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم مرکزی دفتر جمعیت علماء اسلام پاکستان نے خصوصی خطاب فرمایا۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ جناب حضرت مولانا قائم الدین نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ حکیم عمرانی نے جناب ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف کرایا۔ حاضری معقول تھی۔ قریب قریب ہر مکتبہ فکر کے لوگ شریک اجلاس تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان بنائے جانے کا مقصد اور اس کے وجود میں لانے کے لئے قربانیاں نہایت دلسوزی کے ساتھ بیان فرمائے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات نے اس ملک میں اسلام برپا کرنے کے لئے اب بھی غفلت برتی۔ تو مستقبل میں ہماری نسلیں ہمیں اچھے الفاظ سے یاد نہیں کریں گی۔ جمعیت کے دو بڑے مقاصد آپ نے عوام پر واضح فرمائے کہ پہلا مقصد عظیم یہ ہے کہ پاکستان میں اسلام کے قوانین قرآن و سنت کے مطابق جاری کرائے جائیں دوسرا یہ کہ حکومت عوام کی صحیح نمائندہ ہو۔ آپ نے اپیل کی کہ جمعیت بغیر اقتدار کے یہ دونوں مقاصد ملک میں حاصل کرنا چاہتی ہے آپ اس

منزل بہ منزل

جمعیت میں شریک ہوں اور اسلام کے لئے آج سے بلکہ صدیوں سے جان و مال سے کوشاں ہے۔ آپ نے رات کے وقت بھی جمعیت کے کارکنوں سے خطاب فرمایا جس میں ہونیوالی سہ روزہ کانفرنس کی اہمیت واضح کی اور اس کے ساتھ پورے تعاون کی اپیل کی۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام نواب شاہ نے مبلغ چار صد روپیہ نقد امداد دینے کا اعلان کیا۔ ہر دو اجلاس کامیاب رہے اور دعا پر اختتام پذیر ہوئے۔

حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام نواب شاہ۔

• ـــــ کمالیہ

حضرت مولانا حافظ ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) مسجد نیم والی کمالیہ نے مورخہ ۱۳ محرم ۱۳۸۸ھ جمعۃ المبارک کے موقعہ پر فلسفۂ شہادت حسینؑ کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی اور مروجہ بدعات و رسومات کی قرآن و حدیث کی روشنی میں تردید فرمائی اور مخرب اخلاق رسائل جس سے بے دینی پیدا ہوتی ہے کی بجائے دینی رسالے ترجمان اسلام، خدام الدین وغیرہ کے مطالعہ پر زور دیا اور ان کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔

(محمد اقبال امیر جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ)

• ـــــ نوشہرہ صدر

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا اجلاس ۱۶ اپریل ۶۸ء صدارت مولانا محمد عثمان صاحب امیر تحصیل جمعیۃ نے فرمائی۔ اس موقع پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اور مولانا سید پیر مبارک شاہ صاحب بھی موجود تھے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ احباب جمعیۃ کو مدت کے اہم تقاضے کی اہمیت کا احساس دلایا۔

اجلاس میں تحصیل نوشہرہ کے مختلف حلقے بنا دیئے گئے تاکہ مرکزی کانفرنس کے لئے بیش از بیش مالی معاونت ہو سکے ان حلقوں کی کمیٹیاں مندرجہ ذیل علماء کرام کی سرکردگی میں کام کر رہی ہیں اور مالی امداد حاصل کر رہی ہیں۔

(۱) مولانا محمد عثمان صاحب (۲) مولانا قاضی عبدالسلام صاحب (۳) مولانا حافظ نور الحق صاحب۔

(عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر)

• ـــــ پشاور

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے بمعیت صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ پشاور ڈویژن مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم ڈویژن پشاور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر ضلع پشاور مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت ڈویژن کا دورہ کیا۔

۸ محرم اتوار کو ہاتھیاں علاقہ بائیزی ضلع مردان

۹ محرم پیر کو شیر گڑھ منڈی ضلع مردان میں

۱۰ " جامع مسجد بازار بکٹ گنج مردان میں

۱۲ " مانکئی تحصیل صوابی

۱۵ محرم چارسدہ میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک تحصیل جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ رات کو پشاور میں۔

۱۶ محرم کو کوہاٹ میں ضلع مجلس عمومی کا اجلاس مولانا نعمت اللہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ ۱۷ محرم نوشہرہ صدر میں تحصیل نوشہرہ جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عثمان امیر تحصیل ہوا۔ ۲۱ محرم کو مانسہرہ ضلع ہزارہ میں زیر صدارت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع ہزارہ ہوا۔ ان تمام جلسوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی و کامیابی اور مرکزی اجلاس و کانفرنس کی کامیابی کے مسائل میں مشورے ہوئے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام نے سرگرمی سے جمعیۃ کے پروگرام کے لئے تیاریاں شروع کی

(محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر)

• ـــــ جمعیۃ نواب شاہ کا ماہانہ اجلاس

۳/۴/۶۸ کو ضلع نواب شاہ جمعیۃ علماء اسلام کا ماہانہ اجلاس بمقام سکرنڈ زیر صدارت پیر علی محمد احمد شاہ صاحب امیر ضلع جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع نواب شاہ کے اراکین کے علاوہ ضلع حیدرآباد اور ضلع سانگھڑ سے حکیم نواب دین صاحب مولانا عرفان قادری، مولانا محمد حسین مولانا عبدالعزیز صاحب نے بھی شرکت کی۔ حکیم عمرانی نے ضلع کی ماہانہ رپورٹ اور مبلغ ضلع مولانا سراج الدین صاحب کے دوروں کی تفصیل بیان کی۔ جناب مولانا محمد شریف صاحب نے نمائندوں کے لئے حضرت پیر علی احمد شاہ اور مولانا قائم دین صاحب کے نام پیش کئے۔ سب نے اتفاق رائے سے منظور کئے۔ مولانا محمد شریف صاحب کا انتخاب بھی بدستور عمل میں آیا۔

• ـــــ مولانا قائم الدین کا تنظیمی دورہ

حضرت مولانا قائم الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ ۱۶ اپریل کو دریا خاں مری اور محراب پور پہنچے۔ آپ پہلے دریا خاں مری، جناب حاجی سراج الدین صاحب امیر جمعیۃ سے ملے اور چندہ کی فراہمی کے سلسلے میں بات چیت ہوئی۔ چنانچہ حاجی صاحب موصوف نے نہایت کوشش کر کے ایک سو تیئس روپے فراہم کر کے دیئے۔ اسی طرح محراب پور سے مولانا عظیم اللہ صاحب امیر جمعیۃ کی کوششوں سے ایک صد سترہ روپے جمع ہوئے۔ آپ کا یہ دورہ بے حد کامیاب رہا اور ہر دو جمعیتوں نے مزید تعاون کے وعدے کئے۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ
نواب شاہ)

• ـــــ لائلپور

گذشتہ روز یہاں پر جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تبلیغی تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت الحاج مولانا مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی نے فرمائی۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں ہندوستانی حکومت مسلم اقلیت کے تحفظ میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ آج ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا اور متعصب ہندو لیڈروں کی اعانت پر درندہ صفت غنڈے مسلمانوں کی عزت و شرافت اور مال و جان کو بے دریغ لوٹ رہے ہیں اور ہندوستان کی نام نہاد لادینی حکومت ان شر پسندوں کی مکمل سرپرستی کر رہی ہے۔ ہندوستانی رہنما کہتے ہیں کہ سرزمین عرب میں یہودیوں کو رہنے کا حق ہے۔ لیکن وہ اپنے ملک میں مسلمانوں کے وجود کے مخالف ہیں اور ان کے ساتھ امریکی سیاہ فاموں سے بھی بدتر سلوک کر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا یہ اجلاس اس صورت حال کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کا قتل عام بند کرایا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا یہ اجلاس اسرائیلی جارحیت کی شدید مذمت کرتا ہے اور عرب جانبازوں فلسطینی مجاہدوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ سلامتی کونسل میں پاکستانی مندوب کی طرف سے جارح اسرائیل کے خلاف عربوں کی بھرپور حمایت کرنے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے کارکنوں کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ اور ڈیفنس رولز کے بیجا استعمال کو ختم کیا جائے اور شہری آزادیاں بحال کی جائیں۔

(عبدالرشید انصاری ناظم
شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
ضلع لائلپور)

علماء کرام مشرقی پاکستان کی روانگی

سلہٹ مشرقی پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۳۰ اپریل ۶۸ء کو مندرجہ ذیل علماء کرام ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر ہوائی جہاز میں ڈھاکہ سے لاہور کیلئے سوار ہونگے

(۱) حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان
(۲) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب سرپرست سلہٹ
(۳) حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلع "
(۴) حضرت مولانا شفیق الحق صاحب "
(۵) حضرت مولانا وارث الدین صاحب "
(۶) حضرت مولانا امین الدین صاحب "
(۷) حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ ضلع "

علاوہ ازیں دوسرے علماء کرام بھی تشریف لا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

بچوں کیلئے

بچو! سچ بولو

(حافظ خلیل احمد اظہر روڈہ ضلع سرگودھا)

پیارے بچو! سچ بولنا بڑی اچھی بات ہے۔ اگر سچ بولنے کی عادت ہو جائے تو انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ جو آدمی سچا ہوتا ہے۔ اس کو سب اچھا سمجھتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے انسان کی قدر منزلت ہر آدمی کے دل سے کم ہو جاتی ہے۔ جھوٹ بولنا کمزوری کی نشانی ہے۔ اور اس سے بہت سی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلام سچائی کی ترغیب دیتا اور تمام برائیوں سے بچاتا ہے۔ جھوٹ انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سچ بولنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصٰدقین

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں سچے لوگوں کے ساتھ ملنے کی ترغیب دی ہے۔ سچ سے مراد یہ بھی ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ مل جائیں۔ جو حق و صداقت کا علم اس پُرفتن دور میں بلند کئے ہوئے ہیں۔ اور آئے دن نئے نئے اٹھنے والے فتنوں سے ہمیں خبردار کرتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس دور میں حق و صداقت کا علم تھامنے والے سوائے علمائے کرام کے اور کوئی نہیں ہیں۔ جو انبیاء کرام کے صحیح وارث ہیں۔ جو ہر دینی و دنیاوی کام میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ علمائے کرام کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے ہمارے ملک میں موجود ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی ان علماء حقہ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور اپنے محلے اور اپنی بستی کے بچوں کو جمعیۃ کے ساتھ ملنے کی ترغیب دیں۔

دوسرے اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ہم ان لوگوں کے طور طریقے کو اپنائیں جو سچ بولتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس عادت کی وجہ سے خدا کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور حضور نے فرمایا کہ سب سے بہتر آدمی وہ ہے، جو صادق ہو۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ سچ بولنے کی کوشش کرو۔ اگرچہ اس میں تکلیف ہو۔ کیونکہ اس میں نجات ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اس قدر سچائی اور صداقت کے اصول کی پابند رہی کہ کفار مکہ باوجودیکہ آپؐ کی تبلیغ کے خلاف تھے۔ تاہم یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ نے اپنی عمر میں کبھی جھوٹ بولا ہو۔ آپ کا خطاب صادق و امین پڑ گیا تھا۔ ابوجہل جو آپؐ کا سب سے بڑا مخالف اور دشمن تھا کہا کرتا تھا۔ "محمد میں تم کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ البتہ تم جو کچھ کہتے ہو اس کو نہیں مانتا۔ قرآن مجید اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ کفار آپ کو جھٹلاتے نہیں تھے بلکہ وہ تو آیات کا انکار کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قد نعلمہ انہ لیحزنک الذی یقولون فانھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایات اللہ یجحدون ۝

ترجمہ:۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپؐ کو ان کے اقوال مغموم کرتے تھے۔ سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ جب آپ کو حکم ہوا، کہ اپنے خاندان والوں کو اسلام کی دعوت دو۔ اور آپؐ نے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی۔ سب جمع ہو گئے، تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں کہہ دوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے لشکر آ رہا ہے تو کیا تم کو یقین آ جائے گا؟ سب نے کہا ہاں! کیونکہ ہم نے ہمیشہ آپؐ کو سچا پایا۔ پیارے بچو! تم بھی ہمیشہ سچ بولو، اور ان لوگوں کے ساتھ تعلق جوڑو جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
کی
مجرّب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۰ — ۲۰
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " " ۰ — ۲۰
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " " ۰ — ۱۵
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۰ — ۵
(۵) اکسیر نزلہ نئے اور پرانے نزلہ کے لئے قیمت ۲۰۰ گولی ۰ — ۱۷
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۰ — ۱۲
(۷) روغن چنبل ۱۰/۰ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۸ر فی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس۔ چالیس کیپسول سونا، چاندی، فولاد وغیرہ کے مرکب کیپسول ۰ — ۲۵
(۱۰) بواسیر ہر دو قسم کی دوا قیمت بیس بیس روپے

(۱۱) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار، مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/۰ روپے تولہ ہے۔ مگر پاؤ بھر سے زیادہ کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۲) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد، کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد بارہ روپے ۱۲/۰

دواخانہ فیض عام بفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور کی
معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے

Scanned with CamScanner

عورتوں کیلئے

حضرت صفیہ کا یہودی کو تنہا مارنا

حضرت صفیہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت حمزہؓ کی حقیقی بہن تھیں، اُحد کی لڑائی میں شریک ہوئیں اور جب مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی اور بھاگنے لگے تو وہ برچھا اُن کے منہ پر مار مار کر واپس کرتی تھیں۔

غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مستورات کو ایک قلعہ میں بند فرما دیا تھا اور حسرت حسان بن ثابتؓ کو بطور محافظ کے چھوڑ دیا تھا۔ یہود کے لئے یہ موقعہ بہت غنیمت تھا کہ وہ اندرونی دشمن تھے ہی۔ یہود کی ایک جماعت نے عورتوں پر حملہ کا ارادہ کیا اور ایک یہودی حالات معلوم کرنے کے لئے قلعہ پر پہنچا۔ حضرت صفیہؓ نے کہیں سے دیکھ لیا۔ حضرت حسان سے کہا کہ یہ یہودی موقع دیکھنے آیا ہے۔ تم قلعہ سے باہر نکلو اور اس کو مار دو۔ وہ ضعیف تھے، ضعف کی وجہ سے ان کی ہمت نہ ہوئی تو حضرت صفیہ نے ایک خیمہ کا کھونٹا اپنے ہاتھ میں لیا اور خود نکل کر اس کا سر کچل دیا۔ پھر قلعہ میں واپس آکر حضرت حسان سے کہا کہ چونکہ وہ یہودی مرد تھا۔ نامحرم ہونے کی وجہ سے میں نے اس کا سامان اور کپڑے نہیں اتارے۔ تم اس کے سب کپڑے اتار لاؤ، اور اس کا سر بھی کاٹ لاؤ۔ حضرت حسان ضعیف تھے۔ جس کی وجہ سے اس کی بھی ہمت نہ فرما سکے تو دوبارہ تشریف لے گئیں اور اس کا سر کاٹ لائیں۔ اور دیوار پر سے یہود کے مجمع میں پھینک دیا۔ وہ دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عورتوں کو بالکل تنہا نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ ضرور ان کے محافظ مرد اندر موجود ہیں۔ (اسد الغابہ)

حضرت اسماء کا عورتوں کے بارے میں سوال

اسماء بنت یزید انصاری صحابیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں مسلمان عورتوں کی طرف سے بطور قاصد کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ بیشک آپ کو اللہ جل شانہ نے مرد اور عورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ اس لئے ہم عورتوں کی جماعت آپ پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی۔ لیکن ہم عورتوں کی جماعت مردوں میں گھری رہتی ہے، پردوں میں بند رہتی ہے۔ مردوں کے گھروں میں گڑی رہتی ہے، اور مردوں کی خواہشیں ہم سے پوری کی جاتی ہیں۔ ہم اُن کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے رہتے ہیں۔ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں۔ بیماروں کی عیادت کرتے ہیں۔ جنازوں میں شرکت کرتے ہیں۔ حج پر حج کرتے رہتے ہیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ حج کے لئے یا عمرہ کے لئے یا جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ اُن کے لئے کپڑا بُنتی ہیں۔ اُن کی اولاد کو پالتی ہیں۔ کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سنی؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم کو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسماء کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ غور سے سُن اور سمجھ اور جن عورتوں نے تجھ کو بھیجا ہے ان کو بتا دے کہ عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈھنا اور اس پر عمل کرنا۔ ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے۔ اسماء یہ جواب سن کر نہایت خوش ہوتی ہوئی واپس ہو گئیں۔ (اسد الغابہ)

ف۔ عورتوں کا اپنے خاندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا بہت ہی قیمتی چیز ہے۔ مگر عورتیں اس سے بہت ہی غافل ہیں۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و جانشین حضرت لاہوریؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا

ارشاد

دردمند اہل اسلام توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پاکستان میں معاشرتی اصلاح، اسلامی اقدار کے احیاء، الحاد و مغربیت کی روک تھام کی مساعی، اسلامی اتحاد کی دعوت اور ملکی استحکام کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں سوچنے اور سب کے لئے قابل قبول پروگرام تیار کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ ان مقاصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ابتداء سے قابل قدر خدمات انجام دیتی چلی آرہی ہے، کفر و الحاد کے گھٹا ٹوپ بادلوں اور ہمارے سیاسی استحکام کے مخالفوں کی دست اندازیوں سے محفوظ ہونے کے لئے کوشش کرنا ہر سچے مسلمان اور پاکستانی کا فرض ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان یکم، ۲ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں اجلاس کر رہی ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے ذمہ دار علماء اور مخیر حضرات بھی شرکت فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی ۳ رمئی ۱۹۶۸ء کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کام کوئی ذاتی قسم کا نہیں ہے۔ اس کام میں ملت کی تعمیر اور امت کی بالادستی کا راز مضمر ہے۔ ہم تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے خاص دوستوں اور جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مجلس استقبالیہ سے تعاون فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام بھیج کر اس دینی جہاد میں حصہ دار بنیں، انشاء اللہ دین اسلام بلند اور ملک کو استحکام نصیب ہوگا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

دستخط (۱)
(حافظ الحدیث) حضرت مولانا محمد عبد اللہ
درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

دستخط (۲)
جانشین قطب عالم (مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ) محمد عبید اللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

فہرست مکتبہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بتعلق روڈ ملتان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
۱	حیات الانبیاء	حکیم محمود ظفر سیالکوٹی	
۲	التصریح بما تواتر فی نزول المسیح عربی	شیخ العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری	۲-۰
۳	عالم الاسلام والعالم المسیحی	مولانا محمد شفیع صاحب مفتی پاکستان کراچی	۵۰-۰
۴	عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام مجلد عربی	شیخ العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ	۵۰-۵
۵	اکفار الملحدین اردو مجلد	〃 〃 〃	۰-۷
۶	آفتاب ہدایت 〃 〃	مولانا محمد کرم الدین صاحب	۰-۵
۷	ابوبکرؓ	ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصر	۰-۶
۸	تاریخ دار العلوم دیوبند	حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبندؒ	۰-۳
۹	فطری حکومت	〃 〃 〃	۰-۴
۱۰	ھدیۃ الشیعہ	بانی دار العلوم دیوبندؒ	۰-۸
۱۱	دنیا و آخرت	مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱-۵
۱۲	خطبات امیر شریعتؒ مجلد عمدہ کاغذ	جانشین مرزا	۰-۴
۱۳	تارگریباں		۰-۳
۱۴	اسرائیل اور جماعت اسلامی	مولانا مجاہد الحسینی صاحب	۵۰-۲
۱۵	اسلام اور سکھ مذہب	سید میر ظفر صاحب بی اے ایس سی	۰-۲
۱۶	خلائی تسخیر اور قرآن کریم	مولانا ابو مسعود نقشبندی قسم اول	۰-۴
		قسم دوم	۰-۳
۱۷	ایمان کے ڈاکو	مولانا ابو القاسم دلاوری	۲۵-۲

مطبوعات مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

۱	پچیس الماریوں میں سے دو خط		۲۵-۰
۲	بیان صادق تحریک ختم نبوت میں جماعت اسلامی کا کردار		۲۵-۰
۳	دعوت مباہلہ	مودودی صاحب کو چیلنج زیر طبع	
۴	القادیانی والقادیانیہ عربی	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	۷۵-۳
۵	شہادت القرآن فی حیاۃ عیسیٰ فی السلام	مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ	۰-۴
۶	راولپنڈی جج کا فیصلہ اردو	محمد اکبر صاحب جج راولپنڈی	۲۵-۰
۷	(مرزائیوں کے بارہ میں) انگریزی	〃 〃 〃	۲۵-۰
۸	ختم نبوت اور بزرگان امت	مولانا لال حسین صاحب اختر	۳۱-۰
۹	حضرت مسیح علیہ السلام مرزا کی نظر میں تیز طبع	〃 〃 〃	۶۲-۰
۱۰			
۱۱			
۱۲	سوچنے کی بات		۰-۵
۱۳	حجیت شرعیہ	بیانات علمائے ربانی در بارہ مرزا قادیانی	۰-۳
۱۴	مرزا غلام احمد کی آسان پہچان	مولانا عبد الرحیم اشعر صاحب مدظلہ	۰-۲۵
۱۵	خواجہ غلام فرید اور مرزا قادیانی	مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ	۰-۲۰
۱۶	المتنبی قادیانی عربی کا غذ عمدہ	حضرت مفتی محمد دا حمد صاحب ملتان	۰-۵۰
۱۷	مرزائیت علامہ اقبال کی نظر میں	مولانا عبد الرحیم صاحب اشعر مدظلہ	۰-۲۵
۱۸	انگلستان میں عظیم الشان کامیابی		۰-۱۰

اخلاقی کتب

۱	میری نماز	مولانا محمد ادریس صاحب انصاری	۲۵-۱
۲	مسلمان خاوند	〃 〃 〃	۲۵-۱
۳	مسلمان بیوی	〃 〃 〃	۲۵-۱
۴	حیات المسلمین	حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	۰-۲
۵	حضرت عائشہ رضؓ	سلام اللہ صدیقی	۷۵-۰
۶			
۷			
۸	مہور فارسی	ماہر القادری	۳۷-۰
۹	صنف نازک کے لئے دعوت فکر	مولانا محمد صاحب	۳۷-۰
۱۰	مذہب و تمدن	مولانا ابو الحسن علی ندوی	۵۰-۱
۱۱	پیام انسانیت	〃 〃 〃	۰-۱
۱۲	حیات امداد	〃 〃 〃	۰-۴
۱۳	تاریخ اسلام مکمل	پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی	
	ہر سہ حصص مجلد ٹائٹل	مولانا محمد میاں صاحب مدظلہ	۷۵-۳

نوٹ:- آرڈر بھیجتے وقت نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں مکتبہ مرکزی تاجر حضرات کو اپنی مطبوعات میں ۳۳ فیصد اور دوسری کتب میں ۲۵ فیصدی کمیشن دے گا۔

محمد عبد اللہ لدھیانوی ناظم مکتبہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان — ملتان

اسلام اور ترقی

(حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ)

(قسط نمبر ۵)

جس کی وجہ سے صرف ایک شادی کے اخراجات پورے کرنے پر عمر بھر کی کمائی خرچ کر ڈالتے ہیں اور بعض اوقات زمینیں تک رہن رکھ دیتے ہیں اور سودی یا غیر سودی قرض برداشت کر کے اس شیطانی خرچ کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر شادی کے بعد برسوں تک اس قرض کی ادائیگی وبال جان بنی رہتی ہے۔ ان وسیع اخراجات کے لئے رقم کی فراہمی اور پھر اس رقم کی ادائیگی کے بھیانک تصور ہی سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور نکاح کا سادہ اور بے خرچ معاملہ ایک وبال جان نظر آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے بہت سے نوجوان مرد، عورتیں عرصہ دراز تک تجرد کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بے شمار اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ننگ و ناموس اور عصمت تک خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے تو بلا تاخیر اس کا نکاح کر دیا جائے۔ تاکہ کسی قسم کے برے نتائج نہ سہنے پائیں۔ لیکن شیطانی اخراجات کا بار اس مقدس اور پر حکمت حکم کی تعمیل کی راہ میں حائل ہو کر طرح طرح کے مفاسد کا سبب بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری دنیا اور دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم کو ذرا بھی احساس نہیں ہوتا نہ یاد اور عقل و شعور کے باوجود ہم اپنے معاشرے سے اس ناسور کو دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔ کیا اس سے زیادہ افسوسناک کوئی حرکت ہو سکتی ہے؟

تعیش کا سامان

اسلام نے اسراف کو حرام ٹھہرا کر ہر قسم کے سامانِ تعیش پر پابندی عاید کر دی تاکہ مسلمانوں کا سرمایہ غیر مفید مصرف سے محفوظ رہ سکے۔ آج کل ہماری زندگی کے شعبے میں ایسے اخراجات کی کثرت نظر آتی ہے جو عیاشی کی فہرست میں شامل ہیں۔ ان کا تعلق خوراک پوشاک اور ملبوسات سے ہو یا ظروف اور خانگی سامان سے، آرائش و زیبائش کی بہت سی غیر ضروری اشیاء کی خریداری کا مقصد دوسروں کے سامنے اپنی عزت، تفوق اور برتری کا اظہار ہوتا ہے۔ دولت کا خاصا حصہ مختلف قسم کی منشیات و مسکرات اور سینما بینی میں صرف کر دیا جاتا ہے۔ اشیائے ضروریہ جیسے وقت ایک کی جگہ دس خرید لیتے ہیں اور اس طرح سرمایہ ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا

صرف بیجا کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان خدائی نعمتوں کی بے قدری کرنے والا ہے۔ (بنی اسرائیل رکوع ۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:۔

اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ

سادہ زندگی گذارنا ایمان کی نشانی ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کی زندگی مسلمانوں کے لئے نمونہ عمل ہیں۔ اس سے بہتر نمونہ ممکن نہیں۔ اور اسی سادہ طرز زندگی سے خوشحالی پیدا ہوتی ہے۔ آج اگر ہم اپنی ضروریات کا اسلامی معیار کے تحت جائزہ لیں تو ہماری بیشتر اشیا جن پر ہم نے اپنا سرمایہ صرف کیا ہے۔ ضرورت سے زائد ثابت ہوں گی۔ بقول صاحب ؎

نفس قانع نیست صاحب ورنہ اسباب جہاں
آنچہ ما در کار داریم اکثرے در کار نیست

ہم قلیل آمدنی کے باوجود اسلامی طرز عمل کو چھوڑ کر یورپ کی نقل اتارتے ہیں۔ جس کے شیطانی اخراجات نے انسانیت کو جہنم کے کنارے لا کھڑا کر دیا ہے۔ امریکہ شراب نوشی پر سالانہ نو ارب پندرہ کروڑ ڈالر خرچ کرتا ہے۔ یورپی دنیا جوئے بازی پر سالانہ ایک سو تیس ارب کی رقم اور سیگرٹ نوشی پر ہر سال پچاس ارب باون کروڑ کی رقم خرچ کرتی ہے انگلستان عورتوں کے عطریات پر سالانہ چھ کروڑ اٹھارہ لاکھ پونڈ صرف کرتا ہے۔ برطانیہ کا سالانہ تفریحی خرچ ایک ارب باون کروڑ پونڈ ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی یہ وہ خرابیاں ہیں۔ جو انسان کو عقل و خرد سے بیگانہ کر دینے کا موجب بنتی ہیں۔ اسے دوسروں کی تکالیف کا احساس بھی نہیں ہو پاتا۔ حالانکہ دنیا کی آبادی کا نصف حصہ فاقہ کشی اور بیماریوں کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ مندرجہ اخبام ۱۷ مئی ۱۹۵۳ء کے مطابق دنیا کی نصف آبادی مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ لیکن اس مشاہدہ اور حقیقت سے باخبر ہونے کے باوجود ہم اسلام کے سادہ طرز زندگی کو چھوڑ کر یورپی تہذیب کی اس شیطانی روش کو اپنانے کی کوشش میں شب و روز مصروف ہیں۔

ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ

محنت اور مشقت کے ساتھ معاشی ضروریات کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے بعد اس کو صرف کرتے وقت اس امر کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے کہ وہ غیر ضروری امور میں خرچ نہ ہونے پائے۔ ورنہ وہی سرمایہ جسے نہایت محنت و مشقت سے اکٹھا کیا ہے ضروری امور کی انجام دہی کے لئے بھی باقی نہیں رہے گا مسلمانوں میں عموماً اور خاص طور پر دیہات کے باشندوں میں یہ مرض بری طرح پھیلا ہوا ہے کہ وہ اپنے عزیز سرمایہ کو آپس کی خانہ جنگیوں، رقابتوں اور طرح طرح کی مقدمہ بازیوں میں صرف کر دیتے ہیں، اور اس مسلسل کشمکش باہمی کی وجہ سے ان کو دین و دنیا کا خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس باہمی عداوت اور غیر ضروری مصروفیت کے باعث کسب معاش کے لئے بھی پر امن اور بے خوف و خطر زندگی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے وہ یکسر محروم رہتے ہیں۔ بنا بریں اگر وہ کسی وقت آسودہ حال ہو بھی جاتے ہیں تو جلد ہی کسی دوسرے فوجداری یا دیوانی مقدموں میں پھنس کر غریب اور قلاش ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان اسباب پر غور کرنا چاہیئے۔ جن کے نتیجہ میں مقدمہ بازی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

ان اسباب میں سے بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم مسلمان اسلامی تعلیم کی روح سے ناواقف ہیں اور اس پر عمل کرنے سے غفلت برتتے ہیں۔ ورنہ ہم اس حالت کو قطعاً نہ پہنچتے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کی اجمالی روح امن و سلامتی میں ہے۔ اس لئے ہمارا دین ایمان کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے اور اسلام کے نام سے بھی معروف ہے۔ ایمان اصل میں امن سے ماخوذ ہے، اور اسلام سلامتی سے۔ گویا دین الٰہی ایک مرد مومن و مسلم میں سب سے پہلے امن اور سلامتی کا جذبہ پیدا کرتا ہے کہ اس کی زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر قوتوں سے کسی مسلمان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچے۔ اور پوری اسلامی دنیا بالخصوص اپنے ہموطن ہم قوم اور اپنی بستی والے اس سے پوری طرح امن و سلامتی میں رہیں۔

اسلامی زندگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی زندگی کی تشریح ان الفاظ میں کی:۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے ضرر سے تمام مسلمان محفوظ ہوں۔

(باقی آئندہ)

সপ্তাহিক
WEEKLY
REGD. L. No. 7152
তরজুমানেইসলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

لاہور میں

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

تاریخی کانفرنس

بمقام

باغ بیروں موچی گیٹ لاہور

بتاریخ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء مطابق ۴، ۵، ۶ صفر ۱۳۸۸ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

برادرانِ اسلام! مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سہ سالہ انتخاب کے موقع پر ایک عظیم الشان سہ روزہ کانفرنس ہو رہی ہے، جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے مقتدر علماء کرام اور زعمائے ملت شرکت فرما رہے ہیں۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ایک مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے

صدر استقبالیہ (مولانا) محمد اکرم ہلال انجنیرنگ کمپنی ملتان روڈ لاہور

ناظم استقبالیہ (مولانا) محمد اجمل خطیب جامع مسجد قلعہ گوجر سنگھ لاہور

واراکین مجلس استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور (پاکستان)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان

ٹوٹا ہوا پتھر

لال قلعہ کی سیر کرنے والا جب اس کی بلند و بالا عمارتوں سے گذر کر "میوزیم" میں پہنچتا ہے تو وہاں جو چیزیں اسے دیکھنے کو ملتی ہیں ان میں سے ایک وہ ٹوٹا ہوا پتھر بھی ہے جو ایک کونے میں رکھا ہوا ہے۔

اس پتھر پر کسی "خاص محل" کا قطعۂ تاریخ کندہ ہے جو ۱۶۴۲ء میں مغل شہنشاہ نے بنوایا تھا۔ مگر یہ "خاص محل" آج کہیں موجود نہیں ہے البتہ یہ پتھر دلی کے پرانے قلعہ میں پڑا ہوا پایا گیا تھا۔ وہاں سے اٹھا کر اس کو لال قلعہ کے میوزیم میں رکھ دیا گیا۔ اس ٹوٹے ہوئے پتھر پر جو فارسی قطعہ درج ہے اس کا ایک مصرعہ یہ ہے:۔

ہمیشہ باد بزیرِ سپہرِ بوقلموں

یعنی "خاص محل" تعمیر کرنے والے بادشاہ کی سلطنت آسمان کے نیچے ہمیشہ قائم رہے۔ مگر آج نہ وہ بادشاہ اور نہ وہ "خاص محل"۔ صرف ایک ٹوٹا ہوا پتھر اس بات کی یادگار کے طور پر باقی ہے کہ تین سو برس پہلے کسی بادشاہ نے ایسا ایک محل بنوایا تھا

جب بھی کسی کو زمین پر سلطنت حاصل ہوئی ہے تو اس نے یہی سمجھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش اس دنیا کا حکمران رہے گا۔ مگر زمانے نے کبھی کسی بادشاہ کے اس خیال کی تائید نہیں کی، مگر حیرت انگیز بات ہے کہ اگلا حکمران جو پچھلے حکمراں کے "ٹوٹے ہوئے پتھر" کو لے کر میوزیم میں رکھتا ہے وہ دوبارہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کی حکومت ہمیشہ زمین پر باقی رہے گی۔

(بشکریہ الجمعیۃ)

Scanned with CamScanner

خطبۂ استقبالیہ

جمعیۃ علماء اسلام

ڈویژنل سیرت کانفرنس لاہور ڈویژن

بمقام گوجرانوالہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ

گرامی قدر علماء کرام و مہمانان عزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم اراکین مجلس استقبالیہ اور باشندگان گوجرانوالہ آپ قدسی نفوس حضرات کو اپنے درمیان پاکر بارگاہ الٰہی میں اظہار تشکر کے لئے سربسجود ہیں۔ اور حقیقت میں ہم اپنی اس خوش بختی پر بہت ہی زیادہ نازاں و فرحاں ہیں۔ ہم انہی جذبات کے ساتھ آپ حضرات کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں ہم آپ کے بہت ہی زیادہ ممنون ہیں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس سفر کی صعوبتوں کو اختیار کیا ہے۔ اس سے بلاشبہ آپ کی دین کی خدمت گذاری اور ملک وملت کی بہی خواہی کے اس عالی جذبہ کی نشاندہی ہوتی ہے جو آپ کو اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملا ہے۔ یہ وہی پاکیزہ جذبہ ہے جس سے سرشار ہوکر ہمارے اسلاف نے متوکلاً علی اللہ کلمۃ الحق اور دین مبین کی پاسبانی اور امت مسلمہ کی سربلندی کے لئے کفن بردوش خوشی خوشی دار ورسن کی منزلوں کو جالیا اور یہی جذبۂ جہاد آج تک ملت اسلامیہ کی آبیاری کرتا رہا ہے۔

عالی مرتبت علماء کرام!

برصغیر ہند و پاک کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ آپ سے زیادہ کون اس حقیقت سے واقف ہوگا۔ کہ جب بھی امت مسلمہ پر کوئی سخت افتاد پڑی اور حالات نے نہایت ہی نازک رُخ اختیار کرلیا تو یہی علماء کرام کھیون ہار بن کر امت کی اس ڈوبتی ناؤ کو پار لگانے کے لئے جان سپر ہوگئے اور تاریخ گواہ ہے کہ علماء حق کی انہی جاں فروشیوں نے ہی تند و تیز اور طوفان خیز ہواؤں کا رخ بدل دیا اور دین کی حفاظت اور اس کی پاسبانی کے لئے سدِّ سکندری بن گئے خلق قرآن کا فتنہ ہو یا اکبر کا "دین الٰہی"۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ امت پر کبھی بھی ایسا پرفتن دور نہیں آیا جبکہ علماء کرام نے وقت کے تقاضوں کو محسوس نہ کیا ہو اور اپنی عظیم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں سے امت کو ان فتنوں سے نہ بچایا ہو۔ یہ تو ہمارے ماضی قریب ہی کی بات ہے کہ سلطنت مغلیہ کا مطلق العنان بادشاہ اکبر اعظم دین مبین کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے اور اپنے گرد ایسے مصلحت بین انسانوں کا گروہ اکٹھا کرلیتا ہے۔ جو اپنے وقتی مفاد کی خاطر اس کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اکبر کے "دین الٰہی" کی پشتیبانی کے لئے حکومت کی بے پناہ قوت موجود ہے۔ ایسے حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت وقت کو للکارا اور قید و بند کی جانگسل صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں خدا نے اس فتنے کا استیصال کردیا اور اکبر اعظم کے "دین الٰہی" کو اپنے ساتھ ہی قبر میں لے گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مجدد صاحب اور ان کے پاک طینت ساتھیوں کی مبارک کوششیں تاریخ دعوت و عزیمت کا وہ سنہری اور انمٹ باب ہیں جو انشاء اللہ قیامت تک آنے والوں کی رہنمائی کرتی رہیں گی اور دین کی راہ میں قربان ہونے والوں کو ایک ناقابل تسخیر عزم اور حوصلہ بخشتی رہیں گی۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا استقلال اور عزیمت دراصل ہماری تاریخ جدوجہد کا نقطۂ آغاز ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے عالی خاندان کی خدمات نے ہماری اس تحریک کو وہ لازوال اور ہمہ گیر بنیادیں مہیا کیں جو آگے چل کر ہمارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔ تیرھویں صدی کے ہجری کے وسط میں جبکہ ایک طرف مسلمانان ہند انگریزوں کی قہرسامانیوں کا شکار ہو رہے تھے اور دوسری طرف پنجاب میں سکھ بربریت کا عفریت منہ کھولے مسلمانوں کو ہڑپ کرنے کے لئے سارے وسائل بروئے کار لا رہا تھا، تو انہی علماء حق کے سینہ میں امت کا درد اٹھا اور اپنے اسلاف کی قربانیوں اور جاں فروشیوں کی تاریخ دہراتے ہوئے حضرت سید احمد شہید اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم کی قیادت میں علم جہاد بلند کیا۔ ان حضرات نے امت مسلمہ اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے کا وہ اعلیٰ معیار قائم کیا۔ جو بعد میں آنے والوں کے لئے ہر لحاظ سے قابل تقلید تھا۔ حتیٰ کہ اس صدی کے آخر میں ان کے بلند کردہ علم جہاد کو انہی کے جانشینوں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم نے نہایت مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا اور انگریزی یلغار کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ انگریزوں نے جہاں مسلمانوں سے حکومت چھینی، وہاں ان کی ثقافت، ان کی تہذیب اور ان کے مذہب کو نیست و نابود کرنے کے ناپاک منصوبے سوچے۔ جن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مختلف میدان منتخب کئے۔ ایک طرف اس نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے مسیحی پادریوں کو باہر سے منگوایا اور دوسری طرف سرکاری ملازمتوں کا لالچ کھڑا کرکے ایسی تعلیمی فضا تیار کی جہاں سے مسلمانوں کی اپنے دین کے ساتھ والہانہ وابستگی اور جذباتی لگاؤ ختم ہوسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی جہاد کی امنگوں اور خدا کی راہ میں مرمٹنے کے جذبہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے فتنۂ انکار ختم نبوت کی پشت پناہی کی۔ انگریز کی اس گہری اور انتہائی مکروہ سازش کا بروقت احساس انہی علماء کرام نے کیا۔ جنہوں نے ہر طرح کے نامساعد حالات کے باوجود اپنے خون سے دین مبین کی پاسبانی کی اور دین کو ہر طرح کی تحریف سے بچاکر ہم تک پہنچایا۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مبارک رفقاء کی کوششیں تاریخ کا ایک نہایت ہی سنہری باب ہیں۔ مدرسہ عالیہ دیوبند جو مدتوں مرکز جد وجہد حریت رہا ہے۔ ان حضرات کا زندۂ جاوید نشان ہے۔ اور اگر انسانی ضمیر میں زندگی کی کچھ بھی رمق باقی ہوگی، تو آنے والے مؤرخ کی جبین نیاز اس بلند و بالا مقام کے سامنے جھک جائے گی اور اس کا قلم نہایت عقیدت مندی سے اس کی مدح سرائی کرنے میں فخر محسوس کرے گا حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ارشد تلامذہ بالخصوص حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت علماء دیوبند نے اس راہ عشق و مستی میں اپنوں اور غیروں کی ایذا رسانیوں کے باوجود اپنے اسلاف کی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے امت مسلمہ اور دین مبین کی حفاظت میں جس استقامت اور استقلال کا مظاہرہ کیا، وہ تاریخ حریت کا یقیناً ایک سنہری باب ہے۔ اسی قافلے کے ساتھی قائدین احرار بالخصوص حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہما اس جدوجہد آزادی کا ایک لازمی حصہ ہیں، جن کے بغیر تاریخ کی تکمیل ممکن نہیں ہے انگریزی سامراج اور اس کی ناپاک سازشوں کو تار تار کرنے میں انہوں نے جو جان کی بازی لگائی وہ تحریک احیاء دین کی تاریخ میں ہمیشہ سرفہرست رہے گی۔ فتنۂ انکار ختم نبوت کے سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب قدس سرہٗ کی فکرمندیوں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سرفروشیوں کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ ان کی مرہون احسان رہے گی۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سالہ محنت اور مجاہدہ جس کا تکمل ان کو اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملا تھا ناقابل فراموش ہے۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی تکمیل کرتے ہوئے کالجوں کے طلباء اور اساتذہ اور سرکاری ملازم حضرات کو اپنی طرف متوجہ کرکے ان میں حمیت دینی کی ایسی شمع فروزاں کی، جس کی ضیاء پاشیوں سے ایک پورا ماحول اب تک منور رہا ہے۔ یہ صرف مغربی پاکستان کے علماء کرام کا ہی معاملہ نہیں بلکہ مشرقی پاکستان کے علماء کرام بھی اس میں برابر کے شریک قافلہ رہے ہیں۔ حضرت مولانا شریعت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دینی رفقاء کی خدمات سے صرف نظر کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ حقیقت میں اگر ہم بہ نظر غائر جائزہ لیں تو ہمیں اس نتیجہ پر پہنچنے میں قطعاً کوئی دقت نہیں ہوگی کہ امت مسلمہ کی ساری تاریخ ہی علماء حق کی بے غرضی اور مخلصانہ جدوجہد ان کے استقلال اور استقامت سے عبارت ہے۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

ترجمان اسلام

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ ۹ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۸

یہود اور ہنود نواز امریکی پالیسی

اسرائیل مشرق وسطیٰ کے پُرامن حل کے لئے تیار ہو جائے گا، فی الحال اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ اور گذشتہ دنوں کے واقعات سے محسوس ہوتا ہے کہ عرب اسرائیل جنگ کا خطرہ پھر قریب تر آ رہا ہے۔

ممکن ہے یہ جنگ اور فیصلہ کن ہو، اسرائیل کی یہ ضد صرف امریکہ کی علانیہ اسرائیل نوازی کی وجہ سے ہو۔

موجودہ امریکی صدر جانسن نے اسرائیل کی کھلم کھلا جو زبردست مدد گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے موقعہ پر، اور اس کے بعد سیاسی دائرے میں اقوام متحدہ و سلامتی کونسل کے اندر کی اس سے ساری دنیا واقف ہے۔

کچھ امید آئندہ منتخب ہونے والے صدر سے کی جا سکتی تھی۔ لیکن امریکہ کی دونوں بڑی پارٹیوں کے امیدوار "نکسن" اور "ہمفرے" نے اپنی حالیہ تقریروں اور بیانات میں کھل کر یہ بات کہہ دی ہے اور کہہ رہے ہیں کہ وہ کامیاب ہونے کے بعد عربوں کے مقابلے میں اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ حربی و اقتصادی امداد دیں گے۔ اور اسے مزید طاقتور بنائیں گے

جب مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی یہ صریح عرب دشمن اور اسرائیل نواز پالیسی ہے تو پھر عرب ممالک مجبور ہیں کہ وہ اپنے دشمن نمبر اول اسرائیل سے نمٹنے کے لئے روس اور اشتراکی بلاک سے حربی اور اقتصادی امدادیں اور اشتراکی ملکوں سے اپنے سیاسی تعلقات بڑھائیں۔ جبکہ یہ ممالک عربوں کے موقف کی ہمنوائی بھی کر رہے ہیں۔ اسرائیل کو جارح بھی قرار دے رہے ہیں اور عربوں کو غیر مشروط امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔

یہ ذمہ داریاں بہرحال امریکہ اور اس کے اتحادی مغربی ملکوں پر عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے اول دن عرب دنیا اور ایشیا میں عرب و مسلمان دشمن طاقتوں کی سرپرستی و حمایت جاری رکھ کر عرب و مسلمان ملکوں کو اشتراکی ملکوں کے قریب تر کیا ہے، اور اب بھی اسی پالیسی پر اصرار کر کے مزید مسلمان ملکوں کو اشتراکیت کے آغوش کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

عربوں کے مقابلہ میں اسرائیل کی سرپرستی اور پاکستان کے مقابلہ میں ہند و بھارت کی بیش از بیش معاونت امریکہ اور اس کے بلاک کے ملکوں کی خارجہ پالیسی کا بنیادی عنصر بنا ہوا ہے۔

اور اس دور کی سیاسی و فوجی دنیا میں زندہ رہنے کے لئے عرب، ایشیا و افریقہ کے مسلمان ممالک مجبور ہو گئے ہیں اور مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ وہ امریکہ کی حریف اور مدمقابل طاقت روس و اشتراکی بلاک کو اپنا حامی و معاون بنائیں۔

حالانکہ جہاں تک اشتراکی نظریہ و نظام کا تعلق ہے مسلمانوں کے لئے اس کا ساتھ دینا مذہبی اعتبار سے قطعی مشکل و محال ہے۔

شاید امریکہ، برطانیہ اور مغربی سامراجی ملکوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ عرب اور دیگر مسلمان ملک اسلامی تقاضوں کی وجہ سے اشتراکیت کے تو مخالف بنے ہی رہیں گے۔ اسرائیل اور ہند و بھارت کی سرپرستی اپنی پالیسی کا جزو خاص بنا لیا ہے۔

لیکن یہ صورت حال آخر کب تک برقرار رہ سکتی ہے۔ اسرائیل روز بروز عرب دنیا کے لئے عظیم ترین خطرہ بن رہا ہے اور ہند و بھارت پاکستان کو ہر اعتبار سے کمزور بنا دینا چاہتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور مغربی ممالک برابر ان دونوں یعنی، اسرائیل اور ہند و بھارت کو ہی اقتصادی و جنگی امداد بیش از بیش دیئے چلے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں صرف اسلامی نقطہ نگاہ کے خیال سے وہ کب تک اشتراکیت کے مخالف بنے رہ سکتے ہیں۔ وہ کب تک یہ خطرہ گوارا کر سکتے ہیں کہ ان کا دشمن اسرائیل اور ہند و بھارت امریکی برطانوی امداد سے طاقتور ہوتا چلا جائے۔ اور ان کو اپنی جارحیت کا نشانہ بناتا رہے اور وہ صرف اسلام کے نام کی وجہ سے اشتراکی طاقتوں سے بھی کوئی مدد نہ لیں اور ہمیشہ کے لئے اسرائیل و ہند و بھارت کے رحم و کرم بلکہ خدانہ کرے، قبضہ و تسلط میں چلے جائیں۔

کاش وہ افراد، گروہ و جماعتیں جو مسلمان و عرب ملکوں کے اشتراکی ملکوں کے ساتھ تعلق پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ اور امریکہ کو روس چین و اشتراکی ملکوں پر ترجیح دیتے رہتے ہیں۔ نیز اس معاملہ میں ہر وقت اسلام کے نام کو سامنے لا کر اشتراکی ملکوں سے امداد لینے والے مسلمان و عرب ملکوں کو مطعون بناتے رہتے ہیں، امریکہ اور برطانیہ پر اپنا کچھ اثر و رسوخ استعمال کرتے اور انہیں اس پر آمادہ کر سکتے کہ اگر وہ اسرائیل اور ہند و بھارت کے مقابلہ میں عرب ملکوں اور پاکستان کے موقف کی حمایت اور ان کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم غیر جانبدار ہو جائیں اور کسی فریق کی حمایت و مدد نہ کریں۔

کاش مودودی صاحب اپنے موجودہ دورۂ لندن میں یہ ہی کارنامہ انجام دے دیں اور ان کی جماعت کی مجلس شوریٰ کے ایک رکن رکین پروفیسر خورشید احمد (کراچی) جو لندن میں غلام محمد صاحب کے ساتھ ہیں اور پی، ایچ، ڈی کے لئے امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں، امریکہ کو یہ پالیسی اختیار کرنے پر آمادہ کر ڈالیں۔

بہرحال یہ ذمہ داری ان افراد و گروہوں کی ہے جو عالمی سیاست میں مسلمان ملکوں کو اشتراکی بلاک کے ساتھ دیکھنا نہیں چاہتے کہ امریکی کو یہود اور ہند و نواز پالیسی ترک کرنے پر آمادہ کریں۔

ورنہ ان کا محض اشتراکیت کی مخالفت کرتے رہنا اشتراکی ملکوں کے ساتھ عرب و مسلمان ملکوں کے تعلق کو قابل ملامت گردانتے رہنا اور ان سے امداد حاصل کرنے پر انہیں مطعون قرار دیتے رہنا بالواسطہ امریکہ، مغربی سامراج، اسرائیل اور ہند و بھارت کی خدمت انجام دینا ہے۔

(کمال)

صرف قرآن و سنت ہی

پاکستان کی نظریاتی اساس ہیں

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ملتان

پاکستان کی نظریاتی، دستوری، قانونی، معاشرتی، تعلیمی، عدالتی، انتظامی اور حکومتی اساس اگر خالصتاً کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر مبنی اسلام ہے۔

تو اس سے کسی بھی مسلمان کو انکار و اعراض نہیں ہو سکتا۔ یہ اساس ایسی ہے۔ جس کی حمایت حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت نے بھی ۱۹۴۰ء کے اوائل میں مندرجہ ذیل الفاظ میں فرما دی تھی۔

"اس زمانہ میں پاکستان کی تحریک زبان زد عوام ہے۔ اگر اس کا مطلب اسلامی حکومت علی منہاج النبوۃ جس میں تمام احکام اسلامی حدود و قصاص وغیرہ جاری ہوں مسلم اکثریت والے صوبوں میں قائم کرنا ہے، تو ماشاء اللہ نہایت مبارک سکیم ہے۔ کوئی بھی مسلمان اس میں گفتگو نہیں کر سکتا۔"

(ماخوذ از خطبہ صدارت اجلاس جمعیۃ علماء ہند، جون پور ۷، ۸، ۹ جون ۱۹۴۰ء)

پس کتاب و سنت پر مبنی پاکستان کی اسلامی اساس ایک ایسا متفقہ نکتہ ہے جس کا حامی ہر مسلمان ہے۔

اگر کسی نے بالخصوص رجال دین اور طبقات دین میں سے کسی نے تحریک پاکستان سے اظہار اختلاف کیا بھی تو صرف اس اندیشہ کے پیش نظر کہ پاکستان میں قرآن و سنت پر مبنی اسلامی احکام و قوانین کا نفاذ و اجراء نہیں کیا جائے گا۔

جیسا کہ اس زمانہ میں مودودی صاحب نے بھی نظریہ و تحریک پاکستان کی مخالفت کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ

"جیسی مسلم اکثریت اس مجوزہ پاکستان میں ہے، ویسی ہی بلکہ عددی حیثیت سے بہت زیادہ اکثریت افغانستان، ایران، عراق، ترکی اور مصر میں موجود ہے۔ اور وہاں اس کو وہ پاکستان حاصل ہے جس کا یہاں مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پھر کیا وہاں مسلمانوں کی خود مختار حکومت کسی درجے میں بھی حکومت الٰہیہ کے قیام میں مددگار ہے یا ہوتی نظر آتی ہے؟"

(موجودہ مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم قدیم ایڈیشن ص ۱۷۶)

(مصنفہ: مودودی صاحب)

پس تحریک و نظریہ پاکستان سے مودودی صاحب کی شدید مخالفت، بلکہ پاکستان کو مسلمانوں کی کافرانہ حکومت قرار دینا ان کے الفاظ میں اسی اندیشے کے پیش نظر تھا کہ وہاں حکومت الٰہیہ قائم ہونے کا کوئی امکان انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

چنانچہ بعض دوسرے اکابر علماء دین نے بھی مجوزہ پاکستان کو مودودی صاحب کی طرح مسلمانوں کی کافرانہ حکومت تو قرار نہیں دیا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے "اسلامی حکومت علی منہاج النبوۃ" کے یقین کی صورت میں نظریہ پاکستان کو نہایت مبارک اور ناقابل نزاع "اسلیم" بتایا۔

ایسے حضرات کا اختلاف صرف اس خطرہ کی بنا پر ہی رہا کہ وہ مجوزہ پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی قائم ہونے کا امکان نہیں دیکھ رہے۔

لیکن بعض دوسرے اکابر علماء مثلاً حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے حضرات نے اس توقع کے ساتھ کہ پاکستان میں کتاب و سنت کی حکمرانی قائم ہوگی تحریک پاکستان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ بلکہ مسلم لیگی زعماء کے اعتراضات کے مطابق تحریک پاکستان ان علماء کرام کی حمایت اور کتاب و سنت کی حکمرانی کے پرزور مواعید کی وجہ سے ہی کامیاب ہو سکی۔

پس اس طرح یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ خاص کتاب و سنت پر مبنی اسلامی نظام کے قیام سے پاکستان اور نظریہ پاکستان کے ساتھ کسی مسلمان کے اختلاف کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

اور یہ ہی وہ عظیم ترین فرض اور ذمہ داری تھی، جسے قیام پاکستان کے فوراً بعد ادا کر دینا چاہیے تھا۔

غور فرمائیے اگر اگست ۱۹۴۷ء میں ہی یہ قانونی اور دستوری اعلان کر دیا جاتا کہ پاکستان کا نظام حکومت اور پورا نظام زندگی قرآن و سنت کے احکام کے مطابق ہوگا۔ تو آج اکیس سال کے عرصہ میں قوم و ملت کس اعلیٰ اور ارفع مقام پر کھڑے ہوتے؟

اور اگر دس سال تک پاکستان کی مختلف حکومتوں نے یہ کام سیاسی چپقلشوں اور خود غرضیوں کی وجہ سے انجام نہیں دیا تھا، تو ۱۹۵۸ء کے بعد فوجی حکومت اور فوجی حکمرانوں کے سامنے ایسی کیا مشکل تھی۔ جو قرآن و سنت کی حاکمیت کی راہ میں آڑے آ رہی تھی۔

اگر اکتوبر ۵۸ء میں بھی قرآن و سنت کے احکام ملک میں رائج و نافذ کر دیئے جاتے۔ تو دس سال کے اندر اندر بھی کایا پلٹ جاتی۔

جب "قرآن و سنت" پاکستان کا حقیقی دستور قرار پا جائے تو اس اساس پر پاکستان کی مسلمان غالب اکثریت خواہ اس کے سیاسی نظریات کچھ بھی رہے ہوں، یک جان اور یک صف ہو کر پاکستان کے ہر مخالف نظریہ و نظام سے ٹکرا کر اسے فنا کر سکتی ہے۔

گذشتہ دس سال میں مخالف اسلام قوانین کے نفاذ سے عریاں ثقافتی مظاہرات سے دین میں تحریفی مہمات سے لوک کہانیوں، گیتوں اور ناچ گانوں پر مبنی مقامی جشنوں اور تقریبات سے اور غیر اسلامی سامراجی و اشتراکی لٹریچر کی بہتات سے پاکستان کی نظریاتی اسلامی اساس کو شدید دھچکا لگا ہے۔ نوجوان نسل کا ایک بڑا حصہ ذہنی انتشار اور بے راہروی کے چنگل میں پھنس گیا ہے۔ اور علاقائی مسائل و علیحدگی پسندانہ رجحانات نے شدت اختیار کر لی ہے۔ ساتھ ہی اخلاقی جرائم کی کثرت نے ملت کے معاشرتی استحکام کو تہ و بالا کر ڈالا ہے۔

اس تمام صورت حال کا اولین تقاضہ ہے کہ ملک و ملت کے مستقبل کو محفوظ و مامون رکھنے کے لئے فی الفور دیانت داری کے ساتھ قرآن و سنت کی بالادستی اور احکام شرعیہ کے نفاذ کی راہ ہموار کر دی جائے۔ اور ملک و قوم کو آئندہ کے سیاسی و نظریاتی خطرات سے بچانے کی کوشش کی جائے۔

اگر اب بھی پاکستان کی نظریاتی اساس قرآن و سنت کو قرار دے کر نظام اسلامی کے عملی نفاذ و اجراء سے غفلت برتی گئی تو اس خطرہ کا وقوع غیر یقینی نہ سمجھا جائے کہ یہاں آئندہ الحاد کا دور دورہ ہوگا۔ فحاشی اور عریانی کا سیلاب ہر گھر تک پہنچ جائے گا۔ علیحدگی پسندانہ رجحانات وحدت ملی کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیں گے۔

یہی وقت ہے اور اسلام کا دامن مضبوطی سے پکڑ کر اپنے گھر کو بچایا جا سکتا ہے۔

عربی سیکھئے

کہا جاتا ہے کہ عربی مشکل زبان ہے لیکن اس مشکل کو عملاً آسان کر دیا گیا ہے۔ اب آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں یومیہ ۳۰ منٹ دے کر (گھر بیٹھے) بذریعہ خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی مکمل معہ گرامر سیکھ کر قرآن و حدیث ترجمہ دیکھے بغیر پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

عہد فاروقی کی ایک جھلک

مولانا سید ازہر شاہ صاحب قیصر

فضا پرسکون، موسم شاداب اور وقت بیحد طمانیت بخش تھا۔ جمادی مہینہ کی آخری تاریخوں میں سے ایک رات تھی جسے موسم کے اعتدال و خنکی نے بیحد پرلطف بنا دیا تھا۔ وقت جوں جوں گذرتا جا رہا تھا۔ رات کی تاریکی اور ستاروں کی درخشانی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عشاء کے وقت مسجد نبوی کے بلند اور سادہ مینار سے جب مؤذن کی آواز بلند ہوئی۔ تو سارے مسلمان جو کہ دن بھر کاموں میں مصروف تھے۔ انہوں نے کاموں سے ہاتھ کھینچ لیا۔ جو لیٹے ہوئے تھے وہ اٹھ گئے۔ جو بیٹھے ہوئے تھے وہ کھڑے ہو گئے۔ اور کھڑے ہونے والوں نے مسجد کی راہ لی۔ ہر طرف سے لوگ بڑی سرعت کے ساتھ مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور مسجد میں سیدھی صفیں قائم کر کے کھڑے ہو گئے۔ آنے والے اس کثرت سے آئے کہ مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ نظر آنے لگی۔ سب مسلمانوں نے ادب و احترام کے ساتھ نماز عشاء کا یہ فریضہ ادا فرمایا اور دن بھر کی مصروفیتوں کے بعد شب کی راحت بخشیوں سے ہمکنار ہونے سے قبل اس خدائے ذوالجلال کا شکریہ ادا کیا جس نے انہیں دن کی روشنی میں کار خیر کی توفیق بخشی۔ اپنی معاش خود اپنے دست و بازو سے پیدا کرنے کی مہلت دی۔ اور اپنی سعی و جدوجہد سے اسلام کی خدمت اور مسلمان بھائیوں کی اعانت کا موقعہ عنایت فرمایا۔ نماز کا فریضہ ادا کرنے کے بعد یہ لوگ اپنے پاکیزہ اور پرخلوص دلوں میں یہ آرزوئیں لے کر اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ کہ حق تعالیٰ اسلام کی بڑائی اور عظمت کو برقرار رکھے۔ اور رحم و عدل کے ساتھ اس کا علم ہمیشہ بلند رہے۔ اس کی سربلندیوں کا پرچم دنیا جہان کی بلندیوں اور اونچائیوں پر اڑتا رہے۔ اور اس کی تعلیمات قیصر و کسریٰ کے بخیئے ادھیڑ پھینکنے میں کامیاب ہو۔

پھر جنہیں اونگھ کی ضرورت محسوس ہوئی وہ لوٹ گئے۔ اور باقیماندہ حضرات حسب دستور قرآن حکیم کی آیات سننے کے لئے بیٹھے رہے۔ جب قاری قرأت سے فارغ ہوا۔ وہ لوگ ایک ایسے شخص کے گرد جمع ہو گئے۔ جن کی پیشانی سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اور جن کے چہرے سے رشد و ہدایت کی روشنی چمک رہی تھی۔ انہوں نے ان سے دینی امور پر گفتگو شروع کی۔ انہوں نے دنیا و آخرت کی صلاح اور راستہ بتانا شروع کیا اور عام معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ کی وضاحت فرمانے لگے۔ جب درس ختم ہوا۔ لوگوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔ دلی مسرت و شادمانی کے ساتھ ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے۔ اور آرام کی خاطر اپنے بستروں پر جا کر لیٹ گئے کہ علی الصبح نماز فجر میں شریک ہو سکیں۔ تھوڑی دیر بعد پورے شہر میں سناٹا چھا گیا۔ ساری بستی محو خواب ہو گئی تمام مجاہدین و جمہور اسلام کے سوتے ہی دن بھر کے ہنگامے، کاروبار عالم کی شور انگیزیاں اور دنیاداری کے جھگڑے ان کی نیند کے احترام میں چپ ہو گئے ؎

سودا کے جو بالیں پہ ہوا شور قیامت
خدام ادب بولے، ابھی آنکھ لگی ہے

رات کی اس پرسکون فضا، خاموش زندگی اور مطمئن ماحول میں صرف ایک صاحب بیدار تھے جو گلی کوچوں میں گشت لگا رہے تھے۔ جنہیں اپنے منصب بلند کی عظیم ذمہ داری نے نیند و شب باشی کی لذتوں سے بے پروا کر کے مدینہ کے بازاروں، محلوں اور گلی کوچوں میں مجتسسانہ گشت پر مجبور کیا تھا۔ یہ صاحب حسب معمول اپنی رعایا کی دیکھ بھال اور ان لوگوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے جن کی نگرانی اور حفاظت ان کے سپرد کی گئی تھی، شہر کے مختلف حصوں میں پھر رہے تھے۔ دن بھر اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی خدمت ان کا معمول تھا اور رات کا حصہ یہ اس کی حفاظت و خبر گیری میں گذار دینے سے ہمیشہ سے عادی تھے۔

رات سب جانداروں کے لئے، دن بھر کے کام کاج اور بارہ گھنٹے کی سخت کوشی سے فراغت پا کر آرام کرنے کا ایک قدرتی وقت ہے۔ سب غریب و امیر سونے رہنے کے سوا اور کسی کام پر مجبور نہیں ہو سکتے۔ مگر یہ صاحب سب سے بڑے منصب اور حکومت و سلطنت کے سب سے اونچے مقام پر فائز المرام ہونے کے باوجود روزانہ اسی طرح ہر گلی کوچے اور ہر مسلمان کے دروازۂ مکان پر پہنچنے کے عادی تھے۔ اور یہ کون تھے؟ عمر بن الخطاب امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب، لشکر اسلام کے سپہ سالار اسلامی فوج قاہرہ کے قائد اعظم۔ اسلام کی سیاست و شوکت کے سرمایہ دار، سعت پیغمبری کے جانباز عامل، اسلام کے سچے رفیق، غمگسار، کفر کے سخت گیر دشمن مسلمانوں کے امیر، متاع محترم اور حاکم وقت، ان کے جان و مال کے محافظ اور ان کے سود و زیاں کے نگہبان۔ جن کے دن اعلاء کلمۃ الحق کے لئے وقف تھے اور جن کی راتیں مسلمانوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے سوچ بچار میں ہوتی تھیں۔

آسمان صاف تھا۔ ستارے گم کردہ راہوں کی رہنمائی کے لئے پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے سارا عالم محو خواب راحت تھا۔ سب جانمار نیند کی آغوش میں گم دل اور گم روزگار کو فراموش پڑے تھے۔ زمانہ کی نبض چلتے چلتے رک گئی سی بھر کے ہنگامے، شور و شر بات کے سناٹوں میں ہو گئے تھے۔ فضا پر سکوت و سکون کی حکمرانی تھی۔ آفاق و اطراف عالم خود بیخود میں اونگھ رہے تھے۔ زمین کا طول و عرض رات کے دھندلکوں میں گم ہو گیا تھا۔

حضرت امیر المومنین مدینہ کی گلی کوچوں میں پھرتے پھراتے سواد شہر میں آ پہنچے۔ یہاں آ کر ان کا خیال اللہ کی قدرت کے کرشموں اور اسی کی بے حد و حساب اور خارج از عقل و فہم نعمتوں کی طرف منتقل ہوا۔ اسی خیال میں محو وہ آبادی سے ذرا نکل گئے۔ یہاں سے صحرا میں انہیں ایک روشنی نظر آئی۔ وہ اس امید سے اس کی طرف بڑھے کہ ممکن ہے یہ لوگ میری امداد کے محتاج ہوں۔ جب کافی دیر کے بعد وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خیمہ صحرا میں نصب ہے۔ اس کے سامنے ایک بدو بیٹھا ہے جس کے چہرے سے درد و الم کے آثار ٹپک رہے ہیں۔

عمرؓ نے اسے تین مرتبہ سلام کیا، لیکن وہ رنج و غم میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ اسے اپنے گرد و پیش کی مطلقاً کوئی خبر نہ تھی۔ اس لئے اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب حضرت عمرؓ نے چوتھی مرتبہ سلام کیا تو وہ ذرا چونک ہوا اور ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ اس وقت اس کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اس نے غم و غصہ میں ڈوبی ہوئی آواز سے اپنے ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہٹ جاؤ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں"۔

حضرت عمرؓ اس کے اس توہین آمیز برتاؤ سے برافروختہ نہ ہوئے اور اس سے کچھ اس انداز کے گفتگو شروع کر دی۔ جس سے بدو کے انہیں گداگر یا مسافر سمجھنے میں معذور ہونے کا پہلو نکلتا تھا۔

انہوں نے نرم لہجہ میں اس سے کہا "کیوں بھئی تم کس مصیبت میں گرفتار ہو۔ مجھے تمہارے چہرے سے درد و کرب کے آثار نظر آ رہے ہیں"۔

اعرابی نے پھر پہلی سی تیزی اور تندی کے ساتھ جھڑکتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے پریشان مت کرو۔ مجھ اشتعال دلاؤ اور میری آنکھوں سے فوراً اوجھل ہو جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"۔

لیکن حضرت عمرؓ اپنی جگہ استقلال سے کھڑے رہے کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان اسباب کا پتہ چلانا ان کی ذمہ داری کا تقاضا ہے جن کی وجہ سے اعرابی پر یہ الم انگیز کیفیت طاری ہے۔ چنانچہ انہوں نے پھر اپنا وہی سوال دوہرایا۔ اس پر اعرابی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور خیمہ سے ایک ننگی تلوار لیکر باہر آیا اور اسے زور زور سے جنبش دے کر کہنے لگا۔

"میں تمہیں آخری مرتبہ خبردار کر رہا ہوں اگر اب بھی تم اس سے نہ ہٹے تو میں تمہارا سر تن سے جدا کر دوں گا"۔

(باقی)

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام گوجرانوالہ میں ڈویژنل کانفرنس منعقدہ ۲۰، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء کی

منظور کردہ قراردادیں اور مطالبات

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام منعقدہ ڈویژنل کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس مسلمانوں کے قبلۂ اول بیت المقدس پر اسرائیل کے ناجائز قبضہ کو ناقابل برداشت سمجھتا ہے اور عرب حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ باہمی اختلافات کو ختم کر کے اسرائیل کے خلاف مشترکہ طور پر مؤثر کارروائی کریں تاکہ جلد سے جلد بیت المقدس آزاد ہو سکے۔

نیز یہ اجلاس عرب حریت پسندوں کی کارروائیوں کو داد تحسین ادا کرتا ہے۔

نیز یہ اجتماع پاکستان کے ۱۱ کروڑ بہادر مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر یہودی درندوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

محرک :۔ مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن

موید :۔ مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کانفرنس گوجرانوالہ کا یہ عظیم الشان اجتماع امریکی سامراج کی اسرائیل نواز پالیسی کی مذمت کرتا ہے۔ امریکی سامراج ویت نامی حریت پسندوں کے ہاتھوں اپنی ذلت ناک شکست کا بدلہ مظلوم فلسطینی عوام سے لینا چاہتا ہے اور امن پسند عربوں کے مقابلہ میں جنگ باز اسرائیل کو مسلح کر رہا ہے۔ جس کی ہوسناک نگاہیں قاہرہ، عمان، دمشق، بغداد اور بیروت سے بڑھ کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف بڑھ رہی ہیں، اور جس کے توسیع پسندانہ عزائم آج ملت اسلامیہ کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔

امریکہ کے دونوں صدارتی امیدواروں کی طرف سے اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ اسلحہ فراہم کرنے کی یقین دہانی اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ملی بھگت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔

یہ عظیم اجتماع امریکہ کی اس غیر حقیقت پسندانہ، غیر منصفانہ اور مجنونانہ پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

محرک :۔ مولانا محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ

موید :۔ مولانا محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا۔

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بے زمین کاشتکاروں کو جن کی حد ملکیت ۱/۲ ۱۲ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔ مالیہ معاف کر دیا جائے۔ زرعی زمینیں نہ تو نیلام کی جائیں اور نہ حکومت کے افسروں کو بخشی جائیں بلکہ آسان قسطوں پر چھوٹے کاشتکاروں کو دی جائیں۔

محرک :۔ مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

موید :۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نائب امیر لاہور ڈویژن

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی از سر نو تشکیل کی جائے اور کسی راسخ العقیدہ مستند عالم کو اس کا ڈائرکٹر مقرر کیا جائے تاکہ یہ ادارہ جو کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ہاں بین الاقوامی صیہونی سازش کا آلۂ کار بن چکا تھا، صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقات کا مرکز بن سکے۔

یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک میں فضل الرحمٰن جیسے لوگوں کو اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان کی اسلام دشمن تحریروں کو فی الفور ضبط کیا جائے اور مسلمانوں کے مسلمہ مذہبی عقائد کی تضحیک کرنے والے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے قانون سازی کی جائے۔

محرک :۔ مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد بیڈن روڈ لاہور

موید :۔ مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجتماع منکرین ختم نبوت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ کیونکہ نقاش پاکستان علامہ اقبالؒ کے بقول یہ لوگ ملک اور مذہب دونوں کے غدار ہیں۔ یہ فرقہ اسلام کے خلاف برطانوی سامراج کی سیاسی سازش ہے۔

یہ اجتماع عظیم حکومت کے اس رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ وہ ان کی حوصلہ افزائی اور ان کے افسروں کی سرپرستی کرتی ہے۔

یہ اجتماع عظیم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کے افسروں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ان کی تحریروں کو ضبط کیا جائے۔ جو مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہیں اور انہیں اسلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد کے پرچار کے لئے زر مبادلہ نہ دیا جائے۔

محرک :۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی

موید :۔ مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن۔

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قیمتوں میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کیا جائے تاکہ وہ بھی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔

(۲) نیز یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے بے زمین مزارعین کو متبادل سرکاری رقبہ کم از کم ۱/۲ ۱۲ ایکڑ فی خاندان کے حساب سے الاٹ کر کے تقسیم کرے تاکہ ملک کی زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے اور مالیہ اور آبیانہ و دیگر زرعی ٹیکسوں میں ترمیم کر کے زیادہ اناج اگانے والوں کو کامیاب بنائے۔

نیز یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ بارد یگر زرعی اصلاحات نافذ کر کے ملکیت زمین کی حد ۱/۲ ۱۲ ایکڑ مقرر کرے۔

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آغا شورش کاشمیری کو جیل میں علاج معالجے کی مکمل سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

نیز یہ اجتماع آغا شورش کی بھوک ہڑتال پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہوا حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے، کہ اس کے ردعمل کی ذمہ داری سراسر حکومت پر ہوگی۔

نیز یہ اجتماع حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہفت روزہ چٹان کو چھاپہ خانہ بند کرنے کی رسمی اجازت دے کر چٹان کا ڈیکلریشن بحال کرے

● ـــــ جمعیۃ علماء گوجرانوالہ کی ڈویژنل کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے متعلق نکولائی کی تصنیف "سٹوریا ڈی موگور" اور اس کا ترجمہ "داستان مغلیہ"

کے صفحات پر اظہار فہم و غصہ کرتا ہے۔ جس میں حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کی ذات پر رکیک حملے کئے گئے، اور بہتان لگائے گئے ہیں۔ اس اجلاس کی رائے میں اس ترجمہ میں شیعہ عصبیت سے کام لے کر سنی جذبات کو بھڑکا کر ملک دشمنی اور فرقہ وارانہ جذبات کو برانگیختہ کرنے کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس اس "کتاب" اور "ترجمہ" کی ضبطی کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز عارف اختر کو متنبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے اداروں کی سرپرستی یا ایسی تصانیف کی حمایت آپ کو مہنگی پڑے گی اور آپ کو عوامی مخالفت کا سامنا کرنا ہوگا۔

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا کنونشن گوجرانوالہ کا یہ عظیم الشان اجتماع پاکستان کے سیاسی ماحول کی گھٹن کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جہاں آزادی تحریر و تقریر مفقود ہے۔ ذرائع ابلاغ اور بیشتر اخبارات پر حکومت کا مکمل کنٹرول ہے اور آزاد اخبارات کا گلا گھونٹنے کے لئے اشتہارات کی بندش اور پریس آرڈیننس جیسے حربے استعمال کئے جاتے ہیں۔

یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کے بنیادی حقوق عملاً بحال کئے جائیں۔ تحریر و تقریر اور اجتماع کے جمہوری حقوق کو نامزد پابندیوں سے نجات دی جائے۔ اور ملک میں سیاسی رواداری کی فضا پیدا کی جائے۔

● ـــــ لاہور ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کا کنونشن منعقدہ گوجرانوالہ کا یہ عظیم اجتماع بھارت میں مسلم اقلیت پر توڑے جانے والے وحشیانہ مظالم کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی نام نہاد لادینی حکومت سے مسلمانوں کے جان مال اور آبرو کے تحفظ کی ضمانت لی جائے۔

● ـــــ لاہور ڈویژن کا کنونشن گوجرانوالہ کی یہ عظیم الشان اجتماع کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ کا کنونشن کی تمام قراردادوں اور مطالبات کی مکمل تائید کرتا ہے اور اکابرین جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

● ـــــ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ڈویژنل کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس اہلحدیث پورہ میں منکرین ختم نبوت کی طرف سے مسلمانوں پر مسلح قاتلانہ حملہ کو ایک منظم سازش قرار دیتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے مؤثر طور پر کارروائی اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دلوائے۔

لاہور اور راولپنڈی میں یوم احتجاج

جمعہ ۲۰ ستمبر لاہور اور راولپنڈی کی ڈیڑھ سو سے زائد مساجد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی گرفتاری کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

علماء نے مولانا کی گرفتاری کو حکومت کا خوفناک قدم قرار دیا۔ قرارداد میں مولانا کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا نماز جمعہ کے بعد مساجد سے باہر آکر عوام میں پمفلٹ تقسیم کئے اور اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ جلوس نکالے گئے۔ جلسے منعقد کئے گئے۔ جلسوں میں بھی مولانا کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا جماعت کے رہنما ہیں ان کو بھی کلاس کی جائے اسے کلاس دی جائے۔

ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور وہاں پر زور احتجاجی تقریر فرمائی۔

آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے

صدر ناصر کے خلاف الزامات کی حقیقت

قاضی نجیب الرحمٰن صاحب ایک اہم تحریر

ناظم عمومی مرکزی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب [redacted] نیز کوشش [redacted] کانفرنس گوجرانوالہ کا خطبہ صدر [redacted] سفیر پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ نے پڑھا تھا حاصل کر کے قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

اہالیان حیا موسےٰ کا احتجاج

ہم اہالیان حیا موسےٰ نئی آبادی شاہدرہ حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو جلد رہا کرے یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ مولانا صاحب کو دینی حلقوں میں عزت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا ہم دوبارہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ مولانا کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔

ہم ہاتھ میں لے کر آگے بڑھے اور وقت کے ان تمام فتنوں کا سر کچلتے ہوئے اسلام کی سربلندی اور عظمت پاکستان کے وقار اور وجود کی حامل بن یہ ہی وہ اعلیٰ نصب العین ہے جو جمعیۃ علماء اسلام کو اپنی منزل مقصود بنا لینا چاہیئے۔

و کمال

پیغام

جمعیۃ طلباء اسلام کے نام

ـــــ پاکستان ہمارا عزیز وطن ہے۔ اس کا قیام اسلام اور عوام مسلمانوں کے نام سے عمل میں آیا اس کے قیام کے لئے برطانوی ہند کے دس کروڑ مسلمانوں کو جس عظیم کشمکش سے گذرنا پڑا، وہ اس ملک کی تاسیس کا ایک نہایت ہی بنیادی اہم اور ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ کسی بھی وطن اور قوم کی تعمیر کا اہم عنصر اس کی نوجوان نسل ہوتی ہے۔ بالخصوص اس نسل کا وہ طبقہ جو تعلیمی میدانوں میں تربیت پا رہا ہو، پاکستان کے مستقبل کا بھی بہت زیادہ انحصار اسی نوجوان طبقے پر ہے۔ ہمارے اس عزیز وطن کی عظمت و ترقی اور اس میں اسلام کی سربلندی کا انحصار اس بات پر ہے کہ یہاں کا یہ نوجوان طبقہ سچا مسلمان اور اخلاص و تدبر کا پیکر بنے اور مستقبل کی جو قیادت اس طبقہ کے ہاتھ میں آنے والی ہے وہ صحیح اسلامی اور عوامی قیادت ہو۔

بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد سے ہی پے در پے کچھ ایسے حالات پیش آتے رہے کہ وہ اسلام جس کے نام پر اس وطن کا قیام عمل میں آیا تھا، پس منظر میں ہی چلا جاتا رہا اور اس کو صحیح طور پر ابھرنے اور پھلنے پھولنے کا وہ موقع نہ مل سکا جس کی توقع قیام پاکستان کے ساتھ وابستہ تھی۔ یہ بات اب شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ اگر صورت حال یونہی جاری رہی تو خدانخواستہ اس ملک میں ہمیشہ کے لئے اسلام مغلوب بن کر نہ رہ جائے۔ پرانی نسل تیزی سے ختم ہو رہی ہے اور نئی نسل اسلامی شعور سے دور ہوتی جا رہی ہے پورے ملک میں مختلف قسم کی سیاسی اور اصلاحی جدوجہد کے جو سلسلے جاری ہیں۔ وہ تمام کے تمام چند افراد اور چند جماعتوں کے اغراض و مقاصد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور یہ بات نہایت تشویشناک ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوان عناصر جن میں سب سے اہم عنصر کالجوں، اسکولوں اور مدارس کے طلباء کا عنصر ہے یا تو ایک طرح کی فرسٹریشن کی میں مبتلا ہے یا پھر ایک بے مقصد زندگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یا بعض اوقات خود غرض عناصر کا آلہ کار بن کر رہ جاتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم اور نظام تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اس کے سامنے زندگی کے اعلیٰ مقاصد آتے ہی نہیں پاتے۔ اور رفتہ رفتہ اس کے ذہن پر مغربی افکار کی مرعوبیت طاری ہوتی جا رہی ہے۔ ان حلقوں میں بعض لوگ اسلام کے نام سے آگہی کی جدوجہد کرتے بھی ہیں تو اس کا مقصد بھی ایک خاص قسم کے گروہی فکر کا اثر پھیلانا ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے طلباء اور متعلمین کے اندر اسلامی تعلیم و تربیت کا ایک ایسا نظام جاری کیا جائے۔ جو ایک طرف اگر وقت کی سیاسی آلودگیوں سے پاک و صاف ہو، تو دوسری طرف اس کی پشت پر قابل اعتماد اسلامی رہنمایانہ قوت بھی موجود ہو، ذہنی اور فکری طور پر صحیح اسلام سے انہیں روشناس کرایا جائے۔ تاکہ علمی اور عملی طور پر وہ اسلامی زندگی کے حامل ہو سکیں، اور اپنوں اور غیروں کے لئے ان کا اسلامی اور اخلاقی کردار قابل تقلید بن سکے۔

یہ بات بھی نہایت تشویش سے دیکھی جا رہی ہے کہ بعض باطل قوتیں ان طلباء کو اپنا شکار بنا لینا چاہتی ہیں۔ حیات کی نئی رو سے ان میں شکوک و اضطراب کا بیج بو کر ان کی متاع ایمان و اخلاق کو لوٹ لینا چاہتی ہیں۔ کہیں عیسائیت پیر پھیلا رہی ہے۔ کہیں مرزائیت سر ابھار رہی ہے۔ کہیں انکار سنت رسول کا فتنہ جگایا جا رہا ہے اور کہیں کلچر و ثقافت کے نام سے زندگی کے غیر اسلامی طور طریقوں کو فروغ دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ الحاد و فسق کی تمام صورتیں خوش نما بنا کر اس نوجوان طبقے کے سامنے بار بار پیش کی جا رہی ہیں اور اس طرح مستقبل کی مسلمان نسل سے اسلام اور پاکستان کے اساسی نظریات کو خود ان کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دینے کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔

اس تمام صورت حال کا گہرا اور پرتشویش تجزیہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ جلد ہی اس خطرناک سیلاب کی روک تھام کا صحیح صحیح انتظام کیا جائے اور نہ صرف دفاعی طریقے سے اس نسل کے ایمانی تحفظ کا سامان کیا جائے بلکہ خود یہ نسل اسلام کا علم لہراتے

ملک اس وقت تک ترقی کے راستے پر گامزن نہیں ہو

ہمارے اقتصادی اور معاشی مسائل کا حل اسلام اور صرف اسلام ہے

گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء لاہور ڈویژن کانفرنس کے آخری اجلاس سے جمعیۃ کے مرکزی ناظم عمومی قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کو قائم ہوئے اکیس سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ جن مقاصد کے تحت یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ ان مقاصد پر ابھی تک عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ حصول پاکستان کے لئے جن مسلمانوں نے اپنی جانیں [illegible] عرب تحریکوں نے صرف اسی نیت سے کی [illegible] اسلام کا قانون جاری ہوگا اور وہاں کے عوام اسلام کے مطابق حکومت کریں گے۔

[illegible] انگریزی اقتدار کا سورج غروب ہوگیا اور ملک نے آزادی حاصل کرلی تو اس وقت ملک کا ہر شہری یہ سمجھ رہا تھا کہ اب وہ ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہے۔ اب وہ آزادی سے اپنے ملک میں امن و امان کی زندگی گذارے گا۔ اس کو کسی قسم کا اندیشہ لاحق نہ ہوگا وہ اس بات پر خوشی محسوس کر رہا تھا کہ وہ اس ملک میں خلافت راشدہ کے خالص اسلامی نظام کو نافذ کرکے ایک خالص اسلامی حکومت کی مثال دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس اکیس سال کے عرصہ میں ہم اسلام سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس وقت جو مواعید کئے گئے تھے۔ ان کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے مجھے افسوس ہے کہ پاکستان میں نہ صرف اسلام سے بے اعتنائی اور بے توجہی برتی جا رہی ہے بلکہ ہمیں اس ملک میں اسلام کا صحیح پروگرام پیش کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جب ہم ملک میں اسلام کا پروگرام پیش کرنا چاہتے ہیں، تو پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا بے تحاشا استعمال ہو رہا ہے۔ ایک آزاد ملک میں اس قسم کی پابندیاں کسی طرح بھی قابل ستائش نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ یورپ میں تقریر و تحریر کی آزادی ہے وہاں پر اس قسم کی پابندیاں نہیں ہیں۔ لیکن یہاں ہم یورپ کی ہر غلط بات کی تقلید کرتے ہیں اور اچھی بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ جو لوگ تنخواہ لے کر ملک کی خدمت کر رہے ہیں وہ ملک کے خزانے پر بوجھ ہیں۔ ہم ملک کے وفادار ہیں۔ اس کے خزانے پر بوجھ نہیں ہیں اور اس ملک کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں

بنیادی حقوق

آپ نے فرمایا کہ ملک میں سیاسی استحکام نہیں ہے۔ عوام کو بنیادی حقوق سے محروم کردیا گیا ہے آپ نے کہا کہ اگر یہ حکومت ملک میں سیاسی استحکام پیدا نہیں کرسکتی اور عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے تو اس حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیئے اور عوام کو اقتدار کی باگ ڈور سپرد کردینی چاہیئے۔ عوام جس کو چاہیں اقتدار سونپ دیں۔ ملک میں سیاسی استحکام کے لئے عوام کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر موجودہ حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل ہے تو عوام کو ان کے بنیادی حق ووٹ سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے۔

ملک کا ترقیاتی جائزہ

آج ہمارے حکمران ترقی ترقی کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ ریڈیو اور اخبارات اس کے لئے وقف ہیں۔ خاص طور پر دس سالہ دور حکومت کے متعلق تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اس وقت ملک ترقی کرکے کہیں سے کہیں پہنچ چکا ہے۔ اور اب دس سالہ ترقی کا جشن منانے کا پروگرام بھی بنایا جا رہا ہے۔ تاہم ہمارے حکمران ریڈیو اور اخبارات جو ترقی کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اگر اس کو درست بھی تسلیم کرلیا جائے تو اس ترقی سے ملک کے غریب عوام کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ترقی غریبوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا فائدہ بھی ملک کے چند خاندانوں کو پہنچ رہا ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ دولت ملک کے دو سو گھرانوں بلکہ بیس گھرانوں میں کھیل رہی ہے۔ یہاں کے غریب اب بھی بھوک اور افلاس کا شکار ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی دولت جمع کرنے سے منع فرمایا ہے اس قسم کی سرمایہ داری جس سے یہاں کے عوام غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہوں۔ ملک میں کمیونزم اور اشتراکیت کو دعوت دے رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مومن کہلانے کا حقدار نہیں۔ جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سو جائے۔

آج کہا جاتا ہے کہ ملک نے زراعت کے معاملے میں بہت ترقی کی ہے۔ آبپاشی کی سہولت کے سلسلہ میں ٹیوب ویل نصب کردیئے گئے ہیں۔ کاشتکاروں کو اچھے بیج مہیا کئے جا رہے ہیں۔ مختلف بیراجوں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ آخر اس ترقی کا عوام کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ زراعت میں اس قدر ترقی کے باوجود غلہ اب بھی عوام کی قوت خرید سے باہر ہے۔ موجودہ دور سے پہلے کبھی بھی گندم کا نرخ نہیں چڑھا تھا گذشتہ سال جو قحط رونما ہوا۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے

یہ بھی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اب ملک میں ٹیکسٹائل ملز بہت زیادہ تعداد میں قائم ہو چکے ہیں۔ مختلف علاقوں میں شوگر مل بنا دیئے گئے ہیں۔ کاغذ کے کارخانے جیسے مشرقی پاکستان، چٹاگانگ میں کرنافلی پیپر ملز کاغذ بنانے میں مصروف ہیں۔ ڈالڈا اور بناسپتی گھی کے کارخانے عام ہو چکے ہیں۔ یہ سب کچھ درست ہے لیکن ان کارخانوں اور فیکٹریوں سے ملک کے غریب عوام کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ شوگر ملوں کی زیادتی کے باوجود چینی مہنگی ہے۔ اس سے قبل جب شوگر ملز نہیں تھیں تو سوا روپے سیر چینی بازار میں عام مل جایا کرتی تھی۔ اب جبکہ شوگر ملیں قائم ہو چکی ہیں۔ چینی کے بھاؤ تین روپے سیر تک ہو چکے ہیں۔ ٹیکسٹائل ملوں کی کثرت

آغا شورش کاشمیری قوم کی متاع

ڈویژنل کانفرنس گوجرانوالہ میں حضرت [illegible] کل پاکستان جمعیۃ علماء

(رپورٹ محمد [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی عظیم الشان تاریخی کانفرنس [illegible] پاکستان کے گوشے گوشے سے ایک لاکھ سے زائد اراکین جمعیۃ نے [illegible] علماء کرام ملک میں دین محمدی کے نفاذ کا مطالبہ کرنے کے لئے [illegible] نے غلط قسم کا پروپیگنڈا کیا اور کہا کہ وہاں بہت تھوڑی تعداد [illegible] سے ایک ایک کرکے آدمی اٹھتے چلے جاتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ [illegible] ورثہ میں ملی ہے ثبوت بہم پہنچایا تھا۔ جمعیۃ کی اس تاریخی کانفرنس [illegible] عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ وہ بھی اہم خصوصیات کی [illegible] لاہور کی تاریخی کانفرنس کی طرح ڈویژن کے چاروں اضلاع [illegible] باہر سے تشریف لانے والے حضرات کے کھانے کا انتظام کیا گیا [illegible] رضاکاروں کے محلہ دار کیمپ لگے ہوئے تھے۔ رضاکاروں نے جلسہ [illegible] نے نہایت ضبط و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ کانفرنس کے انتظامات نہایت [illegible] اس کانفرنس میں کم و بیش ایک لاکھ افراد نے شرکت فرمائی۔ [illegible] نظام حیات کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔

سکی۔ کہنے لگے۔ وما انت بمومن
اری بات نہ مانے گا اگرچہ
بات۔ اب کب
اءو علی

...سکتا جب تک یہاں اسلامی نظامِ حیات رائج نہیں ہوگا!

...، ملک میں سیاسی استحکام کیلئے عوام کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے

...ع عزیز ہیں ان کو فی الفور رہا کیا جائے

...ت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی ...اء اسلام کا خطاب

...محمد حنیف سہارنپوری)

...ں جو ... مئی کو لاہور شہر کے دل موچی دروازہ میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں ...تشریف ... اپنی دینی حمیت کا مظاہرہ کیا تھا۔ اراکین جمعیۃ کے علاوہ پانچ ہزار جید ...ئے جمع ہوئے تھے۔ اس تاریخی کانفرنس کے متعلق لاہور کے ایک ہفتہ وار رسالے ...د میں لوگوں نے شرکت کی۔ مقرر جس وقت تقریر کرنے سٹیج پر جاتا تھا تو مجمع ...ے کہ اس نے اس طرح جھوٹ لکھ کر اپنی گھٹیا ذہنیت جو اس کو اپنی جماعت سے ...نس کے بعد گوجرانوالہ شیرانوالہ باغ میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی جو ...کی حامل ہے۔

...ع کے نمایندگان کی رہائش کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ باغ کے ایک گوشہ میں ...یا تھا۔ اس کے علاوہ درمیان والی سڑک کے دونوں طرف جمعیۃ گوجرانوالہ کے ...جلسہ پر مکمل کنٹرول کیا ہوا تھا۔ الحمدللہ اس کانفرنس میں عوام اور رضاکاروں ...یت اعلیٰ پیمانے پر کئے گئے تھے۔

...ں۔ اور ایک دفعہ دنیا کے سامنے یہ حقیقت پھر عیاں ہوگئی کہ عوام اسلامی ...ہیں۔

کے ہوتے ہوئے کپڑا مہنگا ہے۔ جب ٹیکسٹائل ملز نہیں تھے تو کپڑا سستے نرخوں پر مہیا ہو جاتا تھا۔ آج جبکہ ٹیکسٹائل ملز عام ہیں تو کپڑے کے نرخ چڑھے ہوئے ہیں۔ بناسپتی گھی کی فیکٹریوں کے باوجود گھی بہت زیادہ مہنگا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اصلی گھی بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس مہنگائی کے دور میں درجہ چہارم کے سرکاری ملازمین کو پچھتر روپے تنخواہ دینا سراسر زیادتی ہے۔ وہ غریب اس قلیل تنخواہ میں اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کیسے پال سکتے ہیں۔ ملک میں رشوت کی وبا عام ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قلیل تنخواہ میں گذر اوقات نہیں کر سکتے۔ بالآخر وہ رشوت لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ درجہ چہارم کے ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جائیں تاکہ وہ آسانی سے اوقات بسر کر سکیں اور اس طرح ملک سے رشوت کی وبا بھی ختم کی جا سکے۔

آپ نے فرمایا۔ آپ ہی بتلائیں کہ اس ترقی سے ملک کے غریب عوام پر احسان دھرا جا رہا ہے کہ ملک نے بہت زیادہ ترقی کر لی ہے اور ملک خوراک و پوشاک کے معاملہ میں خود کفیل ہو چکا ہے۔ حکومت کا احسان اگر ہو سکتا ہے۔ تو یہاں کے غریب عوام پر نہیں بلکہ یہ احسان ان چند گھرانوں پر ہے۔ جو کروڑپتی ہیں۔ یہاں کا عوام تو پس رہا ہے۔ تو پھر ان کو حکومت کیوں زیر احسان رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ہم ترقی کے مخالف نہیں ہے۔ ملک میں کارخانے اور فیکٹریاں بناؤ۔ ٹیوب ویلز سکیم عام کر کے پانی کی سہولتیں بہم پہنچاؤ۔ ٹیکسٹائل اور شوگر ملز قائم کرو، لیکن اس ترقی کا یہاں کے غریب عوام کو بھی فائدہ پہنچنا چاہیئے۔ ہم اس کو ترقی نہیں کہہ سکتے۔ جس سے یہاں کے عوام کو فائدہ نہ پہنچے۔

آپ نے فرمایا کہ ملک اس وقت تک ترقی کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم ملک کے اقتصادی اور معاشی مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل نہیں کرینگے۔ ملک کی ترقی کا واحد راستہ ملک میں اسلامی نظام حیات کا نفاذ ہے۔

پابندیاں

آپ نے فرمایا کہ ملک میں تقریر و تحریر پر پابندی عائد ہے۔ آزادی رائے کا حق چھین لیا گیا ہے دفعہ ۱۴۴ کا بے تحاشا استعمال کیا جا رہا ہے۔ علماء کرام پر اکثر اضلاع میں پابندیاں عائد ہیں۔ سی آئی ڈی کو علماء کی نگرانی کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ علماء جدھر جاتے ہیں۔ سی۔ آئی۔ ڈی ان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے انکی ہر ہر نقل و حرکت پر کنٹرول کر رہی ہے۔ ملک میں آرڈیننسوں کی بھرمار ہے۔ پریس کو آرڈیننس کے ذریعے مفلوج کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر ایک خاص فرقے کی اجارہ داری قائم ہے۔ پاکستان میں ہنگامی حالات اسی طرح قائم ہیں جبکہ ہندوستان سے ہنگامی حالات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے ذریعے سیاسی مخالفین کو دبایا جا رہا ہے۔

آپ نے شورش کاشمیری کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو جمعیۃ علماء اسلام کی کل پاکستان کانفرنس میں تقریر کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا تھا آج تک وہ جیل میں ہیں۔ اور ان کو وہاں وہ مراعات حاصل نہیں ہیں جو کسی سیاسی قیدی کو حاصل ہونی چاہئیں۔ جس کی وجہ سے وہ بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آغا شورش کاشمیری قوم کی متاع عزیز ہیں۔ اگر بھوک ہڑتال کی وجہ سے عوام میں کوئی ردعمل ہو گیا۔ تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ آغا صاحب کو فی الفور رہا کر کے عوام کی ہمدردیاں حاصل کرے۔

آپ نے پریس پر ناروا پابندیوں کے متعلق مزید فرمایا کہ حال ہی میں اخبارات سے ... کی تعمیل کرائی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے پر... وہ اس با... ختم ہو کر رہ گیا۔ ملک کی تعمیر کے سلسلے ... حکومت کے افکار و نظریات سے اختلاف کرتا ہے تو اس کو جرم عظیم تصور کیا جاتا ... دبا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ملک کے پرامن شہری حکومت سے اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہوئے بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ کیا کسی آزاد ملک میں اس کے پرامن شہریوں کو غلامانہ زندگی گذارنے پر مجبور کرنے سے بڑا بھی کوئی جرم ہو سکتا ہے۔

آپ نے پرزور مطالبہ کیا کہ پاکستان میں تحریفات دین اور غیر اسلامی قوانین کو ختم کر کے کتاب و سنت کے مطابق صحیح اسلامی قانون رائج کیا جائے۔

عائلی قوانین

ملک میں جہاں اور قسم کی پابندیاں ہیں وہاں اسلام میں بھی مداخلت کی جا رہی ہے۔ دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ بے دینی عام ہے۔ ملک میں تحریفات کا سلسلہ جاری ہے۔

ملک کے دستور میں یہ دفعہ موجود ہے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے جو مذہب چاہے اختیار کر سکتا ہے جس وقت میں قومی اسمبلی کا رکن تھا۔ اس وقت میں نے اس میں یہ ترمیم پیش کی تھی کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے الا یہ کہ کسی کو مرتد ہونے کی اجازت نہیں۔ اس طرح ملک کے دستور نے مرتد ہونے کی اجازت دے دی ہے ملک کے دستور کے مطابق جب یہاں مذہبی آزادی حاصل ہے تو پھر حکومت ہمارے مذہب میں مداخلت کیوں کر رہی ہے۔ اس ملک میں ہندو بھی آباد ہیں۔ عیسائی بھی ہیں۔ لیکن ہماری حکومت کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتی۔ تو ہمارے مذہب میں مداخلت کیوں کرتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ملک میں عائلی قوانین کا نفاذ ہمارے مذہب میں سراسر مداخلت ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کو غدر کہنے والے خود غدار ہیں (مولانا عبدالحکیم صاحب)

ڈویژنل سیرت کانفرنس گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ڈویژنل سیرت کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ضلع جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ بیت المقدس پر یہودیوں نے قبضہ نہیں کیا بلکہ اس میں امریکہ کا بھی ہاتھ ہے۔ اور کچھ مسلمان ملکوں کی بے حسی اس میں شامل ہے۔ آپ نے کہا کہ لیبیا کے ارمی اڈوں سے امریکی طیارے اڑ کر اسرائیلی جارحیت کی امداد میں عربوں پر آگ برساتے رہے۔ آپ نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ عربوں اور اسرائیل کی جنگ کے دوران لیبیا، ایران اور تیونس کے حکمرانوں کا رویہ اسلام دوستی پر مبنی نہیں تھا۔ آپ نے کہا کہ بلا شبہ عرب ہمارے ممالک سمجھ نہیں ہوں گے اس کے باوجود ہم ان کی [illegible] ہیں۔ یہود اور امریکی سامراج اسی کے [illegible] ہیں ہو سکتا۔ آپ نے پاکستان کے کونے کونے میں مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے [illegible] افسوس کیا کہ ملک میں جہاد کے خلاف لٹریچر کثیر تعداد میں پھیلایا جا رہا ہے۔ جس میں جہاد کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ایسے لٹریچر کے چھاپنے اور تقسیم کرنے والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

آپ نے مطالبہ کیا کہ ایسی قسم کی شرانگیز جہاد دشمن کتابوں کو ضبط کیا جائے۔ ورنہ اس قسم کے لٹریچر کی وجہ سے ملک میں روح جہاد مفقود ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ انگریز نے اپنی بطلب براری کے لئے جہاد کو حرام قرار دلوایا تھا۔ اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور جہاد میں حصہ لینے والوں کو غدار قرار دیا گیا تھا۔ ایسی جہاد میں مسلمان بھی پیش پیش تھے۔ آپ نے کہا کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ غیر ملکی سامراج کے خلاف نبرد آزما ہونے والے جن ہزاروں علماء کرام کو پھانسی سے لے کر ابتدا تک درختوں پر لٹکا کر پھانسیاں دی گئیں کھولتے پانی میں پھینکا گیا۔ جلاوطن کیا گیا۔ کیا وہ غدار تھے۔ ہرگز نہیں ایسے شیخ اسلام کے پوتوں دین کی سربلندی کے متوالوں اور حریت پسندوں کو جو جہاد اسلامی میں مصروف تھے، غدار کہنے والے خود غدار ہیں۔

آپ نے کہا کہ ان علماء کو غدار کہنے والے انگریز کے پروردہ افراد تھے۔ جنہیں انگریز نے سر کے خطاب دیئے اور زمینیں اور جاگیریں دے کر نوازا تھا۔ آپ نے کہا کہ جہاد آزادی میں حصہ لینے والے علماء کرام کے پرکار آج بھی موجود ہیں۔ پاکستان کا موجودہ علماء کی قربانیوں کا صلہ ہے۔ آپ نے کہا کہ علماء حق آج بھی زندہ ہیں اور اسی وقت تک زندہ رہیں گے۔ جب تک یہ حق بات کہتے رہیں گے۔

آپ نے ڈاکٹر فضل الرحمن کے لٹریچر کو ملک کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔ اور کہا کہ اگر اس قسم کا لٹریچر دوسرے ملک اور دوسرے مسلمان ملکوں میں بھیجا جائے تو وہاں کے مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ پاکستان میں کبھی اسلام نہیں ہے بلکہ فضل الرحمن کا اسلام ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمن کی اسلام دشمن کتاب اسلام ضابطہ کی حیات ملک میں رضہ ہو جانے کا اندھا دھند استعمال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آج ملک کے اندر عیسائیت کا جال پھیلا ہوا ہے۔ عیسائیوں کے مشنری سکول، کالج اور ہسپتال مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں اور ارتداد کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آپ نے ایک اخباری اعلان کے حوالے سے بتایا کہ صرف ایک سال کے اندر ۲۰ ہزار مسلمان عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ آپ نے اس بات پر بڑا افسوس ظاہر کیا کہ ملک کے اندر سرکار دو عالم کی ختم نبوت اور صحابہ کرام کی عزت پر حملے ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے تدارک کے لئے کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی۔ البتہ علماء دین اور جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں پر ضرور پابندی لگائی جاتی ہے۔ آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس ملک میں اسلامی نظام حیات رائج کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے اس الزام کو غلط قرار دیا کہ علماء اسلام ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور یہ ترقی نہیں چاہتے۔ آپ نے کہا کہ علماء ملک کے اندر کارخانوں فیکٹریوں کے قیام کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر ملک میں شراب کی فیکٹریوں کے قیام کی وجہ سے بے پردگی کا دروازہ کھلے اور عورت تنقید کا نام بنا جائے تو ہم ایسی ترقی کے خلاف ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں اسلام کے خلاف ہیں۔ ہم ان کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔

جلسہ سے مولانا محمد عالم ناظم مرکزی جمعیۃ نے قرارداد کی تائید کی قرآن کہنے کو تین طلاق کے بعد بیوی حرام ہو گئی۔ پھر یہ دین اس کو جائز قرار دے مسلمان ایسے قانون کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہم نے عائلی قانون اس لئے بنایا ہے کہ مستورات کا دھندا آباد تھا۔ کیا دین مستورات کے تابع ہے

آج یہی کہا جاتا ہے کہ بیگمات پر تہمت تنقید کا کوئی حق نہیں، رینا چھتی پھریں۔ یہ عریاں ہو کر چلیں۔ رقص و سرود کی محفلیں گرم کریں۔ یہ سب کچھ ہوتا رہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ان پر تنقید نہ کرو۔

آپ نے کہا کہ آج مسلمان اقوام اگر اپنی حالت سنوارلو، تو ملک کا معاشرہ درست ہو سکتا ہے۔ آج عورت ننگے سر ننگے میں بک رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی تصویریں جوتوں پر بنا دی گئی ہیں۔ آج تو حالت یہ ہے کہ باپ اپنی بیٹی کو شوہر اپنی بیوی کو بھائی اپنی بہن کو لیکر سڑکوں پر پھرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ بڑے بے غیرت ہیں جو اپنی عورتوں کو سڑکوں پر لے کر پھرتے ہیں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں یہ بے غیرتی کی بات ہے۔ بازار سے ڈیڑھ پاؤ گوشت لاتے ہیں تو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اس اڑھائی من کی لاش کو سڑکوں پر پھرا رکھا ہے۔

آج علماء کو کہا جاتا ہے کہ یہ تخریب چاہتے ہیں۔ ہم ملک میں تخریب نہیں کرتے تعمیری پروگرام پیش کرتے ہیں آخر میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں ہے ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنا جمعیۃ کا نصب العین ہے۔ آپ حضرات اگر ملک میں سچا اسلام چاہتے ہیں تو جمعیۃ سے مل کر کام کیجئے۔ اللہ کا ساتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اجتماعیت میں جو برکت ہے وہ انفرادیت میں نہیں ہے۔

عوام نے ساتھ کھڑے ہو کر مولانا کی تائید کی۔ اور جمعیۃ سے ملنے کا عہد کیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنا جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین ہے (حضرت مولانا محمد عجل صاحب)

ڈویژنل سیرت کانفرنس گوجرانوالہ سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اجمل صاحب نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان جس وقت حاصل کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ کہا تھا کہ ہم ہندو کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ ہماری تہذیب و تمدن سب سے الگ ہے۔ اس لئے علیحدہ ملک کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ پاکستان حاصل کیا گیا تو کلمہ پڑھ کر ۱۹۴۷ء کی جنگ میں بھاگو کلمہ پڑھ کر۔ حصول پاکستان کے وقت جو مقصد پیش نظر تھا۔ ہم اس سے بھی دور جا چکے ہیں۔ ملک کا دستور کتاب و سنت کے خلاف ہے۔

یہ دین متین مٹنے کے لئے نہیں ابھرنے کے لئے آیا ہے۔ ہم ٹوپی کی چوٹ اعلان کرتے ہیں، برملا کہتے ہیں، بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ جو قانون کتاب و سنت کے خلاف ہے ہم اس کو ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ عائلی قوانین جو اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ مسلمان ایسے قانون کو جس میں پیٹرمین کو دخیل بنا دیا گیا ہے۔

ناظم عمومی صوبائی جمعیتہ کی گرفتاری

ایبٹ آباد۔ ۲۰ ستمبر۔ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کو قانون تحفظ امن عامہ کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ مولانا پر الزام ہے کہ چونکہ ضلع ہزارہ میں تین ماہ تک تقریر کرنے کی پابند تھی۔ یہ گرفتاری اس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر عمل میں لائی گئی ہے۔

مولانا ایبٹ آباد جیل میں نظر بند ہیں اور ان کو بی کلاس دی گئی ہے۔ پشاور میں مولانا کی درخواست ضمانت دے دی گئی ہے اور سماعت کے لئے یکم اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی ہے

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی گرفتاری پر جمعیتہ کے مرکزی رہنماؤں کا احتجاج

ملتان۔ کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ناظم عمومی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ناظم مرکزی مولانا عبدالواحد صاحب نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا کی گرفتاری سے حکومت کے وہ بلند بانگ دعاوی بالکل بے نقاب ہو گئے ہیں جو وہ آزادئ فکر کے سلسلہ میں کرتی رہتی ہے۔

مولانا کی گرفتاری سے ثابت ہوا کہ پاکستان میں آزادئ ضمیر، آزادئ تقریر و تحریر اور آزادئ نقل و حرکت کو برداشت نہیں کیا جا رہا۔ اور یہاں کے آزاد شہری اپنے آزاد ملک میں غلاموں کی زندگی گزارنے پر مجبور کئے جا رہے ہیں۔

مرکزی رہنماؤں نے حکومت سے ان حالات کے فوری بدلنے اور مولانا ہزاروی، خورشید کاشمیری اور دیگر سیاسی زعماء کی فوری رہائی کا شدید مطالبہ کیا ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو فوراً رہا کیا جائے

ناظمین صوبائی جمعیتہ مولانا محمد اکرم، مولانا محمد اجمل کا مشترکہ بیان

لاہور۔ ۲۵ ستمبر۔ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظمین حضرت مولانا محمد اجمل اور مولانا محمد اکرم نے ایک مشترکہ بیان میں صوبائی جمعیتہ کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی گرفتاری کی خلاف احتجاج کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی وطن عزیز کے دینی حلقوں میں انتہائی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں اور کبر سنی کے عالم میں ان کی دینی سرگرمیوں کو غیر معمولی قدر و منزلت کا مقام حاصل ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر قانون تحفظ عامہ کے تحت ان کی گرفتاری سے ملک بھر میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مولانا موصوف کو فی الفور رہا کیا جائے اور آئندہ اس قسم کے غیر جمہوری اقدام سے احتراز کیا جائے، جس سے عوام اور حکمران طبقہ میں اختلافات کی خلیج وسیع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

آغا شورش کاشمیری کی بھوک ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال پر اظہار تشویش

تین جماعتوں کے رہنماؤں کا مشترکہ بیان

ملتان۔ ۲۵ ستمبر۔ گزشتہ شب مختلف دینی تنظیموں کے رہنماؤں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری کی بھوک ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بنیادی انسانی حقوق کا احترام کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیری کو ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں اور ان کی جائز شکایات رفع کی جائیں تاکہ بھوک ہڑتال ایسے انتہائی اقدام کے باعث ان کی زندگی کو جو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس کا تدارک ہو سکے۔ بیان میں عوام اور علماء سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ آغا شورش کاشمیری کے مطالبات کی حمایت میں پر امن جدوجہد جاری رکھیں اور آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے حکومت پر زور دیں کہ وہ آغا شورش کاشمیری کے مطالبات منظور کرے۔ مشترکہ بیان میں علماء سے یہ اپیل بھی کی گئی ہے کہ آئندہ جمعہ کو خطبات جمعہ میں حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ آغا شورش کاشمیری کی بھوک ہڑتال ختم کرانے کے لئے ضروری اقدام کرے۔ مشترکہ بیان پر دستخط کرنے والوں میں جمعیتہ علماء اسلام کے امیر و ناظم عمومی حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود، مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور مولوی عبدالرحیم اشعر، منتظیم اہلسنت کے مولانا دوست محمد قریشی اور مولانا ضیاء القاسمی شامل ہیں۔

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں ہے وہ اس بات سے بے حیائی عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت [redacted] معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی [redacted] اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔ ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیتہ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جد و جہد کی ضرورت ہے علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیتہ کی دل کھول کر مدد فرمادیں۔ اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں۔ تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام (فیصل آباد)

محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی - - - - - - (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیتہ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔

سندھ علاقائی کانفرنس ملتوی

ٹائٹل چھپ چکا تھا اور اس میں کانفرنس کا اشتہار بھی شائع ہو گیا تھا۔ بعد میں اطلاع موصول ہوئی کہ سندھ علاقائی کانفرنس آئندہ شوال تک ملتوی ہو گئی ہے۔ تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

پاکستان میں کتاب وسنت کے خلاف جو قوانین رائج ہیں وہ منسوخ کرنے پڑینگے

(مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ)

ڈویژنل سیرت کانفرنس گوجرانوالہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا کہ ملک کی رہنمائی مذاق نہیں ہے۔ ملک نازک حالات سے گذر رہا ہے۔ آج امریکہ میں فساد ہے، ویت نام میں فساد ہے۔ پاکستان و ہندوستان میں ناچاقی ہے۔ چیکوسلواکیہ اور افریقہ میں لڑائی ہے امریکہ یہ چاہتا ہے کہ میرا مکہ چلے، مجھے غلبہ حاصل ہو۔ اشتراکی ممالک کہتے ہیں کہ ہمارا سس عرب ہو۔ ہمارا اقتدار رہے۔ غرضیکہ ہر ایک [illegible] وادتھین اداکرنا [illegible] وجدال [illegible] کے دو بنیادوں میں جذبۂ جہاد لانے کی علامت ہے۔ جب حضرت عیسیٰ [illegible] پیدا ہوئے تو دنیا سے بداعتمادی ختم ہو گئی۔ جنگ وجدال کے بادل چھٹ جائینگے اس وقت یہ آپس کی ناچاقیاں ختم ہو جائیں گی۔ دنیا میں اسلام قائم ہو جائے گا۔ اور دنیا سکون کا سانس لے گی۔

آپ نے فرمایا کہ خان آف قلات نے ایک کتاب لکھوائی تھی جس میں اسلامی نظام حیات کو پیش کیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ میرے علاقے میں اسلام کا قانون جاری ہو۔ لیکن ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کرنے والے اسلام کو کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

اس ملک میں سبھی اپنا اپنا نظام اور پروگرام پیش کر رہے ہیں مسلمانو! تم بھی اپنا نظام پیش کرو اگر ملک میں اسلامی انقلاب چاہتے ہو تو وہ اشتراکی اور سامراجی نظام سے نہیں چلے گا۔ بلکہ اسلامی نظام حکومت جو خلفاء راشدین نے اپنے دور حکومت میں قائم کیا تھا۔ اس کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اسلامی دور حکومت میں خلیفۂ وقت کو دیکھو، امیرالمومنین ہیں۔ لیکن کوئی دربان اور پہریدار مقرر نہیں ہے۔ ایک آرچ کے حکمران ہیں۔ گورنر ہاؤس اور ایوان صدارت کا رخ کرو۔ آج یہاں کے چپڑاسیوں کا لباس مسلمانوں کے بادشاہوں جیسا لباس ہے۔ یہ سب انگریز کی چال ہے۔ انگریز نے سلطان ٹیپو شہیدؒ کے نام پر اپنے کتوں کا نام رکھا۔ آج ہم بھی اپنے کتوں کو ٹیپو ٹیپو کر کے بلاتے ہیں۔ آج صحیح بات کہنا جرم تصور کیا جاتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ امیرالمومنین خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہو کر خطبہ پڑھنے سے روک دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ عمر مال غنیمت سے سب کو ایک ایک چادر حصے میں آئی ہے جس سے ایک کرتہ بننا مشکل ہے۔ آپ نے یہ کرتہ پہنا ہوا ہے ایک چادر میں یہ کرتہ کیسے بنوالیا؟ حضرت عمرؓ کے بیٹے نے ان کی صفائی دی تب خطبہ پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ کیا دنیا میں ایسے نظام حکومت کی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انقلاب عظیم پیدا کر دیا کہ وہ عرب کے بدو، اونٹوں کے چرواہے جہاں کوئی کارخانہ اور فیکٹری نہیں سے سینکڑوں معبود اپنی جیبوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ حضور کے تشریف لانے کے بعد وہ اسلام کے حکمران بن گئے۔

یہاں تو حالت یہ ہے کہ شراب پی جا رہی ہیں اور پھر اس کو ترقی قرار دیتے ہیں۔ عورتوں کے نیم عریاں لباس میں پھرنے کو ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جو جتنا عریاں ہوگا وہی ترقی یافتہ کہلائے گا۔

لعنت ہو انگریز پر اور اس کی تہذیب پر۔ آج کہا جاتا ہے کہ یہ ملا کا دین ہے۔ یہ ملا کا دین نہیں یہ مولا کا دین ہے۔ یہ محمد رسول اللہ کا دین ہے۔ ہمارے اس ملک پاکستان میں کتاب وسنت کے خلاف جو قوانین رائج ہیں وہ منسوخ کرنے پڑینگے۔

فضل الرحمٰن نے کتاب لکھی۔ جس میں دین کا مذاق اڑایا گیا۔ سید محمد مظفر وزیر قانون نے اس کے متعلق کہا تھا کہ اس میں کوئی چیز اسلام کے خلاف نہیں۔ چھ اس میں تاویل کر کے عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال پیش کی۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

یہ علماء اور علماء کی طاقت ہے۔ جس نے ان کو تاویل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ یہ ملا کا دین نہیں خدا کا دین ہے۔

سید مظفر نے کہا تھا کہ یہ "اسلام" نامی کتاب ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۵۸ء میں لکھی تھی جبکہ وہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر نہیں بنے تھے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کتاب ۱۹۵۸ء میں لکھی گئی تھی تو اس کو ادارہ تحقیقات میں کیوں لیا گیا۔ اس سے تو حکومت کا جرم اور بڑھ جاتا ہے۔ تحقیقات اسلامیہ کا ادارہ کیوں قائم کیا گیا ہے۔ کیا وہ چودہ سو سال اسلام کی تحقیقات کافی نہیں تھیں۔

آپ نے فرمایا کہ اگر مشرقی پاکستان کی پرزور ہڑتال اور مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں احتجاجات اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری نہ ہوتا تو ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو استعفا دینے پر مجبور نہ کیا جاتا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ وزیر قانون صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ کتاب ۱۹۵۸ء میں تصنیف کی گئی ہے، کیونکہ اس کتاب کے دیباچے میں جن کتابوں سے امداد حاصل کی گئی ہے وہ بالترتیب ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی ہیں۔

آپ نے ملکی دستور پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دستور میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ ہر شخص جو مذہب چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ کیا دستور کا یہ حصہ اسلام کے موافق ہے

صدر صاحب الیکشن کے دنوں میں کہا تھا کہ میں دستور کو مسلمان بناؤں گا۔ تم ایک سادہ کاغذ پر مجھ سے دستخط کرالو۔ لیکن پانچ سال ہونے کو ہیں۔ وہ وعدہ ایک شرمندۂ وفا نہیں ہو سکا۔

ہم اس ملک میں اسلام کی حکومت چاہتے ہیں بالاقتدار کی حکومت نہیں چاہتے۔ جو اسلام کی خدمت کرے گا ہم اس سے ملنے کے لئے تیار ہیں۔ جو اسلام کے لئے ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ ہم اس سے ملنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔

آخر میں آپ نے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر ملک میں دین کی خدمت کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مولانا کی تقریر باوجود نقاہت اور کمزوری کے اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔

بقیہ ——— قائد جمعیۃ کا خطاب

پوتے کی وراثت کے مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ کسی مذہب میں پوتے کی وراثت کو جائز قرار نہیں دیا ہے۔ اس مسئلہ پر ڈاکٹر فضل الرحمٰن سے میری گفتگو ہوئی اور میں نے اس کو چیلنج دیا کہ کسی مذہب چاہے شیعہ ہو یا سنی، جبریہ، کرامیہ، قدریہ وغیرہ کی کسی کتاب سے پوتے کی وراثت کو جائز دکھا دو، میں مخالفت ترک کر دوں گا۔ اس پر ایک عالم دین نے کہا کہ مفتی صاحب آپ نے اس کو چیلنج دے دیا ہے۔ کہیں یہ کسی کتاب سے دکھا نہ دیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ان کو آزما چکا ہوں۔ یہ کسی کتاب سے نہیں دکھا سکتے۔ اسی طرح تین طلاق کا مسئلہ بھی ہے۔ جو کتاب وسنت کے سراسر خلاف ہے

جمعیۃ اس ملک میں ایک ایسی جماعت ہے۔ جو صحیح نہج پر کام کرنا چاہتی ہے۔ وہ یہ چاہتی ہے کہ عوام کا نمائندہ ایسا ہو جو عوام کے ساتھ برابر ہو۔

یہ بڑے بڑے مشٹنڈے جو کہتے ہیں کہ ہم ممبر بننے کے بعد اسلام قائم کریں گے۔ لیکن وہ ممبر بننے کے بعد اسلام کا نام بھی نہیں لیتے۔ انسان کا جسم بھی تقریباً پانچ چھ فٹ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جب یہ اس میں ہی اسلام قائم نہیں کر سکتے۔ تو پھر یہ کیسے پورے پاکستان میں اسلام نافذ کرینگے۔

آپ آؤ اور علماء کا ساتھ دو۔ علماء آپ کو کبھی دھوکہ نہیں دینگے

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو اسلام نافذ کرنے کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مولانا عبدالحی صاحب ہزارہ اور سرگودھا کے تین نوجوانوں کو

اپنے مذہب کا پرچار کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا

سرگودھا ۲۹ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کے تین نوجوانوں تاج محمود (ناظم دارالمطالعہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا) عبدالرحمٰن شاہ صاحب، محمد شفیع صاحب کو اپنے مذہب کا پرچار کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک مخصوص فرقہ کو جو ختم نبوت کا منکر ہے کافر قرار دیا ہے۔ ان تینوں نوجوانوں کو شب کے وقت ۴ بجے گرفتار کیا گیا۔

اس کے علاوہ امیر جمعیۃ ضلع ہزارہ مولانا عبدالحی صاحب کو بھی دفعہ ۱۳ کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ایبٹ آباد کا انتخاب

ایبٹ آباد۔ خواجہ ہوٹل ایبٹ آباد میں زیر صدارت قاری فقیر محمد امام گنج ایبٹ آباد جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ قاضی محمد نواز خاں خطیب جامع مسجد نواں شہر اور مولانا شفیق الرحمٰن کیہال ایبٹ آباد اور مسرین شہر نے شرکت کی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے حالات حاضرہ جماعتی تنظیم اور دیگر دینی امور پر روشنی ڈالی۔ اور قاضی محمد نواز نے جمعیۃ علماء اسلام کی دینی سرگرمیوں کی تعریف کی۔ اجلاس میں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست مولانا قاری فقیر محمد امام مسجد گنج ایبٹ آباد۔

امیر۔ مولانا عبدالواحد خطیب البانڈی ـــــ نائب امیر۔ مولانا شفیق الرحمٰن خطیب کیہال ـــــ نائب امیر ۲ مولانا حافظ غلام حسین دہتوڑ والے ـــــ ناظم عمومی ڈاکٹر احمد حسن۔ ناظم۔ حاجی عبدالرشید مدینہ کلاتھ صدر بازار ـــــ ناظم جناب نیک محمد کلاتھ مرچنٹ صدر بازار ناظم نشر و اشاعت۔ حافظ عبدالرشید جامع مسجد ایبٹ آباد ـــــ سالار جناب شیخ کرم بخش ـــــ خزانچی صوفی عبداللطیف کلاتھ مرچنٹ صدر بازار۔

ایک سب کمیٹی قائم کی گئی جو کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر مقامی کاموں میں تعاون کرے گی ڈاکٹر احمد حسن۔ عظمت اللہ خالد دواخانہ۔ صوفی عبداللطیف۔ حبیب الرحمٰن

حضرات ذیل کو مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا گیا۔

قاضی مولانا محمد نواز خاں خطیب جامع مسجد عباسی نواں شہر۔ الطاف علی۔ عظمت اللہ جناب ماسٹر غلام حیدر۔ حبیب الرحمان۔ محمد یوسف۔ مقبول الرحمٰن۔ محمد امین۔

جی ایم سید کی ایک کتاب ضبط کر لی گئی

لاہور۔ حکومت مغربی پاکستان نے پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کے تحت سندھی کتاب "شہیدانِ سندھ" (ہوشو کتابی سلسلہ نمبر ۱) مصنفہ جی ایم سید کی تمام جلدیں بحق سرکار ضبط شدہ قرار دے دی ہیں۔

یہ کتاب ہمدرد پرنٹنگ پریس سکھر میں چھپی اور بھمبرو ادبی انجمن ہنگوریلا ضلع خیرپور کی طرف سے عطا محمد بھمبرو نے شائع کی تھی۔ کتاب میں قابل اعتراض مواد موجود ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہری پورہ ہزارہ انتخاب

ہری پور۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی کی زیر صدارت ایک اجتماع میں گزشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام ہری پور ہزارہ کا انتخاب عمل میں آیا جس میں حسب ذیل افراد کو عہدیدار منتخب کیا گیا۔

امیر۔ مولانا خلیل الرحمٰن سکندر پور۔ نائب امیر۔ مولانا سعید الرحمٰن خطیب شیرانوالہ ہری پور۔ ناظم عمومی حافظ عبدالرشید دیسی دواخانہ ہری پور۔ ناظم مولانا عبدالرحیم امام مسجد کلیار ہری پور۔ خزانچی۔ عطاء الرحمٰن ہری پور۔

گوجرانوالہ کے اخبار نویس دوستوں سے

اخبار نویسی اور رپورٹنگ کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ عوام کے احساسات و جذبات کی ترجمانی کی جائے اور ملک کی تمام تر سیاسی جماعتوں کے نظریات و خیالات کو بلا کم و کاس عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ لیکن معلوم نہیں ہمارے ہاں اخبار نویسی کا معیار کیا سمجھ لیا گیا ہے کہ جو چیز مخصوص گروہی اغراض کے مطابق ہو اسے قومی پریس میں جگہ دے دی جاتی ہے اور جس چیز کو اخبار نویسوں کی گروہی اغراض گوارا نہ کرتی ہوں وہ خواہ کتنی اہمیت کی حامل ہو ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جاتی ہے۔ اس کی تازہ مثال گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والی جمعیۃ العلمائے اسلام کی عظیم الشان ڈویژنل کانفرنس سے اخبار نویسوں کی بے اعتنائی ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت میں نے خود اخبار نویس دوستوں کو دی تھی۔ مگر افسوس کہ گوجرانوالہ کے اخبار نویس دوستوں نے اپنی مخصوص ڈگر کو چھوڑنا پسند نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء کو شیرانوالہ باغ میں کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن لوگوں نے کانفرنس میں شرکت کی ہے وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ کانفرنس گوجرانوالہ کی تاریخ میں فقید المثال کانفرنس [illegible] رین اور چوٹی کے خطباء نے تقاریر کیں اور صف اول کے سیاسی [illegible] کی مسائل پر اظہار خیال کیا۔ لیکن ایک مقامی لوکل اخبار نوائے گوجرا[illegible] [illegible] لاہور کے علاوہ کسی اخبار نے اس کانفرنس کے بارہ میں ایک [illegible] کچھ نہیں رہا۔

اس کے برعکس جمعیۃ العلماء پاکستان کی تشکیل جدید کے محرک مفتی محمد حسین صاحب نعیمی نے جمعیۃ العلماء پاکستان قدیم کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب پر کسی محفل میں دھاندلیوں کا الزام لگایا تو اسے نوائے وقت کے معزز اور کرم فرما نمائندہ خصوصی نے جمعیۃ علماء اسلام کے سابق صدر پر دھاندلیوں کا الزام کا عنوان دے کر اور پوری خبر میں جمعیۃ العلماء پاکستان کی بجائے جمعیۃ العلماء اسلام کا نام استعمال کر کے یہ الزام جمعیۃ علماء اسلام پر چسپاں کر دیا۔ حتیٰ کہ خبر کے آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کی اس تاریخی ڈویژنل کانفرنس کا حوالہ بھی دے دیا جس کے چھ انتہائی کامیاب اجلاسوں میں سے کسی ایک اجلاس کی رپورٹ نوائے وقت کو بھیجنے کی توفیق اس معزز نمائندہ خصوصی کو نہیں ہوئی۔

میں گوجرانوالہ کے اخبار نویس دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اخبار نویسی کا پاکیزہ پیشہ آپ لوگوں کے مخصوص مفادات کا اسی طرح تابع بنا رہے گا؟

کیا فرماتے ہیں اخبار نویسان کرام بیچ اس مسئلہ کے؟ بینوا و توجروا

آپ کا خادم۔ (زاہد لکھڑوی)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گرفتاری

پر مولانا محمد ابراہیم صاحب امیر جمعیۃ لاہور شہر کا احتجاجی بیان

لاہور۔ ۲۵ ستمبر۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مجاہد امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی گرفتاری کے خلاف ایک احتجاجی بیان میں کہا ہے کہ مولانا کی گرفتاری جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ مولانا موصوف ایک عظیم مذہبی اور سیاسی راہنما ہیں۔ حکومت نے ان کو گرفتار کر کے ملک کے مذہبی حلقوں میں اضطراب پیدا کر دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مولانا کو اے کلاس کی بجائے بی کلاس دی ہے حکومت کا سیاسی راہنماؤں کے ساتھ اس قسم کا ناروا سلوک سراسر ناانصافی ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ حضرت مولانا مدظلہ کو فوراً رہا کر کے ملک کے عوام کی بے چینی کو دور کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۲۴)

کیا ایسی تحریرات کے بعد بھی آپ کے لئے مودودی صاحب سے شرعاً کسی عقیدت و عظمت کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ کیا صحابہ کرام کی اس طرح صریح توہین کرنے والا بھی آپ کے نزدیک محقق دوراں اور داعی حق قرار دیا جا سکتا ہے؟ آپ تینوں حضرات اگر تقیہ باز نہیں ہیں، تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان عبارتوں میں آپ کو حضرت امیر معاویہؓ کی توہین محسوس نہیں ہوتی جو حضرت امام حسن رضی اللہ [illegible] بعد بالاتفاق خلیفہ برحق ہیں۔ اور جن کی [illegible] میں جذبۂ جہاد امام حسین رضی اللہ عنہ نے ۱۹ سال سالا [illegible] بلا کسی مزاحمت و مخالفت کے گذارے ہیں۔ آپ [illegible] اہلسنت مسلمانوں کو تلبیس میں مبتلا رکھیں گے؟ اگر آپ حق پرست ہیں تو روافض کے طور و طریق کو بالائے طاق رکھ کر صاف طور پر اپنا موقف بیان کریں۔ اگر آپ حسب عقیدۂ اہلسنت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عادل اور متبع سنت خلیفہ برحق مانتے ہیں۔ تو پھر بلا خوف لومۃ لائم مودودی اور اس کی تحریروں سے نفرت و بیزاری کا اعلان کریں۔ اور اگر آپ کے دل میں وہی کچھ ہے: جو مودودی صاحب نے حضرت معاویہؓ کے متعلق لکھ دیا ہے۔ تو پھر حضرت معاویہؓ کے بارے میں شیعی نظریہ کا اعلان کر دیں۔ اس گومگو کی پالیسی میں علمائے اہلسنت آپ کا یہ جرم معاف نہیں کر سکتے اور بارگاہ خداوندی میں بھی انشاء اللہ آپ کا گریبان ہوگا اور حضرت معاویہ کا ہاتھ۔ فرمائیے دونوں صورتوں میں سے آپ کو کونسی صورت منظور ہے؟

سید قطب مصری

سید قطب مصری (جس کو غالباً ساری مودودی جماعت ایک عظیم مفکر اسلام اور داعی حق سمجھتی ہے (اور جس کو گذشتہ سالوں میں مصری حکومت نے موت کی سزا دی تھی) کی ایک عربی تصنیف "العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام" کا اردو ترجمہ "اسلام کا نظام عدل" کے نام سے مودودی جماعت نے پاکستان میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں سید قطب نے خلیفہ راشد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے متعلق حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

(۱) لیکن دراصل یہ پہلا حادثہ نہ تھا۔ اس سے بدتر واقعہ حضرت علیؓ کو مؤخر کر کے ضعیف العمری کے زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بنایا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سلطنت کی کنجیاں مروان بن حکم کے قبضہ میں چلی گئیں۔" (اسلام کا نظام عدل ص۳۳۸)

(۲) "مجھے پورا یقین ہے کہ اگر حضرت عمرؓ کا دور چند سال اور باقی رہ جاتا یا شیخین کے بعد تیسرے خلیفہ حضرت علیؓ ہوتے۔ بلکہ اگر مسند خلافت پر آتے وقت حضرت عثمانؓ کی عمر جتنی تھی۔ اس سے بیس سال کم ہوتی تو بڑی حد تک اسلامی تاریخ کا رخ بدل جاتا۔" (ایضاً ص۴۰۲)

قطب مصری کی مندرجہ عبارتوں سے یہی نتیجہ لازم آتا ہے کہ حضرت عثمان نعوذ باللہ خلافت کے اہل نہ تھے اور ان کی جگہ تیسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنی چاہیئے تھی۔ اس بنا پر [illegible] مذکورہ اتحادی علمائے ثلثہ سے دریافت کرتے ہیں کہ [illegible] کا بھی یہی نظریہ ہے۔ جو قطب مصری نے حضرت عثمانؓ کے [illegible] میں لکھا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر آپ زمرہ اہلسنت سے یقیناً خارج ہیں۔ اور نہ صرف حضرت عثمانؓ بلکہ حضرت علیؓ کے بھی مخالف ہیں۔ کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں جن چھ جلیل القدر صحابہ کے نام خلافت کے لئے پیش فرمائے تھے۔ یعنی حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف۔ حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین۔ وہ حضرات ان عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جن کے جنتی ہونے کی خبر من جانب اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی تھی گویا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کے لئے انہی صحابہ کے نام پیش کئے۔ جن کو خود اللہ تعالےٰ نے تمام صحابہ میں سے منتخب فرما دیا تھا۔ اور پھر ان چھ منتخب اصحاب میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلافت کے لئے منتخب ہو گئے۔ اور ..... حضرت علیؓ سمیت اس وقت کے تمام صحابہ کرام کا حضرت عثمان کی خلافت پر اجماع ہو گیا تو کیا حضرت علی اور دوسرے صحابہ کو حضرت عثمان کے بڑھاپے پر نظر نہ تھی۔ جس کو قطب مصری خلافت کی نااہلیت کی وجہ قرار دے رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قطب مصری نہ صرف حضرت عثمان بلکہ حضرت علی اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کا اعتماد بھی مسلمانوں کے قلوب سے زائل کرنا چاہتا ہے۔ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تیسرا خلیفہ منتخب کیا تھا۔ اور اگر یہ تینوں اتحادی علماء سید قطب کے اس پیش کردہ نظریہ کے خلاف ہیں تو پھر ان پر لازم ہے کہ واضح طور پر اس کی تردید کر کے مودودی جماعت کے ان ارکان و متفقین کو گمراہی سے بچائیں جو قطب مصری کے ان ناپاک خلاف حق نظریات سے متاثر ہوئے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

خلافت و ملوکیت سے مفتی محمد یوسف کا ابتدائی تاثر

مذکورہ تینوں علماء میں سے مفتی محمد یوسف صاحب نے مودودی صاحب کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کے مضامین سے ابتداءً وہی تاثر لیا جو علماء حق نے لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ان عبارات کو توہین صحابہ پر محمول کر کے مودودی صاحب کو اصلاح حال کے لئے خطوط بھی لکھے اس سلسلہ میں مفتی صاحب اور مودودی صاحب کے خطوط ماہنامہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں بھی شائع ہوئے تھے۔ مفتی صاحب نے مودودی صاحب کے ان مضامین پر جو "خلافت سے ملوکیت تک" کے عنوان سے قسط وار ماہنامہ ترجمان القرآن (از مودودی) میں شائع ہوئے تھے اپنے خطوط میں جو تبصرہ کیا ہے۔ اس کے بعض ضروری اقتباسات ہم یہاں درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام پر حقیقت حال پوری طرح منکشف ہو جائے۔ مفتی صاحب اپنے خط میں مودودی صاحب کو لکھتے ہیں کہ۔

(۱) یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان دین کے صحیح تصور کے بارے میں اگر کوئی قابل اعتماد واسطہ ہے۔ تو وہ صرف صحابہ کرام کی برگزیدہ اور مقدس جماعت ہے۔ اہلسنت والجماعت کے مابین اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں۔ کہ "الصحابۃ کلہم عدول"۔ ان کی صفت عدل اور دینی تقدس کی بنیاد پر علم کلام والوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ ویکن عن ذکر الصحابۃ الا بخیر اھ (یعنی صحابہ کا ذکر صرف خیر و بھلائی کے ساتھ ہی کرنا چاہیئے) مگر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آپ کے اس مضمون کے آخری حصے کے مطالعہ سے ایک قاری کے ذہن میں بعض صحابہ کرام کے متعلق جو تصور قائم ہو جاتا ہے۔ وہ انتہائی غلط بلکہ بہت برا تصور ہے۔ جو یقینی طور پر اس اعتقاد کو متزلزل کر دیتا ہے۔ جو دین کے بارے میں پوری امت کو حضرات صحابہ کرام کی ذوات قدسیہ پر حاصل ہے۔ خاص کر مضمون کے بعض حصوں میں ان کی سیرت و کردار کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس سے تو ان لوگوں کے اذہان بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو صحابہ کرام کے متعلق انتہائی پاکیزہ بلکہ معصومانہ تصور رکھتے ہیں۔ اس کے لئے ذیل کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

پانچویں مرحلے کے تحت آپ لکھتے ہیں:۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے نام اپنے ایک پیغام بر کے ذریعہ بے خط لفافہ بھیجا۔ جب قاصد سے حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا۔ میرے پیچھے دمشق میں ۶۰ ہزار آدمی خون عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا۔ کس سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ "آپ کی رگ گردن سے"۔ اس سوال و جواب کے بارے میں آپ کا تاثر یہ ہے:۔

(باقی آئندہ)

درسِ قرآن و حدیث

(از حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

یہ اس کا احسان نہیں ہے کہ مسجد بنائی، یہ خدا کی مہربانی ہے کہ اس نے ماں کو (خدا نے) محفوظ کر لیا۔ اچھے کام میں خرچ کرنے کی خدا نے اس کو توفیق دی۔ سب کہو الحمد للہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من بنی اللہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا مثلہ فی الجنۃ۔ جیسی خوبصورت مسجد بناؤ گے ویسا ہی تمہیں جنت میں مکان ملے گا۔ من القیٰ حصیرا فی المسجد۔ جس نے مسجد میں چٹائی ڈالی کہ نمازی نماز پڑھیں گے۔ قیامت کے دن اس کو جنت میں سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ من اسرج سراجا فی المسجد نور اللہ قبرہ الی یوم القیامۃ۔ جس نے مسجد میں چراغ جلایا کہ نمازی نماز پڑھیں گے۔ اندھیرے نہ رہیں گے۔ اللہ اس کی قبر کو قیامت تک روشن کر دینگے۔ یہ کسی پر احسان نہیں ہے۔ حضرت عثمان غنی سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ میں نے آج بھی کہا۔ دین کے علم میں ترقی چاہتے ہو یا خدا کا قرب چاہتے ہو تو جب حضورؐ کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم یعنی درود شریف پڑھ لیا کرو اور جب صحابی کا نام آئے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھ لیا کرو اور جب کسی امام کا نام آئے تو رحمۃ اللہ علیہ کہہ لیا کرو۔ ان چیزوں کے ساتھ علم میں ترقی ہوتی ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم، آپ مسجد میں آئے مدینہ منورہ کی، فرمایا۔ مسجدی ہذا، مسجدی ہذا۔ آخر مساجد الانبیا یہ میری مسجد جو مدینہ میں ہے تمام انبیاؑ کی مسجدوں میں سے آخری مسجد ہے۔ و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی، میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ و انتم آخر الامم لا امت بعدکم تم آخری امت ہو، قیامت تک کوئی دوسری امت نہیں آئیگی کنتم خیر امت اخرجت للناس۔ حضورؐ کی امت کی شان خدا نے خود بیان فرمایا۔ کنتم خیر امۃ (اے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت تم تو تمام انبیاء کی امتوں سے بہترین امت ہو۔ جس کو خدا نے بہترین امت فرمایا، اس کی شان کیا ہوگی۔ تم بھی حضور کی امت ہو۔ سب کہو۔ الحمد للہ۔ مگر خدا نے تمہیں بہترین امت بنایا۔ یہ ایک انعام ہے بھاری۔ لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم اس نعمت کا شکر ادا کرو گے تو پھر یہ خیریت تمہاری بڑھتی جائے گی۔ کفرتم ان عذابی لشدید کفران نعمت کیا تو فرمایا۔ میرا عذاب سخت ہے۔ میں فضیلت کی نہرست سے تمہارا نام کاٹ دوں گا۔ یہ چین کا وقت نہیں ہوش کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ ولقد کرمنا بنی آدم وحملنھم فی البر والبحر۔ ہم جنگلوں کے اندر بھی آدم کی اولاد کو سوار کرتے ہیں۔ دریاؤں کے اندر بھی کشتیوں کے اندر سوار جہازوں میں سوار۔ و رزقنھم من الطیبٰت۔ پاک چیزوں سے رزق بھی ہم دیتے ہیں۔ اور پانی بھی ہم پلاتے ہیں۔ افرءیتم الماء الذی تشربون۔ ضرور آج تم تو پانی پیتے ہو۔ ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون۔ بادلوں سے تم اتارتے ہو یا کہ ہم ہیں اتارنے والے۔ لو نشاء جعلناہ اجاجا۔ اگر ہم چاہتے تو پانی کو کڑوا بنا دیتے۔ سب کہو سبحان اللہ! میں ابھی مستونگ گیا۔ کوئٹہ بھی گیا۔ مستونگ میں ایک قاری صاحب کے نکاح کے لئے لے گئے۔ جہاں خطبہ نکاح کا میں نے پڑھا۔ اوپر دیکھا کہ انگور لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ قرآن مجید کی شرح باغوں میں بھی ہے۔ قرآن کی شرح پہاڑوں میں بھی ہے۔ اوپر نگاہ کر کے دیکھو۔ رب نے کہا وجنۃ معروشات و غیر معروشات۔ ہم نے باغ بنائے کئی بچھے ہوئے ہیں اور کئی لٹکے ہوئے ہیں۔ نیچے خوشے انگوروں کے رنگ برنگے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور اس خدا کی شان ایک طرف اتنے نیچے لٹکے ہوئے ہیں کہ مولوی کی چادر پائی پڑی ہوئی ہے۔ وہ لیٹے ہوئے انگور توڑ توڑ کر کھا رہا ہے۔ میں نے کہا۔ ہم نے تو قرآن مجید میں پڑھا تھا کہ جنت میں باغ ہوں گے۔ وظللت قطوفھا تذلیلا۔ پھل جو ہیں تابع کر دیئے جائیں گے۔ و دانیہ علیھم ظلھا پھل جو ہوں گے بہشت کے درختوں کے قریب ہوں گے، کہ تختوں کے اوپر بیٹھے ہوئے کھائیں گے۔ چڑھنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ مگر میں نے کہا۔ جنت کے باغ کا نمونہ خدا نے دنیا میں بھی دکھا دیا کہ یہ لیٹے ہوئے توڑ کر کھا رہے ہیں۔ سب کہو سبحان اللہ!

یہ طالب علموں کو وظیفہ کی فکر ہے تو ان کو خدا ان مانگے ایسا دیتا ہے کہ سارا دن دکاندار جو ترازو ہاتھ میں لیکر بیٹھتے ہیں ان کو اتنی روٹی نصیب نہیں ہوتی جتنی احادیث پڑھنے والے طالب علم کو ملتی ہے۔ یہ ان کی بیوقوفی ہوگی کہ مفت روٹی ملے اور یہ دربدر وظیفہ کی تلاش میں ہوں۔ نیا بورڈ لگے وہیں آنکھوں سے دیکھ کر پھنس جائیں ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

ہمارے مدرسہ کے رکن بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ حاجی عبد السلام بھی، صاحب جنت برہم، بڑے صوفی ہیں۔ جب کسی کو روتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود بھی رونا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ رونا غریب کا بھی ہوتا ہے۔ رونا سچائی کا بھی ہوتا ہے۔ ایک وہ بھی رونے والے تھے کہ حضرت یوسف کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا۔ وجاءو ابا ھم عشاءً یبکون۔ شام کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور رو رو کر کہتے تھے۔ بات ان کی بڑی چرب لسانی کے ساتھ قالو یا ابانا انا ذھبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکلہ الذئب۔ اے ہمارے باپ ہم تو گئے تھے اپنے بھائی کو لیکر کھیلنے، پس ہم کھیل رہے تھے کہ بھیڑیے نے ہمارے بھائی یوسف کو تو کھا لیا مگر بات بنائے نہ بن سکی۔ کہنے لگے۔ و ما انت بمؤمن لنا و لو کنا صٰدقین۔ تو ہماری بات نہ مانے گا اگرچہ ہم سچے بھی ہوتے تب بھی نہ مانتے ہماری بات۔ اب کب مانو گے۔ خدا نے کہہ دیا وہ جھوٹے ہیں۔ وجاءو علیٰ قمیصہ بدم کذب۔ پیراہن یوسفی لائے خون جھوٹا لگا کے۔ بدم کذب جھوٹا خون لیکر دامن بھی لے آئے۔ پیراہن دکھلانے لگے۔ دیکھئے ہمارا بھائی یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا۔ یہ دامن بھی خون آلودہ ہے۔ اللہ نے فرما دیا۔ یہ خون جھوٹا تھا۔ اگر بھیڑیا کھاتا تو پیراہن پھٹا ہوا ہوتا۔ پیراہن صحیح سلامت تھا۔ ایک بچے کو ذبح کر کے اس کا خون لگا کر لے آئے۔ وجاءو علیٰ قمیصہ بدم کذب قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل واللہ المستعان علیٰ ما تصفون۔ خدا کی شان ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں اوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لا یشعرون۔ ہم نے القا کیا۔ یوسف علیہ السلام صبر کر۔ ایک وقت آئے گا جو تیرے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں وہ تیرے در[illegible] آئیں گے۔ پتہ چلا جب قحط پڑا۔ [illegible] وجئنا ببضاعۃ مزجٰۃ [illegible] وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین۔ ہم سب کچھ سامان لے آئے ہیں۔ کچھ نہیں رہا گھر میں باپ بوڑھا ہے۔ اب جو کچھ ہم سے ہو سکا یہ دوا ہم لے آئے ہیں۔ اب بھیک مانگتے ہیں۔ وتصدق علینا۔ کچھ ہمیں خیرات دے۔ ان اللہ یجزی المتصدقین خدا خیرات دینے والے کو جزا دیتا ہے۔ تو نے وعدہ پورا کر لیا۔ جو بے انصافی کرنے والے حضرت یوسف جیسے صابر کو یوسفؑ جیسے شان والے کو حسد کے ساتھ کنوئیں میں ڈال رہے تھے وہی آکر پھر بھیک مانگنے لگے۔ جو آج حق کی مخالفت کرتے ہیں یا کر رہے ہیں۔ ایک وقت آئیگا۔ کہ وہ بھیک مانگنے آئیں گے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی شان بھی دیکھئے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہیں۔ مصر کی بادشاہت مل گئی۔ خدا کی شان ہے۔ آخری دفعہ جب بھائی آئے انہوں نے کہا۔ یہ میرا پیراہن لے جاؤ۔ وہاں سے پیراہن لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ آج تو یوسفؑ کے پیراہن کی خوشبو آرہی ہے۔ کئی بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ مدت گذر گئی ہے۔ یہ بھی یوسف کو نہیں بھلاتا۔ یوسف کہاں ہے؟ خدا کی شان۔ فلما ان جاء البشیر۔ جب خوشخبری دینے والا آیا۔ یوسف علیہ السلام کے پیراہن کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر رکھا تو خدا نے آنکھوں والا بنا دیا۔ شفا دینے والا اللہ، حضرت یوسفؑ کا پیراہن سبب بن گیا۔ دوا سبب ہوتی ہے۔ شفا دینے والا اللہ۔ سب کہو۔ شفا دینے والا اللہ۔ دوا سبب شفا کا بن سکتی ہے تو نبی کا پیراہن بھی سبب شفا بن سکتا ہے۔ یہ نبی کی بھی خصوصیات ہوتی ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ مگر خدا کی خصوصیات کے ساتھ نہ کوئی فرشتہ ملا ہے، نہ کوئی نبی ملا ہے نہ قیامت تک کوئی مل سکتا ہے۔ کسی نے حضرت یعقوب سے پوچھا۔ ہم حیران ہیں ؎

کسے پرسید ازاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خرد مند

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. [illegible]

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

سابق صوبہ سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ عظیم الشان کانفرنس

مقام شاہ پور چاکر (ضلع سانگھڑ)

مطابق ۲۲-۲۳ رجب ۱۳۸۸ھ

بروز منگل و بدھ ۱۵-۱۶ اکتوبر

میں

جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ علاقائی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے

جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر، علماء کرام، بزرگان دین اور سابق صوبہ سندھ کے مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں

اسماء گرامی اکابرین ملت و شعراء کرام

(۱) حافظ الحدیث [illegible] حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی
(۲) ناظم عمومی [illegible] حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی
(۳) امیر صوبائی مغربی پاکستان حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی
(۴) ناظم عمومی صوبائی مغربی پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی
(۵) ناظم صوبائی مغربی پاکستان حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
(۶) فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ (پشاور ڈویژن)
(۷) حضرت مولانا سراج احمد صاحب (دین پور شریف) (بہاولپور ڈویژن)
(۸) حضرت خلیفہ احمد دین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)
(۹) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفہ حضرت ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ (رتوڈیرو)
(۱۰) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خلیفہ حضرت ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ (لاڑکانہ)
(۱۱) حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب جانشین حضرت ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت پیر وہب اللہ شاہ صاحب گوٹھ پیر جھنڈا
(۱۳) حضرت پیر صلاح الدین شاہ صاحب " " "
(۱۴) حضرت پیر علی احمد شاہ صاحب (سکرنڈ ضلع نواب شاہ)
(۱۵) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری (سانگھڑ)
(۱۶) حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب مدرسہ فاروقیہ ڈرگ روڈ کراچی
(۱۷) حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب (کھڈہ کراچی)
(۱۸) حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر حیدرآباد ڈویژن

شعراء کرام:- شاعر احرار جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز - شاعر ملت، جناب محترم امین گیلانی صاحب شیخوپورہ

علاوہ ازیں سابق سندھ کی تمام اضلاعی جمعیتوں کے امراء، ناظمین و عہدہ داران اور کارکنان بھی شرکت فرما رہے ہیں — ۱۶ اکتوبر ۶۸ء صبح ۹ بجے علاقہ سندھ کے کارکنان جمعیۃ کا خصوصی اجتماع ہے جس سے اکابرین جمعیۃ خطاب فرمائیں گے۔

قیام کا انتظام ہے۔ طعام کے لئے دو روز کے واسطے مبلغ ۵/- روپے پیشگی جمع کرانے ہوں گے۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء سے مرکزی دفتر جمعیۃ کے ناظم جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب شاہ پور چاکر ضلع نواب شاہ پہنچ جائیں گے۔

المعلنین:- (مولانا) محمد حسن شاہ پور چاکر [illegible] صاحب چک ۲۲ - حاجی محمد اسماعیل صاحب چک ۲۲

ترجمانِ اسلام

قرآن کی دعوت

اُس کے نزول کے وقت دین داری اور خدا پرستی کے جس قدر عام تصورات موجود تھے وہ نہ صرف عقل کی آمیزش سے خالی تھے، بلکہ اُن کی تمامتر بنیاد غیر عقلی عقائد پر آکر ٹھہر گئی تھی۔ لیکن اُس نے خدا پرستی کے لئے عقلی تصور پیدا کیا۔

اُس کی دعوت کی تمام تر بنیاد تعقّل و تشکّر پر ہے اور وہ خصوصیّت کے ساتھ کائناتِ خلقت کے مطالعہ و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

وہ کہتا ہے، کائناتِ خلقت کے مطالعہ و تفکّر سے انسان پر "تخلیق بالحق" کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے، یعنی وہ دیکھتا ہے کہ اس کارخانۂ ہستی کی کوئی چیز نہیں جو کسی ٹھہرائے ہوئے مقصد اور مصلحت سے خالی ہو، اور کسی بالاتر قانونِ خلقت کے تحت ظہور میں نہ آئی ہو۔ یہاں جو چیز بھی اپنا وجود رکھتی ہے، ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ حکمتوں اور مصلحتوں کے عالمگیر سلسلہ میں بندھی ہوئی ہے۔

وہ کہتا ہے، جب انسان ان مقاصد و مصالح پر غور کرے گا، تو عرفانِ حقیقت کی راہ خود بخود اُس پر کھل جائے گی اور جہل و کوری کی گمراہیوں سے نجات پا جائے گا۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد
رحمۃ اللہ علیہ

جمعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے۔ شمارہ ۴۷

Scanned with CamScanner

درسِ قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْنَ . . . . . لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

(ترجمہ) یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا۔ وہ انسانوں کے لئے رہنما ہے، ہدایت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے، اور حق کو باطل سے الگ کر دینے والا ہے۔ پس جو کوئی بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ دوسرے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کر لے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ سختی و تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لئے روزہ قضا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو یہ) اس لئے ہے کہ (حکمت الٰہی نے روزے کے فوائد کے لئے دنوں کی ایک خاص گنتی ٹھہرا دی ہے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رہو) اور اس لئے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ہے۔ تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو۔ نیز اس لئے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکرگذاری میں سرگرم رہو۔ اور (اے پیغمبر) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت آپ سے دریافت کرے (کہ کیونکر مجھ تک پہنچ سکتا ہے؟ تو آپ اسے بتلا دیجئے) کہ میں تو اس کے پاس ہوں وہ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں۔ پس (اگر واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہیئے کہ پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں۔ (ترجمہ ختم)

(۱) روزہ کے لئے رمضان کا مہینہ اس لئے قرار پایا کہ اس مہینہ میں قرآن کا نزول شروع ہوا ہے اور اس کا روزے کے لئے مخصوص ہو جانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ہے۔

(۲) دین حق میں اصل آسانی ہے نہ کہ سختی، پس یہ سمجھنا کہ اس طرح کی عبادتوں میں سختی و تنگی اختیار کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہوگا صحیح نہیں ہو سکتا۔

(۳) اس طرح کی عبادتوں سے مقصود خود ہمارے نفس کی اصلاح و تربیت ہے (جیسا کہ بعض اہل مذاہب کا خیال تھا) خدا تو ہر حال میں انسان کی پکار سننے والا اور اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے۔ ایمان و اخلاص کے ساتھ جب کبھی اسے پکارو گے اس کا دروازۂ رحمت تم پر کھل جائے گا۔ (مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

ص ص مسافر کو قرآن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے جو شخص بآسانی سفر میں روزہ رکھ سکے تو اس کے لئے روزہ رکھنا بہتر ہے، اور جسے زحمت ہو، تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ کسی کو کسی پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔

(خورشید بھیروی)

درسِ حدیث

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کتنے ہی (بدقسمت) روزہ دار ہیں۔ جن کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی (روزہ کی رات میں) تراویح پڑھنے والے ہیں۔ جن کو اپنی تراویح سے جاگنے کے سوا اور کچھ نہیں ہاتھ آتا"۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا۔ کہ آدمی کو روزہ کی حالت میں روزہ کے مقصود کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

"حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی جو کچھ اپنے گھر والوں اور مال اور پڑوسی کے سلسلے میں غلطی کرتا ہے۔ نماز، روزہ اور صدقہ ان غلطیوں کا کفارہ بنتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ آدمی اپنے بیوی بچوں کی خاطر گناہ میں پڑ جاتا ہے اسی طرح تجارت میں اور پڑوسیوں کے سلسلے میں بالعموم کوتاہی ہو جاتی ہے تو ان عبادات کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ ان کوتاہیوں کو معاف فرما دے گا (بشرطیکہ گناہ جان بوجھ کر نہ کئے گئے ہوں بلکہ ہو گئے ہوں)

"حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا۔ آدمی جب روزہ رکھے تو چاہیئے کہ تیل لگائے، اس پر روزہ کا اثر و نشان دکھائی نہ دے"۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنے روزہ کی نمائش سے بچے، نہا دھو لے، تیل لگا لے تاکہ روزہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی سستی اور اضمحلال دور ہو جائے اور ریا کے پیدا ہونے کا دروازہ بند ہو جائے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ سحری کھا لیا کرو۔ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے"۔

مطلب یہ کہ سحری کھا کر روزہ رکھو گے تو دن آسانی سے کٹے گا، خدا کی عبادت اور دوسرے کاموں میں کمزوری اور سستی نہ آئے گی۔ سحری نہ کھاؤ گے تو بھوک کی وجہ سے سستی اور کمزوری آئے گی۔ عبادت میں جی نہ لگے گا۔ اور یہ بڑی بے برکتی کی بات ہوگی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں فرمایا:۔

"دن کو روزہ رکھنے میں سحری سے مدد لو اور تہجد کے لئے اٹھنے میں دن کے قیلولے سے مدد لو"۔

"سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا لوگ (مسلمان) اچھی حالت میں رہیں گے۔ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے"۔

مطلب یہ کہ یہود کی مخالفت کرو۔ وہ اندھیرا چھا جانے کے بعد روزہ کھولتے ہیں۔ تو اگر تم افطار سورج ڈوبتے ہی کرو گے اور یہود کی پیروی نہ کرو گے تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ تم دینی لحاظ سے اچھی حالت پر ہو۔

"انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم (رمضان کے مہینے میں) حضورؐ کے ساتھ سفر پر جاتے، تو کچھ لوگ روزہ رکھتے۔ اور کچھ نہ رکھتے، نہ روزہ دار کھانے والے پر اعتراض کرتا اور نہ کھانے والا روزہ دار پر اعتراض کرتا"۔ ص ص (باقی کالم اول میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلدی کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال — مدیر معاون حافظ عبدالرحمٰن خورشید بھیروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۷

فیصلہ کن گھڑی

وقت کے موجودہ حالات اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ ملک کسی بڑی تبدیلی سے دوچار ہونے والا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت سے تاریخی تدافل کا جو دور شروع ہوا تھا۔ وہ اب اپنے منطقی نتائج پر پہنچ کر ایک نیا موڑ مڑنے والا ہے۔

قیام پاکستان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہنگامی حالات سے ہر طبقہ نے موقعہ بدستور فائدہ اٹھانے سے گریز نہیں کیا۔ اگر ہم گذشتہ بیس سال کے تغیرات پر نظر ڈالیں تو ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ایک نئی مملکت کے قیام سے یکے بعد دیگرے مختلف طبقات نے حسب توقع اپنے اپنے لئے مفاد جمع کرنے کی سرگرم جدوجہد کی اور عوام الناس کو دین، ملت اور وطن کے نام سے مسلسل فریب دیا جاتا رہا۔

قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کے وہ تمام مفاد پرست عناصر تحریک پاکستان کے گرد و پیش جمع ہو گئے تھے۔ جن کا وجود برطانوی اقتدار کا رہین منت تھا۔ ان عناصر نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح اور معمار پاکستان نواب زادہ لیاقت علی خاں جیسے قائدین تک کو بے بس بنا کر رکھ دیا تھا۔ اور پاکستان کے یہ دونوں عظیم فرزند بھی قیام پاکستان کو ان مقاصد کے حصول کی راہ پر نہ ڈال سکے، جس کے دعوے تحریک پاکستان کے ابتدائی دور میں کئے جاتے رہے اور قیام پاکستان کے جلد بعد ہی تحریک پاکستان کا مخلص عنصر گمنامی کے پس منظر میں ڈوب گیا۔

انگریزی دور حکومت کی مصلحتوں نے مسلمانوں کے اندر مذہب، معاشرت معیشت اور سیاست کے محاذوں پر مخصوص طبقات کو جنم دیا تھا۔

ان طبقات نے اپنی اپنی جگہ مذہب، معاشرت، معیشت اور سیاست کی جدید فکری اساس رکھی اور اس طرح ایک ایسی نئی مسلمان قوم کی تشکیل و تعمیر کرنے کی کوشش کی، جو نام اور بلند بانگ دعووں کے اعتبار سے تو مسلمان ہی کہلائے۔ لیکن اس کا کوئی رشتہ اسلام کے ماضی اور اپنے اسلاف کے ساتھ نہ رہے اور اس کا امتیازی نشان دوسری قوموں کے مقابلہ میں صرف ایک مدِ مقابل فریق کا ہو۔ اس دور میں اس

— قرآن کی آزاد و مخرفانہ تشریح و تفہیم کا آغاز کیا گیا۔
— حدیث و سنت کا برملا انکار کیا جانے لگا
— فقہ اسلامی کو غیر ضروری قرار دینے کی کوشش کی گئی۔
— تصوف کو باطل ٹھہرانے کا اعلان ضروری سمجھا گیا۔
— تاریخ اسلام کو مسخ کر کے غلط ترتیب اور خود ساختہ نتائج کے ساتھ پیش کیا گیا
— ملی وحدت کی واحد اساس "عقیدۂ ختم نبوت" کے رد اور تاویل سے بھی اعراض نہیں کیا گیا۔
— "ادعائے نبوت" "ادعائے مہدیت"، "ادعائے مسیح موعودیت" اور "ادعائے تجدیدیت" وغیرہ وغیرہ کو عام اور کھلی چھٹی دے دی گئی۔
— مزید برآں فروعی مسائل پر نزاع و جدل کو ایسی ہوا دی گئی کہ چہار سو تکفیر و تفسیق کی مہم زور پکڑ گئی۔
— اور پھر ان تمام کے مذلوبہ سے نظام اسلامی کے قیام کے دعوے کی بعض ایسی صدائیں بلند ہوئیں۔ جنہوں نے اسلام کی "تعبیر جدید سیاسی، سماجی اقتصادی، معاشی، دستوری، آئینی اور نئے سائنسی و میکانکی نظریات کے مطابق کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ اسلام بجائے ایک مکمل دین کے کسی ریاست کا سیاسی دستور، کسی معاشرے کا سیاسی نظام، کسی سائنسی علم و فن کا کوئی نظیمہ معاشی اور اقتصادی پیچیدگیوں کا ایک حل، کسی حکومت کا فوجی و دفاعی منصوبہ اور کسی عدالت کا ایک آئینی ڈھانچہ بنا کر پیش کیا جانے لگا۔

اور من حیث الملت مسلمان محض ایک عدم مقابل بن کر رہ گئے۔

انگریزی دور کا پیدا کردہ "یہ معمول مرکب مذہبی پس منظر" قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے ورثہ میں آیا۔

اس نام نہاد "مذہبی پس منظر" کے حامل وہ طبقات بنے جن کی معیشت انگریزی دور کے سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ استحصال پر مبنی تھی۔ اور جو سرتاپا انگریزوں کی عطا کردہ مراعات سے مستفید ہوئے تھے۔

یہی طبقات مسلمانوں کے لئے "معاشرت" کا نمونہ بنے۔ جو سراسر یورپ کی نقل تھی اور انہیں طبقات کے ہاتھوں میں مغربی طرز کی سیاست کی وہ باگ ڈور آئی جو ڈیڑھ سو سالہ انگریزی اقتدار کا ناگزیر نتیجہ تھی۔ اس پورے عرصہ میں ایک ہی طبقہ تھا جس کی دعوت مسلمانوں کے لئے اسلام کی طرف رجوع کی رہی۔

علماء حق کی جماعت، اول دن سے انگریزی دور کے پیدا کردہ ان دین و ملت کش حالات سے برسرپیکار رہی۔

وہ ہر مرحلہ پر اسلام کی اس تعبیر و تشریح کو پیش کرتی رہی۔ جو عہد رسالت، عہد صحابہ کرام اور عہد اسلاف سے یکساں طور پر چلی آرہی ہے۔

اس نے معاشرتی اخلاق کی ان اقدار کو برقرار رکھنے میں قطعی تساہل نہیں برتا جو اسلام کی تاریخ اور کتاب و سنت کی تعلیم سے ماخوذ ہیں۔

اس نے معیشت کے ان طور و طریق کے ساتھ کبھی مفاہمت نہیں کی جو انگریزی سامراج اور یورپ کی سرمایہ داری کے فروغ دادہ ہیں۔ (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس نے سیاسی میدان میں بھی مسلمانوں کی نظروں سے اس متبادل راہ کو بالکل گم نہیں ہونے دیا جس کے رو بہ عمل آجانے سے مسلمان ایک مدمقابل فریق کے بجائے ایک عالمگیر ملت اور بین الاقوامی ملی وحدت کے حامل نہیں بن سکتے تھے۔

لیکن پاکستان کے قیام کے بعد نئی مملکت کے انتظامی مقتضیات نے ان طبقوں کو غالب آنے کا موقعہ دے دیا جو صرف انگریزی دورِ حکومت کے پیداوار اور جو اسلام کے نام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنے میں طاق، بیباک اور عادی تھے۔

تھوڑی سی مدت کے بعد ہی یہ طبقات مفاد پرستی کی باہمی کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ اور پاکستان کے مسلمانوں کے لئے آزمائش و ابتلاء کا نیا دور شروع ہو گیا۔

جس نئی مملکت سے انہوں نے اپنے دین کے غلبہ، اپنی معیشت کے استحکام و یکسانیت، اپنی اقتصادیات کی مساوات، اپنے عوامی و جمہوری حقوق کی بالادستی، اپنی شہری آزادیوں کے حصول اور اپنی تہذیب، معاشرت تعلیم وغیرہ کی ترقی کی امیدیں وابستہ کی تھیں نہ صرف یہ کہ وہ تمام امیدیں خواب پریشاں بن کر رہ گئیں بلکہ خود اس مملکت میں پے در پے ایسے سیاسی تغیرات آئے کہ بعض اوقات اپنا وجود بھی ہلتا ہوا نظر آنے لگا۔

دین کے غلبہ کے بجائے بے دینی کے تسلط کا خطرہ نمودار ہو گیا۔ سرمایہ پرستی کے سیلاب نے عوام کی محنتوں کو خس و خاشاک کی طرح بے قیمت بنا کر رکھ دیا۔ اقتصادی بدحالی غریبوں کا مقدر بن کر رہ گئی۔ شہری آزادیاں سلب ہو گئیں۔ عوامی و جمہوری حقوق غصب کر لئے گئے۔ مغربی تہذیب و معاشرت غالب آگئی۔ انصاف گراں اور عنقا ہوتا چلا گیا۔ نظام سیاست کم افراتفری نے اسلامی نظام کے قیام کے تصور کو دھندلا کر رکھ دیا۔ حکومت سول سروس کے افسران کی آلۂ کار اور فوجی افسران کی رہینِ منت بن کر رہ گئی۔ سیاسی گروہ بندیوں نے عوام کی اجتماعی طاقت پارہ پارہ کر کے رکھ دی۔

ان بدترین حالات کے سناٹے میں صرف علماء حق کی آواز ہی خضر راہ کا کام دیتی رہی۔

پاکستان کے مسلمان بیس سال تک ان نازک و پُرخطر حالات سے گذرتے رہے اور انہیں "حق کی ایک ہی صدا" پکار پکار کر بتاتی رہی کہ تمہاری اصل منزل کہاں ہے؟ اور اس منزل کے کس عَلَم کے نیچے تم مسافر بن سکتے ہو۔

آج حالات پھر ایک نیا موڑ مڑنے والے ہیں۔ ایک نئی تبدیلی پھر گھات لگائے بیٹھی ہے۔ ایک نئے عہد کا صور پھر پھونکا جانے والا ہے۔ پھر فیصلہ کی گھڑی آپہنچی ہے۔ پھر بھانت بھانت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں پھر نئے چہرے ابھر رہے ہیں۔ پھر نئے جال لیکر پرانے شکاری نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام ہنگاموں میں "حق کی وہ آواز" بھی بلند ہو رہی ہے۔

اگر ماضی کے تلخ تجربے واقعی کوئی اہمیت رکھتے ہیں اور مسلمانانِ پاکستان اپنے عزیز وطن میں واقعی اسلام کا غلبہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ عوامی بالادستی اور جمہوری حقوق کی سرافرازی کے خواہاں ہیں۔ معاشی اور اقتصادی غلامی کی زنجیروں سے رہائی کے طلبگار ہیں۔ مذہب کی حامل سیاسی آزادی کے طالب ہیں۔

تو اس فیصلہ کن موقعہ پر ان کے سامنے ایک صحیح راہ ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنی تمام اجتماعی طاقت اور وزن علماء حق کی اس آواز کے ساتھ شامل کر دیں۔ جو صدیوں سے اسلام کے غلبہ کی پکار بلند کر رہی ہے اور جس کا ماضی و حال ابھی تک بے داغ ہے

دین کے محاذ پر اپنی تمام قوتیں جمع کر کے ہی وہ تمام امیدیں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتی ہیں۔ جو قیام پاکستان اور آزادی ملت کا مقصد و مدعا تھیں اور جن کی آرزو و حسرت کی کسک سے اب بھی سینے خالی نہیں ہوئے ہیں

علماء حق کی سربراہی میں جمع شدہ اجتماعی ملی قوت ہی وہ فیصلہ کن طاقت ثابت ہو سکتی ہے۔ جو ارباب اقتدار و اختلاف سے لے کر ہر نئی نمودار ہونے والی لیڈرشپ کو ملک میں حقیقی اسلامی و عوامی تبدیلیاں لانے پر مجبور کر سکتی ہے۔

ورنہ دین، ملت، قوم اور وطن کے نام پر عوام فریبی کے کھیل بہت پرانے ہیں اور حصول اقتدار و تکمیل انتقام کے یہ حربے عہد حاضر کی سیاست کے ایسے چلتے ہوئے گر ہیں۔ جن پر ایک صدی سے زیادہ کے تاریخی شواہد ثبت ہیں۔

قدرت ہمیشہ سنبھلنے کے مواقع نہیں دیا کرتی اور جو موقع ضائع ہو جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا۔

غیر مذہبی قوتوں کے بل بوتے پر قائم ہونے والی قیادت کبھی بھی حقیقی اسلام کو قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ اسلام کی کتنی ہی مخلص اور مدعی کیوں نہ ہو۔ یہ ہماری گذشتہ تاریخ کا المٹ تجربہ ہے اور یہ بھی ناقابل رد تجربہ ہے کہ مذہب کو غیر مذہبی قوتوں کا تابع رفیق بنا کر نہ صرف یہ کہ حقیقی اسلام کا قیام ممکن نہیں رہتا بلکہ اسلام کے نام سے مخالف اسلام نظریات کے غلبہ پکڑ لینے کا خطرہ نمودار ہو جاتا ہے۔

ان حالات میں اگر اسلام کو غالب لانا مقصود ہے تو مسلمان عوام کو اپنی مجموعی، ملی طاقت جمعیۃ علماء اسلام جیسے دینی محاذ پر جمع کرنا ضروری ہے۔ تاکہ یہ طاقت سیاسی تغیرات پر فیصلہ کن اثر ڈال سکے اور ملک کی آیندہ لیڈرشپ سابق کی طرح اسلام سے اعراض نہ کر سکے یا اعراض کرنے پر مجبور نہ کر دی جائے۔

ورنہ

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

(کمال)

عرب اور اسلامی اتحاد کی راہ کا سنگِ گراں

اس مرتبہ بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں "چین" کو نمائندگی دینے کی قرارداد مسترد ہو گئی۔ قرارداد کا یہ استرداد غیر متوقع نہیں تھا۔ گذشتہ اٹھارہ سال سے "امریکہ" کی یہ کوشش جاری ہے کہ "اشتراکی چین" کو "چین" کی ستر کروڑ آبادی پر مشتمل ہے، "اقوام متحدہ" میں نمایندگی نہ ملے۔ اور "امریکہ" اس دن کے انتظار میں ہے جب چین کی موجودہ اشتراکی حکومت ناکام ہو جائے اور "فارموسا" کی "چیانگ کائی شیک" حکومت اس کی جگہ لے لے۔ تاکہ "اقوام متحدہ" میں امریکہ کی "سامراج بالادستی" کی پوزیشن کمزور نہ پڑ جائے۔

"چین" کو نمایندگی دینے کے بارے میں "امریکی سامراج" کی "مخالفانہ ہٹ" ناقابل فہم نہیں ہے۔ لیکن افسوس ان ممالک پر ہے۔ جو محض "امریکہ دوستی" کی خاطر دنیا کی اس سب سے بڑی ناانصافی اور حق تلفی میں آنکھیں بند کر کے "امریکی سامراج" کا غیر مشروط اور وفادارانہ ساتھ دیئے چلے جا رہے ہیں۔

امریکی سامراج کے ساتھ وفاداروں کی اس صف میں جب "ملائشیا"، "ترکی"، "اردن" اور "سعودی عرب" کو بھی "اسرائیل" کے ساتھ دیکھا جاتا ہے تو حیرانی اور افسوس کی کوئی حد نہیں رہتی۔

بالخصوص "اردن" اور "سعودی عرب" کا عربوں اور مسلمانوں کے بدترین دشمن "اسرائیل" کے ساتھ ہم آواز ہو کر "امریکہ" کی حمایت میں "چین" کے خلاف ووٹ دینا سراسر اپنے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے

گذشتہ اسرائیل جارحیت کے تلخ تجربہ کے بعد جس میں "اردن" نے براہ راست اسرائیل کے ہاتھوں شدید نقصان اٹھایا ہے اور "سعودی عرب" جسے اسرائیل کے بدترین عزائم سے اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ بین الاقوامی سیاسیات میں مشترکہ عرب پالیسی پر عمل کرتے اور یہ امر تو انتہائی شرمناک ہے کہ کسی بین الاقوامی مسئلہ پر اسرائیل کے ساتھ اشتراک نمایاں ہو۔

اسرائیل کے ہاتھوں اتنی بھی زک اٹھانے کے بعد بھی اگر اردن اور سعودی عرب سے امریکہ کی بین الاقوامی سیاسی توقعات پوری ہوتی رہیں اور اس میدان میں اردن و سعودی عرب جیسے مسلمان و عرب ملک اسرائیل کے ہمنوا ہو کر اس کے "یار وفادار" ثابت ہوتے رہیں۔ تو امریکہ کو کیا ضرورت ہے کہ اسرائیل کی حمایت سے وہ دست کش ہو۔ اور مصر و شام و دیگر عرب ملکوں کے مطالبات کو کامیاب ہونے دے۔ بڑی طاقتوں پر دباؤ ڈالنے کا حقیقی و اصلی میدان بین الاقوامی معاملات ہی ہوتے ہیں

لیکن ان معاملات میں اردن، سعودی عرب، ترکی، ملائشیا وغیرہ مسلمان و عرب ممالک تو علانیہ و

(باقی صفحہ ۷ پر)

غزوۂ بدر

کفر اور اسلام کے درمیان پہلی جنگ

حافظ محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب جامع حضرو

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بدر کی لڑائی میں اور تم کمزور حالت میں تھے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گذار ہو۔

تاریخ اسلام کے جن واقعات نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالا ہے۔ ان میں سے ایک واقعۂ بدر ہے۔ مادہ پرست دنیا حیران ہے کہ ۳۱۳ نہتے مسلمان جو میدان جنگ میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں تھے انہوں نے ایک ہزار سے زیادہ ... لشکر کو کیسے تہس نہس کیا جو وقت کے جنگی اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہونے کے علاوہ اپنے پاس ضرورت سے زائد سامان رسد رکھتا تھا۔ لیکن حقیقت بین نگاہیں کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ" (بارہا چھوٹی جماعت غالب ہوئی بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے) کے اصول ربانی کے پیش نظر اس واقعیت و حقیقت پر یقین رکھتی ہیں کہ اسلحہ و افراد سے ماوراء کوئی اور طاقت بھی ہے جو کمزوروں، ناتوانوں اور زیردستوں کو زور آور، طاقتور اور بالادست کر سکتی ہے اور کرتی رہتی ہے اور وہ ذات احکم الحاکمین ہے جس نے مسلمانوں کے ساتھ اپنی نصرت و حمایت کا وعدہ یوں کر رکھا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (اگر تم مدد کرو گے اللہ کی (دین الٰہی کی) تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جما دے گا تمہارے پاؤں)۔

جنگ بدر میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہ سحرگاہی اور مسلمانوں کا دینی جذبہ کام آیا اور خداوند قدوس نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی اطلاع فرما دی تھی۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (اب شکست کھائے گا یہ مجمع اور بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر) چنانچہ کمزور تہی دست مسلمان ستر صنادید قریش کو واصل جہنم کر کے اور ستر ہی کو پابجولاں قیدی کی حیثیت میں لے کر مدینۃ النبی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں خوشی کے ڈونگرے برساتے داخل ہوتے ہیں اور عنایات الٰہی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسجد نبوی میں اپنی جبین نیاز جھکا دیتے ہیں اور اس غالب و عزیز آقا کے سامنے اعتراف حقیقت کے طور پر یوں عرض کناں ہیں ؎

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

ہجرت مدینہ کفار مکہ کے لئے حد درجہ باعث اشتعال تھی۔ مشرکین مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اپنی ناقابل برداشت ایذا رسانی سے محفوظ دیکھ کر اس درجہ برافروختہ ہوئے کہ انہوں نے طے کر لیا کہ جس قیمت پر بھی ممکن ہو مسلمانوں کو نیست و نابود کر کے چھوڑنا ہے چنانچہ ادھر تو کرز نامی کافر مکہ کے لوگوں کی ایک جمعیۃ ساتھ لے کر مدینہ کی چراگاہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے اونٹ لے دوڑتا ہے۔ ادھر مکہ میں سامان حرب و ضرب کی فراوانی کے لئے اہتمام ہونے لگتا ہے، اور ابوسفیان کی قیادت میں ستر قریشیوں کا ایک تجارتی قافلہ ملک شام بھیجا جاتا ہے تاکہ اجتماعی منافع سے سامان جنگ حاصل کر کے مسلمانوں سے فیصلہ کن جنگ کی جائے۔ اس تجارتی قافلہ کی تیاری میں جس طرح اہتمام کیا گیا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مکہ کے ہر متنفس سے جو کچھ بن پڑا پیش کیا۔ حتیٰ کہ ایک بڑھیا نے اپنی معمولی کمائی تک بھی پیش کر دی۔ یہ ہجرت کا دوسرا سال تھا۔ اسی سال جہاد کی اجازت ہوئی تھی اور اس سے پہلے حضرت عبداللہ جحش کی قیادت میں ایک مختصر جماعت کو کفار کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا جا چکا تھا۔ جس کے ہاتھوں اتفاقی مڈبھیڑ میں مشہور سردار قریش ابن الحضرمی مارا گیا اور کچھ کافر قیدی بنے اس کا بھی کفار کو بڑا دکھ تھا ساتھ ہی ساتھ منافقین مدینہ سے سازشیں کی جا رہی تھیں اور حضور علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو اہل مکہ کے حوالے کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ اسی سال تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ تحویل قبلہ کے حکم سے یہود مدینہ وغیرہ کا غلط پروپیگنڈا، کفار کا مدنی چراگاہ پر حملہ، ابن الحضرمی کا قتل اور خود ہجرت مدینہ وغیرہ اسباب تھے۔ جن کی بنا پر تجارتی قافلہ روانہ کیا گیا تھا۔ جب یہ قافلہ شام سے واپس آ رہا تھا تو نبی امی علیہ السلام نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ بعض نے بخوشی تعاقب پر آمادگی ظاہر فرمائی اور بعض نے حکم نبوت سے اعراض و انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ کوئی اہم جنگی واقعہ نہیں تعاقب پر آمادگی کا اظہار نہ کیا۔ چنانچہ ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۵۶ پر ہے کہ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے اس تجارتی قافلہ کے متعلق مشورہ کرتے ہوئے فرمایا "کیا تعجب ہے کہ اللہ میاں تمہیں مال غنیمت سے نواز دیں"۔

غرض مسلمانوں کا لشکر جس کی تعداد روایت کے مطابق ۳۱۳ تھی سامان حرب سے بے پروا ہو کر صرف قافلہ کے تعاقب کو نکلا۔ دو تین گھوڑے چند تلواریں اور ساٹھ اونٹ ہمراہ تھے جبکہ اس وقت بحمدہ تعالیٰ مدینہ میں مسلمان بکثرت موجود تھے اور سامان حرب و ضرب بھی کافی تعداد میں موجود تھا۔ لیکن چونکہ کسی جنگی لشکر سے مڈبھیڑ کا خیال تک نہ تھا۔ اس لئے ان حالات میں نکلے کہ تقریباً تہیدست تھے۔ تجارتی قافلہ کے سردار ابوسفیان کو اس صورت حال کا علم ہوا تو اس نے ضمضمہ نامی ایک شخص کو اجیر بنا کر مکہ روانہ کیا اور امداد چاہی ابوجہل مشتعل ہو گیا اور تمام سرداران قریش اپنے اپنے دستے لے کر بزعم خویش مسلمانوں کا قلع قمع کرنے نکل پڑے۔ کفار کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ سات سو زرہ، ستر گھوڑے اور بے شمار تلواریں تھیں۔ اشعار پڑھ کر جوش دلانے کے لئے مکہ کی عورتیں ہمراہ تھیں۔ مسلمان مدینہ سے نکل کر وادی صفراء میں پہنچے تو نبی امی علیہ السلام نے دو شخصوں کو صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا۔ یہ دونوں بدر پہنچے۔ حالات کا جائزہ لیا اور واپس لوٹ آئے۔ ابوسفیان یہ راستہ چھوڑ کر ساحل کے کنارے چل پڑا اور فوراً مکہ اطلاع دی کہ اب نکلنے کی ضرورت نہیں میں بچ کر نکل آیا ہوں۔ لیکن ابوجہل کی ضدی طبیعت جو پہلے سے بہانے تلاش کر رہی تھی واپسی پر آمادہ نہ ہوئی اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا عزم لے کر لشکر قریش بڑھتا گیا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ہم اپنی ذلت و رسوائی کی طرف رواں دواں ہیں اور فرشتۂ اجل کی دعوت پر بدر میں خیمہ زن ہونا چاہتے ہیں۔ جب حضور علیہ السلام وادی صفراء سے وادی ذفران پہنچے تو آپ کو لشکر کفار کا حال معلوم ہوا۔ چونکہ مدینہ سے نکلنا محض تجارتی قافلہ کے تعاقب کے لئے تھا۔ اس لئے اب صحابہ سے از سر نو مشورہ کیا۔ کیونکہ حالات بدل چکے تھے۔ مسلمان بے سروسامان اور تھوڑے تھے۔ مقابلہ میں دشمن پوری طرح مسلح اور تین گنا زیادہ تھا۔ نیز حضور علیہ السلام کا انصار سے یہ معاہدہ تھا کہ جب تک دشمن خود مدینہ پر حملہ آور نہ ہو انصار مدینہ سے نکل کر جنگ کے لئے مجبور نہ ہوں گے۔ مقررہ ہر ابتدا بعض صحابہ نے جنگ کے معاملہ میں طبعی طور پر گرانی محسوس کی لیکن بالآخر مرضی مبارک کو دیکھتے ہوئے صحابہ نے پوری طرح فداکاری و جاں سپاری کا یقین دلایا۔ اس موقع پر سرداران انصار کی تقریریں تاریخ اسلام کے نہ مٹنے والے نقوش ہیں۔ آپ کا چہرہ انور مسرت سے ٹمٹما اٹھا اور فرمایا پڑھو اور بشارت حاصل کرو۔ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ دو گروہ (جنگی و تجارتی قافلے) میں سے ایک تمہارے قبضہ میں دیا جائے گا اور اللہ کا وعدہ سچا ہے اور بخدا میں جنگ سے قبل سرداران قوم کی قتل گاہیں دیکھ رہا ہوں۔ (زرقانی ص ۴۸۰ ج ۲) اور صحیح مسلم میں ہے۔ کہ آپ نے بدر پہنچ کر زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتلایا کہ اس جگہ فلاں قریشی قتل ہوگا اور اس جگہ فلاں! تقریباً امت کا اجتماع ہے کہ سورہ انفال کی آیات ۵ تا ۸ میں جس

مشورہ کا ذکر ہے وہ یہی ہے۔ اب مسلمان آگے بڑھ کر خیمہ زن ہو گئے۔ ادھر لشکر کفار بھی بدر پہنچ گیا۔

بدر ایک کنوئیں کا نام ہے جو مکہ و مدینہ کو ملانے والی شاہراہ سلطانی پر واقع ہے۔ اور ابوسفیان کا قافلہ ساحل پر مشرکین کی پشت پر تھا۔ قرآن حکیم نے سورۂ انفال کی آیت ۴۲ میں محاذ جنگ کا نقشہ ایسے ہی کھینچا ہے کہ تم عدوۃ الدنیا پر تھے اور کافر عدوۃ القصویٰ اور تجارتی قافلہ نیچے ساحلی میدان میں پھر اتفاق سے مسلمانوں کا میدان اس قدر ریتلا تھا کہ انسانوں اور چوپایوں کے پاؤں اس میں دھنسے جا رہے تھے۔ پانی نام کو نہ تھا۔ اور جس حصہ پر کفار قابض تھے وہ پختہ و مضبوط فرش کی مانند تھا اور پانی کی افراط تھی۔ دونوں لشکر آمنے سامنے تھے۔ آقائے دوعالم خس پوش جھونپڑی میں خالق کائنات سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے۔ اور یوں گویا تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

خدایا مجھ سے تو نے جو وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا فرما خدایا یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر خطہ زمین پر کوئی تیرا عبادت گذار نہ رہے گا۔

دربار نبوت کے دربان صدیق اکبر قریب ہو کر فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنسوؤں کی جھری کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ بس! خدا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔ عرب کی چلچلاتی دھوپ۔ ۱۷ رمضان کو معرکہ کفر و اسلام پیش آیا۔ ستر قریش مارے گئے۔ جن میں ابولہب و ابوسفیان کے سوا تمام سردار موجود تھے یعنی ابوجہل، عتبہ، عقیبہ، شیبہ، ولید، ابوالبختری، مسعود وغیرہ اور ستر ہی قیدی ہوئے۔ بلکہ فی الحقیقت کفر کی اجتماعی طاقت و قوت پاش پاش ہو کر رہ گئی۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے غیبی مدد کس طرح فرمائی۔ اس کی مختصر تشریح قرآن سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مسلمانوں کی نظر میں دشمنوں کی تعداد سے کم نظر آئی۔ تاکہ مسلمان مرعوب نہ ہوں اور مشرکین کو ایک وقت میں تو مسلمان مٹھی بھر معلوم ہوتے تاکہ جنگ سے جی نہ چرائیں اور ایک وقت میں دوگنے نظر آئے تاکہ وہ مرعوب ہو جائیں۔ (سورۂ انفال آیت ۴۳ سورہ آل عمران آیت ۱۳)

(۲) مسلمانوں کی دعا پر پہلے تو ایک ہزار فرشتے سے مدد کی گئی (سورہ انفال آیت ۹) پھر یہ تعداد تین ہزار کر دی گئی (آل عمران آیت ۱۲۴) اور تسلی دی کہ یکبارگی حملہ کی صورت میں یہ تعداد پانچ ہزار کر دی جائے گی (آل عمران آیت ۱۲۵)

(۳) حالت جنگ میں مسلمانوں پر قلیل وقت میں اونگھ طاری کر دی گئی۔ اس سے بیدار ہوئے تو اپنے اندر نئی روح اور نئی تازگی محسوس کی۔

(۴) مسلمانوں کے پاس ریتلی زمین تھی رات میں پانی برسا دیا۔ جس سے وہ پختہ ہو گئی اور حوض بنا کر پانی جمع کر لیا۔ بخلاف دشمن کے کہ اس کی زمین کو کیچڑ کی طرح دلدل بنا دیا۔ (سورہ انفال آیت ۱۱)

جنگ میں ابتداءً ایک ایک سورما بڑھا۔ پھر یکایک جنگ شروع ہو گئی۔ ابتدا میں سامان مغلوبہ جنگ لڑے مگر فراغت دعا کے بعد نبی رحمت علیہ السلام نے مشاہت الوجوہ (چہرے روسیاہ ہوں) فرما کر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں تو میدان جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ کفار اس ناگہانی پریشانی سے مضطرب اور بے چین ہو گئے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی میں اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ بظاہر محمد صلی اللہ وسلم کے ہاتھ کنکریاں پھینکی گئیں لیکن مؤثر حقیقی اللہ تھا۔ کفار اپنی ستر لعشیں چھوڑ کر اور ستر قیدی مسلمانوں کے قبضہ میں دے کر بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ البتہ ۲۲ صحابہ نے (جبکہ مشہور روایت ۱۴ کی ہے) جام شہادت نوش فرما کر حیات ابدی حاصل کر لی۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (راہ خدا میں کھیا دینے والوں کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔

غزوہ بدر سے درحقیقت دنیا میں ایک روح انزالقلاب آ گیا۔ ظلم و عدوان اور تمرد و سرکشی کی کمر ٹوٹ گئی اور اس کی جگہ اطاعت و فرمانبرداری اور عدل و انصاف نے لے لی۔ مالک الملک کی حکمتوں کو کون سمجھ سکتا ہے حالات کو یکبارگی پھیر دینا اور فتح کو شکست میں اور شکست کو فتح میں بدل دینا اس مالک حقیقی کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نوٹ اس قابل ہیں کہ انہیں حرز جاں بنایا جائے پڑھیے اور سر دھنیے۔

"بعض اوقات قدرتی حوادث کا ایک معمولی سا واقعہ بھی فتح و شکست کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ جنگ واٹرلو کے تمام مؤرخین متفق ہیں کہ اگر ۱۷ اور ۱۸ جون ۱۸۱۵ء کی درمیانی شب بارش نہ ہوئی ہوتی تو بورپ کا نقشہ بدل گیا ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں نپولین کو زمین خشک ہونے کا بارہ بجے تک انتظار نہ کرنا پڑتا۔ سویرے ہی لڑائی شروع کر دیتا۔ نتیجہ یہ نکلتا کہ بلوشر کے پہنچنے سے پہلے ویلنگٹن کو شکست ہو جاتی۔ واٹرلو میں اگر بارش نہ ہوئی ہوتی تو یورپ کا سیاسی نقشہ بدل جاتا۔ لیکن اگر بدر میں نہ ہوئی ہوتی تو کیا ہوتا؟ تمام کرۂ ارض کی ہدایت و سعادت کا نقشہ الٹ جاتا۔ اسی طرف پیغمبر اسلام نے اپنی دعا میں اشارہ کیا تھا۔ اللّٰھم ان تھلک ھذہ العصابۃ فلا تعبد فی الارض (خدایا اگر خدام حق کی یہ چھوٹی سی جماعت آج ہلاک ہو گئی تو کرۂ ارض میں تیرا سچا عبادت گذار کوئی نہیں رہے گا) (ترجمان القرآن صفحہ ۵۶ و ۵۷ جلد دوم)

اس جنگ کے یہ پہلو کس قدر عبرتناک ہیں، کہ کفار کا غرور و تکبر میدان جنگ میں بھی فرو ہونے کا نام نہیں لیتا۔ جب ابتداءً حضرت عوف و معوذ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم نکلے تو ان کا مقابلہ عتبہ، شیبہ اور ولید سے ہونا تھا۔ لیکن عتبہ نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ جواب ملا انصار۔ تو وہ بدزبان چلا اٹھا کہ محمدؐ ہم مدینہ کے چمڑا ہوں سے لڑنے نہیں آئے (معاذ اللہ) ہمارے مقابلہ کے آدمی بھیجو۔ تب حضرت حمزہ و علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نکلے۔ ان کے نکلنے پر عتبہ نے لاف و گزاف بکنا شروع کر دیا۔ حضرت حمزہ نے فرمایا زبان بند کرو۔ یہاں فیصلہ تلوار کرے گی۔ یہ ہوا کہ تینوں کافر خاک و خون میں تڑپ کر رہ گئے۔ ان سے زیادہ بدانجام ابوجہل کا ہوا۔ جو انصاری بچوں کے ہاتھوں رسوا ہو چکا تھا۔ لیکن نشۂ حکومت کو سرداری اور نخوت و غرور کے ہاتھوں اتنا مجبور تھا کہ جب ابن مسعود رضؓ اس کا سر کاٹنے لگے تو کہا ذرا نیچے سے کاٹنا تاکہ سردار کے سر کی شناخت ہو سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا سر دیکھ کر شکر خدا ادا کیا۔ اور مسلمان مجاہدین کی لاشیں انتہائی عزت و توقیر سے رفنا کر اور کفار کی لاشوں کو گڑھے میں پھینک کر اور انہیں زجیر و توبیخ کر کے شادماں و فرحاں واپس تشریف لے چلے۔

رحمت عالم نے اسیران جنگ سے حسن سلوک کی تاکید کی اور صحابہ میں تقسیم فرما دیا۔ چنانچہ صحابہ نے خود کھجور پر وقت گذارا۔ انہیں کھانا کھلایا۔ خود زمین پر لیٹ کر انہیں چارپائی پر لٹایا۔ خود کفار نے اس حسن سلوک کی تعریف کی۔ قیدیوں کے قتل و آزادی سے متعلق مشورہ میں حضرت عمر نے عرض کیا کہ عزیز عزیز کے ہاتھوں قتل کروایا جائے۔ لیکن پرتو رحمت محمدی سیدنا صدیق اکبر نے فدیہ لے کر چھوڑنے کی سفارش کی۔ حضور علیہ السلام نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔ چنانچہ مکہ والوں نے چار ہزار درہم سے ایک ہزار درہم تک فدیہ بھیج کر قیدی چھڑائے نادار قیدیوں سے کہا گیا۔ کہ بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دو یہی تمہارا فدیہ ہے۔ ان میں حضور علیہ السلام کے بڑے داماد ابوالعاص بھی تھے۔ ان کے فدیہ کے لئے بنت نبی حضرت زینبؓ نے سامان بھیجا۔ جس میں وہ ہار بھی تھا۔ جو حضرت خدیجہؓ نے بیٹی کو دیا تھا۔ آپؐ نے اسے دیکھا تو بے ساختہ آنسو بہہ پڑے۔ صحابہ کے مشورے سے طے ہوا کہ ابوالعاص جا کر زینبؓ کو مدینہ بھیج دے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ اور بعد میں حضرت ابوالعاص خود بھی مسلمان ہو گئے رضی اللہ عنہ! اس جنگ سے متعلق مستشرقین نے بڑی ہرزہ سرائی کی ہے۔ اور بدقسمتی سے عقل و ہدایت گزیدہ مسلمان بھی ان کا شکار ہو گئے۔ اور اعتراض کر دیا کہ تجارتی قافلہ پر حملہ آخر کہاں درست ہے؟ لیکن حق بین اور حق آگاہ یہ سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہجرت کے بعد کفار نے مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور مدینہ کی چراگاہ پر حملہ درحقیقت جنگ کا الٹی میٹم تھا۔ پھر اس تجارتی قافلہ کی غرض یہی تھی کہ منافع سے سامان جنگ لے کر مسلمانوں کا قصہ تمام کیا جائے۔ ایسے قافلہ کا راستہ روکنا کیوں کر غلط ہے؟ مسلمان راستہ نہ روکتے تو کفار مکہ پہنچ کر پروگرام کے مطابق تیاری کر کے حملہ آور ہوتے تو کتنی مشکلات پیدا ہوتیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

[illegible]

مسلمان کون ہے؟

کفر و ایمان کی تحقیق

(۵)

اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ایک حکم کا بھی انکار کرے یا ایک بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھٹلا دے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے میں کہوں میرے پاس ہزار روپے ہیں۔ اس بات کے لئے ضروری ہے کہ میرے پاس پورے ہزار کے موجود ہوں۔ لیکن ہزار نہ ہونے کے لئے لازمی نہیں کہ پورے ہزار کے ہزار روپے غائب ہو جائیں بلکہ اگر ایک روپیہ بھی کم ہوگا تو کہیں گے کہ ہزار نہیں ہے۔ اسی طرح تصدیق کے لئے تمام باتوں کا ماننا ضروری ہے اور تکذیب کے لئے سب کا انکار ضروری نہیں ہے۔ کسی ایک بات میں بھی تکذیب کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ یا یوں سمجھیں کہ جیسے انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ تمام اعضاء رئیسہ صحیح و سالم موجود ہوں۔ لیکن موت کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ دل و دماغ اور جگر سب ہی اعضاء رئیسہ نہ ہوں۔ بلکہ ایک عضو رئیس بھی نہ ہوگا تو موت آجائیگی اسی طرح ایمانی حیات کے لئے تمام قطعیات دین کو ماننا ضروری ہے۔ لیکن کفر کے لئے کسی ایک کا انکار بھی کافی ہے۔

مقولہ مذکورہ کا صاف معنی یہ ہے کہ ایک شخص ایک بات کہتا ہے۔ اس بات کے ننانوے معنے ایسے ہیں جو کفر ہیں۔ لیکن اس کے قول کا ایک معنی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جو صحیح ہے اور کہنے والے کو کفر سے بچاتا ہے تو اس شخص کو جلد بازی سے کافر نہیں کہا جائے گا۔ جب تک عاقل و بالغ کے کلام کا صحیح مطلب نکل سکے۔ اس کے کلام کو باطل معنی پر محمول نہ کیا جائے گا۔ یہ حضرات علماء دین کی غایت احتیاط ہے۔ جن کو لوگ کفر بازی کے لئے بدنام کیا کرتے ہیں۔ اگر یہ مطلب نہ ہو تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ ایک شخص مورتی کو سجدہ کرے۔ رمضان کے روزے فرض نہ سمجھے۔ شراب کو حلال کہے۔ لیکن اتنا کہہ دے کہ میں قرآن مانتا ہوں۔ یا کبھی کبھی نماز پڑھ لے۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اگر اسلام کی تمام باتیں مانے۔ سب احکام پر عمل اور صرف اتنا کہہ دے کہ زنا و حرام نہیں حلال ہے۔ وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ تکذیب کے لئے ایک حکم کا انکار بھی کافی ہے۔

تکفیر میں اختلاف کی وجہ

پس جب تکذیب کا نام کفر ہے۔ تو جو شخص بھی کہہ دے کہ میں خدا نہیں مانتا۔ یا رسول نہیں مانتا یا رسول کے اقوال قابل عمل نہیں ہیں۔ یا قرآن میں جن فرشتوں کا ذکر ہے یہ نہیں مانتا۔ یا قرآن تو حد صحیح نہیں ہے یا قیامت ایک ڈھکوسلہ ہے۔ ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک آدمی کہہ سکتا ہے۔ وہ کون مسلمان کہلانے والا ہے جو ایسے انکار کو کفر نہ سمجھے۔ ایسا تو کوئی فرقہ نہیں جو قرآن یا رسول کا یا اسلامی عقائد کا اس طرح انکار کرے تو پھر تکفیر میں اختلاف کیوں ہے۔

میں کہتا ہوں۔ اس لئے تو علماء دین نے بہتر فرقوں کو مطلقاً کافر قرار نہیں دیا اور ان کے سوا بھی جو نئے مذہب اسلام کے نام پر پیدا ہوئے ان میں بھی احتیاط سے کام لیا۔ لیکن اسلام ایک جامع و مانع دین ہے۔ اس کے اصول منضبط و محفوظ ہیں۔ پروردگار عالم نے وانا لہ لحافظون فرما کر اس کی حفاظت و صیانت کی ذمہ داری لی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نظم قرآن (الفاظ) کی حفاظت ہو اور معانی و مطالب کی نہ ہو۔ کیونکہ قرآن پاک نظم و معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ پس یہاں یہ نہیں ہو سکتا کہ جو اپنے کو ہندو کہہ دے وہ ہندو ہو۔ چاہے خدا مانے یا نہ مانے چاہے بت پرستی کو جزو دین قرار دے یا دھرم کے مخالف۔ یہاں تو ان مسلمہ مدونہ قطعیہ اصول و احکام کا انکار کفر ہے۔ یہاں کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل مقرر ہے جو بھی اس حد کو عبور کرے گا وہ مسلمانی سے نکل جائے گا۔ چاہے وہ ہزار چیخے چلائے کہ میں مسلمان ہوں۔ تکفیر میں اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے۔

چار اصول شرع

وہ دلائل جن سے اسلام کے عقائد یا احکام ثابت ہوتے ہیں۔ چار ہیں۔ قرآن پاک۔ حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اجماع امت۔ قیاس۔ چوتھی دلیل جسے قیاس کہتے ہیں وہ اجتہادی شے ہے۔ جب کسی مسئلہ میں صاف قرآنی حکم یا حدیث نہ ہو۔ اس کو مجتہد محقق صاحب بصیرت اسی قسم کے دوسرے مسئلہ پر قیاس کر لیتے ہیں۔ جس میں صاف حکم موجود ہو۔ اس قسم کے مسائل میں مجتہدین امت کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ فروعی اختلاف ہے۔ اس قسم کے کسی مسئلہ یا خود اس قیاس کا انکار کفر نہیں ہو سکتا۔ یا کسی

[illegible]

نصوص کی چار قسمیں

پہلی قسم وہ آیتیں ہیں جو قطعی الثبوت بھی ہیں اور قطعی الدلالۃ بھی۔ قطعی الثبوت کا معنی [illegible] من جانب اللہ [illegible] اس اعتبار سے قرآن پاک کی ہر آیت قطعی الثبوت ہے۔ [illegible] الدلالۃ کا معنی یہ ہے کہ آیت کے معنی میں [illegible] شک و تردد نہ ہو۔ آیت اپنے معنی پر قطعی طور پر دلالت کرے۔ دوسرے معنی کا احتمال نہ ہو۔ جیسے [illegible] اجنت، دوزخ اور قیامت والی [illegible] جن کا معنی قطعی طور پر متعین ہے۔ دوسری قسم وہ آیتیں ہیں جو قطعی الثبوت ہیں لیکن قطعی الدلالۃ نہیں یعنی آیت متعین معنی پر یقینی دلالت نہیں کرتی۔ جیسے آیت کریمہ والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء (ترجمہ) اور طلاق کی ہوئی عورتیں (عدت گذارنے کے لئے) تین حیض تک انتظار کریں۔

یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے بعض دوسرے ائمہ فرماتے ہیں کہ عدت کے لئے تین حیض نہیں بلکہ تین طہر انتظار کرنا ہے کہ عورت تین دفعہ پاک ہو۔ تب دوسرا خاوند کر سکتی ہے۔ اب یہاں تو قرآن کی آیت قطعی الثبوت ہے۔ لیکن یہ امر کہ عورت عدت کے لئے تین حیض گذارے گی اس مفہوم پر آیت کی دلالت قطعی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قروء سے مراد حیض ہو یا طہر دونوں کا احتمال ہے۔ اس لئے آیت قطعی الدلالت اس مفہوم پر نہ ہوئی۔ یعنی یہ امر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مراد تین قروء سے تین حیض ہیں۔ قطعی طور سے معلوم نہ ہوا۔ غالب گمان سے جو یقین کے قائم مقام ہے یہ مراد متعین کی گئی۔ بعض کم تعداد کی حدیثیں بھی ہیں جو ان دو قسموں میں داخل ہیں۔ جن کا حدیث رسول ہونا یقیناً معلوم ہے۔ کیونکہ ان کے راوی اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ غلط روایت پر متفق ہو سکیں۔

تیسری قسم وہ نصوص ہیں جو قطعی الدلالۃ تو ہوں، لیکن قطعی الثبوت نہ ہوں۔

(باقی آئندہ)

اسلامی نظام ہی دنیا کی حقیقی بہبودی کا کفیل ہو سکتا ہے

(از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

(۳)

ان دونوں آیتوں میں استبداد اور خود رائی سے کنارہ کشی اور مشورہ سے تمام کاموں کے انجام دینے اور نرم خوئی اور لوگوں کی غلطروی سے چشم پوشی اور حقوق رب العالمین کے ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس سے اجتماعی طاقت کا پورا تکفل ہو سکتا ہے اور سب کے حقوق کی مکمل نگرانی ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کو خواہ حکام ہوں یا رعایا مخاطب فرماتے ہیں:۔

الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ، فالامام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم وعبد الرجل راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (متفق علیہ)

(خبردار ہو جاؤ تم سب کے سب راعی اور والی ہو (چونکہ حاکم پر اپنے محکوم اور رعایا کی نگرانی اور خیرخواہی اسی طرح لازم کی گئی ہے۔ جس طرح جانور چرانے والے پر جانوروں کے مالک کی طرف سے لازم کی جاتی ہے۔ اگر چرواہا جانوروں کی خیرخواہی اور خدمات مفیدہ کے انجام دینے میں کوتاہی کرتا ہے تو مالک کے سامنے مسئول قرار دیا جاتا ہے اس لئے حکام کو راعی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے)

بادشاہ جو کہ لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے راعی ہے۔ اور اپنی رعیت سے مسئول ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے اور اپنی رعیت سے مسئول ہے۔ خبردار ہو جاؤ تم سب راعی ہو اور اپنی رعیت سے مسئول ہو)

یہ وہ صحیح نظام حکومت کے اصول ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے کسی حاکم کو بے دھڑک ہو کر رعایا کی خیرخواہی سے بے پروا ہونا یا اُن کے حقوق اور مصالح کو پامال کرنا یا اُن کی بہبودی سے غافل ہونا درست نہ ہوگا۔ ان میں بتلایا گیا ہے کہ مالک حقیقی کے سامنے تم سب مسئول اور ذمہ دار ہو۔ خبردار رہو اور اس کے سوال سے ڈرو۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

(کوئی شخص اگر مسلمان رعایا کا والی اور حاکم بنایا گیا اور اس حالت میں مرا کہ وہ اُن کے حقوق میں خیانت کرنے والا ظالم تھا تو جنت اس پر حرام ہوگی)

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

مامن عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ فلم یحطھا بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ (متفق علیہ)

(کوئی بندہ خدا ایسا نہیں ہوگا کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا راعی اور حاکم بنایا اور اس نے ان کی نگہبانی اور حفاظت ان کی خیرخواہی کے ساتھ نہ کی تو اس کو جنت کی خوشبو بھی ملے)

یہ وہ نظام ہے جس میں ہر حاکم اور والی کو اپنی تمام رعایا خواہ اس کی قوم سے ہو یا دوسری قوم کی ہو خواہ وہ نظام اسلامی میں داخل ہو یا نہ ہو سب کی خیرخواہی اور ہمدردی کا شدید ترین حکم دیا گیا ہے

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمٰن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا

(متفق علیہ)

(انصاف اور عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے داہنی طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور وہ وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے حکم میں اور اہل وعیال اور اپنی رعایا میں عدل وانصاف کرتے ہیں)

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

ان شر الرعاء الحطمۃ۔ (رواہ مسلم)

(یعنی سب سے بُرے راعی اور والی وہ بادشاہ اور حکام ہیں جو کہ لوگوں کو توڑتے ہیں۔ یعنی رعیت پر ظلم کرتے ہیں اور اُن پر رحم نہیں کرتے لوگوں کے مال میں طمع کرتے اور اپنے نفسانی ارادوں کو پورا کرتے رہتے ہیں)

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے:۔

مامن امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیامۃ مغلولا حتیٰ یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور

(دارمی)

"اگر دس آدمیوں پر بھی کوئی امیر ہوگا تو وہ قیامت کے دن ہتھکڑی بند لایا جائے گا اور جب تک کہ اس کا عدل اس کو کھول نہ دے یا اس کا ظلم ہلاکت میں نہ ڈال دے اسی طرح رہے گا"۔

ایک جگہ ارشاد ہے:۔

الا من ظلم معاھدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیامۃ۔ (ابوداؤد)

"کسی غیر مسلم رعیت پر اگر کسی نے ظلم کیا یا اس کی توہین کی یا اس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دی یا اس سے کچھ بغیر اس کی خوشی کے لے لیا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا"۔

ارشاد فرمایا جاتا ہے:۔

من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا توجد من مسیرۃ اربعین خریفا (البخاری)

جس نے کسی غیر مسلم رعیت کو قتل کر دیا تو اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ کی تک جاتی ہے۔ (یعنی جنت کے قریب بھی نہ جا سکے گا۔ داخل ہونا تو درکنار)

یہ نظام اور اصول رعایا پروری اور ان میں عدل وانصاف کے ہیں جن میں مسلم، غیر مسلم، چھوٹے بڑے مرد عورت، ہم قوم، غیر قوم، دیسی، پردیسی وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ مساوات و عدالت کا ارشاد کیا گیا ہے

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (مسلم)

جو لوگ آدمیوں کو دنیا میں عذاب دیتے اور ستاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

(ترمذی و ابوداؤد)

جو لوگ رحم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ تم زمین کے بسنے والوں پر رحم کرو۔ آسمان تم پر رحم کرے گا۔

(باقی آئندہ)

ایئر مارشل اصغر خاں کو قرآن حکیم کا نسخہ پیش کیا گیا

جہلم ۔ ۳۰ نومبر ۔ فضائی فوج کے سابق کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خاں آج جب جہلم پہنچے تو ہزاروں افراد نے ان کا استقبال کیا ۔ یہ لوگ جلوس کی شکل میں ایئر مارشل اصغر خاں کو لے کر سول کلب کی طرف روانہ ہوئے ۔ جب جلوس مسجد گنبد والی کے قریب سے گذرا تو جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی طرف سے ایئر مارشل کو قرآن پاک کا ایک نسخہ پیش کیا گیا ۔

شورش کیس

سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد کراچی ہائیکورٹ میں فدائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کے کیس کی سماعت ۱۶ دسمبر سے شروع ہو رہی ہے ۔ اس روز آغا صاحب کو بھی عدالت میں پیش کیا جائے گا ۔

فاضل ججوں نے حکومت کی وہ درخواست مسترد کر دی جس میں حکومت نے ہائیکورٹ سے اخراجات پر نظر ثانی کے سلسلہ میں کہا تھا ۔

حکومت کی ایک درخواست جس میں چوا[illegible] کو کم کرنے یا ان کے حلفی بیانات کے بارے میں [illegible] گیا تھا ۔ ہائیکورٹ نے اسے بھی مسترد کر دیا ۔

یاد رہے کہ اس کیس کی سماعت حکومت کی درخواست پر ہائیکورٹ بجائے لاہور کے کراچی کر رہا ہے ۔

حضرت مولانا اسعد مدنی کو ایک اور صدمہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رح کے صاحبزادہ اور جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا اسعد مدنی کے صاحبزادہ میاں محمد بھی انتقال کر گئے مرحوم اپنے نانا مولانا سید حمید الدین صاحب کے ہمراہ مظفر نگر کے قریب کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے مولانا سید حمید الدین صاحب جائے حادثہ پر ہی انتقال فرما گئے تھے ۔ صاحبزادہ میاں محمد مظفر نگر کے ہسپتال میں زیر علاج تھے ۔ مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ اس طرح مدنی خاندان کے عظیم فرزند سید اسعد صاحب کو بیک دو حادثوں سے دوچار ہونا پڑا ۔ مرحومین کی تعزیت کے لئے جو لوگ آئے ۔ ان میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب وزیر اعظم انڈیا ، شیر کشمیر شیخ عبداللہ ۔ مرکزی وزیر فخر الدین علی احمد ، نواب چھتاری ، سعودی عرب ، شام اردن ، مصر اور دیگر مسلم ممالک کے سفراء قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ دار العلوم دیوبند ، ندوۃ العلماء علیگڑھ اور سہارنپور اور دوسرے شہروں کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے تعزیت کے پیغام بھیجے ۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام اس دوہرے حادثہ میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی کے ساتھ شریک غم ہے ۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی مجروحین کو جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے ۔

تصدیق

اما بعد آپ کو یہ معلوم ہے کہ مدرسہ دار العلوم حمادیہ ہالیجی شریف حضرت اقدس ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں قائم فرمایا تھا ۔ اور اپنی زندگی میں مدرسہ کی مکمل سرپرستی فرماتے رہے ۔ جس طرح حضرت اپنی زندگی میں اس مدرسہ کی اعانت خود بھی فرماتے رہے اور جماعت کو بھی تلقین فرماتے رہے ۔ ہم جماعت سے اس مدرسہ کی معاونت کے سلسلہ میں اپیل کرتے ہیں تاکہ حضرت کا یہ لگایا ہوا پودا مزید بڑھے ۔

(حافظ) محمود اسعد (صاحب) مدرسہ درگاہ حمادیہ ہالیجی شریف ۔

(حضرت مولانا خلیفہ) فقیر احمد دین (صاحب) خلیفہ اعظم حضرت ہالیجوی رح

ابو الخیر محمد شاہ امروٹی خادم درگاہ امروٹ شریف

(نوٹ) آیندہ تعلیمی سال میں سندھ کی مشہور دینی درسگاہ کے اندر سندھ کی مشہور ہستیاں حضرت مولانا قطب الدین صاحب ۔ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اور جناب قاری محمد موسیٰ صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دینگے مدرسہ کی اعانت کے لئے ہر قسم کی رقوم پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں :-

(حاجی محمود احسن مہتمم مدرسہ دار العلوم حمادیہ ہالیجی شریف)

اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے رمضان المبارک میں پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے ۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
مقام و ڈاک خانہ وانڈہ خان محمد
تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ضلع سیالکوٹ کے لئے دو مدرسین کی ضرورت ہے ۔

(۱) حافظ مستند قاری ہو ۔ جو تجوید بآسانی پڑھا سکے اور مشق [illegible]ئے ۔

(۲) حافظ [illegible] اور درس نظامی کا فارغ ہو ، جو قرآن مجید ، فقہ اردو تحریر کی تعلیم دے سکے ۔ دونوں کے لئے شادی شدہ ہونا ضروری ہے ۔

خواہشمند حضرات ۲۵ [illegible] رمضان المبارک تک بذریعہ خط اطلاع دیں ۔ خط میں اپنی عمر اور تنخواہ کے متعلق لکھیں باقی امور عند الملاقات طے کئے جائیں گے ۔

حافظ عبد الرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام
جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ڈاکخانہ خاص
ضلع سیالکوٹ

بقیہ :- جسٹس مرشد

سید محبوب مرشد کی سیاست میں آمد اس اعتبار سے زیادہ وقیع ہے کہ وہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں کے لئے یکساں اہمیت رکھتے ہیں ۔

وہ مذہبی عقائد کے اعتبار سے بھی شک و شبہ سے صاف درجہ کے حامل ہیں اور سیاسی اعتبار سے انہوں نے اپنے بیان میں واضح تر باتیں کہی ہیں ۔ علاوہ ازیں ان کا تعلق قانون و عدالت کے ساتھ بڑا گہرا رہا ہے ۔ اس لئے ان کا انداز فکر زیادہ متوازن ، زیادہ آئینی اور زیادہ منصفانہ ہو سکتا ہے اور وہ صحیح اور غلط میں امتیاز کرنے کے زیادہ اہل ثابت ہو سکتے ہیں ۔

اقتصادی بحران - صفحہ ۷ سے آگے

چنانچہ اس خطرہ کے رونما ہونے سے پیشتر ہی امریکہ ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کی کوشش ہے کہ جدید سرمایہ داری کے قیام کا ان کا منصوبہ کامیاب ہو جائے فرانس کے موجودہ جرأت مندانہ رویہ نے فی الحال اسے پھر التواء میں ڈال دیا ہے ۔

لیکن کیا فرانس امریکہ و برطانیہ کے مسلسل سیاسی و اقتصادی دباؤ کا استقامت سے مقابلہ کرتا رہے گا ؟ اس کا جواب ان اثرات سے ملے گا ۔ جو امریکہ ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کے دباؤ کے علی الرغم اپنے سکہ کی قیمت میں کمی نہ کرنے کے حالیہ فیصلے کے بعد فرانس کی معیشت و سیاست پر پڑینگے ۔ ان اثرات کی خوشگواری و ناخوشگواری پر ہی فرانس ہی نہیں بلکہ یورپ بھر کی اقتصادی قسمت کا انحصار ہے ۔

(کمال)

ایک ضروری تصحیح

ترجمان اسلام کے شمارہ ۴۶ کے ص ۷ کالم ۳ میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مضمون "اسلامی نظام" کے اندر آیت فبما رحمۃ من اللہ الخ میں الفاظ کی غلطی ہو گئی ہے اس سلسلہ میں بندہ نادم ہے ۔ قارئین کرام اس کی تصحیح فرمالیں ۔

اصل آیت یوں ہے :-

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔

(خورشید)

خریدار حضرات متوجہ ہوں ۔ جن خریداروں کی چٹوں پر سرخ نشان (×) ہے اُن کے نام اگلا پرچہ وی پی آئیگا

بقیہ:— غزوۂ بدر

فتح و شکست بہرحال اللہ کے قبضہ میں ہے۔ لیکن عالم اسباب میں یہ اقدام انتہائی ضروری تھا کہ تین سو میل دور چلے جانے کے باوجود جو لوگ ریشہ دوانیوں سے باز نہیں آرہے انہیں ہر میدان میں زک پہنچائی جائے۔ اور اگر مسلمان منتقم مزاج ہی ہوتے تو ستر قیدیوں کو زندہ واپس نہ کیا جاتا، لیکن نبی رحمت نے "رحم" کی رائے کو پسند فرمایا اور سب کو آزاد کر دیا۔

آخر میں ذرا ان نتائج و بصائر پر نگاہ ڈالنی ضروری ہے۔ جو اس واقعہ میں مسلمانوں کے لئے مضمر ہیں۔ ان کی تفصیل مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی مرحوم کی زبانی سنیئے۔ مولانا رقمطراز ہیں:۔

(۱) عقائد اسلامی و افکار عالی کے بنیادی مسائل سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ فتح و شکست عددی اکثریت و اقلیت پر نہیں بلکہ صرف عنایت خداوندی اور اس کے فضل و کرم پر ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔

(۲) جو جماعت احساس فرض کے ساتھ عدل و نصفت کے لئے میدان میں نکلتی ہے کبھی ناکام نہیں ہوتی اور انجام اسی کے ہاتھ رہتا اور خدا کی نصرت کا پیغام اسی کو نصیب ہوتا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

(۳) اگر قلب میں، خلاص اور صداقت حق کا جذبہ موجود اور خدا اور اس کے رسول پاک کے حکم و ارشاد کے سامنے گردن خم ہے تو یہ اسباب دنیوی بشری تقاضے کے پیش نظر اپنی جانب سے خوف و ہراس قابل ملامت نہیں اور خدائے برتر ضرور اس کو ثبات و استقامت عطا فرماتا ہے۔

(۴) صبر و استقامت ایسے میٹھے پھل ہیں جن کی شیرینی دنیا و دین دونوں ہی میں لذت و سکون اور رفعت و سعادت سے ہمکنار کرتی ہے۔ چنانچہ غزوۂ بدر الکبریٰ اس حقیقت کے لئے زندہ جاوید شہادت ہے

(۵) باطل سے برسر پیکار حامل حق و صداقت جماعت بہ اسباب دنیوی جس قدر زیادہ بے یار و مددگار ہوتی ہے خدا کی نصرت و حمایت اسی قدر زیادہ معجزانہ کرشمے دکھا کر حمایت حق کا ساتھ دیتی اور باطل کو ناکام بنا کر حق کو شاد کام کرتی ہے۔ چنانچہ بدر میں ابر رحمت کا نزول، ملائکہ اللہ کا ورود نظر مسلم میں دشمن کی کثیر تعداد کا مشاہدہ قلیل اور مشرکین کی نگاہ میں مسلمانوں کی تعداد کا مشاہدہ کثیر یہ سب معجزانہ امور اسی قانون الٰہی کی کرشمہ سامانیاں تھیں۔

یہ ہے غزوہ بدر کی مختصر روئداد جو آپ نے پڑھی اور اس کے نتائج و بصائر پر نگاہ ڈالی۔ اس کی روشنی میں اپنے حالات کا جائزہ لیں اور سوچیں کہ ہمارے اسلاف دنیا پر آخر کیوں چھا گئے۔ اور ہم ادبار و تنزل کا کیوں شکار ہیں۔

آج بھی ہو گر ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اس ایمان و توکل صبر و استقامت اور انابت و رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے۔ جب یہ چیزیں پیدا ہو جائیں، تو کامیابیاں اور شادکامیاں ہمارے قدم چومیں گی۔ خدا ہمیں اسلاف کے نقش قدم پر چلائے اور اپنی زریں تاریخ کو دوہرانے کی توفیق بخشے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

لاہور میں جمعیۃ علماء، نیپ اور پیپلز پارٹی کا جلوس

اپنے مطالبات منوانے کیلئے مشترکہ احتجاجی مظاہرہ

لاہور - ۲۸ نومبر - آج لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام، نیپ اور پیپلز پارٹی کا اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا، عوام، طلباء اور تینوں جماعتوں کے کارکنوں، عہدیداروں نے مختلف پلے کارڈ اور بینر اٹھا رکھے تھے۔ جن پر سیاسی نظر بندوں کو رہا کرو، ختم نبوت زندہ باد۔ بنیادی حقوق بحال کرو۔ اسلامی نظام رائج کرو۔ دفعہ ۱۴۴ کا بیجا استعمال بند کرو۔ ہنگامی حالات ختم کرو۔ سامراجیت مردہ باد۔ علماء پر عائد شدہ پابندیاں ختم کرو۔ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین ختم کرو۔ ذوالفقار علی بھٹو کو رہا کرو، مہنگائی ختم کرو، طلباء کے مسائل حل کرو اور دیگر بہت سے نعرے درج تھے۔ کل دو بیش ایک لاکھ افراد شریک تھے۔

یہ تاریخی جلوس دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل سے شروع ہوا اور ڈبی بازار، کشمیری بازار دہلی دروازہ، سرکلر روڈ، اکبری گیٹ سے ہوتا ہوا تاریخی جلسہ گاہ باغ بیروں موچی گیٹ ختم ہوا

راستے میں ہر ہر مقام پر دو رویہ کھڑے عوام دکانداروں اور چھتوں پر سے ہجوم نے جلوس پر پھولوں کی بارش کی اور قائدین جلوس کو ہار پہنائے۔ جلوس جب شاہ محمد غوث پہنچا تو مجلس احرار کے رضا کاروں و عہدہ داروں نے اپنے دفتر سے جلوس پر پھولوں کی بارش کی اور جلوس کا ۲۱ گنوں سے استقبال کیا اور آخر کار بخیر و خوبی یہ عظیم جلوس موچی گیٹ کے باہر قائدین جلوس میاں محمود علی قصوری۔ جناب جی، اے رحیم، جناب مولانا محمد اکرم اور مولانا محمد ابراہیم کی ہدایات پر پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔ اس موقعہ پر قائدین نے جلوس میں شریک حضرات کا بے حد شکریہ ادا کیا، اور پرامن رہنے کی ہدایت کی۔

سرگودھا۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی اطلاع کے مطابق سرگودھا میں تینوں پارٹیوں نے ایک مشترک زبردست جلوس نکالا۔ جو کارخانہ بازار سے شروع ہوا اور شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا ریل بازار میں پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔ جلوس کی قیادت نیپ کے شیخ عبدالحمید، جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما قاری عبدالسمیع اور پیپلز پارٹی کے رہنما چودھری مختار احمد کر رہے تھے۔

اسی طرح اعلان کے مطابق پشاور، کراچی مردان۔ کاٹ لنگ، صوابی، کوہاٹ، کیمل پور جہلم، واہ، ہری پور، چارسدہ اور حافظ آباد، گجرات اور حیدر آباد میں بھی احتجاجی جلوس نکالے گئے

سیاسی جماعتوں کی دعوت کے متعلق

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا وضاحتی بیان

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۸ نومبر۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کو شرکت و شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارا تعاون ہر اس پارٹی سے ہو سکتا ہے۔ جو اسلام اور اسلامی نظام حیات کے ملک میں فوری نفاذ کے مطالبے کو اپنے پروگرام میں اولین حیثیت دیں۔ کیونکہ اس کے بغیر نظریہ پاکستان کی تکمیل کبھی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ہماری فلاح کسی دوسرے نظام میں ہو سکتی ہے۔

نواب شاہ - نیپ، جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی نے آج مشترکہ احتجاجی جلوس نکالا۔ جس کی قیادت سید رشید احمد، مولانا تاج الدین صاحب بسمل اور عبدالفتح میمن کر رہے تھے۔ جلوس ریلوے مسجد کبیر سے روانہ ہوا اور شہر کی تمام بڑی سڑکوں پر گشت کرتا ہوا جامع مسجد کے سامنے ختم ہوا۔

گوجرانوالہ:۔ ۲۔ دسمبر کو نیپ، جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی نے مشترکہ طور پر ایک بھاری جلوس شیرانوالہ گیٹ سے نکالا۔ جس کی قیادت صدر جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبدالواحد، خواجہ منظور الحسن ایڈووکیٹ صدر نیپ اور کنوینر پیپلز پارٹی چودھری علی محمد نے کی۔

جلوس میں مزدوروں، کسانوں، شہریوں اور طلباء نے بھاری تعداد میں شرکت کی

۶ دسمبر ۶۹ء

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان اور رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام — (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

Scanned with CamScanner

WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
LAHORE
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

دوسرے مذاہب والے قرآن کی مخالفت کیوں کرتے تھے

پیروانِ مذاہب کی مخالفت اس لئے نہ تھی کہ قرآن جھٹلاتا کیوں ہے بلکہ اس لئے کہ جھٹلاتا کیوں نہیں؟

[illegible] مذاہب کی مخالفت اس لئے نہ تھی، کہ وہ انہیں جھٹلاتا کیوں ہے بلکہ اس لئے تھی کہ جھٹلاتا کیوں نہیں؟ ہر مذہب کا پیرو چاہتا تھا کہ وہ صرف اس کو سچا کہے۔ باقی سب کو جھٹلائے۔ اور چونکہ وہ یکساں طور پر سب کی تصدیق کرتا تھا، اس لئے کوئی بھی اس سے خوش نہیں ہو سکتا تھا، یہودی اس بات سے تو خوش تھے کہ قرآن حضرت موسیٰ کی تصدیق کرتا ہے لیکن وہ صرف اتنا ہی نہیں کرتا تھا، وہ حضرت مسیح کی بھی تصدیق کرتا تھا، اور یہیں آکر اس میں اور یہودیوں میں نزاع شروع ہو جاتا تھا، عیسائیوں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ حضرت مسیح اور حضرت مریمؑ کی پاکی و صداقت کا اعلان کیا جائے۔ لیکن قرآن صرف اتنا ہی کہتا تھی۔ کہ نجات کا دارومدار اعتقاد و عمل پر ہے نہ کہ کفارہ اور اصطباغ پر اور قانون نجات کی یہ عالمگیر وسعت عیسائی کلیسا کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ اس طرح قریش مکہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دل خوش کن صدا نہیں ہو سکتی تھی، کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی بزرگی کا اعتراف کیا جائے۔ لیکن جب وہ دیکھتے تھے کہ قرآن جس طرح ان دونوں کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے۔ اس طرح یہودیوں کے پیغمبروں اور عیسائیوں کے داعی کا بھی معترف ہے تو ان کے نسلی اور جماعتی غرور کو ٹھیس لگتی تھی۔ وہ کہتے تھے۔ ایسے لوگ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے پیرو کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو ان کی بزرگی اور صداقت کی صف میں دوسروں کو لا کھڑا کرتے ہیں۔

مختصراً یوں سمجھنا چاہیئے کہ قرآن کے تین اصول ایسے تھے، جو اس میں اور تمام پیروانِ مذاہب میں وجۂ نزاع ہو گئے۔

(۱) وہ مذہبی گروہ بندی کی روح کا مخالف تھا اور دین کی وحدت یعنی ایک ہونے کا اعلان کرتا تھا۔ اگر پیروانِ مذہب یہ مان لیتے، تو انہیں تسلیم کر لینا پڑتا کہ دین کی سچائی کسی ایک ہی گروہ کے حصے میں نہیں آئی ہے۔ سب کو یکساں طور پر ملی ہے۔ لیکن یہی ماننا ان کی گروہ پرستی پر شاق گذرتا تھا۔

(۲) قرآن کہتا تھا۔ نجات اور سعادت کا دارومدار اعتقاد و عمل پر ہے، نسل، قوم، گروہ بندی اور ظاہری رسم ریت پر نہیں ہے، اگر یہ اصل وہ تسلیم کر لیتے تو پھر نجات کا دروازہ بلا امتیاز تمام نوع انسانی پر کھل جاتا۔ اور کسی ایک مذہبی حلقہ کی ٹھیکیداری باقی نہ رہتی۔ لیکن اس بات کے لئے ان میں سے کوئی بھی تیار نہ تھا۔

(۳) وہ کہتا تھا۔ اصل دین خدا پرستی پر ہے کہ خدا کی براہ راست پرستش کی جائے۔ لیکن پیروانِ مذاہب نے کسی نہ کسی شکل میں شرک و بت پرستی کے طریقے اختیار کر لئے تھے اور گو انہیں اس بات سے انکار نہ تھا کہ اصل دین خدا پرستی ہی ہے لیکن ان کو یہ بات شاق گذرتی تھی کہ وہ اپنے مالوف طریقوں سے دستبردار ہو جائیں۔

خدمت کا موقع فراہم کریں

اعلیٰ، عمدہ، جدید قسم، کم خرچ نئے ڈیزائن کے فرنیچر کا کام تسلی بخش کرانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

نیز

عمارتی کام مثلاً دروازے، کھڑکیاں وغیرہ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ کام انشاء اللہ دیانتداری اور محنت سے کیا جاتا ہے

خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں

حافظ عزیز الرحمٰن عزیز اشرفیہ دواخانہ
آل عمران سٹریٹ پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور

خصوصی رعایت

آپ قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک ممالک جا کر مستقل مشاہرہ پر ملازمت، تو آپ کو

عربی زبان

سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ) دے کر گھر بیٹھے مکمل عربی معہ گرامر بذریعہ خط و کتابت سیکھئے (رمضان المبارک خوشی میں فیسوں میں خاص رعائت) مزید تفصیلات کے لئے پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ ادارہ فروغ عربی
سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
قابل دید صحت و نفاست، زیبائش و آرائش
دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر
دلکش بیل سبز و نارنج، جلد سنہری ڈائی دار سائز ۲۲×۳۲
۳۲ پونڈ۔ ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ترجمان اسلام

لاہور

درسِ قرآن

11/12

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا

جزء ۴ سورۂ آل عمران ع ۱۲

اے ایمان والو! صبر کرو اور تھام رکھو ایک دوسرے کو اور عبادت میں دل لگائے رکھو

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ط (جزء ۲ سورۂ بقر ع ۱۹)

ہمیں تم کو ایک چیز کیساتھ ضرور آزمائیں گے ڈر اور بھوک مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصانات سے اور خوشخبری دو صبر کرنیوالوں کو

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(جز ۲۳ سورۂ زمر ع ۲)

صبر کرنے والوں کو پورا پورا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ط

جزء ۲۵ سورۂ شوریٰ ع ۴

جس نے صبر کیا اور معاف کیا بے شک یہ ہمت کے کام ہیں

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(جزء ۲ سورۂ بقر ع ۱۹)

صبر سے اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

تذکرہ اصحابِ رسولؐ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

دورِ آزمائش

اسلام کا پودا آہستہ آہستہ پروان چڑھ رہا تھا۔ اس بات پر پورا عرب خلاف تھا ہر شخص کی خواہش تھی کہ جس طرح بھی بن پڑے اسلام کی اس بڑھتی ہوئی ترقی کو اور ان بے سروسامان انسانوں کو جنہوں نے خود کو اسلام کی غلامی میں دے دیا تھا تباہ و برباد کر دیا جائے۔ عرب والے تو غلاموں اور باندیوں کے اسلام لانے پر ہی متوحش تھے جس وقت انہوں نے ایک ذی عزت اور دولت مند انسان کو اسلام کی آغوش میں دیکھا تو ان کے جذبات کا ہیجان اور بھی بڑھ گیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے پے در پے اصرار پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور وہ انتیس مسلمان بھی جو اسلام کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ کفار کو ان حضرات کی نماز کا علم ہو گیا۔ اب کیا تھا۔ سب کے سب مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور بڑی بے رحمی سے مسلمانوں کو مارنا شروع کیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو اس قدر مارا کہ ناک چپٹی ہو گئی۔ وہ تو اچھا ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کو کفار کے ظالم ہاتھوں سے نجات دلائی اور گھر لے آئے۔ چوٹ اس قدر شدید تھی کہ بعض مرتبہ تو اس بات کا شک ہوتا تھا کہ کہیں خدا نہ کردہ روح پرواز نہ کر جائے۔ لیکن درحقیقت صدیق اکبرؓ سچے عاشقِ رسولؐ تھے۔ ان کی رگ رگ میں حب رسولؐ کوٹ کوٹ کر سما گئی تھی، جیسے ہی ہوش آیا۔ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کی جس پر ان کے قبیلہ والے سخت برہم ہوئے اور وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد آپ نے اپنے والد اور والدہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کی۔ لیکن ان دونوں کو اس سلسلہ میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ام جمیل آگئیں۔ ان سے پہلا سوال ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے متعلق کیا۔

انہوں نے بتایا کہ بفضلِ خداوندی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعافیت ہیں اور دارارقم میں مقیم ہیں۔ اگرچہ ایک گونہ تسلی ہوئی، لیکن یہ طے کر لیا کہ کھانا اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک خود جا کر پیارے محمدؐ کو نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ اپنی والدہ ام الخیر اور حضرت عمرؓ کی بہن ام جمیل کا سہارا لے کر دربار رسولؐ میں جا پہنچے اور روئے انور دیکھتے ہی گر گئے اور چہرۂ انور کو بوسہ دیا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس عاشق صادق کی حالت دیکھ کر رقت طاری ہو گئی۔ اس مبارک موقعہ پر والدۂ ابوبکر اور حضرت حمزہؓ ایمان لائے۔

ہجرت حبش کا قصد

جب اسلام لانے کے جرم میں صحابہؓ پر ہر قسم کے ظلم توڑے گئے اور ان کی زندگی اجیرن کر دی گئی تو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں کو حبش کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ صدیق اکبرؓ کے لئے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی شاق تھی لیکن آپ ایک انچ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نہیں ہٹے چنانچہ آپ نے ہجرت کا قصد کیا۔ جب برک الغماد تک پہنچے تو قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کس طرف کا قصد ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ مجھے میرے ملک والوں نے نکال دیا۔ ابن الدغنہ نے آپ کو یقین دلایا کہ آپ جیسے انسان کو جو غریبوں کی مدد کرتا ہے۔ برائیوں اور غلط باتوں سے روکتا ہے ہر ایک مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو شہر بدر کر دیا جائے۔ (باقی آئندہ)

تذکرۃ الاولیاء

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ گذشتہ چہار صدی کے ولی اللہ ہیں جن کا پایہ اولیائے کرام میں آج بھی بہت بلند ہے۔ حضرت قبلہ کے ہندوستان و پاکستان کے علاوہ غیر ممالک افغانستان، ترکستان، عرب و عجم تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ذیل میں حضرت کی زندگی کے بعض پہلو پیش کئے جاتے ہیں۔

کفر و الحاد

جب شہنشاہ اکبر بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اور حواریوں کی سازشوں سے متاثر ہو کر ایک نئے خود ساختہ مذہب دین الٰہی کی داغ بیل ڈال رہا تھا۔ اس امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اس سرزمین پر دین حق کے جھنڈے بلند کر رہے حضرتؒ نے بادشاہ کے مقربین کو فرمایا کہ بادشاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہو گیا ہے۔ یاد رکھو اس کا یہ گھمنڈ ایک دن مٹ جائے بہتر ہے کہ وہ ملحدانہ افعال سے توبہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا انتظار

اکبر جو "دین الٰہی" کے عروج کے خواب دیکھ رہا تھا اور عیش و عشرت میں ڈوبا ہوا اس نے حضرت امام ربانی کے پیغام کو ہنس کر ٹال دیا اور اکبری فتنہ کی کامیابی کے لئے نے ایک خصوصی دربار مرتب کیا۔ جس میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ بادشاہ کا یہ اجلاس ایک کھلے میدان میں منعقد ہوا۔ ایک طرف سلطانی جلال تھا۔ اور دوسری طرف فخر الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے علمبردار چند درویشوں کی معیت میں معمولی کپڑوں میں ملبوس "کفر و الحاد" سے ٹکر لینے کے لئے خم ٹھونک کر کھڑے تھے۔ بحث ہو رہی تھی کہ اچانک معبود حقیقی کی غیرت جوش میں آئی، اور اس قادر مطلق و خدائے لایزال نے دین کی تائید اور حمایت کے لئے دشمن اسلام پر آندھی اور طوفان کو مسلط کر دیا جس سے اکبری آرائش و زیبائش خاک میں مل گئی۔ خیمے پھڑپھڑانے لگے اور ایک تڑ سے اکبر کی کنپٹی پر لگی۔ مجمع کے لوگ تتر بتر ہو گئے۔ حضرت قبلہ مجدد الف ثانیؒ طوفان میں ہر طرح محفوظ و مامون رہے۔ کہتے ہیں۔ بادشاہ اللہ تعالیٰ کی اس بے لاٹھی سے جانبر نہ ہو سکا اور چند روز بیمار رہ کر چل بسا۔ بعض مورخین لکھتے ہیں کہ اکبر دم آخر میں توبہ کر لی تھی اور ملحدانہ خیالات سے باز آ گیا تھا۔

جہانگیر سے ٹکر

اکبر کے بعد جہانگیر تخت پر بیٹھا۔ مگر در پردہ نور جہاں کی حکومت تھی۔ بادشاہ کے جن کی سرگرمیاں اکبر کی موت سے تھوڑے دنوں کے ٹھنڈی پڑ گئی تھیں جہانگیر کے سے پھر حرارت پکڑنے لگیں۔ وہی لوگ حضرت امام ربانیؒ کے خلاف جہانگیر کے کان لگے اور طرح طرح کے حربے استعمال کرنے لگے۔ اتفاق سے حضرت امام ربانیؒ مکتوبات شریف کی تالیف میں مشغول تھے۔ بادشاہ کے حواری جہانگیری علماء... حضرتؒ کی عبارت کو توڑ موڑ کر عوام کے سامنے پیش کرتے اور انہیں امام ربانیؒ خلاف بھڑکاتے۔

ایک روز بادشاہ نے حضرت قبلہؒ کو دربار میں طلب کیا اور حضرتؒ سے متعدد کئے۔ مگر معقول اور شافی جواب ملنے پر چپکا رہ گیا۔ جب مخالفین نے یوں دال گلتی تو حضرت کو معتوب کرنے کے لئے نئے نئے ڈھنگ کھڑے کرنے لگے۔ آخر کار ان نے ملکی سیاست کا سہارا لیکر بادشاہ کو سیخ پا کر دیا کہ حضرت امام ربانیؒ حکومت ہیں۔ وہ عوام "ظل سبحانی" کے روبرو سجدہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ مریدین کی بہت فوج رکھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۶ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

مطابق

۵ اپریل ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۱۲

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل

لاہور

ہفتۂ مسرت

۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء سے ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء تک کے ہفتہ کو ہفتۂ مسرت کے نام سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

ایک تو اس ہفتہ میں یوم جمہوریت منانے کی تیاریاں کی گئیں اور آزادی کو باقی رکھنے اور اس کو شایان شان مقام تک لے جانے کے لئے عہد کئے گئے یا اس کے ذرائع و اسباب پر غور کیا۔ مسلمانانِ پاکستان نے بست سالہ حالات کا جائزہ لیا، ناکامیوں اور مخالفِ اسلام تحریکوں کی نحوستوں پر بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ ہم اصلاح احوال پر اپنی توجہات مرکوز کریں۔ اس سے بڑھ کر اس ہفتہ میں دل خوش کن واقعہ عرب یہود کا ہے جو ۲۱ مارچ کو شروع ہو کر ۲۱ مارچ ہی کو ختم ہو گئی۔ بعض لوگوں کو یہ وہم تھا کہ عرب بالکل ختم ہو گئے۔ ان میں مقابلہ کی سکت ہی نہیں۔ یہ تصور زیادہ تر امریکہ پرست دیتے رہے۔ خود یہودیوں کو بھی یہ غلط فہمی تھی اور ان کے لیڈر دمشق، قاہرہ اور عمان پر قبضہ کرنے کی دھمکیاں دیتے تھے۔ کبھار اپنی ازلی شقاوت و نحوست کی وجہ سے مدینہ کا نام بھی لے لیتے تھے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلی جنگ امریکہ برطانیہ اور یہودیوں کی سازش اور محض دھوکہ تھا، اس کو اکسیڈنٹ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اس نقصان میں یہود و امریکہ کے ان ایجنٹوں کا بھی دخل تھا جنہوں نے مسلم رائے عامہ کو صدر ناصر کے خلاف کرنے کے لئے جھوٹے پروپیگنڈا کی حد کر دی تھی۔ حتیٰ کہ بعض مودودیوں نے صاف صاف صدر ناصر کو یہودیوں کا آلۂ کار لکھ دیا تھا، اور ہو سکتا ہے کہ اسی پروپیگنڈا کا مصری فوجوں میں بھی پہنچا ہو اور یہی وجہ ان کی غلط کاری کا ہو۔ ورنہ جنگ بندی کے بعد سے باقاعدہ عرب چھاپہ ماروں نے یہود کا ناک میں دم کر دیا۔ یہودیوں نے اس ذلت کو مٹانے اور عربوں کے ایمان کو تولنے کے لئے اردن کے ۱۵ ہزار لشکر سے ایک بھرپور حملہ کر دیا۔ مختلف مقامات سے دریائے اردن کو عبور کیا۔ ہیلی کاپٹر، ہوائی بمبار، ٹینک سب حرکت میں آ گئے۔

مگر یہ ٹسٹ میچ ان کو مہنگا پڑا، اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے بہت سا سامان جنگ اور دو صد یہودیوں کی لاشیں چھوڑ کر بدھو میاں گھر کو لوٹے۔ ان کے چالیس سے زیادہ ٹینک تباہ ہوئے۔ اسی طرح فوجی گاڑیاں بھی ضائع ہوئیں۔ اب اپنی خفت مٹانے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم صرف چھاپہ ماروں کو ادب سکھانے گئے تھے۔ گویا انگور کھٹے ہیں۔

اس تمام قصہ میں ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ لاہور کے ایک روزنامہ نے جو مودودیت زدہ ہے لکھا کہ اردن پر حملہ ہوا، مگر دوسرے عرب ممالک تماشا کرتے رہے۔ اس پر معاصر موصوف بڑا چیں بہ جبیں ہو کر سخت اظہار افسوس کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مضمون لکھنے والا کوئی مودودی ہو، جو مصر، شام وغیرہ سامراج دشمن عربوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ تعجب ہے۔ جس تاریخ کی اشاعت میں معاصر موصوف نے یہ لکھا۔ اسی پرچہ میں یہ خبر موجود ہے کہ مصر، شام، عراق و لبنان وغیرہ ممالک نے اپنی فوجیں اردن کے حوالہ کر دینے کا اعلان کر دیا۔ شاہ حسین بیان دیتے ہیں کہ حملہ ہوتے ہی ان عرب ممالک نے ہم سے رابطہ قائم کر لیا۔ شام نے فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ عراق کی فوج تو پہلے سے وہاں موجود تھی۔ صدر ناصر نے بعجلت ممکنہ شاہ حسین کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر مذکورہ مضمون نگار صاحب یہی کہہ رہے ہیں کہ عربوں کے اختلافات افسوسناک ہیں۔ اور انہوں نے خاموشی اختیار کر کے اچھا نہیں کیا۔ حالانکہ آج اردن ہے تو کل ان کی باری بھی آ سکتی ہے۔

ہمارے خیال میں عرب ممالک کے اس فیصلہ سے بہتر اس وقت اور کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اپنی تمام افواج اردن کے حوالے کر دی جائیں اور یہودی جس سوراخ میں گھسا ہے وہیں اس کو دفن کر دیا جائے۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے عربوں اور مسلمانوں کی لاج رکھ لی۔ ایک اردن کے مجاہدین نے امریکی پٹھو یہود کے دانت کھٹے کر دیئے تو عربوں کی مجموعی طاقت انشاء اللہ تعالیٰ ان کو لوہے کے چنے چبا کے رہے گی۔

جب یہودی حملہ کی خبر پہلے پہل آئی تو بہت سے مسلمان رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا اس حملہ میں عظیم راز پنہاں تھا۔ اب یہودیوں کی شیخی کرکری ہو گئی بلکہ وہ اپنے موشے دایان کو بھی زخمی کرا گئے، جو اب زیر علاج ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

---

۲۳ مارچ کا دن

ہر سال ہم ۲۳ مارچ کو "یوم پاکستان" نہایت شان و شوکت اور زور شور کے ساتھ منایا کرتے ہیں۔ اس سال بھی یہ دن سابقہ روایات کے مطابق دھوم دھام سے منایا گیا سربراہ مملکت سے لے کر بڑے چھوٹے لیڈران نے اپنے پیغامات سے ملتِ پاکستان کو نوازنے کی کرم فرمائی کی۔

۲۳ مارچ کا دن اس لئے یادگار دن کی حیثیت رکھتا ہے کہ آج سے ۲۷ سال پہلے اسی دن مرحوم مسلم لیگ نے وہ قرارداد پاس کی تھی جو تحریک و مطالبۂ پاکستان کی اساس بنی اور جس نے واضح طور پر اس برصغیر میں مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک دوسرے سے جدا قرار دیا۔

مسلم لیگ کی یہ قرارداد مسلمانانِ برصغیر کی تاریخ اور قسمت کا ایک اہم فیصلہ تھا۔ اس فیصلہ نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو ہی ایک علیحدہ اور جداگانہ قوم کی حیثیت دی بلکہ برصغیر کے ہندوؤں کو بھی ایک ہزار سال کے بعد یہ موقع بہم پہنچایا کہ وہ

(ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ترسیل زر کا پتہ:- ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اپنی روایات کے مطابق ہندو ریت کی تشکیل و تعمیر کرلیں، بلکہ تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ کہنا صحیح تر ہوگا کہ ہندوؤں کو ان کی اپنی پوری تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک سیاسی قوم بننے کا موقعہ ملا۔

مسلمانانِ برصغیر نے اپنی قسمت کا یہ فیصلہ حالات کے کن تقاضوں کے تحت قبول کیا۔ اس کا اظہار ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد کے متن، قرارداد پیش کرنے والوں اور تائید کرنے والوں کے بیانات اور مطالبۂ پاکستان کے لئے پیش کئے جانے والے دلائل سے بالکل واضح اور عیاں ہے۔

جس شخص کے سامنے یہ قرارداد، بیانات اور دلائل ہوں گے وہ اعتراف کرے گا کہ برصغیر کی تقسیم کا یہ نظریہ جو مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کی حیثیت دینے کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کو بھی ایک جداگانہ قوم کی حیثیت دینے والا تھا، اور ملکی تقسیم کے ساتھ مسلمانوں کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر رہا تھا۔ صرف اس عظیم مقصد کے بروئے کار لانے کے لئے پیش کیا گیا تھا کہ:۔

"اس برصغیر کے مسلمانوں کا ایک حصہ اسلام کے اصولوں کے مطابق آزادانہ اپنی ملی تعمیر کرنے کے قابل ہوسکے اور اپنے جداگانہ وطن میں اسلامی نظام کو رائج و سربلند کرسکے"۔

تقسیم ملک اور علیحدہ وطن کا مطالبہ درحقیقت مسلمانانِ برصغیر کی ایک عظیم تاریخی قربانی تھی، جس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ وہ ملک ۱/۳ سے زیادہ حصہ سے دست بردار ہوئے جہاں ان کی عظیم تاریخ کے غالب آثار و نشانات موجود تھے اور ہزار سالہ ورثہ کے حامل تھے بلکہ نصف کے قریب یعنی ۵، ۶ کروڑ مسلمانوں کو جو مطالبۂ پاکستان میں پیش پیش تھے اپنے سے کاٹ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہندو اکثریت کے فرقہ وارانہ استیلاء کے حوالے کردیا

اور یہ سب انہوں نے صرف اس لئے کیا کہ وہ اپنے علیحدہ وطن میں اسلام کو غالب لاسکیں۔ اپنی عمومی معیشت کو آزاد رکھ سکیں اور سیاسی آزادیوں سے بہرہ ور ہوسکیں لیکن کیا:

* ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد اور بیانات اور دلائل کے قیام پاکستان کی شکل میں اپنے مقاصد، عزائم اور اعلانات کو پورا کر دکھایا ہے؟
* پاکستان میں احکام اسلامی کو غلبہ حاصل ہوچکا ہے
* پاکستان کے عوام کو آزادانہ معیشت کی آسانیاں مل چکی ہیں؟
* پاکستان کے مسلمان عوام کو وہ سیاسی آزادیاں بھی میسر آگئی ہیں جو اسلام اور جمہوریت کی رو سے ان کا بنیادی حق ہیں؟

ان تمام سوالات کا جواب یقیناً نفی میں بلکہ شدید مایوسی و حسرت کے اظہار کی صورت میں دیا جائے گا۔

آج ہمارا یہ عزیز وطن اور ملت جس مقام پر کھڑے ہیں وہ سب کے سامنے موجود ہے۔

* اسلام کے اعتبار سے ہم کدھر جارہے ہیں! سب جانتے ہیں کہ نہ صرف ہم اسلام سے نہایت دور جا پڑے ہیں بلکہ اسلام کو مسخ و تحریف کرنے کے درپے ہوگئے ہیں
* معیشت کے اعتبار سے چند خاندانوں کے سوا عوام بدحالی و بے اطمینانی کی آخری سرحدوں تک آپہنچے ہیں۔
* اور سیاسی صورت حال سے کون ناواقف ہے کہ آج ملک میں شہری آزادیاں مفقود حتیٰ کہ بنیادی حقوق تک مسلوب ہیں۔

ان حالات میں ۲۳ مارچ کا دن یادگار خوشی ہونے کے بجائے حسرت و یاس کا یادگار دن نظر آنے لگتا ہے۔

اس کی منظور کردہ قرارداد کے الفاظ، اور اس کی تائید و حمایت میں دیئے جانے والے بیانات و دلائل جب ایک ایک کرکے نظروں سے گذرتے ہیں اور ان کے برعکس جب یہ نظر آتا ہے کہ پاکستان میں علانیہ اسلام کے احکام و اصول کو پامال کیا جارہا ہے۔ شریعت کے قوانین کو توڑا جارہا ہے۔ دین کے نام سے بے دینی اور دین سے بغاوت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ سیاسی آزادیاں ختم کردی گئی ہیں۔ عوام کے حق حاکمیت کو ناکام کردیا گیا ہے۔ سرمایہ پرستی کا عذاب مسلط ہے۔ عوام اور غریب مزدور و کسان معاشی ابتری کا شکار ہیں۔ افسر شاہی اور نوکر شاہی کا جابرانہ تسلط ہے۔ جرائم پیشہ افراد قتل و غارت گری پر نہایت دلیر ہوچکے ہیں۔

اور پاکستان سے باہر کشمیر کے مسلمان غلامی کے شکنجے سے نکل نہیں پارہے ہیں۔ بھارت میں اقلیت کی حیثیت سے رہ جانے والے کروڑہا مسلمان مطالبۂ پاکستان میں پیش پیش ہونے کے جرم میں قربانی کا بکرا بنے ہوئے، فرقہ پرست ہندوؤں کے ہولناک انتقامی جبر و تشدد کا پیہم نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

تو ۲۳ مارچ کا دن ناکامی و نامرادی کے شدید احساس و حسرت کا دن بن کر سامنے آتا ہے۔

اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت مسلمانوں کی تمام قربانیاں رائیگاں جاچکی ہیں اور جس پاکستان کے سنہرے خواب انہوں نے دیکھے تھے وہ ابھی تک یا تو وجود میں آیا نہیں آیا ہے یا حاصل کرکے کھو دیا گیا ہے

کاش قوم کے قائدین اور ارباب اختیار اس المناک حقیقت کا اندازہ کرسکیں۔

وہ ۲۳ مارچ کے ان تقاضوں کی لاج کا احساس کریں، جن کے پورا کرنے کی ذمہ داری عنداللہ و عندالناس ان پر عائد ہوتی ہے۔

وہ قرارداد پاکستان کے الفاظ، اعلانات اور تحریک پاکستان کے قائدین کے بیانات و دلائل کو حقیقت کا جامہ از جلد عملی جامہ پہنائیں۔ ورنہ نہ صرف یہ کہ تاریخ ۲۳ مارچ کا مصنوعی دن منانے والوں کو مکار و عیار ثابت کرے گی، بلکہ ان انسانوں کو بھی فریب کار بتائے گی جن کی عظمت و صداقت کا دار و مدار ان وعدوں اور اعلانات کے پورا کرنے پر منحصر ہے جو انہوں نے تحریک پاکستان کے دوران مسلمان عوام سے کئے اور کرتے رہے۔

(کمال) ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء

جمہوریت ان باتوں سے بحال نہیں

ملتان میں جمہوری تحریک کے رہنماؤں نے کو پریس کانفرنس میں جو باتیں بیان کی ہیں، ان سے ہوتا ہے کہ وہ تحریک جمہوریت کو اپنے باہمی گٹھ جوڑ نہیں لے جانا چاہتے۔

تحریک جمہوریت کے پروگرام میں اقتصادی واضح حل کو شامل کرنے سے ان کا انکار بالکل کے مطابق ہے جو انہوں نے اپنے ۸ نکات شامل کرنے سے انکار کیا۔

جب تحریک کے ۸ نکات اسلام کے غلبہ اقتصادی مسائل کے حل کے نکتہ سے خالی ہیں قسم کی جمہوریت ہے جسے بحال کرکے تحریک جمہ قائدین اس ملک کا بھلا کرنا چاہتے ہیں۔

ملتان کی پریس کانفرنس میں صرف اتنے حضرات نے بس نہیں کیا بلکہ ۲۶ مارچ کے جنگ رپورٹ کے مطابق اپنے سے اختلافات رکھنے الزام تراشیاں بھی کرنا ضروری سمجھا ہے۔

مسٹر محمود علی قصوری نے مولانا بھاشانی کو کمیو آلۂ کار بتایا اور دوسرے اختلاف کرنے والوں کو طرفدار کہا ہے۔ حالانکہ اسلام اور اقتص کے حل کے نکات سے انکار کرکے ان حضرات نے اپنی سامراج دوستی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے اور مولانا بھاشانی کو کمیونسٹوں کا آلۂ کار کہہ کر امر کے مقاصد کی واضح خدمت انجام دی ہے۔

تحریک جمہوریت کے رہنماؤں کا یہ آغاز اور دوسری جماعتوں کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ نتیجہ جوابی الزام بازیوں کے نہ ختم ہونے والے سل میں ظاہر ہوگا۔

اس طرح دراصل تحریک جمہوریت کے رہنما حصول جمہوریت کے بجائے موجودہ نظام و اقتدا کا راستہ ہموار کیا ہے۔ اور ساتھ ہی سامراجیت پشت پناہی بھی کردی ہے۔

ہم ان سے عرض کریں گے کہ اگر وہ واقعی حقیقی کی بحالی کے سچے دل سے خواہاں ہیں تو انہیں ملک شخصیت اور گروہ پر ایسی الزام بازی ہرگز نہیں جیسی کہ مذکورہ بالا پریس کانفرنس میں مولانا بھاشا نیشنل عوامی پارٹی کے بارے میں انہوں نے کی ہے انہیں اسلام کے بنیادی امور اور عوام کے اقت حقوق کو نظرانداز کرکے اپنے آپ کو جمہوریت کا وطن کا محب ظاہر کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس طرح سامراج دوستی، امریکہ نوازی اور مفاد پرستی بے ہوکر سامنے آجاتی ہے، اور عوام ان کے مجرد نعر سے اب فریب نہیں کھاسکتے۔

جمہوریت سب کو ملا کر، سب پر اعتماد کرکے اور عوام کے حقوق کی پاسداری کرکے ہی بحال کرائی جا

(کمال) ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء

عرب متحدہ محاذ

اسرائیل کی تازہ جارحیت کے اسباب کو سمجھنا چنداں مشکل نہیں۔ اس کا کچھ اظہار اسرائیل کے وزیر جنگ موشے دایان کے ۲۴ مارچ کے بیان سے بھی ہو جاتا ہے جس میں انہوں نے "الفتح" "ناصر" اور "حسین" کا نام لے کر جنگ کے طویل ہونے کا ذکر کیا ہے اور اپنی گھبراہٹ یہ کہہ کر ظاہر کی ہے کہ "ہمیں ناصر کی عنایت سے ابھی وہ عرب موجود ہیں جو اسرائیل کے خلاف لڑنے کو تیار ہیں"۔

(جنگ کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء)

درحقیقت اسرائیل اور اس کے سرپرستوں نے اپنی گذشتہ جارحانہ کامیابیوں کے زعم میں یہ سمجھ لیا تھا کہ اب عرب بالخصوص مصر و ناصر کوئی جوابی کارروائی کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔

لیکن صدر ناصر کی مدبرانہ قیادت اور جدید اسلحہ کی بندی نے عرب عوام کو نیا حوصلہ اور نئی عملی قوت عطا کر دی ہے۔ انہیں احساس شکست میں مبتلا ہونے سے بچا لیا ہے، اور ان کے دلوں میں اسرائیل و امریکی سامراج کا رعب قائم نہیں ہونے دیا۔

چنانچہ اس کا نتیجہ ہے کہ ابھی گذشتہ جنگ کے ہولناک نقصانات کو ایک سال بھی نہیں گذرا کہ عرب اپنے دشمن کے خلاف منصوبہ بندی کے ساتھ صف آرا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اسرائیل کے ہر حملے کا اور ہر شر انگیزی کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ حتیٰ کہ مجاہدین آزادی کے دستوں نے اسرائیل کے عین وسط میں پہنچ پہنچ کر اسے زک اور نقصان پہنچایا اور اسرائیل کے وزیر دفاع موشے دایان تک کو ایک موقعہ پر اس کے فوجی قافلہ سمیت گھیر کے بے کرتل ابیب کے بالکل قریب زخمی کر ڈالا ہے۔ جس پر اسرائیل نے یہ جھوٹ پھیلا کر پردہ ڈالنے کی کوشش کی کہ وہ آثار قدیمہ کے ایک غار میں حادثہ سے زخمی ہوا۔

چنانچہ اسرائیل اور اس کے سرپرست امریکی سامراج کو عربوں کے دوبارہ مسلح ہو جانے اور عزم و حوصلے کے ساتھ میدان جہاد میں نکل آنے نے اب سخت ہراساں کر ڈالا ہے۔

انہوں نے عربوں کے خلاف جتنا جھوٹا نفسیاتی پروپیگنڈہ کیا، وہ سب بے اثر رہا اور اب حالات تیزی کے ساتھ عربوں کے حق میں جا رہے ہیں۔

ان حالات میں اسرائیل کو حملہ کرنے کی شہ دینا امریکی سامراج نے ضروری سمجھا ہے۔

ابتداءً اردن کو اس کا نشانہ اسی لئے بنایا گیا ہے کہ مصر کے خلاف جنگ کے بعد سے اب تک جتنے بھی چھوٹے بڑے حملے اسرائیل نے کئے وہ سب نہ صرف ناکام رہے اور پسپا کر دیئے گئے بلکہ مصر کی تقویت اور اسرائیل کی فضیحت کا باعث ثابت ہوئے۔

اردن پر حملے سے ایک تو اسرائیل کی فوجی قوت کا مظاہرہ آسان نظر آیا، دوسرے امریکہ کی طرف سے اگر ظاہری طور پر اردن کی حمایت کا اعلان کر کے اسرائیل کی مذمت کی گئی تو اس سے ان عربوں کو مصر و ناصر سے کاٹنے کا راستہ ہموار ہو سکے گا۔ جو امریکہ نواز اور سامراج دوست ہیں۔

اس حملہ کے فوراً بعد صدر ناصر نے بجا طور پر تمام عرب دنیا سے متحدہ عرب محاذ بنانے کی اپیل کی ہے متحدہ عرب محاذ کا قیام اس وقت ہر اعتبار سے عرب دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام عرب ممالک جبکہ وہ ایک ہی زبان، ایک ہی دین، ایک ہی تمدن اور ایک ہی ثقافت و تاریخ کے حامل ہیں، اپنی انفرادی حیثیتیں ترک کر کے سیاسی وحدت کی بھی ایک ہی لڑی میں منسلک ہو جاتے۔ اور اسی لئے آج سے دس سال قبل صدر ناصر نے مصر کی انفرادیت کو ختم کر کے متحدہ عرب جمہوریہ کا وسیع دائرہ قائم کر دیا تھا تاکہ جس میں تمام عرب دنیا شامل ہو کر خود کو مضبوط و مستحکم بنا سکے اور اپنے دشمن کا کامیاب مقابلہ کرنے کے قابل بن سکے ورنہ اردن جیسی چھوٹی سی جداگانہ مملکت اور شیوخان عرب کے نہایت چھوٹے چھوٹے علاقے خواہ کتنے ہی مضبوط بننے کی کوشش کریں، علیحدہ رہتے ہوئے دشمن کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

لیکن عربوں اور مسلمانوں کے اندرونی و بیرونی دشمنوں نے صدر ناصر کے اس منصوبہ کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اسرائیل و مغربی سامراج کی گذشتہ ہمہ گیر جارحیت کے بعد بھی عرب ملکوں کو ایک متحدہ سیاسی وحدت میں مدغم ہونے سے برابر روکا جا رہا ہے، حتیٰ کہ اردن جسے اسرائیل عربوں کو مرعوب کرنے کے لئے گاہے بگاہے اپنے حملوں کا نشانہ بنا رہا ہے اور جو اپنے علاقہ کے اعتبار سے نہایت چھوٹا ہے اور بمشکل پاکستان کے کسی ایک ضلع کے برابر ہوگا، اتنے خطرات کے باوجود ایک علیحدہ مملکت بنے رہنے کو ترجیح دے رہا ہے۔ اس طرح عربوں کی دفاعی قوت اور فوجی نظام متعدد منطقوں میں تقسیم در تقسیم ہو کر اسرائیل کے حملوں کا ایک آسان نشانہ بن کر رہ گیا ہے۔

اس موقعہ پر کم از کم دفاعی قوت کا ایک مشترکہ نظام تمام عرب ملکوں میں جلد از جلد قائم ہو جانا چاہیئے تاکہ اسرائیل جس ملک پر بھی حملہ کی جرأت کرے، جوابی کارروائی ہر چہار طرف سے فوراً کی جا سکے اور اس کا طریقہ صدر ناصر کی تجویز کے مطابق صرف

"عرب متحدہ محاذ" کا قیام ہی ہے۔

(کمال) ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء

"اسلامی دستور کا مقصد"
مودودی صاحب کی نظر میں

۲۷ مارچ ۱۹۶۸ء کے روزنامہ "جنگ" کراچی کے صفحہ ۸ پر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:-

"مودودی صاحب ملتان کنونشن سٹرنگ پر تحریک جمہوریت کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:-

"اسلامی دستور کا مقصد جمہوریت کا قیام اور اس کا تحفظ ہونا چاہیئے"۔

مودودی صاحب کے یہ الفاظ اس امر کی ایک اور شہادت پیش کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو سیاسی مقاصد کا تابع بنا دینا چاہتے ہیں۔

یقیناً جس شخص کی نظروں میں اسلام کی حقیقی عظمت کا ذرا سا بھی حصہ ہوگا، وہ مودودی صاحب کے اس خیال سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتا۔

وہ حضرات جو مودودی صاحب کی موجودہ سیاسی روش کی حمایت و تائید یہ کہہ کر کیا کرتے ہیں کہ "وہ یہ سب کچھ اسلام کی بالادستی کے لئے کر رہے ہیں" ان کی آنکھیں مودودی صاحب کے اس ارشاد سے کھل جانی چاہئیں۔ مودودی صاحب نے یہاں صاف صاف اپنے موجودہ سیاسی نصب العین کا ذکر کر دیا ہے اور اسلامی دستور کو وہ سیاست میں کیا مقام و درجہ دینا چاہتے ہیں یہ کہہ کر بتا دیا ہے کہ

* "اسلامی دستور کا مقصد جمہوریت کا قیام اور اس کا تحفظ ہونا چاہیئے"۔

ہمیں نہیں معلوم کہ "جمہوریت کے قیام و تحفظ" کے لئے "اسلامی دستور" کی جو خاطر مانہ حیثیت مودودی صاحب نے متعین فرمائی ہے، ان کے موجودہ معتقدین حسب سابق اس پر بھی آمنّا و صدقنا کہتے ہیں، یا انہیں احساس ہو جاتا ہے کہ مودودی صاحب اسلام کو اپنے نظریات کا تابع بنا رہے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو صرف اسلام کی خاطر ان سے اتفاق کے مدعی ہیں، کم از کم ان کی چشم بصیرت پر مودودی صاحب کے اس ارشاد کی حقیقت عیاں ہو جانی چاہیئے۔

مسلمانوں کے لئے جمہوریت یا کوئی بھی دوسرا سیاسی نظام اس لئے تو قابل قبول ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام کا قیام اور تحفظ عمل میں آئے، لیکن خود جمہوریت یا کسی دوسرے سیاسی نظام کے قائم کرنے و محفوظ رکھنے کی خدمت کا کام اسلام اور اسلامی دستور سے لیا جائے۔ اور اس کا مقصد ہی یہ قرار پائے۔ مودودی صاحب کے سوا آج تک کسی عالم و دانا نے یہ سوچنے اور کہنے کی جرأت نہیں کی تھی۔

ایسا اسلام اور اسلامی دستور جو جمہوریت یا کسی دوسرے سیاسی نظام کا تابع و خادم بن کر سامنے آئے وہ درحقیقت نہ اسلام ہی کہا جا سکتا ہے نہ اسلامی دستور۔ اور یہ اسلام کو اور اسلام کے نام کو سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی دنیا میں سب سے بدترین مثال ہوگی۔

(کمال)

۲۷ مارچ ۱۹۶۸ء

تجدید سبائیت

از حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ

(۲)

اگر جلا کر صاف کر دیئے جائیں تو اسلامی تاریخ مخفی نہ ہو جائے گی بلکہ نکھر کر سامنے آجائے گی اور دنیا دیکھ لے گی کہ صحابہ تو صحابہ بنو امیہ اور بنو عباس کا دور بھی بحیثیت مجموعی ایسا مبارک، شاندار اور قابل تعریف تھا، کہ غیر اسلامی تاریخ تو اس کی نظیر پیش کرنے سے قطعاً قاصر ہی ہے۔ اسلامی تاریخ مابعد میں بھی اس کے نظائر کم ہی دستیاب ہوں گے۔

مودودی صاحب کو شاید اس کا علم نہیں ہے کہ ہمارے کارنامے ثبوت کے لئے ابو مخنف اور جابر جعفی کے ایسے کذابوں کی محتاج نہیں ہیں۔ نہ واقدی کے ایسے دروغ گو کے بیان پر موقوف ہیں۔ ان کا ثبوت قرآن مجید احادیث مقبولہ اور نقل متواتر سے ملتا ہے۔ اصول صحیحہ کی کسوٹی پر وہ پورے اترتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مخالفین اسلام بھی انہیں اعتراف کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ اگر تفصیل میں کچھ جزئیات غیر معتبر بھی قرار پائیں تو ان سے ہماری شاندار تاریخ میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ان کا ثبوت اس قدر کمزور ہوتا کہ نقد خبر کی بھٹی میں پگھل کر یہ جاتا تو مخالفین کب کے اسے ساقط الاعتبار قرار دے چکے ہوتے البتہ مودودی صاحب کی اس کتاب کو دیکھ کر وہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ جس قوم کی پوری تاریخ حکومت ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہے اس کے اخلاقی تفوق ..... اور حسن کردار کے قصے مشکوک قرار دیئے جائیں تو کون سی دلیل اس شک کو یقین و اعتراف سے بدل سکتی ہے؟ معلوم نہیں مودودی صاحب کے پاس مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب کیا ہے؟

اس بحث میں مودودی صاحب ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج کل یہ خیال بڑے زور و شور سے پیش کیا جا رہا ہے کہ ہمارے یہاں تاریخ نویسی چونکہ عباسیوں کے دور میں شروع ہوئی تھی اور عباسیوں کو بنو امیہ سے جو دشمنی تھی وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے جو تاریخیں اس زمانہ میں لکھی گئی ہیں وہ بھی اس جھوٹے پروپیگنڈے سے بھر گئیں جو بنی عباس نے اپنے دشمنوں کے خلاف برپا کر رکھا تھا۔"

موصوف اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں کہ:۔

"لیکن اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو آخر اس بات کی کیا توجیہ کی جا سکتی ہے کہ انہیں تاریخوں میں بنو امیہ کے وہ شاندار کارنامے بھی بیان ہوئے ہیں۔ جنہیں یہ حضرات فخر کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ اور انہیں میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بہترین سیرت کا بھی ذکر ملتا ہے جو بنی امیہ ہی میں سے تھے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں تاریخوں میں بنی عباس کے بھی بہت سے عیوب اور مظالم بیان کئے گئے ہیں۔ کیا یہ ساری خبریں بھی بنی عباس نے خود ہی پھیلائی تھیں"؟ (صفحہ ۳۱۹ تا ۳۲۰)

جواب میں عرض ہے کہ آپ کو سخت غلط فہمی ہوئی ہے جو حضرات ان تاریخوں کو بنو امیہ کے بارے میں اس بنیاد پر ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں کہ یہ عباسی دور میں لکھی گئی ہیں۔ ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ عباسی حکومت نے اپنی نگرانی میں یہ کتابیں لکھوائی ہیں بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اس دور میں فضا ایسی پیدا ہو گئی تھی کہ بنو امیہ کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے اور بیجا الزام تراشی نہ صرف آسان ہو گئی تھی بلکہ ایسی چیزوں کو قبول کرنے کے لئے ذہن تیار بلکہ منتظر رہتے تھے۔

شیعوں نے جو نہ صرف بنو امیہ بلکہ صحابہ کرام کے دشمن بھی تھے۔ اس فضا سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور ان کے خلاف خوب خوب افترا پردازی اور دروغ بافی کی۔ جھوٹے افسانے گھڑے اور گھڑ کر انہیں خوب شہرت دی۔ حکومت کے خوف سے کسی میں ہمت نہ تھی کہ ان غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کے خلاف لب کشائی کرتا۔ افسوس ہے کہ ان مورخین نے آنکھیں بند کر کے کوڑے کے اس پورے ڈھیر کو سمیٹ کر اپنی جھولی میں رکھ لیا۔

اس فضا کے پیدا ہونے کے اسباب کی تفصیل کا بیان غیر ضروری ہے اور باعث تطویل ہے۔ اتنا ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ فاتح عموماً مفتوح کے خلاف پروپیگنڈا کرتا ہے تاکہ اس انقلاب کو عام طور پر پسند کر لیا جائے۔ اس اصول کے ماتحت عباسی حکومت کی جانب سے شروع میں امویوں کے خلاف پروپیگنڈا ہوا۔ اس سے یہ فضا پیدا ہوئی حکومت کا رخ دیکھ کر اور اس فضا سے دشمنان اہلسنت یعنی سبائیوں نے پورا پورا فائدہ اٹھا کر بنو امیہ اور صحابہ کے خلاف کذب و افترا کے انبار لگا دیئے اور ہر کوچہ و بازار میں انہیں مشتہر کیا۔ مورخین نے جن میں درحقیقت اس وقت تک صحیح مورخانہ مذاق پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ جمع روایت کے شوق یا بعض دوسرے اسباب کی وجہ سے کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں ان بازاری قصوں کو بھی اپنی کتابوں میں درج کر دیا۔

رہ گئے بنو امیہ کے قابل فخر کارنامے! تو وہ اتنے مشہور و معروف تھے کہ ان کا بڑے سے بڑا دشمن بھی ان پر پردہ ڈالنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ ان کا تذکرہ کرانا مورخین کا بنو امیہ پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کارناموں کے تذکرہ پر مجبور تھے ان کو نظر انداز کرنے کے معنی یہ تھے کہ ان کی کتابیں ناقابل علمی دنیا میں بے قیمت ہو جائیں۔ اس زمانہ میں نہ پریس ایجاد ہوا تھا اور نہ حکومتوں کے ذرائع اطلاعات اس قدر وسیع تھے کہ ہر کتاب کے مضامین کا انہیں علم ہو جاتا۔

اس کے علاوہ عباسی بھی سنی تھے۔ انہیں بنو امیہ کے بعض حکمرانوں سے عداوت تھی، مگر نہ صحابۂ کرام سے عداوت تھی، نہ ہر اموی سے وہ اتنے تنگدل بھی نہ تھے کہ مفاخر بنو امیہ کے صحیح کارناموں کا بیان بھی گوارا نہ کر سکتے۔ اس لئے اگر ان کے علم میں بھی بنو امیہ کے کارنامے کی اشاعت کی گئی تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ان کی عالی حوصلگی نے تو برامکہ کے زوال کے بعد ان کی مفروضہ خوبیوں کے جھوٹے اور من گھڑت افسانوں کی اشاعت بھی گوارا کر لی تھی۔ حالانکہ برامکہ وہ لوگ تھے جو عباسی سلطنت کو گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے

پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ یہ کتابیں عباسی اقتدار کے قائم ہونے کے عرصہ دراز کے بعد لکھی گئی ہیں۔ جبکہ طبعی طور پر عباسیوں میں بھی امویوں کی مخالفت و عداوت کا جوش خاصا سرد پڑ چکا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی مقدس اور پاکیزہ سیرت سے اعراض کی جرأت کون کر سکتا تھا؟ بنو عباس بھی ان کے دشمن نہ تھے۔ اس لئے ان کے تذکرہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کتاب میں ان کا تذکرہ ہو، وہ سراپا قابل اعتماد بن جائے، سراپا صدق و سراپا کذب کے درمیان ایک منزل صدق و کذب کی آمیزش کی بھی ہے اور مودودی صاحب کی کتاب کے مذکورہ تاریخی مآخذ اسی قسم میں داخل ہیں۔

ہم عرض کر چکے ہیں کہ تاریخ کی کوئی کتاب عباسی حکمرانوں نے اپنی زیر نگرانی نہیں لکھوائی تھی۔ اس لئے ان تاریخوں میں ان کے مبینہ عیوب اور مظالم کا تذکرہ ذرہ برابر بھی خلاف قیاس اور لائق تعجب نہیں اور ان کتابوں کے اعتبار میں ذرا سا بھی اضافہ نہیں کرتا ہے خصوصاً جب یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ سبائی جس طرح بنو امیہ کے دشمن تھے اسی طرح عباسیوں کے بھی دشمن تھے۔ ان کے خلاف بھی جھوٹی روایتیں گھڑنے اور ان کے فرضی مظالم کی داستانیں وضع کرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

یہیں حیرت ہے کہ مودودی صاحب نے اس قدر کمزور دلیلوں کا سہارا لینے کی جرأت کیسے کی؟ جو علمی میدان میں دو قدم بھی نہیں چل سکتیں۔ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے

مولانا کے بیان و جواب میں کوئی جان نہیں ہے۔ اس پر مزید روشنی خود ہندوستان و پاکستان کی تاریخ سے پڑتی ہے۔ انگریزوں نے حکومت مغلیہ کے خلاف کیسا کیسا پروپیگنڈا کیا ہے اور اشارۂ چشم و ابرو پاکر خود ملکی مصنفین نے بھی انہیں بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، مگر انہیں انگریزوں اور ہندو مورخین کا قلم جگہ جگہ مغلوں کو خراج تحسین و آفریں پیش کرتا ہے۔

اسی طرح بعض متعصب ہندو مورخین جب اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس پر تعصب، تنگدلی اور ظلم و ستم کے غلط الزامات لگانے سے بھی نہیں چوکتے تو بہت سے مواقع پر اس کی بہت سی خوبیوں کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح انگریزوں کو خوش کرنے والے مؤرخین اپنی کتابوں میں جو خود انگریزوں کے عیوب و مظالم کا تذکرہ بھی صفائی کے ساتھ کرتے ہیں مودودی صاحب اگر انہیں واقعات پر نظر کرتے تو انہیں اس خامہ فرسائی کی ضرورت نہ پڑتی اور کاتب و قاری دونوں کا وقت ضائع ہونے سے بچ جاتا۔

تناقض بیان

مودودی صاحب کی اس کتاب کی ایک خصوصیت تناقض بیان بھی ہے۔ اس کا ایک نمونہ اس سلسلہ میں بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

"اہل عجم میں نسلی فخر پہلے سے موجود تھا۔ خصوصاً عربوں کو تو اپنے مقابلہ میں وہ نہایت حقیر سمجھتے تھے۔ اسلامی فتوحات کے دور میں جب وہ ریگستان عرب کے شتربانوں سے مغلوب ہوئے تو اول اول انہیں اپنی ذلت کا سخت احساس ہوا۔" (ص ۱۹۶)

مودودی صاحب نے دکھایا ہے کہ عجمیوں کی یہ نسلی عصبیت اور عربوں سے نفرت اسلام کے اعلیٰ اصول اور علماء و صلحاء کے طرز عمل کی وجہ سے دب گئی، لیکن کچھ عرصہ بعد پھر ابھری۔ اس پر مزید طرہ یہ ہوا کہ عباسیوں کے زمانہ میں انہیں اقتدار میں بھی بہت بڑا حصہ مل گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"الجاحظ کہتا ہے کہ دولت عباسیہ ایک خراسانی حکومت بن کر رہ گئی (البیان ج ۳ ص ۱۸۱) منصور کے زمانہ خلافت میں سپہ سالاری اور گورنری کے اکثر و بیشتر مناصب پر عجمی مقرر کئے گئے اور عربوں کی بالادستی ختم ہو کر رہ گئی (المسعودی مروج الذہب و المقریزی) ص ۲۶۱

شعوبی عصبیت رکھنے والے جب عہدوں پر فائز اور خلیفہ پر حاوی ہو گئے تو انہوں نے اسلامی تاریخ کو تاریک بنانے اور مسلمانوں کے ماضی کو مسخ کرنے کے لئے کیا کیا اس کا بیان مودودی صاحب کی ہی زبان سے سنیئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس شعوبی تحریک کا آغاز تو بہت سے

ہوا تھا کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ لیکن بہت جلد ہی اس نے عربوں کی مخالفت کا رنگ اختیار کر لیا اور عرب کی مذمت میں حتیٰ کہ قریش سمیت ان میں سے ایک ایک قبیلے کی مذمت میں کتابیں لکھی جانے لگیں۔ جن کا تفصیلی ذکر ابن الندیم کی الفہرست میں ہمیں ملتا ہے

معتدل قسم کے شعوبی تو اس سے آگے نہ بڑھتے تھے مگر اس گروہ کے انتہا پسند لوگ عربوں سے گزر کر خود اسلام پر حملے کرنے لگے اور عجمی امراء و وزراء کتاب (سیکرٹری) اور فوجی قائدین نے درپردہ ان کی ہمت افزائی کی۔

الجاحظ کہتا ہے کہ بہت سے لوگ جن کے دلوں میں اسلام کے خلاف شکوک پائے جاتے ہیں۔ ان کے اندر یہ بیماری شعوبیت کی راہ سے آئی ہے۔ وہ اسلام سے اس لئے بیزار ہیں کہ عرب اس دین کو لائے تھے (کتاب الحیوان) ان لوگوں نے مانی، زندشت اور مزدک کے مذاہب و عقائد کو زندہ کرنا شروع کیا۔ انہوں نے عجمی تہذیب نظام سیاست و ملک داری کے فضائل بیان کرنا شروع کئے .... اور ان میں سے بعض نے جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر پھیلائیں .... ایک اور شخص یونس ابن فروہ نے اسلام اور عرب کی مذمت میں ایک کتاب لکھ کر قیصر روم کے دربار میں پیش کی اور اس پر انعام پایا" (امالی مرتضیٰ)

آگے لکھتے ہیں:۔

"الجاحظ اپنے رسائل میں عجمی کاتبوں (حکومت کے سیکرٹریوں) کی ایک کثیر تعداد کا حال یہ بتاتا ہے کہ یہ لوگ قرآن کی ترتیب پر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں تناقض ہے۔ احادیث کو جھٹلاتے ہیں۔ اور ان کی صحت میں شکوک پیدا کرتے ہیں صحابہ کے محاسن کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی زبان رکتی ہے۔ قاضی شریح اور حسن بصری اور الشعبی کا ذکر آتا ہے تو یہ ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہیں گو اردشیر بابکان اور نوشیروان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی سیاست اور ان کے تدبر کی تعریف میں یہ رطب اللسان ہو جاتے ہیں (ثلاث رسائل للجاحظ) ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

"ابو العلاء معریٰ اس عہد کے بڑے بڑے امور عجمیوں کے متعلق کہتا ہے کہ وہ زندیق تھے۔ مثلاً وعیل بشار بن برد ابو نواس ابو مسلم خراسانی وغیرہ (الغفران دار المعارف مصر) (۲)

ناظرین مودودی صاحب کی وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ جو ہم اوپر نقل کر آئے ہیں اور جس میں انہوں نے بڑے زور و شور کے ساتھ اس بات کی غلطی ظاہر کی ہے کہ چونکہ اسلامی تاریخیں بنو عباس کے دور میں لکھی گئیں ہیں اس لئے بنو امیہ کے خلاف ان کی رائے قابل اعتماد نہیں ہیں۔ مگر اب مودودی صاحب کے نزدیک اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہیں قابل اعتماد نہ سمجھا جائے بلکہ ان کے معتمد و معتبر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس میں بنو عباس کی مذمت بھی ہے۔ لیکن جب بنو عباس کی عداوت کا جوش ہوا تو مودودی صاحب نے اپنے پورے بیان کی تردید فرما دی۔ اور اپنی دلیل کو خود موت کے گھاٹ اتار دیا۔

موصوف کی جو عبارتیں ہم نے اوپر نقل کی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو عربوں کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتا تھا۔ خواہ وہ صحابی ہو یا اموی یا عباسی۔ اسے کسی قبیلے اور خاندان سے محبت نہیں تھی۔ انہیں تو عربوں سے عداوت تھی اور ان کے خلاف پروپیگنڈا کرنا ان کا شعار تھا۔ مودودی صاحب اس کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حکومت کے سیکرٹری بھی ان کے معاون و مددگار تھے۔ پھر ان میں ایک تعداد ملحدوں اور زندیقوں کی بھی تھی۔ جو خود قرآن و حدیث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی خلاف تھے۔ ان حالات میں تاریخ کی جو کتابیں لکھی گئیں اور جن میں حدیث کے اصولوں سے کام نہیں لیا گیا، بلکہ روایتیں سمیٹنے میں اتنی بے احتیاطی برتی گئی کہ مصنفین نے جن لوگوں کو خود کذاب اور غیر معتبر ٹھہرایا۔ انہیں کی روایتوں سے اپنی کتابوں کا بڑا حصہ بھر دیا۔ ان پر کوئی صاحب عقل کیسے اعتبار کر سکتا ہے؟ اگر اس میں بنو عباس کی مذمت بھی ہے تو اس میں تعجب کیا ہے رہ گیا صحابہ کرام کی مدح و ستائش یا بنو امیہ کے کارناموں کا بیان تو اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ چیز ان کتابوں کے معتمد علیہ ہونے کی کوئی ضمانت نہیں دیتی ہے۔

مودودی صاحب نے اس عہد کی جو تصویر کھینچی ہے وہ مجمل ہونے کے باوجود اس قدر مکروہ اور اعتماد سوز ہے کہ اس کے پیش کرنے کے بعد ان کا اپنی کتاب کے ماخذ پر اعتماد اور اعتماد پر اصرار تعجب خیز ہے۔ یہی تصویر جو خود ان کے مؤقلم نے کھینچی ہے یہ احتمال بھی ظاہر کر رہی ہے کہ اس زمانہ کے ان مؤرخین کی کتابوں میں الحاق بھی کیا گیا ہو اور ان کی لاعلمی میں وہ جھوٹی اور موضوع روایتیں داخل کر دی گئی ہوں جنہیں بنیاد بنا کر آج مودودی صاحب صحابہ کرام، بنو امیہ، بنو عباس کو نشانۂ ملامت و ہدف طعن و تشنیع بنانا مناسب نہیں

(باقی آئندہ)

دینی محاذ
کاروانِ اسلام

● ـــــ ۱۴ ذوالحجہ کو حضرت مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ کا بمعہ مولانا نورالدین صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر قریہ محمد عظیم خاں بھلکانی جانا ہوا۔ وہاں کے لوگوں سے خطاب ہوا۔ لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کے لئے کہا گیا۔ لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا پورا عہد کیا۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر	مولانا نورالدین بھلکانی
ناظم	حاجی شفیع محمد صاحب بھلکانی
خزانچی	غلام رسول " "
سالار	اللہ ڈتہ صاحب باجکانی

(محمد اعظم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

● ـــــ سکرنڈ۔ مورخہ ۱۶/۳/۶۸ بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق احقر محمد شریف خطیب جامع مسجد مدینہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ، حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ، حکیم نواب دین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد گوٹھ حاجی محمد یوسف صاحب کورائی مدرسہ دارالتوحید میں مولانا محمد احسن صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کی دعوت پر حاضر ہوئے رات کو علماء کرام اور اساتذہ کرام کی خصوصی مجلس میں احقر نے اپنی گذارشات پیش کیں کہ موجودہ دور کے نئے نئے فتنے جو مسلمانوں کے ایمانوں پر ناپاک اور زہریلے قسم کے ڈنگ مارنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ خود بھی ایسے غلط کار اور مردود لوگوں سے بچیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو بھی ان کی عیاری اور گمراہ کرنے والی نام نہاد تبلیغ سے بچائیں۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ انفرادی حیثیت کو اجتماعی پوزیشن میں بدل دیا جائے۔ دل و جان سے دین حق کی عزت و ناموس کا احساس رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کا مکمل طور پر ساتھ دیں۔ انشاء اللہ یہ تمام فتنے علماء کرام کے اتحاد و اتفاق کی وجہ سے ہی ذلیل و خوار اور اپنے ناپاک عزائم میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ فتنہ مودودیت ایسا عظیم فتنہ ہے جس کو اگر فتنوں کا مجموعہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ اس فرقہ کے انداز فکر سے نہ انبیاء کرام کی عزت و ناموس بچ سکی نہ صحابہ کا وقار اور نہ ہی بزرگان دین کا احترام باقی رہا۔ میری ان معروضات سے تمام حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے متفق ہو کر کام کرنے کا عہد کیا۔ ہمارے جانے سے کچھ یوم پہلے مودودی جماعت کے لیڈر بھی اس علاقے کا دورہ کر چکے تھے مگر الحمدللہ حضرت مولانا محمد انس صاحب مہتمم مدرسہ دارالتوحید کی پاکیزہ قیادت کی وجہ سے وہ اپنی عیاری میں کامیاب نہ ہو سکے اور ذلیل ہو کر واپس لوٹے صبح کی نماز کے بعد احقر نے درس قرآن دیا۔ علماء کرام جو تشریف فرما تھے اپنی معروضات سے ان کے فرائض کا احساس یاد کرایا۔ درس قرآن کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔ بعد ازاں انتخاب عمل میں لایا گیا

(۱) ہم متفقہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم تمام جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین اور ان کی پالیسیوں پر مکمل طور پر اعتماد رکھتے ہیں۔

(۲) دیگر اس علاقہ کی اشد ضرورت کے پیش نظر اور پریشانیوں کے تحت حکومت مغربی پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں جو کہ باندی سے کچی سڑک مودو کی طرف جاتی ہے وہ اتنی خراب اور خستہ حال ہے کہ بس پر سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ لہٰذا سڑک کو پختہ بنانے کا حکم دیا جائے۔ اس کے بعد مندرجہ انتخاب ہوا۔

امیر	حضرت مولانا محمد انس صاحب مہتمم مدرسہ دارالتوحید
ناظم اعلیٰ	جناب مولانا عبدالقیوم صاحب
ناظم	" " محمد ایوب صاحب
خازن	مولانا نور احمد صاحب

ممبران شوریٰ

مولانا عبدالکریم صاحب۔ مولانا محمد عباس صاحب عبدالحلیم صاحب۔ حاجی محمد قاسم صاحب۔ جناب پیر محمد صاحب۔ جناب حاجی جان محمد صاحب۔ جناب محمد یعقوب صاحب۔ جناب عبدالغنی صاحب۔

(محمد شریف خطیب الجامع سکرنڈ)

● ـــــ موسیٰ خیل۔ آج مورخہ ۱۵/۳/۶۸ بروز جمعہ سات بجے شام دفتر جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل میں زیر صدارت محمد امیر صاحب مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) اجلاس ماہواری کے لئے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب یا حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ کو دعوت دی جائے۔

(۲) ترجمان اسلام کی اشاعت زیادہ کی جائے۔

امیر جماعت محمد امیر صاحب نے مجلس شوریٰ کے اراکین کی تعداد بڑھا کر بارہ کر دی ہے۔

مجلس شوریٰ کے اراکین

(۱) ملک سلطان صاحب (۲) حاجی محمد احمد صاحب (۳) محمد عبداللہ صاحب (۴) سلطان محمود صاحب (۵) شیخ عبداللہ صاحب (۶) شیخ سرور صاحب (۷) حاجی غلام جیلانی صاحب (۸) مولوی علاؤالدین صاحب (۹) صوفی عمر صاحب (۹) مہر خاں صاحب (۱۱) غلام عباس خاں صاحب (۱۲) حاجی غلام مصطفیٰ صاحب۔

بعد دعائے خیر اجلاس ختم ہوا۔

(خواجہ نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ موسیٰ خیل)

● ـــــ جہلم۔ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء بروز اتوار شہر جہلم و مضافات کے ہزارہا مسلمانوں نے عیدالاضحیٰ مدنی محلہ کے وسیع میدان میں ادا کی۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے پاس کرائیں۔

(۱) شہر جہلم و مضافات کا یہ عظیم الشان اجتماع

سڑک کی مرمت ہو رہی ہو تو درمیان میں ایک بورڈ لگا دیا جاتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے۔ "سڑک بند ہے"۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ سرے سے راستہ بند ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ "یہ سامنے کی سڑک بند ہے"۔ چنانچہ سواریاں دائیں بائیں اتر کر اپنا راستہ بنا لیتی ہیں اور اگر دائیں بائیں بھی راستہ نہ ہو تو اطراف کی سڑکوں سے گھوم کر آگے سڑک پکڑی جا سکتی ہے۔ اس طرح چند منٹ کی تاخیر ضرور ہوتی ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ آدمی منزل پر پہنچنے سے رہ جائے۔

یہی صورت زندگی کے سفر کی بھی ہے۔ زندگی کی جدوجہد میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی محسوس کرتا ہے کہ اس کا راستہ بند ہے مگر اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ سامنے کا راستہ بند ہے جب بھی ایک راستہ بند ہو تو دوسرے بہت سے راستے کھلے ہوئے ہوں گے اور عقلمند شخص وہی ہے جو سامنے "سڑک بند ہے" کا بورڈ دیکھ کر رک نہ جائے بلکہ دوسرے راستے تلاش کر کے اپنا سفر جاری رکھے

مجلس استقبالیہ

ت حضرات

انا عبید اللہ انور صاحب

انا ۔ حامد نبیل ، صاحب جامعہ مدنیہ

مولانا الحاج سید امین الحق صاحب شیخوپورہ

بلیں استقبالیہ ۔ مولانا محمد اکرم صاحب

ہال انجینئرنگ ورکس ملتان روڈ لاہور

۔ مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع

مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ

ین ناظم ۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب

جامع مسجد انارکلی لاہور

ون ناظم ۔ قاری نور الحق صاحب

ایڈووکیٹ ملتان

ن ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مذیرہ ذیل حضرات اراکین استقبالیہ

نتخب ہوئے ۔

(۱) مولانا حافظ محمد طیب صاحب خطیب مسجد

(۲) بابو برکت علی اچھرہ لاہور (۲) مولانا عبدالرشید

صاحب جامع مسجد شہزاد ٹاؤن سمن آباد لاہور ۔

(۳) مولانا محمد اسحٰق صاحب باغبانپورہ لاہور

(۴) حافظ مظہر صاحب سمن آباد لاہور ۔

(۵) مولانا حافظ شاہ محمد صاحب مدرسہ

تعلیم رحمان پور (۶) مولانا محمد فرقان صاحب

(۷) مولانا حکیم محمد انور صاحب لوہاری منڈی

(۸) حاجی محمد سعید صاحب بمبئی سٹور چوک

انارکلی (۹) جناب ظہور الدین صاحب گھڑی ساز

انارکلی (۱۰) حکیم محمد طیب صاحب لقمان دواخانہ

(۱۱) خواجہ محمد شفیع صاحب کیمیکل ورکس انارکلی

(۱۲) حاجی حفیظ اللہ صاحب دھنی رام روڈ ،

(۱۳) غازی محمد خطیب مسجد قدس گوالمنڈی ۔

(۱۴) مولانا قاری شفاعت احمد صاحب مصری شاہ

(۱۵) حاجی عبدالحکیم صاحب پریمیئر واچ کمپنی

(۱۶) مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک

(۱۷) جناب منظور احمد صاحب شاہ عالم مارکیٹ

(۱۸) محمد شریف صاحب ممتاز محل ہوٹل

شاہ عالم مارکیٹ (۱۹) جناب منظور احمد صاحب

ٹرنگ روڈ (۲۰) صوفی محمد اسلم صاحب

سلطان فونڈری (۲۱) ڈاکٹر محمد افضل صاحب

نرانوالہ گوالمنڈی (۲۲) حافظ محمد حیات صاحب

خطیب مسجد چودھری کالونی سمن آباد (۲۳)

قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام

گوجرانوالہ ڈویژن (۲۴) حاجی ظہیر الدین صاحب

سمن آباد (۲۵) مولانا عبدالواحد صاحب

گوجرانوالہ (۲۶) مولانا عبدالقیوم صاحب

نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (۲۷) مولانا بشیر احمد

صاحب پسروری (۲۸) حافظ عبدالرحمٰن

صاحب امیر جمعیۃ چنیوں موم (سیالکوٹ)

(۲۹) مولوی علم دین امیر جمعیۃ رندھاوا پسرور

(۳۰) حاجی غلام دستگیر صاحب لاہور

میڈیسن (۳۱) میاں فضل محمد صاحب

(۳۱) میاں فضل محمد صاحب ایم عبدالقیوم

فضل محمد اینڈ کمپنی بادامی باغ لاہور (۳۲)

حاجی شیخ محمد اقبال صاحب صدر مسجد کمیٹی

منصورا (۳۳) مرزا حکیم اعظم بیگ عزیزیہ

دواخانہ کشمیری بازار (۳۴) حافظ غلام حسین

صاحب کشمیری بازار (۳۵) مولانا عبدالغفار

صاحب قاسمی ملتان (۳۶) جناب شیخ محمد یعقوب

صاحب ہوشیار پوری ملتان (۳۷) سیٹھ

محمد اسحٰق صاحب دارالتنظیم گوالمنڈی (۳۸)

ملک عبداللطیف صاحب قلعہ گوجر سنگھ (۳۹)

حکیم محمد صدیق صاحب قلعہ گوجر سنگھ (۴۰)

جناب عبدالحمید صاحب نظامی کلوب پیشنگ

لوہاری دروازہ (۴۱) ڈاکٹر عبدالرشید صاحب باغبانپورہ

(۴۲) ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر

ترجمان اسلام (۴۳) ڈاکٹر مناظر حسین

صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین (۴۴) حکیم

مختار الحسینی ایڈیٹر سنگ میل (۴۵) غلام مصطفیٰ

صاحب بان منڈی کشمیری بازار (۴۶) جناب

محمود صاحب باسوں والے گوالمنڈی

(۴۷) مولانا سعید احمد خلف الرشید مولانا

عبدالعزیز صاحب رائے پوری مدظلہ ۔

(۴۸) پروفیسر محمد ارشد صاحب (برادر زادہ

صوفی عبدالحمید خاں صاحب مرحوم) (۴۹)

جناب حاجی محمد احمد صاحب ایم ، اے ۔

ایس اینڈ کمپنی بادامی باغ (۵۰) جناب

شبیر احمد صاحب شبیر احمد اینڈ برادرز

بادامی باغ (۵۱) مولانا سلطان محمود صاحب

جامع مسجد شالامار ٹاؤن (۵۲) مستری عبدالحمید

صاحب حمید انجینئرنگ ورکس شالامار ٹاؤن

(۵۳) مولانا قاری سیف اللہ صاحب

جامعہ اسلامیہ مسلم آباد ۔

(۵۴) سید انور حسین شاہ صاحب

نفیس رقم لاہور

منی آرڈر

بھیجتے وقت کوپن اپنا پورا پتہ اور رقم اور ایجنسی یا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں

عالم اسلام

یہود گزشتہ ہفتہ یہود نے اردن پر بھرپور حملہ کر کے منہ کی کھائی تھی۔ جس کو خود یہودی اخبارات نے بھی تسلیم کیا ایک طرف ساری دنیا کی پھٹکار جارحیت کی وجہ سے ہوئی۔ دوسری طرف مار کھا کر ذلیل ہوئے۔ پھر سلامتی کونسل نے مذمت کی قرارداد پاس کر کے اس کو مجرم قرار دے دیا۔ اس ذلت و رسوائی کو مٹانے کے لئے یہودیوں نے اس ہفتہ دوبارہ حملہ کیا۔ مگر اس دفعہ وہ غلطی نہ دہرائی کہ دریائے اردن عبور کر کے آگے بڑھیں۔ پھر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگیں اور مریں بلکہ دریائے اردن کے مشرقی کنارہ سے ہی تقریباً ساٹھ میل کے محاذ پر ہلہ بول دیا ہر طرح کی طاقت استعمال کی۔ مگر ذلت ان کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اردنی فوجوں نے ان کے سات ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ اور دوسرے نقصانات ان کے علاوہ ہیں۔

عرب سربراہوں کی کانفرنس

اردن پر یہودی حملہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ عرب سربراہوں کی کانفرنس کے جلدی منعقد ہونے کی صورت نکل آئی۔ شاہ حسین کی تحریک پر گیارہ ملکوں نے کانفرنس میں شرکت کی منظوری دے دی ہے مسلمانوں کا سر جوڑ کر بیٹھنا بجائے خود نیک فال اور باعث برکت ہے۔ اسرائیل نے پہلے اچانک حملہ کر کے برطانیہ اور امریکہ کی رفاقت سے دھوکہ دے کر عربوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ وہ اب اس مزے کو یاد کرتا ہے مگر اب عرب بیدار ہیں۔ اب اگر بندے کا پتر بن کر یہودیوں نے عرب مقبوضہ علاقے خالی نہ کئے تو میدان جنگ میں ان کو مزہ چکھایا جائے گا۔

امریکہ اور اردن خدا کی شان جب امریکہ کو پتہ لگ گیا کہ یہودی تو مار کھائے اور وہ چھوٹی سی حکومت اردن کو مغلوب نہ کر سکے تو تمام عرب قوموں کا مقابلہ اب اس کے بس کا نہیں ہے اور اس کی مدد کر کے اب خود کو ذلیل کرنا ہے۔ دوسری طرف روس نے اردن کو اسلحہ دینے کا اعلان کر دیا تو امریکہ کے ہوش ٹھکانے لگے۔ ویٹنام میں بھی گت بن رہی ہے۔ اب یہود کی خاطر مشرق وسطیٰ میں کیوں ذلیل ہوں۔ امریکہ نے اردن کو اسلحہ دینے کی پیشکش ہی نہیں کی بلکہ معاہدہ ہو گیا اس سے صدر ناصر کی سیاست کی کامیابی پر مہر لگ گئی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ امریکہ یہودی بچھڑے کی ناز برداری نہ کر سکیگا۔

اب یہودی گھبرائے ہوئے ہیں ممکن ہے یہ مضمون چھپنے تک وہ بوکھلا کر سب عرب ممالک پر حملہ کر دے۔ جس کا انشاء اللہ تعالیٰ اس کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

مصر اور ترکی یہ خوشی کی خبر ہے کہ چھ سال کے بعد ترکوں اور مصر کے تعلقات بحال ہو گئے۔ ترکی میں مصری سفارت خانہ کھل گیا

پاکستان پاکستان میں انتخاب انتخاب ہو رہا ہے۔ ہر طبقہ اور ہر پارٹی مصروف عمل ہے۔ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھال کر اور طبع زاد مسائل لکھ لکھ کر مسلمانوں میں سر پھٹول کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ دوسری طرف آٹھ تراویح اور فاتحہ خلف الامام کے لئے مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی دورے کر رہے ہیں یہاں تک تو خیر تھی۔ مگر جب وہ یہ کہتے ہیں کہ بغیر فاتحہ کے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوتی تو وہ کروڑوں مسلمانوں کو پریشان کرتے اور ان کو جواب دینے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ۴، ۵ مئی کو لاہور میں عظیم الشان کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں تمام مذہبی و سیاسی مسائل پر غور و خوض قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوگا۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں سنی، شیعہ کے پانچ پانچ آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس میں افسوسناک پہلو یہ ہے کہ پہل شیعہ فرقہ نے کی کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر تے ہوئے جلوس نکالا اور ایسے نعرے لگائے۔ جو کسی طرح صحیح نہ تھے۔ جن کے بعد سنیوں نے بھی اسی طرح خلاف ورزی کی۔

کاش کہ شیعہ حضرات ملک و ملت پر رحم کر کے اس طرح کی پہل نہ کیا کرتے۔

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

لاہور میں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

کی

سہ روزہ

بتاریخ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء

مطابق ۱۳۸۸ھ

جمعہ، ہفتہ، اتوار

عظیم الشان

کنونشن

بمقام

زیر صدارت

برادرانِ اسلام! مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سہ سالہ انتخاب کے موقع پر ایک عظیم الشان سہ روزہ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے مقتدر علماء کرام و زعمائے ملت شرکت فرما رہے ہیں۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ایک مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے۔ (ناموں کی فہرست دوسرے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ:۔ (۱) کانفرنس کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائیگا (۲) تمام اضلاع کی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ تعاون اور شرکت سے تمام اجلاسوں کو ہر طرح سے کامیاب کریں (۳) تمام اضلاعی شاخیں اپنے اپنے طور پر اسی طرز کے اشتہارات چھپوا کر شائع کریں (۴) کانفرنس کی جملہ رقوم مرکزی دفتر میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام آنی چاہئیں۔

مجلس استقبالیہ

بقیہ - دینی محاذ

جمعیۃ علماء اسلام چھچھ ضلع کیمبلپور کا دورہ

۲۶ - مارچ ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور کے اکابر نے بمعیت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی علاقہ کا دورہ کیا۔

۲۶ - مارچ کو مولانا غلام غوث صاحب راولپنڈی سے براہ ٹیکسلا حضرو پہنچے۔ جہاں سے بمعہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب بہبودی امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور اور حضرت مولانا سکندر خاں صاحب برہ زئی ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ اور جناب خیر اللہ خاں صاحب پٹھان غور غشتی تشریف لے گئے۔ وفد اساتذۃ العلماء حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب کے ہاں مہمان رہا۔ رات کو جلسہ عام ہوا جس میں حضرت شیخ الحدیث باوجود ضعف کے گیارہ بجے تک تشریف فرما رہے۔ وفد کے ہمراہ مولانا سعید الرحمن صاحب بہبودی خطیب حضرو اور عبدالقیوم صاحب شملوی ناظم جمعیۃ حضرو وغیرہ بھی تھے۔

۲۷ - مارچ کو یہ حضرات کامل پور موسیٰ تشریف لے گئے۔ جہاں پھچھ کے مشہور علماء کرام حضرت مولانا عبدالدیان صاحب دامان۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اور حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اور مولانا اظہار الحق صاحب وغیرہ علماء و مخیر مسلمانوں سے ملاقات ہوئی۔ رات کو حضرت مولانا عبدالدیان صاحب کی صدارت میں عظیم جلسہ ہوا۔

۲۸ - تاریخ کو علماء کا وفد بمعہ خیر اللہ خاں صاحب پٹھان کے سلیم خاں پہنچا۔ جہاں نئی مسجد میں علاقہ کے مسلمانوں کے بھاری اجتماع میں تقریریں ہوئیں۔ وفد دن کو حضرو واپس آکر مولانا حافظ محمد انور صاحب کے مکان پر آرام کرتا۔ عصر کو دورے پر جاتا۔ دورہ بڑا کامیاب رہا

—— ۲۹ - مارچ کو دورہ ختم کر کے مولانا غلام غوث صاحب راولپنڈی واپس پہنچے۔ جمعہ پڑھا کر رات کو لاہور آئے۔

—— ۳۰ - مارچ کو جمعیۃ کے استقبالیہ اجلاس میں شرکت کی۔ ۳۱ - مارچ کو جہلم تشریف لے گئے اور یکم اپریل کو براہ راولپنڈی مانسہرہ اور ملک پور کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

●—— جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہ نے ضلع میانوالی کے دورہ کے لئے تاریخیں مقرر فرما دی ہیں۔

۱۲ - اپریل ۶۸ء کو میانوالی۔ ۱۳ - اپریل کو کلورکوٹ اور ۱۴ - اپریل کو بھکر کا پروگرام ہوگا۔ حضرت امیر مدظلہ کے علاوہ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن اور مدرسہ ڈویژنل و ضلعی عہدیدار اور کارکن بھی اس دورہ میں شریک ہوں گے۔ (محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

●—— مولانا عبدالحق صاحب ۲۹ - فروری بروز جمعرات پائی تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مہتمم مدرسہ اشرف المدارس اور احقر حفظ الرحمن نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹانک بھی تھے۔ پائی میں رات کو ایک بہت بڑے جلسہ میں زیر صدارت محمد امیر خاں کنڈی حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں لوگوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی اور امیر جمعیۃ مولانا عبدالحق صاحب نے تشکیل کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

پائی شہر:-

امیر	مولوی سلطان صاحب
نائب امیر	حاجی غلام رسول صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالقدوس صاحب
خزانچی	سید احمد صاحب

نندرور:-

یکم ذوالحجہ کو نندرور گئے۔ جہاں زیر صدارت سید خاں احقر حفظ الرحمن نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کر کے لوگوں کو جمعیۃ میں شرکت کی دعوت دی۔ وہاں جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی

امیر	مبارک شاہ
نائب امیر	سید خان
ناظم اعلیٰ	گل قلندین
نائب ناظم	محمد نواز
خزانچی	روزی خاں

مندرجہ ذیل حضرات شوریٰ میں داخل ہوئے:-

سخی مرجان - سوتر خاں، احمد، مولانا عزت خاں، نعمت اللہ - غلام حیدر خاں - سید احسن - عبداللطیف مولوی محمد صادق - محمد نور - شاہ ملوک - سلیمان شاہ -

اماخیل:-

اسی روز اماخیل گئے۔ وہاں جمعہ کے بعد احقر حفظ الرحمن نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

سرپرست	مولانا عبدالحمید صاحب
امیر	مولانا موسم خاں صاحب
ناظم	بادشاہ دکاندار

ملازئی:-

رات کو ملازئی تشریف لے گئے۔ وہاں پر بعد نماز مغرب احقر نے تقریر کی۔ جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:-

امیر	ملک سوران خاں صاحب
نائب امیر	امان اللہ خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	گل خاں صاحب
نائب ناظم	عبداللہ خاں
خزانچی	دوستان صاحب

مجلس شوریٰ

امیر دل صاحب - علی جان - صالح محمد - صالح

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے تمام دورے منسوخ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اجلاس کے بعد جو ۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو لاہور میں ہوں گے جبکہ اس وقت عظیم کانفرنس کے بھی انتظامات ہیں۔ جس میں مشرقی پاکستان کے نمائندے بھی ہوں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اجلاس منعقدہ ۳۰ - مارچ نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا غلام غوث کے تمام دورے ۵ - اپریل سے ۵ - مئی تک منسوخ رہیں اور وہ اس عرصہ میں لاہور میں رہ کر کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی کریں۔ اس لئے تمام احباب نوٹ فرما لیں اور اس عرصہ میں ان کو کسی جلسہ کی دعوت نہ دیں۔ (محمد حنیف سیکرٹری)

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کی گمشدگی

مہر خداداد ممبر قومی اسمبلی کی اپیل

ڈاکٹر محمد اقبال قریشی (ہومیو) ایک شریف پاکستان اور سرگودھا شہر کی متقدر و معروف شخ ہوتے ہوئے مورخہ ۲۴ کو پراسرار طور پر گئے ہیں۔ آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا کی وجہ سے سرگودھا کے شہریوں میں بے چینی اور پایا جاتا ہے۔ جملہ افسران پوری تگ و دو کر رہے گمشدگی ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ میں انسانیت پر نیک دل عوام اور فرض شناس افسران اپیل کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بازیابی تندہی اور سرگرمی سے عمل پیرا ہوں تاکہ سرگ شہریوں اور ڈاکٹر صاحب کے متعلقین کو صحیح گمشدگی کا پتہ چل سکے۔ مجھے اس سانحہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ صاحب بخیریت اپنے لواحقین کو مل جائیں۔

اظہار تعزیت

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب امیر جمعیۃ صادق کرم دین ناظم جمعیۃ کوٹ سنجر خاں مولانا محمد یو کوٹ پٹھان نے مشترکہ بیان میں چوہدری شا کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ مرحوم جمعیۃ رکن حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متوسل تھے کوٹ پٹھان، مدرسہ کوٹ سنجر خاں اور مدرسہ میں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے قرآن پاک ختم اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں۔

خاں - مولانا عبداللطیف صاحب (مولانا) حفظ الرحمن نائب امیر جمعیۃ اسلام ٹانک)

منزل بہ منزل

...موضع ککی نو کے اس المناک واقعہ کے خلاف ...احتجاج کرتا ہے اور حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے ...حافظ محمد نواز مرحوم کے قاتلوں نواز کاٹھیہ ...جلد از جلد عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ مجرمین ...نے نہ صرف قتل کا ارتکاب کیا ہے بلکہ صحابہ ...رضوان کو علی الاعلان گالیاں دی ہیں۔ جیسا کہ ...آچکا ہے۔ اس قسم کے واقعات تمام اہلسنت ...بات کو چیلنج اور ملک و ملت کی تباہی کا سبب ...کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت ...صحابہ کا قانون بنا کر آئے دن پیش آنیوالے ...ایمان سوز اور اسلام کش واقعات کا ہمیشہ کے لئے ...کرے۔

(۲) شہر جہلم و مضافات کا یہ عظیم الشان اجتماع مرزائی ...کے افراد کا گذشتہ سال ظفر اللہ خاں معہ پارٹی اور ...چیف الیکشن کمشنر این، اے فاروقی کو حکومت ...نے حج کی اجازت دے کر حرمین شریفین میں کفار ...داخلہ کی قطعی حرمت جیسا کہ قرآن مجید میں آچکا ہے ...خلاف ورزی کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے خلاف ...احتجاج کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ کسی ...کو قطعاً حرمین شریفین میں جانے کی اجازت ...کی جائے۔

(۳) شہر جہلم و مضافات کا یہ عظیم الشان اجتماع مورخہ ۷ مارچ ۶۸ء کو نیا محلہ جہلم میں قادیانیوں کے منعقدہ جلسہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جبکہ مسلمانوں کو ربوہ میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ مسلمانوں کی کثیر آبادی میں مرزائیوں کو لاؤڈ سپیکر لگا کر تقریریں کرنا جو مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اور اشتعال انگیز ہوتی ہیں نفرت کا اظہار کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے جلسوں پر پابندی لگا کر ملک و ملت کو خلفشار اور فساد سے بچایا جائے۔ (ناظم جمعیۃ شہر جہلم)

● ——— چکوال۔ ۱۰ مارچ۔ کمیٹی باغ میں نماز عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مسلمانان چکوال کا یہ اجتماع حکومت کی طرف سے این، اے فاروقی چیف الیکشن کمشنر اور دیگر مرزائیوں کو حج بیت اللہ کی اجازت ملنے کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ کیونکہ مرزائی فرقہ تمام عالم اسلام کے اجماعی فیصلہ کی بنا پر قطعی کافر اور مرتد ہے اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی رو سے کسی کافر کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

حکومت پاکستان کا یہ اقدام خداوند عالم کے احکام اور سرکار مدینہ، رحمۃ للعلمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے کھلم کھلا مخالف ہے۔ جس نے مسلمانان پاکستان کے قلوب کو بہت زیادہ مجروح کر دیا ہے اس لئے یہ اجتماع حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ آیندہ کے لئے اس فرقہ مرتدہ کے کسی فرد کو حج بیت اللہ کی اجازت نہ دے (الاحقر مظہر حسین مدنی جامع مسجد چکوال)

● ——— حیدرآباد۔ مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد وحدت کالونی نے عید کے موقع پر جامع مسجد بخاری میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی کو سراہا۔

اخیر میں مولانا نظام الدین صاحب نائب امیر جمعیۃ اور خطیب مسجد ہذا نے کشمیر اور عرب کے مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ درج ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) باطل فرقوں سے آگاہ رہنے کی عوام سے گذارش (۲) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کی وفات پر اظہار تعزیت۔

(۳) حکام حیدرآباد سے گذارش کہ ننگے ننگی پوسٹروں کو شاہراہوں پر چسپاں کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے

(۴) نمازوں کے وقت ریکارڈنگ بند کرائی جائے۔ تاکہ مسلمان سکون سے نمازیں ادا کر سکیں۔

(۵) گرانی دور کرنے کی موثر کارروائی کا مطالبہ (حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

● ——— علاقہ گمل۔ ۵ مارچ کو قائد جمعیۃ حضرت شیخ الحدیث جناب مفتی محمود صاحب تحصیل ٹانک علاقہ گمل میں جمعیۃ کی تنظیمی کارکردگی ملاحظہ فرمانے کے لئے بازار گمل میں ایک بجے دن کے تشریف فرما ہوئے۔ نعرہ ہائے تکبیر سے پرجوش استقبال کیا گیا۔ بعد از نماز ظہر زیر صدارت خلیفہ میر ولی خاں صاحب جلسہ شروع ہوا پہلے جناب امیر علاقہ مولوی غلام محمد صاحب غزہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ ناظم ضلع حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جناب مفتی صاحب نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ ملکی حالات، عالمی واقعات بین الاقوامی اسلامی کانفرنس اور پاکستان میں اسلام کے مستقبل پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ مفتی صاحب کی دو گھنٹہ پرجوش تقریر کے بعد ناظم حلقہ مولوی محمود صاحب آف کوٹ اعظم کی مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی اور دوسری قرارداد مولوی عبدالحمید صاحب مانجھی نے باتفاق رائے منظور کرائی۔ اختتام جلسہ کے بعد امراء اور نظماء جمعیۃ علماء اسلام اور معززین علاقہ کا ایک اہم خصوصی اجتماع ہوا۔ جس میں جماعتی تنظیم پر غور کیا گیا اور مفتی صاحب نے کارکنان جمعیۃ سے خصوصی خطاب فرمایا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

ہم اہالیان علاقہ گمل حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے علاقہ کا قانونی طور پر بندوبست چونکہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اسے ختم کر کے دوبارہ اشتمال اراضی ہرگز ہرگز نہ کی جائے۔ بعض سرمایہ دار لوگ اپنے مفاد کی خاطر سازش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم متفقہ طور پر استدعا کرتے ہیں کہ سابقہ قانونی بندوبست کو قطعاً منسوخ نہ کیا جائے۔ جس سے کہ بنجر اراضی جو قطعاً قابل کاشت نہیں ہے غرباء کے سپرد کر کے قیمتی آباد علاقہ سردار اپنانے کے لئے سازش کر رہے ہیں۔ (ناظم نشر و اشاعت گمل بازار تاج محمد ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں)

سورج کی شعاعیں فضا میں نظر نہیں آتیں مگر شبنم کے ننھے ننھے قطروں پر جب اس کی کرنیں پڑتی ہیں تو قطرے اس طرح جگمگا اٹھتے ہیں جیسے چمکتے ہوئے ستارے زمین پر اتر آئے ہیں۔

اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورج کی شعاعوں کو منعکس کرنے کے لئے ایک شفاف مرکز کی ضرورت ہے۔ خالی اور کثیف جگہ پر اس کی شعاعیں اپنا انعکاس نہیں کر سکتیں

ایسا ہی کچھ حال انسان کا بھی ہے۔ خدا کا فیضان بے پناہ مقدار میں ہر آن زمین پر برستا رہتا ہے، مگر اس فیضانِ عظیم کا مہبط بننے کے لئے اس روح کی ضرورت ہے جو ایمان و عمل کے صیقل سے شفاف ہو چکی ہو۔ ایسے انسان جو صحیح ایمان سے خالی ہوں یا جنہوں نے اپنی روح کو پاک نہ کیا ہو، وہ اس فیضانِ الٰہی میں حصہ دار نہیں بن سکتے

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(قسط نمبر ۲)

وکذا کل ما یتکلم لیس منشأہ الھوی النفسانیۃ الخ (تفسیر مظہری)

اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام بھی فرماتے ہیں، اس کا منشاء نفسانی خواہش نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں مودودی صاحب نے حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے کافر بیٹے کے متعلق لکھا ہے کہ، جب اللہ تعالیٰ انہیں تنبیہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا، اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہارے صلب سے پیدا ہوا ہے، محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے۔ تفہیم القرآن سورہ ہود ص۳۴۳) فرمایئے کیا انبیاء جاہلیت کے جذبہ کے تحت کوئی کام کرتے ہیں۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس حکم کے پیش نظر یہ دعا کی تھی جو حق تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ قلنا احمل فیھا من کل زوجین اثنین واھلک الا من سبق علیہ القول ومن امن (سورہ ہود ع۴) "کہا ہم نے چڑھا لے کشتی میں ہر قسم سے جوڑا دو عدد اور اپنے گھر کے لوگ۔ مگر جس پر پہلے ہو چکا ہے حکم اور سب ایمان والوں کو"۔

یہاں حضرت نوح علیہ السلام نے اھلک (گھر کے لوگ) کے عموم میں اپنے اس بیٹے کو بھی شمار کر لیا۔ لیکن اس اجتہاد میں آپ سے لغزش ہو گئی، نہ یہ کہ آپ نے جاہلیت کے جذبہ کے تحت ایسی دعا کی تھی۔ لیکن مودودی صاحب نے جب انبیاء کے افعال میں نفس کا دخل اور جاہلیت کا جذبہ تسلیم کر لیا تو پھر مفتی صاحب موصوف کی یہ بات کس طرح قابل تسلیم ہے، کہ مودودی صاحب بھی علمائے اہلسنت کی طرح عصمت انبیاء کے قائل ہیں اور زیر بحث عبارت میں لغزش اور غلطی سے مراد گناہ اور معصیت نہیں۔ علاوہ ازیں اگر بقول مودودی صاحب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس معاملہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نفسانی خواہش کا دخل تھا۔ تو نعوذ باللہ اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ آپ گمراہی میں پڑ گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے، لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ (یعنی آپ نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ آپ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیگی" کیا مفتی محمد یوسف صاحب یہ نتیجہ ماننے کے لئے تیار ہیں اور کیا انبیاء کے بارے میں مودودی صاحب کا یہی پاکیزہ تصور ہے جس کی مدح سرائی مفتی صاحب ان الفاظ میں کر رہے ہیں کہ، اس طرح مولانا مودودی کے عقیدہ عصمت میں دوسرے اہلسنت کی بہ نسبت انتہائی احتیاط پائی جاتی ہے۔ لہٰذا مناسب تو یہی تھا کہ مولانا کے اس عقیدہ عصمت کی بڑی تعریف اور تحسین کی جاتی، مگر افسوس کہ اس بہترین عقیدۂ عصمت کی وجہ سے انہیں الٹا گروہ اہلسنت سے کیا بلکہ اسلام ہی سے نکال دیا گیا اور ان کا یہ پاکیزہ عقیدہ عقائد و اصول اسلامیہ کے خلاف قرار دے دیا گیا۔ (علمی جائزہ ص۸۱)

مفتی صاحب کی عجیب منطق

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ، اس مسلّم حقیقت کو پیش نظر رکھ کر جب ہم تفہیمات کی اس عبارت پر نظر ڈالتے ہیں کہ "یہ عصمت انبیاء علیہم السلام کے لوازم ذات سے نہیں بلکہ نبوت و رسالت کے لوازمات میں سے ہے"۔ (علمی جائزہ ص۶۶)

لیکن یہ عبارت بعینہ مودودی صاحب کی نہیں نہ اس میں یہ کا لفظ ہے اور نہ یہ الفاظ ہیں کہ:۔ "بلکہ نبوت و رسالت کے لوازمات میں سے ہے"۔ اور مودودی صاحب کے جو یہ الفاظ ہیں کہ:۔ "عصمت انبیاء علیہم السلام کے لوازم ذات سے نہیں"۔ ان کی یہاں ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ علماء حق میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ عصمت بحیثیت بشریت انبیاء کے لوازم ذات میں سے ہے۔ بلکہ علماء یہ فرماتے ہیں کہ عصمت انبیاء کی رسالت و نبوت کے لوازم ذاتیہ سے ہے۔ چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے اس کی تصریح فرما دی ہے کہ:۔ انبیاء علیہم السلام کی عصمت نبوت کے لوازم ذاتیہ میں سے ہی ہے۔ ہاں بحیثیت نبوت لوازم ذاتیہ میں سے ہے، بحیثیت بشریت نہیں ہے" (مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت ص۲۹) اور اگر مفتی صاحب یہ فرمائیں کہ مودودی صاحب کی عبارت کی مراد یہی ہے کہ "عصمت نبوت و رسالت کے لوازمات میں سے ہے"۔ تو اس پر ہمارا اعتراض یہ ہے کہ "جب یہ عصمت نبوت و رسالت کے لوازمات میں سے ہے" تو پھر مودودی صاحب کی یہ بات بالکل غلط ہے کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے یہ عصمت انبیاء سے اٹھا لیتے ہیں۔ کیونکہ انبیاء کی نبوت جب دائمی ہے اور کسی وقت بھی ان سے جدا اور منفک نہیں ہو سکتی تو پھر عصمت جو نبوت کے لئے لازم ہے وہ کس طرح ان سے اٹھا لی جاتی ہے۔ حالانکہ لازم و ملزوم تو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ عصمت کا اٹھنا تو اسی وقت متصور ہو سکتا ہے۔ جب انبیاء کی نبوت بھی اٹھا لی جائے۔ اب مفتی صاحب یا تو یہ مان لیں کی طرح انبیاء کی نبوت بھی تھوڑی دیر کی ہے اور یا ابوالاعلیٰ صاحب کے اس نظریہ دینے کی جراءت کریں کہ عصمت انبیاء کی وقت اٹھا لی جاتی ہے۔ دیکھئے مفتی محمود جیسے محقق کونسی صورت اختیار کرتے ہیں نہ جائے ماندن۔

لغزشوں کی تعداد

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ نیز اہل ... پر کوئی حد بندی بھی قائم نہیں کی ہے ... صدور انبیاء سے جائز مانا ہے۔ اور ... نے صرف دو تک لغزشوں کا صدور ... اور زائد کا انہوں نے ذکر تک نہیں کیا ... طرح مولانا مودودی کے عقیدہ عصمت ... اہل السنت کی بہ نسبت انتہائی احتیاط ... (علمی جائزہ ص۸۱)

الجواب (ا) یہ تو آپ نے ... مان لیا۔ کہ مودودی صاحب اہل السنت ... ہیں۔ مبارک ہو۔

(ب) مودودی صاحب اور آپ ... امر کی کیا دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام ... لغزشیں سرزد نہیں ہوئیں۔ کیا اس پر آپ ... کر سکتے ہیں؟ مودودی صاحب نے تو یہ ... اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے ایک ... ہونے دی ہیں۔ لیکن کیا اہلسنت نے یہ ... کہ ہر نبی سے ضرور لغزش کا صدور ہوا ہے ...

(ج) یہ آپ کا لکھنا بھی بالکل جھوٹ ... صاحب نے دو سے زائد لغزشوں کا ذکر ... مودودی صاحب نے ڈاکٹر عبدالودود کے ... لکھا ہے کہ:۔ "حضورؐ سے اپنی پوری پیغمبری میں بس وہی چند لغزشیں ہوئی ہیں۔ جن کو ... نے فوراً اصلاح فرما دی"۔ (منصب ... ص۸۷)

کیا مفتی صاحب کے نزدیک لفظ چند ... صرف دو پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد مودودی ... لکھتے ہیں کہ:۔ پھر آپ نے کچھ تو سوچا ہوتا ... ہیں کیا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات ... کو ٹوکا ہے۔ (۱) جنگ میں فوجی خدمت ... کی درخواست پر کسی کو مستثنیٰ کر دینا (۲) ... کو نہ کھانے کا عہد کر لینا (۳) ایک صحبت ... اہم شخصیتوں کو دین کی دعوت دیتے ہوئے ... غیر اہم شخصیت کی طرف توجہ نہ کرنا"۔ (ایضاً)

یہاں مودودی صاحب نے تین لغزشیں ...

پانچ لغزشیں

اور طرفہ یہ کہ خود مفتی محمد یوسف صاحب نے ...

ے مکہ میں مودودی صاحب کے حوالہ سے امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لغزشیں درج کی ہیں ان کی تعداد پانچ ہے، چنانچہ لکھتے ہیں :-

"مولانا مودودی نے فرمایا ہے :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کبھی باقتضائے بشریت اجتہادی لغزش ہوئی ہے۔ وحی جلی سے اس اصلاح کی گئی ہے

(۱) عبس وتولّی ان جاءہ الاعمی (عبس)

(۲) ماکان لنبیٍّ ان یکون لہ اسریٰ (انفال) (۳) عفا اللہ عنک لم اذنت لھم (توبہ) (۴) ولا تصل علیٰ احدٍ منھم ماتا ابداً (توبہ) (۵) یایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک (تحریم) الخ

(تفہیمات ج ۱۔ رسالت اور اس کے احکام)

ماشاء اللہ مفتی صاحب نے تو یہاں مدعی سست گواہ چست کی مثل تازہ کر دی ہے۔ کیا مفتی صاحب اپنی اس غلط بیانی سے رجوع کریں گے کہ مودودی صاحب نے دو سے زائد لغزشوں کا ذکر تک نہیں کیا؟ مفتی صاحب کیا آپ مودودی صاحب کے مخالفین کو اسی قسم کے خوف خداوندی کی تلقین فرمایا کرتے ہیں؟ ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

عصمت کا عطائی ہونا

مودودی صاحب کے باطل عقیدہ کی تائید کے لئے مفتی محمد یوسف صاحب موصوف نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ :- "یہ عصمت عطائی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں عطا فرمائی ہے۔ اگر ان سے تھوڑی دیر کے لئے اللہ تعالیٰ حفاظت اٹھ جائے تو عام انسانوں کی طرح ان سے بھی بھول چوک اور لغزش ہو سکتی ہے"۔

اس کے بعد (تبصرہ) کے تحت لکھتے ہیں کہ :-

اس جزء کو جب عقل اور نقل دونوں کی روشنی میں جب ہم دیکھتے ہیں تو ذہن میں انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں آتی۔ کیونکہ ابھی شق ۲ کے تبصرے میں یہ بات واضح ہو گئی کہ عصمت وصف نبوت و رسالت کے لوازمات میں سے ہے۔ اور نبوت و رسالت دونوں عطائی نعمتیں ہیں۔ جو انبیاء کو بوقت بعثت من جانب اللہ عطا کی جاتی ہیں۔ وہ ذاتی اور پیدائشی نہیں ہیں اور جب نبوت عطائی نعمت قرار پائی تو کیوں یہ نہ تسلیم کیا جائے کہ عصمت بھی اپنے ملزوم کی طرح اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی صفت ہے جو انبیاء کو من جانب اللہ نصیب ہوتی ہے قرآن کریم میں بھی اس حقیقت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ ارشاد ہے :- ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئاً قلیلاً الایۃ (بنی اسرائیل ع ۸) "اگر ہم نے تم کو حق پر ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف تھوڑا سا مائل ہوتے اور ہم اس وقت تم کو دنیا میں بھی دوگنی سزا دیتے اور آخرت میں بھی۔ پھر تم ہمارے بالمقابل کوئی مددگار نہ پاتے"

الجواب (ا) اس میں کسی کو انکار نہیں کہ نبوت اور عصمت دونوں عطائی نعمتیں ہیں لیکن عطائی ہونے سے یہ کیسے لازم آگیا کہ اگر مفتی صاحب کے نزدیک عصمت اٹھائے جانے کی علت عطائی ہونا ہے تو پھر نبوت بھی اٹھائی جانی چاہیئے کیونکہ وہ بھی عطائی ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ خواہ مخواہ اس عقیدہ پر مصر ہیں کہ بوجہ عطائی ہونے کے عصمت اٹھا لی جاتی ہے تو پھر ملزوم (نبوت و رسالت) کا اٹھایا جانا بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ چونکہ ان میں لازم و ملزوم کا تعلق ہے۔ اس لئے جب تک نبوت و رسالت قائم ہے لامحالہ عصمت بھی قائم رہے گی۔ مفتی صاحب کی یہ ایک مثالی بوالعجبی ہے کہ ملزوم کا وجود اور لازم کا عدم دونوں ایک آن میں تسلیم کرتے ہیں۔ کیا سالہا تدریس کرنے کے بعد یہی فہم کلام کی نعمت نصیب ہوئی ہے۔

(ب) اپنے موقف کی تائید میں جن آیات سے استدلال کیا ہے اس نے تو مفتی محمد یوسف صاحب کے علم و فہم کا پردہ بالکل ہی فاش کر دیا ہے۔ کیونکہ آیت لولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئاً قلیلاً۔ تو صاف صاف ان کے نظریہ کی تردید کر رہی ہے۔ آیت میں لولا حرف شرط پایا جاتا ہے۔ جو جملہ اولیٰ کے اثبات اور جملہ ثانیہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ آیت کا مفاد یہ ہے کہ چونکہ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثبات و استقامت بخشی ہے۔ اس لئے کفار کی طرف ادنیٰ سے ادنیٰ میلان بھی نہیں پایا گیا۔

کیا مفتی صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ بحث اس میں ہے کہ انبیاء سے عصمت اٹھالی جاتی ہے یا نہیں۔ آیت سے تو مودودی صاحب کے نظریہ کے خلاف یہ ثابت ہوا کہ عصمت نہیں اٹھائی گئی۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے جو امام رازی اور علامہ آلوسی کے اقوال پیش کئے ہیں۔ ان کا اس بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ آپ کے موید ہیں۔ کیونکہ بحث اس میں نہیں کہ عصمت عطائی ہے یا ذاتی، بلکہ اس میں ہے کہ باوجود عطائی ہونے کے کیا عصمت انبیاء کی دائمی ہے یا کسی وقت اٹھالی جاتی ہے۔

کیا مفتی صاحب کی قرآن فہمی کا یہی منتہیٰ ہے — کاش کہ وہ اپنے کسی شاگرد سے ہی آیات کا مطلب سمجھ لیتے۔ اس آیت کے تحت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ پیغمبر معصوم ہیں جن کی عصمت کی سنبھال حق تعالیٰ اپنے فضل خصوصی سے کرتا ہے۔ تو ان چالاک شریروں کی فریب بازیوں سے بہت ہی تھوڑا سا ادھر جھکنے کے قریب ہو جاتے۔ مگر انبیاء کی عصمت کا تکفل ان کا پروردگار کر چکا ہے۔ اس لئے اتنا خفیف جھکاؤ بھی نہ پایا گیا"۔

(ج) اس آیت کے تحت علامہ عثمانی فرماتے ہیں :-

"اگر بفرض محال ادنیٰ سے ادنیٰ غلطی ہو تو دنیا میں اور برزخ و آخرت میں دوگنا مزہ چکھنا پڑے"۔

فرمایئے مفتی صاحب تو اس آیت سے عصمت اٹھائے جانے کے وقوع پر استدلال کر رہے ہیں اور علامہ عثمانی عصمت کے اٹھنے کو محال فرما رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہم مفتی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ اس قسم کی آیات سے اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عصمت کا کسی وقت میں اٹھایا جانا تسلیم کرتے ہیں تو اس کا وہ نتیجہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر ایسا ہوا تو نعوذ باللہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں دوگنی سزا ملے گی۔ کیا مودودیت کی حمایت میں آپ یہ نتیجہ ماننے کے لئے آمادہ ہیں ؎

نہ تم انکار حق کرتے نہ ہم تردید یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

حضرت الشیخ المدنی قدس سرہٗ نے مودودی صاحب کی زیر بحث عبارت پر جو اعتراض کیا تھا۔ اس کا صحیح جواب انشاء اللہ مفتی محمد یوسف صاحب اور مودودی صاحب سمیت ان کی ساری پارٹی کبھی بھی نہیں دے سکتی۔ کاش کہ مفتی صاحب موصوف حضرت مدنی جیسے علم و تقویٰ کے پہاڑ سے اپنا سر مارنے کی کوشش نہ کرتے۔

بحث دوم

حضرت یونس علیہ السلام اور فریضہ رسالت

بندہ نے اپنی کتاب "تنقیدی نظر" میں مودودی صاحب کی اس عبارت پر گرفت کی تھی، جو انہوں نے اپنی تفسیر میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق لکھی ہے۔ مفتی صاحب موصوف نے مودودی صاحب کی حمایت میں اس مقام پر بھی تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔ جس کا مفصل جواب تو انشاء اللہ کتاب میں دیا جائے گا۔ فی الحال مختصر گذارشات پر اکتفا کرتا ہوں۔

مودودی صاحب کی عبارت

مودودی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"قرآن میں اس قصہ کی طرف دو تین جگہ صرف اشارات کئے گئے ہیں۔ کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قوم کن خاص وجوہ کی بنا پر خدا کے اس قانون سے مستثنیٰ کی گئی کہ عذاب کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کسی کا ایمان اس کے لئے نافع نہیں ہوتا۔۔۔ تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے جب آثار عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ قرآن مجید میں خدائی دستور کے جو اصول و کلیات بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک مستقل دفعہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک اس پر اپنی حجت پوری نہیں کر لیتا۔

(باقی آئندہ)

اسلام اور ترقی

حضرۃ العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ
(سابق وزیر معارف قلات)

اسلام نے ترقی کا صحیح اور جامع تصور پیش کیا کہ انسانی ترقی محض نام ہے اس کا کہ انسان کے جسم مادی کو ترقی یافتہ بنانے کے ساتھ ساتھ اس کی روح کو بھی غذائے روحانی اور اسباب ارتقائے روحانی سے بلند کیا ہے۔ جسم مادی اور مادی دنیا کو چلانے والی چیز روح انسانی ہے۔ اگر وہ پاک اور بلند ہو تو روح انسانی کی تمام عالمی حرکات اور اعمال میں بلندی اور پاکیزگی پیدا ہوگی اور مادی ترقی صحیح محل پر صرف ہوگی، ورنہ روح انسانی کی اندرونی گندگی اور سیاہی کرۂ ارضی پر فساد پھیلائے گی۔ اور انسانیت کی مشین کو درہم برہم کرے گی۔ جس طرح منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس موٹر میں سفر کیا جائے وہ بھی تمام اجزاء کے اعتبار سے عمدہ اعلیٰ اور ترقی یافتہ ہو اسی طرح اس موٹر کو چلانے والا ڈرائیور بھی قابل اور موٹر کو صحیح نہج اور راستہ پر چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اسی طرح صورت اگر اس کے برعکس ہو کہ موٹر تو اعلیٰ قسم کی ہو، مگر ڈرائیور اناڑی اور نااہل ہو۔ ایسی صورت میں موٹر اس کے ہاتھ میں دے دینا انتہائی خطرناک ہے۔ وہ اس کو بہت جلد کسی درخت یا پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش کردے گا، یا خندق میں گرادے گا جس سے منزل مقصود پر پہنچنا تو الگ رہا خود موٹر کا وجود ہی ختم ہو جائیگا اسی طرح انسانیت کو بحیثیت مجموعی ایک موٹر سمجھنا چاہئے اور انسانی روح کو اس کا ڈرائیور۔ اگر روح انسان غیر ترقی یافتہ اور اناڑی ہو اور اخلاقی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر خالق کائنات کے دینی اور روحانی ضوابط سے بکسر بے اعتنائی برتتی ہو اور اپنی ذات کو خالق کائنات کے متعینہ نظم اور ضبط میں رکھنے کی ضرورت کی قائل نہ ہو، اور شرف انسانیت اور جذبۂ محبت آدمیت کی خاطر سابقہ نہ ہو تو ایسی روح انسانیت کی مشین کو صحیح خطوط اور نہج پر نہیں چلا سکے گی۔ بلکہ انسانیت کی مشین کو بادیت سے ٹکرا کر تباہ کردے گی۔

یہی حال یورپی اور امریکی روحوں کا ہے۔ جنہوں نے انسانیت کی مشین کو جنگ ۱۹۱۴ء ۱۹۱۸ء اور جنگ ۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۴ء میں دوبار اس زور سے ٹکرایا کہ انسانیت کے پرزے اڑ گئے۔ کروڑوں انسان لقمۂ اجل بن گئے، مکانات راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گئے اور دنیا کے مختلف گوشوں میں اب تک ان ناپاک روحوں کا یہ ٹکراؤ جاری ہے۔ اور آئندہ ایک عظیم اور آخری تباہ کن اور قیامت خیز ٹکراؤ کی تیاری میں مصروف ہے۔ لارڈ برنارڈ شا نے درست کہا ہے کہ یورپ والوں نے جس قدر مادی ترقی کی ہے اس نسبت سے روحانی ترقی نہیں کی بلکہ روحانی انحطاط کا شکار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا کے لئے تباہی کا سبب بن گئے۔ روحانی ارتقاء کے بغیر مادی اور جسمانی ارتقا کا ہمیشہ یہی انجام ہوا ہے۔ آج سے تقریباً چھ سو سال ایک اسلامی فیلسوف علامہ جلال الدین رومیؒ نے کس قدر سچ فرمایا ہے ؎

بدگہر را علم و فن آموختن
تیغ را دادن بدستِ راہزن

جس کی روح ناپاک ہو، اس کو علم و فن کے ذریعہ بنانا ڈاکو کے ہاتھ میں اسلحہ جنگ دے دینا ہے۔ ان نتائج ہی کی بنا پر اسلام نے یورپ کی طرح صرف مادی ترقی پر زور نہیں دیا اور نہ قدیم مسیحیت، ہندومت اور بدھ مت کی طرح قطع دنیا اور جوگی پن اور رہبانیت کی تعلیم دی بلکہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کے تحت دنیا اور آخرت مادہ اور روح، عقل اور دین میں ایک حسین امتزاج اور معقول ربط پر زور دیا تاکہ دونوں میں صحیح توازن پیدا ہو اور انسان من حیث الکل ترقی کی اصلی راہ پر گامزن رہے۔ انسان کے پاس ایک طرف مادی خواندہ کے خزانے بھی جمع ہوں اور دوسری طرف اس کی روح کو اپنے خالق سے ارتباط بھی ہو، تاکہ وہ ان مادی اسباب کو صحیح مواقع پر صرف کرے۔ اور بے مقصد ٹکراؤ کی نوبت نہ آئے۔ اسلام اور قرآن نے مادی ترقی اور اس کے وسائل کی تحصیل پر بھی زور دیا تاکہ مادی قوت کے ذریعے وہ اپنے خالق کے منشا کو زمین میں جس میں اس کو خلیفہ بنایا گیا ہے پورا کر سکے۔ اس کے ساتھ قرآن نے روحانی ارتقا پر زور دے کر اس کے اصول و اسباب متعین کئے تاکہ وہ مادی اسباب کا صحیح استعمال اور انسانی مشین کو درست طریقے پر چلانے کی اہلیت پیدا کر سکے۔

اسلام اور مادی ترقی

مادی ترقی کی بنیادی چیزیں دو ہیں۔ ایک مرکز ترقی دوم عامل ترقی۔

مرکز ترقی وہ دائرہ کار ہے جس میں فکر اور عمل کے ذریعہ انسان کی مادی ترقی کے اسباب مہیا ہو سکیں اور عامل ترقی سے مراد وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنے مرکز ترقی سے مادی فوائد کو حاصل کر سکے۔ قرآن پاک نے ان دونوں چیزوں کو نہ صرف متعین کیا بلکہ ان کی طرف

نقد و تبصرہ

المرآۃ لکشف معانی المقامات

مقامات حریری عربی ادب میں جتنی مشہور کتاب ہے اتنی ہی مشکل ہے۔ اس کی شرح مولانا حکمت شاہ صاحب ساکن زیارت کاکا صاحبؒ محلہ مسجد بوہر تحصیل و ضلع پشاور نے لکھی ہے جو دراصل شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے افاضات کا مجموعہ ہے۔ طالبانِ ادب عربی بلکہ عربی مدارس کے تلامذہ و اساتذہ کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت رعایتی چھ روپے۔ پتہ بالا سے مل سکتی ہے۔

بلیغ انداز میں ترغیب دی اور ہم کو ان کی طرف

مرکز ترقی

مرکز ترقی کے متعلق ہم تین آیات پر اکتفا کرتے ہیں

(۱) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (بقرہ رکوع ۳)

(۲) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (جاثیہ رکوع ۲)

(۳) هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (سورہ ملک رکوع ۲)

پہلی آیت میں خالق کائنات نے جملہ مادی فوائد اور تمام اسباب ترقی کے اصل سرچشمہ کو بتلایا کہ خالق کائنات وہ ذات ہے کہ جس نے زمین کے اندر تمام فائدے کے لئے سب سامان مہیا کیا ہے "وَمَا فِی الْاَرْضِ" ایسا ہمہ گیر لفظ اور محیط کل تعبیر ہے جو مادی ترقی کے وسائل پر حاوی ہے

(۱) زرعی ترقیات جن میں انسان اور حیوانات کی خوراک، پھل اور میوے صحت انسانی کے قائم رکھنے اور امراض کے علاج سے متعلق تمام دواؤں کے

(۲) معدنیات کے سلسلہ میں سونا، چاندی، پیتل، لعل و یاقوت اور زمرد وغیرہ، جواہرات، مصنوعی کھاد، نمک، پٹرول، سوئی گیس، بجلی پیدا کرنے کا سامان، قوت کے مواد وغیرہ سب داخل ہیں

(مسلسل)

ضرورت رشتہ

بلوچستان میں ایک حافظ قاری صاحب جو دینیات میں، دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اخراجات کے لئے ان کو ڈیڑھ سو روپے ماہانہ علاوہ مکان ملتے ہیں۔ ان کو صحیح العقیدہ اور نیک رفیق زندگی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات ترجمان اسلام خط و کتابت کریں۔

خبرنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل)

کہو سچ آیا اور جھوٹ نکل بھاگا — بے شک جھوٹ بھاگنے والا ہی تھا

انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی عظیم الشان کامیابی

اور

مرزائیت کی شکست فاش

قارئین ترجمان اسلام اور دیگر جماعتی احباب بخوبی جانتے ہیں کہ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان گذشتہ جولائی سے انگلستان میں مرزائیت کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ حضرت موصوف دام مجدہم کی مساعی جمیلہ سے انگلستان کے آٹھ مرکزی شہروں میں تحفظ ختم نبوت کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور سینکڑوں مسلمان ممبر بن چکے ہیں۔ حضرت اقدس جہاں بھی تشریف لے گئے بفضلہ تعالیٰ کامیابی نے قدم چومے اور تائید و نصرت ایزدی شامل حال رہی۔ آپ گذشتہ دنوں پاکستان مسلم ایسوسی ایشن ووکنگ کی دعوت پر ووکنگ تشریف لے گئے اور وہاں کی عظیم الشان مسجد "مسجد شاہجہان" (جو گذشتہ نصف صدی سے مرزائیت کے مضبوط ترین قلعے کی حیثیت رکھتی تھی) میں مسئلہ ختم نبوت اور تردید دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی پر معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے اختتام کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب مصری (جو کہ مسجد مذکور کے خطیب ہیں) نے آپ کی تقریر کی تائید کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں کذاب مانتا ہوں۔ اس عظیم الشان فتح پر دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان میں ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ۳۲ اپر جارج سٹریٹ ہڈرسنیلڈ یو۔ کے کی طرف سے جو مفصل روئیداد موصول ہوئی ہے۔ ہم اسے من و عن ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں (محمد عبداللہ لدھیانوی)

شیخ العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ اور شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور دیگر اکابرین کی دعاؤں اور برکات سے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ نے مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذریعہ تردید مرزائیت کا محاذ قائم کر کے مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کتنے مرزائی مشرف باسلام ہوئے اور کتنے مسلمانوں کو مرزائیت کے مہلک اثرات سے بچایا گیا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت کا مدت سے عزم تھا کہ انگلستان میں (جو کہ مرزائیت کا حقیقی گہوارہ ہے) تردید مرزائیت کا محاذ قائم کیا جائے۔ بفضل ایزدی گذشتہ سال مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ان ہی ایام میں قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد بھی انگلستان آئے ہوئے تھے۔ مسلمانان انگلستان نے احقاق حق کے لئے موقع غنیمت جانتے ہوئے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ جو درج ذیل ہے:۔

"بخدمت جناب مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ قادیانیہ حال وارد یو کے انگلینڈ۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان ہی ایام میں ہند و پاکستان کے مشہور مبلغ و مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بسلسلہ تبلیغ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احقاق حق کے لئے بہترین موقعہ عطا فرمایا ہے۔ حضور سرور کائنات سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نجران سے مناظرہ کیا تھا اور آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں آریوں، عیسائیوں اور مسلمانوں سے مناظرے کئے تھے۔ مناظرہ تبلیغ دین کا ایک اہم شعبہ ہے لہٰذا ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ آپ خود یا آپ کا نمائندہ جناب مرزا غلام احمد کے صدق و کذب کے موضوع پر مولانا لال حسین صاحب اختر سے مناظرہ کر کے مسلمانان انگلستان کو احمدیت کی حقیقت سے روشناس کرائیں۔ شرائط مندرجہ ذیل ہیں ..... از راہ کرم جواب سے مطلع فرمائیں۔"

(حاجی محمد اشرف گوندل امیر انٹرنیشنل تبلیغی مشن ۲۵ کلو فرڈ روڈ ہنسلو ویسٹ میڈیکس یو۔ کے)

لیکن مرزائیوں کے خلیفہ کو ہمت نہ ہوئی کہ مسلمانوں کا چیلنج قبول کرتا۔ اس نے مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ کے اس مشہور مقولہ کی تصدیق کر دی کہ "مرزائی مبلغین کے لئے زہر کا پیالہ پی لینا آسان ہے میرے آمنے سامنے ہو کر مناظرہ کرنا مشکل ہے"۔ اس فیصلہ کن چیلنج نے مرزائیوں کے حوصلے پست کر دیئے۔ ان کی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں اور وہ آج تک اپنے خلیفہ کے فرار کا جواز پیش نہیں کر سکے۔ ان پر مایوسی طاری ہو گئی ہے اور ان کی نام نہاد تبلیغ کا بھرم کھل گیا ہے۔ انگلستان کے مشہور شہروں میں مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ کی مصروفیات صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت حیات مسیح علیہ السلام تردید مرزائیت، صداقت اسلام، تردید تثلیث و کفارہ، تردید الوہیت و ابنیت مسیح علیہ السلام پر ڈیڑھ سو سے زائد تقاریر ہو چکی ہیں۔ ایک پادری سے کامیاب مناظرہ بھی ہوا ہے۔

ووکنگ مسجد میں تردید مرزائیت

ووکنگ انگلستان کا مشہور شہر ہے اور لندن سے پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بیگم بھوپال نے شاہجہان مسجد کے نام سے وسیع اور خوبصورت مسجد بنوائی تھی (مرزائی دعویٰ کرتے رہے کہ یہ مسجد ہماری تعمیر کردہ ہے) انگلستان میں یہ پہلی مسجد تھی۔ تقریباً پچپن برس سے یہ مسجد مرزائیت کے پروپیگنڈے کا مرکز رہی ہے۔ اس میں دن رات مرزا غلام احمد کی محدثیت مجددیت، مسیحیت، مہدویت اور ظلی بروزی نبوت پر خواجہ کمال الدین مسٹر صدر الدین (موجودہ امیر جماعت احمدیہ لاہور) اور مسٹر یعقوب ایڈیٹر لائٹ کے لیکچر ہوتے رہے ہیں اور مسجد کو مرزائیت کا عظیم قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ آج کل اس مسجد کے امام جناب حافظ بشیر احمد صاحب مصری ہیں۔ جناب نور محمد صاحب لودھی کی تحریک پر جناب ظہیر احمد صاحب سیکرٹری پاکستان مسلم ایسوسی ایشن ووکنگ نے مولانا بشیر احمد صاحب مصری سے ملاقات کر کے بتایا کہ ہم مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ العالی کی ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ مولانا بشیر احمد صاحب مصری نے تقریر کے لئے "شاہجہان مسجد" کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء بروز اتوار تین بجے تقریر کا اعلان کر دیا گیا۔ وقت مقررہ پر مقامی حضرات کے علاوہ لندن ساؤتھال اور ہنسلو سے اہل اسلام کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ اور مسجد سامعین سے کھچا کھچ بھر گئی۔ مولانا بشیر احمد صاحب نے مولانا لال حسین صاحب اختر کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جلسہ کی صدارت جناب ظہیر احمد صاحب سیکرٹری پاکستان مسلم ایسوسی ایشن نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مناظر اسلام مدظلہ نے مسئلہ ختم نبوت اور تردید دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے وضاحت سے بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں میں کفر و اسلام کا اختلاف ہے اور پونے چودہ سو سال سے مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت دجال و کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔ مرزائیت اسلام کا فرقہ نہیں بلکہ اسلام

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بقیہ - مرزائیت کی شکست

کے خلاف ایک علیحدہ مذہب ہے۔ آپ نے مرزا قادیانی کے خلاف اسلام و دعاوی اور توہین انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر مفصل روشنی ڈالی۔

تقریر کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب مصری نے تقریر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوں، بلکہ میں مسلمان ہوں اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور کافر سمجھتا ہوں، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الزمان پیغمبر مانتا ہوں۔ مولانا لال حسین صاحب اختر نے سوال کیا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ مولانا بشیر احمد صاحب نے جواب دیا، کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا مانتا ہوں۔ اس پر حاضرین نے جذبۂ مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی کہ پچپن سال کے بعد محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مسجد میں کلمۂ حق بلند ہوا اور مرزا غلام احمد کی تردید ہوئی۔ نماز عصر اور مغرب کی امامت کے فرائض مناظر اسلام مدظلہ العالی نے انجام دیئے۔ مولانا بشیر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ جب تک میں اس مسجد کا امام ہوں یہ مسجد مرزائیوں کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی ہے۔ عامۃ المسلمین نے جناب مناظر اسلام مدظلہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عظیم کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

اجلاس کے اختتام پر مولانا لال حسین صاحب اختر نے آیت قل جاء الحق و ذھق الباطل الخ تلاوت کرتے ہوئے نہایت سوز و گداز کے ساتھ طویل دعا فرمائی اور اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

مولانا بشیر احمد صاحب مصری نے چائے سے مہمانوں کی تواضع فرمائی اور مولانا صاحب دام مجدہم سے استدعا کی کہ وضو کنگ مسجد کے لئے بہت جلد کسی آئندہ اتوار کی تاریخ مقرر کی جائے۔ جسے مولانا لال حسین صاحب نے بخوشی قبول فرمالیا۔ مولانا موصوف عید کے بعد انشاء اللہ کسی اتوار کا تعین فرمادیں گے۔

(منجانب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ۳۲۔ اپر چاندنی سٹریٹ ہڈرسفیلڈ۔ یو۔کے)

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں گارنٹی ۵ سال۔ مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے زنانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر (جس کے لئے خاص بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ لاہور

وفیات

۔۔۔ مورخہ ۲۲۔ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۲۔ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بوقت شب بوریوالہ ضلع ملتان کے بطل حریت، یادگار سلف، مبلغ اسلام حضرت الحاج الحافظ مولانا حکیم عبد الغنی صاحب جالندھری مرحوم و مغفور) انتقال فرماگئے۔ جملہ قارئین ترجمان اسلام سے التماس ہے کہ حضرت مولانا کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں۔ (عبد الرحیم نعمانی مہتمم مدرسہ اسلامیہ بوریوالہ)

۔۔۔ ۲۲۔ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ بروز جمعہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب جالندھری فاضل دیوبند میو ہسپتال لاہور میں کچھ دن بیمار رہ کر انتقال فرماگئے۔ مولانا مرحوم عالم باعمل اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔ مرحوم تقسیم سے قبل سلطان پور لودھی مشرقی پنجاب کے دینی مدرسہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری بیس سال لاہور کے علاقہ گوالمنڈی میں بسر کئے۔ جملہ مسلمان مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں (سید عبد العزیز شاہ چوہڑکانہ)

اپیل

الحمد للہ مدرسہ عربیہ جامع العلوم شمالی عیدگاہ بھکر جون ۱۹۵۶ء سے زیر سرپرستی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی علوم دینیہ کی تعلیمی و تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمیشہ اس مدرسہ کو لائق ترین چار مدرسین کی خدمات حاصل رہی ہیں امسال مزید حضرت مولانا قاری محمد عبد اللہ صاحب سابق صدر مدرس سراج العلوم کبیر والہ کی خدمات حاصل ہیں اور پچاس کے قریب مسافر طلباء کرام نادار زیر تعلیم ہیں جن کو صرف نحو، منطق، ادب، فلسفہ، ریاضی وغیرہ تمام علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ چھ روپیہ فی نفر سالانہ خرچ ہے علاوہ گندم۔ لہٰذا مہربانی فرما کر زکوٰۃ، عشر، صدقہ واجبہ نافلہ سے اس دینی ادارہ کا تعاون فرما کر اسلامی اخوت اور ہمدردی کا ثبوت دیں اور کارکنان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

الداعی الی الخیر
محمد بختاور ناظم مدرسہ

قرآن مجید

سکول کی کتابیں، سامان سٹیشنری و دیگر ہر قسم کتب تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

نئی دکان

طارق بک سٹال چوک بلاک ۱ زیر جامع مسجد گوردھا

کو یاد رکھیں

بقیہ ۱۵ - بچوں کے لئے

اس طرح تم مجھے مار سکو گے۔ چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو جمع کر کے اس کو کھجور کے درخت پر لٹکایا اور ایک تیر یہ کہہ کر مارا کہ میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ تیر اس کی کنپٹی پر لگا۔ لڑکے نے وہاں ہاتھ رکھا اور مرگیا۔ تمام لوگ اسی وقت ایمان لے آئے۔

اس کے نشینوں نے کہا کہ لیجئے جس سے آپ ڈرتے تھے وہی ہوا۔ سب لوگ لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے ایک کھائی کھدوائی اور اس میں آگ بھڑکائی۔ جو دین سے پھرتا۔ اس کو چھوڑ دیتے نہ پھرتا۔ اس کو آگ میں ڈال دیتے تھے۔

پیارے بچو جب بھی حق کی بات آئے تم حق پر ڈٹ جاؤ اور استقامت دکھاؤ۔ جیسے اس لڑکے نے دکھائی اور ہمیشہ مصیبت میں اپنے رب کو پکارو۔

عادلانہ دفاع حصہ اول و دوم

قیمت حصہ اول ۳/۰ حصہ دوم قسم اول ۰/ حصہ دوم قسم دوم ۶/۰ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔

(حافظ) محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام

کیا آپ جانتے ہیں؟

- پاکستان میں عجمی اسرائیل کے قیام کے لئے کون کوشاں
- پاکستان میں اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے کون
- پاکستان سے کشمیر چھیننے کے ذمہ دار کون ہیں
- پاکستان میں انگریز کی خود کاشتہ جماعت کونسی ہے
- پاکستان میں ناموس رسالت کی توہین کرنیوالے کون ہیں
- پاکستان کی کس جماعت نے اسرائیل میں اپنے مشن قائم کر رکھے ہیں۔

ان سوالات کا جواب جاننے کے لئے

شورش کاشمیری کے قلم سے

قادیانیت کا سیاسی محاسبہ

مرزائیل

پڑھیئے

صفحات ڈیڑھ سو ۔۔۔ قیمت دو روپے

ناشر مجلس طلبۂ اسلام پاکستان پیر بھٹہ بازار

(نوٹ) لاہور میں بساط ادب، ایم اسمٰعیل اینڈ سنز سے حاصل کریں

خواتین کیلئے

عورتوں میں جہاد کا شوق

زیاد کی چند عورتوں کے ساتھ خیبر میں شرکت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مردوں کو تو جہاد کی شرکت کا شوق تھا ہی بے واقعات کثرت سے نقل کئے جاتے ہیں عورتیں بھی اس چیز میں مردوں سے نہیں تھیں ہمیشہ مشتاق رہتی تھیں اور جہاں موقع مل جاتا پہنچ جاتیں۔ ام زیاد کہتی ہیں غیر کی لڑائی میں ہم چھ عورتیں جہاد میں شرکت کے لئے چل دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو ہم کو بلایا۔ حضورؐ کے چہرۂ انور پر غصہ کے آثار تھے ارشاد فرمایا کہ تم کس کی اجازت سے آئیں اور کس کے ساتھ آئیں۔ ہم نے عرض کیا رسول اللہ ہم کو اون بٹنا آتا ہے اور جہاد میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ زخمیوں کی دوائیں بھی ہمارے پاس ہیں۔ اور کچھ نہیں تو مجاہدین کو تیر پکڑانے میں ہی مدد دینگی جو بیمار ہوگا اس کی دوا دارو کی مدد ہو سکے گی۔ ستو وغیرہ گھولنے اور پلانے کا کام دے دیں گی۔ حضورؐ نے ٹھیر جانے کی اجازت دے دی۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے اُس وقت کی عورتوں میں بھی کچھ ایسا ولولہ اور جرأت پیدا فرمائی تھی جو آج کل مردوں میں بھی نہیں ہے۔ دیکھئے یہ سب اپنے شوق سے خود ہی پہنچ گئیں اور کتنے کام اپنے کرنے کے لئے تجویز کر لئے۔ حنین کی لڑائی میں ام سلمہ باوجودیکہ حاملہ تھیں عبداللہ بن ابی طلحہ بیٹ میں تھے شریک ہوئیں اور ایک خنجر ساتھ لئے رہتی تھیں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کیا کہ اگر کوئی کافر میرے پاس آئے گا، تو اس کے پیٹ میں بھونک دوں گی۔ اس سے پہلے اُحد وغیرہ کی لڑائی میں بھی یہ شریک ہوئی تھیں۔ زخمیوں کی دوا دارو اور بیماروں کی خدمت کرتی تھیں۔

ام حرام کی غزوۃ البحر میں شرکت کی تمنّا

ام حرام حضرت انس کی خالہ تھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اُن کے گھر تشریف لے جاتے اور کبھی دوپہر وغیرہ کو وہیں آرام بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ مسکراتے ہوئے اُٹھے ام حرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس بات پر آپ مسکرا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھلائے گئے جو سمندر کی لڑائی کے ارادے سے اس طرح سوار ہوئے جیسے تختوں پر بادشاہ بیٹھے ہوں۔ ام حرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ دعا فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ مجھے بھی ان میں شامل فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بھی ان میں شامل ہوگی۔ اس کے بعد پھر حضورؐ نے آرام فرمایا اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے پھر مسکرانے کا سبب پوچھا۔ آپ نے پھر اسی طرح ارشاد فرمایا۔ ام حرام نے پھر وہی درخواست کی۔ کہ یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیں کہ میں بھی ان میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم پہلی جماعت میں ہو گی۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں امیر معاویہؓ نے جو شام کے حاکم تھے بحری سفر پر حملے کی اجازت چاہی۔ حضرت عثمانؓ نے اجازت دے دی۔ امیر معاویہؓ نے ایک لشکر کے ساتھ حملہ فرمایا۔ جس میں ام حرام بھی اپنے خاوند حضرت عبادہؓ کے ساتھ لشکر میں شریک ہوئیں اور واپسی پر ایک خچر پر سوار ہو رہی تھیں کہ وہ بدکا اور اس پر سے گر گئیں جس سے گردن ٹوٹ گئی اور انتقال فرما گئیں اور وہیں دفن کی گئیں

(بخاری)

بچوں کیلئے

ایک لڑکے کی حق پر استقامت

(حافظ خلیل احمد اطہر روڈ ضلع سرگودھا)

پیارے بچو! گذشتہ زمانے میں ایک جادوگر تھا۔ جب وہ آخری عمر کو پہنچ گیا تو اس نے سوچا کہ اب میرا آخری وقت ہے۔ میرا کوئی شاگرد نہیں۔ اس نے بادشاہ کو پیغام دیا کہ کوئی لڑکا بھیج دو تاکہ میں اس کو جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا بھیجنا شروع کر دیا۔ وہ ہر روز جادوگر کے پاس جانے لگا۔ راستے میں ایک راہب کا مکان پڑتا تھا۔ وہ آتے اور جاتے وقت اس راہب کی باتیں سننے لگتا۔ جس سے اس کو جادوگر کے پاس پہنچنے میں دیر ہو جاتی تھی۔ ایک دن اس جادوگر نے دیر سے پہنچنے پر اس لڑکے کو مارا۔ اس نے راہب سے کہا۔ راہب نے اس کو سمجھایا کہ جب تو جادوگر کے پاس دیر سے جائے تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے رکھ لیا تھا اور جب گھر جائے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے رکھ لیا۔ بس وہ اسی طرح آتا جاتا رہا۔ ایک دن ایک جانور نے راستہ روک لیا۔ لوگوں کا آنا جانا بھی بند ہو گیا تو اس نے کہا کہ آج پتہ چلے گا جادوگر افضل ہے یا راہب۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا کہ اے اللہ! راہب کا کام اس جادوگر سے بہتر ہے تو اس کو ختم کر، تاکہ لوگ آرام سے گذر جائیں یہ کہا اور ایک پتھر اس کو دے مارا۔ وہ جانور ختم ہو گیا۔ لوگ اطمینان سے گذر گئے۔ یہ اسی راہب کے پاس آیا اور اس کو یہ سارا قصہ سنایا۔ راہب نے کہا کہ بیٹا تو مجھ سے بھی بہتر ہے۔ لیکن تجھ پر ایک آزمائش آنے والی ہے۔ آزمائش کے وقت میرا پتہ نہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں شفا رکھ دی۔ وہ مادر زاد اندھوں، کوڑھیوں اور تمام مریضوں کا علاج کرنے لگ گیا۔ اس کی شہرت دُور دُور تک پہنچ گئی۔ بادشاہ کا ایک ہمنشین نابینا تھا۔ وہ بہت سے تحفے لے کر آیا اور کہا کہ اگر تو مجھے اچھا کر دے یہ تحفے تیرے ہیں لڑکے نے کہا۔ یہ میرے اختیار میں نہیں ایک اللہ ہی شفا دیتا ہے۔ ہاں اگر تو خدا کو ایک مانے، تو میں دعا کر دوں گا۔ اس نے ایمان قبول کر لیا۔ خدا نے اس کو بینائی عطا کر دی۔ وہ اسی طرح بادشاہ کے پاس بیٹھنے لگ گیا۔

بادشاہ نے پوچھا کہ تیری آنکھیں کس نے ٹھیک کیں۔ اس نے کہا، میرے خدا نے اس پر بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اور کہنے لگا کہ میرے سوا بھی کوئی تیرا خدا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر سختیاں کرنی شروع کر دیں۔ اس نے اس لڑکے کا نام لے دیا۔

بادشاہ نے لڑکے کو بلایا اور کہا کہ تیرا سحر اب اس حد تک پہنچ گیا کہ تو اندھوں کو اچھا کرنے لگ گیا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ میں نے نہیں بلکہ میرے خدا نے اس کو اچھا کیا ہے۔ بادشاہ اس پر بھی غضبناک ہوا۔ یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام لے دیا راہب کو بلایا اور کہا کہ اپنے دین کو چھوڑ دے۔ اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے آرہ منگا کر سر کے درمیان رکھا اور دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر اپنے ہمنشین سے کہا کہ اپنے دین کو چھوڑ دے۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس کے سر کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر لڑکے سے کہا۔ لڑکے نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے نوکروں کو بلایا اور کہا کہ اس کو پہاڑ پر لے جاؤ اور اس سے کہو کہ اپنا دین چھوڑ دے۔ اگر انکار کرے تو اس کو لے گئے اور اس سے دین چھوڑنے کو کہا۔ اور کہا کہ اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے بچا لیا اور ان کو ختم کر دے۔ لڑکا پہاڑ سے نیچے گر گئے۔ لڑکا صحیح سلامت مجھے بچا لیا اور ان کو ختم کر دیا۔ لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کے بیچ میں پہاڑ سے گرنے کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا کہ اے بادشاہ میرے مارنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے کھجور کے درخت پر مجھے سولی دے اور میرے ترکش سے تیر لے کر یہ کہہ کر میں لڑکے کا نام لیتا ہوں تیر مار۔ [illegible]

[illegible] ۱۲

WEEKLY REGD.L No 7132

ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM

لاہور LAHORE Price 2 Paise

جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ

درسِ حدیث

مسلمان کا مسلمان پر حق

* حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان بھائی ہیں نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے۔ اور جو کسی کی حاجت پوری کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ جو کسی کی تکلیف کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف قیامت کے دن دور کرے گا۔ جو کسی کی ستر پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

* حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ نہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ بولے نہ اس کو رسوا کرے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تقویٰ یہاں (یعنی دل میں) ہے اور انسان کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے (ترمذی)

* حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کرو۔ نہ ایک دوسرے سے غصہ کرو اور نہ قطع رحمی کرو اور نہ کوئی بیچے بعض کے بیچنے پر۔ اور اے اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، پس نہ اس پر ظلم کرے نہ حقیر سمجھے نہ ذلیل کرے اور تقویٰ یہاں ہے۔ آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا۔ اور انسان کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان پر مسلمان کا خون اس کا مال اس کی عزت حرام ہے۔

* حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہی اپنے بھائی کے لئے نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

* حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم ہو تو اس کی مدد کروں اور ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اس کو ظلم سے روکو اور منع کرو، یہ اس کی مدد ہے۔

* حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ ہونا۔ دعوت قبول کرنا۔ چھینکنے پر یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مُجرّب ادویّہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " ۲۰/-
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/-
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰/-
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲/-
(۷) روغن چنبیل ۱۰/- روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو من اپاہج جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ۔ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۸ فی شیشی

(۹) معجون اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی، سونا، چاندی، موتی وغیرہ ۵ سال۔ مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے ۸ روپے

بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ لاہور

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار، صاف اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۱۲/- روپے تولہ ہے مگر پاؤ بھر یا زیادہ کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں، مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں خولاد اور گیلا وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/- روپے

دواخانہ فیض عام بلغہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صاحب کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

طاسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان

● حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے تمام گورنروں کو لکھا کہ موسمِ حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں جمع ہو جائیں۔ حسب الحکم تمام گورنر پہنچ گئے۔ موسمِ حج کی وجہ سے عوام و خواص کا مجمع بہت زیادہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سامنے اعلان فرمایا۔

"اے لوگو! میں نے اپنے تمام گورنروں ..... اور عمال کو اسلیے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ یہ حق کو قائم کریں اور تمہارے مال، تمہاری جان اور تمہاری عزت و آبرو کی حفاظت کریں۔ ان حکام کو اس واسطے نہیں بھیجا ہے کہ یہ تم کو تکالیف پہنچائیں اور تمہاری جان و مال سے کھیلیں لہٰذا ان میں سے اگر کسی نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو یا تم دبا لیا ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ یہیں اٹھ کر تفصیل بیان کرے۔ اس اعلان کے بعد ایک آدمی نے اٹھ کر کہا۔ "امیر المومنین آپ کے فلاں گورنر نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں" تحقیق حال کے بعد آپ نے حکم دیا کہ "تم اٹھ کر یہیں بدلہ لے لو"

حسبِ حکومت میں علی الاعلان اس طرح انصاف ہوتا ہو۔ پھر کسی کی مجال ہے کہ وہ ظلم و جبر کا ارادہ بھی کرے۔ افسوس! انصاف و مساوات کی اہمیت لوگوں کی نگاہ میں کم ہوتی جا رہی ہے مصالح کے نام سے آئے دن، دین و مذہب اور آئین و قانون کا بے دردی سے خون ہوتا رہتا ہے۔

درسِ قرآن

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا ... وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(پ ۴ رکوع ۱۲ سورۂ آل عمران)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے۔ ان کو مردہ مت خیال کر، بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے مقرب یعنی مقبول ہیں۔ ان کو رزق بھی ملتا ہے اور وہ خوش ہیں۔ اس چیز سے جو اُن کو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائی ہے اور جس طرح وہ اپنے حال پر خوش ہیں۔ اسی طرح جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے۔ بلکہ ان سے پیچھے ہیں۔ ان کی اس حالت پر وہ شہداء خوش ہوتے ہیں۔ ان پر بھی کسی قسم کا خوفناک سانحہ واقعہ ہونے والا نہیں اور نہ وہ کسی طرح مغموم ہوں گے۔ بوجہ نعمت وفضل خداوندی خوش ہوتے ہیں۔ اللہ اہل ایمان کا اجر (عمل) ضائع نہیں فرماتا۔

حیات شہداء کی تحقیق شروع سیلقول رکوع سوم میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیجیے اور رزق ملنے کی کیفیت احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ان کی ارواح قنادیل عرش میں رہتی ہیں اور جنت کی انہار سے پانی پیتی ہیں اور اس کے اثمار سے کھاتی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ وجہ انہار واثمار کا کسی ایسے مقام سے مل جاتا ہوگا۔ جو جنت کے متعلق ہوگا پس یہ اشکال لازم نہیں آتا کہ جنت میں جا کر پھر حشر کے وقت کیسے نکالے جائیں گے۔

ربط:۔ اوپر غزوۂ احد کا قصہ مذکور ہو چکا آگے اسی کے متعلق ایک دوسرے غزوہ کا ذکر ہے۔ جو غزوۂ حمراء الاسد کے نام سے مشہور ہے جس کے ابتدائی خبر کی طرف اس پارہ کے نصف سے ذرا قبل آیت۔ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب میں اشارہ ہے وہ یہ کہ جب کفار میدان سے واپس ہوئے تو راستہ میں جا کر اس پر افسوس کیا کہ ہم بادجود غالب آجانے کے ناحق لوٹ آئے۔ سو اب چل کر سب کا استیصال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور پھر وہ مکہ کی طرف ہو لیے۔ لیکن بعض راہ گیروں سے کہہ گئے۔ اگر کسی مدبر سے مسلمانوں کے دلوں میں ہمارا رعب جما دیا جائے۔ آپ کو وحی سے یہ امر معلوم ہو گیا اور آپ ان کے تعاقب میں حمراء الاسد تک پہنچے۔

بقیہ اس کا قصہ یہ ہے کہ حمراء الاسد مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پر آپ نے تین روز ۱۷، ۱۸، ۱۹ شوال یوم دوشنبہ، سہ شنبہ، اور چہار شنبہ قیام فرمایا۔ اور کفار مکہ کو راستے میں اول معبد خزاعی مسلمان کے قیام گاہ کی طرف جاتے ہوئے مقام روحا میں ملے۔ اس وقت تک معبد اسلام نہ لائے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے۔ کفار مکہ نے ان سے مسلمانوں کی خبر پوچھی۔ انھوں نے مسلمانوں کی خداداد شان وشوکت کو پورے الفاظ میں ادا کر دیا۔ اس سے کفار کے حوصلے بالکل پست ہو گئے اور وہ بدستور مکہ ہی کے جانے کے عزم پر قائم رہے۔ پھر اتفاق سے ان کو ایک قافلہ قبیلہ عبد القیس کا مل گیا، جو مدینہ کو آتا تھا۔ ان لوگوں سے کفار مکہ نے کہا۔ کہ تم اتنا کام کرنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر ان لوگوں کے دلوں میں ہمارا خوف بٹھا دینا اور کہہ دینا کہ انھوں نے یعنی ہم نے مسلمانوں کے استیصال کے لیے بڑا سامان جمع کیا ہے۔ اور عنقریب آکر ان کا کام تمام کر دیں گے جس وقت ان لوگوں نے یہ خبر مسلمانوں کو پہنچائی۔ تو سب نے بالاتفاق نہایت استقلال سے کہا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ یعنی ان کے ساز وسامان وجمعیت سے کچھ اندیشہ نہیں۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ بس ہے۔ پھر خیریت مدینہ واپس لوٹے۔ اور اتفاق سے اس مقام پر ایک قافلہ تجار کا گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مال تجارت خرید لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں نفع بھی دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفع اپنے ہمراہی مسلمانوں کو تقسیم فرما دیا۔

آیات آئندہ میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ اصابھم القرح میں ان ہمراہیوں کے تازہ زخمی ہونے کی طرف اور قال لھم الناس میں عبد القیس کی تخویف کی طرف، اور ان الناس قد جمعوا لکم میں کفار مکہ کے مضمون مجوز کی طرف، اور فزادھم ایمانا الخ میں مسلمانوں کے استقلال کی طرف اور فانقلبوا بنعمۃ میں ثواب اور نفع تجارت کی طرف اشارہ ہے اور بعض مفسرین نے ان آیات کے متعلق دوسرا قصہ ذکر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

جہاد، شہادت، ہجرت

درسِ حدیث

از

سحبان الہند

حضرت

مولانا احمد سعید صاحب دہلوی

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشاد فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مجھے اپنے جلال اور اپنی عزت کی قسم لابتہ میں جلدی یا تاخیر سے ... سے ضرور بدلہ لیتا ہوں۔ اور بلے شک میں اس شخص سے بھی بدلہ لیتا ہوں۔ جس نے کسی مظلوم کو دیکھ مظلوم کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا تھا۔ اور باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہیں کی۔ (الجمیع) یعنی وہ بھی ایک قسم کا ظالم ہے جو باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہ کرے۔

---

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ میرے بندوں میں سے جو بندہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے نکلتا ہے۔ میں اس کے باتوں کا ضامن ہوتا ہوں۔ اگر اس کو واپس لاؤں گا۔ تو اجر وثواب یا غنیمت کے مال کے ساتھ واپس لا اور اگر کسی کو قبض کر لوں گا۔ تو اس کی بخشش کر دوں گا۔ (نسائی) دو باتوں میں سے ایک بات ہو گی۔ تو ثواب یا مال غنیمت لیکر آیا اور اگر شہید ہو گیا تو بخشا گیا ——

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے۔ مجاہد فی سبیل اللہ میری ضمانت ہے۔ اگر اس کو قبض کر لوں گا۔ تو جنت کا وارث بناؤں گا۔ واپس لاؤں گا تو اجر یا مال غنیمت کے ساتھ لاؤں گا۔ (بخاری)

---

(۴) حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم کا مطلب دریافت کیا تو انھوں نے کہا ہم اس آیت کا مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ شہداء کی ارواح سبز کے پیٹ میں رہتی ہیں۔ ان کے لیے قندیلیں ہیں۔ جو عرش الٰہی میں لٹکی رہتی ہیں۔ یہ ارواح جنت میں جہاں چاہتی ہیں۔ سیر کرتی پھرتی ہیں۔ اور ان قندیلوں میں واپس آکر آرام کرتی ہیں۔ ان کا پروردگار ان کی جانب توجہ ہو کر فرماتا ہے۔ تم کس چیز کی خواہش رکھتے ہو۔ یہ عرض کرتے ہیں۔ کس چیز کی خواہش کا اظہار کریں۔ حالانکہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ اسی قسم کا سوال کرتے ہیں۔ اور ان کی خواہش دریافت کرتے ہیں۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوال کا سلسلہ جاری ہے۔ تو عرض کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں اے پروردگار ہماری ارواح کو دوبارہ ہمارے اجسام میں لوٹا دے۔ تاکہ تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں۔ پس جب پروردگار دیکھتا ہے کہ ان کی کوئی حاجت سوائے اس کے نہیں ہے۔ تو ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

اُحد سے لوٹتے وقت کفار مکہ کہہ گئے تھے۔ کہ سال آئندہ پھر بدر میں لڑائی ہوگی۔ جہاں سال گزشتہ بھی ہو چکی تھی۔ لیکن پھر ان کی ہمت نہ پڑی۔ ایک اعرابی کو کچھ روپیہ دیا کہ تو مسلمانوں کو ڈرا دے تاکہ وہ ڈر کر نہ آئیں، تو الزام ان کے سر پر ہے۔ لیکن مسلمان نہ ڈرے اور وقت پر پہنچ گئے اور کفار نہ آئے۔ وہاں بازار لگا کرتا تھا۔ مسلمانوں نے خوب خرید وفروخت کیا۔ جس میں نفع بھی ملا اور پھر صحیح سلامت اپنے گھر آپہنچے اس غزوہ کا نام بدر صغریٰ ہے۔ بعض نے اس بدر صغریٰ کے قصہ کو غزوۂ احد کے ایک ماہ بعد واقع کہا ہے۔ باقی قصہ سجا لہا کہا ہے۔ احقر نے پہلے قصہ کو اس لیے اختیار کیا کہ روح المعانی میں کہا گیا ہے کہ: والی ھذا ذھب اکثر المفسرین دوسرے من بعد ما اصابھم القرح سے متبادر زخموں کی تکلیف کا اس وقت تک باقی رہنا ہے گو دوسری تفسیر پر یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ باوجود یکہ سال گزشتہ تکلیف اٹھائی تھی جس سے احتمال تھا خوف زدہ ہو جانے کا الخ واللہ اعلم

اور اس تفسیر کے اختیار کرنے والے غزوۂ بدر صغریٰ کا انکار نہیں کرتے لیکن اس کو حل آیات قرآنیہ نہیں کہتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال

— نگران اعلیٰ —
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

— نگران —
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

— جاری کردہ —
مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

— سرپرست —
مولانا عبید اللہ انور صاحب

حالات کی سنگینیاں اور وقت کے تقاضے

ان کے مسلمانوں کے لئے اب یہ امر ایک بہت
یہ بنتا چلا جارہا ہے کہ وہ
انسانوں کی قتل و غارت گری، بے شمار مال
کے ضیاع، لاکھوں افراد کے ترک وطن کی صعوبتوں
مسلمانوں کو دشمن اسلام فرقہ پرست ہندوؤں کے
ے میں محصور چھوڑ دینے کے نتیجے میں حاصل ہونے

ہ اسلام کا گہوارہ بن سکا ہے — اور
ہ جمہوری اقتدار کا مسکن و ضامن بنایا جاسکا ہے
قوموں کے عروج و زوال میں ان کی امیدوں، حوصلوں
یوں کی کامیابی یا ناکامی کا اثر کارفرما ہوا کرتا ہے۔
برصغیر کے مسلمانوں نے جن امیدوں، حوصلوں اور
کے ساتھ اس وطن کے حصول کی جدوجہد کی تھی۔
افسوس کہ! وہ سب پامال ہو کر رہ گئے ہیں۔
کیا ایسی قوم جس کے حوصلے، امیدیں اور ولولے
ال کو دیئے گئے ہوں کسی صورت بھی عروج کے خاک سا
ے کر سکتی ہے؟

حصول وطن کی جدوجہد کے موقعہ پر اس کی امیدیں
کو ہر قسم کی غلامانہ ذلتوں سے نجات حاصل کر کے
آزادی اور اجتماعی خود مختاری کی زندگی گذارنے کا موقعہ
حاصل کرے گی۔

اسے اپنے آزاد وطن میں اپنی مرضی کی حکومت قائم
کرنے اور اسے اپنے مطالبوں کے مطابق چلانے
کی پوری آزادی اور پورا پورا قانونی اختیار حاصل ہے گا
اور وہ اپنے حاصل کردہ اس وطن میں اپنے مذہب
کو، اپنے ملی اخلاق کا بول بالا کر سکے گی۔

یہ تھا وطن کے مطالبہ اور جدوجہد کے وقت اس
کا حوصلہ تھے کہ وہ اپنے نئے وطن کو ایک مثالی اور معیاری
اسلامی حکومت بنا کر اپنے دوسرے برادر مسلمان ملکوں کو عملاً
یہ راستہ اختیار کرنے کی دعوت دے گی۔

— اور اسلام کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک لڑی
میں پرو کر ملت واحدہ کا عہد زریں واپس لائے گی۔

— اور دنیا میں ایک بار پھر اسلام کی متحدہ طاقت کا پرچم
بلند کرے گی۔

— اپنے لئے جداگانہ وطن کے قیام کی کوششوں کے
وقت، اس کے یہ ولولے تھے کہ وہ خود ایک مثالی مسلمان قوم
و ملت بن کر دنیا کی غیر مسلم قوموں اور ملکوں کو اپنے اسلامی
عمل اور اسلامی اخلاق کے ذریعہ دین حق کی صداقت و عظمت
قبول کرنے پر آمادہ کرے گی

— اور ایک بار پھر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وہ سرفروشانہ
اور فاتحانہ طور پر زمین کے آخری گوشے تک پہنچ جائے گی۔

* لیکن آہ! یہ حوصلے، یہ ولولے، اب خواب و خیال
ہو کر رہ گئے ہیں۔

* اب تو یہ عالم ہے کہ

— دنیا کی اس سب سے بڑی اسلامی مملکت کے مسلمان
شہریوں کو

* اپنے لئے شہری آزادیوں کے ابتدائی حقوق کے
حصول کے لئے دست سوال دراز کرنا پڑ رہا ہے۔

* وہ اپنے آپ کو ہر چہار طرف سے حاکمانہ اقتدار کی
ایسی حد بندیوں میں محصور پا رہے ہیں جہاں

• زبانوں پر بھی پہرے ہیں اور حرکت و عمل پر بھی پابندیاں
ہیں۔

• دفعہ ۱۴۴ کا جال ہر طرف بچھا ہوا ہے۔

• علماء اور کارکنوں پر مختلف اضلاع کے دروازے
بند کر دیئے گئے ہیں۔

• اور عوام اپنے پہلے بنیادی جمہوری حق یعنی ووٹ
براہ راست استعمال کرنے کے اختیار سے بھی
ابھی تک محروم ہیں۔

— ان حالات میں وہ اسلام کے عطا کردہ بنیادی
حق خلیفہ کے دامن کو برسر عام پکڑ لینے کے مقام کا تو تصور
ابھی نہیں کر سکتے۔

— وقت کی رفتار کچھ ایسی ہے کہ باطل ہر طرف سے
یلغار کرتا ہوا مسلمان قوموں اور ملکوں کی طرف بڑھ رہا ہے
— حق آزادی کے اس مسلسل نقدان سے اندیشہ ہے کہ
باطل مسلمانوں پر حاوی نہ ہو جائے۔

— مغربی سامراج پھر سے غلبہ اور قابو پا لینے میں
کامیابی نہ حاصل کرے۔

— اشتراکیت شکستہ امیدوں اور حوصلوں کو اپنا
اسیر دام بنا کر مسلمانوں کا رخ اپنی طرف نہ پھیر لے۔

ان سنگین حالات کا تقاضا ہے کہ بروقت خبردار ہو
جایا جائے۔ اور حالات کے رخ کو بدلنے کی سعی پیہم کا آغاز
کر دیا جائے۔

اسلام کے تحفظ و بقا کے لئے اور مسلمان عوام کے
حقوق آزادی کے حصول کے لئے تمام ٹوٹے ہوئے دلوں
کے رشتوں کو جوڑنے کی کاوشوں سے دریغ نہ کیا جائے۔

حالات کی سنگینیاں، انتشار و افتراق کی کمین گاہوں
میں بیٹھ کر اسلام اور آزادی کی راہ کو مشکل تر بنا رہی ہیں
حالانکہ وقت کے تقاضے پکار پکار کر خطرے سے باخبر
کر رہے ہیں اور دعوت دے رہے ہیں کہ دین و ملت کے
تحفظ و بقاء کے لئے ایک مشترکہ محاذ پر اسلام اور عوام
کے دوست اور خادم جمع ہو جائیں۔

(کمال)

بحالیٔ جمہوریت کے لئے.....

۲۶ اگست کے اخبارات امروز وغیرہ میں مسٹر بھٹو
کا ایک تازہ بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں علاوہ دوسری باتوں
کے مسٹر بھٹو نے یہ بھی کہا ہے کہ:- (ورق الٹیئے)

جلد ۱۱ | جمعہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۴

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

"صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں میرا جو بھی فیصلہ ہوگا اس کا اعلان میں لاہور میں کروں گا۔ مجھے اقتدار کی ہوس نہیں ہے۔ میں آزادی چاہتا ہوں" صدارتی انتخاب کے لئے خواہ "جنرل اعظم" آئیں یا "سید محبوب مرشد" "ظہیر الدین ہوں یا "دولتانہ" و "قیوم" سر آنکھوں پر وغیرہ وغیرہ"۔

بھٹو صاحب کے اس بیان سے کم از کم یہ انکشاف ضرور ہوگیا ہے کہ بالواسطہ طور پر ان سمیت کون کون حضرات صدارت کے منصب کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی سب سے بڑی موجودہ سیاسی ضرورت کیا ہے، جس کے لئے جدوجہد کرنا سب کا مشترکہ قومی فرض قرار پاتا ہے۔

حزب اختلاف کے گروپوں کے نظریہ کے مطابق ملک میں سب سے پہلے اور بنیادی طور پر "جمہوریت" بحال ہونی چاہیئے حقیقی معنی میں "جمہوریت" بحال کرنا مطلوب و مقصود ہو، تو اس سے کسی بھی فرد کو انکار نہیں ہو سکتا۔

یہ اختیار اور آزادی کہ عوام کے براہ راست آزاد ووٹوں کے ذریعہ حکومت اور قانون ساز ادارہ کی تشکیل ہو اور ہر معاملہ میں اقتدار عوام کے سامنے جوابدہ رہے، اور عوام کو مکمل شہری آزادیاں حاصل رہیں۔

عوام کا بنیادی ہیں اور اس حق کے حصول کے لئے جدوجہد کرنا سب کا مشترکہ ملی فریضہ ہے۔

اس حق کے حصول اور جمہوریت کی بحالی کے مسئلہ کو صدارتی انتخاب اور دوسرے انتخابات کے ساتھ نتھی کر دینا، مخالف جماعتوں کی وہ فاش غلطی ہے۔ جس نے موجودہ اقتدار کی عمر کو دراز کیا ہے اور مضبوط بنایا ہے۔

انتخابات میں حصہ لینا غلط نہیں ہے۔ انتخابات کا جب مرحلہ آئے تو یقیناً اس ذریعہ کو بھی حصول مقصد کے لئے کام میں لانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

لیکن اس کے لئے حزب اختلاف کے مختلف چہروں کا بہ یک وقت ایک ہی منصب کے لئے امیدوار کی صورت میں سامنے آنا یا سامنے لایا جانا دراصل مخالف پارٹیوں کے اندر سودے بازانہ مہم کی علامت ہے۔

انتخابات میں حصہ لینا بحالی جمہوریت کی مہم کے صرف ایک حصہ کے طور پر اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ انتخابات میں حصہ لینا جماعتوں کے مفادات اور سودے بازانہ مفاہمت سے بلند و پاک ہو۔

بحالی جمہوریت کی جدوجہد کو عوامی مہم کی حیثیت میں لانا اور اسی حیثیت میں انتخابات لڑنا جس میں نہ تو کسی گروہ کا پلہ بھاری نظر آئے اور نہ ہلکا، اسی وقت ممکن ہے جب اشتراک مخلصانہ ہو اور ہر غرض کو پس پشت ڈال کر یہ مہم کی جائے۔

جب مختلف جماعتیں اور افراد جمہوریت اور آزادی کا نام لے کر خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو حزب اقتدار کے مقابلہ پر آدھی بازی تو اسی وقت ہار بیٹھتے ہیں اور عوام کی نظروں میں بھی ان کا نعرہ جمہوریت و آزادی حصول اقتدار کی ایک مہم کے سوا کوئی وزن نہیں رکھتی۔

بھٹو صاحب کے اس بیان سے بھی یہ ہی ترجیح ہو رہا ہے۔

بھٹو صاحب مخالف جماعتوں کا ایک اور محاذ قائم کر کے الیکشن تو لڑ لیں گے اور حزب اقتدار کے لئے یہ لڑائی ذرا اور سخت مقابلہ کی صورت اختیار کر جائے گی۔

لیکن اس سے جمہوریت بحال ہو جائے گی؟ اور کھوئی آزادی مل جائے گی؟ اس کی وہ کوئی ضمانت نہیں دے سکتے۔

بھٹو صاحب سمیت تمام مخالف جماعتوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اپنے اپنے جداگانہ مفادات کے تحفظ کے ساتھ اور اپنی اپنی منفردانہ شخصیتوں کو نمایاں کرنے کے ساتھ کیا وہ ملک پر بحالی جمہوریت کی عظیم ترین مہم کو سر کرنے کی مستقبل قریب میں توقع کر سکتے ہیں؟

اس کے لئے تو آج بھی صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ پاکستان کے مسلم عوام کو دینی و سیاسی اعتبار سے پوری طرح اپنے اعتماد میں لے کر ان کے مکمل تعاون و ہمنوائی کے ساتھ بحالی جمہوریت کی مہم چلائی جائے اور اقتدار طلبی کے مظاہر سے علیحدہ رہتے ہوئے حکمرانوں سے مکمل جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ کیا جائے اور اس مطالبہ کے عین تقاضوں کے مطابق اگر ضرورت سمجھی جائے تو انتخابات میں حصہ لیا جائے یا انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

(کمال)

یورپ میں سامراجی و اشتراکی مفادات کی کشمکش

چیکو سلاویکیہ میں روس اور اس کے اتحادیوں کے تازہ اقدام پر دنیا بھر میں تین طرح کے ردعمل کا اظہار ہو رہا ہے۔

(۱) امریکہ و برطانیہ وغیرہ سامراجی ملکوں اور ان کے ہواخواہوں کے لئے یہ اقدام اس وجہ سے تشویشناک ہے کہ اس سے ان کے وہ تمام منصوبے خاک میں مل گئے ہیں۔ "جوزف ٹیٹو" کے پردے میں وہ یورپ کے ملکوں میں برسرکار لانا چاہتے تھے۔

اس امر کا واضح اظہار مغربی جرمنی کی حکومت کے اس علامیہ سے ہوتا ہے۔ جو ۲۴ اگست کو "بون" سے جاری ہوا ہے اور جس میں صاف صاف کہا گیا ہے۔

"ٹیٹو" میں شامل ممالک کو نئے دفاعی اقدامات کرنے چاہئیں"۔

درحقیقت سامراجی کیمپ کا واویلا اور تشویش اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ گذشتہ ۸ سال سے یورپ میں سیاسی کشمکش اور سرد جنگ کے محاذ پر جو خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر امریکہ نے اپنے اثر و نفوذ کو مشرقی ممالک میں بڑھانے کا بے روک ٹوک سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔

"گھانا سے انڈونیشیا تک اس دوران امریکہ نے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

پرانی اور عوامی حکومتوں کو برطرف کرا کے انقلابات برپا کرائے۔

"ویٹ نام" میں اطمینان سے اپنے جارحانہ کو تیز کیا۔

"رہوڈیشیا" کی گوری اقلیت کو یہ موقعہ بہم تمام بین الاقوامی اصول و ضوابط و احتجاجات کو من مانے طور پر افریقی اکثریت پر حکمرانی کرے۔

"کانگو" سے "بیافرا" تک کشت و خون کا بازار کرا کے مغربی سامراج کے مفادات کا تحفظ کرایا۔

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی ناجائز حکومت کو قابل بنایا کہ وہ عربوں اور مسلمانوں کے خلاف کھلم جارحیت کا ارتکاب کر سکے۔

غرض کہ گذشتہ ۸ سال سے جب سے کہ امریکی بلاک اور روسی بلاک کے درمیان کشیدگی بڑھی ہے اور یورپ کی حدود میں یہ دونوں بلاک "باہم" کے رویہ پر عمل پیرا ہوئے ہیں۔ امریکہ اور اس وظیفہ خوار ملکوں و طاقتوں کی دست درازیاں افریقہ اور عرب دنیا میں اتنی بڑھ گئیں کہ ویٹ نام انڈونیشیا تک کشمیر سے صحرائے سینا و دریائے اردن اور کانگو سے بیافرا تک کروڑہا انسان ہلاکت کا بے شمار بستیاں تباہ و برباد ہو گئیں، اور اس طرح علاقہ پر سامراجیت کے جابرانہ غلبہ کی حدیں چلی گئیں۔

اس کے ساتھ ہی نہایت خاموشی کے ساتھ جرمنی سے ملنے والی چیکو سلاویکیہ کی سرحدوں پر ایسا خاموش کھیل بھی کھیلنا شروع کر دیا۔ جس سے اشتراکی بلاک کے ملک مشرقی جرمنی، ہنگ روس وغیرہ اگر آخر تک بے خبر رہتے تو یقیناً کا سیاسی جغرافیہ اتنا بدل جاتا کہ یورپ میں روسی کی سرحدوں کے اندر واپس چلے جانے ہو جاتی ــــ مگر اس کے اس اقدام نے بقول کی حکومت کے "صورت حال بالکل بدل ڈالی"

یورپ میں سیاسی کشمکش اور سرد جنگ کھل گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی یورپ کے کی طرف سے اب سامراجی ملکوں کا وہ چین بھی ختم ہو گیا ہے۔ جس کے بھروسے پر انہوں کے ساتھ مشرقی ملکوں بالخصوص عرب و مسلم عیارانہ و جارحانہ ہتھکنڈے آزمانا شروع کر

(۲) روس اور اشتراکی بلاک کے وہ سرحدی آمنا سامنا سامراجی بلاک کے ساتھ لئے یہ اقدام بہرحال اطمینان بخش اور ضروری کہ جیسا کہ "کیوبا" کے وزیر اعظم "کاسترو" نے کہا

"روس اور وارسا معاہدہ کے دیگر چار چیکو سلاویکیہ میں فوجی مداخلت کرنے حق بجانب ہیں۔ اس لئے کہ وہاں سامرا ایجنٹوں کی وجہ سے سوشلسٹ نظام کو لاحق ہو گیا تھا" (اخبارات ۲۵-۲۶ اگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون

(سبحان اللہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

- قوانین اسلام کی ہمہ گیری
- جادو اور معجزہ کا فرق
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز
- سراجاً منیراً کی تفسیر

بیسویں صدی کے نوجوان

آج کے نوجوان مولویوں کی باتوں پر ہنسا کرتے ہیں۔ ہاں کسی پیغمبر کے معجزے کا ذکر آیا۔ کسی ولی کی کرامت کا ذکر ہوا اور یہ چیخ کر بولے۔ مولوی صاحب اس بیسوی صدی میں آپ ایسی مضحکہ خیز باتیں کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں تو آپ لوگوں کو معقول باتیں کرنی چاہئیں۔ گویا بیسویں صدی کچھ بہت بڑی چیز ہے جس میں اللہ کے مقدس بندوں کی کرامات و معجزات کی گنجائش نہیں ہے۔ معجزہ اور کرامت نامعقول شے ہے؟ میں کہا کرتا ہوں۔ ہاں میاں تم سچ کہتے ہو۔ اس بیسوی صدی میں شراب عام طور سے فروخت کی جاسکتی ہے۔ اس بیسوی صدی میں بازاری عورتیں اپنی شرمگاہوں کا علی الاعلان بھاؤ کرسکتی ہیں۔ اس بیسوی صدی میں نہتے باشندوں پر ہوائی جہاز سے بمباری کی جاسکتی ہے۔ اس بیسویں صدی میں ہاتھ جوڑ کر ریشمی کپڑے کی سفارش کرنے والوں کو چھ ماہ کی قید دی جاسکتی ہے۔ اس بیسویں صدی میں کروڑوں انسانوں پر ان کی مرضی کے خلاف حکومت کی جاسکتی ہے۔ اس بیسوی صدی میں اہل وطن کا حق وطنیت سلب کرکے اجنبی لوگوں کا وطن بنایا جاسکتا ہے۔ اس بیسویں صدی میں ہر قسم کی بدتہذیبی بے ایمانی اور سخت گیری جائز ہے۔ لیکن خدا کے مقدس بندوں کی تعلیم کے لئے اس بیسویں صدی میں کوئی گنجائش نہیں آپ کی اس بیسوی صدی میں ایک اجنبی مرد اجنبی عورت کے بچے میں ہاتھ ڈال کر ناچ سکتا ہے۔ لیکن خدائی تہذیب کے لئے اس صدی میں دروازہ بند ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آج کل کی دنیا آئینی دنیا ہے۔ آج کی دنیا قوانین کی دنیا ہے۔ کوئی علم کا چرچا ہے۔ ہر محلہ میں ایک دو انٹرنس فیل مل جاتے ہیں۔ لیکن انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کیا آئینی نہیں ہے؟ بالخصوص جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی تو اعجاز ہی اعجاز ہے۔ تم معجزات کا کہاں تک انکار کروگے۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونا۔ کنکریوں کا سلام کرنا۔ انگلیوں میں سے پانی بکلنا۔ اگر یہ باتیں آپ کے نزدیک مضحکہ خیز ہیں۔ تو ایک ای شخص کا لکھنؤ کی کنکریوں پر بیٹھ کر ایک مکمل قانون بنا دینا بھی آپ کے نزدیک معجزہ نہیں ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون

اس شخص کا قانون دیکھو۔ جو ایک بیوہ ماں کے گھر کا چراغ بنتا ہے۔ اس کو یتیم سمجھ کر ایک غریب گھرانے کی دائی دودھ پلانے کے لئے لے جاتی ہے۔ وہ اسی بے سروسامانی اور غربت میں پرورش پاتا ہے۔ چند دن میں ماں کا سایہ بھی سر پر نہیں رہتا۔ دادا کا بھی انتقال ہو جاتا ہے کوئی لکھانے پڑھانے والا نہیں۔ جس ملک میں پیدا ہوئے وہ تہذیب و تمدن سے ایسا دور جو لکھنے پڑھنے ہی کو عیب سمجھے۔ لکھے پڑھے لڑکے کا کہیں رقعہ جائے تو محض اس بنا پر واپس ہو جائے کہ یہ لکھا پڑھا کیوں ہے؟ ایسی حالت میں پڑھاتا بھی کون۔ آج کل ماں باپ والے بچے لاکھوں جاہل ہیں۔ بن ماں باپ کے بچے کی تعلیم کا کیا طریقہ ہوسکتا تھا۔ نہ کبھی قلم دوات کی صورت دیکھی نہ سلیٹ پنسل کے مرہون منت ہوئے۔ نہ کبھی کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کیا۔ نہ کسی مدرسے میں داخل ہوئے۔ پھر سارے حجازمیں نہ کوئی کالج، نہ یونیورسٹی۔ نہ ہائی سکول نہ پرائمری سکول، نہ کوئی مکتب۔ داخل بھی کہاں ہوتے؟ اور داخل بھی کون کراتا۔ اور داخل بھی ہو جاتے تو ان کو کوئی پڑھاتا کیا؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قصہ بعض قصص کی کتابوں میں نظر سے گذرا ہے۔ ان کی والدہ نے ان کو کسی مکتب میں بٹھا دیا تھا۔ معلم اور استاد نے کہا۔ بیٹا پڑھو، ابجد۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ابجد کے معنی کیا ہیں؟ اس نے کہا معنی تو میں نہیں جانتا۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اما الالف فآلاء اللہ۔ والباء بہاء اللہ والجیم جلال والدال دین اللہ۔ الف سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ با سے مراد شیونات کی نیرنگیاں ہیں۔ جا سے مراد اس کا جلال اور دسے مراد اس کا دین۔ استاد بولے لڑکے خوب کہا۔ اچھا اب ھوز بتا۔ حضرت عیسیٰ نے کہا ھا تو ھو اللہ کی ہے۔ واؤ ویل للمکذبین کا ہے اور زا سے مراد جہنم کے وہ فرشتے ہیں۔ جن کا نام زبانیہ ہے۔ استاد نے کہا حطی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ حا تو حطت الخطایا کی ہے۔ یعنی خطاؤں کا معاف ہونا اور طا شجر طوبےٰ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور یا سے مراد یداللہ علیٰ خلقہ ہے۔ استاد نے کہا۔ بیٹا کلمن کیا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ کاف سے مراد کلام اللہ ہے۔ لام سے مراد لقاء اللہ ہے۔ میم سے مراد ملک اللہ اور نون سے مراد نوراللہ ہے۔ غرض استاد حیران کرتا اور حضرت عیسیٰ بتاتے رہے۔ جب قرشت پر پہنچے۔ تو استاد نے حضرت مریم کو بلا کر کہا کہ اس بچے کو لے جایئے۔ میں اس کو کیا پڑھاؤں گا۔ اس نے تو مجھ کو وہ پڑھا دیا۔ جو آج تک میں نے نہیں پڑھا تھا۔

اسلامی قانون

بہرحال وہ آمنہ کے گھر کا چراغ پڑھنے جاتا تو کہاں جاتا اسے کوئی پڑھاتا بھی تو کیا پڑھاتا۔ اول تو کوئی سرپرست نہیں بہردو نہیں۔ تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ قصبہ ایسا جہاں تعلیم کا رواج نہیں۔ علاقہ تہذیب و تمدن سے اتنا دور کہ آج بھی اونٹ کا گوشت کھاتے اور بکریوں کا دودھ پیتے ہی کو جانتے ہیں۔ موجودہ تہذیب سے اتنے ناآشنا کہ سچ مچ عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ غرض آج جن کی یہ حالت ہے۔ ۱۳ سو برس پہلے خدا جانے وہ تہذیب و تمدن سے کس قدر دور ہوں گے۔ اس وادی غیر ذی زرع میں یہ اُمّی اور یتیم بچہ اپنی پھٹی ہوئی کملی بچھا کر بطحا کے سنگریزوں پر بیٹھ جاتا ہے اور مادی اسباب کے فقدان کے باوجود ایک قانون بناتا ہے نہ اس کے پاس ٹیلیفون ہے۔ نہ مکہ میں کوئی اخبار ہے۔ نہ وہاں کوئی لائبریری ہے۔ نہ وہاں کوئی اسمبلی اور نہ قانونی مشیر ہے۔ اس تمام بے سروسامانی کے باوجود تن تنہا ایک شخص قانون بناتا ہے۔ قانون تمام دنیا کے لئے اور قیامت تک کے لئے بناتا ہے اور اس کا قانون ۱۳ سو برس میں ایک ترمیم قبول نہ کرے۔

نوجوانوں سے سوال

کیوں بھائی! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ یہ کوئی شاعری ہے یا شاعرانہ تخیل ہے یا محض تفنن طبع کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ یا جاہل میلاد خوان اور قصہ خوانوں کا کوئی قصہ سنا رہا ہوں۔ یہ تو ٹیکٹ ہے فیکٹ۔ پھر بتاؤ کیا یہ اعجاز نہیں ہے؟ یہ انسانی طاقت کا کام ہے۔ اسلام نے جو قانون بنایا ہے اور اس میں جتنی لچک رکھی ہے وہ سوسائٹی کے قانون میں ہوسکتی ہے۔ آج تم نہیں دیکھ رہے کہ دنیا کے عقلا اور بڑے بڑے قانون دان کس طرح قانون محمدی کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں۔ کیا امریکہ جیسی قوم نے طلاق کا قانون نہیں بنایا؟ کیا مہاراجہ بڑودہ نے طلاق کا قانون نہیں رائج کیا؟ کیا اب ہندو مہاسبھا اس فکر میں نہیں ہے کہ طلاق کا قانون ہندوؤں کے لئے اسمبلی میں منظور کرائے۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

قانونِ اسلام کی ہمہ گیری

صاحبو! ایک اطلاق کیا۔ اسلام کا وہ کون سا مسئلہ ہے جو دنیا کی قوموں نے کسی نہ کسی طرح اپنے ہاں رائج نہیں کیا بیوہ کا نکاح، لڑکی کا ورثہ، متبنیٰ کی وراثت سے انکار معاملات اور عقاید میں صدہا ایسے مسائل ہیں۔ جو دنیا کی قوموں نے اسلام سے لئے ہیں۔ بعض بعینہ اٹھا کر رکھ لئے ہیں۔ اور بعض کو تھوڑا بہت بدل کر استعمال کر لیا ہے۔ مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ آہستہ آہستہ آپ کی پڑھی لکھی دنیا، آپ کی آئینی دنیا، آپ کی فلسفی دنیا، آپ کی سائنسدان دنیا، آپ کی روشن خیال دنیا، نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین غیر مبدلہ کے سامنے عاجزانہ اور شکست خوردہ ہو رہی ہے۔

احسان فراموشی

ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ کی پڑھی لکھی دنیا چونکہ ڈپلومیسی اور بے ایمانی کی دنیا ہے۔ اس لئے نہ تو اپنے عجز کا اعتراف کرتی ہے نہ اسلام کا احسان مانتی ہے بلکہ یہ احسان فراموش اور محسن کش دنیا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے سینکڑوں حیلے اور سینکڑوں جھوٹی تاویلیں اور شرارت آمیز پروپیگنڈا کرتی رہتی ہے۔ اپنی بے بضاعتی اور اپنی تہذیب کی کمزوریوں کو چھپانے کے لئے صدہا قسم کے جھوٹ بولتی ہے اور اپنی چرب زبانی اور پروپیگنڈے کے زور میں اسلامی قوانین کی خوبیوں کو دبانا اور چھپانا چاہتی ہے۔

جادو اور معجزہ کا فرق

آپ کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر معجزہ کو کوئی اہمیت دی گئی تو پھر جادو اور معجزے میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن مجھ کو تعجب ہے کہ آپ کو یہ شبہ کیوں ہوا۔ جبکہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ مصر میں جادوگروں کا ایک مقدس پیغمبر سے مقابلہ ہو چکا ہے اور اس مقابلہ میں جادوگروں کو شکست ہو چکی ہے۔ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے جادو اور سحر کی جو تعریف کی گئی ہے۔ اس سے جادو کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ جادو ایک تخیل اور ڈھٹ بندی کا نام ہے۔ کسی کی نگاہ کو مسخر کر لینا اور کسی چیز کا خلاف حقیقت نظر آنا اور بات ہے اور کسی شے کا حقیقی طور پر تبدیل ہو جانا اور شے ہے۔

لکڑی کا واقعی سانپ بن جانا اور لکڑی کا فرضی سانپ دکھائی دینا کیا آپ کے نزدیک ایک ہی بات ہے۔ سورہ طٰہٰ میں فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے جادوگروں سے فرمایا۔ تم کو جو کچھ دکھانا ہے وہ دکھاؤ۔ مصری حکومت کے بڑے بڑے جادوگروں نے جب اپنا عمل کیا تو فاذا احبالہم وعصیہم یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی جادوگروں کی رسیاں اور لکڑیاں دوڑتی ہوئی معلوم ہونے لگیں۔ دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہماری طرف بہت سے سانپ آرہے ہیں اور چونکہ ان لکڑیوں اور رسیوں میں ایک حرکت نظر آرہی تھی۔ اس لئے دیکھنے والوں کو خوف معلوم ہوتا تھا۔ اگرچہ واقعہ یہ تھا کہ نہ وہ سانپ تھیں اور نہ ان میں کوئی حقیقی حرکت تھی اس لئے حضرت موسیٰؑ کو ارشاد ہوا۔ الق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا۔ آپ کے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے یعنی عصا کو پھینک دیجئے۔ تاکہ وہ ان کی رسیوں اور لکڑیوں کو نگل جائے۔ کیونکہ وہاں محض نظر بندی ہے اور تمہارے پاس حقیقت ہے۔ جادوگر نبوت کے نہ تو مدعی ہیں اور نہ نبی ہیں۔ تم نبوت کے مدعی بھی ہو اور نبی بھی ہو، نبی جو خرق عادت فعل کرے وہ معجزہ ہے۔ اور دوسروں کے ہاتھ سے جو غیر مسلم ہوں اگر کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جائے وہ جادو یا استدراج ہے۔

معجزے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کی طرف سے ہو جو اپنے کو مسلمان اور خدا کا بھیجا ہوا کہتا ہو مفسدین کے اعمال کو خدا کی تائید حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کو حضرت حق کی تائید حاصل ہوتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود بھی اپنی ایک تقریر میں جادوگروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین

تم جو کچھ میرے مقابلہ میں لائے وہ محض جادو ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شکست دے دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مفسدین کے اعمال کا حامی نہیں ہے۔

تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ جادو اور نظر بندی ہے جس کو اللہ تعالیٰ مٹا دے گا اور تم ذلیل ہو گے۔ کیونکہ رب العزت مفسدوں کے اعمال و افعال کو سپورٹ نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ نے دیکھا فرعون کے حامی جو اس کے اقبال کی قسمیں کھا کھا کر اپنی کامیابی کا یقین کرا رہے تھے اور تھوڑی دیر پہلے کہہ رہے تھے۔ بعزۃ فرعون انا لنحن الغلبون۔ چند منٹ نہ گذرے تھے کہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے یہ تماشا دیکھ لیا۔ ایک ظالم بادشاہ کے نام کی قسمیں کھانے والے سجدے میں سر رکھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ آمنا برب العلمین رب موسیٰ وھارون رب العالمین کہنے کے بعد ان کو مزید تصریح کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ وہ مردود بھی اپنے آپ کو رب العالمین سمجھتا تھا۔ اس لئے ان کو عام کے بعد خاص کرنے کی ضرورت پیش آئی اور کہا۔ ہم اس رب العالمین پر ایمان لائے ہیں۔ جو موسیٰ و ہارون کا رب ہے۔ چند منٹ میں ہزارہا انسانوں کے قلوب پر قبضہ کر لینا بھی آپ کے نزدیک معجزہ نہیں ہے۔ فرمائیے آپ کی سائنس اس معاملہ میں کیا کہتی ہے۔

جادو کا شر

رہا جادو کا اثر اور اس کا شر تو اس سے کسی سمجھدار آدمی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اگر جادو کا کوئی اثر نہیں ہوتا، تو اس کے شر سے پناہ مانگنے کی ضرورت کیوں پیش آتی۔ ہر بری چیز کا ایک اثر ہوتا ہے۔ انہیں بری چیزوں میں سے ایک جادو بھی ہے۔ کسی حاسد کا حسد بھی ہے۔ شیطان کا وسوسہ بھی ہے۔ جنات کا نقصان بھی ہے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچوں کو مغرب کے وقت سے منع فرمایا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کسی چیز کا اثر مستقل بالذات نہیں ہے بلکہ جملہ اثرات مسلمہ کے حکم کے تابع ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز

جس مقدس انسان کی مبارک زندگی کا ایک گوشہ اعجاز نما انقلاب سے لبریز ہو، اس کے معجزات کا انکار کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کی مقدس زندگی کا لمحہ اپنے دامن میں ہزارہا انقلاب پوشیدہ رکھتا ہو۔ جس کی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے دامن میں پوشیدہ رکھتا ہو۔ جس پیغمبر کی تمام زندگی معجزات کے معجزات سے ایک سمجھدار آدمی کے لئے ممکن ہے۔ میں جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جو علوم اولین و آخرین کا مالک ہوں۔ جن کی شریعت قیامت تک رہنے والی ہو جو پیغمبر خدا کا آخری پیغام ہو۔ وہ صرف تیئیس سال میں ایک انتہائی جاہل اور اجہل قوم کو جو الہیات سے ناآشنا ہو۔ اتنے بلند مرتبہ پر پہنچا دے۔ کیا یہ اہل عرب کی جہالت اور علم الٰہی سے ناواقفیت کی تاریخ نہیں جو کسی سے پوشیدہ ہو۔ اہل عرب کی توہم پرستی اور دین الٰہی سے بیگانگی کے قصے آپ نے بارہا سنے مجھے ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی آج کل ایک مسلمہ مسئلہ بن گیا ہے۔ اور جس کی یہ بڑے بڑے بت پرست اور صلیب پرست بھی نام سے گھبراتے ہیں اور اس بات کی خواہش کرنے کو مشرک نہ کہا جائے۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی اور الوہیت کا اعلان کیا ہے۔ اس دن مشرکین سے کیا جواب دیا گیا تھا۔ فاران کی چوٹی پر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ الھکم الہ واحد۔ لوگو! تمہارا خدا ہی ہے۔ اس فطری اعلان کو سن کر لوگوں نے الالہہ الہا واحد۔ کیا تمام معبودوں کو معبود کر دیا جائے۔ یہ بات تو ایسی انوکھی ہے۔ جس کا ذکر ہم نے کبھی سنا ہی نہیں۔ بھذا فی الملۃ الاخرۃ۔

حضرات جس قوم کی یہ ذہنیت ہو کر اس کے نام سے گھبراتی ہو۔ صبح سے شام تک اور خوبصورت پتھر کو اپنا معبود بنا لیتی ہو علیہم السلام کی توحید کو کس طرح سمجھ سکتی ہو۔ کا دودھ پی کر اور اونٹ کا گوشت کھا کر زندگی کا مقصد زندگی سمجھتی ہو۔ جو نہ خدا کی ذات اقدس ہو اور نہ مرنے کے بعد جینے کی قائل ہو نہ ہو۔ جو کھلے الفاظ میں اپنی ملحدانہ ذہنیت الفاظ میں کرتی ہو:۔

(باقی صفحہ)

مسلمانوں کی ترقی و تنزل کا اصلی راز

تعلیم یافتہ بھائی غور کریں

ایک یہودی نامہ نگار مقیم ترکی کا خط

آج کل مسلمانوں کی ترقی و تنزل کے اسباب پر اکثر بحث ہوتی رہتی ہے۔ انگریزوں نے دو سو سال میں مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات و اخلاق اور سلف صالحین سے دور کرنے کی جو منحوس مساعی کیں۔ ان کی وجہ سے بہت سے فرنگی زدہ دماغ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی پابندی کا ترقی و تنزل میں کیا دخل ہے بلکہ آج کل معراج ترقی پر فائز ہونے کے لئے ان اصولوں کی پیروی لازم ہے جو یورپ و امریکہ کے ترقی یافتہ ممالک نے اختیار کر رکھے ہیں۔

دراصل عرب کے صحرانوردوں اور خانہ بدوشوں کے ہاتھوں روم و ایران کی مہذب و ترقی یافتہ حکومتوں کی شکست اور آباد دنیا کے اکثر حصہ پر مسلمانوں کا تسلط پھر اس تسلط کا پورے ایک ہزار سال تک قائم رہنے کا اصلی سبب اسلام اور صرف اسلام ہے۔ دینی صلابت، اسلامی غیرت اور اتباع رسول کا جذبہ ہی مسلمانوں کو آمادۂ جہاد کرتا رہا۔ اور اسی کی برکت سے اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں کے مطابق نصرت و مدد فرماتے رہے۔ اس کے سوا مادی ذرائع و وسائل کے بارہ میں کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ اہل اسلام کو اس لحاظ سے تفوق حاصل تھا۔ اس حقیقت سے دشمنانِ اسلام اور اہل یورپ پورے واقف تھے۔ اس لئے جب وہ مسلمانوں کی شمشیر خارا شگاف کے مقابلہ سے عاجز آ گئے۔ تو انہوں نے اسی حربہ کو استعمال کیا، اور مسلمانوں کے اندر سے دینی پختگی اسلام اور اصول اسلام کی پابندی کا جذبہ ختم یا کم کر دیا۔ پھر بڑی آسانی سے انہوں نے مسلمانوں کو شکست پر شکست دینی شروع کر دی۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہماری ترقی کا راز اب بھی احیاء اسلام میں مضمر ہے۔ یورپ و امریکہ کی نقالی سے ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آج ہم ترکی میں مقیم ایک یہودی نامہ نگار کا خط رسالہ البلاغ کراچی سے شکریہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ وہ کس حسرت سے لکھ رہا ہے کہ ترکی میں پھر احیاء اسلام کی کوشش شروع ہو گئی ہے ہمارے تعلیمیافتہ طبقہ کو اس خط سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ ہم یہ خط اور اس پر تبصرہ البلاغ سے نقل کرتے ہیں۔

(غلام غوث ہزاروی)

ترکی میں اسلام کا احیاء

تجدد پسندوں کو خبطرہ

اس عنوان کے تحت سام کوہن ایک یہودی نامہ نگار (مقیم ترکی) امریکہ کے ایک معروف جریدہ کرسچین سائنس مانیٹر میں لکھتا ہے:۔

"ترکی کے بہت سے باشندے آج کل احیاء اسلام کی روز افزوں مہم سے پیدا ہونے والے ممکنہ نتائج کے بارے میں بڑی سنجیدگی سے غور و فکر کر رہے ہیں۔ وہ اس بات سے پریشان ہیں کہ یہ تحریک کہیں ترکی کو دو کیمپوں میں تقسیم کر کے ملک کے استحکام اور پارلیمانی جمہوریت کے لئے خطرہ نہ بن جائے۔ تجدد پسند اور آزاد خیال حلقے یہ محسوس کر رہے ہیں کہ جمہوریہ ترکیہ کے بانی کمال اتاترک نے چالیس سال پہلے ترکی معاشرے کو جن لادینی بنیادوں پر کھڑا کیا تھا آج کی یہ اسلامی مہم اُن کے لئے ایک خطرہ ہے لیکن سلیمان ڈیمرل کی رجعت پسند حکومت اور اُن کی حکمران جماعت (جسٹس پارٹی) کسی خطرے کے وجود ہی سے انکار کر رہی ہے

جب تک ترکی میں کمال اتاترک کا راج اور ایک جماعتی نظام جاری تھا۔ اس وقت تک اسلامی تعصب کی اس تحریک کو زبان کھولنے کا کوئی موقعہ نہ مل سکا۔ لیکن جب ۱۹۵۰ء میں پارلیمانی جمہوریت مکمل طور سے بحال ہوئی تو رجعت پسندی کے رجحانات سطح پر آ گئے۔

اس وقت ملک پر عدنان مندریس کی ڈیموکریٹک پارٹی برسر اقتدار تھی۔ جس نے رجعت پسند دیہاتی اکثریت سے ووٹ اور حمایت حاصل کرنے کے لئے "مذہبی تعصب" کو گوارہ کر لیا۔ لیکن ۱۹۶۰ء کے خونی انقلاب نے عدنان مندریس کی پارٹی کا تختہ الٹ دیا۔ اور ایک سال بعد عدنان مندریس کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ اب جو جماعت (جسٹس پارٹی) ترکی میں برسر اقتدار ہے۔ اسے عام طور سے (عدنان مندریس) کی ڈیموکریٹک پارٹی کا قدرتی وارث سمجھا جاتا ہے، اور آج اس پر بھی یہ الزام ہے کہ وہ بھی اسی (عدنان مندریس) کی قائم کی ہوئی) راہ پر گامزن ہے۔

اتاترک کی اصلاحات پر حملے

واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ ترکی میں احیاء اسلام کی دعوت کر رہے ہیں۔ ان کے حوصلے موجودہ حکومت کے روادارانہ طرز عمل سے بہت بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بہت سی مسجدوں کے امام (مسلمان پادری) اپنی تقریروں میں اتاترک کی اصلاحات پر حملے کرنے لگے ہیں۔ بعض لوگوں نے تو کھلم کھلا شریعت (اسلامی قوانین) کو دوبارہ نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور دوسرے بہت سے لوگوں نے منی اسکرٹ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عورتوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے بدن اور اپنے سروں کو "خوب اچھی طرح" ڈھانک کر رکھیں۔

اس ملک میں جا بجا اتاترک کے جو مجسمے اور تصویریں نصب ہیں۔ ان کے خلاف بھی آوازیں اٹھنے کی متعدد خبریں ملی ہیں۔ حالیہ چند مہینوں میں بہت سے رجعت پسند اخبارات اور رسائل کیڑوں مکوڑوں کی طرح اچانک میدان میں آ دھمکے ہیں اور ان میں سے بعض نے علی الاعلان دوبارہ مذہبی حکومت کی طرف لوٹنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ملک میں بہت سی کٹر مذہبی تنظیموں کی سرگرمیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ یہ تنظیمیں ایسے پمفلٹ اور اشتہار تقسیم کرتی ہیں، جن میں موجودہ دستور کو بدلنے اور سیکولر اور ترقیات کے خاص طور سے "خلافت" کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے (خلافت ملک کے روحانی قائد کا وہ عہدہ تھا، جسے ۱۹۲۴ء میں ختم کیا گیا تھا) ان تنظیموں کے بارے میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ہمسایہ عرب ملکوں کی اخوان المسلمین جیسی جماعتوں کی شہ پر قائم ہوئی ہیں۔

بہت سے دیہات میں مسلمان اساتذہ (جنہیں یہاں "خوجہ" کہتے ہیں) بڑی سرگرمی کے ساتھ حکومت کے لادینی اسکولوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اصل مشکل یہ ہے کہ تمام چھوٹے علاقوں میں سرکاری اسکولوں کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ وہاں کی ضروریات کے لئے کافی نہیں۔ اور اس طرح ان مذہبی دیہاتیوں کو اپنے لئے راستہ کھلا مل گیا ہے۔ اور بہت سے بچے انہی "خوجوں" کے قائم کئے ہوئے اسکولوں کا رُخ کر رہے ہیں۔

اس مہینے کے شروع کی بات ہے کہ انقرہ یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات میں ایک لڑکی نے کلاس میں دوپٹہ اوڑھنے پر شدید اصرار کیا تو اسے کلاس سے نکال دیا گیا تھا اس واقعہ پر طلباء نے ہڑتال شروع کر دی، ان کا مطالبہ یہ تھا کہ فیکلٹی کا "ڈین" مستعفی ہو جائے۔ انہوں نے اسے "طلباء کا دشمن" بھی قرار دیا۔ یہ واقعہ عرصہ تک بہت سے ترکی اخباروں کا موضوع گفتگو بنا رہا۔ اور اب جسٹس پارٹی کے بعض ارکان نے لڑکی کی حمایت کرنے کے لئے اس مسئلے کو پارلیمنٹ میں بھی اٹھایا ہے۔

کئی تنظیمیں ایسی بھی ہیں، جو اپنے آپ کو "فنڈامنٹلسٹ اور "روایت پرست" کہتی ہیں:۔ انہوں نے کمیونزم اور ملک میں بائیں بازو کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے بہانے عوامی مظاہرے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ انقرہ اور استنبول میں جو مظاہرے ہوئے۔ ان میں ان لوگوں نے سبز پرچم ہاتھ میں لیکر مارچ کیا (سبز پرچم مسلمانوں کے رنگ کی نمائندگی کرتا ہے) اور یہ نعرے لگائے کہ "ترکی میں اسلام ہی سربلند ہوگا"

ان مظاہروں کا رُخ کمیونزم سے زیادہ لادینیت اور تجدد پسندی کے خلاف تھا۔ اس کے علاوہ اس مہینے کے شروع میں بورسہ شہر کے اندر دائیں بازو کی مختلف تنظیموں کی طرف سے جو کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس نے بھی اتاترک کی اصلاحات اور ۱۹۶۰ء کے انقلاب کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

(اس پر ماہنامہ البلاغ نے جو تبصرہ نقل کیا اس کو آئندہ شمارہ میں)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۲۱)

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللھم اجعلہ ھادیًا ومھدیا (مشکوٰۃ شریف) اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت پانے والا بنادے) جمیع اہلسنت کے نزدیک الصحابۃ کلھم عدول (صحابہ سب عادل ہیں) کے ضابطہ کے تحت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ایک عادل شخصیت ہیں اور ارشاد رسالت مآب اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم (میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے) کی روشنی میں حضرت معاویہ بھی ہدایت کا ایک روشن ستارہ ہیں۔ سوائے روافض اور دشمنان صحابہ کوئی بھی حضرت معاویہؓ پر سب وشتم جرح وطعن جائز نہیں قرار دیتا۔ لیکن مودودی صاحب نے تنقید کے نام سے جس طرح اس مقبول صحابی کے خلاف اپنے قلبی بغض کا اظہار کیا ہے۔ وہ حسب ذیل عبارات میں ظاہر ہے۔

(۱) مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی حضرت معاویہ نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی الخ (خلافت وملوکیت ص۱۷۴)

(۲) ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی، کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسر منبر حضرت علیؓ پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی میں، منبر رسولؐ پر، عین روضۂ نبوی کے سامنے حضور کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں۔ اور حضرت علی کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔ کسی کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا شریعت تو درکنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر جمعہ کے خطبہ کو اس گندگی سے آلودہ کرنا تو دین واخلاق کے لحاظ سے سخت گھناونا فعل تھا۔ الخ (ایضاً ص۱۷۴)

(۳) زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی حضرت معاویہؓ کے ان افعال میں سے ہے۔ جن میں انہوں نے سیاسی اغراض شریعت کے ایک مسلم قاعدے کی خلاف ورزی کی تھی۔ زیاد طائف کی ایک لونڈی سمیہ نامی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ لوگوں کا بہانہ یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت معاویہؓ کے والد جناب ابوسفیان نے اس لونڈی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور اسی سے وہ حاملہ ہوئی۔ حضرت ابوسفیان نے خود بھی ایک مرتبہ اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ زیاد انہی کے نطفہ سے ہے۔ جوان ہو کر یہ شخص اعلیٰ درجے کا مدبر، منتظم، فوجی لیڈر اور غیر معمولی قابلیتوں کا مالک ثابت ہوا۔ حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں وہ آپ کا زبردست حامی تھا اور اس نے بڑی اہم خدمات انجام دی تھیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہؓ نے اس کو اپنا حامی ومددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد انہی کا ولد الحرام ہے۔ پھر اسی بنیاد پر اسے اپنا بھائی اور اپنے خاندان کا فرد قرار دیدیا۔ یہ فعل اخلاقی حیثیت سے جیسا کچھ مکروہ ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ مگر قانونی حیثیت سے بھی یہ ایک صریح ناجائز تھا۔ الخ (ایضاً ص۱۷۵)

(۴) جنگ صفین کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:۔ اس جنگ کے دوران میں ایک واقعہ ایسا پیش آگیا۔ جس نے نص صریح سے یہ بات کھول دی کہ فریقین میں سے حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟ وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر جو حضرت علیؓ کی فوج میں شامل تھے۔ حضرت معاویہؓ کی فوج سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ حضرت عمارؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صحابہ میں مشہور و معروف تھا۔ اور بہت سے صحابیوں نے اس کو حضور کی زبان مبارک سے سنا تھا کہ تقتلک الفئۃ الباغیۃ (تم کو ایک باغی گروہ قتل کریگا) مسند احمد بخاری۔ مسلم، ترمذی۔ نسائی۔ الخ (خلافت وملوکیت ص۱۳۶)

مندرجہ عبارتوں میں مودودی صاحب نے حضرت معاویہؓ کے متعلق صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ وہ سیاسی اغراض کے لئے کتاب وسنت کے صریح احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ انہوں نے زیاد کو اپنا بھائی بنانے کے لئے نعوذ باللہ اپنے والد حضرت ابوسفیان (صحابی) کی زناکاری پر بھی شہادتیں لیں۔ اور وہ خود اپنے گورنروں سمیت خطبہ جمعہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت علیؓ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اور حضرت معاویہ اور ان کا گروہ باطل پر تھا وغیرہ۔

یہاں جناب مفتی محمد یوسف صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ آپ کے نزدیک یہی وہ پاک تنقید ہے۔ جو صحابہ پر آپ جائز قرار دیتے ہیں؟ اور اس میں کوئی توہین نہیں پائی جاتی؟ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جو شخص کچھ بھی عقل وانصاف رکھتا ہو۔ وہ ان عبارتوں کو صریح توہین کی قرار دے گا۔ اور ایسا لکھنے والے کو وہ حضرت معاویہؓ کا بدترین دشمن سمجھے گا۔ جو کردار مودودی صاحب نے یہاں حضرت معاویہؓ کی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ تو ایک فاسق وفاجر شخص کا کردار ہے۔ اس کو تسلیم کرلینے کے بعد حضرت معاویہؓ کو ایک صحابی رسول اور عادل شخص ماننا بالکل بے معنی رہ جاتی ہے۔ حضرت معاویہؓ اور ان کے گروہ کو جو مودودی صاحب نے صراحتاً اہل باطل قرار دیا ہے یہ بھی اہل حق کے مسلک کے خلاف ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام کا باہمی اختلاف اجتہادی ہے۔ جو حق و باطل کے بجائے صواب وخطا کا اختلاف ہے۔ جس میں خطا کرنے والے مجتہد کو بھی حسب حدیث شریف ایک اجر ملتا ہے۔ "حضرت معاویہ اور اکابرین امت"۔

حضرت مجدد الف ثانی کی تصریح

صحابہ کرام کے اختلاف کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں:

(ا) اختلافے کہ درمیان اصحاب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات واقع شدہ نہ از ہوائے نفسانی بود چہ نفوس شریفۂ ایشاں تزکیہ یافتہ بودند واز امارگی باطمینان رسیدہ۔ ہوائے ایشاں تابع شریعت شدہ بود بلکہ آں اختلاف مبنی بر اجتہاد بود واعلاء حق۔ پس مخطی ایشاں نیز درجہ واحدہ دارد عند اللہ ومصیبت را خود دو درجہ است۔ پس زبان را از جفائی ایشاں باز باید داشت وہمہ را بہ نیکی یاد باید کرد الخ (مکتوبات جلد اول مکتوب ۸۰)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں جو اختلاف واقع ہوا۔ وہ خواہش نفسانی کی وجہ سے نہ تھا کیونکہ ان کے شریف نفس پاک ہوچکے تھے اور اب امارہ کے بجائے مطمئنہ ہوچکے تھے۔ ان کی خواہش شریعت کے مطابق ہوچکی تھی۔ بلکہ ان کا باہمی اختلاف اجتہاد اور کلمہ حق کے بلند کرنے پر مبنی تھا۔ پس ان میں سے خطا کرنے والے کو اللہ کے ہاں ایک درجہ اور صواب پر پہنچنے والے کو دو درجے ملیں گے۔ پس زبان کو ان پر طعن کرنے سے روکنا چاہیئے۔ اور سب کو نیکی کے ساتھ پار کرنا چاہیئے الخ۔

(ب) ہیچ ولی بمرتبہ صحابہ نرسد۔ اویس قرنی باں رفعت شاں کہ بشرف صحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات نرسیدہ بمرتبہ ادنیٰ صحابی نرسد شخصے از عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ پرسید ایھما افضل معاویہؓ ام عمرو بن عبد العزیز درجواب فرمود الغبار الذی دخل انف فرس معاویہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر من عمرو بن عبد العزیز الخ

(مکتوبات ج ۱۔ مکتوب ۲۰۷)

کوئی ولی صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت اویس قرنی باوجود بلند مرتبہ کے چونکہ حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے محروم رہے۔ اس لئے کسی ادنیٰ صحابی کے رتبہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمرو بن عبد العزیز۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار پڑا ہے۔ وہ بھی حضرت عمرو بن عبد العزیز سے بدرجہا افضل ہے۔ (باقی)

اپنے دین اور اخلاق کو بچانے کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کا دامن مضبوط پکڑیے

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی افتتاحی تقریب میں امیر جمعیۃ حضرت درخواستی کا خطاب

کراچی ۱۸ر اگست۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے مرکزی دفتر واقع صدر کا افتتاح کرتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمایا کہ آج کے عبرت فراموش عہد میں جمعیۃ کا وجود روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی جماعت ہے کہ جو قومی زندگی کے ہر شعبہ میں علم و عمل اور عزم و ہمت کی دعوت دے رہی ہے۔

مولانا درخواستی نے اپنے زریں خیالات جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کی اس تمہیدی درخواست کے جواب میں ظاہر کئے جس میں مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب نے کراچی کی جمعیۃ کی کارکردگی اور ارباب جمعیۃ کی مخلصانہ جدوجہد کا تعارف کرایا۔ مولانا موصوف نے جمعیۃ کے متعلق اپنے تمہیدی تعارف میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کراچی جیسے انقلابی شہر میں آپ کی قیادت میں از سر نو ایک نیا ولولہ لے کر میدان عمل میں آئی ہے۔ اگر آپ کی توجہ جمعیۃ سے منسلک رہی تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جبکہ جمعیۃ اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہو کر اس ملک میں امن و سکون اور کتاب و سنت کی روشنی پھیلائے گی۔

یہ عظیم الشان علمی تقریب ساڑھے تین بجے شروع ہو کر ساڑھے چھ بجے ختم ہوئی جس میں کراچی کے متعدد علماء، اکابر اور تاجر شریک ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ باوقار اجتماع ہر اعتبار سے کامیاب رہا اور جمعیۃ کے کارکنوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ نیز جمعیۃ کے مالی بجٹ میں بھی اچھا خاصا اضافہ ہوا۔

(اللہ ورایہ بروہی ناظم شعبہ نشریات جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

طبی بورڈ کے منتخب ممبر

الحاج حکیم محمد عبدالسلام کا بیان

دوستوں نے اخبارات میں یونانی طبی بورڈ کے الیکشن میں میری کامیابی پر تہنیت کے بیانات بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں تمام دوستوں، ہمدردوں اور ووٹروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے محض خدمت خلق کے جذبہ کے تحت طبی کانفرنس کے امیدواروں کو ووٹ دیئے۔ اس سلسلہ میں باقی دو ممبران جناب حکیم آفتاب احمد صاحب قرشی ایم اے لاہور اور جناب حکیم جمشید احمد خاں صاحب کراچی کی مساعی ہمدردی اور فن طب کی خدمت کے جذبات قابل تعریف ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے ان بزرگوں کے مشورہ سے طب اور طبیبوں کی کسی خدمت سے دریغ نہیں کروں گا۔ جن حضرات نے ہم کو ووٹ نہیں دیئے۔ ہم بحیثیت ممبر طبی بورڈ اور بحیثیت ہم پیشہ ہونے کے ان کی خدمت کرنے میں بھی خوشی محسوس کریں گے۔ اور اب ہم سب کو اس فن کے ارتقاء اور اہل ملک کی خدمت مل کر کرنی چاہیے

یہ ملک جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اس سے بے توجہی برتی جا رہی ہے

عارف والا میں قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ کی تقریر

مورخہ ۱۳ر اگست بروز منگل بعد از نماز عشاء رشیدیہ چوک عارف والہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقررین نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب و مرزا غلام نبی جانباز مدیر ماہنامہ تبصرہ لاہور۔ جلسہ کا آغاز قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں شاعر جمعیۃ جناب سعید علی رضا صاحب کی نظم ہوئی۔ مرزا جانباز صاحب نے مختصر سی تقریر کے بعد ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی

مرزا صاحب کی نظم کے بعد قاری نور الحق صاحب تشریف لائے۔ عوام نے آپ کا جوش و خروش سے استقبال کیا۔ آپ کی تقریر سے پہلے رسم پرچم کشائی ادا کی گئی اور شاعر جمعیۃ جناب سعید علی رضا نے پرچم پر نظم پڑھی جس کا عوام پر بڑا اثر ہوا۔

قاری نور الحق صاحب کا خطاب ۲ گھنٹے تک جاری رہا آپ نے فرمایا کہ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ مقصد ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اس ملک کو حاصل کرتے وقت جو وعدے کئے گئے تھے۔ ان سے بے توجہی برتی جا رہی ہے۔

حضرت قاری صاحب کی تقریر کا عوام نے نعروں سے استقبال کیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں

(۱) پاکستان کو حاصل کرتے وقت جو وعدے کئے گئے تھے پورے کئے جائیں۔

(۲) نواب شاہ (سندھ) کے علاقہ میں قاری نور الحق صاحب اور دیگر علماء دیوبند پر لگائی گئی پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) عارف والہ میں کوئی کالج نہیں ہے۔ لڑکے دوسرے شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ تعلیم عام کے پیش نظر عارف والا میں کالج قائم کیا جائے۔

(جمیل الرحمن قاسمی امیر جمعیۃ علماء اسلام عارف والا)

ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت آپ کا دینی، ملی اور جماعتی فریضہ ہے۔

۶ر ۷ر ۸ر ستمبر کو

سیرت کانفرنس سرگودھا

میں

سردار عبدالقیوم خاں صاحب سابق صدر آزاد کشمیر صدر آل جموں اینڈ کشمیر مسلم کانفرنس خطاب فرمائینگے احباب نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ عربیہ قاسمیہ جی بلاک رحمان پورہ

اچھرہ لاہور کا چھٹا سالانہ جلسہ

حسب دستور سابق مورخہ ۱۵ر ۱۶ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۹ر ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۸ء بروز سوموار منگل بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد مدرسہ قاسمیہ رحمان پورہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم خلیفہ ارشد حضرت شیخ الاسلام چکوال

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد الیاس صاحب لاہور

افتتاح لائبریری جمعیۃ طلباء اسلام

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مورخہ ۱۱ر اگست ۶۸ء کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ملتان تشریف لائے۔ چنانچہ آپ کے دست مبارک سے صبح کی نماز کے بعد جمعیۃ کی دعوت پر لائبریری کا افتتاح فرمایا۔ انشاء اللہ جمعیۃ طلباء کے لئے ہر قسم کی کتابوں، رسائل اور اخبارات مہیا کرنے کی مزید کوشش کریگی۔ اور جو حضرات تحفے و تحائف بھیجنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کیا کریں۔

سمیع اللہ قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ قاسم العلوم ملتان کچہری روڈ کمرہ ۱۳)

مولانا قاضی احسان احمدؒ کی یاد میں جلسہ

حسب دستور سابق امسال بتاریخ یکم اور ۲ر نومبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ شاہی جامع مسجد شجاع آباد میں ایک عظیم اجتماع ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری مولانا نور الحسن صاحب بخاری۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری وغیرہ تشریف لا رہے ہیں۔

مرزا جانباز اور سعید علی کلام سنائیں گے۔ واضح رہے کہ حسب دستور سابق اس اجتماع کا سارا اہتمام و انتظام قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ کر رہے ہیں۔ (ناظم جلسہ شاہی مسجد شجاع آباد)

بقیہ - رسول اللہ کا قانون

ما ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر

ہماری زندگی صرف دنیا کی زندگی ہے۔ یہیں پیدا ہوئے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ ہم کو زمانہ ہلاک کر دیتا ہے۔

جو اپنے جینے مرنے کا سہارا صرف زمانہ کو جانتے ہیں وہ عالم برزخ کو کیا سمجھتے ہوں گے۔ ایک ایسی جاہل قوم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے عرصہ میں ایسا خدا شناس بنایا جو تمام عالم کے لئے مشعل ہدایت بن گئی اور ایک چراغ سے لاکھوں چراغ ایسے روشن ہوئے جو بڑی تیز اور تند ہواؤں کے مقابلہ میں بھی ثابت قدم رہے۔ اور اپنے نور سے ظلمت کدۂ کفر کو منور کرتے رہے۔ یہی مطلب ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور کا اور یہی مطلب ہے اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور کا۔

سراجاً منیرا کی تفسیر

بعض اکابر نے سراجاً منیرا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چمکتے ہوئے چراغ سے اس بنا پر تشبیہ دی ہے کہ ایک چراغ سے ہزارہا چراغ جلائے جا سکتے ہیں اور چراغ کی روشنی کو ہر مقام پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ بات نہ تو آفتاب کو میسر ہے اور نہ ماہتاب کو۔ آفتاب باوجود ایک جرم کبیر ہونے کے زمین دوز تہہ خانوں میں نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن چراغ ہر تاریک سے تاریک مقامات پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام یعنی میرا لایا ہوا پروگرام زمین کے ہر حصہ میں پہنچ جائے گا۔ دنیا کا کوئی پختہ اور خام مکان ایسا نہ رہے گا۔ جہاں اسلام کی آواز نہ پہنچ جائے گی۔ جس طرح چراغ ہر تاریکی میں لیجایا سکتا ہے۔ اسی طرح خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام سے بھی دنیا کی تمام بسنے والی قومیں آشنا ہو کر رہیں گی۔ چنانچہ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کا گوشہ گوشہ اسلام کی آواز سے گونج چکا ہے اور بتدریج دنیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو اپنی زندگی کے پروگرام میں داخل کر رہی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیرت کانفرنس سرگودھا منعقدہ ۶، ۷، ۸ ستمبر میں مکتبہ حنفیہ جہلم کی طرف سے

مندرجہ ذیل دینی، اصلاحی کتب دستیاب ہیں۔

عقائد علماء دیوبند ۱/۶۲ آفتاب ہدایت رد رفض ۶/۰

مودودی مذہب ۱/۲۵ چند الزامات کا جواب ۰/۲۵

قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ ۰/۵۰

فضائل درود شریف ۱/۵۰ تذکرہ جمعیۃ علماء اسلام ۲/۰

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن کہروڑ پکا کا سالانہ جلسہ

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۶۸ء کو ہو رہا ہے جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر۔ قاری نور الحق صاحب قریشی تقاریر کریں گے۔

آخری نشست میں فارغ التحصیل طلباء کو دستار بندی کرائی جائیں گی۔ جناب امین گیلانی، مرزا جانباز اور سعید علی ضیاء اپنا کلام سنائیں گے۔

(ناظم مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی مسجد کہروڑ پکا)

بقیہ اداریہ

اور یہ اطلاع باوجود رسمی تردیدوں کے ایک حقیقت ہے کہ مغربی جرمنی کی سرحدوں سے خفیہ طور پر بے شمار اسلحہ چیکوسلواکیہ میں مختلف مقامات پر ذخیرہ کیا جا چکا تھا۔ اور جلد ہی مناسب موقعہ ملنے پر ایک مسلح انقلاب برپا کر کے چیکوسلویکیہ کو مغربی جرمنی کے ساتھ ملحق کر دینے کا پروگرام

(۳) وہ ممالک اور طاقتیں جو سامراجی و اشتراکی بلاکوں کے سیاسی و اقتصادی دباؤ سے آزاد رہنا چاہتی ہیں۔ ان کا تاثر بجا طور پر یہ ہے کہ روس اور اس کے ساتھی ملکوں کا چیکوسلویکیہ کی خود مختاری ختم کر کے مسلح مداخلت کرنا ایک سخت گیر اقدام ہے۔ جس سے چھوٹی قوموں اور ملکوں کا احساس تحفظ ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی آزادی و خود مختاری کو ہر وقت خطرہ کی زد میں محسوس کرنے لگتی ہیں۔

روس کے اس اقدام سے اصولی اور نظریاتی اختلاف کا جہاں تک تعلق ہے ہر آزادی پسند اور انصاف دوست طبقہ کو ہونا چاہیئے اور چیکوسلویکیہ کی آزادی و خود مختاری بحال کرنے کا مطالبہ کیا جانا چاہیئے۔

لیکن یہ اختلاف روس کے خلاف امریکی سامراج کے موقف کی حمایت کا رنگ اختیار کر جائے اور چیکوسلویکیہ کے ایک چھوٹے سے یورپی ملک میں جس کے ساتھ اشتراکی روس اور اس کے ساتھی ملکوں کے دفاع و تحفظ کا مسئلہ براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ روسی مداخلت کو امریکی سامراج کی اس طویل جارحیت کے ہم پلہ بلکہ اس سے زیادہ خوفناک شکل میں پیش کیا جائے گا۔ جس کے ڈانڈے مشرق بعید میں ویٹ نام اور انڈونیشیا تک پہنچے ہوئے ہیں۔ افریقہ میں گھانا، کانگو، بیافرا اور رہوڈیشیا وغیرہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ میں مصر و شام اور خلیج فارس تک نفوذ کئے ہوئے امریکی سامراج کی کھلی پشت پناہی اور خدمت گزاری مشرق کی نو آزاد کمزور اور غلام قوموں کی ملت اور عرب ملکوں کے استحکام اور استقلال کی یہ نہایت ضروری ہے کہ امریکہ اور روس کی اقوام، یورپ کے مسائل اور کشمکش میں متحد اور مغربی سامراج جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے جس کے جابرانہ تغلب و تسلط کا شکار صدیوں سے مسلم و عرب دنیا چلی آ رہی ہے۔ جو بھارت سے اسرائیل تک مسلم دشمن قوتوں کی افزائی کر کے پاکستان سے مصر، اردن، شام عرب تک مسلم دنیا کی آزادی اور مستقبل کو خطرہ میں رہا ہے۔ اگر یورپ کے میدانوں میں اپنے حریف بلاک سے پنجہ آزما رہتی ہے اور یہ بلاک مغربی کو حریفانہ زک پہنچاتا ہے تو مشرق کی نو آزاد قوموں محکوم ملکوں۔ حریت پسندوں اور عربوں و مسلمان سب کے لئے نجات و آزادی اور اپنے آپ کو مضبوط اور طاقتور بنانے کا بہترین موقعہ فراہم کر دیتا ہے۔

اور جس طرح آغاز اسلام میں ایران و روم باہمی جنگ کے وقت مسلمانوں نے عربوں اور مسلمانوں کے قریب ترین و دیرینہ دشمن ایران پر غیر مسلم روم کے غلبہ کو اپنے لئے نیک فال تصور کیا تھا۔ اگر اسلام کی پہلی بین الاقوامی جنگ بعد میں روم ہی مسلمانوں کو لڑنا پڑی۔ تاہم روم کے ذریعہ ایران کی طاقت کے خاتمہ کی تمنا اہل اسلام نے کی۔ ایران پر روم کے غلبہ نے کمزور مسلمانوں کو یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ مسلمان عرب میں بھی کامیاب ہو روم کو بھی شکست دی۔ ایران کا بھی خاتمہ کر دیا اسلام چہار دانگ عالم میں پھیلا اور غالب

(کمال)

ایک پراسرار تحریک و تنظیم

جو

یہودیت اور فری میسن

کا ماڈرن چربہ ہے

قیمت ۲۵ پیسے

فی سینکڑہ بیس ۲۰ روپے

یک مشت بیس روپے بھیجنے کی صورت میں ڈاک خرچ معاف۔ آرڈر منی آرڈر بھیجنے

محمد حنیف دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی چوک رنگ محل لاہور

مرکزی دفتر کو مضبوط و مستحکم بنایئے!

ادارۂ پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام کے مرکزی دفتر نے ملتان میں کام شروع کر دیا ہے،

مرکزی دفتر درج ذیل پروگرام شروع کر رہا ہے

* ملک بھر میں جمعیۃ کے تنظیمی رابطہ کی مہم کا آغاز * کارکنان جمعیۃ کے لیے تربیتی پروگرام کا منصوبہ * دعوت و تبلیغ و تحریک اور تاریخ اسلام پر معلوماتی لٹریچر کی اشاعت باقاعدہ سلسلہ * پاکستان، دنیائے عرب، ممالک اسلامیہ اور مشرق و مغرب کے دوسرے ملکوں کے جدید تغیر پذیر سیاسی حالات اور ان سے پیدا شدہ تقاضوں سے ارکان و کارکنان جمعیۃ کو ہر وقت باخبر رکھنے کا انتظام۔ پروگرام کے ان چار پوائنٹ کو کامیابی کیساتھ مکمل کرنے کے لیے مرکزی دفتر ملتان کو جمعیۃ کی ہر چھوٹی، بڑی شاخ اور ارکان و کارکنان کے بھرپور تعاون، توجہ و رابطہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ ہر پندرہ دن کے بعد، اپنے کاموں کی تفصیل، اپنے ماحول کے حالات کی رپورٹ اور اپنے مشورے و تجاویز بھیجتے رہیے۔ جمعیۃ کے پروگرام وسیع پیمانے پر چلانے کے لیے اپنے اپنے حلقوں میں رضاکار کام کرنے والوں کا گروپ بنا کر پروگرام کو پھیلایئے اور ان رضاکاروں کا رابطہ مرکزی دفتر سے قائم کر دیجئے۔ جمعیۃ کے اجتماعات کی کارروائی، جلسوں کی روداد اور دوسری کارگزاریاں لکھ کر بروقت مرکزی دفتر بھیجتے رہیئے۔ مرکزی دفتر کے جاری کردہ ان پروگراموں کی کامیاب تکمیل کے لیے فوری ہنگامی طور پر بھی اور ماہانہ مقررہ صورت میں بھی امدادی رقوم کی فراہمی و ترسیل نہایت ضروری ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ قائم فرمایئے

احمد حسین کمال۔ ناظم دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان

دارالعلوم دیوبند کا — دینی ترجمان

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

گزشتہ ۲۶ سال سے پابندیٔ وقت کے ساتھ جاری ہے، قرآن و سنت کا بہترین شارح تعلیمات اسلامیہ کا ترجمان، مسائل عصریہ اور افکار جدیدہ کے متعلق اسکے مضامین سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دارالعلوم کے دارالافتاء کے تازہ فتاویٰ اور بزرگان دارالعلوم کے قیمتی مقالات رسالہ دارالعلوم میں ملاحظہ فرمایئے۔

سالانہ چندہ سات روپے منی آرڈر سے ناظم صاحب رسالہ "بینات" نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵ کو روانہ کیجئے۔ انہیں لکھیے کہ یہ رسالہ دارالعلوم کی رقم ہے۔ یہ رسید ہمیں بھیج دیجئے۔

سید ازہر شاہ قیصر ایڈیٹر رسالہ دیوبند (بھارت)

گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم الشان جلسے

ڈویژن لاہور

سیرت کانفرنس

تاریخ ۲۶-۲۷ جمادی الثانیہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء جمعہ، ہفتہ بروز

مقررین حضرات

- حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم
- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
- حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ علماء اسلام
- حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب سندھ
- حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور

قراء کرام

جناب قاری محمد یسین صاحب گوجرانوالہ و جناب قاری مرغوب احمد صاحب گوجرانوالہ سید امین گیلانی شیخوپورہ۔ مشاعرہ کا۔ جناب سائیں محمد حیات صاحب پسروری

الداعیان: مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کانفرنس گوجرانوالہ

صلی اللہ علیہ وسلم

ملتبسے لفظ

مقام رسول

مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

تصنیف

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مفتی جامع عربیہ سراج العلوم سرگودھا چھپ گئی ہے جو حضرات منگوانا چاہیں۔ وہ جلد از جلد منگوالیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کاغذ عمدہ چھپائی آفسٹ، خوبصورت ٹائٹل، ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

دس سے زائد منگوانے والوں کو ۲۵ فیصد کمیشن۔

منگوانے کا پتہ

حافظ محمد صادق منیجر مکتبہ "سعادت" متصل دفتر جمعیۃ علمائے اسلام مسلم بازار سرگودھا

N. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

ذکر و فکر

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

صبر مقدمہ شکر ہے اسلیے اس کو مقدم کیا جانا ضروری ہے۔ صبر میں نفس کے خلاف کوشش ہوتی ہے اسلیے اس کو بہت زیادہ مشکل سے تھامنا ہوتا ہے۔ بدیں وجہ تاکید زیادہ ہونا لازم ہے بخلاف شکر کے کہ اس میں اس قدر نفس پر مشقت نہیں ہے ورنہ اصل عبادت شکر ہے۔

(۲)

اگر ہمارے ذنوب میں دنیا ہی میں خصب پیدا ہو جائے اور آخرت میں کسی قسم کے شدائد کی ضرورت نہ رہے یا کمی ہو جائے تو زہے نصیب

(۳)

آپ کو ہمیشہ اصلاح و تبلیغ میں جناب باری عزوجل کا ارشاد فقولا لہ قولاً لینا الآیۃ اور ادع الی سبیل ربک الآیۃ کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اول الذکر حکم اس فرعون کے متعلق ہے جو کہ انا ربکم الاعلیٰ کا مدعی تھا اور ثانی الذکر فراعنہ عرب کے متعلق ہے۔

(۴)

استقامت اور اتباع سنت نہایت عظیم الشان نعمت ہے۔ قرآن مجید وہ انتہائی نعمت ہے جس کو امت خیر الامم ہی کے لیے پروردگار عالم نے محفوظ اور مقرر ازل میں فرمایا ہے۔

(۵)

(۱) آپ فرماتے ہیں وہ کیا خاص عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے؟

جواب: ذکر خداوندی: حدیث قدسی میں آیا ہے۔ انا مع العبد ما تحرکت بی شفتاہ دوسری حدیث میں ہے۔ انا جلیس من ذکرنی اس بارے میں اس معنی کی بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ (۲) آپ فرماتے ہیں کہ کس طرح دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج:- تضرع اور زاری اور دل لگا کر مانگنے سے اور حلال مال اپنے اوپر صرف کرنے سے اور جلد بازی نہ کرنے سے اللہ سے مایوس نہ ہونے سے!

(۳) وہ کیا عمل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ رزق میں کمی کر دیتا ہے۔

جواب: کفران نعمت! (۴) آپ فرماتے ہیں: وہ کیا عمل ہے؟ جس سے مال و دولت زیادہ کر دی جاتی ہے۔

جواب: شکر گزاری اور تقویٰ۔ (۵) آپ فرماتے ہیں کہ کس عمل سے اللہ تعالیٰ بندہ کو دنیا میں بے عزت، ذلیل و خوار، کنگال بنا دیتا ہے۔

جواب: تکبر انانیت اور کمزوروں کو ستانا۔

(۶) آپ فرماتے ہیں کہ کس عمل سے اللہ تعالیٰ بندہ کو عزت اور وقار بخش دیتا ہے۔

جواب۔ حقیقی تواضع و انکسار اور کمزوروں کی خبر گیری کرنا۔ اور ہمدردی جو اللہ ہی کیلئے

(۶)

انفرادی اشغال میں آپ مخلی بالطبع ہو سکتے ہیں۔ اور استبداد (ڈکٹیٹری) کو کام میں لا سکتے ہیں۔ کوئی آپ کا معارضہ نہیں کر سکتا۔ راحت و آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ مگر اجتماعی زندگی کا فلسفہ ہی اور ہے۔ یہاں قدم قدم پر کانٹے ہیں اور دل آزاری ہے۔

(۷)

جب تک انسان کے ہوش و حواس ہیں۔ اور ملائکہ اور روحانیین کا مشاہدہ نہیں ہوتا ایمان بھی معتبر ہے اور کفر بھی اور جب عالم غیب مبدل باالشہادت ہو گیا۔ جس کو غرغرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی حضر احدھم الموت بلغت القلوب الحناجر سے تعبیر کیا گیا۔ تو اس وقت کا نہ ایمان معتبر اور نہ کلمات کفریہ مضر ہیں۔

(۸)

دعا اور تلاوت کلام پاک میں فرق ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ اور حروف چونکہ اللہ تعالیٰ سے سرزد ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے قرآن مجید باالفاظہ مامور بالتلاوت ہے اگر اس میں دل بھی نہ لگے تب بھی ثواب آخرت اور اثر سے خالی نہیں اور دعا میں یہ بات کہاں؟

کے ملفوظات

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

18666
19
11/47

قرآن کی دعوت

اُس کے نزول کے وقت دین داری اور خدا پرستی کے جس قدر عام تصورات موجود تھے وہ نہ صرف عقل کی آمیزش سے خالی تھے، بلکہ اُن کی تمامتر بنیاد غیر عقلی عقائد پر آکر ٹھہر گئی تھی۔ لیکن اُس نے خدا پرستی کے لئے عقلی تصور پیدا کیا۔

اُس کی دعوت کی تمام تر بنیاد تعقّل و تفکّر پر ہے اور وہ خصوصیّت کے ساتھ کائناتِ خلقت کے مطالعہ و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

وہ کہتا ہے، کائناتِ خلقت کے مطالعہ و تفکّر سے انسان پر "تخلیق بالحق" کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے، یعنی وہ دیکھتا ہے کہ اس کارخانۂ ہستی کی کوئی چیز نہیں جو کسی ٹھہرائے ہوئے مقصد اور مصلحت سے خالی ہو، اور کسی بالاتر قانونِ خلقت کے تحت ظہور میں نہ آئی ہو۔ یہاں جو چیز بھی اپنا وجود رکھتی ہے، ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ حکمتوں اور مصلحتوں کے عالمگیر سلسلہ میں بندھی ہوئی ہے۔

وہ کہتا ہے، جب انسان ان مقاصد و مصالح پر غور کرے گا، تو عرفانِ حقیقت کی راہ خود بخود اُس پر کھل جائے گی اور جہل و کوری کی گمراہیوں سے نجات پا جائے گا۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد
رحمۃ اللہ علیہ

---

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۸ء قیمت ۱۲ پیسے ۴۷۹

درسِ قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ . . . . . لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

(ترجمہ) یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا۔ وہ انسانوں کے لئے رہنما ہے، ہدائت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے، اور حق کو باطل سے الگ کر دینے والا ہے۔ پس جو کوئی بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ دوسرے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کر لے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ سختی و تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لئے روزہ قضا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو یہ) اس لئے ہے کہ (حکمت الٰہی نے روزے کے فوائد کے لئے دنوں کی ایک خاص گنتی ٹھہرا دی ہے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رہو) اور اس لئے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ہے۔ تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو۔ نیز اس لئے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکر گذاری میں سرگرم رہو۔ اور (اے پیغمبر) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت آپ سے دریافت کرے (کہ کیونکر مجھ تک پہنچ سکتا ہے؟ تو آپ اسے بتلا دیجئے) کہ میں تو اس کے پاس ہوں وہ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں۔ پس (اگر واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہیئے کہ پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں۔ (ترجمہ ختم)

(۱) روزہ کے لئے رمضان کا مہینہ اس لئے قرار پایا کہ اس مہینہ میں قرآن کا نزول شروع ہوا ہے اور اس کا روزے کے لئے مخصوص ہو جانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ہے۔

(۲) دین حق میں اصل آسانی ہے نہ کہ سختی، پس یہ سمجھنا کہ اس طرح کی عبادتوں میں سختی و تنگی اختیار کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہوگا صحیح نہیں ہو سکتا۔

(۳) اس طرح کی عبادتوں سے مقصود خود ہمارے نفس کی اصلاح و تربیت ہے (جیسا کہ بعض اہل مذاہب کا خیال تھا) خدا تو ہر حال میں انسان کی پکار سننے والا اور اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے۔ ایمان و اخلاص کے ساتھ جب کبھی اسے پکارو گے اس کا دروازۂ رحمت تم پر کھل جائے گا۔ (مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

---

۴۴ مسافر کو قرآن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے جو شخص بآسانی سفر میں روزہ رکھ سکے تو اس کے لئے روزہ رکھنا بہتر ہے، اور جسے زحمت ہو، تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ کسی کو کسی پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔
(خورشید بھیروی)

درسِ حدیث

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کتنے ہی (بظاہر) روزہ دار ہیں۔ جن کو اپنے روزے سے سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی (روزہ کی رات) تراویح پڑھنے والے ہیں۔ جن کو اپنی تراویح سے جاگنے سوا اور کچھ نہیں ہاتھ آتا"۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا۔ کہ کو روزہ کی حالت میں روزہ کے مقصود کو سامنے رکھنا چاہیئے

"حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی جو کچھ اپنے گھر والوں اور مال پڑوسی کے سلسلے میں غلطی کرتا ہے۔ نماز، روزہ اور صدقہ غلطیوں کا کفارہ بنتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ آدمی اپنے بیوی بچوں کی خاطر گناہ میں پڑ جاتا۔ اسی طرح تجارت میں اور پڑوسیوں کے سلسلے میں بالعموم کوتاہی جاتی ہے تو ان عبادات کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کوتاہ کو معاف فرما دے گا (بشرطیکہ گناہ جان بوجھ کر نہ گئے ہوں بلکہ ہو گئے ہوں)

"حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا۔ آدمی جب روزہ رکھ تو چاہیئے کہ تیل لگائے، اس پر روزہ کا اثر و نشان دکھ نہ دے"۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ روزہ کی نمائش سے بچے، نہا دھو لے، تیل لگا لے تاکہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی سستی اور اضمحلال دور ہو جائے ریا کے پیدا ہونے کا دروازہ بند ہو جائے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ سحری کھا کرو۔ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے"۔

مطلب یہ کہ سحری کھا کر روزہ رکھو گے تو دن آسانی کٹے گا، خدا کی عبادت اور دوسرے کاموں میں کمزوری اور سستی آئے گی۔ سحری نہ کھاؤ گے تو بھوک کی وجہ سے سستی اور آئے گی۔ عبادت میں جی نہ لگے گا۔ اور یہ بڑی بے برکتی بات ہوگی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں فرمایا:۔

"دن کو روزہ رکھنے میں سحری سے مدد لو اور تہجد کے لئے اٹھنے میں دن کے قیلولے سے مدد لو"۔

"سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا لوگ اچھی حالت میں رہیں گے۔ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں

مطلب یہ کہ یہود کی مخالفت کرو۔ وہ اندھیرا چھا جانے بعد روزہ کھولتے ہیں۔ تو اگر تم افطار سورج ڈوبتے ہی اور یہود کی پیروی نہ کرو گے تو یہ اس بات کی دلیل کہ تم دینی لحاظ سے اچھی حالت پر ہو۔

"انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم (رمضان کے حضورؐ کے ساتھ سفر پر جاتے، تو کچھ لوگ روزہ رکھتے کچھ نہ رکھتے، نہ روزہ دار کھانے والے پر اعتراض کرتا اور والا روزہ دار پر اعتراض کرتا"۔ ۴۴ (باقی کالم اول میں)

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال — مدیر معاون حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۷

فیصلہ کن گھڑی

وقت کے موجودہ حالات اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ ملک کسی بڑی تبدیلی سے دوچار ہونے والا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت سے تاریخی تدافل کا جو دور شروع ہوا تھا۔ وہ اب اپنے منطقی نتائج پر پہنچ کر ایک نیا موڑ لینے والا ہے۔

قیام پاکستان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہنگامی حالات سے ہر طبقہ نے موقعہ پرستانہ فائدہ اٹھانے سے گریز نہیں کیا۔ اگر ہم گذشتہ بیس سال کے تغیرات پر نظر ڈالیں تو ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ایک نئی مملکت کے قیام سے یکے بعد دیگرے مختلف طبقات نے حسب توقع اپنے اپنے لئے مفاد جمع کرنے کی سرگرم جد و جہد کی اور عوام الناس کو دین، ملت اور وطن کے نام سے مسلسل فریب دیا جاتا رہا۔

قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کے وہ تمام مفاد پرست عناصر تحریک پاکستان کے گرد و پیش جمع ہو گئے تھے۔ جن کا وجود برطانوی اقتدار کا رہین منت تھا۔ ان عناصر نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح اور معمار پاکستان نواب زادہ لیاقت علی خاں جیسے قائدین تک کو بے بس بنا کر رکھ دیا تھا۔ اور پاکستان کے یہ دونوں عظیم فرزند بھی قیام پاکستان کو ان مقاصد کے حصول کی راہ پر نہ ڈال سکے، جس کے وعدے تحریک پاکستان کے ابتدائی دور میں کئے جاتے رہے اور قیام پاکستان کے جلد بعد ہی تحریکِ پاکستان کا مخلص عنصر گمنامی کے پس منظر میں ڈوب گیا۔

انگریزی دور حکومت کی مصلحتوں نے مسلمانوں کے اندر مذہب، معاشرت معیشت اور سیاست کے محاذوں پر مخصوص طبقات کو جنم دیا تھا۔

ان طبقات نے اپنی اپنی جگہ مذہب، معاشرت، معیشت اور سیاست کی جدید ملی اساس رکھی اور اس طرح ایک ایسی نئی مسلمان قوم کی تشکیل و تعمیر کرنے کی کوشش کی، جو نام اور بلند بانگ دعووں کے اعتبار سے تو مسلمان ہی کہلائے۔ لیکن اس کا پورا رشتہ اسلام کے ماضی اور اپنے اسلاف کے ساتھ نہ رہے اور اس کا امتیازی نشان دوسری قوموں کے مقابلہ میں صرف ایک مدِ مقابل فریق کا ہو۔ اس دور میں:-

— قرآن کی آزاد و مخرفانہ تشریح و تفہیم کا آغاز کیا گیا۔
— حدیث و سنت کا برملا انکار کیا جانے لگا
— فقہ اسلامی کو غیر ضروری قرار دینے کی کوشش کی گئی۔
— تصوف کو باطل ٹھہرانے کا اعلان ضروری سمجھا گیا۔
— تاریخ اسلام کو مسخ کر کے غلط ترتیب اور خود ساختہ نتائج کے ساتھ پیش کیا گیا
— ملی وحدت کی واحد اساس "عقیدۂ ختم نبوت" کے رد اور تاویل سے بھی اعراض نہیں کیا گیا۔
— "ادعائے نبوت" "ادعائے مہدیت"، "ادعائے مسیح موعودیت" اور "دعائے تجدیدیت" وغیرہ وغیرہ کو عام اور کھلی چھٹی دے دی گئی۔
— مزید برآں فروعی مسائل پر نزاع و جدل کو ایسی ہوا دی گئی کہ چہار سو تکفیر و تفسیق کی مہم زور پکڑ گئی۔
— اور پھر ان تمام کے مذموبہ سے نظام اسلامی کے قیام کے دعوے کی بعض ایسی صدائیں بلند ہوئیں۔ جنہوں نے اسلام کی "تعبیر جدید سیاسی، سماجی اقتصادی، معاشی، دستوری، آئینی اور نئے سائنسی و میکانکی نظریات کے مطابق کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ اسلام بجائے ایک مکمل دین کے کسی ریاست کا سیاسی دستور، کسی معاشرے کا سیاسی نظام، کسی سائنسی علم و فن کا کوئی کلیہ معاشی اور اقتصادی پیچیدگیوں کا ایک حل، کسی مملکت کا فوجی و دفاعی منصوبہ اور کسی عدالت کا ایک آئینی ڈھانچہ بنا کر پیش کیا جانے لگا۔

اور من حیث الملت مسلمان محض ایک مدمقابل بن کر رہ گئے۔

انگریزی دور کا پیدا کردہ "یہ معجون مرکب مذہبی پس منظر" قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے ورثہ میں آیا۔

اس نام نہاد "مذہبی پس منظر" کے حامل وہ طبقات بنے جن کی معیشت انگریزی دور کے سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ استحصال پر مبنی تھی۔ اور جو سرتاپا انگریزوں کی عطا کردہ مراعات سے مستفید ہوتے تھے۔

یہی طبقات مسلمانوں کے لئے "معاشرت" کا نمونہ بنے۔ جو سراسر یورپ کی نقل تھی اور انہیں طبقات کے ہاتھوں میں مغربی طرز کی سیاست کی وہ باگ ڈور آئی جو ڈیڑھ سو سالہ انگریزی اقتدار کا ناگزیر نتیجہ تھی۔ اس پورے عرصہ میں ایک ہی طبقہ تھا جس کی دعوت مسلمانوں کے لئے اسلام کی طرف رجوع کی رہی۔

علماء حق کی جماعت، اول دن سے انگریزی دور کے پیدا کردہ ان دین و ملت کش حالات سے برسرپیکار رہی۔

وہ ہر مرحلہ پر اسلام کی اس تعبیر و تشریح کو پیش کرتی رہی۔ جو عہد رسالت، عہد صحابہ کرام اور عہد اسلاف سے یکساں طور پر چلی آرہی ہے۔

اس نے معاشرتی اخلاق کی ان اقدار کو برقرار رکھنے میں قطعی تساہل نہیں برتا جو اسلام کی تاریخ اور کتاب و سنت کی تعلیم سے ماخوذ ہیں۔

اس نے معیشت کے ان طور و ڈھنگ کے ساتھ کبھی مفاہمت نہیں کی جو انگریزی سامراج اور یورپ کی سرمایہ داری کے فروغ دادہ ہیں۔ (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس نے سیاسی میدان میں بھی مسلمانوں کی نظروں سے اس متبادل راہ کو بالکل گم نہیں ہونے دیا جس کے رو بہ عمل آجانے سے مسلمان ایک مدمقابل فریق کے بجائے ایک عالمگیر ملت اور بین الاقوامی ملی وحدت کے حامل نہیں بن سکتے تھے۔

لیکن پاکستان کے قیام کے بعد نئی مملکت کے انتظامی مقتضیات نے ان طبقوں کو غالب آنے کا موقعہ دے دیا جو صرف انگریزی دورِ حکومت کے پیداوار اور جو اسلام کے نام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنے میں طاق، بیباک اور عادی تھے۔

تھوڑی سی مدت کے بعد ہی یہ طبقات مفاد پرستی کی باہمی کشمکش میں مبتلا ہوگئے۔ اور پاکستان کے مسلمانوں کے لئے آزمائش وابتلاء کا نیا دور شروع ہوگیا۔

جس نئی مملکت سے انہوں نے اپنے دین کے غلبہ، اپنی معیشت کے استحکام ویکسانیت، اپنی اقتصادیات کی مساوات، اپنے عوامی وجمہوری حقوق کی بالادستی، اپنی شہری آزادیوں کے حصول اور اپنی تہذیب، معاشرت تعلیم وغیرہ کی ترقی کی امیدیں وابستہ کی تھیں نہ صرف یہ کہ وہ تمام امیدیں خواب پریشاں بن کر رہ گئیں بلکہ خود اس مملکت میں پے در پے ایسے سیاسی تغیرات آئے کہ بعض اوقات اپنا وجود بھی ہلتا ہؤا نظر آنے لگا۔

دین کے غلبہ کے بجائے بے دینی کے تسلط کا خطرہ نمودار ہوگیا۔ سرمایہ پرستی کے سیلاب نے عوام کی محنتوں کو خس وخاشاک کی طرح بے قیمت بنا کر رکھ دیا۔ اقتصادی بدحالی غریبوں کا مقدر بن کر رہ گئی۔ شہری آزادیاں سلب ہوگئیں۔ عوامی وجمہوری حقوق غصب کرلئے گئے۔ مغربی تہذیب ومعاشرت غالب آگئی۔ انصاف گراں اور عنقا ہوتا چلا گیا۔ نظام سیاست کم افراتفری نے اسلامی نظام کے قیام کے تصور کو دھندلا کر رکھ دیا۔ حکومت سول سروس کے افسران کی آلۂ کار اور فوجی افسران کی رہینِ منت بن کر رہ گئی۔ سیاسی گروہ بندیوں نے عوام کی اجتماعی طاقت پارہ پارہ کر کے رکھ دی۔

ان بدترین حالات کے سناٹے میں صرف علماء حق کی آواز ہی خضرِ راہ کا کام دیتی رہی۔

پاکستان کے مسلمان بیس سال تک ان نازک و پُرخطر حالات سے گذرتے رہے اور انہیں "حق کی ایک ہی صدا" پکار پکار کر بتاتی رہی کہ تمہاری اصل منزل کہاں ہے؟ اور اس منزل کے کس عَلَم کے نیچے تم مسافر بن سکتے ہو۔

آج حالات پھر ایک نیا موڑ مڑنے والے ہیں۔ ایک نئی تبدیلی پھر گھات لگائے بیٹھی ہے۔ ایک نئے عہد کا صور پھر پھونکا جانے والا ہے۔ پھر فیصلہ کی گھڑی آپہنچی ہے۔ پھر بھانت بھانت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں پھر نئے چہرے ابھر رہے ہیں۔ پھر نئے جال لیکر پرانے شکاری نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام ہنگاموں میں "حق" کی وہ "آواز" بھی بلند ہو رہی ہے۔

اگر ماضی کے تلخ تجربے واقعی کوئی اہمیت رکھتے ہیں اور مسلمانانِ پاکستان اپنے عزیز وطن میں واقعی اسلام کا غلبہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ عوامی بالادستی اور جمہوری حقوق کی سرافرازی کے خواہاں ہیں۔ معاشی اور اقتصادی غلامی کی زنجیروں سے رہائی کے طلبگار ہیں۔ مذہب کی حامل سیاسی آزادی کے طالب ہیں۔

تو اس فیصلہ کن موقعہ پر ان کے سامنے ایک صحیح راہ ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنی تمام اجتماعی طاقت اور وزن علماء حق کی اس آواز کے ساتھ شامل کردیں۔ جو صدیوں سے اسلام کے غلبہ کی پکار بلند کر رہی ہے اور جس کا ماضی وحال ابھی تک بے داغ ہے

دین کے محاذ پر اپنی تمام قوتیں جمع کرکے ہی وہ تمام امیدیں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتی ہیں۔ جو قیام پاکستان اور آزادی ملت کا مقصد ومدعا تھیں اور جن کی آرزو وحسرت کی کسک سے اب بھی سینے خالی نہیں ہوئے ہیں

علماء حق کی سربراہی میں جمع شدہ اجتماعی ملی قوت ہی وہ فیصلہ کن طاقت ثابت ہوسکتی ہے۔ جو ارباب اقتدار واختلاف سے لے کر ہر نئی نمودار ہونے والی لیڈرشپ کو ملک میں حقیقی اسلامی وعوامی تبدیلیاں لانے پر مجبور کرسکتی ہے۔

ورنہ دین، ملت، قوم اور وطن کے نام پر عوام فریبی کے کھیل بہت پرانے ہیں اور حصول اقتدار و تکمیل انتقام کے یہ حربے عہد حاضر کی سیاست کے ایسے چلتے ہوئے گُر ہیں۔ جن پر ایک صدی سے زیادہ کے تاریخی شواہد ثبت ہیں۔

قدرت ہمیشہ سنبھلنے کے مواقع نہیں دیا کرتی اور جو موقع ضائع ہوجاتا ہے وہ واپس نہیں آتا۔

غیر مذہبی قوتوں کے بل بوتے پر قائم ہونے والی قیادت کبھی بھی حقیقی اسلام کو قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ خواہ وہ اسلام کی کتنی ہی مخلص اور مدعی کیوں نہ ہو۔ یہ ہماری گذشتہ تاریخ کا انمٹ تجربہ ہے اور یہ بھی ناقابل رد تجربہ ہے کہ مذہب کو غیر مذہبی قوتوں کا تابع رفیق بنا کر نہ صرف یہ کہ حقیقی اسلام کا قیام ممکن نہیں رہتا بلکہ اسلام کے نام سے مخالف اسلام نظریات کے غلبہ پکڑ لینے کا خطرہ نمودار ہوجاتا ہے۔

ان حالات میں اگر اسلام کو غالب لانا مقصود ہے تو مسلمان عوام کو اپنی مجموعی، ملی طاقت جمعیۃ علماء اسلام جیسے دینی محاذ پر جمع کرنا ضروری ہے۔ تاکہ یہ طاقت سیاسی تغیرات پر فیصلہ کن اثر ڈال سکے اور ملک کی آیندہ لیڈرشپ سابق کی طرح اسلام سے اعراض نہ کرسکے یا اعراض کرنے پر مجبور نہ کردی جائے۔

ورنہ

"جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

(کمال)

عرب اور اسلامی اتحاد کی راہ کا سنگِ گراں

اس مرتبہ بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں چین کو نمائندگی دینے کی قرارداد مسترد ہوگئی۔ قرارداد کا استرداد غیر متوقع نہیں تھا۔ گذشتہ اٹھارہ سال سے "امریکہ" کی یہ کوشش جاری ہے کہ "اشتراکی چین" کو جو "چین" کی ستر کروڑ آبادی پر مشتمل ہے، "اقوام متحدہ" میں نمایندگی نہ ملے۔ اور "امریکہ" اس دن کے انتظار میں ہے جب چین کی موجودہ اشتراکی حکومت ناکام ہوجائے اور "فارموسا" کی "چیانگ کائی شیک" حکومت اس کی جگہ لے لے۔ تاکہ "اقوام متحدہ" میں امریکہ کی "سامراج بالادستی" کی پوزیشن کمزور نہ پڑ جائے۔

"چین" کو نمایندگی دینے کے بارے میں "امریکی سامراج" کی "مخالفانہ ہٹ" ناقابل فہم نہیں ہے۔ لیکن افسوس ان ممالک پر ہے۔ جو محض "امریکہ دوستی" کی خاطر دنیا کی اس سب سے بڑی ناانصافی اور حق تلفی میں آنکھیں بند کرکے "امریکی سامراج" کا غیر مشروط اور وفادارانہ ساتھ دیئے چلے جارہے ہیں۔

امریکی سامراج کے ساتھ وفاداروں کی اس صف میں جب "ملائشیا"، "ترکی"، "اردن" اور "سعودی عرب" کو بھی "اسرائیل" کے ساتھ دیکھا جاتا ہے تو حیرانی اور افسوس کی کوئی حد نہیں رہتی۔

بالخصوص "اردن" اور "سعودی عرب" کا عربوں اور مسلمانوں کے بدترین دشمن "اسرائیل" کے ساتھ ہم آواز ہوکر "امریکہ" کی حمایت میں "چین" کے خلاف ووٹ دینا سراسر اپنے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے

گذشتہ اسرائیل جارحیت کے تلخ تجربہ کے بعد جس میں "اردن" نے براہ راست اسرائیل کے ہاتھوں شدید نقصان اٹھایا ہے اور "سعودی عرب" جسے اسرائیل کے بدترین عزائم سے اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ بین الاقوامی سیاسیات میں مشترکہ عرب پالیسی پر عمل کرتے اور یہ امر تو انتہائی شرمناک ہے کہ کسی بین الاقوامی مسئلہ پر اسرائیل کے ساتھ اشتراک نمایاں ہو۔

اسرائیل کے ہاتھوں اتنی بھی زک اٹھانے کے بعد بھی اگر اردن اور سعودی عرب سے امریکہ کی بین الاقوامی سیاسی توقعات پوری ہوتی رہیں اور اس میدان میں اردن وسعودی عرب جیسے مسلمان وعرب ملک اسرائیل کے ہمنوا ہوکر اس کے "یار وفادار" ثابت ہوتے رہیں۔ تو امریکہ کو کیا ضرورت ہے کہ اسرائیل کی حمایت سے وہ دست کش ہو۔ اور مصر وشام و دیگر عرب ملکوں کے مطالبات کو کامیاب ہونے دے۔ بڑی طاقتوں پر دباؤ ڈالنے کا حقیقی واصلی میدان بین الاقوامی معاملات ہی ہوتے ہیں

لیکن ان معاملات میں اردن، سعودی عرب ترکی، ملائشیا وغیرہ مسلمان وعرب ممالک تو علانیہ و

(باقی صفحہ ۷ پر)

غزوۂ بدر

کفر اور اسلام کے درمیان پہلی جنگ

حافظ محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب جامع حضرو

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بدر کی لڑائی میں اور تم کمزور حالت میں تھے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گذار ہو۔

تاریخ اسلام کے جن واقعات نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالا ہے۔ ان میں سے ایک واقعۂ بدر ہے۔ مادہ پرست دنیا حیران ہے کہ ۳۱۳ نہتے مسلمان جو میدان جنگ میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں تھے انہوں نے ایک ہزار سے زیادہ ... لشکر کو کیسے تہس نہس کیا جو وقت کے جنگی اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہونے کے علاوہ اپنے پاس ضرورت سے زائد سامان رسد رکھتا تھا۔ لیکن حقیقت بین نگاہیں کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ" (بارہا چھوٹی جماعت غالب ہوئی بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے) کے اصول ربانی کے پیش نظر اس واقعیت و حقیقت پر یقین رکھتی ہیں کہ اسلحہ و افراد سے ماوراء کوئی اور طاقت بھی ہے جو کمزوروں، ناتوانوں اور زیردستوں کو زور آور، طاقتور اور بالادست کر سکتی ہے اور کرتی رہتی ہے اور وہ ذات احکم الحاکمین ہے جس نے مسلمانوں کے ساتھ اپنی نصرت و حمایت کا وعدہ یوں کر رکھا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (اگر تم مدد کرو گے اللہ کی (دین الٰہی کی) تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جما دے گا تمہارے پاؤں)۔

جنگ بدر میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہ سحر گاہی اور مسلمانوں کا دینی جذبہ کام آیا اور خداوند قدوس نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی اطلاع فرما دی تھی۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (اب شکست کھائے گا یہ مجمع اور بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر) چنانچہ کمزور تہی دست مسلمان سترصنادید قریش کو واصل جہنم کر کے اور ستر ہی کو پابجولاں قیدی کی حیثیت میں لے کر مدینہ النبی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں خوشی کے ڈونگرے برساتے داخل ہوتے ہیں اور عنایات الٰہی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسجد نبوی میں اپنی جبین نیاز جھکا دیتے ہیں اور اس غالب و عزیز آقا کے سامنے اعتراف حقیقت کے طور پر یوں عرض کناں ہیں ؎

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

ہجرت مدینہ کفار مکہ کے لئے حد درجہ باعث اشتعال تھی۔ مشرکین مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اپنی ناقابل برداشت ایذا رسانی سے محفوظ دیکھ کر اس درجہ برافروختہ ہوئے کہ انہوں نے طے کر لیا کہ جس قیمت پر بھی ممکن ہو مسلمانوں کو نیست و نابود کر کے چھوڑنا ہے چنانچہ ادھر تو کرز نامی کافر مکہ کے لوگوں کی ایک جمعیۃ ساتھ لے کر مدینہ کی چراگاہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے اونٹ لے دوڑتا ہے۔ ادھر مکہ میں سامان حرب وضرب کی فراوانی کے لئے اہتمام ہونے لگتا ہے، اور ابوسفیان کی قیادت میں ستر قریشیوں کا ایک تجارتی قافلہ مال شام بھیجا جاتا ہے تاکہ اجتماعی منافع سے سامان جنگ حاصل کر کے مسلمانوں سے فیصلہ کن جنگ کی جائے۔ اس تجارتی قافلہ کی تیاری میں جس طرح اہتمام کیا گیا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مکہ کے ہر متنفس سے جو کچھ بن پڑا پیش کیا۔ حتیٰ کہ ایک بڑھیا نے اپنی معمولی کمائی تک بھی پیش کر دی۔ یہ ہجرت کا دوسرا سال تھا۔ اسی سال جہاد کی اجازت ہوئی تھی اور اس سے پہلے حضرت عبداللہ جحش کی قیادت میں ایک مختصر جماعت کو کفار کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا جا چکا تھا۔ جس کے ہاتھوں اتفاقی مڈبھیڑ میں مشہور سردار قریش ابن الحضرمی مارا گیا اور کچھ کافر قیدی ہے اس کا بھی کفار کو بڑا دکھ تھا ساتھ ہی ساتھ منافقین مدینہ سے سازشیں کی جا رہی تھیں اور حضور علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو اہل مکہ کے حوالے کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ اسی سال تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ تحویل قبلہ کے حکم سے یہود مدینہ وغیرہ کا غلط پروپیگنڈا، کفار کا مدنی چراگاہ پر حملہ، ابن الحضرمی کا قتل اور خود ہجرت مدینہ وغیرہ اسباب تھے۔ جن کی بنا پر تجارتی قافلہ روانہ کیا گیا تھا۔ جب یہ قافلہ شام سے واپس آتا تھا تو نبی امی علیہ السلام نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ بعض نے بجوشی تعاقب پر آمادگی ظاہر فرمائی اور بعض نے حکم نبوت سے اعراض و انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ کوئی اہم جنگی واقعہ نہیں تعاقب پر آمادگی کا اظہار نہ کیا۔ چنانچہ ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۵۶ پر ہے کہ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے اس تجارتی قافلہ کے متعلق مشورہ کرتے ہوئے فرمایا "کیا تعجب ہے کہ اللہ میاں تمہیں مال غنیمت سے نواز دیں"۔

غرض مسلمانوں کا لشکر جس کی تعداد روایت کے مطابق ۳۱۳ تھی سامان حرب سے بے پروا ہو کر صرف قافلہ کے تعاقب کو نکلا۔ دو تین گھوڑے چند تلواریں اور ساٹھ اونٹ ہمراہ تھے جبکہ اس وقت بحمدہ تعالیٰ مدینہ میں مسلمان بکثرت موجود تھے اور سامان حرب و ضرب بھی کافی تعداد میں موجود تھا۔ لیکن چونکہ کسی جنگی لشکر سے مڈبھیڑ کا خیال تک نہ تھا۔ اس لئے ان حالات میں نکلے کہ تقریباً تہیدست تھے۔ تجارتی قافلہ کے سردار ابوسفیان کو اس صورت حال کا علم ہوا تو اس نے ضمضم نامی ایک شخص کو اجیر بنا کر مکہ روانہ کیا اور امداد چاہی ابوجہل مشتعل ہو گیا اور تمام سرداران قریش اپنے اپنے دستے لے کر بزعم خویش مسلمانوں کا قلع قمع کرنے نکل پڑے۔ کفار کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ سات سو زرہ، ستر گھوڑے اور بے شمار تلواریں تھیں۔ اشعار پڑھ کر جوش دلانے کے لئے مکہ کی عورتیں ہمراہ تھیں۔ مسلمان مدینہ سے نکل کر وادی صفراء میں پہنچے تو نبی امی علیہ السلام نے دو شخصوں کو صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا۔ یہ دونوں بدر پہنچے۔ حالات کا جائزہ لیا اور واپس لوٹ آئے۔ ابوسفیان یہ راستہ چھوڑ کر ساحل کے کنارے چل پڑا اور فوراً مکہ اطلاع دی کہ اب نکلنے کی ضرورت نہیں میں بچ کر نکل آیا ہوں۔ لیکن ابوجہل کی ضدی طبیعت جو پہلے سے بہانے تلاش کر رہی تھی واپسی پر آمادہ نہ ہوئی اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا عزم لے کر لشکر قریش بڑھتا گیا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ہم اپنی ذلت و رسوائی کی طرف رواں دواں ہیں اور فرشتۂ اجل کی دعوت پر بدر میں خیمہ زن ہونا چاہتے ہیں۔ جب حضور علیہ السلام وادی صفراء سے وادی ذفران پہنچے تو آپ کو لشکر کفار کا حال معلوم ہوا۔ چونکہ مدینہ سے نکلنا محض تجارتی قافلہ کے تعاقب کے لئے تھا۔ اس لئے اب صحابہ سے از سر نو مشورہ کیا۔ کیونکہ حالات بدل چکے تھے۔ مسلمان بے سروسامان اور تھوڑے تھے۔ مقابلہ میں دشمن پوری طرح مسلح اور تین گنا زیادہ تھا۔ نیز حضور علیہ السلام کا انصار سے یہ معاہدہ تھا کہ جب تک دشمن خود مدینہ پر حملہ آور نہ ہو انصار مدینہ سے نکل کر جنگ کے لئے مجبور نہ ہوں گے۔ مقررہ ابتدا بعض صحابہ نے جنگ کے معاملہ میں طبعی طور پر گرانی محسوس کی لیکن بالآخر مرضی مبارک کو دیکھتے ہوئے صحابہ نے پوری طرح فداکاری و جاں سپاری کا یقین دلایا۔ اس موقع پر سرداران انصار کی تقریریں تاریخ اسلام کے نہ مٹنے والے نقوش ہیں۔ آپ کا چہرہ انور مسرت سے تمتما اٹھا اور فرمایا بڑھو اور بشارت حاصل کرو۔ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ دو گروہ (جنگی و تجارتی قافلے) میں سے ایک تمہارے قبضہ میں دیا جائے گا اور اللہ کا وعدہ سچا ہے اور بخدا میں جنگ سے قبل سرداران قوم کی قتل گاہیں دیکھ رہا ہوں۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۰) اور صحیح مسلم میں ہے۔ کہ آپ نے بدر پہنچ کر زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتلایا کہ اس جگہ فلاں قریشی قتل ہوگا اور اس جگہ فلاں! تقریباً امت کا اجماع ہے کہ سورہ انفال کی آیات ۵ تا ۸ میں جس

منشور کا ذکر ہے وہ یہی ہے۔ اب مسلمان آگے بڑھ کر خیمہ زن ہو گئے۔ اِدھر لشکر کفار بھی بدر پہنچ گیا۔

بدر ایک کنوئیں کا نام ہے جو مکہ و مدینہ کو ملانے والی شاہراہ سلطانی پر واقع ہے اور ابوسفیان کا قافلہ ساحل پر مشرکین کی پشت پر تھا۔ قرآن حکیم نے سورۂ انفال کی آیت ۷ میں محاذ جنگ کا نقشہ ایسے ہی کھینچا ہے کہ تم عدوۃ الدنیا پر تھے اور کافر عدوۃ القصویٰ اور تجارتی قافلہ نیچے ساحلی میدان میں۔ پھر اتفاق سے مسلمانوں کا میدان اس قدر ریتلا تھا کہ انسانوں اور چوپایوں کے پاؤں اس میں دھنسے جا رہے تھے۔ پانی نام کو نہ تھا۔ اور جس حصہ پر کفار قابض تھے وہ پختہ و مضبوط فرش کی مانند تھا اور پانی کی افراط تھی۔ دونوں لشکر آمنے سامنے تھے۔ آقائے دوعالم خستہ پوش جھونپڑی میں خالق کائنات سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے۔ اور یوں گویا تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

خدایا مجھ سے تو نے جو وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا فرما خدایا یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر خطہ زمین پر کوئی تیرا عبادت گذار نہ رہے گا۔

دربار نبوت کے دربان صدیق اکبر قریب ہو کر مخبر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنسوؤں کی جھڑی کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ بس! خدا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔ عرب کی چلچلاتی دھوپ۔ ۱۷ رمضان کو معرکہ کفر و اسلام پیش آیا۔ ستر قریش مارے گئے۔ جن میں ابولہب و ابوسفیان کے سوا تمام سردار موجود تھے یعنی ابوجہل، عتبہ، عقبہ، شیبہ، ولید، ابوالبختری، مسعود وغیرہ اور ستر ہی قیدی ہوئے۔ بلکہ فی الحقیقت کفر کی اجتماعی طاقت و قوت پاش پاش ہو کر رہ گئی۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے غیبی مدد کس طرح فرمائی۔ اس کی مختصر تشریح قرآن سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مسلمانوں کی نظر میں دشمنوں کی تعداد سے کم نظر آئی۔ تاکہ مسلمان مرعوب نہ ہوں اور مشرکین کو ایک وقت میں تو مسلمان مٹھی بھر معلوم ہوتے تاکہ جنگ سے جی نہ چرائیں اور ایک وقت میں دوگنے نظر آئے تاکہ وہ مرعوب ہو جائیں۔ (سورۂ انفال آیت ۴۳ سورہ آل عمران آیت ۱۳)

(۲) مسلمانوں کی دعا پر پہلے تو ایک ہزار فرشتے سے مدد کی گئی (سورہ انفال آیت ۹) پھر یہ تعداد تین ہزار کر دی گئی (آل عمران آیت ۱۲۴) اور تسلی دی کہ یکبارگی حملہ کی صورت میں یہ تعداد پانچ ہزار کر دی جائے گی (آل عمران آیت ۱۲۵)

(۳) حالت جنگ میں مسلمانوں پر قلیل وقت میں اونگھ طاری کر دی گئی۔ اس سے بیدار ہوئے تو اپنے اندر نئی روح اور نئی تازگی محسوس کی۔

(۴) مسلمانوں کے پاس ریتلی زمین تھی رات میں پانی برسا دیا جس سے وہ پختہ ہو گئی اور حوض بنا کر پانی جمع کر لیا۔ بخلاف دشمن کے کہ اس کی زمین کو کیچڑ کی طرح دلدل بنا دیا۔ (سورہ انفال آیت ۱۱)

جنگ میں ابتداءً ایک ایک سورما بڑھا۔ پھر یکایک جنگ شروع ہوئی۔ ابتدا میں مسلمان مغلوب جنگ لڑے مگر فراغت دعا کے بعد نبی رحمت علیہ السلام نے مشاھت الوجوہ (چہرے روسیاہ ہوں) فرما کر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں تو میدان جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ کفار اس ناگہانی پریشانی سے مضطرب اور بے چین ہو گئے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی میں اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ ظاہراً محمد صلی اللہ وسلم کے ہاتھ کنکریاں پھینکی گئیں لیکن مؤثر حقیقی اللہ تھا۔ کفار اپنی ستر نعشیں چھوڑ کر اور ستر قیدی مسلمانوں کے قبضہ میں دے کر بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ البتہ ۲۲ صحابہ نے (جبکہ مشہور روایت ۱۴ کی ہے) جام شہادت نوش فرما کر حیات ابدی حاصل کر لی۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (راہ خدا میں کھیا دینے والوں کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔

غزوہ بدر سے درحقیقت دنیا میں ایک روح افزا انقلاب آگیا۔ ظلم و عدوان اور تمرد و سرکشی کی کمر ٹوٹ گئی اور اس کی جگہ اطاعت و فرمانبرداری اور عدل و انصاف نے لے لی۔ مالک الملک کی حکمتوں کو کون سمجھ سکتا ہے حالات کو یکبارگی پھیر دینا اور فتح کو شکست میں اور شکست کو فتح میں بدل دینا اس مالک حقیقی کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نوٹ اس قابل ہیں کہ انہیں حرز جاں بنایا جائے پڑھیے اور سر دھنیے۔

"بعض اوقات قدرتی حوادث کا ایک معمولی سا واقعہ بھی فتح و شکست کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ جنگ واٹرلو کے تمام مؤرخین متفق ہیں کہ اگر ۱۷ اور ۱۸ جون ۱۸۱۵ء کی درمیانی شب بارش نہ ہوئی ہوتی تو یورپ کا نقشہ بدل گیا ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں نپولین کو زمین خشک ہونے کا بارہ بجے تک انتظار نہ کرنا پڑتا۔ سویرے ہی لڑائی شروع کر دیتا۔ نتیجہ یہ نکلتا کہ بلوشر کے پہنچنے سے پہلے ویلنگٹن کو شکست ہو جاتی۔ واٹرلو میں اگر بارش نہ ہوئی ہوتی تو یورپ کا سیاسی نقشہ بدل جاتا۔ لیکن اگر بدر میں نہ ہوئی ہوتی تو کیا ہوتا؟ تمام کرۂ ارض کی ہدایت و سعادت کا نقشہ الٹ جاتا۔ اسی طرف پیغمبر اسلام نے اپنی دعا میں اشارہ کیا تھا۔ اللّٰھم ان تھلک ھذہ العصابۃ فلا تعبد فی الارض (خدایا اگر خدام حق کی یہ چھوٹی سی جماعت آج ہلاک ہو گئی تو کرۂ ارض میں تیرا سچا عبادت گذار کوئی نہیں رہے گا) (ترجمان القرآن صفحہ ۵۶ و ۵۷ جلد دوم)

اس جنگ کے یہ پہلو کس قدر عبرتناک ہیں، کہ کفار کا غرور و تکبر میدان جنگ میں بھی فرو ہونے کا نام نہیں لیتا۔ جب ابتداء حضرت عوف و معوذ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم نکلے تو ان کا مقابلہ عتبہ، شیبہ اور ولید سے ہونا تھا۔ لیکن عتبہ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ جواب ملا انصار۔ تو وہ بدزبان چلا اٹھا کہ تمہارا ہم مدینہ کے چوہوں سے لڑنے نہیں آئے (معاذ اللہ) ہمارے مقابلہ کے آدمی بھیجو۔ تب حضرت حمزہ و علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نکلے۔ ان کے نکلتے ہی عتبہ نے لاف و گزاف بکنا شروع کر دیا۔ حضرت حمزہ نے فرمایا زبان بند کرو۔ یہاں فیصلہ تلوار کرے گی۔ یہ ہوا کہ تینوں کافر خاک و خون میں تڑپ کر رہ گئے۔ ان سے زیادہ بدانجام ابوجہل کا ہوا۔ جو انصاری بچوں کے ہاتھوں زخمی ہو چکا تھا۔ لیکن نشۂ حکومت کو سرداری اور تخوت و غرور کے ہاتھوں اتنا مجبور تھا کہ جب ابن مسعود رض اس کا سر کاٹنے لگے تو کچھ ذرا نیچے سے کاٹنا تاکہ مرواں کے سر کی شناخت ہو سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا سر دیکھ کر شکر خدا ادا کیا۔ اور مسلمان مجاہدین کی لاشیں انتہائی عزت و توقیر سے دفن کرا دیں اور کفار کی لاشوں کو گڑھے میں پھینک کر اور انہیں زجر و توبیخ کر کے شادماں و فرحاں واپس تشریف لے چلے۔

رحمت عالم نے اسیران جنگ سے حسن سلوک کی تاکید کی اور صحابہ میں تقسیم فرما دیا۔ چنانچہ صحابہ نے خود کھجور پر وقت گذارا۔ انہیں کھانا کھلایا۔ خود زمین پر لیٹ کر انہیں چارپائی پر لٹایا۔ خود کفار نے اس حسن سلوک کی تعریف کی۔ قیدیوں کے قتل و آزادی سے متعلق مشورہ میں حضرت عمر نے عرض کیا کہ عزیز عزیز کے ہاتھوں قتل کروایا جائے۔ لیکن پرتو رحمت محمدی سیدنا صدیق اکبر نے فدیہ لے کر چھوڑنے کی سفارش کی۔ حضور علیہ السلام نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔ چنانچہ مکہ والوں نے چار ہزار درہم سے ایک ہزار درہم تک فدیہ بھیج کر قیدی چھڑائے نادار قیدیوں سے کہا گیا۔ کہ بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دو یہی تمہارا فدیہ ہے۔ ان میں حضور علیہ السلام کے بڑے داماد ابوالعاص بھی تھے۔ ان کے فدیہ کے لئے بنت نبی حضرت زینب رض نے سامان بھیجا۔ جس میں وہ ہار بھی تھا۔ جو حضرت خدیجہ رض نے بیٹی کو دیا تھا۔ آپ نے اسے دیکھا تو بے ساختہ آنسو بہہ پڑے۔ صحابہ کے مشورے طے ہوا کہ ابوالعاص جا کر زینب رض کو مدینہ بھیج دے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ اور بعد میں حضرت ابوالعاص خود بھی مسلمان ہو گئے رضی اللہ عنہ! اس جنگ سے متعلق مستشرقین نے بڑی ہرزہ سرائی کی ہے۔ اور بدقسمتی سے عقل و ہدایت گزیدہ مسلمان بھی ان کا شکار ہو گئے۔ اور اعتراض کر دیا کہ تجارتی قافلہ پر حملہ آخر کہاں درست ہے؟ لیکن حق بین اور حق آگاہ یہ سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہجرت کے بعد کفار نے مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور مدینہ کی چراگاہ پر حملہ درحقیقت جنگ کا ابتدائی سٹیج تھا۔ پھر اس تجارتی قافلہ کی غرض یہی تھی کہ منافع سے سامان جنگ لے کر مسلمانوں کا قصہ تمام کیا جائے۔ ایسے قافلہ کا راستہ روکنا کیوں کر غلط ہے؟ مسلمان راستہ نہ روکتے تو کفار مکہ پہنچ کر پروگرام کے مطابق تیاری کر کے حملہ آور ہوتے تو کتنی مشکلات پیدا ہوتیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

اداریہ — صفحہ ۴ سے آگے

غیر مشروط امریکہ کا ساتھ دیں اور ایران وغیرہ بعض عالک غیر جانبدار رہ کر بالواسطہ امریکہ کے مقاصد کی معاونت کریں تو اس طرح کوئی بھی ایسا مسئلہ جس کا تعلق براہ راست مسلمان ملکوں اور عرب ممالک کے مفادات سے ہے کبھی امریکہ سلجھنے نہیں دے گا۔

جمعہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء کے روزنامہ "جنگ" کراچی نے اور ۱۷ نومبر ۶۸ء کے روزنامہ "امروز" ملتان نے اقوام متحدہ کی اس رائے شماری میں درج ذیل مسلمان ملکوں کے نام چین کو نمایندگی دینے کی حمایت لکھے ہیں

پاکستان۔ افغانستان۔ الجزائر۔ عراق۔ مراکش مصر متحدہ عرب جمہوریہ۔ شام اور سوڈان۔ جبکہ رائے شماری میں حصہ نہ لینے والے مسلمان ملکوں میں درج ذیل ممالک شامل ہیں:۔

"ایران"، "کویت"، "لیبیا" اور "تونس"

مخالفت میں رائے دینے والے مسلمان ممالک اردن ملائشیا، سعودی عرب اور ترکی ہیں۔

کاش یہ تمام مسلمان و عرب ممالک اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں مشترکہ پالیسی کو بنیاد بنا سکیں اور امریکی سامراج کی جارحیت سے دستکش رہیں تو اس سے نہ صرف یہ کہ ان کے عالمی وقار میں اضافہ ہوگا بلکہ "اسرائیل" کے ناسور کو ختم کرنے میں بھی اس سے مدد مل سکے گی۔ نیز امریکہ پر بھی یہ واضح ہو جائے گا کہ اب کسی عرب و مسلمان ملک کو اپنے سامراجی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ورنہ اس صورت میں جیسی کہ اب سامنے آئی ہے کہ امریکہ کی حمایت میں اردن اور سعودی عرب اسرائیل کے ساتھ ایک ہی صف میں شامل نظر آئیں، نہ اسرائیل سے عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے اور نہ کوئی اسلامی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اتنے اہم بین الاقوامی مسئلہ میں یہ پوزیشن اختیار کرنے کے بعد اسلامی اتحاد کا نعرہ لگانا اور مصر و شام کو مورد الزام بناتے رہنا امریکی سامراجیت کے ساتھ اپنے گہرے تعلق پر پردہ ڈالنے کے سوا اور کیا سمجھا جائے؟

(کمال)

بین الاقوامی اقتصادی بحران اور فرانس

گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد بین الاقوامی اقتصادی بحران کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے وہ ابھی تک ختم نہیں ہو سکا ہے بلکہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق "سنگین تر" ہوتا جا رہا ہے۔

سب سے پہلے اس بحران کا اثر برطانیہ پر پڑا جس کے بیشتر تجارتی مفادات "ہز سویز" کے ساتھ وابستہ تھے

ہز سویز کے بند ہونے سے ان مفادات کو شدید ضرب پہنچی اور برطانیہ اپنے "سکہ" کی قیمت کو کم کرنے پر مجبور ہو گیا۔

بحران کا دوسرا اثر "امریکی ڈالر" پر پڑا۔ جو مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے لئے "شہ رگ حیات" کا درجہ رکھتا ہے۔

اگر سعودی عرب و لیبیا وغیرہ عرب ملکوں سے امریکہ کو "تیل" کی سپلائی بند کر دی جائے تو ڈالر کا وہ بحران مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے سیاسی غلبہ اور اسرائیل کے استحکام کو ناقابل تلافی ضرب پہنچا سکتا تھا۔ لیکن امریکہ کو تیل کی سپلائی کرنے والے یہ عرب ممالک ایسا کرنے سے قاصر رہے اور امریکہ بعض دوسرے ذرائع سے کام لے کر "ڈالر" کے اس بحران کو کچھ عرصہ کے لئے رفع کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

یہ بات بہت کم سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جن ایشیائی ملکوں کا نظام زر برطانوی پونڈ، اسٹرلنگ اور امریکی ڈالر کے ساتھ وابستہ ہے اور ان ملکوں میں مغربی ملکوں کا سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام جاری ہے جب کبھی برطانوی و امریکی سکہ پر بحران آتا ہے اور وہ اپنے سکہ میں کمی بیشی کر کے اسے رفع کرتے ہیں تو اس کا بیشتر نقصان اور بوجھ ان ایشیائی ملکوں کی ہی اقتصادیات و معیشت پر پڑتا ہے۔ جن کا نظام زر برطانوی یا امریکی سکہ کے ساتھ وابستہ ہے اور جن کا اقتصادی و معیشتی نظام بھی مغربی سرمایہ داری پر مبنی ہے۔

چنانچہ برطانوی سکہ کی گذشتہ کمی سے یہ تمام ایشیائی ممالک متاثر ہوئے۔ امریکی ڈالر کے بحران کے وقت بھی ان پر کافی زد آئی۔

موجودہ اقتصادی بحران پہلے دونوں بحرانوں سے زیادہ وسیع اور سنگین ہے۔

اس بحران کو روکنے کے لئے اب امریکہ، برطانیہ وغیرہ ملکوں نے فرانس کو اپنے سکہ میں کمی کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

فرانس کے حالیہ بجٹ میں جس زبردست خسارے کا اعلان ہوا ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے بعض مغربی ملکوں نے قرض و امداد کی پیشکش کی ہے۔ اس طرح فرانس اپنے سکہ کی قیمت میں کمی پر تیار ہو کر خسارے کی تلافی کی توقع کر سکتا تھا۔ لیکن درحقیقت فرانس سے اس کے سکہ کی قیمت میں کمی کرا کے امریکہ و برطانیہ اپنے اپنے سکوں کا بحران ٹالنا چاہتے تھے خصوصاً امریکی ڈالر پر جو شدید ضرب آ رہی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی جا رہی تھی۔

لیکن فرانس کے صدر نے اپنے سکہ کی قیمت میں کمی نہ کرنے کا جرأت مندانہ اعلان کر کے امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔

فرانس اب دوسرے ذرائع سے کام لے کر اپنے خسارہ کی تلافی کرے گا۔

اقتصادیات میں عوامی اشتراک کے بڑھتے ہوئے موجودہ رجحانات کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی باہم مل کر ایک نئے مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ جس کا دائرہ اثر عالمی منڈیوں پر حاوی ہو۔ یہ نظام اولاً یورپ کی مشترکہ منڈی کے منصوبہ کی صورت میں سامنے آیا۔ پھر اسی بنیاد پر ایشیا میں بھی "مشترکہ منڈیوں" کے قیام کی تجویزیں بروئے کار لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس طرح صرف "سونے کے ذخائر" پر مبنی نظام زر جو اب فرسودہ اور ناقابل عمل بنتا جا رہا ہے اور بحران در بحران پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ اسے "ان مشترکہ تجارتی منڈیوں" کی وسیع تجارت کے ساتھ مربوط کر کے ایک ایسا نیا اور سخت گیر سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام دنیا پر مسلط کیا جا سکتا ہے۔ جس میں پیداوار کی ترسیل و تقسیم ان مشترکہ منڈیوں کی تابع ہو جائے گی۔ اور یہ مشترکہ منڈیاں تبادلہ زر اور من مانی شرح مبادلہ کا قیمتی ذریعہ ثابت ہوں گی۔ جن میں حصص کے لین دین کی اساس پر اشیاء کی قیمتوں کے فیصلے کرائے جایا کریں گے

لیکن فرانس کی عدم شمولیت نے ابھی تک امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کی کلی بھگت کے اس جدید عالمی سرمایہ داری کے منصوبہ کو سر نہیں چڑھنے دیا ہے۔

اگر فرانس اپنے بجٹ کے موجودہ خسارہ سے اندیشناک ہو کر امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کے ایما سے اپنے سکہ کی قیمت میں کمی کر دیتا، تو پھر اس منصوبہ کی تکمیل کا راستہ بآسانی کھل جاتا۔

ایشیا اور افریقہ کے نوآزاد ممالک اس وقت مغربی سرمایہ داری کے مدہرے چنگل میں گرفتار ہیں۔

صنعتی ترقی کے نام پر ان کی فاضل زرعی معیشت تقریباً تباہ ہو چکی ہے۔ اور صنعتی ترقی میں ان کے قدم مشینری تیار کرنے کے بجائے صرف اشیاء صرف تیار کرنے کی حد تک محدود ہیں اور پھر ان تیار کردہ اشیاء کی تجارت کے لئے وہ برطانوی اسٹرلنگ اور امریکی ڈالر کے زر مبادلہ کے محتاج ہیں۔ نیز اپنی زرعی ضروریات کا بھی ایک بڑا حصہ وہ امریکہ، آسٹریلیا اور کناڈا وغیرہ مغربی ممالک سے خریدنے پر مجبور ہیں۔

اور چونکہ ان کے یہاں کے مفاد پرست طبقے جو اقتدار پر بھی حاوی ہیں۔ مغربی سرمایہ داری کے نظام کے سہارے اپنے خصوصی مفادات قائم کئے ہوئے ہیں اس لئے وہ نہیں چاہتے کہ اس سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کو تبدیل ہونے دیں۔ چنانچہ مصر وغیرہ ایک دو ملکوں کے سوا تمام ایشیائی و افریقی ملکوں میں یہی مغربی اقتصادی نظام نافذ ہے۔

بہ صورت حال سرمایہ پر امریکہ، برطانیہ اور اب مغربی جرمنی کی عالمی اجارہ داری کو مستحکم کرنے کا بہترین ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ اس صورت حال کو نقصان مصر وغیرہ کی آزاد معیشت کے نظام سے پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ وہ تمام ایشیائی و افریقی ممالک تک وسیع ہو جائے۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

رفتارِ سیاست

جسٹس مرشد کی سیاست میں آمد

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

فضائیہ کے سابق سربراہ جناب اصغر خاں کے بعد مشرقی پاکستان ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس سید محبوب مرشد نے بھی عملی سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے اور اصغر خاں کی طرح ہی کسی سیاسی جماعت میں شامل ہوئے بغیر وہ میدان سیاست میں نکل آئے ہیں۔

جسٹس موصوف نے بھی ایک "متوازی بیان" سے اپنے سفرِ سیاست کا آغاز کیا ہے۔

اس طرح ملک کی سیاسی فضا میں تین ایسے نئے عنصر داخل ہو گئے ہیں۔ جو خالصتاً "دورِ ایوبی" کی پیداوار ہیں اور ایک عرصہ تک "ایوب حکومت" کے "دست و بازو" بنے رہے ہیں۔

(۱) مسٹر بھٹو جو مارشل لاء کے ابتدائی دور سے لے کر ۸ سال تک "ایوب گورنمنٹ" کے اہم ترین "وزیر" رہے۔

(۲) مسٹر اصغر خاں جو "ایوب حکومت" کے دوران پاک فضائیہ کے سربراہ مقرر ہوئے اور پھر ریٹائر ہو گئے

(۳) جسٹس مرشد جو "ایوب حکومت" کے دور میں مشرقی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ پر فائز ہوئے اور پھر مستعفی ہو گئے۔

اول الذکر نے باقاعدہ اپنی ایک جداگانہ سیاسی پارٹی تشکیل کی۔ جبکہ ہر دو ثانی الذکر نے اپنی کوئی جماعت بنانے یا موجودہ جماعتوں میں سے کسی میں شامل ہونے کی بجائے تن تنہا سیاست کی وادی میں قدم رکھنا مناسب سمجھا۔

ان تینوں حضرات سے پہلے تک ملک میں حزب اقتدار کے مقابلہ میں حزب اختلاف ان پرانے سیاست دانوں، سیاسی جماعتوں اور سرکاری ملازمت سے علیحدہ ہونے والے سیاسیوں پر مشتمل تھی۔ جن کا تعلق قیام پاکستان اور مارشل لاء کے قبل کے سیاسی حالات و وقائع سے تھا۔

لیکن اب ان تینوں حضرات کی صورتوں میں مارشل لاء کے بعد کے عناصر پر مشتمل ایک جدید اپوزیشن بھی ابھر رہی ہے۔

اصغر خاں کو مخالف جماعتوں کے سربراہ ذمہ دار افراد نے جس ذوق و شوق کے ساتھ خوش آمدید کہا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحریک جمہوریت میں شامل مخالف جماعتوں کے غبار سے میں کتنی ہوا ہے غالباً انہوں نے غنیمت سمجھا اور امید باندھی ہے کہ وہ اصغر خاں کی مرکزیت کے گرد اپنے منتشر اور بے وزن اجزاء کو مجتمع اور بھاری رکھ سکیں گے۔

مسٹر بھٹو کے طوفانی دورے اور ہنگامے نے اصحاب اقتدار کو تو اضطراب میں ڈالا ہی تھا۔ اس سے تحریک جمہوریت میں شامل جماعتوں نے بھی اپنے وجود کو لرزتا ہوا محسوس کیا۔ اور جونہی اصغر خاں نے سیاسیات میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے خود اُنہیں خوش آمدید کہنے میں پیشقدمی کر ڈالی۔

امید ہے کہ جسٹس مرشد کے اعلان کو بھی اسی طرح خوش آمدید کہا جائے گا۔

اور اگر یہ دونوں شخصیتیں آئندہ ایک دوسرے کی حریف نہ بنیں، ان دونوں نے الگ الگ یا مل کر اپنی جماعتیں یا جماعت نہ بنائی اور ان کی عملی سیاست کا ظہور ان کے موجودہ اعلانات و بیانات کے مطابق ہی ترقی پذیر رہا۔ تو یقیناً موجودہ تحریک جمہوریت، ان کے دامن سیاست کو اپنے لئے سایۂ ہما تصور کرتی رہے گی۔

اصغر خاں اور جسٹس مرشد کا عملی سیاست میں آنا ایک طرح سے موجودہ اقتدار کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہیں رہے گا۔

گذشتہ دس سال کی سیاسی گھٹن نے اب ملک میں انتہا پسند نظریات کو جنم دے دیا تھا۔ عوام بڑی اور گہری تبدیلیاں لانے کا رجحان نمو پذیر تھا اور اندر ہی اندر ایک لاوا سا پک رہا تھا۔ جو اب پھوٹ نکلنے کی راہوں کا متلاشی تھا۔

مسٹر بھٹو کے حالیہ دورے نے اس لاوے کی سطح پر ایک دراڑ سی ڈالی تھی۔ جس سے بعض ناخوشگوار مظاہر سامنے آئے۔

عین اس موقعہ پر اصغر خاں اور ان کے بعد سید محبوب مرشد کا معتدل اور متوازن سیاسی نظریات کے ساتھ میدان سیاست میں آ جانا اس انتہا پسند رجحان کو روکنے اور اندر ہی اندر پکنے والے لاوے کو ایک حد تک سرد کر دینے کا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے جس سے موجودہ اقتدار بھی بڑی حد تک مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

البتہ ملک کا یہ نیا سیاسی مدوجزر جس میں ایک حد تک موجودہ اقتدار کی چشم پوشی بھی شامل ہے عوام سے برسے ہوئے اس مذہبی احساس و رجحان کو بھی کمزور کرنے والا ثابت ہوگا۔ جو گذشتہ ۷ برس سے دینی حقائق کے تحفظ کی کوششوں کی صورت میں نمودار ہو رہا تھا۔

اسلام کے نام سے زیادہ اس ملک میں اسلام کی اس تعبیر کو شدید نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے جس کی اساس، سنت رسول کے اساسی و دستوری منبع ہونے، صحابۂ رسول و اسلافِ امت کے فہم دینی کے معیاری ہونے اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے کلیتہً ختم ہو جانے پر ہے۔

مسلمانوں میں ایک مدت کے بعد دین کو تجدد و تحریف کے حملوں سے محفوظ رکھنے کا تحریکی شعور منظم ہونا شروع ہوا تھا۔ جس کی ابتدائی خوشگوار کامیابی ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کی برطرفی کی صورت میں سامنے آئی تھی۔ اور اب یہ تحریکی شعور دوسرے اہم دینی مسائل کے تصفیہ کے لئے آگے بڑھنے لگا تھا کہ اچانک سیاست کا ایک نیا مدوجزر شروع ہو گیا۔

اس مدوجزر نے چند نئے سیاسی چہروں کو نمودار کر دیا ہے اور نئے سیاسی عزائم کو ابھار ڈالا ہے کاش اس موقعہ پر ابھرتے ہوئے نئے داعیوں سے اسلام کے نام کے ساتھ اسلام کی تعبیر کی وضاحت بھی کرائی جا سکتی۔ جس پر ملک کے اسلامی مستقبل کا انحصار ہے۔

ورنہ ملک دائیں اور بائیں بازوؤں کی سیاسی کشمکش کا آماجگاہ بننے اور کسی جدید شخصیت کی قیادت کے زیر اثر آ جانے کے بعد چند نئی سیاسی و سماجی بندشوں کا گہوارہ تو بن جائے گا۔ لیکن اسلام کی غربت و مظلومیت کے ایام پھر بھی ختم نہیں ہوں گے۔ جیسا کہ قیام پاکستان کے بعد دیکھنے میں آیا۔

وقت کے شدید تقاضوں سے اعراض نہیں کیا جا سکتا۔ ملک و ملت کو موجودہ بحران سے نجات دلانا ملی فریضہ ہے۔ عوام کے سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق کے حصول کی جدوجہد ملی فریضہ ہے۔ عوام کے سیاسی معاشی اور سماجی حقوق کے حصول کی جدوجہد ایک لازمی چیز ہے۔ لیکن اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے پاکستان جیسے ملک میں عوامی حقوق کی نیو، اسلام کی اس تعبیر پر ہی رکھی جا سکتی ہے۔ جو مسلمان ملت کا ۱۴ سو سالہ ملی و تاریخی ورثہ ہے۔

اسے گرداب میں ڈال کر جو بھی مقصد حاصل کیا جائے گا۔ وہ ہرگز دیرپا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر قرآن و سنت اور سلف صالحین سے منقول اسلامی عقائد و احکام کی اساس پر جمہوریت۔ معاشی مساوات اور شہری آزادیاں قائم کی جاتی ہیں تو اس ملک میں ہی دیرپا ثابت ہو سکتی ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ عوام اور رہنما اس نئے عہد اور ضمانت کے ساتھ سیاسی سفر کا نیا دور شروع کریں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ضروری ہدایت

ممکن ہو سکے تو یہ مظاہرے ضلعی سطح پر کئے جائیں
ضلعی ناظم اعلیٰ پروگرام ترتیب دے کر
تمام اضلاعی شاخوں تک پہنچائیں اور جمعۃ الوداع کے دن
ضلعی صدر مقام پر مضافات سے عوام و کارکنانِ
جمعیۃ جمع ہو کر مشترکہ مظاہرہ کریں

جمعۃ الوداع کے دن

ملک بھر میں مظاہرے

کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا پیغام

پاکستان جو خالص اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا، بیس سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود اسلامی نظام سے محروم ہے دینی کلچر میں تحریف ہو رہی ہے، دین کے خلاف نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کو مجروح کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف عائلی قوانین نافذ کر کے صریح مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا گیا، خاندانی منصوبہ بندی کی غلط پالیسی سے ملک میں بے حیائی کی سرپرستی ہو رہی ہے۔ سود بنکاری کی لعنت ملک پر مسلط ہے، عریانی، فحاشی، مرد و زن کا اختلاط، شراب کی درآمد اور بے تحاشا استعمال وغیرہ جرائم میں روز افزوں ترقی جاری ہے۔ تحریر و تقریر پر پابندی بنیادی حقوق کا تعطل ہنگامی حالات کا تسلسل، جمہوری حقوق کی پامالی، یونیورسٹی آرڈیننس کا نفاذ ایسے امور ہیں جو اس آزاد قوم کے لئے عار و ننگ کی حیثیت رکھتے ہیں سیاسی مخالفین کو گرفتار کر کے ملک کو انتشار کے حوالے کر دیا گیا ہے، طلباء کے سیدھے سادھے مطالبات کو تسلیم کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔

ان حالات میں

اصلاح اور ملک میں خالص اسلامی شریعت کے نفاذ نیز غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے

جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی و مشرقی پاکستان کی تمام شاخیں پر امن مظاہرہ کریں۔ مختلف کتبے اور بینر وغیرہ لے کر بازاروں میں جلوس نکالے جائیں اور قانونی حدود کا خاص خیال رکھا جائے۔

(نوٹ) اس اشتہار کو نمایاں جگہ پر چسپاں کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو ماتحت جماعتیں اپنی طرف سے جلوس کے پروگرام کے سلسلہ میں مقامی طور پر اشتہار شائع کرائیں

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام نواں گوٹھ سکھر حلقہ ۵ کا انتخاب

امیر	حضرت مولانا امیر سلطان صاحب
نائب امیر	حضرت مولانا خلیل احمد صاحب بندھانی
ناظم اعلیٰ	حافظ حلال دین صاحب
ناظم	حافظ عبدالستار صاحب
خازن	حافظ کمال دین صاحب

(حافظ عبدالستار ناظم)

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام وجہ ضلع سرگودھا

امیر	چوہدری محمد یوسف صاحب
نائب امیر	ڈاکٹر رانا خدا بخش صاحب
ناظم	صوفی محمد حسین صاحب
خازن	صوفی خدا بخش صاحب

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد کے ایک وفد نے جس میں مولانا رحیم بخش صاحب اور عہدہ داروں نے تنظیم کو ترقی دینے کے لئے علاقہ کا دورہ کیا۔ مختلف جگہوں پر درس قرآن کریم دیئے اور رات کو تقریریں کیں مجموعی طور پر دورہ کامیاب رہا۔

بند ور عباسیاں تحصیل آباد میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر	سردار عبدالحق خاں صاحب عباسی
نائب امیر	سردار ابراہیم خاں صاحب عباسی
ناظم	حافظ فتح محمد صاحب خطیب
خازن	سیٹھ احمد بخش صاحب

جمعیۃ علماء اسلام اباوڑا تحصیل صادق آباد

سرپرست	مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد
امیر	جناب نذر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبداشکور صاحب
نائب ناظم	حافظ محمد موسیٰ صاحب
ناظم نشریات	حافظ میر محمد صاحب

ممبران کی توسیع کے لئے ناظم اعلیٰ نائب ناظم ناظم نشر و اشاعت اور سیٹھ عبدالقادر صاحب پر مشتمل ایک رابطہ کمیٹی تشکیل کی گئی۔

وفد نے ہر جگہ اسلامی آئین کے نفاذ۔ غیر اسلامی قوانین اور منصوبوں کو ختم کرنے اور علماء پر سے پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ (ناظم دفتر صادق آباد)

شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر	صوفی عبدالعزیز صاحب
نائب امیر	حافظ محمد بشیر صاحب
نائب امیر	محمد عمر صاحب
ناظم اعلیٰ	جان محمد خاں صاحب
ناظم	رانا عبدالستار صاحب
خازن	رانا محمد یٰسین صاحب
سالار	رانا نصیر الدین صاحب

(جان محمد خاں ناظم اعلیٰ۔

عظیم الشان کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ۵ ر جنوری ۱۹۶۹ء کو ڈھاکہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کر رہی ہے مفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے پچیس ہزار روپے کا بجٹ منظور کیا گیا ہے۔ کانفرنس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے جید علماء کرام اور جمعیۃ کے عہدہ دار شرکت فرما رہے ہیں

(نوٹ) اس موقع پر مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس بھی ہوگا۔

(مولانا) پیر محسن الدین ایم این اے صدر استقبالیہ
(مولانا) محی الدین خاں ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ناظم استقبالیہ

انتخاب باجکانی تحصیل کندہ کوٹ

امیر	میر جمال خاں صاحب
ناظم	فونا خاں صاحب
خازن	محمد عیسیٰ صاحب
سالار	الھورایہ

(محمد اعظم دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام سنکھترہ (سیالکوٹ) کا انتخاب

امیر	مولانا حافظ نذیر احمد صاحب صدیقی خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ	حافظ عنایت اللہ صاحب
خازن	صوفی رحمت اللہ صاحب

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام نواں لاہ سیالکوٹ

امیر	ملک کت علی صاحب
ناظم	مولوی مود احمد صاحب
خازن	ملک محمد سرور صاحب
سالار	چوہدری عبدالحفیظ صاحب

(محمد عبدالقادر تمامی)

موضع پائی تحصیل ٹانک علاقہ کندی کا انتخاب

امیر	مولوی محمد سلطان صاحب مہتمم جامعہ عربیہ دارالعلوم ارشادیہ موضع پائی
نائب امیر	مولانا عبدالحق صاحب مفتی اور
ناظم اعلیٰ	مولانا معراج الدین صاحب موضع
نائب ناظم	مولانا محمد صدیق صاحب موضع
خازن	مولانا عبدالرزاق صاحب

(مولوی معراج دین ناظم اعلیٰ)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو

دستور اساسی

قیمت ۵۰ پیسے - فی سینکڑہ چالیس رو

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے

مرتبہ

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام

قیمت ۴۰ پیسے صرف

اس کے علاوہ

فارم ہائے رکنیت

اور

رسیدات زر

منگوانے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر دینا فرما
محمد حنیف سہانپوری دفتر کل پاکستان جمع
علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مسلمان کون ہے؟

کفر و ایمان کی تحقیق

(۵)

اگر کوئی شخص خدائے تعالیٰ کے ایک حکم کا بھی انکار کرے یا ایک بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھٹلا دے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے میں کہوں میرے پاس ہزار روپے ہیں۔ اس بات کے لئے ضروری ہے کہ میرے پاس پورے ہزار کے موجود ہوں۔ لیکن ہزار نہ ہونے کے لئے لازمی نہیں کہ پورے ہزار کے ہزار روپے غائب ہو جائیں بلکہ اگر ایک روپیہ بھی کم ہوگا تو کہیں گے کہ ہزار نہیں ہے۔ اسی طرح تصدیق کے لئے تمام باتوں کا ماننا ضروری ہے اور تکذیب کے لئے سب کا انکار ضروری نہیں ہے۔ کسی ایک بات میں بھی تکذیب کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ یا یوں سمجھیں کہ جیسے انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ تمام اعضاء رئیسہ صحیح و سالم موجود ہوں۔ لیکن موت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دل و دماغ اور جگر سب ہی اعضاء رئیسہ نہ ہوں۔ بلکہ ایک عضو رئیس بھی نہ ہوگا تو موت آجائیگی اسی طرح ایمانی حیات کے لئے تمام قطعیات دین کو ماننا ضروری ہے۔ لیکن کفر کے لئے کسی ایک کا انکار بھی کافی ہے۔

مقولہ مذکورہ کا صاف معنیٰ یہ ہے کہ ایک شخص ایک بات کہتا ہے۔ اس بات کے ننانوے معنے ایسے ہیں جو کفر ہیں۔ لیکن اس کے قول کا ایک معنیٰ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جو صحیح ہے اور کہنے والے کو کفر سے بچاتا ہے تو اس شخص کو جلد بازی سے کافر نہیں کہا جائے گا۔ جب تک عاقل و بالغ کے کلام کا صحیح مطلب نکل سکے۔ اس کے کلام کو باطل معنیٰ پر محمول نہ کیا جائے گا۔ یہ حضرات علماء دین کی غایت احتیاط ہے۔ جن کو لوگ کفر بازی کے لئے بدنام کیا کرتے ہیں۔ اگر یہ مطلب نہ ہو تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ ایک شخص مورتی کو سجدہ کرے۔ رمضان کے روزے فرض نہ سمجھے۔ شراب کو حلال کہے لیکن اتنا کہہ دے کہ میں قرآن مانتا ہوں۔ یا کبھی کبھی نماز پڑھ لے۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اگر اسلام کی تمام باتیں مانے۔ سب احکام پر عمل اور صرف اتنا کہہ دے کہ زنا و حرام نہیں حلال ہے۔ وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ تکذیب کے لئے ایک حکم کا انکار بھی کافی ہے۔

تکفیر میں اختلاف کی وجہ

پس جب تکذیب کا نام کفر ہے۔ تو جو شخص بھی کہہ دے کہ میں خدا نہیں مانتا۔ یا رسول نہیں آتا یا رسول کے اقوال قابل عمل نہیں ہیں۔ یا قرآن میں جن فرشتوں کا ذکر ہے یہ نہیں مانتا۔ یا قرآنی توحید صحیح نہیں ہے یا قیامت ایک ڈھکوسلہ ہے۔ ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک آدمی کہہ سکتا ہے۔ وہ کون مسلمان کہلانے والا ہے جو ایسے انکار کو کفر نہ کہے۔ ایسا تو کوئی فرقہ نہیں جو قرآن یا رسول کا یا اسلامی عقائد کا اس طرح انکار کرے تو پھر تکفیر میں اختلاف کیوں ہے۔

میں کہتا ہوں۔ اسی لئے تو علماء دین نے بہتر فرقوں کو مطلقاً کافر قرار نہیں دیا اور ان کے سوا بھی جو نئے مذہب اسلام کے نام پر پیدا ہوئے ان میں بھی احتیاط سے کام لیا۔ لیکن اسلام ایک جامع و مانع دین ہے۔ اس کے اصول منضبط و محفوظ ہیں۔ پروردگار عالم نے وانا لہ لحافظون فرما کر اس کی حفاظت و صیانت کی ذمہ داری لی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نظم قرآن (الفاظ) کی حفاظت ہو اور معانی و مطالب کی نہ ہو۔ کیونکہ قرآن پاک نظم و معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ پس یہاں یہ نہیں ہو سکتا کہ جو اپنے کو ہندو کہہ دے وہ ہندو ہو۔ چاہے خدا مانے یا نہ مانے چاہے بت پرستی کو جزو دین قرار دے یا دھرم کے مخالف۔ یہاں تو ان مسلمہ مدونہ قطعیہ اصول و احکام کا انکار کفر ہے۔ یہاں کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل مقرر ہے جو بھی اس حد کو عبور کرے گا وہ مسلمانی سے نکل جائے گا۔ چاہے وہ ہزار چیخے چلائے کہ میں مسلمان ہوں۔ تکفیر میں اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے۔

چار اصول شرع

وہ دلائل جن سے اسلام کے عقائد یا احکام ثابت ہوتے ہیں چار ہیں۔ قرآن پاک۔ حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اجماع امت۔ قیاس۔ چوتھی دلیل جسے قیاس کہتے ہیں وہ اجتہادی شے ہے۔ جس کسی مسئلہ میں صاف قرآنی حکم یا حدیث نہ ہو۔ اس کو مجتہد محقق صاحب بصیرت اسی قسم کے دوسرے مسئلہ پر قیاس کر لیتے ہیں۔ جس میں صاف حکم موجود ہو۔ اس قسم کے مسائل میں مجتہدین امت کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ فروعی اختلاف ہے۔ اس قسم کے کسی مسئلہ یا خود اس قیاس کا انکار کفر نہیں ہو سکتا۔ یا کسی مسئلہ میں مختلف قسم کی رائیں آئی ہیں۔ ان کے بارہ میں مجتہدین اور ائمہ دین نے اپنی اپنی مستقل رائے قائم کی ہے۔ کسی نے ایک حدیث پر عمل کیا، کسی نے دوسری پر، کسی نے دونوں حدیثوں کے ایسے معنے کئے جو باہم مطابق ہیں۔ اس کو تطبیق کہتے ہیں۔ کسی نے کسی ایک حکم کو منسوخ سمجھا۔ بہرحال اس قسم کے تمام اختلافی مسائل فروعی ہیں، ان سے اصول اسلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نہ ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ لیکن جن مسائل و عقاید پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو۔ اس کو اجتہادی یا اختلافی مسائل نہیں کہہ سکتے۔

حدیث و قرآن اصل اصول ہیں لیکن اثبات عقائد و مسائل کے لحاظ سے قرآن و حدیث کی بھی چار قسمیں ہیں

نصوص کی چار قسمیں

پہلی قسم وہ آیتیں ہیں جو قطعی الثبوت بھی ہیں اور قطعی الدلالۃ بھی۔ قطعی الثبوت کا معنی یہ ہے کہ آیت من جانب اللہ (خدا کا فرمودہ) ہونے میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ اس اعتبار سے قرآن پاک کی ہر آیت قطعی الثبوت ہے۔ قطعی الدلالۃ کا معنی یہ ہے کہ آیت کے معنی میں شک و تردد نہ ہو۔ آیت اپنے معنی پر قطعی طور پر دلالت کرے۔ دوسرے معنی کا احتمال نہ ہو۔ جیسے روزے، نماز یا جنت، دوزخ اور قیامت والی اور عموماً دوسری آیتیں جن کا معنی قطعی طور پر متعین ہے۔ دوسری قسم وہ آیتیں ہیں۔ جو قطعی الثبوت تو ہیں لیکن قطعی الدلالۃ نہیں۔ یعنی آیت متعین معنیٰ پر یقینی دلالت نہیں کرتی۔ جیسے آیت کریمہ والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء (ترجمہ) اور طلاق کی ہوئی عورتیں (عدت گذارنے کے لئے) تین حیض تک انتظار کریں۔

یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے بعض دوسرے ائمہ فرماتے ہیں کہ عدت کے لئے تین حیض نہیں بلکہ تین طہر انتظار کرنا ہے کہ عورت تین دفعہ پاک ہو۔ تب دوسرا خاوند کر سکتی ہے۔ اب یہاں تو قرآن کی آیت قطعی الثبوت ہے۔ لیکن یہ امر کہ عورت عدت کے لئے تین حیض گذارے گی اس مفہوم پر آیت کی دلالت قطعی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قروء سے مراد حیض ہو یا طہر دونوں کا احتمال ہے۔ اس لئے آیت قطعی الدلالت اس مفہوم پر نہ ہوئی۔ یعنی یہ امر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مراد تین قروء سے تین حیض ہیں قطعی طور سے معلوم نہ ہوا، غالب گمان سے جو یقین کے قائم مقام ہے یہ مراد متعین کی گئی۔ بعض کم تعداد کی حدیثیں بھی ہیں جو ان دو قسموں میں داخل ہیں۔ جن کا حدیث رسول ہونا یقیناً معلوم ہے۔ کیونکہ ان کے راوی اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ غلط روایت پر متفق ہو سکیں۔

تیسری قسم وہ نصوص ہیں جو قطعی الدلالۃ تو ہوں، لیکن قطعی الثبوت نہ ہوں۔

(باقی آئندہ)

اسلامی نظام ہی دنیا کی حقیقی بہبودی کا کفیل ہو سکتا ہے

(از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

(۳)

ان دونوں آیتوں میں استبداد اور خود رائی سے کنارہ کشی اور مشورہ سے تمام کاموں کے انجام دینے اور نرم خوئی اور لوگوں کی غلطروی سے چشم پوشی اور حقوق رب العالمین کے ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس سے اجتماعی طاقت کا پورا تکفل ہو سکتا ہے اور سب کے حقوق کی مکمل نگرانی ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کو خواہ حکام ہوں یا رعایا خطاب فرماتے ہیں:۔

الا کلکم راع کلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا ولدہ وھی مسئولۃ عنھم وعبد الرجل راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (متفق علیہ)

(خبردار ہو جاؤ تم سب کے سب راعی اور والی ہو (جبکہ حاکم پر اپنے محکوم اور رعایا کی خبرگیری اور خیرخواہی اسی طرح لازم کی گئی ہے۔ جس طرح جانور چرانے والے پر جانوروں کے مالک کی طرف سے لازم کی جاتی ہے۔ اگر چرواہا جانوروں کی خیرخواہی اور خدمات مفیدہ کے انجام دینے میں کوتاہی کرتا ہے تو مالک کے سامنے مسئول قرار دیا جاتا ہے اس لئے حکام کو راعی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے)

بادشاہ جو کہ لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے راعی ہے۔ اور اپنی رعیت سے مسئول ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے اور اپنی رعیت سے مسئول ہے۔ خبردار ہو جاؤ تم سب راعی ہو اور اپنی رعیت سے مسئول ہو)

یہ وہ صحیح نظام حکومت کے اصول ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے کسی حاکم کو بے دھڑک ہو کر رعایا کی خیرخواہی سے بے پروا ہونا یا اُن کے حقوق اور مصالح کو پامال کرنا یا اُن کی بہبودی سے غافل ہونا درست نہ ہوگا۔ ان میں بتلایا گیا ہے کہ مالک حقیقی کے سامنے تم سب مسئول اور ذمہ دار ہو۔ خبردار رہو اور اس کے سوال سے ڈرو۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

.....

.....

دکوئی شخص اگر مسلمان رعایا کا والی اور حاکم بنایا گیا اور اس حالت میں مرا کہ وہ اُن کے حقوق میں خیانت کرنے والا ظالم تھا تو جنت اُس پر حرام ہوگی)

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

مامن عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ فلم یحطھا بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ (متفق علیہ)

(کوئی بندہ خدا ایسا نہیں ہوگا کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا راعی اور حاکم بنایا اور اس نے ان کی نگہبانی اور حفاظت ان کی خیرخواہی کے ساتھ نہ کی تو اس کو جنت کی خوشبو بھی ملے)

یہ وہ نظام ہے جس میں ہر حاکم اور والی کو اپنی تمام رعایا خواہ اس کی قوم سے ہو یا دوسری قوم کی ہو خواہ وہ نظام اسلامی میں داخل ہو یا نہ ہو، سب کی خیرخواہی اور بہبودی کا شدید ترین حکم دیا گیا ہے

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمٰن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا (متفق علیہ)

(انصاف اور عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے داہنی طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور وہ وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے حکم میں اور اہل وعیال اور اپنی رعایا میں عدل وانصاف کرتے ہیں)

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

ان شر الرعاء الحطمۃ۔ (رواہ مسلم)

(یعنی سب سے بُرے راعی اور والی وہ بادشاہ اور حکام ہیں جو کہ لوگوں کو توڑتے ہیں۔ یعنی رعیت پر ظلم کرتے ہیں اور اُن پر رحم نہیں کرتے لوگوں کے مال میں طمع کرتے اور اپنے نفسانی ارادوں کو پورا کرتے رہتے ہیں)

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے:۔

مامن امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیامۃ مغلولا حتیٰ یفکہ عنہ العدل او یوبقہ الجور (دارمی)

"اگر دس آدمیوں پر بھی کوئی امیر ہوگا تو وہ قیامت کے دن ہتھکڑی بند لایا جائے گا اور جب تک کہ اس کو عدل اس کو کھول نہ دے یا اس کا ظلم ہلاکت میں نہ ڈال دے اسی طرح رہے گا"۔

ایک جگہ ارشاد ہے:۔

الا من ظلم معاھدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیامۃ۔ (ابوداؤد)

"کسی غیر مسلم رعیت پر اگر کسی نے ظلم کیا یا اس کی توہین کی یا اس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دی یا اس سے کچھ بغیر اس کی خوشی کے لے لیا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا"۔

ارشاد فرمایا جاتا ہے:۔

من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا توجد من مسیرۃ اربعین خریفا (البخاری)

جس نے کسی غیر مسلم رعیت کو قتل کر دیا تو اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی دوری تک جاتی ہے۔ (یعنی جنت کے قریب بھی نہ جا سکے گا۔ داخل ہونا تو درکنار)

یہ نظام اور اصول رعایا پروری اور ان میں عدل وانصاف کے ہیں جن میں مسلم، غیر مسلم، چھوٹے بڑے، مرد عورت، ہم قوم، غیر قوم، دیسی، پردیسی وغیرہ سب کے ساتھ مساوات و عدالت کا ارشاد کیا گیا

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (مسلم)

جو لوگ آدمیوں کو دنیا میں عذاب دیتے اور ستاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء (ترمذی و ابوداؤد)

جو لوگ رحم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ تم زمین کے بسنے والوں پر رحم کرو۔ آسمان تم پر رحم کرے گا۔

(باقی آیندہ)

ایئر مارشل اصغر خاں کو قرآن حکیم کا نسخہ پیش کیا گیا

جہلم، ۱۴ر نومبر۔ فضائی فوج کے سابق کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خاں آج جب جہلم پہنچے تو ہزاروں افراد نے ان کا استقبال کیا۔ یہ لوگ جلوس کی شکل میں ایئر مارشل اصغر خاں کو لے کر سول کلب کی طرف روانہ ہوئے جب جلوس مسجد گنبد والی کے قریب سے گذرا تو جبہۃ علماء اسلام جہلم کی طرف سے ایئر مارشل کو قرآن پاک کا ایک نسخہ پیش کیا گیا۔

شورش کیس

سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد کراچی ہائیکورٹ میں ندائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کے کیس کی سماعت ۱۶ر دسمبر سے شروع ہو رہی ہے۔ اس روز آغا صاحب کو بھی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

فاضل ججوں نے حکومت کی وہ درخواست مسترد کر دی جس میں حکومت نے ہائیکورٹ سے احتجاج پر نظر ثانی کے سلسلہ میں کہا تھا۔

حکومت کی ایک درخواست جس میں چوالیس گواہوں کو کم کرنے یا ان کے حلفی بیانات کے بارے میں کہا گیا تھا۔ ہائیکورٹ نے اسے بھی مسترد کر دیا۔

یاد رہے کہ اس کیس کی سماعت حکومت کی درخواست پر ہائیکورٹ بجائے لاہور کے کراچی کر رہا ہے۔

حضرت مولانا اسعد مدنی کو ایک اور صدمہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رح کے صاحبزادہ اور جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا اسعد مدنی کے صاحبزادہ میاں محمد بھی انتقال کر گئے مرحوم اپنے نانا مولانا سید حمید الدین صاحب کے ہمراہ مظفر نگر کے قریب کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے مولانا سید حمید الدین صاحب جائے حادثہ پر ہی انتقال فرما گئے تھے۔ صاحبزادہ میاں محمد مظفر نگر کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اس طرح مدنی خاندان کے عظیم فرزند سید اسعد صاحب کو بیک وقت دو حادثوں سے دوچار ہونا پڑا۔ مرحومین کی تعزیت کے لئے جو لوگ آئے۔ ان میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب وزیر اعظم انڈیا، شیر کشمیر شیخ عبداللہ۔ مرکزی وزیر فخر الدین علی احمد، نواب چھتاری، سعودی عرب، شام اردن، مصر اور دیگر مسلم ممالک کے سفراء قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ دار العلوم دیوبند، ندوۃ العلماء علیگڈھ سہارنپور اور دوسرے شہروں کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے تعزیت کے پیغام بھیجے۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام اس دوہرے حادثہ میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی کے ساتھ شریک غم ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی مجروحین کو جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

تصدیق

اما بعد آپ کو یہ معلوم ہے کہ مدرسہ دار العلوم حمادیہ ہالیجی شریف حضرت اقدس ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں قائم فرمایا تھا۔ اور اپنی زندگی میں مدرسہ کی مکمل سرپرستی فرماتے رہے۔ جس طرح حضرت اپنی زندگی میں اس مدرسہ کی اعانت خود بھی فرماتے رہے اور جماعت کو بھی تلقین فرماتے رہے۔ ہم جماعت سے اس مدرسہ کی معاونت کے سلسلہ میں اپیل کرتے ہیں تاکہ حضرت کا یہ لگایا ہوا پودا مزید بڑھے۔

(حافظ) محمود اسعد (صاحب) مدرسہ درگاہ حمادیہ ہالیجی شریف۔

(حضرت مولانا خلیفہ) فقیر احمد دین (صاحب خلیفہ اعظم حضرت ہالیجوی رح

ابو الخیر محمد شاہ امروٹی خادم درگاہ امروٹ شریف

(نوٹ) آئندہ تعلیمی سال میں سندھ کی مشہور دینی درسگاہ کے اندر سندھ کی مشہور ہستیاں حضرت مولانا قطب الدین صاحب۔ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اور جناب قاری محمد موسیٰ صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دینگے مدرسہ کی اعانت کے لئے ہر قسم کی رقوم پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں:۔

(حاجی محمود احسن مہتمم مدرسہ دار العلوم حمادیہ ہالیجی شریف)

اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے رمضان المبارک میں پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
مقام و ڈاک خانہ وانڈہ خان محمد
تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ضلع سیالکوٹ کے لئے دو مدرسین کی ضرورت ہے۔

(۱) حافظ مستند قاری ہو۔ جو تجوید بآسانی پڑھا سکے اور مشق کرائے۔

(۲) حافظ ہو اور درس نظامی کا فارغ ہو، جو قرآن مجید، فقہ اردو تحریر کی تعلیم دے سکے، دونوں کے لئے شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔

خواہشمند حضرات ۵ ر رمضان المبارک تک بذریعہ خط اطلاع دیں۔ خط میں اپنی عمر اور تنخواہ کے متعلق لکھیں باقی امور عند الملاقات طے کئے جائیں گے۔

حافظ عبد الرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام
جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ڈاکخانہ خاص
ضلع سیالکوٹ

بقیہ: جنس مرشد

سید محبوب مرشد کی سیاست میں آمد اس اعتبار سے زیادہ وقیع ہے کہ وہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں کے لئے یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔

وہ مذہبی عقائد کے اعتبار سے بھی شک و شبہ سے صاف درجہ کے حامل ہیں اور سیاسی اعتبار سے انہوں نے اپنے بیان میں جو نکتہ آفرینی کی ہے۔ علاوہ ازیں ان کا تعلق قانون و عدالت کے ساتھ بھی رہا ہے اس لئے ان کا انداز فکر زیادہ متوازن، زیادہ آئینی اور زیادہ منصفانہ ہو سکتا ہے اور وہ صحیح اور غلط میں امتیاز کرنے کے زیادہ اہل ثابت ہو سکتے ہیں۔

اقتصادی بحران — صفحہ ۷ سے آگے

چنانچہ اس خطرہ کے رونما ہونے سے پیشتر ہی امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کی کوشش ہے کہ جدید سرمایہ داری کے قیام کا ان کا منصوبہ کامیاب ہو جائے فرانس کے موجودہ جرأت مندانہ رویہ نے فی الحال اسے پھر التواء میں ڈال دیا ہے۔

لیکن کیا فرانس امریکہ و برطانیہ کے مسلسل سیاسی و اقتصادی دباؤ کا استقامت سے مقابلہ کرتا رہے گا؟ اس کا جواب ان اثرات سے ملے گا۔ جو امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی کے دباؤ کے علی الرغم اپنے سکہ کی قیمت میں کمی نہ کرنے کے حالیہ فیصلے کے بعد فرانس کی معیشت و سیاست پر پڑینگے۔ ان اثرات کی خوشگواری و ناخوشگواری پر ہی فرانس ہی نہیں بلکہ یورپ بھر کی اقتصادی قسمت کا انحصار ہے۔

(کمال)

ایک ضروری تصحیح

ترجمان اسلام کے شمارہ ۴۶ کے ۷ کالم ۳ میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مضمون "اسلامی نظام" کے اندر آیت فبما رحمۃ من اللہ الخ میں الفاظ کی غلطی ہو گئی ہے اس سلسلہ میں بندہ نادم ہے۔ قارئین کرام اس کی تصحیح فرمالیں۔

اصل آیت یوں ہے:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ۔

(خورشید)

خریدار حضرات متوجہ ہوں۔ جن خریداروں کی چٹوں پر سرخ نشان (X) ہے اُن کے نام اگلا پرچہ وی پی آئیگا

بقیہ:— غزوۂ بدر

فتح و شکست بہرحال اللہ کے قبضہ میں ہے۔ لیکن عالم اسباب میں یہ اقدام انتہائی ضروری تھا کہ تین سو میل دور چلے جانے کے باوجود جو لوگ ریشہ دوانیوں سے باز نہیں آرہے انہیں ہر میدان میں زک پہنچائی جائے اور اگر مسلمان منتقم مزاج ہی ہوتے تو ستر قیدیوں کو زندہ واپس نہ کیا جاتا، لیکن نبی رحمت نے "ترحم" کی رائے کو پسند فرمایا اور سب کو آزاد کر دیا۔

آخر میں ذرا ان نتائج و بصائر پر نگاہ ڈالنی ضروری ہے۔ جو اس واقعہ میں مسلمانوں کے لئے مضمر ہیں۔ ان کی تفصیل مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی مرحوم کی زبانی سنیئے۔ مولانا رقمطراز ہیں:۔

(۱) عقائد اسلامی و افکار ملی کے بنیادی مسائل سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ فتح و شکست عددی اکثریت و اقلیت پر نہیں بلکہ صرف عنایت خداوندی اور اس کے فضل و کرم پر ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔

(۲) جو جماعت احساس فرض کے ساتھ عدل و نصفت کے لئے میدان میں نکلتی ہے کبھی ناکام نہیں ہوتی اور انجام اسی کے ہاتھ رہتا اور خدا کی نصرت کا پیغام اسی کو نصیب ہوتا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

(۳) اگر قلب میں، خلاص اور صداقت حق کا جذبہ موجود اور خدا اور اس کے رسول پاک کے حکم و ارشاد کے سامنے گردن خم ہے تو یہ اسباب دنیوی بشری تقاضے کے پیش نظر اپنی جانب سے خوف و ہراس قابل ملامت نہیں اور خدائے برتر ضرور اس کو ثبات و استقامت عطا فرماتا ہے۔

(۴) صبر و استقامت ایسے میٹھے پھل ہیں جن کی شیرینی دنیا و دین دونوں ہی میں لذت و سکون اور رفعت و سعادت سے ہمکنار کرتی ہے۔ چنانچہ غزوۂ بدر الکبریٰ اس حقیقت کے لئے زندہ جاوید شہادت ہے

(۵) باطل سے برسر پیکار حامل حق و صداقت جماعت بہ اسباب دنیوی جس قدر زیادہ بے یار و مددگار ہوتی ہے خدا کی نصرت و حمایت اسی قدر زیادہ معجزانہ کرشمے دکھا کر حمایت حق کا ساتھ دیتی اور باطل کو ناکام بنا کر حق کو شاد کام کرتی ہے۔ چنانچہ بدر میں ابر رحمت کا نزول، ملائکہ اللہ کا ورود نظر مسلم میں دشمن کی کثیر تعداد کا مشاہدہ قلیل اور مشرکین کی نگاہ میں مسلمانوں کی تعداد کا مشاہدہ کثیر یہ سب معجزانہ امور اسی قانون الٰہی کی کرشمہ سازیاں تھیں۔

یہ ہے غزوہ بدر کی مختصر روئداد جو آپ نے پڑھی اور اس کے نتائج و بصائر پر نگاہ ڈالی۔ اس کی روشنی میں اپنے حالات کا جائزہ لیں اور سوچیں کہ ہمارے اسلاف دنیا پر آخر کیوں چھا گئے۔ اور ہم ادبار و تنزل کا کیوں شکار ہیں۔

آج بھی ہو گر ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اس ایمان و توکل صبر و استقامت اور انابت و رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے۔ جب یہ چیز میں پیدا ہو جائیں تو

کامیابیاں اور شادکامیاں ہمارے قدم چومیں گی۔ خدا ہمیں اسلاف کے نقش قدم پر چلائے اور اپنی زریں تاریخ کو دوہرانے کی توفیق بخشے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

لاہور میں جمعیۃ علماء، نیپ اور پیپلز پارٹی کا جلوس

اپنے مطالبات منوانے کیلئے مشترکہ احتجاجی مظاہرہ

لاہور - ۲۸ نومبر۔ آج لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام، نیپ اور پیپلز پارٹی کا اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا، عوام، طلباء اور تینوں جماعتوں کے کارکنوں، عہدیداروں نے مختلف پلے کارڈ اور بینر اٹھا رکھے تھے۔ جن پر سیاسی نظر بندوں کو رہا کرو، ختم نبوت زندہ باد۔ بنیادی حقوق بحال کرو۔ اسلامی نظام رائج کرو۔ دفعہ ۱۴۴ کا بیجا استعمال بند کرو۔ ہنگامی حالات ختم کرو۔ سامراجیت مردہ باد۔ علماء پر عائد شدہ پابندیاں ختم کرو۔ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین ختم کرو۔ ذوالفقار علی بھٹو کو رہا کرو، مہنگائی ختم کرو، طلباء کے مسائل حل کرو اور دیگر بہت سے نعرے درج تھے۔ کم و بیش ایک لاکھ افراد شریک تھے۔

یہ تاریخی جلوس دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل سے شروع ہوا اور ڈبی بازار، کشمیری بازار دہلی دروازہ، سرکلر روڈ، اکبری گیٹ سے ہوتا ہوا تاریخی جلسہ گاہ باغ بیرون موچی گیٹ ختم ہوا

راستے میں ہر ہر مقام پر دورویہ کھڑے عوام دکانداروں اور چھتوں پر سے ہجوم نے جلوس پر پھولوں کی بارش کی اور قائدین جلوس کو ہار پہنائے۔ جلوس جب شاہ محمد غوث پہنچا تو مجلس احرار کے رضا کاروں و عہدہ داروں نے اپنے دفتر سے جلوس پر پھولوں کی بارش کی اور جلوس کا ۲۱ گولوں سے استقبال کیا اور آخر کار بخیر و خوبی یہ عظیم جلوس موچی گیٹ کے باہر قائدین جلوس میاں محمود علی قصوری۔ جناب جی، اے رحیم، جناب مولانا محمد اکرم اور مولانا محمد ابراہیم کی ہدایات پر پر امن طور پر منتشر ہو گیا۔ اس موقعہ پر قائدین نے جلوس میں شریک حضرات کا بے حد شکریہ ادا کیا، اور پر امن رہنے کی ہدایت کی۔

سرگودھا۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی اطلاع کے مطابق سرگودھا میں تینوں پارٹیوں نے ایک مشترک زبردست جلوس نکالا۔ جو کارخانہ بازار سے شروع ہوا اور شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا ریل بازار میں پر امن طور پر منتشر ہو گیا۔ جلوس کی قیادت نیپ کے شیخ عبدالحمید، جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما قاری عبدالسمیع اور پیپلز پارٹی کے رہنما چوہدری مختار احمد کر رہے تھے۔

اسی طرح اعلان کے مطابق پشاور، کراچی

مردان۔ کاٹ لنگ، صوابی۔ رستم، کوہاٹ، کیمل پور، جہلم، واہ، ہری پور، چارسدہ اور حافظ آباد، گجرات اور حیدر آباد میں بھی احتجاجی جلوس نکالے گئے

سیاسی جماعتوں کی دعوت کے متعلق

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا وضاحتی بیان

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۸ نومبر۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کو شرکت و شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارا تعاون ہر اس پارٹی سے ہو سکتا ہے۔ جو اسلام اور اسلامی نظام حیات کے ملک میں فوری نفاذ کے مطالبے کو اپنے پروگرام میں اولین حیثیت دیں۔ کیونکہ اس کے بغیر نظریہ پاکستان کی تکمیل کبھی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ہماری فلاح کسی دوسرے نظام میں ہو سکتی ہے۔

نواب شاہ۔ نیپ، جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی نے آج مشترکہ احتجاجی جلوس نکالا۔ جس کی قیادت سید رشید احمد، مولانا تاج الدین صاحب بسمل اور عبدالفتح میمن کر رہے تھے۔ جلوس ریلوے مسجد کبیر سے روانہ ہوا اور شہر کی تمام بڑی سڑکوں پر گشت کرتا ہوا جامع مسجد کے سامنے ختم ہوا۔

گوجرانوالہ۔ ۲۷ دسمبر کو نیپ، جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی نے مشترکہ طور پر ایک بھاری جلوس شیرانوالہ گیٹ سے نکالا۔ جس کی قیادت صدر جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبدالواحد، خواجہ منظور الحسن ایڈووکیٹ صدر نیپ اور کنوینر پیپلز پارٹی چوہدری علی گجر نے کی۔

جلوس میں مزدوروں، کسانوں، شہریوں اور طلباء نے بھاری تعداد میں شرکت کی

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک کو موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان اور رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات اور قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام — (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیروں لوہاریگیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

ترجمان اسلام لاہور
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
price 25 paise
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

دوسرے مذاہب والے قرآن کی مخالفت کیوں کرتے تھے

پیروانِ مذاہب کی مخالفت اس لئے نہ تھی کہ قرآن جھٹلاتا کیوں ہے بلکہ اس لئے کہ جھٹلاتا کیوں نہیں؟

اصل یہ ہے کہ پیروانِ مذاہب کی مخالفت اس لئے نہ تھی، کہ وہ انہیں جھٹلاتا کیوں ہے بلکہ اس لئے تھی کہ جھٹلاتا کیوں نہیں؟ ہر مذہب کا پیرو چاہتا تھا کہ وہ صرف اس کو سچا کہے۔ باقی سب کو جھٹلائے۔ اور چونکہ وہ یکساں طور پر سب کی تصدیق کرتا تھا،

اس لئے کوئی بھی اس سے خوش نہیں ہو سکتا تھا، یہودی اس بات سے تو خوش تھے کہ قرآن حضرت موسیٰ کی تصدیق کرتا ہے لیکن وہ صرف اتنا ہی نہیں کرتا تھا، وہ حضرت مسیح کی بھی تصدیق کرتا تھا، اور یہیں آکر اس میں اور یہودیوں میں نزاع شروع ہو جاتا تھا، عیسائیوں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ حضرت مسیح اور حضرت مریمؑ کی پاکی و صداقت کا اعلان کیا جائے۔ لیکن قرآن صرف اتنا ہی کہتا تھا۔ کہ نجات کا دارومدار اعتقاد و عمل پر ہے نہ کہ کفارہ اور اصطباغ پر اور قانون نجات کی یہ عالمگیر وسعت عیسائی کلیسا کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ اس طرح قریش مکہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دل خوش کن صدا نہیں ہو سکتی تھی، کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی بزرگی کا اعتراف کیا جائے۔ لیکن جب وہ دیکھتے تھے کہ قرآن جس طرح ان دونوں کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے۔ اس طرح یہودیوں کے پیغمبروں اور عیسائیوں کے داعی کا بھی معترف ہے تو ان کے نسلی اور جماعتی غرور کو ٹھیس لگتی تھی۔ وہ کہتے تھے۔ ایسے لوگ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے پیرو کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو ان کی بزرگی اور صداقت کی صف میں دوسروں کو لا کھڑا کرتے ہیں۔

مختصراً یوں سمجھنا چاہیئے کہ قرآن کے تین اصول ایسے تھے، جو اس میں اور تمام پیروانِ مذاہب میں وجہ نزاع ہو گئے۔

(۱) وہ مذہبی گروہ بندی کی روح کا مخالف تھا اور دین کی وحدت یعنی ایک ہونے کا اعلان کرتا تھا۔ اگر پیروان مذہب یہ مان لیتے، تو انہیں تسلیم کر لینا پڑتا کہ دین کی سچائی کسی ایک ہی گروہ کے حصے میں نہیں آئی ہے۔ سب کو یکساں طور پر ملی ہے۔ لیکن یہی ماننا ان کی گروہ پرستی پر شاق گذرتا تھا۔

(۲) قرآن کہتا تھا۔ نجات اور سعادت کا دار و مدار اعتقاد و عمل پر ہے، نسل، قوم، گروہ بندی اور ظاہری رسم ریت پر نہیں ہے، اگر یہ اصل وہ تسلیم کر لیتے تو پھر نجات کا دروازہ بلا امتیاز تمام نوع انسانی پر کھل جاتا۔ اور کسی ایک مذہبی حلقہ کی ٹھیکیداری باقی نہ رہتی۔ لیکن اس بات کے لئے ان میں سے کوئی بھی تیار نہ تھا۔

(۳) وہ کہتا تھا۔ اصل دین خدا پرستی پر ہے کہ خدا کی راہ راست پرستش کی جائے۔ لیکن پیروانِ مذاہب کسی نہ کسی شکل میں شرک و بت پرستی کے طریقے اختیار کر لئے تھے اور گو انہیں اس بات سے انکار نہ تھا کہ اصل دین خدا پرستی ہی ہے لیکن ان کیلئے یہ بات شاق گذرتی تھی کہ اپنے مالوف طریقوں سے دستبردار ہو جائیں۔

خدمت کا موقع فراہم کریں

اعلیٰ، عمدہ، جدید قسم، کم خرچ نئے ڈیزائن کے فرنیچر کا کام تسلی بخش کرانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

نیز

عمارتی کام مثلاً دروازے، کھڑکیاں وغیرہ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ کام انشاء اللہ دیانتداری اور محنت سے کیا جاتا ہے

خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں

حافظ عزیز الرحمٰن عزیز اشرفیہ دواخانہ
آل عمران سٹریٹ پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور

خصوصی رعایت

آپ سے قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک جا کر مستقل مشاہرہ پر ملازمت، تو آپ کو

عربی زبان

سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (دو میہ ۳۰ منٹ) دے کر گھر بیٹھے مکمل عربی معہ گرامر بذریعہ خط و کتابت سیکھئے (رمضان المبارک خوشی میں فیسوں میں خاص رعائت) مزید تفصیلات کے لئے پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ ادارہ فروغ عربی
سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

قابل دید صحت و نفاست، زیبائش و آرائش
دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، جلد سنہری ڈائی دار سائز ۲۲×۳۲
۳۲ پونڈ۔ ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ ۸

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ترجمانِ اسلام

لاہور

ختمِ نبوت

عَنْ ضَحَّاكِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ضحاک بن نوفل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

وسلم نے فرمایا ۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ اور میری امت

وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِيْ (البیہقی)

کے بعد کوئی امت نہ ہوگی ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں ارشاد

اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ

فرمایا کہ میں انبیاء میں آخری ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو ۔ ابن ماجہ

.... كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا

بنی اسرائیل کی عنانِ سیاست انبیاء کے ہاتھوں میں رہی ۔ جب ایک نبی

هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ

فوت ہوتا اس کا جانشین نبی ہی ہوتا ، مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ۔

فَيَكْثُرُوْنَ بخاری و مسلم مسند احمد

عنقریب خلفاء کا سلسلہ شروع ہوگا پس بکثرت ہوں گے ۔

درسِ قرآن

(از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم)

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ

بہت پیغمبر گذرے جن کے ساتھ ہو کر اہل حق نے باطل پرستوں کے ساتھ لڑائی کی، اور اس راستے میں جو تکلیف بھی ان کو پہنچی، اس کو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ میدان میں کرشتہ ہو کر کود پڑے، ہمت نہ ہاری اور اپنے رب سے دعائیں مانگنے لگے کہ "اے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئی ہیں درگذر فرما، اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارے پاؤں جمائے رکھ"۔

قرآن مجید میں صابروں کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ تم کم سے اپنی دگنی قوت پر غالب آ جاؤ گے۔ اگر ایک سو صبر کرنے والے پختہ عقیدہ کے مجاہد ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب آ جائیں گے، اور اگر ایک ہزار سرفروش ہوں گے تو وہ دو ہزار کفار پر غالب آ جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس کامیابی کے لئے عقیدہ اور عمل کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ قوم کا عقیدہ اور عمل اگر صحیح ہوگا تو اللہ تعالےٰ امداد فرمائیں گے، اور کامیابی عطا فرمائیں گے۔ انسانی زندگی کو کامیاب اور قوی بنانے کے لئے کامل تیاری کرنا اور تمام امکانی قوتوں کو صرف کرنا اسلامی فرائض میں داخل ہے۔ قرآن نے اس سلسلہ میں بڑی تاکید کی ہے۔

اور تیاری کرو ان کے واسطے (یعنی کفار سے لڑنے کے لئے) جو کچھ تم کر سکو، قوت سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے کہ ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو ضروری نہیں کہ گھوڑوں کی ہی پرورش کی جائے، بلکہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق جیسا بھی اسلحہ ضروری ہو وہ اکٹھا کر کے دشمن کو مرعوب کیا جائے۔ اور کافر تو اس تاک میں ہے کہ اگر تم ذرہ بھی اپنے ہتھیاروں اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو فوراً تم پر ٹوٹ پڑے۔ جو لوگ مسلمانوں کو قوی بنانے کے بجائے تساہل سے کام لیں۔ خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے نکال دیں۔

درسِ حدیث

شب برأت

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس رات کیا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس رات میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو بچہ اس سال میں پیدا ہوتا ہے وہ اس رات میں لکھا جاتا ہے۔ اور اس سال میں جو اولاد آدم ہلاک ہونے والی ہوتی ہے، اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور اس رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔ تب حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا کوئی بھی ایسا نہیں، جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو (او کما قال)

---

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو، رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اس رات میں اللہ تعالےٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ پس فرمایا۔ خبردار کوئی بخشش مانگنے والا ہے؟ کہ اسے بخش دوں۔ خبردار کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں۔ خبردار کوئی مصیبت زدہ ہے؟ اسے نجات دوں۔ اسی طرح کوئی حاجتمند ہے؟ یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جاتی ہے (او کما قال)

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رات آئندہ سال پیدا ہونے والوں اور مرنے والوں کی فہرست تیار ہوتی ہے بندوں کے اعمال خدا کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ رزق کی تقسیم ہوتی ہے۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ رات نہایت بابرکت ہے۔ بجائے آتش بازی اور لہو و لعب کے.... ہمیں اس رات عبادت کرنی چاہیئے۔ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔ جبکہ وہ خود مغفرت اور بخشش کی دعوت دے رہے ہیں۔

تمام علوم کی ابتداء انبیاء علیہم السلام سے ہوئی ہے۔ صناعتوں کا وجود ان کے طفیل ظہور میں آیا ہے۔ خواص اشیاء اور تاثیرات ادویہ سب انہیں کے ذریعہ سے معلوم ہوئی ہیں۔ غرض اصول ہر علم کے خواہ علم شرائع و ادیان ہو یا علم ریاضی و ہندسہ ہیئت و طب ہو، ان کے ذریعہ سے دنیا میں پھیلے ہیں۔ بنیاد ان علوم کی انبیاء علیہم السلام نے ڈالی اور ان کی تفصیل میں صرف کر دیں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایسا ذخیرہ چھوڑ گئے جو ہمیشہ کے لئے کارآمد ہوا۔ مثلاً ریاضی ہندسہ اور بعض کی تفصیل میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہر ایک محقق اور فلسفی نے اپنے لئے جدا راہ بنائی۔ جیسا کہ ہیئت و طب اور دوسرے تجربیات۔ لیکن متاخرین کا جو کمال ہے وہ صرف تفصیل اور تحقیق میں ہے۔ انہوں نے اپنی کوشش سے ایک مادہ کو مختلف ترکیبوں کے سانچے میں ڈھال کر ہزارہا صورتیں بنا دیں مگر یہ دعویٰ کرنا کہ یہ تمام اکتشافات بالکل نئے ہیں۔ اب تک کسی کو وہاں تک رسائی نہیں ہوئی دعویٰ بلادلیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

مرتب و انچارج — حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگرانِ اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۳

مودودی جماعت کی چین دشمنی

اسلامی تعلیمات کے آئینہ میں

مودودی جماعت نے بہت دنوں سے چین کے خلاف پروپیگنڈا کی مہم شروع کر ... جس کے خلاف ہر حساس پاکستانی اور ملک کے وفادار اور سمجھدار افراد نے ... احتجاج بلند کی۔ مگر جیسے امریکہ ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود ویٹ نام میں ... سوز مظالم سے باز نہیں آیا۔ اپنے سیاسی وقار اور جنگی رعب کی مٹی پلید کر کے ... بے گناہوں پر بمباری کی مشق جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسی طرح اس کے نام لیوا ... مداح بھی اس کی مدح اور اس کے مخالفوں کی عیب جوئی سے تائب نہیں ہوئے ... قطے پر زور ڈال کر یاد کریں کہ مودودی پارٹی کے مشہور لیڈر نعیم صدیقی صاحب نے ... میں ایک بیان دے کر کہا تھا کہ ویٹ نام میں امریکی موقف صحیح ہے۔ اس بیان ... طرف سے پھٹکار برسی۔ مگر مودودیے مذکور نے نہ توبہ کی نہ اظہار ندامت ... ہے وہ امریکہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ شعر گنگناتے ہوں ؎

بجرم عشق توام مے کشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ چہ خوش تماشائیست

... مودودیے چین دشمنی سے کیسے توبہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں چین و روس کے عقائد ... نہیں ہے۔ ہم جیسے منکرین خدا اور دہریوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح امریکہ ... دشمن نام نہاد عیسائیوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ ہم چین کی دوستی کی قدر کرتے ... اس ملک میں ان عقائد کی اشاعت کے مخالف ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح ... درآمد ہونے والی تہذیبی لعنت کے مخالف ہیں۔ چین کا کوئی غلط عقیدہ تو مسلمانوں ... نہیں کیا۔ مگر امریکی اوباشوں کے لشکر پاکستان میں پھر پھر کر یہاں کے اخلاق و ... کے ڈال رہے ہیں۔ امریکی تہذیب کا فحش لٹریچر صرف یہیں نہیں بلکہ بیروت ... سے داخل ہو کر تمام عرب ممالک میں بے حیائی، بے پردگی، عریانی اور مذہبی ... پھیلا رہا ہے۔ عرب ممالک کے زائرین جانتے ہیں کہ اس بیہودہ لٹریچر نے ان ... کیا کچھ نہیں کیا۔ کیا کوئی قوم مادر پدر آزاد ہو کر بھی اصول اخلاق اور پاکیزہ ... مذہب کی پابند رہ سکتی ہے۔ اور کیا یہ آزادی دہریت و لامذہبیت کا راستہ صاف ... بہرحال ہم کفر و الحاد اور بے دینی جس راہ سے بھی آئے اس کے مخالف ... ہم اس کو قطعاً غلط سمجھتے ہیں کہ بھارت جیسے کثیر آبادی اور وسیع ذرائع ... سے برسرِ پیکار رہیں اور دنیا کی عظیم سلطنتوں کا بائیکاٹ کر دیں۔ یا خواہ مخواہ ... مخالفت مول لیں۔ نہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔

قبیلہ سے معاہدہ کیا ہوا تھا، اور یہ بات تو ساری دنیا کو معلوم ہے کہ مدینہ منورہ کو ہجرت کے بعد آپ نے وہاں کے غیر مسلموں اور یہودیوں سے بھی معاہدات کر کے مدینہ منورہ کا دفاع مشترک کر دیا تھا۔

چین کے ساتھ ہمارا اشتراک مذہبی نہیں ہے بلکہ دفاعی ہے۔ جن لوگوں کی نگاہ پاکستان کے حدود اربعہ پر ہے۔ اور مختلف دشمنوں کی ممکن یلغار کا تصور کر سکتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ پاکستان اور چین کی دوستی اور ان کے باہمی دفاعی معاہدات کتنے اہم اور ضروری ہیں۔ خاص کر جس کو گذشتہ بھارتی جارحیت کی جنگ کے واقعات کا علم ہے۔ اگر وہ چین دشمنی کا محبوب مشغلہ جاری رکھے۔ تو ہر شخص یہی کہے گا کہ یہ شخص پاکستان اور نفس اسلام کا دشمن ہے۔ اگر پاکستان پر خدانخواستہ بھارت کا قبضہ ہو جائے تو کیا یہاں ان حالات کا اعادہ نہ ہو سکے گا۔ جو اس وقت بھارت کے مسلمانوں کو پیش ہیں۔

مودودیے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ چین میں مسلمانوں پر فلاں فلاں مظالم ڈھائے گئے۔ اس اس طرح اسلام کی مخالفت کی گئی۔ ہم حیران ہیں کہ سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع سے مودودیوں کی ان الزام تراشیوں کی تردید ہونے کے باوجود کیوں وہ اس پروپیگنڈے سے باز نہیں آتے۔

یہاں ہم ایک مذہبی بحث کو یاد دلاتے ہیں۔ جب ابتدا ابتدا میں جنگ کشمیر شروع ہوئی تو مودودیوں کے تنقید سے بالاتر امیر یا امر مطلق نے کہا تھا کہ کشمیر کا جہاد جہاد نہیں ہے کیونکہ حکومت ہندوستان سے ہمارا معاہدہ ہے اور جب تک وہ معاہدہ قائم ہے ہم اس کے خلاف جہاد نہیں کر سکتے۔ اور اس سلسلہ میں قرآن پاک کی آیتیں پیش کی تھیں۔ مودودیے اس بات کا جاہلوں کے سامنے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس مودودی کی تحریر موجود ہے جس میں ان کا یہ علمی شاہکار درج ہے۔

بہرحال مودودیے اپنے اس نام نہاد امیر کے اس اصول کو چین کے بارہ میں کیوں بھول گئے۔ جب معاہدوں کے بعد حکومت پاکستان اس کی مخالفت کی مجاز نہیں تو پھر کسی اور ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے یہ گنجائش کہاں نکل آئی۔ کہ وہ چین کے خلاف قلمی جہاد شروع کر کے امریکہ کو خوش کرے۔

اب مودودیوں کی اس انٹی چین مہم کو بھارتی اور سرینگری ریڈیو خوب اچھال رہے ہیں۔ پہلے بھی جہاد کشمیر کے خلاف مودودی کے فتوے کو ہندوؤں نے خوب اچھالا تھا۔ آیئے ہم آپ کو سرینگر کے بھارتی ریڈیو کی ایک خبر بتائیں جس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے ...

فضائل و مسائل شب برات

اس رات اللہ تعالیٰ آفتاب غروب ہونے کے بعد آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں

مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے اور مغفرت طلب کرنیوالی رات

(محمد عبدالجلیل مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے۔ تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دے دوں۔ کوئی کسی بلا میں گرفتار ہے کہ میں اسے اس سے بچا دوں۔ ایسے ایسے اللہ تعالیٰ فرماتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

ف۔ رات کے قیام سے مراد عبادت ہے۔ نماز ہو یا تلاوت قرآن مجید۔ مجلس ذکر، درود شریف پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر تمام رات نہیں جاگ سکتا تو جتنا ہو سکے غنیمت ہے۔ روزہ کے متعلق صحیح یہ ہے کہ یہ رات گذرنے پر جو دن آتا ہے یعنی پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے۔

آسمان دنیا پر نزول فرمانے کا مطلب یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی خاص و عام رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ رات تہائی رات باقی رہنے پر اس قسم کی کیفیت ہو جاتی ہے اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی تجلیات باری کا نزول شروع ہو جاتا ہے اور یہ عام منادی ہو جاتی ہے کہ کوئی اپنی خطاؤں، اپنے گناہوں، قصوروں کا اعتراف اور ندامت کرتے ہوئے معافی کا طلبگار ہو۔ تاکہ اسے بخش دیا جائے۔ کوئی رزق مانگنے کے لئے میرے دروازے پر آجائے تو میں اسے در در کی ٹھوکریں کھانے سے بے نیاز کر دوں گا۔ کوئی کسی مقدمہ، مصیبت، بلا میں پھنسا ہوا ہے۔ میں اسے نجات دیدوں۔ خوش نصیب ہیں وہ افراد جو رحمت باری سے اپنے دامن بھر کر مالا مال ہو جائے۔

حدیث:۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جانتی ہے جو اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا۔ اس رات میں ہر وہ بچہ بنی آدم کا لکھ لیا جاتا ہے جو اس سال پیدا ہونے والا ہوتا ہے۔ اور اسی میں وہ لکھ لیا جاتا ہے جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے۔ اور اسی رات میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور اسی میں بندوں کے رزق نازل کئے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپ بھی نہیں۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے فرمایا میں بھی نہیں۔ جب تک باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ نہ لے۔ تین بار آپ نے ایسا ہی فرمایا

ف۔ شب قدر کے متعلق بھی حدیث میں ایسے ہی پیدا ہونے اور مرنے والوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تقادیر لکھی گئیں۔ کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنۃ رواہ المشکوٰۃ ص۱۹ یعنی اسلم علماء نے وضاحت فرمائی ہے کہ لوح محفوظ میں پہلے لکھا جا چکا ہے۔ شب برات میں ایک ایک سال کی فہرستیں لوح محفوظ سے نقل کی جاتی ہیں اور شب قدر میں متعلقہ فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی طرح اعمال اگرچہ فرشتے روزانہ لے جاتے ہیں۔ لیکن جس طرح تمام سال کا حساب چیک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تمام سال کے اعمال بھی پیش ہوتے ہیں یہ تو مسلم بات ہے کہ رحمت خداوندی کے بغیر دخول جنت نہیں ہوگا۔ لیکن رحمت بھی نیکوکاروں کے نزدیک ہوتی ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین (القرآن) اس لئے ہر نیکی کرنی چاہیئے۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ معلوم نہیں کونسی نیکی زیادہ پسند آجائے اور ہر گناہ سے بچنا چاہیئے۔ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ اس لئے کہ آگ چھوٹی چنگاری سے بھی لگ جاتی ہے۔

حدیث۔ حضرت ابو موسیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں (اپنے بندوں کی طرف) متوجہ ہوتے ہیں۔ پس اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کو۔

ف۔ بعض روایات میں ناحق قتل کرنے والا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والے کا بھی ذکر ہے۔ گویا یہ اتنے بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے کہ اس بابرکت رات میں بھی اس کی بخشش نہیں ہوتی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بخشش کا بہانہ تلاش کرتی ہے۔ بغیر کسی تمثیل کے جیسے حکومت مختلف ایام مثلاً یوم آزادی۔ یوم انقلاب وغیرہ پر خوشی میں قیدیوں کو معاف کر دیتی ہے یا تخفیف کر دیتی ہے۔ اور بعض باغی قسم کے مجرم ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی قسم کی تخفیف و آسانی نہیں دی جاتی۔ اسی طرح اس رات میں ہوتا ہے۔

حدیث:۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے (ایک روز) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر پر) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ بقیع (مدینہ کے مشہور قبرستان) میں ملے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تو خوف کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے میں نے کہا۔ یا رسول اللہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور اپنی مخلوق سے ان بالوں سے بھی زیادہ بخش دیتے ہیں جو بنی کلب کی بکریوں پر ہوتے ہیں۔ (رواہ البیہقی / مشکوٰۃ ص۱۱۵)

ف۔ بنی کلب عرب کا مشہور قبیلہ ہے۔ اس کے پاس بکریاں بہت زیادہ ہوتی تھیں اور مراد تحدید نہیں بلکہ بخشش کی زیادتی و کثرت ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ شب برات کے متعلق تین باتیں کرنے کی ہیں:

(۱) رات کی عبادت کرنا (۲) پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھنا (۳) رات کو قبرستان میں جانا۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس رات قبرستان میں اکیلے جانا سنت ہے۔ جماعت کے ساتھ نہیں۔ اس کے علاوہ جو خرافات مثلاً آتشبازی وغیرہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔ مال کا بیجا اسراف اور بعض اوقات آنکھ، کان، ہاتھ وغیرہ اعضاء جل جاتے ہیں۔ بعض کتابوں میں اس رات کے متعلق ایک چودہ رکعت والی نماز بھی آئی ہے۔ لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اکثر شہروں میں لوگوں نے یہ رواج کر لیا ہے کہ پندرھویں شعبان کی رات کو اپنے گھروں پر اور دیواروں پر چراغ جلاتے ہیں اور اس روشنی پر فخر کرتے ہیں اور ایسے امور کرتے ہیں۔ جن کی اصلیت احادیث کی معتبر کتابوں میں موجود نہیں ہے اور نہ دوسرے ممالک میں یہ رسم موجود ہے۔ ممکن بلکہ یقین کی حد تک یہ بات ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں سے یہ سبق حاصل کیا ہے جیسے ہندو دیوالی کے تہوار پر اپنے گھروں کی دیواروں اور طاقوں میں چراغ جلاتے ہیں۔ بعض متاخرین علماء کا بیان ہے کہ مخصوص راتوں میں بکثرت روشنی کرنا بدعت شنیعہ (بری بدعت ہے) اس لئے کہ ضرورت سے زیادہ روشنی کرنے کے مستحب ہونے کا کوئی حکم منقول نہیں کسی دن کسی خاص چیز کی تعیین ہمارا منصب نہیں ہے۔ ہذا ما عندی من مطالعۃ الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فی کل باب۔

از قاضی مجیب الرحمٰن صاحب پی ایچ ڈی جامعہ ازہر سے
از قاضی عبدالدیان کلیم

ایک اہم انٹرویو

جمال عبدالناصر اور مصر کے خلاف اتہامات کی حقیقت

(۵)

میرے خیال میں جمال عبدالناصر نے یہودیوں کے خلاف ... کیا ہے۔ اس میں کوئی بھی عرب سربراہ اس کے ... نہیں ہے۔ یہودیوں نے قرآن پاک میں لفظی تحریف ... کی تو جمال عبدالناصر کی انقلابی حکومت نے ... کوشش کو ناکام بنا دیا اور قرآن پاک بہترین قاریوں ... میں بند کر دیا اور لاکھوں کی تعداد میں اس ریکارڈ ... قرآن کے ریکارڈ تمام اطراف واکناف میں بھیجدیئے ... جمال عبدالناصر کی قیادت میں المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ ... احیاء تراث اسلامی کا ذمہ اٹھا کر پرانی اور نادر کتابوں ... چھپانے کا انتظام کیا اور سستے داموں بیچنے کا اہتمام۔

جمال عبدالناصر کی قیادت میں مصر نے یہودیوں کے ... جان، مال اور تمام دستیاب وسائل و دولت سے ... لڑی۔ یہ اور بات ہے کہ اس جنگ کے متوقع نتائج ... نہ ہو سکے۔

جمال عبدالناصر یہودیوں کی نظر میں شیطان سے ... بدتر ہے۔ وہ صرف جمال عبدالناصر کو اپنا دشمن اور ... کو اپنے استعمار پسندانہ عزائم کی تکمیل میں رکاوٹ ... کرتے ہیں۔ اس کا اظہار خود اسرائیل کے وزرائے ... اور داخلہ مرتفیذ دفاع اپنی تقریروں میں کر چکے ہیں۔ ... جمال عبدالناصر نے یہودیوں کو بحیثیت مجموعی اسلام ... لوگوں کے لئے بدترین دشمن بتلایا ہے۔ اس وجہ کی بنا ... کہنا سراسر ظلم ہے کہ جمال عبدالناصر یہودیوں کے ایجنٹ ...

رہا معاملہ جمال عبدالناصر اور اخوان المسلمین کا تو جیسا کہ ... ہو چکے ہیں یہ ان کا داخلی اور سیاسی معاملہ ہے۔ ... کی وجہ سے اس کو یہودیوں کا ایجنٹ قرار نہیں ... جا سکتا۔

جمال عبدالناصر نے پچاس ہزار اخوان المسلمین کو قتل ... ہے؟

میرے خیال میں یہ بیان مبالغہ سے خالی نہیں کیونکہ ... قسم کا بیان دینے والوں سے اگر صحیح معلومات حاصل ... کا مطالبہ کیا جائے تو سوائے لاعلمی کے ان کے ... کوئی جواب نہیں ہوگا۔ اور یہ تعداد ان کے ظن و ... تخمینہ و اندازے کے مطابق ہوگی نہ کہ اصل اور ... حقیقت کے مطابق (واللہ اعلم بالحقیقۃ) ویسے مناسب تو یہ ہوگا

اگر پچاس ہزار اخوان المسلمین کے قتل کے اضافے ... کرنے والوں کا یہ مقصد ہے کہ اخوان المسلمین کے ... بہبود چیدہ حضرات کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ وہ قدر و قیمت اور اثر و نفوذ میں عام پچاس ہزار اخوان المسلمین کے برابر تھے تو یہ اور بات ہے۔ وللناس فیما یعشقون مذاہب۔ اگر اتنی بڑی تعداد قتل کر دی جاتی تو یہ ناممکن تھا۔ کہ مصری عوام دو یا دہ جمال عبدالناصر کو اپنا قائد، سیاسی رہنما اور جد و جہد آزادی کا رمز بنا لیتے اس واقعہ سے اس اضافے کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے

کلیم صاحب! آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ صدر ناصر اپنی تقریروں میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیتا۔ اور فرعون کی اولاد ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کیا صدر ناصر اپنی تقریر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتا ہے؟

محترمی اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت کر دوں:۔

(۱) کیا صدر ناصر خطیب مسجد ہیں یا ملک کے سیاسی سربراہ؟

(۲) کیا خطابت کے آداب و اسالیب میں تمام تقریروں کا اسلوب لب و لہجہ طرز ادا اور طریق تخاطب مختلف ہوتا ہے یا ایک؟

(۳) کیا صدر ناصر نے ہمیشہ اپنی تقریروں کو باسم القومیۃ العربیہ سے شروع کیا ہے یا اس کے علاوہ اور کلمات سے بھی؟

(۴) بالجہر بسم اللہ یا خدا اور رسول کے نام سے تقریر اور گفتگو شروع نہ کرنے والا شریعت اسلامی اور علماء و فقہا کی نظر میں کیا حکم رکھتا ہے؟ اب ہم ان باتوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں:۔

۱۔ جمال عبدالناصر متحدہ عرب جمہوریہ کے سیاسی زعیم اور صدر ہیں۔ نہ وہ ازہر کے شیخ المشائخ یا تبلیغی جماعت کے سربراہ ہیں اور نہ نیم سیاسی اور نیم تبلیغی جماعت کے رئیس اعلیٰ ہیں کہ ہر وقت اور ہر مقام پر اپنی ہر بات اور ہر تقریر کو بسم اللہ سے شروع کرے۔ وہ ایک مسلمان سیاستدان ہے۔ موقع و محل کے مطابق بات شروع کرتا اور ختم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی بعض تقریروں کی ابتدا بسم اللہ اور اس کے مترادف کلمات سے ہوتی ہے اور اختتام دعائیہ کلمات پر۔ اور بعض تقریروں میں باسم الشعب یا باسم القومیۃ العربیہ یا اس کے مترادف کلمات استعمال کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہ طریق تخاطب تمام اقوام و ملل میں قابل تعریف ہے۔ معیوب نہیں۔

۲۔ ہر زبان میں خطابت کے آداب و اسالیب ہوتے ہیں۔ مذہبی اور دینی خطبوں کا اسلوب اور لب و لہجہ خالص سیاسی خطبوں کے اسلوب اور لب و لہجہ سے مختلف ہوتا ہے۔ کامیاب خطیب و مقرر وہی مانا جاتا ہے جو موضوع تقریر اور مقام محل و سامع کی ذہنی صلاحیت و استعداد سے واقف ہو، اور وہ پھر وہ ایسا اسلوب اور طرز ادا اختیار کرے، جو زیادہ بلیغ اور مؤثر ہو۔ اگر کسی نے خوشی کے موقع پر مرثیہ کہنا شروع کیا۔ یا رنج و غم کے موقع پر خوشی کے گیت گائے تو یہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ سیاسی تقریروں میں اکثر ملکی اور غیر ملکی سیاستدانوں نے میرے ہموطنو! عزیز بھائیو! یا جناب فلاں و فلاں! کے کلمات افتتاحیہ استعمال کئے ہیں۔ برخلاف اس کے مذہبی امور اور عبادات و مراسم میں تقریر کی ابتدا حمد و ثناء اور درود و سلام سے ہوتی ہے اور خاتمہ دعائیہ کلمات سے۔ جمال عبدالناصر نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ ہماری تائید کے لئے ان کی تقاریر کا مجموعہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۳) جمال عبدالناصر نے جن تقریروں میں ابتداء باسم القومیۃ العربیہ یا باسم الشعب سے کی ہے تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ جمہور کو یا نظریہ قومیت عربیہ کو اپنا آلہ اور معبود جانتا ہے۔ کبھی نہیں بلکہ عربی زبان سے واقف لوگوں کو معلوم ہوگا کہ باسم الشعب یا باسم القومیۃ العربیۃ کا مفہوم بالکل وہی ہے جو انگریزی کلمہ (آن بی ہاف آف دی پیپلک) کا ہے یا فارسی عرب 'میشنلزم' گویا کہ جمال عبدالناصر یہ کہنا چاہتے ہیں، کہ قوم کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں۔

(۴) مذہبی اعتبار سے دیکھا جائے تو ہر کام کو حمد و ثنا یا بسم اللہ سے شروع کرنا فرض یا واجب نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ نماز کی ابتداء بسم اللہ سے کی جائے یا نہیں؟ امام مالک رح اور آپ کے مقلدوں نے تو یہ کہا ہے کہ انما یسنّ عند ھم اثبات من فاتحۃ الکتاب ولا غیرھا ولا یقرأ بھا المصلی فی المکتوبۃ ولا فی غیرھا سراً وجھراً۔

(تفسیر قرطبی جزء اول ص ۹۶)

یعنی بسم اللہ سورہ فاتحہ یا اور کسی سورۃ کی آیت نہیں ہے۔ نمازی اس کو فرض یا اس کے علاوہ کسی اور نماز میں سراً یا جہراً کسی حالت میں نہ پڑھے۔

اسی تفسیر کے صفحہ ۹۷ میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ کہاں کہاں بسم اللہ لکھنا یا پڑھنا جائز ہے

اور کہاں کہاں ناجائز۔ فرماتے ہیں کہ علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ شعر کے سامنے بسم اللہ یا اس سے پہلے نہ لکھا جائے (اسی طرح تمام فنون لطیفہ اور جمیلہ میں مثلاً موسیقی اور مصوری وغیرہ کی تقریبات میں) حضرت شعبی کی روایت بیان کرتے ہیں۔ جنہوں نے اجمع ان لا یکتبوا امام الشعر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور زہریؒ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے فرمایا کہ:۔ مضت السنت ان لا یکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم نیز یہ بھی لکھا ہے کہ شریعت میں کھانے پینے جماع و طہارت سفر و حضر میں بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے۔ لیکن سراً یا جہراً ان دونوں میں سے اسے اختیار ہے علماء نے اختیاری پہلو کو ترجیح دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ تحریر و تقریر یا کسی کام کی ابتدا حمد و ثنا اور درود و سلام سے سری طور پر کرنے والا اس طرح ماجور ہے۔ جس طرح بالجہر کرنے والا ہوتا ہے۔ ہمارے امام ابو حنیفہؒ ان مقامات کے علاوہ جن میں جہر ماثور ہے باقی تمام جگہوں میں سراً پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اب اگر جمال عبدالناصر نے اپنی کسی تقریر میں ابتدا سری طور پر کی ہو تو کچھ بعید نہیں بلکہ پبلک میں سیاسی تقاریر کے موقع پر بسم اللہ یا درود و سلام کو سراً ادا کرنا ہی امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کے زیادہ قریب ہے۔

بہرحال اس تمام بیان سے میری مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان پر یہ واجب نہیں کہ وہ ہر کام ہر تقریر کو جہری حمد و ثناء سے شروع کرے بلکہ یہ مستحب ہے اور مکلف کو جہراً اور سراً دونوں میں سے اختیار کا حق حاصل ہے اور اگر بفرض محال کسی مسلمان نے کسی وجہ یا وجوہ کی بنا پر یا مصلحت وقت کی خاطر یا بھولے سے اپنی گفتگو اور تقریر و تحریر میں خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد نہیں کیا تو وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ مناسب یہی تھا کہ وہ تقریر و تحریر کی ابتدا بسم اللہ سے کرتا۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ صدر ناصر کے وہ خطبات اور تقریریں بھی موجود ہیں، جن کی ابتدا وہ بسم اللہ سے کرتا رہا ہے۔

جہاں تک جمال عبدالناصر اور اس کا فرعون کی اولاد میں سے ہونے پر فخر کا تعلق ہے۔ میری معلومات کی رو سے یہ صرف اس صورت میں ہے جبکہ اس نے اہل یورپ اور اہل مصر کے آباء و اجداد کا موازنہ کیا ہے۔ اہل یورپ سے یہی کہا ہے کہ ہم اس مصر کے فرزند ہیں جس کے فرزند فراعنہ تھے۔ جو اپنے وقت کی تہذیب و تمدن کے علمبردار تھے، جمال عبدالناصر نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں ہیں اور فرعون کی اولاد ہیں۔ اور یہی ہمارے لئے باعث نجات ہے۔ (اور ایسا کہنا بھی قبطیوں کی طرف سے تھا کہ اپنا نسب بتانے کے لئے)

کلیم صاحب! آپ کا گیارھواں سوال یہ ہے کہ صدر ناصر نے وہ کون کون سے اقدامات کئے ہیں جن کے متعلق مشہور کیا جا رہا ہے کہ وہ مصر میں فرعونی تہذیب کا احیاء کر رہا ہے۔

محترمی کلیم صاحب! اس سوال کا جواب دینے سے قبل یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تہذیب کا صحیح مفہوم عرض کروں اور پھر فرعونی تہذیب پر روشنی ڈالوں۔ اور اس کا مقابلہ اس تہذیب سے کروں جس کے جمال عبدالناصر علمبردار یا اس کے احیاء و بقا کے لئے کوشاں ہیں۔

آج کل علمی محفلوں میں تین الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ تمدن، ثقافت اور تہذیب۔ لیکن اکثر تعلیم یافتہ حضرات ان الفاظ کے معانی اور مفہوم سے واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے الفاظ ثلاثہ کی تعریف ضروری ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

تمدن۔ کسی قوم کی مادی اور ظاہری زندگی اور اس کی مختلف محسوس صورتوں یعنی قواعد صنعت و حرفت نظام زراعت و کاشتکاری، ضوابط مواصلات، قوانین معاشرت و معاشیات کا نام ہے۔ جن کے ذریعہ انسان کی جسمانی زندگی کو بلند کیا جاتا ہے۔

ثقافت۔ جس کے لئے عام طور پر کلچر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ زندگی کی معنوی، روحانی، فکری، عقلی، دینی ادبی اور فنی میدانوں میں کسی قوم کی سعی و کوشش کے پھل کا نام ہے۔ یعنی وہ روح ملت ہے جو افراد اور سماج سے ماوراء تسلسل حیات کو رخ دے کر مقصد حیات تک پہنچانے میں ربط و نظام قائم رکھتی ہے۔

تہذیب۔ جس کے لئے انگریزی میں سول آئی زیشن اور عربی زبان میں حضارۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جدید اصطلاح میں تمدن اور ثقافت کے مشترکہ حاصل کا نام ہے یا یوں کہیئے کہ تہذیب کسی قوم کی مادی و معنوی صور حیات اور نظم زندگی کو کہتے ہیں۔ اس کو یوں سمجھیئے کہ ایک درخت جس کی جڑیں زمین کے اندر نظروں سے پوشیدہ رہتی ہیں اور سطح زمین پر اس درخت کا تنا اور پتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان دونوں کا حاصل حیات یعنی پھل اور پھول بھی۔ اسی طرح ثقافت درخت کی جڑوں کی طرح نظروں سے اوجھل فکری قوتوں کے مجموعہ کا نام ہے، جو کسی فرد یا ملت میں کارفرما ہوتی ہیں۔

تمدن درخت کے تنے پتوں شاخوں کی مانند ظاہری اطوار حیات کا نام ہے۔ جو ثقافتی قوتوں سے نشو و نما پاتا ہے اور خود ان کو بھی جلا بخشتا ہے اور تہذیب کی مثال درخت کی جڑوں یا پتوں کے حاصل پھل یا پھول کی ہے۔ یا بالفاظ دیگر تہذیب کسی قوم کی تمام فکری، عقلی اور مابعد الطبیعاتی قوتوں اور اس کے نتیجہ میں ان کی معیشت کے سلسلہ میں مادی کوششوں کے ثمرات کا نام ہے۔ جس کے اندر زندگی کے تمام شعبے اور نظام آجاتے ہیں۔

اب ہم فرعونی تہذیب کے بعض اہم مقومات کو بیان کرتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں ان مقومات کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کی احیاء کی کوشش جمال عبدالناصر کر رہے ہیں

(۱) اعتقادی نظام میں فراعنہ مصر کا اس بات پر یقین تھا کہ کائنات کا محرک اعظم سورج ہے۔ جو کائنات اور موجودات عالم کو اپنی روشنی سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور یہ کہ جس وقت سورج دیوتا سو جائے۔ یعنی غروب ہو جائے۔ تو کالی رات اور اس کے شر پسند فوجی دنیا پر چھا جاتے ہیں ساری رات سورج دیوتا عالم خواب میں رہتا ہے۔ جب صبح نیند سے بیدار ہوتا ہے تو وہ ایک خطرناک چیخ مار کر کالی رات اور اس کی شر پسند فوجوں کو تتر بتر کر دیتا ہے۔ اور ان کو جہنم تک پہنچا دیتا ہے۔ جو سارا دن اسی میں رہتے ہیں۔ ادھر سورج دیوتا سارا دن مدار آسمان میں اپنی ذات بابرکت پر نازاں اور خراماں چکر لگاتا ہے۔ سورج دیوتا کی نیابت رع کا نائب اور چھوٹا خدا تصور کیا جاتا تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت فرعون یعنی رمیش ثانی نے اپنی قوم سے یہی کہا تھا کہ انا ربکم الاعلیٰ۔ اس کے برخلاف موجودہ مصری تہذیب کے عناصر جس کی قیادت جمال عبدالناصر کر رہے ہیں، اعتقادی نظام کے لحاظ سے اس کے عناصر درج ذیل ہیں:۔

(۱) توحید الٰہی (۲) تنزیہہ عن التعدد والشرک (۳) صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت اور تعظیم حقیقی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی تصدیق۔

جمال عبدالناصر اور اس کی انقلابی حکومت خالص اسلامی عقائد پر مبنی تہذیب کی حامل ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی مذکورہ فرعونی عقائد اور مشرکانہ طریقوں کو نہ مانا ہے اور نہ ان کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی ہے برعکس اس کے اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء و بقاء کے لئے بعض اہم ادارے قائم کئے ہیں۔ جن میں سے مجمع البحوث الاسلامیہ، المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ ادارۃ الاوقاف والمساجد الازہر اور صوت الاسلام ریڈیو زیادہ قابل ذکر ہیں۔ جو مستقل بنیادوں پر اسلامی دعوت کی نشر و اشاعت کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

(۲) فرعونی تہذیب میں سیاسی نظام کا مظہر اعلیٰ مطلق العنان بادشاہ ہوا کرتا تھا۔ عنان حکومت نسلاً بعد نسل فراعنہ کے خاندان میں رہتی تھی۔ حکومت موروثی تھی اور عوام کو اس کی تشکیل کا کوئی حق نہیں تھا۔ بادشاہ قوم کے سامنے جوابدہ نہیں تھا۔ لیکن اس کے برعکس موجودہ مصری تہذیب میں سیاسی نظام خالص جمہوری طرز کا ہے حکومت موروثی نہیں بلکہ اس کے تمام اراکین بلا واسطہ قوم کے منتخب کردہ ہوتے ہیں۔ صدر اور دوسرے ارکان حکومت قوم کے سامنے جوابدہ اور اپنے اعمال کے مسئول ہوتے ہیں۔ ہم صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ عرب اسرائیل جنگ کے بعد جمال عبدالناصر نے استعفےٰ دیا، اور خطا کا اعتراف کرتے ہوئے قوم کو اختیار دیا کہ وہ جو سزا تجویز کرے۔ جمال عبدالناصر اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

جمال عبدالناصر جمہوری نظام کے علمبرداروں میں سے ہیں اور شاہی نظام حکمرانی کے اوّلین دشمنوں میں سے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس موروثی فرعون شاہی نظام کو مصر میں دوبارہ رائج کرے۔ میرے خیال میں یہ اجتماع ضدین ہے جو ناممکن ہے۔

(باقی آیندہ)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ مضمون اخبار "زمزم" لاہور مورخہ ۱۹ر اگست ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا تھا قارئین ترجمان اسلام کے استفادہ کے لئے یہ مضمون شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

(قسط نمبر ۱)

مسلمان کون ہے؟

کفر و ایمان کی تحقیق

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

...زمزم" میں مسلمان کی صحیح تعریف کا سوال پڑھ کر ...ہندو دھرم میں تو اشتباہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ...کی پوجا کرنے اور اس کا انکار کرنے والے سب ...کہلاتے ہیں۔ بلکہ خدا کے وجود کو ماننے والے ...کی ہستی کا انکار کرنے والے بھی سبھی ہندو ہیں ...عیسائی مذہب کا حال ہے کہ وہاں خدا تعالےٰ ...میں شدید ترین اختلافات ہیں۔ ساتھ ہی ...دنیا نے سیاسی ترقی کے لئے اپنے مذہب کو ناکافی ...بلکہ سدراہ قرار دے کر اس سے آزادی حاصل ...۔ اور اب مذہب کی جگہ قومیت نے لے لی ہے ...ف اور غیر آسمانی مذاہب کی متعصبانہ پیروی ...دنیا کو مذہب ہی سے متنفر کر دیا ہے۔ یہاں تک ...مذہب کی تلاش کی جگہ نظام عالم اور طرز حکومت ...میں اقوام عالم میں خود ساختہ اور من گھڑت ...کے لئے خون خرابے ہو رہے ہیں۔ لیکن اسلام ...بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ وہ جامع و ...نے کی وجہ سے تمام شعبہ جات زندگی پر حاوی ...م ہر ملک و ہر زمانہ کے لئے قابل قبول و باعث ...اور چونکہ وہ فطری مذہب ہے۔ اس لئے اس ...ف آسان، اس کا سمجھنا آسان اور اس پر عمل ...ان ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر ...من مدکر۔ اور الذین یسر اس پر ...

...ن اور اسلام

...شرعی اصطلاح میں مومن اور مسلم میں فرق ہے ...یمان اور اسلام میں فرق ہے۔ ایمان کا تعلق دلی ...اعتقاد سے ہے اور اسلام کا افعال جوارح یعنی ...اعمال سے۔ چنانچہ قرآن پاک میں جابجا اٰمنوا ...وا الصّٰلحٰت کا ذکر کہ ایمان و عمل کو دو جداگانہ ...ی ہیں۔ اس پر گواہ ہے۔ ایسے ہی آیت کریمہ ...ت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولکن ...اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ...اور گاؤں والوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ...آپ کہہ دیجئے کہ تم مومن نہیں ہوئے۔ البتہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ یعنی اطاعت قبول کر لی اور ابھی تک ایمان نے تمہارے دلوں میں گھر نہیں کیا۔

اسی طرح حدیث جبرئیل میں ایمان و اسلام کی تفصیل موجود ہے۔ مگر عرف عام میں جب مسلمان کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد مومن سے ہوتا ہے۔ اسی لئے کافر کے مقابلے میں لفظ مسلمان کا استعمال ہوتا ہے اور یہاں مجھے مسلمان کی تعریف اسی عام اصطلاح کے موافق کرنی ہے

ایمان و کفر کی تعریف

اس بحث کو آپ مسلمان اور کافر کی بحث کہہ لیجئے یا ایمان و کفر کی تحقیق۔ میں کہہ چکا ہوں کہ اسلام کوئی معمہ یا پہیلی نہیں۔ بلکہ دین فطرت ہے۔ اس لئے اس کا سمجھ لینا بھی آسان ہے۔ چنانچہ آپ جب کبھی ان پڑھ مسلمان سے مسلمان کی تعریف پوچھیں گے تو فوراً کہہ دیگا جو خدا اور رسول کو مانے۔ دوسرا کہے گا۔ جو قرآن و حدیث کو مانے۔ تیسرا کہے گا جو کلمہ پڑھے گا (توحید و رسالت کا اقرار) ممکن ہے۔ کوئی یہ جواب بھی دے دے، کہ مسلمان وہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی امت ہو۔ بہرحال ان تمام باتوں کا مآل ایک ہی ہے۔ علمی اصطلاح میں یوں سمجھیں کہ جو قرآن پاک کی تصدیق کرے وہ مسلمان اور جو تکذیب کرے وہ کافر۔ اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی فرمائی ہوئی باتوں کو سچا جان کر باور کر لے، دل سے مان لے۔ وہ مسلمان۔ اور جو آپ کی کسی ایک بات کو بھی جھٹلا دے۔ آپ کے فرمائے ہوئے ایک حکم کا بھی انکار کر دے وہ کافر ہے۔

تصدیق کا معنی

تصدیق کا معنی یہاں منطقی نہیں ہے۔ جو تصور کے مقابلے میں ہوتی ہے منطقی تصدیق بہرحال علم ہی کا درجہ ہوتا ہے۔ یہاں تصدیق کا معنیٰ جان لینا اور سچا جان لینے کے بعد اس کو مان لینا ہے۔ یعنی علم کے ساتھ دل کا فعل بھی شریک ہے کہ سمجھنے کے بعد اس کو قبول کر لے۔ اس کو گرہ دے دے۔ اسی لئے دل کے اس فیصلے کو عقیدہ کہتے ہیں کہ ارادہ باندھ لیا۔ دل جما لیا۔ دل میں عقدہ مضبوط ہو گیا۔ تصدیق صرف علم کا نام نہیں۔ ورنہ علم تو کفار کو بھی تھا۔ قرآن میں ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ ان کو ایسا یقینی علم تھا۔ جیسا اپنے بیٹوں کے بارہ میں۔ اسی طرح ہرقل شاہ روم ابوسفیان سے گفتگو کے بعد جان چکا تھا کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے سچے رسول ہیں۔ لیکن ملکی مصالح نے باوجود جاننے کے ماننے نہ دیا۔ علم کے ساتھ یہاں اعتقاد یعنی دلی انقیاد نہ تھا۔ پس معلوم ہوا کہ عقیدہ صحیح ہوئے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ فاما من اعطیٰ واتقیٰ وصدّق بالحسنیٰ فسنیسّرہٗ للیسریٰ واما من بخل واستغنیٰ وکذّب بالحسنیٰ فسنیسّرہٗ للعسریٰ۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے نیکی کی تیسیر و توفیق کو جس کا آخری سرا جہنم ہے تکذیب پر موقوف فرمایا۔ البتہ توفیق عمل یا سلب توفیق کے سلسلے میں جن نیک یا بد اعمال کو زیادہ تعلق ہے۔ غالباً ان کی اہمیت بتانے کے لئے پہلے ان کا ذکر فرما دیا۔ اور قرآن پاک بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام اسلوب بیان ہے کہ ایمان یا اسلام کے ذکر میں موقعہ و محل کے لحاظ سے بعض اعمال کا ذکر بھی فرما دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں ہے۔ بہرحال تصدیق کا معنیٰ سچا سمجھ کر سچا قرار دینا ہے۔

اسی تصدیق یعنی سچا قرار دینے کا نام ایمان ہے جس کی ضد کفر ہے۔ یعنی یا تو سچا ہی نہ سمجھے یا سچا سمجھ کر بھی قبول نہ کرے اور ماننے کے لئے دل نہ جھکے اس کو تکذیب کہتے ہیں۔ یعنی جھٹلانا۔ تصدیق کے لئے تمام باتوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور کفر کے لئے کسی ایک امر میں بھی خدا یا رسول کی تکذیب کافی ہے

اس تصدیق کا تعلق دل سے ہے اور اسی کو قرآن پاک میں ایمان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک آیت کا ذکر ہو چکا ہے۔ ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (اور ابھی ایمان نے تمہارے دلوں میں گھر نہیں کیا) اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے۔ دوسری آیت ہے۔ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان (مگر جو مجبور کر دیا جائے اور اس کے دل کو ایمان سے تسلی ہو)

یہ آیت کریمہ بھی اس امر کی دلالت کرتی ہے کہ اصل ایمان کا تعلق قلب سے ہے۔

اس کے علاوہ قرآن پاک میں اکثر مواقع پر جب نیک بندوں کو اوامر و نواہی کا خطاب کیا جاتا ہے تو ان کو یا ایھا الذین اٰمنوا کے پیارے کلمات کے ذریعے پہلے مومن قرار دیا جاتا ہے

(باقی آیندہ)

ایک آواز

علماء نے غربت اور افلاس کے عالم میں متحدہ ہندوستان میں

چکوال کی ممتاز دینی

مرتبہ ـــــ محمد حنیف سہارن پوری

۲۴ اکتوبر چکوال کی ممتاز دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام کے عظیم الشان سالانہ جلسہ کے دوسرے روز بعد نماز عشاء قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

برادران ملت محترم حاضرین بزرگو اور عزیز بھائیو!

ملک کے موجودہ حالات نہیں اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم خاموش نہ بیٹھیں بلکہ آپ حضرات کے سامنے ملک کے موجودہ حالات پر ضرور روشنی ڈالیں۔ آپ کا شوق و جذبہ، محبت اور دعائیں ہمیں اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ ہم سفر کی صعوبت اور تھکاوٹ کے باوجود کچھ وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اور آپ کو یہ بتلائیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ملک کی جو حالت ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ اکثر اضلاع میں پابندیاں عائد ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ اکا بے تحاشا استعمال ہے۔ تقریر و تحریر اور اظہار رائے پر پابندی ہے۔ کسی کے داخلے بند ہیں۔ کسی کو اپنے مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ پابندیاں جن میں آج ہمارا ملک گھرا ہوا ہے آج ہمیں فرنگی کے زمانہ کی یاد تازہ کرا رہی ہیں۔ فرنگی جیسا ظالم کمینہ آج تک نہ پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ ہم تو یہ سنتے آئے تھے۔ کہ آزادی کا ایک لمحہ بھی غلامی کی صد سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ لیکن یہاں کے بڑوں نے اپنے رویے اور غلط داخلہ پالیسی سے قوم کو اتنا مجبور کر دیا ہے کہ باکہ "انی قوم اپنے اس آزاد ملک پاکستان میں بھی ایک گھٹن سی محسوس کر رہی ہے۔ ملک میں موجودہ عاید پابندیوں کی وجہ سے ہم اپنے آزاد ملک کے آزاد بھائیوں سے خطاب نہیں کر سکتے۔ ور ملک کی مضبوطی و استحکام کے سلسلے میں قوم کے سامنے کوئی واضح پروگرام پیش کرنے سے بھی یکسر قاصر اور مجبور ہیں۔ کیا کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ایک آزاد قوم کو طرح طرح کی پابندیاں عائد کر کے اتنا مجبور کر دیا جائے کہ وہ صحیح بات کہتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس کریں۔ ابھی خانپور کے مدرسہ مخزن العلوم کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ہر سال بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ علماء کرام دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے وہاں پہنچتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ وہاں لاؤڈ اسپیکر کی اجازت نہیں دی گئی اور علماء کرام بغیر لاؤڈ اسپیکر کے ہی تین روز تک بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے رہے۔ یہی حال چنیوٹ اور بنوں کے جلسوں میں بھی ہوا۔ وہاں بھی علماء نے بغیر لاؤڈ سپیکر کے ہی تقریریں کیں۔ بسیار کوشش اور جدوجہد کے باوجود بھی وہاں کے ڈی سی صاحبان نے اجازت نہیں دی۔

حضرات!

ہمارے صوبہ کے ایک حاکم اعلیٰ نے ابھی چند دن ہوئے۔ ایک مقام پر اپنی تقریر میں کہا تھا کہ بعض لوگ ہم پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے ان کی تقریر کی آزادی سلب کر رکھی ہے۔ اگر ہم ان کی آزادی کو چھینتے تو کیا یہ لوگ ہم پر تنقید کر سکتے تھے۔ یہ لوگ ہم پر تنقید بھی کرتے ہیں اور پھر یہ بھی الزام دیتے ہیں کہ ہم نے ان کی تقریر کی آزادی چھین لی ہے۔ یہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا ہم پر تنقید کرنا یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ملک میں ہر قسم کی آزادی ہے اور یہاں تقریر و تحریر پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ ایک سنجیدہ انسان جب ان کی اس قسم کی چٹکی چٹکی باتوں کو سنتا ہے تو وہ بھی متاثر ہو کر کہتا ہے کہ واقعی اگر حکومت نے یہاں پابندیاں لگائی ہوتیں تو ان لوگوں کو تنقید کی جرأت کیسے ہو سکتی تھی۔ لیکن میں یہ بتلائے دیتا ہوں کہ انہوں نے ہماری آزادی کو ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ یہ دفعہ ۱۴۴ کا اندھا دھند استعمال علماء کرام اور دوسرے راہنماؤں پر داخلے اور خارجے کی پابندیاں یہ آزادی کو سلب کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ تو جلسہ کے منتظمین سے پوچھیں کہ ان کو ایک جلسہ کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور انتظامیہ اور متعلقہ افسران کا کہاں کہاں طواف کرنا پڑتا ہے۔ پولیس کو مطمئن کرنے کے لئے ان کو لکھ کر دینا پڑتا ہے کہ ہم سیاسی تقریر نہیں کرائیں گے۔ حکومت پر کسی قسم کی تنقید نہیں ہوگی۔ ان تمام وعدے وعید اور جدوجہد کے بعد بھی شاید ہی کوئی خوش قسمت ایسا ہوگا جس کو جلسہ کرنے کی اجازت مل جائے اور وہ آزادی سے جلسہ کر سکے۔

نہ صرف یہ کہ پابندیاں ہی لگی ہوئی ہیں۔ بلکہ پولیس ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہماری نقل و حرکت برکنٹرول کیا جا رہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ادھر ڈیفنس آف پاکستان رولز کی تلوار ہمارے سروں پر لٹک رہی ہے

سیفٹی ایکٹ نافذ ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی پالیسی عام طور پر کچھ اس طرح نظر آتی ہے کہ شاید اس تقریر کے بعد ہم حکومت کی زد سے بچ بھی سکیں گے یا نہیں۔ جیل کے دروازے کھلے ہیں۔ خطرات کے اژدہا ہمارے سامنے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم ان تمام پابندیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہتے رہیں گے دین اسلام کے راستے میں جو بھی ہمارا راستہ روکنے اور رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ ختم ہو جائے گا۔ ہم حکومت کی غلط پالیسی پر تنقید کرتے ہیں اور ایسے وقت میں کرتے ہیں۔ جبکہ ہر طرف پابندیوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے تو یہ کمال ہمارا ہے نہ کہ ہمارے ارباب اقتدار کا، انہوں نے تو رکاوٹ ڈالنے کی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

ہم نے دین اسلام کی حفاظت کے سلسلہ میں مصائب کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ اب جو کچھ ہو، ہم نے کشتی دریا میں ڈال دی ہے، ہزاروں پابندیوں کے باوجود بھی قوم کو غلام نہیں بننے دیا جائے گا اور نہ قوم ہی غلام بننے کیلئے تیار ہے۔

پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر

حضرت مولانا حسین ا

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلا اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ جب اسمبلی میں تھے تو اس تھی۔ صوبائی اسمبلی میں صوبائی جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت اور تقریروں سے ہاؤس ان کے ساتھ ہو گیا۔ مجھے انتر شریعت کے سراسر خلاف ہیں۔

علماء اس ملک میں دین کی حفاظت کا فریضہ انجا جس دین کو پھیلاتے رہے، علماء کرام اسی دین کی طرف یہ دور فتنوں کا دور ہے۔ یہ بات آپ دینی نقطہ نگاہ الحمد للہ میں تحقیق سے کہتا ہوں کہ جس طرح مذہ مذہب اہلسنت اور دین اسلام کی حفاظت کا فریضہ کی حفاظت تعلیم کے ذریعے کر رہے ہیں علماء دیوبند کر رہے ہیں۔ اور مذہب اسلام کو اپنے سینے سے لگائے مدرسہ اظہار الاسلام اس علاقے میں اہلسنت کے خلاف جو بھی آواز اٹھاتا ہے تو یہی مدرسہ مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف نے لاؤڈ سپیکر ائرہ ایا۔ اب وہ یہاں لاؤڈ سپیکر لگا کر یہاں ڈراموں کا انتظام کیا۔ تو یہاں کے چھوٹے چھوٹے قسم کے ڈراموں کو خلاف اسلام سمجھتے ہیں۔ اور اس حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم کے مختصر خطاب فرمایا۔ جو آپ کے سامنے ہے۔ (محمد

پابندیاں عائد کر کے

کے اس کو یہاں سے بوریا بستر لپیٹ کر نکل جانے پر مجبور کر دیا!

الاسلام کے سالانہ جلسہ میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا خطاب

خلیفہ مجاز شیخ الاسلام
سیرۃ کا مختصر تعارفی خطاب

صاحب نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ آپ قومی
ین کے خلاف ایک گھنٹہ سے زائد مدلل تقریر فرمائی
نے تقریر فرمائی۔ ان دونوں حضرات کی کوششوں
مائی قوانین ملک میں نافذ کر رکھے ہیں۔ یہ عائلی قوانین

نے پھیلایا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سلام کا پروگرام تھا وہی اب علماء کرام کا پروگرام ہے
معاملے میں قیادت صرف علماء حق ہی کا کام ہے
رح اس صدی میں علماء دیوبند ہی حق پر ہیں، جو
لستان میں جتنے دینی مدارس ہیں جو قرآن و حدیث
کے اس دور میں دین کی حفاظت کا فریضہ ادا

رح فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اس علاقے میں مسلک
ے خلاف لاؤڈ سپیکر لگا کر تبلیغ ہوتی رہی اور پیر
رجمعیۃ علماء اسلام کے مخلص اراکین ہی تھے جنہوں
ئے مشن سکول میں بعض لڑکیوں کو ناجائز حمل ہوا،
س کا یہ اثر ہوا کہ ڈرامے وغیرہ بند ہو گئے۔ ہم اس
ے تیار نہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے خطاب

بین متحدہ ہندوستان میں ظالم و جابر انگریز سے جہاد کیا فرنگی کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئے۔ ملک و ملت کو سینے سے لگایا۔ بالآخر ان علماء حق کی جدوجہد رنگ لائی۔ اور بدیشی سامراج... اپنا بوریا بستر لپیٹ کر اس ملک کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔

یہ دیوبند کے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے جنہوں نے مالٹا کی جیل آباد کی۔ یہ علماء دیوبند ہی تھے جنہوں نے تحفۂ دار کو چوما۔ اور جن کو جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پابہ زنجیر کیا گیا۔ یہ علماء دیوبند ہی تھے۔ جن کا ایک حصہ انگریز کے خلاف برسرپیکار تھا اور دوسرا تحریک پاکستان چلا رہا تھا۔ اس وقت بعض لوگ ایسے بھی تھے۔ جو ملک و ملت کے مفاد کے خلاف انگریز کی فوج میں بھرتی ہو کر غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کر رہے تھے۔ ان علماء حق کو یہ لوگ کس منہ سے غدار کہتے ہیں کسی کو غدار قرار دینا یہ ایک طریقہ بن چکا ہے۔ جو شخص بھی کرسیٔ اقتدار پر بیٹھتا ہے۔ وہ اپنے مخالفین کو غدار کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مسٹر بھٹو ۹ سال تک ان کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ جب تک وہ کرسی پر تھا تو وہ ملک کا وفادار تھا اور جب سے اس نے کرسی چھوڑی ہے۔ آج اسی کو غدار قرار دیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص کو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا ہے۔

اگر کسی مقام پر مسجد کی تعمیر کی جا رہی ہو تو اس میں وہی لوگ دلچسپی لیں گے جن کو مسجد کے مقاصد اور اس کے فوائد سے دلچسپی ہو۔ جو وہاں نمازیں ادا کریں گے۔ درس قرآن و حدیث سنیں گے۔ اور جو لوگ نماز ہی پر اعتراض کرتے ہوں۔ اذان کو اچھا نہ سمجھتے ہیں۔ جو اذان کو اپنی نیند میں خلل سے تعبیر کرتے ہوں۔ تو ظاہر ہے ایسے لوگ مسجد کے مقاصد اور اس کی تعمیر اور آبادی میں کیسے دلچسپی لے سکتے ہیں۔ ان کا بس چلے تو وہ اس کی تعمیر رکوانے کی کوشش کریں گے۔ جن کو مسجد کے مقاصد سے دلچسپی نہ ہو اور وہ مسجد کی تعمیر و ترقی کے راستے میں رکاوٹ کا سبب بنیں۔ وہ مسجد کے غدار ہیں۔ جن کو دلچسپی ہو گی، وہ وفادار ہیں۔ سینما ہال کی تعمیر میں وہ افراد دلچسپی لیں گے

علماء حق بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ ملا لوگ پاکستان کے غدار اور دشمن ہیں۔ یہ درست ہے ال پر ایسے نام نہاد علماء کا ایک گروہ ایسا بھی موجود جو زبردستی علماء کی صف میں داخل ہونے کی ش کرتا ہے اور حکومت کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے لیکن ر میں علماء حق صرف علماء دیوبند ہیں۔ جن کی ر ہے۔ جو ہر صحیح بات کو صحیح اور غلط کو غلط کہتے ہیں نہوں نے نہایت غربت اور افلاس کے عالم

جو فلم دیکھتے ہیں۔ ایک نیک آدمی جو فلم کو حرام کہتا اور اس کو معاشرہ کی تباہی اور انسانی اخلاق کی بربادی کا ذریعہ اور سبب قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی تعمیر میں کیسے دلچسپی لے سکتا ہے۔ پاکستان کی یہ عظیم عمارت صرف اس مقصد کے لئے حاصل کی گئی تھی کہ اس میں اسلام کا قانون جاری ہو گا۔ جو لوگ اس ملک میں اسلام کا قانون چاہتے ہیں اور تن و روز جدوجہد کر رہے ہیں، ان کو اسلام سے محبت اور عقیدت ہے۔ وہ پاکستان کے وفادار ہیں اور ان کو پاکستان سے محبت ہے۔

لیکن جن کی زندگیاں اسلام کے خلاف گذر رہی ہیں۔ جو اسلام کا بول بالا یہاں پسند نہیں کرتے، اور جو اکیس سال کے طویل عرصہ میں رائے عامہ کو ٹھکرا کر اسلامی نظام کے نفاذ کے راستے میں رکاوٹیں لے وہ خود کو پاکستان اور اسلام کا وفادار کیسے کہہ سکتے ہیں۔ گذشتہ جنگ کے موقعہ پر یہ ملک اسلام کے نام سے بچا اور آئندہ بھی اسلام کے نام سے ہی بچ سکتا ہے

دس سالہ جشن ترقی

آج ملک میں دس سالہ دور ترقی کا جشن منایا جا رہا ہے۔ اور اس پر ملک کا لاکھوں روپیہ خرچ کر کے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ہم نے ان دس سالوں میں بہت زیادہ ترقی کر لی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ملکی خزانہ سے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے کسی پارٹی کو اپنے پروپیگنڈے کا حق نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ آج کل ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے صرف ایک پارٹی کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ اس کے دور اقتدار میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ رہا ترقی کا مسئلہ تو کون کہتا ہے کہ ترقی نہیں ہوئی۔ ترقیات تو بہت سی ہوئی ہیں۔

سرمایہ دار کے سرمایہ میں ترقی ہوئی۔ وہ لاکھ پتی سے کروڑ پتی، کروڑ پتی سے ارب پتی بن گئے۔ غریب کی غربت میں ترقی ہوئی۔ غریب، غریب سے غریب تر اور امیر، امیر سے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ان دس سالوں میں بہت سی ترقیاں ہوئی ہیں۔ عریانی و فحاشی میں ترقی ہوئی۔ مرد و زن کے اختلاط کو ترقی ہوئی۔ سینما ہال اور ناچ گھروں میں ترقی ہوئی۔ بے حیائی اور بے پردگی میں ترقی ہوئی۔ جیسا کہ ہم اپنے بازاروں کا حال دیکھ رہے ہیں۔ شراب کی درآمد میں ترقی ہوئی۔ اس دس سالہ دور کا بجٹ اٹھا کر دیکھو

ہر سال پچھلے سال سے زیادہ ترقی نظر آئے گی۔ ہمیں ترقی کا انکار نہیں۔ ہمارے منہ بند ہو جائیں اگر ہم ترقی کا انکار کریں ضروریات زندگی اور اشیائے خوردنی کے نرخوں میں ترقی ہوئی اور اس قدر ترقی ہوئی کہ گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیا گندم کے نرخ میں پچپن روپے تک ترقی ہوئی۔ بڑے بڑے لینڈ لارڈوں کو بیراج اسکیم کے ذریعے مربعے دیئے ہیں - ترقی ہوئی۔ چوہے مارنے میں ترقی ہوئی۔ جیسے محکمہ زراعت چوہے مارنے اور کیڑے مارنے کی ادویات تقسیم کر رہا ہے۔ میکسی پاک گندم کا بہترین بیج تم نے مہیا کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس گندم کو کوئی کھاتا نہیں۔ گندم کی بہتات ہے۔ لیکن مہنگی ہے۔ ادھر محکمہ زراعت کی کارگذاریاں نمائشوں کے ذریعے دکھلائی جا رہی ہیں۔ ہم ترقی کے منکر نہیں۔ ملک کے غریب عوام کو تم منگلا ڈیم اور تربیلہ بند دکھاؤ جب بازار میں جائیں تو گندم کا بھاؤ ترقی پر ہو۔ تو وہ غریب ایسی ترقیوں کا کیا کریں گے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ سب بند کر دو، اپنی ترقیاں سب واپس لے لو۔ اشیاء خوردنی اور ضروریات زندگی کے نرخ جو مارشل لاء سے پہلے تھے واپس کر دو۔ کیا اسی ترقی سے غریب قوم پر احسان رکھا جاتا ہے

ذرا چینی کے نرخ پر نظر ڈالو۔ گنے کی کاشت کی بہتات کے باوجود شوگر ملوں کی زیادتی کے باوجود چینی کے نرخ بھی ترقی کر رہے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس دور سے پہلے چینی کے نرخوں کا اتنا ترقی کر جانا کہ چینی بالکل نایاب ہو جائے دکھاؤ۔ نہ جانے ہمارے وزیر تجارت کو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی کہ چینی کے متعلق ایک بیان دے دیا۔ بیان کے جاری ہوتے ہی چینی غائب ہو گئی۔

دلچسپ بات

یہ نواب زادہ عبدالغفور صاحب اب تو وزیر بن گئے جب میں قومی اسمبلی میں تھا، اس وقت وہ بھی ممبر تھے۔ اور ہمیشہ اسمبلی کے اجلاس میں دیر سے شریک ہوا کرتے تھے ایک دن میں نے ان سے کہا کہ نواب زادہ صاحب آپ دیر سے اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ بہت سے قومی مسائل ایسے ہوتے ہیں، جن میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ آپ دیر سے نہ آیئں اور قومی مسائل میں حصہ لیا کریں۔ تو نواب زادہ صاحب نے کہا کہ کیا میں اس قوم کے لئے آؤں جس نے پیسے لے کر ووٹ دیئے ہیں اور آئندہ بھی پیسے لے کر ہی ووٹ دیں گے۔ ان وزیر تجارت صاحب سے قوم چینی کی کیا شکایت کر سکتی ہے۔

میں ترقی کی بات کر رہا تھا۔ واقعی ملک میں ترقی ہوئی ہے۔ گھی کے کارخانے عام ہیں۔ لیکن نرخ ترقی پر ہیں اور جب سے ڈالڈا گھی وغیرہ کے کارخانے قائم کئے ہیں اس وقت سے اصلی گھی بھی غائب ہو گیا۔ کیا ان دس سالوں سے پہلے بھی کبھی نرخ اتنے ترقی کر گئے تھے۔ میرا چیلنج ہے وہ ثابت کریں۔ کاغذ کے کارخانے زیادہ ہیں۔ نرخ ترقی پر مٹی کے تیل، سبزی، گوشت وغیرہ کے نرخ ترقی پر لفافے اور پوسٹ کارڈوں کی قیمتوں میں ترقی ہوئی۔ اور اس ایک سال میں پوسٹ کارڈوں کی قیمتوں میں دو دفعہ ترقی ہوئی۔ اس سے پہلے یہی پوسٹ کارڈ ایک آنے یا تین پیسے میں خریدتے تھے۔ بسوں اور ریلوں کے کرائے میں ترقی ہوئی۔

ترقی تو ہوئی ہے۔ ہمیں اس ترقی سے اختلاف نہیں۔ ہم اس ترقی کے معترف ہیں۔ لیکن تم نے اس قوم کے لئے کیا کیا۔ یہ حالات ہیں ملک کے۔ اور اس غریب قوم کو خواہ مخواہ زیر بار رکھا جاتا ہے۔

(نوٹ) حضرت مفتی صاحب کی تقریر کافی طویل ہے۔ اس لئے صرف اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(محمد حنیف)

چکوال میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

انگریز کا منصوبہ

جب انگریز نے ہندوستان کے اقتدار پر قبضہ کیا، تو اس نے سوچا کہ جب تک مسلمانوں میں اسلامی شعور اور دینی محبت ہے۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے، مسلمانوں کی اسلام سے اتنی محبت کسی وقت بھی ہمارے اقتدار کی جڑیں کھوکھلی کر سکتی ہے۔ اس سے قبل کہ میں ان کے منصوبہ کا ذکر کروں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ہندوستان ایک اکیس سالہ بہادر نوجوان مسلمان نے فتح کیا تھا۔ پھر ہماری بداعمالیوں اور بعض بڑے بڑے جاگیرداروں اور نوابوں کی غداری سے بدطینت انگریز اس پر قابض ہو گیا۔ اور پھر سب سے پہلے انگریز نے جس کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ وہ علماء اسلام ہی تھے علماء اسلام کو تختہ دار پر لٹکایا، گولیوں سے اڑایا، خنزیر کی کھالوں میں بند کیا۔ سمندر پار بھیجا۔ اور وہاں کڑاکے کی سردی پر ان پر طرح طرح کے ظلم وستم کئے۔ عام مسلمان جس کے دل میں اسلام کی کچھ بھی محبت تھی، ان پر بھی قسم قسم کے مظالم ڈھائے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ جس ہندوستان کو ایک اکیس سالہ نوجوان مسلمان طارق بن زیاد نے فتح کیا تھا۔ اس پر انگریز نے اپنا قبضہ جمایا اور نہ صرف قبضہ جمایا بلکہ اس کے مذہب اسلام کو ختم کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ مولانا عبدالحق صاحب حقانی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ جب ہندوستان پر انگریز نے قبضہ کیا تو انہوں نے خدا کی سچی اور آخری کتاب قرآن پاک کو ختم کرنے آگ میں جلانے، دریا برد کرنے کا منصوبہ بنایا، اور دہلی شہر کے بہت بڑے کتب خانے سے قرآن پاک کے نسخے لے جانے کے لئے ٹرکوں کا انتظام کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ ٹرک اور ملٹری کس لئے آئی ہے تو جواب میں یہ کہا گیا کہ یہ ٹرک مسلمانوں کی کتاب قرآن پاک کو لے جانے اور دریا برد کرنے کے لئے یہاں لائے گئے ہیں وہاں ایک دس سالہ بچہ گذر رہا تھا۔ اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تم قرآن پاک پڑھے ہوئے ہو؟ اس نے کہا کہ جناب نہ صرف ناظرہ بلکہ میں نے قرآن پاک حفظ کر رکھا ہے۔ چنانچہ پادریوں کو دیا گیا اور ان سے کہا کہ تم یہ سمجھ لو کہ قرآن پاک کی حفاظت ان کاغذوں کے ذریعے ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ کاغذی نسخے لے جاؤ اور دریا برد کر دو یا آگ میں جلا دو۔ تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ بچہ اس قرآن پاک کا حافظ ہے۔ نہ صرف یہی لڑکا حافظ ہے بلکہ لاکھوں بچے قرآن پاک کے حافظ موجود ہیں۔ اس قرآن کی محافظ خدا ہے۔ وہ مسلمانوں کے بچوں کے سینے اس کی حفاظت کے لئے منتخب فرمالیں گے۔

آج ہمارے ملک میں بھی انگریز کے ماننے والے یہی منصوبے بنا رہے ہیں۔ انگریز نے ان تمام جاگیرداروں اور نوابوں کے مشورے سے دین کی تبلیغ پر پابندی لگائی تھی۔ علماء نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور دینی مدارس قائم کر کے دین کی حفاظت کا انتظام کیا۔

ہندوستان میں سب سے بڑا مدرسہ دارالعلوم دیوبند تھا۔ یہ دینی مدارس اسی مدرسہ کی شاخیں ہیں۔ یہ دینی مدرسہ اظہار الاسلام اس علاقے میں اسلامی عظمت و وقار کا نشان ہے۔ ہم حکومت سے پوچھتے ہیں کہ صدر محترم نے ملک میں بہت سی اصلاحات نافذ کر رکھی ہیں لیکن دین اسلام کے تحفظ کے لئے ملک میں کیا اصلاحات نافذ کی ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تاہنوز ملک میں وہی فرنگی کا قانون نافذ ہے۔ مرزا سکندر کو بھی عائلی قوانین نافذ کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ موجودہ حکومت نے پاکستان کی اکثریت کے مطالبے کو نظر انداز کر کے ملک میں عائلی قوانین کا نفاذ کر رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان کی اکثریت اسلامی قانون کے لئے ہمارے ساتھ ہے۔ حکومت ریفرنڈم کر کے دیکھ لے۔

آپ نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ ملک میں قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے مطابق اسلام کا قانون جاری کیا جائے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے قوانین فوراً ختم کئے جائیں۔ رقص و سرود و غیرہ کی محفلیں بند کی جائیں۔

مدرسہ اظہار الاسلام کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تین دن شب و روز اجتماعات ہوتے رہے جن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب گوجرانوالہ، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم، مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ صوبائی۔ مولانا عبداللطیف صاحب سرائے عالمگیر مولانا محمد الیاس صاحب لاہور۔ مولانا نذیر الحق خاں صاحب جامع مسجد جہانگیر گجرات۔ مولانا حکیم مختار احمد الحسینی فاضل لسانیات لاہور۔ مولانا فضل احمد صاحب تلہ گنگ نے بھی تقریریں فرمائیں۔ علاوہ ازیں نعت خوانوں حضرات میں سے صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری سامی وال صوفی غلام محمد صاحب کپتان چکڑالہ، حافظ عبدالحمید صاحب تلہ گنگ نے اردو اور پنجابی کی نعتیں پیش کیں۔

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنا ہے

موجودہ اقتصادی پالیسیوں سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خان پور کے سالانہ جلسہ سے مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

خان پور۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی وفادار جماعت ہے اور اس کا مقصد ملک میں اسلامی نظام حکومت کا قیام ہے۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے ملک کی اقتصادی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دس برسوں میں ایک عام آدمی کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔

انہوں نے کہا۔ گذشتہ دس برسوں میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کا فائدہ صرف چند گھرانوں کو پہنچا ہے انہوں نے کہا۔ علماء دین پر طرح طرح کی عائد شدہ پابندیوں پر احتجاج کیا اور ان پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا آپ نے مطالبہ کیا کہ غیر اسلامی لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت سے حکومت کی بے توجہی پر افسوس کا اظہار کیا۔

اس جلسہ میں مولانا عبید اللہ انور صاحب۔ مولانا ضیاء القاسمی۔ پیر خورشید احمد شاہ صاحب۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلمی۔ مولانا قاضی الہ یار صاحب۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا عبدالله صاحب علی پوری مولانا قاری محمد اجمل صاحب، قاری محمد حنیف صاحب مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب۔ سید ابوذر بخاری نے خطابات کئے۔

علماء حق سے پابندیاں ختم کی جائیں

۲۰ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغ فقیریہ ضلع [illegible] کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا غلام غوث [illegible] جب ہزاروی کی حالیہ پابندی پر احتجاج کیا گیا، اور [illegible] سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا ہزاروی کی جملہ پابندیوں [illegible] کیا جائے۔ نیز آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔ [illegible] ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا

(محمد عبدالمعبود ناظم اعلیٰ جمعیۃ حلقہ باغ فقیریہ)

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس

صاحب میں ہنگامی اجلاس ہوا۔ [illegible] میں شہر کے علماء اور [illegible] زین نے شرکت کی۔ اجلاس [illegible] مولانا غلام غوث صاحب [illegible] اری کی حالیہ پابندی کے سلسلہ [illegible] حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا موصوف کی اس [illegible] ندی کو واپس لے کر ان کو راولپنڈی میں داخل ہونے [illegible] اجازت دی جائے۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فدائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کو فی الفور رہا کیا جائے۔ مولانا عبدالحکیم اور دیگر علماء کرام کے مقدمات واپس لیا جائے۔ (عبدالمعبود ناظم دفتر)

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا اہم اجلاس

پشاور ۲۳ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن [illegible] اجلاس ۹ بجے صبح زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ [illegible] صاحب امیر ڈویژن منعقد ہوا۔ اجلاس میں پورے [illegible] ڈویژن کے چالیس نمائندے شریک ہوئے۔ اجلاس میں [illegible] مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

یہ اجلاس ملک میں تمام غیر اسلامی افکار و آراء اور نظریات کی کھلم کھلا فروغ پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے

کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی دل آزار کتاب کو فوراً ضبط کرے۔ نیز اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں جید اور معتمد علیہ علماء اسلام کو شامل کرے

یہ اجلاس حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ مشینی ذبیحہ خانوں میں شرعی طریقہ سے جانوروں کو ذبح کیا جائے۔

یہ اجلاس ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے مسلسل نفاذ اور علماء کرام پر پابندیوں بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام کے اجتماعات پر پابندیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان پابندیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

نیز یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر ہزارہ کے اس حکم کی مذمت کرتا ہے جس کی رو سے انہوں نے ضلع ہزارہ میں مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا عبید اللہ انور صاحب مولانا شفیق الرحمٰن صاحب۔ مولوی غلام سرور صاحب۔ کی تقاریر پر پابندی لگادی ہے۔

نیز جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے سرکردہ مبلغ اور خطیب ڈاکٹر سید فدا حسین کے مقدمہ کو واپس لے اور آغا شورش کاشمیری کو فی الفور رہا کیا جائے۔

اجلاس میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

یہ اجلاس بھارت میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے شدید مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز بھارتی حکومت کے کشمیر کے سلسلے میں آزادانہ استصواب رائے سے گریز اور اقوام متحدہ کے طے شدہ فیصلوں کی خلاف ورزی پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے

یہ اجلاس حضرت مولانا مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور مولانا مطیع الرحمٰن صاحب کی وفات پر اظہار غم کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرات مرحومین کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

بہاولپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

گذشتہ روز ڈویژن بہاولپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری ہوا۔ اجلاس میں ڈویژن کے پچاس نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ تنظیمی امور پر غور و خوض ہوا۔ علاقائی تنظیم کے لئے تبلیغی پروگرام مقرر کئے گئے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔

(۲) علماء کرام پر عائد شدہ پابندیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

(۳) تمام عائلی قوانین منسوخ کرکے کتاب و سنت کے آئین کا نفاذ کیا جائے۔

(۴) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کو ضبط کیا جائے۔

جلسہ عام

جامع مسجد قدیم حافظ آباد میں بعد نماز عشاء مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد آغا شورش کاشمیری کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ (محمد احسان اللہ خاں حافظ آباد)

قصور میں مجلس ذکر

۱۷ شعبان ۸۸ھ بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب کوٹ مراد خاں قصور میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا جمیل احمد صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری مجلس ذکر کرائیں گے۔ اور ۱۳، ۱۴ شعبان کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ بھی ہو رہا ہے۔

حبیب اللہ قادری
مدرسہ جامع قاسمیہ قصور

عادی ہے قید و بند کا ہر ایک سرفروش

شاعر جمعیۃ امر حیدری پنوں عاقل

ارباب اقتدار شرافت سے کام لیں — حسن سلوک امر صداقت سے کام لیں
حضرت ہزاروی کی اسیری پہ خوش نہ ہوں — ارباب اقتدار دیانت سے کام لیں
حضرت ہزاروی سے نہیں فتنہ و فساد — لازم ہے یہ کہ آپ شرافت سے کام لیں
اسلام دشمنی پہ نہ باندھیں کمر جناب — جو ہو سکے تو آپ مروت سے کام لیں
اسلام دوستی پہ ہے تعزیر قید و بند — اسلام کے اصول عدالت سے کام لیں

عادی ہے قید و بند کا ہر ایک سرفروش
دین محمدی کی شریعت سے کام لیں

(نوٹ) یہ نظم مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی گرفتاری پر لکھی گئی ——— (ادارہ)

خدمت کا موقع فراہم کریں

اعلیٰ، عمدہ جدید قسم، کم خرچ نئے ڈیزائن کے فرنیچر کا کام تسلی بخش کروانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

نیز عماراتی کام مثلاً دروازے، کھڑکیاں وغیرہ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ کام انشاء اللہ دیانتداری اور محنت سے کیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے

خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں

حافظ عزیز الرحمٰن عزیز اشرفیہ دواخانہ آل عمران
سٹریٹ پیر غازی روڈ - اچھرہ لاہور

جامعہ طبیہ اسلامیہ لائل پور

(منظور شدہ حکومت پاکستان)

طبی تعلیم کی ایک معیاری اسلامی درسگاہ

جہاں طبی بورڈ کے منظور شدہ چار سالہ نصاب کے تحت میٹرک پاس طلبہ کیلئے پہلے سال کا

داخلہ شروع ہے

جامعہ طبیہ اسلامیہ

ایسے نوجوانوں کے لئے تعلیم و تربیت کا خصوصی مرکز ہے جو

طب اسلامی

کی علمی اور عملی تعلیم کے ساتھ ساتھ

عربی زبان میں مہارت اور دینی تعلیم و تربیت کے بھی متمنی ہوں

داخلہ کی درخواستیں بلا تاخیر آنا ضروری ہیں

تفصیلات کے لئے دستور العمل جامعہ طبیہ اسلامیہ مفت طلب فرمائیں

فاضل ماہرین اساتذہ کے علاوہ جامعہ طبیہ اسلامیہ کی خصوصیات

طب اسلامی کی تعلیم اس انداز پر کہ

- منعلّم بدن انسانی کے اسرار و رموز کے علم سے خالق انسان کی معرفت حاصل کر سکے
- راسخ العقیدہ مسلمان طبیب بنانے کی بھرپور کوشش
- نظام تربیت - اخلاقی اعتبار سے اسلامی زندگی فنی حیثیت سے
- شناخت ادویہ • دوا سازی • تشخیص و تجویز میں مہارت
- علمی معیار - عربی تعلیم، قرآن فہمی، طب جدید - طب قدیم
- عملی تربیت - دوائی بوٹیوں کی کاشت، تجرباتی مشاہدات - شہد کی مکھیوں کے پالنے، مشروبات کی تیاری جدید طریق پر - ادویہ کی تیاری - فروٹ محفوظ رکھنے - ان شعبوں کی عملی تربیت کا اہتمام - توسیعی لیکچرز - ماہرین فن کے خطابات - مجالس مذاکرہ -

یہ خصوصیات ہیں جو جامعہ طبیہ اسلامیہ کا طرۂ امتیاز ہیں - جن والدین کی خواہش یہ ہو کہ ان کے بچے باعزت ذریعہ روزگار حاصل کریں اور ان کا ذہن عقیدہ اور فکر و عمل اسلامی ہو۔

جامعہ طبیہ اسلامیہ لائل پور بفضل تعالیٰ اُن کی ان نیک تمناؤں کا مرکز ثابت ہوگا۔

حکیم عبدالرحیم اشرف جامعہ طبیہ اسلامیہ ۳۴۸ جناح کالونی لائل پور

علماء کرام پر حکومت کی مہربانیاں دس سالہ ترقی کا سنہری حصہ ہیں؟

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ عام

رپورٹ: عمادالدین احمد عباسی

۲۵ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ... کے زیر اہتمام سیرۃ النبی کانفرنس زیر صدارت ... مولانا محمد اسحاق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ... لاہور منعقد ہوئی۔

... مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی ... مغربی پاکستان نے کانفرنس سے خطاب ... نے فرمایا کہ اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ... سب سے بہتر مشغلہ ہے اور دنیا میں قرآن ... وعظ سے زیادہ اچھا کوئی وعظ نہیں نہ قرآن حکیم ... سے برتر کوئی سیاست ہے۔ عالم انسانیت ... لئے اس سے بہتر کوئی قانون نہیں۔

... نے فرمایا کہ پاکستان علماء اسلام کی مسلسل قربانیوں ... اور پاکستان کی اساس صرف اور صرف اسلام ہے ... مراد ڈاکٹر فضل الرحمٰن، مسٹر پرویز یا مودودی ... نہیں۔ میں ان تینوں کو گمراہ سمجھتا ہوں۔ عوام کو ... وہ ان کے دام تزویر سے بچیں۔ مولانا نے اس ... میں قرآن و حدیث کے حوالے دے کر ان کی ... ریشہ دوانیوں کا پول کھولا۔

... نے فرمایا۔ آج ملک میں علماء کرام پر طرح طرح ... بیاں عائد کر کے جس عقیدے کے اظہار سے ہمیں ... جاتا ہے۔ ہم اس سے باز نہیں رہ سکتے۔ آج یہ ... ہے کہ مولوی پرانی باتیں کرتا ہے اور موجودہ ... کے تقاضوں کو نہیں سمجھتا۔ میری سمجھ میں یہ نہیں ... اس قرآن حکیم کے علاوہ اور اس بین الاقوامی فلاحی ... آسمانی کے علاوہ دوسرا دستور کہاں سے ... اس دستور آسمانی کے علاوہ ہم کوئی غیر اسلامی ... اس ملک میں رائج نہیں دیکھنا چاہتے۔

مولانا نے فرمایا کہ ہم حکومت کے مخالف نہیں اگر ... ملک میں اسلامی نظام حیات آج نافذ کر دے۔ ... طرح حکومت کا ساتھ دینگے۔ لیکن افسوس کہ مسلسل ... بحالی سے عوام کے مشترکہ مطالبے کو جس طرح ٹھکرایا ... ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ نے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا ذکر کرتے ہوئے ... کہ مجھے تو وہ نظام اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جس میں ... آدمی اپنے خلیفہ وقت کا دامن پکڑ کر اس سے ہر ... احتساب کر سکے۔ ہر طرف پاکی و تقدس اور امن ... کالی ہو۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے ملک ... جو نظام نافذ ہے وہ عوام کی امنگوں کے مطابق نہیں ... قوانین سراسر غیر اسلامی اس ملک میں نافذ ہیں۔ جو ... مسلمانوں کے بیہم احتجاج کے باوجود حکومت نے ... نہیں کیں۔ ملک میں فرنگی تہذیب کا دور دورہ ہے ... گرانی دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اشیاء خوردنی کی ... قیمتیں اب آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ ملک بیرونی ... قرضوں کے بوجھ تلے پس رہا ہے۔ دولت صرف ایک ... طبقے کی لونڈی بن کر رہ گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ... آج دس سالہ ترقی کا جشن کس خوشی میں منایا جا رہا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ حکومت علماء کرام کے ساتھ شایان شان ... سلوک نہیں کر رہی اور اس وقت علماء کرام کے ساتھ ... حکومت کی مہربانیاں کیا دس سالہ ترقی کا سنہری حصہ ہیں؟

مولانا نے فرمایا کہ مجھے ڈی سی، راولپنڈی نے ضلع بدر ... کر دیا ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی کو دس ہزار ... کی ضمانت پر دو سال کے لئے پابند کیا جا رہا ہے۔ وجہ؟ ... مجھ پر ضلع ہزارہ میں دو مقدمات ..... جن کی بنیاد محض ... جھوٹ پر ہے۔ ڈی سی ہزارہ نے بنائے ہیں کیوں؟

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ... کل پاکستان، مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور میرا داخلہ ... عین جلسے کے موقع پر خانپور میں بند کر دیا گیا۔ آخر حکومت ... کو علماء اسلام سے کیا خطرہ لاحق ہے؟ ہزارہ کے پانچ ... علماء کی زبان بندی کر دی گئی۔ ان کا کیا جرم ہے؟

اسی طرح ہر ہر ضلع میں علماء کرام پر پابندیاں لگائی ... جا رہی ہیں۔ کیا یہ بھی دس سالہ ترقی کا حصہ ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں سیاسی ... استحکام چاہتی ہے۔ ملک میں امن چاہتی ہے اور یہ چاہتی ... ہے کہ اس ملک میں وہ نظام سیاست نافذ کیا جائے ... جس کا وعدہ عوام سے آج سے بیس سال قبل کیا گیا تھا ... ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ملک میں کفر کی تبلیغ بند ہونی ... چاہیئے۔ مرتد کی سزا قتل تجویز کی جائے۔ دنیا کی ہر حکومت ... ایک اصولی حکومت ہے۔ جہاں غیر مذہب کی تبلیغ پر اکثر ... و بیشتر پابندیاں ہیں۔ لیکن پاکستان میں کفر کی تبلیغ کی ... قانون میں کھلی اجازت ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ ملک میں دینی قیادت کا حق صرف ... علماء کرام کو ہے۔ کفر و اسلام کا فیصلہ صرف وہی کر سکتے ہیں ... میں الزام لگاتا ہوں کہ ملک کی افسر شاہی مذہبی معاملات ... میں مداخلت کر کے انتشار پھیلا رہی ہے۔ میں حکومت کو ... بروقت باخبر کرتا ہوں کہ ملک میں انتشار کے ذمہ دار افراد ... کا بروقت محاسبہ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے قانون ... شکنی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک ... میں عصمت انبیاء، عقیدۂ ختم نبوت اور اسوۂ حسنہ ... کی حفاظت، صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت ..... برقرار ... رکھنا چاہتی ہے۔ یہ ملک ہمارا ہے اور ہم یہاں جلد از ... جلد قرآنی نظام سیاست کا نفاذ ملکی استحکام و بقاء ... کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ جلسے سے مولانا مفتی عبدالمجید ... صاحب دھرمپورہ اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ... ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے بھی خطاب کیا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کی پیروی میں ہی ہماری نجات ہے۔ جب سے ہم نے نبی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کیا اور قرآنی تعلیمات ... سے روگردانی کی ہے ملک میں ہر برائی فروغ پا رہی ... ہے۔

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء ... اسلام کا مقصد اولیں ملک میں ہر برائی کا خاتمہ ہے جس ... کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے ... فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس بات کا فیصلہ کر چکی ہے ... کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ اور ... جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے آخری دم تک جدوجہد ... جاری رکھے گی ـــ سامعین نے ہاتھ اٹھا کر اس ... بات کا عہد کیا کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی آواز کو سربلند ... کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرینگے۔

جلسہ ۱۱½ بجے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ... ہزاروی کی دعا پر ختم ہوا۔ جلسے کے اہتمام و انصرام میں ... صوفی محمد ابراہیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ... دھرمپورہ اور ان کے مخلص دوستوں نے سرگرمی سے ... حصہ لیا۔

اپیل برائے امداد شریعۃ عالیہ مدرسہ مشرقی پاکستان

شریعۃ عالیہ مدرسہ مشرقی پاکستان حضرت حاجی شریعۃ اللہ صاحبؒ کے صاحبزادے حضرت محسن الدین (پیر ڈوڈو میاں) کی یادگار ہے۔ جنہوں نے مشرقی پاکستان میں حفاظت اسلام کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس سلسلے کے چوتھے رہنما حضرت پیر بادشاہ صاحبؒ نے شریعۃ عالیہ مدرسہ کی بنیاد رکھی اور دین متین کی نشر و اشاعت اور درس و تدریس کا بنیادی کام شروع کیا۔ مدرسے میں اب ۲۰۰ طلبا دینی تعلیم سے سیراب ہو رہے ہیں۔ جن کے تعلیمی اخراجات اور طعام و قیام کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ کی بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز حضرت پیر بادشاہ صاحب نے کیا تھا، مگر وہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ اس کی مکمل تعمیر پر تقریباً ۵۰۰۰۰ روپیہ لاگت آئیگی مدرسہ کا ماہوار خرچ ۸۰۰۰ روپیہ ہے۔ مدرسے کی اپنی اراضی اتنی ہے کہ اخراجات کما حقہ پورے ہوتے رہے ہیں لیکن آج کل سب کچھ سیلاب کی تباہ کاریوں کی نذر ہو چکا ہے جس کے باعث مشرقی پاکستان کے حالات بھی اچھے نہیں۔ اس لئے ان ناسازگار حالات کے پیش نظر ضروری ہے کہ مغربی پاکستان کے اہل خیر حضرات اس مدرسے کی امداد کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اپنی زکوٰۃ و دیگر عطیات درج ذیل پتہ پر ارسال کریں

پیر اے، ایچ محسن الدین احمد ایم، این، اے صدر انتظامیہ
شریعۃ عالیہ مدرسہ بہادر پور ضلع فرید پور، مشرقی پاکستان

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان
اپیل کنندگان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
(مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

بقیہ ـــ حضرت سلمان فارسیؓ

انہوں نے مجھ کو ٹھیرنے کا حکم دیا۔ میرے پاس وہاں کچھ بکریاں اور گائیں جمع ہو گئیں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو میں نے عرض کیا کہ اب کس کے پاس جاؤں۔ فرمایا کہ اب دنیا میں کوئی شخص اس برگزیدہ طریقے پر معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ ایک نبی کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ جو دین ابراہیمی لے کر آئیں گے۔ وہ ایسی جگہ ہجرت کر کے جائیں گے۔ جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ ان کی خاص علامتیں ہیں۔ مونڈھوں کے درمیان میں خاتم نبوت ہے۔ صدقے کی چیز نہ کھائینگے ہدیہ کو قبول کریں گے۔ اگر تم سے ممکن ہو تو اُن کے پاس چلے جانا۔ اتفاق سے عرب کا ایک قافلہ وہاں کو گذرا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو اپنے ساتھ لے چلو۔ میں اپنی بکریاں اور گائیں تم کو دے دوں گا۔ وہ وادی القریٰ تک مجھ کو لے گئے۔ مگر وہاں ایک یہودی کے ہاں بیچ ڈالا وہاں کھجور کے درخت دیکھ کر سمجھا کہ یہی وہ جگہ ہے۔ میرے مالک کے یہاں بنی قریظہ کا ایک یہودی مہمان ہوا وہ مجھ کو خرید کر اپنے ساتھ مدینے میں لے آیا۔ میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی جگہ ہے۔ میں اپنے مالک کے یہاں درختوں کا کام کرتا رہا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا قصہ بھول گیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لا کر قبا میں قیام پذیر ہوئے۔ ایک روز میں اپنے مالک کے درختوں میں کام کر رہا تھا کہ اس کے چچا کے بیٹے نے آ کر کہا، کہ خدا تعالیٰ بنی قیلہ (یعنی انصارؓ) کو قتل کرے۔ ایک شخص کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ یہ سنتے ہی میرے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا قریب تھا کہ درخت پر سے گر پڑوں۔ جلدی سے اتر آیا اور پوچھا۔ کیا بات ہے؟ آقا نے زور سے ایک مکا مارا اور کہا کہ تو اپنا کام کر۔ تجھ کو اس قصے سے کیا تعلق۔ مجبوراً میں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ لیکن شام کو کچھ کھانے کی چیز اپنے ساتھ لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں آپؐ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ یہ اُن علامتوں میں سے ایک ہے۔ دوسرے روز پھر کچھ لے گیا اور کہا کہ یہ ہدیہ ہے۔ آپ نے خود بھی اس میں سے کچھ کھایا میں نے کہا۔ یہ دوسری علامت ہے۔

ایک روز خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے۔ میں نے سلام کیا اور آپ کے پیچھے اس غرض سے ہو لیا کہ خاتم نبوت کو دیکھوں آپؐ کو میرے اس قصد کی اطلاع ہو گئی۔ آپ نے چادر مبارک کو مونڈھوں سے نیچے گرا دیا۔ میں نے خاتم نبوت کو دیکھا۔ اس پر بوسہ دیا اور رو پڑا۔ آپؐ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھلایا۔ میں نے اپنا سارا قصہ ابتدا سے بیان کیا۔ مگر بوجہ خدمت آقا آپؐ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک نہ ہو سکا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم اپنے آقا سے

بقیہ ـــ اداریہ

کس طرح ترس رہے ہیں۔ روزنامہ امروز تیس اکتوبر ۶۸ء صفحہ ۴ کالم تین میں یہ عنوان درج ہے:۔

"چین کے خلاف جماعت اسلامی کی مہم"

"ریڈیو سرینگر کی طرف سے خراج تحسین"

اس عنوان کے تحت یہ خبر درج ہے:۔

"۲۷ اکتوبر کی رات کو ریڈیو سرینگر نے اپنے نیوز بلیٹن میں ضلع پشاور کی جماعت اسلامی کے امیر کے اس بیان کو نشر کیا کہ پاک چین دوستی پاکستان کے وجود کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور پاکستان کو اس دوستی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ریڈیو سرینگر نے جماعت اسلامی پشاور کے امیر کے اس نظریہ کی بھی تعریف کی کہ گویا پاکستان کے حکام آج عوامی چین اور دیگر سوشلسٹ ملکوں سے روابط استوار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گویا پاکستان کو بالآخر برطانیہ اور امریکہ کا روحانی طور پر ممنون ہونا پڑے"۔

سرینگر ریڈیو کے اس حوالے سے اس بات پر کچھ کچھ روشنی پڑتی ہے کہ مودودی چین دوستی سے کیوں چیں بہ جبیں ہیں۔ ایک عبرتناک بات یہ ہے کہ وہ یہ نہیں کہتے کہ بالآخر پاکستان کو اسلام اور اسلامی اصول کا مرہون منت ہونا ہوگا۔ بلکہ برطانیہ اور امریکہ کی روحانیت پر فخر ہو رہا ہے۔ کیا یہی اقامت دین کا معنی ہے؟ (غلام غوث)

قابل توجہ ڈپٹی کمشنر ہزارہ

تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں ایک موضع داتہ ہے وہاں کے عام اہل اسلام نے اپنے پیسوں سے مسجد کے لئے لاؤڈ سپیکر خریدا ہے۔ ایک پارٹی نے ایک شخص پیر معظم شاہ کی اجازت سے عوام کے اس لاؤڈ سپیکر کو ان کی مرضی کے خلاف استعمال کرنے اور مسجد میں عوام کی مرضی کے خلاف جلسہ کی اجازت دے کر فساد و بدامنی کا دروازہ کھولا تھا۔ مگر عوام کی دور اندیشی سے وہ ناکامیاب ہوا۔ ہم ڈی سی ہزارہ کو متوجہ کرتے ہیں کیا ایسی حرکات پر کوئی قدغن لگ سکتی ہے؟ دور اندیش صحیح العقیدہ حضرات نے یہ فتنہ ختم کر کے جامع مسجد پر قبضہ کی اس ناپاک سازش کو ناکام

ضروری اطلاع

آئندہ جمعیۃ صوبائی دفتر یا اخبار ترجمان اسلام متعلقہ خط و کتابت بجائے میرے نام کے دفتر جمعیۃ علماء اسلام یا ہفت روزہ ترجمان اسلام کے نام سے کی جائے۔ اور میرے احباب مجھ سے ذیل پتہ پر خط ارسال کیا کریں۔

(حافظ) محمد حنیف سہارنپوری معرفت خلیل احمد بمقام روڈہ ڈاکخانہ خاص تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا

بقیہ ـــ حضرت فاطمہؓ

تم اس نئے دین کو چھوڑ دو، ورنہ میں تمہارے ساتھ سلوک کروں گا۔

یہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ لیکن وہ ایمان کی پختگی سے ڈٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بہنوئی کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کے جسم سے خون نکلنے لگا۔ حضرت فاطمہؓ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے چھڑانے کی کوشش کی۔ حضرت عمرؓ نے بہنوئی کو تو چھوڑ دیا۔ اپنی بہن حضرت فاطمہؓ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنا مارا کہ ان کا جسم لہولہان ہو گیا۔ ان کے جسم سے خون جاری ہو گیا۔ جسم زخموں سے چور چور اسی حالت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"کہ عمرؓ تو جس خطاب کا بیٹا ہے میں بھی اسی خطاب کی بیٹی ہوں۔ جو دل چاہے سزا دے۔ میں اپنا دین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں"

حضرت عمرؓ کا غصہ قدرے نرم ہوا اور ان کی نگاہ حضرت فاطمہؓ کے لہولہان جسم پر پڑی تو کہنے لگے بہن ذرا مجھے دکھاؤ تو تم کیا پڑھ رہی تھی۔ الغرض قرآن پاک کی کچھ اور پڑھا۔ قرآن کو دیکھنے اور پڑھنے کے بعد حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔

حضرت عمرؓ کے ایمان کے لئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا فرمائی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حق پر استقامت ان کے مسلمان ہونے کا سبب بن گئی۔ (محمد حنیف سہارنپوری)

بنا دیا۔ آئندہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اس قسم کے تمام فتنوں اور ناپاک سازشوں سے محفوظ فرمائے آمین! ثم آمین۔

(غیور مسلمانان علاقہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ)

مبلغ خیر پور ڈویژن کا دورہ

۹ اکتوبر بعد نماز عشاء جامع مسجد تھانہ کوٹ میں مولانا عزیز اللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا، کہ پاکستان علماء کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی آئین کا نفاذ کیا جائے۔

(محمد اعظم ناظم دفتر کندہ کوٹ)

بچوں کیلئے

حضرت سلمان فارسیؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ

حضرت سلمانؓ نے اپنے مسلمان ہونے کا حال اس طرح بیان فرمایا ہے کہ میرا باپ اپنے شہر کا سردار تھا۔ میں سب سے زیادہ اس کو محبوب تھا۔ مجھ کو باہر نہ جانے دیتا تھا۔ لڑکیوں کی طرح میری حفاظت کرتا تھا۔ میں ہمیشہ آتش کدہ میں رہتا تھا۔ اور مذہب مجوس کو خوب کوشش کر کے حاصل کیا تھا۔ اتفاق سے میرا باپ ایک مکان بنوانے میں مصروف ہو گیا۔ مجھ سے کہا کہ تو جا کر زمین کو دیکھ آ، مجھ کو فرصت نہیں۔ مگر دیر نہ کرنا، ورنہ تیری جدائی کا فکر سب کاموں سے بڑھ جائے گا۔ میں گھر سے نکل کر راستہ میں نصاریٰ کے کنیسہ پر گذرا، وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی وہاں چلا گیا اور مجھ کو ان کی حالت نہایت ہی پسند آئی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ شام تک انہیں کے پاس رہا۔ نہ زمین تک گیا نہ گھر لوٹا۔ دیر ہو گئی، تو باپ نے تلاش میں آدمی بھیجے۔ میں نے نصاریٰ سے پوچھا کہ اس دین نصرانیت کی اصل کہاں ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ملک شام میں۔ آخرکار رات ہونے پر گھر لوٹا۔ باپ انتظار میں تھا۔ میں نے باپ سے کنیسہ میں جانے کا قصہ بیان کر کے کہا۔ کہ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے کہا۔ بیٹے تیرا اور تیرے باپ دادا کا دین بہتر ہے۔ میں نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ باپ نے مجھ کو قید میں ڈال دیا۔ بیڑیاں پیروں میں ڈال دیں۔ میں نے نصاریٰ سے کہلا کر بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام جائے تو مجھ کو مطلع کرنا۔ انہوں نے مجھے مطلع کیا۔ میں نے بیڑیاں پیروں سے نکال کر پھینک دیں اور قافلے کے ساتھ ملک شام میں پہنچا۔ وہاں جا کر اُن لوگوں سے پوچھا کہ بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے بڑے پادری کا نام بتلایا۔ میں نے اُس کے پاس جا کر کہا کہ میں تمہارے پاس رہنا خدمت کرنا اور تمہارے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا، بہتر ہے۔ میں اس کے پاس رہا۔ مگر وہ بڑا بد دین آدمی تھا۔ لوگوں کو صدقے کے واسطے حکم کرتا تھا، اور صدقے لے کر خود جمع کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ سونے چاندی کے سات مٹکے اس کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ وہ مر گیا تو نصاریٰ سے میں نے اس کے حال کی اطلاع کی۔ اُن لوگوں نے بوجہ حسن عقیدت مجھ کو جھڑک دیا۔ میں نے ان کو وہ مٹکے دکھلائے۔ تب انہوں نے اس کی لاش کو دفن بھی نہ کیا بلکہ لٹکا کر سنگسار کر دیا۔ اس کی جگہ ایک نہایت اچھا عالم فاضل زاہد بٹھلایا گیا۔ مجھ کو اس سے بہت محبت ہو گئی۔ جب اُس کی وفات کا وقت آیا۔ تو میں نے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت کرو۔ کہا موصل میں ایک شخص ہے تم وہاں چلے جاؤ۔ میں وہاں گیا اور ان کی خدمت میں رہا۔ یہ بھی ایسے ہی عالم زاہد صالح تھے۔ اُن کی وفات کا وقت آیا تو میں نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ کہا کہ اس طریقہ پر اب کوئی شخص نہیں ہے۔ البتہ عموریہ میں ایک شخص ہے۔ وہاں چلے جاؤ میں نے وہاں جا کر اپنا سب حال بیان کیا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

خواتین کیلئے

حضرت فاطمہؓ بنت خطابؓ کی حق پرستی

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب رضی اللہ عنہا امیرالمومنین سید نا الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ ابتدائی زندگی ہی میں یہ اور ان کے خاوند دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کے لئے ان کے گھر جایا کرتے تھے۔ اور قرآن پاک جو کچھ نازل ہوا تھا اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

ایک دن ابو جہل نے مکہ کے سرکردہ لوگوں کی میٹنگ بلائی جس میں حضرت فاطمہؓ کے بھائی حضرت عمرؓ بھی تھے۔ ابوجہل نے کہا کہ جو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر کاٹ کر لائے گا، میں اس کو دیگر انعام و اکرام کے علاوہ عرب کے بہترین سو اونٹ بھی انعام میں دوں گا۔ آپس میں ان کی بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ کوئی ایسا آدمی ہو، جو وہاں جا کر خدا کی کتاب قرآن پاک سن کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گرویدہ نہ ہو جائے۔ وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت عمرؓ بڑے فخر سے اُٹھے اور کہا کہ میں ابھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر کاٹ کے لائے دیتا ہوں۔ سب نے مسرت کا نعرہ بلند کیا کیونکہ ان کو علم تھا کہ عمرؓ اپنے ارادے کے پکے ہیں۔ وہ ضرور سر کاٹ کر لائیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے تلوار نیام سے باہر کی۔ ہاتھ میں اس کو لہراتے ہوئے چل پڑے۔ جب وہ تھوڑی دور گئے تھے۔ تو راستے میں ایک صحابی مل گئے۔ انہوں نے کہا کہ عمر کا ارادہ ہے؟

میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر لینے کے لئے جا رہا ہوں حضرت عمرؓ کا جواب تھا۔ اس صحابیؓ نے کہا کہ عمرؓ تمہیں کیا ہو گیا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بڑے بڑے بہادر جانباز صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت بیٹھی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو تم اپنا ہی سر وہاں دے بیٹھو۔ غصے کی وجہ سے حضرت عمرؓ کا خون کھولنا اٹھا، کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ لے تیرا ہی فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس صحابیؓ پر تلوار اٹھائی۔ وہ فوراً بولے کہ عمرؓ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اس صحابی کو تو چھوڑ دیا اور بہن کے گھر کی راہ لی۔ ادھر وہ دونوں مکان کا دروازہ بند کر کے حضرت خبابؓ سے قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے ہیں۔ کانوں میں ہلکی سی آواز آ رہی ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خباب جو قرآن پڑھا رہے تھے حضرت عمرؓ کی آواز سن کر فوراً دبک گئے۔ حضرت عمرؓ نے داخل ہوتے ہی پوچھا کہ بتاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے، وہ دونوں سہم سے گئے۔ پھر کڑک کر بولے، میں جو پوچھ رہا ہوں تم کو کیا رہے تھے؟ آخر انہوں نے مجبور ہو کر کہہ دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اس کی تلاوت کر رہے تھے۔

تم بے دین ہو گئے ہو۔ تم نے اپنا آبائی دین چھوڑ دیا ہے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE price 25 paise
مشہ تی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے، ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جد و جہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور (پاکستان)

11/30

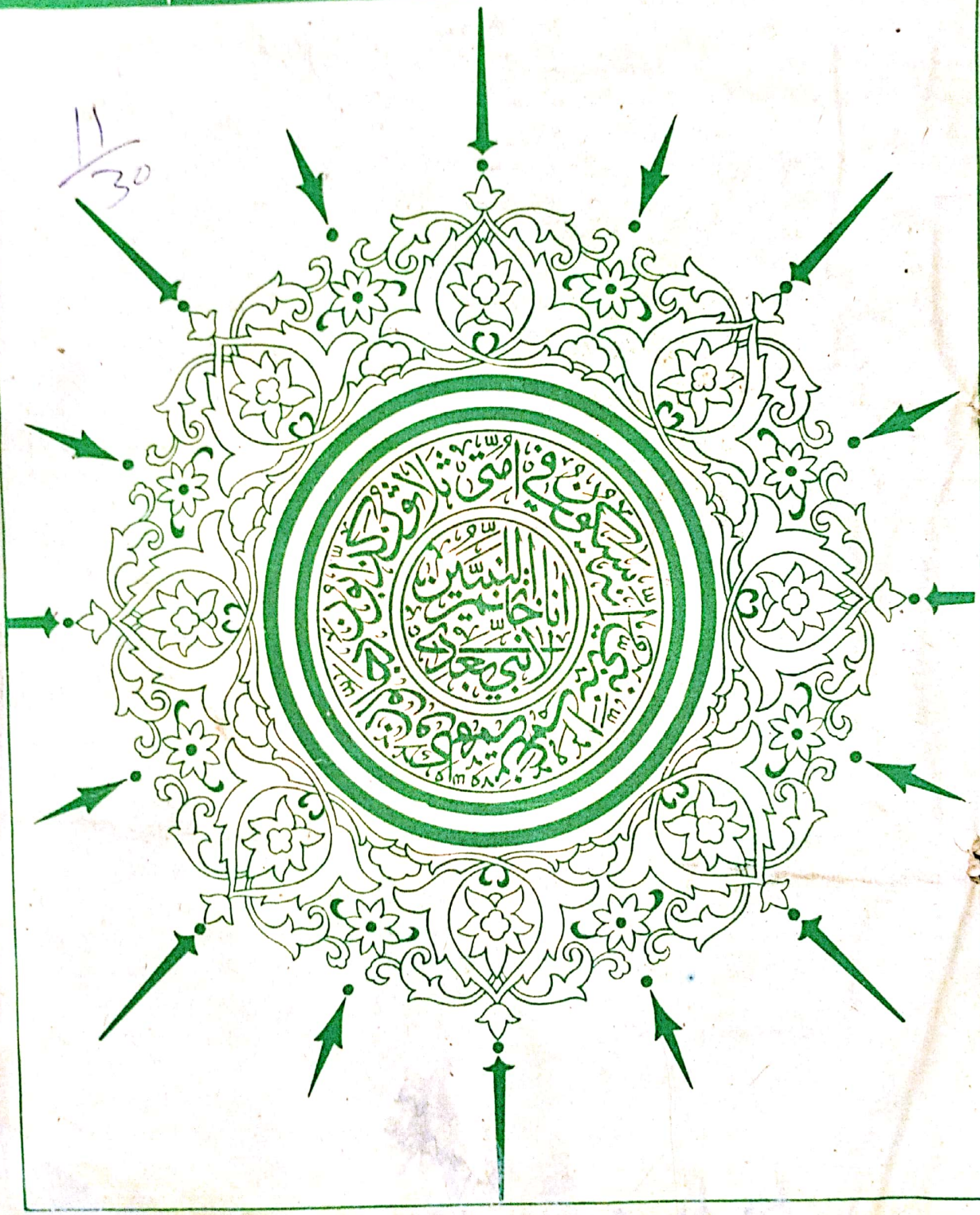

Scanned with CamScanner

محبت کے اسباب و آثار

شذرات حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

آج اسباب محبت اور آثار محبت پر گفتگو ہوگی اسباب محبت کے چار ہیں۔ اور وہ جمال، کمال، نوال اور قرب ہیں۔ یعنی شکل و شباہت کی وجہ سے عشق و محبت ہوگی اور کبھی کمال سبب بنتا ہے۔ آج ہمیں امام ابو حنیفہؒ سے محبت ہے۔ حالانکہ صدیاں گزر چکی وہ دنیا سے کوچ کر گئے۔ مگر پھر بھی آئمہ صحابہ اور انبیاء علیہ السلام سے محبت ہے۔ یہی وہ کمالات اور فضائل ہیں ..... سارایت احب من مطابن اباح امام اصمعیؒ جو نحو کے امام ہیں اور ان کے شاگرد ایک بالکل سیاہ فام اور دوسرا سفید فام تھا۔ تو امام اصمعیؒ فرماتے ہیں۔ ہم دونوں بنتی ہیں۔

دوسرا سبب محبت کا نوال ہے جس کا پورا خاندان معترف ہے اور کبھی قرب و اتصال ہوتا ہے۔ جیسے اولاد کو ماں باپ سے محبت ہوتی ہے درجہ بدرجہ اعزہ اور اقارب سے محبت ہوتی ہے وہ قرب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بہرحال یہ چار اسباب محبت ہیں۔ اب دیکھا جائے تو جتنے اسباب محبت ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ میں پائے جاتے ہیں وجہ یہ ہے کہ سب چیزیں وجود میں ہوتی ہیں۔ عدم نقائص کا نام ہے جیسے اسلام۔ ایمان۔ صدق وغیرہ سب وجودی ہیں اور کمال اور عدمی ہیں۔ اس لئے وہ ناقص ہیں اس لئے انسان موت کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ موجود رہے معدوم نہ ہو جائے۔ علاج کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ خوبیوں کا سرچشمہ وجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا وجود اصلی ہے ہمارا وجود یہ عارضی ہے۔ وہاں عدم کا نشان نہیں سب کا سب وجود ہی وجود ہے تو حقیقت میں جمال اللہ تعالیٰ ہی ہوا۔ اور کمال کا سرچشمہ بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ سب سے بہترین مخلوق انسان ہے۔ ماں کے پیٹ سے ہی اللہ تعالیٰ انسان کو سکھاتا رہتا ہے۔ جس انسان میں ہی خود کو مہارت ہو۔ تو انسان جس میں کمالات پائے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ ماں کے پیٹ سے نہیں لایا۔ ضرور کسی سے حاصل کئے ہیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ تک یہ سلسلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نوال کا سرچشمہ بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ وجود دیا۔ اسباب بقاء مہیا کئے۔ اس سے بڑا اور کوئی احسان نہیں اب اگر کوئی آپ سے احسان کرلے۔ تو یہی اللہ کا احسان ہے کہ اس نے اس کے دل میں ڈالا۔ اس پر احسان ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ ظاہر ہے کہ ماں باپ میں شفقت کس نے ڈالی تو معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ محسن کوئی نہیں۔ چوتھا سبب قرب ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید الایۃ۔ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم الایۃ۔ وجود کے سب مراتب طے کئے جائیں۔ انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کے ارادہ سے کوئی چیز باہر نہیں جاسکتی ہے۔ تو اس سے زیادہ اور کوئی قریب ہوگا۔ اولاد وغیرہ سے محبت قرب کی وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ ہماری جز ہے۔ اور ایک قرب جسمانی مسافت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ یہ مراد نہیں بلکہ قرب جزئیت کا مراد ہے اور ایک قرب معنوی اور کمالات کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ جیسے کہا جائے کہ شاگرد ہمارے سے زیادہ قریب ہے۔ یعنی علمی کمالات میں اور ایک قرب اخلاق ہوتا ہے۔ جیسے پیر اور مرید کا قرب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب مکانی۔ جسمانی اگرچہ جسم سے مراد نہیں مگر صفات اور کمالات کی وجہ سے قریب ہیں۔ علمی اور اخلاقی سب حیثیت سے قرب حاصل ہے۔ الغرض جب یہ چار چیزیں اسباب محبت ہوتی ہیں۔ وہ چاروں علی وجہ الاتم اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس سے محبت ہوگی۔ وہ سب سے زیادہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام قومیں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ کسی کو سمجھنے میں قاصر ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی توہین آمیز الفاظ بکے تو انسان ان سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے اور جب کسی سے محبت ہو جائے تو اس کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے مکان بلکہ کتے تک محبت ہوتی ہے کسی شاعر نے کہا ہے کہ امر علی الدیار دیار لیلیٰ .... یعنی مجھے ان دیواروں سے محبت نہیں۔ بلکہ جو لیلیٰ اس در و دیوار میں بستی ہے اس سے محبت ہے اسی طرح اولیائے اللہ۔ اور مومنین مکہ معظمہ جاتے ہیں۔ بڑی بڑی بلڈنگوں والے جاتے ہیں اس سے محبت وہاں کے درہان سے اور باشندوں سے محبت ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ کے قلب میں جب شیخ کی محبت گھر کر جاتی ہے تو پھر اس کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔ مولانا نانوتویؒ ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے۔ وعظ کے بعد بعض لوگوں نے معانقہ کیا جیسا کہ ہر ایک رسم پڑ گئی۔ ہاں تبرک وغیرہ حاصل کرنے کے لئے معانقہ جائز ہے۔

الحاصل ایک اہلی شمس نے بھی پوچھا تو کیا ہوا لوگوں نے اس کے متعلق پوچھا تو کیا ہوا۔ پھر آپ پوچھ سے نیچے اتر آئے اور گھر والے اس کی خدمت کی تو تک بھر دیا حالانکہ یہ اشیاء تحائف نہیں بلکہ فدائی ہیں۔ حضرت نانوتوی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سفر سے واپس آئے تو نظر آباد والوں نے دو رقمیں آپ کو پیش کرنا چاہا۔ امراء علماء اور علماء آئے تو کسی کی نہ مانی۔ کسی نے بتایا کہ دختر میں ایک لڑکا ہے اس کو وہ دیا گیا کہ میاں جی نور محمد صاحب جو آپ کے دادا پیر تھے ان کا دور کار شتہ دار تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے کہنا مان لیا جب تک اس لڑکے نے اجازت نہ دی آپ ٹھہرے رہے۔ معلوم ہوا۔ کہ نسب بھی محبت کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں آیا۔ وکان اللہ والہ الکنت ..... کیونکہ آبائی الفت اس کی مقتضی ہے۔ آخر وہ نسبت ہی تھی کہ یوسف علیہ السلام اور خضر علیہ السلام قبیل کی بستی سے گزرے۔ جنہوں نے مہمان نوازی نہ کی۔ اس پر آپ نے دیوار مرمت کر دی۔ کہ ان ابوھما صالحا حالانکہ باپ نیک تھا۔ بیٹے نہیں تھے صرف آبائی نسب کی وجہ سے ان کا اکرام کیا گیا۔ چنانچہ قرآن میں ہے۔ واللہ اعلم۔ فقط بسلسلہ کے ساتھ حدیث شریف میں ہے۔ جب لوگ جنت میں داخل ہو گئے تو کہیں گے کہ یا اللہ ہم دنیا میں اولاد کے ساتھ رہتے تھے اس جگہ اور نعمتوں کے ساتھ ہمیں اس نعمت سے بھی مالا مال کیا جائے۔ چنانچہ ان کو جنت میں لایا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت مخدوم زادوں کی توقیر کی جاتی ہے۔ اس کا سبب یہی نسبت آبائی ہے مولانا غلام مرتضیٰ حسن صاحب نے لاہور کا واقعہ سنایا کہ ایک مجذوب کہتا پھرتا تھا کہ لاہور میری ہتھیلی میں ہے۔ جب چاہوں برباد کر سکتا ہوں کسی بزرگ نے کشف دیکھا۔ کہ نہ تو وہ خود صاحب کمال ہے۔ نہ اس کا شیخ بلکہ شیخ الشیخ صاحب کمال تھا۔ ایمان اور کفر میں بھی یہی باعث ہے کہ نسبت الی اللہ کی وجہ سے انسان مقبول ہوتا ہے۔ نسبت غیر اللہ کی وجہ سے مردود ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا کارخانہ نسبت پر ہی چل رہا ہے۔ کلام اللہ بیت اللہ۔ بلد اللہ۔ اہل اللہ یہ سب نسبتیں اس پر دلالت کرتی ہیں ابو سعید شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ گنگوہ جا رہے تھے۔ ایک عورت نے کوڑا کرکٹ آپ پر ڈالا۔ اور جب آپ نے سخت سست الفاظ کہے۔ تو اس بھنگن نے کہا کہ دوا کی کمائی ہے جب یہ باتیں کہی جا رہی ہیں۔ خود اپنے اندر کمال ہوتا تو پھر یہ نامناسب کلمات کہہ سکتے تھے۔ آپ کو اس سے ایک نسبت ہو گئی۔ اور کہا کہ تمہارے دادا مرزا عبدالقدوس گنگوہی کی .... میراث کہاں بٹ رہی ہے۔ تو اس کو ایک نسبت ہو گئی۔ اور دوسری جگہ آپ نے فرمایا حب الی من دنیاکم ان میں سے ایک نیک

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جاریکردہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
سرپرست: حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج: ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال — مدیر معاون: محمد حنیف سہارن پوری

صدر ناصر کی ایک حالیہ تقریر کے اقتباسات

ذیل میں صدر ناصر کی اس تقریر کے جستہ جستہ اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو انہوں نے حال ہی میں عرب سوشلسٹ یونین کی قومی کانگریس کے عام اجلاس میں اسرائیل سے متعلق مصر کی پالیسیوں کے بارے میں کی۔ کانگریس کے عام اجلاس کی کارروائی اور صدر ناصر کی تقریر کو قاہرہ ریڈیو نے ۲۴ جولائی کی شب کو "ریلے" کیا، اور اقتباسات اس سے نوٹ کئے گئے ہیں۔

عام اجلاس میں حسب معمول پہلے قرآن حکیم کی تلاوت کی گئی۔ عربی کی چند نظمیں پڑھی گئیں۔ بعد میں شاید یونین کے سیکرٹری نے چند ابتدائی باتیں اور اسرائیل و امریکہ کی ملی بھگت و جارحانہ طرز عمل پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں صدر ناصر کی آمد کا غلغلہ بلند ہوا۔

صدر ناصر نے اسٹیج پر پہنچ کر ابتداءً چند قرآنی آیات تلاوت کیں۔ جن میں سے راقم الحروف یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ وغیرہ الفاظ تو صاف طور سے سمجھ سکا۔ بقیہ مہیبی اثرات کی گڑبڑ کی وجہ سے صاف طور پر سنائی نہ دے سکے۔ تقریر کا جو حصہ سنا جا سکا اور ضبط تحریر میں آگیا۔ اس کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے (کمال)

"الاخوان العزیز!

ہماری طرف سے بارہا یہ اعلان کیا جا چکا ہے اور میں اب بھی واشگاف طور پر اعلان کرتا ہوں کہ

- "اسرائیل اور اس کے حامیوں و سرپرستوں سے متعلق ہماری پالیسیوں میں ذرہ برابر بھی تبدیلی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"
- "اسرائیل کا وجود تسلیم کرنا تو بہت دور کی بات ہے، اسرائیل سے کسی قسم کی بات چیت، صلح و معاہدہ ہی ہمارے نزدیک خارج از بحث و امکان ہے۔"
- "بالخصوص فلسطین کے مسئلہ مہاجرین فلسطین کے حقوق اور سرزمین عرب کے استحکام و سالمیت کے مفادات کو نظر انداز کر کے اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کے سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"
- "ہم اپنی سرزمین (عرب) کا ایک ایک انچ دشمن کے قبضہ سے آزاد کرائیں گے۔"
- "ہم دشمن سے ان عرب علاقوں کو انشاء اللہ طاقت کے ذریعہ واپس لیں گے۔ جو اس نے طاقت اور سامراجی سرپرستوں کی بھرپور مدد کے بل پر ہتھیا لئے ہیں۔"
- "مشرق وسطیٰ کی آئندہ جنگ صرف عرب دنیا تک ہی محدود نہیں رہے گی۔"
- "ہم نے ساری دنیا کے جنگ کی لپیٹ میں آجانے کے اندیشوں کو رفع کرنے کے لئے اب تک اسرائیل کا مقابلہ محدود پیمانہ پر کیا۔ لیکن اب ہم متواتر نقصان اٹھا کر دنیا کے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنے نہیں رہ سکتے، اور اسرائیل سے ہمارا آئندہ ٹکراؤ پوری دنیا کو جنگ کے دائرہ میں لے لینے کا موجب ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح اگر تمام دنیا جنگ کی ہولناکیوں کا شکار بن جاتی ہے۔ تو اس کی ذمہ داری ان سامراجی طاقتوں پر ہوگی جو اسرائیل کی سرپرستی سے باز نہیں آرہیں۔"
- "میں آپ کے اطمینان کے لئے یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ گذشتہ جون کی جنگ کی نسبت آج عرب ممالک کی جنگی طاقت الحمد للہ کہیں زیادہ بہتر ہے اور وہ ہر جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔"
- "روس نے مصر کو بڑے پیمانے پر اسلحہ فراہم کر دیا ہے اور ملک کی پوری دفاعی ضروریات بہم پہنچا دی ہیں۔ اور یہ تمام معاونت اس نے کسی قسم کی شرط عائد کئے بغیر کی ہے۔"
- "اس کے لئے ہم روس کا شکریہ ادا کرتے ہیں"
- "لیکن میرے ہموطن اور عرب عزیزو! ہم اپنے مقاصد صرف بیرونی امداد کے بھروسہ پر حاصل نہیں کر سکتے۔"
- "ہم اپنے داخلی عزم و ایمان اور وسیع تیاریوں کے ساتھ ہی دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں"۔ اور الحمد للہ ہمارے اندر اس عزم و ایمان کی کوئی کمی نہیں ہے ہم حق و صداقت اور عدل و انصاف پر قائم ہیں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس طرح ہم تمام رکاوٹوں کے باوجود انجام کار اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔"
- "مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کی واپسی پہلی اور بنیادی ضرورت ہے، ورنہ مشرق وسطیٰ پر جنگ کے بادل بدستور منڈلاتے رہیں گے اور دنیا اس بحران کی لپیٹ میں آتی چلی جائے گی۔"
- "ابھی تک مشرق وسطیٰ کے پرامن تصفیہ کا کوئی امکان ظاہر نہیں ہوا ہے۔ اور عرب دنیا ہمیشہ اس کا انتظار نہیں کر سکتی۔"
- "عراق کی تازہ تبدیلیوں اور روس سے ملکوں کے بارے میں ہمارے تعلقات کا انحصار صرف ایک امر پر ہے، اور وہ یہ کہ:-

"ان کا رویہ اسرائیل کے بارے میں کیا ہے"؟

— تقریر کافی دیر تک جاری رہی۔ پرجوش نعرے سنائی دیتے رہے۔ لیکن ریڈیو میں موسمی اثرات سے پیدا شدہ شور و گڑبڑ نے پوری تقریر صاف صاف سننے نہیں دی۔ اور بہت سے مقامات نوٹ کرنے سے باقی رہ گئے۔

آخر میں اللہ اکبر اور العزت للعرب وللمسلمین کے نعروں اور فتح و کامرانی کی دعاؤں کے ساتھ تقریر ختم ہوئی۔ (کمال)

جلد ۱۱ | جمعہ ۹ اگست ۱۹۶۸ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ۔ قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۰

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

از
حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

تکمیلِ دین — اور — ختمِ نبوت

(۳)

ذات اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ عام کے بعد ایسی حیثیت سے اس سلسلہ کا اجراء تحصیل حاصل اور غیر معقول اس لئے ہے کہ فطرت کے مادی اور روحانی تقاضا کے خلاف اگر قدرت حق کو یہ منظور تھا کہ پیغام و دعوت اور نظام رشد و ہدایت تدریجی طور پر ترقی پذیر نہ ہو اور مادی دنیا کے محدود حالات سے بے نیاز ہو کر انجام پائے تو بلاشبہ آغاز ہی میں وحی الٰہی "بعثت عام" کی شکل اختیار کرتی اور پھر رہتی دنیا تک وہی بروئے کار ہوتی۔ اور یا اس کا سلسلہ کسی تکمیل کا محتاج نہ ہو کر رہتی دنیا تک تجدید کی شکل میں جاری رہتا۔

مگر واقعات اور مشاہدات اس کے خلاف ہیں اور اول محدود پیغامات کا سلسلہ اور ان کے درمیان ترقی پذیر وسعت کا دائرہ اور پھر دعوت عام کی شکل میں اس ترقی کی انتہا یہ پوری تدریجی کیفیت صاف بتلا رہی ہے کہ فطرتِ الٰہی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ دوسرے امور کی طرح رشد و ہدایتِ الٰہی یہ پیغام بھی آغاز کی نمود کے ساتھ آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وسعت گیر ہوتا رہے۔ تا آنکہ وہ وقت آجائے۔ کہ یہ وسعت عالمگیر دعوت بن کر پایہ تکمیل کو پہنچ جائے اور یہ سلسلہ اس حد تک پہنچ کر ختم ہو جائے اور آیندہ نبی و رسول کی جگہ نائبین رسول "علما" تا قیام ساعت اس مکمل قانونِ دعوت کی روشنی میں تبلیغ حق کا فرض انجام دیتے رہیں۔ تاکہ ایک جانب "وحدتِ امت" کا وہ نظام جو بعثتِ عام اور دعوتِ عام سے وابستہ ہو چکا ہے پارہ پارہ نہ ہو سکے۔ اور دوسری جانب حیاتِ عالم کے ساتھ ساتھ اس پیغامِ حق کا فرض بھی مسلسل ادا ہوتا رہے۔ اور اس طرح خدائے برتر کا یہ اعلان تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرًا۔ جدید نبی منتظر اور رسول مطلوب کے نظریہ کی شکل میں بے روح ہو کر نہ رہ جائے۔

سطور بالا میں انبیاء علیہم السلام کے پیغامِ حق کی وحدت کا تذکرہ آچکا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس سلسلہ کی دلیل روشن کے لئے تمہید و توطیہ بننے کی حیثیت رکھتا ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہم اس خاکدانِ ہستی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ حقیقت ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہے کہ ہر کثرت کے لئے کوئی نقطہ وحدت ضرور ہے چنانچہ افراد کے لئے نوع، انواع کے لئے جنس، اجناس کے لئے جوہر، جواہر کے لئے وجود اور وجودات کے لئے وجودِ بحت (خالص) محور و مرکز ہے۔ اسی طرح اجسام کے لئے سطح، سطحات کے لئے خط اور خطوط کے لئے نقطۂ مرکز و مدار ہے۔ نیز اعداد خواہ اپنی کثرت میں کسی حد تک کیوں نہ پہنچ جائیں۔ اُن کا محور و مرکز ہر حالت میں "اکائی" ہے۔

غرض جب بھی کسی کثرت کا تصور کیجئے۔ اس کے ساتھ وحدت کا تصور لازم و ضروری ہے۔ اور اگر وحدت کو پیش نظر لائیے تو وہ کسی نہ کسی کثرت کے لئے محور و مرکز ہونے کا ضرور پتہ دیتی ہے پس وحدت و کثرت کا یہی رابطہ ہے جس نے حدودِ عام سے گذر کر ہست کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور اس کو عالم ہست و بود کا نام دیا۔

تو اس حقیقت کو پیش نظر لا کر جب ہم سلسلہ نبوت و رسالت پر نظر ڈالتے ہیں اور سبع سماوات کی طرح سطح عالم پر مختلف ادوار میں ہزاروں سیارگانِ رشد و ہدایت کو ضوفشاں پاتے ہیں۔ تب مسطورہ بالا حقیقت کی بنیاد پر فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اس کثرت کا بھی کوئی نقطہ وحدت ضرور ہونا چاہیئے جو کثرت کے لئے محور و مرکز بن سکے۔ اور جس طرح اکائی کے بعد کثرت کے لئے کوئی اور مبتدء و منتہا نہیں ہے۔ اسی طرح انبیاء و رسل کے سلسلہ کثرت کے لئے بھی ایک ہی مبداء و منتہا ہونا ازبس ضروری ہے۔

یہی وہ حقیقت ہے۔ جو "ختم نبوت" کے نام سے موسوم ہے اور اسی کو قرآن حکیم نے اس جوہر حکمت کے ساتھ ادا کیا ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں تاہم وہ خدا کے پیغمبر اور آخر الانبیاء ہیں"۔

نبوت نَبَا سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی خبر دینا ہے۔ اور رسالت کے معنی پیغام ہیں۔ اور اسلام کی اصطلاح میں نبوت و رسالت خدا کی جانب سے ایک منصب ہے۔ جو مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے کسی مخصوص انسان کو عطا ہوتا ہے اور اس کے لائے ہوئے پیغام کو "وحی" کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پیغام درحقیقت پیغامبر کا اپنا کلام نہیں ہوتا بلکہ خدائے برتر کا فرمان ہوتا ہے۔ جس میں خطاء و قصور یا سہو و نسیان کی مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (حم سجدہ)

ترجمہ:۔ اس (وحی الٰہی) کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے باطل کا گذر بھی نہیں ہوتا۔ یہ تو اتارنا ہے حکمت والے ہر طرح قابل ستائش والے کی جانب سے (یعنی خدا کی جانب سے)

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب خدائے برحق کسی شخصیت کو نبوت و رسالت یعنی پیغامِ حق سے سرفراز کر دیتا ہے۔ تو تمام انسانوں کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک خدا کے فرمان "وحی الٰہی" کے سامنے بے چون و چرا سر تسلیم خم کر دیں وہ شخصیت کی صداقت اور خدا کی جانب سے اس کے دعویٰ وحی کی حقانیت کا تو ہر حیثیت سے حق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے دونوں دعووں کی تصدیق و تائید عقل کی راہ سے دلائل و براہین کے ساتھ ہو جائے اور کسوٹی پر اس کی صداقت بے لوث اور صاف روشن ہو جائے تب اس کے دیئے ہوئے پیغام خدا کو ماننے نہ ماننے میں وہ آزاد نہیں رہ سکتے اور بلاشبہ اس کے پیغام کو پیغامِ حق سمجھ کر قبول کر لینا اور اس کے سامنے سر نیاز جھکا دینا فرض اولین ہے۔ ہاں چونکہ وہ پیغام کسی بڑے سے بڑے عاقل و فرزانہ انسان کا پیغام نہیں بلکہ "پیغام الٰہی" ہے۔ اس لئے وہ خود یہ ضروری سمجھتا ہے کہ جو کچھ کہے عقل کی کنج و کاؤ سے خواہ کتنا ہی بالاتر ہو۔ لیکن عقل کی نگاہ میں اور دلائل و براہین کی ترازو میں ناممکن اور محال نہ ہو۔ کیونکہ فطرت اور عقل کے درمیان بَیر نہیں ہے۔ بلکہ عقل و فطرت کے قوانین کے سمجھنے اور اور سمجھ کر قبول کرنے کے لئے بہترین ذریعہ اور آلہ ہے اور وحی الٰہی درحقیقت فطرت کے روحانی قوانین کی ترجمان ہے۔ (مسلسل)

ضرورت ہے ایک ایسے متشرع دیوبندی مکتبِ فکر کے معلم اور معلمہ کی ضرورت ہے جو پرائمری کلاسز کو بخوبی پڑھا سکیں۔ میٹرک جے وی کو ترجیح دی جائے گی اور تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق ہوگی۔ ۵ اگست ۶۸ء تک درخواستیں زیر دستخطی کو پہنچ جانی چاہئیں۔
پرنسپل فاروق کالج پنڈی رچھوتاں ماڈل ٹاؤن لاہور

فکر و نظر

حق و باطل کے درمیان امتیاز

ڈاکٹر احمد حسین صاحب رضا کمال

عالم اسلام میں اس وقت اسلام کے نام پر ایک ان مسلمانوں کا طبقہ ہے جو اسلام کے تاریخی تسلسل کے قائل اور امت اسلامیہ کرام سے عہد بہ عہد منتقل شدہ "دین حنیف" سمجھتے ہیں، اور اس کی سربلندی و بالادستی کے لئے کوشاں ہیں، اور

دوسری طرف وہ طبقے ہیں جن کی فکری، نظری و تحریکی اساس کا سرا کسی ایک فرد یا پارٹی کے نظریات سے وابستہ ہے

ان دونوں گروہوں میں جو بین و واضح فرق موجود ہے کسی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

ظاہر ہے کہ پہلا طبقہ تمام تر اس اسلام کا علمبردار ہے جسے خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ آپ کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبول کر کے علاً نصف سے زیادہ دنیا تک اسے پھیلایا اور جسے کامیابی نسلوں میں پورے تسلسل و تواتر کے ساتھ علماء سلف و خلف دور حاضر تک پہنچاتے چلے آئے ہیں۔

پس اس دنیا میں جسے اسلام کی اگر کوئی حقیقت ہے تو وہ صرف اس اسلام کی ہی ہے جسے علماء حق کی جماعت اسلاف کے توسط سے پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔

پاکستان میں اس حقیقی اسلام کی علمبردار جمعیۃ علماء اسلام ہے اور وہ پوری قوم و ملت کو کسی نظریاتی تنازع میں الجھائے بغیر اور عہد حاضر کے سامراجی یا اشتراکی نظاموں سے ذہنی وابستگی یا خوف میں مسلمانوں کو مبتلا کئے بغیر پاکستان میں اسی اسلام اور حق کے نفاذ و فروغ کی "پیہم" میں مصروف ہے۔

دوسرے طبقے جن میں ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و مسیح موعود ماننے والوں سے انکار، حدیث و سنت کے منکر پرویزی و فضل الرحمانی وغیرہ متعدد گروپ شامل ہیں، اور دوسری طرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت جن کے ذہن و فکر کی بنیاد، دین کے اسلاف کے تسلسل اور اصحاب رسولؐ کے سند و معیار حق ہونے کے انکار پر قائم ہے اور جن کے تحریکی و تنظیمی ڈھانچے کا منبع و ماخذ حق کو فہم قرآن و حدیث و تاریخ اسلام کا سرچشمہ تک مودودی صاحب کے افکار و خیالات ہی، اس میں شریک ہیں۔ ان سب کا نظریاتی اشتراک دین کے بارے میں اسلاف کے تعبیری تسلسل کے رد، علماء حق پر عدم اعتماد اور اصحاب رسولؐ کے سند و معیار حق ہونے کے انکار پر مشتمل ہے۔

اس طرح ان میں سے ہر طبقہ پاکستان میں ایک ایسے خود تراشیدہ اسلام کے فروغ میں لگا ہوا ہے۔ جس کا اول و آخر اور سند و حجت اپنے اپنے طبقے کی مرکزی شخصیت تک محدود ہے۔

مرزا غلام احمد کے ماننے والے لوگ اسلام، قرآن اور حدیث کو صرف مرزا غلام احمد کے خیالات کی روشنی میں ہی دیکھتے اور مانتے ہیں۔ اور تیرہ سو سال کے تمام علوم اسلامیہ کو حتیٰ کہ قرآنی آیات اور حدیثی حوالہ جات تک مرزا غلام احمد کے افکار پر یا تو منطبق کرتے ہیں یا مؤول کرتے ہیں اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو رد و انکار کر دیتے ہیں۔

یہی طرز فکر پرویزی اور فضل الرحمانی خیالات کے لوگ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اور یہی روش اور انداز مودودی صاحب کی جماعت کے لوگوں کا ہے۔

مودودی صاحب کی جماعت کے لوگ بھی مودودی صاحب کی تحریرات کو بنیاد بنا کر قرآن، حدیث، فقہ اور اسلامی تاریخ حتیٰ کہ سیاسی، تحریکی و تنظیمی امور تک اسی بنیاد پر منطبق کرتے ہیں یا تاویل کرتے ہیں۔ اور اگر ایسا کرنا ممکن نظر نہیں آتا تو پرلے سے پرلے عالم دین، سلف صالحین حتیٰ کہ اصحاب رسولؐ بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام کے اقوال و اعمال تک پر تنقید کر کے اسے رد کر دیتے ہیں۔

مودودی صاحب نے قرآن و حدیث کی جو کچھ اب تک تشریح کی، فقہ اسلامی پر جو کچھ بیان کیا۔ تاریخ اسلام پر جیسی داد تحقیق دی، تنظیمی اور تحریکی معاملات میں جو کچھ روش اختیار کی۔ سیاسی معاملات کا جیسا کچھ مظاہرہ کیا اور ان کی جماعت ان سب کو عین اسلام کا منشاء اور تقاضا ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے اثبات کے لئے قرآن، حدیث، تاریخ اور اقوال سلف سے جو مواد بھی جہاں ہو گا اسے پیش کرنے میں سرگرمی دکھائیں گے۔ لیکن جہاں ان کے فکر و فہم کا ساتھ قرآن کی تفسیر اسلاف، حدیث کا مفہوم سلف، صحابہ کرام کا عمل و اجماع سلف، صالحین کے اقوال و فرمودات، تاریخ اسلام دوسرے پہلو نہیں دیں گے اور ان کی کوئی حسب منشاء تاویل و توجیہ ممکن نہیں رہے گی۔ تو یہ لوگ اور مودودی صاحب براہ راست قرآن کی اس تفسیر، حدیث کے اس مفہوم، صحابہ کے اس عمل، اسلاف کے اس دین و فضل اور تاریخ اسلام کے اس پہلو اور رخ کو رد کر دیں گے۔ اور اس کو اسلام کے منشاء سے دور قرار دینے لگیں گے۔ اس طرح

غرضیکہ وہ اگر قرآن، حدیث، فقہ اور علماء سلف و خلف کے فرمودات پیش کریں گے بھی تو صرف مودودی صاحب کے افکار و خیالات اور ان کے حزب عمل کی تصویب و تائید کے لئے، اور اگر ان کا رد و انکار کریں گے تو صرف اس لئے کہ کسی قرآنی آیت و حدیث کے سابقہ مفہوم سے فقہ اور تاریخ کے کسی جزیہ و واقعہ سے اور علماء سلف و خلف کے کسی قول سے مودودی صاحب کے افکار و خیالات کی تردید یا تغلیط ہو رہی ہے۔

اس واقعی صورت حال سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں اسلام کے نام سے جو کشمکش برپا ہے۔ اس میں جمعیۃ علماء اسلام جیسی علماء دین اور اہل حق کی جماعت ایک طرف کیوں ہے اور مودودی صاحب کی جماعت پرویزی خیالات کے لوگ، قادیانی فرقے کے افراد، فضل الرحمانی نظریہ رکھنے والے وغیرہ وغیرہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اور برسر مقابل دوسری طرف کیوں ہیں۔

تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہونے والی کسی شخصیت کو مرکز اعتماد و سند بنا کر اسلام برپا کرنے کی کوشش، صحیح کوشش قرار دی جا سکتی ہے۔

تیرہ سو سال کے تاریخی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے حضرات صحابہ کرام اور علماء سلف و خلف پر تنقید و تقیط کا کلہاڑا چلائے بغیر ان سے منقول اسلام کو برپا کرنے کی جدوجہد حقیقی اسلامی جدوجہد ٹھہرائی جا سکتی ہے۔

ہر ہوشمند اور صاحب انصاف انسان جسے اسلام سے واقعی تعلق ہوگا۔ ظاہر ہے کہ دوسری بیان کردہ صورت کو ہی حق اور سچ بتائے گا۔

پس جمعیۃ علماء اسلام کے موقف و مسلک اور دوسری سبھی اسلام جماعتوں و مودودی صاحب کی جماعت کے درمیان جو بنیادی امتیاز فرق موجود ہے۔ وہ اس طرح بخوبی سمجھا جا سکتا ہے اور حق و باطل کے درمیان اس سے بخوبی تمیز کی جا سکتی ہے۔

اس فرق و امتیاز کو سمجھنے کے بعد یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہتا کہ کیوں مودودی صاحب اور ان کی جماعت مسلمانوں کو اشتراکیت کے خوف میں مبتلا کر کے عالمی سطح پر امریکی سامراج کے موافق فضا پیدا کرنے عالمی سیاست کو پاکستان اور مسلمان ملکوں میں غالب دیکھنا چاہتے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کیوں مسلمانوں کو اس ذہنی اضطراب میں ڈالے بغیر مسلمانوں کو اس اضطراب میں ڈالے بغیر مسلمانوں کو سامراجی و اشتراکی تنازع میں کسی فریق کا خیر مقدم بنائے بغیر براہ راست اسلام کے قیام و نفاذ کی پیہم دعوت دے رہی ہے۔

اس لئے کہ اس (جمعیۃ) کے سامنے اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ اور اسلام کی تیرہ سو سالہ تعلیم موجود ہے جس کے غالب آنے پر نہ سامراجیت باقی رہ سکتی ہے نہ اشتراکیت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تلخ و شیریں

کیا مودودی صاحب بھی "سرقہ" کرتے ہیں؟

مدیر "تجلی" دیوبند کا انکشاف

(تماشائی)

وحیدالدین خاں صاحب مودودی پارٹی بھارت کے ایک پرانے صاحب علم اور صاحب قلم رکن و کارکن ہیں۔ دس پندرہ سال کے طویل مشاہداتی تجربہ کے بعد وہ اس پارٹی سے علیحدہ ہوئے اور "تعبیر کی غلطی" نامی ایک کتاب لکھ کر "قصر مودودیت" کی نظریاتی اساس پر انہوں نے کامیاب تیشہ زنی کی۔ جس کی ضربات کا احساس ابھی تک اس پارٹی کے عوام و خواص میں موجود چلا آرہا ہے۔

اس تلخ احساس کا ردعمل خاص طور پر ان رسائل و جرائد میں گاہے بہ گاہے دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ جن کا "دامے، درمے" تعلق مودودی پارٹی کے ساتھ ہے۔

علماء حق پر کلوخ اندازی اس "تعلق دار مودودی طبقہ" کا قدیم مشغلہ ہے جسے وہ "حق نمک" کی ادائیگی کا بہترین ذریعہ تصور کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مودودی پارٹی سے علیحدہ ہونے والے وحیدالدین خاں صاحب جیسے اشخاص پر پھبتیاں کستے رہنا بھی اس "ادائیگی حق نمک" کا ایک اہم ترین جزو ہے۔ جسے وقتاً فوقتاً یہ "مودودیت پرست" طبقہ انجام دیتا رہتا ہے۔

بھارت میں ماہنامہ "تجلی" دیوبند اور پاکستان میں ماہنامہ "فاران" کراچی، مودودی صاحب اور ان کی پارٹی کی مذکورہ بالا خدمات انجام دینے میں "سرخیلیت" کا مقام رکھتے ہیں۔

آج کل ماہنامہ "تجلی" دیوبند کی نظر عنایت وحیدالدین خاں صاحب کی طرف خصوصیت سے منعطف ہے۔ اور چونکہ خاں صاحب موصوف مودودی پارٹی سے علیحدہ ہونے کے بعد اب بھارت کے علماء حق کی واحد نمایندہ جماعت جمعیۃ علماء کے آرگن خصوصی ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے مدیر شہیر بھی ہیں۔ اس لئے خاں صاحب کی طرف سے "مودودی گروہ" کے سینوں میں "میل و غبار" چند در چند بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اس کا اظہار "تجلی" دیوبند کی تازہ اشاعتوں میں "سرآغاز سخن" کا روپ دھار کر ہو رہا ہے۔

"تجلی" "خانصاحب" کے بارے میں اب دور کی کوڑی یہ لایا ہے کہ انہوں نے مودودی صاحب کی بعض عبارتیں "چوری" کی ہیں۔ "تجلی" کا یہ "انکشاف" مودودیت پرستوں کے لئے خوش آیند الہام کا درجہ رکھتا تھا۔ لیکن جب "مئی و جون ۶۸ء" کے "تجلی" میں اس چوری کے اجمال کی تفصیل دیکھنے میں آئی تو معلوم ہوا کہ ہفت روزہ "الجمعیۃ" دہلی میں بعض جملے و عبارتیں بطور اقتباس کے کبھی نقل کی گئی تھیں۔ اور وہ عبارتیں و جملے مودودی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت و ملوکیت" سے ماخوذ تھے۔ مگر ان پر بطور حوالہ مودودی صاحب کا نام درج نہیں کیا گیا تھا۔ اگرچہ وہاں مابعد عبارتوں میں یہ قوی قرینہ موجود ہے کہ مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت سے نقل کیا گیا ہے اور اس تحریر کے بعد کے حصوں میں ذیلی عنوان کے ساتھ اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے ہفت روزہ "الجمعیۃ" دہلی ۲۷ اکتوبر ۶۷ء۔ لیکن اس کے باوجود چونکہ پارٹی کا حق نمک ادا کرنا مطلوب ہے۔ پارٹی والے اور پارٹی کے اخبارات و رسائل پڑھنے والے یک طرفہ مطالعہ کے عادی بنائے گئے ہیں۔ وہ پارٹی کے رسائل و جرائد کے سوا دوسرے رسائل و اخبار الجمعیۃ وغیرہ زیادہ تر نہ دیکھتے ہیں اور نہ ان کے بارے میں خوش گمانی رکھتے ہیں اور ان کی سطحی جذباتیت کا سامان تسکین صرف یہ ہے کہ مودودی صاحب کے خیالات سے اختلاف کرنے والوں پر کسی طرف سے جھوٹی [illegible] بت و ملامت پڑھنے سننے میں آجائے۔ تو ایک درجہ میں یہ بہت بڑا "اقامت دین" کا کام بھی ہے اور اس طرح "لعنت و ملامت سازوں" کا ان کے اندر وقار و اعتماد بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے ان موقعہ پرستوں کو یہ مواقع حاصل ہیں کہ علماء حق اور مودودی پارٹی سے علیحدہ ہونے والے وحیدالدین خاں صاحب اور مولانا امین احسن صاحب اصلاحی جیسے حضرات کے بارے میں اس طرح کی جعل سازیاں شائع کر کے مودودی پارٹی میں اپنے لئے "نام نیک" بھی حاصل کرتے رہیں۔ اور پارٹی کے لوگوں میں اپنے رسائل و جرائد کی اشاعت بھی بڑھاتے رہیں۔ یہ "ہم خرما ہم ثواب" کی کتنی کامیاب صورت ہے

"رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی"

غور فرمایئے کہ "چوری" اگر اس کا نام ہے تو مودودی صاحب کی تحریروں کا بیشتر حصہ یہ کہہ کر پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس میں فلاں بات، فلاں قدیم یا جدید عالم کی کہی ہوئی ہے۔ لیکن مودودی صاحب نے بغیر اس کا حوالہ دیئے ہوئے اسے لکھ دیا ہے۔ اور اس طرح فلاں عالم کے خیالات اور افکار کا سرقہ کہا ہے۔ مثال کے طور پر ذوالقرنین کے بارے میں مولانا ابوالکلام مرحوم کی تحقیق یہ ہے کہ وہ ایران کا بادشاہ کیخسرو (سائرس) تھا۔ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر میں بھی یہ ہی لکھا ہے کہ ذوالقرنین ایران کا بادشاہ سائرس تھا۔ لیکن اسے نقل کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام کے نام کا کہیں حوالہ نہیں دیا۔ اب کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ مودودی صاحب نے یہ تحقیق چرائی تو مولانا ابوالکلام سے، لیکن ان کا حوالہ اس لئے نہیں دیا کہ ان کے پڑھنے والے انہیں (مودودی) اس "تحقیق دقیق" کا کریڈٹ دیں اور "علمیت" کا لوہا مانیں۔ حالانکہ مسٹر پرویز نے بھی اپنی کتاب "معارف القرآن" میں مولانا ابوالکلام کی اس تحقیق کو اختیار کیا ہے۔ لیکن نیچے حوالہ دے دیا ہے کہ یہ مولانا ابوالکلام مرحوم سے ماخوذ ہے۔ مگر مودودی صاحب نے قطعی اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور متعدد جگہ اپنی تفسیر میں مودودی صاحب نے بادنیٰ تغیر جملے کے جملے مولانا ابوالکلام کی تفسیر و ترجمہ کے درج کر دیئے ہیں۔ اور قطعی مولانا مرحوم کا حوالہ نہیں لکھا۔

اب کیا وحیدالدین خاں صاحب کے متعلق مدیر تجلی کے اس انکشاف کی روشنی میں مودودی صاحب کے بارے میں بھی یہ ہی سمجھا جائے کہ انہوں نے "نیت کے کھوٹ" کے ساتھ "سرقہ" کیا۔ "اپنے آپ کو علامہ اور فاضل اجل باور کرانے کا جذبہ ان کی عقل پر بری طرح محیط ہو گیا ہے"۔ "یہ جذبہ ایسی خبیث شے ہے کہ ساری ذہانت و فطانت اس کے آگے دھری کی دھری رہ جاتی ہے"۔

"اب اہل انصاف اندازہ لگائیں کہ مودودی صاحب کی نیت میں ہی اگر کھوٹ نہ ہوتا تو کیا "ذوالقرنین" کے تذکرے میں قدرتی طور پر ان کے قلم سے یہ نہ نکل جاتا کہ اوپر کا مضمون ہم نے "مولانا ابوالکلام مرحوم کی تفسیر ترجمان القرآن سے لیا ہے"۔ "برائے نام سا اشارہ بھی اس پر نہ کرنا صاف بتا رہا ہے کہ وہ ہر آئینہ یہ ہی آرزو رکھتے تھے کہ مضمون (تحقیق) انہیں کی سمجھی جائے اور سکہ انہی کی قابلیت کا بیٹھے"۔ مودودی صاحب یا ان کے کوئی وکیل صاحب ہمیں بتائیں کہ چوری کے اس آرٹ کی کونسی معقول توجیہہ وہ کر سکتے ہیں"۔

"نیت کے کھوٹ" سے تا آخر جتنے جملے ہم نے درج کئے ہیں وہ سب کے سب قریب قریب وہی ہیں جنہیں مدیر "تجلی" نے مئی جون ۶۸ء کے شمارے میں وحیدالدین خاں صاحب پر طنزاً تحریر کئے ہیں اور مدیر تجلی کی پیش کردہ روشنی ہی میں اب ان کا محل اطلاق مودودی صاحب کی ذات ستودہ صفات بن رہی ہے

بیچارے مودودی صاحب بھی کہتے ہوں گے کہ مجھے بھی کیسے کیسے حمایتی ملے ہیں کہ جو تیر و نشتر وہ میرے مخالفین کے لئے تیار کرتے ہیں اس کی زد میں پہلے مجھے آنا پڑ جاتا ہے۔ سچ کہا تھا غالب نے ؎

"ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو"

(باقی صفحہ ۱۱)

مجلس شوریٰ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

مورخہ ۷، ۸ جولائی ۶۸ء بروز ہفتہ دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں صبح ۱۰ بجے اراکین مجلس شوریٰ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی:۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور لاہور جانشین شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب ظور ضلع مردان۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں حضرت مولانا جان محمد صاحب بنوں۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور۔ حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی کمیل پور۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم موکویہ گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم و خانقاہ صوبائی جمعیۃ لاہور۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ لاہور۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کھڈہ کراچی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب لورالائی۔ حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہدانی قصور۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب پنجن آباد بہاولنگر۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع خیرپور، چودھری شوکت علی صاحب کوٹ ادو۔ مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن۔ حاجی کرامت اللہ صاحب سالار (اعزازی) حضرت مولانا نور محمد صاحب استاذ العلماء ملہوالی (اعزازی) حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکندر نواب شاہ (۰) حضرت مولانا احمد سعید صاحب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی لاہور۔ حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ حضرت مولانا حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب سکھر۔ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کلاچی۔ مولوی محمد یعقوب صاحب چوہڑکانہ۔

اجلاس حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ بعد ازاں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب (عارضی) عمل میں لایا گیا:۔

امیر — حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب مدظلہ جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

نائب امیر — حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ ظور و ضلع مردان۔

نائب امیر — حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پور شریف

خازن کے عہدے کے لئے طے پایا کہ جب تک جدید انتخاب نہ ہو۔ اس وقت تک حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ ہی بدستور خازن رہیں گے۔

انتخاب کے بعد حافظ الحدیث حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے اپنے مخصوص اور شیریں انداز میں حاضرین کے سامنے کتاب وسنت کی روشنی میں تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔ حضرت نے موجودہ دور کے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرات پر اس وقت بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جمعیۃ کے تنظیمی کام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں۔ آخر میں جمعیۃ کے استحکام اور ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ پہلا اجلاس ۱۲½ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کی دوسری نشست عصر کی نماز کے بعد حضرت امیر مولانا درخواستی مدظلہ العالی کی صدارت میں شروع ہوئی جس میں مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ملکی حالات پر تبصرہ فرمایا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس طرز عمل کو کہ وہ علماء کرام پر مسلسل پابندیاں لگا رہی ہے۔ مداخلت فی الدین اور بنیادی حقوق کے خلاف تصور کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر داخلہ پشاور اور مولانا پیر محمد شاہ صاحب مردان کی تقریر پر پابندی کو ختم اور ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور کا مقدمہ واپس لیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس سیلاب زدگان مشرقی پاکستان سے ان کی مصیبت و پریشانی میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا اور جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ وہ فوری طور پر امدادی رقوم جمع کر کے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان میں حضرت مفتی محمود صاحب کے نام روانہ کریں۔

(۳) یہ اجلاس تمام علماء دین سے عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ وہ بی، ڈی کے الیکشن میں دینی خدمت کی خاطر پورا پورا حصہ لیں اور اگر کسی جگہ علماء دین خود امیدوار نہ بن سکیں تو کسی دوسرے دیندار مسلمان کو کھڑا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ صحیح لوگ بی، ڈی کے ممبر بن سکیں

(۴) ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پاکستان نے اپنی کتاب "اسلام" میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے۔ نیز قرآن کریم اور دین اسلام پر جو حملے کئے ہیں۔ یہ اجلاس ڈاکٹر موصوف کی اس رکیک حرکت پر گہرے رنج اور شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کو اپنے عہدہ سے برطرف کر کے ان پر توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تنقیص قرآن کریم و دین اسلام کے ارتکاب کا مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دی جائے اور اس تجویز پر عمل کر کے حکومت اپنی اسلام پسندی کا ثبوت دے۔

(۵) صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نفرنس کی قرار دادوں اور مطالبات نیز مرکزی راہنمایان جمعیۃ کے اس بیان کی جو آغا شورش کاشمیری کے سلسلہ میں شائع کیا گیا، مکمل تائید کرتا اور مرکزی جمعیۃ کو اپنی وفاداری کا پورا پورا یقین دلاتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ وہ اپنے طرز عمل سے ان لوگوں کی خواہشات کا سلسلہ صاف نہ کرے جو حکومت اور اہل ملک کے درمیان تصادم یا کشیدگی ہی میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں۔

(۶) جمعیۃ علماء اسلام آزادی صحافت کو ملک میں صحت مند جمہوری روایات کے قیام کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام حکومت کی طرف سے اخبارات پر عائد کردہ پابندیوں کی مذمت کرتی ہے اور اخبارات کی اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ خوشامدانہ پالیسی کلیتہً ترک کر کے ملک و ملت کی صحیح خدمات سرانجام دے کر صحافت کی روایات کو برقرار رکھیں۔ نیز ملک کی بعض شخصیتوں یا بعض جماعتوں کو متعینہ کرتی ہے کہ وہ اخبارات کی آزادی کو متاثر کرنے کی ہر کوشش سے اجتناب کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام دفتر اخبار مشرق کراچی کے سامنے ڈاکٹروں کے حالیہ مظاہرے اور تحریر کار روائی کی شدید مذمت کرتی ہے۔ اور اخبار کے عملہ اور صحافیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ڈاکٹروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر اخبارات کی تنقید کو خوشی سے برداشت کریں، اور مریضوں کی بیش از بیش خدمت کر کے اپنے پیشے کے وقار کو بڑھائیں۔ اخبارات کے خلاف ان کے اس تخریبی اقدام سے ڈاکٹروں کے پیشے کو انہوں نے جو دھکا لگایا ہے۔ اس کی ملک کا ہر سنجیدہ طبقہ مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

علماء دین اور اراکین جمعیۃ سے دینی خدمت کے مخالف آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کی اپیل

مرسلہ مولانا مفتی قاری عبد الشکور صاحب ترمذی ساہیوال ضلع سرگودھا

دارالعلوم دیوبند کے

تعلیمی موقف پر ایک انگریز مبصّر کی شہادت

(۲)

یہاں سے میں ایک زینہ پر چڑھ کر دوسری منزل میں پہنچا۔ اس کے تین طرف مکلّف مکان تھے۔ بیچ میں ایک چھوٹی سی صحنچی تھی۔ جس میں دو اندھے بیٹھے بڑبڑا رہے تھے۔ میں یہ سننے کے لئے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ دبے پاؤں ان کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ علم ہیئت کی کسی کتاب کا سبق یاد کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک اندھے نے دوسرے اندھے سے کہا کہ "بھائی! کل کے سبق میں شکل عروسی اچھی طرح میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر تم سمجھے ہو تو بتلاؤ"۔ دوسرے اندھے نے دعوے بیان کیا اور اس کی ہتھیلی پر لکیریں کھینچ کر ثبوت شروع کیا۔ پھر جو آپس میں ان کی بحث ہوئی تو میں دنگ گیا اور مسٹر بریگر پرنسپل [1]

(۱) جس "دارالعلوم" کے طالب علموں کا یہ حال ہو کہ ان کی بحث کو سن کر "جان پامر" دنگ رہ گیا اور اس کو پرنسپل کی تقریر کا سماں یاد آ گیا۔ تو اس دارالعلوم کے استاذوں کا حال اسی پر قیاس کر کے معلوم کر۔ کہ جب طالب علم اور وہ بھی نابینا اور معذور پرنسپلوں کی ہمسری کرتے ہیں تو ان کے استاذوں کا کیا مقام ہوگا (ترمذی عفی عنہ)

کی تقریر کا سماں میری آنکھوں میں پھر گیا۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے صرف و نحو کی کتابیں نہایت ادب سے استاد کے سامنے بیٹھے پڑھ رہے تھے۔ تیسرے درجہ میں علم منقول کا درس ہو رہا تھا۔

میں دوسرے زینہ سے اتر کر نیچے آیا۔ میرا خیال تھا کہ مدرسہ بس اسی قدر ہے۔ اتفاقاً ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں اس سے اس خیال کی تصدیق چاہی۔ اس نے کہا "نہیں! قرآن شریف دوسری جگہ پڑھایا جاتا ہے"۔ میں نے پوچھا، کہاں؟ وہ مجھ کو مسجد میں لے گیا۔ مسجد کے دالان میں بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے ایک نابینا حافظ کے سامنے قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔

یہ حافظ نامدار صاحب تھے۔ حافظ صاحب مرحوم بسی ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ قیام دارالعلوم کے دوسرے سال ۱۲۸۴ھ میں جب درجۂ قرآن شریف کا اجراء عمل میں آیا تو حافظ صاحب اس کے معلم مقرر ہوئے، اور ۱۳۳۹ھ تک تقریباً ۵۵ سال درجہ قرآن شریف کی خدمات انجام دیں۔

میں نے پوچھا، سال گذشتہ اخباروں میں دیکھا تھا، کہ چار طالب علموں کے دستار فضیلت باندھی گئی تھی۔ ان میں سے کوئی یہاں موجود ہے؟ جواب ملا کہ ہاں! ایک صاحب ہیں۔ چلئے میں ملائے دیتا ہوں۔ وہ مجھے ایک مکان میں لے گیا۔ جہاں ایک نوجوان شخص بیٹھا تھا۔ ایک موٹی سی کتاب سامنے رکھی تھی۔ اور دس بارہ طالب علم بیٹھے پڑھ رہے تھے۔ ایک طرف بندوقیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے سلام کیا۔ اس نے کمال اخلاق سے جواب دیا۔ میں نے کہا کہ سال گذشتہ آپ ہی کے دستار فضیلت بندھی ہے؟ بولے کہ اساتذہ کی عنایت ہے۔

(۔۔۔ آج کل کے نو فارغ علماء کے لئے عبرت اور سبق کا مقام ہے۔ جو کہنہ مشق تجربہ کا معمر علماء بلکہ اپنے اساتذہ کو بھی اپنی "ہمہ دانی" کے غرور میں خیال میں نہیں لاتے۔ حالانکہ اپنی ہیچمدانی کا احساس و اعتراف اور اساتذہ کی عنایت پر نظر رکھنا ہی کلید سعادت اور مفتاح العلوم ہے) (ترمذی)

میں نے کہا یہ کیا کتاب ہے۔ فرمایا کہ "یہ عربی میں ایک فنی کتاب ہے۔ ایک مطبع کے مہتمم نے ترجمے کے لئے بھیجی ہے۔ اس کی ایک ہزار روپے ٹھہری ہے۔ مجھے ترجمہ کرتے ہوئے تین مہینے ہوئے ہیں اور تین چوتھائی کے قریب ہو چکا ہے۔ بقیہ انشاء اللہ ایک مہینے میں ہو جائے گا"۔

میں نے پوچھا کہ یہ بندوقیں کیسی ہیں؟ کہنے لگے کہ "مجھ کو شکار کا شوق ہے۔ سات بجے سے دس بجے تک پڑھاتا ہوں۔ گیارہ سے ایک تک شکار کھیلتا ہوں اور ۲ سے چار تک ترجمہ کرتا ہوں"۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ نوکری کیوں نہیں کرتے؟ بولے کہ "خدا تعالیٰ گھر بیٹھے بٹھائے ڈھائی سو روپے مہینہ دے دیتا ہے۔ پھر کس لئے نوکری کروں"؟

غالباً یہ ہمارے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ تھے۔ حضرت ممدوح ۱۲۹۰ھ میں فارغ ہوئے اور ۱۲۹۱ھ میں بلا تنخواہ کے مدرس مقرر ہوئے ۱۲۹۰ھ کے فارغ ہونے والے حضرات میں دیوبند کے رہنے والے صرف حضرت شیخ الہند ہی تھے۔ شکار کا بیحد شوق تھا۔

کتب خانہ

یہاں سے اٹھ کر کتب خانہ میں آیا۔ منتظم کتب خانہ نے میرا خیر مقدم کرتے ہوئے کتابوں کی فہرست دکھلائی میں حیران رہ گیا۔ کوئی فن ایسا نہ تھا، جس کی کتاب موجود نہ ہو۔

رجسٹر حاضری طلباء

پھر ایک دوسرا رجسٹر دکھلایا، جو طلباء کی حاضری کا تھا اور نہایت صاف اور خوش خط لکھا ہوا تھا۔ منجملہ ۲۱۰ طلباء کے ۲۰۸ حاضر تھے

رجسٹر آمد و رفت

میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک صاحب سبزہ رنگ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا آپ کی تعریف؟ بولے کہ "میں مہتمم ہوں" اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمد و صرف کا حساب ہے۔ ملاحظہ کیجئے! میں نے دیکھا تو تاریخ وار نہایت صحت کے ساتھ حساب لکھا ہوا تھا۔ گوشوارہ سے معلوم ہوا کہ گذشتہ سال کے آخر میں خرچ کے بعد کچھ روپیہ بچ گیا تھا۔ طبیعت چاہتی تھی کہ کتابوں کی کچھ سیر کروں، مگر وقت تنگ ہو گیا تھا اور شام ہونے کو تھی مجبوراً واپس ہوا

تحقیقات کے نتائج

میری تحقیقات کے نتائج یہ ہیں کہ یہاں کے لوگ تعلیمیافتہ نیک چلن اور نہایت سلیم الطبع ہیں۔ کوئی ضروری فن ایسا نہیں جو یہاں پڑھایا نہ جاتا ہو۔ جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پروفیسر ہزارہا روپیہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپے میں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر کوئی تعلیم گاہ نہیں ہو سکتی۔ اور میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی غیر مسلمان بھی یہاں تعلیم پائے تو نفع سے خالی نہیں۔

انگلستان میں اندھوں کا اسکول سنا تھا۔ مگر یہاں آنکھوں سے دیکھا کہ دو اندھے تحریر اقلیدس کی شکلیں کف دست پر اس طرح ثبت کرتے ہیں کہ باید و شاید

مجھے افسوس ہے کہ آج سر ولیم میور صاحب (سابق گورنر صوبہ متحدہ) موجود نہیں ہیں ورنہ وہ بکمال ذوق و شوق اس مدرسہ کو دیکھتے اور طلباء کو انعام دیتے۔

یہ مہتمم حضرت مولانا رفیع الدین صاحب دیوبندی ہیں جو ۱۲۸۴ھ سے ۱۳۰۶ھ تک دارالعلوم کی مسند اہتمام پر فائز رہے۔ دارالعلوم کی ابتدائی عمارتیں مولانا موصوف ہی کے زمانہ اہتمام میں تعمیر ہوئی ہیں۔

جمال عبد الناصر

یہ خبر بڑی خوشخبری کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی والے کو ایک فرزند پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مولانا صاحب نے یہود و نصاریٰ کے سب سے بڑے دشمن جمال عبدالناصر کے نام پر رکھا ہے۔ اس لئے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ نومولود جمال عبدالناصر کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو عمر دراز عطا فرمائے۔

(حافظ نور محمد طالب علم)

Scanned with CamScanner

درسِ قرآن

از مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

نماز اور نماز کی حفاظت

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ والمحصنٰت سورہ نساء

پس نماز قائم کرو، تحقیق نماز ایمان والوں پر لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی چیز ہے۔

ف ۔ کانت کا لفظ جو آیت میں ہے بتا رہا ہے کہ نماز ایک دائمی فرض ہے جس کی فرضیت ہر زمانہ میں تھی اور ہر زمانہ میں رہے گی۔ درمختار میں ہے ولم یخل عنھا شریعۃ مرسل۔ یعنی نماز سے کسی پیغمبر کی شریعت خالی نہ تھی۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۔ (سیقول سورۂ بقر)

(ترجمہ) حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص کر درمیانی نماز کی اور کھڑے رہو اللہ کے سامنے ادب سے۔

ف ۔ درمیانی نماز اکثر مفسرین کے نزدیک عصر کی نماز ہے۔ نماز کی حفاظت کا حکم ایک عجیب معنی رکھتا ہے۔ حفظ کے معنی ہیں کسی چیز کو نگاہ رکھنا مطلب یہ ہوا کہ نماز کا خیال رکھو۔ نماز سے غفلت نہ ہونے پائے۔

قرآن مجید کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ نہ صرف ہماری شریعت میں بلکہ تمام پیغمبروں کی شریعت میں ایمان کے بعد پہلا سبق نماز ہے۔ اس مقام پر اپنی شریعت کے متعلق دو آیتیں لکھی جاتی ہیں:۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ۔

(سورۂ ابراہیم)

(ترجمہ) اے نبی۔ میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔ قبل اس کے کہ وہ آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستیاں ہوں گی یعنی قیامت کا دن۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۔

(سورۂ بینہ)

(ترجمہ) اور نہیں حکم دیا گیا لوگوں کو مگر اس بات کا کہ عبادت کریں اللہ کی اس حال میں کہ خالص کرنے والے ہوں اس کے لئے عبادت کو اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی ہے ملت قیمہ یعنی ملت جمیع انبیاء کی۔

ف ۔ اس آیت سے علاوہ اس کے کہ دین الٰہی کا پہلا سبق ایمان کے بعد نماز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پاک کی اصل بنیاد یہی تین چیزیں ہیں۔ اول عقیدۂ توحید دوم نماز سوم زکوٰۃ۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جس قدر چیزیں آپ نے تعلیم فرمائیں وہ انہیں کے توابع ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

(ترجمہ) تحقیق نماز روکتی ہے بے حیائی کے کام اور خلاف شریعت کام سے

ف ۔ ذرا غور سے دیکھئے کتنی بڑی خاصیت ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک نماز کسی کی اگر درست ہو جائے تو تمام عیبوں سے، تمام گناہوں سے بچانے کے لئے پوری شریعت کا پابند بنانے کے لئے نماز کافی ہے۔

اراکین و رہنمایانِ جمعیۃ

توجہ فرمائیں

(قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ملتان)

ان دنوں حکومت کی طرف سے قانونی اصلاحات کا کمیشن مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہا ہے تاکہ سرکاری و غیر سرکاری افراد و جماعتوں سے مل کر ملک کے اندر لاقانونیت، عدم اطمینان، رشوت ستانی اور حصول انصاف کی راہ میں مشکلات، عدالتوں کے نظام کار میں اصلاح نیز فوجداری و دیوانی مقدمات میں تاخیر کا جائزہ لینے کے لئے ایک جامع رپورٹ مرتب کر کے حکومت کو سفارشات پیش کر سکے تاکہ حکومت (اگر چاہے) تو ان کی روشنی میں نظام عدلیہ کو از سر نو ترتیب دے اور موجودہ خامیوں کو دور کر کے عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔ قانونی اصلاحات کمیشن کے ارکان کے نام اور عہدے یہ ہیں:۔

(۱) مسٹر جسٹس حمود الرحمٰن (جج سپریم کورٹ آف پاکستان) چیئرمین کمیشن
(۲) مسٹر جسٹس عبدالستار " " " ممبر
(۳) مسٹر جسٹس انوار الحق (جج ہائی کورٹ آف مغربی پاکستان) ممبر
(۴) مسٹر سعید احمد خاں (پی، ایس، پی، ڈی، آئی، جی) "

ان حضرات کے علم و فضل اور قانونی مہارت اور باریکیوں کو جاننے سے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ حضرات اپنے بعض اہم فیصلوں کی وجہ سے خاصے مشہور ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر اس کمیشن میں کسی جید عالم فقیہ، ماہر قانون اسلامیہ کی خدمات بھی حاصل کی جاتیں۔ اور وہ بھی آن کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں جا کر اسلامی نظام کی ترویج و نفاذ کے متعلق عوام و خواص کی آراء حاصل کر کے ایوان حکومت کو باخبر کر سکتا۔ نیز اسلامی تعزیرات کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت کی امداد کر سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ کمیشن کا دائرہ کار نہایت محدود ہے۔ اور یہ چیز کمیشن کی طرف سے جاری کردہ سوالنامہ کو پڑھ کر صاف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کمیشن کا دائرہ کار فوجداری، دیوانی قوانین میں ترمیم و اصلاحات۔ نظام عدلیہ کے طریق کار میں آسانیاں، رشوت ستانی کا سدباب اور حصول انصاف میں رکاوٹیں دور کرنے تک محدود ہے۔ نیز یہ خطرہ بھی لاحق ہے کہ حکومت ان سفارشات پر کس حد تک عمل پیرا ہوتی ہے

بہرحال میں بحکم حضرت قائد جمعیۃ جناب مفتی محمود صاحب سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چند بنیادی چیزوں کا ذکر کروں گا۔ اور سوالنامہ میں سے اہم سوالات کا ترجمہ پیش کروں گا (کیونکہ اصل سوالنامہ انگریزی میں ہے) نیز جمعیۃ کے اراکین و رہنماؤں سے درخواست کروں گا۔ کہ وقت نکال کر قانونی اصلاحات کمیشن کے ارکان سے مل کر بالمشافہ گفتگو کریں یا سفارشات تحریر کر کے سیکرٹری کمیشن ہائیکورٹ مغربی پاکستان بلڈنگ لاہور کے پتہ پر بھیج دیں۔

چند اہم سوالات کا ترجمہ درج ذیل سطور میں پیش کیا جاتا ہے:۔

(۱) ایسے واقعات جو عدالتوں کی اندرونی اور بیرونی کارروائیوں سے متعلق ہوں اور مقدمات کی تاخیر کا باعث بنتے ہوں، تحریر میں لائیں۔

(۲) ان ذرائع کو ضابطہ تحریر میں لائیں۔ جن کے تحت مقدمات کے فیصلوں کی رفتار کا اندازہ لگایا جا سکے۔

(۳) آپ کے پاس کونسی تجاویز ہیں۔ جن کو اختیار کر کے مصالحتی طریقہ کار قائم کر کے جھگڑوں کا فیصلہ بآسانی نبٹایا جا سکتا ہے۔

(۴) ایسے قابل عمل ذرائع بتلائیے جن کو اپنا کر غرباء اور مفلس موکلوں کی مفت قانونی امداد کی جا سکتی ہو۔

(۵) کیا یہ ممکن ہے کہ جھوٹے دعاوی اور جھوٹی گواہیوں کا انسداد ہو سکے۔

(۶) کیا فوجداری مقدمات میں موجودہ طریق کار سے آپ متفق ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس کی جگہ مندرجہ ذیل طریق ہائے کار میں کس کو اپنایا جائے۔ جو (باقی صفحہ ۱۴ پر)

از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۱۷)

ہمارا سوال

اب ہم جناب مفتی صاحب موصوف سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا ان عبارات میں مودودی صاحب نے انبیاء کرام علیہم پر تنقید نہیں کی ہے؟ اور اگر آپ ان عبارات کو تنقید پر محمول نہ فرمائیں تو پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ پھر آپ نے بعض صحابہ کرام کے متعلق ان سے کم قسم کے الفاظ کو تنقید پر کیوں محمول کیا ہے؟ چنانچہ اس مسئلہ میں کہ جمعہ اور عید کا دن جمع ہو جائیں تو کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے حضرت عبداللہؓ بن عباس اور حضرت عبداللہؓ بن زبیر کے مذہب پر طالب الرشد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تقید کا خلاصہ بذل المجہود جلد اول کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ۔ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ کے مذہب پر مولانا مرحوم نے جو تنقید فرمائی اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس اور ابن زبیرؓ کے مذہب پر مولانا مرحوم نے جو تنقید فرمائی اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس اور ابن زبیرؓ چونکہ چھوٹے بچے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضور کے ارشاد لو شاء لقیصلی۔ کا مطلب ہی سرے سے نہیں سمجھا۔ بلکہ ایک اعلان اور منادی کی آواز کانوں میں پڑ گئی کہ ہر شخص جمعہ کو چھوڑ کر عید پر اکتفا کرنا چاہے تو اسے اس کی اجازت ہے"۔ آگے یہ بات نہ معلوم کہ سکے کہ یہ خطاب کس کے ساتھ ہو رہا ہے اور کن لوگوں کو یہ رخصت دی جاتی ہے الخ (علمی جائزہ ص۲۴)

فرمایئے! آپ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی اتنی سی بات تنقید ہے کہ ہر دو حضرات اصحابہ بوجہ بچپن کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ تو انبیاء کرام کے لئے مذکورہ عبارات میں جو الفاظ اولاً علی صاحب نے استعمال کئے ہیں۔ وہ تو یقیناً تنقید پر محمول ہونگے کہاں یہ بات کہ بچپن کی حالت میں وہ صحابی ایک ارشاد رسالت کو نہ سمجھ سکے۔ اور مقام نبوت پر فائز ہونے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کا خواہش نفس کے تحت ایک فعل کرنا اور حضرت یونس علیہ السلام کا فریضہ رسالت میں کوتاہی کرنا اور حضرت نوح علیہ السلام کا ساڑھے نو سو برس کا سارا زمانہ نبوت گذارنے کے بعد جاہلیت (غیر اسلام) کے جذبہ کے تحت اپنے بیٹے کے لئے دعا کرنا وغیرہ۔ کیا مفتی صاحب موصوف ان عبارات کو انبیائے معصومین پر تنقید نہیں سمجھیں گے؟ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

صحابہ کرام کا معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونا

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہؓ کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کا جو مطلب بیان فرمایا ہے۔ وہ حضرت کے الفاظ میں ہی پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ قارئین کو زیر بحث مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

(ا) لفظ معیار حق ایک لغوی لفظ ہے کسی فن کا اصطلاحی لفظ نہیں ہے۔ لغت عربی میں معیار ہر اُس پر بولا جاتا ہے جس سے کسی چیز کی مقدار پہچانی جائے، خواہ ناپ، وکیل ہو یا وزن وغیرہ۔ اسی لئے ہر وہ شخص جس کے فعل، قول، عقیدہ پر پورا اعتماد اس طرح ہو جائے کہ اس میں قصداً غلطی اور نافرمانی کی گنجائش نہ ہو وہ معیار حق ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق پہچانا جائے گا۔ خواہ اس پر وحی الٰہی آتی ہو یا نہیں۔

(الف) اگر رسول یا نبی نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے کلام قطعی اور قدیم میں اس شخص کے متعلق خبر دیتا ہے۔ کہ ہم اس سے راضی ہیں تو یقینی بات ہے کہ اس سے قصداً کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ ورنہ اس علم قدیم میں جو کہ لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ کا مصداق ہے خلل لازم آئے گا۔ یا یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ قصداً گناہ کرنے والے سے بھی راضی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ حق وہی امر ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ قرآن مجید میں ہے لا یرضیٰ لعبادہ الکفر۔ اس لئے کسی ایسے شخص کے معیار حق ہونے پر تامل ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں اپنے راضی ہونے کی خبر دی ہو، جیسے سابقین اولین، مہاجرین اور انصار اور تابعین باحسان کے لئے سورۂ توبہ میں اور اصحاب حدیبیہ کے لئے سورہ فتح میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

(ب) علی ہذا القیاس اگر قرآن مجید میں کسی کے متعلق ہمیشہ جنتی رہنے کی یعنی تائید کی خبر دی گئی ہے۔ تو اس کے متعلق بھی کوئی بالقصد غلط کاری اور معصیت کے ارتکاب کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے یقیناً اس کے اعمال اور اقوال حق ہوں گے۔ اس میں کوئی شائبہ باطل کا نہیں پایا جا سکتا۔ ورنہ اس اخبار قطعیہ قرآنیہ پر حرف یا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ اشخاص جن میں معصیت کا تحقق ہے وہ مؤبد فی الجنۃ ہوں۔

(ج) علی ہذا القیاس اگر قرآن مجید میں کسی کے متعلق تحفظ عن المعاصی و المکروہات کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً معیار حق ہوگا۔ اس کی تمام حرکات و سکنات نظر خداوندی کی محافظت میں ہوں گی۔ اس سے کوئی گناہ قصداً صادر نہ ہوگا۔ جیسا کہ سورۂ حجرات میں صحابہ کرام کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ مذکورہ ذیل الفاظ پر غور فرمایئے۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون۔ کیا اس کفالت تو یہ کے بعد بھی کسی نافرمانی کا احتمال ہو سکتا ہے"۔ (سورہ حجرات کی مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے (تم کو مصیبت سے بچا لیا اس طرح کہ) تم کو ایمان (کامل) کی محبت دی۔ اور اس کی تحصیل کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا۔ اور کفر اور فسق (یعنی گناہ کبیرہ) اور (مطلق) عصیان (گناہ صغیرہ) سے تم کو نفرت دیدی (جس سے تم کو ہر وقت رضائے رسول کی جستجو رہتی ہے .....) ایسے لوگ (جو کہ تکمیل ایمان کے محب ہیں) خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے (بیان القرآن حضرت تھانویؒ) .....

(۲) سورہ فتح کی آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الآیۃ سورہ حشر کی آیت۔ سورہ اعراف کی آیت اور متعدد کئی آیتیں قطعی طور پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق انتہائی تزکیہ اور تعدیل پر زور دار اور روشنی ڈال رہی ہیں۔ تو کیا یہ صحابہ کرام معیار حق نہ ہوں گے اور ان کے اعمال و اقوال سے حق پہچانا نہ جا سکیگا۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے۔ اصحابی کالنجوم بایلھم اقتدیتم اھتدیتم (میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے) علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (الحدیث) (میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرو) احادیث صحیحہ اس بارے میں بہت زیادہ ہیں۔ طول کے خوف سے مذکورہ بالا مختصر عرض پر اکتفا کرتا ہوں۔ اسی لئے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی اس تصریح کے بعد اگر ہم اس عقیدہ مودودیہ پر نظر ڈال کر فیصلہ کرتے ہیں تو کیا مخالفت قرآن حکیم لازم نہیں آتی۔ اور کیا ایسی خبر خداوندی کے بعد بھی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان۔ حضرت علی رضی اللہ عنہم اور دوسرے محترم صحابہ کو جانچنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اور کیا مودودی صاحب کا سلب کلی کہ کوئی انسان رسول خدا کے سوا نہ معیار حق بن سکتا ہے۔ نہ تنقید سے بالاتر ہو سکتا ہے۔ نہ اس کی ذہنی غلطی جائز ہو سکتی ہے۔ بالکل غلط اور باطل نہیں ہوتا الخ

(مکتوب بنام مولانا عبدالماجد دریابادی
از مکتوبات شیخ الاسلام جلد سوم ص۴۴۶)

(۳) نیز حضرت مدنیؒ سورہ حجرات کی آیت نہ کورہ لکن اللہ حبب الیکم الایمان کے تحت فرماتے ہیں:۔

غور فرمائیے کہ وہ صحابہ کرام جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو محبوب اور مزین بنا دیا ہے۔ اور کفر اور فسوق اور عصیان سے نفرت ڈال دی ہے، اور جن کے راشد ہونے کی بصیغۂ حصر قرآن شہادت دیتا ہے۔ کیا وہ معیار حق نہ ہوں گے؟ اور کیا وہ تنقید سے بالاتر نہ ہوں گے۔ کیا ان کی تقلید میں کسی قسم کا خطرہ ہوگا اس آیت نے تو تمام صحابہ کرام کی مکمل توثیق کر دی۔ اگر صحابہ سے کوئی گناہ بالقصد ثابت ہو جائے تو وہ آیت مذکورہ اور ان کی محفوظیت مذکورہ کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ عدالت اُس ملکہ اور قوت راسخہ کا کام ہے جو کہ اجتناب الکبائر اور عدم اصرار علی الصغائر اور خسیس باتوں کے ترک پر آمادہ کرتی ہے۔ شاذ و نادر طور پر کسی جرم کا سرزد ہو جانا اور پھر نادم ہونا اور رہنا عدالت میں کھنڈت نہیں ڈالتا اور نہ ان کی حفاظت کے منافی ہے۔ مگر مودودی صاحب کسی صحابی اور کسی انسان کو معیار حق نہیں مانتے اور نہ کسی کو تنقید اور جرح سے بالاتر مانتے ہیں اور نہ قابل تقلید کہتے ہیں۔

ببیں تفاوت راہ کجاست تا بہ کجا

کیا یہ اختلاف فروعی ہے یا اصولی؟ (مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت ص۴۷)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ معیار حق ہونے کے لئے معصوم ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے راضی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ وہی معیار حق ہے۔ کیونکہ اس سے حق ملیگا نہ کہ باطل۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی تم پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے) اس سے معلوم ہوا کہ ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے۔ اس کا سینہ آفتاب نبوت کے فیضان سے منور ہے۔ ہر ہر صحابی نشان ہدایت ہے۔ کسی میں بھی ضلالت اور گمراہی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہم جناب مفتی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ جن دس اصحاب کو بنشان نام حق تعالیٰ کی طرف سے جنت کی قطعی بشارت دی گئی ہے اور اسی بنا پر ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمان بن عوف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ کیا آپ اور مودودی صاحب ان کو بھی معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہیں سمجھیں گے، اور جب علام الغیوب خدا نے ان کو جانچ پرکھ کر جنتی ہونے کا اعلان کر دیا۔ تو اس کے بعد بھی ابوالاعلیٰ صاحب کی طرف سے جانچ پڑتال کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

ایک شبہ کا ازالہ

مفتی محمد یوسف صاحب نے جو اپنی کتاب میں فروعی اور اجتہادی مسائل میں صحابہ کے باہمی اختلافات اور تنقیدات کا ذکر کیا ہے اور بعض اقوال صحابہ سے بعد کے بعض مجتہدین کا اختلاف بھی نقل کیا ہے۔ تو یہ امر صحابہ کرام کے معیار اور تنقید سے بالاتر ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ صحابہ نے اپنے اجتہاد سے ان میں کوئی صورت تطبیق یا ترجیح کی پیدا کی ہو۔ اسی طرح امام شافعی وغیرہ بعض مجتہدین نے صحابی کے کسی قول سے اختلاف کیا ہے تو وہاں بھی یہی صورتیں ہیں۔ اور یہ تو آپ مانتے ہوں گے کہ کوئی صحابی کتاب و سنت کے کسی واضح اور قطعی حکم کی قصداً مخالفت نہیں کر سکتا۔ ورنہ الصحابۃ کلھم عدول (صحابہ کرام سب عادل ہیں) کا اجماعی ضابطہ صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔ صحابہ کرام کا مقام تو بہت بلند ہے۔ بعد کے ائمہ مجتہدین سے بھی ہمیں یہی حسن عقیدت ہے کہ وہ جان بوجھ کر کتاب و سنت کے کسی قطعی حکم کے خلاف فیصلہ نہیں دے سکتے، تو لامحالہ صحابہ کا باہمی اختلاف یا بعد کے مجتہدین کا ان سے رائے کا اختلاف حق و باطل کا اختلاف نہ ہوگا بلکہ یہ اختلاف خطا و صواب کا اختلاف ہوگا۔ جس میں حسب ارشاد نبوی مجتہد مخطی (جس کی رائے میں خطا ہو جائے) کو ایک اور مجتہد مصیب (جس کی رائے اور قیاس صحیح ہو) کو دو اجر ملیں گے۔ تو خطا کرنے والے مجتہد کو ایک اجر کا ملنا خود ایک مستقل دلیل ہے۔ اس بات کی اجتہادی اور فروعی اختلاف حق و باطل کا اختلاف نہیں ہوتا ورنہ اہل باطل کو اجر کیسے مل سکتا۔ اس لئے باوجود باہمی اجتہادی اختلافات کے صحابہ کرام برحق بھی ہوں گے اور معیار حق بھی

حکیم الاسلام کا ارشاد

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

صحابہ کا معیار حق ہونا قیاسی یا استنباطی نہیں بلکہ منصوص ہے۔ جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک مستقل حدیث ارشاد فرمائی ہے۔ عن عبداللہ بن عمر العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انا علیہ و اصحابی (مختصراً من المشکوٰۃ) عبداللہ عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر ملتوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں ڈالے جائینگے پوچھا گیا کہ وہ (مستثنیٰ) کون ہیں یا رسول اللہ۔ تو فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہیں

(ا) اس حدیث فرق اسلامیہ کی نجات و ہلاک اور بالفاظ دیگر ان کے حق و باطل ہونے کا معیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ وہ میرا اور میرے اصحاب کا طریقہ ہے۔ لیکن اس طریقہ کو شخصیتوں سے الگ کر کے تنہا کو معیار حق نہیں بتلایا بلکہ اپنی ذات بابرکات اور اپنے صحابہ کی ذوات قدسیہ کی طرف منسوب کر کے معیار بتلایا کہ وہ ان شخصیتوں کے ضمن میں پایا جائے ورنہ بیان معیار میں اس نسبت اور نامزدگی کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(باقی آئندہ)

ضلع مردان حلقہ بائسزئی میں امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا جماعتی پروگرام عظیم الشان جلسے

حلقہ بائسزئی جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے اہتمام میں مقام سنگاؤ۔ کھوئی برمول۔ آصف آباد تخت بائی۔ ہوشی پر فوڈ ڈھیری میں عظیم الشان جلسے ہوئے جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے تمام جلسوں میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ افسوس کہ اب تک پاکستان میں غیر شرعی قانون نافذ ہے۔ ہم ارباب اقتدار کو دینی مشورہ دیتے ہیں کہ پاکستان میں شرعی قانون جاری کرو، تاکہ خدا کی امداد ہمارے شامل حال ہو۔

حضرت امیر محترم نے فرمایا کہ پاکستان کی سالمیت صرف اسلام اور شرعی قانون میں ہے۔ مغربی پاکستان کے سندھی، بلوچی، پٹھان۔ پنجابی کے درمیان اسلام کی وجہ سے وحدت قائم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی وحدت بھی اسلام کی وجہ سے قائم ہے۔ افسوس کہ ملک کی عظیم پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ ان اجلاسوں میں سب کچھ ہوا۔ لیکن اسلام کے لئے کچھ نہ ہوا۔ پاکستان اپنے دشمنوں کو مادی وسائل کے ساتھ اسلام پر عامل ہونے کے ساتھ شکست دے امیر محترم نے مسلمانوں سے جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کی اپیل کی۔ جس پر مسلمانوں نے لبیک کہا۔

(مولانا) فضل غنی فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائسزئی
ضلع مردان)

انتخاب

۶۔ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ بعد نماز عشاء مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر کے طلباء کا اجلاس ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

صدر حافظ عبدالقدیر۔ نائب صدر مولوی عبیداللہ ناظم اعلیٰ حافظ نظام الدین۔ ناظم حافظ بشیر احمد۔ ناظم نشر و اشاعت۔ حافظ نعمت علی۔ خازن حافظ محمد ادریس۔

ارکان شوریٰ۔ حافظ لیاقت علی، محمد یعقوب۔ مولوی ولی محمد۔ حافظ عزیز الرحمٰن۔ مولوی محمد خان حافظ اللہ بخش ممتاز علی۔ (حافظ نعمت علی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام بھکر)

دینی محاذ

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

جمعیۃ سرکل شیرگڑھ کی عظیم الشان کامیابی

حلقہ بائزی میں جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیرگڑھ کو عظیم کامیابی حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ کہ جمعیۃ علماء میرہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ الحاق کر کے مکمل طور پر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ نئی تنظیم کی کارروائی حسب ذیل ہے:۔

مورخہ ۷/۶۸ ۱۰ صبح ۸ بجے بمقام غلام حسین میاں کلی محال رائے ضلع مردان میں جمعیۃ علماء میرہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا فتح الرحیم صاحب منعقد ہوا۔ حافظ محمد اکبر کی تلاوت اور گل کرم کی نظم کے بعد مولانا دوست محمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا حمد اللہ صاحب نے جمعیۃ میرہ کی سابقہ کارگذاری سنائی۔ اور ساتھ ہی جمعیۃ علماء میرہ کا جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا صاحب الحق غلام ربانی صاحب ہریچند
نائب امیر	مولانا فتح الرحیم صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی حمد اللہ صاحب
نائب ناظم	مولانا غلام محمد صاحب
خازن	مولانا صبغت اللہ صاحب
ناظم دفتر	مولانا عبدالحمید صاحب

مجلس شوریٰ

(۱) میاں غلام حسین صاحب (۲) عبدالوکیل صاحب۔ (۳) مولانا نعمت اللہ صاحب (۴) خان میاں صاحب۔ (۵) دوست محمد صاحب

قرار دادیں

(۱) خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے
(۲) ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔

(ڈاکٹر غلام قادر نائب امیر جمعیۃ سرکل شیرگڑھ)

ٹھل نو

جمعیۃ کے پروگرام کے تحت ٹھل نو ضلع جیکب آباد سے ایک وفد شامل مہر پہنچا۔ وہاں حضرت مولانا ظہور الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ مظہر الحق و نائب امیر جمعیۃ ٹھل نو اور حضرت مولانا شاہ نواز صاحب کا بیان ہوا۔ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی:۔

امیر	مولانا عبدالقوی صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عطا محمد صاحب۔
سالار	حبیب اللہ صاحب

خازن۔ عبدالرشید صاحب [illegible] وہاں سے وفد میرپور اور پھر ٹھل نو پہنچا۔ وہاں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت سید احمد شاہ صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سابقہ کارروائی کا جائزہ لیا گیا اور جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو کے لئے لاؤڈ اسپیکر خریدنے کا مشورہ ہوا، جو اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ چنانچہ آٹھ سو روپے چندہ بھی اراکین جمعیۃ نے لکھوایا

کوہاٹ

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے مولانا سید پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ پشاور ڈویژن کی زبان بندی پر پرزور احتجاج کیا۔ علماء کرام نے اپنے اپنے خطبات میں میں اس قسم کی زبان بندی کو مداخلت فی الدین قرار دیا ہے۔ اور کہا کہ اگر حکومت آئے دن ایسے ناجائز اقدامات کرتی رہی تو عوام جن کا علماء اسلام سے مذہبی تعلق ہے اور ان کو دینی راہنما سمجھتے ہیں اس قسم کی کارروائیاں برداشت نہیں کر سکیں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے پیر صاحب پر پابندی ہٹانے کا فوری مطالبہ کیا۔ اور آئندہ اس قسم کے غلط اقدامات سے پرہیز کرنے کو کہا۔ پیر صاحب جمعیۃ کے ایک مقتدر رہنما ہیں۔ جمعیۃ کو ان پر پابندی سے بہت دکھ پہنچا ہے۔ (محمد نعیم ناظم جمعیۃ ضلع کوہاٹ)

خویشکی

مورخہ ۷/۶۸ ۲۲ کو خویشکی پایاں مسجد حاجی فتح خان مرحوم میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حاجی محبوب الرحمان صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی:۔

امیر	مولانا سید علی شاہ صاحب
نائب امیر ۱	حافظ نور الحق صاحب
نائب امیر ۲	حاجی محمد علی صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی گل شیر صاحب مجاہد
نائب ناظم ۱	شوکت علی خاں صاحب
" " ۲	مولوی عبدالمستعان صاحب
ناظم نشر و اشاعت	نوشیر رحمان صاحب
خازن	حاجی محبوب الرحمان صاحب
محاسب	مولوی احمد صاحب
سالار	شیخ عبدالکریم صاحب

اور کافی تعداد میں رضاکاروں نے نام لکھوائے۔

(نوشیر رحمان ناظم نشر و اشاعت خویشکی)

تھرپارکر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے زیر اہتمام شاندار جلسے بمقام گوٹھ حاجی محمد ہاشم پلی مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم پلی، ڈھور و نارو شہر میں بتاریخ ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ جون ۶۸ء منعقد ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جلیل القدر علماء کرام حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب دین پوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب جونیجو امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر و دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ سیرت پاک فضائل صحابہ کرامؓ، علماء دین کی خدمات اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کی بابت بے حد مؤثر تقاریر ہوئیں، جلسے بے حد کامیاب رہے۔ (ناظم دفتر)

حضرت امیر مرکزیہ کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن اور لورالائی کی دعوت پر حضرت درخواستی صاحب نے مدرسہ کوئٹہ سریاب میں دستار بندی فرمائی، اور فورٹ سنڈیمن میں حضرت صاحب کا استقبال جو کہ تقریباً تیس میل کوئٹہ کی سڑک پر موٹر کاروں اور بسوں سے اور ساتھ ہی سینکڑوں بندوقوں کے فائروں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ فورٹ سنڈیمن میں ایک دن میں چار تقریریں فرمائیں جس میں فورٹ سنڈیمن کے علماء کرام کے دلوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی محبت بھر دی۔ اور لورالائی میں ۷/۶۸ ۲۲ کو تشریف لے گئے۔ عصر کے بعد درس حدیث دیا اور عشاء کے بعد تقریباً ایک بجے تک قرآن و حدیث پر تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ پنجاب والے جمعیۃ علماء اسلام قلم کے زور سے چلا رہے ہیں اور لورالائی کی جمعیۃ علماء اسلام عملی جامہ پہنا کر سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ لورالائی جمعیۃ علماء اسلام سے میں بہت خوش ہوں اور ساتھ ہی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام لورالائی اور تمام جماعت کو کامیابی عطا فرمائیں۔ (محمد علی خاں ناظم جمعیۃ لورالائی)

عظیم الشان کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام گوجرانوالہ میں آخر ستمبر کو عظیم الشان کانفرنس نہایت شان و شوکت سے منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں پاکستان کے مشہور علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

قبول اسلام

مورخہ ۱۱ ربیع الثانی خطیب جامع مسجد مومن پورہ مولانا محمد یٰسین کے ہاتھ پر ایک عیسائی کنبہ بشیر مسیح، خورشید بی بی ہمراہ تین بچے کوثر بی بی۔ پروین بی بی صفیہ بی بی سکنہ چک رانی تحصیل و ضلع لائلپور نے برضا و رغبت اسلام قبول کر لیا۔ ان کے اسلامی نام بشیر احمد، خورشید بی بی لڑکیاں کوثر بی بی، فاطمہ بی بی، صفیہ بی بی علی الترتیب رکھ دیا گیا۔ قارئین استقامت کی دعا فرمائیں۔

(غلام کبریا فاروقی محلہ مومن پورہ جھنگ صدر)

لعنت اللہ علی الکاذبین

یا بے ایمانی تیرا آسرا

جماعت اسلامی کے سرکاری آرگن ہفت روزہ "ایشیا" کے اتحاد العلماء نمبر میں نام نہاد جمعیۃ اتحاد العلماء کے وابستگان کی ایک ضلع وار فہرست شائع کی گئی ہے جس کے بارے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے خفیہ محکمہ سی آئی اے کے کشیش محل نما دفتروں میں بیٹھ کر وضع کی گئی ہے اور ملک کے کسی خطے سے تعلق رکھنے والے جس عالم دین کا نام بھی وضاعین کے ذہن میں آیا اسے شامل فہرست کر لیا گیا ہے بلکہ اپنی طرف سے فرضی اسماء گرامی لکھنے میں بھی تامل نہیں کیا گیا۔ چنانچہ گوجرانوالہ میں ہٹلر روڈ کے وجود کا انکشاف اس فہرست کا ضمنی کارنامہ ہے۔ اس فہرست میں اکثر دوسرے علماء کرام کے ساتھ ساتھ ضلع گوجرانوالہ کی فہرست میں اٹھارویں نمبر پہ مجھے بھی اتحادی گروپ کا ایک فرد ظاہر کیا ہے۔ جس کے جواب میں میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ میرے بارے میں گوجرانوالہ جانتا ہے کہ اتحاد العلماء کی مربی جماعت اسلامی اور اس کے امیر مودودی صاحب کے بارے میں یقینہ وہی نظریہ رکھتا ہوں۔ جو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ اور مجاہد اسلام الصارم المسلول علی شاتم الصحابہ الرسول حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ اور دوسرے علماء کرام کا نظریہ ہے

جماعتی طور پر میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوں اور جماعتی دوستوں نے گوجرانوالہ میں جماعت کی صدارت کا گراں بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ڈال رکھا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر میرا اتحاد العلماء سے وابستہ ہونا یا اتحادی لیڈروں کا مجھے اپنے آپ سے وابستہ ظاہر کرنا دنیا کے آٹھویں عجوبہ سے کم نظر نہیں آتا۔ شکار ہونے والے دوسرے علماء کرام اور بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر خاموش رہ کر اتحادیوں کے پروپیگنڈا کو کامیاب نہ بنائیں۔ بلکہ کھلے لفظوں میں اس سازش کی تردید و مذمت کر کے عوام کے سامنے اس کھلے جھوٹ کو بے نقاب کریں۔ فقط! والسلام!

المرقوم ۲۲/۶۸

(از طرف:۔ محمد یعقوب خادم امام اونچی مسجد اندروں لاہوری دروازہ و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ و خطیب کی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ)

محترم المقام ایڈیٹر صاحب
ترجمان اسلام لاہور!

سلام مسنون! ۷ جولائی کے شمارہ ایشیا سہ روزہ کے اتحاد العلماء نمبر میں خیر پور سے بندہ کا بھی صفحہ ۳۲ پر نام درج ہے۔ اور بندہ کا تعلق مودودی جماعت کی اتحاد العلماء سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس تحریر شدہ نسبت سے بندہ براءت کا اظہار کرتا ہے

محمد شاہ بقلم خود ۲۹/۶۸
جامع مسجد فیض آباد کالونی خیر پور)

ندوۃ العلماء پاکستان کا قیام

لائل پور۔ مرکز تحقیق و اشاعت اسلام کے زیر اہتمام علماء کرام اور خطباء کی ایک نئی تنظیم کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ تنظیم ندوۃ العلماء پاکستان کے نام سے معرض وجود میں آئی جس کے قیام کا فیصلہ لائلپور کے مقامی علماء کرام کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ اس اجلاس میں مولانا مجاہد الحسینی ناظم مرکز تحقیق و اشاعت اسلام کو نئی تنظیم کا داعی (کنوینر) مقرر کیا گیا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ماہ اگست کے اواخر میں ملک کے جید علماء کرام کا ایک کنونشن طلب کیا جائے۔ جس میں اس تنظیم کا باقاعدہ انتخاب عمل میں لایا جائے۔

ندوۃ العلماء پاکستان کے کنوینر مولانا مجاہد الحسینی ملک کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے علماء کرام اور خطباء حضرات سے رابطہ قائم کریں گے۔

(صوفی کاشمیری لائل پور)

قائمقام صدر جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی ملاقات

راولپنڈی یکم اگست۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ایک نمائندہ وفد نے یہاں قائمقام صدر مسٹر عبدالجبار خان سے ملاقات کی۔ وفد کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نے کی۔ ان کے علاوہ وفد میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ اور حضرت مولانا محمد اکرم شامل تھے۔ وفد نے قائمقام صدر سے ملک کے موجودہ مسائل اور ان کے بارے میں عوامی جذبات و احساسات کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا اور آخر میں ایک یادداشت پیش کی۔ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

"چٹان" کے دوبارہ اجراء پر ھدیۂ تبریک

موقر جریدہ ہفتہ وار "چٹان" لاہور ابتلاء کے دور سے گذر کر پھر سے کلمۂ حق بلند کرنے کے لئے میدان میں اترا ہے۔ "چٹان" کے جدید اجراء پر میں چٹان کے قافلہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ چٹان انشاء اللہ تعالیٰ باطل کے طوفانوں کے مقابلہ میں حقیقی معنی میں چٹان ثابت ہوگا۔ اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں اب پہلے سے بھی زیادہ کام کرے گا۔

"چٹان" کے ڈیکلریشن کی منسوخی کے سرکاری احکام کے خلاف ہائیکورٹ کے اس فیصلہ نے ثابت کر دیا ہے کہ حکومت کا اقدام ناجائز اور خلاف انصاف تھا۔ آزادی صحافت اور جمہوریت کا راگ الاپنے والی حکومت کی جمہور نوازی اور آزادئ تحریر کے بلند بانگ دعاوی کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا ہے۔ اس بات پر خوشی بھی ہے کہ ہماری عدالت عالیہ بہت حد تک انتظامیہ کے تسلط سے آزاد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ملک کی صحافت کو آزادی ملے تاکہ اخبارات حکومت کی خوشامدانہ پالیسی اختیار کئے بغیر ملک و ملت کی صحیح خدمت سرانجام دے سکیں۔

محمود عفا اللہ عنہ

ہم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اس بیان کی تائید کرتے ہیں۔

(دستخط) مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ مغربی پاکستان و
مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام شہر بنوں کی میٹنگ

مورخہ ۲۶/۶۸ بروز جمعۃ المبارک مسجد حق نواز خان میں جمعیۃ علماء اسلام شہر بنوں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اراکین جمعیۃ نے مشترکہ مشورہ کیا کہ ضلع بنوں میں منعقدہ کارنیوال (جس میں جوا کھیلا جاتا ہے اور رنڈیاں ناچتی ہیں) کے بارے میں علماء کا ایک وفد ڈی سی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس کارنیوال کے ختم کرنے کے بارے میں مطالبہ کریں گے میٹنگ کا آغاز مولانا قاری حضرت گل صاحب نے کیا اور صدارت کا شرف حضرت عبدالمنان صاحب (خطیب جامع قصبان بنوں) کو حاصل ہوا۔ حضرت مولانا حضرت علی صاحب (خطیب ضلع بنوں) اور شاہ عبدالرحمٰن صاحب نے مختصر تقریریں کیں اور میٹنگ بخیر و عافیت ختم ہوئی۔ (مراسلہ۔ عنایت اللہ مظلوم بنوں)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا اجلاس

مورخہ ۱۲/۷/۶۸ کو بعد نماز جمعہ مسجد حق نواز خاں میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحق صاحب سورانی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مسائل خاص کر فنڈ کی فراہمی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو بنوں آنے کی دعوت دینا اور جلسہ عام کے منعقد کرنے پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا محمد یعقوب صاحب امیر تحصیل بنوں مولانا علی اکبر۔ مولانا عبدالصمد صاحب مولانا عبدالغنی صاحب، حاجی رئیس خاں صاحب کے علاوہ تقریباً ساٹھ علماء شریک ہوئے۔ متفقہ طور پر حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" نامی کو ضبط کیا جائے اور اس کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے الگ کیا جائے۔

(۲) حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب و حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال کی زبان بندی و داخلہ کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور جملہ علماء سے پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) بھارت میں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کی مذمت کی گئی۔ حکومت اور تمام مسلمان ممالک سے اپیل کی گئی کہ وہ عالمی کانفرنس بلا کر مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم سے نجات کی راہ تلاش کرے۔

(۴) بنوں ضلع سے فوراً خلاف شرع کام کو ختم کرنے اور ناچنے والے لڑکوں اور عورتوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) روز افزوں گرانی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے گرانی کا فوراً سدباب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۶) اسرائیل ملعون کے جارحانہ عزائم اور مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کی گئی اور یہود و نصاریٰ کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے تمام مسلمان ممالک سے متحد ہونے کی اپیل کی گئی

(۷) فلم خانہ خدا کو فی الفور بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا

(۸) چٹان پریس کو واگذار کرنے اور شورش کاشمیری کو فوراً رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

آخر میں فیصلہ ہوا کہ تبلیغی دورے کئے جائیں گے۔ تاکہ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا جائے۔ اجلاس دعا پر برخاست ہوا۔

(قاری حضرت گل ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ تحصیل بنوں)

اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ملکوال متصل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور میں بتاریخ ۱۰ اگست بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ چکوال حضرت مولانا نور ہاشم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تلہ گنگ۔ جناب مولانا قاری محمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام تلہ گنگ۔ جناب چوہدری محمد خلیل صاحب متولی جامع مسجد حیات النبی گجرات شرکت فرمائیں گے۔

عبدالحمید فاروقی
ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام تلہ گنگ
ضلع کیمبل پور

بقیہ:۔ قراردادیں

(۷) ایک قرارداد میں جبری نس بندی کی مہم کی مذمت کی گئی اور خاندانی منصوبہ بندی کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے اس مہم کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۸) ایک قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سندھ میں اراضی عطیہ کے طور پر دینے اور نیلام کو بند کیا جائے۔ نیز یہ اراضی غریب کاشتکاروں میں تقسیم کی جائے۔

(۹) اجلاس میں ایک تجویز پاس کی گئی۔ جس کے مطابق ایک وفد حضرت امیر مرکزیہ ناظم عمومی مغربی پاکستان اور ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پر مشتمل حضرت دین پوری مدظلہ سے دین پور شریف ملاقات کرے اور ہم مسلک جماعتوں کے اتحاد کے بارے میں مشورہ کرے۔

(۱۰) اجلاس کی رائے میں ہر وہ اقدام ملک و ملت کے لئے کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ جس سے ملک کی غالب آبادی میں اضطراب پیدا ہو۔ چنانچہ اس قسم کے اقدامات کے بارے میں شوریٰ نے ایک وفد ترتیب دیا۔ جو گورنر مغربی پاکستان سے ملاقات کر کے انہیں علماء کرام و عامۃ المسلمین کے جذبات سے آگاہ کرے گا۔

بقیہ۔ فکر و نظر

لیکن یہ دوسرے گروہ جن شخصیتوں کے افکار و نظریات کے دام میں اسیر ہیں۔ ان شخصیتوں کی بقا و نمود مغربی سامراج کی مرہون منت ہے اور وہ اسلام و مسلمانوں کو مغربی سامراج کے لئے استعمال کرنے میں ہی اپنی فلاح و کامیابی تصور کرتے ہیں اور چونکہ مغربی سامراج کا نزاع براہ راست اشتراکیت سے ہے اس لئے اگر وہ اسلام اور مسلمانوں کو مغربی سامراج کا حلیف بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تو ان کے گروہ کی کامیابی کا دروازہ انہیں کھلا نظر آنے لگتا ہے۔ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے گروہ کو اسلام اور مسلمانوں کے نام پر برطانوی سامراج کا پشت پناہ بنا کر برطانوی سامراج کی خدمت بھی انجام دی تھی اور اپنے فرقہ کے لئے بھی مفادات حاصل کر لئے تھے۔

بقیہ:۔ توجہ فرمائیں

(د) ایسا طریق کار جسے ماضی میں مسلم قاضیوں نے نے اپنایا تھا

(ب) یا ایسا طریق کار جو موجودہ مسلم ملکوں میں رائج ہے۔

(ج) ایسا طریق کار جسے بعض یورپین ممالک مثلاً فرانس میں اپنایا گیا ہے۔ ان میں سے جو طریق کار ہی آپ کو پسند ہو اس کا خاکہ خصوصیات اور فوائد و ربط تحریر میں لائیے

(۷) کیا آپ موجودہ جرگہ سسٹم جو ایف۔ سی۔ آر اور مغربی پاکستان فوجداری قوانین (ترمیم شدہ) کے تحت قائم کیا گیا ہے سے متفق ہیں یا مخالف ہیں۔

(۸) کیا آپ چاہتے ہیں کہ فوجداری مقدمات کے فوری طور پر فیصلوں کے لئے اعزازی مجسٹریٹ مقرر کرنے کا سسٹم دوبارہ رائج کیا جائے۔ اگر کیا جائے تو کن جرائم کی خاطر۔

نیز آپ کے نزدیک اس طریق کار کو بروئے کار لانے کے لئے کس قسم کے تحفظات ضروری ہیں۔

(۹) کیا آپ موجودہ نظام سے متفق ہیں جس کے تحت مجسٹریٹوں کو انتظامی اور عدالتی امور سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ اگر نہیں تو کوئی ایسی سکیم بتلائیے۔ جس کے تحت عدالتی امور سرانجام دینے والے مجسٹریٹوں سے انتظامی فرائض کا بوجھ ہلکا کیا جا سکے۔

(۱۰) کیا آپ موجودہ مصالحتی عدالتوں سے متفق ہیں جو مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس ۱۹۶۱ء کے تحت کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ اپنی تجاویز سامنے لائیے

(۱۱) وہ تجاویز پیش کیجئے۔ جن کی روشنی میں رشوت سفارش اور انصاف میں تاخیر وغیرہ کا سدباب کیا جا سکے

(۱۲) کیا آپ پنچائت اور یونین بورڈ کے طریق کار کو پسند کرتے ہیں۔ کیا موجودہ زمانے میں یہ طریق کار مفید ثابت ہو سکتا ہے؟

سوالنامہ سے باہر ایک سوال

اسلامی تعزیرات مثلاً رجم، قطع ید، کوڑوں کی سزا وغیرہ رائج کرنے کی راہ میں کونسی رکاوٹیں موجود ہیں۔ انہیں کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ اسلامی تعزیرات کے رواج دینے کے بعد ہر قسم کے جرائم قطع کیا جا سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی
چوتھی سالانہ
تاریخی
سیرت کانفرنس
بتاریخ ۶، ۷، ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو منعقد ہوگا

ذکر و فکر

ارشادات رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس وقت چند آیات تلاوت کی گئی ہیں۔ ملک کا حال دیکھ رہے ہو کسی کو چین نہیں۔ تمام دنیا بے چین ہے۔ جیسا کہ کہاوت ہے۔ رب روٹھے مرت کھسے۔ اللہ تعالیٰ جب ناراض ہوتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے۔ جس کام کے لئے ہم آئے تھے اس کو ہم نے چھوڑ دیا۔ دنیا کے پیچھے مر رہے ہیں۔ تم خوشحالیاں منا رہے ہو مگر اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ کوئی دوٹ کے پیچھے۔ کوئی دکان کے۔ دنیا کے پیچھے پریشان ہے۔ چین کسی کو نصیب نہیں۔ اب بھی بے چینی دور کرنا چاہو تو اللہ کو منا لو۔ خدا کی کتاب کو سینہ سے لگا لو۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا شروع کر دو۔

ہمارے زمانہ میں معزز تھے مسلمان ہو کر ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

قرآن مجید کو بھی چھوڑ دیا۔ حدیث پیارے کو بھلا دیا، تو ذلت غالب ہوگئی ہر قوم سے پیچھے مر گئے۔ کہتے ہیں کہ پیسے آجائیں زمانہ آجائے۔ خدا اور رسول کے فرمان کی کوئی پروا نہیں۔ اخباروں میں حالات دیکھ لو کیا چل رہی ہے۔ کہیں جھگڑے ہیں کہیں تجارت کا بازار گرم ہے کہیں حرام ہوگا۔ جمہوری طریق حالات جو سامنے ہیں ان میں بھی کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک کہ دل میں جان ہو تو کیونکر علاج ہو جب ڈاکٹر کہہ دے کہ گئے تو کون بچا سکے۔ جس بڑا بنایا تھا یا بنانا چاہتے ہو۔ اگر ان کا یہ حال ہو تو مقصود کب حاصل ہوگا۔ ایسے لوگ دینی کام کریں گے۔ جو دنیا کی شہرت کے لئے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے۔

رب تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ۔ رفعت شان بیت اللہ کا بیان۔ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا۔ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ۔ وہ گھر جو مکہ معظمہ میں ہے۔ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ برکت والا اور جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ راہ صواب دکھلانے والا بچانے والا وہی گھر ہے جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو لوگوں کے نفع کا سبب بنایا ہے جب تک اس گھر کا احترام ہوگا دنیا باقی رہے گی اس گھر کا جب احترام نہ ہوگا دنیا بھی ختم ہو جائے گی فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

اس گھر میں بہت سی نشانیاں ظاہر ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان نشانیوں میں سے فرمایا مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ بیت اللہ شریف کے سامنے مقام ابراہیم ہے پتھر دنیا میں لاکھوں ہیں مگر جس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی بنا کی، وہ مقام ابراہیم ہے۔ کروڑ ہا پتھر ایک طرف اس پتھر کی شان ایک طرف۔

دوسری نشانی حجر اسود ہے۔ حضور نے فرمایا وہ صاف پتھر ہے چومنے والے اسے چومتے رہے وہ سیاہ ہو گیا۔ دنیا میں بہت سے پتھر ہیں۔ حجر اسود جیسا پتھر کوئی نہیں۔ قیامت میں حجر اسود گواہی دے کر آئے گا کہ کوئی کرے گا اور دیکھا بھی ہوگا۔ میدان محشر میں کہے گا۔ مولا یہ لوگ سفر کر کے آئے تھے۔ مجھے چوما تھا۔ ان کے گناہوں کو مٹا دیا جائے۔ رب تعالیٰ فرمائیں گے آج میری رحمت کا دریا موج میں ہے میں نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جنہوں نے خلوص سے تجھے بوسہ دیا تھا۔

وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اور نشانی یہ ہی ہے جو بیت اللہ شریف میں داخل ہوگا وہ امن والا بن جائے گا۔ یہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اس جگہ کے درخت، پرندے اور انسان سب امن والے ہیں۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ اللہ کے لئے حج بیت اللہ شریف لوگوں پر ضروری ہے جو زادِ راحلہ یعنی سفر خرچ اور سواری وغیرہ کی طاقت رکھے۔ اللہ تعالیٰ طاقت رکھنے والوں کو جانے کی توفیق دے۔ حج فرض طاقت والوں پر ہے۔ جو شوق والا جائے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ حج مبرور کرے۔ حج کی حالت میں مر گیا، سچے اس کی جزا جنت ہے۔ بیت اللہ شریف کے ارد گرد طواف کرتے ہیں پیر اپنی نہیں ہوتا۔ ٹوپی نہیں ہوتی، ٹانگ پڑے ہیں، خوشبو لگا نہیں سکتے۔ بیت اللہ شریف کے ارد گرد دیوانوں کی طرح پھرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔

مولا تو نے بلایا ہم حاضر ہو گئے۔ گھر بار چھوڑ دیا۔ بچوں سے جدا ہو کر تیرے در پر آ گئے امید ہے کہ آنے میں نا امید ہو کر نہ جائیں۔

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے قریب دوگانہ ادا کرتے ہیں۔ صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان طواف کرتے ہیں ظہر سے مغرب تک بیچ دیکھا ہوتی ہے کوئی کھڑا ہے کوئی لیٹا ہے وہاں شہر نہیں مگر رب کے منانے کے لئے جہاں بھی حکم ہو سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

لاکھوں آدمی وہاں کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ مولا ہم خاتم الانبیا کی نقل اتار رہے ہیں یہ منظور ہو جائے۔ حضور علیہ السلام نے جہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی وہ جبل رحمت ہے اس پہاڑ جیسا کوئی پہاڑ نہیں فرمایا میری امت تمام اس جگہ اکٹھی نہ ہو سکے تو اَلْعَرَفَاتُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ عرفات تمام وقوف کی جگہ ہے یہ نہیں کہ صندوق میں دوڑ پڑے پھر کامیابی ہو۔ وہاں جو بھی آ گیا خلوص سے رب کا نام لے لیا۔ رب راضی ہو گیا۔

رب تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو گواہ ہو جاؤ یہ میرا نام لے رہے ہیں کھڑے ہیں بیٹھے ہیں۔ لیٹے ہیں۔ بے قرار ہیں میری رحمت کا دریا موج میں ہے۔ میں نے ان کو بخش دیا۔ پھر مزدلفہ میں رات کو آتے ہیں۔ کسی کو ہوش نہیں ہوتا اس لئے مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نماز اکٹھے پڑھ کر آرام کرو۔ اندھیرے اٹھو۔ صبح کی نماز پڑھ کر مشعر حرام میں وقوف کرو۔ دسویں کو منیٰ میں آؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت کی رسم مٹانے تشریف لائے تھے۔ لیکن آج بھی مسلمان کہلا کر جاہلانہ رسوم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ووٹ اسے دو جو اپنا ہو۔ قوم والا ہو اگرچہ نااہل کیوں نہ ہو دوسرے اہل کو نہیں دینا جو خوف خدا رکھتا ہو۔ ہر ایک اپنے آپ کو کامیاب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رب چاہے راضی ہو یا نہ ہو۔ ہم نے دنیا کا فائدہ دیکھنا ہے اسی کو دیں گے

جب حق کی ہم نے پرواہ نہ کی اس لئے خدا روٹھ گیا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ وَادٍ ھَلَکَ۔ جب تم میرے دین کی پرواہ نہ کرو گے۔ تو مجھے بھی تمہارا کوئی فکر نہیں جا کر ہلاک ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں حق کی تلاش کرنی چاہیئے۔ مگر یہ بات ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ اگر کام دین کے لئے کرو گے تو کامیابی ہوگی۔ اگر سیاست میں فرق آگیا تو تمام تپسیا بے کار ہیں۔

ایک شخص نے ایک روشندان بنایا ایک فقیر وہاں گیا اس نے دریافت کیا کہ یہ کس لئے بنایا وہ کہنے لگا کہ اس سے تازہ ہوا آئے گی۔ فقیر نے کہا اگر اس نیت سے بناتے کہ اس سے اذان کی آواز سنوں گا تو اس میں تمہارے لئے بہت اجر تھا۔

ہر امیر غریب چھوٹا بڑا اس لئے ووٹ دے کہ ممبر ایسے نہیں کہ جو قرآن کریم و حدیث خیر الانام کے مطابق قانون بنائیں تعلیمات نبوی کو جاری کریں تب تم کو کامیابی ہوگی۔ اگر یہ خیال کرو کہ فلاں نیک بھی ہے ایمان دار بھی ہے مگر ہماری پارٹی کا نہیں اسے کامیاب نہیں کرنا۔ تو پھر تمہارے لئے کامیابی نہیں۔

Scanned with CamScanner

No. 67/715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

فکر آخرت

ارشادات حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم

امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

آج کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں اسلام چلنے والا نہیں ہے۔ صحیح ہے! لینے کا ذہن رکھنے والوں میں دینے کا طریقہ کیسے چلے اسلام کو اپنی خواہش اور اپنی حالت کے مطابق بنا کے چلاؤ گے تو وہ اسلام رہے گا ہی نہیں وہ تو تمہاری بنائی ہوئی ایک نئی چیز ہوگی۔

کسی نے اپنے بدن پر گودنے سے شیر کی تصویر بنانی چاہی۔ جب وہ سوئی سے گودنے لگا اور تکلیف ہوئی تو گودنے والے سے کہا کہ کیا بنا رہے ہو! اس نے کہا پہلے شیر کی تصویر بنا رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا دُم چھوڑ دو بے دم کے بھی تو شیر کی تصویر بن سکتی ہے۔ اس نے دم چھوڑ دی اور دوسری طرف سے بنانا شروع کیا اب اس نے کہا کہ اب کیا بنا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ کان بنا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ بے کان کے بھی شیر بن سکتا ہے۔ تم کان نہ بناؤ۔ بے کان کا شیر بنا دو۔ تو بھائی دوستو! یہی اسلام کے ساتھ ہو رہا ہے کہ اپنے مزاج کے بدل جانے کی وجہ سے اسلام پر چلنا مشکل ہو رہا ہے تو اسلام کی قطع برید کی جا رہی ہے اور اس کو اپنی خواہش کے مطابق بنایا جا رہا ہے اس لئے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنے مزاج کو اسلام کے مطابق بنا لیا جائے۔ اور جب بنے گا جب اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ کسی مخلوق سے کچھ نہیں ہوتا۔ سب اللہ سے ہوتا ہے اور حالات کا بناؤ بگاڑ۔ تعمیر و تخریب اور کامیابی و ناکامی چیزوں کے ہونے نہ ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بنانے اور چمکانے کا فیصلہ کریں گے۔

جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر آجاؤں گا۔ تو اس راستہ پر چلنے کے لئے خارجی نہیں بلکہ داخلی دولتیں چاہئیں۔ خدا کا یقین ہو۔ خدا کا دھیان ہو خدا کا خوف ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر خدا کے خزانوں سے ملنے کا اور نعمتوں کے دروازے کھلنے کا یقین ہو۔ ان اندرونی تبدیلیوں کے کچھ کرنا پڑے گا۔ چیزوں سے کامیابی کا یقین ہٹانے کے لئے اور اللہ سے کامیابی کا جمانے کے لئے کچھ مدت کے لئے چیزوں میں سے نکلنا ہوگا ایمان کی مجلسوں میں بیٹھ کر ایمان کی باتیں سننا سنانا ہوگا۔ نماز کے فضائل اور اس کے برکات معلوم کر کے اس یقین کے ساتھ نماز میں لگنا ہوگا کہ ہم خدا میں لگیں گے تو خدا ہمیں نوازے گا۔ اسی طرح اذکار و تسبیحات کے مسائل معلوم کر کے ان کے یقین کے ساتھ ان میں لگنا ہوگا دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک اور خدمت کی مشق اس یقین کے ساتھ کرنی ہوگی کہ ہم جتنا اچھا سلوک اللہ کے بندوں کے ساتھ کریں گے ویسا ہی اچھا سلوک اللہ تعالیٰ اپنی شان عالی کے مطابق ہمارے ساتھ کریں گے خاص کر ایمان کی نسبت سے ہر مسلم کے اکرام کی اور اپنے کو حقیر و کمتر سمجھنے کی مشق کرنی ہوگی۔ ان باتوں کی دوسروں کو بھی دعوت اپنی حاجت سمجھ کر اس یقین کے ساتھ دینی ہوگی کہ جب میں اللہ کے دوسرے بندوں میں اس کے لئے کوشش کروں گا اور اس راستہ میں تکلیفیں اور ذلتیں اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ان چیزوں سے محروم نہ رکھیں گے۔ اس کی بھی مشق کرنی ہوتی ہوگی۔ کہ یہ سارے کام صرف اللہ کی رضا کے لئے ہوں۔ اس طرح کچھ مشق کر لینے سے انشاء اللہ سب طبقوں میں جوڑ کی شکل پیدا ہو جائے گی۔

امریکہ والوں نے سب کچھ بنا لیا۔ لیکن کالوں اور گوروں کو وہ جوڑنے میں ناکام رہے اس طرح انہوں نے شراب بند کرنے کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اور ساری کوششیں کیں لیکن بجائے کمی کے اس میں اور زیادتی ہوئی۔ الحمد للہ تبلیغ کے عمل سے لاکھوں ایسے آدمیوں کے جرائم چھوٹ گئے جن کا جرائم چھوڑنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

الحمد للہ اس کام میں سارے ہی طبقات لگ رہے ہیں جو طبقہ اس پر محنت کرے گا اور یہ باتیں اپنے اندر پیدا کریگا اس سے سب لوگ جڑ جائیں گے۔ ہم اگر اپنے ہی ساتھ جوڑنا چاہتے تو جوڑنے کی یہ ترکیب آپ کو نہ بتاتے ہم چاہتے ہیں کہ آپ سب اس طریقہ پر کچھ محنت کر لیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ہی کے ذریعے کتنے آسانی سے سب طبقوں کو جوڑ دیتا ہے۔

ہر طبقہ میں ہر جگہ جوتا چل رہا ہے اور مسائل بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کا علاج صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں ہے جو جتنا کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ اتنا پائے گا۔

ہم نے اس کام کے لئے کوئی انجمن نہیں بنائی نہ اس کا کوئی دفتر ہے نہ رجسٹر نہ کوئی فنڈ یہ سارے ہی مسلمانوں کا کام ہے ہم نے مروجہ طریقوں پر کوئی علیحدہ جماعت بھی نہیں بنائی ہے جس طرح مسجد میں نماز کے عمل پر مختلف طبقوں اور مشغلوں والے مسلمان آکر جھک جاتے ہیں اور نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھروں اور مشغلوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ہم سب سے کہتے ہیں کہ وقت کے لئے اپنے گھروں اور دفتروں سے نکل کر یہ محنت اور مشق کر لیجئے اور پھر اپنے گھروں اور مشغلوں میں آکر ان اصولوں کے مطابق لگ جائیے آپ نے اگر یہ چیز محنت کر کے حاصل کر لی تو دنیا بھر کے سائنس دان آپ سے یہ طریقہ سیکھنے آئیں گے اور خدا نے چاہا تو آپ دنیا کے امام ہوں گے۔

بقیہ محبت کے اسباب و آ...

بخت عورت ہے۔ آدمی کی سعادت ... گئی کہ اس کا رزق اس کے بدن میں ہو گھر ... وسیع ہو اور تیسرے عورت نیک بخت ہو۔ یہ وجہ ہے کہ نماز اور جہاد میں اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے۔ کہ کیا چیز ہے۔ جس کی وجہ یہ سب کچھ چھوڑ کر میرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں اور اسی طرح اس وقت بھی ہنسی آتی ہے۔ جب عورت مرد کو جگانے کے لئے منہ پر پانی کے چھینٹے ... مرد عورت کے منہ پر تو یہ اللہ تعالیٰ ... اور اس کا فضل ہے۔ معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑ گئی وہ محبوب ہے۔ جو اس سے کٹ جائے گی وہ مبغوض ہے۔ لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ

اس آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ چونکہ آباء و اخوان اللہ تعالیٰ سے کٹ گئی ہیں۔ اس لئے ... محبت میں محبت میں مخل ہوں گے ... محبت نہ رکھو۔ یعنی جو محبوب کے دشمن ہیں ... سے محبت نہیں رہتی۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن
دریں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست

اس کے بعد ایک درجہ ومن یتولھم ... ھم الظلمون قل ان کان ابناؤکم وابناؤکم الآیۃ ... اگر کفر کو پسند نہ کریں تو ان سے کوڑوں کی جائز ہے۔ مگر غالب محبت پھر بھی موجود ہیں۔ طبعی محبت ان سے جائز ہے صحیح نہیں کہ اسلامی سے ہو۔ تو ان آیات سے آتیم کے ... حدیث شریف میں ہے۔

حتی اکون احب الیہ الحدیث تو ... محبت کا جس قدر محبت ہوگی اس قدر آثار محبت کا ظہور ہوگا چنانچہ مریدین اپنے شیخ کی ہر چیز کی پیروی کرتے ہیں۔ کلام لباس وغیرہ حضرات صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شغف محبت تھا۔ جن کی وجہ سے ان کو آنحضرت ... علیہ وسلم کی ادائیں پسند تھیں۔ ... تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ محبت کس سے ... وہ ذات یہی ہے اور آج کی تقریر ... کہ محبت کیوں ہونی چاہیئے۔ اور آثار ...

سرورق وفاق پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

مطالبات

مشرقی و مغربی پاکستان کے نمایندوں پر مشتمل کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس منعقدہ لاہور ۲ مئی ۱۹۶۸ء نے متفقہ طور پر اپنی مندرجہ ذیل پالیسی، پروگرام اور مطالبات کا اعلان کیا:—

(۱) اسلام، اہل اسلام اور مملکت پاکستان کے بقا و استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے ہر دو حصوں میں مکمل اتفاق و اتحاد اور یک جہتی کے لئے قومی اتحاد کی بنیاد اسلامی اقدار پر قائم کی جائے۔

(۲) (الف) ملک کے دونوں حصوں میں بچانوے فیصد رعایا کے مذہبی جذبات، عقائد و خیالات کا احترام کیا جائے (ب) اقلیتوں کو مسلمانوں پر مسلط نہ کیا جائے (ج) انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور بزرگان دین کے ناموس کا قانونی تحفظ ہو (د) ملکی آئین و قوانین اسلامی ہوں (ھ) بجائے چنگ و رباب گانے بجانے، رقص و سرود، فحاشی و عریانی کے ساری قوم کو مجاہد بنانے کے وسائل اختیار کئے جائیں۔

(۳) ملکی انتخابات براہ راست عوامی رائے سے ہوں اور اگر بی ڈی سسٹم کو باقی رکھنا ضروری ہو، تو مقامی تعمیر و ترقی تک محدود کر دیا جائے۔

(۴) ملک کے دونوں حصوں کی نمائندگی آبادی کے لحاظ سے مقرر کی جائے۔

(۵) تقسیم اختیارات میں ہر دو حصوں کو مطمئن کیا جائے۔

(۶) ملک کے دونوں حصوں میں عدم مساوات کو ختم کر دیا جائے اور قومی خزانہ کے مصارف میں پسماندہ علاقوں کا خاص خیال رکھا جائے۔

(۷) ملک کی خارجہ پالیسی بالکل آزاد اور صرف اسلام و پاکستان کے مفادات پر مبنی ہو اور غیر ملکی اڈوں اور جاسوسی عناصر کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

(۸) ملک کی معیشت پر ایک طبقہ کی اجارہ داری کو ختم کر کے امیر و غریب کے اتنے خطرناک امتیاز کو ختم کر دیا جائے، جس کا لازمی نتیجہ طبقاتی جنگ اور الحاد آفریں اشتراکیت ہو سکتا ہے۔

(۹) اسلامی اور خاص کر عرب ممالک کے ساتھ عملی ہمدردی کی جائے اور ان کو شبہات پر کڑی نگرانی رکھی جائے، جو سامراجی طاقتوں کی ایماء پر عربوں کو بدنام کرنے کے لئے اور نقصان پہنچانے کے لئے کی جاتی ہیں۔

(۱۰) ہنگامی حالات کو فی الفور ختم کر دیا جائے اور اسلامی و انسانی بنیادی حقوق بحال کئے جائیں۔

کانفرنس کے شب و روز

ترتیب
احمد حسین صاحب

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس سے متعلق سرگرمیوں کا آغاز تو اسی دن سے ہو گیا تھا جس دن اس کانفرنس کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان کیا گیا.....

اعلان پڑھتے ہی مغربی پاکستان کے طول و عرض میں پشاور سے کراچی تک مسلمان عوام کے اندر جوش و جذبہ کی ایک بڑی لہر دوڑ گئی۔

اور جب لاہور میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل کا بھی اعلان کر دیا گیا تو کانفرنس کے لئے روڑ دھوپ کا ایک نیا دور چل پڑا۔

لاہور کے دینی طبقوں اور مسلمان عوام کی دلچسپیاں سمٹ کر کانفرنس کی طرف مبذول ہونے لگیں۔

اور مغربی پاکستان کے ہر ضلع و حصہ سے کانفرنس میں شمولیت کا ارادہ رکھنے والے بے شمار افراد اور علماء دین کی اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر لاہور پہنچنے لگیں۔

ہر جگہ کے کارکنان جمعیۃ نے گھوم پھر کر دور دراز گوشوں تک کانفرنس کے انعقاد اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کا پیغام گھر گھر پہنچانا شروع کر دیا۔ اور دین و ملت کا درد رکھنے والے مسلمانوں نے جمعیۃ کی کانفرنس سے ہمدردی و تعاون کے اظہار میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔

الحمد للہ کہ پندرہ بیس دن کے قلیل ترین عرصہ میں کانفرنس کا غلغلہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے کونہ کونہ تک بلند ہو گیا۔ اور جب ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو مشرقی پاکستان کے علماء کرام کا وفد کانفرنس میں شمولیت کے لئے بذریعہ طیارہ دن کے بجے لاہور پہنچا تو دینی مدارس و شہری حلقے کے بے شمار افراد استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

مشرقی پاکستان کے محترم مہمانوں کو جلوس کی شکل میں ہوائی اڈے سے قیامگاہ شیرانوالہ تک لایا گیا۔ راستہ میں لاکھوں افراد نے جلوس کو گذرتے دیکھ کر انتہائی بے پایاں مسرت و عقیدت کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر ملت اسلامیہ پاکستان کے دونوں بازوؤں کے ملی اتحاد کا جو روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔ وہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔ کہ اتحاد کا حقیقی رشتہ صرف اسلام کا دینی اشتراک ہے۔ جو علماء دین کی سربراہی میں پروان چڑھ کر مستحکم و ناقابل شکست بن جاتا ہے۔

مشرقی پاکستان کے نمائندگان جمعیۃ کی تشریف آوری سے کانفرنس اپنے انعقاد کے قریبی مرحلے میں داخل ہو گئی

شیرانوالہ میں ملک کے دونوں بازوؤں کے نمائندگان جمعیۃ کی آمد کا سلسلہ رات گئے اور صبح تک جاری رہا۔

ادھر ہیروں موچیدروازہ باغ سے دہلی دروازہ تک کانفرنس کے اجلاسوں کے انعقاد اور کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے مغربی پاکستان کے اضلاع سے آنے والے ہزارہا شرکاء کے قیام کے واسطے خیموں اور قناتوں کی تنصیب و جلسہ گاہ کی تعمیر کا کام بھی زور و شور سے جاری ہو گیا۔

اس سلسلے میں صدر مجلس استقبالیہ مولانا محمد اکرم صاحب، ناظم مجلس استقبالیہ مولانا محمد اجمل صاحب خانی مجلس استقبالیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کے رفقاء مجلس استقبالیہ کی شبانہ روز کی دوڑ دھوپ کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے کہ ان حضرات کی

کل پاکستان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا سالانہ انتخاب جدید

امیر:- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی

نائب امیر (مشرقی پاکستان) حضرت مولانا محمد بشیر صاحب مدظلہ (پاگھا سلہٹ)

نائب امیر (مغربی پاکستان) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر لاہوری

ناظم عمومی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث (ملتان)

نائب ناظم (مشرقی پاکستان) مولانا عارف ربانی صاحب

نائب ناظم (مغربی پاکستان) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب (گوجرانوالہ)

خزانچی۔ مولانا حافظ نصر اللہ خان صاحب خاکوانی (بہاولنگر)

مساعی ہی نے لاہور میں کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے امکانات روشن کئے۔ قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ بھی مجلس استقبالیہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے ۲۸ اپریل کو ملتان سے لاہور پہنچ گئے۔

یکم مئی ۱۹۶۸ء سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کے اجلاس شروع ہوئے جن میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعد ازاں دس مطالبات و نکات منظور کئے گئے۔ جو آئندہ کے لئے جمعیۃ کی پالیسی پروگرام کا سنگ بنیاد دیں۔

۲ مئی کو بھی مرکزی جمعیۃ کے اجلاس ہوتے رہے اور متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔

۲ مئی ۱۹۶۸ء کی شب تک ایک ہزار کے قریب مندوبین کراچی، سندھ، پشاور، راولپنڈی [illegible] پہنچ گئے۔

۳ مئی ۱۹۶۸ء کو دوپہر تک ریل سے کاروں سے ہزارہا افراد لاہور پہنچ گئے۔ [illegible] کھچا کھچ بھر گیا۔ ہر ضلع کی جمعیۃ کا خیمہ [illegible] کارکنان اور رضاکاروں کی دوڑ دھوپ یکم اور ۲ مئی ۱۹۶۸ء کے مرکزی [illegible] ۳ مئی کی صبح سے باغ بیرون موچیدروازہ کے اجلاس شروع ہو گئے۔

۳ مئی ۱۹۶۸ء کی صبح تک ہزارہا [illegible] اضلاع پشاور، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں، راولپنڈی، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، [illegible] جھنگ، شیخوپورہ، ساہی وال، عمر [illegible] ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، بہاولپور، رحیم یار خاں، سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ، خیرپور۔ نواب شاہ۔ سانگھڑ، حیدرآباد، میرپور خاص۔ کوئٹہ، آزاد کشمیر وغیرہ سے تھے۔ اور اپنی اپنی مقررہ قیام گاہوں میں [illegible] کارکنان مجلس استقبالیہ نے اپنے [illegible] وطعام کی سہولتیں بہم پہنچا [illegible] جمعیۃ کے رضا کاران ہمہ [illegible] ہدایات میں لگ پڑے۔

۳ مئی کا دن جمعۃ [illegible] دن تھا۔ چنانچہ کانفرنس کے [illegible] میں ہزارہا بیرونی و مقامی [illegible] حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد [illegible] درخواستی مدظلہ العالی کی اقتدا [illegible] جمعہ ادا کی۔

حضرت مدظلہ کے خطبہ جمعہ [illegible] تقویٰ نے حاضرین کے دلوں میں [illegible] کی چنگاری از سر نو روشن کر دی [illegible] برس کے بعد لاہور کے اس [illegible] نماز جمعہ کے اجتماع نے ایسا ایمان [illegible] و روح پرور اور دل نواز نظارہ [illegible] کہ فضائے آسمانی محکمۂ حق سے معمور ہو گئی۔

نماز جمعہ کے متصل ہی خوشگوار ہوا اور ہلکی سی بوندا باندی نے جس کے ساتھ تیز ہوا بھی وقفہ وقفہ سے چلنے لگتی تھی۔ گرمی کی شدت اور حاضرین و سامعین نہایت دل جمعی کے ساتھ ہجوم وسیع پنڈال سے لے کر باہر سڑک تک موجود کانفرنس کی کارروائی کا آغاز حسب پروگرام قرآن مجید سے ہوا۔

اس کے بعد صدر استقبالیہ مولانا محمد اکرم (ہلال انجینئرنگ) نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں ملک و ملت کے موجودہ حالات اور علماء حق کی ذمہ داریوں کے تذکرہ کے ساتھ ایک بار پھر اس ضرورت کی طرف دلائی گئی کہ اس نازک وقت پر علماء حق ہی [illegible]

(باقی صفحہ آخر پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ

مطابق

۱۰ مئی ۱۹۶۸ء

بروز جمعہ

جلد ۱۱

شمارہ ۱۷

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل لاہور

آج کا اداریہ ان قراردادوں کے لئے وقف ہے جنہیں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے کھلے اجلاس ۱۲ مئی ۱۹۶۸ء میں تقریباً ایک لاکھ حاضرین نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ (کمال)

اپیل یہ اجلاس قرآن و حدیث کی تصریحات اور اسلاف کے صحیح تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے اس یقین کا اعلان کرتا ہے کہ اہل اسلام نے جب بھی کتاب و سنت کا اتباع کرتے ہوئے پیغمبرانہ ہدایات پر عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ ان کو دنیوی اعزازات، خلافت و تمکن فی الارض اور امن و امان کی نعمات سے بھی نوازا ہے۔ اور جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کی قدر ناشناسی کرتے ہوئے احکام الٰہیہ سے بغاوت کر کے نفسانی خواہشوں میں گم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے نعمت سلب فرما کر ان کو قعر ذلت و ادبار میں گرا دیا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ تمام طرح کے مادی ذرائع کی تیاری کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار سے بے حسی اور دین سے بے اعتنائی کے طرز عمل سے باز آکر عامۃ المسلمین کو اسلامی اخلاق سے مزین اور دینی تعلیمات سے آراستہ کرے اس ملک کی ترقی و سالمیت اور فتح و نصرت کے حقیقی سامان بہم پہنچائے۔ ورنہ ملک و ملت کے تمام نقصانات کی ذمہ داری سے وہ کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

نیز یہ اجلاس ملک کی تمام سیاسی متحارب جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک و ملت پر رحم فرماتے ہوئے صرف اور صرف اسلام کے نام پر اسلام ہی کی خاطر اسلامی طرز حکومت اور اسلامی معاشرہ پر متفق ہو کر نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ملک کو اس کے شایان شان مقام دلانے کے لئے اپنی مساعی وقف کر دیں۔

۱۔ تنبیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس اس امر پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستانی ارباب اختیار و اقتدار نے تاسیس پاکستان کے تمام مواعید کو پس پشت ڈال کر ملک کو الحاد و بے دینی کے حوالہ کر دیا ہے۔ خاص کر ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد جس سرعت سے مغربی تہذیب کو فروغ، اسلامی قدروں کی تخریب اور قرآنی احکام کی تحریف ہوئی ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ سود، رشوت، عریانی، فحاشی اور ثقافت کے نام سے رقص و سرود وغیرہ کے ملاہی و مشاغل میں الجھائے رکھنے اور الحاد و بے دینی کی سرپرستی کرنے کے بجائے ملک میں جلد از جلد شرعی قوانین نافذ اور معاشرہ کی اصلاح کرے۔

نیز یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ علماء اسلام اور عامۃ المسلمین حالات کو بحق اسلام بدلنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۔ احتجاج یہ اجلاس حکومت کی ناتازہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں انتہائی احساس ہو کر اس پر معمولی سی تنقید برداشت کرنے سے بھی قاصر ہو گئی ہے۔

چنانچہ بیسیوں علماء دین پر بیسیوں اضلاع میں داخلہ کی پابندیاں لگا کر تمام سابقہ ریکارڈ کو توڑ دیا ہے۔ اور اسی پالیسی کے تحت اس نے اخبار چٹان کے صرف ایک جملے پر غصہ ہو کر اس کا پریس اور اخبار کا ڈیکلریشن ضبط کر لیا ہے۔

علماء مدیر چٹان سے اختلاف رکھنے کے باوجود حکومت کے اس اقدام کو تحریر و تقریر کی آزادی اور بنیادی حقوق کے خلاف تصور کرتے اور حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہی الفاظ ہر مسلمان اور ہر عالم دہرانے کے لئے تیار ہے۔

یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے نازک جذبات کو ٹھیس لگا کر عوامی تحریک کی دعوت نہ دے جس طرح اس کی غیر ملکی انڈیشی نے ۵۳ء میں کرایا۔

۳۔ مطالبہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع پاکستان میں فتنۂ ارتداد، ہر قسم کے "مسیحیوں" کے مشنوں کی سرگرمیوں کو ملک و ملت کے لئے نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایسے جملہ مسیحی مشن اور ان کی مشنریوں کی تعلیمی اور تبلیغی دسیسہ کاریاں، پاکستان اور اسلامیان پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ اور فتنہ ہیں۔

بنا بریں ملت اسلامیہ کی یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس کا سدباب کرے۔ اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرے۔

اسلامیان پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ ان تمام ارتدادی فتنوں کا مقابلہ کریں اور آئندہ نسل کے دین و ایمان کو بچائیں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

کانفرنس کے بقیہ حالات، تقاریر کے خلاصے، خطبات اور دیگر کارروائیوں کی تفصیلات انشاء آئندہ شمارہ میں شائع ہوں گی۔ (کمال)

شذرات

(احمد حسین کمال)

"الفتح" کے ساتھ مصری بٹالین بھی لڑ رہی ہے

اسرائیلی ترجمان کا دعویٰ

مندرجہ بالا سرخی کے ساتھ ایک خبر روزنامہ "جنگ" کراچی کی یکم مئی ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں صفحہ ۴ پر شائع ہوئی ہے۔ پوری خبر اس طرح درج ہے:۔

"تل ابیب ۲۹ اپریل (اپ پ۔ اف پ) ایک اسرائیلی ترجمان نے آج دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ سال جنگ جون کے دوران مصر کی جو ۱۴۱ بٹالین اردن منتقل کر دی گئی تھی وہ "الفتح" کے دستوں کے ساتھ گوریلا سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ترجمان نے مزید دعوے کیا کہ اس کا انکشاف ان دستاویزوں سے ہوا ہے جو اسرائیلی فوج کے ہاتھ لگی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصری بٹالین کے کئی فوجی اردن کے راستہ مقبوضہ علاقہ میں داخل ہو کر گوریلا سرگرمیوں میں حصہ لے چکے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی یکم مئی ۶۸ء ص ۴)

یہ مختصر سی خبر جو مذکورہ روزنامہ میں نہایت معمولی طور پر شائع ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ اس سے گذشتہ اسرائیل عرب جنگ کے وقت سے اب تک کے حالات کے اس خاص پہلو پر روشنی پڑ رہی ہے جس کا تعلق گذشتہ جون ۶۷ء کی جنگ اور اسرائیل کے خلاف محاذ میں مصر کے بنیادی کردار کے ساتھ ہے۔

اس خبر میں پہلی بار یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ گذشتہ جون ۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر مصر کی فوجوں نے اردن کے محاذ پر اسرائیل کے حملہ کے خلاف جنگ لڑی۔ حتیٰ کہ مصری فوجوں کی ۱۴۱ نمبر پوری بٹالین کی موجودگی کا اعتراف کیا گیا ہے۔

اس خبر سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ اردن کی خفیہ تنظیم "الفتح" کی تشکیل اور سرگرمیوں میں بھی مصر کی مذکورہ بالا فوجی بٹالین کا ہی ہاتھ کارفرما ہے۔

ساتھ ہی اس خبر سے یہ عقدہ بھی کھلا کہ اردن کی سرحدات پر اسرائیل کے بار بار حملوں کی وجہ اردنی سرحدات پر اور "الفتح" تنظیم کے اندر مصری افواج کی موجودگی ہے

اس خبر نے ایک بار پھر اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے کہ اسرائیل اور اس کے حامیوں کے نزدیک اصل مجرم صرف مصر ہے، اور وہ اپنے عزائم کی تکمیل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مصر کو ہی سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اردن کے محاذ سے لے کر نہر سویز اور بحر روم کے کنارے تک اسرائیل اور سامراجیوں کو مصر کا ہی خطرہ کھڑا نظر آتا ہے۔

نئے وزیر خارجہ کا تقرر

حال ہی میں حکومت پاکستان نے وزارت خارجہ کے منصب پر میاں ارشد حسین کا تقرر کیا ہے، اور پیرزادہ صاحب نے اس منصب سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس نئے تقرر پر لائل پور کے ایک موقر اخبار نے جو تبصرہ کیا ہے۔ ذیل میں اُسے ملاحظہ فرمائیے۔ یہ تبصرہ اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ایک "مسلم لیگی" اخبار کا تحریر کردہ ہے۔

"میاں ارشد حسین کی نجی تربیت کا پس منظر کوئی بہت زیادہ حوصلہ افزا نہیں، ان کے والد مکرم میاں افضل حسین بہت بڑے ماہر تعلیم ضرور ہیں۔ لیکن ان کی عملی ہمدردیوں سے پاکستان استفادہ نہیں کر سکا۔ اسی طرح میاں سر فضل حسین کا رجحانِ طبع اور انداز فکر قائد اعظم کے انداز فکر سے ٹکرانے کے لئے پر تولتا رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ میاں سر فضل حسین مرحوم کی وفات نے اس کھلے معرکے کا موقعہ نہ آنے دیا۔ تاہم سیاسی میدان میں وہ کمی پہلے کسی رنگ میں سر سکندر مرحوم نے اور آخر میں سر خضر حیات خاں ٹوانہ نے پوری کی۔ میاں ارشد حسین کے بطور وزیر خارجہ تقرر سے ایک بار پھر یہ حقائق سامنے آ گئے ہیں اور جب تک میاں ارشد حسین کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ موقعہ نہیں مل جاتا کہ وہ پاکستان کے لئے کسی غیر معمولی شوق و محبت کا اظہار کریں اور صدر پاکستان کے صحیح معنوں میں عمدہ لیفٹننٹ ثابت ہوں۔ عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں، کہ پاکستان کی وزارت خارجہ کا دور کم و بیش وہی آ گیا ہے۔ جو چودھری ظفر اللہ خاں کے وقت تھا۔ ہم یہاں واضح کر دیتے ہیں کہ ہمارا مقصد کسی طرح بھی یہ نہیں کہ میاں ارشد حسین کے عقائد کا کوئی تعلق چودھری سر ظفر اللہ خاں سے ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مخصوص عقائد کے باعث چودھری سر ظفر اللہ خاں اپنی جماعت کے لئے بے حد متعصب تھے اور ہیں۔ اور اس عصبیت میں وہ اسلام کو اپنے فرقے کے مقابلے میں غالباً دوسرا اور پاکستان کو کہیں اس کے بعد کا درجہ دیتے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ بیس سال کے بعد پاکستان کی وزارت خارجہ پر میاں ارشد حسین فائز ہوئے ہیں اور میاں ارشد حسین کا ذہنی تار پود پاکستان کی تحریک سے منظم و استوار نہیں ہوا۔ اور جہاں تک میاں ارشد حسین کے فاضل والد مکرم میاں افضل حسین اور مکرم بزرگ میاں سر فضل حسین مرحوم کا تعلق ہے وہ ذہناً سفید دنیا کے قریب ہیں۔ اور میاں سر فضل حسین تو چودھری سر ظفر اللہ خاں کو سیاست کے اعلیٰ مناصب پر لانے والوں میں ہیں اس لئے قدرتی طور پر ان کے میلانِ طبعی کی نشان دہی ہو سکتی ہے۔"

"عوام" لائلپور ۲۵ اپریل ۶۸ء

مشرق وسطیٰ

مصر کے عوام نے صدر ناصر کے سیاسی پروگرام کی حمایت میں ۹۹ فیصدی ووٹ ڈالے اور اس طرح ایک بار پھر دنیا پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ مصری عوام اپنے صدر کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتے ہیں اور پوری طرح ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے متفق ہیں۔

ادھر صدر ناصر نے بار بار ہر جگہ اپنے عوام اور اپنی افواج سے یہ بات برملا کہہ دی ہے۔ اسرائیل سے جنگ ناگزیر ہے، جو شاید نہایت طویل، سخت اور فیصلہ کن ہو گی۔

شام کے صدر نے بھی یہ بات کہنے میں کسی تامل سے کام نہیں لیا ہے۔ الغرض عرب دنیا اسرائیل سے آخری اور فیصلہ کن ٹکر لینے کے لئے مسلسل تیاری میں لگی ہوئی ہے۔ اور اسرائیل کی مسلسل اشتعال انگیز کارروائیوں نیز سلامتی کونسل کے فیصلوں سے پیہم انحراف کے عمل نے دنیا کی رائے عامہ کو بھی اسرائیل کی اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔

اسرائیل کا موجودہ دم خم اب تمام تر امریکی سامراج کے بل بوتے پر ہے اور وہ اس زعم میں ہے کہ گذشتہ جنگ جون کی طرح آیندہ بھی جنگ اس کے حق میں جائے گی حالانکہ صورت حال اب اس کے برعکس ہے۔

مصر، شام و عرب ملکوں کی جدید جنگی تیاریوں کے علاوہ امریکہ، مشرق بعید میں اپنے وقار کی جنگ ہار چکا ہے اور جنوب ایشیا سے اس کے پیر اکھڑتے جا رہے ہیں۔

۱۰ مئی سے پیرس میں وہ شمالی ویٹ نام کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات امن کا آغاز کر رہا ہے۔

بحر روم سے خلیج فارس تک برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ روس کی پوزیشن بحر روم میں مضبوط ہو گئی ہے اور بحر ہند تک اس کا دخل بڑھ رہا ہے۔

گذشتہ جنگ جون کے موقعہ پر جو سیاسی و فوجی صورت حال مشرق وسطیٰ سے مشرق بعید تک امریکہ کے حق میں موجود تھی وہ اب باقی نہیں رہی۔

خود امریکہ کے اندر گوروں اور کالوں کے درمیان نزاع سنگین بن چکا ہے اور امریکہ کا داخلی امن و امان کسی وقت بھی درہم برہم ہو سکتا ہے۔ سوائے مغربی جرمنی کے یورپ میں کوئی ملک امریکہ کی پالیسیوں کا حامی نہیں رہا مگر مغربی جرمنی میں دھیرے دھیرے نازی ازم پھر سے فروغ پکڑنے لگا ہے۔

فرانس امریکہ اور برطانیہ دونوں کو عالمی سربراہی پر فائز نہیں دیکھنا چاہتا۔

امریکی سامراج نے اپنی حمایت کے ..... جو جال ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ملکوں میں پھیلائے اور جن نیم سیاسی اور نیم مذہبی تحریکوں و تنظیموں کو اشتراکیت کی مخالفت کا محاذ دے کر اپنا بالواسطہ معاون مقرر کیا

باقی صفحہ ۸ پر

کانفرنس کے شب و روز ——— (صفحہ آخر سے)

...کے بعد برکت علی ہال میں ایک خصوصی اجلاس
...جس میں ۵۰۰ سے زیادہ خاص نمایندگان

...کے بعد پھر ایک خاص اجلاس برکت علی ہال
...جس میں بعض اہم ملکی امور زیر بحث آئے
...جلسہ عام تھا۔ حاضرین و سامعین کے ٹھٹ
...سے سڑک تک لگے ہوئے تھے۔ صدارت
...بشیر احمد صاحب (سلہٹ) مشرقی پاکستان)
...پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔
...اظہار احمد صاحب تھانوی (لاہور) کی
...مولانا سعید علی ضیاء صاحب (ملتان)
...فرسی نظم سے حاضرین کو بہرہ ور فرمایا۔ بعد ازاں
...صاحب گیلانی نے حاضرین کو اپنی ولولہ خیز نظم

...عبدالمنان صاحب کی عربی نظم عرب اسرائیل
...نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔
...سے خطاب کرنے کے لئے سردار عبدالقیوم
...صدر آزاد کشمیر بھی تشریف لائے تھے۔ آپ
...سے زیادہ کی اپنی تقریر میں موجودہ حالات
...ہوئے اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ جمعیۃ
...کی اس کانفرنس کے کامیاب منظر نے مجھے نہایت
...سے معلوم ہوتا ہے کہ ملت کی حقیقی آواز یہ ہے
...ہی پاکستانی مسلمانوں کے حقیقی نمایندے ہیں۔
...ضرورت دینی انقلاب کی ہے۔
...صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مشرقی پاکستان
...کے مولانا محمد عارف صاحب ربانی نے اپنے زریں
...حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ اور مولانا محمد شفیق الحق
...مہتمم مظاہر العلوم گاسباڑی سلہٹ (مشرقی پاکستان)
...کو اپنے ارشادات سے نوازا۔
...حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ
...کو خطاب کیا۔ کم و بیش ایک لاکھ کے قریب حاضرین
...حضرت مولانا ہزاروی کی یہ معرکۃ الآرا تقریر سنی۔

...نے چٹان اخبار اور پریس کی حالیہ ضبطی سے متعلق
...پیش فرماتے ہوئے

...نصف شب تک جلسہ جاری رہا۔ باوجود بوندا باندی
...کی حاضری آخر تک بدستور قائم رہی۔
...کانفرنس کا آخری دن تھا۔ مطبوعہ پروگرام
...اجلاس مقرر تھے۔
...اجلاس دن کو ۹ بجے سے ۱۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس رات کو بعد نماز عشاء۔

صبح سے ہی جلسہ گاہ میں عوام کی آمد شروع ہو گئی تھی آنے والے کیمپ کے انتظام اور نظم و ضبط کو خوشی و حیرانی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ تین ہزار سے زیادہ باہر کے آئے ہوئے حضرات کیمپ میں مقیم تھے اور دو ہزار کے قریب بیرون کیمپ مختلف مقامات پر ٹھہرے ہوئے تھے۔

کارکنان و رضاکاران کی مستعدی اور ہمہ تن مشغولیت نیز ہمدردانہ و رفیقانہ باہمی تعاون نے ایسا سماں باندھ رکھا تھا کہ ہر دیکھنے والا عش عش کرنے پر مجبور تھا۔

کیمپ کی فضا میں پنج وقتہ نماز کی ادائیگی و اذان کی گونج نے ہر شخص کے جذبۂ دین کو تیز تر کر دیا تھا۔

۹ بجے جلسۂ عام شروع ہوا۔ صدارت جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے کی ——— تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔

حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ مشرقی پاکستان (ڈھاکہ) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل ساہیوال، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن) و مہتمم مدرسہ فرقانیہ، پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ حضرات نے دن کے اس اجلاس کو خطاب کیا۔

جلوس

ظہر کی نماز کے بعد کانفرنس کی طرف سے ایک عظیم جلوس نے شہر کی اہم شاہراہوں پر گشت کیا

مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے نمایندگان جمعیۃ اور مغربی پاکستان کے ہر ہر ضلع اور ہر شہر سے تشریف لانے والے جمعیۃ کے رضاکاروں، مندوبوں و عہدہ داروں نیز لاہور کے دیندار باشندگان و علماء کرام پر مشتمل یہ جلوس جو تین سے چار میل تک لمبا تھا نہایت نظم و ضبط اور وقار و عظمت کے ساتھ جلسہ گاہ بیرون موچی دروازہ سے روانہ ہوا، اور میکلوڈ روڈ، مال روڈ، انارکلی وغیرہ سے گذرتا ہوا سرکلر روڈ پر آگیا اور شاہ عالمی بازار کے قریب سے ہوتا ہوا جلسہ گاہ موچی دروازہ پر ہی جا کر ختم ہو گیا۔

جلوس جن راستوں سے گذرا۔ ان راستوں کے دونوں طرف اہالیان شہر دو رویہ صفوں میں جلوس کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہی تھی۔ اسلام زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلامی قانون جلد از جلد نافذ کرو، کے نعرے فضائے آسمانی تک بلند ہو رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لاہور کے کوچہ و بازار اور در و بام عرصہ کی گراں خوابی کے بعد دفعتاً بیدار ہو اٹھے ہیں۔

جگہ جگہ جلوس پر پھولوں کی بارشیں کی گئیں۔ قائدین جلوس کے گلوں میں ہار ڈالے گئے اور جلوس کے احترام میں ہر راہرو اور مکینان گذرگاہ بسر و چشم ایستادہ ہو گئے۔ سب کے چہرے فرط مسرت و جوش سے دمک اٹھے۔ اور فرزندان توحید، نئے حوصلوں اور امنگوں سے سرشار ہو رہے تھے۔

رات عشاء کی نماز کے بعد، کانفرنس کا آخری عام اجلاس تھا۔ اس رات بھی حاضری گذشتہ رات کے برابر تھی۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور پنڈال سے باہر سڑک تک لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی سے جلسے کا آغاز ہوا صدارت مولانا حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس بہاولنگر و خزانچی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس آخری اجلاس میں متعدد تجاویز پیش کیں۔ جنہیں اجلاس نے نہایت جوش و خروش اور کامل اتفاق سے منظور کیا۔

تین تجاویز مشرقی پاکستان کے مندوب مولانا محی الدین خاں صاحب نے پیش فرمائیں۔ اور ان پر وضاحتی تقریر فرما کر سامعین کو مسلمانان مشرقی پاکستان کے دینی جذبات و خیالات سے آگاہ کیا۔

مولانا غلام حیدر صاحب لورالائی۔ ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور مولانا فخر الاسلام صاحب ہنگو نے اپنی سادہ مگر حقائق بیانی سے حاضرین جلسہ کو نہایت متاثر کیا۔

آغا شورش کاشمیری

بعد ازاں جناب آغا شورش صاحب کاشمیری اسٹیج پر تشریف لائے۔

آپ نے اپنی زبردست خطیبانہ تقریر میں بعض عجیب و غریب حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے علماء حق اور علماء دیوبند کے ساتھ اپنی غیر متزلزل عقیدت مندی کا بار بار اظہار فرمایا۔

آپ نے حضرت مولانا درخواستی صاحب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی قائد جمعیۃ علماء اسلام پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ہی وہ علماء حق ہیں۔ جن کے دم سے شاہ ولی اللہؒ کا مشن زندہ ہے اور جو اکابر اسلاف کا نمونہ ہیں۔

آپ نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار، علماء حق زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد ..... کے نعروں کے ساتھ بار بار کیا۔

شورش صاحب کی تقریر کے بعد مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی (تنظیم اہلسنت) مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی (تحفظ ختم نبوت) نے اپنے اپنے ارشادات سے سامعین کو نوازا

آخر میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (لاہور) ناظم استقبالیہ نے شرکاء اجلاس حاضرین و مندوبین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کے دعائیہ کلمات پر اجلاس برخاست ہوا ——— اس طرح یہ عظیم الشان تاریخی کانفرنس جو پاکستان کی دینی و سیاسی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے ۳ بجے رات ختم ہوئی (کمال)

انگلستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمایندوں نے ۱۸۰۳ء میں بادشاہِ دہلی سے ملکی انتظام کا پروانہ جبراً لکھوا کر اعلان کر دیا کہ:۔

"خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا"۔

اس طرح انگریز نے نظام سلطنت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر پورے ملک کو اپنے آہنی پنجۂ استبداد میں جکڑ لیا۔ بڑے بڑے امراء، وزراء سپہ سالار اور والیانِ ریاست دم بخود رہ گئے۔ لیکن اس موقعہ پر انگریز کے خلاف جس مردِ مجاہد نے جہاد کا اعلان کیا، سر پر کفن باندھ کر میدانِ عمل میں کود پڑا، اور ہندوستان کے دارالحرب بن جانے کا فتویٰ صادر کر کے علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ وہ مردِ جری حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

چنانچہ بیس برس تک علماء ملت اور مجاہدین امت جہاد بالسیف کے لئے تیاری کرتے رہے۔ اور آخر سید احمد شہیدؒ اور سید اسمٰعیل شہید کی سرکردگی میں حصول آزادی اور نظام اسلامی کے قیام کے لئے مسلح جدوجہد ہوئی۔ چھ سال مسلسل جنگ جاری رہی۔ کئی علاقے انگریز کے اقتدار سے نکل کر مجاہدین کے قبضے میں آ گئے۔ قریب تھا کہ انگریز ہندوستان سے بھاگ جاتے۔ مگر بدبختوں نے غداری کر کے انگریزوں کی امداد کی۔ اور ۱۸۳۱ء میں اپنوں کے ہاتھوں ..... مع سینکڑوں مجاہدین کے یہ رہنما شہید ہو گئے۔ اس کے بعد علماء اور ان کی جماعت ایک اور حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہوئے چنانچہ تیس سال کی تیاری کے بعد ۱۸۵۷ء میں پھر وہ سر بکف میدانِ جنگ میں کود پڑے اور جہاد کے شرائط پورے کرنے کے لئے تھانہ بھون میں باقاعدہ آزاد اسلامی خلافت قائم کر دی۔ جس کی تشکیل یوں ہوئی۔

امامِ خلافت۔ مولانا حاجی امداد اللہ صاحبؒ
سپہ سالارِ افواج۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
قاضی عدالت۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
افسر میمنہ۔ حضرت مولانا محمد منیر صاحبؒ
افسر میسرہ۔ حضرت مولانا حافظ محمد ضامن صاحبؒ

اور ان کے ہزاروں شاگرد، مرید اور معتقدین جہاد میں شامل ہوئے۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۷ء کو ایک بار پھر انقلاب برپا ہوا۔ ہر شہر اور ہر قصبہ جنگِ آزادی کا مورچہ بن گیا۔ یہاں تک کہ عام لوگوں کے علاوہ انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں نے بھی بغاوت کر دی۔ ایک طرف جدید آلات حرب و ضرب، توپ و تفنگ اور دوسری طرف پرانی قسم کے ہتھیار، توڑے دار بندوق۔ نیزے تلوار اور برچھے تھے لیکن انگریزی فوج اور پولیس کی طاقت مغلوب ہو گئی۔ اور آخری فتح و نصرت کا نقارہ بجنے ہی والا تھا کہ دہلی پر انگریزوں کے قبضہ کی خبر پہنچی۔ بہادر شاہ ظفر کے وزیر اعظم مرزا الٰہی بخش اور ننگ وطن مرزا مغل غداری کر کے انگریزوں سے مل گئے اور اپنی مکاری و دغا بازی سے آخری مغل تاجدار کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اس طرح دوسری جنگ آزادی بھی ناکام ہو گئی۔

انقلاب ۱۸۵۷ء میں حصہ لینے والے جن علماء نے جامِ شہادت نوش کیا۔ پھانسی پر لٹکائے گئے اور عمر قید کی سزا پائی۔ جن کی بے مثال جدوجہد آزادی تاریخ کے صفحات پر روشن ہے۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ مولانا احمد اللہ شاہ صاحب۔ مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی۔ مفتی صدرالدین صاحب آزردہ، مولٰنا عبدالقادر صاحب، قاضی فیض اللہ صاحب۔ مولانا فیض احمد صاحب بدایونی۔ ڈاکٹر مولوی وزیر خاں صاحب۔ سید مبارک شاہ صاحب رامپوری۔ مولوی پیر علی صاحب پٹنہ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری۔ مولانا امام بخش صاحب صہبائی۔ مفتی عنایت احمد صاحب کاکوری۔ مولوی تبارک علی صاحب۔ مفتی مظہر کریم دریا آبادی۔ مولانا یحییٰ علی صاحب مولانا فضل رسول صاحب بدایونی۔ مفتی انعام اللہ صاحب مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی۔ مولانا فضل امام صاحب خیرآبادی۔ مولانا ابوسعید صاحب۔ مولانا رضی اللہ صاحب، مولانا لیاقت علی صاحب الہ آبادی۔ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب تھانویؒ۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند) حافظ محمد ضامن صاحب، مولانا محمد منیر صاحب وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین۔ چونکہ علماء حق کے جوشِ خطابت اور فتویٰ جہاد سے یہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اور یہی حضرات پوری تحریک کے روحِ رواں تھے۔ اس لئے ناکامی کے بعد یہی سب سے زیادہ تختۂ ظلم و ستم بنے۔

ہزاروں شہید کئے گئے۔ توپوں سے اڑا دیئے گئے۔ عمر قید بہ عبور دریائے شور کی سزائیں، جسمانی اذیتیں وغیرہ انسانیت سوز مظالم کے شکار ہوئے۔ شاہراہ عام پر پھانسی گھر بنائے گئے۔ زندہ مسلمان علماء کو سور کی کھال میں سلوا کر ابلتے تیل کے کڑھاؤں میں ڈالا گیا۔ سکھ رجمنٹ سے علی رئیس الاشہاد بداخلاقی کا ارتکاب کرایا گیا۔ مسجد فتحپوری سے لال قلعہ کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمان علماء کی لاشیں لٹکائی گئیں۔ مؤلف تبصرۃ التاریخ لکھتا ہے کہ صرف سات دن میں ستائیس ہزار مسلمان قتل کئے گئے۔ جن میں ستائیس نفر شاہی خاندان کے افراد تھے۔

انقلاب ۱۸۵۷ء کی ناکامی نے جہاد بالسیف کے تمام امکانات ختم کر دیئے۔ حریت پسندوں کو فنا کرنے کے لئے انگریز نے اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ اب انگریز مطمئن ہوا کہ ہم نے آزادی کی شمع ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گل کر دی ہے، اور اس نے مسلمان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے پورے ملک میں ایک طرف مشن سکول مشن کالج اور مشن ہسپتال کھول دیئے۔ دوسری طرف عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کر کے نکل کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کے علوم و معارف اور تہذیب و تمدن خطرے میں پڑ گئے جب علماء کرام نے دیکھا کہ آزادی سلب ہو گئی ہے۔ جہاد بالسیف کے ذرائع منقطع ہو چکے ہیں تو انہوں نے کفرستان ہند میں اسلام کی تحفظ و بقاء کے لئے دوسری تدابیر شروع کر دیں۔ ۲۰ مئی ۱۸۶۷ء میں دیوبند کی مسجد چھتہ میں حضرت مولانا نانوتویؒ کی سرپرستی میں ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی،

تازہ خواہی داشتن گر

علماءِ حق

"۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو لاہور میں منعقد
ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء کرام
پرجوش مظاہرہ نے ایک بار پھر اس امر واقعہ کو
بلند و بالا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک
اجمعین اور اسلاف عظام رحمہم اللہ سے منتقل
اس اسلام کے سوا وہ کسی دوسرے خود ساخ
قابل قبول نہیں سمجھتے۔
کانفرنس کے انعقاد کے اس اہم موقع
ہوگا۔ جن کی مساعی کی بدولت یہ برصغیر پاک
ذیل میں مختصراً تاریخ پاک و ہند کے اس

گئی۔ یہی دارالعلوم ایک طرف علوم اسلامیہ عربیہ کی سب سے بڑی درسگاہ بنی۔ اور دوسری طرف تحریک آزادی کا سب سے بڑا مرکز بنا۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں جب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس مقرر ہوئے تو ان کے حلقۂ درس میں نہ صرف ہندوستان کے طلبہ بلکہ حجاز شریف، موصل، بصرہ، بلخ و بخارا، قندھار و کابل اور ترکستان و چین و برما اور افریقہ تک کے طلبہ شامل رہے آپ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اپنے متوسلین کے دلوں میں انگریزوں کی مخالفت کا بیج بوتے رہے اور حکومت برطانیہ جیسی عظیم طاقت سے ٹکر لینے کی تیاری کرتے رہے۔ جب یہ تیاری مکمل ہوئی تو حضرت شیخ الہند نے ثمرۃ التربیت کے نام سے ایک خفیہ جماعت بنائی جو ہندوستان کی تمام انقلابی اور سیاسی جماعتوں میں سب سے پہلے عالم وجود میں آئی۔ آپ کے جانباز شاگرد اور سرفروش معتقدین ہزاروں کی تعداد میں اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ جن میں سرگرم کارکن مولانا عبیداللہ سندھی مولانا عزیر گل کاکاخیل۔ مولانا محمد میاں۔ مولانا احمد اللہ پانی پتی مولانا ظہور محمد صاحب سہارنپوری۔ مولانا محمد صادق صاحب کرانچوی۔ مولانا فضل ربی و مولانا فضل محمود پشاوری۔ مولانا فضل اکبر یاغستانی، مولانا محمد احمد چکوال۔ مولانا جمیل صاحب کیرانوی وغیرہ تھے۔

حضرت شیخ الہند نے جن دیگر مشاہیر کو اپنا ہمنوا بنایا ان میں مولانا فضل واحد حاجی صاحب ترنگزئی۔ مولانا ارشد اللہ صاحب کوٹھ پیر جھنڈا شیخ عبدالرحیم صاحب سندھی جو اچاریہ کرپلانی کے بڑے بھائی تھے مشرف باسلام ہو کر تحریک میں شامل ہو گئے۔ مولانا ابوالحسن تاج محمود سجادہ نشین امروٹ شریف۔ مولانا ابو سراج غلام محمد سجادہ نشین دین پور شریف۔ مولانا سیف الرحمٰن قندھاروی۔ ڈاکٹر انصاری۔ حضرت شاہ عبدالرحیم [illegible] عبدالغفار خاں۔ مولانا محمد مبین

...ں ایں قصۂ پارینہ را

...ت مسلمہ

...یخ پاکستان میں سنگ میل کا درجہ رکھتی
...یندار مسلمانوں کی بے پایاں دلچسپی کے
...پنے اس وطن عزیز میں صرف اسلام کو
...علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم
...عاصر کے علماء حق تھے اور ہیں، اور
...زد کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہو،

...وجہد و قربانیوں کا ذکر غیر مناسب نہیں
...ملکت پاکستان کے نام سے وجود میں آئی

...دیوبند اور محمد ابراہیم راندھیری خاص طور پر قابل

...تحریک کا مرکز دیوبند اور برانچیں پیر گوٹھ جھنڈا دین پور شریف
...شریف، کراچی کھڈہ، دہلی، چکوال، یاغستان
...ہند وغیرہ میں کھول دی گئیں

حضرت شیخ الہند نہایت خفیہ طور پر بیعت جہاد
...ے۔ چونکہ ہندوستان کے اندر علم جہاد بلند کرنا ناممکن تھا
...ے آپ نے شاگردوں اور رفقاء کی وساطت سے
...ر سرگرمیوں کا مرکز یاغستان بنایا اور دوسری طرف
...خفیہ رازداری کے ساتھ غیر ممالک میں انگریزوں
...ف تحریک شروع کی

چنانچہ مولانا برکت اللہ صاحب بھوپال کی سرکردگی میں
...انقلابی پارٹی ہندوستان سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی
...یں چند غیر مسلم بھی شامل تھے۔ یہ پارٹی امریکہ، فلپائن
...جرمنی، ہانگ کانگ، مصر، ترکی، جاپان، روس
...ستان اور چین میں پھیل گئی۔ ہردیال نے امریکہ سے
...کے نام سے ایک اخبار نکالا۔ قسطنطنیہ سے "جہان اسلام"
...اخبار ابوسعید نے نکالا۔ اور ٹوکیو سے مولانا برکت اللہ
...سلامک فریئر نئی" جاری کیا۔ اس پارٹی نے ۱۹۰۶ء
...انقلاب ہند کے نام سے ایک انجمن بنائی۔ جس میں
...ترک، جرمن اور مصر کے باشندوں کو بھی شریک کیا
...ممالک غیر میں انگریزوں کے خلاف پروپیگنڈا میں
...ف ہو گئے۔ ان سب کا رشتہ شیخ الہند سے منسلک
...ہندوستان کی تازہ سیاسی صورت حال کے تقاضا
...ثمرۃ التربیت کو منظم تر کرنے اور ہندوستان گیر جماعت
...کی اشد ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا دارالعلوم دیوبند
...سالانہ اجلاس دستار بندی منعقد ۱۹۱۰ء میں ثمرۃ التربیت
...جمعیۃ الانصار" کے نام سے منظر عام پر لایا گیا۔ جمعیۃ الانصار
...اعلان پر فوراً ڈاکٹر مختار احمد انصاری، مولانا ابوالکلام

آزاد، حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی جوہر اور نواب وقار الملک جیسے اکابر جمعیۃ میں باقاعدہ شامل ہو گئے۔ مولانا عبیداللہ سندھی جمعیۃ کے پہلے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جمعیۃ کا پہلا ہنگامہ خیز اجلاس ۱۵ تا ۱۷ اپریل ۱۹۱۱ء شہر مراد آباد میں منعقد ہوا جس میں ایک منصوبہ بنایا گیا۔ جس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) غیر ممالک میں انگریزوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کے لئے اقوام عالم کی حمایت کی جائے۔

(۲) ترکی، روس، جرمنی، جاپان، اور افغانستان وغیرہ حکومتوں کو آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرانے میں ہماری امداد کریں۔

(۳) سرحدات پر انگریزوں کے مقابلہ کے لئے علم جہاد بلند کیا جائے اور مسلح جنگ لڑی جائے۔

(۴) اندرون ملک ایسی سرفروش اور جانباز جماعت تیار کی جائے۔ جو حکم ملنے پر بیک وقت انگریزوں کو ملک سے نکالنے کا کام شروع کر دے

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا محمد علی جوہر نے اپنے انگریزی اخبار "کامریڈ" اور مولانا ابوالکلام آزاد نے "الہلال" کے ذریعہ مسلمانوں میں زبردست بیداری پیدا کر دی۔ جس سے عام مسلمانوں کے علاوہ مغرب زدہ اور انگریز پرست طبقہ بھی متاثر ہوا۔ یہاں تک کہ علی گڑھ والوں نے اپنے نام کے ساتھ علیگ لکھنا ترک کر دیا۔ جو انگریزوں سے نفرت کا اظہار تھا۔

اسی سال اکتوبر ۱۹۱۱ء میں جنگ بلقان شروع ہوئی۔ برطانیہ نے ترکوں کے خلاف بلقانی ریاستوں کو امداد دی۔ جس سے مزید حالات خراب ہوئے۔ اُدھر حاجی صاحب ترنگ زئی کو اس بات پر راضی کیا گیا کہ وہ انگریزوں کی عملداری سے نکل کر یاغستان میں مرکز جہاد قائم کریں۔ مولانا عزیر گل اور مولانا عبیداللہ سندھی کی معرفت امداد اور اسلحہ یاغستان پہنچایا جاتا رہا۔ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان سے ہر قسم کی مالی امداد اور گولہ بارود لوگ یاغستان پہنچانے لگے۔ چنانچہ بقول ڈاکٹر ہنٹر کہ "دو ہزار میل سے ان کا روپیہ اور ان کے آدمی جہاد کے لئے سرحد پر جاتے تھے اور بنگالی مثل افغانیوں کے بہادری سے لڑتے تھے"۔

چنانچہ حاجی صاحب ترنگ زئیؒ نے علاقہ مہمند میں انگریزوں کے خلاف مورچہ مضبوط کر دیا۔ اسی اثنا میں جنگ عظیم چھڑ گئی۔ انگریزوں نے عدن اور بصرہ میں فوجیں اتار دیں اور ترکی و حجاز پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ ترکی نے بھی اعلان جنگ کر دیا۔ جس سے ہندوستان میں ہلچل پیدا ہو گئی، اور انگریزوں سے عام نفرت و بیزاری پھیل گئی۔ حضرت شیخ الہندؒ نے مولانا عزیر گل صاحب کو حاجی صاحب ترنگزئی کے پاس خفیہ ہدایات دے کر بھیجدیا کہ یہ موقع ہے کہ آزاد قبائل سے انگریز کے خلاف محاذ کھولا جائے۔ چنانچہ بیشمار مجاہدین حاجی صاحبؒ کے پاس جمع ہو گئے۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جماعت مجاہدین سمرقند بھی ان کے ساتھ آکر مل گئی۔ اِدھر یورپ میں انگریزی فوج متعدد محاذوں پر مصروف پیکار تھی۔ ادھر سرحدی لڑائی نے ان کے اوسان خطا کر دیئے۔ پہاڑی جنگ میں ماہر پٹھان مجاہدین نے ایسی داد شجاعت دی کہ انگریز فوج کے چھکے چھوٹ گئے۔ چند ماہ میں کروڑوں روپے کا مالی اور ہزاروں کا جانی نقصان ہوا۔ ڈاکٹر ہنٹر اپنی کتاب "ہندوستانی مسلمان" کے صفحہ ۸۴۷ پر لکھتا ہے کہ:۔

"سرحد کی لڑائی میں ہم نے کافی نقصان اٹھانے کے بعد یہ سبق حاصل کیا تھا کہ مجاہدین کے خلاف مہم روانہ کرنا دنیا کے ۵۳ ہزار جنگجو اور بہادر انسانوں کی مجموعی طاقت کے ساتھ جنگ کرنا ہے"۔

اندرون ملک عظیم بے چینی اور انگریزوں سے عام نفرت بڑھتی گئی۔ . . . . . .

انگریز جنگ عظیم میں شامل تھے۔ سرحدی علاقہ مہمند میں جہاد جاری تھا اور انقلابی پارٹی تمام دنیا میں انگریزوں کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ ان حالات و اسباب کے پیش نظر حضرت شیخ الہند نے سوچا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ان تمام منتشر قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے فیصلہ کن وار کر دیا جائے۔ چنانچہ مولانا عبیداللہ سندھی کو کابل روانہ کر دیا گیا۔ جو پیدل پہاڑی راستوں سے بغیر پاسپورٹ کے حدود افغانستان میں داخل ہوئے۔ انقلابی نوجوان روس، ترکی، جرمنی، جاپان اور دیگر ممالک سے وہاں پہنچ گئے۔ باہمی مشاورت اور حکومت افغانستان کی حمایت سے کابل میں آزاد ہند حکومت قائم کر دی۔ جس کے صدر راجہ مہندر پرتاپ وزیر اعظم مولانا برکت اللہ وزیر خارجہ مولانا عبیداللہ سندھی منتخب ہوئے۔ جنود اللہ کے نام سے آزاد ہند فوج قائم ہوئی۔ جس کے کمانڈر انچیف خود شیخ الہندؒ قرار پائے۔ مدینہ منورہ ہیڈ کوارٹر تجویز ہوا۔ جس کے ماتحت قسطنطنیہ، کابل اور مختلف مقامات میں ذیلی ہیڈ کوارٹر مقرر ہوتے تھے۔ جنود اللہ میں بارہ فیلڈ مارشل اور لاہور سے خفیہ نکلے ہوئے طلباء میں سے ایک میجر جنرل ایک کرنل اور چھ لیفٹیننٹ نامزد ہوئے آزاد ہند حکومت نے قائم ہوتے ہی مختلف ممالک میں اپنے وفود روانہ کر دیئے۔ جس کے نتیجہ میں جرمنی اور ترکی نے ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا۔ حکومت افغانستان نے آزاد ہند حکومت کے ساتھ ہندوستان پر قبضہ دلانے میں پوری پوری امداد کا عہد و پیمان کر لیا۔

اِدھر یاغستان میں جذبۂ جہاد تیز سے تیز تر ہونے لگا۔ اِدھر جنگ کے شعلوں نے برطانیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اندرون ملک خفیہ جانباز جماعت حکم کی منتظر کھڑی تھی۔ اب شیخ الہندؒ نے مولانا محمد میاں المعروف مولانا منصور انصاریؒ کو بھی کابل روانہ کر دیا۔ فروری ۱۹۱۵ء کی ایک تاریخ مقرر کر دی۔ اور طے پایا، کہ اس روز ہندوستان میں مقیم انگریزوں کو بیک وقت غیر مسلح کر کے گرفتار اور مزاحمت کی صورت میں قتل کر دیا جائے سرحد سے باقاعدہ ہندوستان پر مسلح حملہ ہو۔ اندرون ہند عام بغاوت کر دی جائے۔ اور آزاد ہند حکومت فوراً کابل سے ہندوستان منتقل ہو کر ملک پر قبضہ کر لے۔

مولانا منصور انصاری کابل پہنچ گئے۔ عنقریب انگریزی اقتدار کا خاتمہ ہونے والا تھا، اور یہ سکیم انتہائی رازداری سے پایۂ تکمیل کو پہنچنے والی تھی۔ کہ آزاد حکومت کی جو گفتگو ... افغانستان حبیب اللہ خاں سے ہو رہی تھی وہ حرف بہ حرف برٹش گورنمنٹ کے ذریعے وائسرائے ہند کو پہنچ گئی۔

انگریز قبل از وقت پوری اسکیم سے خبردار ہو گیا۔ اور اس نے سازش کا حربہ استعمال کر کے افغانستان سے مجاہدین کو اسلحہ کی سپلائی رکوا دی۔

دوسری طرف ہندوستان میں سی آئی ڈی کی پوری مشینری اور برطانوی حکومت کی کل طاقت حرکت میں آ گئی فوراً جمعیۃ الانصار کے راہنما مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی وغیرہ رحمہم اللہ کو گرفتار کر کے نظربند کر دیا۔ اس کے علاوہ ہزارہا گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جو حجاز پہنچ چکے تھے۔ ترکی حکومت سے امداد لینے کی غرض سے حجاز سے نکل کر جدہ پہنچے کہ غدار شریف مکہ نے حضرت کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ استنبول مشن کو انگریزوں نے ایران میں گرفتار کیا۔ ڈاکٹر متھرا سنگھ کو لاہور میں پھانسی دے دی گئی۔ شیخ محمد ابراہیم کو انگریزی کارندوں نے سرحد افغانستان پر شہید کر دیا۔ مولانا منصور انصاری اور مولانا سیف الرحمن کو جلال آباد میں نظربند کر دیا گیا۔ مولانا عبیداللہ سندھی مع پچیس رفقاء کے کابل کے ایک تنگ و تاریک مکان میں قید کر دیئے گئے راجہ مہندر پرتاپ مزار شریف میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس طرح بعض غداریوں نے حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے جانباز حریت پسندوں کی یہ عظیم سکیم ناکام بنا دی گئی ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

جنگ عظیم اول ختم ہوئی۔ اب انگریز کی شہنشاہیت کے وسیع رقبہ میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ ہندوستان مکمل طور پر غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا۔ اور کسی کو مجال لب کشائی نہیں رہی۔ انگریز نے مطمئن ہو کر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا چنانچہ رہائی کے بعد رہنمایان قوم نے سوچا کہ اب کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ تحریک آزادی زندہ ہو سکے۔ کیونکہ مسلح انقلاب کے تمام امکانات ختم ہو گئے تھے۔ لہٰذا مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے خلافت کمیٹی قائم کر دی۔ ادھر ڈاکٹر انصاری، مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا آزاد سبحانی۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مولانا احمد سعید صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب دہلوی وغیرہم خلافت کمیٹی میں شامل ہو گئے۔ مسلم لیگ اور کانگرس دونوں خلافت کمیٹی کی پشت پناہ بن گئیں۔

علماء ملت نے تحفظ ملت اور مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے لئے ایک جداگانہ سیاسی جماعت جمعیۃ علماء ہند کے نام سے قائم کی۔ جس کی خشتِ اول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر مبنی تھی۔ جمعیۃ کا پہلا اجلاس بمقام امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کو مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی سال امرتسر ہی میں خلافت کمیٹی کا جلسہ مولانا شوکت علی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی سال امرتسر ہی میں مسلم لیگ کا اجلاس حکیم اجمل خاں کی صدارت میں اور کانگرس کا پنڈت موتی لال آنجہانی کی صدارت میں ہوا مگر ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء ہند نے مکمل آزادی کا ریزولیوشن اس اجلاس میں پاس کر دیا۔ کانگرس نے دس سال بعد ۲۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کو پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں بمقام لاہور سالانہ اجلاس میں مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸ سال بعد ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بمقام لکھنؤ قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس کیا یہ ایک عظیم غلط فہمی تاریخ سے عدم واقفیت اور جمعیۃ علماء بلکہ مسلمانان ہند سے بے انصافی ہے کہ لوگ کانگرس کو آزادی کی پہلی داعی جماعت سمجھتی ہے۔ بلکہ حقیقت میں جمعیۃ علماء مکمل آزادی کی پہلی داعی جماعت ہے۔ جس نے ۱۹۱۹ء کے اپنے پہلے اجلاس میں مکمل آزادی کے مطالبہ کی قرارداد پاس کی۔

جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم سے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا حفظ الرحمن سیوہاری۔ مولانا احمد سعید صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا عبدالرحیم صاحب پوپلزئی، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمہم اللہ وغیرہ علماء نے آئینی و عوامی جنگ کا آغاز کیا اور قیام پاکستان کی تحریک میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسرت موہانی وغیرہ علماء حضرات میدان عمل میں نکل آئے اور پورے ملک میں پاکستان کے حق میں شرعی فتوے صادر کر دیئے۔

الغرض وہ تحریک جو ۱۸۰۳ء میں شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے سے جاری ہوئی۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اپنی آخری منزل پر پہنچی۔ ہندوستان بھی آزاد ہوا۔ اور برصغیر کے ایک حصہ میں ایک اسلامی سلطنت بھی کرۂ ارض پر جلوہ گر ہو گئی۔ اور پاکستان قائم ہوا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے پاکستان کی پہلی پارلیمنٹ سے قرارداد مقاصد پاس کرالی۔

اس طرح علماء حق نے اپنی ڈیڑھ سو سالہ جانگسل مساعی سے اس خطۂ ارض کو پھر اس قابل بنا دیا، کہ مسلمان آزادانہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو سکیں اور اپنی تعمیر نو کا کام جاری رکھ سکیں۔

لیکن افسوس کہ مسلمانان پاک و ہند کے خواب کی یہ تعمیر ابھی تک پوری نہیں ہو سکی۔

ابھی تک نہ صرف یہ کہ اسلامی نظام حکومت یہاں قائم نہیں ہو سکا۔

بلکہ اس مملکت خداداد کو بعض نوخیز طبقوں اور غیر اسلامی عناصر نے اپنی خود غرضانہ جولانیوں کا میدان بنا ڈالا ہے۔ اس نازک موقعہ پر قوم و ملک کو ایک بار پھر علماء حق کی رہنمایانہ مساعی کی ضرورت ... تاکہ اللہ کا دین اس سرزمین پر غالب آ سکے ... آزادی و خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کے قابل ... اور دنیا پھر ایک بار دین حق کی برکات کا ... جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اسی مقصد و منشاء ... لئے سرگرم و کوشاں ہے۔ آیئے آپ بھی اس ... کے رفیق بن کر اپنے اسلاف کے تاریخی سلسلہ ... کڑی بن جایئے جس کی امامت و قیادت کا ... خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ... پیشوائی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ... جسے ہر عہد کے علماء حق مستحکم و مضبوط بنا ...

بقیہ شذرات

وہ اب اپنا بھرم کھو چکی ہیں۔ ایشیا و افریقہ ... اصل حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں۔ مسلمان ملک ... بھی ان چہروں کو اچھی طرح پہچان گئے ہیں جو ... لے کر اور اشتراکیت کا ہوا دکھا کر مسلمانوں کو ... سامراج کے اغراض کا آلہ کار بنانے کی مہم چلا ...

اور بظاہر اب ایسے آثار بھی نظر نہیں آتے ... سامراج ایشیائی افریقی عوام اور مسلمانان ... اپنا اعتماد قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ نہ ... یا تنظیم میں یہ حوصلہ رہا ہے۔ کہ وہ امریکی ... حمایت کر سکے۔

حالات کے اس پیش منظر میں آئندہ ... جنگ گذشتہ جنگ جون کے قطعی برعکس نتا... ہو گی۔

مسلمانان مشرقی پاکستان کے ...

(بسلسلہ ص ۳)

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ... کو دفاعی لحاظ سے خود کفیل کیا جائے۔

(۲) مشرقی پاکستان کی سب سے بڑی تجارت پٹ ... کو قومیایا جائے۔

(۳) مشرقی اور مغربی پاکستان کے تعلقات کو ... مضبوط کرنے کے لئے ناچنے گانے والیوں فاحشہ ... اور اسلام دشمن عناصر کو یہاں وہاں بھیجا جاتا ہے۔ ... اس طریق کار کو ارباب اقتدار و حکام کے ذاتی غیر ... رجحانات کا نتیجہ اور نہایت افسوسناک تصور کرتا ... کی شدید مذمت کرتا ہے۔

محرک — مولانا محمد اجمل صاحب ...

موید — مولانا محی الدین صاحب ڈھاکہ ...

امن کے قیام کا مطالبہ — یہ اجلاس جیکب آباد ضلع ... قبائل کے درمیان قتل و ... اظہار افسوس کرتا ہے اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ خدا ... ختم کریں۔ نیز یہ اجلاس صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ... جلد از جلد امن قائم کر کے اپنے بارہ میں بدگمانیوں کو رفع اور ...

...ی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں

(از حضرت مولانا زاہد گکھڑوی ضلع گوجرانوالہ)

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے بانی مبانی حضرت اعلیٰ حاجی صاحب قادری اکوڑہ خٹک رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے مدرسہ میں ایک مودودی دیے کی موجودگی افسوسناک ہی نہیں حیرت انگیز ہے۔ پھر اس مدرسہ میں ایک ایسی ذات شریف بھی ہے جو جعلی مفسر مودودی کی تفہیم القرآن کا پشتو ترجمہ کر رہی ہے۔

مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ اور انبیاء عظام علیہم السلام کی شان میں جو یہودگیاں کی ہیں اور جس طرح سبائیت اور رفض کا راستہ صاف کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی ہے اہل اسلام اس کی وجہ سے جامعہ کے اندر مفتی یوسف کی موجودگی کے علل غامضہ پر سوچ رہے ہیں۔ یہ یوسف بے کارواں انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفائی میں مودودی کو ملامت نہیں کرتا، اُلٹے مودودی کی باتوں کو حق ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ یہ عجیب ذات ہے۔ پہلے اس کو سوات کے محکمہ قضا سے نکالا گیا۔ پھر دار العلوم حقانی سے نکالا گیا۔ پھر توبہ کر کے دار العلوم حقانی میں گیا، مگر پھر وہاں سے نکالا گیا۔ اب یہ جامعہ میں جا گھسا ہے۔

ہماری سمجھ میں یہ آتا ہی نہیں ہے کہ مودودی جیسے مشتبہ آدمی کے ساتھ کوئی شخص بغیر لالچ کے اس طرح چمٹا رہ سکتا ہے۔ بہر حال عام اہل اسلام کے سمجھنے کے لئے یہ کافی ہے کہ دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، علماء دہلی مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، حضرت شیخ الحدیث نصیر الدین صاحب غورغشتی، ندوۃ العلماء لکھنؤ، حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ، حضرت شاہ رائے پوریؒ، حضرت لاہوریؒ اور عام علماء اہلسنت جمعیۃ علماء اسلام، تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، علماء بریلی، علماء اہلحدیث کے متفقہ فیصلے اور تحقیق کے مقابلہ میں مودودی کو حق پر سمجھنا سب سے بڑی گمراہی ہے۔ ذیل میں ہم حضرت مولانا محمد زاہد صاحب گکھڑوی کا ایک مختصر سا مضمون درج کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے مفتی یوسف کو خطاب کیا ہے۔ (مدیر)

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے جناب مفتی محمد یوسف صاحب نے کچھ عرصہ سے دورِ حاضر کے "مجدد سبائیت" جناب ابوالاعلیٰ مودودی کے خودساختہ نظریات کو مشرف بہ اسلام کرنے کے لئے اکابر اسلام اور علماء اہلسنت والجماعۃ کی عبارات میں قطع و برید کر کے تاویلات رکیکہ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور "مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ" کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب بھی انہوں نے لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے دفاع اور جائزہ کا ایک بالکل نرالا دستور اپنایا ہے۔ پہلے تو یہ قاعدہ تھا کہ کوئی شخص اپنے "ممدوح" کی نظریات کو بعینہٖ اپناتے ہوئے اکابر اسلام اور ائمہ سلف کی عبارات میں تاویل و توجیہہ اور اس سے بھی بڑھ کر قطع و برید کر کے انہیں "ممدوح" کے نظریات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو بہر حال مفتی صاحب کا ایک عظیم "مفتیانہ اور اجتہادی" کارنامہ ہے۔

ان کے اس "اجتہادی کارنامہ" پر مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی مظہر حسین صاحب دامت فیوضہم آج کل خوب گرفت فرما رہے ہیں اور علمی انداز میں مفتی محمد یوسف صاحب کو "راہِ راہ روی" کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ اگر کسی وقت ضرورت پڑی تو انشاء اللہ العزیز "علمی جائزہ" میں "ائمہ اہلسنت والجماعۃ" کے قطع و برید کر کے پیش کئے گئے۔ حوالوں کی [illegible] تاویل و توجیہہ کر کے انہیں ائمہ اسلام کے ارشادات کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ لیکن قبلہ مفتی صاحب نے اپنے ممدوح ☆

خیر دست قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کی جائیگی سر دست ہم جناب مفتی صاحب کی خدمت میں ان کے "ممدوح" کے چند مزید تجدیدی کارنامے طبع آزمائی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے؟

(۱) قرآن میں نسخ احکام ابدی نہیں

سوال:۔ قرآن میں نسخ کے بارے میں آپ کی کیا تحقیق ہے؟ کیا کوئی آیت مصحف میں ایسی بھی ہے۔ جس کی تلاوت تو کی جاتی ہو۔ مگر اس کا حکم منسوخ ہو۔

جواب:۔ قرآن میں نسخ دراصل تدریج فی الاحکام کی بنیاد پر ہے۔ یہ نسخ ابدی نہیں ہے۔ متعدد احکام ایسے ہیں کہ اگر معاشرہ میں کبھی ہم کو پھر ان حالات سے سابقہ پیش آجائے۔ جن میں وہ احکام دیئے گئے تھے، تو انہی احکام پر عمل ہوگا۔ وہ منسوخ صرف اسی صورت میں ہوتے ہیں جبکہ معاشرہ ان حالات سے گذر جائے، اور بعد والے احکام کو نافذ کرنے کے حالات پیدا ہو جائیں۔

(رسائل و مسائل ص۱۰۴ ج ۲)

مفتی محمد یوسف صاحب سے گذارش ہے کہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں کہ کیا ان کے نزدیک بھی قرآن میں احکام کا نسخ ابدی نہیں ہے۔ اور ناسخ و منسوخ احکام کی چپقلش میں "ماحول" کی حاکمیت کا تصور ان کے ہاں بھی اسی طرح مقبول ہے۔ جس طرح ان کے ممدوح کی اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو از راہ کرم ان متعدد احکام کی نشاندہی فرمادیں جو منسوخ بھی ہو چکے ہیں اور زمانہ اور ماحول کی رعایت سے دوبارہ نافذ بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) آیت رجم قرآن کی آیت نہیں

سوال:۔ کیا قرآن کی کوئی ایسی آیت بھی ہے۔ جو منسوخ التلاوۃ ہو۔ مگر اس کا حکم باقی ہو؟ محدثین و فقہاء نے آیت رجم کو بطور مثال پیش کیا ہے۔

جواب:۔ میرے نزدیک قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو منسوخ التلاوۃ ہو اور بس اس کا حکم باقی ہو۔ آیت رجم جس کا ذکر بعض روایات میں آیا ہے دراصل ایک دوسری کتاب اللہ یعنی توراۃ کی آیت تھی نہ کہ قرآن کی۔ اس آیت کے نسخ سے مراد یہ ہے کہ جس کتاب میں یہ آیت تھی اس کتاب کو تو منسوخ کر دیا گیا مگر اس کے رجم کے حکم کو باقی رکھا گیا۔

(رسائل و مسائل ص۱۰۷ ج ۲)

جناب مفتی صاحب سے استدعا ہے کہ وہ اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ اپنے ممدوح کے اس نظریہ کو ان تمام تفصیلات کے ساتھ جو رسائل و مسائل ص۴۴ تا ۵۱ ج ۳) میں کی گئی ہیں اور بڑے دھڑلے سے "منسوخ التلاوۃ باقی الحکم" آیت کو قرآن کی آیت ماننے سے نہ صرف انکار کیا گیا ہے بلکہ اس مسلک کو قرآن کی تنقیص کا باعث اور اہلسنت والجماعۃ کے عقائد کے خلاف قرار دیا گیا ہے درست مانتے ہیں؟

زکوٰۃ کا نصاب اور شمسی سال کا حساب

سوال ۱۶:۔ کیا خلفائے راشدین کے زمانے میں نقدی سکوں، مویشیوں، سامان تجارت، زرعی پیداوار پر زکوٰۃ کی شرح میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو سند کے ساتھ تفصیلی وجوہ بیان کیجئے۔

سوال ۱۷:۔ کیا موجودہ حالات کے پیش نظر نصاب (وہ کم از کم سرمایہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے) اور زکوٰۃ کی شرح میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے؟ اس مسئلہ پر اپنے خیالات دلائل کے ساتھ پیش کیجئے۔

سوال ۱۸:۔ زکوٰۃ قمری سال کے حساب سے واجب ہونی چاہیئے یا شمسی سال کے حساب سے؟ کیا زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی کے لئے کوئی مہینہ مقرر ہونا چاہیئے

جواب ۱۶:۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کئے ہوئے نصاب، اور شرح زکوٰۃ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی نہ اب اس کی کوئی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور ہمارا خیال یہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی آپ کی مقرر کردہ مقادیر میں ترمیم کرنے کا مجاز نہیں۔

جواب ۱۷:۔ اس کا جواب ۱۶ میں گذر چکا ہے البتہ سونے کے نصاب میں تبدیلی ممکن ہے۔ کیونکہ اس

کا نصاب ۲۰ مثقال جس روایت میں آیا ہے۔ اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

جواب ۲۱:۔ چونکہ آج کل تمام مالی معاملات اور حساب کتاب شمسی سال کے لحاظ سے ہو رہے ہیں۔ اس لئے زکوٰۃ کے معاملہ میں بھی شمسی سال ہی استعمال کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (رسائل و مسائل ص ۱۳۵ ج ۲)

جناب مفتی محمد یوسف سے التماس ہے کہ وہ اپنے "ممدوح" کے ان ارشادات پر روشنی ڈالیں اور ارشاد فرمائیں کہ ان کا "مفتیانہ منصب" سونے کے نصاب میں تبدیلی کی گنجائش اور زکوٰۃ میں شمسی سال کے استعمال کے جواز کے سلسلہ میں ان کے "ممدوح" کے اس "تجدیدی کارنامے" کا کہاں تک ساتھ دیتا ہے؟

(۴) سینما جائز ہے

(۱) میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سینما بجائے خود جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے۔ سینما کے پردے پر جو تصویر نظر آتی ہے۔ وہ دراصل "تصویر" نہیں بلکہ پرچھائیں ہے۔ جس طرح آئینے میں نظر آیا کرتی ہے۔ اس لئے وہ حرام نہیں رہا وہ عکس جو فلم کے اندر ہوتا ہے۔ تو وہ جب تک کاغذ یا کسی دوسری چیز پر چھاپ نہ لیا جائے نہ اس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ وہ ان کاموں میں سے کسی کام کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن سے باز نہ رہنے ہی کی خاطر شریعت میں تصویر کو حرام کیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے میرے نزدیک سینما بجائے خود مباح ہے۔

(رسائل و مسائل ص ۲۶۳ ج ۲)

(ب) (لندن سے ایک طویل خط کے جواب میں)

جس سینما میں علمی یا واقعاتی فلم دکھائے گئے ہوں، اس کے دیکھنے میں مضائقہ نہیں۔ ہمارے ملک میں تو سینما ہاؤس جانا بجائے خود ایک موضع تہمت ہے۔ اس لئے علمی اور واقعاتی فلم دیکھنے کے لئے بھی اس خرابات میں قدم نہیں رکھا جا سکتا۔ انگلستان میں چاہیں تو آپ اس طرح کے فلم دیکھ لیں۔ (رسائل و مسائل ص ۱۳۴ ج ۲)

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب اپنے ممدوح کے اس "علمی سینما" کے بارے میں؟ کیا وہ بھی اپنے ممدوح کے اس نظریہ سے متفق ہیں۔ ذرا تفصیل سے ارشاد فرمائیں۔

یہ چند حوالہ جات اپنی حقیر سی گذارشات کے ساتھ حضرت مفتی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر رہا ہوں اور امید رکھتا ہوں۔ کہ موصوف ان عبارات پر روشنی ڈال کر اپنے ممدوح کی پوزیشن کو واضح کریں گے۔ کیونکہ جب وہ دفاع کے اس میدان میں آ ہی چکے ہیں تو ان "علمی نوادرات" کا "علمی جائزہ" لینا اور اپنے آقایان ولی نعمت کی پوزیشن صاف کرنا بھی ان کا فرض منصبی ہے۔

عائلی قوانین اور مولانا غلام مرشد

(زاہد گکھڑوی)

پاکستان کے تمام مکاتب فکر دیوبندی، اہلحدیث بریلوی اور شیعہ طبقوں کے ذمہ دار علماء کرام نے متفقہ طور پر عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیا ہے۔ چنانچہ دیوبندی مکتب فکر سے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ مولانا مفتی محمد یوسف صاحب بنوری۔ مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ بریلوی مکتب فکر سے مولانا عبدالحامد بدایونی۔ مولانا ابوالبرکات صاحب، مولانا سید محمود شاہ صاحب گجراتی اور مولانا سلطان احمد صاحب فاروقی اہلحدیث مکتب فکر سے مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم اور مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی اور شیعہ فرقہ کے مجتہد العصر مفتی جعفر حسین صاحب اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور غالباً دو سال قبل قاہرہ میں جامعۃ الازہر کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی علماء کرام کی بین الاقوامی کانفرنس نے بھی عائلی قوانین میں شامل بیشتر مسائل کو خلاف قرآن و سنت قرار دیا تھا۔

علماء کرام کے علاوہ مغربی پاکستان کی سابق اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے منافی قرار دے کر مرکزی حکومت سے ان کی تنسیخ کی سفارش کی تھی اور قومی اسمبلی میں قائد ایوان خان عبدالصبور خاں نے متعدد بار اس امر کا اعتراف کر کے عائلی قوانین میں ترامیم کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

گذشتہ دنوں راولپنڈی میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کی قائم کردہ ایک خاص کمیٹی نے ان قوانین پر غور کیا تھا۔ جس کے ممبران میں سے مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اور مفتی جعفر حسین صاحب نے انہیں خلاف اسلام قرار دیا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب، مسٹر جعفر شاہ صاحب پھلواری اور مسٹر محمد مسعود صاحب ان قوانین کو اسلام کے مطابق قرار دینے پر مصر رہے اور اس کمیٹی کے ایک ممبر مولانا غلام مرشد صاحب نے ان الفاظ سے بظاہر علماء کرام کی تائید کی کہ:۔

"جو علماء ان مسائل کو سمجھتے ہیں میں ان کی اکثریت کے ساتھ متفق ہوں"۔

لیکن ماہنامہ فکر و نظر کے اپریل ۶۸ء کے شمارہ میں مولانا غلام مرشد کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مگر میری بدقسمتی ہے کہ میری اس وقت بھی ناقص رائے یہ ہے کہ فیملی لا آرڈیننس کی کوئی دفعہ نص قرآنی اور شہنشاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ کے خلاف نہیں"۔

(ماہنامہ فکر و نظر شمارہ ۱۰۔ اپریل ۶۸ء ص ۷۸۶ ج ۱)

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف پہلے عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق سمجھتے تھے اب بھی ان کے نزدیک اس کی تمام دفعات اسلام کے مطابق ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر شروع سے موصوف کی رائے یہی تھی تو انہوں نے اس امر کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ اور اب پانچ چھ سال گذرنے کے بعد ان کو اس انداز میں اظہار رائے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور اگر وہ اس سلسلہ میں علماء کی تنقید اور ان کے مطالبہ کو دیانتاً غلط سمجھتے تو کیا ان کا یہ فرض نہ تھا کہ اس غلطی کے ازالہ کے میدان عمل میں آتے؟ اتنی دیر خاموش رہنے کے بعد اب یکایک ان کی رگ حق پرستی کیوں پھڑک اٹھی؟ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اور اگر وہ عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق سمجھتے تھے اور اب بھی سمجھتے ہیں۔ اور اگر ان کے ضمیر میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہے (بشرطیکہ ضمیر کہیں بھی) تو انہوں نے گذشتہ دنوں راولپنڈی میں کمیٹی کے اجلاس میں ایک مبہم سی رائے ظاہر کی جس کا مفاد علماء کرام کے حق میں جاتا ہے۔ علماء اور دین پسند حلقوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی؟ اب جبکہ وہ کھل کر علماء کرام کے مخالف کمیٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو دینی حلقوں کو ان سے کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ انہوں نے اب تک کی پالیسی کیوں اختیار کئے رکھی؟ اور راولپنڈی انہوں نے علماء کرام کو دھوکہ کیوں دیا؟ اور صاف صاف یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میری رائے وہی ہے مسٹر محمد مسعود، ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر جعفر پھلواری کی ہے؟

کیا مولانا موصوف دینی حلقوں کے اس سوال کا سامنا کریں گے؟ بینوا و توجروا

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵/۰
ششماہی	۸/۰
سہ ماہی	۴/۰

انبیاء کرام کے بارے میں ضروری اعتقادات

از محدث کبیر امام وقت مولانا محمد ہاشم صاحب قدس سرہٗ

مترجم:- ابو محی الدین عبدالوہاب گھوٹکی

تعارف از مترجم

مخدوم حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب باب الاسلام سرزمین ... کی مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں۔ آپ ایک ہی وقت ... مفسر، محدث، متکلم، فقیہ، قاضی، واعظ اور مصنف ... بہترین القاب کے ساتھ متصف تھے۔ آپ کی ... تصانیف عجیب وغریب تحقیقات سے لبریز ... اس فن میں علامہ سیوطی اور فاضل ابن حجر عسقلانی ... کم نہ تھے۔ لیکن صد افسوس! کہ ایسے محقق کی اکثر تصانیف ... مختلف کتب خانوں میں غیر مطبوع پڑی ہیں۔ جن سے ... چند افراد ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔

صاحب موصوف کی ایک تصنیف "خرائض اسلام" ... شاہکار ہے۔ جس میں معاملات محضہ کے سوا جتنے ... فرائض اسلامی ہیں۔ ان سب کو ایک ایک کر کے ذکر ... ہے۔ جن کی تعداد ایک ہزار دو سو پاسٹھ تک پہنچتی ... آج کی محفل میں کتاب مذکور کے ایک حصہ کا ترجمہ پیش ... رہا ہے۔ جبکہ اصل کتاب عربی میں ہے۔

...یاء علیہم السلام کے متعلق ضروری اعتقادات

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مطیع اور مکرم بندے ہیں وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

وہ اپنی خبروں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوامر، منہیات، وعدے، وعید اور تمام احکام کی تبلیغ میں سچے ہیں۔

وہ وحی اور تبلیغ رسالت میں اللہ کے امین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں تابع فرمان لوگوں کے لئے بشیر اور نافرمانوں کے لئے نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

ان کے بھیجنے میں عالم کے رحمت اور مطیعوں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔

وہ سب انسان تھے۔

وہ تمام مردوں میں سے مبعوث کئے گئے۔ نبی کسی عورت کو اللہ نے بنا کر نہیں بھیجا۔ ہاں ایک روایت ضعیفہ ہے۔ لیکن اس کو بھی وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیهم الخ الایۃ رد کرتی ہے۔

وہ تمام نوع بشر میں سے افضل افراد ہیں۔

ان کے درجہ کا کوئی انسان نہیں۔ اگرچہ وہ اولیاء، علماء اور صلحاء میں سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان میں کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

وہ اللہ کے محبوب ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں محبوب رکھتا ہے۔

(۱۴) وہ خلق کے خیر خواہ ہیں کہ انہیں راہ حق بتلاتے ہیں۔

(۱۵) وہ خلق کو جنت اور رضائے الٰہی کی طرف لاتے ہیں۔

(۱۶) ان میں سے رسول بھی ہیں اور انبیاء بھی۔ احادیث میں ہے کہ ان میں رسول تین سو تیرہ اور باقی نبی ہیں۔ انبیاء کرام کی تعداد میں روایات مختلف ہیں۔ سوا لاکھ بھی ہیں اور یوں بھی آیا ہے کہ سوا دو لاکھ ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے کہ ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کہا جائے۔ آمنت بجمیع الانبیاء الکرام علیہم السلام۔ ایمان لایا میں اللہ کے سب نبیوں پر۔

(۱۷) جن میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ ہیں۔ اور سب سے آخر حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۱۸) وہ کم عقلی اور غفلت سے معصوم ہیں۔

(۱۹) وہ ایسی امراض سے پاک ہیں۔ جن کو عرف عام میں عیب سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جنون، کوڑھ پن، برص، بینائی کا چلا جانا۔ ہاتھ پاؤں سے معذوری وغیرہ

(۲۰) وہ کفر، جھوٹ، خیانت اور وعدہ خلافی جیسے گناہوں سے بالکل معصوم ہیں۔ قبل از نبوت یا بعد از نبوت بلوغت سے پہلے یا بعد، اس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ اس کے علاوہ باقی گناہوں کے متعلق کچھ اختلاف ہے۔ لیکن اصح قول یہی ہے کہ وہ تمام گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔ چاہے صغائر ہوں یا کبائر ہوں، عمداً ہوں یا سہواً۔ قبل از نبوت بھی اور بعد از نبوت بھی صحت و بیماری میں بھی اور خوشی اور غم میں بھی

(۲۱) امور تبلیغیہ میں سہو، نسیان اور غلطی سے معصوم ہیں اسی طرح وحی کے سننے یا پہچاننے میں۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کی طرف وحی کیا ہے۔ ملائکہ کے واسطہ سے یا الہام سے یا نیند میں، سب حق و صدق ہے۔

(۲۳) وہ اپنے خیال سے نہیں بولتے بلکہ وہ (ان کا ہر قول) وحی ہوتا ہے۔

(۲۴) ان کو اللہ تعالیٰ نے صداقت نبوت کے لئے معجزات عطا فرمائے۔

(۲۵) وہ سب احتلام سے پاک ہیں۔ کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ شیطان سے مامون ہیں

(۲۶) انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(۲۷) ان کے قلوب مبارک نیند میں بھی بیدار رہتے ہیں صرف آنکھیں سوتی ہیں۔ دل جاگتے ہیں۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ نیند سے انبیاء کرام علیہم السلام کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۲۸) ان کا بھیجنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس پر واجب نہیں تھا۔

(۲۹) ان میں سے بعض اولوالعزم ہیں، تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

(۳۰) نبی اس جہاں میں بھی نبی اور وفات کے بعد بھی نبوت سے متصف ہوتے ہیں۔ نبوت کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو زائل ہو جائے۔

(۳۱) وہ برے خاتمے سے مامون ہیں۔

(۳۲) وہ رسالت کا بوجھ اٹھانے پر قادر ہوتے ہیں۔

(۳۳) تمام انبیاء میں افضل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۳۴) آپ انس و جن اور قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ملائکۃ اللہ، جنت کے حور و غلمان، انبیاء سابقین، ارواح اور حیوانات سب کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ زمین و آسمان شجر و حجر، جبل و دریا۔ سب ہی کی طرف آپ نبی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ نافرمان جنوں اور انسانوں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز جانتی ہے۔ کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں، بخلاف باقی انبیاء کے کہ وہ مخصوص گروہ اور مخصوص علاقہ کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔

(۳۵) آپ کی شریعت دائمی ہے، کبھی منسوخ نہیں ہوگی۔

(۳۶) سابقہ شرائع کے لئے ناسخ ہے۔

(۳۷) آپ رحمۃ للعلمین ہیں۔

(۳۸) آپ کے معجزات سب نبیوں سے زیادہ ہیں۔

(۳۹) سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے۔

(۴۰) آپ کے زمان میں کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا جبکہ پہلے ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ نبی ہو گذرے ہیں علیہم السلام جیسے ابراہیم، اسماعیل علیہما السلام اور جیسے موسیٰ، ہارون اور شعیب علیہما السلام۔

(۴۱) کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں پس تحقیق حیات ان کی دنیوی حیات کی طرح حسی ہے مگر عالم شہادت سے عالم غیب کی طرف منتقل ہو جانے کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں ہاں حیات شہداء معنوی ہے حسی نہیں۔ چنانچہ شرح صراط مستقیم میں مرقوم ہے۔

(۴۲) انبیاء کو خواب میں دیکھنا حق ہے۔ کیونکہ شیطان نبیوں، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور کعبہ کی صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

اعتذار کانفرنس کی زبردست مصروفیتوں کی وجہ سے زیر نظر شمارہ مقررہ صفحات سے کم پر شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے ناظرین ہمارے اس مجبوری کو نگاہ میں رکھیں گے۔ کانفرنس کی تفصیلی روداد اور تقاریر کے خلاصے وغیرہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

WEEKLY
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE
Price 25 p.
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے
جلد ۱۱ شمارہ ۱۷

بقیہ کانفرنس کے شب و روز

رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ تحریک صدارت کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے تمہیدی کلمات میں اس تاریخی حقیقت کی طرف روشنی ڈالی کہ مسلمان ملت حقیقی اسلام کے سوا کسی دوسری بات یا ترمیم کردہ دین کو قبول کرنے کے لئے ماضی کے کسی دور میں بھی جبر و تشدد اور پروپیگنڈے وغیرہ کے کسی حربے سے بھی آمادہ نہیں کی جا سکی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے ترکی کے مسلمانوں کی مثال پیش کی اور کہا کہ پاکستان میں بھی ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مسلمان پاکستان علماء حق کی قیادت و رفاقت میں حقیقی اسلام کی منزل کی طرف گامزن رہیں گے

آپ نے کانفرنس کی صدارت کیلئے کہا پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب امیر حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کا نام نامی پیش کیا۔

جس کی تائید حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمائی۔ اور حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب (مشرقی پاکستان) کی طرف سے مولانا محمد اجمل صاحب نے تائید مزید کی۔

چنانچہ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ کرسئ صدارت کو رونق بخشیں۔

حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

بعد ازاں شاعر احرار جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز نے ایک نہایت ہی ولولہ انگیز نظم سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

اس کے بعد صدر محترم ابتدائی کلمات ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے حاضرین کے روح و قلب کو تذکرۂ صحابہ رسول سے سرشار فرمانے کے بعد حاضرین سے بار بار وعدہ لیا کہ وہ

اسلام کی خاطر، تحفظ ختم نبوت کی خاطر اسلام کش فتنوں کا قلع قمع کرنے کی خاطر ناموس صحابہ کی حفاظت کی خاطر اور دین حق کو غالب لانے کی خاطر اپنی بہترین کوششیں صرف کر دینگے اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کا قدم اٹھاتے رہیں گے۔

آپ نے بیماری اور کمزوری کی وجہ سے خطبہ صدارت پڑھنے سے معذوری ظاہر فرمائی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو حکم فرمایا کہ وہ خطبہ صدارت سامعین کو سنا دیں۔

حضرت مفتی محمود صاحب نے اگلے گھنٹے سے زیادہ تک وہ معرکتہ الآرا خطبہ صدارت پڑھا۔ جس کے مندرجات میں ماضی قریب کی اسلامی تاریخ، جہاد حریت، علماء حق کی خدمات، پاکستان کے موجودہ حالات۔ وقت کے غیر اسلامی اقدامات، جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ کارگذاریاں اور اس طرح کے تمام تر اقدامات ملکی اور غیر ملکی سیاسی حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و عزائم کا ذکر شامل تھا۔

قرارداد

ہر گاہ کہ ملک میں نئے حالات کے پیش نظر مختلف پارٹیوں کے افراد نے کارکنان جمعیۃ سے سیاسی تبادلہ خیالات کرنے اور تعاون پر سوچنے کی دعوت دی ہے اور اس طرح کی ضرورت ہر وقت پیش آسکتی ہے، لہذا کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ اس قسم کی گفتگو جو بھی کرنا چاہیں۔ وہ مرکزی جمعیۃ کے امیر حضرت درخواستی مدظلہ اور ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے کریں۔

خطبۂ صدارت کے ختم ہوتے ہی نماز عصر کا وقت آگیا۔ اجتماع برخاست ہوا اور وسیع پنڈال میں ہزارہا افراد نے نماز عصر ادا کی۔ عصر سے عشاء تک وقفہ رہا۔

اس دوران کیمپ میں مقامی حضرات کی آمد و رفت باہر سے آئے ہوئے مندوبین میں اپنے دوستوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ موچی دروازہ سے دہلی دروازہ تک خیموں کے سلسلے تو کے ہجوم اور کتب فروشوں کے اسٹالوں سے ایک نیا شہر آباد تھا۔ [illegible]

تھا کہ لاہور کے عین قلب میں ایک نئی بستی آباد ہو گئی ہے جہاں افراد کی خوشگوار اپنائیت، روحانی روشنیوں کے امتزاج سے ایک نئی دنیا کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔

ہزارہا انسانوں کے رہائش و طعام کا نظم و ضبط بھی اچھی خاصی بارش بھی ہونے لگی، دیکھنے والوں کے لئے حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ ایک فرد بھی تو پریشان نہیں تھا۔ پہاڑ کی طرح ہر شخص اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ آخر کار سہ سخت ہوا اور بارش ایک نہایت ہی خوشگوار فضا میں تبدیل ہو گئی اور پورا لاہور گرمی کی شدت سے نکل کر خنک فضاؤں میں آگیا۔

عشاء کے بعد اجلاس کا آغاز

سندھ کے مشہور سلسلۂ مشائخ، گولڑہ پیر جھنڈا (حیدر آباد) کی گرامی القدر شخصیت محترم پیر صلاح الدین کی زیر صدارت ہوا۔

تلاوت قرآن مجید حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں شاعر ملت سید محمد امین گیلانی نے اپنی روح پرور نظم سے سامعین کو مستفید کیا

اس کے بعد مشرقی پاکستان ضلع مومن شاہی کے حضرت مولانا معتصم باللہ نے نہایت بصیرانہ تقریر فرمائی۔ جس نے لوگوں کے دل و دماغ کو انتہائی متاثر کیا۔

دوسری تقریر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی تھی۔ یہ تقریر اتنی حقیقت افروز، اتنی ولولہ انگیز اور اتنی جامع و مانع تھی کہ وقت کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں رہا جس پر حضرت مفتی صاحب نے روشنی نہ ڈالی ہو اور جمعیۃ کی طرف سے دینی رہنمائی کی نشاندہی نہ کر دی ہو۔

نصف شب کے قریب یہ اجلاس عام برخاست ہوا لاہور کے ہزارہا شہری سامعین اور بیرون جات سے آئے ہوئے ہزاروں حاضرین جلسہ گاہ سے دینی فکر کا زبردست احساس لیکر رخصت ہوئے۔

دور دراز کے ملک بھر سے آئے ہوئے جمعیۃ کے کارکنان و مندوبین سے تربیتی خطابات کے لئے مخصوص رہا۔

۹ بجے دن سے یہ تربیتی خطابات شروع ہوئے۔ ملک بھر کے کارکنان جمعیۃ و عہدہ داران نے پوری توجہ کے ساتھ اپنے فرائض کا پروگرام معلوم کیا۔ اکابر علماء جمعیۃ نے انہیں حالات حاضرہ کی روشنی میں دینی خدمات کے طریقوں سے آگاہ فرمایا۔

وقتاً کی مخالف دین رکاوٹوں اور مشکلات [illegible] کی سربلندی کا فریضہ کس طرح انجام دیا جا سکتا ہے مفصل روشنی ڈالی گئی۔ دوپہر تک یہ سلسلہ چلتا [illegible]

ترجمان اسلام

لاہور

ختم نبوت

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ

رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی رسول

بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ (ترمذی و مسند احمد عن انس رضؓ)

اور کوئی نبی نہیں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ رواہ البخاری

فرمایا کہ میں اور قیامت دونوں اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ

اے لوگو! میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں ہوگی

... وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۱

اور تم کو قیامت کے دن میری نسبت ہی سوال ہوگا

لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي مشکوٰۃ

اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری پیروی اور اتباع کرتے

أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ

میں تمہارے لئے باپ کی مانند ہوں

عہدِ فاروقی کی ایک جھلک

از مولانا سید ازہر شاہ صاحب قیصر

(۲)

حضرت عمرؓ نے ہمدرد انکسار ہو کر جواب دیا۔ "نہیں میرے بھائی نہ میں رہزن ہوں، نہ گداگر ہوں، نہ مسافر ہوں، میں تو مدینہ کا باشندہ ہوں، میں سواد شہر میں تھا کہ اس آگ پر میری نظر پڑی اور میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ لوگوں سے جا کر دریافت کروں۔ ممکن ہے آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو"۔ اس پر اعرابی نے اپنے لہجہ میں بے تکلف نرمی پیدا کرتے ہوئے کہا: "کیا تم واقعی اہل مدینہ سے ہو؟ اچھا تو بتاؤ تمہارا کیا شغل ہے"؟

حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ "میں دوسروں کے لئے کام کر کے اپنی معاش حاصل کرتا ہوں"۔ اعرابی نے پوچھا "تم کس کے غلام ہو"؟

جواب ملا۔ "میں تمام مسلمانوں کا غلام ہوں۔ میرا کام ان کی کامیابی و خوشحالی کے لئے کوشاں رہنا اور ان کے آرام و سکون کے اسباب فراہم کرنا ہے"۔

اعرابی نے کہا: "تم اس وقت اتنی رات گئے یہاں کیوں آئے اور اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"؟

جواب ملا۔ "میرے آنے کا باعث یہ ہے کہ مجھے علم ہے کہ اس صحرا میں تمہاری نوع کے کئی لوگ رہتے ہیں جو دوسروں کے تعاون اور سہارے کے محتاج ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب تم مجھے اپنی پریشانی اور تکلیف سے آگاہ کرو تاکہ جہاں تک ممکن ہو میں تم سے اس کا بوجھ ہلکا کر دوں"۔

ابھی حضرت عمرؓ نے یہ بات ختم نہیں کی تھی کہ خیمے کے اندر سے درد میں ڈوبی ہوئی ایک آواز آئی۔ وہ سمجھ گئے کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ اس لئے انہوں نے پوچھا۔ "یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے اور کیا تکلیف ہے"؟

یہ میری بیوی کی آواز ہے۔ اعرابی نے جواب دیا۔ "وہ دردِ زہ میں مبتلا ہے اور اس وقت بے یار و مددگار تنہا ہے اور میری اتنی استطاعت نہیں کہ مدینہ میں جا کر ایک دایہ کا انتظام کر سکوں کہ وہ اس کے کچھ کام آ سکے۔ مجھے توقع ہے کہ تم بھی میرے ساتھ اللہ سے یہ دعا مانگنے میں شریک ہو گے کہ وہ اس وحشت انگیز بیابان میں اپنی اس بے یار و مددگار بندی سے دردِ زہ کی تکلیف رفع کرے اور اس کی مدد سے یہ مرحلہ بسلامت طے ہو جائے"۔

"میرے اچھے بھائی تم کچھ فکر نہ کرو"۔ حضرت عمرؓ نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میں ابھی مدینہ کو لوٹتا ہوں اور تھوڑی ہی دیر میں ایک تجربہ کار، نرم دل اور پاکیزہ سیرت دایہ کو ساتھ لیکر آتا ہوں۔

جب انہوں نے مدینہ کا رخ کیا اور اس سے رخصت ہونے لگے تو اعرابی نے انہیں روک لیا اور کہا۔ "سنیئے سنیئے انہیں دایہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس اس کی اجرت ادا کرنے کے لئے دام نہیں ہیں"۔

اس کی فکر نہ کرو۔ حضرت عمرؓ نے کہا، کیونکہ میں جو دایہ لانے والا ہوں وہ بغیر اجرت کے کام کرتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ رخصت ہوئے۔ آدھی رات گذر چکی تھی۔ لیکن جب گھر پہنچے تو دیکھا کہ ان کی اہلیہ ان کے انتظار میں ابھی تک جاگ رہی ہیں۔ جب حضرت عمرؓ کے مغموم چہرے پر ان کی نظر پڑی تو اس کے وجوہ دریافت کئے۔ آپ نے انہیں سارا ماجرا سنایا اور اس کے بعد کہا: "کیا تم ان حاجتمندوں کی اعانت کے لئے آمادہ ہو"۔

انہوں نے جواب دیا۔ "میں اس سے زیادہ اور کیا چاہتی ہوں، چلئے میں تو بالکل آمادہ ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تب وہ پورا سامان بھی ساتھ لے لو، جس کی ایسے حالات میں بالعموم ضرورت پیش آتی ہے۔ نیز کچھ کھانا بھی ساتھ رکھ لو میں جا کر سواری کا انتظام کرتا ہوں"۔

انہوں نے جواب دیا۔ "ہماری کل کائنات تو یہی رات کا کھانا ہے اور وہ بھی کیا؟ کچھ تھوڑا آٹا، کچھ تیل، نہ نیتون، اور تھوڑا سا بکری کا دودھ۔ اگر ہم نے وہ بھی ساتھ رکھ لیا تو ہمیں خالی پیٹ رہنا ہوگا"۔

آپ نے کہا۔ تمہارے ہاں اور کچھ نہیں یہ تو شیرخوار کی ضروریات کے لئے ناکافی ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا، "واللہ گھر میں اس کے علاوہ کوئی کھانے کی چیز موجود نہیں آپ اس سے بقدر ضرورت کیوں نہیں لے لیتے۔ آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں"۔

"نہ ہی میں کھاؤں گا"۔ آپ نے فوراً کہا جو کچھ ہمارے یہاں موجود ہے سب جمع کر لو۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے کل صبح سے کچھ نہیں کھایا"۔

"اچھا تو دودھ ہی لیجئے"۔ انہوں نے جواب دیا

نہیں وہ بیچاری اس کی حاجتمند ہے۔ آپ نے کہا سامان ذرا جلدی تیار کرو اور اپنے ساتھ ایک چراغ اور تھوڑا پانی بھی رکھ لو۔ اس کے بعد دو جانوں پر مشتمل مختصر سا یہ قافلہ خیمہ کی طرف روانہ ہوا اور تھوڑی سی دیر کے بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔

حضرت عمرؓ نے اعرابی کو سلام کیا اور اپنی بیوی کے بیٹے اندر جانے کی اجازت طلب کی تاکہ وہ اس کی اہلیہ کی کچھ مدد کر سکیں۔ اعرابی نے بخوشی اجازت دے دی اور

اللہ کہا۔ تم مجھ سے اس امر میں اجازت [illegible] ان کے قدم سے مشرف ہو، جبکہ میری بیوی کو ان کی [illegible] کی اشد ضرورت ہے۔ آپ کا یہ کلمہ [illegible] لائق شکر ہے اور اس کا بدلہ دینا میرے بس کی [illegible] لیکن حضرت عمرؓ نے کہا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں [illegible] پر شکریہ ادا کیا جائے۔

اس کے بعد انہوں نے اس کے سامنے کھانا [illegible] دیا اور اس سے کھانے کی درخواست کی، اعرابی بھوک لگ رہی تھی۔ اس نے آپ کو شرکت کی دعوت اور جب انہوں نے اعتذار کیا تو وہ سارے کا سارا ہی ہڑپ کر گیا۔ لیکن اس دوران میں اس نے [illegible] نے چولھا گرم کیا، آگ سلگائی۔ اس پر ہنڈیا رکھ [illegible] میں کچھ پانی اور تھوڑا سا روغن زیتون ڈال دیا۔ پھر آٹا گوندھ کر ہلانا شروع کر دیا۔ جب اعرابی کھانے سے [illegible] ہوا تو چولہے کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اب دونوں میں [illegible] چیت شروع ہو گئی۔ اعرابی نے آغاز کلام کرتے ہوئے [illegible] "کیا تم مدینہ میں پیدا ہوئے"؟

"نہیں میری جائے پیدائش تو مکہ مکرمہ ہے"۔

"آپ نے مکہ کب چھوڑا اور کیوں"؟

"مکہ چھوڑے مجھے بہت مدت ہوئی۔ میں مدینہ آقا کے ساتھ آ گیا تھا۔

"کیا آقا کی غلامی میں ہی رہے یا اس نے آزاد کر دیا"۔

"اس نے میرے ذمہ سارے مسلمانوں کی [illegible] سپرد کرنے کے بعد مجھے آزاد کر دیا"۔

"کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دیکھا ہے"؟

"جی ہاں مجھے اس کا شرف حاصل ہے اور [illegible] اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں"۔

کیا آپ کو ان کے ساتھ رہنے کا بھی موقع [illegible]

جی ہاں کافی عرصہ تک مجھے ان کی صحبت [illegible] رہی۔ کیا اچھی صحبت ہوگی۔ پھر تو آپ مجھے بتا سکتے [illegible] نبی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کس طرح رہتے تھے اور [illegible] کا حکم دیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت [illegible] سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے، وہی پہنتے [illegible] عام لوگ پہنتے اور وہی کھاتے جو عام لوگ [illegible] کھاتے تھے۔ وہ پاکیزگی اور صفائی کا بڑا [illegible] شدت سے اہتمام کرتے تھے اور عام طور پر [illegible] سارے کام خود اپنے ہی ہاتھوں سے سرانجام [illegible] دیتے تھے، چنانچہ وہ گھر میں جھاڑو دینے [illegible] کپڑوں اور جوتوں میں پیوند لگاتے، بکری [illegible] کو دوہتے اور اونٹوں کو پانی پلاتے تھے، [illegible] ہمیں اس بات کی تعلیم دیتے تھے کہ لوگوں [illegible] سب سے بہتر اور بلند تر وہ شخص ہے جو اپنے ہاتھ [illegible] کی کمائی کھاتا ہے اور محتاجوں اور کمزوروں [illegible] کی اعانت اور قلاش لوگوں کی خبر گیری کا [illegible] دیا کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہا کرتے تھے، نہ ان کے دل میں کبھی تنگی آئی نہ ان کی [illegible] پر کبھی شکن آیا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ
مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور صاحب

۱۱ | جمعہ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۹

جرائم کی روک تھام
سماج دشمن عناصر کا سدِ باب

[illegible] اخبارات میں جرائم کے سدباب کے لئے [illegible] ہیں۔ ہر مضمون کا محور شروع سے اخیر تک [illegible] عناصر یا جرائم پیشہ افراد کا قانون کے ذریعہ [illegible] ذریعہ سخت سے سخت محاسبہ کا مطالبہ ہوتا [illegible] اصلاح پسند مضمون نویس یا اصلاح کی خواہش [illegible] افراد جرائم کے سدباب کے لئے پولیس اور قانون [illegible] آخری علاج سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا ممکن ہوتا، تو [illegible] پولیس اور قانون کا محکمہ قائم ہوا ہے نہ جرائم [illegible] جرائم پیشہ افراد ہوتے۔ جرائم کی فہرست [illegible] چوری، اغوا، لوٹ مار، دھوکہ دہی، زنا [illegible] اغوا وغیرہ وغیرہ یا سماج دشمن طبیعتیں یہ [illegible] ایک قسم کا مرض ہے۔ جو کہ اُن قوموں میں [illegible] ہے۔ جہاں پر وہ غذا دستیاب ہوتی ہے۔ جس [illegible] سے جرائم زدہ دل و ذہن اور سماج دشمن [illegible] تعمیر ہوتی رہتی ہیں۔

[illegible] کسی ملک سے اس غذا کو ختم نہیں کیا جاتا [illegible] قانون کے ذریعہ جس قدر بھی جرائم کی روک تھام [illegible] دشمن عناصر سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی جائیگی [illegible] سے کچھ وقت کے لئے سکون معلوم ہوگا۔ لیکن [illegible] اس مرض کا سدباب ممکن نہیں ہے۔

[illegible] افیون، چرس، بھنگ اور دیگر تمام قسم کی [illegible] سے جرائم زدہ دل و ذہن تعمیر ہوتے رہتے [illegible] ہم کو دورِ غلامی میں ملی تھی۔ جہاں جہاں بھی [illegible] کی بالادستی رہی ہے۔ انہوں نے اپنی خاص [illegible] کے لئے اس مرض کو پھیلایا ایشیا کی تباہی کا سبب یہ ہی [illegible] ہم مغربی تہذیب پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارا [illegible] طاقتوں کا تعمیر کردہ ہے۔ مغربی معاشرہ کا انجام مغربی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، امریکہ برطانیہ و دیگر مغربی ممالک میں جرائم کی تعداد روز روشن کی طرح دنیا پر عیاں ہیں۔ اور جو نئی آزاد قومیں مغربی ممالک کے معاشرہ کی نقل کر رہی ہیں۔ وہاں پر بھی جرائم پیدا ہونے لازمی ہیں۔ کیونکہ نئے آزاد ممالک میں بھی مغربی ممالک کی طرح نشہ آور غذاؤں کا استعمال اور ان غذاؤں کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔

اگر معاشرہ کو پرسکون کرنا ہے، پاک صاف کرنا ہے۔ جرائم اور سماج دشمن عناصر کو ختم کرنا ہے تو ہر قسم کے نشہ کو ختم کرنا ہوگا۔ شراب، افیون، چرس اور دیگر نشہ آور قسم کی غذاؤں کو ناپید کرنا ہوگا۔ نشہ آور غذائیں نہ ٹھیکوں کی دکانوں کے ذریعہ فروخت ہوں اور نہ ملک میں ان کا کہیں نشان موجود ہو۔ نہ باہر سے منگائی جائیں اس صورت کے بعد جرائم پیشہ افراد اور سماج دشمن عناصر کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جرائم پیشہ افراد اور سماج دشمن عناصر پیدائشی اس مرض میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں شراب کی دکانیں بھی قائم رہیں۔ افیون چرس جائز اور ناجائز نام سے فروخت ہو۔ جو مال اندرون ملک میں پکڑا جائے وہ حکومت اپنے ٹھیکوں پر فروخت کرائے اور ہونا چاہیئے۔ کہ اس قسم کا مال جہاں پر بھی دستیاب ہو، ختم کر دیا جائے آگ لگا کر۔ سماج دشمن عناصر اور جرائم پیشہ افراد کا علاج پکڑ دھکڑ یا جیل میں ڈال کر نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے۔ پاکستان ایک ملک ہے۔ اور ایک ملک ایک جسم سے تعبیر ہوتا ہے۔ اور اگر جسم کے کچھ حصے ناکارہ یا نشہ میں ڈوبے ہوئے ہوں تو پھر جسم کا بقایا حصے بھی بغیر اثر انداز ہوئے نہ رہیں گے۔ عوام کی فلاح و بہبود تندرستی اور اقتصادی مساوات کا اس مسئلہ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ مختصر یہ کہ حکومت وقت کی ترقی کی کوشش میں اپنے منصوبہ کے مطابق جس قدر افراد یا خاندانوں کی مالی حالت سنوارتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسری طرف بہت سے خاندان یا افراد ان جرائم پیشہ افراد کے ہاتھوں ناکارہ یا بدحال ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اقتصادی ترقی میں عوام کا توازن وہی رہتا ہے جو پہلے ہوتا ہے۔

اس وقت ہمارے ملک کے اندر ایسے حالات ہیں کہ ہم سامراج کی دی ہوئی لعنتوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ایشیا والوں کا رہن سہن اور ان کا دل و دماغ اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتا ہے یا ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو کہ آج کل امریکہ، برطانیہ، یورپی ممالک وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہاں کے عوام جرائم سے اس قدر خوفزدہ ہو گئے ہیں کہ زائد آبادی گھر سے نکلتے ہوئے خوف کھاتی ہے۔ اور وہاں حکام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ مارشل لاء لگا کر اس مصیبت سے چھٹکارا پایا جائے۔ اس لئے ان کے لئے اب پیچھے ہٹنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے حالات ہماری لاپرواہی سے یہاں بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ایسی ترقی سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ عوام چین اور سکون کھو بیٹھیں۔ جرائم اور سماج دشمن مادہ کو ختم کرنا ہے تو پھر ملک سے نشہ آور چیزیں ختم کرنا ہونگی ملک کے اندر پرمٹ پر شراب، افیون وغیرہ کا سلسلہ ختم کرنا ہوگا۔ اگر موجودہ صورت کو برقرار رکھا گیا اور نشہ آور چیزوں کو قانونی تحفظ حاصل رہا۔ تو اس شکل میں ملک کے اندر ایسا طبقہ پیدا ہوتا رہے گا، وجود میں آتا رہے گا، وہ ذہن و دل والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کا نام آج کل جرائم پیشہ افراد اور سماج دشمن عناصر ہے۔ یہ ممکن نہیں، اور قیامت تک ممکن نہیں ہوگا کہ نشہ آور چیزوں کو جائز ہو یا ناجائز ہو، کسی شکل میں بھی رہنے دیا جائے اور جرائم سے اور سماج دشمن عناصر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ اس شکل سے کامیابی ممکن نہیں۔

میں اب بتاتا ہوں کہ جرائم پیشہ افراد پولیس اور قانون کی گرفت کے باوجود ترقی کر رہے ہیں اور جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے کمی نظر نہیں آ رہی ہے۔ جرائم کی جس قدر بھی

(ورق اُلٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

قسمیں ہیں وہ خیالی نہیں ہیں بلکہ مادی طور سے ان کا وجود موجود ہے۔

طب یونانی ہو یا طب سائنس ہو۔ جب انسان نشہ آور غذا استعمال کرتا ہے تو بدن کے اندر کچھ ایسے حصے ہیں۔ جن کی بدولت انسان ہوش میں رہتا ہے۔ ان مخصوص بدن کے حصوں پر نشہ اثر کرتا ہے اور انسان کے اندر ایسی تبدیلی آجاتی ہے کہ استعمال کنندہ اپنے نقصان اور نفع سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ جب ایسے افراد کی تعداد محلہ در محلہ شہر در شہر پیدا ہو جائے تو یہ طبقہ قوم اور ملک کے لئے ناسور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس گروہ کے دل و دماغ میں ایسی تبدیلی آجاتی ہے کہ نہ ان کو قانون کا پاس ہوتا ہے نہ پولیس کا ڈر رہتا ہے۔ اور یہ گروہ معاشرہ اور ملکی قانون کے خلاف اپنی خواہشات پوری کرتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ عوام اور پولیس سے ٹکراؤ کی شکل میں ہم دیکھتے رہتے ہیں۔

ان حالات میں سوچنا یہ ہے کہ سامراجی طاقتوں نے تو معاشرہ کو اس ترکیب پر تعمیر کیا تھا کہ جس قوم پر وہ حکمرانی کریں۔ ان کے اندر ایسے افراد پیدا کر دیئے جائیں کہ وہ آپس میں ہی تباہی کا باعث بنتے رہیں۔ لیکن جبکہ اب ہم کو سامراجی حکمرانوں سے نجات مل چکی ہے۔ ان کے بنائے ہوئے معاشرہ کو جو کہ افراد سے لے کر خاندان تک خاندان سے لے کر محلہ تک، محلہ سے لے کر شہر تک، شہر سے لے کر ملک تک نقصان دہ ہے تبدیل کر دیں۔ اور اس روزانہ کی تباہ کاری سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیں۔ اس کامیابی سے عوام اور ملک کو ہی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ان افراد کی بھی خدمت ہوگی جو کہ معاشرہ کی غلط تعمیر کی وجہ سے بگڑے ہیں یا بگڑ رہے ہیں۔ وہ بھی قوم و ملک کے ایسے ہی فائدہ مند افراد بن سکتے ہیں۔ جیسے کہ لوگ خود اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔

اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حقیقت کو سمجھنا ہوگا۔ ملک کے اندر جائز نشہ آور غذاؤں کے نام سے بھی کاروبار نہ ہو۔ کیونکہ غلط چیز خواہ جائز کہہ کر استعمال کی جائے یا قانونی تحفظ سے کر استعمال کی جائے۔ اس کے اثرات سے افراد یا قوم نہیں بچ سکتی ہے۔ ہر شہر میں جس قدر بھی افیون، چرس کے ٹھیکے ہیں اور شراب کے ٹھیکے ہیں ان کو دوسرا روزگار مہیا کیا جائے۔ خواہ ہر شہر کی میونسپلٹی کرے یا حکومت کرے۔

جرائم پیشہ افراد کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک گروہ جیل میں مقید رہتا ہے۔ دوسرا برسر پیکار ہوتا ہے اور تیسرا گروہ ان غلط کھانوں پر تربیت حاصل کرتا ہوتا ہے۔

فوری عمل یہ ہو سکتا ہے کہ جس قدر بھی جیل میں موجود ہیں۔ ان کو ٹیکنیکل تعلیم دی جائے۔ ہر جیل کو ٹیکنیکل ادارہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور جیل میں اس قدر بیرکیں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے کارخانوں کو ایک ایک بیرک دی جائے بڑے کارخانہ دار اپنی ضرورت کے لئے کاریگر پیدا کریں۔ اور جو جیل میں ہیں، جب تک ان کو نہ چھوڑا جائے۔ جب تک وہ کام سیکھ کر برسر روزگار نہ بن جائیں اور روزگار بھی اس ہی کارخانہ میں مہیا کیا جائے۔ اسی طرح حکومت وقت پہلے ہی جیلوں پر زر کثیر خرچ کرتی ہے۔ اس طرح جرائم پیشہ افراد سے معاشرہ پاک ہو جائے گا اور لاکھوں افراد کارآمد افراد بن جائیں گے۔

اخبارات کے اعداد و شمار کے مطابق ہر شہر میں ڈیڑھ سو سے کر ۲۰۰ تک ایسے خفیہ اڈے ہیں۔ جہاں پر نشہ آور چیزوں کا کاروبار ہوتا ہے۔ منظور شدہ ٹھیکوں کے علاوہ یہ سب اڈے ملک کے اندر قوم و ملک کی اخلاقی و اقتصادی تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ جیل میں مقید افراد کی اصلاح کے بعد جیل سے باہر والوں کی اصلاح جب ہی ممکن ہے کہ ملک کے اندر جائز افیون، شراب، چرس کے ٹھیکے ختم کر دیئے جائیں اور ملک کے اندر جس قدر بھی نشہ آور مال سٹاک موجود ہے ختم کر دیا جائے تاکہ نہ نشہ آور غذا دستیاب ہوگی اور نہ ہی شہر در شہر خفیہ اڈے چل سکیں گے

اگر کوئی کمیشن افیون، چرس، شراب کی تباہ کاریوں کا جائزہ لینے کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ تو یہ کمیشن عظیم قومی نقصانات کے اعداد و شمار جمع نہ کر سکے گا۔ ایک قتل سے ۵ خاندان، ایک چوری سے ۵ خاندان۔ ایک اغوا سے دو خاندان مکمل طور پر اقتصادی لحاظ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب تک نشہ آور چیزوں کو ملک سے ختم نہیں کیا جاتا جرائم اور سماج دشمن عناصر سے چھٹکارا حاصل کرنا خواب و خیال ہی رہے گا۔

چین کی ترقی کا یہ ہی راز ہے کہ اس نے سامراج کی پیدا کی ہوئی لعنتوں کو سب سے پہلے ختم کیا ہے۔ چین نے پہلے قوم سے نشہ کو اتارا ہے۔ پھر ہر شخص قوم و ملت کے نفع و نقصان کو پہچان گیا ہے۔ ایشیا میں اور خاص طور سے اسلامی ممالک میں نشہ آور غذاؤں کو ختم کر کے قوم کو نشہ سے دور رکھو۔ پھر عوام حکومت کی اصلاحات اور اچھے کاموں کو سمجھنے کے قابل ہوں گے۔ اس حالت میں عوام میں اور حکومت میں ہر سطح پر قریب سے تعلق ہوگا۔ حکومت کی ہر اصلاحات کی ۱۰۰ فیصد کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ سب سے پہلے سامراج کی ۱۰۰ سالہ پیدا کردہ سماجی برائیوں کو ختم کرنا ہوگا۔

اگر ایشیا کے اندر اخلاقی طور سے قوم کو سدھارا نہ گیا تو پھر صنعتی ترقی کے ساتھ یہاں پر بھی یورپ اور امریکہ کی طرح رہن سہن میں تنزلی پیدا ہو جائے گی اور دل و دماغ سکون سے محروم ہوں گے۔ مغربی تہذیب کی مادی ترقی کو اپناؤ مگر مغربی تہذیب کی روحانی اور اخلاقی ترقی کی تنزلی کو نہ اپناؤ۔ مغربی تہذیب اور مغربی تمدن کے لئے یہ شعر کافی ہے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(نجم الحسن عابگ
کچہری روڈ ملتان)

---

۴۴ خازن جناب ممتاز احمد صاحب مسلم آباد
سالار اعلیٰ۔ جناب محمد جہانگیر صاحب خلف الرشید جناب عطا محمد صاحب ٹھیکیدار مسلم آباد

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے

ایبٹ آباد ۱۲ اکتوبر۔ ہزارہ کے سیشن جج ایم اے رشید نے آج مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ مولانا کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ جو تھانہ ایبٹ آباد میں درج کیا گیا۔ اس میں انہیں بیس ہزار کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی قسم کا مقدمہ جو تحصیل مانسہرہ میں ان کے خلاف درج کیا اس کے متعلق درخواست ضمانت پر فاضل سیشن جج نے حکم دیا ہے کہ مولانا کو دس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ بعد کی اطلاع کے مطابق ضمانت داخل کرنے کے بعد مولانا کو رہا کر دیا گیا۔

آغا شورش کاشمیری کی حالت نازک ہو گئی

کراچی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ شورش کاشمیری کے ڈاکٹر کرنل پروفیسر نجیب نے آغا صاحب کا علاج کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آغا صاحب ہی نے اپنے علاج کے لئے مقرر کیا تھا ڈاکٹر صاحب نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے "مریض بیس دن سے بھوک ہڑتال پر ہے۔ مریض کا مریض ہے۔ حالت بہت نازک ہے۔ میں اس کا علاج نہیں کر سکتا"۔

حکومت نے اب ڈاکٹر افتخار کو آغا صاحب کے لئے مامور کیا ہے۔ آخری اطلاع کے مطابق آغا صاحب کافی دیر بے ہوش رہتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

آج مورخہ ۱۳ ستمبر ۶۸ء کو بعد از نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام بھکر میں مجلس شوریٰ کا اجلاس جس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں دفتر کے انتظام و ذرائع کو مضبوط بنانے پر غور و خوض کیا گیا۔

(حافظ ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی

مسلم آباد شالامار ٹاؤن کا انتخاب

امیر۔ حاجی کمال دین صاحب بانی جامعہ اسلامیہ شالامار ٹاؤن لاہور

نائب امیر حکیم عبدالکریم صاحب پٹی والے مسلم آباد (مالک دواخانہ کریمیہ باغبانپورہ)

ناظم اعلیٰ مولانا سلطان محمود صاحب خطیب جامع

نائب ناظم مولانا قاری سیف اللہ اکرم صاحب مسلم آباد

...ل عبدالناصر اور مصر کے خلاف اتہامات کی حقیقت

ایک اہم انٹرویو

(محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب)

...ن۔ اس ہفتہ کی اشاعت سے۔ قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں ایک اہم مضمون جو دراصل ایک انٹرویو ہے ...یا جا رہا ہے۔ جس سے گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے حالات۔ مابعد اثرات۔ صدر جمال عبدالناصر کی شخصیت، ...زونیت وغیرہ کے الزامات کی حقیقت واشگاف ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

...ں انٹرویو کی دستاویزی اہمیت اس امر سے عیاں ہے کہ۔

...سوالات کرنے والے جناب عبدالدیان صاحب کلیم۔ اسسٹنٹ ڈین اسلامیہ کالجیٹ پشاور یونیورسٹی ہیں۔

...جواب دینے والے محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب ہیں۔ جو مسلسل تین سال تک جامعہ ازہر میں مقیم رہے۔ فقہ اسلامی ...اہم شخصیت پر آپ نے ایک تحقیقی مقالہ مرتب کر کے جامعہ مذکور سے ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ترین ڈگری حاصل کی۔

...حضرت قاضی صاحب محترم۔ عرب اسرائیل جنگ سے قبل قاہرہ تشریف لے گئے۔ عرب اسرائیل جنگ کے دوران ...ہاں مقیم رہے اور عرب اسرائیل جنگ کے کافی مدت بعد اب آپ وہاں اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس وطن (پاکستان) ...یف لائے ہیں۔

...قبل جنگ، دورانِ جنگ اور بعد از جنگ کا یہ تمام عرصہ آپ نے قاہرہ جیسے عرب مرکز میں گزارا۔ اور دنیا بھر کے عرب ...اساتذہ اور مصر کے رجالِ علم وفن سے آپ کا واسطہ رہا۔ پورے حالات آپ کی نظروں کے سامنے سے گذرتے رہے ...تمام واقعات کو آپ نے براہ راست دیکھا اور سنا۔

اس لئے آپ کے یہ جوابات ایک ایسی مصدقہ دستاویز ہے جسے محض ہٹ دھرمی کے ساتھ ہی رد کیا جا سکتا ہے۔ بے شک آپ کے اخذ کردہ نتائج وتبصرے سے تو اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مصر، دنیائے عرب۔ اسرائیلی ...حیت، عرصہ جنگ، مابعد جنگ کے اثرات۔ جمال عبدالناصر کی شخصیت اور پیش آمدہ حالات، وکوائف کی تردید ...نہیں کی جا سکتی۔

انصاف پسند طبائع کے لئے، اس میں حقیقت فہمی کا مکمل مواد موجود ہے۔ (کمال)

...النامہ

...م حضرت قاضی صاحب زید عنایتکم

...ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

...مندرجہ ذیل سوالات تحریری طور پر آپ کی خدمت میں ...ہوں۔ ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور میں اشاعت ...ن سوالات کے جوابات تحریر فرما کر ممنون فرمائیے گا۔

...آپ کس مقصد کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ تشریف ...ے اور وہاں آپ کا کتنا عرصہ قیام رہا؟

...رب اسرائیل جنگ کے دوران آپ مصر میں موجود ...جنگ میں فوجی شکست پر صدر ناصر اور مصری عوام کا ...تھا۔ کیا انہوں نے ذہنی طور پر بھی شکست قبول کر ...؟

...صحرائے سینا میں میزائلوں کا اڈہ جو صحیح حالت میں ...کے قبضہ میں آگیا تھا۔ کیا اس میں بعض فوجی افسروں کی ...بھی دخل تھا؟

...مارشل عامر مرحوم نے خودکشی کیوں کی تھی۔ اس پر ...ڈالتے ہوئے یہ فرمائیے کہ بیروت سے شائع ہونے والے ...بیت نامہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ جو مارشل عامر مرحوم ...سے منسوب ہے۔ کیا یہ امریکی شرارت تو نہیں؟

...صدر ناصر مسلمان ہے یا کمیونسٹ؟ بعض لوگ ان کو ...اکیت کا علمبردار اور اسلام دشمن ثابت کر رہے ہیں۔ ...صحیح ہے؟

(۶) صدر ناصر کا اختلاف اخوان المسلمین سے مذہبی ہے یا سیاسی؟ جس طرح پاکستان میں سیاسی اختلاف کی بنا پر جماعت اسلامی کچھ عرصہ کے لئے خلاف قانون قرار دی گئی تھی کیا یہی حال ناصر اور اخوان کا ہے یا اس کی حقیقت کچھ اور ہے؟

(۷) بعض لوگوں نے صدر ناصر کی مخالفت میں یہ بات خاص طور پر اچھالی ہے کہ ابوسنبل مندر میں مورتی کے نیچے قرآن پاک کا نسخہ رکھا گیا ہے (معاذ اللہ) کیا یہ بات صحیح ہے: اگر صحیح ہے تو مصری عوام نے اس پر احتجاج کیوں نہیں کیا؟

(۸) کہا گیا ہے۔ کہ صدر ناصر نے یمن کے بعض باشندوں کو دستی بموں کی تربیت دے کر سعودی عرب بھیجا تھا کہ وہاں جا کر خانہ کعبہ کو اڑا دیں (معاذ اللہ) کیا اس قسم کی کوئی بات عرب اخبارات میں بھی آپ نے دیکھی یا سنی تھی؟

(۹) یہ بھی مشہور کیا گیا ہے کہ صدر ناصر یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور یہ کہ پچاس ہزار اخوان المسلمین کو قتل کیا ہے؟ کیا صدر ناصر کے متعلق مصر میں بھی مصری عوام کے یہی تاثرات ہیں؟

(۱۰) کیا یہ صحیح ہے کہ صدر ناصر اپنی تقریروں میں خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیتا۔ اور فرعون کی اولاد ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کیا صدر ناصر اپنی تقریر باسم القومتہ العربیہ" سے شروع کرتا ہے؟

(۱۱) صدر ناصر نے وہ کون کون سے اقدامات کئے ہیں جن کے متعلق مشہور کیا جا رہا ہے کہ وہ مصر میں "فرعونی تہذیب کا احیاء" کر رہے ہیں؟

(۱۲) کیا واقعی صدر ناصر نے جامعہ ازہر کی مذہبی حیثیت ختم کر دی ہے؟

نوٹ:۔ محترم سوالات کا سلسلہ طویل ہو گیا۔ اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ بہرحال اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر مراجعت پر مبارکباد قبول فرمائیے گا۔ فقط والسلام

عبدالدیان کلیم

اسسٹنٹ ڈین اسلامیہ کالجیٹ پشاور یونیورسٹی

یکم جولائی ۱۹۶۸ء

جواب نامہ

محترمی کلیم صاحب وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سوالنامہ ملا۔ جوابات تحریر کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔ قبل اس کے کہ جوابات لکھوں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جوابات میں معلومات اور رائے میری ذاتی ہے۔ اور اس میں کسی مذہب، سیاسی گروہ، یا جماعت سے وابستہ ہو کر اظہار نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک بے تعصب طالب علم کی حیثیت سے جو کچھ میں نے مصر میں تین سالہ دورانِ قیام میں دیکھا، سنا اور پڑھا۔ اس کی روشنی میں ذاتی معلومات کی اساس پر جوابات دیئے گئے ہیں۔

اب میں آپ کے سوالات کے جوابات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

آپ کا پہلا سوال یہ ہے کہ میں کس مقصد کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ گیا تھا اور وہاں میرا قیام کتنا عرصہ رہا؟ تو عرض یہ ہے کہ میری پیدائش، ابتدائی تعلیم وتربیت دینی گھرانے اور خالص مذہبی ماحول میں ہوئی ہے۔ میٹرک کے بعد اسلامیہ کالج میں نوزائیدہ اسلامی درسگاہ مرکزی تھیالوجی مدرسہ سے بی۔ اے کی ڈگری لے لی۔ سن ستاون میں عربی کا ایم اے عربک پاس کرنے کے بعد اسی درسگاہ میں مدرس کی حیثیت سے کام شروع کیا اور بعد میں ایم اے اسلامیات امتیاز کے ساتھ پاس کر لیا۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ میری علمی بے مایہ گی میری راہ حیات میں حجر مبشر کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ میں نے مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ میرے سامنے ایک طرف بعض مغربی ممالک جن میں کنیڈا اور برطانیہ خاص طور پر قابل ذکر نہیں تھے۔

(باقی آئندہ)

عربی سیکھئے

کہا جاتا ہے کہ عربی مشکل زبان ہے لیکن اس مشکل کو عملاً آسان کر دیا گیا ہے۔ اب آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں یومیہ ۳۰ منٹ دے کر (گھر بیٹھے) بذریعہ خط وکتابت

قرآن کی زبان

عربی مکمل معہ گرائمر سیکھ کر قرآن وحدیث ترجمہ دیکھے بغیر پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ادارہ فروغ عربی سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(آخری قسط)

(۱) اس کے صاف معنی یہ تھے کہ شام کے گورنر کے پیش نظر قاتلین عثمانؓ سے نہیں بلکہ خلیفہ وقت سے خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا ہے۔" اس سے حضرت معاویہؓ کے متعلق بجز اس کے اور کیا تصور قائم کیا جائے گا۔ کہ اس نے حضرت علیؓ کو قتل عثمانؓ کا مرتکب قرار دے کر ایک بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا جو اسلامی شریعت میں بہتان کے نام سے مشہور ہے ... اس واقعہ سے ایک طرف دعاۃ اہلسنت حضرت معاویہؓ کے متعلق یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ وہ بہت بڑے بہتان تراش تھے ..... اور دوسری طرف یہ بات صاف طور پر واضح ہے کہ وہ نعوذ باللہ انتہائی سازشی تھے ..... پھر "آخری مرحلہ" کے تحت ص۳۳۹ پر اہل مکہ کے ساتھ حضرت حسینؓ، ابن زبیرؓ، ابن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے بارے میں حضرت معاویہؓ کی جو گفتگو نقل کی گئی ہے جس میں یزید کے لئے بیعت لینے کا ذکر ہے۔ وہ تو اس قدر صریح جھوٹ اور فریب پر مشتمل ہے۔ جس کا ارتکاب ایک ادنیٰ درجے کا شریف آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جلیل القدر صحابی اس میں اپنے آپ کو ملوث کر دے اور وہ بھی صرف اپنے بیٹے یزید کی ولی عہدی کے لئے۔"

(ماہنامہ جامعہ اسلامیہ جلد ۳ عدد ۳ ستمبر اکتوبر ۱۹۶۵ء مفتی صاحب کا پہلا خط بنام مودودی صاحب)

(۲) اسی طرح تحکیم کے معاملہ میں بھی حضرت عمرو بن العاص کا جو طرز عمل پیش کیا گیا ہے۔ اس سے بھی عمرو بن العاص کے متعلق ذہن میں یہ تصور قائم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے امیر کی طرح معاذ اللہ بڑا دھوکا باز۔ چالاک اور حد درجہ کے سازشی آدمی تھے۔ نیز مغیرہؓ بن شعبہؓ کی طرف یزید کی ولی عہدی کے متعلق جو تجویز منسوب کی گئی ہے اس سے بھی حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے بارے میں گندہ تصور ذہن میں قائم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ معاذ اللہ انتہائی جاہ پسند۔ لالچی اور مفاد پرست آدمی تھے کیا یہی وہ پاکیزہ تصورات ہیں جو امت کو صحابہ کرام کے بارے میں حاصل ہونے چاہئیں؟ ..... یہی اس مضمون کا وہ مضر پہلو ہے جس کے زہریلے اثرات سے دور حاضر کے مسلمان ذہنوں کو محفوظ رکھنا بڑا دشوار ہے۔ الخ ص۳۲

(۳) تاریخ کی ہر نقل بہ حیثیت حاصل نہیں ہے کہ اس کی شہادت سے کتاب وسنت کے مسلمات کے خلاف استدلال فراہم کیا جائے۔ خاص کر جبکہ واقعات کی ترتیب اور مواد فراہم کرنے میں مورخین کے درمیان حد درجہ اختلاف پایا جاتا ہو اور اتفاق ان کے درمیان عنقا کی طرح مفقود ہو ... شاید یہی وجہ ہے کہ اہل السنت والجماعت نے تاریخ کی شہادت پر اعتماد نہ کرتے ہوئے صحابہ کرام کے باہمی مشاجرات کے متعلق مکمل خاموشی کو اپنا مسلک قرار دیا ہے۔ اور ایک عقیدے کی حیثیت سے انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ "لکن عن ذکر الصحابہ الا بخیر" اس بارے میں اکابرین امت کی چند تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ الخ (ص۳۳۳)

(۴) آپ چونکہ ایک مورخ کی بجائے داعی حق کا بلند ترین مقام رکھتے ہیں اور ایک عظیم اسلامی تحریک کے ایک نامور قائد ہیں۔ اور دین کے لئے اپنی خدمات اور مجاہدانہ سرگرمیوں کی بدولت پورے عالم اسلام میں ممتاز مذہبی پوزیشن رکھتے ہیں ... ایسے حالات میں بہت ممکن ہے کہ پورے عالم اسلام کو صحابہ کرام کے متعلق جو دین کے بارے میں حسن عقیدت اور حسن اعتماد حاصل ہے وہ آپ کے اس مضمون کے مطالعہ سے یکسر بدل جائے۔ اور پورے نظام دین کے بارے میں وہ شک اور تذبذب میں مبتلا ہو جائے۔ بالخصوص آج کے پُرفتن دور میں پھر کیوں نہ ایسے خطرات کے پیش نظر مشاجرات صحابہ کی اشاعت کو ملتوی رکھا جائے۔ (ص۳۴)

تنقید بمعنی عیب جوئی

مفتی صاحب موصوف اس خط میں مودودی صاحب کو لکھتے ہیں:۔

(۵) دستور جماعت کی دفعہ ۶ کی رو سے انبیاء علیہم السلام کے ماسوا صحابہ کرام پر جس تنقید کو جائز قرار دیا گیا ہے اس کے متعلق آپ اور جماعت کے تمام ذمہ دار حضرات آج تک تو یہ توضیح کرتے چلے آئے ہیں کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ان کے اجتہادی اقوال اور فتووں کو کتاب وسنت کے معیار حق پر جانچا اور پرکھا جائے گا ..... یہی تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی کے تو اس کے متعلق آپ سب کی تصریحات یہ ہیں۔ کہ وہ کسی صحابی پر جائز نہیں بلکہ سب پر بلا استثناء حرام ہے۔ لیکن متعلقہ مضمون میں ان کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ ان پر تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے آپ کا یہ ارشاد کہ "حضرت معاویہؓ کے محامد و مناقب اپنی جگہ پر ہیں۔ ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ لیکن ان کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہی ہوگا۔ اسے صحیح کہنے کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم اپنے صحیح وغلط کے معیار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔" قابل اطمینان اس لئے نہیں کہ مضمون میں ان کے غلط کام کو غلط ہی صرف نہیں کہا گیا ہے بلکہ ان کے عیوب ونقائص بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور یہ ان پر ایک ایسی تنقید ہے جس کے معنی تنقیص اور عیب جوئی کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے۔ اس کو بھی اگر عیب جوئی نہ کہا جائے تو نہ معلوم پھر کس قسم کی تنقید کو تنقیص اور عیب جوئی کہا جائے گا۔" (ص۳۵)، مورخہ ۴ ربیع الثانی

(۶) دوسرے جوابی خط میں مفتی محمد یوسف صاحب مودودی صاحب کو لکھتے ہیں:۔

مجھے آپ کی اس رائے سے بھی اتفاق نہیں ہے کہ "الصحابہ کلھم عدول" کا مطلب صرف یہ ہے کہ صحابہ میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے دیدہ دانستہ کوئی غلط روایت امت تک پہنچائی ہو" کیونکہ اس رائے سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے لئے جو عدالت بالاتفاق تسلیم کی گئی ہے وہ روایت حدیث تک آپ کے نزدیک محدود ہے۔ رہے زندگی کے دوسرے معاملات۔ تو ان میں وہ عدل کی صفت حاصل نہیں تھی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسرے معاملات زندگی میں عدل کی صفت سے محروم اور فسق کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں تو روایات کے بارے میں ان پر اعتماد آخر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ان پر روایات کے بارے میں اعتماد کا کامل حاصل ہے وہ تو اس عدالت ہی کی بنیاد پر ہے جو ان کے لئے سارے معاملات زندگی میں مسلم ہے اگر وہ دوسرے معاملات زندگی میں محظورات دین سے اجتناب نہیں کرتے تو ہر گز روایات حدیث میں اعتماد حاصل نہیں ہو سکتا۔ الخ۔

(ماہنامہ جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء)

خلاصہ کلام

مودودی صاحب کی کتاب "خلافت وملوکیت" کے مضامین پر مفتی محمد یوسف صاحب نے جو جرح وتنقید ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ (۱) کتاب وسنت کے مسلمات کے خلاف صحابہ کرام کے بارے میں مودودی صاحب نے جو تاریخی حوالجات پیش کئے ہیں وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

(۲) یزید کی ولی عہدی کے سلسلہ میں مودودی صاحب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو تاریخی حوالے پیش کئے ہیں وہ صریح جھوٹ اور فریب پر مشتمل ہیں۔

(۳) واقعہ تحکیم کے معاملہ میں مودودی صاحب نے جو حوالہ پیش کیا ہے اس سے نعوذ باللہ حضرت عمرو بن العاص کے متعلق یہ تصور قائم ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ بڑے چالاک اور حد درجہ کے سازشی تھے۔ حالانکہ کسی مسلمان کے متعلق یہ تصور صحیح نہیں ہے۔

(۴) یزید کی ولی عہدی کے متعلق مودودی صاحب نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے یہ تصور قائم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جاہ پسند۔ لالچی اور مفاد پرست تھے۔

(۵) خلافت وملوکیت میں مودودی صاحب نے صحابہ پر جو تنقید کی ہے۔ اس میں عیب جوئی اور تنقیص پائی جاتی ہے۔

(۶) الصحابہ کلھم عدول کا جو مطلب مودودی صاحب نے لکھا ہے وہ غلط ہے۔

(۷) صحابہ کرام کے بارے میں مودودی صاحب کے زہریلے اثرات سے دور حاضر کے مسلمان ذہنوں کو محفوظ رکھنا بڑا دشوار ہے۔

(باقی صفحہ ۲)

دینی محاذ

...فلۂ اسلام منزل بہ منزل

...ضلع مردان میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائزی کا ...روز جمعرات بوقت دس بجے جامع مسجد اڈہ لینڈ خوڑ ...کے اراکین جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت ...فضل اللہ صاحب فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ مولانا ...صاحب کھوئی برمول و مولانا کمال الدین وغیرہم ...شریک ہوئے۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور

...خانہ خدا شعائر اسلام کی توہین ہے۔ اسے فوراً بند

...فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور مودودی کی ...ت سے ملوکیت ضبط کی جائیں۔

...فضل غنی ناظم اعلیٰ جمعیۃ حلقہ بائزی۔

...علماء اسلام پشاور ڈویژن (پشاور)

...ور۔ ۳۰۔ اگست (سٹاف رپورٹر) جمعیۃ علماء اسلام ...کے ناظم عمومی مولانا محمد یعقوب القاسمی نے ایک ...ہوئے اس امر پر نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ ...نام پر بنے ہوئے ملک پاکستان میں خلاف اسلام ...کی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ شراب نوشی، جوا ...شوت، رقص و سرود کی محفلیں۔ سودی لین دین کلبوں ...رنگ عام ہیں۔ لیکن سب سے بڑا ظلم یہ بھی ہو رہا ...لام کے خلاف تحقیقات اسلامیہ کے نام پر حکومت ...اپنی طرف سے اسلام کی تشریح و تعبیر کر رہا ہے۔ ...مولانا یعقوب القاسمی نے کہا کہ حکومت پاکستان کا ...ہے کہ وہ فی الفور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی خلاف اسلام ...اسلام" کو فی الفور ضبط کرے۔

...مانکی کا اجلاس اور قراردادیں

بتاریخ ۹-۹-۶۸ بمقام مسجد سیداں موضع مانکی تحصیل صوابی ...علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام ...ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں سامعین نے شرکت ...ت کلام اللہ شریف کے بعد قاری عبدالحلیم صاحب ...مدرسہ مجددیہ تجوید القرآن مانکی اور مولانا اسلام الدین ...نے دور حاضرہ پر مدلل مفصل تقریریں کیں اور متفقہ ...سے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں۔

۱۔ یہ اجلاس پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ...کتاب (اسلام) کو فوراً ضبط کیا جائے۔

۲۔ منکرین ختم نبوت۔ منکرین حدیث۔ منکرین صحابہ ...

۳۔ آئندہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا ڈائریکٹر متبحر عالم دین۔ مستند دینی ادارہ کا عالم مقرر کیا جائے۔

۴۔ ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

سید حامد شاہ مانکی ناظم جمعیۃ حلقہ اتمان تحصیل صوابی۔

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام آلائی کا تبلیغی دورہ

راولپنڈی۔ ۱۱ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام آلائی (جدید پاکستان) کی طرف سے ایک مراسلہ زیر عنوان "ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی دورہ" برائے اشاعت کچھ عرصہ پہلے ملا تھا۔ آج شائع ہو رہا ہے۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا اللہ داد صاحب المعروف مولانا ولیداد صاحب ایک بڑے عالم، فاضل اور مجاہد انسان ہیں۔ انگریزی دور میں ملک اور مسلمان قوم کے مفاد کے لئے پیش پیش رہے ہیں۔ آپ نے اپنے علاقہ میں دو تین ماہ تک دورہ فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام آلائی نے خبر دی ہے کہ آپ کا یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ آپ نے موجودہ دور کی شرکیات بدعات کی تردید فرمائی۔ اور لوگوں کو توحید و سنت کا درس دیا۔ آپ نے دورہ کے دوران جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بھی بیان فرمائے ہیں اور فرمایا کہ یہ ایک خالص دینی جماعت ہے اس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔

مولانا عبدالبر ناظم دفتر جمعیۃ راولپنڈی)

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ پرخوڈھیری ضلع مردان کا عظیم الشان جلوس

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ پرخوڈھیری نے مولانا سیف الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ کی قیادت میں عظیم الشان جلوس نکالا۔ جس نے علاقہ کے ۵۴ گاؤں میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے کفریات کے خلاف مظاہرہ کیا اور پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کا حکومت سے مطالبہ کیا۔

محمد عثمان ناظم

مہاجر آباد نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور کا انتخاب

۱۸ ستمبر بروز بدھ وار ایک اجتماع مہاجر آباد جامع مسجد انوار العلوم ملتان روڈ لاہور میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد انارکلی۔ مولانا علی اصغر صاحب و مولانا خوشحال خاں صاحب نے شرکت فرمائی۔ ان بزرگان دین نے اپنے مخصوص انداز میں حاضرین کو خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعد ازاں جمعیت کی شاخ کا اعلان کیا گیا۔ اور انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جو حسب ذیل ہے۔

امیر حضرت مولانا نصیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد ...

نائب امیر:۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خطیب مدینہ حنفیہ سید کبیر ملتان روڈ۔

ناظم اعلیٰ:۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب مدینہ مسجد مہاجر آباد ملتان روڈ۔

نائب ناظم:۔ قاری خلیق بیگ سوڈیوال کوارٹرز۔

خزانچی:۔ صوفی سعادت علی صاحب انصاری۔ مہاجر آباد۔ ملتان روڈ۔

سالار:۔ قاری عقیل احمد صاحب ملتان روڈ۔

دعائے خیر کے بعد یہ اجتماع ختم ہوا۔

غلام ربانی ہزاروی جامع مسجد انارکلی۔ لاہور۔

علماء کرام کی پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج

مورخہ ۱۰ ستمبر کو جامع مسجد ٹیلی ہزارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا قاری عمر خطاب صاحب نے ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ جس میں ڈپٹی کمشنر صاحب ہزارہ کے رویہ کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ قاری صاحب نے فرمایا۔ ارباب اقتدار نے اس وقت علماء حق سے جو رویہ اختیار کیا ہے قابل افسوس ہے۔ آپ نے کہا کہ ڈی سی ہزارہ نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا غلام اللہ خاں کی ضلع ہزارہ میں داخلہ کی پابندی اور مولانا شفیق الرحمٰن صاحب ایبٹ آباد۔ مولانا عبدالحئی صاحب مانسہرہ امیر جمعیۃ ضلع ہزارہ و مولانا غلام سرور صاحب مانسہرہ کی زبان بندی کر کے عوام کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔

آخر میں زور دار الفاظوں میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان علماء کرام سے جلد از جلد پابندیاں ہٹائی جائیں۔

قاری فتح محمد ناظم نشر و اشاعت ٹیلی ہزارہ۔

وار برٹن

وار برٹن۔ بعد نماز جمعہ مبارک مسجد عیدگاہ زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام وار برٹن جلسہ ہوا۔ حسب ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

۱۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" جس میں اسلام کے خلاف زہر اگلا ہے۔ فوری طور پر ضبط کر کے مسلمانوں کے اختلاف اور دلآزاری کو ختم کر دیں۔

بعد میں خصوصی اجلاس میں گوجرانوالہ کانفرنس اتفاق رائے سے دامے درمے سخنے تعاون کے لئے ہنگامی چندہ اور رضاکار بھیجنے کا فیصلہ ہوا۔

رحمت اللہ ناظم جمعیۃ العلمائے اسلام وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ

مورخہ ۱۲ جمادی الثانی بر موقعہ جمعۃ المبارک مسجد نیم والی میں امیر جمعیۃ نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جن کو متفقہ طور پر سامعین نے منظور کیا

۱۔ جامع مسجد نیم والی کا یہ عظیم اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کو مبارکباد پیش کرتا ہے جس کی پیہم کوشش اور متفقہ آواز نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔

۲۔ (۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کو فوراً ضبط کیا جائے (۳) ادارہ تحقیقات اسلامی میں قرآن و حدیث کے ماہر متبحر علماء کرام کو شامل کیا جائے۔ (۴) یہ اجتماع سیریت کانفرنس سرگودھا جو کہ علماء اسلام کی طرف سے منعقد کی جا رہی تھی اعلیٰ وقت پر پابندی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت علماء اور دینی اجتماعات پر پابندیوں کا سلسلہ ختم کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے۔ صوفی غلام رسول ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ۔

آزادیٔ وطن کے پودے کی آبیاری علماء حق کے خون سے

مسئلہ ختم نبوت امت کا اجماعی

علماء اسلام کا

دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ

ترتیب

۲۶ ستمبر قائد جمعیۃ حضرت مو
بجے ڈسکہ جانے کے لئے لاہور
اڈہ پر پہنچے۔ ڈسکہ والوں کی طرف
کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سفر
کے بعد ڈسکہ میں عشاء کے بعد
گوجرانوالہ تقریر فرما رہے تھے اور
اثر سے تو تمام جلسہ گاہ نعرہ تکبیر اللہ
نعروں سے گونج اٹھا۔ یہ جلسہ ڈسکہ
صاحب ڈسکہ تشریف لے گئے۔ جہ
پر ایک ولولہ انگیز نظم ہوئی۔ اس
یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گوجرانو
ختم ہونے کے بعد تمام رضاکار ا
حضرت قائد جمعیۃ نے ان کو نصیحتیں

بعد ازاں حضرت مفتی صا
صوبائی دفتر جمعیۃ میں تھوڑی دیر آ
اراکین جمعیۃ حضرت مفتی صاحب سے
کی مسجد میں پڑھائی۔ جمعہ کے بعد بند
کچھ تحریر میں آسکی۔ وہ قارئین ترجما

ڈسکہ ۲۶ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ تھا کہ انگریز کا برصغیر پاک و ہند پر تسلط تھا۔ یہاں کی عظیم اسلامی سلطنتوں کو سقوط ہوئے بگوں سے لے کر تاشقند تک پھیلی ہوئی عظیم اسلامی سلطنتیں تہس کھا گئیں۔ تو انگریز نے سوچا کہ اگر مسلمانوں کے دلوں سے قرآن کی محبت ختم ہو جائے اور ان کے دلوں سے جذبۂ جہاد مفقود ہو جائے تو ہم یہاں آسانی کے ساتھ حکومت کر سکیں گے۔ انگریز نے اپنے مفاد کے لئے اس قسم کے افراد پیدا کئے۔ جو جہاد کو حرام قرار دیتے تھے۔ بڑے بڑے جاگیرداروں، نوابوں، رئیسوں نے انگریز کا ساتھ دیا۔ انگریز مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کوشش کرتا رہا۔ ایسے وقت میں علماء کب خاموش بیٹھنے والے تھے۔ علماء کرام کی دور رس نگاہوں نے بھانپ لیا تھا کہ اب سوائے اس کے کوئی چارۂ کار ہی نہیں ہے کہ مسلمان متحد اور متفق ہو کر انگریز کا مقابلہ کریں۔ علماء کے پیش نظر اسپین کی تاریخ تھی۔ جہاں ہزاروں اسلامی درسگاہیں تھیں۔ جنہوں نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ آج اسپین میں انگریز کے تسلط کے بعد ایک بھی مسلمان نظر نہیں آتا۔ اسلام کی عظمت کے نشان مٹا دیئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی تمام یادگاریں ختم کر دی گئی ہیں۔ دینی درسگاہوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا ہے۔ ان حالات و واقعات کے پیش نظر علماء کرام نے سوچا کہ اگر انگریز کا مقابلہ نہ کیا گیا اور اس ملک میں اسلام کو بچانے کے لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا تو پاک و ہند کی سرزمین پر ایک بھی کلمہ گو انسان نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ پاک ہند کے علماء نے جہادی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا، اور انگریز سے دست بدست لڑائی مول لی۔ جس کی وجہ سے علماء کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا۔ کالے پانی بھیجا۔ ان کے سینوں کو گولی سے چھلنی کیا۔ توپوں کے دہانوں سے باندھ کر ان کے جسموں کو ریزے ریزے کیا گیا۔ لیکن علماء انگریز کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ علماء نے نہ صرف یہ کہ انگریز سے دست بدست لڑائی ہی کی تھی بلکہ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو زندہ کرنے اور کتاب و سنت کی حفاظت کے لئے دینی مدارس قائم کئے اور انتہائی بھوک اور افلاس کے عالم میں مکاتیب، مدارس اور مساجد میں بیٹھ کر اسلامی معارف کو زندہ رکھا۔ اگر علماء قربانیاں پیش نہ کرتے۔ تو آج پاک و ہند میں کوئی مسلمان نظر نہ آتا یہ بڑے بڑے جاگیردار تو اس وقت انگریز کی خوشامد اور بوٹ پالش کر کے جائدادیں حاصل کرنے میں مصروف تھے۔ اگر ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں علماء مسلمانوں کے دلوں میں دین کی مشعل نہ جلاتے تو یہاں سے اسلام کے نشانات بھی مٹا دیئے ہوتے اور مسلمانوں کا یہ علیحدہ ملک بھی معرض وجود میں نہ آتا۔ اس ملک کی بنیادوں میں جو گارا استعمال کیا گیا ہے وہ علماء کے خون سے تیار ہوا ہے

آپ نے فرمایا کہ پاکستان جس وقت حاصل کیا گیا اسلام کا نام لے کر کیا گیا تھا۔ آج بھی کوئی تحریک چاہے وہ جمہوریت کے نام سے اٹھے یا اشتراکیت و سوشلزم کے نام سے، وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی۔ جب تک اسلام کا نام استعمال نہیں کیا جاتا۔ پاکستان بنتے وقت لا الہ الا اللہ کا نعرہ اس لئے لگایا گیا تا کہ مسلمان قوم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکے۔ آج ملک میں اسلام کو جو نئے ایڈیشنوں میں پیش کیا جا رہا ہے اور اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اس کو دیکھنے کے بعد قوی محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت اسلام کا نعرہ سیاسی اغراض کے لئے لگایا گیا تھا

آپ نے کہا کہ علماء اسلام کا نام لے کر کوئی سیاسی فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ یہی لوگ ہیں جو اسلام کا نام لے کر اسلام کے مفاد سے غداری کر رہے ہیں اور ملک میں ایک غیر اسلامی آئین کو نافذ کر رکھا ہے۔ علماء دھوکا نہیں کرتے۔ یہ تو سیدھی بات کہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام کو نافذ کر دو۔

آپ نے دینی مدارس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ دینی مدارس اسلام کی حفاظت کے قلعے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ حکومت اپنے خرچ پر دینی مدارس میں پڑھنے پڑھانے والے علماء اور طلباء کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ حکومت کے معاملات میں دخیل ہوتے تھے۔ لیکن ہمارے ملک میں جہاں کروڑوں روپیہ غیر ضروری چیزوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اسلام کی تعلیم اور دینی مدارس کے لئے ملکی بجٹ میں ایک پائی تک مخصوص نہیں کی گئی۔ حکومت کو چاہیئے تو یہ تھا کہ حکومت دینی مدارس کو اپنے خرچ پر چلاتی۔ آج تو ان دینی مدارس کے لئے بھی بھیک مانگنا ضروری ہو گیا ہے۔ کم از کم حکومت کو علماء کی ڈیڑھ صد سالہ خدمات کا اعتراف کر کے ہی دینی مدارس کے لئے ملکی بجٹ میں کچھ رقم مخصوص کر دینی چاہیئے تا کہ دینی مدارس کے طلباء کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے میں اپنی مرکزی اور صوبائی گورنمنٹ سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ جب کروڑوں روپیہ تعلیم کی مد میں خرچ کیا جاتا ہے تو ان دینی مدارس کے لئے کیوں خرچ نہیں کیا جاتا۔ کیا اسلامی تعلیمات کی ملک میں ضرورت نہیں اور کیا ان مدارس عربیہ میں پاکستانی قوم تعلیم حاصل نہیں کرتے۔

جہاں کروڑوں روپیہ قومی ملکیت سے ہے تو پھر مدارس عربیہ کے طلباء کے ساتھ کا سا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ افسوس یہ ہے تعلیمی مسئلہ میں ملک بنیادی مقاصد سے ہٹا ہے۔

سیاست دین کا ایک اہم شعبہ ہے۔ ا معاملات، اخلاق اور دیگر دینی معاملا کی رہنمائی کی ہے۔ اسی طرح ملکی نظام سیاست نے رہنمائی کی ہے۔ آج تمام خرابیوں کی بنیاد

ستان میں عائلی قوانین کا نفاذ یورپ کی تقلید ہے

اس کا انکار سراسر کفر ہے

حاصل نہیں کرنا چاہتے

ت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

جیف سہارنپوری

ا اسلام ملتان سے بذریعہ ہوائی جہاز بعد نماز مغرب
ے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے ہوائی
کے بعد حضرت مفتی صاحب بذریعہ کار ڈسکہ
کا شرف حاصل ہوا۔ لاہور سے روانہ ہونے
ب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم
زا تھے۔ جس وقت حضرت مفتی صاحب کار سے
رت مفتی محمود صاحب زندہ باد کے فلک شگاف
ہورا تھا جس میں شمولیت کے لئے حضرت مفتی
ہزیت سید امین گیلانی صاحب کی مسئلہ ختم نبوت
خوص انداز میں تقریباً دو گھنٹے تک خطاب فرمایا
سلامی دینے کے لئے ڈسکہ پہنچے ہوئے تھے تقریر
نے حضرت قائد جمعیۃ کو سلامی دی۔ اس کے بعد

لاہور تقریباً رات کے ساڑھے تین بجے پہنچے اور
بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ کافی تعداد میں
رت مفتی صاحب نے نماز جمعہ مولانا محمد اجمل صاحب
سکہ میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی تقریر جو
ضعیف)

ظام کی کمزوری ہے۔

سئلہ ختم نبوت

آپ نے مسئلہ ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ
سئلہ ختم نبوت امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ امت مسلمہ
اس پر متفق و متحد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
انبوت ختم ہو چکی ہے۔ جو لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ وہ
اسلام سے خارج ہیں۔ آج یہی مسئلہ ختم نبوت کے اظہار
ے ڈرایا جاتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آئندہ انتخاب مسئلہ ختم
نبوت کی بنیاد پر ہوگا۔ اس مسئلہ کو اس طرح مبہم کرنا ان کے
لئے ممکن نہیں ہے۔ آئندہ پاکستان کے مسلمان عوام ان لوگوں
کو برسر اقتدار نہیں آنے دینگے۔ جو مسئلہ ختم نبوت کو اپنے
کو اقتدار کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں۔ جو قوم کرسی پر بٹھانا
جانتی ہے وہ کرسی سے اتارنا بھی جانتی ہے۔ آغا شورش
صاحب کو صرف اسی جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے
لاہور کی جمعیۃ کانفرنس میں منکرین ختم نبوت کی ریشہ
دوانیوں سے نقاب اٹھایا تھا۔ لیکن یہ شورش کا معاملہ
نہیں۔ یہ تو پوری قوم کا معاملہ ہے۔

ملک میں جمہوری حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ بنیادی
حقوق جو تھوڑے بہت دیئے تھے۔ وہ بھی معطل ہو کر
رہ گئے ہیں۔ آغا شورش کاشمیری نے اپنے حقوق اور
مراعات کے حصول کے لئے جیل میں ہڑتال کر رکھی ہے۔
اور ان کو کافی دن ہو چکے ہیں۔ اس کی زندگی خطرے میں
ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آغا صاحب قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں
اگر خدانخواستہ ان کی بھوک ہڑتال سے کوئی ناقابل
ذکر حادثہ رونما ہو گیا، تو اس کی پوری ذمہ داری حکومت
پر ہوگی۔ میں حیران ہوں کہ آغا صاحب کو بھوک ہڑتال
کئے ہوئے کافی دن گذر گئے۔ لیکن کسی اخبار نے بھی
اس کا ذکر نہیں کیا۔ ہماری حکومت نے پریس کو اس
قدر مفلوج کر دیا ہے کہ وہ اس قسم کی خبریں شائع کرنے
میں بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے پرزور الفاظ میں آغا صاحب کی رہائی
کا مطالبہ کیا۔ جب مفتی صاحب نے شورش صاحب کا
نام لیا تو مجمع میں ایک دم جوش و خروش پیدا ہو گیا
اور فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، شورش کاشمیری زندہ باد
کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

دیگر ملکی حالات

حضرت مفتی صاحب نے ملکی حالات اور ملک کے مروجہ
قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ملک میں نا کام
ہے اور قانونی طور پر جرم نہیں ہے جبکہ نکاح ثانی پر
پابندی ہے۔ جو شریعت میں جائز اور حلال ہے۔ ایک
آدمی اپنے گھر میں کسی غیر عورت کو بٹھائے رکھتا ہے اور اس
سے اس کا نکاح بھی نہیں ہے تو ملکی قانون میں اس پر
کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن اگر اسی عورت سے دوسرا
نکاح کر کے گھر میں رکھتا ہے تو یہ قانوناً جرم ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ جو لوگ ایسے قانون پاس کرتے ہیں وہ یورپ
کی تقلید کرتے ہیں۔ عائلی قوانین اس وقت جو ملک میں
رائج ہیں۔ ان کی ایک ایک دفعہ اسلام کے خلاف ہے قرآن
کے خلاف ہے اسلام کے خلاف ہے۔ اجماع امت کے خلاف
ہے۔ عائلی قوانین کا نفاذ کر کے انہوں نے یورپ کی
تقلید کی ہے۔

یورپی مفکرین نے اسلام پر اعتراض کیا ہے کہ وہ
تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ
یورپ میں چونکہ حرامکاری کے تمام راستے کھلے ہیں۔ اس
لئے وہاں ایک بیوی سے زیادہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اس کے برعکس اسلام ایک فطری مذہب ہے۔ اگر
انسان کو اس کی صحیح فطرت پر چھوڑ دیا جائے تو اس کے
خیالات عائلی قوانین کے خلاف ہوں گے۔ اسلام میں حرامکاری
کے تمام دروازے بند ہیں۔ اس لئے اسلام نے تعدد
ازدواج کی اجازت دی ہے۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نظریات

آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اگرچہ اسلامی
تحقیقات کے ادارہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے
غلط عقائد و نظریات جو اس نے کتاب "اسلام" میں پیش
کئے ہیں اسی طرح موجود ہیں۔ اس نے قرآن کو پیغمبر اور
خدا کا مشترکہ کلام قرار دیا۔ جبریل کے وجود اور معراج کا
انکار کیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک ترتیب اور الفاظ
کے لحاظ سے خدائے پاک کا کلام ہے اور اس میں حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دخل نہیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے
تو یہاں تک لکھا ہے کہ قرآن میں کوئی قانون نہیں۔ جو کچھ ہے
وہ ہنگامی اور عارضی چیز تھی۔ سود کو وہ جائز قرار دیتا ہے
شراب کی ایک قسم بیئر کو حلال کہتا ہے۔ اسلامی مشاورتی
کونسل نے جب شراب کو حرام قرار دیا تھا۔ تو اس نے
اس پر اختلافی نوٹ تحریر کیا تھا کہ شراب حرام ہے۔ لیکن
اس کی ایک قسم بیئر حلال ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایک
عورت کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے مطابق قرار
دیتا ہے۔ زکوٰۃ کے متعلق وہ کہتا ہے کہ یہ عبادت نہیں
ٹیکس ہے۔ اس قسم کے اس کے نظریات اور عقائد ہیں
جن کو ملک میں چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور
اس کی کتاب "اسلام" پر ابھی تک پابندی عائد نہیں
کی گئی۔

غرض آج ملک گوناگوں مشکلات میں گھرا ہوا ہے
یہاں ملک میں اسلامی تعلیمات، عقائد و نظریات اور
اخلاقیات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ وہاں ملک کی اقتصادی
اور معاشی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔ ملک کے غریب عوام
بھوک اور افلاس کا شکار ہیں۔ ضروریات زندگی کی
قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ ملک کی صنعت و تجارت
اور دولت پر چند خاندانوں کا تسلط ہے۔ یہاں کے بڑے

بقیہ ۹ - حضرت مفتی محمود صاحب کا خطاب

بڑے زمیندار اور جاگیردار غریب عوام کو ذلت کی زندگی گزارنے اور ان کو غلام بنانے پر مجبور کر رہے ہیں حالانکہ ملک کے دستور کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اس ملک میں کسی کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔ جس پر میں نے ایک ترمیم بھی پیش کی تھی کہ کسی شخص کے بجائے کسی شہری کو غلام نہیں بنایا جائے گا ہونا چاہیئے۔ لیکن اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی یہاں کے عوام کو غلام سمجھا جاتا ہے۔

یہاں کاشتکاروں، ملازموں اور مزدوروں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اقتصادی طور پر چند سرمایہ داروں کے ہاتھ میں مزدور، ملازم اور عوام بری طرح پس رہا ہے بلکہ سرمایہ دار ملازم اور مزدور طبقہ کو غلام سے بدتر پوزیشن میں سمجھتے ہیں

ہمارے ملک کی یہ حالت ہے کہ اسلام سے یہاں بغاوت ہے۔ غریب عوام، کاشتکار اور مزدور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے ملک کو استحکام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ملک میں سیاسی استحکام حاصل کرنے کے لئے یہاں کے عوام کاشتکار اور مزدور طبقہ کی ہمدردیاں حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ہم اپنے لئے اسلام کو مشعل راہ بنالیں اور اپنے تمام ملکی و ملی، اقتصادی اور معاشی مسائل اسلام کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر ساڑھے گیارہ بجے سے شروع ہو کر تقریباً رات کے ڈیڑھ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

حضرت ناظم عمومی مرکزی کا دورہ سندھ

۲۸ اکتوبر بروز پیر	خیرپور
۲۹ اکتوبر بروز منگل	سکھر
۳۰ اکتوبر بروز دوپہر	لاڑکانہ
" " رات	ٹھلی نو
۳۱ اکتوبر بروز جمعرات	حیدرآباد
یکم نومبر بروز جمعہ	کنڈیارو

جمعہ کے دن شام کو واپسی برائے ملتان

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر کا چھتیسواں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ

درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بتاریخ ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء مطابق ۳، ۴ شعبان ۱۳۸۸ھ بروز ہفتہ اتوار بمقام کمپنی باغ کوہاٹ منعقد ہو رہا ہے۔

اسمائے گرامی مدعوئین حضرات

حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کراچی

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری صاحب (ابن امیر شریعت) ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام مغربی پاکستان

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کے بھنوئی مولانا عبداللطیف صاحب شہید کر دیئے گئے

ملتان۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کے بہنوئی اور علاقہ میرپور خاص کے مشہور مبلغ اسلام مولانا حافظ عبداللطیف صاحب ۳۰ ستمبر کو شہید کر دیئے گئے۔ قتل کے اسباب حتمی طور پر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ لیکن چونکہ کافی عرصہ سے ..... مسئلہ ختم نبوت کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان پر دو سے زیادہ مرتبہ منکرین ختم نبوت کی طرف سے پہلے بھی قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔ اس لئے گمان اغلب ہے کہ یہ حرکت انہی لوگوں کی ہوگی۔ ڈاکٹر کمال صاحب کو میرپور خاص سے بذریعہ تار اطلاع دی گئی اور وہ میرپور خاص روانہ ہو چکے ہیں۔

ادارۂ ترجمان اسلام و عملہ دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! (ادارہ)

مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا الحاج قاری محمد عمر صاحب ایم اے (تاریخ) حضرت مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر (مدرس دارالعلوم سرحد پشاور) مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا احمد علی جان صاحب ناظم جمعیۃ چارسدہ۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب مفتی سرحد پشاور۔ مولانا رحمت ہادی صاحب گل بہار کالونی پشاور۔ مولانا مخزالاسلام کاکاخیل صاحب امیر جمعیۃ ہنگو۔ حضرت مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحب ٹیری۔ مولانا حاجی احمد سعید صاحب اخوندزادہ تیراہ۔ مولانا وزیرزادہ وزیر گل صاحب ساری پایاں۔ مولانا مفتی نجم الدین صاحب کوبوغہ شریف۔ مولانا صاحبزادہ محمد سلیم صاحب پلوسی لاچی۔ مولانا شہید احمد صاحب امیر جمعیۃ کرک مولانا یعقوب القاسمی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

المشتہر: حاجی محمد ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ چھ ماہ سے اور چھوٹے بھائی صاحب عرصہ تین سال سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ از راہ کرم خصوصی طور پر صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

شورش کاشمیری کی حمایت میں ہڑتال و جلوس

جھنگ، ۳۰ ستمبر بروز پیر۔ جھنگ صدر و جھنگ شہر کے تاجر و کاروبار و سوداگر حضرات نے آغا شورش کاشمیری کی حمایت میں ہڑتال کی۔ علماء کی قیادت میں شاندار جلوس نکلا۔ موقع پر پولیس و مجسٹریٹ موجود تھے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ نعرے یہ تھے۔ شورش کو رہا کرو، شورش کے مطالبات تسلیم کرو۔ شورش زندہ باد۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ جلوس مسجد شیخ لاہوری سے شروع ہوا اور ریل بازار، شہید روڈ، دھوبی روڈ، کھیتیانوالہ بازار، جھنگ بازار سے ہوتا ہوا اسٹیڈیم پہنچا۔ جلوس سے مندرجہ ذیل علماء نے خطاب کیا۔

مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ جھنگ۔ مولانا محمد فاروق ناظم جمعیۃ جھنگ صدر۔ مولانا محمد امیر صاحب متفق جمعیۃ، مولانا غلام قادر صاحب متفق جمعیۃ و رکن جمعیۃ۔ دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی

(محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ جھنگ)

گوجرانوالہ میں دارالمبلغین ختم نبوت کا اجراء

مرکزی جماعت تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دفتر ختم نبوت اندرون سیالکوٹی دروازہ گوجرانوالہ شہر میں دارالمبلغین کے قیام کا فیصلہ ہوا ہے۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام اور دیگر ضروری مسائل پر ۲۵ رجب بروز جمعہ سے خطاب شروع فرمائیں گے اور یہ سلسلہ ۲۵ شعبان تک جاری رہے گا۔ علماء کرام، ائمہ مساجد، طلباء مدارس عربیہ و جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے سنہری موقعہ ہے کہ وہ مولانا موصوف کی پچاس سالہ محنت و معلومات سے مستفیض ہوں۔

جلسہ

۱۶ اکتوبر بروز بدھ ۷ بجے بعد نماز عشاء جامع مسجد فوارہ چوک مارکیٹ دھرمپورہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپوری و دیگر علماء ربانی خطاب فرمائیں گے (محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرم پورہ لاہور)

مجلس ذکر

۱۱ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب کوٹ مرادخاں قصور میں مجلس ذکر منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میانوی خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری، حضرت مولانا شاہ محمد صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ تشریف لا کر فیض یاب ہوں۔

(حبیب اللہ قادری قصوری کوٹ مرادخاں)

جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیر گڑھ میں اجتماع

۱۸ ستمبر بروز بدھ زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیر گڑھ کا ایک اجتماع زیر صدارت مہتمم صاحب احمد دارالعلوم شیر گڑھ ہوا جس میں سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ پشاور ڈویژن نے قوم سے خطاب کیا۔ جلسے کی کارروائی نماز ظہر کے بعد تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اور مودودیت، وہابیت، پنج پیریت کے فتنوں سے عوام کو آگاہ کیا۔ خاص کر مودودی صاحب کی کتابوں میں سے بعض عبارات پر گرفت کرتے ہوئے مودودیت کی نام نہاد اسلام دوستی کو بے نقاب کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں

(۱) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" ضبط کی جائے اور ڈاکٹر مذکور کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔

(۳) رسوائے زمانہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی جو کہ خالص غیر اسلامی قوانین ہیں فوراً منسوخ کئے جائیں۔

(میرزا گل ناظم دفتر جمعیۃ شیر گڑھ)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب ضبط کی جائے

مورخہ ۶ ستمبر بعد از نماز مغرب مولانا عبدالواجد صاحب و مولانا محمد شمروز صاحب و ڈاکٹر عبدالغفور صاحب (یہ تینوں حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے مقتدر اراکین ہیں) اور دیگر دیندار طبقے کی تحریک پر عظیم الشان احتجاجی جلوس نکالا گیا جلوس نکالنے سے قبل عظیم اجتماع کو مولانا عبدالواجد نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور ڈاکٹر موصوف کے گمراہ کن خیالات کی تردید کی بعد ازاں جلوس مسجد میان سے نکل کر قصبہ جلسی کے بڑے شاہراہوں سے گذرتے ہوئے اسلام زندہ باد، ڈاکٹر فضل الرحمٰن مردہ باد، دشمنان اسلام مردہ باد کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ اتنا عظیم الشان جلوس جو جلسی کی تاریخ میں کبھی نہیں نکلا تھا مسجد چوک بازار پر آکر ختم ہوا۔ جہاں مولانا عبدالواجد نے جلوس کے اختتام پر عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حاضرین سے یہ عہد لیا کہ ڈاکٹر موصوف نے اپنی کتاب میں اسلام اور ہادی اسلام کی جو توہین کی ہے۔ مسلمان قوم اسے کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ آخر میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب ضبط کی جائے اور اس پر مقدمہ چلا کر عبرت ناک سزا دی جائے۔ اور جمہوریت کا راگ الاپنے والی حکومت سے مطالبہ کیا کہ جمہور کا مطالبہ مانا جائے۔

(عبدالمتین ہزاروی مقیم جلسی ضلع مردان)

ناظم اعلیٰ ضلع بنوں کا دورہ

مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں بہ معیت مولانا فاضل لطف اللہ ناظم تحصیل لکی و مولانا حمد اللہ جان حکیم ناظم حلقہ اباخیل تحصیل لکی علاقہ پنجہ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ نے تجوڑی، سلیمان خیل، جانی خیل وزیر، تختی خیل میں جلسہ عام سے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، شرعی قانون کا مطالبہ۔ غیر اسلامی تحریکات کا خاتمہ کرنے پر زور، منکرین ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کی مذمت۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تازہ تصنیف اسلام نامی کی ضبطی کا مطالبہ کرتے ہوئے کثیر التعداد حاضرین سے پرزور تائید حاصل کی، اور ہر مقام پر تمام حاضرین نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہر چہار مقامات میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

قرارداد نمبر ۱۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ شرعی قانون کا نفاذ کیا جائے۔ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کیا جائے۔ غیر اسلامی تحریکات کی سرپرستی ختم کی جائے۔ فلم خانہ خدا بند کی جائے۔

مقامی تجاویز۔ جانی خیل و تختی خیل کا یہ عظیم اجتماع کرم گھڑی ڈیم کا محکمہ انہار کے جفاکش ملازمین بیلداران جو شدید تنگدستی کی وجہ سے مبلغ اسی روپیہ ماہانہ پر مزدور ہوتے ہیں۔ اور بغیر چھٹی کے ان سے سخت کام لیا جاتا ہے مگر بایں ہمہ ان کو بجائے اسی روپیہ کے صرف پچاس روپیہ ملتے ہیں۔ جن پر ان مفلس مزدوروں کے بال بچوں کا گذارہ نہیں چل سکتا۔ لہٰذا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ایس، ڈی، او ماسل۔ ایکسین فقیر محمد، بابو رسول جان وزیر سے باز پرس کر کے غریب مزدوروں کو اپنا حق دیا جائے۔ (رشید احمد)

حضرت قاری نور الحق صاحب ناظم اعلیٰ ملتان ڈویژن کبیر والا میں

۱۳ ستمبر بروز جمعہ ملحقہ بستی نواز نگر کبیر والا میں حضرت قاری صاحب نے تبلیغی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما کرسیوں کے بھوکے نہیں ہیں بلکہ پاکستان بناتے وقت اہل وطن سے جو عہد کیا گیا تھا۔ کہ اس ملک میں اسلام کی حکومت ہوگی اور کتاب و سنت کا بول بالا ہوگا۔ اسی عہد کی یاد دہانی کے لئے مصروف ہیں اور ارباب جمعیۃ ارباب حکومت سے اس پر عمل کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر موجودہ حکومت مکمل اسلامی آئین نافذ کر دے۔ اور کفر و ارتداد کی تبلیغ کے دروازے یکسر بند کر کے پاکستان کو خالص اسلامی مملکت بنا دے جمعیۃ ان سے ہر ممکن تعاون کرنے کو تیار ہے۔

(غلام یٰسین جمعیۃ علماء اسلام کبیر والہ)

جہلم میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا عبداللطیف صاحب کا خطاب

جہلم ۶ ستمبر۔ آج جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم حضرت الحاج مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے یوم دفاع، مسئلہ جہاد اور جنگ ستمبر کے موضوع پر فرمایا کہ جنگ ستمبر میں ہماری فتح اور کامیابی اللہ رب العزت کی رحمت کاملہ کی مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی ہم سے دوگنا دشمن کے مقابلہ میں ہمیں باوجود قلت مال و زر اور اسلحہ و فوج کے جس عظیم کامیابی سے سرفراز فرمایا ہے ہم تا زیست اسے فراموش نہیں کر سکتے اور آج یوم دفاع کے موقع پر تمام ارض پاک کے رہنے والے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جہاد کی خاطر تیار رہیں۔

مولانا نے حکام بالا کو مشورہ دیا کہ آج ملک میں بعض افراد جو مسئلہ جہاد کو ختم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو اعلیٰ آسامیوں پر اور زر مبادلہ کے ذریعہ ان کی امداد کرنے سے اجتناب کریں۔

آخر میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سہ روزہ سیرت کانفرنس پر عین انعقاد کے وقت پابندی پر شدید احتجاج کیا اور فرمایا کہ حکام کا یہ اقدام جمہوری حقوق کے منافی ہے۔ (ارشد چکروی)

تشکیل جدید جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پڈعیدن

زیر صدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب ایم، اے دفتر جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن میٹنگ منعقد ہوئی جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولانا احمد صاحب خطیب جامع مسجد کبیر پڈعیدن
نائب امیر ۱ — حافظ عبدالاحد صاحب خطیب لوکو شیڈ
نائب امیر ۲ — مولانا محمد گلزرین صاحب خطیب احرار نگر
" " ۳ — مولانا ذکاء اللہ صاحب خطیب مسجد بازار پڈعیدن
ناظم اعلیٰ — مولانا حبیب الرحمٰن خطیب جامع مدنی مسجد
نائب ناظم — جناب رئیس محمد ہاشم صاحب صبیحو
ناظم نشر و اشاعت — حکیم حافظ خوشی محمد صاحب
سالار — جناب ڈاکٹر ذکاء اللہ صاحب اندرون بازار
خازن — صوفی ثناء اللہ صاحب ریلوے روڈ

جمعیۃ علاقہ پنج کٹھہ ضلع راولپنڈی کا انتخاب

سرپرست اعلیٰ — استاذ العلماء حضرت مولانا حکیم محمد جان صاحب سموں خلیفہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ
سرپرست — مفتی علاقہ حضرت مولانا حکیم عبدالحی صاحب بھوئی گاڑ
امیر — حضرت مولانا قاضی محمد منور صاحب گڑھی افغاناں
نائب امیر — حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب ہزاروی واہ کینٹ
ناظم اعلیٰ — حافظ القاری محمد سلیمان صاحب ایجنسی بلگھوی حال گڑھی افغاناں
نائب ناظم — حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ارشد
خازن — صوفی محمد ممتاز صاحب گڑھی افغاناں۔

مودودیت سے توبہ

میں اعلان کرتا ہوں کہ مودودی صاحب اور ان کی ہمخیال جماعت گمراہ ہے۔ جس کے خلاف علماء دین کے تمام طبقات نے اعلانات کر دیئے ہیں۔ میں پہلے ان کا ہمخیال تھا، لیکن اب میں ان سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔

(ماسٹر معصوم ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول میانوالی رانجھا ضلع گجرات)

بقیہ: عہد فاروقی کی ایک جھلک

وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے حضور سب لوگ برابر ہیں۔ عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر بجز تقویٰ کے اور کوئی وجہ فضیلت نہیں ہے اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ باوجود ایک طویل عرصہ تک ان کی خدمت میں رہنے کے ان میں ہمیں حاکم کا غرور اور مالدار کی اکڑفوں محسوس نہ ہوئی۔ ان کی کوئی خاص امتیازی شان نہ تھی بلکہ وہ ہمارے درمیان ہماری ہی طرح رہتے تھے۔ وہ نہ اپنی رائے کو دوسروں پر بہ جبر ٹھونستے اور نہ کوئی کام بلا مشورہ کرتے تھے چھوٹے بڑے، اہم اور غیر اہم معاملہ میں ہم سے مشورہ کرتے، اور معمولی سے معمولی شخص کی رائے پر توجہ دیتے تھے۔ ان کی شخصیت، تواضع کی ایک زندہ مثال تھی۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کروا دیا کہ اگر کسی کا قرضہ ان کے ذمہ ہو یا کسی نے ان سے کسی ناانصافی کا بدلہ لینا ہو تو وہ قرضہ چکانے اور بدلہ دینے میں جو شقت بھی نہیں اٹھانی پڑے، اسے برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔" اب تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کی زندگی ہر قسم کے تکلف سے مبرا تھی، اور اس میں ایک خاص اسوہ تھا جو لوگوں کو ایک خاص رستہ پر چلانے کے لئے آمادہ کرتا تھا۔"

اعرابی یہ ساری گفتگو ہمہ تن گوش ہو کر سنتا رہا جب عمرؓ خاموش ہوئے۔ تو اس نے کہا۔

"آپ نے مجھے ان کی عبادت کے لئے کچھ نہیں بتایا اور نہ ان حقوق ہی کا تذکرہ کیا ہے جن کو وہ ادا کرتے تھے۔ عمرؓ نے جواب دیا۔

"وہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ وہ ہمیشہ یہ بات ہمیں ذہن نشین کرایا کرتے تھے کہ تمام عبادات نفس کو پاک روح کو پاکیزہ اور دل کو صاف کرتی ہیں۔ اور اگر انسان ان کے ادا کرنے سے رقیق القلب، یتیموں کا خیر گیر، کمزوروں اور ناتوانوں کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنے والا، خیر و صلاح کا آرزومند اور شر و فساد سے متنفر نہ ہو تو ان کے اندر کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اسی طرح وہ ہمیں یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ دین سے مراد اللہ کی محبت اور لوگوں کی خدمت ہے۔

دایہ کے آنے کے بعد سے خیمہ کے اندر بالکل سکون اور آرام تھا۔ لیکن جب حضرت عمرؓ باتیں کرتے کرتے یہاں تک پہنچے تو اندر سے ایک آواز بلند ہوئی۔ آواز سنتے ہی اعرابی اٹھ کھڑا ہوا اور خیمے کے سامنے جا کر ٹہلنے لگا تھوڑی دیر بعد جب آواز مدھم پڑ گئی تو اعرابی اپنی پہلی نشست پر آ گیا اور پھر سلسلۂ گفتگو چھیڑ دیا۔

"آپ عمرؓ کو بھی جانتے ہوں گے، لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ بڑا سخت اور سنگدل انسان ہے؟"

"جی ہاں میں اسے جانتا ہوں اور یہ قابل مذمت صفات ہیں مجھے حیرت ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں نے کس طرح بالاتفاق اسے اپنا امیر منتخب کر لیا۔ حتیٰ کہ انہیں اس کے ان اخلاق کی خبر ہے۔"

ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ انہیں اس سے بہتر کوئی خادم نہ ملا ہو۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ وہ ان کا خادم ہے آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ امیر کی مٹھی میں ہی سب کی زندگیاں ہوتی ہیں کیا مسلمانوں کا خزانہ ان کے قبضہ میں نہیں ہے؟

اس وقت دایہ ——— (اور وہ حضرت عمرؓ کی اہلیہ کے سوا اور کون تھی) نے پکار کر کہا۔" امیر المومنین اپنے دوست کو لڑکے کی خوشخبری سناؤ۔"

امیر المومنین کے الفاظ سن کر اعرابی مبہم گیا اور جب اسے معلوم ہوا کہ وہ اسی سخت اور سنگدل عمرؓ کے سامنے بیٹھا ہے جس تحکمانہ رویہ کو وہ ابھی کوس رہا تھا تو اس پر دہشت طاری ہو گئی اس نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں آپ سے اپنے غیر شائستہ برتاؤ اور قابل مذمت رویہ کی معذرت چاہتا ہوں۔"

"میرے محترم دوست! حضرت عمرؓ نے کہا۔ تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اللہ تمہاری آنکھوں کو بچے سے ٹھنڈک پہنچائے ہم تو اس کے کارندے ہیں۔ اس کے سامنے نہ کوئی حاکم ہے نہ محکوم۔ نہ کوئی امیر ہے نہ فقیر۔ اللہ اس شخص کو عزیز رکھتا ہے جو اس کی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اور میں نے جو کچھ کیا ہے یہ تو اس حق کا ایک حقیر جزو ہے۔ جس کی ادائیگی کی ذمہ داری مجھ پر ان لوگوں کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔ جن کا مجھے امیر منتخب کر کے خلیفہ کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ اسلام کے نزدیک امیر کی بجز اس کے اور کوئی حیثیت نہیں ہے کہ وہ ملت کا خادم اور ان کے حالات و معاملات کی دیکھ بھال کرتا رہے۔

اس وقت تک کھانا پک کر تیار ہو چکا تھا۔ آپ نے ہنڈیا اٹھائی اور خیمہ کے سامنے رکھ کر اپنی اہلیہ کو آواز دی اور کہا۔

"کھانا ٹھنڈا ہونے سے پہلے یہ اسے کھلا دو کیونکہ اب اسے اس کی ضرورت ہوگی۔"

اس کے بعد پھر وہ اپنی نشست پر آ کر بیٹھ گئے اور بات چیت شروع کر دی، یہاں تک کہ آپ کی اہلیہ اعرابی کی بیوی کو کھلانے پلانے سے فارغ ہو گئیں۔ اور اس کے آرام و راحت کے لئے تمام اسباب مہیا کر دیئے۔ تو آپ نے اعرابی اور آپ کی اہلیہ نے اعرابی کی بیوی سے الوداع کہی اور مدینہ کی طرف واپس لوٹے۔

جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو مسجد نبوی کے سادہ و پرکار میناروں سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی دلکش آواز آ رہی تھی۔

مدینہ کے سارے مسلمان رات کی گہری نیند سے بیدار ہو چکے تھے اور خدا کے اطاعت گزار بندے جذبۂ عبودیت سے سرشار ادائے نماز کے لئے مسجد کی طرف آ رہے تھے۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ رات بھر کی اس خدمتگزاری اور بیداری و مستعدی کے ساتھ جب مسجد میں داخل ہوئے تو خدا کی رحمت کاملہ نے آگے بڑھ کر ان کی پیشانی کو چوم لیا۔

رضی اللہ عنہ وارضاہ وادخلہ بحبوحۃ النعیم

واعلیٰ اللہ درجاتہ۔

تحصیل کرک کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۶ء بمقام مدرسہ مدینۃ العلوم وارنہ شمالی میں زیر صدارت مولانا شہید احمد صاحب امیر جمعیۃ مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں طالب علم کالانور کی تلاوت کلام پاک کے بعد امیر جمعیۃ نے مختصر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ جمعیت کی اشاعت کے لئے بمقام کرک شعبان کے آخر میں ایک عظیم الشان کانفرنس ہونی چاہئے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیت ضلع کوہاٹ کو دعوت دی جائے۔

۲۔ جمعیت کی توسیع کے لئے تحصیل کرک میں کمیٹیاں مقرر ہوئیں۔

۳۔ جمعیۃ کو مستحکم بنانے۔ ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے اور جمعیت کی مالی امداد کرنے میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی اپیل کی گئی۔

۴۔ کانفرنس کے لئے انتظامیہ اور استقبالیہ کمیٹی مقرر ہوئی۔

رب نواز ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل کرک۔ ضلع کوہاٹ۔

توڑ دھیر

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کے خلاف احتجاج

بروز جمعہ ۲ ستمبر جمعیت علماء اسلام حلقہ اتمان بلاق کا ماہوار اجلاس زیر صدارت مولانا فیض الرحمٰن صاحب صدر منعقد ہوا۔ ماہوار کارگذاری سنانے کے بعد ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس کی کتاب کے غلط عقائد کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور موضع توڑ دھیر مسجد شیشم اور جلیئی و جلسئی میں عام جلسے کئے گئے اور جلسوں کے بعد جلوس نکالے گئے۔

آخیر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام ضبط کی جائے۔

۲۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں جید علماء کو شامل کیا جائے۔

۳۔ ڈاکٹر مذکور کو سزا دی جائے۔

مردان میں
"ترجمان اسلام"
ملنے کا پتہ
انٹرنیشنل بک ایجنسی جہانگیر مارکیٹ بینک روڈ
مردان
پروپرائٹر۔ عبدالمالک

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے اجلاس میں

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کی گرفتاری پر احتجاج

چکوال ۲۶ ستمبر۔ بعد از نماز مغرب زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چکوال ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گرفتاری کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی گرفتاری کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ یہ اجلاس مولانا ہزاروی کو ایک حق پرست، حق گو عالم دین اور ملک و ملت کا بے لوث خادم و محافظ سمجھتا ہے اور حکومت سے شدید مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مولانا موصوف کو بلا تاخیر رہا کر کے ملک و ملت کی خدمت کا موقع دے۔

(۲) یہ اجلاس آغا شورش کاشمیری مدیر چٹان کی بھوک ہڑتال کو سخت تشویشناک امر سمجھتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آغا صاحب موصوف کی نظر بندی کے دوران ان کی شایان شان مراعات دی جائیں اور ان کے مطالبات کو تسلیم کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رسوائے عالم کتاب "اسلام" کی اشاعت کو اسلام اور پاکستان کے مفاد کے منافی قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کتاب کو فی الفور ضبط کر کے مصنف کو عبرت ناک سزا دے تاکہ آئندہ کوئی زندیق قرآن مقدس اور نبوت محمدیہ کی برتری کو مجروح کرنے کی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔

(حاجی احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال)

جمعیۃ علماء اسلام تاندلیانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز منگل چار بجے شام بدکان منظور حسین صاحب سیال آڑھتی غلہ منڈی تاندلیانوالہ میں زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا صاحبزادہ احمد شفیع صاحب منعقد ہوا۔ قاری احمد صدیق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد گذشتہ ماہ کی کارروائی اور گذشتہ ماہ کی آمدن اور خرچ پڑھ کر سنایا گیا۔ اور مجلس شوریٰ نے پاس کیا کہ جمعیۃ کا دفتر قائم کیا جائے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام تاندلیانوالہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کو مستحسن خیال کرتا ہے کہ اس نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس کی نام نہاد کتاب "اسلام" کو فی الفور ضبط کرے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن پر مقدمہ چلا کر اس کو سزا دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے ناظم کی گرفتاری پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت موصوف کو فی الفور رہا کرے۔

(نیاز احمد سیال ناظم جمعیۃ تاندلیانوالہ)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے

مولانا سید حفیظ الرحمٰن شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی نے مدنی جامعہ مسجد میں قبل از نماز جمعہ تقریر کرتے ہوئے اپنے ملک کے حکمرانوں سے پرزور مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو فی الفور ضبط کیا جائے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن پر مقدمہ چلایا جائے۔

(حافظ محمد ادریس بانی پتی ناظم اعلیٰ جمعیۃ سلانوالی)

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کیلئے ایصال ثواب

دنیائے اسلام کی نامور یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے حضرت نائب مہتمم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع پڑھ کر مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی میں فوراً تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔ اساتذہ اور طلباء مدرسہ نے ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید کا ختم کیا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس نے حضرت مولانا سید مبارک علی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مرحوم کی زندگی قابل رشک گذری، اٹھاسی سال کی عمر میں وصال جس کا اکثر حصہ دارالعلوم دیوبند جیسی دینی درسگاہ کی اہم خدمات میں گذرا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے قابل رشک نعمت ہے دارالعلوم کے فرزند لاکھوں کی تعداد میں اکناف عالم میں اسلام کے پھیلانے میں مصروف ہیں۔ مولانا مبارک علی صاحب مرحوم یقیناً سب کے درجات میں شریک ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی رحمۃ اللہ کے بعد تقریباً دنوں میں یہ دوسرا صدمہ ہے، جو دارالعلوم کو پہنچا ہے۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ میں دارالعلوم کے تمام ارکان کو عموماً اور حضرت محدث حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کو خصوصاً صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں خدمت اسلام کے لئے ان حسرات کے نعم البدل رفیق میسر ہوں۔

(عزیز الرحمٰن مدرس مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

بستی رحیم میں جلسہ

گذشتہ روز مورخہ ۱۴ اکتوبر کو دینا پور روڈ بستی رحیم تحصیل خان پور میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام عظیم الشان اجتماعات ہوئے۔ جس میں مولانا عبدالصبور صاحب، مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی، مولانا عبدالکریم صاحب نے تقاریر فرمائیں اور جمعیۃ کی دعوت پیش کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	حافظ یار محمد صاحب
نائب امیر	حافظ محمد حسین صاحب
ناظم اعلیٰ	عبدالغفور صاحب
نائب ناظم	بشیر احمد صاحب
خزانچی	حضور بخش صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام دینا پور

امیر	شیخ بشیر احمد صاحب
نائب امیر	مولوی عبدالحکیم صاحب
ناظم	چوہدری سبحان الدین صاحب
خزانچی	علی حسن صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت	حاجی اللہ جوایا صاحب دکاندار

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) شورش کاشمیری کو رہا کر کے پریس کو واگذار کیا جائے

(۲) یہ اجلاس نوجوان لیڈی ہیلتھ وزیٹرس زبیدہ النساء کی بہیمانہ آبروریزی کے شرمناک واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو شریعت اسلامیہ کے مطابق سزا دی جائے۔

(۳) یہ اجلاس دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو ختم کیا جائے۔

گوجرانوالہ میں ہڑتال

گوجرانوالہ یکم اکتوبر۔ آج یہاں آغا شورش کاشمیری صاحب کی نظر بندی کے خلاف مکمل ہڑتال کی گئی۔ شہر کی تمام مارکیٹیں بازار اور کاروباری ادارے بند رہے۔ ہڑتال میں جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، نظام اسلام پارٹی، عوامی لیگ، تحریک جمہوریت وغیرہ تمام جماعتوں نے حصہ لیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوراً آغا شورش کاشمیری کو رہا کر کے مسلمانان پاکستان کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

(محمد اکرم شاہد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ گوجرانوالہ)

مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی پر پابندی

پبلک منٹی نس دفعہ ۵ کے تحت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کا دو ماہ کے لئے راولپنڈی میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے

مولانا محمد رمضان صاحب پر پابندی

میانوالی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کو دو ماہ کے لئے میونسپلٹی حدود میانوالی میں نظر بند کر دیا گیا ہے

چنیوٹ میں ہڑتال

چنیوٹ یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء کو اہالیان چنیوٹ نے آغا شورش کاشمیری کی بھوک ہڑتال کے سلسلے میں زبردست احتجاجی جلوس نکالا اور چنیوٹ میں یکم اکتوبر کو مکمل ہڑتال رہی کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی یہاں تک کہ سگریٹ تک بھی نہیں مل سکے۔ اس جلوس کی قیادت شہر کے علماء کرام فرما رہے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہلکا سا لاٹھی چارج بھی ہوا۔ جس سے ایک پولیس کا ایک سپاہی زخمی ہوا۔ چنیوٹ میں اس سے قبل جمعہ کے روز بھی ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

بقیہ: علمی جائزہ مفتی محمد یوسف صاحب

اب مفتی صاحب خود ہی ازروئے انصاف بتلائیں۔ کہ "خلافت وملوکیت" کے مضامین کو جس طرح آپ نے صحابہ کرام کا تنقیص وعیب جوئی پر مبنی۔ کتاب وسنت کے مسلمات کے خلاف اور موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے مضر اور زہریلے اثرات رکھنے والا قرار دیا ہے۔ یہی تو علمائے حق نے اس کتاب کے بارے میں فیصلہ فرمایا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ باوجود اس کے آپ علمائے حق سے بدظن ہیں اور مودودی صاحب کو اپنے انہی خطوط میں ایک بلند پایہ داعی حق بھی قرار دے رہے ہیں۔ کیا صحابہ کرام کی تنقیص وتوہین کرنے والا اور ان کے خلاف زہریلے اثرات پھیلانے والا بھی داعی حق ہو سکتا ہے۔؟

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست۔

"مفتی صاحب کی قلابازی"

یہ بات بھی بہت زیادہ حیرت انگیز ہے کہ جو مفتی صاحب ۱۳۸۵ھ میں مودودی صاحب کے مضامین کو صحابہ کرام کے زہریلے اثرات پھیلانے والے۔ اور صحابہ کرام کی تنقیص وعیب جوئی پر مشتمل قرار دے رہے ہیں۔ وہی مفتی صاحب دو سال کے بعد ۱۳۸۷ھ میں اپنی کتاب "علمی جائزہ" میں صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کی بحث میں علمائے حق کے جواب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے تو صرف علمی تنقید کی ہے اور صحابہ کرام کی تنقیص اور عیب جوئی بالکل نہیں کی۔ چنانچہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی پوزیشن صاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

جب وہ خود تصریح کر چکے ہیں کہ تنقید سے ہماری مراد یہاں تنقیص یا توہین نہیں ہے نہ اس سے ہم عیب جوئی اور عیب چینی مراد لیتے ہیں۔ بلکہ اس سے ہماری مراد صرف یہ ہے کہ رسول خدا کے ماسوا تمام لوگوں کے اقوال وافعال کو خواہ وہ صحابہ کرام ہوں یا دوسرے بزرگان دین۔ کتاب وسنت کی شرعی کسوٹی پہ جانچا اور پرکھا جائے گا۔ الخ (علمی جائزہ ص ۲۹۶)

ہمارا سوال

محترم مفتی محمد یوسف صاحب سے ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ (۱) "علمی جائزہ" والے مصنف اور ماہنامہ جامعہ اسلامیہ میں مودودی صاحب کے نام جن کے "خلافت وملوکیت" کے سلسلہ میں خطوط شائع ہوتے ہیں۔ یہ دونو کوئی جدا جدا مفتی محمد یوسف ہیں۔ یا ایک ہی شخصیت ہیں۔ (ب) اگر ایک ہی مفتی محمد یوسف ہیں تو کیا مذکورہ خطوط کے دو سال بعد آپ نے صحابہ کرام کے بارے میں اپنا نظریہ بدل لیا ہے اگر ایسا ہے تو آپ نے رجوع کا واضح اعلان کیوں نہیں فرمایا (ج) اگر صحابہ کرام کے بارے میں آپ سابق عقیدہ پہ قائم ہی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ "علمی جائزہ" میں آپ نے مودودی صاحب کی کتاب خلافت وملوکیت پر تنقید نہیں کی۔ اور معیار حق کی بحث میں اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اپنے خطوط میں بیان کردہ موقف کے خلاف مودودی صاحب کی حمایت میں آپ نے دلائل پیش کئے ہیں کیا یہ کتمان حق کسی عالم حق کا شیوہ ہو سکتا ہے؟ کیا آپ کے نزدیک بالنسبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اپنے امام مودودی کی شخصیت کو بے داغ ثابت کرنا ضروری ہے؟ اور دیانت وانصاف اور دین خداوندی کا یہی تقاضا ہے؟

مفتی صاحب۔ اب بھی وقت ہے کہ آپ مودودی صاحب کی ناجائز حمایت سے دست بردار ہو کر علمائے حق کی طرح اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کی حفاظت کے لئے کتاب "خلافت وملوکیت" کی واضح تردید ملک وملت کے سامنے پیش کر کے اپنے رب کو راضی کر لیں۔ ورنہ مرنے کے بعد مودودی صاحب کی شفاعت آپ کے کسی کام نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

بقیہ: خطبہ استقبالیہ

ہم آپ حضرات کی توجہ جی ایم سید کے نعرہ "جئے سندھ" جیسے فتنہ عظیم کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں جس کے تحت مسلمانان پاکستان میں صوبائی اور لسانی تعصب اور گروہی تقسیم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسلام کے اصول انما المؤمنون اخوۃ اور پاکستان کی بنیادی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے ساتھ دشمنان دین اسلام راجہ داہر جیسے طاغوت پرستوں کی اولاد کہلانے پر فخر کیا جاتا ہے۔

یہاں فتنۂ انکار ختم نبوت کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے۔ مملکت پاکستان حضور سرور دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کی خاطر وجود میں آئی ہے حکومت کا فرض ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کی حفاظت کرے۔ اگر اس فتنے کی قوی قوت کے ساتھ سرکوبی نہ کی گئی تو خطرہ ہے کہ امت مسلمہ کی وحدت کہیں پارہ پارہ نہ ہو جائے۔

حضرات!

موجودہ حالات کے پیش نظر اگر پاکستان کے حصول کا بنیادی مقصد حاصل نہ ہوا تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا اور اگر ہم نے ان حالات میں اپنے فرائض کو پوری طرح محسوس نہ کیا تو ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواخذہ پر بچ نہیں سکتے۔ اس وقت اس امر کی شدید ترین ضرورت ہے کہ علماء حق امت کی ڈگمگاتی کشتی کو بحفاظت تمام کنارے پر لگانے کے لئے آگے بڑھیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے۔ اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر اسلامی اقدار اور علوم کے احیاء کی مساعی جمیلہ کو تیز تر کر دیں اور اس طرح بے دینی اور الحاد کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا رخ موڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور حمایت یقیناً آپ کے ساتھ ہوگی۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور اب بھی دہرا کر ہی رہے گی۔ موجودہ دور کی ظلمتوں میں امت اسلامیہ کو آپ ہی کی رہنمائی کی حسب سابق ضرورت ہے۔ ہم مسلمانان پاکستان کی نظریں آپ بزرگوں کی طرف ہی ملتجیانہ اٹھتی ہیں۔ رب ذوالجلال ہماری سوچ اور ہمارے عمل میں برکت ڈالے۔ آپ جو پروگرام بھی تجویز فرمائیں گے۔ ہم مسلمانان پاکستان اپنے سارے وسائل کے ساتھ ان کو عملی جامہ پہنانے کی تمام تر سعی کریں گے۔ انشاء اللہ۔

ہم اراکین مجلس استقبالیہ اہالیان گوجرانوالہ کی طرف سے آپ سب بزرگوں کو یہاں تشریف لانے پر ایک بار پھر خوش آمدید کہتے ہیں اور اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے آپ سے یہ امید واثق رکھتے ہیں کہ اس نازک ترین دور میں آپ عامۃ المسلمین کی صحیح راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ اور اس طرح اپنے اسلاف کی امانت کا حق ادا کریں گے۔ آخر میں ہم اہالیان گوجرانوالہ وضاحت اور اپنے پرخلوص کارکنوں کا تہ دل سے تشکر گزار ہوں جنھوں نے اس موقع پر مجلس سے پورا پورا تعاون کیا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو اس کے مقاصد کے حصول میں کامیاب کرے اور ہمیں پھر سے اس رشتۂ اخوت میں منسلک کر دے جس کی یک جہتی اور اولوالعزمی سے کفر وشرک، الحاد وزندقہ کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔ آمین!

ہم ہیں آپ کی راہنمائی کے محتاج

ظفر وار ایم اے

و

اراکین مجلس استقبالیہ ڈویژنل سیرت کانفرنس گوجرانوالہ

ادارہ تبلیغ اہلسنت کا جمعیۃ سے الحاق

۵ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ کو ادارہ تبلیغ اہلسنت والجماعت موضع باغ فقیریہ ڈسکہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولوی امانت اللہ صاحب قادری منعقد ہوا جس میں ادارہ ہذا کا جمعیت علماء اسلام کے ساتھ الحاق پر غور کیا گیا جسے جملہ اراکین نے اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔ اور حسب ذیل عہدہ داران جمعیت ومجلس شوریٰ منتخب کئے گئے۔

۱۔ امیر	مولوی عبدالواحد صاحب اختر	باغ فقیریہ
۲۔ نائب امیر	حاجی امیر خاں صاحب	کوری
۳۔ ناظم اعلیٰ	مولوی بشیر احمد صاحب	باغ فقیریہ
۴۔ نائب ناظم	مولوی امانت اللہ قادری	کوری
۵۔ ناظم نشر واشاعت	مولوی محمد عبدالمعبود صاحب	باغ فقیریہ
۶۔ خازن	صوفی محمد شریف صاحب	رجوعہ
۷۔ سالار	صوفی عبدالعزیز صاحب تحتی	
۸۔ اعزازی کارکن	مولوی محمد صدیق صاحب	باغ فقیریہ

مجلس شوریٰ

محمد عبداللہ صاحب۔ محمود اختر صاحب۔ محمد یعقوب صاحب نور محمد صاحب۔ فضل الٰہی صاحب۔ عبدالغفور صاحب۔ امیر خاں صاحب۔ مولوی اللہ دتا صاحب۔ محمد اشرف صاحب صوفی برکت حسین صاحب۔ محمد اشرف صاحب وارثی

اجلاس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کی ضبطی کے احکام فی الفور جاری کئے جائیں۔

۲۔ یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی لاہور کانفرنس میں منظور شدہ جملہ مطالبات وتجاویز کی پرزور تائید اور ان پر کلی اعتماد کا اعلان کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس اشاعت دین کی غرض سے ہفت روزہ خدام الدین اور ترجمان اسلام دفتر ہذا کے نام جاری کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

۴۔ یہ اجلاس متفقہ طور پر طے کرتا ہے کہ جمعیت کا مرکزی دفتر باغ فقیریہ ہوگا محمد عبدالمعبود ناظم نشر واشاعت جمعیۃ علماء اسلام باغ فقیریہ

خطبۂ استقبالیہ

جمعیۃ علماء اسلام

...ویژنل سیرت کانفرنس لاہور ڈویژن

بمقام گوجرانوالہ

(آخری قسط)

...رات علماءِ کرام!

...قت آپ سے مخفی نہیں ہے کہ حصول پاکستان کی ...شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس ...ان کے رفقائے کار نے جو غیر فانی خدمات سرانجام ...ان سے کوئی بھی صاحبِ بصیرت صرف نظر نہیں ...یہ ایک امر بدیہی ہے کہ حضرت شیخ الاسلامؒ کی ...کسی ذاتی منفعت کے لئے ہرگز نہ تھی بلکہ ان کا ...وحید احیاءِ دین ہی تھا۔ وہ اپنے شیوخ بالخصوص ...شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس سرہٗ کے نقش قدم ...ہی اپنی سعادت مندی سمجھتے تھے۔ "پاکستان کا مطلب ...ہے: لا الٰہ الا اللہ"۔ یہ نعرہ ہی حضرت شیخ الاسلام ...جمیلہ کا محرک تھا اور یہی وہ جذبہ تھا جس نے بہت ...اس انگیزیوں کے باوجود حضرت کے پائے استقامت ...بھر لغزش نہیں آنے دی اور اندرونی اور بیرونی ...کے باوجود قرار دادِ مقاصد کی منظوری اُن کا ...زندۂ جاوید کارنامہ ہے جو قیامت تک ناقابل فراموش ...ہے۔

...دین کے تحفظ اور تبلیغ سے لے کر ملک و ملت پر ہر افتاد ...پر یہی علماء حق ہی ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء ...اسلام پاکستان اُسی تابناک ماضی کی علمبردار ہے۔ یہ جماعت ...بحمد اللہ آپ علماءِ حق کی سرپرستی حاصل ہے پاکستان ...خالص اسلامی حکومت کی داعی ہے۔ اس کی دوستی ...دشمنی محض اسلام کی خاطر ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ...ملک جس نعرہ لا الٰہ الا اللہ کا مرہونِ منت ہے۔ ...اس سے کہیں دور اپنی زندگی کی تشکیل کر رہا ہے۔ اس ...ملک میں آج اللہ کا دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...وسلم کی حیاتِ طیبہ اجنبیت کے گرداب میں گھر چکی ہے ...جن فتنوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ملک حاصل ...کیا گیا تھا اور جس کے لئے بے بہا قربانیاں دی گئی تھیں ...آج وہی فتنے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ آج ہمارا ...ملک تاریخ کے ایک نہایت ہی نازک دور سے گذر رہا ...ہے۔ دشمنانِ اسلام کی معاندانہ کارروائیوں اور سازشوں ...کے علاوہ داخلی فتنے اسلامی سرچشمۂ حیات کو بند کرنے ...

مغربی نظریات سے مسلح ہر چہار سُو یورش کر رہے ہیں ہماری نئی نسل دینی انتشار کا شکار ہے اور بے یقینی کے بھنور میں گھر چکی ہے۔ فن اور ثقافت کے نام پر اسلامی نظریۂ حیات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ دین اور سیاست کو دو علیحدہ حصوں میں منقسم کرنے کی تگ و دو کی جا رہی ہے اور ہمارے ملک کا نام نہاد دانشور طبقہ جو محض مغربی تعلیم سے ہی آراستہ ہے باقاعدہ منصوبہ بندی اور مالی وسائل کی فراوانی کے ساتھ اس قسم کے مذاکرے منعقد کرا رہا ہے۔ جس سے امت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ یعنی ایک سیاسی اور ایک مذہبی۔ حقیقت میں یہ ایک بہت بڑی سازش ہے، جس کی نشاندہی بہت ضروری ہے۔ آج ہماری اجتماعی زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں جہاں سے اسلام کو نہ نکالا جا رہا ہو۔ لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ کفر و الحاد کی ان ساری کوششوں کو اسلام کا نام دے کر پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ عائلی قوانین اس صورت حال کا ایک مثالی نشان ہیں۔ اسلام کے معاشی اور اقتصادی نظام کو پسِ پشت ڈال کر لوٹ کھسوٹ اور استحصالی نظام کو جن کی بنیاد سراسر سُود پر ہے، اپنایا جا رہا ہے۔ ہماری سماجی زندگی میں شرک اور کینہ پروری اپنے عروج پر ہے۔ روزمرہ کی زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ ہمارے دلوں سے خدا کا خوف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے جس کی زندہ مثال وسیع پیمانہ پر اشیاء میں ملاوٹ، کاروباری دھوکا، فریب اور رشوت و سفارش کی گرم بازاری ہے۔ اسلامی نظریۂ حیات کی اساس پر مبنی اس مملکت میں مغربی تہذیب کے مہلک اثرات ہمارے عوام میں بڑی سرعت کے ساتھ سرایت کر رہے ہیں۔ ہماری معاشرت اور رہنے سہنے کے ڈھنگ اسلامی نہج سے تیزی کے ساتھ ہٹتے جا رہے ہیں۔ ہمارا تعلیمی نظام اسلامی تصورِ حیات سے یکسر عاری ہے۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں محض اسلامیات کے مضمون کا اضافہ کسی طرح بھی لائق اطمینان نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہمارا یہ وطن عزیز جو مشرق اور مغرب کے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ان کے مابین وجہ اشتراک و ہم آہنگی

زیادہ تعلق ہوگا اتنا ہی یہ دونوں بازو ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر ہوتے جائیں گے لیکن اگر ہم اپنے نظام تعلیم کا دیانتداری سے جائزہ لیں تو ہمیں اس شعبہ میں اسلام کی ترویج کی باقاعدہ منصوبہ بندی کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

محترم علماء کرام!

میں آپ کی توجہ اُن فتنوں کی طرف مبذول کرانا ازبس ضروری خیال کرتا ہوں جو اس وقت امتِ مرحومہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں مصروفِ کار ہیں۔ اور یہ ہماری بہت ہی بدنصیبی ہے کہ ہماری حکومت بالواسطہ یا بلاواسطہ ان فتنوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ انکار حدیث کا فتنہ اسی کوشش کی ایک کڑی ہے۔ حدیث کی حجیت کا انکار کر کے دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہمارے آئین اور قانون کا ماخذ نہ ہوگی تو قرآن خدا کی مرضی نہیں بلکہ ہمارے ہوائے نفس کا تابع بن کر رہ جائے گا۔ چونکہ اس وقت ہمارا مقتدر طبقہ اسلام کو ناقابل عمل تصور کرتا ہے۔ اس لئے انکار حدیث کی یہ موجودہ تحریک سے جس کی سربراہی کا سہرا غلام احمد پرویز کے سر پر ہے، وہ بہت ہی زیادہ متاثر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تحریک پاکستان کے بنیادی اغراض و مقاصد سے نہایت ہی بھیانک فرار ہے اگر اس فتنہ کی کماحقہ سرکوبی نہ کی گئی تو ہماری آنے والی نسلیں خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے باغیانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں گی اور اسلام کو ایک فرسودہ نظام قرار دیں گی اور اس کی ابدی اقدار کو قبول کرنے سے انکار کریں گی۔

اس کے علاوہ امتِ مسلمہ کو تشکیک جیسے مہلک مرض میں مبتلا کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ دراصل ان تمام کوششوں کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے اسلام سے چھٹکارا حاصل ہو سکے اور اس ملک میں مغربی تہذیب کو پوری طرح مسلط کر دیا جائے اس سے بڑھ کر اور کیا ستم ہو سکتا ہے کہ آج کا نام نہاد دانشور طبقہ جس کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس تصور بد کی کھلم کھلا ترویج کر رہا ہے کہ قرآن و سنت کے منصوص احکامات میں بھی زمانے کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اجتہاد کیا جا سکتا ہے۔ دین کے اجماعی مسائل میں بھی تشکیک کی راہ سے گمراہی کے بیج بوئے جا رہے ہیں، یہ سب کچھ ایک طرف اپنوں کی منافقت اور دوسری طرف یہود و نصاریٰ کے اشاروں پر کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا فتنہ اسی سلسلہ کی ایک اہم ترین کڑی ہے جس شخص کے خیالات یہ ہوں کہ قرآن اگر ایک طرف خدا کے الفاظ کا نام ہے تو دوسری طرف یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں، اور جو یہ کہتا ہو کہ معراج کا واقعہ ایک تاریخی افسانے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا جو عیسائیوں کے عقیدہ رفعِ مسیحؑ سے متاثر ہو کر بنایا گیا ہے۔ اگر اس ذہنیت کا شخص ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ کے ڈائرکٹر جیسے اہم ترین منصب پر فائز رہا ہو تو ہمارے ان شکوک کو بہت ہی زیادہ تقویت ملی ہے کہ اس ملک کا برسر اقتدار طبقہ اسلام کے بالکل مخالف ہے اور وہ ہر اس تحریک کی مزاحمت کرے گا جو اسلام کے احیاء کے لئے سرگرم عمل ہو۔

(باقی صفحہ ...)

N. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. No. 32

রজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے، ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جد و جہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں، اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ عنہ ناظم عمومی " " " " ملتان

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

باطل کا تعاقب

امیرِ شریعت کی آواز

"مَیں ان علمائے حق کا پرچم لیے پھرتا ہُوں جو ۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغِ بے نیام کا شکار ہوئے تھے"۔

"مَیں اس سرزمین میں مجدّد الف ثانی کا سپاہی ہُوں۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کا متبع ہُوں۔ سیّد احمد شہیدؒ کی غیرت کا نام لیوا اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جرأت کا پانی دیوا ہُوں، میں ان پانچ، مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر صلحائے اُمّت کے لشکر کا ایک خدمت گذار ہُوں۔ جنہیں حق کی پاداش میں عُمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں۔

"ہاں! ہاں! میں ان ہی کی نشانی ہُوں۔ انہی کی صدائے بازگشت ہُوں۔ میری رگوں میں خُون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہُوں کہ میں قاسم نانوتویؒ کا علم لیکر نکلا ہُوں۔ میں نے شیخ الہندؒ کے نقشِ قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہُوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے۔ اور وہ برطانوی سامراج کو کفنانا اور دفنانا۔

"مَیں ان سوزوں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہُوں۔ جو برٹش امپریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ مَیں کچھ نہیں چاہتا۔ ایک فقیر ہُوں۔ اپنے نانا کی سنّت پر مرمٹنے کو تیار ہُوں۔ اور اگر کچھ چاہتا ہُوں تو صرف اس ملک سے انگریزوں کا انخلاء۔ دو ہی خواہشیں ہیں، میری زندگی میں یہ ملّت آزاد ہو جائے۔ یا پھر تختہ دار پر لٹکایا جاؤں۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

جمعہ، ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء ۲۵ پیسے

قرآن حکیم

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب قدس سرہٗ

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اور تم میں ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جو بھلائی کی طرف لوگوں کو دعوت دیا کریں اور نیک کاموں کا حکم کیا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

اور تم میں مبلغین اور داعین الی الحق کی ایسی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے۔ جو دوسرے لوگوں کو خیر اور بھلائی کی طرف دعوت دیا کریں۔ اور اسی جماعت کے لوگ دوسروں کو بھلے کام کرنے کا حکم دیا کریں۔ اور برے کاموں سے ان کو منع کیا کریں۔ اور ایسے ہی لوگ جو تبلیغ کا فریضہ ادا کریں گے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ (۱) خیر سے ہر قسم کی اصلاح مراد ہے۔ خواہ وہ عقائد کی درستی ہو یا اعمال واخلاق کی ہو یا دین و دنیا دونوں کی اصلاح ہو ابن مردویہ نے ابوجعفر محمد بن باقر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ خیر سے مراد کتاب اللہ کی اور میری سنت کی پیروی ہے۔

حضرت عثمان رض جب اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ خیر سے مراد یہ ہے کہ مصائب وآلام کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اور مسلمانوں کی پریشانی کو رفع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں۔ اس تقدیر پر اس جماعت سے مراد صلحاء اور نیک لوگوں کی جماعت مراد ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ تبلیغ کی ۲ قسمیں کی جائیں۔ ایک یہ کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے اور ان کو مسلمان بنایا جائے۔ اور دوسری قسم یہ کہ مسلمانوں کو بھلے کام کا حکم دیا جائے۔ اور برے کام سے روکا جائے۔ بہر حال خیر سے عام احکام مراد ہیں۔ معروف سے مراد وہ چیزیں ہیں۔ جن کو شرعاً و عقلاً مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ اور منکر سے مراد وہ چیزیں ہیں جو شرعاً و عقلاً بری سمجھی جاتی ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ معروف سے مراد وہ امور ہوں۔ جو کتاب وسنت کے موافق ہوں۔ اور منکر سے وہ چیزیں مراد ہوں۔ جو ان دونوں کے خلاف ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ معروف سے مراد طاعت اور منکر سے مراد معاصی ہوں۔ بہر حال معروف میں، فرض اور واجب، مستحب ومباح، وغیرہ سب شامل ہیں۔ اور منکر میں حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی، وغیرہ سب شامل

اگر یہ جماعت امام مقرر کرے تب تو امر کے معنی حکم کرنے کے ظاہر ہیں۔ اور اگر خود مسلمان ایسی جماعت بنائیں۔ اور حکومت کی سرپرستی اس کو حاصل نہ ہو تو ظاہر ہے کہ امر کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ اچھی باتوں کو کہیں۔ اور بری باتوں کو سمجھا کر ان سے منع کریں۔ اور چونکہ اس جماعت کے افراد کو من وجہ فوقیت اور خصوصیت حاصل ہے۔ اس لیے امر کا لفظ ان لوگوں کے لیے قرآن نے استعمال کیا ہے۔ خواہ یہ امام کی طرف سے مامور ہوں یا نہ ہوں۔ مامور نہ ہونے کا یہ مطلب کہ امام غفلت کرے۔ یا بدقسمتی سے امام ہی نہ ہو۔ جیسے ہمارے دور میں امام کا وجود مفقود ہے۔ بہر حال امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو علماء نے فرض کفایہ بتایا ہے۔ اور امۃ کے لفظ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کچھ لوگ اس خدمت کو انجام دیتے رہیں۔ تو دوسرے لوگوں سے مواخذہ نہ ہوگا۔ ورنہ سب گنہ گار ہوں گے۔ جسطرح جہاد کا حکم ہے۔

باقی رہا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا التزام انہی لوگوں پر عائد ہوگا۔ جو معروف ومنکر سے واقف ہوں۔ یعنی اہل علم ہوں۔ ہمارے زمانے میں غیر اہل علم نے جو وعظ گوئی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے اور بعض جاہل میلاد خوانوں کو لوگوں نے عالم سمجھ لیا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے لیے بجائے نفع کے سخت نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں مسلمانوں میں سے اچھے برے کی تمیز جاتی رہی ہے۔ اور وہ ہر خوش گلو گویئے کو عالم سمجھنے لگے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اسلامی اخلاق کا انحطاط ہو رہا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ امر بالمعروف کے مختلف درجے ہیں۔ جو شخص امر بالمعروف پر قدرت رکھتا ہے۔ تو امور واجبہ میں نصیحت کرنا اس پر واجب ہوگا۔ اور امور مستحبہ میں مستحب ہوگا۔ اور اگر قدرت نہ ہو اور یہ جانتا ہو۔ کہ لوگ مجھ کو نقصان پہنچائیں گے اور میں برداشت نہ کر سکوں گا تو امور واجبہ میں وجوب نہ رہے گا۔ البتہ اگر ہمت کرے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور اجر پائے گا۔ پھر قدرت کے بھی مختلف درجے ہیں۔ اگر ہاتھ سے بری باتوں کو روک سکتا ہے تو منہیات شرعیہ کو ہاتھ سے روکنا واجب ہوگا۔ ورنہ زبان سے کہنا واجب ہوگا اگر اتنی استطاعت بھی نہ ہو اور اہل فسق کا غلبہ ہو تو دل سے ہی نفرت کرنا کافی ہوگا۔ اور بری بات کو قلب سے برا جاننا، فرض ہوگا۔

درسِ حدیث

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ایک کام کیا۔ اور اس کی اجازت دیدی۔ لیکن چند حضرات نے اس سے پرہیز کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا حال معلوم ہوا۔ تو آپ نے خطبہ فرمایا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے۔ کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ جس کو میں کرتا ہوں پس قسم ہے خدا کی۔ میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اور اس چیز کی مثال جس کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس شخص کی سی ہے۔ جو ایک قوم کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک (بے غرض) ڈرانے والا ہوں۔ پس تم کو چاہیئے کہ تم اپنی نجات ڈھونڈو۔ وہاں اپنی نجات تلاش کرو۔ پس اس قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راتوں رات آہستہ آہستہ نکل گیا۔ اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ اپنے گھروں ہی میں رہی۔ صبح کو لشکر نے آکر اس کو مار ڈالا۔ اور اس کی نسل کا خاتمہ کر دیا۔ پس یہی کیفیت ہے اس شخص کی جس نے میری اطاعت قبول کی۔ اور جو احکام میں لایا ہوں۔ ان کی پیروی کی اور یہی مثال ہے۔ اس کی جس نے میری نافرمانی کی۔ اور جو حق بات میں لیکر آیا ہوں۔ اس کو نہ مانا۔ (بخاری مسلم)

جناب عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ ۔ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

(یعنی وہ خدا ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اسمیں آیتیں ہیں محکم ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ (کہ یہ آیت پڑھ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو دیکھے اور مسلم کی روایتوں میں ہے جب (تم) دیکھو کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ متشابہ آیتیں وہ ہیں۔ جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں۔ (پس سمجھ لے تو کہ وہ) لوگ ہیں جن کا نام خدا نے گمراہ یا کجرو رکھا ہے۔ پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔

(بخاری ومسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمان اسلام** لاہور — دجاری کردہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

جلد ۱۱ شمارہ ۱ یوم جمعہ تاریخ ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء

سرپرست: حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب — نگران — حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج: احمد حسین کمال — مطبوعات: مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

تلخ حقائق اور ذمہ داری

قیام پاکستان کے فوراً بعد علماء دین کی کوشش یہ رہی کہ کسی قسم کا اختلاف نمودار ہوئے بغیر یہاں اسلامی دستور کا نفاذ اور اسلامی احکام کا اجراء جلد از جلد عمل میں آجائے

- حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی شبانہ روز کوششوں کی بدولت حکومت پاکستان نے قرارداد مقاصد کو منظور کر لیا۔
- دستور اسلامی کے نفاذ سے پہلو تہی کا بہانہ تلاش کرنے والوں کے سامنے ملک و ملت کے سرکردہ علماء دین نے ایک نمائندہ کنونشن کے ذریعہ اسلامی دستور کے متفقہ اصولی نکات مرتب کر کے پیش کر دیئے۔
- اور علماء حق نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی صورت میں مسلمان جماعتوں اور اسلام دوستوں کے لئے ایک مشترکہ اور متفقہ مضبوط دینی محاذ بھی مہیا کر دیا تھا۔

لیکن افسوس ہے کہ علماء اسلام کی ان بہترین کوششوں کو بار آور نہیں ہونے دیا گیا اور اس پر سب سے پہلی ضرب مودودی صاحب نے لگائی۔

(۱) انہوں نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو عامۃ المسلمین کے موقف سے مخالف اپنے موقف کا اظہار کیا۔

(۲) انہوں نے مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کو سند اسلام دے کر تحفظ ختم نبوت کے اجتماعی محاذ میں رخنہ ڈالا۔

(۳) انہوں نے اسلامی نظام کے سیدھے سادے مطالبے کو مغربی جمہوریت کا مثنیٰ بنا کر اسلام کے چودہ سو سالہ سیاسی تصور کو ایک نیا رنگ دینے کی کوشش کی۔

(۴) انہوں نے نظام اسلامی کے بے آمیز اور خالص نظریہ کو سامراجیوں اور اشتراکیوں کی بین الاقوامی کشمکش میں سامراج کے حلیف اور اشتراکیت کے حریف کی حیثیت سے پیش کر کے ایسی پیچیدگیاں پیدا کر دیں جس کی وجہ سے نظام اسلامی کے قیام کا راستہ مسدود تر ہوتا چلا گیا

(۵) انہوں نے اسلام کے اجماعی مسائل اور اسلامی تاریخ کے طے شدہ امور سے متعلق ایسے اجتہادات و تفردات کا اظہار کیا۔ جو اہلسنت کے کسی فرقے و جماعت کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتے تھے اور انہیں حق بجانب ثابت کرنے کے لئے علماء دین کے ہر احتجاج کو مخالفانہ حربوں سے دبانے میں مصروف رہے۔

(۶) ان کے اخبارات و رسائل کی تحریروں کا بیشتر حصہ علماء دین کے خلاف زہر چکانی سے لبریز رہا اور ہے۔

انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ

— اپنے سیاسی و تنظیمی اقدامات میں وہ دینی اداروں اور دینی طبقوں کے برعکس ان گروہوں و افراد کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ جنہیں وہ ایک مدت تک اپنی تحریروں میں اسلام دشمن اور دین کا غدار بتاتے رہے تھے۔

— ان گروہوں و افراد کے ساتھ مل کر نہ صرف انہوں نے دینی طبقوں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی، بلکہ ان نئے رفقاء کی خاطر ... حکمت عملی کے نام سے اسلامی اصولوں میں تبدیلی کے جواز کا فتویٰ دیا۔ اور اسلام کے حرام کو حلال قرار دینے سے بھی باک نہیں کیا۔

— ان کے فکر و عمل کا یہ مخالفانہ پہلو دینی مسائل، تاریخی واقعات اور پاکستان کے سیاسی معاملات سے گذر کر عرب اور مسلم ممالک کے معاملات تک وسیع ہوتا چلا گیا اور وہ ہر اس طاقت کے حامی و موید ہوئے۔ جس کا ربط کسی نہ کسی صورت میں امریکی سامراج سے دیکھا اور ہر اس قوت کی مخالفت کی جو امریکی و برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہد کرتی نظر آئی۔

چنانچہ ان کے اور ان ہی جیسے دوسرے گروہوں کے اس طرز عمل اور علماء دین کی مسلسل مخالفت کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ:۔

مسند اقتدار پر آنے والے ہر گروہ نے مسلمان عوام کے مؤثر اور متفقہ ردعمل کے امکان سے بے خوف ہو کر اسلامی احکام کے نفاذ سے بے اعتنائی برتی۔

غیر اسلامی قوانین کے اجراء کی جرأت کی

غیر دینی عناصر کو اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کا موقعہ ہاتھ آیا

تحریف و ارتداد کی تحریکیں پروان چڑھیں

معاشرہ میں مغرب پرستی کا رجحان بڑھتا چلا گیا

اور اب یہاں تک نوبت آگئی ہے کہ اسلام کا سوال ملک و ملت کے ہر سوال سے پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ اور تمام معاملات کو ایسے موڑ پر لے جایا جا رہا ہے۔ جہاں عوام کے سامنے آخری چارہ کار کے طور پر مغربی جمہوریت یا اشتراکیت میں سے کسی ایک کا پابند بن جانا رہ جاتا ہے

مستقبل کی تاریخ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گی

- جنہوں نے علماء دین کی مخالفت کو اپنا شعار بنایا، اور مسلمان عوام کو اسلام ہی کا نام لے کر حقیقی اسلام سے دور تر کیا۔ حتیٰ کہ اسلام کی پوری تاریخ اور دین کا تمام ماضی ان کی نظروں میں مشتبہ بنا کر رکھ دیا۔
- معاندانہ بے تدبیریوں سے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ مسلمانوں کی آزاد ملت، اپنا خالص اسلامی نظام برپا کرنے کے بجائے یا تو اپنا سر امریکہ و برطانیہ کی سرمایہ پرست سامراجی جمہوریت کی چوکھٹ پر جھکا دے یا منحرف ہو کر سوشلزم کے آغوش میں چلی جائے۔

کیا تحریک اسلامی کے بلند بانگ دعووں کے ذریعہ مسلمان ملت کو اس انجام تک ہی پہنچانا مقصود تھا؟

مستقبل کا اسلامی مورخ اس سوال کا جواب تلاش کرنے پر مجبور ہوگا۔

آج ملت اسلامیہ کی تاریخ نہایت ہی نازک مرحلہ پر آگئی ہے۔ سامراجیت نے بیشتر مسلمان ملکوں کو اپنے نرغے میں لے لیا ہے۔ اس تمام صورت حال کی ذمہ داری صرف ان افراد و گروہوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے علماء دین اور اسلاف کرام کا اعتماد مجروح کیا اور اسلام کی سیاسی تعبیر مغربی سامراج کے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام و ناظم دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پوک رنگ محل لاہور۔ قیمت سالانہ ۱۵/- ششماہی ۸/- فی پرچہ ۳۰ پیسے

احمد حسین کمال

بھارت کا حال اور مستقبل

بھارت کے موجودہ بحران و انتشار کے بارے میں یہ سمجھا جارہا ہے کہ پنڈت نہرو کے بعد اس ملک کو ان جیسی ہمہ گیر قیادت میسر نہ آسکی۔ اس لئے وہ افراتفری کا شکار بن گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ:۔

اصلی تاریخی حقیقت

بھارت میں آج کل جو کچھ ہو رہا ہے اور علاقہ جاتی مسائل کے جن تضادات نے وہاں سر اٹھا لیا ہے۔ وہ ان ہندو عناصر کی سو سالہ سیاسی پالیسی کا عین منطقی نتیجہ ہیں، جسے انگریز کے ایما سے انہوں نے اختیار کیا تھا۔

اس برصغیر پر انگریزوں کے اقتدار سے قبل ایک ایسی ہندوستانی قوم کی تشکیل و تعمیر کا عمل آہستہ آہستہ جاری تھا جس کی نشوونما مسلمانوں کی ذہنی و سیاسی سربراہی میں ہو رہی تھی اس پوری سرزمین پر بحیثیت مجموعی ایک ملت یا قوم صرف مسلمانوں کی تھی۔ باقی اقوام کسی وحدت کے رشتے میں منسلک نہیں تھیں۔ متعدد نسلی گروہ ہزارہا ذاتوں اور گوتوں میں تقسیم اپنے اپنے جداگانہ معاشرتی حلقوں میں بکھرے ہوئے تھے اور سرزمین وطن کے اشتراک کے سوا وحدت میں پروئے رکھنے والا کوئی دوسرا مضبوط رشتہ ان کے درمیان موجود نہیں تھا۔

ہندویت کے تصور پر مبنی کوئی ہمہ گیر تحریک انگریزوں کی آمد سے پہلے اس ملک میں برپا نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ راجہ رام موہن رائے اور دیانند سرسوتی جیسے اپنی مصلحانہ تحریکیں غیر ہندوانہ تصور پر ہی قائم کیں۔ اول الذکر نے جداگانہ برہمو سماج کی داغ بیل ڈالی تو ثانی الذکر نے آریہ سماج کی۔

چونکہ انگریزوں نے اس ملک میں اقتدار مسلمانوں کی حریف اور دشمن طاقت کی حیثیت سے حاصل کیا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا عناد قدیم اور موروثی تھا۔

اور اسپین کے بعد یہ دوسرا موقع تھا کہ یورپ کی ایک مسلم دشمن عیسائی قوم نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے اقتدار چھین کر ہندوستان پر اپنا اقتدار قائم کر لیا۔ اس لئے ہندوستان پر اقتدار قائم کرنے کے بعد انگریزوں نے اپنی پالیسی کے اجزاء ترکیبی مسلمانوں کی طاقت کو ختم کرنا، غیر مسلم اقوام ہند پر سے مسلمانوں کے ہزار سالہ گہرے اثرات کا خاتمہ کرنا اور مسلمانوں و دیگر اقوام ہند کے درمیان مغائرت کی گہری خلیج قائم کرنا قرار دیا۔

انگریز کی اسلام اور مسلمان دشمنی

اس طرح انگریزوں کو ایک طرف اپنی حکومتی طاقت سے مسلمانوں کو سیاسی تباہی کے آخری درجہ تک پہنچا دینا آسان دکھائی دیا اور دوسری طرف ہندوستان کی غیر مسلم اقوام کو ان کے خلاف کھڑا کر کے اس سرزمین سے ان کا وجود تک ختم کر دینا۔۔۔۔ سہل نظر آیا

اسپین میں یہ تجربہ کیا جا چکا تھا کہ ایک طرف سے یورپ کی عیسائی طاقتوں نے یلغاریں کیں اور اقتدار چھیننا شروع کیا تو دوسری طرف سے اندرون ملک کے عیسائی باشندوں نے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنا ڈالا۔ اس طرح چکی کے دو پاٹوں کے درمیان وہاں کے مسلمان آ گئے۔ اور بالآخر نہ صرف وہاں مسلمانوں کی سات سو سالہ حکومت کا ہی خاتمہ ہوا بلکہ ان کا وجود بھی اسپین سے مٹ گیا۔

ہندویت کا مصنوعی تصور

انگریز عیسائیوں نے ہندوستان میں بھی یہ ہی عیارانہ چال چلنی چاہی، اور اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان کی منتشر غیر مسلم اقوام کو ایک متحدہ ہندو قومیت کے سانچے میں ڈھال کر اسلام دشمن طاقت کی حیثیت سے یہاں کے مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دینے کا منصوبہ بنایا۔

نئی نسل کے جدید تعلیم یافتہ افراد میں سے چند کی ذہنی تربیت اس طرح کی کہ وہ ایک قطعی مصنوعی "ہندو قومیت" کے تصور کے داعی بن گئے اور مسلمان دشمنی کے جذبات پھیلا پھیلا کر ملک کے تمام غیر مسلم طبقوں کو ہندو قومیت کے علم کے نیچے جمع کرنے لگے۔

اندیشہ تھا کہ ان اولین مراحل پر ہی جبکہ انگریز اقتدار کے نشہ میں مست مسلمانوں کو سیاسی، اقتصادی، معاشی اور تعلیمی غرض ہر قسم کی تباہی کی طرف دھکیلے جا رہے تھے۔ اپنی تیار کردہ "جدید ہندو قوم" کے ذریعہ انکے مجرد وجود و بقاء کو بھی خطرہ میں ڈال دیتے۔

بنگال کی تقسیم کے واقعہ تک انگریزوں نے اس طرح کے کئی حربے چلے۔ حتیٰ کہ تقسیم بنگال جیسے محض انتظامی مسئلے تک کو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں زہر چکانی کا ذریعہ بنا دیا۔ اور سیاسی اصلاحات کے ہر معاملہ کو ایسا رنگ دیا کہ گویا ہندو مسلمانوں سے اپنا غصب کردہ کوئی حق حاصل کر رہے ہیں۔

علماء کا تدبّر اور تاریخی کارنامہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ملک کے علماء حق کی روحوں اور قبروں پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے انگریز کے ان ارادوں کو ابتدا میں ہی بھانپ لیا۔

علماء حق نے ایک طرف انگریز کے استبداد و حاکمیت کے خلاف جہاد آزادی کا علم بلند کئے رکھا۔ تو دوسری طرف بلا تخصیص عام باشندگان ہند کے لئے اس جہاد آزادی میں شمولیت کا دروازہ کھول دیا۔ اور ملک کی غیر مسلم اکثریتی آبادی کو کسی شکایت کا بہانہ ہاتھ نہیں آنے دیا۔ انہوں نے انگریز کا حکومت کی ہر سیاسی عیاری کو اس حد تک کامیاب ہونے سے روکنے کی پوری پوری کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک طرف مسلمان ہندو اکثریت کے دشمنانہ حملوں کا نشانہ بن جاتے اور دوسری طرف انگریزی حکومت امن و انتظام کے بہانے انہیں اپنی سخت گیریوں سے پیہم تباہ کرتے لگتی۔

اس کے برعکس علماء نے یہ عظیم مدبرانہ کارنامہ انجام دیا کہ انگریزوں کی تیار کردہ مسلم دشمنی کی حامل ہندو قوم تحریک خلافت میں مسلمانوں کے دوش بدوش آ گئی۔

علماء حق کی مساعی سے اگرچہ مسلمانان ہند بہ یک وقت انگریزی حکومت اور ہندو قومیت کے نرغے میں گھر کر مکمل تباہ ہو جانے سے بچ گئے۔ لیکن انگریز مسلمانوں پر سے بھی علماء کے اثر کو ختم کرنے کی جو خفیہ تدبیریں کر رہا تھا۔ ان کے بار آور ہونے اور ہندو قومیت کو نیا قوی رنگ دے دینے کے بعد بالآخر وہ وقت بھی آ گیا۔ جب عملاً ہندو اکثریت کے نزدیک وطن کی آزادی کا مطلب مسلمانوں کو مٹا دینا بن گیا۔

اس طرح انگریزوں نے وہ مصنوعی ہندو قوم تیار کی جو آزادی کے وقت ملک کی تنہا مالک بننے پر ادھار کھائے بیٹھی تھی کانگریس میں شامل وہ ہندو طبقہ جو فرقہ دارانہ ہندویت کا حامی نہیں تھا۔ اگرچہ اپنی اہم سیاسی حیثیت کی بنا پر بظاہر سیاسی تصفیہ میں پیش پیش رہا۔ لیکن ہندو قوم پر وہی لوگ چھاتے چلے گئے جو مسلم دشمنی کے جذبات پر ہندو روح تعمیر کرنا چاہتے تھے اور ہندوستانی قوم بننے کے بجائے ہندو قوم بننے کے زیادہ شائق تھے۔

اس صورت حال کی وجہ سے حصول آزادی کے وقت مسلمانوں کے سامنے یہ ہی چارۂ کار تھا کہ وہ ملک کا ایک بڑا حصہ اس جدید ہندو قومیت کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود ایک علیحدہ گوشہ میں اپنی تعمیر نو کریں۔

اگرچہ بعض لوگ آخر دم تک اس امر کے لئے بھی کوشاں رہے کہ مسلمانوں کا جو تعلق پورے برصغیر سے اب تک رہا ہے وہ ختم نہ ہونے پائے اور ہندو قوم اس مصنوعی فتنے کی گرفت سے کسی طرح آزاد ہو کر حقائق پسند بن جائے اور ایک نئے ہندوستان کی تعمیر میں اپنا صحیح حصہ ادا کرنے لگے

جیسا کہ خود قائد اعظم نے ۱۹۳۵ء تک اس مقصد کے لئے ہندوؤں کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

بہر حال انگریز کا فسوں کار گر رہا۔ مسلمان دشمن جذبات اور قتل و غارت گری کی کارروائیوں کے ساتھ ہندو قوم اپنے حصہ کے ملک پر متصرف ہو گئی۔ اور کچھ مدت تک ہر بات سے آنکھیں بند کر کے صرف مسلم دشمنی کے نشہ میں سرشار اپنی خود مختاری کا ڈنکا پیٹتی رہی

بھارت کے حقیقی مسائل

لیکن مصنوعی خول کب تک چڑھا رہتا۔ کب تک صرف مسلم دشمنی کے بل پر جواب پاکستان دشمنی کا بھی روپ اختیار کر چکی تھی۔ "ہندو قومیت" کا جنون کامیابی کے ساتھ جاری رہتا۔ اور کب تک وہ حقیقی مسائل سر نہ اٹھاتے، جن کا تعلق اس سرزمین کے کروڑوں افراد کی مرگ و زیست سے تھا۔ ملک کے مختلف علاقے صدیوں سے مختلف نہج پر چلے آ رہے تھے زبان کا اختلاف، آب و ہوا کا اختلاف، بود و باش کا اختلاف

متضاد معاشی شکلوں کا اختلاف ایسی بے شمار باتیں تھیں جو صرف مقامی حیثیت رکھتی تھیں اور اسی حیثیت میں صحیح طور پر حل ہو سکتی تھیں۔

معاشی اور اقتصادی بدحالی سے عوام الناس کو بچانا، خوشحالی کی زندگی ان کے لئے مہیا کرنا، اپنے خطوط پر ترقی کے مواقع انہیں بہم پہنچانا۔ ساہوکارانہ سرمایہ داری کے چنگل سے انہیں چھڑانا، بلند اخلاقی معیار ان میں پیدا کرنا، اونچ نیچ... ذاتوں کی تفریق سے انہیں نکالنا، ایسے بیشمار مسائل تھے جنہیں آزاد ہندوستان نے حل کرنا تھا اور جو انگریزوں سے پہلے صدیوں تک صرف مسلمانوں کے اثر و رسوخ سے آہستہ آہستہ حل ہوتے چلے آ رہے تھے۔

یہ مسائل ہندو قومیت کے مصنوعی تصور تلے کچھ عرصہ دبے رہے اور مسلم دشمن کارروائیوں سے ہندو قومیت کی وحدت کا مینار تعمیر کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ لیکن اب یہ مینار ہل گیا ہے۔ عوامی اور علاقائی مسائل کھل کر سامنے آ گئے ہیں اور مسلمانوں کی متوازن حیثیت دائرے سے یہ ملک محروم ہو چکا ہے۔ ان حالات میں سوائے اس کے کہ بحران پر بحران پیدا ہوتے رہیں اور انتشار بڑھتا رہے۔ اب کوئی ایسا ذریعہ موجود نہیں ہے جو ہندو قومیت کا مصنوعی طلسم قائم رکھتے ہوئے ملک کو متحد اور عوام کو مطمئن بنا سکے۔

پاکستان کے لئے چیلنج

بھارت کے یہ حالات پاکستان کے لئے زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ:

اوّلاً تو عین ممکن ہے کہ بھارت کی مصنوعی ہندو قومیت کے ہلتے مینار کو گرنے سے بچانے کے لئے وہاں کے ہندو فرقہ پرست جو مرکزی نظم و نسق پر چھائے ہوئے ہیں پاکستان دشمنی کا کوئی خطرناک اقدام کر ڈالیں۔

ثانیاً یہ کہ ہندو فرقہ پرست بھارت کے کروڑوں منتشر مسلمانوں کے خلاف بے تحاشا قتل و غارت گری اور تشدد کی کوئی نئی مہم چلا کر وقتی طور سے موجودہ انتشار پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

ثالثاً یہ کہ پاکستان میں امریکی سامراج کے حامیوں کے ذریعہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ جن سے اس ملک کا استحکام بھی خطرے میں آ جائے۔ اس خطرے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ یہاں مختلف دوائر میں ایسے افراد و گروہ موجود ہیں جو امریکی سامراج کے ہوا خواہ ہیں۔

رابعاً یہ کہ ہندوستان کا بڑھتا ہوا انتشار اگر ایسے انجام تک پہنچتا ہے۔ جس سے وہاں دور رس سیاسی، انتظامی اور فوجی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں تو پاکستان پر اس کے اثرات پڑے بغیر نہیں رہیں گے۔

چنانچہ پاکستان کو اس امر کے لئے تیار رہنا چاہیئے، کہ بھارت کے شمال اور مشرق میں اگر کوئی خلا واقع ہو تو وہ فوراً پُر کر سکے۔

خامساً یہ کہ اس وقت ہندوستان میں مختلف بین الاقوامی قوتیں وہاں کی بدلتی ہوئی صورت حال سے فائدہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ اور جوں جوں حالات ابتر ہوں گے ان کی سرگرمیاں تیز ہوتی جائیں گی۔ برطانیہ تو اب اس قابل نہیں ہے کہ وہ آئندہ دخیل ہو سکے۔ چین کے لئے بھی فی الحال وہاں زیادہ دخل انداز ہونے کا موقعہ نہیں۔ البتہ امریکی سامراج اور روس کو یہ مواقع پوری طرح میسر ہیں۔ اول الذکر کی حامی طاقتیں پاکستان میں بھی موجود ہیں اور وہ گہری تبدیلیوں کے وقت سامراج کی خدمت سے باز رہنے والی نہیں۔

پاکستان کی ذمہ داریاں

اس موقعہ پر پاکستان کو اپنی اسلامیت اور سالمیت دونوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ مذہبی، سیاسی اور معاشی اعتبار سے پاکستان کے عوام مطمئن رہیں۔ نیز فوجی اور دفاعی اعتبار سے اتنے مستحکم ہو جائیں کہ ہر خطرے کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔

عین ممکن ہے کہ قدرت ایک بار پھر دورۂ نہم سے ساحل مالابار تک اور چٹاگانگ کی پہاڑیوں سے نیپال کی ترائی تک اسلام کے قافلے کے لئے بڑھنے اور پھیلنے کا راستہ ہموار کر دے۔

اس موقعہ پر اولین ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوگی لیکن اگر اسلام سے اور اپنے عوام کی صحیح تربیت سے ہماری موجودہ غفلت اسی طرح جاری رہی۔ اور وقت آنے پر ہم تاریخ کی تبدیلیوں کے اہم تقاضوں کو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ عظیم و وسیع خطہ سامراجیوں اور بے دینوں کی آماجگاہ بن کر رہ گیا تو یہ صورت حال پاکستان کے وجود کے لئے بھی اور اسلام کے مستقبل کے لئے بھی ایک زبردست خطرہ ثابت ہوگی۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

گوٹھ الہ یار ٹنڈو آدم (سندھ)

کے بارے میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی رائے گرامی

مندرجہ عنوان مدرسہ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ (سندھ) کے زیر انتظام قائم ہے۔ حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قادری اس کے مہتمم ہیں۔ جمعیۃ اس مدرسہ کو ترقی دے کر دینی تبلیغی خدمات کا مرکز بنانا چاہتی ہے ضرورت ہے کہ کارکنان جمعیۃ اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اگر دیندار اور مخیر مسلمان اور خاصکر سندھ اور ضلع سانگھڑ کے باحساس زمیندار اس کی مدد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت کے سوا یہ مدرسہ دینی مرکز بن کر ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ بنا رہے گا۔

اطلاع جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۴ جنوری بروز اتوار مدرسہ مفتاح العلوم شاہ پور چاکر بوقت ۱۲ بجے دن ماہانہ میٹنگ میں پابندی سے شرکت کریں۔

(محمد عرفان قادری)

دینی مدارس کے داخلے اور جلسے

مدرسہ عربیہ صدیق العلوم بستی خیر شاہ ضلع مظفر گڑھ

داخلہ یکم شوال سے۔ ۱۰ شوال تک۔ (محمد یار مہتمم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

داخلہ ۵ شوال سے جاری۔ ابتداء سے دورۂ حدیث تک تعلیم کا انتظام۔ مستحقین کو طعام، قیام مع مناسب نقد وظیفہ

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادّو

داخلہ ۵ شوال سے شروع۔ تیس سالہ تجربہ کار مدرس حضرت مولانا عبدالہادی صاحب فاضل دیوبند کا انتظام

(محمد عبدالجلیل ناظم مدرسہ)

مدرسہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ جلسہ۔

۱۶، ۱۷، ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء۔ چیدہ چیدہ علماء کرام تشریف لائیں گے۔ (محمد ہاشم مہتمم مدرسہ)

جامعہ اشرفیہ (رجسٹرڈ) شاہ کوٹ میں داخلہ

یکم ذیقعدہ تک جاری رہے گا۔ ابتدائی عربی، فارسی، فقہ، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ و ناظرہ کے علاوہ تجوید و قرأت کی تعلیم کا بھی انتظام ہے اور شعبہ پرائمری سکول کی منظوری کے لئے بھی کوشش جاری ہے۔ ایک سو تیس طلباء و طالبات اور پانچ اساتذہ کا عملہ ہے۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ کا کوئی مستقل سفیر نہیں۔ اپنی رقوم براہ راست مدرسہ کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (محمد عبداللطیف انور جالندھری)

مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد میں

قرآن پاک باتجوید اور موقوف علیہ دورہ حدیث شریف تک کی تعلیم کا انتظام۔ (۱۱۶) کے لئے خورد و نوش اور وظیفہ کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ ۲۵ شوال تک۔

(محمد اشرف مہتمم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ نصرت العلوم جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں داخلہ

آخر شوال تک جاری رہے گا۔ دورہ حدیث کے سوا درس نظامی اور ناظرہ و حفظ قرآن مجید کی تعلیم کا معقول انتظام ہے طلباء کی ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے (عبدالشکور ناظم مدرسہ)

علوم قرآنی کا بیش بہا خزانہ

مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر

تدبر قرآن جلد اوّل

مشتمل بر مقدمہ و تفاسیر آیۃ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران۔ سائز ۲۲×۲۹/۸ صفحات ۸۸۰

آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت

چرمی پشتہ کی مضبوط و بائنڈنگ جلد کے ساتھ ہدیہ ۱۳۰ روپے

(محصول ڈاک ایک روپیہ پچھتر روپے)

(اکتیس روپے پچھتر پیسے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی پی طلب کریں)

دار الاشاعت اسلامیہ امرت روڈ کرشن نگر، لاہور نمبر ۱

یہودیوں کے عالمی اثر و رسوخ کا پروپیگنڈا

یہودیوں کی بین الاقوامی پوزیشن، مغربی سامراج بالخصوص امریکی و برطانوی سامراج کے محض آلۂ کار کی ہے۔ ان کی حکومت کے قیام کا مقصد مشرق وسطیٰ اور مغربی ایشیا میں عربوں کے اثر و رسوخ کو بڑھنے نہ دینا، اور اس علاقہ میں مغربی سامراج کے مفادات کا دفاع و تحفظ کرنا ہے۔ ان کی کامیابیوں اور جارحیتوں کی پشت پر علانیہ اور خفیہ صرف مغربی سامراج کی منصوبہ بندیاں کارفرما ہیں۔

مغربی سامراج کے مقاصد کے لئے یہودیوں کے استعمال ہونے کی تاریخ کچھ زیادہ ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

برطانیہ نے انہیں یورپ میں اپنے سیاسی حریف جرمنی کو شکست دینے کے لئے کم و بیش ایک صدی تک استعمال کیا۔ پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کے واحد ذمہ دار جرمنی میں آباد یہودی تھے۔ اور اس تلخ حقیقت کے پیش نظر ہی بعد میں ہٹلر نے ان کے وجود سے سرزمین جرمن کو پاک کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی۔

دوسری جنگ عظیم میں بھی یہودیوں کو اینگلو امریکی بلاک نے جاسوسی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا۔

یہودیوں کی یہ پوزیشن بالکل واضح ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہودیوں کی عالمی برتری اور بڑی بڑی حکومتوں پر ان کے اثر و نفوذ کا پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ مغربی سامراج اور اینگلو امریکی بلاک کے مقاصد کے لئے استعمال ہونے کے بجائے اپنی مستقل حیثیت میں دنیا بھر کی طاقتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

اس کے اثبات کے لئے ایسے ایسے بعید الحقائق انکشافات کئے جا رہے ہیں کہ گذشتہ دو صدیوں کے تمام انقلابات، تمام سیاسی تغیرات، تمام تحریکات اور تمام رد و بدل کی تہ میں صرف یہودیوں کا ہی ہاتھ مصروف عمل رہا ہے اور اب ان کے سامنے ہر بڑی حکومت بے بس و لاچار ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے صرف ان کے اشارے پر ہو رہا ہے۔

ظفر احمد انصاری جیسے لوگوں نے ترکی سے ایران و مصر تک آزادی کی ہر تحریک کو یہودیوں کی ہی پس پردہ کارگذاریوں کا شاخسانہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہیں معلوم آزادی پاکستان کی تحریک کو انہوں نے کس مصلحت کی بنا پر اپنے اس انکشاف میں فی الحال شامل نہیں کیا۔

اس پروپیگنڈے کا ماخذ چند مجہول الحال دستاویزات اور کتابیں ہیں۔ جن کے مصنفین اور اشاعتی اداروں کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اگرچہ ان کا وجود ایک مدت سے پایا جاتا ہے۔ لیکن انہیں کسی نے بھی آج تک درخور اعتنا نہیں سمجھا تھا۔

لیکن عربوں کے خلاف حالیہ اسرائیلی جارحیت کے کچھ عرصہ پہلے بڑے ہی پراسرار طریقے پر مسلمان ملکوں بالخصوص پاک و ہند میں یہودیوں کے اثر و رسوخ کا پروپیگنڈا شروع ہو گیا۔ ہمارے یہاں یہ شرف مودودی صاحب کی جماعت سے وابستہ بعض افراد اور جرائد کو حاصل ہوا۔

کتابیں بھی شائع ہونے لگیں اور مضامین بھی، اور اتنے وثوق کے ساتھ اسرائیل کی بعض کامیابیوں کی نشاندہی کی گئی کہ ان تحریروں کے لکھنے والے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے پس پردہ شامل عناصر معلوم ہونے لگے۔

دراصل اس پروپیگنڈا کی تہ میں مخصوص قسم کی سیاسی اغراض کارفرما ہیں۔

عرب ملکوں اور مسلمان حکومتوں کو اس وقت جن بحرانوں سے گذرنا پڑ رہا ہے۔ یہ آزادی کے بعد اچانک پیش آنے والی اہم تبدیلیوں کا ایک ناگزیر موڑ ہے۔ قوموں کے مستقبل کی تشکیل اس قسم کے تلاطم خیز رجحانات سے ہوا کرتی ہے۔ بشرطیکہ ان اضطرابات کو مایوسی کی راہ پر نہ ڈال دیا جائے

مسلمان قوموں نے مغربی سامراج کے شکنجے سے سو سالہ جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی۔ مغربی سامراج ان کی اس آزادی کو اپنے مفادات کے تابع کرنے میں مصروف ہے مسلمان اپنے اس دیرینہ حریف کو خوب سمجھتے ہیں اور اس کے ہر داؤں کا توڑ کر رہے ہیں۔ یہودیوں کی جارحیت کو بھی وہ مغربی سامراج کا ہی ایک حربہ خیال کرتے ہیں۔

لیکن مغربی سامراج ان کے سامنے یہودیوں کو ایک ایسی عظیم قوت بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ جس کے اثر سے دنیا کا کوئی گوشہ خالی نہیں ہے اور جس کی کارفرمائیاں مسلمانوں کی سیاست میں بھی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں مسلمان اگر یہ باور کر لیں تو اس سے ایک طرف مغربی سامراج کے سیاسی حربوں پر پردہ پڑا رہے گا اور دوسری طرف تو آزاد مسلمان قومیں دفعتاً یہ محسوس کر کے کہ اب ان کا پالا اس سامراج سے بھی زیادہ چالاک اور اثر و رسوخ والی قوم سے پڑ گیا ہے جو امریکہ اور روس کی سیاست پر بھی قابض ہے۔ مایوسی کا شکار بنتی چلی جائیں گی۔ جس کا نتیجہ مسلمانوں میں ایسی قیادتوں کی کامیابی کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے جو مسلمان قوموں کو تحفظ کے نام پر سامراج کی گود میں ڈال دینے والی ہیں

انگریز نے ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریتی برتری کا خوف دلا کر مسلمانوں کی سیاست کو مدت تک انتشار میں مبتلا رکھا، اور بالآخر انہیں مجبور کیا کہ وہ پورے ہندوستان پر اپنا حق فائق رکھنے کے بجائے ایک چھوٹے سے خطے پر قناعت کریں۔

یہودیوں کی برتری کے پروپیگنڈے سے اب یہی مقصود مغربی سامراج پوری اسلامی دنیا میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(کمال)

راولپنڈی کے اجتماعات عید کے موقع پر دعا اور مطالبات

راولپنڈی شہر اور صدر میں عید الفطر کے اجتماعات میں لاکھوں مسلمانوں نے استحکام پاکستان اور عرب اور کشمیری مسلمانوں کی فتح و نصرت اور مسلمانوں کے اتحاد کے لئے دعا کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کرائیں۔

(۱) ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے خلاف تمام قوانین کو منسوخ کر کے جمہوریت اور پاکستان کی سالمیت کے تقاضے کے تحت جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کرے

(۲) مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں جید علماء کرام کو شامل کر کے ان کو آخری فیصلہ کا اختیار دیا جائے۔ اس کے بعد ہلال کمیٹی کے ذمہ دار سرکاری حضرات نشر و اشاعت کا مکمل انتظام کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے انتشار ختم ہو جائے۔

(۳) معاشرہ کو فرنگی تہذیب سے رنگنے کے تمام اقدامات بند کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیا جائے۔

(۴) ملکی عہدوں اور ذمہ داریوں میں ملک کی غالب اکثریت کے حقوق پامال نہ کئے جائیں۔

مولانا غلام اللہ خاں کمپنی باغ۔ مولانا غلام غوث صاحب صدر۔ مولانا عبد الحکیم صاحب گراؤنڈ مسلم ہائی سکول۔ مولانا سید محمودی صاحب۔ مولانا عبد الستار صاحب شہر مولانا چن پیر صاحب لال کرتی۔ مولانا ولی اللہ صاحب سٹلائٹ ٹاؤن۔ مولانا محمد اکرام صاحب گوالمنڈی وغیرہ حضرات نے عظیم اجتماعات میں یہ قراردادیں پاس کرائیں۔

(عبد الستار صدر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی)

مولانا غلام غوث صاحب کی مجرب ادویہ

(۱)	دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت	۲۰/-
(۲)	اٹھرا کی گولیاں " "	۲۰/-
(۳)	زینہ اولاد کی دوا " "	۱۵/-
(۴)	ہیضہ مفاصل کی گولیاں، ۵ عدد گولی	۵/-
(۵)	ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول بیس کیپسول	۲۰/-
(۶)	مقوی خاص شنگرفی سو گولی	۱۲/-
(۷)	روغن چنبل ۱۰/- روپے فی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین ایرچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔	
(۸)	سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/۰ روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنے اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک نہیں روانہ ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ ارفی شیشی بیس شیشی کے خریدار کو ۸ ارفی شیشی	
(۹)	مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی قیمت ۲۵/- سونا چاندی موتا وغیرہ کے مرکب کیپسول	

ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار رہتی ہیں

پتہ:- مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

مزید اختیارات دیئے بغیر ممبروں کی تعداد میں اضافہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنا ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے آئین میں آٹھویں ترمیم پر تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل بیان اخبارات کو دیا:۔

قومی اسمبلی میں آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ ممبران اسمبلی کی تعداد میں اضافہ اور دانشوروں کے لئے دس دس نشستوں کی تخصیص کی گئی ہے۔ یہ تاریخ کا ایک المیہ ہے کہ آنے والوں نے جانے والوں کے انجام سے بہت کم عبرت لی ہے۔ کسی جمہوری ملک میں حزب اختلاف کو اس طرح نظر انداز کرنا جمہوریت کا مذاق ہے۔ مگر افسوس کہ پاکستان کی دنیا کچھ نرالی ہے۔ چونکہ اس ملک کا مقصد ہی تخلیق اسلام اور جمہوریت تھا۔ اس لئے کفر پر اسلام اور آمریت کے استحکام پر جمہوریت کا ٹھپہ لگانا ضروری ہوتا ہے اس لئے وزیر قانون صاحب کو صراحت سے کہنا پڑا کہ اس کارروائی کے پیچھے پاکستان کنونشن لیگ کی خواہش کام کر رہی ہے۔ کہ قومی مسائل پر پالیسی سازی میں عوام کے زیادہ سے زیادہ نمائندے حصہ لیں۔

لیکن سوال کرسیوں کی زیادتی کا نہیں اختیارات کا ہے ملک میں ساری پریشانی اس کی ہے کہ عوامی نمایندوں کو اسلام کے عطا کردہ سارے کے سارے اختیارات سپرد کئے جائیں۔ اختیارات دیئے بغیر محض تعداد میں اضافہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ کنونشن لیگ والوں کی دلی تمنا بھی یقیناً یہی ہوگی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ زبان پر لانا ان کے بس کی بات نہیں یا مصلحتاً لانا نہیں چاہتے۔

باقی رہا دانشوروں کے لئے نشستوں کی تخصیص تو گزارش یہ ہے کہ جو ممبر اسمبلی کی کارروائی کے بڑے حصہ پر رائے دینے کے مجاز نہیں۔ ملک میں سے ہنگامی حالات کا خاتمہ کراتے میں ناکام ہوں اور جن سے محض آرڈیننسوں کی تصدیق کرانی ہی مقصود ہوں وہاں علم و فراست کا کیا کام۔ یہ کام تو انگوٹھا لگانے والا باحسن وجوہ ادا کر سکتا ہے۔ اگر وزیر قانون واقعی ملک کو پریشانی اور بحرانی کیفیت سے نجات دلانے کے متمنی ہیں تو اس کا علاج صرف یہ ہے کہ عوام اور نمایندوں کو اپنے مکمل حقوق اور اختیارات واپس دلائے جائیں۔

اگر اس ترمیم کے پیچھے کوئی سیاسی منصوبہ کارفرما نہیں تو پھر علم و فراست کے خزانہ کو عورتوں کی طرح چور دروازہ سے داخل کرنا علم و فن کی توہین ہے۔ ان کو کھلے عام انتخاب ہی کے ذریعہ آنا چاہیئے۔

دعائے مغفرت

—— حاجی محمد اکرم سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی سمندری و برادران کی والدہ چند دن بیمار رہ کر انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون جامع مسجد محمدیہ میں مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کرائی گئی۔

(محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری)

—— مولانا غلام محمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی خوشدامن رحلت فرما گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت علا فرمائے

(محمد افتخار ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام کا ضلع مردان

عید میلاد کے موقع پر نماز عید سے پہلے امیر جمعیۃ علماء اسلام غلام قادر حنفی قادری نے صدقہ فطر، رویت ہلال کمیٹی اور خاندانی منصوبہ بندی پر مختصر تقریر کی۔ عوام پر واضح کیا کہ یہ غیر اسلامی منصوبہ ہے۔ ہم حکومت سے منظور کردہ مطالبہ کرتے ہیں کہ رویت ہلال کمیٹی میں اہلسنت والجماعت سے مستند علماء کو شامل کیا جائے اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کر کے اس پر خرچ ہونے والی رقم دفاع اور زراعت پر خرچ کی جائے

شہداد پور

۲۵۔ رمضان المبارک کو مولانا محمد شریف صاحب خطیب سکرنڈ شہداد پور تشریف لائے اور جمعیۃ مرکزیہ کی امداد کے لئے توجہ دلائی۔ چنانچہ جمعۃ الوداع کے موقعہ پر جامع مسجد سنہری میں اپیل کی گئی۔ مبلغ ۷۸/۰ روپے جمع ہوئے جو مرکزی دفتر بھیج دیئے گئے۔ (محمد حسین شاہ بخاری)

مدرسہ اسلامیہ عربیہ ضیاء الاسلام رجسٹرڈ ملتان

تین سال سے قائم ہے۔ اس سال اب ایک فاضل ترین عالم دین کی خدمات بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔ داخلہ ۱۵ شوال تک رہے گا۔ مسافر طلباء کے لئے قیام و طعام وغیرہ کا کفیل مدرسہ ہے اہل خیر حضرات امداد فرمائیں۔ (محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ ضیاء الاسلام فرید آباد بوسٹر گیٹ ملتان شہر)

مغربی جمہوریت یا سوشلزم سے عالم اسلام کے مسائل حل نہیں ہو سکتے

مکی مسجد جناح کالونی میں حضرت علامہ حافظ محمد صدیق صاحب کا خطاب

آپ نے فرمایا۔ مغربی جمہوریت پارلیمانی ہو یا صدارتی یا سوشلزم اور اشتراکیت وغیرہ عالم اسلام کو درپیش موجودہ مسائل حل نہیں کر سکتے۔ اسلامی قوانین کی موجودگی میں قیام امن اور رفاہیت عامہ کے لئے دنیا کے دوسرے نظاموں کی حمد و توصیف بہت بڑی ناواقفیت اور کوتاہ بینی ہے۔ جو لوگ اس وقت پاکستان کے مسلمان عوام کو پارلیمانی جمہوریت یا سوشلزم یا صدارتی جمہوریت کے فوائد گنوا رہے ہیں۔ یا تو وہ اسلام کے ابدی اور اٹل قوانین سے ناواقف ہیں۔ یا وہ نادانستہ طور پر ہوس اقتدار میں عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اسلام کے صدر اول کی تاریخ دوہراتے ہوئے پُرزور الفاظ میں کہا کہ صرف اسلام ہی دنیا میں ایک تجربہ شدہ نظام ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے اس کے پیروؤں کو حقیقی امن و سکون میسر آ سکا۔

آپ نے مسٹر پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے افکار کو غیر اسلامی اور فتنہ انگیز قرار دیا۔ اور مسٹر ظفر اللہ قادیانی اور مودودی صاحب کے بیانات اور ان کی جماعتوں کی کارروائیوں کو ملک دشمن اور سامراجیوں کی نیابت و نمایندگی قرار دیا۔ اور عیسائی مشنری اداروں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور سرمایہ داروں کی لوٹ کھسوٹ پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عوام کو آگاہ کیا کہ وہ شر پسند عناصر سے ہوشیار رہیں اور اتفاق و اتحاد کا دامن مضبوطی سے تھامیں۔

(عبدالرشید انصاری ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور)

علم و کمال کا آخری آفتاب غروب ہو گیا

دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انتقال فرما گئے

یہ اطلاع دارالعلوم دیوبند سے علمی فیوض و برکات حاصل کرنے والے ہر شخص کے لئے غمناک ہوگی کہ جامع معقول و منقول، بحر العلوم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی صدر المدرسین دارالعلوم ۲۷۔ دسمبر ۱۹۶۷ء کو دن کے ۱/۲ ۱۱ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت علامہ مرحوم شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز و جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد یہ دوسرا جانکاہ صدمہ ہے جسے دینی حلقوں میں شدت سے محسوس کیا جائے گا۔

آپ نے مسلسل پچاس برس تک دارالعلوم دیوبند کی تدریسی و تعلیمی خدمات انجام دیں۔ آپ کے لاکھوں شاگرد اور فیض یافتگان پاکستان، ہندوستان، برما، ملایا، افغانستان انڈونیشیا، افریقہ اور دنیا کے دور و دراز گوشوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کا شمار پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں چوٹی کے علماء میں ہوتا رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے علم و عمل، دین و تقویٰ، ایثار، قربانی اور جدوجہد کے جن معیاری پیکروں کا ایک بے مثال قافلہ ترتیب دیا تھا۔ وہ یکے بعد دیگرے رخصت ہو چکے ہیں۔ علامہ مرحوم آخری فرد تھے۔ جن کے بعد اب صرف شیخ الحدیث حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب کی ذات گرامی باقی رہ گئی ہے۔ آہ!

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

(کمال)

مولانا محمد شریف (سکرنڈ) کی تقریر

۲۷۔ دسمبر کو مسجد شہداد پور میں بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد شریف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نواب شاہ نے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ حسینیہ کی دعوت پر مجمع عام سے خطاب کیا۔ دو گھنٹہ کی مسلسل اور ولولہ انگیز تقریر میں آپ نے ماہ رمضان المبارک کے فضائل بیان کئے۔

حکومت وقت کی مخالف اسلام پالیسیوں کا تجزیہ کیا۔ پرویزیت اور انکار سنت کے فتنوں کی وضاحت کی

مودودیت کے اور مودودی صاحب کے غیر اسلامی نظریات اور انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق ان کی ناشائستہ تحریروں کا رد فرمایا اور جمعیۃ کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔

(محمد عرفان فاروقی - ٹنڈو آدم)

پاکستان کی سالمیت کے لئے

مودودی صا

جہنم کے عظیم جاعلم میں

۲۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو نماز عشاء کے بعد مدرسہ حنفیہ
عظیم تبلیغی اجتماع منعقد ہوا۔ جسے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستا
مولانا موصوف کی اس اثر انگیز کامیاب تقریر سے
ایک من گھڑت بیان اپنی سابقہ روایات کے مطابق شائع کیا
وضاحتی بیان کے ذریعہ کھول ڈالی کہ "بار" کا سرے سے کوئی
حضرت مولانا جالندھری کی اس معرکتہ الآرا تقریر کے
محمد حیات بسروری نے شہدائے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنے کلا
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے افتتاحی تقریر کی
میں کسی دوسرے نام نہاد اسلام یا ازم نہیں کامیاب ہو
اور بروہری، قادیانی اور مغربی عناصر کی اسلام کش روشن
کے سپاہی ہیں اور ایک سپاہی کی طرح ان کا فرض ہے کہ اسلا
تک اس کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع کریں گے۔ یہ ہی ان کی تا
اس سلسلے میں انہوں نے مودودی صاحب کے دعووں اور

چیلنج مولانا غلام غوث صاحب

ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے میرا حوالہ دے کر کہا ہے کہ مودودی صاحب نے کسی میٹنگ میں جبکہ خواجہ ناظم الدین کی حکومت تھی یہ بات کہی تھی کہ موجودہ حکومت تو رہے گی نہیں تو پھر وزارت کے سلسلہ میں امریکہ مجھ سے بات کرے گا یا سہروردی سے"۔ تو میں اس بات کا اقرار اور اعلان کرتا ہوں کہ یہ بات میں نے ہی مولانا غلام غوث صاحب کو بتائی تھی اور اس کا ثبوت میرے ذمہ ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اسلام کا قانون ہے کہ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ۔ دلیل مدعی پر ہوتی ہے اور قسم منکر پر آتی ہے۔ مدعی سے ابتداءً دلیل نہیں مانگی جاتی بلکہ پہلے جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے اور اگر وہ انکار کرے تو اس کو قسم دی جاتی ہے اور وہ قسم بھی اٹھالے تو پھر مدعی سے دلیل مانگی جاتی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قاضی شریح کی عدالت میں کسی پر دعویٰ کیا تو قاضی شریح نے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دلیل نہیں مانگی بلکہ جس پر حضرت علیؓ نے دعوے کیا تھا اس سے پوچھا۔ اور بعد میں اس کے انکار پر الحلف پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دلیل مانگی۔ میں مدعی ہوں اس لئے دلیل میرے ذمہ ہے اور مودودی صاحب کو چاہیئے کہ اسلامی طریقہ کے مطابق طلب کریں۔ مگر عجیب بات ہے کہ سارے کے سارے ارکان و ممبران جماعت تو بولتے ہیں مگر مودودی صاحب نہیں بولتے۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جب مودودی صاحب بزعم خویش دستور اسلامی کے دعویدار ہیں اور دستور اسلامی میں صاف موجود ہے کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اگر تم کسی شے میں تنازع کرو تو قرآن و سنت کی طرف آؤ۔ تو پھر مودودی صاحب کو چاہیئے کہ جرأت کر کے یہ اعلان کر دیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی۔ پھر دیکھو کہ میں ثبوت دیتا ہوں کہ نہیں۔ لیکن اگر میں کہہ دوں کہ میرے پاس گواہ نہیں۔ گو کہوں گا نہیں۔ لیکن اگر بالفرض والمحال کہہ ہی دیتا تو پھر اسلامی طریقہ کے مطابق مودودی صاحب کو قرآن اٹھانا پڑے گا۔

مولانا جالندھری نے فرمایا کہ میں پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ میرا الزام مودودی صاحب پر ہے نہ کہ ان کی جماعت کے ارکان و ممبران پر۔ اگر ان کی جماعت کے ملک میں بیس لاکھ ارکان بھی ہوں اور ہر ایک جواب بھی دے تو میں اس کو جواب نہیں دوں گا۔ کیونکہ میرا الزام ارکان و ممبران جماعت مودودی پر نہیں بلکہ براہ راست مودودی صاحب پر ہے۔ جو عرصہ دراز سے بولتے ہی نہیں۔ کیا مودودی صاحب جرأت کر کے عوام کے سامنے آکر ہمارے ساتھ تصفیہ کرنے کو تیار ہیں؟

مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے؟

مولانا جالندھری نے فرمایا کہ میرا دعوے ہے کہ مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ لوگوں نے مذہب پر حملہ کرنے کے لئے مختلف بھیس اختیار کئے بعض لوگوں نے حبّ آل رسولؐ کے نعرے لگائے مگر جب کپڑا اٹھا کر دیکھا تو صحابہؓ پر تبرّا بازی نکلے۔ ایک گروہ نے حبّ رسولؐ کا نعرہ لگایا۔ مگر جب اندر دیکھا تو حبّ رسولؐ سے اُن کے دامن خالی نکلے اور حب رسولؐ کی بجائے بدعات کی ترویج نمودار ہوئی ایک گروہ نے نعرہ لگایا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ۔ مگر جب اُس پردے کو اٹھایا تو اس نے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کو ظلماً قتل کیا۔

اسی طرح ہم نے مودودی صاحب کا کتاب و سنت کا نعرہ سنا، تو ہمارے دل پھڑک اٹھے۔ مگر جب دیکھا تو ائمہ دین کی تضحیک و تذلیل نکلی۔ پھر ہم نے دستور اسلامی کا نعرہ سنا۔ تو ہمارے دل پھر پھڑکے۔ مگر جب یہاں بھی نقاب سرکا تو سارے کا سارا اسلام بدلتا ہوا نظر آیا۔

مودودی صاحب کی بددیانتی پر گھر کی شہادت

میری جماعت سے اگر ایک آدمی مجھے چھوڑ کر چلے جائیں تو میرے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں بنتی۔ لیکن اگر مجھ کو سارے کے سارے ارکان چھوڑ کر چل دیں تو یہ میرے جھوٹا ہونے کی دلیل ہوگی۔ شاہ ہرقل نے سوالات کے دوران یہ بھی ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے مان چکنے کے بعد پکے رہتے ہیں یا پھر بدلتے بھی ہیں تو ابوسفیان نے جواب دیا کہ پکے رہتے ہیں مرتد ہیں مگر اس سے ہٹ نہیں سکتے۔ تو شاہ ہرقل نے کہا کہ پھر وہ سچے ہی ہیں۔ کیونکہ جب ایمان کی لذت ان کے دل میں راسخ ہو جاتی ہے تو پھر وہ نکلتی نہیں ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنیؒ۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا کوئی ساتھی ان پر بددیانتی کا الزام دے کر ان کی جماعت سے نہیں نکلا۔ لیکن مودودی صاحب کی پارٹی کی پارٹی ان کو بددیانت کہہ کر نکلی۔ مودودی صاحب کے سب سے بڑے رہنما تھی جن کا مقام ان کی جماعت میں ان کے بعد شمار ہوتا تھا، مولانا امین احسن اصلاحی جب نکلے تو نکلتے ہی کہا کہ مودودی صاحب کا دستور اسلامی کا نعرہ بالکل غلط ہے۔ میں تو دھوکے میں رہا ہوں یہ بددیانت ہیں اور جتنا نقصان اسلام کو انہوں نے پہنچایا ہے۔ اتنا کسی نے نہیں پہنچایا۔ یہ الزام دے کر لوگ نکلتے گئے۔ حکیم عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر "المنیر" لائل پور نکلے تو بددیانتی کا الزام دے کر۔ مولانا منظور احمد نعمانی ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" نکلے تو اسی طرح کا الزام دے کر۔ جناب عبدالجبار خان نکلے تو بددیانتی کا الزام دے کر۔ اس کے بعد سینکڑوں آدمی جماعت اسلامی سے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آخرکار سعید ملک نکلے تو یہ ہی الزام دے کر۔ آخر میں ایک ایسا آدمی بھی نکلا۔ جس نے کہا کہ جماعت کا ہر پندرہواں آدمی تنخواہ دار ہے اور اس کی بددیانتی کا یہ حال ہے کہ کھالوں اور زکوٰۃ تک کے پیسے ملازمین جماعت کو تنخواہ میں دے دیتے ہیں (یہ ہیں مودودی صاحب جو کل پاکستان اجتماع منعقدہ لاہور ۱۹۶۳ء میں اعلان کرتے ہیں کہ میرے رب کی مجھ پر عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو ہر قسم کے داغوں سے محفوظ رکھا حالانکہ ان داغی اسلام کے دامن پر ان کی جماعت سے نکلنے والے ہر شخص نے داغ لگایا۔ مگر نہ معلوم یہ کیسا داغ ہے۔ جو بددیانتی جیسے بدنما داغ سے بھی داغدار نہیں ہوتا) تو یہ الزام دینے والے ہیں مولانا کوثر نیازی مدیر شہاب لاہور۔

آپ نے ایسا تو دیکھا ہوگا کہ چندہ زیادہ آئے اور رسید کم کی دے کر بددیانتی کی گئی۔ مگر ایسا بھی کہیں دیکھا گیا کہ کھالوں کی قیمت تو پانچ عدد ہے اور رسید پانچ ہزار کی۔ یہ بات ہم نے اس جماعت میں دیکھی اور میں نے اس کی پوری تحقیق کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ باقی رقم کہاں سے آتی ہے۔ اور ہر شہر میں قریباً بیس بیس ارکان تنخواہ دار ہیں

...رائیت کے خطرے کی نشان دہی

...ب کے مزعومات کا تجزیہ

...جالندھری کی معرکتہ الآرا تقریر

...لاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے وسیع پلاٹ واقع مدنی محلہ میں ایک ...صدر محترم حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا ...مقامی جماعت مودودی کے افراد نے بار ایسوسی ایشن جہلم کے نام سے ...ی صدر بار ایسوسی ایشن جناب چودھری الطاف حسین صاحب نے اپنے ...نہیں ہوا"۔ "اور ہم زعماء جمعیۃ علماء اسلام کی قدر کرتے ہیں"۔

...ے قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش ہیں۔ سب سے پہلے سائیں ...ہ خراج عقیدت پیش کیا۔

...واضح طور پر ..... متنبہ فرمایا کہ ہم سوائے محمدی اسلام کے پاکستان ...۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے مجمع کو خطاب فرمایا۔ ...پو... بکھیرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہا کہ علماء حق اسلام کی فوج ...نے یا اُسے بدلنے کی جو بھی شخص یا گروہ کوشش کرے گا۔ علماء آخر دم ...جسے کوئی طاقت مٹا نہیں سکی اور نہ آئندہ مٹا سکے گی۔

...ے بارے میں ان کے طرز عمل پر بھی مفصل روشنی ڈالی۔ جو درج ذیل ہے

(مرتب رشید احمد ارشد - مرسلہ محمد اسحاق)

مودودی صاحب اسلامی دستور نہیں چاہتے

مودودی صاحب دستور اسلامی نہیں چاہتے اور اس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ بیس سال کے عرصہ میں دستور اسلامی کی خاطر مودودی صاحب نے دیندار افراد کی ایک میٹنگ تک نہیں بلائی۔ اگر یہ اس دعوے میں سچے ہوتے تو مسلمانوں کے تمام طبقات کے دروازوں پر پہنچ کر سب کو اکٹھا کرتے کہ مسائل کا اختلاف تو رہا ہی کرتا ہے چلو پہلے دستور اسلامی کا مطالبہ کر لیں۔

دوسری دلیل۔ لیاقت علی خاں مرحوم نے پشاور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ علماء کہتے ہیں کہ دستور اسلامی بناؤں۔ مجھے بتلائیں کہ کون سا دستور بناؤں۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ۔ جب لیاقت علی خاں نے یہ کہا تو کیا مودودی صاحب کے لئے یہ موقع غنیمت نہ تھا کہ علماء سے اتحاد کر کے جواب دیتے۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا اس کے برعکس جب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے جواب دینے کے لئے علماء کی میٹنگ بلائی اور میٹنگ کے دعوت نامے جاری ہوئے تو پہلے مودودی صاحب نے شمولیت سے ہی انکار کر دیا۔ اور مفتی محمد شفیع صاحب کراچی والے میٹنگ سے قبل مودودی صاحب کے پاس گئے اور منت سماجت کر کے ان کو میٹنگ میں آنے پر آمادہ کیا۔ یہ باتیں اُس دن ہوں گی جس دن قوم کا بنچ بیٹھے گا اور میں مفتی محمد شفیع صاحب کو گواہ بلاؤں گا۔ آخر کار مودودی صاحب بھی میٹنگ میں آ گئے۔ میٹنگ میں دیوبندیوں سے علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ مفتی محمد شفیع صاحب۔ مولانا شمس الحق افغانی۔ مولانا خیر محمد صاحب۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ وغیرہ۔ اہلحدیث سے مولانا داؤد غزنویؒ۔ مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ وغیرہ۔ بریلویوں سے مولانا بدایونی مولانا ابوالحسناتؒ۔ شیعہ میں سے کفایت حسین صاحب اور مولوی جعفر گوجرانوالہ وغیرہ شریک ہوئے۔ جن کی مجموعی تعداد اکتیس تھی۔ اجلاس کی کارروائی مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے شروع کی اور دو تجویزیں پیش کیں۔

(۱) ایک یہ کہ اجلاس ہر روز ایک ہوگا یا دو (۲) دوسری یہ کہ صدر جلسہ ہر جلسہ میں تبدیل ہوگا یا ایک ہی ہوگا۔ ابھی کوئی نہیں بولا تھا کہ مودودی صاحب فوراً بولے کہ میں آ تو گیا ہوں۔ گھر بیٹھے انکار لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن میں جماعت اسلامی کی پوزیشن آپ کو بتلا دوں۔ وہ حکومت پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کرتی ہے۔ اور آپ اس حکومت سے ہی دستور اسلامی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ اس میں شریک نہ سمجھیں۔

یہ سن کر سب پریشان ہو گئے کہ اگر مودودی صاحب اٹھ کر چلے گئے تو صبح اخبارات کی پہلی سرخی یہ ہوگی کہ اکتیس علماء کی جرنل میٹنگ میں پہلے ہی دن پھوٹ پڑ گئی اور لیاقت علی خاں کی بات سچی ہو جائے گی۔ سوچا کہ یہ صورت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ اور مودودی صاحب سے کہا کہ آپ شریک ہو جائیے ہم آپ کو شریک کرنے کی خاطر دستور اسلامی کا مطالبہ نہیں کرتے۔ صرف اسلامی اصولوں پر بحث کر کے یہ اعلان کر دیں گے کہ اگر دنیا کے کسی خطہ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو تو وہ ایسا قانون بنائے۔

مودودی صاحب نے فرمایا کہ پھر میں شریک ہوتا ہوں۔ حوالہ کے لئے مولانا تھانوی کا رجسٹر دیکھئے تو مودودی صاحب کی وجہ سے اکتیس علماء کے بورڈ نے حکومت پاکستان سے براہ راست دستور اسلامی کا مطالبہ نہیں کیا۔

مودودی صاحب کا جھوٹ

حالانکہ مودودی صاحب نے یہ جھوٹ بولا تھا کہ ہم گورنمنٹ پاکستان کو مانتے نہیں۔ کیونکہ ان کی جماعت ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکی تھی۔ دو سال قبل مولانا عثمانیؒ کی قرارداد مقاصد پاس ہونے کے بعد جماعت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم گورنمنٹ کو تسلیم کرتے ہیں اور ۴۸ء، ۴۹ء، ۱۹۵۰ء میں جماعت نے کارڈوں، محضر ناموں اور تاروں ہی نہیں بلکہ ہر ذریعہ کو استعمال کر کے گورنمنٹ پاکستان سے دستور اسلامی کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن جب اکتیس علماء کے بورڈ میں آئے تو گورنمنٹ ہی کو تسلیم کرنے سے انکار کر بیٹھے اور رخنہ اندازی کی۔ کیونکہ اس میں نام ان کا نہیں بلکہ مولانا احتشام الحق تھانوی کا ہوتا تھا۔

ایک اور بات پیش کرتا ہوں جو صرف سنی ہوئی ہے۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو مولانا احتشام الحق تھانوی نے کہا کہ یہ خرچ تو میں نے کر دیا ہے۔ آئندہ بھی یہ بورڈ رہنا چاہیئے۔ مگر خرچ کا کیا ہوگا؟ بحث کے بعد فیصلہ ہوا کہ عام چندہ کیا جائے۔ سب نے لکھوایا۔ مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے تین ہزار۔ حضرت لاہوریؒ نے ایک ہزار۔ مودودی صاحب نے بھی ایک ہزار لکھوایا مولانا تھانوی نے فرمایا کہ یہ دوست جلدی رقم بھیج دیں۔ تو مودودی صاحب نے کہا کہ میرا کیا ہے، میں تو اپنی برانچ کو حکم دوں گا۔ صبح پہنچ جائے گا۔ چنانچہ پہنچ گیا۔ اور چند دنوں بعد پھر واپس بھی لے لیا اور کہا کہ میری جماعت نہیں مانتی۔ میں نے یہ سن کر مولانا تھانوی کو خط لکھا تو انہوں نے ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اب اس کی وضاحت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے ذمہ ہے بہرحال اگر مودودی صاحب یا ان کی جماعت صدق دل سے دستور اسلامی چاہتی ہوتی تو مولانا احتشام الحق تھانوی کو دوبارہ خطوط لکھتی۔ کہ خدارا پھر میٹنگ بلاؤ۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اور سنیئے جب مودودی صاحب کو موت کی سزا سنائی گئی تو جماعت جیل میں ملنے گئی اور جماعت نے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ اجازت مانگتے ہوئے مودودی صاحب کو یہ ہی دلیل دی کہ جب ہم ۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکے ہیں تو پھر کیوں نہ ہائیکورٹ میں اپیل کر کے اپنا حق مانگیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ ۴۸ء میں گورنمنٹ پاکستان کو مان چکے تھے۔ مگر جب سب علماء اکٹھے ہوئے تو کہا کہ تم دستور اسلامی کا مطالبہ کرو گے تو ہم شریک نہیں ہوں گے۔

اگر مودودی صاحب واقعی دستور اسلامی چاہتے تھے تو پھر سولہ سال گذر چکے ہیں کیوں نہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے اسی بورڈ کو اکٹھا کر کے دستور اسلامی کا مطالبہ کیا بلکہ علماء کے اس بورڈ کے بجائے چودھری محمد علی، عوامی لیگ، مسلم لیگ، کمیونسٹوں، خدا اور رسول کے منکروں اور ان کے ہی ٹھہرائے ہوئے بے دینوں سے تو وہ ملے۔ مگر علماء سے ملنا گوارا نہ ہوا۔ یعنی دستور اسلامی کے لئے تو دینی جماعتوں سے ملنا پسند نہیں۔ لیکن لادینی جمہوریت کے لئے بے دینوں سے ملنے میں عار نہیں۔ جس جمہوریت میں عورت، شرابی اور صالح مسلمان سب کا ووٹ برابر ہوگا اس ووٹ کے لئے تو ساری دنیا کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ لیکن دستور اسلامی کی خاطر کسی کے پاس نہیں جاتے۔ کیا دستور اسلامی کا مطالبہ کرنے والوں کا طرز عمل یہ ہی ہونا چاہیئے؟ اگر مودودی صاحب دستور اسلامی کے دعوے میں سچے ہوتے تو وہ ایسے کام کرتے جن سے مذہبی طبقوں میں ان کا اعتماد قائم ہوتا نہ کہ ایسے کام جن سے اختلاف و انتشار کو ہوا ملتی ہے۔

مثال ۱۔ مثلاً جب وہ جیل میں تھے تو بہاولپور سے کسی نے ایک استفتاء ان کے پاس بھیجا کہ دو بہنیں جو جڑواں ہیں۔

بول و براز اور تمام حاجات باہم انجام دیتی ہیں وہ اب جوان ہوگئی ہیں۔ ان کے نکاح کے جواز کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

مودودی صاحب نے فوراً فتویٰ تحریر کر دیا کہ ایک ہی شخص کی زوجیت میں ان دونوں بہنوں کو دے دیا جائے۔

حالانکہ ایک نادر ترین صورت کی موجودگی میں جس سے شریعت کے کسی اصول و حکم پر زد بھی نہ پڑے، فتویٰ دینے سے پہلے ہزار بار غور کرنا اور وقت کے اکابر علماء سے مشورہ کرنا ضروری تھا۔ پھر یہ بھی سوچنا ضروری تھا کہ اس وقت جبکہ علماء کے درمیان اتحاد قائم ہے اور وہ یک آواز ہو کر مرزائیت کے فتنے کا استیصال اور اسلام کے نظام کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہیں یہ استفتاء اس لئے تو نہیں کیا گیا کہ ایک فرضی مسئلہ پر علماء کے درمیان اختلاف کا مسئلہ چل نکلے۔

اگر یہ امر واقعہ ہی تھا، تو اس وقت بہاولپور محکمہ شرعی موجود تھا اور مولانا سعید محمد جیسے عظیم عالم دین اس کے سربراہ تھے۔ مستفتی وہاں سے رجوع کرتا۔ یا جیل سے باہر اور بھی بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ ان سے دریافت کرتا لیکن فتویٰ مودودی صاحب سے لیا گیا۔ اور مودودی صاحب نے جیل سے ہی یہ فتویٰ دے دینا ضروری سمجھا۔ حالانکہ واقعہ اگر فرضی تھا۔ بہاولپور میں کسی شخص نے ان جڑواں بہنوں کی نشان دہی نہیں کی اور نہ کوئی بتا سکتا ہے کہ اب وہ کہاں ہیں۔ مقصود صرف یہ تھا کہ اس استفتاء کی زد میں قرآن و حدیث کی ایک نص صریح آئے گی۔ اگر مودودی صاحب نے اس کے حق میں فتویٰ دیا۔ تو علماء اختلاف پر مجبور ہوں گے اور علماء کا اتحاد اور اسلامی مطالبات کا زور ختم ہو جائیگا

لیکن مودودی صاحب نے ان تمام اندیشوں کو بالائے طاق رکھ کر دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث حتیٰ کہ شیعہ تک اسے تسلیم نہیں کریں گے۔

کیا اسلامی دستور جاننے والا ایسے صریح غلط اقدام کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

مثال ۲۔ جب دو تین سال اس مسئلہ کی تردید میں گذر گئے اور جذبات ٹھنڈے ہونے لگے۔ تو پھر مودودی صاحب نے متعہ کو جائز قرار دے دیا۔ متعہ کے جواز کے لئے موصوف نے ایک فرضی کشتی، فرضی آدمی، فرضی جنگل، فرضی دریا، پھر کشتی کا فرضی غرق ہونا، پھر ہوا کا فرضی چلنا اور فرضی مرد و عورت کا ایک مقام پر جمع ہو جانا وضع کیا۔ اور یہ فرض در فرض استعمال کر کے متعہ کو جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ مودودی صاحب جانتے ہیں کہ متعہ ہر صورت میں متعہ ہے متعہ بریلویوں کے ہاں بھی ناجائز، دیوبندیوں کے ہاں بھی ناجائز اہلحدیثوں کے ہاں بھی ناجائز ہے۔ تو اس طرح کے مفروضات قائم کر کے ایک حرام کو حلال قرار دینا اور پھر علماء دین سے یہ توقع کرنا کہ وہ چپ رہیں۔ قطعی غلط ہے۔

؎ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی اس حرام کے حلال کر دینے پر لے دے ہو ہی رہی تھی کہ مودودی صاحب نے یہ لکھ مارا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اندیشہ دجال کے بارہ میں غلط تھا۔ ساری زمین چھان لی گئی ہے لیکن دجال کا کہیں پتہ نہیں ہے۔

اب غور فرمایئے کہ متعہ کو ثابت کرنے کے لئے تو مودودی صاحب نے کئی فرضی باتیں اعتبار کر لیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت کرنے کے لئے وہ ایک ہیز بھی فرضی ہی اعتبار نہیں کرنا چاہتے۔ کیا اس در یتیم اور محسن امت کا حدیث متعہ جتنا بھی مقام نہیں رکھتی۔ کیا علماء اس پر احتجاج نہ کرتے؟

مثال ۳۔ پھر یہ لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی حفاظت اٹھا کر نبیوں سے گناہ کرا لیا کرتا ہے اور عمداً کراتا ہے۔ تاکہ پتہ چل جائے بشر ہے خدا نہیں۔

یہاں سوال یہ ہے کہ جب ہم نے مان لیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کسی وقت نبیوں سے عصمت اور حفاظت کو دور کر دیتا ہے تاکہ نبی گناہ کریں۔ اور اس وقت کا پتہ نہیں صرف اتنا پتہ ہے کہ نبی کبھی کبھی پاک نہیں رہتا۔ تو نہیں کیا پتہ کہ نبی نے جس وقت فلاں آیت بیان کی۔ اسی وقت محفوظ تھا یا غیر محفوظ۔ اور اس طرح سارا دین مشکوک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ نبی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے۔ اور اسے دیگر حوائج پیش آتے ہیں کیا یہ تمام باتیں اس کے بشر ہونے کا ثبوت نہیں کہ خدا کو گناہ کرا کر یہ سمجھانے کی ضرورت پڑی کہ نبی بشر ہیں خدا نہیں۔ بہرحال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب ایک جھگڑا ٹھنڈا پڑنے کو ہوتا ہے تو مودودی صاحب ایک اور جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میں بے دینی کی بات کروں گا تو مولوی خاموش نہیں رہیں گے

ابھی یہ مسائل چل ہی رہے تھے کہ مودودی صاحب نے کہا کہ حضرت عثمان نے بددیانتی کی۔ مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے کہا کہ مودودی صاحب نے تو یہ لکھا نہیں تم زیادتی کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ ٹھیک ہے یہ نہیں لکھا کہ بددیانت تھے مگر یہ تو لکھا کہ پانچ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ کا اپنے رشتہ داروں کو دے دیا۔ اب بتایئے کہ پانچ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ کا اپنے رشتہ دار کو دے دینے کا الزام جس پر ہو۔ کیا اس پر یہ بددیانتی کا الزام نہیں ہے۔

مودودی صاحب کا ظلم عظیم

مودودی صاحب کے مرزائیت کے متعلق عقائد و نظریات کو بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ مودودی صاحب قادیانیوں کو تو اسلام سے خارج مانتے ہیں مگر لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہتے ہیں۔

جب مودودی صاحب انکوائری کورٹ میں بیان دے چکے تو ہمیں پتہ چلا کہ وہ لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہہ رہے ہیں اس معاملے میں انہیں سمجھانے کا ارادہ کیا۔ مگر ہم نظر بند رہتے اور وہ قید ہی رہتے۔ نظر بند اور قیدی اکٹھے ہو نہیں سکتے تھے تو ہم نے کسی آدمی کے ذریعہ سے ان کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ نے لاہوری مرزائیوں کو مسلمان کہہ دیا تو مسئلہ ختم نبوت ختم ہو جائے گا۔ قادیانی لاہوریوں کی پناہ لے لیں گے۔ مگر مودودی صاحب نے نہیں مانا۔ بخاری صاحبؒ نے حکم دیا کہ تم کتابیں کے حوالے نکال کر ان کو سمجھاؤ۔ ہم نے کسی طرح ان کے پاس جیل میں کتابیں بھیجیں، جن میں لاہوری مرزائیوں کی وہ تحریریں تھیں۔ جن میں وہ مرزا قادیانی (آنجہانی) کو ایسا ہی نبی مانتے تھے جیسا کہ قادیانی۔ پھر ہم نے ملاقات کی اجازت لی۔ مودودی صاحب سے ملے اور ان سے کہا کہ ہزاروں نوجوانوں کا اسلام آپ کی وجہ سے جائے گا۔ اور مرزائیوں کو لاہوری ہونے کی ایک راہ مل جائے گی۔ اور لاہوری مرزائیوں کے وہ حوالے نکالے جن میں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا ہی نبی مان چکے تھے۔ جیسا کہ قادیانی مانتے تھے۔ مگر مودودی صاحب نے ہماری بات نہ مانی اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

مرزائیوں کا وجود ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے

مولانا جالندھری نے مودودیت کے بعد قادیانیت کے خدوخال کو منکشف کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی حضرات کی پشت پر امریکی اینگلو گروپ ہے۔ جنگ عظیم کے وقت عین ایک ماہ پہلے انہوں نے انگلینڈ میں میٹنگ کی کہ اگر حکومت ہمارے ہاتھ میں آئے تو نظام حکومت کس طرح تشکیل دینا چاہیئے۔ اور عین ایک ماہ بعد بھارت پاکستان پر حملہ کر دیتا ہے۔ مسٹر منیر جج نے لکھا کہ قادیانیوں کا مبدء تھا کہ انگریز جب جائے گا۔ تو حکومت ہمارے سپرد کر کے جائے گا لیکن جب تقسیم ملک کا وقت آیا تو حالات کچھ ایسے تھے۔ کہ انگریز حکومت ان کے سپرد نہ کر سکا۔ موڈی گورنر پنجاب نے سرکاری رقبہ قادیانیوں کو چند کوڑیوں کے عوض دے دیا۔ انگریزوں نے مرزائیوں کو دریا میں الگ بسایا اور حکومت ان کی رکھی مرزائیوں کی سکیم تھی کہ چودھری ظفر اللہ کو وزیر اعظم بنا دیا جائے۔ الغرض مرزائیت کا وجود ملک میں نہایت خطرناک ہے اور اس سے پاکستان کی سالمیت کو مستقل خطرہ ہے۔ حضرت خضر کا قرآن میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بستی میں دیوار تعمیر کی اور فرمایا کہ یہ دو یتیموں کی دیوار ہے اور اس کے نیچے ان کے والدین کا دفینہ ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے اسے تعمیر کر رہا ہوں تو اس کے متعلق مرزا محمود نے لکھا کہ وہ خزانہ احمدیت ہے۔ اور نیچے یتیم جماعت احمدیہ ہے اور خزانہ ہماری حکومت ہے اور وہ دیوار سلطنت انگریزیہ ہے۔ اور یہ دیوار (انگریز کی حکومت) تب تک کھڑی رہے گی۔ جب تک ہم حکومت کے اہل نہیں ہو جاتے جب ہم حکومت کے اہل ہو جائیں گے۔ تو انگریز ہمیں حکومت دے کر چلا جائے گا۔

مولانا جالندھری نے حکومت کو متنبہ اور خبردار کیا کہ قادیانی جماعت بہ حیثیت جماعت کے اس ملک کے غدار ہیں اور پھر پاکستان اور ہندوستان کو ایک دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اگر پاکستان اور ہندوستان ایک نہ ہوں تو ان کا نبی جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

بہادرانِ عرب

(جناب اسماعیل سیفی بی، اے پشاور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کاش انہیں معلوم ہوتا کہ بدر کی فتح کے بعد احد کی شکست کا سامنا بھی ہو جاتا ہے۔ مگر بددل ہونے یا مسلمانوں سے بیزاری و نفرت اور کفار سے میلان و رغبت کا جواز کہاں سے نکل آیا؟ غور فرمایئے غزوۂ حنین میں اسلحہ سے لیس ٹھاٹھیں مارتا لشکر جرار اکھڑ گیا۔ تو کیا اصول جنگ بدل گئے؟ یہ بھی مکاری و عیاری ہے کہ مسلمان شکست کھا جائے تو اس کی "نامسلمانی" کی راگنی الاپی جائے۔ میدانِ کربلا میں خون سے لتھڑے ہوئے نعروں کی پکار سنیئے۔ نبوت کے آخری تاجدار کا چہیتا خاندان لٹ پٹ گیا تو کیا یزید کو سرخاب کے پر لگ گئے؟ دور نہ جایئے۔ ہند و پاک کی تاریخ پر ہی سرسری نظر ڈالئے ..... یہ سراج الدولہ کی شکست، یہ ٹیپو سلطان کی شہادت۔ تحریک بالاکوٹ ۱۹۵۷ء کی جنگِ آزادی۔ یہ بہادر شاہ ظفر کی اسارت۔ ان سب کی ناکامی و پسپائی کے پس منظر میں ننگ ملت ننگ دیں ننگ وطن "غدار" ہی تو سرگرم عمل تھے۔ دنیا ہمیشہ غداروں پر لعنت ملامت کرتی آئی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ رہنماؤں پر کیچڑ اچھالنے کا الٹا چکر چلا ہو۔ یاد کیجئے وہ وقت جب ملتِ اسلامیہ سے خلافت کا آخری نشان بھی مٹا دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ حجاز مقدس تک انگریز کا عمل دخل ہونے لگا۔ آج کا سانحہ اس سے بڑھ کر تو نہیں؟ لیکن اس وقت کے قلمکاروں اور زبان آوروں میں صحت فکر تھی۔ جوش انتقام نہیں۔ ملت سے وفاداری تھی، غداری نہیں۔ وہ نہ مصلحت پر پھسلتے، نہ جھانسے میں آتے۔ اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ تھے شیخ الہند مولانا محمود الحسن شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر وغیرہ رحمہم اللہ۔ جنہوں نے اس مرگ ناگہانی کو ذرہ بھر محسوس نہ ہونے دیا۔ اور تسلی و طمانیت کی ایسی لہر دوڑا دی کہ ہارے ہوئے بھی ہیرو نظر آنے لگے۔ انجام کار میدانی شکست ذہنی فتح میں بدل گئی۔ بہرحال مصر اپنی استقامت و عظمت میں عالم اسلام کا مرکز سیاست بن گیا ہے اور ناصر یہود و نصاریٰ کی آنکھ کا کانٹا لیجئے رنگ و آہنگ کا اتار چڑھاؤ ملاحظہ ہو کہ وہی لوگ جو اس مرد میدان کی مخالفت میں ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ پہلے عرب اتحاد کی مخالفت کرتے رہے تاکہ یہود و نصاریٰ کے مفاد پر زد نہ پڑنے پائے۔ اب بعد از خرابی بسیار اتحاد عمل میں آگیا ہے۔ تو موم کی ناک یوں مڑ گئی ہے کہ اگر عرب پہلے سے سر جوڑ کر بیٹھتے تو بہتر ہوتا۔ ع

من خوب می شناسم رندانِ پارسا را

جہاں تک بزدلی و بہادری کا معاملہ تھا یا طاقت کے توازن کی بات تو جنگ بندی کے بعد کا وہ منتظر سامنے لایئے کہ اکیلا برطانیہ و یہود کی مشترکہ طاقت یک رخ ہو کر شام پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ وزیر اعظم شام للکارتا ہے "شام کی سرزمین کو دشمن کے لئے قبرستان بنا دو"! اہل شام شمشیر بے نیام ہو جاتے ہیں ذرا انصاف کی نظر سے دیکھا جائے کہ زمین آسمان سے عظیم طاقتوں کا یکبارگی اور یک رخہ حملہ ہے۔ شام اکیلا ہے طیارہ ایک نہیں۔ پھر بھی دشمن آٹھ میل سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا یہ عربوں کی سرفروشی اور جانبازی نہیں تو اور کیا ہے؟ اسے بھی رہنے دیں۔ نہر سویز کا مشرقی کنارہ دیکھئے۔ پورٹ سعید کے بالمقابل پورٹ فواد پر یہود کا قبضہ ہے۔ جنگ بندی ہو چکی ہے لیکن مزید قبضہ کے لئے اسرائیل بری، بحری اور ہوائی ایک بڑا حملہ کرتا ہے۔ مصر کے بپھرے شیر آڑے آتے ہیں۔ طوفان کا رن پڑتا ہے یہودیوں کو لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں مقبوضہ علاقہ بھی چھوڑ کر اپنا سا منہ لئے بھاگتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ چند روز بعد مصری فوج بے جگری کا ثبوت دے کر انہیں پورٹ توفیق سے بھی بھگا دیتی ہے۔

بہادرانِ عرب کی استقامت کا یہ حال ہے کہ ذرا بھی کمزور قرارداد کو سپہ سالار عرب ٹھکرائے چلا جا رہا ہے۔ دیکھئے سپہ سالار کا اعلان: "طاقت سے چھینے گئے علاقے طاقت سے لئے جائینگے"!

یورپ کے مستشرقین کی ریشہ دوانیاں

حتی کی تصنیف "عرب اور اسلام" پر ایک تنقیدی نظر

(از جناب زاہد گکھڑوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ساتویں باب میں پروفیسر حتیٰ خلافت پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہمیں یہاں اس عام مغالطے سے بچنا چاہیئے کہ خلافت ایک دینی عہدہ تھا۔ اس سلسلے میں مقدس رومی شہنشاہیت اور کیتھولک کلیسا کی امارت سے جو تشبیہیں دی جاتی ہیں وہ گمراہ کن ہیں۔ مسلمانوں کے سپہ سالار کی حیثیت سے خلیفہ کے فوجی عہدہ پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ امام کی حیثیت سے خلیفہ مسلمانوں کو نماز پڑھا سکتا تھا اور پڑھاتا بھی تھا اور جمعہ کا خطبہ بھی دیا کرتا تھا لیکن یہ کام ایسا تھا کہ اس کا معمولی سے معمولی مسلمان بھی انجام دے سکتا تھا۔ حضرت محمد کی جانشینی (خلافت) سے مراد اقتدار اعلیٰ کی جانشینی کے ہیں۔ اللہ کے نبی، مہبط وحی اور رسول ہونے کی حیثیت سے حضرت محمدؐ کا کوئی جانشین نہیں ہو سکتا تھا۔ دین سے خلیفہ کا تعلق صرف اتنا ہی ہے کہ وہ اس کا محافظ اور اس کا نگران ہوتا تھا"۔

خلافت کو "رومی شہنشاہیت" یا "کیتھولک کلیسا کی امارت" سے تشبیہہ دینا تو غلط ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ اللہ کے نبی، مہبط وحی اور رسول ہونے کی حیثیت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جانشین نہیں ہو سکتا۔ اور خلافت سے مراد اقتدار اعلیٰ کی جانشینی ہے۔ لیکن یہ اقتدار اعلیٰ بھی تو آخر دین سے الگ کوئی اور چیز نہیں ہے جب مملکت کا سارا نظام دین کی بنیادوں پر استوار ہے اور اقتدار اعلیٰ بھی دین کا جزو بلکہ دینی اصول کا پابند ہے تو پھر خلافت کو دینی عہدہ کہنے میں کونسا امر مانع ہے؟

نویں باب میں پروفیسر موصوف نے "معاشرتی اور ثقافتی زندگی کا آغاز" کے عنوان سے لکھا ہے کہ "عرب مسلمانوں کے بعد ان مسلمانوں کا درجہ تھا جو یا تو زبردستی مسلمان بنائے گئے یا خود انہوں نے برضا و رغبت اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان لوگوں کو عملاً نہ سہی نظری اعتبار سے اسلامی شہریت کے تمام حقوق حاصل تھے"۔

اسلامی مملکت کے شہریوں کے درمیان فرقِ مراتب کا یہ نظریہ پروفیسر حتیٰ اور ان کے دیگر ہمنوا مستشرقین کا اختراع کردہ ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی خاطر یورپی مستشرقین کی ناپاک مہم کی ایک کڑی ہے۔ ورنہ جہاں تک حقیقت حال کا تعلق ہے تاریخ کسی ایسے واقعہ کی نشان دہی نہیں کرتی۔ جس میں اسلامی حکومت کی طرف سے ریاست کے شہریوں کے درمیان مراتب کی تفریق کی گئی ہو بلکہ اس کے برعکس خلافت راشدہ، خلافت بنو امیہ، خلافت بنو عباس اور خلافت بنو عثمان کے ادوار میں بے شمار ایسے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے کہ خلفاء اسلام نے یہ بھی تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہیں زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ پوری تاریخ میں اس قسم کی کوئی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی کہ کسی اسلامی حکومت نے یا کسی ذمہ دار اسلامی مبلغ نے کسی غیر مسلم پر اسلام قبول کرنے کے لئے زبردستی کی ہو بلکہ اس کے برعکس اندلس پر فرڈیننڈ کے تسلط کے بعد مسلمانوں کو مسیحی بنانے کے لئے جو ظلم و تشدد کیا گیا اور انہیں عیسائیت قبول کرنے یا ملک چھوڑ دینے پر جس طرح مجبور کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

یہ چند حوالے بطور نمونہ مشتے از خروارے اس بات کی وضاحت کے لئے پیش کئے گئے ہیں کہ اگرچہ مصنف نے کتاب میں واقعات پیش کرنے میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض باتیں ایسی بھی اس ضمن میں مصنف کے قلم سے نکلی ہیں جو حالات و واقعات سے پوری طرح مطابقت نہیں رکھتیں۔ اور اسلامی تاریخ پر نظر رکھنے والے شخص کے لئے ان کو قبول کرنا مشکل ہے۔

(جاری ہے)

دینی محاذ

مسلمان لڑکیوں کیلئے ڈرامہ اور گانا بجانا ممنوع قرار دیا جائے

یکم دسمبر یوم الجمعہ۔ مدنی جامع مسجد میں منعقدہ مسلمانان چکوال کا یہ اجتماع گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بتاریخ ۸ ر ۹ ر ۱۰ ر نومبر مسلم طالبات کے ڈرامہ کھیلنے کے خلاف احتجاج کرتا ہے مسلمان لڑکیوں کا سوانگ بھرنا اور طبلہ ڈھولک کے ساتھ رقص و سرود وغیرہ کے حیاسوز افعال کا مظاہرہ کرنا شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں بالکل حرام ہے۔ گرلز سکول تعلیم کے لئے ہیں نہ کہ کنجریوں کا قبیح کردار ادا کرنے اور رقاصائیں تیار کرنے کے لئے

(۲) یہ اجتماع پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس قسم کے ڈراموں اور طبلہ اور ڈھولک وغیرہ کی سکھلائی کو مسلم طالبات کے لئے بالکل ممنوع قرار دیا جائے اور ان معلمات کو سخت تنبیہہ کی جائے جو مسلمان بچیوں کو اس قسم کے فواحش میں مبتلا کر کے ان کی اسلامی زندگی کو برباد کر رہی ہیں۔ ہم ایسے اخلاق سوز افعال کو مسلمان لڑکیوں کے لئے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

(نوٹ) یہ قرارداد ۷ خطباء ۱۵ وکلاء ۱۰ ممبران بنیادی جمہوریت اور ڈیڑھ سو سے زائد معززین شہر کے دستخطوں سے وزیر تعلیم صاحب مغربی پاکستان اور انسپکٹرس آف سکولز راولپنڈی ڈویژن کو ارسال کی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال کی ہیڈ مسٹریس کو فوراً تبدیل کیا جائے۔

۱۶ ر دسمبر۔ بعد نماز تراویح مدنی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام شہر چکوال کا ایک ہنگامی اجلاس بصدارت قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم منعقد ہوا۔ جس میں ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی ان دونوں چٹھیوں کا جائزہ لیا گیا۔ جو انہوں نے قاضی مظہر حسین صاحب کے نام ارسال کی ہیں۔ ان دونوں چٹھیوں کے مطالعہ کے بعد اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

(۱) ہیڈ مسٹریس نے اپنی پہلی چٹھی میں عالم باعمل قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کی شخصیت کو غلیظ زبان والا۔ انسانیت سے عاری۔ شر اور فساد کرنے والا اور بے بنیاد الزام تراشی کرنے والا کے دل آزار اور توہین آمیز الفاظ سے مخاطب بنایا ہے۔ حالانکہ مدنی جامع مسجد کی یکم دسمبر والی متفقہ قرارداد میں جو مجمع عام میں پاس کی گئی تھی۔ نہ ہی ہیڈ مسٹریس کا نام لیا گیا ہے۔ اور نہ ہی ان کو مخاطب بنایا گیا ہے۔ بلکہ اس میں اس خلاف شرع کردار کی مذمت کی گئی ہے۔ جو مسلمان لڑکیوں نے اس ڈرامہ میں ادا کیا ہے۔ اور اس قرارداد پر سات خطبائے شہر۔ پندرہ ایڈووکیٹ صاحبان دس ممبران بنیادی جمہوریت اور ڈیڑھ سو سے زائد معززین شہر کے دستخط ہیں۔ لیکن اس کے ردعمل میں ہیڈ مسٹریس نے جو غیر مہذب طریق اختیار کیا ہے۔ ہم اس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔

(۲) ہیڈ مسٹریس نے اپنی مذکورہ درخواستوں میں مدنی جامع کی قرارداد کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے حکام بالا کے سامنے حقیقت حال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اپنے پسندیدہ ڈرامہ کو دینی حیثیت سے صحیح ثابت کرنے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام کی بھی مخالفت کی ہے۔

ڈرامہ کے اجزا

مدنی جامع مسجد کی قرارداد میں ڈرامہ وغیرہ کے جن اجزا کو قبیح قرار دیا گیا تھا۔ ان میں سے اکثر کو اپنی پیش کردہ فہرست میں خود ہیڈ مسٹریس نے تسلیم کر لیا ہے۔ مثلاً بوڑھے اور بڑھیا کا کردار۔ ایک لڑکے کا کردار جو مغرب سے تعلیم حاصل کر کے پابند صوم و صلوٰۃ واپس آیا۔ مذاحیہ کردار اور قوالی۔ ان کہانیوں میں مسلمان لڑکیوں نے خاوند اور بیوی کا کردار بھی ادا کیا ہے۔ جو قطع نظر سوانگ بھرنے کے جنسی خواہشات کو تحریک دینے والا اور مسلم طالبات کی دینی شرم و حیا کو چاک کرنے والا ہے۔

لیکن تعجب ہے کہ ہیڈ مسٹریس موصوفہ کو اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آئی۔ اور وہ اس کو مغربی تہذیب پر مشرقی تہذیب کو ترجیح دینے والا قرار دے رہی ہیں حالانکہ یہ ڈرامے مغربی تہذیب کی ہی پیداوار ہیں۔ اسلامی اور مشرقی تہذیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قبل ازیں اگر مسلم معاشرہ میں کوئی عورت ایسے افعال کا مظاہرہ کرتی۔ تو اس کو کنجری کہتے تھے۔ مگر آج کی ثقافتی دنیا میں اس کو ایکٹرس اور فلمی اداکار کے نام سے یاد کرتے ہیں

لڈی ناچ:۔ ہیڈ مسٹریس موصوفہ نے قرارداد کی اس بات کا انکار کیا ہے۔ کہ ناچ ہوا ہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سکول میں مسلمان لڑکیوں نے ڈھولک بجا کر، پاؤں میں گھنگرو باندھ کر لڈی ناچ کا مظاہرہ کیا ہے اور ہم ان لڑکیوں کے نام بھی بتا سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس لڈی ناچ میں حصہ لیا ہے اور ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ڈرامہ میں کون کون سی لڑکیاں دولہا اور دولہن بنی تھیں۔

قوالی:۔ اس ڈرامہ میں لڑکیوں نے جو قوالی کی ہے وہ تالی بجا کر کی ہے اور یہ دونوں کام بالخصوص لڑکیوں کے لئے قبیح ہیں۔ قرآن مجید میں تالی بجا کر عبادت کرنے کو کفار مکہ کا فعل بتلایا گیا ہے۔ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً (سورہ انفال) (ترجمہ) اور نہیں ہے ان کی عبادت بیت اللہ کے پاس مگر سیٹیاں بجانا اور تالی، اور علاوہ ازیں شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ جو شخص دف اور بانسری پر تلاوت قرآن پاک کرے۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے قریب حکم ہے دف بانسری اور تالی بجا کر ذکر الٰہی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے کا ۔۔۔۔

شرعی دلائل:۔ قرآن مجید میں ہے (ترجمہ) لوگوں میں بعض وہ ہے جو لغو باتوں کا خریدار بنتا ہے۔ تاکہ اللہ کی راہ سے بے علمی کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کی ہنسی اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے) اس آیت کے تحت علامہ بشیر احمد عثمانی صاحب رحمتہ اللہ شیخ الاسلام پاکستان (جن کی مساعی جمیلہ سے قرارداد مقاصد پاس ہوئی) تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ کے نزدیک لہو الحدیث سے ہر وہ چیز مراد ہے۔ جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹانے والی ہو۔ مثلاً فضول قصہ گوئی۔ ہنسی مذاق کی باتیں، واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ (تفسیر بیضاوی، روح المعانی اور تفسیر مدارک میں بھی یہی لکھا ہے۔

(۲) "اللہ پاک نے ابلیس سے فرمایا کہ تو اپنی آواز سے جہاں تک تیری استطاعت ہے، لوگوں کو بہکا ۔۔۔ لیکن میرے بندے تیرے قابو میں نہیں آئیں گے" اس آیت کی تفسیر میں تفسیر مدارک اور تفسیر حسینی میں ہے کہ یہاں شیطان کی آواز سے مراد وسوسہ، گانا اور آلات سرود ہیں

(۳) حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گانے والی عورتوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور نہ ان کو گانا سکھلاؤ۔ اور ان کی قیمت حرام ہے اور آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ۔ ایسے ہی کاموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے)

(۴) ترمذی شریف میں ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ اور ڈرامہ

قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے مطابق قانون بنائیے ـــ خاندانی

عیسائی مشنریوں اور مرزائیوں کو ارتداد پھیلانے سے روکئے!

اسرائیل اور سامراج کے خلاف عربوں کی جدوجہد اور موقف کی حمایت

طالبات میں ڈراموں اور ناچ گانوں کی وبا

(ملک کے طول و عرض میں

کاروانِ اسلام

منصوبہ بندی اور عائلی قوانین ختم کیجئے ۔ مستنیٰ ذبیحہ کو پاکستان میں رواج نہ دیجئے!

۔ انکار سنت اور پرویزیت کے فتنے کی حوصلہ افزائی نہ کیجئے!

۔ جمہوری و عوامی حقوق کی بحالی کا مطالبہ (جمعیۃ پشاور ڈویژن کی قرار دادیں)

۔ ہیڈ معلمہ کا گمراہ کن رویہ (چکوال اور جہلم کے مسلمانوں کا شدید احتجاج)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

منزل بہ منزل

مذکور ہیں چونکہ ان تمام افعال ممنوعہ کا ارتکاب کیا گیا ہے لاؤڈ سپیکر کا بھی استعمال کیا گیا ہے اور لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ بھی کرائی گئی ہے لہذا ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ:۔

(۱) مقامی گرلز ہائی سکول میں ڈرامے جیسے حیاسوز فعل کو بالکل ممنوع قرار دیا جائے ۔ غیرت مند مسلمان اپنی لڑکیوں کے لئے اس کا دیکھنا اور دکھلانا ہرگز برداشت نہیں کر سکتے ۔ علاوہ ازیں تعلیمی اوقات کا بھی ضیاع ہوتا ہے ۔

(۲) ہیڈ مسٹریس کو بہت جلد یہاں سے تبدیل کیا جائے جس نے شہر میں انتشار پیدا کر دیا ہے اور بجائے معذرت خواہی کے شہر کی ایک متفقہ صحیح قرار داد کو حکام بالا کے سامنے جھوٹا ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ۔ اور خصوصاً حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن و امیر جمعیۃ ضلع جہلم کے نام لکھی جس میں اس نے سخت قبیح اور توہین آمیز الفاظ سے خطاب کیا کے خلاف قرار مذمت پاس کرتا ہے اور حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہیڈ معلمہ کو وہاں سے جلد تبدیل کر کے چکوال کی فضا کو مزید مکدر ہونے سے بچائیں ۔

منکرین سنت کی بزم میں وزیر اطلاعات کی شرکت کی مذمت

(۳) جمعیۃ کا یہ اجلاس وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی بزم طلوع اسلام (ایسی مجلس ہیں جو غلام احمد پرویز کی کافرانہ اور ملحدانہ تبلیغ کے لئے قائم کی گئی ہے) کی سالانہ کنونشن میں شمولیت کو بنظر تحقیر دیکھتا ہے اور حکام کا اس قسم کے اجلاسوں میں شرکت کو اہلسنت و الجماعت کی اکثریت سے غداری تصور کرتا ہے ۔

ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر روکی جائے

(۴) یہ اجلاس ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کا مقدس نام اس طرح استعمال کرنے سے فوراً روکے ۔ ورنہ اس طرح سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے نتائج ملک و ملت کے لئے مہلک ثابت ہو سکتے ہیں ۔ (محمد شریف عابد ناظم جمعیۃ جہلم)

قرار دادیں جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے انتخابی اجلاس میں منظور شدہ اہم قرار دادیں درج ذیل ہیں:۔

(۱) قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے

یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی تھی ۔ پاکستان کی بقا و استحکام ہی شرعی قانون کے نفاذ میں ہی ہے ۔ علماء اور عوام متفقہ طور پر ہر دور کے اصحاب اقتدار سے اسلام کا مطالبہ کرتے رہے ہیں لیکن حکمران طبقہ اب تک اس اہم بنیادی مطالبہ سے گریز کر رہا ہے ۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کو رائیگاں نہ ہونے دے اور جلد از جلد پاکستان میں شرعی قانون قرآن و سنت و فقہ حنفی پر مبنی نافذ کرے ۔

(۲) عائلی قوانین وغیرہ کو ختم کیا جائے

یہ اجلاس عائلی قوانین ۔ خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی اقدامات کے بارے میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے فی الفور ان کو منسوخ کرے ۔

(۳) عیسائی مشنریز پر پابندی کا مطالبہ

یہ اجلاس عیسائی مشنریوں کے پر فریب جال کی وسعت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ اس لئے کہ ان مشنریوں کا مشغلہ (فتنہ ارتداد) پاکستان کی بنیاد کو متزلزل کر دینے والا ہے ۔ حکومت ان مشنریوں پر پابندی عائد کرے ۔ اور پاکستانی عوام کو ان کے پنجۂ ارتداد سے نجات دلائے ۔

(۴) انکار حدیث کے فتنے کو ختم کیا جائے ۔

یہ اجلاس فتنہ انکار حدیث کی سرکاری سرپرستی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ ڈاکٹر فضل الرحمان اور اس کے ہمنوا سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ذریعہ مسٹر پرویز کے فتنہ انکار حدیث کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی نئی تحقیق اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سرگرمیاں چودہ سو سالہ اسلام کی بیخ کنی کے مترادف ہیں ۔ جس کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی لہذا پاکستانی عوام کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی نئی تحقیق سے نجات دلاتے ہوئے ڈاکٹر فضل الرحمان کو فی الفور برطرف کرے اور اس ادارہ کو ختم کرے ۔ یا ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کو قوم کے معتمد اور اسلامی علوم کے مستند فضلاء و علماء کی تحویل میں دے ۔

(۵) مرزائیت پر پابندی عائد کی جائے

یہ اجلاس قادیانیت کے بارہ میں سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ مملکت پاکستان میں قادیانیت کا اعلانیہ پرچار پاکستانی عوام کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے ۔ لہذا حکومت بلا تاخیر قادیانیت اور مرزائیت کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے اس فرقہ پر پابندی عائد کرے ۔

(۶) منکرین سنت کے اجلاس میں وزیر اطلاعات کی شمولیت پر احتجاج ۔

یہ اجلاس وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کے اس بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے جو انہوں نے بزم طلوع اسلام میں شرکت کے موقعہ پر تحریک پرویزیت کی تائید و تعریف کے بارہ میں دیا تھا ۔ اس قسم کے بیانات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ پاکستان میں پرویزیت کو سرکاری حمایت حاصل ہے ۔ لہذا حکومت اپنی صفائی کے لئے وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین سے جواب طلبی کرے اور ان کے اس بیان سے لاتعلقی کا اعلان کرے ۔

چکوال گرلز سکول کی ہیڈ معلمہ کے رویہ پر احتجاج

(۲) یہ اجلاس چکوال گرلز سکول کی ہیڈ معلمہ جس نے اپنی سرپرستی میں کئے گئے ڈرامہ کے خلاف احتجاج پر غضبناک

بقیہ — دینی محاذ

(۷) جنوبی عرب کی آزادی کا خیر مقدم

یہ اجلاس جنوبی عرب پر برطانیہ کے دورِ اقتدار ختم ہونے اور مسلمانوں کی ایک اور آزاد جمہوریہ حکومت بننے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ یہ اجلاس جنوبی عرب کی آزادی پسند جماعتوں اور صدر ناصر کو مبارکباد دیتا ہے۔ جن کی مساعی جمیلہ بار آور ثابت ہو کر جنوبی عرب سے عیار قوم انگریز کے پاؤں اکھڑ گئے۔

(۸) معاشی اور اقتصادی عدم توازن پر اظہارِ تشویش

یہ اجلاس ملک میں اقتصادی اور معاشی غیر اسلامی طور طریقوں پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ جس کے باعث ملک کے وسائل سے پیدا ہونے والی دولت پر چند افراد قابض ہو چکے ہیں اور ملک کے تقریباً ۸۰ فیصد عوام محروم ہیں۔ بلاشبہ اسلام میں جائز طور پر محنت کر کے دولت کمانے کی اجازت ہے اور اس طرح کمائی ہوئی دولت پر کسی عدد و شمار کی پابندی بھی نہیں۔ لیکن پاکستان میں مروجہ تجارت و صنعت اور بڑے بڑے کارخانوں کے ذریعہ بے پناہ منافع کا حصول جن وسائل سے ہوتا ہے وہ سب قوم و ملت کی مشترکہ میراث ہیں اور محض جائز و ناجائز طور پر پرمٹوں، لائسنسوں اور زر مبادلہ اور زر سرمایہ حاصل کرنے کے بعد چند افراد یا ان کے گروپ اجارہ دارانہ طور پر تجارتوں، صنعتوں اور کارخانوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور بازار میں تبادلہ اشیاء کی مصنوعی و من مانی شرحیں مقرر کر کے نفع اندوزی کرتے رہتے ہیں جس کے جواز کے لئے کوئی دلیل وہ قرآن و سنت و فقہ اسلامی سے پیش نہیں کر سکتے۔ چند امیر افراد امیر تر بنتے جا رہے ہیں، اور عوام غربت و بدحالی کا شکار ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک کے معاشی اور اقتصادی مسائل کو اسلام کے منصفانہ اصولوں کے تحت حل کرے۔

(۹) صحابہ کرام کے بارے میں مودودی صاحب کے لٹریچر سے ہوشیار رہنے کی تنبیہ

یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ مودودی صاحب کے افکار و آرا پاکستان میں تجدید سبائیت کے مترادف ہیں۔ ان کے لٹریچر میں انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کے خلاف بھی مواد موجود ہے۔ صحابہ کرام پر تنقید و تنقیص کی ابتداء عبداللہ بن سبا نامی یہودی نے کی تھی اور مودودی صاحب اپنی تحریرات کے ذریعہ پاکستان میں اس کے ہی ناپاک منصوبہ کو پورا کرنے کا مذموم کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس عام مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اس بارے میں محتاط رہیں۔

(۱۰) ڈی سی ہزارہ کے رویہ پر بے چینی

یہ اجلاس موجودہ ڈی سی ہزارہ کی مرزائیت نوازی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جس کی تقرری کے بعد مرزائی فرقہ ہزارہ میں بڑا دلیر ہو گیا ہے۔ نیز محکمہ اوقاف کی مساجد کے بارہ میں ڈی سی ہزارہ کا مرتبانوں سے مشورہ لینا مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح قرار دینے کے مترادف ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈی سی ہزارہ کو مرزائیت نوازی سے روکے۔

(۱۱) تنازعہ کشمیر اور بھارت کی ہٹ دھرمی

یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ تنازعہ کشمیر بھارت کی ہٹ دھرمی اور ضد سے اب تک معرض التوا میں پڑا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھارت کو مجبور کرے کہ وہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کے مطابق تنازعہ کشمیر کا فیصلہ کرے ورنہ حکومت پاکستان اعلان جہاد کر کے کشمیر کے مسلمانوں کو حق خود ارادیت دلا دے۔

(۱۲) قبرص کے ترکوں کی حمایت

یہ اجلاس قبرص میں ترک مسلمانوں کے حالیہ قتل عام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قبرص میں یونانی فوج کی بربریت اور وحشیانہ اقدام کو بند کرنے کا موثر کردار ادا کرے اور قبرص کا مسئلہ ترک مسلمانوں کے احساسات و جذبات اور ان کے بنیادی حقوق و انصاف پسندی کے تحت حل کرے۔

(۱۳) بڑھتی ہوئی گرانی کو روکا جائے

یہ اجلاس اشیاء خوردنی اور اشیاء صرف کی روز بروز گرانی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں فیصلہ شدہ امور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے عوام کو اشیائے خوردنی اور دیگر ضروری چیزوں کی مناسب نرخوں پر باقاعدہ فراہمی کے سلسلہ میں کڑی نگرانی کا اہتمام رکھیں۔ نیز یہ اجلاس تجارت پیشہ افراد اور کاروباری حلقوں سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ نرخوں میں اضافہ نہ کریں اور ناجائز منافع سے باز رہیں۔

(۱۴) پشتو کانفرنس کے فیصلے کی تائید

یہ اجلاس پشتو کانفرنس کے اس فیصلہ کی پر زور تائید کرتا ہے کہ حکومت پشتو زبان کو ابتدائی ذریعہ تعلیم منظور کرے۔ تاکہ اس علاقہ کے بچے اپنی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم حاصل کر سکیں

(۱۵) مشینی مذبح ہرگز قائم نہ کیا جائے

یہ اجلاس پشاور میں مشینی مذبح کے قیام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کبھی بھی مرداخوری کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس غیر اسلامی حرکت کو برداشت نہیں کریں گے اور اس غیر اسلامی کوشش کو ناکام بنانے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ لہٰذا یہ اجلاس بلدیہ پشاور کے چیئرمین اور تمام کونسلروں کو بروقت ایک اہم فرمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پشاور میں مشینی مذبح کی تعمیر کی اجازت نہ دیں۔

(۱۶) شوگر ملوں کے نرخوں میں تفاوت کی مذمت

حکومت مغربی پاکستان نے مغربی پاکستان شوگر ملوں کو جو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حصہ کے لئے علیحدہ نرخ مقرر کیا ہے۔ یہ ایک انتہائی تعجب خیز امر ہے۔ ایک طرف تو سارے مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنایا جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف کاشتکاروں کی حق تلفی کے لئے ایک یونٹ کے اندر کارخانوں کے تین یونٹ کر دیئے گئے اور سرحد کے لئے سب سے کم نرخ ۲/۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن پشاور مغربی پاکستان کی اس دو رنگی اور متزلزل پالیسی کو مضحکہ خیز اور کاشتکاروں کے لئے نقصان کا باعث سمجھتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ گنے کے نرخ میں یگانگت پیدا کرے اور مستقل نرخ مقرر کرے۔

(مرسلہ محمد یعقوب القاسمی)

تحفظ ختم نبوت، سالانہ کانفرنس

۱۱ - ۱۲ - ۱۳ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق
۱۲ - ۱۳ - ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء
جمعہ، ہفتہ، اتوار مقام چنیوٹ

علماء کرام:- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ " " "
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی " " "
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث دارالعلوم نیو ٹاؤن کراچی
حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب
حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری
حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رشید
جناب مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی
جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری

نیز دیگر بلند پایہ علماء، خطباء، شعراء وغیرہ شرکت فرمائیں گے۔ اجلاس دن رات جاری رہیں گے۔ خواتین کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا۔ بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیے۔

منجانب:- مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ

مدرسہ رشیدیہ میں داخلہ

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا داخلہ شروع ہو چکا ہے جو آخر شوال تک جاری رہے گا۔ ابتدائی فارسی سے لیکر درس نظامی کی تقریباً اکثر کتابیں انشاء اللہ پڑھائی جائیں گی۔ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کریگا۔ طلباء کرام جلد از جلد پہنچنے کی کوشش فرمائیں یا خط سے اطلاع دیں۔ (محمد الیاس مہتمم مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی لاہور)

خطبات

"پاکستان خطرے میں"

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، زمانہ حاضر کے کاملین میں سے تھے۔ آپ نے رشد و ہدایت کا جو سلسلہ لاہور میں جاری کیا۔ اس سے بلا مبالغہ لاکھوں بندگانِ خدا نے معرفت حق کا مقام حاصل کیا ہے۔

حضرت شیخ التفسیر نے مسجد شیرانوالہ لاہور میں جمعۃ المبارک کے مواقع پر جو خطبات دیئے۔ وہ مسلمانانِ پاکستان کے لیے ہدایت و ارشاد کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور اس قابل ہیں۔ کہ انہیں بار بار قلب و نظر کی گہرائیوں تک پہنچایا جائے۔ تاکہ ملتِ پاکستان میں دین سے حقیقی و سچی وابستگی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور پاکستان واقعتاً ایک مثالی اسلامی مملکت بن سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر ہم "ترجمانِ اسلام" میں ان خطبات کے اقتباس کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔

کمال

(قولہ تعالیٰ) یاایہا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ط کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون ط

(سورۂ صف رکوع نمبر ۱)

ترجمہ اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے ہاں یہ بات بہت بہت ناراضگی کی ہے۔ کہ ایسی بات کہو۔ جو کرو نہیں۔

برادرانِ اسلام اور معزز خواتین! مذکورہ بالا آیتوں میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ اے مسلمانو! جو بات مزے سے کہتے ہو اور کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر بہت بڑا غصہ آتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسی باتیں منہ سے نکالنے سے پرہیز کریں۔ جو بظاہر دل لبھانے والی اور بڑی دلچسپ ہوں۔ مگر ہمارے اعمال، ہماری روش، ہمارا طرزِ عمل ان کے خلاف ہو۔ ورنہ یاد رکھو۔ اگر خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں جوش آیا۔ اور غضبِ الٰہی ہمارے خلاف بھڑک اٹھا۔ تو خطرہ ہے کہ ہمارا نام و نشان بھی نہ مٹ جائے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں بے وقوف، بدکردار اور مغضوب علیہم قوموں میں شمار کریں۔

پاکستان کا مقصد

برادرانِ محترم! کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ ہندوستان سے پاکستان کو اس لیے علیحدہ کیا گیا تھا۔ کہ مسلمان ہندو سے تہذیب، تمدن، تعلیم اور مذہب سے جدا ہے۔ اور اپنی ان خصوصیات کو زندہ رکھنے کے لیے اسے علیحدہ ملک چاہیئے۔ اسی نظریہ کو پیشِ نظر رکھ کر قائدِ اعظم مرحوم نے تقسیمِ ملک کا نعرہ بلند کیا اور پاکستان کی پبلک نے اس پر لبیک کہی۔ علاوہ اس کے پاکستان کی زبردست سیاسی جماعت مسلم لیگ نے تن، من، دھن سے اس کی تائید کی اور مسلمانوں کو اس تحریک میں جذب کرنے کے لیے یہ تبلا یا گیا تھا۔ پاکستان کا مقصد ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یعنی اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوگی۔ اسی کا قانون رائج ہوگا۔ اسی کے بندوں کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور ہوگی۔ یہاں کی تعلیم ہوگی تو اسلامی، تمدن ہوگا تو اسلامی، اور حکومت مذہب ہوگا تو اسلامی۔

اب آپ ہی ایمانداری سے ٹھنڈے دل سے سوچیئے۔ کہ ہم نے ۱۵ اگست ۴۷ء سے آج تک اس اعلان کے پورا کرنے کیلئے کون سے کام کیے ہیں۔ کیا کام کرنے والوں کے لیے پونے تین سال کی مدت تھوڑی ہے اور اب یہ مدت بیس سال ہوگئی ہے۔ کاں) اگر ہم دیانت داری سے کام لیتے تو ہمارا ایک ایک منٹ پاکستان کی ابدی اور قیامت تک کی زندگی کے لیے پیامِ حیات بن سکتا تھا۔

مثلاً:-

کیا ذمہ دارانِ حکومتِ پاکستان تقسیمِ ملک کے بعد اگر یہ حکم دیتے۔ "کہ حدودِ پاکستان میں رنڈیوں کے چکلے بند کر دیئے جائیں تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس حکم کے بعد پاکستان رنڈیوں کے چکلوں سے پاک ہو سکتا، جہ سے اصلی اور سچا پاکستان نہ بن جاتا۔ اور کیا تقسیمِ ملک کے بعد اگر ذمہ دارانِ حکومتِ پاکستان یہ حکم دیتے کہ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

تبلیغ و ہدایت

آخری تقریر

شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین و آسمان میں بنایا ہے۔ وقتی رکھا ہے۔ وقتی پیٹ بھرنا، وقتی پیاس بجھانا وقتی ذلت، وقتی موت، وقتی حیات، تھوڑی سی تندرستی ہے پھر بیماری ہے۔ تھوڑی دیر ذلت پھر تکلیف آتی ہے وقتی پرورش اور وقتی حاجتوں کا پورا ہونا دنیا کی چیزوں میں رکھا ہے لیکن جو کچھ انسان میں رکھا ہے وہ وقتی بھی ہے اور ابدی بھی۔ وقتی عزت اور ابدی عزت۔ ایسے ہی راحت و سکون اور چین و صحت وقتی و ابدی، انسان میں جو دولتیں رکھی ہیں۔ وہ ایک طرف دنیا میں کامیاب بنانے والی ہیں۔ اور دوسری طرف مرنے کے بعد بھی کامیابی دلوانے والی ہیں۔ اس لیے ایک انسان کی دولت کی قیمت ساتوں زمین و آسمان نہیں بن سکتے اگر انسان کے اندر کی دولت بگڑ جائے۔ تو ساتوں آسمانوں اور زمین سے نہ بن سکے۔ اور اگر انسان کی دولت بن جائے اور اس کے اندر کی بنا اُبھر سے تو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی کامیابی سے زیادہ کامیابی ملتی ہے دولت تو بہت بڑی چیز ہے۔ اس دولت کا حرفِ اول اور نخستِ اول اللہ۔ کہنا ہے، آدمی خالی "اللہ" کہے۔ اس میں بولنے کی دولت رکھی ہے۔ یہ اللہ کہنا بھی بہت بڑی دولت ہے۔ کیونکہ لفظ اللہ کہنے والا ایک بھی دنیا میں باقی رہے گا تو زمین و آسمان اسی طرح کھڑے رہیں گے۔ اگر ایک بھی اللہ کہنے والا نہ رہا۔ تو اللہ تعالیٰ سارے زمین و آسمان کو توڑ پھوڑ دیں گے۔ اگر آدمی کے اندر میں کوئی اور دولت بھی نہ ہو صرف ایک دولت ظاہر ہو رہی ہو کہ زبان سے اللہ کہہ رہا ہے۔ یہ دولت اتنی بڑی ہے کہ اس سے سانوں آسمان و زمین کھڑے ہیں۔ اگر اتنی دولت بھی نہ رہے تو پانچ ارب انسان بھی ہوں تو وہ بھی مریں گے۔ دریا، خشکی اور ہوا کے سارے جانور جمادات، نباتات سب ختم ہوں گے۔ اگر انسان کے پاس وہ اللہ والی دولت نہ رہے وہ سب ختم کر دیئے جائیں گے۔ ایک "اللہ" کہنا اتنی بڑی دولت ہے کہ آسمان و زمین اسی پر قائم رہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

جن لوگوں نے دل سے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر مستقیم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے۔ کہ تم نہ اندیشہ کرو نہ رنج کرو اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو۔ جسکا تم سے پیغمبروں کی معرفت وعدہ کیا جاتا تھا (حٰمٓ۔ سجدہ)

তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse
جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۱

بزرگانِ دین کے فرمودات

ذکر و فکر

...یم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اخلاص

ایک وعظ سے ماخوذ:-

"خلوص کے ساتھ چھوٹا سا کام بھی بہت بڑا ہو جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اے عائشہ رض کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو۔ سمجھ لو۔ کہ دینی کاموں میں خلوص کی حاجت فلوس سے بہت زیادہ ہے۔

جتنے کارخانے خلوص پر مبنی ہوئے ہیں ان سب میں ترقی ہوئی ہے۔

خود اصل دین کی حالت ملاحظہ فرمائیے کہ ابتدا اس کی کیا تھی۔ تمام عالم مخالف تھا۔ مگر باوجود اس مخالفت کے دیکھئے اسلام کہاں سے کہاں پہنچا۔ پس یہ برکت محض اخلاص کی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اسلام کے پاس اسوقت کہاں لشکر تھا۔ اس وقت یہ چند حضرات تھے۔

عورتوں میں سیدتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لڑکوں میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

غلاموں میں سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بوڑھوں میں امام الامت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یہ اسلامی کمیٹی اور ایمانی لشکر تھا۔ جس نے ساری دنیا کو زیر و زبر کر دیا۔

سلطنت کا انتظام بہت بڑی قوت پر مبنی ہوتا ہے۔ یہاں کون سی قوت تھی۔ صرف اخلاص کی برکت تھی کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ سلطنت عالم گیر ہو جائے گی۔

حضرت مولانا قاسم رح فرمایا کرتے تھے۔

"درمیان تلوار کے لیے کوئی تلوار چلانے والا بھی تو ہونا چاہیئے اور وہ چلانے والے کہاں سے آئے وہ مجمع کس نے پیدا کر دیا۔ یہ سب خلوص کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ نے پیدا فرما دیا۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجوہات

کسی نے آپ سے پوچھا کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر قبول نہیں ہوتی۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے کہ

"ادعونی استجب لکم"

مجھ سے دعا کرو! میں قبول کروں گا۔"

آپ نے جواب دیا۔

دس امور ایسے ہیں جن کے کرنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور مردہ دل کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۱) اللہ کو ماننا اور جاننا مگر اس کے حقوق ادا نہ کرنا۔

(۲) اللہ کی کتاب پڑھنا مگر اس کے فرمودات پر عمل نہ کرنا۔

(۳) شیطان دشمنی کا دعویٰ مگر شیطانی اعمال سے محبت،

(۴) محبت رسول کا دعویٰ۔ مگر آپ کی سنت اور طریق پر عمل سے گریز۔

(۵) جنت کے آرزومند مگر اس کے لیے زاد عمل سے خالی۔

(۶) دوزخ سے خوف کا اظہار لیکن گناہوں میں منہمک

(۷) موت کا یقین، لیکن اس کے لیے تیاری سے غفلت

(۸) دوسروں کے عیبوں پر ہر دم نظر لیکن اپنے عیبوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

(۹) اللہ کا عطا کردہ رزق کھانا۔ مگر اس کا شکر ادا نہ کرنا۔

(۱۰) اپنے ہاتھوں سے، مرنے والوں کو دفنانا، لیکن ان کی موت سے خود عبرت نہ پکڑنا۔

بقیہ:- پاکستان خطرے میں

"حدود پاکستان میں کوئی نہ شراب بنا سکتا ہے۔ اور نہ پی سکتا ہے"۔ تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس حکم کے عملاً نافذ نہ ہونے کے بعد عند اللہ و عند الناس پاکستان اصل معنیٰ میں پاکستان بن جاتا۔ اور کیا تقسیم ملک کے بعد اگر ذمہ داران حکومت پاکستان یہ حکم دیتے۔ کہ حدود پاکستان میں ہفتہ میں تعطیل کا دن جمعہ کے دن ہوگا تو اس حکم کے لکھنے میں ایک منٹ سے زیادہ وقت صرف ہوتا۔ اور کیا اس اعلان کے باعث ہفتہ بھر کی تعطیل کا دن اسلامی تہوار اور خالص پاکستانی تہوار نہ ہو جاتا۔

برادران اسلام! اس قسم کی بیسیوں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ کہ اگر ہم اپنے اعلان اور وعدے پورے کرتے تو پاکستان کبھی کا اسلامی ملک بن چکا ہوتا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کے نقصانات

فرمایا:-

جس نے دنیا کو اتنا اہم سمجھا کہ اسے آخرت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے چھ سزاؤں میں مبتلا کرے گا

تین اسے دنیا میں پیش آئیں گی اور تین آخرت میں

دنیا کی سزائیں

(۱) ایسی خواہشات جن کی کوئی حد نہیں۔

(۲) ایسا لالچ جو قناعت کو ختم کر دینے والا ہے۔

(۳) ایسی عبادت جس میں شوق و ذوق اور لذت سے محرومی ہو۔

آخرت کی سزائیں

(۱) قیامت کا "ہول"

(۲) سخت باز پرس۔

(۳) ہمیشہ کی "حسرت" جس کا کوئی مداوا نہ ہوگا

ترجمانِ اسلام

درسِ قرآن

سُنّت اور اُس کے آداب کی محافظت

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

(جزء ۲۸ سورۂ حشر ع ۱۲)

جو تم کو رسول نے دیا اُس کو پکڑو اور جس سے تم کو روکا اُس سے باز رہو

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (جزء ۲۷ سورہ نجم ع ۱)

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ تو محض وحی ہے جو اُن کی طرف بھیجی جاتی ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ

(جزء ۳ سورہ آل عمران ع ۴)

کہہ دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم کو چاہے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ

(جزء ۲۱ سورۂ احزاب ع ۲)

تم لوگوں کے لئے یعنی اُس شخص کے لئے جو اللہ اور روزِ آخرت سے ڈرتا ہو، رسول اللہ

کا ایک اچھا نمونہ موجود ہے

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (جزء سورہ نساء ع ۹)

اگر تم کسی بات پر جھگڑو تو اُس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیرا

دو، اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو

جمعہ ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے - شمارہ ۱۳

تذکرہ اصحاب رسول (۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چنانچہ وہ آپ کو اپنے ہمراہ واپس لے گئے اور لوگوں کو غیرت دلائی کہ تف ہے تم پر کہ تم نے ایک ایسے انسان کو دیس نکالا دیا ہے جس کے پہلو میں ایک ایسا دل ہے جس میں مہمانوں کے لئے وسعت غریبوں کے لئے ہمدردی اور محتاجوں کے لئے درد ہے، کیا ایسے شریف الطبع انسان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ آپ ان کو اپنی حفاظت میں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ یہ عبادت پوشیدہ طور پر کر سکتے ہیں کھلم کھلا ہرگز نہیں۔

چند یوم تک حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چھپ کر عبادت کی۔ لیکن کب تک۔ آخر عشق خداوندی نے مجبور کیا اور اپنے گھر کی مسجد میں آپ نے بآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت شروع کی، آپ خوش الحان تھے۔ اس لئے جو آپ کی آواز سن کر جمع ہوئے ان پر کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا۔

جب قریش کو اس بات کا علم ہوا تو وہ ابن الدغنہ کے پاس گئے اور معاہدہ یاد دلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھلم کھلا عبادت کی شکایت کی۔ ابن الدغنہ فوراً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ عبادت کھلے بندوں نہ کیا کریں۔ کیونکہ اس سے قریش برافروختہ ہوتے ہیں، اور آپ اسی وقت تک میری پناہ میں ہیں جب تک عبادت پوشیدہ طور پر کریں۔

یہ گفتگو سن کر حضرت صدیق اکبرؓ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے آپ کی پناہ کی ضرورت نہیں۔ اب میں خدا کی پناہ میں آ گیا ہوں۔

جذبۂ فداکاری

ایمان کی دولت سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد آپ کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اسلام کی سربلندی کے لئے زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کر دیا تھا۔ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی کہ ابتدائے اسلام میں ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں تقریر فرما رہے تھے جو کفار کو ناگوار گذری اور وہ چاروں طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پل پڑے اور بری طرح مارنا شروع کیا۔ اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ آ نکلے اور انہوں نے قریش کو دھکے دے کر منتشر کر دیا، اور فرمایا کہ تم اس شخص کو موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے ہو۔ جس کا جرم یہ ہے کہ وہ ایک خدا کی جانب بلاتا ہے۔ اسی طرح ایک بار جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں تھے اور عتبہ بن ابی معیط نے آپ کی گردن میں چادر ڈال رکھی تھی، اور آپ کا گلا گھونٹنا چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا، اور انہوں نے اس کمینہ عتبہ بن ابی معیط کو دھکا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے اپنے گھیرے میں لے لیا اور بری طرح دھکے دینے شروع کئے اور اس وقت کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کر سکے۔ لیکن جیسے ہی سامنے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے بلا کسی خوف و ہراس کے اس مجمع میں گھس گئے کسی کو ادھر کیا کسی کو ادھر، اور فرمایا:۔ اے بدبختو! کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنے پر آمادہ ہو، جو خدا کو اپنا رب کہتا ہے؟

یہی وہ مقام تھا جہاں حضرت علی اشک بار ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے لوگوں سے سوال کیا تھا کہ آل فرعون کا مومن بہتر تھا یا ابوبکرؓ۔ جب لوگوں نے سکوت اختیار کیا تو پھر آپ نے خود ہی جواب دیا اور بتایا کہ درحقیقت صدیق اکبرؓ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس آل فرعون کے مومن سے ہزار درجہ بلند ہے۔ کیونکہ وہ حضرات پوشیدہ طور پر مسلمان تھے اور ابوبکرؓ اپنے ایمان کا کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں۔ اور جلتی ہوئی آگ میں بلا تکلف کود پڑتے ہیں اور رسول عربی [illegible] (باقی آئندہ)

تذکرۃ الاولیاء (۴)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چنانچہ بادشاہ نے حضرت کو پھر ایک مرتبہ دربار میں بلوا بھیجا، اور حضرت سے شاہانہ (سجدہ) بجا لانے کا مطالبہ کیا۔ حضرت کا سر تو خدائے وحدہٗ لاشریک کے کسی کے آگے نہ جھکا تھا۔ فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ جائز نہیں میں ایک اپنے ہی جیسے انسان کو بھلا کیوں کر سجدہ کر سکتا ہوں"۔ حاشیہ نشینوں حضرتؒ کی اس ایمان افروز بیباکی اور جرأت پر رنگ چڑھایا اور حضرت امام کو جیل بھجوا دیا۔ اور حضرت کے خدام نے جن میں سے بہت سے سلطنت کے رکن تھے، بادشاہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ حضرتؒ اس قید کو چونکہ عین مصلحت حق تعالیٰ سمجھتے تھے۔ خدام کو لکھا کہ میں تمہارے فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔ جو قید خانہ میں ڈالا گیا ہے اس میں بھی مشیت ایزدی ہے۔ تم لوگ بغاوت سے باز اور بادشاہ کی اطاعت قبول کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس قید سے جلد رہا ہو

باعزت رہائی

قید خانہ میں جانے سے بہت پہلے امام ربانی مخلصوں سے فرمایا کرتے تھے کہ بلا نازل ہوگی جو ہمارے لئے ترقی درجات کا باعث ہوگی۔ حضرت کو جس قید خانہ میں کیا گیا۔ دراصل وہ حکومت کے باغیوں کے لئے مخصوص تھا۔ جس کے اندر ہزاروں محبوس تھے۔ حضرت کا داخلہ ان لوگوں کے لئے رحمت کا باعث ہوا اور وہ حضرت دست حق پرست پر ایمان لا کر اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ایام میں بادشاہ کی لڑکی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ہوئی۔ اور اس نے دیکھا کہ حضور سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم امام ربانیؒ کو میں ڈالنے کے سبب بادشاہ سے بہت خفا ہیں۔ صبح اس نے یہ خواب اپنے جہانگیر کو سنایا۔ ادھر دولت اسلام پا کر پورا کا پورا قید خانہ نعرہ ہائے تکبیر گونج اٹھا تھا۔ بادشاہ کو حضرت کی رہائی کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آتا تھا۔ فوراً کی رہائی کا پروانہ لکھا۔ جس کے جواب میں حضرتؒ نے بادشاہ کو لکھا کہ وہ قید ان شرائط پر نکلیں گے کہ بادشاہ کو سجدہ بند کیا جائے۔ ذبیحہ گاؤ سے مسلمانوں کو جائے۔ جو مساجد شہید کی گئی ہیں نئے سرے سے تعمیر کی جائیں۔ غیر مسلموں سے شرع کے مطابق جزیہ لیا جائے۔ بادشاہ قوانین محمدی کا احترام کرے۔ بلا وجہ قید میں گئے قیدیوں کو رہا کرے۔

بادشاہ نے حضرت کی شرائط مان لیں۔ حضرت امام ربانیؒ بھی قید خانہ سے لے آئے۔ گویا دین حق کی ترویج و اشاعت اور استحکام کے جس مبارک فریضہ لئے قید خانہ میں گئے تھے وہ تمام و کمال پورا ہو گیا۔ جہانگیر بھی حضرتؒ کا گرویدہ بن تھا۔ کہتے ہیں۔ ایک بار اسے حضرت کے دسترخوان پر کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرتؒ کے ہاں کھانا بالکل سادہ اور معمولی تھا۔ مگر بادشاہ نے مزے لے کھایا۔ اور کہا کہ مجھے آج تک ایسا لذیذ کھانا نصیب نہیں ہوا۔ عمر کے آخری حصہ تو وہ بہت ہی بدل گیا تھا۔ اکثر کہتا کہ ہر چند میں نے زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا سے نجات کی امید ہو۔ البتہ ایک روز شیخ احمد سرہندیؒ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں لے جائے گا تو تیرے بغیر نہ جائیں گے۔ سبحان اللہ!

مکتوبات شریف

یوں تو حضرت قبلہ نے دین حق پر متعدد کتابیں لکھی ہیں تاہم حضرت امام ربانیؒ کے شریف حضرت قبلہ کے تبحر علمی کے لازوال خزینے ہیں۔ ان شہ پاروں میں تصوف کے اہم اور باریک ترین رموز و نکات کھول کر نہایت وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں

شذرات

امریکی سرمایہ کاروں کے تحفظات

یہ اعلان کہ "پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک ایسے معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں، جس کی رو سے امریکہ اپنے ملک کے باشندوں کو تحفظات فراہم کرے گا جو پاکستان میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں"۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء) مندرجہ بالا بیانات سے وضاحت طلب ہے

(۱) امریکہ اپنے ان سرمایہ کار باشندوں کو کس قسم کے تحفظات فراہم کرے گا؟

(۲) ان تحفظات کے لئے پاکستان کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے اس میں پاکستان کن کن باتوں کا ذمہ دار اور پابند بنا ہے؟

ان تحفظات کے تین پہلو ہی ہو سکتے ہیں۔

(ا) سرمایہ اور منافع کا تحفظ۔

(ب) سرمایہ کاری کا انتظامی تحفظ۔

(ج) اور ممکنہ سیاسی تغیرات کے اثرات سے اس سرمایہ کاری کا تحفظ۔

ان تینوں پہلوؤں میں سے ہر پہلو ایسا ہے۔ جس کی زد نہ صرف پاکستان کے عوام کی معیشت پر پڑے گی بلکہ انتظامی امور اور سیاسی احوال بھی اس زد سے محفوظ نہیں رہ پائیں گے۔ معاہدہ کی تفصیلات اور فریقین کی قبول کردہ شرائط جب تک سامنے نہ ہوں اس وقت تک کوئی فیصلہ کن نتیجہ تو نہیں نکالا جا سکتا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ امریکہ نے اپنے ان سرمایہ کاروں کے لئے ترجیحی مفادات کی ضمانت حاصل کرنے کی کوشش ہوگی اور یہ ایک صورت بنے گی جس نے امریکہ سے وابستہ ایشیائی ملکوں کو امریکی سامراجیوں اور امریکی سرمایہ پرستوں کا اقتصادی و سیاسی غلام بنا رکھا ہے۔

تمام نہاد امریکی امداد، قرضوں اور فوجی معاہدوں کا بوجھ ہی کیا کم ہے کہ اب اس میں امریکی سرمایہ کاروں کے تحفظات کی ضمانت کے معاہداتی بار کا بھی اضافہ کر لیا گیا ہے۔ جس کے دور رس بد اثرات سی آئی اے کی سازشوں اور سیاسی افراتفری کی صورت میں رونما ہونا غیر متوقع نہیں۔ (کمال) ۲۹ مارچ

انڈونیشیا میں بحالی جمہوریت کا انجام

امریکی محکمہ سازش سی آئی اے کی سرپرستی میں ڈاکٹر احمد سوئیکارنو کی بیمنہ آمریت سے انڈونیشیا کو نجات دلانے کے پُرفریب دعووں کے ساتھ پانچ ارب امریکی ڈالروں کے خرچ اور انڈونیشیا کے دس لاکھ مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعہ جو خونریز جمہوری انقلاب حکومت لایا گیا تھا، اس کا یہ ایک پہلو تو سب کی نظروں میں آ چکا ہے کہ انڈونیشیا کی وہ معیشت جسے ولندیزیوں کی ۳۰ سالہ حکومت و آقائیت کی گرفت سے چھڑا کر آزاد بنیادوں پر قائم کیا گیا، امریکی قرضوں اور امدادوں کے حوالے کر دیا گیا ہے، اور وہ خارجہ پالیسی جسے مغربی سامراج کے اثرات سے کلیتاً پاک کر کے ایشیائی مفادات کی اساس پر از سر نو تشکیل کیا جا رہا تھا۔ اب امریکہ اور آسٹریلیا کی اس فوجی حکمت عملی کے ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے جسے مغربی سامراج مشرق بعید کے ملکوں میں بروئے کار لانا چاہتا تھا۔

اس کے بعد انڈونیشی عوام کے لئے گذشتہ خونیں انقلاب کا "تحفہ موعود" آزادانہ انتخاب اور بحالی جمہوریت باقی رہ گئے تھے تو اس کا حسرت ناک انجام اس اطلاع میں پڑھا جا سکتا ہے کہ:۔

"سوہارتو کو پانچ سال کے لئے صدارتی اختیار سونپ دیئے گئے" اور یہ کہ "عام انتخابات مزید تین سال کے لئے ملتوی کر دینے کا فیصلہ کر دیا گیا"۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء)

انڈونیشیا کی سیاسی پالیسی جب تک آزاد رہی، اقتصادی حیثیت امریکی اثرات سے پاک رکھی گئی۔ اور فوجی انتظام امریکی معاہدوں کی گرفت سے باہر رہا۔ اس وقت تک انڈونیشیا امریکی سامراج اور اس کے ایجنٹوں کی نظر میں آمریت کا حامل ملک تھا، اشتراکیت کے زیر اثر تھا، اور اس کا صدر قابل مذمت و گردن زدنی تھا، لیکن اب جبکہ لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام سے نیا انقلاب حکومت برپا کیا گیا اور جدید اقتدار نے انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی مغربی سامراج سے ہم آہنگ بنا لی، فوجی نظام امریکی معاہدوں سے وابستہ کر دیا۔ انڈونیشیا کی اقتصادیات و معیشت کو بال بال امریکی قرضوں میں باندھ دیا اور اب عام انتخابات تک بھی ملتوی کر دیئے۔ نیز ایک ہی فرد کو پھر تمام صدارتی اختیارات سونپ دیئے ہیں تو جمہوریت کے نام نہاد دردمندوں اور مسلمانوں کی آزاد پالیسی کے مدعیوں کو کوئی بے چینی نہیں ہے۔ گویا جو بات امریکی سامراج کے سایہ میں ہو وہ جمہوریت بھی ہے اور اسلام بھی، ورنہ پھر ہر بات غیر اسلامی اور اشتراکی ہے۔

(کمال) ۲۷ مارچ ۱۹۶۸ء

امریکی سامراج سیاسی زوال کی زد میں

امریکہ کی طرف سے شمالی ویت نام پر غیر مشروط بمباری بند کرنے اور امریکی صدر جانسن کی جانب سے آنے والے صدارتی انتخاب سے دست بردار ہونے کے اعلان کو خواہ کتنا ہی ڈرامائی اور حیرت خیز ٹھیرایا جائے۔ لیکن اب یہ غیر متوقع نہیں رہا تھا۔

گذشتہ سال عربوں پر اسرائیلی جارحیت کے وقت سے اب تک جانسن کی امریکی حکومت کے اقدامات نے امریکہ کے عالمی وقار کو جس تیزی کے ساتھ گرایا اور اس کی اخلاقی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا، جدید دنیا کی سیاسی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اقتصادی اعتبار سے بھی امریکہ کو جو دھچکہ اس سال

(ورق اُلٹیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
جمعہ
۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۸ھ
مطابق
۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۸ء
جلد ۱۱
شمارہ ۱۳
جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ایڈیٹر انچارج
احمد حسین کمال
از مطبوعات
مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

پہنچا ہے۔ اس نے امریکی ڈالر کی عالمی فوقیت تک ہلا کر رکھ دی ہے۔

جانسن نے اپنے اس اعلان میں خود اعتراف کیا ہے کہ "امریکہ اس وقت نفاق کا شکار بن چکا ہے۔ ہمارے گھر میں ہمارا مستقبل خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ داخلی انتشار بڑھ رہا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔ (۲ اپریل ۶۸ء کے اخبارات)

جب امریکہ کی اندرونی حالت اس کے صدر کے قول کے مطابق اتنی خراب ہو چکی ہے تو جانسن کے لئے شمالی ویت نام پر غیر مشروط بمباری بند کرنے اور صدارتی انتخاب سے دستبردار ہو جانے کے اعلان کے سوا اپنے ملک کو مزید انتشار سے بچانے کے لئے دوسرا چارۂ کار ہی کیا رہ گیا تھا؟

لیکن کیا اس طرح امریکہ اپنی مشکلات پر قابو پا لیگا ہماری رائے میں اب اس کا وقت گذر چکا ہے۔ اس فیصلہ سے یہ تو ضرور ہوا، کہ امریکہ میں جمہوریت اور ملکی اتحاد کو جو خطرہ لاحق ہو گیا تھا، وہ ٹل جائے گا لیکن سیاست کی دنیا میں امریکہ اپنا عالمی وقار برقرار رکھ سکے گا، یہ بات اب مشکل تر نظر آ رہی ہے۔

مغربی سامراج اس وقت تین کیمپوں میں بٹ گیا ہے۔ برطانوی کیمپ، فرانسیسی کیمپ اور امریکی کیمپ، ان تینوں کے درمیان رابطہ کی کڑیاں روز بروز کمزور ہو رہی ہیں۔ فرانسیسی کیمپ اپنے مغربی اتحادیوں کی نسبت اشتراکیوں سے زیادہ قریب ہو رہا ہے۔ برطانیہ کے لئے اپنا جداگانہ کیمپ زیادہ دن تک برقرار رکھنے کی کوئی صورت باقی رہتی نظر نہیں آتی۔ اگر برطانیہ بھی فرانسیسی کیمپ میں شامل ہو گیا تو مغربی سامراج امریکہ و یورپ میں تقسیم ہو کر ایک نئی سیاسی صورت حال پیدا کرنے کا باعث بن جائے گا۔ یورپ روس سے قریب تر ہو جائے گا اور امریکی سامراج یکہ و تنہا رہ جائے گا۔

صدر جانسن کے ذاتی مستقبل کا فیصلہ تو کیلیفورنیا کی ڈیموکریٹک پارٹی کی حالیہ رائے شماری میں ہو گیا تھا جس کا نتیجہ ۳۰ مارچ ۶۸ء کو شائع ہوا۔ اس کی رو سے جانسن کو صرف ۳۲ فیصد ووٹ ملے جبکہ پارٹی میں اس کے حریف رابرٹ کینیڈی کو ۶۰ فیصدی ووٹ حاصل ہوئے۔ جب اپنی پارٹی کے اندر جانسن کی پوزیشن یہ رہ گئی ہے تو عام صدارتی انتخاب میں وہ کس امید پر حصہ لے سکتا ہے۔ اس کے لئے صدارتی انتخاب سے دستبرداری کے اعلان میں ہی زیادہ عافیت تھی۔ درحقیقت جانسن کا دور صدارت جو سابق صدر کینیڈی مقتول کے خون کا رہین منت تھا، امریکی سیاست کے لئے ہر پہلو سے عالمی ذلت و زوال کی تمہید ثابت ہوا، اور اب وہ دن دور نہیں، جب امریکی سامراج ایشیا، افریقہ و یورپ سے اپنے تمام بال و پر سمیٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔ (کمال)

سوہارتو کے دورۂ جاپان کی ناکامی

انڈونیشیا کے صدر جنرل سوہارتو کے دورۂ جاپان کی آخری ناکامی اس طرح ظاہر ہوئی کہ مشترکہ اعلامیہ بھی عین وقت پر منسوخ کر دیا گیا۔

سوئیکارنو کو کھو کر اس بدنصیب ملک نے کیا حاصل کیا۔ اس کی جھلک سوہارتو کے دورۂ جاپان کی اس ناکامی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

صرف قرض حاصل کرنے کے لئے یہ دورہ کیا گیا اور ایک پڑوسی ملک کے دروازے پر قرض کے لئے دستک دی گئی۔ لیکن وہاں سے سوائے سرد مہری کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ امریکی سامراج اور اس کی سی، آئی، اے نے دس لاکھ مسلمانوں کے خون میں ڈبو کر اس ملک کو جس انقلاب پر ترکیا۔ اس کے مابعد نتائج ابھی تک سوائے محرومی و نا[illegible] کے اور کچھ نہیں نکلے ہیں۔

مسلمانوں پر حملے

مسلمان اکثریت کے اس ملک میں سوئیکارنو کو معز[illegible] کرنے اور انقلاب لانے کے بعد خود مسلمانوں کا کیا حش[illegible] رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس خبر سے لگائیے کہ:

"مشرقی جاوا میں مسلمانوں پر پھر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ ان حملوں میں اب تک ستر افراد ہلاک ہو چکے ہیں"

(امروز ملتان ۲ اپریل ۶۸ء)

انقلاب کے بعد ایک کروڑ کے قریب مسلمانوں [illegible] عیسائی بننے پر مجبور ہو جانے کی اطلاع کافی عرصہ [illegible] اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اب جاوا کے اطراف [illegible] مسلمانوں پر تشدد کا یہ نیا آغاز بتاتا ہے کہ اس انقلا[illegible] کا رخ کس طرف کو ہے، جسے ہمارے ملک کے سامرا[illegible] دوستوں نے اسلام کے لئے مفید انقلاب بتایا تھ[illegible] اور اس کے گن گائے تھے، جنہیں سوئیکارنو میں [illegible] بے دینی کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

لیکن انقلاب کے بعد ایک کروڑ مسلمانوں کا [illegible] مذہب قبول کرنے پر مجبور ہو جانا اور اب جاوا [illegible] مسلمانوں پر قاتلانہ حملوں کی کثرت وغیرہ میں انہ[illegible] کوئی غیر اسلامی بات نظر نہیں آتی اور وہ نہایت خاموشی و اطمینان سے "انقلابی" برکات کا یہ تما[illegible] دیکھ رہے ہیں۔

(ک)

آپ کے ذوق کی تسکین اور تنہائی کی بہترین ساتھی کتابیں

شاہ جیؒ۔ اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب سید عطاء اللہ بخاریؒ کی شخصیت پر زعماء پاک و ہند کے تاثرات کا بہترین مجموعہ۔ سفید کاغذ۔ بڑا سائز۔ مجلد۔ قیمت ساڑھے سات روپے

حیات حضرت امام ابو حنیفہؒ۔ تالیف پروفیسر ابو زہرہ فواد یونیورسٹی مصر۔ حضرت امامؒ کی عظیم شخصیت پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب۔ سفید کاغذ۔ مجلد۔ قیمت پندرہ روپے۔

قادیانیت۔ سید ابو الحسن علی ندوی۔ مجلد۔ سفید کاغذ قیمت پانچ روپے۔

تذکرہ مولانا محمد یوسف دہلویؒ۔ حضرت جی کا سوانحی خاکہ۔ تقاریر۔ خطبات۔ مکتوبات۔ عکسی طباعت سفید کاغذ۔ بڑا سائز۔ قیمت چھ روپے

مسلک علماء دیوبند۔ از حضرت قاری محمد طیب صاحب۔ قیمت ایک روپیہ بارہ پیسے

عادلانہ دفاع۔ از مولانا سید نور الحسن بخاری۔ خلافت و ملوکیت کے جواب میں حصہ اول تین روپے حصہ دوم چھ روپے

فلسفۂ دعا۔ از پروفیسر فضل احمد عارف۔ سفید کاغذ مجلد۔ قیمت چار روپے۔

طبقات۔ از علامہ خالد محمود صاحب۔ دو صد سے زائد علمی اختلافی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ مجلد صفحات ۴۰۰ بڑا سائز۔ قیمت چار روپے

نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں۔ فقہ حنفی کی تائید میں ایک علمی تحقیقی کاوش۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

نغمات جہاد۔ عسکری نظموں کا بہترین انتخاب عکسی مجلد تین روپے

نصیحت نامہ۔ از مولانا سید بدر عالمؒ۔ قیمت ۵۰ پیسے

حکمت استخارہ۔ از پروفیسر فضل احمد عارف ۳۷ ،، ۲۵ روپے سے زائد آرڈر پر بیس فیصد رعایت

محصول ڈاک بذمہ خریدار

مکتبہ رشیدیہ ۳۲، اے شاہ عالم لاہور

نادر و کمیاب علمی کتب

ہمارے ہاں پرانی عربی، فارسی، اردو کتب خرید و فروخت ہوتی ہے۔ نادر و کمیاب نیز قلمی کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ اہل علم خدمت کا موقع دیں

کتب خانہ رشیدیہ نئی آبادی شاہدرہ اسٹیشن

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف [illegible] گارنٹی ۵ سال۔ مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر، ایمپلی فائر کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی۔ خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

ملنے کا پتہ

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ لا[illegible]

کیا مودودی صاحب اور ان کے حامیوں کے نزدیک کوئی بھی خلیفہ راشد نہیں ہوا؟

(احمد حسین کمال)

ہفت روزہ "آئین" لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء
ے ایک مضمون کا اقتباس نقل کرکے یہ تاثر دینے
ش کی گئی ہے کہ میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ
فہ راشد نہیں تھے۔

ں نہیں کہہ سکتا کہ مودودی صاحب اور ان کے
ندات کا اس سے کیا مقصود ہے؟
ارادہ یہ لکھ کر اس ردعمل کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں
نہ المسلمین میں ان کے خلاف اس لئے پایا جاتا ہے
وں نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں حضرت
ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۂ راشد کے منصب کا
اللہ نااہل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے؟
یا یہ کہ وہ اس طرح خلافت وملوکیت کے مسئلہ
با اور نئی بحث کا آغاز کرنا چاہتے ہیں؟

میری نسبت ان کا یہ تاثر دینا کہ میں حضرت علی
الدعنہ کو خلیفہ راشد نہیں مانتا، نہ تو آئین میں
ع شدہ میرے اقتباس سے ہی ثابت ہوتا ہے اور
میرے اس پورے مضمون یا کسی دوسرے مضمون
ہی ایسی کوئی بات مل سکتی ہے۔

علاوہ ازیں مودودی صاحب اور ان کے حامیان
ے کسی فرد کی طرف سے حضرت علیؓ یا دوسرے
فاء راشدین میں سے کسی خلیفہ کو خلیفہ راشد نہ ماننے
اعتراض کرنا سراسر مغالطہ دہی اور عوام فریبی ہے
س لئے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت سرے
ہ اس اصول کی ہی منکر ہے جس پر کسی صحابی رسول
کے خلیفۂ راشد ہونے کی اساس ہو سکتی ہے۔

جب وہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم یا رسول خدا
کے سوا کسی اور کو "معیار حق" تسلیم ہی نہیں کرتے، تو ان
میں سے خلیفہ مقرر ہونے والے کو وہ خلیفۂ راشد کس
طرح کہہ سکتے ہیں؟ جو شخص ان کے نزدیک معیار حق
نہیں ہو سکتا، وہ "راشد" و "مرشد" کیسے قرار پا سکتا ہے

نیز مودودی صاحب نے "خلافت وملوکیت" میں
اسلامی حکومت کے جو اصول تحریر کئے ہیں اور جمہور کی
پسند کو اولین اساس قرار دیا ہے، اس کی رو سے ان
کے نزدیک خلفاء راشدین کا محض خلیفہ مقرر ہونا ہی
نعوذ باللہ جائز و درست نہیں رہتا۔

جب خود مودودی صاحب اور ان کے معتقدین کے
خیالات کا یہ حال ہے تو وہ کسی دوسرے پر حضرت علی کو
خلیفۂ راشد نہ ماننے کا اعتراض کس منہ سے کرتے ہیں

اہل سنت جن کا ایک ناچیز فرد راقم سطور بھی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کو معیار حق تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ درجہ بدرجہ خلیفہ راشد تھے نیز ان حضرات کا خلیفہ راشد ہونا اہلسنت کے نزدیک محض جمہور کی پسند کا رہین منت نہیں بلکہ وہ اپنے مرتبۂ دینی، صلاحیت اسلامی اور فضیلت تقویٰ کی رو سے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا استحقاق رکھتے تھے اور افراد امت نے ان کے اس استحقاق کو تسلیم کرکے انہیں اپنا سربراہ اور خلیفہ راشد مانا تھا۔ چنانچہ اہلسنت کے نزدیک ان سب کا خلیفۂ راشد ہونا ایک ثابت شدہ امر ہے۔ لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک جس کے دستور میں صاف صاف لکھا ہے کہ:

"رسول خدا کے سوا کسی کو معیار حق نہ مانا جائے"۔

یہ حضرات صحابہ کرام خلیفۂ راشد ٹھیرا ہی نہیں سکتے اور چونکہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک حکومت کا جائز سربراہ وہی ہو سکتا ہے جو مغربی جمہوریت کے طرز پر جمہور کی پسند اور رائے عامہ کی اکثریت کی حمایت حاصل کرکے باقاعدہ مقابلہ کے ساتھ سربراہ منتخب ہوا ہو۔ اس معیار پر حضرت علیؓ تو علیحدہ رہے، حضرت عمرؓ کا بھی انتخاب نہیں ہوا تھا۔ اس لئے یہ چاروں خلفاء راشدین مودودی صاحب اور ان کے حامیوں کے نظریات وخیالات کے مطابق معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جائز سربراہ اور خلیفہ ہی نہیں رہتے۔

آئین میں شائع شدہ میرے مضمون کے اقتباس میں بھی بلکہ پورے مضمون میں جو بات میں نے کہی ہے وہ صرف یہ ہے کہ مودودی صاحب نے خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کرنے کا جو الزام حضرت عثمانؓ پر ویسے الفاظ میں اور حضرت معاویہؓ پر شدید لفظوں میں عائد کیا ہے وہ ان تاریخی واقعات کی رو سے ہی جنہیں مودودی صاحب سچا مانا ہے اور اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں ذکر کیا ہے قطعی غلط ہے بلکہ اس کی تمام تر ذمہ داری ان باغیوں اور ان کے معاونین پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے دار الخلافت مدینہ پر یورش کی۔ خلیفۂ راشد حضرت عثمانؓ کو شہید کر ڈالا۔ حتیٰ کہ ان باغیوں کا تسلط اتنا قائم ہو گیا، کہ حضرت عثمانؓ کی تدفین بھی آزادانہ کھلے بندوں نہ کی جا سکی۔ اس طرح باغیوں کے ہاتھوں خلافت راشدہ کا نظام تہ و بالا ہو گیا۔

کیا میرے اس مضمون اور اقتباس کا یہ ہی ہے کہ میں حضرت علیؓ کو خلیفہ راشد نہیں مانتا؟

شاید مودودی صاحب کے عقیدت مندوں اور حامیوں کی سخن فہمی کا حدود اربعہ اتنا ہی ہے اور ان کے نزدیک داد تحقیق سوال از گندم اور جواب از ریشماں کا نام ہے۔

ورنہ اگر انہیں میرے اس مضمون پر اعتراض تھا تو انہیں ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ باغیوں کے ہاتھوں نہ تو حضرت عثمانؓ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا، نہ باغیوں نے دار الخلافت مدینہ پر جابرانہ قبضہ کیا اور نہ کوئی شورش اور ہنگامہ برپا ہوا۔ سب طرح خیریت رہی۔

اگر یہ ثابت کر دیا جائے تو مجھے اپنے خیالات سے رجوع میں کوئی تامل نہیں ورنہ میرا یہ دعویٰ علی حالہ قائم ہے کہ:۔ "مودودی صاحب نے حضرت معاویہؓ اور دوسرے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشمول حضرت عثمانؓ پر جو یہ الزام عائد کیا ہے کہ خلافت راشدہ کے نظام کو ان سب نے ملوکیت میں تبدیل کیا۔ وہ مودودی صاحب کے ہی تسلیم کردہ تاریخی واقعات کی رو سے قطعی غلط ہے۔ اور میرے نزدیک خلافت راشدہ کے نظام کی بربادی باغیوں اور ان کے معاونین پر عائد ہوتی ہے"۔

اور اس کے ساتھ ہی میں اب یہ بھی دعویٰ کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نظریات وخیالات کی رو سے کوئی صحابی رسول خلیفۂ راشد ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ وہ اسے معیار حق ہی نہیں مانتے۔ نیز یہ کہ مودودی صاحب اور ان کے حامی جس طرز جمہوریت کو اسلامی حکومت کی اساس بتاتے ہیں، اس کی رو سے حضرات خلفاء راشدین کا منصب خلافت پر فائز ہونا ہی معاذ اللہ جائز نہیں ٹھیرتا

البتہ اہلسنت کے نزدیک بلا استثناء حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ درجہ بدرجہ اپنی دینی حیثیت و مرتبہ کی رو سے خلیفہ بھی تھے اور راشد بھی تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

جس طرح انبیاء کا انکار، نبوت پر اعتماد کو متزلزل کر دیتا ہے اسی طرح صحابہ کے معیار حق ہونے کا انکار ان کے خلیفۂ رسول ہونے کو غلط ٹھہرا دیتا ہے۔ مودودی اور ان کی جماعت عصمت انبیاء کی بھی منکر ہے اور صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کی بھی انکاری ہے۔ اس صورت میں ان کی طرف سے کسی صحابی کو خلیفہ راشد کہنا نفاق قول اور تضاد فکری کا ثبوت ہوگا۔

اسلام اور ترقی

حضرۃ العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ سابق وزیر معارف قلات

(۲)

اسی طرح جنگلات کے فوائد و مفید حیوانات کے ذخائر اور ان سے متعلق فوائد سب کو شامل ہے۔ اب مادی ترقی کا کونسا محکمہ ہے جو زمینی فوائد کے اکتساب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔

دوسری آیت میں مادی ترقی کے زمینی اسباب کے ساتھ سماوی اسباب کو جمع کیا اور ان سے کسب فوائد کی طرف توجہ دلانے کے لئے اور ناامیدی اور سستی دور کرنے کے لئے تسخیر کا لفظ استعمال کیا گیا۔ کہ ان سب سماوی و زمینی کائنات کو خدا نے تمہاری خدمت اور اخادیت کے کام میں لگا رکھا ہے۔ کائنات کی یہ تسخیر خالق کائنات کا وہ عظیم احسان ہے جو اس نے انسان کے ساتھ مختص کیا ہے۔

تیسری آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنا یہ احسان ظاہر فرمایا ہے کہ ہم نے تمام زمینی قوتوں کو تمہارے لئے ذلول یعنی مسخر اور منقاد بنا دیا ہے۔ تم جستجو کرو اور اس میں سے تم اپنی روزی حاصل کرو، لیکن اس تصور کے ساتھ کہ تم سب کو اسی مالک حقیقی کے پاس حاضر ہونا ہے۔

ان تمام آیات سے یہ معلوم ہوا کہ خالق کائنات نے نے آغاز آفرینش سے زمین کو ان تمام منافع اور فوائد کا خزانہ بنا دیا ہے۔ جو اب تک دریافت ہوئے ہیں یا آئندہ دریافت ہوں گے۔ ان فوائد کا موجد اور خالق اللہ رب العلمین ہے، انسان نہیں۔ صرف ان فوائد کو دریافت کرنا اور ان کو معلوم کرنا انسان کا کام ہے۔ جیسے ایک چھپی ہوئی چیز ایک وقت میں معلوم نہ ہو، دوسرے وقت میں اس کا علم ہو جائے۔ موجود کرنے اور معلوم کرنے میں بڑا واضح فرق ہے۔ انسان کسی چیز کو معلوم تو کر سکتا ہے لیکن موجود کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو انسان کیا حیثیت مجموعی تخلیق جوہری سے قطعاً عاجز ہے۔ ساری دنیا کے انسان مل کر بھی ذرّت کا ایک ذرہ پیدا نہیں کر سکتے۔ انسان صرف خدا کے پیدا کردہ جواہر کی تقلیل و ترکیب کر سکتا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ یعنی جوڑ توڑ جو عروض و اضافات ہیں کر سکتا ہے لیکن اوصاف جوہری کی استطاعت نہیں رکھتا۔ جیسے ایک کمرے میں سینکڑوں چیزیں پہلے سے پڑی ہوں اور ایک انسان ان کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر ایک خاص شکل میں لائے۔ ایک کو دوسرے سے جدا کرے اس کی سابق شکل بدل دے، پھر ان شکلوں کی ایجاد پر بھی اگر غور کیا جائے تو وہ الہامی اور الٰہی ہیں۔ صرف انسانی فکر و عمل کا نتیجہ نہیں۔ مثلاً ابتدا میں ایک انسان کو یہ خیال آیا کہ اللہ کے پیدا کردہ لوہے، لکڑی وغیرہ سے ایک ایسی مشین ایجاد کی جائے جو بوجھل چیز کو ہوا میں اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔ اب مدتوں وہ ایسی مشین کی شکل اور نقشے سوچتا رہا۔ لیکن انسانی عقل اور قوت خیالیہ صرف ان نقشوں کو سوچتی ہے جو عالم محسوسات میں ان کے دیکھے بھالے ہوں اور ہوائی جہاز کی مشین کا نقشہ اس نے پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا اس لئے وہ اپنی قوت فکریہ کو اس نامعلوم نقشے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ فکر اور ذہن کو متوجہ کرنا انسان کا کام ہے۔ لیکن ہوائی جہاز کے صحیح نقشے کا ذہن میں ڈال دینا یہ خدا کا کام ہے۔ جیسے زمین تخم ڈال دینا یا رحم میں نطفہ ڈال دینا انسان کا کام ہے۔ لیکن نباتات اور اولاد کا نقشہ پیدا کرنا، شکم زمین یا شکم مادر میں یہ اللہ کا کام ہے۔ اللہ کی عادت جاری ہے اور جو تخم ڈالنے اور زراعت کی کوشش کرے گا وہ اللہ کے فیضان سے خرمن پائے گا۔ اور جو غافل اور بے توجہ رہے گا، وہ گندم کا ایک دانہ بھی حاصل نہ کر سکے گا۔ اسی طرح جب مغربی اقوام نے فوائد زمین کے استخراج اور مختلف مشینوں کی ایجاد کے لئے کوشش صرف کی تو خالق فیاض نے ان کی کوشش رائیگاں نہ جانے دی اور انہوں نے فیضان الٰہی کے تحت اپنی کوششوں کا ثمرہ پایا مسلمان چونکہ غافل رہے۔ اور انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی، لہٰذا وہ محروم رہے طبعی قوانین اور ان کے نتائج و ثمرات میں مسلم و غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں، قرآن کا ارشاد ہے:۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع)

ہم مسلم اور غیر مسلم دونوں کو اپنے فیض دنیوی کی کامیابی کی جدوجہد میں مدد دیتے ہیں اور ہمارا یہ فیض کسی پر بند نہیں۔ اس لئے زمینی فوائد کو اس کے خزانہ سے نکالنے میں جدوجہد لازمی ہوئی۔ لیکن زمین کے مادی فوائد خود بخود حاصل نہیں ہوتے، بلکہ ان کے لئے محرک اور عامل کی ضرورت ہے۔ جس قدر بھی غور کیا جائے۔ اسی قدر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن نے جس طرح ہم کو مرکز ترقی کی طرف متوجہ کیا۔ اسی طرح قرآن نے عامل ترقی کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی فرمائی۔

محرک اور عامل ترقی

زمین مادی ترقی کا خزانہ ہے لیکن جب تک اور محرک ترقی کو بروئے کار نہ لایا جائے۔ ہم زمینی اور مادی ترقی سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکتے۔ ترقی عوامل صرف دو ہیں۔ فکر اور عمل۔ یعنی زمینی قوتوں سے استفادہ کرنے کے لئے ہمیں ان تدابیر پر غور کرنا ہوگا جو اس استفادہ میں مؤثر ہوں۔ پھر ان تدابیر کو عمل میں لانا پڑے گا کہ اَلْفِكْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ فکر عمل سے مقدم ہے۔ پیش کردہ آیتوں میں دوسری آیت میں اسی پر متوجہ کرنے کے لئے ہے۔ قرآن نے ارشاد فرمایا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ان آیات میں ان لوگوں کی تعریف کی گئی جو فکر اور ذہن کو استعمال کرتے ہیں اور عمل کے لئے تیسری آیت میں فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا۔ جا پھرو زمین کے اطراف میں۔ عمل کی طرف اشارہ ہے۔ ان سب سے بڑھ کر حکیم نے دین و دنیا کی ترقی کا مدار عمل کو ٹھہرایا ہے اور عمل کے بغیر انسان کو نہ دنیا کی کامیابی نصیب ہوتی ہے اور نہ آخرت کی۔ قرآن کا ارشاد ہے۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

انسان کو صرف ملتا ہے جس کے لئے وہ عمل کرے اور قریب ہے کہ وہ اپنے عمل اور سعی و جدوجہد کے نتائج پائے گا

(باقی آئندہ)

مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس [illegible] اجلاس ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء بمقام [illegible] جمعیۃ کے مرکزی دفتر لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے معزز نمائندگان شرکت فرما رہے ہیں۔ جن کے پتے ترجمان اسلام [illegible] ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ [illegible] کے نام درج ذیل ہیں:۔

مشرقی پاکستان

جناب عدالت خاں صاحب کارکن روڈ [illegible]

جناب سلیمان خاں صاحب سلہٹ

مغربی پاکستان

جناب مولانا میاں سراج احمد صاحب [illegible]

تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خاں۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا پورا پتہ اور خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

مشرقِ وسطیٰ

صدر ناصر کے خلاف آمریت کے الزام کی

ایک اور واقعاتی تردید

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے اپنے ...ات سے ہمیشہ اپنے مخالفین کے پروپیگنڈے کو ...ا اور غلط ثابت کیا ہے۔

اس وقت دنیا میں صدر ناصر ہی ایک ایسی واحد ...یت ہیں جن کے خلاف مغربی سامراج، اس کا ...یں، یہودی استعمار، مغربی سامراج کے دوست ...یائی و افریقی ممالک، امریکی سامراج کی ہوا خواہ ...ن نام نہاد مسلمان جماعتیں و گروہ سب متفقہ طور پر ...روف عمل ہیں۔

گزشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد تو اس پروپیگنڈا ...چند در چند اضافہ ہو چکا ہے۔ بالخصوص غیر عرب ...لمان ملکوں کے عوام کو گمراہ کرنے اور صدر ناصر ...بدظن بنانے کے لئے کوئی حربہ اور دقیقہ صدر ناصر ...مخالفین نے باقی نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ ہمارے ملک ...مودودیت زدہ افراد نے تو حقِ سامراجیت ادا ...نے کے لئے ناصر کو یہودی اور یہودیوں کا ایجنٹ ...کہنے سے دریغ نہیں کیا اور ساتھ ہی فرعونیت سے ...متہم کرنے کا "کارِ خیر" یہ لوگ انجام دیتے رہے۔

اس سارے پروپیگنڈے کی جڑیں دراصل ...اشنگٹن اور تل ابیب کے خفیہ مرکزوں میں اتری ہوئی ...ہیں۔ جہاں سے ناصر کے خلاف اس طرح کے لغو برگ و ...بار پھیلائے جاتے رہتے ہیں۔ اسی لغو اور شر انگیز ...پروپیگنڈے کا ایک جزو ناصر پر آمریت کا اتہام بھی ہے ...بے شک مغربی طرز کی جمہوریت مصر میں رائج ...نہیں ہے۔ مگر ایسی جمہوریت سعودی عرب، ایران، ...اردن وغیرہ کسی مسلمان عرب اور غیر عرب ملک میں ...نہیں پائی جاتی۔ سوال یہ ہے کہ اس بارے میں پھر ...مصر اور ناصر کو ہی کیوں موردِ الزام بنایا جاتا رہتا ہے ...کیا یہ صرف اس لئے نہیں ہے کہ امریکی سامراج اور یہودی ...استعمار کی نظروں میں اس وقت مشرقِ وسطیٰ کا سب ...سے بڑا سیاسی مجرم صدر ناصر ہے؟

بہرحال صدر ناصر پر آمریت کا الزام بھی اسی ...طرح کا بے بنیاد اور شر انگیز الزام ہے۔ جیسا کہ اس ...پر عائد کردہ دوسرے الزامات ہیں اور واقعات و ...شواہد سے ان الزامات کی آئے دن تردید ہوتی رہتی ہے ...آمریت کے الزام کی اصلیت کیا ہے۔ اس کا ...اندازہ صدر ناصر کی اس تقریر اور تجاویز سے کیا جا سکتا ...ہے جس کا کچھ حصہ یکم اپریل ۱۹۶۸ء کے اخبارات میں دیا گیا ہے۔ صدر ناصر نے اپنی اس تقریر میں (۱) قومی کانگرس کا قیام (۲) اسرائیلی جارحیت سے پیدا شدہ نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک نئے آئین کا خاکہ (۳) عوام کی شخصی آزادی، اظہار رائے کی آزادی اور اخبارات کی آزادی کی ضمانت (۴) عام انتخابات (۵) اور صدر مملکت سے لے کر وزیروں اور اعلیٰ سیاسی، انتظامی و عدالتی مناصب پر فائز افراد کا نمایندہ عوامی مشاورتی کمیٹیوں کے ذریعہ اپنے فرائض ادا کرنے کا طریق اور عہدوں کی میعاد کا تقرر وغیرہ اصلاحی تجاویز رائے عامہ کے استصواب کے لئے پیش کر دی ہیں۔ اس کے لئے ۲ مئی کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔

اس سے قبل بھی صدر ناصر نے مصر میں جو سیاسی و انتظامی تبدیلیاں کیں، ہمیشہ ان کے نفاذ سے پہلے رائے عامہ سے استصواب کیا۔ حتیٰ کہ منصب صدارت کے لئے بھی استصواب کو پس پشت نہیں ڈالا گیا۔ یہ ہی طریقہ اب نئی تبدیلیوں کے لئے بھی انہوں نے اختیار کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اپنے اس سابقہ فیصلہ کو پھر ایک بار دوہرا دیا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے خاتمہ کے بعد وہ عہدۂ صدارت سے سبکدوش ہو جائینگے

صدر ناصر نے اپنی اس تقریر میں صاف صاف ماضی کی غلطیوں کا ذکر کیا ہے اور کسی بات کو چھپانے کا طریق اختیار نہیں کیا۔

صدر ناصر کے یہ اقدامات ایک صاف باطن اور غیر جانبدار شخص کے لئے اس امر کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے کافی ہیں کہ آمریت کا جو الزام ان پر عائد کیا جاتا ہے وہ قطعی غلط ہے اور سامراجیوں یہودیوں کے پروپیگنڈے کا تراشیدہ ہے۔

(ک)

ضرورت رشتہ

ایک جواں مرد تعلیم یافتہ لڑکے کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی اہلسنت والجماعت پانچ وقت کی پابند نماز ہو۔ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرات متوجہ ہوں۔ باقی تفصیل خط کے ذریعہ بتائی جائیگی۔

معرفت حق نواز آئرن مرچنٹ راجہ رام
محمد ارشد بیگ جنرل سٹور راجہ رام تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

امریکہ نے مصر پر اسرائیل سے حملہ کیوں کرایا تھا؟

ایک تازہ انکشاف

معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں خلیج سویز کے ساحل پر ایک کنوئیں کی کھدائی سے پتہ چلا تھا کہ اس علاقے میں تیل کے بھاری ذخائر موجود ہیں۔ چنانچہ اس انکشاف کے بعد اسرائیل اور امریکہ کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اور انہیں یہ خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ اسرائیل کے ذریعہ مصر کی اقتصادی ترقی میں زبردست اضافہ ہو جائے گا۔ مصر ہر اعتبار سے بہت مضبوط بن جائیگا یہودی حکومت تو اس کی زد میں آ ہی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ صدر ناصر کی سامراج دشمن پالیسی بھی اتنی سخت اور ناقابل شکست بن جائے گی کہ امریکہ اور مغربی استعمار بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

چنانچہ اس وقت سے ہی اسرائیل اور امریکہ کے درمیان مخفی صلاح و مشورے ہوتے رہے اور منصوبہ بندی کی جاتی رہی کہ کسی طرح مصر کو تیل کے ان ذخائر سے بالکل محروم کر دیا جائے یا اسے ان ذخائر کے استعمال کرنے کے قابل نہ رہنے دیا جائے۔

اسرائیل کی گذشتہ جارحیت کا ایک بڑا مقصد یہ بھی تھا۔

مصر کے اخبار الاہرام نے اس نئے انکشاف کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اسرائیل کے قبضہ سے عرب علاقوں کو آزاد کرانے کے لئے جنگ کے سوا اور کوئی طریقہ باقی نہیں رہا ہے اور فیصلہ کن جنگ کا خطرہ و وقت قریب تر آ رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے بھی مشرق وسطیٰ کے پرامن تصفیہ سے متعلق ان کے مشن کی ناکامی کا اعلان کر دیا ہے۔ (ک)

کہا جاتا ہے

کہ عربی مشکل زبان ہے لیکن اس مشکل کو عملاً آسان کر دیا گیا ہے۔ اب آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں دیومیہ ۳۰ منٹ دے کر بذریعہ خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی مکمل معہ گرامر گھر بیٹھے سیکھ سکتے ہیں اور پھر قرآن و حدیث ترجمہ دیکھے بغیر سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں (اب نمبروں کو ۶۷۴ صفحات کی کتاب مفت پیش کی جائیگی) مزید تفصیلات ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

پتہ

ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن

بتاریخ ۲۵۔ مارچ ۱۹۶۸ء کو صبح دس بجے زیر صدارت حضرت مفتی محمود صاحب اجلاس شروع ہوا۔ قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ ساہیوال کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ اس وقت باطل منظم ہیں اور اہل حق منتشر ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ علماء بالکل بے اثر ہیں۔ ہر عالم کے زیر اثر کچھ نہ کچھ افراد ہیں مگر تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے ہم روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں بلکہ ہم نے مخالف طاقتوں کو منظم کر دیا ہے۔ مرزائیت کا حال یہ ہے کہ سب سے بڑا عہدہ عدل و انصاف کا ایک مرزائی این اے فاروقی کے حوالے کیا جا چکا ہے اور دوسرا سال ہے کہ مرزائی حج پر جاتے ہیں اور شاہی مہمان ہوتے ہیں۔ موجودہ حکومت سعودیہ نے مرزائیوں کو کھلم کھلا اجازت دے دی ہے اسی طرح پرویز صاحب اور اس کے متبعین نے حکومت میں اتنا اثر پیدا کر لیا ہے اور وزیر شہاب الدین نے کھلم کھلا پرویز صاحب کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے

آپ نے فرمایا کہ لاہور کے ایک کالج سے مسلمان لڑکیاں ایک ٹیم کی شکل میں انڈیا گئیں۔ جب اس پر کچھ احتجاج مسلمانوں نے کیا۔ خود وزیر تعلیم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ کے مانند ہے کیونکہ انڈیا جانے کے لئے پاسپورٹ اور زر مبادلہ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان چیزوں کا وزیر کو علم نہ ہو تو یہ اور زیادہ افسوسناک ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ ڈویژن نے بیان فرمایا، اور تنظیم کے متعلق زور دیا اور تمام کو مل کر کام کرنے کی اپیل کی۔

ازاں بعد قاری محمد اجمل صاحب امیر ساہیوال نے ہر شہر میں ایک مدرسہ اور دار المطالعہ اور رضا کار اور مغلبٹ کی اشاعت پر زور دیا۔ اور مالی، جانی اور وقت کی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔

چودھری شوکت علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ نے فرمایا کہ ہر ضلع میں مبلغ مقرر کیا جائے اور مولوی عبدالحمید صاحب بوک منڈا ضلع مظفر گڑھ نے تجویز پیش کی کہ ہر ضلع کا امیر اپنے ضلع میں معزز لوگوں سے التماس کرے کہ آپ اپنے علاقہ میں جماعتیں بنائیں اور اس کی اطلاع ضلع کے دفتر میں پہنچا دیں۔

شیخ محمد شریف صاحب نے فرمایا کہ مبلغ کے ساتھ مقامی حضرات کام کریں اور تعاون کریں اور ہر ضلع کا امیر تعاون کرے۔ چنانچہ مبلغ کی تجویز پاس ہوئی۔

چودھری شوکت علی صاحب نے تجویز پیش کی کہ ارکان جمعیۃ کی تربیت کے لئے مناسب کارروائی کی جائے اور ہر سہ ماہی اجلاس کے لئے دو روز مقرر کئے جائیں۔ ایک دن تربیت ارکان جمعیۃ کی ہو، دوسرے روز باقاعدہ اجلاس ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ شہری جمعیۃ کو نگران مقرر کیا۔ آئندہ سہ ماہی اجلاس کے لئے ۲۰، ۲۱ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعرات وجمعہ مقرر کیا گیا۔ (محمد سعید ناظم دفتر و نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن)

شجاع آباد

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ فاروقیہ مسجد میں تشریف لائے اور نماز عشاء کے بعد ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام نے دین کی سربلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں دیں اور انہوں نے جگہ جگہ بھیک مانگ کر مدرسے قائم کئے، اور لوگوں کو مدرسوں کے ذریعے قرآن و حدیث کے درس دیئے۔ اب پاکستان بن گیا۔ اب بھی مدرسوں کے لئے بھیک مانگی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم ابھی تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیا علماء کرام کو چاندنی چوک میں دین کی سربلندی کی خاطر تختہ دار پر نہیں لٹکایا گیا؟ کیا پاکستان کے نام کو علماء کرام نے بلند نہیں کیا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جو لوگ پاکستان کے دشمن تھے۔ ان کو نوازا گیا۔

میرے محترم بزرگو! بیس سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ ابھی تک پاکستان میں اسلامی قانون نافذ نہیں کئے گئے۔ انہوں نے فرمایا۔ عائلی قوانین پر ایک قرآن مجید کی آیت اور ایک حدیث پیش کر دیں، ہم مخالفت چھوڑ دیں گے۔ لیکن لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ چودہ سو سال کا قانون اس زمانے میں الفٹ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن و سنت کے مطابق قانون بناؤ۔ تو کہتے ہیں کہ علماء کرام رائج نہیں ہونے دیتے۔ انہوں نے راولپنڈی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ راولپنڈی کانفرنس نے ثابت کر دیا ہے کہ حکومت ملک میں اسلامی قانون نافذ کرے۔

انہوں نے مودودی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے خلافت و ملوکیت میں حضرت عثمانؓ کو خائن ثابت کیا ہے۔ بعینہٖ مصر کے ایک بدبخت قطب نے حضرت عثمانؓ کے خلاف اس قسم کے عزائم کا اظہار کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دنیا میں پھانسی کے تختے پر لٹکوایا جنگ کے زمانے میں ناصر کے استعفیٰ پر مودودی جماعت والوں نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن جب ناصر نے استعفیٰ واپس لے لیا، تو ان کے گھر کے چراغ بجھ گئے۔ بعینہٖ ناصر کے استعفیٰ پر برطانیہ امریکہ اسرائیل میں اس قسم کی خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔ نائیجیریا کے سابق سربراہ الحاج سر ابوبکر نے تین ہزار مسلمان کئے لیکن نہ ان کی کوئی غیبی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اس لئے کہ وہ امریکہ کا دشمن تھا۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ کو پھانسی کا اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن اس جماعت کی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے کہ صدر سکارنو اور صدر سوہارتو امریکہ کے دشمن ہیں۔ سعودی عرب کے سابق سربراہ کے بارے میں ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا گیا۔ کیونکہ شاہ سعود امریکہ کو راس نہیں کرتا ویٹ نام میں امریکہ تباہی کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کہ اس کے خلاف کوئی بیان دیا جائے۔ (محمد ارشد بیگ جنرل سٹور راجہ رام شجاع آباد (ملتان)

قرارداد

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمائندہ اجتماع میں مقامی حکام بالا کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ ضلع ڈیرہ کے مختلف سرکاری دفاتر میں چند ملازمین سالہا سال سے چند مخصوص پوسٹوں پر قابض چلے آ رہے ہیں۔ پبلک مفاد کے پیش نظر ان سرکاری ملازمین کی اجارہ داری کو ختم کرنا قانونی بھی ہے اور وقت کی جائز ضرورت بھی

مندرجہ قرارداد جس میں کسی سرکاری ملازم کا نام نہیں لیا گیا سے مستقل ہو کر ایک سرکاری ملازم جو پچھلے چھ سات سالوں سے ڈیرہ تعینات ہے برافروختہ ہو کر ریزولیوشن کے محرک کو دھمکیاں دیتا پھرتا ہے۔ اس ضمن میں جناب گورنر، چیف سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس وغیرہ کو تاریں دے کر مطلع کر دیا گیا ہے اور مناسب فوری اقدام کی گذارش کی گئی ہے۔

دربان کلاں

بتاریخ ۲۵۔ مارچ ۱۹۶۸ء بروز سوموار جمعیۃ علماء اسلام دربان کلاں کی خصوصی میٹنگ زیر صدارت قاضی عبدالقیوم صاحب امیر جماعت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس موضع دربان کے ملا محمد سیلز مین (برٹش بانڈ پاک لمیٹڈ) کے مسلمانان موضع ہذا کی مذہبی اور اخلاقی طور پر دل آزاری کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سیلز مین مذکور کو جلد از جلد یہاں سے تبدیل کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس اسرائیل کے موجودہ اردن پر حملے کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کے اس ناروا طرز عمل کی مذمت کرے (۳) یہ اجلاس سعودی

منزل بہ منزل

...ت کی فرقہ مرزائیہ کے افراد کی حرمین شریفین ...داخلہ کی اجازت اور حرمین میں ٹیلی ویژن وغیرہ ...حکات کے جاری کرنے کو سخت نفرت کی ...یکھتا ہے۔ اور آخر میں دعا پر اجلاس کی ...اختتام پذیر ہوئی۔

(خادم محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دوابن کلاں)

سکھر

...ورخہ ۲۸ ذوالحجہ بروز جمعرات جمعیۃ علماء اسلام ...خیرپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت ...مولانا عمرالدین صاحب نائب امیر ڈویژن خیرپور ...ہوا۔

...اجلاس میں مختلف اضلاع کے نمایندوں نے ...کام کی رپورٹیں پیش کیں۔

...مالی تعاون کے لئے مولانا عزیز اللہ صاحب ...جمعیۃ نے اراکین سے درخواست کی۔ جس پر معزز ...ن نے یہ تجویز پاس کی کہ ہر رکن شوریٰ ڈویژن کو ...میں کم از کم ایک سو روپیہ اپنی طرف سے دیا کرے ...درجہ ذیل اراکین نے وعدہ فرمایا:۔

جناب میر صبح صادق خاں صاحب ۔ ۔ ۔ ۴۰۰

مولانا خدا بخش صاحب امیر جمعیۃ ٹھل ۔ ۔ ۔ ۲۰۰

مولانا عمرالدین صاحب نائب امیر ڈویژن ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

مولانا محمد انس صاحب نائب امیر ضلع نواب شاہ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

مولانا محمد مراد صاحب ناظم دفتر ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

عبدالرشید خاں صاحب ناظم جمعیۃ مورو ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

جناب رئیس سعید احمد خاں میرپور ماتھیلو ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

مولانا مظہرالدین صاحب ہالیجی شریف ۔ ۔ ۔ ۱۰

محمد ادریس صاحب شہر سکھر ناظم دفتر ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ ڈویژن ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

(۳) الیکشنی امور پر بحث سے پہلے قائد جمعیۃ حضرت ...مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کا والا نامہ ناظم اعلیٰ جناب ...صبح صادق خاں کے نام انتخابی امور کے متعلق اجلاس ...میں پڑھ کر سنایا گیا۔ مختلف اضلاع میں ابتدائی انتخابی ...پرستوں اور دیگر امور میں جمعیۃ علماء اسلام کے مفادات ...تحفظ کے واسطے گروپ متعین کئے گئے۔ ضلع جیکب آباد ...کے لئے انتخابی گروپ حسب ذیل افراد پر مشتمل رکھا گیا

(۱) مولانا غلام رسول صاحب (۲) سید احمد شاہ صاحب (۳) میر صبح صادق صاحب (۴) رشید احمد صاحب (۵) مولانا عمرالدین صاحب۔ باقی اضلاع کے انتخابی گروپوں کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل قرار دایں اتفاق رائے سے پاس کی گئیں:۔

(۱) اجلاس ہذا جناب مفتی محمود صاحب و مولانا محمد یوسف صاحب بنوری و مولانا شمس الحق صاحب افغانی و مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو راولپنڈی میں علماء کی بین الاقوامی کانفرنس میں کلمۃ الحق کے اعلان پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

(۲) حرمین شریفین میں مرزائیوں کے داخلہ پر حجاز مقدس کے حکام کی طرف سے اجازت دینے والے فیصلہ پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس عشرہ محرم میں رافضیوں کے سر بازار تبرہ بازی پر سخت بندش کا مطالبہ کرتا ہے۔

صادق آباد

حضرت مولانا سید شیر احمد شاہ صاحب سراج العلوم لودھراں حسب وعدہ تشریف لائے۔

صادق آباد شہر ۱۱ ذوالحجہ صبح کو درس قرآن ہوا۔ شیخ فیض محمد، صوفی غلام رسول، مولانا مرزا احمد صاحب اور دوسرے لوگوں نے بھی شرکت کی۔

کوٹ سبزل بعد از ظہر حضرت والا نے خطاب فرمایا۔ اراکین جمعیۃ تمام موجود تھے۔ مقامی شاخ کے حسابات کی پڑتال کی گئی

کوٹ سنجر خاں ۱۲ ذوالحجہ۔ مولانا محمد یوسف اور حضرت قبلہ شاہ صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اس جلسہ میں جماعت سکرنڈ کا تعاون قابل قدر ہے۔

کوٹ پٹھان۔ حافظ احمد دین صاحب مولانا محمد یوسف صاحب اور حضرت موصوف کے خطاب ہوئے۔ رات کو جمعیۃ کی میٹنگ ہوئی۔ صبح درس قرآن ہوا۔

دعوالہ ۱۴ ذوالحجہ۔ حضرت مولانا حسین احمد شاہ صاحب۔ حضرت مولانا یوسف صاحب۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے تقاریر کیں۔ رات کو اور صبح کو درس قرآن ہوئے۔

بستی دھنی بخش ۱۵ ذوالحجہ۔ مولانا محمد یوسف اور حضرت نے بہت بڑے مجمع میں خطاب کیا۔ رات کو اور صبح کو درس قرآن ہوئے۔

شہوالی ۱۶ ذوالحجہ۔ تمام حضرات نے خطاب کئے سب سے بڑا مجمع شہوالی میں تھا۔ اگرچہ شہوالی کی تشکیل جدید نہیں ہوئی۔ مگر ماسٹر عبدالحکیم صاحب نے کافی لوگ تیار کر لئے ہیں۔ اس مجمع میں مقامی چیئرمین بھی شریک ہے

توحید آباد ۱۷ ذوالحجہ۔ حضرت شاہ صاحب نے مدرسہ توحید آباد کے متعلمین، اساتذہ اور عوام کو خطاب فرمایا۔ ۱۸ ذوالحجہ کی شب کو بخیر و عافیت واپس آ گئے۔

نوشہرہ صدر

۲۲ ذوالحجہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد دادا میں جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کلاں کا قیام عمل میں لایا گیا اس موقع پر مولانا قاضی عبدالسلام صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اجلاس میں دیندار زعماء کے علاوہ مقامی علماء کرام بھی موجود تھے۔ حاضرین نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔ انتخاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) سرپرست	حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب
(۲) امیر	ماسٹر محمد یوسف صاحب
(۳) نائب امیر	حافظ رسول شاہ صاحب
(۴) ناظم اعلیٰ	ڈاکٹر سردار حسین صاحب
(۵) ناظم نشر و اشاعت و خازن	ماسٹر نثار احمد صاحب

(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر نے گورنر مغربی پاکستان کے نام ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ نوشہرہ صدر میں منعقدہ کارنیوال کو فوراً بند کیا جائے۔ ایسے وقت جبکہ عالم اسلام اور پاکستان کو بھی دشمنوں سے خطرہ ہے اس طرح کی خرافات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں۔ اجتماع عید اور جمعہ کے اجتماعات میں بھی حکام سے اس کی بندش کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن کچھ عملدرآمد نہیں ہوا۔ لہٰذا درخواست ہے کہ ریڈ کراس کے نام پر ہونے والی ان خرافات کو بند کر کے ہم مسلمانان نوشہرہ پر احسان فرمائیں۔ (عبدالشکور انور)

پرمایو (ضلع خیرپور)

مورخہ ۱۵ ذوالحجہ بروز جمعہ کو پرمایو کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت علامہ مولانا احمد الدین صاحب مدظلہ العالی (سرپرست جمعیۃ ضلع سکھر) خلیفہ اعظم حضرت ہالیجویؒ نے نماز جمعہ کے بعد دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ حضرت نے اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ پھر دعا مانگی گئی۔ پھر عصر کی نماز کے بعد حاجی ارباب غلام مرتضیٰ صاحب کے مکان پر اجتماع ہوا۔ جس میں صاحبزادہ صاحب حضرت ہالیجوی شریف بھی شریک ہوئے۔ جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	حاجی ارباب غلام مرتضیٰ صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الدین جامع مسجد
نائب امیر	حکیم سید مولانا دین محمد شاہ صاحب خطیب تھلے والی مسجد
ناظم اعلیٰ	حکیم حاجی مولانا محمد صاحب
نائب ناظم	محترم حیات علی صاحب مشن والے
ناظم دفتر	حافظ غلام حسین صاحب ڈالیٹ

(غلام اکبر قاسمی بلوچ مستوئی
پروپیگنڈا سیکرٹری)

تجدیدِ سبائیت

(حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(۳)

مودودی صاحب نے قصداً اس فتنہ عظیم کے بانیوں کو اپنی قلمی چادر میں چھپانے کی کوشش کی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس افترا پردازی اور بہتان طرازی کے شجرہ خبیثہ کے لگانے والے، اس کی آبیاری کرنے والے اور اس کے زہریلے پھلوں کو تقسیم کرنے والے شیعہ صاحبان تھے۔ لیکن مودودی صاحب ان کے جرم کو چھپانے کے لئے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی کا خیال یہ ہے کہ شیعوں کی سازش ایسی طاقتور تھی کہ ان کی کتابوں میں بھی شیعی روایات نے داخل ہو کر اس دور کی ساری تصویر بگاڑ کر رکھ دی ہے تو میں حیران ہوں کہ ان کی خلل اندازی سے آخر حضرت ابوبکر و عمر کی سیرت اور ان کے عہد کی تاریخ کیسے محفوظ رہ گئی"۔ ص۲۱۷

جناب والا! ابو مخنف، جابر جعفی، کلبی و امثالہم شیعہ نہ تھے تو اور کیا تھے؟ کیا ان کی اور ان کے جیسے شیعہ راویوں کی روایتوں سے اس دور کی تاریخ کی کتابیں بھری نہیں پڑی ہیں؟ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے کے باوجود اگر مگر کے ساتھ شیعوں کی سازش کا تذکرہ ان کے جرم کو ہلکا کرنے کی ناکام کوشش اور ان کے ساتھ ہمدردی کی نشانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

نہ ہم سمجھے! نہ آپ آئے کہیں سے
پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ سازش تو ایسی زبردست اور طاقتور تھی کہ اگر فضل الٰہی شامل حال نہ ہوتا تو یہ لوگ دین ہی میں تحریف کر دیتے اور کم از کم ذخیرۂ حدیث کو تو بالکل مشکوک و مشتبہ بنا دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ مراتب و درجات بلند فرمائیں محدثین کرام کے، کہ ان کے سامنے ان کی دال نہیں گلی۔ اور حفاظت حدیث کا انہوں نے ایسا انتظام و اہتمام فرمایا کہ اسے نقصان پہنچانے کی ہر شیعی کوشش بالکل ناکام ہو گئیں۔ اور سبائیوں کو سوائے حسرت و نامرادی اور خجالت و خسران کے کچھ حاصل نہ ہو سکا۔

مودودی صاحب کو یہ دیکھ کر سخت صدمہ پہنچا ہوگا کہ حفاظت حدیث کے باب میں اولیت کا شرف بھی بہت سی دوسری دینی خدمتوں کی طرح بنو امیہ ہی کو حاصل ہوا۔ اور صحابہ کے بعد سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہی نے ادھر توجہ فرمائی جو اموی تھے۔ اس دور کے سبائیوں کے دل پر اس ناکامی سے سخت چوٹ لگی اور بنو امیہ کے خلاف ان کے سینہ میں آتش بغض و عناد اور زیادہ بھڑک اٹھی حدیث میں تو ان کا بس نہ چلا۔ مگر اس ناکامی کی کسر انہوں نے تاریخ میں نکال لی۔ اور صحابہ، بنو امیہ نیز بنو عباس کے خلاف بھی خوب خوب روایتیں وضع کی گئیں اور کذب و دروغ کے ہر طرف اس طرح ڈھیر لگائے گئے کہ ہمارے سنی مورخین بھی ان سے بچ کر نہ نکل سکے اور ان کی جھولی میں بھی ان کی خاصی تعداد گرد و راہ کے ساتھ آ کر بھر گئیں۔

حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی مقدس سیرت اور ان کے عہد کی تاریخ کو ان لوگوں نے تاریک بنانے کی کوشش کی۔ جس شخص نے بھی کتب شیعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ مودودی صاحب کی اس بات پر ہنسے گا۔ ان دونوں حضرات پر جھوٹے الزاموں اور بہتان و افترا میں شیعہ صاحبان نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے لیکن اہلسنت کی تاریخی کتابوں میں یہ روایتیں جو بار نہیں پا سکیں اس کے متعدد اسباب تھے۔

اوّل تو ان دونوں حضرات کی اعلیٰ سیرت اور ان کے بلند و مقدس کردار ان کے عظیم دینی خدمات اور امت پر ان کے عظیم الشان احسانات نے ان کی شخصیتوں کو اس قدر تابندہ اور ان کے عہد کو اس قدر درخشاں بنا دیا تھا کہ سبائیوں کی اڑائی ہوئی خاک انہیں چھپانے یا ان کی روشنی کم کرنے سے بالکل قاصر رہی۔

ان دونوں حضرات کی کسی مسلمان سے جنگ نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے اہلسنت میں کوئی فرد بھی ایسا نہ تھا جو ان کا مخالف ہو، بخلاف اس کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اعوان و انصار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میدان حرب میں اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا تھا۔ اہلسنت میں اس کی وجہ سے دو فریق ہو گئے تھے۔ ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتا تھا، دوسرا حضرت معاویہؓ کو۔ ان دونوں حضرات کی وفات اور صحابہ کے اختتام کے بعد بھی یہ دونوں گروہ باقی رہے۔ اور ان کا اختلاف بدستور رہا۔ اگرچہ یہ دونوں فریق ان سب صحابہ کرام کا احترام کرتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ اور ان کے معاون دوسرے صحابہ کرام کی عظمت بھی ان کے دلوں پر نقش تھی لیکن سیاسی اختلاف کی بنا پر ان کے ذہنوں میں معاویہؓ اور ان کے معاون صحابہ کے خلاف [illegible] کرنے کی صلاحیت ضرور پیدا ہو گئی تھی۔ ہر شیعہ [illegible] شناس سبائی اس نفسیاتی حقیقت سے خوب [illegible] وہ خوب جانتے تھے کہ حضرت معاویہؓ و حضرت [illegible] و امثالہم رضی اللہ عنہم کے خلاف جھوٹی روایتوں [illegible] تسلیم کریں یا نہ کریں مگر ان کا سننا برداشت کر [illegible] بخلاف اس کے شیخین کے خلاف کسی افترا پرد [illegible] سننا بھی گوارا نہ کریں گے۔ اس لئے وہ اس [illegible] میں احتیاط سے کام لیتے تھے اور اہلسنت میں [illegible] حضرات کے خلاف زبان کشائی سے احتراز کر [illegible] یہی وجہ ہے کہ ہماری متداول کتب تاریخ کے [illegible] نے حضرت معاویہؓ اور ان کے اعوان کے خلاف [illegible] روایتیں انہیں غلط سمجھتے ہوئے بھی سمیٹ لیں [illegible] اس کے شیخین کے متعلق اس قسم کی بہتان طرازی [illegible] کتاب میں جگہ دینے سے بھی احتراز کیا۔

تیسری وجہ یہ تھی کہ حضرات شیخین کے سا [illegible] سنی ہونے کی علامت قرار پا چکی تھی۔ ان کے خلا [illegible] کھلم کھلا پروپیگنڈا کرنے سے شیعوں کی نقاب [illegible] و نفاق پارہ پارہ ہو جاتی۔ اور ان کا چہرہ نظر آنا [illegible] کے بعد فریب دہی کا خاکہ خاک میں مل جاتا۔ اس [illegible] وہ ان دونوں حضرات کے متعلق بہتان طرازی [illegible] خاص اشخاص اور خاص خاص مجالس تک محدود [illegible] تھے اور عام طور پر اہلسنت کے سامنے ان کے [illegible] عقیدت کرتے تھے۔ تاکہ اہلسنت کو فریب دے [illegible] کہ وہ بھی سنی ہیں۔ مثلاً ابن ابی الحدید بہت کٹر [illegible] متعصب شیعہ ہے۔ لیکن عوام اور حکومت کے [illegible] نیز اہلسنت کو دھوکہ دینے کے لئے شرح نہج [illegible] میں حضرات صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی [illegible] میں صریح گستاخی سے احتراز کرتا ہے بلکہ حضرت [illegible] کی جانب سے بظاہر مدافعت کرتا ہے۔

مودودی صاحب نے بھی وہی طرز اختیار کیا [illegible] انہوں نے بھی شیخین کے ساتھ اظہار عقیدت کر [illegible] صحابہ کرام کے ایک بہت بڑے گروہ کو مجروح [illegible] کی کوشش کی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں کوئی سنی مصنف [illegible] اپنی کتاب میں قدح شیخین کو کیسے جگہ دے سکتا تھا [illegible] تاہم مودودی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ [illegible] افترا پردازی سے حضرات شیخین اور ان کے عہد [illegible] تاریخ بالکل محفوظ ہے۔ یہ کتابیں اس گندگی کی [illegible] ثبوت ہیں۔ لیکن اکثر اس کا طرز ایسا دلفریب ہے [illegible] کہ عام ناظرین اسے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں [illegible] کی حیثیت پر بالکل شبہ نہیں کرتے۔ اس کے بہت [illegible] میں جو لوگ ان خطرات کے ساتھی اس درجہ کی [illegible] نہیں رکھتے جس کے یہ مستحق ہیں وہ اس سے متاثر ہوئے [illegible] ہیں اور ان کی عقیدت اور بھی کمزور ہو جاتی ہے [illegible]

(باقی آئندہ)

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۳)

جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ
مقررہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ
تعالیٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب
روانہ کیا۔ کیونکہ اس پہ اتمام حجت کی قانونی شرائط
پوری ہوئی تھیں۔" (تفہیم القرآن سورہ یونس
طبع اول) جلد دوم۔

اس عبارت پر گرفت کرتے ہوئے بندہ نے تنقیدی
لکھا تھا کہ:۔ یہاں مودودی صاحب نے حضرت
کی طرف تین باتیں منسوب کی ہیں (۱) ان سے
رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔
تعالیٰ کے مقررہ وقت سے پہلے بطور خود بے صبر
مقام سے ہٹ گئے (۳) آپ قوم پر اتمام حجت
۔ حالانکہ یہ تینوں الزامات غلط ہیں۔ کیونکہ اللہ
نے کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا تھا جس کا حضرت یونس
ہوتا۔ پیغمبر بے صبر ہو کر امتحان گاہ سے نہیں ہٹتے
صبر کا کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ نیز انبیاء فریضہ رسالت
میں معصوم ہوتے ہیں الخ

بندہ کے ان اعتراضات کے جواب میں مفتی محمد یوسف
نے گو تفصیل سے کام لیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ
وہ صحیح جواب دینے سے قاصر رہے ہیں۔ کیونکہ نمبر ۲
کا کلی جواب ہی نہیں دیا۔ جس میں میرا مطالبہ یہ تھا
مودودی صاحب یہ ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے
یونس علیہ السلام کے لئے کوئی وقت مقرر کیا تھا
کا جواب زیادہ ضروری اور مقدم تھا۔

تلبیس

اب بھی میری طرف سے مفتی محمد یوسف صاحب کو
ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس
السلام کے لئے کوئی وقت مقرر فرمایا تھا۔ مگر مفتی صاحب
نہیں کر سکے اور انشاء اللہ کبھی بھی ثابت نہیں کر
گے۔ تو مودودی صاحب کے اس الزام سے برأت کا
کریا جو نہ صرف حضرت یونس علیہ السلام بلکہ مودودی
صاحب نے خود اللہ تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ کیا یہ معمولی جرم
ایک پیغمبر معصوم کے معاملہ میں ایک خود ساختہ بات
کی طرف منسوب کر دی جائے۔ سبحانک
ھذا بھتان عظیم۔

(۲) نمبر ۲ کی جزء دوم کے متعلق عرض یہ ہے کہ حضرت
علیہ السلام نے اپنے مقام سے بے صبری کی وجہ سے
چھوڑا بلکہ انہوں نے اس میں اجتہاد سے کام لیا۔
اور عذاب الٰہی کی خبر دینے کے بعد قوم میں ٹھیرنا ضروری
نہ سمجھا۔ ہاں یہ جدابات ہے کہ اس اجتہاد میں آپ سے
لغزش ہو گئی۔ کیونکہ آپ کے لئے بہتر یہی تھا کہ بلا اذن
خداوندی وہاں سے نہ جاتے۔ اور اگر حضرت یونس علیہ السلام
قوم میں ٹھیرنا ضروری سمجھتے اور پھر محض حوصلہ ہارنے
کی وجہ سے وہاں سے چلے جاتے تو یہ بے صبری پر محمول
ہو سکتا تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ امام رازی اپنی
تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ ان ذنبہ کان لانّ اللہ
تعالیٰ وعدہ انزال الاھلاک بقومہ
فظن انہ نازلۃ لامحالۃ فلاجل ھذا
الظن لم یصبر علیٰ دعائھم الخ (تفسیر کبیر
جلد ۵ صفحہ ۱۵۸) یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی لغزش
یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ قوم پر عذاب نازل
کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپ نے خیال فرمایا کہ لامحالہ
عذاب تو نازل ہوگا۔ اس لئے اس خیال کی وجہ سے
آپ قوم میں دعوت کے لئے نہ ٹھیرے۔ الخ

امام رازی کی اس عبارت کو مفتی صاحب نے بھی
اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۹ پر درج کیا ہے۔ لیکن اس کے ترجمہ میں
انہوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ انہوں نے
لفظ ذنب کا ترجمہ گناہ سے کیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے
کے ذہن میں یہ بات آئے کہ حضرت یونس سے اس معاملہ
میں کوئی گناہ ہو گیا تھا۔ حالانکہ لفظ ذنب کا اطلاق ادنیٰ
سے ادنیٰ لغزش پر بھی ہوتا ہے۔ جس کا گناہ سے کوئی تعلق
نہیں ہوتا۔ فیض الباری شرح البخاری میں ہے۔ الذنب
غیر المعصیہ۔ یعنی ذنب معصیت سے جدا امر ہے
اور قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی
ذنب کا لفظ آیا ہے۔ واستغفر لذنبک (آپ
اپنے ذنب کے لئے استغفار کریں) حالانکہ یہاں ذنب
سے مراد گناہ نہیں ہے

علاوہ ازیں مفتی صاحب نے امام رازی کی عبارت
لم یصبر علیٰ دعائھم کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ وہ
"پس وہ اپنے خیال کی وجہ سے یہ صبر نہ کر سکے کہ قوم کو
دعوت حق برابر دیتے رہیں"۔ اور بندہ نے یہ ترجمہ کیا
ہے کہ "اس لئے اس خیال کی وجہ سے آپ قوم میں
دعوت کے لئے نہ ٹھیرے"۔ اور امام رازی کی عبارت
کا مفہوم یہی ہے جو ہم نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ یہاں عدم
صبر سے مراد وہ نہیں جو حوصلہ ہارنے کی صورت میں
ہوتا ہے۔ امام رازی کی اس عبارت پر آئندہ صفحات
میں مزید بحث آ رہی ہے۔

کیا حضرت یونس علیہ السلام نے فریضۂ رسالت میں کوتاہیاں کیں

حضرت یونس علیہ السلام کی عصمت کے سلسلہ میں یہاں
اہم بحث یہی ہے کہ فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں حضرت
یونس علیہ السلام نے کوتاہیاں کیں یا نہ۔ مفتی محمد یوسف
صاحب کا موقف مودودی صاحب کی حمایت میں یہی ہے
کہ حضرت یونس نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں
کیں۔ اور بندہ کا موقف علماء حق کی پیروی میں یہ ہے۔
کہ حضرت یونس علیہ السلام کی لغزش کا تعلق فریضۂ رسالت
سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں انبیاء علیہم السلام معصوم
ہوتے ہیں۔ مفتی صاحب موصوف نے اپنی تائید میں گو متعدد
تفاسیر کے حوالے نقل کئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی میں
بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی
اس لغزش کا تعلق فریضۂ رسالت سے تھا۔ اور چونکہ فریضۂ
رسالت اور منصب نبوت کی ذمہ داری ایک ایسا اہم
اور بنیادی امر ہے کہ اس کے لئے انبیائے کرام کو معبوث
فرمایا جاتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں مودودی صاحب
اور مفتی محمد یوسف صاحب کے اپنے قیاسات اور استنباطات
کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے اس موقف کو صحیح
اور حق سمجھتے ہیں تو ان کو کوئی نص قرآن و حدیث سے
پیش کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ انشاء اللہ ایسی کوئی نص نہیں
پیش کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے
اس الزام و دعویٰ کی بنیاد قرآن کے اشارات اور صحیفہ
یونس کی تفصیلات پر رکھی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:۔ تاہم
قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور
کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت
یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں
ہو گئی تھیں"۔ اگر مودودی صاحب کے پاس اس بارے
میں کوئی نص ہوتی، تو وہ محرف صحیفہ یونس کی تفصیلات
کا سہارا نہ لیتے۔ باقی رہے اشارات قرآنی تو وہ ان
کے اپنے اوہام ہیں جن کو قرآن کے اشارات سے
تعبیر کیا گیا ہے۔

مودودی صاحب کی بیچارگی

حال ہی میں مودودی جماعت کے نقیب "آئین"
لاہور مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۸ء میں بعنوان "عصمت
انبیاء کا حقیقی مفہوم" مودودی صاحب کی مجلس درس
قرآن و حدیث کی کارروائی درج ہوئی ہے۔ جس میں
عصمت انبیاء کے متعلق سوال و جواب منقول ہیں۔ کسی
شخص نے اس مجلس میں مودودی صاحب سے سوال کیا ہے
کہ:۔ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق
جو الفاظ آتے ہیں، ان سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا
حضرت یونس کو اپنے فرائض کی خبر نہ تھی۔ اگر تھی تو کیا
جان بوجھ کر بستی چھوڑ کر چلے گئے؟ اس سے نبی معصوم
کیسے رہا؟ وضاحت فرمائیں۔ کیونکہ اس میں اللہ کے
انتخاب پر بھی حرف آتا ہے۔" اس سوال کا جواب

مودودی صاحب سے یہ منقول ہے کہ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اس قسم کے سارے اعتراضات جمع کر لیجئے اور اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جائیے اور اس سے پوچھئے کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے"۔

اب مفتی صاحب ہی بتائیں کہ یہ بھی کوئی جواب ہے اگر کوئی سائل آیات قرآنی کے متعلق دوسرے مسائل میں بھی اس قسم کا سوال کرے تو سب کا مودودی صاحب یہی جواب دیں گے؟ اس کے علاوہ مودودی صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں، متعدد مقامات پر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے واقعے کا ذکر فرمایا ہے۔ جو کسی نبی سے صادر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو ڈوبتے ہوئے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ گذارش کرنا کہ اس کو بچا لیا جائے وغیرہ..... یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو یہ خبر نہیں تھی۔ کہ نبی سے یہ کام ہونے والا ہے؟ اگر خبر نہیں تھی کہ نبی سے کام ہونے والا ہے .... تو اس سے اللہ تعالیٰ کے علم پر الزام آتا ہے۔ یعنی نبوت کے بجائے خود الوہیت معرض خطر میں پڑ جاتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو خبر تھی تو اس کے کیا معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ نبی عنقریب ایسا کام کرنے والا ہے جو اسے پسند نہیں لیکن وہ اسے ہو جانے دیتا ہے۔ عصمت انبیاء کا تقاضا تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس فعل کے سرزد ہونے سے پہلے اپنے نبی کو روک دیتا..... عصمت انبیاء کا تقاضا تو یہ تھا۔ مگر قرآن مجید کی گواہی یہ ہے کہ بعض واقعات ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء سے صادر ہو جانے دیئے ہیں۔ کسی سے ایک واقعہ کسی سے دو واقعے صادر ہو جانے دیئے اور صادر ہو جانے کے بعد پھر متنبہ کیا۔ پھر متنبہ بھی چپکے سے نہیں کر دیا، کہ جبریل علیہ السلام آتے اور آ کر چپکے سے کہتے، کہ یہ کام آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے متنبہ بھی ڈنکے کی چوٹ کیا۔ اور اپنی کتاب میں اس تنبیہ کو درج فرمایا۔ اس کتاب میں جس کو ہم آپ سب پڑھ رہے ہیں اور قیامت تک پڑھتے رہیں گے۔ میں اس کا مطلب یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی ذاتی حیثیت میں الوہیت کی صفات نہیں رکھتے تھے، کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی حیثیت میں ہر خطا سے بالاتر ہیں اسی طرح سے نبی بھی اپنی حیثیت سے ہر خطا اور لغزش اور عیب اور کمزوری سے بالاتر تھے۔ اس صورت میں نبوت اور الوہیت میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ انبیاء علیہم السلام جو بے خطا ہیں تو اپنی ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ نبی ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ انہیں بچاتا ہے اور عصمت انبیاء کے معنی بھی یہی ہیں۔ عصمت کے معنی بچائے گئے کے ہیں بے خطا ہونے کے نہیں ہیں (خود عصمت کے معنی بچانے گئے کے ہیں) یعنی اگر نبی سے خطا نہیں ہوتی تو اس لئے نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن مجید کے ذریعے بتاتا ہے، کہ یہ انسان تھے۔ لیکن بے خطا اس لئے تھے۔ کہ ہم ان سے کام ایسا لینا چاہتے تھے۔ اگر یہ خطا کار ہوتے تو پھر دنیا کی اصلاح کیسے کر سکتے تھے۔ اسی لئے ہم نے انہیں خطاؤں سے بچا رکھا تھا۔ لیکن دیکھ لو تھوڑی دیر کے لئے ہم نے ذرا اپنی عصمت ان سے اٹھائی تو ان سے یہ فعل سرزد ہوئے۔ معلوم ہوا کہ یہ انسان ہیں اللہ کے بچانے سے بچے ہیں از خود نہیں ہیں الخ

(آئین لاہور ۲۵ فروری ۱۹۶۸ء صفحہ)

(تبصرہ) مودودی صاحب کا یہ جواب لیڈرانہ تو ہے لیکن عالمانہ اور محققانہ نہیں۔ کیونکہ سائل نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ انبیائے کرام سے لغزشوں کے صدور میں کیا حکمت ہے؟ بلکہ سوال خاص حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق تھا۔ اور وہ یہ کہ کیا حضرت یونس کو اپنے فرائض کی خبر نہ تھی۔ اگر تھی تو کیا جان بوجھ کر بستی چھوڑ کر چلے گئے الخ۔ اس کا جواب مودودی صاحب کو سب سے پہلے نصوص کتاب وسنت سے یہ دینا چاہیئے تھا کہ جس فریضۂ رسالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے کوتاہی کی اس کی ان کو پہلے خبر تھی اور پھر جان بوجھ کر بستی سے چلے گئے۔ لیکن مودودی صاحب نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی وہ کبھی دے سکتے ہیں۔

(ب) سوال یہ نہیں کہ حضرت یونس سے لغزش کیوں ہوئی تھی، بلکہ سوال یہ ہے کہ لغزش کا تعلق اگر فریضہ رسالت سے مانا جائے تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر بھی اعتراض لازم آتا ہے کہ نبی وہ بھیجا جو اپنے فرائض رسالت ہی نہیں ادا کر سکا۔

(ج) مودودی صاحب نے جو عصمت کا لغوی معنی کر کے عصمت کا مفہوم بیان کیا ہے۔ یہاں اس سے بحث نہیں۔ بلکہ بحث اصطلاحی عصمت میں ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک جس معنی میں بھی انبیاء معصوم ہیں تو کیا وہ مخصوص عصمت ان سے کسی وقت اٹھا لی جاتی ہے۔ اگر وہ عصمت نبوت ورسالت کے لوازمات میں سے ہے تو پھر یہ تو محال ہے کہ نبوت ہو اور عصمت نہ ہو۔ علاوہ ازیں ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس سے وہی لغزش سرزد کرائی تھی۔ جس کا تعلق فریضہ رسالت سے ہو۔ مودودی صاحب کی منطق کے تحت تو دوسری قسم کی لغزش سے بھی انبیاء کی الوہیت کی نفی ہو سکتی ہے اور پھر اس میں لغزش کی بھی کیا حاجت ہے۔ کیا انبیاء کا کھانا، پینا، نکاح و اولاد، زخمی اور شہید تک ہونا الوہیت کی نفی کے لئے کافی نہیں۔ کیا نفی الوہیت کے لئے عیب دار بنانا ضروری ہے۔ مودودی صاحب نے جو اپنے جواب میں انبیاء کے اندر عیب کا ہونا بھی ضروری مانا ہے تو اس سے کیا مراد ہے؟ مفتی محمد یوسف صاحب ہی اس کی تشریح کر دیں۔

(د) مودودی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ (انبیاء) کام لینا چاہتے تھے کہ اگر یہ خطا کار ہوتے تو پھر ان کی اصلاح کیسے کر سکتے تھے"۔

یہ تعارض بھی عجیب ہے۔ انبیاء کو خطا کار بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی بے خطا بھی۔ یہاں جو تو مودودی صاحب نے انبیاء کے بے خطا ہونے کی علماء حق کے نزدیک اسی بنا پر انبیاء ایسی خطا پاک ہیں جس کا تعلق ان کے فریضۂ رسالت سے کیونکہ اگر یہ اپنے فرائض میں بھی خطا کار ہوتے تو کی اصلاح کیسے کر سکتے تھے۔ ع

تو آپ، اپنے دام میں صیاد آ گیا

زیر بحث مسئلہ کی توضیح

گو مودودی صاحب اور مفتی محمد یوسف صاحب اور ان کی ساری پارٹی اس بات پر مصر ہے کہ یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی کوتاہیاں ہوئی تھیں اور وہ اس عقیدہ عصمت کے منافی نہیں سمجھتے۔ لیکن مودودی صاحب کی عبارت ان کے اس نظریہ سے متعارض ہے جو نے تفہیمات جلد ثانی میں لکھی ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے مصلحتاً خطاؤں لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے"۔

ہم پوچھتے ہیں کہ جب انبیاء کو خطاؤں اور لغ سے محفوظ رکھنے کی مصلحت ہی یہی ہے کہ وہ منصب کی ذمہ داریاں صحیح طور پر استعمال کریں۔ تو پھر ان کا صدور ان سے ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ جن کی وجہ ان ذمہ داریوں کے صحیح استعمال کرنے میں خلل واقع اور چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا فریضہ ہے کہ وہ منصب رسالت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کریں اور اس کا تعلق ان کی ساری مقدس زندگی ہے۔ اس لئے ان سے ایسی خطاؤں اور لغزشوں صدور محال ہونا چاہیئے جو اس عظیم مقصد میں ہوں۔ یا تو مودودی صاحب اس ضابطہ اور اصل کو قبول ہی نہ کریں اور اگر اس ضابطہ کو ضروری تسلیم ہیں تو پھر اس بات کو تسلیم نہ کریں کہ اس ضابطہ خلاف اللہ تعالیٰ بالارادہ خود ہی ان سے ایسی خطا اور لغزشیں ہو جانے دیتا ہے۔ جن کی وجہ سے رسالت کما حقہٗ ادا نہ ہو سکے۔ فرمایئے کونسی صورت آپ کے نزدیک حق تعالیٰ کی مصلحت اور انبیاء کے لئے مفید ہے۔

(ہ) فریضۂ رسالت اسی فعل کو کہا جائے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو صریح حکم ہوا مفتی محمد یوسف صاحب پر لازم ہے کہ وہ پہلے کی تعیین کریں کہ کس کس فریضۂ رسالت میں حضر نے کوتاہیاں کیں اور اس کا ثبوت ان کو نصوص دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا اسلامی عقیدہ سے تعلق اور حنفی صاحب یہ تصریح کر چکے ہیں کہ عقائد اسلا

بوجہ تعمیل نوٹس خبرنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت شائع نہیں کیا جا سکتا۔

برادرم محمد حسین کا سانحہ ارتحال

میرے حلقۂ احباب میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ برادرم محمد حسین ایک عرصہ تک بیمار رہ کر یکم محرم کو موضع جلیانوالہ متصل گوجرہ میں انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو موضع جلیانوالہ کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ تمام احباب ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں اور میری پھوپھی صاحبہ والدۂ محمد حسین کیلئے صبر و استقامت کی دعا کریں۔

(مجاہد الحسینی مقیم چک جلیانوالہ)

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، تبخیر معدہ، بواسیر ذیابیطس، خارش، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں

لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ نکلسن روڈ لاہور

ٹیلیفون ۶۵۵۶۷

ضرورت ہے

ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور کوالیفائڈ کمپاؤنڈر برائے ملازمت اپنے شرائط لکھ کر ممنون فرمائیں مسلک اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے کی اہم ضرورت ہے۔ کوئی مودودی، پرویزی، قادیانی وغیرہ ہم سے خط و کتابت نہ کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت:

بمعرفت ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اجلۂ اصحابِ رسول کے خلاف مودودی صاحب کے ظالمانہ، جارحانہ حملوں

عادلانہ دفاع

تصنیف: مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری

خلافت و ملوکیت میں حبیبۂ حبیب خدام المومنین طاہرہ صدیقہ امام مظلوم سیدنا عثمان ذی النورین سیدنا طلحہ حواری رسول سیدنا زبیر سیدنا ابوسفیان سیدنا معاویہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری فاتح مصر سیدنا عمرو بن العاص سیدنا مغیرہ بن شعبہ وغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مودودی صاحب کے

● ۶۷ مطاعن و الزامات ● بددیانتی و خیانت کے مثالی مظاہرے ● سفید جھوٹ یعنی (کذبات) ● گھڑنتو (افترا و بہتان) ● گمراہ کن مغالطے

اور ان سب کے ۱۵۳ مفصل، مدلل اور مسکت جوابات "عادلانہ دفاع" حصہ اول اور حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت حصہ اول تین روپے حصہ دوم کاغذ سفید آٹھ روپے نیوز چھ روپے

حافظ خیر محمد نور محمد ۱۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

جمعیۃ الطلبا جامعہ فرقانیہ مدنیہ انتخاب

راولپنڈی ۲۸ ذوالحجہ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلباء جامعہ فرقانیہ مدنیہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں ۱۳۸۸ھ کے لئے جمعیۃ کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

صدر	مولوی محمد نسیم صاحب
نائب صدر	مولوی اسرار الحق صاحب
ناظم اعلیٰ	حافظ تاج محمد ہزاروی
نائب ناظم	مولوی عبدالبر

نیز بحکم سرپرست جمعیۃ مولانا عبدالرؤف صاحب خازن اور ناظم نشریات کا عہدہ بالترتیب صدر اور ناظم اعلیٰ کے پاس رہے گا۔

(حافظ تاج محمد ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلبا جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی)

انتقال پُر ملال

سمندری مورخہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ بروز بدھ ساڑھے بارہ بجے دن ڈاکٹر مظفر حسین شاہ صاحب ترمذی کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک سیرت اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں لہذا دعا کی اپیل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں اور ننھے ننھے بچوں اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

شریک غم: محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد سعدیہ سمندری ضلع لائلپور)

خطبہ جمعہ

احباب کے بے حد اصرار پر اب جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں حضرت العلامہ الحاج مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ العالی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں حضرت مدظلہ سے پہلے مقرر خوش بیان مولانا شیر محمد صاحب سرگودھوی بھی تقریر فرماتے ہیں۔ (حکیم برکات احمد)

مرزائی اور مسلمان

یہ چھوٹا سا کتابچہ مجلس طلبۂ اسلام پاکستان چنیوٹ نے شائع کیا ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے اختلافات فروعی نہیں بلکہ اصولی ہیں۔

کتابچے میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے عقاید کا تقابل خود مرزا قادیانی کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے یہ کتاب مجلس کی طرف سے مفت تقسیم کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

دفتر مجلس طلباء اسلام پاکستان شاخ احمد پور شرقیہ ریلوے روڈ

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کا دورۂ سندھ و کراچی اور کارکنان جمعیۃ سے قائد جمعیۃ کا پیغام

مورخہ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء کو لا[illegible] منعقد ہونے والی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے سلسلہ میں جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام و ایڈیٹر ترجمان اسلام ۱۲ اپریل سے سندھ کے دورے پر جا رہے ہیں۔ جمعیۃ اور دین سے وابستگی رکھنے والے حضرات کانفرنس کے لئے بیش معاونت فرمائیں۔

(قائد جمعیۃ شیخ الحدیث مولانا [illegible])

۱۰ اپریل ۶۸ء	سکھر
۱۱ " "	خیرپور
۱۲ " "	پڑعیدہ
۱۳ " "	نواب
۱۴ " "	سکرنڈ
۱۵، ۱۶ " "	مورو
۱۷ " "	شہداد
۱۸ " "	ٹنڈو آدم
۱۹ " "	حیدرآباد
۲۰ " "	میرپور خاص
۲۲ " "	کراچی
۲۳ " "	"
۲۵ " "	واپسی

مندرجہ بالا تاریخوں میں بعد دوپہر یا شب کو مذکورہ مقامات کارکنان جمعیۃ معاونین و ارکان جمعیۃ کا خصوصی اجتماع [illegible]

مدرسہ جامعہ اشرفیہ رجسٹرڈ شاہ کوٹ کے زیر اہتمام عظیم الشان تبلیغی جلسے

بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز بدھ بمقام چک ۹۱ رب دھنوانا

تقریر:۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان

بتاریخ ۱۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بمقام شاہ کوٹ مدنی مسجد

تقریر:۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان

نعت:۔ محمد بخش صاحب چشتی

(عبداللطیف انور، حبیب الرحمٰن اختر، ناظمان جامعہ [illegible] شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

خواتین کیلئے

...ت زینبؓ کا افک کے معاملہ میں صفائی اور صدقہ

...ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رشتے میں حضور ...صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ شروع ...انے میں مسلمان ہو گئی تھیں۔ ابتدا میں آپ کا نکاح ...ت زیدؓ سے ہوا جو حضور کے آزاد کئے ہوئے غلام اور حضور کے متبنیٰ بھی تھے۔ جس کو لے پالک کہتے ہیں ...وجہ سے زید بن محمدؐ کہلاتے تھے۔ مگر حضرت زید سے ...ت زینب کا نباہ نہ ہو سکا تو انہوں نے طلاق دیدی ...ور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ زمانہ ...یت کی ایک رسم ٹوٹے۔ وہ یہ کہ متبنیٰ بالکل ہی بیٹے ...ہوتا ہے اور اس کی بیوی سے نکاح بھی نہ کرنا چاہیئے ...لئے آپؐ نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت زینب نے ...ب دیا کہ میں اپنے رب سے مشورہ کر لوں۔ یہ کہہ کر وضو ...اور نماز کی نیت باندھی کہ اللہ سے مشورہ کئے بغیر میں ...جواب نہیں دیتی۔ جس کی برکت یہ ہوئی کہ اللہ جل ...نہ نے خود حضورؐ کا نکاح حضرت زینبؓ سے کیا اور ...آن پاک کی آیت نازل ہوئی:۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ط

پس زید نے اپنی حاجت کو اس سے پورا کر لیا تو ہم نے اس کو تمہارے نکاح میں دے دیا۔ تاکہ نہ رہے مومنین پر تنگی اپنے لے پالکوں کی بیبیوں کے بارے میں جبکہ وہ اپنی حاجت اُن سے پوری کر چکیں۔ اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہا

جب حضرت زینب کو اس آیت کے نازل ہونے پر نکاح ...خوشخبری دی گئی تو جس نے بشارت دی تھی تو اس کو ...زیور نکال کر دے دیا جو اس وقت پہن رہی تھیں ...خود سجدے میں گر گئیں اور دو مہینے کے روزوں ...منت مانی۔ حضرت زینب کو اس بات کا بجا طور پر ...فخر تھا کہ سب بیبیوں کا نکاح ان کے عزیز رشتہ داروں ...نے کیا۔ مگر حضرت زینب کا نکاح آسمان پر ہوا، اور قرآن پاک میں نازل ہوا۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ سے مقابلے کی نوبت بھی آجاتی تھی کہ اُن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوبہ ہونے پر ناز تھا، اور ان کو آسمان کے نکاح پر ناز تھا، لیکن اس کے باوجود حضرت عائشہؓ پر تہمت کے قصے میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ اوروں کے ان سے بھی دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں عائشہؓ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتی۔ یہ تھی سچی دینداری ورنہ یہ وقت سوکن پر الزام لگانے کا تھا اور خاوند کی نگاہ سے گرانے کا، بالخصوص اس سوکن کے جو لاڈلی بھی تھی۔ مگر اس کے باوجود زور سے صفائی کی اور تعریف کی۔ حضرت زینبؓ بڑی بزرگ تھیں روزے بھی کثرت سے رکھتی تھیں اور نوافل بھی کثرت سے پڑھتی تھیں۔ اپنے ہاتھ سے محنت بھی کرتی تھیں۔ اور جو حاصل ہوتا تھا اس کو صدقہ کر دیتی تھیں۔ حضورؐ کے وصال کے وقت ازواج مطہرات نے پوچھا کہ ہم میں سے سب سے پہلے آپ سے کون سی بیوی ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا۔ جس کا ہاتھ لمبا ہو۔ وہ لکڑی لے کر ہاتھ ناپنے لگیں۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ہاتھ کے لمبا ہونے سے بہت زیادہ خرچ کرنا مراد تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت زینبؓ ہی کا وصال ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ازواج مطہرات کی تنخواہ مقرر فرمائی اور ان کے پاس ان کے حصہ کا مال ۱۲ ہزار درہم بھیجے تو یہ سمجھیں کہ یہ سب کا ہے۔ فرمانے لگیں کہ تقسیم کے لئے تو اور بیبیاں زیادہ مناسب تھیں۔ قاصد نے کہا کہ یہ سب آپ ہی کا حصہ ہے اور تمام سال کے لئے ہے۔ تو تعجب سے کہنے لگیں سبحان اللہ! اور منہ پر کپڑا ڈال لیا کہ اس مال کو دیکھیں بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ حجرہ کے کونے میں ڈال دیا جائے۔ اور اس پر ایک کپڑا ڈلوا دیا۔ پھر برزہ سے فرمایا (جو اس قصہ کو نقل کر رہے ہیں) کہ اس میں سے ایک مٹھی بھر کر فلاں کو دے آؤ اور ایک مٹھی فلاں کو۔ غرض رشتہ دار اور غریبوں اور بیواؤں کو ایک ایک مٹھی تقسیم فرما دیا۔ اس میں سے جب ذرا سا رہ گیا تو برزہ نے بھی خواہش ظاہر کی۔ فرمایا کہ جو کپڑے کے نیچے رہ گیا وہ تم لے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جو رہ گیا تھا وہ لے لیا اور لیکر گنا تو چوراسی درم تھے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ آئندہ سال یہ مال مجھ کو نہ ملے کہ اس کے آنے میں بھی فتنہ ہے۔ چنانچہ دوسرے سال کی تنخواہ آنے سے پہلے ہی ان کا وصال ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی کہ وہ بارہ ہزار تو ختم کر دیئے گئے تو انہوں نے ایک ہزار اور بھیجے کہ اپنی ضرورتوں میں خرچ کریں۔ انہوں نے وہ بھی اسی وقت تقسیم کر دیئے۔ باوجود کثرت فتوحات کے انتقال کے وقت نہ کوئی درم چھوڑا نہ مال۔ صرف وہ گھر ترکہ تھا جس میں رہتی تھیں۔ صدقے کی کثرت کی وجہ سے ماوی المساکین (مساکین کا ٹھکانا) ان کا لقب تھا۔ (طبقات)

ایک عورت کہتی ہیں کہ میں حضرت زینب کے یہاں تھی اور ہم گیروے کپڑے رنگنے میں مشغول تھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ہم کو رنگتے ہوئے دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت زینب کو خیال پیدا ہوا کہ حضور کو یہ چیز ناگوار ہوئی۔ سب کپڑوں کو جو رنگے تھے فوراً دھو ڈالا۔ دوسرے موقع حضورؐ تشریف لائے۔ جب دیکھا کہ وہ رنگ کا منظر نہیں ہے تو اندر تشریف لائے۔ (ابوداؤد)

بچوں کیلئے

عشق الٰہی

(از محمد طاہر جامی (جماعت نہم کچہرو ضلع سانگھڑ)

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ کے جنگل میں جا رہا تھا۔ میں نے حضرت سعدون کو دیکھا۔ جو سعدون مجنوں کے نام سے مشہور تھے۔ میں نے ان سے پوچھا، کیا حال ہے۔ کہنے لگے۔ ایسے شخص کا حال کیا پوچھتے ہو۔ جو صبح شام ہر وقت ایک طویل سفر کے لئے تیار بیٹھا ہو۔ اور سفر کے لئے توشہ کسی قسم کا بھی نہ ہو، نہ کوئی سفر کا سامان سواری وغیرہ اس کے پاس ہو، اور اُس کو ایسے مولا کے پاس جانا ہو، جو نہایت عادل بڑا کریم اور وہ لوگوں کے درمیان اس وقت فیصلہ کر دے گا۔ یہ کہہ کر وہ بہت زیادہ رونے لگے۔ میں نے پوچھا کہ رونے کی کیا بات ہے۔ کہنے لگے کہ میں نہ تو دنیا کے چھوٹنے پر رو رہا ہوں۔ نہ موت سے گھبرا کر رو رہا ہوں بلکہ اپنی عمر کے اُس دن پر رو رہا ہوں جو کسی نیک عمل سے خالی رہ گیا ہو۔ خدا کی قسم مجھے اپنے سامان کی کمی رُلا رہی ہے۔ سفر بہت طویل اور مشقت کا ہے بہت سی گھاٹیاں اس سفر میں پیش آتی ہیں۔ اور میرے پاس سفر کا کوئی بھی سامان موجود نہیں ہے اور اس سفر کی سب مصائب برداشت کرنے کے بعد یہ بھی پتہ نہیں کہ جنت میں جاؤں گا یا جہنم میں ڈال دیا جاؤں گا۔ میں نے اُن سے یہ حکمت کی باتیں سن کر کہا۔ کہ لوگ آپ کو مجنوں کہتے ہیں۔

کہنے لگے کہ تم بھی دنیا داروں کے کہنے سے دھوکہ میں پڑ گئے۔ مجھے جنون نہیں ہے۔ میرے آقا کی محبت میرے دل میں۔ میرے جگر میں، میرے گوشت میں میری ہڈیوں میں گھس گئی ہے۔ اس لئے عشق میں پریشان رہتا ہوں (اس کی وجہ سے دنیا کے پاگل مجھے مجنوں کہتے ہیں) میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں سے بھاگتے ہیں۔ (جنگل میں پڑے رہتے ہیں) اس پر انہوں نے دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ آدمیوں سے ہمیشہ دور رہ اور اللہ جل شانہٗ کی ہمنشینی ہر وقت اختیار کر۔ تو آدمیوں کا جس حالت میں دل چاہے تجربہ کر لے تو ہر حالت میں ان کو بچھو پائے گا کہ تکلیف پہنچانے کے سوا ان کا کوئی کام نہ ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ترجمان اسلام لاہور TARJUMAN E ISLAM LAHORE Price 25 Paise

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

جلد ۱۱ شمارہ ۱۳

درس حدیث

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو جنت کی بشارت

حضرت ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے کہ وہ اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے اور کہا میں نے طے کر لیا ہے کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا۔ پھر مسجد میں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت کے نقش قدم پر چلا اور آپ کے متعلق پوچھتا جاتا تھا یہاں تک کہ حضورؐ اریس کے کنوئیں تک پہنچے۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت پائی اور وضو کیا تو میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ حضورؐ اریس کے کنوئیں پر جگت کے بیچ میں پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دی تھیں میں نے سلام کیا اور پلٹ کے دروازے پر بیٹھ گیا اور ارادہ کیا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا کون۔ کہا ابوبکر۔ میں نے کہا ٹھہرو۔ پھر حضورؐ کے پاس گیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ابوبکرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا۔ آؤ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ آئے اور آپ کی سیدھی جانب جگت پر بیٹھ گئے کنوئیں میں پاؤں لٹکا دیئے اور پنڈلی کھول دی، جیسے حضورؐ نے کیا تھا، پھر میں پلٹ کر بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا۔ وہ وضو کر رہے تھے۔ میرے پیچھے آنے والے تھے۔ میں نے کہا۔ اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ فلاں (فلاں سے اپنا بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کرے گا تو اس کو لے آئے گا۔ ناگاہ کسی نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے کہا کون؟ کہا عمر بن الخطاب۔ میں نے کہا ٹھیرو۔ پھر میں حضورؐ کے پاس آیا سلام کیا اور کہا۔ عمرؓ آئے ہیں اجازت چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں پلٹا اور کہا۔ آؤ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ آئے اور آپ کے بائیں طرف جگت پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ پھر میں پلٹ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اگر فلاں کے ساتھ (بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کرے گا تو ان کو لے آئے گا۔ پھر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ میں نے کہا کون؟ کہا میں ہوں عثمان بن عفان۔ میں نے کہا ٹھیرو۔ پھر میں حضورؐ کے پاس آیا اور خبر دی کہ عثمانؓ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اجازت دو اور ایک آزمائش کے ساتھ جو ان کو پہنچے گی جنت کی بشارت دو۔ میں آیا اور کہا۔ آؤ تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ ایک آزمائش کے ساتھ جو تم کو پہنچے گی۔ وہ آئے تو کنوئیں کی جگت بھر چکی تھی تو وہ ان حضرات کے سامنے دوسری جانب بیٹھے۔

(بخاری، مسلم)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۰ — ۲۰

(۲) اٹھرا کی گولیاں ۰ — ۲۰

(۳) نرینہ اولاد کی دوا ۰ — ۱۵

(۴) جمع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۰ — ۵

(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۰ — ۲۰

(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۰ — ۱۲

(۷) روغن چنبل ۱۰/ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(۸) سرمہ مقوی بعمر قیمت فی شیشی ۱/ روپیہ۔ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے ہزار کو آٹھ آنے فی شیشی۔

(۹) مقوی اعضائے رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی سونا، چاندی، موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/ روپے

ان کے سوا ہر دانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار، مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/ روپے تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے زیادہ کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ خواص میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/ روپے۔

دواخانہ فیض عام بفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام پرک رنگ محل لاہور کی معرفت بھیجا جا سکتا ہے

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

ایک مسلمان حکمران کی حکومت

ناصر نور الہدیٰ

ہوا پر

ایران کے ایک علاقہ میں اسلامی لشکر مصروف جہاد تھا، کردوں کی مدد سے مسلمانوں پر دشمنوں نے اچانک زبردست حملہ کر دیا، سپہ سالار حضرت ساریہؓ دشمنوں کے نرغہ میں گھر گئے خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ اس وقت مدینہ میں تھے۔ مگر ابن ہمہ حضرت ساریہؓ نے وہاں سے سینکڑوں میل کی دوری پر حضرت عمرؓ کی یہ آواز سنی کہ آپ فرما رہے ہیں کہ "اے ساریہؓ پہاڑ کی پناہ لو، پہاڑ کی پناہ لو" حضرت ساریہؓ نے فوراً یہی کیا۔ فوج کو ہٹا کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے اور دامن کوہ میں مورچہ بنا کر جنگ شروع کی، اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی۔

اس فتح کی خوشخبری لے کر جب قاصد مدینہ منورہ پہنچا تو اہل شہر نے پوچھا کہ فلاں دن فلاں وقت امیر المومنین خطبہ دے رہے تھے۔ یکایک چیخ پڑے یا ساریۃ الجبل الجبل۔ اور فرمایا، خدا کی بے شمار مخلوق ہے، شاید کوئی میری آواز ساریہ تک پہنچا دے بتاؤ کیا تم نے وہ آواز سنی تھی؟ قاصد نے کہا۔ اسی آواز پر حضرت ساریہؓ اپنی فوج پہاڑ کے دامن میں لے گئے تھے، اور پھر لڑے تو فتح پائی — غور کریں کہ کبھی مسلمان حکمرانوں کا یہ عالم تھا کہ سینکڑوں میل دوری پر رہ کر بھی فوج کی نقل و حرکت دیکھتے رہتے تھے اور بوقت ضرورت ہوا کے ذریعہ ہدایت بھیجتے تھے۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے، خدا کی ساری مخلوق اس کی مدد و معاون بن جاتی ہے

Scanned with CamScanner

درس قرآن حکیم

ایک جگہ ارشاد ہے۔ قد افلح المؤمنون ۝

تا الذین یرثون الفردوس ۵ ھم فیھا خلدون۔

ترجمہ:۔ بیشک کامیابی اور فلاح کو پہنچ گئے۔ وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو لغویات سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ یا اپنے اخلاق کو درست کرنے والے ہیں، اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بجز اپنی بی بیوں اور باندیوں کے کہ ان میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جو ان کے علاوہ اور جگہ اپنی شہوت پوری کرنا چاہیں۔ وہ لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کا اہتمام کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔ جو فردوس کے وارث بنیں گے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے۔

حدیث میں آیا ہے کہ فردوس جنت کا اعلیٰ اور افضل ترین حصہ ہے۔ وہاں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ اسی پر عرش الٰہی ہوگا۔ جب تم جنت کی دعا کیا کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ دوسری جگہ نماز کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین ۝ الذین یظنون انھم ملٰقو ربھم وانھم الیہ راجعون۔

ترجمہ:۔ بیشک نماز دشوار ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے۔ ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اسکا خیال رکھتے ہیں۔ کہ بلاشبہ وہ اپنے رب سے قیامت میں ملنے والے ہیں۔ اور مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کے جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی تعریف میں ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ لا یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال ۝ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ ۵ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ۝

ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ جل شانہٗ نے حکم فرمایا ہے۔ کہ انکا ادب کیا جائے۔ ان کو بلند کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تو تجارت غافل کرتی ہے۔ نہ خرید و فروخت غفلت میں ڈالتی ہے۔ وہ لوگ ایسے دن کی سختی سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ جائیں گی۔ (یعنی قیامت کا دن) اور وہ لوگ یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں۔ کہ اللہ جل شانہٗ ان کے نیک اعمال کا بدلہ انکو عطا فرمادیں۔ اور بدلہ سے بھی بہت زیادہ انعامات اپنے فضل سے عطا فرمادیں۔ اور اللہ جل شانہٗ تو جس کو چاہتے ہیں بے شمار عطا فرمادیتے ہیں۔

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ نماز قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے رکوع سجدہ کو اچھی طرح ادا کرے۔ ہمہ تن متوجہ رہے اور خشوع کے ساتھ پڑھے۔ قتادہ سے بھی یہی نقل کیا گیا۔ کہ نماز کا قائم کرنا۔ اس کے اوقات کی حفاظت رکھنا اور وضو کا اور رکوع سجدہ کا اچھی طرح ادا کرنا ہے۔ یعنی جہاں جہاں قرآن شریف میں اقام الصلوٰۃ اور یقیمون الصلوٰۃ آیا ہے۔ یہی مراد ہے (دور) یہی لوگ ہیں جن کی تعریف دوسری جگہ ان الفاظ سے ارشاد فرمائی گئی ہے۔

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا وّ اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما۔

اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں۔ جو چلتے ہیں زمین پر عاجزی سے۔ اکڑ کے نہیں چلتے، اور جب ان سے جاہل لوگ (جہالت کی) بات کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں سلام (یعنی سلامتی کی بات کرتے ہیں۔ جو رفع شر کی ہو یا بس دور ہی سے سلام اور یہ وہ لوگ ہیں جو رات بھر گزار دیتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدے کرنے میں اور نماز میں کھڑے رہنے میں

درس حدیث

از حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ تمہارے جو بھائی احد کی جنگ میں شہید ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا۔ وہ ارواح جنت کی نہروں پر جاتی ہیں۔ اور جنت کے پھل کھاتی ہیں اور ان قندیلوں میں جو عرش میں لٹکی ہوئی ہیں آکر آرام کرتی ہیں۔ جب ان ارواح کو کھانے پینے اور رہنے کی یہ خوبیاں معلوم ہوئیں تو انھوں نے کہا ہمارے ان بھائیوں کو جو دنیا میں ہیں۔ یہ خبر کون پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں۔ تاکہ وہ بھی دنیا سے بے رغبتی کریں اور لڑائی میں سستی اور کاہلی سے کام نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہاری جانب سے انکو پہنچا دیتا ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ ابوداؤد

۲

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان دو بندوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کرے اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوں ایک اللہ کے راستے میں لڑے اور شہید ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو اسلام کی توفیق دے اور وہ مسلمان ہو کر کسی جنگ میں شہید ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

یعنی ایک پہلے دفعہ کافر کے ہاتھوں شہید ہوا پھر وہ کافر مسلمان ہو کر جہاد کرنے نکلا اور شہید ہو گیا

۳

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہیں۔ جو بایں زنجیر جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے۔ جو زنجیروں سے باندھ کر جنت میں لیجائے جاتے ہیں۔ (بخاری)

یعنی کفر کی حالت میں قیدی بنے کو یا بجولاں آتے ہیں۔ پھر مسلمان ہو جاتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو گویا جنت کے لیے باندھ باندھ کر لائے جاتے ہیں۔

۴

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو لوگ شہید ہوتے ہیں اور جو غیر شہید ہیں یعنی اپنے بچھونوں پر مرے ہیں۔ یہ دونوں فریق رب العزت کے سامنے طاعون سے مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے۔ شہداء تو یہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہماری طرح قتل کیے گئے ہیں۔ اور غیر شہداء یہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ کیونکہ یہ اپنے بچھونے پر مرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ طاعون سے مرنے والوں کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کے مشابہ ہوں تو ان کے ساتھ ہوں گے۔ پس جب طاعون والے کے زخم دیکھے جائیں گے۔ تو وہ شہداء کی مثل ہونگے۔

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ طاعون سے مرنے والا شہید ہے یہ روایت اس روایت کے موید ہے

حضرت حذیب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص زخمی ہو گیا تھا۔ اس نے زخموں کی تکلیف سے گھبرا کر اپنا ہاتھ چھری سے کاٹ دیا۔ تو اس کا خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے اپنی جان پر جلدی کی۔ میں نے اس پر جنت حرام کر دی (بخاری مسلم)

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمان اسلام لاہور
ایڈیٹر: احمد حسین کمال

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۵

تبصرہ و تجزیہ

واقعاتِ عالم

ایران کا قیامت خیز زلزلہ

یکم ستمبر ۱۹۶۲ء کو ایران میں زبردست زلزلہ سے کم و بیش تیرہ ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے اور لاکھوں افراد بربادی اور تباہی سے دوچار ہوئے

ٹھیک ۶ سال بعد یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کو پھر قیامت خیز زلزلہ آیا۔ ایران میں جو گذشتہ زلزلہ سے ہزارگنا زیادہ شدید و ہولناک تھا۔ جس سے پورا صوبہ خراسان متزلزل ہوگیا ہے۔ اور ایک کروڑ اسی لاکھ آبادی کا یہ علاقہ ہلاکت و تباہی و عذاب الٰہی کے شدید چنگل میں آگیا ہے۔

پچاس ہزار سے زیادہ افراد کے ہلاک ہوجانے اور لاکھوں افراد کے بے خانماں ہوجانے نیز کروڑہا کی جائدادیں، املاک، زراعت و صنعت کے تباہ ہوجانے کا اندازہ ہے۔

سو سے زیادہ قصبوں اور شہروں کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔

یہ تباہی اور بربادی جس کے سامنے انسان بے بس اور لاچار ہے تمام دنیا کے لئے ایک المیہ کا درجہ رکھتی ہے اور ہر فرد کی ہمدردی و تعاون کی مستحق ہے۔

ایک مسلم اور برادر ملک ہونے کی وجہ سے اہل پاکستان کے لئے ایران کا یہ عظیم نقصان و تباہی سخت غمناک اور مضطرب کردینے والی ہے۔ ہم اس پر اپنے دلی رنج و غم اور ہمدردی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کاش عالم اسلام ایک وحدت میں منسلک ہوا اور مسلمان فوری طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے لئے پہنچ جائیں

امید ہے کہ حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام اس دلخراش حادثہ پر ایران کے ساتھ پوری ہمدردی و تعاون کریں گے

(یکم ستمبر ۱۹۶۸ء)

اسرائیلی طیارے کی رہائی

معلوم ہوا ہے کہ فلسطینی حریت پسندوں کی ایک جماعت کو قید و بند سے آزاد کردینے کی شرط کے ساتھ الجزائر نے اسرائیلی طیارہ اور اس کے عملے کے افراد کو رہا کرکے اسرائیل بھیج دیا ہے۔

الجزائر کا یہ قدم باوجود اسرائیل کے ساتھ حالت جنگ میں ہونے کے نہایت شریفانہ اور فراخدلانہ ہے۔ ورنہ ان حالات کا تقاضا تو وہ ہوسکتا تھا۔ جس کا مظاہرہ شمالی کوریا نے امریکہ کے ایک بحری جہاز پر قبضہ کرکے پیش کر رکھا ہے۔

بہرحال الجزائر نے انتہائی رواداری سے کام لے کر اس قضیہ کا خاتمہ کردیا۔

"کانگو برازاویل" پر فوج کا قبضہ

یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کو فوج نے "کانگو برازاویل" کی حکومت کا تختہ الٹ کر صدر حکومت کو گرفتار کرلیا ہے اور وہاں خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے۔ کئی سو افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

"کانگو برازاویل" فرانسیسی کانگو کہلاتا ہے۔ ۱۹۶۰ء میں فرانس نے اسے آزاد کیا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں سخت عوامی احتجاجات ہوئے تو اس زمانہ کے صدر مستعفی ہوگئے اور موجودہ حکومت برسراقتدار آئی تھی جس کا اب فوج نے تختہ الٹ دیا ہے۔

وسط افریقہ کا یہ علاقہ جس میں فرانسیسی کانگو اور بلجیمی کانگو دونوں ہی شامل ہیں، سامراجی ریشہ دوانیوں کا اڈہ بنا ہوا ہے۔

اقتصادی، سیاسی و فوجی اعتبار سے سامراجی طاقتیں اس علاقہ کو اپنے ساتھ منحصر رکھنا چاہتے ہیں۔ بلجیمی کانگو میں جو خونریزیاں و انقلابات ہوئے وہ سامراجیوں کی اُن سازشوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ اب فرانسیسی کانگو کو بھی وہ اسی دائرے میں لے آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ فوج کا یہ قبضہ اسی امر کا پیش خیمہ ہے۔

(۲ ستمبر ۱۹۶۸ء)

یورپ میں سیاسی ہیجان و کشمکش

یہ اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ روس نے جو اقدام "چیکو سلاویکیہ" کے متعلق کیا ہے، ایسا ہی اقدام وہ رومانیہ یوگوسلاویہ وغیرہ کے متعلق بھی کرنے والا ہے۔

رومانیہ کے متعلق زیادہ اندیشے کا اظہار کیا جارہا ہے حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں سیاسی توازن بدل رہا ہے اور سامراجی کیمپ کمزور ہوتا جارہا ہے۔

علاوہ ازیں مغربی جرمنی رفتہ رفتہ ایسی سیاسی پوزیشن اختیار کررہا ہے جس سے یورپ میں توازن سیاست کا پرانا نظام ڈانواڈول ہوگیا ہے۔ یہ صورت حال عین ممکن ہے کہ تیسری عالمی جنگ کا راستہ ہموار کردے۔

اس وقت یورپ میں اپنا اثر و نفوذ بڑھانے کی کشمکش پانچ گوشوں سے ہورہی ہے۔ امریکہ، برطانیہ، روس فرانس اور مغربی جرمنی۔

برطانیہ تو اب صرف امریکہ کا تابع ہے۔ تاہم وہ اپنی مقتدر انفرادیت بالکل ہی امریکہ کے حق میں ختم نہیں کردینا چاہتا۔

فرانس ایک ایسا آزاد یورپ چاہتا ہے جس میں فرانس کو تہذیبی اثر کے ساتھ اقتصادی و سیاسی برتری بھی حاصل ہوجائے۔

مغربی جرمنی عظیم جرمن کے احیاء کے لئے کوشش کرنے لگا ہے۔ روس مشرقی یورپ میں اشتراکی غلبہ کو قائم و باقی رکھنے کا خواہاں ہے۔

چیکو سلاویکیہ کے معاملہ میں دراصل ان تمام کشمکشوں کے عوامل کارفرما تھے جو ابھی تک خفیہ رہے۔ لیکن اب پھر ابھر کر اوپر آرہے ہیں۔

سامراجیوں اور اشتراکیوں کی سرد جنگ کے ہدف ہم اہل مشرق اور اہل اسلام یورپ میں برپا ہونے والے ان بحرانوں اور کشاکش کو مشرقی دنیا اور عالم اسلام کے لئے نیک فال تصور کرتے ہیں

"خدا شرے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد"

(ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

کے مصداق مشرقی قوموں کی مکمل سیاسی، سماجی، اخلاقی، تمدنی معاشی اور اقتصادی آزادی کا دار و مدار بہت کچھ یورپ کی ان سامراجی طاقتوں کے باہمی تصادم پر ہے۔

(۲ ستمبر ۱۹۶۸ء)

یمن کی تازہ بغاوت

چند دنوں سے یمن میں بعض فوجی گروہوں نے بغاوت برپا کر رکھی ہے۔ ہوا ایک مدت تک نازک صورت اختیار کر گئی تھی اور موجودہ حکومت کا تختہ الٹ جانے کے قریب آگیا تھا۔

لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ بغاوت پر موجودہ حکومت نے قابو پالیا ہے اور فوج کی تطہیر و تنظیم نو کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔

یمن میں ایک فوجی عنصر کی یہ بغاوت یمن کا بالکل ہی داخلی معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ جس کا اصل سبب وہ کشاکش ہے جو یمن کے وزیر اعظم حسن العامری اور یمن کے چیف آف اسٹاف عبدالرقیب عبداللہ کے درمیان ثانی الذکر کی برطرفی کے بعد ذاتی صورت میں رونما ہوئی ہے۔

امید ہے کہ یہ چپقلش بالکل ختم ہو جائے گی اور بیرونی عناصر کے لئے امید افزا ثابت ہوگی۔

(یکم ستمبر ۱۹۶۸ء)

مشرق وسطیٰ

مشرق وسطیٰ میں عرب اسرائیل سرحدوں پر حالات پھر نازک ہوتے جا رہے ہیں اور اسرائیل اس کے لئے پر تولتا نظر آ رہا ہے کہ یورپ میں سیاسی کشمکش کے نقطۂ عروج پر پہنچنے سے پہلے پہلے وہ اپنے سرپرستوں امریکہ و برطانیہ کے تعاون سے عرب دنیا پر اور ضرب لگا دے تاکہ حالات موجودہ صورت میں تصفیہ شدہ ہو جائیں۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عربوں، بالخصوص مصر کی طرف سے اس مرتبہ زبردست مزاحمت کا امکان ہے اور اسی لئے اسرائیل باوجود دست درازیوں کے کوئی بڑا قدم اٹھانے سے پہلو تہی بھی کر رہا ہے کہ کہیں اتفاقیہ اور امریکی مدد کے ساتھ جیتی ہوئی بازی ہار کر نہ بیٹھ جائے۔

اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کی بے بسی نے مشرق وسطیٰ کے حالات کو نہایت مایوس کن بنا دیا ہے۔

یورپ کے حالات اگر سنگین ہو جاتے ہیں تو امریکہ و برطانیہ کے لئے اسرائیل کی ایسی سرپرستی جو عربوں کی دشمنی پر مبنی ہو، سخت مہنگی ثابت ہوگی۔

اور اسرائیل کا وجود بھی نقش بر آب ثابت ہوگا امریکی برطانوی ڈپلومیسی اس خطرے کے ازالے کے لئے عربوں کے درمیان اور عرب و غیر عرب مسلمان ملکوں کے درمیان بعض نئی خلیجیں پیدا کرنے کی درپردہ مساعی میں مشغول ہیں۔ جس کے ابتدائی آثار ہویدا ہوتے جا رہے ہیں۔

(۲ ستمبر ۱۹۶۸ء)

چیکوسلواکیہ میں معاہدہ وارسا کے کمیونسٹ ملکوں کی فوجوں کا داخلہ، یہودیوں کی سازشوں کو ختم کرنے کے لئے تھا

اس سال پولینڈ میں طلبا کے مظاہرے بھی صیہونی قوتوں نے کرائے تھے

وارسا معاہدہ پر پولینڈ کی ٹیلی ویژن سروس کے مطابق چیکوسلواکیہ میں کمیونسٹ دشمن سرگرمیوں کی ذمہ داری صیہونیوں پر عاید ہوتی ہے۔ ان سرگرمیوں کی وجہ سے ہی کمیونسٹ فوجوں نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا تھا۔ گذشتہ روز ٹیلی ویژن پر پروگرام میں ایک مبصر نے الزام لگایا کہ پچھلے دنوں بعض مقامات پر کی گئی تقاریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں اصل گڑبڑ وطن دشمن یہودیوں نے کرائی تھی جس طرح اس سال کے اوائل میں پولینڈ میں بعض یہودیوں نے گڑبڑ کرائی تھی۔ بلکہ چیکوسلواکیہ میں خوف و دہشت کی جو فضا پیدا کی گئی۔ اس کی ذمہ داری بھی صیہونی قوتوں پر عائد ہوتی ہے۔ مبصر نے ان قوتوں کو ان عناصر سے متاثل قرار دیا جو اس سال مارچ کے دوران پولینڈ میں سرگرم عمل تھے۔ اس زمانہ میں تمام پولینڈ میں طلبا کے مظاہرے شروع ہو گئے جس پر پولیس اور طلبا کے مابین تصادم ناگزیر ہو گیا تھا۔

پروگرام میں بتایا گیا کہ اس وقت چیکوسلواکیہ میں متعدد یہودی النسل مصنف موجود ہیں۔ جن میں انجمن مصنفین کے صدر مسٹر اڈورڈ گولڈ سٹکر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان مصنفوں میں مسٹر لوزی سٹاف منا کو نامی ایک ناول نویس بھی ہیں۔ جو گذشتہ سال اسرائیل کے دورہ پر گئے تھے۔ اس دورہ کا مقصد یہ تھا کہ چیکوسلواکیہ کی حکومت کو اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کرنے پر مجبور کیا جائے۔ یہ تعلقات عرب اسرائیل جنگ کے دوران ختم کر لئے گئے تھے۔

اس مبصر نے مزید یہودی دانشوروں کے نام بھی بتائے ہیں جن کو چیکوسلواکیہ کی ادبی دنیا میں اہم مقام حاصل ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چیکوسلواکیہ کی کمیونسٹ حکومت کی ایک اہم وجہ مخالفت آزاد خیالی کی تحریک بھی بیان کی جاتی ہے۔ اسی تحریک میں دانشوروں کی شروع کی ہوئی ہے۔ دانشوروں کے اس گروہ میں یہودی اہل قلم خاص اہمیت کے مالک ہیں۔ مبصر نے اس بات پر بھی تعجب کا اظہار کیا ہے کہ ان یہودی دانشوروں نے روسی حملہ کے وقت اپنے وطن کا ساتھ چھوڑنے سے گریز نہ کیا۔ ان میں سے بعض لوگ اس وقت مغربی ملکوں میں مقیم ہیں۔ جہاں وہ اپنے مضامین اور تقریرات کے ذریعے برسر معاہدہ وارسا اور حملہ آور فوجوں کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہیں۔ مگر اس کارروائی کا مقصد چیکوسلواکیہ کی امداد نہیں بلکہ کمیونسٹ ملکوں کو اس بات پر ابھارنا ہے کہ وہ اس کے خلاف مزید کارروائی کریں۔

(نوائے وقت ۲ ستمبر ۱۹۶۸ء)

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کیلئے ساڑھے تین ہزار روپیہ کی امداد

مورخہ ۱۵ اگست کو ضلع رحیم یار خان کی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا فداء الرحمان صاحب درخواستی نے اپنے ضلع رحیم یار خان کی طرف سے پہلی قسط مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ کل پاکستان کو پیش کیا۔ یہ رقم اراکین جمعیۃ نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے جمع کی تھی۔

(عبدالصبور)

کلور کوٹ

جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کی طرف سے مبلغ ۱۱۴/- روپے کی دوسری قسط برائے سیلاب زدگان مشرقی پاکستان مورخہ ۲۴ اگست کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ارسال کر دی گئی ہے۔ اس سے قبل مورخہ ۹ اگست کو پہلی قسط مبلغ ۴۰۰/- روپے روانہ کی تھی۔

(طاہر منصور ناظم جمعیۃ کلور کوٹ)

نائب مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کا انتقال

یہ خبر انتہائی حزن و ملال کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے کہ حضرت مولانا الحاج سید مبارک علی شاہ صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۹/۲۸ اگست ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب میں رحلت فرما گئے۔ حضرت مرحوم قبرستان قاسمی میں دفن کر دیئے گئے۔

حضرت مرحوم شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ طریقت و سلوک میں بھی حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت تھے۔ افتاء سے مرحوم و مغفور کو خاص دلچسپی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہٗ نے آپ کی قیمتی معلومات کی بنا پر حدیث شریف کی کتاب طحاوی شریف بھی موصوف سے پڑھوائی تھی۔ نہایت منکسر المزاج اور با اخلاق بزرگ تھے۔ بیماری کے باوجود مسجد مدنی میں تشریف لاتے تھے اور تکبیر اولیٰ میں شریک ہونے کے عادی تھے۔ دعا ہے۔ خداوند قدوس حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(ادارہ)

مفتی دارالعلوم دیوبند کی علالت

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مدظلہم بمعہ اہل و عیال محترمہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ وہ ہر دو کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(ادارہ)

ہمارے اسلاف

جامع کمالات حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہٗ

(از حضرت مولانا مفتی قاری عبدالشکور صاحب ترمذی ساہیوال (سرگودھا)

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

آپ حضرت مولانا مملوک علی صاحبؒ (متوفی ۱۲۶۷ھ) صدر مدرسہ عالیہ دہلی کے صاحبزادہ ہیں۔ والد محترم اپنے زمانہ کے زبردست عالم علوم عقلیہ و نقلیہ میں ماہر اور استاذ الکل تھے۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے بھی وہ استاذ گرامی تھے۔

سلسلہ نسب

آپ قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور کے صدیقی شیخ ہیں آپ کا شجرہ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ چھٹی پشت میں آپ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے جدامجد ایک ہی ہو جاتے ہیں اور آپ دونوں ہم نام بھی ہوتے ہیں۔

نانوتہ میں وطن کی ابتدا

مولانا کے جدامجد قاضی مظہرالدین صاحبؒ ۸۶۱ھ میں سکندر لودھی کے زمانہ میں سمرقند سے آئے۔ جن کو سکندر لودھی نے دہلی کا قاضی بنایا۔ اور ان کے بیٹے میراں بڈھے کو نانوتہ کا قاضی بنایا۔ بحکم شاہی میراں بڈھے نے نانوتہ میں رہائش اختیار کی۔ یہ میراں بڈھے مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور مولانا محمد یعقوب صاحب سے تیرھویں پشت میں بزرگ ہیں۔

پیدائش

اس جامع کمالات ہستی نے اسی قصبہ نانوتہ کی سرزمین کو اپنی پیدائش کا شرف بخشا اور ۱۳ صفر ۱۲۴۹ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی پیدائش ۱۲۴۸ھ میں ہوئی ہے۔

ابتدائی تعلیم

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید حفظ اور ابتدائی فارسی وغیرہ تعلیم نانوتہ ہی میں حاصل کی تھی۔ اس کے بعد پھر اپنے والد ماجد کے ہمراہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دہلی گئے اور مدرسہ عالیہ میں داخلہ لیا۔ والد محترم جناب مولانا مملوک علی صاحب جب ذوالحجہ ۱۲۵۹ھ میں بموقع تعطیل دہلی سے نانوتہ تشریف لائے تو واپسی پر آپ کو بھی اپنے ہمراہ تعلیم کے لئے دہلی لے گئے اور مدرسہ عالیہ میں ۱۲۶۰ھ سے میزان اور گلستان سے تعلیم کا آغاز کیا۔ تمام کتب معقول و منقول اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ البتہ علم حدیث مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری محشی بخاری سے بھی پڑھا حضرت شاہ عبدالغنی صاحب مرادآبادی اور مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری دونوں شاگرد ہیں۔ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلویؒ کے۔ اور یہی دونوں حضرات استاد حدیث ہیں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے بھی۔

ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ

تحصیل علم کے بعد پہلے آپ اجمیر میں ملازم ہو کر تشریف لے گئے۔ اجمیر کے پرنسپل نے آپ کی ذکاوت و ذہانت دیکھ کر گورنمنٹ میں سفارش کی اور ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ منظور کرایا۔ لیکن آپ نے اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر آپ ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدہ پر بمشاہرہ ڈیڑھ سو روپے پر مقرر ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ۱۸۵۷ء کا قصہ پیش آیا۔ آپ اپنے گھر رہے۔ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد چھ مہینے کی تنخواہ آپ کو گورنمنٹ سے بھیجی گئی۔

مثالی تقویٰ

لیکن آپ نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ کہ میں نے ان دنوں میں کچھ کام ہی نہیں کیا۔ تنخواہ کیوں لوں۔ چنانچہ نو سو روپے واپس کر دیئے۔ یہ مولانا کا انتہائی تقویٰ تھا ورنہ اس کے جواز میں کیا کلام تھا۔ دارالعلوم دیوبند کی صدر مدرسی محرم ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم کی بنیاد قائم ہو چکی تھی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے ارشاد سے اس خدمت کو ایک اسلامی خدمت سمجھ کر ۱۲۸۳ھ کے آخر میں دارالعلوم تشریف لے آئے۔ اور نہایت قلیل مشاہرہ بیس روپے پر صدر مدرس قرار پائے۔

آپ چونکہ جامع العلوم والفنون مشاہیر زمانہ میں سے ہونے کے ساتھ ایک صاحب قوت قدسیہ بزرگ بھی تھے۔ اس لئے آپ کے وجود باوجود سے دارالعلوم میں ایک تازہ روح آ گئی۔ اور مدرسہ اور طلبہ کو قابل فخر فیوض و برکات حاصل ہوئے۔

مولانا ممدوح خود بھی ایک نمونہ سلف جامع العلوم صاحب شریعت و طریقت بزرگ تھے۔ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کے ہمعصر اور جانشین سمجھے جاتے تھے۔ مدرسہ کے سرپرست اگرچہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سمجھے جاتے تھے۔ مگر چونکہ آپ کا قیام اپنے وطن گنگوہ میں تھا۔ اس لئے ہر وقت ہر معاملہ میں شریک حال نہیں رہ سکتے تھے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب کی ذات بابرکات سے کلی و جزئی ہر قسم کے امور میں نہایت قوی مدد مدرسہ کو پہنچتی تھی اور ہر قسم کے فیوض و برکات سے مدرسہ متمتع ہوتا رہتا تھا۔

آپ نے ۱۳۰۲ھ تک یعنی حیات کے آخری لمحات تک دارالعلوم کی مسند صدارت کو تقریباً ۱۸ سال تک زینت بخشی۔ اور آپ اس ۱۸ سال کے عرصہ میں دارالعلوم سے تعلیم حاصل کرنے و استفادہ کرنے والوں اور فارغ ہونے والوں کے استاذ گرامی ہیں۔ ۱۳۰۱ھ تک دارالعلوم کا جو چوتھا جلسہ دستار بندی ہوا تھا۔ اس میں جن دس فارغین علماء کرام کی دستار بندی کی گئی تھی۔ ان میں بحیثیت سے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اور حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلویؒ (والد ماجد حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپوری مدظلہ) قابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم کے پہلے مفتی

آپ دارالعلوم کے فتاویٰ بھی تحریر فرماتے تھے۔ جب اس میں آپ کا بہت وقت صرف ہونے لگا۔ تو ارباب رائے نے آپ کو کار تعلیم سے سبکدوش کر کے فتاویٰ کی اہم خدمت کے لئے مقرر کر دیا۔ مگر تیرہ کا مختصر کار تعلیم بھی آپ کے ذمہ رہا۔

حسن صورت اور عادات

آپ کی طبیعت میں بہت جلالی تھا۔ عبادت و ریاضت سے جذب کی سی کیفیت بھی طاری رہتی تھی اور سلوک کی بھی آپ مجذوب سالک تھے۔ آپ بہت خوش خلق، خوش وضع خوش لہجہ، خوش گفتگو، خوش پوشاک تھے اور حسین بھی ایسے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ شہزادہ ہیں۔

باوجودیکہ آپ متمول گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور زندگی ہر طرح کی فارغ البالی میں گذرتی تھی۔ لیکن پھر بھی سادگی کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ دیکھا گیا کہ آپ کے پاجامہ میں کمر بند کی جگہ بان ڈلا ہوا تھا۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے دریافت فرمانے پر فرمایا۔ کمر بند تراش کرنے سے بلا نہیں اس لئے بان ڈال لیا۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا۔ میرا کمر بند لگنی پر سے لے کر ڈال لو۔ آپ نے کمر بند جو دیکھا تو اس میں روپیہ بھی بندھا ہوا تھا، حضرت گنگوہیؒ سے فرمایا کہ اس میں تو روپیہ بھی بندھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ روپیہ کے کمر بند آپ کی نذر ہے۔ چنانچہ آپ نے روپیہ لے لیا اور کمر بند پاجامہ میں بلا تکلف ڈال لیا۔ (باقی)

مسائل و افکار

تراشے — اقتباس — اور — انتخاب

مودودی صاحب کا دورۂ لندن

مودودی صاحب لندن تشریف لے گئے ہیں، اور جیسا کہ کہا گیا ہے بغرض علاج وہ وہاں گئے ہیں۔

لیکن لندن پہنچتے ہی عالمی امور پر انہوں نے جو بیان دیئے ہیں اور فوراً ہی مودودی صاحب کو برطانوی ریڈیو و ٹیلیویژن پر پیش کرنے اور خیالات ظاہر کرنے کا جو سرو سامان کیا گیا ہے۔ وہ کم از کم ایک بیمار آدمی کے لئے جو صرف علاج کے لئے لندن پہنچا ہو، حیرت انگیز ہے ——

بیماری کے علاج کا تقاضا تو یہ تھا کہ پہلے مودودی صاحب نہایت خاموشی اور اطمینان کے ساتھ علاج کرلیتے اور جب صحت یاب ہو جاتے تو اپنے افکار و نظریات کے اظہار کے لئے جس طرح بھی عوام کے سامنے آنا چاہتے آتے ——

لیکن مودودی صاحب کے لندن جانے کے اعلان کے وقت سے ہی جو رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ "بغرض علاج لندن جانے سے زیادہ ان کے "صرف لندن جانے" کی تشہیر زیادہ حامل ہے۔

لندن روانہ ہونے سے قبل لاہور میں انہیں باقاعدہ ایک ہوٹل میں بطور اعزازیہ دعوت دی گئی۔

حالانکہ اس طرح کی دعوت علاج کے بعد لندن سے صحت یاب ہو کر ان کی واپسی پر دینا صحیح اور برمحل ہو سکتی تھی۔

وہ ہمیشہ کے لئے تو لاہور اور پاکستان چھوڑ کر نہیں جا رہے تھے۔ کہ اسے "الوداعی دعوت" ہی قرار دے لیا جائے

لندن پہنچ کر انہوں نے چیکوسلوکیہ سے متعلق روس کے رویہ پر جو بیان دیا ہے۔ وہ گذشتہ چند سال کی اختیار کردہ امریکی ڈپلومیسی کے عین مطابق ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد امریکہ کی خارجہ پالیسی کا انداز یہ تھا کہ روس کے ساتھ سرد جنگ میں دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ امریکہ سچے دل سے چھوٹی بڑی تمام قوموں کی آزادی، حق خود اختیاری اور عالمی امن کا خواہاں ہے۔ لیکن اشتراکی روس جبر و تسلط سے چھوٹی قوموں پر مسلط ہونا چاہتا ہے اور دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہے۔

لیکن بعد کے واقعات نے کیوبا (جنوبی امریکہ) سے ویٹ نام وغیرہ ایشیائی و افریقی ملکوں میں امریکہ کی کھلی جارحیت، دھاندلی اور جبر و تسلط کی عریاں و شرمناک مثالیں پیش کیں اور ان پر پردہ ڈالنا اور ان کی تاویلیں کرنا ممکن نہیں رہا تو اب

امریکی ڈپلومیسی کا تقاضا یہ ہوا کہ جتنے وزن کا الزام اس پر عائد ہوتا ہے، اتنا ہی اشتراکی روس پر بھی عائد ہو۔ تاکہ دونوں کو برابر کا ظالم و جابر تصور کر کے صرف جمہوریت کی خاطر امریکہ سے وابستگی کو غنیمت سمجھا جائے

جبر و ظلم کے جب دونوں پلڑے برابر کر دیئے جائیں لیکن ایک میں جمہوریت کی ڈنڈی لگی ہو، اور دوسرے میں اشتراکیت کا پاسنگ شامل ہو تو اشتراکیت سے خوف دلا کر جمہوریت کے نام پر عوام کو امریکہ سے وابستہ رہنے کی ترغیب دلائی جا سکتی ہے۔

مودودی صاحب نے نہایت زیرکی کے ساتھ امریکہ کی الہام کردہ اس تازہ ڈپلومیسی کے عین مطابق "چیکوسلوکیہ" کے معاملہ میں روس کے رویہ پر تنقید فرمائی ہے

اسے ان کے فکر و نظر میں تبدیلی قرار دینا کوتاہ نظری ہے۔ بلکہ یہ تو امریکہ کے بدلے ہوئے "انداز ڈپلومیسی" کا ساتھ دینے کی نہایت "اعلیٰ" مثال ہے۔

"چیکوسلوکیہ" میں روس کے اقدام پر سخت تنقید کی جا سکتی ہے اشتراکی نظام کے ہر پہلو کو رد کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہیئے۔ لیکن چیکوسلوکیہ میں روس کا یہ رویہ کوئی بھی مناسبت امریکی اور مغربی سامراج کے اس ظالمانہ رویہ کے ساتھ رکھ سکتا ہے۔ جو ویٹ نام، کوریا، لاؤس، بعض افریقی ممالک، انڈونیشیا اور عرب دنیا و مشرق وسطیٰ میں امریکہ نے اختیار کیا۔

انڈونیشیا کے لاکھوں مسلمانوں کا خون، عرب دنیا کے لاکھوں عرب مسلمانوں کا خون، کانگو وغیرہ افریقی ممالک کے لاکھوں انسانوں کا خون۔ جنوبی ویٹ نام، کوریا لاؤس وغیرہ کے لاکھوں انسانوں کا خون، اور ان علاقوں میں بے پناہ قتل و غارت گریاں، ان کی اقتصادی لوٹ کھسوٹ کیا مودودی صاحب کے نزدیک صرف افتاہی وزن و حیثیت رکھتے ہیں، جتنا کہ چیکوسلوکیہ میں روسی کے اقدام سے عمل میں آیا؟

حالانکہ گذشتہ بیس سال سے، جو تباہی اور غارتگری امریکہ کی بدولت صرف مشرق وسطیٰ اور فلسطین کے عرب مسلمانوں کی ہوئی ہے، صرف وہی چیکوسلوکیہ کے موجودہ بحران سے ہزارہا گنا زیادہ اور سنگین تر ہے۔ انڈونیشیا کی قتل و غارت گری اور ویٹ نام کا خون خرابہ ملا کر بھی کوئی نسبت ہی قائم نہیں کی جا سکتی، چیکوسلوکیہ کے موجودہ معمولی بحران کے ساتھ۔

لیکن مودودی صاحب نے لندن میں فرمایا کہ:۔

"اپنی اصل کے اعتبار سے امریکی اور روسی سامراج میں کوئی فرق نہیں ہے"۔

امریکہ بدنصیب، انسانیت کش اور مسلمان دشمن شدید جرائم کو نہایت ہلکا کر کے چیکوسلوکیہ میں اختیار کردہ روس کے معمولی اقدام کے برابر کر دینے کی کوشش کی ہے۔

کیا موجودہ حالات میں اس سے بھی بڑی کوئی خدمت امریکی سامراج کی ہو سکتی ہے؟

(ک)

محکمہ تعلقات عامہ کے شائع کردہ

تین عدد سلیپ چارٹ

(۱) چارٹ نمبر ۱ میں محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے عوام کو ملاوٹ کرنے والا ہاتھ کاٹ دینے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ملاوٹ کرنے والے کا ہاتھ قاتل کا ہاتھ ہے
اس ہاتھ کو عوام ہی کاٹ سکتے ہیں"۔

ایک اسلامی مملکت میں قرآن مجید کی رو سے چور کے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا کا اختیار حکومت وقت کو حاصل ہے۔ نظامِ اعلیٰ معاشرتی بہبود کی یہ انتہائی فراخدلی ہے کہ اس نے عوام کو ملاوٹ کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دینے کا حق دیا ہے۔ اگرچہ "رشوت" ان مصالحت میں امرت دھارا کا کام دے جاتی ہے۔ تاہم اشیاء خورد و نوش میں ملاوٹ کرنے والوں کی مستعدی اور پیشقدمی بھی قابل داد ہے۔ انہوں نے اس فن کو معراج کمال تک پہنچا دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گوجرانوالہ، لاہور اور ملتان کے فنکاروں نے تانبے کی دیگوں کے کڑے میں لوہے کی گندی اور بیکار بالٹیوں کے ٹکڑے بھرنے شروع کر رکھے ہیں۔ اور اس طرح تانبہ کی اکثر دیگوں میں کم و بیش تین چار سیر غلیظ لوہا گم کر دیا جاتا ہے۔ برتن فروش تانبہ کے نرخ پر ردی لوہا بھی بے خبر گاہک کو فروخت کر دیتا ہے۔ اور اس طرح سادہ لوح خریدار کی جیب کاٹ لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے واضح احکام کے باوجود جب اسلامی حکومت کے سربراہ چور کے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا سے گھبرا رہے ہوں تو بیچارہ عوام کیونکر ملاوٹ کرنے والوں کا ہاتھ کاٹ سکتا ہے؟

(۲) سلیپ نمبر ۲ بہ حوالہ قرآن حکیم تحریر ہے:۔

"حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے باعث تباہ ہوئی"۔

دراصل قرآن حکیم میں اس قوم کی تباہی کی وجہ ناپ تول میں کمی بیان کی گئی ہے۔ اگر قرآن حکیم میں چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کا بیہودہ تذکرہ موجود ہو تو پارہ، سورۃ اور آیت کی نشان دہی کی جائے۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ

"چور بازاری" دور جدید کی دریافت ہے اور ذخیرہ اندوزی کی مذمت وممانعت احادیث نبوی میں موجود ہے۔ چونکہ حکومت پاکستان نے بنکوں میں غلہ رہن رکھ کر خود ذخیرہ اندوزی کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس لئے نظامت اعلیٰ معاشرتی بہبود کو اس مضحکہ خیز عبارت کی اشاعت پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

(۳) سلب ۳ پر "سماجی برائیوں اور بے جا رسموں ..... کے خلاف جہاد کیجئے" کی تلقین ہے

کراچی میں ایک شہزادہ اور شہزادی کی حالیہ شادی پر نہ جانے کتنا روپیہ بے دریغ اڑایا گیا ہے۔ نہ معلوم کیا کیا شاہی رسمیں ادا کی گئی ہیں۔ بظاہر کراچی شہر کی بے مثال سجاوٹ اور چراغاں وغیرہ کے تذکرے اور مناظر بڑے اہتمام سے اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور رنگیلے شہزادے خوشیاں منا رہے ہیں۔ کیا شرعی نکاح وقت کی نزاکت کے مدنظر کافی نہیں تھا۔

بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ ملتان میں سماجی برائیوں اور بے جا رسموں کے خلاف آواز اٹھانے والے واحد شخص شرف الدین دیوانہ کی تمام مجاہدانہ سرگرمیاں خاک میں ملا دی گئی ہیں۔ تقریباً بیس عدد کپڑے کے بورڈ جن پر قرآن اور حدیث کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کی تبلیغی کوشش کی گئی ہے۔ ملتان پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں خلاف قانون یا قابل دست اندازی پولیس نہ ہونے کے باوجود تادم تحریر واپس نہیں مل سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے کہتے ہیں ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

(عبدالواحد بیگ
تھلہ سادات دہلی گیٹ ملتان)

امریکی سامراج اور مولانا مودودی

مولانا مودودی کے غالی عقیدت مندوں اور ان کے افکار و نظریات سے "ایمان بالغیب" کا سا تعلق رکھنے والے سادہ لوح کارکنوں کو تو یہ بات شاید معلوم ہو، لیکن آج سے تیرہ چودہ سال قبل جو حضرات جماعت اسلامی کے ارباب حل و عقد میں شامل رہے ہیں انہیں اچھی طرح یاد ہوگا کہ ۱۹۵۴ء میں مولانا مودودی کی نظر بندی کے موقعہ پر جماعت اسلامی پاکستان کی مجلس شوریٰ نے پاکستان کے لئے امریکہ کی فوجی امداد کے معاہدہ کے خلاف جو قرارداد منظور کی تھی مولانا مودودی نے اس قرارداد کے خلاف سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا اور جیل سے رہائی کے بعد پہلی فرصت میں مولانا نے جماعت کے کل پاکستان اجتماع میں (جو نومبر ۵۵ء میں کراچی میں منعقد ہوا تھا) اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں ایک ایسی قرارداد منظور کرالی تھی۔ جس میں کھلم کھلا امریکی سامراج کی حمایت کی گئی تھی۔ اس قرارداد کی تشریح و توضیح کا سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل ذکر پہلو یہ تھا کہ اس میں روس اور امریکہ کا موازنہ کر کے امریکی بلاک کی حمایت میں دلائل بھی دیئے گئے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت کے بعض صائب رائے اور معتدل نقطۂ نظر رکھنے والے اصحاب نے کھلے اجتماع میں اس قرارداد کی مخالفت بھی کی۔ لیکن مولانا مودودی کے مقابلہ میں جماعت اسلامی کے اندر دوسری کسی آواز کو خواہ اس میں کتنا ہی وزن کیوں نہ ہو، کیوں کر اہمیت دی جا سکتی تھی۔ چنانچہ مولانا مودودی کی غیر حاضری میں مجلس شوریٰ نے جو قرارداد بالاتفاق منظور کی تھی اسے عملاً منسوخ کر دیا گیا اور امریکی سامراج کی حمایت میں نئی قرارداد منظور کرالی گئی۔

اس موقعہ پر امریکی بلاک کے حق میں جو دلائل دیئے گئے ہیں۔ ان میں زیادہ تر زور اس بات پر دیا گیا تھا کہ روسی طرز زندگی کے برعکس امریکی طرز زندگی میں خدا کے وجود کا اقرار اور جمہوری قدروں کا احترام موجود ہے اور یہ کہ عالم اسلام کے بارے میں امریکی بلاک کا طرز عمل اتنا معاندانہ نہیں ہے۔ جتنا کہ روسی بلاک کا ہے اس استدلال کا کھوکھلا پن اسی وقت واضح کر دیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ مولانا مودودی نے اس بودے استدلال کا سہارا لینا ضروری خیال کیا تھا۔

(وفاق - ۲۸ - اگست ۶۸ء)

لندن کو گئے "مصلح اعظم"

مسعود احمد تابش اوکاڑہ

افسوس کہ ہیں ملک میں کچھ ایسے عناصر
اسلام فروشی میں جو حد درجہ ہیں ماہر

یورپ کے مکینوں سے انہیں خاص تعلق
دعویٰ ہے کہ جیتے ہیں بس اسلام کی خاطر

کرسی کا فقط درد ہے موجود دلوں میں
اس واسطے حکام کو کہتے ہیں وہ جابر

اک وقت میں اک ساتھ کئی روپ ہیں ان کے
باطن ہے اگر کچھ تو ہے کچھ اور ہی ظاہر

وہ دیکھئے لندن کو گئے مصلح اعظم
آیا ہے انہیں ہاتھ یہ اک موقعۂ نادر

پائیں گے بڑی داد وہاں اپنے کئے کی
دل کھول کے بدنام چلے کر کے وہ ناصر[1]

اس دیس کے ماحول میں بیمار ہوئے وہ
ہوتا ہے علاج ان کا مگر دیس سے باہر

جاتا جو کوئی اور ابوالاعلیٰ کے علاوہ
کہتے اسے یہ لوگ کہ ہے فاسق و فاجر

اسلام کے پردے میں برٹین کی حمایت
ایسے بھی ہیں اس دور میں اسلام کے تاجر

ناصر ہے عرب قوم کی قسمت کا ستارا
تسلیم اسے کرتے ہیں سب اس کے معاصر

اسلام کی جس درجہ ہے کی اس نے حمایت
اس جیسی حمایت سے بہت لوگ ہیں قاصر

پابندیٔ احکام نبیؐ اس کا ہے شیوہ
ہوتا ہے نمازوں کو مساجد میں وہ حاضر

کاذب کی نبوت کا نہیں مصر میں مسکن
کاذب کے غلاموں کو سمجھتا ہے وہ کافر

ناصر کو برا کہتے ہیں دایان کے ساتھی
اس ملک میں اسلامی جماعت کے اکابر

اس لمحۂ نازک میں سریں ان سے ملانا
اسلام کی دنیا میں ہے یہ فتنۂ غادر

تابش کو تعجب ہے زمانے کی روش پر
اللہ رے موجود ہیں کس ڈھنگ کے شاطر

[1] صدر جمال عبدالناصر
صدر متحدہ عرب جمہوریہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ بروز منگل بعد نماز ظہر دفتر جمعیۃ علماء اسلام حضرو میں ضلع اٹک کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب شہر حضرو نے تلاوت قرآن سے اجلاس کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں مولانا سکندر خان صاحب ضلعی ناظم عمومی نے سابقہ کارروائی توثیق کے لئے پڑھ کر سنائی۔ توثیق کے بعد ناظم عمومی نے اپنے سابقہ دورہ کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ مولانا نور محمد صاحب امیر ملہوہ والی، مولانا عبدالرزاق صاحب امیر جنڈ، مولانا حامد علی صاحب امیر حسن ابدال اور مولانا محمد صاحب الرحمٰن علوی طیب شہر کی معیت میں کیمل پور، پنڈی گھیب، فتح جنگ اٹک نارنگ کا دورہ کیا گیا۔ آخر الذکر تینوں مقامات پر تشکیل جماعت ہوگئی کیمل پور شہر میں عنقریب تشکیل ہو جائے گی۔

اس کے بعد ضلع کے دوسرے نائب امیر کے لئے حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہوہ والی کا نام پیش ہوا۔ جو اتفاق سے منظور ہوا۔ بعد ازاں راولپنڈی ڈویژن اور صوبہ سرحد پاکستان کے فیصلوں اور قرار دادوں سے ڈوس کو آگاہ کیا گیا۔ ڈوس نے اتفاق رائے سے پوری کارروائی کی توثیق کرتے ہوئے ڈویژن اور صوبہ کو مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

سہ ماہی پروگرام کے پیش نظر مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری سے ۶ دن کا وقت لینے کا فیصلہ ہوا۔ اور کیمل پور حسن ابدال، حضرو، غلو خشتی، پنڈی گھیب وغیرہ میں تقریروں کا فیصلہ ہوا۔

اس کے بعد مختلف قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں اکثریت کے جذبات کا احترام کرنے، دوسری میں اکثر فضل الرحمٰن کو ادارہ سے ہٹانے کا مطالبہ ہوا۔ تیسری میں بی کا قرنس کے منتخب نمائندوں کی کامیابی پر مبارکباد دی گئی اور اسے علماء و جمعیۃ کی کامیابی پر محمول کیا گیا۔ چوتھی قرارداد میں حضرو میں کالج اور پانچویں میں شہر کی صفائی کے لئے ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین سے اپیل کی گئی۔ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

(حافظ محمد رفیع حضروی ناظم ضلعی جمعیۃ)

غلط قسم کے نظریات ختم کرنے کیلئے

جمعیۃ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں

مولانا محمد شریف صاحب سکنڈ کا بیان

جو لوگ اس کرسی کے ذریعہ اپنے اقتدار اور جاہ طلبی کے لئے بیقرار ہیں وہ سخت غلطی اور بھول میں ہیں سچی سربلندی عوام کی بے لوث خدمت میں مضمر ہے نہ کہ ممبریوں اور جلسازیوں میں۔ گذشتہ الیکشن میں سب سے افسوسناک بات مسلمات کی تحویلیت رہی۔ اسلام نے عورت کو اس طرح ووٹ کا حق نہیں دیا۔ یہ طریق کار فرانس، انگلینڈ امریکہ اور جرمنی میں تو ہو سکتا ہے لیکن امت احمد مرسل کے لئے کسی طرح بھی زیبا نہیں ہے اس سے عورتوں میں بے پردگی اور بے راہ روی کی شدید اشاعت ہوتی ہے۔ جو مسلمان پردہ دار عورت کی شان کے ہرگز منافی نہیں ہے۔ بعض ممبروں کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے جعلی ووٹوں کے سلسلہ میں اس چور دروازہ کو زیادہ استعمال کیا اور جو بھی زیادہ سے زیادہ تجربہ کار عورتوں کی خدمات حاصل کر سکا کامیاب رہا۔ عورت ایک نحیف اور کمزور جنس ہے۔ اس کو ہر کام کے لئے جلد آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں با پردہ عورتوں نے غیر کی بیویوں کے نام یکدم تبدیل کر کے وہ اندھیر گردی مچائی۔ کہ شرافت دم بخود رہ گئی۔ حیا نے سر پیٹ لیا۔ کامیابی کا مدار زنانہ جعلی ووٹ کی کثرت کا رہین منت رہا۔

آیئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس مملکت پاکستان میں غلط قسم کے نظریات ختم ہوں اور دین محمدی کا قانون غالب ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم کے نیچے جمع ہو جائیں۔ ہر کہ اپنی بے سروسامانی کے باوجود اس پلیٹ فارم کو عزیز میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجتماع

۲ کو جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجتماع ہوا جس میں اراکین شوریٰ کے علاوہ شہر اور مضافات کے کثیر التعداد معززین حضرات نے شرکت کی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن و مہتمم دار العلوم کراچی نے ملک میں لادینیت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے سیلاب کا ذکر فرماتے ہوئے اراکین جمعیۃ کو مستعد کرنے اور وقت آنے پر قربانی سے دریغ نہ کرنے کا مشورہ دیا جس پر حاضرین نے لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل قرار دادوں کی پرزور تائید کی

(۱) جمعیۃ کا یہ اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تازہ تصنیف "اسلام" نامی کو فوراً ضبط کیا جائے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

...ـاذ

...ں منزل بہ منزل

ادا کرنے کی کوشش کی۔ مگر عوام نے ان کو خاموش کرا دیا مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے حاضرین کو مودودی فتنہ سے اچھی طرح روشناس کرایا۔ اہالیان لاوہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے کام پر نہایت خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(احمد سعید ناظم ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

کندہ کوٹ

۱۶ اگست بوقت ۹½ بجے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب (ابن قاری محمد عیسیٰ مرحوم) پڈعیدن نے عوام سے خطاب فرمایا حضرت مولانا نے عوام کو اپنی تقریر دلپذیر میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جن پر آشوب حالات سے گذر رہے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ یہی واحد جماعت ہے۔ جو صحابہ کے نقش قدم پر دین کی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ آج ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس مقصد کے لئے پاکستان آزاد کیا گیا تھا، اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔ ہمارا ملک اسلامی قانون کا سرچشمہ بنے۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا

۱۶ اگست نماز جمعہ کے موقعہ پر جامع مسجد دارالفیوض کندہ کوٹ کی جماعت نے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

ملک کے اندر جو بے دینی اور الحاد کا سیلاب ہے اس کو جلد روکا جائے۔

فلم خانہ خدا جو ملک کے اندر رائج ہے جس کو علماء نے ناجائز قرار دیا ہے پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔ (محمد اعظم ناظم دفتر کندہ کوٹ)

ضروری اعلان

ایک طالب علم مسمی محمد سلیمان ولد عمر دین قوم ڈیتھ ساکن متصل لاڑکانہ متعلم درجہ حفظ بیسواں پارہ عمر بائیس سال رنگ گندمی، دماغی توازن ٹھیک نہ ہونے کی بنا پر لاپتہ ہو گیا ہے جس کی گردن اور تالو کے اوپر داغ ہے جس مدرسہ میں پڑھ رہا ہو، مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع روانہ فرمائیں۔

(مولانا) علی محمد صاحب حقانی صدر مدرس مدرسہ اشاعت القرآن دوائی روڈ لاڑکانہ)

جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کے زیر اہتمام جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ۲۲ اگست کو مسجد حاجی فتح خاں میں زیر صدارت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، شرعی قانون کے نفاذ کا مطالبہ، غیر اسلامی تحریکات کا خاتمہ کرنے پر زور، منکرین ختم نبوت اور فضل الرحمٰن کی ریشہ دوانیوں کی مذمت کی۔ اس موقعہ پر چند قراردادیں منظور کی گئیں (اجلاس میں مولانا مطیع اللہ کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی)

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کا یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ شرعی قانون کا نفاذ کیا جائے۔ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کیا جائے۔ غیر اسلامی تحریکات کی سرپرستی ختم کی جائے۔ فلم خانہ خدا بند کی جائے۔

مقامی تجاویز

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خویشکی اور مضافاتی علاقے بانڈہ چیل، قلنجر جو ۵۴ گاؤں پر مشتمل ہے اعراب نہ ہونے کی وجہ سے سیلابوں سے گھرا ہوا ہے سڑک نہ ہونے کی وجہ سے رسالپور تھانہ اور تحصیل سے رابطہ نہیں ہے۔ حکام اس علاقے کے عوام کی حالت کی طرف توجہ نہیں دیتے، حکومت عوام کی مشکلات دور کرے

(۲) یہ اجلاس خویشکی لفٹ سکیم کی ناکامی پر جس پر ۹ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں حکومت کو متوجہ کر کے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے متبادل سکیم شروع کی جائے جس سے عوام کو فائدہ ہو۔

(۳) خویشکی کا جنگل جو عوام کی ملکیت ہے۔ یہ محکمہ مال کے تحصیلدار، ملکوں اور ٹھیکیداروں کی باہمی سازش سے کوڑیوں کے مول نیلام کر کے اس کی قیمت مالیہ و آبیانہ کے بہانے قرق کر لی جاتی ہے۔ حالانکہ ان کی ادائیگی وقت پر کی جاتی ہے۔ محکمہ مال کے افسران بالا کے احکام کی تعمیل میں بلاوجہ تاخیر کرتے ہیں۔ حکومت اس طرف توجہ کرے، اور عوام کے مطالبات منظور کئے جائیں۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس علاقے میں اشتمال اراضی نہایت بے احتیاطی سے ہوئی ہے۔ کمشنر پشاور خود یا کمشن مقرر کر کے عوام کی تکالیف کا جائزہ لے کر ان کا ازالہ کریں۔

اس موقعہ پر جمعیۃ کا لٹریچر بھی کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا

(عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت)

خبر علالت

مولانا عبدالقادر صاحب آزاد بہاولپور پر پائیوریا کا سخت حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ۱۰ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر تک ملتان میں حکیم محمد عالم صاحب کرنالوی کے زیر علاج رہیں گے۔ ان ایام میں احباب تبلیغی پروگرام کے متعلق موصوف کو مجبور نہ فرمائیں۔ اور صحت کی بحالی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔

(محمد عبدالخالق صدیقی لاہور)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا استعفیٰ

پرچہ پریس میں جا رہا تھا کہ اخبارات میں یہ خبر نمایاں سرخیوں سے شائع ہوئی کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور وہ فوری طور پر منظور بھی کر لیا گیا۔

یہ درست ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے استعفیٰ سے پاکستان کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کے جذبات ابھی سرد نہیں پڑے اور نہ ہی امکان ہے۔ جب تک ڈاکٹر مذکور کی نام نہاد اور رسوائے زمانہ "اسلام" نامی کتاب کو ضبط نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے ملک میں احتجاجات، مطالبات بلکہ ہڑتالوں تک نوبت پہنچ گئی۔ حکام کا فرض ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فوری طور پر اس بدنام زمانہ کتاب کی ضبطی کے احکام جاری کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام لوسر شرفو

۲۵ اگست کی مسجد لوسر شرفو میں زیر صدارت حضرت مولانا داؤد صاحب درس قرآن کے ضمن میں علاقہ کے عام مسلمانوں کا ایک اجتماع ہوا۔ شیخ عمر جات صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد لوسر شرفو کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) امیر حضرت بابا عبدالرحمان صاحب
(۲) نائب امیر حضرت مولانا نور احمد صاحب خطیب لوسر شرفو
(۳) " " حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب "
(۴) ناظم عمومی۔ ڈینٹسٹ ڈاکٹر احمد حسین صاحب
(۵) ناظم جناب محمد عاشق صاحب
(۶) خازن مولوی عبدالقیوم صاحب بستی والے

ممبران شوریٰ

صوفی محمد عرفان صاحب۔ جناب کرم الٰہی صاحب چچا فقیر محمد صاحب۔ جناب محمد سرور صاحب۔ جناب بنارس صاحب۔ (ڈاکٹر احمد حسین ناظم عمومی)

ہدیۂ تبریک

محترم قاری محمد ادریس صاحب ناظم جمعیۃ سلانوالی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے چاند سا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "حذیفہ" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو سعادتمند علم اور عمل سے ممتاز اور عمر والا بنائے۔ وہ ملک اور قوم کا سپاہی بن کر بہترین جانباز ثابت ہو۔ قاری صاحب کی خدمت میں مقامی جمعیۃ کے کارکنوں کی طرف سے بھی مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ (سید فضل الرحمٰن امیر جمعیۃ سلانوالی)

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کی ترقی و تنزل کا اصلی راز

تعلیم یافتہ بھائی غور کریں

ایک یہودی نامہ نگار مقیم ترکی کا خط

(۲)

البلاغ کراچی کا تبصرہ

مسٹر سام کوہن کے اس مضمون کو ہم نے اس لئے بعینہٖ نقل کر دیا ہے کہ یہ عالم اسلام کے ارباب فکر کے لئے اپنے دامن میں عبرت و موعظت اور فکر و نظر کے بہت سے پہلو رکھتا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ ترک عوام کے اصل جذبات کیا ہیں؟ بلکہ یہ بات بھی پوری طرح واشگاف ہو جاتی ہے کہ عالم اسلام کی وہ کونسی تحریکیں ہیں۔ جن کی پیٹھ مغرب اور پوری دشمن اسلام دنیا تھپکتی رہتی ہے اور وہ کون لوگ ہیں۔ جو اس کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ہم ذیل میں اس مضمون کے بارے میں بعض ضروری گذارشات مختصراً پیش کرتے ہیں۔

بیسویں صدی کی ابتدا میں پورے عالم اسلام کو مغربی افکار و نظریات کے جس سیلاب کا مقابلہ کرنا پڑا اس کے آگے بظاہر سب سے پہلے ہتھیار ڈال دینے والا ملک ترکی تھا۔ خلافت عثمانیہ اس سیلاب کے مقابلہ کے لئے آخری بند کا کام دے رہی تھی۔ چنانچہ اسی کو مغرب کی دراز دستیوں کا سب سے پہلا نشانہ بننا پڑا۔ اور جب خلافت کے نظام کو تہس نہس کر کے مصطفےٰ کمال پاشا اور اس کی جماعت برسر اقتدار آئی تو اس نے پورے جبر و استبداد کے ساتھ ترکوں کے دینی شعور اور اسلامی جذبہ کو کچلنے کی کوشش کی۔ شرعی اداروں اور محکموں سے اسلامی قانون کو دیس نکالا دے کر سوئٹزرلینڈ سے دیوانی اور اٹلی سے فوجداری قانون درآمد کیا۔ دینی تعلیم کو ممنوع کر دیا گیا۔ پردہ کو خلاف قانون قرار دے دیا۔ مخلوط تعلیم شروع کر دی۔ عربی حروف کی جگہ لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ عربی میں اذان کو ممنوع قرار دیدیا۔ غرض یہ کہ اپنا سارا زور اسی بات پر صرف کر دیا کہ ترک عوام سر سے لیکر پاؤں تک مغرب کی نقل مطابق اصل بن کر رہ جائیں۔ انتہا یہ ہے کہ عوام کے سروں سے ترکی ٹوپی اتروا کر انہیں ہیٹ پہنانے کے خبط نے نہ جانے کتنے بے گناہوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا، اور اس انگریزی ٹوپی کی خاطر نہ جانے کتنے طویل عرصے تک ترکی .. کے کوچہ و بازار میدان جنگ بنے رہے۔

کمال اتاترک کا خیال غالباً یہ تھا کہ انگریزی ٹوپی کے ذریعہ ترکوں کے سروں میں انگریزی دماغ بھی منتقل ہو جائے گا۔ اور جس جبر و استبداد کے ساتھ اسلامی شعور کو فنا کرنے کی کوششیں جاری تھیں۔ ان کے پیش نظر اس کا یہ خیال بے بنیاد بھی نہ تھا، لیکن شاید اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ع

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے

اسلام کی محبت و عظمت کا جذبہ جو ترکوں کی رگوں میں خون حیات بن کر دوڑتا تھا، کچھ عرصے کے لئے دب تو گیا۔ لیکن سرے سے مٹ نہ سکا۔ ٹھیک اس وقت بھی جب ترکی میں کمال اتاترک کی آمریت اپنے شباب پر تھی اور بیرونی یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ترکی میں شاید اسلامی شعور کا کوئی نشان باقی نہ رہا ہو۔ مظلوم و مقہور ترکی عوام کے اس دینی جذبے کی جھلکیاں اس وقت بھی نظر آتی تھیں اور حالات کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے والے اس بات سے بے خبر نہ تھے۔ ترکی کی معروف خاتون خالدہ ادیب خانم نے (جو خود بھی بڑی حد تک تجدد پسندی کی طرف مائل تھیں) ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ اپنی کتاب ..... میں لکھا تھا کہ:

"فی الحال ترکی میں سطح پر تو یہی نظر آتا ہے کہ مغرب کو وہاں فتح نصیب ہوئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ترکوں کی روح میں مشرق اب بھی ایک اندر اندر بہتے ہوئے دھارے کی طرح موجود ہے۔"

(ص ۲۰۲ طبع دوم ۱۹۶۳ء)

یہ "اندر اندر بہتا ہوا دھارا" اب رفتہ رفتہ پھر سطح پر آ رہا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں جو پہلے انتخابات ہوئے ان میں کمال اتاترک اور عصمت انونو کی پارٹی کو سخت شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس کی جگہ عدنان مندریس کی ڈیموکریٹک پارٹی برسر اقتدار آئی جس نے اسلامی سرگرمیوں پر لگی ہوئی پابندیوں کو رفتہ رفتہ اٹھا دیا۔ اس کے بعد ایک مختصر عرصے کے لئے عصمت انونو کی ری پبلکن پارٹی پھر زبردستی ملک پر قابض ہوئی، اور اس نے عدنان مندریس جیسے قائد کو تختہ دار پر لٹکایا لیکن اب پھر وہاں جسٹس پارٹی کی حکومت ہے جو اسلام کے معاملہ میں عدنان مندریس کی پیروی کر کے عوام کے دل کی دھڑکنوں کی ترجمانی کر رہی ہے۔ ترکی کے موجودہ صدر جناب جودت صونائی نے حال ہی میں اپنے عوام کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر پیغام دیتے ہوئے کہا تھا کہ

"حالات کا تقاضا ہے کہ ہم تمام غیر اسلامی نظریات اور باطل تحریکات کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں۔ صرف دین اسلام دین وحدت ہے۔ امت اسلامیہ کا دستور صرف قرآن کریم ہے۔ حالات ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم سب قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لیں اور ترکی قوم خدا کے فضل سے اسلام کی سچی دعوت کی پوری طرح حفاظت کرنے کی اہل ہے۔"

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک صفر ۸۸ھ بحوالہ روزنامہ البلاد مکہ مکرمہ شمارہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ)

حال ہی میں ترکی کے ایک معروف عالم دین دارالعلوم تشریف لائے تھے تو انہوں نے بتایا کہ جس ملک میں کبھی کمال اتاترک نے قرآن کریم کو اٹھا کر شیخ الاسلام کے سر پر دے مارا تھا۔ آج اسی ملک میں قرآن و سنت کی تعلیم کے لئے ہزاروں کی تعداد میں مدارس قائم ہیں۔ یہاں تک کہ نئی نسل کے وہ نوجوان جو کبھی ضیاء گوک الپ کی تحریروں سے متاثر تھے۔ آج وہ بھی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ "جدت" کے نام پر ان کے ساتھ کتنا بڑا فراڈ کھیلا گیا ہے۔

ترکی کے یہ بدلتے ہوئے حالات جہاں ہمارے لئے مسرت انگیز اور امید افزا ہیں۔ وہاں ہمیں اپنے طرز عمل کو متعین کرنے کے لئے گہرے غور و فکر کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ ترکی عالم اسلام کی وہ پہلی تجربہ گاہ تھی جہاں مغربی افکار کا سب سے پہلا تجربہ کیا گیا۔ وہاں مغربیت کی تحریک کو نظری میدان میں ضیاء گوک الپ جیسے فکری رہنما بھی میسر آئے۔ اور سیاسی میدان میں کمال اتاترک جیسے انتہا پسند ڈکٹیٹر بھی، اور اس طرح افہام و تفہیم سے لے کر جبر و استبداد تک کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جو مغربی تجدد کی تحریک نے اس ملک میں اختیار نہ کیا ہو، اور چونکہ یہ ملک ایک طرف تمام عالم اسلام کے لئے نہ صرف سیاسی بلکہ جذباتی حیثیت سے بھی ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور دوسری طرف یورپ سے جغرافیائی اعتبار سے بالکل ملا ہوا تھا۔ اس لئے اہل مغرب نے یہاں تجدد کی تحریک کو پروان چڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ پھر کم و بیش تیس سال تک یہاں اسلامی شعور کو فنا کرنے کا ہر طریقہ آزمایا گیا۔ اور بقول پروفیسر ٹائن بی

"ہٹلر کے ہمعصر مصطفےٰ کمال اتاترک نے ایک زیادہ موزوں طریقہ اختیار کیا۔ ترکی ڈکٹیٹر کا مقصد اپنے ہموطنوں کے ذہن کو زبردستی مغربی تمدن کے سانچے میں ڈھالنا تھا اور انہوں نے کتابیں سوخت کرنے کے بجائے حروف تہجی کو بدل ڈالنے پر قناعت کر لی۔ اب کتابوں کے جلانے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی۔ کیونکہ وہ حروف تہجی جو ان کی کنجی کی حیثیت رکھتے تھے وہی منسوخ کر دیئے گئے تھے اب یہ ذخائر اطمینان کے ساتھ الماریوں میں بند پڑے رہ سکتے تھے۔ علاوہ چند سن رسیدہ علماء کے ان کو ہاتھ لگانے والا اب کوئی نہ تھا۔" (مطالعہ تاریخ ص ۵۱۸، ۵۱۹ بحوالہ مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ اسلامیت اور مغربیت ص ۶۷ (باقی آئندہ)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۲۲)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد

غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مصالحت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ میرا یہ فرزند سردار ہے۔ ان کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح اور اتفاق کی بنیاد ڈالے گا۔ اس لئے حضرت معاویہؓ کو جو خلافت پہنچی تھی وہ حضرت حسنؓ کے سپرد کر دینے سے پہنچی تھی۔ اور جس سال میں یہ خلافت مقرر ہوئی تھی۔ اس کا نام سال الجماعت رکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس میں سب لوگوں کے درمیان اتفاق ہو گیا تھا۔ اور مخالفت درمیان سے اٹھ گئی تھی۔ اور سب نے اتفاق سے حضرت معاویہ کی زمامداری قبول کی۔ اور اس موقعہ پر یہ دونوں فریق ہی خلافت کے دعویدار تھے۔ کوئی تیسرا فریق موجود نہ تھا کہ وہ مخالفت کرتا۔ اور جو دونوں گروہ حاضر تھے۔ ان میں آپس میں صلح ہو گئی تھی اور حضرت معاویہ کا خلیفہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول سے بھی ثابت ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی خلافت پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک رہے گی۔ اور یہاں خلافت سے مطلب اسلام کی قوت اور تقویت کا ہونا مقصود ہے۔ اور تیس سال سے جو پانچ برس زائد بیان ہوئے ہیں اس سے حضرت معاویہؓ کا زمانہ مراد ہے کیونکہ جب چاروں اصحابوں کی خلافت کا زمانہ گنا گیا تو تیس سال تک رہا۔ تو اس کے بعد حضرت معاویہؓ کی خلافت قائم ہوئی تھی۔ اور حضرت معاویہ نے انیس سال تک خلافت کی ہے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۱۱۹)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

تنبیہ سوئم۔ باید دانست کہ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب آنحضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم و صاحب فضیلت جلیلہ و زمرۂ صحابہ رضوان اللہ علیہم نرفتہ در حق او سوء ظن کہ موجب فسق سب او نہ فحش تا مرتکب حرام فسقی گردد۔ (ازالۃ الخفاء مقصد اول فصل پنجم بیان تمن)

تیسری تنبیہ۔ جاننا چاہیئے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور صحابہ کی جماعت میں بڑی فضیلت رکھتے تھے۔ خبردار تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا۔ ورنہ تم حرام کے مرتکب ہو گے۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں سوء ظن رکھنے والے گمراہ ہیں۔ اطلاق فحش ان کا سوء ظن چنداں تعجب نہیں کیونکہ وہ ایسے مقدس حضرات سے سوء ظن رکھتے ہیں۔ جن کا مثل تمام امت محمدیہ میں ایک بھی نہیں۔ دوسرا گروہ ان جاہل عورتوں کا ہے۔ جو حضرت علی مرتضیٰ کی محبت کا مکمل حضرت معاویہؓ کی بدگوئی کو سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں۔ مگر درحقیقت نہ وہ اس امر میں بلکہ بہت سے امور اصول و فروع میں اہلسنت کے مخالف ہیں۔ اور فرقہائے شیعہ میں داخل ہیں۔

تیسرا گروہ اس زمانہ کے بعض اہل تظاہر بالعلم بعض روایات میں حضرت معاویہؓ کے مناقب ان کی نظر سے گذرے اور بوجہ نابصیرت کے ان کی تاویل تک ان کے ذہن کی رسائی نہ ہوئی۔ ان سب میں نمایاں وہ حضرات ہیں جو دوسرا گروہ ہے۔ چوتھا۔ واللہ اعلم (حاشیہ ازالۃ الخفاء مقصد اول مترجم اردو صفحہ ۵۱)

ہم نے بطور نمونہ بعض اکابرات کے ارشادات یہاں نقل کر دیئے ہیں۔ ورنہ تمام اہلسنت والجماعت کا حضرت معاویہؓ اور اختلافات صحابہ کے متعلق یہی عقیدہ ہے۔

حضرت معاویہؓ کے باغی ہونے کا مطلب

حضرت معاویہؓ کی شخصیت میں مودودی صاحبان جب کتاب و سنت کے دلائل سے عاجز آجاتے ہیں تو ان کتابوں کے حوالجات پیش کرتے ہیں۔ جن میں حضرت معاویہ اور آپ کے گروہ کے متعلق باغی کا لفظ لکھا ہے۔ حتیٰ کہ خود مودودی صاحب نے بھی خلافت و ملوکیت میں اس قسم کے حوالجات پیش کئے ہیں۔

الجواب۔ (۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بحث خلافت میں خلیفہ سے بغاوت کرنے کی تیسری صورت میں لکھتے ہیں کہ تیسری صورت (خلیفہ سے بغاوت کرنے کی) یہ ہے کہ دین قائم کرنے کی غرض سے لوگ بغاوت کریں اور خلیفہ (کی حقیقت) اور اس کے اعلام (کے وجوب اقامت) میں شبہ بیان کریں (یہاں گمراہوں کی یہ تاویل قطعی البطلان ہو۔ تو اس کو کوئی اعتبار نہیں جیسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مانعین زکوٰۃ نے اختیار کی تھی) (اور) ان کی تاویل (قابل اعتبار نہیں) اور تاویل قطعی البطلان ہونے کے یہ معنی ہیں کہ (یہ تاویل) نص قرآن یا سنت مشہورہ یا اجماع یا قیاس جلی کے خلاف ہو۔ اور اگر وہ تاویل قطعی البطلان نہ ہو بلکہ مجتہد فیہ ہو تو وہ گروہ باغی تو ضرور ہو گا۔ مگر قرن اول میں ایسے گروہ کا حکم وہی ہے جو باغی قطعی کا ہوتا ہے کہ اگر وہ گروہ خطا کرے تو اس کے لئے ایک تیر ہے۔ لیکن جبکہ (خلیفہ وقت) سے بغاوت کرنے کی حالت کی حدیثیں جو صحیح مسلم وغیرہ میں مستفیض ہیں شان پر گئیں اور اس کا اجماع اس پر منعقد ہو گیا۔ تو اب (اگر کوئی بغاوت کرے تو اس) باغی کے حق ہونے کا حکم ہم نہیں دیتے۔ (ازالۃ الخفاء مقصد اول مترجم مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی)

حاشیہ میں مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ مجتہد فیہ وہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کی بابت کوئی حکم صریح کتاب و سنت میں نہ ہو۔

خلاصہ مطلب

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں مانعین اور منکرین زکوٰۃ نے جو بغاوت و مخالفت کی تھی۔ اس کو اجتہاد نہیں کہا گیا۔ کیونکہ ان کی تاویل قطعی طور پر باطل تھی۔ لیکن بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں حضرت عائشہ اور حضرت معاویہؓ نے جو مخالفت کی۔ اس کو اجتہاد کہا جاتا ہے۔ لیکن وہ حقیقتاً بغاوت نہیں۔ کیونکہ ان کے پاس تاویل تھی۔ اور یہ اختلاف (اجتہادی) تھا۔ جس کی بنا پر باغی گروہ کو بھی ایک اجر ملے گا۔ جس طرح خطا کرنے والے مجتہد کو بھی ایک اجر ملتا ہے۔ پس حقیقت لفظ باغی کی جو بعض اہل بدعات پر شائع ہے (ب) خود حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قول سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے باغی ہونے کا وہی حکم تھا۔ جو مجتہد (قطعی) خطا کرنے والے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت معاویہؓ کے بارے میں فریقین کی طرف سے ایک ایک حکم (ثالث) مقرر کرنے کی تجویز قبول کر لی تھی۔ جس کی بنا پر حضرت علی کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاویہ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص ثالث مقرر کئے گئے تھے۔ اگر حضرت معاویہؓ اس معنی میں باغی ہوتے جس معنی میں مودودی گروہ منوانا چاہتا ہے یعنی بالکل باطل پر ہوتے تو حضرت علی کے لئے حکمین کی تجویز کو قبول کرنا ناجائز تھا۔ کیونکہ قرآن مجید میں باغی گروہ کے متعلق صریح حکم ہے۔

(باقی آئندہ)

مشرقی پاکستان میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف احتجاجی جلوس اور ہڑتال

سلہٹ ۲۲ اگست۔ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سلہٹ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام دشمنی اور اس کی دیگر خلاف اسلام حرکات خصوصاً اس کی رسوائے زمانہ نام نہاد کتاب "اسلام" نامی کے خلاف زبردست احتجاجی جلوس نکالا گیا اور شہر سلہٹ میں زبردست ہڑتال ہوئی۔ صبح سے شام تک موٹر گاڑی سائیکل رکشا بے بی وغیرہ ہر قسم کی سواریاں بند رہیں۔ یہاں تک کہ مچھلی اور ترکاریاں اور دیگر ہر قسم کا کاروبار معطل رہا۔ شہر اور مضافات کے عوام ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ جلوس دس بجے دن شروع ہوا جس میں سکول کالج اور مدارس عربیہ کے طلبا اور دیندار مسلمان شریک ہوئے۔ جلوس شہر کے بازاروں اور گلی کوچوں کا چکر لگا کر جامع مسجد بندر بازار میں پہنچا جو ایک وسیع اور تین منزلہ مسجد ہے۔ لوگ اتنے زیادہ ہو گئے کہ مسجد میں سمانا مشکل ہو گیا۔ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد میں جگہ اتنی تنگ ہو گئی کہ نماز کے لئے لوگوں نے دوسری مسجدوں کا رخ کیا نماز ظہر کے بعد پھر جلوس کی شکل میں عوام جلسہ گاہ رجسٹری ماٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس میں تقریباً ۲۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ جلوس کی قیادت حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ فرما رہے تھے۔ تمام شہر نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ جلوس میں شریک حضرات مطالبہ کر رہے تھے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب ضبط اور اس کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کرو۔ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو منسوخ کرو۔ اس جلوس کے متعلق عوام کے تاثر یہ ہیں کہ:۔

اس قسم کا جلوس قیام پاکستان کے بعد کبھی نہیں نکلا۔ اس کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پرگنہ نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔ مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا شیخ بدر العالم صاحب مولانا مفضل علی صاحب اور حضرت مولانا شیخ لطف الرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی۔ آخر میں مشرقی پاکستان کے شعلہ بیان مقرر اور ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ کے ایڈیٹر حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب نے پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام دشمنی کو واضح کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کو ضبط کیا جائے۔ اور اس کو ادارہ سے علیحدہ کر کے پاکستان کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(محمد اشرف علی ناظم عمومی جمعیۃ ضلع سلہٹ)

مورخہ ۱۲/۷/۶۸ بعد نماز جمعہ جگناتھ پور تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کا سید پور درگاہ جامع مسجد میں ایک اہم جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں حاضرین کے علاوہ اکثر مشائخ کرام اور زعماء عظام نے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل اراکین جمعیۃ کی پرزور تقریریں ہوئیں:۔

مقرر اول، حضرت مولانا مفضل علی صاحب امیر گلاب گنج تھانہ جمعیۃ علماء اسلام نے محرف اسلام ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام دشمنی کو واضح کیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

(۲) جناب مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر فرمائی اور قیام پاکستان کے مقصد پر روشنی ڈالی۔ ان حضرات کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل مطالبات و تجاویز بالاتفاق منظور ہوئے۔

(۱) اسلامک ریسرچ بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" نامی پر سخت غیظ و غضب کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کتاب مذکور کو فوراً ضبط کیا جائے اور اس کو ادارہ سے علیحدہ کیا جائے۔ اور اس کی جگہ ماہر کتاب و سنت اور پابند شریعت عالم دین کو مقرر کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، فحاشی، بے حیائی، بے دینی، زناکاری، وغیرہ کو ختم کرنے اور ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملکی انتخابات براہ راست عوامی رائے سے ہوں اور ملک کے دونوں حصوں کو نمایندگی آبادی کے لحاظ سے دی جائے۔

(۴) یہ اجلاس گذشتہ ۳، ۴، ۵ مئی کو لاہور میں آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس کے منظور شدہ دس مطالبات اور تجاویز اور قراردادوں کی مکمل تائید کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے ہمارے غریب کسان بھائیوں پر جو مسلسل خزانہ، ٹیکس اور سود بڑھایا جا رہا ہے۔ اس سے یقیناً کاشتکاروں پر بے حد ظلم ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کم جائداد مثلاً تین ایکڑ سے کم زمین کے مالک والے سے ٹیکس و بقایا خزانہ موقوف کر کے ان کی ہمت افزائی کی جائے۔ بعد ختم جلسہ اسی رات جگناتھ پور تھانہ کی جمعیۃ قائم ہوئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب حاجی غلام ربانی صاحب پوسٹ سید پور
نائب امیر۔ مولانا معین صاحب ساکن کوناڑپور
ناظم۔ مولانا اصغر حسین صاحب ساکن پاٹھلی پوسٹ رسول گنج
نائب ناظم۔ حافظ سراج الاسلام " " سید پور
" " مسٹر اصغر علی صاحب " "

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نئی سڑک سلہٹ سید عبد الغفور)

سلہٹ علاقہ گاسیاڑی میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع

مورخہ ۱۸ جمادی الاولیٰ۔ گاسیاڑی مظاہر العلوم میں زیر صدارت حضرت العلامہ مولانا شفیق الحق اختر (رکن مرکزی جمعیۃ علماء اسلام و امیر سٹی جمعیۃ گاسیاڑی) جمعیۃ علماء اسلام کا سہ ماہی اجلاس منعقد ہوا۔ حافظ محمد شفیق الحق صاحب نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا افتتاح کیا۔ پھر حضرت العلامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنے معقول و مدلل بیان سے اہل جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ آپ نے تحریک پاکستان کا بنیادی وعدہ کہ "پاکستان میں مقدس قرآن و سنت کے قوانین کو اپنایا جائے گا" یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے ارباب اقتدار نے قرآن و سنت کے ساتھ جو مسخرہ پن اختیار کر رکھا ہے وہ بہت افسوسناک ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہو کر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کریں۔

اس کے بعد صدر مجلس حضرت مولانا محمد شفیق الحق اختر صاحب نے اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کے ساتھ اسلامی مملکتوں کے ادوار کو بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے سلطنت مغلیہ کا آخری دور اور حکومت برطانیہ کا ہند پر جابرانہ تسلط اور اس کے بعد سے علمائے کرام کی انتھک کوشش اور پیہم جدوجہد آزادی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی آزادی علماء کرام کی جدوجہد کا ہوں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مسٹر پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس سطح کے دوسرے افراد مغربی نمرودوں کے پروردہ ہیں غرض آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم کے نیچے مسلمانوں کے اکٹھا ہو جانے کی ضرورتوں کو واشگاف فرمایا۔ اخیر میں ذیل کی قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔

(۱) مسلمانوں کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی قرآن و سنت کے بالکل خلاف ہیں۔ ان قوانین سے جلد از جلد ملک کو پاک کریں۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے کفریات، تحریفات سے ملک کے اٹھانوے فیصد مسلمانوں کے جذبات مخدوش ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس کو ادارہ سے الگ کیا جائے

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آغا شورش قوم و ملت کا خیر خواہ اور ایک روشن ستارہ ہے۔ اس کی گرفتاری غلط رپورٹوں پر مبنی ہے۔ اسے فوراً رہا کر دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس ملک میں ارتداد کی تبلیغ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ارتداد کی تبلیغ بند کی جائے (۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شراب، سینما، رقص و سرود پر پابندی لگائی جائے۔ اور زیارت حرمین کی پابندی ہٹا دی جائے

(محمد عبد اللہ فاروقی ناظم جمعیۃ الطلبہ مظاہر العلوم ڈاکخانہ گاسیاڑی ضلع سلہٹ)

تصانیف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خانصاحب

دیگر مطبوعات ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

احسن الکلام فی ترک قرأۃ الفاتحہ خلف الامام مکمل مجلد	۱۰/۰
المنہاج الواضح یعنی راہ سنت	۶/۰۰
راہ ہدایت فی تحقیق المعجزات والکرامات	۱/۵۰
تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر	۳/۲۵
باب جنت بجواب راہ جنت	۲/۵۰
دل کا سرور (مسئلہ مختار کل)	۲/۲۵
تبلیغ اسلام حصہ اول	۱/۵۰
گلدستہ توحید	۱/۷۵
عیسائیت کا پس منظر	۱/۲۵
انکار حدیث کے نتائج	۲/۵۰
صرف ایک اسلام بجواب دو اسلام	۲/۵۰
طائفہ منصورہ	۲/۵۰
الطاف القدس فی معرفۃ لطائف النفس	۳/۰
تکمیل الاذہان (عربی)	۳/۰

تسکین الصدور

اس کتاب میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خانصاحب مدظلہ نے قرآن کریم صحیح احادیث اور سلف صالحین کی واضح عبارات سے راحت قبر اور عذاب قبر کے بارے میں اسلامی نظریہ بیان کیا ہے اور صحیح احادیث اور ٹھوس عبارات سے قبر میں اعادۂ روح پر نفیس بحث کی ہے۔ نیز حضرات انبیاء علیہم السلام کی قبور میں حیات اور عند القبور ان کے سماع پر واضح دلائل اور براہین سے تحقیق کی ہے اور عام سماع موتیٰ پر بھی مختصراً مگر اصولی بحث کی ہے اور مسئلہ توسل پر بھی بحمد اللہ تعالیٰ سیر حاصل اور باحوالہ بحث کی ہے اور اس سلسلے میں کئے گئے جملہ اعتراضات کے کتب تفسیر و عقائد شروح حدیث اور فقہ سے بفضلہ تعالیٰ مسکت اور شافی جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ قیمت چھ روپے پچاس پیسے

اطیب الکلام ملخص احسن الکلام	۱/۰
تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین	۲/۵۰
بانی دار العلوم دیوبند	۱/۲۵
تحقیق الدعاء بعد صلوٰۃ جنازہ	۱/۵۰
چالیس دعائیں	۰/۶۲
حلیۃ المسلمین معہ رسالہ اعفاء اللحیہ	۰/۷۵
درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ	۰/۳۷
چہل مسئلہ حضرات بریلویہ	۰/۶۲
مرزائی کا جنازہ	۰/۴۰
مسئلہ قربانی مع رسالہ سیف یزدانی	۱/۲۵
نماز مسنون مترجم مع اذکار و ادعیہ	۰/۵۰
اسرار محبت (عربی)	۲/۵۰
تفسیر آیت نور (عربی)	۱/۲۵
فیوضات حسینی المعروف تحفہ ابراہیمیہ	۵/۰

ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مولانا مجاہد الحسینی کے قلم سے

ایک نادر پیشکش

خطبات مشاہیر

برصغیر پاک و ہند کے عظیم دینی رہنماؤں، شعلہ بیاں خطیبوں

اور

سحر آفریں مقرروں کی

معرکہ آراء، تاریخی تقریروں کا مجموعہ

(جلد شائع ہو رہی ہے)

اسلامک ریسرچ اینڈ پبلی کیشن سنٹر

۷۲ بی پیپلز کالونی لائل پور

عہد اول

- مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
- شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ
- شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
- علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
- مولانا مفتی کفایت اللہؒ
- مولانا عبید اللہ سندھیؒ
- مولانا محمد علی جوہرؒ
- مولانا سید سلیمان ندویؒ
- علامہ محمد اقبالؒ
- مولانا ابوالکلام آزادؒ
- مولانا محمد یوسف دہلویؒ
- مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ
- مولانا افضل حق چوہدریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

اور

دوسری عظیم شخصیات

ہدایات

برائے جملہ اضلاعی دفاتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان میں وسعت اور جماعتی نظام کار میں حسن و خوبی پیدا کرنے کے لئے جمعیۃ کے تمام ماتحت دفاتر کے نام یہ ہدایات جاری کی جا رہی ہیں جن کی رو سے تمام دفاتر کے ناظم حضرات کا یہ فرض ہے کہ صوبائی دفتر نظامت سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کر کے اپنے فرائض منصبی کی تکمیل کریں اور ان ہدایات کے مطابق جماعتی کارگذاریوں کی رپورٹ مرتب کر کے صوبائی دفتر نظامت کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

ہدایات

(۱) آپ کے ضلع یا تحصیل میں جمعیۃ علماء اسلام کے جتنے عہدہ دار یا جو حضرات رکن بن چکے ہیں، ان کی فہرست معہ پورا پتہ اپنے ڈویژن کے دفتر اور صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائے۔

(۲) جمعیۃ کے جتنے باقاعدہ رکن بن چکے ہیں ان سے ایک روپیہ سالانہ بطور زر اعانت برائے جمعیۃ وصول کر کے صوبائی دفتر میں روانہ کریں اور یہ وصولی قمری سال کے حساب سے کی جائے گی۔

(۳) آپ کے علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یا دوسری تنظیموں کے ایسے اجتماعات جن میں جمعیۃ کے رہنما شرکت فرما کر تقاریر کریں، ان میں اجلاس کے اختتام پر جمعیۃ کے لئے رکن سازی کی تحریک پیدا کر کے فارم رکنیت پُر کرائے جائیں۔ فیس رکنیت کے علاوہ ایک روپیہ زر اعانت وصول کر کے صوبائی دفتر میں جمع کرائے جائیں۔ فارم رکنیت جمعیۃ کے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ حسین آگاہی روڈ ملتان سے حاصل کئے جائیں۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر تمام دینی تنظیموں اور مدارس عربیہ کے اجتماعات میں "ترجمان اسلام" کے لئے خریدار مہیا کئے جائیں اور اس کی توسیع و اشاعت کی اپیل کی جائے۔

(۵) آپ کے حلقہ میں جمعیۃ کے جتنے اراکین موجود ہیں انہیں سال میں کم از کم تین مرتبہ کسی مرکزی مقام پر جمع کرنے کی کوشش کی جائے، اور انہیں جمعیۃ کے نظام کار، اغراض و مقاصد اور پروگراموں سے باخبر رکھا جائے۔

محمد اکرم	محمد اجمل
ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور	ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

معذرت

ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں جمعہ ۶ ستمبر کی بجائے ۶ اکتوبر سہواً شائع ہو گیا ہے۔ قارئین نوٹ فرمائیں۔ (ادارہ)

مبلغ جمعیۃ کا دورہ

مبلغ ضلع میانوالی نے ذیل کے مقالات کا دورہ کیا۔ خصوصی اور عام اجتماعات میں جمعیۃ کا پروگرام پیش کیا۔ ۲۴ اگست بہل، نوتک۔ ۲۵ اگست دریا خان، کوٹلہ جام۔ ۲۶ اگست دلیوالہ

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض خان پور کے زیر اہتمام عظیم الشان اجتماع

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار زیر سرپرستی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان زیر صدارت حضرت مولانا میاں عبدالہادی صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین دین پور شریف نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے ممتاز مشائخ عظام و علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جوق در جوق تشریف لا کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

(مطیع الرحمٰن درخواستی خانپور)

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ

برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال کا سالانہ تبلیغی جلسہ انشاء اللہ ۳۰ رجب، یکم، ۲ شعبان مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ہونے والا ہے۔ جس میں حسب ذیل حضرات نے تشریف آوری کی منظوری دے دی ہے۔

مخدوم العلماء حضرت درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ ان حضرات کے علاوہ دوسرے مقتدر علماء اہلسنت والجماعت بھی تشریف لائیں گے۔

دوسرے اضلاع کے احباب بھی اس جلسہ میں شریک ہونے کی کوشش فرمائیں۔

الداعی الاحقر مظہر حسین غفرلہ مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال۔ ضلع جہلم)

اسے ضرور پڑھئے

ترجمان اسلام میں شائع کرنے کے لئے جو خبریں، جلسہ ہائے جمعیۃ کی کارروائیاں اعلانات وغیرہ بھیجے جائیں وہ کاغذ کے ایک طرف خوشخط اور مختصر تحریر کئے جائیں لمبی چوڑی کارروائی یا پنسل وغیرہ کی لکھی ہوئی ہرگز ہرگز شائع نہیں کی جائیں گی۔

بعض حضرات اپنی کارروائی من و عن شائع کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ادارہ کو جائز ترمیم و تنسیخ کا حق ہے۔ (ادارہ)

مردوں، عورتوں، بچوں کیلئے

حقوق الاسلام

از حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حقوق اللہ تعالیٰ

سب سے اول بندہ کے اوپر اللہ جل شانہٗ کا حق ہے جس نے طرح طرح کی نعمتیں ایجاد و ابقاء کی عنایت فرمائیں۔ گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لائے۔ ہدایت پر عمل کرنے کے صلہ میں طرح طرح کی نعمتوں کی امید دلائی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں کے ذمہ یہ ہیں (۱) ذات و صفات کے متعلق موافق قرآن و حدیث کے اپنا اعتقاد رکھے۔ (۲) عقائد و اعمال و معاملات و اخلاق میں جو ان کی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے (۴) جس سے محبت یا بغض رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا دریغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

حقوق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

چونکہ ذات و صفات مرضیات و نامرضیات الٰہی کی شناخت ہم لوگوں کو بتوسط حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوئی اور ان کے پاس ملائکہ وحی لائے۔ اسی طرح بہت سے دنیوی منافع و مضار بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے دریافت ہوئے اور بہت سے ملائکہ ہمارے فائدوں کے کاموں پر متعین ہیں اور باذن الٰہی ان کاموں کو انجام دے رہے ہیں۔ اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام و حضرات ملائکہ علیہم السلام کا حق، حق تعالیٰ کے حق میں داخل ہو گیا، بالخصوص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان سب سے زائد ہم پر ہے۔ اس لئے آپ کا حق بھی سب سے زائد ہے۔ وہ چند حقوق یہ ہیں:۔

(۱) آپ کی رسالت کا اعتقاد رکھے (۲) تمام احکام میں آپ کی اطاعت کرے۔ (۳) آپ کی عظمت اور محبت کو دل میں جگہ دے (۴) اور آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھے

حضرات ملائکہ علیہم السلام کے یہ حقوق ہیں (۱) ان کے وجود کا اعتقاد رکھے۔ (۲) ان کو گناہوں سے پاک سمجھے (۳) جب ان کا نام آئے تو علیہم السلام کہے (۴) مسجد میں بدبودار چیزیں کھا کر جانے سے یا مسجد میں ریح صادر کرنے سے ملائکہ کو ایذا ہوتی ہے اس سے احتیاط کرے۔ اور بھی جن امور سے ملائکہ کو تکلیف و تنفر ہو، ان سے احتراز لازم سمجھے۔ مثلاً تصویر رکھنا یا بلا ضرورت شرعی کتا پالنا یا جھوٹ بولنا۔ جنابت میں براہ سستی پڑا رہنا کہ نماز بھی برباد ہو جائے۔ بلا ضرورت شرعی و طبعی برہنہ ہونا، گو خلوت میں ہو۔

صحابہ و اہلبیت

حضرات صحابہ و حضرات اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینی اور دنیاوی دونوں طرح کا تعلق ہے اس لئے آپ کے حق میں ان حضرات کے حقوق بھی داخل ہو گئے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) ان حضرات کی اطاعت کرے (۲) ان حضرات سے محبت رکھے (۳) ان کے محبین سے محبت اور مبغضین سے بغض رکھے۔

علماء و مشائخ

چونکہ علماء ظاہر و باطن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور مسند فتوح ہیں اس لئے ان حضرات کے حقوق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں داخل ہیں وہ یہ ہیں (۱) فقہائے مجتہدین و علمائے محدثین و اساتذہ و مشائخ طریقت و مصنفین مرضیات کے لئے دعائے خیر کرتا رہے (۲) حسب قاعدہ شرعی ان کا اتباع کرے (۳) جو ان میں زندہ ہوں ان سے تعظیم و محبت سے پیش آئے ان سے بغض و مخالفت نہ کرے (۴) حسب وسعت و ضرورت ان حضرات کی مالی خدمت بھی کرتا رہے۔

حقوق والدین

یہ حضرات مذکورین تو دینی نعمتوں میں واسطہ تھے اس لئے ان کا حق لازم تھا۔ بعضے لوگ دنیوی نعمتوں کے ذرائع ہیں، ان کا حق شرعاً ثابت ہے۔ مثلاً ماں باپ کہ ایجاد اور پرورش ان کے توسط سے ہوتی ہے۔ ان کے حقوق یہ ہیں۔

(۱) ان کو ایذا نہ پہنچائے اگرچہ ان کی طرف سے زیادتی ہو (۲) اگر ان کو حاجت ہو تو مال سے ان کی خدمت کرے اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں (۳) قولاً و فعلاً ان کی تعظیم کرے (۴) مشروع امور میں ان کی اطاعت کرے۔

ماں باپ کے انتقال کے بعد اُن کے حقوق

(۱) ان کے لئے دعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نوافل و صدقات مالیہ کا ثواب ان کو پہنچاتا رہے (۲) ان کے ملنے والوں کے ساتھ رعایت مالی و خدمت بدنی و حسن اخلاق سے پیش آئے (۳) ان کے ذمہ جو قرضہ ہو اس کو ادا کرے (۴) گاہ گاہ ان کی قبر کی زیارت کیا کرے۔

اجداد وغیرہ

دادا، دادی، نانا، نانی کا حکم شرعاً مثل ماں باپ کے ہے، پس ان کے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپھی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث میں اس طرف اشارہ آیا ہے۔

اولاد

جس طرح ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہیں اسی طرح ماں باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہیں۔ (۱) نیک بخت عورت سے نکاح کرنا تاکہ اولاد اچھی پیدا ہو (۲) بچپن میں محبت کے ساتھ ان کو پرورش کرنا کہ اولاد کو پیار کرنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ اگر انا کا دودھ پلانا پڑے تو خلیق اور دیندار انا تلاش کرنا کہ دودھ کا اثر بچہ کے اخلاق میں آتا ہے۔

(۳) ان کو علم دین و ادب سکھانا

(۴) جب نکاح کے قابل ہوں ان کا نکاح کر دینا۔ اگر لڑکی کا شوہر مر جائے تو نکاح ثانی تک اس کو اپنے گھر آرام سے رکھنا۔ اس کے مصارف ضروریہ کا برداشت کرنا۔

Scanned with CamScanner

N. 6775 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L No 752
ترجمان الاسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE PRICE

مرکزی دفتر کو مضبوط و مستحکم بنائیے

کُل پاکستان جمعیّۃ عُلمائے اسلام کے دفتر نے ملتان میں کام شروع کر دیا ہے

مرکزی دفتر درج ذیل پروگرام شروع کر رہا ہے

- ملک بھر میں جمعیۃ کے تنظیمی رابطہ کی مہم کا آغاز
- کارکنانِ جمعیّۃ کے لیے تربیّتی پروگرام کا منصوبہ
- دعوت و تبلیغ و تحریک اور تاریخ اسلام پر معلوماتی لٹریچر کی اشاعت کا باقاعدہ سلسلہ
- پاکستان، دنیائے عرب، ممالک سلامیہ اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں کے جدید تغیّر پذیر سیاسی حالات اور ان سے پیدا شدہ تقاضوں سے ارکان و کارکنانِ جمعیّۃ کو ہر وقت باخبر رکھنے کا انتظام

پروگرام کے ان چاروں اجزا کو کامیابی کے ساتھ مکمّل کرنے کے لیے مرکزی دفتر ملتان کو جمعیۃ کی ہر چھوٹی بڑی شاخ اور ارکان و کارکنان کے بھرپور تعاون و توجّہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ ہر پندرہ دن کے بعد اپنے کاموں کی تفصیل اپنے ماحول کے حالات کی رپورٹ اور اپنے مشورے و تجاویز بھیجتے رہیئے۔ جمعیۃ کے پروگرام و منشور کو پھیلانے پر چلانے کیلئے اپنے اپنے حلقوں میں رضاکارانہ کام کرنے والوں کا، گروپ بنا کر پروگرام کو پھیلائیے اور ان رضاکاروں کا رابطہ مرکزی دفتر سے قائم کرائیے۔ جمعیّۃ کے اجتماعات کی کارروائی، جلسوں کی روداد اور دوسری کارگزاریاں لکھ کر بروقت مرکزی اور صوبائی دفتر کو بھیجئے مرکزی دفتر کے جاری کردہ ان پروگراموں کی کامیاب تکمیل کے لیے فوری ہنگامی طور پر بھی اور ماہانہ مقررہ صورت میں بھی امدادی رقوم کی فراہمی و ترسیل نہایت ضروری ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ قائم فرمائیے۔

احمد حسین کمال ناظم دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیّۃ علماء اسلام، بیرون لوہاری گیٹ ملتان

ماہنامہ

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

لَیْلَۃُ الْقَدْر

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر)

(ترجمہ) "ہم نے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا اور ہاں تمہیں کس نے بتایا کہ عزت و حرمت والی رات کیا ہے؟ وہ رات جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جس میں ارواحِ مقدسہ اور فرشتے حکمِ خدا سے احکام لے کر نازل ہوتے ہیں۔ اس رات میں طلوعِ صبح تک سلامتی ہے۔"

(مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

جلد ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے شمارہ ۴۷

مولانا ابوالکلام آزاد رح

درسِ قرآن

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ ... تا ... كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (البقرہ)

(ترجمہ) تمہارے لئے یہ بات جائز کر دی گئی ہے کہ روزہ کے دنوں میں رات کے وقت اپنی بیویوں سے خلوت کرو، تم میں اور ان میں چولی دامن کا ساتھ ہے (یعنی ان کی زندگی تم سے وابستہ ہے اور تمہاری اُن سے) اللہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہی کہ تم اپنے اندر ایک بات کا خیال رکھ کر، پھر اس کی بجا آوری میں خیانت کر رہے ہو (یعنی اپنے ضمیر کی خیانت کر رہے ہو۔ کیونکہ اگرچہ اس بات میں برائی نہ تھی مگر تم نے خیال کر لیا تھا کہ برائی ہے) پس اس نے (اپنے فضل و کرم سے تمہیں اس غلطی کے لئے جوابدہ نہیں ٹھہرایا) تمہاری ندامت قبول کر لی، اور تمہاری خطا بخش دی۔ اور اب (کہ یہ معاملہ صاف کر دیا گیا ہے) تم (بغیر کسی اندیشہ کے) اپنی بیویوں سے خلوت کرو۔ اور جو کچھ تمہارے لئے (ازدواجی زندگی میں) اللہ نے ٹھہرا دیا ہے، اس کے خواہش مند ہو۔ (رات کے وقت کھانے پینے کی بھی کوئی روک نہیں) شوق سے کھاؤ پیو، یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے الگ نمایاں ہو جائے (یعنی صبح کی پہلی نمود شروع ہو جائے) پھر اس وقت سے لے کر (رات شروع ہونے تک) روزے کا وقت پورا کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو اس حالت میں نہیں چاہیئے کہ اپنی بیویوں سے خلوت کرو (جہاں تک روزے کا تعلق ہے) اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدیں ہیں۔ پس ان سے دور دور رہنا۔ اللہ اسی طرح اپنے احکام واضح کر دیتا ہے تاکہ لوگ (نافرمانی) سے بچیں۔

یہودیوں کے یہاں روزے کی شرطیں نہایت سخت تھیں۔ یہ کہ اگر شام کو روزہ کھہ کر سو جائیں۔ تو پھر بیچ میں اٹھ کر کچھ کھا پی نہیں سکتے تھے۔ اسی طرح روزے کے مہینہ میں جماع بھی اُن کیلئے مطلقاً ممنوع تھا۔ مسلمانوں کو جب روزہ کا حکم ہوا تو انہوں نے خیال کیا کہ ان کے لئے بھی یہ پابندیاں ضرور ہوں گی۔ اور چونکہ پابندیاں سخت تھیں، اس لئے بعض لوگ نبھاہ نہ سکے۔ اور اپنے فعل کو کمزوری سمجھ کر چھپانے لگے علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم میں اس معاملہ کی طرف اشارہ ہے۔ روزے سے یہ مقصود نہیں ہے، کہ جسمانی ضرورتیں بالکل ترک کر دی جائیں بلکہ مقصود ضبط و اعتدال ہے۔ پس کھانے پینے اور جماع کے معاملہ میں جو کچھ ممانعت ہے صرف دن کے وقت ہے۔ رات کے وقت کوئی روک نہیں۔ جماع کا تعلق برائی اور ناپاکی سے نہیں۔ جس کا عبادت کے مہینہ میں کرنا جائز نہ ہو۔ وہ مرد اور عورت کا ایک فطری تعلق ہے اور دونوں ایک دوسرے سے اپنے حوائج میں وابستہ ہیں۔ پس ایک فطری علاقہ عبادت الٰہی سے منافی کیوں ہو؟ مومن وہ ہے جس کے عمل میں کوئی کھوٹ اور راز نہ ہو

(شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

درسِ حدیث

فضائلِ رمضان

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے۔ جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا۔ گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم رہا ہے۔

(۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں۔

(۳) جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کرے۔ اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس رات کی منجملہ اور علامتوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف، شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل، گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔ اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے۔ کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے، ایسا بالکل ہموار تکیہ کی طرح ہوتا ہے۔ جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں۔ اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے

(۵) حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی:-

(ا) روزہ دار کی افطار کے وقت تک

(ب) عادل بادشاہ کی۔

(ج) مظلوم کی دعا جس کو حق تعالےٰ شانہٗ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا۔

(۶) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

مراد یہ کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا۔ وہ محض فاقہ کرتا ہے اور اس کا روزہ بے معنی ہے۔

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ
ترجمان الحدیث
لاہور

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال - مدیر معاون حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۶۸ء قیمت ۲۰ پیسے | شمارہ ۴۸

اشتراکِ عمل

احمد حسین کمال

دس سال کے مرگ آسا جمود کے بعد ملک میں سیاسی حرکت و عمل کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی ہے اور حالات میں گہری تبدیلیاں لانے کا خفتہ احساس عوام میں جاگ اٹھا ہے۔

یقیناً اس جمود کے توڑنے اور اس احساسِ خفتہ کو بیدار کرنے میں پہلا اور سب سے بڑا حصہ جمعیۃ علماء اسلام کی اس اہم تاریخی کانفرنس کا ہے جو ۳-۴-۵ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مغربی اور مشرقی پاکستان سے ۵ ہزار سے زیادہ مندوبین و علماء کرام شرکت کے لئے تشریف لائے اور متواتر تین دن تک منعقد ہونے والے اجلاسوں میں لاکھوں مسلمین نے وقت کے اہم ترین مذہبی و سیاسی موضوعات پر دس سال کے اندر پہلی مرتبہ کھلے اور واضح تقریریں سنی تھیں۔

اس کے ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۵ ہزار علماء دین پر مشتمل وہ تاریخی جلوس نکلا تھا جس نے دس سال میں پہلی بار ارباب اقتدار کے سامنے مسلمانانِ پاکستان کے مذہبی، سیاسی و عوامی مطالبات و جذبات کی پرجوش نمائندگی کی تھی۔

جمعیۃ علماء اسلام کی اس کانفرنس اور علماء کرام کے اس جلوس نے عوام اور مسلمانانِ پاکستان کے ایک ایک مسئلہ کو واضح طور پر حکومت اور عوام کے سامنے رکھ دیا تھا۔ احتجاج و مطالبہ کی نہایت پُرامن و مؤثر جدوجہد کی نشان دہی کر دی تھی۔

کانفرنس نے منکرین ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں، دین میں تحریف و تسخیر کی مذموم کوششوں، جمہوریت اور شہری حقوق کی محرومیوں اور عوام کی معاشی و اقتصادی بدحالیوں سے لے کر مسئلہ کشمیر، مسئلہ فلسطین اور ملک کی داخلی و خارجی پالیسیوں تک کے بارے میں پاکستانی عوام کے اضطراب و تشویش کا برملا اظہار کیا تھا اور مستقبل کے خطرات سے حکومت کو متنبہ کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی خبردار اور اپنے جائز حقوق کے مطالبہ کے لئے بیدار و تیار ہو جانے کی منادی کر دی تھی۔

اس کے بعد ہی الحمد للہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں حرکت و عمل کی ایک لہر دوڑ گئی۔ "فتنۂ تحریر" کے خلاف مسلمان عوام نے منظم احتجاج شروع کر دیا۔ جو اس لحاظ سے نتیجہ خیز رہا کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسی شخصیت کی بیدخلی عمل میں آگئی۔ اور دوسری تبدیلیوں کے لئے مطالبات کا سلسلہ چل نکلا۔

اس کے ساتھ ہی امت مسلمہ کی وحدت دینی و سیاسی کی اساس "عقیدۂ ختم نبوت" کے تحفظ و استحکام کا ولولہ بھی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نفوذ کرنے لگا۔

اس نئی صورت حال نے ملک و ملت کے دوسرے عناصر کو بھی حوصلہ دلایا کہ وہ اپنے مطالبات کی تکمیل کے لئے میدانِ عمل میں آجائیں اور طلباء کے طبقے نے پیشقدمی شروع کر دی حتیٰ کہ مسٹر بھٹو بھی اس سیلِ نوخیز میں کود پڑے اور ہیجان و اضطراب کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔

اس موقعہ پر اقتدار کے لئے وجہ تشویش پیدا ہو جانا فطری بات تھی۔ لیکن مئی ۱۹۶۸ء کی جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس و علماء کے جلوس کے وقت سے لے کر طلباء کے موجودہ احتجاجات تک "تحریک جمہوریت" اور اس میں شامل جماعتوں نے معنی خیز خاموشی اختیار کئے رکھی۔ بلکہ اس سلسلہ میں جماعت اسلامی کے نقیب "ایشیا" نے تو موجودہ اضطراب ملی کو بائیں بازو کے رجحانات قرار دے کر اور اقتدار کو دائیں بازو کے خطرے کا احساس دلا کر ہم آہنگی کی دعوت بھی دینا شروع کر دی۔ جس سے شدید اختلاف کا اظہار "تحریک جمہوریت" میں شامل کونسل لیگ کے بعض ارکان نے بھی "نوائے وقت" وغیرہ اخبارات کے ذریعہ کیا۔ جبکہ موجودہ حالات کا تقاضا یہ تھا کہ عوام کے اس ہمہ گیر حرکت و عمل کے جذبہ کو یکجا کر کے مسائلِ ملی کے حل کا راستہ نکالا جاتا اور عوامی حقوق و جمہوریت کے حصول کے لئے مشترکہ اقدام کے لئے پیشقدمی کی جاتی۔ لیکن اس کے برعکس تحریک جمہوریت نے فی الفور جداگانہ طور پر متوازی جلوس آرائیوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور موجودہ وقت میں یہ چیز اقتدار کے لئے جتنی نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے اسے سیاست کی پیچیدگیوں پر نظر رکھنے والا اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔

حالانکہ یہ ہی وقت تھا کہ 'تحریک جمہوریت' اپنی گذشتہ کوتاہی کی تلافی کر کے حرکت و عمل کی موجودہ رو میں سب کے ساتھ شامل ہو کر چلتی تاکہ جمہوریت کے حصول و بحالی کی منزل قریب تر آجاتی۔

بلاشبہ گذشتہ ہفتہ اس کا بہترین مظاہرہ اس جلوس نے کر دیا جو لاہور اور بعض دوسرے مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام، پیپلز پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی (ولی قیصوری گروپ) کے اشتراک سے نہایت کامیابی کے ساتھ نکالے گئے۔ جس میں طلباء کی انجمنوں اور دوسری آزاد جماعتوں نے بھی شمولیت کی۔

دراصل "تحریک جمہوریت" میں شامل بعض جماعتیں اپنے "دائیں بازو" کے رجحانات اور "دائیں بازو" کی "عالمی طاقتوں" سے وابستہ ہونے کی وجہ سے شاید اپنے آپ کو اس پوزیشن میں نہیں پاتیں کہ ایک مشترکہ مقصد کی خاطر بھی مشترکہ اقدام کر سکیں۔

ورنہ اس موقعہ پر ان کا پہلو بچا جانا اور اپنا متوازی راستہ بنانا قابل فہم نہیں رہتا

(دورخی آئندہ)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اور اسے محض گروہ بندانہ عصبیت یا پیچھے رہ جانے کے ملال کا "احساس کہتری" بھی نہیں کہا جا سکتا۔

بہرحال ملک و ملت کے سامنے "اشتراک عمل" کی ایک نئی راہ کھلی ہے۔ یہ راہ "اتحاد" کی اس راہ سے قطعی مختلف ہے۔ جس میں جماعتیں اپنے اہم ترین مقاصد کو پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتی ہیں جیسا کہ اس وقت ہمارے ملک میں "تحریک جمہوریت" میں شامل جماعتوں کا اتحاد ہے۔

اس کے برعکس "اشتراکِ عمل" مختلف مقامات کی طرف جانے والے مختلف مسافروں کا وہ باہمی اشتراک ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

محولہ بالا "اتحاد" میں تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک گروہ کل تک جس بات کو اپنے نظریات کی رو سے غلط کہتا رہا ہے۔ محض اتحاد کی خاطر اب اسے صحیح کہنا پڑ جاتا ہے اور وہ کہنے لگتا ہے، جیسا کہ گذشتہ صدارتی الیکشن کے موقعہ پر عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر ایک جماعت نے برملا یہ طرز عمل اختیار کیا۔

ظاہر ہے کہ یہ "اتحاد" کسی بھی با اصول جماعت کو مطلوب نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ جماعت "دین و ملت" کی خدمت کی دعویدار بھی ہو۔

البتہ ایسا اشتراک جیسا کہ "مسافرت" کی مذکورہ بالا مثال میں بتایا گیا ہے نہ صرف مطلوب بلکہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کی ایسی ضرورت ہے۔ جس سے ہرگز صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

ملک کے موجودہ حالات میں سیاسی سفر کا جو مرحلہ پیش آ گیا ہے وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اشتراک عمل کا یہ دائرہ قائم ہو، اور عوام کے شہری، جمہوری و معاشی حقوق کے حصول کے لئے جو تضاد بن رہی ہے اسے متوازن راہوں اختیار کر کے گرد آلود نہ بنایا جائے۔ ورنہ بحالیٔ جمہوریت اور انسدادِ آمریت کے تمام وعدے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ بلکہ ان کا کھوکھلا پن نمایاں ہو کر عوام کو مایوسی اور بے دلی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دے گا۔

موجودہ حالات کو مشترکہ کوششوں سے نہ صرف یہ کہ بہتر و خوش آئند تبدیلیاں لانے کی طرف موڑ دیا جائے بلکہ مذہبی قوتوں کو ان کے اندر پوری طرح نفوذ کر کے دین کو غالب لانے کا راستہ بھی نکالنے کی سعی کرنا چاہیئے۔

یہی وقت ہوتا ہے جب قوم کے اندر بدل جانے کا شعور جوش مارتا ہے اور اس موقعہ پر ہی رہنمائی کی مناسب قوت پہنچ جانے سے ہر طرح کے مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ قوم و ملت کو دائیں و بائیں بازو کے گمراہ کن تخیل میں مبتلا کر کے اس کے پرجوش شعور کو غلط راہ پر نہیں موڑ دینا چاہیئے۔

ہمارے مسائل صرف ہمارے مسائل ہیں ان کا تعلق نہ دائیں بازو سے ہے نہ بائیں بازو سے۔ انہیں اپنے ہی ملک و ملت کے مسائل کی سطح پر رکھ کر حل کرنے کی کوشش کی جائے، اور ان کے حل کو ہی اسلام کے رُخ پر ڈالا جائے۔

(کمال)

برطانوی وزیر خارجہ کی پُراسرار آمد

موجودہ تغیر پذیر حالات کے وقت برطانوی وزیر خارجہ کی پاکستان میں آمد اور پاکستان کے دونوں حصوں میں دورہ فرمانا، نیز مسئلہ کشمیر پر لب کشائی اور بھارت کے ساتھ مصالحت کرانے کی پیشکش وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں ہیں جنہیں پُراسرار معنویت کا حامل کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا

مسلمان ملت برطانوی سیاست کی آئی زخم خوردہ ہے کہ عام حالات میں بھی اگر انگریزوں کی کوئی سیاسی شخصیت مسلمان ملکوں بالخصوص پاکستان میں آتی ہے تو اسے بھی شک و شبہ کی نظر سے دیکھے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ لیکن جب حالات کوئی نیا رُخ اختیار کر رہے ہوں۔ تو انگریز سیاست دان کی آمد شک و شبہ سے خالی نہیں رہ سکتی

اس سلسلے میں وزیر خارجہ پاکستان کی وہ تقریر بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی جو انہوں نے مذکورہ برطانوی وزیر کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں کی تھی جس کا انداز و اسلوب انگریزوں کی خلاف واقعہ مدح سرائی پر مشتمل تھا۔

برطانوی وزیر خارجہ کا یہ دورہ شاید بھارت کے ایماء پر تھا۔ پاکستان کے دورہ کے بعد وہ بھارت ہی گئے ہیں

پاکستان کے موجودہ حالات جس میں عوام کے بڑھتے ہوئے رجحانات نمایاں تر ہو رہے ہیں۔ بھارت کے لئے یقیناً تشویشناک ہوں گے۔ وہ ہرگز نہیں چاہے گا کہ پاکستان میں سیاسی بیداری عام ہو۔

کشمیر کا مسئلہ ہندوستان کے کروڑہا مظلوم مسلمانوں کا مسئلہ اور بعض غیر متعین سرحدی نزاعات کا مسئلہ نیز دریاؤں وغیرہ کے مسائل ایسے ہیں۔ جن میں اب تک بھارت کا رویہ پاکستان اور مسلمانوں کے مفادات کے خلاف ہے

پاکستان کی سیاست اگر عوامی رجحانات کے مطابق رُخ اختیار کر لیتی ہے۔ تو یقیناً بھارت کو اپنے بہت سے عزائم ہلتے ہوئے نظر آنے لگیں گے۔

بھارت چاہے گا کہ پاکستان میں ایسی تبدیلیاں آنے سے پہلے اس کے عزائم و خواہشات کے مطابق ان مسائل کا تصفیہ ہو جائے۔ اور اس مقصد کے لئے امریکہ اور برطانیہ سے زیادہ اور کون اس کے کام آ سکتا ہے۔

ورنہ جن مسائل اور مشکلات کا خالق خود انگریز ہو اور جس نے جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کئے ہوں جن سے برصغیر کے مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے اور پاکستان کے لئے مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ وہی انگریز اب مفاہمت و مصالحت کا پیغامبر بن کر پاکستان کے دورہ پر آیا۔

"یا للعجب"

"ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں"

(کمال)

محکمہ اوقاف کا نیا فیصلہ

"جو خطیب کسی خطا کے مرتکب ہوں گے ان کی ترقی بند کی جا سکے گی یا انہیں ملازمت سے برطرف کیا جا سکے گا، البتہ انہیں تیس دن کے اندر اندر ایسے حکم کے خلاف نگرانی داخر کرنے کا حق حاصل ہوگا جو اوقاف کے ناظم اعلیٰ کے سامنے داخر کی جائیں گی۔ محکمے کو ہر خطیب یا خطیب امام کی سروس بک رکھنا ہوگی۔ جس میں اس کی کارکردگی، تنخواہ چھٹی، سزا، انتباہ یا مستقلی کے بارہ میں تمام تفصیلات درج ہوا کریں گی۔ متذکرہ رولز کے تحت خطیبوں کے خلاف تحقیقات کے متعلق بھی قواعد وضع کر دیئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں اگر کسی خطیب کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ تو اسے باقاعدہ چارج شیٹ دیا جائے گا"۔

(نوائے وقت لاہور یکم دسمبر ۱۹۶۸ء)

آخر جس چیز کی توقع تھی وہ ہو ہی گئی۔ کوئی عقلمند آدمی اوقاف کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان نہیں دیکھے گا۔ آج جس منظم طریقہ پر اسلام کا نام لیکر اسلام کی صورت مسخ کرنے کوششیں جاری ہیں۔ ان سے ہر دین پسند آدمی آگاہ ہے ان کوششوں کا مقابلہ صرف علماء کرام کا طبقہ ہی کر رہا ہے ہمارے خیال میں اس فیصلے کا مقصد سوائے علماء کے ضمیر پر کنٹرول کرنے اور دین کی وہ تعبیر جو صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے۔ اس کی جگہ جدید نظریات کا پرچار کرنے کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر خطیب حضرات مطلب کی بات نہ کہیں گے تو ان کو نوکر سے نکالا جا سکے گا۔ اس طرح آہستہ آہستہ مساجد ان علماء سے صاف ہو جائیں گی جو کلمہ حق کہنے سے کسی صورت میں بھی گریز نہیں کرتے۔

محراب و منبر کا مقام تو یہ تھا کہ وہاں باضمیر افراد اپنی آواز لوگوں تک پہنچاتے۔ مگر یہاں معاملہ آہستہ آہستہ برعکس ہوتا جا رہا ہے۔ اوقاف کے خطباء اور آئمہ پر کنٹرول کرنے کے لئے تو آئے دن نئے پروگرام ترتیب دیئے جا رہے ہیں۔ مگر سربراہان اوقاف نے کبھی یہ بھی سوچا ہے۔ کہ مقبوضہ مساجد میں نمازیوں کی سہولت کے لئے کیا کچھ ہوا ہے

اوقاف نے مساجد پر قبضہ اس لئے کیا تھا کہ ان کے انتظامات مختلف انجمنوں کے بس نہیں ہیں۔ مگر آج جب ان مساجد پر جو اوقاف کے قبضہ میں ہیں نگاہ پڑتی ہے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مساجد میں چٹائیوں، پنکھوں، روشنی استنجا خانوں اور غسل خانوں کا انتظام دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اوقاف کی تشکیل کردہ انجمنیں درخواستیں اور رپورٹیں روزانہ کرتی ہیں۔ مگر ان کا مقام سوائے ردی کی ٹوکری کے اور کوئی نہیں ہوتا۔ ایک طرف اوقاف کے سربراہ بیان دیتے ہیں کہ معاشرہ میں علماء کا مقام اونچا ہونا چاہیئے۔ دوسری طرف ان کو ایسی زنجیروں میں جکڑا جا رہا ہے کہ جس سے وہ ہر کلرک اور ہر افسر کے ماتحت بن کر رہ جائیں گے اور اگر عملہ ناراض ہوا تو غلط رپورٹیں مرتب کر کے خطباء کو پریشان کیا جائے گا اور خطباء کی پریشانی مساجد کی بدامنی کا باعث ہوگی۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا۔

(خورشید بھیروی)

تعاونوا علی البر والتقوی

اسلامی انقلاب کے خواہاں حضرات سے

پُرزور اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلام کے تحفظ، اسلامی آئین کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کیلئے شب و روز کوشاں ہے
ہیں موجود الحاد آفریں قوتوں کا مقابلہ جمعیۃ علماء اسلام کر رہی ہے۔

۔ــــ بے حیائی، فحاشی، عریانی کے زہریلے جراثیم بڑی تیزی سے معاشرہ میں پھیل رہے ہیں

۔ــــ تعلیمی، عدالتی اور قانونی نظام اب تک فرنگی کے نظام کے مطابق چل رہا ہے

۔ــــ معاشی نظام کی بنیادیں سود پر قائم ہیں۔

ان تمام خرابیوں کا انسداد اور ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے
ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے **بیت المال** کو مستحکم کرنا نہایت ضروری ہے۔

اسلئے

ہم تمام اسلام پسند اور اسلامی آئین کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ عید الفطر کے مبارک موقع پر اپنا

صدقۂ فطر

جمعیۃ علماء اسلام کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں

(حضرت مولانا) **محمد عبداللہ درخواستی** (صاحب) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(حضرت مولانا) **مفتی محمود** (صاحب) ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃

اپنا صدقہ فطر اور دیگر عطیات ناظم عمومی کے نام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

تحریک جمہوریت اور جمعیۃ علماء اسلام

تحریک جمہوریت پاکستان میں عرصہ ڈیڑھ سال سے بحالیٔ جمہوریت کے لئے کام کر رہی ہے۔ تحریک کی اعلیٰ قیادت نے ہر موقع پر پاکستان میں کام کرنے والی جماعتوں کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ تحریک میں شامل ہو کر بحالیٔ جمہوریت کے لئے کام کریں۔ لیکن پاکستان کا ہر شہری جانتا ہے کہ روز اوّل سے جن جماعتوں نے تحریک میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان کے علاوہ پاکستان میں سیاسی و دینی کام کرنے والی دیگر جماعتوں سے کسی نے تحریک میں شمولیت کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی۔ ان پارٹیوں میں جمعیۃ علماء اسلام۔ جمعیۃ علماء پاکستان، مجلس احرار اسلام نیشنل عوامی پارٹی۔ پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اہلحدیث پاکستان۔ مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم اہلسنت پاکستان۔ خاکسار تحریک کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان سیاسی و دینی تنظیموں میں سے پانچ نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ایک مشترکہ تنظیم کی بنیاد "متحدہ اسلامی محاذ پاکستان" کے نام سے رکھی۔ لیکن محاذ کی اعلیٰ قیادت بھی اب تک خاموش ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تحریک جمہوریت میں بعض ایسے عناصر شامل ہو گئے ہیں جو انگریزوں کے پرانے کاسہ لیس، رجعت پسند اور دشمن اتحاد ہیں اور جو تحریک کو فعال بننے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک تحریک جمہوریت مؤثر طور پر عوامی جماعت نہیں بن سکی۔ جب تک ان عناصر کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے جرأت مندانہ اقدام نہیں کیا جاتا دوسری جماعتیں کس طرح تحریک میں شامل ہو سکتی ہیں

یہ بات پاکستان کا ہر محب وطن شہری جانتا ہے اور تحریک جمہوریت کی اعلیٰ قیادت بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جب تک ملک کی دیگر جماعتوں کا تعاون تحریک کو حاصل نہیں ہوتا۔ اس وقت تک تحریک کی جدوجہد غیر مؤثر رہے گی اور تمام جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہی عوام کو وہ طاقت عطا کر سکتا ہے جو موجودہ غیر جمہوری و غیر اسلامی حکومت کو آئینی ذرائع سے تبدیل کرنے میں مدد دے سکے۔

ان تمام جماعتوں میں سرفہرست جمعیۃ علماء اسلام ہے جس کے لیڈروں سے تحریک جمہوریت کی اعلیٰ قیادت کے بعض افراد نے تحریک میں شمولیت کے نقطہ پر بات چیت کی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بعض بیانات اخبارات میں آئے۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام بعض شرائط کے ساتھ تحریک جمہوریت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ لیکن بہت سے دشمن اتحاد افراد کو یہ بات کھائے جا رہی ہے کہ کہیں جمعیۃ علماء اسلام یا دیگر جماعتیں تحریک جمہوریت میں شمولیت اختیار کر کے ان کی چودھراہٹ کے لئے خطرہ نہ بن جائیں۔ اس طرح وہ تحریک جمہوریت کی فہم کو غیر مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں کونسل مسلم لیگ ہزارہ کے پبلسٹی سیکرٹری مسٹر نواب خان اور تحریک جمہوریت جہلم کے دو "سرگرم" کارکن مسٹر سرفراز جوہر اور خان فتح اللہ کے بیانات سامنے آئے ہیں۔ اول الذکر ہزاروی صاحب انگریزی دور کے سابق پٹواری رہ کر حق نمک ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے بعض دور از کار وساوس کا اظہار کیا ہے۔ جن کے بارے میں جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر بارہا وضاحت کر چکے ہیں اور ملک کا دانشور طبقہ ان کے دلائل کو تسلیم کر چکا ہے ثانی الذکر حضرات میں ایک صاحب تو محض مذہبی تعصب کا شکار ہیں۔ اور دوسرے بیچارے پان بیچتے بیچتے "سرگرم" کارکن بن گئے ہیں۔ جب تحریک جمہوریت کی اعلیٰ قیادت اس بات کی بارہا دعوت دے چکی ہے اور تحریک کے صدر صاحب نے تحریری طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر مفتی محمود صاحب سے درخواست کی تھی۔ تو اس سلسلہ میں ان نام نہاد "سرگرم" حضرات کے بیانات باعث حیرت نہیں ان کو حق نمک ادا کرنا چاہیئے۔

یہ کہنا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر تحریک جمہوریت کے لیڈروں کے خلاف کوئی مہم چلا رہے ہیں حقیقت پر مبنی نہیں۔ تحریک جمہوریت "جماعت اسلامی" کا نام نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پاس اس بارے میں اتنے قوی دلائل ہیں جنہیں کوئی ذی ہوش انسان جھٹلا نہیں سکتا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر اول روز سے ہی جماعت اسلامی کو سامراجی کیمپ کی سرخیل جماعت تصور کرتے ہیں۔ اس کی نشاندہی "نوائے وقت" لاہور ۱۲ نومبر میں چودھری عنایت اللہ (سابق ایم پی اے) گڑھی شاہو لاہور نے کی ہے۔ جو کونسل مسلم لیگ کے کارکن اور تحریک جمہوریت کے رکن ہیں۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ جماعت اسلامی کا مقصد موجودہ حکومت کو ہی مضبوط کرنا ہے۔ اور تحریک جمہوریت میں شمولیت عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کی ہے۔ نیز جماعت اسلامی تحریک جمہوریت کو اندر سے کھوکھلا کر کے حکومت کو مضبوط کر رہی ہے تحریک جمہوریت کے پلیٹ فارم سے یہ جماعت اپنے مخصوص نظریات عوام میں پھیلا رہی ہے"۔ اس طرح الزامی و تردیدی بیانات کا ایک سلسلہ نوائے وقت میں شروع ہو چکا ہے۔ اب ان حضرات سے ایک سوال ہے کہ یہ بات تو دور از کار ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام تحریک میں شامل ہو کر کہیں نقصان کا باعث نہ بنے۔ خود تحریک میں شامل ایک جماعت کے خلاف تحریک کے کارکن الزام لگا رہے ہیں۔ اس کے متعلق ان "سرگرم" حضرات کا کیا خیال ہے؟ کیا ان کے بیانات تحریک کے مفاد کے منافی نہیں؟

جمعیۃ علماء اسلام ملک کے جمہور علماء اسلام کی ایک سیاسی تنظیم ہے۔ جو ملک میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے اور اسلامی اقدار کے نفاذ کے لئے ہر اس جماعت سے تعاون کرنے کو تیار ہے جو اس مشن میں معاون ہو۔ تحریک جمہوریت نے اب تک اس بات کی واضح ضمانت نہیں دی کہ وہ بحالیٔ جمہوریت کے بعد اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے کیا قدم اٹھائے گی۔ لیکن اس کے باوجود بعض شرائط کے ساتھ اگر جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈروں نے اس قسم کے بیان دیئے ہیں کہ ان کی جماعت تحریک جمہوریت میں شمولیت کے لئے تیار ہے۔ تو ان "سرگرم" حضرات کو تکلیف کیا ہوئی ہے؟ ہمیں ان حضرات سے ہمدردی ہے ان کا دکھ ہم سمجھتے ہیں۔

یہ بات ہر فرد کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تحریک جمہوریت میں شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ جماعتوں کی اعلیٰ قیادت ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے انہیں اعتماد کرنا چاہیئے۔ اگر ہر نابالغ لیڈر اور دانشور بن بیٹھے، اور بے بنیاد الزام تراشیوں پر اتر آئے تو کوئی تحریک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

آخر میں تحریک جمہوریت کے لیڈر نواب زادہ نصر اللہ خان صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس سال مئی کے آخر میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تشریف لے جا کر مفتی محمود صاحب سے باہمی تعاون کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کر کے ان کو تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی اور اب تک وہ سلسلہ گفتگو منقطع نہیں ہوا۔ تو آپ کا فرض ہے کہ تحریک میں شامل ایسے غیر ذمہ دار افراد کو ایسے بیانات دینے سے حکماً روکیں۔ جو تحریک اور جمعیۃ علماء اسلام کے اتحاد کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور تحریک سے متعلق اعلیٰ قیادت کی پالیسیوں کے خلاف ان پر شدید قسم کی پابندی لگا کر ان نابالغ لیڈروں کے خلاف ایکشن لیں تاکہ ملک کے موجودہ حالات کے تقاضوں کا ساتھ دیا جا سکے۔

آج تمام اپوزیشن پارٹیوں کا مشترکہ فرض ہے کہ وہ ہر قسم کے باہمی اختلاف کی باتوں کو بکسر نظر انداز کر کے جمہوری اقدار کے احیاء کے لئے منظم ہو کر میدان میں اتریں۔

(محمد اکرم زاہد)

(صدر انجمن نوجوانان اسلام جہلم)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بخار کی وجہ سے آپ کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہیں احباب اور قارئین کرام اس مبارک ماہ میں حضرت کی صحت کے لئے دعائیں کریں۔

(نوٹ) مولانا سے خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب دواخانہ فیض عام بغدہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

مسلمان کون ہے؟
کفر و ایمان کی تحقیق

(۶)

ہیں قرآنی آیات تو کوئی نہیں آسکتیں کیونکہ وہ سب
ن من جانب اللہ ہیں۔ لیکن اکثر احادیث جو خبر
ہ درجہ رکھتی ہیں۔ وہ اسی قسم میں داخل ہیں کہ ان
معانی تو قطعی طور پر متعین ہیں۔ لیکن یہ بات کہ یہ واقعی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے قطعی طور پر ثابت
ہیں۔ ہاں چونکہ حدیث صحیح ہے راوی ثقہ ہے۔ روکنے
ئی وجہ نہیں۔ اس لئے دیانت کا تقاضا ہے، کہ
پر عمل کیا جائے۔ ان کے موافق اعتقاد رکھا جائے۔
ن احادیث کو صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم نے
ایت کیا ہے۔ اس لئے ان پر عمل واجب ہے۔

چوتھی قسم وہ نصوص ہیں جو نہ قطعی الثبوت ہیں
قطعی الدلالۃ، جیسے اکثر صحیح احادیث جو تواتر کے درجہ
نہیں پہنچ سکیں۔ لیکن خیر القرون میں بلند پایہ ثقہ راویوں
ان کو روایت کیا ہے۔ یہی حال ان کے معنوں کا ہے
وجود و دوسرے معنیٰ کے احتمال کے سلف نے ایک معنی
یقات کی روشنی میں متعین فرما دیا۔ ان دونوں قسم
دیثوں پر عمل کرنا فرض تو نہیں لیکن واجب ضرور ہے
اس لئے نہیں کہ یہاں تواتر مفقود ہے۔

اتر کا معنیٰ

تواتر کا معنیٰ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک حدیث اتنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
روایت فرمائی۔ جن کے بارہ میں عقل مجبور کرتی ہے
یقین کر لیا جائے۔ ان کا غلط بیانی پر اتفاق متعذر
پھر صحابہ کرام سے ان کے دیکھنے والے جن کو تابعین
ہیں اتنی تعداد میں روایت کریں۔ جن کو دیکھ کر قطعی
ین پیدا ہو۔ پھر تابعین کو دیکھنے والے تبع تابعین بھی
ڑی تعداد میں اسی حدیث کو روایت کریں۔ اس کی
ثال ایسی ہے کہ مکہ یا مدینہ دیکھے بغیر بھی ہمیں یقین ہے
یہ دو بڑے شہر ہیں۔ ان کو چھوڑ دیجئے۔ لندن اور برلن
بل اور ماسکو پر ہمیں کیوں اتنا یقین ہے کہ اگر کوئی
شخص ان کے وجود سے انکار کر دے۔ اس کو پاگل قرار
دیں۔ محض اس لئے کہ ان شہروں کے وجود کی خبر دینے
والوں کی ایسی پوزیشن اور اتنی تعداد ہے کہ غلط بیانی
کا شبہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ پس محدثین و بزرگان دین کی
کثیر تعداد جس حدیث کو اس تواتر سے بیان فرمائیں،
اس حدیث کو حدیث متواتر کہتے ہیں۔ اس لئے یہ بات
قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ واقعی یہ حدیث سرور
کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی فرمودہ ہے۔ اسی
طرح بعض آیتوں اور بعض حدیثوں کے معانی و مطالب
بھی اسی تواتر سے منقول ہو کر منضبط ہو چکے ہیں۔ ان معنوں
میں کسی طرح شک و شبہ باقی نہیں۔

کن نصوص کے منکر کافر ہیں؟

پس کفر اگر ہو سکتا ہے تو صرف پہلی قسم کے نصوص اور
ان کے معانی کے انکار سے ہو سکتا ہے۔

(۱) یعنی کسی آیت، آیت کا انکار کرے کہ یہ نہیں
مانتا وہ کافر ہے

(۲) کسی ایسی آیت کے معنی سے انکار کر دے
جس کا یہ معنی قطعی الثبوت ہو۔

(۳) کسی ایسی متواتر حدیث کا انکار کر دے تو کافر
ہے۔ ہر جان کفر تب ہی ہو گا جب کہ قطعی الثبوت اور
قطعی الدلالۃ آیات یا احادیث کا انکار کر دے جس کا
مطلب خدا اور رسول کی تکذیب ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

تواتر کی بعض دوسری قسمیں

حدیث کے سلسلہ میں جس تواتر کا ذکر کیا گیا ہے
یہ اسناد کا تواتر ہے جس کے تحت تھوڑی حدیثیں آتی ہیں
تواتر کی بعض دوسری اہم قسمیں بھی ہیں۔

(۱) تواتر قدر مشترک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک
حدیث سند کے لحاظ سے تواتر کو نہیں پہنچتی۔ لیکن اس
کا مضمون سینکڑوں حدیثوں میں پایا جاتا ہے اور تمام
روایات ایک مشترک مضمون کے سلسلہ میں متفق ہیں تو
یہ قدر مشترک تواتر سے ثابت سمجھا جائے گا۔ مثلاً عذاب
قبر کی کوئی حدیث تواتر تک نہ پہنچے۔ لیکن مختلف روایات
اس کثرت سے عذاب قبر کا مضمون بیان کرتی ہیں۔
کہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح حدیث نزول
مسیح علیہ السلام (۲) ایک تواتر طبقہ ہوتا ہے جس میں
توارث ہوتا ہے کہ ایک بات پر تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم نے حضور کو دیکھ کر عمل کیا۔ ان سے دوسرے زمانہ
والوں نے لیا۔ دوسرے سے تیسرے زمانہ کی کل امت
نے اخذ کیا۔ حتیٰ کہ ہر زمانہ کی پوری امت نسلاً بعد نسل
نقل کرتی ہوئی آج تک چلی آئی۔ مثلاً نماز کی رکعتوں کی
تعداد، ظہر کے چار فرض، مغرب کے تین، صبح کے
دو۔ سننے والے واسطہ سے اس کو تواتر کا درجہ حاصل نہیں
لیکن اس سے بڑھ کر تواتر اور قطعیت ممکن نہیں ہے

قرآن کا قرآن ہونا کیسے معلوم ہوا؟

اگر اس کا انکار کر دیا جائے تو پھر قرآن کا قرآن
ہونا کیسے معلوم ہوگا؟ آیا مجموعہ قرآن کے لئے ہر ہر آیت
کے لئے درجہ تواتر کی حدیثیں پیش کی جا سکتی ہیں جن
سے معلوم ہو کہ یہ آیت یا قرآن وہی ہے جو آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ ہمیں اس بات
کا علم کہ یہ وہی کتاب ہے اس عظیم الشان شہادت
سے ہوا جو ہر ہر زمانہ کے کروڑوں فرزندان توحید
پیش کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے لے کر آج تک ہر نسل نے کروڑوں کی تعداد
میں یہ قرآن دوسری کروڑوں کی نسل کے حوالہ کیا۔ اور
اس وقت سے اس وقت تک اس کی تحریف تو کیا
ہوتی ایک حرف ایک نقطہ تک کم و بیش نہیں ہو سکا
یہاں تک کہ قرأت کا پیغمبرانہ لہجہ بھی محفوظ چلا آرہا
ہے۔ ایسے تواتر سے جو بات ثابت ہوگی اس کا انکار
بھی کفر ہے۔

کفر کے لئے فرض کا انکار ضروری نہیں

یہاں ایک اور غلط فہمی بھی دور ہونی چاہیئے۔ بعض
کہتے ہیں کہ فرض کا انکار کفر ہے۔ سنت اور واجب کا
نہیں۔ کہنا یوں چاہیئے کہ ہر وہ بات کفر ہے جس سے
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہو
کفر در اصل حضورؐ کا انکار ہے۔ اور جو ہزاروں صحیح
احادیث ہیں۔ جن کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت فرمایا
جس پر عمل کرنا عین ایمان اور درجہ وجوب میں ہے۔ ان
کے انکار سے جو کفر لازم نہیں ہوتا۔ صرف آدمی بددین
بدعتی ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حدیثوں کا
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہونا قابل اعتبار اور
قطعیت سے ثابت نہیں ہے۔ ورنہ اگر کسی آدمی کو
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمشافہ حکم دیں اور کسی
بات کا ثواب ہر زبانی ہر فرمائیں۔ چاہے وہ اولیٰ اور معمولی
بات ہو۔ لیکن اس کا انکار قطعی کفر ہے۔ آپ فرمائیں کہ
یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے یا داڑھی میں ثواب ہے۔ دوسرا
بالمشافہ کہے کہ ثواب نہیں وہ اسی وقت اسلام سے خارج
ہو جائے گا۔ اس لئے کہ وہ یقیناً اس بات کا انکار کرتا
ہے۔ جو قطعی طور سے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے اور اس بات کا بھی انکار کرنا کفر ہوگا جس
بات کے متعلق قطعی ثابت ہو کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے۔ قرآن پاک کو بھی تو ہم نے آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات پر اعتبار کر کے خدا کا
کلام مانا ہے۔

(باقی آئندہ)

لیلۃ القدر

حافظ محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی خطیب حضرو

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر)

(ترجمہ) ہم نے اس کو (قرآن) اتارا شب قدر میں، اور تو نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام پر امان ہے، وہ رات صبح کے نکلنے سے۔

(شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ)

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے جو مخصوص انعامات عطا ہوئے ہیں ان میں ایک شب قدر بھی ہے۔ جس کے متعلق یہ امر بہر حال مسلّم ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ چنانچہ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو (مشکوٰۃ عن البخاری)

اور یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ یہ رات امت محمدیہ کے سوا کسی کو نہیں ملی۔ شب قدر حق تعالیٰ جل شانہٗ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ پہلی امتوں کو نہیں ملی (درمنثور عن انس)

اس انعام عظیم کا سبب احادیث کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتوں کی طویل عمروں کے مقابلہ میں اللہ میاں نے یہ رات مرحمت فرمائی۔ کیونکہ ان کی طویل عمروں کے مقابلہ میں اس امت کی عمریں قلیل تر ہیں۔ جس کی بنا پر عبادت میں ان کے درجہ تک پہنچنا مشکل ہے۔

حق تعالیٰ نے کلام الٰہی میں اس کی فضیلت کا اظہار یوں فرمایا۔ کہ "ہم نے اس میں قرآن اتارا"۔ اور ظاہر بات ہے کہ اس رات اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ قیامت تک انسانیت کی ہدائت کے لئے اترنے والا آخری قانون اس رات میں اترا۔ اس نزول کی حقیقت بقول مولانا عثمانیؒ یہ ہے کہ "یعنی قرآن مجید لوح محفوظ سے سماء دنیا پر شب قدر میں اتارا گیا۔ اور شاید اسی شب سے سماء دنیا سے پیغمبر علیہ السلام پر اترنا شروع ہوا (فوائد تفسیریہ ص۷۸۱)

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اسے لیلۃ المبارکہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان)

اس سے بھی جمہور کے قول کے مطابق یہی رات مراد ہے اور شب برأت کا قول شاذ ہے۔

اس مقام پر مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں۔ برکت کی رات شبقدر ہے۔ کما قال تعالیٰ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (قدر ع۱) جو رمضان میں واقع ہے۔ قولہٗ تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ ع۲۳) اس رات قرآن کریم لوح محفوظ سے سماء دنیا پر اتارا گیا۔ پھر بتدریج تیئس سال میں پیغمبر پر اترا۔ نیز اسی شب میں پیغمبر پر اس کے نزول کی ابتدا ہوئی (فوائد ص۶۴۳) اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ کے بعد زیادتی شوق کے لئے فرمایا۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ اور خود ہی جواب دیتے ہیں۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ یعنی اس رات میں نیکی کرنا ایسا ہے گویا ہزار مہینے تک نیکی کرتا رہا۔ بلکہ اس سے بھی زائد (عثمانیؒ) مزید عظمت کا اظہار ہوتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔

یعنی اللہ کے حکم سے روح القدس (جبریل امینؑ) بے شمار فرشتوں کے ہجوم میں نیچے اترتے ہیں تاکہ عظم الشان خیر و برکت سے زمین والوں کو مستفیض کریں اور ممکن ہے روح سے مراد فرشتوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہو۔ جمہور کا قول یہی ہے کہ جبریلؑ مراد ہیں ویسے (۱) فرشتوں کی مخصوص جماعت جو باقی فرشتوں کو بھی اسی رات نظر آتی ہے (۲) ایک مخصوص فرشتہ جس کے سامنے زمین و آسمان ایک لقمہ کی قدر ہیں (۳) خدا کی خاص مخلوق جو نہ فرشتے ہیں نہ انسان (۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (۵) اللہ کی رحمت خاص کے بھی اقوال ہیں (بیان القرآن تھانویؒ)

بہر حال اس مبارک شب میں باطنی حیات اور روحانی خیر و برکت کا ایک خاص نزول ہوتا ہے۔ اور انتظام عالم کے متعلق جو کام اس سال میں مقدر ہیں۔ ان کے نفاذ کی تعیین کے لئے فرشتے آتے ہیں (تفصیل آتی ہے ۱۲ الوی) اور یا من کل امر سے امر خیر مراد ہو۔ یعنی ہر قسم کے امور خیر لے کر آسمان سے اترتے ہیں اور وہ رات امن و چین اور دل جمعی کی رات ہے۔ اس میں اللہ والے لوگ عجیب و غریب طمانیت اور لذت و حلاوت اپنی عبادت کے اندر محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ اثر ہوتا ہے نزول رحمت و برکت کا جو روح و ملائکہ کے توسط سے ظہور میں آتا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس رات جبریل اور فرشتے عابدین و ذاکرین پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں۔ یعنی ان کے حق میں رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ (عثمانیؒ)

آگے اس کے اظہار کے لئے کہ یہ رات کا کوئی مخصوص ٹکڑا نہیں بلکہ پوری رات ہے فرمایا۔ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یعنی شام سے صبح تک ساری رات یہی سلسلہ رہتا ہے۔ اس طرح وہ پوری رات مبارک ہے (عثمانیؒ)

نزول ملائکہ کی حکمت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اکرم رازیؒ کے قول کے مطابق یہ نقل فرماتے ہیں کہ "ملائکہ نے جب ابتداء میں تجھے دیکھا تھا تو تجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور بارگاہ عالی میں عرض کیا تھا کہ ایسی چیز کو آپ پیدا فرماتے ہیں جو دنیا میں فساد کرے اور خون بہا دے۔ اس کے بعد والدین نے جب تجھے اول دیکھا جبکہ تو منی کا قطرہ تھا تو تجھ سے نفرت کی تھی حتیٰ کہ اگر کپڑے کو لگ جاتا تو کپڑے کو دھونے کی نوبت آتی لیکن جب حق تعالیٰ شانہٗ نے اس قطرہ کو بہتر صورت مرحمت فرما دی تو والدین کو بھی شفقت اور پیار کی نوبت آئی۔ اور آج جبکہ توفیق الٰہی سے تو شب قدر میں معرفت الٰہی اور طاعت ربانی میں مشغول ہے تو ملائکہ بھی اپنے اس فقرہ کی معذرت کرنے اترتے ہیں"۔

انتظام عالم کی تشریح مولانا عثمانیؒ نے دوسرے مقام پر یوں کی:۔

"یعنی سال بھر کے متعلق قضا و قدر کے حکیمانہ اور اٹل فیصلے اس عظیم الشان رات میں لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں جو شعبہ ہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبان کی پندرھویں رات ہے جسے شب برات کہتے ہیں۔ ممکن ہے وہاں سے اس کام کی ابتدا اور شبقدر پر انتہا ہوتی ہو۔" واللہ اعلم۔ (تفسیری فوائد ص۶۴۳)

بہر حال نزول قرآن، نزول روح اور انتظام عالم کی تکمیل کی بنا پر یہ رات بڑی عظمتوں اور برکتوں والی ہے۔ اسی لئے پیغمبر دو عالم علیہ التحیۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔ "جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت) کے لئے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

(کذا فی الترغیب عن بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

گناہوں کی معافی کے متعلق یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ اس قسم کی حدیثوں میں جہاں بھی یہ ذکر ہے وہاں صغیرہ مراد ہوتے ہیں۔ کیونکہ کبائر کا جہاں بھی قرآن میں ذکر ہے وہاں اِلَّا مَنْ تَابَ کی قید ہے۔ اس لئے علماء کا اجماع ہے کہ کبائر بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے۔ رہ گئی یہ بات کہ صغائر مراد ہیں تو قید کا واضح ذکر کیوں نہیں؟ اس کا جواب محدث سہارنپور مولانا محمد زکریا مدظلہم نے یہ دیا کہ "میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہ و جرد مضجعہ کا ارشاد ہے کہ احادیث میں صغائر کی قید دو وجہ سے مذکور نہیں ہوتی۔ اول تو یہ کہ مسلمان کی شان یہ ہے ہی نہیں، کہ اس کے ذمہ کبیرہ گناہ ہو۔ کیونکہ جب کبیرہ گناہ اس سے صادر ہو جاتا ہے تو مسلمان کی اصل شان یہ ہے کہ اس کو اس وقت تک چین ہی نہ آئے۔ جب تک اس گناہ سے توبہ نہ کرے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب اس قسم کے

۱۳ دسمبر ... ...

افکار و مسائل

زاہد گکھڑوی

رویت ہلال کمیٹی اور عوامی اعتماد

۲۹ شعبان کی شام کو جب کوششِ بسیار کے باوجود چاند نظر نہ آیا تو لوگ یہ سمجھ کر کہ آج چاند طلوع نہیں ہوا مطمئن ہو گئے۔ مطلع بالکل صاف تھا اور لاتعداد لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب دکھائی نہ دیا تو لازمی نتیجہ تھا کہ عوام یہی سمجھتے۔ لیکن ریڈیو پاکستان نے اچانک مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا یہ فیصلہ نشر کیا کہ رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا ہے۔ مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں میں اور مغربی پاکستان کے شہر کراچی میں چاند دیکھا گیا ہے۔

اس اعلان کے ساتھ ہی لوگ تشویش میں مبتلا ہو گئے اور علماء کرام کے پاس گروہ در گروہ مسئلہ پوچھنے کے لیے جمع ہونے لگے۔ ہمارے یہاں گکھڑ میں عشاء کی نماز کے بعد مقامی اور نواحی دیہات سے آئے ہوئے لوگوں کا جم غفیر جمع ہو چکا تھا جو صرف ریڈیو کے اعلان کے بارے میں مسئلہ پوچھنے آئے تھے۔ مشورہ کے بعد طے ہوا کہ مختلف شہروں میں ذمہ دار علماء کرام سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا جائے اور اپنے طور پر پوری طرح اطمینان کے بغیر روزہ کا اعلان نہ کیا جائے۔

چنانچہ میں نے یہاں سے پہلے راولپنڈی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم جامعہ فرقانیہ سے رابطہ قائم کیا وہاں سے پتہ چلا کہ چونکہ کراچی میں چاند نظر آ گیا ہے اس لئے صبح روزہ ہے۔ میں نے فون پر پوچھا کہ کیا ریڈیو کے اعلان کی وجہ سے آپ صبح روزہ کا اعلان کر رہے ہیں؟ جواب ملا کہ نہیں۔ بلکہ ہم نے براہ راست کراچی میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ سے رابطہ قائم کر کے تصدیق کرائی ہے۔ پھر میں نے گوجرانوالہ فون کیا۔ تو جناب ظفر فخار صاحب ایم۔اے نے بتایا کہ وہ کراچی میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ لاہور میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی اور لائلپور میں حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب سے رابطہ قائم کر چکے ہیں اور ان بزرگوں نے روزہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ان تصدیقات کے بعد ہم نے مطمئن ہو کر جامع مسجد کریمیہ سے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر دیا کہ صبح روزہ ہے اور دیہات سے آئے ہوئے لوگوں کو بھی واپس بھیج دیا کہ صبح روزہ رکھو۔

ہم یہ اعلان کر کے روزہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ لیکن لوگ اس اعلان پر مطمئن نہ ہو سکے اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور کئی لوگ تو کہنے لگے کہ یہ سرکاری روزہ ہے ہم نہیں رکھیں گے۔ بالآخر سحری کے وقت مجھے مجبور ہو کر دوبارہ اعلان کرنا پڑا کہ ہم نے روزہ کا اعلان مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ملک کے ذمہ دار اور معتمد علماء کرام سے رابطہ قائم کر کے پوری طرح اطمینان حاصل ہو جانے کے بعد کیا ہے اور ساتھ ہی مجھے فون پر کی گئی بات چیت کی تفصیلات سنانا پڑیں۔ تب جا کر لوگ کسی قدر مطمئن ہوئے اور روزہ رکھا اور کئی اصحاب ایسے بھی تھے جنہوں نے اس کے باوجود محض اس لئے روزہ نہ رکھا کہ یہ رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کی وجہ سے رکھوایا جا رہا ہے۔

اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی ہوا اور جب میں فون کرنے لگا تو ایک چیف ایئر سٹرنے مجھے بتایا کہ اس وقت لاہور ملتان، کراچی میں علماء کرام کے ٹیلیفونوں پر گاہکوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

یہ ساری صورت حال اس امر کی غماز ہے کہ رویت ہلال کمیٹی پر عوام کو کوئی اعتماد نہیں بلکہ اس کے بارے میں عوام اس قدر حساس ہیں کہ کمیٹی کے اعلان اور علماء کرام کے فتویٰ میں "اتفاقی" ہم آہنگی بھی ان کی نظر میں کھٹکنے لگتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس بات کی پوری پوری چھان بین کرے کہ کیا واقعی اس کمیٹی کو عوامی اعتماد حاصل نہیں ہے؟ اگر غیر جانبدارانہ تحقیقات اس بات کو ثابت کر دے تو یہ کمیٹی فی الفور توڑ کر اس کی جگہ ذمہ دار اور معتمد علماء کرام کی کمیٹی قائم کرے۔

ریلوے کے وزیر اور دیگر حکام توجہ فرمائیں

باشندگان ٹنڈو آدم کی جانب سے محکمہ ریلوے کے افسران کی توجہ متعدد بار بذریعہ درخواست و اخبارات اس طرف مبذول کرائی گئی کہ ٹنڈو آدم کی کل آبادی تقریباً ۵۰ ہزار ہے۔ جس کا ایک حصہ ریلوے لائن کی مشرقی جانب ہے۔ اس پورے علاقہ جس کا طول تقریباً ۲ میل ہے سوائے ایک جیٹھہ پاڑہ کے متصل پھاٹک کے علاوہ مجبوری راستوں سے قطعی محروم ہے اس ریلوے اسٹیشن پر ۶ ریل گاڑیاں ہیں جن پر پبلک کا کوئی انتظام ایسا نہیں کہ یہ دس بارہ ہزار کی آبادی بحفاظت شہری حدود سے اپنا رابطہ قائم کر سکے۔ جبکہ ضروریاتِ زندگی کے لئے ہر شخص کا روزانہ بازار آنا جانا ضروری ہوتا ہے اور انہیں ان چھ لائنوں کو عبور کر کے بازار جانا ہوتا ہے۔ جن پر اکثر گاڑیاں کھڑی رہتی ہیں۔ جن کے نیچے سے گذرنا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسٹیشن پر اکثر حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ خصوصاً طلباء و طالبات کو تو انتہائی خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے کیونکہ تمام تر تعلیمی ادارے شہر کی حدود میں ہیں۔

اس لئے ہم وزیر محکمہ ریلوے اور دیگر حکام مغربی پاکستان ریلوے سے درخواست کرتے ہیں کہ اس اسٹیشن پر سابقہ پل کو بڑھا کر علاقہ گوٹھ الہ یار۔ روڈر آباد۔ جیٹھہ پاڑہ۔ غریب آباد۔ موئر گوٹھ وغیرہ کا رابطہ شہر سے قائم کیا جائے۔ تاکہ عوام جانی نقصانات سے محفوظ ہو جائیں۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

داخلہ

بہاولپور ڈویژن کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کا داخلہ ۵ شوال المکرم ۱۳۸۸ھ سے شروع ہو رہا ہے۔

مدرسہ ہذا میں از ابتداء عربی تا دورہ حدیث شریف علوم دینیہ کا اور میٹرک تک علوم عصریہ کا معقول انتظام ہے۔ مدرسہ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب کیمل پوری (تلمیذ خصوصی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری) جیسے جلیل القدر عالم کی خدمات حاصل ہیں۔ خواہشمند حضرات ابھی سے داخلہ کی درخواستیں بھجوا دیں۔

محمد قاسم قاسمی
ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی
ضلع بہاولنگر)

اعلان

ضلع رحیم یار خاں بستی مولویاں مدرسہ شمس العلوم میں شیخ الحدیث مولانا محمد نور صاحب تلمیذ خاص حضرت محمد انور شاہ مرحوم کشمیری و سابق مدرس دار العلوم دیوبند مقرر ہوئے ہیں۔ دورہ حدیث والے طلباء کو خصوصی رعایات دی جائیں گی۔

(محمد شریف مہتمم مدرسہ شمس العلوم)

میرواعظ یوسف شاہ صاحب کی وفات پر

مولانا عبیداللہ انور کا تعزیتی پیغام

حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں ممتاز کشمیری رہنما عالم دین میرواعظ یوسف شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ان کے لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی ہے

...تے ہیں۔ مثلاً لیلۃ القدر ہی میں جب کوئی شخص ... عبادت کرتا ہے تو اپنی بداعمالیوں پر ندامت ... گویا لازم ہے اور ہو ہی جاتی ہے۔ اس لئے ... خود بخود ہو جاتا ہے کہ توبہ کی حقیقت گذشتہ ... آیندہ کو نہ کرنے کا عزم ہے (فضائل رمضان

...ل یہ امر متعین ہو گیا کہ گناہوں سے مراد صغائر ہیں ... رات کی عظمت کو پیغمبر امی صلی اللہ علیہ وسلم ... ان کی آمد پر یوں ارشاد فرمایا:۔

...تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک ... ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس ... سے محروم رہ گیا۔ گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا ... بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ مگر وہ شخص جو حقیقتاً ... ہے (ابن ماجہ عن انسؓ)

...اللہ اللہ! جناب صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ ... شدت سے فرما رہے ہیں کہ محروم القسمت ہی اس ... سے محروم رہتا ہے دوسرا نہیں۔ اور کیوں نہ ... رات خیر من الف شہر ہے۔ اس کا ... نہ ہو تو کیوں؟

...ک حدیث میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ ... نزول ملائکہ کی تفصیل یوں فرماتے ہیں:۔

...ب قدر میں حضرت جبریلؑ ملائکہ کی ایک جماعت ... آتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے ... اللہ کا ذکر کر رہا ہے اور عبادت میں مشغول ہے۔ ... رحمت کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے ... تعالیٰ جل شانہٗ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں ... دت پر فخر فرماتے ہیں اور ان ... دریافت فرماتے ... اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ... سے کیا بدلہ ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ اس کی ... پوری دے دی جائے۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ... تو میرے غلاموں ..... اور باندیوں نے میرے ... کو پورا کر دیا۔ پھر دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے ... گاہ کی طرف) نکلے ہیں۔ میری عزت کی قسم میرے ... کی قسم میری بخشش کی قسم میرے علو شان کی قسم، ... بلندیٔ مرتبہ کی قسم۔ میں ان لوگوں کی دعا ضرور ... کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو ارشاد فرمایا جاتا ہے ... تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہاری ... بوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عیدگاہ ... ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو ... ہوتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان عن انسؓ)

اللہ اللہ کتنی عظمت ہے رمضان المبارک اور ... خصوص شب قدر کی۔ ان مبارک گھڑیوں کو شومئے ... ت سے کوئی گنوا دے تو اس سے بڑا بدنصیب اور ... ن ہے؟ ؎

...ہندستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اللہ والوں کی شان اس سے مختلف ہوتی ہے ؎

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشانِ محبت بکوئے یار روند

خداوند قدوس ان مبارک گھڑیوں میں زیادہ سے زیادہ اپنی یاد کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ اس رات میں پڑھنے کے لئے حضور نے حضرت عائشہؓ کو ایک دعا خاص طور پر تعلیم فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ
فَاعْفُ عَنِّیْ (احمد ابن ماجہ ترمذی)

ترجمہ:۔ اے اللہ تو بے شک معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرما دے مجھ سے بھی۔

کتنی جامع دعا ہے اور کیسی عاجزی کا اظہار ہے کسی عبادت پر نازاں نہیں بلکہ التجا ہے تو یہ ہے کہ ؎

من نہ گویم طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گناہم کش

آخر ایک بات کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر اس لئے تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمائیں۔ مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں۔ مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھا لی گئی کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو۔ لہٰذا اب اس رات کو نویں اور ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو (بخاری)

(یعنی ۲۹، ۲۷، ۲۵ اور دوسری روایات کے مطابق ۲۳ اور ۲۱ بھی شامل کر لیں)

تنبیہہ جس چیز پر ضروری ہے وہ یہ کہ جھگڑا کتنی بری بلا ہے کہ اتنی عظیم الشان چیز کی تعیین اٹھا لی گئی محض اس لئے کہ دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ یہ تو درست ہے کہ عبادت کی زبانی اور تشویق تلاش کے لئے تعیین اٹھا لی گئی۔ مگر جھگڑے کی شناعت و برائی پر بھی تو یہ روایت نص ہے۔ جھگڑا اتنی بری چیز ہے کہ اس کے سبب آدمی ہمیشہ برکات سے محروم رہتا ہے۔

شب برات کے سلسلے میں بھی ارشاد ہے۔ کہ اس رات جن کی بخشش نہیں ہوتی۔ ان میں ایک کینہ ور بھی ہے۔ اور نبی کریم علیہ التسلیم نے فرمایا کہ تمہیں نماز روزہ، صدقہ وغیرہ سب سے افضل چیز بتلاؤں۔ صحابہ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ آپس کا سلوک سب سے افضل ہے اور آپس کی لڑائی دین کو مونڈنے والی ہے۔

اس روایت کی موجودگی میں اپنے موجودہ تنزل کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ گھر گھر لڑائی فساد ہے جس مسلمان کی شان رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تھی وہ آج رحمت کے تصور سے ناآشنا ہے۔ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کے مفہوم سے ناآشنائی ہے۔ دلوں سے محبت و الفت ختم ہو گئی۔ کینہ بغض عناد نے ڈیرا جما لیا۔ کیا ان برائیوں کے ہوتے ہوئے ہم عنایاتِ خداوندی کے مستحق ہیں۔ یہ مانتے ہی نہیں۔ یہ اپنے کو دھوکہ دینا ہے اور مخالفت کی دنیا میں جینا ہے۔ فی الحقیقت ہماری بداعمالیاں اس سٹیج پر پہنچ چکی ہیں کہ تباہی سامنے ہے۔ یہ تو محمد مدنی کے توسل سے خدائے رحیم و کریم مختلف طرف سے تنبیہہ کر کے سختی سے بچا رہا ہے۔

اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے، خدا کو راضی نہ کیا، اپنی عداوتیں نہ مٹائیں۔ بھائی بھائی نہ بنے اور اسی طرح لڑتے مرتے رہے۔ تو ہمارا انجام سامنے آ جائے گا خدا اس بدانجام سے بچائے اور ہمیں توفیق ارزانی فرمائے۔ کہ ان مبارک ایام میں عموماً اور شب قدر میں خصوصاً اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکیں۔ بھائی بھائی بننے کا عزم کریں۔ قرآن و سنت پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیں اور دینی انقلاب کے لئے اپنے کو تیار کر لیں۔

دعاہائے سحرگاہی میں اس احقر کو اس کے اعزہ سمیت دعاؤں میں یاد کر لیں تو زہے قسمت مسلمانانِ عالم کے اتحاد عربوں کی مکمل فتح کشمیر و قبرص اور انڈیا وغیرہ کے مسلمانوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ملک کے شرور و فتن سے بچنے کے لئے اپنی محبوب جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی اس کے رہنماؤں کی صحت اور درازی عمر اور کارکنوں کی بھلائی کے لئے اللہ میاں سے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ خدا اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کر دے جو ۴۷ء میں دیکھا گیا تھا۔ ع

ایں دعا از من و آں جملہ جہاں آمین باد

سنت کی تکمیل

ترجمان اسلام کا یہ شمارہ جب آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا اس وقت نیک بخت لوگ اس سنت کی تکمیل میں مصروف ہونگے جس کا حکم ان کو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا وہ سعادت مند لوگ دن کو روزے رکھ کر اپنے رب کا قرب حاصل کریں گے اور رات کی تاریکیوں میں جبکہ دنیا میٹھی نیند سو رہی ہوگی وہ اپنے پروردگار کے سامنے گڑگڑا کر اپنی عاجزی کا اعتراف کریں گے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا ہے جس کے متعلق ارشاد نبویؐ وَآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مسلمان ان مبارک گھڑیوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے رب کے سامنے اپنی عاجزی کا اعتراف کریں اپنی سحری کے وقت ہندوستان اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے تحفظ اور عرب بھائیوں کی فتح و نصرت یہود و نصاریٰ کی تباہی کے لئے دعائیں کریں۔

(خورشید)

جواب طلب امور کیلئے
جوابی کارڈ آنا نہایت ضروری ہے

اسلامی نظام

(قسط نمبر ۴)

ہی دنیا کی حقیقی بہبودی کا کفیل ہو سکتا ہے

(از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک جگہ ارشاد ہے:۔

خدا تعالےٰ اُن پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

مخلوق خداوند کریم کی بمنزلہ عیال ہے تو جو شخص اللہ تعالےٰ کے عیال پر احسان کرے گا۔ وہ خدا کے یہاں سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

ان روایات صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم کی تمام مخلوق اور بالخصوص تمام انسانوں کے ساتھ بھلائی اور اُن پر رحمت و شفقت اور ان کی بہبودی اور خیر خواہی کرنا ضروری ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا جاتا ہے:۔

"اس قوم کی دشمنی جو کہ تم کو مسجد الحرام سے روکتی تھی اس کی باعث نہ ہو کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور آپس میں ایک دوسرے کے نیک کام اور پرہیزگاری پر مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر مدد نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ سخت عذاب والا ہے"۔

دوسری آیت میں فرماتے ہیں:۔

اے ایمان والو! اٹھٹھا اور استہزاء نہ کرے ایک قوم دوسری سے شاید وہ بہتر ہوں اُن سے، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں اُن سے اور عیب لگاؤ ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کے، برا نام ہے گنہگاری ایمان کے بعد اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہے بے انصاف"۔ (حجرات)

اگلی آیت میں ارشاد ہے:۔

اے ایمان والو! بچتے رہو بدی تہمتیں کرنے سے یقیناً بعض تہمت گناہ ہے اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور پیٹھ پیچھے برا نہ کہو ایک دوسرے کو۔ بھلا پسند آتا ہے کسی کو کہ کھائے گوشت اپنے مردہ بھائی کا؟ سو ناگہ اس سے تم کو گھن آتی ہے اور ڈرتے رہو اللہ تعالےٰ سے یقیناً اللہ تعالےٰ معاف کرنے والا مہربان ہے"۔ (حجرات)

ان اصول اور قوانین بین الاقوامی میں بہت سے وہ اصول ذکر کئے گئے ہیں۔ جن سے حقیقی امن اور رفاہ قائم ہوتا ہے اور اُن جھوٹے پروپیگنڈوں اور ناشائستہ کارروائیوں کی جڑ کھد تی ہے۔ جنہوں نے انسانی دنیا کو ہلاکت کے گھاٹ تک پہنچا دیا ہے، ہم نے اسلام کے اصول اور قوانین میں سے بطور مشتے نمونہ از خروارے چند اصول اس مختصر وقت میں پیش کئے ہیں۔ قرآن اور حدیث اور فقہ ان سے بھرا ہوا ہے۔ ہم کو ان کا استیعاب یہاں منظور نہیں ہے اس لئے کہ اس مختصر وقت میں ہم کو اور بھی دوسرے اہم امور پیش کرنے ہیں۔ ان اصول نے صاف طور پر یہ بھی روشن کر دیا ہے کہ کوئی امیر اور سلطان نہ مطلق العنان ہے اور نہ صرف اپنے خاندان یا کسی پارٹی کا نمائندہ اور نہ کسی استبدادی آمریت کا مالک ہے۔ بلکہ وہ خداوند کریم کا نائب اور خدائی قانون کو نافذ کرنے والا حاکم ہے اور اسی کے قانون کے ماتحت جواب دہ اور مسئول ہے۔

"تو کہا اے اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور سلطنت چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ تیرے ہاتھوں میں سب خوبی ہے تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

اور اس پر فرض اور لازم ہے کہ تمام رعایا کی خبر گیری اور بہبودی کا خیال رکھے۔ اگر کسی قسم کی کوتاہی اس میں کرے گا تو وہ اس کے معاونین سب کے سب مالک حقیقی کے سامنے جوابدہ اور مستحق سزا ہوں گے۔ سب کے ساتھ انصاف کرے اور سب پر رحم اور شفقت کرے سب کا خیال رکھے کسی کی توہین اور تذلیل نہ کرے۔ ہاں جو شخص نظام خداوندی سے سرتابی اور بغاوت کرے اس کو بغیر تعدی اور بغیر نفسانیت کے جرم کے موافق سزا دے کر اس کی اور دوسروں کی اصلاح کرے۔ یہی وہ حقیقی اور کارآمد نظام ہے جو دنیائے انسانی کو تمام ذلتوں کے گڑھے سے نکالنے والا اور ہر قسم کی عزت کی چوٹیوں پر پہنچانے والا ہے اور تمام جمہور اور افراد انسانی کی سچی پرورش کا کفیل بھی ہے۔ اسی نظام خداوندی کو لے کر تمام انبیاء اور پیغمبر (علیہ السلام) آئے۔

"مشروع کیا تمہارے واسطے اسی دین کو جو کہ کہہ دیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کہہ دیا ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو" الخ

مگر جب لوگوں نے اس میں اپنی نفسانی خواہشوں اور اغراض اور مظالم و تعدی کو داخل کر کے بدل ڈالا اور دنیائے انسانی کو بربادی اور ہلاکت کے گڑھوں میں دھکیل دیا تو دوسرے انبیاء بھیجے گئے خود مرادر بانی قوموں کو برباد کیا گیا اور اطاعت شعار اور ماننے والوں کو عزت اور حکومت بخشی گئی۔ عیسائیوں کے پاس بھی ایسا ہی نظام تھا۔ انہوں نے جب تک اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ اُن کا بول بالا رہا اور ان کے مخالف ذلیل و خوار رہے۔

"اور رکھوں گا پیرو تیرے تابعداروں کو منکروں کے اوپر قیامت کے دن تک"۔

مگر جب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا تو ان سے امن و امان، عزت و رفاہیت کا خور ہو کر مسلمانوں کے پاس آگئی جو کہ حقیقۃً حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور گذشتہ پیغمبروں کے تابعدار تھے۔

"اور وہ جو کہتے ہیں اپنے آپ کو نصاریٰ اُن سے بھی لیا تھا ہم نے ان کا عہد، پھر بھول گئے وہ ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو اُن کو تھی پھر ہم نے لگا دی آپس میں دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتائے گا اللہ ان کو جو کچھ کرتے تھے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

"بنی اسرائیل میں تمام سیاسی نظام انبیاء کے ہاتھ میں تھا۔ جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اس کی جگہ قائمقام ہو جاتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت سے ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا۔ پھر ہم کو آپ کیا حکم کرتے ہیں۔ فرمایا ترتیب وار ہر ایک کے عہد کو پورا کرو۔ تم ان کے حق کو ادا کرو۔ اُن سے اللہ تعالےٰ رعیت کے حقوق کا سوال کرے گا۔

پس سب سے آخر میں اسی نظام خداوندی کو مکمل طور پر لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے جو کہ نہایت واضح اور صاف طور پر موجود ہے اور وہی عالم انسانی کے لئے ہر قسم کی بہبودی کا (خواہ روحانی ہو یا مادی، اخروی ہو یا دنیاوی۔ شخصی ہو یا اجتماعی۔ سیاسی ہو یا اقتصادی بین الاقوامی ہو یا ایک ہی قوم کا) کفیل اور ضامن ہے۔

(باقی آئندہ)

دینی محاذ

قافلہ اسلام منزل بہ منزل

سیاسی رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کیا جا

ملک سے کالے قوانین، پابندیاں اور غیر اسلامی رسوم کا خاتمہ کیا جائے

طلباء کے مطالبات تسلیم کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے ڈویژنل اجلاس میں اہم قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس مولانا سید گل بادشاہ امیر پشاور ڈویژن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں اضلاع پشاور، کوہاٹ، مردان اور ...ہ کے ساٹھ نمایندے شریک ہوئے۔

اجلاس میں نہایت اہم فیصلے کئے گئے اور دینی و مذہبی ملکی مسائل و موجودہ حالات پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل اہم قراردادیں منظور کیں۔

فیصلے اور قراردادیں:-

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ ۹، ۱۰ نومبر بمقام ملتان کی تمام کارروائی اور جملہ قراردادوں کی توثیق کرتا ہے اور اس کے ساتھ صوبائی انتخاب پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ اجلاس ملک کی موجودہ صورت حال کے بارے میں پابندارانہ رائے کا اظہار کرتے ہوئے اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ اس وقت ملک میں بے چینی اور اضطراب انتہا درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ عوام اور ملک کا سنجیدہ طبقہ اور تعلیم یافتہ طبقہ ارباب اقتدار کے ہتھکنڈوں سے بے زار ہیں اور نالاں۔ ارباب اقتدار کی متزلزل پالیسی کی بنا پر ملک میں عوام عملی اور فکری اعتبار سے انتشار اور بے چینی میں مبتلا ہیں۔ پاکستان کا قیام جن دعووں کی بنیاد پر عمل میں آیا تھا۔ اس میں سرفہرست اسلام کا نام تھا۔ لیکن افسوس کہ آج پاکستان میں سب سے مظلوم شے اسلام ہے اسلام کے ساتھ یہ نہیں ہوا کہ اس سے اعراض کر لیا گیا بلکہ اسلام کے خلاف نظریات و عقائد کو مسلمانوں پر ٹھونسنے اور مسلط کرنے کی کوشش جاری ہے۔ موجودہ حکومت کے بارے میں اس اجلاس کی قطعی یہ رائے ہے کہ وہ دین کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ مذہب کے ساتھ ساتھ صرف پاکستان ایک بدنصیب ملک ہے جہاں عوام اپنے بنیادی شہری حقوق اور شہری آزادیوں سے قطعی محروم کر دیئے گئے ہیں۔ سیاسی آزادی کا وہ عالمگیر مفہوم جس کی رو سے ملک کے حقیقی اور فیصلہ کن حاکم عوام قرار پاتے ہیں۔ اور سربراہ مملکت سے لے کر وزراء و حکام اعلیٰ تک کے نصب و عزل میں موثر دخل کا حق عوام کو حاصل ہوتا ہے نیز عوام کی کثرت رائے پر ملک کی تمام پالیسیوں اور انتظامات میں تغیر و تبدل کا انحصار ہوا کرتا ہے ہمارے ملک میں ابھی تک عنقا ہے

معاشرتی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ارباب اقتدار کی غیر اسلامی حرکات کی بنا پر تمام اخلاقی اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے۔ عورتوں کو آزادیٔ نسواں و تعلیم کے نام پر محفلوں اور بازاروں کی نمائش اور کھلونا بنایا جا رہا ہے

نوجوان نسل کے اعصاب پر مرد و زن کے آزادانہ اختلاط کی صورت میں ہیجان انگیز فحاشیت مسلط ہو جانے کی کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ سینما، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ بداخلاقی اور عریانی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ تعلیم گاہوں میں ثقافتی تقریبات کے عنوان سے بے حیائی کے بے شمار چور دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

معاشی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ تمام ذرائع آمدن پر چند دولتمند اور خاندان قابض ہو چکے ہیں جس کے نتیجہ میں عام اشیاء ضرورت کی کمیابی اور گرانی روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ چند بڑے صنعت کار اور تاجر خاندانوں یا ان سے وابستہ افراد اور سرکاری اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں کے سوا عام آدمی گرانی کے بوجھ تلے اتنا دب چکے ہیں کہ ان کے لئے جینا مشکل ہے۔ ضرورت کی تمام اشیاء ایک عام آدمی کی دسترس سے باہر اور بلند تر ہوتی جا رہی ہے۔ رشوت اور جائز نفع اندوزی کی وجہ سے ملک میں قزاقی کا دورہ ہے۔ جرائم پیشگی کا یہ عالم ہے کہ قتل اور لوٹ مار کی وارداتیں قابل حیرانی نہیں رہی ہیں اور جرائم پیشہ افراد دیدہ دلیری کے ساتھ اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ملک میں دس سالہ ترقی کا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے اور جشن ترقیات پر پوری عوام کی دولت کے خزانے لٹائے جا رہے ہیں۔ لیکن عوام کا ان ترقیات میں حصہ صفر کے برابر ہے۔ جبکہ عوام کے لئے تن ڈھانپنے کا کپڑا دس سال پہلے کی نسبت چار پانچ گنا مہنگا ہو گیا ہے۔ کھانڈ عوام کے لئے نایاب ہو چکی ہے۔ حالانکہ ملک میں کھانڈ کے متعدد کارخانے ہیں۔ کاغذ ملک میں بننے لگا ہے۔ لیکن دس سال پہلے کی نسبت اس کی قیمت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے

زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں نہ تو بے زمین کسانوں کی تقدیر بدلی اور نہ بڑے بڑے زمینداروں کے جبر و رسوخ میں کمی آئی بلکہ ان کے دست جبر و تشدد سے عوام نالاں ہیں۔

ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ملک پر مجموعی نظر ڈالی جاتی ہے تو ہر طرف صاف دکھائی دیتا ہے کہ ملک مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے چند افراد کی حاکمانہ گرفت سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور معیشت کے اعتبار سے چند خاندانوں سے زراعت، صنعت، تجارت اور تمام دیگر اقتصادی و معاشی مسائل پر ہمہ گیر قبضہ و تصرف حاصل کر رکھا ہے۔

اس پس منظر میں عوام کی موجودہ بے چینیوں اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کہے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ عوام زبردست اور فوری تبدیلیوں کے آرزومند ہیں

(۱) لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے عوام کا مزید امتحان نہ لے اور فی الفور اقتدار سے سبکدوش ہو جائے۔

(۲) یہ اجلاس مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، عبدالولی خاں، صاحب اور دیگر تمام سیاسی رہنما اور طلباء رہنماؤں کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بلا تاخیر تمام گرفتار شدہ رہنماؤں کو بلا شرط رہا کر دے یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بلا تاخیر طلباء کے مطالبات تسلیم کرے اور یونیورسٹی آرڈیننس کو فی الفور منسوخ کرے۔ حالیہ واقعات میں جو طلباء شہید ہو چکے ہیں ان کے ورثاء کو معاوضہ دلائے۔ نیز تمام مقامات میں پولیس کی ناجائز فائرنگ کی تحقیقات غیر جانبدارانہ طریقوں سے کی جائے جو کہ ہائیکورٹ کے اعلیٰ جج صاحبان کی سطح سے نیچے نہ ہو۔

(۴) یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ ملک کے علماء پر پابندیاں لگائی گئی ہیں اور مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔

نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں اور مقدمے واپس لئے جائیں۔

(۵) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے کالے قوانین منسوخ کرے اور دفعہ ۱۴۴ اور ہنگامی حالات کے راج کا خاتمہ کرے۔

(۶) یہ اجلاس ایئر مارشل اصغر خاں کی سابقہ ملکی اور قومی خدمات جو کہ انہوں نے جنگ کے دوران میں کی ہیں تحسین کرتا ہے اور اب ان کے عوامی میدان میں آنے کا خیر مقدم کرتا ہے اور ان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عوامی میدان میں ثابت قدم رہتے ہوئے اسلام اور پاکستان کی بہترین خدمت انجام دیں۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ڈھوک مٹکال

(حلقہ شمال مغربی راولپنڈی)

امیر:- مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد۔ نائب امیر راجہ کرم الٰہی صاحب۔ نائب امیر ۲ مولانا محمد ایوب صاحب خطیب نیو مغل آباد ناظم اعلیٰ: ابو عبداللطیف صاحب۔ نائب ناظم صوفی غلام مصطفیٰ صاحب۔ خازن حافظ محمد اسلام صاحب

(محمد عبدالمعبود ناظم نشریات)

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کی ڈویژنل کانفرنس

ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ڈویژنل کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی تشکیل اراکین ڈویژن کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر ڈویژن منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل افراد کو استقبالیہ کے لئے منتخب کیا گیا:۔

صدر استقبالیہ	صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب
نائب صدر	مولانا نور محمد صاحب وانا
"	مولانا محمد یعقوب صاحب بنوں
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں
ناظم	عبدالعزیز صاحب "
"	نور محمد صاحب بی اے بنوں

ڈویژنل کانفرنس ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا ضلعی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ڈی آئی خاں کا ضلعی اجلاس حضرت مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈویژنل امیر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ آپ نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رسوائے زمانہ کتاب "اسلام" کے بارے میں فرمایا کہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ مگر اس کے اندر اس قسم کا لٹریچر شائع ہونا اور حکومت کا اس پر کوئی ایکشن نہ لینا افسوسناک ہے۔

آپ کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم ضلع نے گذشتہ سال کی مفصل رپورٹ حاضرین کو سنائی اور سال رواں کے لئے اراکین جمعیۃ سے مالی امداد کی اپیل کی آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) فریضہ حج پر سے پابندیاں ختم کی جائیں۔

(۲) حج۔ وی کے کوٹہ کی نئی میعاد دو سال کو ختم کر کے سابقہ میعاد ایک سال کو بحال کیا جائے۔

(۳) دیہاتوں میں پانی کا صحیح بندوبست کیا جائے

(۴) علاقہ قحط کی خطرناک صورت کے پیش نظر مقامی غلہ باہر نہ بھیجا جائے اور فوری افلاس پر قابو پانے کے لئے حکومت غرباء کو بلاسود قرضے دے۔

(۵) ملک میں سامراجیوں اور کیپٹلسٹوں کا محاسبہ کیا جائے۔

(۶) درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

(۷) زرعی اصلاحات کے تحت حاصل ہونیوالی زمین غریب زمینداروں کو آسان قسطوں پر دی جائے۔

(۸) ملوں اور کارخانوں کے مالکوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ کریں۔

(۹) اقلیتوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے

(۱۰) ملک سے گانا بجانا فحاشی کو ختم کر کے نوجوانوں کو فوجی ٹریننگ دی جائے۔

(۱۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور دیگر ایسی تصنیفات جن سے اسلام کے اصولوں کو زد پہنچتی ہے۔ ضبط کی جائیں۔

(۱۲) ہنگامی حالات کو ختم کیا جائے۔ بنیادی حقوق کا صحیح نفاذ کیا جائے۔ دفعہ ۱۴۴ اور پریس پر پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

(۱۳) آئندہ انتخابات بالغ رائے دہی کے طریقہ پر کرائے جائیں۔

(۱۴) قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے نمائندوں کو صحیح اختیارات دیئے جائیں۔

(۱۵) ریڈیو بلال کمیٹی میں ملک کے معتمد علماء کو شامل کیا جائے۔ (محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا جس میں قاضی صاحب نے ملکی حالات پر تبصرہ فرمایا۔ اجلاس میں حاضر اراکین نے ضلعی اجلاس میں منظور شدہ تمام تجاویز کی مکمل تائید کی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) کلاچی کی محصول چونگی کی شرح دوسری دو تحصیلوں کے برابر کی جائے۔

(۲) جھنگائی کا سدباب کیا جائے۔ نیز کلاچی اور دوسری جگہوں پر چینی کے ڈپو قائم کئے جائیں۔

(۳) عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی قوانین اور منصوبے ختم کر کے اسلامی آئین کا نفاذ کیا جائے۔

(۴) آغا شورش کاشمیری اور دیگر نظر بندوں کو رہا کیا جائے۔ نیز علماء پر عائد شدہ پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۵) حج۔ وی کی میعاد ایک سال کی جائے۔ نیز حج وی کے متعلقین کو معقول وظیفہ دیا جائے۔

(۶) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کو ضبط کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام جلسہ

مورخہ ۱۶ نومبر کو کلاچی جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمود صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آنے والے انتخابات میں صحیح قسم کے نمائندے منتخب کرنے کا مشورہ عوام کو دیا۔ آپ نے حاضرین سے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو منظم کریں۔ آپ نے کہا جمعیۃ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ہر اٹھنے والے فتنے کا مقابلہ کر رہی ہے اجلاس سے مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے بھی خطاب کیا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا حاجی فضل حق صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کے کام کو وسیع کرنے کے لئے ایک سہ رکنی کمیٹی بنائی گئی جس کے ممبران مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع۔ ڈاکٹر احمد حسن صاحب ناظم ایبٹ آباد اور عبدالقیوم صاحب ناظم دفتر منتخب کئے گئے۔ اس کمیٹی کی نگرانی میں علاقہ میں کام کیا جائے گا۔ علاقہ کی تقسیم اس طرح ہوئی:۔

علاقہ بالاکوٹ ۔ قاضی خلیل احمد صاحب بالاکوٹ

علاقہ بھوگرنگ ۔ سید غلام نبی شاہ صاحب اور مولانا عبدالقیوم صاحب

علاقہ اگروڈ شیر گڑھ ۔ مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی ڈاکٹر محمد ہارون صاحب، قاری محمد داؤد صاحب

اجلاس کے خاتمہ پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) یہ اجلاس علماء پر عائد شدہ پابندیوں اور مختلف مقدمات پر اظہار نفرت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۲) حج پر سے پابندیاں ختم کی جائیں۔

(۳) اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔

(۴) سیاسی لیڈروں کی گرفتاریوں، طلباء پر کئے گئے تشدد کی مذمت، گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ اور طلباء کے مطالبات کی حمایت۔

(۵) مختلف علاقوں میں محکمہ جنگلات نے عوام سے جو زمین لی ہے اس کا معاوضہ ادا کرنے کا مطالبہ

(۶) علاقہ کے دریاؤں اور نالوں کے پل درست کرائے جائیں۔ نیز جہاں پل نہیں وہاں بنوا کر انسانی جانوں کی حفاظت کی جائے۔

(۷) علاقہ کے مختلف دیہاتوں میں ڈسپنسریاں بنائی جائیں۔ علاقہ کی کچی سڑکوں کو پختہ کیا جائے۔

نیز حکام گورنمنٹ ٹرانسپورٹ علاقہ میں پوری بسیں چلا کر علاقہ کی ضرورت کو پوری کریں۔

(محمد اشرف ناظم نشریات)

مشہور انقلابی شاعر جانباز مرزا جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے

لاہور ۶ دسمبر۔ پاک و ہند کے مشہور احرار کارکن اور ہفت روزہ تبصرہ لاہور کے مدیر اعلیٰ مشہور انقلابی شاعر جناب غلام نبی جانباز مرزا جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے آپ نے جمعیۃ کا فارم پُر کرتے ہوئے کہا کہ اس انحطاط کے دور میں اسلام کے تحفظ اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا وجود ملک میں نہایت ضروری ہے

...ب مشرقی پاکستان

...ین صوبائی جمعیۃ کا دورہ

...ر ۲۱ر نومبر صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا شمس الدین ...ی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب رکن ...ا بار یسال تشریف لے گئے۔ ۲۲ر نومبر سویرے ...کر مقامی علماء اور عمائدین شہر سے تبادلہ خیالات ...دونوں حضرات شائستہ آباد مدرسہ میں گئے۔ یہاں ...جمعیۃ کے کارکن مولانا قاری انوار اللہ صاحب کے ...ے سلسلے میں مشورے کئے۔ ۲۲ر نومبر کو قاری ...ہمراہ ان حضرات نے باریسال شہر میں علماء کے ...ساتھ میٹنگ کی۔ اجلاس میں ان حضرات نے جمعیۃ کے ...پروگرام پیش کئے اور جمعیۃ کا انتخاب کیا۔ بعد ازاں ...۲۴ر نومبر کو جسور روانہ ہوگیا۔ وہاں حضرت مولانا ...خان صاحب ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ناظم مجلس استقبالیہ ...کانفرنس سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات کانفرنس ...صلاح مشورے کئے گئے۔ تبادلہ خیالات کے بعد ...الدین خان صاحب نے کارکنوں کی استقامت، کانفرنس ...کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

...ر کے اراکین شام کو گوہر ڈنگہ اتر کر صوبائی جمعیۃ ...ت حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری سے ...(حضرت مولانا عرصہ سے صاحب فراش ہیں، ...قارئین آپ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں) بعد ...فر جسور روانہ ہوگیا۔ رات کو حضرت مولانا معتصم ...ب کے پاس قیام کیا۔ ۲۶ر نومبر کو مولانا معتصم باللہ ...کے ہمراہ بشیر روانہ ہوئے۔ ۲۷ر نومبر کو جسور شہر کی ...ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت حضرت ...وت حسین صاحب نے کی۔ اجلاس میں مولانا معتصم باللہ ...مولانا عارف ربانی صاحب۔ مولانا برہان الدین صاحب ...شمس الدین صاحب قاسمی نے خطاب فرمایا۔ تمام تقریروں ...علماء اسلام کی ضرورت اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد ...ڈالی۔

...میں حضرت مولانا مجمل علی صاحب خلیفہ حضرت ...سلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیۃ کی ...کے لئے دعا کی۔

...ر نومبر کو وفد کے اراکین کھلنا آگئے۔ جہاں مقامی ...سے کانفرنس کے سلسلے میں صلاح مشورے کئے۔

...یہ علماء اسلام ضلع باریسال کا انتخاب

...پرست	حضرت مولانا قاری انوار اللہ صاحب
...ر	حضرت مولانا محمد اللہ صاحب
...سر امیر	حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب
...م اعلیٰ	مولانا عبداللطیف صاحب محمودی
...ظم	مولانا محمد حسن صاحب

...لانگ علاوہ ۱۳ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جسور کا انتخاب

سرپرست اول	حضرت مولانا سخاوت حسین صاحب
سرپرست ثانی	حضرت مولانا خواجہ سعید شاہ صاحب
امیر	حضرت مولانا ابوالحسن صاحب
نائب امیر	مولانا غلام حسین صاحب
〃 〃	مولانا نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالرؤف صاحب
ناظم	مولانا عبدالجلیل صاحب
〃	مولانا ارشاد علی صاحب

عہدہ دار حضرات کے علاوہ ۱۹ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔

(محمد معیار الدین ناظم دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

ایر مارشل اصغر خاں کا سرگودھا میں فقید المثال استقبال

سرگودھا (نمایندہ خصوصی) ۴ر دسمبر۔ ایر مارشل اصغر خاں آج جب سرگودھا پہنچے تو راستے میں شہر سے ۵ میل دور سلطان مل تک لاکھوں انسانوں نے ان کا استقبال کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام، نیشنل عوامی پارٹی، پیپلز پارٹی اور مزدور کسان پارٹی کی طرف سے محرابیں اور خوبصورت دروازے بنائے گئے تھے۔ جلوس میں تقریباً ۲½ صد کاریں شامل تھیں۔ جن پر چاروں پارٹیوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ سرگودھا سے گیارہ میل دور گیارہ والی پل پر ان کا استقبال کیا گیا۔

۵ر دسمبر۔ کارخانہ بازار میں ایر مارشل اصغر خاں نے چاروں پارٹیوں کی طرف سے ایک مشترکہ جلسہ عام سے بھی خطاب کیا۔ تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد نے جلسے میں شرکت کی۔ اس سے قبل جب سیٹلائٹ ٹاؤن سے ایر مارشل اصغر خاں کو ایک کھلی جیپ میں لایا گیا۔ تو جیپ پر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے جنرل سیکرٹری قریشی عبدالغفور جوائنٹ سیکرٹری شیخ محمد رفیق۔ پیپلز پارٹی کے میاں محمد جمیل اختر ایڈووکیٹ۔ نیشنل عوامی پارٹی کے شیخ عبدالحمید اور مزدور کسان پارٹی کے چوہدری محمد انوار ایر مارشل اصغر خاں کے ہمراہ تھے۔ راستے میں ہزاروں عوام نے پرجوش تالیوں اور پھولوں کی بارش سے استقبال کیا۔ تلاوت کلام پاک قاری ثناء اللہ صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام نے کی۔ جلسے کی صدارت مولانا صارخ محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر نے کی۔ صدر جلسہ نے قرآن حکیم کا ایک نسخہ اور ۱۵ کتابوں کا ایک سیٹ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض چوہدری مختار احمد پیپلز پارٹی نے انجام دیئے۔ چاروں پارٹیوں کی طرف سے شیخ ظہیر الدین صدر نیشنل عوامی پارٹی سرگودھا نے ایر مارشل کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور ایر مارشل کی خدمات کو سراہا گیا جلسۂ عام میں ایر مارشل کے خطاب کے دوران بار بار ایر مارشل اصغر خاں زندہ باد۔ اسلامی آئین زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد شوریش کاشمیری زندہ باد، ذوالفقار علی بھٹو زندہ باد کے نعرے گونجتے رہے۔ سرگودھا کی تاریخ میں اتنا بڑا جلسۂ عام اور اتنا عظیم الشان استقبال پہلے کسی شخصیت کا نہیں ہوا۔ اس جوش و خروش اور عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے برصغیر کے نامور خطیب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے دور کی یاد تازہ کردی

اس تمام پروگرام کے دوران بعض سامراج نواز افراد کا کردار نہایت افسوسناک رہا۔ وہ بار بار اس پروگرام کو ناکام بنانے میں مزاحم ہوئے۔ لیکن چونکہ ایر مارشل نے وقت دے دیا تھا۔ اس لئے ان نام نہاد افراد کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ بعض اخبارات نے بھی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن سرگودھا کے شہری حقیقت حال سے پوری طرح باخبر ہیں۔

گکھڑ میں ایر مارشل اصغر خاں نے جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم کو سلامی دی

پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ایر مارشل اصغر خاں جہلم سے لاہور آنے کے لئے بذریعہ کار جب گکھڑ سے گذرے تو عوام کے بے پناہ ہجوم نے آپ کا استقبال کیا گکھڑ کی حدود میں داخل ہوتے ہی جمعیۃ کے رضا کاروں نے جن کے ہاتھوں میں مختلف کتبے تھے۔ آپ کا استقبال کیا اس موقع پر آپ نے جمعیۃ کے پرچم کو سلامی دی۔ مقامی جمعیۃ اور پیپلز پارٹی نے سڑک کے دونوں طرف خوشنما محرابیں بنائی تھیں۔ جس پر مختلف کتبوں کے علاوہ خوش آمدید اور خدا حافظ کے کتبے بھی آویزاں تھے۔

(خادم جمعیۃ ——— زاہد گکھڑوی)

اہل دل حضرات توجہ فرمائیں

تجوید و قرأت کی مشہور و معیاری درسگاہ مدرسہ عربیہ حدیقۃ الاحسان شاہی مسجد شجاع آباد ضلع ملتان بیادگار خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ زیر اہتمام جانشین خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، اختر متولی شاہی مسجد شجاع آباد۔ آپ کی زکوٰۃ، خیرات۔ صدقہ فطر و ہر قسم کے عطیات کا صحیح دینی مصرف ہے۔ مدرسہ ہذا خطیب پاکستانؒ کی یاد میں قائم و دائم ہے۔

ہم حضرت خطیب پاکستان کے تمام متوسلین و معتقدین سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح آپ حضرات مرحوم کی زندگی میں امداد و تعاون فرماتے تھے۔ اسی طرح اب بھی پورا پورا تعاون فرمائیں۔ آپ کی ادنیٰ توجہ سے یہ مدرسہ حضرت قاضی صاحب مرحوم کے لئے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ و آخرت کا سرمایہ ثابت ہوگا۔ ہم ہیں آپ کی امداد کے طالب۔ اراکین انجمن انتظامیہ مدرسہ ہذا۔

جملہ رقوم بہتہ ذیل پر روانہ فرمائیں۔

جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر خطیب و متولی شاہی مسجد شجاع آباد)

جمعۃ الوداع کو شایان شان طریقہ سے جلوس نکالنے کا فیصلہ

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا اہم اجلاس

لاہور ۷ دسمبر۔ آج ۱½ بجے جامع مسجد بشیر اقوالہ گیٹ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ہوا۔ تلاوت کلام پاک قاری عبدالحمید صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے موجودہ ملکی حالات پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو اب اسلام اور اسلامی قانون کے ملک میں نفاذ کے لئے متحدہ جدوجہد کرنی چاہیئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پلیٹ فارم اس کے لئے موجود ہے ہمارا اول اور آخر یہی مطالبہ ہے کہ اس ملک کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی تھی۔ اور اس ملک کی بقاء کا ضامن صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور اس کے خلاف اٹھنے والی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

(۱) مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے جمعۃ الوداع کے دن جلوس کو شایان شان طریقے سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور طے پایا کہ لاہور میں جلوس کے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے جائیں۔

(۲) یہ طے پایا کہ دیگر جماعتوں، تنظیموں اور انجمنوں کو بھی جلوس میں دعوت کے لئے دعوت دی جائے۔

(۳) یہ طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا آئندہ اجلاس پیر ۹ دسمبر کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک نگ محل میں ۱۰ بجے ہو۔ اس اجلاس میں جلوس کی مجلس انتظامیہ کی تشکیل اور دیگر اہم فیصلے کئے جائیں۔

(۴) طے پایا کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان جو کئی دنوں سے بیمار ہیں سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ لاہور تشریف لے آئیں اور یہیں ان کا علاج کیا جائے اس سلسلے میں ایک وفد ضروری معلومات فراہم ہونے پر جلد ہی انہیں لینے روانہ ہو جائے گا۔

اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کی دعا پر ختم ہوا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی گئی۔ کشمیر، فلسطین اور قبرص کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعا کی گئی۔ نیز ملک میں جلد اسلامی قانون کے نفاذ اور عربوں کی فتح کے لئے بھی دعا کی گئی

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور کا داخلہ

حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور کا داخلہ ۵ شوال المکرم سے ۱۵ شوال کے آخر تک رہے گا۔ لہذا تمام شائقین علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر مندرجہ ذیل علماء کرام سے فیوضات حاصل کریں۔

(۱) حضرت استاذ العلماء یادگار سلف شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم

(۲) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ہذا تلمذ خاص حضرت انور شاہ صاحبؒ

(۳) جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا واحد بخش صاحب کوٹ مٹھن شیخ الفنون مدرسہ ہذا۔

ان حضرات کے علاوہ اور بھی محنتی اور قابل اساتذہ کے زیر نگرانی تعلیم کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔

الداعیان:۔ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور ضلع رحیم یار خاں

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا شیخ الاسلام نمبر

ہفت روزہ خدام الدین دسمبر ۱۹۶۸ء کے آخر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں بلند پایہ مضامین کا حامل نمبر شائع کر رہا ہے۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے رشحات قلم جلد از جلد ارسال فرمائیں

(نوٹ) ایجنٹ حضرات پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد مطلع فرمائیں اور مشتہرین حضرات اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں (ادارہ)

دعائے مغفرت

منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے بھائی علی محمد کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین دعا فرمائیں۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احقر: منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ علماء اسلام بھکر

(ادارہ منشی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے)

ایک چراغ اور بجھا

"میں جموں اور کشمیر کو خدا کے حوالے کرتا ہوں"

(آخری الفاظ)

مشہور عالم دین کشمیری رہنما اور آزاد کشمیر کے سابق صدر حضرت مولانا میر واعظ محمد یوسف شاہ صاحب ۱۶ رمضان المبارک مورخہ ۷ دسمبر کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ تحریک آزادی کشمیر کے اولین رہنما ہی نہ تھے بلکہ ممتاز عالم دین بھی تھے۔ آپ نے دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی۔ آپ کا شمار حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری کے اونچے تلامذہ میں ہوتا تھا۔ آپ مسلم کانفرنس کے اولین... بانیوں میں سے تھے۔ متعدد بار آپ کو مسلم کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔

تقسیم ملک کے فوراً بعد کشمیر کے بارے میں آپ پاکستانی رہنماؤں سے مذاکرت کرنے کے لئے آئے۔ اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں آپ کا داخلہ بند کر دیا گیا۔

آپ کو دو دفعہ آزاد کشمیر کا صدر منتخب کیا گیا ۱۹۶۲ء میں کشمیریوں کے موقف کی وضاحت کرنے والے وفد کی آپ نے قیادت کی۔ اس وفد نے اسلامی ممالک اور مغربی ممالک کا دورہ کر کے کشمیریوں کے موقف کی وضاحت کی تھی۔

آپ کی موت سے جنگ بندی لائن کے دونوں طرف کے مسلمان ایک عظیم مذہبی اور سیاسی رہنما سے محروم ہو گئے آپ کی موت کشمیری مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے آپ کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کا پُر ہونا بڑا مشکل ہے۔ موت سے چند لمحے قبل جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے اتنے الفاظ کہے کہ میں جموں اور کشمیر کو خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

ادارہ ترجمان اسلام آپ کے پسماندگان اور کشمیری بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہے۔ (ادارہ)

تعزیتی پیغام

ممتاز عالم دین حضرت مولانا میر واعظ محمد یوسف شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں اور اراکین کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ سابق صدر آزاد کشمیر مولانا محمد یوسف شاہ صاحب کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے آپ کے پسماندگان اور کشمیری مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ آخر میں حضرت کے ارفع درجات کے لئے دعا مغفرت کی گئی

جمعیۃ کے رہنماؤں کی طرف سے آپ کے صاحبزادے محمد احمد کو ایک تعزیتی تار ارسال کیا گیا۔ اور ان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان اور رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام — (خان پور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE Price 25 P.

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۰ پیسے

عظیم الشان کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

۴ ، ۵ ، جنوری ۱۹۶۹ء کو ڈھاکہ میں

ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کر رہی

ہے بفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں کانفرنس

کے اخراجات کے لئے پچیس ہزار روپے کا

بجٹ منظور کیا گیا ہے۔ کانفرنس میں مغربی اور

مشرقی پاکستان کے جید علماء کرام اور جمعیۃ

کے عہدہ ار شرکت فرما رہے ہیں۔

(نوٹ) اس موقعہ پر مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس

بھی ہوگا

(مولانا) پیر محسن الدین ایم این اے صدر استقبالیہ

(مولانا) محی الدین خاں ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ناظم استقبالیہ

آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

حسب سابق امسال بھی

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

چنیوٹ میں منعقد ہو رہی ہے

جسمیں

حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی

صاحب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی صاحب شیخ التفسیر

جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۔ مولانا مفتی محمود

صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ مجلس

تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا عبدالستار

خاں نیازی اور

دیگر علماء کرام و شعراء شرکت

فرما رہے ہیں

اراکین مجالس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ

دستور اساسی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ دستور

اساسی آفسیٹ کی دیدہ زیب کتابت و طباعت،

خوبصورت چہار رنگا ٹائیٹل اور بہترین سفید کاغذ

پر طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

قیمت ۵۰ پیسے — فی سینکڑہ چالیس روپے

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے،

مکمل معلومات حاصل کرنے کیلئے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مرتبہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

کا مطالعہ کیجئے

قیمت صرف ۴۰ پیسے

اس کے علاوہ

فارم ہائے رکنیت

اور

رسیدات زر

منگوانے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر روانہ فرمائیں

محمد حنیف سہارنپوری دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر

خدمت کا موقع فراہم کریں

اعلیٰ، عمدہ، جدید قسم، کم خرچ نئے ڈیزائن

کے فرنیچر کا کام تسلی بخش کرانے کیلئے ہماری

خدمات حاصل کریں

نیز

عمارتی کام مثلاً دروازے۔ کھڑکیاں وغیرہ کا کام

بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ کام انشاء اللہ دیانتداری

اور محنت سے کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں

حافظ عزیز الرحمن عزیز اشرفیہ دواخانہ

آل عمران سٹریٹ پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور

خصوصی رعایت

آپ قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے

ہوں یا عرب ممالک جا کر معقول تنخواہ پر

پر ملازمت ہو تو آپ

عربی زبان

سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ

میں (یومیہ ۳۰ منٹ) وقت کر گھر بیٹھے مکمل عربی

بذریعہ خط و کتابت سیکھئے (دو فضان المبارک کی خوشخبری

پر فیس (بعض خاص رعایت) مزید تفصیلات کے لئے ۲ پیسے

پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن ساہیوال

مونوتما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

قابل دید صحت و نفاست، زیبائش و آرائش

میں (یومیہ ۳۰ منٹ) وقت کر گھر بیٹھے مکمل عربی

عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر

بیل سبز و نارنج، جلد سنہری ڈالی دار سائز ۲۲×۳۲

۸

ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ

خالکتہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

اعلانِ حق

ـــــ ایک مسلمان سے یہ توقع رکھنی کہ وہ حق کا اعلان کرے اور کفر کو کفر نہ کہے۔ بالکل ایسی ہی بات ہے۔ جیسے یہ کہا جائے کہ وہ اسلامی زندگی سے دست بردار ہو جائے۔ اگر تم کسی آدمی سے اس مطالبہ کا حق نہیں رکھتے کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دے۔ تو یقیناً ایک مسلمان سے یہ مطالبہ بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کفر کو کفر نہ کہے۔ کیونکہ دونوں باتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ ـــــ

ـــــ یہ تو اسلامی زندگی کا وہ عنصر ہے جس کے الگ کر دینے کے بعد اس کی سب سے بڑی مابہ الامتیاز خصوصیت معدوم ہو جاتی ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی ہے۔ کہ وہ سچائی اور حقیقت کے گواہ ہیں۔ ایک گواہ کا فرض ہوتا ہے کہ جو کچھ جانتا ہو، بیان کر دے۔ ٹھیک اسی طرح ہر مسلمان کا بھی وظیفہ ہے۔ کہ جس سچائی کا اُسے یقین دیا گیا ہے۔ ہمیشہ اسکا اعلان کرتا رہے۔ اور ادائے فرض کی راہ میں کسی آزمائش اور مصیبت سے نہ ڈرے۔ علی الخصوص جب ایسا ہو کہ ظلم و جور کا دور دورہ ہو جائے اور جبر و تشدد کے ذریعہ اعلانِ حق کو روکا جائے تو پھر یہ فرض اور زیادہ لازمی اور ناگزیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر طاقت کے ڈر سے لوگوں کا چپ ہو جانا گوارا کر لیا جائے۔ اور دو اور دو کو چار نہ کہا جائے کہ ایسا کہنے سے انسانی جسم مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو پھر سچائی اور حقیقت ہمیشہ کے لیے خطرہ میں پڑ جائے گی اور حق کے ابھرنے اور قائم رہنے کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی کتاب شریعت (قرآن) میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ وہ خدا کی زمین پر "شاہد" ہیں۔ سچی گواہی دینے والے ہیں اور بحیثیت ایک قوم کے یہی انکی قومی خصلت (نیشنل کریکٹر) ہے جو انکو تمام آئندہ اور گزشتہ قوموں میں ممتاز کرتی ہے۔ ـــــ

"پس ایک مسلمان جب تک مسلمان ہے۔ اس گواہی کے اعلان سے باز نہیں رہ سکتا۔"

۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء

چراغ راہ

ہمارے اسلاف

صرف خدا سے مانگو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی تھیں۔ مگر انکا حال یہ تھا کہ خالق کائنات کے آگے دست دعا پھیلاتے تو اس کی زبردست رحمت و شفقت اور اپنی حد سے گزری ہوئی محتاجیوں کا خیال آتے ہی انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتیں۔ روتے جاتے تھے۔ دعا مانگتے تھے اور روتے تھے۔ درحقیقت یہی وہ وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کے دل میں خدا کی ضرورت پوری قوت سے جم جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد چاہنے والے ایک یمنی غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ نے جب آزاد کر کے پوچھا۔ بتاؤ میرے ساتھ رہو گے یا اپنے وطن جانا چاہتے ہو؟ تو انھوں نے گڑگڑا کر درخواست کی کہ مجھے اپنے ہی در مبارک پر پڑا رہنے دیجئے۔

خدا کا یہ سچا بندہ خدا کے سوا کسی سے سوال نہ کرتا۔ یہ ان کے آقا اور انکے محبوب رسول کی نصیحت تھی۔ کہ جو مانگو خدا سے مانگو۔ خواہ ایک جوتے کے تسمے جیسی چیز کیوں نہ ہو۔ اس حکم پر حضرت ثوبان رض ایسے جمے تھے۔ کہ سواری پر چلتے ہوئے اگر چابک ہاتھ سے گر جاتا تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ اٹھا کر دو۔

تجارت میں دیانت

امام اعظم رح ایک بہت بڑے تاجر بھی تھے۔ اکثر شہروں میں انکی ایجنسیاں موجود تھیں اور بڑے بڑے سوداگروں سے معاملہ رہتا تھا۔ اور لاکھوں کا لین دین ہوتا تھا۔ اسقدر وسیع کاروبار کے ساتھ اتنی احتیاط برتتے تھے۔ کہ ان کے خزانہ میں ایک پائی ناجائز طور پر داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اس احتیاط کے باعث اگر کبھی نقصان پہنچ جاتا تو کبھی ملول نہ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ حفص بن عبدالرحمان کے پاس کپڑے کے تھان فروخت کے لیے بھیجے۔ اور انھیں کہلا بھیجا کہ فلاں تھان میں عیب ہے۔ بیچتے وقت خریدار کو دکھلا اور جتلا کر دینا۔

حفص کو تھان فروخت کرتے وقت یہ ہدایت یاد نہ رہی اور عیب بتائے بغیر مال فروخت کر دیا امام صاحب کو جب اس امر کی اطلاع ملی تو انھیں بہت افسوس ہوا۔ کفارہ کی اور تو کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کیوں کہ تھان ایسا شخص لے گیا تھا جسکا اتا پتہ معلوم نہ تھا۔ اس لیے آپ نے ان تھانوں کی قیمت جو کہ تیس ہزار درہم تھی۔ خیرات کر دی۔

ایک اور موقع پر امام صاحب کے پاس ایک عورت ایک تھان بیچنے کے لیے لائی۔ امام صاحب نے دام پوچھے تو اس نے سو روپے بتائے۔

آپ نے فرمایا کم ہیں۔

اس نے کہا۔ کہ دو سو دے دیجئے۔

آپ نے فرمایا۔ تھان پانچسو سے کم قیمت کا نہیں ہے۔

عورت نے حیران ہو کر پوچھا "آپ مذاق تو نہیں کرتے۔

امام صاحب نے کہا۔

"نہیں"۔ اور اسے پانچسو روپے دیکر تھان اپنے پاس رکھ لیا۔

اسی طرح ابن سیرین لاکھوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ مگر انھوں نے ہمیشہ خریداروں کو رکھا اور بارہا خسارہ برداشت کیا۔

انصاف کے تقاضے

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام یعقوب بن ابراہیم تھا اور عتبہ رض انصاری پشت میں سے تھے۔ امام ابو یوسف بغداد میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر متمکن تھے۔ جب قریب آیا۔ تو آپ نے مناجات کی۔ اسکا ایک ایک لفظ آپ کے ذہنی تاثرات کا غماز ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"الٰہی تو جانتا ہے کہ میں نے ہر واقعہ و مقدمہ میں تیری کتاب کو زیر نظر رکھا ہے۔ اگر اس ملا تو تیرے پیغمبر ص کی حدیث تلاش کی ہے۔ اگر اس میں کامیاب نہیں ہوا تو صحابہ کرام کے اقوال دیکھا ہے۔ اور پھر بھی اگر تشویش رہی تو میں نے اپنے اور تیرے درمیان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ گردانا ہے۔

"خداوند تو جانتا ہے کہ میں نے کسی مقدمہ میں کسی دنیوی امر یا کسی سفارش کو ترجیح نہ دی ذاتی انتقام نہیں لیا۔ میں نے عدالت اور انصاف میں کوئی کمی نہیں کی۔

"اے پروردگار! اگر اس پر بھی میں نے کوئی غلطی کی ہے تو میں تیری بخشش اور بے پایاں کا امیدوار ہوں"

امام ابو یوسف رح ہی تھے جنہوں نے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا ایک یہودی اور خلیفہ کا مقدمہ جب آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو یہودی خلیفہ کے احترام سے پیچھے امام ابو یوسف رح نے واضح کیا کہ خلیفہ کے برابر کھڑے ہو جاؤ۔ عدالت میں شاہ و گدا سب ایک کے مستحق ہوتے ہیں۔

امام کی تنبیہ کا شاہ پر اثر

ایک بار والیٔ خراسان سلطان خوارزم نے اپنے لیے جامع مسجد میں ایک تخت بچھایا خطبہ دیا۔ اور نماز پڑھی۔ تاکہ شاہانہ وقار اور جلال کی نمائش ہو سکے۔

مایہ ناز خطیب، ادیب، مفسر۔ محدث امام فخر الدین رازی بھی مسجد میں موجود تھے شاہ کی یہ نمائش بری لگی۔ چنانچہ جسوقت شاہ نماز سے فارغ ہوئے تو امام رازی نے بھری مجلس

"جلالۃ الملک! یہ دربار الٰہی ہے۔ عظمت و شوکت کے مظاہرے کی جگہ نہیں ہے۔ یہاں پہنچ کر ادنیٰ و اعلیٰ اور بلند و پست سب برابر ہو جاتے ہیں۔ خدا کے نزدیک وہی لائق احترام ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

سلطان اس انداز بیان پر سخت ناراض ہوا۔ مگر چاروں طرف نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ تمام لوگ تائید کر رہے ہیں۔ سلطان کو ان سب کے مقابلے کی ہمت نہ ہوئی۔ تخت وہاں سے اٹھوا لیا۔ سب کے ساتھ پہلو بہ پہلو نماز پڑھا کرتا۔

سخت گیر امیر نرم دل نائب

خالد بن ولید رض کے مسلمان ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی جرأت و دلیری کے انھیں فوج میں اعلیٰ عہدہ دار بنا دیا۔ اور ابوذر رض غفاری کو فوج کے عہدہ سے ہٹا دیا۔ کیونکہ واقعہ ہوئے تھے۔ ابوبکر رض صدیق خلیفہ ہوئے تو انھوں نے خالد بن ولید کو سپہ سالار بنا دیا۔ لیکن حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے تو خالد بن ولید رض کو ہٹا کر نرم دل ابو عبیدہ رض کو سپہ سالار بنا دیا۔

یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن نہ تو ابوذر غفاری رض نے اور نہ خالد بن ولید رض نے حق تلفی کی شکایت تنزل پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیاست میں اعتدال کے لیے اگر امیر نرم ہو تو نائب ہونا ضروری ہے۔ اور اگر امیر سخت ہو تو نائب کا نرم دل ہونا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

سرپرست حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بروز جمعہ ۱۴ جون ۱۹۶۸ء قیمت ۳ پیسے | شمارہ ۲۲

دنیا کے مسلمانوں کی حالتِ زار

اور

ہمارا فرض

(محمد حنیف سہارنپوری)

[illegible]

کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ایک طرف عربوں کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ دوسری طرف ہمارے کشمیری بھائی ہیں، جو بھارت کے پنجۂ استبداد سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ کشمیر کی وادی ذی زرع ان کے لئے تنگ کر رکھی ہے۔ ان کو گھروں سے نکالا جا رہا ہے۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ مکانوں اور دکانوں میں آگ لگانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ہندوستان کے فرقہ پرست اور متعصب ہندو طرح طرح کے مظالم توڑ رہے ہیں۔

ہندوؤں کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کشمیر کے نہتے مسلمان ہر قسم کے مصائب و آلام خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن اپنے موقف سے ہٹنے کے لئے کسی قیمت پر بھی تیار نہیں ہیں۔ ہندوستان کے حکمران برابر یہ کہے جا رہے ہیں کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ اس کے خلاف جو آواز اٹھاتا ہے۔ اس کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں اور آہنی سلاخوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ کشمیر کے مسلمان اس وقت مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اسی طرح کے حالات بھارت کے مسلمانوں کو درپیش ہیں۔ وہاں ہندو غنڈوں اور جن سنگھی پارٹی نے مسلم کشی کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ گذشتہ دنوں میرٹھ اور الہ آباد وغیرہ میں فسادات ہوئے۔ قتل و خونریزی تک نوبت پہنچی۔ یہ سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ بلکہ تقسیم ملک سے ہی اس کا آغاز ہو گیا تھا جو آج تک جاری ہے۔ کہیں نہ کہیں ہندو غنڈے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ قتل و خونریزی تک جا پہنچتا ہے اور فساد زدہ علاقوں کی انتظامیہ، پولیس افسران بجائے فساد اور قتل و خونریزی روکنے اور مفسدین کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے الٹا مسلمانوں کے خلاف ہندو غنڈوں اور جن سنگھیوں کو ابھارتے ہیں۔ بھارت کے بے کس مسلمان آج نہایت مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کے سر پر وہاں کے اکثریتی فرقے مسلط ہیں۔ اور وہ ان کے مذہبی معاملات اور عبادات تک میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی جیسے کالے قوانین کا شکار بھی زیادہ تر وہاں کے مسلمان ہیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے اسمبلی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستانی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق اپریل ۱۹۵۰ء سے لیکر دسمبر ۱۹۶۶ء تک ہندوستان میں سات سو سنگین فسادات ہوئے ہیں۔ جن میں بڑی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے۔

ان حالات و واقعات کو پڑھ کر ایک سچے مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا خون کھولنے لگتا ہے۔

ایک طرف تو عرب، کشمیر اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں سے یہ سلوک ہو رہا ہے اور دوسری طرف ہم پاکستان کے مسلمان اس ماہ مبارک میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد منانے اور حضورؐ کی ولادت کی خوشی میں رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں پر لاکھوں روپے صرف کر رہے ہیں۔ کیا ہمیں ان یتیموں کا بھی خیال آیا ہے۔ جن کے ماں باپ عرب میں اسرائیل اور کشمیر وغیرہ میں بھارت کے ظلم و ستم کا شکار ہو چکے ہیں۔ کیا آپ نے ان مسلمان بہنوں کی طرف کبھی نگاہ التفات کی جن کی عصمتیں لوٹی گئیں۔ کیا آپ کو مسلمانوں کی ان بہو بیٹیوں کا فکر لاحق ہوا جن کے سہاگ اجڑ گئے۔ اور کیا آپ نے ان مسلمانوں کا خیال کیا جو جنگ میں گھر سے بے گھر ہو کر ریگستان عرب میں بے یار و مددگار اور نہایت کس مپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ایک سچے عاشق رسول ایک محب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے کہ ہمارے آقا و مولا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ اور اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنائے۔ جو مظلوموں کو ظالم کے پنجۂ آہنی سے نجات دلوانے، غریبوں کی مرادیں بر لاتے، یتیموں اور بے کسوں کے سر پر دست شفقت رکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جو اس وقت تک خود نہیں کھاتے تھے جب تک صحابہ کرامؓ اور پڑوسی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھا لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ یہ لاکھوں روپیہ جو جلوسوں رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس سے ہم ان مظلوم مسلمانوں کی امداد کریں اور اس مقدس اور متبرک دن کو نہایت احسن مگر سادہ طریقے سے منائیں۔ تاکہ اس سے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

درسِ قرآن

از سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والعصر ان الانسان لفی خسر ہ
الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت
وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے
قسم ہے زمانے کی کہ بیشک انسان
بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ
جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند
رہے اور ایک دوسرے کو دین حق پر قائم
رہنے کی تاکید کرتے رہے اور نیز ایک
دوسرے کو صبر و تحمل کی فہمائش کرتے رہے

سورہ والعصر مکی ہے اور یہ تین آیتیں ہیں۔ شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ قسم ہے زمانے کی (۱) کہ بلاشبہ انسان بڑے خسارے اور ٹوٹے میں ہے (۲) مگر ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند بھی رہے اور ایک دوسرے کو دین حق پر قائم رہنے کی تاکید کرتے رہے اور نیز ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی فہمائش کرتے رہے زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست تھے۔ بعض دوست مسلمان ہوگئے۔ بعض کفر پر قائم رہے۔ جو لوگ کفر پر قائم رہے۔ وہ مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تم تو بڑے سمجھدار تھے۔ تم کیسے مسلمان ہوگئے اور تم نے اپنی عمر کو تباہ کر لیا۔ اس قسم کی گفتگو کلدہ بن اسد نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کی۔ انہوں نے فرمایا۔ تو بیوقوف ہے۔ جو آدمی امر حق قبول کرتا ہے وہ ٹوٹے اور نقصان میں نہیں پڑتا۔ خسارے میں وہ ہوتا ہے جو امر حق کے قبول کرنے سے منہ پھیرتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

مفسرین کے لفظ عصر میں تین قول ہیں۔ ایک زمانہ جس میں انسان کی عمر بھی داخل ہے۔ دوسرے نماز عصر کا وقت کہ یہ بھی نفع و نقصان اور سود و زیاں کا وقت ہے۔ تیسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ۔ جس میں نور نبوت کی شعاعیں سب طرف پھیلیں۔ اور جس میں رسالت عظمیٰ اور خلافت کبریٰ کے انوار و برکات سے دنیا مستفید ہوئی اور بڑے بڑے سرکشوں نے اسلام کی حقانیت اور اسلام کی معجز نما تعلیم کا اعتراف کیا۔

واللہ اعلم۔ ہم نے ان تینوں اقوال میں سے پہلا قول اختیار کیا۔ یعنی میں زمانے کی قسم کھاتا ہوں کہ انسان عمر ضائع ہونے کی وجہ سے بڑے نقصان میں ہے۔ یعنی انسان کے پاس بڑا سرمایہ اور پونجی اس کی عمر ہے۔ جس میں دینی اور دنیوی کمالات حاصل کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ پونجی ہر وقت کم ہوتی رہتی ہے۔ عمر جتنی زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اتنی ہی گھٹتی رہتی ہے۔ انسانی عمر ایک بہترین چیز ہے۔ بشرطیکہ اس کو صحیح کام میں لگایا جائے ورنہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔ اگر کسی نے اپنی عمر کو محض لذات احمد دنیوی خرافات میں خرچ کیا۔ اس کے پاس سوائے ٹوٹے کے اور کیا ہے۔ اور جس نے اپنی عمر کو نیک کاموں میں خرچ کیا اور سعادت و کمال حاصل کیا۔ اس نے ایسا نفع حاصل کیا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اس نے ہر قسم کی دائمی لذتوں کو حاصل کر لیا۔

حضرات! حق تعالیٰ نے اس مختصر سورۃ میں سب کچھ فرما دیا۔ علماء کہتے ہیں۔ عمر کی مثال اس برف فروخت کرنے والے کی ہے۔ جو ہر وقت گھلتی رہتی ہے۔ یہی زمانے کا دور اور دن رات کی الٹ پلٹ ایک دن عمر کو فنا کر دے گی۔ اور پھر خواہ کتنا ہی افسوس کرو یہ چیز دوبارہ حاصل ہونے والی نہیں۔ لہٰذا عقلمند انسان وہی ہے جو اس ناپائیدار پونجی کو کمال اور سعادت حاصل کرنے میں خرچ کرے۔ اسی لئے فرمایا انسان خسارے اور ٹوٹے میں ہے۔ مگر ہاں وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کے پابند رہے ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے اس نقصان سے مستثنیٰ ہیں۔ اور یہی

درسِ حدیث

کھانے کے آداب و احکام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے چاٹنے اور رکابی کے صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ اس کی کس چیز میں برکت ہے۔

اور انہیں کی ایک روایت میں ہے کہ تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اٹھا لو اور اگر کچھ بھر گیا ہو تو صاف کر کے کھا لو۔ اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔ اور اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھو، جب تک کہ انگلیوں کو چاٹ نہ لو۔ تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

اور ایک روایت ہے کہ شیطان تمہاری ہر چیز میں حاضر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ بس جب تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اس کو صاف کر کے کھا لو۔ شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نئی باتیں نکالنے والے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف ننگے ننگے بدن اپنی اصلی حالت پر جمع کئے جاؤ گے اور وہ فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ہم تم کو پلٹائیں گے اور یہ ہمارا وعدہ ہے ہم اس کو کرنے والے ہیں۔ یاد رکھو قیامت میں سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور فرمایا میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور ان کو بائیں طرف سے لے جایا جائے گا میں کہوں گا۔ یا رب، یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو مجھ سے کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا۔ پس میں کہوں گا۔ جیسے ایک نیک بندے (نیک بندے سے حضرت عیسےٰ مراد ہیں) کہا کہ میں جب تک ان میں رہا، ان پر گواہ رہا۔ جب میں وفات پا گیا۔ تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔ تو مجھ سے کہا جائے گا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا یہ برابر دین سے پھرتے رہے۔ (بخاری)

کمال کا حصول ہے۔ اور یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔ آگے کمال کے بعد تکمیل کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان اور صالح عمل کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں۔ یعنی دین حق اور اعتقاد حق یا قرآن اور اس کے احکام پر قائم رہنے اور ایمان و توحید پر قائم رہنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی فہمائش کیا کرتے ہیں۔ یعنی ادائے فرض اور امر الٰہی کے ادا کرنے میں یا گناہوں سے بچنے میں جو تکلیف ہو اس کے برداشت کرنے کی فہمائش کیا کرتے ہیں یعنی ادائے فرض اور امر الٰہی کے ادا کرنے میں یا گناہوں سے بچنے میں جو تکلیف ہو اس کے برداشت کرنے کی فہمائش کیا کرتے ہیں۔ کمال اور تکمیل دونوں مرتبوں کا ذکر فرما دیا۔

سبحان اللہ۔ اس مختصر سی سورۃ میں سب کچھ آ گیا۔ بعض سلف سے منقول ہے اگر اللہ تعالیٰ صرف یہی ایک سورۃ نازل فرماتا تو سمجھ دار بندوں کی ہدایت کے لئے کافی تھی۔ صحابہ کرامؓ کا عام قاعدہ یہ ہو گیا تھا کہ جب دو شخص باہم ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو رخصت کرنے سے پہلے سورۃ والعصر سناتے اور ان کو حق پر قائم رہنے اور تکالیف کو برداشت کرنے کی فہمائش کرتے۔

فتح قسطنطنیہ

...ئی ۱۴۵۳ء کو سلطان محمد فاتح (۱۴۵۱ء تا ...) قسطنطنیہ فتح کیا تھا۔ یہ فتح نہ صرف ترکوں کے ...انان عالم کے لئے ایک بڑی اہمیت کی حامل ہے ...شرقی روم کی سلطنت کا مدتوں تک دارالحکومت ...حکومت بازنطینی سلطنت کے نام سے موسوم

...ں نے پہلی صدی ہجری میں قسطنطنیہ کو فتح کرنے ...کی اور مسلسل آٹھ سو سال تک ...ی حکومت سے ٹکر لیتے رہے۔ ...رتبہ اس کا محاصرہ بھی کیا۔ سب سے ...رت معاویہؓ کے عہد میں ہوا، ...ے بڑے صحابہ کرام بھی شریک ...حاصرہ کے دوران مشہور صحابی ...ابو ایوب انصاریؓ نے وفات ...کی تدفین قسطنطنیہ کی فصیل کے ...ئی ۱۴۵۳ء میں فتح قسطنطنیہ ...سلاطین نے ان کا مزار تلاش ...عظیم مسجد تعمیر کی۔ جہاں ہر نئے ...کی رسم تاجپوشی کی ابتدائی رسومات ...ہیں۔

...سرا محاصرہ اموی خلیفہ سلیمان بن ...ک کے عہد میں ہوا۔ اس کے بعد ...ور میں بھی وقتاً فوقتاً قسطنطنیہ ...رتے رہے تا آنکہ سلاجقہ روم کے ...بعد جب اناطولیہ میں عثمان خاں ...۱۳۲۶ء) نے عثمانی سلطنت ...رکھی تو ترکوں کی توجہ یورپ کی طرف ...ہوئی۔ عثمان خاں کے جانشین ...(۱۳۲۶ء تا ۱۳۵۹ء) کے عہد ...نطنیہ کے کمسن حکمران کے مدارالمہا ...نے ملکہ کے خلاف ترکوں سے ...چند یورپی مقبوضات ترکوں کے ...دیئے۔ اس طرح یورپ ترکوں کا ...شروع ہوا۔ بعد ازاں مراد اول ...۱۳ تا ۱۴۰۲ء) کے ہاتھوں نائکو ...میدان میں یورپی حکمرانوں نے ...ذلت آمیز شکست کھائی۔ یورپ ...ں نے ترکوں کی معرکہ آرائی کے ...قسطنطنیہ کے بازنطینی حکمرانوں ...کردار ادا کیا۔ بایزید نے اس

فتنہ کو یکسر ختم کرنے کے لئے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ قریب تھا کہ قسطنطنیہ مسخر ہو جاتا۔ لیکن اسی وقت بازنطینیوں کے ایما پر امیر تیمور نے بایزید کی مملکت پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے اس نے محاصرہ اٹھا دیا۔ جنگ انگورہ میں بایزید بلدرم کی شکست سے ایک بار پھر یورپ کو سنبھلنے کا موقع مل گیا۔ لیکن چند سالوں کے بعد ترکوں نے محمد اول کی سرکردگی میں ایک بار پھر اپنی کھوئی ہوئی مملکت دوبارہ قائم کر لی۔ محمد اول کے بعد اس کے جانشین مراد ثانی (۱۴۲۱ء تا ۱۴۵۱ء) کے عہد میں قسطنطنیہ نے بازنطینی حکمران نے پھر شورش برپا کی اور یورپ کے حکمرانوں سے مدد طلب کی تاکہ ترکوں کو یورپی مقبوضات سے بیدخل کیا جائے۔ سلطان مراد نے کسووا کی دوسری جنگ میں یورپ کی متحدہ افواج کو عبرتناک شکست دی جس میں ہنگری، آسٹریا اور فرانس کے علاوہ مغربی یورپ کے کئی بڑے امراء بھی شریک تھے۔

۱۴۵۱ء میں سلطان مراد ثانی نے وفات پائی۔ اُن کی جگہ ان کے ۲۱ سالہ فرزند محمد ثانی نے لی۔ قسطنطنیہ کے بازنطینی فرمانروا نے ان کی کمسنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ترکی شہزادہ اورخان کے وظیفہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا۔ اور عدم ادائیگی کی صورت میں جنگ کی دھمکی دی۔ اس موقع پر سلطان نے تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے بڑی حکمت عملی سے سفیروں کو رخصت کیا اور اس فتنے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی ٹھان لی جو مسلسل ۸ سو برس سے مسلمانوں کے لئے درد بنا ہوا تھا۔

۹۔ اپریل ۱۴۵۳ء کو سلطان نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ کے دوران سلطان نے جس عسکری حکمت سے کام لیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جنگ کا پورا نقشہ سلطان کا اپنا مرتب کردہ تھا فصیل کو توڑنے کے لئے جن خاص توپوں سے کام لیا گیا۔ وہ سلطان کی ہدایات کے مطابق ڈھالی گئی تھیں۔ محاصرہ کے دوران بحری راستے سے محصورین کو ہر قسم کی امداد مل رہی تھی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ سمندر کی جانب سے شہر کو محاصرہ میں لے لیا جائے۔ اس چیز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سلطان نے ایک ایسی تدبیر کی جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے عجیب و غریب اور متحیر کن تھی۔ ترکی بحریہ کے ۶۷ جہازوں کو خشکی کے راستے شاخ زریں پہنچا کر پورے شہر کو محاصرے میں لے لیا۔ آخر بازنطینی فرمانروا قسطنطین نے شہر کو بچانے کے لئے ہر ممکن

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

محاذ

اسلام کا ظہور بیک وقت تخریب و تعمیر کا حامل تھا۔ اس نے عہد جاہلیت کی سرتاپا تخریب کر ڈالی، اور ایک نیا اسلامی عہد تعمیر کر ڈالا۔ پوری انسانی تاریخ میں اسلام کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے اور اس کی آواز اٹھتے ہی چہار دانگ عالم میں گونج گئی اور صرف بیس پچیس سال کے اندر پورا مشرق وسطیٰ اسلام کی گرفت میں آ گیا۔ جہاں سے آیندہ سارا عالم نشانہ بنا۔

اسلام نے یہ سارے مراحل نہایت قلیل مدت میں طے کر لئے۔ خاموش اور پرامن دعوت سے لے کر شمشیر بکف مجاہدانہ حیثیت تک وہ چند سال ہی میں جا پہنچا، اور جلد ہی ایک کامل دین، ایک مکمل معاشرہ، ایک مضبوط ترین سیاسی طاقت اور ایک بلند پایہ اخلاقی، علمی و فکری قوت کی صورت اختیار کر گیا۔

پھر یہ نہیں ہوا کہ محض آندھی کی طرح آناً فاناً اٹھنے کے بعد جلد ہی صحرائے عرب کے آغوش میں وہ بیٹھ گیا ہوتا، بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کے زمانہ میں ہی بحر ارل سے بحر اٹلانٹک تک اور وادی سندھ سے ریگستان افریقہ تک اس نے اپنے دائرہ کو وسیع کر لیا، اور اس کی یہ وسعتیں کم و بیش تیرہ صدیوں تک باقی و قائم رہیں۔

اس عظیم و کامل انقلاب کی دعوت خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تن تنہا صفا و مروہ کی چوٹیوں سے شروع کی اور اس کے مکمل ظہور و تکمیل کا ذریعہ اہل عرب بنے۔ چنانچہ اسلام کے ساتھ اس گہرے ربط و تعلق کی بنا پر عرب کو تاریخ عالم میں سب سے زیادہ اہم اور نمایاں مقام حاصل ہوا۔

گیارہ صدیوں کے بعد مغرب کی صلیبی قوتوں نے جن میں پیش برطانیہ تھا۔ اقتصادی اور معاشی میدان میں غلبہ حاصل کرنا شروع کیا۔ جو رفتہ رفتہ عام سیاسی غلبہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور بالآخر ایک وقت ایسا آیا کہ براہ راست اور بالواسطہ ایشیا اور افریقہ کی زمام اقتدار مغربی اقوام کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ جن میں سب سے پیش پیش انگریز تھا۔

انگریز نے اپنی پالیسیوں کا مرکزی نقطہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے منصوبہ کو بنایا بالخصوص عرب کی وحدت و طاقت کو منتشر و متفرق کرنا اس کی پالیسیوں کا اہم اور بنیادی جز تھا۔ عثمانی سلطنت کی کمزوری نے اسے یہ کھیل کھیلنے کا سنہری موقعہ بہم پہنچایا۔ اور بالآخر ۱۹۱۷ء کے بعد جبکہ سلطنت عثمانیہ کے تمام محروسہ علاقہ جات اس کے قبضہ و تصرف سے نکل گئے تو عرب کے سیاسی دروبست پر برطانیہ اور فرانس چھا گئے۔

اسلام کو شکست تو دی نہیں جا سکتی تھی کہ وہ اللہ کا آخری دین ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اس نے لی ہوئی ہے، البتہ مسلمانوں کو پامال کرنے، ان کو دین سے بیگانہ بنانے اور ان میں باہمی افتراق کو شدید کرنے اور ان کو ان کے مذہب کے نام سے ہی مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے اور نت نئے فتنوں میں مبتلا کرنے کے سارے حیلے اور جتن اس صہ

صہ نے کر ڈالے

اس صورت حال کو مغلوب ہو جانے کے بعد اگرچہ عام مسلمانوں نے ایک حد تک صبر و خاموشی سے گوارا کر لیا تھا لیکن علماء حق کی ایک جماعت نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ صلیبیوں کی قہر سامانیوں کے باوجود الجزائر سے انڈونیشیا تک اور مصر سے پاک و ہند تک ان کے خلاف نبرد آزما ہو گئے اور حریت طلبی کی دبی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دیتے رہے ـــــ جماعت علماء حق کا یہ محاذ آج بھی قائم ہے۔

معلوماتِ عامہ

مشرقی پاکستان میں زراعت

مشرقی پاکستان کی زرعی پیداوار کا احاطہ کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہاں ۱۲ مہینے کوئی نہ کوئی فصل کھڑی رہتی ہے۔ پٹ سن کی فصل کٹی تو دھان کی فصل کی تیاری شروع ہوگی۔ دھان بازار میں آیا تو دالوں کی کاشت شروع ہوئی۔ کہیں سرسوں پھول رہی ہے اور ساری زمین زرد نظر آرہی ہے۔ کسی ٹکڑے پر تمباکو کی فصل کھڑی ہے۔ الغرض تمام سال یہ زمین ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں مصروف نظر آتی ہے۔ دوسری طرف دریا، مون سون ہوائیں اور جنگلات اس کے معاون ہیں۔

دھان و پٹ سن

دھان اور پٹ سن مشرقی پاکستان کی سب سے بڑی فصلیں ہیں۔ دھان کی کئی قسمیں ہیں اور تقریباً یہاں ہر قسم کا دھان پیدا ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں اعلیٰ قسم کا دھان زیادہ تر رنگپور، دیناج پور اور بریسال میں پیدا ہوتا ہے۔ پٹ سن کی پیداوار مشرقی پاکستان میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آج ملک میں بڑے بڑے مل اسی کی بدولت چل رہے ہیں اور لاکھوں روپے کا لین دین ہو رہا ہے۔ زرمبادلہ کا ایک بڑا حصہ جوٹ ہی کی بدولت پورا ہوتا ہے۔ یہاں کی ۸۰٪ فیصدی آبادی کاشتکاروں پر مشتمل ہے اور پٹ سن، دھان، چائے اور دیگر چیزیں ان کی زندگی کی جان ہیں۔

جوٹ کو سنہری ریشہ بھی کہا جاتا ہے اور اسی وجہ سے مشرقی پاکستان فائبر ایریا کہلاتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ان دنوں جوٹ کی کاشت زیادہ تر میمن سنگھ، فرید پور، رنگپور، بوگرا میں ہوتی ہے اور یہاں اعلیٰ قسم کا جوٹ پیدا ہوتا ہے۔ صرف میمن سنگھ میں ۷۵٪ جوٹ پیدا ہوتا ہے۔

اور دیگر علاقوں میں بھی اسی طرح جوٹ پیدا ہوتا ہے جو ملکی ضرورت کے علاوہ دوسرے ممالک کی ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔

بانس

مشرقی پاکستان کی دوسری بڑی پیداوار بانس ہے بانس کی بدولت آج ہمارے ملک میں بے شمار کاغذ سازی کی بڑی بڑی ملیں چل رہی ہیں۔ کرنافلی پیپر مل جو ایشیا میں کاغذ سازی کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ بانس ہی کی بدولت کاغذ سازی کر رہا ہے اور بھی مختلف کارخانے ہیں، جو بانس ہی کی بدولت ہماری ضروریاتِ زندگی کی بیشتر چیزیں بناتے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں بانس کی بہت اہمیت ہے۔ کیونکہ بانس مشرقی پاکستان کی زندگی کا ایک اہم جزو ہے لوگ بانس کے بیڑے بناتے ہیں۔ بیڑوں سے گھر بناتے ہیں۔ بانس سے ٹوکری اور دیگر چیزیں بھی بنائی جاتی ہیں مشرقی پاکستان میں ۸۰ فیصدی مکانات آج بھی بانس سے بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔

تمباکو

مشرقی پاکستان کی زراعت میں تمباکو بھی ایک اہم پیداوار ہے۔ تمباکو کی کاشت یہاں کافی ہوتی ہے تمباکو نوشی کا شوق ہمارے ملک میں بڑی دور تک پہنچ گیا ہے۔ اور اب یہ تقریباً ہماری زندگی کا جزو بن گیا ہے تمباکو کی پیداوار ہماری اس ضرورت کو پوری کرنے میں کافی مدد دیتی ہے۔ آج ملک میں سیگرٹ کی بڑی بڑی کمپنیاں اسی کی بدولت چل رہی ہیں۔ تمباکو ہم برآمد بھی کرتے ہیں۔ اور اس کے بدلے میں ہم دوسری اشیا باہر کے ملکوں سے درآمد کرتے ہیں۔

چائے

دھان، پٹ سن کے بعد مشرقی پاکستان کی زراعت میں چائے کا نمبر آتا ہے۔ چائے کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ ہم ایک وقت کھائے بغیر رہ سکتے ہیں۔ لیکن چائے کے بغیر رہنا ناممکن ہے۔ چائے کا شوق ہمارے رگ و پے میں رچ بس گیا ہے۔ ہم اس کے بغیر نہ تو دفتر میں کام کر سکتے ہیں اور نہ کارخانے میں۔

چائے ہماری روزمرہ زندگی کا ایک اہم جزو ہے۔ مشرقی پاکستان میں اس وقت چائے کی کاشت بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے۔ مشرقی پاکستان میں اعلیٰ قسم کی چائے کے باغات زیادہ تر سلہٹ میں ہیں اور لاکھوں ٹن چائے ہر سال پیدا ہوتی ہے جو ہمارے ملک کی ضرورت کو بآسانی پورا کرتی ہے اور دوسرے ممالک کو برآمد بھی کی جاتی ہے۔

گنّا

مشرقی پاکستان کی زراعت میں گنے کو بھی ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ گنا بھی ہماری زندگی کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اسی سے شکر جیسی نعمت ہمیں ملتی ہے اور یہ بھی بڑی تعداد میں لگایا جاتا ہے اسی کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے اور ہزاروں من گنا شکر کی ملوں کو بھیجا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

توانائی سے بھرپور خوراک

جھینگا

جھینگا ایک بہترین غذا ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت پروٹین سے پُر ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف ایک لذیذ غذا ہے بلکہ پروٹین کے علاوہ اس میں لوہا، کیلشیم اور فاسفورس کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ ایک طرح سے مچھلی سے بھی اس کا گوشت بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس میں کانٹے نہیں ہوتے۔

جھینگا پانی کا جانور ہے اور پانی کے باہر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ نہ صرف سمندر میں بلکہ میٹھے پانی میں بھی ہوتا ہے اور دریائے سندھ کے زیریں حصہ میں بکثرت ملتا ہے اور خیرپور ڈویژن میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ میٹھے پانیوں کا جھینگا اس لحاظ سے بہتر ہے کہ اس کا سائز کافی بڑا ہوتا ہے بعض جھینگے تو ایک فٹ تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی زندگی تقریباً ایک سال ہوتی ہے۔ ایک سال میں وہ کئی مرتبہ انڈے دیتا ہے۔

تالاب یا دریا کی تہ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کی خوراک میں کیڑے مکوڑے، مٹی، ریت، چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اور پانی کی کائی شامل ہیں۔ رات کو خوراک کی تلاش میں باہر نکلتا ہے اور اس لئے اس کو رات ہی کو پکڑتے ہیں۔ اس کے پکڑنے کا طریقہ بھی دلچسپ ہے۔ ماہی گیر رات کو ان جگہوں پر جہاں یہ خوراک حاصل کرنے آتا ہے۔ چاول کا بھوسہ ڈال کر چلے جاتے ہیں۔ سحری کے وقت جھینگے اسے کھانے کے لئے نکلتے ہیں اور یہ اسی وقت پکڑے جاتے ہیں۔ پکڑ کر انہیں ٹوکریوں میں بند رکھتے ہیں اور ان ٹوکریوں کو پانی ہی میں رکھتے ہیں۔ تاکہ یہ مارکیٹ تک پہنچنے کے بعد زیادہ دیر زندہ رہیں اور تازہ بتازہ گاہک کے ہاتھ فروخت کئے جا سکیں۔

جھینگے کی افادیت اور اچھی خوراک کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر کے ملک درآمد کرتے ہیں اور ہر جگہ یہ من بھاتا کھاجا ہے اور اس کی کافی قیمت ہوتی ہے۔

اس وقت دنیا میں جاپان سب سے زیادہ جھینگا سمندر سے حاصل کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ ملک ہر سال ایک سو ۲۵ ملین پونڈ جھینگا پکڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جاپان دوسرے ملکوں سے بھی درآمد کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مانگ وہاں بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح امریکہ میں بھی اس کی پیداوار سو ملین پونڈ ہے لیکن اس کے باوجود امریکہ ہر سال بے شمار پونڈ جھینگا تقریباً تمام ممالک سے درآمد کرتا ہے اور ان ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستان کا جھینگا بہت عمدہ اور اعلیٰ کوالٹی کا ہے اس لئے اس کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ انگلستان نے پچھلے سال بیس ملین پونڈ ملین جھینگا مختلف ممالک سے درآمد کیا

ان حقائق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جھینگا کتنی اہم غذا ہے اور یہ نہ صرف توانائی سے بھرپور غذا ہے بلکہ زرمبادلہ کمانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

تراشے ـــ مراسلے ـــ اقتباسات

ایک خاص ذہن بناتی ہے

خصوصیات ہوتی ہیں۔ اس کا ایک خاص مزاج ہے۔ وہ ایک خاص ماحول سے اثر لیتی ہے اور طرز زندگی بنتا چلا جاتا ہے۔ وقت کی ضرورت کے لوگ ایک دوسرے سے آگاہی حاصل بنیادی اور تاریخی نفسیات سے باخبر ہوں یہ ماننا نے ایک ہزار سال تک ہندوستان کے تمدنی حصہ لیا۔ مگر وہ ہندوؤں کو نہ پہچان سکے۔ یہ ہے کہ جب ہندوؤں کے ہاتھ میں اقتدار کی خصوصیات کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ کے مطابق اپنی نفسیات کو دبانے میں کامیاب اور ان کے حقیقی خدوخال نظروں میں نہیں پوری شان سے اس وقت ابھرتے ہیں جب اقتدار آجائے۔ پھر تو وہ بے حجاب ہو کر سامنے اس کی پروا بالکل نہیں کرتے کہ دوسرے اثر لیں گے اور ان کی بابت کیا رائے قائم

. . . . . .

. . . . . .

مسلمانوں کو کس معنے میں فرقہ پرست کہا جاتا نے نہ کبھی ہندو دھرم کی توہین کی نہ ہندو کہا۔ نہ ہندوؤں کے خلاف کوئی اشتعال انگیز ہندوؤں کو قتل کرنے کے لئے اشتہارات تقسیم کے مقابلہ میں کوئی جماعت کھڑی کی، اگر جیسا کوئی ہندو دشمن لیڈر پیدا کیا۔ اس فرقہ پرست ہیں۔ دراصل ان کے نزدیک فرقہ ہے۔ جو اکثریت کی ہاں میں ہاں نہ ملائے، اور کے مفاد میں اپنے الگ نظریات پیش کرے۔ پسندی، فرقہ پرستی، نسلی امتیاز، احساس برتری کون سی چیز ہے جو ہندوؤں کی نفسیات میں داخل ہے اس کلیہ سے وہ نیک نہاد ہندو مستثنیٰ ہیں قلیل تعداد میں ہوتے ہوئے بھی اپنا دامن جب یہی لوگ امریکہ، روڈیشیا اور جنوبی افریقہ کی مذمت کرتے ہیں تو مزا آجاتا ہے۔ ہندوستان اور منافرت کی آگ ہزاروں سال سے بھڑک چھپانے کا جو طریقہ ملک کی اکثریت نے ایجاد پر اسے داد دینی پڑتی ہے۔ امریکی نیگروؤں کے امتیاز کی مذمت اور گھر میں یہ حال کہ مونچھوں کو جرم تین تین اچھوتوں کو قتل کر دیا جاتا ہے مطلب جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے خلاف اس قدر شور مچاؤ کہ کسی کو یہ بھی خیال نہ رہے کہ

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

مشہور مصنف نرادھ چودھری نے برطانیہ میں جو نسلی امتیاز لکھا ہے کہ ہندوستان میں مسلم دشمن جذبات کو جس قدر بھڑکایا گیا ہے۔ برطانیہ میں نسلی امتیاز اس کے سامنے گرد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس سے آگے آپ خود ذہن پر زور ڈالئے اور اس موضوع کو مکمل کر لیجئے۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۱ر مئی ۱۹۶۸ء)

ہندی جارحیت سے بیزاری

مہاراشٹر کے وزیر تعلیم مسٹر ایم، ڈی چودھری نے پونہ کی راشٹر بھاشا کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندی کے حامی جارحانہ اور توسیع پسندانہ رویہ اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر اس سے ہندی کو نقصان ہوگا۔ ہندی کے پرجوش حامی غیر ہندی والوں پر ہندی کو زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ الٹا ردعمل ہوگا اور ہندی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

اردو والے تو ہندی کو سرکاری زبان تسلیم کر چکے ہیں اب وہ اپنے اس موقف سے پھر نہیں سکتے۔ لیکن وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں شمالی ہند کے سوا کسی اور جگہ ہندی چلنے والی نہیں۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہندی کے حامی جارحانہ رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندی کی سرشت میں جارحیت ہے اور جوں جوں یہ راز کھلے گا ہندی کا پھیلاؤ کم ہوتا چلا جائے گا۔ اور غیر ہندی والے علاقے اسے کسی قیمت پر بھی قبول نہیں کرینگے۔ پنجابی صوبہ کے سکھوں نے ہندی سے نجات حاصل کر کے اپنے بہت سے مسائل حل کر لئے ہیں۔ پنجابی گورمکھی رسم الخط کے ساتھ خواہ انگریزی کی جگہ نہ لے سکے۔ لیکن پنجاب کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ اس نے ہندی کو منہ نہیں لگایا اور اس سے اپنا رشتہ منقطع کر لیا

اگر ہندی سامراج کے منہ میں لگام نہ دی گئی تو ہندی اپنے جارحانہ مزاج سے ہندوستان کی وحدت کو پاش پاش کر دے گی اور ملک زیادہ عرصہ تک ایک نہ رہ سکے گا۔ اگرچہ اردو والے ہندی کا برا نہیں چاہتے لیکن اگر ہندی نے اپنی فطرت کے مطابق ملک کو تقسیم کرایا تو انہیں اس پر زیادہ افسوس نہ ہوگا۔ کوئی چاہے یا نہ چاہے ہندی کو اپنے اثرات ضرور دکھانے ہیں اور جنوبی ہند کے لوگ خوب سمجھ گئے ہیں کہ ہندی سے دامن بچانا برہمن ازم کے غلبہ کو توڑنا ہے اور یہ ٹوٹنا چاہیئے۔ یا پھر ہندوستان کی تقسیم در تقسیم پر راضی ہو جانا چاہیئے۔

(الجمعیۃ ۲۱ر مئی ۶۸ء)

بچوں کا اغوا

خیرپور ڈویژن کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کے بیان کے مطابق پولیس نے صرف خیرپور میں خرکاروں کے مختلف کیمپوں سے ایک ہزار ایک سو چوہتر مغویہ بچے برآمد کئے ہیں۔ ان میں سے چار بچے قومیت کے لحاظ سے افغان تھے جنہیں افغانستان واپس بھیجا جا رہا ہے۔ باقی کے مغویہ بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کر دیا گیا۔

مغویہ بچوں کے متعلق متذکرہ اعداد و شمار کا اعلان اگر ایک انتہائی ذمہ دار پولیس افسر کی طرف سے نہ کیا گیا ہوتا، تو بہت سے لوگ غالباً انہیں مبالغہ آمیز تصور کرتے۔ مگر اس ڈویژن میں پولیس کے سربراہ کا یہ بیان ہر لحاظ سے مستند تصور کیا جائے گا۔ یہ امر اکثر شہریوں کے لئے باعث حیرت ہے کہ صوبے کے صرف ایک ڈویژن میں سے اتنے مغویہ بچے برآمد ہوئے۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ ان بچوں کو صوبے کے مختلف حصوں سے اغوا کر کے خیرپور پہنچایا گیا تھا لیکن کسی ایک علاقے سے گیارہ سو بچوں کی برآمدگی سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ مذموم کاروبار کس وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ بدقسمتی سے اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اغوا کی وارداتیں ختم ہو گئی ہیں۔ بچوں کے اغوا کے اکا دکا واقعات برابر ہو رہے ہیں۔ اسی مہینے صوبائی اسمبلی کے وقفۂ سوالات کے دوران یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ گذشتہ دو برس میں ۱۲۵۴ بچے اغوا ہوئے۔ اسی دوران یہ بھی بتایا گیا تھا کہ گذشتہ چار برس میں جتنے بچے اغوا ہوئے ہیں۔ ان میں سے چار سو سے زیادہ ابھی تک برآمد نہیں ہو سکے۔ ان خبروں اور متذکرہ اعداد و شمار سے جو صورت حال سامنے آتی ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہے اور ان کے پیش نظر یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ہم مہذب ملک کے باشندے ہیں . . .

. . . . . .

. . . . . .

(امروز لاہور ۲۹ر مئی ۱۹۶۸ء)

فرقہ پرستی کا نیا دیو

مہاراشٹر کی شیو سینا جو خاص طور پر ایک اقتصادی نوعیت کی تنظیم کی حیثیت سے وجود میں آئی تھی اور جس کا مقصد عظیم بمبئی میں مراٹھوں کو نمایاں مقام دلانا تھا۔ وہ اب انتہا پسند قسم کی فرقہ پرست قسم کی زبان سے باتیں کر رہی ہے وہ مسلمانوں کو دھمکیاں دینے میں شاید جن سنگھ اور آر، ایس، ایس کو بھی مات کر دینا چاہتی ہے۔

اس نے ابتدا میں بمبئی میں باہر کے لوگوں کی جگہ مراٹھوں کو دلانے کی تحریک شروع کی تھی۔ جس کے

نتیجہ میں جنوبی ہند کے تجارتی مرکزوں، ہوٹلوں وغیرہ پر حملے کیے گئے۔ لیکن بہت جلد سارے ملک میں اس کا شدید ردعمل ہوا۔ پارلیمنٹ میں بھی اس کا ذکر آیا۔ جنوبی ہند میں جوابی کارروائی کی دھمکیاں دی جانے لگیں اور جواب میں تامل سینا بنا دی گئی۔

اخباروں نے بھی شیو سینا والوں نے سوچا کہ معاملہ مشکل ہے جو روش اختیار کی گئی ہے اس میں مقابلہ برابر بلکہ زیادہ طاقت والوں سے بھی کرنا ہوتا، لیکن اسے وجود میں آنے کی محرک چیز بنی وہ دراصل سیاست اور اقتدار کے سوا اور کوئی دوسری نہیں تھی۔

"مہاراشٹر مراٹھیوں کے لئے" کا نعرہ لگا کر عام انتخاب میں اس نے اپنا اثر بڑھایا۔ لیکن بعد میں دوسری جگہوں میں شدید ردعمل ہونے کے بعد وہ اپنا وجود ختم کر دیتی یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا۔ مقصد تو سیاست اور اقتدار تھا۔ چنانچہ اس کے حصول کے لئے ایک ایک حربہ کو چھوڑ کر اب دوسرا ایسا حربہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ جسے استعمال کرنے میں خطرہ کی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی ہے۔

(صدائے عالم ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء)

اقلیتوں کا تحفظ، ایک اہم مسئلہ

دستور ہند مرتب کرنے والوں نے اس کا خیال رکھا تھا اور دستور میں اقلیتوں کو خاص سہولتیں دینے اور ان کے ساتھ مناسب سلوک کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقلیتیں ملک کی مقدس امانت ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ لیکن آزادی کے بعد سے اب تک ملک میں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں پر ایک ایک کر کے نظر ڈالئے ہر جگہ اقلیتوں کے ساتھ بے انصافی ہی نظر آئے گی۔

اقلیتوں میں مسلمان، عیسائی، سکھ وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر اقلیتی طبقہ کو یہ شکایت ہے کہ اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا۔ تعلیم، روزگار اور نمایندگی کے معاملہ میں ان کے ساتھ انصاف کرنے کی شاید ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔

دوسری اقلیتیں اور مسلم اقلیت میں فرق یہ ہے کہ اس وقت دوسری اقلیتوں میں عیسائی صرف اقتصادی طور پر تباہ ہوئے۔ اور ان کی اقتصادی حالت روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن مسلم اقلیت کو اقتصادی بلور پر تباہ ہونا پڑا اور ان کی جان و مال عزت و آبرو بھی محفوظ نہیں مسلمان تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ زندگی کسی شعبہ میں بھی ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن حکومت اور دوسری سیاسی جماعتیں صرف تسلیاں دے رہی ہیں اور عملی طور پر کچھ بھی نہیں کیا جا رہا ہے۔

بیس سال کے اندر ملازمت، تجارت، تعلیم کے شعبہ میں مسلمانوں کے ساتھ جس قدر بے انصافی کی گئی ہے۔ اس کا اعتراف اب ملک کا روشن خیال طبقہ برملا کر رہا ہے۔

(عصر جدید)

اسرائیل کا حملہ

یہودی حکمرانوں نے گذشتہ سال کی جنگ اور اپنے حملے کی یاد خود ہی تازہ کر دی ہے۔ اس وقت جبکہ عرب ممالک میں اور دوسرے مسلمان ملکوں میں "یوم بیت المقدس" منانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ "اسرائیل" کی حکومت نے یہ مناسب سمجھا کہ اردن پر زبردست حملہ کیا جائے اور کئی عرب بستیاں ویران کر دی جائیں۔ اردن نے ایک مرتبہ پھر سلامتی کونسل سے شکایت کی ہے اور اسے اسرائیل کی تازہ جارحانہ کارروائی اور اس کے باعث ہونے والی تباہی کی تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ سلامتی کونسل اس اطلاع پر غور و فکر ضرور کرے گی۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا سلامتی کونسل کوئی ایسا قدم اٹھا سکے گی جو اسرائیلی حکمرانوں کو راہ راست پر لے آئے، ماضی کے تجربات کی روشنی میں اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ سلامتی کونسل ایک مرتبہ تو یہ فیصلہ بھی سنا چکی ہے کہ "اسرائیل" نے اگر جنگ بندی لائن پار کی تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ چند روز پہلے سلامتی کونسل نے بیت المقدس کے بارے میں پاکستانی قرارداد منظور کی تھی۔ مگر سلامتی کونسل کے دوسرے فیصلوں کی طرح اسرائیل نے یہ قرارداد بھی بلا تامل مسترد کر دی۔ درحقیقت اسرائیلی حکمرانوں نے ہر موقعے پر اور ہر موقعہ پر دنیا بھر کو اور خاص طور سے عرب ملکوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ان کے نزدیک سلامتی کونسل یا اقوام متحدہ کے کسی بھی دوسرے ادارے کی کوئی وقعت نہیں ہے وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کریں گے اور عرب اگر امن چاہتے ہیں اور امن و سکون کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اسرائیل سے براہ راست بات چیت کریں۔ اور اس کے تمام بنیادی مطالبات مان لیں۔ ان مطالبات میں بیت المقدس پر اسرائیل کے قبضے کی تصدیق اور بہت سے عرب علاقے کو اسرائیل کا حصہ تسلیم کرنے کا مطالبہ بھی موجود ہے۔

یہ کھیل نہایت خطرناک ہے۔ گذشتہ برس کی جنگ میں یہودیوں کو غیر معمولی اور غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مگر یہ خیال بھی احمقانہ ہے کہ عربوں کی شکست قطعی اور دائمی ہے۔ عرب از سر نو منظم ہو رہے ہیں۔ اور اپنی قوت مجتمع کر رہے ہیں۔ وہ کسی قیمت پر بھی اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے اور اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ ایسے حالات میں یہودیوں کی ہر جارحانہ کارروائی انہیں جنگ کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس وقت وہ اگر یہ خوفناک دعوت قبول نہیں کرتے اور سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ سے امداد کے طلبگار ہوتے ہیں۔ تو اس کی کچھ وجوہ ہیں اور ان وجوہ میں امن کی خواہش بھی شامل ہے۔ لیکن یہ طریقہ کار یا پالیسی زیادہ دیرپا نہیں جا سکتی۔ عرب حکومتیں چاہے کتنی ہی اعتدال پسند کیوں نہ ہوں، اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتیں کہ عربوں کے بہت بڑے علاقے پر یہودیوں کا قبضہ ہے اور اس علاقے کو آزاد کرانے کی ذمہ داری بلا تخصیص تمام عرب ملکوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو ٹالنے کی کوشش کچھ عرصے کے لئے تو کامیاب ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے عوام کا یہ مطالبہ ہوگا کہ یہودیوں کو شکست دینے کے لئے ہتھیار سنبھالے جائیں اور جب تصادم شروع ہوتا ہے تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا دائرہ کہاں تک پھیل جائے گا۔

(امروز ۶ جون ۱۹۶۸ء)

سلانوالی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تشریف آوری

بتاریخ ۱۵ جون ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام چوک سنی جامع مسجد سلانوالی میں مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خطاب عام فرمائیں گے اور بروز اتوار بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تقریر فرمائیں گے۔

(حافظ محمد ادریس پانی پتی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا)

مجالس ذکر

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۱۴ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد اندرون کوٹ مراد خاں قصور میں حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی مدظلہ خلیفہ حضرت رائے پوری مجلس ذکر کرائیں گے۔

حبیب اللہ قصوری خادم مدرسہ جامعہ قاسمیہ قصور شہر)

دعائے مغفرت کی درخواست

میرے والد مکرم مستری محمد دین صاحب عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد بروز پیر ۲۷ مئی ۱۹۶۸ء کو انتقال کر گئے۔ برادران اسلام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ میرے والد مکرم کو جوار رحمت میں جگہ دے کر جنت الفردوس عطا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ — لاہور)

حضرت مولانا ہزاروی کے مقدمہ کی سماعت ۱۹ جون کو ہوگی

راولپنڈی ۱۴ جون۔ آج جب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مقدمہ کی تاریخ کے سلسلہ میں عدالت میں پیش ہوئے تو فاضل مجسٹریٹ نے مقدمہ کی نئی تاریخ ۱۹ جون مقرر کر دی۔ اس تاریخ کو استغاثہ کے گواہ پیش ہوں گے۔

واقعات و حالات

بساط عالم

عرب ملک اسرائیلی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے

ماسکو ۲ جون۔ اسرائیلی لیڈروں کے رویہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے کے خواہاں نہیں۔ ایک روسی مبصر نے متنبہ کیا ہے کہ اگر اسرائیلی لیڈروں نے موجودہ روش ترک نہ کی تو اس کے نتائج اسرائیل کے حق میں نقصان دہ ہوں گے۔ روسی مبصر نے کہا ہے کہ عرب ملک اسرائیل سے نمٹنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ روسی مبصر نے کہا کہ اسرائیلی لیڈروں کا یہ خیال قطعی غلط ہے۔ گو اسرائیل کے سرپرست مغربی ملک اسے فوجی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط تر بنانے میں مصروف ہیں۔ مگر عرب ممالک بھی ان سے پیچھے نہیں۔ مصر سمیت تمام عرب ملکوں نے روس اور دیگر سوشلسٹ ملکوں کی مدد سے اپنی فوجوں کو از سر نو منظم کر کے جدید ہتھیاروں سے لیس کر دیا ہے۔ عرب ممالک کے سیاسی حالات بھی بہت ہو گئے ہیں۔ عالمی رائے عامہ عربوں کی حمایت کر رہی ہے۔ اس کا اعتراف سابق اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے خود کیا ہے کہ اس سے پہلے اسرائیل کی پوزیشن کبھی اس قدر کمزور نہیں تھی۔

اردن کے لئے امریکی اسلحہ

واشنگٹن ۲ جون۔ امریکہ نے اردن کو طیاروں کے ذریعہ اسلحہ مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ نے اردن کو بحری جہازوں اور طیاروں کے ذریعے اسلحہ بہم پہنچانے کے پروگرام کا پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے ۱۴ فروری کو یہ اعلان کیا تھا کہ گذشتہ سال جون کی جنگ کے بعد اردن کو امریکی اسلحہ کا پھیلاؤ بند کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ ختم کر دیا گیا ہے۔ امریکہ نے اسرائیل، لبنان، سعودی عرب، مراکش اور لیبیا کو اسلحہ کی ترسیل پر پابندی بھی ختم کر دی تھی۔ امریکہ نے مشرق وسطیٰ بالخصوص مصر اور شام کو کثیر مقدار میں روسی اسلحہ کی بہم رسانی پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

امام یمن کو معزول کر دیا گیا

صنعا ۲ جون۔ یمن ریڈیو نے آج صبح کے نیوز بلیٹن میں دعوے کیا ہے کہ امام محمد البدر کو معزول کر دیا گیا ہے کل اسی ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ امام محمد البدر کو تخت سے اتار دیا گیا ہے اور انتظامی امور کے لئے ایک کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ جس کے چار ارکان ہیں۔ کونسل شہزادہ محمد ابن الحسین کی صدارت میں کام کرے گی۔ ریڈیو نے کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ یاد رہے امام محمد البدر طویل عرصے سے سعودی عرب کی امداد سے یمن کی جمہوری حکومت سے لڑ رہے تھے۔

برطانیہ نے جنوبی یمن سے معافی مانگ لی

عدن ۲ جون۔ وزارت خارجہ جمہوریہ جنوبی یمن کے ایک اعلان کے مطابق برطانیہ کے کینبرا طیارے نے ۲۰ مارچ کو جنوبی یمن کی فضائی حدود کی جو خلاف ورزی کی تھی۔ حکومت برطانیہ نے اس پر معافی مانگ لی ہے۔ وزارت خارجہ نے اس واقع کے خلاف برطانوی سفارت خانہ سے شدید احتجاج کیا تھا۔

ترکی میں انتخابات کے موقع پر ہنگامے

سات افراد ہلاک بیس زخمی

انقرہ ۲ جون۔ ترکی میں قومی اسمبلی کی پانچ اور سینٹ کی ایک تہائی نشستوں کے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں چالیس دیہات میں برسر اقتدار پارٹی اور سب سے بڑی مخالف ری پبلکن پارٹی کے حامیوں میں کئی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں سات افراد ہلاک اور بیس شدید زخمی ہو گئے۔ الیکشن کے نتائج کا اعلان کل کیا جائے گا۔

قبرص کے ترک اور یونانی نمایندوں کی بات چیت

انقرہ ۲ جون۔ قبرص کے یونانی اور ترک باشندے اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ وہ ابتدائی بات چیت بیروت میں اور پھر نکوسیا میں مذاکرات کریں گے۔

سرینگر کے بلوے مجھے گرفتار کرنے کی سازش کی کڑی ہیں

شیخ عبداللہ

سرینگر ۲ جون۔ سرینگر میں فرقہ وارانہ فسادات کے بعد حالات ابھی تک معمول پر نہیں آئے۔ سکول اور کالج بند ہیں۔ شیخ عبداللہ نے فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ فسادات باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کرائے گئے ہیں۔ ان کا مقصد فسادات کرا کے ایسی صورت حال پیدا کرنا ہے تاکہ مجھے گرفتار کرنے کا بہانہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ میری جدوجہد سیاسی نوعیت کی ہے فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مفاہمت کے لئے فضا ہموار کرنا چاہتا ہوں۔

عراق میں اسرائیل کے سات جاسوس گرفتار

سی آئی اے پر مدد دینے کا الزام

بغداد یکم جون۔ عراق کے ایک سینئر افسر نے بتایا ہے کہ مغربی سامراجیوں اور یہودیوں کے مشترکہ حامیوں کا ایک گروہ پکڑا گیا ہے۔ جو عراقی فوج کے راز حاصل کرنے کے لئے سرگرم تھا۔ ان جاسوسوں پر ۱۳ جون کو مقدمہ چلایا جائے گا جناب بریگیڈیئر خلیل القیسی نے غیر سرکاری روزنامہ الشہاب کو بتایا ہے کہ یہودیوں اور سامراجیوں کے جن جاسوسوں کو حال ہی میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد سات ہے ان کی گرفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اس وقت جیلوں میں جو جاسوس مقید ہیں ان کی نشاندہی پر ہی ان نئے جاسوسوں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ان جاسوسوں سے نہایت اہم راز معلوم ہوئے ہیں جنہیں فی الحال ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

جناب خلیل القیسی نے بتایا کہ اسرائیل نے مغربی ممالک کے جاسوسوں سے رابطہ قائم کیا تھا اور وہ عراقی فوج کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ امریکہ کا بدنام جاسوسی ادارہ سی آئی اے بھی عراق کے خلاف جاسوسی میں یہودیوں کو مدد دے رہا ہے

بیت المقدس کے متعلق نیا منصوبہ

تل ابیب یکم جون۔ اقوام متحدہ میں بیت المقدس کے بارے میں ایک نیا منصوبہ مرتب کیا جا رہا ہے جس کے مطابق بیت المقدس میں مسلمانوں کے تمام متبرک مقامات کا انتظام اردن کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن مجموعی طور پر شہر اسرائیل ہی کی نگرانی میں رہے گا اور وہی اس کے نظم و نسق کا ذمہ دار ہوگا۔ روزنامہ "مارد" کی اطلاع کے مطابق امریکہ یہ باور کر چکا ہے کہ اسرائیل نہ تو بیت المقدس کے اندرونی حصہ سے دستبردار ہوگا اور نہ ہی اس مقدس شہر کو بین الاقوامی قرار دینے کی تجویز منظور کرے گا۔ چنانچہ امریکہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کا انتظام اردن کے سپرد کر کے شہر پر اسرائیل کی حکمرانی قائم رہنے دی جائے۔ لیکن وہ اس منصوبے کے انجام کے بارے میں بھی پُرامید نہیں ہے۔

اسرائیل کو فتح کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ

تل ابیب کے دیواروں پر نعرے

تل ابیب یکم جون۔ گذشتہ ہفتہ تل ابیب کی مختلف سرکاری عمارتوں پر "اسرائیل کو فتح کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ" کے الفاظ لکھے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اس سلسلہ پولیس بھی نشاندہی نہیں کر سکی ہے تاہم پولیس کا خیال ہے کہ یہ جرأت الفتح کے مجاہدوں نے کی ہے۔

عرب امریکہ تعلقات کی بحالی کا کوئی امکان نہیں

مصری وزیر خارجہ کا بیان

ٹریپولی ۲ جون۔ مصر، شام، عراق، الجزائر اور یمن اسرائیل کو ملنے والی بھاری اقتصادی و فوجی امداد کے باعث امریکہ سے سفارتی تعلقات کی بحالی کا کوئی رجحان نہیں رکھتے مصری وزیر خارجہ نے قاہرہ میں بتایا ہے کہ امریکہ مصر تعلقات میں کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ کیونکہ امریکہ اسرائیل کو برابر فوجی امداد دے رہا ہے جس سے اسرائیل کے جارحانہ حوصلے بلند ہو رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

سرگودھا

۳۱ مئی۔ آج بعد نماز جمعہ سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب جنرل سیکرٹری نے گذشتہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس نے چوتھی سالانہ سیرت کانفرنس کے لئے ۶، ۷، ۸ ستمبر ۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مقرر کرنے کا فیصلہ کیا جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے مشہور و معروف علماء کرام کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور آیندہ کے لئے چند تجاویز بھی پاس کی گئیں۔ اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ اجلاس بلدیہ سرگودھا کے اس ناروا رویہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے کہ گذشتہ دو تین ماہ سے بلدیہ کا عملہ پولیس اور ایک مجسٹریٹ کی معیت میں ریڑھی اور خوانچہ فروشوں کے ساتھ بے حد سختی کر رہا ہے۔ شہر میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے ریڑھیاں اور خوانچے بنائے ہوئے ہیں۔ مزید برآں بعض صورتوں میں بلدیہ کا عملہ ریڑھیوں اور خوانچوں میں رکھا ہوا پھل بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں اور پولیس والے مارتے بھی ہیں۔ یہ بے انصافی ہی نہیں بلکہ ظلم عظیم ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے واقعات کی تحقیقات کرا کر سرگودھا کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔ ریڑھیوں اور خوانچہ فروشوں کے لئے کاروبار کے لئے جگہ دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس آئے دن علماء کرام پر پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ اس اجلاس کے نزدیک یہ پابندیاں جمہوریت کے بالکل منافی ہیں۔ جس کا ڈھنڈورہ آئے دن حکمران پارٹی کرتی ہے کہ ملک میں جمہوریت ہے محض بیان دینے سے جمہوریت نہیں آسکتی۔ یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام پر پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی کانفرنس کی تمام قراردادوں، تجاویز اور فیصلوں کی مکمل تائید کرتا ہے اور اس عظیم الشان کامیابی پر خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر کرتا ہے۔ نیز تمام منتظمین کانفرنس کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس آغا شورش کیس کے سلسلہ میں مرکزی جمعیۃ کی پالیسی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس بلدیہ سرگودھا اور ریلوے سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ریلوے پھاٹک پر جلد از جلد پل تعمیر کیا جائے تاکہ ٹریفک کے گذرنے میں آسانی ہو۔

(۶) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہودیوں نے بیت المقدس اور دیگر عرب علاقہ خالی کرانے کے لئے عملی قدم اٹھایا جائے۔

(۸) یہ اجلاس چینی کی گرانی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس گرانی کو فوراً دور کیا جائے۔

(۹) یہ اجلاس حاجی عطا محمد کے لڑکے شیخ عبدالرزاق کی اہلیہ اور شیخ عطا محمد پروفیسر انبالہ کالج سرگودھا کے کمسن لڑکے کی اچانک موت پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

آخر میں حاجی عبدالرشید صاحب رکن مجلس شوریٰ کے لئے دعائے صحت بھی مانگی گئی۔ حاجی صاحب موصوف کو بواسیر کی تکلیف ہے۔ تمام قارئین ترجمان سے درخواست ہے کہ حاجی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اجلاس دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعائے خیر پر ختم ہوا۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک (کیمل پور)

مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۲ جون ۶۸ء بروز اتوار صبح نو بجے مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کا اجلاس زیر صدارت مولانا نور محمد صاحب ملہو والی دفتر جمعیۃ حسن ابدال میں منعقد ہوا۔ قاری شفیق الرحمٰن صاحب کی تلاوت اور محمد اسلم صاحب کی دلسوز نعت کے بعد شہری جمعیۃ حسن ابدال کے ناظم عمومی حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے اراکین مقررین کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے نہایت جچے تلے الفاظ میں علماء کو خوش آمدید کہا۔ ان کی قربانیوں کا ذکر کیا اور آیندہ کی رہنمائی کے لئے اپیل کی۔

ناظم عمومی ضلع نے خیر مقدم کا جواب دیا۔ ازاں بعد ناظم عمومی ضلع مولانا سکندر خاں نے سابقہ کارروائی سنائی اور ایجنڈا پر بحث شروع ہوئی۔ مرکزی کانفرنس کے جملہ مطالبات اور قراردادوں پر اظہار اعتماد کیا گیا اور حکومت سے اپیل کی گئی کہ وہ ان مطالبات کو تسلیم کرے۔ بعد ازاں پورے ضلع میں کام کو وسعت دینے کے لئے ناظم عمومی ضلع کے علاوہ مولانا عبدالحامد صاحب حسن ابدال اور سعید الرحمٰن علوی خطیب حضرو پر مشتمل وفد تشکیل کیا گیا۔ جس کی جزوی امداد مولانا نور محمد صاحب ملہو والی اور مولانا عبدالرزاق صاحب جنڈ کریں گے

اجلاس نے اراکین وفد کو اپنی صوابدید کے مطابق پروگرام مرتب کر کے آیندہ میٹنگ میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔

آیندہ ڈویژنل میٹنگ کے لئے حسن ابدال کا مقام تجویز ہوا۔ اور اسی پر فیصلہ ہوا۔ بعد ازاں مختلف قراردادیں پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں جہلم کے چند مسلمانوں پر ایک غیر مسلم فرقہ کے قاتلانہ حملہ اور انتظامیہ کی جانبداری پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے مداخلت کی اپیل کی گئی

دوسری قرارداد میں ربوہ میں طبیہ کالج بنائے جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس فیصلہ پر نظر ثانی کی اپیل کی گئی۔

تیسری قرارداد میں شورش کاشمیری کی غیر مشروط رہائی اور پریس و اخبار کے واگذار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

چوتھی قرارداد میں نوائے وقت کی عرب و علماء دشمن پالیسی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اخبار کے کارپردازان سے اپیل کی گئی کہ اس روش کو بدلیں۔

پانچویں قرارداد میں مولانا اظہار الحق سالار ضلع کیمبل پور کی بے جا گرفتاری پر دکھ کا اظہار کیا گیا۔ یہ ایک عالم دین کی توہین ہے۔ اجلاس نے اپنے سالار سے مکمل اظہار ہمدردی کیا اور ان کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی۔

چھٹی قرارداد میں ریڈ کراس کا نام ہلال احمر اور عیسائیوں کی سرگرمیوں پر محاسبہ کا مطالبہ کیا گیا۔

آخر میں بندہ محمد رفیع حضروی خازن ضلع نے مکمل حساب پیش کیا اور اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

(محمد رفیع حضروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک)

ضلعی رہنماؤں کا دورہ

۲ جون ۶۸ء کے اجلاس شوریٰ کے فیصلہ کے فیصلہ کے پیش نظر وفد کے اراکین نے حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

۱۵ جون ۱۹۶۸ء	کیمل پور	رات
۱۶ " "	فتح جنگ	دن رات
۱۷ " "	تلہ گنگ	دن رات
۱۸ " "	پنڈی گھیپ	دن رات

علاقائی دوستوں سے اپیل کی گئی کہ وہ وفد کے ساتھ مکمل تعاون کر کے اپنی دینی دوستی کا ثبوت دیں۔

شرکاء وفد:۔ مولانا سکندر خاں ناظم عمومی ضلع کیمبل پور۔ مولانا عبدالحامد امیر حسن ابدال شہر۔ محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب حضرو و رکن شوریٰ ضلع۔

جزوی امداد مولانا نور محمد ملہو والی رکن ضلعی شوریٰ مولانا عبدالرزاق صاحب جنڈ رکن ضلعی شوریٰ

(محمد سعید الرحمٰن علوی رکن تنظیمی وفد)

جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیر گڑھ کا مشترکہ بیان

مولانا محمد علیم صاحب ڈاکٹر غلام قادر ہاتھیاں۔ مولانا دوست محمد صاحب پیر سدی۔ مولانا غلام یونس صاحب اور میرزا دگل صاحب عہدہ داران نے درج ذیل بیان جاری کیا۔

ہم جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان جمعیۃ کانفرنس منعقدہ لاہور کے منظور کردہ مطالبات اور قراردادوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اور آغا شورش صاحب اور ڈاکٹر سید فدا حسین

منزل بہ منزل

شاہ پشاوری کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(میرزا دگل ناظم دفتر جمعیۃ شیر گڑھ)

دورہ تھرپارکر

شیخ الحدیث پیر عبدالقدوس صاحب نے ۲۰ مئی سے ۲۵ مئی تک ضلع تھرپارکر کا دورہ کیا۔ لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ ۲۴ مئی بروز جمعہ جامع مسجد نواں کوٹ میں تقریر کی۔ بعد ازاں معزز شہریوں سے ایک مکان پر خطاب کیا اور جمعیۃ سے متعلق غلط فہمیوں کو تسلی بخش جواب دیا اور جمعیۃ کانفرنس میں پڑھے گئے خطبہ صدارت کو کافی تعداد میں مفت تقسیم کیا۔

(محمد ایوب صابر)

اجلاس منڈی واربرٹن۔ منظور کردہ قراردادیں

(۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء منعقدہ لاہور کی تمام کاروائی و مطالبات کی حمایت و تائید۔

(۲) ملک میں قرآن و سنت کے قوانین نافذ کرنے کا مطالبہ۔

(۳) جمہوریت اور بنیادی حقوق بحال کرنے کا مطالبہ

(از جمعیۃ علماء اسلام منڈی واربرٹن)

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کا دورہ

مورخہ یکم ربیع الاول بمقام بستی مڈکانو یک روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی اور مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے خطاب عام فرمایا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے جملہ مطالبات کانفرنس پیش فرمائے۔ رات کو بستی دینا پور میں صوفی عبدالکریم صاحب شاکر کی نظم کے بعد مولانا عبدالصبور صاحب ناظم ضلعی دفتر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرکے عوام کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ اس دورہ میں مولانا عبدالمنان صاحب بھی شامل ہوئے۔

ہر دو اجلاسوں میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) شورش کاشمیری کو رہا کرنے، پریس اور اخبار کو واگذار کرنے کا مطالبہ

(۲) جہلم کے واقعہ پر اظہار غم و غصہ

(۳) جمعیۃ کانفرنس کے تمام مطالبات کی تائید

(عبدالصبور
ضلعی ناظم دفتر
خان پور)

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کا ہنگامی اجلاس

زیر صدارت امیر ضلع حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ۳۰/۵/۶۸ کو منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) ڈاکٹر سید فدا حسین کی گرفتاری پر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ پر زور احتجاج کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو فوراً رہا کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس جہلم کے واقعہ پر اظہار افسوس کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملزموں کو سنگین سزا دے کر عام مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

اجلاس جمعیۃ مقام راجہ رام

۲۵ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام راجہ رام کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت مولانا شبیر احمد نے کی۔ اجلاس نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی تمام قراردادوں کی مکمل طور پر حمایت کا اعلان کیا۔

(۲) آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور چٹان اخبار اور پریس کی ضبطی کے متعلق غم و غصہ کا اظہار۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام راجہ رام

امیر — مولانا شبیر احمد مدرس ضیاء العلوم
ناظم اعلیٰ — محمد ارشد بیگ
خازن — قاری رب نواز صاحب نیازی

ارکان جمعیۃ تقریباً ۲۰ ہو چکے ہیں۔

(محمد ارشد بیگ جنرل سٹور اسٹیشن راجہ رام
تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو ضلع جیکب آباد

امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو ضلع جیکب آباد کے حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے آج جمعہ کی نماز سے پہلے تقریباً تین ہزار آدمیوں کے اجتماع میں ایک ریزولیوشن گشتی سینما کے خلاف پیش کیا۔ اجتماع نے بڑے زور شور سے اس کی تائید کی۔ اور مولانا نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت اس سینما کو شہر ٹھل سے جلد از جلد ہٹائے کیونکہ سینما کی وجہ سے شہر میں کافی پریشانی پیدا ہو چکی ہے۔ مثلاً غنڈہ گردی اور باہر کے اوباش قسم کے آدمیوں کا آنا جس کی وجہ سے شہر میں کافی بدامنی پھیل رہی ہے اور چھوٹے بچوں کے کرداروں پر برا اثر پیدا ہوا ہے۔

(حضور الدین مدرس مدرسہ مظہر الحق جامع مسجد
ٹھل نو و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو)

تشکیل ضلعی جمعیۃ شیخوپورہ

بتاریخ ۲۹ محرم ۱۳۸۸ھ ۲۸ اپریل ۱۹۶۸ء ۹ بجے صبح جامع مسجد عیدگاہ شیخوپورہ

امیر — مولانا سید امین الحق صاحب خطیب شیخوپورہ
نائب امیر — مولانا عبداللطیف صاحب شاہ کوٹ
ناظم اعلیٰ — محمد یعقوب ربانی مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑکانہ
نائب ناظم اول — حکیم محبوب احمد صاحب شیخوپورہ
نائب ناظم ثانی — مولانا رحمت اللہ صاحب واربرٹن
خازن — شیخ محمد یوسف صاحب شیخوپورہ
سالار — سیٹھ عبدالرحمن صاحب

دیگر فیصلوں کے علاوہ طے پایا کہ ضلعی جمعیۃ کا باقاعدہ ماہانہ اجلاس ہوا کرے۔

ضلع شیخوپورہ جمعیۃ کی شاخیں

الحمد للہ کہ ضلع شیخوپورہ میں شیخوپورہ کے علاوہ چار شاخیں قائم ہو چکی ہیں (۱) شاہ کوٹ۔ اس کی تشکیل چھپ چکی ہے (۲) اجنیانوالہ (۳) منڈی واربرٹن

امیر — حاجی نور احمد صاحب
نائب امیر — حاجی محمد علی صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا رحمت اللہ صاحب
نائب ناظم — مولوی محمد علی صاحب چمڑا فروش
خازن — مولوی بشیر احمد صاحب نارنگ
ناظم نشر و اشاعت — چوہدری علی اختر صاحب
سالار — شیخ غلام رسول صاحب

قرارداد جمعیۃ ضلع شیخوپورہ

ضلعی جمعیۃ شیخوپورہ کا ماہانہ اجلاس بتاریخ ۲۷ صفر ۱۳۸۸ھ زیر صدارت امیر ضلع مولانا سید امین الحق صاحب جامع مسجد شیخوپورہ میں منعقد ہوا جس میں دیگر فیصلوں کے ساتھ یہ قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی کانفرنس منعقدہ لاہور کی تمام کارروائی کو صحیح اور درست سمجھتے ہوئے اپنے مکمل اعتماد اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

ضلعی جمعیۃ شیخوپورہ کا ماہانہ اجلاس ۳۰ ربیع الاول بروز جمعرات صبح ۹ بجے جامع مسجد شیخوپورہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب وقت پر پہنچ جائیں۔

(محمد یعقوب ربانی ناظم ضلع جمعیۃ شیخوپورہ)

مشرقی پاکستان
عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۲۴ صفر ۸۸ھ مطابق ۲۳ مئی بروز جمعرات ڈھاکہ دکھن جامع مسجد کے سامنے گلاب گنج تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت الحاج جناب مولانا عبدالحی چوہدری صاحب نائب امیر تھانہ جمعیۃ نے فرمائی امیر تھانہ جمعیۃ مولانا مفضل علی صاحب وغیرہ علماء کرام نے مسائل حالیہ پر تقریر فرمائی۔ اہل جلسہ نے بالاتفاق حسب ذیل تجاویز منظور کیں۔

(۱) اسلامک ریسرچ بورڈ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمن کی خود نوشت کتاب "اسلام" پر سخت غیظ و غضب اور نفرت کا اظہار اور حکومت سے مطالبہ کہ کتاب مذکور کو ضبط کیا جائے اور موجودہ اسلامک ریسرچ بورڈ کو ختم کرکے ایسے علماء دین سے بورڈ قائم کیا جائے۔ جو کتاب و سنت کے پورے ماہر ہوں۔ شریعت کے پابند اور صحیح عقائد رکھنے والے ہوں۔ اور جن پر عامۃ المسلمین کا اعتماد ہو۔

(۲) آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور چٹان اخبار اور پریس کی ضبطی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار اور حکومت سے پرزور اپیل کہ آغا شورش کاشمیری کو فی الفور رہا کر دیا جائے

(۳) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے جملہ مطالبات کی تائید اور علماء حق کے بروقت اقدام پر اپنی مسرت کا اظہار

جمعیۃ موضع مانکی تحصیل صوابی حلقہ اتمان زئی کا ماہانہ اجلاس۔

۲۵/۶۸ کو مدرسہ مظہریہ قادریہ موضع نورڈھیری جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب نے تقریر فرمائی۔ جمعیۃ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ اجلاس باقاعدہ ہوا کریں نیز کانفرنس کے مقاصد و مطالبات و قراردادوں کی پرجوش تائید کا اعلان کیا گیا۔ اور آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری۔ چٹان اخبار و پریس کی ضبطی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور آغا شورش کی فوری رہائی اور چٹان اخبار و پریس کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا اسلام الدین صاحب نے تقریر فرمائی

(سید حامد شاہ ناظم حلقہ)

جلسہ ترنڈہ ضلع رحیم یار خاں

۲۴ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۶۸ء کو بمقام ترنڈہ سوائے خاں میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام یک روزہ تبلیغی اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری مولانا قائم الدین صاحب علی پوری، علامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی، سردار امیر عالم خاں صاحب نے اجتماع عام سے خطاب فرمایا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جناب شورش کاشمیری کو رہا۔ چٹان اور پریس کو واگذار کیا جائے۔

(۲) جہلم کے افسوسناک واقعہ کی بے لاگ تحقیق و تفتیش کا مطالبہ۔

(۳) ملک میں اسلامی آئین کو نافذ کیا جائے

(۴) جمعیۃ کانفرنس کے تمام مطالبات اور اس کی تمام کارروائی سے اتفاق کا اعلان۔

(عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر خان پور)

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ

۳۱ مئی ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ہنگامی اجلاس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) یہ اجلاس ہوم سیکرٹری مغربی پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے کہ جس طرح راولپنڈی ڈویژن کے علماء کرام پر جملہ پابندیاں ختم کر کے ایک مستحسن اقدام کیا ہے۔ اسی طرح صوبہ بھر کے علماء عظام سے ہر طرح کی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

(۲) یہ اجلاس جناب ڈاکٹر فدا حسین شاہ صاحب کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو فوراً رہا کیا جائے۔ یا اگر حکومت کے پاس کوئی جواز ہو تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ نیز یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے مطابق جیل میں انہیں تمام مراعات دی جائیں۔

(۳) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کی اس دفاعی کمیٹی کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ جو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کے مقدمہ کے سلسلے میں بنائی ہے۔ اور دفاعی کمیٹی کے ساتھ ہر ممکن تعاون کا اعلان کرتا ہے

(۴) یہ ہنگامی اجلاس پاکستان میں قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ کا زبردست مطالبہ کرتا ہے۔ اور شعائر اسلامی کو "خانہ خدا" کے نام سے فلمائے جانے پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت شعائر اسلامی کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس فلم کو بند کرے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

منڈی روڈ الارو ڈ میں جمعیۃ کی تشکیل

۱۷ مئی بروز جمعہ حکیم بابا سلطان احمد صاحب ناظم اعلیٰ تحصیل جڑانوالہ جمعیۃ علماء اسلام کی زیر صدارت منڈی روڈ الا روڈ چک ۲۸ گ ب میں علاقہ کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ صدر اجلاس نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حزب اقتدار و حزب اختلاف کی تمام پارٹیاں عوامی نمائندگی اور اسلام دوستی کے کھوکھلے نعرے لگا رہی ہیں۔ عوام کی صحیح اور مخلص نمائندہ تنظیم صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اسلامیان پاکستان کو چاہیئے، کہ ملک و ملت کی بھلائی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے دینی پرچم تلے متحد ہو جائیں۔

آخر میں بابا صاحب کی زیر نگرانی چک ۲۸ گ ب روڈ الا روڈ جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا مجیب الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد
نائب امیر	چوہدری حسن محمد صاحب گوجر
ناظم اعلیٰ	صاحب دین صاحب بی ڈی ممبر
نائب ناظم	حکیم الدین صاحب نمبردار
خازن	مجیب الرحمٰن صاحب۔

نیز پچاس افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کا انتخاب ہوا

(عبدالرشید انصاری ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

جمعیۃ الطلباء اسلام راولپنڈی کا انتخاب

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) طلبائے دارالعلوم عثمانیہ محلہ ورکشاپ راولپنڈی کا سالانہ اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء بمقام لاہور میں پاس کی گئیں تمام قراردادوں کی مکمل حمایت کی گئی۔ اور اکابرین جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ۔ حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی عمر و صحت کے لئے دعا کی گئی۔ ایک قرارداد کے ذریعے نئی نسل میں بڑھتی ہوئی بے حیائی عریانی اور فحاشی۔ فلم بینی۔ سگرٹ نوشی، قمار بازی اور ٹیڈی ازم کی وبا پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مخرب اخلاق پروگراموں کا محاسبہ کرے۔ اور ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں ثقافت کے نام پر ہونے والی رقص و سرود اور ناچ و رنگ کی محفلوں پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔ جناب قاری محمد شریف قصوری کی تقریر کے بعد طلبا کا سالانہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ حسب ذیل حضرات حضرات بالاتفاق عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر	مولانا محمد جان بنوری
نائب صدر	مولانا غلام رسول کیمبلپوری
ناظم اعلیٰ	مولوی محمد اکبر خان مردانی
خازن	صوفی محمد اسلم کشمیری
ناظم نشر و اشاعت	قاضی عبدالرشید ہزاروی
معاون خصوصی	محمد نذیر کشمیری

(ارسال کنندہ۔ قاضی عبدالرشید ہزاروی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ الطلباء دارالعلوم عثمانیہ راولپنڈی)

بھکر ۲۴ مئی کی منظور کردہ قرارداد

مسلمانان بھکر کا یہ اجتماع جہلم میں بے قصور مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ اور اس پر پولیس کے جانبدارانہ رویہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں فوری مداخلت کر کے ملزموں کو عبرتناک سزا دے۔ اس اجتماع کی نظر میں یہ اجتماعی حملہ ملک کے امن و سلامتی کے لئے نیک فال نہیں ہو سکتا۔

نیز بہل اور کھیاوڈ کلاں میں بھی مندرجہ بالا مضمون کی قراردادیں پاس ہوئیں۔

(سید محمود حسن منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

تبلیغی دورہ (کندہ کوٹ)

۱۶/۵/۶۸ کو قریہ نمیداد خاں تحصیل کندہ کوٹ میں حضرت مولانا محمد عمر الدین صاحب نائب امیر جمعیۃ خیبر پور ڈویژن نے جلسۂ عام میں شرکت کی۔ نماز عصر تک جلسہ قائم رہا۔ رات کو مولانا عبدالکریم صاحب بیروالے نے تقریر کی۔ ہر دو مقررین نے فرمایا کہ آج فتنوں سے بچنے کے لئے جمعیۃ کا ساتھ دیں۔ (محمد اعظم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

قبول اسلام

مدرسہ معراج العلوم نزد بجلی گھر (نیو کوٹ لکھپت) میں گذشتہ جمعہ کو مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد عالم صاحب کے ہاتھ پر بجلی گھر کے ملازم بارہ سالہ بچے نے اسلام قبول کیا اور اس کا اسلامی نام محمد عبداللہ رکھا گیا۔

محمد عبداللہ اسلام قبول کرنے کے بعد مدرسہ ہذا میں اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے داخل ہو گیا ہے اور اس کا سارا خاندان عیسائی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے خاندان کو بھی مشرف باسلام کر دے۔

(محمد اکرام الحق اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہاؤسنگ کنٹرول)

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

آغا شورش کیس کی سماعت ۲۴ جون سے کراچی میں ہوگی

حکومت کو پچاس روپے جمع کرانے کی ہدایت

لاہور ۱۳ جون (سٹاف رپورٹر) مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جسٹس بشیر الدین احمد اور مسٹر جسٹس شوکت علی پر مشتمل ڈویژن بنچ نے آج یہ اہم رولنگ دی ہے کہ ڈیفنس آف پاکستان آرڈی ننس کی دفعہ ۹۸ (۳) میں ترمیم اور میر عبدالباقی بلوچ کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے باوجود ہائیکورٹ کو اس امر کا آئینی اختیار حاصل ہے کہ کسی نظربند کی نظربندی کے جواز کی چھان بین کرنے کے لئے مداخلت کرے اور اس امر کا تعین کرے کہ اس کی نظربندی قانون کے مطابق عمل میں لائی گئی ہے یا نہیں۔

یہ ابتدائی آئینی مسئلہ مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کی ڈیفنس رولز ۳۲ کے تحت نظربندی کے خلاف ان کی اہلیہ کی دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت کے دوران اٹھایا گیا۔ اٹارنی جنرل الحاج شیخ غیاث محمد نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ ڈیفنس رولز میں ترمیم اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے نتیجہ میں آغا شورش کاشمیری کی نظربندی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت ہائیکورٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں۔ اس لئے ہائیکورٹ اس معاملہ میں مداخلت نہیں کر سکتی تاہم ایڈیشنل ایڈووکیٹ کراچی مسٹر قاضی اختر نے اس نکتہ پر زور نہ دیا اور یہ دلیل دی کہ آئین کے آرٹیکل ۹۸ کے تحت عدالت عالیہ بعض صورتوں میں زیر بحث معاملہ میں مداخلت کر سکتی ہے۔

درخواست دہندہ کے وکیل مسٹر سعید اختر کا موقف یہ تھا کہ ڈیفنس رولز میں ترمیم اور میر عبدالباقی بلوچ کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے تازہ فیصلے کا نظربندی کی وجوہات کی تحقیقات کرنے کے لئے ہائیکورٹ کے اختیارات پر کوئی اثر نہیں پڑا اور آئین کے آرٹیکل ۹۸ کے تحت ہائیکورٹ نظربندی کے مقدمہ کی سماعت کر سکتی ہے۔

فاضل جج صاحبان نے درخواست دہندہ کی استدعا قبول کرتے ہوئے صوبائی ہوم سیکرٹری کے توسط سے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ صفائی کے گواہوں کی آمد و رفت اور کراچی میں قیام و طعام سمیت وکیل صفائی کے اخراجات کے طور پر تقریباً پچاس ہزار روپے کا خرچہ فوراً جمع کرائے۔ ہائیکورٹ نے رٹ درخواست کی کراچی میں سماعت کرنے کے لئے ۲۴ جون کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اور اس روز نظربند کو حاضر عدالت کرنے کا حکم دیا ہے۔ فاضل جج صاحبان نے سینئر ایڈووکیٹ مسٹر جمیل حسین رضوی کو کراچی میں نظربند کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کے لئے مقرر کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔ انہیں بائیس ہزار روپے فیس دی جائے گی۔ مزید برآں ان کے جونیئر کو پانچ ہزار روپے فیس ادا کی جائے گی۔

صفائی کے گواہوں کے کراچی آنے جانے اور رہائش و طعام کے لئے بائیس ہزار روپے کا تخمینہ پیش کیا گیا۔ درخواست دہندہ کی طرف سے گواہوں کا یہ میمورنڈم پیش کیا گیا۔ جس کے مطابق روزانہ چار گواہ پیش کئے جائیں گے۔ مسٹر انور نے فاضل عدالت کو بتایا کہ شہادتیں ۵ جولائی تک مکمل کر لی جائیں گی

شیڈول کے مطابق

پہلے روز ڈپٹی ہوم سیکرٹری مسٹر ایم عثمانی چٹان کے ڈیکلریشن کی تنسیخ پریس کی ضبطی اور نظربندی کے احکام پر مشتمل متعلقہ ریکارڈ لے کر پیش ہوں گے۔

اس روز خواجہ صادق کاشمیری۔ مولانا تاج محمود ایڈیٹر "ولاک" لائلپور۔ مسٹر لطیف بٹ سابق رکن ڈویژنل کونسل لاہور کے بیانات ہوں گے۔

دوسرے روز میاں محمد شفیع (م۔ش) ڈاکٹر بشیر حسین ڈاکٹر مناظر حسین اور سید انور حسین کی شہادت ہوگی۔

تیسرے روز میاں عبدالخالق۔ مسٹر احمد رضا خاں جاجی اسحاق حنیف۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا مقبول الٰہی کی گواہی ہوگی۔

چوتھے روز چوہدری محمد احسان سابق ایم پی اے لاہور مسٹر فاروق بیدار ایڈووکیٹ۔ مسٹر محمد اکرم بھٹی۔ محمد حسین فوٹو گرافر چٹان اور ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال (ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور و ناظم مرکزی دعوت و تبلیغ دفاتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور) پیش ہوں گے۔

پانچویں دن مولانا محمد اکرم صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کانفرنس، قاضی نور الحق ایڈووکیٹ سٹیج سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس، مولانا دوست محمد ملتان۔ مولانا مقبول احمد اور مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ شہادت دینگے۔

چھٹے روز مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال مولانا گل بادشاہ صاحب پشاور۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا حافظ نصر اللہ خاں ملتان۔ مفتی محمود صاحب سابق ایم این اے ملتان اور مسٹر ذکی الدین بال ایڈووکیٹ پیش ہوں گے۔

ساتویں روز مسٹر مظفر بیگ ایڈیٹر آئین لاہور۔ مولانا محی الدین مدیر ماہنامہ "مدینہ" ڈھاکہ۔ مولانا شمس الدین ڈھاکہ شیخ محمد بشیر لائلپور۔ مسٹر آفتاب ربانی لاہور۔ مسٹر پیر بخش خاں صدر پشاور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن۔ ملک اسلم حیات صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور گواہی دینگے۔

آٹھویں روز ڈاکٹر جاوید اقبال صدر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن۔ خواجہ عبدالرحیم بیرسٹر صدر مرکزیہ مجلس اقبال لاہور۔ خواجہ طارق رحیم، چوہدری نذیر احمد خاں سابق اٹارنی جنرل۔ میاں امیر الدین صدر انجمن حمایت اسلام لاہور۔ سید محبوب مرشد سابق چیف جسٹس ڈھاکہ ہائیکورٹ شہادت دیں گے۔

مسٹر انور نے ایک درخواست پیش کی کہ، گواہوں کو اخراجات کے طور پر رقم پیشگی دی جائے۔ یا انہیں طیارہ اور ریلوے کے ٹکٹ پیشگی بھیجے جائیں۔ مزید برآں انہیں کراچی میں طعام کا خرچہ بھی دیا جائے۔ مسٹر ایم انور نے فاضل جج صاحبان کو متوجہ کیا کہ سائلہ کے موجودہ وکلاء میں سے کوئی بھی کراچی نہیں جا سکتا۔ مسٹر اے کے بروہی اور مسٹر طفیل علی عبدالرحمٰن سے رابطہ قائم کیا گیا تھا لیکن انہوں نے وکالت کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ ان حالات میں سید جمیل حسین رضوی سینئر ایڈووکیٹ اپنے جونیئر سمیت ستائیس ہزار کی فیس پر تیار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا ہائیکورٹ ان کو خرچہ دلائے۔ علاوہ ازیں گواہوں کے آنے جانے اور کراچی میں طعام کے اخراجات کے طور پر پچیس ہزار روپے کا خرچہ اٹھے گا۔ انہوں نے استدعا کی کہ الفلاح کے تقاضے پورے کرنے کے لئے حکومت کو مطلوبہ رقم ادا کرنے کا حکم دیا جائے

ایڈووکیٹ جنرل کی طرف سے مسٹر اعجاز علی آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی نے اخراجات دینے کی مخالفت کی، اور کہا کہ چیف جسٹس کے روبرو درخواست دہندہ کے فاضل وکیل نے شہادتیں پیش کرنے کے لئے اخراجات کا مطالبہ کیا تھا اور کسی وکیل کی فیس کا مسئلہ نہیں اٹھایا تھا۔ انہوں نے استدعا کی کہ انہیں اس بارے میں حکومت سے ضروری مشورہ کے لئے وقت دیا جائے تاکہ وہ جواب داخل کر سکیں۔

فاضل جج صاحبان نے یہ استدعا اس بنا پر مسترد کر دی کہ حکومت کی طرف سے مقدمہ کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی تھی۔

ضروری گذارش

شہادت میں پیش ہونے کے لئے جانے والے حضرات کراچی پہنچ کر پہلے ٹیلیفون نمبر ۷۱۹۱۰ پر جناب خواجہ محمد صادق صاحب کاشمیری سے رابطہ قائم فرمالیں۔

بقیہ معلومات عامہ

جہاں اس سے شکر بنائی جاتی ہے گڑ اور راب بھی اسی سے بنتے ہیں۔ گنے کی کاشت مشرقی پاکستان کے تقریباً ہر مقام پر تھوڑی بہت ضرور ہوتی ہے۔ گنا اس وقت مشرقی پاکستان میں اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ اب شکر کے معاملے میں پاکستان خود کفیل بن گیا ہے اور اس کی کاشت روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ مشرقی پاکستان اب اس نہج پر آ گیا ہے کہ وہ شکر برآمد بھی کر سکے گا۔

گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں
ترجمان اسلام
اور خدام الدین کا تازہ پرچہ جناب
ماسٹر بشیر احمد صاحب کاشمیری نزد مسجد
خراسان والی حاصل کریں

از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۱۱)

غلط استدلال نمبر ۴

بندہ نے "تنقیدی نظر" ص۳۸۵ پر مودودی صاحب کے نظریہ کی تردید میں یہ لکھا تھا کہ:۔

"دجال اکبر کے معاملہ میں حضور نے تصریح فرمادی ہے کہ اس کو حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان سے دوبارہ نزول فرماکر باب لُدّ پر قتل کریں گے۔ اور چونکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔ اس لئے یہ معین ہوگیا کہ دجال کا ظہور بھی اسی وقت ہوگا لہٰذا یہ شبہ جاتا رہا کہ حضورؐ کو یہ اندیشہ تھا کہ دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے۔ اسی طرح دجال کی دوسری علامات بھی جو احادیث میں منقول ہیں قرب قیامت سے تعلق رکھتی ہیں"

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں

"جناب عالی یہ بات سب کے نزدیک مسلم ہے کہ دجال قیامت کے قریبی زمانہ میں ظاہر ہوگا اور حضرت عیسٰے علیہ السلام اُسے آکر قتل کرینگے۔ لیکن اس سے یہ شبہ کیسے رفع ہوا کہ حضورؐ کو ان یخرج وانا فیکم کے ارشاد فرمانے کے وقت یہ اندیشہ تھا، کہ دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے۔ یہ علم کہ دجال قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ یہ تو بنا بر قول جمہور بعد میں دیا گیا تھا نہ کہ ابتدا میں"۔ (علمی جائزہ ص۳۸۳)

الجواب:۔

مودودی صاحب پر میری تنقید کا تعلق اس بحث سے نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ علم دیا گیا تھا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے یہ ابتدا میں بھی تھا یا نہ بلکہ میرا اعتراض یہ تھا اور اب بھی ہے کہ رسائل و مسائل میں مودودی صاحب کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر عمر تک یہی اندیشہ رہا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے، اور ساڑھے تیرہ سو برس تک چونکہ دجال کہیں نہیں ملا، اس لئے حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اگر وہ یہ مانتے کہ حضور کا یہ اندیشہ وحی کے ذریعہ زائل فرمادیا گیا۔ تو وہ یہاں باب لُدّ پر دجال کو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے قتل کرنے کی حدیث پیش کرتے نہ کہ ساڑھے تیرہ سو سالہ ناقص تاریخی تجربہ۔

غلط استدلال نمبر ۵

مفتی صاحب چونکہ بندہ کے اعتراض کی اہمیت سمجھ چکے تھے اور اپنے امام مودودی صاحب کی تائید و تصدیق کا بیڑہ بھی بہرحال انہوں نے اٹھا رکھا ہے۔ اس لئے ایک دوسرا نکتہ اٹھاتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ:۔

ثانیاً حضور کی مجرد اس تصریح سے کہ "حضرت عیسٰے علیہ السلام دجال کو باب لُدّ پر قتل کرینگے"۔ آپ کا یہ اندیشہ کیسے زائل ہوسکتا ہے کہ دجال آپ کے عہد میں نہ ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اگرچہ قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔ مگر حضور کا عہد بھی تو قیامت کے قریب کا عہد ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ بعثت انا والساعۃ کھاتین "میں اور قیامت دونوں دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ بھیجے گئے ہیں"۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی کتاب مبین میں فرمایا ہے:۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ قیامت قریب ہوگئی اور چاند پھٹ گیا نیز فرمایا ہے۔ اقترب للناس حسابھم۔ لوگوں کا وقت حساب قریب ہوگیا۔ نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آنحضورؐ نے ابتداءً یہ خیال فرمایا ہو کہ شاید دجال کا خروج میرے عہد میں ہو اور نزول مسیح و قتل دجال بعد میں واقع ہو دراصل آپ حضرات کے دل و دماغ پر تعصب کا جذبہ غالب آگیا ہے۔ اس لئے آپ مولانا مودودی کی ہر بات کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ہر بات قابل تردید نہیں ہوا کرتی"۔ (علمی جائزہ ص۳۸۳)

الجواب (۱) بیشک ہر بات قابل تردید نہیں ہوا لیکن یہ بھی تو مان لیں کہ ہر بات قابل تائید بھی نہیں ہوتی ہمارے اور آپ کے لٹریچر میں فرق یہ ہے کہ ہم منصب رسالت کے تحفظ کے لئے مودودی نظریہ پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے برعکس آپ علم و فضل کا سارا زور مودودی صاحب کی غلط باتوں کو صحیح ثابت کرنے پر لگادیتے ہیں خواہ اس میں منصب رسالت مجروح ہی ہو جائے

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کیا آپ نے ایمان مفصل میں ایمان بالرسل کے ساتھ ایمان بالمودودی کو بھی شامل کرلیا ہے؟

علم و فہم کا شاہکار

(۲) مفتی محمد یوسف صاحب کا نہ کورہ استدلال ان کے علم و فہم کا ایک شاہکار ہے۔ جو علمی، تاریخی نوادرات میں شامل ہونا چاہیئے۔ قارئین کرام ذرا مفتی صاحب کے اس استدلال کا جائزہ لیں۔ بات کتنی صاف اور واضح تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ علم دے دیا گیا تھا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسٰے علیہ السلام باب لُدّ پر دجال کو قتل کریں گے تو اب یہ بات کیونکر قابل قبول ہو سکتی ہے کہ اس کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ رہا کہ دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے لیکن مفتی صاحب نے چونکہ مودودی صاحب کی تحقیق پر آمنا و صدقنا کہنا ہی ہے۔ اس لئے ایک مضحکہ خیز یہ توجیہہ پیش کردی کہ:۔

مگر حضور کا عہد بھی تو قیامت کے قریب کا عہد ہے آپ نے فرمایا ہے ..... "میں اور قیامت دونوں دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ بھیجے گئے ہیں"۔ حالانکہ اس مثال اور اس ارشاد مبارک سے مفتی صاحب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کا مطلب یہ ہے کہ میرے اور قیامت کے درمیان اور کسی کی شریعت اور امت کا زمانہ نہیں ہے۔ اب قیامت تک میری ہی امت ہوگی اور میری ہی شریعت۔ اور امام نووی نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

واما معناہ فقیل المراد بینھما بشیئ یسیر کما بین الاصبعین فی الطول وقیل اشارۃ الی قرب العجامدۃ۔

"اور اس کے معنی بعض کے نزدیک یہ ہیں کہ جس طرح دونوں انگلیوں (یعنی سبابہ و شہادت کی انگلی) اور درمیانی انگلی) کی لمبائی میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اسی طرح میرے عہد اور قیامت کے درمیان تھوڑا سا زمانہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں اپنے عہد اور قیامت کے باہمی قرب کی طرف اشارہ فرمایا ہے (شرح مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش فرمودہ مثال سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضور کا زمانہ حیات اور وقت قیامت دونو ایک نہیں بلکہ جدا جدا ہیں۔ کیا مفتی صاحب موصوف کی دونوں انگلیاں جدا جدا نہیں بلکہ آپس میں متداخل (ایک دوسری میں داخل) ہیں اور ان میں کسی کا انفصال نہیں ہے؟ تعجب ہے کہ اس مثال سے یہ کیسے لازم آگیا کہ حضور کا زمانہ اور قیامت کا زمانہ بالکل ایک ہی ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

(ب) علاوہ ازیں جو آیتیں مفتی صاحب نے پیش فرمائی ہیں۔ ان سے تو صرف قیامت کا نزدیک ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ قیامت اور عہد رسالت، بالکل ایک ہونا، دعویٰ تو مفتی صاحب کا یہ ہے کہ شاید حضور کے زمانہ میں ہی دجال آجائے اور دلیل ہیں قیامت کا نزدیک ہونا پیش فرمارہے ہیں۔ کیا دعویٰ اور دلیل میں کوئی مطابقت ہے؟ اور طرفہ یہ کہ مفتی صاحب خود یہ الفاظ لکھ رہے ہیں کہ "حضور کا عہد بھی تو قیامت کے قریب کا عہد ہے"۔ گویا کہ مفتی صاحب قرب اور اتحاد کا فرق ہی نہیں سمجھ سکتے

گر ہمیں مکتب و ہمیں مفتی — کار دیں بس تمام خواہد شد

(جاری ہے)

ہم اسرائیل کو ختم کر کے دم لیں گے
مصری وزیر دفاع کا اعلان

قاہرہ ۱۳ر جون۔ مصر کے وزیر دفاع جنرل محمد فوزی نے کہا ہے کہ اسرائیل سے آئندہ جنگ فیصلہ کن اور ہولناک ہوگی۔ پچھلے سال جون میں جو کچھ ہوا تھا۔ اب اس کا اعادہ ہرگز نہیں ہوگا۔ انہوں نے مصری سپاہیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسرائیل کو کچل کر دم لیں گے۔

صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی پر قاتلانہ حملہ

لاس اینجلز ۵ر جون۔ آج صبح امریکہ کے ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر رابرٹ کینیڈی پر ایک سفید فام شخص نے قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ حملہ آور نے پستول سے آٹھ گولیاں چلائیں۔ جن میں سے چھ گولی ان کے دماغ اور دوسری شانے پر لگی۔ چھ ڈاکٹروں نے چار گھنٹے ان کا اپریشن کیا۔ دونوں گولیاں نکال لی گئی ہیں۔ لیکن دماغ میں ایک گولی کا ٹکڑا رہ گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ سینیٹر کینیڈی کے بچنے کے امکانات بہت کم ہیں۔

کینیڈی جانبر نہ ہو سکے

لاس اینجلز (کیلے فورنیا) ۶ر جون۔ امریکہ کے صدارتی امیدوار سینیٹر رابرٹ کینیڈی جنہیں کل ایک شخص نے گولی مار کر شدید زخمی کر دیا تھا۔ قاتلانہ حملہ کے چوبیس گھنٹے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی میت لاس اینجلز سے نیویارک پہنچا دی گئی ہے جہاں ہفتہ کو اسے واشنگٹن پہنچایا جائے گا۔ اتوار کو انہیں واشنگٹن کے قومی قبرستان میں آنجہانی جان کینیڈی کے پہلو میں دفن کر دیا جائے گا۔ صدر جانسن نے تدفین تک تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رکھنے اور اتوار کو پورے ملک میں سوگ منانے کا حکم دیا ہے۔

کینیڈی کے قتل کی ذمہ داری عربوں پر ڈالنے کی کوشش
عرب سفارتخانوں کو ٹیلیفون پر دھمکیاں دی جا رہی ہیں

نیویارک ۶ر جون۔ امریکہ میں عرب دشمن عناصر نے سینیٹر رابرٹ کینیڈی کے قتل کی ذمہ داری عربوں پر ڈالنی شروع کر دی ہے۔ قتل کی خبر کے بعد سے اب تک مختلف عرب سفارت خانوں کو ٹیلیفون پر خطرناک نتائج کی دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں۔ پولیس نے عرب سفیروں کے حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں۔

امریکہ میں تین عرب سفارتخانوں کو اب تک ٹیلیفون پر دھمکیاں مل چکی ہیں۔ سلامتی کونسل کے اجلاس میں شریک تمام عرب مندوبین کی حفاظت کے انتظامات بھی سخت کئے گئے ہیں

مصر الجزائر شام اور عراق کا وفاق قائم کرنے کی تجویز

دمشق ۶ر جون۔ شام کے سربراہ مسٹر نورالدین اتاسی نے عربوں اور اسرائیل کی حالیہ جنگ کی پہلی سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ اسرائیل کا مؤثر طریقہ پر مقابلہ کرنے کے لئے مصر الجزائر، عراق اور شام کا وفاق قائم کیا جائے۔

عربوں کو اپنے تابناک مستقبل کی خاطر
فیصلہ کن جنگ لڑنا پڑے گی

صدر ناصر

قاہرہ ۶ر جون۔ صدر ناصر نے کہا ہے۔ عرب دنیا بخوبی جانتی ہے کہ اسے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک فیصلہ کن جنگ لڑنا پڑے گی۔ صدر ناصر اسرائیل کے حملے کی ایک سالہ تقریب کے موقع پر قوم کے نام ایک تقریر نشر کر رہے تھے۔ صدر ناصر نے اس عہد کو دہرایا کہ جب تک سارے عرب علاقے واگذار نہیں کرائے جائیں گے اس وقت تک جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

آپ نے کہا اسرائیل نے جارحیت کی وجہ سے دنیا کا اعتماد کھو دیا ہے اور وہ رائے عامہ کی اور ہمدردی سے محروم ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا متحدہ عرب مشکلات کے باوجود اپنی حالت سدھار لی ہے اور اب وہ ایک سال پہلے کی نسبت زیادہ طاقتور ہے۔

آپ نے کہا۔ عربوں کو یقیناً ایسی جنگ لڑنا پڑیگی جو صدیوں تک ان کا مستقبل روشن رکھے گی۔ آپ نے دعا کی کہ خدا عربوں کو ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا کرے۔

صدر جانسن کو قتل کی دھمکی

البانی (نیویارک) صدر جانسن کو قتل کی دھمکی کے بعد امریکہ اور کینیڈا کی سرحد پر حفاظتی دستوں اور ملک کے اندر فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ قتل کی دھمکی سینیٹر رابرٹ کینیڈی کے قتل کے بعد دی گئی ہے۔ صدر کے حفاظتی انتظامات بھی سخت کر دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ شب ٹیلی ویژن پر کسی شخص نے امریکی قونصل خانے کو مطلع کیا تھا کہ کینیڈی کے قتل کے بعد آٹھ افراد نیویارک روانہ ہو چکے ہیں۔

چٹان کے ڈیکلریشن کی تنسیخ اور پریس کی ضبطی
ہائی کورٹ نے رٹ درخواست کی سماعت منظور کر لی

لاہور ۷ر جون۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس انوار الحق اور مسٹر جسٹس محمد افضل چیمہ پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے آج ہفتہ وار چٹان کے ڈیکلریشن کی تنسیخ اور چٹان پریس کی ضبطی کے احکام کے خلاف رٹ درخواست برائے سماعت منظور کر لی۔ ۲۵ر اپریل کو ڈیفنس آف پاکستان رولز ۵۲ (۲) کے تحت صوبائی حکومت کے جاری کردہ احکام پر متذکرہ کارروائی عمل میں لائی گئی تھی۔ یہ رٹ درخواست مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری اور پبلشر خواجہ صادق کاشمیری کی جانب سے دائر کی گئی ہے سرسری سماعت کے بعد فاضل جج صاحبان نے اس مرحلہ پر متذکرہ احکام کے خلاف عبوری حکم امتناعی جاری نہیں کیا تاہم یہ حکم دیا ہے کہ رٹ درخواست کی قطعی سماعت جون کے تیسرے ہفتے میں کرلی جائے گی۔

قبل ازیں جب یہ رٹ درخواست پیش کی گئی تو درخواست دہندگان کی طرف سے مسٹر ایم انور نے اس بنا پر بدھ تک کے لئے سماعت ملتوی کرنے کی استدعا کی کہ وکالت کے لئے مسٹر اے کے بروہی رضامند ہو گئے ہیں، اور وہ بدھ سے پہلے پیش نہیں ہو سکیں گے التوا کی استدعا قبول نہ کی گئی اور فاضل ججوں کو ڈپٹی رجسٹرار نے بیان کیا کہ چیف جسٹس نے رٹ درخواست کی سماعت اسی بنچ میں آج ہی کرنے کی ہدایت کی ہے۔

رٹ درخواست میں بیان کیا گیا ہے کہ چٹان پریس، چٹان پبلی کیشنز لمیٹڈ کی ملکیت ہے جبکہ ہفتہ وار جریدہ آغا شورش کی ملکیت ہے۔ ۲۳ر اپریل کے شمارہ میں ایک مضمون الحمدللہ کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا جس پر ہوم سیکرٹری نے ڈیفنس رولز ۵۲ (۲) کے تحت چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ اور پریس ضبط کرنے کا حکم جاری کیا۔ ۲۲ر اپریل کا شمارہ بھی ضبط کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ ان احکام کے تحت ۲۵ر اپریل سے چٹان پریس سربمہر کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام کارروائی خلاف قانون اور بغیر کسی قانونی اختیارات کے کی گئی ہے جسے کالعدم قرار دیا جائے اور اس دوران حکومت یا اس کے ماتحت حکام کو روک دیا جائے کہ وہ کسی بھی دوسرے فرد یا افراد کو چٹان کا ڈیکلریشن درخواست دائر کرنے پر ہرگز اجازت نہ دیں۔

رٹ درخواست میں یہ قانونی اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کو ڈیفنس رولز ۵۲ (۲) کے تحت چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ ہی پریس آرڈیننس کی دفعہ سات کے تحت چٹان ضبط کرنے کی مجاز ہے۔ مزید برآں یکم اپریل کا یہ حکم بھی ڈیفنس رولز ۵۲ (۲) کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ جن کے تحت اشاعت سے پہلے چٹان پر سنسر لگایا گیا۔

رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ آغا شورش کاشمیری نے ہمیشہ تعمیری نکتہ چینی کی اور وہ محب وطن ہیں۔ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں مرکزی وزارت اطلاعات نے سائل کو بلایا تھا اور رائے عامہ ہموار کرنے کو کہا تھا۔ چنانچہ سائل نے نظمیں لکھیں جو ریڈیو پاکستان سے نشر کی جاتی رہیں۔ درخواست میں سائل کے خلاف کارروائی کی سماعت کرنے والے سپیشل ٹریبونل کے قانونی جواز کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔

انجمن تحریک جدید ربوہ اور انجمن احمدیہ لاہور کو پونے نو لاکھ روپے کا زرمبادلہ دیا گیا

قومی اسمبلی میں مذہبی تنظیموں کو دیئے جانے والے زرمبادلہ کی تفصیل

راولپنڈی ۴ جون۔ قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران غیر ممالک میں کام آنے والی اشاعت اسلام کی انجمنوں کو زرمبادلہ مہیا کرنے کے مسئلہ پر کافی گرما گرم بحث ہوئی۔ وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے مسٹر [illegible] چوہدری کے ایک سوال پر مئی ۱۹۶۴ء سے مئی ۱۹۶۸ء تک مختلف مذہبی انجمنوں کو دیئے جانے والے زرمبادلہ کی تفصیل پیش کی۔ ایوان کو بتایا گیا کہ انجمن احمدیہ تحریک جدید (ربوہ) کو ۱۹۶۴ء میں ستر ہزار روپے کا زرمبادلہ دیا گیا۔ جبکہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام (لاہوری پارٹی) کو ۱۹۶۴ء میں ستر ہزار روپے کا زرمبادلہ ملا۔ وزیر خزانہ نے ایوان کو بتایا کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے دوران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو افریقی ممالک میں تبلیغی مقاصد کے لئے ستر ہزار روپیہ دیا گیا۔ جبکہ انجمن احمدیہ تحریک جدید کو اسی قدر رقم دی گئی۔ تحریک جدید کو ۱۹۶۵ء میں ایک لاکھ تینتالیس ہزار روپے اور ۶۷-۱۹۶۶ء میں ایک لاکھ چودہ ہزار انسٹھ روپیہ ملا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ مسٹر نورالاسلام سکیدار نے مسٹر حسن اے شیخ کے اس ضمنی سوال کا جواب اثبات میں دیا کہ آیا آپ احمدیہ انجمنوں کی سرگرمیوں کو اشاعت اسلام خیال کرتے ہیں۔ مسٹر حسن اے شیخ نے استفسار کیا ہے کہ کیا یہی اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ جہاں احمدیت کی تبلیغ کے لئے کھلم کھلا اجازت دی جاتی ہے۔ اس پر مسٹر سکیدار نے جواباً کہا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

شاہ عزیز الرحمان نے دریافت کیا: "آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت سعودی عرب جہاں خانہ کعبہ واقع ہے نے اپنی حدود میں احمدیوں کا داخلہ اس بنا پر بند کر دیا ہے کہ وہ صحیح مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر مسٹر سکیدار نے جواب دیا کہ اس کا میری ڈویژن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چوہدری محمد اقبال نے سوال کیا کہ آیا حکومت جانتی ہے کہ افریقی ممالک میں تبلیغ کے لئے کافی مواقع موجود ہیں اور کیا حکومت اس مقصد کے لئے کام کرنے پر زیادہ مذہبی اداروں کو زرمبادلہ کی صورت میں سہولت وغیرہ دینے کے لئے تیار ہے؟ مسٹر نورالاسلام سکیدار نے کہا کہ اگر عرضی روانہ کی جائے اس پر غور کیا جائے گا۔

بریگیڈیئر محمد عباس عباسی۔ ان رقوم کے تعین کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے؟ اور کیا غیر ممالک میں پاکستانی سفارتوں سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری۔ اس سوال کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالحفیظ محسن الدین۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ کا یہ ارشاد ہے کہ انجمن احمدیہ تحریک جدید اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام مسلمانوں کی تنظیمیں ہیں۔ کیا وزیر خزانہ ایوان کی اطلاع کے لئے بتا سکتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق ان کی کیا رائے ہے جبکہ تمام دنیا کے مسلمان کفر کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں اور ان کو مسلمان تک تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

وزیر خزانہ:۔ جناب والا۔ یہ مسئلہ اظہار رائے کا نہیں

مولانا عبدالحفیظ محسن الدین۔ جب ان کا شمار مسلمانوں کے کسی فرقہ میں نہیں ہوتا تو ان کی امداد کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اس پر وزیر خزانہ یا پارلیمانی سیکرٹری نے کوئی جواب نہ دیا۔

سپیکر۔ یہ سوال جواب کا محتاج نہیں ہے۔

مسٹر محمد لشکر:۔ جناب والا یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں اختلافات کے باوجود تحریک احمدیت اپنے مخصوص انداز میں اسلام کی اشاعت کر رہی ہے احمدیوں کی انجمنیں کتابوں اور دیگر مواد کے ذریعے اپنے مخصوص قسم کے اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ اس بات کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔ (نوائے وقت ۶ جون ۱۹۶۸ء)

روزنامہ جنگ کراچی ۶ جون ۱۹۶۸ء کی رپورٹ کے مطابق انجمن تحریک جدید ربوہ اور انجمن احمدیہ لاہور کو ۶۳ء سے مئی ۶۷ء تک بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے آٹھ لاکھ باسٹھ ہزار انسٹھ روپے کا زرمبادلہ دیا گیا تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

انجمن احمدیہ لاہور

غیر افریقی ممالک کے لئے ۶۴ء میں	۷۰۰۰۰
" " ۶۵ء "	۷۰۰۰۰
" " ۶۶ء "	۵۲۵۰۰
مئی ۶۷ء "	۳۵۰۰۰
افریقی ممالک کے لئے ۶۳،۶۴ء "	۷۰۰۰۰

انجمن احمدیہ تحریک جدید ربوہ

غیر افریقی ممالک کے لئے ۶۴ء میں	۷۰۰۰۰
" " ۶۵ء "	۷۰۰۰۰
" " ۶۶ء "	۵۲۵۰۰
جنوری سے مئی ۶۷ء "	۴۵۰۰۰
افریقی ممالک کے لئے ۶۳ء "	۷۰۰۰۰
۶۵ء	۱۴۳۰۰۰
۶۶،۶۷ء	۱۱۴۰۵۹
کل میزان	۵۶۴۵۵۹
	۲۹۷۵۰۰
	۸۶۲۰۵۹

بقیہ — فتح قسطنطنیہ

تدابیر اختیار کیں۔ حتیٰ کہ پاپائے روم کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے یونانی کلیسا کو رومی کلیسا کے ساتھ ضم کرنے میں عار محسوس نہ کیا۔ جو صدیوں سے آپس میں مابہ نزاع رہے۔ لیکن ترکوں کی عسکری صلاحیتوں کے سامنے یہ تجاویز بے سود ثابت ہوئیں اور ۲۹ مئی ۱۴۵۳ء کو سفید گھوڑے پر سوار سلطان ایک فاتح کی حیثیت سے شہر میں داخل ہوئے اس فتح نے ان کے نام کے ساتھ "فاتح" کا اضافہ کر دیا۔

قسطنطنیہ کی فتح سلطان کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ اس فتح نے ترکوں کے لئے یورپ کے دروازے کھول دیئے ۱۵۱۷ء میں سلطان محمد فاتح کے پوتے سلطان سلیم لقل (۱۵۱۱ء تا ۱۵۲۰ء) میں جب مصر فتح ہوا۔ تو عباسی خلیفۃ المتوکل ہالٹ نے خلافت سلطان کے سپرد کر دی۔ اس طرح قسطنطنیہ مستقر خلافت بنا۔ اور سلطان سلیمان عالیشان (۱۵۲۰ تا ۱۵۶۶ء) کے عہد میں ترکوں کی فتوحات کا سیلاب وی آنا کے دروازوں تک جا پہنچا اور ترکوں کی حکومت تین براعظموں یورپ، افریقہ اور ایشیا کے کئی ممالک پر محیط ہو گئی۔ گو یورپ نے قسطنطنیہ کی دوبارہ حصول کے لئے متعدد بار کوششیں کیں۔ لیکن ہر مرتبہ انہیں ناکامی ہوئی۔ آخری منظم کوشش پہلی جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے کچنر کے ہاتھوں ایک زبردست حملے کی صورت میں نمودار ہوئی۔ لیکن گیلی پولی کے مقام پر غازی مصطفےٰ کمال نے اسے ناکام بنا دیا۔ یہی قسطنطنیہ آج استنبول کے نام سے موسوم ہے۔

(ماخوذ از جنگ کراچی)

مولانا محمد لقمان صاحب کی ضمانت کی توثیق

لاہور ۶ جون۔ آج ہائیکورٹ کے جسٹس عطاء اللہ سجاد نے حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق کر دی۔

یہ ضمانت اپریل ۶۸ء میں مولانا موصوف کی مستونگ علاقہ قلات ڈویژن میں کی گئی ایک تقریر کے سلسلے میں ہائیکورٹ نے منظور کی تھی۔

آج جب ضمانت توثیق کے لئے پیش کی گئی، اور سرکاری وکیل پیش ہوئے تو جسٹس سجاد نے ضمانت کی توثیق کر دی۔ اب کیس کی سماعت مستونگ قلات ڈویژن میں ہو گی۔ مولانا محمد لقمان صاحب اس سلسلہ میں لاہور تشریف لائے تھے۔ بعد ازاں اپنے تبلیغی پروگرام کے سلسلے میں کوہاٹ تشریف لے گئے۔

شکر گڑھ میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جون ۶۸ء بروز ہفتہ شکر گڑھ میں انجمن شبان اسلام کے زیر اہتمام مکی مسجد میں جلسہ منعقد ہو گا جس میں مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد لائلپوری تقریر فرمائیں گے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

(زاہد گکھڑوی)

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن شیطان سے دریافت فرمایا کہ میری امت میں سے تیرے کتنے دوست ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ دس آدمی (۱) ظالم بادشاہ (۲) دوسرا مرد مالدار جس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا (۳) وہ عالم جو ظالم امیر کے ظلم پر اس کی تصدیق کرتا ہے (۵) بددیانت تاجر (۶) محتکر جو غلہ اور دوسری ضروریاتِ زندگی محض اس مقصد سے جمع رکھتا ہے کہ دام چڑھ جانے پر بازار میں بیچ کر زیادہ نفع کمائے گا (۷) زانی (۸) سودخوار (۹) وہ بخیل جسے یہ علم نہیں کہ اس نے کہاں کہاں سے دولت اکٹھی کی ہے اور (۱۰) شرابی جو شراب پر مداومت کرتا ہے

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیشک زمین ہر روز ابن آدم کو پکار پکار کر دس چیزیں بتلاتی ہے اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم!۔

(۱) تو چلتا ہے میری پشت پر اور تیرا ٹھکانا میرا پیٹ ہے۔

(۲) نافرمانی کرتا ہے تو میری پشت پر اور عذاب دیا جائے گا میرے پیٹ میں

(۳) تو ہنستا ہے میری پشت پر اور روئے گا میرے پیٹ میں۔

(۴) تو خوش ہوتا ہے میری پشت پر اور غمزدہ ہوگا میرے پیٹ میں

(۵) تو مال جمع کرتا ہے میری پشت پر اور نادم ہوگا میرے پیٹ میں

(۶) تو حرام کھاتا ہے میری پشت پر اور تجھے کیڑے کھائیں گے میرے پیٹ میں

(۷) تو تکبر کرتا ہے میری پشت پر اور ذلیل کیا جائے گا میرے پیٹ میں

(۸) تو خوش خوش چلتا ہے میری پشت پر اور غمزدہ کر کے ڈال دیا جائے گا میرے پیٹ میں۔

(۹) تو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے میری پشت پر اور اکیلا کر دیا جائے گا میرے پیٹ میں

(۱۰) تو روشنی میں چلتا ہے میری پشت پر اور تاریکیوں میں ڈال دیا جائے گا میرے پیٹ میں

(۳) حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے بندو تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا اور ہم روز دعائیں مانگتے ہیں۔ مگر قبول نہیں ہوتیں۔ آپ نے فرمایا کہ دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں اور مردہ دل کی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔

* پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تو ہو مگر اس کا حق ادا نہیں کرتے۔
* دوسری بات یہ ہے کہ تم کتاب اللہ کو پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے
* تیسری بات یہ ہے کہ تم ابلیس سے دشمنی کا دعویٰ کرتے ہو مگر تم نے در پردہ اس سے دوستی قائم کر رکھی ہے
* چوتھی بات یہ ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو مگر تم نے آپ کے طریقہ اور سنت کو چھوڑ دیا ہے۔
* پانچویں بات یہ ہے کہ تم جنت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو، مگر اس کے لئے نیک عمل نہیں کرتے۔
* چھٹی بات یہ ہے کہ تم آگ سے ڈرنے کا دعوے کرتے ہو، مگر گناہوں سے نہیں بچتے۔
* ساتویں بات یہ ہے کہ تم موت کو حق سمجھتے ہو۔ مگر اس کے لئے تیاری نہیں کرتے۔
* آٹھویں بات یہ ہے کہ تم دوسروں کے عیوب تلاش کرتے ہو مگر اپنے عیوب کو بھول جاتے ہو۔
* نویں بات یہ ہے کہ تم اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔
* دسویں بات یہ ہے کہ تم مردوں کو دفن کرتے ہو مگر ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(المنبہات لاستعداد یوم المعاد لابن حجر العسقلانی رح)

روزنامہ وفاق لاہور، سرگودھا، رحیم یار خاں

جون کے آخر میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی سرگرمیوں کے بارے میں

جمعیۃ نمبر

شائع کر رہا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشرفی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، جسمیں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال اور دوسرے حضرات کے رشحاتِ فکر شامل ہوں گے۔ سہ روزہ کانفرنس کی روداد اور علماء کے تاریخی جلوس کے متعلق مصور خبر بھی شامل ہوں گے۔ قیمت ۳۰ پیسے۔ مطلوبہ تعداد کے مطابق رقم بھیجدیں۔

جنرل منیجر روزنامہ وفاق ایم ایکلوڈ روڈ لاہور (فون نمبر ۶۹۲۶۲)

راولپنڈی کا گھنٹہ گھر

کچھ عرصہ پہلے محترم کیانی صاحب مرحوم اور بعض دوسرے حضرات نے پاکستانی دستور میں صدارتی اختیارات پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جدھر دیکھتے ہیں جہاں سے دیکھتے ہیں لائلپور کے گھنٹہ گھر کی طرح ہم کو صدر ہی صدر نظر آتے ہیں۔ ہم بڑے ادب سے محترم پیر صاحب اور خاص کر محترم اصغر علی شاہ صاحب ایم، این، اے کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ خدا کے لئے راولپنڈی کے گھنٹہ گھر نہ بنیں۔ ملی کنونشن پنڈی میں ہو تو یہ دونوں حضرات سامنے نظر آئیں۔ محفل قرأت ہو تو یہی اس کے ستون ہوں۔ میلاد النبی کا فرش ہو، تو اس کی صدارت پیر صاحب اور افتتاح اصغر علی شاہ صاحب کریں۔ بلدیہ کے کام ہوں تو مسلم لیگی مہمات ان میں آپ کا دخل کسی نہ کسی طرح ضرور ہوگا۔

ہماری یہ آرزو ہے کہ یہ معزز ہستیاں راولپنڈی کا گھنٹہ گھر نہ بنیں تو بہتر ہو۔ ان کے لئے ایک کو مریدوں کا جمگھٹا اور دوسرے کو قومی اسمبلی کی جولانگاہ کافی ہے خدانخواستہ اگر یہ سارے پاپڑ ووٹوں کے لئے بیل رہے ہیں تو آپ اطمینان رکھیں مسلمان سادہ قوم ہے۔ آپ اگر ان سے مذہبی، سیاسی، دینی یا دنیوی مقاصد میں بالفرض اختلاف بھی رکھیں تو بھی وہ آپ کو سید بادشاہ سمجھ کر ووٹ دے گی۔

اس سلسلہ میں آپ کوئی فکر نہ کرنی چاہیئے۔ پھر پیر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری کا یہ جوڑ بھی خواہ مخواہ عوام کے لئے بحث کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(ایک صاحب راولپنڈی)

وفات حسرت آیات

جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج و غم سے سنی جائے گی کہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کے ایک نوجوان ممبر جناب غلام مصطفیٰ صاحب آزاد معمولی سی بیماری کے بعد ۴، ۵ جون کی درمیانی رات کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت شریف اور جماعتی کاموں میں انتھک کام کرنے والے تھے۔ مرحوم کی وفات کی خبر جب دفتر میں پہنچی تو مقامی ضلعی، ڈویژنل دفتر اور دار المطالعہ بند کر دیئے گئے۔ مرحوم کی وفات سے جمعیۃ ایک مخلص نوجوان ساتھی سے محروم ہو گئی۔

مرحوم کی وفات پر مقامی ضلعی اور ڈویژنل جمعیۃ کے عہدیداروں نے اپنے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مرحوم کی وفات جمعیۃ سرگودھا کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ کریم مرحوم کا جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

(غمزدہ ــــ محمد صادق)

خبرنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور پریس کی ضبطی پر

مسلمانان انگلستان کا احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت یو، کے کے زیر اہتمام بتاریخ ۱۹ مئی ۶۸ء بمقام کارلٹن ہال ائی سٹریٹ سلو یو کے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد شہروں کے مسلمان شریک ہوئے۔ اس اجتماع میں دو قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ پہلی قرار داد آغا شورش کاشمیری کے متعلق ہے۔ اور دوسری قرار داد "شاہجہان مسجد ووکنگ" کے بارہ میں ہے۔ کیونکہ انجمن احمدیہ لاہور یہ کوشش کر رہی ہے کہ مولانا حافظ بشیر احمد مصری مدظلہ (جو کہ وہاں کے امام ہیں اور مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب کی تقریر کی وجہ سے تائب ہو چکے ہیں) کا تبادلہ کر کے دوسرے مبلغ کو امام مقرر کر کے وہاں بھیجا جائے۔

اس پر وہاں کے مسلمانوں نے احتجاج کرتے ہوئے درج ذیل قرار دادیں پاس کی ہیں:۔

قرارداد ۱

مسلمانان انگلستان کا یہ عظیم الشان اجتماع مغربی پاکستان میں متعدد علماء پر تقریروں کی پابندی، آغا شورش کی گرفتاری، پریس کی ضبطی اور چٹان کے ڈیکلریشن کی منسوخی کے احکامات کو نہایت تشویش اور رنج والم کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام کی پونے چودہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانان عالم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ یہ اجتماع حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور صدر مملکت جناب محمد ایوب خاں اور گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ سے استدعا کرتا ہے کہ آغا شورش کاشمیری کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔ علماء اسلام و اخبارات سے پابندیاں ختم کی جائیں۔ اور چٹان پریس کو واگذار کیا جائے۔ کیونکہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی توحید اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وجہ سے معرض وجود میں آیا ہے۔

قرارداد ۲

مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع پاکستان سے آمدہ اس اطلاع کو تشویش اور رنج والم کی نگاہ سے دیکھتا ہے، کہ شاہجہان مسجد کے خطیب و امام مولانا الحافظ بشیر صاحب مصری کو صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کی وجہ سے احمدیہ ووکنگ مشن لاہور خطابت اور امامت سے علیحدہ کر رہا ہے اور مسجد شاہجہان ووکنگ ٹرسٹ کے صدر جناب ائی کمشنر پاکستان متعینہ لندن سے استدعا کرتا ہے کہ اس مسجد کا انتظام و انصرام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے انجمن احمدیہ لاہور مسجد کے انتظام میں مداخلت نہ کر سکے۔ کیونکہ یہ مسجد مسلمانوں کے سرمایہ سے بنائی گئی تھی۔ اور ووکنگ میں مقیم تمام مسلمان ووکنگ مسجد کمیٹی کے ذریعہ ہر قسم کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اگر مسجد کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہو۔ تو مسلمان یو کے ٹرسٹ کی مالی معاونت کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ پر پابندیاں ختم

جماعتی دوستوں کے لئے یہ خبر نہایت باعث خوشی ہوگی کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر اضلاع شیخوپورہ، کراچی سیالکوٹ، ملتان، مظفر گڑھ۔ سانگھڑ، خیرپور۔ حیدرآباد بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں۔ لاہور، گجرات۔ سرگودھا جھنگ میں پابندیوں کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ اب صرف جیکب آباد اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پابندی باقی ہے

حضرت امیر مرکزیہ کا دورہ مشرقی پاکستان منسوخ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری بتاریخ ۱۳۔ ربیع الاول ۸۸ھ مشرقی پاکستان کے دس روزہ دورے پر روانہ ہونے والے تھے۔ لیکن بعض جماعتی ضروریات کے پیش نظر مدت غیر متعینہ کے لئے یہ دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

انتخابات مجالس تحفظ ختم نبوت

بھریا روڈ ضلع نواب شاہ

صدر — حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب

نائب صدر — چوہدری بشیر احمد صاحب
ناظم — ڈاکٹر محمد یوسف صاحب
نائب ناظم — حافظ عبدالمجید صاحب
خزانچی — حافظ محمد صدیق صاحب
ناظم نشر و اشاعت — چوہدری عبداللطیف صاحب

گوٹھ باہو خاں کھوسہ ضلع جیکب آباد

صدر — محمد پناہ خاں کھوسہ زمیندار
نائب صدر — حضرت مولانا محمد رحیم صاحب خطیب جامع
ناظم اعلیٰ — ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
خزانچی — حاجی محمد یلوک صاحب

قائم پور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور

امیر — مولانا غلام حسین صاحب مہتمم مدرسہ دارالقرآن عزیزیہ
ناظم — حافظ محمد رمضان صاحب
خزانچی — جناب محمد موسےٰ صاحب

کنڈا احمد اتر

صدر — جناب حسن محمد صاحب
ناظم — سید خادم حسین شاہ صاحب
خزانچی — سید عبدالحمید شاہ صاحب

چک ۲۱۳ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

صدر — مولانا محمد علی صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا خوشی محمد صاحب
خازن — حافظ محمد ہاشم صاحب

نوٹ:۔ مجلس عاملہ کا چناؤ بعد میں ہوگا

موضع جھٹ شمالی تحصیل بھکر ضلع میانوالی

صدر — مولانا غلام سرور صاحب
ناظم — حافظ گل محمد صاحب
خزانچی — حافظ اللہ بخش صاحب

کندیاں شریف ضلع میانوالی

صدر — حافظ محمد حیات صاحب انگوی
ناظم — غلام محمد صاحب

موسیٰ خیل ضلع میانوالی

صدر — مولانا غلام یٰسین صاحب
ناظم — مولانا خالد صاحب فاضل خیر المدارس

موضع تھمے والی ضلع میانوالی

صدر — مولانا عبدالعزیز صاحب
ناظم — جناب سچی محمد صاحب

چکڑالہ ضلع میانوالی

صدر — جناب سید امیر صاحب
ناظم — جناب زمان خاں صاحب
(محمد عبداللہ لدھیانوی)

فتنہ انکارِ حدیث

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد تعالیٰ :- ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا ۔ (الآیۃ)

آج کی معروضات کا عنوان ۔ فتنہ انکارِ حدیث ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ :-

"بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی، سوائے ایک فرقہ کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔

صحابہ رضؓ نے عرض کی وہ فرقہ کونسا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ جس طریقے پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

یہ ہوان گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ایسا ہے۔ جو حدیث سے انکار کرتا ہے۔ انکا کہنا ہے کہ دین کی رہنمائی کے لیے قرآن کافی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ معاذاللہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کو ظالم، فاسق اور کافر کہتے ہیں۔

ایک عرصہ ہوا۔ اس فتنہ نے سر اٹھایا تھا۔ پھر کچھ دب سا گیا تھا۔ اور نکستہ پاکستان کے وجود میں آتے ہی یہ، اور اس قسم کے خوابیدہ فتنے پھر سر اٹھانے لگے ہیں۔ جنکا مقصد اسلام کے مہذب دین کے کچھ اور نہیں۔ اس عقیدے کے لوگ عوام کو دھوکا دینے کے لیے کہتے ہیں۔ کہ :-

کیا قرآن مجید کامل ہے کہ نہیں ؟

جب وہ کامل ہے تو پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت اسمیں کہ ہم اہلِ اسلام آجاتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ :-

قرآن مجید اپنی جگہ کامل و مکمل ہے۔ **بیشک** ہماری ناقص ہیں۔

چنانچہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک نمائندہ اور رسول بھیجا۔ تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے کلام کا مطلب بتاتے اور اس پر عمل کرکے دکھاتے۔

چنانچہ اس صادق و مصدوق (خدا کی دی ہوئی) کے ارشادات ہمارے لیے باعثِ ہدایت ہیں اور ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لیے چراغِ راہ کا کام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا ۔

"اور جو کچھ تمہیں رسول دے، اسے لے لو۔ اور جس چیز سے منع کرے، اس سے باز رہو۔"

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کے کرنے کا ہمیں حکم دیں۔ اسے ضرور کرنا چاہیئے۔ اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جانا چاہیئے۔

دربارِ نبوی کی اطلاع

خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آنے والے فتنہ کی اطلاع آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دے دی تھی۔

مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار تحقیق مجھے قرآن دیا گیا ہے۔ اور مثل اس قرآن کے قرآن کے ساتھ دیا گیا ہے۔ کہ احادیث باشد و حمائلش در بودن او دست از وحی۔ چناں کہ قرآن وحی است۔ منزل از جانب قدس الٰہی ہم چنیں احادیث نیز وحی است۔ وارد از جانب حق غایت آنکہ وحی جلی است وحی۔ متلو و غیر متلو۔ مثلاً آنکہ بالفاظ و عبارات وے۔ نیز احکام متعلق باشد۔ چنانچہ صحت نماز و حرمت و مس محدث و جنب و امثالہ نظم و اس قرآن است۔ و غیر متلو آنکہ نہ ایں چنیں باشد و اس حدیث است)

یہ فارسی عبارت اشعۃ اللمعات حضرت شیخ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کی ہے۔ ترجمہ مثل قرآن سے مراد حدیثیں ہیں اور حدیثوں کا قرآن کے مثل ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ بھی قرآن کی طرح وحی سے ثابت ہیں۔ جسطرح کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔ اسی طرح حدیثیں بھی وحی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہیں۔ فرق صرف وحی جلی اور خفی۔ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور پڑھ کر نہ سنائی گئی کا ہے۔ پڑھ کر سنائی گئی۔ وہ جس کے الفاظ اور عبارتوں سے بھی احکام متعلق ہوتے ہیں۔ جسطرح کہ نماز کا صحیح ہونا یا حرام ہو جانا۔ اور بے وضو اور جنبی کا ہاتھ لگانا اور اس کلام کا معجز ہونا۔ اور یہ صفت قرآن ہی کی ہے۔ اور جو پڑھ کر نہ سنائی گئی ہو۔ وہ اس طرح نہیں ہوتا۔ اور وہ حدیثیں ہیں

"خبردار! قریب ہے ایک آدمی پیٹ بھرا ہوا۔ اور اپنے تخت پر فارغ ہو کر بیٹھا ہوا۔ یہ کہے۔ اپنے اوپر اس قرآن کو لازم کر کے پکڑو۔ پس جو چیز قرآن میں حلال ہو۔ پس اسی کو حلال سمجھو اور جو قرآن میں حرام فرمائے۔ پس اسی کو حرام سمجھو۔ حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی ہے۔ وہ ایسی ہی حرام ہے۔ جیسی اللہ نے حرام کی ہے۔

خبردار! تمہارے لیے گھریلو حلال نہیں ہے۔ یعنی وہ گدھا جو گھروں میں رکھا جاتا ہے۔ درندوں میں سے کچلی والے بھی حلال نہیں ہے مثلاً شیر، بھیڑیئے اور کتے وغیرہ کے) اور معاہدے والے ذمی کی گری ہوئی چیز بھی حلال نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اسکا مالک اس سے بے نیاز ہو جائے۔

(اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ مالک اٹھانے والے کو بخشدے۔ دوسری یہ کہ وہ چیز ایسی ہے کہ گرنے کے بعد اس کی زیادہ ضرورت ہی نہ سمجھے) اور جو شخص کسی قوم کے ہاں جا کر مہمان ہو۔ پھر اس قوم کے ذمہ لازم ہے۔ کہ اس کی مہمانی کریں پس اگر وہ لوگ اسکی مہمانی نہ کریں تو اسے حق پہنچتا ہے کہ انہیں اتنی سزا دے کہ۔ ان سے اپنی مہمانی کی مقدار لے لے۔ اور یہ لینا بطور سنت اور استحباب کے ہے۔ نہ بطور حتمیت اور ایجاب کے۔ کیونکہ مہمانی کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں البتہ یہ ارباب مروت اور ایمان والوں کی سیرت ضرور ہے۔

(ماخوذ از اشعۃ اللمعات)

یہ مسائل قرآن مجید میں مذکور نہیں ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں اور مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔ کوئی مسلمان مسلمان رہتے ہوئے اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ :-

فقط قرآن پر اکتفا کافی نہیں ہے۔ بلکہ سنتِ رسول کی پیروی بھی ضروری ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے حضرت محمدؐ آخری پیغمبر ہیں۔

چنانچہ آج کسی پیغمبر کی کتاب اور شریعت محفوظ نہیں۔ لیکن قرآن عزیز کی حفاظت کی ذمہ داری چونکہ خدا تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے۔ اس لیے وہ آج اپنی حالتِ اصلی میں باقی ہے۔ اور قیامت تک اسی حالت میں رہے گا۔

قرآن کریم کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے عجیب طریقہ اختیار کیا ہے۔ اوّل تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں مسلمان ہوں اور حافظِ قرآن نہ ہوں۔ پھر اس کی اشاعت سب کتابوں سے زیادہ ہے۔ عقل حیران ہوتی ہے کہ قرآن مجید اتنا چھپتا ہے۔ اور اتنا فروخت ہوتا ہے۔ آخر جاتا کہاں ہے۔ خدا معلوم اسے فرشتے خرید کر کہیں لے جاتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کا یہ کارنامہ بھی اپنی مثال نہیں رکھتا کہ حدیث نبی اکرم بھی آج تک محفوظ چلی آرہی ہے۔ محدثین کرام نے جس عرق ریزی اور جانفشانی سے یہ کام سرانجام دیا ہے دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

چنانچہ آج کوئی عالم ایسا نہیں۔ جو حدیث شریف پڑھتا ہو اور اسکا سلسلۂ سند جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچتا ہو۔

مسلمان قرآن پر عمل کرنے کے لیے حدیث شریف کی تشریحات کے محتاج ہیں۔

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

ذکر و فکر

ارشادات

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

صبر و تحمل

مجھے تعجب ہے کہ تو بنائے جہل کہا کرتا ہے۔ میں کس تدبیر اور وسیلے سے اپنے مقصد و مُراد کو پہنچوں، حالاں کہ کلام اللہ میں صریحاً وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جو صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں" دُوسری جگہ فرمایا"

اے ایمان دارو! صبر و تحمل کرو اور اللہ سے ربطِ معنوی پیدا کرو اور اس سے خائف رہ کر نیک اعمال میں کوشاں رہو۔ تاکہ نجات پاؤ۔ پس کلام اللہ کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ دنیا و عقبیٰ میں فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ صبر و تحمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو حکماً صبر کی تلقین فرمائی۔ اس لیے کہ حیاتِ انسانی میں خیر و عافیت اور سلامتی صبر و تحمل اور استقامت سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ایمان کے لیے صبر ایسا ہی اہم و ضروری ہے جس طرح جسم کے لیے رُوح"

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "

"ہر عمل کا ثواب اس کی مقدار و اندازہ کے مطابق ہے۔ لیکن صبر کا ثواب بے حد و بے اندازہ ہے۔" اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا۔ پس جب تو نے دستورِ شریعت اور حدود الٰہیہ کی حفاظت کرتے ہوئے صبر و تحمل اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ مصائب کو تجھ سے رفع فرمائے گا۔ اور تجھے اتنا وسیع و بسیط رزق عطا فرمائے گا۔ جسکا اُس نے اپنی کتاب میں عہد و پیمان فرمایا ہے۔" جو شخص اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اس پر بسیط کر دیتا ہے۔ اور اسکو ایسے ذریعے سے رزق پہنچاتا ہے۔ جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس تو اپنی کشائش و خوشحالی کے لیے راہ صبر و توکل اختیار کر، کیونکہ انبیاء اور صلحاء کے حالات دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صبر و توکل ہی سے انہیں مصائب و نوائب سے نجات بخشی اور اپنی بے بہا نعمتیں ان پر کشادہ کیں۔ تمام اولیاء اللہ نے بھی ہمیشہ صبر و تحمل پر استقامت کی اور اپنے مریدوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہے۔ صبر اختیار کرنے پر اللہ نے بڑے بڑے لیے دنیا و عقبیٰ میں جزائے عظیم کا عہد فرمایا ہے۔ اور فرمایا اس طرح ہم صبر کرنے والوں کو بہت بڑی جزا دیتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

" اللہ صبر اور احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

فرمودات

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رح

توحید کے

لغوی معنے کسی چیز کو ایک بنانا ہے۔ اور علماء کے نزدیک حق تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتقاد کرنا توحید ہے اور صوفیہ کے نزدیک وحدانیت کا مشاہدہ کرنا توحید ہے۔ اور توحید کی اصل یہ ہے کہ معدوم و لم یکن کو ساقط کر دے (یعنی ماسوا اللہ کو اپنے دل سے دور کرے۔ اور لم یزل و لایزال جو صفات خداوندی ہے اُسے ثابت کر دے۔

توحید کی دلیلیں عملاً و نقلاً تو لاتعداد ہیں۔ مگر ان میں سے یہ چار یعنی پیدا کرنا، پالنا، مار ڈالنا، پھر زندہ کرنا بہت ظاہر ہیں۔ کہ کسی غیر میں یہ لیاقت نہیں ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ حق تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ اس نے تم کو پیدا کیا پھر روزی فراہم کی۔ پھر وہ تم کو مارتا بھی ڈالتا ہے۔ اور آخرت میں زندہ بھی وہی کرے گا۔ پس وحدانیت حق تعالیٰ کی خاص اختصاص صفت ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ تمام علماء صوفیاء اور ہر مذہب کے تمام اماموں کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ سب ایک کلمہ کہنے والے اور متفق ہیں۔ اور امرِ توحید کے بارے میں اپنے صحیح عقیدہ کے اندر تشبہ و تعطیل کا ذرہ برابر شائبہ بھی جائز نہیں رکھتے ہیں اور اصل میں توحید ہے ہی وہی کہ جناب پاک کو ایسا یکتا و بے مثل جانے کہ توحید کے حال میں غیر کی تو کیا بحث اپنی ذات کو بھی نیست جانے۔

یقین

یہ مومن کے قلب میں نورِ حقیقت کے ظہور سے مراد ہے۔ ایسے حال میں کہ بشری پردے اٹھ جائیں۔ اور وجد و ذوق پیدا ہو جائے۔ نہ یہ کہ عقل و نقل کی دلالت ہی تک محدود رہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر یہ وہ اٹھا دیا جائے تب بھی میرے مشاہدہ اور وضوح میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔ اور نورِ ایمان و یقین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ایمان کا نور پردہ کے پیچھے سے ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمان غیب پر لاتے ہیں۔ اور یقین وہ نور ہے جو حجاب کھلنے کے بعد مومن کے دل میں جلوہ افروز ہوتا ہے۔

ورنہ حقیقت [illegible]

ایمان کی آزمائش

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ایک مرتبہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی تکلیفوں کی تفصیل پُوچھی۔ تو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ نے کہا ——

"آپ میری کمر دیکھیں" ——

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی کمر دیکھی۔ تو عجیب ہی شکل نظر آئی۔ ——

حضرتِ فاروق رض نے فرمایا —— "ایسی شکل تو ہم نے کسی بھی کمر کی نہیں دیکھی؟"

حضرتِ خباب رض نے فرمایا ——

"مجھے آگ کے انگاروں پر ڈال کر گھسیٹا گیا اور وہ انگارے اس وقت مجھے جب میری کمر کی چربی نکلی اور انگاروں پر ذخموں سے خون نکل کر بہا ——

(اسد الغابہ)

ترجمانِ اسلام

لاہور

احیاءِ کارہائے نمایاں

سو وہ اصلی روحِ حقیقت جو اجتماع انسانی کی اس سب سے زیادہ پرانی رسم کے اندر کام کر رہی ہے، دراصل ناموں، وجودوں، شخصیتوں اور محض تذکرہ و یاد آوری سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس سے اصلی غرض یہ تھی کہ جو اعمال حسنہ، عزائم مہم، نتائج عظیم اور بصائر و مواعظ جلیلہ ان مشاہیر و ناموروں کی زندگی سے وابستہ ہیں اور جن کی یاد اور تذکرہ کے اندر قوموں اور ملکوں کے لئے سب سے زیادہ مؤثر اور نافذ دعوتِ عمل و اتباع ہے۔ ان کی یاد کو ہمیشہ حیّ و قائم رکھا جائے۔ اور مختلف ذریعوں سے ایسے مواقع بہم پہنچائے جائیں، جن کی وجہ سے کبھی بھی آئندہ نسلیں ان اعمالِ حسنہ کے نمونوں کو اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

(امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ)

درسِ قرآن

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(ترجمہ) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور ہر بات کو بیان کرنے والی کتاب آئی ہے۔ اللہ اس کے ذریعے سے سلامتی کے راستوں پر ہدایت کرتا ہے اس کو جو اس کی رضا چاہتا ہے اور اس کو ہر طرح کی گمراہی کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔

اس آیت میں قرآن کو سبل السلام کے لئے ہادی بتلایا کہ وہ تمام سلامتی کی راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اگر آپ کے سامنے پولٹیکل اعمال کی بھی کوئی راہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی سلامتی آپ کو قرآن سے نہ ملے۔ پھر فرمایا کہ وہ انسان کو تمام گمراہیوں کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری پولٹیکل گمراہیاں صرف اس لئے ہیں کہ ہم نے قرآن کی جگہ دوسروں کو ہادی سمجھ لیا، ورنہ تاریکی کی جگہ آج ہماری چاروں طرف روشنی ہوتی۔ آخر میں فرمایا کہ یہ کتاب صراط مستقیم کی طرف لے جانے والی ہے۔ پس یہ کیوں کر ممکن ہے کہ اس کے پیروکار اپنی زندگی کے ایک ضروری شعبہ یعنی سیاسی اعمال کے لئے دوسروں کے دروازوں کے سائل بنیں۔ حالانکہ خود قرآن ان کے پاس ایک حکم اور ایک امام مبین ہے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

(ترجمہ) اور ہر شے کو ہم نے اس واضح کتاب میں جمع کر دیا ہے

پس ہم مسلمانوں کو ان کے تمام اعمال و معتقدات میں صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں خواہ تعلیمی مسائل ہو یا تمدنی، سیاسی ہوں یا کچھ اور ہماری صدا صرف یہی ہے کہ۔

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

(ترجمہ) اس کتاب کی طرف آؤ جو ہم اور تم دونوں میں مشترک ہے

خدا تم کو اپنے کلام کے ذریعہ سربلند کرتا ہے۔ تم کیوں اس سے گردن موڑ کر انسانوں کے آگے سر جھکا کے ذلت و رسوائی مول لیتے ہو۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(ترجمہ) اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف دعوت دے اور عمل اچھے کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

درسِ حدیث

روایات کے سلسلہ میں استیاط

مرتب خورشید احمد بھیروی

(۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ مت باندھو، اس لئے جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ دوزخ میں داخل ہوگا (او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخری زمانے میں ایسے جھوٹے پیدا ہوں گے، جو تمہارے پاس ایسی روایات لائیں گے کو نہ تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادوں نے، ان سے دور رہو۔ وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں ڈالنے پائیں۔ (او کما قال) صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر کچھ سنے وہ دوسروں کے سامنے اگل دے (او کما قال)

(۴) حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا دوسروں پر جھوٹ اور افترا پردازی کی طرح نہیں اس لئے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جان بوجھ کر) اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ (او کما قال) صلی اللہ علیہ وسلم

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔ (او کما قال) صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ من گھڑت اور خلاف باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا اپنی عاقبت کرنا ہے۔

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

ابن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا کہ (اس جگہ) حاضر ہیں، وہ (میری باتیں) ان کو پہنچا دیں یہاں موجود نہیں ہیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حاضر کی غائب زیادہ قوت حافظہ رکھتا ہوں (او کما قال علیہ الصلوٰۃ

غائب سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس وقت زندہ تھے حجۃ الوداع میں شریک نہ ہو سکے اور بعد کی آنیوالی نسل

ایک دبلا پتلا آدمی جس کا وزن صرف پچاس کیلوگرام ہو، اگر وہ کنگ کانگ جیسے موٹے پہلوان کے نیچے آجائے تو وہ اس کے پانچسو کیلو وزنی جسم کے نیچے دب کر رہ جائے گا۔ یہی دو انسان اگر خلا میں ایسے مقام پر جائیں۔ جہاں کشش ثقل کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے اوپر اس طرح تیریں گے کہ نہ کوئی ہلکا ہوگا اور نہ کوئی بھاری۔ وہاں اپنا وزن کھو دے گی۔ جو پہلوان زمین کے اوپر اپنے بھاری بھرکم جسم کو فتح و غلبہ کی علامت سمجھتا تھا وہ بے وزنی کی فضا میں اس اعتبار سے اپنے آپ کو بے بس سمجھنے لگے گا۔

یہی معاملہ سیاسی غلبہ کا ہے۔ قدیم زمانہ میں جو سیاسی قدریں اہمیت رکھتی تھیں، ان کے مطابق اقلیت بھی اکثریت کے اوپر غالب آجاتی تھی اور پورا ملک اس کے غلبہ کو تسلیم کر لیتا تھا۔ مگر اس کے رواج کے بعد یہ تمام قدریں اپنا سیاسی وزن کھو چکی ہیں۔ آج ملکی دائرہ میں واحد تسلیم شدہ سیاسی قوت عددی اکثریت ہے۔ موجودہ زمانے میں جو شخص فتح و غلبہ کے لئے قدیم سیاسی قدروں پر بھروسہ کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کنگ کانگ بدستور اپنے دبلے حریف کو اپنا بھاری بھرکم جسم [illegible] ہوائے کے خلائی جہاز نے اس کو زمین کی فضا سے

۱۵ر نومبر ۶۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور صاحب
مدظلہٗ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی

مرتب و انچارج ——— حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

۱۱ | جمعہ ۲۳ر شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۵ر نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۴

حالات کا نیا موڑ

اور قوم کا فرض

(احمد حسین صاحب کمال)

ملک کے سیاسی شب و روز نہایت تیزی سے نیا رُخ اختیار کرتے جا
بات بالکل عیاں ہے کہ اس وقت ملک بھر میں بے چینی اور بے اطمینانی
پہنچ گئی ہے اور عوام حالات سے نہایت مایوس اور بے دل ہو رہے ہیں
ل جواب جوان ہو کر ملک و ملت کا موثر ترین جزء بننے والی ہے۔ اس کے
ی قریب کا کوئی ایسا حوصلہ افزا عملی نمونہ ہے جسے اپنا کر وہ مستقبل کی
عزائم کے ساتھ گامزن ہو سکے، اور نہ حال کی ایسی امید افزا شکل اس
وجود ہے جسے اختیار کر کے وہ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ شاندار
ہر میں لگ سکے۔

پنے پیچھے اور آگے دور دور تک، ایک ویران خلا کے سوا اور کچھ نہیں پا رہی ہے
سیاست، معاشرت اور معیشت کے اعتبار سے نوجوان نسل کے ہاتھ
یا اور وہ فکری و عملی اعتبار سے شدید انتشار اور بے یقینی میں مبتلا ہیں۔
ان کا قیام جن دعووں کی بنیاد پر عمل میں آیا تھا۔ ان میں سرفہرست "اسلام"

ایک مشترک ہندو مسلم وطن کے خلاف سب سے زیادہ وزن دار دلیل
صرف یہ تھی کہ مسلمان ایسے مشترکہ وطن میں اپنے دین کے تقاضوں و
مطابق آزادانہ و خود مختارانہ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے
ے ایک علیحدہ آزاد وطن کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ وہاں غیر مسلم قوم کی
ثر کے بغیر خالص اسلام کے قوانین و احکام نافذ کئے جا سکیں اور مکمل
م کو بروئے کار لایا جا سکے۔

آج کون شخص ہے جو اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ اسلام کا وہ نعرہ
قیام کے بیس سالہ دور میں پا در ہوا نہیں ہو چکا ہے اور اس ملک میں
مظلوم شے" صرف "اسلام" بن کر رہ گیا ہے۔

لام کے ساتھ یہ ہی نہیں ہؤا کہ اس سے اعراض کر لیا گیا بلکہ ستم بالائے
لیا کہ اسلام کے نام سے ہی اسلام کے مخالف نظریات و عقائد کو مسلمان عوام
اور مسلط کرنے کی کوششیں کی گئیں جو مختلف صورتوں میں شدت کے ساتھ
وسیع پیمانہ پر جاری ہیں۔

سیاست مذہب کے ساتھ اس ظالمانہ سلوک کے بعد سیاست کے اعتبار سے آج بھی یہ ہی بدنصیب ملک ہے۔ جہاں عوام اپنے بنیادی شہری حقوق اور شہری آزادیوں سے قطعی محروم کر دیئے گئے ہیں۔ سیاسی آزادی کا وہ عالمگیر مفہوم جس کی رو سے ملک کے حقیقی اور فیصلہ کن حاکم عوام قرار پاتے ہیں اور سربراہ مملکت سے لے کر وزراء و حکام اعلیٰ تک کے نصب و عزل میں مؤثر ترین دخل کا حق عوام کو حاصل ہوتا ہے۔ نیز عوام کی ہی کثرت رائے پر ملک کی تمام پالیسیوں اور انتظامات میں تغیر و تبدل کا انحصار ہؤا کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں ابھی تک "عنقا" ہے۔

معاشرت معاشرتی نقطہ نظر سے جب دیکھا جائے تو نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ معاشرت کی وہ تمام اخلاقی اقدار جن پر برصغیر پاک و ہند کا مسلم معاشرہ طویل مدت اور صدیوں سے برقرار چلا آ رہا تھا، بہت تیزی کے ساتھ گذشتہ چند سالوں میں منہدم کر دی گئی ہیں اور ان کی جگہ یورپین قوموں کی آوارہ و بدکردار معاشرت لے رہی ہے۔

عورتوں کو آزادیٔ نسواں اور تعلیم کے نام پر محفلوں اور بازاروں کی "نمائش" اور "کھلونا" بنایا جا رہا ہے۔

نوجوان نسل کے اعصاب پر مرد و زن کے آزادانہ اختلاط کی صورت میں ہیجان انگیز فحاشیت کو مسلط ہو جانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے

سینما، ریڈیو، ٹیلیویژن کے ذریعہ بداخلاقی اور عریانیت پسندی کے جذبات کو خوب ہوا مل رہی ہے۔

تعلیم گاہوں میں ثقافتی تقریبات کے عنوان سے بے حیائی کے بے شمار چور دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

ان شرمناک حالات میں اسلامی معاشرت کا تو ذکر ہی کیا۔ عام اخلاقی معاشرت کا بھی تصور مشکل ہو گیا ہے۔

معیشت اور معیشت کے باب میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ عام اشیاء ضرورت کی کمیابی و گرانی نے ہر عامی کا جینا مشکل بنا دیا ہے (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

نہ دیہات میں کسان اور کاشتکار کو فراغت کی روٹی کھانا نصیب ہے اور نہ شہروں میں مزدور اور محنت کار کو اطمینان کی معاش حاصل ہے۔

چند بڑے صنعت کار اور تاجر خاندانوں، ان سے وابستہ افراد اور سرکاری اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں کے سوا عام آدمی گرانی کے بوجھ تلے اتنا دب چکا ہے کہ اس کے لئے جینا دوبھر ہو گیا ہے۔

کبھی اس کے سامنے غلہ کی قلت اور گرانی کا مسئلہ آجاتا ہے۔ کبھی اس کے لئے گھاند نایاب اور گراں ترین بن جاتی ہے۔ کبھی اسے تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا خریدنا مشکل ہو جاتا ہے۔

غرض کہ ضرورت کی تمام اشیاء اس کی دسترس سے باہر اور بلند تر ہوتی جا رہی ہیں۔

رشوت اور ناجائز نفع اندوزی کے بجائے "تعاون" سے تعبیر کرنا زیادہ صحیح ہے۔

جرائم پیشگی کا یہ عالم ہے کہ قتل اور لوٹ مار کی وارداتیں قابل حیرانی نہیں رہی ہیں اور جرائم پیشہ افراد دیدہ دلیری کے ساتھ اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

دس سالہ ترقیات

حکومت اور ارباب اقتدار نے پچھلے دنوں اپنا دس سالہ "جشن ترقیات" بڑی دھوم دھام اور وسعت کے ساتھ منایا ہے۔ دس سال کی یہ ترقیات کیا ہیں؟ عوام کا ان ترقیوں میں کتنا حصہ ہے؟ عوام کی عام خوشحالی میں ان سے کتنا اضافہ ہوا ہے؟ شاید ان میں کسی ایک سوال کا جواب بھی واضح طور پر نہیں دیا جا سکتا۔

— ملک میں کپڑوں کے بڑے بڑے کارخانے بن گئے ہیں۔ لیکن عوام کے لئے کپڑا دس سال پہلے کے مقابلے میں دو، تین اور چار پانچ گنا گراں ہو گیا ہے۔

— کھاند بنانے کے متعدد کارخانے قائم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن کھاند عوام کے لئے نایاب ہو جاتی ہے اور بلیک میں ۴ گنا اور ۶ گنا قیمت پر فروخت ہونے لگتی ہے۔

— کاغذ ملک میں بننے لگا ہے۔ لیکن کاغذ پہلے سے اتنا گراں ہے کہ جو کتاب دس سال قبل ۲ روپیہ میں ملتی تھی۔ وہ اب ۴ اور ۶ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

— ملک میں متعدد "بنڈ" اور "بیرج" تعمیر ہوئے ہیں بے شمار بنجر زمینیں زیر کاشت لے آئی گئی ہیں۔ زرعی اصلاحات کا بڑا ڈھول پیٹا گیا ہے۔ لیکن غلہ اور اجناس کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ سال گندم تک تیس اور چالیس روپیہ من بکتی رہی۔ اور دس سال پہلے کے مقابلے میں ہوسنس کی قیمت دوگنی اور تین گنی ہو چکی ہے۔

زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں نہ تو بے زمین کسانوں کی تقدیر بدلی اور نہ بڑے بڑے زمینداروں کے جبر و رسوخ میں کوئی کمی آئی، بلکہ ان کا دست غریب کش کچھ اور دراز ہی ہو گیا ہے۔

اس بے اندازہ اور کئی گنا گرانی کے مقابلہ میں ایک عام آدمی کی آمدنی کا اوسط دوگنا بھی نہیں ہو سکا، بلکہ انفرادی اور نسبتی اعتبار سے دیکھا جائے تو موجودہ گرانی کے مقابلہ میں عام آدمی کی اوسط آمدنی دس سال قبل کی اوسط آمدنی سے نصف بلکہ اس سے بھی کم رہ گئی ہے۔ چھوٹے ملازمین کی تنخواہیں، مزدوروں کی اجرتیں۔ چھوٹے چھوٹے دکانداروں کی آمدنیاں کم و بیش اتنی ہی ہیں، جتنی کہ دس سال پہلے تھیں

ان حالات میں دس سالہ ترقیات کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہ جاتا۔

مجموعی صورت حال

ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ملک پر مجموعی حیثیت سے نظر ڈالی جاتی ہے تو صاف صاف یہ دکھائی دیتا ہے کہ ملک مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے تو پوری طرح دیوالیہ ہو چکا ہے۔ سیاسی اعتبار سے چند افراد کی حاکمانہ گرفت سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور معیشت کے اعتبار سے چند خاندانوں نے زراعت، صنعت، تجارت اور تمام دیگر اقتصادی و معاشی وسائل پر ہمہ گیر قبضہ و تصرف حاصل کر رکھا ہے۔

اس پس منظر میں عوام کی موجودہ بے چینیوں اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کہے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ عوام زبردست اور فوری تبدیلیوں کے آرزومند ہیں۔ اور وہ موجودہ صورت حال کو اب زیادہ مدت تک برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔ ان کے لئے اس وقت تبدیلی کا ہر نعرہ قابل پذیرائی بن چکا ہے۔

وہ متحالف جماعتوں کی قائم کردہ تحریک جمہوریت کی سست روی کو بھی ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حالات کی اصلاح اور تغیر کا وقت جلد از جلد آجائے۔

ان حالات میں آیندہ ارباب اقتدار کیا کریں گے؟ اور حزب اختلاف کا محاذ کیا روش اپنائے گا؟ فی الحال ان میں سے کسی کا رویہ بھی دوٹوک اور واضح نہیں ہے۔ لیکن اسلام کے لئے کام کرنے والوں کے سامنے صاف راستہ موجود ہے۔ انہیں آگے بڑھ کر وقت کے اس تقاضے کا رخ دینی مقاصد کی طرف موڑ دینے کی کوشش میں لگ جانا چاہیئے

گذشتہ چند مہینوں کے حالات یہ بتا رہے ہیں کہ عوام مسلمان آج بھی دین حق کے قائم کرنے کے لئے ہر قسم کی جدوجہد سے گذرنے کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ اور انہیں اب بھی یہ یقین ہے کہ اگر صحیح طور پر اسلام کا نفاذ عمل میں آجائے تو ان کے تمام سیاسی و معاشی دلدر بھی دور ہو سکتے ہیں۔

دعوت عمل

پس وہ لوگ جنہیں یہ وطن عزیز ہے اس وطن میں اسلام کا بول بالا عزیز ہے، اس وطن کو اغیار کی دست برد سے محفوظ رکھنا عزیز ہے۔ اس وطن میں کسی ایک طبقہ یا فرد کی بالادستی کے بجائے تمام مسلمان عوام کا حق بالادستی عزیز ہے۔ اور اس وطن میں اسلام کو مخالفانہ اور محرفانہ ریلیشہ دوانیوں سے بچائے رکھنا عزیز ہے۔

تو ان کو جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ پر اپنی توانائیاں جمع کر دینا چاہیئے۔

جہاں سے ہر مخالف اسلام اور بدخواہ پاکستان طاقت کو سختی کے ساتھ چیلنج کیا جا رہا ہے اور جو اسلام پر مبنی مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، سیاسی معاشی تبدیلیاں لانے کا پروگرام پاکستان کے مسلمان کے سامنے رکھا جا چکا ہے۔ (کمال)

رویت ہلال رمضان مبارک

بعض احباب نے تحریر فرمایا ہے کہ رمضان کے چاند کے سلسلہ میں وقت پر تاروں اور ڈاک انتظام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام مسلم تنظیم اور علماء کرام کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ متحدہ فیصلہ کر کے اس کا اعلان فرما دیں۔ ان دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مسلمانوں کے ادبار کے زمانہ میں قسم کے مسائل کو بھی وجہ انتشار و افتراق بنایا گیا ورنہ اسلام کے اصلی حکم پر عمل کرنے سے کوئی گڑ نہیں ہوتی۔ اور اس مسئلہ سے آسان مسئلہ بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔

جب شعبان کے ۲۹ دن پورے ہو جائیں، کو چاند دیکھیں نظر آگیا تو صبح کو روزہ رکھیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے ضرور روزہ رکھیں۔

چاند نظر آجائے اور شرعی طریقہ سے اس کی رویت کسی جگہ بھی ثابت ہو جائے اور حاکم محاذ (قاضی) رمضان کا حکم صادر کر دے۔ تو شرعی طریقہ سے قطعی کے طور پر اس کو دوسرے مقامات تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ ورنہ جہاں شرعی ثبوت نہ ہو اور نہ شرعی طریقہ اس کی اطلاع ملی ہو تو وہاں روزہ نہ رکھا جائے گا۔ میں ابر، گرد و غبار اور دیگر علت کی موجودگی اور موجودگی سے شرعی ثبوت کے طریقے بھی بدل جاتے ہیں اور یہ تمام مسائل تقریباً تمام علماء کرام جانتے ہیں۔ اسی طرح اتفاقی و اختلافی عیدیں ہوتی تھیں اور ہر شرعی حجت پر بھروسہ کیا جاتا اور کسی فریق کو ملامت کے قابل نہ سمجھا جاتا تھا۔ اب علماء کرام کے خلاف پروپیگنڈے کے شوق نے اس مسئلہ کو بھی سامنے رکھا ہے۔ یہ کام حکومت کا ہے کہ وہ شرعی اصولوں کی روشنی میں ان امور کا انتظام کرے۔ مگر افسوس کہ حکومت نے اس سلسلہ میں شرعی نزاکتوں کا احساس اب تک نہیں کیا۔ بہرحال مجھے ان دوستوں کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے عرض ہے کہ رمضان شریف کی پہلی رات کے حالات معلوم ہونے پہلے اس کا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب توفیق دے کہ اسلامی شعائر و ارکان میں ہم صراط مستقیم چل سکیں۔ (غلام غوث)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مسلمان کون ہے؟
کفر و ایمان کی تحقیق

(قسط نمبر ۲)

اسی طرح آیت کریمہ کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ میں انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کتب سابقہ نیز ملائکہ پر ایمان و یقین کا معنی اس صدق دلی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ تصدیق شجر اسلام کے لئے جڑ کا درجہ رکھتی ہے۔

اعمالِ صالحہ

اور اعمال صالحہ برگ و بار، شاخیں اور ٹہنیاں ہیں اگر اعمال نہ ہوں تو اسلام کا درخت مرجھایا ہوا، خشک اور بے زیب و زینت رہ جاتا ہے۔ اور بسا اوقات دوسرے لوگ اس کو کاٹ کر ایندھن بنانے کا سوچتے ہیں۔

لیکن اس میں یہ صلاحیت باقی رہتی ہے کہ اگر کسی وقت بھی اس کی جڑوں کو خوراک مل جائے اور اس کو نشو و نما کا موقع میسر آجائے تو یہ پھر سرسبز و شاداب اور بار آور درخت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر درخت کی جڑیں ہی سڑ جائیں قائم نہ رہیں تو پھر اس درخت کے پھلنے پھولنے کی تمام امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔

قرآن پاک میں جا بجا اٰمنوا وعملوا الصلحٰت کو علیحدہ علیحدہ ذکر جہاں اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ایمان اور عمل صالحہ دو چیزیں ہیں۔ وہاں اس آسمانی فیصلہ کو بھی روشن کر دیتا ہے کہ ایمان والوں کا ایمان کے پورے ثمرات و برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے اعمال صالحہ کا ہونا ضروری اور لازم ہے۔ اور وہ بھی اجتماعی طور سے۔ جیسا کہ جمع کے صیغے اشارہ کرتے ہیں

ایمان و عمل صالح کے مختلف اثرات

یہاں مختصر طریقہ پر یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ عزت و حکومت۔ اموال و بنین اور اُخروی فلاح اور نعیم مقیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں فی زمانہ لوگوں کو دھوکا ہوتا رہتا ہے۔ حالانکہ یہ مہمات ہی صاف و واضح حقائق ہیں۔

قرآن نے چند ماورائے عقل و ادراک حقائق سے پردہ ہٹا کر اپنے پیغمبروں کے ذریعے بندوں کو اطلاع دی۔ ان پر جو ں کا توں ایمان لانا ایمان بالغیب ہے۔ تمام رسل کو اور ان کی تعلیمات کو صحیح قرار دینا بھی اسی میں داخل ہے۔ یہ حصہ عقائد کہلاتا ہے۔ باقی اعمال ہیں۔ کوئی اعمال قلب جن کو اخلاق کہتے ہیں۔ کوئی اعمال جوارح۔ ان میں معاملات، عبادات، تہذیب و تمدن سیاست و تدبیر منزل سب امور جو انسانی حیات سے تعلق رکھتے ہیں داخل ہیں۔ بعض اعمال ایسے ہیں جن کو افراد بھی کر سکتے ہیں۔ مثلاً روزہ، نماز۔ انفرادی تبلیغ وغیرہ۔ بعض اعمال پوری قوم سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً اتفاق و اتحاد، انتخاب و اطاعتِ امیر، تنظیم و جہاد، بعض رعایا سے بعض بادشاہ سے۔ بعض دونوں سے بعض اعمال دنیوی صلاح و فلاح سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً طلب رزق، تیاری سامان، بلندی اخلاق، زمین و آسمان اور ان کے درمیان اور زمین کے اندر اور قلل و جبل تمام چیزوں پر غور۔ ان کی نعمتوں اور خزائن سے فائدہ اٹھانے کی سعی۔ سمع و بصر کا صحیح استعمال اور مسموعات و مبصرات میں تا حدِ بشری ترقی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض اعمال کا زیادہ تعلق اخروی نجات و ترقی درجات سے ہوتا ہے۔ جیسے اکثر عبادات۔ لیکن ہر نبوی حکم آخرت کے لئے اور آخرت کا حکم دنیا کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مثلاً انفرادی نماز سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر قوم کی قوم اجتماعی طور پر اس فریضے کو ادا کرے، تو یہی نماز فلاح دارین کی ضامن ہو سکتی ہے۔ زکوٰۃ انفرادی طور پر بھی ادا ہو سکتی ہے۔ لیکن بیت المال کی شکل میں اگر یہ ملک کی غربت کا مستقل علاج بن سکتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جان دینا بہر حال سعادت ہے۔ لیکن ایک امیر کے ماتحت ہو کر اجتماعی جہاد کا مخلصانہ جذبہ قوم کی قسمت بدلنے میں مدد دیتا ہے۔ اسی طرح اعمال سیئہ اور اخلاق ذمیمہ ہیں۔ جن سے اسلام نے روکا ہے۔ اگر ایک شخص زانی، شرابی، جواری، بزدل، بددیانت، جھوٹا اور بے حیا ہے تو وہ خود تباہ ہے۔ لیکن اگر قوم کی قوم بداعمالیوں کی شکار ہو جائے تو ذلت و مسکنت کی مستحق ہو جاتی ہے اور اگر سمع و بصر سے تعلق رکھنے والے تمام عناصر میں غور کر کے مادی ترقی کے مدارج طے کرتے ہوئے اسلامی اخلاق سے بھی آراستہ ہوں جس کا معنی ہے نفوس کی اصلاح اور قلبی طاقتوں کو ان اخلاقی بلندیوں کے لئے استعمال کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جتلائی ہوئی تینوں نعمتوں کے نتائج سے مخلوق مالا مال ہو جائے۔

وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ۔ (سورہ ملک)

آج مغربی دنیا نے سمع و بصر کی قوتوں سے فائدہ لیا مگر قلب و فواد کی اصلاح و تربیت روحانی ترقی اور اخلاقی بلندی کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نری مادی ترقی اقوام مغرب کی تباہی کا سبب بن گئی۔ مضمون طویل ہو گیا۔ یہاں میرا مقصد یہ تھا کہ اگر ایمان و عقیدہ صحیح ہے۔ لیکن اعمال غلط ہیں تو دنیا کی ذلت یا مشکلات کے ساتھ ساتھ اُخروی عذاب کا بھی خطرہ ہے۔ البتہ آخری طور سے نجات کے لئے وہ ایمان مفید ہے اور اگر ایمان کے ساتھ تمام اعمال اجتماعی طور پر اچھے ہیں تو دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔ اور ایمان نہ ہو۔ صرف اعمال اچھے ہوں، تو اُخروی نجات ناممکن ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔ البتہ جس درجے کے اعمال ہیں۔ اس درجے کا اثر دنیا میں مترتب ہوگا۔ چنانچہ آج دنیا کی غیر مسلم اقوام قرآن پاک کے بعض اصول پر عمل کر کے فوائد حاصل کر رہی ہیں اور خود جو مسلمان بھی جتنا زیادہ عمل کرتے ہیں وہ اتنا دلی اطمینان حاصل کرتے اور مقاصد سے ہمکنار ہوتے جاتے ہیں۔

خلاصۂ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تصدیق کا نام اسلام ہے اور تکذیب کا نام کفر ہے۔ جو شخص تمام قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے تمام دین کو دل سے سچا جان کر مان لے وہ مسلمان ہے اور جو ایک بات بھی خدا یا رسول کی جھٹلائے وہ کافر ہے۔

تصدیق و تکذیب کا معیار

یہاں یہ سوال رہ جاتا ہے کہ تصدیق و تکذیب تو دل سے تعلق رکھتی ہے جس کا علم مشکل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے دلی تصدیق و تکذیب کا حکم آثار و علامات پر لگایا ہے اور اسی لئے بعض ائمہ دین نے شہادت توحید و رسالت کو رکن ایمان قرار دیا ہے۔ بہر حال کلمۂ شہادت تصدیق کی طرح ایمان کا رکن ہو یا نہ ہو، لیکن شرعی احکام کا ترتب ظاہری پر ہوگا۔ اگر کوئی شخص تصدیق کا اقرار کرے۔ وہ مسلمان ہے۔ اگر تکذیب کا اعلان کرے وہ کافر ہے۔ اگر تصدیق کی نشانیاں پائی جائیں تو اسلام ہے۔ اگر تکذیب کی علامت ہے تو کفر ہے۔ اس معیار کے بعد تمام آیات و احادیث کے معانی صاف ہو جائیں گے۔

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ

ابتدائے اسلام میں سب سے پہلی نشانی اسلام کی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام آلہۃ تمام معبودوں۔ تمام بتوں کا انکار کر دیا جائے۔ چنانچہ لا الٰہ الا اللہ سب سے بڑا شعار اسلام تھا۔ اس کے کہنے کا معنی یہ تھا کہ کہنے والے نے دین اسلام قبول کر لیا۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا رسول مان لیا۔

(باقی آئندہ)

ربان اسلام لاہور

از قاضی عبدالدیان صاحب کلیم

محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب پی، ایچ، ڈی جامعہ ازہر سے

ایک اہم انٹرویو

جمال عبدالناصر اور مصر کے خلاف اتہامات کی حقیقت

(۶)

(۳) فرعونی تہذیب میں اقتصادی نظام اور اس میں دولت و وسائل دولت صرف تین طبقوں کے لئے مخصوص تھے۔ چونکہ ملکی معیشت کا تمام تر دار و مدار زمین اور زراعت پر تھا۔ اس لئے زمین تین برابر حصوں میں تقسیم کردی گئی تھی۔ ایک حصہ فرعون وقت کے مصارف خاصہ کے لئے مخصوص تھا۔ دوسرا حصہ اس کی فوج کے لئے۔ تیسرا حصہ مذہبی پیشواؤں کے لئے زمین میں کام کرنے والے کسان ان تین طبقوں کے ارباب اختیار کے رحم و کرم پر تھے۔ اس نظام کا قدرتی خاصہ یہی تھا کہ کاشتکار اور مزدور طبقہ غربت و افلاس کا شکار تھا اور مذکورہ بالا تین طبقوں پر مشتمل طبقہ معاشی زندگی میں عیش و آرام اور سہولت و آسائش سے ہمکنار ان دونوں کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق تھا

لیکن موجودہ مصری تہذیب میں جس اقتصادی نظام پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس کی اساس عدل قانونی اور عدل توزیعی پر ہے۔ جس میں مال و دولت یا منافع کا تبادلہ وسیلہ ہے غایت نہیں جس میں انفرادی ملکیت کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ وہ مصالح عامہ کے خلاف نہ ہو۔ اور دوسروں کی حق تلفی کا باعث نہ بنے۔ جس میں معاشی امور میں اسراف اور بخل سے دور رہنے کی ترغیب پائی جاتی ہے اور احتکار و اکتناز یا دولت اور وسائل دولت کی غلط تقسیم یا عدم تقسیم کی سخت ممانعت ہے۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ دولت اور وسائل دولت کا فائدہ تمام لوگوں کو اجتماعی طور پر پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ جمال عبدالناصر نے بعض مصادر دولت کو تقسیم یا قومیانے کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ جمال عبدالناصر نے کب اور کہاں فرعونی تہذیب کے احیاء کا انتظام کیا ہے۔ وہ تو اشتراکیہ عربیہ کے قائد کی حیثیت سے اہل وطن میں معاشی مساوات قائم کرنے کی پیہم سعی و کوشش کر رہا ہے بلکہ سچ پوچھئے تو آج مصر کا کاشتکار دینی پیشواؤں یا سرکاری ملازموں سے زیادہ خوشحال ہے۔

(۴) فرعونی تہذیب کے اجتماعی یا معاشرتی نظام میں قوم کا ایک حصہ پیدائشی حکمران اور قوم کا دوسرا حصہ پیدائشی محکوم چلا آرہا تھا۔ حاکم و محکوم اور سید و عبید کا یہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں انتہائی وحشت ناک مرحلہ سے گذر رہا تھا۔ فراعنہ اور اس کے حاشیہ بردار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو سخت ترین جسمانی، ذہنی اور عرضی کوفت پہنچاتے رہتے اور نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی افرادی قوت گھٹانے کے لئے اور ان کو نسلاً بعد نسلٍ غلام بنانے کے لئے یذبحون ابناءھم ویستحیون نساءھم پر عمل کرتے رہے۔

بہرحال معاشرہ عدم مساوات پر قائم تھا۔ یہ نہیں بلکہ معاشرتی نظام میں جسمانی کام کرنے والوں یعنی کاشتکاروں مزدوروں کو نیچ سمجھا جاتا تھا۔ ان کو انسان بالقلب کہا کرتے تھے۔ قصر فرعونی کے ایک رجسٹرار نے اپنے ایک شاگرد کو لکھا تھا۔ الرجل الذی لیس لہٗ قلب ینصرف الی الاشتغال الیہ وتہ ویکرفیہ عینیہ۔ یعنی وہ شخص جو قلب و دماغ نہیں رکھتا دستکاری اور مزدوری کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس میں اپنی قوت بینائی ضائع کرتا ہے (المحاضرات العامۃ للموسم الثقافی ۱۹۶۲ء)

یہ ہے فرعونی معاشرہ جس میں کام کرنے والے مزدوروں کی قدر و قیمت۔ لیکن موجودہ مصری تہذیب کسی شخص کو یہ حق نہیں۔ بنا کہ وہ کسی دوسرے ہم وطن کو غلام و عبید بنائے۔ مجمع البحوث الاسلامیہ کے زیر اہتمام منعقدہ موتمر ۱۹۶۵ء کی سفارشات میں افرادی یا جماعتی غلامی کے بارے میں قرارداد کا متن ملاحظہ ہو۔

انہ لا یوجد الآن فی ای جزء من اجزاء العالم رق بقرۃ الاسلام ویستنکر باسم الاسلام کل محاولات الضغط والعدوان علی الحقوق الطبیعۃ لافراد والجماعات ویعتبر ذالک استرقاقاً اکبر جرماً من الاسترقاق القرض القدیم ویدع المسلمین الی مقاومۃ کل ضغط او عدوان علی حقوق الافراد والشعوب ویعد ھذہ المقاومۃ جہاداً مقدساً یفرضہ الدین الحنیف۔

یہ کانفرنس یہ قرارداد پیش کرتی ہے کہ اس وقت دنیا کے کسی حصہ میں بھی وہ غلامی نہیں پائی جاتی جس کو اسلام صحیح تسلیم کرے اور اسلام کے نام پر ان تمام ظالمانہ اور جابرانہ کوششوں کو نظر انکار سے دیکھتا ہے۔ جو افراد اور جماعتوں کے پیدائشی حقوق (کو غصب کرنے کا موجب ہیں) اور یہ کانفرنس اس غلامی کو اس قدیم انفرادی غلامی سے زیادہ قابل گرفت جرم تصور کرتا ہے اور یہ موتمر تمام مسلمانوں کو ہر اس دباؤ اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی دعوت دیتا ہے جو افراد اور قوموں کے حقوق پر ڈھائے جاتے ہیں اور یہ کانفرنس اس مقابلہ کو مقدس جہاد شمار کرتا ہے۔ جس کو دین حنیف یعنی اسلام نے فرض قرار دیا ہے۔ گویا کہ مصری تہذیب کا معاشرتی نظام میں موجودہ غیر شرعی رق اور غلامی مذہباً حرام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مصری معاشرے کی اساس مساوات پر ہے۔ ملک کا عام باشندہ اور جمال عبدالناصر تینوں باتوں میں برابر ہیں۔

(۱) انسانیت میں (۲) قانون کے سامنے (۳) مسئولیت اور ذمہ داری میں۔

اس معاشرے میں معیاری فضیلت علم و عمل اور بذل و جہاد پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ مصری تہذیب میں مزدور طبقہ جن کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اب عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس اجتماعی نظام میں یہ کوشش کی جارہی ہے کہ امیر و غریب میں معاشی تفاوت کو کم کر دیا جائے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اطمینان اور آشتی کی زندگی بسر کر سکیں۔

اس لحاظ سے یہ بھی دیکھا جائے تو صدر ناصر اس نظام اجتماع یا اس معاشرے کے سر سے قائل ہی نہیں۔ جس کے فراعنہ سرپرستی کر سکتے تھے۔ فراعنہ کی تہذیب کے احیاء کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۵) فرعونی عہد کے تعلیمی نظام کو دیکھا جائے، تو معلوم ہوگا کہ تعلیم یافتہ طبقہ قدماء سے یعنی دینی پیشواؤں تک محدود تھی۔ اس میں تبحر اور تحقیق تو درکنار ابتدائی فنون کی تعلیم کے دروازے طبقہ عمال کے لئے بند تھے۔ یہ دینی پیشوا خداؤں کے نام پر غلط اور گمراہ کن فتوے دیتے تھے علم پر ان کی اجارہ داری رعیت کی ناخواندگی کا باعث تھی۔ اس کے برعکس صدر جمال عبدالناصر جس نظام تعلیم کو رائج کر چکے ہیں وہ ساخت و پرداخت کے لحاظ سے فرعونی نظام تعلیم کی ضد ہے۔

جمال عبدالناصر نے تعلیم اور ذرائع تعلیم پر کسی خاص طبقہ کی اجارہ داری ختم کر دی ہے۔ پہلی جماعت سے لے کر پی، ایچ، ڈی تک تعلیم مفت اور بلا معاوضہ کر دی ہے پہلی جماعت سے لے کر پی، ایچ، ڈی تک تعلیم مفت اور بلا معاوضہ کر دی ہے اور مدارس کے دروازے ہر فرد کے لئے کھلے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہر طالب علم خواہ غریب کا لڑکا ہو یا امیر کا، کسان کا ہو یا امام کا جب وہ کسی بھی مصری یونیورسٹی سے بی، اے کی ڈگری لے لیتا ہے (باقی آئندہ)

رفتارِ سیاست

احمد حسین صاحب کمال

زوالفقار علی بھٹو حکومت کے حریف کی حیثیت
ل عمل میں نکل آئے ہیں۔

وں نے کراچی سے پشاور تک دورہ کر ڈالا ہے
ی اس حریفانہ حیثیت کو مغربی پاکستان کے
ب محمود مسی اور وزیر جناب کرمانی کے بیانات
ے خوب اجاگر و نمایاں کر دیا ہے۔

ر آباد میں مسٹر بھٹو نے تقریر میں کیا کہا تھا
و علم چند ہی آدمیوں کو تھا۔ لیکن گورنر مغربی
نے اپنی جوابی تقریر اور مسٹر کرمانی کے جوابی
نے نہ صرف بھٹو صاحب کی آواز سے مغربی
کے گوشے کو آشنا کر دیا بلکہ مسٹر بھٹو کی
ن اور شہرت میں بھی اچھا خاصا اضافہ کر ڈالا
ی تک حکومت کی حریف جماعت پی۔ ڈی۔ ایم
جمہوریت) سمجھی جاتی رہی ہے۔ جو چار، پانچ
مخالف سیاسی جماعتوں کے پر بنی ہے۔ لیکن
ی اس حریف، جماعت کی سست روی اور
ا پسندی نیز غیر واضح پروگرام کی وجہ سے
کے عوام اس سے بددل ہوتے جا رہے تھے
بھٹو گورنر مغربی پاکستان اور مسٹر کرمانی کی معتدانہ
یانات کے پس منظر میں مغربی پاکستان کی سیاسی
بڑھتے ہوئے آگے آ گئے۔ اور اب پی۔ ڈی
ہ حکومت کے سب سے بڑے حریف و
کی حیثیت اختیار کر گئے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں
ہوا۔ اس نے بھی مسٹر بھٹو کو حکومت کا سب سے
ابل شخص بنا کر پیش کر دیا ہے۔

ور مسٹر بھٹو نے اپنی تقریروں میں جو کچھ کہا
شتر وہ پاکستان کے عوام کی خون شدہ حسرتوں
رہے اور احباب اقتدار کی دکھتی رگوں پر
کھنے کے مترادف ہے۔

سٹر بھٹو نے آنے والے الیکشن کے سلسلے میں
زام کا اظہار کر کے حکومت کے مخالف محاذ
یت آگے اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر ڈالی ہے
ی۔ ڈی۔ ایم ابھی تک الیکشن کے مسئلہ پر مذبذب
اور اگر آئندہ مسٹر بھٹو کی پارٹی کے ساتھ پی۔ ڈی
شتراک عمل میں آتا ہے تو وہ بیشتر مسٹر بھٹو کے
ام کے فارمولے پر ہی عمل میں آ سکے گا۔ ورنہ ملک
تی پارٹی کے مقابلہ میں الگ دو اپوزیشنوں
روپ ہوں گے۔ جن کی علیحدگی اپنے انجام کی خود
ے رہی ہوگی۔

پی۔ ڈی۔ ایم اپنی عوامیت کو آگے بڑھانے اور
و کرنے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی کے ولی خاں
لی گروپ کے ساتھ اشتراک کے ڈول ڈال رہی
ہے۔ لیکن یہ اشتراک نیشنل عوامی پارٹی کے اپنے
انتشار کی وجہ سے شاید زیادہ کارگر نہ ہو سکے۔

بہرحال اس وقت ملک کی موجودہ سیاسی رفتار
اس امر کی غمازی کر رہی ہے کہ سابق سیاست دان
اور سیاسی جماعتیں جو پی۔ ڈی۔ ایم کی اسٹیج پر جمع
ہو رہی ہیں اور واحد مخالف پارٹی کی حیثیت سے
میدان سیاست میں آنا چاہتی ہیں۔ انہیں نوخیز
سیاست دان مسٹر بھٹو اور ان کی نوخیز پارٹی کے
بڑھتے ہوئے سیلاب میں یا تو مدغم ہونا پڑے گا۔ یا
اپنی علیحدہ گروپ بندی کی صورت میں سیاست کی
ناکام گیلری میں جا کر بیٹھنا پڑ جائے گا۔ اور اگر انہوں
نے اپنی علیحدہ سرگرمی جاری رکھی تو حکومتی پارٹی کو اپنے
لئے روشن امکانات تلاش کرنا دشوار نہ رہے گا

اس پورے ہنگامہ میں حقیقی طور پر پاکستان
کے مسلمان عوام سے قریب تر جماعت صرف جمعیۃ علماء
اسلام ہے۔ کاش اس پلیٹ فارم پر ملک کے تمام
دینی طبقے جمع ہو جاتے تو حزب اختلاف کے کسی گروہ
اور پارٹی کو اسلام کے نظرانداز کرنے کی جرأت نہ ہوتی

تاہم جمعیۃ علماء اسلام دینی محاذ پر جس جوش و
خروش سے کامیاب جد وجہد کر رہی ہے۔ اس سے
اعراض نہیں کیا جا سکتا۔

ملک کے مستقبل کی سیاست خواہ کوئی رخ اختیار
کرے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ کو جتنا مضبوط اور
وسیع بنایا جائے گا۔ اسی مناسبت سے اس ملک
میں اسلام کے اثر و رسوخ اور قوت میں اضافہ ہوگا
اور حزب اختلاف کے ہر گروپ کو اپنے پروگرام
میں اسلام کو پیش پیش رکھنے پر مجبور ہونا پڑے گا
اس طرح ہی وہ حقیقی مخالف محاذ بن سکے گا۔ جو موجودہ
اقتدار اور اس کی بدعنوانیوں کے لئے چیلنج ثابت
ہو سکتا ہے۔

(کمال)

اُردن کی حالیہ بغاوت

اردن کی حالیہ بغاوت سے یہ اندازہ بآسانی
اور واضح طور پر لگایا جا سکتا ہے کہ عرب عوام کیا
چاہتے ہیں اور عرب کے موروثی حکمران کیا رویہ اختیار
کئے ہوئے ہیں۔

گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد اردن اور اس
کے بادشاہ شاہ حسین کا نام مغربی پریس کی وساطت
سے گذشتہ عرب اسرائیل جنگ اور بعد کے واقعات
میں عرب کے عظیم ترین ہیرو اور قوم کی حیثیت سے بہت
زیادہ اچھالا گیا ہے۔ اور اردن کی سرحدات پر
اسرائیل کے مضحکہ خیز پے در پے جارحانہ حملوں نے
اس نام کے اچھالنے میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کا
کام انجام دیا ہے

مغربی پریس اور اس کی تقلید میں مشرق کے اور مسلمان
ملکوں کے پریس نے بھی اردن اور شاہ حسین کا نام
بار بار سامنے لا کر ناصر، مصر اور شام وغیرہ کو عربوں،
مسلمانوں اور دنیا بھر کے عوام کی نظروں میں مدھم کرنے
کی بڑی سنجیدہ اور مستقل کوشش اب تک جاری رکھی
اور سب کو یہ باور کرانے کی سعی کی جاتی رہی ہے۔ کہ
اسرائیل کا بہادر اور حقیقی مدمقابل صرف اردن ہے
اور اس محاذ کے ہیرو شاہ حسین ہیں۔ لیکن خود
عرب دنیا کے عوام اور اندرونِ اردن اس شہرت
کی حقیقت کیا ہے۔ اس کا صحیح اور حقیقی اندازہ اردن
کی حالیہ خون ریز بغاوت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے
جس کی اطلاع ۵ نومبر کے اخبارات میں شائع ہوئی
ہے۔ اور جس کی سنگینی کا یہ عالم تھا کہ تمام دن شاہی
فوجوں اور مشتعل عوام کے درمیان توپوں اور ٹینکوں
تک سے لڑائی جاری رہی اور انجام کار پورے
اردن میں مارشل لاء لگا کر اس بغاوت کو فرو کرنے
کی کوشش کی گئی۔

بغاوت کے اسباب و محرکات کو سمجھنے کے لئے
اتنا کافی ہے کہ مشتعل عوام نے خاص طور پر امریکی
سفارت خانے پر بھی حملہ کیا اور فائرنگ کی۔ اس
کے بعد غالباً یہ بتانے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی
کہ اردن کے عوام کو اپنی حکومت سے کیا شکایت ہو
سکتی ہے۔ اور کیوں اتنا عظیم اور خطرناک ہنگامہ
برپا ہوا۔

عربوں کا کوئی بھی بہی خواہ اس وقت یہ نہیں
چاہے گا کہ عرب ممالک میں انتشار اور ہنگامے اٹھ
کھڑے ہوں۔ عربوں کو اپنے مشترکہ دشمن اسرائیل
سے نمٹنے کے لئے زبردست اتحاد اور تیاریوں کی
ضرورت ہے۔ لیکن عرب عوام اس تلخ حقیقت
کو کیسے نظرانداز کر سکتے ہیں کہ اسرائیل کے اصل
پشت پناہ و مددگار امریکہ و برطانیہ تو بعض عرب
ملکوں کے داخلی معاملات اور اقتصادی امور میں
برابر دخیل و شریک رہیں، ان کی پالیسیوں پر اثرانداز
ہوں۔ اور امریکی، برطانوی سامراج کو عرب سرزمین
پر کوئی ضرر نہ پہنچے اور اس کے باوجود اسرائیل سے
نمٹ بھی لیا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں بہ یک وقت عمل میں
نہیں آ سکتیں۔ جب تک سرزمین عرب کے ہر حصہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے دورۂ سندھ کے دوران تقریروں کے اقتباسات

(۱) اگر پاکستان کے غدار کو گولی سے اڑانے کی سزا ہے تو اسلام کے غدار کو توپ سے اڑا دینا چاہیئے

(۲) علماء کو غدار کہنے والو ہم تمہارے ماضی کو جانتے ہیں۔ جب علماء ملک و ملت کی آزادی کی خاطر جزیرہ انڈیمان کے اندر پابند سلاسل تھے تو تم انگریز کے بوٹ پالش کر رہے تھے۔ جب علماء انگریز سے قوم کو آزاد کرنے کے جرم میں الٹا کی جیل میں قید کئے گئے تھے تو تم انگریز کی فوج میں بھرتی ہو کر قوم کی غلامی کی زنجیر کو مضبوط کر رہے تھے۔ جب علماء کو چونے کی بھٹیوں میں زندہ جلایا جا رہا تھا۔ تم انگریز کے سول محکموں کی زینت بنے ہوئے تھے

(۳) موت و حیات سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ اسلام اگر ہماری موت چاہتا ہے تو ہم پر جینا حرام ہے۔ اور اگر ہماری زندگی چاہتا ہے تو ہماری زندگی اسلام کے لئے وقف ہے۔ ہم خدا کے ملک میں خدا کے دین کی زندگی چاہتے ہیں۔

(۴) علماء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم اپنی پوری زندگی اسلام کے نام سے پالتے آئے ہیں۔ ہمارا وجود اسلام کے طفیل پلتا ہے۔ آج اسلام کو ہماری ضرورت ہے۔ آؤ اسلام کے احیاء کی خاطر اپنی جان نثار کرو۔

(۵) مسئلہ کشمیر و قبرص و مشرق وسطیٰ ہم سے خون مانگتا ہے۔ مجاہدین کو محاذوں پر بھیجو۔ اگر یہ مسائل اس طرح حل نہ ہوں تو مجھے گولی مار دو۔ مذکورہ مسائل خون مانگتے ہیں۔ باتوں سے حل نہ ہوں گے۔

(۶) دنیا کا دستور رہے کہ بعض قومیں بعض قوموں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں۔ پھر وہ غلام قومیں آزادی کی جدوجہد میں خون کی قربانی دیتی ہیں۔ ہر قسم کی کوشش سے آزادی حاصل کرتی ہیں۔ جب آزاد ہو جاتی ہیں تو فوراً سروے کرتی ہیں کہ کون وہ مجاہد تھے۔ جنہوں نے اس قوم کی آزادی میں حصہ لیا۔ ان شہداء کی فہرست بنا کر ان کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں اور ان لوگوں کی بھی فہرست بنائی جاتی ہے۔ جو اس غاصب اور ظالم قوم کی فوج میں داخل ہو کر اپنی قوم کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط بناتے اور اپنوں سے غداری کر کے غیروں کو مسلط کرتے ہیں پھر ان غدار افراد کو تختہ دار پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔

پورے دورہ سندھ میں مولانا عبدالحکیم صاحب جناب قاری گل محمد صاحب و شاعر جمعیۃ جناب محمد موسیٰ صاحب اور احقر مفتی صاحب کے ہمراہ رہے۔

احقر عزیز اللہ (خادم جمعیۃ)
ناظم جمعیۃ علماء اسلام
حلقہ خیرپور ڈویژن سکھر

علماء کرام پر پابندیاں عوام کے بنیادی حقوق کے منافی ہیں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کا بیان

چنیوٹ یکم نومبر (ڈاک سے) حضرت مولانا غازی عبدالرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ نے ایک بیان میں علماء کرام خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء پر حکام کی طرف سے حالیہ بے شمار پابندیوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے انہیں عوام کے بنیادی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ غازی صاحب نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ عین اس موقع پر علماء کرام پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔ جبکہ ترقی کا دس سالہ جشن ملک بھر میں منایا جا رہا ہے۔ کیا علماء کرام کا اس جشن سے کوئی تعلق نہیں؟ یا پابندیوں کی شدت بھی جشن ہی کا ایک حصہ ہے انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی فرد بشر سے ملکی سالمیت کو خطرہ ہے تو اس کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ (غازی) عبدالرحمٰن)

ضلع ملتان کے مبلغ کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ مولانا فاروق احمد صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ یکم اکتوبر کو مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب آف تلمبہ اور مولانا فاروق احمد صاحب نے ہیڈ سدھنائی میں تقریر کی۔ ۲ اکتوبر کو جامع مسجد تلمبہ میں دونوں حضرات نے جلسہ سے خطاب کیا اور رات کو بعد نماز عشاء کوٹ سرگانہ میں تقریریں ہوئیں۔ ۳ اکتوبر کو ساہووالہ — ۴ اکتوبر کو مبلغ جمعیۃ نے دولت پور۔ ۵ اکتوبر کو چک نمبر ۹/۷۔ ۶ اکتوبر کو چک ۱۶/۹ اور ۷ اکتوبر کو چک ۲۱/۹ عوام سے خطاب کیا۔ ہر جگہ لوگوں نے جمعیۃ کے تعاون اور ترجمان اسلام جاری کرانے کا وعدہ کیا

(مولانا) سید نیاز احمد شاہ (صاحب) تلمبہ)

انتخاب جمعیۃ چک ۹/۷ آر

فاروق احمد نعمانی مبلغ جمعیۃ ضلع ملتان تنظیمی دورہ کے سلسلے میں چک نمبر ۹/۷ آر گئے۔ آپ نے بعد نماز عشاء خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر	صوفی محمد رفیق صاحب
نائب امیر	حافظ عبدالحق صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد صدیق صاحب
ناظم	عبدالمجید صاحب
خازن	ماسٹر شمس الدین صاحب

انتخاب جمعیۃ کوٹ سرگانہ

۳ اکتوبر کو بعد نماز عشاء جامع مسجد کوٹ سرگانہ میں مولانا فاروق احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حاضرین کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ بعد ازاں حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	حافظ محمد عبداللہ صاحب
نائب امیر	حاجی خان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	اللہ دتہ صاحب
ناظم	احمد دین صاحب
خازن	محمود صاحب

ساہووالہ (ملتان) میں جمعیۃ کی تشکیل

۴ اکتوبر۔ جامع مسجد ساہووالہ میں مولانا فاروق صاحب نے تقریر کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	پیر مہتاب شاہ صاحب
نائب امیر	جمیل الرحمٰن شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ	علی اکبر صاحب
ناظم	بشیر احمد صاحب
خازن	حافظ دریام صاحب

قافلۂ اسلام

ضلعی مبلغ کا تقرر

ضلع مظفر گڑھ کی ماتحت جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بامید منظوری اجلاس شوریٰ ضلع کے لئے مولانا محمد عبداللہ صاحب تونسوی بحیثیت مبلغ مقرر ہوئے ہیں۔ مقامی کارکنوں کا فرض ہے کہ اپنے زیر اثر علاقہ میں وہ مبلغ کے ساتھ تعاون کریں۔ مبلغ صاحب موصوف مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا ہے:۔

احسان پور، لیہ۔ کہروڑ۔ شیخہ والا۔ علاقہ شاہ گرمانی۔ چوک قریشی۔ بھیرہ۔ بستی جنوں۔ کوٹ ادو اور بعض مقامات پر نئی تشکیلیں بھی ہوئی ہیں۔ مبلغ کے علاوہ چوہدری شوکت علی ناظم اعلیٰ ضلع بھی دورہ کر رہے ہیں۔ محمود کوٹ، گجرات۔ چوک قریشی، لیہ چوک اڈہ دھوری والا وغیرہ کا دورہ کر چکے ہیں۔

(محمد عبدالجلیل محرر دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر

مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں سیرت کانفرنس

۱۴ نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے

(منجانب اراکین جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے جلسہ عام کی قراردادیں

(۱) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکمرانوں کی مسلم کش پالیسی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار اور مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا مطالبہ۔

(۲) اسرائیل کے موجودہ رویہ کے خلاف نفرت کا اظہار اور تمام اسلامی ممالک سے متحد ہو کر مقامات مقدسہ کو آزاد کرانے کی اپیل

(۳) بطل حریت السید جمال عبدالناصر اور دوسرے عرب ممالک کے سربراہوں کے مجاہدانہ کارناموں پر مبارکباد اور عرب حریت پسندوں کو خراج تحسین۔

(۴) غیر اسلامی قوانین کو ختم کر کے اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ

(۵) عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۶) خلاف اسلام لٹریچر جس میں صحابہ کرام اور جہاد کی توہین کی گئی ہے ان کی ضبطی کا مطالبہ

(۷) اشیاء خوردنی کی بے بہا گرانی کے سلسلہ میں حکومت سے ٹھوس قدم اٹھانے کا مطالبہ

(۸) ملک میں ہر جگہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ، اکابر علماء

منزل بہ منزل

اور لیڈروں اور پریس پر عائد شدہ پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا کے زیر اہتمام جلسہ

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مدظلہ ۴ ستمبر مطابق ۱۲ جمادی الثانی بروز جمعہ چوک منڈا میں تشریف لائے۔ آپ نے جامع مسجد چوک منڈا میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ آپ نے سورہ کوثر تلاوت فرما کر اس کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں اور حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ بھی رحمت ہیں اور آپ کی تعلیمات کو چھوڑ دیا گیا تو رحمت کی بجائے زحمت، مژدہ فساد، جھگڑا و عناد نمودار ہوگا۔

آپ نے فرمایا۔ جہاں حضور علیہ السلام کی اتباع نہ ہو وہاں لوگوں کی خودغرضی جانوروں کی زندگی سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ آج شہروں میں جا کر دیکھو بے حیائی کا دور دورہ ہے۔ فحاشی اور عریانی عام ہے۔ یہ سب حضور کی شریعت ترک کرنے کی نحوست ہے۔ مولانا نے فرمایا۔ خدائے فضل سے اصل طاقت اب بھی عوام اور جمہور کے ہاتھ میں ہے اگر وہ چاہیں تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ مگر ایمان کے ڈاکو اور اسلام کے دشمن چاہتے ہیں کہ آپ بیدار نہ ہوں تاکہ وہ دیر تک آپ پر مسلط رہیں۔ آپ جس کو ووٹ دیں۔ آپ اس سے پوچھیں کہ اس نے گذشتہ منصوبہ میں اسلام کی خاطر کیا کچھ کیا ہے۔ اب نبوت ختم ہے۔ اب تو صرف خلافت باقی ہے۔ آپ اس کے لئے کوشش کریں۔ آج تک قرآن میں زنا۔ سرقہ۔ شراب۔ لواطت وغیرہم کے متعلق شریعت میں قوانین موجود ہیں۔ مگر جو ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس میں ان قوانین کے لئے گنجائش نہیں۔ اسلام اب مظلوم ہے۔ بلڈنگ کوٹھی زر۔ زمین کے طالب بہت ہیں۔ مگر اسلام کے طالب مشکل ملتے ہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہ جو لوگ یہاں خنزیر پرایا کرتے تھے۔ اگر ہماری غفلت شعاری کا یہی حال رہا۔ تو وہ لوگ دوبارہ مسلط ہوں گے (اعاذنا اللہ)

پاکستان بننے سے بعد شراب یہاں اب تین گنا زیادہ ہو گیا ہے۔ نوجوان لڑکیاں ہوٹلوں میں روٹیاں کھلاتی ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ آپ اپنا ووٹ نااہلوں کو دیتے ہیں۔ وہ لوگ کہتے ہیں۔ ملاں کو ووٹ نہ دینا۔ یہ انگریزی نہیں جانتے بلکہ ہمیں دینا کہ ہماری کوٹھی اور بلڈنگ برقرار رہے۔

مولانا نے فرمایا کہ پاکستان کی بانی دراصل جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جب انتخاب ہو رہے تھے تو ریڈیو لاہور سے آواز آ رہی تھی کہ مسلم شریف کے شارح شیخ الحدیث حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب پاکستان کے حق میں ہیں اور وہی جمعیۃ علماء اسلام کے پہلے امیر بھی تھے۔ انہوں نے ہی اپنی کتاب الشہاب میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو بھی کافر کہا ہے۔ لیکن اب پاکستان میں وہ کتاب ضبط کر لی گئی ہے۔

مولانا نے آخر میں فرمایا کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ انشاء اللہ اب اقتدار قرآن اور اسلام کو ہوگا۔ اور ملک کی سلامتی چاہنے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا ہوگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

جمعہ کے بعد مولانا عبدالمجید صاحب امیر جمعیۃ نے اہالیان علاقہ کی طرف سے حضرت مفتی صاحب کو جمعیۃ علماء اسلام کے تعاون کا یقین دلایا اور عوام سے بھرپور جمعیۃ کی امداد کی تلقین کی۔ پھر حضرت مفتی صاحب بمعہ مولانا عبدالمجید صاحب کوٹ ادو تشریف لے گئے۔

(محمد بوٹا خادم جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا)

دو روزہ جلسۂ عام

مورخہ ۱۸، ۱۹ نومبر ۶۸ء بروز سوموار، منگل گروہ سواگ نشیب کروڑ لعل عیسن میں جمعیۃ علماء اسلام کا دو روزہ جلسہ زیر صدارت حافظ محمد مبارک صاحب منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا عبدالستار صاحب تونسوی مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ مولانا اللہ بخش صدیقی اور دیگر علماء کرام اور شعراء شرکت فرما رہے ہیں

(حافظ عبدالرحمٰن ناظم جمعیۃ)

---

۴۴ موصوف کی یہ مشکل آسان فرما دے اور اس نوجوان کو خیر خیریت سے اپنے متعلقین میں پہنچا دے آمین! (ادارہ)

اپیل

مدرسہ عربیہ دارالقرآن نزد میونسپل بنک کنڈہ کوٹ ایک عرصہ سے علاقہ میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے بیرونی طلباء کی رہائش و خوراک اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ علاقہ کے مخیر حضرات سے خصوصاً اور جملہ اہل اسلام سے عموماً اپیل ہے کہ وہ مدرسہ کی مالی امداد فرما کر مہمانانِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لیں۔

مدرسہ کی مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔ اس کار خیر میں بھی آپ حصہ لیں۔ ہر قسم کی رقومات پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں

قائم الدین مہتمم مدرسہ دارالقرآن نزد میونسپل بنک
کنڈہ کوٹ)

تصدیق

برادرانِ اسلام! میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ مدرسہ دارالعلوم مجددیہ واقع قصبہ مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان مخلص حضرات کا مدرسہ ہے۔ قرآن پاک کی اچھی خدمت ہو رہی ہے۔ اس کا سنگ بنیاد خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اب اس کے لئے بفضلہ تعالیٰ بارہ کنال اراضی بھی حاصل کر لی گئی ہے۔ اس کے سرپرست حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب درویش ہری پور خلیفہ حضرت مولانا محمد عبدالاحد صاحب قدس سرہٗ ہیں۔ آپ حضرات سے جتنی امداد اس مدرسہ کے سلسلہ میں کی جا سکتی ہے یا آپ کریں گے وہ صحیح دینی خدمت ہوگی۔ فقط

احقر غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
بقلم خود ۷ شعبان ۱۳۸۸ھ
مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

احباب سے درخواست

حضرت مولانا علی اصغر صاحب خطیب جامع مسجد نیلا گنبد لاہور کے جواں سال بھائی محمد یوسف صاحب جن کی عمر ۲۴ سال ہے قصبہ للیانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا سے پنڈ دادن خاں کو جانے کی نیت سے رخصت ہوئے جبکہ ان کی شادی کے انتظامات ہو رہے تھے اور وہ بمعہ حضرت مولانا علی اصغر صاحب و دیگر قرابت داروں کے ضلع ہزارہ کو جا رہے تھے۔ بس للیانی سے گئے مگر پھر ان کا پتہ نہیں لگا۔ اور بیس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں کہ اب تک ان کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ پولیس بھی مصروفِ کار ہے۔

تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ ہر جگہ اس کا خیال بھی رکھیں اور عاجزی سے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا علی اصغر صاحب ۴۴

ارتداد و الحاد کی سرپرستی چھوڑ کر دینی رجحانات کو عام کیا جائے

جامعہ محمدیہ علی پور چٹھہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

رپورٹ ——— زاہد گکھڑوی

علی پور چٹھہ ۳۰ اکتوبر۔ جامعہ محمدیہ جامع مسجد مرکزیہ علی پور چٹھہ کا سالانہ دو روزہ جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

علماء کرام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ترقی کے مخالف ہیں اور سائنس کے حق میں نہیں ہیں۔ میں واضح طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ علماء کرام ہرگز قومی ترقی اور سائنس کے مخالف نہیں۔ اگر ترقی صنعت و حرفت اسلحہ سازی، فوجی ٹریننگ، ملیں اور فیکٹریاں قائم کرنے ہوائی جہاز، ٹینک اور ایٹم بم بنانے اور قوم کو نظریاتی دفاعی، اقتصادی اور معاشی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کا نام ہے تو اس ترقی کے سب سے پہلے علمبردار ہم ہیں۔ لیکن اگر ترقی کا مفہوم یہ ہے کہ ملک میں بے حیائی عام ہو۔ فحاشی و عریانی کا فروغ ہو۔ ثقافت کے نام پر ناچ گانا۔ سود خواری پر پابندی نہ ہو۔ قرآن و سنت کے صریح احکام کی تحریف و انحراف پر کوئی قدغن نہ ہو تو اس ترقی پر ہزار لعنت۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

آپ نے دس سالہ ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرکاری پارٹی نے دس سالہ جشن ترقی منایا ہے۔ جلسے کئے۔ پمفلٹ اور رسالوں کی اشاعت ہوئی۔ اخبارات و جرائد کے ضخیم نمبر نکال کر بلند بانگ دعوے کئے گئے۔ لیکن عوام اس ترقی پر کیسے یقین کریں۔ جب انہیں اناج ضرورت کے مطابق سستے داموں نہیں ملتا۔ کیا زرعی ترقی کا یہی معنی ہے کہ ان دس سالوں میں گندم ۱۳ روپے من سے بڑھتے بڑھتے اب ۲۸ روپے من بکنے لگی۔ چاول اور دیگر اناج کے نرخ دوگنے تگنے ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہم نے بے شمار شوگر ملیں قائم کر دی ہیں لیکن عوام ان شوگر ملوں کو کیا کریں۔ جب وہ چینی کے ایک ایک دانہ کو ترس رہے ہیں اور انہیں اپنی ضروریات کے لئے چینی پانچ روپے سیر بھی نہیں ملتی۔ کہا جاتا ہے کہ ہم نے ٹکسٹائل ملوں کا جال پورے ملک میں بچھا دیا ہے۔ لیکن اس کا عوام کو کیا فائدہ جب کپڑے کے نرخ میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور غریب عوام کو تن ڈھانپنے کے لئے مناسب نرخوں پر کپڑا دستیاب نہیں۔ آج ہر چیز کے نرخ آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں۔ میں حکمران طبقہ سے کہتا ہوں کہ یہ ترقی تمہیں مبارک ہو۔ یہ ترقی تم واپس لے لو۔ ہم پر اس کا احسان نہ دھرو۔ ہمیں صرف ۱۹۵۸ کے نرخ واپس کر دو۔ ہمیں اس ترقی کی کوئی ضرورت نہیں۔

آپ نے کہا۔ گذشتہ دس سالوں میں اس لحاظ سے ترقی ضرور ہوئی ہے کہ بے حیائی اور فحاشی کو فروغ ملا ہے ثقافت کے نام پر ناچ گانا، رقص و سرود، عریانی و بے غیرتی میں اضافہ ہوا ہے۔ قرآن و سنت کے احکام میں مداخلت کی گئی ہے۔ عائلی قوانین نافذ کر کے مسلمانوں کے دینی معاملات میں مداخلت کی گئی ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ کروڑوں روپے خرچ کر کے بدکاری کے راستہ میں حائل اخلاقی رکاوٹوں کو دور کرنے کے اسباب مہیا ہو رہے ہیں۔ ملک سے اسلامی تہذیب کے اثرات ختم کر کے قوم کو مکمل طور پر یورپ کی لعنتی تہذیب کے سانچے میں ڈھالنے کے منصوبے رائج ہو رہے ہیں اور ان پر عمل کیا جا رہا ہے۔ بے دینوں اور مرتدوں کی حوصلہ افزائی کر کے ملک کے کلیدی عہدوں پر انہیں مسلط کیا گیا ہے۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے نام سے قرآن و سنت کے محکم اصول میں تحریف کی گئی ہے اس کے سوا کیا ہوا ہے؟

آپ نے کہا کہ علماء کرام پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ تنگ نظر ہیں اور مخالفوں کو برداشت نہیں کرتے حالانکہ علماء کرام صرف یہ کہتے ہیں کہ ایک اسلامی نظریاتی مملکت میں غیر اسلامی نظریات اور ارتداد و الحاد کی تبلیغ و اشاعت کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ کہنا کوئی تنگ نظری نہیں بلکہ حق و انصاف کا تقاضا ہے تعجب کی بات ہے کہ کمیونزم کا داعی نظریاتی ملک روس اور چین اپنی مملکت میں سرمایہ داری کی حمایت اور کمیونزم کی تردید کی اجازت نہ دینے کے باوجود وسیع النظر کہلاتا ہے۔ اسے کوئی تنگ نظری کا طعنہ نہیں دیتا بلکہ ترقی پسند کہا جاتا ہے۔ اور سرمایہ داری کا حامی ملک امریکہ اپنی مملکت میں کمیونزم کے عروج اور اس کی تبلیغ و اشاعت کو برداشت نہ کرے تو اسے تنگ نظر نہیں کہا جاتا۔ لیکن جب علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اس میں غیر اسلامی نظریات کو برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے اور مملکت کی بنیاد اسلامی اصول کی مخالفت کرنے والے افراد کو کلیدی عہدے نہیں ملنے چاہئیں تو اسے تنگ نظری کہا جاتا ہے۔ ایک مملکت کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ وہ مملکت کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ اس کے خلاف کسی نظریہ اور کسی گروہ کو پھلنے پھولنے کی اجازت نہ دے۔ اگر کوئی قیادت ایسا نہیں کرتی تو وہ خود اپنی مملکت کی نظریاتی سرحدوں کو کمزور کرتی ہے۔

آپ نے کہا۔ ملک کے دستور میں مسلمان کو مرتد ہونے کی کھلی اجازت دی گئی ہے۔ جب قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں بنیادی حقوق کی یہ دفعہ توثیق کے لئے پیش ہوئی۔ تو حضرت مفتی محمود صاحب نے اس کی مخالفت کی، اور ترمیم پیش کی کہ کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن جہاں سرکاری پارٹی نے مفتی صاحب کی اس اسلامی مطالبہ کی مخالفت کی، وہاں نام نہاد جماعت اسلامی کے سکہ بند صالحین نے بھی مفتی صاحب کی مخالفت میں سرکاری پارٹی کا ساتھ دیا۔ آج ملک میں جتنے لوگ بھی مرتد ہو رہے ہیں، ان کے ارتداد کی ذمہ داری میں سرکاری پارٹی کے ساتھ نام نہاد جماعت اسلامی کے سکہ بند صالحین بھی برابر کے شریک ہیں۔ جنہوں نے ارتداد کو قانونی جرم قرار دینے سے انکار کر دیا۔

آپ نے برسر اقتدار طبقہ سے مطالبہ کیا کہ اسلامی دستور کے سلسلہ میں کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے غیر اسلامی قوانین منسوخ کر کے شرعی قوانین نافذ کئے جائیں۔ ارتداد و الحاد کی سرپرستی چھوڑ کر دینی رجحانات کو عام کیا جائے۔ غریب عوام مزدور کسان اور محنت کش طبقہ کے حقوق پورے کئے جائیں اور اگر برسر اقتدار طبقہ اس سلسلہ میں اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے، تو اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے اقتدار سے دستبردار ہو کر تمام اختیارات علماء کے سوا سے کر دیئے جائیں میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اگر علماء کرام چھ ماہ کے اندر اندر ان مسائل کو حل نہ کر سکیں تو مجھے پاکستان کے کسی کھلے چوک میں گولی مار دی جائے۔ میں اس سلسلہ میں بخوشی اپنے آپ کو پیش کر دوں گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کامل دین ہے۔ اور اس میں ہمارے سارے دردوں کا مداوا موجود ہے۔

خیر المصابیح فی عدد رکعات التراویح

از استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ

اس کتاب میں پُر زور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ تمام عالم اسلام میں فاروق اعظمؓ کے زمانہ سے بیس یا بیس سے زائد رکعتوں پر عملدرآمد رہا ہے۔ اور کسی بھی مرفوع روایت صحیحہ میں آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں۔ قیمت ۷۵ پیسے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم لاہور

مکتوب مشرقی پاکستان

...ورخہ ۱۱ر اکتوبر۔ مولانا ابوالخیر صاحب مہتمم مدرسہ ...عربیہ بوالیہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہؤا ...علاقہ کے علماء نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ...ذیل قراردادیں منظور ہوئیں :۔

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا استعفا منظور کرنے پر ...کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس کی ...اسلام" کو ضبط کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۲) علماء کی گرفتاریوں اور نظر بندیوں پر احتجاج

(محمد اسحاق امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع چاٹگام)

...یۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کا اجلاس

۵ر اکتوبر حافظیہ مدرسہ میں جمعیۃ کا اجتماع ہؤا ...س میں جگناتھ پور تھانہ کے علماء نے شرکت کی ...امور پر غور کیا گیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں ...کی گئیں۔

(۱) مغربی اور مشرقی پاکستان کے علماء پر پابندیوں ...سلسلہ ختم کیا جائے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور دیگر ...اسلامی لٹریچر کو ضبط کیا جائے

(۳) غیر اسلامی قوانین کی جگہ اسلامی قوانین کا ...ر کیا جائے۔

(۴) کاشتکاروں سے مناسب مالیہ وصول کیا جائے

(سید عبدالنور ناظم دفتر سلہٹ)

...ھلنا میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل اور عظیم الشان جلسہ

۲۲ر اکتوبر کو ڈھاکہ سے جمعیۃ کے قائدین کا ...یک وفد قاری عبدالخالق صاحب رکن جمعیۃ کی قیادت ...یں کھلنا میں گیا۔ وفد میں صوبائی جمعیۃ کے ناظم عمومی مولانا ...شمس الدین قاسمی اور مولانا برہان الدین شامل تھے۔ ۲۳ر ...اکتوبر کو یہ وفد باریسال سے ہوتا ہؤا کھلنا پہنچا۔ وفد کے ...قیام و طعام کا انتظام صوبائی جمعیۃ کے رکن پیر عبداللطیف ...صاحب نے فرمایا۔ اسی روز ظہر کے بعد شہر کے معززین ...سے ملاقاتیں کیں۔

۲۴ر اکتوبر کو صبح آٹھ بجے پیر عبداللطیف صاحب کی صدارت میں علماء کا اجتماع ہؤا۔ جس میں مولانا برہان الدین صاحب اور مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حاضرین کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی یہ اجلاس گیارہ بجے ختم ہؤا۔

نماز عصر کے بعد جامع مسجد اسلام پورہ میں جلسہ عام شروع ہؤا۔ اس جلسہ میں مولانا عبدالمنان نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے علماء کرام کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مولانا برہان الدین صاحب اور مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب فرمایا۔

۲۵ر اکتوبر کو آٹھ بجے صبح پھر اجلاس شروع ہؤا جس کی صدارت حضرت پیر صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں مولانا عبدالمنان صاحب۔ مولانا ممتاز الدین صاحب اور مولانا زین العابدین صاحب اور مولٰنا برہان الدین صاحب نے عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا اور جماعت میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ اس اجلاس میں مولانا شمس الدین صاحب ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ نے بھی خطاب کیا۔

اخیر میں حضرت پیر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں علماء سے اپیل کی کہ باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ حضرات جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

۲۶ر اکتوبر کو مولانا شمس الدین صاحب نے مدرسہ عالیہ کھلنا کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ اسی روز یہ وفد جیلسر اور نن پارہ گیا۔ وہاں کے علماء سے تبادلہ خیالات کر کے شام کو واپس کھلنا آیا۔

۲۷ر اکتوبر کو یہ وفد فرید پور گیا۔ وہاں جمعیۃ کے سرپرست حضرت مولانا شمس الحق فرید پوری سے ملاقات کی (حضرت مولانا فرید پوری بیمار ہیں قارئین ان کی صحت کے لئے خصوصی دعا فرمائیں) رات دو بجے یہ حضرات واپس ڈھاکہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

تشکیل

امیر	مولانا پیر عبداللطیف صاحب
نائب امیر ۱	مولانا ممتاز الدین صاحب
نائب امیر ۲	مولانا زین العابدین صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالمنان صاحب
ناظم ۱	مولانا عبدالحق صاحب
ناظم ۲	مولانا عبدالوہاب صاحب

قراردادیں

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے

عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی قوانین کو ختم کر کے اسلامی آئین نافذ کیا جائے

بڑھتی ہوئی بے حیائی پر تشویش کا اظہار

علماء کرام کی سرگرمیوں کی حمایت

(مولانا) محمد شمس الدین قاسمی (صاحب) ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

اظہار ممنونیت

میرے بہنوئی حافظ عبداللطیف صاحب مرحوم کے سانحۂ قتل پر میری عدم موجودگی میں ہمدردی اور تعزیت کے بے شمار خطوط دفتر ملتان میں آتے رہے اور متعدد مقامات پر مدارس و مساجد میں بہت سے احباب و کرمفرماؤں نے ایصال ثواب کے لئے قرآن شریف ختم کرائے۔

میں ان سطور کے ذریعہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر سے نوازے۔

مرحوم کے سانحہ قتل کی روداد بڑی طویل اور دردانگیز ہے۔ انہیں دوران سفر راستہ میں سازش کے طور پر قتل کیا گیا۔ لاش ان کے رہائشی گاؤں سے ایک ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر راستہ کے کنارے ڈال دی گئی، جو تین دن کے بعد دستیاب ہوئی اور ان کے سامان کے ذریعہ شناخت کی گئی۔

پیٹ چاک کر کے اندر سے تمام آنتیں، گردے دل، جگر، پھیپھڑے وغیرہ نکال دیئے گئے تھے، البتہ ڈھانچہ صحیح و سالم حالت میں ملا۔

مرحوم وہاں چک ۱۵۵ مندرانوالہ میں قصبہ ڈگری ضلع تھرپارکر سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر رہائش رکھتے تھے طبابت ذریعہ معاش تھا۔ نہ کوئی زمین تھی۔ نہ جائداد، نہ مال و دولت اور نہ برادری۔ نیز پیشۂ طبابت کے اعتبار سے نہایت با اخلاق اور ہمدرد تھے۔ کسی کے ساتھ کسی قسم کا سنگین نزاع نہیں تھا۔

البتہ عالم دین تھے اور عقیدۂ ختم نبوت کے زبردست مبلغ تھے۔ اس سلسلے میں متعدد بار مخالفین سے مناظرے و مباحثے کر چکے تھے اور کرتے رہتے تھے۔ ایک کتابچہ بھی تحریر کیا تھا۔

اس مرحلہ پر جبکہ پولیس تفتیش میں مصروف ہے اور زیادہ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ ان کے پسماندگان میں میری ہمشیرہ، ۴ لڑکے ۴ لڑکیاں ہیں۔ بڑی لڑکی جو بیوہ ہو گئی تھی۔ اس کے بھی ۴ بچے ان کی کفالت میں تھے۔ دو لڑکیوں کی شادی ہو گئی ہے۔ دو ابھی نابالغ ہیں۔ ایک لڑکا جوان العمر ہے۔ جس نے بی، اے تک تعلیم حاصل کر لی ہے۔ باقی تین لڑکے ابھی چھوٹے ہیں

جمعیۃ اور بزرگان و علماء دین کا ادنیٰ خادم

احمد حسین کمال

(ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

مدارس عربیہ کے سربراہوں کی خدمت میں

جیسا کہ اس سے قبل بھی متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ ترجمان اسلام میں مدارس کے اشتہارات و اعلانات شائع کرانے کے لئے پانچ روپے نقد یا پانچ روپے کے پانچ پانچ پیسے والے ڈاک ٹکٹ آنے ضروری ہیں۔ اس بار آپ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ آپ جب بھی اپنے مدرسہ کا کوئی اعلان بغرض اشاعت روانہ فرمائیں تو پانچ روپے نقد یا پانچ روپے کے پانچ پانچ پیسے والے ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ فرمائیں ورنہ ادارہ تعمیل حکم سے معذور ہوگا

(خورشید بھیروی مدیر ترجمان اسلام لاہور)

مسائل ــــ و ــــ افکار

لاہور اربن الاٹمنٹ کمیٹی نے ترقی کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا

ارباب حکومت اپنے دس سالہ جشن ترقی میں لاہور اربن الاٹمنٹ کمیٹی کے کارہائے نمایاں بھی شامل کر لیتے تو ان کی ترقی کو چار چاند لگ جاتے۔ اگر فی الحقیقت اسی کا نام ترقی ہے تو حکومت کے دامن پر یہ بدنما داغ ہے چونکہ لاہور اربن الاٹمنٹ کمیٹی ہر سوموار کو جو کارہائے نمایاں سرانجام دیتی ہے وہ نہایت خرمناک ہیں۔ چیئرمین کمیٹی کے دفتر کے سامنے سوموار کے دن صبح سے برقع پوش خواتین اور دوسرے لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ چیئرمین اور ممبران کمیٹی الاٹمنٹ کی فہرستیں مرتب کرنے میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں اور دو بجے دن چند لوگوں کو آواز پڑتی ہے۔ کام ان کا بھی نہیں ہوتا۔ پھر سب لوگوں کو آئندہ سوموار تشریف لانے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ جب خواتین اور مرد آئندہ سوموار کا حکم سنتے ہیں تو سرد آہیں بھرتے ہوئے ناکام واپس لوٹتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ؎

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

ارباب اختیار سے اس ضمن میں چند دریافت طلب سوالات ہیں کہ باوجود ان مہاجر مستحق رسیدوں کی الاٹمنٹوں میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے۔ کیا یہ حالات اس لئے تو پیدا نہیں کئے جا رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے کلیم فروخت کرنے پر مجبور ہو جائیں؟ سنہ ۱۹۶۰ء سے سنہ ۱۹۶۲ء تک جن مہاجر دعویداروں کے لئے رقبے تجویز کئے گئے تھے۔ ان کو تاہنوز کنفرم نہ کئے جانے کی کیا وجہ ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ الاٹمنٹ کی تکمیل اس شخص کی ہوتی ہے جو رشوت دیتا ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ ایک غریب بیوہ کے کھاتہ سے حلقہ فلعہ گوجر سنگھ کا دو کنال رقبہ اس لئے خارج کر دیا کہ وہ قیمتی تھا اور وہ حصہ دینے پر رضامند نہ تھی، جبکہ اسی حلقہ میں دوسرے لوگوں کو رقبہ کنفرم ہو گیا۔

ہم حکومت پاکستان سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر یہ واقعات مذکورہ صحیح ہیں تو کیا یہ بھی ملک کی دس سالہ ترقی کا کوئی حصہ ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ترقی کی تاریخ میں سب سے اہم باب ہے جو تا حال جشن ترقی کی خوشحالیوں سے محروم نہ ہونا چاہیئے تھا۔ ہمارا یہ خیال وثوق پر مبنی ہے کہ مذکورہ واقعات حکومت کے علم میں نہ ہوں گے۔ تاہم حکومت کو اس لاعلمی سے اپنے آپ کو بری الذمہ بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چونکہ معلومات کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ان مہاجر مستحق رسیدوں کے مصائب میں اضافہ کرنے والوں کی سرزنش کرے اور فوراً تحقیقات کرا کر ان مشکلات کو حل کریں

(غازی عبدالرحمٰن ناظم جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ)

مقدماتِ شورش

مجاہد حریت آغا عبدالکریم شورش مدیر چٹان جو چھ ماہ سے نظر بند ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳۰، ۳۱ مئی ۵ لاہور میں ڈیفنس آف پاکستان رولز کے منافی تقریر کی ہے۔ حال ہی میں آغا صاحب کی بھوک ہڑتال کے باعث مسئلہ بڑی نازک صورت اختیار کر گیا تھا۔ تاہم حکومت نے آغا صاحب کے بیشتر مطالبات تسلیم کر کے دانشمندی کا ثبوت دیا۔ مگر کورٹ کا فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ سابق پنجاب کے کسی جیل میں منتقل نہیں کئے حکومت کے بلند بانگ دعاوی اگر صحیح ہیں تو اسے قوم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔

ہائیکورٹ نے ہفت روزہ چٹان کا ڈیکلریشن بحال کر دیا لیکن پریس کی تبدیلی نہ ہونے کے باعث عرصہ سے پرچہ کی اشاعت نہیں ہو رہی۔ جبکہ اس امر کی درخواست پریس برانچ میں دی جا چکی ہے۔

حکومت کا دعویٰ ہے کہ ملک میں جمہوری اقدار فروغ پا رہے ہیں اور عوام کو پہلے سے زیادہ بنیادی حقوق حاصل ہیں اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو پھر حکومت کو چٹان کے پریس کی تبدیلی اور آغا شورش کے سلسلہ میں تمام منصفانہ اقدامات کر کے عوام کو مطمئن کرنا چاہیئے۔

مطبوعات مجلس طلباء اسلام

مرزائیل — مؤلفہ فدائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کی تقریروں اور بے شمار مضامین کا مجموعہ
قیمت — دو روپے

تحریک ختم نبوت — زیر طبع
مولفہ مولانا عبدالستار خاں نیازی
تحریک کے دینی اور ملی پہلوؤں پر تبصرہ۔ قیمت ۲۵/۱

اسلام اور ..... — علامہ اقبال کے مضامین، بیانات اور نظموں کا مجموعہ
زیر طبع — دیگر ہر قسم کا لٹریچر ہم سے طلب کریں

مجلس طلباء اسلام پاکستان
چنیوٹ

ضروری اصلاح

گذشتہ شمارہ میں (مسلمان کون ہے) کفر و ایمان کی تحقیق والے مضمون میں صفحہ ۷ کالم ایک پر جو مضمون درج ہے۔ وہ اخبار زمزم سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں آیت کریمہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ میں پہلے واؤ کی زیادتی پھر قالت میں چھوٹا کاف یَدْخُلِ الایمان میں یاء کی پیش اور خا کسرہ غلط درج ہوا ہے۔ ناظرین اصلاح فرمالیں

تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۰ نومبر بروز بدھ بعد از نماز عشاء تبلیغی جلسہ کرشن نگر چوک اسلام پورہ لاہور منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اوکاڑوی تقریر فرمائیں گے۔

(ناظم تنظیم اہلسنت کرشن نگر لاہور)

ہفت روزہ ترجمان اسلام

مذہبی تبلیغی، ادبی اور اصلاحی پرچوں

ایجنسی

عبدالعزیز بٹ چوک تھانیوالہ گوجرانوالہ سے خریدفرمائیں

تصانیف مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نو ترمیم اضافہ شدہ ایڈیشن

اس سلسلہ کے تمام سوالات کو حل کرنے کے لئے مفصل کتاب

اس کتاب میں مرنے کے بعد سے اگلی تمام منزلوں کے حالات پوری تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ مومن کے لئے قبر کی روشنی، قبر کو لمبا اور چوڑا کر دیا جانا، اعزاء و اکرام اور نافرمانوں کے لئے اندھیریاں اور دردناک سزائیں۔ میدان حشر، نفسی نفسی، حساب کتاب، دھوپ اور بھوک پیاس، زمین اور ہاتھ پیروں کی گواہی، دوزخ کے المناک عذاب، اژدھے، سانپ اور بچھوؤں کا لپٹنا، کانٹے دار کھال اور بدبودار خون اور پیپ کا پینا، اعراف اور پل صراط سے گذرنے کی حالتیں، حوض کوثر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کا شفاعت فرمانا، جنت الفردوس اور اعلیٰ جنتوں کی قسم قسم کی نعمتیں، نہریں، باغات اور میوہ جات، حور و قصور، بنگلوں اور بازاروں کی سیر، اللہ تعالیٰ کا دیدار جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ غرض ہر موضوع پر سینکڑوں عنوانات اور مستند حوالوں سے آراستہ ہے کاغذ عمدہ، رنگین گردپوش قیمت مجلد ۴ روپے

فہرست مفت طلب کریں

مکتبہ اصلاح و تبلیغ ہیرآباد جامع مسجد روڈ حیدرآباد

جمعیۃ العلماء اسلام چودھوان کا اجلاس

۱۰ر اکتوبر بعد نماز عصر بازار والی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جمعیۃ کے نائب امیر حضرت مولانا قطب الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پرفتن دور میں جبکہ اسلام پر چاروں طرف سے لادینی طاقتیں حملہ آور ہیں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر علماء کے ہاتھ مضبوط کیجئے۔ آپ نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب کی سخت مذمت کی اور اس کو ضبط کرنے کا مطالبہ کیا۔

آپ کے بعد امیر جمعیۃ مولانا عبدالحق صاحب۔ مولانا عبدالمنان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں جید علماء کرام کو شامل کیا جائے۔ رکن سازی کا کام تیزی سے شروع ہے۔

(حافظ سراج الدین ظفر نائب ناظم
جمعیۃ علماء اسلام چودھوان)

جمعیۃ علماء اسلام بائیزی ضلع مردان کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیزی کا اجلاس زیر صدارت صوفی فضل اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) شورش کاشمیری کی رہائی کا مطالبہ
(۲) غیر اسلامی لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔
(۳) علماء کرام کی گرفتاریوں اور پابندیوں پر احتجاج۔
(۴) ملاکھیاں سے عمر آباد تک کی سڑک کو جلد از جلد پختہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر غلام قادر قادری

رستم (ضلع مردان) میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید

امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن کی زیر نگرانی رستم میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید عمل میں لایا گیا:۔

امیر	مولانا معین الدین صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ
نائب امیر	مولانا حبیب الرحمان صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی محمد ظہور صاحب
ناظم	سید زرین باچہ
خزانچی	فقیر محمد صاحب

اراکین:۔ راہب گل۔ امرود خاں۔ طوطی گل۔ حیات گل یوسف گل۔ حاجی ہاشم گل۔ مولانا عبدالستار صاحب، گل روش۔ مولوی فیض طلب۔ سید قماس مولوی عنایت اللہ مولوی عبدالرحمان۔ نواب شاہ۔ (حافظ محمد ایوب ناظم)

قاسم بیلہ ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

امیر	مولانا عبدالعزیز صاحب ہزاروی
نائب امیر	الحاج عبدالصمد صاحب ممبر کونسل
ناظم اعلیٰ	غلام محمد صاحب ہزاروی
نائب ناظم	جناب عبدالشکور کرنالوی
پروپیگنڈا سیکرٹری	عبدالحکیم کرنالوی

غلام محمد ہزاروی)

اراکین جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد کا اجلاس

آج مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۶۸ء بعد از نماز عشاء مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد کا پندرہ روزہ اجلاس دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا محمد رفیق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ایجنڈا زیر بحث آکر پاس کیا گیا۔

(۱) دفتر جمعیۃ کے لئے فرنیچر۔ باتفاق رائے طے پایا کہ دفتر کے لئے فی الحال دو بنچ، ایک میز ایک کرسی دو چٹائیاں بنوالی جائیں۔

(۲) دارالمطالعہ کی تجویز۔ طے پایا کہ فی الحال دارالمطالعہ دفتر ہی میں قائم کیا جائے۔ کچھ دینی کتب فراہم کی جائیں اور روزنامہ "وفاق" لاہور، ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور، ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور رکھے جائیں۔

(۳) ترجمان اسلام کی اشاعت پر غور۔ طے پایا کہ ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے ایک توجمعہ پر عام اپیل کی جائے اور ہر رکن اپنے طور پر سعی کرے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۴) مستقل ممبران برائے ادارہ جمعیۃ۔ جس کے لئے ایک عمومی اجلاس ۱۰ر شعبان المکرم کو مدرسہ صادقیہ میں بلانے کی تجویز پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا لطف اللہ صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) دفتر جمعیۃ علماء اسلام شکارپور مدرسہ اشرفیہ میں رکھا جائے۔

(۲) ممبر سازی بڑھانے کے لئے غور و فکر کیا گیا

(۳) ہر ہفتہ کی جمعرات کو شہر کی مختلف مساجد میں جمعیۃ کی اشاعت کی جائے۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام و اہالیان شکارپور مولانا ہزاروی اور دیگر علماء کرام کی گرفتاری کو ایک غیر آئینی اقدام قرار دیتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ اور سخت احتجاج کرتے ہیں کہ حضرت مولانا ہزاروی صاحب کو قائم کردہ مقدمات سے بالکل باعزت طور پر بری کردیا جائے

(غلام قادر امیر جمعیۃ علماء اسلام شکارپور)

خدمت کا موقع دیں

بندہ ایک عرصہ سے قرآن کریم کی درس و تدریس میں مشغول تھا۔ اس وقت گھر میں فارغ بیٹھا ہوں۔ اگر کسی مدرسہ میں بندہ کی خدمات کی ضرورت ہو تو بندہ حاضر ہے

(حافظ جلال دین پانی پتی مدرسہ رحمانیہ قرآنیہ اندرون کھیالی گیٹ گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا انتخاب

امیر	محمد امیر صاحب
نائب امیر	ملک سلطان صاحب
ناظم اعلیٰ	نور محمد صاحب پراچہ
ناظم	حاجی احمد صاحب
خازن	محمد عبداللہ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	ملک غلام رسول صاحب

کرور لعل عیسن (مظفر گڑھ) میں جمعیۃ کا قیام

سرپرست	مہر اللہ ڈیوایا صاحب
امیر	مولوی محمد بخش صاحب
نائب امیر	مولوی سرفراز صاحب
ناظم اعلیٰ	حق نواز صاحب زرگر
ناظم	مولوی محمد اسماعیل صاحب
خازن	مہر غلام بشیر صاحب

(محمد اسماعیل ناظم جمعیۃ علماء اسلام کرور لعلیسن)

سپریم کورٹ نے شورش کاشمیری کے مقدمہ میں صوبائی حکومت کی اپیل مسترد کردی

لاہور ۱۴ر نومبر۔ آغا شورش کاشمیری کے مقدمے میں سپریم کورٹ نے مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف حکومت مغربی پاکستان کی اپیل مسترد کردی اور قرار دیا کہ آئین کے آرٹیکل ۹۸ کے تحت ہائیکورٹ کو جو اختیارات حاصل ہیں وہ ڈیفنس آف پاکستان آرڈیننس کی ترمیمات سے کسی طرح متاثر نہیں ہوتے۔

عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ ہائیکورٹ کو ہنوز اختیارات حاصل ہے کہ وہ ان وجوہ کی پڑتال کرے۔ جن کی بنا پر حکام نے یہ رائے قائم کی ہے کہ مواد موجودہ کے پیش نظر نظر بندی کی ضرورت ہے۔ عدالت نے ان اصولوں کی پھر توثیق کردی۔ جو سپریم کورٹ اس سے پہلے غلام جیلانی اور میر عبدالباقی بلوچ کے مقدمات کے فیصلوں میں صادر کرچکی تھی۔ (امروز ۹ر نومبر ۱۹۶۸ء)

مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی نظر بندی

مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن جنہیں ڈی، سی میانوالی نے میونسپلٹی حدود میں دو ماہ کے لئے نظر بند کردیا ہے۔ ہائیکورٹ نے ان کی درخواست برائے سماعت منظور کرکے سرکار کو حکم دیا ہے کہ وجہ بیان کی جائے کہ کیوں نہ ان احکامات پر عملدرآمد روک دی جائے۔ آئندہ سماعت ماہ رواں کے آخری دنوں میں ہوگی۔

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے

حالات — و — واقعات

طلباء کے ساتھ حکام مغربی پاکستان کا سلوک انتہائی تشویشناک ہے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اہم قرارداد

ملتان - ۹ نومبر - جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا اجلاس ملتان میں ہو رہا ہے - جس میں طلباء کے حالیہ مظاہروں، راولپنڈی میں پولیس فائرنگ اور موجودہ ملکی حالات پر غور و خوض کیا گیا، اور ایک اہم قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی جو ملکی و ملی مفاد کے پیش نظر ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔

مغربی پاکستان کے اضلاع کی نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکام مغربی پاکستان کے اس طرز عمل کو ملک و ملت کے لئے انتہائی تشویشناک سمجھتا ہے۔ جو سرکاری افراد اور اجتماعات کی طرفداری اور مدد کرتے ہیں اور علماء دین اور اپوزیشن پارٹیوں کی تقاریر اور اجلاسوں کی راہ میں سرکاری ذرائع سے رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔

مسٹر بھٹو کے حالیہ دوروں اور اسٹوڈنٹس کے اجتماعات کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا ہے۔ وہ کسی بھی ملکی حکومت کے شایان شان نہیں۔ خاص کر راولپنڈی میں طالب علموں کے خلاف جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان سے دیگر نقصانات کے علاوہ اتلاف جان بھی ہوا وہ ہمارے ملک کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ جس کو غیر ملکی ذرائع اچھال اچھال کر پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کر رہے ہیں۔ اس اجلاس کی رائے میں مغربی پاکستان کی انتظامیہ اور خاص کر راولپنڈی کا ڈی سی وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے اور امن کو باقی رکھنے کے سلسلے میں قطعاً ناکام ہو چکا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ طلباء کے سیدھے سادے مطالبات کو حکومت فوراً منظور کر لے اور طلباء کے خلاف موجودہ طرز عمل کو بدل دے۔ نیز یہ کہ ڈی سی پنڈی کو فوراً تبدیل کر دے۔

(نوٹ) مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اجلاس کی مفصل کارروائی آئندہ اشاعت میں آئے گی۔

عرب اسرائیل کے آگے کبھی ہتھیار نہیں ڈالینگے

صدر ناصر کا اعلان

قاہرہ ۷ نومبر - متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیل کے اچانک ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے اپنا ہوائی دفاع مضبوط بنا رہا ہے۔ ادھر صدر ناصر نے اسرائیل کو پھر متنبہ کیا ہے کہ عرب کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔

صدر ناصر نے متحدہ عرب جمہوریہ کی واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل طاقت کے بل بوتے پر اس علاقے میں امن قائم کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ لیکن یہ کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

صدر ناصر نے کہا کہ پورے ملک کے فضائی تحفظ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاہم فضائی تحفظ خواہ کتنا ہی اچھا ہو۔ تمام کمزوریاں دور نہیں کی جا سکتیں اور اگر جنگ ہوئی تو دشمن انہی کمزوریوں سے فائدہ اٹھائے گا۔ عربوں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہرگز ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ انہیں اپنے فیصلہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جب اسرائیل سے پوچھا جاتا ہے کہ کون سی سرحدوں کو وہ اپنے لئے محفوظ سمجھتا ہے تو وہ جواب دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس نے مشرق وسطیٰ کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو بھی منظور نہیں کیا ہے۔ وہ طاقت کے بل پر اپنی شرائط منوانا چاہتا ہے۔

صدر ناصر نے اسرائیل کو متنبہ کیا کہ عربوں کو طاقت کے ذریعے جھکنے پر کبھی مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ اور آخری [illegible] کے ہی دم لیں گے۔

راولپنڈی میں پولیس کی طلباء پر فائرنگ

ملک بھر میں طلباء کے احتجاجی جلوس

۹ نومبر - اخبارات کی اطلاعات کے مطابق کل راولپنڈی میں طلباء کے ایک ہجوم پر پولیس نے لاٹھی چارج اور اس کے بعد فائرنگ کی۔ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کا ایک سترہ سالہ طالب علم ہلاک ہو گیا۔ طلباء کا یہ ہجوم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے استقبال کے سلسلے میں جمع تھا۔

ٹل انٹرکانٹی نینٹل کے قریب بھی طلباء کا ایک ہجوم بھٹو صاحب کے استقبال کے لئے جمع تھا۔ چونکہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ لہٰذا پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج اور اشک آور گیس کے گولے پھینکے پھر دو فرلانگ تک طلباء کا پولیس نے تعاقب کیا۔ اس کے بعد ہی حالات خراب ہو گئے اور شہر میں توڑ پھوڑ کے سلسلے شروع ہو گئے۔ تین ڈبل ڈیکر بسیں، کاریں جلا دی گئیں۔ کئی املاک کو نقصان پہنچا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ایک سنٹر کا تمام سامان جلا دیا گیا۔ ایک سینما کے فرنیچر کو بھی آگ لگا دی گئی۔

حالات بہت زیادہ خراب ہونے کے باعث سول انتظامیہ کی ناکامی کے بعد فوج طلب کر لی گئی ہے اور شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ تمام [illegible] ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔

راولپنڈی میں طلبا پر پولیس کی فائرنگ اور لاٹھی چارج کے خلاف احتجاجی طور پر لاہور، ملتان، جہلم، کراچی، اوکاڑہ، پشاور، کیمبل پور میں طلباء نے پرامن مظاہرے کئے۔ اور فائرنگ کی غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ کراچی اور حیدرآباد میں تمام سکول و کالج بند کر دیئے گئے ہیں

لاہور میں مقامی کالجوں کے طلباء نے ایک پرامن جلوس مال روڈ پر نکالا۔ اور گورنر ہاؤس تک گیا۔ جہاں پولیس کا سخت حفاظتی انتظام تھا۔ تقریباً ایک بجے طلباء نے خاندانی منصوبہ بندی کے ایک بڑے بورڈ پر پتھراؤ کیا پھر اسے توڑ پھوڑ ڈالا۔

انجینئرنگ یونیورسٹی اور شہر کے دیگر تعلیمی ادارے ہفتہ کے روز بند رہے۔ پنجاب یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی میں طلباء پر فائرنگ افسوسناک ہے

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

لاہور - ۸ نومبر - آج جمعہ کے اجتماع میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں امن و امان قائم رکھنا پولیس کے بس کی بات نہیں رہی۔ انہوں نے راولپنڈی میں پولیس کی طلبا پر فائرنگ کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر پولیس سوجھ بوجھ اور صبر و تحمل سے کام لیتی تو یہ افسوسناک واقعہ پیش نہ آتا۔ طلباء ملک و قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں انتظامیہ کو طلباء کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے نہایت سوجھ بوجھ سے آخری قدم اٹھانا چاہیئے۔

بقیہ — رفتار سیاست

سے امریکی و برطانوی اثرات و مفادات کا خاتمہ نہیں کر دیا جاتا۔ اسرائیل کا قضیہ [illegible] ناممکن ہے۔

اسرائیل اسی دن رینہ [illegible] کی طرح بیٹھ جائیگا جس دن امریکہ و برطانیہ کے اثرات و مفادات جزیرۃ العرب سے کلیتہً ختم ہو جائیں گے۔

اردن کے عوام کی حالیہ بغاوت، عرب عوام کے اس جذبۂ حریت طلبی کا مظہر تھی اور یہ بات عرب کے مغرب پسند حکمرانوں کو جلد از جلد سمجھ لینا چاہیئے۔ محض شاہی طاقت سے بغاوت کو دبا کر مطمئن ہو جانا عوام کے اضطراب اور [illegible] کا مداوا نہیں ہو سکتا۔

(کمال)

...ہرت درخواستی، مفتی محمود مدظلہ، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا عبیداللہ انور

کی

مشترکہ اپیل

"الحمدللہ! بڑی خوشی کی بات ہے کہ **مکتبہ رشیدیہ لاہور** اکابر کی سوانح "بیس بڑے مسلمان" کے عنوان سے ...تمال کر رہا ہے۔ وقت کا یہ بہت بڑا تقاضا ہے کہ ان بزرگوں کے حالات کو موجودہ اور آئندہ نسل کے لئے محفوظ کیا جائے ...تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ہمارے اکابر نے کس طرح ہم تک دین پہنچایا اور ہم کیسے آزاد ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑی دستاویز ...ور ضخیم کتاب ہے لہذا ہم جماعتی احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دس روپے پیشگی جمع کرا کر اس کے خریدار بنیں تاکہ مکتبہ کو ...تاب کی اشاعت میں سہولت ہو۔ آپ کے اس تعاون سے کتاب جلد بازار میں آجائے گی"۔

محمد عبدالمجید درخواستی ——— محمد علی عفاء اللہ عنہ ——— محمود عفاء اللہ عنہ ——— احقر عبیداللہ انور

...س روپے پیشگی بھیج کر خریدار بنیں۔ کتاب چھپنے پر بقیہ کی وی پی کر دی جائے گی۔ دو قسطوں میں آپ کو سہولت رہے گی اور ہمیں کتاب چھاپنے میں آسانی ہوگی

بیس (۲۰) بڑے مسلمان

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ
مولانا اشرف علی تھانویؒ	علامہ محمد انور شاہ محدث کشمیریؒ
مولانا عبیداللہ سندھیؒ	مفتی کفایت اللہ دہلویؒ
مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
مولانا محمد الیاس دہلویؒ	مولانا شیخ عبدالقادر رائپوریؒ
مولانا احمد علی لاہوریؒ	مفتی محمد حسن امرتسریؒ
مولانا ابوالکلام آزادؒ	مولانا محمد علی جوہرؒ
مولانا سید محمد سلیمان ندویؒ	مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ	سردار احمد خان پتافیؒ

جو

...ہر، مفکر، مدبر، خطیب، ادیب
...، وجیہہ، محقق، مبلغ، محدث
...ر، موحد، عالم، عارف، زاہد
...فقیہہ، قائد، عابد

اور

مرشد کامل تھے

...ں شاہ ولی اللہؒ کا تفکر،
...عبدالعزیزؒ کا تقویٰ، شاہ
...القادرؒ کی قرآن فہمی، شاہ
...الدین کی سلامت روی اور
...احمد شہیدؒ کی استقامت تھی۔
اکابر دیوبند کے مثالی کردار کا ذکر
...ایک لافانی پیشکش، عظیم
...ی دستاویز، عجیب داستانِ عشق و
...درخشاں روشنی کا مینار، اکابر کے
...ر کا عکس، دلآویز واقعات، بیشمار
...رات کا خزینہ۔ ایک گرانمایہ کتاب

شادباش و شاد زی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
——— (مولانا ظفر علی خاں مرحوم)

اکابر دیوبند کون تھے؟

اور

انہوں نے کس طرح دین کی حفاظت کی
ان کے قدم کہاں کہاں پہنچے
حبس دوام، تختۂ دار، جلاوطنی
جیل کی کوٹھڑی اور کالا پانی اور
اس کے بدلے
ملک و ملت اور دنیا کو کیا دیا
صحیح دین، خالص توحید، عشق
رسالت، احترام اسلاف، علم و عمل
کی دولت، ملکی آزادی

نیز

سلطنت برطانیہ کا جاہ و جلال

اور

غرور خاک میں ملا دیا

یہ لوگ قید و بند سے گذرے۔ ملک بدر ہوئے۔ شعلوں میں کودے۔ آگ سے کھیلے۔ اور طوفانوں سے ٹکرائے ——— لیکن ان کے عزم و ...ستقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس داستان عشق و وفا کو ہماری کتاب "**بیس بڑے مسلمان**" میں مطالعہ کیجئے۔ صد سالہ دینی جدوجہد، ...ر کہ آزادی اور اشاعت کتاب و سنت کا تذکرہ۔ گذشتہ سو سال کی علمی، دینی، سیاسی، ادبی، ملکی، ملی تاریخ کا تابناک پہلو، دنیا بھر کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت ...اہل علم و قلم کے مضامین سے مرتب مزین۔ سائز کلاں (اس صفحہ سے نصف) صفحات ۹۰۰ سے زائد۔ شگفتہ کتابت، عمدہ طباعت۔ سفید کاغذ
مجلد حسین گرد پوش ——— قیمت صرف اٹھارہ روپے

مکتبہ رشیدیہ۔ ۳۲ اے شاہ عالم۔ لاہور

ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان اور رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام — (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

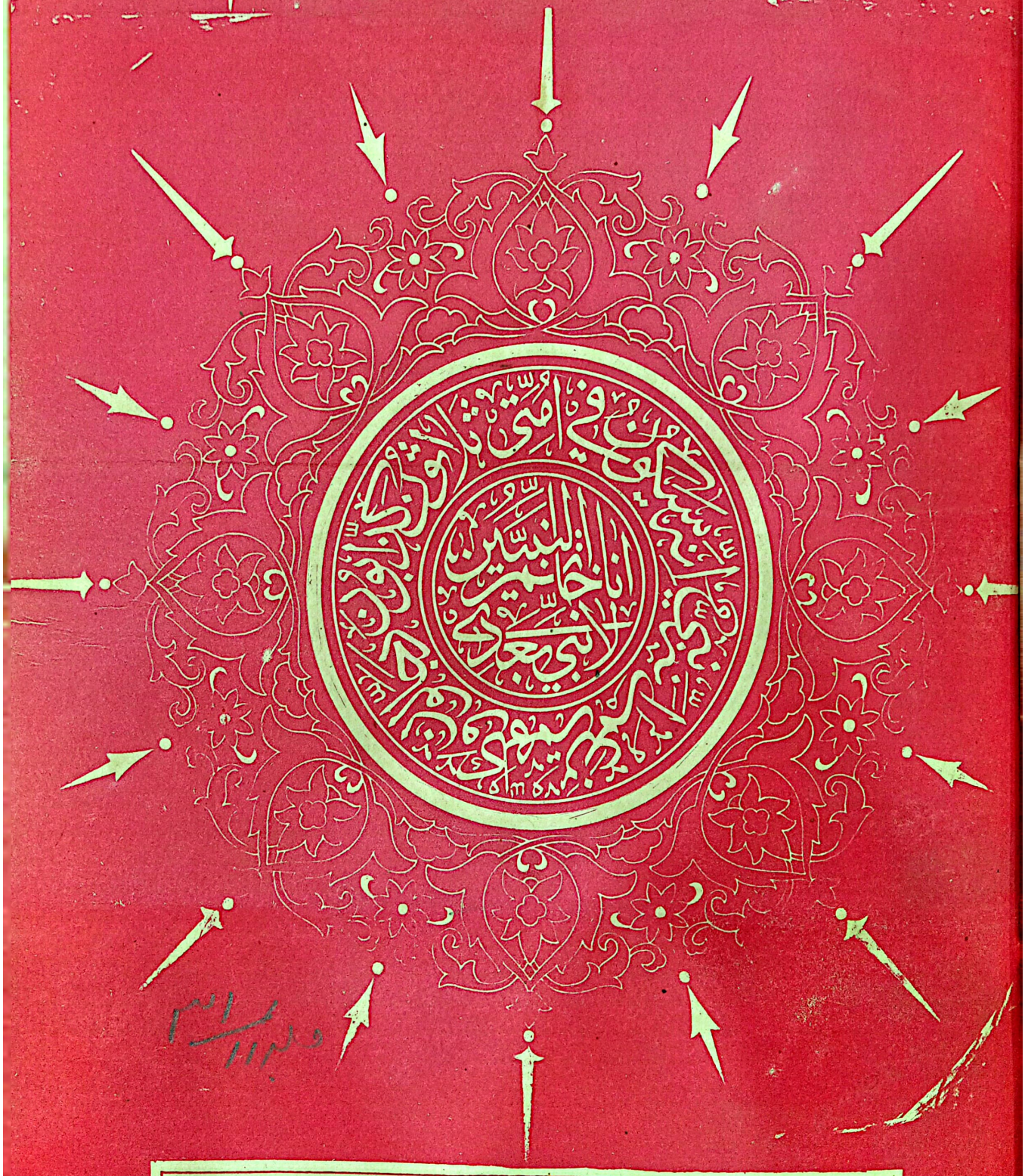

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری اُمّت میں تیس جھوٹے دجّال ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وُہ نبی ہے، (حالانکہ) مَیں خاتم النبیّین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ——

کامیابی اور ناکامی کی حقیقی بُنیاد

بھائیو دوستو! کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوتا ہے۔ اس کے دو رُخ ہیں ایک رُخ ظاہر کا ہے اور وہ یہ ہے کہ چیزوں میں سے چیزیں نکل رہی ہیں اور چیزوں میں سے اثرات اور خواص ظاہر ہو رہے ہیں جیسے مٹی سے غلّہ۔ غلّہ سے غذا۔ غذا سے پیٹ کا بھرنا پھر اس کا خون بننا، خون سے منی کا یعنی نطفہ کا بننا، پھر اس سے خون کا لوتھڑا بننا پھر اُس میں اعضا کا اور شکل انسانی کا بننا (اور اسی پر قیاس کر لیجئے دنیا کی ساری چیزوں کو) یہ وہ رخ ہے جو انسان پر بحیثیت انسان ہونے کے کھولا گیا ہے یعنی ہر انسان اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کا مشاہدہ کر رہا ہے دوسرا رخ یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت سے اور اس کے حکم سے ہو رہا ہے اور یہ سب اللہ کا نظر نہ آنے والا ہاتھ کر رہا ہے۔ یہ رُخ انسانوں پر بحیثیت انسان ہونے کے نہیں کھولا گیا اس لئے ہر انسان اس کو دیکھ نہیں پاتا۔ بلکہ یہ رُخ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسانوں پر کھولا گیا ہے، یعنی یہ بات انبیاء علیہم السلام نے بتائی ہے کہ جو کچھ چیزوں سے بنتا ہے اور ظاہر ہوتا ہوا نظر آتا ہے یہ چیزوں سے نہیں بنتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور امر سے بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہیں کہ جس شکل سے جو چیز چاہیں بنا دیں یا بلا کسی شکل کے محض قدرت اور حکم سے چیز بنا دیں اسی طرح وہ قادر ہیں کہ جس چیز سے جو اثر چاہیں ظاہر کر دیں۔ پانی سے چاہیں تو ڈبا دیں چاہیں تو تڑا دیں آگ سے چاہیں تو جلا دیں اور چاہیں تو نہ جلائیں۔ غذا سے چاہیں تو پیٹ بھریں اور چاہیں نہ بھریں موت کی جگہ سے چاہیں تو زندگی نکال دیں۔ اور زندگی کی جگہ سے چاہیں تو تو موت نکال دیں۔ معجزوں سے یہی بات ظاہر کی جاتی ہے کہ چیزوں میں کچھ نہیں ہے۔ اللہ جس چیز سے جو چاہے نکال سکتا ہے وہ چاہے تو حکومتوں کی اسکیموں (اور منصوبوں) کو فیل کر دے۔ اور محکوموں کی اسکیمیں چلا دے۔ اس نے نمرود کی اسکیم کو فیل کر دیا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کی اسکیم چلا دی۔ فرعون کے ارادہ قتل کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کو خود اس کے گھر میں پلوا دیا۔ اور اس کے سارے لاؤ لشکر سمیت سمندر میں ڈبا دیا۔ ابراہیم علیہ السلام سے بیوی بچہ کو ایسے میدان میں ڈلوا کر جہاں کوئی آبادی نہیں تھی زندگی کا کوئی سامان نہیں تھا۔ پینے کے لئے پانی تک بھی نہیں تھا۔ ان کی یہ اسکیم چلا دی کہ اس بچے کی اولاد جہاں والی، ہدایت (کی دعوت) لے کر سارے عالم میں جاوے اور سارے عالم سے لوگ یہاں حج کے لئے آویں۔ خود اسکیم والا وہاں تھا بھی نہیں ملک شام میں تھا لیکن اس کی اسکیم چل گئی اور جس بچے کے کھانے پینے کا اور حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ اس کی اولاد اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کو لے کر دنیا میں جانے لگی اور ساری حکومتیں حج میں کتنے روڑے اٹکا رہی ہیں لیکن حج کی حرکت برابر بڑھ رہی اور اس طرح حضرت ابراہیم کی چلائی ہوئی اسکیم اب تک کیسے زور سے چل رہی ہے۔

آدمی سمجھتے ہیں کہ کھیتی اور باغات سے زندگی بنتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کو کھیتی اور باغات کے باوجود ہلاک کر دیا۔ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو ایسے جنگل میں جہاں کھیتی اور باغات کا نشان بھی نہ تھا پال دیا۔ آج دنیا کا یقین فوج پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کی فوج کو حقیر پرندوں سے ہلاک کرا کے اس یقین کو غلط ثابت کر دیا۔ الغرض معجزات سے ظواہر کے عام انسانوں والے یقین کی پوری نفی ہوتی ہے معجزات ظاہر کرتے ہیں کہ اللہ میں یہ قدرت ہے کہ وہ عصا کو اژدھا بنا دیں۔ نار کو باغ بنا دیں۔ ہاتھ میں روشنی اور چمک کی صفت پیدا کر دیں دنیا کی ساری چیزیں اور ساری شکلیں گھاس کے تنکوں سے لے کر ایٹم اور راکٹ تک اور اسی طرح ساری طاقتیں ساری حکومتیں قدرت خداوندی کے تحت ہیں۔ یہ چیزیں جو قدرت نہیں ہیں بلکہ قدرت ان پر تصرف کرتی ہے۔ یہ سب چیزیں فانی ہیں اور قدرت غیر متبدل اور غیر فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ چیزوں سے زندگی بناتے بھی ہیں اور بگاڑتے بھی ہیں۔ کامیاب بھی کرتے ہیں اور ناکام بھی کرتے ہیں۔ غرض جو کچھ بھی ہوتا ہے چیزوں سے نہیں ہوتا۔ اللہ کے حکم اور اس کی قدرت سے ہوتا ہے۔

کائنات کا یہ وہ رخ ہے جو انبیاء السلام پر کھولا جاتا ہے اور انہی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے اور وہی قدرت کے اعتبار سے استفادے کے طریقے لے آتے ہیں۔

عالم کی چیزوں پر نظر رکھ کر اور ان سے نفع سمجھ کر ان کو استعمال کر کے یا ان میں اپنے کو لگانے کا طریقہ ہر شخص خود بخود تجویز کر سکتا ہے کیونکہ چیزیں نظر آتی ہیں اور ہر شخص ان کو دیکھتا ہے۔ لیکن اللہ کا حکم اور اس کی قدرت جو چیزوں میں کام کرتی ہے وہ کسی کو نظر نہیں آتی اس لئے اس سے استفادہ کا طریقہ انسان خود بخود نہیں کر سکتا۔ یہ علم اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام پر کھولتے ہیں اس لئے اس سے فائدہ اٹھانے کے طریقے انہیں سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے انسانوں کو شکلوں اور چیزوں سے ہٹایا نہیں بلکہ یہ بتایا کہ اللہ کی قدرت اور اس کے حکم کو اصل سمجھتے ہوئے ان چیزوں میں لگو اور یہ یقین بنا لو کہ جب تم اللہ تعالیٰ کے تشریعی اوامر کی تابعداری کرتے ہوئے ان شعبوں میں لگو گے اور ان چیزوں کو استعمال کروں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے انہی چیزوں سے تم کو نفع پہنچائے گا۔ اور یہ نفع آخرت تک چلے گا بلکہ وہیں بھرپور حاصل ہو گا یہی ہے"

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا منشا کہ اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں ہو گا اور کچھ نہیں بنے گا۔ بس اللہ ہی کے کرنے سے ہو گا ملے گا۔ ان کا فضل و کرم جب ہماری زندگی اور چیزوں میں ہمارا لگنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہو گا

اب دو کام ہیں۔ ایک اپنے میں لا الٰہ الا اللہ والے یقین کا پیدا کرنا اور دوسرا ہر عمل اور ہر شعبہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا عادی بننا اور اس کی مشق کرنا۔ یہ دونوں باتیں پیدا کرنے کے لئے نماز دی گئی اور ایک محنت دی گئی۔ اور مسجد کو ان دونوں کا مرکز بنا دیا گیا۔

مسجد سے دن رات میں پانچ دفعہ کرایا جاتا ہے جس میں سب سے پہلے چار دفعہ کہلوایا جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ عناصر اربعہ سے یعنی مٹی پانی ہوا۔ اور آگ سے بنا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا یہ حال کہ ان میں سے ایک ایک ساری دنیا کو ختم کرنے کے لئے کافی ہے مٹی یعنی زمین اگر آدھے دن کے لئے زلزلہ سے ہلا دی جائے تو ساری دنیا ختم ہو جائے۔ اگر اسی طرح چھوڑ دیا جائے تو نوح علیہ السلام کے زمانہ کی طرح ساری دنیا غرق ہو کر فنا ہو جائے اسی طرح اگر قوم عاد کی طرح آندھی چھوڑ دی جائے تو ساری دنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ اسی طرح آگ کو جلا ڈالنے کا حکم ہو جائے تو ساری دنیا راکھ کا ڈھیر بن جائے۔ تو اذان میں سب سے پہلے چار دفعہ کہا جاتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔ آسمان و زمین اللہ کے سامنے کچھ بھی نہیں عناصر اربعہ اور ان سے جو کچھ بنا ہے وہ سب اللہ کی مخلوق ہے۔ اللہ بڑا ہے۔ خدا کی ہستی کے سامنے ہر چیز حقیر اور بے حقیقت ہے اللہ بڑا ہے۔ روس و امریکہ اور دنیا کی ساری طاقتوں اور حکومتوں کی اللہ کے کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ کی ہستی سب سے بڑی ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر

اس کے بعد دوسری بات یہ کہلوائی جاتی ہے اشہد ان لا الٰہ الا بناؤ بگاڑ والا اللہ کے سوائے کوئی نہیں۔ شکلوں اور چیزوں سے کچھ نہیں ہی کے کرنے سے ہو گا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اس کے بعد کہلوایا جاتا ہے محمداً رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑے ہیں اور جن کے ہاتھ میں بگاڑ اور کامیابی ہے ان کی قدرت سے استفادہ کا طریقہ ہم خود نہیں جانتے اس راستہ میں نابینا ہیں۔ اس کے راہ نما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ان کے طریقہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم حاصل کر "اشہد ان محمداً رسول اللہ۔ اس کے بعد کہلوایا جاتا ہے حیّ علی الصلوٰۃ یہ باتیں اپنے اندر پیدا کرنے لئے اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور کامیابی حاصل کے لئے نماز کے لئے یہاں آؤ۔ کامیابی یہاں والے اعمال سے ہو گی۔ اللہ اعمال میں (یعنی عبادت میں کچھ تو وہ ہیں جن کے ساتھ چیزوں میں بھی لگ چیزوں سے کل انقطاع ضروری نہیں حج روزہ زکوٰۃ کا حال یہی ہے روزہ کھانا کھا تو نہیں سکتے۔ مگر کھانا پکا سکتے ہیں دوسروں کو کھلا سکتے ہیں۔ نجاست زراعت وغیرہ کے کام کر سکتے ہیں۔ ان کی باتیں کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دیتے وقت کھانا پینا دوسرے کاموں میں لگنا منع نہیں ہے حج میں بھی کاموں کی ممانعت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سلا کپڑا پہننے کی ممانعت ہے پہننے کے لئے کپڑا سینے کی ممانعت نہیں ہے۔ لیکن نماز وہ عبادت ہے آدمی تمام چیزوں سے کٹ کر لگتا ہے نہ کھانا کھائیں گے نہ کھلائیں گے نہ نہ کپڑا سیئیں گے نہ کسی سے کوئی بات کریں گے دھیان بھی ہر چیز سے ہٹا پر لگانے کی کوشش کریں گے۔ تو اذان کے ذریعہ مسجد سے پہلے تو اللہ اور اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمداً رسول اللہ کی آواز لگوا کر درست کرنے کی دعوت دی جاتی ہے اس کے بعد نماز کے عمل کے لئے جاتا ہے جس میں چیزوں سے کٹ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر سے وابستگی کی مشق کی جاتی ہے اور اس میں کامیابی بتائی جاتی ہے۔

بھائی دوستو! جو شخص مشین بناتا ہے وہی اس کے چلانے کا بناؤ بگاڑ کی بات بھی جانتا ہے جو مشینیں باہر سے آتی ہیں ان کے ساتھ والوں کی طرف سے چلانے کے طریقے کے بارے میں ہدایات بھی انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بنایا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بنایا ہے جہاں کہیں دوسرے کا ہاتھ بھی نہیں لگ سکتا بلکہ نظر بھی نہیں وہی اللہ جانتا ہے کہ انسان کی مشین کس طرح استعمال ہونے ہونے میں بناؤ اور تعمیر ہے اور کس طرح استعمال ہونے میں اس کا بگاڑ اور تخریب نے پیغمبروں کو یہی بتانے کے لئے بھیجا اور سب سے آخر میں حضرت محمد علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق اپنے آپ کو استعمال کرے گا وہ کامیاب جو ان کے طریقے کے خلاف اپنے کو استعمال کرے گا وہ ناکام ہو گا اور یہ ناکامی پوری طرح آخرت میں ظاہر ہو گی جو انسان کے لئے اصل اور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف طبقوں میں بانٹ دیا ہے۔ حاکم غریب، کالے، گورے وغیرہ وغیرہ اب ان کی تعمیر اور کامیابی ان مختلف طبقہ جوڑ میں ہے جوڑ والے طریقے قرآن مجید نے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا اور یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ساری دنیا کے خزانے خرچ کر کے کوئی جوڑ پیدا ہو سکتا اللہ والے اعمال میں لگنے سے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کر دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ	سرپرست
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ	حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران اعلیٰ	نگران
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب	حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج :- احمد حسین کمال

مدیر معاون :- محمد حنیف سہارنپوری

وقت کا تقاضا

پاکستان کے موجودہ سیاسی شب و روز ایسے ہیں، جن کی بالائی سطح، فرد واحد کے اقتدار کی ہمہ گیری سے بظاہر یکساں اور پرسکون نظر آتی ہے۔ لیکن اس سطح سے ذرا نیچے اندر کی طرف جھانک کر دیکھئے تو "یاس آمیز اضطراب" کی شدید گھٹن" اور "اتھل پتھل" صاف طور پر نظر آئے گی۔

موجودہ اقتدار کے دس سالہ طویل دور میں جو اس برق رفتار عہد میں طویل ترین دور کہے جانے کا مستحق ہے سوائے چند منصوبہ بندیوں کے تغیرات کے مذہبی، اخلاقی ذہنی، معاشرتی، اقتصادی، انتظامی، سماجی اور معاشی اعتبار سے ملک و ملت مجموعی طور پر اس منزل مراد سے بہت پیچھے چلی گئی ہے۔ جو قیام پاکستان کا مقصد و مدعا تھی۔

قیام پاکستان کا مذہبی پس منظر تو اب اس قدر نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے کہ سوائے علماء دین کے طبقے کی مساعی کے، دور دور تک اس کا نشان بھی نہیں ملتا۔

اسلامی نظام کی خوش آئند امیدیں یاس کی نذر ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی جدید خود ساختہ تعبیرات کے گورکھ دھندوں نے اس خواب کو ہی پریشان کر کے رکھ دیا۔ جسے تحریک پاکستان کے پرجوش داعیوں نے سالہا سال مسلمانان برصغیر کو رات دن دکھلایا۔

مسلم لیگ (ہر دو گروپ کنونشن و کونسل) نے تو پاکستان کا اقتدار ہاتھ میں لیتے ہی "اسلام" سے روگردانی شروع کر دی تھی۔ دوسری سیاسی جماعتیں جو پاکستان کے قیام کے بعد معرض وجود میں آئیں۔ ان کا مطمح نظر بیرت سے اسلام قرار ہی نہیں پایا۔ بلکہ طلب اقتدار کی کشمکش میں اپنے حصہ کا حصول ان کا پہلا اور بنیادی مقصد تھا۔

چنانچہ اسی خواہش و آرزو کی اساس پر یہاں اپوزیشن (حزب اختلاف) کی تشکیل ہوئی۔

اور طلب اقتدار کی کشمکش اپنی مختلف النوع رنگینیوں و تماشے دکھا کر جب فوجی انقلاب و مارشل لاء کی زد میں آئی تو اپنی تمام بساط سمٹ کر ایک کونے میں روپوش ہو گئی۔ انجام کار سیاسی کے اس عرصۂ اقتدار اور طلب اقتدار کی پیشانی پر حصول پاکستان کے مقاصد و عوام کے مفادات سے غداری کے ساتھ ساتھ "تحفظ ختم نبوت" کی خالص دینی و مقدس تحریک کو پامال کرنے اور ہزارہا سرفروشان دین کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے کے داغ ہائے سیاہ ثبت ہو چکے تھے۔

اب پاکستان اور اس کے ساتھ اسلام بھی نئے حکمرانوں کے حوصلوں اور عزائم کے منتظر ہوئے۔

تغیر و انقلاب کے ان دس سالوں نے پاکستان کی تعمیر نو کے خواہ کچھ کارنامے انجام دیئے ہوں، لیکن اسلام کے بارے میں اس عہد کا رویہ اپنے پیش رو عہد سے بھی کہیں زیادہ سنگین شکل اختیار کر گیا۔

پہلے اگر اسلام سے روگردانی اور بے وفائی کا دور دورہ تھا، تو اب اسلام میں مسخ و تحریف کا سلسلہ چل نکلا اور اسلام کے نام سے سراسر اسلام کے مخالف بعض قوانین (مثل عائلی قوانین وغیرہ) مطلق العنانہ انداز میں نافذ کر دیئے گئے۔ نیز ملک کی مسلمان اکثریت (اہلسنت) پر ایسے افکار لادے جانے لگے جو خارج از اسلام فرقوں کی اختراعات کا منصوبہ ہیں۔ حتیٰ کہ یہ فرقے اکثریت کو اپنا تابع بنانے میں لگ پڑے۔

ایک جانب اسلام کے ساتھ اس غیر ہمدردانہ رویہ کے ساتھ دوسری جانب مخالف سیاسی محاذ میں بھی اسلام کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور سیاسی جنگ، موجودہ اقتدار کی مبینہ "آمریت" اور نئے اٹھنے والوں کی موعودہ "جمہوریت" کے درمیان محدود و محصور ہو کر رہ گئی ہے اس "المیہ" میں پیش پیش وہ مدعی احیاء و تجدید دین گروہ (جماعت مودودی) بھی شامل ہو گئی ہے جس نے انگریز کے دور حکومت میں انگریز کی غلامی سے آزادی کے حصول کی جدوجہد اور قیام پاکستان کی تحریک دونوں کو "صرف اسلام"، "اسلامی نظام"، "اقامت دین" اور "حکومت الٰہیہ" کے مسلم فریب نعروں و (ورق الٹیے)

ایجنٹ حضرات!
فوراً توجہ فرمائیں

ایجنٹ حضرات سے بارہا درخواست کی گئی ہے کہ وہ ماہ بہ ماہ بلوں کی رقم ادا کر دیا کریں۔ ترجمان اسلام کے اخراجات صرف خریداروں اور ایجنسیوں کے بلوں کی ادائیگی سے پورے ہوتے ہیں۔ اشتہارات وغیرہ کی کوئی آمدنی اسے نہیں ہے۔ ایجنسیوں کی طرف سے رقوم کی ادائیگی میں تاخیر ترجمان اسلام کو ایسی مشکلات میں ڈال دیتی ہے کہ اس کی عدم اشاعت کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بعض ایجنسیوں کی طرف کئی ماہ کے بلوں کی رقم ادا نہ ہو جانے کی وجہ سے ترجمان اسلام پھر مالی مشکلات میں پھنس گیا ہے اور اس کا سلسلہ اشاعت خطرہ میں پڑ جانے کا سخت اندیشہ ہے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری عند الناس و عند اللہ ان ایجنسیوں پر ہو گی جنہوں نے بار بار لکھنے کے باوجود بلوں کی ادائیگی نہیں کی ہے

ان ایجنٹ حضرات سے آخری مرتبہ گذارش ہے کہ براہ کرم فوراً اپنے بقایا جات روانہ فرمائیں ورنہ اگست کے آخر سے ان کے بنڈل روک لیے جائیں گے۔ منیجر ترجمان اسلام

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۶ر اگست ۱۹۶۸ء مطابق ۲۰ر جمادی الاول ۱۳۸۸ھ - قیمت ۱۰ پیسے | شمارہ ۱۳

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

دعووں کے ساتھ رد کر دیا تھا۔

دین و مذہب کے ساتھ بے تعلقی بلکہ ایک درجہ حریفانہ بے وفائی کے رویہ کے نتیجہ میں ملت کا نوخیز طبقہ اسلامی اخلاق سے قطعی عاری ہوتا چلا گیا اور انگریز پرستوں و امریکہ نوازوں کی مساعی کی بدولت مغرب کی اخلاق باختہ تہذیب اور امریکہ کی مذہب و اخلاق کش ثقافت و معاشی نوجوانوں کا عام شعار بننے لگیں۔

عوامی ماحول میں مجرمانہ ذہنیت دُور دُور تک سرایت کر گئی۔ شہر شہر اور قریہ قریہ بدترین اخلاقی جرائم فروغ پانے لگے اور ان میں بالائے طبقے تیزی سے ملوث ہوتے چلے گئے۔

برطانیہ سے جو انتظامی مشینری وراثت میں ملی وہ جبر و استحصال کے مقصد سے برطانیہ نے قائم کی تھی۔ پاکستان میں قومی خود مختاری کے نام پر اس نے جو گل کھلائے اور بدعنوانیوں کے جو شرمناک مظاہرے کئے — اس کا کوئی پہلو اب لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ گیا ہے

گذشتہ دس سالوں میں اس کے اندر کسی درجہ کی بھی کمی آنے کے بجائے ہر اعتبار سے اس میں زیادتی ہی زیادتی ہوئی ہے۔

رشوت ستانی، بے جا طرفداری، اقربا نوازی، حاکمانہ سخت گیری، حق ناری اور ظلم پروری کے واقعات اتنے عام ہو لئے کہ اب ان پر کسی قسم کا اظہار حیرت یا اظہار ندامت کا احساس بھی باقی نہیں رہا۔

برطانیہ کا پیچیدہ نظام عدالت جو غیر ملکی حکومت کے سیاسی مفادات کی پیداوار تھا۔ پاکستان میں وہ اور مستحکم تر بنایا گیا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ انصاف طلبی میں تاخیر اور خرچ کی مشکلات ہی وہ چند ہوئیں بلکہ قانونی موشگافیوں کے جربوں نے سچ اور جھوٹ کے درمیان کوئی حد فاصل ہی باقی نہیں رہنے دی۔ اور اگر غور کیا جائے تو حصول انصاف قانون کی ایسی تعبیر پر منحصر ہو گیا ہے جو منصفوں کی صوابدید سے ظہور میں آتی ہے۔ اس طرح بے شمار مجرم سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور بہت سے ناکردہ جرم سزا کے شکنجے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات تو بعض قانونی مشکلات کی وجہ سے مجرمین گرفتاری سے بھی بچ نکلتے ہیں۔

ایک آزاد مسلم مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا وجود میں آنا اس بات کا متقاضی تھا کہ یہاں کے ہر شہری کو یکساں معیشتی حقوق اور معاشی و اقتصادی وسائل و ذرائع حاصل ہوں گے۔ اور سرمایہ داری و اشتراکیت سے ہزار انسانیت کے سامنے اسلام کا حیات بخش نظام ایسی عملی صورت میں آئے گا کہ نہ اس میں سرمایہ داری کا عوام کش معاشی استحصال ہی ہوگا اور نہ اشتراکیت کی دین و مذہب سے بے تعلقی پائی جائے گی اور پاکستان کی مسلمان سوسائٹی ایک ایسے سماجی و معاشی نظام کو دنیا کے سامنے پیش کر سکے گی جو سرمایہ داریت سے زیادہ خوش حال اور اشتراکیت سے زیادہ باہمی مساوات و یکسانیت کا حامل ہوگا۔

لیکن پاکستان آج جس اقتصادی، معاشی اور سماجی منزل پر فائز ہے۔ اس میں چند خاندانوں بلکہ چند افراد کی ہمہ گیر اجارہ دارانہ سرمایہ داریت اور اشتراکیت کی لادینی سے زیادہ امریکی سامراج کی بددینی اور اخلاق کشی اپنے منتہائے عروج پر پہنچی ہوئی ہے۔

حق کی پیاسی اور سکون کی متلاشی انسانیت کے سامنے اسلام کی عملی عظمتیں پیش کرنا تو دور کی بات ہو گئی۔ خود پاکستان اپنی بائیس سالہ مدت حیات میں اپنے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار نہیں کر سکا، جو خوشحال اور ترقی و آزادی کے عام معیار کے مطابق ہی ہوتا

ابھی تک ملک "کامل اور بلا واسطہ جمہوریت" کی منزل تک بھی نہیں پہنچ سکا ہے۔ اور اس کے حصول و قیام کے لئے .... ولولہ خیز عوامی قیادت وجد و جہد برپا ہونے کا بھی کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

ان داخلی مسائل کے علاوہ خارجی معاملات میں بھی کسی تبدیلی کے آثار مشاہدہ میں نہیں آرہے۔

کشمیر کا مسئلہ پہلے سے کہیں زیادہ ناقابل حل بن گیا ہے۔ ہندوستان کشمیر پر اپنے غلبہ کو روز بروز گہرا اور وسیع تر کر رہا ہے اور اب صاف صاف اس مسئلہ و نزاع کے وجود سے ہی .... انکار کرنے لگا ہے۔

بھارت کے کروڑہا مسلمان اب بھی ہندو فرقہ پرستوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور ان کا مستقبل تاریک تر ہوتا جا رہا ہے۔

خود پاکستان کی سرحدات پر بھارت کے جنگی عزائم کے خطرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور اس سے نہ مشرقی حصہ محفوظ ہے نہ مغربی حصہ۔

- کیا ملک کے یہ حالات ایسے نہیں ہیں جن کی طرف سنجیدگی کے ساتھ گہری اور فوری توجہ کی جائے
- آخر کب تک پاکستان کی نظریاتی حیثیت کو بروئے کار نہیں آنے دیا جائے گا؟
- کب تک استحکام ملک و ملت کے حقیقی تقاضوں کو نظر انداز کیا جاتا رہے گا؟
- اسلام پاکستان کے وجود و بقاء کے لئے شاہ رگ حیات کا درجہ رکھتا ہے اور یہ اسلام صرف قرآن و سنت اور صحابہ کرام و سلف صالحین کا اختیار فرمودہ اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کہ کسی اقلیتی فرقہ کا اختراع کردہ "اسلام" یا ڈاکٹر فضل الرحمٰن، مسٹر پرویز اور مودودی صاحب وغیرہ کا اجتہاد فرمودہ اسلام۔
- اس اصل اسلام سے روگردانی اختیار کر کے پاکستان کے وجود و بقا کے لئے خطرات کو کب تک دعوت دی جاتی رہے گی؟
- عوامی مفادات اور ان کی معاشی و اقتصادی حاجات سے کب تک بے پرواہ رہا جائے گا اور کب تک ملک میں سامراجیت و سرمایہ داریت کو عوام پر مسلط رہنے کی اجازت دی جاتی رہے گی؟ جس کا انجام بالآخر اشتراکیت کے فروغ کی صورت میں ہی نمودار ہوگا۔

حکومت اس پر مطمئن ہے کہ اس نے دس سال میں کئی صنعتی و زرعی منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ملک کے تمام مسائل حل کر لئے ہیں۔ اور چین و روس سے بھی تعلقات پیدا کر کے اپنی خارجہ پالیسی مضبوط بنا لی اس طرح بزعم خویش ملک کے دفاع کا مکمل انتظام

مخالف جماعتوں کا متحدہ گروہ اور علیحدہ گروہ اس تگ و دو میں ہیں کہ سیاسی و انتخابی پلیٹ فارم موجودہ برسر اقتدار گروہ کو مات دے کر اپنے لئے ہموار کر لیں۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت ہر اس فرد جماعت کو اشتراکیت سے ملوث ظاہر کرنے کے پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ جو اسلام اور ملت کی خاطر مغربی سامراجیت امریکہ دوستی اور مغرب کے نظام سرمایہ داری و نو اندونزی کی ہلاکتوں سے قوم کو خبردار کرنے کی سعی و کاوش کرتے ہیں۔ اور چونکہ مذہبی طبقے و علماء حق سامراج اور عالمی یہودی سرمایہ داری کے خطرات سے حاقف ہیں مسلمانوں کو اس خطرناک جال سے نکالنا چاہتے ہیں مودودی صاحب کی جماعت انہیں بھی نام نہاد دستور کی صف میں کھڑا کر کے عوام کو گمراہ کرتے اور بالواسطہ امریکی سامراجیت و یہودی سرمایہ داریت کی راہ ہموار کرنے میں پوری پیشہ ورانہ سرگرمیوں کے ساتھ مصروف ہے

ان حالات میں فہم و بصیرت کا اندھا ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ ملک کے موجودہ حالات اطمینان بخش ہیں اب وقت کی نزاکت کا تقاضا صرف یہ ہے کہ حقیقی اسلام کی جو آواز ابھی تک طبقۂ علماء کی طرف سے بلند ہو رہی ہے، اور جو حقیقۃ علماء اسلام جیسی دینی و عوامی جماعت تنظیم و تعمیر ملی کے جن کاموں میں مصروف ہے۔ تمام حق پسند، ملت دوست اور محب وطن افراد اس آواز کے گرد جمع ہو جائیں اور ان کاموں میں عملاً بھرپور حصہ

اس محاذ کو مضبوط اور مستحکم بنانے پر ہی ان کا انحصار ہے کہ:

- موجودہ اقتدار اپنی مخالف اسلام اور عوامی مفاد سے بے پروائی کی پالیسی پر نظر ثانی کر کے یا تو اپنی پالیسی بدلے یا اسلام دوست اور عوام پسند افراد کے لئے جگہ خالی کر دے۔
- دوسری سیاسی جماعتیں اور گروپ بھی اس پر مجبور ہوں کہ وہ اپنی بنیادی پالیسی اسلام کو قرار دیں اور سامراجیت، سرمایہ داریت و اشتراکیت وغیرہ سے اپنے علائی توڑ کر صرف دین اور عوام کے مفادات کے لئے کام کریں۔
- نیز یہ کہ دین کے اس محاذ کو ہی مضبوط کرنے، دینی تعلیم اور مذہبی مقاصد کے ادارے بھی اپنے مشن اور کاموں کے بقاء و تحفظ کی امید کر سکتے ہیں۔
- دینی مدارس ہوں، مساجد ہوں، یکتبے ہوں، انجمنیں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ وہ سب صرف اس وقت اپنی اسلامی و انفرادی حیثیت کے تحفظ و بقاء کی امید کر سکتے ہیں جب دین اور عوام کا ایک مضبوط اور ہمہ گیر محاذ ان کی پشت پر ہو۔

— ورنہ حالات کا ریلا جب آئے گا تو وہ ایسے تمام گھروندے خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا

وہ ہمیشہ دین کے مطلوبہ اصول کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ اس لئے کہ

"موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں"

فریب در فریب

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر ان تمام سیاسی پارٹیوں کے ساتھ اشتراک کیا تھا جو ان کے بقول وہ ملی میں بے دین، فاسق، ملحد اور کمیونسٹ سمجھا کرتے تھے۔

ان پارٹیوں میں ان کی رسوائے زمانہ..... مسلم لیگ بھی تھی اور حسین مودودی صاحب کی عوامی لیگ بھی۔ چوہدری صاحب کی کنونشن عوامی پارٹی بھی تھی اور خان عبدالقیوم خاں کی سرحد خلیق عوامی پارٹی بھی وغیرہ وغیرہ۔

یہ اشتراک کچھ نتیجہ خیز نہیں رہا۔ تاہم اس سے حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک اسلام کے بلند بانگ نعروں کے باوجود جو بھی پارٹی کے ساتھ اسلام سے زیادہ سیاسی مفاد کے لئے اتحاد و اشتراک ممنوع نہیں۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام کا موقف و مسلک اس سلسلہ میں بالکل دوٹوک رہا۔

اس نے اس وقت بھی مخالف پارٹیوں کے ساتھ مودودی صاحبان کی دعوت اشتراک پر بیانات جاری کر دیئے تھے کہ عوامی جمہوریت کی خاطر اشتراک سے انکار نہیں۔ لیکن یہ اشتراک اسلام اور قرآن و سنت کو بنیاد بنا کر ہونا چاہئے۔ ایسی بنیاد کے بغیر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اگر مخالف پارٹیاں فرداً فرداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی اس اساس کو تسلیم کر لیں اور اولیت دینی پر تو وہ اشتراک کے سوال پر غور کر سکتی ہے۔

مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا ان پارٹیوں سے بھی کہا کرتے تھے کہ آپ حضرات کی حاکمیت اعلیٰ کے تحت بننے والی تو ایسی دفعہ پر بندی حاکمیت تمام غیر اسلامی قوانین کو غیر اسلامی قرار دے کر کالعدم قرار دینے کا اعلان کرے۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے اب پھر مخالف پارٹیوں کے ساتھ اشتراک کر کے تحریک جمہوریت کے نام سے آئندہ الیکشن میں حصہ لینے کی تیاریوں کا اعلان کر دیا ہے اور شاید اس سلسلہ میں اس اساس کے بارے میں بھی کوئی گفتگو نہیں رکھی ہے۔

جس کا مطالبہ کہ ۱۹۵۶ء کے دستور کی اسلامی دفعات کالعدم کر دی جائیں تو یہ اس لئے غلط ہے کہ اس میں مودودی صاحب نے خود ہی اس کی اسلامی دفعات کو تسلیم کیا تھا۔ چنانچہ ترجمان القرآن کے شمارہ [illegible] ۱۹۵۶ء کے دستور کی [illegible] اسلامی ہونا تو دور کی بات ہے

روزنامہ "تسنیم" ۵ فروری ۱۹۵۶ء میں مودودی صاحب کی اس تقریر کے حصے درج ذیل صورت میں شائع ہوئے

"مولانا مودودی نے کہا، صحیح معنوں میں اس مسودہ دستور (۱۹۵۶ء سماء سلور) کے اسلامی اور جمہوری بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں متعدد اہم ترامیم کی جائیں۔ انہوں نے دستور کی دفعہ ۲۰۵ پر کڑی تنقید کی۔"

"جمہوری نقطۂ نظر سے دستور پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ صدر ریاست کو اتنے زیادہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ بآسانی ایک ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے۔ سیفٹی ایکٹ کی طرح کے کالے قوانین کو احتیاطی نظر بندی کے نام پر باقی رکھ لیا گیا ہے۔"

(تسنیم ۵ فروری ۱۹۵۶ء)

اب حیرت ہے کہ جس دستور کو خود مودودی صاحب نے اسلامی اور جمہوری بننے کے لئے قابل ترمیم قرار دیا اور جس کی رو سے ان کے نزدیک ایک صدر ریاست کو اتنے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ بآسانی ڈکٹیٹر بن سکتا ہے۔ اور جس دستور میں ان کے قول کے ہی مطابق کالے قوانین موجود ہوں۔ وہی دستور اب ان کے نزدیک اسلام اور جمہوریت کا ضامن و محافظ ہے۔ اور "یہ مغالطہ دے کر ان معترضین کا منہ بند کرنے کی... کوشش کر رہے ہیں۔ جنہیں تحریک جمہوریت کے ۸ نکات میں کوئی اسلامی نکتہ نہ ہونے پر اعتراض ہے۔

چنانچہ اس کے باوجود کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر پہلے دن اور اشتراکی پارٹیوں کے ساتھ مکمل اشتراک و اتحاد کیا اور مودودی صاحب نے ۱۹۵۶ء میں ہی ۱۹۵۶ء کے دستور کو اسلام اور جمہوریت کے اعتبار سے ناقص و پر خطر بتایا

لیکن اب عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے وہ خود اور ان کے نقیب رسائل و جرائد برملا یہ کہتے چلے جا رہے ہیں کہ ۱۹۵۶ء کے دستور کے مطالبہ سے اسلام کا نکتہ حاصل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اپنی گذشتہ الیکشن کے وقت کی موقع پرستانہ اشتراکیت دوستی کو جمعیۃ علماء اسلام پر اشتراکیت پسندی کا الزام عائد کر کے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حالانکہ جمعیۃ علماء اسلام نے گذشتہ الیکشن کے موقع پر بھی مخالف پارٹیوں کی دعوت و شرکت کے سلسلے میں یہ واضح کر دیا تھا کہ جمعیۃ کتاب و سنت کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرنے کی اساس کے بغیر اشتراک کو صحیح نہیں سمجھتی۔ اور آج بھی تحریک جمہوریت کے قائد کی دعوت پر اس کا مطالبہ یہی ہے۔

اس کے باوجود مودودی صاحب کے علم کا یہ دعویٰ کہ "جمعیۃ علماء اسلام اشتراکیت پسند ہے۔ اور جماعت مودودی اسلام و دوست ہے"

غرور کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا غرور
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اور اس کے لئے دلیل یہ ہے کہ "ترجمان اسلام" کے فلاں فلاں مضامین میں عوام کی اقتصادی معاشی حالت سنبھالنے کا مطالبہ ہے۔" "جمہوریت کا ملہ و عوامی جمہوریت کے قیام کا مطالبہ ہے"، وغیرہ وغیرہ۔

(دیکھئے ہفت روزہ ریگ زار ۱۴ اگست ۱۹۶۸ء)

گویا عوام کے معاشی کا ذکر اور جمہوریت کاملہ و عوامی جمہوریت کے قیام کا مطالبہ ان کے نزدیک خالص اشتراکیت ہے۔

ان سے پوچھا جائے کہ اگر عوامی معاشی کا ذکر تمہارے نزدیک اتنا ہی ممنوع ہے۔ اور تمام معاشی کے حل کے لئے صرف اسلام کا نام ہی کافی ہے۔ تو پھر تمہارے امیر نے اور تمہاری جماعت نے اس آٹھ نکاتی منشور پر کیوں دستخط کئے ہوئے ہیں۔ جس کے سات نکات سراسر پاکستان کے اقتصادی معاشی وغیرہ کے ذکر سے بھرپور ہیں۔ کیا یہاں ان سب کے لئے اسلام کافی نہیں تھا؟

ان سطحی باتوں سے نہ اپنی جماعت کے موجودہ غیر اسلامی بلکہ مخالف اسلام رویہ پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے اور نہ جمعیۃ علماء اسلام کے خالص اسلامی نصب العین پر گرد و غبار اڑایا جا سکتا ہے۔ البتہ اپنے ہی حلقہ کے سادہ لوح افراد کو بیوقوف ضرور بنائے رکھا جا سکتا ہے اور اس پر کسی کو کیوں اعتراض ہو۔

امریکہ کی طرف سے اسرائیلی جارحیت کی پشت پناہی کا اعتراف

اقوام متحدہ میں امریکہ کے سابق سفیر آرتھر گولڈبرگ نے بیت المقدس کی "یہودیانہ" کے ایک ایسے ڈنر میں جس میں اسرائیلی حکومت کے صدر، وزیر اعظم اور دیگر ذمہ دار افراد شریک تھے، صاف صاف اس امر کا اعتراف کیا کہ:

"گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران امریکہ نے اسرائیل کی کھل کر مدد کی اور اس کے بعد بھی حمایت و مدد جاری ہے۔"

گولڈبرگ نے اعلانیہ اقرار کیا کہ:

"گذشتہ ۱۲ ماہ یعنی جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے وقت سے اب تک امریکہ اسرائیل ہر معاملہ میں تعاون کر رہے ہیں۔"

گولڈبرگ نے یہ بھی کہا کہ:

"امریکہ اور اسرائیل کا یہ اتحاد مقصدی اتحاد ہے، ختم ہونے والا نہیں، اور امریکہ کے تمام حلیف میرے ہی خیالات [illegible]

شہری کی حیثیت سے انہیں تبدیل نہیں کیا ہے"۔

(ملخص از روزنامہ جنگ کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۶۸ء و ڈان وغیرہ)

گولڈبرگ کی اس تقریر پر اسرائیلی سامعین نے کھڑے ہو ہو کر بار بار تائید و تحسین کی تالیاں بجائیں اور بے انتہا خوشی و اطمینان کا اظہار کیا۔ (رپورٹ)

گولڈبرگ نے اس تقریر میں یہ کہہ کر کہ۔

"۵ جون ۶۷ء کو جو صورت حال تھی اُسے بحال کرنے سے امن قائم نہ ہوگا۔ بلکہ دوبارہ جنگ چھڑ جائے گی"۔

عرب اسرائیل تنازعہ میں امریکہ کے موجودہ موقف کا بالواسطہ اظہار کر دیا کہ وہ اسرائیل کو جنگ میں ہتھیائے ہوئے عرب علاقوں پر قابض رکھنا چاہتا ہے

"گولڈبرگ" جیسے امریکہ کے بین الاقوامی ذہنیت رکھنے والے شخص کی اس تقریر کے بعد اس امر میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا ہے کہ گذشتہ اسرائیلی جارحیت کی امریکہ نے مکمل حمایت و پشت پناہی کی۔ اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ اسرائیل کو کامیاب بنانے کی کوششیں کیں۔

اس کے بعد ان لوگوں کو جو ابھی تک یہ تاثر پھیلائے چلے جا رہے ہیں کہ امریکہ نے گذشتہ جنگ میں اسرائیل کی عملاً کوئی مدد نہیں کی تھی۔ بلکہ یہ کروڑہا عرب ہی بڑے بزدل، نالائق اور نکمے نکلے جو صرف چند لاکھ یہودیوں سے شکست کھا گئے۔ کم از کم اتنی شرم و حیا کا ثبوت ضرور دے دینا چاہیئے۔ کہ "گولڈبرگ" جیسے ذمہ دار امریکی شخص کا اعتراف و اقرار غلط نہیں ہو سکتا۔

پھر یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیئے کہ امریکہ کی پالیسی آج بھی اسرائیل کو عربوں پر مکمل غلبہ دلانے کی ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی امید نہیں کی جا سکتی۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ عربوں کی کامیابی اس کے سوا اور کسی صورت ممکن نہیں کہ جن عرب ملکوں کے سیاسی و تجارتی تعلقات امریکہ کے ساتھ ہیں۔ ان کی معدنیات و تیل پر امریکہ کا اجارہ دارانہ قبضہ ہے۔ جن کی کرنسی و زر محفوظ امریکی بلاک کے سرمایہ دار بینکوں میں جمع ہیں اور جو ابھی تک امریکہ سے سامان حرب، اسلحہ و فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں وہ یہ سب تعلقات روابط اور مفادات ختم کر کے مصر اور ناصر کی پالیسیوں میں مکمل و غیر مشروط تعاون و اشتراک کے بغیر اسرائیل کا ناسور ختم نہیں کر سکتے۔

گولڈبرگ کی یہ تقریر ایک ایسا دستاویزی آئینہ ہے جس میں امریکی سامراج کی عرب و اسلام دشمنی کا بھیانک چہرہ اپنے تمام مکروہ خدوخال کے ساتھ صاف صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد بھی اگر کوئی گروہ مصر و ناصر کی مخالفت کرتا ہے۔ اور اشتراکیت کے مصنوعی ہوّے کا خوف دلا کر امریکہ کے ساتھ بعض عرب ملکوں کے تعلقات کی بالواسطہ تصویب کرتا ہے ـــــ ایسے گروہ کے بارے میں اگر یہود دوستی اور سامراج پرستی بلکہ امریکہ کے خفیہ ایجنٹ ہونے کا گمان ظاہر کیا جائے تو اسے بے جا نہیں کہا جا سکتا۔

امریکہ کی عرب و اسلام دشمنی کا گولڈبرگ کی مذکورہ بالا تقریر سے زیادہ اور کیا واضح اعتراف ثبوت مل سکتا ہے؟

اس ثبوت کو وہی طبقہ نظر انداز کر سکتا ہے جس کے امریکی سامراج کے ساتھ روابط گہرے اور مضبوط ہوں۔

(کمال)

دعاء صحت کی درخواست

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے مخلص کارکن جناب محترم حاجی عبدالرشید صاحب مسافر جنرل سٹور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جمعیۃ اور قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ حاجی صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو

جمعیۃ العلماء سرگودھا کی چوتھی سالانہ

تاریخی سیرت کانفرنس

بتاریخ ۶، ۷، ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے مشہور و معروف علماء کرام، مشائخ عظام، زعماء ملت اور شعراء کرام شرکت کریں گے۔

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا

سالانہ جلسہ

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸، ۱۹ شعبان ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۰، ۱۱ نومبر ۱۹۶۸ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں تشریف لا کر انتظار کیجئے۔ نیز قبل ازیں مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۳۸۸ھ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جامع مسجد خلد ڈسکی میں جمعۃ المبارک پڑھائیں گے۔

المعلن سید صادق حسین غفرلہٗ مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر

تحصیل پسرور میں محکمہ اشتمال اراضی کی من مانی کارروائیاں

مکرمی۔ السلام علیکم!

ہم ممبران اشتمال اراضی کمیٹی لوہار کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ کو درج ذیل حقائق سے روشناس کرانا چاہتے ہیں:۔

موضع لوہار کے زیر اشتمال کمیٹی نے بالانصاف طور گاؤں کی اراضی کی تقسیم کی۔ جس پر عوام متفق تھے اور کسی قسم کا عذر نہ تھا۔ کمیٹی نے یہ کام عملہ اشتمال کی مداخلت کے بغیر سرانجام دینا شروع کر دیا۔ جب عملہ نے دیکھا کہ کمیٹی کی تقسیم کردہ سکیم پر لوگ لبیک کہتے جا رہے ہیں، انہوں نے کام میں ناجائز دخل اندازی شروع کر دی۔ چنانچہ چند ایک ممبران خسرہ کے سوا باقی تمام زمین تقسیم ہو چکی، تو انہوں نے ایک نئی چال چلی۔ وہ سکیم کا خاکہ ساتھ لے گئے۔ مندرجہ ذیل ممبران خسرہ بغیر تقسیم کے ہیں:۔

۱۵۴، ۱۵۶، ۱۳۲، ۷۸، ۷۹، ۸۰۔ عوام کو اس بات پر بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نشاندہی بھی نہیں دی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے زمین کاشت ہونے سے رہ رہی ہے۔

ایک طرف تو گورنمنٹ زیادہ غلہ اگاؤ مہم کے تحت زمین کا چپہ چپہ کاشت کروانے پر زور دے رہی ہے دوسری طرف اس کا عملہ لوگوں کو کاشت کرنے سے روک رہا ہے۔ اشتمال کمیٹی کے کام میں مداخلت کرنے کا عملہ کو قانونی طور پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ افسران بالا تک یہ بات پہنچائی گئی ہے۔ مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ ایسے ہی مواضعات (بن باجوہ، سعد اوری بوڑیکے اور کوٹ رائے) میں بھی اشتمال اراضی کی ان ناجائز کارروائیوں سے عوام دوچیٹ رہے ہیں۔ عوام کو یہ نہیں بتایا جا رہا ہے کہ ان کی زمین کہاں کہاں ہے۔ اور نہ ہی کوئی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام بہت پریشان ہیں۔ لہٰذا آپ کی وساطت سے التماس کرتے ہیں کہ اس طرف فوری توجہ دی جائے اور عوام کو مصیبت سے نکالا جائے۔

(ممبران اشتمال کمیٹی موضع لوہار کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ عمرالدین نمبردار، فیروزالدین ولد خدابخش، عنایت ولد ڈھا، فضل احمد ولد حاکم)

معذرت و تصحیح

ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعت میں آخری دو صفحوں پر "فکر آخرت" کے نیچے غلطی سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی بجائے حضرت درخواستی مدظلہ کا اسم گرامی لکھا گیا اور "ذکر و فکر" کے نیچے اس کے برعکس لکھ دیا گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ترجمان اسلام)

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

"مودودیت" کی خیمہ بردار "نام نہاد اتحاد العلماء" سے "بے تعلقی" کے مزید اعلانات

جیسا کہ ترجمان اسلام کے قارئین آگاہ ہیں کہ مودودی پارٹی کے آرگن ہفت روزہ "ایشیا" لاہور نے گذشتہ ماہ "اتحاد العلما نمبر" نکال کر اور اس میں پاکستان کے مختلف اضلاع سے منسوب ہزارہا نام لکھ کر یہ گمراہ کن تاثر پھیلانے کی کوشش کی تھی کہ پاکستان میں نام نہاد "اتحاد العلماء" کا دائرہ رسوخ کافی وسیع ہے اور اس طرح جمعیۃ علماء اسلام کی اس ہمہ گیری پر خاک ڈالنے کی سعی نامشکور کی ـــ جس کا عظیم تاریخی اظہار مئی ۱۹۶۸ء میں منعقدہ کانفرنس اور ۵ ہزار سے زیادہ علماء پر مشتمل جلوس سے ہوا تھا۔

"ایشیا" کے اس "اتحاد العلمائی" ہتھکنڈے کا پردہ جلد ہی چاک ہونے لگا۔ ترجمان اسلام کی گذشتہ دو اشاعتوں میں آپ راولپنڈی وغیرہ کے ان علماء کے تردیدی بیان ملاحظہ فرما چکے ہیں، جنہوں نے اتحاد العلماء کے ڈھونگ سے اپنی بے تعلقی کا صاف صاف اعلان کیا اور "ایشیا" میں شائع شدہ اپنے ناموں کو مودودیت کا خانہ ساز جھوٹ قرار دیا ہے۔ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی نے بھی اپنے اگست ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں ایک اہم تردید اس سلسلے میں شائع کی ہے۔

تردید کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ترجمان اسلام کی اس اشاعت میں ضلع مردان کے علماء کی تردید ملاحظہ فرمائیے اور "مودودیت" کے مکر و فریب کا اندازہ لگائیے کہ کس طرح

"دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا"

اخبار "ایشیا" ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۶۸ء "اتحاد العلماء نمبر" میں ضلع مردان کے ارکان میں ہمارا نام بھی شائع کیا ہوا ہے۔ ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اعلان کرتے ہیں کہ جماعت اسلامی اور اس کے نام نہاد اتحاد العلماء سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اخبار ایشیا کی یہ سراسر بددیانتی ہے۔ اور غیر ذمہ دارانہ اور غیر اسلامی اقدام ہے۔

(۱) قاضی نور الرحمٰن خطیب جامع مسجد فردوس خان مردان (۲) حافظ محمد ابراہیم فاضل دیوبند خطیب اسلام آباد مردان (۳) محمد کریم پیش امام میونسپل کمیٹی مردان (۴) عبدالحسیب فاضل علوم اسلامیہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ ہوتی مردان (۵) عبدالغنی فاضل علوم اسلامیہ صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ عربیہ ہوتی مردان (۶) بزرجمہر مدرس مدرسہ عربیہ ہوتی مردان (۷) محمد صادق مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ ہوتی مردان (۸) ولی الرحمٰن مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ ہوتی مردان (۹) صاحبزادہ عبدالماجد فاضل علوم اسلامیہ مہتمم مدرسہ عربیہ بارہوتی (۱۰) قاری فیض الاسلام ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ اسلامیہ ہوتی مردان (۱۱) قاضی عمر خطاب خطیب جامع مسجد بانا شہید امن ان (۱۲) حافظ القرآن احمد خان خطیب جامع مسجد نوشاد خان بارہوتی مردان (۱۳) محمد منیر خطیب جامع مسجد محلہ ڈھیری مردان (۱۴) قاضی عبدالحمید خطیب مسجد ایدی گل مردان (۱۵) روح الامین خطیب جامع مسجد کلپانی مردان (۱۶) عبداللہ ہوتی مردان۔

• میرا نام اتحاد العلماء نمبر "ایشیا" مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۸ء میں جمعیۃ اتحاد العلماء ضلع مردان میں محض فرضی ہے۔ میں اس جماعت کا کبھی بھی ممبر نہیں رہا ہوں میرا تعلق اور عقیدت صرف اکابرین دیوبند سے ہے۔

(فقیر محمد خطیب جامع مسجد معیار ضلع مردان)

• اخبار ایشیا اشاعت ۷ جولائی ۱۹۶۸ء جمعیۃ اتحاد العلماء ضلع مردان کی فہرست میں میرا جو نام شائع ہوا ہے وہ میری اطلاع اور پوچھے بغیر لکھا گیا ہے۔ مجھے کوئی علم نہیں۔ میں کسی پارٹی کا ممبر نہیں ہوں۔ میں اہلسنت والجماعت حنفی مسلک مسلمان ہوں۔

(عبدالرحیم قادری شیخ التفسیر باغ مسجد مردان)

• اخبار "ایشیا" اشاعت ۱۰ ربیع الثانی جمعیۃ اتحاد العلماء ضلع مردان میں میرا نام جو شائع ہوا ہے۔ وہ فرضی ہے۔ میں نہ اتحاد العلماء کا رکن ہوں اور نہ جماعت اسلامی کا رکن ہوں۔ بلکہ کسی سیاسی جماعت سے میرا تعلق نہیں میرا وظیفہ عمل صرف قرآن و سنت کی تدریسی خدمت ہے۔

(عبدالقیوم صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ طورو ضلع مردان)

• اخبار ایشیا اشاعت ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۶۸ء اتحاد العلماء نمبر میں جمعیۃ اتحاد العلماء کے ضلع مردان میں ہمارا نام شائع ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ حرکت مولوی سعد الدین صدر اتحاد العلماء مردان نے کی ہے۔ وہ کسی مسئلہ میں علماء سے دستخط کراتا ہے اور پھر اپنی غرض کے لئے غلط عنوان دیتا ہے۔

ہم ذیل کے دستخط کنندگان مدرسین مدرسہ عربیہ خاکسار منزل اعلان کرتے ہیں کہ اخبار ایشیا کی یہ انتہائی بددیانتی اور دروغ بیانی ہے۔ اور اسلامی اخلاق اور اصول کے خلاف ہے۔ نہ جماعت اسلامی سے ہمارا تعلق ہے اور نہ نام نہاد اتحاد العلماء سے ہمارا تعلق ہے۔

محمد یوسف مدرس مدرسہ خاکسار منزل مردان
ولی الرحمٰن مدرس مدرسہ خاکسار منزل مردان
اسرار الدین مدرس مدرسہ خاکسار منزل مردان

دارالعلوم دیوبند کا دینی ترجمان
ماہنامہ
دارالعلوم دیوبند

گذشتہ ۲۶ سال سے پابندی وقت کے ساتھ جاری ہے۔ قرآن و سنت کا بہترین شارح تعلیمات اسلامیہ کا ترجمان، مسائل عصریہ اور افکار جدیدہ کے متعلق اس کے مضامین سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دارالعلوم کے دارالافتاء کے تازہ فتاویٰ اور بزرگان دارالعلوم کے قیمتی مقالات رسالہ دارالعلوم میں ملاحظہ فرمائیے۔

سالانہ چندہ سات روپے منی آرڈر سے ناظم صاحب رسالہ بینات نیوٹاؤن کراچی ۵ کو روانہ کیجئے۔ انہیں لکھئے کہ یہ رسالہ دارالعلوم کی رقم ہے۔ یہ رسید ہمیں بھیج دیجئے۔

سید ازہر شاہ قیصر ایڈیٹر رسالہ
دارالعلوم دیوبند (بھارت)

جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن
کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۲ر جولائی بروز اتوار ۹ بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہو و اڈی حسن ابدال میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا ابو الطیب حافظ غلام محمد صاحب کی تلاوت کے بعد ناظم اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے ارکان شوریٰ کا تعارف کرایا اور سابقہ اجلاس کی کارروائی حاضرین کے سامنے پیش کی۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کی تجویز پر طے پایا کہ ہر ضلع اپنی ماہانہ کارروائی چاند کی آخری تاریخوں میں روانہ کرے۔ تاکہ سہ ماہی اجلاس میں اضلاع کی کارگذاری بتائی جاسکے۔ ضلع راولپنڈی کی طرف سے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے اپنے ضلع کی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد ضلع کیمل پور کی طرف سے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد سکندر خان حقانی نے بتایا کہ تحصیل ضلع فتح جنگ تلہ گنگ اور پنڈی گھیب اور دیگر مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوگئی ہیں۔

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے ضلع جہلم کی کارگذاری بیان فرمائی۔

ضلع گجرات کی مختصر کارروائی حضرت مولانا قاضی عبدالرحمان صاحب نے بیان فرمائی۔

اس کے بعد صوبائی ناظم اور امیر ڈویژن حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تنظیمی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے ایمان پرور خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب نائب امیر شہر راولپنڈی کی اس تجویز پر کہ دفتر کی ضروریات کا تعین ہوجائے۔ ناظم ڈویژن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے دفتر کے بارے میں ضروری معلومات مکانیت کی کیفیت، ماہانہ تخمینہ وغیرہ ضروریات کی وضاحت فرمائی۔ امیر ڈویژن مدظلہ نے دستور میں ترمیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تجویز فرمائی کہ اضلاع ڈویژن کے اخراجات پورا کرنے کے لئے حسب استطاعت اعانت کریں۔ اس پر امیر ضلع راولپنڈی حضرت مولانا محمد داؤد صاحب نے ٹیکسلا کی طرف سے ماہانہ بیس روپے۔ مری سے قاری محمد ایوب صاحب دس روپے، جہلم سے مولانا عبداللطیف صاحب نے دس روپے۔ حضرو حسن ابدال ضلع کیمل پور کی طرف سے بیس روپیہ اعانت کی پیشکش فرمائی۔ فی الحال بقیہ اخراجات شہر راولپنڈی پورے کرے گا۔

طے پایا کہ جماعت کی تمام شاخیں اپنے اپنے حلقہ اثر میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ اچھے ممبر کامیاب ہوسکیں۔ اس مقصد کے لئے جماعت کے ذمہ دار حضرات دورہ کریں۔ ہر ہر ضلع کی جماعت دوروں کا پروگرام مرتب کرے

قرار دادیں (جو مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بمقام حسن ابدال پاس ہوئیں)

(۱) مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اپنی اس قرارداد کا اعادہ کرتا ہے کہ فضل الرحمن کو حکومت ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے خارج کرکے تحریف دین کا سلسلہ بند کرے۔ اور صوبائی جمعیۃ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں موثر قدم اٹھائے۔

نیز یہ اجلاس اس امر پر اظہار تشویش کرتا ہے کہ سنٹرل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان کے سب مسلم فرقوں کے متفقہ مطالبہ اور احتجاج کے باوجود حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور اس نے رسوائے زمانہ عائلی قوانین کو مسلمانوں پر مسلط کر رکھا ہے۔

(۲) یہ اجلاس اپنی سابقہ تجویز کا اعادہ کرتے ہوئے اپیل، اے فاروقی کے چیف الیکشن کمشنر مقرر ہونے پر شدید احتجاج اور اس پر مکمل بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس صوبائی اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اس مذکورہ بالا تجویز کے بارے میں مؤثر طریقہ کار تجویز کرے۔ جس پر عامۃ المسلمین عمل کرکے اپنے دین اور اسلام کو محفوظ رکھ سکیں۔ نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ان قراردادوں کی نقول صدر مملکت، گورنر، ہوم سیکرٹری اور کمشنر کے نام ارسال کی جائیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت کے اس رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے کہ علماء حق کے خلاف پورے ملک میں مختلف قسم کی پابندیاں عائد کرکے مداخلت فی الدین کا ارتکاب کر رہی ہے۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ علماء دین اور وارثان نبی کریمؐ اپنے حق و فاع سے اس وقت تک باز نہیں رہ سکیں گے۔ جب تک باطل فرقوں کے لٹریچرز میں دل آزار، اشتعال انگیز اور جارحانہ قسم کے فقرے اور حملے موجود ہوں۔

(۴) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی تمام قراردادوں نیز اس بیان کی جو مقدمۂ شورش صاحب کے سلسلے میں اکابر جمعیۃ نے شائع کیا ہے حرف بحرف تائید کرتا ہے اور مرکزی جمعیۃ کو یقین دلاتا ہے کہ اس کے ہر حکم پر لبیک کہنے پر تیار ہے۔

نیز یہ اجلاس راولپنڈی ڈویژن کے چاروں اضلاع کے علماء دین اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی پوری قوت سے جمعیۃ کو مضبوط کریں تاکہ سرکاری اور غیر سرکاری راستوں سے آنے والی بے دینی کا کامیاب طریقہ پر سدباب کیا جاسکے۔ نیز یہ اجلاس مشرقی و مغربی پاکستان کے ان سب علماء دین کی ان خدمات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ جو مرزائی و پرویزی ارتداد مودودی الحاد اور امریکی سامراج کے خلاف تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں (اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے)

(۵) یہ اجلاس چینی سفارت خانے اور چینی ذمہ دار افراد کو متوجہ کرتا ہے کہ پاکستان میں ایسا چینی لٹریچر شائع نہ کریں۔ جس سے ہمارے موجودہ سیاسی تعلقات پر برا اثر پڑے۔ نیز یہ اجلاس حضرات علماء کرام کو بھی

قافلہ ار

متوجہ کرتا ہے کہ وہ ایسے مقامات پر وفود کی شکل میں جاکر متعلقہ جیبنی ذمہ دار حضرات سے مل کر اس غلطی پر متنبہ کریں۔

ان تجاویز اور قراردادوں کے متفقہ طور پر پاس ہوجانے کے بعد قریباً دو بجے نماز ظہر اور دیگر ضروریات کے لئے دعائے خیر پر اجلاس ختم ہوا۔

پرچم کشائی

نماز کے بعد تین بجے دفتر جمعیۃ پر پرچم کشائی ہوئی ناظم عمومی مدظلہ نے بیسیوں شہری حضرات اور دیگر اراکین شوریٰ کی موجودگی میں علم نبوی صلعم کی ڈور کھینچی، جونہی پرچم کھلا اور پھول برسنے شروع ہوئے تو حسن ابدال کے در و دیوار کو نعرۂ تکبیر، ختم نبوتؐ۔ ناموس صحابہؓ اسلام۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد کے فلک شگاف نعروں نے ہلا دیا۔ مدرسہ اشرفیہ حسن ابدال کے ایک معصوم قاری کی تلاوت کے بعد ناظم اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں سیاہ و سفید دھاریدار پرچم کی عظمت اور اس کی تاسیخ کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی ابتداء اور اس کے مسلک پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی سیاست قرآن اور حدیث کے تابع ہے۔ جمعیۃ کا مسلک اسلاف اسلام کرامؓ اور صحابہؓ عظامؓ کا مسلک ہے۔ جمعیۃ اس ملک میں صحیح اسلامی نظام چاہتی ہے۔

آپ نے اپنی مختصر تقریر میں علماء کے ساتھ جڑنے علم دین سیکھنے اور جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔

اس کے بعد امیر ڈویژن حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ نے دعائیہ کلمات فرما کر اسلام کی ترقی عالم اسلام کی کامیابی، یہود و نصاریٰ کی شکست الحاد، ارتداد، امریکی سامراج کی تباہی۔ عرب، تانگیا سوڈان، قبرص، ہندوستان اور کشمیر کے مسلمانوں کی حفاظت، آزادی اور غلبہ کے لئے دعا فرمائی۔ تقریباً چار بجے آپ کی دعا پر تقریب ختم ہوئی۔

دورہ حمعیۃ کانفرنس:۔

یاد رہے کہ حسن ابدال کی جماعت نے دورہ جمعیۃ کانفرنس کا اعلان کر رکھا تھا۔ پہلی رات یعنی ۲۰ر جولائی کو مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری ناظم صوبہ و مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی نے خطاب فرمایا۔ ۲۱ر جولائی کو بعد از نماز عشاء بقیۃ السلف حضرت

فـ
منزل بہ منزل

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تحفظ ختم نبوت ناموس صحابہؓ، اشاعت اسلام کی ضرورت کے علاوہ فتنہ ارتداد و الحاد، فتنہ توہین صحابہؓ، فتنہ انکار حدیث فتنہ تنقیص اسلاف کرام۔ عیسائی مشنریوں کی تبلیغ اور الحاد کی تبلیغ کے لئے کھلی اجازت مل جانے پر شدید احتجاج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ عالم اسلام اور خصوصاً عرب مسلمانوں کے ساتھ ظلم اور عیارانہ مکاری کا بدلہ امریکی سامراج کو دہشت نام کے عوام کے ہاتھوں مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ برطانیہ عظمیٰ کی طرح امریکہ کا سورج بھی غروب ہونے والا ہے۔ آپ کی تقریر ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے شب جاری رہی۔

(عبدالبر ابن محمد ہزاروی ناظم نشر و اشاعت ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل آفس جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی۔ مغربی پاکستان)

پاکستان کی ترقی اسلامی نظام کے نفاذ سے ہو سکتی ہے

سرگودھا ۱۳ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کی طرف سے خوشاب اور بھیرہ میں عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوئے۔ خوشاب کا عظیم اجتماع جامع مسجد بگڈوالی میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر جمعیۃ خوشاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد صاحب صدر نے مختلف عنوانات پر مختصر تقریر فرمائی۔ بعد میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے خطاب فرمایا۔

آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک میں جب تک اسلامی آئین نافذ نہیں ہوتا اس ملک کی ترقی ناممکن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن اسلام کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے وہ نہایت افسوسناک ہے۔ آپ نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے غیر اسلامی نظریات کی تردید کے ساتھ ساتھ مسئلہ ختم نبوت پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے تاج کو بعض لوگ چھیننے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس ملک میں ختم نبوت کی حفاظت کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ صحابہ پر تنقید کرتے ہیں ان کے منہ میں بھی لگام دی جائے۔ آخر میں عوام سے متحد ہونے کی اپیل کی۔

۲۹ جولائی بھیرہ میں بعد نماز عشاء جامع مسجد نور میں مولانا عبدالرحیم کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولانا محمد یٰسین صاحب نائب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے تقریر کی۔ آپ کے بعد مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے تقریر کی۔ دونوں اجلاس نہایت کامیاب رہے۔ اس دورہ میں ان حضرات کے علاوہ مولانا مولا بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا۔ مولانا احمد شفیع صاحب لائلپور اور احقر محمد صادق بھی شریک تھے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن)

کارروائی مجلس شوریٰ

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن

۴ جولائی کو مدرسہ خزن العلوم خان پور میں بہاولپور ڈویژن کا اجلاس الحاج مولانا سراج احمد صاحب دین پوری کی زیر صدارت اور صوفی احمد علی صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مولانا محمد بشیر صاحب اختر اور مولانا دوست محمد خان صاحب درانی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مندرجہ ذیل امور متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

(۱) ہر ضلع الیکشن بورڈ کا انتخاب کر کے دس یوم کے اندر ڈویژنل دفتر کو اطلاع دے۔

(۲) مولانا محمد بشیر صاحب اختر کو متفقہ طور پر ڈویژن کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

(۳) ڈویژن کی تنظیم کے لئے مولانا محمد لقمان صاحب اور امیر صاحب اور ناظم اعلیٰ صاحب ڈویژن بھر کا دورہ کریں گے۔ پروگرام یہ ہے دس چھ رجب کو بہاولنگر شہر سات رجب کو منچن آباد۔ آٹھ رجب کو میکلوڈ گنج۔ نو رجب کو چشتیاں۔ ان مقامات پر اجتماعات منعقد ہوں گے۔ باقی اضلاع کے پروگرام اسی طرح مقرر کئے جائیں گے۔

(۴) ہر ضلع میں کانفرنسوں کا انعقاد کر کے جمعیۃ کی آواز کو دور تک پھیلایا جائے۔

(۵) فی الحال ڈویژن کا دفتر خان پور میں مقرر کیا گیا

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔

(۲) رسوائے زمانہ عائلی قوانین منسوخ کر کے کتاب و سنت کے آئین کو نافذ کیا جائے۔

(۳) بھارت میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کی پرزور مذمت۔ حکومت پاکستان اور تمام مسلم ممالک کانفرنس بلا کر ہندوستانی مسلمانوں کے بچاؤ کی صورت تلاش کریں۔

(۴) جامعہ رشیدیہ کے طلباء کی گرفتاری کی مذمت کی گئی۔

(۵) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کو ضبط کیا جائے

(۶) علمائے کرام پر آئے دن کی پابندیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس جمعیۃ کانفرنس کے جملہ مطالبات کی تائید کرتا ہے۔

(عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ملحدانہ افکار

کے خلاف سخت احتجاج

۱۲ اگست ڈھاکہ۔ بہادر شاہ پارک (وکٹوریہ پارک) جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا غنی اللہ صاحب نے قبل از نماز جمعہ اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی منتقدانہ و گمراہ کن افکار و نظریات کے خلاف پرزور مذمت اور زوردار احتجاجی انداز میں ایک تقریر کی۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) اسلامی مشاورتی کونسل جیسے ایک خالص دینی ادارہ میں ڈاکٹر جیسے اسلام دشمن عنصر کی شمولیت اور بحیثیت سرپرست کا تعین یہ اجلاس نہایت مشکوک نگاہ سے دیکھتا ہے اور بلا تاخیر ڈاکٹر صاحب کو کونسل سے خارج کر کے عبرت ناک سزا دینے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تصنیف کردہ کتاب "اسلام" کو فی الفور ضبط کیا جائے۔

(محمد عبداللہ شاکر آفس سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو

برطرف کرنے کا مطالبہ

گوجرانوالہ جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی جنرل کونسل کا اجلاس زیر صدارت ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا عبدالواحد صاحب منعقد ہوا۔ جماعت کی تنظیم نو کے سلسلے میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی جنرل کونسل کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے "اسلام" نامی کتاب میں جو شر انگیز اور تمام امت مسلمہ کے عقائد اور دین کے بنیادی اصول کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے۔ اسے فوری طور پر ضبط کر کے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اس ناپاک جرأت اور گستاخی پر قرار واقعی سزا دینے کے ساتھ ساتھ اس کے ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے الگ کیا جائے۔

یہ قرارداد جمعیۃ علماء انتظام کی تحریک پر جامع مسجد شیرانوالہ ٹاؤن۔ جامع مسجد شیرانوالہ، مسجد لاکڈ روڈ پی، مسجد جڑ محلہ، گلی لانگریاں والی۔ مسجد لنڈا والی۔ مسجد پاک ٹنڈا والی۔ مسجد نور کے جمعہ کے اجتماعات میں بالاتفاق منظور کی گئی۔

(محمد اکرم شاہد)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو برطرف کیا جائے

۲۴ ربیع الثانی ۸۸ھ کو جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً اس کے عہدہ سے برطرف کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام صدر کراچی)

فلم خانہ خدا کے خلاف غم و غصہ

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی طرف سے شہر کی تمام مسجدوں میں نماز جمعہ سے قبل مقامی سینما میں چلنے والی فلم خانہ خدا کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ تمام مساجد کے ائمہ نے اپنی تقریروں میں اس فلم کو دیکھنا حرام قرار دیا۔

(محمد ادریس)

گوجرانوالہ میں کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی پہلی تاریخی کانفرنس گوجرانوالہ میں وسط ستمبر میں منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ جس میں پاکستان کے مشہور و معروف علماء کرام و شعراء شرکت کریں گے۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ (محمد اکرم شاہد)

مرزائیت سے توبہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی وعظ و نصیحت کے بعد سمیع اللہ عبدالرشید۔ محمد سعید جو کہ جدی مرزائی تھے بمعہ اپنے کنبے کے تیرہ افراد مرزائیت سے توبہ کر کے حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(محمد اکرم شاہد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ)

کارروائی جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ

۱۹ ۷/۶۸ بروز جمعہ خاص اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا عبدالحمید صاحب فاروقی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ جمعہ کے بعد اجلاس عام منعقد ہوا اور جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

سرپرست — حافظ مولانا محمد مبارک صاحب
امیر — مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب خطیب
نائب امیر — مولانا محمد یار صاحب
مولانا غلام اکبر صاحب
ناظم — میاں فیض محمد صاحب

(فیض محمد عفی عنہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ بعد نماز عصر مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلور کوٹ میں ضلعی مجلس شوریٰ میانوالی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا جس میں آنے والے انتخابات، مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد، ضلع فنڈ کی مضبوطی، ضلعی کانفرنس بلانے کے مسائل زیر غور آئے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مولانا عبدالستار خاں نیازی کی گرفتاری پر صدائے احتجاج۔

(۲) ضلع میانوالی کے ڈاک خانہ جات کا پشاور ڈویژن سے الحاق عوام کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ دوسرے نظاموں کی طرح ڈاک خانہ جات کا نظام بھی سرگودھا ڈویژن سے کیا جائے۔

(۳) مرکزی کانفرنس کی قراردادوں اور مطالبات کی پوری پوری تائید۔

(ڈاکٹر دین محمد فریدی مبلغ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

امیر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی پر پابندی

حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار پروڈپٹی کمشنر ضلع لائلپور نے تین ماہ کے لئے ضلع لائلپور کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ شاہ صاحب یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تقریروں سے ملک میں فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے۔ ہم اہل شہر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کو جو نوٹس دیا گیا ہے، فی الفور واپس لیا جائے۔

(حافظ محمد ادریس پانی پتی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ

۲۲ اگست مطابق ۲۷ جمادی الاولیٰ بروز جمعرات ۳ بجے شام بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام نزد نیاز ہوٹل سکھر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے (انشاء اللہ) جس میں ضلعی کانفرنس منعقد کرنے و دیگر اہم امور پر غور کیا جائے گا۔

(محمد انور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

بنوں کے علماء کا متفقہ مطالبہ

کارنیوال (ورائٹی شو) کو فوراً بند کیا جائے

آج بروز جمعہ مورخہ ۹ ۷/۶۸ کو بنوں کی مساجد میں نماز جمعہ میں علماء کرام نے ضلعی حکام سے پرزور مطالبہ کیا کہ بنوں سے اس بے حیائی کو فوراً دور کیا جائے اور مسلمانان بنوں کے جذبات کا احترام کریں۔

(قاری حضرت گل ناظم اعلیٰ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بنوں)

پنڈ دادن خاں

جامع مسجد کٹڑہ گلی میں دو روزہ اجلاس ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کا قیام زیر سرپرستی حضرت مولانا عبدالستار صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی عمل میں لایا گیا۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام حافظ عطاء اللہ صاحب پنڈ دادن خاں۔ نائب امیر قاری عبدالحمید صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا غلام یٰسین صاحب معاون ناظم اعلیٰ نشر و اشاعت مولانا حافظ شبیر احمد جس مسجد میں اتحاد العلماء کا مبلغ خطابت کیا کرتا اس مسجد میں مولانا عبدالستار صاحب راولپنڈی والے درس قرآن دیا کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ذیل پلندری کا انتخابی اجلاس

۲۴ جولائی کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالودود صاحب صدر مدرس منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

صدر — حضرت مولانا محمد صادق صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند حال پلندری
نائب صدر — مولانا محمد خلیل صاحب مدرس دارالعلوم پلندری
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد صدیق صاحب مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری پونچھ۔
نائب ناظم — مولوی محمد اعظم پلندری
خازن — مولوی محمد عبداللہ صاحب پلندری

اس کے علاوہ ممبران حضرات کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

(محمد صدیق ناظم اعلیٰ)

جنڈالہ آزاد کشمیر میں سیرت کانفرنس

۲۶ جون ۶۸ء کو جنڈالہ آزاد کشمیر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قاری عبدالرزاق صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا محمد حنیف صاحب حکیم مولانا محمد افضال حسینی نے تقریر فرمائی

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بنگوئیں کا انتخاب

امیر — حضرت مولانا محمد افضال حسینی خطیب جامع مسجد بنگوئیں
نائب امیر — مولانا سید اصغر علی شاہ صاحب سرمیلہ
ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا سید لقمان شاہ صاحب خطیب جامع مسجد جالوٹھ بنگوئیں
نائب ناظم — مولانا خورشید صاحب خطیب جامع مسجد ہلال بازار بنگوئیں
ناظم نشر و اشاعت — محمد فرید خاں مدرسہ تعلیم القرآن
خازن — سردار محمد رحمان خاں صاحب بنگوئیں۔

(محمد فرید خاں)

دفتر جمعیۃ ساہیوال کی تبدیلی

جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کا دفتر اور اس کے ماتحت چلنے والے تمام ادارے محلہ عیدگاہ سے انصار روڈ بالمقابل سٹی پوسٹ آفس تبدیل ہو گئے ہیں متعلقہ حضرات سے درخواست ہے کہ پتہ کی تبدیلی نوٹ فرمالیں اور آئندہ تمام خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

(اجمل خاں امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال)

مودودیت

ایک پُراسرار اور پیچیدہ تحریک و تنظیم

اسلام کی تاریخ کا ایک طویل باب بعض نہایت ہی پیچیدہ اور پُراسرار تحریکوں اور تنظیموں کا حامل ہے جن کی بدولت نہ صرف یہ کہ اسلام کے ہمہ گیر دعوتی و تبلیغی کام میں شدید رکاوٹ واقع ہوئی بلکہ ملت اسلامیہ میں تفریق و انتشار کے بیج بار آور ہوئے اور اسلام کے دشمنوں کو مسلمان ملت کے خلاف اپنے ناپاک عزائم پورے کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

تحریک اسلام کی پہلی پُراسرار تحریک و تنظیم

اس قسم کی پراسرار تحریکوں کی ابتداء خلیفہ ثانی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حادثہ شہادت سے ہوتی ہے۔ جس کا باقاعدہ شر انگیز تنظیمی و تحریکی ظہور، خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ کے عہد خلافت کے آخری سالوں میں ہونا شروع ہوا اور بالآخر خلیفہ ثالث کی دردناک شہادت اور خلافت راشدہ کے تعطل تک جا پہنچا۔

تاریخ اسلام میں اس پہلی پراسرار تحریک و تنظیم کا نام "سبائیت" ہے، جسے اسلام اور مسلمانوں کے ایک بدترین دشمن عبداللہ بن سبا یہودی نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اور ملت اسلامیہ و خاندان بنو ہاشم کا غم خوار بن کر نوخیز و نومسلم مسلمانوں میں پھیلایا۔

پھر "سبائیت" کے ہی نقش قدم پر معتدد پراسرار تحریکیں، تیسیوں مختلف ناموں، بھیسوں اور بہروپوں کے ساتھ بعد کے ادوار میں نمودار ہوتی رہیں اور ملت اسلامیہ کو انتشار و مشکلات کا شکار بناتی رہیں۔

پُراسرار تحریکوں و تنظیموں کی اقدار مشترک

تاریخ کا طالب علم جب ان تحریکوں و تنظیموں کا بغور مطالعہ و تجزیہ کرتا ہے تو ان کے مابین ناموں اور شکلوں کے فرق و اختلاف کے باوجود درج ذیل اوصاف میں ان سب کو مشترک ایک رنگ پاتا ہے۔

(۱) یہ تحریکیں و تنظیمیں اپنے زمانہ کے وسیع ترین فن پروپیگنڈے کی حامل و ماہر ہوا کرتی ہیں۔

(۲) ان تحریکوں کی اساس، احیاء اسلام کی مدعیانہ دعوت اور نعرے پر ہوتی ہے۔

(۳) یہ تحریکیں اپنی تنظیم عمامۃ المسلمین سے علیحدہ اور کٹ کر بڑے ہی احتیاط و چھان بین کے ساتھ مختلف درجہ بندیوں میں منظم کیا کرتی ہیں۔

(۴) ان تحریکوں و تنظیموں کا مدار کسی فرد واحد کی "پُراسرار روحانیہ شخصیت" پر ہوا کرتی ہے۔ جسے تحریک سے وابستہ افراد نہ صرف اپنے زمانہ کا بلکہ تمام زمانوں کا کامل ترین و اعلیٰ ترین انسان باور کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی وقت اسے مافوق الفطرت شخصیت بھی بتانے لگتے ہیں۔

(۵) یہ تحریکیں "اسلام" کی ایسی خود ساختہ تعبیر کرتی ہیں جو صرف ان کے تنظیمی قامت پر ہی درست نظر آتی ہے۔ ان کے سوا ہر فرد و گروہ اس "تعبیر جدید" کی روشنی میں "بے اسلام" یا "ناقص الاسلام" دکھائی دیا کرتا ہے۔

(۶) ان تحریکوں کا اولین "تنقیدی نشانہ" اپنے اپنے زمانہ کے مسلمان اکابر و خواص بنا کرتے ہیں۔

(۷) یہ تحریکیں دوسروں پر بالخصوص اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والوں پر تنقید و نکتہ چینی میں سخت بے باک ہوتی ہیں۔ جبکہ اپنے بارے میں اور اپنی "مقتدا مدعیانہ شخصیت" کے بارے میں ادنیٰ سی جائز تنقید تک کو بھی برداشت نہیں کیا کرتیں

الغرض مذکورہ بالا "عناصر سبعہ" اور اجزائے ترکیبی کے خمیر کے ساتھ ان پراسرار تحریکوں و تنظیموں کی تخلیق و تشکیل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ وہ بنیادی خواص ہیں، جو اوائل اسلام کی پراسرار تحریک و تنظیم "سبائیت" سے لے کر ہر عہد کی اور عہد حاضر کی "اسلام" کے نام پر اٹھنے والی ہر پراسرار تحریک میں مشترک طور پر پائے جائیں گے۔

ان "حقائق تاریخیہ" کی روشنی میں جب مودودی صاحب کی تحریک و تنظیم اور ان کے افکار و نظریات کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو حیرت انگیز طور پر اس میں بھی مذکورہ بالا "عناصر سبعہ" نہایت اعلیٰ پیمانے پر شامل پائے جاتے ہیں۔ اور مودودی صاحب کی شخصیت و تحریک و تنظیم پراسراریت کے اس سلسلہ کی ایک مضبوط کڑی نظر آنے لگتی ہے جو تاریخ اسلام کے چودہ سو سالہ دور پر محیط ہے۔

مودودی صاحب کی پراسرار شخصیت مختلف مرحلوں میں

اس ضمن میں سب سے پہلے مودودی صاحب کی شخصیت جب زیر مطالعہ آتی ہے تو وہ پراسراریت کے مختلف مرحلوں کی حامل ملتی ہے۔ جیسا کہ ان کی سوانح سے متعلق شائع شدہ مواد سے ظاہر ہے۔

● ـــــ مودودی صاحب کے خاندانی و ذاتی احوال سے قطع نظر جو ہمارے موضوع سے ... خارج ہیں، ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ دہلی کے باشندے ہیں۔ لیکن پبلک حیثیت میں ہم انہیں سب سے پہلے غالباً ۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء میں یا اس کے لگ بھگ "جبلپور" (بھارت) سے نکلنے والے ایک مقامی اخبار "تاج" کی کرسی ادارت پر پاتے ہیں۔ "جو تحریک ترک موالات" کے دوران آل انڈیا خلافت کمیٹی کے زیر انتظام یا زیر سرپرستی چلتا تھا

لیکن جب حکومت سی۔ پی۔ ترک موالات کی حمایت میں لکھے جانے والے کسی سخت مضمون کی بنا پر اس اخبار کے دفتر پر چھاپہ مارتی ہے اور اس کے عملہ ادارت کو گرفتار کرنا چاہتی ہے تو مودودی صاحب کے بجائے حافظ علی بہادر خاں بی۔ ایس۔ سی علیگ جو بعد میں اخبار "ہلال بمبئی" کے مالک و مدیر بنے، گرفتار ہوتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ اور مودودی صاحب پراسرار طریقے پر غائب ہو جاتے ہیں۔

(بہ روایت حافظ علی بہادر خاں مرحوم)

● ـــــ اس کے کچھ عرصہ بعد اچانک مودودی صاحب حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی ناظم جمعیۃ علماء ہند کی مشفقانہ رہنمائی میں روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے مقالہ نگار نظر آتے ہیں۔ لیکن کچھ مدت کے بعد جب جمعیۃ علماء ہند کی صدارت و قیادت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم سامراج دشمن کے ہاتھوں میں آتی ہے، اور جمعیۃ علماء مسلمانان ہند کی ملی انفرادیت کے تحفظ کی خاطر "نہرو رپورٹ" کی سفارشات کو رد کرتی ہے۔ اور جیسا کہ مودودی صاحب کے ہی ایک معتقد خورشید احمد صاحب (کراچی) نے لکھا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی وحدت ملی کی خاطر زیادہ سخت رویہ اختیار کرنے کی جب پالیسی اختیار کی اور اخبار الجمعیۃ کے مضامین کو اس پالیسی کے مطابق ... بنانا چاہا، تو مودودی صاحب نہایت پراسرار طور پر روزنامہ الجمعیۃ دہلی سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں

● ـــــ اس کے بعد مودودی صاحب کو اچانک ریاست بھوپال میں پراسرار طور پر کئی سال مقیم دیکھا جاتا ہے۔ اور اس دوران ان کا ربط و ضبط نیاز فتح پوری وغیرہ افراد کے ساتھ بڑھا ہوا دیکھنے میں آتا ہے۔

● ـــــ بھوپال کے بعد وہ کبھی اورنگ آباد (دکن میں) دکھائی پڑتے ہیں اور کبھی حیدر آباد (دکن) میں

● ـــــ حیدر آباد میں ان کی مجلسی زندگی وہاں کے جاگیر دار طبقے کی معیت میں گذرتی نظر آتی ہے اور لگتا ہے کہ وہ سنیما اور رقص و سرود کی مجلسوں میں بھی وہ شرکت کرتے نظر آتے ہیں۔

(بہ روایت ماہر القادری صاحب ایڈیٹر فاران کتاب "مولانا مودودی اپنی ذات دوسروں کی نظر میں")

● ـــــ حیدرآباد میں ہی ان کا تعلق ایک اور پراسرار شخصیت "ابو مصلح بہاری" کے ساتھ بڑھتا ہوا دیکھا جاتا ہے جو ریاست حیدرآباد کی امداد کے ساتھ ماہنامہ "ترجمان القرآن" نکالتے تھے اور حکومت الٰہیہ کا نظریہ پیش کر کے ہندوستان کی تحریک آزادی کی شدید مخالفت کر رہے تھے۔

● ـــــ حیدرآباد میں مودودی صاحب مہدوی فرقہ کے اجتماعات میں بھی تقریریں کرتے نظر آتے ہیں۔ (دیکھئے ان کے قدیم مجموعہ ہائے تقاریر)

● ـــــ اس دوران گاہے گاہے مودودی صاحب دہلی میں حکومت ہند کے بعض بلند پایہ مسلمان افسران کے ڈرائینگ روم میں مقیم انسائیکلو پیڈیا آف برطانیہ وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کرتے اور ان افسران کی نجی مجالس میں حصہ لیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

● ـــــ پھر انہیں جرمنی اور یورپ سے لوٹے ہوئے خیری برادران (عبدالستار خیری اور عبدالجبار خیری) جنہوں نے پہلی "جماعت اسلامی" دہلی میں بنائی تھی) کے ساتھ پراسرار ملاقاتوں میں مصروف پایا جاتا ہے۔

● ـــــ اور پھر دفعتاً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ماہنامہ "ترجمان القرآن" حیدرآباد دکن کے مدیر اور پراسرار شخصیت ابو مصلح بہاری پراسرار طور پر رسالہ ترجمان القرآن مودودی صاحب کے سپرد کر کے غائب ہو جاتے ہیں۔

● ـــــ رسالہ ترجمان القرآن حیدرآباد سے نکل رہا ہوتا ہے کہ دو تین سال بعد مودودی صاحب پٹھانکوٹ نزد قادیان میں حکومت ہند انگلشیہ کے ایک ملازم افسر چودھری نیاز علی صاحب کے مسکن پر مقیم نظر آتے ہیں، اور ترجمان القرآن حیدرآباد سے لاہور منتقل کر لیا جاتا ہے

● ـــــ کچھ عرصہ بعد سنا جاتا ہے کہ برطانوی حکومت کی عملداری اور ضلع گورداسپور کے انگریز ڈپٹی کمشنر کی حاکمیت میں واقع پٹھانکوٹ میں چودھری نیاز علی صاحب کے قطعات زمین پر "دارالاسلام" کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اور مودودی صاحب اس کے منتظم و سربراہ ہیں۔

● ـــــ کچھ عرصہ بعد مودودی صاحب لاہور ریڈیو سے تقریریں کرتے بھی سنائی دیتے ہیں۔

● ـــــ سہ گیا ... کہ مودودی صاحب نے دہلی آ کر اور مختلف مقامات سے چند آدمیوں کو بلا کر احیاء اسلام کے لئے ایک جماعت قائم کی ـــــ

● ـــــ پھر سنا گیا کہ جماعت ختم ہو گئی۔

● ـــــ اس دوران اسلامیہ کالج لاہور میں بطور لیکچرار بھی مودودی صاحب کے تقرر کا ذکر ملتا ہے۔

● ـــــ غالباً ۱۹۴۱ء یا ۱۹۴۲ء میں مودودی صاحب چند نوخیز و سرکردہ علماء مثلاً مولانا منظور نعمانی صاحب۔ مولانا قمرالدین صاحب الہ آبادی، مولانا جعفر شاہ صاحب پھلواڑی، مولانا امین احسن اصلاحی صاحب وغیرہم کے ساتھ مل کر "جماعت اسلامی" کے نام سے ایک نئی جماعت کے قیام کا اعلان کرتے ہیں۔ جس میں خود مودودی صاحب بھی از سر نو کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے نومسلم ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسی انداز پر اپنے دوسرے رفقاء کو بھی اپنے نئے اسلام و جماعت کا رکن بناتے ہیں۔

مسلمانوں کے اندر ہی اسلام کے نام پر قائم ہونے والی جماعت میں شامل ہونے کا یہ وہ پراسرار طریق ہے جس کا سراغ صرف ان باطنی تحریکوں میں ہی ملتا ہے جن کے ڈانڈے "سبائیت" سے ملتے ہیں۔

۲۳، ۲۴ سال کی پراسرار دوڑ دھوپ کے بعد جس کے دوران مودودی صاحب کبھی جبلپور، کبھی دہلی، کبھی بھوپال، کبھی اورنگ آباد، کبھی حیدرآباد دکن، کبھی پٹھانکوٹ، کبھی لاہور وغیرہ وغیرہ مقامات پر مختلف شخصیتوں سے پراسرار ملاقاتیں کرتے اور پراسرار زندگی گذارتے نظر آتے ہیں۔ جس کی کوئی اور کاروباری یا معاشی وجہ بظاہر نظر نہیں آتی۔ بالآخر ہم انہیں ۴۲-۱۹۴۱ء میں ایک داعی و بانی جماعت کی حیثیت سے پاتے ہیں جو اپنی ہر معاصر تحریک، تنظیم اور شخصیت کی شدید ترین تغلیط و تنقید کر رہا ہوتا ہے۔ اور وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کا بھی مخالف ہے۔ اور مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کا بھی وہ انگریزی اقتدار باقی رہنے دے کر مسلمانوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ اپنے آبائی اسلام کو ناقص و غلط سمجھتے ہوئے از سر نو "کلمہ" پڑھ کر اس کی قائم کردہ نئی جماعت میں داخل ہوں، اور حصول آزادی و قیام پاکستان کی جدوجہد کو خیرباد کہہ کر حکومت ا[illegible] قیام کو نصب العین بنائیں۔

یہ ہیں مودودی صاحب کی شخصیت کے مراحل، جن سے گذر کر وہ ایک پراسرار تحریک کے بانی و داعی بنے

مودودی صاحب کے افکار و نظریات کی پراسراریت

مودودی صاحب کی شخصیت کی مذکورہ "پراسراریت" کے بعد ان کے افکار و نظریات [illegible] قسم کی "پراسراریت" کے حامل نظر آتے ہیں۔

تفصیلی تجزیہ تو کسی دوسرے موقعہ پر کیا [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہاں صرف اتنا عرض کر [illegible] ہوگا کہ ماہنامہ ترجمان القرآن سے قبل کی ان [illegible] کو نظر انداز کر کے جب ہم انہیں ایڈیٹر ترجمان [illegible] کی حیثیت میں پڑھتے ہیں تو ان کے نظریات [illegible] تغیر پاتے چلے جاتے ہیں۔

پھر جب وہ داعی جماعت کی حیثیت بھی اختیار کر لیتے ہیں تو ان کے [illegible] میں تغیرات کا نیا رنگ آ جاتا ہے۔

یہ رنگ قیام پاکستان کے بعد نمایاں تبدیل ہو جاتا ہے کہ ان [illegible] ترین اور عظیم ترین رفقاء اور جماعت کے اعلیٰ ترین عہدہ دار تیزی کے [illegible] یکے بعد دیگرے ان سے علیحدہ ہو جا[illegible]

ـــــ ابتداءً تو اپنی تحریروں میں مودودی صاحب مسلمانوں میں جماعت بندی کی شدید مخالفت کی [illegible] میں وہ خود مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جو گذشتہ جماعت بندیوں سے کہیں زیادہ فرقہ ساز [illegible] انتشار انگیز ثابت ہوتی ہے۔

ـــــ وہ خطبات میں توحید و عبادت کا ایسا تصور دیتے ہیں۔ جس میں خا[illegible] تک مجاوروں، پجاریوں اور برہمنوں کی لوٹ کھسوٹ کا معبد و مندر نظر آ[illegible] لگتا ہے ـــــ لیکن ـــــ خود ایک کپڑے کے ٹکڑے کو غلاف کعبہ کا نام دے [illegible] مسلمانان پاکستان سے اس کی پوجا [illegible] اور اس پر چڑھاوے چڑھواتے نظر آتے ہیں

ـــــ وہ اپنے بعض ..... مضامین میں مسلمانوں کے علیحدہ قوم ہونے کا نظریہ شدت سے پیش کرتے ہیں اور اس کے لئے "ریاست کے اندر ریاست" کے نظریہ کے ساتھ ان کی جداگانہ حکومت کا تصور پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب مسلم لیگ، مسلمانوں کی جداگانہ قوم کا نقطۂ نظر پیش کر کے "پاکستان" کے نام سے ان کی جداگانہ حکومت کے قیام کی مہم چلاتی ہے تو وہ اس نقطۂ نظر کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ (دیکھئے سیاسی کشمکش حصہ سوم اور ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۶ء تک کے رسالہ جات ترجمان

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے بعض اکابر سے خط و کتابت

مارشل لاء ۱۹۵۸ء سے پہلے بعض سیاسی امور پر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے چند اکابر کے ساتھ میری طویل خط و کتابت ہوتی رہی۔ اس خط و کتابت کی اشاعت کے لئے بہت سے حضرات نے مجھے بار بار لکھا۔ ایک مرتبہ یہ خط و کتابت اشاعت کے لئے دے بھی دی گئی۔ لیکن اسی دوران مودودی صاحب مع اپنی جماعت کے اعلیٰ عہدہ داران کے گرفتار کر لئے گئے اور جماعت خلاف قانون قرار دے دی گئی، اس لئے میں نے ایسے موقعہ پر اس کی اشاعت مناسب نہیں سمجھی اور مواد پریس سے واپس لے لیا۔

چونکہ مودودی صاحب کے علاوہ ان کی جماعت کے وہ دوسرے اکابر جن سے میری خط و کتابت ہوئی، بیشتر انہیں امور پر جن کی نشاندہی میں نے متذکرۃ الصدر خط و کتابت اور ۵۸ء کے آغاز میں "الفرقان" لکھنؤ میں شائع ہونے والے مضامین میں کی تھی ... اظہار اختلاف کرتے ہوئے جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ اس لئے ان کے ساتھ کی گئی خط و کتابت کی اشاعت غیر ضروری معلوم ہوتی ہے۔

البتہ مودودی صاحب کے ساتھ کی گئی مراسلت میں سے جو مختصر سا مواد ب میرے پاس محفوظ رہ گیا ہے۔ وہ احباب کے اصرار پر ترجمان اسلام کے ذریعہ اشاعت کے لئے دیا جا رہا ہے۔ آئندہ شمارہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (کمال)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۱۸)

بلکہ مَنْ هُمْ کے جواب میں بجائے مَا اَنَا عَلَيْهِ کے سیدھی تعبیر یہ تھی کہ مَا جِئْتُ بِهٖ فرما دیا جاتا یعنی معیار حق وہی ہے جسے لے کر میں آیا ہوں۔ یعنی شریعت

(ب) پھر اس طریقہ کو شخصیت کی طرف منسوب کرنے کے سلسلہ میں بظاہر مَا کے اَنَا کافی تھا اور یہ فرما دینا بس کرتا تھا کہ نجات و ہلاکت کے پہچاننے کا طریقہ میری ذات ہے تاکہ معیار حق صرف رسول کی ذات ہوتی۔ لیکن آپ نے اپنے ساتھ اپنے صحابہ کو بھی شامل فرمایا جس سے واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ فرقوں اور مختلف مکاتب خیال کے حق و باطل کے پرکھنے کا معیار جیسے رسول کی ذات ہے ویسے ہی صحابہ رسول کی ذوات بھی ہیں۔ اور اس لئے رسول خدا کی موجودگی یا عدم موجودگی میں کسی فرقہ اور مکتب خیال کے افراد پرکھنے کے لئے یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ وہ صحابہ کی راہ کے مطابق چل رہے ہیں یا مخالف سمت میں ہیں۔ ان کی اطاعت کر رہے ہیں یا اس سے گریزاں ہیں ان کے ساتھ حسن ظن کا برتاؤ کر رہے ہیں یا سوء ظن، اور بے اعتمادی کا۔ کہ یہی شان کسی شے کے معیار ہونے کی ہوتی ہے جس سے صاف طور پر رسول خدا کے ساتھ صحابہ رسول کا معیار حق ہونا واضح ہو جاتا ہے اور یہ حدیث اس بارہ میں نص صریح ثابت ہوتی ہے۔ جس کا مقصد ہی یہ ثابت کرنا ہے۔

(ج) ادھر الفاظ حدیث سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ رسول خدا کے سوا ایک دو صحابی ہی معیار حق نہیں بنا دیئے گئے۔ بلکہ صحابی جمیع کا صیغہ لا کر اشارہ کیا گیا ہے کہ رسولؐ کے سوا تمام صحابہ معیار حق بن کر واجب الاطاعت ہیں جس کے لئے احادیث میں ایک ایک، دو دو، چار چار، اس سے زیادہ اور پھر بیوی جماعت کی اقتدا کے اوامر وارد ہوتے ہیں۔ کیونکہ معیار اگر معیار ہو کر بھی واجب الاطاعت نہ بنے۔ تو وہ معیار معیار نہیں رہتا اور جبکہ معیار حق ساری جماعت صحابہ کو فرمایا گیا۔ تو سارے سے ہی صحابہ بلا استثناء واجب الاطاعت بھی قرار دے دیئے گئے ممکن ہے کہ کسی شکی کو شک و شبہ گذرے کہ جب صحابہ کے فروعی مذاہب مختلف رہے۔ اور مسائل میں اختلاف تناقض تک نظر آتا ہے تو لامحالہ ایک کی اطاعت کر کے بقیہ کی اطاعت سے دست برداری ہی دینی پڑے گی ورنہ ضدین کا اجتماع ہو جائے گا، جو ناممکن المحل ہے، تو پھر سب کی اطاعت و پیروی کہاں رہی اور ممکن ہی کب ہوئی؟ جواب یہ ہے کہ اگر ایک کی پیروی دوسروں کی طعن و تنقید سے بچا کر اور سب کی عظمت رکھ کر ہو۔ تو وہ سب کی پیروی کہلائے گی۔ جیسے سلسلہ نبوت میں عملاً پیروی ایک رسول کی ہوتی ہے۔ مگر معیار حق سب کو سمجھا جاتا ہے۔ عظمت و تنزیہ اور تقدیس سب کی یکساں کی جاتی ہے۔ تنقید و تخطیہ سب کا معصیت سمجھا جاتا ہے۔ تو یہی سارے انبیاء کی پیروی شمار کی جاتی ہے۔ ورنہ کسی ایک پر بھی زبان طعن یا لسان نقد و تبصرہ کھول کر ہزار کی پیروی بھی پیروی نہیں ہے بلکہ سب پر مخالفت اور بغاوت ہے۔ کیونکہ خود حضرات صحابہ فروعات میں مختلف رہنے کے باوجود آپس میں ایک دوسرے کی عظمت و توقیر کو واجب و لازم سمجھتے اور اس کے خلاف کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ذیل کے ارشاد نبوی میں اس حقیقت پر روشنی بھی ڈال دی گئی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم (میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے) ایہم کے لفظ سے اقتداء تو مطلق رکھی گئی ہے۔ کوکسی کی بھی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔ لیکن نجوم کے لفظ سے نورانی سمجھنا اور ہادی مانناسب کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے یہ نہیں کہ جس کی پیروی کرو۔ نجم ہدایت اور نور بخش صرف اسی کو سمجھو۔ پس پیروی کا عمل تو ایک دو تک محدود ہو سکتا ہے۔ لیکن نورافشانی کا عقیدہ ایک دو تک محدود نہیں رہ سکتا۔ وہ سب کے لئے ماننا لازمی ہوگا" مقدمہ مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت از ضیاء ناصر ۲)

حضرت قاری صاحب مدظلہ نے اپنے مخصوص حکیمانہ رنگ میں صحابہ کے اجتہادی اختلافات کی توجیہہ فرما کر یہ سمجھا دیا ہے کہ یہ اجتہادی اختلاف ان کے معیار حق ہونے اور تنقید سے بالاتر ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اگر مفتی محمد یوسف صاحب تھوڑی دیر کے لئے مودودیت سے بالاتر ہو کر اس پر غور و فکر فرمائیں تو امید ہے کہ ان کا شک بھی زائل ہو جائے۔

ایک اور طعن کا جواب

معیار حق کی بحث میں عموماً مودودی صاحبان یہ طعن دیا کرتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے لیکن باوجود اس کے ان سے زنا کا ارتکاب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر حد شرعی جاری کی گئی تھی، تو اس قسم کے گناہ کے ارتکاب کے باوجود ہم ان کو معیار حق کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اور خود مودودی صاحب نے بھی مفتی محمد یوسف صاحب کے خط کے جواب میں یہ لکھا کہ:۔ حضرت ماعز کی مغفرت میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے ایسی توبہ کی کہ جو دنیا میں کم ہی کسی نے کی ہو۔ مگر کیا اس سے امر واقعہ کو کہ ان سے زنا کا صدور ہوا تھا بیان کرنا ممنوع ہے؟ (ماہنامہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک نومبر ۱۹۶۵ء)

اس کا جواب یہ ہے کہ گو حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے یہ گناہ ہوا۔ لیکن ان کو توبہ بھی ایسی نصیب ہوئی۔ جس کے متعلق خود مودودی صاحب بھی یہ مان رہے ہیں کہ:۔ ایسی توبہ دنیا میں کم ہی کسی نے کی ہوگی"۔ تو اب ان کی یہ توبہ ہی دوسروں کے لئے توبہ و استغفار کے سلسلہ میں معیار حق بن جائے گی۔ اب ان پر تنقید جائز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں) اسی طرح اگر شاذ و نادر کسی صحابی سے کوئی غلطی ہوئی تو اس کو خالص توبہ اور اصلاح کی بھی توفیق ملی۔ کوئی صحابی ایسا نہیں ہے جس کی وفات کامل ایمان اور رضائے خداوندی پر نہ ہوئی ہو۔ اور یہی بات ان کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی (میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنا لینا)

فقیہانہ تیور

علماء حق تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی صحابی کا ذکر اس طرح کیا جائے۔ جس میں اس کی تنقیص و تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔ لیکن یہ مودودیت کچھ ایسا فتنہ ہے کہ خواہ مولوی ہو یا مفتی جو بھی اس میں مبتلا ہو جائے مودودی صاحب کی صفائی میں وہ ایسا انداز بیان اختیار کرتا ہے جس میں نہ صرف صحابہ بلکہ انبیاء کرام کی بھی تنقیص و توہین لازم آتی ہے۔ چنانچہ عصمت انبیاء کی بحث میں چونکہ مودودی صاحب نے یہ لکھ دیا ہے کہ "حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں"۔ لہٰذا مودودی صاحب کا ہر وفادار حضرت یونس علیہ السلام کی کوتاہیاں شمار کرنے میں چابکدستی دکھلائے گا۔ چنانچہ مفتی محمد یوسف صاحب بھی اس سلسلہ میں یوں گوہر افشاں ہیں:۔

"اب معترضین حضرات ہی بتائیں کہ حضرت یونس علیہ السلام بے صبری کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹے تھے یا نہیں؟ اور بے صبری کی وجہ سے اذن خداوندی کے بغیر ان کا چلا جانا کوتاہی تھی یا نہیں؟ اور جب ان پر یہ واجب اور لازم تھا کہ وہ اپنی قوم میں رہ کر

تبلیغ کرتے اور بے صبر ہو کر نہ چھوڑ جاتے
تو ان کی یہ کوتاہی فرائض رسالت کی ادائیگی
سے متعلق ہوتی یا نہیں؟" (علمی جائزہ ص۱۳۰)

یہاں عصمت انبیاء کی بحث مقصود نہیں۔ اس بارے میں مفتی صاحب کے استدلالات کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے یہ عبارت اس امر کے ثبوت کے لئے یہاں پیش کی ہے کہ مودودی صاحبان جب چاہیں، انبیائے کرام پر بھی اپنا تنقیدی نشتر چلانے میں دریغ نہیں کرتے اور مفتی صاحب نے تو جو انداز تحریر اختیار کیا ہے۔ اس میں حضرت یونس علیہ السلام کی یقیناً "تنقیص" پائی جاتی ہے۔ تو اب ان کا یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت انبیاء کو تنقید سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ مفتی صاحب سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیا ان کی مذکورہ عبارت میں حضرت یونس علیہ السلام پر تنقید نہیں پائی جاتی۔ وہی تنقید جو آپ صحابہ کرام پر تو جائز مانتے ہیں۔ لیکن انبیاء پر جائز قرار نہیں دیتے۔ چنانچہ استدلال میں مفتی صاحب نے لکھا ہے:۔

"جانچنے اور پرکھنے کے معنی میں جو تنقید ہو وہ ہر اس قول و عمل پر کی جا سکتی ہے جس میں صواب اور خطا دونوں کا احتمال ہو، اور اس قول و عمل پر تنقید نہیں کی جا سکتی جو خطا کے احتمال سے محفوظ ہو اور عصمت اس کے لئے یقینی ہو۔ چونکہ انبیاء علیہ السلام کے علاوہ کوئی شخص بھی معصوم نہیں ہے اس لئے اس کا قول خطا کے احتمال سے محفوظ نہیں ہو سکتا، لہٰذا وہ تنقید سے بھی بالاتر نہیں ہو سکتا۔" (علمی جائزہ ص۲۹۳)

ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر آپ کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کے قول و عمل میں خطا کا احتمال ہی نہیں ہے تو پھر آپ نے حضرت یونس علیہ السلام کی خطائیں اور کوتاہیاں کس لئے ثابت کی ہیں؟ کیا آپ حضرت یونس علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے؟

تنقید کا معنی اور مفہوم

مفتی محمد یوسف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
عربی محاورے میں تنقید کا لفظ نقد سے لیا گیا ہے۔ اور نقد، انتقاد اور تنقد سب کے معنی کتب لغت میں قریب قریب ایک ہیں یعنی کسی چیز میں غور و فکر اور تامل کرنے کے بعد یہ تمیز کرنا کہ جید ہے یا ردی، کھری ہے یا کھوٹی۔ اس کھرے اور کھوٹے کے درمیان تمیز کرنے کا نام تنقید، تنقد اور انتقاد ہے اگرچہ اس کے علاوہ بھی کتب لغت میں اس لفظ کے معانی بیان کئے گئے ہیں۔ الخ

(ب) اس محاورے سے تنقید کا لفظ اردو زبان میں جانچنے اور پرکھنے کے معنی میں مستعمل ہونے لگا ہے۔ یہاں تک کہ لغات عربیہ کے معانی بیان کرنے کے لئے جتنی کتابیں اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ تقریباً سب میں نقد انتقاد اور تنقید کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ جانچنا اور پرکھنا۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عربی محاورے میں یہ الفاظ عیوب اور نقائص، فضائل اور محاسن کے اظہار میں بھی مستعمل ہوتے ہیں ..... علامہ ابن اثیر نے نہایہ میں ذکر کیا ہے۔ وفی حدیث ابی الدرداء ان نقدت الناس لقدوک ای ان عبتهم واغتبتهم عابوك بمثله اھ۔
اس محاورے سے لفظ تنقید میں عیب جوئی کے معنی کی بھی گنجائش پائی جاتی ہے۔ خواہ اردو زبان میں تنقید کا لفظ اس میں مستعمل ہو یا نہ ہو۔ مگر اصل لفظ میں عیب جوئی کے معنی کی گنجائش ضرور پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کے عربی محاورات سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اب ذیل میں "تنقید کی شرعی حیثیت" پر بحث کی جاتی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ شریعت کی نگاہ میں تنقید کی کیا حیثیت ہے"۔ (علمی جائزہ ص۲۰۰/۲۰۱)

تنقید کی شرعی حیثیت

(ج) "تنقید کے مندرجہ بالا دو معنوں میں سے جو آخری معنی ہیں یعنی عیب جوئی یا عیب چینی۔ اس کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث کی رو سے یہ ہے کہ وہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کے مومن پر بھی جائز نہیں۔ الا یہ کہ تنقید نہ کرنے سے دین کی عظیم تر مصلحت فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ اسی قبیل سے وہ تنقید ہے۔ جو حفاظت دین کی غرض سے ائمہ حدیث نے رواۃ حدیث پر کی ہے جس کو ان کی اصطلاح میں "الجرح والتعدیل" کہتے ہیں۔ کئی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن میں کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے فقہا نے اس قسم کی تنقید کو جائز رکھا ہے۔ ان چند مخصوص صورتوں کے علاوہ کسی مومن پر بھی یہ تنقید جائز نہیں ہے۔ اگرچہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کا مومن کیوں نہ ہو، تو صحابہ کرام پر یا دوسرے ائمہ اور بزرگان دین پر تنقید کس طرح جائز ہوگی؟ (ص۲۰۱)

(د) یہ اس تنقید کی شرعی حیثیت ہے جو عیب چینی اور عیب جوئی کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ رہی وہ تنقید جو جانچنے اور پرکھنے کے معنی میں مستعمل ہوتی ہے تو اس کی شرعی حیثیت معلوم کرنے کے لئے درج ذیل سطور کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ تنقید کے دوسرے معنی جانچنے اور پرکھنے کے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ کسی قول اور فعل کو یا رائے یا عمل کو کتاب و سنت کی شرعی کسوٹی اور رد و قبول کے شرعی معیار پر جانچا اور پرکھا جائے اور جانچنے اور پرکھنے کے بعد دیکھا جائے کہ قابل قبول یا لائق تردید ہے۔ اس تردید کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ یہ ہر اس رائے اور قول و عمل پر کی جا سکتی ہے۔ جس میں صواب اور خطا صحیح اور غلط دونوں کا احتمال ہو، اور حق و صواب کا پہلو اس میں متعین نہ ہو۔ اور ہر وہ رائے اور قول و عمل قابل تنقید نہیں ہے جس میں حق اور صواب کا پہلو متعین ہو اور اس کی صحت یقینی ہو۔ اور خطا و غلط ہونے کا اس میں

جمعیۃ الطلباء اسلام ٹھیٹر ڈھ کا

آج مورخہ ۲۸ ربیع الثانی بروز جمعرات نماز عشاء مولانا محمد حیات صاحب نوتکوی کی صدا اور مولوی قاری نصیر احمد صاحب کی تلاوت اور صاحب کی نعت سے جمعیۃ الطلباء اسلام کا اجلا ہوا جس میں مولوی احمد خاں ناظم اعلیٰ نے کچھ تبصرہ کیا۔ نیز عہدیداران جمعیۃ کے علاوہ مولوی صاحب ایرانی نے شان صحابہ پر تقریر فرمائے مودودیت کی سخت تردید کی۔ اس کے بعد ہما جہان مولانا غلام اکبر قاسمی بلوچ صاحب انقلابی ولولہ انگیز و احتجاجی تقریر فرمائی۔ آخر میں آپ کہ ظلم خانہ خدا کا دیکھنا علماء اسلام نے حرام اس لئے حکومت کو اس کی نمائش برفی الفور بند کرنی چاہیئے۔ پھر بعد میں مولوی عبد الرزاق صا صدر جمعیۃ نے مولانا موصوف کی تائید میں تقریر ذیل قرارداد یں و مطالبات مولانا عبد الرزاق صا حکم سے مولانا قاسمی صاحب نے پاس کرائیں

(۱) یہ اجلاس کل پاکستان عربی مدارس کے سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پابندی پڑھا کر اپنی تحقیقی ذمہ داری ادا کریں۔

(۲) یہ اجلاس موجودہ عریانی، فحاشی، بے حیا خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ کی سخت مذمت کرتا اور کرتا ہے کہ ان کو فی الفور ختم کیا جائے۔ نیز مودود چونکہ اپنی کتب میں انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام و کرام سے سلف صالحین تک اپنی تنقیدات کا بنایا ہے۔ اس کے رویہ نے کروڑہا مسلمانوں کے کو مجروح کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطا ہے کہ یہ کتابیں ضبط کی جائیں۔

(۳) ایم، بی، سی سیگرٹ کی ایڈورٹائزمنٹ سے کیا کرتے ہیں۔ ۲۲ جون کو پنڈال میں بھی آ فلم دکھلائی۔ جو اسلامی معاشرے کے لئے سخت ہے۔ یہ اجلاس متعلقہ افسران سے مطالبہ کرتا ہے بے حیائی کی تبلیغ کا سلسلہ بند کریں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فضل الرحمٰن کو فی الفور ادارہ تحقیقات اسلامیہ دیا جائے اور اس کی کتاب "اسلام" ضبط کی جائے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے جس طرح چٹان کو بحال کر دیا ہے اس طرح اس کے پر مدیر آغا شورش کاشمیری کو فی الفور رہا کیا جائے۔

(محمد جان سہروانی متعلم مدرسہ جامع مسجد پر (خبر بقیہ)

احتمال ہی نہ ہو۔ ایسے قول و عمل معیار حق بھی ہیں ا تنقید سے بھی بالاتر ہیں (ص۲۰۳)

(باقی آئندہ)

حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند قدس سرہٗ کے والد ماجد
ذوالفقار علی صاحب قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور کے عثمانی شیخ میں ایک
وجاہت عالم تھے اور بصیغہ ملازمت ڈپٹی انسپکٹری مدارس ایک
بریلی میں مقیم رہے۔ حضرت مولانا ۱۲۶۸ھ میں وہیں تولد ہوئے
ماجد کا تبادلہ میرٹھ ہو جانے پر غدر کے زمانہ میں ایام طفولیت
ن کبھی میرٹھ اور کبھی دیوبند قیام رہا۔ قرآن مجید اور ابتدائی فارسی
ایک دین دار بزرگ میانجی صاحب سے پائی اور کتب عربیہ اپنے
ی مہتاب علی صاحب سے پڑھنی شروع کیں ابھی تہذیب و قدوری
ھتے تھے کہ دیوبند میں با اخلاص مقدس بزرگوں کے مشورہ سے
ایک مدرسہ عربیہ مرکزی دار العلوم الاسلامیہ جاری ہوا شیخ
حضرت مولانا محمد قاسم صاحب اس کے سرپرست قرار پائے حضرت
ہند اس کے سب سے پہلے شاگردوں اور طالب علموں میں داخل ہوئے
ثر کتب درسیہ یہاں پڑھنے کے بعد اپنے مخصوص استاذ مولانا محمد قاسم
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دیوبند اور میرٹھ میں رہ کر صحاح ستہ
دیگر علوم کی اعلیٰ کتابیں پڑھیں اور فیوض و کمالات حاصل فرمائے۔
کتب اپنے والد ماجد سے بھی پڑھیں۔ فراغت تحصیل سے پہلے ہی
ر میں بطور معین المدرسین درس دینا شروع فرما دیا۔ ۱۲۹۰ھ میں آپ کو
ے حقانی کے ہاتھ سے دستار فضیلت اور سند تکمیل عطا ہوئی۔ صاحب
ت بزرگوں کی تجویز سے ۱۲۹۲ھ میں باقاعدہ مدرس چہارم مقرر ہوئے اور
م کی متوسط و اعلیٰ کتب کی تعلیم دیتے رہے ۱۲۹۴ھ میں بزرگان ہندوستان
مشہور قافلہ میں جس میں مولانا محمد قاسمؒ، مولانا محمد یعقوبؒ، مولانا رشید احمدؒ
جان اور بہت سے مقدس مشاہیر علماء و صلحا شریک تھے حج بیت اللہ اور
ت حرم نبوی کے شوق میں روانہ ہوئے ان مقامات کے فیوض سے مشرف
ر چھ ماہ کے بعد بعافیت واپس ہوئے اور بدستور تعلیم علوم میں مصروف اور
حضرت استاد و مرشد مولانا محمد قاسم صاحب کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔
ی زمانہ میں اپنی مشہور محققانہ کتاب ایضاح الادلہ کے ابتدائی اجزاء
تحریر فرمائے۔

۱۲۹۷ھ میں مولانا محمد قاسم صاحب کی وفات کے غم و رنج میں
تمام تعلقات اور تعلیم و تعلم ترک کر کے عزلت گزینی اختیار فرمائی۔ مگر ایک ماہ
کے بعد مہتمم دار العلوم مولانا رفیع الدین صاحب کے ارشاد و اصرار سے تعلیم دینا
شروع فرمایا۔ جامع کمالات و نمونہ سلف، صدر مدرس مولانا محمد یعقوب صاحبؒ
کی وفات اور مولانا سید احمد صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد ۱۳۰۵ھ
میں حضرت مولانا باتفاق آراء صدر مدرس تجویز ہوئے اور چالیس سال تک
نشر و اشاعت علوم فرماتے رہے تمام اسلامیہ اور ان کے متعلق و تابع فنون
میں دستگاہ کامل رکھتے تھے اور سب علوم کی کتابیں بلا تکلف اعلیٰ تحقیقات
کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن علم حدیث میں مخصوص شہرت اور بے مثل تبحر تھا جس
کی وجہ سے اقطار ہندوستان اور ممالک بعیدہ سے طالبان علوم جوق در جوق
آنے لگے۔ مکہ، مدینہ، موصل، بصرہ، بلخ، بخارا، ہرات، قندھار، کابل ہر جگہ
کے طلبہ آپ کے حلقۂ درس میں آتے تھے۔ متعدد منتہی طلبہ مختلف اساتذہ
کی خدمتوں سے استفادہ کرنے کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے
تھے اور شکوک و شبہات کے کامل تشفی بخش جواب پانے کے بعد حضرت
مولانا کی زبان سے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے معانی و مضامین عالیہ
سنکر سر نیاز خم کر کے معترف ہوتے تھے۔ کہ یہ علم کسبی نہیں اور ایسا محقق عالم
اس وقت دنیا میں نہیں ہے۔ آواز صاف و بلند۔ تقریر نہایت سلیس و رواں
تھی۔ کلام میں خاص اثر تھا جو مضمون کو سامع کے دلنشین کر دیتا تھا جوانی
اور قوت کے زمانہ میں دن رات کے اکثر اوقات درس تدریس کے شغل میں
گذرتے تھے۔ لیکن آخیر ایام میں صرف دو تین گھنٹے روزانہ سنن ترمذی و بخاری
شریف کا درس دیتے تھے۔

عرصۂ دراز سے دوبارہ زیارت حرمین شریفین کا خیال لگا ہوا تھا۔ مگر ۱۳۳۲ھ
میں یہ داعیہ اور شوق ترقی پذیر ہوا۔ اور آپ نے مصمم ارادہ فرما ہی لیا۔ باوجود
اخفاء ارادہ کے اہل اسلام میں شہرت ہو گئی۔ کہ حضرت ہجرت کا قصد فرما رہے
ہیں۔ چنانچہ ہزارہا مہمان زیارت و دیدار کے لئے حاضر ہونے لگے اور ہجوم
خلائق رہنے لگا۔ دار العلوم کے منتظمین، مدرسین کو نصائح اور وصایا فرما کر
اور ضروری امور کے متعلق ہدایات دے کر آخر شوال ۱۳۳۳ھ کو دیوبند
سے روانہ ہو گئے۔ دہلی تک صدہا لوگ ہمراہ گئے۔ دو تین گھنٹہ اسٹیشن پر قیام
فرما کر بمبئی روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر چوتھے روز مع اپنے رفقاء کے جہاز میں
سوار ہو گئے اور بعافیت و صحت مکہ معظمہ پہنچ کر زیارت بیت اللہ سے مشرف
ہوئے اور تمام رفقاء نے حج و عمرہ ادا فرمایا اور بعد فراغت حج مدینہ منورہ
تشریف لے گئے جہاں آپ کے مخصوص شاگرد مولانا حسین احمد مہاجر مدنیؒ
مدرس حرم محترم نبوی نے شایان شان استقبال کیا۔ مولانا ممدوح کے مکان
پر چھ ماہ بعزت و احترام قیام فرمایا۔ بخاری شریف کا درس جاری ہوا جس میں
خود مولانا حسین احمد صاحبؒ اور ان کے تلامذہ اور معزز اہل علم مدینہ منورہ اور
دیگر طلبہ شریک درس ہوتے تھے۔ مولانا عربی میں تقریر فرماتے تھے۔ چونکہ بغاوت
اور جنگ شروع ہونیکی خبریں اڑ رہی تھیں۔ اس لئے حج کے راستے بند ہو
جانے کے اندیشہ سے چھ ماہ کے بعد بہ مشیت ایزدی حج کا قصد فرما کر
مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ چلے۔ مولانا حسین احمدؒ اور ان کے بھتیجے مولوی وحید احمد
صاحب خدمت کے لئے ہمراہ ہوئے اور ایک مختصر قافلہ میں بماہ شعبان
مکہ معظمہ پہنچے۔ اس مقدس شہر میں چونکہ گرمی نہایت شدت سے پڑتی
تھی اور گرانی بھی غیر معمولی تھی ایام حج میں چار ماہ کی دیر خیال کر کے چند
روز قیام کرنے کے ارادہ سے مع رفقاء طائف تشریف لے گئے انہیں
ایام میں ترکوں سے جنگ و بغاوت شروع کر کے شریف صاحب نے طائف
کا شدید محاصرہ کر لیا اور محصور لوگوں پر آب و دانہ بند کر دیا۔ حضرت مولانا
نے شعبان و رمضان میں دیگر محصورین کی طرح نہایت تکلیف و عسرت
برداشت کی شدت فاقہ سے جب اندیشہ جان کا ہوا۔ تو شرعاً ضروری
سمجھ کر محاصرہ سے نکلنے کی عمدہ تدبیر کر کے کامیاب ہو گئے۔ اور صحیح و سالم
ماہ شوال میں مکہ معظمہ پہنچ گئے اور ایام حج کا انتظار کرتے رہے۔ ذی الحجہ
۱۳۳۴ھ میں تیسرا حج ادا فرمایا اور مشاغل حقہ میں مصروف رہنے لگے۔
بخاری شریف کا درس ہوتا تھا اور اہل سعادت ظاہری و باطنی فیوض
حاصل فرما رہے تھے۔ کہ شریف صاحب کی بغاوت کو برحق ثابت کرنے
اور ترکوں کے کفر و تفسیق کا حکم دینے کے لئے ایک استفتاء پیش ہوا۔
حضرت مولانا نے کمال حقانیت سے بلا خوف عواقب تصدیق سے انکار
فرمایا۔ شریف صاحب کے دل میں عناد و بغض پیدا ہو گیا اور اپنی حکومت
کے لئے ان مقدس حضرات (حضرت اور رفقاء) کو خطرناک سمجھنے لگے۔
انہیں ایام میں سرکار برطانیہ نے ہندوستان میں تحقیقات تجسس جاری
کرنے کے بعد حضرت مولانا کو اپنا مجرم سمجھ کر شریف صاحب سے طلب
کر لیا وہ تو خدا سے چاہتے تھے۔ فوراً نادر شاہی احکام کے بعد باوجود
مہذب اور قابل قبول سفارشوں کے حضرت مولانا کو مع رفقاء نظر بند
کر کے جدہ بھیجدیا وہاں سے جہاز میں قاہرہ لا کر اسیر کئے گئے۔ قید تنہائی
کی ایذائیں پہنچائی گئیں اور غیر معلوم مصالح کی بناء پر سب حضرات کے
اظہار و بیان لئے گئے مگر ہر ایک کوہ ثبات و استقلال ثابت ہوا تین
ماہ کے بعد غیر معلوم مصالح کی بنا پر منتقل کر کے جزیرۂ مالٹا کے قلعہ میں
بھیجدیئے گئے۔ جہاں ترکی اور جرمنی وغیرہ معزز افسر اسیران جنگ نظر بند
تھے۔ کچھ وظیفہ نقد اور روٹی روزانہ ملتی تھی۔ یہاں بہت سہولت اور
راحت میسر تھی مکان بھی آرام دہ تھا۔ ایک کمرہ مسجد کے طریق پر خاص
کر لیا تھا جس میں باجماعت نماز پڑھتے اور دوسرے مسلمان اسیر بھی
آکر شریک ہو جاتے تھے۔ تمام اسیران قلعہ حضرت مولانا کے عقیدت
مند اور آپ کے رفقاء کی حسن سیرت کے قائل تھے۔ بہت سے معزز
لوگ حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور حضرت کے فیوض ممالک بعیدہ
تک پہنچے۔ نہایت صبر و سکون و تسلیم و رضا کے ساتھ تین سال اس
زندان میں گذارے آپ کے رفیق سفر مولوی حکیم نصرت حسین صاحب
نے وہیں وفات پائی اور سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے بنائے
ہوئے مقبرۂ مالٹا میں مدفون ہوئے۔

اسی اسیری میں حضرت مولانا نے قرآن مجید کا ترجمہ تمام فرمایا
اور بخاری شریف کے ابواب و تراجم کے متعلق اپنی تحقیقات عجیب
اور مضامین عالیہ کو بطور یادداشت سلیس اردو میں تحریر فرمانا شروع
کیا۔ مختلف اوقات میں رہائی کی خبروں اور بار بار کی افواہوں کے بعد
ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ میں روانگی کی اطلاع پہنچی اور تاریخ
مقررہ پر اسکندریہ پہنچائے گئے۔ بائیس روز کے بعد وہاں سے
براہ ریل سویز پہنچائے گئے۔ سویز میں بانتظار جہاز نہایت
تکلیف اور دقت کے ساتھ ڈیڑھ ماہ گزار کر پانچ رمضان المبارک
کو جہاز میں سوار ہو کر بطرف بمبئی روانہ ہوئے۔ عدن پہنچ کر آپ
کے خادم و رفیق خاص مولانا حسین احمد صاحبؒ نے ہندوستان
کو بذریعہ تار تشریف آوری کا مژدہ پہنچایا۔ اور ۸ جون تک
بمبئی پہنچ جانے کی اطلاع دی۔ اہل اسلام میں عموماً اور اہل
دیوبند میں خصوصاً ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ تار اور خطوط
کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ تمام ہندوستان میں اطلاع پہنچ گئی۔
مختلف مقامات ہندوستان سے صدہا معتقد و مخلص اور قومی لیڈر
تاریخ مقررہ پر بمبئی پہنچ گئے اور دیوبند سے اہل دار العلوم اور
حضرت کے عزیز و اقارب کی ایک جماعت حاضر بمبئی ہو گئی۔
اور حضرت مولانا نے نہایت پر شوکت استقبال کے ساتھ جس
میں مولانا عبد الباری اور ڈاکٹر انصاری صاحب وغیرہ مشاہیر
موجود تھے۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ ۸ جون ۱۹۲۰ء کو سرزمین
ہندوستان پر قدم رکھا۔

باوجود اہل بمبئی کے اصرار کے صرف دو ہی روز قیام فرما کر
وطن کی طرف روانہ ہو گئے اور ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ کو بوقت
صبح آٹھ بجے دہلی پہنچے۔ متعلقین دار العلوم اور دیگر اہل دیوبند کی کثیر
جماعت اور ہزارہا اہل دہلی اور مختلف مقامات کے مشتاقان زیارت
مہمان پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ حقیقی عظمت سے بھرے ہوئے پر
جوش نعروں اور سلام و مصافحہ کے شدید ازدحام سے بدشواری تمام
فارغ ہو کر ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی پر ایک روز قیام فرمایا اور
اگلے روز علی الصبح روانہ دیوبند ہوئے۔ راستے میں تمام اسٹیشنوں پر

(باقی آئندہ)

87715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132
জুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price

ندائے حق

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا۔ ہم نے بحیثیتِ مجموعی کفرانِ نعمت کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب شدید کو دعوت دی ہے۔

ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اعاذنا اللہ ساعتہ

کاش! میرے پاس اسرافیلی صور ہوتا اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گزار کر آپ کے عمیق قلب میں اتار سکتا۔

کاش! میں اپنے دل کے احساسات و جذبات سے آپ کو روشناس کرا سکتا اور آپ کو خوابِ غفلت سے جگا سکتا۔ (از قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم مرکزیہ)

بھولئے نہیں

اسلام کیخلاف جو سازشیں خفیہ و علانیہ دشمنوں اور نام نہاد دوستوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اگر آج آپ اور ہم سب مل کر ان کے دفاع کے لیے حرکت میں نہیں آئے تو کل قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے اس کی بازپرس سے کوئی ایک فرد بھی ہم سے بری الذمہ نہ ہو سکے گا۔

اس لیے آئیے اور بلا تامل دفاع و تحفظ اسلام کی اس جد و جہد میں شامل ہو جائیے جسے جمعیت علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے باوجود اس وطن عزیز میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

ارشادات

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۴، ۵، ۶ صفر (لاہور) کے اجلاس عام میں مختصراً درج ذیل کلمات ارشاد فرمائے۔

آپ نے فرمایا:-

جمعیۃ علماء اسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان حریت پسند بزرگان دین کی یادگار ہے جنہوں نے ظلمتوں کے ادوار میں بھی اسلام کا پرچم بلند رکھا۔ اور برصغیر میں مسلمانوں کی بقاء و ترقی کی خاطر برطانوی سامراج اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

آپ نے کہا کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ہم نے قرآنی نظام رائج کرنے کی خاطر یہ وطن حاصل کیا تھا۔ آپ نے سابقہ امتوں کی مثالیں پیش کرتے ہوئے خبردار کیا کہ ہم کفرانِ نعمت کے مرتکب ہوئے تو قدرت ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

حضرت مولانا درخواستی نے عوام کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی زندگیاں بدلنے کی تلقین کی، اور ملک سے فرنگی دور کی غیر اسلامی اقدار کا سدباب کرنے پر زور دیا۔

انہوں نے اس پر مسرت ظاہر کی کہ کانفرنس میں ملک کے دونوں حصوں کے علماء کرام پہلی بار جمع ہوئے ہیں، جس سے جمعیۃ علماء اسلام کو ملک گیر حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

فرض ۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اگر وہ اسلام کو باقی رکھنا اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن کر اور اس سے مکمل تعاون کرتے ہوئے قرآن کی پکار پر کان دھریں اور دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کریں۔

جمعہ ۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے، شمارہ ۱۸

خطبۂ استقبالیہ

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

منعقدہ بیرون موچی دروازہ لاہور، ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کے پہلے اجلاس عام میں صدر استقبالیہ مولانا محمد اکرم صاحب (ہلال انجینئرنگ کمپنی) نے پڑھا

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون وفی مقام آخر والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔

خوش آمدید

محترم علماء کرام و مہمانانِ عزیز! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میرے لئے اور مجلس استقبالیہ کے ارکان کے لئے یہ وقت کتنی خوش نصیبی کا ہے کہ ہم آج لاہور کے اس تاریخی مقام پر ملتِ اسلامیہ کے بلند پایہ علماء دین، وارثانِ انبیاء علیہم السلام اور دین و ملت کی سربلندی کا والہانہ جذبہ رکھنے والے حضرات کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

اپنی اس خوش نصیبی پر ہم خدائے بزرگ و برتر کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ کہ آپ حضرات نے موسم گرما کی ناخوشگواریوں کے باوجود دور دراز کے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے اس اجتماع عظیم میں حصہ لینے کی زحمت گوارا فرمائی، یقیناً یہ دین کی خدمت گذاری اور ملک و ملت کی بہی خواہی کا وہ مخلصانہ جذبہ ہے جس کا اجر حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ ہم اس کے سوا کہ آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں، آپ کی اس زحمت فرمائی کا کوئی بدل مہیا نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم آپ کے آرام و آسائش کا اتنا حق بھی ادا نہیں کر سکے جتنا کہ ضروری تھا۔

عرض حال

حضرات علمائے کرام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے بلائی گئی ہے اور اس کے ذریعہ ایک بار پھر اس رابطہ و رشتہ کو مستحکم و استوار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو علماء حق اور امت مسلمہ کے درمیان گزشتہ چودہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام بھی اسی سلسلہ میں اس رشتہ و ربط کا سب سے بڑا تاریخی مظہر ہے یہ کانفرنس اس تاریخی مظہر کو اور درخشاں کرنے والی ہے۔

ملتِ اسلامیہ کی تاریخ میں علماء حق کا مقام اور کردار

حضرات! علماء حق کی دینی مساعی تاریخ اسلام کا سب سے اہم اور روشن ترین باب ہے۔ اسلام کے مخالفین کی یورشوں اور امت مسلمہ کے داخلی فتنوں کے باوجود، اسلامی تعلیمات اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا چرچا و تذکرہ علماء دین کی حق کوشانہ مساعی کا ہی نتیجہ ہے۔

علماء حق کی جدّ و جہد کا باب صرف اتنے ہی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ آج کی یہ مذکورہ بالا کی روشنی میں دشمنانِ اسلام کی ان یلغاروں کے سامنے بھی سدِ سکندری بن کر دین کی خدمت علماء حق ہی کرتے رہے ہیں۔ دوسرے مسلمان ملکوں کی تاریخ کے قطع نظر، پاک و ہند کی گذشتہ تاریخ ہی اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ حالات و تغیرات کے ہر موڑ پر اسلام اور مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بن کر علماء کرام سامنے آئے۔ اس برصغیر میں، غیر مسلموں کے دائرہ اسلام میں لانے کی عظیم ترین اور کامیاب کوششوں کے علاوہ علماء حق نے ان فتنوں کا بھی سر توڑ مقابلہ کیا جن کا نشانہ اللہ کے دین کو مسخ و محرف کرنا تھا۔ شہنشاہِ اکبر کا "دینِ الٰہی" خارجیت، وحدۃ الوجود اور اعتزال و تشیع کے بعد ضم لینے والا سب سے بڑا گمراہ کن فتنہ تھا لیکن اس کا مردانہ وار مقابلہ جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقائے کار علمائے کرام نے کیا وہ دینی تاریخ کا نہ بھلایا جانے والا باب ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سرزمین پر علمائے کرام نے باطل کے خلاف حق کا محاذ اسی وقت سے قائم کر رکھا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ مرزا مظہر جان جاناں اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ اجمعین نے اس محاذ کو اتنا ہمہ گیر و وسیع بنایا کہ اس سے نہ صرف پاک و ہند میں بلکہ شام و روم، عرب و ایران اور ایشیا و افریقہ کے ہر حصہ میں مخالف اسلام طاقتوں کے حملوں کا مقابلہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں علمائے حق کی جماعت نے حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں سکھوں اور انگریزوں کی مسلم کشی کے خلاف علم جہاد بلند کیا، اور اس صدی کے آخر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی سربراہی میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے علمائے حق کی جماعت کے ساتھ انگریزی یلغار کے خلاف معرکۂ جہاد قائم کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کا مبشیر سعید علماء دین کی قیادت میں لڑا گیا۔

انگریزوں کے قبضہ اور تسلط کے خلاف حضرت شیخ السلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح کی قیادت میں علمائے دیوبند اور ان سے وابستہ افراد نے جو کارنامے انجام دیئے وہ مسلمانوں کی تاریخ حریت کا سنہرا باب ہیں

حصولِ آزادی کی جدوجہد اور قیام پاکستان کی مساعی میں علماء حق کا مقام

حصولِ پاکستان کی جدّ جہد میں شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء دین نے جو حصہ لیا، ان کی اہمیت کا کون انکار کر سکتا ہے قائدین احرار بالخصوص حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ان خدمات کو بھی ہرگز نہیں بھلایا جا سکتا جو آپ نے برطانوی تسلط اور فتنہ ارتداد کے خلاف پاک و ہند کے طول و عرض میں انجام دیں۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سالہ حق کوشانہ خدمات کے گواہ تو اسی لاہور کے در و بام اور گزرے ہوئے شب و روز ہیں۔

اسی طرح مشرقی پاکستان کے علماء کرام بالخصوص حضرت مولانا شریعت اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کی دینی خدمات، تاریخ پاک و ہند کا نہ مٹنے والا باب ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ کے ہر صفحہ پر علماء دین کی چھاپ موجود ہے۔

عقیدۂ توحید کی تبلیغ و حفاظت سے لے کر کتاب و سنت کے احکام کے اعلاء، عقیدہ ختم نبوت و عصمت انبیاء کے تحفظ، عظمت صحابہ کے دفاع اور حریت ملی کی جدوجہد تک ہر راہ میں پیش پیش علمائے کرام ہی نظر آتے ہیں چنانچہ حق کی یہی وہ کڑی ہے جس نے امت مسلمہ کو علمائے حق کے نہ ٹوٹ سکنے والے رشتہ میں باندھ رکھا ہے۔ جبکہ علماء اسلام، علماء حق اور اسلاف کرام کے اسی ماضی کی علمبردار ہے وہ پاکستان میں خالص اسلام کو نافذ کرانا چاہتی ہے چنانچہ اس کی اگر کسی سے دوستی ہے تو صرف اسلام کے لئے ہے اور دشمنی ہے تو صرف اسلام کے لئے۔

ہمارے سامنے موجودہ مسائل

آج اس ملک میں اسلام اور مسلمان عوام کے مسائل ایک نہایت ہی نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ہم تاریخ کے ایک فیصلہ کن موڑ پر آ پہنچے ہیں۔ ہمارا گرد و پیش خطرات سے پُر ہو رہا ہے۔ اسلام کی دشمن طاقتیں کشمیر سے فلسطین و قبرص تک مسلمانوں کے خلاف معاندانہ کارروائیوں اور سازشوں میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں اور مسلمانوں

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

ترجمان الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۱ | بروز جمعہ ۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۱۸

دعوتِ عمل

الحمد للہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس نہایت شاندار پیمانہ پر منعقد ہوئی اور بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔

کانفرنس کا ہر پروگرام پوری طرح کامیاب رہا۔ مشرقی پاکستان سے آنے والے نمائندگان کے علاوہ مغربی پاکستان کے دور و قریب کے تمام اضلاع سے ہزارہا کی تعداد میں مدعوئین اور مندوبین نے شرکت کی اور کانفرنس کی کارروائی میں بھرپور حصہ لیا۔

لاہور کے مسلمانوں نے جس ذوق و شوق سے کانفرنس میں دلچسپی لی۔ اس کا اظہار جلسہ گاہ میں ان کی بے شمار حاضری اور دن رات کے مسلسل گشت و سیر و سہر دوانہ تعاون سے ظاہر تھا۔

کانفرنس کی طرف سے جو جلوس شہر میں نکلا۔ وہ اتنا عظیم تھا کہ اس کے شاندار اور بے نظیر ہونے کا اعتراف اخبارات بالخصوص روزنامہ جنگ کراچی ( ) نے برملا کیا۔

کانفرنس میں جو قراردادیں منظور ہوئیں اور جو خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ نیز جو تقریریں ہوئیں ان سے مسلمانانِ پاکستان کے حقیقی جذبات اور مطالبات کا ایسا متفقہ اور واضح اظہار ہوا ہے۔ جسے کوئی طبقہ نظر انداز نہیں کر سکتا۔

قراردادوں اور تقریروں میں ملک و ملت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا اہم مسئلہ تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

مذہبی، سیاسی اور معاشی حالات کے ذکر کے ساتھ حکمرانوں کے غیر اسلامی اور غیر جمہوری اقدامات سے لیکر شہری آزادیوں و بنیادی حقوق کے سلب کرنے کے واقعات حتیٰ کہ چٹان اخبار و پریس کی ضبطی کے معاملہ تک ہر مسئلہ پر قراردادیں کھلے اجلاسوں میں پیش کر کے منظور کرائی گئیں۔

مغربی پاکستان میں نئے بیراجوں بالخصوص گدو بیراج کی زمینوں کی غیر منصفانہ تقسیم اور مشرقی پاکستان میں جوٹ کی صنعت و تجارت کی اجارہ دارانہ صورت کو تبدیل کرنے تک کے مطالبات منظر عام پر لائے گئے۔

علاوہ ازیں کانفرنس نے جہاں سردار عبدالقیوم خاں صاحب سابق صدر آزاد کشمیر کو مسئلہ کشمیر سے متعلق اظہار خیال کا موقع دیا وہاں آغا شورش کاشمیری صاحب کو بھی اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقعہ دینے سے انکار نہیں کیا درحقیقت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے منعقدہ اس کانفرنس نے ایک طرف حکومت وقت کی ان کے ان تمام اقدامات پر متنبہ اور خبردار کر دیا جو اس نے اب تک اسلام کے اصولوں اور عوام کے سیاسی و شہری حقوق کے خلاف اٹھائے ہیں۔

دوسری طرف ان تمام مخالف حکومت جماعتوں کو بھی آگاہ کر دیا کہ اس وقت ملک کے حقیقی مسائل کیا ہیں ان کا اسلام کی روشنی میں کیا حل ہو سکتا ہے اور اقتدار طلبی کی کشمکش سے بالا رہ کر کس طرح کے اقدامات سے موجودہ صورت حال کو بدلنے کی سعی کی جا سکتی ہے۔

اور تیسری طرف پاکستان کی مسلمان اکثریت کے حقیقی جذبات اور مطالبات کی پوری پوری ترجمانی کر دی ہے۔

اس طرح جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ہر گروہ پر حجت قائم کر دی گئی ہے اور یقیناً پاکستان کی سیاسی تاریخ کا یہ پہلا اور منفرد واقعہ ہے کہ اللہ کے دین اور عوام کے حقوق کے بارے میں مکمل عزم و استقلال اور بلا رو رعائت اتمام حجت کیا گیا ہے۔

اور چونکہ پاکستان کے موجودہ حالات و معاملات کی سب سے بڑی ذمہ دار حکومت وقت ہے۔ اس لئے کانفرنس کی بیشتر قراردادوں و مطالبوں کی مخاطب براہ راست اور بالواسطہ حکومت وقت ہی ہے۔

کانفرنس نے جن ٹھوس دلائل کے ساتھ اپنا مؤقف پیش کیا کوئی بھی اسے معقولیت کے ساتھ رد نہیں کر سکتا ہے

معاشی مسائل میں
علماء دین کی رہنمائی

یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہوگا کہ معاشی و اقتصادی مسائل پر علماء دین نے پہلی مرتبہ لب کشائی کی ہے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں معاشی امور و مسائل کو سب سے پہلے واضح کرنے والے علماء حق ہی تھے صدیوں پہلے زمین کے مسائل پر علماء نے ہی اس ملک کی اراضی کاشت کی حیثیت کا تعین کیا۔

اس پر حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک علماء کی متعدد تحریریں بصورت فتاویٰ موجود ہیں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو یورپ کے معاشی مفکرین سے بہت پہلے اسلام کا معاشی نظام مرتب صو میں پیش فرما دیا تھا۔

انگریزوں کے دور حکومت میں عوام کی معاشی بدحا پر مجاہدین آزادی بالخصوص حضرت مولانا مدنی کی مسلسل تقریریں و تحریریں اس کا بین ثبوت ہیں اور آپ کی کتاب نقش حیات میں معاشی و اقتصادی حالات نہایت تفصیل سے بیان ہوئے ہیں حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے معاشی پہلوؤں کے سب سے بڑے نقیب تھے۔

پاکستان میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ تاریخ اس کی گواہ ہے کہ اس نے عوام کے معاشی و اقتصادی مسائل پر ہمیشہ آواز بلند کی ہے، اور اسی وجہ سے بعض امریکہ دوست حلقوں، بالخصوص مودودی صاحب کے گروہ کی طرف سے اسے بارہا "علماء کا سوشلسٹ کیمپ" کا طعنہ دیا گیا ہے۔

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام ملت اسلامیہ پاکستان کے لئے جہاں دینی و عوامی سربلندی کی خواہاں ہے وہاں ان کی معاشی خوشحالی، اقتصادی یکسانی اور معیشتی استحکام کی بھی طالب ہے۔

جمعیۃ کی منعقدہ اس کانفرنس نے دینی، دنیوی ہر پہلو سے ملت کے سامنے واضح راہِ عمل رکھ دی ہے۔

اب قوم کو نہ امریکی سرمایہ داری و سامراجیت کی طرف ہاتھ پھیلانے کی ضرورت ہے اور نہ روسی یا چینی اشتراکیت کی طرف دیکھنے کی حاجت ہے۔ اسلام اور اس کا عادلانہ سیاسی، سماجی، اقتصادی و معاشی نظام ہی اگر صحیح طور پر صحیح ہاتھوں سے قائم کر دیا جائے تو تمام خرابیوں کے انسداد کے لئے کافی ہے۔

جمعیۃ کانفرنس نے اس کی دعوتِ عمل قوم و ملت کے سامنے رکھ دی ہے اور منزل مراد تک پہنچنے کے لئے اپنا پلیٹ فارم مسلمانانِ پاکستان کو پیش کر دیا ہے۔

آیئے ہم سب مل کر اس دعوت کو عملی جامہ پہنانے کی جدوجہد کا فریضہ ادا کریں۔ وقت کا سب سے اہم اور کرنے والا کام یہ ہے اور اسی میں اپنی اور پوری قوم و ملت کی نجات و فلاح کی راہ مضمر ہے۔

(ک)

اسے بھی ضرور پڑھ لیجئے

کانفرنس کے انعقاد کے وقت تک ضمنی اطلاعات مضامین و مراسلے وغیرہ اشاعت یا کسی استفسار کے سلسلے میں موصول ہوئے۔ کانفرنس کے کاموں کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہیں کی جا سکی اور ان میں سے بیشتر کاغذات کے انبار میں گم ہو گئے۔ اس لئے ان کا جواب نہ ملنے یا شائع نہ ہو سکنے کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ اور آئندہ حسب سابق جواب طلب مراسلات کے جواب اور قابل اشاعت مواد کی اشاعت انشاء اللہ کی جاتی رہے گی۔

(ناظم دفتر)

ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک دالگراں لاہور

آہ یہ لوگ جن پر دین کی سربلندی ایک ناگوار بوجھ بن گئی ہے

شب و روز

* جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی کامیابی کا غم
* دلوں کا چور ہر جگہ نمودار ہو کر سامنے آتا رہا
* مودودی صاحب کے حلقہ کے ایک صاحب کی درخواست

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے منعقدہ حالیہ کانفرنس کی کامیابی سے دیندار طبقے اور عوامی حقوق و شہری آزادیوں کی بحالی کے سچے خواہاں حلقے تو بہت مطمئن تھے اور کانفرنس کی قراردادوں و فیصلوں کی طرف پورے ملک اور پوری ملت کی نگاہیں لگ گئیں۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جن کے لیل و نہار کانفرنس کی کامیابی سے تیرہ و تار ہو کر رہ گئے۔ اور ان بیچاروں کو اپنے زخمی اور چور چور احساسات کا پشتارہ لاد کر ۱۲ مئی کے ہفت روزہ "الشیا" لاہور کے دو طویل صفحوں کا سہارا پکڑنا پڑا۔

ان دو صفحوں میں اپنے دل کی جلن کا اظہار جس قابل رحم انداز میں ان قوم کے ماروں کو کرنا پڑا ہے اس پر شاید ہی کسی کو ہمدردی کا احساس ہو۔

ان دو صفحوں میں ہر کچھ باور کرانے کی سعی ناکام کی گئی ہے۔ اسے پڑھ کر یقیناً وہ لوگ چونک پڑیں گے، جنہوں نے کانفرنس میں شمولیت و شرکت کی۔ ان بیچاروں کے اندوہ محرومی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ کانفرنس کی ہر تقریر اور ہر قیامگاہ و راہ گذر سے انہیں اپنے دل کا چور ہی نمودار ہوتا نظر آیا۔

اگرچہ کانفرنس میں انہیں اس بات کی کھلی چھٹی حاصل رہی کہ مودودی صاحب کے کتابچے اور صحابہ کرام کے متعلق ان کی صفائی کا ایک پمفلٹ دھڑلے سے تقسیم کرتے رہیں لیکن ان کا مجرمانہ ضمیر انہیں ہر آواز مودودی صاحب پر اعتراض کی صدا میں تبدیل کر کے سناتا رہا۔

یا شاید خود ان کے دل مودودی صاحب کی قابل اعتراض عبارتوں اور انکار پر مطمئن نہیں اور چونکہ اس کے براہ راست اظہار میں بعض اغراض حائل ہیں، اس لئے کانفرنس کی آڑ لیکر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑ رہے ہیں

کانفرنس کی کامیابی کے گواہ تو اخبارات کی خبریں روزنامہ جنگ کا اداریہ نوٹ، لاہور کے لاکھوں سامعین اور باہر سے کانفرنس میں شریک ہونے والے ہزارہا مندوبین ہیں۔ لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ایک طرف کانفرنس الحمد للہ پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری تھی۔ اور دوسری طرف مودودی صاحب کے حلقہ اچھرا لاہور کے ایک مولوی نما مسٹر صاحب بعض اکابر جمعیۃ کے پاس آن آن کر درخواست کر رہے تھے کہ اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا اور جمعیۃ کی طرف سے انہیں نہایت دل سوزی کے ساتھ بتایا جا رہا تھا کہ اگر

(۱) مودودی صاحب اپنی ان تحریروں سے رجوع فرمالیں جو انہوں نے انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین رحمہم اللہ پر تنقیدی و تنقیصی رنگ میں لکھی ہیں۔

(۲) اور وہ مغربی سامراج سے اپنا بالواسطہ تعلق ختم کر کے آزادی پسند مسلمانوں کی صف میں آجائیں۔

تو دینی جد و جہد میں جمعیۃ کے ساتھ ان کی جماعت کی شرکت کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

یہ جواب سن کر وہ بیچارے مولوی نما مسٹر صاحب خاموش رہ گئے اور سوچنے لگے کہ کیا مودودی صاحب مذکورہ بالا دونوں باتوں کو جن سے ان کی انفرادی شخصیت کی نمود کا سر و سامان ہوا ہے صرف اسلام کی سربلندی کی خاطر چھوڑ دینگے؟ اور شاید اپنے دل سے اس کا جواب نفی میں پا کر وہ بے چارے سر جھکائے واپس چلے گئے۔

سامراج دوستی اور امریکہ نوازی کا کھلا ثبوت

لیل و نہار کی چکا چوند میں ان بے چاروں کو قرآن و حدیث و تفسیر و فقہ اور صحیح تاریخ سے ماخوذ انبار در انبار کتابوں میں اسٹالوں پر یا تو صرف اپنی کتابیں نظر آئیں، جو مودودی صاحب کے غلط افکار کے رد میں لکھی ہوئی تھیں اور یا کسی راہ گیر کے ہاتھوں میں مارکہ تنگ کی کوئی کتاب دیکھ کر انہیں کانفرنس میں چار سو ماؤزے تنگ کی ہی کتابوں کے ڈھیر نظر آنے لگے تو ظاہر ہے کہ چشم نیم کا کرشمہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ ان کے پاس "لیل و نہاری" جرموں کے سوا اپنی سامراج دوستی پر پردہ ڈالنے کا اور کیا ذریعہ ہے جس کا ایک کھلا ثبوت اسی ہفت روزہ ایشیا ۳ مئی ۶۸ء میں موجود ہے۔ جس کے صفحہ اول پر نیچے تو یہ لکھا ہے کہ پاکستان میں "اسلامی نظام کے نفاذ کا علمبردار"۔ لیکن صفحہ کے وسط میں نہ تو اس

آیت درج ہے نہ حدیث رسول سے اخذ کردہ کوئی قول ہے اور نہ سلف صالحین و منکرین اسلام کی پیش کردہ کوئی عبارت ہے۔ بلکہ ان سب کے علی الرغم "ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ایک امیدوار صدارت یوجین میکارتھی" کی تحریر و تقریر کا ایک اقتباس ہے۔ جسے جلی الفاظ میں شائع کر کے مسلمانان پاکستان کو خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ یہ وہ امریکی فرمودات ہیں جن کی روشنی میں "اسلامی نظام" کے نفاذ کی علمبرداری کے ہم (مودودی جماعت) مدعی ہیں" ایک امریکی لیڈر کی تقریر کے اقتباسات سرورق پر اتنے نمایاں طور سے شائع کرنا اسی حقیقت کی نشاندہی کرنے کے لئے کافی ہے کہ مقصود اصل کیا ہے اور اسلام کے نام سے مسلمان عوام کو کس طرف لے جانا مطلوب ہے ——

تو یہ ہے ان کا اصل روپ جو کبھی کبھی نادانستہ جھلک پڑتا ہے۔

کارکنان جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

ضلع نواب شاہ کی جمعیۃ کے ارکان اور مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے اسٹیشن کے مابین بعض معاملات سے متعلق فریقین کی بالمشافہ گفتگو سن کر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔ جسے فریقین نے قبول کیا۔ امید ہے کہ ہر دو فریق حضرت مولانا کے اس فیصلہ کی پابندی کرینگے۔

فیصلہ

(۱) مولانا دوست محمد صاحب ۶ ماہ تک جمعیۃ علماء اسلام کے کاموں کی براہ راست ذمہ داری سے علیحدہ رہیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے عہدہ دار و کارکن بدستور جمعیۃ کے کام انجام دیتے رہیں۔

(۳) مولانا دوست محمد صاحب اس دوران اپنی امامت و خطابت کے فرائض ادا کرتے رہیں اور اگر مناسب سمجھیں تو جمعیۃ کے حق میں کلمۂ خیر فرما دیا کریں۔ ورنہ اس مدت کے دوران ان پر یہ لازم نہ ہوگا۔

(۴) البتہ یہ ضروری ہے کہ مولانا دوست محمد صاحب کوئی ایسی بات یا رویہ اختیار نہ کریں۔ جو جمعیۃ کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ اور نہ مودودی فرقہ سے ربط و تعلق رکھیں۔

(۵) اس دوران ہر دو فریق کوئی ایسی بات نہ چھیڑینگے جو باہمی رنجش کا باعث ہو۔

(۶) ۶ ماہ بعد ان معاملات پر دوبارہ غور ہوگا۔ اگر فریقین ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی پوزیشن میں آگئے تو بہتر ہے، ورنہ آخری فیصلہ حسب حالات کیا جائے گا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ فریقین نے اخلاص سے اس پر عمل کرنے کا عہد کیا۔

عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

(مولانا محمد یوسف صاحب سرحدی مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی مسجد کہروڑ پکا)

ابوبکر صدیقؓ

نام زمانہ جاہلیت میں عبدرب الکعبۃ تھا۔ اسلام
حضور اکرم صلعم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔
کے تین سال بعد ۵۷۱ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا

عتیق (آزاد) بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ حضور اکرم صلعم
من اراد ان ینظر الی عتیق من النار
بکر او کما قال ع جو چاہے کہ وہ جہنم کی آگ
کو دیکھے تو وہ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھے۔ آپ
میں حضور اکرمؐ کے ساتھ شجرہ نسب میں ملتے ہیں
کے والد ماجد کا نام عثمان بن ابی قحافہ ہے۔ آپ
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت

سے پہلے اور اسلام کے بعد آپ نے حضور
ساتھ دیا ہے اور ہر حالت میں ساتھ رہے تھے
اکرمؐ ارشاد فرماتے آپ اس کی تصدیق کرتے
ہے کہ آپ کو صدیق کا لقب ملا ہے۔
نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لایا تھا۔
کے لئے حضور اکرمؐ کی صحبت کی شرافت
ہے۔ اور دونوں حالتِ اسلام پر وفات پا چکے
کو بعض وہ خصوصیات حاصل ہیں جو دوسرے
میں سے کسی حاصل نہیں۔ جیسے کہ کتب حدیث
ہے۔
نے صرف دو سال چار مہینے خلافت کی ہے۔ آپ
جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مغرب اور عشاء کے درمیان
پائی۔ آپ کی قبر مدینہ منورہ گنبد خضرا میں حضور
پہلو میں واقع ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر فاروقؓ

آپ کا نام عمرؓ ہے۔ لقب فاروق ہے۔ کیونکہ آپ
نے والے تھے حق اور باطل میں۔ والد کا نام خطاب
نے ہجرت سے چھ برس پہلے اسلام لایا تھا۔ آپ
ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد خلافت پر فائز
اور تمام صحابہ کرام نے آپ کی خلافت پر بیعت کی۔
آپ نے دورہ خلافت میں وہی زندگی گزارنا اختیار
جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اختیار کر چکے تھے۔ اخلاق
مستقل مزاجی۔ صبر و استقلال۔ تھوڑی چیز پر اکتفاء
عدل و انصاف۔ تقویٰ و پرہیزگاری۔ ثابت قدمی۔
جہاد و تواضع و انکساری۔ غرضیکہ انسانیت اور
کے تمام کمالات ظاہری و باطنی سے مزین تھے۔

آپ نے اپنے دورہ خلافت میں بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا
امیر المؤمنین کا لقب سب سے پہلے آپ کو ملا ہے
آپ نے تاریخ کی تدوین کی اور دفتری نظام کو رائج کیا۔
کافی وسعت اور بڑے بڑے فتوحات کے باوجود آپ
سادگی پسند تھے۔ آپ نے اپنے دورہ خلافت میں نو دفعہ
حج کیا۔ آپ جب ۲۳ھ کو حج سے واپس مدینہ منورہ تشریف
لے گئے تو ابولؤلؤ فیروز (جو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا غلام
تھا) صبح کی نماز کے وقت بدھ کے دن ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ
مسجد کے ایک کونے سے حملہ آور ہوا اور آپ پر خنجر سے
وار کیا۔ جس سے آپ ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ آپ
نے ساڑھے دس برس خلافت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عثمانؓ

آپ کا نام عثمانؓ ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ اموی
قرشی ہیں۔ اسلام کے شروع میں آپ نے حضرت ابوبکر
صدیقؓ کے ہاتھوں پر اسلام لایا تھا۔ آپ کو صاحب الہجرتین
(دو ہجرتوں والا) بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے دو دفعہ
ہجرت کی ہے۔ آپ تمام غزوات میں شریک تھے سوائے
جنگ بدر کے۔ کیونکہ آپ کی اہلیہ اور حضور اکرمؐ کی صاحبزادی
حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ آپ اگرچہ غزوہ بدر میں شریک
تو نہیں تھے۔ مگر حضور اکرمؐ نے آپ کے لئے مال غنیمت
میں سے حصہ مقرر کیا تھا۔ نیز آپ صلح حدیبیہ بیعۃ الرضوان
میں بھی شریک نہیں تھے۔ کیونکہ حضور اکرمؐ نے آپ کو
صلح مکہ مکرمہ کے لئے بھیجا تھا۔ مگر جب بیعۃ کا وقت آیا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ مبارک
دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کے
لئے ہے۔
آپ کو ذوالنورین (دو نور والا) کا لقب ملا ہے۔
کیونکہ حضور اکرمؐ نے آپ کے ساتھ پہلے ایک صاحبزادی
کا نکاح کرا لیا۔ جب وہ فوت ہو گئی تو دوسری کا نکاح
کرا لیا۔ اسی طرح حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ دونوں
یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آ چکی ہیں۔ آپ یکم
محرم الحرام ۲۴ھ کو خلیفہ مقرر ہوئے اور ۱۲ سال خلافت کی
آپ کے اوپر تقریباً ۴۰ دن تک محاصرہ رہا۔ آخر میں
اسود نامی شخص جو مصر کا رہنے والا تھا۔ وقیل غیرہ نے
آپ کو شہید کر دیا۔ اسی طرح آپ کچھ اوپر اسی سال کی
عمر میں ہفتہ کے دن جنت البقیع میں دفن کر دیئے گئے۔
آپ کو جب شہید کر رہے تھے۔ اس وقت آپ تلاوت
قرآن پاک کر رہے تھے۔ قرآن پاک آپ کی گود میں
تھا۔ جس پر آپ کے خون کے قطرے ٹپکے تھے۔ وہی
قرآن مجید آجکل بھی تاشقند (روس میں) محفوظ ہے۔

آپ نے بھی اپنے دورہ خلافت میں وہی زندگی
گذاری جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے گذاری
تھی۔ آپ کو جامع قرآن بھی کہتے ہیں۔ موجودہ قرآن مجید
کی ترتیب ترتیب عثمانی ہے۔
چونکہ صحابہ کرامؓ کے دشمن ہر دور میں چلے آ رہے ہیں
اور ان مقدس ہستیوں پر بے جا الزامات عائد کرتے ہیں
آجکل بھی ایسے دشمنان اسلام بہت ہیں۔ جو صحابہ کرامؓ
کے متعلق (خصوصاً حضرت عثمان ذی النورینؓ) زہر افشانی
اور غلط اور بیجا و بے حجت شرعیہ پراپیگنڈے کرتے ہیں
اور اتنی طویل و عریض دنیا کی آبادی میں ان کے تنقیدات
نشانہ صرف صحابہ کرام ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
آجکل کے خود ساختہ اور مصنوعی مجتہدوں کو اپنے
انجام کے لئے سوچنا چاہئے۔ آخر ایک دن اس نے بھی
اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے
ایک دن حسن بصریؒ حجاج بن یوسف ثقفی کے
پاس آیا۔ تو حجاج نے حسن بصریؒ سے کہا کہ حضرت عثمانؓ
اور حضرت علیؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ اور
ان دونوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔
حسن بصریؒ نے جواباً کہا۔ کہ میں ان کے متعلق وہ
کہتا ہوں۔ جو مجھ سے بہت بہتر آدمی نے تم سے بدتر آدمی
کے سامنے کہا تھا۔ یعنی جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ
قرون اولیٰ کے حالات دریافت کئے۔ تو حضرت موسیٰؑ
نے فرمایا علمہا عند ربی فی کتاب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علیؓ

آپ کا نام علی ہے کنیت ابا الحسن ہے۔ نیز آپ کو
حضور اکرمؐ نے ابو تراب کا لقب بھی دیا تھا۔ قریشی
خاندان سے ہیں۔ اکثر علماء کے نزدیک حضرت علیؓ نے
مردوں میں سب سے پہلے اسلام لایا تھا۔ اسلام لاتے وقت
آپ کی عمر تقریباً ۱۵ سال کی تھی۔ آپ نے حضور اکرمؐ
ساتھ تمام غزوات میں شرکت کی ہے سوائے تبوک کے۔
اس وقت حضور اکرم صلعم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا۔
الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔
کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارونؑ
تھے موسیٰؑ تھے۔
آپ ۱۸ ذی الحجہ جمعہ کے دن ۳۵ھ کو خلیفہ مقرر ہوئے
آپ کو عبدالرحمٰن ملجم مرادی نے ۱۷ رمضان المبارک
جمعہ کے دن ۴۰ھ میں شدید زخمی کر دیا جس سے آپ ۴ دن
کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو حضرت
حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے غسل دیا۔ اور حضرت حسنؓ نے
تمام جنازہ پڑھائی۔ آپ نے کل ۴ سال ۹ مہینے خلافت کی۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت طلحہؓ

کنیت ابو محمد ہے۔ والد کا نام عبداللہ ہے۔ شروع
اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے۔
آپ واقعہ جمل میں شہید کر دیئے گئے۔ (باقی صفحہ

بقیہ:۔ تاریخ و سیر

اسی طرح آپ ۲۰ جمادی الاخری ۳۳ھ ۶۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیرؓ

کنیۃ ابو عبداللہ ہے۔ والد کا نام عوام ہے۔ شروع میں اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ آپ کو ۳۶ھ میں شہید کر دیا گیا۔ آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعدؓ

کنیۃ ابو اسحاق ہے۔ والد کا نام وقاص ہے۔ ۱۹ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ ۵۵ھ میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعیدؓ

کنیۃ ابو الاعور ہے۔ والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ مجمع البحار اور استیعاب میں ہے کہ ان کے والد کا نام زید ہے۔ حضرت سعیدؓ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام لاچکے ہیں۔ ان کی بیوی کا نام فاطمہ ہے جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں۔ جن کی بدولت حضرت عمرؓ نے اسلام لایا تھا۔ حضرت سعیدؓ کے والد حضور اکرمؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے دین ابراہیمی پر فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت سعیدؓ نے حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں عقیق مقام نمبر کچھ اوپر ۷۰ سال ۶۰ھ وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ

کنیۃ ابو محمد ہے۔ والد کا نام عوف ہے۔ آپ واقعہ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ ابن عوفؓ بھی مہاجرین اولین میں سے ہیں اور صاحب الہجرتین ہیں۔ آپ ۷۵ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عامرؓ

کنیۃ ابو عبیدہ ہے۔ والد کا نام جراح ہے۔ جب ۱۸ھ میں اردن اور فلسطین کے علاقوں میں طاعون کا مرض پھیل گیا جس سے تقریباً ۲۵ ہزار نفوس ہلاک ہو گئے۔ آپ نے اسی طاعون مرض سے ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین۔

اظہار تشکر

ہم جمیع متعلقین حضرت مفتی مولانا عبداللطیف صاحب مرحوم اُن حضرات کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جن حضرات نے دور دراز علاقوں سے قدم رنجہ فرما کر مرحوم کی ایصال ثواب لیے اندوہگانی سے ہمدردی اور اظہار شرکت غم کے لئے تکالیف برداشت کیں نیز اُن اخبارات و جرائد خصوصاً ترجمان اسلام و خدام الدین کا بھی شکریہ ہیں۔ (عبدالسلام برادر حضرت مفتی صاحب مرحوم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام دامنہ خان محمد ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

کارکنان و منتظمین کانفرنس کا شکریہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس جس شاندار کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے لئے مشرقی و مغربی پاکستان سے آنے والے تمام مندوبین، علماء کرام اور تمام رفقاء حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت اس مقصد کے لئے صرف کیا۔ اور دور دراز سے زحمت سفر اٹھا کر لاہور تشریف لائے۔

کانفرنس نہ صرف اپنے مقاصد کے اعتبار سے کامیاب رہی۔ بلکہ حسن انتظام کے لحاظ سے بھی بے مثال تھی۔ رہائش، طعام اور دیگر ضروریات و آسائشوں کا جو انتظام کیا گیا، تمام شرکاء حضرات نے اس پر اپنے اطمینان کا اظہار فرمایا اور ذمہ دار منتظمین کو داد تحسین دی۔

اس کے لئے یوں تو تمام ارکان مجلس استقبالیہ لائق مبارکباد ہیں۔ لیکن حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (ہلال الخیر) نگ لاہور صدر مجلس استقبالیہ۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ ناظم مجلس استقبالیہ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی لاہور کی شبانہ روز کی مساعی شکریہ سے بالاتر ہیں۔

طعام کے انتظامات میں مرزا اعظم بیگ صاحب مرزا انور بیگ صاحب، مرزا نعیم بیگ صاحب۔ قاری نذیر احمد صاحب، محترم محمد حنیف صاحب اور ان کے رفقاء کی مستعدی و سرگرمی نے جس حسن انتظام کا ثبوت دیا۔ وہ لائق صد تحسین ہے۔

رضاکاران ملتان اور ان کے قائد شیخ محمد یعقوب صاحب نے مندوبین کو کھانا کھلانے میں جس دوڑ دھوپ و توجہ سے کام لیا، اس کے لئے وہ سب قابل مبارکباد ہیں جہلم اور سرگودھا و بعض دیگر مقامات کے رضاکار والے جلسہ گاہ پنڈال اور کیمپ کی حفاظت، انتظام اور نظم و ضبط کا جو شکل کام انجام دیا، وہ ان کے حسن کارکردگی کی زبردست دلیل ہے

جناب محترم ظہور احمد صاحب وارچ میکہ انارکلی نے کانفرنس سے متعلق دیگر انتظامی امور میں جو سرگرمی دکھائی اس کا شکریہ کیا ادا نہیں کیا جا سکتا۔

قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ملتان ۲۸ اپریل کو تشریف لے آئے تھے۔ آپ نے بھی کانفرنس سے متعلق ذمہ داریاں بحسن و خوبی ادا کیں اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نہایت سرگرمی کے ساتھ انجام دیئے۔

اس کے علاوہ جامعہ مدنیہ، جامعہ اشرفیہ، ترتیل القرآن تجوید القرآن۔ دار التجوید ماڈل ٹاؤن۔ مدرسہ قاسمیہ اچھرہ وغیرہ عربی و دینی مدارس کے طلباء اور بعض اساتذہ حضرات نے جو تعاون کیا۔ اس کا ذکر بھی کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

ہم ان تمام حضرات اور دوسرے کارکنان جن کے نام یہاں ذکر نہیں کئے گئے، سب کا نہایت نہایت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل کے بعد ان حضرات کی مساعی جمیلہ و شاقہ نے کانفرنس کو انتظامی اعتبار سے کامیاب بنایا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً کثیراً۔

قاضی مظہر حسین صاحب کے داخلہ چکوال پر پابندی کے خلاف قرارداد

۱۰ مئی بروز جمعہ۔ مدنی جامع مسجد میں مسلمانان اہلسنت والجماعت کا ایک اجتماع حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ خطیب مدنی جامع مسجد پر ایک ماہ کے لئے شہر چکوال میں داخلہ کی پابندی کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب چکوال سے اپیل کرتا ہے کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب پر سے پابندی اٹھا کر جامع مسجد کی خطابت اور مدرسہ اظہار الاسلام کے انتظام و انتظام کی دینی خدمات کا موقعہ عنایت فرمائیں۔

(۲) ۲۷ صفر کو فرقہ شیعہ کا ایک ماتمی جلوس مدنی جامع مسجد کی گلی میں سے گذرنے والا ہے۔ چونکہ نوحہ خوانی سینہ کوبی اور ماتم مروجہ وغیرہ افعال مذہب اہلسنت میں ناجائز اور حرام ہیں۔ اس لئے یہ اجتماع شدید مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانان اہلسنت کے مذہبی جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مدنی جامع مسجد اور دیگر مساجد اہلسنت کے سامنے ماتمی جلوس کو جلدی جلدی خاموشی کے ساتھ گذرنے دیا کیا جائے۔ کیونکہ اہلسنت کی مساجد کے سامنے ماتم نوحہ خوانی وغیرہ ہی فرقہ وارانہ فساد کا باعث بنتا ہے امید ہے کہ یہ مطالبات منظور فرما کر مسلمانان اہلسنت کو مطمئن کیا جائے گا۔ (منجانب مسلمانان اہلسنت مدنی جامع مسجد۔ چکوال)

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کیخلاف احتجاج

پشاور ۱۲ مئی۔ زعماء جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی۔ مولانا سید گل بادشاہ ایم جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن۔ مولانا صاحبزادہ عبدالقیوم ناظم اعلیٰ و مولانا پیر مبارک شاہ ناظم پشاور ڈویژن مولانا عزیز الرحمٰن امیر و مولانا محمد یعقوب الفقاعی نائب اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور۔ مولانا محمد حسین ایڈووکیٹ پشاور۔ مولانا لطف الرحمٰن امیر مردان۔ مولانا سمیع الحق مولانا حضرت عمر۔ مولانا قاضی فضل دیان۔ ڈاکٹر شیر محمد محمد یونس خان۔ سالار گل محمد۔ محمد اسماعیل سیفی بی۔ اور دوسرے حضرات نے ایڈیٹر جٹان آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے غیر جمہوری فعل اور حکومت کا غیر دانشمندانہ اقدام دیتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ شورش کاشمیری کو فی الفور رہا کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی قرارداد

آہو ہور خہ ۱۰ مئی ۶۸ء کو نماز جمعہ کے موقع پر مرکزی جامع مسجد کے اجتماعات میں جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک سے مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مسلمانان بھکر کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا منعقدہ لاہور کی منظور شدہ تجاویز کی تائید کرتا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات کو جلد تسلیم کیا جائے۔ (سید محمود الحسن منصور ناظم جمعیۃ بھکر)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(قسط نمبر ۷)

میرے پاس رسائل و مسائل کا جو ایڈیشن ہے اس کے الفاظ ہیں:۔

تمیم داری کے بیان کو حضور نے اس وقت غلط نہ کہا تھا۔ مگر کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا نہ ہونا الخ

اب مفتی صاحب ہی فرمائیں کہ جب مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت تمیم داری کے اس بیان کو کہ دجال میں محبوس ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو اس سے یہی لازم آتا ہے کہ ابوالاعلیٰ صاحب نے ذباللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خیال مبارک کو افسانہ قرار دیا ہے۔ اب مفتی محمد یوسف صاحب ہی ایمانداری سے یہ فیصلہ کریں کہ اس میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص و توہین ہے یا نہیں۔ جہاں اعنا کہنے سے منع فرمائیں اور دربار رسالت میں اس آواز بلند کرنے سے اعمال ضائع ہوں (لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کو افسانہ کا کیا حکم ہوگا۔ کاش کہ مفتی صاحب مقام رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور مودودی فتنہ سے خود بھی بچتے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرتے۔

(ج) مودودی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

یہ تردد اول تو خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں آپ کے علم وحی کی بنا پر نہیں فرمائی تھیں۔ اور آپ کا گمان ناچیز نہیں ہے جس کے صحیح نہ ثابت ہونے سے آپ کی نبوت پر کوئی حرف آتا ہو۔ یا جس پر ایمان لانے کے ہم مکلف کئے گئے ہوں۔ پھر جبکہ بعد کے واقعات ان باتوں کی تردید بھی ہو چکی ہے۔ جو اس سلسلہ میں آپ نے گمان کی بنا پر فرمائی تھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ ان کو عقائد میں داخل رکھنے پر اصرار کیا جائے الخ (رسائل و مسائل حصہ اول بار دوم ص۵۶)

مفتی صاحب فرمائیں کہ مودودی صاحب یہ عبارت افسانہ خانہ نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں کی بعد کے واقعات سے تردید بھی ہو چکی۔ العیاذ باللہ۔ اگر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں کی بعد میں تردید ہو جائے۔ تو کیا صاحب رسالت کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ کیا ابوالاعلیٰ کی یہ باتیں مرزا غلام احمد قادیانی کی غلط پیشگوئیوں کے لئے وجہ جواز نہیں بن سکتیں؟

دجال کا قتل

(د) مودودی صاحب کا یہ لکھنا بھی بالکل جھوٹ اور افترا ہے کہ:۔

"حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔" (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء ص۵۸/۵۹)

اس کے بعد ترمیم کر کے مودودی صاحب نے یہ الفاظ لکھے کہ:۔

"کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ قبل از وقت تھا۔" (رسائل و مسائل حصہ اول ص۵۷)

روایات کی روشنی میں یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر وقت تک یہ اندیشہ رہا اور اسی حالت میں آپ وصال فرما گئے کیونکہ صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صریح ارشاد موجود ہے کہ دجال قرب قیامت میں ظاہر ہوگا اور صرف عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لُدّ پر قتل کریں گے چنانچہ خود مودودی صاحب نے بھی یہ حدیث درج کی ہے۔ پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور لُد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے" (ختم نبوت ص۴۶)

اس کے حاشیہ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ "واضح رہے کہ لُدّ فلسطین میں ریاست اسرائیل کے دارالسلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہودیوں نے وہاں بہت بڑا ہوائی اڈہ بنا رکھا ہے۔"

اب مفتی صاحب ہی فرمائیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصریح فرما دی کہ باب لُد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور خود ابوالاعلیٰ بھی یہ حدیث نقل کر رہے ہیں تو پھر ان کا اس بات پر اصرار کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر تک یہ اندیشہ رہا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ اور ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ سے اس کو صحیح نہ قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ صریح ارشاد کی خلاف ورزی ہوگی۔ اور یہاں اس تاویل کی بھی قطعاً گنجائش نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی مقدس زندگی میں ہی آسمان سے نازل ہو جائیں۔

حافظ ابن حجر اور مودودی

میرے اس اعتراض کے جواب میں مفتی محمد یوسف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

آپ مانیں یا نہ مانیں مگر ہے یہ حقیقت کہ ان یخرج وانا فیکم کو مولانا مودودی کی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی شک اور تردد پر حمل کیا ہے۔ چنانچہ اس جملہ کی شرح کرتے ہوئے حافظ موصوف لکھتے ہیں:۔

انہ محمول علی ان ذالک کان قبل ان یتبین لہ وقت خروجہ وعلاماتہ فکان یجوز ان یخرج فی حیاتہ ثم بین لہ وقت خروجہ فاخبر بہ" (فتح ج ۱۳ ص ۸۱)

"حضور کا یہ ارشاد اس وقت تھا جبکہ آپ کو خروج دجال کا وقت اور علامات نہیں بتائے گئے تھے۔ تو اس وقت آپ ممکن سمجھتے تھے کہ شاید دجال آپ کے زمانہ میں ظاہر ہو جائے۔ پھر آپ کو وقت خروج بتا دیا گیا۔ تو آپ نے اس کی خبر دے دی۔ تو کیا آپ کے نزدیک حافظ ابن حجر نے بھی منصب نبوت پر ناروا حملہ کیا ہے" (علمی جائزہ ص ۳۸)

الجواب:۔ مفتی محمد یوسف صاحب یا تو مودودی عقیدت کے غلو میں مبتلا ہو کر صحیح فکر و نظر سے محروم ہو چکے ہیں یا باوجود سمجھنے کے مودودی صاحب کی تائید میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ ورنہ ایک عام اردو دان شخص کے لئے بھی یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا نظریہ اس بارے میں بالکل متضاد ہے کیونکہ علامہ ابن حجر رح صاف طور پر لکھ رہے ہیں کہ گو ابتداء میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ممکن سمجھتے تھے کہ دجال شاید آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ لیکن بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خروج دجال کا وقت بتا دیا گیا۔ اور آپ نے اس کی اصحابہ کو خبر بھی دے دی۔ لیکن اس کی برعکس مودودی صاحب لکھ رہے ہیں کہ:۔ حضور کو اللہ کی طرف سے اس معاملہ میں جو علم ملا تھا وہ صرف اس حد تک تھا۔ کہ بڑا دجال ظاہر ہونے والا ہے۔ اس کی یہ اور یہ صفات ہوں گی اور وہ ان خصوصیات کا حامل ہوگا۔ لیکن یہ آپ کو نہیں بتلایا گیا کہ وہ کب ظاہر ہوگا۔ کہاں ظاہر ہوگا اور یہ کہ آیا وہ آپ کے عہد میں پیدا ہو چکا ہے یا آپ کے بعد کسی بعید زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے۔ ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں۔ وہ دراصل آپ کے قیاسیات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے

رسائل و مسائل حصہ اول و ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء ص۵۸/۵۹

(باقی آئندہ)

خبر نامۂ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کے ویزا میں توسیع

آپ بہت اچھے مشن پر آئے ہوئے ہیں (پاسپورٹ آفیسر کی رپورٹ)

مکتوب انگلستان۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ نے مکتوب گرامی کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان کے ویزا میں مزید چھ ماہ کے لئے توسیع کر دی ہے۔ حضرت مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں اس مقصد کے لئے درخواست دینے کی خاطر ہوم آفس گیا تو پاسپورٹ آفیسر (جو ایک خاتون تھیں) نے کہا۔ کہ ہماری حکومت سیاح لوگوں کو چھ ماہ سے زائد مدت کے لئے ویزا نہیں دیتی۔ مگر چونکہ آپ بہت اچھے مشن پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے میں ہوم سیکرٹری سے آپ کے ویزا میں مزید چھ ماہ توسیع کے لئے پرزور سفارش کرتی ہوں۔ اس پر حکومت برطانیہ نے آپ کے ویزا میں ۲۰ اگست ۱۹۷۸ء تک۔ توسیع کر دی ہے۔ یاد رہے کہ سابقہ ویزا کی مدت ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہو چکی تھی۔

انتخاب مجلس تحفظ ختم نبوت مشرقی پاکستان

ڈھاکہ سے مولانا محمد عثمان صاحب اختر مبلغ متعینہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے بذریعہ مکتوب مندرجہ ذیل انتخاب کی اطلاع دی ہے۔

سرپرست حضرات۔

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب المعروف حافظ جی مدظلہم العالی۔

(۲) محترم جناب جناب حضرت مولانا شمس الحق صاحب دامت برکاتہم۔

(۳) جناب مولانا عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالی المعروف پیر جی۔

صدر:۔ حضرت مولانا مولوی صفی اللہ صاحب دامت برکاتہم۔

نائبین صدر:۔ حضرت مولانا مفتی محمد محی الدین صاحب مدظلہ

حضرت مولانا بذل الرحمن صاحب مدظلہ۔

ناظم:۔ جناب سید محمد شہود الحق صاحب ایڈووکیٹ۔

نائب ناظم۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب مدظلہ اسلام آبادی۔

ناظم نشر و اشاعت:۔ مولانا محی الدین خانصاحب مدظلہ

خازن:۔ جناب شیخ انوار الٰہی صاحب۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ قائمقام ناظم اعلیٰ عازم مشرقی پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت مشرقی پاکستان کی دعوت پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر قائمقام ناظم اعلیٰ مجلس مرکزی تحفظ ختم نبوت پاکستان ۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ بروز اتوار مشرقی پاکستان کے پینتیس روزہ دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ اس مختصر پروگرام میں برہمن باڑیہ۔ سلہٹ۔ بھانو گاچھ۔ ڈھاکہ۔ دیناج پور۔ کھلنا اور دیگر اہم مقامات کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ مولانا محمد عثمان صاحب سلہٹی مبلغ مجلس مرکزی متعینہ ڈھاکہ جملہ اسفار میں آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ احباب نصرت و کامیابی کی دعا فرمائیں۔

حاجی محمد مانک صاحب سندھی کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا

رمضان ۱۳۹۷ھ میں حاجی محمد مانک سندھی نے ایک غیر مسلم کو حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کی شان میں گستاخی کرنے پر قتل کر دیا تھا۔ ۲۲ محرم ۱۳۹۸ھ کو جناب سیشن جج صاحب خیرپور میرس نے حاجی صاحب کو تین برس قید کی سزا دی ہے۔

مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مبلغ مرکزی کے مقدمہ کی سماعت ملتوی

راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مدظلہ پر ایک فرقہ وارانہ تقریر کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ جناب سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب راجن پور نے ۲۵ محرم ۱۳۹۸ھ کو مقدمہ کی سماعت ۱۹ صفر بروز ہفتہ تک ملتوی کر دی ہے۔ احباب حضرات مولانا کی باعزت برأت کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر مرکزیہ دامت برکاتہم پر پابندی

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ۹ محرم ۱۳۹۸ھ کو بھیرا روڈ، کندکوٹ، ٹھل حمزہ، گھوٹکی، بستی مولویاں کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ جب کندکوٹ ضلع جیکب آباد میں داخل ہوئے تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع جیکب آباد نے آپ کے داخلہ پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی۔ جو ۹ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ تک جاری رہے گی۔

حضرت مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان اور مولانا عبدالحفیظ صاحب کا دورہ

۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ کو سید غوث علی شاہ صاحب ایڈووکیٹ خیرپور میرس نے بذریعہ فون دفتر مرکزیہ سے مولانا محمد حیات صاحب مدظلہ کو خیرپور میں طلب کر لیا تاکہ حاجی محمد مانک صاحب کے مقدمہ میں تیاری کروا سکیں۔ حضرت موصوف مولانا عبدالحفیظ صاحب کی معیت میں فوراً بذریعہ ہیل روانہ ہو گئے۔ ابھی حضرت موصوف خیرپور ہی تھے کہ دفتر مرکزیہ ملتان میں کسی میں ایک فساد کی اطلاع بذریعہ فون ملی۔ جس پر دفتر مرکزیہ نے حضرت مولانا صاحب کو بذریعہ فون کسی تشریف لے جانے کی ہدایت کی۔ آپ وہاں چند روز ہی ٹھہرے تھے کہ اغا شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان کے مقدمہ کی پیروی کرنے والے وکلاء کے بورڈ نے انہیں طلب کر لیا۔ جس پر انہیں فوری طور پر کسی واپس بلا لیا گیا۔ بعد ازاں حضرت موصوف اور مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ اغا شورش کاشمیری کے مقدمہ کی پیروی حصہ لینے کے لئے لاہور روانہ ہو گئے۔

عرس بابا فریدؒ اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عرس بابا فریدؒ سے چند روز پیشتر بعض احباب نے بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ عرس کے موقع پر مسلمانوں کے عظیم اجتماع میں قادیانی اپنا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ دفتر مرکزیہ ملتان نے فوری طور پر مولانا منظور احمد صاحب کہروڑی کو کثیر التعداد لٹریچر دے کر پاک پتن روانہ کر دیا۔ اس اجتماع عظیم میں تقریباً آٹھ ہزار تبلیغی پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے۔ مولانا موصوف نے جامع مسجد کانوئی میں ایک مختصر اندازے کے مطابق دس ہزار افراد کے اجتماع میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اہالیان پاک پتن نے مجلس کے ان مخلص خدام کا خیر مقدم کیا ہے اور آئندہ مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

مولانا ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جتوئی کا دورہ راولپنڈی

محرم الحرام کے آخری پندرھواڑے میں مولانا ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جتوئی نے راولپنڈی، اسلام آباد، اکوڑہ خٹک، پشاور اور نوشہرہ کے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ موصوف اس سفر میں اپنے ہمراہ کتابچہ "مرزائیت علامہ اقبال کی نظر میں" لے گئے تھے۔ جو مفت تقسیم کیا گیا۔ جملہ مقامات پر دوستوں نے ڈاکٹر صاحب کے دورہ کا خیر مقدم کیا ہے۔

ڈیرہ غازی خاں میں جلسہ "یوم اقبال"

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خاں نے ۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کو یوم اقبال منانے کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا جس میں بقیۃ السلف عندلیب چنستان بخاریؒ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب میانوالی مدظلہ اور مولانا منظور احمد شاہ صاحب نے سامعین سے نہایت جامع انداز میں خطاب فرمایا۔ حضرت میانوی صاحب دامت برکاتہم نے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم کی ملی خدمات سراہتے ہوئے انہیں نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ اختتام اجلاس پر کتابچہ "مرزائیت علامہ اقبال کی نظر میں" مفت تقسیم کیا گیا۔

خطبۂ صدارت

امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
عمومی نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۴، ۵، ۶ صفر ۱۳۸۸ھ مطابق
۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء بیرون باغ موچی دروازہ لاہور کے پہلے عام اجلاس میں پچاس ہزار
کے قریب حاضرین کے سامنے پڑھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ جل وعلا والصلوٰۃ والسلام
اتم رسلہ وخیر خلقہ سیدنا
محمد بن عبد اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ
اختارھم اللہ بحفظ الدین ومن تبعھم
وایمان ویقین۔

اما بعد! اکابر ملت وزعماء امت و
برادران اسلام!

اسلام

آپ جانتے ہیں کہ دین اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ زندگی سے متعلق اس میں جامع ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم کے اعلان ت اسلامیہ کو ناز ہے۔ چنانچہ اسلام نے روحانیات سے لے کر عمرانیات، معاشیات، اقتصادیات یات تک انسانیت کو ایک ایسی جامع تعلیم دی ہے کے مختلف ادوار اس کی نظیر پیش کرنے سے ہیں۔

اف اہل ایمان

ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جامع اور زریں حیات کی نہ صرف یہ کہ تعلیم دی بلکہ عملاً خود کو اور اپنی جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس تعلیم کے نمونہ پر پیش کیا۔

آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ
مومنون، کل آمن باللہ وملکتہ وکتبہ
رسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقالوا
سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
(بقرہ)

ترجمہ:۔ مانا رسول نے اس کو جو نازل کیا گیا اس کے طرف سے اور مومنین کی جماعت (صحابہ نے) اور مانا۔ اللہ کو اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، رسولوں کو، ہم فرق نہیں کرتے اس کے رسولوں اور سب نے کہا۔ ہم نے اللہ کے احکام سنے اور ان کیا۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش چاہتے ہیں سب کو تیرے ہی طرف آنا ہے"۔ غرضیکہ ان میں اطاعت کا جذبہ ہے۔ ان میں ایثار ہے —

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں تو وہ بھی ہیں جو بیچتے ہیں اپنی اپنی جان۔ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اللہ شفقت رکھتا ہے بندوں پر گویا وہ اپنی جانوں کا سودا کر چکے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بکے ہوئے ہیں۔ جب دین وملت کا مطالبہ ہوتا ہے وہ سر بکف میدان میں نکل آتے ہیں۔ پس وپیش کا کوئی خدشہ زنجیر پا نہیں بنتا۔ وہ مجاہد ہیں انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے گھر بار اور وطن عزیز کو خیرباد کہا۔

ان الذین آمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا
فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ
غفور رحیم۔

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں یہ لوگ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت اور مہربانی کے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔

ان لوگوں نے استقامت اور صبر اور مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کی عظیم مثالیں قائم کیں۔ آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور تاریخی واقعات اس کے شاہد عدل ہیں۔ اتحاد باہمی تعاون، اخلاص للہیت کے وہ پیکر تھے۔ احیاء دین، جہاد فی سبیل اللہ، اقامت حدود امر بالمعروف نہی عن المنکر میں ان کا مقام بہت اعلیٰ تھا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
تامرون بالمعروف، وتنھون عن
المنکر وتومنون باللہ کا مژدہ الٰہی ان
کو سنایا گیا تھا۔

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد
ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم
واتقوا اجر عظیم الذین قال لھم الناس
ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم
ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل
فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم
سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا (اور جہاد کے لئے تیار ہو گئے) باوجودیکہ زخم کھا چکے تھے۔ اور جو لوگ نیک کردار اور متقی ہیں ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا کہ ان لوگوں (دشمنوں) نے تمہارے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بہت بڑی تیاری کر رکھی ہے۔ پس تم ڈرتے رہو (مقابلہ کے لئے باہر نہ نکلو) لیکن (بجائے اس کے کہ وہ بات سن کر ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اور وہ ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر بول اٹھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل

پھر وہ لوگ بے خوف وخطر راہ خدا میں نکلے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادکام واپس آئے اور کوئی گزند ان کو نہ چھو سکا۔ اور یہ اللہ کی خوشنودی میں گامزن ہوئے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل رکھنے والا ہے۔ اس آیت میں ان کے اعتماد علی اللہ یقین کامل اذعان راسخ اور ان پر خدا کے عظیم فضل واحسان کا ذکر ہے۔ ان تمام اوصاف ومناقب کے ساتھ ساتھ وہ قائم اللیل تھے۔ ان کے قلوب نورانیت اور احسان کے مراکز تھے۔ ان ربک یعلم انک تقوم
ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفہ وثلثہ و
طائفۃ من الذین معک۔

ترجمہ:۔ تیرا رب جانتا ہے کہ تو اٹھتا ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے اور وہ جماعت جو آپ کے ساتھ ہے (وہ بھی اس طرح اٹھتی ہے اور عبادت کرتی ہے)

الذین یقولون ربنا اننا آمنا فاغفر لنا
ذنوبنا وقنا عذاب النار الصابرین
والصدقین والقانتین والمنفقین
والمستغفرین بالاسحار۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب بے شک ہم ایمان لائے۔ پس بخش دے ہمارے گناہ اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے شدت اور مصیبت میں صبر کرنے والے بقول شاہ عبدالقادرؒ (محنت اٹھانے والے قول وعمل میں سچے، بندگی میں لگے رہنے والے نیکی کی راہ پر خرچ کرنے والے رات کی آخری ساعات میں اللہ کی مغفرت کے طلبگار۔

الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا
وعلیٰ جنوبھم

ترجمہ:۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں پر (کروٹ) لیٹے ہوئے۔ الغرض اسلام نے جس عظیم اور پاکباز معاشرہ کو قائم کرنے کا حکم دیا صحابہ کرام نے اپنے اعلیٰ مناقب اور بلند اخلاق سے اسے قائم فرما دیا۔ چنانچہ ان کے اتباع کے بغیر اس طرح کا معاشرہ قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔ وہ لوگ آپس میں نہایت رحمدل اور کفار کے مقابلہ میں بہت سخت واقع ہوئے تھے۔ والذین معہ اشداء علی الکفار
رحماء بینھم کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع وسجود کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل ورضوان

کے طالب تھے۔ تراھم رکعا سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا۔

جماعت اہل حق کا پہلا ظہور

علمائے اسلام! اسلام کے ہر دور میں ایک جماعت کے لئے قرن اول کے مسلمانوں کے اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین یعنی جیسے زمرۂ متقدمین کی ایک جماعت اس مرتبہ پر فائز ہوگی ایسے ہی متاخرین میں سے بھی ایک جماعت کو اس درجہ کا شرف حاصل ہوگا۔ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

سابقون الاولون (صحابہ کرام) کی جماعت نے زندگی کے ان پاکیزہ اصولوں کو دنیا میں نافذ کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی تھی۔ اور باطل نظام اور اس کے ضوابط اور قواعد کو ایک ایک کرکے توڑ دیا تھا۔ آپ ذرا اس وقت کے حالات اور سیاسیات پر نظر ڈالیں اور پھر اس پاکیزہ انقلاب کا جائزہ لیں۔ اگرچہ قریش مکہ کے پاس دوسری عرب اقوام کے مقابلہ میں قوت بھی زیادہ تھی اور انہیں خانہ کعبہ کی مجاورت اور حرم اطہر کی تولیت کے سبب جو اثر و رسوخ اور سیاسی برتری حاصل تھی۔ وہ بھی محتاج بیان نہیں لیکن اس کے باوجود اجتماعی آزادی وہاں مفقود تھی۔ اظہار رائے پر شدید پابندی عائد تھی وہاں بغاوت، غدر، دھوکہ سد من سبیل اللہ، خیانت، تغلب، بے ضمیری اور انسانی بنیادی حقوق کا فقدان تھا۔ معزز شہریوں کا بائیکاٹ اور ان کی ایذا رسانی ان کا معمول تھا۔ قتل اور قتل کے منصوبے اور سازشیں ان کی عادات میں داخل تھیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بسائے ہوئے شہر اور ان کے تعمیر کردہ بیت اللہ پر ناجائز قبضہ اور اس کے بنیادی مقصد (عبادۃ اللہ وحدہٗ) سے انحراف کیا گیا تھا۔ اس کو شرک کا مرکز اور بت پرستی کی نمائش گاہ بنالیا تھا۔ ان کے قول و عمل میں تضاد تھا۔ دعویٰ ملت ابراہیم کے اتباع کا اور عمل بالکل اس کے خلاف تھا۔ خدا کے پرستاروں پر لرزہ خیز مظالم جبر و تشدد، قہر و غضب کے واقعات تیرہ سال جاری رہے۔ ایک قومی معاہدہ کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت سے کلیتہً مقاطعہ اور ان کو شعب ابی طالب میں تین سال تک محبوس و محصور کردیا گیا تھا۔

ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر ان کی قومی اسمبلی (دارالندوہ) کا فیصلہ ہوا۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اتنا مجبور کیا کہ انہیں وہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔ لیکن آنحضرت کی رہنمائی میں اس قلیل باخدا جماعت نے ہمت نہیں ہاری اور پوری جوانمردی اور ایثار سے ان تمام حالات کو بالآخر بدل ڈالا اور انسان کو وہ نظام زندگی عملاً قائم کرکے دے دیا جس سے یہ دنیا اس کے لئے جنت بن گئی۔

اہل حق کا تاریخی کردار۔ خلفائے راشدین کے عہد مبارک اور صحابۂ کرام کی پاکباز جماعت کے بعد ہر دور میں علماء کرام محدثین عظام اور ائمہ اجتہاد کی ایک جماعت ہمیشہ موجود رہی۔ جس نے ہر زمانہ میں اہل باطل کی دست برد سے حق کو محفوظ رکھا۔ چنانچہ اسلاف کرام کے متعین کردہ نشان راہ پر چلنے والے علماء کے قافلے ہر عہد میں یکے بعد دیگرے آتے رہے اور فریضۂ حق کو حسن و خوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ راستہ کی ہر مشکل اور ہر صعوبت کو برداشت کیا اور اگر دار و رسن تک لے جایا گیا تو بخوشی اسے بھی لبیک کہا۔ کون نہیں جانتا کہ علماء ہی کی جماعت نے بنو امیہ کے دور میں مسلمانوں کو فکری انتشار سے بچایا۔ خلافت عباسیہ سے لے کر ہندوستان کی مسلم حکومت کے مختلف ادوار میں جاں گسل مساعی سے اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔

مغل بادشاہ اکبر کے الحاد و زندقہ کے مقابلہ میں اسلام کا علم بلند کئے رکھا۔ مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی ہندوانہ طاقت کو میدان میں پاش پاش کردیا۔ بالاکوٹ کی پہاڑیوں میں اسلام کی قوت و شوکت کا تابناک باب کھولا۔

پھر یہی علماء مقدسین کی جماعت تھی جو انگریز کے ظالم اقتدار کے دور میں کشمیر سے کلکتہ اور روس تک انگریز کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہزاروں کی تعداد میں پھانسی کے تختہ پر بندوقوں کی گولیوں کے سامنے اور کالے پانی کے قبرستانوں میں جانیں دے دے کر برطانیہ کے اس ناپاک منصوبے کو خاک میں ملایا۔ جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی پرفریب کاریگری کے ذریعہ پورے ہندوستان کو عیسائیت میں تبدیل کردینے والا تھا۔

علماء کی خدمات ملی و دینی اور جانبازی و سرفروشی کا یہ سلسلہ ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد کے پیہم انگریزی ظلم و ستم اور وحشت و درندگی کے واقعات سے ختم نہیں ہوگیا بلکہ برطانیہ کے عین عروج و اقتدار کے زمانہ میں بھی جبکہ مشرق و مغرب کی اکثر قومیں آقایان انگلستان کے سامنے سرنگوں ہوچکی تھیں۔ اور بڑے بڑے امراء، سرمایہ دار شرفاء خدایان فرنگ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکے تھے، علماء حق کی ایک جماعت دین و ملت اور عالم اسلام کی آزادی و استقلال کی خاطر دہلی سے پشاور اور کلکتہ تک اور دیوبند سے حجاز مقدس اور افغانستان تک دیوانہ وار برطانیہ کے دیو استبداد کو چیلنج کررہی تھی۔ اور انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہر محاذ پر اس کے فریب و غرور کو دعوت مبارزت دے رہی تھی۔

انجام دنیا نے دیکھ لیا کہ ۴۷ء میں انگریز کا طلسم اقتدار ٹوٹا اور ملک آزاد ہوگیا۔ آزادی کے وقت پاکستان کا ہر شہری یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اب ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہے اور ہر قسم کے خوف و اندیشہ سے محفوظ ہے۔ وہ خوش تھے کہ تقریباً ڈیڑھ صد سال کے بعد مسلمان اس قابل ہوچکا ہے کہ خلافت راشدہ کے خالص اسلامی نظام کو از سر نو یہاں نافذ کرکے ایک خالص اسلامی مملکت کی مثال دنیا کی اقوام کے سامنے پیش کرسکے گا۔ لیکن ہائے بسا آرزو کہ خاک شدہ

موجودہ حالات اور اصحاب حق کی ذمہ داریاں

آئیے! اب آپ اپنے ملک کے موجودہ حالات اور اکیس سالہ واقعات کا جائزہ لیں اور فیصلہ کریں کہ علماء حق کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی ذمہ داری کیا ہے اور وہ خلافت راشدہ کے خالص نظام کو نافذ کرنے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اسلامی حکومت کا صحیح نقشہ پیش کرنے کی ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہوسکتی ہے۔

پاکستان بن جانے کے بعد

اسلامی دستور کے نفاذ سے پہلو تہی کی گئی اور پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کے نعرہ کو یکسر نظر انداز کرکے یہ بحث چھیڑ دی گئی۔ کہ پاکستان کو لادینی اسٹیٹ کی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ یا اسلامی اسٹیٹ کی۔ طرفین سے دلائل دیئے گئے۔ سابق صدر سکندر مرزا نے جب وہ ملک کے وزیر داخلہ تھے نہایت خیرہ چشمی سے یہ بیان دیا کہ دنیا کے کسی ملک میں کبھی اسلامی حکومت قائم ہوئی بھی ہے جو آج پاکستان میں قائم ہو۔

کسی نے کہا کہ اسلام نے کسی ملک کو چلانے کے لئے دستوری دفعات کی کوئی رہنمائی ہی نہیں کی۔ اس قسم کے خیالات موجودہ صدر محمد ایوب خاں نے بھی اپنی کتاب "فرینڈز ناٹ ماسٹرز" میں ظاہر کئے ہیں۔ پاکستان کے سابق گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے لندن میں ایک بیان دیا تھا کہ پاکستان میں پاپائیت اور ملا ازم کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اس قسم کے خیالات ارباب حل و عقد کی طرف سے وقتاً فوقتاً پیش ہوتے رہے۔

لیکن اسلامیان پاکستان کے شدید مطالبہ سے مجبور ہوکر اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مساعی جمیلہ سے لیاقت علی خاں مرحوم نے قرارداد مقاصد دستور ساز اسمبلی سے پاس کرادی۔ لیکن اس کے باوجود اسلامی دستور کی تدوین میں ٹال مٹول سے کام لیا جاتا رہا۔ آخر بعد مشکل ۵۶ء میں پاکستان کو جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کی حیثیت سے تسلیم کرکے اسلامی اور غیر اسلامی دفعات کا مرکب دستور ملک کو عطا ہوا۔

لیکن ارباب حل و عقد کے قلوب شاید اس پر بھی راضی نہیں تھے۔ یہاں تک کہ مارشل لاء نافذ ہوا، اور ۵۶ء کا دستور منسوخ کردیا گیا۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ مارشل لاء نے جو ملک کے صدر بھی بن گئے تھے۔ ایک نیا دستور مدون فرماکر قوم کے حوالہ کیا۔ اس نئے دستور میں بھی اولاً اسلامک کا لفظ حذف کردیا گیا تھا۔ اور ملک کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بجائے صرف جمہوریہ پاکستان قرار دیا گیا تھا۔

درحقیقت یہ طریق کار دین سے انحراف ہی کا طریق کار تھا۔ اور اس طرح مارشل لاء کی طاقت کے ذریعہ پھر سے ملک کو لادینی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی گئی۔

لیکن جب جون ۶۲ء میں مارشل لاء ہٹا اور پھر سے

...ت اختیار کر گیا تو پہلے ترمیمی بل کے ذریعہ نیشنل ...ستور میں ترمیم کر کے ملک کو اسلامی جمہوریہ ...قرار دیا۔

قوانین کا نفاذ

...مزید برآں مسلمانوں کے گھریلو قوانین اور پرسنل لاء ...فاظت کر کے مارشل لاء کے دوران اس وقت ...راہ نے جو آج بھی ملک کے سربراہ ہیں۔ چند غیر ...قوانین کو نافذ کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ ان ...تھا کہ فوجی طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں پر غیر ...قوانین ٹھونسنے میں آسانی ہوگی۔ اس لئے مارشل ...کے دوران مسلم فیملی لاء آرڈی ننس نافذ کر دیا گیا ...جدید دستور کے تحت بننے والی نیشنل اسمبلی میں باقاعدہ ...کرانے کے سیدھے طریقے پر چلنے سے گریز کیا۔ ...کے خلاف علماء حق کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام ...احتجاج کیا تو موجودہ صدر مملکت نے انہیں وعظ ...کہ عائلی آرڈی ننس کے خلاف گڑبڑ اور احتجاج کا ...ستہ نہ اختیار کرو۔ بلکہ بننے والی نیشنل اسمبلی کا انتظار ...اور اس کے بن جانے کے بعد اسمبلی سے باقاعدہ ...منسوخ کرا دو۔

کاش کہ صدر مملکت خود بھی اپنے اس وعظ پر عمل ...اور عائلی قوانین کو اسمبلی کی تشکیل سے کچھ قبل ...ڈی ننس کے ذریعہ نافذ نہ کرتے بلکہ نیشنل اسمبلی کا انتظار ...کے اس سے پاس کراتے۔ اتامرون الناس بالبر ...تنسون انفسکم۔ بہرحال ہوا یہ کہ ملک بھر میں ...جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سینکڑوں احتجاجی کانفرنسیں ...منعقد ہوئیں۔ لاکھوں محضر نامے بھیجے گئے۔ ہزاروں تار ...حکومت کو موصول ہوئے۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی ...کے قرارداد پاس کر کے ان قوانین کی تنسیخ کی سفارش ...کر دی۔ لیکن جہاں جمہوری اقدار کی پامالی روزمرہ کا مشغلہ ...ہو وہاں ان مطالبوں کا اور اسمبلی کی قراردادوں ...کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

نیشنل اسمبلی میں مفتی محمود صاحب نمایندہ جمعیۃ علماء ...اسلام نے ان قوانین کے خلاف مدلل اور مفصل تقریر کی ...تو فضا ان کی تنسیخ کے لئے بالکل ہموار ہو گئی۔ لیکن برا ...ہو اقتدار کے وقار کا جو تنسیخ میں رکاوٹ ثابت ہوا۔

عائلی قوانین کی تنسیخ کے بل پر رائے شماری کے موقعہ ...پر قائمقام اسپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ نے نیشنل اسمبلی کی ...صدارت کرتے ہوئے رولنگ دی جو اسمبلی کے ریکارڈ ...سے اب بھی معلوم کی جا سکتی ہے۔

"انہوں نے فرمایا کہ اسمبلی کے دونوں بازو حزب اقتدار ...و اختلاف یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ اور یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ ...قوانین کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ اب رائے شماری ...صرف اس پر ہونی ہے کہ آیا آرڈی ننس کو بالکل منسوخ ...کر دیا جائے۔ یا اس میں ضروری ترمیم کر کے اسے کتاب و ...سنت کے مطابق بنایا جائے۔

حیلے حوالے۔ جناب عبدالصبور خاں قائد ایوان نے اس اجلاس کے موقعہ پر ہاؤس میں کھڑے ہو کر وعدہ کیا کہ ہم ایک ترمیمی کمیٹی قائم کر کے اس قانون میں ترامیم کر کے اسے کتاب و سنت کے مطابق بنائیں گے۔

بالآخر تنسیخ کا بل اس قسم کے حیلوں سے منسوخ کرایا گیا ترمیمی کمیٹی کا اعلان کر دیا گیا۔ قائد ایوان نے مفتی محمود صاحب کو بھی اس کمیٹی کا رکن نامزد کیا۔ کمیٹی میں تین خواتین ممبر اسمبلی بھی رکن تھیں۔ بالآخر اتفاق رائے کے ساتھ ترمیمی رپورٹ مرتب ہو کر راولپنڈی میں بجٹ اجلاس ۶۴ء کے موقعہ پر قائد ایوان کے سپرد کر دی گئی۔ اور قائد ایوان پر زور دیا گیا کہ جلد از جلد اس کو اسمبلی میں پیش کر دیں۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ آخر جنوری ۶۵ء میں ڈھاکہ میں گذشتہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں جب قائد ایوان سے اس رپورٹ کے پیش کرنے کے لئے کہا گیا تو فرمایا کہ وہ رپورٹ مجھ سے شاید گم ہو گئی ہے راولپنڈی سے بذریعہ ٹیلیفون معلوم کرایا تو معلوم ہوا کہ وہاں بھی رپورٹ موجود نہیں ہے۔ رپورٹ کی گمشدگی بھی ایک کارنامہ ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح شاید گلو خلاصی کا راستہ نکل سکے۔ لیکن اجلاس کے موقعہ پر تمام ممبران اسمبلی اور اراکین ترمیمی کمیٹی وہاں ڈھاکہ میں موجود تھے۔ اس لئے ان کو پھر اکٹھا کیا گیا اور ایک دو نشستوں میں از سر نو متفقہ رپورٹ مرتب کر کے پھر سے مسٹر صبور خاں کے سپرد کی۔ لیکن اس مرتبہ بھی انہوں نے وہ رپورٹ پیش نہ کی۔ اور آخری نشست میں ایک قرارداد اسمبلی میں پیش کر کے نجات کا راستہ تلاش کیا۔ قرارداد میں عائلی قوانین کی ترمیم پر اسلامی مشاورتی کونسل کا مشورہ لینے کی سفارش کی گئی۔ مفتی محمود صاحب نے قرارداد میں ترمیم پیش کی کہ مشاورتی کونسل پر لازم ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر وہ رپورٹ پیش کرے۔ اس ترمیم پر اختلاف ہوا، آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ تین ماہ میں رپورٹ لازماً پیش ہو۔ یہ ۲۵ جنوری ۶۵ء کی تاریخ تھی۔ لیکن آج تک مشاورتی کونسل کی کوئی رپورٹ عوام کے سامنے نہیں آسکی۔ فیا للعجب! آج حکومت کے حلقوں میں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ عائلی قوانین کی مخالفت ملک میں کمزور ہو گئی ہے اور یہ مسئلہ اب مردہ ہو چکا ہے۔ لیکن وہ دیکھ لیں گے کہ بفضلہ تعالیٰ عائلی قوانین ایک دن منسوخ ہو کر رہیں گے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ انگریز جیسی کافر مستبد حکومت تو ہمارے پرسنل لاء میں مداخلت نہ کر سکی۔ لیکن آج اپنی اسلامی حکومت کہلانے والی گورنمنٹ نے مسلمانوں کے گھریلو اسلامی مسائل میں ردوبدل کر کے ان کے مذہب میں مداخلت کی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی

ضبط تولید اور تحدید نسل کے لئے ملک بھر میں مستقل مراکز کھول دیئے گئے ہیں اور اس وقت جبکہ ملک ایک ایک پیسہ کو ترس رہا ہے اور بہت سے اہم منصوبے التواء کی نذر ہو چکے ہیں۔ ملک کی تیس کروڑ کی خطیر رقم نسل کشی کی مہم پر خرچ کی جا رہی ہے۔ یورپ سے اس فرسودہ منصوبہ بندی کو جسے خود یورپ اور وہاں کے فلاسفر رد کر چکے ہیں۔ درآمد کر کے یہ مقلدان فرنگ اسے یہاں مقبول بنانے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہیں اور لطف یہ کہ اسے اسلام اور شریعت کے مطابق بنانے کے لئے بھی بعض دین فروش قسم کے لوگوں کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اس منصوبہ بندی سے سوائے اس کے کہ فحاشی اور بداخلاقی کو فروغ ہو رہا ہے۔ کسی قسم کا بھی فائدہ حاصل ہونا ناممکن ہے۔

اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ

دراصل جب دین سے انحراف اور لادینی اسٹیٹ کا قیام مشکل نظر آیا اور حالات کو اپنے نظریات کے مطابق سازگار بنانا احکام میں ترمیم و تحریف کرنا ضروری سمجھا گیا جو ان کے طبائع کے خلاف تھے۔

چنانچہ دستور میں اسلام پر ریسرچ اور تحقیق کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کرنا طے کر دیا گیا۔ اس ادارہ کا صدر دفتر اب راولپنڈی میں ہے۔ اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن بالقابہ ہیں۔ اس ادارہ اور اس کے ڈائرکٹر کے جو خیالات اب تک سامنے آئے ہیں۔ وہ بطور مشتے نمونہ از خروارے مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) سود مفرد حلال ہے۔ والعیاذ باللہ

اسی ادارہ کے ترجمان ماہنامہ فکر و نظر کے تقریباً ۵۲ صفحات پر پھیلے ہوئے ایک مضمون میں اس کے ڈائرکٹر نے دلائل کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ اسلام میں تھوڑا سود سرے سے حرام ہی نہیں۔ حالانکہ مجمع البحوث الاسلامیہ کی کانفرنس منعقدہ قاہرہ (متحدہ عرب جمہوریہ) میں وضاحت کے ساتھ یہ قرار پایا ہے کہ سود کی جملہ اقسام حرام ہیں۔ خواہ قلیل ہو یا کثیر، (مفرد ہو یا مرکب) خواہ قروض استحلالیہ لیا گیا ہو یا استہلاکیہ۔

(۲) زکوٰۃ عبادت نہیں ٹیکس ہے۔ اور زکوٰۃ کی شرح ۱/۴۰ قرن اول کی ضرورتوں کی بنا پر مقرر کی گئی تھی اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے اور ہر دور میں اس دور کی ضرورت کی بنیاد پر ٹیکس (زکوٰۃ) عائد ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی مؤتمر میں ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں عالم اسلام کے مختلف ممالک کے نمایندوں نے یہ واشگاف اعلان کیا کہ زکوٰۃ محض عبادت ہے ضریبہ (ٹیکس) نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ کے نصاب و شرح میں کمی بیشی جائز نہیں ہے۔

(۳) مشینی ذبیحہ حلال ہے۔ اگرچہ مشین کو چلاتے وقت عمداً تسمیہ (بسم اللہ، اللہ اکبر) کو چھوڑ دیا جائے۔ ملک بھر کے تمام ممتاز علماء کرام نے خواہ وہ دیوبندی مکتب فکر کے ہوں یا بریلوی اہلحدیث ہوں یا مقلد، سنی ہوں یا شیعہ سب نے مل کر اس کے خلاف اپنے فتاویٰ صادر فرمائے۔

(۴) ایک عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے برابر ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اس مسئلہ پر بھی اظہار خیال فرمایا اور لکھا۔ قرآن کریم میں جو دو عورتوں

کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے قائمقام بتلائی گئی ہے یہ اُس زمانہ سے متعلق بات تھی۔ لیکن آج جبکہ عورت تعلیم یافتہ ہے تو اس کی شہادت مرد کی شہادت ۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ کے مساوی ہوگی۔ اس مسئلہ میں بھی صراحتہً نص قرآن اور نص حدیث کی مخالفت کی گئی ہے۔

(۵) شراب کی بعض قسموں مثلاً بیئر کو حلال قرار دیا، وغیرہ ذالک من الخرافات

مسئلہ کشمیر

پاکستان کے یوم اساس سے آج تک یہ مسئلہ لاینحل بنا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کشمیر کے متنازعہ کی بنیاد پر خونخوار بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہ شدید حملہ نہایت ہمہ گیر اور خطرناک تھا۔ ہماری تمام سرکشیوں اور اسلام کے احکام سے بغاوت کے باوجود اسلامی جہاد کا نعرہ ملک کے کونہ کونہ میں بلند ہوا اور علماء کرام نے جہاد کی روح مسلمانوں میں پھونکی۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت نے مدد فرمائی اور ہمیں اپنے خصوصی فضل وکرم سے نوازا

ساری قوم کے جذبات اتنے تیز ہو گئے تھے کہ وہ اپنے جملہ اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر بنیان مرصوص کی مثال بن گئی۔ ہماری فضائی، بری اور بحری افواج نے جاں نثاری اور اہلیت کار کا ثبوت دیا، کہ ان کی عزیمت کی وجہ سے منزل مقصود صاف صاف نظر آنے لگی۔ ہر پاکستانی کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا کہ اب بیس سال کا لاینحل مسئلہ حل ہو کر رہے گا۔ یکایک جنگ بندی کا اعلان ہوا۔ جس سے پوری قوم کے جذبات کو دھکا لگا، لیکن اس کے باوجود قوم نے اس غرض کے پیش نظر اسے قبول کیا کہ شاید اب اپنی دفاعی پوزیشن کو اور مضبوط کرنے کا موقعہ ہاتھ آجائے اور آئندہ پوری طاقت سے ان حالات کا بہتر مقابلہ کیا جاسکے۔ قوم اس امید میں تھی کہ روس کی کمیونسٹ گورنمنٹ نے دونوں ملکوں کے سربراہوں کو تاشقند میں صلح کی بات چیت کے لئے دعوت دی۔ دنیا کے تمام ملک بالخصوص اسلامی ممالک اور پاکستان کے ہر شہری کی نظریں تاشقند پر لگی ہوئی تھیں۔ عین اس وقت جب دونوں ملکوں کے نمائندے اپنے اپنے موقف پر سختی سے قائم تھے اور صاف نظر آنے لگا تھا کہ اب مذاکرات بالکل ناکام ہو گئے ہیں، تو پاکستان کے مسلمان اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم رہنے پر خوش تھے کہ یکایک اعلان تاشقند ہو گیا، دلوں پر بجلی گر گئی۔ اسلامیان پاکستان کے جذبات مجروح ہوئے۔ بہرحال اعلان تاشقند ہو گیا۔ ناکامی اور مایوسی کا شاہکار بن کر سامنے آیا حالانکہ (۱) صدر پاکستان نے جنگ بندی کے موقعہ پر فوجی کے الفاظ میں یہ کہا تھا کہ جب تک کشمیر کے مسئلہ پر جو بھارت اور پاکستان کے درمیان نزاع کا اصل سبب ہے کوئی حل کرانے کے لئے عملی اقدام نہ کیا جائے۔ اس وقت تک فوجیں جہاں پر ڈٹی رہیں گی۔ لیکن اعلان تاشقند نے اس واضح یقین دہانی کے علی الرغم کشمیر کے مسئلہ میں کسی اطمینان کو حاصل کئے بغیر فوجوں کی واپسی اور واپسی کی تاریخ کے تعین کا اعلان کر دیا۔

(۲) بھارت کے آنجہانی وزیراعظم لال بہادر شاستری نے مذاکرات تاشقند کے موقعہ پر کسی وقت بھی کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم نہیں کیا۔ جبکہ پاکستان کے سربراہ یہ اصرار مطالبہ کر رہے تھے کہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے اور جنگ نہ کرنے کا کوئی اعلان کشمیر کا مسئلہ حل کئے بغیر بالکل بے معنی ہوگا اور کہا کہ کاغذی پرزوں پر دستخط کرنے سے حقائق پر پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔ لیکن مطالبہ کشمیر کا نام لئے بغیر اور قضیہ کشمیر کے حل سے قبل بھارت کے موقف میں کسی قسم کا تغیر وتبدل واقع ہوئے بغیر دستاویزوں پر دستخط کر دیئے گئے

(۳) اعلان تاشقند میں پاکستان اس پر برہمنا ہو گیا کہ وہ بھارت کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ جبکہ بھارت کے لیڈر برابر کہے جا رہے تھے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے اور کشمیر کا مسئلہ بھارت کا اندرونی معاملہ ہے۔

(۴) اعلان تاشقند میں ایک دوسرے کے خلاف ہر قسم کا پروپیگنڈہ بند کرنے کا عہد کر لیا گیا۔ باوجودیکہ بھارت مسلمانوں پر بے تحاشہ مظالم ہو رہے تھے۔ بالخصوص کشمیری مسلمان قید وبند کی مصیبت میں مبتلا تھے۔ انڈیا کے مظلوم مسلمانوں پر ہندوؤں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ان حالات میں بھارت کے مظالم کے خلاف احتجاج نہ کرنا اور خاموش بیٹھ جانا وہ بدترین جرم ہے۔ جس کی کوئی باغیرت قوم مرتکب نہیں ہو سکتی۔

مرزائیت

شیعہ سنی اختلافات

خارجہ پالیسی

پاکستان کے یوم تاسیس سے ہماری خارجہ پالیسی بالکل اینگلو امریکی بلاک کے تابع تھی۔ اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہم آزادی کے ساتھ کسی بھی ملک سے تعلقات بنانے اور بگاڑنے کی صلاحیت سے محروم ہیں اور محض دوسروں کا دم چھلا ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۶ء میں برطانیہ۔ اسرائیل اور فرانس کا سہ طاقتی حملہ جب ایک مسلمان ملک مصر پر ہوا تو ہماری اس وقت کی حکومت نے سہ طاقتی گروپ کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ یہ اتنی عظیم کوہ ہمالیہ سے بھی بڑی فحش غلطی تھی جس سے پوری قوم کی گردنیں شرم کے مارے جھک گئی تھیں۔ لیکن چونکہ ہم برطانیہ اور سامراجی طاقتوں کے گھڑے کی مچھلی کی حیثیت اختیار کئے ہوئے تھے۔ اس لئے بجبور اً یہ غلطی کرنی پڑی۔ موجودہ حکومت نے خارجہ پالیسی میں قدرے تبدیلی پیدا کی۔ اور پوری قوم کو یہ امید بندی کہ اب ہماری خارجہ پالیسی مکمل طور پر آزاد ہو جائے گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ہم اس مقام پر نہیں پہنچے جہاں پر آزاد قومیں ہوا کرتی ہیں۔ ابھی تک سیٹو اور سینٹو کے فوجی معاہدوں سے منسلک ہیں اور ابھی تک پاکستان دنیا کی نظروں میں غیر جانبدار ملکوں کا مقام حاصل نہیں کر سکا ہے۔ اس کی تفصیلات بہت وسیع ہیں اجمالاً اشارہ کر دیا گیا ہے

سفارت خانے

پاکستان کے سفارت خانے جو مختلف ممالک میں قائم ہیں وہ اپنے ملک کے وقار کو بلند کرنے میں قطعاً ناکام رہے ہیں۔ مفتی محمود صاحب راوی ہیں کہ قاہرہ (متحدہ عرب جمہوریہ) کی اسلامی مؤتمر میں شرکت کے لئے جب وہ تین دفعہ گئے تو ایک مرتبہ اس دوران انہیں اسکندریہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں مغرب کے وقت ایک کالج کے نوجوان طالب علم نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں کے ہیں۔ مفتی صاحب نے جواب دیا کہ میں پاکستان سے آیا ہوں تو معاً یہ سمجھ کر کہ پاکستان بھی ہندوستان کا ہی حصہ ہے مفتی صاحب کو خوش کرنے کے لئے اس نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس مسٹر نہرو کا نوٹ ہے۔ مفتی صاحب نے کہا تمہیں نہرو سے کیا غرض۔ اس نے کہا خدا کی قسم مجھے اس سے بڑی محبت ہے۔ آخر جب مفتی صاحب نے اسے نہرو کی حقیقت اور اس کی پاکستان اور اسلام دشمنی کو سمجھایا تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔ دراصل ہمارے سفارتخانے کے سفیر اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے گورنمنٹ ناراض ہو جاتی ہے۔ اور سفارت کے بہانے ان کو ملک سے باہر بہت دور بھیج دیا جاتا ہے۔ ان سے اچھے کام کرنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ہمارا سفیر ہوائی اڈے پر ہم سے ملنے یا ہمیں الوداع کہنے کے لئے ایرپورٹ پر پہنچا ہو۔ یا ہماری قیامگاہ کو آنے کی زحمت گوارا کی ہو۔ حالانکہ دوسرے ممالک کے

...ورزاد سے اپنے اپنے محل کے نمائندین
...ے نشر آتے تھے۔ ہمارے سفارت خانے
...کہ اسلامی ممالک کے لوگوں کو یہ باور
...غیر مسلم تھے۔ ازہر کے ایک عالم الشیخ
...نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ
...اور اس پر کئی دن بحث کوئی پڑھی اور
...بعد ان کو یہ یقین ہوا کہ واقعی نہرو غیر مسلم ہے

...ذکر کیا جا چکا ہے کہ پاکستان میں دین
...کا فتنہ اپنے پیر پھیلا رہا ہے۔ مصر قی
...ت کا فتنہ بھی اس سے کم خطرناک نہیں
...عریانی اور فحاشی اور مغرب کی حیا باختہ
...روز تیزی سے پھیل رہی ہے
...ستان سے فلمی گانوں کی نشر و اشاعت
...کے ذریعہ گھر گھر بے حیائی کا درس جاری
...میں جشن کے نام سے تقریبات منعقد
...طین کو بے حیا اور بے غیرت بنانے کی
...نہیں ہو رہی ہیں۔ گزشتہ سال ملتان کے جشن
...وہاں کے شہریوں نے آواز اٹھائی اور
...نے ڈی، سی ملتان اور کمشنر ملتان کو سنبیہ کی
...صورت حال یہاں کے لوگوں کے لئے قابل
...اتنے سیخ پا ہو گئے کہ مفتی محمود صاحب
...ہریوں کو گرفتار کر کے پابجولاں کر دیا اتنی
...برطانیہ عظمیٰ میں پاکستان کے صدر تشریف فرما
...کے ایک ہوٹل میں ملکہ برطانیہ الزبتھ کے اعزاز
...ی اور پاکستان سے ایک مستقل ہوائی جہاز
...ں کے طوائف کی ایک جماعت کو لندن
...یہاں کے مہمانوں کے سامنے پاکستانی ناچ
...ہرہ کر کے پاکستان کو نیک نام کیا جا سکے۔
...غیور مسلمانوں کی غیرت کو جشن خیبر اور دوسرے
...کے ذریعہ فنا کرنے کی مساعی مکروہ جاری
...صدر کی موجودگی میں جشن خیبر میں یہ شو
...کس سے شکایت کی جاوے۔

...ف

...پاکستان میں یہ کہہ کر اوقاف کی نگرانی کے لئے
...محکمہ قائم کیا گیا تھا کہ متولی اوقاف خائن ہیں
...نی خود بردہ کر لیتے ہیں لیکن اوقاف کے
...یا ہے۔
...ف کی آمدنیاں واقفین کی منشاء کے خلاف
...ہیں۔
...تمام فقہائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ
...مساکین المشارع واقف کی شرط واجب
...ع علیہ السلام کی حیثیت کی طرح ہے۔
...یہ کے افسران ملازمین کی تنخواہوں اور
...اجات کا عظیم بوجھ اوقاف پر ڈال دیا
لیا ہے۔

اوقاف کے محکمہ کی آمدنی کا بیشتر حصہ انتظامیہ کے اخراجات کی نذر ہو جاتا ہے جبکہ یہ لوگ اوقاف کے قطعی مصارف نہیں ہیں۔ اور اگر ان کو انتظام اوقاف کی سردردی کی وجہ سے مستحق قرار دیا جا سکتا ہے تو متولیوں کا کیا قصور تھا وہ بھی تو انتظام ہی کرتے تھے۔ اوقاف کے حالات سے ہر باخبر شخص یہ جانتا ہے۔ کہ مساجد کا انتظام از قسم تعمیر، خدمت آئمہ، خطباء، مؤذنین ضروریات مسجد کی فراہمی مثلاً چٹائی، لوٹے، پانی کا انتظام صفائی وغیرہ پہلے بہتر طریقہ سے انجام پاتے تھے۔ اب یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ جو مسجد اوقاف میں گئی اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ البتہ کچھ خطباء یا علماء کو حکومت سیاسی رشوت کی حیثیت سے اچھی تنخواہ دے کر اپنا ہمنوا ضرور بنا چکی ہے لیکن علماء کی اکثریت محکمہ کے طریق کار سے انتہائی پریشان ہے۔

داخلی سیاسی امور

سب سے پہلے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کو لیجئے بی، ڈی سسٹم کی خوبیوں کا جو پروپیگنڈا ملک میں کیا جا رہا ہے اور جس طرح اس نسخہ کیمیا کی شہرت کے افسانے سنائے جا رہے ہیں ان سے تو آپ واقف ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قوم نے بحیثیت مجموعی فرنگی کے خلاف جو آزادی کی جنگ لڑ کر ووٹ کا حق حاصل کیا تھا۔ اس موجودہ دستور نے ہم سے وہ حق واپس چھین لیا ہے۔ آج بی۔ ڈی کے چند ممبروں کے ذریعہ سے ملک کو ڈکٹیٹرشپ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ بی ڈی کے چند ممبروں کے ووٹوں سے جو حکومت بھی برسر اقتدار آئے گی وہ کسی طرح بھی نمائندہ حکومت نہیں کہلائی جا سکتی۔

بی ڈی کے چند ممبران کو اپنے حق میں ہموار کرنا گورنمنٹ اور اس کی پارٹی اور آفیسرز اور پورے نظام حکومت کے لئے کیا مشکل ہے۔ چنانچہ خواہشمند حضرات نے محسوس کر لیا ہے کہ اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے عوام میں ووٹ دھوپ کرنے کی بجائے صرف سرکار دولت مدار کی انتہائی خوشامد کر کے ٹکٹ حاصل کرنا ہی کافی ہے۔ اور آج کل اسی طریق کار پر عمل جاری ہے۔ نتیجہ تو یہ میں بی ڈی ممبروں کی تعداد میں اضافہ کر کے اسے ڈیوڑھا کر دیا ہے۔

اس ترمیم کے حق میں عام طور پر حکومتی حلقہ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ ایک بہت بڑا جمہوری اقدام ہے۔ اگر چالیس سے ساٹھ ہزار کے اضافہ سے جمہوریت کو سہارا مل سکتا ہے تو یہ بات گویا تسلیم کر لی گئی۔ زیادہ سے زیادہ افراد کو اس جمہوری حق کے استعمال سے محروم رکھا گیا ہے نیز اس ترمیم میں ایک بہت بڑا چور دروازہ کھول دیا گیا ہے کہ دس ممبر صوبائی اسمبلیوں اور دس قومی اسمبلی میں عورتوں کی طرح ڈاکٹرز سائنس دان، لیکچرار، انجینئرز اور صحافی وغیرہ کے پیشہ ورانہ ناموں سے بالا ہی بالا چنے جایا کریں گے۔ گویا اس چور دروازے سے وہ لوگ جو بی ڈی سسٹم کے غیر جمہوری طریق سے بھی منتخب ہونے کے قابل نہ ہوں۔ اور قوم بلکہ بی ڈی سسٹم کے ممبر تک بھی کسی طرح انہیں برداشت نہیں کر سکیں گے وہ اس طرح اوپر ہی اوپر پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں گے ہم جانتے ہیں کہ موجودہ بی ڈی سسٹم سے آج تک کوئی مرزائی فرقہ کا فرد نیشنل اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکا ہے ہو نہ کوئی غیر مسلم۔ لیکن اب شاید پروفیسر عبدالسلام، یا سٹرپرویز یا اس قسم کا کوئی شخص ہم پر زبردستی مسلط ہو جائے۔ والعیاذ باللہ۔

تقریر و تحریر

تقریر و تحریر پر پابندی عائد ہے، آزادی رائے سلب ہو چکی ہے۔ ہنگامی حالات قائم ہیں۔ بنیادی حقوق جو پہلے سے ہی بہت تھوڑے اور بالکل ناقص صورت میں قوم کو ایک ترمیم کے ذریعہ دیئے تھے واپس لے کر انہیں معطل کر دیا گیا ہے۔ جب کہ بھارت نے ہنگامی حالات اٹھا دیے ہیں مگر پاکستان میں اب تک جاری رکھے گئے ہیں۔ اجتماعات پر پابندی دفعہ ۱۴۴ کا بے تحاشا استعمال بالخصوص اکثر و بیشتر اضلاع میں علماء دین کے داخلہ پر پابندی روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔

آج اپنے ہی آزاد ملک میں ایسی گھٹن محسوس ہو رہی ہے جس سے غلامی کے دور میں بھی ہم بالکل ناآشنا رہے تھے۔

پریس

پریس آرڈی ننس نافذ ہے۔ پریس بالکل بے دست و پا ہے۔ اور پیدا قومی پریس اب ایک خاص طبقہ کی ترجمانی کرنے پر مجبور ہے۔ پریس ٹرسٹ کے قیام سے رہی سہی آزادی بھی جاتی رہی ہے۔ پریس پر ناروا پابندیوں کی واضح اور تازہ مثال وہ نوٹس ہے جو تمام اخبارات اور مطابع کو حال ہی میں تعمیل کرایا گیا ہے کہ وہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کو سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ حکومت سے اختلاف والا کوئی شخص کسی وقت بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ سی۔ آئی۔ ڈی کی تمام چالاکیوں کا محور صرف سیاسی مخالفین ہی ہوا کرتے ہیں۔ سیاسی مخالفین کو باور کرایا جاتا ہے کہ اپنے ملک میں بھی ملک کی تعمیر کے سلسلہ میں حکومت کے طریق کار سے اختلاف کرنا ایک عظیم جرم ہے۔ ملک کے پرامن شہری حکومت کے نظریات سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اس خیال کے اظہار سے گھبراتے ہیں۔ کیا کسی آزاد ملک کے شہری کو اپنے ملک میں غلاموں کی طرح زندگی بسر کرنے اور اسی پر قانع رہنے کے باوجود بھی کوئی جرم ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اب یہاں غیر فروشی کے طریق کو عام طور پر پسند کیا جا رہا ہے۔ اور پورا ملک۔ اس غلط جابرانہ پالیسی کی وجہ سے تعزل میں جا گرا ہے۔

اقتصادی امور

ملک کا اقتصادی نظام آج تک بالکل غیر اسلامی اصول پر قائم ہے۔ سود کے نظام کو حلال سے بھی زیادہ رغبت سے اپنایا جا رہا ہے۔ نہ معلوم کب اس لعنت سے ملک کو نجات مل سکے گی۔ علماء کرام نے بالخصوص متحدہ عرب جمہوریہ میں منعقد شدہ اسلامی موتمر میں بنکاری کا وہ نظام مرتب کر دیا جو بغیر سود کے مضاربت اور شرکت کی بنیاد پر قائم ہو اگر ہماری حکومت بغیر سود کے بنکاری نظام کو نافذ کرنے کی کچھ بھی تیار ہوتی اور سود کی لعنت سے چھٹکارے کی ادنیٰ خواہش دل میں رکھتی تو یقیناً اب تک اس فرسودہ کافرانہ نظام کو آسانی سے بدلا جا سکتا تھا۔

سامراجی ممالک کے طرز کی سرمایہ داری کو ہوا دی جا رہی ہے امیر، امیر سے امیر تر بنتے جا رہے ہیں اور غریب، غریب سے غریب تر۔

لیکن ریڈیو اور اخبارات کے پراپیگنڈے کے ذریعہ عوام کو زبردستی یہ منوایا جا رہا ہے کہ یہاں عوامی سطح پر بڑی ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً زراعت کی ترقی۔ ایگریکلچر کے محکمہ کی جانفشانی۔ آبپاشی کی سکیموں کی تکمیل مختلف بیراجوں کی تعمیریں۔ ٹیوب ویلز اسکیم کی وسعت۔ اچھے بیج بالخصوص پاک میکسی بیج مہیا کرنا نیز گنے کی کاشت میں اضافہ، غلہ میں ملک کا عنقریب خود کفیل ہو جانا، چینی کی پیداوار میں اضافہ، مختلف علاقوں میں شوگر ملوں کا قیام ڈالڈا اور دناسپتی گھی کے کارخانے، ٹیکسٹائل اور جوٹ ملز کا قیام اور ان کی فراوانی، کاغذ کے متعدد کارخانے بالخصوص مشرقی پاکستان میں کرنافلی پیپر ملز کی کارآفرینیاں یہ سب کچھ شب و روز عوام کے منوانے کے لئے نشر ہو رہا ہے۔ ریڈیو پاکستان کا قومی محکمہ یکطرفہ کارروائی سے قوم کو یہ سب کچھ باور کرانے میں اپنا زور صرف کر رہا ہے لیکن سوال یہ ہے؟ کہ ان تمام ترقیات کے باوجود عوام کو کیا فائدہ پہنچا جبکہ بازار میں غلہ تک کی قیمت ان کی قوت خرید سے بالاتر ہے۔

موجودہ حکومت سے پہلے پاکستان میں کسی وقت بھی پچاس روپے تک گندم کے نرخ نہیں ہوئے۔ اب یہ بھی یوم دیکھنا پڑ گیا۔ گزشتہ سال جو مصنوعی قحط بڑے طبقہ کی طرف سے سمگلنگ اور چور بازاری کے ذریعہ لایا گیا تھا وہ سب کے سامنے ہے۔ چینی مہنگی ہے بازار میں سوا دو روپے سیر بکتی ہے۔ جبکہ چینی کے کارخانوں کی بہتات اور گنے کی وسیع کاشت سے قبل چینی ہمیشہ اس سے کہیں ارزاں رہی ہے۔ ادھر مصنوعی گھی کے کارخانے قائم ہوئے تو گھی مہنگا ہو گیا اور کم از کم پاکستان کی مختصر تاریخ میں گھی کی مہنگائی کا ایسا دور کم دیکھا ہو گا جیسا کہ اب دیکھا جا رہا ہے۔ کاغذ کی مہنگائی کا حال ہے کہ روزانہ اخبار کی قیمت بارہ پیسے سے پچیس پیسے کرنی پڑ گئی۔

اب آپ ہی بتلائیے کہ غریب کو ان ترقیاتی اسکیموں سے کیا فائدہ پہنچا۔ غریب تو پس گیا۔ گندم مہنگی، چاول مہنگا، مٹی کا تیل، گھی، گوشت، سبزیاں، کپڑا، کاغذ غرضیکہ ضرورت کی ہر چیز مہنگی ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے باوجود غریب پر یہ احسان بھی رکھا جا رہا ہے کہ ملک نے معیشت میں بڑی ترقی کی ہے۔ درحقیقت ترقی صرف چند گھرانوں تک محدود ہے۔ یہ تمام کارخانے اور یہ تمام منصوبے صرف ان چند گھرانوں کو ہی لاکھ پتی سے کروڑ پتی اور کروڑ پتی سے ارب پتی بننے میں مدد دے رہے ہیں۔ البتہ حکومت کا احسان ہے تو ان چند گھرانوں پر ہے لیکن غریب عوام پسا جا رہا ہے۔ اسے کیوں زیر بار منت رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قانونی نظام عدل

ملک پر جو قوانین آج مسلط ہیں یہ وہی مجموعہ ہے جسے آقایانِ فرنگ نے ہمارے مسائل کو الجھانے کی غرض سے مرتب فرمایا تھا۔ بیس سال کے طویل عرصہ میں اب تک ملک کے مسائل کو انہیں غیر اسلامی قوانین کے ذریعے سے حل کیا جاتا ہے۔ آج تک کوئی بھی حکومت اس کے لئے آمادہ نہیں ہوئی۔ کہ وہ اسلامی قوانین کی تدوین کا کام تیزی سے جاری کر کے بہت جلد اس ملک کو اسلامی قوانین کی عظیم نعمت سے بہرہ ور ہونے دے۔ میں علماء کی جانب سے حکومت کو یہ پیشکش کرتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو علمائے کرام کا ایک بورڈ کم از کم ایک سال تک اس خدمت کی تکمیل کر کے حکومت کو قوانین اسلام کا مجموعہ مرتب کر کے پیش کر دے گا اور اس کے بورڈ کے ارکان بلا معاوضہ یہ خدمت سرانجام دیں گے۔ اسلامی مشاورتی کونسل جس کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اسلامی قوانین کی تدوین کا کام کرے وہ سراسر ناکام ہو چکی ہے۔

مسلمانانِ پاکستان کے فرائض

اب آپ بتائیں کہ ملک کے حالات یہ ہوں تو ہمارے فرائض کیا ہیں۔ برادرانِ اسلام! ہمارا فرض ہے کہ ان حالات کو بدلیں اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں لائیں جو دیانت امانت، سچائی پاکیزگی۔ طہارت تزکیہ تعلق باللہ اتباع رسولؐ ایثار و شجاعت کی پاکیزہ بنیادوں پر قائم ہو۔ میں انتہائی افسوس اور عظیم صدمہ کی حالت میں آپ سے مخاطب ہوں جس وطن عزیز کو حاصل کرنے کے لئے بے شمار انسان قتل اور خانماں برباد ہوئے۔ لاکھوں لوگ اپنے خاندانوں سے بچھڑ گئے۔ قتل و غارت گری، وحشت و درندگی اور خوف و یاس کے اندوہناک طوفانوں سے امت مسلمہ کو گذرنا پڑا حتیٰ کہ ابھی تک ہندوستان کے مظلوم و مقہور مسلمان پاکستان بننے کی پاداش میں ظالم ہندو کے ہاتھوں سے شہید ہوتے جا رہے ہیں۔ جبکہ آج بیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن پاکستانی قوم ابھی تک منزل مقصود کے آثار کا بھی مشاہدہ کرنے سے عاجز رہی ہے اور یہ قوم مسلسل ذلت و نکبت کی اندوہناکیوں، خوف و یاس کی تاریکیوں، انتشار و افتراق کی پستیوں، فسق و فجور کی نجاستوں، اخلاق و اعمال کی گندگیوں میں اس طرح پھنسی ہوئی ہے کہ اسے کوئی نجات کا راستہ نظر نہیں آتا۔

علماء کرام! آئیے میدانِ عمل میں اتر آئیے حالات میں خاموش تماشائی کا کردار ادا نہ کریں ملک و ملت کے لئے عظیم نقصان کا موجب ہے علماء دین کی یہ جماعت، جمعیۃ علماء اسلام کہ خلافت راشدہ کی بنیادوں پر پاکستان استوار ہو۔ آج علماء کرام کے لئے اپنے چھوٹے اور کم وزن کے اختلافات کو چھوڑ کر ایک پلیٹ جمع ہونا ضروری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پلیٹ فارم اس ملی کے لئے حاضر ہے۔ دین و ملت کی خدمت درد اور جذبہ رکھنے والا ہر عالم دین اور ہر اس پلیٹ فارم پر آ کر اپنے مذہب اپنی ملت اپنے وطن نیز تمام عالم اسلام کی صحیح خدمت انجام سکتا ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اللہ کے دین کو غالب کی کوشش کریں اور قرآن پاک کی اس بشارت کے مورد بن جائیں۔ کہ انتم الاعلون ان مومنین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین — اسلام زندہ باد۔ پاکستان

ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ

کا دورۂ سن

جون ۱۹۶۸ء کے آخری ایام میں مدظلہ سندھ کے مندرجہ ذیل مقامات کا

شہداد پور ۲۵ جون ۶۸ء بروز

عربیہ شہداد پور کے جلسہ عام میں شرکت

سکرنڈ ۲۶ جون ۶۸ء بروز

نواب شاہ ۲۷ جون "

حیدر آباد ۲۸ "

(حیدر آباد میں صرف دن کا پروگرام سے ملتان واپسی ہو جائے گی)

مدرسہ عربیہ حسینیہ شہداد پور کا جلسہ

۲۳، ۲۴، ۲۵ جون بروز اتوار ہو رہا ہے۔ سرکردہ علماء کرام شرکت فرما رہے

بالخصوص

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(۲) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم خیر و خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی

(۵) پیر عبدالمالک صاحب کنری

(۶) قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ

(۷) مرزا غلام نبی صاحب جانباز۔

علماء اسلام

مقاصد اور جدوجہد کا جائزہ

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

...ئے اسلام کے مقاصد کوئی نئے نہیں ہیں۔ ...یوں کہا جا سکتا ہے کہ سرورِ کائنات ...م کا جو مشن تھا اور جس عظیم نصب العین کی ...شش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس مشن کی ...ماء اسلام پر جو ذمہ داری دوسرے افراد سے ...ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیشہ ...م نے خدمات انجام دی ہیں۔

...نہیں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ...نے دین اکبری کے خلاف آواز بلند کی۔ اگرچہ ...ے قلعہ میں نظر بندی کے مصائب جھیلنا پڑے ...الیف برداشت کرنا پڑیں۔ مگر سلطنت مغلیہ ...جہد نے نئے راستہ پر ڈال دیا۔ چنانچہ جہانگیر ...کر دیا۔ شاہجہان ان کا مرید ہوا۔ اور اورنگ زیب ...کے بیٹے خواجہ محمد معصوم سے بیعت کی اور ...رنگون سے تاشقند تک اسلامی آئین نافذ کر ...مجید کی خط و کتابت اور ٹوپیاں بن بن کر گذر بسر

...ں پچاس علمائے حق کے آئینی کمیشن نے عالمگیری ...ب مرتب فرمائی جو آج تک مدارِ فتویٰ چلی آ ...س کے بعد سلسلہ بہ سلسلہ یہ خدمت حضرت ...ز کے خاندان میں منتقل ہوئی۔ شاہ صاحب ...ے جو خدمات انجام دیں وہ اظہر من الشمس ہیں ...یز دہلویؒ۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ۔ شاہ عبدالقادرؒ ...یع الدینؒ کے کارناموں سے کون ناواقف ہے ...ئے دیوبند کا تعلق اسے سلسلے سے قائم ہوا۔ ...یں جو جہاد آزادی ہوا اس میں اکابر دیوبند ...کر حصہ لیا۔

...ت حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن تک، ...نے تمام قریبی ملکوں سے تعلقات قائم کر کے ...ا کے خلاف مضبوط ترین منصوبہ تیار کیا۔ ...الٹا میں اسیری کے دن گزارنا پڑے۔ رہا ...ال نے جمعیۃ علمائے اسلام کی بنیاد ڈالی۔ ...کے خلاف ترک موالات کا فتویٰ دے کر ...نگریزوں کے خلاف میدان میں لا کھڑا کیا۔ ...ہ پہلے سے قائم تھی۔ مگر وہ جسد بے روح ...تی تھی۔ مسلمانوں کی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ ...ان نے اس میں جان ڈال دی۔ اور تحریک ...ر تمام ملک میں دوڑ گئی یہاں تک کہ قریباً تین ...جہد کے نتیجہ میں انگریز کو یہ ملک چھوڑنا پڑا۔ ...کا سورج طلوع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے

علمائے دیوبند کے ایک فریق نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ ملک کی ضرورت محسوس کی اور انہوں نے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر پاکستان کے قیام کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

انگریز کے چلے جانے اور قیام پاکستان کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی سیاسیات اور حالات نے نئی کروٹ لی۔ چنانچہ پاکستان میں دونوں خیال کے علماء نے باہم مل کر جمعیۃ علماء کے نام سے استحکام پاکستان اور احیائے اسلام کی مساعی شروع کی۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی وفات کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا دوسرا دور شروع ہوا۔ اور ۱۹۵۶ء میں ملتان میں سارے مغربی پاکستان سے قریباً ڈیڑھ سو بلند پایہ علماء کی کنونشن نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں جمعیۃ علمائے اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔

چنانچہ ۱۹۵۸ء تک ملک میں جمعیت کی تقریباً دو ہزار شاخیں قائم ہو گئیں۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیاں بھی معطل ہو گئیں۔ علماء نے اس دور میں نظام العلماء کے نام سے کام کرنا شروع کیا اور ۱۹۶۲ء میں جب مارشل لاء ختم ہوا تو جمعیت نے نئے سرے سے تنظیم شروع کی۔ جب مارشل لاء حکومت نے آئینی سوالنامہ شائع کیا۔ جس میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ آیا آپ لوگ ۱۹۵۶ء کے دستور میں مندرج بنیادی حقوق بحال رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ ان آئینی سوالات کا جواب نظام العلماء نے چالیس ممتاز علماء کے اجلاس میں مرتب کیا۔ یہ اجلاس اڑتالیس گھنٹے جاری رہا۔ ان جوابات میں دوسری باتوں کے علاوہ اس امر کی تصریح کی گئی تھی۔ کہ علمائے پاکستان پاکستان کے اندر کفر کی تبلیغ، مرتد ہونے کی اجازت اور عمومی طور پر مردوں اور عورتوں اور مسلم و غیر مسلم کے حقوق کی مساوات کو غلط تصور کرتے ہیں۔

ان چالیس علماء میں حضرت مولانا میرک شاہ صاحب کشمیری۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مرحوم۔ حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب سرحد۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جیسے اکابر شریک تھے۔ ۱۹۶۲ء میں جمعیۃ العلمائے اسلام کی از سر نو تنظیم شروع ہوئی۔ اور انتخابات میں راقم الحروف صوبائی اسمبلی کے رکن اور مفتی محمود صاحب قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ جہاں ہم نے اپنی امکان بھر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے حصول کی کوشش کی۔ مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے مسئلہ پر ایک تاریخی تقریر کی اور صوبائی اسمبلی نے ہماری کوششوں اور جدوجہد سے مرکز سے یہ

(باقی صفحہ آخری پر)

...اندر دین کی تحریف کرنے والے نیز علماء حق اور اسلاف کی عظمتوں کو ختم کرنے اور صحابہ کرام کے وقار کو قائم رکھنا اور الحاد و بیدینی کے سامراجی و اشتراکی فتنے بھی جڑ پکڑ رہے ہیں۔ نئی مسلمان نسل، اضطراب و بے یقینی کے گرداب میں پھنستی چلی جا رہی ہے اور ہر طرف تاریکیوں کے سائے بڑھ رہے ہیں۔

قیام پاکستان کا محرک جذبہ

پاکستان کے قیام کو گو آج بیس سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے لیکن ہمارے کانوں میں اس نعرہ کی آواز آج بھی گونج رہی ہے کہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ" اس نعرہ کا ظہور کب ہوگا۔ تقریباً ربع صدی کا تجربہ اس پر شاہد ہے کہ یہ نعرہ صرف نعرہ ہی تھا۔ ہم کسی بدگمانی میں پڑنا نہیں چاہتے۔ اگر ارباب حکومت آج بھی ان اعلانات کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کر لیں تو "چشم ما روشن دلِ ما شاد" ہمیں نہ تو حکومت پر قبضہ حاصل کرنا ہے نہ عہدوں اور منصبوں کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر پاکستان کا بنیادی مقصد حاصل نہیں ہو رہا اور نہ اندریں حالات اس کی توقع کی جا سکتی ہے تو ضرورت ہے کہ علماء حق اپنے فرائضِ منصبی کو پہچانتے ہوئے میدان عمل میں آئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگراموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لا کر پاکستان میں اسلامی اقدار کے احیاء کی کوشش تیز تر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت

ان ہولناک اندھیروں میں آج امت مسلمہ کو پھر ان چراغوں کی ہی تلاش ہے جنہیں ماضی میں علماء حق نے روشن کیا۔ آج بھی ان چراغوں کی روشنی سے ان تمام تاریکیوں کو ہٹایا جا سکتا ہے اور بجا طور پر مسلمانانِ پاکستان کی نظریں علماء دین کے راہنمایانہ اقدام کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء کرام اور آپ سب کو یہاں ایک جگہ مدعو کر کے بروقت قدم اٹھایا ہے اور دین و ملت کے لئے ایک حجت قائم کر دینے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

ہم اراکینِ مجلسِ استقبالیہ آپ سب کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آپ وقت کے نازک ترین معاملات میں مسلمانانِ پاکستان کی صحیح دینی راہنمائی کا فریضہ ادا فرمائیں گے۔

اظہارِ تشکر امتنان

میں مجلسِ استقبالیہ اور اہالیانِ لاہور کی طرف سے آپ سب کی تشریف آوری کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور آخر میں نہایت عاجزی سے عرض کروں گا کہ اگر مجلسِ استقبالیہ آپ کی مناسب پذیرائی اور خدمت گذاری میں قاصر رہی ہے تو آپ از راہ کرم چشم پوشی فرمائیں۔

(باقی صفحہ آخر پر)

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE price 25 paise
جلد ۱۱ — مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے — شمارہ ۱۸

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پر
حضرت مفتی محمود صاحب کا سخت احتجاج

۱۰ مئی ملتان۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جناب آغا شورش کاشمیری کی حالیہ گرفتاری پر درج ذیل بیان پریس کو جاری فرمایا ہے۔ یہ بیان ۸، ۹ مئی ۱۹۶۸ء کو تمام اخبارات کو بھیج دیا گیا تھا۔

"مجھے یہ سنکر انتہائی دکھ ہوا ہے کہ جناب آغا شورش کاشمیری کو حکومت نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ شاید حکومت کے نزدیک اخبار چٹان اور چٹان پریس کی ضبطی کافی نہیں تھی۔ جو اس نے آغا صاحب کی گرفتاری کا اقدام بھی ضروری سمجھا۔ حکومت کے اس اقدام نے انگریزوں کے اس دور حکومت کی یاد تازہ کر دی ہے۔ جب اس سرزمین پر غیر ملکی حکمرانوں کی مرضی کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر لانا سب سے بڑا جرم تھا۔ کسی شخص کو کھلی عدالت میں صفائی کا حق دیئے بغیر اس کی املاک ضبط کر لینا اور اسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے بہانے گرفتار کر کے دور دراز کی کسی جیل میں لے جا کر ڈال دینا ایک ایسا غیر منصفانہ فعل ہے۔ جس پر جتنا بھی احتجاج کیا جائے کم ہے۔ دراصل ان باتوں سے حکومت کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو رہا ہے اور ملک میں لاقانونیت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ میں حکومت کے اس اقدام پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔ حکومت یا تو فوراً آغا صاحب کو رہا کر دے اور ان کا پریس و اخبار واگذار کر دے۔ یا پھر کھلی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلا کر اپنے اقدام کو حق بجانب ثابت کرے۔"

علماء مشرقی پاکستان کی طرف سے اظہار تشکر

عالی جناب صدر مجلس استقبالیہ کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام، دیگر اکابر علماء کرام و معززین سپہ روان اسلام شہر لاہور!

ہم نے اپنی ہر قسم کی نااہلیت کے باوجود دینی، ملی و قومی خدمت کی غرض و ضرورت کی بنا پر کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کو اپنا اہم ترین فرض منصبی سمجھا۔ بنابریں اپنی آمد اور قیام و طعام کے براہ راست ذمہ دار ہم خود ہی تھے۔ لیکن ہماری آمد سے واپسی کے وقت تک آپ حضرات جس خلوص، اکرام و احترام اور اسلامی ہمدردی سے ہمارے ساتھ پیش آئے۔ اور ہمارے آرام و آسائش قیام و طعام و دیگر ضروریات کا خیال و لحاظ رکھا۔ اس کے لئے ہم آپ سب کے تہ دل سے شکر گذار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے علم کے نیچے مشرقی و مغربی پاکستان کے علماء کرام و مسلمان عوام کو آپس میں مل کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اپنے ملک میں ایک تابناک اور شاندار مستقبل تیار کر سکیں اور اپنے اسلاف کی روایات و قربانیوں کو مطمح نظر بنا کر اپنی جد و جہد جاری رکھیں۔

منجانب
وفد مشرقی پاکستان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گرفتاری
اور دس ہزار کی ضمانت پر رہائی

راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ ۱۰ مئی کی صبح کو جب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ لاہور سے راولپنڈی پہنچے تو مقامی پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ بعد ازاں دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر آپ کو رہا کیا گیا۔ ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء کی تاریخ برائے پیشی مقرر ہوئی ہے۔ گرفتاری کی وجوہات و تفصیلات کا انتظار ہے۔

سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی علاقائی کانفرنس

۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ میں سابق صوبہ سندھ کی علاقائی جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں سکھر سے کراچی تک کے تمام اضلاع کی جمعیتوں کے نمائندے اور اکابرین جمعیۃ حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و دیگر علماء سندھ و کراچی شرکت فرمائیں گے۔

شاعر احرار مرزا غلام نبی جانباز صاحب بھی شریک ہوں گے۔

بقیہ۔ خطبہ استقبالیہ

میں اہالیان لاہور و مضافات نیز ان اخبارات و جرائد اور علماء دین کا شکر گذار ہوں جنہوں نے مجلس استقبالیہ سے تعاون فرما کر ہمیں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا سامان بہم پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو اس کے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور مسلمانان پاکستان اور علماء کرام کے درمیان باہمی رفاقت کو مزید مستحکم بنائے تاکہ اللہ کا خالص دین اس سرزمین پر بلند و بالا ہو سکے۔ آمین

بقیہ جمعیۃ علماء اسلام

سفارش کی کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے جمعیۃ کے نصب العین کو پیش نظر رکھا اور توہین رسالت کے ڈھاکہ کے اجلاس مفتی محمود صاحب نے بنیادی حقوق کے مرحلہ پر یہ ترمیمی بل پیش کیا کہ کسی مسلمان کو مرتد ہونے اور اسلامی مملکت میں کفر کی تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے مفتی صاحب نے مجموعی طور پر تیرہ ترمیمیں پیش کیں اور یہ دلیل دی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارتداد کو اتنا بڑا جرم قرار دیا ہے کہ اس کے لئے نرمئے موت تجویز فرمائی مگر ہماری یہ کوشش بعض دوسری جماعتوں کے عدم تعاون کے باعث سرے نہ چڑھ سکی۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ملک میں اصلاح معاشرہ کے لئے مغربی تہذیب کے مقابلہ میں اپنی مسلسل جد و جہد جاری رکھی اور اپنے نظام کو مغربی پاکستان سے وسیع کر کے مشرقی پاکستان تک پھیلا دیا ہے۔

بہ شکریہ روزنامہ وفاق لاہور۔

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

ختمِ نبوۃ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَّاَبَاکُمْ وَاحِدٌ وَّدِیْنَکُمْ

اے میری امت کے لوگو! یاد رکھو تمہارا خدا ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تمہارا دین ایک ہے

وَاحِدٌ وَّنَبِیُّکُمْ وَاحِدٌ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (کنز العمال)

تمہارا نبی بھی ایک ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

وَعَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ

فرمایا۔ میں قائد انبیاء ہوں۔ میں خاتم الانبیا ہوں،

وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ (رواہ الدارمی۔ مشکوٰۃ)

یہ فخر سے نہیں کہتا ہوں۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ الحدیث وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ

فرمایا۔ میرے کئی نام ہیں، میں محمدؐ ہوں احمد ہوں عاقب ہوں اور عاقب سے مراد یہ ہے

بَعْدَہٗ نَبِیٌّ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ باب الاسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاؑ میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں

آدَمُ وَآخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ

اور سب سے آخر محمدؐ ہیں

(صلی اللہ علیہ وسلم)

درسِ قرآن حکیم

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً — سورہ بنی اسرائیل

کہہ دیجئے پاکی ہے میرے پروردگار کے لئے میں نہیں ہوں مگر انسان اور خدا کا ایلچی (رسول)

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضراً الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون — اعراف

وہی ہو کر رہتا ہے جو خدا چاہتا ہے اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔ کہ بہت سی منفعت بٹور لیتا اور (زندگی میں) کوئی گزند نہ پہنچتا، میں اس کے سوا کیا ہوں کہ ماننے والوں کے لئے (گناہوں کی پاداش عمل سے) خبردار کرنے والا اور (نیک عمل پر بشارت دینے والا ہوں۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجا منیراً — احزاب

(ترجمہ) اے نبی! بلاشبہ ہم نے تجھ کو بھیجا ہے (حق پر) گواہی دینے والا اور (نیکی کے انجام پر) بشارت دینے والا اور (بدی کے انجام سے) ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور بھیجا روشن چراغ بنا کر۔

علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربھم — جن

(ترجمہ) وہ (خدا) غیب کی تمام باتوں کا جاننے والا ہے۔ پس وہ اپنے غیب (کے معاملات پر) کسی کو خبردار نہیں کرتا، مگر جس کو پیغمبر بنا کر چن لے۔ پس بلاشبہ وہ (خدا) اس رسول کے آگے اور پیچھے نگہبان چلاتا ہے (یعنی اس کو اس بات سے محفوظ رکھتا ہے کہ خدا کی دی ہوئی خبر میں شیطان یا اس کا نفس کوئی ملاوٹ کر سکے اور اس کو شبہ پڑ جائے۔ کہ یہ خدا کی وحی ہے یا کچھ اور) تاکہ خدا یہ ظاہر کر دے کہ انہوں نے (رسولوں نے) بلاشبہ اپنے پروردگار کے پیغام (ٹھیک ٹھیک) پہنچا دے)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت شاہ عبدالقادر (نور اللہ مرقدہ) یہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار (فرشتے) رکھتا ہے اس کے ساتھ کہ اس میں شیطان دخل نہ کرنے پائے اور اپنا (رسول) کا نفس غلط نہ سمجھے، یہی معنی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور ان کا معلوم "بے شک" ہے اوروں کے معلوم میں شبہ ہے۔ ۱۲ منہ

"نبی" اور "رسول" سے متعلق مسطورہ بالا افراط و تفریط کے ساتھ ساتھ مشرکین عرب ایک نئی گمراہی میں مبتلا تھے وہ کہتے تھے کہ اول تو پیغمبر کا وجود ہی ہمارے لئے اچنبھے کی بات ہے اور اگر یہ اچنبھا ہونا ہی تھا تو اس کے لئے ہماری طرح کا ایک انسان ہی کیوں چنا گیا، کیوں ایک فرشتہ نہ بھیجا گیا اور اگر انسان ہی بھیجنا تھا تو مکہ اور طائف کی کسی متمول سرمایہ دار ہستی کو پیغمبر بنایا جاتا اور نہ اس کو ہی غیب سے خزانے اور بے نظیر باغات عطا کئے جاتے۔ تب ہم سمجھتے کہ بیشک یہ خدا کا فرستادہ ہے۔

ہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نرم خوئی سے محروم ہوتا ہے۔ وہ خیر سے محروم رہتا ہے:

درسِ حدیث

(حضرت مولانا محمد ظفیر الدین صاحب مفتاحی)

حدیث:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شبہ نہیں کہ پروردگار عالم نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے اور رفق و نرمی پر اتنا عطا کرتا ہے جتنا سختی پر نہیں دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان، کرم فرما اور درگذر کرنے والا ہے۔ ان کے حق میں نرمی، خوشخوئی اور دلجوئی ہی پسند کرتا ہے۔ سختی قوت اور وسعت سے زیادہ تکلیف دینا اسے پسند نہیں ہے۔ لہٰذا بندوں میں بعض کا بعض کے ساتھ نرمی کا ہی برتاؤ ہونا چاہیئے۔ پھر ثواب اور اجر نرمی پر زیادہ ہے۔ اسی کے ساتھ اس راستہ سے مطلب برآری بھی جلد ہوتی ہے۔ بخلاف درشت خوئی اور ضد کے، کہ اس راستہ سے اگر بھی کم ملا کرتا ہے اور کامیابی بھی جو چاہیئے حاصل نہیں ہوتی۔

یہ تو مسلّم ہے کہ بعض جگہ نرمی ضروری ہوتی ہے اور بعض جگہ سختی کی جگہ سختی ہی مناسب رہے گی، البتہ دنیا کی عمومی زندگی میں نرم خوئی زیادہ محبوب ہے۔ اصلاح حال جو نرمی سے ہوا کرتی ہے سختی سے نہیں ہوتی۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شاہد ہے کہ آپ نے عمومی طور پر دعوت اسلام میں نرمی سے کام لیا۔ آپ کا فطری مزاج بھی نرم ہی تھا۔ پھر آپ رحمت عالم بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

دعوت نبویؐ کے مطالعہ کے بعد یقین کرنا پڑتا ہے کہ آپ نے زیادہ کام نرمی سے لئے اور رب العزت نے آپ کے لئے اسی نرم خوئی کو پسند بھی کیا۔ قرآن پاک میں صراحت ہے

(ترجمہ) "سو اللہ کی مہربانی کہ لوگوں کے لئے آپ نرم خو ہے اور اگر آپ کہیں درشت خو اور سخت مزاج ہوتے تو وہ لوگ آپ کے آس پاس سے منتشر ہو جاتے"

یہ آیت بتاتی ہے کہ نرم خوئی، دلجوئی اور لطف و کرم کے معاملہ سے انسان زیادہ رام ہوتا ہے۔ اور اسی مزاج کے لوگوں سے عام انسان جلد قریب ہوتے ہیں۔ تبلیغ اسلام میں مبلغ کی نرم خوئی اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

ہاں نرم خوئی کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ کوئی حق کے خلاف نبرد آزما ہو تو اس کچھ نہ کہا جائے۔ مجرم کو اس کے جرم کی سزا نہ دی جائے۔ حدود و قصاص کے مسائل ملاہنت سے کام لیا جائے۔ کفر و شرک کے مقابلہ میں مصلحت کے نام پر دین کو مسخ کر کی سعی کی جائے۔

مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہؓ سے فرمایا:۔

(ترجمہ) "اپنے لئے رفق و نرمی کو لازم کر لو، درشت مزاجی اور فحش سے بچو رفق و نرمی جس چیز میں ہوتی ہے تو اس کے لئے باعث زینت ہوتی ہے اور جب کسی چیز سے نرمی ختم کر دی جاتی ہے تو یہ اس کے لئے عیوب کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے"۔

دن رات کا ہمارا اور آپ کا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ نرم خوئی زینت ہے، ا درشت مزاجی بڑا عیب، سخت مزاجی سے فطرتاً انسان بدکتا ہے، اس سے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں، اور اس کی اچھی بات میں بھی برائی کا سایہ چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق کے معاملہ میں بڑے سخت تھے، مگر جب خلافت کا بار آپ کے سر آیا، تو آپ نے باضابطہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ پروردگار عالم! امت کے معاملے میں مجھے نرم خو بنا دے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نرم خوئی سے محروم ہوتا ہے۔ وہ خیر سے محروم رہتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مدیر
محمد علی صاحب قدس سرہ

ناشر
عبید اللہ انور صاحب

جمعہ ۴ ؍ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۸ ؍ اکتوبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے شمارہ ۴۰

سیاست عالم اور دنیائے عرب

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

...ب اور یہود جنگ میں امریکہ نے یہود نوازی اور اسلام دشمنی کا جو ثبوت دیا ہے ...یدہ نہیں ہے اگرچہ اس کو پوشیدہ رکھنے کے لئے امریکہ کے پاکستانی ایجنٹوں ...کوشش کرتے رہے۔ مگر آخر کار ان ایمان فروشوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ عرب ممالک ...صدر ناصر یہودیوں کی سرکوبی کے اہل تھے اور اس کے لئے بالکل تیار تھے۔ اس ...ہوتے ہوئے روس نے امریکہ سے اعلان کروایا کہ ہم دونوں بڑے ملک جنگ ...رہیں گے۔ روس جانتا تھا کہ اس صورت میں عرب یہودیوں کا کچومر نکال ...امریکہ نے دھوکہ دیا۔ ایک تو اس نے مصر سے گفتگو کے لئے نمائندے مانگ ...جا کر گویا دونوں کے درمیان بات چیت کر کے جنگ نہ ہونے دوں گا۔ ...وقت یہودیوں نے عربوں پر حملہ کر دیا۔

...سے اس کے چھوٹے بحری بیڑے اور خاص کر راڈر سسٹم نے نقصان پہنچایا اور ...ش سے پہلے ہی دن عربوں کی فضائی طاقت مفلوج ہو گئی اور اب جنگ میں صحرائے ...ایک طرف آسمان سے یک طرفہ آگ عربوں پر برس رہی تھی تو دوسری طرف ...جنگ گوئے برسا رہے تھے۔ محمد مصری فوج اور عربوں نے روایتی بہادری کا ...ہوئے اس نازک حالت میں بھی یہودیوں کو پیچھے ہی دھکیلا۔ مگر بے ایمانی ...کو اس نازک ترین وقت میں لبیا سے جو مصر کے مغرب میں عرب ملک ہے جس ...پندرہ میل لمبا ہوائی اڈہ اور تیس ہزار امریکی شاف موجود تھا۔ وہاں سے گھڑی گھڑی ...جنگی جہاز اڑا کر صحرائے سینا میں مصر کی پھیلی دفاعی لائنوں کو تباہ کر رہے تھے۔ ...عرب سوائے شکست کھانے کے اور کیا کر سکتے تھے۔

...والوں نے اس کا اعتراف کیا کہ اگر یہ حالات ہم کو پیش آتے تو ہمارا بھی یہی ...ان حقائق کی روشنی میں ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ امریکہ نے عربوں کو بھی دھوکا دیا ...کو بھی۔ اور یہ ساری شرارت یہود اور امریکہ کی علی بھگت کا نتیجہ تھی۔ مگر پاکستان ...خیال لوگوں نے ان دونوں سے توجہ ہٹانے کے لئے دو نعرے لگائے۔ ناصر نے ...اور روس نے غداری کی۔ ان کی زبان اور نوک قلم پر یہودی اخلاق کی تعریفیں ...کی ہوا حال کے من گھڑت شیطانی افسانے تھے۔

...اللہ تعالیٰ کو وقت گذر گیا اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ حالات نے بھی پلٹا کھایا۔ امریکہ ...ظلیل ہوا۔ کویا جیسے چھوٹے ملک نے اس کے بحری جہاز کو قید کر لیا اور امریکہ سے معافی ...اقرار جرم کا مطالبہ کرنے لگا۔

...ڑے تمام میں اس کی ایسی پٹائی ہوئی، کہ ایک ایک عرب کے بدلے ہزار ہزار امریکی

(تقریباً) موت کے گھاٹ اتر ے۔

اور اب چیکو سلواکیہ پر اچانک اشتراکی قبضہ نے اس کی سیاست کی لٹیا ہی ڈبو دی بحیرہ روم میں اب روسی بحری بیڑہ امریکی بحری بیڑے کے ہمزن ہو گیا۔ یہودیوں نے ۵ گھنٹہ نہر سویز کے پار سے لڑ کر اپنی پٹائی کرانے کے بعد ناصر کی قوت کا دبی زبان سے اقرار کیا۔

عرب حریت پسندوں (چھاپہ ماروں) نے یہودیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اور الجزائر کے صدر بومدین کے کہنے کے مطابق آئندہ یہودی علاقہ ہی میدان بنے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک طرف روس نے امریکہ پر فضائی برتری حاصل کر لی ہے۔ اور روس نے عربوں کی حمایت کا صاف صاف اعلان کر کے مودودیوں اور یہودیوں کو پریشان کر رکھا ہے دوسری طرف عرب ہیں کہ نہ یہود سے بلا واسطہ گفتگو کے لئے تیار ہیں۔ نہ ہی اپنے علاقے کا ایک انچ چھوڑنے پر رضامند ہوتے ہیں۔

عربوں میں اور خاص کر مصر میں جہاد جہاد کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت قریب ہے کہ یہود نامسعود کو ان کے کئے کی سزا مل جائے۔ اب تو صدر ناصر نے یہ راز منکشف کر دیا ہے کہ اخوان کو مغربی ممالک سے امداد ملتی ہے اور ان کی سازشوں کا مرکز جینوا ہے۔ جیسے کہ ظفر احمد انصاری مودودیہ بھی وہیں رہتا اور کبھی کبھی صدر ناصر کے خلاف دورہ کر کے یا مضامین لکھ کر اپنے امریکہ کو خوش کرتا رہتا ہے۔ بہر حال عام اہل اسلام اور تمام علماء کرام کو چاہئے کہ مسلسل دعائیں کریں اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اسلام اور عربوں کی فتح کی دعائیں مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا بول بالا ہو گا۔ اور امریکہ اور امریکہ پرستوں کا منہ کالا۔

اسلامی ممالک میں ایک اور تبدیلی بھی واقع ہوئی ہے۔ غیر ملکی اڈوں کی موجودگی کے مضر نتائج سب کے سامنے آ گئے۔ چنانچہ لیبیا کی حکومت نے پہلے امریکہ کو اڈوں کو اٹھانے کا نوٹس دیا تھا مگر اس نے ٹال مٹول کر دی تھی۔ اب آخری اطلاع کے مطابق لیبیا گورنمنٹ نے غیر ملکی اڈوں کو قبضہ میں لیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گذشتہ جنگ کے اندر امریکی سازش و شرارت کی وجہ سے جو نقصان عرب قوم کو پہنچا ہے اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ وہاں کے ذمہ دار حلقوں نے کئی بار اس کا اظہار بھی کیا ہے کہ عربوں کو گذشتہ باتیں بھول جانی چاہئیں اور باہمی اتفاق کے ذریعہ یہودی شرارتوں کا جواب دینا چاہئے۔

اسی طرح ترکی کے اندر امریکی ہوائی اڈے ہیں۔ یہ روس کے خلاف جاسوسی وغیرہ کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ ٹرکی گورنمنٹ نے بھی امریکہ سے ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مگر آخری اطلاع جو بعض اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے مطابق (باقی صفحہ ۱۳ پر)

... تعلیمہ پریس میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

واقعۂ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(مجاہد ملت حضرت مولانا حافظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو ارشاد فرمایا گذشتہ شب میرے خدا نے مجھ کو اپنے خاص مجد و شرف سے نوازا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ شب گذشتہ جبکہ میں سویا تھا۔ رات کے ایک حصہ میں جبرئیل آئے اور مجھ کو بیدار کیا۔ ابھی پوری طرح جاگ بھی نہ پایا تھا کہ حرم کعبہ میں اٹھا لائے اور تھوڑی دیر لیٹا تھا کہ پوری طرح بیدار کر کے اول میرا سینہ چاک کیا اور (ملاء اعلیٰ کے ساتھ مناسبت تام پیدا کرنے کے لئے عالم دنیا کی کدورتوں کی دھویا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ اس کے بعد حرم کے دروازہ پر لایا گیا اور وہاں جبرئیل نے میری سواری کے لئے خچر سے کچھ چھوٹا جانور براق پیش کیا جو سپید رنگ کا تھا۔ جب میں اس پر سوار ہو کر روانہ ہوا تو اس کی سبک رفتاری کا یہ عالم تھا کہ حد نگاہ اور حد رفتار یکساں نظر آتی تھی کہ اچانک بیت المقدس جا پہنچے۔ یہاں جبرئیل کے اشارہ پر براق کو مسجد کے دروازہ کے اس حصہ سے باندھ دیا، جس سے انبیاء بنی اسرائیل مسجد اقصیٰ کی حاضری پر اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے (اور جو اس وقت تک بطور یادگار قائم تھا) پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت پڑھیں۔ اب یہاں سے ملاء اعلیٰ کی تیاری شروع ہوئی۔ تو اول جبرئیل نے میرے سامنے دو پیالے پیش کئے۔ ان میں سے ایک خراب (خمر) سے لبریز تھا اور دوسرا دودھ (لبن) سے۔ میں نے دودھ کا پیالہ قبول کیا اور شراب کا پیالہ مسترد کر دیا۔ جبرئیل نے یہ دیکھ کر کہا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ قبول کر کے دین فطرت کو اختیار کیا (یعنی خدا کی جانب سے جو میں نے آپ کو یہ دو پیالے پیش کئے۔ تو در اصل یہ تمثیل تھی دین فطرت اور دین زیغ کی۔ مگر آپ نے اس حقیقت کو پہچان لیا اور دودھ کے پیالہ کو قبول فرما کر جو دین فطرت کی تمثیل تھا دین فطرت کو قبول فرما لیا۔ اس کے بعد ملاء اعلیٰ کا سفر شروع ہوا اور جبرئیل کی ہمرکابی میں براق نے آسمان کی جانب پرواز کی۔ جب ہم پہلے آسمان (سماء دنیا) تک پہنچ گئے تو جبرئیل نے جواب دیا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فرشتہ نے کہا۔ کیا خدا کے مدعو ہو کر آئے ہیں؟

جبرئیل نے کہا۔ بیشک۔

فرشتہ نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ ایسی ہستی کا آنا مبارک ہو۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو حضرت آدم (علیہ السلام) سے ملاقات ہوئی۔ جبرئیل نے میری جانب مخاطب ہو کر کہا۔ یہ آپ کے والد (اور نسل انسانی کے مورث اعلیٰ) آدم (علیہ السلام) ہیں آپ ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے جواب سلام دیتے ہوئے فرمایا۔ "مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح خوش آمدید برگزیدہ بیٹے اور برگزیدہ نبی"۔

اس کے بعد دوسرے آسمان تک پہنچے اور پہلے آسمان کی طرح سوال و جواب ہو کر دروازہ میں داخل ہوئے۔ تو وہاں یحییٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) سے ملاقات ہوئی۔ جبرئیل نے ان کا تعارف کرایا اور کہا کہ آپ سلام پیش فرمایئے۔ میں نے سلام کیا اور ان دونوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ "مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح خوش آمدید اے برگزیدہ بھائی اور برگزیدہ نبی"۔ پھر تیسرے آسمان تک پہنچ کر یہی مرحلہ پیش آیا اور جب آسمان ثالث میں داخل ہوا تو حضرت یوسف (علیہ السلام) سے ملاقات ہوئی۔ جبرئیل عرف تقدیم سلام کے لئے کہا اور میرے سلام کرنے پر یوسف (علیہ السلام) نے بھی جواب سلام کے بعد یہی کلمہ کہا۔ خوش آمدید اے برگزیدہ اور برگزیدہ نبی"۔

بعد ازاں چوتھے آسمان پر اس سوال و جواب کے ساتھ حضرت ادریس (علیہ السلام) سے ملاقات ہوئی اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارون (علیہ السلام) سے اسی طرح ملاقات ہوئی۔ لیکن جب میں وہاں سے روانہ ہونے لگا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رقت طاری ہو گئی۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا۔ مجھے یہ رشک ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے ایسی ہستی کو جو میرے بعد مبعوث ہوئی یہ شرف بخش دیا کہ اس کی امت میری امت کے مقابلہ میں چند در چند زیادہ جنت سے فیضیاب ہو گی

اس کے بعد سابق سوالات و جوابات کا مرحلہ طے ہو کر جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے ملاقات ہوئی۔ جو بیت المعمور سے پشت لگائے بیٹھے تھے اور جس میں ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے (عبادت کے لئے) داخل ہوتے ہیں۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ "مبارک اے میرے برگزیدہ بیٹے اور برگزیدہ نبی۔ یہاں سے پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا (تمہاری بول چال میں یہ ایک (نبقا کی بیری کا درخت ہے) جس کا پھل (بیر) ہجر کی ٹھلیا کی برابر ہے۔ اور جس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح چوڑے ہیں۔ اس پر ملائکۃ اللہ جگنو کی طرح بے تعداد چمک رہے تھے۔ اور خدا کی خاص تجلی نے اس کو حیرت زا طور پر روشن و پر کیف بنا دیا تھا

اسی سفر میں میں نے چار نہروں کا بھی معائنہ کیا ان میں سے دو ظاہر نظر آتی تھیں اور دو باطن میں بہہ رہی تھیں۔ یعنی دو نہریں جن کا نام نیل اور فرات آسمان دنیا پر نظر پڑیں اور دو نہریں جنت کی موجود پائیں۔ اور ان مشاہدات کے بعد میرے (خمر) دودھ اور شہد کے پیالے پیش کئے گئے نے دودھ کو قبول کر لیا۔ اس پر جبرئیل نے سنائی۔ کہ آپ نے "دین فطرت" کو قبول کر لیا قسم کی کدورتوں سے پاک اور شفاف ہے اور خوشگوار اور نتیجہ میں حد درجہ مفید اور

پھر خدائے تعالیٰ کا خطاب ہوا کہ تم پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئیں۔ جب میں الٰہی کے مشاہدات سے فارغ ہو کر نیچے اترا درمیان میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات نے دریافت کیا۔ معراج کا کیا تحفہ لائے؟ پچاس نمازیں۔ انہوں نے فرمایا۔ تمہاری بارگراں کو برداشت نہ کر سکے گی۔ اس لئے اور تخفیف کی التجا کیجئے۔ کیونکہ میں تم سے امت کو آزما چکا ہوں۔

چنانچہ میں درگاہ الٰہی میں رجوع ہوا۔ تعالیٰ کی جانب سے پانچ کی تخفیف ہو گئی۔ موسیٰ تک لوٹ کر آیا تو انہوں نے پھر اصرار کیا کہ ہیں اور کم کراؤ۔ اور میں اسی طرح چند مرتبہ حتیٰ کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ مگر موسیٰ مطمئن نہیں ہوئے۔ اور فرمایا میں بنی اسرائیل تجربہ اور ان کی اصلاح کر چکا ہوں۔ اس اندازہ ہے کہ آپ کی امت یہ بھی برداشت اس لئے تخفیف کے لئے مزید عرض کیجئے نے کہا کہ اب عرض کرتے شرم آتی ہے۔ میں بہ رضا اور اس کے فیصلہ کے سامنے سر جب میں یہ کہہ کر چلنے لگا تو ندا آئی۔ ہم نے کر دیا اور اپنے بندوں کے لئے تخفیف کر الٰہی قبل ہی یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ امت محمدیہ وسلم) پر بصورت اداء اگرچہ پانچ نمازیں گمان کا اجر و ثواب پچاس ہی کے برابر ہو گا ہمارا فضل و کرم ہے۔

ان ہی روایات میں ہے کہ میں نے کا بھی مشاہدہ کیا اور پھر مشاہدہ کی تفصیل منقول ہیں۔

معراج میں رویت باری

کیا معراج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احدیت کے جمال جہاں آراء کا بے حجاب مشا صحیح روایات میں اس مسئلہ کے متعلق جو تفصیل ہیں اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشاہدہ ضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مشاہدہ کی کیفیت اظہار سے اس لئے قاصر ہیں کہ دنیوی تعبیرات کوئی تعبیر ایسی موجود نہیں کہ بلند سے بلند تر

(باقی صفحہ ۱۲)

...ن الحسینی
...ت اسلام لائلپور

...عتِ اسلامی کی چین دشمنی کا پس منظر

اسلام دوست اور محب وطن عوام کیلئے لمحہ فکریہ

...اسلامی نے کچھ دنوں سے پاکستان کے گہرے ...وفادار ملک چین کے خلاف بھی گمراہ کن پروپیگنڈا ...کر دی ہے۔ چنانچہ قائم مقام امیر جماعت اسلامی ...نے اپنے ایک بیان میں چین کے لیڈروں پر ...کرتے ہوئے کہا ہے کہ:-

> ...اپنے ملک میں اسلام اور داعیانِ ...کو ختم کر دینے پر تلے ہوئے ہیں، اور ...دوستی کے علی الرغم اسلام دشمنی کر رہے ...صورت حال سے پاک چین دوستی ...ضرور اثر پڑے گا اور کوئی سمجھدار مسلمان ...پاک چین دوستی کی خاطر اسلامی اصولوں ...اقدار کی جڑیں کاٹنے پر خاموش نہیں ...سکے گا۔

(نوائے وقت لاہور ۳۰ ستمبر ۱۹۶۸ء)

...ت اسلامی کے اس رہنما کو خدا جانے ...معلومات یک لخت کس نے فراہم کر دیں کہ چینی ...م اور داعیانِ اسلام کو ختم کر دینے پر تلے ...اور حیرت کی بات یہ ہے کہ چین کے بارے میں ...کشافات کا علم یا تو جماعت اسلامی کی بھارتی ...ہو سکا ہے اور یا پاکستان کے امیر جماعت اسلامی کو۔ ...خطہ زمین پر اور بھی مذہبی تنظیمیں موجود ہیں ...علماء کرام بقید حیات ہیں اور کروڑوں مسلمان ...خبارات کا مطالعہ کر کے دنیا کی تازہ ترین صورت ...بھی رہتے ہیں۔ لیکن اسلام اور چینی مسلمانوں ...نئی معلومات کی بابت اور کسی کو کچھ پتہ نہیں ...ہے۔ یہ صرف جماعت اسلامی ہی کے لیڈروں کے ...کرشمہ ہے۔ جو پاک چین دوستی سے یہ ...کرتے ہیں کہ یہ تعلقات اسلامی اصولوں اور قدروں ...کر استوار کئے گئے ہیں۔

...پاکستان کا ہر سمجھدار اور ذی ہوش مسلمان ...ہے کہ پاکستان نے چین کے ساتھ دین و مذہب یا ...نظریات کا سودا نہیں کیا ہے بلکہ ملکی ہمسائیگی کے ...وفادارانہ مراسم قائم کئے ہیں۔

...سوال یہ ہے کہ جماعت اسلامی کی اس تازہ ترین ...نظر کیا ہے؟ اور وہ کیا اسباب و محرکات ہیں جن ...جماعت اسلامی اس طرح کے اقدامات کے لئے ...فکرمند رہتی ہے۔

درحقیقت چینی رہنماؤں کے خلاف "مسلم کشی" کے فرضی پروپیگنڈے کی یہ مہم بھی بھارتی رہنماؤں اور آل انڈیا ریڈیو کی فراہم کردہ خود ساختہ معلومات کی بنا پر ہے جو سامراج کے اشارۂ ابرو پر اس لئے چلائی جا رہی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھارتی ہندوؤں اور اسرائیلی یہودیوں کی اسلام دشمنی اور مسلم کشی کے گہرے اثرات مٹ جائیں اور ان کے دلوں میں پاکستان کے ایک وفادار اور معاون ملک چین کے خلاف نفرت و بیزاری کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

جو لوگ جماعت اسلامی کی سرشت اور فطرت سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس جماعت کا مقصد وجود ہی سامراجی طاقتوں کی بالواسطہ یا بلاواسطہ حمایت ہے۔ چنانچہ جماعت اسلامی ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے امیر جناب مودودی صاحب نے مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش نامی کتاب لکھ کر متحدہ ہندوستان میں تمام آزادی پسند جماعتوں کی مخالفت اور انگریزوں کی حمایت کر کے تحریکِ آزادی کو نقصان پہنچانے کی سعی لاحاصل کی تھی

(۲) جب سامراجی طاقتوں نے گہری سازش کے تحت عالم اسلام کی سالمیت ختم کرنے کے لئے اسرائیل سے مصر، شام، اردن اور عراق پر حملہ کرایا تھا تو جماعت اسلامی نے یہودی حکومت اسرائیل اور اس کے پشتیبان ممالک کی جارحیت اور ان کے ظالمانہ رویہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی بجائے عظیم اسلامی مملکت مصر اور اس کے مسلمان سربراہ جمال عبدالناصر کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈے کی مہم چلا کر اسرائیل اور سامراج کی حمایت و ترجمانی کا مکروہ کردار ادا کیا۔

(۳) جماعت اسلامی کی طرف سے احسان فراموشی کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ہمت و جرأت کے ساتھ پاکستان کے حق میں سب سے پہلے آواز بلند کرنے والے مسلمان ملک انڈونیشیا کو بھی زہریلی تنقید کا ہدف بنانے میں کوئی حجاب محسوس نہیں کیا ہے۔ حالانکہ صدر عبدالرحیم سوکارنو پہلے مسلم سربراہ مملکت تھے۔ جنہوں نے سامراجی طاقتوں کے مفاد پرست اکھاڑہ اقوام متحدہ سے علیحدگی کا اعلان کر کے دنیا پر یہ واضح کر دیا تھا کہ بڑی طاقتوں کی ملی بھگت اور امریکہ کی بالادستی کے باعث اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے عدل و انصاف کی کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔

صدر سوکارنو نے پاک بھارت جنگ کے موقع پر ہندوستانی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کرنے والے انڈونیشی عوام کے جلوس کی خود قیادت کی تھی۔ جن کے ہاتھوں میں گنجنگ انڈیا (انڈیا کو کچل دو) کے لکھے ہوئے نعروں کے بینر (BANNER) موجود تھے۔ لیکن جماعت اسلامی کے رسالہ ترجمان القرآن (ماہ فروری ۱۹۶۷ء) نے سامراج کے اشارۂ ابرو پر محب وطن انڈونیشی مسلمانوں پر بے دینی اور الحاد کا الزام عائد کر کے دنیا کی رائے عامہ کو انڈونیشی مسلمانوں سے متنفر کرنے کی مکروہ کوشش کی تاکہ سامراج کو اس بہانے وہاں من مانی کارروائی کرنے کے خوب مواقع مہیا ہو جائیں۔

چنانچہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اور سوکارنو کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مزہ چکھانے کے لئے جب سامراجیوں نے انڈونیشی بساط سیاست پر قبضہ کر کے سوکارنو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تو وہاں کے لاکھوں مسلمانوں اور ان علماء کرام کو جو انڈونیشیا میں عیسائی مشنریوں کی ریشہ دوانیوں کی مخالفت کر رہے تھے۔ فرضی کمیونسٹ قرار دیکر ختم کرا دیا گیا۔

جماعت اسلامی اب وہی کھیل پاکستان میں بھی کھیلنا چاہتی ہے جس کی خاطر اس نے ایک طرف تو اندرونِ ملک اپنے آرگنوں (ایشیا، آئین، ترجمان القرآن) کے ذریعہ پاکستان کے علماء کرام، دینی رہنماؤں، سامراج دشمن صحافیوں اور محب وطن افراد کو کمیونسٹ، سوشلسٹ اور سرخے کے الفاظ سے موسوم کرنے کی مہم صرف اس لئے شروع کر رکھی ہے تاکہ سامراجی طاقتوں کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے یہ تاثر دیا جا سکے کہ جو لوگ بھی ہماری جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں خواہ وہ جماعت اسلامی کے اسلام سے ناواقف اخبار نویسوں کی غلط اسلامی تشریحات پر تنقید و محاسبہ کی صورت میں کیوں نہ ہو، وہ سب کے سب ملحد بے دین اور اشتراکیت پسند ہیں۔ اور دوسری طرف وہ بھارتی جماعتِ اسلامی کی رفاقت و تعاون کے ساتھ اور سی آئی اے کے مشہور ملازم ہندو لیڈر گوپال متل کی جعلی معلومات کی بنا پر آل انڈیا ریڈیو سے بھی پاکستان کے وفادار دوست ملک چین کے خلاف بوگس پروپیگنڈا کرا رہی ہے تاکہ پاکستان اپنے ایک وفادار ہمسایہ ملک کے تعاون سے محروم ہو جائے اور بھارت و سامراج کے رحم و کرم پر رہ جائے۔

سامراج کی مسلم دشمنی

ان دنوں سامراجی طاقتیں مسلم ممالک کے اتحاد اور مسلمانوں کا اقتدار ختم کرنے کے لئے جو گھناؤنا کردار ادا کر رہی ہے وہ کسی ذی ہوش اور صاحب بصیرت انسان سے پوشیدہ نہیں ہے۔

الجزائر، نائیجیریا میں سامراج نے برہنہ جارحیت کا مظاہرہ کر کے الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا اور الحاج احمد دبیلو جیسے عظیم مسلمان سربراہوں کو جس طرح ذلیل و رسوا اور نیست و نابود کیا ہے وہ تاریخ کا المناک سانحہ ہے نہ جانے اسلامی نظام کی داعی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہمدردی

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ: ــــ جماعت اسلامی کی چین دشمنی

کا دعویٰ کرنے والی یہ جماعت سامراج کی مسلم کش روش اور خود امریکہ میں مسلمانوں کی حالتِ زار سے چشم پوشی کیوں کر رہی ہے؟

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ امریکہ میں اسلامی مساوات کے داعی اور نسلی تحریک کے مخالف میلکم ایکس کے قتل اور عصر حاضر میں اسلامی قوت و طاقت کے عظیم نشان محمد علی کلے کی جبری بھرتی مختلف طریقوں کے ساتھ اسے صرف مسلمان ہونے کی پاداش میں ذلیل و رسوا کرنے اور اس کی خداداد عظمت و فوقیت کو گھٹانے کے لئے جو جو ظالمانہ حربے استعمال کیے ہیں اور وہاں پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حصہ لینے والوں پر جو ناروا پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں ان کے خلاف جماعت اسلامی کی رگِ حمیت کبھی نہیں پھڑکتی۔

جماعت اسلامی کے ان صالحین کو صحن بیت المقدس میں نہ تو یہودی غنڈوں کی شرمناک خوشیاں نظر آتی ہیں۔ نہ اسرائیل کی تعمیر میں سامراجیوں کا ننگا کردار انہیں دکھائی دیتا ہے، نہ صحرائے سینا اور دریائے اردن میں خونِ مسلم کی سرخی ان کی نگاہ التفات کی مستحق ہے۔ اس کائنات میں اگر کوئی چیز ان کے لئے پرکشش اور جاذب نظر ہے تو صرف سامراج اور اس کا حلیف رام راج۔ جن کی اطاعت و فرمانبرداری اور تائید و حمایت کے جوش میں پاکستان کے حقیقی وفادار اور مؤثر تعاون کرنے والے ملک چین کے خلاف بھارت کی فراہم کردہ فرضی معلومات کی بنا پر بے سروپا اور جھوٹے پروپیگنڈے کی مہم جاری کرنے میں کوئی عار اور شرم محسوس نہیں کرتی ہے

آخر اس کے پس منظر میں کیا جذبہ کارفرما ہے کہ جماعتِ اسلامی کے پرچہ ہفت روزہ الیشیا ۲۲ ستمبر کے صفحہ اول پر چیکوسلواکیہ میں روسی فوجوں کے داخلے کی تصویر "خونِ سحر" کا عنوان دے کر شائع کی جاتی ہے۔ لیکن سامراج کے تختۂ مشقِ ستم عربوں پر بہیمانہ کے لرزہ خیز مظالم اور بھارتی مسلمانوں پر "رام راج" کی سفاکی و درندگی کی تصویروں سے جماعتِ اسلامی کے نام نہاد شرعی آرگنوں کے دامن خالی رہتے ہیں ؎

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود

الغرض چینی رہنماؤں کے خلاف جماعتِ اسلامی کے مکروہ پروپیگنڈے کے پس منظر "رام راج" اور "سامراج" کا یہی مقصد کارفرما ہے کہ دنیائے اسلام خصوصاً مشرق وسطیٰ اور افریقہ و ایشیا کے مسلم ممالک افتراق انتشار کا شکار ہو کر اپنی موت آپ مر جائیں یا بے یار و مددگار ہو کر سامراج کی طفیلی ریاستیں بن کر اپنی انفرادی سالمیت کھو بیٹھیں۔

حرفِ آخر

پاکستان میں اگرچہ جماعتِ اسلامی کی دینی اور نہ ہی حیثیت قطعاً مسلمہ نہیں ہے اور نہ ہی اس جماعت کو علماء اسلام اور دیندار طبقے کی تائید و حمایت حاصل ہے لیکن پھر بھی اس ملک میں نظری و فکری اعتبار سے کمیونزم، عیسائیت اور یہودیت وغیرہ خلاف اسلام تحریکوں کا سدباب اور حقیقی مقابلہ کرنے والے علماء کرام اور فرزندان اسلام کو جماعتِ اسلامی کی خطرناک حرکات سے ہر وقت باخبر اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اس کی سامراج نواز سرگرمیوں سے عوام کو مطلع کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی مصلحت پسندانہ روش اور سامراجیوں کی ہمنوائی و جاسوسی کے باعث پاکستان اور ملت اسلامیہ کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے، اور اہل اسلام و ممالک اسلامیہ عزت و وقار کے ساتھ زندہ و پائندہ رہ سکیں۔

ہوشیار اے مردِ مومن ہوشیار!

دعائے صحت کی درخواست

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب میاندی مبلغ تحفظ ختم نبوت پاکستان و خطیب جامع مسجد چیچہ وطنی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ اللہ رکھا سکرٹری انجمن اسلامیہ چیچہ وطنی)

سید امین گیلانی شیخوپورہ

افواجِ پاکستان کا ترانہ

۶ ستمبر یوم دفاع پاکستان کے موقعہ پر پڑھا گیا

ہر اک ظالم سے پنجہ آزمانا ہم کو آتا ہے
ہر اک مغرور کی گردن جھکانا ہم کو آتا ہے

وہ ہم ہیں جو لگا کر قہقہہ توپوں سے بھڑ جا
برستی گولیوں میں مسکرانا ہم کو آتا

وطن کی آبرو پر داغ آنے دیں یہ ناممکن
وطن کی آبرو پر سر کٹانا ہم کو آتا ہے

جہادِ فی سبیل اللہ کا اعلان سنتے
قضا کے ساتھ ہنس کر کھیل جانا ہم کو آتا

خدا والے ہیں ہم اے بت پرستو جانتے ہو تم
بتوں کو توڑنا، ڈھانا، گرانا ہم کو آتا ہے

عدو کے سر پہ بجلی بن کے گرنا جانتے ہیں
جلانا، خاک کر دینا، مٹانا ہم کو آتا

جہاں لاشیں گریں، بازو اڑیں، شانوں سے سر اچھلیں
وہاں بھی تن کے چلنا، دندنانا ہم کو آتا ہے

ایں بزدل نہیں ہم امن کے خواہاں تو ہیں لیکن
اگر فتنہ کوئی ابھرے، دبانا ہم کو آتا ہے

ارکان شوریٰ بہاولپور ڈویژن متوجہ ہوں

تمام ارکان شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام (ڈویژن) بہاولپور کی خدمت میں التماس ہے کہ مورخہ ۱۹ اکتوبر مطابق ۲۶ رجب ۸۸ھ کو بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور ڈویژن بھر کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب [illegible] فرمائیں گے۔ [illegible] محمد بشیر اختر ناظم اعلیٰ

> اس سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور اچھے عمل کرے اور کہے میں مسلمان ہوں (قرآن)

جمعیۃ طلباء اسلام کی

دعوت

ا نظام حیات کو قرآن کریم اور سنت کے اصولوں پر استوار کریں
ا اخلاق و اقدار کو اپنا کر دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ بنیں
ر غرور عمل، نشہ و مخمور، بے حیائی و عریانی وغیرہ سے اجتناب کریں۔
ت الٰہی، خوف آخرت پیدا کریں
ر کری و علمی حیثیت سے طلباء کا مقام سب سے بلند ہو
ن عزائم کو سرانجام دینے کے لئے اتحاد اور سلف صالحین کی پیروی اختیار کریں
مذکورۃ الصدر عزائم کو روبہ عمل لانے کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام
ر وجود میں آئی ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام اغراض و مقاصد

ن طلباء کو ایک مرکز پر مجتمع کر کے اقامت دین و اشاعت اسلام کے
ے مستقل جہد و جہد کرنا، اور اس مقصد کے لئے علماء دین کی رہنمائی میں طلباء
ستفرق قوتوں کو جمع کرنا۔
قرآن کریم و سنت کی روشنی سے نظام حیات کے تمام شعبوں میں رہنمائی حاصل
ا اور اس کے لئے عملی جدوجہد کرنا۔
اسلام کی عظمت کو واضح کرنا اور اس سلسلہ میں اعمال صالحہ کی ترغیب
ر اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کی جد و جہد کرنا
مستقبل کے نگہبان اور رہنماؤں (طلباء) کو دینی تعلیم اور اسلامی اصولوں پر
آمادہ کرنا۔ ان میں خشیت الٰہی، خوف آخرت اور پابندی ارکان اسلام کے
علاوہ فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا کرنا
ہ طلباء کی اصلاح، اخلاقی گراوٹ، فحاشی، عریانی، بے حیائی اور چنگ و
رباب کے بجائے اسلامی خطوط پر طلباء کے کردار و اخلاق کی تعمیر کرنا۔
ہ طلباء میں مقصد حیات کی وحدت، فکر و عمل کی یگانگت اسلامی اصولوں
پر قائم کرنا۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینا۔
ہ طلباء کے دلوں میں جذبۂ حب الوطنی، خدمت خلق، جہاد فی سبیل اللہ، ملکی
دفاع و استحکام اور سالمیت کے لئے جذبہ ایثار و قربانی پیدا کرنا
ہ اخوت اسلامیہ کا جذبہ بیدار کرنا
ہ اسلام دشمن تحریکوں کا اجتناب کرنا

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام

ا اسلامی دار المطالعے قائم کرنا
ا ہفت روزہ اجلاس کے ذریعے دین کی اشاعت
ا مختصر کتابچوں کے ذریعے دین کی اشاعت
ا تبلیغی مہم چلانا۔
ا غریب طلبا کے [illegible]

۶ — امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا درس دینا۔
۷ — مسجدوں کی اصلاح حال

انفرادی طور پر ارکان جمعیت کا پروگرام

۱ — روزانہ مطالعہ قرآن و دینی کتب
۲ — خود اسلامی نظام حیات کو اپنانا اور اپنے دوستوں و عزیزوں کو دعوت دینا
۳ — عوام میں علم دین پھیلانا
۴ — اپنی بستیوں کی مسجدوں کی اصلاح حال تاکہ وہ صحیح معنوں میں اسلام کی اشاعت کا مرکز ثابت ہوں۔

جمعیۃ طلباء اسلام میں دعوت شمولیت

کیا آپ مندرجہ بالا مقاصد و پروگرام سے متفق ہیں؟
کیا آپ بڑھتی ہوئی برائیوں اور بدی کی طاقتوں کا قلع قمع چاہتے ہیں؟
"اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ پھیلا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں ان کو دکھ کی مار ہے دنیا و آخرت میں" — (سورۃ نور آیت ۱۹)

کیا آپ کو معلوم ہے؟
نبی کریم نے فرمایا "اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب دے اور پھر تم اس کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سنے" — (ترمذی)
"رب العزت سے ڈرو اور اس دن کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چھوٹے اور ظاہر خفی کے لئے جواب دینا ہے"
"اور جن لوگوں نے ہمارے دین کے کاموں میں کوششیں کیں، ہم ان کو ضرور اپنا راستہ دکھائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان کا جو خلوص سے نیک عمل کرتے ہیں" — (سورہ عنکبوت آیت ۶۹)

آیئے

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کیجئے اور تہیہ کیجئے کہ ہم سب مل کر اسلام کا بول بالا کریں۔ اسلامی نظام حیات کو اپنائیں۔ بے دینی، بے حیائی و بے غیرتی کو دور کریں اور ان مقاصد کے لئے دامے درمے سخنے جمعیۃ طلباء اسلام سے تعاون کریں۔ اللہ آپ کا اور ہمارا حامی و ناصر ہے۔

لئیق احمد
کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام سرگودھا

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم گوٹھ اللہ یار ٹنڈو آدم (سندھ)

کے بارے میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی رائے گرامی

مندرجہ عنوان مدرسہ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ (سندھ) کے زیر انتظام قائم ہے۔ حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قادری اس کے مہتمم ہیں۔ جمعیۃ اس مدرسہ کو ترقی دے کر دینی و تبلیغی خدمات کا مرکز بنانا چاہتی ہے۔ ضرورت ہے کہ کارکنان جمعیۃ اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

اگر دیندار اور مخیر مسلمان اور خاص کر (سندھ) اور ضلع سانگھڑ کے باحساس زمیندار اس کی مدد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت کے سوا یہ مدرسہ دینی مرکز بن کر ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ بنا رہے گا۔

ترسیل زر:۔ محمد عرفان قادری مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
گوٹھ اللہ یار ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ

جن میں دراسات اسلامیہ کے نام سے غیر مسلم اساتذہ اور مستشرقین کی نگرانی میں تحقیقاتی کام ہو رہے ہیں۔ اور جن کے فارغ التحصیل طلباء پاکستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں نمایاں مقام اور اعلیٰ مناصب پر نہایت آسانی کے ساتھ فائز ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف بلاد غربیہ اور اسلامی ملکوں میں سرکاری اور غیر سرکاری اسلامی مدارس تھے۔ خاندانی اور مرکزی تعلیم و تربیت کے اساتذہ خالص دینی تربیت کا لازمی اثر یہ تھا کہ مجھے کسی مستشرق کی نگرانی اور سرپرستی میں کسی اسلامی موضوع پر تحقیقاتی کام کرنا مفید کیا ضرر رساں معلوم ہوا۔ کیونکہ یہ میرا ایمان ہے کہ اسلامی علوم کی تحقیق میں مستشرقین نے ہمیشہ تعصب سے کام لیا ہے اور یہ کوشش کی ہے۔ کہ اسلام کی حقیقی خوشنما صورت کو بدنما بنا دیں۔ اس لئے میرے لئے صرف ایک ہی راستہ تھا اور وہ یہ کہ میں کسی اسلامی درسگاہ میں مسلمان اساتذہ کی نگرانی میں اسلامی علوم و فنون یا کسی ایک فن میں تحقیقی کام کروں۔

اس سلسلہ میں میں نے جامعہ ازہر کو منتخب کیا۔ غالباً انتخاب کی وجہ یہ تھی کہ اس یونیورسٹی کو تمام اسلامی یونیورسٹیوں میں قدیم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی یونیورسٹی نے ماضی میں تراث اسلامی کے احیاء کا بیڑا اٹھا کر اسلامی علوم و فنون اور دعوت و تبلیغ کا معقول انتظام کیا ہے۔ اور حال میں اس یونیورسٹی نے اسلام کی اخلاقی، روحانی اور علمی قدروں کو زندہ رکھنے اور مسلمانان عالم کو اسلامی تہذیب و ثقافت سے روشناس کرانے کی مسلسل جد و جہد کی ہے۔

چنانچہ دسمبر ۱۹۶۴ء میں میں نے تاریخ تشریع اسلامی کے شعبہ کلیۃ الشریعہ میں داخلہ لیا۔ تین سال اور چار مہینے ازہر کے مشہور و معروف اساتذہ بالخصوص شیخ عبدالوہاب عبداللطیف جو اس وقت کلیہ اصول الدین میں قسم حدیث کے رئیس ہیں سے بھی استفادہ کیا اور موصوف کے اشراف (نگرانی) میں حافظ الہند مولانا عبدالحی فرنگی محلی دائرہ فی الفقہیہ الاسلامی کے موضوع پر سات سو صفحہ پر مشتمل مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لے لی اور غالباً ازہر کی پوری تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی طالب علم کو دکتورہ بمرتبت اشرف الاولیٰ کے ساتھ اعزازی ڈگری دی گئی۔ فللہ الحمد علی ذالک

(۲) آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران میں موجود تھا؟ اور اس جنگ میں شکست پر صدر ناصر اور مصری عوام کا ردعمل کیا تھا؟ کیا انہوں نے ذہنی طور پر بھی شکست قبول کر لی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔ جون ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں میں مصر میں تھا۔ اس جنگ میں فوجی شکست پر صدر ناصر کا ردعمل اس کی اس تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو صدر ناصر نے قومی اسمبلی (مجلس) کے پاس تحریری شکل میں بھیجا تھا اور جس میں مندرجہ ذیل تین اہم باتوں کا ذکر کیا تھا۔

(۱) صدر جمہوریہ اور حکومت مسلح (مسلح افواج) کے قائد کی حیثیت سے شکست و ہزیمت کی ذمہ داری صرف مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں منصب صدارت اور عہدۂ ریاست سے دستبرداری کا اعلان کرتا ہوں اور اس سزا کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ جو میری قوم میرے لئے تجویز کرے۔ جاں بخشی کی صورت میں میں ایک ادنیٰ ممبر کی حیثیت سے ملک و قوم کی خدمت سے گریز نہیں کروں گا۔

(۲) عرب قومیت کے نام سے جو تحریک آزادی شروع ہوئی ہے وہ ناقابل انکار حقیقت ہے۔ اس تحریک آزادی کی قلبی اور معنوی قوت خود عرب عوام ہیں نہ کہ اکیلے جمال عبدالناصر۔ اس لئے جمال عبدالناصر زندہ رہے یا نہ رہے۔ لیکن یہ تحریک آزادی اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک عربوں کی زمین استعمار پسندوں سے کلی طور پر پاک نہ ہو جائے۔

(۳) عرب اور اسرائیل کی جنگ حق و باطل کی جنگ ہے جس کا سلسلہ کافی طویل ہے۔ عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کی شکست صرف ایک معرکہ اور میدان میں شکست کے مترادف ہے۔ اور یہ جنگ آزادی کا خاتمہ نہیں ہے۔

عوام کا رد عمل کچھ عجیب و غریب تھا۔ شکست کے بعد جمال عبدالناصر کے استعفے نے مصری عوام کو ایک ہیجانی اور اضطرابی کیفیت سے دوچار کیا ملک کے گوشے گوشے سے ہر طبقہ خیال نے اس استعفے کے خلاف احتجاج کیا۔ اور قاہرہ کے مشہور و معروف مرکز (میدان تحریر) اور پارلیمنٹ ہاؤس کے اردگرد جمع ہو کر ہزاروں کی تعداد میں یہ یک آواز جمال عبدالناصر سے استعفےٰ واپس لینے اور منصب صدارت پر فائز رہنے کا مطالبہ کیا۔ میں بلا مبالغہ یہ کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ آزاد اور جمہوری طرز انتخاب کا نمونہ دیکھا ہے۔ ایک آدمی منصب صدارت سے استعفےٰ دیتا ہے۔ ساری قوم دکھی اور درد مند ہے۔ لیکن انہیں اس بات کا احساس ہے کہ جس نے ان کو درد دیا ہے وہی دوا دے گا۔ ساری قوم صرف یہی چاہتی ہے کہ جمال عبدالناصر قوم کی رہنمائی اور قیادت کریں۔ اس کے علاوہ عرب سربراہوں نے اپنے اپنے ملک کے عوام کی رائے کا اظہار ان بیانات کے ذریعہ سے کیا جو جمال عبدالناصر کی تائید میں اور ان کو صدارت پر فائز رہنے کے سلسلے میں بھیج دیئے گئے تھے۔ موجودہ تاریخ میں جمہوری نظام کے علمبردار ممالک جن میں امریکہ اور برطانیہ پیش پیش ہیں کی تاریخ میں بھی اس جمہوری نظام اور انتخاب کی ایسی مثال نہیں مل سکتی۔ جمال عبدالناصر کی تقریر اور اس کے دوبارہ صدر منتخب ہونے سے یہ حقیقت واشگاف ہو جاتی ہے کہ عرب سربراہوں اور عوام کی اکثریت نے جمال عبدالناصر کو رمز آزادی سمجھ کر اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ حصول آزادی کے لئے جد و جہد جاری رکھی جائے گی۔ اور استعمار پسندوں کو سرزمین عرب سے نکالنے کے لئے ہر قسم کے مادی اور مصنوعی وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔

جمال عبدالناصر اور ایک

عرب عوام نے اسرائیل کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو ہرگز قرار دیا ہے۔ استسلام (شکست کو تسلیم کرنا) اور انفصال (جدوجہد آزادی) میں سے موخر الذکر کو شعار حیات بنا لیا ہے۔ اور اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ عربوں نے ذہنی طور پر شکست قبول نہیں کی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اب تک بعض عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان (سٹیٹ آف وار) ہے۔ اور الفتح کی تنظیم بھی سے ہمارے اس قول کی پوری تائید ہوتی ہے۔ الفتح درحقیقت تمام عربوں کی متحدہ گوریلا فوج کا نام ہے جو عربوں کے مقبوضہ علاقوں کو غاصب اسرائیلیوں سے خالی کرانے کا مصمم ارادہ کر چکی ہے۔ خدا کرے کہ زور بازو اور بھی زیادہ ہو۔

محترمی کلیم صاحب! آپ کا تیسرا سوال یہ ہے کہ صحرائے سینا میں میزائلوں کا اڈہ جو صحیح حالت میں یہودیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ کیا اس میں بعض فوجی افسروں کی غداری کو بھی دخل تھا؟

اور آپ کا چوتھا سوال یہ ہے کہ مارشل عامر نے خودکشی کیوں کی تھی؟ اور بیروت سے شائع ہونے والے اس وصیت نامہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ جو مارشل عامر کی طرف منسوب ہے۔ کیا یہ امریکی شرارت تو نہیں؟

محترمی کلیم صاحب! ان سوالوں کا جواب دینے سے قبل ہمیں ان حالات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ جو عرب اسرائیل جنگ سے پہلے مشرق اوسط کے ممالک میں پائے جاتے تھے۔ مجھے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ بات اس وقت سے شروع کرتا ہوں۔ جس وقت جمال عبدالناصر روس کے سرکاری دورے پر گئے تھے اور ماسکو میں روسی ظاہرات اور انٹیلی جنس نے آپ کو اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ استعمار پسند اسرائیل شام پر حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس وقت جمال عبدالناصر نے یہ سوچا کہ تمام مصر کا اور دوسرے عربوں کا جزو لاینفک ہے اور اگر وہ اس مقابلہ کے لئے تن و تنہا رہ جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا نام و نشان تک صفحہ ہستی سے مٹ جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے جمال عبدالناصر نے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کے لئے ایک خطہ (منصوبہ) بنایا اور اس کے مطابق اپنی تمام مسلح افواج کو غزہ اور صحرائے سینا میں مصری حکومت کے زیر تحویل علاقوں میں اسرائیلی کی سرحدوں کے قریب لگا دیا۔ اور جہاں سے اقوام متحدہ

...ت کی حقیقت

...یو

قاضی مجیب الرحمٰن صاحب

...کے متعین دستوں کو ہٹا دیا۔ نیز خلیج عقبہ ...جازوں کی آمد و رفت بند کرنے کے لئے خلیج ...بندی کو دی)۔

...سلسلہ میں اردن کے شاہ حسین کے ساتھ ایک ...پر بھی ہو گئے اور پھر جمال عبدالناصر ...جمہوریہ کی مسلح افواج کے کمانڈر اور صدر ...ایک پریس کانفرنس بلائی اور اس میں اعلان ...حکومت اور عوام اسرائیل کے ہر اس جارحانہ ...کنے کے لئے ضروری کارروائی کرے سے ...ینگے۔ جو اسرائیل کی طرف سے کسی بھی عرب ...کے مترادف ہو۔

...تمام کارروائی سے مغربی ممالک خصوصاً امریکہ ...ی ممالک خصوصاً روس اچھی طرح واقف تھے ...نے بھی یہ کوشش نہیں کی کہ اسرائیل جارحانہ ...ے اور عرب دفاعی کارروائی نہ کرے۔ امریکہ ...یا خصوص شرق اوسط کو جنگی اکھاڑہ بنانا ...تاکہ ان کے مخصوص مصالح کی رعایت اور ...ہو جائے۔ مگر چار اور پانچ جون کی درمیانی شب ...سفیر مقیم قاہرہ نے صدر جمال عبدالناصر کی قیامگاہ ...عبدالناصر سے ملاقات کی اور اس کو صدر جانسن ...کا موصولہ مراسلہ کا حوالہ دیا۔ جس میں تنبیہ ...اگر عربوں نے اسرائیل پر حملہ کیا تو امریکہ اسرائیل ...عربوں کے خلاف جنگ میں کود پڑے گا۔ ...وقت نتائج و عواقب کی ذمہ داری عربوں پر ہوگی ...نے یہ بھی بتایا کہ امریکہ کی مداخلت کی صورت ...جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ جس کے لئے روس ...تیار نہیں ہے۔

...جمال عبدالناصر نے روسی سفیر کو موقع کی نزاکت ...کر دیا اور یہ کہا کہ ہماری انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ ...اکے کے مطابق اسرائیل کل یعنی ۵ جون کو کسی ...پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ ...کر بیٹھنا موت کے مترادف ہے۔ اس لئے ...ہم پر حملہ کرے مصلحت نہیں۔ لیکن روسی سفیر نے جمال عبدالناصر ...کو یقین دلایا کہ اسرائیل کسی صورت میں کسی ...عرب ملک پر حملہ آور نہیں ہوگا۔ چونکہ امریکی صدر نے ...روس کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ اسرائیل ...کو جارحانہ عزائم سے باز رکھنے کی کوشش کرے گا۔

جمال عبدالناصر نہایت ہی مشکل مرحلہ سے گذر رہا تھا۔ اگر وہ اپنی فوجوں کو حرکت میں لاتا اور اسرائیل پر حملہ آور ہوتا تو اس وقت مغربی ممالک بالعموم اور امریکہ بالخصوص فوجی مداخلت کے ذریعہ مصری قوت کو ختم کر دیتا چونکہ مصر کے پاس خود اتنی فوج تھی اور نہ سامان جنگ کہ وہ اکیلے مغربی بلاک کی متحدہ کمان کا مقابلہ کرتا اور ان کے دوست بھی جن پر وہ تکیہ کئے ہوئے تھے خود اس وقت جنگ سے گریز کر رہے تھے۔ اگر وہ حملہ نہ کرتے تو اس صورت میں صرف دو باتوں کا احتمال تھا کہ (۱) اسرائیل روس اور امریکہ کی مشترکہ کوششوں کے باوجود بھی عربوں پر حملہ آور ہو اور وہ فوجی سامان جو صحرائے سینا میں مکشوف اور کھلا ہوا موجود ہے وہ تمام یا اس کا کچھ حصہ تباہ ہو جائے گا۔

دوسرا احتمال یہ تھا کہ اسرائیل امریکہ اور روس کے دباؤ میں آکر جارحانہ اقدام سے باز رہتا۔ دوسرے احتمال کے قوی امکانات موجود تھے۔ اس لئے جمال عبدالناصر نے ملک کی سالمیت اور عالمی رائے عامہ کا خیال رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ حملہ نہ کیا جائے۔ اور اپنے اس حملے سے اپنے فوجی کمانڈروں جن میں وقت کے وزیر دفاع شمس بدران اور مارشل عبدالحکیم عامر بھی موجود تھے کو اپنے اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا یہاں بعض کمانڈروں نے جمال عبدالناصر سے اختلاف کیا اور نہ صرف اختلاف کیا بلکہ ایک اور فوجی انقلاب لانے کا خفیہ منصوبہ بنا لیا۔ جس کا بعد میں انکشاف ہوا اس اختلاف سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ بعض فوجیوں نے اعلیٰ سپریم کمانڈ کی حکم عدولی کی۔ لیکن یہ حکم عدولی مصلحت قوم و وطن کی خاطر تھی نہ کہ ملک سے غداری کے لئے۔ میرے خیال میں عام فوجیوں نے دفاع سے غفلت برتی ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کو کوئی ایسا متعین حکم نہیں ملا تھا کہ وہ کیا کریں۔ کیونکہ جمال عبدالناصر سے اختلاف کرنے والے فوجی کمانڈروں نے یعنی مارشل عبدالکریم عامر اور شمس بدران وغیرہ نے اپنے ماتحت فوجیوں کو فوجی ایکشن لینے یا نہ لینے کا کوئی حکم نہیں دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے دفاعی اقدامات میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ میرے نزدیک نہ تو مزعومہ انقلاب کے حامی اپنے وطن و قوم سے غداری کرنا چاہتے تھے اور نہ خود جمال عبدالناصر اور اس کے ہمنوا کمانڈر مصر کی سرزمین اور وطن کے غدار تھے۔ دونوں ملک اور قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ البتہ طریق کار میں اختلاف تھا جو ان کا داخلی معاملہ تھا۔

اس تمہید کے بعد ہم تیسرے سوال کا جواب دیتے ہیں کہ صحرائے سینا میں سٹریٹیجک اڈہ پر نگران فوج یا ذمہ دار کمانڈروں نے جب فوجی سپریم کمانڈ کے طریق کار میں اختلاف دیکھا تو وہ تذبذب میں پڑ گئے۔ صریح احکام کی عدم موجودگی میں تذبذب کی یہ حالت بالکل فطری تھی۔ جس کا لازمی نتیجہ فرض منصبی سے غفلت، دفاع میں تساہل اور ایکشن لینے یا نہ لینے کے بارے میں اختلاف رائے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ جن حضرات سے فرض منصبی میں غفلت ہوئی تھی ان کو بعد میں فوجی عدالت نے مختلف سزائیں دیں۔ اس فوجی عدالت میں ان فوجیوں کو غدار قرار نہیں دیا بلکہ ان پر فرض منصبی میں غفلت برتنے کا الزام لگایا گیا۔

جہاں تک مارشل عبدالحکیم عامر مرحوم اور ان کے ساتھیوں کا تعلق ہے، کچھ کہنا قبل از وقت ہے کیونکہ مارشل عامر مرحوم کی خودکشی اور ان کے ساتھیوں کے مقدمہ کی تحقیق ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور یہ مقدمہ فوجی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مارشل عامر کے وصیت نامہ کے سلسلہ میں مختلف آراء ہیں۔ استعمار پسند ممالک بیروت سے شائع ہونے والے وصیت نامہ کو توفیقی جان کر اس کو جمال عبدالناصر اور اس کی موجودہ حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ دوسری طرف عرب قومیت کے علمبردار اس کو امریکی شرارت یقین کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم کو فوجی عدالت کے فیصلہ کی تحقیقات اور وقت کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہئے کیونکہ وقت مارشل عامر کی خودکشی اور اس کے وصیت نامہ کی پوشیدہ حقیقت کو بے نقاب کر دے گا۔

ویسے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مارشل عامر کی خودکشی سے جتنا جمال عبدالناصر ذاتی طور پر متاثر ہو چکا تھا، کوئی دوسرا نہیں تھا۔ کیونکہ عبدالحکیم عامر نہ صرف ان کے ایک دوست تھے بلکہ وہ تمام انقلابی کارروائیوں میں جمال عبدالناصر کے دست راست تھے۔ خود جمال عبدالناصر نے ان کی خودکشی پر بے حد افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جس سے اس پروپیگنڈا کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جمال عبدالناصر مارشل عامر کی خودکشی کے ذمہ دار ہیں۔

پانچواں سوال ہے کہ صدر ناصر مسلمان ہے یا کمیونسٹ بعض لوگ ان کو اشتراکیت کا علمبردار اور اسلام دشمن ثابت کر رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے؟

محترمی کلیم صاحب!

میں خود تو مفتی نہیں ہوں کہ کسی کو مسلمان بناؤں یا کافر بناؤں۔ لیکن صدر ناصر کے بارے میں بعض لوگوں کی غلط فہمی یا افترا پردازی کا ازالہ بھی چاہتا ہوں۔ جو صدر ناصر کو کبھی کمیونسٹ اور کبھی اشتراکیت کا علمبردار اور کبھی اسلام دشمن کے نام سے مشہور کرتے ہیں۔

میں تمہید کے طور پر ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک مسلمان، ایک کمیونسٹ اور ایک اشتراکی کے درمیان بنیادی فرق بتلا دوں اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ پہلے ان تینوں لفظوں کی فنی اور اصطلاحی تعریف بیان کر دوں۔

(۱) مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری پیغمبر مان کر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہدایت (قرآن) اور قانون حیات (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے۔

(باقی آئندہ)

دینی محاذ

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

گھوٹکی میں انجمن جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ

۲۵ ۔ ۲۶ جمادی الثانی بروز جمعہ ہفتہ ایک جلسۂ عام مسجد حضرت پیر فخر الدین ہوا جس میں حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ خیر پور ڈویژن مولانا عبدالقادر صاحب سلطان پوری ۔ مولانا عبدالواحد صاحب چاچڑی نے تقریریں کیں ۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں ۔

اسلامی قانون جلد از جلد نافذ کیا جائے ۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام ضبط کی جائے ۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں صحیح العقیدہ علماء کو رکھا جائے ۔ آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے اور چٹان پریس واگذار کیا جائے ۔

(اللہ بخش عباسی (گھوٹکی)

مودودیت کیلئے مُردوں کا سہارا

مودودی جماعت جھوٹ بولنے میں اتنی ماہر ہے کہ اس پر ناممکن ہے ۔ یہ بیچارے جب زندوں کو اپنے سے بھاگتا دیکھتے ہیں تو مردوں کے نام سے سہارے لے لیتے ہیں ایسے واقعات اس سے قبل بھی ظہور میں آچکے ہیں ۔ جیسے اتحاد العلماء سرگودھا نے پچھلے سال ایک فوت شدہ پیر صاحب کا نام اشتہار میں درج کر دیا اور مولوی یوسف نے اپنی کتاب میں مولانا مدنیؒ کی طرف بعض باتیں من گھڑت منسوب کر دیں اب بہاولپور کی جماعت کے چند آدمی میرے والد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم کے نام کہہ رہے ہیں ۔ وہ مودودی کو اچھا آدمی سمجھتے تھے اور اس کو علماء حق میں شمار کرتے تھے اور جماعت اسلامی کے رکن نہیں تھے تو مخالف بھی نہیں تھیں سبحانک ھذا بھتان عظیم ۔

میرے والد محترم مرحوم کا نظریہ دربارہ جماعت اسلامی یہ تھا کہ وہ مودودی صاحب کو گمراہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے ۔ کہ مودودی کے متعلق میرا وہی نظریہ ہے ۔ جو شیخ العرب والعجم استاذ الکل مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کا تھا اور مولانا احمد علی صاحب کا نظریہ ہے ۔ (سید احمد نور پوری ناظم جمعیۃ بہاولپور

کلاچی

جمعہ ۱۳ ستمبر کو جامع مسجد کلاچی میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ کی تقریر کے دوران مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں :-

(۱) جمعیۃ کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے (۲) عائلی قوانین ارتداد کی تبلیغ ، خاندانی منصوبہ بندی اور اس قسم کے دوسرے خلاف [illegible]

قصبہ کوہی والا ضلع ملتان میں جمعیۃ کا قیام

امیر	حاجی عبدالرحمٰن صاحب
نائب امیر	جناب محبوب اختر صاحب
ناظم	" حاجی واحد بخش صاحب
خزانچی	" " احمد بخش صاحب
سالار	ملک حق نواز صاحب

(محمد نواز مدنی سالار جمعیۃ قادر پور راں)

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی طرف سے ڈویژن کانفرنس کا فیصلہ

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے فیصلہ کیا کہ پشاور ڈویژن میں ڈویژن سطح پر عظیم الشان شریعت کانفرنس منعقد کی جائے ۔ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل کی گئی ۔ جو تاریخ انعقاد اور دیگر انتظامات کریگی ۔ کانفرنس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما شریک ہوں گے ۔

سرپرست حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن ۔

ارکان :- صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ ڈویژن ۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم ۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی ۔ مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع مردان ۔ مولانا عزیز الرحمان صاحب امیر ضلع پشاور ۔ مولانا عبدالحئی صاحب امیر ضلع ہزارہ ۔ مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ

(پیر مبارک شاہ ناظم)

ریلوے افسران متوجہ ہوں

قصبہ راجہ رام مین لائن پر شجاع آباد سے چھ میل کے فاصلے پر کراچی لائن پر واقع ہے ۔ تجارتی لحاظ سے ڈیزل آئل کی ٹینک گاڑیاں ، کوئلہ اور لکڑی کی گاڑیاں اور زرعی ترقی کی وجہ سے کافی گاڑیاں کھاد کی آتی رہتی ہیں ۔ لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے ہمارے ریلوے اسٹیشن پر کوئی سٹینڈنگ کا انتظام نہیں ہے ۔ کچھ عرصہ پہلے ایک ریلیف سٹینڈنگ کو ختم کر کے تین لائن کا اسٹیشن بنا دیا گیا ہے ۔ اب ریلیف سٹینڈنگ کا کچھ حصہ گڈس سٹینڈنگ کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے

اب جو موجودہ سائیڈنگ سے قصبہ راجہ رام کے بازار تک مال لانے کے لئے کوئی سڑک نہیں ہے ۔ گاڑیوں سے مال اتارنا کجا ایک آدمی بھی مشکل سے چل سکتا ہے ۔ ہم بار بار درخواستیں دے چکے ہیں ۔ لیکن کوئی توجہ نہیں کی گئی ۔ اسٹیشن راجہ رام کے شمال کی جانب ریلوے کی اپنی ذاتی زمین موجود ہے جو قصبہ کے بازار کے ساتھ ہے ۔ وہاں پر سڑک بنائی جائے تاکہ کاروبار میں کوئی [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے زیر اہتمام جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام سے مولانا عبدالصبور صاحب ناظم جمعیۃ بہاولپور ڈویژن ۔ مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ جمعیۃ نے خطاب فرمایا ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف حکومت کے اقدام کی مذمت کی گئی ۔ جامع مسجد الصادق میں درس قرآن بند کرنے پر احتجاج کیا گیا ۔

— مورخہ ۱۸ اکتوبر کو جمعیۃ بہاولپور کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام عیدگاہ بہاولپور میں ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ خطاب فرمائیں گے ۔ اور سعید علی ضیا اپنا کلام سنائیں گے ۔

(عبدالمجید ناظم جمعیۃ بہاولپور)

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کا دو روزہ جلسہ

دینی درسگاہ دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ کے دو روزہ جلسہ عام میں توحید و رسالت ، ملکی استحکام ۔ اصلاح معاشرہ باہمی اتحاد پر بصیرت آموز تقاریر ہوئیں ۔ جلسہ میں حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۔ مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور ۔ مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ مغربی پاکستان ۔ مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک نے شرکت فرمائی ۔ مندرجہ ذیل طلباء کو سند فراغت دی گئیں :-

شعبہ درس نظامیہ مولوی عبدالمجید ہزاروی ۔ مولوی محمد اسلم کشمیری ۔ مولوی غلام رسول کیمبل پوری ۔ مولوی محمد [illegible] بنوی ۔ مولوی محمد اسحاق اکھوڑوی ۔ مولوی محمد اسحاق مظفر [illegible]

شعبۂ حفظ ۔ حافظ محمد فاروق ۔ حافظ فضل قادر حافظ غلام رسول ، حافظ محمد سعید ، حافظ عبدالعزیز ۔ حافظ محمد اسحاق ۔ علاوہ ازیں تیس سے زائد طلباء اور طالبات باتجوید ناظرہ قرآن مجید کے ختم پر انعامات دیئے گئے ۔

رپورٹ (قاری محمد شریف قصوری)

میرپور ماتھیلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

سرپرست	حضرت مولانا سلطان احمد صاحب
امیر	مولوی ہدایۃ اللہ صاحب ہالیجوی
نائب امیر	مولوی خیر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی قطب الدین صاحب
خزانچی	مولوی بشیر احمد صاحب

(المرسل خیر محمد بھٹہ)

...رقی پاکستان

...رکزی امدادی رقوم کی سیلاب زدگان میں تقسیم شروع ہوگئی

گذشتہ ۱۳ ستمبر سلہٹ جامع مسجد کے دو منزلہ پر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس ...زی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جو آٹھ ہزار روپیہ سلہٹ کے سیلاب زدگان کے لئے اراکین ضلعی جمعیۃ کے سپرد ...تھا۔ اس عطیہ کو سیلاب زدگان میں تقسیم کے سلسلہ میں مشورہ ہو کر حسب ذیل چھ علاقوں میں امدادی کیمپ ...کر مصیبت زدگان میں تقسیم کرنا طے پایا۔ نیز ہر کیمپ کے لئے مقامی اور ضلعی کیمپ کے لئے مقامی دو اشخاص اور ...مرکز کی طرف سے ایک یا دو بزرگ مقرر کئے گئے۔

مصیبت زدہ علاقہ	مقامی ذمہ دار	ضلعی دفتر کی طرف سے مقرر کردہ ذمہ دار	امدادی رقوم کا تخمینہ
بیانی بازار	(۱) مولانا خلیل الرحمٰن ناظم بیانی بازار و تھانہ جمعیۃ (۲) مولانا غوث الدین	حضرت مولانا شہاب الدین صاحب	۱۰۰۰/۰ روپیہ
ذکی گنج	(۱) مولانا حبیب الرحمٰن نائب امیر ذکی گنج تھانہ جمعیۃ (۲) مولانا معین الدین	(۱) حضرت مولانا شفیق الحق صاحب (۲) محمد اشرف علی ناظم جمعیۃ	۹۰۰/۰ "
گلاب تھانہ رانا فنگ و ڈھاکہ دکھن علاقہ	(۱) مولانا مفضل علی صاحب (۲) مولانا حسین احمد صاحب	(۱) مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلع جمعیۃ (۲) محمد عبدالنور صاحب	۲۴۰۰/۰ "
سلہٹ صدر تھانہ مگلا بازار علاقہ	(۱) مولانا سکندر علی مہتمم توکلیہ مدرسہ مگلا بازار	مولانا مفضل علی صاحب	۷۰۰/۰ "
مولوی بازار تحصیل (محکمہ) دورلب پور علاقہ	(۱) مولانا شیخ سراج الحق صاحب (۲) مولانا شناور علی صاحب	محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ	۱۰۰۰/۰ "
حبیب گنج تحصیل علاقہ علاقہ چنارو گھاٹ و حبیب گنج صدر	(۱) مولانا شیخ عبدالرحمٰن (۲) حافظ مولانا عبدالقدوس صاحب	مولانا حسین احمد صاحب سالار ضلع	۱۵۰۰/۰ "
			کل ۷۵۰۰/۰ "

واضح ہو کہ ان رقوم سے ۵۰۰ روپیہ حضرت شیخ مولانا حافظ عبدالکریم صاحب کے پاس جمع رہا ہے۔ دوسری ...امی چندہ کی رقوم کے ساتھ تقسیم کئے جائیں گے۔ جس کی فراہمی کے لئے حضرت مولانا موصوف اور مولانا مولوی ...شرف علی صاحب منیجر مسلم ہوٹل سلہٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

ڈھاکہ میں افسوسناک ہنگامہ

صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ شہر ڈھاکہ کی عظیم مسجد بیت المکرمہ کے سامنے والی زمین پر چار عدد کلب تعمیر کرنے کی سکیم کے خلاف عوام میں غم و غصہ پایا جاتا تھا۔ آخر کار بیس ستمبر کو بروز جمعہ اس نے ہنگامے کی شکل اختیار کر لی اور بعد از خرابی بسیار پولیس نے آنسو گیس کے ذریعہ عوام کو منتشر کیا۔ عصر کی نماز کے وقت پولیس کی جمعیۃ نے نامناسب طرز اختیار کیا، تقریباً انچاس ۴۹ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

سنا ہے کہ مسجد کے پیش امام حضرت مولانا حافظ مخلص الرحمٰن صاحب اور مؤذن قاری احمد اللہ صاحب اشرف کو عین نماز میں گرفتار کیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں اس واقعہ کے خلاف بہت بڑا تاثر ہے۔ (اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو حکومت کو بہت جلد اس کا تدارک کر کے مسجد مبارک اور قرآن مجید کی عزت و احترام کے لئے ضروری کارروائی کرنی چاہیئے)

سلہٹ علاقہ بالاگنج میں اجتماع

مورخہ ۹ ستمبر برونگا بازار میں زیر صدارت جناب مولانا فخر الدین صاحب امیر بالاگنج جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ حاجی پور حافظ مولانا عبدالخالق صاحب مولانا عبدالوہاب صاحب اور ظہور الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے فرمایا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ بہت جلد محرف اسلام ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو مناسب سزا دی جائے اور اس کی کتاب "اسلام" کو فوراً ضبط کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

(سید عبدالنور ناظم دفتر جمعیۃ نئی سڑک سلہٹ)

—— ۱۰ ستمبر سلہٹ راجا رگاؤ مدرسہ مخزن العلوم میں زیر صدارت حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری وغیرہ نے تقریر فرمائی۔

مولانا نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن وغیرہ کی اسلام دشمنی کو واضح طور پر بیان کیا اور مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو سزا دی جائے اور اس کی کتاب اسلام کو فوراً ضبط کیا جائے۔ اور عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کیا جائے۔ زناکاری، فحاشی۔ عریانی بے پردگی وغیرہ بے حیائی کو ملک سے اٹھایا جائے۔ تقریر کے بعد وہاں جمعیۃ قائم ہوئی۔

(عبدالنور ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

جمعیۃ علماء اسلام گوائن کے جلسہ کی قراردادیں

مورخہ ۹ ستمبر بروز دوشنبہ بمقام گوائن گھاٹ عیدگاہ زیر صدارت رانا محمد حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ گورکسی مسلمانان اطراف کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ مختلف علماء کرام نے موجودہ سیاست اور خلاف اسلام اقدامات پر قرآن و سنت کی روشنی میں تقریریں کیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق رائے پاس کی گئیں۔

(۱) یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوراً قرآن و سنت کے مطابق قوانین نافذ کئے جائیں

(۲) یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے جن سے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ لہٰذا انہیں فوراً منسوخ کیا جائے

(۳) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زناء جوا/ رقص و سرود، فحاشی، عورتوں کی عریاں شعاری وغیرہ خلاف اسلام عملدرآمد کو قانوناً بند کر دیں۔

(۴) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کتاب "اسلام" مصنفہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ضبط کر کے اس کو ارتداد کی سزا دی جائے۔

(۵) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے کاشتکار عوام زائد از زائد خراج سے تنگ آ کر زمین سے دستبردار ہونے کے قریب آ گئے ہیں جو آزادی کے تقاضے کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کرے

(۶) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آغا شورش کاشمیری کو فوراً رہا کیا جائے۔

تھانہ گوائن گھاٹ جمعیۃ کی تشکیل

امیر	مولانا حبیب اللہ صاحب گورکسی دھرگام
نائب امیر	مولانا حبیب اللہ صاحب لافنارٹ پانچ بھاگ
ناظم	" ادریس صاحب ہیمو پانچ بھاگ
نائب ناظم	" عبدالجلیل صاحب متالی کافری جافلونگ
"	حافظ عزیز الرحمٰن گوائن گھاٹ بازار مسجد
خازن	" طاہر صاحب نیائن مدرسہ

(مولوی عبدالرحمٰن
عبدالمحلہ
دھرگام)

رہائی کے بعد گوجرانوالہ میں حضرت مولانا ہزاروی کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ

گوجرانوالہ ۱۰ ستمبر۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی کے اعزاز میں کل رات حبیب کالج اندرون امین آبادی گیٹ گوجرانوالہ میں شہری جمعیۃ کی طرف سے دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام بڑی جلدی میں طے کیا گیا تھا۔ پھر بھی الحمدللہ دعوت پوری طرح کامیاب اور بھرپور رہی۔

دعوت استقبالیہ میں جمعیۃ کے عہدہ داروں اور کارکنوں کے علاوہ مجلس احرار اسلام، تنظیم اہلسنت، مجلس تحفظ ختم نبوت، معززین شہر اور دیگر جماعتوں کے مختلف نمایندگان نے بھی شرکت کی۔ مولانا ہزاروی جب حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ کی معیت میں حبیب کالج میں تشریف لائے۔ تو کالج کے دروازہ پر انصار الاسلام کے رضاکاروں نے آپ کا استقبال کیا اور سلامی دی۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ کی ملی و دینی خدمات جلیلہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مولانا ہزاروی ان چند گنے چنے لوگوں میں سے ہیں جو اس دور میں حق و صداقت کی پاسداری اور دین حق کی سربلندی کے لئے میدان عمل میں مصروف کار ہیں اور اس مقصد کی راہ میں انہیں جن تکالیف و مصائب کا بھی سامنا کرنا پڑے۔ انہیں خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اپنی جدوجہد میں مگن رہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ آج کے دور میں حق بات کہنا بہت مشکل کام بن گیا ہے اور جو لوگ اس مشکل کام کو اپناتے ہیں۔ ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ ان پر طرح طرح کی پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ ان کو پابند سلاسل کیا جا رہا ہے۔ لیکن جن لوگوں میں حق و صداقت کی پاسداری کی ذمہ داریوں کا احساس ہو، وہ اس قسم کی پابندیوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ آپ نے دعوت استقبالیہ میں مولانا ہزاروی کا شکریہ ادا کیا

اس کے بعد مولانا ہزاروی نے تقریر فرمائی، اور عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، عریانی، فحاشی عریاں ناچ اور گانا اور مخرب اخلاق رجحانات کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا کہ جب تک قرآن و سنت کی بالادستی ملک کے ہر شعبہ زندگی پر قائم نہیں ہوگی معاشرتی برائیوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا۔ آج پوری دنیا میں انسانیت کش سرمایہ دارانہ نظام اور الحاد آفریں اشتراکیت کی کشمکش جاری ہے۔ لیکن ان دونوں نظاموں نے عوام غریب طبقہ مزدور، کسان اور محنت کشوں کے مسائل کو حل کرنے کی بجائے انہیں مزید الجھا دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں نظام اسلام کی ضد ہیں اور ہم ملک میں صرف اور صرف اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہیں کیونکہ قرآن و سنت کا نظام ہی تمام طبقوں کے مسائل کو حل کرنے اور زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ کا مقصد یہ ہے کہ قرآن و سنت کی بالادستی ملک پر قائم ہو۔ اور جمعیۃ کسی بھی قسم کی رکاوٹوں اور آزمائشوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اس مقدس جدوجہد کو جاری رکھے گی۔

مشرقی پاکستان میں

حالیہ گرفتاریوں اور مولانا ہزاروی کی گرفتاری کیخلاف احتجاج

سلہٹ۔ مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ نے اطلاع دی ہے کہ ضلع سلہٹ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف جو جلوس وغیرہ نکلے ہیں ان میں بعض غیر ذمہ دار افراد نے شامل ہو کر توڑ پھوڑ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب فریدپوری ایم، این، اے اور حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے۔ جہاں ہر دو حضرات کا شایان شان استقبال کیا گیا بعد ازاں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی پالیسی اور آیندہ طریق کار پر غور کیا گیا۔ نیز سلہٹ ضلع کے علاقہ ذکی گنج بیانی بازار۔ ٹرلکھا۔ جونارو گھاٹ تھانوں میں جو فسادات ہوئے ہیں ان کا جائزہ لیا گیا۔ چونکہ اس سے پہلے جمعیۃ کے کمیشن نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ اس کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف اسلام نظریات اور اس کی "اسلام" نامی کتاب اور دوسرے مروجہ غلط قوانین کے خلاف وہاں کے علماء کرام، مدارس عربیہ اور کالج کے طلباء اور دین پسند مسلمانوں نے احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالے۔ جلوس جب خاندانی منصوبہ بندی کے دفتر کے پاس سے گذرا۔ جہاں شراب کی دکان بھی تھی تو جلوس میں غیر ذمہ دار افراد نے شامل ہو کر توڑ پھوڑ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے خاندانی منصوبہ بندی کے دفتر اور شراب کی دکان وغیرہ کے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ ٹوٹ گئیں۔ سائن بورڈ گرا دیا اور کاغذات کو جلا دیا گیا۔ اس موقعہ پر گولی بھی چلی۔

اس موقعہ پر شائستہ گنج علاقہ کے ستر افراد بڑا علاقہ کے ۹ افراد جن میں علماء اور طلباء شریک تھے گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی ضمانت کی ابھی تک اطلاع نہیں ملی البتہ بیانی بازار میں جن سو علماء اور طلباء کو گرفتار کیا گیا تھا وہ ضمانت پر رہا ہو گئے۔ ذکی گنج کے بارہ افراد میں سے اکثر کی ضمانت ہو گئی۔

اطلاع کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس موقعہ پر علماء کرام اور طلباء کو بھی گرفتار کر لیا۔ جو جلوس میں بالکل شامل نہیں تھے۔

کمیشن کی رپورٹ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں یہ فسادات ہوئے وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے کسی رہنما کا دخل نہیں ہے بلکہ یہ حرکت جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کی گئی تھی۔

کمیشن میں حسب ذیل ارکان جمعیۃ شامل تھے۔

ٹرلکھا علاقہ۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب محدث رانا پنگ مدرسہ امیر جمعیۃ سلہٹ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب

حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ سلہٹ۔ جناب محمد عبدالنور صاحب ناظم صدر سلہٹ محکمہ جمعیۃ۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم قومی تعلیمی ادارہ سلہٹ۔ حضرت مولانا غوث الدین صاحب

ان حضرات نے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ کمیشن کے ارکان نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ فسادات کی تحقیق کرائی جائے اور جن بے گناہ افراد کو گرفتار کیا ہے ان کو رہا کیا جائے۔ ۲۹ ستمبر کو پیر محسن الدین صاحب ممبر قومی اسمبلی اور مولانا محی الدین خاں صاحب ناظم ضلع۔ جناب سلیمان خاں صاحب کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے بعد ازاں پیر صاحب موصوف

مولانا اشرف علی صاحب مولانا عبدالغفور صاحب گوائن گھاٹ جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم الشان جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں جناب پیر محسن الدین صاحب ایم این اے نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کے نفاذ پر سخت احتجاج کیا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ پاکستان سے جلد از جلد غیر شرعی قوانین کو ختم کیا جائے جب تک ملک اسلامی قوانین نافذ نہیں ہوتے مسلمانان پاک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک سے بے دینی کو مٹانے کا عزم کر لیا ہے۔ جمعیۃ اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ جب تک ملک کے بنیادی مقصد حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہو۔

مولانا محی الدین صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ باطل کے مقابلہ میں کمربستہ ہے۔ حق کے لئے جس قسم کی قربانی ہمیں دینی پڑے گی ہم تیار ہیں۔ دونوں حضرات نے حضرت مولانا ہزاروی کی گرفتاری پر بھی احتجاج فرمایا اور کہا کہ حضرت ہزاروی کے پیروکار پاکستان کے ہر علاقہ میں موجود ہیں۔ جلسہ کی صدارت مولانا ریاست علی صاحب نے فرمائی۔ ۳۰ ستمبر کو سلہٹ رجسٹری ہال کے جلسہ میں جو مولانا ہزاروی کی گرفتاری کے احتجاج میں بلایا گیا تھا جس کی صدارت مولانا بشیر احمد صاحب باگھیا نائب امیر مرکزی

جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ آج بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ... مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ، ... مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ... پاکستان و حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ... مجاہد حریت آغا شورش کی بھوک ہڑتال کے ... مطالبات کو فی الفور منظور کر کے مسلمانان پاکستان ... اضطراب کو ختم کرے

جمعیۃ الطلباء مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کا جلسہ

راولپنڈی۔ ۲۵ ستمبر۔ جمعیۃ طلباء جامعہ فرقانیہ مدنیہ ... بازار کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳ ستمبر زیر صدارت ... غلام غوث صاحب ہزاروی منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ... احمد چنیوٹی نے مسئلہ ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔ بعد ... جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت ... غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ مولانا ... جمعیۃ کی دعوت پیش کی اور جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کرنے ... تلقین فرمائی۔

اجلاس میں آغا شورش کاشمیری کی رہائی اور ملک ... خلاف اسلام لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس سے ... جمعیۃ طلباء کے مولوی محمد نسیم، حافظ تاج محمد ہزاروی، مولوی ... ناظم جمعیۃ طلباء، مولوی عبدالرؤف بلوچستانی، مولوی ... الحق کشمیری، مولوی عبداللہ، مولوی غلام نبی، مولوی ... طیب، مولوی احسان اللہ نے بھی تقریریں کیں۔

آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ... کلمات پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

(تاج محمد ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء راولپنڈی)

ایک ضروری وضاحت

گزشتہ شمارہ میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ ... سرگودھا ڈویژن کی پابندی کے سلسلے میں جو خبر شائع ہوئی ... میں غلطی سے تین ماہ کی بجائے دو ماہ لکھا گیا ہے۔ اس ... علاوہ مولانا کو نظر بند نہیں بلکہ کمیٹی کی حدود میں پابند ... کیا گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

اعلان

(۱) ضلع رحیم یار خاں بستی مولویاں مدرسہ شمس العلوم میں اس سال سے دورہ حدیث شروع ہو گیا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نور صاحب عیسیٰ خیلوی سابق مدرس دیوبند و حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مولویانوی مقرر ہوئے ہیں، آنے والے طلبا شوال سے قبل اطلاع دیں۔

(۲) ۵ شعبان سے ۲۰ رمضان المبارک تک انشاء اللہ دورہ قرأت و دورہ میراث کا نہایت محنت سے پڑھایا جائیگا۔ قرأۃ کے لئے فاضل قرأۃ عشرہ قاری عبدالرشید صاحب مقرر ہوئے ہیں۔

المعلن:۔ محمد شریف اللہ مہتمم مدرسہ شمس العلوم مولویاں اسٹیشن رحیم یار خاں۔ ڈاک خانہ تاج گڈھ)

نیو سعید آباد میں جمعیۃ کا انتخاب

مورخہ ۱۸ جمادی الثانی بعد نماز عشاء شہر نیو سعید آباد میں مدرسہ منبع العلوم کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت فقیر محمد عباس ناظم اعلیٰ جمعیۃ شہمیر راہو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا عبدالقیوم صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اور مودودی فتنہ پر مدلل تقریر کی۔

اس کے بعد مولانا قائم الدین صاحب امیر جمعیۃ نواب شاہ نے مختلف مسائل پر تبصرہ فرمایا۔ آخر میں مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر نائب امیر جمعیۃ ڈویژن حیدرآباد نے دینی مسائل بیان فرمائے۔ خصوصاً عائلی قوانین کی مذمت اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن و سندھ کے جی۔ ایم سید کی تازہ کتاب کے خود ساختہ فریب سے عوام کو آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے مذہب دشمنوں پر قانونی کارروائی کی جائے۔ مندرجہ ذیل انتخاب اور قراردادیں متفقہ طور پر منظور کئے گئے۔

امیر	مولانا عبدالقیوم صاحب
نائب امیر	مولوی نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	غلام رسول صاحب
ناظم	عمرالدین صاحب
خازن	قادر بخش صاحب
سالار	قادر بخش صاحب

قراردادیں

(۱) یہ اجتماع عظیم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جی۔ ایم سید کی کتاب کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور ان کی ضبطی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

مودودیت سے بیزاری

میں نام نہاد جماعت اسلامی کا ممبر اور رکن رہ چکا ہوں۔ حلقہ متفقین کا فارم پر کیا تھا اور اس نام نہاد جماعت اسلامی میں داخل ہو گیا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا عوام کو مطلع کرتا ہوں کہ میں محمد رشید احمد نورپوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے سمجھانے پر اور نام نہاد مودودی جماعت کی کتابوں کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ جماعت اسلام کا نام برائے نام استعمال کر رہی ہے۔ اور اس کا لٹریچر مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ میرا وہی عقیدہ ہے جو میرے استاد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نورپوریؒ اور حضرت مولانا شیخ التفسیر احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ لہٰذا اب میں امیر جماعت کو گمراہ سمجھتا ہوں۔

(اللہ یار خاں امام جامع مسجد خواجہ صاحب والی نورپور نورنگا و مدرس مدرسہ عربیہ نورپور)

بقیہ ——— اداریہ

امریکہ نے ان اڈوں کو اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ اب دیکھئے کہ بہادر ترکوں کو امریکہ بہلا پھسلا کر راضی کر لیتا ہے یا پھر وہ اپنی روائتی شجاعت کے مطابق امریکہ کو اڈے ختم کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پہلی صورت میں روس کے لئے یہ ناقابل برداشت ہوگا کہ اس کی سرحد کے بالکل ساتھ امریکی خطرناک اڈے موجود ہوں۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اب امریکہ اور روس دونوں پہلوان میدان میں اترائے ہیں اور مستقبل کی جنگ اپنے اندر بے انتہا ہولناکیاں رکھتی ہے۔ دیکھئے اسلامی روایات کے مطابق کب قیامت کی علامات کبریٰ شروع ہوتی ہیں۔ بہرحال تمام اہل اسلام کو اسلام اور مسلمانوں کی فتح و نصرت کی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ منعقد ہوگا۔ جس میں حسب ذیل حضرات تشریف لائینگے۔

مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا محمد حیات صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ حضرت مولانا حکیم سید سیدن علی شاہ صاحب ڈومیلی ضلع جہلم۔ شارح کلام اقبال جناب پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی سابق پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن۔ حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی گجرات۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر (گجرات)۔ حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور۔ حضرت مولانا فضل احمد صاحب خطیب جامع مسجد عیدگاہ تلہ گنگ۔ جناب حکیم مختار احمد الحسینی صاحب معیاری دواخانہ لاہور۔ جناب صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری (ساہیوال) قاری حبیب احمد صاحب مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم۔ کپتان غلام محمد صاحب نعت خواں چکڑالہ ضلع میانوالی۔ حافظ عبدالحمید صاحب نعت خواں تلہ گنگ

(نوٹ: چکوال میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب (راولپنڈی) کے لئے اجازت نہیں مل سکی نمبر ۲۳ تاریخ پہلا اجلاس دن کے ۱۲ بجے شروع ہوگا۔

الداعی:۔ الاحقر مظہر حسین مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال)

مرکزی رہنماؤں کی دفتر ضلعی کبیر والا میں آمد

کبیر والا ۲۵ ستمبر۔ ضلعی جمعیۃ ملتان کی ماہانہ میٹنگ ہوئی جس میں ضلعی دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ بعد نماز عصر دار العلوم کبیر والا کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمانے کے بعد ضلعی دفتر میں تشریف لائے۔ اراکین و احباب کو پند و موعظت سے نوازا اور قبل از مغرب ملتان تشریف لے گئے۔ بعد از نماز مغرب جامع مسجد کبیر والہ میں ضلعی جمعیۃ کی باقاعدہ میٹنگ ہوئی۔ حضرت ناظم مرکزی مفتی محمود صاحب مدظلہ نے صدارت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مفتی صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے اراکین کو مستعدی اور محنت سے کام کرنے کی تلقین فرمائی اس کے بعد چند تجاویز باتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔
(۲) تمام علماء کرام سے پابندیاں ختم کی جائیں۔
(۳) فیصلہ ہوا کہ ضلعی کانفرنس بلائی جائے۔

(غلام یٰسین خطیب جامع مسجد کبیر والہ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

۲۰ ستمبر کو مولانا گل جہان و مولانا محمد اسحاق اباخیل نے تحصیل لکی وانڈہ پائندہ خاں، عالم شاہ خیل، وانڈہ اورنگ زیب۔ فتو خاں وانڈہ کا سہ روزہ دورہ کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کی منسوخی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام نامی کی ضبطی پر قرار دادیں پاس کیں۔

(رشید احمد ناظم دفتر)

امیر جمعیۃ ضلع بنوں کا ہفت روزہ دورہ

شاہ صاحب امیر ضلع بمعیت مولانا لطف اللہ ناظم تحصیل لکی نے تیترخیل، عمر کلئے۔ ملاخیل۔ شہباز خیل، بلند خیل وانڈہ بوچی۔ سرگی خیرو خیل۔ اعظیم خیل۔ چوار خیل۔ عبد الخیل شاہ حسن خیل سے عیسک خیل، زنگی خیل کا دورہ کیا۔ تمام مقامات پر عام جلسے، خصوصی میٹنگیں، ملاقاتیں ہوئیں۔ عائلی قوانین کی منسوخی، خاندانی منصوبہ بندی کی منسوخی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب کی ضبطی پر قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(رشید احمد ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کی سہ روزہ کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کی سہ روزہ کانفرنس ۱۴، ۱۵، ۱۶ نومبر ۶۸ء کو راولاکوٹ میں منعقد ہو رہی ہے ہر سہ اضلاع کے کارکنان جمعیۃ کی خدمت میں اپیل ہے کہ ۱۵ اکتوبر تک کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی فہرست ارسال فرمادیں اور کانفرنس کے اخراجات کے لئے مالی اعانت جلد از جلد بھیج دیں۔

(صدر مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر)

تجاویز و مطالبات

اجتماعات بھٹہ واہن۔ صادق آباد، کوٹ سبزل، بوڑی، بندور عباسیاں وغیرہ کے اجتماعات میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں اسلامی نظام رائج کیا جائے۔ غیر اسلامی نظام کی اشاعت، عیسائیت، منکرین ختم نبوت کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے۔ خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین ختم کئے جائیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور خلافت و ملوکیت ضبط کی جائیں۔ رشوت کو ختم کیا جائے۔ سرکاری سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم کے لئے ذریعہ تعلیم عربی زبان اختیار کیا جائے۔ اور اسلامی تربیت نیز سیگرٹ نوشی و فضول پروگرام بند کئے جائیں۔ صادق آباد کے حصہ غربی میں نہری پانی کی کمی پائی جاتی ہے۔ نہری پانی میں اضافہ کیا جائے۔ کسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

(غلام مصطفےٰ)

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ

مورخہ ۲۶ ستمبر شب جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ کی میٹنگ منعقد کی گئی۔ درج ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور جی ایم سید جیسے ملحدوں کی کتابوں کو ضبط کیا جائے اور علماء کرام پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ ختم کی جائیں۔ ظلم خانہ خدا کو بند کیا جائے۔

(محمد اعظم ناظم دفتر مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ)

مجلس شوریٰ کندہ کوٹ کا اجلاس

مورخہ ۲۲ ستمبر کو جمعیۃ کندہ کوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مبلغ رکھنے کی تجویز پر غور و خوض کیا گیا اور ناظم عمومی مغربی پاکستان کے حکم کے مطابق چندہ کی فراہمی پر غور ہوا۔

قرار دادیں

(۱) آغا شورش کاشمیری کو خود رہا کیا جائے۔
(۲) جناب مفتی محمود صاحب، قاضی غلام الحق صاحب مرزا غلام نبی جانباز ان حضرات پر نواب شاہ کے داخلہ پر پابندی ختم کی جائے۔
(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور جی ایم سید کی کتابیں ضبط کی جائیں اور ان کی توہین اسلام کے جرم میں سزا دی جائے۔
(۴) اجتماع میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب سکھر اور حضرت مولانا مبارک علی شاہ صاحب نائب مہتمم دار العلوم دیوبند کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعائے مغفرت کرتا ہے۔

(محمد اعظم ناظم
جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

بقیہ ۔ واقعہ معراج النبی

اس کے ذریعہ جمال جہاں آرا کی کیفیت و حقیقت کو بیان کر سکے۔ اس لئے آپ نفس واقعہ کا اقرار فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی روایت میں منقول ہے۔ "رأیتہ نوراً" میں نے اس کو نور دیکھا۔ اور مشاہدہ کے باوجود جمال جہاں آرا کی ناقابل بیان کیفیت کا پھر ان الفاظ میں اظہار بھی فرماتے جاتے ہیں "نوراً انّیٰ اراہ"۔ اس نور بحت کا حقیقی مشاہدہ کہاں ہو سکتا تھا۔

پس حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے مقابلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے رویت باری کی نفی میں آیت قرآنی کا یہ استدلال لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کا یعنی دیکھنے والوں کی پوری حقیقت کا ادراک کئے ہوئے ہے اس لئے مرجوح ہے کہ آیت میں موجودہ دنیا کی مادی اور محدود بصارت کے مشاہدہ کا انکار ہے۔ جو بلاریب حق ہے لیکن ملاء اعلیٰ کا وہ مقام معراج جہاں زمان و مکان اور حدود و قیود سے آزاد اسرار الٰہی کے مشاہدہ کے لئے کسی کو نوازا گیا ہو۔ تو اس کے مشاہدۂ حقیقت کا یہ آیت کسی طرح انکار نہیں کرتی۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے زمانہ سے آج تک محققین علماء کی ایک کثیر جماعت سلفاً عن خلف سورۂ والنجم کی آیت افتمارونہٗ علیٰ مایریٰ ماکذب الفؤاد علیٰ ما رای کی تفسیر میں صحیح احادیث کی استناد سے یہ ثابت کرتی ہے کہ ان مقامات میں رویت سے مراد رویت باری ہے۔

مودودی جماعت کا چیلنج کے بعد مناظرہ سے فرار

سرکاری کھوہ تحصیل مورو ضلع نواب شاہ گوٹھ [illegible] کلو میں مودودی جماعت کے ایک سرکردہ کارکن نے حضرت مولانا عرض محمد صاحب ناظم جمعیۃ حیدر آباد ڈویژن کی تقریر پر مناظرہ کے لئے چیلنج کیا تھا۔ جس کو مولانا موصوف نے منظور کر کے ۱۰ ستمبر بروز جمعہ کی تاریخ کر لی گئی۔ تاریخ مقررہ پر مولانا مقام مناظرہ پر پہنچے مگر مودودیوں کی طرف سے کوئی مولوی نہیں پہنچا۔ اس پر عوام نے سخت احتجاج کیا اور ان کے فرار کی سخت مذمت کی۔ حضرت مولانا نے صحابہ کرام کے فضائل و مناقب نہایت موثر طریقے سے قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کئے۔ اور مودودیت کی قلعی کھول دی۔

(قائم الدین امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

ائے خواتین

حکمت و موعظت کی باتیں

(از اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی صاحب حکمت و موعظت تھیں، بڑی پتہ کی بات کہہ دیتی تھیں۔ بعض صحابہ بھی ان سے نصیحت کرنے کی فرمائش کیا کرتے تھے۔

زیادہ کھانے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلی مصیبت امت میں یہ پیدا ہوئی، کہ پیٹ بھر کر کھانے لگے۔ جب پیٹ بھرتے ہیں تو بدن موٹے ہوتے ہیں اور دل کمزور ہو جاتے ہیں، اور خواہشیں زور پکڑ لیتی ہیں۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ گناہوں کی کمی سے بہتر کوئی پونجی ایسی جسے لیکر تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو۔ جسے یہ خوشی ہو کہ عبادت میں محنت سے لگنے والے سے بازی لے جائے اسے چاہیئے کہ اپنے گناہوں سے بچا رہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام ارسال کیا جس میں اپنے لئے مختصر نصیحت کرنے کی فرمائش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب میں فرمایا:۔

السلام علیک

اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مونۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس

والسلام علیک

(ترجمہ) تم پر سلام ہو، بعد سلام کے واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی کا خیال نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تعالیٰ لوگوں کی شرارتوں سے (بھی) اسے محفوظ فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو کر کے لوگوں کو راضی رکھنا چاہتا ہو، اللہ تعالیٰ (اس کی مدد نہیں فرماتے اور لوگوں کی اس کی حفاظت نہیں فرماتے بلکہ اسے لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ یعنی وہ اس چاہیں استعمال کریں۔ جیسے چاہیں اس کا دلیہ بنا دیں ــــ والسلام علیک

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو (غالباً ان کی درخواست پر) یہ بھی لکھ کر بھیجا کہ

اما بعد فان العبد اذا عمل بمعصیۃ اللہ تعالیٰ عاد حامدہ من الناس ذاما۔

جبھی جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام کرتا ہے تو اس کو اچھا کہنے والے بھی برا کہنے لگتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام

عظیم الشان

سیرت کانفرنس

۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۶۸ء نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

بچوں کیلئے

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

عزیز بچو!

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کے بڑے فرمانبردار تھے، ان کی تعریف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہے۔ وہ یمن کے باشندے تھے، قرن ان کے قبیلہ کا نام تھا۔ ان کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ:۔

تابعین میں سے ایک آدمی ہے، جس کا نام اویس ہے ان کی ماں ہیں اور ان کے سفید داغ ہے پس جب ان سے ملو تو ان سے بخشش کی دعا کراؤ

اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان سے ملنے کی خواہش رہتی تھی، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن کے قبیلے کے لوگ آیا کرتے تھے تو حضرت عمرؓ ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم میں اویس بن عامر بھی ہیں اور یہ اس لئے پوچھتے تھے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان سے دعا کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ آپ ان سے پوچھ رہے تھے، یہاں تک کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا:۔

کیا تم اویس بن عامر ہو؟

حضرت اویس - ہاں

حضرت عمرؓ - کیا تم مراد کے گھرانے اور قرن کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟

حضرت اویس - ہاں

حضرت عمرؓ - تمہارے سفید داغ تھا، اب اچھا ہو گیا ہے صرف ایک درہم کے برابر باقی ہے۔

حضرت اویس - ہاں

حضرت عمرؓ - تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ حضرت اویس - ہاں

حضرت عمرؓ - میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے، کہ تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کے قبائل کے ساتھ آئیں گے، مراد کے گھرانے اور قرن کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے ایک سفید داغ ہوگا، وہ اچھا ہو جائے گا ایک درہم کے برابر باقی ہوگا۔ ان کی والدہ ہوں گی، وہ اس کے فرمانبردار رہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں گے تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرمائیں گے۔ اگر ہو سکے تو تم اپنے لئے ان سے بخشش کی دعا کرانا۔ اے اویس میرے لئے تم بخشش کی دعا کرو۔

چنانچہ حضرت اویس نے حضرت عمرؓ کے لئے بخشش کی دعا مانگی۔

حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ اے اویس کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت اویس نے فرمایا کوفہ جانے کا عزم ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے اویس میں وہاں کے حاکم کو تمہارے لکھ دوں۔ حضرت اویس نے فرمایا کہ:۔

مجھے غریبوں میں رہنا زیادہ محبوب ہے۔

دوسرے سال کوفہ والوں میں سے ایک صاحب حج کے لئے آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے حضرت اویس کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میں نے ان کو اسی حالت پر چھوڑا ہے کہ مکان بوسیدہ ہے اور سامان تھوڑا ہے۔

عزیز بچو! اس واقعہ پر غور کرو کہ حضرت اویس اپنی والدہ کے کتنے فرمانبردار تھے، جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ جب تم ان سے ملو تو بخشش کی دعا کرانا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں سے اپنے لئے دعا بھی کرانی چاہیئے

N. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
ترجمان الاسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE price ...

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے، ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں، اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جاسکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ عنہ ناظم عمومی " " " " ملتان

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ... کریں

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

حجۃ الاسلام اور عشق رسول
مولانا مدنی کی تعریف مولوی کیوں کرتے ہیں

اسلام کی حکمرانی قسط نمبر ۴

ہدایات

ایک اور موقعہ پر سپہ سالار افواج کو ہدایت فرمائی گئی ——

"تم کو سپہ سالار بنا کر تمہارا امتحان لے رہا ہوں اور تجربہ کرتا ہوں۔ اس طرح تمہاری تربیت بھی کرنا مقصود ہے اور اگر تم نے اپنے فرائض بحسن وخوبی ادا کیے تو کام پر باقی رکھوں گا۔ بلکہ ترقی دونگا۔ اور اگر تم نے کوتاہی کی تو معزول کر دوں گا ——

—— پھر تمام سپہ سالاروں سے فرمایا ——

—— "اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کہ وہ تمہارے باطن کو اسی طرح دیکھ رہا ہے۔ جسطرح تمہارے ظاہر کو دیکھتا ہے۔ جاہلیت کے کبر وغرور سے بچنا، اسلیے کہ اللہ تعالیٰ غلط نخوت وتعصب کو ناپسند کرتا ہے۔ اور جن میں یہ عیب پایا جاتا ہے۔ انکو مبغوض رکھتا ہے۔ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرنا، دوسرے خود بخود اصلاح قبول کریں گے۔ دشمن کا سفیر جب تمہارے پاس آئے۔ اس کی عزت کرنا اور اسکو جلد رخصت کر دینا۔ مشورہ کے لیے جب بیٹھنا۔ تو ہمیشہ سچی سچی بات کہہ دینا۔ تاکہ صحیح مشورہ دیا جا سکے۔ جھوٹوں سے بچتے رہنا اور سچے باوفا ساتھیوں کو ہمنشیں بنانا۔ بزدلی سے دور رہنا ورنہ پھر سارے لوگ بزدل بن جائیں گے ——

—— **نماز** پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کرنا۔ اور پورے آداب وسنن کے ساتھ اس کے ارکان بجا لانا۔

جمعۃ المبارک ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۱۹ جولائی ۱۹۶۸ء شمارہ نمبر ۲۷، جلد نمبر ۱۱ قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

اسلام
اور
فریضۂ تبلیغ
قسط نمبر ۲

شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت مولانا سیّد
حسین احمد
مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جس پیغمبر میں یہ آخری درجہ عزم کا ہوگا۔ اور جس کی نظر رافت و شفقت اس طرح عام فیض رساں ہوگی بلاشک وشبہ وہ تمام پیغمبروں میں اعلیٰ اور سب کا خاتم ہوگا۔ اس کے مرتبہ کو کوئی پیغمبر پہنچ سکے گا اور نہ اس کے حکم سے کسی کو روگردانی کی اجازت ہوگی۔ وہ تمام پیغمبروں میں الیا عہدہ رکھتا ہوگا جیسا تمام ملازمانِ شاہی میں صدر اعظم کا عہدہ ہوتا ہے۔ اسی لیے اسکا زمانہ بھی تمام پیغمبروں کے زمانہ سے اسی طرح آخر میں ہوگا۔ جیسے کہ اپیل صدر اعظم کے دربار میں سب سے آخر میں ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد اگر کوئی مرتبہ اپیل کا رہ جاتا ہے تو فقط شہنشاہ کی بارگاہ میں اپیل کارآمد کرتا ہے۔

عموم تبلیغ
میں مسلمانوں
کی خصوصیت

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسانی، طبعی، عقلی، شرعی جملہ حیثیتوں سے ضروری ہے۔ کہ عام خلائق کی بہبودی کا فکر کیا جائے اور بہبود اس بہبودی اور ہمدردی کو سب سے زیادہ پیش نظر رکھا جائے جو کہ نہایت گراں قدر ہو۔ اور جس قدر ان دونوں امور میں اضافہ ہوگا۔ اسی قدر خیریت بڑھے گی اور اسی قدر پروردگار عالم کے یہاں اس کے لیے انعام اور اجر کا استحقاق ہوگا۔ اور یہ فریضہ مسلمانوں کا ہی سب سے بڑا فریضہ ہے۔ کیونکہ جس طرح آخری گورنر اور وائسرائے کا حکم ماننا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پہلے گورنروں اور قدیم وائسرائیوں کا حکم آخری گورنر اور آخری وائسرائے کے زمانہ میں منسوخ ہوجاتا ہے۔ اور اس آخری وائسرائے کے حکم کی سرتابی کرنے والا اسپائر (شہنشاہیت) کا باغی شمار کیا جاتا ہے اگرچہ وہ گزشتہ گورنروں کی تابعداری کا دم بھرتا ہو۔ اسی طرح نبی آخر الزماں کے آنے کے بعد پہلے پیغمبروں کے تمام احکام منسوخ ہوں گے۔ اس کے حکم سے سرتابی کرنیوالا خداوندی باغی اور مجرم قرار دیا جائے گا اگرچہ وہ دعویٰ کرتا ہو کہ میں خداوندی پہنچانے پیغمبر کا تابعدار ہوں۔ لہٰذا مسلمان چونکہ اس پیغمبر آخر الزماں کے تابعدار ہیں۔ اسلیئے حقیقی اصلاح اور واقعی شفا فقط ان کے پاس ہے۔ انکا فریضہ تمام اقوام سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ کہ وہ اقوام عالم اور تمام بنی نوع انسانی کی اصلاح اور شفا میں سب سے زیادہ اسی طرح کوشش کریں۔ جس طرح اس ڈاکٹر اور حکیم کا سب حکیموں سے قوی فریضہ ہوتا ہے۔ جو کہ یقینی طور پر جانتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں موجودہ امراض میں صرف میری ہی دوا نفع دینے والی ہے، دوسرے ڈاکٹروں اور حکیموں کی دوائیں ان امراض کے لیے شفا بخش نہیں۔

مسلمانوں کے
مستحق تبلیغ ہونے
کی دوسری وجہ

علاوہ ازیں چونکہ مسلمانوں کے پیغمبر تمام روئے زمین کے بسنے والے اور عام اقوام کے لیے رہنما اور مصلح بنا کے بھیجے گئے ہیں جیسا کہ فرمایا جاتا ہے۔

وما ارسلناک الا کافۃ
للناس بشیرا و نذیرا

ہم نے تم کو مصدر تمام آدمیوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

تبارک الذی نزل الفرقان
علی عبدہٖ لیکون للعالمین
نذیرا۔

نہایت برکت والی ہے۔ وہ ذات جس نے فرقان حمید کو اپنے خاص بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے اتارا ہے۔ کہ تمام عالموں کے لیے خدا کی پکڑ اور ناراضی سے ڈرانے والے ہو جائیں

اس لیے مسلمانوں کا فریضہ اصلی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی اور قائم مقامی کر کے تمام اقوام عالم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور شریعت سے آگاہ کردیں۔ اور ان کے سامنے حقانیت اسلام کے آفتاب کو روشن کردیں۔ اور انکو صحیح راستہ کی طرف لائیں۔ اور حقیقی شفا اور دوا پر مطلع کریں۔

غیر مسلموں
کو یہ حق تبلیغ نہیں

اگر دوسروں کو جن کے پیغمبر ایسے نہیں بوجہ مذکورہ بالا۔ یہ حق نہیں پہنچتا اس لیے مسلمانوں کے آقائے نامدار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لیبلغ الشاھد منکم
الغائب۔

جو لوگ میری مجلس موجود ہیں وہ غائب ہونے والوں کو (یعنی جو موجود نہیں ہیں) انکو میری تعلیمات پہنچادیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

بلغوا عنی ولو آیۃ

میری طرف سے لوگوں کو (احکام الہٰی شریعت حق) پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

تیسری جگہ فرماتے ہیں۔

یا علی لان یھدی اللہ
بک رجلا خیر لک
ان تکون لک
الدنیا وما فیھا۔

اے علی رضی اللہ عنہ اگر تمہارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایک مرد کو بھی ہدایت کردے تو وہ تمہارے لیے تمام دنیا اور اس کے خزانوں وغیرہ سے بہتر ہے۔

قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدی و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون۔

اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے۔ جس نے پیغمبر کو سچا دین اور ہدایت دیکر اس لیے بھیجا کہ وہ تمام دینوں کو اس پر غالب کردے اگرچہ کافر اس کو پسند نہ کریں۔

یہی وہ فرائض تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو بے چین کر دیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے انکو نیند اور آرام حرام ہوگیا تھا۔ انکو اپنے پیارے وطنوں میں سخت اور اپنی زندگانی کی خدمتیں کرنی وبال جان ہوگئی تھیں۔ اسی عام خیر خواہی نے انکو اہل و عیال، زن و فرزند، عزیز و اقارب۔ تن من دھن سب سے جدا کر دیا۔ اسی حقیقی اصلاح کے وجوب نے انکو مجبور کر دیا۔ کہ وہ اطراف عالم میں سچی روشنی کی مشعلیں لے کر پھیل پڑیں۔ اور کوئی قوت خواہ کتنی ہی عظیم الشان کیوں نہ ہو مگر مانع آئے تو اس سے ٹکرا جائیں۔ تبلیغ سے منع کرنے والے لوگوں کی اصلی مداہنت اور حقیقی شفا سے روکنے والے خدا کی عام مخلوق کو گمراہی میں پڑے رہنے کی کوشش کرنے والے یا تو اپنے اعمال قبیحہ سے باز آجائیں۔ ورنہ پھر قوت کا قوت سے مقابلہ کرنا ضروری ہوگا۔ جب قوت مسلمان اپنی سچی روشنی لیکر نکلے ہیں۔ ان کے پاس مشکل فوجیں نہ تھیں۔ مکمل ہتھیار نہ تھے۔ مکمل فرائے نہ تھے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا
امر علی صاحب قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

نگران، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ——— ایڈیٹر انچارج ۔ احمد حسین کمال صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ ۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۶۸ء، قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۷

شذرات

(محمد حنیف سہارنپوری)

ممبران اسمبلی کا فرض

صوبائی اسمبلی میں گھڑ دوڑ سے متعلق ایک غیر سرکاری بل اتفاق رائے سے منظور ہوا ہے۔ اس کا حشر کیا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ جو پہلے بلوں کا حشر ہوا وہی اس کا بھی ہوگا۔ صوبائی اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی رس منٹ کی تقریر سے یہ اتفاق رائے بل منظور ہوگیا تھا اور صوبائی اسمبلی نے قومی اسمبلی کو اپنی سفارشات بھی پیش کر دی تھیں اس قانون کے خلاف قومی اسمبلی میں قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے سترہ منٹ تک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ جس میں اس قانون کی دفعات کو تمام مسالک و مذاہب کی کتابوں سے غیر اسلامی ثابت کیا۔ حکومت نے عائلی قوانین کی دفعات میں ترمیم کا وعدہ بھی کر لیا اس ضمن میں ملک کے گوشے گوشے سے اس قانون کے خلاف عوام نے مطالبات شروع کئے، قراردادیں بھیجیں، تقریر و تحریر کے ذریعہ حکومت کو متنبہ کیا۔ لیکن ہماری حکومت نے نہ تو صوبائی اسمبلی کی سفارشات کا لحاظ کیا اور نہ ہی عوامی مطالبات کا۔ بلکہ ان سفارشات و مطالبات کو ردی کی ٹوکری پھینک دیا۔ آج تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور نہ ہی موجودہ حکومت سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ان قوانین کو ختم کرکے اس ملک میں کتاب و سنت کے مطابق اسلامی نظام نافذ کرے گی۔

محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہماری حکومت اس ملک میں اس اسلام کو نافذ کرنے کی خواہاں ہے۔ جس کو ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے اپنی نام نہاد رسوائے زمانہ کتاب "اسلام" پیش کیا ہے اور جو اسلام کے نام پر غیر اسلامی خرافات کو ایک پلندہ ہے۔

ان حالات میں حکومت سے یہ توقع رکھنا کہ یہاں پر گھڑ دوڑ اور دیگر خلاف اسلام حرکات پر حکومت پابندی عائد کرے گی ہمارے ممبران کی خام خیالی ہے۔ یا پھر حکومت کے سابقہ کارناموں سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس ملک میں بیس سال سے جو لوگ بھی کرسی اقتدار پر قابض ہوتے چلے آرہے ہیں۔ وہ کرسی اقتدار کو خاندانی وراثت خیال کرتے ہوئے جو قانون چاہتے ہیں ملک میں رائج کر دیتے تھے۔

تاہم ممبران اسمبلی کا گھڑ دوڑ سے متعلق بل پاس کرانا قابل مبارکباد ہے اور عوام انہیں اس سلسلہ میں یقیناً خراج تحسین پیش کریں گے۔ مگر ممبران اسمبلی کو یہ بات بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ انہوں نے ممبر بنتے وقت اسلامی قانون کے نفاذ کے جو وعدے کئے تھے اور وہ ملک سے بے حیائی، بد اخلاقی، عیاشی اور فحاشی کو دور کرنے کے مدعی بن کر اٹھے تھے، اب جبکہ نیا الیکشن سر پر ہے انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا انہوں نے وہ مواعید پورے کر لئے ہیں؟

جہاں تک حالات کا تعلق ہے۔ ملک میں اسی طرح جشنوں کی بھرمار ہے۔ ثقافتی اور ورائٹی شو کے ذریعے عوام کے اخلاق بگاڑے جارہے ہیں، اسلام کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ ناموس رسالت پر حملے ہو رہے ہیں ختم نبوت کا صریح انکار ہے۔ مرتد ہونے کی عام اجازت ہے صحابہ کرامؓ کو سب و شتم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ازدواج مطہرات اور بنات طیبات المومنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو داغدار کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اسلام کے دشمنوں کو اپنایا جارہا ہے۔ اسلام کا نام لینے والوں کو پابند کیا جارہا ہے، غیر اسلامی خرافات کی سرپرستی کی جارہی ہے۔

ان تمام باتوں کی ذمہ داری ظاہر ہے ہمارے ممبران اسمبلی پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ممبران اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ قوم سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں۔ جہاں گھڑ دوڑ سے متعلق بل پاس کرایا ہے وہاں اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھی جد وجہد کریں۔

وما علینا الا البلاغ

ایران کا تحفہ ۔ فلم خانہ خدا

جب سے ایران و پاکستان میں دوستی کے رشتے استوار ہونا شروع ہوئے اس اثنا میں ایک عجیب تحفہ جو ایران سے ہمیں ملا ہے وہ "فلم خانہ خدا" ہے، جس کو ایران کی ایک فلمساز کمپنی نے تیار کیا ہے۔ اس فلم میں حاجیوں کے طواف کرنے اور احرام وغیرہ باندھنے کے مناظر دکھلائے گئے ہیں۔ اس کو پہلے تو کراچی، لاہور وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں دکھایا گیا۔ اب یہ وبا تقریباً ہر شہر میں جہاں بھی کوئی شیطان کا اڈہ (سنیما) موجود ہے بھیجی جارہی ہے۔

سنیما ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں سے ناچ گانے بے حیائی، فحاشی، قتل و غارت گری، ڈکیتی، اغوا، بداخلاقی اور دیگر اسی قسم کی بیماریاں پھوٹتی ہیں جس سے سارا معاشرہ خراب ہو رہا ہے۔ خصوصاً نوجوان پود کے اخلاق بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ آج اسی مقام پر اللہ کے مقدس و مطہر گھر (خانہ کعبہ) کو جو ساری دنیا کے لئے ہدایت کا مرکز اور ہمارے ایمان کا پاسبان ہے لاکر کھڑا کر دیا ہے یہ لغو حرکت بیت اللہ شریف کی سراسر توہین ہے۔ علاوہ ازیں اس کے پس پردہ کچھ اور عزائم بھی کام کر رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس لغو حرکت کے ذریعے فلم جیسے فحش کام کو عام کرنے کی ایک سازش ہے۔ جو لوگ اس وجہ سے فلم نہیں دیکھتے کہ یہ حرام کام ہے، کتاب و سنت سے بغاوت ہے وہ لوگ بھی اس "خانہ خدا" نامی فلم میں اس نیت سے پہنچ جائیں گے کہ چلو حج تو نہیں کر سکے حج کرنے والوں کی تو زیارت کر ہی لیں گے۔ اس سے وہ لوگ بھی فلم دیکھنے کے عادی ہو جائیں گے اس سے ایک نقصان یہ بھی ہوگا کہ آئندہ نسلیں اس کو عبادت تصور کرنے لگیں گی۔ جیسا کہ آج کل بعض دیگر غیر اسلامی رسومات کو بھی اسلام کا درجہ دیا جارہا ہے بہرحال بالائے ستم یہ کہ اخبارات اور دیگر اشتہارات کے ذریعے جو اس فلم کی تشہیر کی جارہی ہے۔ اس میں قرآن پاک کی آیت لکھی جاتی ہے۔ آیات قرآنی کے بے محل اور بے جا استعمال سے کلام الٰہی کی بھی توہین کی جارہی ہے۔ اس فلم کے متعلق علماء کا متفقہ فتویٰ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ تمام علماء کے نزدیک اس فلم سے عبادت اللہ اور شعائر اللہ کی توہین ہوتی ہے۔ اس کا دیکھنا حرام ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری ارباب اقتدار سے گذارش ہے کہ وہ

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

سلسلۂ ختم نبوت

از حضرت مولانا حافظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نبوّت و رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا۔ رشد و ہدایت کے اسلوب و نہج کے لحاظ سے اس معنی میں یکسانیت رکھتا ہے کہ اس تمام سلسلہ میں نبوت و رسالت جغرافیائی حدود میں محدود رہی ہے اور اس لئے مختلف زبانوں میں ایک ہی وقت میں متعدد انبیاء علیہم السلام کی بعثت فرائض رسالت ادا کرتی رہی ہے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغام حق نے اگرچہ گونہ وسعت اختیار کی۔ اور بنی اسرائیل کی گم کردہ راہ بھیڑوں کے علاوہ بھی بعض حلقۂ انسانی اس دعوت کی مخاطب بنی۔ تاہم انہوں نے عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور انجیل شاہد ہے کہ خود ذات قدسی نے بصراحت کہہ دیا کہ ان کی بعثت کا تخاطب محدود ہے۔

لیکن یہ سلسلہ آخر کب تک اسی طرح محدود رہ سکتا تھا۔ اور جو حلقۂ دعوت و ارشاد آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وسعت گیر ہوتا جا رہا تھا۔ وہ قانونِ قدرت کے عام اصول کے خلاف کس طرح ہمیشہ کے لئے محدود رہ سکتا تھا۔

البتہ انتظار تھا تو اس کا کہ وہ وقت قریب آ جائے جبکہ دنیا کی وسیع پہنائیوں اور عالمگیر وسعتوں کے درمیان ایسی ہم آہنگی پیدا ہو جائے کہ نہ ایک کے مفاد و مصادر دوسرے حصوں سے اوجھل ہو سکیں اور نہ بیگانہ و بے تعلق رہ سکیں بلکہ خدا کی یہ وسیع کائنات مادی اسباب کی ہمہ گیری کی بدولت ایک "کنبہ" بن جائے اور انسان کبیر (عالم) کے تمام جوارح (ممالک و امصار) ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ ایک کا نفع و ضرر دوسروں کے نفع و ضرر پر اثر انداز ہونے لگے۔ بلکہ قانون فطرت اپنا مظاہرہ کرے۔ اور مادی دنیا کی ہمہ گیر ہم آہنگی کے رونما ہونے سے قبل روحانی پیغام سعادت کو عالمگیر وسعت اور ہمہ گیر خصوصیت عطا فرمائے۔ چنانچہ عالم اسباب میں فطرت کے عام قانون کی طرح رشد و ہدایت کا جو آغاز پہلے انسان کے ذریعہ ہوا تھا اس کا انجام اس مقدس ہستی تک پہنچ کر کامل و مکمل ہو گیا۔ جس کا نام محمد اور احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

مسئلہ کے اس پہلو کی تعبیریوں بھی کی جا سکتی ہے کہ اس عالم رنگ و بو میں دو زندگیاں قوام اور ہم رشتہ نظر آتی ہیں۔ ایک مادی اور دوسری روحانی، اور خدائے برتر کی ربوبیت کاملہ نے عالم کی ان ہر دو حیات کی رہ گذر کے لئے روشنی کا بھی انتظام کیا ہے تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر زندگی کی ٹھوکروں، لغزشوں اور تاریک راہوں سے محفوظ رہا جا سکے۔ چنانچہ اسی مقصد کے لئے اس نے مادی دنیا کے لئے آگ کا درخت لگایا۔ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ چقماق میں آگ پیدا کی اور تیل کو ذریعہ بنا کر روشنی بخشی۔ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ مگر اس روشنی کو آغاز بھی بخشا اور انجام بھی اور فطری اور مصنوعی دونوں طریقوں سے اس کی ابتداء کو انتہا تک پہنچا کر کامل و مکمل کر دیا کہ اس کے بعد نہ روشنی کی طلب باقی رہے نہ انتظار۔

غرض جو روشنی صنعت کے ہاتھوں دیئے کی شکل میں نمود پذیر ہوئی اور شمع کافوری، لالٹین روشن گیس اور بجلی کے قمقموں کی شکل میں ترقی کرتی رہی اور جو روشنی براہ راست فطرت کے ہاتھوں چھوٹے سے ستارہ کی صورت میں چمکی اور بڑے بڑے روشن ستاروں اور بدر و قمر کی شکل میں روبہ ترقی نظر آتی رہی وہ آخر کار ایک ایسی روشنی پر جا کر رک گئی جس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت ہی باقی نہ رہی، اور طلب و انتظار کی تمام فرصتیں اس روشنی پر جا کر ختم ہو گئیں۔ دنیا نے جس کو آفتاب کہہ کر پکارا۔

اسی طرح اس کی رحمتِ عام اور ربوبیت کامل نے روحانی روشنی کا آغاز پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ کیا اور مادی دنیا کی وسعتوں کے ساتھ ساتھ اس کو نوح، ہود، صالح، ابراہیم اسمٰعیل، اسحٰق، موسیٰ، عیسیٰ (علیہم السلام) جیسے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ روحانی ستارے اور قمر و بدر بنا کر وسعت عطا فرمائی۔ اور آہستہ آہستہ ترقی دیکر اس درجہ پہنچا دیا کہ مناسب وقت آنے پر وہ روشنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغام رشد و ہدایت کی شکل میں آفتاب روحانیت بن کر سارے عالم پر چھا گئی

یہی وجہ ہے کہ اگر قرآن عزیز نے سورۂ قمر میں مادی آفتاب کے لئے "سراج" کی تشبیہ دے کر اس کی عالمگیر درخشانی کا ذکر فرمایا تو سورۂ احزاب میں روحانی آفتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "سراجاً منیرا" کہہ کر دونوں آفتاب ہائے درخشاں کی ہم آہنگی کا اعلان فرمایا۔ اور مادی و روحانی ہر دو آفتاب علیحدہ کو سراج (چراغ) سے تشبیہ دے کر ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ گو یہ روشنیاں اپنی ہمہ گیر وسعت کے لحاظ سے آفتاب کہلانے کی مستحق ہیں تاہم یہ بات کسی طرح فراموش نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ یہ انجام اصل کے اعتبار سے اسی آغاز کا کامل و مکمل نمونہ ہے جس کی ابتدائی نمود روحانی اور مادی دیے (سراج) سے ہوئی اور روحانی وسعت و عظمت کے لحاظ سے بعض کو بعض پر اور ایک کو سب پر فضیلت و برتری حاصل ہوئی۔ مگر اصل اور بنیاد کے پیش نظر سب کی نہاد ایک ہی روشنی "وحی الٰہی" سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

الانبیاء اخوۃ من علات
امہاتھم شتی ودینھم واحد

ان ہر دو حقائق کے پیش نظر لانے کے بعد یہ حقیقت بھی لائق توجہ ہے کہ فطرت ہم کو روز و شب یہ تماشا دکھا رہی ہے کہ اس کارزار حیات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ زیر و بم، نشیب و فراز، عروج و زوال اور زوال و کمال کے دائرہ میں محدود و محصور ہے۔ یعنی جب کسی امر کے متعلق کہا جائے کہ یہ عروج و کمال کو پہنچ رہا ہے۔ تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اب سے قبل اس میں جو کمی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔ اور اسی طرح جب یہ سنا جاتا ہے کہ فلاں شے ابھی ابتدائی درجہ میں ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس کو ابھی بہ حد کمال پہنچنا ہے۔

غرض آغاز اور انجام، ابتدا اور انتہا ان ہی دو نقطوں سے کارزار ہستی کا دائرہ بنتا ہے۔ اور یہی دونوں زوال و عروج، نقص و کمال اور نشیب و فراز کی پرکار بناتے ہیں۔ پس آدم علیہ السلام نبوت کا آغاز تھے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا آخری انجام۔

پس جو شخص بھی دلیل یا وجدان کی ہدایت سے یہ تسلیم کرتا ہے کہ کائنات ہست و بود سب کچھ اسی کی مخلوق ہے تو گویا وہ یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ یہ سب نہ ازلی ہیں نہ ابدی بلکہ اُن کے لئے آغاز بھی ہے اور انجام بھی۔ اور اس لئے انسانی تمثیل نے کوئی بھی روپ اختیار کیا ہو، بہرحال پہلا انسان اپنے ساتھ ہی مادی و روحانی ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور یہی وہ آغاز تھا جس کو ادیانِ سماوی نے نبوتِ آدم کے نام سے یاد کیا ہے اور جس کا سلسلہ برابر اس دنیا میں قائم رہا۔ تا آنکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہوا اور ذاتِ قدسی صفات نے بعثتِ عام کا اعلان فرما دیا۔

(مسلسل)

بانیٔ دارالعلوم دیوبند

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

حضرت نانوتویؒ اور آپ کے رفقا و کار اور عقیدت مندوں کو جس درجہ اور جس قدر والہانہ عشق و محبت اور اخلاص و عقیدت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اس کا انکار بغیر کسی متعصب اور سوائے کسی متعنت کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ رُمانی افسانوں میں مجنوں بنی عامر کے عشق و محبت کے بڑے بڑے افسانے زبان زدِ خلائق ہیں۔ لیکن اگر مجنوں لیلیٰ کوچۂ لیلیٰ پر فدا تھا تو حضرت نانوتویؒ اور ان کے رفقائے کار مدینہ طیبہ کی گلیوں کے ذرّات پر قربان و نثار تھے۔ اگر مجنوں لیلیٰ کے عشق میں مجبور و مقہور تھا، تو یہ حضرات عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بے چین و بیقرار تھے۔ اگر مجنوں لیلیٰ کی اداؤں پر مفتون تھا تو یہ حضرات اپنے آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتوں کے شیدائی تھے۔ اگر مجنوں لیلیٰ کے اُنس و الفت کے دام میں گرفتار تھا تو یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق و علاقہ پر نثار تھے اور آپ کے نگاہ اور آپ کی پسند کو جانِ عزیز سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ یہ جانتے اور دل سے مانتے تھے کہ دینی اور دنیوی تمام لذتوں کا سرچشمہ ہی اُس برگزیدہ ہستی کے ساتھ مؤدت اور عقیدت ہے جن کے ارشاد و فرمودہ ایک جملہ کے مقابلہ میں دنیا بھر کے لعل و گوہر اور ہفت اقلیم کی دولت اور خزانے قطعاً کوئی وقعت و حیثیت نہیں رکھتے اور جن کے پیارے اقوال و افعال اور اسوۂ حسنہ کے مقابلہ میں کوئی لذیذ سے لذیذ اور خوش آیند سے خوش آئیند چیز بھی ایک رتی بھر کا وزن نہیں رکھتی۔ جن کا اسم گرامی دنیا کی تمام شیرینیوں اور شربتوں سے میٹھا اور جن کی ایک ادنیٰ سنت بھی جواہرات سے مرصع تاج شاہی سے بھی زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہے کیا ہی خوش قسمت ہے وہ قوم جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا افضل المخلوقات نبی اور آپ کی شریعت جیسی بیش بہا شریعت ملی گئی۔ جس کے بعد کسی اور کمال ..... اور خوبی کی سرے سے کوئی حاجت ہی باقی نہیں رہتی۔ کیا خوب کہا گیا ہے کہ ؎

شرابِ خوشگوارم ہست و یارِ مہربان ساقی
ندارد ہیچ کس یارے چنیں یارے کہ من دارم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا نانوتویؒ کے عشقِ نبوی (علیٰ صاحبہ الف الف تحیۃ والسلام) کے واقعات قولی اور فعلی تو بہت کچھ ہیں جن کے بیان کرنے کے لئے دفتر درکار ہیں۔ ہم صرف چند واقعات بطور نمونہ ہدیۂ ناظرین عرض کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) ہندوستان میں بعض حضرات کو سفید (سبز رنگ) کا جوتا بڑے شوق سے پہنتے تھے اور اب بھی پہنتے ہیں۔ لیکن حضرت نانوتویؒ نے ایسا جوتا مدت العمر کبھی نہیں پہنا اور اگر کوئی تحفۃً لا دیتا، تو اس کے پہننے سے اجتناب و گریز کرتے اور آگے کسی کو ہدیہ دے دیتے اور سبز رنگ کا جوتا پہننے سے محض اس لئے گریز کرتے کہ سرورِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبدِ خضراء کا رنگ سبز ہے، پھر بھلا ایسے رنگ کے جوتے پاؤں پر کیسے اور کیونکر استعمال کئے جا سکتے ہیں؟ چنانچہ شیخ العرب والعجم حضرت استاذنا المکرم مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (المتوفی ۱۳۷۷ھ) حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"تمام عمر یہ تحفہ کا جوتا اس وجہ سے کہ قبہ مبارک سبز رنگ کا ہے نہ پہنا، اگر کوئی ہدیہ لے آیا تو کسی دوسرے کو دے دیا"۔
(الشہاب الثاقب ص۵۴)

اندازہ کیجئے اِس نظیر بصیرت اور فریفتگی کا کہ گنبدِ خضرا کے ظاہری رنگ کے ساتھ بھی کس قدر عقیدت و الفت ہے۔ جس کے اندر عظیم المرتبت مکین آرام فرما ہیں جن کا نظیر، جن کی مثال اور جن کا ثانی خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق میں نہ آج تک وجود میں آیا اور نہ تا قیامت آسکتا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے شاید اسی کی ترجمانی کی ہے ؎

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

(۲) حضرت نانوتویؒ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ طیبہ سے کئی میل دور ہی سے پا برہنہ چلتے رہے۔ آپ کے دل اور ضمیر نے یہ اجازت نہ دی کہ دیارِ حبیب میں جوتا پہن کر چلیں۔ حالانکہ وہاں سخت کنکریلے سنگریزے اور چبھنے والے پتھروں کی بھرمار ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانیؒ جناب مولانا حکیم منصور علی خاں صاحب حیدر آبادیؒ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں جو اس سفر حج میں حجۃ الاسلام کے رفیقِ سفر تھے کہ:۔

"مولانا مرحوم مدینہ منورہ تک کئی میل آخر شب تاریک میں اسی طرح چل کر یا برہنہ پہنچ گئے"۔ (سوانح قاسمی جلد۲ ص۶۱)

اور نیز حکیم موصوفؒ کے حوالہ ہی سے رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"جب منزل بمنزل مدینہ شریف کے قریب ہمارا قافلہ پہنچا، جہاں روضۂ پاک صاحب لولاک نظر آتا تھا۔ خود جناب مولانا (محمد قاسم صاحب) مرحوم نے اپنے نعلین اتار کر بغل میں دبالیں اور پا برہنہ چلنا شروع کیا"۔ (ایضاً ص۶۰ و ۶۱)

ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت نانوتوی کو مدینہ طیبہ اور گنبدِ خضرا کے ساتھ کس قدر عقیدت اور کیسی فریفتگی تھی۔ اور دیکھئے کہ تاادب حسن کا کیا ہی بہترین طریقہ اختیار فرما کر اپنی فرطِ محبت کا اظہار فرمایا اور یہ ساری عقیدت و محبت امام الانبیا خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے ورنہ اس سنگلاخ رقبہ اور پتھریلی زمین کی فی نفسہٖ کیا قدر ہے؟ جو کچھ بھی ہے اور جتنی کچھ بھی ہے۔ وہ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہے اور آپ ہی کے واسطہ سے ہے اور ایسے ہی موقعے کے لئے کسی کشتۂ عشق نے یہ کہا ہے کہ ؎

وما حبّ الدّیار شغفن قلبی
ولٰکن حب من نزل الدّیارا

میرا اور میرے تمام اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کا وہ حصہ جو آپ کے جسدِ اطہر سے لگا ہے۔ عرش سے بھی زیادہ مرتبہ اور فوقیت رکھتا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ وفاء الوفا جلد۱ ص۱۹، سیرت حلبی جلد۲ ص۳۲ اور روح المعانی جلد۱۵ ص۱۲۲ وغیرہ) اور اس کی وجہ بھی صرف اور صرف یہ ہے کہ ؎

(باقی ص ۱۴ پر)

مشرقی پاکستان میں

جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

از

حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب ضیاء قاسمی

ناظم عمومی مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ

(۲)

کارکنان جمعیۃ کا تبلیغی دورہ

صوبائی جمعیۃ کی تشکیل کے بعد کارکنان جمعیۃ نے صوبہ بھر کے علماء اور دیندار مسلمانوں سے رابطہ قائم کرنا شروع کر دیا۔ اور راقم نے ایک خط کے ذریعہ صوبہ بھر کے علماء کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرتے ہوئے علماء کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی اور صوبائی جمعیۃ کے کارکنان نے متعدد اضلاع میں دورے کر کے ضلعی جمعیتوں کی تشکیل ہوئی۔ ۱۹۶۶ء کے وسط میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مشرقی پاکستان تشریف لائے۔ اور صوبائی امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب مولانا شمس العالم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ اور راقم نے حضرت مفتی محمود صاحب کی معیت چاٹگام سمیت اور دیگر اضلاع کے دورے کئے اور اسی دورہ میں چاٹگام کی ضلع جمعیۃ کی تشکیل ہوگئی۔ اسی سال کے اواخر میں امیر مرکزی جمعیۃ حافظ الحدیث حضرت العلامہ محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ اور مغربی پاکستان جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب مشرقی پاکستان تشریف لائے۔ اسی سفر میں مشرقی پاکستان جمعیۃ کے زیر اہتمام حضرت درخواستی مدظلہ نے ڈھاکہ میں مسلسل دس روز مخصوص انداز میں درس قرآن دیئے جس میں ڈھاکہ شہر کے علماء اور دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ صوبہ کے دیگر اضلاع سے بہت سے علماء شریک ہوئے تھے۔ نیز اسی سفر میں چاٹگام۔ کملا۔ مومن شاہی اور ضلع سلہٹ کے دورے کئے۔ اسی دورہ میں صوبائی جمعیۃ کے کارکنان کی طرف سے حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب اور راقم شریک سفر تھے۔ ۱۹۶۷ء کے ابتداء میں ضلع مومن شاہی (کاکنی) میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان علماء کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسی کانفرنس کے بعد وہاں جمعیۃ کی سرگرمی تیزی کے ساتھ شروع ہوگئی بعدہٗ ڈھاکہ شہر جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اور صوبائی جمعیۃ کے مبلغ جناب قاری عبدالخالق صاحب نے کھلنا، دیناج پور، رنگ پور، بوگرا اور پبنہ کے متعدد جگہ دورے کئے۔ اور اکثر جگہوں میں جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوگئیں۔ راقم نے بریسال، کملا، ہاتیہ اور سندیپ کا دورہ کر کے ضلع بریسال کے علاوہ دیگر مقامات میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر لیں۔ علاوہ ازیں دینی تبلیغی امور میں کارکنان جمعیۃ صوبہ بھر میں دورہ کرتے رہے

صوبائی جمعیۃ کی کارگذاریاں

صوبائی جمعیۃ نے بے شمار موانع کے باوجود نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دو سال کے قلیل عرصہ میں قابل رشک خدمات انجام دی ہیں اور صوبائی جمعیۃ کے وجود میں آتے ہی ملک میں اسلامی دستور نافذ کرانے کے لئے جد و جہد شروع کر دی اور خلاف شرع امور کو روکنے کے لئے مقدور بھر کوشش میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔

۱۹۶۶ء میں جبکہ مغربی پاکستان میں اسکول کے طلباء و طالبات کے لئے ناچ گانے پر پابندی لگادی گئی تھی۔ تو مشرقی پاکستان میں بھی ان امور پر پابندی لگانے کے لئے صوبائی جمعیۃ نے تحریک شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں ناچ گانے کے خلاف حضرت مولانا نور محمد اعظمی سے ایک کتابچہ لکھوا کر تقریباً دس ہزار کاپیاں ملک بھر میں مفت تقسیم کی گئیں اور لاکھوں کی تعداد میں اشتہار تقسیم کئے گئے۔ جمعیۃ کی اپیل پر صوبہ بھر سے گورنر مشرقی پاکستان کے نام ناچ گانے پر پابندی لگانے کے لئے ہزاروں تار دیئے گئے۔ مقامی اخباروں میں اس پر پابندی لگانے کے مطالبات شائع ہوتے رہے۔ صوبائی اسمبلی کا اجلاس جاری تھا۔ کارکنان جمعیۃ کے ایک وفد نے صوبائی اسمبلی کے اراکین سے مل کر ان امور پر پابندی لگانے کے لئے تبادلہ خیال کیا اور ایک وفد نے اسمبلی کے لیڈر وزیر لیڈر دیوان عہدالباسط صاحب سے ملے۔ مقامی اخباروں میں جمعیۃ کے اس کارنامہ کو سراہا گیا۔

کارکنان صوبائی جمعیۃ عائلی قوانین کی تنسیخ اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام امر کے خلاف بھی احتجاج کرتے رہے۔ اور آئینی ذرائع سے ان کی تنسیخ کے لئے اپنی جد و جہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور انشاء اللہ عائلی قوانین جیسے بدنام زمانہ سیاہ قانون اور مخرب اخلاق خاندانی منصوبہ بندی کو بند کرانے کے لئے آئینی ذرائع سے اپنی جد و جہد آئندہ بھی جاری رکھیں گے۔

ملک میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کو کارکنان صوبائی جمعیۃ نے تشویش کی نظر سے دیکھا ہے اور عیسائی مشنریوں پر پابندی لگانے کے لئے کارکنان جمعیۃ احتجاج کرتے رہے۔ نیز بنگلہ زبان میں "مشنریوں کی امت پات" کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے اہل ملک کو مشنریوں کی سرگرمیوں سے روشناس کرایا۔

لندن ٹائمز نے سرور کائنات صلعم کی تصویر شائع کی تھی۔ جس کی مذمت میں صوبائی جمعیۃ کے زیر اہتمام ڈھاکہ شہر میں تقریباً تین میل لمبا پُر امن عظیم الشان جلوس نکالا گیا تھا۔ اور بیت المکرم مسجد کے سامنے جلسہ عام منعقد ہوا، جس میں علماء نے لندن ٹائمز کی اس بدترین حرکت کی شدید مذمت کی، اور جمعیۃ کی اپیل پر صوبہ بھر میں جلوس اور احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ صوبائی جمعیۃ کی تحریک سے یہاں کے حالات میں خاصا غم و غصہ محسوس کر کے لندن ٹائمز کے مدیر کو معافی مانگنی پڑی اور آئندہ ایسی حرکت سے باز رہنے کا اقرار کرنا پڑا۔

گذشتہ عرب و اسرائیلی جنگ میں صوبائی جمعیۃ نے کھل کر عربوں کے موقف کی حمایت کی ہے۔ نیز مرکزی جمعیۃ کی طرف سے مجاہدین بھیجنے کی پیشکش کو خوشی کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے مجاہدین کی فہرست تیار کرنا شروع کر دیئے تھے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد یہودی اسباب کے بائیکاٹ کے لئے صوبائی جمعیۃ نے "تاریخی تحریک" چلائی تھی۔ پندرہ ہزار پوسٹر، لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ نیز صوبائی جمعیۃ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے بنگلہ زبان میں "بیت المقدس" کے نام سے ایک کتاب شائع کی گئی۔ ڈھاکہ شہر میں گشتی قافلہ کی صورت میں کارکنان جمعیۃ یہودی اسباب کا بائیکاٹ کرنے کے لئے تبلیغ کرتے رہے۔ الغرض جمعیۃ مشرقی پاکستان کی تحریک نے پورے صوبہ میں یہودیوں کے خلاف ایک انقلاب برپا کر دیا۔ مقامی اخباروں میں ایڈیٹوریل لکھے۔ اس سلسلہ میں کارکنان جمعیۃ کو مبارکبادیں دی گئیں۔

ادارہ اسلامی تحقیقات کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی یہود نواز تحریر اور خلاف اسلام آراء کے خلاف صوبائی جمعیۃ آئینی ذرائع سے احتجاج کرتی رہی۔ حال ہی میں ڈاکٹر صاحب مذکور کی تصنیف "اسلام" نامی انگریزی کتاب شائع ہوئی جس میں اسلام کے خلاف ایسا زہر اگلا گیا کہ شاید ہی کسی اور مصنف نے ایسی کتاب لکھی ہو۔ اس کتاب کی ضبطی اور اس کے مصنف کو اسلامی تحقیقات کے ادارہ سے معزول کرنے کی جمعیۃ نے تحریک شروع کر دی۔ الحمد للہ جمعیۃ کی آواز پر پورے صوبہ میں اس کے خلاف غم و غصہ پایا جاتا ہے اور صوبہ کے کونے کونے سے اس کی مذمت میں احتجاجات کا سلسلہ جاری ہے مگر کیا کیا جائے۔ چونکہ یہ حکومت عوام کی نمائندہ نہیں ہے اس لئے عوامی احتجاج کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

کارکنان جمعیۃ مشرقی پاکستان تحفظ ختم نبوت کے ساتھ نہایت ہمدردی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، اور تحفظ کے پروگرام میں کارکنان تحفظ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مسائل — و — افکار

اسرائیل کی حقیقت

صدر ناصر کے روسی لیڈروں سے مذاکرات ختم ہوگئے ہیں انہوں نے ماسکو میں جو تقریر کی ہے اس کے لب و لہجہ سے مغربی خبر ایجنسیوں کے اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کی قلعی کھل گئی ہے جو انہوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض کے ایک بیان کی بنیاد پر شروع کیا تھا۔ ڈاکٹر ریاض سے یہ الفاظ منسوب کئے گئے تھے کہ "اسرائیل ایک حقیقت ہے اور عربوں کو یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہیئے"۔

صدر ناصر نے ماسکو میں جو تقریر کی ہے اس کے کسی لفظ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اسرائیل کے متعلق اپنی حقیقت پسندانہ پالیسی میں کوئی تبدیلی کرنے پر آمادہ ہیں۔ صدر ناصر نے اسرائیل اور اس کے سامراجی سرپرستوں پر شدید اعتراضات کئے ہیں اور ان کی تقریر کے کسی ایک لفظ سے ڈاکٹر ریاض کے اس مبینہ بیان کا کوئی مفہوم نہیں لیا جاسکتا کہ اسرائیل ایک حقیقت ہے

صدر ناصر نے محولہ بالا تقریر میں سلامتی کونسل کی گذشتہ نومبر کی قرارداد کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اپنی فوج مقبوضہ عرب علاقوں سے نکالے اور عرب ممالک اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرلیں۔ صدر ناصر نے اس قرارداد کو بالکل ناکافی اور غیر واضح قرار دیتے ہوئے کہا کہ عربوں نے اسے محض اس وجہ سے منظور کیا تھا کہ عرب سب سے زیادہ اہمیت امن اور قیام امن کی کوششوں کو دینا چاہتے ہیں۔

ناصر کے یہ الفاظ بالکل واضح اور غیر مبہم ہیں، اور اس سے سامراج کے مقاصد کی خدمت کرنے والی مغربی خبر ایجنسیوں کے اس بے بنیاد پروپیگنڈہ سے پیدا شدہ شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں کہ متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیل کو تسلیم کرنے والا ہے۔ یہاں تک اسرائیل کو ایک حقیقت سمجھنے کا تعلق ہے۔ یہ اس لحاظ سے ایک حقیقت ضرور ہے کہ عرب ممالک اسے سامراجی طاقتوں کی ناجائز اولاد کی حقیقت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اسرائیل کا وجود ایک ایسی حقیقت ہے۔ جو سامراجی طاقتوں کی پشت پناہی کی مرہون منت ہے۔ اسرائیل اس پہلو سے ایک حقیقت ہے کہ یہ عرب ممالک کے سینے میں ایک ناسور اور زہر سے بجھا ہوا تیر ہے جسے سامراجی طاقتوں نے اپنے جارحانہ اور توسیع پسندانہ ارادوں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ عربوں کو اس حقیقت کا پہلے بھی اعتراف تھا اور اب بھی ہے اور آئندہ بھی ہونا چاہیئے۔ جب تک اس حقیقت کو تسلیم نہیں کیا جاتا اس وقت تک عرب اس کا صحیح معنوں میں مقابلہ نہیں کرسکتے اور نہ ہی اس کے عزائم کو خاک میں ملانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

(وفاق ۹ر جولائی ۱۹۶۵ء)

امداد — اور — اعلان

ٹھیک اس مرحلے پر جبکہ صدر ناصر روس کے دورے پر ہیں اور روسی اس کوشش میں ہیں، کہ عربوں کو اسرائیل سے صلح پر راضی کرلیں۔ واشنگٹن کی طرف سے اس اعلان کا ہونا کہ امریکہ اسرائیل کو مزائل دے گا۔ ان تمام مساعی کے لئے نقصان رساں ثابت ہوگا، جو مشرق وسطیٰ کے مسئلے کے حل کے لئے کی جارہی ہیں بلکہ اسی زمانہ میں یہ اطلاع بھی موصول ہوئی تھی۔ کہ خود امریکہ بھی اسرائیل پر مفاہمت کے لئے دباؤ ڈال ڈالنے پر تیار ہوگیا ہے۔ مگر اس تازہ اطلاع سے مذکورہ خبر کی تردید بھی ہوگئی۔ اس لئے کہ اسرائیل کو میزائل دینے کے معنی تو یہ ہیں کہ اسے مضبوط اور ہٹ دھرمی پر آمادہ کیا جارہا ہے اور اس کی پیٹھ ٹھونکی جارہی ہے۔ ہاں یہ تو البتہ ممکن ہے کہ زیر نظر اعلان آنے والے صدارتی انتخابات کے لئے مفید ثابت ہو اور یہودیوں کے ووٹ حاصل کرنے میں حکمران پارٹی کو آسانی حاصل ہوجائے۔ لیکن اس سے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر برا اثر پڑنا بھی یقینی ہے۔ جس کی ذمہ داری مذکورہ اعلان کرنے والوں پر ڈالی جائیگی اسرائیل کی پشت پناہی پر امریکہ کا ہونا اب کوئی خفیہ راز تو رہا نہیں ہے۔ لیکن ڈنکے کی چوٹ اس پشت پناہی کا اظہار امریکی مفادات کے لئے یقیناً مفید نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس مرحلے پر اگر اس خبر کی اشاعت عمل میں نہ آتی اور ۲۹ر جون کے جس مبینہ معاہدے کے تحت یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسے کچھ عرصے عوام کے علم میں نہ لایا جاتا یا ہتھیار بھیجنے کا اعلان ہی نہ کیا جاتا تو مشرق وسطیٰ میں مفاہمت کی کوششوں کو جو نقصان اب پہنچ گیا ہے وہ نہ پہنچتا۔ اصولاً عرب اسرائیل جھگڑے کا ختم کرانا خود امریکہ کے اپنے مفادات کے تحت ضروری ہے لیکن واشنگٹن نے مفاہمت کی حالیہ مساعی کے زمانہ میں یہ اعلان کرکے تو اس مقصد کے حصول میں رکاوٹیں پیدا کردیں جس سے خود امریکہ کو بھی کوئی فائدہ نہ پہنچے گا، صریحاً نقصان پہنچے گا۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ صدارتی انتخاب کے قرب کی بنیاد پر یہودیوں کو خوش کرنا ضروری سمجھا گیا ہو اور امریکہ کے وسیع مفادات کو قربان کرکے اسرائیل کی امداد پر ہی اکتفا نہ کی گئی ہو۔ اس امداد کا اعلان بھی ضروری سمجھا گیا ہو بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خود امداد کو اتنی اہمیت حاصل نہیں جتنی اس کے اعلان کو ہے کہ اس اعلان کی وجہ سے امریکہ کے یہودی اور اسرائیل کو امداد کا علم ہوگیا اور ان کی نظر میں موجودہ امریکی حکمرانوں کو یہود نواز ثابت کرنا ضروری تھا۔ لیکن بات یوں ہے تو پھر کوئی کیا شکایت کرسکتا ہے۔ بہرحال امریکی لیڈر اپنا برا بھلا دوسروں سے بہتر سمجھتے ہیں اور اس لئے کسی کو کیا حق کہ ان کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی کرے۔ (جنگ کراچی)

تراشے

اقتباسات

نئی آبادی لاجپت نگر میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام نئی آبادی لاجپت نگر نزد شاہدہ اسٹیشن لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور عظیم الشان یک روزہ جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب ناظم جمعیۃ سرگودھا ڈویژن مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ بھکر، مولانا حافظ غلام علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ بھکر مہتمم جامعہ رشیدیہ بھکر، حافظ محمد حنیف سہارنپوری، مولانا قاری عبدالرشید صاحب امیر جمعیۃ نئی آبادی لاجپت نگر شرکت فرما رہے ہیں علاوہ ازیں قراء حضرات بھی تشریف لائیں گے۔

(مستری سراج الدین ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نئی آبادی لاجپت نگر شاہدرہ اسٹیشن لاہور)

مجلس شوریٰ کندہ کوٹ

مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۶۵ء کو زیر صدارت حضرت مولانا الحاج دھنی بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد منعقدہ مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) انتخابی امور کے لئے پانچ افراد کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو انتخابی امور میں کام کرے گی۔

(۲) شہر کندہ کوٹ کا سہ سالہ انتخاب۔ امیر ضلع مولانا فقیر محمد صاحب کو مقرر کیا گیا اور ناظم رشید احمد صاحب سوال۔ باقی انتخاب عہدیداران امیر صاحب کے سپرد کیا گیا۔

(۳) گذشتہ کارروائی پر سرگرمی سے عمل کرنا اور ان پر عملی قدم اٹھانا۔ (محمد اعظم ناظم دفتر کندہ کوٹ)

خط و کتابت کرتے وقت
اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع ڈویژن راولپنڈی کا تنظیمی دورہ

راولپنڈی ۲۸ر جون۔ تحصیل کوہ مری کی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے تیسری سالانہ کانفرنس ۲۲-۲۳ر جون کو منعقد ہوئی۔ عہدہ داران، اراکین اور معاونین جمعیۃ کا خصوصی اجلاس ۲۲ر جون کو ہوا۔ بعد از نماز عصر مدرسہ ربانیہ کے وسیع ہال میں اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شروع ہوا۔ آپ نے اپنے صدارتی خطاب میں حاضرین سے جماعتی تنظیم، بزرگان دین اور اسلاف کرام کے مجاہدانہ کارنامے بیان فرمائے بعد ازاں ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں جمعیۃ کی تنظیم کی ضرورت اور اس کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مولانا نے کوہ مری کے غیور مسلمانوں کو ہر ہر قریہ میں جمعیۃ کی شاخیں اور دفاتر قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مولانا نے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب تشریف لائے۔ آپ کی دعا پر مغرب کی اذان کے ساتھ یہ خصوصی اجلاس ختم ہوا۔

رات کو بعد نماز عشاء مولانا عبدالحکیم صاحب نے دو گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ قریباً سات کے ایک بجے یہ نشست ختم ہوئی۔

۲۳۔ جون کو کانفرنس کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جس سے مولانا عبدالحق صاحب راولپنڈی اور مولانا محمد اسحاق صاحب کھٹانہ گوجرانوالہ نے خطاب فرمایا۔ بعد از نماز ظہر جو کہ اجلاس زیر صدارت جناب حافظین شیخ التفسیر منعقد ہوا۔ بقیۃ السلف مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی تقریر سے مجمع کثیر مستفید اور مستفیض ہوا۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں تین سے پانچ بجے تک تقریر فرمائی۔ آپ نے خاندانی منصوبہ بندی، فتنۂ ارتداد، انکار ختم نبوت جھٹکائی۔ بے حیائی اور مغربیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے خطرناک نتائج مشرقی وسطیٰ کی صورت حال اور پاکستان کے استحکام جیسے اہم موضوعات پر مدلل تقریر کی۔ آپ کے بعد جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جمعیۃ میں تحویلیت کی ترغیب دیتے ہوئے عوام کو جمعیۃ سے ہر طرح کے تعاون کے لئے فرمایا۔

نماز عصر کے بعد ہزاروں افراد کی تعداد میں نائب امیر مرکزیہ جناب مولانا عبیداللہ صاحب انور نے اپنے دست باسعادت سے جمعیۃ کا جھنڈا لہرایا۔

نماز عشاء کے بعد مولانا محمد الیاس صاحب لاہوری نے خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن "اورہ" تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک گھنٹہ کے لئے گھوڑا گلی قیام فرمایا اور جمعیۃ کی دعوت دی۔

بعد نماز ظہر اورہ کے مرکزی مقام پر دینی مدرسہ کی پہلی سالانہ کانفرنس کی دوسری نشست سے ساڑھے تین بجے سے چھ بجے تک خطاب فرمایا۔ اس سفر میں مولانا عبدالحق صاحب راولپنڈی۔ مولانا محمد اسحاق صاحب کھٹانہ گوجرانوالہ اور مولانا حافظ غلام محمد صاحب جالندھری بھی شریک تھے (عبدالبر ناظم نشر و اشاعت دفتر جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن)

ڈبتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

مودودی جماعت جھوٹ بولنے میں یوں تو پہلے بھی کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ لیکن کچھ دنوں سے یہ لوگ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابرین کو بدنام کرنے اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگا کر اپنی سامراج دوستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی سامراج دوستی اب بالکل واضح ہو چکی ہے۔ مودودی پارٹی کے ایک سرکردہ رکن نے نوائے وقت میں "ویٹ نام جل رہا ہے" کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس سے ان کی سامراج دوستی واضح ہو گئی تھی۔ لیکن اب یوم فلسطین کے موقع پر ان کی سامراج دوستی سے بالکل پردہ ہٹ گیا ہے۔ اب یہ لوگ بوکھلاہٹ کا مرقع بنے ہوئے ہیں اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق بنتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابرین پر سوشلزم وغیرہ کے الزامات عائد کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ چنانچہ نوشہرہ صدر کے ایک شخص عبدالحکیم نے ۲۵۔ جون راولپنڈی کے "نوائے وقت" میں ایک خبر جمعیۃ علماء اسلام سے علیحدگی کے عنوان سے شائع کرائی۔ جس میں خود کو جمعیۃ کا ممتاز رکن ظاہر کیا اور اکابرین جمعیۃ پر سوشلزم کی حمایت کا مضحکہ خیز الزام لگا کر اس کو جماعت سے علیحدگی کی وجہ بتلایا۔ اس کی تردید ناظم جمعیۃ نوشہرہ کی طرف سے کر دی گئی۔ ۲۷ر جون نوائے وقت ۲۸ر جون اور بانگ حرم ۲۹ر جون میں کر دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ فقیر احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کی معرفت ایک نوٹس اس کے نام جاری کیا گیا۔ اس نوٹس کے جواب میں مندرجہ ذیل "معافی نامہ" موصول ہوا ہے۔ جس پر دو شاہدین جناب حکیم خلیل احمد صاحب نوشہرہ اور جناب عبدالرزاق صاحب نوشہرہ کے دستخط ہیں۔

نقل معافی نامہ

"نوائے وقت راولپنڈی کی اشاعت مورخہ ۲۵ر جون ۶۸ء میں میں نے جو مضمون بعنوان "جمعیۃ علماء اسلام سے علیحدگی" شائع کرایا تھا۔ جس میں خود کو جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کا ایک ممتاز رکن ظاہر کیا تھا اور اکابرین جمعیۃ پر دروغ بردہ سوشلزم کی حمایت کا الزام لگایا تھا۔ میں اپنے اس بیان سے رجوع کرتا ہوں اور اپنی اس غلط بیانی کا اقرار کرتے ہوئے واضح کرتا ہوں، کہ میرا کبھی بھی جمعیۃ علماء اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر دین اسلام کے اکابر ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابرین کے خلاف دانستہ غلط پروپیگنڈے کی معافی چاہتا ہوں۔ فقط

مستری عبدالحکیم

(عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ راولپنڈی)

ساہی وال

جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۹ر ربیع الثانی ۸۸ھ جمعیۃ کے دفتر میں بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد شریف صاحب خطیب فرید ٹاؤن۔ مولانا قاری محمد بشیر صاحب خطیب فرید ٹاؤن اور ماسٹر نذیر صاحب نائب امیر منتخب ہوئے۔ بعد ازاں امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال نے ماہانہ رپورٹ پیش کی اور اخراجات کا بجٹ پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد ذکریا صاحب نے ۱۹ر جولائی ۶۸ء بروز جمعہ کے لئے ایک جلسۂ عام کی تجویز پیش کی۔ جو صاحب صدر کی پرزور تائید کے ساتھ منظور ہوئی اور اس کا اعلان کر دیا گیا۔ سوا نو بجے دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

خان پور

مورخہ ۳ر ربیع الثانی کو بمقام بستی مومن تحصیل خان پور بروز اتوار زیر صدارت میاں عبدالرشید صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد لقمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن نے دو گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور ملکی حالات پر تبصرہ فرمایا

مورخہ ۴ر ربیع الثانی بروز سوموار کو بستی شیخ تحصیل لیاقت پور میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب فرمایا اور لوگوں کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

مورخہ ۵ر ربیع الثانی بروز منگل کو پکا لاڑاں میں مولانا موصوف نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا جس میں جمعیۃ کا پروگرام پیش فرمایا اور کہا کہ اس وقت ملک میں صحیح نمائندہ جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہے جو ملک میں صرف اسلام اور نظام محمدی چاہتی ہے اس

دی ن

قافلہ

اسلام

م ح ا ذ

منزل بہ منزل

دورہ میں جناب عبدالکریم صاحب شاکر اور عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر خان پور بھی شریک رہے۔ ان تمام اجلاسوں میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) ایڈیٹر چٹان جناب شورش کاشمیری اور باقی تمام علماء کرام و تمام سیاستدانوں سے غیر مشروط طور پر پابندی ختم کی جائے۔ نیز چٹان اور پریس کو واگذار کیا جائے۔

(۲) منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث کے لٹریچر کو ضبط کر کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کر کے اس کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے

(۴) یہ اجلاس مرکزی کانفرنس کی تمام قراردادوں کی تائید کرتا ہے۔

(عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر خان پور)

سانگھڑ

۲۵ر جون کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس مدرسہ تعلیم القرآن حسینیہ شہداد پور میں بعد نماز عصر زیر صدارت حضرت مولانا تاج محمد صاحب حنیفی منعقد ہوا جس میں ضلعی عہدیداران و اراکین جمعیۃ کے علاوہ ضلع نواب شاہ و حیدرآباد ڈویژن کے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ قاری جمیل احمد کی تلاوت قرآن پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی گئی اور مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئیں۔

(۱) ضلعی دفتر ٹنڈو آدم کے لئے ایک ناظم کی ضرورت ہے جو نشر و اشاعت و دیگر دفتری کام کو انجام دے سکے چنانچہ اس کی ذمہ داری ماسٹر اصغر علی پر ڈالی گئی۔

(۲) جمعیۃ کی ضلعی میٹنگ بجائے شہروں کے دیہاتوں میں ہونی چاہیئے۔ آئندہ اجلاس گھٹ باغ جنوبی براستہ سانگھڑ مدرسہ شمس الہدیٰ میں ہوگا۔

(۳) جمعیۃ کی دعوت اور اس کے اغراض و مقاصد کے متعلق سندھی زبان میں لٹریچر چھپوانے کے لئے ضلعی فنڈ کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا یہ اجلاس اسرائیل کی جارحانہ کارروائی۔ بیت المقدس اور دیگر مقبوضہ عرب علاقوں پر ناجائز قبضہ کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے عرب ممالک کو پوری پوری ہمدردی و دلی تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے عرب مسلمانوں کی حمایت اور سامراجیوں کے خلاف کئے گئے مظاہروں، جلسوں جلوسوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور خصوصاً قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کے کارناموں کو قابل صد مبارکباد تصور کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتے ہوئے کفر و ارتداد کے سیلاب کو روک کر ملک کو تباہی و بربادی سے بچایا جائے

(۴) یہ اجلاس روہڑی کینال میں شگاف پڑ جانے سے علاقہ میں جو نقصانات ہوئے ہیں۔ اس پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بچے کھچے مصیبت زدگان کے آباد کرلے اور ان کی معقول امداد کرنے میں خصوصی توجہ دے۔

(۵) یہ اجلاس آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری ہفت روزہ چٹان کی بندش، پریس کی ضبطی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے۔ ہفت روزہ چٹان اور اس کے پریس کو واگذار کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس رہنمایان مرکزی جمعیۃ کی طرف سے شورش کاشمیری کے مقدمہ میں تعاون پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۷) یہ اجلاس ملک میں قرآن سنت کے نفاذ کے لئے علماء حقہ پر اعتماد رکھتے ہوئے مکمل تعاون کا اعلان کرتا ہے

(۸) یہ اجلاس روڑا کینال کے ٹوٹنے سے اس سیلاب میں کام آنے والے تمام مردوزن کے لئے مغفرت اور مصیبت زدگان و پسماندگان کے لئے صبر و تحمل کی دعا کرتا ہے۔ (ناظم عمومی جمعیۃ ضلع سانگھڑ محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم)

ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۸ر جون بروز جمعہ یہاں مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اُن کے بعد جو بھی نبوت کا دعوے کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کذاب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلعم کے بعد نبوت کے مدعی کو جو مجدد اور مسلمان سمجھے گا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی وہ واحد جماعت ہے جو یہاں نظام اسلام چاہتی ہے اور اس کے لئے شب و روز کوشش کر رہی ہے۔ حضرت موصوف نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ جمعیۃ کا مقصد وحید ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہے

یکم جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی منعقد ہوا۔ جس میں ناظم جمعیۃ قاری عبدالقادر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ فلم خانۂ خدا کے خلاف ملک بھر میں ہر حلقہ کی طرف سے احتجاج ہوا ہے مگر حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ چنانچہ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فلم خانہ خدا کو فوراً بند کیا جائے۔ اور اس پر لکھی ہوئی آیت کو فوراً مٹنے سے روکا جائے

ناظم مرکزی کا دورہ سکھر

مورخہ ۲۸ر جون کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چند گھنٹوں کے لئے سکھر تشریف لائے اور نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد سکھر میں عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن، خواجہ شہاب الدین اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ پر سخت تنقید کی۔ اور نئے نئے فتنوں سے عوام کو آگاہ کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

دفتر کا افتتاح

۲۸ر جون بعد نماز عشاء حلقہ بگہ محلہ باغ حیات علی شاہ سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر و دارالمطالعہ کا افتتاح ناظم مرکزی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے کیا۔ اور مختصر سی تقریر میں آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام الناس کو مطلع کیا۔

شہر سکھر کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ انتخابی اور تنظیمی لحاظ سے شہر کو گیارہ وارڈوں میں تقسیم کر کے ہر وارڈ میں مستقل دفتر و دارالمطالعہ قائم کئے جائیں۔

(امام الدین ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام گھکھڑ

کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام گھکھڑ کا اجلاس جناب زاہد گھکھڑوی کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

امیر	صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری
نائب امیر ۱	مولوی محمد رمضان صاحب
نائب امیر ۲	ملک محمد اختر صاحب
ناظم اعلیٰ	منظور احمد صاحب بٹ
ناظم	بشیر احمد صاحب لدھیانوی
خازن	ملک محمد یوسف صاحب
ناظم نشر و اشاعت	حافظ محمود اختر

(محمود اختر)

مستورات کیلئے

منتخب احادیث

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور اپنے کو برے کام سے بچایا۔ یعنی بدکاری نہیں کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی اور اس کا کہنا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دیندار بیوہ عورت کا خطاب آسمانوں میں شہید ہو جاتا ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بغیر شدید ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت مرگئی اور اس کا خاوند اس کی زندگی میں اس سے خوش رہا وہ بلاشبہ جنت میں داخل ہوگی۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے، جو اپنے خاوند کو خوش کرتی ہے۔ جب وہ اس کو دیکھتا ہے اور اس کا کہنا مانتی ہے۔ جب وہ کوئی حکم کرتا ہے اور اپنے مال وجان میں اس کے خلاف نہیں کرتی جس سے اس کو رنج پہنچے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو بھی عورت یا مرد کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان بگاڑ ڈلوا دے وہ ہماری امت سے خارج ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گذرتی ہے۔ ایسی عورت بدکار ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، تم نامحرم عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔
فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، نامحرم مردوں کے سامنے سنگار کرکے اترانے والی عورت قیامت کی اندھیری کی طرح ہے کہ اس کا کوئی نور نہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین نابالغ بچے مرجائیں اور وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے ایسی عورت جنت میں ضرور جائیگی۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں، جو اچھی صورت کی ہوں اور ان کا مہر تھوڑا ہو۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے عورتو! تم اپنے اوپر ضروری کرلو۔ سبحان اللہ لا الہ الا اللہ سبحان الملک القدوس پڑھنے کو اور گنتی کیا کرو تم انگلیوں پر بے شک یہ انگلیاں سوال کی جائیں گی۔ باتیں کرائی جائیں گی اور اللہ کی یاد سے خالی نہ رہنا ورنہ تم اس کی رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔

مشرقِ وسطیٰ کا مسئلہ جلد طے نہ ہوا تو نتائج خطرناک ہوں گے

نئی جنگ اسرائیل کو بہت مہنگی پڑے گی

صدر جمال عبدالناصر کا انتباہ

صدر ناصر نے کہا ہے کہ عرب جارحیت کے سامنے کبھی گھٹنے نہیں ٹیکیں گے اور مشرقِ وسطیٰ کا کوئی ایسا حل منظور کریں گے۔ جو انہیں فلسطینی عوام کے جائز حقوق سے محروم کرے صدر ناصر نے اعلان کیا کہ عرب ممالک اب پہلے سے زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں اور وہ اپنی جدوجہد کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقررہ مدت میں مشرقِ وسطیٰ کا مسئلہ حل نہ کیا گیا۔ تو اس کے خوفناک نتائج برآمد ہوں گے۔

صدر ناصر کل رات صدر ٹیٹو کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال کے تین اہم پہلو ہیں۔ پہلا یہ کہ مسئلہ اس امر کا خواہاں ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے بحران کا حل سیاسی بنیاد پر تلاش کیا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے سلامتی کونسل کی گذشتہ نومبر کی قرارداد کو منظور کر لیا تھا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گذشتہ جنگ میں عربوں کی شکست کو پھر دوہرایا جا سکتا ہے وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر اب جنگ ہوئی تو دشمن کو بہت مہنگی پڑے گی۔

صدر ناصر نے مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال کے تیسرے پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مشرقِ وسطیٰ کا بحران ایسا نہیں ہے کہ وہ شدید تر ہوتا چلا جائے اور کسی حل کے بغیر برسوں جاری رہے اور جسے سفارتی بات چیت کے ذریعے طول دیا جاتا رہے۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اب پہلے سے زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنی جدوجہد کو کامیاب بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقررہ مدت میں مسئلے کے حل کے لئے مثبت اقدامات نہ کئے گئے تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ اس موقعہ پر صدر ٹیٹو نے تقریر کرتے ہوئے تمام امن پسند ملکوں کی حکومتوں اور ترقی پسند طاقتوں سے اپیل کی کہ وہ عرب مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی افواج کی واپسی کے لئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں کیونکہ اسی طریقے سے اس مسئلے میں امن قائم ہو سکتا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کے بارے میں

روزنامہ **وفاق** کا

شاندار

جمعیۃ نمبر

منظر عام پر آچکا ہے

جس میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا محمد اجمل صاحب، قاری نورالحق صاحب قریشی۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب جمیل اطہر، بلال زبیری اور حافظ محمد حنیف سہارنپوری کے رشحاتِ فکر شامل ہیں

صفحات سولہ — آفسٹ طباعت — متعدد رنگین صفحات

سہ رنگا سرورق — قیمت چالیس پیسے

(ایک سو سے زیادہ پرچوں پر چالیس فیصد کمیشن)

جنرل مینیجر روزنامہ "وفاق"

(پوسٹ بکس ۶۱۵) ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۱۴)

اس بارے میں مفتی صاحب کے غلط نظریہ کی اصلاح کے لئے یہاں ان کے امام مودودی صاحب کی ہی عبارتیں پیش کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ حق بات ماننے میں مفتی صاحب کو زیادہ مشقت نہ اٹھانی پڑے۔

مودودی صاحب کی عبارت سے مفتی صاحب کی تردید

(ا) رسول کی حیثیت رسالت اور حیثیت شخصی پر بحث کرتے ہوئے منکرین حدیث کی تردید میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔ اس خدمت کو نبی اپنی شخصی اور خانگی زندگی میں بھی اسی طرح سرانجام دیتا رہتا ہے جس طرح اپنی سرکاری حیثیت میں۔ اور کسی معاملہ میں بھی اگر اس کے قدم کو ذرا سی لغزش ہو جاتی ہے تو اس کو فوراً تنبیہ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی خطا صرف اسی کی خطا نہیں بلکہ ایک پوری امت کی خطا ہے ..... لہذا اس کا خطا اور غلطی سے محفوظ ہونا لازم ہے۔ تاکہ کامل اعتماد کے ساتھ اس کی پیروی کی جا سکے۔ (تفہیمات جلد اول ص ۲۳۶/۲۳۷)

(ب) اس بحث میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔ ان اصولی ارشادات سے اور اوپر کی واقعاتی مثالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زندگی کو ٹھیک ٹھیک معیار مطلوب پر قائم رکھنے کی ذمہ داری خود اپنے اوپر لی ہے۔ اور اس نے اس بات کا سخت اہتمام کیا ہے کہ نبی سے جو لغزش بھی سرزد ہو جائے۔ اس کی فوراً اصلاح کرے۔ خواہ وہ لغزش کسی ذاتی معاملہ میں ہو یا پبلک معاملہ میں۔ (تفہیمات جلد اول ص ۲۴۵)

فرمایئے جب مودودی صاحب نے تصریح کر دی کہ نبی کی ہر لغزش کی اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضروری ہوتی ہے۔ خواہ اس کا تعلق ذاتی معاملہ سے ہو یا پبلک معاملہ سے۔ تو مفتی محمد یوسف صاحب کا یہ فرمانا غلط ہو جائے گا کہ صرف اس لغزش کی اصلاح کی جاتی ہے۔ جس کا تعلق شرعی احکام کے استنباط سے ہوتا ہے۔

(ج) گو مودودی صاحب نے یہاں واضح کر دیا ہے کہ انبیاء کی ہر قسم کی لغزش کی اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوراً کی جاتی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ اپنی اس تصریح کے باوجود بھی وہ دجال کے بارے میں اس بات پر مصر ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں جو باتیں اپنے قیاس سے ارشاد فرمائی ہیں ان کی اصلاح اللہ تعالیٰ نے کی ہی نہیں ؎

خود آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(د) مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

کسی چیز کے متعلق یہ خیال اور شبہ ظاہر کرنا کہ ممکن ہے کہ یہ فلاں چیز ہو، تو اس میں سرے سے کوئی حکم اور فیصلہ ہے ہی نہیں کہ اس کو صحیح یا مبنی بر خطا کہہ سکیں نہ اس قسم کے معاملات میں تنبیہ و تصحیح کی حاجت ہے۔ آخر تأبیر نخل کے معاملے میں کون سی وحی نازل ہوئی تھی الخ

الجواب:۔

کسی چیز کے متعلق کوئی شبہ اور خیال ظاہر کرنے میں گو کوئی اور فیصلہ نہیں ہے۔ لیکن اس سے چونکہ یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ حضور اس بارے میں شک میں رہے جیسا کہ دجال کے بارے میں مودودی صاحب نے لکھا ہے۔ اس لئے اس کی بھی اصلاح ضروری ہے تاکہ کسی مومن کو یہ غلط فہمی نہ رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فلاں معاملہ میں ہمیشہ شک میں رہے۔ کیونکہ اس سے دوسرے امور میں بھی اعتماد اٹھ سکتا ہے۔ اور مفتی صاحب کا یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ نہ اس میں سرے سے کوئی اور فیصلہ ہے ہی نہیں کہ اس کو صحیح یا مبنی بر خطا کہہ سکیں۔ کیونکہ تمیم داری کی روایت میں گو بقول مفتی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قیدی شخص کے متعلق دجال اکبر ہونے کا کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی مودودی صاحب نے یہ حکم لگا دیا کہ:۔ دجال کے بارے میں حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا؟ اب مفتی صاحب کو سچا مانیں یا مودودی صاحب کو۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

تأبیر نخل کا واقعہ

مودودی صاحب نے بھی دجال کے مسئلہ کے تحت لکھا ہے کہ:۔ "اس اصولی حقیقت کو تابیر نخل والی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود واضح فرما چکے ہیں"۔

(علمی جائزہ ص ۳۷۵ بحوالہ رسائل و مسائل حصہ اول طبع ثانی ص ۵۰)

اور اوپر کی عبارت میں خود مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں:۔ "آخر تأبیر نخل کے معاملہ میں کون سی وحی نازل ہوئی تھی"۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ دجال کی بحث میں تأبیر نخل کے واقعہ کو تائید میں پیش کرنا۔ ان کی جہالت ہے یا تلبیس کیونکہ دجال کا مسئلہ خالص شرعی ہے۔ اور دجال کا ظہور و خروج قیامت کی علامات میں سے ہے۔ لیکن برعکس اس کے تأبیر نخل کا واقعہ محض دنیوی اعتبار سے ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے۔ وقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل یقول یلقون النخل فقال ما تصنعون قاموا لنا نصفہ قال لعلکم تفعلوا کان خیراً قال فترکوہ فنقصت او قال فنقصت قال فذکروا ذالک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیئ من دینکم فخذوا بہ و اذا امرتکم بشیئ من رائی فانما انا بشر (مسلم شریف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ کھجور کے درختوں میں گابھا لگاتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم کیا کرتے ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اس طرح کیا کرتے تھے تو فرمایا کہ اگر تم اس طرح نہ کرو تو بہتر ہو۔ اس پر لوگوں نے گابھا لگانا چھوڑ دیا، تو پھل کم آیا۔ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ بیشک میں ایک انسان ہوں۔ جب میں تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اس کو لے لو۔ اور جب میں تم کو اپنی رائے سے کوئی حکم دوں۔ تو بیشک میں انسان ہوں"۔

ظاہر ہے کہ درختوں کو گابھا لگانے کا تعلق دین سے نہیں ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق عمل کرنے میں اگر پھل کم آیا تو اس واقعہ کو علم غیب کی نفی کی دلیل میں تو پیش کیا جا سکتا ہے لیکن دینی معاملات میں حضور کی رائے اور اجتہاد کے مسئلہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ب) مفتی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ:۔ "آخر تأبیر نخل کے معاملے میں کون سی وحی نازل ہوئی تھی"۔ اس کے جواب میں ہم عرض کرتے ہیں کہ جب تجربہ سے اس کی اصلاح ہو گئی۔ تو پھر وحی کی اس میں کیا ضرورت تھی۔ بالخصوص جبکہ یہ معاملہ دنیا کا تھا۔ لیکن اس سے یہ تو نہیں لازم آتا کہ شرعی احکام کے علاوہ دوسرے امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا پر باقی رہنا محال نہیں ہے جیسا کہ مفتی صاحب کا نظریہ ہے

دجال کے بارے میں چار مذاہب

مفتی صاحب نے دجال کے بارے میں چار مذاہب نقل کئے ہیں۔ چنانچہ محدثین کے مذاہب کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ:۔

"صحابہ کرام کے بعد جب ہم محدثین کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ان میں بھی دجال کی شخصیت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور کسی ایک شخص کے دجال اکبر ہونے پر وہ متفق نہیں ہیں۔ بلکہ اس بارے میں ان کے ہاں تین مشہور مذاہب پائے جاتے ہیں۔ بعض ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ دجال ابن صیاد ہے اور بعض دوسرے محدثین کا مذہب یہ ہے کہ ابن صیاد اگرچہ مختلف دجالوں میں سے ایک دجال ضرور تھا۔ مگر وہ دجال ہرگز نہ تھا۔ جو قیامت کے قریب ایک علامت کے طور پر ظاہر ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں

Scanned with CamScanner

مارا جائے گا۔ یہ دجال وہ شخص ہوگا۔ جو جزیرے میں مقید ہے۔ اور تمیم داری کی اس سے ملاقات ہو چکی ہے تیسرا مذہب یہ ہے کہ دجال اکبر کوئی انسان نہیں بلکہ ایک شیطان ہے۔ جو یمن کے بعض جزیروں میں قید کیا گیا ہے اور جب اس کے خروج کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے آزاد کرے گا اور پوری امت کے لئے باعث فتنہ بنے گا۔ اس اختلاف سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ شخصیت دجال کا مسئلہ کوئی قطعی مسئلہ نہیں ہے اور نہ پوری امت میں متفق علیہ ہے"۔
(علمی جائزہ ص۳۳۳)

پھر اس کے بعد مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"اوپر کے تین مذاہب کے بعد شخصیت دجال کے بارے میں چوتھا مذہب یہ رہ جاتا ہے کہ دجال اکبر کوئی ایسا معلوم و موجود شخص نہیں ہے۔ جس کے بارے میں حضور نے یقطعی فیصلہ فرمایا ہو۔ کہ یہی شخص دجال اکبر ہوگا۔ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو آکر قتل کرینگے بلکہ دجال ایک نامعلوم شخص ہے۔ جو قیامت کے قریب امت کے لئے ایک عظیم فتنہ بن کر ظاہر ہوگا۔ اور ان صفات کا حامل ہوگا۔ جو صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ پھر آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما کر اسے قتل کرینگے"۔ اصول شریعت اور مسلمات دین کے پیش نظر ہم اس مسئلہ میں اپنی دیانتدارانہ رائے یہ رکھتے ہیں کہ اقرب الی الصواب یہی آخری مذہب ہے۔

اسلامی عقیدہ

آخر میں مودودی عقیدت کے جوش میں بے قابو ہو کر لکھتے ہیں کہ:۔

"میرا دعویٰ ہے کہ اصول دین اور مسلمات شریعت کی روشنی میں دجال کے متعلق اگر صحیح اسلامی عقیدہ اگر ہو سکتا ہے تو وہ صرف وہی عقیدہ ہے۔ جو مولانا مودودی نے اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے۔ اور جو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں وہ خواہ مخواہ ایک سیدھی بات میں ٹیڑھ نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں"۔ (علمی جائزہ ص۳۸۴)

الجواب:۔

(ا) مفتی صاحب نے پہلے تین مذاہب کے متعلق تو حوالجات پیش کر دیئے کہ فلاں فلاں ائمہ دین اور محدثین امت ان کے قائل ہیں۔ بلکہ صحابہ کے مذاہب بھی نقل کر دیئے۔ لیکن اپنے اس آخری چوتھے مذہب کو صرف مودودی صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ یہ نہیں بتلایا، کہ اس چوتھے مذہب کے قائل کون کون محدث اور کون کون صحابی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مودودی صاحب کا مذہب سلف و خلف سے جدا ہی ہے۔

(ب) مفتی صاحب نے پہلے تو مودودی صاحب کے اس مذہب کو اقرب الی الصواب لکھا۔ جس کا مآل دوسرے مذاہب پر اس کو راجح قرار دینا ہے۔ لیکن غلو فی المودودیت کا تقاضا صرف راجح و مرجوح پر کب برقرار رہنے دیتا تھا۔ ایک آہنی قدم رکھا اور بلا تکلف یوں رقمطراز ہوئے کہ:۔

دجال کے متعلق اگر صحیح اسلامی عقیدہ کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف وہی عقیدہ ہے۔ جو مولانا مودودی نے اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے"۔

یہ الفاظ حصر کے ہیں جن سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مذکورہ پہلے تین مذاہب اسلامی صحیح عقیدہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہیں اور صرف حق مودودی صاحب کا عقیدہ ہے۔ حالانکہ مذکورہ تینوں مذاہب نہ صرف محدثین بلکہ بعض مذہب صحابہ کرام کے بھی ہیں۔ لہٰذا مفتی صاحب نے دجال کے بارے میں بعض صحابہ کرام کے مذاہب کو بھی باطل قرار دے دیا۔ تو فرمائیے دجال کے بارے میں مودودی مذہب صرف فروعی حد تک رہا یا اصولی حد تک رہا یا اصولی اور بنیادی بن گیا۔ کیونکہ فروعی مسائل میں صرف اپنے مذہب کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب کو بالکل خلاف حق اور باطل نہیں قرار دیا جاتا چہ جائیکہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

چیلنج

مفتی محمد یوسف صاحب نے اسلامی عقیدہ کے متعلق یہ تصریح کر دی ہے کہ:۔ شریعت مقدسہ میں ہم کو جو اسلامی عقائد معلوم ہو چکے ہیں ان کی یہ خاصیت ہے کہ امت کے اسلاف ان میں مختلف نہیں بلکہ متفوح ہوا کرتے ہیں۔ بعد دجال کی شخصیت کے بارے میں اسلاف بیحد مختلف ہیں اور کسی ایک شخص کے دجال اکبر ہونے پر متفق نہیں ہوئے ہیں" الخ (علمی جائزہ ص۳۴۴)

ہمارا سوال یہ ہے کہ جب دجال کے بارے میں اسلاف امت میں بیحد اختلاف ہے اور اسلامی عقیدہ کی یہ خاصیت ہے کہ امت کے اسلاف اس میں مختلف نہیں بلکہ متفق ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر آپ اپنی تحریر کردہ تعریف کی بنا پر یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ مولانا مودودی کا عقیدہ ہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ مودودی صاحب کے اس مذہب پر اسلاف امت کا اتفاق ہے۔ اور اگر آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے اور نہ ہی آئندہ انشاء اللہ یہ ثابت کر سکیں گے۔ تو کیا مودودی مذہب و عقیدہ کے معاملہ میں اسلامی عقیدہ کی مذکورہ خاصیت کا حکم بدل جاتا ہے؟ مفتی صاحب ذرا انصاف فرمائیں۔ اس سے زیادہ بھی کوئی کھلی ہو سکتی ہے۔ جس کا آپ مودودی صاحب کے معاملہ میں مظاہرہ فرما رہے ہیں۔

مسئلہ معیار حق

مفتی محمد یوسف صاحب نے اپنی کتاب "علمی جائزہ" کے باب چہارم میں بعنوان "تنقید اور معیار حق کا مسئلہ" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معیار حق ہونے یا نہ ہونے پر مفصل بحث کی ہے اور تعجب ہے کہ اس بحث میں انہوں نے شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ رد مودودیت میں اس مسئلہ پر سب سے پہلے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے قلم اٹھایا ہے اور مودودی دستور اور عقاید کی حقیقت ایک مستقل رسالہ اسی بحث کی تحقیق میں تالیف فرمایا ہے۔ جس میں ضمناً عصمت انبیاء کی بحث بھی آگئی ہے۔ اور اس رسالہ کا مقدمہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم نے نہایت محققانہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں معیار حق "تنقید" اور ذہنی غلامی پر مدلل بحث کی ہے۔ اور معیار حق کا مسئلہ سمجھنے کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ نہ صرف عام تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ علماء کرام کے لئے بھی بہت زیادہ مفید ہے۔ ترکیا مفتی صاحب موصوف نے حضرت مدنی قدس سرہٗ کی اس کتاب اور اس کے مشتملات کا تذکرہ اس لئے نظر انداز کر دیا ہے کہ ناواقف قارئین کو صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کے عقیدہ کا وزن نہ معلوم ہو سکے اور وہ یہ سمجھیں کہ اس مسئلہ میں مودودی صاحب سے اختلاف کرنے والے کوئی عام مولوی صاحبان ہیں۔ جن کا مقصد محض مودودی صاحب کی مخالفت کرنا ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب نے یہ لکھ بھی دیا ہے کہ:۔ "اس کو گمراہی کہنے کی جسارت وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو مولانا مودودی اور جماعت اسلامی سے تعلق واسطے کا بیر رکھتا ہے۔ یا پھر وہ اس مسئلہ کی نزاکت سے بھی واقفیت نہیں رکھتا ہے"
(علمی جائزہ ص۴۶۲)

مودودی عقیدہ گمراہی ہے

شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ نے معیار حق کے بارے میں مودودی عقیدہ کے متعلق آخر میں یہ تصریح فرما دی ہے کہ:۔

خلاصہ یہ کہ مودودی صاحب کا یہ دستوری نمبر ۱ لہٰذا اس کا عقیدہ نہایت غلط اور مخالف قرآن و حدیث اور مخالف عقاید اہلسنۃ والجماعۃ اسلاف کرام ہے جس سے دین اور اسلام کو انتہائی ضرر اور نقصان عارض ہوتا ہے۔ لوگوں کو اس سے احتراز ضروری ہے"۔
(مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت ص۶۴)

اب مفتی صاحب ہی فرمائیں کہ کیا حضرت مدنی کو بھی بقول آپ کے:۔ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی سے خدا واسطے کا بیر ہے یا پھر وہ اس مسئلہ کی نزاکت سے بھی واقفیت نہیں رکھتے"۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ اپنی کتاب میں حضرت مدنی کی مدح میں یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ:۔ "یہ حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم نہ صرف یہ کہ اپنے وقت میں علوم شریعت کے ایک ماہر محقق اور متبحر عالم تھے بلکہ اسرار شریعت اور علم تصوف میں بھی شیخ کامل اور مسلم امام تھے۔ آپ کی دیانت و للہیت تمام علمی اور اسلامی حلقوں میں مسلم تھی جرأت اور خدا ترسی میں خلوص اور تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے"
(علمی جائزہ ص۷۵)

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

ملتان میں جمعیۃ کے مرکزی دفتر کا افتتاح

ملتان ۱۲ جولائی۔ آج سہ پہر ساڑھے پانچ بجے جمعیۃ کے مرکزی دفتر کا افتتاح امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ نے جمعیۃ کا سفید اور سیاہ دھاریوں والا پرچم فضا میں لہرا کر کیا۔ جوں ہی حضرت الامیر مدظلہ نے پرچم کو فضا میں لہرایا تو ملتان کی فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

مرکزی دفتر لوہاری دروازہ کے قریب قائم کیا گیا ہے۔ آج افتتاحی تقریب میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ اور ناظم عمومی حضرت مفتی محمود کے علاوہ ملتان ڈویژن کے مختلف علاقوں سے ڈویژنل کانفرنس کی خاطر آئے ہوئے مندوبین مقامی علماء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔ جن سے امیر مرکزیہ نے خطاب فرمایا جمعہ کی نماز سے قبل بھی جامع مسجد مدرسہ قاسم العلوم میں ایک عظیم اجتماع سے حضرت امیر مرکزیہ اور حضرت ناظم عمومی نے خطاب فرمایا۔

صبح دس بجے مقامی جمعیۃ کے دفتر میں ڈویژنل جمعیۃ کے زیر اہتمام تربیتی کورس ہوا جس میں ڈویژنل مندوبین سے حضرت مفتی صاحب مدظلہ اور جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایم اے ایل ایل بی ناظم عمومی ملتان ڈویژن نے خطاب فرمایا۔

رات کو قلعہ کہنہ میں جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کے زیر اہتمام ڈویژنل کانفرنس زیر صدارت مولانا قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال منعقد ہوئی جس میں حضرت الامیر اور حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ نے عوام سے خطاب فرمایا اور جناب جانباز مرزا، جناب سعید علی ضیاء جناب ماہی صاحب اور حافظ نور محمد نے نظمیں پڑھیں۔ جناب قاری نور الحق صاحب قریشی نے ڈویژنل جمعیۃ کی طرف سے طویل و عریض قراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں۔ قراردادوں کی تفصیل آیندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(رپورٹ زاہد گکھڑوی)

سب انسپکٹر سلانوالی کو مبارکباد

ملک صاحب حال ہی میں تھانہ سلانوالی میں تشریف لائے ہیں۔ آتے ہی ان سے اللہ نے ایک نیکی کا کام سرانجام دلایا ہے۔ کیوں نہ ہو، ملک صاحب صلوٰۃ و سلام کے پابند ہیں۔ اپنی جائز تنخواہ پر ہی گذر اوقات کرتے ہیں۔ علاقہ کی ایک آوارہ عورت جو شہر کے ماحول کو کئی روز سے خراب کر رہی تھی۔ محترم ملک صاحب نے اس کا غنڈہ ایکٹ میں چالان کر کے بدمعاشی کو للکارا ہے۔ ملک صاحب کے اس کارنامے سے عوام اور علماء کرام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اہل شہر اور علماء جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کی جانب سے ملک صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس سے بڑھ کر نیکی کا کام لیں اور وہ بدی کا انسداد کر کے عوام کی دعائیں لیں۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی حافظ محمد ادریس پانی پتی)

ضروری گذارش

کچھ دنوں سے پوسٹ کارڈ کی قیمت ۷ پیسے کی بجائے دس پیسے ہو گئی ہے۔ بعض حضرات ابھی تک ۷ پیسے والا کارڈ دفتر کو بھیج رہے ہیں۔ جس سے دفتر کو فی کارڈ ۶ پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ آئندہ دس پیسے کا کارڈ ارسال کیا جائے۔ بصورت دیگر بیرنگ واپس کر دیا جائے گا۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

درسِ حدیث

(از حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن سرگودھا)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الاودی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغتنم خمسًا قبل خمس شبابک قبل حرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک ۔ (ترمذی شریف)

ارشاد گرامی ہے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ حَرَمِكَ فرمایا کہ اپنی جوانی کے ایام کو جو کہ عمل کے لئے موزوں ترین ایام ہیں۔ رب العزت کی عنایت عظیم خیال کر کے بڑھاپا آنے سے قبل میدانِ عمل میں سبقت حاصل کر لو حقیقت یہ ہے کہ جوانی ایک ایسی انمول نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ انسان غریب ہو یا امیر، زندگی ہو تو جوانی بہرحال آتی ہے اور پھر اس دور میں قویٰ کی قوتِ عمل کا جوش قوتِ برداشت ایسے جوہر ہیں۔ جو کہ بڑھاپے میں یقیناً ناممکن ہیں۔ نماز میں طولِ قیام، کثرتِ تلاوت قرآن مجید۔ اذکار و وظائف تہجد اوابین جہاد فی سبیل اللہ اشاعتِ اسلام کے لئے حرب و ضرب، بھوک و پیاس کی برداشت و دیگر تمام قسم کی مشکلات جو دین کے راستہ میں درپیش ہوں، جوانی میں بخوبی برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ بڑھاپے میں جبکہ اعضاء مضمحل پڑ جاتے ہیں۔ انسان چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے فرمایا کہ جوانی کے ایام کو ضائع مت کرو کہ زمانہ لہو و لعب کھیل کود میں برباد کرنے کے بعد بڑھاپے میں سوائے حسرت و یاس کے اور کفِ افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

پھر فرمایا۔ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ کہ صحت الٰہی خداداد نعمت ہے جب زائل ہو جاتی ہے تو انسان کو اس کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ بڑھاپا کیوں نہ ہو۔ مگر صحت ہو تو پھر بھی آدمی کسی قدر گرتا پڑتا کچھ نہ کچھ عمل کر سکتا ہے۔ نماز فرض، نوافل قرآن پاک کی تلاوت، وظائف وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔ اولاد کی صحیح تربیت، ملک و ملت کے لئے اپنے تجربے کی روشنی میں صحیح رہنمائی قرآن حدیث کی بہت بڑی خدمت کر سکتا ہے۔ قوم کی قیادت کر سکتا ہے۔ غرضیکہ بہت سے اہم امور ہیں جو باوجود بڑھاپے کے انجام دے سکتا ہے۔ مگر بیماری کی صورت میں کہ کوئی قوت بھی صحیح معنوں میں ساتھ نہیں دیتی۔ تو انسان ان تمام خدمات سے عاری رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ارشاد نبویؐ ہے کہ اپنی صحت کے دور کو ضائع نہ ہونے دو کہ جب یہ دولت چھن جاتی ہے تو آدمی کہیں کا نہیں رہتا۔

پھر فرمایا۔ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ۔ یعنی اگر حق جل مجدہٗ نے دولت دی ہے تو اسے عیش پرستی میں ضائع مت کرو بلکہ ملک و ملت کے مفاد اور اطاعتِ خدا و رسول کے لئے صرف کر کے اپنے فرض سے سبکدوشی کے ساتھ دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک آدمی بڑھاپے اور مرض کے باوجود اگر دولتمند ہے، تو وہ ایسی حالت کے اندر بھی ایسی ملی اور دینی خدمات بجا لا سکتا ہے۔ ایک نادار آدمی جس کے پاس نانِ شبینہ بھی نہیں وہ ایسی خدمات کیسے کر سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ دولت کو بیجا صرف کر کے جواب دہ ہونے کی بجائے اسے ملک و ملت کے مفاد پر خرچ کرو اور اس دولت مندی کے ایام کو غنیمت جانو۔

پھر فرمایا۔ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ۔ اگر فرصت کے لمحات میسر آ جائیں تو پھر واہی تباہی فضول خرافات میں ضائع مت کرو بلکہ ایسے فراغت کے اوقات کو یادِ خداوندی میں صرف کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان پر اگرچہ ضعف و پیری طاری ہو اور اس کے ساتھ ناداری بھی ہو مگر مشغولیت زیادہ نہ ہو تو ایسے میں اور نہیں تو کم از کم دل و دماغ اور زبان کو تو کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ اگر اور نہیں صرف فراغت حاصل ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھو اور مشاغل کی کثرت سے (باقی صفحہ ۱۴ پر)

بقیہ مشرقی پاکستان میں

مصیبت زدگان کی امداد

پارسال جب سلہٹ میں سیلاب آیا تھا تو کارکنان جمعیۃ نے صوبائی جمعیۃ نے صوبائی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب کی قیادت میں ہزاروں روپے اور دیگر اشیا جمع کر کے مصیبت زدوں میں تقسیم کیں۔

چاٹگام کے طوفان کے زمانہ میں مرکزی جمعیۃ کا عطیہ صوبائی جمعیۃ کے کارکنوں نے متاثرہ علاقوں میں سفر کر کے مستحقین کو تقسیم کیا۔

پارسال کے قیامت خیز طوفان کے وقت صوبائی جمعیۃ کے قائد حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب نے اپنے گھر کے سامان خوردنی اور دیگر اشیا و متاثرہ علاقہ جا کر تقسیم کیں جس میں تقریباً بیس ہزار روپیہ کا سامان تھا۔

ڈھاکہ کے طوفان کے وقت بھی کارکنان جمعیۃ نے مصیبت زدوں اور متاثرہ دینی تعلیمی اداروں میں تقریباً دو ہزار روپیہ تقسیم کیا۔ عرب و اسرائیل کی جنگ کے بعد عربوں کے امدادی فنڈ میں کارکنان جمعیۃ نے حضرت مولانا مصنی اللہ صاحب نائب امیر صوبائی جمعیۃ کی قیادت میں آٹھ سو روپیہ جمع کیا اور دوسری دفعہ کارکنان کی کوشش سے ڈھائی ہزار روپیہ جمع کیا گیا۔

تعلیمی خدمات

صوبہ بھر کے تمام دینی مدارس کے ساتھ کارکنان جمعیۃ کی ہمدردی ہے۔ دینی مدارس کے بقاء اور ترقی کے لئے کارکنان جمعیۃ ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں جمعیۃ کے ایک پروگرام کے مطابق کارکنان جمعیۃ نے ڈھاکہ شہر میں سات مکاتیب قائم کئے۔ جن میں مسلمانوں کے بچے اور بچیوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے اور بعض مکاتیب میں تعلیم بالغاں کا بھی انتظام کیا گیا۔ صوبہ کے دوسرے علاقے میں بھی متعدد ابتدائی مدارس قائم کئے گئے اور بہت سے دینی مدارس کی سرپرستی کارکنان جمعیۃ کر رہے ہیں۔

ضلع سلہٹ میں صوبائی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب کی نگرانی میں سو سے زائد دینی مدارس چل رہے ہیں۔ دو سال کے قلیل عرصہ میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے جو ملکی و ملی خدمات انجام دی ہیں۔ وہ نہایت اختصار کے ساتھ قارئین حضرات کے سامنے پیش کرتے ہوئے کارکنان جمعیۃ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمات انجام دینے اور اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی توفیق عنایت کرے آمین! یا رب العالمین

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا حبیب الانور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

بقیہ درس حدیث

قبل ان اوقات میں اشاعت اسلام اور ملی مفاد کے لئے کوئی عملی صورت پیدا کر لو۔

پھر فرمایا: سَرِّحْ حَيَاءَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ یعنی اگر کچھ بھی میسر نہ ہو تو بھی زندگی ایک بے بہا نعمت ہے اس انمول دولت سے دینی نفع اٹھاؤ۔ اس لئے کہ زندگی ہے تو انسان کے لئے عملی صورت ممکن ہے۔ موت کے بعد تو انسان دار العمل سے باہر ہو جاتا ہے — اور دار المکافات میں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں اُسے جوابدہی تو کرنی ہے مگر توشۂ عمل مہیا کرنے سے سراسر قاصر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا فرمایا کہ اس حیاتِ مستعار کے اوقات عطیہ خداوندی اور غنیمت عظیمہ سمجھو۔ اگرچہ شباب نہ ہو، صحت نہ بھی ہو، دولتمندی نہ ہو۔ جاہ و فراغت نہ بھی ہو۔ مگر زندگی خود ایک عظیم نعمت ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس سے قبل کہ یہ وقت بھی جو تمہیں دیا گیا ہے ختم ہو جائے اور پھر سوائے یَاحَسْرَتَا کے اور کچھ نہ کہہ سکو۔

بقیہ — بانی دار العلوم دیوبند

عرش پر گر فرش بھاری ہے تو اس خاک سے
جس میں محو خواب ہے کون و مکاں کا تاجدار

انگریز کے خلاف جہاد ۱۸۵۷ء میں دیگر اکابر کی طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا نانوتویؒ بھی بنفس نفیس خود شاملی وغیرہ میں شامل تھے اور زخمی بھی ہوئے تھے۔ جب ظالم انگریز کی طرف سے حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے اور گرفتار کنندہ کے لئے صلہ تجویز ہو چکا تو اس کے لئے لوگ تلاش میں ساعی اور حراست کی تگ و دو میں پھرتے رہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نانوتوی کو کمال شجاعت، استقلال اور ہیبت قلب عطا فرمائی تھی۔ اس لئے وہ ہر قسم کے نتیجہ سے بے نیاز ہو کر کھلے بندوں پھرتے تھے۔ مگر اعزہ اور اقارب اور بہی خواہ کی طرف سے جب شدید اور بلیغ اصرار ہوا کہ حضرت وقت کی نزاکت کے پیش نظر ضرور روپوش ہو جائیں تو ان کے اصرار کی وجہ سے تین دن روپوش رہے اور لکھا ہے کہ:

"تین دن پورے ہوتے ہی ایک دم باہر نکل آئے اور کھلے بندوں پھرنے چلنے لگے۔ لوگوں نے پھر بمنت روپوشی کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ تین دن سے زیادہ روپوش ہونا سنت سے ثابت نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت غار ثور میں تین ہی دن روپوش رہے اور لکھا ہے کہ:

سیرت ہیں۔ (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۱۲۲، ص ۱۲۳ از مولانا گیلانیؒ)

ہادی برحقؐ نے اس جذبۂ اتباع سنت کی کہ ظالم انگریز اُن دنوں اہل ہند کے خلاف عموماً اور مسلمانوں کے خلاف خصوصاً سفاکانہ اور قاتلانہ حربے استعمال کر رہا تھا۔ اور نہایت بے دردی کے ساتھ مظلوموں کے خون سے ہولی کھیلتا تھا۔ وہ کونسی حیا سوز اور دل آزار حرکت تھی۔ جو اس ظالم نے مجاہدوں کے خلاف روا نہ رکھی تھی اور کونسی وہ غیر انسانی کارروائی تھی جو اُس نے چھوڑ دی تھی؟ اُس وقت انگریز کا ظلم و جور اور قہر و ستم اپنے نقطۂ عروج پر تھا۔ لیکن حجۃ الاسلام اپنی حیات سے بے نیاز ہو کر اس موقعہ پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اضطراری کو ترک کرنے پر ادھر شدید اصرار کے آمادہ نہ ہوئے اور تین دن کے بعد فوراً باہر نکل آئے اور کھلے بندوں پھرنے لگے اور روپوشی کی حالت میں بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق و محبت کا تعلق اور رابطہ مستحکم ہی رکھا اور اس نازک حالت میں بھی سنت پر نگاہ جمی رہی۔

تھا اسیری میں بھی کچھ ایسا تعلق روح کو
ہم قفس میں روز خواب آشیاں دیکھا گئے

جمعیۃ الطلبہ جامعہ مدنیہ کے زیر اہتمام جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی بعد نماز عشاء جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں جمعیۃ الطلبہ جامعہ ہذا کے زیر اہتمام اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی زیر صدارت سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرت مولانا درخواست محمد قریشی مولانا عبد الرحمٰن جامعہ اشرفیہ مولانا محمد اجمل صاحب مولانا سید ابو الحسن ہزاروی اور سید امین گیلانی کے علاوہ ایر جامعہ مدنیہ مولانا سید حامد میاں صاحب مدرسین و طلبہ مدرسہ ہذا خطاب فرمائینگے

محمد سعید ہزاروی ناظم نشر و اشاعت

قبول اسلام

گزشتہ ہفتہ کو ایمرجنسی جنرل ہاسپٹل لاہور کے تین عیسائیوں نے مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹیالہ والی کے ہاتھ پر پر خوشی و مسرت اسلام قبول کیا اسلامی نام یہ ہے

محمد صادق عمر ۴۵ سال
بی بی عائشہ " ۶۰ "
غلام فاطمہ " ۱۰ "

قارئین کرام استقامت کی دعا فرمائیں —

اعلان

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن کا اجلاس مورخہ ۲۴ جولائی بمطابق ۷ ربیع الثانی بروز بدھ بمقام مدرسہ عربیہ عیدگاہ خان پور میں زیر صدارت الحاج مولانا سراج احمد صاحب دین پوری ہوگا۔ تمام اراکین شوریٰ تاریخ نوٹ فرمالیں۔ نیز تمام اراکین کے دعوتی کارڈ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ صوبائی اجلاس کی وجہ سے پہلی تاریخیں بدل دی گئی ہیں۔

(محمد لقمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن)

عالمگیر پیغمبر کی عالمگیر سیرت

- سیرت النبیؐ دنیا کے لیے مکمل دستورِ حیات ہے
- آپ کا جلال، آپ کا جمال، آپ کا مشاہدہ، آپ کا مجاہدہ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند (بھارت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

سرکارِ دو عالم محمد النبی رسول الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی، وسعتوں اور پنہائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں بلکہ ایک عالمگیر اور بین الاقوامی سیرت ہے۔ جو کسی شخص واحد کا دستورِ زندگی نہیں بلکہ جہانوں کے لیے ایک مکمل دستورِ حیات ہے۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری اور ہمواری کے لیے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائے گی۔

زمانہ اور اسکا تمدن اپنی ارتقائی حرکت سے کہاں سے کہاں تک پہونچ گیا۔ اور کل کو معلوم کہاں تک جا پہنچے لیکن وہ کہیں بھی پہنچے اور اس کی تمدنی زندگی کے گوشے کتنے بھی پھیل جائیں اور پھیل کر زمین و آسمان اور فضاء و خلاء سب ہی کو ڈھانپ لیں، پھر بھی یہ ارتقائی سیرت اور اس کے تدیّن کے گوشے اس حد تک تمدنی گوشوں کی تقویم و اصلاح کے لیے شاخ در شاخ ہو کر نمایاں ہوتے رہیں گے۔ جیسا کہ وہ اب تک زمانہ کی تمدنی ترقی کے ساتھ ساتھ نمایاں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس میں سکون و اطمینان کی روح پھونکتے رہے ہیں۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آیت وکان خلقہ القرآن کے ایک لفظی خلق عظیم کے بارے میں جب حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے خلق عظیم اور سیرت و اخلاق کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا:۔

وکان خلقہ القرآن

آپ کا خلق (سیرت) یہ قرآن ہی تو ہے۔ اور قرآن کے بارے میں خود حضرت صاحب سیرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ

ولا تنقضی عجائبہ ولا یخلق عن کثرۃ الرد۔

اس قرآن کے عجائبات و علوم و معارف کبھی ختم ہونے والے نہیں اور یہ بار بار کے تکرار سے کبھی بھی پرانا نہیں ہوگا کہ اس سے دل اکتا جائیں۔

اس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ اور نکل بھی سکتا ہے۔ کہ سیرت کے عجائبات بھی کبھی منقضی ہونے والے نہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ قرآن میں لامحدود عجائبات علمی صورت میں اور ذات پاک نبوی کی سیرت میں عجائبات عملی صورت میں ہیں۔ گویا ایک علمی قرآن ہے۔ جو اوراق میں محفوظ ہے۔ اور ایک عملی قرآن یعنی سیرت ہے۔ جو ذات نبوی میں محفوظ ہے۔ اور دونوں آپس میں ایک دوسرے پر من و عن منطبق ہیں۔

پس قرآن کا کہا ہوا حضورؐ کا کیا ہوا ہے۔ اور آپ کا کیا ہوا قرآن کا کہا ہوا ہے۔ اس لیے کہ قرآن حکیم کی یہ ہزاروں آیتیں درحقیقت سیرت مقدسہ کے علمی اور تعارفی ابواب ہیں اور ادھر سیرت کے یہ ہزاروں گوشے قرآن کے عملی پہلو ہیں۔ پس قرآن میں جو چیز قال ہے۔ وہی ذات نبوی میں حال ہے اور جو قرآن میں نقوش و دال ہیں وہی ذات اقدس میں سیرت و اعمال ہیں۔ اس لیے سیرت سے تو قرآن کی عملی صورتیں متشخص ہوتی ہیں اور قرآن سے سیرت کی علمی ہیئتیں کھلتی ہیں۔

سیرت کے مختلف پہلو

اس قرآن حکیم کے مختلف مضامین اپنی اپنی نوعیت اور مناسبت کے مطابق سیرت کے مختلف الانواع پہلو ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً قرآن میں ذات و صفات کی آیتیں آپ کے عقائد ہیں اور احکام کی آیتیں آپ کے اعمال۔ تکوین کی آیتیں آپ کا استدلال ہیں۔ اور تشریح کی آیتیں آپ کا حال۔ قصص و امثال کی آیتیں آپ کی عبقہ ہیں۔ اور تذکیر کی آیتیں آپ کی نیابت: اخلاق کی آیتیں آپ کا حسین معیشت ہیں اور معاملات کی آیتیں آپ کا حسن معاشرت توجہ الی اللہ کی آیتیں آپ کی خلوت ہیں اور تربیت خلق اللہ کی آیتیں آپ کی جلوت۔ قہر و غضب کی آیتیں آپکا جلال ہیں۔ اور مہر و رحمت کی آیتیں آپ کا جمال تجلیات حق کی آیتیں آپ کا مشاہدہ ہیں۔ اور ابتغاء وجہ اللہ کی آیتیں آپکا مراقبہ، ترک دنیا کی آیتیں آپکا مجاہدہ ہیں۔ اور احوال محشر کی آیتیں آپکا محاسبہ۔ نفی غیبہ کی آیتیں آپ کی فنائیت ہیں۔ اور اثبات حق کی آیتیں آپ کی بقائیت ہیں اور اختفاء آپکا شہود ہیں اور ہو کی آیتیں آپ کی غیبت نیم جنت کی آیتیں آپ کا شوق ہے اور جہنم نار کی آیتیں آپ کا ہم دم۔ رحمت کی آیتیں آپ کی رجاء ہیں اور عذاب کی آیتیں آپ کا خوف۔ انعام کی آیتیں آپکا سکون و انس ہیں اور انتقام کی آیتیں آپکا حزن۔ حدود و جہاد کی آیتیں آپ کا بغض فی اللہ ہیں۔ اور امن و ترحیم کی آیتیں آپ کا حب فی اللہ ہیں۔ نزول ملک کی آیتیں آپ کا عروج ہیں۔ اور تعلیم و تربیت کی آیتیں آپ کا نزول۔ تنقید اور امر کی آیتیں آپ کی خلافت ہیں۔ اور خطاب کی آیتیں آپ کی عبادت وغیرہ وغیرہ غرض کسی بھی نوع کی آیت لو۔ وہ آپ کی کسی نہ کسی پیغمبرانہ سیرت اور کسی نہ کسی مقام نبوت کی تعبیر ہے اور آپ کی سیرت اس کی تفسیر جس سے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس زریں مقولہ وکان خلقہ القرآن سے قرآن اور ذات اقدس نبوی کی کامل تطبیق اور صدیقہ پاک کی علمی گہرائیوں اور ذاتی مہ ذکاوتوں کا نشان ملتا ہے۔ اسلئے یہ دعویٰ ایک ناقابل انکار حقیقت ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر قرآن کے علمی عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ تو سیرت نبوی کے علمی عجائبات بھی کبھی ختم ہونے والے نہیں اور اگر قرآن علمی طور پر تا قیام قیامت اپنے شاخ در شاخ علوم سے بنی نوع انسان کی تکمیل کا ضامن ہے۔ تو یہ سیرت جامعہ بھی تا یوم محشر اپنے شاخ در شاخ عملی اسوؤں سے اقوام عالم کی تکمیل و تسکین کی کفیل رہے گی۔

اس توجیہ و استدلال کے سلسلے میں ذرا اور آگے بڑھیے تو قرآن کی شرعی تفسیر حدیث ہی ہے۔ قرآن اگر متن ہے۔ تو حدیث اسکا بیان اور شرح ہے۔ جس سے قرآن کے مخفی گوشے مراد کی طرح پر کھلتے ہیں۔ اور مطالب خداوندی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اگر قرآن حضور کی سیرت ہے۔ تو حدیث اس صورت کی تفصیل ہے۔ اور اس لیے کتب حدیث کے ہزاروں ابواب و فصول درحقیقت سیرت مقدسہ ہی کے ابواب و فصول ہیں۔ جن سے گذر کر ہی آدمی تعلیم سیرت میں داخل ہو سکتا ہے۔

اندریں صورت کہ قرآن و حدیث سیرت مقدسہ کی تعبیر ہے۔ اس نکتہ پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن و حدیث کے مضامین کی ترتیب میں جو درحقیقت سیرت مقدسہ اور حیات نبوی کے مراتب اور ترتیب ہے ادبیات ایمان و عقائد کو اور پھر عبادات کو دی گئی ہے۔

(باقی آئندہ)

N. 6275 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.I. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
LAHORE PRICE

ذکر و فکر

ارشادات حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرتؐ کی ایک حدیث ہے کہ فقر انسان کے لیے کفر کا باعث بن سکتا ہے۔ چنانچہ بے تغیر حالات زمانہ کے سبب ذات و صفات الٰہی میں تشکک و شبہات کو دخل دینا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جنکا یقین و ایمان بالکل کمزور ہے اور توکل علی اللہ کا جذبہ مفقود۔ ورنہ ایک موحد اور راسخ العقیدہ مومن کا یقین و ایمان تو ہمیشہ محکم و تناور رہتا ہے۔ اور تغیرات زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ پر کامل توکل رکھتا ہے۔ تو اللہ اس کے لیے بالکل کافی ہے۔

اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔

"توکل کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہمیشہ اللہ پر توکل کیا کریں۔ اور اسی بنا پر توکل کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی گئی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے خائف رہتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ اس کے لیے رزق کو نہایت وسیع و بسیط کر دیتا ہے اور اس کو ایسے ذریعے سے رزق عطا فرماتا ہے۔ جسکا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم فرمایا اور اسے مصائب و آلام سے نجات بخشی اور اپنی نعمتیں اس پر کشادہ کیں وہ دائمی طور پر ایمان محکم رکھتا ہے۔ اور ہر لمحہ اللہ کی بے پایاں نعمتوں کا شکر گزار ہے۔ اس کے برعکس ایک وہ شخص ہے جو اپنے ضعف ایمان اور مذبذب، تشکک و شبہات کے باعث مصائب و آلام میں مبتلا رہتا ہے۔ اور جسے حدیث کا فرمان کہ ہر شکر دنیا میں اور عقبیٰ میں پریشان و بدبخت ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب و ذلت میں مبتلا ہونے والا شخص وہ ہوگا۔ جو اپنے ضعیف یقین و ایمان کے سبب دنیا میں بھی کافر رہا اور حشر و نشر کا منکر رہا۔ پس کفر اور غفلت و فساد امر کا پیدا کرنے والا فقر ہی ہے۔ جس سے آں حضرت نے پناہ مانگی ہے اس بنا پر میں تجھے تلقین کرتا ہوں۔

ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کر جو علم و ایمان میں راسخ ہوں اور ہمیشہ اللہ پر متوکل رہتے ہوں۔ وہ تیرے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک کر دیں گے۔ دل و دماغ میں توحید کو مستقل طور پر جاگزیں کریں گے۔ اور تو ان کے فیوض و عرفان سے دنیا و عقبیٰ میں فلاح و بہبود پائے گا۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے مرحمت فرمائے اس پر صبر کر اور قناعت کر۔ خزینہ نعمت ذکر کر کہ یہ غضب الٰہی کا دافع ہے شکر نعمت کا اپنا شعار بنا لے۔ کہ اس سے رزق میں اضافہ اور صحت و عافیت حاصل ہوتی ہے اور دنیا و عقبیٰ کی سرخروئی انسان سے رزق و فتح کی حالت میں۔ پس یاد رکھ کہ تو کامیابی کے ہر وقت طلب و جستجو کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ تجھے تیرا رزق اور فتح ضرور عطا فرمائے گا۔ پس صبر تو کر اختیار کر۔ اور اپنا حال و اطمینان کسی وجہ سے برباد نہ ہونے دے۔ تیرا ہر فعل اور حرکت دیکھنے والی ہر آنکھ کے تحت ہے وہ تو خلق اور بندگان خدا میں ذلیل کیا جائے گا۔ جو اپنے آپ کو مخلوقات سے بالا سمجھ کر تکبر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح ہر کہ خود استدلال کے بعد اپنے ایمان میں مضبوط دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے سینہ کو وسعت دے دیتے ہیں۔ طاعت و عبادت اس لیے لازم ہے کہ تو ایک ایسے شہنشاہ کے محل میں اس کے خدمتگار ہے۔ جسکا حکم تغیر سے حسد کے شرکت و بیعت شدہ ہے۔ جس کا امر جہاں پر نافذ ہے۔

جسکا امر کارگر ہے

جسکا فرمان جاری ہے۔ جسکا علم وقتی اور ہے۔ جسکی حکمت بسیط ہے۔ جس کی تدبیر و تقسیم سے نہیں تو انسانی کوئی چیز چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز بھی الجھاؤ و غلطی سے کبھی مبرا نہیں ہوسکتی اور جب تو اس کی طرف توجہ کرے تو یقین جان کہ تو اس سے بھی بڑھ کر علم الٰہی میں پہنچ جائے گا جو شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ اور اس بات کی کوشش کر کہ ایک اللہ کی عبادت کرنے والا بن جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے والا کچھ معاف نہیں فرمائے گا۔ شرک کے علاوہ وہ جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔ پس تجھے چاہیئے کہ نہایت کوشش اور استقلال کے ساتھ شرک جلی اور شرک خفی دونوں سے بچتا رہے۔ کیونکہ حکمت و حجت میں بہت اور بہت کچھ قول و عمل میں شرک سے اجتناب کر۔ ظاہر و باطن کے گناہوں سے بچ۔ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ رہ کیونکہ بے شک وہ اس سے قریب تر ہے۔

فہمیش

اس کے احکام میں بحث و اجدال و تفریق ذکر نہ کر وہ تجھے مفقود کر دے گا۔ اس سے محبت رکھ۔ وہ تجھے بھی تجھے فراموش نہ کرے گا۔

کہ نیز

اس کے دین میں جہالت و بدعات پیدا کرنے والے پر لعنت و عذاب نازل فرماتا ہے۔ اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ وہ تجھے تیرے نفس کے حوالے کر دے گا۔ جو تیرے لیے سب سے بڑا دشمن ہے۔ اور تجھے ان باتوں میں مبتلا کر دے گا جن میں تیرا نقصان ہے۔ جہاں تو دیکھے گا کہ وہ تجھے ذلت و رسوائی میں ڈالتا ہے۔ اے بیچارہ کیونکر نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں

صرف ذات تک پہنچنے کا راستہ نہیں ہے۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

ملفوظات

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو غیر اللہ سے اس قدر تعلق کیوں ہے؟ اپنا نفس ہو، اپنی اولاد ہو، اعزہ و اقربا ہوں سب کے سب فانی اور غیر محبوب حقیقی ہیں۔ ان سے دل لگانا سخت غلطی ہے، دل میں جگہ اور محبت صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیئے.... کوئی بھی اس کے سوا قابل محبت نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت نہایت مشکل امر ہے جس کے لئے دو قوی رہزن نفس اور شیطان انس وجن ہمیشہ مسلط رہتے ہیں۔ ان سے بغیر امداد خداوندی خلاصی ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین لایا گیا ہے۔ ہر حرکت اور سکون، قول اور فعل میں استعانت خداوندی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اپنی کسی طاقت وسعی پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے، جس طرح کسی سعی ممکن کو چھوڑنا بھی نہ چاہیئے۔

صبر کن حافظ بسختی روز و شب
عاقبت روزے بیابی کام را

Scanned with CamScanner

درسِ قرآن و حدیث

گلہائے رنگا رنگ

از حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

قدرت کے کرشمے ہیں، مدرسہ عربیہ کے اندر آج رات درس قرآن کے لئے اجتماع ہو رہا ہے، مدرسہ بھی دینی ہے۔ یہ جگہ جس میں اجتماع ہو رہا ہے اس جگہ کا نام مسجد ہے، مسجد بھی شان والی، آنے والے بھی شان والے، بیٹھنے والے بھی شان والے، سر جھکانے والے بھی شان والے، مسجدیں سب شان والی ہیں، مگر تمام مسجدیں بھی برابر نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں جو مسجد ہے۔ صلوٰۃ فی مسجد ھذا اخیہ من الف صلوٰۃ فیما سوا من المساجد الا المسجد الحرام۔ فرمایا میری مسجد جو مدینہ میں ہے ایک نماز پڑھو ہزار نماز سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ مگر مسجد حرام جو بیت اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ وہاں ایک نماز پڑھو تو لاکھ نماز کا ثواب ملے گا۔ اور یہ بھی مسند احمدؒ میں روایت آتی ہے کہ جو مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں ہے وہاں ایک نماز پڑھو تو پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا۔ میں سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ اے سندھیو! مہاجرو انصار اپنے آپ کو کہنے والو جینے کا وقت نہیں ہے۔ اس جینے سے موت آ جائے تو بہتر ہے، وہ مقاماتِ مقدسہ جو مقاماتِ بیت المقدس کے اندر فیضانِ نبوت کے مقام تھے، مہبط جبرائیل جہاں جبرائیل امین وحی لیکر آتا تھا، جہاں ہزارہا انبیاء فیضان پہنچانے آتے رہے جہاں خاتم النبیین ہمارے مرشد ہادی ہمارے ماں باپ قربان ہوں، معراج کی رات امام بنے اور سارے انبیاء مقتدی بنے۔ آج ان مقامات پر یہودیوں، اسرائیلیوں کا قبضہ ہے۔ ہم پھر کیسے خوشی کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ دعا کرتے رہا کرو، کہ خدا ان مقاماتِ مقدسہ کو یہودیوں کے قبضہ سے نکلوا کر پھر مسلمانوں کے قبضہ میں دلوائے۔ میں حیران ہوں پاکستان میں نام نہاد نئے مجتہد بھی نکلے ہیں۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ انہوں نے شور برپا کیا ہوا ہے کہ عرب کے اندر یہ برائی ہے یہ برائی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس وقت اسلام اور کفر کا مقابلہ ہے۔ تمام مسلمان ایک ہو جائیں، ایک ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عرب کو فتح نصیب فرمائے اور ان کے مخالفوں کو خدا رسوا کرے۔

جو مدعی ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں بنتے، جو کچھ ہوتے ہیں وہ مدعی نہیں بنتے، جو نئے بورڈ لگاتے ہیں وہ ہوتے کچھ نہیں، وہ جو بغیر بورڈ کے کام کرتے ہیں حقیقت میں رنگ وہی چڑھاتے ہیں۔ میں نے اشارہ میں سب کچھ کہہ دیا ہے۔ بورڈ والے آئے ہوئے ہیں، پاکستان میں خدا ان نئے بورڈ والوں کے فتنہ سے بچائے۔ طالب بھی پھنس رہے ہیں، مولوی بھی پھنس رہے ہیں، دوکاندار بھی پھنس رہے ہیں۔ لیکن ان کو یہ پتہ نہیں المومن لا یذرن من واحد مرتین۔ ایمان والے وہ ہیں جو ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسے جاتے کئی مرتبہ تھپڑ کھا بھی چکے ہیں۔ پھر بھی جہاں حلوے کی خوشبو آئی ہے۔ سب طالب بھی وہاں لبیک کہنے حاضر ہو جاتے ہیں۔ مولوی بھی اکثر تیار ہو جاتے ہیں۔ ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میں کہتا ہوں خدا کے لئے یہ چین کا وقت نہیں ہے روٹھے خدا کے منانے کا وقت ہے، منا لو اب پتہ نہیں اس ٹکڑے کا حال کیا بنتا ہے۔ میں نے آج ظہر کے بعد بھی درس میں کہا تھا کہ تم نے سنا ہے ترک میں کیا ہو رہا ہے۔ تین دفعہ زلزلہ آیا، ہزارہا مکان بھی زمین میں چلے گئے، آدمی بھی زمین میں چلے گئے، نام و نشان بھی نہ رہا کراچی تو تمہارے قریب ہے، بارش حد سے زیادہ ہوئی ہزارہا جھونپڑیاں پانی میں بہہ گئیں۔ جھونپڑیوں کے مکین بیچارے دربدر بے خانماں پھر رہے ہیں۔ اب کل جو جو روہڑی سے میں روانہ ہوا ہوں، طوفان تھا بارش نہ تھی، آندھی زور سے تھی بارش اتنی تھی کہ جس اسٹیشن سے گذر ہوا وہاں لوگ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہے کہ مولا رحم فرما۔ ہر وقت ہمیں بادل ڈرا رہا ہے، پچھلے بادلوں سے خوشی مناتے تھے کہ بارش آنے والی ہے خوش ہو رہے تھے، اب جب بادل دیکھتے ہیں گھبرا جاتے ہیں کہ پتہ نہیں ہوتا کیا ہے۔

مسند احمدؒ میں ہے جب بادل بن کر آتا ہے تو رحمت للعالمین جن پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں بے چین ہو کر حجرہ کے اندر آتے اور باہر بھی تشریف لے جاتے۔ عائشہ صدیقہؓ نے کہا حضرت کیوں بے چین ہوتے ہو؟ فرمانے لگے۔ بادل جب دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی امت کا فکر لاحق ہو جاتا ہے۔ کہیں میری امت کی بربادی کا سامان بن کر تو نہیں آ رہے۔ جب بارش ہوتی تو پیرہن مبارک اتار کر کہتے۔ ھذا قریب احد من ربی۔ یہ میرے رب کی طرف سے نئی نعمت آ رہی ہے میرے بدن کو پہنچنے سے بدن بھی ٹھنڈا ہوگا سینہ بھی ٹھنڈا اور دل بھی روشن ہو جائے گا۔

حدیث میں آتا ہے، صحابی کہتے ہیں جب آندھی چلتی تھی تو کاروبار چھوڑ کر ہم مسجد میں چلے جاتے — مخافۃ الساعت کا ہمیں ڈر لگتا کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی۔ پہلے ہم نے خود ہی دیکھا۔ ذرا تکلیف کی خبر آتی جوان بھی بے چین ہو جاتے، عورتیں بے چین ہو جاتیں مسجدوں میں جا جا کر اللہ اللہ کرتے۔ قرآن مجید پڑھتے نمازیں پڑھتے، دعائیں کرتے مولا رحم فرما، گھروں کے اندر عورتیں بھی خدا کی یاد میں قرآن مجید پڑھتیں، رو رو کر دعائیں مانگتیں، مگر آج تو جتنی خبریں سن رہے ہیں مسجدوں میں آنے والے تھوڑے رہ گئے، سینما کے اندر جانے والے لاکھوں۔ نوجوانوں کے دن گذرتے ہیں کلب گھروں میں، راتیں گذرتی ہیں سینماؤں میں۔ مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اللہ ہم سب کو اپنی کتاب پڑھنے کا شوق دے اللہ ہمیں جہالت سے بچائے، علم والی نعمت کے ساتھ سرفراز فرمائے۔ بات سمجھا رہا تھا کہ یہ چین کا وقت نہیں ہے۔ مسجد اقصیٰ وہ مقامات مقدسہ دشمنوں کے قبضہ میں ہیں۔ تمہیں پتہ نہیں ہے کہ سازش امریکہ اور برطانیہ کی تھی، اور اب بھی امریکہ اور برطانیہ جو ہے وہ سازش میں مصروف ہے۔ تجویزوں میں ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ پر بھی ہمارا قبضہ ہو جائے۔ ان کی تجویزیں ہیں یہ یہودی اور نصرانی نہ کبھی ہمارے خیر خواہ بنے ہیں نہ بن سکتے ہیں، خدا ان کے فریب سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین! زور سے آمین کہو — المومن لیس بجبان۔ مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اندر کوشش کر رہی ہے کہ جس مقصد کے لئے پاکستان بنا تھا وہ مقصد کیا تھا۔ سب کہتے تھے پاکستان کے معنی لا الٰہ الا اللہ پاکستان کا معنی قرآن کا نظام جاری کرانا، بہت مدت گذر گئی ہے، ابھی تک فرنگی نظام چل رہا ہے۔ اب جمعیۃ علماء اسلام کوشاں ہے کہ فرنگی نظام مٹے اور قرآن کا قانون ملک کے اندر جاری ہو۔ تم سب چاہتے ہو یا کہ نہیں چاہتے، جو چاہتے ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ بس ماشاء اللہ ایک جمعیۃ علماء اسلام یہ کام کر رہی ہے آج نئے نئے بورڈ لگانے والے تمہارے یہاں آ رہے ہیں۔ کوئی جمعیۃ اتحاد العلماء کا بورڈ لگا رہا ہے مولویوں کو شکار کر رہا ہے۔ مدرسہ کے طلباء کو شکار کر رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ

ترجمان السنہ لاہور

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۶

زلزلوں کا ہولناک سلسلہ

ایران کے بعد ترکی کی بھی زلزلوں کی خوفناک زد میں آگیا اور وہاں بھی بے شمار جانی و مالی نقصان ہوا ہے مسلمانان پاکستان کو ترکی کی اس مصیبت کی خبر نے مزید غمزدہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تمام آفات سماوی سے مسلمان ملکوں کی حفاظت فرمائے۔

معلوم ہوا ہے کہ زلزلوں کا یہ ہولناک سلسلہ کوئٹہ، بمبئی وغیرہ علاقوں تک محسوس کیا گیا ہے، اور زلزلہ زدہ علاقوں میں اس کے شدید اثرات نہایت خوفناک ولرزہ خیز صورتوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ زلزلہ کے اثر سے "سسلی" میں کوہ آتش فشاں بھی پھٹ پڑا ہے۔

ماہرین ارضیات ان زلزلوں کے طبیعاتی اسباب خواہ کچھ بھی متعین کریں۔ لیکن اہل ایمان کے نزدیک ان کا ایک پہلو فطرت کی طرف سے انسانوں کو "تنبیہ" ہے جو ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔

یہ بات اب "سائنٹفک" طریقہ پر بھی تسلیم کر لی گئی ہے کہ اعمال انسانی کے اثرات "طبیعاتی ماحول" کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتے۔ ارضی و سماوی حادثاتی تغیرات کا رشتہ انسانی اعمال کے خوب درشت سے بندھا ہوا ہے۔

وباؤں کے پھوٹ پڑنے کے موقعہ پر یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ خود انسانوں کی بے احتیاطیوں نے فضا کو اتنا زہر آلود کر دیا تھا کہ وبائی بیماری دفعتاً پھوٹ پڑی۔

ایک چھوٹے سے دائرے میں جب ایسا ممکن ہی نہیں بلکہ مشاہدہ کے ساتھ ثابت ہے تو عام انسانی اعمال و افعال کی مسلسل بداحتیاطیاں اگر بعض "ہنوز نامعلوم موثرات" کی وجہ سے زلزلوں اور طوفانوں کا موجب بن جاتی ہیں تو یہ ماورائے فہم بات نہیں ہے

اگر یہ غائر نظر دنیا کے حالات کا مطالعہ کیا جائے، تو طوفانوں، سیلابوں اور زلزلوں وغیرہ کی صورتوں میں سال بہ سال حوادث طبیعی کا سلسلہ اور وسعت پذیری جاری ہے اور اس کی یقیناً ایک سب سے بڑی وجہ روحانیت و اخلاقیت کا ہمہ گیر فقدان اور بداعمالیوں و جرائم کا روز افزوں اضافہ ہے۔ جس میں موجودہ انسانی معاشرہ مشرق سے مغرب تک آلودہ ہے۔ مسلمانوں کی یہ حیثیت مسلمان ہونے کے اور زیادہ ذمہ داری ہے دنیا میں یہ قوم ہی دین حق کی امین و حامل ہے۔ اگر اس قوم کے اندر بھی اسلامیت و روحانیت کا فقدان واقع ہو جاتا ہے اور مادیت کے غلبہ سے مسحور ہو کر اس قوم میں بداعمالیاں اور دین سے انحراف بڑھ جاتا ہے تو عام ابتلاء کے ساتھ ارضی و سماوی آزمائشوں و تنبیہات میں اس قوم کا مبتلا ہو جانا تعجب خیز نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ جہاں سیلاب اور زلزلہ سے متاثر اپنے بھائیوں کی بیش از بیش غمگسارانہ ہمدردی کی ضرورت ہے، وہاں اللہ کے ساتھ اپنے رشتہ کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی طرف بھرپور توجہ دینے کی بھی شدید ضرورت ہے۔ خدا کو خوش اور راضی رکھے بغیر نہ آسمانی ابتلا سے بچا جا سکتا ہے اور نہ دنیاوی عذابوں سے ——— (کمال)

ڈاکٹر فضل الرحمن کی علیحدگی

۶ ستمبر کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر فضل الرحمن "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" سے مستعفی ہو گئے ہیں اور وہ کام جو آج سے بہت پہلے عمل میں آجانا چاہئے تھا، ہزار خرابیاں پیدا ہو جانے کے بعد عمل میں آیا ہے ؎

آنچہ دانا کند، کند ناداں لیک بعد از خرابیٔ بسیار

ڈاکٹر فضل الرحمن کے غیر اسلامی افکار کا جو شدید ردعمل پاکستان کے مسلمانوں میں پیدا ہوا، اس کا اظہار گذشتہ کئی سالوں سے ہوتا چلا آرہا ہے۔

اور اسے حکومت کی افسوسناک بے تدبیری کہا جائے گا کہ جس شخص کے خیالات سے مسلمانوں کے ہر طبقہ نے شدید اختلاف کیا اور اسلام کی تحقیقات کے نام پر قائم شدہ ادارے سے اس کی برطرفی کا بہیم مطالبہ کیا جاتا رہا، اس کے اخراج کو حکومت برابر ٹالتی رہی۔ بلکہ حال ہی میں وزیر قانون کی طرف سے ڈاکٹر صاحب مذکور کی صفائی کا جو تماشا دیکھنے میں آیا وہ اور بھی زیادہ افسوسناک تھا۔

بہرحال بہت دیر کے بعد ہی سہی اور خواہ یہ اقدام از خود ڈاکٹر صاحب نے کیا ہو یا حکومت کے ایماء پر کیا گیا ہو، کسی حد تک اطمینان بخش ہے۔ مگر جب تک کتاب ضبط نہ ہو، اور اس پر مقدمہ چلا کر اس کو قرار واقعی سزا نہ دی جائے، اسلام اور انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔

نیز آئندہ بھی حکومت کو یہ احتیاط برتنا چاہیئے۔ کہ اسلام کے نام پر قائم ادارہ ہائے تحقیقات میں ہرگز ایسے عناصر کو نہ لیا جائے۔ جن پر تجدد پسندی اور مغربی افکار کا غلبہ ہو۔ ان اداروں میں اب جو کچھ ایسا عنصر موجود ہے، اسے بھی جلد علیحدہ کر دینا چاہیئے۔

ادارہ کی سربراہی و کارکنی کے لئے ایسے افراد لئے جانا چاہئیں۔ جو صحیح علم دین سے بہرہ ور ہوں اور مسلمان عوام کے لئے سند و اعتماد کا درجہ رکھتے ہوں۔

بالخصوص ادارہ تحقیقات اسلامیہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، اسلامی مشاورتی بورڈ اور محکمہ اوقاف ایسے ادارے ہیں۔ جن میں صرف مستند اور بلند پایہ علماء حق کا عمل دخل ہونا ضروری ہے۔ امید ہے کہ ارباب حکومت ان گذارشات کو درخور اعتنا سمجھیں گے۔ (کمال)

عرب لیگ کا اجلاس

گذشتہ دنوں قاہرہ میں عرب لیگ کے زیر اہتمام عرب ملکوں کے نمائندوں کا جو اجلاس ہوا، اور اس میں اسرائیل کے جارحانہ رویہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جو متفقہ فیصلے کئے گئے وہ نہایت حوصلہ مندانہ اور اطمینان بخش ہیں۔

عرب دنیا میں سامراجی ریشہ دوانیاں جاری ہیں اور عربوں کو کسی مشترکہ اور مضبوط اقدام سے روکنے کے لئے مختلف حربے سامراجی طاقتیں استعمال کر رہی ہیں۔ ان کے درمیان

(ورق الٹیئے)

ملک فدا الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اختلاف کو خلیج پیدا کرنے کے لئے ... تاک میں لگی ہوئی ہیں جس کا ایک موقعہ تونس کے نمائندے کے بائیکاٹ سے انہیں مل سکتا تھا۔ تم عرب ملکوں نے پورے اتفاق اور ایک دل کے ساتھ مسائل کو سمجھا اور فیصلے کئے۔

اسرائیلی جارحیت کا اصل نشانہ تو مصر ہے۔ لیکن اسرائیل ابتدائی چھیڑ چھاڑ اردن سے قائم کئے ہوئے ہے وہ اس چھوٹی سی عرب ریاست کو اپنے بار بار کے جارحانہ حملوں سے اس پر مجبور کرنا چاہتی ہے۔ کہ یا تو وہ مصر سے کٹ کر اسرائیل کے ساتھ علیحدہ مفاہمت کرے۔ یا پھر اردن کے دفاع کے مسئلہ پر عربوں کے درمیان سنگین اختلافات پیدا ہو جائیں۔

بدقسمتی سے اردن کی سرحدیں براہ راست مصر کی سرحدوں سے ملحق نہیں ہیں۔ اور مصر براہ راست اردن کی مدافعت کے کسی موثر اقدام کی کارروائی کرنے سے بے بس ہے۔ سوائے اس کے کہ اپنی سرحدوں سے اسرائیل کے ساتھ جنگ شروع کر دے۔ جو پورے عرب پر پھیل جائے گی۔ اور اس کے لئے وہ عرب ملک فی الحال تیار نہیں ہیں۔ جن کی سرحدات اسرائیل سے براہ راست ملحق نہیں ہیں۔

اس صورت حال کو اسرائیل زیادہ سے زیادہ اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔

عرب لیگ کے حالیہ اجلاس میں ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر اردن کے تحفظ اور دفاع کے لئے بھی کوئی مشترکہ منصوبہ بنا لیا گیا ہے۔

بہرحال اسرائیل کے لئے موجودہ حالات کئی اعتبار سے پریشان کن ہیں اور عربوں کا اتحاد اسے بہت کچھ سبق سکھا دینے کا باعث ثابت ہو سکتا ہے۔ (ک)

یہودی کردار کے گندے مظاہرے

بیروت کے عیسائی مذہبی رہنماؤں نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے پرزور درخواست کی ہے کہ وہ "یروشلم" میں جلد سے جلد یہودیوں کی "فحش بداعمالیوں" کو ..... بند کرانے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ انہوں نے فلسطین کے مقدس مقامات کو اپنی عریاں رنگ رلیوں کا اڈہ بنا رکھا ہے۔

یہ خبریں اب تقریباً تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں کہ یہودی جوان مرد و عورتیں رات دن فلسطین کے مقدس مقامات پر بدکاریوں میں علانیہ مبتلا دیکھے جاتے ہیں، اور انہیں اپنے اس طرز عمل پر ذرا بھی عار و شرم محسوس نہیں ہوتی۔

یہ ہیں وہ یہودی اور ان کا کردار جن کے بارے میں گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر یہ پروپیگنڈا کیا گیا تھا کہ وہ روزہ رکھ کر اور تورات ہاتھ میں لے کر بڑے پاکیزہ کردار کے ساتھ مبینہ بدکردار عربوں سے سے جنگ آزما ہوئے ہیں۔ اور اس پروپیگنڈا پر پاک و ہند کے بعض ثقہ مولوی صاحبان تک نے بھی صاد فرمایا اور عربوں پر لعنت بھیجنا کار ثواب خیال کیا۔ کاش وہ اپنے ممدوح یہودیوں کا حقیقی کردار اب دیکھیں، اور اندازہ کریں کہ کس طرح ایک جھوٹے پروپیگنڈے نے نے انہیں اپنے عرب بھائیوں سے بدظن اور یہود بدکاروں کا مداح بنا ڈالا تھا۔

یہودیوں کی فحش کاریوں کے بارے میں یہ احتجاجی مراسلہ رومی، یونانی، آرمینی۔ کیتھولک اور آرتھوڈکس وغیرہ تمام گرجاؤں کے پادریوں نے متفقہ اور مشترکہ طور پر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے نام روانہ کیا ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء)

حقیقت یہ ہے کہ یہودی قوم کے پاس اب کوئی بلند اخلاقی باقی ہی نہیں رہ گئی ہے۔ یہ تو برطانیہ اور امریکہ کی سرپرستی ہے۔ جس نے انہیں ایک ریاست کا اقتدار دلا رکھا ہے۔ ورنہ ان میں اعلیٰ انسانی اقدار کا وجود ہی اب نہیں رہا ہے۔

(کمال)

عرب دنیا

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

صدر ناصر نے یہودیوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا

یہود اور عربوں کی خطرناک جنگ

یہ خبر عام مسلمانوں کے لئے بڑی دل خوش کن اور مودودیوں کے لئے بڑی دل شکن ہے کہ گذشتہ اتوار کو یہودیوں نے اچانک نہر سویز کے مشرقی کنارہ سے مصری فوجوں پر بمباری شروع کر دی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ ہوگی کہ چند منٹ کے اندر اندر ہی یہ جنگ نہر سویز کے آر پار ساٹھ میل کے طویل محاذ میں پھیل گئی۔ پھر فریقین نے تقریباً پانچ گھنٹے دلوں کے ارمان نکالے۔ یہودیوں نے ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے۔ حتیٰ کہ میزائل بھی استعمال کئے۔ مگر مصری توپخانے نے ان کے دانت کھٹے کر دیئے۔ جمال عبدالناصر (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جنگی کمان خود سنبھال لی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہودی درندوں کو وہ سبق دیا کہ اب ان کو اپنے اباجی (امریکہ) کے سامنے رو رو کر مزید امداد کے لئے درخواستیں دینی ہوں گی۔ ادھر مودودیوں کے دوست امریکہ کے ہر دو امیدواران صدارت نے یہودیوں کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

۵ گھنٹہ کی جنگ میں جب یہودی ہمت ہار گئے۔ تو انہوں نے شہری نہتی آبادی پر بمباری شروع کر کے کمینگی اور انسانیت دشمنی کا ثبوت دیا۔ عربوں کے توپ خانوں نے دس سے سترہ یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ چودہ ٹینک تباہ کر دیئے۔ ۳۷ توپیں بے کار کر کے رکھ دیں اور بیسیوں فوجی گاڑیاں سامان سے لدی ہوئی اڑا دیں۔ اسی طرح نگران چوکیاں بھی ختم کر کے رکھ دیں۔ ایک یہودی ہوائی جہاز جاسوسی کے لئے آیا تھا اس کو بھی مار گرایا۔

یہودی سر پیٹ رہے ہیں کہ اب مصر کی طاقت پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے۔ اور وہ بجائے اس کے کہ عربوں کی بہادری کی داد دیں، روس کو کوس رہے ہیں کہ اس نے مصری فوج کی اعلیٰ تربیت کر دی ہے۔ خدا جانے ظفر احمد انصاری (بے حیا مودودیہ) جس نے صدر ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ قرار دیا تھا۔ اور مودودی امیر جو روس اور امریکہ کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہیں۔ اب اپنے ہفوات و خرافات کے لئے کیا تاویل کریں گے۔

امریکی سامراج کو شکست

عالم اسلام کے لئے یہ خبر نہایت مسرت افزا ہے کہ لیبیا (طرابلس) کی حکومت نے تمام غیر ملکی اڈوں کو قومی ملکیت قرار دے دیا۔ یاد رہے کہ امریکہ نے وہاں پندرہ میل لمبا ہوائی جنگی اڈہ تعمیر کر رکھا تھا۔ جس میں تین ہزار امریکی سٹاف موجود تھا اور جس سے گذشتہ عرب یہود جنگ میں اڑ اڑ کر امریکی جہازوں نے مصری فوجوں کی دفاعی لائنوں کو تباہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ حکومت لیبیا کے ذمہ دار افراد نے گذشتہ غلطی کو محسوس کیا اور اب وہ عربوں کے حقیقی اتحاد کے حامی ہیں اور صدر ناصر کی مالی امداد بھی کر رہے ہیں۔

میرا مودودی جماعت سے کوئی تعلق نہیں

حضرت مولانا قاضی سبحان احمد انصاری خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پپلاں ضلع میانوالی نے آج یہاں مورخہ ۵/۹/۶۸ بعد نماز مغرب مسجد حسینیہ میں اعلان کیا ہے کہ میرا عقیدہ مسلک علماء دیوبند سے وابستہ ہے مودودی جماعت سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ پہلے میرا تعلق جماعت اسلامی سے ضرور تھا۔ لیکن اب بالکل نہیں ہے۔

حضرت قاضی صاحب کے متعلق چند حضرات کو شک تھا کہ قاضی صاحب جماعت اسلامی سے وابستہ ہیں ہم قاضی صاحب کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے مودودی جماعت سے لاتعلقی کا اظہار فرما کر اہل شہر کو فتنہ پرست حضرات سے محفوظ فرما دیا ہے

(منظور احمد مظہر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام پپلاں ضلع میانوالی)

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے

اکابر جمعیۃ علماء اسلام کا دورہ مشرقی پاکستان

ہوائی اڈہ پر عظیم الشان استقبال

۲۹ اگست ۱۹۷۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا وفد مشتمل بر حضرت امیر مرکزی حافظ الحدیث مولانا احمد شاہ صاحب حضرت قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب و اخر خادم غوث ہزاروی لاہور سے ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہوا اور تقریباً ۱۲ بجے ظہر کے ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ جہاں باوجود وقت بہت کے علماء دین و معززین شہر موٹروں میں اور عربی مدارس کے طلبہ کثیر تعداد میں بک کر اسکے ہوائی اڈہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ نماز ظہر ہوائی اڈہ پر ہی پڑھ کر جہاں باہر آئے تو دور دور تک دو رویہ قطاروں سے مصافحہ کرتے ہوئے بمشکل تمام موٹروں تک پہنچے۔ اللہ اکبر جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، رہنمایان جمعیۃ زندہ باد کے نعروں سے فضائے آسمانی گونج رہی تھی۔ جہاں خواجہ عبدالرحمٰن خان کے مکان میں فروکش ہوئے۔

پہلی رات مہمانوں نے آرام کیا۔ البتہ صوبہ مشرقی پاکستان کے علماء کرام سے مل کر پروگرام مرتب کیا گیا تیس اگست جمعہ کا دن تھا۔ تمدنی ارکان وفد کی تقریریں تین بڑی مساجد میں ہوئیں۔ عصر و مغرب کے بعد بھی پروگرام رہا۔ صوبائی ارکان جمعیۃ تمام اضلاع سے پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۳۱ اگست کو صوبائی میٹنگ جامع مسجد حضرت مولانا صفی اللہ صاحب میں منعقد ہوئی۔ جو ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک اور ۳ بجے سے ۵ بجے تک۔ اور پھر ۵½ بجے سے مغرب تک ہوتی رہی۔ جس کو ارکان وفد نے خطاب کیا۔ ضروری امور طے پائے۔

دوسرے دن ارکان وفد مدرسہ عربیہ فرید آباد تشریف لے گئے۔ جہاں علماء و طلبہ سے خطاب فرمایا

سیلاب زدگان کی امداد

علماء کا وفد پہلی قسط کے طور پر تقریباً چھبیس ہزار روپے کی رقم ہمراہ لے گیا تھا۔ چنانچہ سیلاب زدہ چار اضلاع میں یہ حصۂ رسدی حسب ضرورت تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا گیا۔

سیلاب زدگان خاص کر ضلع سلہٹ اور چٹاگانگ میں قابل رحم حالت میں ہیں۔ حسب ضرورت چٹائیوں اور کپڑوں، نیز بعض مقامات کے لئے خوراک کا مناسب انتظام کیا گیا۔ مشرقی پاکستان کے مخیر مسلمانوں نے دل کھول کر مصیبت زدگان کی امداد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

درس قرآن

حضرت حافظ الحدیث امیر مرکزی مدظلہ نے تین دن مسلسل جامع مسجد نواب باڑی میں بعد از نماز عشاء درس قرآن (سورۂ فاتحہ) دیا اور جو کتنے دن ختم کیا جبکہ باوجود گرمی اور حبس کے ہجوم کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر طبقہ کے مسلمانوں نے فیض حاصل کیا علماء و طلبہ کرام نیز تمام حاضرین نے مقاصد جمعیۃ سے اتفاق اور باقاعدہ کام کرنے کا عہد کیا۔

دورۂ اضلاع

یکم ستمبر کو احقر اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بمعہ مقامی علماء کرام حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب امیر صوبائی، حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم صوبائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع سلہٹ وغیرہ حضرات کے ڈھاکہ سے یکم ستمبر کو روانہ ہو کر بہلب جنکشن پہنچے۔ جہاں کے علماء کرام استقبال کے لئے اسٹیشن پر پہلے سے موجود تھے۔ عصر کے بعد سے مغرب تک حضرت مفتی صاحب نے تقریر فرمائی اور مغرب سے عشاء تک احقر نے خطاب کیا یہ مہلب تحصیل کشور گنج کا ایک تھانہ ہے۔ جو ضلع مومن شاہی میں واقعہ ہے۔ یہاں کے مولانا عارف ربانی صاحب جو ناظم مرکزی جمعیۃ بھی ہیں۔ نیز مولانا محی الدین صاحب بھی ہمراہ تھے

۲ ستمبر کو حضرت امیر مرکزیہ درخواستی صاحب مدظلہ درس سورہ فاتحہ ختم فرما کر ڈھاکہ سے روانہ ہو کر مہلب تشریف لے آئے اور سارے ارکان وفد یہاں سے بذریعہ ریل حبیب گنج روانہ ہو گئے۔ جو ضلع سلہٹ کی ایک تحصیل ہے۔ یہاں عیدگاہ میں اہل شہر کی طرف سے پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر سہ ارکان وفد نے اردو میں اور علماء مشرقی پاکستان نے بنگلہ زبان میں عظیم الشان اجتماع کو خطاب کیا۔ جس میں چھ لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔

یہاں سے وفد چٹاگانگ پہنچا۔ جہاں اسٹیشن پر علماء کرام کی بھاری تعداد نے خوش آمدید کہا۔ مہمانوں کا قیام چٹاگانگ کے مشہور و معروف مخیر بزرگ عدالت خان صاحب کے ہاں رہا۔ جنہوں نے مہمانوں کو ہر طرح آرام پہنچایا بلکہ انہی کے مکان میں مقامی علماء کا اجلاس ہوا۔ عشاء کے وقت وفد بمعہ جناب عدالت خان صاحب کے جامع مسجد پہنچا۔ جہاں ہر سہ ارکان وفد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مجمع نے بمعہ علماء کے جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔

مختلف اسلامی مدارس کے مہتمم و مدرس حضرات محترم امیر مرکزی حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سبھی نے جمعیۃ سے مل کر کام کرنے کا عہد فرمایا۔ علماء مشرقی پاکستان کا اخلاص اور طریق عمل قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائیں

۴ ستمبر کو دن بھر حضرات علماء کرام سے ملاقاتیں رہیں اور تقسیم امداد کے طریق کار پر غور اور عمل ہوتا رہا۔ مغرب کے بعد یہ قافلہ چٹاگانگ سے ڈھاکہ روانہ ہوا۔

۵ ستمبر کو مختلف مدارس کی دعوت حضرت حافظ الحدیث صاحب مدظلہ نے قبول فرمائی۔

عظیم الشان جلسہ

اور ۵ ستمبر کو رات کے وقت نواب باڑی کی جامع مسجد کے سامنے عظیم گراؤنڈ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کو پہلے احقر نے خطاب کیا فضل الرحمٰن، پرویز مرزائی، قادیانی اور دیگر فتنوں اور حکومت کی بنیادوں پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب بنانے اور اسلام کو نافذ کئے بغیر نہ مسلمانوں میں اتفاق ہو سکتا ہے نہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ میرے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے حالات حاضرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

عجیب انکشاف

آپ نے یہ عجیب انکشاف فرمایا کہ راولپنڈی فیصل آباد میں نے مجھ سے کہا کہ میں کیا کروں۔ مجھے جو اشارہ اوپر سے ہوتا ہے۔ میں وہی لکھ دیتا ہوں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے بعد حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے ۲ بجے رات تک ایمان افروز دروح پرور ارشادات سے عظیم مجمع کو گرمایا

۶ ستمبر بروز جمعہ وفد دوپہر کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر لاہور واپس پہنچا۔ مشرقی پاکستان کے علماء اور عام مسلمانوں نے آئندہ وقت دینے کے لئے بہت اصرار فرمایا۔ مگر کثرت مشاغل کی وجہ سے کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو سکا

متفرقات

مشرقی پاکستان میں حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب ایم این اے نے ہوائی اڈہ پر مہمانوں سے ملاقات کی اور دعوت ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی۔

جناب عدالت خان صاحب رئیس چٹاگانگ نے بڑا زور دیا کہ علماء کرام کو آئندہ صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرنا چاہیئے۔ جس کا قطعی فیصلہ بغیر فرمہ دار اجلاس کے یہ وفد نہیں کر سکتا تھا۔ ڈھاکہ میں نظام اسلام پارٹی کے چند علماء نے تشریف لا کر علماء کے تعاون اور اشتراک عمل پر تبادلہ خیالات کیا۔ کونسل لیگ اور بعض دوسرے اپوزیشن لیڈر اور ایم این اے حضرات نے وفد سے مل کر

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

Scanned with CamScanner

مسائل و افکار

خاندانی منصوبہ بندی

مغربی سامراج کی سازش کا حصہ ہے

(از نجم الحسن، صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

جب سے ایشیائی ممالک میں بیداری پیدا ہوئی، اور تقریباً ۲۰ یا ۲۱ سال کے عرصہ میں بیشتر ایشیائی و افریقی ممالک کو سامراجی ممالک سے آزادی نصیب ہوئی۔ اس ہی روز سے سامراجی طاقتیں ایسے اندرونی یا بیرونی حربے استعمال کر رہی ہیں کہ یہ نو آزاد ممالک خود کفالت کی حد تک ترقی نہ کر جائیں۔ ان کی یہ کوشش شب و روز ہے کہ نہ تو یہاں کی حکومتوں کو استحکام حاصل ہو اور نہ ہی ایسے منصوبے بنا سکیں۔ جن کا تعلق براہ راست سامراجی طاقتوں سے نہ ہو۔ کہیں انہوں نے دو صدی تک حکومت کی اور کہیں انہوں نے ایک صدی تک حکومت کی۔ اور اس دوران میں وہ اس بات میں کامیاب ہو گئے، کہ اپنی تہذیب اور اپنی بود و باش کے اثرات یہاں چھوڑ گئے جس کا اثر یہ ہوا کہ یہاں پر ایسا طبقہ پیدا ہوا کہ جس کا ذہن ایشیا سے ہٹ کر مغرب کی طرف چلا گیا اور ہر ملک کے اندر مغرب اور مشرق کی طرفداری میں کشمکش پیدا ہو گئی۔ اور یہ کشمکش لازمی تھی۔ ایشیائی ممالک پر مغرب کی سرداری قائم کرنے کے لئے مغربی ممالک سے اقوام متحدہ، سلامتی کونسل، ورلڈ بنک، ایشیائی ترقیاتی بنک یونیسکو، ریڈ کراس وغیرہ وغیرہ ادارے قائم کر رکھے ہیں ان اداروں کے ذریعہ ایشیائی ممالک میں اثر و رسوخ بھی قائم رکھتے ہیں۔ سازشیں بھی کرتے ہیں اور اپنی چودھراہٹ قائم کرنے کے لئے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل جیسے بدنام ادارہ کے ذریعہ چھوٹے ممالک کی دادرسی کی بجائے انسانیت کو ذلیل اور تباہ کر رہے ہیں۔ آزادی دینے کے بعد اب سامراجی ممالک اس کوشش میں ہیں کہ ان کے بجٹ، ان کے منصوبے، ان کی ترقی کی رفتار کو کس طرح بریک لگا کر رکھا جائے۔

ایشیائی ممالک کیونکہ خام مال بھی وافر مقدار میں رکھتے ہیں اور اس ہی خام مال پر سامراجی ممالک کے کارخانوں کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اب ان کا ذہن اس بات پر متفکر ہے کہ نو آزاد ممالک جلد یا بدیر اپنی کل ضروریات میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ اور کیونکہ یہاں آبادی بھی زائد ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا۔ جو ایشیائی ممالک ترقی کر جائیں گے۔ ان کا معیار زندگی عوام کا بلند ہو جائے گا اور ملک کے اندر ہی استعمال کنندہ بڑھ جائیں گے۔ جس کی وجہ سے خام مال مغربی ممالک کو نہ مل سکے گا۔

اور وہ اس نکتہ کو سمجھ گئے ہیں کہ زائد آبادی والا ملک اپنے منصوبوں کو خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے بآسانی عملدرآمد کر سکتا ہے۔ کیونکہ چین نے ۷۰ کروڑ کی آبادی رکھتے ہوئے جو ترقی کی ہے وہ صرف اس وجہ سے ممکن ہوئی ہے کہ ہر فرد ٹیکس گذار سمجھا جاتا ہے اور ہر فرد استعمال کنندہ سمجھا جاتا ہے۔ جس ملک کی معیشت زائد ٹیکس کنندگان اور زائد استعمال کنندگان پر ہو، وہ ملک ہی بغیر کسی کی مدد کے ترقی کی آخری منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

ان تجربات سے خوفزدہ ہو کر مغربی ممالک ... دوسرے ایشیائی نو آزاد ممالک میں آبادی کو کم کرنے کے لئے منصوبے جاری کر رہے ہیں تاکہ دوسرے ممالک بھی کہیں یہ نکتہ سمجھ کر آبادی کی بنیاد پر ترقی نہ کر جائیں۔ کیونکہ مغربی نظام ان ممالک میں بخوبی چل سکتا ہے جہاں کی آبادی مختصر ہو۔ کیونکہ زمین کی ٹھیکیداریاں کارخانوں کی ٹھیکیداریاں، تجارت کی ٹھیکیداریاں ملک سے پیداواری یونٹوں کو قابو اس ہی حالت میں رکھا جا سکتا ہے جہاں آبادی کم ہو۔ لیکن اگر اس کے برعکس ہو۔ تو پھر زائد آبادی کی بنیادی پر وہاں دولت کی تقسیم، زمین کی تقسیم اور کارخانوں کی اجارہ داری پر ضرب پڑے گی۔ اس خوف کو دیکھتے ہوئے انہوں نے ایشیائی ممالک میں آبادی کم کرنے کے منصوبوں کو جاری کیا ہے۔ حالانکہ اگر آبادی کا مسئلہ مان لیا جائے کہ ملک کی ترقی کے لئے تباہ کن ہے۔ تو پھر چین جیسا ملک جس سے امریکہ بھی اور روس بھی اور ہندوستان بھی خائف ہے۔ خائف ہونا غلط ہے بلکہ چین کو اس کے حال پر چھوڑ دو، وہ آبادی کی بنیاد پر خود بخود تباہ ہو جائے گا۔

ہندوستان کی آبادی دوسرے نمبر پر ہے۔ لیکن مغربی ممالک اندھا دھند امداد دے رہے ہیں۔ یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ جو ملک آبادی میں بڑھ گیا ہو۔ اور آبادی زائد کی وجہ سے وہ ترقی نہیں کر سکتا ہو تو پھر اس کو ادھار دیکر اپنی رقم کو برباد کرنا ہے۔

ہندوستان کی آزادی کے سوال پر گاندھی جی جو مسلمان کے ساتھ ہمدردی کا انتہائی جذبہ رکھتے تھے وہ صرف ایک فریب تھا۔ ان کا حاصل یہ تھا کہ وہ جانتے تھے کہ پاکستان بن گیا تو ہندوستان کی خیر نہیں۔ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کو ۹۰ فیصد حقوق دے کر بھی راضی کر لیا جائے تو پھر آج کل زمانہ ہے تعداد کا۔ آئندہ رفتہ رفتہ ہندو لوگ اکثریت کی بنیاد پر سب حقوق واپس لے لیں گے۔ اس لئے یہ نکتہ آج سے نہیں، ۵۰ سال سے عیاں ہے کہ زائد آبادی والا ملک ہی تھوڑی آبادی والے ملک پر معاشی، مذہبی طور سے اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ایک بڑی قوم اقلیت پر ہر طرح سے اثر انداز ہوتی رہتی ہے اس لئے ایشیائی ممالک کو بھی اور حکومت پاکستان کو بھی اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم ۲۸ کروڑ روپیہ اس منصوبہ پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ کسی دوسرے منصوبہ پر خرچ کریں۔ اور ہمارا تعلق مغرب سے نہیں ہے۔ مغربی تہذیب کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ واشنگٹن۔ برلن، لندن۔ پیرس، اسکو جب ختم ہو جائیں گے۔ پھر ایشیائی ممالک دوبارہ مغربی تہذیب کو زندہ کریں گے۔ ہمارا تعلق ہندوستان کی ہندو قوم سے ہے۔ ہم کو اس کے مقابلہ کے لئے اپنی اکثریت کو بڑھانا ہے۔ اپنے معاشی نظام کو بدلنا ہے۔ ہندوستان کے ۴۳ کروڑ ہندو اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم بھی پورے ہندوستان کو پاکستان بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم کامیاب ہو جائیں گے تو پھر ہم کو وہ نظام قائم کرنا پڑے گا۔ جس کا تعلق سود پر نہ ہوگا۔ اگر معاشی نظام سود پر ہوا تو پھر ہندو ہم سے بازی لے جائے گا۔ اگر ہمارا اخلاقی نظام مغربی تہذیب پر ہوا، تو پھر بھی ہندو ہم سے بازی لے جائے گا۔ ہمارا نظام اسلامی اصول پر ہوگا، تب ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

کیا واقعی ہم نے آزادی اس لئے حاصل نہیں کی تھی۔ کہ ہم صد سالہ سامراجی نشانات کو مٹائیں گے۔ سامراجی نشانات کو مٹانے کے لئے یا نشان دہی کرنے کے لئے آج تک کسی بھی دور حکومت میں کوئی فرد بیٹھا ہے۔ حالانکہ یہ کام پہلے دن ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آج ۲۱ سال تک کسی کو خیال نہیں آیا۔ کیا سامراجی نشانات میں سے شراب کا لائسنس نہیں ہے۔ کیا افیون، چرس کا لائسنس نہیں کیا زنا کا لائسنس نہیں ہے۔ ذرا غور کرو۔ صد سالہ دور میں کس قدر تعداد میں خاندان شراب سے تباہ و برباد ہوئے کس قدر افراد شراب کے نشہ میں قتل ہوئے یا قتل کئے گئے کس قدر افراد شراب نوشی سے اپنی تندرستی گواں بیٹھے۔ ہر شہر میں بازار حسن قائم ہوئے۔ کس قدر انسانوں اور خاندانوں کی عصمتوں کو وہاں رکھ کر فروخت کیا گیا۔ کس قدر قتل ہوئے قتل ہو رہے ہیں اور موتے رہیں گے۔ کیا آزادی کے بعد یہ کام نہیں تھا کہ ملک کو فلاحی مملکت میں تبدیل کرنا ہے۔ کیا کوئی حکومت شراب، افیون، چرس، جوا، زنا کو قائم رکھ کر عوام کے لئے فلاح کا سامان پیدا کر سکتی ہے۔ آزاد قوموں کے لئے یہ کام نہیں ہوتا۔ ہوش میں آجاؤ۔ تاریخ گواہ ہے ان کو ہی سرداری نصیب ہوتی ہے۔ جو اخلاق

ہمارے اسلاف

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہٗ

(حضرت مولانا مفتی قاری عبد الشکور صاحب ترمذی ساہیوال سرگودھا)

(۲)

بے تکلفی

ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت گنگوہیؒ نے اپنے ہاتھ میں کا ٹکڑا آپ کو دے کر گھر میں سے اور کھانا لینے کے واسطے چلے گئے آپ نے بلا تکلف وہ ٹکڑا کھانا شروع کر دیا۔ حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ان سب حضرات کا آپس میں ایسا برتاؤ تھا کہ یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان میں کون بڑا ہے۔ مثل صحابہؓ کے آپس میں بے تکلف اور جاں نثار تھے۔ ہر شخص دوسرے کو اپنے سے بڑا سمجھتا تھا۔

تواضع

دیوبند سے یمن کو کسی موضع المیا کے ایک شخص نے طلبہ کے ساتھ آپ کی بھی آموں کی دعوت کی۔ مگر سواری نہیں لایا۔ آپ پیدل تشریف لے گئے۔ جب چلنے لگے، تو اس نے بہت سے آم گھر لے جانے کے لئے دیئے، مگر پہنچانے کے لئے کوئی شخص ہمراہ نہ کیا۔ مولانا نے اپنے حصہ کے آم اپنے کپڑے میں باندھ لئے اور بغل میں لیکر چل دیئے ایک طرف کی بغل تھک گئی تو دوسری طرف سے لیا۔ بار بار کروٹیں بدلتے ہوئے دیوبند پہنچے۔ تو ہاتھ دونوں ہی تھک گئے تھے۔ مولانا نے اس گٹھڑی کو سر پر رکھ لیا اور فرمایا کہ بھائی یہ ترکیب پہلے سے سمجھ میں نہیں آئی۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ مولانا کو دونوں طرف سے باردار میں سلام ہوتا تھا۔ اور مولانا جواب دیتے جاتے تھے اس حالت میں مولانا کو ذرا بھی تغیر نہ تھا۔ سبحان اللہ کیا تواضع ہے نفس ان حضرات میں تھا ہی نہیں۔

بیعت و خلافت

آپ صاحب نسبت بزرگ اور حضرات حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی مہاجر مکیؒ (متوفی ۱۳۱۷ھ) کے مجاز اور ارشد خلفاء میں سے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ رشتہ داری کی وجہ سے اکثر نانوتہ تشریف لے جایا کرتے تو مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور مولانا محمد یعقوبؒ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کتابوں کی جلد بندی بھی حضرت حاجی صاحبؒ سے ہی ان دونوں صاحبوں نے سیکھی تھی۔ اپنی لکھی ہوئی کتابوں کی جلدیں باندھ لیتے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ رسالہ وحدۃ الوجود میں فرماتے ہیں:۔

"مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی احمد حسن صاحب (امروہوی) وغیرہم از عزیزان فقیر اند و تعلق با فقیری دارند"۔ اور حاشیہ ضیاء القلوب میں تحریر فرماتے ہیں: "دیگر عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی ... را دانند کہ او شان نیز مجاز اند الخ۔ مطلب یہ کہ حضرت حاجی صاحب فرما رہے ہیں کہ مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کو بھی ایسا ہی سمجھو۔ کیونکہ وہ بھی میرے مجاز ہیں۔

کشف

آپ بڑے صاحب کشف بھی تھے، اور اکثر مکاشفات آپ کے صحیح ہوتے تھے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اپنے مکاشفات کا اخفا نہیں فرماتے تھے۔ بلا تکلف سب کے سامنے خوب صاف صاف بیان فرما دیا کرتے تھے۔ بہت بے تکلف اور صاف طبیعت تھے۔

ظرافت

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں۔ "مولانا جب کسی کو پیٹتے تھے تو ایسی ایسی مزیدار باتیں غصہ میں فرماتے تھے کہ دوسرے کو بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ کوئی طالب علم اگر کہتا۔ کہ اللہ کے واسطے نہ مارئیے۔ تو فرماتے ہاں اللہ ہی کے واسطے مارتا ہوں۔ ایسے مفسدوں کو سزا دینے کے لئے اللہ ہی نے حکم فرمایا ہے۔ وہ کہتا، رسول کے واسطے نہ ماریے۔ فرماتے ہاں رسول ہی کے واسطے مارتا ہوں۔ انہوں نے حکم فرمایا ہے کہ ایسے مفسدوں کو سزا دو۔ مولانا بڑے ذکی تھے۔ ہر بات کا خوب جواب دیتے تھے۔ مولانا کے بیٹ میں بڑا لطف آتا تھا۔ ایسی ایسی باتیں فرمایا کرتے تھے۔ سبحان اللہ کیا لوگ تھے مولانا بڑے ظریف تھے۔ فرماتے تھے۔ آج کل کے بعض مولوی فوجیوں سے کم نہیں۔ وہ پلٹن اور رسالہ سے لڑتے ہیں۔ یہ کتاب اور رسالہ سے"۔ مولانا ایک ہندو مصنف کو جن کے پلک اور بہوؤں وغیرہ پر بھی بالکل بال نہ تھے۔ فارغ البال کہا کرتے تھے۔

ریاضی میں اعلیٰ درجہ کا دخل

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوبؒ کو باوجود محدث و مفسر ہونے کے ریاضی میں اعلیٰ درجہ کا دخل تھا۔ سرکاری مدارس کے مدرسین لاینحل اشکالات مولانا سے حل کرانے آجایا کرتے تھے۔ مولانا وضو کرتے ہوئے اقلیدس و مساحت کے سوالات بے ساختہ حل کرتے جاتے تھے۔

اگر کسی ادنیٰ طالب علم نے بھی کسی غلطی کی طرف ترجمہ ملائی۔ تو فوراً اقرار فرما لیتے تھے۔ کہاں بھائی میری سمجھ میں تو جب کتاب کا کوئی مقام سمجھ میں نہیں آتا تھا تو بلا تکلف اپنے اکثر مدرسین میں سے کسی کے پاس کتاب لے کر بیٹھ جاتے تھے اور جو بات سمجھ میں نہ آتی تھی اس کو پوچھ لیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اول مرتبہ ہی میں جہاں تک میرا ذہن پہنچتا ہوتا ہے پہنچ جاتا ہے۔ اگر نہیں پہنچتا تو سمجھ لیتا ہوں کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئے گی۔

وسعت مطالعہ

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہمارے بعض حضرات کی نظر بہت وسیع تھی۔ جیسے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک ہزار کتابیں میں نے دیکھی ہیں۔ مولانا ہر وقت کتابیں دیکھا کرتے تھے اور ذکی ایسے قدر تھے کہ کوئی گھنٹہ دو گھنٹہ چاند اور آدھ لے تو اس کو سونگھ کر بتا دیتے کہ مرد نے اوڑھی ہے یا عورت نے۔"

حزم و احتیاط

مولانا نے تسخیر وحب کا عمل بھی محض اس لئے سیکھ لیا تھا کہ آپ کو ہر چیز کے جاننے کا شوق تھا، عمل کرنے کے واسطے نہیں سیکھا تھا۔ لیکن جب آپ کو عامل نے اس کی یہ خطرناک تاثیر بتلائی کہ ایک بار دہ امیر زادی پر اس عمل کا امتحان کیا گیا تھا تو اس عمل سے وہ میرے پاس آگئی۔ تو یہ سن کر مولانا گھبرا گئے فرمایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ نفس کا کیا اعتبار ہے۔ نہ معلوم کس وقت وہ بدل جائے۔ اس لئے میں نے اس عمل کو ذہن سے بھلانے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ اب اس کا ایک لفظ بھی یاد نہیں

مقام ناز

مولانا کو ایک دفعہ کسی حاجت میں رقم کی ضرورت تھی۔ حق تعالیٰ سے دعا کی تو روپیہ مل گیا۔ پھر خواب میں جنت کا محل دیکھا۔ حاضرین سے پوچھا یہ کس کا محل ہے انہوں نے مولانا کا نام بتایا۔ مگر دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک کنگرہ ٹوٹا ہوا ہے۔ مولانا کے دریافت کرنے پر جواب ملا کہ انہوں نے دنیا میں مانگ لیا ہے۔ خواب سے بیدار ہو کر حق تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ حضور اگر جنت کے کنگرے ہم کو یہاں ملنے لگیں تو ہم تو سارا محل ہی کھا جائیں گے۔ آپ کے یہاں کیا کمی ہے۔ یہاں الگ دیجئے اور دنیا الگ دیجئے۔ مولانا مقام ناز میں تھے۔ اس لئے وہ حق تعالیٰ سے ایسی باتیں کر لیا کرتے تھے۔

درس مثنوی شریف

جس زمانہ میں آپ صدارالعلوم دیوبند میں صدر مدرس تھے تو طلبہ نے مثنوی مولانا روم پڑھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ لیکن مولانا رفیع الدین صاحب مہتمم دارالعلوم نے یہ کہہ کر منع فرما دیا کہ مولانا کو دیوبند میں رہنے دو۔ ورنہ یہ اپنے آپ سے باہر ہو کر یہاں سے جنگلوں میں بھاگ جائیں گے

تصنیفات

آپ کے مستر شطوط جو آپ نے اپنے مربی مفتی محمد قاسم نانوتوی کو ۱۲۸۳ھ سے

باقی صفحہ پر

گوجرانوالہ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کے خلاف ہڑتال

گوجرانوالہ ۵ ستمبر۔ آج یہاں پورے شہر میں فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کی گئی۔ شہر کے تمام بڑے بڑے بازار اور کپڑے کی تمام مارکیٹیں بند رہیں۔ آج صبح نماز فجر کے بعد مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ کی طرف سے شہر کی مساجد میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ صبح ۸½ بجے جامع مسجد شیرانوالہ میں شہر کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور ممتاز شہریوں کا ایک اجلاس مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ گوجرانوالہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں شہر کے ممتاز علماء کرام اور معززین کے علاوہ امیر جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مفتی مولانا جمال احمد مظاہری، مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا محمد یعقوب عابد، مجلس احرار کے صدر شیخ عبدالحکیم کیپٹن ڈاکٹر معراج الدین اور جناب ظفر ڈار ایم، اے بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

شہر گوجرانوالہ کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور ممتاز شہریوں کا یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب کو فی الفور ضبط کیا جائے۔

نیز یہ اجلاس وزیر قانون ایس۔ ایم ظفر کے اس بیان کو کہ مجھے اس کتاب میں کوئی چیز اسلام کے خلاف نظر نہیں آئی نہایت غیر ذمہ دارانہ بیان قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے (زاہد گکھڑوی)

جمعیۃ علماء اسلام فیروز والا کی تشکیل

گوجرانوالہ۔ موضع فیروز والا ضلع گوجرانوالہ میں ۲ ستمبر ۶۸ء کو عشاء کی نماز کے بعد مقامی علماء و دیندار حضرات کا اجتماع زیر صدارت مولانا سید محمد حسین شاہ بخاری منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام فیروز والا کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا اور حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر مولانا سید محمد حسین صاحب بخاری خطیب جامع مسجد
نائب امیر۔ مولانا الف خاں صاحب خطیب مسجد گورے والی
ناظم اعلیٰ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب خطیب مسجد اہلحدیث
نائب ناظم۔ مولوی وقاری محمد بشیر صاحب خطیب مسجد راولپنڈی والی
خازن۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب
سالار۔ مولانا خیر محمد صاحب خطیب پکی مسجد
ناظم دفتر۔ خالد محمود شاہ بخاری۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تصنیف "اسلام" کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ "اسلام" کو ضبط کر کے ڈاکٹر موصوف کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)

سیالکوٹ میں احتجاج

سیالکوٹ۔ قبل از نماز جمعہ خطبہ جمعہ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب (اسلام) کے چند اقتباسات مذمومہ پڑھ کر لوگوں کو سنائے اور اس کی اس پرزہ سرائی کی پرزور الفاظ میں تردید کی اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

مسلمانان سیالکوٹ مسجد جامع ازہر کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کو ضبط کیا جائے۔ اور اس کو اسلام کے خلاف کتاب لکھنے پر سزا دی جائے۔

(محمد علی اکبر خطیب مسجد جامع ازہر مبارک پورہ سیالکوٹ)

اکوڑہ خٹک

اکوڑہ خٹک۔ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث و مہتمم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے نماز جمعہ سے قبل اکوڑہ خٹک کے مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے غیر اسلامی نظریات پر سخت احتجاج کیا۔ انہوں نے تفصیل سے ان کوششوں کے محرکات اور اسباب پر روشنی ڈالی۔ جو اسلام کی تحریف و تبدیلی کے سلسلہ میں منظم شکل میں جاری ہیں۔ اور جو اسلام کو عہد نو کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے نام پر اسلام کے قلع قمع میں مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ تاریخ کا کوئی دور حق و باطل کے معرکوں سے خالی نہیں رہا۔ خداوند تعالیٰ نے ہر دور میں کھرے کھوٹے اور مومن و منافق کی تمیز کرائی ہے انہوں نے نہ صرف ڈاکٹر فضل الرحمٰن بلکہ ان کے ہم خیال و ہم مشرب تمام متجددین کے ملحدانہ خیالات کے سختی سے محاسبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور فرمایا کہ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اس ملک کی اکثریت دین کے ساتھ اس قسم کے مذاق اور استہزاء کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ آپ کے خطاب کے دوران حاضرین نے متفقہ طور پر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے برطرف کرنے اور انہیں قرار واقعی سزا دینے اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

جمعیۃ بنگوئیں آزاد کشمیر کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام بنگوئیں کے زیر اہتمام ۲۶ اگست کو جنڈ اٹھی بازار بنگوئیں میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور دیگر علماء کے خطابات کے علاوہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بنگوئیں و خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت مولانا حکیم محمد افضال حسینی نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں موجودہ فتنوں سے عوام کو روشناس کیا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن پر سخت گرفت کی۔ مولانا نے کہا کہ ڈاکٹر مذکور دین اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ آپ نے کہا تعجب ہے کہ باوجود عوامی مطالبات و احتجاجات کے حکومت پاکستان موصوف کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔ اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کو عبرتناک سزا دی جائے اور اس کے لٹریچر کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں مرزائیوں کی مختلف چالوں پر نظر رکھے کیونکہ مرزائی ملک کے وفادار نہیں ہو سکتے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء اسلام پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔

(۴) یہ اجلاس تمام علماء سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں اور اپنے اپنے علاقوں سے خریدار بنائیں تاکہ جمعیۃ کی آواز گھر گھر پہنچ جائے۔

(۵) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے مرکزی عہدہ داروں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ کا مرکزی اجلاس مظفر آباد یا راولاکوٹ میں کرایا جائے۔ جس میں حضرت درخواستی مدظلہ۔ مفتی محمود صاحب مدظلہ مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ اور دیگر بزرگوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

(محمد فرید خاں ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ بنگوئیں)

قاسم العلوم گھوٹکی میں جمعیۃ الطلباء اسلام کا قیام

گھوٹکی۔ ۲۷ ربیع الثانی بروز بدھ زیر صدارت مولانا عبدالحق صاحب مدرس مدرسہ ہذا طلبہ کا ایک اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار باتفاق رائے منتخب ہوئے

سرپرست مولانا عبدالحق صاحب مدرس مدرسہ ہذا
امیر مولانا غلام کبیر یا صاحب
نائب امیر مولوی عبدالعزیز صاحب بلوچ
ناظم اعلیٰ مولانا غازی صلاح الدین صاحب
نائب ناظم مولوی حافظ علی محمد صاحب بلوچستانی
سیکرٹری حافظ اللہ بخش صاحب عباسی صالحانوی
خزانچی مولوی عبدالرحیم صاحب سلطان کوٹی

ارکان شوریٰ

مولوی قائم الدین۔ مولوی محمد موسیٰ۔ مولوی عبدالخالق۔ مولوی عبدالباقی۔ مولوی محمد عیسیٰ۔ مولوی حافظ عبدالسمیع۔ مولوی غلام رسول۔ مولوی احمد علی سدھایہ۔

(اللہ بخش عباسی سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام گھوٹکی)

مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی شہر کا جلسہ مورخہ ۲۱ و ۲۰ ستمبر بروز جمعہ ہفتہ

...ام منزل بہ منزل

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا سرگودھا میں درس قرآن

سرگودھا۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن نے جامع مسجد سرگودھا میں درس قرآن مجید دیتے ہوئے پاکستان کے دفاع کے لئے عساکر پاکستان کے شاندار کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائرکٹر کے عہدے سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی علیحدگی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو یوم دفاع کے شاندار موقع پر شرف قبولیت بخش کر عوام کی رائے کے احترام کی قابل تعریف مثال قائم کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف اسلام مضامین اور رسوائے زمانہ کتاب اسلام کو بھی جلد از جلد ضبط کیا جائے۔ کیونکہ ملک میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تصنیفات کے خلاف غصہ کی لہر دوڑ چکی ہے۔ آپ نے کہا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی جگہ کسی ایسے عالم دین کو ادارہ تحقیقات اسلامی میں شامل کیا جائے جو معتمد اور مستند ہو۔ آپ نے پاکستان کے عوام کو ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تحریف دین کی کوششوں کے خلاف موثر احتجاج پر مبارکباد دی۔

کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

کراچی۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے عوام کو روشناس کرانے کا سلسلہ سرگرمی سے جاری ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسماعیل نے تنظیمی دورہ شروع کر دیا ہے۔ آپ ہر اتوار کو اندرون شہر مختلف محلوں میں تبلیغ کرتے ہیں پچھلے دنوں مولوی حسین احمد کی دعوت پر مولانا محمد اسمٰعیل اور مولانا محمد اسلم حلقہ بلدیہ کراچی نمبر ۲۸ میں گئے، اور اور وہاں جمعیۃ کی شاخ قائم کی۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب مقامی جمعیۃ کے عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر میاں عبدالکریم کوکسی کالونی۔ نائب صدر مولوی محمد ایوب اور حافظ محمد اختر الدین۔

ناظم اعلیٰ مولوی عبدالمنان۔ ناظم مولوی محمد حسین احمد صدیقی محمد شجاعت کالونی۔

خزانچی حاجی عبدالمالک مسلم مجاہد کالونی۔

دس ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل نے اپنے حلقہ سے آیندہ انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا

کل مورخہ ۳۱ بروز سنیچر بوقت ۹ بجے شام دفتر جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل میں زیر صدارت ملک محمد امیر صاحب جمعیۃ کا جنرل اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل تجویزیں پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) واٹر سپلائی سکیم غربی نمبر ۲ موسیٰ خیل کو پایہ تکمیل پر پہنچانے کے لئے حاجی غلام جیلانی صاحب لاہور جا کر جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی قیادت میں عملی قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔

(۲) مسٹر غلام رسول صاحب مودودی جماعت کے متفقین میں سے تھا۔ لیکن کتابیں پڑھ کر ان کو چھوڑ کر مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر سن کر مودودیت سے توبہ کی۔ اور مولانا صاحب نے خود ان کی پرچی رکن جمعیۃ علماء اسلام لکھی۔ اب جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کے جنرل اجلاس میں اس کو ناظم دفتر و ناظم شعبہ نشر و اشاعت مقرر کیا گیا ہے۔

(۳) یونین کونسل موسیٰ خیل کے وارڈ بن جانے پر حاجی غلام جیلانی صاحب کو ووٹروں کی فہرست بنانے اور دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا گیا۔ کہ کہیں جعلی ووٹ نہ بن جائیں۔ انشاء اللہ اس دفعہ جمعیۃ علماء اسلام اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔

(۴) امداد سیلاب زدگان مشرقی پاکستان چندہ کر کے روانہ کیا جائے۔

(۵) حاجی غلام جیلانی صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا اپنا لاؤڈ سپیکر ہونا چاہیئے تجویز منظور ہوئی۔ تو حاجی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ مبلغ ایک سو روپیہ میں خود دوں گا۔ بعد میں چندہ کیا جائے۔ بعد دعاء خیر کے اجلاس ختم ہوا۔

(خواجہ نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل۔ ضلع میانوالی)

سیلاب زدگان کیلئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام چکوال	۰	۷۱۷
" " " سرائے عالمگیر	۰	۱۴۵
" " " کالا گجراں	۱۴	۲۲
" " " ٹاہلیانوالہ	۰	۴۵
" " " شہر جہلم	۰	۲۰۲۱
" " " جاوہ	۰	۱۰۰
میزان کل	۱۴	۳۰۵۰

یہ رقم حضرت امیر مرکزی درخواستی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی سرگرمیاں

جہلم۔ پیر طریقت مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے ضلع جہلم میں کئی مقامات کے تبلیغی دورے کئے۔ ان اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تعمیری سرگرمیاں، مختلف ملی و ملکی مسائل، مسلک اہلسنت والجماعت کی حقانیت، ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہؓ اور جمعیۃ کے آیندہ لائحہ عمل جیسے اہم موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اور حکومت سے اسلامی نظام و آئین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور کئی لوگوں نے جمعیۃ کی رکنیت قبول کی۔ بعض مقامات میں حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب گجرات نے بھی شرکت فرمائی۔ حافظ عبدالحمید صاحب نعت خواں تلہ گنگ بھی اس دورہ میں ساتھ رہے۔ مقامات کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۷ اگست ۶۸ء پنڈ دادنخاں زیر صدارت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب۔

۱۸ اگست کھینگروال۔ ۱۹ اگست دن کو مراد پال اور بعد از نماز عشاء گلیانہ۔

انتخاب جمعیۃ الطلبہ احیاء العلوم چنیوٹ شہر

سرپرست۔ حضرت مولانا حافظ محمد حسین صاحب مہتمم مدرسہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ

امیر۔ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا

سیکرٹری مولوی محمد عالم عدم متعلم مدرسہ ہذا

نائب سیکرٹری۔ مولوی غلام رسول متعلم مدرسہ ہذا

(محمد عالم سیکرٹری جمعیۃ الطلبہ مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ)

طلبۂ حدیث کیلئے مژدۂ جانفزا

جامعہ رشیدیہ میں دورۂ حدیث کا اجراء

ملک کی مشہور دینی تربیت گاہ اور علمی درسگاہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں شوال ۱۳۸۸ھ سے دورۂ حدیث کا آغاز ہو رہا ہے۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ الحاج محمد عبداللہ صاحب رائے پوری۔ علامہ حافظ الحاج مولانا غلام رسول صاحب جالندھری مولانا حافظ مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدیر "بینات" اور دیگر مشاہیر حضرات تعلیم و تدریس کی خدمات سرانجام دینگے۔

طلبہ قبل رمضان درخواستیں بھجوا دیں۔ دیگر اشتہارات مکمل۔ دارالحدیث اور جدید مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ جامعہ جدید دارالاقامہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔

(فاضل رشیدی مدیر الجامعہ)

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کا اجلاس

لاہور۔ مورخہ ۹ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کا اجلاس صوبائی دفتر چوک رنگ محل میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب امیر صوبائی جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے مقتدر علماء کرام و معززین شہر نے شرکت فرمائی۔

قاری محمد ہارون صاحب فیض باغ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ نے تقریر فرمائی اور علماء کو جمعیۃ علماء اسلام کے ماتحت منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں لاہور میں حلقہ وار جمعیۃ کی توسیع و تنظیم اور ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت پر زور دیا۔ چنانچہ اجلاس میں قرار پایا کہ جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں ۱۱ ستمبر کو شیرانوالہ میں، ۱۲ ستمبر کو فیض باغ میں ۱۳ ستمبر کو جامع مسجد اہلسنت بنی خانپورہ میں ۱۵ ستمبر کو جامع مسجد نور مسلم آباد میں مختلف اجلاس منعقد کئے جائیں چنانچہ شیرانوالہ سے اجتماع کا آغاز کر دیا گیا۔

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ شہری جمعیۃ کا اجلاس ہر قمری مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد ہوا کرے گا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں:

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور کا یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفیٰ اور اس کی منظوری کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی کتاب "اسلام" کو ضبط کیا جائے اور فضل الرحمٰن پر مقدمہ چلا کر اس کو سزا دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تمام قراردادوں کی مکمل تائید کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی روشنی میں فوراً ملک میں اسلامی شریعت نافذ کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے انفاذ اور علماء کرام پر پابندیوں خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے اجتماعات پر پابندی کے سلسلہ پر شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پابندیوں کے ذریعہ حکومت کرنے کا طریقہ ترک کر کے اور تمام پابندیوں کو ہٹا کر عوام کو مطمئن کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ کی درمیانی شب جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کاچی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اراکین شوریٰ کے علاوہ جمعیۃ کے اضلاع نے شرکت کی۔ قاری حضرت گل صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد صاحب صدر نے ملکی حالات پر مفصل روشنی ڈالی اور علماء کرام کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے جمعیۃ کی تنظیم کو مستحکم اور مضبوط تر کرنے پر زور دیا۔ نیز آپ نے ڈویژن میں کام کی رفتار پر اظہار اطمینان فرمایا۔

بعد ازاں خواجہ محمد زاہد صاحب نے ڈویژنل دفتر کی شش ماہی کارروائی سنائی۔ بعدہٗ ہر دو ناظم صاحبان نے اپنے اپنے ضلع کی شش ماہی کارروائی پیش کی۔ جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے کے لئے مختلف تجویزیں پاس ہوئیں۔ نیز مارچ ۱۹۶۹ء میں ڈویژنل کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) ۲۲ اگست کو چونکہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا دن ہے اس نسبت سے حضرت مرحوم کی خدمات کو سراہا گیا، اور دعائے مغفرت کی گئی۔

(۲) ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ایک دوکاندار قلعی گر کے اغوا پر انتہائی نفرت کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ایسے ملزمین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ جو ملک میں بدامنی پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(۳) اجلاس میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور عرب ممالک کو متحد رہنے کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پہلی فرصت میں مغربی تہذیب پر لعنت بھیج کر اسلامی تہذیب کو اپنائیں۔

(۴) انجمن تحفظ حقوق دوکانداران ڈیرہ اسماعیل خاں نے کاریخال، پھٹہ ٹیکس اور اغواشدہ قلعی گر کی بازیابی کے لئے جو جرأت مندانہ کوششیں کی ہیں۔ اجلاس میں ان کی مساعی کو سراہا گیا اور ان کی تائید کی گئی۔

(۵) موجودہ مروجہ "نصاب تعلیم" پر ایک نظر کے عنوان سے تنظیم اہلسنت ڈیرہ نے موجودہ نصاب تعلیم کی جن خطرناک غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اجلاس میں اس کی تائید کرتے ہوئے تنظیم اہلسنت کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا

(باقی قراردادیں آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کا جلسہ سیرت

بتاریخ ۱۲ ستمبر ۶۸ء زیر صدارت حضرت مولانا تاج الدین صاحب بعد نماز عشاء جلسۂ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ حافظ محمد میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی بعدہٗ مجاہد اعظم امام الانقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے تلمیذ رشید حضرت علامہ محمد صدیق صاحب نے فلسفہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہوئے قرآن و حدیث سے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ملک کے اندر قانون اسلامی کے نفاذ کے لئے قرآن و سنت کے مطابق انقلاب آنا چاہیئے۔

اس کے بعد مولانا قائم الدین صاحب تعلقہ نوابشاہ نے اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ بعدہٗ حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد سکرنڈ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ رضوان علیہم اجمعین پر پورے دو گھنٹے قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام کو محظوظ فرمایا۔ اور آخر میں چند قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں:۔

(۱) یہ اجتماع عظیم مطالبہ کرتا ہے کہ اٹالیان پڈعیدن کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ اس قصبہ کو بجلی دی جائے۔ نامعلوم اس قصبہ کے ساتھ بجلی کی بابت ناروا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کا یہ اجلاس عظیم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں قرآن و سنت کا قانون جاری کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع عظیم مطالبہ کرتا ہے کہ جبکہ حکومت کروڑوں روپیہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کر رہی ہے۔ وہاں پڈعیدن کو لاوارث چھوڑ دیا گیا ہے۔ لہٰذا پڈعیدن سے نوشیرو فیروز اور پڈعیدن سے قصبہ پھل امدپڈعیدن سے بھنگو بھینا تک راستہ پختہ بنایا جائے۔ یہاں کے عوام کو بھی سہولتیں میسر ہوں۔

(۴) یہ اجتماع عظیم مطالبہ کرتا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول پڈعیدن کو موزوں وسیع عمارت میں تبدیل کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی اراضی کی نیلامی بند کر کے مقامی غریب مزارعوں کو سہولیت سے قیمتاً دی جائے۔

(حبیب الرحمٰن ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیرگڑھ ضلع مردان

آج مورخہ ۹/۶۸ ۲ ایجنسی ملاکنڈ بمقام تھانہ سپین جماعت زیر صدارت مولوی عبدالغنی صاحب ایک اجتماع منعقد ہوا جس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد مولانا دوست محمد صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ کیونکہ آج کل فرقہ باطلہ جیسے مودودیت، پرویزیت۔ قادیانیت رنج پیرت کے فتنوں نے سر اٹھایا ہے جس سے عوام کو خبردار کیا گیا۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان سب باطل فرقوں پر پابندی لگائے۔ کیونکہ ان کی سرگرمیاں اسلام کے خلاف سازش سمجھتے ہیں اور مطالبہ کیا کہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین چونکہ غیر اسلامی قوانین ہیں۔ اس لئے جلد از جلد ان کو منسوخ فرما کر اللہ تعالےٰ و رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رضامندی حاصل کریں۔

اجلاس میں باتفاق رائے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کی تجویز پاس ہوئی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام تھانہ ملاکنڈ ایجنسی کے نام سے تنظیم کی تشکیل کی گئی۔ جس کے عہدیداران بہ اتفاق رائے مندرجہ ذیل قرار پائے۔

صدر حاجی زید اللہ خاں صاحب ساکن تھانہ
نائب صدر - مولانا محمد قیوم صاحب "
ناظم اعلیٰ - مولانا زین العابدین صاحب "
نائب ناظم - مولانا حمید الدین صاحب "
خزانچی - عبدالخالق صاحب "

مبارکباد شوریٰ

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب - مولانا خوشحال خاں صاحب شیر خاں صاحب - علی حیدر خاں صاحب - ناظم نشرواشاعت مولانا فضل محمود صاحب۔

(مرسلہ گل ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرکل شیرگڑھ)

جمعیۃ علماء اسلام شہر میانوالی کا اجلاس

۶ ستمبر ۱۹۶۸ء جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ حافظ سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا محمد امیر صاحب امیر مقامی جمعیۃ نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ملحدانہ رویہ پر تقریر فرمائی آپ کے بعد صدر اجلاس نے جمعیۃ کی کارکردگی مزید ترقی اور مشرقی پاکستان کی امداد وغیرہ پر بصیرت افروز بیان فرماتے ہوئے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفا کا ذکر کیا اور وزیر قانون کی صفائی کو عذر گناہ بدتر از گناہ قرار دیا

حضرت مولانا کے بیان کے بعد مندرجہ قرارداد بالا تفاق پاس کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفا کی منظوری کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی اسلام نامی کتاب ضبط کی جائے اور اس کو عبرتناک سزا دی جائے۔

نیز میانوالی شہر کی مختلف مساجد موتی مسجد، جامع مسجد ہاٹیاں، مسجد گلزار، مسجد نور، مسجد زرگراں، مسجد غوثیہ وغیرہ کے اجتماعات میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے متعلق احتجاج کیا گیا

(حکیم غلام مرتضیٰ قریشی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

مشینی ذبیحہ اور بیان بازی

راولپنڈی۔ جب سے راولپنڈی کے قریب مشین سے جانور ذبح کرنے کے بارہ میں اطلاعات موصول ہوئی ہیں اس وقت سے اہل علم نے صحیح مسئلہ بتانے کے فریضہ کو نہایت احسن طریقہ سے ادا کر دیا ہے۔ قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود کا مفصل فتویٰ ماہنامہ بینات کراچی اور ترجمان اسلام لاہور میں شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کی سب سے بڑی دینی جماعت جمعیۃ علماء اسلام نے اس بارہ میں اسلامی موقف پوری وضاحت سے افسران مجاز کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمشنر صاحب اور مذبح خانہ کے سیکرٹری کی طرف سے آدمی کے ہاتھ سے ذبح کرانے بلکہ غسل کرنے تک کی وضاحت کی۔ حلال اور حرام کے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر جناب رضوی صاحب نے راولپنڈی کے کچھ علماء (جن میں اکثریت اوقاف کے سرکاری ملازموں کی تھی) زیر تعمیر مذبح دکھایا کمرے اور تھڑے وغیرہ دکھائے اور مختلف مقامات پر رکھی ہوئی مشینیں دکھائیں۔ اور یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی کہ ذبح آدمی کرے گا وغیرہ وغیرہ۔

اس موقعہ پر مولانا عبدالستار نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ یہ بھی وضاحت کریں کہ ذبح کرنے والا آدمی ڈاکٹر فضل الرحمٰن یا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ کا نہ ہوگا۔ اور ان کے نظریات سے بیزاری کا اظہار کرے گا۔ ظاہر ہے کہ دوسرے دن چھپنے والے سرکاری بیان میں اس قسم کی کوئی وضاحت نہ تھی۔ البتہ یہ عنوان ضرور تھا کہ علماء نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اخبارات میں جن لوگوں کے موٹو آئے ان کی سابقہ روش کے پیش نظر عامۃ المسلمین میں اس خبر سے اضطراب پیدا ہو جانا امر یقینی ہے اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سیکرٹری صاحب کے زبانی وعدہ کے علاوہ وہاں کون سی ایسی صورت تھی۔ جس پر علماء اطمینان کرتے کیا ان حضرات نے وہاں مشین چلتے دیکھی۔ آدمی کے ہاتھ میں چھری اور جانور ذبح ہوتے دیکھا جن پر اطمینان کا اظہار کیا جائے۔ اسی اضطراب کو دور کرنے کے لئے مولانا عبدالستار نے ایک وضاحتی بیان دیا تھا۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ تمام علماء کی صحیح ترجمانی تھی۔ مگر نامعلوم کہ کس مصلحت کے پیش نظر مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکن اس بات کو اچھال رہے ہیں۔ اور حکومت بار بار یہ اعلان کرا رہی ہے کہ علماء نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

بات صرف اتنی ہے۔ کہ علماء نے صرف منتظمین کے زبانی وعدوں پر اظہار اطمینان کیا ہے اور واقعہ کا تعلق ذبح سے ہے۔ جو ہر حلہ ابھی بہت دور ہے۔ اگر منتظمین اپنے زبانی وعدوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ذبح کے وقت علماء کرام کو جانور کی گردن پر انسانی ہاتھ سے چھری پھرتی دکھا دیں گے۔ تو جائز اور ناجائز کا فیصلہ اس وقت ہوگا ذبیحہ کا مسئلہ قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی میں مہارت تامہ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ لیڈر شپ سے۔ لہٰذا اس بارہ میں ان علماء کی رائے قابل اعتماد ہوگی۔ جو ہمیشہ سے اس منصب پر کام کرتے چلے آئے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ افسران مجاز اور بیان بازی کرنے والے لوگ صحیح صورت حال معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور عامۃ المسلمین کو حرام کھانے سے بچا کر اسلام اور اسلامی خیر خواہی کا ثبوت دیں گے۔

(عبدالحکیم ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن)

مقام رسولؐ

مصنفہ

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد بلاک ۷ سرگودھا

پیش لفظ

قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چھپ رہی ہے

قیمت صرف ایک روپیہ

پانچ کتابوں سے کم وی پی نہیں کی جائیگی

ملنے کا پتہ:۔ حافظ محمد صادق ناظم مکتبہ سعادت نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا۔ دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ہیرون لوہاری گیٹ ملتان۔ دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور۔

محمد منیر اقبال ناظم جمعیۃ چکوال کی گرفتاری

چکوال ۵۔ اگست۔ رات کو تقریباً بارہ بجے مولوی زبیر شاہ صاحب کو چند نامعلوم افراد نے لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ جبکہ وہ ایک مسجد میں جلسہ کر کے واپس رہائش گاہ پر جا رہے تھے۔ اس سلسلہ میں مخالفین نے محمد منیر اقبال صاحب بی اے ناظم جمعیۃ علماء اسلام چکوال اور عبدالرزاق صاحب اور حاجی احمد حسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چکوال و سیکرٹری مدرسہ اظہار الاسلام پر الزام لگایا ہے جس کی بنا پر یہ دونوں افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں (حالانکہ یہ دونوں بالکل بے قصور ہیں) جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر حضرات اور ارکان و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نجات بخشیں اور جماعت کے دوسرے افراد بھی ہر شر سے محفوظ رہیں۔

(الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ مدنی جامع مسجد چکوال)

مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ کی پکا لاڑاں میں تقریر

۳۰۔ اگست۔ مدرسہ احیاء العلوم پکا لاڑاں کے سالانہ جلسہ پر قاری محمد نور الحق قریشی ایڈووکیٹ جانشین قاضی احسان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قبل از جمعہ "علماء دیوبند کا شاندار ماضی" کے عنوان پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا۔ تاریخ انسانیت اس بات کی شاہد ہے کہ قربانی دینے والی قوم صفحہ ہستی سے کبھی بھی نہیں مٹایا جا سکتا۔ علماء دیوبند تین سو سال سے ملکی آزادی اور ملی اقدار کے احیاء کے لئے قربانیاں پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اگر دو سو سال تک فرنگی اپنے غلبہ نفاذ اقتدار اور لامحدود وسائل کے باوجود ان علماء کو نہیں مٹا سکا تو دنیا کی کوئی طاقت علماء دیوبند کو صفحہ ہستی سے نہیں مٹا سکتی۔

قاری نور الحق صاحب نے جشنوں اور بے حیائی کے کاموں پر بے دریغ قومی سرمایہ ضائع کرنے پر احتجاج کیا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ دینی مدارس کے لئے حکومت کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں جبکہ بے حیائی، عریانی اور فحاشی کے فروغ کے لئے لاکھوں روپیہ برباد کیا جا رہا ہے۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے احباب متوجہ ہوں

اس امر کا بارہا اعلان کیا جا چکا ہے کہ مولانا قاضی احسان احمد کے سوانحی خطوط ترتیب دینے میں ان کے احباب، مخلص دوست اور عقیدت مند میرے ساتھ تعاون فرمائیں۔ میں نے ترتیب کا کام شروع کر دیا ہے۔ بعض دوستوں نے دست تعاون بڑھایا ہے جس کے لئے میں ان کا شکر گذار ہوں۔ یہ اعلان دوبارہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اگر کسی دوست کے پاس مرحوم کی تقریروں کا ٹیپ لطائف، بذلہ سنجی اور ظرافت کے واقعات محفوظ ہوں۔ تو وہ مجھے درج ذیل پتہ پر بھیجدیں۔

(قاضی نور الحق قریشی
ایڈووکیٹ کچہری روڈ۔ ملتان)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۲۳)

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ

(اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو باغی گروہ کے ساتھ جنگ کرو حتیٰ کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے)

آیت میں تو باغی گروہ کے ساتھ آخر تک لڑنے کا حکم ہے۔ جب تک کہ وہ بغاوت سے باز نہ آئے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کو مساوی درجہ دے کر اپنا معاملہ ثالثوں کے سپرد کر دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ہر دو ثالثوں نے اپنے فیصلہ میں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کو معزول کر دیا تھا۔ حالانکہ اگر حضرت علیؓ کو قطعاً حق پر سمجھا جاتا۔ اور حضرت معاویہ کو باطل پر، تو پھر ثالثہ حق کو معزول کرنا کیونکر جائز ہو سکتا تھا۔ اور یہ سوائے مودودی صاحب اور دشمنانِ صحابہ کے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ صحابہ کے دونوں نے اپنے میں سے جن دو جلیل القدر صحابہ یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمرو بن العاص کو حکم تسلیم کیا تھا۔ وہ احکام شریعت کو نہیں سمجھتے تھے یا وہ دانستہ انہوں نے شریعت کی مخالفت کی۔ پس ثالثوں کے تقرر سے ثابت ہو گیا کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے اختلاف و نزاع حجت شرعی کی بنا پر اجتہادی تھا۔ اور گو اس اجتہاد میں حضرت معاویہؓ سے خطا ہوئی۔ لیکن اس پر بھی حسب ارشاد نبوی آپ کو ایک اجر مل جائے تو خواہ مودودی صاحبان اس کو مانیں یا نہ مانیں۔ والعلم عنداللہ۔

نص صریح کا مغالطہ

مندرجہ بالا تحقیق سے واضح ہو گیا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد تقتلک الفئۃ الباغیۃ (تجھے باغی گروہ قتل کرے گا) کو حضرت معاویہ اور ان کے گروہ کے بارے میں نص صریح قرار دینا بالکل غلط اور سراسر مغالطہ ہے۔ کیونکہ اگر حضرت علی بھی اس ارشاد کو نص صریح سمجھتے تو پھر حضرت معاویہؓ اور اپنے باغی حکمین (ثالثوں) کا تقرر تسلیم نہ کرتے اور اس وقت تک جنگ کرتے رہتے جب تک کہ حضرت معاویہؓ سر نہ ڈال دیتے اور نہ ہی کوئی صحابی نص صریح کے باوجود حضرت معاویہؓ کا حامی اور طرفدار رہتا۔ اذا لیس قلیس۔

مفتی صاحب کا فتویٰ

مفتی صاحب خود لکھ چکے ہیں کہ:۔ اگر مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے اہل علم حضرات تنقید سے یہاں تنقیص اور توہین مراد لیتے یا یہ تنقید عیب جوئی اور عیب چینی کے معنی میں لیتے تو ہم صاف طور پر ان کے اس عقیدے کو گمراہی اور نظریہ کو باطل بلکہ زندقہ قرار دیتے کیونکہ صحابہ کرام میں اس معنی میں تنقید کو اہلسنت والجماعت نے گمراہی اور زندقہ قرار دیا ہے۔" (علمی جائزہ صفحہ ۲۹۶)

ہم عرض کرتے ہیں کہ جو عبارتیں مودودی صاحب کی حضرت معاویہؓ عنہ کے متعلق اوپر درج کی گئی ہیں۔ ان سے یقیناً عیب جوئی، عیب چینی اور صریح تنقیص و توہین پائی جاتی ہے۔ تو کیا مفتی صاحب اپنے اس فتوی پر قائم رہتے ہوئے مذکورہ عبارتوں کو گمراہی اور زندقہ (اور لکھنے والے کو گمراہ اور زندیق) قرار دینے کے لئے آمادہ ہیں؟ یا یہ فتویٰ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور" کا مصداق ہے!

علماء ثلثہ اور مودودی

مولوی محمد چراغ صاحب (گوجرانوالہ) مفتی سراج الحق صاحب (نیلا گنبد لاہور) اور مفتی محمد یوسف صاحب مؤلف "علمی جائزہ" یہ تینوں علماء دیوبند کے تلامذہ میں سے ہیں۔ مولوی محمد چراغ صاحب نے علامہ انور شاہ صاحب سے مفتی سراج الدین صاحب نے شیخ الاسلام حضرت مدنی سے اور مفتی محمد یوسف صاحب نے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی سے دورۂ حدیث پڑھا ہے۔ اور یہ مذکورہ تینوں علماء اپنے آپ کو مسلک دیوبندی کہتے ہیں۔ گو یہ علماء اکابر علماء دیوبند میں کبھی بھی شمار نہیں کئے گئے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ انہوں نے اپنی عمر کا طویل حصہ تعلیم و تدریس میں گذارا ہے لیکن تعجب ہے کہ اکابر دیوبند تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو ایک عظیم فتنہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کے برعکس یہ تینوں علماء مودودی صاحب کو اس دور کا عظیم محققین، مفکر اسلام اور داعی حق سمجھتے ہیں۔ اور مودودیت کی تائید میں خوب سرگرم عمل ہیں۔ حتیٰ کہ مودودیت کے سایہ میں "اتحاد العلماء" کے نام سے تحریک مودودیت کی تقویت کے لئے ایک پارٹی کھڑی کی ہے۔ جس کا شاخسانہ کردار یہ ہے کہ مودودی جماعت کے نمائندہ ہفت روزہ ایشیا لاہور کے اتحاد العلماء نمبر مجریہ ۷ جولائی ۱۹۶۸ء میں اتحاد العلماء کے تحت ضلع وار جن علماء کی فہرست درج کی گئی ہے۔ اس میں بیسیوں ان علماء کرام کے نام بھی لکھے ہیں۔ جو اس اتحاد العلماء میں شامل نہیں بلکہ اس تنظیم کے مخالف ہیں۔ چنانچہ ترجمان اسلام لاہور میں ایسے علماء کرام کے تردیدی بیانات شائع ہو چکے ہیں مثلاً ضلع راولپنڈی کے بارہ علماء اور ضلع مردان کے تقریباً ۲۵ علماء اور ضلع گوجرانوالہ کے بھی بعض علماء نے مودودی جماعت اور اس کی پروردہ اتحاد العلماء سے تعلق اور بیزاری کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ہے اس اتحاد العلماء کے دجل و فریب کا حال جس کے صدر مولوی محمد چراغ صاحب آف گوجرانوالہ ہیں۔

ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

بہرحال یہاں دوسرے مباحث کو نظر انداز کرتے ہوئے ان تینوں اتحادیوں سے ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ مودودی صاحب کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کی جو عبارتیں گذشتہ صفحات میں درج کی گئی ہیں۔ کیا ان میں حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی صراحتاً توہین و تنقیص نہیں پائی جاتی؟ کیا آپ کے امیر و امام کی یہ عبارتیں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشادات کے خلاف نہیں ہیں۔ جو صحابہ کرام کے حق میں وارد ہیں۔ مثلاً (۱) اکرموا اصحابی (میرے اصحاب کا اکرام کرنا (۲) اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں، ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے)

(۳) اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضاً من بعدی (میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد ان کو نشانہ (ملامت) نہ بنا لینا۔ اور کیا مودودی صاحب کی یہ تنقیدیں قرآن عظیم کے ارشاد خداوندی کا مقابلہ نہیں کرتیں۔ جس میں بلا استثنا تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی رضامندی کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے) تو فرمایئے کیا حضرت معاویہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں شامل نہیں جن کا اکرام ہر مسلمان پر لازم ہے؟ کیا وہ ہدایت کا ستارہ نہیں ہیں؟ جن کی پیروی میں راہ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ کیا وہ ان اصحابہ کی فہرست میں نہیں آتے۔ جن کو نشانہ ملامت بنانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور کیا جملہ صحابہ میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت معاویہؓ کے بارے میں جو لب و لہجہ اور انداز تحریر کیا ہے کیا وہ روافض کا شعار نہیں۔ کیا یہ تحریریں فتنہ رفض کو ہوا دینے والی نہیں ہیں؟ تعجب ہے کہ اگر بجا بدلت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی آپ کے مودودی صاحب کو منشی کہیں، تو آپ اس کو اپنے امام کی توہین و تحقیر سمجھیں اور مودودی صاحب صحابہ کرام کے بارے میں اتنا کچھ لکھنے کے بعد بھی آپ کے مقتدا و رہنما رہیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام

کا

مطالبہ

۱۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" فوراً ضبط کرو

۲۔ اس پر مقدمہ چلا کر اس کو کیفر کردار تک پہنچاؤ

۳۔ ملک بھر میں جو دفعہ ۱۴۴ اور پابندیاں ہیں ان کو ختم کرو

(۴) اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا ڈھونگ ختم کرو یا اس کے لئے جید اور معتمد علیہ علماء اسلام کی خدمات حاصل کرو، ورنہ جمعیۃ علماء اسلام مزید مؤثر پروگرام پر غور کرنے کیلئے مجبور ہوگی

غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

Scanned with CamScanner

فضل الرحمٰن کا استعفا

خس کم جہاں پاک

کارکنان جمعیۃ علماء اسلام کو مبارکباد

حکومت نے فضل الرحمٰن جیسے آدمی کو اسلامی تحقیقات کے ادارہ میں مقرر کر کے یقیناً غلطی کی تھی۔ جس پر مسلسل احتجاج ہوتا رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک بھر میں اس کے خلاف جلسے اور تقریریں کیں۔ عام مسلمانوں کو اس کے گندے عقائد سے واقف کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ وہ مساعی نتیجہ خیز ثابت ہوئیں اور فضل الرحمٰن کو مستعفی ہونا پڑا۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنے تمام کارکنوں اور عام اہل اسلام کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتی ہے۔

مگر ہماری منزل یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ ہم کو ان تمام قوانین کو منسوخ کرانا ہے۔ جو قرآن پاک اور حدیث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہیں۔

ہم کو اس ملک میں لا الٰہ الا اللہ کی حکومت بنانی ہے۔ یہاں سے یورپ کی لعنتی تہذیب دور کر کے اس کی جگہ محمدی تہذیب کو بروئے کار لانا ہے۔ ہم کو اس ملک میں فتنہ ارتداد اور الحادی سیلاب کو روکنا ہے اور حکومت اور دستور حکومت کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانا ہے۔ یہی ایک مسلمان کا مقصد زندگی ہے اور اسی کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ہمارے ملک کو رشوت، بے دینی، سودی کاروبار اور حد سے بڑھ کر سرمایہ داری نیز مذہبی انارکی (بغاوت) نے تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ ملک کو ان تمام خطرات سے بچا کر مستحکم و مضبوط بنانا ہے۔

تمام مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر زیادہ سے زیادہ دینی قوت مہیا کرنے کے لئے دینی تنظیم کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد فرمائیں گے۔

فضل الرحمٰن کی کتاب کی ضبطی اور اس پر مقدمہ چلانا ضروری ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اور اسلامی مشاورتی کونسل میں جید اور معتمد علماء کو شامل کرنا لازم ہے

آخر میں ایک حیرانگی کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس کی صفائی میں محترم وزیر قانون سید ظفر صاحب فرماتے ہیں کہ "اسلام" نامی کتاب ۱۹۵۸ء میں تصنیف ہوئی ہے۔ جبکہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ابھی ادارہ تحقیقات اسلامی میں نہ تھے۔ حالانکہ اسی کتاب کے دیباچہ میں فضل الرحمٰن نے اس کتاب کے سلسلہ میں جن کتابوں سے امداد لینے کا اقرار کیا ہے وہ ۶۱-۱۹۶۰ء و ۶۳-۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وزیر قانون صاحب کو اس تقیہ کی کیا ضرورت پیش آئی۔ میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے اس کتاب کے مندرجات کو صحیح کہنے کی جرأت نہ فرمائیں، نہ فضل الرحمٰن کی صفائیاں بیان کریں۔

(غلام غوث ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

وزیر تعلیم مغربی پاکستان کی خدمت میں

جب ایک بار وزیر تعلیم خان محمد علی خاں صاحب سے بعض دیوبندی خطباء کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی کہ انہوں نے کیوں ان کے خلاف سخت طریق کار اختیار کر رکھا ہے۔ جبکہ آپ کے سکولوں میں مودودی جیسے خیالات کے لوگ بھی اپنی من مانی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے بڑے جوش سے اس کی تردید کی۔

مگر اب ہم ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ جب ضلع بنوں کی ایک تحصیل کے اساتذہ کو قرأت قرآن کی تربیت کے لئے بلایا گیا تو ان کو نیچے دری پر بٹھایا گیا جن کے پاس قرآن پاک بھی موجود تھے۔ اور تربیت دینے والا ماسٹر جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ مودودیہ ہے وہ کرسی پر بیٹھا تھا اور بیٹھا بھی ایسے شریفانہ انداز سے تھا کہ چوتڑ کرسی پر تھے اور ٹانگیں سامنے کی میز پر استادوں کی رگ حمیت پھڑکی۔ مگر ملازم تھے کیا کرتے، خاموش ہو گئے اور غصے کے گھونٹ پیتے رہے۔

ہم خان محمد علی خاں صاحب صوبائی وزیر تعلیم کو اس مربیانہ ترقی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وزیر صاحب اس کی تحقیق کریں۔ اگر واقعہ صحیح ہے تو اس کا تدارک ہونا ضروری ہے۔ ایسے ہی گستاخ اور بے ادب آگے چل کر فضل الرحمٰن اور پرویز بن جایا کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ہری چند کا اجلاس

بتاریخ ۸/۶۸ بمقام سلمیٰ جمعیۃ علماء اسلام ہری چند کا ایک اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالصمد صاحب منعقد ہوا پہلے مولوی رحمت اللہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مولوی عبدالرشید صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ بہرام ڈھیرے ہری چند نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ جو دین پر حملے کرتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں سے بچو۔ اس کے بعد مولوی عبدالحمید صاحب ناظم دفتر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا اور جمعیۃ میں شامل ہونے کی تلقین کی۔

عربی سیکھئے

کہا جاتا ہے کہ عربی مشکل زبان ہے لیکن اس مشکل کو عملاً آسان کر دیا گیا ہے۔ اب آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں یومیہ ۳۰ منٹ دے کر (گھر بیٹھے) بذریعہ خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی مکمل معہ گرامر سیکھ کر قرآن و حدیث ترجمہ دیکھے بغیر پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ادارہ فروغ عربی، سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

بقیہ:- ہمارے اسلاف

۱۳۰۱ھ کے درمیان لکھے ہیں۔ ان میں تصوف و طریقت اور شریعت کے بے شمار رازہائے سربستہ کو منظر عام پر پیش فرما کر امت اسلامیہ پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ جا بجا معرفت اور شریعت کے مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ جو اہل علم کے لئے سرمہ بصیرت ہے اور بہت سے فقہی مسائل سے پردہ اٹھایا ہے انہی مطبوعہ خطوط کے ساتھ آپ کی "بیاض یعقوبی" بھی جمع ہوئی ہے۔ اور "سوانح قاسمی" کے نام سے آپ نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کی زندگی کا ایک بہترین خاکہ بھی مرتب کیا ہے جس سے مختصر طریقہ پر حضرت مولانا نانوتویؒ کے حالات زندگی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔

شاعری "بیاض یعقوبی" میں آپ کے عربی اردو اور فارسی کے اشعار ہیں۔ جن سے یہ امر قاری کے ذہن میں منقش ہو جاتا ہے کہ آپ ادب میں مختلف احناف کے جامع اور بڑے صاحب ذوق ادیب ہیں۔ آپ کے اشعار میں بڑی جان، صفائی اور سادگی کے ساتھ بڑی روانی اور سلامت ہے۔ بیاض یعقوبی میں ایک قصیدہ میمیہ بھی ہے۔ جو کہ ۲۴۵ اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ قصیدہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی سچی اور والہانہ محبت و عشق کا نتیجہ ہے

حکمت یونانی اس "بیاض یعقوبی" میں آپ کے بہت سے نسخے بھی موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ بہت بڑے حاذق طبیب بھی تھے۔ اور دارالعلوم میں بھی آپ طلبہ کو طب یونانی کی کتابیں پڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۱۲۹۵ھ کی روداد کے اخیر میں جہاں ایک اعلان میں اس کی خبر دی گئی ہے کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ دارالعلوم میں طب یونانی کے پڑھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ گویا آپ "حکمت ایمانی" علوم دینیہ کی تعلیم کے ساتھ "حکمت یونانی" طب کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اور اس طرح بیک وقت آپ انسانوں کے جسم اور روح دونوں کی تربیت اور خدمت میں مشغول تھے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعہ۔

وفات آپ شب شنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو بمرض ہیضہ مبتلا ہوئے اور شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ تقریباً ایک بجے وفات پائی۔ آپ کی قبر مبارک آپ کے وطن نانوتہ ہی میں لب سڑک سہارنپور باغ نو میں واقع ہے۔ اللہم اغفرلہ ورحمہ۔

بقیہ — دورہ مشرقی پاکستان

ملکی حالات پر تبادلہ خیالات کیا۔ مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر قیادت سلہٹ میں عظیم الشان جلوس نکلا اور ہڑتال ہوئی۔ جو فضل الرحمٰن کے زندیقانہ خیالات کے خلاف تھا۔ اور اس کے خلاف سارے مشرقی پاکستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑی ہوئی تھی، فضل الرحمٰن کے استعفا سے ایک گونہ تسکین ہوئی۔ مگر عوام نے اس کو کافی نہیں سمجھا۔

(غلام غوث ہزاروی)

Scanned with CamScanner

ارشاد شیخ الاسلام مولانا مدنی رح

ایک مسلمان کی خدمت صرف اس کی ذات، اس کے اہل و عیال یا اس کے خاندان اور اس کے قبیلہ تک محدود نہیں ہو سکتی۔ اس کی خدمات جماعت کسی طبقہ کی حدود میں محصور نہیں ہو سکتیں بلکہ اس کی نفع رسانی رنگ و نسل کے امتیاز سے آزاد ہوگی۔ اس کی محبت و شفقت جغرافیائی حدود کی پابند نہیں ہوگی وہ تمام انسانوں کو ایک ماں کی اولاد، ایک خالق کی مخلوق، اور ایک رب کی عیال سمجھ کر امداد و اعانت، بہبود اور خیر خواہی کے جذبات کو عام کرے گا۔ اس کا ذاتی مفاد اس کی نظر میں ہیچ ہوگا۔ اور اس کی تمام جد و جہد انسانیت کے مفاد کے لیے وقف ہوگی۔ وہ ہر بات جانچتے نقطۂ نظر سے سوچے گا۔ اور فرع انسانی کی فلاح و بہبود اس کے نفع و نقصان کا معیار ہوگی۔ (ملفوظ)

ایمان کی آزمائش

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ایک مرتبہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی تکلیفوں کی تفصیل پوچھی۔ تو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ نے کہا

"آپ میری کمر دیکھیں"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی کمر دیکھی۔ تو عجیب سی شکل نظر آئی۔

حضرت فاروق رض نے فرمایا۔ "ایسی شکل تو میں نے کسی بھی کمر کی نہیں دیکھی؟"

حضرت خباب رض نے فرمایا

"مجھے آگ کے انگاروں پر ڈال کر لٹایا گیا اور وہ انگارے اس وقت مجھے جب میری کمر کے چربی نکل اور انگاروں پر ذخموں سے خون نکل کر بہا"

(اسد الغابہ)

عظیم و کامل انقلاب

کسی ایک فرد کے اندر نظریات پیش کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، ان نظریوں پر بہ اہتمام و کمال اور من و عن مبنی انتظامی اہلیت اور رہنمایانہ قابلیت کا جمع ہو جانا۔ انسانی تاریخ کی نہایت ہی نادر ترین صورت ہے۔ اور اس صورت کا ظہور، تاریخ انسانی میں تنہا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے ہوا۔ آپ نے اولاً دنیا سے عقائد و اخلاق، معاش و سیاست اور تمدن و تہذیب کے خاص نظریات تسلیم کرائے اور ان نظریات کی بنیاد پر ایک عظیم، طاقت ور اور صالح ترین معاشرہ کی تشکیل کی جو اگلے دس سال کے اندر ایک عظیم ترین ریاست و سلطنت کی شکل اختیار کر گئی۔ جس نے آئندہ دس سال میں براعظم ایشیا، افریقہ اور یورپ کی بہ زبردست مضبوط ترین سپر طاقتوں سال کی قائم شہنشاہتوں کا قلع قمع کر دیا اور انسانی تاریخ کا رخ بدل دیا۔ ہی،

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام

گوجرانوالہ میں

عظیم الشان

سیرت کانفرنس

۲۰ و ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء

کو منعقد ہو رہی ہے

جس میں ملک کے مقتدر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں

یہ انقلابی تحریک کس ذہانت کے ساتھ چلائی گئی تھی

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزی حکومت کے خلاف جو خفیہ تحریک چلائی تھی، اس میں کس قدر ذہانت کام کر رہی تھی؟ اس کا اندازہ ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔

انگریزی دور کے ایک سی آئی ڈی انسپکٹر نے ریٹائر ہونے کے بعد بتایا تھا کہ اس زمانہ میں جو علماء حکومت کی نظر میں مشتبہ تھے، ان کی ڈاک پر سخت سنسر قائم تھا۔ ہم ان کا ایک ایک خط نہایت دقت نظر سے دیکھتے تھے۔ مگر خط دیکھنے کے بعد اسے روکا نہیں جاتا تھا، بلکہ دوبارہ لفافہ میں رکھ کر احتیاط کے ساتھ مکتوب الیہ کو روانہ کر دیا جاتا تھا۔

مگر ایک بات سے سی آئی ڈی کے محکمہ کو سخت حیرت تھی جو اسکیم بھی اس کے علم میں آجاتی تھی، اس کا عمل میں آنا رک جاتا تھا۔ یہ لوگ منتظر رہتے تھے کہ وہ چیز اب عمل میں آئے اور اب اس کو پکڑنے کے لئے اقدام کریں۔

مگر وہ انتظار ہی کرتے رہ جاتے اور اس کے عمل میں آنے کی نوبت نہ آتی۔ آخر ایک ذہین سی آئی ڈی انسپکٹر کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے ڈاک کا ایک مشتبہ لفافہ لیا اور اس کو نہایت سفید چادر پر رکھ کر کھولا۔

جب اس نے لفافہ کھول کر خط نکالا تو اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا باریک بال بھی چادر پر گرا۔ انسپکٹر نے خط کو پڑھنے کے بعد جب اس کو لفافہ میں رکھا تو بال بھی اس کے اندر ڈال دیا۔ انسپکٹر کا بیان ہے۔ پچھلے تجربوں کے خلاف اس خط میں جو اسکیم تھی وہ عمل میں آئی اور پکڑی گئی۔

اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت شیخ الہند کے علم میں یہ بات آئی کہ ان کے رفقاء کے خطوط سنسر ہو کر مکتوب الیہ تک پہنچتے ہیں تو انہوں نے ایک انتظام یہ کیا کہ خطوط زیادہ تر دستی طور پر بھیجے جائیں، تاہم ضرورت جو خط ڈاک سے بھیجنا ہوتا اس کے لئے یہ قاعدہ بنا دیا گیا کہ خط کے ساتھ چھوٹا سا بال رکھ دیا جائے۔ مکتوب الیہ جب لفافہ کو پا کر اسے کھولے تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ اس کے اندر "بال" بھی ہے یا نہیں۔ بال ہونے کا مطلب یہ تھا کہ خط سنسر والوں کی نظر سے نہیں گذرا ہے۔ اور بال نہ ہونے کا مطلب یہ تھا کہ لفافہ کھول کر سنسر کیا گیا ہے۔

সাপ্তাহিক
তরজমানেইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

۱ — جمعیۃ علماء اسلام کی طاقت کا سرچشمہ ابتدائی جمعیتیں ہیں، انہی سے اوپر والی جمعیتیں بنتی اور نظام قائم ہوتا ہے لہذا ہر مقام پر کارکنان جمعیۃ دیہات و قصبات میں پھیل جائیں اور مسلمانوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کریں اور ہو سکے تو وہیں ممبروں کی بھرتی بھی ہو جائے، جیسے کہ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے پہلے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اسی طرح مختلف مقامات یا مساجد میں ہفتہ وار اجتماعات اور درس کے انتظامات کریں۔

۲ — ہر جمعیۃ چاہے مقامی ہو، ضلعی ہو یا ڈویژنل جمعیۃ کا دستور اساسی اپنے پاس رکھے اور اس کے مطابق سرگرم عمل رہے۔ دستور کے بغیر کوئی جماعت ایک قدم آگے نہیں جا سکتی۔ چنانچہ ہم کو مشرقی پاکستان میں ترمیم شدہ دستور موجود نہ ہونے سے دقت پیش آئی رہی۔ میں نے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے کہ ترمیم شدہ دستور بہ عجلت تمام شائع کر کے سب کو بھیجا جائے، امید ہے کہ انہوں نے حکم صادر فرما دیا ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ بہت جلد بھیجا کر سکیں گے۔

۳ — ہر مقامی جمعیۃ اپنی کارگذاری کی رپورٹ ضلعی جماعت کے پاس ضرور بھیجے ضلعی جمعیۃ ڈویژنل جمعیۃ کے پاس، اور وہ صوبائی جمعیۃ کو روانہ کرے۔ صوبائی جمعیۃ تمام صوبہ کی رپورٹیں مرکز کو بھیجا کرے۔ اس پر عمل اسی طرح ہوگا جس طرح جماعت نے دستور میں پاس کر دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی ضلعی یا مقامی جماعت مرکز کو رپورٹ نہ بھیجے۔ بلکہ مرکزی جمعیۃ اگر اس کو ضروری سمجھے تو اس کا حکم ماننا چاہیئے۔ یعنی اپنے ضلع اور بالائی جمعیۃ سے باضابطہ رابطہ رکھتے ہوئے مرکز کو بھی رپورٹ بھیج دی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بلکہ اس طرح وہ کام والی آسانی سے ترجمان اسلام میں شائع ہو سکے گی اور اس مقصد کے لئے براہ راست دفتر ترجمان اسلام لاہور میں بھی بھیجی جا سکتی ہے۔

۴ — مرکزی جمعیۃ نے مالیات اور آمدنی کے مدات کے سلسلے میں بھی رہنمائی فرمائی ہے، جس کی رو سے بعض مدات مرکز کے لئے خاص ہیں۔ اور صوبائی، ضلعی اور مقامی جمعیتوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنے اخراجات کے لئے رضاکارانہ یا ماہوار یا سالانہ معاونت و امداد حاصل کرنے کا پروگرام بنائیں۔ معاونین اور مقامی فیصلوں کے مطابق حاصل کردہ رقوم سے اپنے دفاتر دارالمطالعے چلائیں، دوروں کا نظام قائم کریں ضروریات خریدیں۔ اور ہر جماعت بالائی جماعت کی امداد دستور کے مطابق کرتی رہے۔ جس کی تفاصیل دستور میں چھپ کر عنقریب آپ کے سامنے آجائیں گی۔ اور اگر کوئی جمعیۃ چاہے کسی درجہ کی ہو وہ مرکز کی امداد کے لئے ان طریقوں کے سوا اور رقوم بھیجا کر سکے یا اچھے معاونین فراہم کر سکے تو مرکز کی مضبوطی خود تمام نظام کی مضبوطی ہے۔

۵ — دستور میں رضاکارانہ نظام کے لئے ہدایات موجود ہیں۔ ہر درجہ کی جمعیۃ چاہے ابتدائی ہو یا ضلعی وہ اپنے ان کے رضاکاروں کی رپورٹ یا فہرست مرکز کو بھیج سکتی ہے، خاص کر جب مرکز سے اس کا حکم جاری ہو۔ مگر اس کا یہ معنی نہ سمجھا جائے کہ دستور کے مطابق انصار الاسلام یا رضاکارانہ نظام کے جو قواعد ہیں وہ معطل ہو گئے۔ ہر جگہ کی رضاکارانہ تنظیم اپنے درجہ کی جمعیۃ سے باضابطہ رابطہ رکھے اور باہمی تعاون سے کام کیا جائے۔

۶ — اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کریں کہ جماعتوں کی قوت کا سرمایہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نصرت میں ہے جو احکام الٰہی کی تعمیل سے حاصل ہوتی ہے اور عالم اسباب میں ڈسپلن اور ضبط ہی طاقت کا سبب ہوتا ہے۔ تمام ابتدائی جماعتیں اپنی اپنی ضلعی جماعتوں کے ساتھ رابطہ رکھیں، ان کی ہدایات پر عمل کریں، ضلع کو مضبوط بنائیں ضلعی عہدہ دار ان پر کنٹرول کریں، دورہ کریں احد ہدایات دیں، یہاں تک کہ ضرورت کے وقت ہر ضلع اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ اس طرح تمام اضلاع کی نگرانی ڈویژنل جمعیۃ کرے جس طرح سے بفضلہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور ڈویژنوں کا نظم و نسق صوبائی جمعیۃ قائم رکھے۔

۷ — سب سے زیادہ ضروری بات جس کی اپیل پہلے پرچہ میں ہر دو صوبائی نظماء نے بھی کر دی ہے وہ یہ ہے کہ صوبائی جمعیۃ کے عہدہ داروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہم کو خود قربانی کرنی پڑے گی، جس کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ابتدائی ممبر ہر برس بنانا ہو یا نیا بھرتی ہو۔ دو آنے فیس ممبری کے سوا ایک روپیہ صوبائی جمعیۃ کے لئے ادا کرے۔ فیس ممبری تو مرکز کی ہے یہ ایک روپیہ سالانہ چندہ ہوگا۔ اس کی ادائیگی اور وصول سے ہر ابتدائی ممبر کا رابطہ جمعیۃ سے مضبوط ہوگا اور جماعتی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔

تمام جماعتیں اس کو ایک مہم کی طرح چلائیں اور اپنے ہر ممبر سے ایک ایک روپیہ بطور اعانت صوبائی جمعیۃ کے لئے وصول کریں۔ آپ کو آئندہ اپنے پروگرام کامیاب کرانے ہیں اور مرکز کی بھی مزید امداد کرنی ہے۔ اور ایک روپیہ سالانہ کسی پر بوجھ بھی نہیں ہو سکتا، صرف وصولی کا انتظام اور قوت عمل کی ضرورت ہے۔ امید کہ تمام اضلاع کی جمعیتیں اپنے اپنے ضلعوں میں یہ مہم چلا کر زندگی کا ثبوت دیں گی۔

(غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

11/69 ناقص

عید

آہ! کیا دنیا میں غفلت و سرشاری کی حکومت ہمیشہ سے ایسی ہے؟ کیا دنیا میں ہمیشہ نیند زیادہ اور بیداری کم رہی ہے؟ یہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایک دن کی خوشیوں میں بے خود ہو کر ہمیشہ کے ماتم و اندوہ کو بھول گئے ہیں؟ بزمِ جشن کی تیاریاں کس کے لئے، جب کہ دنیا اب ہمارے لئے ایک دائمی ماتم کدہ بن گئی ہے؟ عیش و نشاط کی بزموں کو آگ لگائیے عید کے قیمتی کپڑوں کو چاک چاک کر ڈالئے۔ عطر کی شیشیوں کو اپنے بختِ زبوں کی طرح اُلٹ دیجئے اور اُس کی جگہ مٹھیوں میں خاک و گرد بھر بھر کر اپنے سر اور سینے پر اوڑائیے، زرّیں کلاہوں اور ریشمیں قباؤں کے پہننے کے اب دن گئے ہے

ماخانہ رسیدگانِ ظلمہ

جناب مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

درسِ قرآن

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے) دکھ پہنچاتے ہیں تو (راہ حق میں خرچ کرنے کی نیکی انہی کی نیکی ہے یقیناً) ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر ہے، نہ اُن کے لئے تو کسی طرح کا ڈر ہوگا، نہ کسی طرح کی غمگینی)

نیکی کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اب دیکھو کائنات خلقت میں خدا کا قانونِ مکافات کیا ہے؟ سو یہ بات ہر انسان دیکھ رہا ہے کہ اگر غلہ کا ایک دانہ زمین کے حوالے کر دیا جائے۔ تو وہ ایک دانہ کے بدلے پورا درخت واپس کر دیتی ہے۔ پس خدا کے قانونِ خلقت کی فیاضیوں کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ انسان کے عمل خیر کے بدلے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھلائے گا جتنی فیاضی ہر دانہ کے بدلے اسی کی زمین دکھلا رہی ہے۔

لیکن کامیابی کی شرط یہ ہے کہ دانہ خراب نہ ہو اور زمین میں ڈالا جائے پتھر کی چٹانوں پر نہ پھینک دیا جائے۔ ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی اسی طرح خیرات کے لئے بھی ضروری ہے کہ اخلاص کے ساتھ کی جائے۔ یہ نہ ہو کہ لینے والے پر احسان جتلایا جائے یا سخت زبانی اور بدسلوکی کی جائے۔

دکھاوے کی خیرات بھی اکارت جاتی ہے۔ اور یہ برائی پچھلی برائی سے بھی سخت ہے۔ کیونکہ جو شخص نیکی کو نیکی کے لئے نہیں بلکہ نام و نمود کے لئے کرتا ہے۔ وہ خدا کی جگہ انسانوں کی نگاہوں میں بڑائی چاہتا ہے وہ یقیناً خدا پر سچا ایمان نہیں رکھتا۔

جو لوگ دکھاوے کے لئے نیکی کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑ کی ایک چٹان جس پر مٹی کی تہہ جم گئی ہو۔ ایسی جگہ پر کتنی ہی بارش ہو۔ لیکن کبھی سرسبز نہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں پانی سے فائدہ اٹھانے کی استعداد ہی نہیں ہے۔ پانی جب برسے گا، تو دھل دھلا کر صاف چٹان نکل آئیگی۔ برخلاف اس کے جو لوگ اخلاص کے ساتھ خیرات کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک بلند اور موزوں مقام پر باغ ہو۔ جب بارش ہوگی [illegible] ئے گی۔ اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی سبزی و شادابی کی

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ

درسِ حدیث

جس رات شب قدر ہوتی ہے۔ تو حق تعالےٰ شانہ حضرت جبرئیل کو حکم فرماتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر ہیں۔ ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل فرشتوں کو تقاضہ فرماتے ہیں۔ کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا نماز پڑھ رہا ہو، یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں۔ اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے۔ تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت اب کوچ کرو اور چلو۔

فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی۔ اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔

صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔ دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناطہ توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو۔ اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ پھر جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزۃ (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کریم رب کی (درگاہ کی) طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالےٰ فرشتوں سے دعا فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے۔ اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے، تو حق تعالےٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

اے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور [illegible] خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو مجھ [illegible] جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس [illegible] کے عطا کرونگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

ایڈیٹر — احمد حسین کمال — مدیر معاون حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۹

"جمعۃ الوداع کا یوم احتجاج"

احمد حسین کمال۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ نے ہدایت فرمائی ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن، ملک کے دونوں حصوں مشرقی اور مغربی پاکستان میں ہمہ گیر طور پر یوم احتجاج منایا جائے، اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دوسرے دین پسند و جمعیۃ دوست حضرات کے ساتھ مل کر یوم احتجاج کو کامیاب بنانے کی کارگذاریاں عمل میں لائیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ کا یہ اعلان نہایت برموقعہ اور ضرورت کا ایک اہم تقاضا پورا کرنے والا ہے۔

احتجاج تو اس امر پر ہی ہے کہ موجودہ اقتدار نے، اب تک مسلمانوں اور عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں کی ہیں، ان کے خلاف آواز بلند کی جائے،

یہ ناانصافیاں جن کے ذکر کی اب کوئی حاجت نہیں ہے، جن سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے اور جن کے بدبختانہ نتائج عوام کو بھگتنے پڑ رہے ہیں، ان میں اضافہ حال کے اس طرز عمل نے بہت زیادہ کر دیا ہے جس کے تحت مختلف مقامات پر طلباء کے ساتھ سخت گیر برتاؤ کیا گیا۔ لاٹھی چارج اور گولیاں چلائی گئیں اور متعدد سیاسی رہنماؤں و بے شمار کارکنان کو گرفتار کر کے قید و بند میں ڈال دیا گیا ہے۔

موجودہ مظاہرے اور جلوس بھی دراصل احتجاج ہی ہیں۔ لیکن حضرت مفتی صاحب کی اس ہدایت و تجویز نے، ان دینی و سماجی حلقوں کو بھی اس احتجاج میں شامل ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ جو کسی وجہ سے موجودہ عوامی جوش و خروش میں حصہ لینے سے پس و پیش کرتے رہے ہیں۔

گذشتہ چالیس سال کی سیاست نے مسلمان عوام اور علماء دین کے درمیان گمراہ کن حد تک فاصلہ پیدا کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان عوام اور مسلمانوں کی نئی نسل، ملحدانہ افکار اور یورپ و امریکہ کی فحش تہذیب کا تیزی سے شکار ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی سیاست بھی مغرب کی مسلمان دشمن قوموں کے اصول و طریق کی تابع بن گئی ہے۔

اس لیے شدید ضرورت ہے کہ اب علماء کرام اور دین پسند طبقے، عوام کی سیاسی جدوجہد میں بھرپور حصہ لے کر مسلمان عوام سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں اور موجودہ تحرکات [illegible] دینی اثر ڈالیں۔

جمعۃ الوداع پر کیا [illegible]

اشتراک پیدا کرنے پر زور دیں۔

(۳) جگہ جگہ جلوس نکالنے کا انتظام کریں۔ جن میں، اسلامی مطالبات اور جمہوریت کی بحالی و آمریت کے خاتمہ کے مطالبہ کو زیادہ سے زیادہ نمایاں حیثیت حاصل ہو۔

(۴) چونکہ فی الحال نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے کارکنان، کئی مقامات پر جمعیۃ کے ساتھ اشتراک کر چکے ہیں، اس لئے اس موقع پر اگر وہ اشتراک کرنا چاہیں تو انہیں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی دوسری جماعتیں، اگر جمعیۃ کے مطالبات سے اتفاق کرتی ہیں تو وہ بھی جلوس میں شامل ہو سکتی ہیں۔

تاہم جلوس نمایاں طور پر جمعیۃ کی قیادت و سربراہی کے حامل ہوں۔

جلوس پورے ضبط و نظم کے ساتھ، آئین کی حدود میں اور شائستہ طور پر نکالے جائیں جس کا ایک مثالی نمونہ، گذشتہ مئی میں جمعیۃ کانفرنس کے موقعہ پر لاہور میں پیش کیا گیا۔

(۵) جہاں تک ممکن ہو سکے، جلوس، جمعیۃ کے مقامی دفتروں پر ہی لایا جائے اور مختصر تقریر و دعا کے ساتھ منتشر کر دیا جائے۔

(۶) ہرگز کسی قسم کے اشتعال سے اثر پذیر نہ ہوا جائے۔ اور پورے صبر و برداشت کے ساتھ تمام کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(۷) کسی قسم کے اختلافی معاملہ میں نہ پڑا جائے۔ اور صرف موجودہ صورت حال کی تبدیلی کی طرف ہی زیادہ سے زیادہ عوام کو متوجہ کیا جائے۔

(۸) جلوس اور یوم احتجاج سے ایک دو دن پہلے پورے [illegible] چھوٹی سی چھوٹی بات بھی کارکنان [illegible] تاکہ تمام کار [illegible]

[illegible] کلاتی قوانین کی تنسیخ کے لئے

[illegible] ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

[illegible] مغربی و مشرقی پاکستان کی تمام شاخیں پرامن مظاہرہ کریں، مختلف کتبے اور بینر وغیرہ لیکر بازاروں میں جلوس نکالے جائیں اور قانونی حدود کا خاص خیال رکھا جائے۔

(نوٹ)

[illegible] کو نمایاں جگہ پر چسپاں کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو ماتحت جماعتیں اپنی طرف سے جلوس [illegible] میں مقامی طور پر اشتہار شائع کرائیں۔

(ادارتی نوٹ)

اسلام کا غلبہ اور موقت کے سیاسی تقاضے

وطن عزیز میں، اس وقت سیاسی بیداری اور جوش و خروش کی جو لہر اٹھی ہے۔ تخریب کے بعض افسوسناک واقعات سے قطع نظر، اس کی خوش آئند گی سے کسی بھی وطن دوست کو انکار نہیں۔ گویا سوئے ہوئے انسان، یکایک جاگ پڑے ہیں۔ اور نہ صرف جاگ پڑے ہیں۔ بلکہ اپنے دس سالہ طویل خواب غفلت کی تلافی کے لیے۔ جلد از جلد اور بھاگ کر منزلِ مقصود تک پہنچ جانے کے لیے بے تاب ہیں۔

عوام کی یہ بیداری، جس کے لیے زیادہ تر طلباء کا طبقہ مبارکباد کا مستحق ہے اور جس کے احساس کی تخم ریزی جمعیۃ علماء اسلام کی منعقدہ کانفرنس لاہور ۳ر۴ر۵ مئی ۱۹۶۶ء کو ۵ ہزار علماء پر مشتمل نکلنے والے جمعیۃ علماء اسلام کے جلوس نے آج سے ۲ ماہ پیشتر کر دی تھی۔ ایک بے پناہ تحریک کی شکل میں ابھر آئی ہے اور اب اس کی کامیابی کا تمام تر دار و مدار اس مشترکہ اجتماعی قیادت پر ہے جسے ملک کی جماعتیں اس نازک وقت میں پیش کر سکتی ہیں۔

عوام کی اس بیداری کو اگر متفقہ اور مشترکہ قیادت نصیب ہو جاتی ہے تو یقیناً وہ منزلِ مراد کو پہنچ سکتے ہیں اور موجودہ اقتدار کو نہ صرف تبدیل کرنے کی آئینی پوزیشن میں آ سکتے ہیں۔ بلکہ اپنے مطالبات کے مطابق ایک نئے نظام کے قیام کی کوشش میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے، بلا امتیاز و تفریق تمام مخالف سیاسی و دینی جماعتوں اور نئی و پرانی سیاسی شخصیتوں کا، اشتراک عمل نہایت ضروری ہے۔

اس وقت نظریات کی بحثوں میں الجھنا اور جماعتی عصبیتوں کے جھوٹے وقار میں پڑے رہنا، موجودہ اقتدار کی انتہی عظیم خدمت ہوگی جس کی کوئی مثال اگلی اور پچھلی غداریوں میں ڈھونڈے سے نہیں مل سکے گی۔

ایک امید افزا صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صورت حال تمام تر عوام کے اندر سے پیدا ہوئی ہے۔ اسے کسی پارٹی اور گروہ کے کسی پیشگی پروگرام و کارروائی نے پیدا نہیں کیا ہے طلباء کے طبقے کے احتجاج نے ایک ہمہ گیر صورت حال پیدا کر [illegible] اعصاب

ملاقت کی منہ مانگی مراد ہو گی جو اسے مل جائے گی۔

دو چیزیں ایسی ہیں، جن سے اقتدار سے باہر کسی بھی پاکستانی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

ایک "اسلام کا نفاذ" اور دوسرے "آمریت کا انسداد" "آمریت کا انسداد" ایک ایسا مقصد ہے۔ جس کے حصول کے لئے یا وجود مختلف نظریات و مقاصد کے تمام گروہ و شخصیتیں کوشاں و متفق ہیں۔ اور ابھی تک کسی گروہ یا فرد کی طرف سے "اسلام کے نفاذ" کے مقصد سے بھی انکار کا اظہار و اعلان سامنے نہیں آ رہا ہے۔

اس لیے بجا طور پر عوام یہ توقع کر رہے ہیں کہ ملک کے موجودہ حالات میں تمام جماعتوں اور شخصیتوں کو مل کر "آمریت کے انسداد" کے لیے، اشتراک عمل کرنا چاہیے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بدظنی و بداعتمادی کی زہریلی فضا پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیے اس لئے کہ اس طرز عمل کا نتیجہ تمام تر اقتدار کے حق میں نکلے گا اور عوام کی یہ تمام تاریخی سعی و جہد اور ایثار و قربانی غارت چلی جائے گی۔

اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، چوہدری محمد علی صاحب نے بھی اپنی ایک حالیہ تقریر میں بتایا ہے کہ

"پی، ڈی، ایم (پاکستان تحریک جمہوریت) کے رہنماؤں اور نیپ (ولی خاں گروپ) اور پیپلز پارٹی (مسٹر بھٹو) کی جماعت کے درمیان اتحاد کے مذاکرات جاری ہیں۔"

(روزنامہ جنگ ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء)

اتحاد کی یہ رسمی صورت، تو جب بھی ظہور پذیر ہو۔ لیکن عوام کے موجودہ جوش و خروش نے ان سب کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جانے کے لئے سڑکوں پر نکال کھڑا کیا ہے اور ان کے غیر رسمی اشتراک کے متعدد مظاہرے سامنے آ چکے ہیں اس موقعہ پر سب سے زیادہ ذمہ داری دین پسند جماعتوں کی ہے۔ عوام کی بیداری و جوش و خروش کے موجودہ رجحانات میں اگر وہ الگ تھلگ بیٹھے رہے اور اس کی قیادت کلیتہً ایسے ہاتھوں میں چلی گئی جن کا جھکاؤ، الحاد، دہریت، اشتراکیت یا روپیہ سامراج پرستی کی طرف ہے اور آنے والے تغیرات بھی دین سے دور نوجوں کے جذبوں ہی آئے تو اس صورت حال کی مسئولیت سے دین پسند افراد میں جماعتیں بری نہیں ہو سکتیں۔

اگر ایسے موقعوں پر تخریب پسند اور غیر دینی طاقتیں [illegible] اپنی مطلب برآری کرتی ہیں تو، دینی طاقتوں کو بدرجہ [illegible] اس لیے کہ اس کی ذمہ داری ان پر [illegible] طرز سے ہی عائد ہوتی ہے

تحریک جمہوریت کے زیر اہتمام نکلنے والے جلوسوں میں بھی کہ "ختم نبوت" کے تحفظ کے سلسلے میں کوئی مطالبہ نہیں اٹھایا گیا۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس موقع پر پوری قوت کے ساتھ دینی جماعتوں و دین پسند طاقتوں کو موجودہ سیاسی تغیرات کے عمل میں شامل ہو جانا چاہیے۔

ان کا اشتراک ایک تو موجودہ تحریک کو، دینی اثرات سے بچائے گا۔

دوسرے ان کے اشتراک سے اسلام سے متعلق مطالبات بھی پوری قوت کے ساتھ منظم پیش کیے جائیں گے۔

تیسرے ان کا اشتراک، تحریک کو، تخریبی بدنظمیوں سے محفوظ کر دے گا۔

چوتھے یہ کہ ان کی شرکت، مستقبل پر اثر انداز ہو کر آنے والی تبدیلیوں کا رخ اسلام کی طرف کر دے گی۔

چنانچہ ان پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو ایک مشترک لائحہ عمل کے ساتھ اتحاد عمل میں لانا چاہیے۔

(کمال)

عید الفطر

ہر قوم کے لیے سال بھر میں دو چار دن ایسے آتے ہیں جن کو وہ کسی مشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے۔ ان دنوں منانا قوم کا ہر فرد خوشیاں مناتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں سے پہلی اقوام بھی سال میں چار دن خوشیاں منایا کرتی تھیں۔ ان اقوام کی طرح مسلمانوں کے لیے بھی سال میں دو دن اللہ رب العزت نے عید کے مقرر کئے ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

مسلمانوں نے پورا ایک ماہ اللہ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام (تراویح) کیا۔ رمضان المبارک کے اختتام پر عید کا حکم اس لئے دیا گیا کہ تکبیر و تہلیل کی تقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ و جلال، شوکت و عظمت اور مسلمانوں کی اجتماعیت کا سماں دنیا کو نظر آئے۔

دوسری اقوام اپنے خوشی کے دنوں میں لہو و لعب اور کھیل تماشہ میں مشغول ہوتی ہیں اور ان اقوام کے لئے وہ دن دنیا لذتوں اور خواہشات کی تکمیل کے ہوتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا ہر جینا، غم اور خوشی سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

وہ اس دن اجتماعی طور پر اپنے رب کے آگے سربسجود ہونے کے لئے خوشی خوشی عیدگاہ کی طرف جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

زاہد گکھڑوی

مسٹر بھٹو کا "اسلامی سوشلزم"

شرعی اصول کی روشنی میں

"اسلامی سوشلزم" کا نعرہ بڑی مدت سے عوامی اور علمی حلقوں میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ لیکن جب سے سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اسے اپنی پیپلز پارٹی کے اصول کی حیثیت سے پیش کیا ہے یہ بحث شدت اختیار کر گئی ہے۔ بعض حلقوں نے اس نعرہ کو اسلامی اصول کے منافی اور کمیونزم کے ہم پلہ قرار دیا ہے اور بعض حلقے اسے عین اسلام قرار دینے پر مصر ہیں۔ لیکن ذمہ دار علماء کرام اور اکابر جمعیۃ علماء اسلام نے اس سلسلہ میں کوئی قطعی مؤقف اختیار کرنے سے پیشتر مسٹر بھٹو کی طرف سے "اسلامی سوشلزم" کے مالہ وماعلیہ کی وضاحت کا انتظار ضروری سمجھا اب کچھ دنوں سے مسٹر بھٹو کی ایک کتاب "پاکستان کی سیاسی حالت" کے نام سے منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں انہوں نے دیگر قومی مسائل پر بھرپور تبصرہ کرنے کے ساتھ "اسلامی سوشلزم" پر بھی اپنے موقف کی وضاحت کر دینے کی حد تک تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کو اب کسی فیصلہ کن مرحلہ تک پہنچانے کے لئے آگے بڑھایا جائے قطعی رائے اور فیصلہ کن مؤقف تو وہی ہوگا جسے اکابر جمعیۃ علماء اسلام باہمی صلاح ومشورہ سے طے فرمائیں گے۔ تاہم اس سلسلہ میں چند گذارشات جنہیں زیادہ سے زیادہ "ابتدائی مطالعہ کا حاصل" قرار دیا جا سکتا ہے۔ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور ایک بار پھر اس وضاحت کو ہر آنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری گذارشات صرف میری حد تک ہیں۔ اس امر میں اور دیگر دینی وملکی امور میں فیصلہ کرنے اور موقف متعین کرنے کا حق صرف اور صرف اکابر جمعیۃ علماء اسلام کو ہے اور انہیں کے ارشادات ذمہ دارانہ اور قابل اعتماد ہو سکتے ہیں۔

(زاہد گکھڑوی)

مسٹر بھٹو نے اپنی تصنیف میں اسلامی سوشلزم پر جو کچھ اظہار خیال کیا ہے اس کا لب لباب حسب ذیل اقتباسات میں موجود ہے

"سوشلزم ہی سب کے لئے مساوی مواقع پیدا کر کے استحصال سے بچا سکتا ہے۔ طبقاتی امتیاز کی دیواریں توڑ سکتا ہے اور اقتصادی اور سماجی انصاف کو قائم کر سکتا ہے۔"

"قومی دولت کے زینہ پر پاکستان سب سے نچلی سطح پر کھڑا ہے اور انسانی ابتلا کی جو مجموعی کیفیت یہاں پائی جاتی ہے وہ دنیا بھر میں پاکستان جیسے کسی علاقے میں نہیں پائی جاتی۔ جہاں بارہ کروڑ انسان بستے ہیں۔ پاکستان دنیا کا وہ علاقہ ہے جہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں۔ سوشلزم کے ذریعہ اس داغ کو دھونا ہی پڑے گا۔ سب سے پہلا قدم یہ ہوگا کہ غاصبانہ سرمایہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور سوشلزم کو حرکت میں لایا جائے۔ ذرائع پیداوار کو جو صنعت وتجارت کو جنم دیتے ہیں یا جن پر صنعتوں کا انحصار ہے ہرگز نجی ہاتھوں میں نہیں رہنے دینا چاہیے۔ تمام کاروبار جو قومی معیشت کے بالائی ڈھانچے کی شکل کرتے ہیں۔ لازماً عوامی ملکیت میں ہونے چاہئیں۔"

"بنیادی ذرائع پیداوار اور ذرائع مبادلہ پر عوامی اختیار کا یہ مطلب نہیں کہ نجی سیکٹر کو ختم کر دیا جائے گا نجی کاروبار یوں کو مفید کردار انجام دینے کی مہلت دی جائے گی۔"

"ذرائع پیداوار جن پر صنعتی ترقی کا دارومدار ہے اور قومی معیشت کے بالائی ڈھانچے کو تشکیل دینے والے تمام تر کاروباروں کو بھی نجی ہاتھوں سے چھین کر قومی اور عوامی ملکیت میں لیا جائے۔ لیکن اس قومی ملکیت کے اردگرد حدود وقیود کا کچھ ایسا حصار قائم کر دیا جائے کہ قومی ملکیت ریاستی سرمایہ داری کا روپ نہ دھار سکے۔"

"نجی سیکٹر کو ایسا مفید کردار انجام دینے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اسے اس حد تک پابند کر دیا جائے کہ اس کا دائرہ کار نجی ہی رہے اور وہ اجارہ دارانہ ذخائر کی حیثیت اختیار کر سکنے کے قابل نہ رہے۔"

"ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے محنت کش طبقہ کے حالات بہتر ہوں اور سکونت علاج تعلیم اور تفریح کی سہولتوں سے یہ طبقہ بہرہ مند ہو سکے۔"

مسٹر بھٹو کے نزدیک ان کا یہ پروگرام جسے وہ "سوشلزم" کا نام دیتے ہیں۔ جس پر کوئی دلیل کارگر نہیں ہوتی ہم نظریہ پاکستان کو بیرونی اثرات کی زد میں لے آتے ہیں۔ بیرونی طاقتیں پاکستان کی پوری کی پوری آبادی کو نہیں خرید سکتیں۔ بیرونی طاقتیں صرف ایسے غرض مندانہ مفادات پیدا کر سکتی ہیں جن کا بیرونی سرمائے کے ساتھ کوئی مشترکہ مفاد ہو۔ حق تو یہ ہے کہ غرض مندانہ مفادات بیرونی طاقتوں کے پروردہ ہیں۔

ان اقتباسات پر گہرا غور وخوض ہمیں جن نتائج تک پہنچاتا ہے وہ یہ ہیں کہ مسٹر بھٹو کے نزدیک موجودہ سرمایہ دارانہ ہماری ہماری قومی مشکلات کا باعث ہے۔ اس نظام نے طبقاتی امتیاز کی دیواریں کھڑی کر کے سرمایہ داروں کا ایک ایسا طبقہ جنم دیا ہے جس پر کوئی قومی کارگر نہیں ہوتی۔ اس طبقہ نے استحصال اور اجارہ دارانہ ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ قومی دولت کو اپنی تجوریوں میں محصور کر رکھا ہے۔ یہ طبقہ ایسے خود غرض افراد پر مشتمل ہے جس کے غرض مندانہ مفادات بیرونی طاقتوں کے پروردہ ہیں۔ نیز یہ نظام سرمایہ داروں کے غاصبانہ تسلط کے ذریعہ عوام کو تباہ وبرباد کر رہا ہے۔ اور اس نظام کی وجہ سے پاکستان انسانی ابتلا کے بہت بڑے حادثہ سے دوچار ہے اور یہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں۔

مسٹر بھٹو اس نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ ایک نیا نظام لانا چاہتے ہیں جسے وہ "سوشلزم" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جس مالہ وماعلیہ کی تشریح میں وہ اس نظام کی تین بنیادی پیش کرتے ہیں۔

(۱) ذرائع پیداوار جن پر صنعتی ترقی کا دارومدار ہے اور قومی معیشت کے بالائی ڈھانچے کو تشکیل دینے والے تمام تر کاروباروں کو بھی نجی ہاتھوں سے چھین کر قومی اور عوامی ملکیت میں لیا جائے۔ لیکن اس قومی ملکیت کے اردگرد حدود وقیود کا کچھ ایسا حصار قائم کر دیا جائے کہ قومی ملکیت ریاستی سرمایہ داری کا روپ نہ دھار سکے۔

(۲) نجی سیکٹر کو ایسا مفید کردار انجام دینے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اسے اس حد تک پابند کر دیا جائے کہ اس کا دائرہ کار نجی ہی رہے اور وہ اجارہ دارانہ ذخائر کی حیثیت اختیار کر سکنے کے قابل نہ رہے۔

(۳) ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے محنت کش طبقہ کے حالات بہتر ہوں اور سکونت علاج تعلیم اور تفریح کی سہولتوں سے یہ طبقہ بہرہ مند ہو سکے۔

(۳) اور کیا یہ پروگرام اسلامی اصولوں سے کوئی مطابقت رکھتا ہے؟

جہاں تک موجودہ نظام کا تعلق ہے اس حقیقت اور واقعیت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ نظام واقعی ایسی طبقاتی تقسیم کا باعث بنا ہے جس نے ملک کے عوام کو واضح طور سرمایہ دار طبقہ اور محنت کش طبقہ میں الگ الگ کر دیا ہے سرمایہ دار طبقہ ملک کے تمام تر ذرائع و وسائل آمدنی ملوں۔ فیکٹریوں، کارخانوں اجارہ دارانہ کمپنیوں اور دیگر بنیادی ذرائع پر قابض و مسلط ہے محنت کش طبقہ کو ان وسائل سے براہ راست استفادہ سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ ان وسائل و ذرائع کو صرف اس صورت میں بروئے کار لا سکتا ہے۔ جبکہ سرمایہ دار کی "غلامی" کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے اور آج یہی صورت حال ہمارے ملک میں درپیش ہے۔ موجودہ اقتصادی نظام ان بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے۔ جو برطانوی سامراج نے برصغیر کی دولت کو کشید کر کے انگلستان لے جانے کے لئے وضع کی تھیں۔ غاصبانہ استحصال اور اقتصادی لوٹ مار کر کے اور محنت کش طبقہ کی محنت کو چند ٹکوں کے عوض خرید کر سرمایہ دار طبقہ نے قومی دولت کے بیشتر حصہ اپنی بند تجوریوں میں محصور کر لیا ہے۔ اور ستم ظریفی کی انتہا اس کی ایک مثال سے معلوم کی جا سکتی ہے کہ ہماری حکومت عوام، قوم، ملک اور قومی ترقی کے نام پر بیرونی ممالک سے قرضہ حاصل کرتی ہے۔ اس قرضہ سے مشینری اور صنعتی آلات خریدے جاتے ہیں۔ اور قوم کے نام پر حاصل کئے گئے قرضہ سے خریدی گئی مشینری ملک میں پہنچتی ہے تو وہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کی ملوں کی زینت بن جاتی ہے۔ وہ غریب عوام کی محنت سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس طرح اس قومی سرمایہ اور محنت کش طبقہ کی محنت کے اشتراک سے جو منافع حاصل ہوتا ہے اس کا غالب حصہ سرمایہ داروں کی تجوریاں ہڑپ کر جاتی ہیں۔ اور بے چارہ مزدور چیخ چلا کر اگر کچھ بچے کھچے ٹکڑے حاصل کر پاتا ہے۔ تو انہیں بھی سرمایہ دار اپنا احسان گردانتا ہے۔ غاصبانہ استحصال پر مبنی اس نظام نے ہماری معاشرتی زندگی کو بھی تباہی سے ہمکنار کر دیا ہے۔ سود اور رشوت تو اس نظام کا جزو لاینفک ہیں۔ بد دیانتی، نااہلی بے حیائی۔ فحاشی اور عریانی کے ڈانڈے بھی اسی غاصبانہ استحصال سے جا ملتے ہیں۔ جو اس نظام کی بنیاد ہے۔

[illegible] حد تک بام عروج سے ہمکنار [illegible]

انتہا تک سب کی سب محنت کاشتکار کی ہوتی ہے۔ لیکن جب ان کی محنت ثمر آور ہوتی ہے تو انہیں چند دانوں میں ٹرخا کر سارا اناج اور غلہ جاگیردار کے گوداموں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ میرے گوداموں میں پڑا ہوا اناج کونسی زمین میں کون سے کاشتکاروں کی محنت کا ثمر ہے مگر اس کے باوجود اس گودام کا بلا شرکت غیرے مالک ہوتا ہے اور کاشتکار بے چارہ جب اپنی خون کی کمائی کو جاگیرداروں کے ٹرکوں میں لا کر منڈی میں جاتا دیکھتا ہے تو اس کے دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے مگر وہ بے چارہ مجبور ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے زرعی نظام نے اسے بے بس بنا دیا ہے۔ اسے سال بھر کے لئے اناج میسر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال جاگیردار کی زمین اس نے ضرور کاشت کرنی ہوتی ہے۔ جون کی تپتی ہوئی دوپہر اور دسمبر کی یخ ٹھنڈی راتیں کاشتکار کے لئے برابر ہیں۔

غرضیکہ زرعی میدان ہو یا صنعتی ہمارے سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام نے ملک کے کروڑوں عوام کو چند سرمایہ داروں اور مٹھی بھر جاگیرداروں کا دست نگر بنا رکھا ہے۔ چند افراد دس کروڑ عوام کی قسمت کے مالک بنے بیٹھے ہیں جب چاہیں اور جو چاہیں فیصلہ دے دیں۔ لوگ اف کرنے سے مجبور ہیں۔ یہ تو حالت ہے سرمایہ دار اور مزدور اور جاگیردار کسان کی۔ ان کے علاوہ وہ متوسط طبقہ جسے عموماً سفید پوش طبقہ کہا جاتا ہے اسی طرح چکی کے دو پاٹوں میں بری طرح پس رہا ہے۔ اس کے لئے سفید پوشی برقرار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ آج یہ حالت ہے کہ سفید پوش طبقہ کو اپنی سفید پوشی اور عزت برقرار رکھنے کے لئے ذلیل اور کمینہ فطرت لوگوں کا چاپلوس بننا پڑتا ہے۔ جان کی حفاظت کے لئے غنڈوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ کاروبار زندگی کا توازن بحال رکھنے کے لئے رشوت، سود، قمار باری، جوا اور بد دیانتی اور نہ جانے کون کون سے حربے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ آج صحیح معنوں میں وہ دور ہے جس کے بارہ میں آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے کہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان ھم ذئاب فمن لم یکن ذئبا اکلتہ الذئاب۔ (طبرانی)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بھیڑیے بن جائیں پس جو ان میں سے بھیڑیا بننے پر آمادہ نہ ہوگا اسے دوسرے بھیڑیے [illegible] اور جاگیردار پوری قوم پر بھیڑیے بن کر مسلط [illegible] وہ ان کی ہاں میں

وجہ سے مسٹر بھٹو یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ

"پاکستان دنیا کا وہ علاقہ ہے جہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں۔ سوشلزم کے ذریعہ اس داغ کو دھونا ہی پڑے گا۔ سب سے پہلا قدم یہ ہوگا۔ کہ غاصبانہ سرمایہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے اور سوشلزم کو حرکت میں لایا جائے۔"

اب اس کے بعد دوسرا سوال یہ سامنے آتا ہے کہ کیا ان مصائب و مسائل اس پروگرام سے ہو جائے گا جسے مسٹر بھٹو نے "سوشلزم" کے نام سے پیش کیا ہے؟ مسٹر بھٹو نے کہا ہے۔ کہ بنیادی ذرائع دولت کو قومیانے کے ساتھ ساتھ محنت کشوں کے حالات بہتر بنائیں جائیں گے۔ اور حالات کی بہتری کی جو مثال انہوں نے دی ہے اس میں تعلیم علاج تفریح اور سکونت کی سہولتیں مہیا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس سے محنت کش طبقہ کے حقوق پورے ہو جائیں گے؟ سوال یہ نہیں کہ ذرائع آمدنی کس کے قبضہ میں سٹیٹ کے یا سرمایہ داروں کے۔ بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ ان ذرائع و وسائل کے استعمال کے لئے محنت کش طبقہ کی محنت حاصل کرنے کے بعد سرمایہ دار یا سٹیٹ کے سرمایہ اور مزدور کی محنت کے اشتراک سے حاصل ہونے والے منافع میں محنت کش طبقہ کا استحقاق کیا ہے؟ جب تک آپ سرمایہ اور محنت کے باہمی تعلق کی نوعیت واضح نہیں کرتے اور ان دونوں کے اشتراک سے حاصل ہونے منافع سے محنت کش طبقہ کے استحقاق کا تعین نہیں کرتے اس وقت تک ذرائع کو خواہ سٹیٹ کے حوالہ کر دیں یا سرمایہ داروں کے پاس رہنے دیں اس تغیر سے محنت کش طبقہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس سے زیادہ سے زیادہ جو فائدے آپ حاصل کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ چند افراد کے غرض مندانہ مفادات کا شکار ہونے سے قومی سرمایہ کو بچا لیں گے۔ لیکن یہ صرف قومی سرمایہ کا تحفظ ہوگا۔ محنت کش طبقہ کے مسائل صرف ذرائع کو قومیانے سے نہ آج تک حل ہوئے ہیں اور اب ہو سکتے ہیں۔ ان کے مسائل کا حل تو یہ ہے کہ آپ انہیں تعلیم تفریح سکونت اور علاج کی سہولتوں کی لالچ دینے کی بجائے منافع سے اس کا استحقاق متعین کر دیں۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے صرف ذرائع کو قومیانے والا "سوشلزم" محنت کش طبقہ کے مصائب کا مداوا نہیں بن سکتا۔

اور پھر حیرت کی بات ہے اور کسی حد تک معنی خیز بھی کہ مسٹر بھٹو نے غاصبانہ استحصال کے سلسلہ میں صرف صنعتی میدان کو سامنے رکھا ہے اور جاگیرداری اور کسانوں کے مسئلہ کو نظر انداز کر گئے ہیں حالانکہ وہ اس سے کہیں زیادہ کسان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور جاگیرداروں نے کروڑوں کاشتکاروں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے اگر مسٹر بھٹو اپنے سوشلزم کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ مزدور کے ساتھ کسان کی [illegible] اور غلامی کے خاتمہ کا پروگرام بھی اپنے سوشلزم [illegible] سوشلزم بالکل بے معنی

جمعۃ الوداع کے دن

ملک بھر میں مظاہرے کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا پیغام

پاکستان جو خالص اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا، بیس سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود اسلامی نظام سے محروم ہے دینی کام میں تحریف ہو رہی ہے۔ دین کے خلاف نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کو مجروح کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف عائلی قوانین نافذ کر کے صریح مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا گیا۔ خاندانی منصوبہ بندی کی غلط پالیسی سے ملک میں بے حیائی کی سرپرستی ہو رہی ہے۔ سود بنکاری کی لعنت ملک پر مسلط ہے، عریانی، فحاشی، مرد وزن کا اختلاط، شراب کی درآمد اور بے تحاشا استعمال وغیرہ جرائم میں روز افزوں ترقی جاری ہے تحریر و تقریر پر پابندی، بنیادی حقوق کا تعطل۔ ہنگامی حالات کا تسلسل۔ جمہوری حقوق کی پامالی، یونیورسٹی آرڈیننس کا نفاذ ایسے امور ہیں جو اس آزاد قوم کے لئے عار و ننگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سیاسی مخالفین کو گرفتار کر کے ملک کو انتشار کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ طلباء کے سیدھے سادے مطالبات کو تسلیم کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے

ان حالات میں

اصلاح اور ملک میں خالص اسلامی شریعت کے نفاذ نیز غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے

جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی و مشرقی پاکستان کی تمام شاخیں پرامن مظاہرہ کریں، مختلف کتبے اور بینر وغیرہ لیکر بازاروں میں جلوس نکالے جائیں اور قانونی حدود کا خاص خیال رکھا جائے۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام جمعۃ الوداع کو ملک گیر احتجاجی جلوس نکالیگی

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جلوس کی قیادت کرینگے

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جمعۃ الوداع کے دن مظاہرہ

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قیادت کریں گے

۱۲ دسمبر لاہور۔ جمعۃ الوداع کے دن لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلوس کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ اور حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کرینگے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جمعرات ۱۹ دسمبر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ اور اسی دن وہ ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کریں گے۔

جلوس میں ملک کی دیگر مذہبی و سیاسی پارٹیوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ تاکہ پاکستان میں نظام اسلامی کی جدوجہد کا دائرہ وسیع کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ پنجاب یونین آف جرنلسٹ۔ بار ایسوسی ایشن ڈسٹرکٹ کورٹ وہائی کورٹ اور مدارس عربیہ کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ آج امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا عبید اللہ انور کی زیر قیادت علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سے فون پر باہمی مشورہ کے بعد کیا۔

جلوس کا پروگرام

جلوس بعد نماز جمعہ کشمیری و شیرانوالہ دروازہ سے روانہ ہوگا۔ مستی گیٹ سے اندرون شہر داخل ہوگا۔ اور رنگ محل شاہ عالمی چوک۔ شاہ عالمی دروازہ۔ چوک مینار۔ انارکلی بازار سے ہوکر جامع نیلا گنبد پہنچے گا۔ جہاں نماز عصر ادا کرنے کے بعد پرامن طور پر منتشر ہو جائے گا۔

اجلاس میں جلوس کی نگران کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی کمیٹی کے ناظم اور عبد الحمید بٹ صاحب سالانہ مقرر ہوئے۔ اراکین میں جناب حکیم مختار احمد صاحب الحسینی۔ جناب۔ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب۔ جناب عماد الدین صاحب، غازی محمد صاحب۔ قاری عبد العزیز جلالی۔ قاری عبد الحمید صاحب۔ جناب ظہور احمد خان صاحب۔ جناب حاجی بشیر احمد صاحب۔ جمیل صاحب۔ عبد الوحید صاحب۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ڈھاکہ میں نہتے عوام پر گولی چلانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے افسران متعلقہ کے اس اقدام کو سنگدلانہ اور جابرانہ قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افسران کو قرار واقعی سزا دے کر عوام کو مطمئن کرے اس سانحہ میں مرنے والوں کے لواحقین کے غم میں مغربی پاکستان کے علماء اور عوام برابر کے شریک ہیں۔ نیز یہ اجلاس راولپنڈی میں روزنامہ تعمیر کے رپورٹر اور عوامی جلوس پر چند افراد کی جانب سے گولی چلانے کو نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ اور سنگدلانہ فعل قرار دیتے ہیں۔ مطالبہ کرتا ہے کہ ان ملزموں کو کڑی سزا دی جائے

(۲) یہ اجلاس ممتاز کشمیری رہنما و عالم دین میر واعظ محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم فاضل دیوبند کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ملکت ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ یہ اجلاس صمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کو اجر جزل و صبر جمیل عنایت فرمائے نیز یہ اجلاس مولانا مرحوم کو آزادی وطن کی خاطر دی جانے والی قربانیوں پر خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اجلاس میں آزادی کشمیر اور ملک میں نظام اسلامی کے جلد قیام کے لئے دعا کی گئی۔ نیز مولانا غلام غوث ہزاروی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان پر عائد شدہ پابندیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کے امیر مولانا قاضی عبد الکریم کے اضلاعی جماعتوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ وہ مرکزی جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان مظاہرہ پر پوری توجہ دیں اور رمضان المبارک کے کثیر مشاغل کے باوجود آئین شریعت کے اجراء خلاف اسلام قوانین کو ختم کرنے سیاسی گرفتار شدگان کو رہا کر اور طلباء کے مطالبات کے سلسلہ میں ہونے والے مظاہروں کو ہر طرح کامیاب بنائیں۔ ڈویژنل امیر نے کہا ہے کہ اگر اضلاع کے مرکزی مقامات پر صیام و قیام کی رکاوٹوں سے جمع ہونا ممکن نہ ہو سکے تو اضلاع کے متعدد اہم مقامات پر بھی مظاہرے کئے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرے آئینی حدود کے اندر اور علماء کے شایان شان وقار کے ساتھ ہوں۔

معلوم ہوا ہے کہ اضلاع کے ناظمین اعلیٰ قاضی عبد اللطیف صاحب ڈیرہ اور مولانا حمید اللہ صاحب نیازی بنوں نے ابتدائی جماعتوں سے رابطہ قائم کر لیا۔ دونوں حضرات مظاہروں کو کامیاب بنانے کے لئے ڈیرہ کے اہم مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔

خواجہ محمد زاہد ڈویژنل دفتر جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن۔

ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ۔ تمام غیر اسلامی اور خصوصاً عائلی قوانین اور کالے قوانین کی لعنت جبر و تشدد ہنگامی حالات اور ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرانے اور عوامی جمہوری حقوق بشمول آزادی بحال کرانے کے لئے جمعیۃ علماء اسمٰعیل خاں ...

کہ ضلع کی تینوں تحصیلوں میں جمعۃ الوداع کو شاندار احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے۔ ناظم ضلع قاضی عبد اللطیف کی تحریک پر ڈیرہ کلاچی اور ٹانک میں خصوصی میٹنگیں ہوئیں۔ انتظامات کے لئے سب کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔ جنہوں نے تیزی سے کام شروع کر دیا

قاضی عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔

کلاچی

جمعۃ الوداع کے مظاہرہ کے لئے کلاچی میں مقامی جمعیت کی میٹنگ ہوئی۔ مقامی خطباء نے جمعہ یک جا پڑھنے کا پروگرام بنایا مظاہرہ کے ابتدائی کارروائی کے لئے نوجوانان اسلام کی ایک پارٹی جس کے کنوینر مولانا رحمت اللہ ارشد ہیں بنائی گئی۔ جس نے کتبے وغیرہ لکھنے کا کام تیزی سے شروع کر دیا ہے ایک اور تیس رکنی کمیٹی تشکیل دی جو پرامن مظاہرہ کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی تعاون کرے گی۔ جس کے نگران قاضی عبد اللطیف صاحب ہوں گے۔ اجلاس کی صدارت ڈیرہ ڈویژن کے امیر حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مدظلہ نے فرمائی اور مظاہرہ کی اہمیت پر تفصیل سے بیان کیا۔

(حافظ عبد الحلیم۔ کلاچی)

سرگودھا

قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کا اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ۲۰ دسمبر بروز جمعۃ الوداع احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ یہ جلوس جمعۃ الوداع کو بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سے ترتیب دیا جائے گا جہاں سے وہ شہر کی اہم سڑکوں اور بازاروں میں گشت کرتا ہوا عصر کے وقت جمعیۃ کے دفتر کے پاس آکر منتشر ہو جائے گا۔

سرگودھا جمعیۃ کے رہنماؤں نے اپنے ایک بیان میں تمام سیاسی اور مذہبی تنظیموں سے جلوس میں شرکت کی اپیل کی ہے

ٹنڈو آدم

قائد جمعیۃ کے اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام (باقی اگلے صفحہ پر)

ضروری اطلاع

مغربی اور مشرقی پاکستان کی تمام جماعتیں اپنے جلوسوں کی کارروائی ...

کے ممبران ٹنڈو آدم جمعیۃ الوداع والے دن ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم نے اپنے ایک بیان میں جمعیۃ کے تمام ممبران اور دین پسند جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ جلوس میں شامل ہو کر اس کو کامیاب بنائیں۔

میانوالی

مرکزی جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی ممبران ضلع کے دو اہم مقامات میانوالی شہر اور بھکر میں جمعۃ الوداع کو احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔

بھکر میں جلوس کی قیادت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور دیگر رہنما جمعیۃ کریں گے۔ جبکہ میانوالی میں جمعیۃ کے امیر میانوالی شہر میں ٹھیک دس بجے جلوس ریلوے اسٹیشن چوک سے روانہ ہوگا۔ میانوالی میں مندرجہ ذیل جماعتیں شرکت کریں گی۔

میانوالی۔ موسیٰ خیل۔ کندیاں۔ ہرنولی۔ پیلاں حکم ۳۰۲ ڈی۔ بی۔ عیسیٰ خیل۔ جنڈانوالہ۔ پنی والا۔ رودی۔ ڈب۔ علووالی دوابہ۔ خانقاہ سراجیہ۔ کلور کوٹ۔

ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی نے تمام ماتحت جماعتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پروگرام کے مطابق بھکر اور میانوالی پہنچ جائیں۔ (ناظم نشریات)

جہلم

جہلم ۱۲ دسمبر۔ مولانا عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے اپنے ایک بیان میں مسلمانان جہلم سے پرزور اپیل کی ہے کہ ملک میں شرعی نظام کے نفاذ کے لئے اور جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام کے مظاہرے کو کامیاب بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ و موجودہ حکومتیں ان اقدار کو مسلسل نظر انداز کرتی چلی آرہی ہیں۔ جو قیام پاکستان کا موجب بنیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تمام تر ملی و ملکی مشکلات کا حل صرف یہ ہے کہ اب بغیر کسی انتظار کے ملک میں شرعی نظام رائج کر دیا جائے۔ انہوں نے ملک و ملت کے بہی خواہوں سے اپیل کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مظاہروں میں شریک ہو کر عامۃ المسلمین کے مذہبی و سیاسی حقوق کا تحفظ کریں۔

پروگرام

جلوس مسجد گنبد والی سے ۱۰ بجے صبح شروع ہوگا اور نیا محلہ قبرستان روڈ مشین محلہ ۱ سے ہوتا ہوا مشین محلہ ۳ پہنچے گا پھر اسی راستے شاندار چوک ریلوے روڈ۔ جی ٹی روڈ۔ نیا بازار۔ بازار کلاں۔ بخاری چوک کمیٹی جہلم اور سول لائن سے ہوتا ہوا جامع مسجد گنبد والی میں پہنچ کر نماز جمعہ ادا کرے گا۔ جلوس کی قیادت مولانا عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم و دیگر زعماء جمعیۃ کریں گے۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جہلم)

کراچی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مفتی محمود کی اپیل پر جمعیت علماء اسلام کراچی ڈویژن جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان ۸۸ھ کو ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر ایک احتجاجی جلوس نکال رہی ہے۔ یہ جلوس جمعۃ الوداع کو بعد نماز جمعہ ۳ بجے جامع مسجد جیکب لائنز سے شروع ہوگا۔ اور بندر روڈ سعید منزل پریڈی اسٹریٹ سے ہوتا ہوا جمعیت علماء اسلام کے دفتر یا مقابل ایمپرس مارکیٹ پر ختم ہوگا۔ جلوس کی قیادت علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل کریں گے۔

حضرو

حضرو ضلع کیمبل پور میں جمعیت علماء اسلام قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحب کی ہدایت کے مطابق جمعۃ الوداع کو احتجاجی جلوس نکالے گی۔ جلوس کی قیادت مقامی جمعیت کے رہنما کریں گے۔

مقامی جمعیت کے رہنماؤں نے علاقہ چھچھ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کے لئے اس احتجاجی جلوس کو کامیاب بنائیں۔

چکوال

چکوال ۱۳ دسمبر۔ بروز جمعہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی قیادت میں مدنی جامع مسجد سے ایک احتجاجی جلوس نکلا۔ جو چکوال کی تاریخ میں ایک بے نظیر و بے مثال مذہبی و سیاسی جلوس تھا۔ کئی ہزار آدمی جلوس میں شریک تھے۔ جلوس میں جمعیت علماء اسلام کے رضاکاروں نے مختلف مطالبات کے کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن میں اہم مطالبات حسب ذیل ہیں:

جمہور اہل سنت کے مطابق قرآن و سنت پر مبنی اسلامی نظام جاری کرو۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ کالے قوانین منسوخ کرو۔ یونیورسٹی آرڈیننس منسوخ کر کے طلبہ کو مطمئن کرو۔ علماء پر عائد شدہ پابندیاں ختم کرو۔ عوام کش مہنگائی کا انسداد کرو۔ عوامی جمہوری حقوق بحال کرو۔ جدا ہو کر سیاست سے توڑ جاتی ہے چنگیزی۔ تبلیغ مرزائیت پر پابندی عائد کرو۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت ختم کرو۔ سیاسی لیڈروں۔ وکیلوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کرو۔ گرفتار شدہ طلبہ کو فوراً کرو۔

اہالیان شہر نے ہر جگہ جلوس کا شاندار استقبال کیا۔

جگہ جگہ پھولوں کی بارش کی گئی۔ حضرت مولانا قاضی مدظلہ کو شہریوں نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ مختلف میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نے جلوس سے کیا۔ اور لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر حضرت مدظلہ کی جلوس میں مختلف مقامی مطالبات بھی پیش کئے۔ جلوس میں مختلف نعرے لگائے گئے۔ جن میں تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ جمعیت علماء اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ عائلی قوانین مردہ باد۔ خاندانی منصوبہ بندی مردہ باد۔ سیاسی قیدی رہا کرو۔ غیر شرعی قوانین کرو۔ اسلامی قانون رائج کرو۔ طلبہ کے مسائل حل کرو۔

جلوس کے آگے آگے کلمہ شریف دو رضاکار اٹھائے ہوئے تھے۔ اور جلوس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ۱۵ پرچم لہرا رہے تھے۔ یہ عظیم الشان جلوس واپسی پر مدنی جامع مسجد میں آکر ختم ہو گیا۔

منیر اقبال بی اے ناظم جمعیۃ علماء اسلام چکوال۔

جمعیۃ علماء اسلام اور کنونشن لیگ کا اجلاس

امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا وضاحتی بیان

لاہور۔ امروز مورخہ ۱۳ دسمبر آخری صفحے پر لاہور میں کنونشن کے جلوس کی خبر شائع ہوئی ہے جس میں اور لوگوں کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ کے مولانا محمد رفیق بھی جلوس میں شامل ہوئے۔ اسی طرح لاہور کے دیگر اخبارات میں بھی یہی خبر شائع ہوئی ہے۔

میں بحیثیت امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان عوام کی آگاہی کے لئے اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ مذکورہ مولانا صاحب کا جمعیۃ علماء اسلام سے کوئی تعلق نہیں نہ جمعیۃ علماء اسلام نے اس امر کا فیصلہ کیا کہ جلوس میں شرکت کی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ۲۰ دسمبر جمعۃ الوداع کے دن پورے ملک میں مظاہرے کر رہی ہے۔ اسی طرح جنگ ۱۳ دسمبر صفحہ ۴ پر (پی پی اے) کے حوالہ سے) جماعت اسلامی جمعۃ الوداع کے یوم احتجاج منائیگی خبر شائع ہوئی ہے۔ میرا جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں دراصل یہ خبر اس اجلاس کی ہے جو جمعیۃ کے دفتر واقع ۲

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال
کا
داخلہ

طلبہ علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے بعد نئے سال کے لئے شعبہ کتب کی تدریس کے لئے جناب مولانا مولوی محمد صادق صاحب زید مجدہم کو مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف کو ۵ سالہ تدریس کا تجربہ ہے۔ آپ دارالعلوم پلندری آزاد کشمیر میں بھی مدرس رہے ہیں۔ اور گذشتہ سال آپ نے حافظ غلام حبیب صاحب کے مدرسہ حنفیہ چکوال میں گذارا ہے۔ ان شاء اللہ مشکوٰۃ شریف تک کتابیں پڑھائی جائیں گی۔ ۱۰ شوال سے ان کا داخلہ شروع ہوگا۔ اور آخر شوال تک رہے گا۔ مخلص اور محنتی طلبہ وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

محمد منیر اقبال بی اے ناظم دفتر مدرسہ اظہار الاسلام چکوال

تحفہ سرما

خالص سوات کا شہد۔ کاغانی لوئیاں۔ سواتی لوئیاں۔ چترالی چوغے کوٹ کی پٹی اور سلاجیت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

جامع مسجد نئی انارکلی نزد چیپ بوٹ ہاؤس
نئی انارکلی لاہور

...الفطر

...سم آج کارن اپنے اس اجتماع میں مجھ
...ے میں جو سوال کروگے عطا کردوں گا۔
...وسوال کروگے اس میں تمہاری مصلحت پر
...کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھوگے میں
...اری کرتا رہوں گا اور ان کو چھپاتا رہوں گا۔
...یں تمہیں مجرموں اور کفار کے سامنے رسوا اور
...اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔
...دیا۔ اور میں تم سے راضی ہوگیا۔
...کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں۔ کہ
...دن ان کو اپنی رضا اور بخشش کا پروانہ دیتے ہیں۔
...ہ خدا اس آسمان کے نیچے اپنے بندوں کو ایک جسم واحد
...ہتا ہے۔

...لام ایک جسم ہے اور کلمہ گو انسان اس کے عضو ہیں۔ اگر جسم
...صہ درد سے بے قرار ہے تو تمام جسم کو تکلیف ہونی چاہئے۔
آج دنیائے اسلام اکثر جگہوں میں اور خود اسلام کے ساتھ
...ستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں اگر ہماری آنکھوں
سے آنسو نہ نکلیں تو تعجب ہے۔

آپ عید کے دن عرب ممالک کے مسلمانوں، قبرص، فلسطین، ہندوستان اور کشمیر کے مظلوم بھائیوں کو نہ بھولئے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا۔

آج آپ اللہ سے جو سوال بھی کریں گے وہ پورا ہوگا انشاء اللہ۔ آج کے دن عالم اسلام کی فتح و نصرت سامراج قوتوں اور سامراج نواز عناصر کی تباہی اور پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنے رب کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں مانگیئے۔

اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ۔

(خورشید بھیروی)

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش

سال رواں کے حسابات بند ہو رہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں از نومبر ۱۹۶۷ء تا ۱۹۶۸ء کے بقایا جات جو آپ کے ذمہ ہیں۔ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ سال کے حسابات شروع ہو رہے ہیں۔ آپ براہ کرم اپنے بقایا جات فوری طور پر ادا کرکے ادارہ کے ساتھ تعاون فرماویں۔

(ادارہ)

ادارہ ترجمان اسلام

اپنے قارئین حضرات کی خدمت میں

عید مبارک

پیش کرتا ہے

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ۵ ذریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ تقریباً ۶۱۲½ گرام چاندی یا اسی وزن کے چاندی کے روپے ہوں۔ یا زیور یا مال و جائداد یا تجارت کا مال ہو۔ یا ساڑھے سات تولہ (تقریباً ۸۷½ گرام) سونا یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہوں، یہ ضروری نہیں کہ اس پر سال بھی گذر گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے۔ لیکن قرض اس قدر ہے کہ ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب نہیں رہتا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو تو وہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا ایک کیلو ۶۳۳ گرام گندم یا تین کیلو ۲۶۶ گرام جو یا ان کی قیمت ہے۔ یہ وزن پونے دو سیر اور ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے۔ اپنے نادار عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر دیا جائے تو درست ہے اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دے دیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار کے بقدر مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں ہے۔

رؤیت ہلال

اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید کے چاند میں بہت سے لوگوں کا دیکھنا معتبر ہوگا۔ ایک یا دو کے قول کی سند نہیں اگر مطلع صاف نہیں تو رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کا خبر دینا کافی نہیں ہے۔ خواہ مرد ہو، یا عورت، بشرطیکہ فاسق نہ ہو۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں ہے ریڈیو پر چاند کی اطلاع کے معتبر ہونے نہ ہونے کی شرائط مستند علماء سے سمجھ لی جائیں اور عید کے لئے دو مرد ہوں یا ایک مرد، دو عورتیں۔ اور یہ کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند دیکھا ہے۔ اور شرط یہی ہے کہ فاسق اور بدکار نہ ہو۔

ترکیب نماز عید

پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے۔ اور دوسری و تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں اور چوتھی تکبیر میں پھر ہاتھ باندھ لئے جائیں۔ امام سورۂ فاتحہ و سورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورت کے تین بار تکبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں۔ پھر تیسری بار ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ...

بقیہ: مسٹر بھٹو کا اسلامی سوشلزم

کے حقوق اس کے حقیقی کاشتکاروں کو دیئے جائیں اور اس لحاظ سے مسٹر بھٹو کا سوشلزم قطعاً نامکمل اور بے فائدہ ہے اس میں صرف ذرائع کو قومیانے کا ذکر ہے اور باقی اہم مسائل کے بارے میں یہ سوشلزم قطعاً خاموش ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ کیا اسلام اس حل کی اجازت دیتا ہے؟ تو اس کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے برصغیر کے مایۂ ناز محقق اور معتمد مصنف حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" کے مطالعہ کا مشورہ دوں گا۔ جس میں انہوں نے قرآن و سنت نے ٹھوس دلائل سے سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام کا بطلان واضح فرمانے کے ساتھ ساتھ بنیادی ذرائع آمدنی کو قومیانے کے جواز اور دوسرے اہم مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ جو حضرات اس سلسلہ میں تحقیق کرنا چاہیں وہ حضرت مولانا موصوفؒ کی کتاب کا مطالعہ فرماویں۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ

دستور اساسی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ دستور اساسی آفسیٹ کی دیدہ زیب کتابت و طباعت خوبصورت چہار رنگا ٹائیٹل اور بہترین سفید کاغذ پر طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

قیمت ۵۰ پیسے — فی سینکڑہ چالیس روپے

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟

مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مرتبہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

کا مطالعہ کیجئے

قیمت صرف ۴۰ پیسے

اس کے علاوہ

فارم ہائے رکنیت

اور

رسیدات زر

منگوانے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر روانہ فرمائیں

محمد حنیف سہارنپوری دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

اسلامی انقلاب کے خواہاں حضرات سے

پُرزور اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلام کے تحفظ، اسلامی آئین کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کیلئے شب و روز کوشاں ہے، ملک میں موجود الحاد آفریں قوتوں کا مقابلہ جمعیۃ علماء اسلام کر رہی ہے

- بے حیائی، فحاشی، عریانی کے زہریلے جراثیم بڑی تیزی سے معاشرہ میں پھیل رہے ہیں
- تعلیمی، عدالتی اور قانونی نظام اب تک فرنگی کے نظام کے مطابق چل رہا ہے۔
- معاشی نظام کی بنیادیں سود پر قائم ہیں۔

ان تمام خرابیوں کا انسداد اور ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے، ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے **بیت المال** کو مستحکم کرنا نہایت ضروری ہے

اسلئے

ہم تمام اسلام پسند اور اسلامی آئین کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ عید الفطر کے مبارک موقع پر اپنا

صدقۂ فطر

جمعیۃ علماء اسلام کو دے کر بیت المال کو مضبوط بنائیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (صاحب) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(حضرت مولانا) مفتی محمود (صاحب) ناظم عمومی " " "

اپنا صدقہ فطر اور دیگر عطیات ناظم عمومی کے نام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

Scanned with CamScanner

WEEKLY REGD. L No 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paise

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

عِیدُ الفِطر

دنیا کی ہر قوم کے لیے سال بھر میں دو چار دن ایسے ضرور آتے ہیں جن کو وہ اپنے کسی قومی جشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے۔ اور قوم کے ہر فرد کے لیے ان کا ورود عیش و نشاط کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسلمانوں کا جشن اور ماتم، خوشی اور غم، مرنا اور جینا، جو کچھ تھا، خدا کے لیے تھا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) کہہ دے کہ میری نماز، میری تمام عبادت، میرا مرنا، میرا جینا جو کچھ ہے اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں"۔

اوروں کا جشن و نشاط، لذائذ دنیوی کے حصول اور خواہشوں کی کام جوئیوں میں تھا مگر ان کے ارادے مشیتِ الٰہی کے ماتحت اور خواہشیں رضائے الٰہی کی محکوم تھیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا ماتم یہ تھا کہ دل اس کی یاد سے غافل اور زبان اس کے ذکر سے محروم ہو جائے۔ اور سب سے بڑا جشن یہ تھا کہ سر اس کی اطاعت میں جھکے ہوں اور زبان اس کی حمد و تقدیس سے لذت یاب ہوں۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِہَا خَرُّوْا سُجَّدًا سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَہُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔

(ترجمہ) "ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لائے ہیں کہ جب ان کو وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور وہ کسی طرح کا تکبر و بڑائی نہیں کرتے۔ رات کو جب سوتے ہیں وہ ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور امید و بیم کے عالم میں کروٹیں لیکر اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے رہیں"۔

ان کو پیشگاہِ الٰہی سے طاعت و شکرگذاری کے جشن کے لئے دو دن ملے تھے۔ پہلا دن (عید الفطر) کا تھا۔

مگر یہ عید الفطر کا جشن ملی! یہ ورودِ ذکر و رحمتِ الٰہی کی یادگار! یہ سربلندی و افتخار کی بخشش کا یادآور! یہ یوم کامرانی و فیروزی و شادمانی! اس وقت تک عیش و سرور کا دن تھا جب تک ہمارے سرتاج خلافت سے سربلند ہونے کے لئے خلعتِ نیابت سے مفتخر ہونے کے لئے تھے۔ عزت و عظمت جب ہمارے ساتھ تھی اور اقبال و کامرانی ہمارے آگے دوڑتی تھی۔ خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا۔ اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تحت جلال پر متمکن تھے۔ لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی کا تذکرہ صرف صفحات تاریخ کا ایک افسانۂ ماضی بن کر رہ گیا ہے۔

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلۂ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایت اوروں کے لئے مثال عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت و کامرانی کو ہوائے نفس کی بتلائی ہوئی راہِ ذلت سے بدل لیا اس کے عطا کئے ہوئے منصبِ خلافت کی قدر نہ پہچانی اور زمین کی وراثت و نیابت کا خلعت ہم کو راس نہ آیا۔ اب ہمارے عید کی خوشیوں کے دن گئے۔ عیش و عشرت کا دور ختم ہو گیا۔ ہم نے بہت سی عیدیں تختِ حکومت و سلطنت پر دیکھیں اور ہزاروں شادیانے سریرِ خلافت کے آگے بجوائے۔ ہم پر صدہا عیدیں ایسی گذریں، جب دنیا کی قومیں ہمارے سامنے سربسجود تھیں اور عظمت و شوکت کے تخت اُلٹے ہوئے ہمارے سامنے تھے۔ اب عید کے عیش و طرب کی صحبتیں ان قوموں کو مبارک ہوں جن کی غیرت و تنبیہ کے لئے اب تک ہمارا وجود باز نہیں ہے۔ ان کو خوش نصیب سمجھئے۔ جو اپنے دورِ اقبال کے ساتھ خود بھی مٹ گئے۔ ہمارا اقبال جا چکا ہے۔ مگر ہم خود اب تک دنیا میں باقی ہیں۔ شاید اس لئے کہ غیروں کے طعنے سنیں اور اپنی ذلت و خواری پر آنسو بہا کر قوموں کے لئے وجودِ عبرت ہوں ؎

در کارِ ماست نالہ و من در ہوائے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

اس دن کی یادگار ہمارے لئے جشن و طرب کا پیام تھی۔ کیونکہ یہی دن ہمارے لئے صحیفۂ اقبال کا صفحۂ اولین تھا اور اسی تاریخ سے ہمارے ہاتھوں قرآنی حکومت کا دورِ جدید قلوب و اجسام کی زمین پر شروع ہوا تھا۔ اس دن کا طلوع ہم کو یاد دلاتا تھا کہ بداعمالیوں نے کیوں کر بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا۔ اور اعمالِ حسنہ کے شرف و افتخار نے کیوں کر ہمیں برکاتِ الٰہی کا مہبط و مورد بنایا؟ اس دن کا جب آفتاب نکلتا تھا تو ہمیں خبر دیتا تھا کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت سے تاریک ہو گئی تھی اور پھر کس طرح ہمارے اعمال کی روشنی افقِ عالم پر نیّرِ درخشاں بن کر نمودار ہوئی تھی؟ لیکن، فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ (ترجمہ) "پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ پس جلد ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی"۔

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
قابل دید صحت و نفاست، زیبائش و آرائش
دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر
بیل سبز و نارنج، جلد سنہری ڈائی دار سائز ۲۲×۳۲/۸
ونڈ۔ ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

خصوصی رعائت
آپ قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں
یا عرب ممالک جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت تو آپ کو
عربی زبان
سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں لکھنا
۳۰ منٹ) دے کر گھر بیٹھے مکمل عربی معہ گرامر بذریعہ خط و
کتابت سیکھئے (رمضان المبارک کی خوشی میں فیصلوں میں خاص
رعایت) مزید تفصیلات پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

بانی: سید ابوالحسن علی ندوی

لاہور پاکستان

جمعیۃ علمائے اسلام کیا چاہتی ہے

- جمعیۃ چاہتی ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر مضبوط ہوں،
- اور ان کو دنیا میں اقتدارِ اعلیٰ حاصل ہو،
- اور ان کے اندر پھیلی ہوئی بے دینی و فسق دُور ہو،
- وہ آسودہ حالی و فارغ البالی کی زندگی بسر کریں،
- فکری و عملی حیثیت سے اُنکا مقام دنیا میں سب سے اونچا رہے،
- مذہب اخلاق کے لحاظ سے وہ قابلِ تقلید نمونہ ہوں،

لیکن اِن چیزوں کے حاصل کرنے کے لیے "جمعیۃ" اِسلام کے نام سے کوئی خود ساختہ فکر اور پروگرام نہیں دینا چاہتی ہے بلکہ اس اسلام کی طرف بلاتی ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سلف صالحین اور عصرِ حاضر کے علمائے حق نے ہم تک پہنچایا۔

جمعہ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۹۶۸ء شمارہ نمبر ۲۳ جلد نمبر ۱۱ قیمت ۳۰ پیسے

1968 جون 21

خطبہ جمعہ

فضائلِ درود اور فکرِ آخرت

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم

امیر جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرّجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اللھم صلّ علی سیدنا و مولانا محمد وّ علیٰ اٰلِ سیدنا و مولانا محمد و اصحابہ وبارک وسلّم۔ الیوم یوم الجمعۃ۔

آج جمعہ کا دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اکثروا الصلوٰۃ علیّ یوم الجمعہ

مجھ پر جمعہ کے دن بکثرت دُرود شریف پڑھا کرو کیونکہ۔

فان صلوٰتکم معروضۃ علیّ۔

تمہارا درود شریف جہاں بھی تم پڑھو مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو درود شریف کو ورد زبان رکھتے ہیں۔ بدنصیب ہیں وہ جنہوں نے یاد کے وظیفہ کو بھلا دیا۔ حضور علیہ السلام کے طفیل ہم کو یہ دن ملا۔ آپ کے ہم پر حقوق ہیں۔ ان حقوق میں سے یہ حق اولیٰ ہے۔

من احب شیئًا اکثر ذکرہٗ

جس کو جس سے محبت زیادہ ہوتی ہے اکثر اسی کا ورد زبان پر رہتا ہے۔

ومن مذھبی حب النبی وکلامہ

میرا مذہب یہی ہے کہ حضورؐ کی محبت دل میں ہو۔ حضورؐ کی کلام ورد زبان ہو۔ لوگ جس چیز سے عشق کرتے ہیں۔ وہی انکا ورد ہوتا ہے۔ حضور کے ذکرِ خیر سے زبان پاک ہو جاتی ہے دل بھی صاف ہو جاتا ہے۔ قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ اجڑے گھر، ویران شہر آباد ہوتے ہیں۔ آج کوئی کسی چیز کا شیدائی ہے کوئی کسی کا فدائی ہے۔ محمد مصطفےٰ کے شیدائی کم رہ گئے۔

قیامت کے دن ماں باپ جدا ہوں گے۔ رشتہ دار رشتہ دار سے دور ہوگا۔ نافرمان خاتم النبیین کا حال یہ ہوگا۔ ظالم اس دن ہاتھ چبا چبا کر کہے گا۔

کاش کہ میں رسول آخر الزمان کا بتایا ہوا راستہ اختیار کرتا۔ تباہی کا سبب یہی ہے کہ ہم نے محبوب کا ساتھ چھوڑ کر غیروں کا ساتھ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی۔ آپ کی اطاعت ہم نے چھوڑ دی۔ جو حکم خداوندی تھا۔ خدا ہم سے روٹھ گیا۔

پیغمبر تمام عمر دعوت دیتے رہے تمام عمر شرک سے بچانے کے لیے کوشاں رہے۔

میرے مولا! اس میری قوم نے قرآن مجید کی دعوت پر لبیک نہ کہا۔

حدیث میں ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"میری حالت یہ ہے کہ تمہاری تہ گاہوں سے پکڑ کر میں تم کو نارِ جہنم سے کھینچتا ہوں۔ جب تم زور سے جہنم کی طرف جانا چاہتے ہو۔"

خدا کے نام کے دیوانے بن جاؤ۔ خدا کے نام کا عشق قبر میں بھی ساتھ جائے گا۔ حشر میں بھی ساتھ جائے گا۔ اللہ ہم سب کو اپنا اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی بنائے۔ دنیا کے ترانے سن رہے ہو۔ دنیا کے تمام نغمے ایک طرف۔ حضورؐ کی ایک گفتار کا نغمہ ایک طرف۔ قدرِ گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری۔

موتی کی قدر بادشاہ کو ہوتی ہے یا جوہری جانتا ہے قرآن بھی لعل والا۔ حدیث خاتم النبیین بھی لعل والی۔ فرنگی نظام ابھی تک اوپر ہے۔ محمدی نظام نیچے ہے۔ یقین کرو باطل جھاگ کی طرح ہے۔ کچھ وقت کے لیے شور ہوتا ہے۔ پھر ختم ہو جاتا ہے۔ آواز آرہی ہے۔

کہدیجئے حق آگیا ہے۔ باطل نیست و نابود ہو گیا۔ جنہوں نے محمدی نظام کو نیچا کرنے کی کوشش کی یا کر رہے ہیں نگونسار چلے گا۔ جب رب کے دربار میں پیشی ہوگی۔

اے میرے بھائی اب بھی وقت ہے۔ رب کو منانا ہے۔ تو در محمدیؐ والا ہے آئے جسکا جی چاہے۔ اب بھی فیضانِ محمدیؐ کا خمخانہ جاری ہے۔ پینے والے پی کر مست ہو رہے ہیں بدقسمت ہیں جو اس شرابِ الست سے محروم ہیں۔

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی۔
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

قرآن مجید اور حدیث خیر الانام کا خزینہ جہاں ہے لے لو ورنہ پتہ نہیں یہ خزانہ بھی ملے گا یا نہیں۔ تمہیں مکانوں اور جاگیروں پر۔ ملوں اور کارخانوں پر ناز ہے۔ یہ تمام چیزیں ایک طرف خدا کی کتاب کی ایک آیت ایک طرف ؎

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

قیامت کا دن آئے گا تو معرضینِ قرآن و معرضینِ خاتم الانبیاء کا حال یہ ہوگا۔

اسلئے منہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ افسوس کے ساتھ مجرمین کہیں گے۔

کاش ہم اللہ اور رسول کا حکم مانتے اور حضور کے شیدائی بن جاتے۔

پھر کہیں گے۔

"ہم نے اپنے سرداروں کی اور بڑوں کی اتباع کی ان گمراہوں نے ہم کو بھی راہ سے بھٹکا دیا۔ توحید کی راہ سے ہٹاتے رہے۔ گمراہی کے راہ پر چلاتے رہے۔

میرا طریق یہ ہے کہ میں کسی کا نام نہیں لیتا۔ کام کی طرز ہے۔ دعا کرو ملک میں جو بے چینی ہے وہ دور ہو۔ کشمیر کے مسلمانوں کی پریشانی خدا دور کرے۔ ہندوستان میں جو ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ خدا ان کی مدد آپ فرمائے۔ شرک کی آواز خدا مٹائے۔ توحید کی آواز بلند ہو۔ شرک والے کتنے ہی ہوں مگر آواز آرہی ہے۔

؎ توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا ؎

ایک وقت آئے گا۔ کہ باطل ضرور ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ تمام فرنگیوں کے نظام خدا لپیٹ کر لیگا۔ محمدی نظام یقیناً بلند ہوگا۔ وہ وقت آئے گا کہ پتھر کے نیچے اگر یہودی ہوگا۔ مسلمان کا گزر ہوگا وہ پتھر کہے گا۔

اے مسلمان! یہاں یہودی ہے۔ میرے پاس چھپ کر بیٹھا ہے۔ اسے قتل کر۔

درخت بھی پکار کر یہی کہیں گے۔ اب حق کا غلبہ ہونا ہے باطل نابود ہونا ہے۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ تمام دینوں پر اس دین حق کا غلبہ ہو۔ اللہ نے اخیر میں کس ذات کو بھیجا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

اللہ ہم سب کو قرآن مجید کا شوق دے۔ حدیث رسولؐ کا شوق دے۔ قرآن مجید اور حدیث خاتم النبیین ایسے چراغ ہیں کہ ان کی روشنی نہ رات میں نہ دن میں مٹے گی۔ جو اس روشنائی کے قریب ہو گیا۔ اس کے دل کی روشنی کبھی نہ بجھے گی۔ قیامت کے دن بھی یہ روشنائی ان کے ساتھ ہوگی۔ وہ روشنی ان کے ارد گرد پھر رہی ہوگی۔ قیامت کے دن پہچاننے والے کہیں گے۔

"یہی ہیں فدایانِ محمد مصطفےٰؐ جن کے ساتھ محمدیؐ روشنی موجود ہے"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا
ر علی صاحب قدس سرہٗ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

لد ۱۱ | جمعہ، ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۲۱ر جون ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۳

عالمی حالات

گذشتہ دنوں یورپ و امریکہ کی سیاست میں دو اتفاقات رونما ہوئے۔

ایک فرانس میں ڈیگال حکومت کے خلاف شدید ہنگامے، ہڑتالیں اور احتجاجات

اور دوم، امریکہ میں ایک اہم صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی کا قتل جو امریکہ کے سابق مقتول صدر کینیڈی کے برادر خورد تھے۔

فرانس کا بحران

فرانس کے ہنگاموں اور ہڑتالوں کے بارے میں مختلف قسم کی بے شمار قیاس آرائیاں کی گئیں اور ابھی تک کی جا رہی ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرانس کا یہ بحران اشتراکیوں کا پیدا کردہ ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس کے پس پشت امریکہ کا ہاتھ ہے۔ اور بعض حلقے اس رائے کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ یہ ہنگامے فرانس میں رائج موجودہ سیاسی نظام کے خلاف احتجاجاً رونما ہوئے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ فرانس کے اس بحران کے بارے میں یہ تمام قیاس آرائیاں محض ظن و تخمین پر مبنی ہیں اور ہنوز ان اسباب و محرکات پر سے پردہ نہیں اٹھ سکا ہے جن کی وجہ سے اتنی شدید و سنگین صورت حال فرانس میں رونما ہو گئی، جس نے نہ صرف تمام یورپ بلکہ پوری دنیا کو تھوڑی دیر کے لئے حیرت زدہ بنا کر رکھ دیا۔

اتنے ہمہ گیر پیمانے پر ہڑتالوں اور ہنگاموں کا وقوع میں آجانا محض دفعتاً تو نہیں ہو سکتا تھا اور یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ اس بحران کو برپا کرنے کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی، اور اس کے پیچھے بعض نہایت دور رس خفیہ اور گہرے مقاصد کی تکمیل کے ارادے کارفرما تھے۔

البتہ جب ہنگامے برپا ہونے لگے تو وقتی طور پر ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے گروہ مثلاً سوشلسٹ کمیونسٹ اور اصلاح پسند حلقوں نے ان کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کی، تاکہ اگر اس بحران کے نتیجہ میں کوئی تبدیلی رونما ہوئی ہے اور خلا واقع ہو جاتا ہے تو یہ حلقے اسے اپنی طاقت سے پُر کر لیں اور تبدیلیوں سے فائدہ اٹھا کر زمام کار اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔ مگر چونکہ ہنگاموں کا اصل سرچشمہ اور محرک اول سب کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ اس لئے کسی گروہ کی بھی تدبیر کارگر نہ ہو سکی اور ڈیگال اپنی سابقہ اقتدار تھوڑی دیر جنبش کھا کر اپنی جگہ جما ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان ہنگاموں کا مقصد فرانس کو ایسے پیچیدہ اور پریشان کن سیاسی، اقتصادی اور انتظامی مسائل میں الجھا دینا تھا جن کی وجہ سے یا تو موجودہ اقتدار تبدیل ہو جائے اور اس کی جگہ جو دوسرا اقتدار لے وہ بین الاقوامی معاملات میں فرانس کی موجودہ پالیسی کو جاری نہ رہنے دے یا خود موجودہ اقتدار اپنی بین الاقوامی پالیسی کو بدلنے پر مجبور ہو جائے۔

فرانس کے اس بحران کا تجزیہ کرنے والوں نے نہیں معلوم کیوں ابھی تک اس ابتدائی چھوٹی سی بات کی طرف توجہ نہیں دی کہ ہڑتال کا آغاز طلباء کی طرف سے ہوا اور ان طلباء کا لیڈر "ڈینی دی ریڈ" لڑکا ہے۔ جو فسلاً یہودی بھی ہے اور اس کے آباؤ اجداد مغربی جرمنی کے رہنے والے ہیں۔ جو گذشتہ عالمی جنگ کے دوران ترک وطن کر کے فرانس میں آبسے تھے اور چونکہ فرانس کے موجودہ اقتدار بالخصوص صدر ڈیگال نے گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے وقت سے عربوں کی طرف مائل جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے امریکی اور مغربی سامراج کا وہ منصوبہ مجروح ہو رہا ہے۔ جس کی رو سے وہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کی طاقتور ترین حکومت بنا کر اس کے ذریعہ اپنے عالمی مفادات وہاں ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔

ڈیگال کی عرب دوست اور ناصر پسند پالیسی نے سیاسی اعتبار سے مغربی و امریکی سامراج کے اس منصوبے کو گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے فوراً بعد کی کارروائیوں میں خاصا سیاسی نقصان پہنچایا۔ چنانچہ اس وقت سے ہی یہ سازش شروع کر دی گئی تھی کہ موقعہ ملتے ہی فرانس میں ہمہ گیر پیمانہ پر ہنگامے کرا دیئے جائیں تاکہ موجودہ اقتدار کی جگہ وہ اقتدار آ جائے۔ جو مغربی سامراج کی اسرائیل نواز پالیسیوں میں ہم آہنگی اختیار کرے، یا موجودہ اقتدار ہی اتنا بے بس کر دیا جائے کہ وہ امریکہ کے ان منصوبوں کو بروئے کار لانے میں معاون بننے پر مجبور ہو جائے۔

ذہنی طور پر اس وقت یورپ کے ہر ملک میں نوجوان قیادت سے باغی ہوتی جا رہی ہے، اور نوجوانوں کو جن کی غالب تعداد طلباء پر مشتمل ہے کسی بھی معمولی واقعہ پر مشتعل کیا جا سکتا ہے اور اس کے پس پردہ ایک گہری سازش کی کڑیاں مرتب کی جا سکتی ہیں۔

فرانس کے اس بحران کی تہ میں کام کرنے والا محرک دراصل صرف اتنا ہی تھا۔ لیکن پاکستان میں اس کا رشتہ کسی نے "امریت" کے تار سے جوڑ کر دکھانا چاہا اور کسی نے "جمہوریت" کے نقائص سے ملا کر بتانے کی کوشش کی اور بعض نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑے آنے والے "انقلاب" کا پیش خیمہ ہے اور "ڈیگال" کے زوال سے لیکر "کمیونسٹوں" کے غلبہ تک کی باوثوق پیشینگوئیاں کی جانے لگیں، حالانکہ یہ محض یہودی سازش کی ایک خطرناک کڑی تھی۔ جس کا مقصد فرانس کے سیاسی اقتدار میں ایسی تبدیلی کی کوشش ہے۔ جس کے نتیجہ میں فرانس بھی مکمل طور پر امریکہ کی طرح عرب دشمن اور اسرائیل نواز بن جائے اور جسے ناکام کر دینے میں فی الحال صدر ڈیگال کامیاب نظر آ رہے ہیں۔

رابرٹ کینیڈی کا قتل

امریکہ میں رابرٹ کینیڈی کا دن دہاڑے قتل کر دیا جانا ان بین الاقوامی سازشوں کا ہی ایک حصہ ہے۔ جن کا مقصد دنیا میں خوف و اشتعال کی ایسی فضا قائم رکھنا ہے۔ جس کے زیر اثر ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ممالک ایک دوسرے کے خلاف برسر جنگ رہنے پر مجبور رہیں تاکہ امریکہ کے ان ارب پتی خاندانوں کی سرمایہ دارانہ اجارہ داری قائم و باقی رہے۔ جن کی اقتصادیات جنگی سامان و اسلحہ تیار کر کے فروخت کرتے رہنے پر مبنی ہے۔ اور جن کی سرپرستی میں روسوائے زمانہ امریکی ادارہ سی۔ آئی۔ اے دنیا بھر کے بالخصوص ایشیا و افریقہ کے ملکوں میں صرف اسی غرض سے سرگرم کار رہتا ہے کہ یہ ممالک ایک دوسرے کے خلاف مصروف پیکار رہیں اور داخلی طور پر ہر جگہ تشدد و خونریزی کا دور دورہ جاری رہے۔

رابرٹ کینیڈی کے بھائی اور امریکہ کے سابق صدر مسٹر کینیڈی بھی اسلحہ ساز فیکٹریوں کے مالک ان اور ان پتی اجارہ داروں و سرمایہ پرستوں کی سازش کا شکار ہو کر قتل کر دیئے گئے تھے کیونکہ ان کی پالیسی ایسی رخ پر جا رہی تھی۔ جس کے نتیجہ میں اس پسندی کا خاتمہ ہو سکتا تھا۔ اب ان کے چھوٹے بھائی رابرٹ کینیڈی نے بھی صدارتی امیدوار کی حیثیت سے جو تقریریں کی تھیں

ان میں زیادہ تر اسی بات کو دوہرایا تھا کہ وہ امریکہ میں بھی اور عالمی سطح پر بھی تشدد و خونریزی کو روکنے کے خواہاں ہیں۔ اور یہ بات کسی قیمت پر بھی امریکہ کے ان جنگ بازوں کو جن کی سرمایہ پرستی اور قارونیت کا انحصار دنیا میں کشیدگی و تصادم قائم و باقی رہنے پر ہے، گوارا نہیں امریکہ کے اس قارونی گروہ پر یہودی چھائے ہوئے ہیں اور چونکہ سابق مقتول صدر کینیڈی کا قتل بھی ان کے ایماء پر وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ اب مسٹر رابرٹ کینیڈی کا صدر بن جانا جیسا کہ اغلباً متوقع تھا۔ اس راز کو فاش کر دینے کا موجب بن جاتا کہ ان کے بھائی کو قتل کرانے میں امریکہ کے سرمایہ پرست یہودیوں اور اسرائیل کے صیہونیوں کا کتنا گہرا ہاتھ تھا۔

رابرٹ کینیڈی کے قتل کے بعد امریکہ کے صدارتی انتخابات کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اب انتخابات کے نتیجہ میں صدر بننے والی کسی ایسی شخصیت کی توقع ختم ہو چکی ہے جو امریکہ کو امن کی راہ پر ڈال سکے۔

نیز ان واقعات سے یہ اندیشہ بھی قوی تر ہو جاتا ہے کہ یہودی سازشیں ابھی مزید گل کھلائیں گی۔

امریکہ میں یہود کی پسند کا صدر منتخب ہو جانے کے بعد مشرق وسطیٰ کا مسئلہ پھر سنگین نوعیت اختیار کر لے گا۔ اسرائیل کو اپنے مقاصد بر آنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی وجہ سے پیش آ رہی ہے۔

وہ اگرچہ اس امر سے تو مطمئن ہے کہ گذشتہ جون کی جنگ کے بعد جو یہ امکان پیدا ہو گیا تھا کہ امریکی سامراج سے وابستہ عرب ممالک امریکہ سے قطع تعلق کر لیں گے اور مصر کے ساتھ مکمل اشتراک کر کے اسرائیل کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کی تیاری میں لگ جائیں گے۔ تو ایسا تو نہیں ہو پایا ہے لیکن برعکس سعودی عرب - اردن، لیبیا، مراکش، تیونس وغیرہ عرب ممالک اسلحہ تک اسی امریکہ سے لے رہے ہیں جو علانیہ اسرائیل کا سرپرست ہے اور بین الاقوامی طور پر بھی اقتصادی، معاشی و تجارتی وسائل میں امریکی سامراج سے وابستہ ہیں۔ نیز ان ملکوں میں پیدا ہونے والے تیل معدنیات پر اب بھی امریکہ کی ان کمپنیوں کی ہی اجارہ داری قائم ہے۔ جن کے بیشتر حصہ دار امریکہ کے وہ یہودی سرمایہ دار ہیں۔ جن کی صدفی صد ہمدردیاں و مالی اور سیاسی تعاون اسرائیل کو حاصل ہے۔

چنانچہ اسرائیل کو حسب سابق ان ملکوں کی طرف سے تو اطمینان ہے۔ نیز اس کے لئے یہ امر بھی تقویت کا موجب ہے کہ ایشیا و افریقہ کے مسلمان ملکوں میں دین و سیاست کے نام پر کام کرنے والی ایسی جماعتیں موجود اور اب بھی مصروف عمل ہیں۔ جو مصر اور ناصر کی علانیہ مخالفت میں پیش پیش رہتی ہیں۔ اور جن کا پسندیدہ سیاسی نظام، برطانیہ و امریکہ کی ڈیموکریسی (مغربی جمہوریت) ہے۔ نیز جو بوقت اپنے مسلمان عوام کو سوشلزم کے ہوّے سے نزدیک رکھنے میں لگے رہتے ہیں۔

ان حالات میں اگر فرانس سمیت پورا یورپ اسرائیل کا ہمنوا بن جائے۔ امریکہ کا نیا صدر ان کا پختہ حامی ہو امریکہ کے دوست عرب ممالک امریکہ کے ساتھ فوجی، اقتصادی و تجارتی رشتوں میں بندھے ہوں — مسلمان ملکوں میں مصر و ناصر کے خلاف پروپیگنڈا جاری رہے اور اشتراکیت کے خیالی خوف میں مسلمان عوام کو الجھائے رکھنے کی مہم چلتی رہے۔ تو اکیلا ناصر اور معرکہ تک اس نامساعد صورت حال کا مقابلہ کرتے رہیں گے؟

یہ ہیں اسرائیل کی موجودہ توقعات اور اس کی سازشانہ منصوبہ بندیاں جن کا تار فرانس کے موجودہ سیاسی بحران سے لے کر امریکہ کے صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی کے قتل تک دراز ہوتا چلا گیا ہے۔ رابرٹ کینیڈی بھی عربوں کے مقابلہ میں اسرائیل کا دوست تھا لیکن مشرق وسطیٰ کے دائرہ سے الگ بین الاقوامی سطح پر وہ امریکہ کی پالیسی امن پسندانہ بنانا چاہتا تھا۔

اور یہ بات بالواسطہ اسرائیل و یہودی سرمایہ داروں کے لئے مضر ثابت ہو سکتی تھی۔ اس لئے اس کا راستہ سے ہٹا دیا جانا ضروری نظر آیا۔

اب اس قتل کے مرتکب کا رشتہ جس طرح عرب ملکوں بالخصوص تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مصر و ناصر کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ اس امر کی غماز ہے کہ یہودی سازش مغربی سامراج طاقتوں کو مزید عرب و ناصر دشمن پالیسی اختیار کرنے پر آمادہ کرنا چاہتی ہے اور مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کے انخلاء کو التوا میں ڈالنے کی خواہاں ہے۔

لیکن ان ہتھکنڈوں کا انجام بالآخر یہودیوں، سامراج پرستوں اور مغربی جنگ بازوں کے ہی خلاف ظاہر ہوگا۔

(کمال)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس ۲۰/۰ (۲) اٹھرا کی گولیاں مکمل کورس ۲۰/۰ (۳) نرینہ اولاد کی دوا مکمل کورس ۱۵/۰ (۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/۰ (۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۳۰ کیپسول ۲۰/۰ (۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲/۰ (۷) روغن چنبیل ۱۰/۰ روپے کی شیشی (۸) سرمہ مقوی بصر فی شیشی ۱/۰ (۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس کے مرکب کیپسول ۲۵/۰ روپے (۱۰) سلاجیت مصفیٰ اور اصلی، عام نرخ ۲/۰ روپے تولہ ہے۔ باڈ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱۰ روپیہ تولہ۔

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی فیصد ۱۲/۰ روپے

دواخانہ فیض عام لبقہ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے حاصل کریں۔

عربوں کی حمائت میں جلوس و جلسہ

حضرت مفتی محمود صاحب کی معرکتہ الآراء تقریر

۶ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے زیر اہتمام بیت المقدس کی آزادی اور عرب علاقوں سے یہودیوں کے انخلاء کے حق میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جلوس دفتر جمعیۃ علماء اسلام سے مفتی محمود صاحب مدظلہ کی قیادت میں روانہ ہوا جو حسین آگاہی چوک بازار، پاک دروازہ، حرم گیٹ، بوہڑ گیٹ سے ہوتا ہوا چوک گھنٹہ گھر ختم ہوا۔ قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ملتان اور مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جلوس سے خطاب کیا۔ جلوس میں کثیر تعداد میں ملتان کے شہری اور مدارس کے طلباء شریک ہوئے۔ بعد نماز عشاء قاسم باغ میں جلسہ عام منعقد ہوا جس حضرت مفتی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"حکومت پاکستان کو عربوں کی عملی امداد کرنی چاہیئے صرف زبانی اور اخلاقی امداد کافی نہیں بلکہ مالی امداد اور افواج پاکستان کے ذریعہ حربی امداد بھی کرنی چاہیئے۔ پچیس لاکھ یہودیوں کا ستر کروڑ مسلمانوں کے مقدس علاقوں پر قبضہ جمائے رکھنا بہت افسوسناک سانحہ ہے۔ مغربی سامراج عربوں کو متحد نہیں ہونے دیتا اور ایسے ایسے مسائل پیدا کرتا رہتا ہے جس سے عرب لڑتے رہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ فیصل کی مخالف یا ناصر کی حمایت یا ناصر کی مخالفت اور فیصل کی حمایت کی پالیسی اپنائے ہوئے نہیں ہمارے لئے تمام عرب رہنما قابل قدر اور ہر دلعزیز ہیں۔ جمال عبدالناصر، شاہ حسین، شاہ فیصل۔ شام کے اتاسی بودین غرضیکہ تمام عرب سربراہوں کا یکساں احترام کرتے ہیں اور ان کو متحد و متفق دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ شاہ فیصل نے بڑی فراخ حوصلگی سے کام لے کر لاکھوں پونڈ کی امداد عرب ملکوں کو دے کر ثابت کر دیا کہ عربوں کا اتحاد ناممکن نہیں۔ اور عرب ایک زندہ اور حساس قوم ہے۔ اگر برٹش کی دولت کے مالک عرب ملک یہ طے کر لیں کہ جب تک عرب علاقے واگذار نہیں ہوتے ایک قطرہ تیل اینگلو امریکی بلاک کے پاس فروخت نہ کیا جائے گا۔ تو حالات آج بدلنا شروع ہو جائیں گے۔ اگر مصر نہر سویز کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے عرب ممالک تیل کی فروخت بند کر کے زندہ نہ رہ سکیں۔ الفتح کے مجاہدین جس طرح سر پر کفن باندھ کر یہودی سامراج سے برسرپیکار ہیں اسی طرح دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو یہودیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ حکومت پاکستان اور بر سر اقتدار جماعت صرف زبانی اور رسمی کارروائیوں پر اکتفا کر کے بیٹھ گئی ہے۔ عربوں کی موثر امداد نہیں کرتی۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ملتان جیسے مرکزی مقام پر عربوں کی حمائت کے لئے جو مظاہرے ہوئے جیسے ہوئے یہ تمام کے تمام جمعیۃ علماء اسلام اور بعض اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے ہوئے ہیں حکمران پارٹی خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔

جلسہ سے قاری نور الحق ایڈووکیٹ نے بھی خطاب کیا۔

(شیخ محمد یعقوب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان)

اسرائیل

سازش پر مبنی قیام
فریب سے آلودہ زندگی

علی محمد شاہین

اب سے ٹھیک ایک سال پہلے عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان جنگ کا آغاز ہوا۔ یہ جنگ دراصل اسرائیل اور عربوں کے درمیان نہیں تھی، بلکہ عربوں کا مقابلہ پورے مغرب سے تھا۔ اس کا نتیجہ عربوں کی ہزیمت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ کسی قوم کی ایک دو شکستوں سے اس کے عزائم اور اس کی عصبیت کو پارہ پارہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہلالِ خصیب میں گذشتہ نصف صدی سے جو آئے دن انقلابات اور فسادات ہو رہے ہیں اس کے پس پردہ مغربی سامراج کا ہاتھ رہا۔ اپنی زرگری کی مدد سے اہل مغرب تین براعظموں (ایشیا، یورپ اور افریقہ) کے مابین مرکزی حیثیت رکھنے والے اس علاقہ پر قبضہ جمائے رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارہ ہونے کی وجہ سے یہ خطہ بڑی اہمیت بھی رکھتا ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ دو قومیں عالم اسلام کی کبھی دوست نہیں ہو سکتیں اور مسلمانوں نے تیرہ سو سال سے جو سلوک ان کے ساتھ رکھا وہ سب پر بخوبی عیاں ہے۔ یہ قومیں ہیں ہنود اور یہود۔ اہل مغرب نے ان کی سرپرستی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ان کو مسلمانوں سے الجھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ ایک طرف کشمیر کے مسئلہ کو لا کھڑا کیا اور دوسری طرف ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں نام نہاد یہودی ریاست کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس طرح یہ دونوں مسائل بیس سال سے اب تک مابہ النزاع چلے آ رہے ہیں۔

یہود اور ہنود کا گٹھ جوڑ ایک مدت سے رہا ہے دونوں اقوام کے درمیان خیر سگالی وفود کی آمد و رفت اور سیاسی داریاں مسلسل جاری ہیں۔ حبشہ کے بادشاہ ہیل سلاسی کا حالیہ دورۂ بھارت اسی امر کی غمازی کرتا ہے۔ پھر کافی تعداد میں ہندو ماہرین حبشہ میں مقیم عربوں کی ناکہ بندی کرنے میں مصروف ہیں۔ تاکہ بحر ہند پر حبشہ اور بھارت کا تسلط قائم ہو جائے۔

۱۱۰۰ ق م میں فلسطین پر یہودی قوم کا اقتدار تھا، اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا، لیکن انہوں نے ہمیشہ احکامِ الٰہیہ کی نافرمانی کی، اور اللہ کی نعمتوں کو جھٹلایا۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کو فراعنۂ مصر کے مظالم سے نجات دلائی۔ لیکن بہت جلد وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ نویں صدی ق م سے ۷۰ء تک مسلسل اس قوم پر مختلف حملے ہوتے رہے۔ اور کئی مرتبہ یروشلم تاراج ہوا۔ ۷۰ء کے بعد سے فلسطین سے یہودی اثر ایسا مٹا کہ دو ہزار برس تک اس قوم کو پھر سر اٹھانے کا موقع نہ مل سکا۔ اور ان کا مقدس ہیکل پھر کبھی تعمیر نہ ہو سکا۔ گو قیصر ہیڈریان نے اسی شہر کو دوبارہ آباد کرایا۔ لیکن اب اس کا نام ایلیا تھا۔ اور اس میں مدت ہائے دراز تک یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔

۱۷ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں مسلمانوں نے فلسطین کو مسخر کر لیا اور خلفائے راشدین کے بعد بنی امیہ بنی عباس، فاطمیین، ایوبیوں، ممالیک اور بعد میں بابِ عالی کا اس پر تسلط قائم رہا۔ پہلی عالمگیر جنگ کے وقت فلسطین باب عالی کے ایک صوبہ شام کا ایک ضلع تھا۔

اس دوران یہودی فلسطین میں اپنی حکومت قائم کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ گو فلسطین کے عربی ملک بن جانے کے بعد اُن کا مرکز فلسطین نہیں رہا تھا بلکہ یہ مرکز اسلام سے کئی قرن پہلے میسوپوٹیمیا میں منتقل ہو چکا تھا۔ اور بعد میں یہ مرکز اندلس منتقل ہوا، جو اس وقت عربوں کے تحت تھا۔

یہود کی ایک بڑی تعداد مشرقی یورپ میں تھی، اور انیسویں صدی کے اختتام تک یہود کا مذہبی مرکز بھی یہی رہا۔ صلیبی جنگوں کے دوران یہودی قوم نے بڑا نقصان اٹھایا۔ یروشلم میں یہ قوم عملاً معدوم تھی۔ پندرھویں صدی کے خاتمے پر یہودیوں کو جب اندلس سے نکالا گیا تو ان میں اکثر و بیشتر کو اسلامی ممالک فلسطین، مصر، شام اور یمن میں پناہ ملی۔ اور تھوڑے بہت یورپ چلے گئے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو سالونیکا میں پناہ ملی۔ جو اس زمانہ میں دولتِ عثمانیہ کا ایک حصہ تھا۔

انیسویں صدی کے وسط میں یہودی قوم نے انگڑائی لی اور اس کا ترجمان ایک آزاد آسٹرین یہودی ہرٹزل تھا۔ اس نے اپنی کتاب یہودی مملکت DER JUDEN STAAT میں یہ نظریہ پیش کیا کہ:۔

"ان ملکوں میں سے جن میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد تھی، ہجرت کرنے والوں کو اگر یہودی مملکت میں ضم کر دیا جائے تو مخالفت کے جذبات گھٹ جائیں گے"۔

ہرٹزل نے صیہونی کانگرس کی بنیاد رکھ کر یہودیوں کے لئے فلسطین حاصل کرنے کی امید میں بادشاہوں اور اربابِ سیاست سے رابطہ قائم کیا۔ اس نے سلطان عبدالحمید خان ثانی (۱۸۷۶ء تا ۱۹۰۹ء) کے سامنے فلسطین حوالے کرنے کے عوض ترکی قرضہ ادا کرنے اور بابِ عالی کے مالی مسائل حل کرنے کے لئے یہودی دولت کی پیشکش کی تھی۔ سلطان نے اس تجویز کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ:۔

"یہودیو! اپنا لاکھوں روپیہ اپنے پاس رہنے دو، اگر میری سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تو شاید فلسطین تمہیں بلامعاوضہ ہی مل جائے گا۔ لیکن میرے جیتے جی ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کے کاٹنے کے لئے میری نعش ہو سکتی ہے۔ میں تقسیم سے اتفاق نہیں کر سکتا"۔

ہرٹزل نے اپنی کارروائیاں جاری رکھیں۔ برطانیہ پہلا مغربی ملک تھا جس نے یہودیوں کی حمایت کی مشرقی افریقہ میں ایک علاقہ یہود کو دیا گیا۔ جو رقبہ میں فلسطین کے برابر تھا۔ ہرٹزل اس پیشکش سے خوش تھا۔ لیکن صیہونی کانگرس اسے فلسطین کے بدل کے طور پر قبول کرنے کو تیار نہ ہوئی۔

پہلی عالمگیر جنگ میں یہودیوں نے پھر جرمنوں اور ترکوں سے بات چیت کی۔ لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ ۵ جون ۱۹۱۶ء میں عربوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کی اور برطانیہ نے عربوں کی مدد سے فلسطین پر قبضہ کر لیا اور وعدہ ایفا نہیں کیا۔ بلکہ برطانیہ نے ۲ نومبر ۱۹۱۷ء کو ایک اعلان کیا جو اعلان بالفور کے نام سے موسوم ہے کہ:۔

"ملک معظم کی حکومت فلسطین میں یہود قوم کے لئے ایک قومی وطن کے قیام کو حمایت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اپنی طرف سے بہتر سعی کرے گی"۔

فلسطین اگر برطانوی انتداب میں نہ آتا تو صیہونیوں کو فلسطین میں اپنا قومی وطن بنانے کے فکر و خیال کو ہرگز تقویت نہ مل سکتی تھی۔ اور ان کی یہ تجویز دیوانے کا خواب بن کر رہ جاتی اور اُسے ہرگز وجود میسر نہ آتا۔ نام نہاد اسرائیل کے صدر موسسِ اعلیٰ حاییم وائزین اپنی مشہور کتاب LRALS AND ERRORS میں رقمطراز ہے:۔

"ضروری تھا کہ ہمیں اپنی حکومت کے قیام کے سلسلے میں کسی بڑی مملکت کی پشت پناہی حاصل ہو۔ دنیا میں صرف دو ہی بڑی مملکتیں تھیں۔ جو ہماری مددگار ہو سکتی تھیں۔ جرمنی اور برطانیہ، جرمنی نے کنارہ کشی کو ترجیح دی۔ مداخلت سے اس کو احتراز تھا، البتہ برطانیہ نے ہمیں اپنی ہمدردی اور سرپرستی سے نوازا اور افریقہ میں اوغندا کی سرزمین قومی وطن کی حیثیت سے پیش کی۔ لیکن ہم نے گہوارے میں اس کا گلا گھونٹ دیا اور خاموشی کے ساتھ اسے دفن کر دیا"۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران برطانیہ اور عربوں کے درمیان ہونے والے معاہدوں میں یہ وعدہ بھی شامل تھا کہ عربوں کی آزادی اور سالمیت کو تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن برطانیہ ہمیشہ اس سے انحراف کرتا رہا۔ ۱۹۱۷ء میں فلسطین کی ۹۷ فیصد آبادی عرب باشندوں پر مشتمل تھی اور یہودی صرف چند ہزار تھے۔ لیکن برطانیہ کی حمایت میں صیہونیت

ایک عواب سے سیاسی حقیقت کے اندر تبدیل ہو گئی۔ برطانیہ کی سرپرستی میں یہودی ادارے کمال کو پہنچے اور یہودی ایجنسی مملکت کے اندر ایک مملکت بن کر رہ گئی اور برطانیہ عظمیٰ کی سرپرستی میں چھ لاکھ سے زائد یہودی فلسطین میں آئے۔ عربوں نے شروع ہی سے صیہونی منصوبے کی نسبت اپنی مخالفت آشکار کر دی تھی۔ پھر عربوں کے غم و غصہ کا اظہار کنگ کرین رپورٹ سے بھی ہوتا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ :-

"یہودی مملکت کا قیام سوائے تشہیر کے نہیں کیا جا سکتا"

شرق اوسط کے بارے میں پہلی عالمگیر جنگ کے بعد اہل یورپ کا بدعا صرف یہ تھا کہ اس علاقہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے کئی اقطاع میں منقسم کر دیا جائے جو بظاہر آزاد ہوں، لیکن کمزور ہونے کی بنا پر عملاً اہل یورپ کے دست نگر بنے رہے۔ فلسطین کا قضیہ بھی اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔

دوسری عالمگیر جنگ کے دوران اتحادیوں کو محوری طاقتوں کے خلاف پھر عربوں کی دوستی حاصل کرنا ضروری ہو گیا۔ لہٰذا لندن سے یہ اعلان ہوا کہ اب یہودیوں کے مزید داخلے پر پابندی عائد کی جائے گی۔ چنانچہ دوسری عالمگیر جنگ میں بھی عربوں نے برطانیہ کی اعانت کی اور سر ونسٹن چرچل کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ :-

"عرب اگر ہماری امداد نہ کرتے تو ہم یہ جنگ ہرگز نہ جیت سکتے"

جنگ کے بعد برطانیہ نے پھر عربوں کو دھوکہ دیا اور ہٹلر کی طرح سے یہودیوں کو یورپ سے نیست و نابود کرنے کی جو جدوجہد جاری تھی۔ اس کا سہارا لیکر ان کی ایک بڑی تعداد کو فلسطین میں پناہ دینے کے بہانے داخل کیا گیا۔ عربوں کو مکمل یقین تھا کہ مغربی ممالک جان بوجھ کر عالم اسلام کے عین وسط میں ایک یہودی ریاست قائم کر کے مسلم ممالک کے سینے میں خنجر پیوست کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ امریکہ نے مملکت اسرائیل کے قیام میں نمایاں حصہ لیا۔ بالآخر ۱۴ر مئی ۱۹۴۸ء کو تل ابیب میں ڈیوڈین گوریاں نے نام نہاد مملکت اسرائیل کے قیام کا اعلان کر دیا۔ وہ بیج جو انگریز نے ۱۹۱۷ء میں بویا تھا۔ اب تناور درخت بن گیا حالانکہ نومبر ۱۹۴۷ء میں اقوام متحدہ کی تقسیم فلسطین کی قرارداد کو عربوں نے ماننے سے انکار کرتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ :-

"یہودیوں کو سمندر میں غرق کر دیا جائے گا"

۱۹۴۸ء میں یہودی ریاست کے بعد مصر، اردن، شام اور عراق نے اسرائیل پر حملہ کر دیا اور ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ نے جنگ بند کر دی۔ لیکن عربوں اور اسرائیل کے درمیان کشمکش جاری رہی۔ ۱۹۵۶ء میں نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد برطانیہ فرانس اور اسرائیل نے مصر کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی کی، لیکن ناکام رہے فروری ۱۹۵۷ء میں امریکہ نے اسرائیل کی حمایت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ :- "اُسے آبنائے طیران سے آزادانہ گذرنے کا حق حاصل ہے"۔

حالانکہ بین الاقوامی قانون کی رو سے ہر ملک کے ساحل سے تین میل سے دس میل تک کی سمندری حدود اس ملک کے علاقائی سمندر کی حیثیت رکھتی ہیں اور وہ اس کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار رہتا ہے۔ اس لحاظ سے آبنائے طیران اور خلیج عقبہ بین الاقوامی گذرگاہ نہیں بلکہ عربوں کی ملکیت ہے۔ جیسا کہ ترکیہ کے درہ دانیال سے بحری جہازوں کو گذرنے کے لئے مملکت ترکیہ سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ لیکن عربوں کی آبنائے طیران کے لئے مغرب نے اس قانون کو نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ ۲۲ر مئی ۱۹۶۷ء کو جمال ناصر نے خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کر کے وہاں فوجی دستے متعین کر دیئے۔ جسے امریکہ نے برداشت نہ کیا اور ناکہ بندی توڑنے کے لئے طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دے دی اور ۲۶ر مئی ۱۹۶۷ء کو برطانیہ نے عدن میں متعین بحری بیڑے کو عقبہ میں کارروائی کرنے کا حکم دے دیا۔ چین اور روس نے عربوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ ترکی نے بھی اپنے فوجی اڈے عربوں کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت سے صاف انکار کر دیا یکم جون ۱۹۶۷ء کو پاکستان کے صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اسرائیل کو جارحانہ کارروائیوں کا مرتکب قرار دیتے ہوئے عربوں کی حمایت کا اعلان کیا۔

عربوں نے اسرائیل کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی سرگرمیاں تیز کیں تو ۳ر جون ۱۹۶۷ء کو برطانیہ کے ولسن اور امریکہ کے جانسن نے یہ اعلان کیا کہ :-

"وہ خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرینگے۔ اور اگر ناصر نے ناکہ بندی ختم نہ کی تو وہ دوسری عالمگیر جنگ کی ابتدا کریں گے۔ اور ہر قیمت پر اسرائیل کی حمایت کریں گے"۔

۵ر جون کو اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان خونریز جنگ کا آغاز ہوا۔ اور اس جنگ میں اسرائیل کے حواریوں نے جو رول ادا کیا وہ سب پر بخوبی روشن ہے۔ چنانچہ ۱۰ر جون ۱۹۶۷ء کو صدر ناصر نے شکست کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے استعفے سے اسرائیل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن مصر اور دیگر عرب ممالک میں صدر ناصر کے حق میں مظاہرے ہوئے اور استعفا واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ جس پر صدر ناصر نے اپنا استعفا واپس لے لیا۔ اس جنگ میں عربوں نے جس بہادری کا ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے گنتی کے چند نہتے عرب گوریلوں نے سینکڑوں دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر یروشلم اور ابادین کی یاد تازہ کی لیکن مقابلہ اسرائیل سے نہیں بلکہ پورے مغرب سے تھا۔

اسرائیل حقیقت میں ایک عرب ملک نہیں ۱۹۶۵ء تک اس پر دو ارب ڈالر قرضے واجب الادا تھے۔ لیکن اسرائیل کو مغربی ممالک کی تائید اور مالی امداد حاصل ہے اور عربوں کے خلاف ان کی سینکڑوں تنظیمیں فیڈریشنیں کونسلیں اور خلاح و بہبود کی انجمنیں مغرب اور دنیا کے دیگر ممالک میں پوری طرح اثر ڈال رہی ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کے مذہبی اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کونسلوں اور کلیساؤں پر دباؤ کہ وہ عرب مہاجرین کی جد و جہد سے ہاتھ اٹھالیں، نیز یونسکو فنڈ سے عرب اساتذہ کو امداد دینے کے خلاف احتجاج۔ اسرائیل کی مدد کے لئے ہر سال لاکھوں ڈالر کا مصرف اور صیہونی پروپیگنڈا کی دنیا بھر میں تشہیر کے ساتھ ساتھ عرب رہنماؤں پر شرمناک حملے اور ان سے متعلق بیانات کو مسخ کر کے شائع کرنا صیہونی عزائم کا خصوصی کردار بن چکا ہے۔

بہرکیف یہ تمام حربے بری طرح ناکام ثابت ہوئے ہیں اور اسرائیل کی اس جارحیت سے عرب عوام اور قریب ہو گئے ہیں اور ان میں ایک نہ ختم ہونے والا اتحاد پیدا ہو چکا ہے۔ عرب سربراہوں کے ایک دوسرے سے آئے دن صلاح مشورے خرطوم کانفرنس کے فیصلے کے ساتھ ساتھ مفتوحہ علاقوں میں فلسطین مجاہدین کی تنظیم "الفتح" کے مجاہدین دستوں نے اسرائیل کو ہلا دیا ہے اور ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ نیز گذشتہ سال کی نسبت موجودہ سال کی شرق اوسط کی سیاسی فضا میں کافی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ جنوبی عرب میں ایک آزاد عربی مملکت جمہوریہ جنوبی یمن وجود میں آچکی ہے اور مشرقی عرب سے برطانیہ کی عملداری ختم ہو چکی ہے۔ عربوں کا یہ اتحاد اور اسرائیل کی ناکامی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا مل سکتا ہے کہ ان کے ارباب حل و عقد مغربی ممالک کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے مسلسل مذاکرات میں مشغول ہیں۔ ایک برطانوی اخبار "فنانشل ٹائمز" لکھتا ہے کہ :-

"اسرائیل نے اپنی ایک دن کی معرکہ آرائی کا آغاز غلط انداز سے کیا اور اب وہ ساری دنیا کی ہمدردیوں سے محروم ہوتا جا رہا ہے"۔

مغربی ممالک اب تک اسرائیل کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور وہ محض ان کی امداد کے بل بوتے پر زندہ ہے لیکن اس قسم کی امداد سے وہ اپنے وجود کو مستحکم اور دائم نہیں بنا سکتا۔ دنیا کی متعدد بڑی اقوام نے ابھی تک اس کے وجود کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ چنانچہ وہ مملکت جو سازش کے نتیجے میں قائم ہوئی ہے کسی بھی وقت حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵/۰ روپے
ششماہی	۸/۰ "
سہ ماہی	۴/۰ "
فی پرچہ	۳۰ پیسے

حضرت مولانا تھانویؒ

درسِ قرآن

ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ط وبشر الصبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ط اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون ط

ترجمہ:- اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال و جان اور پھلوں کی کمی سے، اور آپ صابرین کو بشارت سنا دیجئے کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ملک ہیں اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں۔ ان لوگوں پر خاص خاص رحمتیں بھی ان کے پروردگار کی طرف سے ہوں گی اور عام رحمت بھی ہوگی اور یہی لوگ ہیں جن کی رسائی ہوگئی۔

ولنبلونکم من الخوف (الیٰ قولہ) واولئک ھم المھتدون ط اور (دیکھیں) (صفتِ رضا و تسلیم میں جو کہ مقتضا ایمان کا ہے) تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف (جو کہ ہجوم مخالفین یا نزولِ حوادث و شدائد سے پیش آئے) اور (کسی قدر) فقر و (تنگی) سے اور (کسی قدر) مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے (مثلاً موا شی مر گئے یا کوئی آدمی مر گیا، یا بیمار ہو گیا۔ یا پھل اور کھیتی کی پیداوار تلف ہو گئی۔ پس تم صبر کرنا اور (جو لوگ ان حالتوں میں پورے اتر آئیں اور مستقل رہیں تو) تو آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے (ان کی یہ عادت ہے) کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ (دل سے سمجھ کر یوں) کہتے ہیں کہ ہم تو (جمیع مال و اولاد حقیقۃً) اللہ تعالیٰ ہی کے ملک ہیں اور مالک حقیقی کو اپنے ملک میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار حاصل ہے۔ اس سے مملوک کو تنگ ہونے کا (بے معنیٰ) اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں (سو وہاں کے) نقصانوں کا بدلہ وہاں جا کر لیں گے۔ اور جو مضمون بشارت کا ان کو سنایا جائے گا وہ یہ ہے کہ) ان لوگوں پر (جدا جدا) خاص خاص رحمتیں بھی ان کے پروردگار کی طرف (مبذول) ہوں گی، اور (سب پر بالاشتراک) عام رحمت بھی ہوگی) اور یہی لوگ ہیں جن کی (حقیقت حال تک) رسائی ہوگئی (کہ حق تعالیٰ کو مالک اور نقصان کا تدارک کر دینے والا سمجھ گئے)

ف۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بندوں کا امتحان ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت آیت واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ کی تفسیر میں بیان کی گئی ہے۔ اور قبل وقوع واقعات خوف سے دینے میں یہ فائدہ ہوا کہ صبر آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ دفعۃً کوئی صدمہ پڑنے سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ اور خطاب ساری امت کو ہے تو سب کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دنیا دار المحن ہے۔ یہاں کے حوادث کو عجیب اور بعید نہ سمجھا جائے تو بے صبری نہ ہوگی، اور چونکہ یہ لوگ نفس عمل صبر میں سب مشترک ہیں۔ اس لئے اس کا صلہ مشترکہ عام رحمت ہے۔ جو نفس صبر پر موعود ہے، اور چونکہ مقدار اور شان اور خصوصیت ہر صابر کے صبر کی جدا ہے۔ اس لئے ان خصوصیات کا صلہ جدا جدا خاص عنایتوں سے ہوگا۔ جو ان خصوصیات پر موعود ہیں۔ جیسے دنیا میں مواقع انعام پر دعوت طعام تو عام ہوتی ہے۔ پھر روپے اور جوڑے ہر ایک کو علیٰ قدر الحیثیت والخدمت دیئے جاتے ہیں۔ جو مضمون صابرین کی طرف سے نقل فرمایا ہے۔ حقیقت میں مقصود اس کی تعلیم ہے۔ اور یہ مضمون علاوہ منشر ثواب ہونے کے اگر دل سے سمجھا جائے۔ تسکین قلب میں بھی نہایت قوی الاثر ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

درسِ حدیث

بُری بات کی ناپسندیدگی اور انکار

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر امراء حاکم بنائے جائیں گے۔ ان کی بعض چیزوں کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند کرو گے سو جس نے ناپسند کیا وہ بری ہوا۔ جس نے (انکار کیا وہ) بچ گیا۔ لیکن جو راضی ہوا اور ان کا شریک ہو گیا (وہ خطرے میں ہے) انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہم ان سے لڑیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف شرع کام نہ دیکھنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی ایک آدمی کے ہاتھ میں دیکھی تو اس کو انگلی سے نکال پھینک دیا، اور فرمایا بعض لوگ ارادتاً آگ کے انگارے اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ آنحضرت کے جانے کے بعد لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ انگوٹھی لے لے اور اس سے دوسرے فائدے اٹھا کہا خدا کی قسم میں اس کو کبھی نہیں لے سکتا۔ حضورؐ تو اس کو پھینک چکے ہیں۔

ظالم حاکم کو نصیحت

حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ عائذ بن عمر عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا۔ اے عزیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ بدترین حاکم وہ ظالم ہیں جو لوگوں کو پامال کر دیں پس تم اس سے بچو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان سے ہو۔ عبید اللہ نے کہا بیٹھئے بھی آپ تو صحابہ کے چوکر ہیں۔ کہا کیا ان کا بھی چوکر تھا چوکر تو ان کے بعد ہوا ہے اور دوسروں میں ہے۔ (مسلم)

برائی سے باز نہ رکھنے کا وبال

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے۔ اور پھر تم اس کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سنے (ترمذی)

افضل جہاد

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے منہ پر انصاف کی بات کہنا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو عبد اللہ طارق بن شہاب البجلی الاحسمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے ایسے وقت میں سوال کیا کہ آپ رکاب پر پاؤں رکھ چکے تھے پوچھا یا رسول اللہ کون سا جہاد افضل ہے۔ فرمایا انصاف کی بات سرکش بادشاہ کے منہ پر کہنا۔ (نسائی)

اپنا راہ راست پر ہونا کافی نہیں

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہا لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو۔ یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تم کو نقصان نہ پہنچائے گا جو گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت پا چکے ہو۔

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب لوگ ظلم کرتے دیکھیں تو اُن کے ہاتھ پکڑ لیں ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو عام کر دے (ترمذی نسائی)

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

ـــــ خان پور

خان پور ۵ رجون۔ عرب ممالک کی حمایت اور اسرائیل کی جارحیت کی مذمت اور مقبوضہ عرب علاقوں اور بیت المقدس کی آزادی کے لئے آج جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے زیر اہتمام زبردست احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جن میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت اور اس کے عزائم کے خلاف عربوں کو مکمل حمایت کا یقین دلایا گیا۔ مظاہرین نے فلک شگاف نعروں میں اسرائیل کے ناپاک عزائم کی مذمت کی، اور مقبوضہ عرب علاقوں اور بیت المقدس کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں کتبے اٹھا رکھے تھے۔ جن میں اسرائیلی جارحیت مردہ باد۔ جمال عبدالناصر زندہ باد، اتحاد اسلام زندہ باد کے نعرے تحریر تھے۔ جلوس شہر کے اہم راستوں سے گذرتا ہوا عیدگاہ خانپور میں ختم ہوگیا اور جمعیۃ کی مجلس شوریٰ نے قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ عرب مقبوضہ علاقوں اور بیت المقدس کو یہودیوں کے تسلط سے آزاد کرایا جائے۔ نیز حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ اپنی حمایت جاری رکھ کر بیت المقدس کو آزاد کرائے۔ جلوس میں ترقی تعلیم اور ترقی کالج اور ہائی سکول کے طلباء نے بھی شرکت کی۔ جلوس کی قیادت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی نے کی۔ (عبدالصبور)

ـــــ راولپنڈی

راولپنڈی ۳۱ رمئی۔ آج بر موقعہ جمعۃ المبارک جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام عبوری دارالحکومت کی بیشتر مساجد میں خطباء حضرات نے بر موقعہ نماز جمعۃ المبارک ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب کی گرفتاری پر احتجاج کیا ہے۔ جمعیۃ کے ذمہ دار حضرات نے اس بات پر اظہار تعجب کیا ہے، کہ ڈاکٹر صاحب پر پبلک مقامات میں تقریر نہ کرنے کی پابندی تھی نہ کہ خطبۂ جمعہ کی مسجد عبادت کی جگہ ہے۔ جمعیۃ حکومت کے اس قسم کے اقدام کو مداخلت فی الدین تصور کرتی ہے۔ کمشنر صاحب پشاور اور ہوم سیکرٹری صاحب سے فوری مداخلت کرنے اور ڈاکٹر صاحب کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(عبدالبر ابن محمد ہزاروی ناظم
نشریات دفتر جمعیۃ علماء اسلام
راولپنڈی ڈویژن)

ـــــ نوشہرہ

۵ رجون کو جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کی طرف سے اسرائیلی قبضے کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ شہر میں پوسٹر لگائے گئے۔ جن میں مسلمانوں کو متوجہ کیا گیا کہ بیت المقدس کی بازیابی اور مقبوضہ عرب علاقوں کی آزادی کا واحد حل جہاد ہے اور اس کے لئے ہر ذریعہ اختیار کریں جس میں یہودی مال کے بائیکاٹ کے لئے بھی ابھارا گیا ہے۔ جمعیۃ کے ناظم جناب کرامت اللہ نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ مغرب کے کفن چوروں کی ٹولی (اقوام متحدہ) پر مسلمانوں کو قطعاً اعتماد نہیں۔ یہاں ظالم خود ہی منصف بن جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ کو راضی کریں اور اسی ایک در پر جھک جائیں۔ غیروں کی چوکھٹ چھوڑ دیں کم سے کم ہم جو کر سکتے ہیں کہ یہود اور یہود نواز ممالک کا اقتصادی مقاطعہ کریں۔

(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نوشہرہ)

ـــــ کنڈکوٹ

مورخہ ۳۱ رمئی ۶۸ء بروز جمعہ قریہ ملا مبارک چولیانی نزد قریہ عبدالحکیم جعفری میں حضرت مولانا عمر الدین صاحب نائب امیر جمعیۃ خیبر پور ڈویژن کا بسلسلہ پروگرام جمعیۃ علماء اسلام جانا ہوا۔ بعد از نماز جمعہ خطاب ہوا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ اور موجودہ دور کے حالات سے حاضرین کو مطلع کیا گیا۔ ان فتنوں سے بچنے کے لئے ایک واحد علاج یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کریں اور حکومت الٰہیہ کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔

لوگوں نے تعاون کا یقین دلایا اور جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر کام کرنے کا عہد کیا۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

امیر	مولوی حافظ عبدالخالق صاحب چولیانی
ناظم	گل حسن صاحب چولیانی
خازن	رحمت اللہ صاحب چولیانی
سالار	ملا مبارک چولیانی

ترجمان اسلام کی خریداری کے لئے بھی کہا گیا، جو کہ جلد از جلد منگوائیں گے۔

(محمد اعظم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کنڈکوٹ)

ـــــ شیر پاؤ

مورخہ ۱۷/۵/۶۸ بمقام جامع مسجد اڈہ شیر پاؤ علماء اور ائمہ حضرات مساجد شیر پاؤ نے موجودہ الحاد اور لادینیت کے سیلاب کے خلاف احتجاج کیا۔ شوریٰ کا افتتاح تلاوت پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ کا انتخاب کیا گیا۔ چنانچہ

مولانا بزرگ صاحب	صدر
مولانا عبدالقیوم صاحب فاضل حقانیہ	ناظم اعلیٰ
مولانا غلام سرور صاحب فاضل حقانیہ	ناظم نشر و اشاعت

اور مولانا ولی محمد صاحب خزانچی مقرر ہوئے۔

اس انتخاب کے بعد مولانا عبدالوارث صاحب نے جمعیۃ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا

(۱) مجلس عاملہ (۲) مجلس عمومی اور انہوں نے جمعیۃ کے ممبروں کی رائے سے الحق اور ترجمان اسلام جاری رکھنے کے لئے تجویز دی۔ چنانچہ وہ تجویز باتفاق ممبران منظور ہوئی۔

مجلس عاملہ کے ممبران کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

(باقی ۱۲ پر صفحہ ۱۰)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

کشور گنج میں عظیم الشان کانفرنس

۳ رجون ۶۸ء شام ۳ بجے کشور گنج شہر پر ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ تحریک صدارت کے لئے شیخ الاسلام قطب عالم حضرت مولانا مدنیؒ کے مجاز خلیفہ خاص حضرت مولانا حافظ امین الحق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ ہیبت نگر کشور گنج کھڑے ہوئے۔ آپ نے تمہیدی کلمات میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی حقیقت پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر موجودہ دور تک ایک پر مغز جامع تقریر سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں کانفرنس کی صدارت کے لئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنیؒ کے خلیفہ خاص حضرت مولانا حافظ بشیر احمد صاحب مدظلہ کا نام نامی پیش کیا۔ جس کی تائید کشور گنج محکمہ جمعیۃ کے ناظم مولوی علی حسین صاحب وکیل کی۔ اس کے بعد حضرت صدر صاحب مدظلہ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے۔ کانفرنس کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ زکریا صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے مشاہیر علماء و بزرگان دین حکومت پاکستان کے غیر اسلامی قوانین وضع اور تنقید پر سخت الفاظ میں تنقید کی۔ خصوصاً ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اسلامی نام پر بھی تنقید کر کے احتجاج کیا اور پچاس ساٹھ ہزار سامعین نے اس پر اظہار غم و غصہ کیا اور انہوں نے کہا کہ ہم ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر قرآن و حدیث پر حملے ہرگز تحمل نہ کرینگے۔ حتیٰ کہ اس کے مقابلے کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

مقررین حضرات نے فرمایا کہ پاکستان محض قرآن و حدیث کے بنیاد پر قائم ہوا تھا مگر آج ایک طبقہ نے اس کو مٹانے کے لئے ہر گز کی کوششیں جاری کی ہیں۔ اصل میں اس کی پشت پناہی استعماری طاقت کر رہی ہے مقررین حضرات نے سامعین کو جمعیۃ کے پرچم کے نیچے جمع ہو کر غیر اسلامی امور کے انسداد کی دعوت دی۔ سب نے ہاتھ اٹھا کر اس کی تائید کی۔ اور وہ پاکستان زندہ باد جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے اس کانفرنس میں جمعیۃ کے جن جن اکابر نے تقریریں کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

...ل بہ منزل

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رح کے خلیفہ خاص حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان، حضرت مولانا عارف ربانی صاحب نائب ناظم پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا شمس الدین قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ حضرت مولانا محی الدین صاحب مدیر ماہنامہ مدنیہ ڈھاکہ۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب ناظم دوگاسیہ حسینیہ مدرسہ۔ حضرت مولانا معتصم باللہ محدث قتلا شیش عالیہ مدرسہ۔ حضرت مولانا عبدالحلیم حسینی امیر کشور گنج محکمہ جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا محی الدین عظمی۔ اور آخر میں کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم عمومی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے فتنہ قادیانی وارتداد کے خلاف نہایت مبصرانہ تقریر فرمائی اور بالکل اخیر میں حضرت صدر جلسہ مدظلہ نے خطبہ صدارت میں ایک موثر تقریر فرما کر سامعین کو محظوظ کیا۔ اور بعد دعا یہ عظیم الشان کانفرنس بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

اس کانفرنس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد غیر اسلامی قوانین منسوخ کر کے پاکستان کا دستور قرآن وحدیث کے مطابق بنایا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو جلد از جلد اس عہدہ سے خارج کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی یہ کانفرنس پاکستان میں فتنہ ارتداد اور ہر قسم کے مسیحیوں کے مشنوں اور کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو ملک وملت کے لئے نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور حکومت کی سرپرستی کرنے کے بجائے اس کے انسداد کے لئے زوردار الفاظ سے مطالبہ کرتی ہے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ثقافت کے نام سے رقص وسرود، چنگ ورباب وغیرہ غیر اسلامی مشاغل نیز مغربی تہذیب کا اتباع عریانی وفحاشی وغیرہ کا انسداد کر کے ملک والوں کی اصولی واخلاقی کمر مضبوط کر کے قومی رقوم سے ساری قوم کو مجاہد بنانے کے وسائل اختیار کئے جائیں۔

(۵) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے

(الف) ہنگامی حالات کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

(۱) مولانا عبداللہ شاہ صاحب (۲) مولانا غلام نبی صاحب حق (۳) حافظ عبدالحکیم صاحب (۴) مولانا عبدالوارث صاحب۔ جناب غلام حبیب صاحب۔ اور مجلس عمومی میں ان حضرات کے ساتھ ساتھ عبدالغفور ٹھیکیدار۔ حافظ سلطان محمد۔ میاں احمد بادشاہ۔

مولانا عبدالرب فاضل حقانیہ نائب صدر
مولانا محمد اسرائیل " " نائب ناظم

ٹھیڑھی

آج مورخہ ۲۴ صفر المظفر بروز جمعرات کو دارالہدیٰ والی مسجد بعد از نماز عشاء جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی غلام اکبر قاسمی بلوچ صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام پرمایو نے (قیام پاکستان کے سلسلے میں کئے گئے وعدوں کو پورا کیجئے) کے عنوان سے بڑی شاندار تقریر فرمائی۔ مولانا موصوف کے علاوہ عہدیداران انجمن ہذا مثلاً مولوی عبدالغفار صاحب۔ صدر مولوی احمد خاں صاحب۔ نائب صدر مولوی عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ نے تقریر فرمائی۔ پھر بعد میں غلام اکبر قاسمی صاحب نے پرزور الفاظ میں مندرجہ ذیل مطالبات وقراردادیں پاس کرائیں۔

(۱) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی تمام قراردادوں کی مکمل تائید کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس ہفت روزہ چٹان کے ڈیکلریشن و چٹان پریس کی ضبطی وشورش صاحب کی گرفتاری کو جمہوری اقدار کے منافی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ چٹان اخبار وپریس کو واگذار کرے اور آغا صاحب کو فی الفور رہا کیا جائے۔

(۳) علماء حق سے ہر قسم کی پابندیاں ختم کی جائیں

(۴) ملک سے بے حیائی وعریانی، مخلوط تعلیم کو بالکل ختم کیا جائے۔ مودودی صاحب کے صحابہ کرام کے بارے میں ظالمانہ وجارحانہ رویہ کی شدید مذمت کرتا ہے

(عبدالغفار صدر انجمن محمدیہ جمعیۃ طلباء اسلام ٹھیڑھی)

میرپور خاص تھرپارکر

۳۱ مئی ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب مولوی شمس الدین صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) اجلاس ہذا مرکزی کانفرنس کی تمام قراردادوں کی پرزور تائید وحمایت کرتا ہے

(۲) شورش کاشمیری کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔

(۳) بعض عہدہ داران وممبران میں لغزش کی وجہ سے عدم توجہی ہے۔ اس کے لئے یہ اجلاس ہدایت کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ کے دستور کی پابندی کریں

(۴) بعض حضرات کی رائے ہے کہ میرپور خاص میں جمعیۃ کی کانفرنس طلب کی جائے اور مرکز کو خاص طور پر حضرت مفتی محمود صاحب کو مدعو کیا جائے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ جلد سے جلد اس سلسلہ میں جمعیتوں وضلع کا دورہ کیا جائے تاکہ آئندہ اجلاس میں اس تجویز پر فیصلہ کیا جائے۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص)

غلہ منڈی مریدکے

آج مورخہ ۸ جون ۱۱ ربیع الاول بعد نماز عشاء غلہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ میں سیرۃ وختم نبوت پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مبلغ ختم نبوت گوجرانوالہ اور مرزا غلام نبی صاحب جانباز مدیر تبصرہ لاہور نے شرکت کی۔ مولانا محمد اسحٰق صاحب سلیمی نے صدارت کی۔ جناب جانباز مرزا صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک خطاب فرمانے کے بعد ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی جس سے عوام خوب مسحور ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنے مخصوص نرالے اور جرأت مندانہ انداز میں عوام فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد یہ نہیں کہ ہم جلوس نکالیں اور نعت خوانی ہو جائے۔ ملک میں حضور کی نبوت محفوظ نہ ہو۔ صحابہ کی عزت، ازدواج مطہرات کی عصمت وعفت پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہو۔ اور ہم مسلمان سال بعد چپکے سے میلاد النبی ص کا ایک جلوس نکالیں اور سارا سال اس کے خلاف باطل قوتوں کو ابھرنے کا موقع دیتے رہیں۔ اسلام کے خلاف یہ فتنے تم لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے رہیں۔ اٹھو! ہوش سنبھالو! قرآن کی تحریف ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وحدیث کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اگر اب بھی تم لوگ بیدار نہ ہوئے تو یاد رکھو۔ تمہارا حال قرطبہ واندلس کے مسلمانوں سے بھی بدتر ہوگا۔ اور اس وقت تمہیں نہ تو قوم معاف کرے گی اور نہ خدا ورسول تمہیں معاف کریں گے دنیا اور عاقبت دونوں جگہ رسوائی ہوگی۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قارئین ترجمان اسلام سے گذارش

ہفت روزہ ترجمان اسلام کے نہ پہنچنے کے متعلق قارئین کو جو شکایت ہو، وہ مجھ سے شکایت کرنے کے بجائے براہ راست دفتر سے خط وکتابت کریں دفتر کی طرف سے ان کی شکایت کا ہر ممکن ازالہ کیا جا سکے گا۔

(مولانا) غلام غوث ہزاروی)

تلافی کی بھی ظالم نے کیا تو کی؟

از
مولانا عبدالغفور پیر زادی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی
درجہ تخصص

مودودی صاحب "اول دن ..... سے دین قیم میں شوشہ بازی کرنے اور اپنی متجددانہ و مجتہدانہ غیر معمولی قابلیت کے بل بوتے پر نت نئے مسائل کھڑے کر کے مسلمانانِ عالم کے دلوں کو مجروح کرنے کا وطیرہ چلا آرہا ہے ان کی مسلک اہلسنۃ والجماعۃ کے خلاف شوشہ بازیوں پر جب بھی علماء حقانیین نے احقاقِ حق و ابطال باطل کا فریضہ ادا کرتے ہوئے گرفت کی تو ایک طرف تو مودودی صاحب نے ہمیشہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مظاہرہ کرتے ہوئے گرگٹ کی طرح مختلف رنگ بدلے اور دوسری طرف خود انہوں نے بھی اور ان کی نام نہاد جماعت کے صالحین امت نے بھی مگرمچھ کے آنسو بہا بہا کر اپنی معصومیت و مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹا اور "الناچور کوتوال کو ڈانٹے" کے بمصداق ساری کائنات کے خوفِ خداوندی اور خدا ترسی کو اپنے دلوں میں جمع کرتے ہوئے اور آخرت کی جوابدہی کے احساس کے ٹھیکیدار اور آڑھتی بنتے ہوئے علماء حقانیین کو طرح طرح سے مطعون کرنا شروع کر دیا۔ کبھی ان کو آخرت کی جوابدہی سے یکسر غافل و بے نیاز بتلایا اور کبھی ان کے دلوں کو خوفِ خداوندی سے خالی کہا۔ کبھی ان کو حسد، بغض اور عناد کی وبائی امراض کا مریض ..... اور کبھی ان کو شرافت سے عاری بتلایا وغیرہ ذالک۔ اور اسلام میں شوشہ بازی کے اس مقدس مشن کو جاری رکھنے کے لئے اگر بروقت کوئی اجتہاد نہ کیا جا سکا، تو مودودی صاحب کے مریدین باصفا نے مودودی صاحب کے سابقہ اجتہادی ہیروؤں میں سے ہی کسی نایاب ہیرے کو منظر عام پر لا کر اپنے پیر جی کی بے مثل و بے مثال فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس بابرکت اور قابل صد افتخار مشن کو جاری رکھنے میں مودودی صاحب کی امداد و اعانت کی۔ ایسی ہی صورت کچھ حال ہی میں پیش آئی ہے۔ جناب مودودی صاحب اپنی مایہ ناز کتاب خلافت و ملوکیت کی تصنیف سے فارغ ہی ہوئے تھے۔ اور ابھی اسی فکر میں تھے کہ اب اسلام کے کس ستون اور کس برج پر بمباری کی جائے اور کس انداز سے کی جائے کہ ان کے ایک قابل صد افتخار وکیل نے ..... قلعۂ اسلام پر بمباری کے فریضۂ مقدس کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے کئی سو صفحات کی ایک رسوائے زمانہ کتاب لکھ ماری اور ؎

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

پر عمل کرتے ہوئے پھر سابقہ مسائل و اجتہادات کو چھیڑ دیا اور ان خلافِ اہلسنۃ مسائل کو دوہرا کر مسلمانانِ عالم اسلام کے دلوں کے زخموں کو ہرا کرتے ہوئے پھر سے علماء حقانیین کو ان کا ترکی بہ ترکی جواب دینے پر مجبور کر دیا ہے۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو تو اس کتاب "علمی جائزہ" پر بہت ناز ہے اور زبانِ حال و قال سے کہہ رہے ہیں: "لم یصنف مثلہ ولا یستطاع" کہ جماعت اسلامی کی ساری زندگی میں نہ ایسی کتاب لکھی گئی ہے اور نہ ہی کوئی لکھ سکتا ہے۔ بس یہ سعادت عظمیٰ مفتی یوسف صاحب کا ہی حصہ تھی۔ لیکن درحقیقت اس وکیل صاحب نے تحریف میں مودودی صاحب کو بھی شرما دیا ہے۔ اور اس کی حقیقت پانی کے بلبلے سے زیادہ کچھ نہیں اور اس میں ع

خود دید لتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

کا خوب خوب ثبوت مہیا کیا گیا ہے۔ یہاں اس کتاب کا جواب دینا مقصود نہیں۔ اس کا جواب تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں مستقل کتابی شکل میں منظر عام پر آجائے گا۔ یہاں تو فقط مودودی صاحب کے اس وضاحتی بیان پر کچھ عرض کرنا ہے جو انہوں نے ترجمان القرآن فروری ۶۸ء میں بعنوان "مسئلہ عصمت انبیاءؑ" سپرد قلم کیا ہے۔ اور اس میں مودودی صاحب نے کوئی نئی بات نہیں کہی، بلکہ مفتی صاحب کے چھائے ہوئے لقمے کو ہی ذرا نمک مرچ لگا کر چٹ پٹا بنا کے نگلنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس مسئلے کی وضاحت یہ ہے کہ میری جس عبارت کے ایک فقرے کو لیکر معترضین نے مجھے عصمت انبیاء کا منکر قرار دے ڈالا وہ کسی ایسے مضمون کا حصہ نہیں تھا کہ جس میں عصمت انبیاء کے مسئلے پر کوئی عام اصولی بحث کی گئی ہو۔ بلکہ وہ سورہ صٓ کی ان آیات پر جو قصۂ داؤد علیہ السلام کے بارے میں آئی ہیں کلام کرتے ہوئے ایک ضمنی بحث کے طور پر لکھا گیا تھا۔"

(ترجمان القرآن فروری ۶۸ء صفحہ ۵۵)

یہ تو مودودی صاحب کی تفہیمات حصہ دوم کا مطالعہ کرنے والا ہی فیصلہ کرے گا کہ مودودی صاحب کی جس عبارت پر علماء نے گرفت کی ہے وہ ایک فقرہ ہے یا تقریباً آدھا صفحہ؟ ہم یہاں اس سے تعرض نہیں کرنا چاہتے بلکہ مودودی صاحب نے اپنے اس وضاحتی بیان میں جو ایک اصول بیان کیا ہے اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ اس بین الاقوامی مقنن اعظم نے ملاحدہ و زنادقہ کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے کلی طور پر یہ قانون بنا دیا ہے کہ حرام اور ناجائز کام اس وقت حرام اور ناجائز ہوتا ہے جبکہ وہ مستقل طور پر عام اصول کے مطابق کیا جائے۔ اور اگر کوئی حرام کام کسی حلال اور جائز کام کے ضمن میں کیا جائے تو وہ قطعاً حرام اور قابل اعتراض نہیں ہوتا۔ مثلاً عصمت انبیاء پر اصولی بحث کرتے ہوئے اگر ان کی توہین و تنقیص کی جائے تو وہ حرام ہے اور اس کا فاعل منکر عصمت انبیاء ہوگا۔ لیکن اگر یہ کام قرآن کے کسی واقعہ کے ضمن میں کیا جائے تو بالکل صحیح ہے۔ یا مثلاً اگر شراب عام اصول کے مطابق مودودی صاحب نوشی فرمائیں تو حرام ہے لیکن اگر خالص دودھ کے ضمن میں حلق کے نیچے اتاریں تو بالکل حلال ہے

کیا مودودی صاحب جیسے بین الاقوامی داعی حق اور مفکر و مدبر اعظم اور عالم اسلام کے ممتاز مقنن ہونے کے مدعی کو اتنا بھی علم نہیں کہ غلط بات اور حرام کام بہرحال غلط اور حرام ہوا کرتا ہے۔ خواہ اصولاً ہو یا ضمناً عصمت انبیاء کا منکر ہونے کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ انسان ان پاک ہستیوں کی توہین و تنقیص میں ایک مستقل کتاب ہی لکھے بلکہ ان نفوس قدسیہ کی شان کے خلاف کوئی ضمنی بات کہہ دینے اور ضمناً ان کی عصمت کو داغدار کرنے سے بھی انسان یقیناً عصمت انبیاء کا منکر ہی قرار دیا جائیگا مودودی صاحب کو دراصل اپنے محلل و محرم ہونے کا نشہ چڑھا ہوا ہے۔ اسی نشے میں وہ شریعت کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حلال کو حرام کرتے رہتے ہیں۔

بہرحال مودودی صاحب کا یہ اصول ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا اور نہ ہی انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص کے لئے وجہ جواز بن سکتا ہے۔

آگے انبیاء علیہم السلام کی لغزشوں کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

..... اسی طرح خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ارشاد کہ ما کان لنبی ان یکون لہ اسرٰی اور عفا اللہ عنک لم اذنت لہم اور لم تحرم ما احل اللہ لک اور عبس وتولی ان جاءہ الاعمٰی

(باقی آئندہ)

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن)

انا خاتم النبیین، لا نبی بعدی ——— (الحدیث)

ختم نبوت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ
ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

ختم نبوت کا ایک ظاہری معنی ہے ایک باطنی۔ عام لوگ اس کا مطلب بس اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ کے بعد اب کسی نئے کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سب انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی تعداد مقرر تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پوری ہو گئی۔ جیسے کہ ایک حدیث شریف میں آپ نے اپنی مثال بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک مکان ہو۔ وہ ہر طرح مکمل اور پورا ہو چکا ہو ایک اینٹ کی جگہ باقی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں ——— اس سلسلہ میں بنیادی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

(حضرت) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول (فرستادہ) اور خاتم النبیین ہیں۔

مخالفین کہتے تھے کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک جسمانی طور پر آپ کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس طرح آپ سب کے روحانی باپ ہیں۔ اور روحانی رشتہ گوشت پوست اور خونی رشتہ سے زیادہ پختہ، زیادہ پیارا اور عظمت پر مبنی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بات کو وہ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کا قلبی اور روحانی تعلق کسی بزرگ سے رکھنے والے ولی سے ہوتا ہے۔ نبی کا کیا کہنا جن کی بدولت ولی کو وہ دولت نصیب ہوتی ہے۔ جس پر ہزاروں بادشاہتیں اور سلطنتیں اور ہزاروں عزیز و اقارب قربان کئے جا سکتے ہیں۔

آیت کریمہ میں آگے فرمایا کہ وہ صرف رسول نہیں ہیں بلکہ خاتم النبیین بھی ہیں۔ جن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ گویا قیامت تک کے اربوں انسان آپ پر ایمان لائیں گے۔ وہ سب آپ کی روحانی اولاد ہے۔

خاتم النبیین کا معنی

خاتم تاء کی زبر کے ساتھ ہے۔ اس کا مشہور معنی انگوٹھی کے ہیں۔ جو مہر کے طور پر استعمال ہوتی ہے عام قاعدہ ہے کہ جب کسی لفافہ کو بند کر کے اس پر مہر لگا دیتے ہیں تو وہ ایسا بند ہو جاتا ہے کہ باہر کی کوئی دوسری چیز اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔ جو مہر توڑیگا وہ مجرم ہوگا۔

مطلب صاف ہے کہ اب نبوت پر مہر لگ گئی نبیوں کی فہرست میں اب اور کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا نہ کوئی سچا نبی باقی رہ گیا ہے نہ بروزی، ظلی اور عکسی ناموں کے چور دروازے سے کوئی چور اندر داخل ہو سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا مطلب ..... یہ بیان کیا ہے کہ اب جو پیغمبر بھی آئیگا اس کے لئے آنحضرت کی تصدیق ضروری ہے۔ گویا آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو گی تو نبی ہوگا ورنہ نہیں۔ یعنی پہلے پیغمبروں کی پیروی سے کوئی نبی نہیں بن سکتا تھا مگر آپ کی پیروی کی برکت سے آدمی نبی بن سکتا ہے مرزا جی نے ایک نیا معنی تو بنا لیا۔ مگر یہ نہ بتا سکے کہ آپ کی مہر سے سوائے ان کے کتنے نبی بنے۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ آپ کی مہر ناکامیاب رہی۔ اس سے صرف ایک ہی نبی بن سکا۔ اور وہ بھی چودھویں صدی ہجری میں

اس پیروی میں نہ حضرت صدیق رضؓ کو کمال حاصل ہوا۔ نہ حضرت فاروق رضؓ کو نہ حضرت عثمان رضؓ کو اور نہ ہی حضرت علی رضؓ کو، نہ حضرت پیران پیرؒ اس قابل ہوئے نہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحؒ نہ یہ سعادت امام اعظم ابو حنیفہ رحؒ کو نصیب ہوئی۔ نہ امام شافعیؒ کو اور نہ ہی کسی اور عالم حقانی یا عارف ربانی کو۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ نیا معنی صحابہ کرام تابعین عظام اور چودہ سو سال کے تمام بزرگان ملت محدثین و مفسرین کے خلاف ہے اور اس لئے قطعاً غلط ہے

دوسری قرأت

اس آیت میں خاتم النبیین کی دوسری قرأت بھی ہے۔ اور وہ خاتم میں تاء کے زیر سے ہے۔ یعنی خاتم النبیین۔ جس کا معنی نبیوں کو ختم کرنے والا ہے۔ اب خود قرآن پاک کی دوسری قرأت پہلی قرأت کی تفسیر بن گئی اور ہمیں قرآن پاک کی اس آیت کے معنی معلوم کرنے کے لئے قرآن پاک سے باہر بلکہ خود اس آیت سے باہر جانے کی ضرورت نہ رہی

دوسری آیت

پھر قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم کو اپنی نعمت پوری پوری دے دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

نبی دین و شریعت خدا کی طرف سے لاتا ہے۔ جب شریعت مکمل ہو گئی۔ دین پورا ہو گیا۔ تو اب نبی کی ضرورت ہی کیا رہی۔ یہ آیت بھی پہلی آیت کی تفسیر و تائید کرتی ہے۔ اس طرح قرآن پاک کی بیسیوں آیتیں ہیں جو ختم نبوت کی واضح دلیل ہیں۔

حدیث مبارکہ

آیت خاتم النبیین کے معنی کی وضاحت کے لئے سینکڑوں حدیثیں بھی آئی ہیں۔ یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اس کا معنی متعین فرما دیا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی (کسی قسم کا) نہیں آ سکتا۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ:۔

لو کان بعدی نبی لکان عمر

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے

ایسی سینکڑوں احادیث ہیں جن سے خاتم النبیین کا معنی قطعی طور پر متعین ہو جاتا ہے کہ آپ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نام بھی رکھ لے۔ نہیں آ سکتا۔

بلکہ آپ نے ایک تیسری حدیث میں ایسے مدعیان نبوت کے بارہ میں ارشاد فرمایا:۔

سیکون فی امتی ثلثون کذابون دجالون کلهم یزعم انه رسول اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے فریبی پیدا ہوں گے۔ ہر ایک اپنے کو نبی گمان کریگا مگر (یاد رکھو) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

یہ حدیث تصریح کرتی ہے کہ آپ کے بعد جو شخص نبوت کا دعوے کرے وہ کذاب و دجال ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۱۲)

(ج) مسلم شریف میں ہے:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک قلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال وھم قلیل۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک نے کہا اے اللہ کے رسول۔ پس عرب اس دن کہاں ہوں گے فرمایا۔ اور وہ قلیل ہوں گے")

اس کی شرح میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

وقد ثبت من الاحادیث ما یدل علی ان خروج فی آخر الزمان ولکنہ قال ھکذا ایقاعا للخوف علی الامۃ حتی یلتجئوا الی اللہ من شرہ وایضا ھذہ کنایۃ عن تحقق وقوعہ البتۃ واشارۃ الی الابھام فی زمانہ کالساعۃ (لمعات حاشیہ مشکوٰۃ)

(اور احادیث سے جو ثابت ہوتا ہے اس پر دلالت کرتی ہیں کہ دجال کا خروج آخری زمانہ میں ہوگا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو خوف دلانے کے لئے اس طرح فرمایا تاکہ لوگ دجال کی شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف التجا کریں۔ اور نیز یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ قیامت ضرور واقع ہونے والی ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زمانہ قیامت مبہم رکھا گیا ہے اسی طرح زمانہ دجال بھی مبہم رکھا گیا ہے۔ وقت خاص نہیں بتلایا گیا)

(د) حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے کہ:۔

ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عیسیٰ زمین پر نازل ہوں گے۔ پھر نکاح کریں گے اور آپ کی اولاد ہوگی۔ اور ۴۵ سال ٹھیریں گے۔ پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکے گا۔ اور یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت تمیم داری کی روایت کا واقعہ ۹ھ کا ہے۔ تو کیا مفتی صاحب کا یہ خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے آخری ایک سال میں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے یہ سارے واقعات پیش آنے کا احتمال تھا عقلی احتمالات اور امکانات کا دائرہ تو وسیع ہے۔ لیکن کیا مفتی صاحب نے یہ بھی سوچا ہے کہ محض مودودی صاحب کی تائید میں ایک عقلی احتمال نکال کر کتنی نصوص کا احتمال لازم آئے گا مفتی صاحب۔ اگر آپ نے احتمال عقلی نکالنا ہی تھا تو یہ کیوں نہیں فرما دیا کہ اس بات کا بھی احتمال تھا کہ حضورؐ کے زمانہ میں ہی قیامت قائم ہو جائے۔ اگر ایسا تحریر فرما دیتے تو دینی مسائل و مباحث کا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

غلط استدلال ۶

مفتی صاحب کا ایک اور استدلال بھی تاریخی شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ:۔

ثانیاً۔ حضور سے پہلے جتنے انبیاء گذرے ہیں۔ ان سب کے متعلق حضور نے یہ فرمایا ہے کہ ہر نبی نے دجال کے فتنہ سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔ ما من نبی الا وقد انذر قومہ الدجال (بخاری)

تو کیا ان انبیاء علیہم السلام کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ دجال کے متعلق ان کے اس قسم کے تخویفی ارشادات مبنی بر وحی تھے۔ کیا ان کو اس قسم کی کوئی وحی خدا کی طرف سے آئی تھی کہ دجال آپ کی امتوں میں ظاہر ہوگا۔ جبکہ امر واقعہ یہی تھا کہ دجال خاص حضور ہی کی امت میں ظاہر ہوگا۔ اور ان کا زمانہ خروج دجال کا زمانہ تھا ہی نہیں۔ پھر کس بنیاد پر آپ سارے انبیاء علیہم السلام کے متعلق یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے یہ تمام ارشادات مبنی بر وحی تھے (علمی جائزہ صـ ۳۷)

الجواب:۔

(ا) بیشک، پہلے انبیاء نے جو اپنی اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈرایا ہے تو اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحی ہی تھی۔ کیونکہ انبیاء کرام اس کی طرف سے بشیر و نذیر بن کر آتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:۔

ولقد ارسلنا فیھم منذرین (الصافات رکوع ۲)

"اور ہم نے ان میں ڈرانے والے (رسول) بھیجے"۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں:۔

انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔

(سورۃ الاحزاب)

بیشک ہم نے آپ کو بھیجا ہے شہادت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اس کے حکم سے اور سراج منیر بنا کر)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوسری صفات کے نذیر ہونے کی صفت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو رسالت کے لئے لازم ہے۔ لہٰذا انبیائے کرام اپنی امتوں کو جن امور سے ڈرایا وہ وحی کی بنا پر ہی تھا۔

(ب) باقی رہا یہ شبہ کہ جب دجال نے سابقہ انبیاء کے زمانہ میں آنا ہی نہ تھا تو پھر کیوں ڈرایا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح سابقہ انبیاء اور ان کی صفات پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری ہے۔ گو ہم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ اسی طرح ہر ایسی چیز کی شر اور فتنہ سے ڈرنا ضروری ہے۔ جس کا تعلق دین سے ہو۔ خواہ ہمیں اس میں مبتلا ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ شلاً خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بعض ان چیزوں سے پناہ مانگتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محال ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف میں حدیث ہے:۔

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعوا بھؤلاء الدعوات اللھم فانی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر .... واعوذ بک من شر فتنۃ المسیح الدجال۔

"اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے فتنہ اور عذاب سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب سے۔ اور تیری پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کی شر سے"۔

فرمایئے۔ یہاں جن چیزوں سے حضور صلی اللہ علیہ نے پناہ مانگی ہے اور ان میں دجال اکبر بھی ہے۔ ان کی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً مامون و محفوظ تو باوجود اس کے کہ سرور کائنات محبوب خدا صلی اللہ وسلم کے لئے عذاب جہنم وغیرہ محال ہیں۔ پھر بھی آپ ان کی شر سے پناہ مانگی ہے۔ تو اگر پہلی امتوں کو دجا شر سے ڈرنے اور تعوذ کرنے کی تعلیم دی گئی ہو تو اس یہ کیسے لازم آگیا کہ اس کی بنیاد وحی نہیں بلکہ انبیاء اپنے قیاسات ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مفتی کچھ سنبھلنے کی کوشش کریں۔ یہ کیسا دین و ایمان ہے کہ مودودی سے ایک باطل نظریہ بیان ہو جائے تو آپ کی تائید میں انبیائے معصومین کو مجروح کرنے کے ولا ڈھونڈنے لگ جائیں۔ (باقی آئندہ)

سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد پور تاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ جون ۱۹۶۸ء ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ صدر جلسہ حضرت حافظ الحدیث حضرت صاحب، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، جناب پیر عبدالمالک صاحب، مولانا خواجہ صاحب ایڈووکیٹ ملتان، مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مرزا جانباز

تاثرات

جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء پر

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک کا اظہار رائے

"صفر کے پہلے ہفتہ میں لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس ہوئی۔ ملک بھر کے ممتاز علماء کی شمولیت، دینی و ملکی معاملات کے ہر گوشہ پر جامع اور ہمہ گیر انداز میں مخلصانہ سوچ و بچار، دینی احساسات و جذبات کا نہایت پرامن اور باوقار طریقہ سے مظاہرہ اور نظم و نسق کے لحاظ سے بجا طور پر اس اجتماع سے خوابیدہ جذبات بیدار، حوصلے بلند، ولولے تازہ ہو گئے اور یاس و قنوط کے بادل چھٹ گئے۔ دینی افق پر آواز حق کا یہ آفتاب و ماہتاب جس شان بان سے طلوع ہوا اس کی چکاچوند سے اہل ہوی و الحاد کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور بنی زوال و اندراس کا خواب دیکھنے والے حواس باختہ ہو گئے۔ اور اسلامی تاریخ کی یہ روشن حقیقت ایک بار پھر آشکارا ہو گئی کہ ارباب ہزیمت اور حق پرست علماء کے پایۂ ثبات کو نازک سے نازک حالات بھی جادۂ حق سے نہیں ڈگمگا سکتے۔ اور نہ حالات کی نامساعدت انہیں فریضۂ اعلائے حق کی ادائیگی سے روک سکتی ہے۔ علماء حق آن اسلاف کے جانشین ہیں۔ جنہوں نے ہر دور میں اسلام کا نشان بلند و بالا رکھا۔ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کے علوم و افکار کی ترجمان۔ سید احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید کی قربانیوں کے امین مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی کے عزم اور ولولۂ جہاد محافظ اور شیخ الہند محمود الحسن، بطل جلیل شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد علی جوہر کی وراثت اور علمتوں کی حامل جماعت بھی اگر دین کی حفاظت و اشاعت اور حریم اسلام کی حراست و مدافعت میں غفلت برتنے لگے تو چمنستان دعوت و عزیمت کے اس گلشن محمدی کو سدا بہار اور سرسبز و شاداب رہنا ہے۔ لا تزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذالک۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ملامت اور مخالفت کرنے والوں میں سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہانتک کہ قیامت آجائے اور یہ لوگ اسی حالت میں ہوں۔

اس رواں دواں اور سدا جوان دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر کٹھن گھڑی میں خدائے حی و قیوم نے بصیرت صدیقی، حمیت فاروقی، تحمل عثمانی اور فراست حیدری سے سرشار ارباب عزیمت، ائمہ رشد و ہدایت اور وارثان علوم نبوت علماء حق کی دستگیری فرما کر انہیں توفیق دی ہے کہ بقول مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم ان کا شیوۂ حیات اور مقصد زندگانی بھی رہ گیا ہے کہ ینفون عنہ (دین اللہ) تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاھلین۔ اہل بدعت کی احداث و تحریف اور اہل باطل و اصحاب جہل کی تاویل و تلبیس سے دین خداوندی کی مدافعت کریں ہم علماء کرام کے ان روح پرور مظاہرات دعوت و عزیمت پر خداوند قدوس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ اور دعا ہے کہ خداوند قدوس اس اجتماع کے اثرات کو دیرپا بنا کر ان مساعی کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور ملک و ملت کی حقیقی فلاح و سرخروئی کا ذریعہ بنا دے اور اہل حق کو مزید جوش، ولولہ اور پامردی جد و جہد، نظم و ضبط اور بہترین صلاحیتوں سے نوازے"۔

اظہار ندامت و رجوع

شیخ الاسلام مجاہد اعظم حجۃ اللہ فی الارض جامع شریعت و طریقت حضرت اقدس مولانا و شیخنا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کی شان گرامی میں میرے قلم اور میری زبان سے جو ناشائستہ اور نارواء اور غلط کلمات ۱۹۳۷ء سے لیکر ۱۹۵۳ء تک صادر ہو چکے ہیں

میں ان سب پر صدق دل سے نادم ہو کر رجوع کرتا ہوں اور بارگاہ ایزدی میں صدق دل سے استغفار کرتا ہوں (اللہ میری توبہ قبول فرمائے)

اس پر تفصیلی مقالے کا انتظار فرمائیں جو انشاء اللہ آئندہ ماہ تک شائع ہو جائے گا

راجی رحمت الٰہی، ننگ خلائق

یوسف سلیم چشتی الحسینی عفی عنہ

ہفت روزہ خدام الدین کا تبصرہ

(مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان) اسلام ہی ایک اٹوٹ رشتہ ہے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳، ۴، ۵ مئی لاہور میں شرکت کے لئے مشرقی پاکستان کے جو جلیل القدر علماء کرام چند دن پہلے لاہور تشریف لائے تھے اور انہوں نے مختلف مقامات اور جلسوں میں جو تقاریر کیں ان سے اخلاص، اسلام دوستی اور ایمان و یقین کی عظمت کے علاوہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان مکمل اتحاد و یک جہتی کی ولی تڑپ نمایاں طور پر جھلکتی نظر آتی تھی۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کے ذہین و فطین صحافی اور ممتاز عالم دین مولانا محی الدین نے پچاس ساٹھ ہزار انسانوں کے اجتماع میں برملا طور پر اس امر کی تردید کی کہ مشرقی پاکستان کے عوام مغربی پاکستان سے علیحدگی چاہتے ہیں اور یہاں تک فرمایا کہ مشرقی پاکستان میں تو انہوں نے علیحدگی کی باتیں چند مفاد پرست لوگوں کے سوا کسی سے نہیں سنیں۔ اور ایسے لوگوں کو وہاں عوام میں ہرگز کوئی مقبولیت حاصل نہیں۔ البتہ مغربی پاکستان میں ایسے قصے مشرقی پاکستان والوں کے متعلق ضرور سننے میں آئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی بعض لوگوں نے اپنی مخصوص مصلحتوں کے تحت یہ بات چلائی اور اس قسم کے ساگ الاپے ہیں۔

انہوں نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک اٹوٹ اور سب سے بڑا رشتہ ایمان کا رشتہ ہے، اسلام کا رشتہ ہے اور جب تک یہ رشتہ قائم ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مشرقی اور مغربی پاکستان کو کسی طرح جدا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے دعوے کیا کہ اگر اس رشتہ کو صحیح خطوط پر مضبوط بنایا جائے تو دونوں صوبوں کے درمیان سینکڑوں میل کی ظاہری مسافت سمٹ سکتی ہے۔ اور زبان وغیرہ کا اختلاف بھی کوئی مشکل پیدا نہیں کر سکتا۔ نیز مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی جس نام نہاد تحریک کا نام لیا جاتا ہے۔ اس کا تصور بھی سرے سے ختم ہو سکتا ہے، مگر سخت افسوس ہے کہ ہمارے ارباب اقتدار اس رشتہ سے قطع نظر کر کے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ناچ گانوں کے "ثقافتی" پروگراموں کے ساتھ مشرق اور مغرب کو جوڑنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ حالانکہ اس طرز عمل سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا اور بدقسمتی سے اگر صحیح اسلام کا تصور ناپید ہو گیا تو دونوں صوبوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کبھی ممکن نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ بین الصوبائی اتحاد کو زندہ حقیقت بنانے کے لئے اسلامی رشتوں کو مضبوط بنانا، عوام میں اسلامی تعلیمات کو رواج دینا اور دینی روح کو جاری و ساری کرنا اشد ضروری ہے۔ مولانا محی الدین اور مشرقی بنگال کے دوسرے نامور، بے لوث اور عظیم علماء نے اس موقع پر مشرقی پاکستان کو عسکری لحاظ سے مضبوط بنانے کا بھی مطالبہ کیا۔ جو یقیناً مغربی پاکستان کے باشندوں کی بھی دل کی آواز ہے۔ کیونکہ کون نہیں جانتا کہ اگر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان سے بھی بھرپور حملہ کیا جاتا اور مغربی بنگال اور بہار وغیرہ میں بھارت کے اہم صنعتی مرکزوں کو نشانہ بنایا جاتا تو بھارت کو دونوں محاذوں پر لڑنا سخت مشکل ہو جاتا، اور بہت جلد اس کی گردن غرور خاک میں مل جاتی۔

ہم ان ارشادات کی روشنی میں حکومت پاکستان کے کارپردازوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بین الصوبائی اتحاد و یک جہتی کے لئے سطحی پروگرام

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

کے خلاف مقدمات

ڈی سی راولپنڈی نے ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو مولانا کے نام نوٹس جاری کیا تھا کہ تم ایک ماہ تک ضلع راولپنڈی میں تقریر نہیں کر سکتے۔ یہ پابندی ۲۰ مئی کو ختم ہو گئی جس کی اطلاع ضلعی حکام نے لاہور ہائیکورٹ کو کر دی۔ باقی علماء راولپنڈی پر جو پابندی خطبے اور تقریر کی لگائی گئی تھی اس کو باقی نوٹس کے لئے ہوم سیکرٹری مغربی پاکستان نے منسوخ کر دیا لیکن مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف ایام پابندی کے اندر تقریر کرنے کے الزام میں کیس بنایا ہے۔ جس کی دو پیشیاں ہو چکی ہیں اور مولانا دس ہزار کی ضمانت اور دس ہزار کے مچلکہ پر رہا ہو گئے۔ آئندہ پیشی ۱۹ جون مقرر ہوئی ہے۔ الزام جمعہ میں تقریر کرنے کا ہے۔

دوسرا مقدمہ مولانا کے خلاف ایبٹ آباد میں چل رہا ہے یہ کیس زیر دفعہ ۵۰۰ ایک مودودیے نے ازالہ حیثیت عرفی کا دائر کر رکھا ہے۔ الزام یہ ہے کہ مولانا نے مودودی جماعت کو امریکی سی۔ آئی۔ اے کا ایجنٹ کہا ہے اور صادق مودودیہ کہتا ہے کہ اس سے میری عزت خاک میں مل گئی ہے۔ لوگ مجھے امریکہ کا ایجنٹ کہتے ہیں۔ یہ مقدمہ اگرچہ نو۔ دس ماہ سے دائر تھا۔ مگر ۱۰ جون ۶۸ء سے اس کی سماعت شروع ہوئی۔ مولانا کی طرف سے خان رستم خاں صاحب ایڈووکیٹ آف لفہ اور بیرسٹر جمعہ خاں صاحب آف ٹل پیش ہوئے۔ مولانا کے ساتھی دوسرے ملزم ایڈیٹر جسارت کراچی کی طرف سے پرانے ایڈووکیٹ خان محمد زمان خاں صاحب پیش تھے۔ مستغیث کا بیان ہوا جس پر رستم خاں ایڈووکیٹ نے دو گھنٹہ جرح کی۔ جو جرح مستغیث کی جائداد، روزگار، پارٹی اور بیوی مسمات زبیدہ کے بارے میں تھی۔ جرح جاری تھی کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔ باقی جرح اور دوسرے وکلاء کی جرح آئندہ ہو گی آئندہ تاریخ ۲۰ جون ۶۸ء مقرر ہے۔

ایک افسوسناک امر یہ بھی ہے کہ پشاور کے داخلے کی پابندی ختم ہونے کے بعد دوبارہ حکام پشاور نے پابندی لگا کر مولانا کا داخلہ پشاور بند کر دیا ہے۔

اس کیس میں عجیب و غریب راز سامنے آنے کی توقعات ہیں۔ گذشتہ پیشی پر لفہ، مانسہرہ اور ایبٹ آباد کے کارکن اور دوست بھی تشریف لائے تھے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ بھی تشریف فرما تھے۔ مستغیث نے ایک جرح کے جواب میں مولانا خطیب صاحب موصوف پر مکمل اعتماد کے خلاف اظہار خیال کیا۔

مضامین، مراسلے بھیجنے والے حضرات کاغذ کے ایک طرف۔ سطروں کے مابین فاصلہ چھوڑ کر خوش خط تحریر فرمائیں ورنہ عدم اشاعت کی شکایت نہ فرمائیں۔

مری میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی

تیسری سالانہ کانفرنس

مورخہ ۲۲، ۲۳ رجون ۶۸ء بروز ہفتہ، اتوار صدیق چوک مری میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تیسری سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ انور نائب امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹوالیاں لاہور و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر دار العلوم ربانیہ مری کا سالانہ جلسہ بھی ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور بذریعہ ریل کار ۲۲ رجون بروز ہفتہ صبح ۵½ بجے لاہور سے روانہ ہو کر ۱۱ بج کر بیس منٹ پر راولپنڈی پہنچیں گے اور مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی میں تھوڑی دیر قیام فرما کر مری روانہ ہو جائیں گے۔ بعد نماز مغرب مجلس ذکر کرائیں گے۔

بقیہ ختم نبوت

صحابہؓ کا عمل

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد جب مسیلمہ کذاب نے زور پکڑا اور اپنی قوم ربیع کے چالیس ہزار آدمیوں کو اپنی نبوت منوا کر اسلام کے مقابلہ میں آیا تو حضرت صدیق رضؓ نے اس کے مقابلہ کے لئے ہزاروں صحابہؓ روانہ فرمائے۔ آپ نے ہزاروں صحابہؓ کو شہید کرا کر جھوٹی نبوت کا فتنہ ختم کیا۔ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، مگر باوجود اس کے وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نبی مانتا تھا۔

مگر تمام صحابہ کرام نے اس کی کسی بات کو تسلیم نہ کیا اور امت محمدیہ میں یہ پہلا اجماع ہے کہ مدعی نبوت سے قتال کیا جائے اور آپ کے بعد کوئی دعوی نبوت قابل برداشت نہیں ہو سکتا۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص قرآنی آیات کو ماننے کا اعلان کرے مگر اس کا معنی ایسا کرے جو سلف صالحین کے خلاف اور اصل مطلب کے الٹ ہو، ایسا شخص زندیق اور ملحد ہوتا ہے۔ مثلاً روز قیامت کا اقرار کرے۔ مگر جسمانی زندگی کا انکار کرے۔ فرشتوں کو مانے مگر ان کا معنی صرف ایک انسانی طاقت کا کرے۔ نماز کو فرض کہے مگر اس کا مطلب اطاعت امیر قرار دے۔

(باقی)

بقیہ تاثرات

اختیار کرنے کی بجائے اس ملک میں حقیقی اسلام کو فروغ دیں۔ ناچ گانوں، تھیٹروں، ڈراموں اور ثقافتی پروگراموں کی بساط لپیٹ کر رکھ دیں۔ نام نہاد تجدد کی سرپرستی اور اس کا شغل یکسر ختم کر دیں اور دین پسند حلقوں کو ہراساں کرنے والے تحقیقاتی اداروں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیں۔ اور اس حقیقت کا واشگاف الفاظ میں اعتراف کر لیں کہ اسلام ہی اس ملک کو معرض وجود میں لایا تھا۔ اسلام ہی نے اس ملک کی حفاظت کی ہے، اور اسلام ہی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اسے مضبوط بنایا جا سکتا۔ اور اس میں اتحاد و یک جہتی کی فضا کو قائم رکھا جا سکتا ہے اور اسلام ہی کی بقاء سے اس ملک کی بقا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ دینی محاذ

آپ نے فرمایا۔ مرید کے والو! جب تک مدینہ والے کے سچے مرید بنو گے ایمان سلامت نہیں رہے گا۔ شیعہ سنی دیوبندی، بریلوی، مقلد اور غیر مقلد آپس کے جھگڑوں سے خدا کے لئے رک جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ان فتنوں کی روک تھام کے لئے اتفاق و اتحاد کی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔

مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری، پریس کی ضبطی اور چٹان کی بندش کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ جلسہ قریباً ۲ بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ ۹ رجون بعد نماز فجر مولانا خان محمد صاحب مبلغ ختم نبوت گوجرانوالہ نے جامع مسجد غلہ منڈی مرید کے میں درس قرآن پاک دیا۔ (محمد اسحٰق سلیمی)

بقیہ کشور گنج کانفرنس

(ب) ملک کی تمام انتخابات براہ راست بالغ عوامی رائے سے ہوں۔

(ج) ملک کے دونوں حصوں میں اقتصادی اور ہر قسم کے عدم مساوات کو ختم کر دیا جائے اور ملک کی معیشت پر ایک طبقہ کی اجارہ داری کو ختم کر کے امیر و غریب کے خطرناک امتیاز ختم کر کے اسلامی طریقہ پر رائج کیا جائے۔

(د) یہ اجلاس حکومت پاکستان کے مسلسل ٹیکس بڑھانے پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کم جائداد والوں پر بڑھائے ہوئے ٹیکس کو موقوف کر دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور ۳۰ مئی ۶۸ء کے متفقہ طور پر جو دس دفعات اعلان کیا ہے۔ اس کی پوری تائید کرتا ہے۔

محرک۔ مولانا معتصم باللہ

مؤید۔ فضل الرحمٰن مختار

واقعات

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سید المخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبتیں

سید دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام پر طرح طرح سے ستایا گیا۔ اور اتنی ایذا دی گئی۔ کہ کسی کو بھی اس قدر اللہ کی راہ میں ایذا نہیں دی گئی۔

خود آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

" واقعۃً میں اللہ کے بارے میں اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ اتنا کوئی نہ ڈرایا جائے گا۔ اور حقیقۃً مجھے اللہ کی راہ میں اتنی ایذا دی گئی ہے۔ کہ کسی کو ایسی ایذا نہ دی جائے گی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ مجھ پر ۳۰ دن اور رات ایسے گزرے ہیں۔ کہ میرے اور بلال کے کھانے کے لیے جانداروں کی خوراک میں سے صرف اتنی سی چیز تھی جو بلال کی بغل میں چھپی ہوئی تھی۔ یعنی پورے ایک مہینہ میں نے اور بلال نے صرف اتنی سی چیز کھا کر گزارا کیا۔ جو اسقدر تھوڑی تھی کہ بلال کی بغل میں چھپ جاتی تھی "

لوگوں نے آپ کو زبانی تکلیف پہنچانے میں بھی کمی نہیں کی اور ہاتھوں سے ستانے میں بھی کوئی کسر نہ رکھی۔ دیوانہ بتایا شاعر کہا، کبھی جادوگر کا خطاب دیا۔ اور کبھی یوں کہا۔

" اے لوگو تم تو بس ایسے ہی شخص کے پیچھے چلے جا رہے ہو۔ جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

قرآن کے متعلق کہتے تھے :۔

یہ تو بس خالص جھوٹ ہے۔ جس کو اس نے گھڑ لیا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس کی گھڑت میں اس کی امداد کی ہے۔ آپ کے چہرے پر تھوکا گیا اور مٹی بھی ڈالی گئی۔ اور سجدہ میں آپ پر اونٹ کی آلائش بھی رکھدی گئی۔ اور آپ کو زہر بھی دیا گیا شعب ابی طالب میں تین سال قید بھی رکھا گیا۔ طائف والوں نے پتھر بھی برسائے آپ کے راستہ میں کوڑا کرکٹ اور دوسری تکلیف دہ چیزیں بھی ڈالی گئیں۔ آپ نے بھوک کا بھی تحمل کیا۔ پیاس بھی برداشت کی۔ آپ نے سب کچھ سہ کر دین کو بلند کر دکھایا۔ اور آپ صبر کی ایسی غیر متزلزل چٹان ثابت ہوئے کہ اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

۱۳ برس تک مکہ والوں کی ایذاؤں پر صبر کیا اور اسکے بعد جب ہجرت فرما گئے تو مدینہ میں منافقوں اور یہودیوں کی ایذائیں سہیں۔ اور جہاد اور غزوات کے لیے پیہم سفر کیے حتیٰ کہ احد میں آپ کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا۔ دندان مبارک شہید ہوئے۔ اور خود سر مبارک میں گولیاں۔ وغیرہ وغیرہ

پھر یہ کہ آپ کی ذات پر جو مصیبتیں تھیں۔ ان کے سوا یہ مستقل مصیبت تھی۔ کہ آپ کے اصحاب پر جو ظلم ڈھائے جاتے تھے۔ ان سے بھی آپ کی زندگی تلخ ہوتی تھی۔

عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ جب ابوطالب کی وفات ہوگئی تو خاندان قریش کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر مٹی پھینک دی جسے آپکی ایک صاحب زادی نے صاف کیا۔

منبت لازدی کا بیان ہے کہ میں نے یہ ماجرا خود دیکھا ہے کہ رسول خدا نے لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا۔

اے لوگو :۔

لا الہ الا اللہ کو مان لو۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

یہ سن کر کسی نے آپ کے چہرہ انور پر تھوک دیا۔ اور کسی نے گالیاں دیں۔ صبح سے لے کر آدھے دن تک یہی ہوتا رہا۔

ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے پاس حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بدبخت کافر جسکا نام عقبہ بن ابی حیط تھا۔ آپ کے قریب آیا اور آپ کی مبارک گردن میں اس نے اپنی چادر ڈال کر اس زور سے کھینچی کہ آپ کا گلا مبارک گھٹ گیا۔ اور آپ گھٹنوں کے بل گر گئے۔

یہ حال دیکھ کر لوگوں نے شور مچا دیا۔ اور یہ سمجھ لیا کہ آپ کو اس بدبخت نے شہید ہی کر دیا۔ آواز سن کر حضرت ابوبکر رض دوڑے ہوئے آئے اور اس بدبخت کو ہٹایا اور یوں فرمایا :۔

" بھلا تم ایک شخص کی جان کے لیے اپنے ہو۔ جسکا گناہ صرف یہ ہے کہ وہ یوں کہتا ہے :۔

" کہ میرا رب اللہ ہے "

عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اور مکہ کے بڑے بڑے سات کافر جن میں

ابوجہل، شیبہ، ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف تھے اور ان کے سوا دو کافر اور تھے جو وہیں موجود تھے جب آپ سجدہ میں گئے تو لمبا سجدہ کیا، آپ کو اس حال میں دیکھ کر ابوجہل نے کہا۔

تم میں سے کون ایسا کرے گا۔ جو فلاں قبیلہ کے اونٹوں کی لید (اور دوسری روایت میں ہے اوجھڑی) لا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالدیوے۔

یہ سن کر عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اس نے لیدھ لا کر آپ کے مبارک کاندھوں پر سجدہ کی حالت میں ڈالدی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں کھڑا یہ حال دیکھتا رہا۔ اور ذرا بھی نہ بول سکا۔ کیونکہ میں یہ سمجھ رہا تھا۔ کہ اس وقت میرا اور کوئی بھی حمائتی موجود نہیں ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کی خبر ہوگئی تو وہ تشریف لائیں اور آپ کے مبارک کاندھوں سے گندگی ہٹا کر کفار کو برا بھلا کہنے لگیں۔ اور انکی بات کا کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ سب سنتے رہے۔ جب حضرت فاطمہ رض نے وہ بوجھ آپ کے مبارک کاندھوں سے ہٹا دیا۔ تو آپ نے بڑے اطمینان سے اس طرح سر مبارک اٹھا کر نماز پوری فرمائی۔ جیسے اس سے پہلے پورا پورا سجدہ فرمایا کرتے تھے۔ نماز پڑھ کر آپ نے ان بدبختوں کے حق میں تین بار یوں دعا کی۔

" اے اللہ قریش کو سزا دے۔ عتبہ اور عقبہ اور ابی جہل اور شیبہ کی پکڑ فرما۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جب وہ بدبخت اپنی یہ کمینہ حرکت کر گزرے تو خوب ہنسے۔ اور ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گرے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی ؐ کی بد دعا قبول فرمائی اور بدر کی جنگ میں یہ سب مقتول ہوئے۔

ربیعۃ بن عبید الدیلی کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان شریف ابولہب عقبہ بن ابی معیط کے گھروں کے درمیان تھا۔ دشمنی سے لوگ آپ کے دروازے پر کوڑا کرکٹ اور گندی چیزیں ڈال دیا کرتے تھے۔ جب آپ مکان پر تشریف لیجاتے تو آپ ان سب چیزوں کو اپنی مبارک کمان سے ہٹاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔

" اے قریشیو! یہ تم نے پڑوس کا برا حق ادا کیا۔ تم پڑوس کا بھی لحاظ نہیں کرتے۔

غزوۂ خندق کے موقع پر تین روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے کچھ بھی نہ چکھا تھا۔ اور اسی بھوک کے عالم میں خندق کھود رہے تھے، خندق کھودتے ہوئے ایک سخت پتھر نکل آیا۔ جو کسی سے بھی نہ ٹوٹ سکا، لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ آپ نے خندق میں اتر کر بحمدہ تعالیٰ اسی بھوک کی حالت میں توڑ کر ریت

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132
ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE price paisse

ذکر و فکر

ملفوظات شیخ المشائخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت۔ اُدعُوا ربکم تضرعاً۔ الی آخرہا کو ظاہر پر محمول فرما کر یہ کہا ہے۔ کہ غیر اللہ سے سوال کرنے والا حد سے متجاوز ہونے والا ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے قلب کی روشنی ہو۔ جو اللہ کے لیے میرا کلام سن کر اس سے نفع اٹھائے۔ وہ بیشک دل کی روشنی ہے۔ ورنہ اس کی حاضری باعث کدورت ہوگی۔

ابراہیمؑ جب آگ سے نکلے اور آپ کے غلام اور مویشی وغیرہ بکثرت ہو گئے۔ تو ملک شام میں بہت سے دروازوں کا ایک گھر بنایا۔ اس کی قیمت دینے اور قوم کے گھر بنا دینے کے بعد وہیں رہ پڑے۔ اور مخلوق کی تربیت کو پسند فرمایا۔ خلت محبت کا نام ہے اور محبت وصلت کا سوال حال کی اقتدا کرنی چاہیئے یا مقال کی۔ شیخ رحمۃ نے جواب دیا۔ عوام کے مقال کی اقتدا چاہیئے۔ اور خواص کے حال کی۔ اے سائل تو کن لوگوں کے لائق ہے۔ مجھے اپنی نبض دکھا۔ تاکہ تجھے تیری حالت کے مطابق جگر دوں اور مرض کی شدت جانکر اسکا علاج کروں۔ پیغمبر علیہ السلام بیمار امتی کی عیادت کیا کرتے تھے۔ ہم اس سے منع کئے گئے ہیں۔ مگر تندرستوں کی عیادت اپنی ہمت سے کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے پاؤں تمہارے گھروں کی طرف چلتے اور ہمارے ہاتھ تمہارا مال لینے سے روکے گئے ہیں۔ ہم تو حال اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہیں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ بات ممکن ہے کہ ایک مرنے والا دس بیٹے چھوڑے اور وہ سب کے سب یکساں نیک بخت ہوں۔ باپ کے بعد سب نے برابر ترکہ بانٹ لیا۔ ان میں سے باپ کا گرشہ دل ایک کی جانب زیادہ تھا اور وہ سارا مال اسی کو دینا چاہتا۔ تقسیم ترکہ کے بعد تقدیر الٰہی سے ایک ایک کر کے سب مر گئے۔ اور سارا اسی ایک کے پاس آگیا۔ کیا اس میں کوئی عیب ہے الٰہی مخلوق اور نفس وہوے کو ہم سے روک دیے تو اس موقع پر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ تم جس دریا سے تیرتے ہو۔ اسی سے ڈرتے ہو۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا سے جاننے والے ہی ڈرا کرتے ہیں۔ انکا علم باعث خوف ہے۔ جب تو نے کسی چیز کی مضرت کو جان لیا تو اس سے ڈر اور پرہیز کر۔ موت ضروری امر ہے۔ اس کے لیے عمل کر۔ اے شخص نہ تیرے گھر کے لیے چھت ہے نہ بچوں کے لیے آٹا۔ اہل و عیال کے پاس نیچے اوپر کے کپڑے۔ جاڑا آگیا ہے سامان کر لے۔ بادشاہ آرہا ہے استقبال کر۔ شیر قریب ہے۔ اس سے بچ۔ اس شیر کا دوسرا نام موت ہے۔ نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یہ معنی ہیں کہ ہم تیرے مطیع ہیں۔ اور تجھے معبود یگانہ جانتے ہیں۔ تو خدا کو کب پائے گا۔ خالص عمل کس دن کرے گا۔ مخلوق و ریا و نفاق و عجب اور دوستوں کے متعلق زہد کب اختیار کرے گا۔ خدا کے آگے کس دن جھکے گا۔ جھکنا دل اور خلوت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ شہوت نفس رویت حق کے ساتھ مزاحم ہوتی ہے۔ تو بندہ اس کی رویت سے شرما کر شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔

جمعیت کی دعوت

جمعیت کی دعوت یہ ہے کہ اشتمامی اور جاعتوی اور گروہ بندیوں کے علیحدہ ہو کر خالص اسلام کے اصولوں پر تبلیغیوں کی کوششیں کی جائیں اور اس سلسلے میں اخلاص و دیانت کی واضح علامت یہ ہے، کہ اپنے افکار و عزائم کے بجائے اسلام کے لیے اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلا جائے۔ جو شخص یا گروہ سلف صالحین کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اسکی اسلام دوستی شک و شبہ سے خالی نہیں ہے۔

عصمت خدا کی غیرت ہے۔ یوسفؑ و زلیخا کے ساتھ خلوت میں گئے۔ غیرت آگئی۔ اکٹھے بھاگے۔

خدا خود فرماتا ہے۔ یہ اسلیے تھا کہ یوسفؑ سے برائیوں کو اور بے حیائیوں کو دفع کردے۔ وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔

تیری حالت یوسفؑ کی طرح کب بدلے گی۔ یوسفؑ جب خدا کے گھر میں عصمت کے پابند رہے۔ تو خدا نے قید خانہ میں ان سے موافقت کی اور خلوت میں عصمت عطا فرمائی۔

لوگو! اسی طرح خدا کے بندے بن جاؤ۔ یوسفؑ صدیق کی حالت خدا سے طلب کرو۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ واقعی سیر باطن کی سیر ہے۔ موسیٰؑ نے طور کی جانب آگ دیکھکر اپنی اہلیہ کو چھوڑا۔ ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی۔ ظاہری آنکھ سے آگ اور باطنی سے نور۔ ظاہری آنکھ سے مخلوق کو ملاحظہ کیا تھا۔ اور باطنی سے خالق کو۔

اپنی اہلیہ سے فرمایا تم یہیں ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ اس آگ نے ان کے دل کو کھینچ لیا اور بیوی بچہ سے بے پروا کر دیا۔ اس لیے فرمایا کہ تم ٹھیر جاؤ۔ میرے سامنے ایسے ہاتھ اور تقدیر کے ایسے زبردست آنکڑے آگئے ہیں۔ جو اہل اللہ کو ان کے اہل و عیال سے جدا کر دیا کرتے ہیں۔

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

صراط مستقیم

* زندگی کے مسائل حل کرنے کا راستہ صرف ایک اور صرف ایک ہی ہے ——

* اور وہ خدا پرستی اور خدا خوفی کا راستہ ہے

ایاک نعبد و ایاک نستعین

* ان افراد انسانی کے نقوش قدم پر چلتے رہنے کا راستہ ہے جن پر رب العالمین نے انعام فرمایا ——

صراط الذین انعمت علیہم

* ان بدبخت انسانوں کی پُر پیچ راہوں سے بچ کر چلنے کا راستہ ہے جو خدائے قادر و غالب کے غضب کا مورد بنے اور ضلالت کی وادیوں میں خود بھی بھٹکتے رہے اور دوسروں کو بھی بھٹکاتے رہے ——

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

—— پس خدا پرستی اور خدا خوفی کی "صراط مستقیم" کو پوری طرح اختیار کر لینے والا شخص ہی زندگی کے سنگین تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کر سکتا ہے۔

—— ایسا شخص اپنی ذات کے حقوق کی ادائیگی تک ہر حالت میں "عدل" کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے گا۔

—— اس کی نظروں میں اپنے اور پرائے غالب و مغلوب اور بلند و پست کا کوئی امتیاز اور کوئی فرق

(بقیہ آخری صفحہ پر)

جمعہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

درس قرآن وحدیث

انفاق کا حکم

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ

(پ ۲۲ سورہ سبا ع ۵)

اور جو چیز تم (راہ حق حکم الٰہی میں) خرچ کرو گے۔ سو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دے گا۔

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝

(پ ۳ سورہ بقرہ ع ۳۰)

اور (اے مسلمانو) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے نفعے کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے مگر رضا جوئی ذات پاک حق تعالیٰ کے اور نیز جو کچھ مال خرچ کرتے ہو۔ پس (اس کا ثواب) پورا پورا تم کو ملے گا۔ اور تمہارے لئے اس میں ذرا کمی نہ کی جائیگی۔

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

(پ ۳ سورہ بقرہ ع ۳۷)

اور جو مال تم خرچ کرو گے حق تعالیٰ کو اس کی اطلاع خوب ملے گی

رشک کا موقع

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ رشک کا موقع دو ہی چیزوں میں ہے۔ ایسے آدمی پر رشک آسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لٹائے اور ایسے آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ حکمت دے تو وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور سکھلائے (بخاری مسلم)

آدمی کا اپنا مال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فرمایا تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے۔ لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب کو اپنا مال محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال ہے جو پیچھے رکھا۔ (بخاری)

کھجور کا ٹکڑا بھی آگ سے بچا سکتا ہے

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فرمایا آگ سے بچو۔ کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر۔ (بخاری۔ مسلم)

خرچ کرنے سے مال میں برکت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والوں کو نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ بخیل کو تباہ اور برباد کر (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے خرچ کر تم پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ (بخاری مسلم)

اسلام کی بات

حضرت عبداللہ عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے۔ کہا ایک آدمی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام میں کون سی بات بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ (بخاری، مسلم)

فاضل چیز خرچ کر دو

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان سے روایت ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کر ڈالے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا، اور اگر تو اس کو بچا بچا کے رکھے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا اور اگر تو اس کو بچا بچا کے رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا اور بقدر ضرورت رکھنے پر تجھے کوئی ملامت نہ کریگا اور خرچ کی ابتدا اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے اور اوپر کا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم)

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقے نے کسی کا مال نہیں گھٹایا۔ جب بندہ کسی کی خطا معاف کر دیتا ہے۔ تو اللہ اس کی عزت زیادہ کر دیتا ہے اور جو اللہ کے لئے کسی کے سامنے تواضع اور فروتنی کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو بلند کر دیتا ہے (مسلم)

جو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا جائے وہ محفوظ ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا۔ میں نے ایک بکری ذبح کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ حصہ باقی ہے۔ میں نے کہا۔ ایک دست باقی ہے۔ آپ نے فرمایا، اس دست کے سوا سب باقی ہے۔ یعنی جو اللہ کے راستہ میں گیا وہ ہی محفوظ ہے اور جو کھایا گیا وہ گیا۔ (ترمذی)

سخاوت سے کشائش اور بخل سے تنگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ بخل کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے دو آدمی ہیں۔ ان کے بدن پر لوہے کی زرہیں ہیں ان کی ہنسلی کی ہڈی تک۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے نشان قدم کو مٹا دیتی ہے۔ اور بخل کرنے والا جب کسی چیز کے خرچ کا ارادہ نہیں کرتا تو زرہ کے حلقے اپنی جگہ لپٹ جاتے ہیں۔ وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے اور وہ کشادہ نہیں ہوتے۔ (بخاری مسلم)

بینک کی معرفت رقمیں نہ بھیجئے

جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام کا حساب کسی بینک میں کھلا ہوا نہیں ہے۔ نہ جمعیۃ اور ترجمان کے کسی کارکن کا حساب بینکوں میں ہے۔

اس لئے جمعیۃ اور ترجمان اسلام کی رقوم کسی بینک کی معرفت چیک، ڈرافٹ وغیرہ صورتوں میں ہرگز نہ بھیجئے۔

دفتر کو مجبوراً اس طرح کے آمدہ ڈرافٹ اور چیک وغیرہ بھیجنے والوں کو واپس کرنا پڑتے ہیں۔ اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ یہ اعلان ترجمان اسلام میں شائع کیا جا چکا ہے رقوم بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا دستی۔ (ناظم دفتر جمعیۃ و ترجمان اسلام)

وقت کی پکار

موجودہ دور ملت اسلامیہ کے لئے کئی حیثیتوں سے نہایت نازک اور ابتلا کا دور ہے۔

سب سے بڑا ابتلا تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں کے اندر ایسے افراد و گروہوں نے زبردست اثر و رسوخ بہم پہنچا لیا ہے، جو اسلام کی اصل حقیقتوں سے روگرداں اور اسلام کو اپنے ناپاک عزائم کا تختۂ مشق بنانے میں مصروف ہیں۔

فرنگی استیلاء کے آغاز میں پہلا وار ملت اسلامیہ کے تیرہ صدیوں کے متفقہ عقیدۂ ختم نبوت پر کیا گیا تھا اور پھر یکے بعد دیگرے مغربی تہذیب کے فروغ و تفوق، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار۔ اسوۂ اسلاف رحمہم اللہ سے اعراض، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت سے بغاوت اور علماء حق و اتقیائے امت کی مخالفت وغیرہ شکلوں میں پے در پے وار ملت کی روح اسلامی پر کئے جاتے رہے جبکہ ملت کا جسم سیاسی فرنگی استبداد کے مکمل نرغے میں آکر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا

کم و بیش سو سال تک فرنگیت کا حلقۂ قہر و جبر مسلمانان عالم کے گرد و پیش قائم رہا۔ اور ایسے افراد و گروہوں کو کھلی چھٹی ہی نہیں بلکہ فرنگی کی حوصلہ افزائی بھی حاصل رہی جو اسلامی عقائد و افکار کو مجروح و مسخ کرنے کے درپے تھے۔

فرنگی کے اس جابرانہ عہد میں علماء حق اور صوفیائے وقت نے اسلام کے خلاف اٹھنے والے تمام نظری و فکری فتنوں کا ہر ممکن قلع قمع کیا اور انہیں علماء و صوفیاء میں سے بعض اکابر نے سیاسی میدان میں بھی فرنگی استبداد کا تعاقب جاری رکھا حتیٰ کہ فرنگی اقتدار روبہ زوال ہوا اور دین حق کے شیدائیوں کو ڈھارس بندھی کہ تو آزاد عالم اسلام میں خدا کی کتاب، رسول کی سنت اور صحابہؓ و اسلاف کے طریق کا غلغلہ پھر سے بلند ہو جائے گا۔ عہد فرنگی کے تمام فتنے نیست و نابود کر دیئے جائیں گے۔

لیکن ہزار حسرت و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو فتنے فرنگی کے عہد میں عمر طفلی سے آگے نہ بڑھ سکے تھے وہ آج بالغ و جواں ہو کر پوری ملت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اب عالم اسلام اس وقت تین اطراف سے براہ راست خطرات کی زد میں ہے

★ ایک تو ہر مسلمان ملک کے پہلو میں ایک نہ ایک ایسی طاقت فرنگی نے جنم دے کر پروان چڑھا رکھی ہے، جو جارحانہ عزائم کے ساتھ مسلمان ملکوں کو ہدف بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ عربوں کے پہلو میں اسرائیل، پاکستان کے پہلو میں ہندو بھارت اور ترکی کے پہلو میں یونانی قبرص اس کی پُر خطر مثالیں ہیں۔

★ دوسرے اکثر مسلم ملکوں میں ان گروہوں و افراد کے ہاتھوں میں زمام کار اور وسائل معیشت آئے ہوئے ہیں جو ذہنی و اخلاقی اعتبار سے اپنے دین سے دور اور اپنے عوام سے بالاتر رہنے کا طرز زندگی اختیار کر چکے ہیں

★ تیسرے مسلمان ملکوں میں چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل پر اختلافات کی شدت کے علاوہ ان نام نہاد مسلمان فرقوں گروہوں و تحریکوں کے جال پھیلے ہوئے ہیں جو امت مسلمہ کا رشتہ نہ صرف وقت کے اکابر دین سے کاٹ دینا چاہتے ہیں، بلکہ سلف حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ تک سے انہیں دور کر دینے کے درپے ہیں۔

پاکستان جس کی تحریکی و تخلیقی حیثیت اول و آخر اسلامیت کے بلند بانگ دعووں کی رہین منت ہے اور جسے درحقیقت اس عام ابتلاء کے دور میں اسلام کا حقیقی نمایندہ بن کر کھڑا ہونا چاہیئے تھا، موجودہ تحریفی فتنوں کی سب سے بڑی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

چنانچہ ان مذکورہ فتنوں کے تغلب سے اسلام و مسلمانوں کو بچانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ وہ تمام طاقتیں جو کتاب و سنت پر یقین رکھتی ہیں، صحابہ کرام اور ائمہ و محدثین کی تعبیرات دین کو تسلیم کرتی ہیں، سلف صالحین کی حقانیت کی علی الاعلان معترف ہیں۔ اقامت دین کے لئے علماء حق کی رہنمائی کو لازمی جانتی ہیں اور جن کا رشتہ ان مشائخ عظام و اولیائے کرام کے سلسلوں سے وابستہ ہے، جنہوں نے ماضی قریب میں فرنگی کی ظالمانہ و مکارانہ دست برد سے دین و ملت کی حفاظت کا جانگسل فریضہ انجام دیا، وہ طاقتیں اپنی صلاحیتیں، اپنی قوت عمل اور اپنی کوششیں دین کو موجودہ فتنوں کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک مرکز پر جمع کر دیں۔

اب وقت غفلت و تساہل کا نہیں رہا ہے۔ سیلاب گھروں کے دروازوں تک آ پہنچا ہے اور ضرورت ہے کہ فوراً سیلاب کو روکنے کے لئے مضبوط حصار و بند باندھنے میں متحدہ طاقت و عمل سے کام لیا جائے۔

اس وقت پاکستان ہی وہ مرکز امید ہے، جسے اسلامیان عالم اپنے دین و مذہب اور اپنی تاریخی عظمت کا نمایندہ و مظہر قرار دے سکتے ہیں۔

پاکستان کے قیام سے مسلمانوں کی اسلامی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا ہے۔ یہ باب اسی وقت روشن و تابناک ہو سکتا ہے۔ جب اُسے پوری طرح اسلام کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔

اور یہ فریضہ صرف دینی طاقتیں ہی مل کر سرانجام دے سکتی ہیں مسلمانان پاکستان کے لئے ایک دینی مرکز اور ایک دینی قیادت وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور پکار ہے۔

(کمال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۱۰

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل لاہور

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا ـــــ ترسیل زر کا پتہ: ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

سامراجیوں کا نیا ہتھکنڈا

سامراجی طاقتیں اپنے عزائم بروئے کار لانے کے لئے کیسی کیسی گہری چالیں چلتی رہتی ہیں۔ بالخصوص مسلمان ملکوں اور عربوں کے خلاف ان کی شرانگیزیاں کیسے کیسے روپ دھار کر سامنے آتی ہیں۔ اس کی تازہ مثال مصر کے سابق فوجی سربراہ مرحوم مارشل عامر کے نام سے منسوب وہ جعلی وصیت نامہ ہے جو حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

یہ گویا مصر اور اس کے صدر جمال عبدالناصر کے خلاف عربوں اور مسلمان ملکوں کے عوام میں بدظنی پھیلانے کی ایک گہری نفسیاتی چال ہے۔ اسے خاص طور پر ٹھیک اس واقعہ کے فوراً بعد پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ چند ہی قبل صدر ناصر نے ایک جلسہ عام میں اور مصری افواج کے ایک فوجی اجتماع میں اسرائیل اور سامراجیت کے خلاف مصر کی جدید تیاریوں اور اپنے مضبوط ارادوں کا اظہار کیا۔ نیز اقوام متحدہ کے نمائندہ کی ہر اس کوشش کو رد کر دیا جس کی رو سے اسرائیل کو ایک فریق تسلیم کر کے متحدہ عرب جمہوریہ کو مفاہمت بلکہ بعض خاص رعایتوں تک کی پیشکش کی گئی تھی۔

مرحوم عامر سے منسوب اس جعلی وصیت کی اشاعت سے مسلمان عوام کو گمراہ کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے مسلمان عوام اب اس کا شکار نہیں ہو سکیں گے۔ یہ تو ممکن ہے کہ سامراجی گماشتے اور پانچویں کالم والے اس جعلی وصیت نامہ کو مختلف رنگ و روپ پڑھا کر مسلمان عوام کو تھوڑی دیر کے لئے حیران و پریشان کر لیں۔ لیکن اب سامراجیت اور یہودیت کے خلاف عربوں میں بھی اور دوسرے ملکوں کے مسلمان عوام میں بھی جو نفرت و حقارت پیدا ہو چکی ہے اسے کسی طرح ان یہودہ افسانہ سازیوں اور شرانگیزیوں سے دبایا نہیں جا سکتا۔

اور نہ مسلمان عوام اس قسم کے جعلی ہتھکنڈوں سے اب دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ چال بعد از وقت سوجھی ہے اگر مرحوم عامر کی وفات کے چند دن بعد اسے ہوا دی جاتی تو شاید کچھ عرصہ کے لئے رائے عامہ کو گمراہ کر دیا جاتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کی کامیابی اور عربوں بالخصوص مصر کی شکست کا جو عالمگیر ڈھنڈورا پیٹا گیا تھا اس سے یہ امید تھی کہ صدر ناصر کو مرعوب اور رام کر لیا جائے گا۔ اس لئے مرحوم عامر کی موت کے کافی عرصہ بعد تک یہ چال نہ سوجھی۔ لیکن اب جبکہ مصر نے اقوام متحدہ کے ایلچی کو صاف صاف جواب دے دیا۔ اور اپنے مجاہدانہ عزم و ارادے کا اعلان کر دیا تو ضرورت محسوس ہوئی، کہ پھر صدر ناصر کے خلاف بدظنی کی مہم چلائی جائے۔

چنانچہ بڑے ہی پراسرار طریقہ پر ۹ مارچ ۶۸ء کے ..... اخبارات میں نمایاں اور مفصل طور پر اسے شائع کر دیا گیا، اتنا مفصل کہ خود پاکستان کی کوئی خبر اتنی اہمیت سے تفصیل سے شائع نہیں کی جاتی۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان عوام اسے سامراجیوں کی احمقانہ چال سے زیادہ وقعت نہیں دینے کے لئے تیار نہیں۔

(ک)

مرکزی اجلاس اور کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس

۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء

بروز

جمعہ، ہفتہ، اتوار

جمعیۃ کے مرکزی دفتر لاہور میں منعقد ہو رہا ہے

اجلاس کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں

مرکزی مجلس عمومی کے لئے مشرقی پاکستان کے معزز نمائندگان کے نام درج ذیل ہیں:۔

مغربی پاکستان کے نمائندگان کے نام ۸ مارچ ۶۸ء کے ترجمان اسلام میں شائع ہو چکے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے نمائندوں کے نام و پتے

(۱) مولانا شیخ عبدالکریم صاحب صدر جمعیۃ
لکھی بھانشا۔ سلہٹ

(۲) مولانا اشرف علی صاحب۔ بشونا تھ سلہٹ

(۳) مولانا لطف الرحمٰن صاحب ساکن برونا

(۴) مولانا شفیق اسحاق صاحب

(۵) مولانا ریاست علی صاحب

(۶) مولانا محی الدین خان صاحب دفتر جمعیۃ ڈھاکہ

(۷) مولانا عبدالجبار صاحب "

(۸) مولانا شمس الدین صاحب "

(۹) مولانا عارف ربانی صاحب ساکن کاکنی۔ پوسٹ
وادرا۔ یمن سنگھ

(۱۰) مولانا جلال الدین قریشی صاحب
پروفیسر نصیر آباد کالج یمن سنگھ

(۱۱) شیخ عبداللطیف صاحب خان جہان علی روڈ کھلنا

(۱۲) مولانا ممتاز الدین صاحب مدرسہ سات قاسمیہ
پوسٹ ناظر پور۔ برسیال

(۱۳) مولانا اسحاق صاحب

(۱۴) مولانا نعمان صاحب مدرسہ مظاہر العلوم
ہرچکتائی۔ چاٹگام

(۱۵) مولانا ادریس صاحب ساکن سنتوشی پور
سندیپ چاٹگام

(۱۶) مولانا شمس الحق صاحب گوہر ڈانگہ۔ پوسٹ خادم الاسلام
فرید پور۔

(۱۷) مولانا معتصم باللہ صاحب محدث کاتلاسنین عالیہ
مدرسہ پوسٹ

(۱۸) مولانا عبدالرحمٰن صاحب مفتی مدرسہ قاسم العلوم بوگرا

(۱۹) مولانا عبدالحق صاحب خطیب پورانا مسجد چانپور۔ کملا

(۲۰) مولانا شیخ دلاور حسین۔ محدث مدرسہ دارالعلوم بروڑا۔ کملا

(محمد عبدالجبار ۳۔ مولانا شوکت علی روڈ ڈھاکہ ۱۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا ارشاد

جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس جو ۳، ۴، ۵ مئی کو منعقد ہوگی اور جس کے لئے عنقریب لاہور میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی جائے گی تمام جماعتیں اور وابستگان جمعیۃ اس اجلاس کو ہر طرح کامیاب کرانے کے لئے ہر طرح کا تعاون کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دیں اور دنیا کو بتا دیں کہ علماء حق اور نام لیوا یان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک زندہ ہیں اسلام زندہ رہے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ امت کی رہنمائی کے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

(مولانا) غلام غوث (صاحب) ہزاروی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

Scanned with CamScanner

ہمیں اپنے خدا پر اور اپنے مذہب پر مکمل بھروسہ ہے

ہم موت سے نہیں ڈرتے

صدر ناصر کا مومنانہ و مجاہدانہ اعلان

صدر ناصر نے گذشتہ ماہ سے عوامی جلسوں اور فوجی اجتماعات میں تقریروں کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے ذیل اقتباسات ان میں سے ایک حالیہ تقریر کے ہی ہیں جو ۱۴ مارچ ۱۹۶۹ء کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

صدر ناصر کی تقریر کے ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جون کے بعد سے اب تک امریکی سامراج کی دوڑ دھوپ کیا رہی ہے۔ اور وہ عربوں بالخصوص مصر پر کس طرح کے سیاسی دباؤ ڈال کر اسرائیل کی گذشتہ جارحیتوں کو مستقل کامیابی کی صورت میں تبدیل کرنے کے درپے رہا۔

لیکن جب مصر کی طرف سے اسے صاف صاف جواب مل گیا ہے۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کا نمائندہ بھی صدر ناصر کو مرعوب اور رام کرنے میں ناکام ہو کر واپس چلا گیا تو اسرائیل و سامراجی حلقوں میں کتنی مایوسی پھیل گئی ہے۔ جس کا اظہار اس بوکھلاہٹ اور اوچھے ہتھکنڈے سے ہوتا ہے جو چند یوم قبل عامر یوم سے منسوب ایک جعلی وصیت نامہ کی عالمگیر تشہیر و اشاعت کی صورت میں سامنے آیا ہے اور جسے ہمارے پاکستان کے بعض اخبارات نے اپنی سامراج دوستی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے پوری تفصیل و سنسنی خیزی کے ساتھ شائع کرنا ضروری خیال کیا۔

ابھی کچھ دن پہلے سامراجیوں نے یہ عالمگیر پروپیگنڈا کیا تھا کہ صدر ناصر اسرائیل سے براہ راست گفتگو اور فیصلہ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب مصر کی طرف سے اس کی تردید ہو گئی، اقوام متحدہ کے نمائندے کو مصر نے کورا جواب دے دیا، اور صدر ناصر نے عام جلسوں اور فوجی اجتماعات میں واشگاف طور پر اپنے مجاہدانہ عزائم اور فیصلہ کن جنگ کی تیاریوں کا اعلان کرنا شروع کر دیا تو سامراجی بوکھلا کر مذکورہ جعلی وصیت نامے کی تشہیر سے عرب اور مسلمان ملکوں کی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے اوچھے وار پر اتر آئے۔ امید ہے کہ امریکہ کی خفیہ سرپرستی میں پلنے والے طفلے اس جعلی وصیت نامے کو کافی عرصہ تک خوب اچھالیں گے۔

لیکن انشاء اللہ اسلام کے بہی خواہ کا یہ ناپاک منصوبہ بھی کامیاب نہیں ہوگا۔

اب ذیل میں صدر ناصر کی تقریر کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔ (ک)

قاہرہ ۱۳ مارچ (اپ پ) متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عرب سربراہوں کی کانفرنس جلد از جلد منعقد کی جائے۔ کیونکہ اسرائیلی جارحیت کے نشانات مٹانے کے لئے حتمی فیصلہ کرنا اشد ضروری ہو گیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ عرب اتحاد پہلے کبھی اس قدر ضروری اور فوری اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ جس قدر اب ہے۔ صدر ناصر گذشتہ روز نہر سویز کے مغربی کنارے پر متعین متحدہ عرب جمہوریہ کے فوجی دستوں سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ سال نومبر میں عرب سربراہوں کی کانفرنس بھی ہم نے ہی طلب کی تھی تاکہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جا سکے۔ اب بھی میرا یقین ہے کہ ایسی کانفرنس جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کی جائے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ تمام عالم عرب کی پوشیدہ صلاحیتوں کو سیاسی، فوجی اور اخلاقی طور پر بروئے کار لایا جائے۔ کیونکہ ہمیں جس فیصلہ کن جنگ کا انتظار ہے وہ عرب قوم کی تقدیر کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرے گی

امریکہ کی عرب دشمن روش

صدر ناصر نے الزام لگایا کہ امریکہ نے اسرائیل کو اقوام متحدہ میں اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہر طرح سے امداد دی ہے۔ امریکہ نے اقوام متحدہ پر دباؤ ڈالا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سلامتی کونسل نے ایک غیر واضح قرارداد منظور کر دی۔ جس میں اس ضرورت کی وضاحت نہیں کی گئی کہ اسرائیل کی فوجوں کو جون کی جنگ سے پہلے کی سرحدوں پر واپس جانا چاہیئے۔ صدر ناصر نے کہا۔ ہم نے اس قرارداد کو مسترد نہیں کیا۔ لیکن یہ قرارداد ناکافی ہے۔ اس کے ساتھ ایسی کوششیں بھی جاری ہیں۔ جن کے ذریعہ امریکہ ہمیں ختم کر دینا چاہتا ہے۔ امریکہ ہماری پوزیشن ایسی بنا دینا چاہتا ہے کہ ہم اسرائیل کی شرائط کے سامنے جھک جائیں اور اسرائیل کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیں۔

آپ نے کہا۔ اب سلامتی کونسل کی قرارداد کا معاملہ نہیں رہا۔ ان کا مقصد بالکل واضح ہے۔ امریکہ عربوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے۔ لیکن ہم ان قراردادوں کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ ہم اپنی طاقت بڑھائیں گے اور اسی طرح مزاحمت جاری رکھیں گے جس طرح ہم جون سے کر رہے ہیں۔ صدر ناصر نے الزام لگایا کہ اسرائیل نے ابھی تک سلامتی کونسل کی قرارداد [illegible] کا اعلان نہیں کیا۔

صدر نے کہا۔ ہمیں عربوں اور اسرائیل کے تنازعہ کے سیاسی اصلیہ کے بارے میں زیادہ واضح ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنی فوجی تیاری جاری رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ہمیں کوئی یقین ہوگا کہ ہم اپنے علاقے واپس لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کے علاوہ سیاسی مذاکرات کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

صدر ناصر نے مزید کہا کہ ہمیں جون کی جنگ کو اتفاقی جنگ تسلیم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ تمام فوجوں کو فوج کشی کا سامنا کرنا چاہیئے۔ سب سے اہم بات فوج کو فوج کشی کو فتح میں تبدیل کرنا چاہیئے۔

صدر ناصر نے فوجیوں سے کہا۔ ہمیں جدید ترین اسلحہ حاصل کرنا چاہیئے۔ انہیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں پوری طرح مہارت حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنی جنگ میں اسی طرح برتری حاصل کر سکیں گے۔ جس طرح نوجوان مصری طیارہ ساز ہوا بازی میں برتری حاصل کر رہے ہیں اور جس کی ایئر فیلڈ مصر میں ہی واقع ہے۔

آپ نے کہا ہم اپنی تاریخ کے بڑے نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ فوجیوں کا کام بڑا اہم اور مشکل ہے۔ اور ساری قوم کی توقعات انہی سے وابستہ ہیں۔ صدر ناصر نے اسرائیلیہ کی ایک بات میں تقسیم فوجیوں سے کہا کہ مصر کے لوگوں کو سینائی کے علاقہ میں اسرائیلی فوجوں کی موجودگی کا بڑا صدمہ ہے یہ فوجیوں کا فرض ہے کہ وہ ان کے اس صدمہ کا ازالہ کریں۔

صدر نے کہا اسلحہ فوجوں کے بجٹ میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور فوجی ضرورتوں کو تمام امور پر فوقیت دی جا رہی ہے۔

آئندہ جنگ فیصلہ کن ہوگی

آپ نے کہا۔ میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ہی روسی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے پر زور دیا تھا تاکہ ہم روسی اسلحہ کا استعمال اور ان کے فوائد کا مناسب سیکھ سکیں صرف اپنی برتری کا یقین کر لینے کے بعد ہم اپنے اہم امور سے متعلق کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آئندہ جنگ کی صورت میں یا تو ہم فتح یاب ہوں گے یا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔

صدر ناصر نے طلبا کے حالیہ مظاہروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اندرون ملک محاذ نہایت مستحکم ہے۔ گو بعض انقلاب دشمن عناصر طلبا کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان انقلاب دشمن عناصر کا قلع قمع ضروری ہے۔ جو کہ مقصد اسرائیلی عزائم سے مختلف نہیں

صدر ناصر نے مزید کہا کہ آج ہمارے نزدیک آزادی کا مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں کہ مقبوضہ عرب علاقوں کو آزاد کرایا جائے اور اسی مقصد کے لئے ہم دن رات کام کر رہے ہیں۔

ہمیں اپنے خدا اور اپنے مذہب پر پورا بھروسہ ہے

صدر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ موت کا ایک دن معین ہے۔ اس سے پہلے کوئی بھی نہیں مر سکتا۔ ہمیں خدائے بزرگ و برتر، اپنے مذہب، اپنے اصولوں اور اپنی اقدار پر پورا بھروسہ ہے۔

(ماخوذ نوائے وقت لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۶۹ء)

شہادتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

• ماہ ذوالحجہ ہر سال جہاں حج بیت اللہ کی برکتوں اور سعادتوں کی خوش بختیاں اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے عظیم ترین واقعہ قربانی کی یادگار خوشیاں اپنے ساتھ لاتا ہے۔

• وہاں امت مسلمہ کے لئے حزن و غم کے اس المناک ترین سانحۂ کبریٰ کی تلخ تر یاد بھی ساتھ لاتا ہے۔ جس کی کوئی نظیر امتوں اور نوع بشری کی اگلی و پچھلی تاریخوں میں نہیں ملتی۔

• ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کے دن خیر الامت کے منتخبہ و متفقہ امیر، زمرۂ سابقون الاولون کے جلیل القدر فرد، عظیم صحابی رسول خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز داماد اپنے وقت کے اور آنے والے دور کے سب سے بڑے متقی اور پاکباز انسان مشرق و مغرب میں لاکھوں مربع میل پر پھیلی ہوئی مملکت اسلامیہ کے عظیم ترین سربراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عین جوار رسول اور مدینۃ النبی میں قصر خلافت کے اندر دن دہاڑے سازشیوں اور ظالموں کے ہاتھوں بے دردانہ اور بے رحمانہ طور پر بھوکے اور پیاسے شہید کر دیئے گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

• چشم فلک نے ایسی قیامت صغریٰ آفرینش کائنات سے تا ایں دم نہیں دیکھی۔

• انسانی تاریخ اپنے دامن میں ایسے بیش بہا ایثار و قربانی کی کوئی مثال نہیں رکھتی۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح وقت کے سب سے بلند اقتدار پر فائز ہونے اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز اور طاقت رکھنے کے باوجود صرف خون ملت کی حرمت اور امت مسلمہ کی وحدت کو محفوظ و برقرار رکھنے کے لئے ہر نوع کی جوابی یا انتقامی کارروائیوں سے احتراز کرتے ہوئے نہایت اولوالعزمانہ طور پر اپنی جان شیریں ہنستے ہوئے اور دعائیں دیتے ہوئے ظالموں کے ہاتھوں حوالۂ اجل کر دی ہو۔

• کاش امت مسلمہ اس سانحۂ کبریٰ کی جو انسانی احترام و آبرو قائم رکھنے کا بے مثال اور فخر انسانیت واقعہ تھا، اس طرح یاد منانی کہ دوسری امتیں اور اقوام اس سے احترام آدمیت کا سبق حاصل کرتیں اور خود امت مسلمہ کے گریبان کا وہ چاک رفو ہو سکتا جو خون عثمان رضی کے بعد سے اب تک تار تار چلا آ رہا ہے۔

• لیکن آہ بدبختانہ ستم کوشی اور سپاس ناگذاری کی اس سے بدتر مثال بھی شاید کہیں نہیں ملے گی کہ امت مسلمہ اور نوع انسانی کے اس عظیم ترین محسن کو خراج عقیدت و عظمت پیش کرنے کے بجائے اسلام کا نام لینے والے بعض سفاک دل اور تیرہ دماغ مدعیان علم و تحقیق اپنی شوخ و سنگ تحریروں کے ذریعہ نہ صرف اس سانحۂ عظمیٰ کی اہمیت ختم کرنا اور گھٹانا چاہتے ہیں بلکہ دنیا و عقبیٰ کے اس مظلوم ترین انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے سچے جانشین اور مسلمانوں کے محترم سردار کو نعوذ باللہ اس انجام تک پہنچنے کا سزاوار گرداننے کی شوخ چشمانہ جسارت بھی کرتے ہیں اور جن سازشیوں و ظالموں نے خلافت راشدہ کے مقدس منصب کو پامال کر کے خلیفۂ اسلام کے مقدس خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے، اور امت مسلمہ کو خلافت راشدہ کی نعمت عظمیٰ سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دینے کی سعی کی۔ ان ظالموں اور سازشیوں کو روح اسلام سے قریب تر ثابت کر رہے ہیں۔

• آہ! تاریخ انسانی اور تاریخ اسلامی کے اس سب سے بڑے خون ناحق پر پردہ ڈالنے کی سعی مذموم آج بھی کیسے کیسے نام نہاد علمی و تحقیقی حیلے تراش رہی ہے۔

• لیکن مظلوم کے خون کو چھپا کر کوئی ظالم آج تک سرخرو نہیں ہوا۔

• خون عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی اور انسانی تاریخ کا سب سے بڑا مظلوم خون ہے۔

• اس کی شہیدانہ عظمتیں ہرگز کم نہیں کی جا سکتیں۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام آں ...

(کمال)

سائیگون ۱۵ مارچ - امریکی حکام نے آج سائیگون میں بتایا کہ ویت نام کی جنگ میں شمالی ویت کانگ کے ہاتھوں مجموعی طور پر امریکہ کے ۳۴۸۷ ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے ہیں

چیدہ چیدہ خبریں

سائیگان کا محاصرہ

سائیگان ۱۵ مارچ - شمالی ویٹ نام کی تین ڈویژن فوج نے دارالحکومت سائیگان کا محاصرہ کر کے مورچے لگا دیئے ہیں شہر کے مضافات میں جنگ تیز ہو گئی ہے۔

افریقی قوم پرستوں کو فوراً رہا کیا جائے

اقوام متحدہ ۱۵ مارچ سلامتی کونسل نے جنوبی افریقہ کو ہدایت کی ہے کہ فوری طور پر ان ۳۳ افریقی قوم پرستوں کو رہا کر دے جنہیں ۹ فروری کو مبینہ دہشت انگیزی کے الزام میں سزا دی گئی ہے۔ سلامتی کونسل کے اجلاس میں سات افریقی ایشیائی اور لاطینی ملکوں کی طرف سے جنوبی افریقہ کے خلاف پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

تمام عرب افواج کو ایک کر دیا جائے، عراق کی تجویز

بغداد ۱۵ مارچ ریڈیو بغداد کی اطلاع کے مطابق عراق کے وزیر مملکت بریگیڈیر فیصل شرحان عارف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیلی عرب چھاپہ ماروں کو کچلنے کے بہانے ایک اور بڑی جنگ بہت جلد شروع کرنے والا ہے۔ انہوں نے عربوں کو مشورہ دیا کہ وہ تمام عرب ملکوں کی فوجوں کی ایک یونین بنائیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ عرب مقبوضہ علاقوں سے اسرائیل کو نکال باہر کرنے اور متوقع حملہ کو پسپا کرنے کے لئے متحدہ عرب فوجی کمان کا قیام بہت ضروری ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسرائیل بہت بڑا حملہ کرے گا۔ بریگیڈیر عارف نے یہ بھی بتایا کہ عرب فلسطینی چھاپہ مار مقبوضہ عرب علاقوں سے ہی اپنی کارروائی کرتے ہیں۔ ان پر کسی بھی عرب حکومت کا اختیار نہیں ہے اور وہ اپنے دفاع کے جائز حق کو استعمال کر رہے ہیں۔ اسٹار نے بیروت سے خبر دی ہے کہ عرب رہنماؤں، خاص طور پر صدر ناصر کی حالیہ تقریروں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ وہ دنیائے عرب کو اسرائیل کے خلاف جنگ کے نئے دور کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ آج کل عرب ممالک مشرق وسطیٰ کے فوجی تصفیے کی زیادہ حمایت کر رہے ہیں۔ نہر سویز کے کنارے تعینات فوج سے خطاب کرتے ہوئے صدر ناصر نے جو تقریر کی تھی۔ اس کا تمام عرب ملکوں میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ بغداد کے اخبارات نے لکھا ہے کہ اب عام بندی شروع ہونی چاہیئے اور بیروت کے اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آزادی فلسطین کی راہ پر پیشقدمی شروع ہونے والی ہے۔ عرب جمہوریہ کے اخبار المحرر نے لکھا ہے کہ ملک میں جوانوں کو اب حملہ کی تربیت دی جا رہی ہے۔ چنانچہ نئی جنگ فیصلہ کن ہو گی۔ ایک روسی خبر ایجنسی نووستی کی اس خبر کو عرب اخبارات نے بہت نمایاں طور پر شائع کیا ہے کہ اسرائیل عراق کے اہم علاقوں پر اچانک فضائی حملے کی تیاری کر رہا ہے اور وہ شام و عرب جمہوریہ پر بھی ایک نیا حملہ کرے گا۔

گیا دورِ سرمایہ داری گیا

ہانگ کانگ ۱۵ مارچ - چین نے آج پیش گوئی کی ہے کہ موجودہ بین الاقوامی بحران زر مغربی مالیاتی نظام کو ہمیشہ کے لئے ڈوبے گا۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ سونے کا بحران سرمایہ دارانہ مالیاتی نظام پر بجلی کی طرح کوند رہا ہے۔ ڈالر تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اور کسی لمحہ یہ بجلی مغربی مالیاتی نظام کے پورے ڈھانچے کو جلا کر تباہ کر دے گی۔

مودودی صاحب زرمبادلہ کے قانون کی خلاف ورزی کرینگے

لاہور ۱۵ مارچ۔ چیف جسٹس وحید الدین احمد اور مسٹر جسٹس فضل غنی خاں پر مشتمل ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ کے روبرو مرکزی حکومت کے ہوم سیکرٹری مسٹر اے بی اعوان نے آج مودودی صاحب کی رٹ درخواست کے سلسلہ میں بیان حلفی داخل کیا۔ جس میں الزام عاید کیا گیا ہے کہ مودودی صاحب کے بیرون ملک جانے کے نتیجہ میں امکان ہے کہ انہیں غیر ممالک سے روپیہ ملے گا۔ جسے وہ قانون زرمبادلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان لائینگے

(نوائے وقت ۱۶ مارچ ۶۸ء)

Scanned with CamScanner

مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی کا مناظرہ

حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اہلسنت حضرات کا عقیدہ ہے کہ چاروں مذہب حق ہیں۔ جس کی پیروی کی جائے نجات ہو جائے گی۔ کوئی حنفی یہ نہیں کہتا کہ شافعی مذہب غلط ہے یا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فلاں مسئلہ غلط کہا ہے۔ ہر مقلد یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے امام مقتدیٰ کی تحقیق اقرب الی الصواب ہے اور اس کے حق ہونے کا ظن غالب ہے۔ اور کتاب وسنت کے زیادہ مطابق ہونے کی وجہ سے اس کی پیروی کی جاتی ہے جیسے کہ عوام جس عالم کو بڑا عالم اور متقی سمجھتے ہیں۔ اسی سے دریافت کر کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

ایسے علماء کے لئے بھی جو خود کتاب وسنت سے احکام کا استنباط نہیں کر سکتے اس کے بغیر چارہ نہیں کہ وہ اسلاف میں سے کسی کی پیروی کریں۔ لیکن اس کی اجازت کسی طرح نہیں دی جا سکتی کہ وہ کسی ایک بزرگ کی پیروی کر کے دوسروں پر کیچڑ اچھالیں یا فروعی مسائل میں الجھا کر امت کے وقار و اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی احمقانہ کوشش کریں۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اہلحدیث کہلانے والے دوست جہاں جاتے ہیں یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ کسی مقتدی کی نماز سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نہیں ہوتی اور تراویح بیس نہیں بلکہ آٹھ ہیں۔ اور اس طرح کے فروعی مسائل اچھال کر شاید وہ عوام پر اپنی عالمانہ شان کا رعب قائم کرنا چاہتے ہوں۔ حالانکہ اس طرح وہ کروڑوں مسلمانوں کی نمازیں باطل ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹ کر سوئے ہوئے فتنوں کو جگاتے رہتے ہیں۔

اس ملک میں تقریباً ۹۹ فیصدی مسلمان حنفی ہیں، اور حنفی علماء کو مجبور ہو کر ان باتوں کا جواب دینا پڑتا ہے۔ اس طرح کبھی کبھار بعض عوام کے لئے عوام پر پھبتیاں اڑانے کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

آج کل مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی نے راولپنڈی جا کر یہ فتنہ جگایا ہے اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو مناظرہ کا چیلنج دے کر تاریخ بھی خود ہی مقرر کر دی ہے پھر افسوسناک امر یہ ہے کہ سوال وجواب میں حدود سے تجاوز شروع کر دیا گیا ہے۔

اس سے شہہ پا کر کسی بدباطن شخص نے ایک گمنام اشتہار شائع کر کے علماء حق کے خلاف بڑی بکواس کا اظہار کیا ہے۔ اس اشتہار میں بلغتہ الحیران پر بھی چھینٹیں ڈالی ہیں اور علماء کو دھمکی بھی دی ہے۔ اگر یہ حرکت کسی مودودیے کی نہیں بلکہ حضرات غیر مقلدین کی ہی ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ اس طرح یہ حضرات امت کی توجہ مہمات مسائل سے موڑ کر مخالفین اسلام کے لئے تخریب کا میدان صاف کر رہے ہیں اور پردہ زنگاری کے پیچھے کوئی دشمن اسلام ہاتھ کام کر رہا ہے۔ باقی رہا فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ تو نہ آج تک غیر مقلدین حضرات علماء احناف کا قطعی فیصلہ کن جواب دے سکے ہیں اور نہ آئندہ دے سکیں گے۔

مولانا غلام اللہ خاں صاحب سے مسائل میں اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کے علم کا بھی انکار کرنا محض جہالت ہے۔ ہمارے خیال میں روپڑی صاحب اور مودودی صاحب دونوں ہی مولانا غلام اللہ خاں صاحب کے مقابلہ میں کوئی بلند حیثیت نہیں رکھتے۔

ہم نے اس گمنام مجہول النسب اشتہار کی بکواس اور تخویف وتہدید کو پڑھ کر مجبوراً یہ سطریں لکھی ہیں۔ اگر یہ حضرات اس سلسلہ کو طول دینے کے ذمہ دار ان کے لئے نقصان کا موجب ہوگا۔ غنیمت ہے کہ ان کے بعض دوست خطوط لکھ صلح کی کوشش کر رہے ہیں

صلح بہرحال نہایت مبارک بات ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ غیر مقلد حضرات اعلان کر دیں کہ وہ آئندہ اس قسم کی باتیں نہیں کہیں گے کہ مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔ یوں اپنے عمل میں وہ آزاد ہیں۔ مگر دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے ان کو احتراز کرنا چاہئے۔

راولپنڈی ۱۵ مارچ۔ صدر ایوب نے مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس سجاد احمد جان کے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کی منظوری

جناب کمشنر صاحب راولپنڈی ڈویژن

اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

گذشتہ عید الفطر کی تقریب کے سلسلہ میں جناب ایل، کے خالد صاحب (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی) کی طرف سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا کہ کیوں نہ آپ کی تقریر پر ضلع راولپنڈی میں پابندی لگا دی جائے۔ مولانا نے اس کا تحریری جواب ۳۰ جنوری ۶۸ء کو داخل کر دیا۔ جس کے بعد محترم سٹی مجسٹریٹ صاحب راولپنڈی نے مولانا کو بتایا کہ آپ کو جناب کمشنر صاحب، راولپنڈی کے پاس جانا ہے۔ چنانچہ ۱۳ مارچ ۶۸ء کو مولانا صاحب بہ معیت سٹی مجسٹریٹ صاحب، موصوف کمشنر صاحب سے ان کی کوٹھی پر ملے۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ جناب کمشنر صاحب نے مولانا کی تقریر کے بعض حصوں کا ذکر کر کے سرکاری فرائض اور مشکلات کا ذکر کیا۔ جو اس طرح پیدا ہو سکتی ہیں۔

تعجب ہے کہ کمشنر صاحب نے تقریر کے اندر بعض ایسی باتوں کا ذکر بھی فرمایا جو کسی طرح مولانا کی تقریر کا جزو نہیں ہو سکتیں۔ جس سے اس گمان کو تقویت ہوتی ہے کہ رپورٹوں میں بعض غلط کاروں کا دخل ہوتا ہے۔ مولانا کے توجہ دلانے پر کمشنر صاحب نے فرمایا کہ میں رپورٹ کے سلسلے میں بھی احتیاط و ذمہ داری کی ہدایت کروں گا۔

بہرحال کمشنر صاحب نے ملاقات اور گفتگو میں علم دوستی اور خوش اخلاقی کا ثبوت دیا

(رپورٹ از راولپنڈی)

آئندہ شمارہ سے ملاحظہ فرمائیے

(۱) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا ایک معرکتہ الآراء مقالہ جس میں مولوی محمد یوسف صاحب اکوڑہ خٹک کی تازہ کتاب "..... جائزہ" کی گمراہ کن غلط بیانیوں کی وضاحت و رد میں لکھا گیا ہے۔

(۲) حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بیش قیمت علمی و تاریخی مضمون "تجدید بد سبابیت" کی مزید اقساط جو اب دفتر میں موصول ہو گئی ہیں۔

اطلاع

احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام و ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام، کچھ عرصہ کے لئے سندھ و کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

وہ اس سفر میں حیدر آباد، شکار پور، سکھر، رحیم یار خاں، خان پور وغیرہ بھی جائیں گے اور ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت (اضافہ خریداری، بقایا جات کی وصولی اور مقامی جمعیتوں کے دفتری امور کے سلسلے میں کارکنان جمعیۃ اور ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات سے بھی ملاقات کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد حنیف

دفتر ترجمان اسلام و مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور

تجدید ثبات

جلد اول کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے اعلان کے بعد خریدار حضرات آرڈر روانہ فرمائیں۔

اس سے پہلے تعمیل آرڈر سے معذوری ہے

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

★ یکم ربیع ۱۳۸۸ھ کو سرگودھا کی تمام مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے ایک قرارداد کے ذریعہ ایم اے فاروقی اور دیگر مرزائیوں کو جج پر جانے کی اجازت دینے پر حکومت پاکستان اور سعودی عرب کی حکومت سے شدید احتجاج کیا گیا۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ مرزائیوں کو چونکہ ملت اسلامیہ اسلام سے خارج قرار دے چکی ہے۔ اور پھر چونکہ ملت اسلامیہ کے جذبات کو پامال کرتے ہوئے ان کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے اجازت دی گئی قرارداد میں سعودی عرب کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو حرمین شریفین میں داخل ہونے سے روکا جائے اور ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے۔

(محمد صادق ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

★ ۲۹ فروری ۱۳۸۸ھ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) حکومت سعودیہ کو یہ تار دیا جائے کہ حجاز مقدس میں قادیانی فرقہ کے داخلہ کو بند کیا جائے۔

(۲) اور اسی قسم کا خط بذریعہ رجسٹری سفیر سعودی حکومت متعینہ کراچی پاکستان کو بھی لکھا جائے۔

(۳) سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ حجاز مقدس میں ٹیلی ویژن اور سینما وغیرہ کے ذریعہ مغربی کی لعنتی تہذیب کو رائج ہونے کے خلاف انتظام صادر کرے۔

طے ہوا کہ ہر مہینہ کی آخری تاریخ کو جمعیۃ علماء اسلام سے ماہانہ میٹنگ ہوگی اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ میں ہفتہ وار درس کا انتظام بھی ہوگا۔ مقامی مالی فنڈ کے لئے ماہانہ چندہ بھی لکھ لیا گیا۔

(محمد اشرف ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ)

★ جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹھل نو ضلع سبکیب آباد میں میٹنگ ہوئی۔ حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے تقریر فرمائی۔ درج ذیل تشکیل ہوئی

امیر۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب خطیب جامع مسجد ٹھل نو۔

نائب امیر۱۔ حضرت مولانا حضور الدین صاحب مدرس مدرسہ مظہر الحق ٹھل

نائب امیر۲۔ شیخ محمد صاحب سرکی۔

ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر محمد امین شاہ صاحب

نائب ناظم۱۔ حاجی محمد صالح صاحب

نائب ناظم۲۔ محمد خاں کھوسہ

سالار۔ صوفی گل محمد صاحب

خازن۔ صوفی در محمد صاحب

جمعہ کی نماز سے پہلے بھی حضرت مبلغ ڈویژن نے تقریر فرمائی۔ جس میں عائلی قانون اور خاندانی منصوبہ بندی کی تردید کی۔

(حضور الدین مدرس، مدرسہ مظہر الحق ٹھل نو)

★ حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی (ایڈیشنل) ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کو لودھراں شہر تشریف لے گئے۔ ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں درس قرآن دیا اور درس کے بعد جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

یکم ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ کو کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ تشریف لے گئے۔ مدرسہ مظاہر العلوم کے جلسہ پر عام خطاب ہوا اور بعد نماز مغرب خصوصی اجلاس طلب کیا۔ جس میں بیان فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے جانی و مالی تعاون کریں۔ اور فرمایا کہ اسلام صحیح طور پر علماء ہی جانتے ہیں اور علماء ہی اس کے وارث ہیں۔ اس لئے علماء کی جماعت سے تعاون فرمائیں۔ کیونکہ ہر آدمی اس کے پاس جاتا ہے جو جس فن کا ماہر ہو۔

۳۔ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ کو ساہیوال تشریف لے گئے بعد نماز عصر جمعیۃ کا اجلاس بلایا گیا۔ زیر صدارت حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ اور جمعیۃ شہر ساہیوال کی تشکیل کی گئی اور تمام ارکان جمعیۃ نے جانی و مالی تعاون کا وعدہ فرمایا۔ (اجلاس اکاڈمہ بینالہ خورد و عارف والا۔ دیپالپور۔ چیچہ وطنی کے حضرات شریک تھے۔

(محمد سعید ناظم جمعیۃ علماء اسلام
ملتان ڈویژن)

★ ۲۹ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے سامنے ٹیلی ویژن لگانے اور مکہ معظمہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کے مدرسے میں "بدر کبریٰ" کا ڈرامہ کھیلے جانے کی اطلاع پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

منیجر چیف الیکشن کمشنر این۔ اے فاروقی (مرزائی) کے داخلہ حرمین کی اجازت پر حکومت پاکستان و سعودی عرب دونوں سے احتجاج کیا گیا۔

(عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر)

★ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل کے نام اعلیٰ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے عبدالرؤف صاحب گل امام اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب بانی کی معیت میں ۲۲ تا ۲۷ فروری علاقہ جٹاتر تحصیل ٹانک کا دورہ کیا۔ خصوصی اور عمومی اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کی اہمیت اور ملکی حالات سے عوام کو روشناس کیا۔ توران کے ایک عظیم الشان اجتماع سے جو کہ مولانا عبدالرؤف صاحب گل امام کی صدارت میں منعقد ہوا اطراف کے کثیر التعداد مسلمانوں نے شرکت کی۔ معززین ٹانک کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد رضا صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک نے ایک مدلل تقریر کی۔ اور جماعت کی مضبوطی کے لئے شہر میں محلہ وار کمیٹیاں بنانے کی بنیاد رکھی گئی۔

ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مولانا فتح خاں صاحب اور مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب نے پرجوش تقریریں کیں۔ اور اطراف کے مسلمانوں نے جوق در جوق شمولیت کی۔ نیز اس دورہ میں مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے۔

انتخاب شہر گل امام

سرپرست	مولانا عبدالرؤف صاحب مہتمم مدرسہ شرف المدارس
امیر اعلیٰ	مولانا عبدالحمید صاحب خطیب جامع مسجد گل امام
نائب امیر	حاجی صاحبداد صاحب بزاز
ناظم اعلیٰ	حاجی جہاں خاں صاحب
نائب ناظم	منشی نعمت اللہ صاحب
خازن	پردل صاحب بزاز

توران

امیر	ملک عمر حیات صاحب
نائب امیر۱	حاجی سید غلام ہادی شاہ صاحب
نائب امیر۲	ملک محمد یعقوب صاحب
ناظم اعلیٰ	جناب قریشی غلام حسین صاحب
نائب ناظم	عبدالحکیم خانصاحب
خازن	مولوی عبدالحلیم صاحب

مشیرف و نورچڑی

سرپرست	سید قاری غلام احمد شاہ صاحب
امیر	ملک جان محمد صاحب
نائب امیر۱	ملک غلام قادر صاحب نورچڑی
نائب امیر۲	ملک محمد اکرم صاحب
ناظم اعلیٰ	ملک محمد جان صاحب دوکاندار
نائب ناظم۱	ملک محمد جان صاحب
نائب ناظم۲	ملک عبدالرحمن صاحب
خازن	ملک سونا خاں صاحب دوکاندار

نیز ہر تنظیم کے لئے معززین شہر میں سے ایک شوریٰ کا انتخاب ہوا۔ جو ہر بیس دن کے بعد ایک اجلاس منعقد کر کے ملکی اور ملی حالات پر غور کرے گی۔ نیز ترجمان اسلام کے پرچے بھی جاری کرائے گئے۔

عبدالعزیز غفرلہٗ
نجم المدارس کلاچی۔

عالمی حالات

تبصرہ و تجزیہ

احمد حسین کمال

اس وقت دنیا بھر میں جہاں جہاں سیاسی بے چینی اور فوجی تصادم کے خطرات پائے جاتے ہیں ان تمام گتھیوں کے حالات میں براہ راست یا بالواسطہ امریکی سامراج کا ہاتھ ضرور کارفرما ہے۔

آج سے دس سال پہلے تک زبردست پروپیگنڈے کے طفیل یہ تصور عام تھا کہ جن ملکوں میں تخریبی واقعات اور راتوں رات انقلابات برپا ہو جاتے ہیں وہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

متعدد نو آزاد ملکوں نے کمیونسٹ خطرے اور اندیشے میں مبتلا ہو کر اپنی سیاسی و اقتصادی قسمت امریکہ کے ہاتھوں میں سونپ دی۔

بہت سی سیاسی اور مذہبی انقلاب و تغیر کی داعی جماعتوں نے بھی اشتراکیت سے خوفزدہ ہو کر امریکہ کی دوستی اور سرپرستی کو ضروری قرار دیا

لیکن گذشتہ دس سال سے یکے بعد دیگرے سیاسی اور فوجی سطح پر مختلف ملکوں میں جو تغیرات رونما ہوئے اور ان کے پوست کندہ حالات سامنے آئے تو پتہ چلا کہ یہ سب کچھ تو امریکی سامراج کے اشارے اور اس کی مداخلت سے عمل میں آیا ہے۔ بدنام زمانہ سی، آئی اے جو امریکہ کا خفیہ سرکاری ادارہ ہے، اپنی عالمی شر انگیز کارروائیوں کے لئے ساری دنیا میں متعارف ہو چکا ہے

حالات و واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ امریکی سامراج نے دنیا بھر پر اپنی اقتصادی اجارہ داری اور سیاسی و فوجی سیادت قائم کرنے کے لئے جو چالیں اختیار کیں، ان میں پہلی چال تو آزاد ملکوں میں اشتراکیت کے وضعی خوفناک تصور کو ہوا دے کر عوام کو خوفزدہ بنانا اور حکمرانوں کو موہوم انجام بد سے ڈرانا تھا۔

دوسری چال ہر نو آزاد ملکوں کو صنعتی ترقی کے جال میں الجھا کر زرعی معیشت کی ترقی سے غافل کر دینا تھا، تاکہ قلت خوراک سے عام قحط کی سی حالت پیدا ہو جائے اور وہ ملک خوراک تک کے معاملہ میں امریکی سامراج کے محتاج بن جائیں۔

تیسری چال نو آزاد ملکوں کے درمیان بعض ایسے علاقائی سنگین مسائل کھڑے کر دینا تھا۔ جن سے ہمسایہ ملک ہر وقت ایک دوسرے سے برسرپیکار رہیں۔

چوتھی چال نو آزاد ملکوں میں ایسے فوجی نظام کو مستحکم بنانا تھا۔ جو ہمیشہ امریکی سامراج کے فوجی ساز و سامان اور جنگی ٹیکنیک کا دست نگر ہو۔

پانچویں چال ان ملکوں میں آئے دن اقتدار کی تبدیلیوں سے ایسے غیر مستحکم حالات پیدا کر دینا تھا، جس سے ہر ملک کے عوام اپنے حال و مستقبل سے مایوس رہیں

اب یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ جن ملکوں میں فوجی انقلابات آئے۔ ان میں سے بیشتر امریکی سامراج کی ملی بھگت کا نتیجہ تھے۔

جن ملکوں میں سیاسی آویزشوں نے خطرناک حد تک سر اٹھایا، ان آویزشوں کا بیج بھی امریکی سامراج کی خفیہ مشینری نے بویا۔

حتیٰ کہ اب امریکی سامراج مشرق وسطیٰ سے جنوبی و شمالی ویتنام تک اور صحرائے مراقش سے ساحل آسٹریلیا تک اپنا اقتصادی و فوجی تسلط اور سیاسی تفوق کو قائم کرنے کے لئے کھل کر میدان میں آ گیا ہے۔

امریکہ کی موجودہ جانسن حکومت کے عالمی سیادت کے منصوبے اب ڈھکے چھپے نہیں رہے ہیں۔

ویٹ نام میں اس کے علانیہ جارحانہ و متشددانہ اقدامات کا دنیا تماشہ دیکھ رہی ہے۔

کوریا میں اس کی کارروائیاں نظروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں عربوں کے مفادات کو پامال کرنے اور پامال کرانے کی اس کی منصوبہ بندیاں سب پر ظاہر ہو چکی ہیں۔

اقوام متحدہ اور تحفظ کونسل کو اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کرنا اس کا معمول بن چکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکی سامراج مشرقی قوموں کے لئے اس وقت ایک ایسا عذاب بن گیا ہے۔ جس سے ان قوموں کی آزادی ان کے لئے مصیبت ثابت ہو رہی ہے

امریکی سامراج کی اس غلط پالیسی نے مشرق کی نو آزاد قوموں کو دھکیل دھکیل کر اشتراکیت کے آغوش تک پہنچایا ہے۔

ان کے سامنے اس کے سوا کوئی متبادل اور باعزت راہ نہیں رہی ہے کہ وہ اپنی اقتصادی، فنی اور فوجی ضروریات کی تکمیل کے لئے اشتراکی بلاک اور روس و چین کی طرف رجوع کریں۔

یہ قومیں ایک آزاد، غیر جانبدارانہ اور اشتراکیت کے اثرات سے محفوظ پالیسی اسی وقت اختیار کر سکتی تھیں جب انہیں امریکہ کی بے غرض اور ہمدردانہ معاونت حاصل ہوتی۔ ان کے داخلی و خارجی مسائل میں امریکہ مداخلت نہ کرتا۔

ایک قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہ دیتا اپنی پسندیدہ کسی حکومت کو دوسری حکومت کے لئے وبال جان و خطرہ نہ بننے دیتا۔

مشرقی قوموں کے انقلابات و تغیرات میں قطعاً غیر جانبدار رہتا۔

اگر امریکہ اس طرح کی مداخلتوں سے باز رہتا، تو مشرق کی نو آزاد قوموں کو کیا پڑی تھی کہ وہ اشتراکی قوتوں کی طرف مائل ہوتیں۔

انہوں نے آزادی حاصل اس لئے کی تھی کہ اپنی اپنی قومی روایات ..... اور مذہبی اساس پر اپنی تعمیر نو کریں گے۔

لیکن اب جبکہ اس علاقہ کی سیاسی صورت حال ہی نہیں بلکہ فوجی، انتظامی، اقتصادی، اخلاقی و معاشرتی غرضیکہ ہر نوع کی اجتماعی حالت مسلسل امریکی مداخلتوں سے نہایت ناقص و ابتر ہو گئی ہے۔ ان قوموں کو کوئی دوسری راہ اس کے سوا نہیں سوجھ رہی کہ وہ اپنی کمزوریاں دور کرنے کے لئے اشتراکی بلاک کی طرف نظر ڈالیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں موجود نظریاتی قوت پر کوئی قوم بھی اپنے آپ کو مضبوط و محفوظ نہیں بنا سکتی اور سائنس و ٹیکنالوجی کے بنیادی وسائل و ذرائع یا امریکی سامراج اور اس کے اتحادیوں کے پاس ہیں، یا روس اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے قبضہ میں ہیں۔

اور امریکہ کا استعماری طرز عمل انہیں مجبور کر رہا ہے کہ وہ اس کی مدمقابل طاقت کا سہارا پکڑیں۔

مشرقی قوموں کا یہ ردعمل تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اب امریکہ کی استعمارانہ پالیسی ہر جگہ ایک ایسے موڑ پر آ گئی ہے کہ یا تو وہ تیسری عالمگیر جنگ کی بھٹی میں تمام دنیا کو جھونک کر اپنے استعماری غرور کی ساکھ بچانے کی کوشش کرے ورنہ اس کے لئے مشرقی ملکوں میں سوائے نفرت و بیزاری کے کوئی احترام باقی نہیں رہ گیا۔

اس کے گماشتوں اور ایجنٹوں کی طرف سے اشتراکیت کے غلبہ کے اندیشوں کا واویلا بھی ان ملکوں میں اپنا وزن کھو چکا ہے۔

ان بدلتے ہوئے رجحانات کے وقت اگر مسلمانوں نے اسلام کی اس نظریاتی حیثیت کا عملی ثبوت مہیا کر دیا جس نے ماضی میں بندہ و آقا کی تمیز اٹھا کر انسانیت کے فساد کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی تو یقیناً امریکی استعمار سے نجات حاصل کرنے کے بعد وہ اقوام مشرق کو اسلامی رہنمائی کے نئے دور سے روشناس کر سکیں گے، اور اشتراکیت کی فکری اساس کو اسلامی عقائد کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیں گے۔

عالمی حالات کا نیا موڑ اسلام کے لئے ساز گار بھی بن سکتا ہے اور ناساز گار بھی۔ لیکن اس کا انحصار صرف اور صرف مسلمانوں کے اس مجموعی طرز عمل پر ہے، جسے وہ امریکی سامراج کے موجودہ عزائم کے سلسلے میں اختیار کرتے ہیں۔ وہ اسلام کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترین نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں یا سامراج کی فریب کاریوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

نیشنل عوامی پارٹی کا انتشار

آخر نیشنل عوامی پارٹی دو ٹکڑوں میں بٹ ہی گئی۔ ان دو ٹکڑوں کو موافق و مخالف خواہ رجعت پسندوں اور ترقی پسندوں کا نام دیں۔ خواہ دایاں بازو اور بایاں بازو کہیں خواہ روس نواز اور چین نواز سے تعبیر کریں۔ مگر حقیقت صرف یہ ہے کہ یہ کوٹھی نشینوں اور جھونپڑہ مکینوں کا فرق و تفاوت ہے جس نے بالآخر انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

انسانی تاریخ کا یہ سب سے بڑا المیہ رہا ہے کہ اصحاب دولت و ثروت نے کبھی بھی آخر تک غریب طبقوں کا ساتھ نہیں دیا۔

نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ قسم کی جماعتیں تو صرف محدود دنیاوی معاملات کے تغیر کا پروگرام رکھتی ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کی دعوتیں اور مذہبی و اخلاقی انقلاب کی تحریکیں جو دنیا اور آخرت کی فلاح و بہبود کے جامع پروگرام کی حامل ہوتی ہیں۔ اصحاب دولت ان کے اندر بھی اپنے امتیاز پسندانہ رویہ کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔

اولاً تو وہ ان دعوتوں اور تحریکوں کو بزور مٹانے کا جتن کرتے ہیں۔ جب مٹا نے نہیں پاتے تو ان میں منافقانہ شمولیت کرتے ہیں۔ پھر انہیں اپنے عزائم کے مطابق استعمال کرنے لگتے ہیں اور جب غریب عوام احتجاج و اختلاف کے اظہار پر مجبور ہو جاتے ہیں تو یہ بندگان اغراض اس دعوت و تحریک کو سبوتاج کرنے میں لگ پڑتے ہیں اور ہر میدان میں ناکام ہونے کے بعد اپنی علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لیتے ہیں۔

پاک و ہند کی تاریخ میں یہ المیہ اس سے زیادہ سنگین صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہاں کی بیشتر تحریکیں و تنظیمیں عوام کے اندر سے اٹھنے کے بجائے زیادہ تر چند بنگلہ نشینوں کے فارغ اوقات کے مشاغل کی حیثیت سے نمودار ہوئی ہیں۔

اوپر کے چند طبقوں کی باہمی سیاسی آویزشیں و مفاد پرستانہ کشمکشیں، مذہب و سیاست اور معاشرت و معیشت کی بعض بین الاقوامی تحریکات کا نام و نمود اختیار کر کے عوام کے سامنے آ جاتی ہیں ..... خوشنما و بلند بانگ دعووں اور نعروں کو پیش کر کے غریب و مخلص عوام کے جذبات و احتیاجات سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور جب کوئی فیصلہ کن وقت آتا ہے اور غریب و مخلص عوام کے مفادات کے غلبہ کا خطرہ نمودار ہونے لگتا ہے، تو یہ نمائشی پسند اہل ثروت افراد کسی نہ کسی بہانے عوام سے علیحدہ ہو کر نیا کھڑاگ رچانا شروع کر دیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں یہ مختصر مرحوم مسلم لیگ کا ہوا۔ جناح لیگ کا ہوا۔ عوامی لیگ کا ہوا، مشرقی پاکستان کے متحدہ محاذ کا ہوا اور اب نیشنل عوامی پارٹی کا ہو رہا ہے۔

عجیب ماجرا ہے کہ یہاں اغراض پرستوں نے اپنے مفادات کے لئے اسلام کا نام اخلاق کا نام، عوام کا نام بھی استعمال کیا اور اب سوشلزم کا نام بھی استعمال کرنے پر اتر آئے ہیں۔ دین و دنیا کے خسارہ کا یہ کیسا ہولناک کھیل ہے جو ہنوز کھیلا چلا جا رہا ہے۔ کاش ان سب کو صحیح اسلام کی رسی مضبوطی سے پکڑنے کی توفیق حاصل ہوتی۔

مودودی جماعت سے علیحدہ ہونے والوں کی تنظیم جدید

طویل خاموشی کے بعد مودودی صاحب کی جماعت سے علیحدہ ہونے والے صف اول کے افراد نے ایک نئی تنظیم کی تشکیل کا آغاز کر دیا ہے۔

اس نئی تنظیم کے سلسلے میں ابتدائی تفصیلات ماہنامہ میثاق لاہور کے شمارہ ستمبر و اکتوبر میں شائع ہوئی تھیں۔

میثاق کے اس شمارہ میں اس جدید تنظیم کے مقصد و منشاء کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے اور جو قرارداد مقاصد تنظیم کی اساس کے طور پر شائع کی گئی ہے۔ اس پر ہم ابھی اپنی رائے و تبصرہ کو محفوظ رکھتے ہیں اور ان کی اس خواہش پر کہ

"ہم واقعتاً تمام دینی عناصر خصوصاً علماء کرام کے تعاون کی شدید احتیاج محسوس کرتے ہیں"۔

(میثاق۔ ستمبر، اکتوبر ۶۷ء صفحہ ۶۴)

احوال و وقائع

مختلف سیاسی و غیر سیاسی

اطمینان کا اظہار کرتے ہیں، بشرطیکہ تعاون کی یہ شدید احتیاج محسوس ہونے تک ہی بس ہو کر نہ رہ جائے۔

اس تنظیم کے لائحہ عمل کی جو وضاحت میثاق کے ان صفحات میں کی گئی ہے، ان پر عملدرآمد کا معاملہ تو تمام تر اصحاب تنظیم کے ہی غور و فکر کا حصہ ہے۔ باہر والے تو صرف یہ دیکھیں گے کہ یہ جدید تنظیم جس کے بانیان سابق میں مودودی صاحب کی جماعت کا ایک غالب حصہ تھے آیا صرف اس تصور کی ہی حامل ہے، جس کا اظہار جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب "تحریک جماعت اسلامی" میں کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ جماعت اسلامی ابتدا سے قیام پاکستان تک تو صحیح نظریات اور طریق کار پر عمل پیرا تھی۔ لیکن اس کے بعد مودودی صاحب کے خیالات میں تغیر آتا گیا اور ابتدا کی طے شدہ پالیسی سے ہٹ کر وہ دوسری راہوں پر پڑ گئے۔ یہ شبہ خاص طور پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ان جملوں سے پیدا ہوتا ہے جو انہوں نے میثاق کے اس شمارہ میں خواہ ذاتی حیثیت سے ہی سہی مودودی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ اگر رجعت کر کے اس چھوڑی ہوئی منزل سے سفر کا آغاز کرنا ہے اور قیام پاکستان سے پہلے کی پالیسی کو زندہ کرنا مقصود ہے تو یقین رکھئے انتشار کا وہ مرحلہ آپ کی اس تنظیم کو بھی کسی نہ کسی مقام پر پیش آ جائے گا، جس کا رونا آپ اپنی سابقہ محبوب جماعت کے لئے کر رہے ہیں۔

یا یہ کہ نئی تنظیم اس پوری ترتیب کو مضر سمجھ کر اپنی ابتدا کر رہی ہے۔ جس پر جماعت اسلامی کا ہیکل پہلے دن کھڑا کیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو یہ ایک حقیقت پسندانہ طرز عمل ہوگا لیکن اس صورت میں نئی تنظیم کی استواری و راست روی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے ان تمام غلط تصورات و نظریات کی پوری طرح بیخ کنی کرے جو جماعت اسلامی کے اندر جدید تنظیم کے بانیان کے دور اشتراک میں اور اس کے بعد مودودی صاحب کے فکری اثرات سے نشو و نما پاتے رہے۔ یہ ان پر ویسے بھی اسلام کا ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی ان پر فرض چلی آ رہی ہے۔ اس لئے کہ مودودی صاحب کے متجددانہ خیالات کی نشر و اشاعت میں ان کا بھی پندرہ بیس سال تک حصہ رہا ہے اور ان کی دس سال کی خاموشی نے اسے زیادہ وسیع گہرا اور پیچیدہ تر بنا دیا ہے۔

کسی بھی ایسی تنظیم کو جو دین و ملت کے ہمہ گیر کام کی خدمت کا بیڑا اٹھاتی ہے، ایک اور خطرہ سے خبردار رہنا بھی ضروری ہے، اور وہ خطرہ بعض بیرونی اثرات کی غیر محسوس آمیزش کا ہے۔ ملکی، غیر ملکی اور بین الاقوامی مفاد پرست عناصر اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے جو عوام کے مادی و فکری استحصال پر مبنی ہوتے ہیں، ہر تنظیم و تحریک کو بڑے ہی معصومانہ اور نامعلوم انداز میں اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں۔ جس کا راز آخر وقت تک بھی فاش نہیں ہو پاتا۔ یہ جو جماعتوں کے نظریات اور اعمال میں ایک مرحلہ پر پہنچ کر فرق پیدا ہو جایا کرتا ہے، اور پرانی راہ چھوڑ کر نئے راستوں پر اس کے قدم اٹھنے لگتے ہیں تو اکثر حالات میں اس کا سبب مذکورہ بالا عناصر کے اثرات کی ہی کرشمہ سازی ہوتی ہے ہم اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر ایسی بہت سی مثالیں دور حاضر کی متعدد جماعتوں کے بارے میں پیش کر سکتے ہیں۔ جو اگرچہ کسی اعلیٰ دینی مقصد کے نام پر قائم کی گئیں۔ لیکن وہ مفاد پرست عناصر کا آلہ کار تھیں یا بعد میں بن گئیں۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے جب سہروردی مرحوم کے ساتھ ربط و ضبط پیدا کیا۔ جب غلاف کعبہ کے جلوسوں اور نمائشوں کے چکر چلائے۔ جب صحابہ کرام کی دیانت و امانت کو مجروح کرنے کے لئے سلسلہ مضامین تحریر کرنا شروع کئے۔ جب عورت کی سربراہی کو جائز ٹھہرایا۔ جب عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر مصر اور اس کے

جماعتوں کا جائزہ

احمد حسین کمال

صدر جمال عبدالناصر کو خصوصی طور پر ہدف تنقید و ملامت بنانے کی مہم جاری کی وغیرہ وغیرہ تو یہ تمام امور صرف اس لئے ہی صدور میں نہیں آگئے تھے کہ مودودی صاحب اپنے پچھلے نظریات و جماعتی کردار سے منحرف ہوگئے ہیں بلکہ یہاں ان تمام معاملات میں صاف صاف ان بیرونی اثرات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو پس پردہ اور دور سے اثر انداز ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

فی الحال یہ چند مخلصانہ سطور اگر جدید تنظیم کے داعیان پر گراں نہ گذریں تو بطور تمہید تبصرے کے غور و فکر کے لئے پیش خدمت ہیں۔

پی، ڈی، ایم (حزب اختلاف) کی رفتار

"تحریک جمہوریت" کے اکابر نے حال ہی میں مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔ مودودی صاحب جو راولپنڈی میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں وجع مفاصل کی شکایت کے عذر سے لاہور تا راولپنڈی کا سفر نہ کر سکے تھے آخر میں ڈھاکہ گئے۔

خیال تھا کہ مشرقی پاکستان کے حالات کا جائزہ لے کر یہ حضرات اپنے جماعتی پروگرام کی تفصیل کا اعلان کر دینگے۔ بالخصوص انتخاب میں حصہ لینے یا نہ لینے اور صدارتی انتخاب لڑنے یا نہ لڑنے کا کوئی فیصلہ کر لیں گے۔

لیکن ان حضرات کی خاموش واپسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی پاکستان کا یہ دورہ فی الحال حسب توقع کامیاب نہیں رہا، اور ابھی کچھ معاملات ایسے باقی ہیں۔ جن کا باہمی تصفیہ نہیں ہو سکا ہے۔

دراصل تحریک جمہوریت کی تمام تر نظر اس طرف ہے کہ مشرقی پاکستان میں اس کے لئے انتخابی کامیابی کے کتنے مواقع ہیں۔ مغربی پاکستان کے حالات مختلف ہیں۔ یہاں ابھی تک ایسا عنصر غالب و حاوی ہے۔ جن کے خیالات بہرحال غالب اقتدار سے وابستہ رہتے ہیں اور وہ حزب اختلاف کے پروگرام کی پارآوری میں زبردست رکاوٹیں کھڑی کرنے کی پوزیشن میں ہے۔

حزب اختلاف عوام اور دینی طبقات سے براہ راست ربط و ضبط بڑھا کر تحریک کو کامیاب بنانے کی تو قائل ہے نہیں۔ وہ مختلف عناصر کے گٹھ جوڑ کو ہی کارگر حربہ سمجھتی ہے۔ اس صورت میں مغربی پاکستان میں اسے اپنی کامیابی زیادہ متوقع نہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس میں شامل بعض افراد سرے سے انتخابات میں حصہ لینے کو ہی صحیح قرار نہیں دے رہے۔

حزب اختلاف میں جو لوگ انتخابات میں حصہ لینے کو ضروری بتا رہے ہیں، وہ مشرقی پاکستان کے حالات کی بہ امیدی پر ہی اپنے ساتھیوں کو انتخاب میں حصہ لینے کی ضرورت باور کرا سکتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کا یہ دورہ ان حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہی تھا۔ مگر خاموش واپسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی تک تردد و تذبذب کی کیفیت دور نہیں ہوئی ہے۔

حزب اقتدار

اصحاب اقتدار کا موجودہ گروہ جسے کنونشن لیگ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آنیوالے انتخابات میں اپنی جگہ بنانے کی تگ و دو میں لگا ہوا ہے۔ کنونشن لیگ کی عوامی حیثیت کے حالات ہوں اور پی ڈی نظام کی رشوت موجود نہ ہو تو یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ چند افراد کے سوا پورے ملک میں کنونشن لیگ کا کوئی امیدوار کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

کنونشن لیگ نے باوجود اقتدار پر ہونے کے گذشتہ ۵ سال کے اندر عوامی زندگی اور عوامی خدمت کا کوئی ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ جن کاموں کو وہ اپنے امتیاز کے طور پر پیش کر لیتی ہے۔ اس کا کریڈٹ ذاتی طور پر صرف موجودہ صدر کو ہی پہنچ سکتا ہے خود اس کا دامن وزارتوں کے لئے دوڑ دھوپ اور دوستی مفادات کے حصول کی جدوجہد سے رنگین ہونے کے سوا اپنے اندر کچھ نہیں رکھتا۔

حالانکہ اس وقت ملک میں جو حالات رونما ہیں، عوام کو زندگی کے مختلف دوائر میں جن مشکلات سے سابقہ پڑا ہوا ہے۔ مذہبی اور اقتصادی معاملات میں عوام جس مایوسی کا روز بروز شکار ہو رہے ہیں ان کے رفع و ازالہ کی کامیاب جدوجہد حزب اقتدار کے افراد کر سکتے تھے، لیکن اس کے برعکس یہ حضرات عوام کی مشکلات و مایوسیوں میں بالعموم اضافہ کا ہی موجب ثابت ہوئے ہیں۔

حزب اقتدار کی کامیابی کا واحد سہارا ماضی میں بھی اقتدار کا اثر و رسوخ رہا ہے مستقبل میں بھی وہ اسی اثر و رسوخ پر اپنی امیدوں کے قلعے تعمیر کریں گے۔

بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی

بھٹو صاحب پنجاب کا دورہ کر کے سندھ واپس گئے اور وہاں بھی انہوں نے بعض مقامات کے دورے کئے۔

بھٹو صاحب کے ان دوروں نے اکثر جگہوں پر اچھی خاصی عوامی ہلچل ڈال دی ہے دراصل عوام معاشی اور اقتصادی حالات کی بنا پر اتنے مضطرب و پریشان ہیں کہ اس مسئلہ پر وہ اب واضح رہنمائی و تبدیلی چاہتے ہیں۔ بھٹو صاحب نے اس مسئلہ کو چھیڑا تو عوام ہر جگہ ان کی طرف متوجہ ہونے لگے۔

بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی حزب اقتدار کے لئے تو دردِ سر ہے ہی، لیکن حزب اختلاف بھی اس سے کچھ زیادہ خوش نہیں معلوم ہوتی۔

دراصل عوام میں ایسی بیداری جس سے وہ اپنے معاشی و اقتصادی حقوق کے زبردست طالب بن جائیں نہ حزب اقتدار کو گوارا ہے اور نہ حزب اختلاف کو۔ بھٹو صاحب نے یہ آواز بلند کی تو حزب اقتدار نے تو اسلام کا نام لے کر ان کا منہ بند کر دینا چاہا، اور حزب اختلاف کے ایک رکن اعلیٰ مودودی جماعت نے بھی انہیں سوشلزم کے پجاری کا طعنہ دے کر ان کی عوام پسندی کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بھٹو صاحب اپنی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ حزب اختلاف انہیں اپنی صفوں میں ضم کر لینے کی منتظر ہے نیشنل عوامی پارٹی کے دونوں گروپ بھی اپنے اپنے دروازے ان کے لئے وا کر رہے ہیں اور خاید حزب اقتدار بھی ان کا زور توڑنے کے لئے یا انہیں پھر رام کرنے کے لئے کوئی راہ ڈھونڈ رہی ہے۔

نہیں کہا جا سکتا کہ بھٹو صاحب اور ان کی پیپلز پارٹی کا آخری رخ کیا ہوگا۔ عوام ابھی تک منتظر ہیں کہ ان کا اپنے دعووں کے حصول کے لئے اپنی ذات سے عوامی زندگی تک کیا عملی پروگرام ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس

مئی کے پہلے ہفتہ میں ۳، ۴، ۵ تاریخوں کو لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

اس اجلاس کے ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک کانفرنس بھی منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ملک میں دین پسند عوام کی واحد امید ہے جس کے ذریعہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ دین کی حقیقی سربلندی اور عوام کی مشکلات کا حل حاصل کیا جا سکتا ہے

Scanned with CamScanner

اور حقیقت بھی یہ ہی ہے کہ ملک وملت کی سچی رہنمائی صرف وہی جماعت کرسکتی ہے۔ جو اسلام کے احکام و اصول کی علمبردار ہو۔ جس کی دینی خدمات کی تاریخ مسلم ہو جس کے افراد کی زندگیاں اسلام کا مظہر ہوں۔ جس کے اکابر علم دین سے آراستہ ہوں۔ جس کا مقصد ومنشاء رضائے خداوندی کا حصول ہو، اور جو امارت وقیادت کے لعنتی فرق و امتیاز سے بالاتر ہو کر دین وملت کی خدمت کا کام انجام دے رہی ہو جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت واضح اور صاف ہے،

"اللہ کے دین کو ٹھیک ٹھیک اسی طرح اختیار کرلو، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اسے قائم فرمایا۔ رسول کے جانشینوں نے اسے جس طرح اقصائے عالم میں پھیلایا اور ان جانشینوں سے پاکر اسلاف نے اسے جس طرح ہر دور میں زندہ و پائندہ رکھا۔

یہ دین جب ٹھیک ٹھیک طریقے سے اختیار کرلیا جائیگا نظام حکومت اس کے اصولوں پر تعمیر ہوجائے گا۔ عدل وانصاف کے شعبے اس کے احکام کے اجراء کا کام انجام دینے لگیں۔ تعلیم وتربیت کا نظام اس کی ہدایات کے مطابق چلے گا ملک وملت کی زمام کار دین سے واقف اور دین پر عامل ہاتھوں میں ہوگی۔ وسائل معاش کے وہی ذرائع عمل میں لائے جائیں گے۔ جن کی دین نے اجازت دی، اور ان ذرائع کو ختم کردیا جائے گا جنہیں دین نے ممنوع قرار دیا ہے۔

حلال وحرام کو جدا جدا کردیا جائے گا۔ عائلی زندگی اسلامی احکام پر استوار کردی جائے گی۔ معاشرہ میں اسلام کا قانون عدل وانصاف اور اصول اخلاق وآداب غالب لے آئے جائیں گے۔

تو نہ یہاں کوئی شخصی آمریت باقی رہے گی

اور

نہ اقتصادی ومعاشی استحصال کا امکان باقی رہیگا اور ساتھ ہی ملت الحاد، بے دینی اور بے راہ روی کے طوفانوں سے بھی محفوظ ہوجائے گی"

یہ ہے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت وتحریک کا خلاصہ اس سے وہی بدبخت انکار کرسکتا ہے۔ جو نہ دین کا وفادار ہو، نہ ملت کا بہی خواہ اور نہ ملک کا خیر اندیش۔

آج مسلمانان پاکستان دینی اور دنیوی اعتبار سے جن مایوسیوں ناکامیوں اور مشکلات کا شکار ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت وتحریک میں ان کے لئے امید ورہنمائی کا خوش آیند پیغام موجود ہے۔

وہ اس محاذ کو مضبوط بنا کر نہ صرف اپنے ملی حالات سنوارنے کی پُرامید جدوجہد کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دین کی حفاظت کا مضبوط قلعہ بھی تعمیر کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

بھارت میں تو وہ ان نام نہاد وہمدردان ملت کا نشانہ نقیب ..... ہے ہی، لیکن پاکستان میں بھی سلف وخلف کے مخالف ان گروہوں نے اپنی ملامت کا سے نشانہ بنانا اپنی سامراجی خدمات کا ضروری حصہ قرار دے رکھا ہے۔

آہ! بھارت کے مسلمان

بھارت میں رہنے والے مسلمان تاریخ کے مظلوم ترین انسان ہیں۔ آج وہ امرتسر سے کلکتہ تک اور ٹراونکور سے شملہ تک جن سیاسی، سماجی، تہذیبی، اجتماعی اور انفرادی خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اس کا مکمل احساس شاید اب پاکستان میں ہجرت کے نام پر آنے والوں کو بھی اب نہیں رہا ہے برطانوی اقتدار کے غلبہ کے بعد بھارتی علاقہ کے مسلمانوں نے ہی مسلمانان برصغیر کی سیاسی وملی بیداری کی تجدید کا فریضہ انجام دیا تھا۔

دینی علوم کی حفاظت اور جدید علوم کے حصول کی جدوجہد سے لے کر سیاسی اور معاشی حقوق کے مطالبات تک ہر تحریک واقدام کا آغاز اس علاقہ کے مسلمانوں نے کیا۔

حتیٰ کہ خلافت اسلامیہ کے بقاء کی سعی جانگسل سے لے کر آزادی ملک وملت کی جانبازانہ کوششوں تک ہر مرحلے پر وہی آگے آتے رہے۔

اور قیام پاکستان کے لئے تو انہوں نے تاریخ انسانی کی سب سے بڑی قربانی یعنی ہمیشہ کے لئے ایک مجبور اقلیت کی پوزیشن اور ہندو فرقہ پرستی کے غیظ وغضب کا اپنے آپ کو ہدف بنائے رکھنا تک قبول کرلیا۔

انسانی تاریخ کا یہ منفرد واقعہ ہے کہ ایک قوم وملت کے کروڑہا افراد پر مشتمل پورے نصف حصہ نے جو سیاسی اور سماجی اعتبار سے اپنے دوسرے نصف سے کہیں آگے تھا۔ اس دوسرے نصف کے لئے ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو قربان اور دشمن کے ختم ہونے والے ہولناک انتقام کی زد میں دے دیا۔

تاکہ وہ نصف حصہ اپنے دین اور اپنی دنیا کو بنا و سنوار سکے اور اسلامی قوت کا سرچشمہ ومظہر بن کر عالمی منظر پر نمایاں ہوجائے۔

یہاں ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ بھارت کے مسلمانوں کی اس قربانی کے نتائج ان امیدوں و امنگوں کے مطابق نکلے یا نہیں جو انہوں نے قیام پاکستان سے وابستہ کی تھیں۔

ہم یہاں صرف اس امر کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں کہ بھارت کے مسلمانوں کو باعزت مقام دلانے اور اسلام کو غالب اعتبار کی دست دبرد سے بچانے کے لئے جو دین و ملت کے خادم وہاں مخلصانہ جدوجہد اور قربانیوں میں مصروف ہیں، ان کی راہوں میں کانٹے بچھانے اور ان کو ہدف لعن و طعن بنانے سے وہ نام نہاد دینی وسیاسی طبقے اب بھی باز نہیں آتے جن کے پس پردہ گٹھ جوڑ اور سامراج پرستانہ ذہنیت کے تار پاکستان وبھارت سے گذر کر مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔

یہ لوگ کاروبارانہ انداز پر اسلام کے نام سے اپنی تنظیمیں بناتے ہیں۔ گھروں اور دفتروں میں بیٹھ کر ان مسلمان افراد وجماعتوں کے خلاف تنقید وتنقیص کے نشتر تیار کرتے رہتے ہیں، جو اس کارگاہ عالم میں پیہم سعی وعمل کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

انڈونیشیا میں لاکھوں مسلمانوں کا خون بہادیا جائے تو انہیں اپنی ظالمانہ نشتر زنی کے لئے رنگیں ... مواد مل جاتا ہے مشرق وسطیٰ میں عرب مسلمانوں پر قیامت صغریٰ گذرے تو ان کی یہ رحمانہ نشتر کاری کو سنہرا موقعہ ہاتھ آجاتا ہے۔

اور ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں پر ستم وآلام کے طوفان چھا جائیں تو ان کے بے دردانہ نشتروں کے لئے صیقل ہونے کا زیریں وقت نکل آتا ہے۔

انگریز نے جب برصغیر پر قابو پایا تو اسے اول دن سے ان علماء دین کا مقابلہ کرنا پڑگیا جو معرکۂ بالاکوٹ سے لے کر تحریک خلافت وحریت تک میدان جہاد میں، پھانسی کے تختوں پر کالے پانی کے جنگلات میں اور پورے برطانوی ہند میں پھیلے ہوئے سینکڑوں زندان خانوں میں انگریزی اقتدار کا پیہم تعاقب کرتے رہے۔

انگریز نے مسلمان عوام کو ان مجاہدین حق سے دور کرنے اور نفرت دلانے کی باقاعدہ مہمات چلا کر اپنے اقتدار کے تحفظ کا راستہ نکالا۔

انگریز تو اقتدار کی بازی ہار کر چلا گیا، لیکن علماء حق کی مخالفت کی اپنی میراث بعض وقت کی پیداوار تنظیموں گروہوں کے حوالے کرگیا۔

چنانچہ یہ گروہ آج بھی علماء حق کی مخالفت کو اپنا طرۂ امتیاز بنائے ہوئے انگریز کے ورثہ کا حق وفاداری ادا کررہے ہیں۔ تقسیم کے بعد بھارت میں رہ جانے والی مظلوم مسلم اقلیت کے مصائب ومشکلات کے ازالہ کی جو بھرپور کوشش علماء حق کی جماعت نے انجام دی اور ابھی تک انجام دیئے چلی جارہی ہے، اسے ان کا بدترین دشمن بھی تسلیم کرتا ہے

لیکن مذکورہ گروہ کی آنکھوں میں علماء حق کی یہ جماعت آج بھی خار کی طرح کھٹکتی ہے۔ اس جماعت کو ناکام بنانے کے لئے اس گروہ کے بقیہ جات نے بھارت کے گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر جس بھیانک ناعاقبت اندیشی کا ارتکاب کیا، آج اس کے یہ نتائج نمودار ہوئے ہیں کہ ہندو فرقہ پرست کھل کر بھارت کی سیاسی سطح پر حاوی ہوگئے اور نصف سے زیادہ بھارت میں انہوں نے اپنے اثرات کی حکومتیں قائم کرڈالیں مسلم کش فسادات میں جس بے خوفی اور اپنی جان وآبرو سے بے پرواہ ہوکر علماء حق کی یہ جماعت وہاں کام کررہی ہے اور ان کا موجودہ جواں سال قائد مولانا اسعد میاں مدنی مدظلہ اپنے آپ کو خطرات میں ڈال ڈال کر ہر مقام کی مسلم اقلیت کو حوصلہ مند بنانے، اس کے زخموں پر مرہم رکھنے، اس کی آواز کو طاقتور آواز میں بدلنے اور عزت مندانہ امن وسلامتی کا ماحول تیار کرنے میں جس عزم وہمت اور دانش مندی کے ساتھ مصروف عمل ہے، وہ ان کوتہ آستینوں کی دست درازیوں پر بڑا ناگوار بار بنا ہوا ہے۔ (باقی کالم اول کے نیچے)

Scanned with CamScanner

منزل بہ منزل

★ **علاقہ گل بازار میں جمعیۃ کی سرگرمیاں**

ضلعی اجلاس کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو وفد بنائے گئے۔

وفد نمبر ۱۔ (۱) مولانا محمود صاحب فاضل دیوبند (کوٹ اعظم) ۲۔ مولانا تاج محمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (گل بازار)

وفد نمبر ۲۔ (۱) مولانا غلام حسین صاحب فاضل دارالعلوم تعلیم القرآن کوہاٹ (سنجن خیل) (۲) مولانا جلال عالم صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (مزیانی)۔ دونوں وفدوں نے علاقہ کا دورہ کیا اور دو ہفتہ میں اکیس مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔

انتخابات جمعیۃ علماء اسلام علاقہ گل بازار ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں تحصیل ٹانک

(۱) گل بازار۔ امیر جناب حافظ احمد دین صاحب ناظم۔ شیخ وطن خاں صاحب۔ خزانچی۔ شیخ خواجہ محمد صاحب

(۲) موضع رغزہ۔ امیر حاجی سرفراز خاں صاحب۔ ناظم مولوی نور محمد صاحب۔ خزانچی ملا جانگل صاحب

(۳) کوٹ مرتضیٰ۔ امیر حاجی رازگل صاحب۔ ناظم جناب غزنی خاں صاحب۔ خزانچی۔ جناب اللہ داد خاں صاحب

(۴) کوٹ نواز۔ امیر مولانا عبدالخلاق صاحب ناظم جناب فیض اللہ صاحب۔ خزانچی

(۵) کوٹ خدک۔ امیر حاجی محمد اکبر خاں صاحب ناظم جناب عبدالعزیز صاحب۔ خزانچی مولوی محمد یوسف صاحب

(۶) کوٹ محمد اکبر۔ امیر مولوی صاحب۔ ناظم جناب محمد اکبر خاں صاحب

(۷) کوٹ گرکی۔ امیر ملک شیخ عبداللہ صاحب ناظم جناب نادر خاں دکاندار۔ خزانچی مولوی غلام ربانی صاحب

(۸) موضع مچن خیل۔ امیر سلطان جان صاحب ناظم شیخ عالم صاحب۔ خزانچی مولوی غلام حسین صاحب

(۹) کوٹ ہڑیانہ۔ امیر حافظ عبدالخلاق صاحب۔ ناظم جناب سدو خاں صاحب۔ خزانچی حاجی لعل خاں صاحب

(۱۰) کوٹ ولی خاں۔ امیر خلیفہ مہر ولی صاحب ناظم مولانا مرزا احمد صاحب۔ خزانچی۔ حضرت عمر صاحب

(۱۱) کوٹ حکیم۔ امیر جناب محبوب اللہ صاحب۔ ناظم غلام علی صاحب۔ خزانچی۔ عبیداللہ صاحب

(۱۲) کوٹ لعل خاں۔ امیر چیئرمین شیر خاں صاحب ناظم گل محمد صاحب۔ خزانچی سرفراز خاں صاحب

(۱۳) کوٹ اعظم۔ امیر عمر دراز خاں صاحب ناظم حسن خاں صاحب۔ خزانچی مولانا محمود صاحب

(۱۴) موضع مانجھی۔ امیر عبدالکریم صاحب۔ ناظم مولانا عبدالمجید صاحب۔ خزانچی بلوچ خاں صاحب

(۱۵) فریانی عتق خیل۔ امیر سعید خاں صاحب۔ ناظم نصیب اللہ خاں صاحب۔ خزانچی مولوی خادم محمد صاحب

(۱۶) فریانی شاخیل۔ امیر پیر داد خاں صاحب۔ ناظم شاہ جہان خاں صاحب۔ خزانچی حافظ رحیم بخش صاحب

(۱۷) لعل خیل فریانی۔ امیر جناب صفدت خاں صاحب ناظم خان محمد صاحب۔ خزانچی مولوی فیروز دین صاحب

(۱۸) تاجی خیل فریانی۔ امیر جمال خاں صاحب۔ ناظم میر سلم خاں صاحب۔ خزانچی مولوی جلال احمد صاحب

(۱۹) کوٹ پیراں۔ امیر حاجی محمد امین صاحب۔ ناظم سکندر خاں صاحب۔ خزانچی پیر محمد شفیع صاحب۔

(۲۰) کوٹ جنگڑ۔ امیر جناب علی خاں صاحب۔ ناظم نور محمد صاحب۔ خزانچی مولوی راز محمد صاحب

(۲۱) کوٹ حاجی گلزار۔ امیر سعدی خاں صاحب۔ ناظم عبدالغفار خاں صاحب۔ خزانچی مولوی حاجی حسین صاحب

(تاج محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام علاقہ گل بازاں)

★ ۴ مارچ ۱۹۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا ایک تنظیمی اجلاس مسجد حق نواز خاں میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب امیر تحصیل بنوں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب امیر، حضرت مولانا علی اکبر صاحب نائب امیر تحصیل بنوں۔ مولانا شمس الاسلام امیر حلقہ شہباز عظمت خیل و قاری حضرت گل صاحب ناظم نشر و اشاعت نے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی۔

ان علماء کے علاوہ مولانا عبدالصمد صاحب۔ مولانا حضرت علی شاہ صاحب، مولانا امیر صالح شاہ صاحب، مولانا عبداللہ نور صاحب و شاعر جمعیۃ مزیانت خاں صاحب و حافظ عبدالرزاق صاحب، مولانا عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ تحصیل بنوں۔ مولانا عبدالغنی صاحب و دیگر کئی علماء شامل ہوئے۔ حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی مرحوم صدر مدرس دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سید شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم امیر ضلع بنوں کی وفات پر اظہار تعزیت

(۲) مسجد نبوی کے بالمقابل ٹیلی ویژن نصب کرنے اور ڈرامے سٹیج کرنے پر حکومت سعودی عرب سے پرزور احتجاج۔

(۳) حکومت پاکستان سے مطالبہ کہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے فیصلے منظر عام پر لائے جائیں۔

(۴) رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کیا جائے۔

(۵) امریکی جریدہ میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر کی اشاعت کی مذمت۔

(۶) ملک میں کچھ ایسے کیلنڈر شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں بزرگوں کی فرضی تصاویر شائع ہو رہی ہیں انہیں روکا جائے۔

(۷) مشینی ذبح کے خلاف احتجاج۔

(۸) عیسائیت، پرویزیت، ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور مرزائیت وغیرہ کی شر انگیز کارروائیوں پر اظہار تشویش

(۹) مطالبہ کہ الیکشن کمیشن کا مکمل عملہ ملک کی اکثریت کا معتمد علیہ ہو۔ چیف الیکشن کمشنر کے کلیدی عہدہ پر صحیح مسلمان کو متعین کیا جائے۔

(۱۰) خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات کے خلاف اسلام افکار پر احتجاج۔

(۱۱) مودودی پارٹی کی امریکہ یہود نواز اور عرب دشمن پالیسی کی سخت مذمت اور صحابہ کرام رضوان اللہ کے بارے میں مودودی صاحب کی گمراہ کن تحریروں اور الزامات پر اظہار نفرت۔

(۱۲) حکومت پاکستان سے درخواست کہ عربوں کے دوش بدوش ہو کر اسرائیل کے خلاف عربوں کی بھرپور امداد کرے تاکہ قبلہ اول اور دوسرے مقبوضہ عرب علاقے اسرائیل کے پنجہ سے فوراً آزاد کرائے جائیں۔

(۱۳) کشمیر کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے۔ اس کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ مسلمانان کشمیر، قبرص اور مقبوضہ عرب علاقوں کے مسلمانوں کو دشمن کے چنگل سے آزادی دے۔

(۱۴) ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع بنوں سے مطالبہ کہ شہر بنوں کے اندر جو بیت الخلاء ہے ان کو ختم کر کے مسافروں کے لئے اور غریب عوام کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں لہٰذا ان کو مناسب جگہ پر دوبارہ تعمیر کرے۔

(۱۵) چیئرمین میونسپل کمیٹی بنوں سے مطالبہ کہ جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن ہفت روزہ ترجمان اسلام کو لائبریری کے لئے منظور کریں۔

(۱۶) حکومت سے مطالبہ کہ ملک سے ہنگامی حالات ختم کرے اور ہر جگہ سے دفعہ ۱۴۴ کو ہٹا دے۔

(۱۷) حکومت سے مطالبہ کہ بنوں کا اجمیر پریس جو کافی عرصہ سے بند ہے فوراً چالو کیا جائے۔

(۱۸) حکومت سے مطالبہ کہ قادیانیوں کو حرمین شریفین جانے سے روکا جائے۔ نیز حکومت سعودی عرب سے بھی عرض کرے کہ وہ پہلے کی طرح حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی لگا کر مسلمانان عالم کے جذبات کا احترام کریں۔ (ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

★ **جمعیۃ طلبا نجم المدارس کلاچی**

یکم ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ کو اجلاس ہوا۔ جمعیۃ اطفال کے امیر حافظ سراج الدین اور بزم ادب کے ناظم نشر و اشاعت جناب ارشد کی تقریریں بہت پسند کی گئیں۔ دو قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس سعودی حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے دس کروڑ مسلمان حرمین شریفین میں مرزائیوں کے داخلہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام رکھتے ہوئے مرزائیوں کے داخلہ کو ممنوع قرار دیں (۲) یہ اجتماع

(ورق الٹئے)

اپنے دینی اور روحانی پیشوا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کی علالت پر شدید مغموم ہے اور قارئین سے دعاء صحت کی اپیل کرتا ہے۔ (ارشاد ناظم نشر و اشاعت)

★ سر ظفر اللہ کو جواب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے نائب امیر حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کی اس تقریر پر کڑی نکتہ چینی کی ہے جو انہوں نے لائلپور بار ایسوسی ایشن کے اجلاس میں ۲۶ جنوری کو کی تھی۔ ضلعی جمعیۃ لائلپور کے رہنماؤں کی طرف سے دیئے گئے اخباری بیان کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

"اخبارات کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ سابق مذبذب خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے لائلپور کے وکلاء حضرات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دولت کمانے پر پابندی نہیں لگاتا، اور نجی ملکیت کی پوری حفاظت کرتا ہے۔ اور سوشلزم کی اس میں گنجائش نہیں ہے"۔

اس طرح انہوں نے اسلامی اقتصادیات کو سرمایہ دارانہ نظام پر ڈھالنے کی کوشش کی۔ جبکہ اسلام انفرادی اور نجی سرمایہ کو اجتماعی مفاد کے تابع قرار دیتا ہے اور وہ اس چیز کو حرام قرار دیتا ہے کہ کوئی شخص اپنی دولت کے بل پر مفاد عامہ اور عوامی حقوق کو پامال و سلب کرے۔

اسلام نے اگرچہ پیداوار اور ذرائع پیداوار میں انفرادی ملکیت جائز رکھی ہے لیکن اس کا جواز اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ انفرادی ملکیت اجتماعی ملکیت کے مفاد سے متصادم نہ ہونے پائے بلکہ اجتماعی مفاد کے لئے باعث تقویت ہو۔ اور جب اس تصادم کا گمان ہو، تو وہاں اجتماعی مفاد کو ترجیح دی جائے گی۔ اس لئے محض انفرادی ملکیت کے جواز سے اسلام کو سوشلزم کے خلاف اور فاشسٹ سرمایہ داریت کے ہمنوا قرار دینا اسلام کو مسخ کرنے اور ذاتی مفادات کے تابع بنانا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں آئے دن مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے رہتے ہیں۔ انہیں ایسی بیان بازی سے احتراز کرنا چاہیئے۔ جس سے ملک کے امن میں رخنہ واقع ہو۔ نیز لائلپور بار ایسوسی ایشن کے اجلاس میں چوہدری ظفر اللہ کی تقریر کا اہتمام کرنے والے افراد کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں

(عبدالرشید انصاری ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام لائل پور)

★ پلیپل ضلع مردان

عیدالضحیٰ کے موقعہ پر نماز عید سے پہلے خادم جمعیۃ علماء اسلام محمد اسماعیل قادری نے قربانی کے احکام اور مسائل بیان کئے اور قربانی کے خلاف جو آوازیں بلند ہیں اس کی تردید کرتے ہوئے عوام سے آگاہ رکھنے کی اپیل کی۔

★ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان کا اجلاس زیر صدارت صوفی محمد شریف انصاری منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ صوفی محمد شریف انصاری امیر جمعیۃ ہذا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ (محمد حنیف انصاری مخدوم رشید)

★ ہنگامی حالات ختم کر کے بنیادی حقوق بحال کئے جائیں!

۵ مارچ ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی صدارت میں مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے سابقہ کارروائی توثیق کے لئے پیش کی جو متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیم و ترقی کے سلسلہ میں ضروری تجاویز پیش ہوئیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مارچ کے آخر میں رابطہ عوام کی مہم شروع کی جائے۔ پہلا دورہ ضلع میانوالی کے اہم مقامات کا کیا جائے گا۔ اس دورہ میں ڈویژن کے عہدیدار شامل ہوں گے۔ جن کی قیادت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن کریں گے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس شیعہ لیڈر مظفر علی قزلباش کے خطبہ صدارت پر جو انہوں نے بھکر میں سیرت حسینؓ کانفرنس کے موقعہ پر دیا ہے اظہار نفرین کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے اپنے مطالبات حکومت سے منوا لئے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس طرز عمل پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ اس نے پہلے تو شیعہ سنی بورڈ میں شیعوں کے سواد اعظم کی منظوری کے بغیر ہی سنی نمائندے مقرر کر دیئے اور پھر اس بورڈ کی سفارشات کے بارے میں کوئی وضاحتی بیان جاری نہیں کیا گیا اور اب شیعہ لیڈر فخریہ تقریر کر کے سنیوں کے جذبات کو مجروح کر کے ملک کے امن و امان اور اعلیٰ مفادات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان سے تمام واقعات کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے واضح کر دینا چاہتا ہے کہ سنی مسلمان اپنے جائز حقوق سے دست بردار ہو کر ملک کو کسی وقت فسادات کے حوالہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوراً ہنگامی حالات ختم کر کے بنیادی حقوق بحال کئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو فی الفور ختم کر کے تقریر و تحریر کی آزادی دی جائے۔ اس اجلاس کی نظر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ جمہوریت کے بالکل منافی ہے۔ جس کا دعویٰ آئے دن ہماری برسر اقتدار پارٹی کرتی رہتی ہے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چشمہ بیراج ضلع میانوالی کے متاثرین کو وہی حقوق دیئے جائیں جو حقوق منگلا ڈیم، تربیلا ڈیم اور اسلام آباد کے متاثرین کو دیئے گئے ہیں۔

(۵) یہ اجلاس ضلع لائلپور کے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیلاب زدگان کو زیادہ سے زیادہ مالی امداد دی جائے

سرگودھا ڈویژن کی مجلس شوریٰ

مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے مندرجہ ذیل حضرات کو سرگودھا ڈویژنل کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا ہے:۔

مولانا مولا بخش صاحب جھاوریاں ضلع سرگودھا
مولانا صالح محمد صاحب سرگودھا شہر
مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا
حاجی عبدالرشید صاحب سرگودھا
شیخ محمد شریف صاحب سرگودھا
الحاج ملک علی محمد صاحب جھنگ صدر
مولانا محمد فاروق صاحب جھنگ صدر
مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب بہادر جھنگ صدر
مولانا دوست محمد صاحب روڈ سلطان ضلع جھنگ
مولانا محمد یوسف صاحب الحسینی لائل پور
مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ
مولانا محمد اکرام الحق صاحب صدیقی لائلپور
مولانا عبدالرشید صاحب انصاری لائلپور
حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ ضلع میانوالی

عہدہ دار کی حیثیت عہدہ دار کے مجلس شوریٰ کے ممبر ہوں گے

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن)

اور رہائش کے لئے متبادل جگہ دی جائے۔

(۶) یہ اجلاس سرگودھا کے مشہور و معروف ڈاکٹر محمد اقبال کی پراسرار گمشدگی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے جناب گورنر مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تلاش کے لئے تمام وسائل بروئے کار لا کر اس گمشدگی کے معمہ کو فوراً حل کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس حافظ محمد نواز امام مسجد گگی نوشہرہ ضلع جھنگ کے واقعہ قتل پر اظہار افسوس کرتا ہے اور اس قتل کو ایک گہری سازش کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اور اس کو ایک وحشیانہ ظالمانہ متعصبانہ تصور کرتے ہوئے حکومت اور خاص کر ضلع جھنگ کے حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ ازیں کیفر کردار تک پہنچانے اور سازش کا پتہ لگانے میں اپنا فرض منصبی ادا کر کے سنی عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے مطمئن کرے۔ یاد رہے کہ جنوری ۶۸ء میں ایک شیعہ نے امام مسجد کو مسجد میں گولی مار کر شہید کر دیا تھا۔

(۸) یہ اجلاس پیرو تھانہ قادر پور ضلع جھنگ کے افسوسناک حالات پر بے اطمینانی اور تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کی ایک مسجد کے سلسلہ میں وہاں کے مقامی مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے اور ڈی۔ ایس۔ پی ضلع جھنگ کا رویہ اس بارہ میں نہایت قابل مذمت ہے کہ اس نے مرزائیوں کے ایسا ہی مسلمانوں کے ساتھ ہر طرح کی بے انصافی اور تشدد کا ساتھ دیا ہے۔ مسلمانوں پر مقدمات ڈال کر انہیں مرزائیوں کو مسجد کے لئے جگہ دینے پر مجبور کیا ہے یہ بالکل جانبدارانہ اور غیر منصفانہ فعل ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں اقلیت کے مسلمانوں کو اپنے جائز حقوق دلائے۔

(نوٹ) یہ قراردادیں مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کے عام جلسہ میں بھی منظور ہوئیں

★ جمعیۃ طلباء اسلام جہلم نے یکم ذوالحجہ کو اپنے ہفت روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی ہیں۔

حکومت پاکستان وحکومت سعودی عرب کے اس اقدام کی مذمت کہ انہوں نے مرزائیوں کو خصوصاً ایم، این اے نارووتی کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت دی ہے ان ہر دو حکومتوں کے اس فعل سے مسلمانان عالم کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔

نیز خواجہ شہاب الدین مرکزی وزیر اطلاعات نے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں قرآن اور سائنس کے متعلق اپنے ملحدانہ خیالات کا اظہار کرکے مسلمانان پاکستان کے دینی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ اجلاس صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی کابینہ کو اس قسم کے نظریات رکھنے والوں سے پاک رکھیں۔

(خبیب احمد عمر ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام جہلم)

★ جمعیۃ علماء اسلام پیراصحاب تحصیل بھکر ضلع میانوالی کا ماہانہ اجلاس ۷، مارچ کو منعقد ہوا۔ صدارت صوفی فجر علی امیر جمعیۃ علماء اسلام پیراصحاب نے فرمائی۔

(ناظم رانا عبید الحبیب)

★ جمعیۃ علماء اسلام حضرو کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور حال حضرو مسجد خان خیر اللہ خاں صاحب منعقد ہوا۔ حالات حاضرہ پر تبصرہ کے بعد درج ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) یہ اجلاس جمعیۃ کے تمام مرکزی رہنماؤں اور خاص طور پر قائد جمعیۃ جناب مفتی محمود صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے کہ ان حضرات کی بروقت مساعی جمیلہ سے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس اپنے مجموعی نتائج کے اعتبار سے مسلمانوں کے ملی مفاد کے حق میں ہو گئی ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکام اوقاف کے ان احکامات کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جن میں علماء کی سکریننگ کرکے اور انہیں غیر پسندیدہ قرار دے کر اوقاف کی مساجد سے الگ کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

(۳) یہ اجلاس مقامی دردمند مسلمان اور خاص کر اکابرین دیوبند سے عقیدت رکھنے والے تمام بھائیوں سے التماس کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ کو مضبوط بنانے، اس کے اجلاس میں شرکت کرنے اور ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے کر وقت کے اہم ترین تقاضا کو پورا فرمائیں۔

آخر میں جناب خان صاحب نے حاضرین کی پرتکلف چائے سے تواضع فرمائی اور یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

(محمد سعید الرحمٰن علوی خادم جمعیۃ علماء اسلام حضرو)

★ ۲۹۔ فروری ۱۹۶۸ء کو موضع تازہ گرام ضلع مردان میں ایک تحقیقی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مولانا فضل اللہ عرف صوفی صاحب منعقد ہوا۔ صدر مولوی رستم خاں عرف باچوڑ (چیل) اور ناظم مولوی گلداد خاں آف آلو تھرو ہوئے۔ جناب مولوی سید عمر صاحب آف جینگہ، مولوی قصر الدخاں تازہ گرام اور مولوی فضل منان صاحب مقام بہ ولی۔ مولوی عزازی صاحب اور دیگر علماء نے مفصل تقاریر کیں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کہ رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کرکے کتاب وسنت کا قانون نافذ کیا جائے۔

(۲) غیر اسلامی لٹریچر کا سدباب کیا جائے۔

(۳) مسجد نبوی کے بالمقابل ٹیلی ویژن لگانے پر اظہار افسوس اور احتجاج۔

(۴) دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر مدرس مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی کی رحلت پر اظہار تعزیت۔

مورخہ ۲۸۔ فروری کو بمقام کھوئی برمول میں امیر جمعیۃ علماء حلقہ بائیزئی نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد اسلام کا قانون نافذ کیا جائے۔

(خادم جمعیۃ علماء اسلام محمد اسماعیل قادری پیپل ضلع مردان)

★ ۳۰/۸/۶۸ کو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت جناب رانا محمد یعقوب صاحب منعقد ہوا۔

وارڈ بندی کے سلسلے میں یہ ضروری خیال کیا گیا، کہ سابقہ وارڈوں کے نقشے کلور کوٹ ٹاؤن کمیٹی سے حاصل کرکے نئی وارڈ بندی کی رہنمائی حاصل کی جائے۔

مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔ ان کی نقول چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی کلور کوٹ، ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی، سفارت خانہ سعودی عرب کراچی کو بھیجی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ٹاؤن کمیٹی کلور کوٹ کی طرف سے کلور کوٹ کی دکانوں پر عائد کردہ شاپ ٹیکس کی وصولی کے طریقہ کار پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ ہر چند ٹیکس ہذا کلور کوٹ کے غریب دکانداروں پر بوجھ ہے تاہم اگر یہ وصول ہی کیا جانا ضروری ہے تو چار سال کا ٹیکس یکمشت وصول نہ کیا جائے۔ بلکہ قسط وار وصول کیا جائے۔ اس طرح غریب عوام پر یکدم بوجھ نہ پڑنے لگا۔

(۲) یہ اجلاس اسٹرائیں۔ اے خاروقی بوکہ احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں کے داخلہ حرمین شریفین پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سعودی عرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حرمین شریفین میں سابقہ حکومت کی خرچ مرتدائیوں کے داخلہ پر مکمل پابندی عائد کرکے مسلمانان پاکستان میں پھیلی ہوئی اضطراب کی لہر کو ختم کرے۔

بعد از دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(جلیل احمد رانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ (میانوالی)

★ ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس ۳، ذوالحجہ کو محترم میر صبیح صادق خاں کے مکان پر ہوا۔ مولانا لطف اللہ صاحب امیر ضلع کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ عہدہ داران اور اراکین شوریٰ کے علاوہ ضلع کے چیدہ چیدہ علماء نے بھی شرکت کی۔ مختلف امور پر غور وخوض کیا گیا اور جمعیۃ کے کاموں کی توسیع کا باقاعدہ پروگرام بنایا گیا۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

★ ۲۰۔ ذیقعد کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے امیر مولانا لطف اللہ صاحب جامع مسجد بخاری میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ میں داخل ہوکر اس کو مضبوط و مستحکم بنانا ہر دیندار کو لازمی ہے۔

• دوسرا اجتماع میونسپل پارک میں ہوا۔ محترم محمد عرفان صاحب قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ ساگھڑ نے خطاب کیا، اور جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

• گوٹھ شہمیر راہو میں جمعیۃ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب حاجی الہ داد صاحب منعقد ہوا۔ فقیر محمد عباس صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ہذا نے فتنہ مودودیت اور ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔

• یکم ذوالحجہ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے امیر مولانا حبیب اللہ صاحب نے جامع مسجد بخاری میں خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ متعدد مقامات پر جمعیۃ کا جدید انتخاب اور دورے ہوئے۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

جلسۂ عام

جمعیۃ علماء اسلام دلیوالہ کے زیر اہتمام ۸، محرم بروز اتوار جلسۂ عام ہوگا۔ مندرجہ ذیل حضرات شرکت فرمائیں گے۔

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن میانوالی۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کلور کوٹ۔ حافظ سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ مولوی محمد بخت اور رکن جمعیۃ علماء اسلام کہاوڑ۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام دلیوالہ۔ (منجانب۔ نیاز الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دلیوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی)

سہ ماہی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کا سہ ماہی اجلاس بتاریخ ۲۵، ذوالحجہ مطابق ۵، مارچ ۶۸ء بروز پیر بوقت ۹ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک ہوگا۔ تمام حضرات وقت پر تشریف لائیں اور ہر رکن اپنی اپنی تجویز ایک ہفتہ قبل دفتر ڈویژن میں بھیج دیں۔ (محمد سعید ناظم دفتر و ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن)

ضروری اعلان

علمائیت کے لئے راہ نجات اور قادیانی دنیا کو چیلنج یہ دو پمفلٹ دفتر جمعیۃ علماء اسلام صدر بازار خان پور ضلع رحیم یار خاں نے شائع کئے ہیں۔ ضرورت مند حضرات پچاس پیسے کے ٹکٹ ارسال کرکے مندرجہ بالا پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مفت تقسیم کرنے والے حضرات پچیس پیسے سٹیمپ کے حساب سے طلب کر سکتے ہیں۔

(فداء الرحمٰن درخواستی)

تصحیح

ترجمان اسلام شمارہ ۸ یکم ذوالحجہ ۸۷ھ کا مطالعہ کیا ایک دو جگہ مسائل میں کچھ غلطی معلوم ہوئی۔ پہلی غلطی ص۲ پر بعنوان عید اضحیٰ، ذیلی عنوان عید کی سنتیں شمار کراتے ہوئے پہلی سنت حجامت بنوانے کو قرار دیا گیا۔ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ غسل نماز وغیرہ سے قبل حجامت کرانا مسنون ہے۔ حالانکہ عید اضحیٰ میں ایسا نہیں بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کر کے حجامت کرائے۔ حدیث شریف میں مذکور ہے

من رأی منکم ھلال ذوالحجہ واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ واظفارہ حتی یضحی۔

(رواہ الطحاوی ومسلم مرفوعاً عن ام سلمہ)

(۲) آخری صفحہ "قربانی کے فضائل اور مسائل" ذیلی عنوان "مسائل قربانی" میں تحریر ہے۔

"قربانی اس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو۔ گھر کی ضروریات سے زاید اور بغیر قرضہ کے باون روپے یا اسی قدر مالیت کا مالک ہو"۔

مقدار نصاب باون روپے نہیں بلکہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت ہے۔ ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت بازار سے چاندی کا نرخ معلوم کر کے تشخیص کی جا سکتی ہے۔ بہرحال باون روپے تحریر کرنا درست نہیں۔

(محمد اسحاق نائب مفتی خیر المدارس ملتان)

● — چنیوٹ کے متعلق بندہ کا جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں کتابت کی یہ غلطی رہ گئی ہے۔ ص۱۴ پر اصل الفاظ یہ تھے کہ "اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت صحابہ کرام پر تنقید کرنا ضروری سمجھتی ہے"۔ لیکن ترجمان اسلام ۲۳۔ فروری ص۱۴ کالم ۲ میں یہ درج ہو گیا کہ "اگر حضرت مفتی صاحب اور ان کی جماعت صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنا ضروری سمجھتی ہے"۔

(مظہر حسین مدنی جامع مسجد چکوال)

درخواست

۱۱ مارچ کو بوقت چار بجے حرم گیٹ سے نشتر کالج تک جاتے ہوئے ایک پیلے رنگ کا بٹوہ گر گیا ہے۔ جس میں مدرسہ ضیاء العلوم کی دو رسید بکوں کے علاوہ اور بھی کئی ضروری کاغذات ہیں جس مہربان کو ملا ہو، محض رضاء الٰہی کے پیش نظر مدرسہ میں پہنچا کر میری پریشانی دور کر کے دعا حاصل کریں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

نیازمند محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ عربیہ
(ضیاء العلوم بوہڑ گیٹ ملتان شہر)

● — میرا بھائی مسمی عبدالخالق عمر ۱۴ سال ایک دوسرے کمسن طالب علم اختر محمد کے ساتھ ۲۹ ۲/۶۸ سے فرار ہے دونوں گمشدہ بچے کمسن ہیں۔ ان کے والدین بہت پریشان ہیں۔ لہٰذا اگر کسی عربی مدرسہ میں داخلہ لے کر پڑھنے میں مصروف ہوں یا کسی شہر میں مقیم ہوں تو مجھے فوراً مطلع کیا جائے۔ بڑا کار ثواب ہے۔ مدارس کے متعلقین سے خصوصی اپیل ہے۔ (مولوی محمد عیسیٰ ہنولی معرفت دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ مسجد روڈ کوئٹہ)

جن سنگھ اور جماعت مودودی بھارت کا اتحاد

یکم مارچ ۶۸ء کے ترجمان اسلام کے شمارہ میں عنوان بالا سے یہ اطلاع شائع ہوئی تھی۔

اس اطلاع کا ماخذ، بمبئی کا اخبار، اردو پریس ہے جس کے حوالے سے بھارت کے مختلف روزناموں نے اور روزنامہ الجمعیۃ دہلی نے ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں اس خبر کو شائع کیا تھا۔

کل پاکستان "سنی بورڈ" کا اجلاس

ملک میں بڑھتی ہوئی شیعہ جارحیت اور حقوق اہلسنت کی پامالی پر غور کرنے کے لئے ملتان میں سنی بورڈ کا اجلاس ۲۴ مارچ کو منعقد ہوگا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام، تنظیم اہلسنت۔ تحفظ ختم نبوت، اشاعت توحید و سنت جمعیۃ اہل حدیث اور دیگر دینی جماعتوں کے رہنما اور علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔

(محمد ضیاء القاسمی ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت چوک تواں شہر ملتان)

قبول اسلام

۸ مارچ ۶۸ء کو ایک عیسائی کنبہ نے علی اکبر صاحب قیصر خطیب جامع مسجد رحمت پارک فیروز پور روڈ چکیاں کے ہاتھ پر قبول اسلام کا شرف حاصل کیا مرد کا سابقہ نام برکت مسیح اور اسلامی نام عبدالرحمٰن اور عورت کا سابقہ نام شہناز مسیح اور اسلامی نام فاطمہ بی بی رکھا گیا ہے اور لڑکیوں کا علی الترتیب سلمان مسیح و بلقیس مسیح سے تبدیل کر کے اسلامی نام سلیم بیگم و نسیم بیگم رکھا گیا

(شیر عالم خاں صدر کمیٹی جامع مسجد رحمت پارک چکیاں)

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر کے جلسہ کی روداد

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی کا سالانہ جلسہ ۴، ۵، ۶ مارچ ۶۸ء کو منعقد ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے ملک میں کارخانوں کی بہتات اور زرعی ترقیات پر فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام ترقیات کا فائدہ امیر طبقہ کو پہنچ رہا ہے۔ چند خاندان دولت پر قابض ہیں۔ غریب عوام غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔ حال یہ ہے کہ کارخانے بڑھ گئے ہیں۔ جنس زیادہ پیدا ہونے لگی ہے۔ اشیاء ضرورت کی قیمتیں اتنی بلند ہیں کہ غریب کے لئے زندگی دوبھر ہو رہی ہے اس جلسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور دوسرے علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں:۔

مسلمانان بھکر کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھکر سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے تحصیل بھکر کے وسیع رقبہ، مالیہ کی آمدنی اور عوامی تکالیف کے پیش نظر حکومت کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر اس مطالبہ کو تسلیم کرے۔

نماز عید اضحیٰ کے موقعہ پر عیدگاہ شیخ راؤ بھکر میں مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیعہ حضرات اپنی کامیابی کا اعلان کرتے پھرتے ہیں مگر حکومت خاموش ہے نہ ان کی تائید کرتی ہے نہ تردید۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ حکومت شیعہ سنی بورڈ کی سفارشات کے متعلق فوری طور پر اعلان کرے کہ وہ سفارشات کیا ہیں اور ان کے متعلق حکومت کا کیا فیصلہ ہے۔

(سید محمود حسن منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

وفیات

— جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے سرگرم کارکن جناب چوہدری شاہ محمد صاحب ۲ مارچ بروز سنیچر انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمعیۃ کے تمام کارکن مرحوم کی وفات کو ایک عظیم سانحہ تصور کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب العزت ان کی بخشش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد یوسف نظیر امیر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد)

— حضرت مولانا محمد اقبال صاحبؒ خلف الرشید جناب محمد حسین صاحب مالک و ناظم کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ مورخہ ۲۴۔ فروری ۶۸ء مطابق ۲۴ ذیقعد ۱۳۸۷ھ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا عالم دین تھے اور صاحب تصنیف امداد السلوک (تالیف حضرت گنگوہیؒ) کا اردو ترجمہ آپ نے کیا۔ امام غزالیؒ کی کتاب خلاصۃ التصانیف اور راحۃ القلوب مصنفہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ و مکتوبات جوابی وغیرہ کے تراجم اور کئی ایک چھوٹے موٹے رسائل لکھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ (محمد ارشد)

— جو حضرات نور پور میں میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے لئے آئے اور جن حضرات نے تعزیتی پیغامات و خطوط ارسال کئے ہیں۔ میں بذریعہ ترجمان اسلام ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (رشید احمد نور پوری)

— مولوی رشید احمد نور پوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے والد بزرگوار مولانا عبدالعزیز صاحب نور پوری ۳ ۳/۶۸ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

(عبدالمجید جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

— ۳ ۳/۶۸ کو میری پھوپھی صاحبہ برضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ دعا کریں خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے

(غمزدہ:۔ محمد رمضان۔ پنڈ دادنخاں)

صلیبی عیسائیت کی اسلام دشمنی

ہلال اور صلیب کے لگاتار پے در پے مقابلے اسلامی تاریخ کا ایسا اہم باب ہیں کہ اہل اسلام اور دوسرے طلباء تاریخ کے ذہن انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتے مسلمان اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ صلیب کے نام پر عیسائیوں کے وحشیانہ حملوں کے پس پشت عیسائی پادریوں کی مذہبی دیوانگی کارفرما تھی۔ یہ چرچ ہی تھا جس نے عیسائی مملکتوں کو اسلام اور مسلمانوں پر یلغار کرنے کے لئے اکسایا تھا اور اس بات کی ہر ممکن کوششیں کیں کہ یورپ کے بادشاہوں اور ان کی رعایا کے دل و دماغ پر نفرت اور اشتعال کا بھوت سوار کر دیا جائے تاکہ وہ سب متحد ہو کر اسلام اور اہل اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں سرگرم ہو جائیں۔ جرمنی کے فریڈرک فرانس کے فلپ آگسٹ اور انگلینڈ کے رچرڈ کو انہدام اسلام پر اکسانے والے یہی نصرانی راہب تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ جب رچرڈ نے سلطان صلاح الدین سے صلح کرنی چاہی تو پادریوں نے اس کو خبردار کیا کہ اگر رچرڈ اپنے اس ارادے سے باز نہ آیا تو اس کو عیسائیت سے باغی قرار دیا جائے گا۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ اگر رچرڈ کے پادری اس کو صلاح الدین سے صلح کرنے سے نہ روکتے تو آج عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان عداوت کی اتنی بڑی خلیج حائل نہ ہوتی۔

۱۰۹۸ء میں پوپ اربن نے مسلمانوں پر یلغار کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو یقین دلایا کہ اسلام اور مسلمانوں سے جنگ میں جو عیسائی مارا جائے گا۔ اس کا قتل اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ یہ خانقاہ نشین پیٹر اور جرمن راہب ہی تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں پر نصرانی یورشوں میں ان کی سرکردگی کی۔ ان عیسائی پادریوں کی اسلام پر یورشوں کا سلسلہ کم و بیش تین صدیوں تک جاری رہا۔ ظلم و تشدد کی ہر وہ مثال جو کسی انسان کے تصور میں آسکتی ہے ان لوگوں کے کارناموں کا جزء بن گئی۔

اسلام دشمنی کا جنون صرف صلیبی جنگوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ ساری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کا محرک رہا ہے۔ وحدت اسلامی کے خلاف مسلسل ریشہ دوانیوں کی یادیں آج ہمارے دلوں میں بالکل تازہ ہیں۔ بلقان، مصر، ایران اور طرابلس پر ان کی زبردست یورشیں اور مکہ معظمہ کی بے حرمتی اس کی واضح مثالیں ہیں۔

سرزمین ہند کی دریافت کی خواہش کے پس پشت یہی جذبہ بطور محرک کارفرما تھا۔ بہت سی وجوہات میں سے دو بہت اہم ہیں۔

ا۔ ہندوستان اور مغربی ممالک کے درمیان تجارتی سلسلہ قائم کرنا اور اس طرح ترکی کی تباہی۔

ب۔ اس نصرانی بادشاہ کی مدد کرنے کے لئے جو اہل یورپ کے عام مفروضے کے مطابق کہیں ایشیا میں مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے میں مصروف تھا اور اسے ان کی مدد کی ضرورت تھی۔ چنانچہ عیسائی ہندوستان میں آئے اور ان کی عظمت و شوکت ہمیشہ کے لئے بہادر شاہ کے ساتھ دفن ہو گئی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مذہبی امور کا شعبہ آخر وقت تک (۱۹۴۷ء) تک مستقل طور پر بلاواسطہ وائسرائے کے پاس رہا، اور اس نے کبھی اس شعبے کو منتقل نہیں کیا۔ وائسرائے بذات خود عیسائی پادریوں کے ملک گیر پروپیگنڈے کی نگرانی کیا کرتا تھا ۱۸۵۹ء میں اس وقت کے برطانوی وزیر اعظم نے جو بیان دیا۔ اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ اس نے صاف طور پر یہ اعلان کیا۔

"یہ نہ صرف ہمارا فرض ہے بلکہ ہمارا مفاد اسی میں ہے کہ عیسائیت کو جہاں تک ممکن ہو، برصغیر کے طول و عرض میں پھیلایا جائے"۔

کون نہیں جانتا کہ مملکت بنی اسرائیل کا قیام ان نصرانیوں کی اسلام دشمن پالیسی کا ایک عملی نتیجہ ہے مسلمانوں کے خلاف ایک مورچہ قائم کر کے انہوں نے اپنی دانست میں ایک عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے

مسجد اقصیٰ کے نام سے ربوہ میں تعمیر ہونیوالی عمارت

ماہنامہ الفرقان ربوہ کا حقائق سے گریز

جب ربوہ میں تعمیر ہونے والی مسجد اقصیٰ کا پول کھولا گیا اور اسے مرزائیوں کی دیدہ دلیری اور مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کے مترادف سمجھا گیا تو مرزائی بھنا اٹھے اور مرزائی ٹیکسالوں سے نئی نئی تاویلات ڈھلنے لگیں۔ اپنے مخالفین کو برا بھلا کہا گیا۔ ان کو نظریہ پاکستان کا مخالف بتایا گیا۔ شر پسند اور ملک دشمن گردانا گیا۔ اور جب اس سے بھی کچھ بن نہ پڑا تو مسجد اقصیٰ تعمیر کرنے کا جواز پیش کیا جانے لگا۔

ماہنامہ الفرقان (ربوہ) نے اپنے تازہ شمارے میں مختلف جگہوں کی مساجد موسومہ "مسجد اقصیٰ" کے فوٹو شائع کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ یہ فوٹو شائع کر کے اس نے لوگوں کو یہ غلط تاثر دینا چاہا ہے کہ ربوہ میں تعمیر ہونے والی مسجد اقصیٰ کوئی نئی مسجد نہیں بلکہ ایسی بیسیوں مسجدیں پہلے سے تعمیر شدہ ہیں۔

ماہنامہ الفرقان (ربوہ) ایسی تصویروں سے لوگوں کو بیوقوف نہیں بنا سکتا۔ اصل سوال بدستور برقرار ہے۔ مرزائیوں نے ایسے وقت میں جبکہ یہودیوں کے توسیع پسندانہ عزائم کے باعث مسلمانوں کی مقدس ترین مسجد اقصیٰ دشمنوں کے قبضے میں ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی آنکھیں اس دلخراش واقعہ کی وجہ سے اشک بار ہیں اور ان کے قلوب مجروح ہیں ایک نئی مسجد اقصیٰ تعمیر کرنے کا نعرہ کیوں لگایا؟ مرزائیوں کی عادت ہے کہ ان سے سوال کچھ کیا جاتا ہے اور جواب کچھ دیتے ہیں۔ سوال کیا جاتا ہے کہ عرب اسرائیل جنگ کے فوراً بعد مرزا ناصر احمد نے یورپ کا دورہ کس وجہ سے کیا، اور جب ان سے "ٹائمز لندن" کے نامہ نگار نے عرب اسرائیل جنگ کے بارے میں سوال کیا تو وہ طرح کیوں دبا گئے؟ جواب ملتا ہے کہ مرزا ناصر نے وہاں جا کر تبلیغ کی۔ سوال کیا جاتا ہے کہ پاک بھارت جنگ سے ایک ماہ پیشتر مرزائیوں نے کل یورپی احمدی کانفرنس کس غرض کے لئے منعقد کی؟ اور اس میں کون سے خطہ زمین اپنی حکومت قائم کرنے خواب دیکھے؟ تو جواب دیا جاتا ہے کہ مرزائیوں نے فلاں جگہ اتنی مساجد تعمیر کی ہیں۔ سوال کیا جاتا ہے کہ ظفر اللہ خاں نے جنوبی افریقہ کے دورے پر جو بیان دیا اور گوروں کے ہوٹل میں ٹھہر کر مقامی آبادی کے دلوں کو جس بری طرح مجروح کیا، اس کا جواز کیا ہے؟ جواب دیا جاتا ہے کہ ظفر اللہ خاں بڑا قابل آدمی ہے اور عالمی عدالت کا جج ہے۔ پوچھا گیا۔ کیا مرزائی پاکستان میں "عجمی اسرائیل" قائم کرنا چاہتے ہیں؟ تو جواب دیا گیا کہ احرار ایسے تھے۔ وہ نظریہ پاکستان کے مخالف تھے۔ کیا اس قسم کے جوابات سے لوگوں کو مطمئن کیا جا سکتا ہے؟

مرزائی سیدھے سادے لفظوں میں اس بات کا جواب دیں کہ اس وقت مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا سوانگ رچا کر کیا وہ لوگوں کی توجہ اصل مسجد اقصیٰ سے ہٹانے کا عیارانہ جتن نہیں کر رہے۔

الفرقان ربوہ کہتا ہے کہ فلاں جگہ کی مسجد کا نام بھی تو مسجد اقصیٰ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہمیں اس نام پر اعتراض نہیں۔ اعتراض مقاصد اور عزائم پر ہے۔ اگر کوئی اپنا نام محمد رکھے۔ اور کافی لوگوں نے اپنا نام محمد رکھا اور رکھتے ہیں تو ہمیں اعتراض نہیں۔ لیکن اگر وہ اس حیثیت سے اپنا نام محمد رکھے کہ اس نام کے ساتھ وہ اپنی نبوت کا بھی سوانگ رچائے۔ اور محمد عربی سے لوگوں کو ہٹا کر اپنی طرف ملتفت کرے تو پھر وہ شخص ہر دیانتدار آدمی کے نزدیک قابل عقوبت ہے۔ دوسری جگہ پر جہاں کہیں کسی مسجد کا نام مسجد اقصیٰ رکھا گیا ہے تو وہ محض اصل نام کے تقدس کی بنا پر رکھا گیا ہے اور اس مسجد کے بنانے والوں یا اس میں نماز پڑھنے والوں میں سے کسی کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ اس مسجد کا مقام اصل مسجد اقصیٰ کے برابر ہے اور اس کو وہی فضیلت حاصل ہے۔ جتنی اس مسجد کو حاصل ہے ربوے میں تعمیر ہونے والی مسجد اقصیٰ کا حال مختلف ہے۔ ربوہ مرزائیوں کے نزدیک ایسا ہی مقدس ہے، جیسا مسلمانوں کے نزدیک مکہ، مدینہ اور بیت المقدس ہیں۔ پھر اس میں تعمیر ہونیوالی ایسی مسجد جس کا سنگ بنیاد ان کے خلیفہ نے رکھا تھا وہ اصل مسجد اقصیٰ سے ان کے نزدیک فضیلت میں کم نہیں ہو سکتی۔

(مختار احمد صدر مجلس طلبۂ اسلام پاکستان)

Scanned with CamScanner

خود فیصلہ کیجئے

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

برادران اسلام! قادیانی اور مسلمانوں میں اصولی اور اعتقادی اختلافات ہیں۔ جو لوگ اس اختلاف کو محض مسلمان فرقوں کی باہمی آویزش خیال کرتے ہیں۔ وہ لوگ یقیناً قادیانیوں سے ناواقف ہیں۔ قادیانیوں نے ان لوگوں کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھایا اور نہایت عیاری اور فریب دہی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے سامنے مسئلہ ختم نبوت اور حیات مسیحؑ ایسے مسائل کو آڑ بنا کر اپنے عقائد باطلہ کو چھپانے کی مذموم جسارت کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اصل بحث جو مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے جملہ دعاوی میں کاذب ہونے پر تھی۔ اُسے مندرجہ بالا دونوں مسئلوں میں الجھا دیا۔ لہٰذا ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں مرزا غلام احمد آنجہانی کے پیش کردہ معیار صداقت کو سامنے رکھتے ہوئے صرف چند پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کا حشر دیکھ لینے کے بعد ہر شخص بھی سر میں آنکھیں اور دماغ میں شعور رکھتا ہے۔ اس کے سامنے قادیانی مسیحیت کی حقیقت کھل کر آ جائے گی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئیوں کو معیار صدق و کذب ٹھہراتے ہوئے تحریر کیا ہے۔

"بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صادق کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی چیز محک امتحان نہیں"۔ بحوالہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۸

نیز اسی کی تائید میں دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں:۔

"سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں، کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہٗ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے"۔

(ملاحظہ فرمایئے۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰، ۸۱)

مندرجہ بالا دونوں عبارتیں کسی تشریح اور وضاحت کی محتاج نہیں۔ اس لئے ہم ان کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب آنجہانی کی پیشگوئیوں کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں۔ جنہیں پورا کرنے کے لئے مرزا صاحب نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اس ضمن میں تمام حربے اور جائز و ناجائز ذرائع استعمال کئے گئے۔ مگر چونکہ یہ پیشگوئیاں ایک ایسے شخص کی طرف سے تھیں جو نبوت ایسی مسند عظیم جو صرف خدا کے منتخب شدہ برگزیدہ بندوں کے لئے تھی براجمان ہونا چاہتا تھا اور غیرت خداوندی یہ گوارہ نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے ان پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے نے مرزا غلام احمد کے کذب پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

"پیش گوئی منکوحہ آسمانی"

محمدی بیگم مرزا غلام احمد کی چچازاد بہن کی لخت جگر تھی۔ اس کا والد مرزا احمد بیگ ایک ضروری کام کے لئے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ مرزا صاحب پہلے تو انہیں ٹالتے رہے۔ مگر جب ان کا اصرار زیادہ بڑھا تو آنجہانی نے استخارہ کا ڈھونگ رچا کر ایک پیش گوئی فرمادی جسے الہام الٰہی سے تعبیر کیا۔ اور کہا کہ تمہارا کام اس شرط پر کروں گا کہ آپ اپنی نوجوان دختر کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری یہ سن کر خون کے گھونٹ پیتا ہوا واپس لوٹ گیا۔ مرزا صاحب نے ہر چند کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح محمدی بیگم ان کے نکاح میں آ جائے۔ مگر غیور احمد بیگ کسی طرح بھی ان کے دام تزویر میں آ کر ان کی حرص و آز کا شکار نہ ہو سکے۔ جب مرزا صاحب کو اپنے مقصد میں کامیابی نظر نہ آئی۔ تو انہوں نے انداز کی پیش گوئیاں شروع کر دیں اور تحدی کر دی کہ اس پیشگوئی کو اپنے صدق کذب کے لئے معیار قرار دیتا ہوں۔ اور میں یہ خدا تعالیٰ سے خبر پانے کے بعد لکھ رہا ہوں (انجام آتھم صفحہ ۲۲۳) صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر روک کو دور کر کے اس لڑکی کا نکاح اس عاجز سے کر دے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۱)

لیکن جب مرزا صاحب سے خدا کا یہ وعدہ پورا ہوتا دکھائی نہ دیا تو بہت پریشان رہنے لگے۔ ہم طویل البحاث سے اجتناب کرتے ہوئے صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب آسمانوں پر نکاح ہو چکا ہوا اور محمدی بیگم کے بارہ میں کمل اطمینان بھی دلایا گیا ہو کہ اگر نکاح ہو گیا تو بھی ہم تیرے نکاح میں لائیں گے۔ تو پھر مرزا صاحب آنجہانی کیوں مضطرب ہوئے۔ جیسا کہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا صاحب) جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اور انہی دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان احمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔

محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب (مرزا صاحب) سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں۔ اس لئے

اعلان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان اور ماتحت جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ ملک کے مؤقر دینی ہفتہ وار جریدہ "ترجمان اسلام" میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت ہوا کرے گی۔ اس لئے دینی مسائل پر تبلیغی رنگ میں مضامین تحریر کرنے والے حضرات دفتر مرکزیہ ملتان سے رابطہ قائم کریں۔ براہ راست ارسال شدہ مواد اور خبریں قابل اشاعت نہیں سمجھی جائیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ جملہ جماعتی خبریں ناظم شعبہ نشر و اشاعت دفتر مرکزیہ ملتان کے نام آئیں۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی شعبہ نشر و اشاعت)

حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا۔ اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں بھی یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کے موجب ہوئے۔

(ماخوذ از کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول طبع دوم صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳)

ہمارا یہاں پر ایک ہی سوال ہے۔ اگر یہ پیش گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور بقول آنجہانی مرزا صاحب خود اللہ تعالیٰ نے ہی اس کے اتمام کا وعدہ بھی کیا تھا تو جناب مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے ماموں صاحب کو بطور انعام (رشوت) روپیہ دینے کی کوشش کیوں فرمائی اور انہیں رام کرنے کی فکر میں کیوں لگے رہے حالانکہ خود رقمطراز ہیں۔

"ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں، کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کی کوشش کرے اور کراوے۔

(از کتاب سراج منیر صفحہ ۲۳)

سچ ہے لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

بالآخر مرزا غلام احمد آنجہانی اپنی یہ حسرت آخری سانس تک پورا کرنے کے خواہاں رہے اور زندگی دامن امید اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور ہمیشہ اسی کا مصداق بنے رہے

"کبھی تو ہر جی پوچھیں گے کون کھڑا دربار"

لیکن محمدی بیگم (رحمۃ اللہ علیہا) جو مرزا غلام احمد کے کذب پر ایک بین دلیل تھی اپنے خاوند مرزا سلطان محمد کے گھر چالیس سال تک ایک نہایت نیک دل وفاشعار خدمتگار بیبی کی طرح آباد رہی۔ گذشتہ سال ان کا انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

Scanned with CamScanner

مرقع معلومات عامہ

ہندوستان کی فوجی تیاریاں

مصدقہ اطلاعات کے مطابق بھارت کی فوجی طاقت اس وقت حسب ذیل ہے:-

بری

عملہ کی تعداد	دس لاکھ
بکتر بند ڈویژن	۱
بکتر بند بریگیڈ	۲
پیادہ ڈویژن	۱۳
پیادہ بریگیڈ	۶
پہاڑی ڈویژن	۱۰
پیراشوٹ بریگیڈ	۲

چھ پیادہ ڈویژنوں میں ستر من ٹینکوں کی ایک رجمنٹ ہے

بحری

عملہ کی تعداد	۴۵۰۰۰
(لڑاکا)	۲۳۰۰۰
سویلین	۲۲۰۰۰

سولہ ہزار ٹن کا طیارہ بردار جہاز
آبدوزیں (سابق روسی) ۲ — کروزر ۲
تباہ کن جہاز ۶
فرگیٹ ۱۱
سروے کرنے والے جہاز بشمول ۲ فرگیٹ ۴
سرنگ سیٹ جہاز ۶
طیاروں کے اترنے والے جہاز ۳ (بشمول ۲ سابق روسی)
دفاعی کشتیاں ۴ (بشمول ۵ سابق روسی)

فضائیہ

عملہ کی تعداد	۱۱۸۰۰۰
لڑاکا طیارے	۷۰۰
کینبرا بی (۶) ہلکے بمبار طیارے	۵۰
کینبرا پی، آر	۵۷
دیکھ بھال کرنے والے طیارے	۸
مگ طیارے	۲۱

۸۰ ہنٹر ایف — ۵۶ لڑاکا ۱۵۰، سٹیئر ۴، لڑاکا ۶۵
گرونسٹر بی ۲۴، سمندری دیکھ بھال کرنے والے طیارے ۱۶
ایمپائر اور آرگن لڑاکا بمبار ۲۵۰، سی ۴۷ — ۱۱۰ سوپر کانسٹلیشن ۹، سی ۱۱۹ — ۶۵، ۲ — ۱۴ طیارے ۲۲،
لے، این ۱۲ — ۴۰، اوٹر ۳۰، ایم آئی ۴ — ۹۵،
ایلیٹے ۳ — ۲۵، بیل ۴۷ — ۱۰، ایس ۵۵ ہیلی کاپٹر ۴، آسٹر اور کرشک ہلکے دیکھ بھال کرنے والے طیارے ۶۰، کیریبو ٹرانسپورٹ طیارے ۶۰

مزید برآں تازہ ترین سمجھوتہ کے تحت روس بھارت کو ایس، یو، قسم کے ایک سو اور ۲ سو کے درمیان آواز سے تیز رفتار جیٹ لڑاکا بمبار طیارے دے گا۔ بھاری فضائی دفاع کی فوج میں ۲۰ ایس اے جی ڈبلیو سکواڈرن اور بارہ شکن توپوں کی ۲۵ رجمنٹیں شامل ہیں۔ مزید برآں بھارت کی سرحد کے ساتھ ساتھ حفاظتی دستے متعین ہیں جن کی نفری ایک لاکھ ہے

(باقی)

آزاد مسلمان ملکوں کے نام اور ان کے موجودہ سربراہ

نمبر شمار	نام ملک	نام سربراہ
۱	متحدہ عرب جمہوریہ	صدر جمال عبدالناصر
۲	شام	" نورالدین العطاشی
۳	الجیریا	" بومدین
۴	عراق	" عبدالرحمٰن عارف
۵	سوڈان	" اسماعیل الازہری
۶	یمن	" عبدالرحمٰن الاریانی
۷	گنی	" شیخ احمد طوری
۸	عوامی جمہوریہ جنوبی یمن	" قحطان الشعبی
۹	صومالیہ	" عبداللہ عثمان
۱۰	ماریطانیا	" مختار الداده
۱۱	کیمرون	" احمدو اہیجو
۱۲	تیونس	" حبیب بورقیبہ
۱۳	ترکی	" جودت ثنائی
۱۴	کیمیا	وزیراعظم داؤد جوار
۱۵	پاکستان	صدر محمد ایوب خان
۱۶	لبنان	وزیراعظم عبداللہ یافعی
۱۷	انڈونیشیا	صدر سوکارنو
۱۸	سنی گال	" لیوپولڈ
۱۹	مالی	" مودیبو کیتا
۲۰	اوپر وولٹا	" سانگول
۲۱	سیرالیون	" جیکن اسمتھ
۲۲	ٹوگو	" ایتن آبادیا
۲۳	اردن	شاہ حسین
۲۴	سعودی عرب	شاہ فیصل
۲۵	لیبیا	شاہ ادریس
۲۶	مراکش	شاہ حسن دوم
۲۷	کویت	امیر صباح السالم الصباح
۲۸	مالدیپ	امیر محمد فریدی
۲۹	ایران	رضا شاہ پہلوی
۳۰	ملائیشیا	شاہ اسمٰعیل نصیرالدین
۳۱	تنزانیہ	وزیراعظم راشدی کوا وا
۳۲	البانیہ	صدر ہیکمی لیسی
۳۳	افغانستان	شاہ ظاہر شاہ

آفتاب احمد، طٰہٰ احمد

مغربی پاکستان میں زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کا گوشوارہ

اعداد و شمار کی روشنی میں

* زرعی اصلاحات ۷ فروری ۱۹۵۹ء کو نافذ کی گئیں

(۱) بڑے بڑے قابضین اراضی کی کل تعداد (۵،۰۶،۴ افراد)

(۲) زرعی اصلاحات کے تحت اعلان شدہ کل رقبہ (۵،۴۹،۸۷،۴ ایکڑ)

(۳) وہ کل رقبہ جو زرعی اصلاحات کے تحت حقیقتاً لیا گیا (۲۳،۵۲،۷۱۶ ایکڑ)

(۴) اس رقبہ کا معاوضہ جو قابضین اراضی کو دینا طے پایا (۹،۲۶،۰۰،۰۰۰ روپیہ)

(۵) مزید رعایتیں جو ان بڑے قابضین اراضی کو دی گئیں۔ ستائیس لاکھ ایکڑ (۲۷،۰۰،۰۰۰)

باغات اور اصطبلوں کے لئے

(۷) چار لاکھ چھبیس ہزار دو سو انتیس (۴،۲۶،۲۲۹) ایکڑ زمین عارضوں و رشتہ داروں کو بطور عطیہ دینے کے لئے

(۸) نیز طے شدہ معاوضہ کی رقم پر ۴ فیصد سود

* حاصل شدہ اراضی کی تقسیم

• — کل مزارعین کی تعداد جن میں حاصل شدہ اراضی تقسیم کی گئی:- ایک لاکھ پچاس ہزار (۱،۵۰،۰۰۰)

• — کل رقبہ جو مزارعین میں تقسیم کیا گیا:- نو لاکھ (۹،۰۰،۰۰۰) ایکڑ

• — چھوٹے کاشتکاروں کی تعداد جنہیں یہ اراضی تقسیم کی گئی:- چار ہزار (۴،۰۰۰)

• — کل رقبہ جو چھوٹے کاشتکاروں کو دیا گیا:- دو لاکھ (۲،۰۰،۰۰۰)

• — رقبہ جو ابھی تک قابل تصفیہ پڑا ہے:- سات لاکھ باون ہزار سات سو سولہ (۷،۵۲،۷۱۶) ایکڑ

(خورشید احمد خاصی)

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بانہ سے ۲۵ فیصد رعائت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں گارنٹی ۵ سال، مسجد اور تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ لاہور

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর 1 AHORE
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

صراط مستقیم ——— بقیہ صفحہ اول

باقی نہیں رہے گا۔

—— وہ نوع انسانی کے افراد کو ایک ہی کنبہ، بلکہ ایک ہی کل کے مختلف اجزا تصور کرے گا۔

—— اسلام کے رشتہ اخوت کو تمام رشتوں اور ناطوں پر ترجیح دے گا۔

—— اُس کا طرز زندگی، اس کا نظام حیات اور اس کا دستور العمل اللہ کی بندگی کے مضبوط حصار میں انسانی مساوات اور اسلامی بھائی چارے کا کا مکمل مظہر ہوگا۔

اس صاف، سیدھی اور عظیم شاہراہ پر چلنے والے انسانی قافلے کو

* نہ مغرب کا سرمایہ دارانہ سامراجی نظام شکست دے سکتا ہے۔

اور

* نہ روس و چین کا اشتراکی نظام جذب کر سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی دعوت مسلمانوں کو اسی صراط مستقیم پر لے کر چلنے کی ہے۔

• "صراط مستقیم" پر چلنے کی یہ دعوت کیا آپ کو قبول نہیں؟

جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ آپ کے تعلق و وابستگی کی نوعیت اس سوال کا صحیح جواب متعین کرتی ہے۔ (ک)

اسرائیل سے عرب علاقہ کی ایک ایک انچ زمین واپس لی جائیگی

صدر ناصر کا مجاہدانہ اعلان

قاہرہ۔ ۴ مارچ / پ پ / اف پ / اپ پ (رائیٹر) صدر جمال عبدالناصر نے حلوان میں کئی ہزار مزدوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں آپ کو صاف صاف بتاتا ہوں کہ منزل پر پہنچنے کا راستہ مختصر اور آسان نہیں ہے۔ ہمارا راستہ طویل اور مشکل ہے۔ ہم پوری تیاری کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ہم نے اپنی فوج کی از سر نو تعمیر کی ہے۔ اپنے یونٹوں کو از سر نو منظم کیا ہے اور ساتھ ہی انہیں محاذ پر [illegible] کھا ہے۔ ہمیں اپنے لئے گندم فراہم کرنا پڑا اور اپنے اقتصادی نظام کو مضبوط [illegible] لئے ایک مالیاتی ریزرو قائم کرنا پڑا۔ یہ سب کام مکمل ہو چکا ہے۔ ہم نے مزاحمت کے لئے عربوں کے متحدہ محاذ کو از سر نو منظم کیا ہے۔ ہم نے یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ یمن کی انقلابی قوت اپنا دفاع خود کر سکتی ہے۔ یمن سے اپنی فوج واپس بلا لی ہے۔ اور ہم نے خلیج فارس کی عرب حیثیت کو برقرار رکھنے کے لئے شاہ فیصل کی کوششوں کی حمایت کی ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مقبوضہ علاقے کی ایک ایک انچ زمین کو ہر قیمت پر آزاد کرایا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

روس میں یہودی قابل اعتماد نہیں

عرب اور اسرائیل جنگ کے بعد سے روس میں یہودیوں کو سائنسی اور فوجی ملازمتیں حاصل کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جن نوجوان یہودی سائنسدانوں کو ملازمت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا انہیں ملازمت نہیں مل رہی اور جو برسر روزگار ہیں ان کے متعلق نئے سرے سے غور کیا جا رہا ہے۔ ایک روسی افسر کا کہنا ہے کہ یہ اقدام یہودیوں میں بڑھتے ہوئے قومی جذبات کے پیش نظر کیا جا رہا ہے اور حکومت روس انہیں قابل اعتماد نہیں سمجھتی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰—۰
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " " ۲۰—۰
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵—۰
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵—۰
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰—۰
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲—۰
(۷) روغن چنبیلی ۱۰/۰ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/۰ روپیہ، دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۸ فی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی، سونا چاندی، موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/۰ روپے۔
ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/۰ روپیہ تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱½ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزاء شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/۰ روپے۔

دواخانہ فیض عام بفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام
لاہور پاکستان

فساد اور امن

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

پھیل گیا ہے فساد خشکی و تری میں اس چیز کے سبب

أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا

جو کمایا ہے لوگوں کے ہاتھوں نے تاکہ چکھائے ان کو بعض اعمال کا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔

مزہ تاکہ وہ رجوع کریں

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

فرما دیجئے سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان

الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ فَأَقِمْ

سے پہلے تھے۔ ان میں اکثر مشرک شرک کرنے والے تھے۔ پس سیدھا

وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا

کر اپنا منہ دینِ قیم کی طرف اس سے پہلے کہ آوے وہ دن کہ

مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ

نہیں پھرنا اس کا اللہ کی طرف سے اُس دن

يَصَّدَّعُونَ

لوگ الگ الگ ہوں گے

جمعہ ۳۰ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے۔ شمارہ ۴۵

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد وزن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے علماء کرام اکثر مالی فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ وعطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمانِ اسلام

مدیر معاون — حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

ایڈیٹر — احمد حسین کمال

لاہور

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگرانِ اعلیٰ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ - یکم رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۵

رفتارِ سیاست

"تازہ گرفتاریوں پر"

احمد حسین کمال

ملک کے حالیہ ہنگاموں میں جو توڑ پھوڑ کے واقعات رونما ہوئے۔ ان پر ہر محب وطن شہری افسوس کا اظہار کرے گا، لیکن حکومت کے اس موقف سے حلقۂ اقتدار کے سوا کسی کو بھی اتفاق نہیں ہو سکتا کہ ان ہنگاموں کا باعث سیاسی لیڈر اور سیاسی جماعتیں ہیں اور نہ ان مخالفِ حکومت ہنگاموں کو حکومت کے ان اقدامات کے لئے وجہ جواز کہا جا سکتا ہے، جو اس نے حال میں اٹھائے ہیں۔

حکومت کے دائرے سے باہر ملک میں کوئی جماعت یا فرد اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ منظم تخریبی ہنگامے برپا کرا سکے۔

موجودہ ہنگامے جن کی ابتدا طلباء کے ہیجانات سے شروع ہوئی، طلباء کی ان مشکلات کا نتیجہ ہیں، جن کے ازالے کے لئے وہ مدت سے چیخ و پکار کر رہے ہیں

جو شخص بھی ملک میں مروج تعلیم کے موجودہ نظام پر غور کرے گا، وہ اس تلخ حقیقت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تعلیم جیسا مقدس و محترم شعبہ بھی اس وقت خود غرضانہ کاروبار اور بدعنوانیوں کا مرقع بن کر رہ گیا ہے۔

نہ درسگاہوں کے طلباء اس نظام تعلیم پر مطمئن ہیں اور نہ اساتذہ اس نظام میں اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی پوزیشن میں رہ پاتے ہیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے سکول میں اساتذہ کی دھڑے بندیاں چپقلشیں، افسرانِ سکول کی بے اعتنائیاں اور جانبداریاں ایک طرف طلباء کی تعلیم و تربیت پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ محکمہ تعلیم کا دفتری نظام افسر گردی کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور نوکر شاہی کا یہاں بھی دور دورہ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف ہر ۶ ماہ بعد اپنے منظور نظر مؤلفوں اور پبلشروں کو مالی منفعت پہنچانے کے لئے برائے نام تغیر و تبدل سے نصابی کتب میں تبدیلی کی جاتی رہتی ہے اور تعلیم کے دیگر اخراجات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے ابتدائی تعلیم تک عوام کے لئے گراں اور پیچیدہ و مشکل مسئلہ بن گئی ہے۔

پھر امتحانات کا طریق، بورڈ و یونیورسٹی کے حاکمانہ طور و طریق ایسے ہیں۔ جن سے طلباء نالاں و پریشان ہیں۔ کوئی کام بھی وقت پر انجام نہیں پاتا اور کسی شخص کو بھی بروقت کوئی سہولت حاصل نہیں ہوتی۔

نیز یہ کہ رائج یونیورسٹی آرڈیننس اور قواعد و ضوابط نے طلباء پر بعض ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں، جنہیں کسی دور میں بھی درست تصور نہیں کیا جا سکتا تھا، کجا یہ کہ موجودہ دور میں جبکہ جمہوریت و آزادی کا غلغلہ برپا ہے

علاوہ ازیں موجودہ تعلیمی نظام سے مذہب و اخلاق کے غلبہ کو کلیتہً دور کر کے رکھ دیا گیا ہے اور اس کی جگہ طلبا و طالبات کی مجلسیں، ثقافتی سرگرمیاں، رقص و سرود اور ہوا و ہوس کی بزم آرائیاں غالب لائی جا رہی ہیں۔ جس نے طلباء کے اندر اخلاقی ذمہ داریوں اور مذہبی پاسداریوں کے احساس کو فنا کر دیا ہے۔

ان سب باتوں کا انجام اگر طلباء میں ہمہ گیر ہیجانات کی صورت میں کسی وقتی شکایت پر نمودار ہو جاتا ہے اور اس کے تلخ ثمرات سامنے آنے لگتے ہیں۔ تو اربابِ اقتدار کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس کے ذمہ دار خود وہ ہیں یا دوسرے جن پر وہ الزام عائد کرتے ہیں۔ یہ ہی صورت حال دیگر عوامی مسائل کی ہے۔

حکومت کے نشریاتی ذرائع رات دن ترقیات اور خوشحالیوں کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ لیکن خدا معلوم وہ اتنی معمولی سی بات کیوں نہیں سمجھ سکتے کہ ایک عام آدمی ان ترقیات اور خوش حالیوں کا کیسے یقین کر سکتا ہے۔ جبکہ اسے بنیادی ضرورت کی اشیاء، غلہ، آٹا، تیل گھی، شکر، گڑ، لکڑی اور کپڑا وغیرہ تک آسانی سے اس کی آمدنی کی رسائی کے اندر اندر ملنا مشکل تر ہو گیا ہے

ملک کے چند قارون صفت افراد یا حلقے پوری معیشت پر قابو پا گئے ہیں۔ اور ہر ضرورت کی چیز کو گراں سے گراں تر کئے جا رہے ہیں۔

آخر حکومت اس کے لئے کیا وجہ جواز پیش کر سکتی ہے کہ اس نے ملک میں شکر سازی کے تو متعدد کارخانے قائم کر دیئے اور ہزار ہا ٹن شکر باہر سے درآمد کرتے رہنے کا بھی اعلان ہوتا رہتا ہے۔ لیکن عوام کو وہ شکر آسانی سے مناسب داموں کے اندر نہیں ملتی۔

یہی حال دوسری اشیاء کا ہے۔

اور عام آدمی، مزدور، کسان، محنت کار، چھوٹے درجہ کا ملازم، دکاندار وغیرہ کا معیار آمدنی آج بھی وہی ہے۔ جو آج سے تیس چالیس سال قبل تھا۔

ان حالات میں ملک کی اسی فیصدی غریب و اوسط درجہ کی آبادی کس طرح حکومت کے ان دعاوی پر مطمئن ہو جائے کہ ملک میں گذشتہ دس سال کے اندر زبردست ترقیات ہوئی ہیں۔ اور خوشحالی ہوئی ہے۔

دین و مذہب کے معاملہ میں حکومت کا جو رویہ ہے اس سے بھی زبردست اضطراب عوام میں برپا ہے۔

عائلی قوانین جن کے خلافِ اسلام ہونے پر پاکستان کے تمام مسلمان متفق ہیں۔ حکومت ان کی تنسیخ پر قطعی آمادہ نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی پر بھی مسلمان عوام نے متفقہ عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ لیکن حکومت کو اصرار ہے کہ وہ اسے کامیاب بنا کر چھوڑے گی۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ وفاق لاہور

ایڈیٹر ــــ مصطفیٰ صادق

★ ــــ ایک ذمہ دار اور حساس دردمند مسلمان کا اخبار ہے

★ ــــ جمعیۃ علماء اسلام سے اس کے کارکنوں کو حقیقی ہمدردی ہے

★ ــــ اس کی خبریں تازہ ہوتی ہیں اور رحیم یار خاں، لاہور اور سرگودھا سے بیک وقت شائع ہو کر ملک کے اطراف میں پہنچتا ہے۔

اس لئے

★ ــــ تعاون کیجئے، ایجنسیاں قائم کرنے میں مدد کریں، توسیع اشاعت میں ممکن امداد کریں۔

★ ــــ جمعیۃ کے تمام کارکن ہر ہر علاقہ سے اپنی خبریں اس میں بھیجتے رہیں اور روزانہ خبروں کے لئے اس کو پڑھتے رہیں۔

(حضرت مولانا) مفتی محمود عفی عنہ، ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(حضرت مولانا) شمس الدین عفی عنہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ڈھاکہ

(نوٹ) خط و کتابت روزنامہ وفاق میکلوڈ لاہور کے پتے پر کیجئے

از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مسلمان کون ہے؟
کفر و ایمان کی تحقیق

(قسط نمبر ۳)

ابتدائے اسلام میں یہ کلمہ اس لئے اسلام کی تھا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے۔ اسی کو ن و مختار سمجھتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بھی بنا رکھے تھے۔ جن کو وہ بڑے خدا کے سامنے سفارشی اور قریب کرنے والا قرار دیتے تھے۔ اور ان ہی بتوں کو سجدہ کرتے اور ان کی عبادت تے۔ لا الہ الا اللہ نے ان کے ان عقائد کی ید کر دی تھی۔ اس لئے یہ کلمہ پڑھنا اس وقت دین لام کی نشانی بن گیا تھا۔

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا الخ

اسی طرح جو ہماری نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف ہ کرے۔ ہمارا ذبیحہ کھائے۔ اس سے زیادہ واضح فانیاں اسلام کی اور دین اسلام کے قبول کرنے کی ا ہو سکتی تھیں۔ اس پر یقیناً فذالک مسلم کا م لگے گا۔

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ

اسی طرح آیت کریمہ ہے کہ جو سلام کہے۔ یعنی جو کو سلام کرے اس کو (آگے سے) یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (تجھ میں ایمان نہیں) یا تو کافر ہے۔ پہلے تو یک شخص سلام کرتا ہے۔ اخلاق کا تقاضا ہے کہ اس کو س کے مناسب جواب دیا جائے۔ اگر یہ بھی نہیں تو اس ا کیا حق ہے کہ اس کو کافر کہے۔ جب وہ تمہیں السلام علیکم کہتا ہے تو ظاہر یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ تو پھر جب تک کفر کی کھلی نشانی نہ ظاہر ہو تو یا دریافت کر کے معلوم کر لو تمہیں کس طرح مناسب ہے کہ اس کو کافر قرار دے دو۔ اگر تحقیق کے بعد تکذیب کا پتہ چلے تو پھر کفر میں کیا شک ہے۔

آیت کریمہ کا یہ معنی ہرگز نہیں ہے کہ جو شخص بھی سلام کرے۔ بس اس کو مسلمان جاننا ضروری ہے اور سی سلام کرنے والے کو کافر قرار نہ دیا جائے۔ ورنہ تو ہر ابوجہل، ابولہب، ہر منکر ختم نبوت ہر وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بنتا ہے یا حدیث رسول کا انکار کرتا ہے یا قرآن پاک میں تحریف کرتا ہے۔ کسی مسلمان کو السلام علیکم کہہ کر اسلام کی سند حاصل کر سکتا ہے ہر مرتد، ہر کافر سلام کر کے اسلام کی سند حاصل کر سکتا ہے اس آیت کریمہ کو پیش کر کے اکثر دھوکا دیا جاتا ہے۔ اس لئے پوری آیت اور قرآن پاک کا پورا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ یہ سورۂ نساء میں ارشاد ہے۔

آیت کی تفسیر خود آیت سے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج ایک قوم پر جہاد کے لئے روانہ فرمائی۔ اس قوم میں ایک شخص مسلمان تھا۔ وہ اپنا مال مویشی نکال کر علیحدہ کھڑا ہو گیا اور مسلمانوں کو دیکھ کر اس نے السلام علیکم کہا مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ بھی کافر ہے۔ اور مال بچانے کے لئے تقیہ کرتا اور خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ اس خیال سے مسلمانوں نے اسے مار ڈالا۔ اور مال مویشی سب لے لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ کَثِیْرَةٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

"اے ایمان والو! جب سفر کرو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) تو تحقیق کر لیا کرو، اور مت کہو اس شخص کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو مسلمان نہیں۔ تم دنیا کی زندگی کا اسباب چاہتے ہو۔ سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ تم بھی تو ایسے ہی تھے۔ اس سے پہلے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ سو اب تحقیق کر لو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔"

آیت کریمہ کا شانِ نزول تفسیر جلالین اور ترجمہ شیخ الہندؒ کے حاشیہ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ ایک خاص واقعہ ہے جس کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فعل پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ شخص واقعی مسلمان تھا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غلط فہمی ہوئی۔ پھر قرآن پاک نے اس کو عام حکم کی شکل دی۔ جو اس کا عام اسلوب بیان ہے۔ اب قاعدہ یہی ہوا کہ جو شخص اسلام ظاہر کرے یا آکر ناواقفی کی حالت میں السلام علیکم کہے۔ اس کو مسلمان ہی سمجھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اسلام یا تصدیق کی نشانی ہے۔ ایسی حالت میں بلا تحقیق اس کو کافر کہنا یا قتل کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

ایسا ہی ایک اور واقعہ ہے کہ میدانِ جنگ میں ایک شخص نے صحابی کی زد میں آتے ہی لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ صحابیؓ نے اس کو اسی غلط فہمی سے قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ھلا شققت قلبہ۔ تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا؟

بہرحال ظاہری احکام کا تعلق ظواہر اور شعائر و علامات سے ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تکذیب کا علم ہو کر بھی لا الہ الا اللہ کہنے والے یا سلام کرنے والے کو مسلمان ہی سمجھا جائے۔ خود قرآن پاک نے ان منافقوں کو جو کہتے تھے۔ نشھد انک لرسول اللہ (کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں) ان منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے کاذبون فرمایا کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اسی طرح سورہ بقرہ میں امنا کہنے والے منافقوں کو فرمایا۔ وما ھم بمومنین کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ میں بے دلی سے نماز پڑھنے والے منافقوں کا ذکر کیا۔

خود آیت زیر بحث میں دو جگہ تبینوا ارشاد کیا کہ تحقیق کر لیا کرو۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے۔ کہ سلام علیک کرنے والا کافر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ تم نے سمجھا۔ اور سچ مچ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ تھا۔ پس اسلام کی کوئی علامت پائی جائے تو قبل از تحقیق اور تکذیب کی کوئی نشانی نہ ہوتے ہوئے کسی کو کافر یا نامسلمان کہنا واقعی جلد بازی، غلط اور ممنوع ہے۔ لیکن اس کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ سلام کرنے والا کبھی کافر نہیں ہو سکتا۔

پوری کیفیت تو کفر کے بیان سے ہوگی۔ یہاں تو مسلمان کی تعریف سے بحث ہے۔ جس کے بارے میں چند آیتیں گذر چکی ہیں۔ ایک فیصلہ کن آیت پیش کر کے یہ بحث ختم کی جاتی ہے۔

انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا

(مومن صرف وہی ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہیں کیا۔

ایمان اس دلی یقین و تصدیق کا نام ہے۔ جس میں شک کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ خدا اور اس کے رسول کے سارے حکموں کو سچا مانا جائے۔ یہ چونکہ دلی کیفیت ہے۔ اس لئے تصدیق کے شعائر و علامات پر احکام جاری ہوں گے۔ من صلی صلوتنا وغیرہ سب احادیث و آیات میں شعائر اسلام بتائے گئے ہیں۔ مسلمان کی تعریف نہیں کی گئی اور نہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف میں کوئی کمی فرمائی ہے۔

(باقی آئندہ)

محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب پی، ایچ، ڈی جامعہ ازہر سے

از قاضی عبدالدیان کلیم

ایک اہم انٹرویو

جمال عبدالناصر اور مصر کے خلاف اتہامات کی حقیقت

(آخری قسط)

تو حکومت وقت پر واجب ہے کہ وہ بلا امتیاز مذہب وملت اس کو موزون ملازمت اور روزگار دلوائیں۔ اس لحاظ سے دنیا کے ترقی پسند ممالک میں مصر کا بھی شمار ہوتا ہے۔ تعلیمی نظام میں جمال عبدالناصر نے فرعونی نظام کی پیروی نہیں کی بلکہ اسلامی اصولوں پر کاربند ہو کر اور العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ کا احساس کرتے ہوئے نظام تعلیم کو جمہوری بنا دیا۔ یہی حال اخلاقی اور تشریعی نظاموں کا ہے۔ ہمارے اس موازنہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صدر ناصر اور ان کی انقلابی حکومت نے فرعونی تہذیب کو سرے سے قبول ہی نہیں کیا۔ چہ جائیکہ اس کے احیاء کے لئے اقدامات کریں۔

غالباً بعض لوگوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ مصر میں محکمہ آثار قدیمہ اور سیر و سیاحت نے بعض مصری علاقوں مثلاً الاقصر، اسوان، نوبہ، جنیرہ اور دیگر مقامات میں قدیم مقابر و مدافن کو دریافت کرنے کے بعد ان کے آثار قدیمہ کو مخصوص عجائب گھروں میں محفوظ رکھ لیا، اور بعض اہم مقامات پر ان قدیم آثار میں سے بعض اہم آثار کو نمائش کے لئے رکھ دیا۔ تو فوراً یہ کہنے لگے ہیں کہ صدر ناصر فرعونی تہذیب کے احیاء کی کوشش کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آثار قدیمہ کی تلاش اور ان کی حفاظت کا کام چند وجوہ کی بنا پر کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:۔

(۱) قومی اقتصاد اور خزانہ میں اضافہ

(ا) قدیم مصری رسومات کے مطابق ہر فرعون کی وفات کے بعد اس کا خزانہ سونا اور زیورات بھی اس کے ساتھ دفنائے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اہرامات مصر میں فرانسیسیوں نے بیش بہا جواہرات کا انکشاف کیا تھا الاقصر میں وادی الملوک اور وہاں کے دوسرے مقبروں کے دیکھنے کا مجھے موقعہ ملا اور سونے کے ان تابوتوں کو دیکھا۔ جو حال ہی میں محکمہ آثار قدیمہ نے برآمد کئے ہیں، ان میں سے بہت سا سونا اور مختلف بنی ہوئی چیزیں مختلف عجائب گھروں میں پڑی ہوئی ہیں۔

(ب) مصر کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ باہر سے آنے والے سیاح اور زائرین میں عموماً یہ سیاح مغربی ممالک برطانیہ، امریکہ، جرمنی، فرانس وغیرہ اور چند مشرقی دولت مند ممالک جیسے روس، سعودی عرب سے آتے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ایسے سیاحوں کی ہوتی ہے۔ جو مصر کی ثقافتی زندگی سے دلچسپی رکھتے ہیں خصوصاً فراعنہ کی قدیم تہذیبی ثقافت اور پرانی اسلامی ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے انقلابی حکومت نے سیاحوں کے لئے سہولت بہم پہنچانے اور مصر کو ان کے لئے جاذب نظر بنانے کے لئے آثار قدیمہ کی حفاظت کا انتظام کیا ہے اور ان میں بعض کو مختلف اہم مقامات پر رکھا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سیاحوں سے زرمبادلہ حاصل کیا جا سکے۔

(۲) قبطیوں کی رضاجوئی۔

مصر کی آبادی میں ایک حصہ غیر مسلم قبطیوں کا بھی ہے۔ جن کا سلسلہ نسب فراعنہ سے ملتا ہے۔ قدرتی امر ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں اور ان کی آثار کی سرکاری حفاظت چاہتے ہیں۔ انقلابی حکومت نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت و نگرانی کے لئے ایک طرف تو محکمہ آثار و سیاحت کو مامور کیا ہے تو دوسری طرف محکمہ اوقاف کے ارباب بست وکشاد کو یہ اختیار دے چکی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جو مناسب کارروائی کرنا چاہے کرے۔

لیکن قبطیوں کے مقدس مقامات یا عیسائی مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے کوئی ایسا ادارہ نہیں تھا اس لئے صرف محکمہ سیر و سیاحت اور آثار قدیمہ کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ مصر کے قبطی باشندوں کو اس بات کا یقین دلائیں کہ ان کے مذہبی حقوق کا پورا پورا احترام اور خیال رکھا جائے گا۔ میرے خیال میں مصری حکومت کا یہ کام کوئی غیر اسلامی نہیں۔ کیونکہ اسلامی حکومت میں بھی ذمیوں کے دینی حقوق اور ان کی عبادت گاہوں کا احترام کیا جاتا ہے۔

(۳) علمی استفادہ

انقلابی حکومت نے ان آثار کی وجہ سے بعض اہم اور مفید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ فراعنہ کے نظام آبپاشی اور آب رسانی سے موجودہ مصری حکومت نے کافی استفادہ کیا ہے۔ اسلام نے الحکمۃ ضالۃ المؤمنین کی تلقین کرتے ہوئے ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ دنیاوی امور میں جو چیز بھی قوم و وطن اور ملت کے لئے مفید ہو۔ اس کو جہاں سے ہو لے لیا جائے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جمال عبدالناصر نے فرعونی تہذیب کے احیاء کے لئے کوئی ایسے اقدامات ہرگز نہیں کئے۔ جو قابل گرفت ہوں۔ خصوصاً جبکہ میں نے خود بھی مسجد ازہر میں کئی بار خطیب مسجد کو فرعون اور فرعونی تہذیب کی مذمت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور موسوی تہذیب کی مدح کرتے ہوئے جمال عبدالناصر کو خطبہ کے وقت سنتے ہوئے پایا ہے۔ گویا کہ وہ خود بھی اس فرعونی تہذیب کے خلاف سننا گوارا کرتے ہیں اور دوسروں کو سننے اور کہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک جمال عبدالناصر پر مصر میں فرعونی تہذیب کے احیاء کا الزام لگانا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

محترمی کلیم صاحب آپ کا آخری سوال یہ ہے کہ کیا واقعی صدر ناصر نے جامعہ ازہر کی مذہبی حیثیت ختم کر دی ہے اور اب وہاں بھی مخلوط تعلیم رائج کر دی ہے؟

تو جناب عالی عرض یہ ہے کہ انقلابی حکومت نے ازہر کی مذہبی حیثیت کو ختم نہیں کیا۔ بلکہ اس کی قدامت پرستی کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس نے دین کو علوم جدیدہ سے دور اور ازہریوں کو دوسری مصری یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل طلباء کے مقابلہ میں کم رتبہ رکھا تھا۔

ازہر میں عصری علوم کو جزو نصاب بنانے کی کوشش موجودہ انقلابی کونسل کا کارنامہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس تحریک کا تتمہ و تکملہ ہے۔ جو اصلاح ازہر کے نام سے جمال الدین افغانی اور مفتی محمد عبدہٗ کی سرکردگی میں چلائی گئی تھی اور چند وجوہ سے ناکام ہو چکی تھی۔

۱۹۳۶ء میں ایک قانون نافذ کر دیا گیا۔ جس میں ازہر کو خالص اسلامی علوم کا معہد قرار دیا گیا جس کے فرائض یہ تھے کہ اسلامی شریعت، عربی زبان اور ثقافت کی حفاظت اور ان کی نشر و اشاعت کریں۔ اور ایسے علماء پیدا کریں۔ جو ملک کے معاہد و مدارس میں دینی تعلیم اور عربان زبان کے تدریس کے فرائض انجام دیں یا حکومت کے شرعی عہدوں پر مامور کئے جائیں بعد میں مزید اصلاحات ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ انقلابی حکومت نے ۱۹۶۱ء میں قانون بنایا۔ جس کی رو سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

(۱) ازہر کے تین پرانے کالجوں میں کلیۃ الشرعیہ کلیہ اصول دین۔ کلیہ آداب میں۔ اور کلیات کا اضافہ کر دیا گیا۔ جن میں کلیۃ التجارۃ۔ کلیۃ الہندسہ کلیۃ الزراعۃ اور کلیۃ الطب قابل ذکر ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بعض صوبائی ارکانِ جمعیۃ کی خدمت میں

۱۰ر نومبر کو ملتان میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام
ی کا اجلاس ہوا۔ تقریباً ساٹھ اجلۂ علماء
لف اطراف ملک سے آکر شرکت فرمائی۔
ں حسب سابق صوبائی دفتری انتظامات اور
ر افراد پر بھی بحث ہوئی۔ مجلس عمومی صوبہ
ی با اختیار جماعت ہے۔ اس کو تمام طرح
ں اور نظم ونسق پر بحث کرنے کا حق حاصل ہے
یں بعض مباحث صرف غلط فہمی پر مبنی تھے
تم نمایندگان لائلپور کو اعتراض تھا کہ آٹھ
تھا جبکہ بار روم میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ
ہم نے بذریعہ ٹیلیفون صوبائی دفتر سے اخبار
م اور بعض پمفلٹوں کے تبعہ کو دس گیارہ بجے
سا کہا۔ مگر ہم محروم رہے اور یہیں شرمندگی
۔ انہوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم نے
یہ بھی کہ دیا تھا کہ ہم لائلپور سے آدمی بھیج دیتے
والوں نے روک دیا اور خود بھیجنے کی تیاری بھی
وقت مناسب معلومات فراہم کر دی گئی تھیں
آکر صوبائی عہدہ داروں نے تحقیق کی تو
ت کچھ بھی نہ نکلی۔

۸ر نومبر کو جمعہ تھا۔ ۷ر نومبر کو رات کے آٹھ بجے دفتر
کو ٹیلیفون کیا جاتا ہے ..... ۸ر نومبر کو
۱۰ بجے تک ڈاک کے ذریعہ تو کوئی چیز بھیجی نہیں جاسکتی
تھی۔ دفتر میں اس طرح آدمیوں کے بھیجنے کا کوئی انتظام
نہ تھا اور دفتر والوں نے اس بات سے قطعی انکار کیا۔ کہ
لائلپور کے بزرگوں نے آدمی بھیجنے کا کہا تھا اور ہم نے روک
دیا تھا اور یہ بات قرین قیاس بھی ہے۔ جب وہ خود کسی طرح
نہیں بھیج سکتے تو وہ ان کو کیوں روکتے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ ٹیلیفون حضرت مولانا عبدالعلیم نے خود
نہیں کیا تھا۔ رہی اخبار کی بات تو وہ بہت پہلے سے پوسٹ
ہو چکا تھا۔

(۲) سکھر کے دوستوں نے شکایت کی کہ ہم نے اتنے
اہم جلسے کی ضروری کارروائی بھیجی تھی۔ وہ حرفاً پرنٹ شائع
ہوئی۔ مگر محترم جناب مولوی ادریس صاحب (سکھر) نے
جب خود دفتر صوبائی میں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کا
مضمون ۴ر نومبر کا لکھا ہوا تھا اور دفتر میں ۶ر نومبر کو پہنچا
جبکہ اخبار پریس میں چلا گیا تھا۔ اب وہ پہلے پرچہ میں کیسے
شائع ہوتا؟ جبکہ اس سے پہلے کے مضامین اور خبریں بھی
موجود تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے تسلیم کر لیا

ان سطور سے میرا مقصد یہ ہے کہ بعض دفعہ ایک
غیر واقعی الزام میں نیک نیتی سے بھی پرجوش بحث سے
بے وجہ غلط فہمیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ہی
کی تلافی ہو جائے۔

ایک بات اور بھی احباب یاد رکھیں کہ وہ مضمون
اور کارروائی خود دیر سے بھیجتے ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ
فوراً شائع ہو جائے۔ مثلاً حضرت مفتی صاحب مدظلہ
کی ۸ر نومبر کی بار روم والی تقریر لائلپور سے ۱۵ر نومبر
کو دفتر میں موصول ہوئی اور حکم ہے کہ تازہ اشاعت
میں شامل ہو۔ حالانکہ تازہ پرچہ میں اب گنجائش ہی
باقی نہیں ہے۔ بہرحال دوستوں سے یہی توقع ہے
کہ وہ دیر کے کام میں حوصلہ اور برداشت کو اپنا
شعار بنالیں۔ (غلام غوث)

محترم ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کی خدمت میں

ملتان کے اجلاس سے واپس آکر مجھے صوبائی دفتر
کے حسابات کی معمولی پڑتال کرنے کی ضرورت پڑی معلوم
ہوا کہ جمعیۃ کے سابقہ حسابات کا ریکارڈ محترم ڈاکٹر صاحب
اپنے ہمراہ لے گئے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت
میں عرض ہے کہ صوبائی دفتر کا سارا ریکارڈ بہت جلد
دفتر میں پہنچانے کا انتظام فرمائیں۔
(غلام غوث)

ایک ضروری گذارش

تمام ماتحت جماعتوں کے امراء اور نظماء کی خدمت
میں گذارش ہے کہ اپنے اجلاسوں کی کارروائی جماعت
کے لیٹر فارم پر اور باقاعدہ اپنے دستخطوں سے تصدیق
شدہ روانہ کیا کریں۔ تاکہ کسی غلط کار کو کوئی بیان وغیرہ
دینے کا موقع میسر نہ آسکے۔
(غلام غوث)

خدمت کا موقع فراہم کریں

اعلیٰ، عمدہ جدید قسم، کم خرچ نئے ڈیزائن کے
فرنیچر کا کام تسلی بخش کرانے کے لئے ہماری خدمات
حاصل کریں

نیز

عمارتی کام مثلاً دروازے، کھڑکیاں وغیرہ کا کام بھی
تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ کام انشاء اللہ دیانتداری اور
محنت سے کیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

خط وکتابت کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں

حافظ عزیز الرحمٰن عزیز اشرفیہ دواخانہ آل عمران
سٹریٹ پیر غازی روڈ ۔ اچھرہ لاہور

اے آمد تو باعثِ آبادیٔ ما

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے۔ رحمت الٰہی کے دروازے
کھل گئے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔ جنت کے دروازے کھولے جا
رہے ہیں۔ شیطانوں کو باندھا جا رہا ہے

گناہوں سے بھرپور انسانیت کو هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرْ لَهٗ کی آوازیں رب اکبر
کی طرف سے دی جا رہی ہیں۔ اس مبارک ماہ میں ہمیں کیا کرنا ہے۔

۱۔ شب و روز بارگاہ ایزدی میں گڑگڑائیں ۰ ۲۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں
۳۔ اپنے اندر ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کریں ۰ ۴۔ استحکام ملک اور اسلامی آئین کے نفاذ
کے لئے پہلے سے زیادہ عزم لیکر اٹھیں اور کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں

بالخصوص

مشرق وسطیٰ میں قیام امن، عربوں کی کامیابی، سامراجیوں کی تباہی، کشمیر و فلسطین اور ہندوستان کے
مسلمانوں کیلئے سحر کی خاموش گھڑیوں میں بارگاہِ ایزدی میں گڑگڑا کر دعائیں کریں۔

آپ یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ نہایت مہربان اور قبول کرنے والے ہیں۔ اگر آپ نے اس مبارک
مہینے میں اپنے رب تعالیٰ کو منوالیا، تو پھر فتح ہی فتح ہے۔ عرب کامیاب ہونگے اور یہود و امریکہ ذلیل

کارروائی اجلاس مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو صوبہ کا مستقل امیر منتخب کر لیا گیا

مورخہ ۹، ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں منعقد ہوا جس میں مغربی پاکستان کے تمام ڈویژن کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں سب سے اہم مسئلہ مستقل امیر کے انتخاب کا تھا۔ جو حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کو مرکزی امیر منتخب کرنے کی وجہ سے خالی ہو گیا تھا۔ کافی غور و خوض کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ اس سے قبل صوبائی شوریٰ نے حضرت مولانا عبید اللہ انور کو نہایت غور و فکر کر کے امیر منتخب کیا تھا۔ میرے خیال میں اس سے بہتر انتخاب ناممکن ہے۔ چنانچہ مجلس عمومی نے حضرت مفتی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے حضرت مولانا عبید اللہ انور کو مزید دو سال کے لئے امیر منتخب کر لیا۔

اس انتخاب کے بعد صوبائی نظماء مولانا محمد اجمل صاحب لاہور اور مولانا محمد اکرم صاحب لاہور کے انتخاب کی توثیق کی گئی۔

بعد ازاں صوبائی خازن کے تقرر کے لئے مفتی محمود صاحب نے مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی لاہور کا نام پیش کیا۔ جس کی تائید حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمائی۔ گویا اب صوبائی مجلس عاملہ مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہوگی۔

امیر	حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب لاہور
نائب امیر	حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پور شریف۔
نائب امیر	حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پشاور
ناظم عمومی	حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ناظم	حضرت مولانا محمد اکرم صاحب لاہور
〃	حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
خازن	حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی لاہور

مجلس عمومی کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس ۹ نومبر کو بعد نماز ظہر سے لے کر عصر تک اس اجلاس میں طلباء کے مطالبات پر غور کیا گیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ طلباء کے جائز مطالبات کو پورا کرے۔ (قرارداد کا مکمل متن ترجمان اسلام ۱۵ نومبر کے پرچہ میں آچکا ہے)

دوسرا اجلاس نماز عشاء کے بعد شروع ہو کر رات بارہ بجے ختم ہوا۔ اس اجلاس میں صوبائی نظم و نسق، تنظیم کو فروغ دینے اور علماء پر عائد شدہ پابندیوں کے سلسلہ میں غور کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی جائے۔ جو اس سلسلہ میں قانونی چارہ جوئی کرے۔ ڈیفنس کمیٹی کی تشکیل کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا محمد اکرم صاحب۔ مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ اور مولانا محمد ابراہیم صاحب کو اختیارات دیئے گئے۔

تیسرا اجلاس ۱۰ نومبر کو صبح آٹھ بجے سے لیکر بارہ بجے دن تک رہا۔ اس میں رضاکاروں اور جماعتی ممبران کی تربیت پر غور کیا گیا۔ تینوں اجلاسوں میں اہم مسائل کے سلسلہ میں قراردادیں پاس کی گئیں

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس ملک کے موجودہ حالات کو انتہائی پریشان کن تصور کرتا اور علماء دین کے خلاف اس کی مسلسل پابندیوں، زبان بندیوں، گرفتاریوں اور مقدمات کو مداخلت فی الدین کے مترادف قرار دیتا ہے۔ جس کا اندازہ حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پور شریف نائب امیر صوبائی جمعیۃ کو ضلع رحیم یار خاں میں چھ ماہ کے لئے مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی امیر ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کو میانوالی میں تین ماہ کے لئے پابند کرنے اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو تین ماہ کے لئے راولپنڈی میں داخلہ، مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی کو دو سال کے لئے تقریر نہ کرنے کی خاطر دس ہزار روپے ضمانت کا نوٹس۔ ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور کی گرفتاری۔ مولانا محمد شریف صاحب سکنڈ (نواب شاہ) پر مقدمہ دائر کرنے اور ضلع ہزارہ کے پانچ علماء کرام کو تین ماہ کے لئے تقریر نہ کرنے، متعدد علماء کرام کا داخلہ ضلع رحیم یار خاں میں ممنوع قرار دینے، لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت نہ دینے وغیرہ ۱۴ کے ملک گیر نفاذ سے کیا جا سکتا ہے

یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ یہ طریق کار جہاں اسلام کے لئے نقصان دہ ہے وہاں استحکام مملکت اور مفاد ملی کے لئے خطرناک ہے۔ اور ان حالات میں یہ شبہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ ملک کے اندر ایسے ناگفتہ بہ حالات پیدا کرنے کی ذمہ داری غلط کار حکام یا ان عناصر پر عائد ہو۔ جو اس ملک کی حکومت کو عوام سے ٹکرا کر ملک کو نقصان پہنچانا اور غیر ملکی دشمنوں کو خوش کرنا ہو۔ یہ اجلاس حکومت کو ان حالات پر دانشمندانہ غور کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ ورنہ نتائج کی پوری ذمہ داری حکومت پر ہوگی

محرک	مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ
موید	قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی

ترجمان اسلام

ختم نبوت کا تحفظ اور ارتداد کی روک تھام

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس جس میں اضلاع مغربی پاکستان کے ذمہ دار معتمد علماء کرام نے شرکت فرمائی، اپنے اس اہم عقیدہ کا اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ منکرین ختم نبوت

. . . . . .

. . . . . .

محرک	مولانا بشیر احمد صاحب پسرور
موید	مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان
〃	مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
〃	مولانا لطف الرحمٰن صاحب مردان

——— صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان عرب علاقوں اور خاص کر بیت المقدس اور قبلہ اول پر یہود نا مسعود کے غدارانہ قبضہ کرنے کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتا اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے تمام عرب ممالک سے یہود کا انخلاء ضروری قرار دیتا ہے۔ یہ اجلاس آزادی بیت المقدس اور یہود کے جارحانہ اثرات کو ختم کرنے کے لئے عرب علماء کرام کے فتویٰ جہاد کی تصدیق و حمایت کرتا اور اعلان کرتا ہے کہ اس وقت مسلمانان عالم پر اس مقدس فرض کی ادائیگی کے لئے جہاد اور اس کی تیاری فرض ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام عربوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ وہ یہود کے خلاف عربوں کی ممکن امداد ضرور کرے گی یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یہودی مال کا بائیکاٹ اور عربوں کی عملی امداد کرے۔

مجوز	مولانا غلام غوث صاحب
موید	مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان

راولپنڈی میں صوبہ بھر سے علماء جایا کرینگے

——— راولپنڈی کی انتظامیہ تمام پاکستان کی انتظامیہ سے نرالے حکم دیتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ اجلاس مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی کے حالیہ نوٹس کے سلسلہ میں احتجاج کرتا ہے کہ مولانا عبدالحکیم صاحب دس ہزار روپیہ کی ضمانت دیں کہ وہ دو سال تک کوئی تقریر نہ کرینگے۔ یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ اس حکم کے

حکومت کو چاہیئے کہ وہ طلباء کے جائز مطالبات کو تسلیم کرے

مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اجلاس منعقدہ ۹ ر ۱۰ نومبر میں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ مغربی پاکستان نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ارباب اقتدار اور ملک کی تمام جماعتیں آپ کے اجلاس کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ آپ حضرات کیا فیصلہ اختیار کرتے ہیں کوئی اس کا اقرار کرے یا نہ کرے اس کو سب ہی جانتے ہیں کہ ملک میں علماء حق کی عظیم طاقت ہے اور وہ کسی طرح آپ کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آپ کے فیصلے دراصل اہلسنت والجماعت کے کروڑوں افراد کی صحیح نمایندگی ہے۔ اس وقت آپ ہی حضرات کی ایک جماعت ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ احیاء دین کے لئے مخلصانہ جدوجہد ضروری سمجھتی ہے۔

آپ نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک اس وقت عجیب افراتفری کا شکار ہے! ارباب اقتدار پریشان ہیں۔ کالجوں، سکولوں اور مدارس عربیہ کے طلباء کو تھانوں میں بلا کر ہراساں کیا جا رہا ہے جگہ بہ جگہ طلباء پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ طلباء پر اس طرح تشدد کرنے کے بجائے ان کے جائز مطالبات تسلیم کر کے ان کو مطمئن کرے۔ راولپنڈی کی انتظامیہ پر آپ نے کڑی نکتہ چینی کی۔

آپ نے فرمایا کہ بی، ڈی کے نظام کو ملک کی اکثریت ملک کی نمایندگی کے لئے کافی نہیں سمجھتی۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے سامنے ایک نصب العین ہے۔ اسلامی نصب العین اور اسلام کی قدروں کو زندہ کرنا۔ اور اس راستے میں جو چٹان ہوگی اُسے ہم ہٹائیں گے۔

فتنہ الحاد و ارتداد کتابوں اور پریس کے ذریعہ اسلام کے نام پر اسلامی اصولوں کو منہدم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ہمارا ارباب اقتدار طبقہ باقاعدہ اس کی سرپرستی کر رہا ہے جس سے حساس مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ ان نازک حالات میں ہم نے آئندہ کے لئے کوئی طریق کار سوچنا ہے۔

مجلس عاملہ صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے عہدہ داروں نے دفتر جمعیۃ واقع چوک رنگ محل لاہور میں ایک سیٹنگ کے اندر یہ قرارداد پاس کی کہ ملک میں موجودہ پابندیوں اور گرفتاریوں کا دور کسی طرح ملک کے مستقبل کے لئے خوش آیند نہیں ہو سکتا۔ اس اجلاس کی رائے میں پہلے تو ہنگاموں کی ابتداء ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے اس وقت ہوئی جبکہ بالکل غافل اور امن پسند رعایا کی خاموشی بعض سرکاری ذرائع کے طرز عمل سے ختم ہوئی۔ پھر ملک میں جہاں بعض شریف افسروں نے طلبہ سے حوصلہ مندی کا ثبوت دیتے ہوئے حالات کو بگڑنے سے بچایا۔ وہاں راولپنڈی کے ڈی، سی کے انتظامات اور طریق کار ایسا رہا۔ جس کے نتیجہ میں تین جانیں ضائع ہوئیں اور دارالحکومت کا امن و امان قائم رکھنے کے لئے کرفیو نافذ کرنا پڑا۔ جو کسی طرح ملک کی شہرت کے لئے مفید نہیں ہے۔

اب مسٹر بھٹو اور دیگر بلند پایہ لیڈروں کی گرفتاری سے تیسری غلطی کا ارتکاب ہؤا ہے۔ خاص کر جبکہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں عربی خطبہ کے سوا جمعہ کی تبلیغ بھی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ہم حکومت سے دریافت کرتے ہیں کہ علماء اسلام عوام، وکلاء اور طلباء کو ناراض کر کے آخر وہ کونسا قومی و ملی مفاد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اجلاس نے متفقہ طور سے مطالبہ کیا کہ گرفتار شدگان کو فوراً رہا کر کے عوامی جذبات کا احترام کرے۔ ورنہ اُن پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے۔

(اے پیغمبرؐ! تو ان کو دعوت دے اور جو حکم دیا گیا ہے اس پر قائم ہو جا ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان کو کہہ دے کہ تمام اتری ہوئی کتابوں پر میرا ایمان ہے اور مجھ کو حکم ملا ہے کہ عدل کروں وہی اللہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے۔ ہمارا عمل ہمارے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے جھگڑنے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ نے ہم سب کو ایک جا جمع کر دیا اور سب کو اسی کی طرف جانا ہے (الشوریٰ)

...سبہ منزل

خلاف کیس لڑا جائے اور جب تک ضرورت ہو مغربی پاکستان کے دوسرے علماء راولپنڈی جا کر شہر اور ضلع میں فریضہ تبلیغ ادا کرینگے۔

نیز یہ اجلاس راولپنڈی کی انتظامیہ کے اس رویہ پر شدید احتجاج کرتا ہے۔

—— یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کی طلباء کے خلاف متشددانہ پالیسی اختیار کرنے کے خلاف احتجاج کرتا اور کالجوں اور سکولوں کو بند کر دینے کو قومی مفادات اور نئی نسل کے لئے تباہ کن قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سکولوں کو فوراً کھول دیا جائے اور ہر جگہ طلباء کے مطالبات مان کر ان کو مطمئن کر دیا جائے۔ خاص کر بلوچستان میں عرصہ سے سکولوں کی بندش عظیم نقصان کا باعث بنی ہوئی ہے

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے تمام سکول کھول کر اور عوام سے نرمی برت کر حالات کو نارمل کیا جائے۔

مجوز مفتی محمود صاحب

موید مولانا غلام غوث صاحب

اجلاس میں رضاکاروں اور ممبران کی تربیت کے سلسلہ میں زور دیا گیا اور مرکزی عہدہ داروں سے درخواست کی گئی کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی مناسب قدم اٹھائیں۔

خورشید بھیروی

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

مسلم و مومن وہ ہے جو اللہ کے رشتے کو دنیا کے تمام رشتوں پر ترجیح دے پس کسی ہستی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلام کی مدعی ہو اور ساتھ ہی خدا کو چھوڑ کر دوسرے رشتوں کی گرویدہ ہو جائے خدا کا رشتہ اس کی سچائی اور عدالت کی محبت میں ہے جو حق کو پیار کرتا ہے وہی خدا کو بھی پیار کرنیوالا ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (مولانا ابوالکلام آزاد)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی دفاع کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے زیر اہتمام دفاع کانفرنس مورخہ ۲۹، ۳۰ اکتوبر منعقد ہوئی۔ کانفرنس شہر کے وسیع و عریض میدان نصرت پارک میں منعقد ہوئی۔ ۱۲۰ پردے جن پر جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات، پروگرام اغراض و مقاصد۔ آغا شورش کاشمیری کی رہائی پریس کی واگذاری۔ عائلی قوانین کی منسوخی۔ خاندانی منصوبہ بندی پر احتجاج وغیرہ درج تھے پنڈال کے چاروں طرف لگائے گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا مکتبہ موجود تھا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فضل اللہ صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر نے انجام دیئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت خیرپور ڈویژن کے امیر حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب خلیفہ اکبر حضرت ہالیجویؒ نے انجام دیئے پہلے اجلاس کی صدارت خیرپور ڈویژن کے امیر جناب امر حیدری صاحب نے شورش کاشمیری کے متعلق ایک ولولہ انگیز نظم پڑھ کر اس مطالبے میں شدت پیدا کردی کہ آغا صاحب کو رہا کیا جائے۔ حضرت مولٰنا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا پہلا خطاب شروع کیا۔ مولانا موصوف سے پہلے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے تقریر فرمائی اور جماعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جناب مفتی صاحب نے حالات حاضرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی آپ کے بعد جناب مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے مسئلہ ختم نبوت پر مدلل تقریر کی۔

دوسرے اجلاس سے جناب قاری نورالحق ایڈووکیٹ اور مولانا محمد عبیداللہ صاحب جامعی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر نے خطاب فرمایا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اسلام اور اہل اسلام اور مملکت پاکستان کی بقاء اور استحکام کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے ہر دو حصوں میں مکمل اعتماد اتفاق، یک جہتی کے لئے قومی اتحاد کی بنیاد اسلامی اقدار پر قائم کی جائے۔ اور ملک کے دونوں حصوں میں پچانوے فیصدی رعایا کے مذہبی جذبات عقائد، خیالات کا احترام کیا جائے۔ اقلیتوں کو مسلمانوں پر مسلط نہ کیا جائے۔ انبیاء علیہم السلام۔ صحابہ کرام اور بزرگان دین کے ناموس کا قانونی تحفظ ہو۔ ملکی آئین، قوانین اسلامی بنائے جائیں چنگ و رباب، گانے، رقص و سرود، فحاشی، عریانی ختم کی جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملکی انتخابات براہ راست بالغ رائے دہی کے ذریعہ کرائے جائیں۔ جعلی ووٹنگ کا سدباب کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ یونیورسٹی آرڈیننس ختم کر کے نیز طلباء کے تمام جائز مطالبات کو تسلیم کر کے ان کو ذہنی پریشانیوں اور انتشار سے بچایا جائے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اسلامی علم، اخلاق پر خاص توجہ دی جائے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے کہ مزدوروں کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کر کے ان کو فکر معاش کی پریشانیوں سے بچایا جائے۔ تاکہ وہ ملک کی ترقی کے لئے جدوجہد میں دل جمعی کے ساتھ حصہ لے سکیں۔

(۵) یہ اجلاس محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی مساجد کی طرف سے بے توجہی کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔ محکمہ اوقاف کو ان مساجد سے ماہانہ لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے مگر وہ صرف ان مساجد میں آئمہ اور خطباء مقرر کر کے بیٹھ جاتا ہے اور مساجد کی تمام تر ضروریات کی طرف سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔ محکمہ اوقاف کی یہ پالیسی احترام مساجد کے سراسر منافی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ یا تو مساجد کی تمام ضروریات پوری کی جائیں۔ یا پھر وہ ان مساجد سے دستبردار ہو کر سابق منتظمین کی تحویل میں دے دی جائیں۔

(۶) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ منکرین ختم نبوت کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ سرکاری زمینیں مقامی کاشتکاروں کو دی جائیں

(۷) پریس کی آزادی بحال کی جائے۔ آغا شورش کاشمیری کو رہا کیا جائے اور ان کا پریس واگذار کیا جائے

(ناظم جمعیۃ)

اراکین جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد کا پندرہ روزہ اجلاس

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد کا پندرہ روزہ اجلاس دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا محمد رفیق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ایجنڈا زیر بحث آکر پاس کیا گیا۔

(۱) دفتر جمعیۃ کے لئے فرنیچر کی تجویز

(۲) دارالمطالعہ کی تجویز

(۳) ترجمان اسلام کی اشاعت پر غور

(۴) مستقل ممبران برائے امداد جمعیۃ۔ جس کے لئے ایک عمومی اجلاس ۱۰ شعبان المکرم کو مدرسہ صادقیہ میں بلانے کی تجویز پاس ہوئی۔

(۵) یکم نومبر ۱۹۶۸ء سے ووٹوں کی فہرستیں تیار کی جارہی ہیں۔ اس کام کی نگرانی کے لئے آدمی مقرر کرنا اس کے لئے تجویز ہوا کہ ہر وارڈ میں جمعیۃ کا آدمی اس کام کی نگرانی کرے۔

(محمد شفیع خادم جمعیۃ علماء اسلام منچن آباد)

مولانا حکیم شریف الدین صاحب کو صدمہ

لاہور۔ ۹، نومبر۔ سرگودھا سے فون پر آمدہ اطلاع کے مطابق مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی جوان شادی شدہ صاحبزادی بچے کی پیدائش کے موقع پر وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ قرآن پاک کی حافظہ اور بڑی زاہدہ و پرہیزگار تھیں۔

ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

مکتوب مشرقی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس استقبالیہ کا اہم اجلاس

ڈھاکہ ۱۰ نومبر۔ بروز اتوار شام تین بجے بہادر شاہ پارک مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب ایم، این، اے جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس استقبالیہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔

اجلاس میں جناب ایڈووکیٹ عبدالمومن صاحب کو اتفاق رائے سے مجلس استقبالیہ کا خازن منتخب کیا گیا نیز مجوزہ کانفرنس کے لئے پچیس ہزار روپیہ کا ..... بجٹ منظور کیا گیا۔ یاد رہے کہ صوبائی مجلس عاملہ نے صوبائی کانفرنس کی تاریخ ۴۔ ۵ جنوری ۱۹۶۹ء مطابق ۱۵، ۱۶ شوال مقرر کی تھی۔ مجلس استقبالیہ نے بھی اس تاریخ کی توثیق کردی ہے۔

آخر میں صدر اجلاس حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب ایم، این، اے نے ایک مختصر تقریر میں علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک میں اسلام کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ اس کو مٹانے کے لئے علماء متحد ہو کر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی متوقع سالانہ کانفرنس کو حسن انتظام کے ساتھ انجام دینے کی غرض سے حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب ایم، این، اے اور حضرت مولانا سید معصوم کو صدر اور نائب صدر اور حضرت مولانا محی الدین خاں ایڈیٹر ماہنامہ مدنیہ کو ناظم مقرر کر کے ۱۹، ۱ افراد پر مشتمل ایک مضبوط استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ آئندہ ۴، ۵ جنوری کو یہ کانفرنس مشرقی پاکستان دارالحکومت ڈھاکہ میں منعقد ہوگی۔

کانفرنس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے بہت سے مشاہیر اکابر علماء کرام حصہ لیں گے۔ ملک کی موجودہ مذہبی سیاسی اور اقتصادی مسائل کے سلسلہ میں مجوزہ کانفرنس میں اہم فیصلہ ہوگا

دعا کی اپیل

مشرقی پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عثمان صاحب کے والد بزرگوار عرصہ سے بیمار ہیں۔ موصوف نے تمام کارکنان جمعیۃ و تحفظ ختم نبوت سے ان کے والد کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(احقر شمس الدین قاسمی غفرلہٗ)

شہرِ رمضان

روزہ اسلام کے چار ارکان میں سے ایک اہم ہے۔ چاروں ارکان بعض مخصوص اوقات میں کئے جاتے ہیں۔ نماز روزانہ پانچ بار، زکوٰۃ سال ایک بار، حج عمر میں ایک بار اور روزہ سال میں مہینہ۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند مخصوص میں چند مخصوص افعال ہی وہ آخری چیز ہیں۔ ان چاروں ارکان کی فرضیت سے مطلوب ہیں، بلکہ میں سے ہر ایک کا تعلق پوری زندگی سے ہے

ہم روزانہ دو وقت یا چار وقت کھانا کھاتے ہیں ہر چوبیس گھنٹے کا صرف ایک قلیل حصہ اس کام صرف ہوتا ہے۔ مگر کیا کھانے کی حقیقت صرف ہی ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ کھانا حقیقتاً کھاتا ہے۔ جو ہم ۲۴ گھنٹے کے لئے قوتِ حیات بن ئے۔ کھانا بظاہر دو وقت کھایا جاتا ہے۔ مگر اس ائدہ ہر وقت کے لئے مطلوب ہے۔ اگر وہ تمام ے کی غذا نہ بنے تو چند وقت منہ میں نوالہ ڈالنے کوئی فائدہ نہیں۔

یہی حال اسلام کے چار ارکان کا ہے۔ وہ ہمارے وجود کی غذا ہیں۔ وہ بظاہر محدود اوقات میں کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کی روح ہر وقت کے لئے لوب ہے۔ نماز، جس کو ذکر کہا گیا ہے۔ اس لئے کہ ہماری پوری زندگی اور ہمارے تمام مشاغل کو الٰہی میں تبدیل کر دے۔ زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ نے اثاثہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہمارا ذوقِ عام جائے۔ حج، جو اپنے رب کے حضور بندے کی بدہ اور اشتیاق کو پوری عمر پر پھیلا دینا چاہتا ہے۔

روزہ بھی اسی قسم کا ایک عمل ہے۔ روزہ میں محدود قات میں بعض خواہشات وضروریات کو چھڑا کر آدمی ہ یہ تجربہ کرایا جاتا ہے کہ اسی طرح خدا کے حصول کی دوجہد میں اس کو زندگی بھر بہت سی چیزوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

روزہ کے لئے اسلام میں "صَوم" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ صوم کا معنی ہیں ٹھہرنا، رک جانا ایک عربی شاعر نے کہا ہے۔

خیل صیام واخری غیر صائمۃ

اس شعر میں خیل صیام (روزہ دار گھوڑے) ے مراد وہ گھوڑے ہیں۔ جن کا چارہ بند کر دیا گیا ہو۔ عرب میں قاعدہ تھا کہ گھوڑوں کو وقفہ وقفہ سے کچھ دنوں کے لئے بھوکا پیاسا رکھتے تھے، تاکہ صحرائی سفر اور جنگ کے شدید حالات میں جب دانہ پانی وقت بہم فراہم کرنا ممکن نہ ہو، تو گھوڑے اس قسم کی سختیوں کو برداشت کر سکیں اور جواب نہ دے جائیں۔ اوپر کے شعر میں روزہ دار گھوڑے سے مراد اسی قسم کے گھوڑے ہیں۔

اسی طرح خدا کے خادموں اور دین کے علمبرداروں کو بھی اس دنیا میں طرح طرح کے "روزوں" کا سامنا کرنا ہے۔ کہیں خواہشات پر جبر کی ضرورت ہے۔ کہیں ضروریات کو محدود کرنے کا سوال ہے۔ کہیں امنگوں کو قربان کرنے کا مسئلہ ہے۔ غرض اس دنیا کی امتحان گاہ سے صحیح سلامت گذرنے کے لئے بہت سی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔

روزے میں چند محدود اوقات میں کچھ خاص چیزوں کو ترک کرا کے اسی عام اور ہمہ وقتی ترک کا سبق دیا جاتا ہے۔ ایک مہینہ روزہ رکھ کر سال بھر روزہ رکھنا سکھایا جاتا ہے۔

رمضان کا روزہ اسی کے لئے روزہ ہے، جو اس سے پہلے "روزہ" کی حقیقت سے آشنا رہا ہو۔ اور اس کے بعد بھی روزے کی حقیقت اس کے اوپر طاری رہے۔ باقی جو لوگ روزہ کو صرف رمضان کے دنوں کی بھوک پیاس سمجھتے ہیں۔ ان کا روزہ بھی بس تیس دن کی بھوک پیاس ہے۔ اس سے زیادہ ان کے روزے کی کوئی حقیقت نہیں۔

تراویح

رمضان کے مہینے میں عشاء کے بعد جو نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور جن میں پورا قرآن ختم کیا جاتا ہے ان کو "تراویح" کہتے ہیں۔ تراویح، ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ چونکہ ان نمازوں میں ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام تراویح پڑ گیا۔ مگر اس نام سے اس کی اصل حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ تراویح دراصل نماز تہجد کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ جو رمضان کے مہینے میں نماز عشاء کے بعد اس لئے رکھ دی گئی، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ تراویح یا تہجد حالت نماز میں قرآن کی تلاوت ہے۔ یہ خدا کے حضور کھڑے ہو کر خدا کا کلام پڑھنا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ قیام اور رکوع وسجود سے جو مخصوص ذہنی کیفیات ابھرتی ہیں اور قلب کے اندر جو جھکاؤ پیدا ہوتا ہے۔ ان کی کیفیات کے ساتھ کلامِ الٰہی کو اپنے ذہن میں اتارا جائے۔ اس عمل کے ذریعہ تلاوت کو قیام نماز کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کا فائدہ زیادہ بڑھ جائے اسی لئے حدیث میں اس عبادت کو "قیام رمضان" کہا گیا ہے۔ یعنی رمضان کی راتوں میں نماز کے لئے کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا۔

تراویح رکعتوں کی مخصوص تعداد کا نام نہیں ہے، نہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ کو دوہرا کر کسی طرح اسے "ختم" کر لیا جائے۔ بلکہ اپنی روح کے اعتبار سے وہ ایک ایسے عمل کا نام ہے۔ جس میں بندہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ایک پُر مشقت دن گذارنے کے بعد رات کو اس کے دربار میں حاضری کے مخصوص آداب (نماز) کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ جھکتا ہے۔ سر ٹیکتا ہے۔ اور یہ سب کرتے ہوئے خدا کے کلام کو دہراتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مخصوص نفسیاتی حالت میں مبتلا کر کے ان سارے احکام کو یاد کرتا ہے اور ان تمام نصیحتوں کو اپنے ذہن میں تازہ کرتا ہے۔ جو اس کے آقا نے اس کے لئے بھیجی ہیں۔ وہ قرآن کے اس مؤثر ادب کو اپنے امام کی زبان سے سنتا ہے۔ جو اس کے ایمان کو بڑھانے والا ہے۔ اور غیبی حقیقتوں کو اس کے لئے مشاہدہ کر دیتا ہے۔ مومن کی دلی کیفیتوں کی ترجمانی کرنے والی قرآنی دعائیں جب اس کے کان میں پڑتی ہیں۔ تو اس کا ضمیر اس سے ہم آہنگ ہو کر اپنے حق میں ان کی قبولیت کی درخواست کرتا ہے۔ کہیں خدا کی پکار کا ذکر ہوتا ہے تو اس کا پورا وجود ہمہ تن اس کے لئے لبیک بن جاتا ہے۔ کہیں خدا کے وفادار بندوں کا حال بتایا جاتا ہے تو اس کے دل کی کیفیات سراپا اس دعا میں ڈھل جاتی ہیں کہ خدایا مجھے ان آیتوں کا مصداق بنا۔ کہیں قیامت کی سختیوں کا ذکر ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں آنسو بہا کر خدا سے رحمت کی التجا کرتی ہیں۔ کہیں جنت اور جنت کے باشندوں کا ذکر ہوتا ہے تو اس کا دل ایک خاموش تمنا کے ذریعہ سے یہ گذارش کرتا ہے کہ کاش اس کا رب اسے بھی انہیں خوش قسمت لوگوں میں شامل فرمائے۔ یہ ساری چیزیں مل کر بندے کو تھوڑی دیر کے لئے ایک ایسی جگہ پہنچا دیتی ہیں۔ جہاں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ بالکل خدا کے دربار میں کھڑا ہے۔ جہاں اس کا رب خود اس سے ہم کلام ہے۔ اور یہ خاموش سر جھکائے ہوئے اپنی قلبی کیفیات کے ذریعہ اس کا جواب دے رہا ہے

تراویح کے یہ فائدے وہی ہیں جو خود نماز تہجد کے فائدے ہیں۔ مگر جب تہجد کو تراویح کی شکل میں باجماعت ادا کیا جائے تو اس میں مزید ایک فائدے کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ تنہائی میں جب کوئی شخص نماز اور قرآن پڑھتا ہے تو وہ ذاتی طور پر ان چیزوں کا تجربہ کرتا ہے مگر یہی عمل جب اجتماعی طور پر کیا جائے تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ وہ نماز اور قرآن کے ماحول میں پہنچ گیا ہے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنے سے زندگی میں ایک خاص ہماہمی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی عبادت میں مشغول ہونے کا ذاتی احساس اجتماعی احساس بن جاتا ہے۔

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

اسلامی نظام ہی دنیا کی حقیقی بہبودی کا کفیل ہو سکتا ہے

(از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

منقول از الفرقان بریلی بابت ماہ ربیعین و جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

حضرت مولانا ممدوح نے ۷ مارچ ۱۹۴۲ء جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس منعقدہ لاہور میں جو خطبہ بحیثیت ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے دنیا کو "اسلامی نظام" کی دعوت دیتے ہوئے اس کا کچھ تعارف بھی کرایا ہے۔ اگرچہ ہمارے بہت سے ناظرین بھی اس خطبہ کو غالباً کسی اخبار میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ لیکن خطبہ کا یہ حصہ اس لائق ہے کہ ترجمان اسلام کے صفحات میں درج ہو کر اس کی جلد کا جزو بن جائے۔ اسی لئے یہ پوری بحث بلا کسی تخلیص و اختصار کے ان صفحات میں شائع کی جاتی ہے۔ (خورشید بھیروی)

محترم حضرات! شخصی حکومتوں اور ملوکانہ جبر و استبداد اور حاکمانہ خود غرضیوں اور شہوت پرستیوں وغیرہ کی وجہ سے عالم انسانی پر جو جو بربادی اور ہلاکت کے پہاڑ ٹوٹا کرتے تھے اُن سے تنگ آ کر انسانی دنیا نے انقلابات کے دروازے کھولے اور جگہ جگہ جمہوری نظام جاری کیا گیا۔ اگرچہ بعض ممالک میں شاہی خاندانوں کو بھی باقی رکھا گیا۔ مگر ان کو اس قدر بے دست و پا کر دیا گیا تھا۔ کہ نظم و نسق اور علم رعایا کے متعلق کسی قسم کے تصرف کا اختیار باقی نہیں رکھا گیا تھا۔ یہ جمہوری نظام اگرچہ ظاہری نظر میں عام انسانوں کے لئے خوشکن تھا اور ممکن ہے کہ ابتدائی مراحل میں اس میں پوری طرح ہر عام و خاص غریب و امیر کا لحاظ بھی رکھا گیا ہو۔ مگر اقتدار کے قائم ہوتے ہی بوالہوسی اور سرمایہ پرستی کا غلبہ ہو گیا۔ غربا، و مزدوروں کے خون و پسینہ سے ہولی کھیلی جانے لگی۔ نظام میں اس قدر سرمایہ پرستی خود غرضی اور یورپین قومیت کی لعنت گھس گئی۔ کہ عام انسانی دنیا شخصی حکومتوں سے اس قدر ہلاکت اور بربادی کا شکار نہیں ہوئی جتنی کہ اس فریبانہ جمہوریت اور نام نہاد خدمت خلق سے ہونے لگی۔ بالآخر عالم انسانی میں دوبارہ انقلاب کا نشو و نما ہوا۔ اس غلط اور برباد کن جمہوریت کے نظام کو توڑنے اور اس کو مٹا دینے کے ولولے ظہور پذیر ہوئے اور بزعم خود اصلاح خلق اور ان کی عام پرورش کا بیڑا اٹھایا گیا۔ کہیں سے بالشویزم کی صدا اٹھی کہیں سوشلزم کی آواز بلند ہوئی۔ کہیں سے نازی ازم کا ڈنکا بجا۔ کہیں سے فیسی ازم کا صور پھونکا گیا۔ کہیں سے ڈکٹیٹرشپ کی آوازیں اٹھیں کہیں سے یورپین ازم اور کہیں سے جاپانی ازم اور مشرقی ازم کا راگ گایا گیا۔ مگر واضح رہے کہ یہ تمام ازم کسی طرح بھی امن و امان عام اور حقیقی خدمت خلق کے متکفل نہیں ہیں اور ان کا ملعون اثر آج آفتاب سے زیادہ ظہور پذیر اور دنیا میں روشن ہے ان نظاموں کی بدولت آج انسانی دنیا جس ہلاکت و بربادی میں مبتلا ہے۔ اس کی نظیر ابتدائے عالم سے لے کر آج تک نہیں ملتی۔

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون

کھل پڑا اور پھیل گیا ہے فساد جنگلوں اور سمندروں میں لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ چکھایا جائے اُن کو کچھ مزہ اُن کے کاموں کا۔ شاید کہ وہ لوٹ آئیں۔

ہم اس وقت صحیح اور کامل نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور ضروری سمجھتے ہیں کہ ساڑھے تیرہ سو سال کی آواز سے دنیا بھر کو پھر بیدار کر دیں۔

خداوند کریم جس طرح تمام چھوٹوں، بڑوں انسانوں حیوانوں، فلکیات اور عنصریات، نباتات اور جمادات ملائک اور جنات، روح اور مادہ غرض ہر شے کا خالق اور بنانے والا ہے۔ اسی طرح وہ سب کا پروردش کرنے والا اور مربی بھی ہے اور جس طرح وہ عرش سے لے کر فرش تک سب کا شہنشاہ اور مالک ہے۔ اسی طرح وہی سبھوں پر حاکم اور ہر چیز کا جاننے والا بھی ہے۔ وہ جس قدر ان کی ضرورتوں اور منافع و مضار کو جانتا ہے کوئی دوسرا نہیں جان سکتا اور جس قدر وہ ان کا خیر خواہ اور شفیق ہے۔ کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی نے انسان کو اشرف المخلوقات اور تمام کائنات کا مخدوم بنایا ہے۔ اور اسی نے تمام روئے زمین کے انسانوں کو ایک انسان حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے۔ هو الذي خلقكم من نفس واحدة

جبکہ فطری قاعدہ ہے کہ ہر بنانے والے کو اپنی بنائی ہوئی چیز سے محبت ہوتی ہے۔ جیسے کہ ہر پالنے والے کو اپنی پالی ہوئی چیز سے ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ کسی چیز کے بنانے اور پالنے میں زیادہ تر کچھ و کاؤ اور توجہ کی گئی ہو۔ اس لئے اس کو تمام انسانی دنیا سے انتہائی محبت اور خیر خواہانہ شفقت ہوگی اگر پہلی گذارش کی شہادت لما خلقت بیدی سے ملتی ہے تو دوسری غرض کی گواہی تمام انسانو کے باپ کی مسجودیت اور اُن کی خلافت ان الله بالناس لرؤف رحیم جیسی آیات سے ملتی ہے۔ کی نظر میں کالے اور گورے، ایشیاٹک اور یورپ افریقش اور امریکن، عرب اور عجم، سپید و سرخ اور سیاہ فاموں کا کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے۔ جس طرح ایک باپ کی متعدد اولاد سب کی سب اُس کے رحم و الطاف کی مستحق ہوتی ہے۔ اور وہ سب کو ایک آنکھ سے دیکھتا اور سب کی بہبودی اور بھلائی خیال کرتا ہے۔ اس سے زیادہ وہ تمام انسانو کا خیال رکھنے والا اور سب کی بہبودی اور بھلا کا خیال کرتا ہے۔ اس سے زیادہ وہ تمام انسانو کا خیال رکھنے والا اور سب کی انتہائی بہبودی کا چاہ والا ہے۔ اس لئے اس خالق الکل رب العالمین بنایا ہوا انسانی نظام ہی ہر خاص و عام اور ہر فرد جماعت کے لئے مفید اور کارآمد اور انتہائی منفع کا کفیل ہو سکتا ہے۔ کہ انسانوں کا خود ساختہ نظا

وہ خدائی نظام یقیناً ہر قسم کے غل و غش اور آلائشوں سے پاک ہوگا۔ اس میں اغراض پرستی اور دوسروں کی اہانت و تذلیل وغیرہ کا شائبہ نہ ہوگا اور اسی کے نظام میں حقیقی جمہوریت و شو پائی جائے گی۔ اس میں ہر ہر فرد انسانی سے محبت و الفت بھری ہوگی۔ جو کہ اُن کے ماں باپ اور عزیز و اقارب میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اس میں کسی سے دشمنی، رقابت وغیرہ نہ ہوگی۔ اس میں اچھوت، برہمن اور شودر، سید اور شیخ، بڑی ذات، چھوٹی ذات وغیرہ کا کوئی تمیز نہ ہوگا۔ ہاں فرق صرف اس قدر ضرور رہے گا۔ کہ نظام میں داخل ہونے والے مطیع و فرمان بردار مستحق اعزاز اکرام اور نظام سے گریز کرنے والے باغی و نافرمان اور مستحق اہانت و تذلیل قرار دیئے جائینگے۔ (باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
بانی: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

دس سالہ ترقی اور دو روزہ ہنگامے

اصلاح احوال کی دعوت

پچھلے دنوں حکومت نے دس سالہ ترقی کے کارنامے بڑی اچھی طرح نشر کئے تھے اور ان سے بعض بیرونی ممالک بھی متاثر نظر آرہے تھے۔ مگر اس کو نظر بد لگ گئی اس جشن دس سالہ ترقی کے ساتھ ہی دو روزہ ہنگامے رونما ہو گئے۔

ان ہنگاموں میں کیا ہوا۔ یہ سب اخبارات میں ہے۔ ان ہنگاموں میں کالجوں کے ہزاروں نوجوان کے ساتھ ساتھ ہزاروں وکلاء اور لاکھوں عوام شریک نظر آتے ہیں۔ جیسے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ہوا۔

ان ہنگاموں میں لاٹھی چارج ہوتا رہا۔ آنسو گیس چلائی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ بعض جگہوں میں گولی چلانے کی نوبت بھی آئی۔ اور بعض قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں راولپنڈی یعنی دارالسلطنت کا نظم و نسق فوج کے سپرد کرنا پڑا۔ کرفیو نافذ ہوا اور دو آدمی مزید ہلاک ہو گئے۔

پھر پشاور میں صدر مملکت کے جلسہ عام میں گولیاں چلانا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ ہنگامے کراچی سے پشاور تک ہوئے اور ساری دنیا میں مشتہر ہو گئے۔ یہ جو گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس نے اور اضطراب میں اضافہ کیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ہنگاموں اور طلبہ کے جلوسوں میں غنڈہ عناصر شامل ہو گئے تھے۔ خدا جانے عرصہ دراز سے ہزاروں افراد کی گرفتاریوں کے باوجود یہ پھر کہاں سے آ رہے ہیں۔

ملک کے یہ حالات کسی طرح قابل تعریف نہیں ہیں تو اس ملک کو خونریزی کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں قتل و غارت کا بازار گرم ہو۔ نہ یہاں کے امن و امان باہمی برداشت کرتے ہیں اور نہ ہی کسی دشمن کو اپنے میں جرأت دلانا چاہتے ہیں۔ امن و امان کی کوشش عدل و انصاف کے تقاضے بہرحال پورے کرنے ہیں

مگر ہم حکومت سے عرض کریں گے کہ وہ ٹھنڈے سے اس بات پر غور کرے کہ ملک میں اضطراب بے چینی کے اسباب کیا ہیں۔ طلبہ کیا چاہتے ہیں۔ اسلام ہم سے کیا مطالبے کر رہا ہے اور ہم کہاں ان کو پورا کر رہے ہیں۔

ایک بات جو نہایت اہم ہے۔ ہم حکومت کو اور تمام ارباب سیاست پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی فساد و تباہی کے اسباب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہری جیسے انتخابات کی رقابت۔ چینی کی نایابی۔ یونیورسٹی آرڈیننس وغیرہ وغیرہ۔ یا کسی افسر کی ذرا سی غلطی اور پھر اس کا خمیازہ سب کو بھگتنا۔ دوسرے اسباب باطنی ہوتے ہیں۔ ان اسباب کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی۔

اور درحقیقت اصلی سبب اور تمام بیماریوں کی جڑ یہی بات ہے۔

رعایا حکومت کے قانون سے باغی ہو کر چلنے لگے تو اس کو کوئی حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ تو مخلوق اپنے خالق کے احکام و قوانین سے روگردانی اختیار کر کے کھلم کھلا اس کی ناراضگی اور غصے کو دعوت دے۔ وہ احکم الحاکمین اور کل اختیارات کے مالک خداوند عالمین اگر گرفت فرمالیں تو کون روک سکتا ہے ہماری حکومت اور اہل ملک کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جانا چاہیئے۔ اس کی شریعت کو زندہ اس کے قوانین کو نافذ اور اس کے دشمنوں سے دشمنی اور دوستوں سے دوستی کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ اگر مصائب و آلام کے تیر قضاء و قدر سے آرہے ہیں تو تیر چلانے والے کا قرب ہی ہم کو ان کی زد سے بچا سکتا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کہیں یہ ساری نحوست ملحدوں، مرتدوں اور بے دینوں کی آوارہ گردیوں کا نتیجہ نہ ہو۔

سیاسی لیڈروں کی گرفتاریوں کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا احتجاج

سرگودھا۔ ۱۵ نومبر۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل قراردادیں پاس کی ہیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ اجلاس ملک میں حالیہ طلباء کے جلوسوں پر پولیس فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے مختلف مقامات پر جو طلباء شہید ہوئے ہیں۔ ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ طلباء کے جائز مطالبات بلا تاخیر منظور کئے جائیں اور شہداء طلباء کے لواحقین کو فقد معاوضہ دیا جائے اور گرفتار شدہ طلباء کو غیر مشروط طور پر فوراً رہا کر کے عوام کے شدید اضطراب کو دور کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس جناب ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر سیاسی لیڈروں کی گرفتاریوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ اجلاس ان گرفتاریوں کو آزادی تحریر و تقریر اور بنیادی حقوق کے منافی تصور کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اگر یہ لوگ فی الواقع مجرم ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ وگرنہ بلا تاخیر رہا کر دیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس آئے دن انتظامیہ کی طرف سے درس قرآن

تعارف و تبصرہ

نام کتابچہ: کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
ترتیب: ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (ملتان)
صفحات ۵۲۔ قیمت فی نسخہ ۲۵ پیسے فی سینکڑہ ۲۰
ملنے کا پتہ: دفتر جمعیۃ علماء اسلام ہیروں انارگیٹ ملتان

محترم ڈاکٹر کمال صاحب کی شخصیت سے قارئین ترجمان اسلام ناواقف نہیں۔ مسائل حاضرہ۔ سیاسیات عالم وغیرہ پر ان کے بے لاگ تبصرے جتنے شوق اور محبت سے پڑھے جاتے ہیں۔ اس سے سبھی حضرات واقف ہیں اللہ تعالیٰ نے سوجھ بوجھ کی اعلیٰ صلاحیتوں سے انہیں نوازا ہے۔ اور یہ خدا کا احسان خصوصی ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں ملک کی فعال و عظیم جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے سپرد کر رکھی ہیں۔

ان سطور میں جس کتابچہ کا تعارف کرایا جا رہا ہے اس کا مقصد جمعیۃ کی تاریخ، مسلک، منشور، اغراض و مقاصد وغیرہ سے مکمل آگاہی کرانا ہے۔

یہ کتابچہ مختصر تاریخی جائزہ، علماء کے کارنامے، قیام پاکستان اور علماء کی مساعی، امتیازی حیثیت اور مسلک تعارف و نصب العین، جمعیۃ کی دعوت، تنظیم و نظام اور طریق کار، جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، جمعیۃ کے مطالبات جمعیۃ کا پروگرام، جمعیۃ کے مرکزی عہدہ دار جیسے گیارہ اہم عنوان پر مشتمل ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ دریا بہ حباب اندر کی بہتر مثال جیسے اس کتابچہ پر صادق آسکتی ہے وہ باید و شاید؟

ڈاکٹر صاحب نے بڑے احسن انداز میں مندرجہ بالا عنوانات پر قلم اٹھا کر ایک نہایت ہی اہم ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ آج جبکہ ملک میں سیاسی کشمکش اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے جمعیۃ سے وابستہ حضرات پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی محبوب جماعت سے اہالیان ملک کو متعارف کرانے کے لئے اور اپنا پروگرام سمجھانے کے لئے اس کتابچہ کو زیادہ تعداد میں پھیلا کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوں۔

ہماری بار بار اپیل ہے کہ کتابچہ کے پھیلانے میں کسی قسم کی سستی و غفلت کو روا نہ رکھیں۔

(خورشید)

---

۱۴ اور جمعہ کی تقریر پر لاؤڈ سپیکر کی پابندی کو دینی نقطۂ نظر سے انتہائی قابل نفریں سمجھتا ہے اور محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت کو جو صرف نصف گھنٹہ تک محدود کر دی گئی ہے۔ جس میں تقریر، اذان اور خطبہ شامل ہیں انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس پابندی کو مذہبی حقوق کے منافی تصور کرتا ہے، لہٰذا حکومت فوراً اس ناروا پابندی کو ختم کر کے عوام کے اضطراب کو دور کرے۔

(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

بقیہ — ایک اہم انٹرویو

اول الذکر پرانے تین کالجوں میں وہی پرانا نصاب معمولی ردوبدل کے ساتھ اور وہی طریق تدریس جاری رکھا گیا۔ لیکن مؤخر الذکر کالجوں میں متعلقہ عصری علوم کے ساتھ ساتھ اسلامیات کا ایک معتد بہ حصہ داخل نصاب کیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میڈیکل، انجینئرنگ، زراعت اور تجارت کے شعبوں سے فارغ ہونے والے طلبہ کو اسلامی اصول و مبادی اور اہم تعلیمات کی واقفیت حاصل ہو

(۲) ازہر کی تمام ڈگریوں کو تمام یونیورسٹیوں یعنی قاہرہ یونیورسٹی، سکندریہ یونیورسٹی، اسیوط یونیورسٹی کی ڈگریوں کے برابر مانا گیا۔ اور ازہر کے طالب علموں کو دوسری عصری یونیورسٹیوں میں داخلے کی بھی اجازت دے دی گئی۔ اس سے قبل ازہر کا کوئی طالب علم اسی کلاس میں دوسری یونیورسٹیوں میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

(۳) ازہر کے فارغ التحصیل طلباء کو ملکی معاملات میں برابر کے حقوق دیئے گئے۔ اس سے پہلے ازہر کے گریڈ کم اور دوسری یونیورسٹیوں کے گریڈ نسبتاً زیادہ تھے

(۴) ازہر کے قدیم نظام اروقہ (رہائش گاہ متصل جامع ازہر) کو ختم کر دیا گیا۔ اور طلبہ بجائے اس کے کہ اپنے اپنے رواقوں میں رہیں ان کی رہائش کے لئے علیحدہ بستی بنائی گئی۔ جس کا نام مدینہ ناصر للبحوث الاسلامیہ ہے۔ یہاں براعظم ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ اور یورپ کے تقریباً پانچہزار طلباء رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر طالب علم کو کم از کم دس پاؤنڈ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یعنی ایک سو دس روپیہ جن میں سے پانچ پاؤنڈ کھانے کے لئے اور باقی جیب خرچ کے لئے ہیں۔

میں نے خود اس بستی کے ہاسٹل میں سوا تین سال گذارے ہیں۔ رہائش، کھانے پینے اور اجتماعی زندگی میں آرام و سہولت کے تمام وسائل بہم پہنچائے گئے ہیں نہایت قابل تعریف انتظام ہے۔

(۵) عورتوں کے لئے کلیۃ البنات کھولا گیا ہے جس میں صرف طالبات کو داخلہ کی اجازت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ کلیہ شریعۃ۔ کلیہ اصول الدین اور کلیہ آداب میں لڑکیوں کا داخلہ یعنی مخلوط تعلیم ممنوع ہے۔ ہاں میڈیکل تجارت کے کالجوں میں علیحدہ انتظام نہیں ہے اور اس احتیاط سے ازہر کی عظمت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ازہر کی شان و شوکت اور اسلامی ممالک میں مصر کی عظمت کا راز اس میں پنہاں ہے کہ ازہر اپنی قدیم روش پر چلے اور مصر اس کی قدامت پسندی کو بنظر استحسان دیکھے۔ جدید عصری علوم کے لئے اور بھی یونیورسٹیاں موجود ہیں جو ان کے جدید تقاضے پورے کر سکتی ہے۔ ازہر میں یہ تجدید و تطویر ہے۔

مغربی تہذیب و تمدن سے متاثر ہونے اور ان کی تقلید سے خطرناک نتائج کا خطرہ ہے۔ میں ڈاکٹر اقبال کی اس رائے سے متفق ہوں۔ جو انہوں نے اس روشن خیالی اور اس کے مضر اثرات کے سلسلہ میں ظاہر فرمائی ہے۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آواز بعید مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ

مجھے بھی اسی طرح ان متنورین سے مایوسی ہے جس طرح ڈاکٹر اقبال ان سے مایوس ہو چکے تھے۔ فرماتے ہیں:۔ ؎

میں ہوں نا امید ترے ساقیائے سامری فن سے
کہ بزم خاوراں میں لے کر آئے ساغر خالی
نئی بجلی کہاں ان بادلوں کے جیب و دامن میں
پرانی بجلیوں سے بھی ہیں جن کی آستیں خالی

بقیہ — درس قرآن

فقہ کا لم کہا جاتا ہے اور کہنے والوں کا ماضی سامنے ہے۔ علماء نے انگریز سامراج کے ساتھ آزادی کی جنگ لڑی جیل آباد کئے۔ جزیرہ انڈیمان کو بسایا مالٹا کو روانہ بختی۔ لال قلعہ سے مسجد جامع تک تختہ ہائے دار کا خیر مقدم کیا۔ اور یہ انگریز سے مل کر غلامی کی زنجیریں مضبوط کر رہے تھے۔ عمارت سے دلچسپی اسے ہوتی ہے جو مقاصد سے دلچسپی رکھتا ہو۔ مثلاً مسجد سے دلچسپی اسے ہوگی جو نماز پڑھتے ہیں۔ درس وغیرہ کا شوق رکھتے ہوں۔ نماز اذان سے لاتعلق لوگوں کو مسجد سے کیا تعلق؟ اسی طرح پاکستان چونکہ اسلام کے لئے بنا تھا۔ اس لئے اس سے انہیں دلچسپی ہوگی جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور جو ۲۱ سال سے اسلام کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ انہیں اسلام سے کیا تعلق؟ اور جب اسلام سے تعلق نہیں تو پاکستان سے کیا تعلق؟ بات صاف ہے۔ اسلام کا دوست پاکستان کا دوست اسلام کا دشمن پاکستان کا دشمن۔ واللہ یعصمک من الناس کا کرشمہ ہے کہ علماء مارشل لاء میں بھی دندناتے رہے اور اب بھی دندنا رہے ہیں اور انشاء اللہ دندناتے رہیں گے۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

آگے فرمایا۔ قل یا اہل الکتاب الخ اے اہل کتاب جب تک تم تورات و انجیل اور اس کے علاوہ دوسری منزل من اللہ کتابوں کو عملاً قائم نہ کرو گے تمہاری حیثیت کچھ نہ ہوگی۔ اس میں ما انزل سے اسلام مراد ہے۔ اب یار لوگ کہتے ہیں کہ اسلام قائم کریں تو امریکہ گندم نہ دے گا۔ حالانکہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے گندم کا مسئلہ حل فرما چکے ہیں

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ الخ۔ قانون الٰہی کو قائم کرتے تو زمین چشمے ابلتی۔ اپنے خزانے اگل دیتی، اور آسمان سے بھی برکات کا نزول ہوتا۔ اس لئے فلاح و کامیابی اسلام کے قائم کرنے ہی میں ہے۔ اللہ ہمیں حسن عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بقیہ — اداریہ

مسلمانان پاکستان کا اول دن سے یہ مطالبہ رہا کہ اس ملک میں جسے اسلامی ملک کہنے سے اب یہ اقتدار نہیں تھکتے۔ ملت اسلامیہ کی وحدت کے سرچشمہ بڑے ستون عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں بھی حکومت کا رویہ ملت کے مطالبات و احساسات کے مطابق نہیں ہے۔

ملک کے ہمہ گیر اضطراب اور ہیجان کی تہ میں مذکورہ بالا عوامل کو سامنے رکھ کر ارباب اقتدار اور ان کے ہمنواؤں کو سوچنا چاہیئے کہ موجودہ حالات کی ذمہ داری آیا خود ان پر عائد ہوتی ہے یا ان کے حلیف اور گرفتار کردہ سیاسی لیڈروں پر؟ کیا اس طرح وہ موجودہ اضطراب کو رفع کرنے میں کامیاب ہوں گے اور کیا گرفتاریاں و دباؤ مسائل کا حل بن سکتے ہیں

بہاولپور کی مقتدر دینی درسگاہ دارالعلوم ... کے متعلق

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی ...

آج مورخہ ۲۴ جون ۶۸ء کو میں نے دارالعلوم مدنیہ کا معائنہ کیا۔ مدرسہ کی آمد و خرچ کے رجسٹر دیکھا۔ خرچ کفایت شعارانہ ہے اور محتاط ہے۔ فنڈ حبیب بنک میں جمع کی جاتی ہے اور مہتمم مدرسہ ... محمد عظیم الدین صاحب کے دستخط سے رقم ضروریات کے لئے نکالی جاتی ہے۔ یک صد طلباء میں تیس طلباء خوراک و پوشاک و علاج کا انتظام بذمہ مدرسہ ہے عمارات پر اب تک بیس ہزار کی رقم خرچ ہو چکی ہے بہرحال مدرسہ کے حسابات سے مطمئن ہوں۔ اہل اسلام کے مخیر حضرات کا فرض ہے کہ وہ اس دینی ادارے بالخصوص تعمیرات کے سلسلہ میں مجوزہ رقم ... ہزار کی رقم کی خامی میں اعانت فرما کر اپنے لئے آخرت کا سامان کر دیں۔

شمس الحق افغانی ۲۷ ربیع الاول ۸۸ھ

(نوٹ) جملہ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ دارالعلوم کی خصوصی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جملہ رقوم بنام غلام مصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور کے پتہ پر ارسال کریں

امسال حضرت مولانا محمد امین صاحب کا ... عمل میں لایا جا چکا ہے۔ موصوف اس سے قبل دارالعلوم کبیر والہ میں پڑھاتے تھے۔

داخلہ لینے والے طلبہ ۱۰ شوال المکرم ... تک دارالعلوم ہذا میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

(غلام مصطفیٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم ... ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور)

درسِ قرآن

ترتیب
محمد سعید الرحمٰن علوی
خطیب حضرو

رشحاتِ فکر

قائد جمعیۃ حضرت العلام مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہم

محترم مفتی صاحب چکوال کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہو کر راولپنڈی تشریف لائے۔ جمعہ بھوسہ منڈی صدر میں پڑھایا۔ جہاں ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ رات ۱۰½ ۲ بجے کو مسجد کرتار پورہ میں درس دیا۔ جو افادۂ عام کے لئے شاملِ اشاعت کیا جا رہا ہے:۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا، کہ "اے میرے پیغمبر نازل کردہ پیغامات کو بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچا دیں"

اس کے بعد تین باتیں ارشاد فرمائیں:۔

(۱) وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (۲) وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔

حکم تبلیغ کے بعد یہ تین باتیں کیوں ارشاد فرمائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مبلغ فریضہ تبلیغ میں تین وجہ سے کوتاہی کر سکتا ہے۔

(۱) اسے تبلیغ کی اہمیت کا احساس نہ ہو۔ چنانچہ احساس کو تیز کرنے کے لئے اور تبلیغ پر ابھارنے کے لئے اور تبلیغ کی اہمیت سمجھانے کے لئے پہلی بات ارشاد فرمائی کہ اگر آپ نے خدا نخواستہ ایسا نہ کیا، تو آپ نے رسالت کی تبلیغ نہ کی۔ چونکہ بلغ ما انزل میں امر کا صیغہ ہے اور امر کی مختلف اقسام ہوتی ہیں، اس لئے ہو سکتا تھا کہ کوئی اسے بھی کم تر درجہ کا امر سمجھتا اور تبلیغ سے پہلوتہی کرتا۔ اس لئے اہمیت جتلانے کے لئے اور یہ بتلانے کے لئے کہ یہ امر وجوب کے لئے ہے۔ خداوند قدوس نے بھی پہلی بات ارشاد فرمائی۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

دوسری وجہ کوتاہی کی مصائب و مشکلات ہیں۔ کیونکہ تبلیغ کے لئے بڑے دل گردے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشکلات کا پہاڑ سامنے ہوتا ہے خود حکیم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جو اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الخ کے تحت تبلیغ فرماتے تھے۔ انہیں بھی اتنے دکھ سہنے پڑے کہ بیان سے باہر ہیں۔ پہلی بار جب آپ نے صفا پر وعظ فرمایا تو حقیقی چچا یوں گویا ہوا۔ تَبًّا لَكَ اَجَمَعْتَنَا لِهٰذَا (معاذ اللہ) کوڑے کرکٹ پھینکے گئے۔ حرم میں نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں گرمبارک پر اوجھڑی پھینک دی گئی۔ چادر ڈال کر گلے کو دبایا گیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے دشمنوں کو آکر ہٹایا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ۔ اہلِ مکہ کی یہ حالت دیکھ کر طائف شریف لے گئے۔ ثقیف بنی ثقیف مہمان داری کا احساس بھی نہ کیا۔ جو عرب میں دوست دشمن کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ سلوک کیا کہ الامان! رحمۃ اللعالمین کے جسدِ اقدس سے خون بہا۔ بستی چھوڑنی پڑی۔ وغیر ذالک۔

اس لئے فرمایا۔ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ لوگوں سے ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی سخت حالات میں پہریدار مقرر فرمایا تھا۔ اس آیت مبارکہ کے بعد آپ نے اسے ہٹا دیا۔ آپ کو شہادت کی اتنی تمنا تھی کہ فرمایا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ لیکن چونکہ حفاظت کا وعدہ تھا۔ اس لئے ظاہری شہادت (کہ دشمن کے ہاتھ سے قتل) نہ ملی۔

آج کچھ لوگ مشکلات کے سبب ہی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تبلیغ نہیں کر سکتے، حالانکہ یہ عذر لنگ ہے۔ یہ حکم جس طرح حضور علیہ السلام کے لئے ہے اسی طرح قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ہے اور یہ اسی وعدہ کا ثمرہ ہے کہ آج کے انتہائی نازک دور میں خدا ہماری مدد فرما رہا ہے اور ہم بچے ہوئے ہیں۔ ورنہ حالات سے سبھی واقف ہیں۔ پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح ارشاد ہے کہ سَیَكُوْنُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ یَزْعَمُ كُلُّهُمْ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ لیکن آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ختم نبوت کے اعلان پر کیا کچھ نہیں سہنا پڑتا۔ یہ حفاظت خداوندی ہے۔ ورنہ حشر سامنے ہے۔ مولانا ہزاروی کا کیا جرم تھا کہ پنڈی سے انہیں ضلع بدر کیا۔ بہر حال مشکلات کا مداوا یوں کیا کہ ہم لوگوں سے تمہاری حفاظت کریں گے۔

کوتاہی کا تیسرا سبب یہ ہے کہ جب مانتا کوئی نہیں تو کیا کریں گے اس طرح مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی۔ لیکن کیا ہوا؟ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا۔ آخر تنگ ہو کر دعا فرمائی۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔ اللہ نے فرمایا۔ اب فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ان ظالموں کے متعلق اب مجھ سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا۔ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ بہر حال اس کوتاہی کا ازالہ فرمایا کہ اس وجہ سے مایوس نہ ہونا۔ کیونکہ ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے۔ حوصلہ اس وقت چھوڑنا چاہیئے۔ جب کام اپنے ہاتھ ہو۔ جب کام اللہ کے ہاتھ ہے تو ہمت ہارنے کا کیا مطلب؟ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ بَیْنَ اَصْبُعَیِ اللّٰهِ یُقَلِّبُ اللّٰهُ كَیْفَ یَشَآءُ مقلب القلوب خدا کی ذات ہے۔ ہمیں کوشش کا حکم ہے۔ ہونا نہ ہونا اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے یہ اعتراض کہ ۲۱ سال ہو گئے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بے سود ہے۔ ہمیں حکم ہے۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ۔ اگر ۲۱ سال کوشش سے کچھ نہیں ہوا۔ تو ہمارے حوصلے پست نہیں ہونے چاہئیں ۲۱ سو سال ہو جائیں اور ہماری عمریں بڑھ جائیں تب بھی ہمارے حوصلے پست نہ ہوں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ فرمان ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ وعدے صرف حضور علیہ السلام کے ساتھ ہیں؟ نہیں یہ قیامت تک کے لئے ہیں۔ سب مبلغین کے لئے ہیں اور خدا کا وعدہ ہی ہمیں بچا رہا ہے۔ یہاں علماء کو غدارہ کہا جاتا ہے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ترجمان اسلام
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE
PRICE 25 Paisa

نقشہ سحری و افطار رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ	۱۹۶۸ء	ایام	انتہائے سحری		وقت افطار	
تاریخ	تاریخ	مرتب: عماد الدین احمد عباسی	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
۱	۲۲	جمعۃ المبارک	۱۱	۵	۲	۵
۲	۲۳	ہفتہ	۱۲	۵	۲	۵
۳	۲۴	اتوار	۱۳	۵	۱	۵
۴	۲۵	پیر	۱۳	۵	۱	۵
۵	۲۶	منگل	۱۴	۵	۱	۵
۶	۲۷	بدھ	۱۵	۵	۰	۵
۷	۲۸	جمعرات	۱۵	۵	۰	۵
۸	۲۹	جمعۃ المبارک	۱۶	۵	۰	۵
۹	۳۰	ہفتہ	۱۷	۵	۰	۵
۱۰	یکم دسمبر	اتوار	۱۸	۵	۰	۵
۱۱	۲	پیر	۱۹	۵	۰	۵
۱۲	۳	منگل	۲۰	۵	۰	۵
۱۳	۴	بدھ	۲۰	۵	۰	۵
۱۴	۵	جمعرات	۲۱	۵	۰	۵
۱۵	۶	جمعۃ المبارک	۲۲	۵	۰	۵
۱۶	۷	ہفتہ	۲۲	۵	۰	۵
۱۷	۸	اتوار	۲۳	۵	۰	۵
۱۸	۹	پیر	۲۴	۵	۰	۵
۱۹	۱۰	منگل	۲۴	۵	۰	۵
۲۰	۱۱	بدھ	۲۵	۵	۰	۵
۲۱	۱۲	جمعرات	۲۶	۵	۰	۵
۲۲	۱۳	جمعۃ المبارک	۲۶	۵	۱	۵
۲۳	۱۴	ہفتہ	۲۷	۵	۱	۵
۲۴	۱۵	اتوار	۲۷	۵	۲	۵
۲۵	۱۶	پیر	۲۸	۵	۲	۵
۲۶	۱۷	منگل	۲۹	۵	۳	۵
۲۷	۱۸	بدھ	۳۰	۵	۳	۵
۲۸	۱۹	جمعرات	۳۰	۵	۴	۵
۲۹	۲۰	جمعۃ الوداع	۳۱	۵	۵	۵
۳۰	۲۱	ہفتہ	۳۱	۵	۵	۵

نوٹ: یہ نقشہ صرف لاہور و مضافات لاہور، گجرات، گوجرانوالہ، شیخوپورہ کے لئے ہے خاص شہروں کا فرق دیا گیا ہے۔ جو حضرات ان شہروں میں نہیں رہتے وہ اپنے علاقہ کے ضلع پر ہی عمل کریں، اور ایک دو منٹ احتیاط کر لیا کریں۔ لیکن زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔

روزہ کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اور میں نے ماہ رمضان میں سے کل کے روزے کی نیت کی

فضائل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے، اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے۔ اس کے عمل کا ثواب بڑھایا جاتا ہے۔ اس کی دعا قبول اور گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

- روزہ سے صبر و برداشت اور ضبط نفس کی قوت بڑھتی ہے
- روزہ سے روحانیت اور قرب خداوندی میں ترقی ہوتی ہے۔
- روزہ مسلمان کی آسائش کے لئے فرض ہوا ہے۔
- روزہ ڈھال ہے دوزخ سے بچنے کے لئے
- روزہ دار کے منہ کی بدبو خدا کے نزدیک مشک کستوری سے زیادہ خوشبودار و پاکیزہ ہے۔
- اگر بلا عذر شرعی روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے لگاتار ساٹھ روزے رکھے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام کھانا کھلائے یا ہر روزے کے بدلے دو سیر گیہوں منڈوا تا یا ایک مٹھی سے کم کراتا ہے۔ اس کو امام نہ بنانا چاہیے۔ یا اس کی قیمت دے۔ اعتکاف: بیسویں روزے سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں آخری روز شام تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ عورت اپنے گھر میں اعتکاف بیٹھے۔

افطار کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۝

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ رکھا۔

احکام

- قصداً کھانے پینے ناک یا کان میں دوائی ڈالنے صحبت کرنے۔ سگریٹ حقہ پینے، قے کرنے، ناک لینے، پان حانے۔ زیادہ تھوک لے خون کو نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- سر میں تیل ڈالنے، سرمہ لگانے، احتلام ہو جانے، آنکھ میں دوا یا پانی ڈالنے خود بخود قے آنے، خوشبو سونگھنے، تھوک نگلنے، انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر براہ راست انجکشن سے دوا پیٹ یا دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے

تراویح

عشاء کے بعد ۲۰ رکعت تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نہ پڑھنا گناہ ہے

- اجرت مقرر کر کے تراویح سنانا یا سنانا جائز نہیں۔
- جو حافظ و امام ڈاڑھی

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان

11/32

1127 سنہ ۳۲

حضرت امیرِ مرکزیہ، کُل پاکستان جمعیۃ عُلماءِ اسلام کی
اپیل

حضرت امیرِ مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام مولانا محمد عبدُاللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ نے سیلاب زدگانِ مشرقی پاکستان کے لیے امدادی چندہ کی پُرزور اپیل فرمائی ہے۔

خود حضرت امیرِ مرکزیہ مختلف مقامات پر فراہمی چندہ کے لیے دَورہ فرما رہے ہیں۔ اور کارکنان اور ارکانِ جمعیۃ علماءِ اسلام کو ہدایت کرتے ہیں کہ سرگرمی کے ساتھ چندہ کی فراہمی جاری رکھی جائے اور تمام رقوم

حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہٗ ناظمِ عمومی کُل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام

مدرسہ قاسم العلوم، کچہری روڈ، ملتان

کے پتہ پر روانہ کی جاتی رہیں!

امدادی رقوم کی اقساط مشرقی پاکستان روانہ کی جارہی ہیں۔

عنقریب اس ماہ کے آخر میں حضرت امیرِ مرکزیہ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی ناظمِ عمومی مرکزیہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ناظمِ عمومی مغربی پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیلاب زدہ علاقوں کا دَورہ کرنے اور امدادی رقوم وسامان پہنچانے کے لیے مشرقی پاکستان تشریف لے جارہے ہیں

درسِ قرآن

ختمِ نبوّۃ : قرآنِ حکیم کی روشنی میں!

حضرۃ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

کسی بھی رسول کے مبعوث ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی مخلوق "جن و بشر" اپنی روحانی سعادت اور اخلاق و کردار کی بلندی کے لئے اپنے عقل و دماغ کے اختراع کی بجائے پیغامِ حق کو راہنما بنائے تاکہ ذی عقل کائناتِ الٰہی اس راہ میں رقیبانہ تضاد و تصادم سے بے نیاز ہو کر انسانوں کے نہیں بلکہ انسانوں کے پیدا کرنے والے خدا کے قوانین پر عمل پیرا ہو کر اجتماعی وحدت، عالم گیر اخوت و مساوات کی قدروں کو حاصل کر سکیں اور ایک دوسرے کا حاکم و محکوم اور آقا و غلام بننے کے بجائے سب ہی یکساں طور پر صرف اپنے پیدا کرنے والے ہی کے محکوم و غلام بن جائیں۔

دوسری جانب اس خاکدانِ عالم کا یہ حال ہے کہ اس کی ہر ایک شے نشو و ارتقاء کے قانونِ قدرت میں جکڑی ہوئی نظر آتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر مادی اور روحانی قوانین و نوامیس کی خالق ایک ہی ذات ہے تو بلاشبہ دونوں کے نوامیس و قوانین میں ہم آہنگی اور وحدت کارفرما نظر آنی چاہیے ورنہ العیاذ باللہ وحدت و اکائی کی جگہ دوئی کو محور و مرکز ماننا پڑے گا جو فطرتاً ناممکن اور عقلاً محال ہے۔

تب از بس ضروری ہے کہ رشد و ہدایت کے اس منصب "نبوت و رسالت" کا سلسلہ بھی قانونِ ارتقا سے اسی طرح جکڑا ہوا ہونا چاہیے جس طرح مادیات کا اور اس لیے تسلیم کرنا ہوگا کہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ ارتقائی بنیادوں پر اس طرح ترقی پذیر ہو کہ کائناتِ انسانی اپنے بقاء و وجود تک کسی وقت بھی اس راہ میں نشو و ارتقاء سے محروم نہ رہے۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد اب رشد و ہدایت کے اس نظام کو جو منصبِ نبوت و رسالت کے نام سے معنون ہے یوں سمجھنا چاہیے کہ قانونِ قدرت نے ایک جانب انسان کی مادی نشو و ارتقاء کا یہ سامان مہیا کیا کہ اس کی عقل و دانش اور اس کے شعورِ دماغی کو آہستہ آہستہ ترقی پذیر کرنا شروع کیا اور دوسری جانب اسی معیار پر انسان کو روحانی و اخلاقی تربیت کا ساز و سامان بھی انبیاء و رسل کے ذریعہ آہستہ آہستہ ترقی پذیر شکل میں عطا فرمایا اور آخر ایک وقت وہ بھی آیا کہ انسان عقل و شعور کی ابتدائی اور متوسط منازل سے گذر کر بلوغ و کمال کی اس حد پر پہنچ گئے جس کو اُن کے لئے حدِ کمال کہا جا سکتا ہے اور جس معراج کمال پر پہنچ کر انسان "انسان کامل" کہلانے کا بجا طور پر مستحق ہو جاتا ہے۔ تاہم حدِ بلوغ کی اس معراجِ ارتقاء پر پہنچ جانے پر بھی اس کی جلاء اور صیقل کے لیے رہتی دنیا تک نت نئے سامان ہوتے رہیں گے اور خالقِ کائنات کی ربوبیتِ کاملہ ان کے کمال کو نقص سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی تربیتِ حق کا ہاتھ اُن سے نہ اُٹھائے گی۔

ٹھیک اسی طرح نبوت و رسالت کی شمع رشد و ہدایت کا یہی حال رہا ہے کہ وہ ہزاراں ہزار سال تک اپنے ابتدائی اور متوسط منازلِ ارتقاء سے گذرتی رہی اور آخر کار وہ وقت بھی آ پہنچا کہ اس کی ترقی اور نشو و ارتقاء نے "کمال و تمام" کی شکل اختیار کر لی اور اس حدِ کمال پر پہنچ گئی جہاں اس کے ذریعہ کائناتِ ہست و بود کے سامنے ایسا قانونِ مکمل اور دستورِ کامل آ گیا جو ہر طرح عقل و شعورِ انسانی کے حدِ بلوغ کے مناسب حال ہے اور جس کی راہنمائی اور روشنی "عروجِ کمال" کی ضامن و کفیل ہے۔ ساتھ ہی اس میں یہ لچک بھی موجود ہے کہ گو یہ قانونِ رشد و ہدایت اپنے بنیادی اصول کے لحاظ سے اٹل اور غیر متبدل ہے مگر عقل و شعور کے کمال و بلوغ کے تحفظ کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیتِ کاملہ نے راہیں مسدود نہیں کیں بلکہ رہتی دنیا تک اس کی تربیت کے سامان مہیا کئے ہیں اسی طرح اس منصبِ نبوت و رسالت کی تکمیل اور نقطۂ ارتقاء کے حدِ کمال پر پہنچ جانے کے بعد اس کی عطا کردہ رشد و ہدایت کے تحفظ کی راہیں بھی بند نہیں کیں اور تا قیامِ قیامت اس کے جلاء و صیقل کے لیے "علماءِ امتی کانبیاءِ بنی اسرائیل" کا سلسلہ قائم و دائم رکھا

روشن مثال یہی وہ حقیقت ہے جس کو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر کو ایک روشن مثال کے ذریعہ سمجھایا اور "ختمِ نبوت" کی حقیقی روح کو مادی شکل میں پیش کر کے حرفِ آخر قرار دیا۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ آراستہ پیراستہ کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر میں چھوڑ دی تو اب لوگ اس کو دیکھنے جوق جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں مگر ساتھ ہی کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ بھر دی گئی (تاکہ یہ ایک تعمیر کی تکمیل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اسی جگہ کو پُر کیا ہے اور میں وہی نبوت کی آخری اینٹ ہوں جس سے قصر مکمل ہو گیا اور میں ہی آخر الانبیاء ہوں۔ (کنز العمال)

حاصل کلام یہ ہے کہ رب العالمین کی ربوبیتِ کاملہ نے کائناتِ ہست و بود میں قانونِ ارتقاء کو جس طرح نافذ فرمایا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ عقل و شعورِ انسانی کے حدِ بلوغ پر پہنچ جانے کے باوجود اس کی ترقی کا سلسلہ تا ابد جاری رہے اور اس میں ایسی پابندی یا روک نہ ہونی چاہیے جس سے اس کی صلاحیتوں کے نشو و ارتقاء کا سدِ باب ہو جائے اور دوسری جانب پیغامِ حق کا جو سلسلہ نبوت و رسالت (بذریعہ وحی الٰہی) عالم [illegible] کے لیے عطا ہوا ہے وہ بھی حدِ کمال و تمام پر پہنچ [illegible] باوجود فطرت کے قانونِ ارتقاء کے مطابق [illegible] کی جانب رجوع کرے کہ حقیقت ظل اور بروز [illegible] مستور ہو کر رہ جائے اور نہ ربوبیتِ حق کے اس [illegible] اور بخشش کا ہی سدِ باب ہو جائے جو "رشد و [illegible] عنوان سے معنون اور عالمِ انسانی کی حقیقی راہنما [illegible] طریقہ یہ رکھا گیا کہ جب انسان اپنے عقل و شعور [illegible] تک پہنچ یا اس کے سامان پوری طرح مہیا ہو گئے [illegible] رسالت کو بھی یہ حدِ کمال و تمام پہنچا کر ختم کر دیا گیا [illegible] کر دیا گیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَ[illegible]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر [illegible] نعمت (نبوت و رسالت) کو پورا کر دیا"

مگر رشد و ہدایت کو رہتی دنیا تک اس طرح آخری پیغامِ کامل و مکمل بن کر آیا وہ اساس و بنیاد [illegible] نت نئی مادی ترقیات کے ساتھ ساتھ اس کا فیض درخشاں و تاباں رہے اور یہ خدمت علماءِ حق [illegible] یہی وہ حقیقت ہے جس کو کلامِ معجز نظام نے اس [illegible] بیان کیا ہے۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالْ[illegible]

"اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس اختلاف [illegible] اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب رجوع کر[illegible]

ظاہر ہے کہ اگر نبوت و رسالت محمد صلی اللہ [illegible] پہنچ کر کامل نہ ہوتی اور اس کا سلسلۂ کمال نبوت [illegible] آگے بڑھتا رہتا تو یہ نہ کہا جاتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اُن کے ارشاداتِ حق کی جانب رجوع کرو بلکہ خطاب [illegible] اللہ کی جانب اور جو نبی تم میں موجود ہو اس کی جانب [illegible] اس لیے نبوت و رسالت کو ظل و بروز کی اصطلاح [illegible] باقی رکھنے کی کوشش کرنا قانونِ فطرت اور دین [illegible] خلاف اور باطل ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو نما[illegible] لیے قرآن حکیم نے کئی جگہ مختلف معجزانہ خطاب [illegible] ہے ایک جگہ ارشاد ہے۔

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَ[illegible]

اور میری جانب اس قرآن کی وحی کی گئی تاکہ [illegible] تم کو (بری باتوں سے) ڈراؤں اور اُن تمام لوگ [illegible] (رہتی دنیا تک) یہ قرآن پہنچے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر تمام جہاں وا[illegible] رحمت بنا کر۔

اور ایک جگہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَ[illegible] عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد [illegible]) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر تاکہ اس کو تمام ادیان [illegible] کرے اور اللہ اس کے لیے بطور گواہ کافی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
سرپرست: حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج :- احمد حسین کمال ——— مدیر معاون :- محمد حنیف سہارنپوری

نظر بازگشت

★ ——— ۱۴- اگست ۴۸ء کے دن وطن عزیز کو قائم ہوئے اکیس سال پورے ہو گئے

★ ——— اس دوران یہ مملکت کن کن تغیرات سے گذری۔ اس پر ایک "نظر بازگشت" ڈال لینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا

★ ——— کس مقام سے سفر کا آغاز ہوا۔ کتنا اور کس طرح کا سفر طے کیا اور اب کس مقام پر قافلہ آپہنچا ہے؟ درج ذیل سطور میں یہ سبھی روداد مختصراً بیان کر دی گئی ہے ——— (ک)

قیام پاکستان

۱۴- اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا جس میں مغربی پنجاب، مشرقی بنگال، شمال مغربی سرحدی صوبہ، آسام کا ضلع سلہٹ، بلوچستان، سندھ اور ان علاقوں کے اندر واقع دیسی ریاستیں شامل ہوئیں۔

مناصب عالیہ کی تقسیم

——— قائد اعظم محمد علی جناح مملکت پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے

——— لیاقت علی خاں نے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے پاکستان کی پہلی وزارت کی تشکیل کی۔

تبدیلیوں کا آغاز

قائد اعظم کے انتقال کے بعد (جو ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو واقع ہوا) ۱۴ ستمبر ۱۹۴۸ء کو خواجہ ناظم الدین پاکستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

——— ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو لیاقت علی خاں گولی سے زخمی ہو کر انتقال کر گئے۔

——— ۱۷- اکتوبر ۱۹۵۱ء، خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ملک غلام محمد گورنر جنرل۔

ردوبدل کا دور

۱۷- اپریل ۱۹۵۳ء کو ملک غلام محمد گورنر جنرل نے خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمیٰ سے برطرف کر دیا۔

——— اور محمد علی بوگرہ کو وزیر اعظم مقرر کیا۔

قیامت صغریٰ

یہ وہ زمانہ تھا جب تحریک تحفظ ختم نبوت شروع ہوئی لاہور میں مارشل لاء لگایا گیا۔ تحفظ ختم نبوت کے ہزارہا رضاکار گولیاں کھا کر شہید ہوئے، بے شمار جیلوں میں گئے۔ متعدد کو پھانسی کی سزائیں سنائی گئیں۔ لاہور میں سوا دو ماہ تک مارشل لاء لگا رہا۔

اخراج وتقرر

——— مغربی پنجاب کی وزارت عظمیٰ سے دولتانہ نے استعفا دیا، اور فیروز خاں نون وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔

——— محمد علی بوگرہ نے ۱۸- اپریل ۱۹۵۵ء کو پاکستان کی وزارت عظمیٰ سنبھالی جس کا خاتمہ ۵- اگست ۱۹۵۵ء کو ہوا۔

——— مئی ۱۹۵۲ء میں مشرقی پاکستان کی صوبائی حکومت برطرف کر کے وہاں دفعہ ۹۲ الف لگا دی گئی۔ چودھری خلیق الزمان کی جگہ میجر جنرل اسکندر مرزا کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا۔

موڑھی موڑ

——— ۲۴- اکتوبر ۱۹۵۴ء کو ملک بھر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر کے دستور ساز اسمبلی برطرف کر دی گئی۔

——— محمد علی بوگرہ نے نئی وزارت پاکستان کی تشکیل کی جس میں کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں (موجودہ صدر مملکت) میجر جنرل اسکندر مرزا اور ڈاکٹر خاں صاحب مرحوم کو بھی شامل کیا گیا۔

نامعلوم منزل کی طرف

——— ۵- اگست ۱۹۵۵ء کو گورنر جنرل ملک غلام محمد کو دو ماہ کی رخصت پر روانہ کر کے میجر جنرل سکندر مرزا نے قائم مقام گورنر جنرل کا عہدہ سنبھال لیا۔

——— محمد علی بوگرہ نے اسی دن استعفا دے دیا اور چودھری محمد علی نے وزارت عظمیٰ سنبھال لی۔

تابڑ توڑ حملے

——— ۵ ستمبر ۱۹۵۵ء کو غلام محمد مستعفی ہو گئے اور اسکندر مرزا نے گورنر جنرل کا مستقل عہدہ سنبھال لیا۔

——— ۱۴- اکتوبر ۱۹۵۵ء کو مغربی پاکستان (ون یونٹ) کا صوبہ وجود میں لایا گیا۔

(ورق الٹیے)

ترجمانِ اسلام خطرے میں!

۵ ہزار روپیہ سے زائد رقم ایجنٹوں نے روک رکھی ہے

بڑے افسوس اور غم کے ساتھ یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ ترجمان اسلام کی پانچ ہزار روپے سے زیادہ رقم بعض ایجنٹ حضرات نے روک کر نہ صرف ترجمان اسلام کے موجودہ معیار طباعت و تعداد صفحات کو خطرے میں ڈال دیا ہے بلکہ ترجمان اسلام کی زندگی تک معرض خطر میں پڑ گئی ہے۔

نومبر ۱۹۶۷ء میں ترجمان اسلام کے دوبارہ اجراء کے وقت سے ہم نے مسلسل کوشش کی کہ پرچہ کا معیار طباعت بلند تر کریں اور اس کے صفحات میں معقول اضافہ کر کے قارئین دین و ملت مسلمانوں کے مطالعہ کا پورا سامان مہیا کر دیں۔ یہ کام ہم نے بغیر کسی پیشگی سرمایہ اور سہولت کے محض خدا کے فضل اور قارئین و ایجنٹ حضرات کے تعاون کی امید پر شروع کیا تھا

ہم بار بار اپیل کرتے رہے کہ اس دینی اخبار کو جسے نہ تو اشتہارات میسر ہیں نہ حکومت و دولت مند طبقوں کی سرپرستی حاصل ہے، ایجنٹوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑا جائے اور کم از کم دس ہزار مستقل خریدار مہیا کر دیئے جائیں۔ تاکہ پرچہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر چلتا رہے۔

لیکن قارئین اور جمعیۃ کے ذمہ دار حضرات نے کوئی خاص دلچسپی اس سلسلہ میں نہیں لی۔ چنانچہ ایجنٹوں کی طرف سے جس بات کا خطرہ تھا وہ پیش آگئی ہے انہوں نے دھیرے دھیرے پانچ ہزار سے زیادہ کی رقم روک کر اخبار کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

اگر یہ رقوم ایک دو ہفتہ تک موصول نہیں ہوتیں، تو اخبار کے صفحات مزید کم کرنا پڑیں گے اور طباعت کا معیار گھٹا کر بالکل سادہ کتابت کا جس کے لئے ہم قارئین کے سامنے اظہار افسوس و ندامت کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ایجنٹوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ فوراً یہ بقایا جات ادا کر دیں۔ تاکہ پرچہ زندگی اور موت کی کشاکش میں پھنس کر نہ رہ جائے۔

(ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور)

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۳- اگست ۱۹۶۸ء مطابق ۲۷- جمادی الاول ۱۳۸۸ھ | قیمت ۳۰- پیسے | شمارہ ۳۲

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

— ۲۹ فروری ۱۹۵۶ء کو پاکستان کے پہلے آئین کا مسودہ منظور کیا گیا۔

— ۵ مارچ کو گورنر جنرل اسکندر مرزا پاکستان کے پہلے صدر بنے۔ ان کی صدارت کا خاتمہ فوجی انقلاب کے ذریعہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں ہوا۔

حصہ داران مناصب

— سکندر مرزا کے عہد میں پاکستان کی وزارت عظمیٰ باری باری مندرجہ ذیل حضرات کے ہاتھوں میں منتقل ہوئی۔

(۱) چودھری محمد علی اگست ۱۹۵۵ء سے ستمبر ۱۹۵۶ء تک
(۲) حسین شہید سہروردی ستمبر ۱۹۵۶ء سے اکتوبر ۱۹۵۷ء تک
(۳) آئی آئی چندریگر اکتوبر ۱۹۵۷ء سے دسمبر ۱۹۵۷ء تک
(۴) ملک فیروز خاں نون دسمبر ۱۹۵۷ء سے اکتوبر ۱۹۵۸ء تک

— مرکزی وزرا میں قیام پاکستان اگست ۱۹۴۷ء سے فوجی انقلاب اکتوبر ۱۹۵۸ء تک ۵۴ حضرات شامل ہوئے۔

منصب انقلاب

— ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو مارشل لاء کا اعلان کیا گیا

— چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ایوب خاں مقرر ہوئے۔

— آئین، اسمبلیاں معطل کر دی گئیں اور سیاسی پارٹیاں خلاف قانون قرار دے دی گئیں۔

— بارہ ارکان پر مشتمل مرکزی کابینہ بنائی گئی۔ جنرل محمد ایوب خاں وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

— ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو سکندر مرزا چلتے بنے اور تمام اختیارات جنرل محمد ایوب خاں کی طرف منتقل ہو گئے۔

— ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے جنرل محمد ایوب خاں صدر پاکستان کے عہدہ پر فائز ہیں۔

نظام نو

— نومبر ۱۹۵۹ء میں صدر محمد ایوب خاں نے بنیادی جمہوریتوں کا نظام رائج کیا جس میں بنیادی جمہوریت کے ارکان کی تعداد مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں صوبوں میں چالیس چالیس ہزار کی رکھی گئی۔

— دیہی علاقوں میں یونین کونسلیں، شہری علاقوں میں یونین کمیٹیاں بنائی گئیں۔

— اعلیٰ درجہ وار تحصیل کونسلیں، ضلع کونسلیں اور ڈویژنل کونسلیں تشکیل دی گئیں۔

— فروری ۱۹۶۰ء میں بنیادی جمہوریتوں کے اسی ہزار ارکان سے جنرل محمد ایوب خاں صدر پاکستان کے منصب صدارت کے لئے استصواب اور اظہار اعتماد حاصل کیا گیا۔

— یکم مارچ ۱۹۶۲ء کو نئے آئین کا اعلان ہوا۔

— ۸ جون ۱۹۶۲ء کو مارشل لاء کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں قائم ہوئیں۔ جن کے ارکان کا منتخب کنندگان بنیادی جمہوریتوں کے اسی ہزار ارکان قرار پائے۔

اقتدار کے حلقے

صوبہ جات پاکستان کے گورنر اور وزرائے اعلیٰ

— مشرقی پاکستان کے گورنر

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۰ء تک سر فریڈرک بورن (انگریز)
۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۳ء تک فیروز خاں نون
۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۴ء تک خلیق الزمان
۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۵ء تک سکندر مرزا
۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۸ء تک فضل اکحق

غالباً اسی دوران عبدالرحمان صدیقی مرحوم بھی گورنر مشرقی پاکستان رہے۔

۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۰ء تک ذاکر حسین
اپریل ۱۹۶۰ء سے مئی ۱۹۶۲ء تک اعظم خاں
۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۳ء تک غلام فاروق
۱۹۶۳ء سے ..... عبدالمنعم خاں

مشرقی پاکستان کے وزرائے اعلیٰ

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۶ء تک خواجہ ناظم الدین۔ نورالامین
فضل الحق، ابوحسین سرکار، عطاء الرحمٰن خاں۔

مغربی پنجاب

— گورنر

فرانسس موڈی (انگریز) ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۷ء تک
عبدالرب نشتر ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک
چندریگر ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۳ء تک
میاں امین الدین ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۴ء تک
حبیب ابراہیم رحمت اللہ ۱۹۵۴ء
مشتاق احمد گورمانی ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۵ء تک

وزرائے اعلیٰ

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۵ء تک خان محمد ٹ، ممتاز دولتانہ
فیروز خاں نون۔ عبدالحیی خاں دستی۔

صوبہ شمال مغربی سرحد

— گورنر

سر جارج کنگھم (انگریز) ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۸ء تک
سر ایمبراس ڈنڈاس (انگریز) ۱۹۴۸ء سے ۱۹۴۹ء تک
صاحبزادہ محمد خورشید۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۰ء تک
چندریگر ۱۹۵۰ء ۱۹۵۱ء تک
خواجہ شہاب الدین ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک
قربان علی خاں ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۵ء تک

— وزرائے اعلیٰ

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۵ء تک عبدالقیوم خاں۔ سردار عبدالرشید اور سردار بہادر خاں

صوبہ سندھ

— گورنر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۵ء تک

غلام حسین ہدایت اللہ۔ دین محمد۔ حبیب ابراہیم رحمت اللہ۔

— وزراء اعلیٰ۔ ۱۹۴۷ء ۱۹۵۵ء تک

محمد ایوب کھوڑو (۳ بار) پیر الٰہی بخش۔ یوسف ہارون۔ قاضی فضل اللہ۔ پیرزادہ عبدالستار۔

صوبہ مغربی پاکستان (ون یونٹ کے بعد)

— گورنر

گورمانی ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک
اختر حسین ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک
امیر محمد خاں ۱۹۶۰ء سے
جنرل محمد موسیٰ خاں ۱۹۶۶ء سے تاحال

— وزرائے اعلیٰ

۱۹۵۶ء سے تا اکتوبر ۱۹۵۸ء ڈاکٹر خاں
سردار عبدالرشید خاں، مظفر علی قزلباش

۱۹۶۵ کے انتخابات

جنوری ۱۹۶۵ء میں بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے بالواسطہ انتخاب میں مس فاطمہ جناح
بیس ہزار ووٹوں کی اکثریت سے جنرل محمد ایوب
دوبارہ صدر پاکستان منتخب ہوئے۔ اور ابھی تک
محمد ایوب خاں کا ہی نظام حکومت، صدارت
جاری ہے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کا وہ معرکہ کارزار جو پاکستان
پر بھارت کے جارحانہ حملہ کی صورت میں ظہور پذیر
پاکستان کی تاریخ کا نہ بھلایا جانے والا باب ہے

انڈونیشیا سوئیکارنو کے بعد
صلیبی عیسائیت کا فروغ

سوئیکارنو کہا کرتے تھے کہ انڈونیشیا کے ۸ کروڑ
سامراجیوں کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ لیکن اب
بعد مغربی طاقتوں نے ان آٹھ کروڑ کو تحلیل کرنے
بنالیا ہے۔ کس طرح؟ اس سوال کا جواب عیسائی
کے مشہور یورپی رسالہ "ڈی، سی، بشن" کے شمارہ
۱۹۶۷ء کی شائع کردہ درج ذیل تفصیل میں ملاحظہ
اخبانہ مذکور میں شائع شدہ مضمون کا عنوا
"انڈونیشیا۔ خواب سے بیداری تک"۔ مضمون
مونی ہام لکھتا ہے:۔

"انڈونیشیا تین ہزار جزائر پر مشتمل ایک عظیم ملک
اس کا رقبہ تقریباً ۱۴ لاکھ مربع میل ہے۔ اس کے
سماٹرا، کالی، منتن (سابق بورنیو) اور ویسٹ
(نیوگنی کا مغربی نصف حصہ) دنیا کے نقشے پر
بڑے جزیرے ہیں۔ اس ملک کی آبادی تقریباً
ہے۔ جس کی اکثریت مسلمان ہے۔ یہ تین سو سال
ولندیزیوں کی غلامی میں رہنے کے بعد ۱۹۴۹ء
ہوا۔ اس وقت سے اب تک یہ مختلف قسم کے
معاشی بحران سے گذر چکا ہے۔ سب سے بڑا بحران
میں آیا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں ملک بھر میں خا
پھیل گئی اور ایک تخمینے کے مطابق مسلمانوں نے
لاکھوں بھائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا

مضمون نگار نے مزید لکھا ہے کہ انڈونیشیا کی
سوسائٹی نے اکتوبر ۱۹۶۵ء کے انقلاب سے ایک سا
مرکزی جاوا کے ایک طالب علم کو عیسائیت کی دع
یہ طالب "سلاتیگا" میں ایک سکول میں زیر تعلیم تھا۔
جلد عیسائیت کی جانب مائل ہو گیا۔ اسے بائیبل کا
دیا گیا۔ وہ بائیبل کی کہانیوں کو مزے لے لے کر خود
اور اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھ کر سناتا۔ اس
دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بہت سارے دوستوں نے

سے دلچسپی لینی شروع کر دی۔ بائیبل سوسائٹی کی درخواست پر مرکزی جاوا کے عیسائی گرجاؤں کا ایک بار دورہ وہاں پہنچا، تقریباً ۱۵۱ افراد نے اُن کا وعظ سنا اور صرف چھ ماہ کی مختصر مدت میں وہ سب کے سب عیسائیت کے حلقہ بگوش بن گئے اس طرح صرف ایک یونٹ نے دو سال کے عرصہ میں دس ہزار مسلمانوں کو عیسائیت کے حلقے میں داخل کیا۔ دوسرے یونٹوں کو بھی اسی قسم کی شاندار کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ انڈونیشیا کے طول و عرض میں گرجاؤں کی تعداد میں غیر معمولی سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ بعض مقامات میں یہ اضافہ پہلے کے مقابلہ میں ۱۰۰ فیصد ہے۔

ایک جھلک

عیسائی مشنریوں کی کامیابی کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ گذشتہ دنوں مغربی جاوا کے شہر "بوگور" میں روزانہ ۱۲۱، افراد لوگوں کو حلقہ بگوش عیسائیت کر رہے تھے۔

مضمون نگار نے آگے چل کر لکھا ہے کہ مجھے مشرقی جاوا میں "باتو" کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں نان ناتنگ میں ایک مختصر سی مجلس کے معائنہ کا موقع ملا۔ ایک سال قبل یہاں کچھ نہیں تھا۔ باتو کی انڈونیشی بائیبل سوسائٹی کے طلباء نے اس مذہبی مجلس کی بنیاد رکھی تھی۔ اب اس میں تقریباً ۵۰ سے زائد افراد سروس میں موجود تھے۔ یہ سب کے سب اسلام سے منحرف ہو کر عیسائیت کے حلقے میں داخل ہوئے تھے۔

مضمون نگار نے جزیرہ تیمور میں تبلیغی مشن کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ اس جزیرے کی آبادی دس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲½ لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے ناکام انقلاب سے کچھ دن پہلے مغربی سوئی سے ۲۹ افراد کی ایک تبلیغی جماعت تیمور کے اردگرد دورے پر گئی۔ اور اس نے صرف دو ہفتوں کے اندر ۹۰۰۰ مسلمانوں کو عیسائیت کے حلقہ میں داخل کر لیا۔ اس قسم کی ۱۵۰ جماعتیں تبلیغی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ہر جماعت میں کم سے کم ۲۰ افراد تک شامل ہیں۔ یہ سب کے سب جزیرہ تیمور کے چاروں طرف دورہ کر رہے ہیں۔

مضمون نگار نے شمالی سماٹرا میں طلباء کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ یونیورسٹی کے ۴۰ طلباء نے ایک تبلیغی جماعت تیار کی۔ "ہنڈ ورلڈ" کے کارڈ چرچ نے ان طلباء کی آمد و رفت کا نصف خرچ برداشت کیا طلباء کی یہ جماعت پادی ہے، بی تھامس کی سرکردگی میں اپنے اپنے علاقوں میں نکل گئی۔ تین ماہ کے بعد جب پادی موصوف ایک چھوٹے سے علاقے میں پہنچے، جہاں طلباء کی ایک جماعت تبلیغی کام کر رہی تھی تو انہیں یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی کہ وہاں ۲ ہزار مسلمان عیسائیت کے حلقے میں داخل ہونے کے لئے منتظر تھے۔ صرف ایک گاؤں کی ۳۰۰ قیصد آبادی (۸۶ افراد) عیسائی مذہب قبول کر چکی تھی۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

مرزائیت سے لاتعلقی کا اظہار

حاجی نور حسین چیف مجسٹریٹ لائلپور نے کہا ہے کہ بعض لوگ میرے متعلق شک رکھتے ہیں کہ خدانخواستہ میں مرزائی عقائد رکھتا ہوں۔ والعیاذ باللہ۔

حاجی صاحب نے شہریوں اور علماء کرام کے ایک اجلاس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں بحمد للہ تعالیٰ اہلسنت والجماعت کے چودہ سو سالہ قدیم اور محفوظ مسلک کے مطابق صحیح العقیدہ حنفی مسلک مسلمان کی حیثیت سے حضور سرور دو عالم خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے اجماعی عقائد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے اور اس معنی میں آخری نبی اور رسول مانتا ہوں کہ آپ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی ظلی، بروزی، اصلی، فرضی امتی، غیر امتی، تشریعی اور غیر تشریعی نبی اور رسول ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ہر مدعی نبوت کو دجال و کذاب اور اس کے پیروکاروں نیز ان کو مسلمان سمجھنے والے کسی شخص یا گروہ یا عہد نبوی سے مشہور ختم نبوت کے قدیم مورد ثق اور اجماعی مفہوم میں کسی بھی قسم کی تاویل و تحریف کے مرتکب فرد یا گروہ کو دائرہ اسلام سے بالکل خارج قطعی کافر و مرتد یقین کرتا ہوں

اس اجلاس میں مولانا عبید اللہ احرار صدر مجلس احرار الاسلام مولانا سید ابوذر عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری ناظم اعلیٰ مجلس احرار الاسلام عبد الرشید انصاری ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور مولانا یعقوب نورانی صدر مجلس احرار الاسلام لائلپور اور معززین شہر لائلپور کثیر تعداد میں موجود تھے۔

(عبد الرشید انصاری)

لائلپور میں جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسۂ عام

مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا محمد مفضل صاحب اور دیگر علماء کی تقریریں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا محمد اجمل صاحب نے نماز عشاء کے بعد یہاں بھاٹہ بازار میں جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے جمعیۃ کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ملک و ملت کی خدمت کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں۔ آپ نے کارکنوں کو تحمل، بردباری اور حوصلہ مندی کی تلقین کی۔ مولانا نے کہا۔ مودودی صاحب نے اپنی کتاب "خلافت و ملوکیت" میں صحابہ کرام کی جو اہانت کی ہے۔ مودودی جماعت کے کارکنوں کو اس پر مودودی صاحب کا محاسبہ کرنا چاہیئے اور انہیں ایسی ناپاک تحریروں سے رجوع کرنے کا مشورہ دینا چاہیئے انہوں نے کہا کہ اسلام کے بقا اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ہر گروہ سے تعاون کر سکتی ہے مودودی صاحب اگر اپنی تحریروں اور نظریات سے رجوع کر لیں تو ہم ان کے ساتھ بھی دست تعاون بڑھانے کو تیار ہیں۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن مولانا محمد مفضل صاحب نے برسر اقتدار لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے اندر کچھ دینی غیرت پیدا کریں تاکہ ملک کے اندر مداخلت فی الدین اور شریعت اسلامیہ سے مذاق کا سلسلہ ختم ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ پاکستانی مسلمان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں اور پاکستان سے اسلام کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔ آپ نے مودودی جماعت پر بھی کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ اسے مقام صحابہؓ پر جرح و تنقید کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور فتنہ ابن سباء کی تحریک زندہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ مولانا نے موجودہ نظام تعلیم کو فرسودہ اور انگریزی دور کی یادگار قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ نظام تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جائے۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن صاحبزادہ قاری عبد السمیع اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے نائب امیر حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نے بھی خطاب فرمایا

جلسہ میں متعدد قراردادیں پاس ہوئیں۔ پہلی قرارداد میں مولانا عبد الستار خان نیازی کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا موصوف کو فوراً رہا کیا جائے۔ دوسری قرارداد میں مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی پر تازہ پابندیوں کی شدید مذمت کی۔ تیسری قرارداد میں گرانی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مزدوروں کو آسان قسطوں پر کوارٹر دیئے جائیں اور ان کے علاج اور بچوں کی تعلیم کا مفت انتظام کیا جائے۔

(عبد الرشید انصاری)

مرکزی دفتر کی ملتان منتقلی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر مرکزیہ بھی ملتان میں قائم ہو گیا ہے۔ احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام مرکزی دفتر کے ناظم کی حیثیت سے ملتان منتقل ہو رہے ہیں۔

چنانچہ یکم ستمبر ۱۹۶۸ء سے مرکزی جمعیۃ سے متعلق تمام مراسلت وغیرہ اور رقوم معاونت کی ترسیل صرف پتہ ذیل پر کی جائے:۔

احمد حسین کمال ناظم دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہیروں لوہاری گیٹ ملتان

(نوٹ) صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سے متعلق خط و کتابت و ترسیل رقوم اور ترجمان اسلام کی خریداری و ایجنسی سے متعلق مراسلت و ترسیل رقوم لاہور کے پتہ پر ہی کی جانی چاہیئے۔

تراشے — اقتباس — انتخاب

مسائل و افکار

سُنّتِ رسولؐ سے انکار کے حیلے

فضل الرحمانی تکنیک

"پچھلی دو صدیوں سے یورپ کے مستشرقین اور مسلمانوں کے تجدد زدہ طبقوں کے مساعی کا محور بھی زیادہ تر "سنت رسولؐ" ہی رہا ہے۔ کبھی کھلے الفاظ میں اسے نشانۂ تحقیق بنایا گیا اور کبھی منافقانہ لبادہ اوڑھ کر سنت کی نئی نئی تعبیرات کرنے کی شکل میں ہمارے ہاں کے تجدد زدہ حضرات جو نہ تو اپنی علمی و فکری قوتوں کو خدا و رسولؐ کی مرضیات پر چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ اور نہ مجبوری اور مصلحتوں کی وجہ سے واضح طور پر اسلام اور ایمان سے انکار کر سکتے ہیں۔ ان کے مساعی کا تعلق بھی زیادہ تر سنت رسولؐ کی تشریعی حیثیت کو نقصان پہنچانے سے ہے۔ ایسے لوگ جن کی ساری علمی متاع اپنے پیشرو غیر مسلم مغربی اساتذہ کی تحقیق و ریسرچ ہے۔ ہمیشہ سنت نبویؐ کے مصداق پھر اس کی اہمیت اور استنادی حیثیت کو مجروح اور مشکوک کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت تو کھلے بندوں احادیث رسولؐ سے انکار کی دعوت دیتی ہے۔ اور کچھ لوگ علانیہ انکار کئے بغیر سنت اور حدیث کو اپنی ملحدانہ اغراض کی بنا پر ایسے معانی پہنانا چاہتے ہیں۔ جس سے سنت کی حقیقت تو مسخ ہو کر رہ جائے۔ مگر انکار حدیث کے الزام سے بھی ان کا دامن بچ جائے۔ اس "طرز تحقیق" کا سہرا رسوائے عالم یہودی مستشرق پروفیسر جوزف شاخت کے سر پر ہے۔ اور ہمارے ہاں اس نظریہ کے فروغ و اشاعت کا فریضہ ان کے وفادار شاگرد ڈاکٹر فضل الرحمان اور ان کی ہمنوا جماعت بجا لا رہی ہے۔ پہلی جماعت اپنی فاسد اغراض اور خواہشات کی راہ میں سنت رسولؐ کی راہ کو سنگ گراں سمجھ کر اسے راستہ ہی سے ہٹا دینا چاہتی ہے مگر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا نظریہ "سنت جاریہ و غیر جاریہ" وہ عیارانہ حربہ ہے جسے ہاتھ میں لے کر آپ ہر قسم کی رندی اور عیاری پر تقویٰ اور پارسائی کا غلاف چڑھا سکیں گے اس نظریہ کا خلاصہ فضل الرحمان صاحب کے الفاظ ہی میں یہ ہے کہ "سنت درحقیقت ایک تعالی اصطلاح" ہے۔ جس کی تشکیل "آزاد شخصی رائے" سے ہوتی ہے۔ اور "عوام الناس" یا "آرائے عامہ" کے قبول کر لینے کے بعد وہی چیز "سنت" بن جاتی ہے۔ اور رائے عامہ کے اس قبول کر لینے کا نام ہی "اجماع" ہے جس کو وہ "آزاد اجماع" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی تحقیق کے مطابق ملت مجموعی طور پر سنت نبویؐ کے مشمولات کی تخلیق کرنے کی مستحق ہے۔ ملت الفاظ پر زور نہیں دیتی بلکہ اس کی روح کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور اس تعالی اصطلاح کو جاری رکھنے کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف اس کا نام سنت جاریہ (زندہ سنت) رکھتے ہیں۔ اور حضورؐ کی اصلی سنت کو سنت غیر جاریہ (مردہ سنت۔ معاذ اللہ) قرار دیتے ہیں۔ جس کی تشریح مختصراً یہ ہے کہ کتاب و سنت اور تعلیمات شریعت میں اتنی "توسیع" کر دی جائے کہ جدید تہذیب و تمدن کے پیدا کردہ تمام مسائل اور خرابیاں عامۃ الناس کی رائے اور تعامل کی وجہ سے حسب خواہش سنت اور شریعت میں سمائے جا سکیں۔

تحریف و تلبیس اور دین کی بنیادوں میں رخنہ اندازی کے لحاظ سے چودھویں صدی کی یہ تحقیق منکرین حدیث کے پہلے گروہ سے زیادہ مہلک اور خطرناک ہے، تعجب ہے کہ بعض سادہ لوح حضرات کی نظر میں لاعلمی یا دینی بے حمیتی کی وجہ سے فضل الرحمان کی اس تکنیک پر نہیں جاتیں اور وہ "انکار حدیث" سے دوسری جماعت کی براءت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ فضل الرحمان یا اس کے ادارہ کی طرف سے اگر "پرویزی نظریہ" کے تعاقب میں کوئی مضمون آتا ہے تو وہ صرف اس وجہ سے کہ انہیں پرویزی انداز فکر مسلمانوں کے دینی احساسات اور جذبات کی وجہ سے اسلام کے حق میں کم خطرناک معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ لوگ قصر اسلام کو خاک بدہن جلد از جلد پیوند خاک دیکھنا چاہتے ہیں (ولا افعل اللہ کذا الخ) یہ لوگ اپنے مقصد کے لئے چور اور منافق بن کر در پردہ جن راہوں سے اس قصر میں نقب زنی کو زیادہ مؤثر اور مفید سمجھتے ہیں پرویز جیسا جارحانہ اور دوٹوک طریقہ نہیں۔ اگر پرویزی جماعت کھلے ارتداد اور کفر صریح کا راستہ چھوڑ کر ان کی طرح نفاق اور تلبیس کا راستہ اختیار کرلے۔ تو آج ہی یہ دونوں مکتب فکر گلے مل سکتے ہیں۔ پھر ان دونوں مکاتب فکر میں میدان الحاد و تجدد کی سیاست و قیادت کا جذبہ بھی کارفرما ہے۔ جو انہیں ایک دوسرے کا رقیب اور حریف بنانے پر مجبور کرتا رہتا ہے۔ ورنہ فرق باطلہ کے نفسیاتی مطالعہ اور ارشادات نبوی کی روشنی میں اصل اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں سب ایک ہیں۔ طریق کار، انداز بیان اور تعبیرات میں فرق ہے"

(بشکریہ ماہنامہ "الحق" جمادی الاولیٰ)

بصائر و عبر

"بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

صحیح مسلم شریف کی ایک صحیح حدیث ہے کہ اس ابتدائی دور غربت کا ہوگا اور آخری دور بھی غر ہوگا۔ جو لوگ اسلام کی غربت کے باوجود اسلا رہیں گے وہ خوش قسمت ہیں۔ عربی زبان میں "غر" کے معنی مسافر کے ہیں۔ جس کا کوئی پرسان حال نہ اجنبی مسافر جب کسی ملک میں جاتا ہے تو لوگ اس سے دیکھتے ہیں۔ نہ اس کا کوئی ہمدرد ہوتا ہے نہ غمگ پرسان حال۔ تاریخ اسلام میں ابتدائی دور کے واقعات تو پڑھے ہوں گے۔ حضرت بلالؓ۔ حض عمارؓ بن یاسر، حضرت سمیہؓ، حضرت ابوفکیہہ، حض خباب بن الارت وغیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم کی د داستانیں تو زبان زد خلائق ہیں۔ آپ نے سبھی کئی یا پڑھی ہوں گی۔ یہ ہے غریب الدیار اسلام کا دور اگر غور فرمائیں تو زیادہ تر عقیدے کا دور تھا۔ مع معیشت کا نہ تھا۔ پوشاک و خوراک کا نہ تھا۔ مگ صورت کا نہ تھا۔ صرف ایک عقیدۂ توحید کا دور تھا اسی کی دعوت پر کہا جاتا تھا۔

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

(بہت سے خداؤں کو ایک خدا بنا دیا۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے)

حق تعالیٰ کی توحید اور ذات و صفات و کما میں یکتائی کا عقیدہ مسلمانوں کا خصوصی وصف تھا۔ ا وجہ سے "دین اسلام" کو ایک غریب الدیار مسافر کے تشبیہہ دی گئی ہے۔ لیکن آیئے اور اسلام کی آج غربت پر نظر ڈالئے۔ اس وقت تمام تر اسلام کا د صرف زبان پر ہے۔ زبان سے بے شک اسلام ا مسلمان کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن نہ عقیدہ اسلام کا نہ مسلمانوں کا نہ صورت مسلمانوں کی، نہ سیرت اسلام نام "اسلامی مملکت" اور "المملکۃ الاسلامیہ"۔ اور قانو ہے رومن لاء یا کمیونزم یا سوشلزم۔ نام ہے اسلا کا، عمل ہے نیشنلزم کا۔ شراب خانے آباد ہیں۔ جو اور قمار کے اڈے عروج پر ہیں۔ رقص و سرود کی محفل گرم ہیں۔ مرد و زن کے روح فرسا نیم عریاں مناظر قدم قدم پر سامنے ہیں۔ شراب خانوں کے اشتہارات ہیں سینما اور تھیٹروں کے اشتہارات ہیں۔ اخبارات، رسا بورڈ ان اشتہارات سے پٹے پڑے ہیں۔ سگریٹ سگار منہ میں ہے نکٹائی سر پر ہیٹ لگا ہے گردن میں ٹائی بندھی ہے۔ جو درحقیقت عیسائیت کا امتیازی نشان اور صلیب کی علامت ہے۔ ہیں کو مسلمان! نت نئی دعوتوں کے نام ہیں۔ پنج اور ڈنر ہیں کھڑے کھڑے اچھلتے کودتے کھا رہے ہیں۔ عجیب عجیب انداز سے بولیاں بول رہے اور قہقہے لگا رہے ہیں

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

مودودیت

ایک پُراسرار تحریک و تنظیم

(۲)

—— وہ ایک طرف "انسانی حکمرانی کے ہر نظام کی مخالفت کرکے حکومت الٰہیہ کا تصور پیش کرتے ہیں

—— لیکن دوسری طرف انگریزوں کی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے والوں کی انہوں نے بھرپور مخالفت کی۔

—— وہ حاکمیت الٰہیہ کے نام پر، حاکمیت جمہور (جمہوریت) کو قطعی رد کرتے ہیں — لیکن — یورپی طرز کی جمہوریت کے قیام کو اپنی تحریک کا اصل مقصد و مدعا بھی بنائے ہوئے ہیں۔

—— وہ ایک طرف "ملوکیت" کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف جن مسلمان ملکوں میں ملوکیت ختم کرکے جمہوری یا نیم جمہوری نظام حکومت قائم ہوا ہے۔ اس کی بھی شدید مخالفت کررہے ہیں۔ اور سعودی عرب و ... شیوخان عرب کی ملوکیتوں کی حمایت میں پیش پیش ہیں۔

—— وہ ایک طرف اسلام کے نظام کو ملی نظام کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں — لیکن — دوسری طرف اسے کبھی اشتراکیت سے .... مماثلت رکھنے والا کبھی فسطائیت سے مماثلت رکھنے والا نظام بھی بتاتے ہیں (دیکھئے ان کا رسالہ "اسلام کا نظریہ سیاسی")

غرض ان کے افکار خیالات کا یہ "پراسرار تضاد" بڑی تفصیل کے ساتھ ان کی تحریروں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اور یہ ہی "پراسراریت" ان کے مذہبی خیالات اور سیاسی روش میں قدم قدم پر نظر آتی ہے۔

مودودی صاحب کی تحریک کی پُراسراریت

مودودی صاحب کی تحریک کی پراسراریت تو ان کے افکار و نظریات کی مذکورہ بالا پراسرار تبدیلیوں سے ظاہر ہے۔ جن کی رو سے وہ بہ یک وقت

- اسلامی نظام کے بھی مدعی ہیں اور یورپی نظام جمہوریت کے بھی داعی ہیں۔
- ان کا دعویٰ ہے کہ وہ خالص اسلام کے سوا کسی سے بھی کوئی اشتراک نہیں کریں گے۔ لیکن، انہوں نے گذشتہ صدارتی الیکشن کے موقعہ پر ان کی اپنی ٹھہرائی ہوئی بے دین جماعتوں حتیٰ کہ نیشنل عوامی پارٹی (جسے وہ پہلے بھی کمیونسٹوں کی جماعت کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں) کے ساتھ بھی مکمل اشتراک تعاون کیا — اور اب بھی — اسلام کے لئے نہیں صرف جمہوریت کے لئے، عوامی لیگ وغیرہ گروہوں کے ساتھ جو اعلانیہ اسلامی سوشلزم وغیرہ کی حمایت کرتے ہیں، اشتراک و تعاون کررہے ہیں۔
- بین الاقوامی طور پر وہ علانیہ اور پوری شدت کے ساتھ سوشلسٹ طاقتوں کی مخالفت کریں گے لیکن سرمایہ دار ملکوں کی مخالفت اتنی شدید نہیں ہوگی۔ اور پھر یہ مخالفت عالمی مسائل میں انڈونیشیا سے لے کر ویٹ نام تک، صفر ہو کر رہ جائے گی۔ ہر وہ ملک جو امریکی سامراج سے وابستہ ہے ان کی شدید نکتہ چینیوں سے محفوظ ہے اور جو ملک آزاد پالیسی رکھتے ہیں۔ وہ ان کی شدید نکتہ چینی کا ہدف ہیں —

مودودی صاحب کی تنظیم کی پراسراریت

مودودی صاحب کی شخصیت کی پراسراریت اور ان کی تحریک کی پراسراریت کے ساتھ ..... کی تنظیم کی پراسراریت بھی کچھ کم درجہ کی نہیں ہے قطع نظر ان کے نظام امارت کی کلیت و ہمہ گیری کے، خود تنظیم اپنے مدارج کے اعتبار سے نہایت پُراسرار اور "صیہونیت"، "باطنیت" و "فری میسنز" کا ماڈرن چربہ ہے

- ابتداء میں جماعت کے اندر سہ درجے رکھے گئے تھے۔ متاثر - ہمدرد - متفق - رکن۔
- بعد میں ہمدرد، متفق اور رکن میں محدود کیا گیا اور اب دو بڑے درجوں میں تقسیم ہے۔

متفقین اور ارکان

اول الذکر کو کسی قسم کے جماعتی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ وہ عہدہ داران جماعت کے انتخاب و تقرر میں حصہ لینے کی قطعی مجاز نہیں۔

- اس پراسرار تفریق کے بعد رکن اور کارکن کے درمیان بھی فرق و امتیاز رکھا گیا ہے۔
- اور یہ فرق و امتیاز رضاکار کارکن و تنخواہ دار کارکن کے درمیان بھی موجود ہے۔
- اور پھر وہ پراسراریت جو مودودی صاحب اور جماعت سے باہر کے سرپرستوں ظفر احمد صاحب انصاری جیسے پراسرار حضرات کے باہمی ربط میں پائی جاتی ہے۔ جس کا کوئی اندازہ جماعت کے بڑے بڑے اشخاص کو بھی نہیں اور جس کی کچھ جھلک اس سرگذشت میں دیکھی جاسکتی ہے۔ جو ماہنامہ میثاق میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سابق رکن جماعت و امیر حلقہ منٹگمری کی قلم سے نکلی ہے۔ ایک ایسی پراسرار منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔ جسے صرف مودودی صاحب ہی جانتے ہیں۔

مودودی صاحب کی جماعت اور پراسراریت کے "عناصر سبعہ"

مذکورہ بالا حقائق کے ساتھ .....

..... مودودی صاحب اور ان کی تنظیم و تحریک کا جائزہ لیجئے تو وہ "عناصر سبعہ" جن کی نشاندہی شروع میں کی جا چکی ہے مودودی صاحب کی تنظیم و تحریک میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

(۱) "فن پروپیگنڈہ" میں ان کی مہارت کا موافق و مخالف ہر ایک کو اعتراف ہے۔

اس فن کا کمال یہ ہے کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دکھائے اور ہر تضاد کو اپنے ماننے والوں سے قبول کرالے۔

مودودیت کے اس کمال فن سے کس کو انکار ہوسکتا ہے

(۲) "مودودیت" نے بھی اپنے ہر کام کو "احیاء اسلام" کی کوشش کا نام دیا —— خواہ وہ کام

ا —— جدوجہد آزادی کی مخالفت کا تھا

ب —— قیام پاکستان کی تحریک سے بیزاری کے اظہار کا تھا،

ج —— اسلام کے اصول میں وقتاً فوقتاً تبدیلی کا تھا

د —— گذشتہ صدارتی الیکشن کے موقعہ پر عورت کی حکمرانی کے جواز کا تھا۔

ہ —— اپنے ہی قول کے مطابق غیر اسلامی و غیر دینی جماعتوں عوامی لیگ، نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ اور اپنے ہی ٹھہرائے ہوئے بے دین افراد مسٹر سہروردی مسٹر مجیب الرحمٰن مولانا بھاشانی وغیرہ کے ساتھ سیاسی و انتخابی اشتراک کا تھا

اور اب اسی قسم کی دوسری جماعتوں کے ساتھ تحریک جمہوریت کے نام سے اشتراک کا ہے۔

(۳) "مودودیت" نے بھی اپنی تنظیم عامۃ المسلمین سے کٹ کر، مخصوص شرائط کے ساتھ قائم کی اور نہایت احتیاط و چھان بین کے ساتھ افراد کو رکن بنایا گیا — چنانچہ آج بھی جبکہ اس تنظیم کو قائم ہوئے چھبیس ستائیس سال ہوچکے ہیں اور تنہا پاکستان میں قریب قریب ہر جگہ اس کے تنخواہ دار و رضاکار کارکن موجود ہیں، اس کے ارکان کی تعداد ۴، ۵ ہزار سے زائد نہیں ہوگی۔

اس طرح یہ تنظیم چند مختلف درجہ بندیوں میں تقسیم ہے۔ جن میں نمایاں تعداداً "متفق و رکن" کے دو درجے ہیں۔ اور متفق کے درجہ میں اشخاص کو سالہا سال بے جان و چرا اطاعت کی تربیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ

اس درجہ میں نہ تو متفق کو جماعت کے تنظیمی انتخاب میں رائے دینے کا حق حاصل ہوتا ہے، نہ ارکان کے خصوصی اجتماعات میں وہ شرکت کے مجاز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ مقامی جماعت کی پالیسی طے کرنے میں بھی انہیں شمولیت کا حق نہیں ہوتا۔

اس تربیت میں پختہ ہو جانے کے بعد امیدوار رکنیت کا مرحلہ آتا ہے۔ اور یہاں بھی بسا اوقات سالہا سال، بے چون وچرا اطاعت کے جذبے کی آزمائش ہوتی رہتی ہے

اس تربیت کے بعد جو شخص رکن ہوگا۔ اس کی کامل وفاداری اور ذہنی غلامی میں کیا کمی باقی رہ سکتی ہے اس کے باوجود اگر کسی شخص میں آزادی رائے کے اظہار کی کچھ رمق باقی رہ جاتی ہے تو اس کے معاشی اور سماجی بندھن اتنے سخت کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ انہیں توڑنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور بعض کو تنخواہ دار کارکن بنا کر بالکل رام کر لیا جاتا ہے۔

(۴) "مودودیت" بھی ایک پراسرار ادعائی شخصیت کے گرد طواف کرتی ہے اور سطور بالا میں ہم جناب مودودی صاحب کی شخصیت کے طویل اور پراسرار مراحل کسی قدر تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔

(۵) "مودودیت" نے اسلام کی جو خود ساختہ تعبیر کی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس تعبیر سے اختلاف نہ صرف یہ کہ علماء کے ہر حلقہ نے کیا۔ خواہ وہ دیوبندی ہوں، بریلوی ہوں، اہلحدیث ہوں، ندوی ہوں وغیرہ وغیرہ بلکہ خود جماعت کے اندر ۱۵، ۱۵ سال تک رہنے والے بلند پایہ علماء دین اور اعلیٰ عہدہ داران جیسے مولانا امین احسن اصلاحی صاحب، مولانا عبدالغفار حسن صاحب۔ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب، مولانا عبدالجبار صاحب غازی۔ مولانا سلطان احمد صاحب، مولانا گوشہ نشین صاحب اور اسی طرح کے دوسرے متعدد حضرات نے بھی اس گمراہ کن تعبیر سے اختلاف کا اعلان کیا اور اس بنیاد پر جماعت سے و مودودی صاحب سے علیحدہ ہوئے۔

(۶) اور یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ مودودیت کی تنقید و تنقیص کا نشانہ وقت کے تمام اکابر علماء ....

..... رہے۔ اس ضمن میں مودودیت نے اپنے زمانہ کے ہی مسلمان اکابر و خواص کو ہدف تنقید نہیں بنایا بلکہ اسلاف کو بھی اس "تیر و نشتر" سے محفوظ نہیں رہنے دیا۔ اور تنقید کا یہ وار حضرات صحابہ کرامؓ بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام تک دراز کر دیا۔

اور یہ خصوصیت و امتیاز تاریخ اسلام کی ۱۴ سو سالہ پراسرار تحریکوں و تنظیموں میں صرف "مودودیت" اور مودودی صاحب کو ہی حاصل ہوا ہے۔

(۷) "مودودیت" اپنے سے اختلاف کرنے والوں کے بارے میں گو اپنی پیش رو تنظیموں و تحریکوں سے کچھ زیادہ ہی حساس واقع ہوئی ہے۔ یہ تحریک و تنظیم اپنے لئے تو اس حق کا مطالبہ کرتی ہے کہ اسے عصر حاضر کے علماء و صلحاء اور ماضی کے رجال علم و تقویٰ پر تنقید کی آزادی ہے حتیٰ کہ وہ حضرات صحابہ کرامؓ پر بھی تاریخی تحقیق کے نام سے ہر طرح کے الزامات عائد کرنا اپنے لئے روا قرار دیتی ہے۔

لیکن کسی دوسرے کو یہ حق و آزادی نہیں دیتی کہ اس کی متقدا و مدعیانہ شخصیت جناب مودودی صاحب کے افکار و سیاسی روش پر تنقید کرے۔ حتیٰ کہ جماعت کے اندر بڑوں بڑوں کو بھی یہ حق حاصل نہیں جیسا کہ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب وغیرہم کے جماعت سے علیحدہ ہونے سے ظاہر ہے۔ اور اس کی کچھ تفصیل ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب نیز ماہنامہ میثاق کی تحریروں سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

چنانچہ پراسرار تحریکوں و تنظیموں کے وہ ساتوں اجزائے ترکیبی (عناصر سبعہ) جن کا ذکر اس مضمون کے آغاز میں کیا گیا ہے۔ "مودودیت" کے اندر نہایت ترقی یافتہ اور زائد صورتوں میں موجود ہیں۔

"مودودیت" سے اسلام اور ملت اسلامیہ کو پہنچنے والے نقصانات

پہلا نقصان

کسی قوم و ملت کے لئے اس سے بڑا نقصان اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کے افراد اپنے مسلمہ دینی و سیاسی پیشواؤں سے بدظن ہو جائیں اور ان پر ان کا اعتماد باقی نہ رہے مودودیت نے اپنے ابتدائی دس سال صرف اس مہم میں صرف کئے۔ اور مسلمانوں کی نوخیز نسل کو اسلام کے نمونہ پر وقت کے اکابر علماء سے بدظن کیا ..... اور پھر یہ بدظنی اور بے اعتمادی اس حد تک وسیع کر دی کہ اسلاف اور صحابہ کرامؓ پر سے بھی اعتماد اٹھنے لگا۔

اس سلسلے میں مودودی صاحب کی کتابوں "سیاسی کشمکش"۔ "تفہیمات"۔ "رسائل و مسائل" کے مضامین "احیاء و تجدید دین" اور تازہ شاہکار "خلافت و ملوکیت" نے کم یا جدید تعلیم یافتہ نوخیز مسلمانوں کو موجودہ اعاظم دین و ملت، سلف صالحین اور صحابہ کرامؓ سے بدظن و بد اعتماد بنانے میں مغرب کے مستشرقین کی مسلمان دشمن تحریروں سے کہیں زیادہ مؤثر کارنامہ انجام دیا۔

دوسرا نقصان

برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل نہایت واضح اور روشن تھا۔ انگریز کی دو سو سالہ کوشش کے باوجود مسلمان ملت، جدید مغربیت کے سیلاب سے بڑی حد تک محفوظ رہی اور تحریک خلافت نے تو ثابت کر دیا تھا کہ ملت اسلامیہ ہندیہ دین اور ارباب دین سے پوری طرح وابستہ ہے۔ لیکن جب مسلمان عوام کو دین سے بدظن بنانے کی کوشش کی گئی تو مسلمانوں کی قیادت غیر دینی طبقہ کے ہاتھوں میں تیزی سے منتقل ہو گئی اور وہ منزل جو انگریزوں کے منظر سے ہٹ جانے کے بعد بالکل قریب نظر آ رہی تھی، اسلام کی جدید نسل اور اکابر اسلام سے سوء ظنی نے نظروں سے اوجھل کر دی کہ آزادی کے بائیس سال بعد بھی اس کی گم گشتہ منزل اسی حالہ قائم ہے۔

تیسرا نقصان

وہ تخریبی عناصر جو اسلام و قرآن کے مفہوم و تحریف کے درپے تھے ۱۳۵۳ھ-۱۹۳۴ء تک قطعی بے اثر اور ملت اسلامیہ کا ذہن ان کی تحریفات کو رد کرنے میں لیکن جیسے ہی مودودیت، کتاب و سنت کا ہوئے اپنی جدید دینی تعبیرات و دعووں کے ساتھ ہوئی، اور اپنا دائرہ وسیع کرنے لگی۔ تو بندگوں کو افراد و گروہوں کو بھی حوصلہ ہوا، اور اب مودو سے بھی زیادہ انکار سنت و تحریف دین کے فتنے اٹھا چکے ہیں۔ اور ان کا دائرہ بڑھتا جا رہا ہے۔

چوتھا نقصان

مودودیت پہلی تحریک ہے۔ جس نے اسلام سے سیاسی اقتدار کا ایسا تصور پیش کیا، جس کی اسلام، اشتراکیت اور فسطائیت سے مماثلت والا سیاسی نظام (دیکھئے مودودی صاحب کا "اسلام کا نظریۂ سیاسی") قرار پایا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض افراد نے "اسلامی اشتراکیت" اور "اسلامی آمریت" کے عنوان تحریکیں کھڑی کرنا چاہیں اور اس طرح کے نظریات دینے کے درپے ہوئے۔ حتیٰ کہ سوشلسٹوں اور آمر پسندوں کو کھلم کھلا مسلمانوں میں کام کرنے کا موقع ہاتھ آ گیا۔

پانچواں نقصان

مسلمان اسلام کی رو سے صرف "خلافت راشدہ" نظام ہی کو اسلامی نظام سمجھتے تھے اور کتاب و سنت کی حاکمیت ان کی معاشرت پر غالب تھی۔ لیکن جب مودودیت نے اسلام کے نام سے سیاسی پارٹی سیاسی گٹھ جوڑ اور مغربی جمہوریت کو اپنایا تو اب کشمکش اقتدار کی جنگ اسلامی سیاست بن کر رہ اور کتاب و سنت پر مبنی اسلامی نظام کے قیام کی جہد تو کیسا تصور تک صرف ان علماء اور دین دار تک محدود ہو کر رہ گیا ہے جن کو کبھی مودودیت دیوانہ

اور کبھی اشتراکیت پسند ٹھہراتی رہتی ہے۔

چھٹا نقصان

مسلمانوں کی جدید نسل میں سے جو لوگ مودودیت وغیرہ تحریکوں سے متاثر ہوئے۔ ان کا نقطہ نظر "علمی" ہونے سے زیادہ "نظری" بن کر رہ گیا۔ اور یہ "نظری" بھی بہتر "تنقیدی" بلکہ "تنقیصی" بن گیا۔ اپنے گروہ و رجحان کے سوا ہر بات ان کے نزدیک قابل اعتراض قرار پا گئی اور عوامی بہبود کے ہر کام میں انہیں نقص ہی نقص نظر آنے لگے۔

—— کسی نے اگر عوام کے معاشی و اقتصادی معاملات پر زبان کھولی اور انہیں عوامی فائدے کی صورت میں حل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تو وہ انہیں اشتراکی نظر آنے لگا۔

—— اور اگر کسی نے ملکی اعتبار سے قومی و ملی استحکام کی بات کی تو وہ "فتنۂ قومیت و وطنیت" کے الزام کا مورد بنا۔

—— مودودیت کے ابتدائی دور میں ملی و جمہوری سیاست کے لئے کام کرنے والے بھی ان کے نزدیک "لادینیت" کے حامل تھے۔

—— اب چونکہ خود بھی لادینی جمہوریت و سیاست کے یہ لوگ علمبردار بن گئے ہیں۔ اس لئے اب دوسرے تمام لوگ ان کی نظروں میں اشتراکیت کے حامی دکھائی دیتے ہیں۔

ساتواں نقصان

"مودودیت" نے ایک عرصہ تک صرف اور خالص "اسلامی نظام" کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو عصری سیاست کے تقاضوں سے بے بہرہ اور غافل بنائے رکھنے کی جو کوشش کی۔ اس کے نتیجہ میں غیر مسلم طبقے مسلمانوں سے آگے نکل گئے۔ اور مسلمانوں میں مغرب پرست حلقے مسلم عوام کی سیاست پر حاوی و غالب آ گئے۔ اور اقتصادی و معاشی وسائل بھی ان کے تصرف میں چلے گئے۔ اس کا انجام وہ بدحالات ہیں۔ جن کا رونا اب یہ بھی رویا کرتے ہیں۔

لیکن اس کے علاج و اصلاح کے لئے بزعم خویش انہوں نے اب جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ "بد" سے گذر کر "بدتر" کی "بدترین" مثال ہے۔

اب انہوں نے ہر اس عنصر سے اشتراک کرنا شروع کر دیا۔ جسے یہ پہلے "فاسق"، "بے دین" اور اشتراکی ٹھہرایا کرتے تھے۔

—— گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر لیگ، عوامی لیگ نیشنل عوامی پارٹی سب کے ساتھ انہوں نے اشتراک کیا اور اب آنے والے الیکشن کے لئے بھی انہوں نے ایسی ہی مختلف جماعتوں کے ساتھ تعاون کر رکھا ہے۔

اس طرح مسلمانوں میں بے اصولی اور اصول شکنی پر مبنی ..... اتحاد و اشتراک کی بنیاد ڈال کر ایسے فتنے کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ جس کا انجام بے دین اور بددین عناصر کے غلبہ و اثر پر منتج ہو رہا ہے

مجموعی نقصان

الغرض نقصانات کی یہ فہرست اور بھی طویل ہو سکتی ہے۔ لیکن ان تمام نقصانات سے جو مجموعی اور اہم نقصان مسلمانوں کو پہنچا اور پہنچ رہا ہے وہ

* صحیح اور خالص "اسلامی نظام" کے قیام و نفاذ اور اسلام کی ہمہ گیر اشاعت و تبلیغ کی راہ میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا ہو جانا ہے۔ اور وہ منزل جو آج سے پچیس تیس سال قبل صرف غیر ملکی حکومت کے جبر و استبداد سے چھٹکارا حاصل کرنے پر بہ آسانی ممکن نظر آتی تھی۔ اب حصول آزادی کے بعد بھی اس کا نشان کوسوں دور تک نظر نہیں آتا۔

اور سوائے چند علماء حق اور ان سے وابستہ افراد کے حلقے کے .... مسلمانوں کے قافلے راہ مستقیم سے بھٹک کر سرگرداں ہیں۔ اور اب "مودودیت" سمیت اس کو ہی غنیمت سمجھ رہے ہیں کہ اسلام تو ہاتھ آ ہی نہیں رہا، چلو "مغربی جمہوریت" ہی کو اپنی منزل قرار دے کر اسے ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

* اور مودودیت نے بھی ان گم گشتگان راہ کا یہ رجحان دیکھ کر اس "جمہوریت" ہی کو ..... اسلام کی منزل کا نعم البدل بلکہ اسلام کا سیاسی مقصد و مدعا قرار دینا شروع کر رکھا ہے۔

"جمہوریت" کے اس نظام کے بارے میں جو شک و شبہ، صحابہ کرام کے عہد زریں کے اسلامی سیاسی نظام کے مطالعہ سے مسلمانوں کے ذہن میں پیدا ہو سکتا تھا اور وہ خلافت اسلامیہ کے نصب العین، جمہوریت کے نصب العین، ترجیح دیتے ہیں، تامل کا اظہار کر سکتے تھے۔ اس کے دفعیہ کے لئے مودودی صاحب نے "خلافت و ملوکیت" کے عنوان سے مضامین اور کتاب لکھ کر مسلم عوام کو یہ باور کرا دینا چاہا ہے کہ

* جس اسلامی نظام "خلافت راشدہ" کو تم نصب العین بنائے رکھنا چاہتے ہو، وہ صرف بارہ بجودہ سال سے زیادہ کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکا۔

* اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد ہی حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں خود حضرت عثمانؓ نے خلافت راشدہ کی صحیح پالیسی سے اعراض کر لیا۔

* اور پھر صحابۂ رسولؐ ہی کے ایک گروہ نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھوں سے اس نظام کو ختم کر کے ملوکیت کا نظام قائم کر دیا۔

* ایسا بودہ نظام اب اس دور میں کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ اس لئے "مغربی جمہوریت" کا نظام ہی غنیمت سمجھو، جو سینکڑوں سال سے برطانیہ، امریکہ اور یورپ کے سامراجی ملکوں میں کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور اسے ہی "قائم کرنے کی جدوجہد کرو۔

—— اس کے باوجود اگر کچھ ذہنوں میں خلش باقی رہ جائے۔ تو اس کے ازالہ کے لئے مودودی صاحب نے کتاب "خلافت و ملوکیت" کی ابتدا میں خلافت راشدہ کے نظام کی وہ تعبیر و توضیح بھی کر دی ہے۔ جو ان کی موعودہ "جمہوریت" کے مماثل نظر آتی ہے ... اور اس کے لئے انہوں نے بعض قرآنی آیات و احادیث کو ان کے اصل "محل مفہوم" سے کاٹ کر اپنی جمہوریت کے تقاضوں کے مفہوم پر منطبق کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

مودودیت کا اسلام کے مستقبل پر عدم اعتماد

یہاں بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "مودودیت" نے اور مودودی صاحب نے اپنی تحریک و تنظیم اور افکار و نظریات کا تانا بانا اس طرح کیوں بُنا۔ جس سے اسلام کی عقائدی حیثیت بھی مجروح ہوتی چلی گئی اور اس کا "تاریخی تسلسل" بھی منقطع نظر آنے لگا۔ اور اسلام، عصری سیاست کا بازیچہ و طفیلی دکھائی دینے لگا۔

اس کے بارے میں یہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب نے اور مودودیت کے مخلص افراد نے درحقیقت یہ یقین کر لیا ہے کہ موجودہ دور میں خالص اسلام نافذ و قائم نہیں ہو سکتا۔ اور ان کے پر اسرار تحریکی و تنظیمی عزائم اسلام کا نام استعمال کئے بغیر پورے نہیں ہو سکتے

اس لئے انہوں نے ملت اسلامیہ کے اندر اپنی راہ بنانے کے لئے تو پیش پیش اسلام کے نعروں کو ہی رکھا ہے اور اس مقصد کے لئے کتابوں و لٹریچر کا ڈھیر لگا دیا تاکہ ذہنوں کو اس لٹریچر کی گرفت سے باہر نکلنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے لیکن عملاً انہوں نے وہ رویہ اختیار کیا۔ جو نہایت پر اسرار اور پیچیدہ تبدیلیوں کے عمل سے گذرتا ہوا ... "حصول جمہوریت" و "اشتراک اغیار" کی موجودہ منزل تک پہنچا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

"جزیرہ کالی منتن" میں صرف دو سال کے اندر ۳۰ نئی بستیاں قائم کی گئیں ہیں۔ ان بستیوں کے ارکان کی تعداد ۵۰۰۰ ہے۔ "سولاویسی" کے ایک گرجا کی اطلاع کے مطابق وہاں ۳۰۰۰ مسلمان مرتد ہو کر حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے ہیں۔ اسی طرح "بالی" میں بھی عیسائیت کو کافی فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ شمالی سماٹرا کے ایک حصہ میں ۱۹۰۰ افراد عیسائی ہو گئے اور ۸۰۰۰ عیسائیت کا ابتدائی درس حاصل کر رہے ہیں۔

مضمون نگار نے آخر میں لکھا ہے کہ انڈونیشیا کا سیاسی مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ جذبات ابھرتے جا رہے ہیں شمالی سماٹرا میں مسلم سیاسی جماعتوں نے عیسائی گرجوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن مرکزی حکومت نے ان کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے احیاء کا کام کچھ اور عرصہ تک جاری رہے گا۔"

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایک دیرینہ سرگذشت

مودودی

میرا عریضہ ——— اکتوبر ۱۹۵۶ء

محترم، مولانا مودودی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اواخر اگست ۱۹۵۶ء میں مجھے یہ احساس ہوا کہ جداگانہ انتخاب وجداگانہ قومیت کی جو مہم جماعت نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ اس کے نظریۂ حکومت الٰہیہ اور اس مقصد تک پہنچنے کے طریق کار کے مطابق نہیں۔ چنانچہ میں نے اس وقت ایک عریضہ لکھا۔ پھر وسط اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ایک اور طویل عریضہ روانہ کیا۔ اور اب یہ تیسرا عریضہ بذریعہ رجسٹری روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ جناب مندرجہ ذیل امور کی وضاحت فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

(۱) کیا دو قومی نظریہ اور جداگانہ قومیت کا اسلام کے ساتھ کوئی نظری وعملی تعلق ہے؟ اگر ہے تو کس قسم کا ہے؟

(۲) آپ جماعت کی تاسیس سے قبل اور بعد تقسیم ملک سے پہلے مسلمانوں کو ایک جماعت اور اسلام کو ایک تحریک قرار دیتے رہے ہیں۔ اور اسی بنا پر اس دور میں کانگریسی مسلمانوں کے نظریہ متحدہ قومیت اور مسلم لیگ کے نظریۂ مسلم قومیت کی مخالفت فرماتے رہے ہیں، تو پھر آج نظریۂ مسلم قومیت وجداگانہ انتخاب کو کس بنا پر قبول کیا جا رہا ہے؟

(۳) کیا جداگانہ قومیت سے پیدا شدہ نسلی رجحانات کے اثرات متحدہ قومیت سے پیدا شدہ وطنی رجحانات کے اثرات کے مقابلہ میں غیر مضر، قابل قبول اور اسلامی تحریک سے موافقت رکھتے ہیں؟ اگر ایسا تھا، تو جماعت کے اول مرحلہ میں اس کی مخالفت کیوں کی گئی تھی؟

(۴) کیا جماعت کی جداگانہ انتخاب وجداگانہ قومیت کی یہ مہم اس کے اصل موقف، حکومت الٰہیہ سے نیچے اتر آنے کے مترادف نہیں۔ پھر جیسا کہ اس سے قبل بھی مسلمانوں کی بیشتر جماعتیں کسی وقتی ضرورت ومسئلہ کی بنا پر اپنے اسلامی موقف سے نیچے اترتی رہیں اور آخر کار ان کی جدوجہد وقربانیوں کا سارا مفاد دوسروں کے حصہ میں چلا گیا، اصل مقصد تک رسائی نہ ہو سکی۔ اور جماعتیں کمزور ہو کر رہ گئیں کیا موجودہ روش اختیار کر لینے کے بعد ایسا ہی احتمال جماعت اسلامی کے متعلق نہیں کیا جا سکتا؟

(۵) کیا آپ نے موجودہ دستور کو اب مکمل اسلامی دستور مان لیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر ایک ادنیٰ مسئلہ پر اتنا زور کیوں صرف کیا جا رہا ہے؟ موجودہ دستور کو کامل اسلامی دستور میں تبدیل کرانے کی مہم کیوں نہیں چلائی جاتی؟

(۶) کیا آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں کہ ایک اسلامی مملکت کے اسلامی دستور کو چلانے کے لئے مجلس شوریٰ کے جداگانہ انتخاب کے بعد غیر مسلم اس میں مساوی حقوق رائے دہی کے ساتھ شامل رہیں؟ خالص اسلامی مسائل پر موافقانہ، مخالفانہ رائے دے سکیں؟ صدر کے انتخاب میں حصہ لے سکیں؟ وزارتوں اور نمایندگیوں کے لئے ان کا تقرر عمل میں آ سکے۔ اگر صحیح نہیں سمجھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے اکابر و اصاغر سے میری خط وکتابت اب سے کوئی تیرہ برس اور کافی مدت تک جاری رہی۔ یہاں صرف وہ خط وکتابت شائع کی جا رہی ہے۔ جو مودودی صاحب یا مرکزی جماعت کے دوسرے حضرات جن سے خط وکتابت ہوئی ان میں سے ایک اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اور باقی جماعت سے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت غیر ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اس خط وکتابت کے پس منظر کی مناسبت سے میں یہاں جماعت کے افراد کے ساتھ اپنے تعلق کی کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ اس خط وکتابت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

مودودی صاحب کو بہ حیثیت ایک انشاء پرداز کے میں تقسیم ملک سے بہت پہلے جانتا تھا، اور ان کے کو اس وقت سے اکثر پڑھتا چلا آ رہا ہوں، جب وہ حیدرآباد دکن سے نکلا کرتا تھا۔ لیکن مذہبی اور سیاسی نظریات کے موقف کے ساتھ رہا۔

ایک اہلحدیث گھرانے کا فرد ہونے کے اعتبار سے میں نے ابتداءً مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو اور ان کی کتابوں کو پڑھا۔ اس کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی تحریریں میرے مطالعہ میں آئیں اور جب حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل ہوا تو غور وفکر اور ذہن ورجحان کا زاویہ بہت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ جب جلاوطنی سے واپس آئے تو ان کی مجالس میں حاضری نے تو اور بھی زیادہ کیا۔ نیز حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نوٹ جو آپ نے حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ تحریر فرمائے۔ میری مذہبی ذہنیت کی تعمیر و اصلاح کے لئے نہایت کارگر ثابت ہوئے۔ سیاسی اعتبار سے میرا مسلک تمام مسلمان ممالک اور پورے ایشیا و افریقہ سے برطانوی سامراج کے اخراج کا رہا۔ اس لئے میری دلچسپی صرف ان ہی رہی جو عملاً اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں تھیں۔

اگست ۱۹۴۷ء میں حصول آزادی کے بعد میں ان سرفروشوں کے ساتھ تھا۔ جو ریاست حیدرآباد دکن کو بھارت کے تسلط سے آزاد رکھنا چاہتے تھے۔ اور برصغیر میں ایک تیسری مسلم غلبہ پر مبنی آزاد سلطنت کے قیام کے لیکن حیدرآباد کے سقوط کے بعد یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ اور اس کے بعد میرے لئے پاکستان جانے کے سوا کوئی چارہ کار میرا پیدائشی وطن بھوپال تھا اور بہ حیثیت طبیب کے میری کچھ سروس راجستھان کی بھی تھی۔ میں ۱۹۴۹ء اور کچھ عرصہ بعد میری اہلیہ مع چھوٹے بچے اور خاندان کے بہت سے افراد کے ... کراچی آ گئیں۔

ان سب کی گذر معاش کے لئے میں نے سندھ میں "ڈگری" کے پاس ایک گاؤں میں سکونت اختیار کی، اور جب خاندان کے دوسرے افراد وہاں بس گئے اور برسر روزگار ہو گئے تو میں ایک دوست کی فرمائش پر صادق آباد بہاولپور کے ایک گاؤں موضع رسول پور مداہی غلام علی میں آ کر مقیم ہو گیا۔

چونکہ ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی جائدادوں، مکانوں وزمینوں کے یک طرفہ الاٹمنٹ کو میں شرعی لحاظ سے غلط سمجھتا ہوں، نہ سندھ میں اور نہ ریاست بہاولپور میں میں نے اس کے لئے کوشش کی، اور محنت کی بہتر ذریعہ معاش جانا نئے حالات میں میں نے ہر طرح کے سیاسی مشاغل کو غیر ضروری سمجھا اور قوم ملت کی خدمت اسی میں سمجھی کہ دیہات کی طبی خدمات انجام دوں اور محنت سے حاصل کردہ اپنی قلیل معاش پر قانع رہوں۔

غرض یہ ہی وہ جگہ ہے جہاں جماعت اسلامی کی صادق آباد کی شاخ نے مجھے "دریافت" کیا۔ جس کی تقریب یوں صادق آباد شاخ کے امیر حافظ عبدالحمید صاحب بھوپالی تھے اور وہ میرے ہموطن ہی نہیں بلکہ میرے برادر نسبتی کے چنانچہ حافظ صاحب موصوف کی وساطت سے صادق آباد کی جماعت کے دوسرے افراد سے بھی رابطہ قائم ہو رحیم آباد کے سردار اجمل خاں تک پہنچ گیا۔ جو ان دنوں مرکزی جماعت کی مجلس شوریٰ کے رکن اور بعد میں حلقہ ریاست کے امیر بھی بنے اور اب جماعت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ صادق آباد کی جماعت کے افراد نے مجھے مجبور کیا کہ میں دیہات صادق آباد شہر میں آ کر مقیم ہو جاؤں۔ بلکہ انہوں نے (اسٹیٹ جنرز نے) حافظ عبدالحمید صاحب کو پانچ ہزار اور دوسرے ہی سرمایہ کے ساتھ محمد جمیل صاحب شیدا کو ملا کر ایک میڈیکل اسٹور صادق آباد میں کھولا، جس میں ورکنگ پارٹنر کی حصہ دار بن جانے کی پیشکش کی۔ چنانچہ میں موضع رسول پور کا اپنا چار سالہ کام ختم کر کے مقامی جماعت کے اصرار پر صادق آباد چلا آیا۔ یہاں ان حضرات نے ایک "بزم ادب" بھی قائم کی۔ جس کا از راہ کرم مجھے صدر

ساتھ خط و کتابت

احمد حسین کمال

محمد اشرف صاحب باجوہ نے خاص طور پر دلچسپی لی۔ بزم کے کئی اجلاس ہوئے۔ جن میں میں نے چند ادبی مقالات اور ۔۔۔ انہی دنوں دریائے سندھ میں زبردست سیلاب آیا۔ علاقہ بھنگ میں سخت تباہی پھیل گئی۔ جماعت والوں نے ۔۔۔ جب لگایا، اور مجھے شعبۂ مریضان کا انچارج بنا کر بھیج دیا۔

۔۔۔ ئیس دن کے بعد جب میں وہاں سے واپس ہوا۔ تو ہمارے میڈیکل اسٹور کے دونوں صاحبِ سرمایہ حصہ دار ایک ۔۔۔ ے علیحدہ ہونے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ اور سامان کی تقسیم کر چکے تھے۔ مجھ غریب کے لئے بڑی پریشانی کا مرقعہ آگیا کسی ۔۔۔ ار کے ساتھ مل کر کام کرنے کی گنجائش نہیں تھی، اور اپنا پہلا مسکن چھوڑ چکا تھا۔ اب وہاں واپس جانا خودداری کے منافی ۔۔۔ ے پاس کوئی سرمایہ نہیں تھا۔ بالآخر میں ایک دوسرے دیہاتی علاقہ "شہباز پور" چلا گیا۔

۔۔۔ ئی آباد اور ضلع رحیم یار خاں کی جماعت کے حضرات سے روابط چلتے رہے۔ حتیٰ کہ ان حضرات نے جماعت میں باقاعدہ ۔۔۔ لئے مجھ پر زور دینا شروع کر دیا۔

۔۔۔ نے اپنے کچھ اعتراضات و شبہات پیش کئے۔ لیکن شمولیت کے لئے ان کا اصرار اتنا بڑھا کہ مجھے ہمدرد و متفق کے مرحلوں سے ۔۔۔ ہی رکن بن جانے کی پیشکش کی گئی، بلکہ رکنیت کا فارم بھی میری طرف سے پُر کرا لیا گیا۔ اور میرے شبہات و اعتراضات کی ۔۔۔ غیر مرکزی جماعت کی قائم کردہ جائزہ کمیٹی کے سامنے تجاویز پیش کرنے کے لئے مجھے نامزد کر دیا۔

۔۔۔ یہاں سے جماعت کے افراد کے ساتھ جماعت کے اور مودودی صاحب کے نظریات و مسلک کے بارے میں میری گفتگوؤں و ۔۔۔ کا آغاز ہوتا ہے۔ جائزہ کمیٹی کی طرف سے مجھے ایک مراسلہ ملا۔ جس میں "نظم جماعت"، "بیت المال" اور "حالات" وغیرہ کے ۔۔۔ سے میرے تجزیہ، مطالعے و رائے کے پیش کرنے کی فرمائش کی گئی تھی۔

۔۔۔ نے ایک مفصل تحریر کے ذریعے ان تمام امور میں جماعت کے غلط اور صحیح رویہ کی نشاندہی کی اور بعض سفارشات بھی تحریر کیں۔ ۔۔۔ یں کہ میں نے اس کی کوئی نقل نہیں رکھی، ورنہ یہاں اسے درج کر دیتا۔ البتہ اتنا یاد ہے کہ میں نے علماء کے خلاف اختیار کردہ ۔۔۔ پالیسی کو بدلنے پر زور دیا تھا۔ اور دینی معاملات میں علماء سے کٹ کر براہِ راست اجتہاد کرنے پر اعتراض کیا تھا۔ نیز نظم جماعت ۔۔۔ میں بھی بہت سی تبدیلیوں کا مشورہ دیا تھا۔

۔۔۔ اس دوران جماعت کے دوسرے افراد سے بھی گفتگوئیں اور خط و کتابت ہوتی رہی۔ جن امور پر یہ بحث آگے بڑھی، ان میں ۔۔۔ ئیل ۔۔۔ ۔۔۔ نامہ منظور شدہ "دستور" اور آنے والے "انتخابات" تھے۔ اسی دوران میں نے شہباز پور سے "میرے شاہ" اپنی سکونت منتقل کر لی ۔۔۔ خدام القرآن میرے شاہ کے سیکڑوں اتمامی طلباء کی طبی خدمات انجام دے سکوں۔ جس کے لئے منتظمین مدرسہ مجھے عرصہ سے کہہ رہے تھے ۔۔۔ مقامی جماعت کے بعض افراد تو جو ان امور پر جماعت کی پالیسی سے غیر مطمئن تھے، مجھے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں مودودی صاحب سے ۔۔۔ ت خط و کتابت کروں ۔۔۔ اسی طرح مودودی صاحب سے "خط و کتابت" کا آغاز ہوا۔

۔۔۔ مودودی صاحب کے نظریۂ حکمت عملی کا اظہار، جماعت سے استعفیٰ اور ماچھی گوٹھ (صادق آباد) کا تاریخی اجلاس میری اس ۔۔۔ بت کے پس منظر میں ہی ہوا۔

۔۔۔ مودودی صاحب کا آخری خط مارچ ۱۹۵۷ء میں مجھے موصول ہوا تھا اس دوران مقامی جماعت کے افراد کے ساتھ میرا ربط کمزور ہوتا ۔۔۔ ۱۹۵۶ء میں جماعت کے افکار و نظریات سے متعلق میں نے چند مضامین "الفرقان" لکھنؤ میں لکھے۔ جو جون، اگست اور نومبر ۔۔۔ کے شماروں میں شائع ہوئے۔

۔۔۔ مودودی صاحب کے ساتھ خط و کتابت اور جماعت کے متعلق "الفرقان" لکھنؤ میں میرے مضامین کی اشاعت نیز جمعیۃ علماء اسلام کے ۔۔۔ کے بعد اس کے آرگن ترجمان اسلام کے ساتھ میری وابستگی سے جماعت کے افراد کا کبیدہ خاطر ہونا خلاف امید نہیں تھا۔

۔۔۔ ام جماعت جس شدت کے ساتھ اظہار رائے اور تنقید کی آزادی کا حق اپنے لئے طلب کرتی ہے۔ اس سے دوسرے بھی بجا طور پر یہ ۔۔۔ سکتے تھے کہ جماعت کی پالیسی اور مودودی صاحب کے نظریات میں اگر وہ کوئی سقم دیکھیں تو اس کا برملا اظہار کر دیں۔

۔۔۔ لیکن حسب عادت مودودی صاحب کی جماعت کے ان افراد کو میری یہ جسارت ایک آنکھ نہیں بھائی، اور اس وقت سے انہوں نے میرے ۔۔۔ ئی کیونسٹ" ہونے کا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اس پروپیگنڈے کے بعض مضحکہ خیز اور دلچسپ پہلوؤں پر تو میں انشاء اللہ ۔۔۔ ۔۔۔ روشنی ڈالوں گا۔ اس وقت پیش نظر خط و کتابت کی مناسبت سے مودودی صاحب کی جماعت و افراد کے ساتھ میرا جو کچھ رابطہ ۔۔۔ ہے۔ بس منظر کے طور پر اس کی یہ نہایت مختصر روداد پیش کر دی ہے۔ اور اب اصل خط و کتابت ملاحظہ فرمایئے۔

(کمال)

آپ کی طرف سے ایک ایسی مجلس شوریٰ/مجلس وزارت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے جو خالصتاً مسلمان نمائندوں پر مشتمل ہو اور صرف مسلمان رائے دہندوں سے اس کا انتخاب عمل میں آیا ہو؟ اگر آپ کا خیال ہے کہ اس مرحلہ پر یہ مطالبہ مناسب نہیں۔ تو کیا اس سے یہ نہیں سمجھ لیا جائے گا کہ جداگانہ انتخاب کے بعد آپ ان کے دیگر حقوق شہریت و وزارت و نمائندگی کو قبول کر چکے ہیں جو موجودہ دستور نے انہیں عطا کئے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ہر مرحلہ پر جب کوئی غیر مسلم گروپ موجودہ دستور کی رعایتوں کے سخت آئندہ اسمبلی کی صدارت، وزارت و نمائندگی میں حصہ لے گا۔ یا اسمبلی میں مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کے اختلاف کے دوران کسی ایک جماعت کا ساتھ دے کر فیصلہ کن طاقت کی صورت اختیار کر لیا کرے گا، تو اس کے ازالہ کے لئے بار بار ملک گیر احتجاجات کی مہم چلائی جاتی رہے گی؟ پھر کیا اس قسم کی مستقل صورت حال اس ملک اور خود اسلام کے لئے مفید ثابت ہو سکے گی؟

(۷) اگر آپ آج اسے عارضی طور پر تسلیم کر لیتے ہیں تو کل آپ کا یہ عارضی تسلیم کر لینا مستقل تسلیم کر لینے کے لئے دلیل نہیں بن جائے گا؟

(۸) کیا اب یہ ممکن نہیں رہا ہے کہ موجودہ دستور کو مکمل اسلامی دستور میں تبدیل کرانے کے لئے اور دورِ رسالت و خلافت راشدہ کے مطابق اسلامی مجلس شوریٰ کے قیام کے لئے جماعت بطور خود واضح پروگرام کے ساتھ جدوجہد کا آغاز کرتی؟

(۹) مسلم لیگی زعماء کے ساتھ جداگانہ انتخاب کی مہم میں جو اشتراک کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ اطمینان کر لیا گیا ہے کہ یہ حضرات اس معاملہ میں گذشتہ ۸ برس کے اقتدار کے زائل ہو جانے کے بعد اب اتنے مخلص ہو گئے ہیں کہ آئندہ اقتدار حاصل کر لینے کے بعد موجودہ دستور کو خالص اسلامی دستور میں تبدیل کرانے میں پس و پیش نہیں کریں گے؟ اگر بغیر اس اعتماد کے حاصل کئے ہوئے یہ مہم اپنے ایماء پر چلائی جا رہی ہے۔ تو کیا یہ اندیشہ نہیں ہے کہ اس کا سارا مفاد ان حضرات کے ہاتھوں میں چلا جائے گا؟ اور یہ کہ پھر یہ حضرات برسر اقتدار آ کر من مانی تاویلات نہیں کرنے لگیں گے؟ (احمد حسین کمال ـــــ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

جماعت کے مرکزی دفتر سے جواب

حوالہ نمبر ۹/۲۶۵۹/۴ مورخہ ۵۶، ۱۱، ۲۰

مکرمی و محترمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بحوالہ آپ کا خط موصولہ ۵ نومبر ۱۹۵۶ء آپ نے جو سوالات کئے ہیں وہ بیشتر الزامات ہیں۔ اگر آپ "سیاسی کشمکش" حصہ اول، دوم و سوم اور "مسئلہ قومیت" پڑھ لیں تو آپ کے یہ شبہات انشاء اللہ خود بخود دور ہو جائیں گے جہاں تک موجودہ دستور کو مکمل اسلامی دستور میں تبدیل کرانے کے لئے جدوجہد کا تعلق ہے۔ جماعت اسلامی اب اسی کام میں مصروف ہے۔ خیر اندیش

(صفدر حسن صدیقی ناظم شعبہ تنظیم جماعت اسلامی پاکستان)

- "جماعت" کی جانب سے مندرجہ بالا جواب موصول ہونے کے بعد میں نے ایک اور مکتوب تحریر کیا
- جس کا جواب مجھے دسمبر ۱۹۵۶ء کے وسط میں ملا
- بات چونکہ تشنہ تھی، اس لئے ایک تفصیلی عریضہ مودودی صاحب کی خدمت میں پھر لکھا
- اس کے جواب میں جماعت کے مرکزی دفتر سے مجھے درج ذیل جواب ملا:-

مورخہ ۱۰ جنوری ۵۷ء ـــــ حوالہ ۷۶/۱۱۹

مکرمی و محترمی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ

"جناب کا مفصل گرامی نامہ مولانا مودودی کو بروقت مل گیا تھا۔ انہوں نے جواب بھی تحریر کر دیا ہے۔ مگر وہ اتنا طویل ہے کہ اس کا نقل کرنا دشوار اور دیر طلب کام ہے۔ علاوہ ازیں اُسے تازہ زیر ترتیب "ترجمان" میں اشاعت کے لئے کاتب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس لئے براہ کرم اُسے آپ آئندہ "ترجمان" میں ملاحظہ فرمائیں"۔

خاکسار ـــ غلام علی

ـــ چنانچہ غلام علی صاحب کے اس خط کے مطابق دسمبر ۱۹۵۶ء کے ترجمان القرآن عدد ۴ جلد ۴۷ میں میرا سابقہ دوسرا مکتوب، مودودی صاحب کا جواب اور میرا تیسرا طویل مکتوب اور مودودی صاحب کی طرف سے ..... اس کا طویل ترین جواب

"جماعت اسلامی کے موقف اور طریق کار کے متعلق بعض اہم توضیحات"

کے عنوان سے شائع ہوا۔

- مودودی صاحب کے یہ ہی وہ دونوں مکتوب ہیں جن میں انہوں نے اپنے "نظریہ"، "حکمت عملی" اور اصولوں میں تبدیلی و لچک کی گنجائش کے جواز کا اعلان کیا اور اس کے لئے الائمۃ من قریش کی حدیث پیش کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے مثال فراہم کرنے کی کوشش کی۔

میرے اور مودودی صاحب کے یہ دونوں مکتوب اور جواب "ترجمان القرآن" کے مندرجہ بالا شمارہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ طوالت کے خوف سے انہیں یہاں نقل نہیں کیا جا رہا۔

- اس کے بعد ہی جماعت اس بحران میں مبتلا ہو گئی جس کے دفعیہ کے لئے "ماچھی گوٹھ" (تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کا ایک مقام) میں ارکان جماعت کا ہنگامہ خیز اجلاس ہوا۔ جس کے بعد مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا ایک طرف، اور ان کے پرانے رفقائے کار، ارکان شوریٰ اور سابقہ اعلیٰ عہدہ داران دوسری طرف دو مستقل گروپوں میں تقسیم ہو گئے اور پھر ثانی الذکر گروپ مع مولانا امین احسن اصلاحی صاحب جیسے فاضل و عالم شخص کے جماعت سے اور مودودی صاحب سے قطعی علیحدہ بلکہ شدید مخالف ہو گئے

اس عرصہ میں جماعت کے اندرون خانہ حالات کا تو مجھے علم نہ ہوا البتہ

ـــ میں نے اصلاح کے لئے بطور خود یہ چاہا کہ ایک عرضداشت جماعت کی گذشتہ پالیسیوں اور مودودی صاحب کے عقائد و افکار سے متعلق ترتیب دے کر اور ان کی خامیوں اور ان پر عائد شدہ اعتراضات کو پہلو بہ پہلو بیان کر کے ایک نئی وسیع پالیسی بنانے اور جماعت کو زیادہ عوامی اور دینی حلقوں سے زیادہ قریب کر دینے کی تدابیر اختیار کرنے کا مشورہ دیا جائے اور اس منعقد ہونے والے اجتماع میں مذکورہ عرضداشت کو منجملہ دیگر امور کے پیش کیا جائے۔ تاکہ مجموعی طور پر اس کے مندرجات پر غور و فکر اور بحث و تمحیص کی جا سکے۔ شاید اس طرح جماعت کی نئی تنظیم ایسے خطوط پر تشکیل پا جائے کہ اکابر علماء دین، مقتدر دینی حلقے اور مخلص سیاسی و عوامی کارکن، اعتماد و اطمینان کے ساتھ جماعت کے نئے مسلک و موقف سے اتفاق کر سکیں اور اپنی رضاکارانہ جدوجہد اس کے لئے وقف کر دیں۔ اس سلسلہ میں ایک عریضہ منجملہ دوسری باتوں کے جماعت کے مرکزی دفتر کو تحریر کیا

جماعت کے مرکزی دفتر سے آمدہ درج ذیل چٹھی کا یہ حصہ میرے اس عریضہ کے جواب میں ہے:-

ـــ حوالہ ۷۶/۱۸۸ ـــ مورخہ ۳۰ جنوری ۵۷ء

مکرمی و محترمی!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

. . . . . .

. . . . . .

"اجتماع ارکان میں جو یادداشت آپ پیش فرمانا چاہتے ہیں اُسے آپ قلمبند کر لیں۔ اجتماع میں ایسی یادداشت کا پڑھا جانا تو خلاف ضابطہ ہے۔ کیونکہ وہاں صرف ارکان کی آراء پیش ہو سکتی ہیں۔ اور انہی پر بحث و تمحیص ہو سکتی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ آپ یہ تحریر امیر جماعت کے نام سے یہاں بھیج دیں۔ اس طرح مولانا مودودی بھی اسے دیکھ لیں گے اور اجتماع میں جو امیر بھی منتخب ہو گا۔ اس کے مطالعے میں بھی یہ چیز آ جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر آپ چاہیں، تو اس تحریر کو اپنے قریب کے ارکان اور ارکان شوریٰ کے علم میں بھی ذاتی طور پر اجتماع سے قبل لا سکتے ہیں ان سب حضرات میں سے جن کو بھی آپ کے نظریات و دلائل سے اتفاق ہو گا۔ وہ انہیں اپنی جانب سے اجتماع میں پیش کر سکیں گے۔

امید ہے کہ اجتماع کے بعد جماعت کی پالیسی کا تفصیلی اعلان بھی ہو جائے گا۔ اور آپ کے لئے پھر بھی اس کے مواقع موجود ہوں گے کہ آپ پبلک میں اور پریس میں اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہیں۔ جس سے جماعت اسلامی اور اس کے ہم خیال اور عام مسلمان بھی مستفید ہو سکیں"۔

خاکسار، غلام علی

- جماعت کے اس بحرانی دور میں جبکہ معاملات کو طے کرنے اور سلجھانے کے لئے جماعت کا ایک خصوصی اجتماع ماچھی گوٹھ (صادق آباد ضلع رحیم یار خاں) میں منعقد ہونا قرار پایا۔ میں نے سوچا کہ صورت حال خواہ کچھ بھی ہو۔ مودودی صاحب امیر بنیں یا کوئی دوسرا شخص جماعت کے کچھ دیرینہ افراد علیحدہ ہو جائیں یا جماعت میں شامل رہیں، جماعت کو اس اجتماع کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا ہو گا۔ اور اپنی تنظیم کی از سر نو تجدید کرنا پڑے گی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس موقع پر جماعت اندرونی اختلافات کے تصفیہ کے ساتھ ساتھ جماعت کے مقتدر علمی، سیاسی و دینی حلقوں و رجال کو مودودی صاحب کے افکار و جماعت کے سے جو اختلافات ہیں ان کا بھی ازالہ ہو جائے اور کے اس نئے دور میں وہ شکایات و اعتراضات بھی کر دیئے جائیں۔ جن کی بنا پر ہر حلقہ کے اکابر مودودی صاحب کی اس تحریک کو شک و بے اعتمادی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں نے ایک مضمون تحریر کیا۔ جس میں بیرون جماعت کے کے وجوہ اختلافات کو بیان کیا۔ اور اس کے لئے تجاویز پیش کیں۔ اور اسے جماعت کے اخبار روزنامہ تسنیم میں بغرض اشاعت ارسال کیا۔ اس سلسلہ میں روزنامہ تسنیم کی طرف سے پہلے خط ۱ موصول ہوا۔ اور جب میں نے اس کے بارے وضاحت چاہی۔ تو جواب میں خط ۲ ملا۔ دونوں درج ذیل ہیں:-

(کمال)

روزنامہ "تسنیم" کا جواب ۱

مورخہ ۱۱ فروری ۵۷ء ـــ نمبر ۵۹۲۰

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

"ہمیں افسوس ہے کہ آپ کا مرسلہ مضمون بعض وجوہ کی بنا پر "تسنیم" میں شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔ والسلام

مصطفیٰ صادق

روزنامہ "تسنیم" کا جواب ۲

مورخہ ۱۶ فروری ۵۷ء ـــ / ۲۴۵۷

محترم بھائی!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

"اصل میں آپ کو سراسر غلط فہمی ہوئی۔ آپ کا مضمون روکنے کی وجہ "جماعتی سیاست" نہیں ہے۔ آپ جماعت کے جن ارباب حل و عقد کو یہ مضمون پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ مضمون ان کے پاس اسی وقت پہنچا دیا گیا تھا۔ اور اس وقت بھی یہ مضمون ان کے ہاں محفوظ ہو گا۔ اسے آپ کے اندیشہ کے مطابق ردی کی ٹوکری میں نہیں پھینکا گیا۔

امید ہے ان گذارشات کے بعد آپ کی غلط فہمی رفع ہو جائے گی"۔ والسلام:

مصطفیٰ صادق

- ماچھی گوٹھ کے اجتماع ارکان کے کچھ عرصہ بعد جب مودودی صاحب نے جماعت کی امارت اعلیٰ دوبارہ سنبھال لی اور اپنے قابل اعتماد ہم نواؤں کی معیت اطمینان کے ساتھ جماعتی امور میں مشغول ہو گئے تو میں ان کے آخری جواب مرقومہ "ترجمان القرآن" دسمبر ۱۹۵۶ء کے سلسلے میں درج ذیل معروضات پیش کیں:-

(اگلے صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگست ۱۹۵۸ء

محترم عالی جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

"ترجمان القرآن کی اشاعت ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں آپ نے میرے مکتوبات کے جو جوابات تحریر فرمائے تھے ان کے کئی ایک پہلو پر مزید وضاحت طلب تھے۔ میرا ارادہ تھا کہ اس وقت آپ کو ان کی طرف متوجہ کروں لیکن اچانک جماعتی معاملات میں آپ کی مصروفیتیں بڑھ جانے کی بنا پر میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کی توجہ اس طرف سے ہٹاؤں۔ اس دوران میں نے ایک مضمون ارکان جماعت کے نام کھلے مکتوب کی شکل میں بغرض اشاعت "تسنیم" کو روانہ کیا تھا۔ چند نامعلوم وجوہات کی بنا پر وہ شائع نہیں کیا گیا لیکن مجھے ایک اطلاع میں بتایا گیا کہ اسے جماعت کے حلقہ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ کی نظر سے بھی گذرا ہوگا۔ ترجمان القرآن میں شائع شدہ آپ کے جوابات سے متعلق یہ گذارشات بھی ارسال خدمت ہیں

"خلا" کی بات

آپ کے جواب کا ابتدائی حصہ غالباً میری معروضات سے زیادہ کچھ دوسرے حضرات کے لئے ہوگا۔ ورنہ فی الحقیقت زمین اپنے خیالات کی دنیا میں ہی اتنا گم ہوں، جتنا آپ نے سمجھ لیا ہے۔ نہ نظریت کے ساتھ حکمت عملی کی ضرورت سے ہی بے خبر ہوں اور نہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں کہ اس ملک میں ذہنی و سیاسی خلا موجود ہے۔ اس لئے نہایت آسانی کے ساتھ اسلامی نظام یہاں براہ راست قائم کیا جا سکتا ہے۔ ایسا خلا تو میں سعودی عرب اور ملایا کے لئے بھی تصور نہیں کرتا ہوں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ صرف اعلان حق سے ہی اقامت حق کا کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے نہایت درجہ دانشمندانہ اور سخت جانگسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

انتخابات کا مسئلہ

انتخابات میں حصہ لینے کی ضرورت سے مجھے ہرگز انکار نہیں۔ جماعت کی طرف سے قائم کردہ جائزہ کمیٹی کے ارکان کو میں نے بہ دلائل انتخابات میں حصہ لینے کی ضرورت پر متوجہ کیا تھا۔ لیکن محض انتخابات سے ہی میں ساری توقعات وابستہ نہیں کر لینا چاہتا ہوں۔ نیز مغربی طرز سیاست نے انتخابات کے لئے مخلوط اور جداگانہ قسم کی جو دو صورتیں تجویز کر دی ہیں کوئی ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی ایک پر ہی اسلامی نظام کے قیام کی کامیابی کو مدار علیہ قرار دے دیا جائے۔ اس کے لئے کوئی تیسری اور براہ راست صورت اور بھی نکالی جا سکتی ہے۔

انگریزی دور کا سیاسی ارتقاء اور موجودہ دستور

اس ملک میں اگرچہ مجالس قانون ساز کی ابتدا انگریزوں کے دور حکومت میں ہوئی اور انہوں نے اس نظام کو اپنے نظریات کے مطابق قومی جمہوریت ولادینی ریاست کے اصولوں پر قائم کیا۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ ان اصولوں پر اس نظام کا اس ملک میں باقاعدہ مسلسل ارتقاء بھی ہو چکا ہے۔ انگریزوں کے دور حکومت میں جو دو جنرل الیکشن ہوئے۔ ان میں سے پہلے میں مسلمانوں نے بحیثیت مسلم قوم کے، کم سے کم دلچسپی لی۔ پھر جنگ عظیم ثانی کی وجہ سے اس الیکشن کے نتائج کی جو گفت بن گئی تھی اس سے آگے کی طرف بڑھنا تو کجا، سارا نظام حکومت پیچھے کی طرف ہٹ گیا تھا..... دوسرے الیکشن میں مسلمانوں نے جو کچھ دلچسپی لی، وہ صرف پاکستان کے سوال کی بنا پر تھی اور اس کے مابعد نتائج بھی ملکی نظم ونسق کے اعتبار سے حوصلہ افزا نہیں نکلے۔ ورنہ وہ سرسید مرحوم کے عہد سے لے کر ڈاکٹر اقبال مرحوم اور آپ کے قلم قبل از تقسیم ہند تک زیادہ تر مغربی طرز جمہوریت و سیاست کے مخالف ہی رہے۔ اور مغربی نظام تعلیم کے مطابق تیار ہونے والے ذہنوں نے ہی متحدہ ہندوستان میں مغربی جمہوریت کے جوں کے توں نفاذ کے سوال کو بار بار رد کیا۔ پاکستان میں تو ابھی تک باقاعدہ جنرل الیکشن ہوئے ہی نہیں جو صوبائی الیکشن جو کچھ اور جس ڈھنگ سے ہوئے ہیں۔ ان کے تماشوں نے بھی عوام کے دلوں پر کوئی خوشگوار اثر نہیں ڈالا، اور مجھے تو مستقبل کے حالات ایسے نظر آ رہے ہیں کہ نہ جنرل الیکشن وجود میں آئے گا، اور نہ آپ کا یہ پسندیدہ دستور باقی رہ سکے گا۔ دیہات کی عام اور وسیع آبادیاں آج بھی ایسے انتخابات کے متعلق کوئی اچھا گمان نہیں رکھتیں۔ چنانچہ غور سے دیکھا جائے تو یہ مغربی نظام سیاست و حکومت اس ملک میں اب بھی تجرباتی منزل میں ہی ہے۔ اور خود غرض ارباب سیاست کی آئندہ پود اور کامرانیوں کا آلہ کار۔ ایسے حالات میں یہ زیادہ مناسب تھا کہ اسلامی ریاست کی مجلس شوریٰ کے لئے کتاب وسنت سے اقرب ترین طریق نمایندگی پر زور دیا جاتا۔ اور اس کے لئے ہی رائے عامہ کو تیار کیا جاتا۔ نیز حکمت عملی کا بھی یہ ہی تقاضا تھا کہ مغربی طرز سیاست کے عادی بن جانے سے پہلے پہلے جمہور مسلمین کو اسلامی طرز سیاست کا ہمنوا بنا لیا جاتا اور کسی ایسی صورت کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہونے دیا جاتا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ کے لئے سیاست فرنگ کے مقلد و تابع بن کر رہ جائیں خواہ اس کا خوشنما نام اسلامی جمہوریت ہی کیوں نہ ہو۔

نظریت وحکمت عملی کے توازن کا مغالطہ

میں یہاں نظریت وحکمت عملی کے توازن کی بحث چھیڑ کر بات کو زیادہ طول نہیں دوں گا۔ اگرچہ حکمت عملی کی بابت جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اس پر کلام کرنے کی بہت کچھ گنجائش ہے، مگر اتنا ضرور عرض کروں گا، کہ حکمت عملی کی کوئی واضح تعریف اور متعین حدود بھی تو ہونی چاہئیں۔ کتاب وسنت کے تقاضوں اور عقلی رجحانات میں کچھ تمیز بھی تو قائم رہنی چاہیئے۔ جن اصولوں میں بے لچک رہنا ہے اور جن اصولوں میں لچک نکالنا ہے۔ ان کی صحت کا فیصلہ کس کی صوابدید پر ہوگا، اور جب یہ سلسلہ چل نکلے گا، تو آج جو اصول بے لچک قرار دیئے جا رہے ہیں۔ کل اگر مصلحت وضرورت کا سوال اٹھا کر ان میں بھی استثناء اور لچک نکالی جانے لگی تو اس کا کیا علاج ہوگا۔ یا کیا حسب ضرورت تبدیلیوں کی کھلی اجازت رہے گی؟ اگر ضرورتوں اور مصلحتوں کی خاطر استثناء اور لچک پیدا کرتے رہنے کی اسی طرح چھٹی دے دی گئی۔ تو دین میں تاویل و تحریف کرنے والوں کا ہاتھ آپ کس طرح پکڑ سکیں گے؟ اسلام کی حقیقتوں کو بے داغ کس طرح رکھا جا سکے گا؟ اسلامی نظام کے قیام کی ابتدائی منازل میں ہی اگر استثناء و لچک کا آغاز کر دیا گیا، تو آخری منزل تک پہنچتے پہنچتے خدا جانے اس نظام کی کیا صورت بن جائے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل میں ایسے استثناء اور لچک کا سوال اول تو محل نظر ہے۔ دوسرے یہ کہ وحی الٰہی کی رہنمائی آپ کے ساتھ ہر وقت موجود تھی۔ الائمۃ من قریش سے جو آپ نے استدلال کیا ہے۔ وہ بھی ناکافی بلکہ بے محل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پوری مملکت کی فرمانروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور حجاز میں اس قسم کی فرمانروائی کی کوئی سابقہ قریبی مثال بھی موجود نہیں تھی جو کچھ تھا وہ قبائل اور افواج کی امارتیں تھیں۔ اس میں قریش اتنے متعصب تھے کہ جنگ بدر کے موقعہ پر انصار مدینہ سے مقابلہ کو انہوں نے عار سمجھا اور مسلمان قریشیوں کو ہی مقابلہ کے لئے پکارا۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اخواج و قبائل کی امارتوں میں قریش کا فخر و غرور باقی نہیں رہنے دیا۔ تو پوری مملکت کی فرمانروائی کے لئے کیسے اسے دوبارہ جڑ پکڑنے کا موقعہ دیتے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ بصیرت سے ایسی حکمت عملی کی توقع کی جا سکتی ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ اور کم اثر انداز انداز ہونے والی صورتوں میں تو قریش کے نسلی غرور و قبائلی امتیاز کو مٹا کر مساوات قائم کی جائے۔ اور حکومت جیسے ہمہ گیر طور پر اثر انداز ہونے والے شعبہ میں اس غرور و امتیاز کو از سر نو جڑ پکڑنے اور پھیل جانے کا مستقل موقعہ خود مہیا کر دیا جائے؟ درحقیقت ایسی فرمانروائی کے لئے بھی عمل نبوی اور ارشاد نبوی میں مساوات وعدم امتیاز کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ حجۃ الوداع کے "منا" والے خطبہ میں آپ نے صاف صاف فرما دیا تھا۔ "اگر کوئی نکٹا حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور تمہیں خدا کی کتاب کی طرف لے چلے تو اس کی بات سنو، اور فرمانبرداری کرو۔" پھر یہ بھی ایک سوال ہے کہ اسلامی نظام حکومت کا قیام ان اصولوں میں شامل ہے یا نہیں جن پر دین کی اساس قائم ہے۔ اگر شامل ہے تو اس کے عملی مصالح میں بھی لچک پیدا کرنا جائز نہیں ہو سکتا، اور اگر شامل نہیں تو پھر کسی ایک معاملہ میں لچک پیدا کر لینا اور دوسرے میں نہیں پیدا کرنا، بے فائدہ ہی نہیں بلکہ نقصان دہ

بھی ہے۔

مخلوط اور جداگانہ انتخابات کے بجائے خالص اسلامی لیجسلیچر کیوں نہیں؟

ایک طرف مخلوط انتخاب کے سوال پر تو آپ اتنے متشدد ہو جاتے ہیں کہ اسلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں کسی قسم کا اشتراک تسلیم نہیں کرتے، اسے قرآن و سنت سے ثابت شدہ آئینِ اسلام قرار دیتے ہیں اور اس معاملہ میں کسی قسم کی مصلحت و ضرورت کو جائز نہیں ٹھہراتے۔ خواہ مذہبی تعصب پیدا ہو، دعوتِ اسلامی میں رکاوٹیں پڑیں۔ ملک کا غیر مسلم اقلیتی طبقہ، مسلم اکثریتی طبقہ کا مقابل فریق بن جائے۔ عوام ہر جگہ ایک سے زیادہ جداگانہ حلقوں میں مستقلاً تقسیم رہیں۔ حالانکہ انتخابات، اگر صاحبانِ اقتدار کی مرضی ہو تو زیادہ سے زیادہ پانچ سال میں پیش آیا کرینگے، لیکن دوسری طرف روزمرہ کے تحقیقی طور پر اثر انداز ہونے والے امور ریاست میں یہ گوارہ کر لیتے ہیں، کہ غیر مسلموں کا نہ صرف اشتراک بلکہ موثرانہ دخل بھی شامل رہے مجلس شوریٰ کی کارروائیوں میں وہ حصہ لے سکیں۔ سربراہ ریاست اسلامیہ کے عزل و نصب تک میں رائے دے سکیں جس کا تعلق اسلام کی رو سے صرف جمہور مسلمین اور امیر ریاست کے درمیان ہونا چاہیئے تھا۔ اسلامی مملکت کے نظام حکومت کو چلانے کے ذمہ دارانہ مناصب کے وہ نائب ہو سکیں۔ اور اس عدالت عالیہ تک کے صدر نشین بن سکیں، جسے دستور و قانون کی تعبیر فرمائی کا بالادستانہ مجاز حاصل ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان دونوں متضاد صورتوں پر بیک وقت آپ کیونکر مطمئن ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر اسلام اپنے نظام کے قیام کے لئے مسلم معاشرے کو ابتداءً مدار کار بنانے میں اتنا بے لچک ہے۔ تو آگے کے درجوں میں، جہاں سے معاشرے پر دستور و آئین کا عملی نفاذ ہوتا ہے اور زیادہ بے لچک ہونا چاہیئے۔ اور اس صورت حال کو پہلی صورت حال کے مقابلے میں پوری سختی کے ساتھ اول مرحلہ پر ہی رد کر دینا چاہیئے۔ اس بارے میں آپ عذر یہ پیش فرماتے ہیں کہ "موجودہ حالات میں ٹھیٹھ اسلامی تصور کے مطابق لیجسلیچر کا قیام عملاً ناممکن ہے۔ بلاشبہ مطلوب چیز پر اصرار غیر دانشمندی ہے۔ کم سے کم قابل قبول چیز کو حاصل کر کے آئندہ کی پیشقدمی کا ذریعہ بنانا چاہیئے"۔ لیکن اس سلسلہ میں نہیں معلوم کس طرح آپ یہ بات نظر انداز فرما دیتے ہیں کہ یہ قبولیت "محض کم سے کم قابل قبول" حصہ تک ہی تو محدود نہیں رہ سکتی۔ موجودہ دستور جب بھی آگے بڑھے گا۔ اس کم سے کم قابل قبول چیز کے ساتھ ان تمام ناقابل قبول چیزوں کو بھی زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھے گا۔ جو سراسر کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ نیز لیجسلیچر و عدالت کے فیصلوں کی تائید و تصدیق قوتیں حاصل کرتا ہوا آگے بڑھے گا۔ اور آپ جب تک آئینیانہ کے لئے "تنکہ تنکہ جمع کرنے کی مہم سے فراغت پائیں گے، بجلیاں سارے چمن کو خاکستر بنا چکی ہوں گی۔

اسلامی دستور کا مطالبہ

موجودہ دستور میں اسلامیت کا جز شامل کئے جانے میں یقیناً ان کوششوں کا بھی دخل ہے۔ جو اس بارے میں تقسیم ملک کے بعد جماعت اسلامی اور دیگر اسلام پسند حضرات و اداروں کی طرف سے کی گئیں۔ لیکن یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ صرف ان کوششوں سے ہی یہ تبدیلی لائی گئی ہے یہ صورت واقعہ کا حقیقت سے زیادہ اندازہ ہے۔ برسر اقتدار گروہ کی مسلسل غلطیوں اور ملک کی گرتی ہوئی حالت نے عوام میں جو نفرت و بددلی پیدا کی، اس کی وجہ سے بھی وہ ہر تبدیلی کو قبول کرنے پر آمادہ تھے۔ اسلام کے نام سے آنے والی تبدیلی ان کے احساسات و رجحانات سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے وہ ایسی تبدیلی کی حمایت میں فطرتاً ہمنوا ہو گئے۔ اور ملک میں بدلتی ہوئی قیادتوں کو بھی باوجود اس کے کہ ایک کے بعد دوسری اسلام سے بعید تر ہی آئی۔ خوش آمدید کہتے رہے اور کہہ رہے ہیں۔ وہ لوگ جو عوام سے زیادہ قریب ہیں اس بات کی شہادت دینگے کہ اسلامی دستور کی پکار کے ساتھ مسلم عوام اپنی نجی زندگیوں میں اسلامی اقدار و اخلاق سے دور ہی ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ نئے تعلیم یافتہ طبقہ میں جو لوگ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ ان میں سے بھی بیشتر اسے ایک سیاسی و معاشی نظریہ و نظام کے طور پر ہی سمجھتے و سمجھاتے ہیں۔ پھر ملک کے افق قیادت پر جو شخصیتیں طلوع ہو رہی ہیں۔ وہ ابھی سے اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعے ایسے نقوش جمانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ آئندہ زیادہ سے زیادہ، اسلام کی حیثیت پاکستان میں ثانوی درجہ کی اور سرکاری مذہب کی سی بن کر رہ جائے۔ نیز کلچرل مظاہرات و تدابیر اور ثقافت اسلامیہ کے عنوان سے ان کی تائید و توثیق کے جو جال سرعت و وسعت کے ساتھ پھیلتے جا رہے ہیں۔ وہ بھی بے اثر رہنے والے نہیں۔ دستور کے بعد بھی ایسے مواقع حاصل رہنا اور ان کا زیادہ سے زیادہ ہوتا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام کی اسلام کے ساتھ دل بستگی ہنوز سطحی و جذباتی ہے۔ اور دستور کی اسلامی حیثیت کو وہ بالادستی اور قوت حاصل نہیں جو ان ضلالتوں کا سدباب کر سکے بلکہ بعض صورتوں میں اس کے ابہام سے ان ضلالتوں کے لئے تعاون کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اگر میں اس کمزور سے نیم اسلامی دستور کے متعلق واقعی اندیشے ظاہر کرتا ہوں تو آپ انہیں مبالغہ پر مبنی بتاتے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ یوم دستور کے بعد سے اب تک کی، ملک کی اخلاقی، سیاسی اور معاشرتی رفتار کو ذرا قریب سے دیکھیں اور غیر اسلامیت کے ان اثرات کا اندازہ لگائیں۔ جو چپکے چپکے عوام پر سرکاری و غیر سرکاری راستوں اور چور دروازوں سے اعلانیہ و در پردہ پڑ رہے ہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ آپ میرے ان اندیشوں کو مبالغہ آمیز بتانے میں تامل فرمائیں گے ایسی حالت میں یا تو یہاں خالص اسلامی قومیت کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنا چاہیئے خواہ اس کے لئے پیچھے پڑے یا آگے بڑھنا پڑے۔ یا پھر دستور کی بہت میں اسلام کو نہیں پھنسا دینا چاہیئے۔ اگر موجودہ اسلامی سانچے میں پوری طرح فٹ نہیں آتا ہے تو کو بہ تکلف دستور کے سانچے میں فٹ کرنے کی کوشش کرنا دانشمندی نہیں۔ اس صورت میں تو موجودہ کی فریب کارانہ آلودگیوں سے اسلام کا دامن بچا جانا ہی سب سے بڑی حکمت عملی، حکمت دین اور غیرت اسلام ہے۔ موجودہ دور کے تقاضوں میں محدود تر کے تصور کے ساتھ اسلامی نظام کے قیام کی کوشش غلط اور بعد از وقت ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم پہلے اگر کامیاب ہو جاتی تو شاید درست ثابت ہوتی اب اسلامی قومیت و سیاست کا تصور عالمگیر از کے تصور سے کسی طرح کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کے لئے نئے سرے سے نیو رکھنی پڑتی ہے تو اس نہیں پہچانا چاہیئے۔ خواہ کوئی شخص اس پر ہنسے آخر اسلام کے عمومی مفاد اور عالمگیریت کے مقصد کو موخر کرنے کے ہم اپنی مرضی کے مطابق کیسے جواز پا سکتے ہیں۔

اسلامی تحریک کے تقاضے

بے شک کسی تحریک کو چلانے والا عمل کی دنیا میں ضرورتوں اور مصلحتوں سے بے نیاز نہیں رہ سکتا، وہ موافق و مخالف اسباب کی نسبت سے ہی ایک ایک قدم آگے بڑھائے گا مزاحم طاقتوں کو ہٹاتا ہوا، احوال کو سازگار بناتا ہوا اور میسر ذرائع سے کام لیتا ہوا اپنا سفر جاری رکھ سکے گا۔ لیکن اس معاملے میں غیر اسلامی تحریکات چلانے والے اور اسلامی تحریک چلانے والے میں ایک فرق بھی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اول آزاد ہے، اپنی مصلحتوں اور ضرورتوں کے مطابق جس طرح کی تبدیلی، استثناء اور لچک چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ مگر دوسرے کو بہر حال اسلام کے تقاضے اور مطالبے مقدم رکھنا ہوں گے۔ خواہ اس کے لئے ٹھہر جانا پڑے، پیچھے ہٹنا پڑے۔ یا قلعہ راہ پھلانگ ہی لگانا پڑے۔ آخر جنگ بدر سے بالاکوٹ کے معرکوں تک اسی کی تو تفصیل ہے۔ ورنہ مصلحت اندیشیاں تو قدم قدم پر دامن پکڑتی تھیں۔

دینی اداروں و مدارس سے بدظنی بے جا ہے

بلاشبہ اسلامی مجلس شوریٰ کے انتخاب کا حق صرف مدارس دینیہ، مذہبی جماعتوں اور دیندار لوگوں تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ مگر اس لئے کہ اب انسانیت کا مدنی اور عمرانی ارتقاء اس مقام پر پہنچ چکا ہے۔ جہاں اس قسم کی محدود حلقہ واریت بے وقت و غیر موثر ہو کر رہ گئی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان کے ووٹوں سے ایسے لوگ منتخب ہو کر آئیں گے۔ جن کے ہاتھوں

بقول آپ کے "اسلامی ریاست" کے تصور کی ہی مٹی پلید ہو جائے"۔ ان کے حق میں آپ کی یہ بدگمانی حقیقت کے خلاف ہے۔ آخر گذشتہ صدیوں کے زوال پستی اور غلامی میں باوجود نقائص کے یہی دینی ادارے اور شخصیتیں اسلامی علوم و اقدار کی محافظ و پاسبان رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اسلامی نظام و اسلامی دستور تک کا نعرہ بلند کرنے والے اور اس کی خاطر مصائب کو لبیک کہنے والے پہلے پہلے زیادہ تر انہیں حلقوں کے لوگ تھے۔ میں تو اب بھی امید رکھتا ہوں کہ

"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی"

ہاں سید شہیدؒ، مولانا شہیدؒ اور شیخ الہند مرحوم کی طرح کا کوئی انسان ان سے کام لینے والا بھی ہو۔

جداگانہ انتخاب کے نقصانات

مخلوط انتخاب کی طرح جداگانہ انتخاب بھی اسی لادینی تصورات پر مبنی نظام کا حصہ ہے۔ جو یہاں طویل مدت سے عملاً مسلط چلا آرہا ہے۔ جداگانہ انتخاب کا پس منظر اور محرک اسلام کے قیام و فروغ کی کوشش کے بجائے نئے نظام سیاست میں ہندوؤں کی عددی اکثریت کے غلبہ و تسلط سے تحفظ کا احساس تھا۔ برطانوی عہد حکومت میں تو مسلمانوں کی قیادت بھی اسلام پسند حضرات کے مقابلہ میں زیادہ تر مغربیت پسند مسلمان رہنماؤں کے ہاتھوں میں ہی رہی نیز یہ کہ اس طریق انتخاب کے ساتھ جماعتی اصول و پروگرام کی بہ نسبت گروہی تعصبات و شخصی اثرات کی جو روایات وابستہ چلی آرہی ہیں وہ بھی کم غیر اسلامی اور غیر جمہوری نہیں۔ چنانچہ جب تک اس سے کام لیا جائے گا، ان تاریخی اور نفسیاتی عوامل کا عمل بھی جاری رہے گا۔ اب اس کی اصل بنیاد کو ڈھا کر خالص اسلامی قومیت پر اسے قائم کرنا جبکہ عوام میں صحیح اسلامی قومیت کے جذبہ کا ابھی فقدان بھی ہے بجائے خود بہت پیچھے ہٹ کر ایک نئے کام کا آغاز کرنا ہے۔

مغربی پاکستان میں اس طریقہ کو قائم و جاری رکھنا خواہ مخواہ یہاں کی برائے نام اور بکھری ہوئی غیر مسلم اقلیتوں کو باقاعدہ اور مستقل حیثیت دے دینا ہے۔ اور مشرقی پاکستان میں بھی اس سے بنگلہ قوم پرستی کو نہیں روکا جا سکتا۔ اس لئے کہ سابقہ انتخابات بھی باوجود جداگانہ ہونے کے بنگلہ قوم پرستی کے نعروں پر ہی ہوئے۔ پھر جداگانہ انتخاب کی نہ میں علیحدگی پسندی اور دوسروں کے مقابلہ میں خوف و تحفظ پسندی کے جو احساسات کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ اہل بنگال کو بنگالیت میں اور سخت کر دینے والے ہوں گے۔ اس سے بنگال کے مسلمانوں میں بے اعتمادی ہی بڑھے گی۔ اور جبکہ ہمارے اس ملک میں اسلام کا اقرار کرنے والے غالب بھی ہیں اور اسلامی نظام کی نید بھی رکھی جا چکی ہے تو اسے کون دانائی کہے گا کہ ان میں داخلی خوف اور بے اعتمادی کی فضا پیدا کرتے رہنے کا موقعہ باقی رہنے دیا جائے۔ اگر ہندو مخلوط طریق انتخاب میں اپنا کوئی مخصوص فائدہ دیکھ کر اس کی حمایت کر رہا ہے تو محض اس کو دلیل بنا کر کیوں پورے ملک کے نظام سیاست و حکومت میں جداگانہ انتخاب سے پیدا ہونے والا مستقل زخم قائم رہنے دیا جائے۔ کیونکہ نہیں یہ سوچا جاتا کہ اس طرح یہاں ہندو کی ہی جداگانہ اور مستقل حیثیت نہیں بن جاتی ہے بلکہ دوسری غیر مسلم اقلیتوں کو بھی ابھرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بالخصوص مغربی پاکستان کی عیسائی اقلیت خواہ مخواہ ایک طاقت بننے لگتی ہے۔ ہندو عنصر کے متعلق جن اندیشوں کا اظہار آپ نے کیا ہے۔ وہ مغربی پاکستان پر تو صادق آتے نہیں۔ ہاں اگر جداگانہ انتخاب جاری رہا تو یہاں کی عیسائی اقلیت کچھ عرصہ بعد ایسی تشنہ لیشنل حیثیت اختیار کر سکتی ہے۔ جبکہ اس کی پشت پر رومن کیتھولک اور دیگر مغربی چرچ کی قوت بھی موجود ہے، اور مشرقی پاکستان میں اول تو عوامی رجحان سے یہ توقع خوش فہمی ہی ہے کہ وہ جلد ہی جداگانہ انتخاب کے لئے آمادہ کر لئے جائیں گے۔ دوسرے یہ کہ جب تک اسلامی نظام کے حامی دماں کی مسلم رائے عامہ کو جداگانہ انتخاب کی حمایت کے لئے ہموار کرنے کی سعی و جہاز سے فراغت پائیں گے لادینیت اور بنگلہ قوم پرستی پھیلانے والے عناصر اپنا کام انجام دے چکے ہوں گے۔ ان حالات میں حکمت عملی کا تو یہ تقاضا تھا کہ آج سے ہی اس محاذ پر اسلامی مقاصد کی کامیابی کے ذرائع جمع کرنے شروع کر دیئے جاتے، اور اس سوال کو بہانہ بنا کر مسلم عوام میں اختلاف و انتشار برپا کرنے والی طاقتوں کو موقعہ نہ دیا جاتا۔ . . . . . .

. . . . . ہمیں اپنی دعوت کا آغاز نہ تو پیچھے ہٹ کر ہی کرنا پڑتا ہے اور نہ اس مضحکہ خیز صورت میں غیر مسلم آبادی کے پاس اسلامی نظام کے لئے اپیل کرنے جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کی طرف ..... آپ نے اپنے جواب میں اشارہ فرمایا ہے۔ بلکہ ہمیں چند قدم آگے بڑھنا ہوگا۔ جہاں سے پاکستانی قومیت کے تصور کو اسلامی قومیت کے تصور کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا کام شروع کیا جا سکے۔ ورنہ ایک واضح مسلم اکثریت رکھنے والے ملک میں ایک سے زیادہ قومیتوں کو پنپنے کا موقعہ دینا نہ صرف اس ملک کے لئے بلکہ اسلام کی آئندہ پیشقدمی کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اور یہ نقصان اس وقت اور زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ جبکہ اقلیتی طبقہ سے دیرینہ مذہبی و قومی تعلق رکھنے والا ایک بڑا ملک قریبی ہمسایہ ملک بھی ہو۔

احمد حسین کمال
اگست ۱۹۵۸ء

● میری مندرجہ بالا معروضات کے جواب میں مودودی صاحب نے جو آخری اور "یادگار" مکتوب گرامی تحریر فرمایا وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔ (کمال)

حوالہ ۳۰۸/ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

مکرمی و محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جناب کا عنایت نامہ مولانا مودودی صاحب کو موصول ہوا۔ ان کی جانب سے جواب درج ذیل ہے:۔

"اس بحث کو بلا نہایت جاری رکھنا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ جماعت اسلامی اپنا ایک نقطۂ نظر رکھتی ہے اور جو کچھ صحیح سمجھتی ہے اس کے مطابق کام کر رہی ہے۔ آپ اگر کوئی دوسرا نقطہ نظر رکھتے ہوں تو بسم اللہ! اس پر کام کیجئے۔ کوئی جماعت بنانا چاہتے ہوں تو بنائیے، یا کوئی تحریک شروع کرنے کا خیال رکھتے ہوں تو شروع کیجئے۔ خدا کرے کہ آپ ہی کی رہنمائی میں کوئی صحیح کام ہو"۔

خاکسار محمد یحییٰ

(برائے مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

مودودی صاحب کے مندرجہ بالا مختصر گریز نامہ پر یہ "داستان مراسلت" ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ان خطوط کے علاوہ مودودی صاحب کے چند اور مکتوبات بھی میرے پاس موجود ہیں۔ لیکن ان میں "سوائے ایک کے" باقی تمام معمولی نوعیت کے امور پر مشتمل ہیں۔ جن کی اشاعت محض طوالت کا باعث ہوگی۔ اور وہ "ایک اہم مکتوب" اگر کبھی ضرورت پیش آئی۔ تو اُسے بھی انشاء اللہ اشاعت کے لئے دے دیا جائے گا۔

(احمد حسین کمال)

مسائل و افکار - بقیہ صفحہ ۶

سر سے پیر تک صورت سے سیرت تک صاحب بہادر بنے ہوئے ہیں۔ غرض کیا کیا ادائیں آج کے مسلمانوں کی شمار کی جائیں۔

اور سب سے زیادہ روح فرسا طرز عمل یہ ہے کہ تھیٹروں کے اسٹیج پر، فلموں کے دوش بدوش میلاد النبی کے جلسے ہیں حج اور زیارت کی فلمیں ہیں۔ غزوہ بدر کے ڈرامے ہیں۔ تھوڑی بہت جو کسر باقی تھی وہ ٹیلی ویژن نے پوری کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ان سب سے جانکاہ صورت یہ ہے کہ اسلام اور دین اسلام کے ساتھ یہ مضحکہ خیز اور شرانگیز حرکات عین اسلام اور خدمت اسلام ہیں۔ عبادت و طاعت سمجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس پر فریب صورت حال نے اور ان شیطانی و طاغوتی کارناموں نے پردہ پوش عورتوں کو، شریف زادیوں کو، پابند شرم و حیا لڑکیوں کو بھی زادیہ عفت و عصمت سے نکال کر فسق و فجور کے ان حیا سوز مرکزوں میں پہنچا دیا۔ "فیا غربۃ الاسلام" قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔ ہر کافرانہ عقیدے کے اظہار و اشاعت کی آزادی ہے۔ جو جس کو چاہے کافر بنا دے مرتد بنا دے کوئی پرسان حال نہیں، محاسبہ نہیں، کوئی جرم نہیں سادہ لوح مسلمان اور عیسائی مشنریاں، بھیڑوں میں بھیڑیوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا کہ جو جا ہیں کریں۔ نہ اسلامی حمیت ہے نہ اسلامی غیرت ہے۔

سب سے بڑی صدمے کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ آہ! دین اسلام سر سے

(بقیہ صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ کیجئے)

تماشائے عالم

ہفتہ رفتہ

پاکستان، عالم اسلام اور دنیائے مشرق و مغرب

●— اسلام آباد ۱۵ اگست۔ بھارتی وزارت دفاع کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستان جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے بھارتی وزارت دفاع کے بیان کا بغور جائزہ لیا جا رہا ہے۔

بھارتی وزیر دفاع نے یہ الزام بھی لگایا تھا کہ پاکستان بھارت پر حملہ کرنے کے لئے بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔ سیاسی مبصروں نے بھارت کے ان الزامات کے بارے میں کہا ہے کہ پاکستان نے کبھی بھارت کے خلاف جارحیت نہیں کی بلکہ بھارت ہی نے پاکستان پر حملہ کیا تھا۔ جس کا ثبوت مختلف ملکوں کے راہنماؤں کے وہ بیانات ہیں جو ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقع پر انہوں نے دیئے تھے۔

مبصروں نے کہا ہے کہ ایک طرف تو بھارتی فوج کا بڑا حصہ پاکستان کی سرحد پر جارحانہ انداز میں صف آرا ہے اور دوسری طرف بھارتی ترجمان یہ ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں کہ پاکستان بھارت پر "جارحانہ حملہ" کرنے والا ہے۔ بھارت دوسرے ملکوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ خرید رہا ہے جس کا اندازہ خود بھارتی اخبارات کی اطلاعات سے ہوتا ہے۔

●— الجزیرہ ۱۵ اگست۔ بی بی سی کے مطابق الجزائر کی حکومت نے تمام کمیونسٹ ملکوں اور سیکرٹری جنرل اوتھان سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ یہ اپیل ہوابازوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کے فیصلے کے بعد کی گئی ہے۔

●— قاہرہ ۱۵ اگست۔ عرب لیگ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ جو فضائی کمپنیاں الجزائر کا بائیکاٹ کریں گی ان کے خلاف جوابی اقدامات کرنے کی غرض سے عرب لیگ کا اجلاس بلانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

یاد رہے کہ ہوابازوں کی بین الاقوامی فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے طیارے الجزائر میں نہیں اتاریں گے۔ کیونکہ الجزائر نے اسرائیلی طیارہ اور عملہ کے سات ارکان کو رہا نہیں کیا۔ الجزائر کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی طیارہ کے متعلق تحقیقات مکمل ہونے سے پہلے وہ کوئی فیصلہ نہیں کرے گی۔

یہاں یہ کہا گیا ہے کہ الجزائر کے ہوائی اڈوں کا بائیکاٹ کرنے کی دھمکی کے باوجود الجزائری حکومت مقبوضہ علاقوں کا دامن ناتھ سے نہیں چھوڑے گی۔ الجزائری حکومت نے اس سلسلے میں دوسری عرب حکومتوں کے ساتھ صلاح مشورے شروع کر رکھے ہیں اور تمام عرب ملک الجزائر کا بائیکاٹ کرنے والی طیارہ ران کمپنیوں کے خلاف مشترکہ طور پر ضروری جوابی اقدامات کریں گے۔ دھونس یا دباؤ سے الجزائر کو کوئی فیصلہ تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

عرب مزدوروں کی فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ جو ملک الجزائر کا فضائی بائیکاٹ کریں گے۔ فیڈریشن ان کے طیاروں، بحری جہازوں اور حمل و نقل کے تمام ذرائع کا بائیکاٹ کرے گی۔ عرب یونینوں نے کہا ہے کہ جب اسرائیل نے سویز میں گھسے ہوئے بحری جہازوں کو نکالنے کی مخالفت کی تھی۔ اور اس سے بھی پہلے جب ۱۹۵۴ء میں فرانسیسیوں نے الجزائری لیڈروں کو لے جانے والے طیارہ کو اغوا کیا تھا تو اس وقت ہوابازوں کی بین الاقوامی ایسوسی ایشن نے کیا کیا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اٹلی کی فضائی کمپنی "الاطالیا" کے ہوابازوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ الجزائر کا بائیکاٹ نہیں کریں گے۔

●— کراچی ۱۵ اگست۔ مرکزی وزیر زراعت جناب شمس الضحیٰ نے بتایا ہے کہ روس مغربی پاکستان میں گوادر میں ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر کے لئے امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ پاکستانی ماہرین مجوزہ بندرگاہ کے بارے میں عنقریب اپنی رپورٹ تیار کر لیں گے۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر ہی حکومت روس مدد دینے کے معاملے پر غور کرے گی۔

●— عمان ۱۵ اگست۔ شاہی محل سے جاری ہونے والے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ شاہ حسین ہفتے کو لندن جائیں گے جہاں وہ اپریشن کروائیں گے۔

●— نیویارک ۱۵ اگست۔ اردن پر اسرائیل کے خلاف مذمت کی قرارداد پیش کرنے کے بارے کونسل کے ارکان کے درمیان صلاح مشورے ہو مذمت کی قرارداد کا مسودہ پاکستان اور الجزائر نے لیکن کئی مغربی ملک یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ قرارداد جائے۔ خیال ہے کہ آج اس قرارداد پر غور متوقع ہے

●— کراچی ۱۵ اگست۔ وزیر دفاع حاشم ایئر خاں نے بتایا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان میں جہاز رانی میں اشتراک کا امکان ہے اور سعودی حکومت نے اس سلسلے میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے پاکستانی ماہرین کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ خیال چھ مہینے تک اس رپورٹ کے بارے میں سعودی حکومت معلوم ہو جائے گا۔

●— ایک ممتاز روسی ماہر پروفیسر پیٹروف نے روس نے انسان کو چاند پر اتارنے کی تیاریاں مکمل کر کی اکادمی آف سائنسز کے سربراہ پروفیسر پیٹروف آج وی آنا میں کیا۔ جہاں وہ علاقی کانفرنس میں شرکت سے آئے ہوئے ہیں۔ پروفیسر پیٹروف نے کہا کہ روس اس قسم کے تجربہ کی کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں ہے۔ لیکن کوشش جلد کی جائے گی۔

●— سرینگر ۱۵ اگست۔ کشمیری رہنما پنڈت پریم نے کہا ہے کہ بھارت کا یہ دعوے غلط اور لغو ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ ابھی موجود ہے اور اگر اسے حل نہ کیا گیا انتہائی خطرناک اور مخدوش ہو جائے ایک مضمون میں جو کشمیر کے ایک ہفت اخبار کی حالیہ اشاعت میں شائع ہوا پنڈت پریم ناتھ بزاز نے لکھا ہے کہ رہنما مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کا اس لئے ڈرتے ہیں کہ انہیں یہ ہے کہ رائے شماری کا نتیجہ بھارت نکلے گا۔

●— نئی دہلی ۱۵ اگست۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر سورن سنگھ نے اعلان کیا کہ بھارت غیر ملکی حملے کے پیش نظر اپنی جنگی تیاریوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ آپ نے بھارتی فوج کو ہدایت کی کہ وہ اپنے فرائض کی بجا کبھی غافل نہ ہوں۔

تحریک پاکستان کی صداقت

★— ۱۴ اگست کا دن پاکستان کے لئے ایک لمحۂ سوالیہ بن کر آتا ہے۔

★— یہ دن ہر پاکستانی مسلمان کو یاد دلاتا ہے کہ قیام پاکستان کا مقصد کیا تھا؟

★— اور کیا وہ مقصد اتنی مدت گذر جانے کے بعد ہم نے حاصل کر لیا ہے؟

★— اگر وہ مقصد ہم نے اب تک حاصل نہیں کیا تو کیا ہم نے غور کیا ہے کہ اس مقصد کے حصول میں کیا چیز رکاوٹ بن کر سامنے آئی ہے؟

★— اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ہم نے اب تک کیا کیا؟ اور کیا کر رہے ہیں؟

★— ۱۴ اگست کا دن ہر پاکستانی مسلمان سے ان سوالات کا جواب طلب کرتا ہے

اثر

●— یہ تاریخ پاکستان کا وہ پہلا اور بنیادی فرض ہے جس کی مکمل ادائیگی پر "کیا پاکستان" کی صداقت کا دارومدار ہے۔

(کمال)

۱۴ اگست ۱۹۶۸ء

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

مرزائیت سے توبہ

● ـــــ بشیر احمد صاحب وارڈ نمبر ۵ کی مسجد جھنگ شہر نے اور ڈاکٹر غلام حسین رائے قادری و سہروردی دارالشفاء چوان میڈیکل ہال منڈی مڑھ بلوچاں تحصیل وضلع شیخوپورہ نے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کے نام اپنے اپنے مکتوب میں مرزائیت سے توبہ کرکے اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ہر دو حضرات نے اپنے مفصل توبہ نامے مولانا موصوف کو روانہ کئے ہیں۔

مودودیت کی گماشتہ "اتحاد العلماء" سے بے تعلقی اور بیزاری کا اظہار

● ـــــ مولانا ضیاء القاسمی صاحب (لائلپور) نے مولوی عبدالرشید صاحب خطیب دینہ کی طرف سے مودودی جماعت اور اتحاد العلماء سے بے تعلقی و بیزاری کے اظہار کا اعلان بغرض اشاعت روانہ کیا ہے

● ـــــ ضلع راولپنڈی کے مندرجہ ذیل علماء نے اتحاد العلماء کے فراڈ سے بیزاری کا اظہار کیا۔ اور ہفت روزہ "الشیاء" لاہور کے اتحاد العلماء نمبر میں اپنے ناموں کے اندراج، صریحاً دھوکہ دہی سے تعبیر کیا۔

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

(۲) حضرت مولانا سید مظہر علی شاہ صاحب گھوڑا گلی (مری)

(۳) حضرت مولانا غلام حیدر صاحب اشرفی خطیب مسجد حجازی رتہ روڈ۔

(۴) حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ ورکشاپ۔ (مرسلہ شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع و ڈویژن راولپنڈی)

● ـــــ ڈاکٹر غلام قادر صاحب (ہاتھیاں) نے مندرجہ ذیل حضرات کے اسماء گرامی ارسال کئے ہیں۔ جنہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم غلط فہمی سے مودودی گروہ میں شامل ہو گئے تھے مگر اب اس سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کرتے ہیں:۔

(۱) امیر نواب صاحب ایم اے، ایل، ایل، بی

(۲) جناب عمر محمد صاحب بی، ایس، سی

(۳) جناب قریشی صاحب ریٹائرڈ صوبہ دار

مولانا عقل زریں صاحب کو ان حضرات نے بیزاری کا اعلان لکھ کر دیا۔

● ـــــ بنوں کے مولانا غلام حیدر صاحب خطیب جامع مسجد بکٹ گئی مردان نے بھی اپنے ایک بیان میں اخبار آسیائی درج بیانی پر اظہار ملامت کرتے ہوئے مودودی جماعت و اتحاد العلماء سے اپنی پوری پوری بیزاری کا اظہار فرمایا ہے

وفیات

ـــــ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا شمس الدین صاحب قاسمی کے والد محترم جناب مولانا مدثر علی صاحب بعمر ۸۵ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، پانچ لڑکے اور متعدد نواسے و نواسیاں ہیں۔ (عبدالرشاکر)

(ادارہ ترجمان اسلام و دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا شمس الدین صاحب سے اس حادثہ پر اظہار ہمدردی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے)

ـــــ قاری عبدالسلام صاحب ڈیروی عثمانوان شباب میں بعمر ۲۲ سال گیس کے مہلک اثر سے یکم اگست ۶۸ء کو بوقت عصر جاں بحق ہو گئے۔

مرحوم خوبصورت و ہونہار نوجوان، جماعت تبلیغی کے مخلص کارکن جمعیۃ علماء اسلام کے سچے معاون اور ترجمان اسلام کے باقاعدہ قاری تھے۔ شہر ڈیرہ کی ایک مسجد میں امامت اور بچوں کو تعلیم قرآن دے رہے تھے۔ والدین کے پورے فرمانبردار اور علم و عمل کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شہید کو درجات عالیہ سے نوازے اور والدین و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ارسندکاچوی)

اطلاعات

ـــــ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ایک وفد مولانا تاج الدین صاحب اسمٰعیل کی زیر قیادت ڈپٹی کمشنر صاحب نواب شاہ سے ملا، نیز ایس پی صاحب سے ملا۔ اور ایس، ایس، آئی ضرار حسین کے رویہ کے خلاف ہر دو افسران سے گفتگو کی۔ اور صحیح صورت حال کی وضاحت کی۔ افسران موصوف نے توجہ اور ہمدردی کے ساتھ وفد کے مطالبات سنے اور انہ الرشکایات کا وعدہ کیا۔ (قائم الدین، نواب شاہ)

ـــــ جامعہ نعرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کے شاہی امتحانات نہایت شاندار نتیجہ کے ساتھ تکمیل پذیر ہو گئے۔

درخواست دعا

برخوردار محمد اسلم ولد شیخ محمد لبشیر صاحب (منٹگمری) اسکوٹر سے گر کر سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ صحت کاملہ کی دعا فرمائیں۔

(حاجی گلزار محمد، ملتان)

احتجاجات

مسلمانان جہلم نے ۹ اگست کے جمعہ کے اجتماع عظیم میں فلم خانہ خدا کی نمائش کے خلاف سخت احتجاج کیا اور حکام سے اس کی نمائش روکنے کا فی الفور مطالبہ کیا

(محمد اشرف عامر ناظم جمعیۃ جہلم)

اجلاس

ـــــ یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس زیر صدارت حافظ سراج الدین صاحب منعقد ہوا جس (۱) حافظ سراج الدین صاحب، حافظ جمیل احمد صاحب، حافظ محمد طیب صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کی گئی جو مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے چندہ جمع کرے گی۔

(۲) شعبہ نشر و اشاعت کے قیام کے امکانات کا جائزہ لیا گیا (۳) "ترجمان اسلام" اور "وفاق" کی اشاعت بڑھانے کا عزم کیا گیا۔ (طاہر منصور ناظم)

ـــــ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی امیر راولپنڈی ڈویژن نے مقام گوجرخاں دو روزہ کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس کانفرنس کا اہتمام مولانا عبدالمتین صاحب اور دیگر دین پسند بزرگوں نے کیا تھا۔

(عبدالبرایں محمد ناظم نشر و اشاعت راولپنڈی ڈویژن)

ـــــ جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ۲ اگست ۶۸ء کو ہرنولی میں ہوا۔ مولانا محمد لقمان صاحب اور حافظ سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ اضلع جمعیۃ میانوالی نے خطاب فرمایا۔

دوسرا جلسہ چک بہ ۱۵ نزد بالا میں ہوا جس میں حضرت مولانا محمد امیر صاحب امیر جمعیۃ میانوالی شہر، مولوی محمد یعقوب صاحب معلم مدرسہ تبلیغ اسلام میانوالی مولانا محمد طفیل صاحب راجپوت بوٹ ہاؤس پیلاں نے تمولیت کی اور عقیدہ ختم نبوت، ملک کے موجودہ خلاف اسلام فتنوں سے عوام الناس کو پہنچنے کی تلقین کی اور جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر کام کرنے پر زور دیا۔ (ڈاکٹر دین محمد فریدی)

ـــــ مورخہ ۴ جمادی الاول بروز جمعہ حضرت مولانا محمد اختر صاحب نے مدرسہ تعلیم القرآن مسجد نیم والی کمالیہ میں عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ مولانا موصوف کو مقامی جمعیۃ نے مدعو کیا تھا۔ مولانا نے جمعیۃ کے پروگرام کو واضح اور پر زور الفاظ میں پیش کیا۔ (حاجی غلام رسول ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۱۹)

(س) حضرات انبیاء علیہم السلام یقیناً اس تنقید سے بالاتر ہیں۔ اور ان کے علاوہ امت کے تمام افراد کے انفرادی اقوال ہرگز تنقید سے بالاتر نہیں ہیں۔ بلکہ ان پر تنقید کی جاسکتی ہے۔ اس لحاظ سے معیار حق صرف اللہ کی کتاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اور کتاب وسنت کے علاوہ کسی کا ذاتی قول یا اجتہادی فیصلہ ہرگز معیار حق نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس قابل ہے کہ کتاب وسنت کے معیار حق پر جانچا اور پرکھا جائے۔ اور جانچنے کے بعد یہ دیکھا جائے کہ کتاب وسنت کے مطابق ہے یا نہیں۔ مطابق ہو تو معمول بنایا جائے گا اور مخالف ہو تو چھوڑ دیا جائے گا (ص ۲۰۴)

تبصرہ (۱) مفتی محمد یوسف صاحب نے لغت اور محاورات عرب ت جو تنقید کے معنی لکھے ہیں۔ یعنی کھرے اور کھوٹے کو پرکھنا۔ اور عیب چینی اور عیب جوئی اور اردو لغت سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ کسی چیز کو جانچنا اور پرکھنا، تو ان میں چنداں کوئی خاص فرق نہیں۔ کیونکہ کھوٹ اور عیب اور ردی ہونا ایک ہی چیز ہے۔ اسی چیز کو جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ جس میں کھوٹ اور عیب کا احتمال ہو۔ باقی رہا تنقید کا شرعی مفہوم، تو اس کے لئے مفتی صاحب نے کتاب وسنت سے کوئی حوالہ نہیں پیش کیا۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ لفظ تنقید سے شرعاً یہ مراد ہے کہ کسی کے قول وعمل کو کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔

(۲) مفتی صاحب نے جو انبیائے کرام کو اس شرعی تنقید سے بالاتر قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انبیاء کے اقوال وافعال میں صرف حق کا پہلو ہی متعین ہوتا ہے۔ اور ان میں خطاء اور غلطی کا احتمال نہیں ہوتا۔" تو تنقید کی اس تعریف کی رو سے تو انبیائے کرام بھی تنقید سے بالاتر ثابت نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ جب انبیاء علیہم السلام اپنے قیاس و اجتہاد سے کوئی بات یا عمل کرتے ہیں اور اس میں خطا ہو جاتی ہے۔ تو وحی الٰہی اس کی اصلاح کر دیتی ہے اور اس کو لغزش انبیاء کہا جاتا ہے اور خود مودودی صاحب نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند زلات (لغزشیں) تسلیم کی ہیں۔ جن کو مفتی صاحب نے بھی اپنی کتاب علمی جائزہ میں درج کیا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر انبیاء علیہم السلام کے اقوال وافعال میں غلطی کا احتمال ہی نہیں ہوتا، تو وحی الٰہی کس چیز کی اصلاح کرتی ہے۔ مثلاً

(ر) قرآن مجید میں ہے۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ (اللہ تعالیٰ آپ سے درگذر فرمائیں آپ نے ان (منافقین) کو کیوں رخصت دے دی)

(ب) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (اے میرے نبی آپ اس چیز کو کیوں حلال کرتے ہیں، جس کو اللہ نے حرام کیا ہے) اس آیت کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد نہ کھانے کی جو قسم کھائی تھی اس کا کفارہ ادا فرمایا۔ تو یہاں نہ صرف یہ کہ خطا کا احتمال بلکہ صراحتاً وقوع ثابت ہوا۔ لہٰذا آپ کی اپنی بیان کردہ تعریف کی بنا پر تو نعوذ باللہ امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بھی معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہیں رہیں گے۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ میں آپ کی بیان کردہ تنقید کی شرعی تعریف پر اعتراض کر رہا ہوں۔ کیونکہ جس بنا پر آپ صحابہ کرام کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کی نفی کر رہے ہیں۔ اسی بنا پر انبیاء کرام کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کی نفی کر رہے ہیں۔ اس بنا پر انبیاء کرام کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کی نفی لازم آتی ہے۔

(ج) اس کے جواب میں آپ یہ نہیں کہہ سکتے، کہ انبیاء سے اگر اجتہادی خطا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے تنقید سے بالاتر ہونے کا معنیٰ یہ قرار دیا ہے کہ خطا کے صدور کا جہاں احتمال ہی نہ ہو۔ یہ نہیں لکھا کہ وہ شخصیتیں تنقید سے بالاتر ہوتی ہیں۔ جن سے خطا واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن خطا پر ان کا باقی رہنا محال ہوتا ہے۔ کیونکہ وحی الٰہی سے ان کی فوراً اصلاح کر دی جاتی ہے۔

(د) آپ کی تعریف تنقید کی بنا پر نہ صرف یہ کہ انبیائے کرام محل تنقید ثابت ہوتے ہیں بلکہ مودودی صاحب اور آپ نے فرائض رسالت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت یونس علیہ السلام پر بھی زور تنقید کر دی ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ عمل آپ کے حسب ذیل بیان کردہ عقیدہ کے منافی ہے کہ:۔

عصمت صرف انبیاء کی مخصوص صفت ہے۔ جس میں ان کے ساتھ کوئی فرد بشر شریک نہیں ہے۔ ان کی آراء واقوال۔ فیصلے اور اعمال سب کے سب وحی الٰہی کے تحت ہونے کی وجہ سے حق اور صواب ہیں۔ ان میں نہ غلطی کا شائبہ ہوسکتا ہے اور نہ خطاء کا امکان۔ لہٰذا وہ ہر قسم کی تنقید سے بھی بالاتر ہیں۔ اور امت کے لئے اپنی پوری زندگی میں بہترین قسم کا اسوہ بھی ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

(علمی جائزہ ص ۲۰۵)

دوسرا رخ مذکورہ عبارت تو مفتی صاحب موصوف نے انبیائے کرام کی آراء، اقوال، فیصلوں اور سب کو غلطی کے شائبہ اور خطا کے امکان سے پاک کیا ہے۔ لیکن عصمت انبیاء کے بارے میں عصمت کی بحث کے بعد "عصمت عن الصغائر" کے عنوان یہ لکھ چکے ہیں کہ:۔

یہ تفصیل عصمت عن الکبائر کے متعلق تھی۔ صغائر، تو ان کا معاملہ کبائر سے ذرا مختلف ہے۔ بالاتفاق یہ جائز تسلیم کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے خطاءً صغائر سرزد ہوسکتے ہیں۔ البتہ محققین کے نزدیک ضروری ہے کہ اس پر انہیں متنبہ کیا جائے۔ من جانب اللہ انہیں اس بات سے آگاہ کیا جائے۔ یہ جو کچھ آپ سے سرزد ہوا ہے انہ قسم خطا اور از قسم لغزش ہے۔ قابل اتباع ہرگز نہیں ہے۔ رہا عمد صغائر کا صدور۔ تو اس کے بارے میں اگرچہ اختلاف ضرور ہے۔ مگر جمہور کہتے ہیں کہ ان سے عمداً بھی صغائر سرزد ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ خسیس افعال نہ ہوں (علمی جائزہ ص ۵۰) (باقی)

ضروری تصحیح ترجمان اسلام ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں صفحہ ۵ پر ایک مضمون کے حوالے کے سلسلے میں ہفت روزہ سنگ میل ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کے بجائے ہفت روزہ آئین ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء پڑھیے۔

اعانت سیلاب زدگان جمعیۃ علماء اسلام کلفٹن کی طرف سے مبلغ چار صد روپیہ برائے امداد سیلاب زدگان مشرقی پاکستان مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کو ارسال کر دیئے گئے یہ رقم کی پہلی قسط ہے۔ مزید کوشش جاری ہے۔

(محمد طاہر کلور کوٹ)

تبدیلی پتہ آئندہ سے جناب حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی سے پتہ ذیل پر خط وکتابت کی جائے۔

کتب خانہ ریاض العلوم نزد مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی شہر

اپنے علمی ودینی ذوق کے لئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

عربی درسی، دینی، اصلاحی کتب کے لئے

"کتب خانہ ریاض العلوم"

نزد مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی شہر کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ عربی یا اردو کی کتاب کی ضرورت ہو، تو ہمیں تفصیلات تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ کتاب مہیا کر دی جائے گی۔ فرق باطلہ ومبتدعہ کی کتب بھی فراخی پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (نساء)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔

اس آیت میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے اب انسانی ہدایت کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کی اور رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اب کسی نبی و رسول کی اطاعت کا سوال نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا آخری طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے جو صاحب امر ہوں (علماء مجتہدین، خلفاء حق) کی پیروی کرو۔

ان آیات بینات کے علاوہ قرآن حکیم نے جن آیات میں خدا کی کتابوں یا رسولوں پر ایمان لانے کی ہدایت کی ہے وہاں "اٰمِنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ" "اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ الْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَ الْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ" کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور قرآن اور اس سے قبل کی کتابوں پر ایمان لاؤ اس حقیقت کو نمایاں کیا اور بتایا ہے کہ جہاں تک پیغمبر اور کتاب اللہ پر ایمان لانے کا تعلق ذات اقدس، قرآن حکیم اور اس سے قبل کے نبیوں، رسولوں اور کتابوں کا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ یہ سلسلہ آگے بشکل نبوت و رسالت اور وحی الٰہی نہیں چلے گا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں بحد کمال پہنچ کر قیامت تک بلا فصل باقی اور جاری رہے گی اور قرآن حکیم کامل و مکمل دستور ہدایت بن کر ہمیشہ اس کے لیے زندہ شہادت دے گا۔

حق تعالیٰ کی جانب سے "خاتم النبیین" کا جو منصب جلیل ذات اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا ہوا ہے عقل و نقل دونوں اعتبار سے ایک اور صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء و رسل ہیں اور نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔

ایک اور شہادت

پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ قرآن کا حکیمانہ طریق استدلال یہ ہے کہ وہ ایک مقام پر جو بات کہنا چاہتا ہے اس کو متعدد جگہ مختلف اسالیب بیان کے ساتھ اس طرح ادا کر دیتا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی خود ہی تفسیر بن جاتی اور حقیقت حال روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ اس حقیقت کو مفسرین نے اس طرح ادا کیا ہے کہ:

یعنی قرآن کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کی خود تفسیر کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہی صورت حال یہاں بھی موجود ہے وہ یہ کہ قرآن حکیم اسلام کی خوبی بیان کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت میں پسند کر لیا۔"

آیت کریمہ کو ایک مرتبہ خوب غور سے پھر پڑھیے اور دیکھیے کہ اس جگہ نہ "خاتم" ہے اور نہ "خاتم" کہ اس کو معرض بحث میں لا کر خود ساختہ احتمالات پیدا کر لیے جائیں۔ بلکہ یہاں صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو دین اسلام وجود انسانی کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کا مرکز بنا ہوا ہے اس کو آج "کامل" اور اس نعمت دین کو "تمام" کا متوازی ناتمام، ادھورا ہوتا ہے۔ یعنی ایک چیز آہستہ آہستہ ترقی پذیر تھی اور رفتہ رفتہ اس حد پر پہنچ گئی جس کے بعد اب ترقی کا خاتمہ ہے اس لیے کہ وہ کامل و مکمل ہو کر سامنے آگئی جس کے بعد ناقص یا ناتمام کے دہرانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

سو اگر یہ صحیح ہے کہ اسلام، دور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ کر ہی کامل اور تمام ہوا ہے تو بلاشبہ آیت کریمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کے یہی معنی صحیح ہو سکتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین کے پیغامبر ہیں جو کائنات انسان کی ابتدا سے ہی رشد و ہدایت انسانی کا فرض انجام دے رہا ہے اور خدا کا پسندیدہ ہے "ولکن رسول اللہ" اور انسانیت کی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ بھی روحانی مدارج ارتقا طے کرتے ہوئے آج "کامل اور تمام" ہو گیا اور اب کسی جدید پیغام کی حاجت نہیں رہی اور جب جدید پیغام کی ضرورت نہیں ہے تو اب نئے پیغامبر کی بھی ضرورت خود بخود باقی نہیں رہی اور رہتی دنیا تک یہی کامل پیغام اور پیغامبر انسانی دنیا کے لیے کافی اور بس ہے

آیت کی تشریح:۔

اس آیت کے تین حصے ہیں ایک میں کہا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اس لیے کہ آپ کی اولاد ذکور حیات مستعار کو پورا کر چکی اور آپ صلبی بیٹا نہیں رکھتے اور اسلام میں لے پالک "بنی" بے معنی رسم ہے اور اس سے دوسرے کا بیٹا گود لینے والے کا بیٹا نہیں بن جاتا اور اس کے احکام حاصل نہیں کر لیتا تو ایسی شکل میں زید (رضی اللہ عنہ) کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا ہر طرح غلط ہے "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" مگر اس مگر اس سے یہ احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ جب آپ مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں تو امت کے ساتھ کس طرح آپ کو شفقت پدری ہو سکتی ہے۔ حالانکہ امم سابقہ و سالفہ میں انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے بیشتر صلبی باپ بھی رہے ہیں اور روحانی باپ بھی۔ یہ احساس اس لیے نہیں ہونا چاہیے کہ اگرچہ آپ امت مرحومہ کے صلبی باپ نہیں ہیں تو نہ ہوں مگر روحانی باپ تو ہیں جیسا کہ ہمیشہ انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے روحانی باپ ہوتے ہیں بلکہ روحانی باپ کا رشتہ و رابطہ تو صلبی باپ سے بھی ہزار ہا درجہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ مادی و روحانی دونوں تربیتوں کا کفیل اور مربی ہے اس لیے دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح آپ بھی خدا کے رسول ہیں "ولکن رسول اللہ" یہ آیت کا دوسرا حصہ ہے۔

پھر بات اسی حد پر پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ امت مرحومہ کے لیے اس سے بھی بلند و بالا یہ بشارت ہے کہ آپ سے قبل جس قدر بھی روحانی باپ (انبیاء و رسل) گزرے ہیں علی قدر مراتب ان میں امت کے لیے شفقت و رحمت کا جذبہ محدود رہا ہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے گزر جانے کے بعد دوسرا روحانی باپ (نبی یا رسول) مبعوث ہو کر امت پر میری ہی [illegible] زیادہ شفقت و تربیت کا حق ادا کرنے والا [illegible] اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان رفیع ہے کہ آپ صرف اللہ کے رسول ہی نہیں ہیں بلکہ آخر الانبیاء والرسل ہیں جن کے بعد کسی نبی اور رسول کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ دین کامل ہو گیا اور خدا کی نعمت پوری ہو گئی ایسی صورت میں تم اندازہ کر سکتے ہو کہ اس کی شفقت و رحمت کا کیا ٹھکانا ہوگا، جو مربی یہ سمجھتا ہو کہ اب اگلوں کی طرح اس کے بعد دوسرا کوئی مربی آنے والا نہیں ہے کہ امت پر اپنی رحمت نچھاور کرے۔ اب تو رہتی دنیا تک اسی کی آغوش تربیت وا رہیگی اور اسی کی نبوت و رسالت [illegible] غیر منقطع سلسلہ جاری رہے گا "وخاتم النبیین"

خلاصہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک اس خصوصی امتیاز کی حامل ہے کہ اس کی بعثت کے بعد کسی نبی یا رسول کی بعثت کی حاجت باقی نہیں رہی اور اس طرح یہ حقیقت بھی روشن ہو گئی کہ ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کے باعث نہیں ہیں کہ انہوں نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا بلکہ جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اب یہ سلسلہ نبوت و رسالت اس ارتقائی منزل پر پہنچ گیا ہے کہ آخری پیغام بن کر کامل و تمام ہو جائے تو ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے اس کے لیے چن لیا اور بلا شرکت غیرے ان کو یہ منصب عظمیٰ عطا فرمایا و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

پھر کسی نادان کا یہ کہنا کہ اگر آپ آخر الانبیاء و رسل ہیں تو یہ آپ کی منقبت نہیں بلکہ نقص ہے کہ آپ اس رحمت کے لیے سد باب ثابت ہوئے جو نبوت و رسالت کے عنوان سے جاری تھی۔

اس نادان کا یہ خیال اسی طرح فاسد ہے جس طرح اس شخص کا خیال جس نے ایک محفل میں شرکت کی اور دیکھا کہ جو معزز مہمان بھی آتا ہے اس کا پرجوش استقبال ہوتا ہے اور اس سے محفل کی رونق میں اضافہ ہوتا جاتا ہے مگر جب اس نے یہ دیکھا کہ ایک شخص ایسا بھی آپہنچا جس کو سب نے حاصل محفل سمجھ کر نہ صرف پرجوش استقبال ہی کیا بلکہ تمام محفل کا سرتاج کہا اور اس کے بعد محفل اپنا کام کر کے ختم ہو گئی تو یہ نادان بہت کڑھا اور پچھتانے لگا کہ کاش یہ حاصل محفل نہ بنتا اور محفل اسی طرح سجی سجائی رہتی اور مہمانوں کی آمد کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہتا۔

ٹھیک اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء والرسل ہونے پر یہ نادان اپنے فساد خیال کا اظہار کر رہا اور باطل تاویلات کے درپے ہو رہا ہے۔

"یضل بہ من یشاء و یھدی بہ من یشاء"

قرآن عزیز نے اکثر مقامات پر "نبی" اور "رسول" کے ایک ہی معنی لیے ہیں جس کو اردو میں پیغمبر سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن خاص خاص مقامات پر وہ نبی اور رسول میں فرق بھی کرتا ہے۔ اس فرق کو علماء اسلام نے یوں ظاہر کیا ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص۔ یعنی خدائے تعالیٰ جس شخصیت کو ہمکلامی کا شرف عطا فرماتے ہیں وہ "نبی" کہلاتا ہے کیونکہ لغت میں "نبی" خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ گویا جو شخص خدا سے براہ راست لے کر بندگان خدا کو اس کے احکام کی خبر دے وہ نبی ہے قطع نظر اس امر کے کہ اس کو جدید کتاب یا جدید شریعت عطا کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ لیکن جب خدا نے ہمکلامی

N. 67715 সপ্তাহিক
WEE
রজুমানেই সলাম TARJUMAN ISLAM
লাহোর LAHORE price paise

تاریخ اسلام

ہندوستان میں صحابہ کرامؓ کی آمد

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت تبلیغ و ہدایت کے لئے دور دراز ممالک کی طرف روانہ ہوئی شمع رسالت کے یہ پروانے جس طرف نکل جاتے کفر و شرک کے جھنڈے سرنگوں اور ایمان و اسلام کے علم بلند ہو جاتے تھے اسی ولولہ حق کو لے کر ۱۵ ہجری میں بعہد حضرت عمر فاروق اعظمؓ صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی ایک جماعت حضرت حکم ابن العاصؓ کی زیر سرکردگی ہندوستان کی طرف آئی۔ بحرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسلامی مقبوضات میں آ چکا تھا۔ اس زمانہ میں عثمان ابن العاصؓ جو عرب کے بہادر قبیلہ ثقیف کے چشم و چراغ اور جن کا شمار صحابہ کرام میں تھا۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے بحرین کے والی مقرر تھے۔ آپ نے اپنے بھائی حکم کو ہندوستان روانہ کیا۔ حضرت حکمؓ نے صحابہؓ اور تابعین کی ایک جماعت لے کر بذریعہ کشتی ہندوستان کا رخ کیا آج کل کے سفر کی راحتوں اور آسائشوں کو دیکھ کر اس زمانے کے سفر کے مصائب کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

لیکن تبلیغ حق اور خدمت خلق کا ایک جوش تھا جو ان قدسی صفت انسانوں کو بحر و بر کے قیود پھاندنے پر مجبور کر رہا تھا غرض کہ متواتر کئی ماہ کی صبر آزما مصیبتوں کے بعد یہ برگزیدہ گروہ ساحل گجرات پر "تھانہ" میں لنگر انداز ہوا۔ اس وقت یہاں ایک بہادر اور تاجر قوم آباد تھی جس کا بادشاہ ہندو تھا ان بزرگوں نے حسب دستور مناسب طریقے سے اسلامی تعلیمات کو پیش کیا لیکن لوگوں نے ان پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اکابر اسلام نے دوسری شرط یعنی جزیہ کا مطالبہ کیا اور کہا کہ محصول ادا کرنے پر ہم تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری جانوں کے پاسبان ہیں۔ تمہارا دوست ہمارا دوست اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن ہے۔ مگر لوگوں نے اس شرط کو بھی قبول نہ کیا۔ آخر مجبوراً انسان کو انسان کا مرتبہ عطا کرنے اور وحدہٗ لاشریک لہٗ کی حکومت کے قیام کے لیے ان کو جہاد کرنا پڑا۔ اس مقصد میں مسلمانوں کو بیحد کامیابی ہوئی ایک زرخیز علاقہ ان کے ہاتھ آگیا اور اس سے بڑھ کر بہت سے انسانی قلوب ان کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گئے۔ یقیناً ہندوستان کے تمام صوبوں میں سے گجرات کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہے گا کہ اسے صحابہ کرامؓ نے اپنے قدوم میمنت لزوم مفتخر کیا اور اس پر ان انوار قدسیہ کی بارش کی۔ جو گناہ و معصیت کی تاریکیوں کو دھو کر روح کو پاک و صاف کرتے ہیں۔

اس معرکے میں صحابہ کرام میں سے بعض مقدس حضرات کو مرتبہ شہادت بھی نصیب ہوا جن کو اسی سرزمین میں سپرد خاک کیا گیا اس لحاظ سے سرزمین گجرات کا مرتبہ اور بھی بلند ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ علاقہ ان قدسی صفت انسانوں کو اپنی گود میں لیے ہوئے ہے جن جن کو قدرت کے سب سے پہلے فلاح و ہدایت کے خزانوں سے سے مالا مال کرنے کے لئے چن لیا تھا اور جنہوں نے وحی الٰہی کو سب سے پہلے اپنے کانوں سے سنا تھا اور خاتم الرسل و سید الانبیاءؐ کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھوں کو منور کیا تھا۔ آج اگرچہ ان کی قبروں کا نشان مٹ چکا ہے لیکن جو خدا کی راہ میں فنا ہوتے ہیں، ان کا نام جریدۂ عالم پر دائمی طور پر ثبت ہو جاتا ہے اسلئے ظاہری یادگار چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔

اس معرکے کے بعد اسی سال مسلمانوں نے بھروچ کا رخ کیا جو اس زمانہ میں لاکھ اور نیل کی تجارت کی وجہ سے ہندوستان کی ایک پر رونق اور آباد بندرگاہ تھی۔ یہاں بھی فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے۔ حضرت حکمؓ اس معرکے کے بھی جرنیل تھے اور یہ ساری کامیابیاں درحقیقت آپ ہی کے تقویٰ، خلوص، توکل اور تدبر کا نتیجہ تھیں۔

ان شہروں کو فتح کرنے کے بعد سب سے پہلا کام صحابہ کرامؓ نے یہ کیا کہ اہل ہند کو ہدایت و رشد کی طرف بلایا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ بڑے بڑے معاندین اور دشمن بھی ان حضرات کے برگزیدہ اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور آہستہ آہستہ کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایمان و اسلام کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد ایک مدت تک مسلمان چند در چند مصالح کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکے یہاں تک ۹۳ھ میں محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کر کے اور ۱۰۷ھ میں جنید بن عبدالرحمٰن مری نے مالوہ اور بھروچ پر حملہ کر کے ہندوستان کے ایک وسیع رقبہ پر اسلامی پرچم لہرا دیا۔ جس سے باطل کے عشرت کدے میں صف ماتم بچھ گئی۔ اور شرک و کفر کے ہنگاموں کی جگہ اللہ اکبر کی دلکش و دلنواز صدائیں گونجنے لگیں۔

۱۵۹ھ میں خلیفہ مہدی عباسی کے حکم سے عبدالملک ابن الشہاب نے ایک لشکر جہاد کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کیا

ابن شہاب کی یہ فوج ۱۶۰ھ میں "باربد" پہنچی۔ جو گجرات کا ایک مشہور علاقہ تھا اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد تبلیغ کا رستہ کھل گیا اور بہت سی سعید روحوں نے اسلام قبول کر لیا۔

ابھی یہ مجاہدین اسلام آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ بیک عفونت پیدا ہو گئی۔ جس سے ایک بزرگوں نے نوش فرمایا۔ ان میں اسلام کا سب سے پہلا مصنف بھی شامل تھا۔

اس طرح سرزمین گجرات کو ایک مرتبہ پھر یہ حاصل ہوئی کہ ربیع ابن صبیح جیسی برگزیدہ شخصیت اس ابدی نیند سو رہی ہے۔

غرضیکہ صحابہ کرام نے اسلام کی جو شمع سرزمین روشن کی تھی اس کی ضیا باریاں چند ہی صدیوں میں کشمیر بلوچستان کو منور کرنے لگیں۔ اور اگر غور سے دیکھئے تو مسلمان جو ہندوستان میں دکھائی دے رہے ہیں ہستیوں کے جذبہ ایثار و قربانی کا نتیجہ ہیں جنہوں نے محض اس کے رسول کی خاطر اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ کر و تکالیف برداشت کیں اور اعلاء کلمۃ اللہ کے اہم ترین کو ادا کیا۔

بقیہ "ختم نبوۃ"

کے منصب کے ساتھ ساتھ اس شخصیت کو کتاب جدید بھی عطا کی ہو تو اس کو "رسول" کہتے ہیں۔ چنانچہ پر قرآن حکیم نے اسی فرق و امتیاز کو معجزانہ اسلوب ظاہر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں تک گزشتہ انبیاء فہرست کا تعلق ہے اس فہرست میں آپ کا منصب ہی نہیں بلکہ "رسول" ہے اور خود قرآن اس کے لیے شہادت ہے اور جبکہ وہ پیغام الٰہی کے سلسلہ میں آخری پیغام اس جگہ یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ وہ صرف مصطلح رسول آخر نہیں ہیں بلکہ سرتاسر سلسلۂ نبوت کے لیے آخر ظاہر ہو جائے کہ جب وہ خاتم الانبیاء ہیں تو خاتم اولیٰ و اتم ہیں کیونکہ جب عام ہی کا وجود مقصود ہے تو وجود کس طرح کتم عدم سے ظاہر ہو سکتا ہے تو خاتم اور اسی نمایاں حقیقت کو خود ذات اقدس صلی اللہ نے ایک طویل صحیح حدیث میں برہان قاطع کے طور ہے "لا نبی بعدی" میرے بعد اب کسی نبی کی بعثت ان الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلا رسول ولا نبی بلاشبہ رسالت اور نبوت دونوں ختم ہو گئے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی"۔ ختم بی الانبیاء الصلوۃ والسلام" مجھ پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سلسلہ کا خاتمہ ہو گیا۔" انا العاقب الذی لیس "میرا نام عاقب[1] ہے جس کے بعد نبی کی بعثت نہیں "ختم بی النبیون"۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم

[1] عاقب: انجام کو پہنچانے والا
[2] مسند احمد، ترمذی، مسلم، بخاری وغیرہا۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

11
41

قصرِ نبوّت کی تکمیل

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مطلب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْ

نے کہ میری اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے جس کی عمارت خوبصورت بنائی گئی ہو، مگر ایک اینٹ

ضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا

کی جگہ اس میں خالی ہو، لوگ اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کے خوبصورت ہونے پر تعجب کرتے ہیں، مگر

مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ

ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ سو میں وہ مبارک اینٹ ہوں جس نے اس جگہ کو پُر کیا۔ مکمل ہوگیا میری

الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا

ذات پر نبوّت کا محل اور ختم ہوگیا میرے ساتھ رسولوں کا سلسلہ۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نبوّت کی آخری اینٹ

خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ہوں اور میں ہی ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ

مطلب:۔ اگر میرے بعد نبوّت کا سلسلہ جاری ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عنہ نبی ہوتے

(ترمذی، مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ)

Scanned with CamScanner

خواتین کیلئے

ضروری مسائل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ حضرت ام سلمہؓ اور میمونہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتومؓ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ نابینا ہیں، ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں کی آنکھیں نہیں کہ اسے نہیں دیکھتیں (امام احمد، ترمذی، ابوداؤد)

اس دور میں چونکہ بے حیائی اور بے پردگی عام ہے مستورات جو کبھی گھر کی زینت تھیں، آج وہ محفلوں کی زینت اور بازاروں کی رونق بنی ہوئی ہیں مستورات انہیں کو کہا جاسکتا ہے جو خود کو غیر محرموں اور اجنبیوں سے چھپاتی ہوں۔ آج تو یہ تفریق ہی ختم ہوگئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قیامت تک کے لئے تمام امت محمدیہ کی ماں ہیں۔ جب ان کو بھی پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے تو عام عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نابینا سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے تو بینا سے پردہ کرنے کا حکم تو بدرجہ اولیٰ ہے۔

ستر کے مسائل

پردہ اور ستر میں بھی فرق ہے۔ پردہ اس کو کہتے ہیں کہ عورت کسی ایسے مرد کے سامنے نہ آئے جس سے اس کا نکاح جائز ہے۔ ستر یہ ہے کہ جس کے سامنے جس قدر بدن چھپانا فرض ہے اس کو چھپائے۔ پردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر بھی فرض تھا، واضح رہے کہ شرفاء نے پردہ کا سختی سے حکم دیا ہے اور تمام عورتوں پر پردہ ضروری قرار دے دیا تھا۔ لیکن اب حالات ایسے بگڑے ہیں کہ نہ پردہ رہا نہ ستر۔ بعض عورتوں کا تو لباس ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے سوا کسی کے سامنے جانے کے قابل نہیں ہوتیں۔ اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ پردہ کی اور ستر ڈھانپنے کی سختی سے پابندی کریں۔ ستر کے ضروری مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ستر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر دیکھنے والے پر اور ستر دکھلانے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

مسئلہ: عورت پر فرض ہے کہ ایسے تمام مردوں سے جن سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے اپنے تمام بدن کو چھپائے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ اگرچہ چہرہ ان اعضا میں داخل نہیں جن کا چھپانا ضروری ہے، تاہم جوان عورتوں کو مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے کیونکہ اس کے چہرہ کھولنے سے فتنہ کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: جس عضو کا چھپانا فرض ہے اگر وہ عضو بدن سے الگ ہوجائے تب بھی اس کا دیکھنا جائز نہیں۔ بس عورتوں کو چاہیئے کہ کنگھی کرنے کے بعد جو بال الگ ہوجائیں اور ٹوٹ جائیں ان کو ایسی جگہ چھپائیں جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔

مسئلہ: عورت کا فرض ہے کہ وہ محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ نیز ناف سے گھٹنوں تک کا بدن چھپا کے رکھے۔ اور محارم سے وہ لوگ مراد ہیں جن سے عورت کا نکاح کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ جیسے باپ، بھائی، بیٹا اور داماد وغیرہ، بہنوئی، خالو، پھوپھا نیز بھانجی یا بھتیجی کی موجودگی میں تو اس کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے ان رشتہ داروں پر اجنبی کا اطلاق ہوگا۔ ان رشتہ داروں سے پردہ کے وہی احکام ہیں جو اجنبیوں سے پردہ کے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں اکثر عورتوں کا لباس ایسا ہے کہ سارا سر یا سر کا کچھ حصہ اور باہیں ساری کھلی رہتی ہیں۔ ایسے لباس میں محارم کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں آنا چاہیئے بلکہ ایسے لباس میں عورتوں کو چچا، ماموں کے بیٹے اور دیور یا جیٹھ کے سامنے بھی نہیں آنا چاہیئے جو لباس ایسا ہو جس سے پیٹ اور پیٹھ بھی کھلی ہو تو اس میں محارم کے سامنے بھی نہیں آنا چاہیئے۔

بچوں کیلئے

علماء کی حق گوئی کے واقعات

(احمد سعید کٹہ خیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

پیارے بچو!

آج کی مجلس میں ہم تمہارے سامنے علماء سلف کی حق گوئی کے چند واقعات پیش کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے اسلاف نے کس طرح ظالم اور جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کیا اور پھر حق کے لئے کس طرح انہوں نے قربانیاں پیش کیں۔

● ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے حجاج کو خطبہ پڑھتے دیکھا تو غضب آلود ہوکر برملا فرمانے لگے۔ خدا کا دشمن! خدا کی حرام کی ہوئی باتوں کو تو نے حلال کردیا۔ خدا کے گھر کو خراب کیا اور خدا کے دوستوں کو قتل کیا۔ حجاج نے اپنی نسبت یہ سخت کلمات سن کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کسی نے کہا۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ اتنا سن کر وہ سفاک آپ کی طرف مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ بڑے میاں اب تم سٹھیا گئے ہو اور تمہارے حواس بجا نہیں رہے منبر سے اتنا تو دل میں بخار بھرا ہوا تھا۔ اپنے ایک ملازم کو اشارہ کیا اور اس نے ایک زہر میں بجھا ہوا حربہ حضرت ابن عمرؓ کے پاؤں پر مار دیا۔ اس ہتھیار کی سمیت آپ کی وفات کا باعث ہوئی۔ جب بیمار ہوئے تو حجاج عیادت کے لئے آیا۔ مگر حضرت عبداللہؓ نے نہ اس کے سلام کا جواب دیا اور نہ ہی اس سے کلام کیا۔

● ابن السائبؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز سعید بن مسیبؒ اور میں دونوں بازار میں بیٹھے تھے کہ خلیفہ دمشق کا برید (نامہ بر) وہاں سے گذرا۔ ابن المسیبؒ نے اس سے پوچھا کہ تم بنی مروان کے برید ہو؟ برید نے کہا۔ جی ہاں۔

ابن المسیب نے پوچھا۔ تم نے اس کو کس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ آدمیوں کو بھوکا مارتے ہیں اور کتوں کا پیٹ بھرتے ہیں۔ برید یہ سن کر بگڑ گیا اور آنکھیں نکال کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ ابن المسیب کہتے ہیں کہ میں دہشت زدہ ہوکر کھڑا ہوگیا کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ برید دیر تک تیور بدلے کھڑا رہا، مگر کچھ سوچ کر چلا گیا۔ جب وہ جا لیا تو میں نے کہا۔ ابن المسیب خدا تم کو نیکی دے۔ تم کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو۔ انہوں نے فرمایا بیہودہ چپ رہ جب تک میں حق پہ قائم ہوں تو اللہ! خدا مجھ کو دشمنوں کے قبضہ میں نہ دے گا۔

ایک دفعہ تیس ہزار درہم دولت مذکور کی طرف سے ان کی خدمت پیش کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو نہ کسی حاکم کی پرواہ ہے اور نہ کسی کے مال و دولت کی۔ میں خدا کے سامنے جاؤنگا اور وہ میرا اور ان کا انصاف کرے گا۔ انہی حق گوئیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ خلیفہ عبدالملک نے جاڑے کے موسم میں ان کو پٹوا کر سرد پانی ڈلوایا اور سر بازار ان کو پچاس درے لگوائے۔

● امام یزید بن حبیب تابعی ایک دفعہ علیل تھے، ابن سہیل والیٔ مصر ان کی عیادت کو آیا۔ اثنائے کلام میں اس نے پوچھا۔ کہ جس کپڑے پہ مچھر کا خون لگا ہو، اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟ امام نے یہ سن کر غصے سے منہ پھیر لیا اور کچھ نہیں کہا۔ جب امیر نے چلنے کا قصد کیا تو اس کو نظر بھر کر دیکھا اور کہا کہ تو روزانہ تو خدا کے بندوں کا خون بہاتا ہے اور مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھنے آیا ہے؟

● ایک دن کا ذکر ہے کہ خلیفہ منصور کے چہرے پر مکھی بیٹھی، اس نے اڑادی، مکھی حسب عادت پھر آن بیٹھی۔ خلیفہ نے پھر اڑادی۔ غرض کئی دفعہ یہی اتفاق ہوا۔ آخر خلیفہ نے جھلا کر ابن سلیمان مشیر مفسر سے پوچھا کہ مکھی پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت تھی؟ اس عالم ربانی نے فرمایا کہ متکبروں کا غرور توڑنے کے لئے پیدا کی۔

● امیر سلیمان بن علی نے اہواز سے ایک قاصد امام ادب خلیل بصری کے پاس بھیجا اور ان کو امیرزادے کی تعلیم کے لئے طلب کیا۔ ایلچی کی خبر پاکر وہ ادیب بے مثل باہر آیا۔ خشک روٹی کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں تھا۔ وہ ٹکڑا قاصد کو دیا اور کہا کہ امیر سے پاس تو یہی ماحضر ہے۔ اور جب تک یہ موجود ہے خلیل کو سلیمان کی پرواہ نہیں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جریدہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
مدیر پرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

مرتب و انچارج ——— محمد حنیف سہارنپوری

جلد ۱۱ | جمعہ یکم شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۱

سیاست عالم اور دنیائے عرب

(۲)

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

اس سے قبل ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں ہم نے کہا تھا کہ اب دنیائے عرب کے حالات رو بہ ترقی اور دل خوش کن ہیں۔ چنانچہ ۱۹ر اکتوبر کے روزناموں میں یہ خبر سب نے پڑھ لی ہوگی کہ یہود کے مقابلہ میں عربوں نے متحدہ فوجی کمان بنالی ہے۔ جس میں عراق شام، اردن اور مصر شامل ہیں۔ ان کی فوجوں کی متحدہ کمان کے کمانڈر متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) کے جنرل حسن علی صاحب مقرر ہو چکے ہیں۔ یہ جنرل طلعت حسن علی پہلے یمن میں مصری افواج کے کمانڈر رہ چکے ہیں۔

گذشتہ عرب یہود جنگ کے بعد اس فوجی اتحاد کا پہلا موقعہ ہے۔ اس سے سارے اہل اسلام خوش ہوں گے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اس اتحاد میں سعودی عرب سوڈان، لبنان اور الجزائر شامل نہیں ہیں۔ یہ سب باتیں عربوں کی سیاست سے تعلق رکھتی ہیں اور بحمداللہ تعالیٰ اس وقت وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں۔ وہ باہمی مشاورت سے اور عالمی سیاسیات کے پیش نظر کر رہے ہیں۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ پہلے بہت سے عرب ممالک کو اغیار اور دشمنانِ اسلام نے آپس میں ایک دوسرے سے بدگمان کر رکھا تھا۔ شام، عراق، الجزائر اور مصر وغیرہ میں بادشاہت کی جگہ جمہوری نظام قائم ہونے اور مغربی استعمار کے جوئے کو کندھوں سے اتار پھینکنے کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کو خدشہ تھا کہ باقی عرب ممالک میں اگر یہی حالت ہوگئی تو مشرق وسطیٰ سے ہم بالکل بے دخل ہو جائیں گے۔

چنانچہ انہوں نے ان ترقی یافتہ جمہوری عرب ممالک کے خلاف دوسرے عرب ممالک کو اکسانا اور ان سے ڈرانا شروع کر دیا۔ کہ یہ ممالک اور خاص کر مصر کا صدر ناصر سعودی عرب لیبیا اور اردن کی بادشاہت اور ملوکیت کو بھی ختم کرنے اور ان کے خلاف سازشیں کرنے والا ہے۔ ان سلطانوں کے لئے یہ ہوا کیا کم تھا کہ اتنے میں یمن کے اندر فوجی انقلاب ہوگیا۔ اور اس انقلاب کی پشت پر صدر ناصر کی طاقت تھی۔ چنانچہ یمن میں مختلف روایات کی روشنی میں تیس ہزار یا پچاس ہزار یا ستر ہزار مصری فوج عرصہ تک مقیم رہی یہ فوجی انقلاب اس وقت آیا۔ جبکہ امام یمن... امریکہ کی سیر کر رہے تھے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو سلاطین لندن اور نیویارک کے رسیا ہوں وہ سامراجی ہتھکنڈوں سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ انگریزوں نے عدن پر قبضہ جما کر بلکہ اس کے ساتھ دوسرے چھوٹے چھوٹے جزیرے اور ان کے سلطانوں نیز حضرموت کو ملا کر ایک مضبوط حکومت بنا رکھی تھی۔ صدر ناصر کا اعلان تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم عدن سے انگریز کا بوریہ بستر نکال پھینکیں گے۔ چنانچہ عدن میں تحریک آزادی چل رہی تھی اور حریت پسند عرب گولیاں کھاتے اور جانوں پر کھیلتے ہوئے برٹش سامراج کا جنازہ نکالنے میں مصروف تھے۔ اور یمن کے سلطان سے مطمئن ہو کر سنگینوں کی نوک سے عربوں کے سینے چھید رہے تھے۔ اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ عدن پر انگریزوں کا قبضہ عرب ممالک کے سینے پر مونگ دلنے کے مترادف تھا۔ پھر امام یمن کے ساتھ امیر فیصل کی ہمدردیاں بھی شامل تھیں۔ اس کو بھی کھٹکا لگا ہوا تھا کہ اگر عدن ناصر کی امداد و حمایت سے آزاد ہو گیا، تو ہماری بادشاہت پر کہیں صدر ناصر ہاتھ نہ ڈال دے۔ بلکہ اسی قسم کا ہوا اس کے دل میں دشمنانِ اسلام نے بٹھا رکھا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ جب یمن میں فوجی انقلاب ہوا اور امام بدر تے آ کر یمن کے پہاڑوں میں چھپ کر پہاڑی یمنی قبائل کو ساتھ لے کر انقلابی یمن سے مقابلہ شروع کیا، تو مصر نے عرصہ تک اپنے خرچہ پر بھاری تعداد میں وہاں فوج رکھ کر ان شاہ پسندوں کا مقابلہ کیا۔ دوسری طرف سامراج پرستوں اور مودودیوں نے امیر فیصل کی آڑ میں صدر ناصر کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا کہ ناصر ہزاروں عربوں کو خانہ جنگی کے ذریعہ ضائع کرا رہا ہے، اگر شاہ فیصل امام بدر کی امداد نہ کرتا اور انقلابی آزاد یمن میں امن و امان قائم ہوتا، تو مصر کی اتنی بڑی تعداد کی فوج اپنے ملک کے دفاع اور یہود کے مقابلہ کے لئے فارغ ہوتی۔ مگر دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیاں کامیاب رہیں۔ عرب یہود جنگ بند ہوئی۔ اور تمام عرب ممالک نے محسوس کیا کہ سعودی حکومت اور مصری حکومت میں سمجھوتہ (اور یمن کی خانہ جنگی ختم ہونی چاہیئے۔ چنانچہ خرطوم (سوڈان) کانفرنس کے فیصلہ پر عمل کرتے ہوئے صدر ناصر اپنی فوج یمن سے نکال لایا۔ شاہ پسندوں نے موقعہ پا کر یمن کے دارالخلافہ صنعا پر زبردست حملہ کیا۔

مگر جب منہ کی کھائی تو توبہ نصوحا پڑھی۔ اس وقت سے اب تک پھر لام نہیں لیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ عدن بھی آزاد ہو گیا۔ انگریز نے اسی لئے مصری فوج مقیم یمن کے خلاف پروپیگنڈا کرایا اور اسی لئے یہودیوں کی پیٹھ ٹھونکی کہ کسی طرح صدر ناصر کا اقتدار ضائع ہو، تو حریت پسندوں کی وجہ سے عدن سے فوجیں نکال لے جانے کا جو اعلان کیا ہے اس کو منسوخ کر کے پھر عربوں کو غلام بنانے کی کوشش کریں گے۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ انگریزوں نے مصر کی عارضی شکست کے بعد فوراً اعلان تو کر دیا کہ اب ہم فوجیں نہ نکالیں گے۔ مگر تمام عرب باشندے گولی کھاتے ہوئے شیر کی طرح تھے۔ جونہی انگریزوں نے یہ اعلان کیا۔ عدن کی ڈوڈی حکومت کی فوج بھی حریت پسندوں سے مل گئی اور انگریزوں کو مقررہ وقت سے پہلے فوجوں کو نکالنا پڑا۔ اب عدن آزاد ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ملک نورالٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا!

(محمد فاروق پٹیل انڈیا العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

اہل مغرب جو اسلام پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات عائد کرتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک الزام یہ بھی ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ یعنی وہ اسلام کو فروغ پانے کا ذریعہ تلوار قرار دیتے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں اس سوال کا جواب دوں، بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسلام کے معنی اور مفہوم پر غور کرلیں جس کے بعد جواب کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی لفظ اسلام "سلام" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب امن و سلامتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:۔ (ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمکم المسلمین من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم و تکونوا شھدا علی الناس۔ اس دین کی اصل و حقیقت تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے سر نیاز خم کردینا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے (بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون) بلکہ اسلام نے ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام کا حکم دیا ہے۔ وہ سراپا امن و سلامتی کی دعا ہے اسی طرح نماز کے بعد سلام پھیرنے کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ اور آگے بڑھیے۔ قرآن مجید کا نزول ہی ایسی رات میں ہوا ہے جس کا پورا حصہ امن و سلامتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شاہد ہے (سلام ھی حتی مطلع الفجر) بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر جنت کا تصور کیجئے۔ جبکہ ملائکہ مؤمنین صالحین کے پاس جائیں گے تو کہیں گے (سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار) بہرحال ابتدا سے لے کر انتہا تک دنیا سے لے کر آخرت تک کا جائزہ لیجئے تو آپ کو اسلام میں ہر جگہ امن ہی امن نظر آئے گا۔ جس دین کے پیغمبر کو ذات ایزدی نے (وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین) فرمایا ہو، اور جس دین کو ذات اقدس نے سراپا رحمت بتا کر نازل فرمایا ہو۔ نیز جس کی شہادت تاریخی واقعات ہی نہیں بلکہ قرآن و احادیث دیتے ہوں۔ پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ یہ کہا جائے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بے خبر یا تعصب کے دریا میں غرق یا جس کے دل پر ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ کی مہر لگ چکی ہو۔

ہر شخص جانتا ہے کہ تاریکی جتنی شدید ہوتی ہے اسی لحاظ سے روشنی میں تیزی بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جب یہ مسلم ہے کہ تاریکی کی کثافتوں میں روشنی زیادہ خوبی سے اپنا جوہر آشکارا کرتی ہے تو اسی قانون کے مطابق جب دنیا میں فساد و طغیانی کا ہر طرف سیلاب امنڈنے لگتا ہے تو نور ہدایت اس ظلمت کدہ میں زیادہ تیزی اور سرعت سے پھیلنے اور تاریکی کو چھانٹنے لگتا ہے۔ قرن اول میں اسلام نے اپنی طاقت و قوت پورے عالم کے سامنے واضح کردی تھی کہ کس طرح وہ پیاسی دنیا کے لئے آب زلال مردہ زمین کے لئے ابر باراں اور سسکتی ہوئی انسانیت کے لئے پیام حیات کا حامل ہے۔ جب روم و ایران کی سلطنتیں تمام تر حیوانیت کے پھندے میں پھنس کر ہوائے نفس کی تکمیل کو زندگی کا واحد مقصد سمجھ بیٹھی تھیں اور رعایا پر طرح طرح کے مظالم امرائے شہر اور رؤسا قبائل کی طرف سے ڈھائے جارہے تھے تو پوری دنیا اس وقت ایک پیام رحمت اور ایک قانون مساوات کی منتظر تھی۔ جو استبداد و ظلم کے نوگر بادشاہوں اور بوریا نشین فقیروں کو ایک مقام پر لاکر کھڑا کردے اور دنیا کے امن و امان کو صحیح معنوں میں اجاگر کردے۔ اس لئے اسلام کا سیل رواں جب روم و ایران کی سلطنتوں سے ٹکرایا تو عامۃ الناس اس کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار اور اس کی آمد پر چشم براہ منتظر تھے۔ اور باوجود نفس پرست امراء و رؤسا کی رکاوٹوں کے اس پیام رحمت نے قلوب میں اپنے لئے مقام پیدا کرہی لیا چنانچہ اس موقعہ پر ایک امریکی مصنف لکھتا ہے:۔

"روم کی یہ تمام تو ہیں اسلامی فتح کے وقت تک اپنے بادشاہوں کے ظلم سے جو رچکی تھیں۔ انہوں نے پوری رضامندی اور خوشی کے ساتھ فاتحین اسلام کو خوش آمدید کہا، اور ان کی اطاعت کرلی۔ اور ابھی تھوڑی ہی مدت گذری تھی کہ سواد اعظم نے فوج در فوج دین محمدی کے سایہ میں پناہ لے لی۔"

ذرا غور کا مقام ہے۔ یہ کون سی قوت تھی جس کی وجہ سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ کیا یہ تلوار کی طاقت تھی؟ ہرگز نہیں۔ یہ ان کے عالی اخلاق و کردار کی قوت تھی جس نے عقلوں کو حیران و پریشان کر دیا تھا

میرے دعوے کی ایک سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جو زور والے تھے ان کا زور توڑنے کے لئے، جو گھمنڈ والے تھے ان کو نیچا دکھانے کے لئے، جو حکمت اور حکومت والے تھے۔ ان پر عبدیت کی شکستگی پیدا کرنے کے لئے اور سب سے بڑھکر اپنا بے مثالی نمونہ دکھانے کے لئے انتخاب اس کا کیا جاتا ہے جو نہ زور رکھتا ہے نہ زر۔ نہ اس کے جلو میں سوار اور پیادے اور نہ اس کی بغل میں علوم و فنون کی پوتھیاں، ایک بے یار و مددگار یتیم بچہ عرب کی سرزمین پر نمودار ہوتا ہے اور اسے حکم ملتا ہے کہ اپنے خاندان اور اپنے قبیلہ ہی کی نہیں، سارے ملک کی بھی نہیں بلکہ سارے عالم کی اصلاح پر کمربستہ ہوجائے۔ عقلیں حیران، دماغ متحیر، جنہیں اپنی تہذیب و شائستگی پر ناز تھا۔ انہوں نے تھپتھے لگائے۔ جنہیں خطابت و سحر بیانی کا دعویٰ تھا انہوں نے تالیاں بجائیں۔ جنہیں آج کل کی برہنہ تصویروں اور برہنہ صورتوں کی طرح اپنی برہنہ شاعری پر فخر تھا انہوں نے آوازے کسے۔ مقابلہ زور و ضعف کے درمیان تھا۔ جسے آج دنیا زور و قوت سے تعبیر کرتی ہے اور جسے دنیا ضعف و ناتوانی کہہ کر پکارتی ہے۔ ایک طرف سامان کی فراوانی اور دوسری طرف بے سروسامانی۔ ادھر معابد سے اور سازشیں ادھر تنہائی کی عبادتیں۔ یہاں ریاست و سرداری، وہاں فاقہ و ناداری۔ اس طرف جاہ و تجمل، اس طرف فقر و توکل، ایک طرف تلوار و سنان تو دوسری طرف اخلاق و کردار۔ بہرحال مقابلہ کا انجام بھی ہونا چاہیئے تھا، یعنی حق کو فتح اور باطل کو شکست۔

تاریخ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک زمانہ وہ بھی تھا، جب مسلمانوں کی قلیل تعداد کے باوجود بھی غیر اسلامی طاقتیں اسلام سے کانپا کرتی تھیں۔ صرف ۳۱۳ مسلمانوں نے بے سروسامانی کی حالت میں کفار کے ایک عظیم لشکر کو شکست دی تھی۔ ذرا سوچئے تو مسلمانوں کو یہ قوت و طاقت کہاں سے ملی تھی۔ ان کے اندر بہادری کا وہ جوہر کہاں سے پیدا ہوا تھا؟ جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ بھی خاموش نظر آتی ہے مسلمانوں کی تعداد قلیل ہونے کے باوجود بھی کون سا وہ حسن جاذب تھا کہ کفار ان عرب ہی نہیں بلکہ شام و فارس تک کے باشندے بھی اسلام کی طرف کھنچنے لگے تھے۔ اور ہجرت کرنے کے بعد لوگ جوق در جوق مشرف باسلام ہونے لگے۔ اگر کبھی آپ نے سوچا ہوگا کہ مسلمانوں کے اندر کون سا وہ وصف تھا کہ غیر مسلم تو ہیں بھی مسلمانوں کے اندر غلامی کی زندگی بسر کرنے میں فخر محسوس کیا کرتی تھیں تو آپ کے ضمیر نے فوراً یہ جواب دیا ہوگا کہ وہ تلوار کی طاقت نہیں بلکہ وہ اخلاق کی قوت تھی، جس نے دنیا کے تمام انسانوں کو مسحور کردیا۔ دنیا کے اندر مسلمانوں کی یہ کثیر تعداد کیا تلوار کی قوت کا نتیجہ ہے، ہرگز نہیں، یہ اس اخلاق حسنہ کا نتیجہ ہے جو پیروان اسلام کا طرۂ امتیاز رہے۔ اگر تلوار میں یہ قوت ہوتی تو کبھی قیصر و کسریٰ کی حکومتیں جس کی مثال اس زمانہ میں روس و امریکہ کی تھی اپنے مذہب کو ایک عالمگیر مذہب بنالیتیں۔ لیکن ان کے باوجود اس بحر بیکراں کی لہریں دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا میں پھیل گئیں۔ اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے عظیم تر طاقتیں آگے بڑھیں اور اس کی قوتوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں اور امن و سلامتی کے اس سیلاب نے دنیا کے اکثر لوگوں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ لیکن افسوس آج اس عظیم سمندر کی موجوں میں تلاطم نہ رہا۔ اس کی لہریں ساکن ہوگئیں، اور اس کا مدوجزر باقی نہ رہا۔ اور اس کی مثال علامہ اقبال مرحوم کے اس مصرعہ جیسی ہوگئی

؎ تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویر آب

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ایک اہم انٹرویو (نمبر ۲)

جمال عبدالناصر اور مصر کیخلاف اتہامات کی حقیقت

(از محترم قاضی مجیب الرحمٰن صاحب)

اور اپنی زندگی کو قرآن پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں گذارنے کی کوشش کرے۔ گویا مسلمان وہ شخص ہے کہ جو کلمہ طیبہ کا اقرار کرکے دائرہ ایمان میں داخل ہو کر اور ارکان اسلام اور احکام قرآن و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی خداوندی یقین کرکے جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ پر نازل کی گئی ہے کے مطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرے

(۲) کمیونسٹ وہ ہے کہ لینن مارکسیت اور سوشلزم کے نظام حیات کو قبول کر چکا ہو۔ جو

(۱) انفرادی ملکیت اور اس کے تمام مصادر کو لغو اور باطل قرار دیتا ہو۔ جو

(۲) دین کو افیون اور نشہ گاہ راد سے کی مثال قرار دیتا ہو اور اسے دین سے دشمنی ہو۔

(۳) تمام اخلاقی قدروں کو اور ان کے موازین اور مقائیس کو جن کے ذریعہ سے حلال و حرام اور فضائل و رذائل فی ذاتہ کی پہچان ہوتی ہے کو بے بنیاد اور غیر ضروری سمجھتا ہو۔

(۴) صرف مزدور طبقہ کو اصلح للبقا سمجھتا ہو اور معاشرہ کے باقی افراد کو پرکاہ کی حیثیت نہ دیتا ہو۔

(۵) جو سرمایہ دارانہ اور مالی نظام کو بتانے کے لئے جبر و تشدد (دروغ) سے کام لیتا ہو۔

(۳) اشتراکی وہ ہے کہ جو خود نسٹیٹ مارکسیت کا قائل ہو۔ جس کا خاصہ یہ ہے کہ وہ سرمایہ دارانہ نظام حیات سے کشمکش میں صنع اور تھائیسس سلبی (باہمی مصالحت) کے اصولوں پر کاربند ہوتا ہے۔ اخلاقی قوانین و اقدار کو مصلحت وقت کے تابع بنا دیتا ہے۔ دین اور مذہب کو غیر ضروری لیکن قابل برداشت یقین کرتا ہے۔ درحقیقت یہ دونوں یعنی کمیونزم (سوشلزم) اور اشتراکیت (کیپٹلزم) رائس مالیت (سرمایہ دارانہ نظام حیات) کے خلاف ردعمل کے مظہر ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کمیونزم میں جبر و تشدد اور تطرف (انتہا پسندی) ہے اور اشتراکیت میں اعتدال اور نرمی ہے۔ ورنہ اغراض و مقاصد میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہیں۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب عرض کرتا ہوں کہ:۔

جمال عبدالناصر ان تعریفوں کی روشنی میں ایک سچا مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ وہ نہ تو کمیونسٹ ہے اور نہ اصطلاحی معنوں میں اشتراکی کیونکہ

(۱) وہ نحو وحفیف الشیوعیۃ نامی کتاب کے مقدمہ صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ "کل ما بیننا وبین الشیوعیۃ فی مذھب! نحکمہ او فی مذھب الحیاۃ ان الشیوعیۃ دین ... ودیننا دین! ولسنا تارکین دیننا من اجل دین الشیوعیۃ"

گویا کہ جناب عبدالناصر نے اس بات کا صاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ وہ کمیونزم سے جس نے بعض ایشیائی ملکوں میں غیر سماوی دین کی شکل و صورت اختیار کر رکھی ہے بیزار ہیں۔ اس لئے کہ اس کا دین سماوی اسلام اپنی روح اور شیوعیت سے مختلف ہے اور وہ اپنے دین سماوی کو شیوعیت کے لئے چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں

(۲) جمال عبدالناصر کی اسلام دوستی اور صحیح الاعتقادی کے ثبوت کے لئے اس پیغام کے بعض اقتباسات نقل کرتا ہوں۔ جو جمال عبدالناصر نے عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قوم کے نام دیا تھا۔ صدر ناصر نے قوم کے نام پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سعود اور محط ساعت ہماری آرزوؤں کو مہکاتی ہوئی آئی ہے۔ اس موقعہ پر جب ہم اپنے ماحول کا مطالعہ اور تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں کہ کن اسباب و وجوہ کی بنا پر رسولوں کی بعثت ہوئی۔ جن کے سرخیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرتبت تھے اور کن بے راہ رویوں کو دور کرنے کے لئے کتابیں نازل ہوئیں۔ جن میں سے کامل ترین کتاب قرآن پاک ہے تو ہمیں یہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ یہ کتاب ہمارے ماحول کی تاریکیوں کو دور کر سکتی ہے۔ اے کاش! بھٹکے ہوئے مسلمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر گہری نظر سے غور و فکر کرتے اور آپؐ کے احکام پر عمل پیرا ہو جاتے تو آج خود بھی ایک مبارک منزل پر نگاہ زن ہو جاتے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے دوسرے بھائی بھی۔ اور یقیناً فلاح و کامیابی ان کے قدم چومتی۔ آج کا انسان اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو دنیا میں امن و آشتی کا دور دورہ ہو۔۔۔۔

آج کے دن ہم سب ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے آپس میں عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کا رخ اس منزل کی طرف موڑ لیں گے جو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی ہے اور اس عہد پر مضبوطی سے قائم رہیں۔۔۔۔۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے کہ جس میں اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہو۔ خدا ہم سب کا ناصر و محافظ ہو"

یہ ہے جمال عبدالناصر جو اللہ تعالیٰ پر یقین رکھ کر اس کو اپنا ناصر اور محافظ سمجھتا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم المرتبت اور عظیم ترین انسان یقین کرتا ہے۔ جو قرآن پاک کو تمام آسمانی اور غیر آسمانی کتابوں میں کامل ترین کتاب ہدایت قرار دیتا ہے جو اپنی زندگی کا رخ انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں اس منزل کی طرف موڑنے کا عہد کرتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے امت کی ہدایت کے لئے متعین کر چکے تھے اور جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ وہ اس کو ان کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے کہ جن سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔

میں پوچھتا ہوں کہ کسی شخص کے مسلمان بننے کے لئے یہ سب کچھ کافی نہیں ہیں؟

(۳) جمال عبدالناصر اپنی انفرادی شخصی (گھریلو) اور اجتماعی معاشرتی زندگی میں اسلام کے شرعی اصولوں پر کاربند ہے۔ وہ نکاح، ازدواج، شادی بیاہ اور غم و خوشی کے تمام مراسم میں اسلامی طرز حیات کو قبول کر چکا ہے۔ وہ اپنی شخصی زندگی میں ایک صحیح مسلمان کی طرح کلمہ شہادت پڑھ کر ارکان اسلام کا پابند ہے۔ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کے زریں اصولوں کو نہ صرف یہ کہ مانتا ہے بلکہ خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔

میں نے خود صدر ناصر کے ساتھ کئی نمازوں میں شریک ہو کر بارگاہ الٰہی میں خشوع و خضوع کے ساتھ سجدہ ریز دیکھا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ شخص جو مسجد میں باوضو ہو کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتا ہے۔ کیا وہ شخص جو روزہ کا اہتمام کرتا ہے اور خوف الٰہی سے بھوک و پیاس اور خواہشات نفسانی سے اپنے آپ کو روکتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

کیا وہ شخص جو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شاہی لباس کو اتار کر اور سامان زیب و زینت کو چھوڑ کر احرام کے لباس میں خانۂ کعبہ کا طواف کرتا ہے۔

کیا وہ شخص جو اپنی پرائیویٹ زندگی میں شراب و زنا اور دوسری لچریات سے پرہیز کرتا ہے اس کمیونسٹ کی طرح ہے جس کا دماغ خدا کے تصور سے خالی ہے جو زندگی میں اخلاقی قدروں سے بیزار اور اپنی معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں لادینی نظام زندگی کے تابع ہوتا ہے۔ جس کی زندگی میں حلال و حرام کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ افسوس ہے اس شخص پر کہ جو ان دونوں شخصوں میں فرق نہیں کرتا

(۴) جمہوریہ عربیہ متحدہ کے میثاق اور دستور کے مطابق ملک سربراہ لازماً مسلمان ہونا چاہیئے۔ اور یہ عجیب منطق ہے کہ مسلمانانِ عالم اسلامی تو جمال عبدالناصر کو بالاتفاق ایک مسلمان سربراہ سمجھتے ہیں۔ مگر بعض ناعاقبت اندیش جذباتی لوگ محض سیاسی اختلاف کی بنا پر مسلمانانِ عالم کی اس متفقہ قرارداد کو یکسر غلط قرار دیتے ہیں۔

اور جمال عبدالناصر کو اسی طرح لادین سمجھنے لگے ہیں جس طرح کو سیگن یا خروشیف کو سمجھتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ تکفیری اقدام ہے۔ حالانکہ کفر و ایمان اور حق و ضلال کی حقیقت شناسی کے لئے بعض صفات سے متصف ہونا پڑتا ہے۔

امام غزالیؒ نے "فیصلۃ التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ" نامی کتاب میں لکھا ہے:۔

وعلم ان حقیقۃ الکفر والایمان والحق والباطل لا تنجلی للقلوب المدنسۃ بطلب الجاہ والمال وانما تنکشف لقلوب طہرت من اوساخ الدنیا اولاً ثم صقلت بالریاضۃ الکاملۃ ثم نورت بتذکر اللہ ثالثاً، ثم زینت بملازمۃ حدود الشرع رابعاً حتی فامن علیہا نور مشکوٰۃ النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ترجمہ) جاننا چاہیے کہ کفر اور ایمان اور حق و باطل کی حقیقت ان دلوں پر واشگاف نہیں ہوتی جو جاہ و مال کی طلب سے غبار آلود ہوں بلکہ اس حقیقت کا انکشاف صرف ان دلوں کو ہوتا ہے۔ جو اولاً دنیاوی آلائشوں سے اور گندگی سے پاک ہوں۔ ثانیاً مکمل عبادت و ریاضت سے صیقل ہو چکے ہوں۔ ثالثاً عظمت الٰہی کی یاد سے منور ہو چکے ہوں۔ رابعاً تمام شرعی حدودوں کی پابندی سے مزین اور آراستہ ہو چکے ہوں۔ یہاں تک کہ مشکوٰۃ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی اور پرتو ان پر پڑے"۔

میں ان لوگوں سے جو ایک مسلمان کو کمیونسٹ یا کافر گردانتے ہیں امام غزالیؒ کی زبانی پوچھتا ہوں:۔

کیف تتجلی اسرار الملکوت لقوم اتخذوا الٰہہم ہواہ ومعبودہم سلاطینہم وقبلتہم وراہم وذمانیرہم وشریعتہم رعونتہم فہو الآء من ابن تتمیزہم ظلمۃ الکفر من ضیاء الایمان فہل بالاحکام الالٰہی وہم لم یفرغوا من کدرات الدنیا ہم ام بکمال علمی ولا بضاعۃ لہم فی العلم الی مسائل النجاسات العلمی الحسیۃ والمیاہ المخلوطۃ وغیر المخلوطۃ۔ ہیہات ہیہات ان ینالوا شیئاً من ذالک المطلب الذی لا ینال بالہوی فلا تنصح فیہم بغتۃ عمرک وقراء۔ قولہ تعالیٰ فعارض عن من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیاۃ الدنیا ذالک مبلغہم من العلم ان ربک ہو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وہو اعلم بمن اہتدیٰ ہ

(ترجمہ) ان لوگوں پر اسرار الملکوت کس طرح کھل سکتی ہیں جنہوں نے خواہشات نفسانی کو اپنا کر اور امراء وقت یعنی بادشاہوں کو اپنا معبود اور دراہم و دنانیر کو قبلہ و کعبہ اور رعونت و ہٹ دھرمی کو اپنی شریعت بنا دی ہے۔ پس ان لوگوں کو کیسے ایمان کی روشنی اور کفر کی تاریکی میں قوت تمیز حاصل ہو۔ کیا الہام الٰہی کے ذریعہ؟ اور حالت یہ ہے کہ وہ ابھی تک دنیا کی آلائشوں اور غلاظت سے فارغ نہیں ہوئے۔ یا ان کو یہ قوت تمیز کمال علمی کے ذریعہ حاصل ہو گئی حالانکہ ابھی تک وہ حسی نجاستوں مخلوط اور غیر مخلوط پانی کے مسئلوں کا علم بھی حاصل نہ کر سکے افسوس افسوس ان لوگوں پر کہ ان لوگوں کو وہ مطلوب چیز حاصل نہ ہو سکی۔ پس آپ اپنی عمر کی غرض و غایت ان میں نہ ڈھونڈو، بلکہ ان سے اعراض اور کنارہ کشی کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھیئے۔

یعنی ان لوگوں سے منہ موڑ لیجئے جو ہماری یاد سے پیٹھ پھیر چکے ہیں اور وہ سوائے دنیوی مادی زندگی کے اور کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتے یہی تو ان کی علمی پونجی ہے۔ آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے۔

تکفیر کے مسئلہ میں معقول رویہ امام غزالیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

امام غزالیؒ نے اپنی وصیت میں لکھا ہے:۔

ان تکفر لسانک عن اہل القبلۃ مادام القائلین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر منافقین لہا۔

یعنی اہل قبلہ کے حق میں اپنی زبان کو تکفیری فتووں سے بند رکھئے۔ جب تک کہ وہ کلمہ طیبہ کا اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:۔

لا تکفیر فی الفروع الا فی مسئلۃ واحدۃ وہی ان ینکر حکما ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتواتر القاطع واجمعت علیہ الامۃ بسائر طوائفہا کانکار وجوب صلوٰۃ الخمس او صوم رمضان الخ

(۵) سیاسی اصطلاح کا لحاظ رکھتے ہوئے جمال عبدالناصر کمیونسٹ یا اشتراکی کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود جمال عبدالناصر نے کمیونسٹ پارٹی یا سوشلسٹ پارٹی کو متحدہ عرب جمہوریہ میں خلاف قانون قرار دیا ہے۔ ہاں وہ اشتراکیت العربیہ کا علمبردار ہے۔

اشتراکیت العربیہ کیا ہے؟ اس کا جواب اخوان المسلمین کے ہمدرد مصر کے سابق وزیر اوقاف و شیون الازہر اور وقف کے معتمد اسلامی مفکر ڈاکٹر محمد البہی نے دار الاسلام و نظم الحکم المعاصرۃ میں یوں دیا ہے۔

(ھی) (۱) ملکیۃ عامۃ فی مصادر الانتاج الرئیسیۃ منعا للتدلیس وحرصاً علی عدالۃ توزیع النفع

(۲) وملکیۃ خاصۃ لما عدا ہذہ المصادر ابقاء علی الحافز الفردی، سواء فی الاراضی الزراعیۃ او فی الملکیۃ العقاریۃ او التجارۃ او الحرف، والمہن الصناعیۃ

(۳) وایمان باللہ وبدینہ

(۴) ومساواۃ فی الاعتبار البشری، بین جمیع المواطنین، لا یفضل واحد الاخر الا بالعمل الصالح الکل

(۵) وایمان بعلاقۃ الاخوۃ والتعاون مع الشعوب النامیۃ الساعیۃ بدعاوتہ اوضاع مجتمعاتہا الاصیلۃ وتصفیۃ رواسب النظام الذی فرض علیہا، لانہ استتبع المذلۃ والفقر، والجہل والمرض لہا..... والتبخیۃ والتکدیس والافراط فی العبث والسخریۃ بالقیم الانسانیۃ لاصحابہا۔

(۶) الکفر بالمارکیتہ والنشوعیۃ وما تدعوا الیہ

(اشتراکیہ عربیہ (کے عناصر یہ ہیں)

(بہ نظام) (۱) پیداوار کے بڑے بڑے ذرائع وسائل و مصادر کو قومی ملکیت بنا کر ذخیرہ اندوزی کو روکتا ہے۔ اور نفع کی تقسیم عدل و انصاف پر کرتا ہے۔

(۲) ان بڑے وسائل پیداوار کے علاوہ انفرادی ملکیت کی اجازت دیتا ہے تاکہ قابل زراعت اراضی یا منقولہ جائداد و ملکیت یا تجارت یا صنعت و حرفت کے مختلف میدانوں میں افراد کا جذبۂ ترقی و مسابقت باقی رہے

(۳) اللہ تعالیٰ اور اس کے دین (اسلام) پر ایمان و یقین رکھتا ہے۔

(باقی آیندہ)

مفتوحہ اقوام کیساتھ

مسلمانوں کا حسنِ سلوک

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سکندر اعظم نے ایران کا چپہ چپہ جلا دیا تھا۔ ایرانی بابل کی فتح کے بعد وہاں خون کے دریا لاشوں کے ڈھیر اور بیشمار شہ علاقوں کے کھنڈر اپنی یادگار چھوڑ گئے تھے اور جب ٹیٹس کی فاتح فوج یروشلم میں داخل ہوئی تھی تو وہ انسانوں کا داخلہ نہ تھا بلکہ ایسے درندوں کا داخلہ تھا جو چیر پھاڑ کے علاوہ اور کچھ نہ جانتے تھے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان فاتحین کے متعلق مؤرخ اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ اُن کے دور میں کسی کے ساتھ معمولی سی بے انصافی بھی دانستہ طور پر نہیں ہوئی، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب ایک کاشتکار کی طرف سے یہ شکایت کی گئی کہ فوج سے اس کی کھیتی کو نقصان پہنچا ہے تو تحقیقات کے بعد بیت المال سے معاوضہ کے طور پر دس ہزار دینار دلائے گئے تھے۔

یروشلم حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا تھا اور اس مقدس شہر کی فتح کی تکمیل کے لئے خود امیر المومنین کو وہاں جانا پڑا تھا۔ چنانچہ اس فتح کے بعد حضرت عمرؓ کے دستخط سے اہلِ شہر کو جو امان نامہ دیا گیا تھا۔ اس کے الفاظ یہ تھے:۔

"یہ امان نامہ جو امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا والوں کو دیا ہے اس کے ذریعہ سے ایلیا والوں کی جان و مال، گرجوں، صلیبوں، بیماروں اور تندرستوں سب کو امان دی جاتی ہے ان کے گرجوں میں سکونت نہ کی جائے گی انہیں ڈھایا نہیں جائے گا۔ حتیٰ کہ ان کے احاطوں کو بھی نقصان نہ پہنچایا جائے گا۔ ان کی صلیبوں اور مال میں کمی نہ کی جائے گی، کسی کو ضرر نہ پہنچایا جائے گا۔ اور اپنے مذہبی اکان اداکرنے میں آزاد ہوں گے۔ کسی پر نہ مذہب کے معاملہ میں کوئی تشدد نہ کیا جائے گا۔"

اور یہ امان نامہ اس جملہ پر ختم ہوتا ہے:۔

"اس عہد نامہ میں جو کچھ درج ہے۔ اس پر خدا خدا کا رسولؐ، اس کے رسولؐ کے خلفاء اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔"

مسلمانوں کے چوتھے امیر حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں ایک یہودی نے زرہ کی ملکیت کے متعلق ان کے خلاف حاکم کی عدالت میں دعویٰ کیا تھا اور خود امیر المومنین جرابدی کے لئے عدالت میں گئے تھے۔ پھر اسی قدر نہیں قاضی نے مقدمہ کی سماعت کے بعد حضرت علیؓ کے خلاف فیصلہ صادر کیا تھا اور زرہ یہودی کو دلادی تھی۔ یہ تھا مسلمانوں کا کردار

مؤرخ گبن نے لکھا ہے کہ:۔

"مشرقی عیسائی صرف اس لئے مسلمانوں کی حکومت میں رہنا پسند کرتے تھے کہ وہاں انہیں کامل مذہبی آزادی حاصل تھی اس کے برعکس مغرب کے عیسائی حکمران یا تو انہیں رومن کیتھولک عیسائی بن جانے پر مجبور کرتے تھے یا پھر انہیں قتل کر دیتے تھے۔ اسی بنا پر عیسائیوں کی ہمیشہ یہ خواہش رہی تھی کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کی حکومت میں رہنے کے بجائے مسلمانوں کی سلطنت کے زیرِ سایہ زندگی گذاریں۔

عیسائیوں نے جب ۱۰۹۹ء میں بیت المقدس پر قبضہ جمایا تھا تو پورے بیت المقدس میں مسلمانوں کے خون کا دریا بہا دیا تھا۔ نہ عورتوں کو چھوڑا تھا اور نہ بچوں کو، لیکن جب ۹۰ سال کے بعد غازی صلاح الدین نے دوبارہ بیت المقدس کو فتح کیا تو اس نامور فاتح نے عام، اور جا بر عیسائیوں سے کوئی انتقام نہیں لیا بلکہ ایسی رواداری، اور نرمی کا سلوک کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔

اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کی مفتوح غیر مسلم اقوام کے ساتھ یہ رواداری تقریباً سب ہی مسلم حکمرانوں کی اسٹیٹ پالیسی رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی اسٹیٹ پالیسی قرآنی احکامات کے تحت مرتب کی گئی تھی اور قرآن نے مسلمانوں کو سختی کے ساتھ یہ ہدایت کی ہے کہ جو تو ہمیں بھی ان سے لڑیں اور صلح کرلیں انہیں وہی حقوق دیئے جائیں جو مسلمانوں کو دیئے جاتے ہیں۔

اُس نے دیکھا اُس نے فتح کرلیا

ایک دفعہ عتبہ بن ربیعہ (ابوسفیان کے خسر ہندہ جگر خوار کے باپ) نے سرداران قریش سے کہا، اگر آپ لوگ پسند کریں تو میں جا کر محمدؐ سے ملوں اور اسے سمجھانے کی کوشش کروں۔ یہ حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد روز بروز بڑھتے دیکھ کر اکابر قریش سخت پریشان ہو رہے تھے۔ لوگوں نے کہا، ابوالولید تم پر پورا اطمینان ہے ضرور جا کر اس سے بات کرو۔ وہ حضورؐ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا

"بھتیجے! ہم سے ہاں تم کو جو عزت حاصل تھی تم خود جانتے ہو اور نسب میں بھی تم ایک شریف ترین گھرانے کے فرد ہو۔ تم اپنی قوم پر یہ کیا مصیبت لے آئے ہو؟ تم نے جماعت میں تفرقہ ڈال دیا۔ ساری قوم کو بیوقوف ٹھہرایا۔ اس کے دین اور اس کے معبودوں کی برائی کی۔ باپ دادا جو مر چکے ہیں ان سب کو تم نے گمراہ اور کافر بنایا بھتیجے! اگر ان باتوں سے تمہارا مقصد دنیا میں اپنی بڑائی قائم کرنا ہے تو آؤ ہم سب مل کر تم کو اتنا روپیہ دیئے دیتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ۔ سرداری چاہتے ہو تو تمہیں ہم سردار مان لیتے ہیں۔ بادشاہی چاہتے ہو تو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔ اگر تمہیں کوئی بیماری ہو گئی ہے جس کی وجہ سے واقعی سوتے جاگتے میں کچھ نظر آنے لگا ہے، تو ہم سب مل کر بہترین طبیبوں سے تمہارا علاج کرائے دیتے ہیں"۔ یہ باتیں وہ کرتا رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش سنتے رہے۔ جب وہ خوب بول چکا تو آپ نے فرمایا۔

"ابوالولید! جو کچھ آپ کہنا چاہتے تھے کہہ چکے ہیں یا اور کچھ کہنا ہے"؟

اس نے کہا۔ بس مجھے جو کچھ کہنا تھا میں نے کہہ دیا۔

آپ نے فرمایا:۔

"اچھا اب میری سنو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اس کے بعد کچھ دیر تک مسلسل آپ سورہ حٰمٓ السجدہ کی تلاوت فرماتے رہے اور عتبہ پیچھے زمین پر ہاتھ ٹیکے غور سے سنتا رہا۔ اڑتیسویں آیت پر پہنچ کر آپ نے سجدہ کیا اور پھر سر اٹھا کر عتبہ سے فرمایا:۔

"ابوالولید! جو کچھ مجھے کہنا تھا۔ وہ آپ نے سن لیا اب آپ جانیں اور آپ کا کام"۔ عتبہ یہاں سے اٹھ کر سرداران قریش کی طرف پلٹا تو لوگوں نے دور سے ہی اسے آتے دیکھ کر کہا۔

"خدا کی قسم! ابوالولید کا چہرہ بدلا ہوا ہے یہ وہ شخص نہیں ہے جسے لے کر وہ گیا تھا"۔ اس کے پہنچتے ہی لوگوں نے سوال کیا: کہو ابوالولید کیا کر آئے ہو؟

اس نے کہا: خدا کی قسم! آج میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا، واللہ یہ شعر نہیں ہے اور نہ سحر ہے اور نہ کہانت۔ اے معشر قریش میری بات مانو اور اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کی باتیں جو میں نے سنی ہیں رنگ لا کر رہیں گی۔ اگر عرب اس پر غالب آ گئے۔ تو اپنے بھائی کا خون تمہاری گردن پر نہ ہوگا اور سر بھی پر ہوگا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اور اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی لوگوں نے کہا: "واللہ! ابوالولید تم پر بھی اس کا جادو چل گیا"۔

اس نے کہا۔ "یہ میری رائے ہے۔ اب تم جانو اور تمہارا کام"۔

(ابن ہشام جلد اول
صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

(۱) عن عرباض بن ساریہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ (مسند احمد۔ بیہقی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ کنز العمال ابن سعد۔ کما فی المشکوٰۃ والمواہب)

حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین مقرر ہو چکا تھا جبکہ آدمؑ ابھی گارے کی شکل میں تھے۔ یہ حدیث مسند امام احمد بن حنبل اور بیہقی، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان، کنز العمال، طبقات ابن میں اور مشکوٰۃ مواہب میں موجود ہے۔

(۲) عن انس مرفوعاً قال اللہ تبارک وتعالیٰ جعلتک اول النبیین خلقاً وآخرھم بعثاً وجعلتک فاتحاً وخاتماً (ابونعیم، مسند بزار، مجمع الزوائد، کما فی الخصائص)

حضرت انس حدیث مرفوع میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے حدیث قدسی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے آپ کو یا رسول اللہ سب نبیوں سے اول پیدا کیا اور تمام کے آخر میں بھیجا۔ تم ہی فاتح سلسلۂ نبوت ہو، اور تم ہی خاتم سلسلہ۔ ابونعیم، مسند بزار، مجمع الزوائد۔

(۳) عن سلمان فی حدیث الشفاعۃ یاتون محمداً فیقولون یا نبی اللہ انت الذی فتح اللہ بک وختم (مصنف ابن ابی شیبہ، فتح الباری)

سلمان فارسی شفاعت کبریٰ کی حدیث میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز آخر سب لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کرینگے یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ شان دیا کہ آپ سے نبوت شروع فرمائی اور آپ پر ہی ختم کر دی۔

(۴) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث (ابن ابی حاتم۔ ابن مردویہ۔ ابونعیم دیلمی۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن عساکر۔ ابن جریر۔ ابن سعد ابن کثیر، درمنثور۔ کنز العمال)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں باعتبار خلقت کے تمام انبیاء سے اول، اور باعتبار بعثت کے سب سے آخری نبی ہوں۔

(۵) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء (صحیح مسلم۔ ابن النجار۔ دیلمی۔ نسائی ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ حاکم۔ کما فی الکنز ومنتخبہ۔ کلھم بمعناہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، میں انبیاء سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء میں سے آخری مسجد ہے یہ حدیث صحیح مسلم۔ نسائی، ابن ماجہ۔ ابن نجار دیلمی، ابن خزیم، حاکم میں موجود ہے۔

(۶) عن جابر قال بین کتفی آدم محمد رسول اللہ خاتم النبیین (ابن عساکر کما فی الخصائص)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم کے دو شانوں کے درمیان یہ تحریر تھا۔ محمد الرسول اللہ خاتم النبیین۔

(۷) عن زید بن حارثۃ حین جاءت عشیرتہ یطلبونہ بعد ما اسلم فقالوا لدامض معنا یا زید برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدلاً ولا غیرہ احداً فقالوا۔ محمد۔ انا معطوک بھذا الغلام دیات فسم ما شئت فانا حاملوہ الیک فقال اسألکم ان تشھدوا ان لا الہ الا اللہ وانی خاتم انبیائہ ورسلہ وارسلہ معکم۔ الحدیث (مستدرک حاکم)

زید بن حارثہ ایک طویل قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہو گیا اور میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو مجھ سے انہوں نے کہا کہ چلو زید ہمارے ساتھ چلو۔ زید بولے میں تو رسول اللہ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا۔ تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس لڑکے کے عوض میں جتنا مال چاہو ہم دینے کے لئے تیار ہیں مگر اسے ہمارے ساتھ روانہ کر دیجئے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تم سے اور کچھ نہیں چاہتا ہوں یہ چاہتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کے رسولوں میں سے آخری رسول ہوں، تو میں اس لڑکے کو تمہارے ہمراہ بھیج دیتا ہوں۔

(نوٹ) اس حدیث میں آنحضرت علیہ السلام نے جس طرح توحید کا مطالبہ فرمایا اسی طرح اپنی ختم نبوت کی صفت پر بھی ایمان کا مطالبہ فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ حضور کو فقط رسول اللہ ماننے سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ آپ کو خاتم النبیین جاننا اور یقین کرنا بھی ضروری ہے۔ اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ آپ کا لقب خاتم الانبیاء صرف بطور مدح کے نہیں جس طرح خاتم الشعراء، خاتم المحدثین کسی کو کہا جائے۔ بلکہ یہ لقب عقیدۂ اسلامی میں داخل ہے اور اس کا اقرار بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح توحید کا۔

(۸) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست ... وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (صحیح بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور انبیاء کا سلسلہ میری ذات پر ختم کر دیا گیا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر حیوانات کی گواہی

عن عمرؓ بن الخطاب فی حدیث طویل فقال الاعرابی لا آمنت بک حتی یومن بک ھذا الضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انا یا ضب فقال الضب عربی مبین یفھمہ القوم جمیعاً لبیک وسعدیک یا رسول اللہ رب العالمین۔ قال من تعبد فقال الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ قال فمن انا قال انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین۔ الحدیث (طبرانی فی الاوسط وفی الصغیر۔ ابن عدی۔ حاکم۔ بیہقی۔ ابونعیم ابن عساکر۔ سیوطی عن عمر وابی ہریرہ وعائشہ وعلی رضی اللہ عنہم)

حضرت عمر ایک طویل واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔ اس کو اسلام کی دعوت دی گئی، تو اس نے کہا کہ جب تک یہ گوہ ایمان نہ لائے میں ایمان نہیں لاؤں گا۔ حضور علیہ السلام نے گوہ سے فرمایا۔ اے گوہ بتا میں کون ہوں تو اس نے نہایت فصیح عربی میں جواب دیا جس کو تمام حاضرین نے سمجھا کہ اے رب العالمین کے رسول میں حاضر ہوں اور آپ کی فرمانبردار ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ بتا تو کس کی تسبیحات پڑھتی ہے، وہ بولی، جس کا عرش آسمان پر ہے اور جس کا حکم زمین پر، جس نے سمندروں میں راہ بتلائی اور جس نے اپنی رحمت کا مظہر جنت اور عذاب کا مظہر دوزخ کو بنایا۔ آپ نے فرمایا۔ میں کون ہوں۔ گواہ نے جواب دیا آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے معجزات میں اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن

آنحضرت صلی ...

ختم ...

(از حضرت مولانا مفتی احمد سعید ...

...علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

...یوّت کا اعلان

...ظلہٗ استاذ الحدیث جامعہ عربیہ سراج العلوم ...گوھا

عساکر نے نقل کیا ہے اور حافظ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اس روایت کو حضرت عمر فاروق سے علاوہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بھی نقل کیا ہے اور فرمایا کہ سند صحیح ہے۔

حضرت زید بن خارجہ کی وفات کے بعد ختم نبوت کی شہادت

عن النعمان بن بشیر قال کان زید بن خارجہ من سراۃ الانصار ... فلما ان ... حتی اذا کان بین المغرب و العشاء اذ سمعوا صوت قائل یقول اقصدوا اقصدوا فنظروا فاذا الصوت من تحت الثیاب خمس او ست وجوہہ و صدرہ فاذا القائل یقول علی لسانہ۔ محمد رسول اللہ انبی الاحق خاتم النبیین لا نبی بعدہ وکان ذالک فی الکتاب الاول صدق صدق۔ الحدیث۔ (طبرانی۔ ابونعیم۔ ابن مندہ۔ ابن ابی الدنیا بحوالہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب والقاضی عیاض فی الشفاء والقسطلانی فی المواہب)

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خارجہ انصار کے سرداروں میں سے تھے تو جب وہ فوت ہوئے۔ مغرب و عشاء کا درمیانی وقت تھا۔ کہ ایک غیبی آواز آئی خاموش رہو۔ لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا تو دیکھا کہ انہی کپڑوں میں سے آواز آرہی ہے جن میں میت پڑی ہوئی ہے۔ تو میت کے منہ اور سینہ کو کھولا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کوئی غیبی شخص حضرت زید کی زبان سے بولتا ہے اور کہہ رہا ہے۔ محمد رسول اللہ نبی امی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لوح محفوظ میں اسی طرح ہے۔ اور سچ ہے بالکل سچ

جس قدرت نے اس عالم کو تماشا گاہ امتداد بنایا ہے۔ نور کے مقابلہ میں ظلمت۔ تری کے مقابلہ میں خشکی صحت کے مقابلہ میں مرض۔ بلندی کے مقابلہ میں پستی پیدا فرمائی اسی قدرت نے عالم روحانیات میں ہدایت کے مقابلہ میں ضلالت۔ ملائکہ کے مقابلہ میں شیاطین۔ انبیاء کے مقابلہ میں دجالین پیدا فرمائے۔ حدیث میں دجالون کو متعدد بتایا گیا اور ہر نبی کے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوتے رہے ہیں جو اپنی ...ل و ...ب کرتے رہے۔ مگر جمال الٰہی خاتم الانبیاء ...ور حضرت خاتم الرسل علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا کہ ہدایت و ضلالت اپنی آخری حالتوں کی زد کر لیں۔ اور قیامت ہر ایک کو اپنے اپنے حال پر قائم دیکھ جائے۔ فللہ الحجۃ البالغۃ۔ الجہول الاعظم النبی الاقی والمضلی العطلبی محمد بن عبداللہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ۔

حضرت شاہ محمد یعقوب صاحب

تمہیں کہنا نہیں آیا

سلم امانت ہے۔ علم و حکمت کی باتیں اللہ کے بندوں کو پہونچانا عالم کے فرائض میں سے ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی تحصیل آشرفیہ لائے پرسوں تھے۔ تین روز کا قیام تھا۔ یہاں دیوبند سے صاحبزادے مولانا محمد سعید صاحب اور دوسرے کئی صاحبوں نے خواہش کی کہ مولانا کی دعوت ہمارے یہاں ہو۔ مولانا نے حضرت فرماوی کو سب اطلاع کر بھیجے ہیں اب کوئی وقت باقی نہیں ہے۔ دونوں حضرات واپس آئے۔

میں نے کہا تم نہ جاؤ ہو ابھی تو یہیں کہنا نہیں آیا۔ میں گیا حضرت آرام فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر اٹھنے لگے۔ میں نے کہا۔ نہیں آپ آرام فرمایئے۔ مجھے صرف ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ ایک شخص نے مسجد بنائی۔ وہ دروازہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اندر آنے والوں کو روکتا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ جب وہ مسجد بنا چکا اور وقف کر چکا تو اب اس کو کیا حق ہے؟ میں نے کہا کہ آپ بھی مسجد میں۔ آپ نے اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اب جو چیز آپ سے فائدہ اٹھائے۔ فرمایا میں ضرور آؤں گا لیکن کھانے کے بجائے چائے پر اکتفا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو دوسرا ہی فائدہ اٹھانا ہے۔ میں پان بنا کر خدمت کروں گا چنانچہ تشریف لائے۔ میں نے نظر بچا کر ان کی جوتیاں سیدھی کیں کہ عالموں کا احترام اللہ و رسول کی محبت کی دلیل ہے اور وہ حدیث نبوی کے شیخ تھے۔ دیر دیر رات تک حدیث کا درس دیتے تھے۔ اہل دنیا کا حال ہے کہ ان کی محفل میں کوئی بڑا عہدہ دار آجاتا ہے تو مجلس میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور کوئی مولوی آرہا ہے تو کسی کو توجہ بھی نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت نہیں۔

(حسب روایت مولانا ابوالحسن علی ندوی)

جمعیۃ علماء اسلام ہر گروہا کے زیر اہتمام

چوتھی سالانہ تعلیم اشاعت سیرت کانفرنس

بتاریخ ۱۰ ... ۱۳۸۰ھ مطابق ۲ ... ۱۹۶۰ء بروز ... بعد نماز ... پرسی ... مولانا محمد ... صاحب ... اسلامی ... پاکستان ... اسلام نہایت ... منعقد ہو رہا ہے۔ ... جس میں جناب ... صاحب ... مولانا ... صاحب ... شرکت فرما کر اسلام ... ثابت ہوں۔

(حاجی) محمد یامین صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ہر گروہا (ناظم منتظمہ)

مجلس احیاء اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کا

مشترکہ اجلاس

بتاریخ ۱۵ ... ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۰ ... ۱۹۶۰ء جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس احیاء اسلام کا اجتماع ہوا۔ حافظ ... صاحب خطیب مولانا محمد ... صاحب درخواست کنندہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا فتح محمد ... صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث ... صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا ... صاحب امیر مجلس احیاء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا ... ابوسعاویہ ابوذر بخاری ناظم اعلیٰ مجلس احیاء اسلام پاکستان اور محترم ... شرف الدین صاحب ... مشیر اعلیٰ مجلس احیاء اسلام پاکستان نے پہلے تین گھنٹے تمام موجودہ مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ دینی جماعتوں کے اتحاد کی جو تحریک چل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس احیاء اسلام کے اکابر نے اصول پر غور کیا اور دونوں نے اتحاد مذکور کی ضرورت پر اتفاق کر لیا ہے۔ آئندہ دوبارہ تمام دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے گا۔ جس میں تمام تفاصیل طے کی جائیں گی۔

جمعیۃ علماء اسلام کھاوڑ کاناں کے زیر اہتمام

جلسہ

بتاریخ ۱۰ ... ۱۳۸۰ھ مطابق ۲ ... ۱۹۶۰ء بروز جمعرات منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری امیر ضلع رحیم یار خان۔ مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی امیر جمعیۃ علماء اسلام بہل۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر۔ حافظ سلطان احمد صاحب نعت خوان میبل شرکت فرما رہے ہیں۔

(محمد بختاور ناظم مدرسہ جامع العلوم حیدگاہ شمالی بھکر)

Scanned with CamScanner

ذکر و فکر

اہلِ علم کو ایک اللہ والے کی نصیحت

(زاہد گکھڑوی)

امام دارمیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید العمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بعض فقہاء کرام کو یہ نصیحت فرمائی کہ اے صاحبِ علم! اپنے علم پر عمل کرو اور اپنی ضرورت سے زائد جو مال ہو وہ اللہ کی راہ میں دے دو لیکن ضرورت سے زائد بات کو اپنے پاس روک رکھو۔ بات وہی کرو جو تمہیں تمہارے رب کے پاس نفع دے۔

اے صاحب علم! جو کچھ تم جانتے ہو، اگر اس پر عمل نہیں کرو گے تو جب تم اپنے رب سے ملو گے تو تمہارے لئے کوئی عذر اور حجت نہیں ہوگی۔ تمہارا علم کے مطابق عمل نہ کرنا تمہارے اوپر عذر اور حجت کو قطع کر دے گا۔

اے صاحب علم! جب تم دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہو تو تمہارے لئے ضروری بات ہے کہ خود تم اللہ تعالیٰ کی معصیت سے بچتے رہو۔

اے صاحب علم! کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے عمل میں تم طاقتور ہو اور اپنے عمل میں کمزور

اے صاحب علم! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دوسروں کے اعمال میں مشغول رہو اور اپنے اعمال کی فکر چھوڑ دو۔

اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کرو، ان کی مجلس میں بیٹھو اور کان لگا کر ان کی باتیں سنو، اور ان کے تنازعات اور جھگڑوں سے الگ رہو۔

اے صاحب علم! علماء کی تعظیم ان کے علم کی وجہ سے کرو اور جہلاء کی تحقیر ان کے جہل کی وجہ سے، مگر جہلا کو اپنے سے دور مت ہٹاؤ بلکہ ان کو قریب کرو اور ان کو تعلیم دو۔

اے صاحب علم! کسی مجلس میں کوئی بات اس وقت تک مت بیان کرو جب تک کہ اسے اچھی طرح سمجھ نہ لو اور کسی کی بات کا جواب بھی اس وقت تک نہ دو جب تک کہ تم خود اس کو نہ سمجھ لو۔

اے صاحب علم! اللہ تعالیٰ کے بارہ میں مغرور نہ ہونا کہ اس سے غافل ہو جاؤ اور اس کے حکم کی تعمیل چھوڑ دو اور لوگوں کے بارے میں بھی مغرور نہ ہونا کہ تم ان کی خواہشات کا اتباع کرنے لگ جاؤ، اور دیکھو کہ اس چیز سے بچتے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے نفس کے بارے میں ڈرایا ہے۔ اور لوگوں سے بھی بچتے رہو۔ کہیں وہ تمہیں فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔

اے صاحب علم! جس طرح دن کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اسی طرح حکمت بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر کامل نہیں ہوتی۔

اے صاحب علم! جس طرح کھیتی بغیر پانی اور مٹی کے درست نہیں ہوتی اسی طرح ایمان بغیر علم اور عمل کے درست نہیں ہوتا۔

اے صاحب علم! ہر مسافر اپنے لئے توشہ بناتا ہے اور اسے اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح ہر عمل کرنے والا اس دنیا میں جو عمل کرتا ہے آخرت میں اسے اس کی ضرورت پڑے گی اور وہ محتاج ہوگا۔

اے صاحب علم! جب اللہ تعالیٰ تمہیں عبادت پر ابھارتا ہے اور اس کی ترغیب دلاتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں عزت و کرامت سے نوازنا چاہتا ہے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی عزت و کرامت کو چھوڑ کر ذلت کی طرف مت جاؤ (کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر دوسرے کاموں میں لگ جاؤ)

اے صاحب علم! اگر تم لوہا اور پتھر ایک جگہ سے اٹھا اٹھا کر دوسری جگہ رکھو تو یہ بات تمہارے لئے آسان ہوگی اس بات سے کہ تم ایسے لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرو جو تمہاری بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے اور اس شخص کی مثال جو ایسے لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرتا ہے جو اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے ایسی ہے جیسے کوئی شخص مردوں کو پکارے اور آوازیں دے یا کھانے کا دسترخوان اہل قبور کے سامنے رکھ دے۔

(دارمی ص۲۷ ج ۱)

اصلاح معاشرہ

فواحش و عُریانی

(جناب محمد عمر صاحب ناظم جمعیۃ خان گڑھ)

ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا ناچنا اور اجنبی مرد و زن کا آمنے سامنے بے حجاب بیٹھنا مذہباً اور رسماً بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ حکمران اور اونچے طبقہ کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجے کے لوگ بھی ان کو سخت بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھا کرتے تھے اور اس کردار کے افراد کو دین و ملت و مذہب کا باغی اور خاندان و سوسائٹی کے لئے باعث ننگ و عار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج ایک دو نہیں کئی کئی سینما ہیں اور کئی کئی شو ہوتے ہیں۔ عورتوں، بچوں اور مردوں کے غول کے غول وہاں نظر آتے ہیں۔ شریف زادیاں خود ایکٹریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ گندے فحش قصوں کی اداکاری میں غیر مردوں کے سامنے نہایت بے باکی سے حصہ لیتی ہیں۔

کس قدر افسوس، حیرت اور استعجاب کا مقام ہے کہ اپنی عصمت مآب خواتین اور پردہ نشین بہو بیٹیوں اور بہنوں کو اپنے ساتھ لے کر سینما، ڈانس، فحش تماشے اور گانے سنانے لے جائیں۔ حسرت کا مقام ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ "خدا نے مجھے ہدایت کے واسطے رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ تمام جہان سے راگ باجہ کو مٹا دوں"۔ (رواہ ابوداؤد) فرمایا کہ میں گانے بجانے کے مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مگر ہم آپ کے امتی مسلمان ہونے کے مدعی ہیں اور خود سینما بنانے اور گانے بجانے کو تہذیب و ثقافت کا نام دے کر اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ مال و دولت کی حرص میں اپنے حلال سرمایہ کو ایسے بیہودہ اور فحش کاموں میں لگاتے ہیں اور غریب مسلمانوں کے کروڑوں روپے روزانہ سینما بینی، ڈانس جیسے فحش کاموں میں صرف ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں مفلوک الحال مسلمان ایسے بیہودہ مشغلہ میں مصروف ہو کر قلاش ہو جاتے ہیں

ٹیلیویژن ریڈیو کا ناجائز استعمال

دنیا کی تباہی و بربادی کے لئے سینما کافی تھا کہ اب ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے غلط استعمال نے اس میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ جس سے شہر قصبہ گاؤں گلی کوچے بلکہ گھر گھر گانے بجانے کی لعنت مسلط ہو گئی ہے۔ رات دن یہی مشغلہ ہے۔

گانا اور بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو کے حرام ہے۔ ایسے ہی ریڈیو پر بھی حرام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آلات مزامیر پر لعنت فرمائی ہے۔ ریڈیو سے کوئی اچھا کام لیجئے، خبریں سنیئے، پیام دیجئے، قرآن و سنت کی معلومات حاصل کیجئے۔ غیروں کو دین اسلام سے آشنا کرائیے۔ بیرونی ممالک کے حالات معلوم کیجئے۔ تعلیمی اصلاحات و ملکی تعمیری پروگرام نشر کرائیے۔ موجودہ بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے خالی آسامیوں کا اعلان کرائیے مگر اپنے گھروں کو خدارا ناچ گھر نہ بنائیے۔ اگر ڈانس اور سینما اور گھر گھر ریڈیو کے باجے گاجے کا یہی سلسلہ رہا، تو دنیا بہت جلد تباہی اور بربادی کا منہ دیکھے گی۔

پیرس، لندن، برلن، ماسکو، ٹوکیو جن ملکوں اور شہروں نے اس لہو و لعب میں ترقی کی تھی۔ خدا نے اُن پر اپنا قہر نازل کیا۔ اُن کا تماشہ جنگ کے زمانے میں دیکھ چکے ہو۔ ہزاروں شہر، عالیشان عمارتیں اور لاکھوں نفوس تباہ و برباد و ہلاک ہو گئے۔

سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گانے بجانے والیوں کی کثرت ہو جائے۔ ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہو جائے۔ شراب علی الاعلان پی جائے۔ اپنے بزرگوں اور اسلاف پر لعنت کی جائے تو اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلے، زمین میں دھنسنے، صورتوں کے مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کا انتظار کریں (او کما قال فی الحدیث رواہ الترمذی و فی الاعتدال مراتب الرجال موسومہ اسلامی سیاست مؤلفہ حضرت مولانا زکریا)

Scanned with CamScanner

دینی محاذ

احتجاجات

——— جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی امیر سرگودھا ڈویژن کی تین ماہ کی پابندی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے مذہبی آزادی سلب کر لینے کے مترادف سمجھتا ہے اور ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی اور گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد حضرت مولانا سے پابندیوں کو ہٹا کر عوام کے اضطراب کو دور کریں۔

(منشی خان ناظم نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی)

——— مسلمانان کلور کوٹ ضلع میانوالی کا یہ اجلاس مولانا عبدالحی صاحب نائب امیر پشاور ڈویژن۔ مولانا اسلام الدین صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام مردان۔ ڈاکٹر خدا حسین صاحب مبلغ جمعیۃ ضلع پشاور کی گرفتاریوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان حضرات کو رہا کیا جائے یا کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر جرم ثابت کیا جائے۔

یہ اجلاس مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن کی تین ماہ کے لئے اندرون حدود کمیٹی شہر میانوالی نظر بندی اور تحریر و تقریر پر پابندی کے سلسلہ میں اظہار افسوس کرتا ہے اور اسے بنیادی حقوق میں مداخلت سمجھتا ہے اور ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی اور گورنر مغربی پاکستان سے اس پابندی کے ہٹائے جانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام نامی کی ضبطی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(سراج الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع میانوالی)

——— حال ہی میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن سے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی جس کی رو سے آپ میانوالی شہر کی حدود سے باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی اندرون شہر کسی جلسہ کو خطاب کر سکتے ہیں۔ اس سے قبل مولانا کو ایک وارننگ دی گئی تھی جس کا سبب مولانا کی تقریر کے بعض جملے بتائے گئے تھے۔ جو مولانا نے بالکل استعمال نہیں کئے تھے۔ حضرت مولانا بہت بڑے عالم دین اور سنجیدہ خطیب ہیں۔ آپ کی تقریر ہمیشہ قانون کے دائرہ میں ہوتی ہے۔ چاہیئے تھا کہ پابندی عائد کرنے سے پہلے مولانا کو صفائی کا موقع دیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جن رپورٹوں پر اندھا دھند اعتماد کر کے ہمارے حکام ایسے اقدامات کرتے ہیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ آنکھیں میچ کر انہیں درست تسلیم کر لیا جائے۔ ہمارے نزدیک مولانا کی نظر بندی ناجائز اور غلط اقدام ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا پر عائد کی گئی پابندیاں فی الفور واپس لی جائیں۔ (محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ سرگودھا ڈویژن)

(حافظ سراج الدین ناظم عمومی جمعیۃ ضلع میانوالی)

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

۲۴۔ اکتوبر مطابق یکم شعبان بروز جمعرات مدرسہ انوار الاسلام علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ اور حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی تشریف لا رہے ہیں۔

۲۵۔ اکتوبر کا جمعہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری پڑھائیں گے۔ رات کو حضرت مولانا منظور احمد صاحب اور دیگر علماء کرام کی تقریریں ہوں گی۔

مجلس شوریٰ جمعیۃ کلور کوٹ کی قراردادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ ضلع میانوالی کی حدود کمیٹی میانوالی میں تین ماہ کی پابندی پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اسے مذہبی و شہری آزادی کو سلب کرنے کے مترادف قرار دیتا ہے۔ نیز تحریری و تقریری پابندیوں کو بنیادی حقوق میں مداخلت سمجھتا ہے۔ خصوصاً ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی اور گورنر مغربی پاکستان سے فوری طور پر پابندی ہٹائے جانے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس علماء کرام پر آئے دن کی پابندیوں اور گرفتاریوں پر اظہار افسوس کرتا ہے اور فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(جلیل احمد رانا ناظم جمعیۃ کلور کوٹ)

کوٹ سبزل

۱۰ رجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۴ اکتوبر بروز جمعہ زیر صدارت مولانا اللہ بخش صاحب بمقام کوٹ سبزل اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولوی غلام مصطفےٰ نے درس قرآن دیا۔ ازاں بعد جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے کے سلسلہ میں فراہمی چندہ کے لئے حافظ بلال صاحب کی سرکردگی میں رانا بشیر احمد صاحب پیر بخش صاحب، محمد رمضان صاحب مولوی عبدالواحد صاحب پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔

دلیل پور میں اجتماع

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بمقام جامع مسجد دلیل پور جمعہ کی نماز سے قبل برادر ... حنی بخش صاحب خطیب جامع مسجد دلیل پور نے ختم نبوت کے موضوع پر مختصر تقریر کی۔ آخر میں مطالبہ کیا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے۔

(حافظ جمال الدین ناظم جمعیۃ گوٹھ دلیل پور)

جمعیۃ علماء اسلام مولوی بازار تھانہ کی تشکیل

آج مورخہ سترہ ساون ۱۳۷۵ بنگلہ بروز پنجشنبہ رائے پور مدرسہ میں حضرت مولانا شیخ حبیب الرحمٰن رائے پوری کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام کے ایک عام اجلاس میں اس اطراف کے بزرگان اور اہل الرائے مسلمان اور علماء کرام کی موجودگی میں مولوی بازار تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کی مندرجہ ذیل تشکیل ہوئی

امیر — حضرت مولانا رئیس الدین صاحب
نائب امیر — مولانا عبدالباری صاحب
" — مولانا نثار علی صاحب
ناظم — مولانا عبدالمنان صاحب (چیتانی)
نائب ناظم — مولانا عبدالسلام صاحب
" " — مولانا عبدالاخر صاحب

مولوی عبدالمنان صاحب گشگھر۔ قاری محمد طیب صاحب دلب پور۔ آفتاب میاں صاحب بارنتی۔ حاجی عبدالکریم چیتانی۔ عبدالجبار صاحب بارنتی۔ حاجی عرفان اللہ صاحب دلب پور مسلم خان صاحب۔ روشن میاں صاحب نسدیپور مولوی عبدالقادر صاحب رائے پور۔ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب معشوق الرحمٰن صاحب رائے پور۔ مولوی مشاہد علی صاحب رادھانگر۔ مولوی تمیز الدین صاحب۔ عبدالودود صاحب عبدالرشید صاحب۔

تجاویز

یہ مجلس حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اپنے پہلے وعدہ کے مطابق پاکستان میں قرآنی حکومت قائم کرے۔

یہ مجلس عربی بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ قبلہ اول بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے رہائی کرانے کے لئے ہر طرح سے تعاون کا وعدہ کرتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کے زیر اہتمام جلسہ

بتاریخ ۷، ۸ شعبان ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۶۸ء ٹھل نو ضلع جیکب آباد میں منعقد ہوگا۔ جس میں رہنمایان مرکزی و صوبائی جمعیۃ علماء اسلام تشریف لا رہے ہیں۔ (حضور الدین نائب امیر جمعیۃ ٹھل نو ضلع جیکب آباد)

Scanned with CamScanner

مغربی پاکستان میں خاص ضلع

راولپنڈی میں پابندیوں کی بھرمار

راولپنڈی میں مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا منظور احمد صاحب کے داخلہ پر پابندی لگی ہوئی ہے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ دورۂ حدیث علماء ۔ لاہور راولپنڈی خطیب جامع مسجد گوالمنڈی کو نوٹس زیر دفعہ ۱۰۷ دیا گیا ہے کہ کیوں آپ کو ایک سال تک کے لئے دس ہزار روپے کی ضمانت کا پابند نہ کیا جائے ۔ چنانچہ آپ نے اس کا جواب لکھ کر دے دیا ہے آپ کا ارادہ ضمانت نہ دینے کا ہے ۔ چنانچہ آپ حاضر ضمانت پر سامنے ہیں اور ہم دعا گو ہیں آئندہ تاریخ پیشی ہے ۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر ایک مقدمہ پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت ۱۰ صفر ۱۳۸۳ھ سے مقدمہ چل رہا ہے جبکہ ان کو ماہ اپریل ۱۹۶۳ء میں کسی قسم کی تقریر نہ کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا ۔ مولانا کا موقف یہ ہے کہ میں نے چاروں مجلسوں میں تقریریں کی ۔ مدرسہ قرآن دیا ۔ اور سورۃ قصص کا ایک ایک رکوع کی تفسیر کی ۔

اب مولانا موصوف کو ایک اور نوٹس ملا کہ وجہ بتاؤ کہ کیوں آپ کا داخلہ ضلع راولپنڈی میں بند نہ کر دیا جائے یہ نوٹس ۱۰ اکتوبر کو جاری ہوا اور دس اکتوبر تک جواب مانگا گیا اس کے بعد پھر نوٹس دیا گیا کہ آپ کا داخلہ راولپنڈی میں بند کر دیا گیا ہے ۔

اس سے قبل حضرت مولانا عبدالستار صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب کے خطبہ اور تقریروں پر پابندی لگائی گئی تھی ۔ جسے ہم سیکرٹری صاحب مغربی پاکستان نے منسوخ کر دیا تھا ۔

اسی طرح ہم اکتوبر ۱۹۶۳ء کو جبکہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایبٹ آباد جیل سے رہا ہو کر پہلی بار راولپنڈی آئے اور اسی رات جلسہ کا اعلان ہوا جس میں آغا شورش صاحب کاشمیری کی جھوک ہڑتال کے بارہ میں تجویز پاس کرنی تھی اسی وقت راولپنڈی میں دفعہ ۱۴۴ کا اعلان کر دیا گیا ۔ جبکہ تنگ وقت میں عوام کو خبر نہ ہو سکی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رات گئے تک عوام اور پولیس کی کشمکش جیسی شکل قائم رہی ۔

اس سے قبل تھانہ ٹیکسلا اور فیکٹری میں دفعہ ۱۴۴ کا اعلان تین جلسہ کے موقع پر ہوا تھا ۔

ان پابندیوں میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب سے سال بھر کے لئے ضمانت مانگتا اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا داخلہ راولپنڈی میں بند کرنا جبکہ ان کی مستقل سکونت ہی راولپنڈی میں ہے ۔ اور ضمانت سے بالکل باہر قسم کے اقدام ہیں ۔ ہم حکومت مغربی پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ریاست کے اندر اس طرح کی بے جا پابندیوں کا سدباب کرائیں ۔ عوام اور حکومت میں ایسے اقدامات سے بدظنی پیدا ہوتی ہے ۔

ایک اہم وضاحت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم اور مرکزی دعا گو ہیں نوجوان آغا محمد عبدالرحمٰن شاہ اور محمد شفیع صاحب اوکاڑوی سے حضرت ہزاروی مدظلہ العالی مطرقی اور مغربی پاکستان سے اجازت حاصل ہے ۔ چونکہ حضرت مولانا اور مرکزی دعا گو ہیں ۔ نوجوان رہا ہو چکے ہیں ۔ اس لئے ہم تمام خدام اور محبان سے گزارش کرتے ہیں کہ اور مطبوعات اشاعت سے روک دیئے گئے ہیں ۔

(ادارہ)

لیہ کے ایک مودودیئے کی دریدہ دہنی

مولوی محمد حسین صاحب ایک مودودیئے نے دوران گفتگو متعلق تبصرہ بر کتاب "خلافت و ملوکیت" فرمایا کہ یہ کتاب اس کی ہے کہ صحابہ کرام کی غلطیوں کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے ۔

(سعید علی ضیاء متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۱۶ ربیع الاول بمقام کہروڑ پکہ واقعہ بیان کیا گیا ۔

تصدیق از ۔ یہ تحریر بالکل صحیح ہے ۔ محمد حسین شکنہ شاہ جب نزد ولیہ عفی عنہ بمقام کہروڑ پکہ ۱۲

اپیل

مدرسہ عربیہ جامع العلوم شمالی عیدگاہ جھکر ضلع میانوالی زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان جس میں چار لائق ترین مدرس مصروف تعلیم ہیں اور پچاس کے قریب مسافر نادار طلباء کرام زیر تعلیم ہیں ۔ جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے ۔ حساب باقاعدہ کرایا آڈیٹروں سے چیک کرایا جاتا ہے ۔ آپ سے التماس ہے کہ اس دینی ادارہ کی اپنی زکوٰۃ صدقات نافلہ سے ..... امداد فرما کر اراکین مدرسہ کی عرصہ افزائی فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں

(محمد یعقوب ناظم مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ شمالی جھکر ضلع میانوالی)

اے شاہدِ لجائی

بردار نقاب از رخ اے شاہدِ لجائی — عالم نہ شود روشن نہ چہرہ نہ بکشائی

دلہائے عزیزاں شد پرخوں زِ فراقِ تو — وقت است زخواجہ خویش برخیزی و باز آئی

آں عقدہ کہ افتاد است در رشتۂ کارِ ما — دانم کہ بہ ہمت بربندی و بکشائی

از فرطِ کرم وقتے خیرا بمش خوانندی — اکنوں بحق امت اے خواجہ چہ فرمائی

در چشمِ حقیقت بیں واللہ سمائی — مولائے بندگانی ہم بندۂ مولائی

فرہاد زسر تا پا یک جلوۂ شیریں است — در کسوتِ مجنوں است خود شیوۂ لیلائی

شد زندہ زنطقِ تو آئینِ براہیمی — زیبد زلبِ نوشیں دعوائے مسیحائی

از خوانِ عطائے تو اے خواجہ چہ کم گردد
گر در دلِ ما نحوی یک ذرہ بیفزائی

(منجانب مولانا محمد اکرم صاحب) — علامہ تحوی لکھنوی

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

یہ خبر اخباروں میں آچکی ہے کہ امریکہ شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کے لئے راضی ہو گیا اور اب دونوں کے درمیان تفاصیل طے ہو رہی ہیں۔

امریکہ کو ایسی کتنی تباہی کرنے کے بعد عقل آئی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی عبرت ہے جو عوامی طاقت اور عوامی جذبات سے بے نیاز ہو کر اوپر اوپر سرکاری سطح پر اقتدار کے نشہ میں عوامی جذبات و مطالبات کا تصور تک نہیں کرتے۔ ویٹنام جیسے چھوٹے ملک کے مقابلہ میں امریکہ جیسے بڑے ملک کے گھٹنے ٹیکنا ایک طرف عوامی قوت ہے تو دوسری طرف چین کی کامیابی ہے جو ویٹ نام کو مدد دے رہا تھا۔ اس سے مودہ دیش کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ جو آج کل چین کے خلاف محاذ بنا کر امریکہ کو خوش کر رہے ہیں

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا دورہ

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے ۲۷ جمادی الثانی سے ۵ رجب تک ضلع سکھر کی روہڑی سب ڈویژن کا ہفت روزہ دورہ کیا۔ آپ نے ڈھرکی، کاوانی، بگھیہ میرپور ماتھیلہ، سرحد، گھوٹکی، خانپور اور پنوعاقل میں ختم نبوت، ناموس صحابہؓ اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تعمیری سرگرمیوں کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دعائے صحت کی درخواست

ضلع ہزارہ کے ناظم نشرواشاعت جناب اشرف خاں آف ترنڈ کے چھوٹے بھائی راستے ونڈ سے واپس گھر جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی بڑی ہمشیرہ اور بھتیجا بھی تھا۔ مانسہرہ سے تقریباً ۴ میل کے فاصلہ پر بس الٹ گئی تھی۔ جس میں یہ تینوں زخمی ہوئے ہیں۔ اب تینوں کی حالت اچھی ہے۔ قارئین ترجمان اسلام سے دعائے صحت کی درخواست ہے

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ مانسہرہ ضلع ہزارہ)

چک ۶ فارم والا میں جمعیۃ کا انتخاب جدید

چک ۶ فارم والا تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں جمعیۃ کا انتخاب جدید بتاریخ ۱۰/۹ کو ہوا جس میں امیر اعلیٰ مولوی محمد صدیق صاحب خطیب جامع مسجد چک ناظم اعلیٰ محمد اشرف صاحب خازن حافظ محمد یعقوب صاحب بنائے گئے۔

تلاش گمشدہ ایک طالب علم مسمی عبدالرحمٰن ولد فتح محمد ضلع میانوالی کا رہنے والا ہے۔ تقریباً ۱۲ پارے حفظ کر چکا ہے۔ گندمی رنگ اور عمر ۱۳ سال ہے تقریباً ایک ماہ سے غائب ہے۔ اس کے والدین سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی مدرسہ میں پڑھتا ہو یا کسی صاحب کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

قاری عبدالقدوس مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ محلہ بخشو پورہ گجرات

آقا تو بدلتے ہیں بدلتا نہیں دستور

(شاعر اسلام سید انیس گیلانی شیخوپورہ)

کہتا ہے جو دل کہتا ہوں اظہار بہر طور
مجھ کو نہیں خوف رسن و دار بہر طور

آقا تو بدلتے ہیں بدلتا نہیں دستور
سر پہ ہے میرے جبر کی تلوار بہر طور

کیوں فرق رکھا جائے یہ بندہ ہے یہ آقا
اک روز گرائیں گے یہ دیوار بہر طور

اس دور میں ہم سرمد و منصور سے کم ہیں؟
لٹکانا ہی چاہتے ہیں سردار بہر طور

اس دور میں انصاف ہے ناپید یہ کہنا
ہے جرم تو مجرم ہوں میں سرکار بہر طور

سی دیجئے لب، مجھ سے تو رکتی نہیں فریاد
مجبور ہوں میں آپ ہیں مختار بہر طور

برسائیں گے پتھر مجھے دیوانہ سمجھ کر
اک بات کہوں گا سر بازار بہر طور

ہر چند ادیبانِ وطن ہاتھ قلم ہوں
لہرائینگے ہم پرچم افکار بہر طور

میں چاہوں نہ چاہوں وہ انیس چاہیں نہ چاہیں
پہنچیں گے وہاں تک میرے اشعار بہر طور

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی

اصلی سلاجیت مصفّٰی

اصلی سلاجیت مصفّٰی جو حضرات مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے منگاتے تھے۔ وہ آئندہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ سے منگائیں۔

مولانا کی دوسری دواؤں کے لئے بھی یہی پتہ ہے۔

محمد حنیف

مدرسہ جامعہ حنفیہ کھروڑ پکا کا جلسہ

۵ و ۶ اکتوبر ۶۸ء بروز ہفتہ سے سہ روزہ تبلیغی اجتماع مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث کی طرف سے شاہی جامع مسجد کھروڑ پکا میں ہو رہا ہے جس میں اکابرین علماء کرام و مشائخ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ اجتماع حفاظ طلباء کی دستار بندی کے سلسلے میں ہو رہا ہے۔ تمام بزرگوں سے التماس ہے کہ وہ مدرسہ کی مالی امداد فرمائیں۔ — ناظم مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث کھروڑ پکا

بقیہ اداریہ

اور یمن کی حکومت اور جنوبی یمن یعنی عدن کی حکومت دونوں میں دوستی ہے اور دونوں عملاً صدر ناصر کے ساتھ ہیں۔

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس طرح اب عرب اتحاد کے لئے فضا سازگار ہو چکی ہے۔ امریکی سامراج کے ہتھکنڈوں سے ساری دنیا واقف ہو گئی اور عرب ممالک میں جو جو غلط فہمیاں ان دشمنان اسلام اور ان کے پاکستانی ایجنٹوں نے پھیلائی تھیں، وہ ختم ہو گئیں تازہ فوجی متحدہ کمان کا قیام اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے یہ نہ سمجھا جائے کہ باقی عرب ممالک ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ باہمی مشورہ سے ہو رہا ہے مگر ہم تمام جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور سارے علماء دین نیز مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عربوں کی فتح۔ مسجد اقصیٰ کی آزادی اور عالم اسلام کے اتحاد و ترقی کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کرتے رہیں۔

الامر بید اللہ تعالیٰ

علماء کرام پر پابندیاں ختم کی جائیں

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جمعیۃ کے دیگر ممتاز علماء اسلام پر پابندیوں اور اندھا دھند گرفتاریوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے علماء کے مذہبی امور کی ادائیگی میں صریح مداخلت قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے علماء کرام عوام اور معاشرے میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے انتہائی نازک دور میں بھی ملت اسلامیہ کی بھرپور خدمات انجام دی ہیں۔ مولانا قصوری نے علماء پر عائد ہر قسم کی پابندیوں کو فی الفور ختم کر کے ملک میں خوشگوار فضا کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے الزام لگایا کہ بعض ضلعی حکام دیدہ دانستہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کر کے حکومت اور علماء کے درمیان انتشار و افتراق اور منافرت کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ آپ نے مطالبہ کیا حکومت کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

دینی مدرسہ کا داخلہ

مدرسہ ہذا زیر سرپرستی الحاج مقصود الرحمٰن صاحب اشاعت دین کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہاں پر حفظ و ناظرہ کے علاوہ درس نظامی (عربی فارسی) کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام اور لباس وغیرہ کی ذمہ داری مدرسہ قبول کرتا ہے۔ مدرسہ ہذا کا عام داخلہ جاری ہے۔ طالبان علوم دین جوق در جوق تشریف لائیں۔

ناظم مدرسہ قاسمیہ نئی آبادی لاجپت نگر
شاہدرہ اسٹیشن لاہور

بقیہ صـ

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

جہاں تک تلوار کے استعمال کا تعلق ہے ہم اس کا مطلقاً انکار نہیں کرتے کہ اسلام نے تلوار کا استعمال نہیں کیا ہے ہم کو تسلیم ہے کہ اسلام نے تلوار کا استعمال کیا ہے بلکہ ذرا آگے بڑھ کر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے قتال کا حکم دیا ہے مگر کیوں، کس وقت اور کن حالات میں۔ کیا ان حالات میں جن حالات میں آج کل جنگیں لڑی جاتی ہیں۔ کیا ان مقاصد کے تحت جو آج جنگ کے علمبرداروں کے پیش نظر ہوتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تلوار کا استعمال جور و استبداد کے مقابل میں ہو۔ اسی کے ذریعہ مظلوم کی مدد اور ظالم کا مقابلہ مقصود ہو۔ عقیدہ اور حریت اور وطن و مذہب کی حفاظت مقصود ہو، تو اس وقت جہاد و جنگ عین فضیلت ہی نہیں بلکہ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے۔ جس کے بغیر کوئی بندہ کل اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتا، مگر اگر مقصد اس کے برعکس ہو تو اس وقت تلوار کا استعمال ظلم و زیادتی ہے۔ اگر اسلام نے تلوار کا استعمال کیا ہے، تو دفع مظالم، وطن و مذہب اور عقیدہ و حریت کی حفاظت کی خاطر کیا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے جنگ میں پیشقدمی کبھی نہیں کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر خلافت راشدہ تک جتنی جنگیں پیش آئیں۔ سب کو دیکھ ڈالئے۔ بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر اسلام نے تلوار کا استعمال کیا ہے تو بطور دفاع کے کیا ہے۔ اس کی تائید میں قرآن و احادیث اور تاریخی واقعات سے سینکڑوں دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ تفصیل کا موقعہ نہیں۔ اس لئے میں یہاں قرآن کی چند آیات پیش کرتا ہوں۔ جن سے اس حقیقت کی تائید واضح طور پر ہوتی ہے۔ سورہ بقر کے اندر ہے:۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

اسی سورت میں دوسری جگہ ہے:۔

(لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی)

سورہ نساء کے اندر ہے:۔

الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان ان کید الشیطان کان ضعیفا۔

سورہ حجرات کے اندر ہے:۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔

بحر قلزم کا مشہور تاریخی واقعہ بھی اسی مقابلہ کا اہم ترین واقعہ ہے۔ آتش نمرود اور ابراہیم کی جان نثاری بھی اسی مقابلہ کی زندہ شہادت ہے۔ مکہ اور طائف کے ہولناک مقامات و احوال اور تاریخی گلیاں بھی اسی مقابلہ کی واضح ترین مثالیں ہیں۔ سرزمین عرب کی خون چکاں داستان ہائے تاریخی اور بدر و حنین کے خونی مناظر اس مقابلہ کی اہم کڑیاں ہیں۔

بہرحال اس تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اسلام پر یہ الزام محض بے بنیاد اور بالکل لغو ہے۔

جامعہ مدنیہ کے لئے

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کی اپیل

جامعہ مدنیہ (کریم پارک لاہور) ایک عظیم دینی ادارہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ ابتدا سے لائق مدرسین و ملازمین کی زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو جامعہ سے خصوصی تعلق رہا۔ آپ تاحیات جامعہ کی سرپرستی فرماتے رہے۔ جامعہ آج جن اصول و ضوابط پر کاربند ہے وہ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کے مرتب کردہ ہیں۔ اس کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ حضرت مولانا حامد میاں صاحب ہیں۔ ۲۲ مدرسین و ملازمین کی زیر نگرانی اس سال جامعہ میں ساڑھے تین سو کے قریب طلباء کرام تعلیم پا رہے ہیں۔ ان طلباء کرام میں ایک سو بیس ایسے غریب الدیار ہیں جن کے جملہ اخراجات کا جامعہ کفیل ہے۔ مدرسین و ملازمین کی تنخواہوں، طلبہ کے خورد و نوش، وظائف اور دیگر ضروریات پر خطیر رقم صرف ہوتی ہے۔ سو احقر تمام دین پسند حضرات بالخصوص اپنے احباب سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ جامعہ کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اپنا عشر، زکوٰۃ اور دیگر عطیات جامعہ کو عطا کریں، خاص کر اس موقعہ پر اپنی زکوٰۃ جامعہ میں جمع کرا کر مہمانان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میزبانی کا شرف حاصل فرمائیں۔ جامعہ آپ کے ہمہ قسم عطیات کا بہترین مصرف ہے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ:

احقر عبید اللہ انور

ایک مبلغ کی اشد ضرورت

ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے جو سارے ضلع میں جمعیۃ کا کام بخوبی سرانجام دے سکے۔ اور فن تقریر میں اچھی مہارت حاصل ہو۔ اور ان کو مناسب تنخواہ دی جائے گی۔ جس صاحب کو ضرورت ہو وہ اپنی درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔ (میاں احمد شاہ ناظم عمومی جمعیۃ ضلع جیکب آباد معرفت مولانا حضور الدین صاحب پیش امام جامع مسجد ٹھل نو ضلع جیکب آباد)

درسِ قرآن

(از: قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ)

معرفتِ الٰہی

برادرانِ اسلام! واقعہ یہ ہے کہ اکثر مسلمان خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر کما حقہٗ پہچانتے نہیں اسی لئے جو تعلق اللہ تعالیٰ سے بندہ کو رکھنا چاہئے دوسروں سے بھی رکھ لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقیدۂ توحید میں شرک مل جاتا ہے۔ حالانکہ نجاتِ آخرت کے لئے عقیدۂ توحید کا خالص ہونا ضروری ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی چند صفات عرض کر دیتا ہوں، جن کا تسلیم کرنا ایک مسلمان کے لئے اشد ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے

قولہٗ تعالیٰ۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيرًا (سورہ الفرقان رکوع ۱ پارہ ۱۸)

ترجمہ:۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سارے جہان کا مالک ہے

قولہٗ تعالیٰ۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔ (سورۂ المائدہ رکوع ۶ پارہ ۶)

ترجمہ:۔ اور آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

نفع اور نقصان فقط اللہ کے اختیار میں ہے

قولہٗ تعالیٰ:۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ (سورۂ یونس رکوع ۱۱ پارہ ۱۱)

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا اسے پھیرنے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔

رزق کی کشادگی اور تنگی فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

قولہٗ تعالیٰ:۔ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (سورۃ الرعد رکوع ۳ پارہ ۱۳)

ترجمہ:۔ اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے۔

بیمار کو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے

قولہٗ تعالیٰ:۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ (سورۃ الشعراء رکوع ۵ پارہ ۱۹)

ترجمہ:۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اولاد نہیں دے سکتا

قولہٗ تعالیٰ۔ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (سورۃ الشوریٰ رکوع ۵ پارہ ۲۵)

(ترجمہ) آسمانوں اور زمین میں اللہ کی بادشاہی ہے، جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکے بخشتا ہے۔ یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ خبردار قدرت والا ہے۔

درسِ حدیث

مرد اگرچہ نماز، روزہ وغیرہ احکامِ شرعیہ کا پابند ہو، مگر اس کا سلوک بیوی بچوں سے اچھا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی کوئی عزت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) تم میں سے اچھا وہ آدمی ہے جس کا سلوک اپنے بال بچوں سے اچھا ہو

دوسرا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

(ترجمہ) جب آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان میں انصاف نہ کرے، تو قیامت کے دن ایسے حال میں (میدانِ محشر میں) آئے گا کہ اس کا آدھا وجود گرنے والا ہوگا، (یعنی ایک حصہ وجود کا صحیح و سالم ہوگا اور دوسرا حصہ بے جان ہونے کے باعث جھکا ہوا ہوگا)

عورت کی ذمہ داری

اگر مرد عورت سے راضی ہے تو اس کے لئے بہشت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ (ترجمہ) ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت ایسے حال میں فوت ہو جائے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو، تو وہ بہشت میں جائے گی۔

نافرمان عورت پر فرشتوں کی لعنت

(ترجمہ) ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، جب مرد اپنی عورت کو اپنے بستر سے پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کرے، پھر وہ مرد ساری رات ناراض رہے۔ اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

صلہ رحمی

اگر ایک شخص نماز روزے کا پابند ہے۔ حج بھی کر آیا ہے، زکوٰۃ بھی باقاعدہ ادا کرتا ہے، مگر رشتہ داروں سے اس کا سلوک اچھا نہیں ہے تو وہ بھی دوزخ کی ہوا کھائے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

(ترجمہ) جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قطع رحم کرنے والا بہشت میں نہیں جائے گا (جس کا سلوک اپنے رشتہ داروں سے اچھا نہیں ہوگا، وہ ابتداءً بہشت میں نہیں جائے گا۔ اگرچہ دوزخ کی سزا بھگتنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکل آئے گا)

(ترجمہ) معقلؓ بن یسار سے روایت ہے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جو حاکم مسلمانوں کی رعیت پر حاکم ہو جائے، پھر وہ ایسے حال میں مرے کہ ان کے معاملے میں وہ خیانت اور ظلم کرتا تھا تو اس حاکم پر اللہ نے بہشت کو حرام کر دیا ہے۔

رشوت خور حاکم پر لعنت

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے

بُرے عالم کی مذمت

(ترجمہ) علیؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں فقط اسلام کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی ایک رسم رہ جائے گی۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی، مگر ان میں ہدایت نہیں ہوگی اُن کے علماء آسمان کے تلے رہنے والوں میں سے بدترین ہوں گے۔ انہیں میں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹے گا۔

Scanned with CamScanner

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE Price

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے، ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اپیل

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں، اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ عنہ ناظم عمومی " " " " ملتان

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

مؤثر اقدام

بقلم شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ

دنیا طرح طرح کی نئی روشنی کے باوجود کروڑوں برس کے فرسودہ شمس و قمر سے ابھی بے نیاز نہیں ہو سکی تو چودہ سو برس کے قرآنی نظام سے اُس کا آنکھیں چُرانا کہاں تک حق بجانب ہو سکتا ہے؟ ——— کہا جاتا ہے کہ قرآنی نظام چلانے کے لیے ابھی ماحول تیار نہیں۔ لیکن قرآن جس وقت دُنیا میں آیا۔ اگر ماحول کی تیاری اور فضا کی سازگاری کا انتظار کرتا، تو شاید قیامت تک بھی یہ انتظار ختم نہ ہوتا۔ قرآن تو اپنے لیے خود ماحول بناتا ہے۔ اور قرآنی نظام کے نافذ ہونے سے بڑی حد تک فضا بدلنے لگتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مُلّا حکومت و اقتدار چاہتا ہے۔ لیکن جب دُوسرے لوگ دُنیا کی نفع اندوزیوں کے لیے اقتدار چاہتے ہیں۔ تو دینی اقتدار کے لیے مُلّا کا حکومت میں حصّہ حاصل کرنا کیوں گناہ ہوگا؟ ——— اور صحیح تر بات یہ ہے۔ کہ مُلّا حاکم بننے کا طلبگار نہیں۔ ہاں، اپنے حاکموں کو تھوڑا سا مُلّا بنانے کا ضرور خواہاں ہے۔

پس ہم کسی چیز کے اسی حد تک مکلّف ہیں۔ جہاں تک ہماری قدرت و استطاعت کی پرواز ہے ——— ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ایک مؤثر اقدام اپنے گھر سے شروع کیا جائے۔ اور پاکستان کی جدید مملکت میں اس اسلامی نظام کی بُنیاد رکھی جائے۔ جو وحدتِ اسلامی کی آخری منزل تک رفتہ رفتہ پہنچنے کے لیے ایک نمونہ اور زینہ کا کام دے سکے۔ ایک طرف ہم محدود علاقہ میں اسلامی آئین و قوانین کا نفاذ کریں اور دُوسری جانب اس کو وسعت دیکر سارے عالمِ اسلامی تک پہنچانے کی [illegible]

ظہر اسلامی الجری [illegible] پور [illegible] لاہور

۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء

درسِ قرآن

میراثِ ارض (قسط ۲)

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ، ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ط

زبور - لغت میں کتاب کو کہتے ہیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب کا نام بھی ہے۔ یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں۔

ذکر - لغت میں بھی یہی ذکر ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب یعنی توریت مقدس کا لقب بھی ہے۔ یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں۔ زبور سے اگر مطلق کتاب اور ذکر سے توریت مراد ہو تو معنے یہ ہوں گے۔ کہ "ہم توریت کے بعد سب صحیفوں میں لکھ چکے ہیں"۔

اور اگر زبور سے خاص داؤد علیہ السلام کی کتاب اور ذکر سے نصیحت یا توریت مراد ہو تو معنی یہ ہوں گے۔ کہ زبور میں نصیحت کے مضامین کے بعد ہم لکھ چکے ہیں یا توریت کے بعد زبور میں بھی ہم لکھ چکے ہیں۔ بہرصورت مطلب یہ ہوا کہ ہم اگلی کتب مقدسہ میں یہ پیشین گوئی بیان فرما چکے ہیں۔ کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔

الارض - اس لفظ کے معنی زمین کے ہیں۔ مگر الف لام ہو اس پر ہے۔ وہ بتلا رہا ہے۔ کہ کوئی خاص زمین مراد ہے۔ اور وہ زمین ملک شام کی ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ایران بھی اس میں شامل کیا جائے

یرثہا - اصل میں میراث اس کو کہتے ہیں۔ کہ اگلوں کا متروکہ پچھلوں کو رشتہ قرابت سے ملے چوں کہ زمین موعود حضرت ابراہیم علیہم السلام کی تھی۔ اور اہل عرب ان کی اولاد میں تھے۔ اس وجہ سے میراث کا اطلاق ہوا اور کبھی مطلق ملکیت کو بھی میراث کہہ دیتے ہیں۔

عبادی الصالحون - لفظی معنی نیک بندے اور مراد اس سے صحابہ کرام ہیں۔ اس لیے کہ انہیں کو رشتہ خبری سنانے کے لیے یہ آیت

جلال الدین سیوطی کی کتاب خصائص سے ازالۃ الخفا میں منقول ہے۔ کہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا اللہ سبحانہ نے توریت اور زبور میں اپنے علم ازلی سے جو اس کو آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے حاصل تھا۔ فرمایا کہ امت محمدیہ کو میں زمین میں وارث بناؤں گا۔

اور حضرت ابو الدرداء صحابی سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت کو پڑھ کر فرمایا۔ کہ وہ نیک بندے ہمیں ہیں۔ پھر سیوطی نے لکھا ہے کہ میں نے زبور کا ایک نسخہ دیکھا ہے۔ اس میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں۔ چوتھی سورت میں یہ مضمون تھا۔ کہ اے داؤد جو کچھ میں کہتا ہوں سلمہ اور سلیمان کو حکم دو کہ تمہارے بعد لوگوں سے بیان کر دیں۔ کہ زمین میری ہے۔ میں اس کا وارث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو بناؤں گا۔

یہ ناچیز کہتا ہے کہ جو نسخہ آج کل ہندوستان میں ملتا ہے۔ اسمیں بھی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور ہر سورت کا نام زبور ہے۔ یوں لکھا ہے۔ کہ زبور ۱ زبور ۲ زبور ۳ مگر چوتھے زبور میں یہ مضمون نہیں ہے۔ جو علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ علامہ کو کوئی قدیم غیر محرف نسخہ مل گیا تھا۔ لیکن اب بھی موجودہ زبور میں آیت بمجرد کا مضمون موجود ہے۔ چنانچہ زبور ۳۷ کی چند آیتیں حسب ذیل ہیں

"لیکن وے جو خدا کے منتظر ہیں۔ زمین کو میراث میں لیں گے۔ لیکن وے جو حلیم ہیں۔ زمین کے وارث ہوں گے اور آبد تک اس پر بسیں گے۔" مصورہ اسمیل عہدنامہ قدیم مطبوعہ لدھیانہ صفحہ ۹۹۱ -

توریت میں صاف صاف تصریح اس زمین کی بھی ہے چنانچہ توریت کتاب پیدائش باب ۱۷ کی آٹھویں آیت بخطاب حضرت ابراہیم یہ ہے۔ "میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمیں تو پردیسی ہے۔ دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لیے ملک ہو اور میں ان کا خدا ہوں کنعان کے ملک سے مراد ملک شام ہے کیوں کہ کنعان سرزمین شام میں ہے۔

اس آیت سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے خلیفہ برحق ہونے پر استدلال نہایت واضح ہے۔ کیوں کہ الفاظ آیت سے بغیر کسی روایت کے ملائے ہوئے یہ بات ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے کچھ لوگوں کے وارث زمین یعنی بادشاہ ہونیکی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ اور ان متبعین کو اپنا نیک بندہ فرما کر ان کے جامع اوصاف حمیدہ ہونے کو ظاہر فرمایا ہے۔ اور ایسی ہی بادشاہت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ یہ پیشین گوئی صحابہ کرام ہی کے زمانہ میں پوری ہو جائے اور کیوں کہ قرآن کریم کے تمام خطابات کے اوّل مخاطب وہی حضرات ہیں۔ لہٰذا اس آیت میں جو خوشخبری ہے۔ اور جس کا مقصد یہ ہے کہ سننے والے خوش ہوں۔ ان میں استقامت فی الدین ترقی کرے۔ مصائب موجودہ ان کے اطمینان میں خلل انداز نہ ہوں۔ دوسرے لوگوں کو اسلام کی رغبت پیدا ہو۔ اس خوشخبری کے پہلے بھی مخاطب صحابہ کرام ہی ہیں اور ظاہر ہے کہ کسی ایسی جماعت کو کوئی ایسی خوشخبری سنا کر خوش کرے جس میں اس جماعت کے کسی فرد کا کچھ حصہ نہ ہو۔ سوا دغا و فریب کے اور کسی نام سے نہیں یاد کیا جا سکتا۔ نعوذ باللہ منہ۔

ان دونوں باتوں کے معلوم ہو جانے کے بعد یعنی یہ کہ آیت میں مومنین صالحین کو بادشاہت ملنے کی پیشین گوئی ہے اور یہ کہ اس پیشین گوئی کا صحابہ کرام کے زمانہ میں پورا ہونا ضروری ہے۔ اب ہمیں صرف اس بات کا معلوم کرنا باقی ہے۔ کہ صحابہ کرام میں سے کس کے ہاتھ پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی تاکہ جسکے ہاتھ پر پوری ہوئی ہو۔ اس کو ہم خلیفہ برحق سمجھیں۔ یعنی اس کی خلافت کو ہم اس آیت کی موجودہ خلافت یقین کریں۔ اور اس شخص کو ہم خدا کے صالحین میں شمار کریں۔

درسِ حدیث

یوم الجمعہ

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ؒ

جمعہ کے دن کی عظمت و فضیلت

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سارے دنوں میں جن میں آفتاب نکلا ہے۔ (یعنی ہفتہ کے ساتوں دنوں میں) سب سے بہتر اور برتر جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور جمعہ کے دن ہی وہ جنت میں داخل کیے گئے۔ اور اسی دن وہ جنت سے باہر کر کے اس دنیا میں بھیجے گئے۔ رجہاں ان سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور قیامت بھی خاص جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (صحیح مسلم)

جمعہ کے دن کے کچھ خصوصی وظیفہ و درود شریف

حضرت اوس بن اوس ثقفی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے۔ اسی میں آدم کی تخلیق ہوئی۔ اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی میں قیامت کا صور پھونکا جائے گا۔ اور اسی میں موت اور فنا کی بے ہوشی اور بے حسی ساری مخلوق پر طاری ہوگی۔ لہٰذا تم لوگ مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔ کیوں کہ تمہارا درود مجھے پیش ہوتا ہے۔ اور پیش ہوتا رہے گا ——— صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے وفات فرما جانے کے بعد، ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا آپ کا جسد اطہر تو قبر میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوگا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں پر زمین کو حرام فرما دیا ہے۔ (یعنی موت کے بعد بھی ان کے اجسام قبروں میں بالکل صحیح سالم رہتے ہیں۔ زمین ان میں کوئی تغیر نہیں پیدا کر سکتی۔

تشریح

اوپر والی حضرت ابوہریرہ ؓ کی حدیث کی طرح حضرت اوس بن اوس کی اس حدیث میں بھی جمعہ کے دن واقع ہونے والے اہم اور غیر معمولی واقعات کا ذکر کر کے جمعہ کی اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور مزید یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ اس مبارک اور محترم دن میں درود زیادہ پڑھنا چاہیئے گویا جس طرح رمضان المبارک کا خاص وظیفہ قرآن پاک ہے۔ اور اس کو رمضان مبارک سے خاص مناسبت ہے۔ اور جس طرح سفر حج کا خاص وظیفہ تلبیہ ہے۔ اسی طرح جمعہ کے مبارک دن کا خاص وظیفہ اس حدیث کی رو سے درود شریف ہے۔ جمعہ کے دن خصوصیت سے اس کی کثرت کرنی چاہیئے۔

درود شریف کی کثرت کا حکم دیتے ہوئے اس حدیث میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکا انتظام ہے۔ کہ امت کا درود میرے پاس پہنچایا جاتا اور پیش کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲۵ر شوال المکرم ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۶ر جنوری ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۳

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

مذہب اور سامراجی طاقتیں

اشتراکی عناصر اپنے سیاسی مقاصد یا اشتراکی بلاک کے مفاد کے لئے مذہب کا نام استعمال نہیں کر سکتے

مذہب کے بارے میں اشتراکی فلسفہ و نظام کا مخالفانہ نقطۂ نظر صاف اور واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاک و ہند میں جن لوگوں نے اقتصادی مسائل کے حل کے لئے سوشلزم کی تائید کی ہے۔ ان کی یہ تائید صرف معاشی امور تک محدود ہے اور اسی حد تک وہ سوشلزم کے بعض اصولوں کی موافقت اسلام کے ساتھ بتانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اقتصادی اور معاشی دوائر میں اسلام کی اصل تعلیمات اتنی انقلابی اور ہمہ گیر ہیں کہ سوشلزم کے معاشی مساوات کے اصول ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

اشتراکی عناصر کے برعکس سامراجی عناصر اپنے سیاسی اغراض اور سامراجی بلاک کے مفاد کے لئے مذہب کے نام کو علانیہ دھڑلے سے استعمال کر رہے ہیں۔ خاص طور پر اسلام کو جس طرح گذشتہ ایک صدی سے اولاً انگریز نے اور اس کے بعد بشمول امریکہ تمام مغربی سامراج نے مختلف حیثیتوں سے استعمال کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

انگریز نے اس برصغیر میں اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کے نام کو اس حد تک استعمال کیا کہ اپنی حمایت کے لئے مسلمانوں میں جعلی نبوت کا دروازہ کھول ڈالا۔

اصلاح امت اور احیاء و تجدید دین کے نام سے کتنے ہی ادارے بحق برطانیہ وجود میں لائے گئے۔

علماء دین کے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کے لئے اسلام کے نام پر متعدد تنظیمیں و تحریکیں پروان چڑھائی گئیں

انگریز کے قائم کردہ سیاسی، تبلیغی، اقتصادی اور تعلیمی نظام کو اسلام کے عین مطابق ثابت کرنے کے لئے تحریروں اور تقریروں کے بے شمار میدان ہموار کئے گئے۔

اور آج بھی عالم اسلام میں سرفہرست یہی سیاسی کشمکش برپا ہے کہ ایک فریق علانیہ پروپیگنڈے اور دوسرے وسائل کے بل پر برطانیہ و امریکہ کے سیاسی و اقتصادی سرمایہ دارانہ نظام کو اسلام کے نام پر قائم کرنے اور قائم رکھنے پر مصر ہے۔

مغرب نواز اور سامراج دوستوں کا یہ رویہ اسلام کے خلاف ایک کھلا چیلنج اور امت مسلمہ کے مستقبل کے لئے بھیانک خطرہ ہے۔

یہ صورت حال مسلمانان عالم کو اسلام سے دور کرتی جا رہی ہے اور انہیں مجبور کر رہی ہے کہ یا تو وہ سامراجیت کے طوق غلامی کی لعنت سے بچنے کے لئے اشتراکیت کی پناہ لیں اسلام کے نام سے مغربی سامراجیت و سرمایہ داریت کے حامی افراد و گروہ اپنے اس غیر متوازن اندیشانہ طرز عمل سے نئی مسلمان نسل پر اشتراکیت کی گرفت کو کامیاب ہونے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں

خلاف حقیقت اظہار خیال

۱۴ر جنوری کو تاریخی مجلس لاہور کے ایک نجی اجتماع میں جن پانچ کہنہ شخصیتوں نے لاہور سے متعلق اپنے ماضی کے بعض تاثرات کا اظہار کیا اور مختلف اخبارات نے انہیں شائع کیا ان شخصیتوں میں میاں امیر الدین صاحب بھی شامل تھے۔

میاں صاحب لاہور کے قدیم مسلم لیگیوں اور بانی پاکستان کے خاص معتمدین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ان اظہارات میں تحریک خلافت اور تحریک پاکستان سے متعلق علماء کے رویہ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، اسے ان کا صحیح تاثر نہیں کہا جا سکتا

تحریک خلافت کی ابتدا میں علماء کو سرد مہرانہ رویہ اختیار کرنے کا الزام دینا خلاف واقعہ ہے۔

تحریک خلافت تو از اول تا آخر علماء کی ہی برپا کردہ تھی اور اس تحریک میں پیش پیش بھی علماء کرام ہی تھے اور سب سے زیادہ قربانیاں دینے والے بھی علماء ہی تھے۔

انگریزی اقتدار کے بعد مسلمانوں کی یہ اپیل ہمہ گیر تحریک تھی جس میں علماء دیوبند، علماء بریلی، علماء بدایوں، علماء ندوہ، علماء اہل حدیث، علماء فرنگی محل، لکھنؤ وغیرہ بیک وقت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے اور پھر اس یک جائی میں علیگڈھ بھی آ ملا۔

یہ علماء کا ایثار و بے غرضی تھی کہ انہوں نے تحریک خلافت کی قیادت و سربراہی مولانا محمد علی، شوکت علی جیسے جدید طبقے کے ہونہار نوجوانوں کے ہاتھوں میں دے دی اور خود ایک مجاہد سپاہی کی حیثیت میں انگریزی استبداد کے خلاف اپنی جدوجہد میں مصروف رہے۔

تحریک پاکستان کی تشکیل میں بھی علماء کا یہی کردار رہا یہ جمعیۃ علماء ہی تھی جس نے سب سے پہلے نہرو رپورٹ کی ان دفعات کے خلاف ملک گیر آواز بلند کی جن میں مسلمانوں کو ایک اقلیت قرار دے کر اکثریت کا تابع رکھا گیا تھا اور دو قومیت کے اس تصور کو چیلنج کیا جو مسلمانوں کو ہندوؤں میں ضم کر دینے والا تھا۔ اور حصول آزادی کی مشترکہ جدوجہد کے مفہوم کے سوا متحدہ قومیت کے دوسرے تمام مفہومات کو رد کر دیا۔

اور یہ علماء ہی تھے جنہوں نے فرقہ پرست ہندوؤں کی اٹھائی ہوئی شدھی و سنگھٹن کی تحریکوں کے خلاف محاذ بنا کر مسلمانوں کی ملی انفرادیت کو مضبوط تر کیا۔

یہ علماء ہی تھے جنہوں نے اولین مرحلے پر مسلمانوں کے جداگانہ سیاسی حقوق کے تعین کے لئے مسٹر جناح کے ساتھ ۱۹۳۴ء میں اشتراک و تعاون کیا۔ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے تحت ہونے والے انتخابات میں مسلم لیگ بنام مسلم یونٹی بورڈ کے امیدواروں کو کامیاب بنایا اور ہندو لیڈر شپ کے مقابلے میں مسلم لیڈر شپ کو ابھارا۔

چنانچہ یہی وہ محاذ تھا جو آئندہ چل کر نظریۂ پاکستان اور جداگانہ

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

نقد و نظر

سیاستِ عالم

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

یمن جمہوریہ اور شاہ پسندوں کی لڑائی کو مودودیوں نے صدر ناصر کے خلاف خوب استعمال کیا اور لاکھوں یمنی مسلمانوں کے قتلِ عام اور طویل خانہ جنگی کی ساری ذمہ داری مصری فوج اور صدر ناصر پر عائد کرتے رہے حتیٰ کہ عرب یہودی جنگ سے پہلے اور جنگ کے بعد بھی انہوں نے اس کو معاف نہیں کیا۔ اس طرح ناصر کے خلاف زہر اگل اگل کر عربوں کی رائے عامہ عرب فوجوں کے دل و دماغ کو انہوں نے متاثر کرنے کی کوشش کر کے بالواسطہ یہودیوں اور یہود نواز امریکہ کی مدد کی اور بقول مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کے حق نمک ادا کیا۔

مگر کوئی ان عقل کے پتلوں سے پوچھے کہ اب جبکہ خرطوم کانفرنس کی تجویز پر صدر ناصر نے پچاس ساٹھ ہزار مصری فوج وعدہ کے مطابق نکال لی اب کیوں شاہ پرستوں کو کھجلی اٹھی اور کیوں مسلمانوں کو قتل کرایا کیوں دشمنان اسلام کو سازشیں کرنے کے لئے موقعہ بہم پہنچایا۔ اب جمہوریہ یمن بار بار یہ الزام لگاتی ہے۔ کہ شاہ پسندوں کی امداد امیر فیصل کر رہے ہیں مگر مودودی منقار بلب ہیں۔ بھلا جس امیر فیصل سے رابطہ عالم اسلامی کے نام سے لاکھوں روپے لے رہے ہیں ان کے خلاف وہ لب کشائی کر سکتے ہیں۔ پھر جب امریکہ اور یہودی بھی اس خانہ جنگی پر بغلیں بجائیں اور ہیزم کشی کو مفید سمجھیں تو مودودیوں کے لئے اس کے خلاف کچھ کہنا اور مشکل ہو جاتا ہے۔

بہرحال اس وقت وہی پرانی حالتِ جنگ باقی ہے اور خرطوم کانفرنس نے جو سہ رکنی کمیشن مقرر کیا تھا وہ جنگ بند کرانے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور معاملہ پھر امیر فیصل اور صدر ناصر کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

اردن کے شاہ حسین

اب یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں رہی کہ دنیا میں مشہور دو بلاک ہیں۔ امریکی بلاک اور روسی بلاک۔ مسلمانوں کے ہاں مذہبی نقطہ نظر سے جو بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رسالت کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کرے وہ سب برابر ہیں۔ اہل کتاب کے چند مسائل اسلام نے مستثنیٰ کر دیئے ہیں۔ مگر کفر میں سب کو برابر قرار دیا ہے۔ اَلْکُفْرُ کُلُّہٗ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ جو طاقت مسلمانوں کو غلام رکھنا چاہے۔ ان کی آزادی سلب کرے۔ مسلمانوں کی قوت منتشر کرے یا مسلمانوں کو سیاسی یا اقتصادی غلامی میں جکڑ کر ان کو اپنا آلۂ کار بنانا چاہے۔ ان کے مقابلہ میں غیر مسلموں کا دوسرا بلاک ہو۔ جو مسلمان تو نہیں مگر مسلمانوں کے خلاف مندرجہ بالا منحوس منصوبے نہیں بناتا اور یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ اس دوسرے بلاک کو دراصل مسلمانوں سے کوئی بھی ہمدردی نہیں صرف یہ مقصد ہے کہ یہ اسلامی ممالک اس پہلے بلاک کے شکار ہو کر اس کی طاقت کا سبب نہ بنیں اور اسی مقصد کی خاطر وہ مسلم ممالک کی امداد اور ان کی آزادی کی حمایت بھی کرتا ہے۔ اگر یہ صورت حال ہو تو غیر مسلموں کے ان اختلافات کو غیبی امداد سمجھ کر ان سے فائدہ نہ اٹھانا کتنی بڑی غلطی ہے۔

اور اگر کوئی عقل کا پتلا دوسرے بلاک کی مخالفت کر کے اس پہلے بلاک کے لئے فضا صاف کرے تو اس کو اسلام دشمن طاقتوں کا ایجنٹ تو کہہ سکتے ہیں مگر اسلام کا خیر خواہ نہیں کہہ سکتے۔ اس سلسلہ میں مودودی فرقہ جیسے سمجھنے والے اور استعمال ہو جانے والے تو قابل صد ملامت ہو سکتے ہیں۔ مگر بعض مسلم افراد یا مسلم ممالک کو جو پہلے بلاک کی سازشوں کا شکار ہو جاتے ہیں بہ نیت اور اسلام دشمن نہیں کہلائے جا سکتے بلکہ وہ قابل رحم فریب خوردہ ہوتے ہیں۔

مثلاً اردن کے شاہ حسین اور حجاز کے امیر فیصل کہ اول الذکر کو یہ باور کرایا گیا کہ اردن میں پانچ لاکھ فلسطینی مہاجر آباد ہیں اور سب صدر ناصر کے حامی ہیں یہ کسی وقت بھی تمہارا تختہ حکومت الٹ سکتے ہیں۔ اور اگر تم امریکہ سے کروڑوں ڈالر لے کر فوج نہ بناؤ تو تم کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اس طرح کے پروپیگنڈوں کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اور بیسیوں طریقوں سے خبریں گھڑی جاتی اور کان بھرے جاتے ہیں۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ صدر ناصر مسلمانوں میں واحد سیاسی دماغ ہے جو یورپ و امریکہ کے منصوبوں اور گہری سیاسی چالوں کو سمجھ سکتا ہے اور اس لئے دشمنوں کا سارا زور اسی کے خلاف خرچ ہوتا ہے۔ تو اصل بات صرف یہ تھی کہ عربوں میں بڑی طاقت مصر کی ہے اور وہی یہود کا سخت مخالف ہے۔ اور اسی لئے اس نے عرب اتحاد کا نعرہ بلند کر کے ان کے خلاف متحدہ محاذ بنانے کی سعی کی۔ مگر اس کی یہود دشمنی پر اردن دشمنی کا پردہ ڈال دیا گیا۔ بلکہ حد ہو گئی کہ مودودیوں اور ان کے پرچہ اردو ڈائجسٹ نومبر ۱۹۶۶ء نے صدر ناصر کو یہودیوں کا آلۂ کار تک لکھ مارا۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

بہرحال اب یہ بات خود امریکہ نے واضح کر دی کہ امریکہ اردن کو اقتصادی وغیرہ امدادوں کے سوا نقد امداد سالانہ تین کروڑ ڈالر کی امداد دیتا رہا ہے۔ جس سے ملازمین اور فوج کی تنخواہیں ادا ہوتی تھیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس ملک کی ساری فوجی قوت اور اقتصادی منصوبے امریکہ کے مرہونِ منت ہوں وہ کیسے امریکن بلاک میں شامل نہ ہوگا۔ خاص کر جبکہ اس کو یہ یقین دلایا گیا ہو کہ صدر ناصر کا مقصد صرف توسیع سلطنت اور تمہیں ہڑپ کر جانا ہے۔ اور پھر کیوں اردن کے اندر مودودی ایجنٹ موجود نہ ہوں۔ اور پھر کیوں اردن مصر کی مخالفت نہ کرے۔

یہی حال سعودی گورنمنٹ کا تھا کہ اس کو یہ باور کرا دیا گیا تھا کہ شاہ بدر کے بعد تمہارا نمبر ہے۔ تم بھی اپنی امارت و ملوکیت کی خبر مناؤ۔ صدر ناصر تمام عرب کو ایک بنا کر اپنی وسیع تر سلطنت بنانا چاہتا ہے۔ پھر اس کے لئے پروپیگنڈا کا میدان بنایا جاتا تھا۔ یہودی اور امریکی خبر رساں ایجنسیاں اس کو اپنے پروپیگنڈے اور غلط خبروں سے ایک حقیقت بنا کر رکھ دیتی تھیں۔

عرب یہود کی جنگ میں مصر و اردن کی شکست نہیں ہوئی بلکہ اس کو تمام عربوں نے اپنی شکست سمجھا اور صحیح سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اردن کے دارالخلافت عمان اور شام کے دارالخلافہ دمشق اور مصر کے دارالخلافت قاہرہ پر قبضہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور موجودہ جارحیت کے بعد باقی عرب ممالک کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے۔

روشنی کی جھلک

الحمد للہ تعالےٰ کہ عرب یہود جنگ میں اگرچہ ظاہری اور مادی نقصانات اردن اور مصر کے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کو ابھی اسلام باقی رکھنا تھا اور رکھنا ہے (انشاء اللہ تعالےٰ) اس لئے اس جنگ نے عربوں بلکہ سارے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اب اردن کے شاہ حسین معاملات کو سمجھ چکے ہیں اور امیر فیصل کو بھی معلوم ہو چکا ہے کہ صدر ناصر کا واویلا اور تیاریاں واقعی یہودی خطرہ کو حقیقی خطرہ سمجھنے کی وجہ سے تھیں نہ کہ اردن اور سعودی حکومت کی مخالفت کے لئے۔ اب ان میں یہاں تک حسن ظن اور باہمی رواداری پیدا ہو گئی ہے کہ لیبیا۔ کویت اور سعودی عرب ساڑھے نو کروڑ پونڈ سالانہ امداد مصری حکومت کو اور ساڑھے چار کروڑ پونڈ اردن کو دینا منظور کرتے ہیں تاکہ اثرات جنگ کا مقابلہ کیا جا سکے

شام اور الجزائر

عرب ممالک میں شام اور الجزائر ایسے ملک ہیں جو پہلے دن سے صرف جنگ ہی کے ذریعے یہود سے فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ اردن، امیر فیصل اور مصر معتدل پالیسی کے حامی ہیں اور ان کی محتاط پالیسی ہی کی وجہ سے اس وقت دنیا بھر کی رائے عامہ یہود کے خلاف اور عربوں کے حق میں ہو گئی ہے۔ مگر اب مصری سیاستدان بھی کہنے لگے ہیں کہ یہودی جنگ کے بغیر راہ راست پر نہیں آئینگے

Scanned with CamScanner

اور بحمدہ تعالیٰ مصر نے اتنی تیاری کر لی ہے کہ یہودیوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے کہ مصر نے نقصانات جنگ کی تلافی کر ڈالی ہے۔

اور امریکن نمایندے بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ اب حالات یہودیوں کے حق میں نہیں رہے۔

بہرحال اب عربوں کے حوصلے جس طرح مودودی ہرا رہے تھے نہیں ہارے بلکہ وہ نئے جذبہ سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے ہیں اور نہ ہی مودودی گمراہ کن پروپیگنڈا صدر ناصر اور عرب ممالک کے خلاف مسلم عوام میں نفرت پیدا کر سکا ہے بلکہ عالم اسلام ہی نہیں، تمام دنیا کی رائے عربوں کے حق میں ہے۔

امریکہ کی گت

یہودی عارضی فتح کے نشہ میں سرشار ہوئے مگر اپنے سرپرست امریکہ کا وقار تمام شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں ختم کر گئے۔ اکثر ممالک نے تعلقات منقطع کر دیئے۔ اور نہر سویز بند ہونے سے برطانیہ کا بھٹہ ہی بیٹھ گیا۔ امریکہ چاہتا تھا کہ یہودی ایجنٹوں کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں میرا طوطی بولے۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ پر سارے ملکوں میں پھٹکار برسنے لگی۔ دوسری طرف اس کی شیخی ویٹ نام میں بھی کرکری ہو گئی اور افریقی ممالک میں روسی رسوخ اس کے لئے سوہان روح ہو رہا ہے۔

پاکستان

پاکستان نے ایران اور ٹرکی سے معاہدات کر کے ایک تیسرا گروپ بنا لیا ہے۔ یہ گروپ پہلے تو امریکی بلاک میں شامل تھا۔ مگر اب یہ آہستہ آہستہ غیر جانبدار پوزیشن کی طرف آ رہا ہے۔ پاکستان کے تعلقات روس و چین سے بھی ہیں۔ مگر امریکی تعاون بھی دن بدن بڑھ رہا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عالمی سیاست پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

کشمیر شیخ عبداللہ کی رہائی بھی بے معنی نہیں ہے کشمیر کا مسئلہ بھارت کے لئے ٹیڑھی کھیر ہے نہ اگلے نہ نگلتے بنے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ہماری رائے تو کشمیر کے بارے میں قطعاً یہ ہے کہ اس میں بھارت کا کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی ہمارے تعلقات چین وغیرہ سے بگڑنے پائیں۔

تازہ حرکت اور پاکستان کی بیداری

ان مساعد حالات میں ایک حرکت پھر پیدا ہوئی۔ مودودی صاحب کو بیرونی ممالک اور خاص کر مغربی جرمنی سے دعوتیں موصول ہوئیں۔ اگرچہ سعودی حکومت اور لیبیا سے بحالت موجودہ بدگمانی نہیں کی جا سکتی اور انہوں نے اپنے عمل سے یہود کے خلاف دلی تعاون کا مظاہرہ کیا ہے مگر وہ کونسا ملک ہے جہاں امریکہ کے ایجنٹ نہیں ہیں۔ ان حالات میں مودودی جیسے آدمی کا وہاں جانا یا اس کو وہاں سے دعوت آنا خطرات سے خالی نہیں۔ مودودی صاحب انگریزی میں تقریر کر سکتے ہیں نہ عربی میں۔ پھر ان کو بلانے میں کالا کالا ضرور ہے۔ آخر مغربی جرمنی جو یہودیوں کا پشت پناہ اور ان کو اب تک اسلحہ مہیا کرنے والا ہے اور جس سے عربوں نے سفارتی تعلقات منقطع کر رکھے ہیں۔ وہاں طالب علموں کا اجلاس کرنا اور صرف مودودی صاحب کو بلانا کوئی معنی رکھتا ہے۔ انہوں نے آمد و رفت کے ٹکٹ کی پیشکش بھی کی ہے۔ چنانچہ وزیر داخلہ پاکستان قاضی فضل اللہ نے کہا کہ اس سے مودودی کے بارے میں شبہات پیدا ہو گئے۔ مودودی صاحب نے اخباروں میں وزیر داخلہ کی تردید کی۔ مگر وہ تردید نہیں بلکہ اعتراف جرم کے مترادف ہے۔ مودودی صاحب نے سعودی عرب، لیبیا اور مغربی جرمنی کی دعوتوں کو تسلیم کر لیا اور ٹکٹوں کی پیشکش بھی مان لی۔ پھر انکار کا کیا معنی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مغربی جرمنی امریکن بلاک کا بازوئے شمشیر زن ہے اور صدر ناصر کا دشمن۔ اور یہ مسلم طلباء کا اجلاس مغربی جرمنی میں ہی کیوں ہو رہا ہے اور مودودی صاحب کو شام عراق، مصر، الجزائر، ترکی اور افغانستان سے دعوتیں کیوں نہیں آتیں۔ جس طرح مرزائی صرف ان ممالک میں دام تزویر بچھاتے تھے۔ جہاں انگریز کا اثر و رسوخ جاتا تھا۔ اب مودودی صاحب وہیں مقبول کرائے جاتے ہیں۔ جہاں امریکہ کا اثر و رسوخ ہو یا اس کے پٹھوؤں کی تعداد موجود ہو۔ پاکستان گورنمنٹ نے اگر خارجہ سیاست میں زیادہ صحیح قدم اٹھایا ہے تو وہ یہی ہے کہ اس مشکوک آدمی کو جانے نہیں دیا۔ جو پہلے سے لکھ چکا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کی حکومت سے نہیں بلکہ براہ راست عوام سے تعلقات قائم کرنا چاہیئے۔

م لگاؤں گا۔ اس نے کہا اِدھر اُدھر سر موڑ لیا۔ پھر کر دیکھ لیا کام ہو گیا۔ پیچھے لگانے کی کونسی ایسی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر صاحب لاجواب ہوئے تو پاگل نے کہا سنو تم ڈاکٹر ہو۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم وہ تیسری آنکھ اپنی انگلی کے اگلے سرے لگا دو۔ جب کسی مریض کی تشخیص کرنا مقصود ہوا۔ انگلی اس کے جسم میں داخل کر دی اور آنکھ سے اندر کی تمام بیماریاں تمام کیفیات دیکھ لیں۔ نہ ایکسرے کی ضرورت نہ کسی اور چیز کی۔ تو آپ نے دیکھا۔ یہ شخص جنونی بھی ہے مگر باہوش بھی ہے ڈاکٹر صاحب کا کیسے امتحان لیا۔ اور پھر کیسا صحیح مشورہ دیا۔

بہرحال صدارت کا امیدوار واقعی جنونی ہونا چاہیئے کہ اس کو کام کا پورا پورا جنون ہو۔ مگر ہوش کے ساتھ ورنہ کسی نہ کسی عورت سے پٹ جانے کا خطرہ ضرور لگا رہے گا۔ اپوزیشن کو صدارتی جنون ہے مگر ہوش نہیں۔ ہوش ہوتا۔ تو عورت کو سامنے نہ لاتے۔ خاص کر جب کامیابی کا یقین نہ تھا تو قائد اعظم کی نسبت کو بھی اپنی غلطی سے دھکا لگا دیا۔

بھٹو صاحب کو بھی صدارت کا جنون لاحق ہو رہا ہے جیسا کہ انہوں نے ابھی اظہار کیا ہے۔

رموز و کنایات

ہوشمند جنونی

محترم صدر پاکستان نے اپنی حالیہ تقریر میں ٹنڈو محمد خاں میں فرمایا کہ پاکستان کے صدر کا فیصلہ تو پاکستان مسلم لیگ کرے گی۔ مگر اتنی بات ضروری ہے کہ مستقبل کا صدر جنونی ہو۔ باہوش جنونی۔ جنونی اور باہوش کا معنی سمجھنے میں بہت سی غلط فہمیوں کا امکان ہے۔ اور غلط فہمی کے لئے وجہ ظاہر ہے۔ جنون اور ہوش دونوں کیسے یکجا جمع ہو سکتے ہیں۔ ہم اس کی چند مثالیں بیان کر کے اس مسئلہ کو دل و دماغ کے قریب کئے دیتے ہیں۔

پہلی مثال۔ ایک بار بعض دوست پاگل خانے کی سیر کو گئے۔ جہاں مودودی صاحب والی ایک یہودی نژاد امریکن لڑکی ایم جمیلہ بھی رہ چکی ہے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کمرے میں سلاخوں کے اندر سے ایک پاگل زور زور سے پکار رہا ہے۔ میں نبی ہوں۔ میں رسول ہوں۔ اب یہ شخص پاگل اور جنونی بھی ہے مگر باہوش بھی ہے آج کل کتنے ہی جنونیوں اور مراقیوں نے نبوت کے دعوے کئے اور بڑے باہوش مانے گئے۔ اور بڑے بڑے بیرسٹروں نے ان کے مجنونانہ دعووں کی تصدیق کر دی

پاس ہی ایک دوسرے کمرے میں سلاخوں کے اندر سے دوسرا پاگل اس پہلے پاگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زور زور سے پکار رہا ہے کہ یہ جھوٹ بکتا ہے۔ یہ نبی نہیں ہے۔ میں نے اس کو قطعاً نہیں بھیجا۔ اب اس دوسرے جنونی کو دیکھئے۔ کہ یہ جنونی بھی معلوم ہوتا ہے۔ جیسے خدائی کا دعویٰ کرنے والا ہو۔ مگر یہ باہوش بھی ہے۔ اس لئے کہ یہ یہ تصور دے رہا ہے کہ جیسے روح ویسے فرشتے۔ اگر یہ پہلا پاگل نبی ہو سکتا ہے تو میں خدا کیوں نہیں ہو سکتا۔

دوسری مثال۔ ایک مرزائی ہے جسے حکومت ملک کا بڑا وفادار اور ساری قوم میں سے لائق تصور کرتی ہے۔ مگر اس پر حصول اقتدار یا علیحدہ سٹیٹ بنانے کا جنون سوار ہے۔ تو یہ جنونی بھی ہے اور باہوش بھی

تیسری مثال۔ ایک اور واقعہ سن لیجئے۔ ایک بار ایک ڈاکٹر صاحب کسی پاگل خانے کی سیر کو گئے۔ وہاں سلاخوں کے اندر ایک متشرع بارعب اور پروقار شخص کھڑا ہے۔ اس نے ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہی دور سے خوب مومنانہ انداز سے السلام علیکم کہا اور کہتے ہی اپنی سلاخوں کے اندر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا۔ پاگل نے ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ پہنچے سے پکڑ کر سوال کر ڈالا۔ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ اس نے کہا۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ کہا اچھا پھر بتایئے کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ تیسری آنکھ دینا چاہے تو آپ اس کو کہاں لگانا پسند کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً کہا۔ سر کے اوپر پاگل بولا۔ سر پر کیا ضرورت ہے۔ ذرا سر اوپر کو کیا اور آسمان تک دیکھ لیا۔ ڈاکٹر نے کہا۔ پھر پیچھے کی طرف م

(باقی کالم ۲ میں)

Scanned with CamScanner

مسائل ـــــ و ـــــ افکار

فتنوں کی بارش

اس دور میں کئی فتنے اور فرقۂ باطلہ "اسلام" کے نام پر لوگوں کو تحریر و تقریر کے ذریعے الحاد و زندیقیت کی دعوت دے رہے ہیں۔ مذہبی ادارے کھول کر عوام و خواص کو میٹھا زہر دے کر "سلف الصالحین" سے ہٹایا جا رہا ہے۔ جس طرح آج کل مودودی صاحب نام نہاد جماعت اسلامی کی آڑ میں دین محمدی کو بازیچۂ اطفال اور صحابۂ کرامؓ کو اپنے تشیعی تیروں کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ بالکل انہی کے مسلک پر چلنے والوں میں "محمد حنیف ندوی" بھی ہیں۔ موصوف ادارہ "ثقافتِ اسلامیہ" میں اشتراکیت کا شرف بھی حاصل کئے ہوئے ہیں۔

محمد حنیف ندوی صاحب نے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہٗ کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ کیا ہے (المنقذ من الضلال) اس کے شروع میں انہوں نے اس کتاب پر ایک مقدمہ لکھا جو ص۳ سے ص۱۰۸ تک ہے۔ اس میں ایک جگہ اس طرح سے رقمطراز ہوتے ہیں:۔

"یہ صحیح ہے کہ بنو امیہ کے دور میں مسلمانوں کو بے نظیر سیاسی استحکام حاصل ہوا۔ یہ بھی درست ہے۔ ان کی بدولت اسلامی فتوحات کا دائرہ حد درجہ وسیع ہوا۔ اس میں بھی شبہ نہیں کہ انہوں نے عربی عصبیت کو قائم رکھنے میں بڑا کام کیا۔ اور لغت، فقہ، حدیث اور علوم و فنون کی اشاعت کے سلسلہ میں ان کی خدمات بہت ہی تابناک ہیں۔ مگر ملوکیت کی جس بھیانک شکل کو انہوں نے اسلامی ذہن و فکر پر مسلط کیا۔ دینی اختلافات میں جس تشدد و تعصب کا وہ موجب ہوئے اور جس طرح انہوں نے اپنے مخالفین کو ظلم و استبداد کا تختۂ مشق بنایا۔ کوئی معقول اور انصاف پسند شخص اس کی تعریف نہیں کر سکتا۔ گو ہماری رائے میں ان مظالم کا بھی پس منظر ہے (یعنی) اگر حضرت عثمانؓ شہید نہ ہوتے یا (بہ الفاظ دیگر) شیخینؓ کے بعد حضرت علیؓ کو بالاتفاق خلافت کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کا موقع دے دیا جاتا تو بعد میں ابھرنے والے ان تمام فتنوں کا سدِ باب ہو جاتا اور اسلامی تاریخ بالکل ہی دوسرے انداز میں مرتب ہوتی۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کے استحقاق کو تسلیم نہ کرنا ہمارے نزدیک ایسی چوک یا سہو تھا، جس کی مسلمانوں نے بڑی گراں قیمت ادا کی اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اور کتنی قیمتیں ادا کرنی پڑیں۔ یہی نہیں ان کی جبین سطوت پر ایسی ہی سیاہی ہے جو کسی معذرت اور جواب سے دور نہیں ہونے والی۔

مزید برآں اپنی اس بیباکانہ کلام کو اخلاقی جرأت اور مزاج و فکر کا اختلاف کہہ کر قارئین و ناظرین کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"مزاج و فکر کا اختلاف کہیئے یا اخلاقی جرأت کے تفاوت سے تعبیر کیجئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جہاں شیعی گروہوں نے بنی امیہ کے ظلم و جور کے مقابلے میں تقیہ کا موقف اختیار کیا اور اس کو اپنی جماعتی پالیسی کا جزو بنایا۔ وہاں ان کے براہِ راست مخالفین خوارج نے جن پر کم سختیاں ہرگز نہیں ہوئیں۔ اس نظریہ کی حمایت کہ حفاظتِ دین کے سلسلہ میں جان و مال اور آبرو کی قربانی کوئی چیز نہیں اور اس نظریہ میں یہ اس درجہ مخلص تھے کہ اس سے ان کی فقہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہی۔ یعنی فقہی مسائل میں بھی دین کی اس اہمیت کو انہوں نے نظر انداز نہیں کیا" الخ۔ (ص۲۸ تک)

کیا یہ تحریر و کلام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قارئین کے حسن ظن کو متزلزل نہیں کریگا شیخینؓ کے بعد حضرت علیؓ سے پہلے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ منتخب کرنے والے بلند پایہ صحابہ کرامؓ ہی تو تھے اور حنیف ندوی صاحب کے قول کے مطابق نعوذ باللہ ان کا یہ فعل مسلمانوں کی جبین سطوت پر نہ مٹنے والی سیاہی ہے۔

ایک راسخ العقیدہ سنی مسلمان کی حیثیت سے میں اپنے مذہب اہلسنت والجماعت سے اچھی طرح سے بفضل تعالےٰ واقف ہوں بلکہ سمجھ کے ساتھ نہ کہ اندھا دھند میرا فرض اولین ہے کہ اس قسم کی تحریروں سے باخبر کروں کیونکہ پاکستان میں آج کل بارش کی طرح فتنے برس رہے ہیں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مودودی اور حنیف ندوی جیسے لوگ صحابہ کرامؓ کو تاریخی روایات کے ترازو میں تولتے ہیں اور قرآن و حدیث سے رہنمائی حاصل نہیں کرتے۔ گویا یہ لوگ تاریخ کو وحی الٰہی (جلی و خفی) پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہی میرے نزدیک ان کی گمراہی کی بین دلیل ہے۔ (جاوید احمد بقا کلرک میونسپلٹی پشاور شہر)

مرزا قادیانی کے متضاد دعوے

۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء کے "ترجمان اسلام" میں "حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں بھی قارئین سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک دعویٰ ـــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

(۱) "یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرورت حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسےٰؑ کی قبر سرینگر میں موجود ہے۔ جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے" (چشمۂ مسیحی ص۳)

(۲) "وہ وہی ہے جو مدت ہوئی کہ مر گیا اور سرینگر محلہ خانیار کشمیر میں اس کی قبر ہے"۔ (چشمۂ مسیحی ص۹)

(۳) "وہ صلیب پر سے نیم مردہ ہو کر بچ گئے اور پھر پوشیدہ طور پر بھاگ کر ہندوستان کی راہ سے کشمیر میں پہنچے اور وہیں فوت ہوئے"۔ (چشمۂ مسیحی ص۱۰)

(۴) اس کے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر میں موجود ہے اور یہ اس ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سرینگر میں آپ کا انتقال ہوا اور سرینگر محلہ خانیار میں آپ کا مزار ہے۔ چنانچہ اس بارے میں میں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "مسیح ہندوستان میں"۔ یہ ایک بڑی فتح ہے جو مجھے حاصل ہوئی ہے"۔ (ستارہ قیصرہ ص۱۲، ۱۳)

دوسرا دعویٰ۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بیت المقدس میں ہے"۔

قادیانی رقمطراز ہے:۔

"اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسےٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔ اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبی فی اللہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ (اتمام الحجۃ ص۱۹)

(نیچے حاشیہ میں مولوی محمد السعیدی مذکور کا عربی خط نقل کر کے اس کا ترجمہ لکھا ہے۔ چند جملے ملاحظہ ہوں)

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر بلدیۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے۔ اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسےٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔ اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدۂ قدس کا نام یروشلم تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا۔ اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے"۔ (اتمام الحجۃ ص۲۳)

اب مرزائی امت جواب دے کہ وہ اپنے نبی جی کا کونسا دعوےٰ قبول کرتی ہے اور کونسا نہیں اور اس ماننے اور نہ ماننے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ابوالبشر عرفانی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ)

مقام حدیث

حضرت مولانا الحاج عبداللطیف صاحب کا خطاب

۹ شوال المکرم بروز بدھ وار مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم میں "مشکوٰۃ المصابیح" کے درس کا افتتاح حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام نے فرمایا۔ آپ نے "تعارف حدیث" کے موضوع

پر عوام و خواص کو مستفید کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال یا اُن افعال و اقوال کو کہا جاتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئے گئے ہوں اور آپ نے انکار نہ فرمایا ہو اور نہ ہی منع کیا ہو۔ اور اسی طریقہ سے جو اقوال و افعال صحابہ کرامؓ نے فرمائے اور کئے۔ انہیں بھی حدیث ہی کہا جاتا ہے۔ اور بعض نے یہ فرق کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو حدیث اور صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال کو آثار کہتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی وحی ہیں۔ کیونکہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔ متلو اور غیر متلو متلو وہ ہوتی ہے۔ جو جبرئیل امین علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر تلاوت کی۔ مثلاً قرآن مجید۔ اور غیر متلو وہ ہوتی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت تو نہیں کی گئی۔ لیکن الہام و القاء کے ذریعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار دی گئی ہے بھی وحی الٰہی۔ کیونکہ خود پروردگار عالم نے فرمایا ہے:۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وحی پر بولتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ فیض رسان نبوت بولتے نہیں بلکہ بلوائے جاتے ہیں۔

حفاظت حدیث۔ جس طریقہ سے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا اور فرمایا:۔ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ تو اسی طریقہ سے حدیث شریف جو کہ قرآن مجید کے معانی اور مطالب ہیں۔ اس کی حفاظت بھی فرمائی ہوئی ہے۔

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال بھی حدیث و سنت میں داخل ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ علیکم بسنتی وسنتی الخلفاء الراشدین۔ تم میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اصحابی کالنجوم باعلیھم اقتدیتم اھتدیتم۔ میرے صحابہؓ مانند ستاروں کے ہیں جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے۔ اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سارے کے سارے گروہ دوزخ میں جائیں گے مگر ایک ناجی ہوگا۔ تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کون سا فرقہ ناجی ہوگا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ما انا الیہ واصحابی۔ جو میرے صحابہؓ کے اور میرے راستہ پر چلنے والا ہوگا جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی اقتداء کی وہ نجات یافتہ اور جنتی ہوگا جو لوگ آج صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع یا جرح تنقید کرتے ہیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا رہے ہیں۔ کہاں صحابہ کرام کی عظمت اور کہاں آج کے کور چشم و دماغ حضرات کی خامہ فرسائیاں۔

(رشید احمد ارشد جکروی)

ایک ضروری تصحیح

ترجمان اسلام کے شمارہ ۱۲ جنوری ۶۸ء صفحہ ۸ کالم ۱ سطر ۱۴/۱۵ میں اس طرح پڑھیں کہ "مدعی سے ابتداءً دلیل نہیں مانگی جاتی بلکہ پہلے جس پر دعوےٰ کیا گیا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے۔ اگر وہ انکار کر دے ..... تو پھر مدعی سے دلیل مانگی جاتی ہے۔ مدعی دلیل نہ دے سکے تو مدعیٰ علیہ پر قسم آتی ہے"۔

اسی طرح سطر ۱۹ میں "انکار مع الحلف کی بجائے صرف انکار" پڑھیں۔ قارئین درستی فرمالیں۔

(ارشد جکروی)

آہ! حضرت بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

؎ مصائب بہت ہیں مگر دل کا جانا
عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

پاک و ہند کے ممتاز متبحر عالم دین مخدومی و مطاعی حضرت الاستاذ مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ وصال سے متعلق پاک بھارت کا المناک نشریہ سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن علمیہ اور عملیہ پر کچھ لکھنا تو ان حضرات کا کام ہے جنہیں حضرت مرحوم سے قریب رہ کر استفادہ کا موقعہ ملا ہے۔ احقر کو خوش بختی سے ایک سال دورہ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم میں حاضری کی سعادت ضرور نصیب ہوئی اور حضرت مرحوم سے مسلم شریف پڑھنے کا زریں موقعہ بھی ملا۔ لیکن سوء اتفاق سے کم ظرفی کم استعدادی اور نالائقی آڑے آئی اور آپ کے انمول موتیوں سے دامن مقصود نہ بھر سکا۔

ذیل کی سطور سے حضرت مرحوم کا صرف ذکر خیر ہی مقصود ہے۔ مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی میں آپ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید کیا گیا۔ طلباء اور اساتذہ مدرسہ نے مجلس تعزیت منعقد کی حضرت کا ذکر خیر آیا تو آج سے تیس سال قبل کا زمانہ یاد آیا اور حضرت مرحوم کا مخصوص انداز درس لطیفہ سنج مزاج اقدس اور خاص خاص ظرائف کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ اسی کی ناقص تصویر ہدیۂ ناظرین ہے۔

وصف مخصوص

اسے دارالعلوم دیوبند کی کرامت کہیئے یا شیخ الہند رحمۃ اللہ کا خاص تصرف کہ حضرت مرحوم کا معقولات میں اعلیٰ مہارت رکھنے اور انہی میں شب و روز مصروف ہونے کے باوجود آپ پورے حلقہ دارالعلوم میں نماز میں خشوع و خضوع کے لئے تقریباً ضرب المثل ہی سمجھتے تھے۔ حالانکہ علوم عقلیہ میں مصروف علماء عموماً اس سلسلہ میں بیباک سمجھے جاتے ہیں۔

حکمت ناغہ۔ مسلم شریف شروع ہوئی۔ دو ایک سبق پڑھا دینے کے بعد بعض اعذار کی بنا پر چند دن دارالحدیث تشریف نہیں لائے اور اسباق کا ناغہ ہوا۔ بعدہٗ جس دن پہلے پہل تشریف لائے تو سبق شروع کراتے ہی تمہیداً فرمایا۔ بھائی آپ ناراض تو بہت ہوتے ہوں گے کہ بہت ناغہ ہوا۔ لیکن معلوم ہے جبرئیل امین علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ابتدا میں کچھ سبق پڑھا کر بہت دن تک نہیں آئے۔ ہوں مولوی صاحب یہی مطلب تھا نا کہ پہلے سبق اچھی طرح یاد ہو جائیں۔

قصور اپنا نکل آیا

ایک دفعہ کچھ طلباء نے اعتراض کیا کہ وقت کافی گذرتا جا رہا ہے لیکن پڑھائی کی مقدار کم ہے۔ اچھی طرح یاد نہیں رہا افواہاً یا بعض کی جانب سے تحریراً یہ بھی کہا گیا کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اس وقت تک کتابیں فلاں فلاں مقام تک پہنچ جاتی تھیں۔ حضرت مرحوم نے فرمایا۔ بھائیو یہ صحیح ہے کہ شیخ الہند کا زمانہ اور تھا۔ اس وقت کے برکات بھی اور تھے۔ لیکن یہ بھی سوچا کہ اس وقت کے طلباء بھی کچھ اور تھے۔ وہ اشاروں اشاروں ہی میں بڑے بڑے دقیق مسائل سمجھ لیتے تھے۔ اب تو ہر بات کی تفصیل کرنی پڑتی ہے۔

مزاح

دارالعلوم میں حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پابندی وقت کے لئے مشہور تھے اور حضرت مرحوم کثرت تعطیل کے لئے ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ بھائی! بڑے لوگوں کا اعمالنامہ تو ایسا سیاہ ہوگا کہ جیسے حضرت شیخ الادب صاحب کا رجسٹر حاضری اور نیک لوگوں کا ایسا سفید ہوگا جیسا کہ ہمارا رجسٹر حاضری من احب شیئا اکثر ذکرہ کے ضمن میں فرمایا۔ دیکھتے نہیں حضرت مدنی ہر بات میں انگریزوں کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ محبت ہے نا۔ انہیں ظلم سے روکنا چاہیئے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ سے عقیدت

محب محترم حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مدرسہ عثمانیہ حنفیہ ورکشاپی راولپنڈی راوی ہیں کہ غالباً ۶۲-۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض اساتذہ کا اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ طلباء کو حضرت مدنیؒ سے جو قلبی شغف تھا۔ اس کی وجہ سے انہوں نے مخالف اساتذہ سے پڑھنے کا انکار کر دیا تھا۔ حضرت بلیاوی مرحوم پر بھی بعض وجوہات سے مخالفت کا شبہ ہونے لگا۔ طلبہ نے اپنے فیصلہ کے مطابق آپ سے بھی پڑھنے کا انکار کر دیا۔ آپ دارالحدیث میں تشریف لائے اور طلبہ سے فرمایا۔ درس نہ لیں لیکن مجھ سے ایک واقعہ سن لیں۔ انہوں نے مان لیا تو آپ نے فرمایا۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے میری گرویدگی آپ کو معلوم ہے۔ حضرت سے انتہائی تعلق اور عقیدت و محبت کی بنا پر حتی الوسع پوری خدمت میرے ذمہ تھی۔ جوتا اٹھانا۔ پاندان لے لینا مالش کر دینا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ہفتہ بھر کی اہم خبریں اور واقعات

مسلمان ممالک

فلسطین کی چھاپہ مار تنظیموں کی متحدہ فوجی کمان قائم کر دی گئی

قاہرہ ۲۱ر جنوری۔ فلسطین کی آٹھ چھاپہ مار تنظیموں نے اسرائیل کے خلاف اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل ان تنظیموں کا مشترکہ اجلاس قاہرہ میں منعقد ہوا جس میں ایک متحدہ کونسل قائم کی گئی اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ چھاپہ ماروں کے تین گروپ بنا دیئے جائیں۔ یہ گروپ لڑنے والوں میں رابطہ برقرار رکھنے والے پیغامبروں اور مقبوضہ علاقہ کے لوگوں کو حریت پسندوں کی کارروائی اور بیرونی امداد سے آگاہ رکھنے والے رضاکاروں پر مشتمل ہوں گے۔

مشترکہ اجلاس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ حریت پسندوں کی موجودہ کارروائیاں اطمینان بخش ہیں اور ان کے حملوں سے اسرائیل میں اضطراب پھیلا ہوا ہے یہ یقین بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ چھاپہ ماروں کی کارروائیاں مقبوضہ علاقہ پر اسرائیل کے مستقل قبضہ کے راستہ میں ایک مستحکم رکاوٹ بن گئی ہیں اور کسی قطعی تصفیہ تک اسرائیل کو یہ موقع نہیں ملے گا کہ وہ ان علاقوں کو اپنی سرحدوں میں ضم کر لیں۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ چھاپہ ماروں کو اپنی سرگرمیاں اسرائیل کے اندر تک پھیلا دینی چاہئیں اور انہیں مقبوضہ علاقوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ سانفرانسسکو کے ایک قریبی ذریعہ نے اس امکان کا اظہار بھی کیا کہ حریت پسند تل ابیب، حیفا اور ایلات کو خاص طور پر اپنا نشانہ بنائیں گے اور اپنی جان پر کھیل کر ان اہم مقامات پر حملہ کریں گے اس ذریعہ نے مزید کہا کہ عرب تصفیہ چاہتے ہیں۔ اور جنگ کے خلاف ہیں۔ لیکن نہ تو وہ اپنے علاقے اسرائیل کے حوالہ کریں گے اور نہ اسرائیل کو تسلیم کریں گے۔

یمن کی جمہوری فوجوں نے دو ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا

صنعا۔ ۲۱ر جنوری۔ یمن کی جمہوری فوجوں نے آج صنعا کے قریب فوجی اہمیت کے دو ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے اور مشرقی اضلاع کی طرف سے شاہ پرست فوج کی سپلائی لائن کاٹ دی ہے۔ جمہوریہ یمن کے وزیر اقتصادی امور مسٹر محمد سعید عطار نے محاذ جنگ سے واپس آنے کے بعد بتایا کہ جمہوری فوجوں نے جو میس گھنٹے کی گھمسان کی جنگ کے بعد صنعا کے قریب اس پہاڑی اس پہاڑی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے جہاں دو ہوائی اڈے ہیں اور وہاں سے مشرقی اضلاع کی طرف سڑکیں جاتی ہیں۔

انڈونیشی طلباء حکومت کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے

جکارتہ ۲۱ر جنوری۔ انڈونیشی طلباء کے ایک بااثر گروپ نے اعلان کیا ہے کہ وہ عوام کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے حکومت کے خلاف جدوجہد کرتا رہے گا۔ کیونکہ موجودہ حکومت عوام کی اقتصادی حالت بہتر بنانے میں ناکام رہی ہے۔ اور عوام کی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔

طلباء کی جانب سے یہ مطالبہ ایک ریلی میں کیا گیا جس میں جکارتہ یونیورسٹی کے چار سو طلباء نے شرکت کی۔ طلباء کی ریلی میں حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بلا تاخیر کمی کی جائے۔ طلباء کی ریلی میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قائم مقام صدر جنرل سوہارتو سے مطالبہ کیا گیا کہ ان وزیروں کو جو ملک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے میں ناکام ہو گئے ہیں کو بھی برطرف کر دیا جائے۔

دواؤں کے آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر دواؤں کے بعض آرڈر آتے ہیں لیکن خطوط کے اندر فرمائش معیاری دوا خانہ سے ہوتی ہے۔ اس غلط فہمی اور تکلیف کو رفع کرنے کی غرض سے عام دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ معیاری دوا خانہ اب دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منتقل ہو گیا ہے۔ لاہور شہر میں چلا گیا ہے جس کے انچارج محترم مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی ہیں۔ ان کو اس پتہ سے آرڈر بھیجنے چاہئیں۔

خاص حضرت مولانا غلام علی شاہ صاحب ہزاروی کو دواؤں کا آرڈر دینا ہو تو البتہ وہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور سے متصل جامع مسجد بھوبہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے دیا کریں۔

اطلاعاً اعلان ہے۔

عام ممالک

ولسن کا مستقبل تاریک ہو گیا

لندن ۲۱ر جنوری۔ برطانوی اخبارات کی جانب سے وزیر اعظم ولسن پر سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے اور ان کے سیاسی مستقبل کو تاریک قرار دیا جا رہا ہے۔ سنڈے ایکسپریس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر ولسن اب زیادہ دیر تک وزیر اعظم اور لیبر پارٹی کے سربراہ کی حیثیت سے کام نہیں کر سکیں گے۔ دفاعی اور خلائی اخراجات میں کمی کے اعلان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے برطانوی اخبار آبزرور آف دی ورلڈ نے برطانوی عوام سے وزیر اعظم کے مستقبل کے بارے میں رائے مانگی ہے۔ آبزرور نے لکھا ہے کہ مسٹر ولسن کی حکومت نے بساط عالم پر برطانیہ کے کردار کا خاتمہ کر دیا ہے۔

بھارت نے خود کار میزائل بنا لیا؟

نئی دہلی ۲۱ر جنوری۔ بھارت نے زمین سے فضا میں مار کرنے والے خود کار میزائل تیار کر لئے ہیں۔ اس امر کا انکشاف آج رات آل انڈیا ریڈیو نے ایک نشریے میں کیا۔ ریڈیو نے بھارت کے بھارت کے یوم جمہوریہ کی پریڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ایسے میزائلوں کی بھی نمائش کی جائے گی۔ جو زمین سے فضا میں مار کر سکتے ہیں اور انہیں ریڈیو سگنل کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔

روسی فوجیں کوئی بھی حملہ روک سکتی ہیں

ماسکو ۲۱ر جنوری۔ روس کے نائب وزیر دفاع جنرل آیون پاولوسکی نے کہا ہے کہ روس کی مسلح بری فوجیں اپنی سرزمین پر کسی بھی حملہ کو روکنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔

پاک چین دوستی روز بروز مستحکم ہوتی جائیگی۔ مارشل چن ژی

راولپنڈی ۲۱ر جنوری۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے کہا ہے کہ نئے سال کے دوران پاکستان اور چین کی دوستی اور مضبوط ہو جائے گی۔ انہوں نے چین کے نئے سال کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ اس تقریب میں پاکستان کے سفیر مسٹر سلطان محمد اور سفارتخانہ کے افسروں اور عملہ نے شرکت کی۔

سوامریکی ہلاک ایک ہیلی کاپٹر تباہ

سائیگون ۲۱ر جنوری۔ شمالی ویت نام کی فوجوں نے جدید طرز کے راکٹوں سے کمبوڈیا کے مقام پر امریکی بحریہ کے اڈے پر حملہ کر کے سوامریکیوں کو ہلاک کر دیا اور گولہ بارود کے ذخیرے کو آگ لگا دی۔ انہوں نے رجمنٹ کے ایک کیمپ پر توپوں سے گولہ باری بھی کی۔ گولہ باری اور راکٹوں سے طیاروں کے اترنے کے لئے استعمال ہونے والے رن وے کو بھی نقصان پہنچایا اور تین ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے

چنڈی گڑھ میں فوج کو تیار رہنے کا حکم

چنڈی گڑھ ۲۱ر جنوری۔ آج تقریباً دس ہزار افراد نے گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا۔ گورنمنٹ ہاؤس کی حفاظت کے لئے چاروں طرف پولیس کا پہرہ تھا۔ مظاہرین نے گورنر کو ایک یادداشت پیش کی جس میں موجودہ وزارت کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چنڈی گڑھ میں صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ردِ مرزائیت

(قسط ۲)

قادیانیت نے اسلام کو کیا دیا

(از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

اسلامی علوم روبہ زوال اور پرانے تعلیمی مرکز عالم نزع میں تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی۔ نئے مکاتب و مدارس کے قیام۔ نئی اور مؤثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلہ نشر و اشاعت کی ضرورت تھی جو امت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیت، دینی شعور اور مذہبی اطمینان پیدا کرے۔

مسلمانوں کی اصلاح کا طریقہ

اس سب کے علاوہ اور اس سب سے بڑھ کر عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کے مطابق اس امت کو ایمان اور عمل صالح اور اس صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین و دنیا میں فلاح و سعادت اور سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام کی ضرورت دین جدید نہیں ایمان جدید ہے۔ کسی دور میں بھی اس کو نئے دین اور نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں تھی۔ دین کے ان ابدی حقائق و عقاید اور تعلیمات پر نئے ایمان اور نئے جوش کی ضرورت تھی۔ جس سے زمانہ کے لئے فتنوں اور زندگی کی نئی ترغیبات کا مقابلہ کیا جا سکے۔

زندگی کے ان شعبوں اور ضرورتوں کے لئے جن کا اوپر تذکرہ ہوا۔ عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف شخصیتیں اور جماعتیں سامنے آئیں۔ جنہوں نے بغیر کسی دعوت اور بغیر امت سازی کی کوشش کے وقت کی ضرورتوں اور مطالبوں کو پورا کیا۔ اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد سے متاثر کیا۔ انہوں نے کسی نئے مذہب اور کسی نئی نبوت کا علم بلند کیا اور نہ مسلمانوں میں کوئی تفریق اور انتشار پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور علمی قوتوں کو کسی بے نتیجہ کام میں ضائع نہیں کیا۔ ان کا نفع ہر ضرر سے خالی ان کی دعوت ہر خطرہ سے پاک اور ان کا کام ہر شبہ سے بالاتر ہے۔ عالم اسلام نے اپنا کچھ کھوئے بغیر ان سے نفع حاصل کیا۔ اور مسلمان ان کی مخلصانہ خدمات کے ہمیشہ شکر گذار رہیں گے۔

مرزا صاحب کی ناعاقبت اندیشی

ایک ایسے نازک وقت میں عالم اسلام کے نازک ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی و سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل و مشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں، علم و قلم کی طاقت ایک ہی موضوع اور مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں۔

وہ مسئلہ کیا ہے؟

"وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ" اس مسئلہ سے جو کچھ بچتا ہے وہ حرمت جہاد اور حکومت وقت کی وفاداری اور اخلاص کی دعوت کے نذر ہو جاتا ہے۔ ربع صدی کی تصنیفی و علمی زندگی اور جد و جہد کا موضوع اور ان کی دلچسپیوں کا مرکز یہی مسئلہ اور اس کے سلسلہ میں مخالفین سے نبرد آزمائی اور معرکہ آرائی ہے۔ اگر ان کی تصنیفات سے ان مضامین کو خارج کر دیا جائے جو حیات مسیح و نزول مسیح اور ان کے دعاوی اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل و مباحث سے متعلق ہیں تو ان کے تصنیفی کارنامہ کی ساری اہمیت اور وسعت ختم ہو جائے گی۔

مرزا قادیانی کا ایک نیا انتشار

پھر یہ بھی دیکھئے کہ اس عالم اسلام میں جو پہلے سے مذہبی اختلافات اور دینی منازعات کا شکار تھا اور جس میں اب کسی نئے نزاع کے برداشت کرنے کی طاقت نہ تھی۔ وہ نئی نبوت کا علم بلند کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان نہ لائے اس کی تکفیر کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان ایک آہنی ناقابل عبور دیوار کھڑی کر دیتے ہیں جس کے ایک جانب ان کے متبعین کی چھوٹی سی جماعت ہے جو چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف پورا عالم اسلام ہے۔ جو مراکش سے چین تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں قدیم ترین افراد، صالح ترین جماعتیں اور مفید ترین ادارے ہیں۔ اس طرح انہوں نے عالم اسلام میں بلا ضرورت ایک ایسا انتشار اور ایک ایسی نئی تقسیم پیدا کر دی۔ جس نے مسلمانوں کی مشکلات میں ایک نیا اضافہ اور عصر حاضر کے مسائل میں نئی پیچیدگی پیدا کر دی۔

مرزا قادیانی نے اسلام کی کیا خدمت کی

مرزا غلام احمد صاحب نے درحقیقت اسلام کے علمی و دینی ذخیرہ میں کوئی ایسا اضافہ نہیں کیا۔ جس کے لئے اصلاح و تجدید کی تاریخ ان کی معترف اور مسلمانوں کی نسل جدید ان کی شکر گذار ہو۔ انہوں نے نہ تو کوئی عمومی دینی خدمت انجام دی جس کا نفع دنیا کے سارے مسلمانوں کو پہنچے۔ نہ وقت کے جدید مسائل میں سے کسی مسئلہ کو حل کیا نہ ان کی تحریک موجودہ انسانی تہذیب کے لئے جو سخت مشکلات اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار ہے کوئی پیغام رکھتی ہے۔ نہ اس نے یورپ اور ہندوستان کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کی جد و جہد کا تمام تر میدان مسلمانوں کے اندر ہے اور اس کا نتیجہ صرف ذہنی انتشار اور غیر ضروری مذہبی کشمکش ہے جو اس نے اسلامی معاشرہ میں پیدا کر دی ہے۔ وہ اگر کسی چیز میں کامیاب کہے جا سکتے ہیں تو صرف اس میں کہ انہوں نے اپنے خاندان اور روشناس کے لئے سرآغا خاں کے .... اسلاف کی طرح پیشوائی کی ایک مسند اور ایک دینی ریاست پیدا کر دی ہے۔ جس کے اندر ان کو روحانی سیادت اور مادی عیش و عشرت حاصل ہے

قادیانیت کے باقی رہنے کی وجہ

واقعہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں وہ مذہبی انتشار نہ ہوتا جس کا پنجاب خاص میدان تھا۔ انگریزی حکومت کے اثر سے اسلامی معاشرہ میں اسلام کی بنیادیں متزلزل اور اسلامی ذہن ناوقف نہ ہو چکا ہوتا۔ اگر مسلمانوں کی نئی نسل دینی تعلیمات اور اسلام کی اصلاحی و تجدیدی شخصیتوں اور بنیابت انبیاء اور عظمت انسانی کی حقیقی صفات سے اتنی بے خبر نہ ہوتی اور آخر میں حکومت وقت کی پشت پناہی اور سرپرستی نہ ہوتی، تو یہ تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر التہابات، خوابوں، تاویلات اور بے کیف و بے مغز نکتہ آفرینیوں پر ہے اور جو عصر جدید کے لئے کوئی مجتہدانہ مقام نہیں رکھتی۔ کبھی بھی اتنی مدت باقی نہیں رہ سکتی تھی۔ جیسی کہ اس برسر انحطاط سوسائٹی اور اس پراگندہ دل نسل میں رہ سکی۔ اسلام کی صحیح تعلیمات اور دعوت سے انحراف اور ان مخلصین و مجاہدین کی (جو ماضی قریب میں اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسلام اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سب کچھ مٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں پر ایک ذہنی طاعون کو مسلط کر دیا۔ اور ایک شخص کو ان کے درمیان کھڑا کر دیا جو امت میں فساد کا مستقل بیج بو گیا ہے۔

جامعہ رشیدیہ کھکر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ فروری بروز جمعہ ہفتہ، اتوار رشیدیہ جامع مسجد میں نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب گکھڑ۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بکھوال۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان۔ حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب لاہور۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ساہیوال۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا قریشی دوست محمد صاحب مولانا سید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری۔ مولانا عبدالقادر آزاد۔ مولوی قائم الدین علی پوری۔ سید امین گیلانی شیخوپورہ (صوفی حنیف جالندھری)

دینی محاذ

قافلۂ اسلام

- تحریف فی الدین کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک ہے
- آمرانہ رجحانات تشویشناک ہیں
- ہنگامی حالات ختم کئے جائیں
- اسمبلیوں کے انتخابات بالغ رائے دہی کی اساس پر کرائے جائیں
- علامہ ابراہیم بلیاری اور چوہدری غلام عباس کی وفات پر تعزیت
- عوام کے بنیادی مسائل حل کرنے کا مطالبہ
- معاشرہ کو اسلامی بنایئے

ڈیرہ اسماعیل خاں

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۸ء۔ اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کا ضلعی اجتماع جامع مسجد قدیم مولانا صالح محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

جمعیۃ علماء کے ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ درخشندہ مستقبل کے لئے ماضی کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اجتماعی مسائل حل کرنے کی براہ راست ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے زندگی سے متعلق مسائل دو قسم کے ہیں۔ جسمانی اور روحانی بالفاظ دیگر دینی اور دنیاوی۔ اس وقت سوچنا یہ ہے کہ اس انقلاب کے دس سالہ طویل عرصہ میں ہم نے کیا پایا اور کیا کھویا۔ آئے دن اخبارات میں ترقیاتی سکیموں کے تذکرے سننے اور پڑھنے میں ضرور آتے رہے۔ مگر افسوس کہ کاغذی خوشحالی سے زندگی کے اقدار نہیں بدلے جاسکتے واقعات کے لحاظ سے اسباب زندگی کا دائرہ تنگ سے تنگ تر ہوتا جارہا ہے۔ غلہ تیرہ روپے من کی بجائے تینتیس روپے من بمشکل دستیاب ہو رہا ہے۔ جس ملک کی عام آبادی کو ضروریات زندگی کی سہولت میسر نہ ہو۔ چند عالی شان بلڈنگوں کی تعمیر ملکی خوشحالی اور اقتصادی استحکام نہیں کہلا سکتی۔

سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب تک عوام کے منتخب شدہ نمائندوں کو پورے اختیارات نہیں دیئے جاتے سیاسی استحکام ناممکن ہے۔ تمام اختیارات شخص واحد کے سپرد کرنے کا نتیجہ بالآخر ڈکٹیٹری اور بادشاہت کی منحوس شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ جس کا خیر مقدم بغیر خوشامدیوں کے کبھی اور کسی نے نہیں کیا۔ اور غالباً ہر ملک کی تباہی کا ذریعہ یہی طبقہ نامسعود رہا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ زندگی کے دوسرے پہلو یعنی روحانی اور دینی حیثیت سے حکومت کے دس سالہ کارنامے صرف مایوس کن نہیں بلکہ تشویشناک ہیں۔ اس وقت تمام دینی فتنوں میں شدید ترین اور خطرناک فتنہ ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے ذریعہ تحریف فی الدین کا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نزدیک قرآن کریم کے احکام ابدی نہیں وقتی ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ موجودہ اسلام قرون وسطیٰ کی پیداوار ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کیا جارہا ہے۔ ایسی کوششیں انشاء اللہ کبھی بارآور نہیں ہوں گی۔ لیکن حکومت نے ان کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر دیا ہے۔ اس فتنہ عظیم نے دین اکبری کی یاد تازہ کر دی۔ جس کو ایک صحیح العقیدہ مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ نے کہا کہ ان تمام مصائب اور فتنوں کا علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو عوام کر کے مضبوط ترین بنایا جائے۔

اجتماع سے حضرت مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے بھی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد بارہ علاقائی سب کمیٹیاں تشکیل کی گئیں جو دو مہینے کے اندر اندر اپنے اپنے علاقوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کر کے اطلاع دینگی۔ اور درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ کا یہ اجتماع ایشیا کے بے نظیر عالم بے بدل حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کے انتقال پر ملال کو امت کا عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے دست بدعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(۲) یہ اجتماع مجاہد کشمیر چوہدری غلام عباس کی رحلت کو ناقابل برداشت صدمہ قرار دیتے ہوئے دعاگو ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور یہ کہ ہم مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(۳) اس اجتماع کی نظر میں ملک و قوم کی ترقی اور بہبود کے لئے ایک مضبوط باکردار حزب اختلاف کا وجود ضروری ہے۔ حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ ملک کی خوشحالی اور استحکام کے لئے ہنگامی حالات ختم کر کے حزب اختلاف کی حوصلہ افزائی کرے۔ قومی اسمبلی کے گذشتہ ڈھاکہ اجلاس میں حزب اختلاف کو نظر انداز کر کے من مانی کارروائی اقتدار پارٹی کے آمرانہ رجحانات کی نشاندہی کرتا ہے جو قابل صد افسوس ہے۔ یہ اجلاس ارباب اقتدار کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کی توجہ دلاتا ہے۔

(۴) یہ عظیم اجتماع اس حقیقت کو واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ جمہوری ملک میں اہل ملک کے مستقبل کے فیصلے کا دارومدار صرف الیکشن پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن کا مکمل عملہ ملک کی اکثریت کا مکمل معتمد علیہ ہو۔ تاکہ اہل ملک اپنی قسمت کا فیصلہ پوری آزادی سے کر کے منتخب ہونے والے صدر مملکت اور ممبروں سے خلوص دل سے تعاون کر کے ملک کو مستحکم بنا سکیں۔ انتخابات کی اطلاع کے مطابق یہاں کا چیف الیکشن کمشنر ایک متعصب قادیانی یعنی این فاروقی کو بنایا گیا ہے۔ اس لئے ہم صدر مملکت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کلیدی عہدہ پر ایک صحیح مسلمان کو متعین کر کے اہل ملک کو اطمینان کا موقعہ دیں۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بنیادی جمہوریت کے ممبروں کو اپنے علاقائی مسائل حل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور صدر مملکت اور اسمبلی کے ممبروں کے انتخابات عام بالغ رائے دہی کے ذریعہ کرائیں۔

(۶) اسمبلی کے ممبروں کو مکمل اختیارات دیئے بغیر تعداد میں اضافہ جمہوریت سے مذاق ہے۔

(۷) نام نہاد دانشوروں کو بھی عام رائے دہی کے ذریعہ منتخب کیا جائے، اور واسطہ در واسطہ کا چور دروازہ کلیتہً بند کیا جائے۔

(۸) یہ اجتماع خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات

اہالیان جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے لئے ضروری اعلان

مولانا شمس الدین صاحب سابق مبلغ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کو جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے لئے کنوینر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ لہٰذا تمام اہالیان اسلام و خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے متعلقین سے گذارش ہے۔ کہ مولانا صاحب موصوف سے ہر قسم کا تعاون فرما کر مشکور کریں۔ (حافظ الحدیث حضرت مولانا)

محمد عبداللہ درخواستی (صاحب)

(مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

Scanned with CamScanner

منزل بہ منزل

- ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے تعمیر دل آزاری ہے
- الیکشن کمیشن کا عملہ عوام کا معتمد علیہ ہونا چاہیئے
- حزب اختلاف کو نظر انداز کرنا جمہوریت کے منافی ہے
- عیسائیت کے فروغ سے پاکستان کے استحکام کو خطرہ ہے
- قادیانیت، پرویزیت اور مودودیت سے اظہار بیزاری
- حضرت مفتی محمود صاحب کا خطاب، جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں، قراردادیں اور مطالبات

تحریف فی الدین کا فتنہ سخت خطرناک ہے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے ضلعی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ملک بے شمار فتنوں کی زد میں ہے۔ لیکن سب سے خطرناک فتنہ تحریف فی الدین کا ہے۔ اگر علماء کرام اور ارباب فکر نے بروقت اس کی تباہی کا اندازہ لگا کر انسدادی تدابیر اختیار نہ کیں تو دین اکبری کی یاد تازہ ہونے کا خطرہ ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ ارباب اقتدار نے بنیادی جمہوریت کے ممبروں کی تعداد اسی ہزار کے بجائے ایک لاکھ بیس ہزار کر کے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ سابقہ تعداد تمام ملک کی نمائندگی کرنے سے قاصر تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اسی ہزار نمائندگی کرنے میں ناکام رہے تو چالیس ہزار کے اضافہ سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی کیفیت اسمبلیوں کی رکنیت کی تعداد کے اضافہ کی ہے۔ چند نشستوں کا اضافہ خزانے پر بلاوجہ بوجھ اور اہل ملک کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے اگر واقعی جمہوریت کی قدر ہے یا عوام کی رائے کا احترام ہے تو اس کا واحد علاج بالغ رائے دہی کے ذریعہ انتخاب کرانا ہے اور یہی تمام ملک کا مطالبہ ہے اور اس کے بغیر حالات کا بدلنا ناممکن ہے۔

کا منکرین حدیث کے ملحدانہ سالانہ اجلاس میں شمولیت اور اُن کی حوصلہ افزائی اور غیر مناسب تحسینی کلمات کو ریڈیو پاکستان سے نشر کرنے کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ اس سے عامۃ المسلمین کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔

(۹) یہ اجتماع ملک میں عیسائیت، پرویزیت، مرزائیت اور ادارہ تحقیقات اسلام کے کفریہ نظریات کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان فتنوں کے اشتعال انگیز دیہ پر پابندی لگا کر مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو ٹھیس لگنے سے بچائے۔ خصوصیت سے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام پر عمارت کی تعمیر انتہائی دل آزار اقدام ہے۔ جس سے مزید فتنوں کو روک دیا جائے۔

(۱۰) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اگر کثرت آبادی کی وجہ سے نانبائی میں مشینوں کا استعمال ناگزیر ہے تو ان مشینوں کو درآمد کرنے کی اجازت دی جائے جنہیں ذبح شریعت اسلامیہ کے مطابق ہاتھ سے ہو۔ صرف صفائی وغیرہ مشین کے ذریعہ ہو۔ اور اُن مشینوں کو قانوناً درآمد ہونے سے روکا جائے۔ جن میں غیر اسلامی طریق پر ذبح بھی مشین سے ہوتی ہے۔

(۱۱) یہ اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ (جو درحقیقت ادارہ تحریفات اسلامیہ ہے) کے محرفانہ اور ملحدانہ تحقیقات کو سراسر اسلام اور شریعت کے خلاف سمجھتا ہے اور حتمی طور پر رائے کا اظہار کرتا ہے کہ اس قسم کی سرگرمیاں ملک و ملت اور قوم کے لئے قطعی تباہ کن ہیں۔ اس لئے اُن کے لٹریچر کو بلا تاخیر ضبط کر کے ان کو ادارہ مذکور سے خارج کیا جائے۔

(۱۲) یہ اجتماع حکومت کے اس اقدام کی تحسین کرتا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کر کے خلفاء راشدین کے خارج کردہ باب کو دوبارہ میٹرک کے نصاب تعلیم میں شامل کر دیا گیا۔ اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

(۱۳) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اگر واقعی ملک میں اسلامی معاشرہ پیدا کرنا مطلوب ہے۔ جس کے اعلانات وقتاً فوقتاً ارباب اقتدار کے بیان میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ ملک سے خلاف اسلام قوانین خصوصاً مروجہ زنانہ عائلی قوانین مخرب اخلاق خاندانی منصوبہ بندی کو بلا تاخیر ختم کیا جائے۔

(۱۴) یہ اجتماع جنوبی یمن عرب جمہوریہ کی آزادی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آزادی کو مستحکم کرتے ہوئے اپنی مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ کی آزادی سے اسلام اور مسلمانوں کو متمتع ہونے کا موقع عطا فرمائے

(۱۵) یہ اجتماع عرب اتحاد کے اقدامات پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے تمام عرب ممالک خصوصاً صدر ناصر اور شاہ حسین کو ہر قسم کی امکانی امداد کا یقین دلاتا ہے نیز یمن کی خانہ جنگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اپیل کرتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر رحم کرتے ہوئے خانہ جنگی کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۱۶) یہ اجلاس مودودی پارٹی کی امریکہ یہود نواز اور عرب دشمن پالیسی کی سخت مذمت کرتا ہے۔

(۱۷) یہ کھلی حقیقت ہے کہ موجودہ بارشوں اور سیلابوں سے ضلع ڈیرہ کی دیہاتی آبادی اور فصلوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ بہت سے مال مویشی حتیٰ کہ تحصیل کلاچی کے دو آدمی بھی جنگل میں بارش کی زد میں آکر شدت سردی سے شہید ہو گئے۔ اس لئے حکومت سے درخواست ہے کہ تقاوی قرضے کی وصولی ایک سال تک ملتوی کی جائے۔ تباہ شدہ فصلوں کا مالیہ معاف کیا جائے۔ جن لوگوں کا غیر معمولی نقصان ہوا ہے۔ ان کی امداد کی جائے۔ نیز سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کو جلد تر مرمت کر کے اہل علاقہ کی پریشانی کو دور کیا جائے۔

(۱۸) ضلع پشاور کے مبلغ جمعیۃ پر پابندی ختم کر کے اہل علاقہ کو مطمئن کیا جائے اور پابندی کو واپس لیا جائے۔

(عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

گمل - علاقہ گمل کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مندرجہ ذیل مطالبات کرتا ہے۔

(۱) ملک کے اندر جلد از جلد اسلامی دستور نافذ کیا جائے

(۲) صحابہ کرامؓ کے خلاف ہر قسم کی تحریر و تقریر پر پابندی عائد کی جائے۔

(۳) عرب کے مقبوضہ علاقوں اور قبلہ اول کی آزادی کیلئے عملی طور پر جدوجہد کی جائے۔

(۴) مجاہدین عرب و قائدین عرب کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

(۵) تمام یہودی کمپنیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے

(۶) ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کو مستند علماء کرام کے سپرد کیا جائے

(۷) یہ اجلاس مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی غلام احمد پرویز کی بزم میں شرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وزراء پر ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے باز رہنے کے لئے سختی سے پابندی عائد کی جائے۔

(۸) یہ اجتماع پشاور میں مشینی ذبح کے قیام کے منصوبہ پر سخت احتجاج کرتا ہے۔ (المرسل)

تاج محمد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گمل تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

Scanned with CamScanner

چکوال

مرزا ناصر کی تقریر کے خلاف احتجاج

۵ جنوری۔ یوم الجمعہ۔ مدنی جامع مسجد میں مسلمانانِ چکوال کا یہ اجتماع مرزا ناصر احمد آف ربوہ کی اس تقریر کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جو اس نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وائٹ زور لین ٹاؤن ہال لندن میں کی اور جس کو فرقہ مرزائیہ ربوہ نے پاکستان میں شائع کیا ہے۔

(۱) اس تقریر میں مرزا ناصر نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مہدی اور مسیح موعود ہونے کو حق طرح ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے خلاف ایک اشتعال انگیز چیلنج ہے۔

(۲) مرزا ناصر کی یہ تقریر سیاسی حیثیت سے بھی تمام اسلامی ممالک اور بالخصوص مسلم مملکت پاکستان کے بھی سخت خلاف ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو مسیح اور مہدی ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آخر کار حکومت ان کے نظریہ کے تحت مرزائیوں کو ضرور ملے گی۔ اور یہ عقیدہ امت مسلمہ کا بھی ہے کہ جب آسمان سے قرب قیامت حضرت عیسٰے بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی کا بھی ظہور ہوگا تو اس وقت تمام دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔ اور اسلامی حکومت الٰہیہ مکمل طور پر قائم ہوگی۔ لیکن مرزا غلام احمد اور اس کی امت ان پیشگوئیوں کا سہارا لیکر تمام اہل اسلام کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں اور اپنی ایک عیسوی حکومت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مرزا ناصر کی اس تقریر کو خود اً ضبط کرے اور آئندہ اس کو ایسی تقاریر کی اجازت نہ دے۔ جو اعتقادی اور سیاسی حیثیت سے تمام دنیائے اسلام اور بالخصوص پاکستان کے لئے سخت مضر ہیں۔

یہ قرارداد وزیر خارجہ پاکستان۔ وزیر داخلہ پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان کے نام رجسٹرڈ ارسال کر دی گئی ہیں۔

(نوٹ) اس قرارداد پر مقامی پانچ خطیبوں کے دستخط ہیں مولوی مسعود الحق صاحب خطیب جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ حافظ مولوی محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ۔ قاضی عبداللطیف صاحب خطیب مسجد حجاماں مولوی محمد سلیمان صاحب خطیب مسجد مجددیہ

(منجانب الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم)

نواب شاہ

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اور خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا احمد شریف نائب سیکرٹری امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز مولانا عرفان صاحب قادری نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا بعد ازاں حسب ذیل معزز نمائندگان اور علماء کرام نے اجلاس سے خطاب فرمایا۔

حکیم عمرانی صاحب۔ مولانا قائم الدین صاحب۔ مولانا دوست محمد صاحب مدنی۔ قاری ایوب علی نعمانی (بھریا روڈ)

حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

یہ اجلاس قاری ایوب علی نعمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ اور دیگر سات بے امن شہریوں کو دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت بے گناہ اور بلاوجہ گرفتار کرنے پر غم و غصہ اور شدید بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ حکومت مغربی پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پولیس کی دفعہ ۱۰۷ کے بیجا استعمال کو روکنے کے لئے فوراً موثر کارروائی کرے۔

یہ اجلاس جمعیۃ کی تمام شاخوں اور جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن و حیدرآباد ڈویژن کی تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس ناجائز کارروائی کے خلاف احتجاجی قراردادیں پاس کریں۔

یہ اجلاس مجسٹریٹ نوشہرہ فیروز کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ انہوں نے گواہان استغاثہ کے جھوٹے بیانات میں غیر معمولی تضاد کو اہم قرار دیتے ہوئے تمام پُرامن شہریوں، معززین اور قاری ایوب علی نعمانی کو باعزت بری کر دیا۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع نواب شاہ کی ان تمام فیکٹریوں کو متنبہ کرے جو مزدوروں کو بیوزگار کر کے مزدوروں کو پریشان کر رہے ہیں۔ نیز از روئے قانون فاضل اوقات بغیر معاوضہ کے مزدوروں سے کام لینا بند کرائے۔

یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے افسران مجاز سے اپیل کرتا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ تفہیم القرآن کو حسب سابق مقررہ مقام پر برقرار رکھا جائے۔ نیز عیدگاہ اور جامع مسجد نواب شاہ کی کمیٹیوں میں ایک ہی نظریہ کے ممبران کا تقرر نہ کیا جائے بلکہ ہر مکتبہ خیال کے غیر جانبدار ممبران کو نمائندگی دی جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ (سندھ)

موسیٰ خیل۔

۷ ربیع الثانی جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا جنرل اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ صوفی محمد امیر صاحب دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسجد باہیانوالی میں منعقد ہوا۔ درج ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا یہ جنرل اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موسیٰ خیل میں پینے کا پانی مشکل سے ملتا ہے۔ جو ملتا ہے وہ خراب ہے۔ جس سے انتڑیوں اور دیگر بیماریوں کا خطرہ ہے۔ واٹر ورکس خراب ہونے پر بہت تنگی ہے۔ بارہ ہزار انسانوں کی آبادی موت کے دروازے پر ہے۔ پہلے بھی عرصہ تین ماہ ہوئے۔ قرارداد پاس ہوئی اور حکومت کو روانہ کی گئی تھی لیکن بے سود۔ پھر استدعا ہے کہ واٹر ورکس موسیٰ خیل کو ٹھیک کیا جائے۔ تاکہ موسیٰ خیل کی بارہ ہزار کی آبادی پانی کی تنگی سے آسودہ ہو (نوٹ) اس کی نقل ڈپٹی کمشنر ضلع گورنر مغربی پاکستان اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو بھیجی گئی۔

(خواجہ فور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل)

بقیہ مسائل و افکار

اور غالباً کپڑے دھونے کی خدمت میرے سپرد تھی فرمایا۔ حضرت مجھ پر بے حد مہربان تھے۔ از حد شفقت فرمایا کرتے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دن درس میں عبارت میں ہی پڑھ رہا ہوں کہ ایک صاحب نے آکر مجھ سے کتاب چھین لی اور لگے عبارت پڑھنے مجھے اس مداخلت سے بے حد اشتعال آیا۔ لیکن حضرت شیخ کے ادب و احترام مجلس کی وجہ سے خاموش رہا۔ حضرت شیخ نے فرمایا۔ اسے پڑھنے دو۔ مجھے تعجب ہوا کہ اسے سرزنش کرنے کی بجائے الٹا اسے اجازت دی گئی۔ فرمایا۔ میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔ جبکہ میں نے اس نووارد عبارت پڑھنے والے کو بڑی بے تکلفی سے سوال و جواب کرتا ہوا پایا۔

درس ختم ہوا اور میں حسب معمول پاندان اور جوتا اٹھانے لگا، تو حضرت شیخ نے فرمایا، اب تم نہیں یہ اٹھائے گا (اسی عبارت خواں کی طرف اشارہ فرمایا) مجھے حیرت کے ساتھ غیرت بھی آئی۔ مگر شیخ کے سامنے انکار نہ کر سکا۔ مکان پر پہنچ کر میں نے تیل لگانے کا ارادہ کیا تو شیخ نے فرمایا۔ تم چھوڑو اب مالش بھی وہی کریگا میں نے یہاں بھی ندامت آمیز نظریں نیچے کر لیں اور انہوں نے مالش کی۔ وہ فارغ ہوئے تو شیخ نے فرمایا۔ میرا حکم ہے کہ اب تم آکر میرے سامنے بیٹھو۔ میں تیل لگاؤں گا تم روضہ اطہر علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام پر حدیث بک پڑھ کر آئے ہو۔ شیخ الہند اس کے سر پر تیل لگانے لگے۔ تو میں نے حاضرین میں کسی سے آہستہ سے پوچھ لیا۔ آخر یہ ہیں کون؟ بتلایا گیا۔ یہ حسین احمد ہے مدرس حرم نبوی۔

مولانا مرحوم نے واقعہ سنا کر فرمایا۔ بالکل تم سچ کہتے ہو۔ میں اس حسین احمد کی مخالفت کر سکتا ہوں جس کی بارگاہ شیخ میں یہ قدر و منزلت دیکھ چکا ہوں رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ اللھم فلا تحرمنا اجرھما ولا تفتنا بعدھما آمین یارب العالمین۔ (مولانا) عبدالکریم (صاحب) کلاچی

ڈھاکہ میں مجلس مذاکرہ

تعلیم القرآن سوسائٹی ڈھاکہ کے زیر اہتمام آئندہ ماہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ فروری کو ڈھاکہ میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے۔ مدعوئین میں جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانی مدظلہ۔ انجمن خدام الدین لاہور کے امیر اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور ادارہ صوت الاسلام لائلپور کے ناظم مولانا مجاہد الحسینی شامل ہیں۔

درخواست دعا۔ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ حضرت مولانا عبدالغفار صاحب علیل ہیں۔ تمام علماء و مشائخ کرام و طلباء دین سے التماس ہے کہ حضرت مولانا کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ (بشیر حسین کارکن جمعیۃ علماء اسلام)

Scanned with CamScanner

کالج میں ایمان

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

(قسط نمبر ۲)

مسلمانوں کی خوش قسمتی

اہل ہند کی خوش قسمتی تھی کہ انگریز کی غلامی کے دو سالہ دور میں ایک طرف انہی کالجوں میں سے مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی (علی برادران) اور ڈاکٹر انصاری اور مولانا ظفر علی خاں جیسے استعمار دشمن اور غیور فرزندان اسلام اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے جو فرعون کے ہاں پل کر اور اس کے ہاں رہ کر اس کا تختہ الٹنے کا سبب بنے۔

دوسری طرف شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب صدر مدرس دار العلوم دیوبند (اسیر مالٹا) مولانا ابو الکلام آزاد اور مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی اس مکتب فکر سے میدان عمل میں آگئے جس کو ختم کرنے کے لئے انگریز کی آتش انتقام ۱۸۵۷ء کے بعد سے مسلسل بھڑک رہی تھی۔ ان دونوں طاقتوں کے ملنے سے مسلمان قوم میں معجزانہ طور پر جہاد آزادی کا انٹ جذبہ پیدا ہو گیا۔ خلافت کی تحریک چلی اور پھر کانگرس کے مردہ جسم میں بھی حرکت پیدا ہوئی۔ جنگ آزادی کے آخری دور میں ہندو کی پست ذہنیت اور ہندو مسلم مناقشات نے مسلمانوں کی اکثریت کو علیحدہ وطن (پاکستان) بنانے کی تحریک پر آمادہ کیا اور آخر کار دونوں قوموں کے لیڈروں نے انگریز کو چلتا کرنے اور فسادات کو ختم کرنے کی خاطر تقسیم کی سکیم منظور کر دی اور اس طرح ملک کے دونوں حصے آزاد ہو کر ہندوستان اور پاکستان کی آزاد سلطنتیں معرض وجود میں آگئیں۔ بانی پاکستان کی عمر نے وفا نہ کی۔ مگر ان کے بعد شہید ملت لیاقت علی خاں کی رہنمائی میں پاکستان پھلنے پھولنے لگا۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کے مشورہ سے حکومت پاکستان نے قرارداد مقاصد پاس کر کے پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی حکومت بنانے کی بنیاد رکھی اور اسی چیز پر دشمنان اسلام کو اپنے مستقبل کے لئے سانپ بچھو نظر آتے تھے۔ چنانچہ لیاقت علی خاں کا فرانہ سازشوں کا شکار ہو گئے۔ اور افسوس کہ ان کے بغیر ملک میں مستحکم وزارت اور مضبوط حکومت نہ بن سکی اور اقتدار کی رسہ کشی نے اور نقصان پہنچایا۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۸ء میں فوجی انقلاب نے زمام اختیارات سنبھال لیا، اور محمد ایوب خاں نے بطور صدر کے نئے نظام حکومت کی بنیاد ڈالی۔

پاکستان میں اسلام

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو پاکستان اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا اور جس کا مقصد جلیل اسلامی تہذیب کا احیاء اور اسلامی کلچر کا اجرا تھا۔ اس میں اتنا عرصہ گذرنے کے باوجود کیوں اسلامی نظام حکومت قائم نہیں ہو سکا۔ بلکہ اس اسلامی ملک میں جو تمام دنیا میں اسلامی روایات کے لحاظ سے ممتاز ہے کیوں دن بدن عریانی بے حیائی اور مغربی تہذیب کو فروغ ہو رہا ہے اور کیوں اس میں دن بدن اسلامی قدریں رو بہ تنزل ہیں اور کیوں بہت سی رسمیں اسلام کے صاف و صریح مسائل میں ترمیم کرنے کے لئے بے قرار نظر آرہی ہیں اور اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو ملائیت کا نام دے کر اس سے پیچھا چھڑانے کی سعی ہو رہی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا اس طریق کار سے ہم منزل مقصود کو پا سکتے ہیں اور اپنا شایان شان مقام حاصل کر سکتے ہیں؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ دفتری نظام اور ایڈمنسٹریشن میں چونکہ بڑی تعداد ان افراد کی ہے جو فرنگی کی ساحرانہ چالوں کے شکار ہیں اور جو ابھی تک اپنے تمام معاملات کو اسی پرانی عینک سے دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک کفر و اسلام کا سوال اور مذہبی اقدار کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ابھی پاکستانی عوام کی دلی مرادیں پوری نہیں ہو رہی ہیں — مگر جوں جوں یہ فرنگی زدہ افراد اور انگریزی زمانہ کے یادگار لوگ کم ہوتے جائیں گے مغرب پرستی کا رجحان بھی کم ہوتا جائیگا۔

دوسرے سوال کا جواب ظاہر ہے کہ اگر غیر اسلامی طرز حکومت اور مغربی معاشرہ کی نقالی مفید مطلب ہوتی تو ستر سال کی مدت میں پاکستان اپنے تمام داخلی اور خارجی مقاصد میں کامیاب ہو گیا ہوتا۔ اور ملک میں پورے طور پر امن چین اور اطمینان ہوتا۔ مگر حالات اس کے برعکس ہیں۔

اگر سرکاری حلقوں سے یا مغرب زدہ طبقہ کی طرف سے اسلامی تقاضوں یا قدروں کے خلاف کسی قسم کی آواز اٹھتی ہے تو پبلک کی طرف سے اس کے خلاف احتجاج کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ لامتناہی چلا جا رہا ہے حتیٰ کہ اسمبلیوں کے اندر بھی یہ کشمکش جاری ہے۔ اور قومی اسمبلی نے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب کی تحریک سے پہلے راولپنڈی اور پھر ڈھاکہ کے اجلاسوں میں یہ پاس کر دیا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بنایا جائے گا۔ اور پہلے کے وہ قوانین جو اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ حکومت کے یہ فیصلے قوم کے دل کی آواز ہے۔

اب اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو کروڑوں عوام کو صرف الفاظ سے کیسے مطمئن کیا جا سکتا ہے اور عوامی اطمینان کے بغیر ملک کیونکر ترقی کی منزلیں طے کر سکتا ہے۔

خدائی قانون اس کے سوا خدائی قانون بھی یہی ہے کہ وہ سلطنت اور آزادی کی نعمت بخشتا ہے۔ پھر دیکھتا ہے کہ یہ کیا کچھ کرینگے۔ لینظر کیف تعملون تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام کی تعمیل کی اور کرائی۔ عدل و انصاف کو جاری کیا۔ رعایا کی خوشحالی اور آرام کو سب کاموں سے مقدم جانا تو اللہ تعالیٰ قرآنی وعدہ کے مطابق نعمت و قوت میں اور اضافہ فرماتے ہیں۔

وان شکرتم لازیدنکم۔ ورنہ وہ گمراہی اور ظلم و عدوان میں اور ڈھیل دے دیتے ہیں۔ اور جب کشتی گناہوں سے بھر جاتی ہے۔ اس کو غرق کر دیتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ پاکستان دن بدن رو بہ اصلاح ہوگا اور اسلامی رنگ میں رنگا جائے گا۔ حتیٰ کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو وہی مقام حاصل ہوگا۔ جو صحیح مسلمانوں کے ہاں اور سچی اسلامی حکومت میں حاصل ہوتا ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی اور ایک دن آئے گا کہ پاکستانی مسلمان اسلامی پرچم کے سایہ میں باعزت زندگی بسر کرتے ہوئے دارین کی سرخروئی حاصل کریں گے۔ جیسے پہلے کے ایک ہزار سال تک مسلمان دنیا کی ناقابل شکست طاقت تھے۔ اور اسلامی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت سے وہ مادی ذرائع اور ظاہری شان و شوکت میں بھی اتنا اونچا مقام رکھتے تھے۔ کہ باطل ہر وقت لرزہ براندام رہتا تھا

آثار و قرائن

میرے اس یقین کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وطن عزیز کے ہزاروں علماء و صلحاء نہایت ہی خیر خواہی اور وطن دوستی کے جذبہ کے تحت اسلامی نظام حکومت اور اسلامی معاشرہ کے لئے مخلصانہ جد و جہد میں مصروف اور دست بدعا ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ بے لوث خدمات ضائع نہ کریں گے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عمال و حکام میں اور کالجوں کے اندر دن بدن اسلامی رجحانات ترقی پذیر ہیں۔ اور اب ایسے افسروں کی خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔ جو ذاتی مفاد پر قومی و اسلامی مفاد کو اور انفرادی منافع پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دینے اور خوف خدا سے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہے ہیں۔

کالجوں میں انقلاب

خرابی کی جڑ کالجوں کی تعلیم تھی۔ جن کا نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم انگریزی مفاد کے پیش نظر تجویز کیا گیا تھا۔ جس کے تبدیل کرنے کے حق میں پاکستان کے ذمہ دار گورنروں اور وزیروں نے بھی بیانات دیئے۔ اور انہی کالجوں کی سلیم الفطرت خوشہ چینوں نے بار بار اعلان کیا کہ اس نصاب کی تبدیلی ضروری ہے۔

غلط پروپیگنڈا

نوجوانوں کو دین اور علماء دین سے دور رکھنے کے لئے ایک غلط پروپیگنڈا کیا گیا تھا کہ علماء کے مسائل الحیاذ باللہ ڈھکوسلے ہیں۔ وہ سائنس سے ٹکراتے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ اور سائنس کے زمانہ میں یہ نظام اسلام کیسے چل سکتا ہے۔ (مسلسل)

Scanned with CamScanner

خواتین کا کالم

خواتین اسلام کا مستقبل

درج ذیل مضمون اگرچہ اُنجمنِ دہلی کا اداریہ ہے۔ لیکن اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا اطلاق دنیا بھر کی تمام مسلمان خواتین پر ہوتا ہے اس لئے ہم معاصر موصوف کے شکریہ کے ساتھ اسے ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

اسلام نے مسلمانوں کو صرف قوم نہیں بنایا قومیں تو دنیا میں بے شمار ہیں۔ ایک اور مسلمان قوم کا اضافہ کر دینا اسلام کا مقصد نہیں مسلمان ایک ملت ہیں۔ اور ان کی قومیت ملت کے تحت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں دنیا کی تمام قوموں میں ایک نرالے ڈھنگ سے رہنا ہے تاکہ ملت کے اوصاف انہیں شانِ امتیازی عطا کر سکیں اور وہ اپنی مخصوص شائستگی سے دوسروں پر بھی اثر ڈال سکیں

مسلمانوں کا یہ احساس کہ وہ مسلمان ہیں اس وقت پیدا ہوگا۔ جب ان کی مائیں اپنی گودوں میں ان کے اندر یہ احساس پیدا کریں گی۔ اور بچپن ہی سے ان کے اندر اسلام سے لگاؤ پیدا کریں گی۔ مومنہ عورتوں کی گود ایسی یونیورسٹی ہے۔ جس میں اگر بچوں کی تربیت ٹھیک ڈھنگ سے ہو تو پھر کوئی بچہ بانڈ ہو کر اپنے سینہ کو اسلام سے بیگانہ نہیں بنا سکتا۔ پہلے زمانہ کی مائیں اپنے بچوں کے لئے معلم بھی تھیں۔ بہنوں نے مولانا نانوتوی، مولانا گنگوہی، حالی، شبلی اسلام کے بڑے بڑے اکابر اور فضلاء روزگار پیدا کئے۔ جن کے آثار آج بھی دار العلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، مظاہر العلوم اور دوسرے اسلامی مدارس کی شکل میں موجود ہیں۔ تحقیقات کیجئے تو معلوم ہوگا کہ ان اکابر کا ذہن بنانے میں ان کی ماؤں کا سب سے بڑا حصہ رہا ہے۔

لیکن آج ماؤں کا رشتہ اسلام سے کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ آج مسلمان لڑکیاں تعلیم کے جذبہ سے سرشار ہیں اور یہ اچھی بات ہے کہ وہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں لیکن یہ وہ لڑکیاں ہیں۔ جن کو ناظرہ قرآن بھی نہیں پڑھایا جاتا۔ ان کے کانوں میں ریڈیو کے گانے پڑتے ہیں اور اسی حالت میں وہ اسکولوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اسکولوں کا ماحول جیسا بھی ہے۔ وہ دوسرے طبقات کو تو موافق آ سکتا ہے۔ جو محض رسم و رواج کے پروردہ ہیں۔ مسلمان لڑکیوں کو موافق نہیں آ سکتا۔ کیونکہ اسلام نے ان کو رسم و رواج جیسی کوئی چیز نہیں دی ہے۔ بلکہ انہیں نظریات، عقائد اور اصول عطا کئے ہیں مسلمانوں کی ملت اصولوں کی علمبردار ہے۔ اگر مسلمان لڑکیوں کو ان اصولوں سے واقف نہیں کرایا جاتا تو باہر کے ماحول کا ان پر غالب آنا یقینی ہے۔ ایسی حالت میں اگر نصابی کتابوں کے ذریعہ انہیں اسلام کے مخالف باتیں پڑھائی جاتی ہیں تو انہیں ایسے اسباق سے کوئی تنفر پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ غیر شعوری طور پر ایسی باتوں کا اثر قبول کریں گی اور ان کا ذہن غیر اسلامی بنتا چلا جائے گا۔ اور جب یہی لڑکیاں مائیں بنیں گی تو ان کے پاس بچوں کو دینے کے لئے کیا چیز ہوگی؟ اگر یہاں معاملہ صرف رہا تو مسلمانوں کی نسلوں میں اگر گمراہی آ جائے تو اس حیرت نہ ہونی چاہیئے

یہ مسلمان عورتوں کی خاصیت ہے کہ اگر انہیں اسلامی ماحول مل جائے تو وہ نہ صرف خود ہی رابعہ بصریہ کا نمونہ بن جاتی ہیں بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی بہترین معلم ثابت ہوتی ہیں اگر انہیں اسلامی ماحول سے الگ کر دیا جائے تو ان کی سیرت بہت جلد مسخ ہو جاتی ہے۔ اور ان کا کردار بعض اوقات پوری ملت کے لئے شرمناک بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی نظروں میں اسلامی حدود کی بھی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ چنانچہ کبھی کبھی جو یہ خبر آتی ہے۔ کہ کسی مسلمان عورت نے کسی غیر مسلم سے شادی کر لی تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلامی ماحول سے اس کا رشتہ کبھی قائم نہ ہو سکا۔ اسلام کے ازدواجی زندگی کے لئے جو اصول و ضوابط مقرر کئے ہیں۔ ان میں ملت و حرمت کے قوانین کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اسلامی قوانین کو صرف وہی عورت توڑ سکتی ہے جسے غیر اسلامی ماحول ملا ہو۔

چونکہ مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان عورتیں اسلام کی راہوں سے منحرف نہ ہوں اور وہ مائیں بننے کے بعد اپنے بچوں کو بھی مسلمان دیکھنا پسند کریں۔ اس لئے اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان عورتوں کی اسلامی تربیت کے لئے کوئی خاص ادارہ ہو اور جب وہ تربیت پا چکیں تو وہ دوسری تعلیم یافتہ مسلمان عورتوں کو باشعور مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو موجودہ اداری تعلیم مسلمان عورتوں کو کھوکھلا بنائے گی، اور آنے والی نسل بھی اسلام سے بیگانہ ہو کر اٹھے گی۔ اور اس بیگانگی کا زیادہ اثر تعلیم یافتہ مسلم خواتین پر مرتب ہوگا۔ اور لاوینیت کا یہ پہلو نمایاں ہو کر سامنے آئیگا کہ اسلام کے ازدواجی قوانین ان کی نظروں میں کھیل بن کر رہ جائیں گے اور انہیں سول میرج جیسے محبت شکن قوانین پر عمل کرنے سے کوئی نہ روک سکے گا۔ مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کا انحصار ماؤں کی تربیت پر ہے اور ہم یہاں اسی تربیت پر زور دینا چاہتے ہیں۔

بچوں کا کالم

کہانی

عرب کے ایک بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک دن شہر سے باہر بھیس بدلے ہوئے گشت کر رہا تھا کہ اس نے ایک خیمے سے بچے کے رونے کی آواز سنی۔ جھانک کر دیکھا تو چولہے پر ہنڈیا رکھی تھی۔ نیچے آگ جل رہی تھی اور ایک عورت اپنے بچے کو تھپکیاں دے کر سلا رہی تھی، مگر بچہ روتا تھا اور سونے کا نام نہیں لیتا تھا۔

بادشاہ قریب گیا۔ بچے کے رونے کا سبب پوچھا۔ عورت نے کہا آج دو دن سے کھانا نہیں ملا، بچہ بھوکا ہے۔ اس کی تسلی کے لئے خالی ہنڈیا چولہے پر چڑھا رکھی ہے اس کو دھوکا سے سلا رہی ہوں کہ ہنڈیا پکنے میں دیر ہے، پک جائے تو تم کو جگاؤں گی۔

بادشاہ نے سنا تو اس کو بہت افسوس ہوا۔ اُلٹے پاؤں شہر میں واپس آیا، بازار پہنچا۔ کھانے کا سامان خریدا۔ اپنی کمر پر اٹھایا اور لاکر اس عورت کو دے دیا۔

عورت نے کھانا پکانا شروع کیا۔ بادشاہ نے پکانے میں مدد دی۔ کھانا تیار ہو گیا تو بچے نے پیٹ بھر کر کھایا۔ بادشاہ کو اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ گھر واپس آیا، خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر دیر تک بے قرار رہا، کہ اس کی رعایا کتنی تکلیف میں ہے۔

اس بادشاہ کا نام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی رعایا کی تکلیف کم کرنے کے لئے بہت سی تدبیریں اختیار کیں۔

جو بادشاہ خدا سے ڈرتے ہیں وہ اپنی رعایا کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں اور رعایا بھی خوش اور وہ بھی خوشحال رہتے ہیں۔

گکھڑ میں قاری کلاس کا داخلہ

گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب زلہ کی نگرانی میں قاری کلاس کا تین سالہ کورس جاری ہے۔ سابقہ جماعت گذشتہ سال فارغ ہو چکی ہے۔ جس کو شیخ المشائخ حضرت مدظلہ دامت فیوضہم نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اسنادِ فراغت مرحمت فرمائی تھیں۔ نیا داخلہ شوال ۱۳۸۶ھ سے شروع ہے شائقین حضرات جلد از جلد اپنی درخواستیں ارسال کریں۔

شرائط:۔

کم از کم برائمری پاس ہوں یا اتنی لیاقت رکھتے ہوں اور حافظ قرآن ہوں۔ مڈل اور میٹرک پاس حضرات کو قیام و طعام کی مراعات کے علاوہ وظائف بھی دیئے جائینگے موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ باقی اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہوں گے۔

حاجی اللہ دتہ بٹ
مہتمم قاری کلاس گکھڑ

صحت وطب

نیم کے خواص

"نیم" برصغیر پاک و ہند کا مشہور و معروف درخت ہے۔ نیم کا ہر حصہ یعنی چھال، پتہ، پھل اور لکڑی دوائً مستعمل ہے۔ نیم کی چھال ایک تلخ مقوی اور قابض دوا ہے۔ اس کو بخار، متلی، قے، پیاس کی زیادتی اور جلدی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چھال کی بیرونی سطح کھردری اور بھوسلی ہوتی ہے۔ مگر اندر کی چھال سے رنگ کا ایک گوند بھی حاصل کیا جاتا ہے جو بہت شفاف اور خود رنگ ہوتا ہے یہ گوند پانی میں حل ہو جاتا ہے اور تاثیر کے لحاظ سے نہایت مقوی اور محرک دوا ہے پتے جلدی بیماریوں میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ زخموں پر ان کو پلٹس کے طور پر باندھا جاتا ہے۔ اس کا مرہم بنا کر بہت سی اقسام کے زخموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نیم کے پھل کو نیم کولی یا نبولی کہتے ہیں۔ یہ سہل اور مزلق ہے اور اسے دیمان الامعاء، بواسیر نیز پیشاب کی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نیم کے پھول مقوی اور معتدل ہیں۔ ان کو بخاروں کی کمزوری دور کرنے کے لئے دیا جاتا ہے ویدصاحبان پنچ امرتیا نام کی ایک دوا تیار کرتے ہیں۔ جس میں نیم کے پانچوں اجزا یعنی پھول، پھل، پتی، چھال اور جڑ شامل کی جاتی ہے۔

نیم کے پھل سے ایک فراری اور تلخ روغن حاصل ہوتا ہے جو بیجوں کو دبا کر نکالا جاتا ہے۔ یہ کلوروفارم اور ایتھر میں حل ہو جاتا ہے۔ تیل گہرے زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ بہت زیادہ ناخوشگوار اور تیز چرپرا ہوتا ہے۔

روغن نیم نہایت عمدہ قاتل جراثیم ہے جس سے ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اپنی تاثیر ات کے لحاظ سے نیم جلدی بیماریوں کی بہترین دوا ثابت ہوئی ہے۔ داد، خارش، چھاچن اور دادالاقفاع میں اس کو خاص طور سے موثر تسلیم کیا گیا ہے۔

نیم سے تیار کردہ سوڈیم مارگوسیٹ کے زیر جلد ٹیکے آتشک کے پہلے، دوسرے اور تیسرے درجے میں بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ دوسرے درجے کے آخری درجات میں اور تیسرے کے ابتدائی درجات میں جب آتشک کے اثر سے گٹھلیاں سی پیدا ہو گئی ہوں تو اس کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ نیم کے جوہر موتہ کا ٹیکہ کارسینک، مرکری بسمتھ اور آیوڈین کے ٹیکے سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

نیم کے پتوں کی پلٹس دنبل کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ خراب اور سڑے ہوئے زخموں کو دھونے کی غرض سے بہت کارآمد خیال کیا گیا ہے۔ اس کے پانی سے کان کے زخم بھی پچکاری کے ذریعے صاف کئے جا سکتے ہیں۔ بیرونی طور پر روغن نیم جذام، کوڑھ، برص اور بہنے والی خناز یر میں بے حد مفید ہے۔ وجع مفاصل اور جلدی بیماریوں مثلاً سرخ بادہ وغیرہ کے لئے بھی روغن نیم کے فوائد نہایت قابل تعریف ہیں۔ نیم کے پتوں کو پانی میں پیس کر پلانے سے باری کے ساتھ آنے والے بخاروں اور جگر کی سختی کو نمایاں فائدہ ہوتا ہے یہی نسخہ خارش، پھوڑوں اور یرقان میں فائدہ بخش خیال کیا جاتا ہے۔ نیم کے اجزا سے مختلف مرکبات تیار کئے جاتے ہیں جو بہت زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ چنانچہ حسب ذیل نسخہ جو دوائے نیم مرکب کے نام سے موسوم ہے فساد خون، چھاچن، داد اور دوسری جلدی بیماریوں نیز مراق اور اس اختلاج میں جو بخارات غلیظہ سوداوی کے چڑھنے سے ہوتا ہو، بے حد مفید ہے اور مجرب ثابت ہوا ہے۔

شاخ نیم، برگ نیم، پوست نیم، آملہ خشک، ہا بچی، پوست ہلیلہ، پوست ہلیلہ زرد ہر چیز ہموزن لے کر کوٹ لیں اور اس میں سے ۳ تولے دوا لے کر پانی میں جوشاندہ دے کر صبح و شام پلائیں۔ جی چاہے تو شربت عناب ۲ تولے شامل کر سکتے ہیں۔

شربت نیم۔ بواسیر میں نافع ہے۔ چوب نیم ۶ تولے خوب باریک پیس کر ۱ تولے مکھن میں ملا لیں اور اسی میں ۶ تولے سہاگہ بریاں ملا کر نیم کے دستے سے خوب حل کریں۔ جب مرہم کا رنگ سیاہ ہو جائے تو ڈبیہ میں بھر لیں اور صبح و شام مسوں پر لگائیں

معلوماتِ عامہ

ویت نام کا مسئلہ

(خورشید احمد خلف ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

ویت نام سابقہ ہند چینی کا ایک حصہ ہے۔ اس کے شمال میں چینی سمندر اور مغرب کی طرف کمبوڈیا اور لاؤس واقع ہیں جغرافیائی اعتبار سے ویت نام کے تین خطے ہیں۔ شمالی ویت نام۔ وسطی ویت نام اور جنوبی ویت نام۔ آبادی ۱۹۶۲ء کی مردم شماری کے مطابق ۳ کروڑ سے کچھ زیادہ تھی۔

پیداوار۔ چاول، مکئی، ربڑ اور کوئلہ بہتات سے پیدا ہوتا ہے۔

سیاسی تقسیم۔ ۲۱ جولائی ۱۹۵۴ء سے ویت نام دو خود مختار ممالک میں بٹ گیا۔ شمالی ویت نام اور جنوبی ویت نام شمالی ویت نام کا رقبہ ۶۲۰۰۰ مربع میل ہے اور دارالحکومت ہنوئی ہے۔ آبادی ۱۹۶۲ء کے مطابق ایک کروڑ ساٹھ لاکھ۔ یہاں کمیونسٹوں کا اقتدار قائم ہو گیا ہے۔ جنوبی ویت نام کا رقبہ ۶۵۹۴۸ مربع میل ہے۔ دارالحکومت سیگان ہے آبادی ۱۹۶۲ء کے مطابق ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ہے۔ یہ حصہ امریکی اثرات میں چلا گیا ہے

ویت نام کی اہمیت۔ دنیا کی عظیم آبی شاہراہ آبنائے ملکا جنوب مشرقی ایشیا کی وہ شہ رگ ہے جو بحر ہند اور بحرالکاہل کے درمیان پل کا کام دیتی ہے دنیا کے پانچ میں سے تین براعظم امریکہ آسٹریلیا اور ایشیا کے لئے آبنائے ملکا مختصر ترین راستہ ہے۔

آبنائے ملکا بحر ہند سے بحرالکاہل کی جانب بڑھتے ہوئے سماٹرا، ملائشیا اور سنگاپور کے درمیان سے گذرتی ہے۔ یہ راستہ انڈونیشیا، نیوگنی، فلپائن، تھائی لینڈ، لاؤس، کمبوڈیا، جنوبی ویت نام شمالی ویت نام۔ تائیوان۔ جنوبی کوریا اور چین کے ممالک کی سمندری گذرگاہوں کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ پاکستان، برما اور ہندوستان سے ان ممالک کی تجارت کا انحصار بھی آبنائے ملکا پر ہی ہے۔ نیوگنی کے جنوب میں آسٹریلیا کا براعظم بھی ان ہی آبی شاہراہوں سے مربوط ہے۔

اقتصادی اہمیت۔ امریکہ کے لئے جنوب مشرقی ایشیا زبردست اقتصادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سرزمین کے معدنی وسائل اس کی پیداوار اور اس کے خام مال کا لالچ امریکہ کو اس سرزمین سے نکلنے پر آمادہ نہیں ہونے دیتا۔

آبنائے ملکا۔ آبنائے ملکا امریکہ کے لئے "نہر سویز" اور "آبنا۔ یہ جبرالٹر" سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کی ۹۸ فیصد تجارت اس ذریعہ سے ہوتی ہے۔ عالمی منڈیوں کے لئے اربوں ڈالر کا سامانِ تجارت اسی آبی شاہراہ سے گذرتا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آبنائے ملکا کی اہم بندرگاہ سنگاپور میں ہر سال بارہ ہزار بحری تجارتی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں اور دس ہزار سے زیادہ بحری جہاز انڈونیشیا کی بندرگاہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ نیز اسی راستہ کے ذریعہ ہزاروں تجارتی جہاز جاپان، تائیوان فلپائن اور آسٹریلیا کو جاتے ہیں۔ یہ تجارتی جہاز دو بلاکوں کے لگ بھگ جہاز ران کمپنیوں کی ملکیت ہیں۔ جو تمام کی تمام امریکہ، برطانیہ اور مغربی سامراجی ملکوں کی ہیں یہ وہ اہم اقتصادی سبب ہے جو اس علاقہ میں امریکی مداخلت اور کشت وخون کا باعث بنا ہوا ہے۔

مدرسہ رشیدیہ (لاہور) میں داخلہ

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ جو آخر شوال تک جاری رہے گا۔ ابتدائی فارسی سے لے کر درس نظامی کی تقریباً اکثر کتابیں انشاء اللہ پڑھائی جائیں گی۔ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کرے گا۔ طلباء کرام جلد از جلد پہنچنے کی کوشش فرمائیں یا خط سے اطلاع دیں

محمد الیاس

مہتمم مدرسہ رشیدیہ
جامع مسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی لاہور

(۴)

ڈاکٹر "حتی" کی کتاب پر تنقیدی نظر

(جناب زاہد گکھڑوی)

"چونکہ باہمی جدال و قتال کی حرمت اسلام میں صادر ہو چکی تھی اس لئے گمان غالب یہ ہے کہ ان مہموں کی ابتداء قبیلوں کی جنگجویانہ اسپرٹ کے لئے نئی راہیں پیدا کرنے کی خاطر لوٹ مار کی صورت میں ہوئی۔ کیونکہ اکثر لڑائیاں محض مال غنیمت کے لئے لڑی گئیں اور اس وقت کسی ملک پر مستقل تصرف و قبضہ کا ارادہ نہ تھا۔ لیکن جن لوگوں نے یہ مشین بنائی تھی وہ خود اس کے بنانے والوں کے قابو سے باہر ہو گئی۔ جب مجاہد فتح پر فتح حاصل کرنے لگے تو جہاد کی تحریک درجۂ کمال کو پہنچ گئی اس زمانہ میں منظم معرکے شروع ہوئے اور ناگزیر طور پر عرب سلطنت وجود میں آئی اس طرح عرب سلطنت کی تخلیق ابتدائی منصوبوں کی بہ نسبت بعد کے حالات کی رہین منت ہے"۔

یہاں مصنف "معاشی احتیاج" کے علاوہ عربوں کے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو کر منظم جہاد شروع کرنے کے سلسلہ میں ایک اور "سبب" کی نشاندہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ چونکہ باہمی لڑائی اسلام نے ممنوع قرار دے دی تھی اور مختلف قبیلوں میں جنگجویانہ سپرٹ بھی بکمال و تمام موجود تھی۔ اس لئے اسلامی تحریک کے لیڈروں نے ایک "پنتھ دو کاج" کے مصداق اس سپرٹ کو نئی راہ دکھا کر عربوں کے معاشی مسائل کا حل بھی تلاش کر لیا۔ پھر یہ تصور صرف اولین لیڈروں تک محدود تھا۔ بعد میں "جہاد" کے تصور نے ہمہ گیریت کا پینترا بدل کر عرب سلطنت کے قیام میں حصہ لیا اور عرب سلطنت کو وجود میں لانے والا "جہاد" یہ دوسرا ہمہ گیر اور درجۂ کمال کو پہنچا ہوا جہاد تھا اور جہاد کے ابتدائی تصور اور منصوبوں کا اس "تخلیق سلطنت" سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ پھر آگے چل کر مصنف لکھتا ہے کہ:

"اسلام نے شمالی منطقوں کو فتح کیا لیکن یہ دین اسلام کی فتح نہیں بلکہ اسلامی مملکت کی فتح تھی۔ عربوں نے ایک انجان دنیا پر قومی حکومت الٰہیہ کے ارکان کی حیثیت سے اچانک دھاوا بول دیا۔ فتح کا سہرا سب سے پہلے جس کے سر بندھا وہ بڑی حد تک عربیت تھی اسلام نہ تھا"۔

یعنی عربوں نے جتنی کامیابیاں حاصل کیں وہ "مذہبی جنوں" اور "جنت" کے تصور پر مبنی دین اسلام کی وجہ سے نہیں تھیں بلکہ "معاشی احتیاج" اور "جنگجویانہ سپرٹ کو نئی راہ دکھلانے" کی بنیاد پر قائم تحریک عربیت کی وجہ سے تھی۔

یہ تو جہاد کے بارے میں مصنف کا نقطۂ نظر تھا۔ اب اسلام کے ایک اور اہم جزو "زکوٰۃ" کے بارے میں مصنف کا ارشاد ملاحظہ فرمایئے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ابتداء میں زکوٰۃ کو ایک کار خیر قرار دیا گیا تھا اور اس کو خدا ترسی اور تقویٰ کا کام سمجھا جاتا تھا۔ پھر اس نے رفتہ رفتہ لازمی محصول جائیداد کی صورت اختیار کر لی"۔

یعنی پروفیسر حتی کے خیال میں "جہاد" کی طرح "زکوٰۃ" بھی ابتداء میں ایک خاص مقصد (کار خیر اور تقویٰ) کے لئے تھی۔ لیکن بعد میں اس کا منتہی بدل کر لازمی محصول جائیداد (ٹیکس) کی صورت اختیار کر گیا۔ اب پورے اسلام کی تعبیر کے متعلق بھی مصنف کا فرمان ملاحظہ فرما لیجئے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"اشاعت اسلام کے متعلق "تائید ربانی" کا "ملایانہ" یا دینیاتی نقطہ نظر غلط لسانیاتی احساس پر مبنی ہے۔

اسلام کی اصطلاح کو تین معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ابتداء میں اسلام کی حیثیت ایک دین کی تھی۔ اس کے بعد اسلام ایک مملکت بن گیا اور آخر میں اسلام نے ایک ثقافت کی صورت اختیار کر لی"۔

ان اقتباسات کی روشنی میں اسلام کے بارے میں جو نظریہ ایک خالی الذہن انسان کے ذہن میں ابھرتا ہے اسے تین مختلف صورتوں میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اسلام ایک دین اور مذہب کی صورت میں رونما ہوا۔ لیکن جلد ہی عربوں کی فلاح و بہبود کے نام پر اٹھنے والی ایک "تحریک عربیت" میں مدغم ہو گیا۔ اور عربوں کو جس قدر کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ان کی پشت پر دین نہیں بلکہ "تحریک عربیت" کارفرما تھی۔ (مسلسل)

عیسائیت پاک و ہند میں

(۲)

تقسیم سے قبل تک برصغیر پاک و ہند میں عیسائیت کے فروغ کی وہ رفتار تھی، جو گذشتہ اشاعت میں بیان کی گئی۔ جس کی رو سے مشرقی اور مغربی پاکستان میں عیسائیوں کی تعداد محض برائے نام تھی۔

لیکن تقسیم کے بعد ۱۹۵۸ء تک عیسائیت کے فروغ کی رفتار کتنی بڑھ گئی۔ اس کا اندازہ درج ذیل اعداد و شمار اور بیانات سے کیجئے۔

عیسائیوں کے اپنے بیان کے مطابق ۱۹۵۸ء تک پاکستان میں ان کی تعداد تقریباً تین لاکھ ہو گئی اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں مسلمانوں کے اندر مسیحیت کو پھیلانے میں جو کامیابی پاکستان میں نصیب ہوئی ہے وہ دنیا میں اور کہیں نہیں ہوئی۔ ۱۹۵۱ء میں ۱۹۴۱ء کی بہ نسبت ان کی گنتی میں بہ حیثیت مجموعی اور باعتبار اوسط تیس فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ جس میں سے مشرقی پاکستان کا اضافہ پینتالیس فیصد ہے اور مغربی پاکستان کا پندرہ فیصد ہے۔ یہ زیادتی ۳۱-۱۹۴۱ء کے دس سال کے مقابلہ میں بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۱۹۴۱ء اور ۱۹۵۱ء کے مابین ضلع لاہور میں یہ اضافہ پچاس فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ اس دوران میں کراچی کا اضافہ ۳ فی صد ہے۔ لیکن ۱۹۵۱ء سے لے کر ۱۹۵۶ء تک جو ترقی مسیحیت کو نصیب ہوئی ہے۔ صرف رومن کیتھولک فرقے نے اس مدت میں اپنے پرچار سے اپنی آبادی میں جو اضافہ کیا ہے۔ وہ ۱۹۴۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں تین سو فیصد ہے۔

نیشنل کیتھولک المانک کے بین الاقوامی اندراجات کے مطابق ۱۹۵۹ء میں پاکستان کے رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد دو لاکھ انہتر ہزار تین سو بائیس تھی اور ۱۹۵۸ء میں کینیڈا کا رسالہ پراسپکٹر ان کی تعداد دو لاکھ اٹھاسی ہزار دو سو تریسٹھ بتاتا ہے یہ نمایاں اضافہ بہرحال ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے بعد وقوع پذیر ہوا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم سے دو ماہ قبل ہندو یہاں کے بیشتر اچھوتوں کو اپنے ساتھ لے کر پاکستان سے ہندوستان منتقل ہو گئے۔ اس موقعہ کو جبکہ پاکستان کے مسلمان مسئلہ مہاجرین اور اس طرح کے دیگر پریشان کن مسائل سے دوچار تھے۔ ہندو پاکستان کے مشنریوں نے نہایت غنیمت شمار کیا اور انہوں نے باہمدگر رابطہ قائم کر کے اپنی سرگرمیاں وسیع پیمانے پر شروع کر دیں۔ اس مرحلہ پر امریکہ برطانیہ، کینیڈا اور دوسرے مغربی ممالک کے مسیحی جرائد نے یہ اعلان کیا کہ ہندوستان اور پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کا یہ بہتر وقت ہے۔ ہارٹ فورڈ (امریکہ) کے مشہور عیسائی رسالے مسلم ورلڈ کے جنوری ۱۹۵۸ء نمبر میں پوری صفائی اور یقین کے ساتھ یہ لکھا گیا۔

"ایک حقیقت بالکل واضح اور نمایاں ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا امن و سکون اس طرح غارت ہو چکا ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج عیسائیوں کی طرف سے دوستی کے اظہار کو مسلم افراد پہلے کی بہ نسبت زیادہ خوشی سے قبول کر رہے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ چکے ہیں۔ وہ افراتفری کا شکار ہیں اور اپنی ضرورت و احتیاج کو پہچاننے لگے ہیں۔ مسیحی اعانت معاشیات اور ہدایات کے لئے اس سے عظیم تر موقع پہلے کبھی میسر نہیں آیا تھا۔ لاہور میں مغربی پاکستان کے لئے کرسچین ریلیف کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ حکومت پاکستان امدادی مہم کے دوران چرچ ورلڈ سروس کا ہر ممکن طریقہ سے ہاتھ بٹا رہی ہے۔ ہمارے نمایندے پاکستان سے برابر یہ اطلاعات دیتے رہتے ہیں کہ سرکاری حکام کی طرف سے ان کو دل کھول کر تعاون اور سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں"۔

یہ حالات تھے جن میں مشنری سرگرمیاں بے حد وسعت اختیار کر گئیں۔ اس وقت پاکستان کے دونوں بازوؤں میں مسیحیت کی تبلیغ کے چالیس سے زیادہ ادارے موجود ہیں

(مسلسل)

Scanned with CamScanner

تجدید و تحریف کا فتنہ

ذبیحہ اور مشین

(حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ)

(قسط نمبر ۲)

اللہ تعالیٰ نے حرام گوشت میں صرف اِلّا ما ذکّیتم (سوائے اس کے جس کو تم ذبح کر لو) کا استثناء فرمایا ہے یعنی صرف تمہارا ذبح کیا ہوا حلال ہے۔ صرف انسان و مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے اور کسی کا نہیں۔ ذکات کی اسناد تم یعنی انسانوں اور مسلمانوں کی طرف ہے۔ اس لئے اس سے غیر مسلم کا ذبیحہ بھی حرام ثابت ہے اور غیر انسان کا بھی۔ مگر دوسری آیت میں طعام اہل کتاب کی اجازت دی گئی ہے۔ اور طعام وہی چیز ہے جو اسلام میں کھائی جاسکتی ہو۔ اور مسلمانوں کے لئے اسی کی حلت بیان ہوسکتی ہے۔ ورنہ جو پہلے سے حرام تھا اس کو اہل کتاب کا طعام کہہ کر حلال نہیں کیا گیا نہ اہل کتاب کے فعل سے حرام حلال بن سکتا تھا۔ ہاں جو پہلے سے حلال تھا۔ اس میں کفر کی وجہ سے شبہ ہوسکتا تھا۔ اس کو یہاں حلال فرمایا گیا ہے۔

اس لئے سور، شراب اور مردار وغیرہ طعام میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہوا تو داخل ہوگا۔ مگر جس کے متعلق یہ معلوم ہوجائے کہ غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا ہے۔ آیت وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (مت کھاؤ اس جانور کے جس پر اللہ کا ذکر نہیں کیا گیا) سے وہ کھانے کی چیز ہی نہیں۔ وہ شراب و سور کی طرح لفظ طعام سے خارج رہے گا حلال نہ ہوسکے گا۔ اِدھر ذکیتم میں ذکات کے شرعی معنی لینے ضروری ہیں جیسے کہ شریعت میں تمام لفظوں کے شرعی معنی ہی لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر بیرکاٹ کر یا گلا گھونٹ کر مارکے کھانے کا دستور اہل کتاب میں ہوجائے گا تو وہ ذکات ہی نہ ہوگا۔ طعام نہیں بن سکے گا۔ اس لئے اس طعام میں سے ذکات والا طعام وہی ہوسکتا ہے۔ جو شرعی معنی کی ذکات سے ذبح ہوا ہو مسلمانوں کے لئے وہی حلال ہوگا۔ دوسرا حلال نہ ہوگا۔

اس آیت میں علیہ کی ضمیر ما کی طرف ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام جانور پر لیا جائے۔ ایسے ہی اس سے کچھ پہلے کی آیت میں ہے۔ وَمَا لَكُمْ اَنْ لَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (تم کو کیا ہوا کہ تم ان جانوروں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لے لیا گیا ہے) اس سے ثابت ہے کہ خود جانور پر اللہ کا نام لینا شرط ہے ورنہ جانور حرام ہوگا۔ کسی اور چیز پر نام لینے سے جانور حلال نہ ہوسکے گا۔ ہاں بے قابو جانور کے ذبح میں آلہ پر بسم اللہ کی اجازت ایک رخصت ہے جو عذر کے وقت ہے۔ اب ہر حدیث اور بزرگوں کے ہر کلام کا مطلب وہی لینا ہوگا جو قرآن مجید کے مطابق ہو۔ کیونکہ یہ سب تو کلام الٰہی کی توضیح و تشریح ہیں اصل حکم تو کلام الٰہی ہے۔ اور ہر ایسا مطلب ناقابل قبول ہوگا، جو آیت کے خلاف علوم ہوتا ہو۔

یہ مسلم اور غیر مسلم اور تسمیہ و بلا تسمیہ کی بحث تو قبل از وقت ہے۔ یہ تو بعد کی بات ہے۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ جب ذکیتم میں ذکات و ذبح کا فاعل انسان ہے تو ذبیحہ کا انسانی ذبیحہ ہونا ہی ضروری ہے اگر یہ انسانی ذبیحہ نہیں ہے تو اس کے حلال ہونے کا سوال ہی نہیں۔ اور ذکات کا فاعل انسان ہونے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا کہ ذکات و ذبح کا صدور انسان کی قوت سے ہی ہو کسی اور قوت سے صادر نہ ہو اور پھر انسانی قوت کے اثر کو کوئی دوسری قوت ختم کر دینے یا بدل دینے والی بھی نہ ہو۔ ورنہ وہ فعل انسان کا نہیں اس دوسری قوت کا ہوجائے گا۔ اور پھر ذبیحہ انسانی ذبیحہ نہ رہے گا۔ فقہا کا ایک جزئیہ اس کی توضیح کر رہا ہے کہ اگر تیر ہوا کے پھیر دینے سے یا دیوار و درخت سے ٹکرا کر جانور کے جا لگا تو وہ حرام ہوگا (عالمگیری و قاضیخان) کہ یہاں انسانی قوت کا اثر ختم یا متغیر ہوگیا ہے اور اب انسان ذکات کا فاعل نہیں رہا۔ بلکہ احتمال بھی دوسری قوت کا ہوجائے گا تو جانور حلال نہ رہے گا۔ فقہا کا جزئیہ اس کی بھی وضاحت کرتا ہے کہ تسمیہ والے تیر کے ساتھ بے تسمیہ والا دوسرے کا تیر بھی لگ گیا تو جانور حرام ہوجائے گا۔ کیونکہ غیر کا تسمیہ والا تیر جو انسانی باقاعدہ ذبح تھا خالص نہ رہا۔ اگر باقاعدہ تیر لگنے پر خشکی کا جانور پانی میں گر کر مرگیا تو مردار ہوگیا کہ احتمال ہے کہ پانی سے مرا ہو اور انسانی ذبیحہ نہ ہوسکا ہو۔ پہاڑ پر سے کسی نے تلوار لڑھکا دی۔ اس نے نیچے جانور کی گردن اڑا دی تو وہ مردار ہے کہ انسان ذابح نہ رہا۔ لڑھکنے نے اس کی قوت کے اثر کو زائل کر دیا۔ تسمیہ کے ساتھ یہ سب اس لئے بھی ذبیحہ نہیں بنتے کہ صرف انسانی قوت سے ذبح نہیں ہے۔ ذکیتم کا مفہوم کہ خالص تم مسلمان ذبح کرو۔ عالمگیری کے ان جزئیات سے اور واضح ہوگیا۔

اب خیال کیجئے کہ مشین میں انسانی کام صرف بٹن دبانا ہے۔ نہ ذبح کے فعل میں قوت کا استعمال کرنا ہے نہ ذبح کا فاعل بننا ہے بلکہ اس کا کام صرف بجلی کے آنے کے راستہ کی رکاوٹ کو دور کر دینا ہے اور بجلی بھی اس کے چلانے سے نہیں چلی۔ پاور ہوس کی مشینوں سے چل رہی تھی۔ اس لئے یہاں انسان ذبح کا فاعل نہیں بن سکتا۔ بجلی کی قوت ہی پرزوں اور پھر چھریوں کو چلا کر ذبح کی فاعل بن رہی ہے۔ اس لئے اس۔ نہ ذبیحہ کہنا درست نہ حلال قرار دینا صحیح۔ یہاں ما ذکیتم ہی نہیں پایا گیا۔

اگر زور کی آندھی چل رہی ہو۔ دروازہ بند ہو۔ کوئی شخص بسم اللہ پڑھ کر دروازہ کھولے۔ ہوا آئے اور پڑی ہوئی چھری یا تلوار اس سے اٹھ کر جانور کی گردن اڑا دے تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دروازہ کھولنے والے نے ہی اس جانور کو ذبح کیا ہے اور کیا وہی اس کی ذکات کا فاعل ہوا ہے۔ کیا اس کو انسانی ذبیحہ اور حلال کہنا درست ہوسکتا ہے۔ گو اس نے بسم اللہ بھی پڑھی ہو اور مسلمان بھی ہو۔ کیا یہ الا ما ذکیتم بن سکتا ہے۔ اسی طرح بٹن دبانے والے کو کیسے ذبح کرنے والا اور ذکات کا فاعل قرار دینا خواہ وہ دور جا چکا ہو درست ہوسکتا اور کیسے یہ الا ما ذکیتم کا فرد بن سکتا ہے۔ یہ کیسے ذبیحہ اور حلال ہوسکتا ہے۔

سیاسی وغیر سیاسی جھگڑوں سے اس کو کیا واسطہ یہ تو الٰہی قانون ہے۔ حرام و حلال کا قانون ہے۔ اس کو جاہلی رواج کا اتباع کہنا کیا خدائی قانون کی شدید ترین توہین نہیں۔ کیا خدائے قدوس کو جاہلیت کے جاہلوں کا غلام و پیروکار کہنا نہیں ہو رہا ہے۔

جب یہاں ذبح کا فاعل انسان نہیں تو مسلم و غیر مسلم اور تسمیہ و بلا تسمیہ سے کیا مطلب؟ یہ تو غیر انسانی ذبیحہ ہے حرام ہے۔ خواہ بٹن مسلم دبائے یا غیر مسلم۔ بسم اللہ پڑھے نہ پڑھے۔ یہ باتیں تو انسانی ذبیحہ کے بعد دیکھنے کی ہیں۔ کہ مسلم کا ہے یا غیر مسلم کا اور منعہ تسمیہ ہے یا بلا تسمیہ۔ یہاں تو ذبیحہ ہی نہیں۔ انسان کی ذکات ہی نہیں۔ حلال ہونے کا شبہ بھی نہیں۔ اور ساری امت میں کسی کے بھی قول پر غیر انسانی ذبیحہ حلال نہیں۔ یہ بات تو مسلمانوں میں ابتدا سے اب تک کبھی اختلافی ہوئی ہی نہیں نہ ہوسکتی ہے۔ صریح آیت سے انسانی ذبیحہ کے سوا سب حرام ہے۔ تو کون مسلمان اس سے ہٹ سکتا ہے۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ اس میں انسانی قوت و طاقت کا بھی دخل ہے۔ پرزے اور چھریاں اس کے چلانے سے چلیں تو بجلی کی قوت نے بعد میں اس قوت کو فنا کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اب فعل ذبح کے وقت تو صرف بجلی کی قوت سے پرزے اور چھریاں چلتی رہتی ہیں۔ وہی جانور کی قاتل ہے وہی فعل کی فاعل۔ آدمی وہاں موجود ہو یا چلا گیا ہو۔ بجلی چلتی چلاتی اور قتل کرتی رہتی ہے۔ کیا پھر بھی انسان کو یہاں ذبح کا فاعل قرار دینا کوئی معقول بات ہوگی۔ آخر دیوار و درخت اور ہوا سے دوسری طرف پھر جانے والا تیر انسانی ذبح اسی لئے نہیں بن سکا کہ انسان کی قوت کا اثر ختم ہوچکا۔ اب ہوا یا تصادم کا فعل ہے۔ ایسے ہی یہاں بھی غور کر کے دیکھئے، کہ اول تو پرزوں، چھریوں کو چلانے میں آدمی کا دخل چلانے والا ہونے کا نہیں صرف بجلی کے آگے بڑھنے کی رکاوٹ دور کرنے کا ہے وہ الگ ہوگیا تھا اور بعد میں تو اس کا کوئی بھی فعل نہیں رہا۔ نہ وہاں انسان ذکات کا فاعل ہوسکا۔ نہ یہاں دونوں یکساں حرام ہے۔

(مسلسل)

Scanned with CamScanner

مسلم مملکت کے مطالبہ کی تشکیل و تعمیر کی اساس بنا۔

تحریک پاکستان کو کامیاب اور مسلمان عوام میں مقبول بنانے کے لئے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صدر جمعیۃ علماء اسلام اور ان کے رفیق علماء نے جو عظیم جدوجہد اور اس سے کراچی تک اور کلکتہ سے پشاور تک انجام دی۔ اس کا کوئی بھی دیانتدار مؤرخ اور واقعات سے باخبر آدمی انکار نہیں کرسکتا۔

ان حقائق اور واقعات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ علماء کرام نے تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں سرد مہری برتی سراسر ناانصافی ہے۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان دونوں تحریکوں میں علماء کے علاوہ دوسرے طبقات بہت دیر بعد شامل ہوئے اور ان کی کوشش ان تحریکوں کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بجائے فیصلہ کے وقت علماء دین کو بے اثر کرنے، دینی نظریات کو ناکام بنانے اور متوقع سیاسی، اقتصادی و سماجی مفادات خود حاصل کرنا تھا۔

مستقبل کے صدارتی امیدوار کون؟

آنے والے الیکشن کے لئے حزب اقتدار اور متحدہ حزب اختلاف نے عوامی رابطہ کی مہم شروع کردی ہے۔

الیکشن کا پہلا مرحلہ بی، ڈی ممبران کا انتخاب ہوگا اور دونوں گروہ کوشش کرینگے کہ بی، ڈی ممبران کی زیادہ سے زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی منتخب ہوکر آئے جو صدارتی انتخاب میں ان کے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالیں۔ کیونکہ بی، ڈی ادارے کا اصل مقصد و صدارتی انتخاب ہی ہے۔

حزب اقتدار نے اگرچہ باقاعدہ طور پر ابھی اپنے امیدوار کا اعلان نہیں کیا ہے اور شاید بی، ڈی ادارے کے انتخاب تک وہ ایسا کوئی اعلان نہ کریں۔ لیکن یہ بالکل واضح ہے کہ ان کے امیدوار بہرحال صدر محمد ایوب خاں ہی ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ خود ہی امیدوار بننے سے انکار نہ کردیں۔

متحدہ حزب اختلاف اس مرتبہ اپنا صدارتی امیدوار کیسے مقرر کرے گی۔ یہ امر خاصا مشکل اور پیچیدہ نظر آرہا ہے۔

گذشتہ صدارتی انتخاب کے موقعہ پر مس فاطمہ جناح کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کرکے عملاً حزب اختلاف نے یہ اعتراف کرلیا تھا کہ ان کی صفوں میں کوئی ایسا شخص مروجہ قاعدوں میں موجود نہیں ہے۔ جو صدارتی منصب کا ملک گیر حیثیت میں اہل ہو۔ حتیٰ کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے بھی اپنی صفوں میں اسی شدید کمی کی بنا پر نص صریح کے علانیہ و قطعی خلاف ہونے اور خود مودودی صاحب کی تحریروں میں عدم جواز کا واضح فیصلہ ہونے کے باوجود عورت کی صدارت کو اضطرار کے عذر کے ساتھ جائز ہی نہیں بلکہ ضروری قرار دیا تھا۔

ظاہر ہے کہ اس وقت بھی صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اضطرار کے وہ تمام حالات اب بھی موجود ہیں جو سابقہ صدارتی الیکشن کے وقت تھے۔ متحدہ حزب اختلاف کی صفوں میں ابھی تک کسی ایسے مروجہ قائد کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ جسے مس فاطمہ جناح کی حیثیت کے برابر کا قرار دیا جاسکے۔

ان حالات میں متحدہ حزب اختلاف اور مودودی صاحب کس شخصیت کو اپنے محاذ سے صدارت کا امیدوار نامزد کریں گے۔ اس کا انتظار ہر شخص کو دلچسپی کے ساتھ ہے۔

متحدہ حزب اختلاف اور مودودی صاحب نے مس فاطمہ جناح کو اپنا صدارتی امیدوار اس بنا پر ہی مقرر کیا تھا کہ وہ بانی پاکستان کی بہن ہونے کی وجہ سے پاکستان کے عوام کے لئے زیادہ قابل قبول ہوسکتی تھیں اور متحدہ حزب اختلاف و مودودی جماعت کے کسی مرد امیدوار کی نسبت باوجود ایک خاتون ہونے کے کامیاب ہونے کے زیادہ مواقع رکھتی تھیں۔

اب بھی صورت حال یہ ہی ہے۔ اور اگرچہ اب مس فاطمہ جناح حیات نہیں رہی ہیں۔ لیکن بانی پاکستان کی دوسری بہن شیریں بائی جو اپنی محترم ہمشیرہ فاطمہ جناح کی وفات پر ہندوستان سے آئیں اور اب پاکستان میں مستقل طور پر مقیم ہوگئی ہیں۔ پاکستانی عوام کے لئے بانی پاکستان کی محترم بہن ہونے کی حیثیت سے مس فاطمہ جناح کی طرح ہی عزیز اور قابل احترام ہیں۔

کیا متحدہ حزب اختلاف کے سیاسی مصالح اور مودودی صاحب کی حکمت عملی کا تقاضا مس شیریں بائی خواہر ثانی بانی پاکستان کو آئندہ صدارتی الیکشن میں اپنا نامزد امیدوار کھڑا کرنے کا ہوسکتا ہے؟

جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی اور مؤقف

یاد رکھئے! جمعیۃ علماء اسلام پالیسی کے متعلق صرف مرکزی عہدہ داروں کا بیان ہی مستند سمجھا جائے گا (ناظم دفتر)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/۰
(۲) اٹھراکی گولیاں " " ۲۰/۰
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/۰
(۴) وجع مفاصل کی گولیاں ۵ عدد گولی ۵/۰
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول بیس کیپسول ۲۰/۰
(۶) مقوی خاص شنگرفی سو گولی ۱۲/۰
(۷) روغن جنبل ۱۰/- روپے فی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ، دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ رفی شیشی بیس شیشی کے خریدار کو ۸ رفی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی ۲۵/-
سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول

ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں۔

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابل اعتبار مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ تو دو روپے تولہ ہے۔ مگر باد بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے اور زیادہ کے خریداروں کو حکیموں کو ستور دو پے سیر کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

دواخانہ فیض عام نفقہ ہزارہ کے سوا دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور نیز حضرت مولانا کے ذاتی پتہ جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر سے منگایئے۔

پتہ:۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

محابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و وقار کو مجروح کرنے والی نام نہاد علمی و تاریخی تحقیقات اور اسلام کے خلاف عصر حاضر کے سب سے بڑے

فتنے کا رد

کتاب

تجلیاتِ صفدر

مع اضافات

شائع ہوگئی ہے

کتابت و طباعت دیدہ زیب
قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے

تاجران کتب کو معقول کمیشن
زیادہ مقدار میں یک مشت خرید پر خاص رعایت

پتہ:۔ ناظم شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے اس لئے جلد از جلد منگالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ترجمان اسلام کے صفحات میں اضافہ اور نئی شرح

ترجمان اسلام ۱۶ صفحات کے بجائے اب بیس صفحات پر شائع ہوگا ہے۔ جدید شرح تبادلہ درج ذیل ہے

سالانہ ۱۵/۰ روپے ششماہی ۸/۰ روپے
فی پرچہ — تیس پیسے

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

خطبات

اصلی اور نقلی اسلام

"شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

برادران عزیز اور معزز خواتین :-

آج کی معروضات کا عنوان " اصلی اور نقلی اسلام " ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ ومن کل شیء خلقنا زوجین ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ہر ایک چیز کی دو قسمیں پیدا کی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر اصل کے مقابلہ میں نقل۔ سچ کے مقابلہ میں جھوٹ۔ قیامت تک موجود رہے گا۔

اصلی اور کھری کی تلاش

برادران اسلام :-

ہر عقلمند کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ نقلی کی بجائے اصلی اور کھوٹی کی بجائے کھری چیز تلاش کر کے لوں۔ جب دنیا کی چند روزہ فانی اور بے بقاء زندگی کی ضروریات میں انسان کھری اور اصلی چیز کا متلاشی اور خواہش مند ہے۔ تو اسلام جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اور جس کی برکت سے قبر کے عذاب سے بچنا ہے۔ اور جس کی برکت سے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے پانی پینا ہے اور اس پانی کے پینے سے پچاس ہزار سال کے دن کی پیاس بجھانی ہے اور جس اسلام کی برکت سے دوزخ سے بچ کر جنت میں پہنچنا ہے۔ کیا ان برکتوں والے کھرے اسلام کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔

یاد رکھو! اگر تمہارے پاس کھرے اسلام کی بجائے کھوٹا اسلام ہوگا۔ تو اوپر ذکر کی ہوئی برکتوں میں سے ایک برکت بھی نصیب نہیں ہوگی۔ بلکہ کھوٹے اسلام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ عذاب قبر میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے پانی نہیں پیو گے۔ پلصراط سے پار نہیں جا سکو گے۔ جنت میں پہنچنے کی بجائے جہنم میں جا گرو گے۔ اللھم اعذنا منہ وجمیع المسلمین ط

کھرا اسلام

معزز حاضرین !

کھرا اسلام وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کے پہلے رکوع میں اعلان فرمایا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط

ترجمہ :- آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام پورا کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کیا۔

کھرے اسلام کی مکمل ہونے کی تاریخ

گذشتہ آیت میں اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور یہ آیت ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے دن عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے۔ سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اعلان کے بعد کل ۸۱ دن دنیا میں زندہ رہے۔

میرے معزز بھائیو! اصلی اور کھرا اسلام وہی ہے۔ جو اس اعلان تک مکمل ہو چکا ہے۔ اور قیامت تک اصلی اسلام یہی سمجھا جائیگا۔ اس کے بعد جو چیزیں نئی ایجاد کر کے اسلام کا جزو بنائی جائیں گی۔ وہ اسلام بناوٹی اور کھوٹا ہوگا۔

دربار نبوی سے کھوٹے اسلام کے بننے کا اعلان

ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت پر بھی وہ دور آئے گا۔ جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ (دونوں امتوں کے دور کو آپس میں ایسی پوری مناسبت ہوگی) جس طرح جوتی کا ایک پاؤں دوسرے کے بالکل برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک (مطابقت ہوگی) کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے کھلم کھلا زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں بھی ایسا آدمی ہوگا۔ جو یہی کام کرے گا۔ اور بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی۔ سوائے ایک فرقے کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ وہ فرقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

کھرے اسلام کی پہچان

برادران اسلام !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے آپ کو کھرے اسلام کی پہچان ہو گئی ہوگی۔ کھرا اسلام فقط وعدہ ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرز کا ہو۔

کھوٹے اسلام کی بہتات

اور اسی حدیث شریف سے آپ کو کھوٹے اسلام کی بہتات کا علم ہو گیا ہے۔ کہ کھوٹے اسلام کی ۷۲ قسمیں ہوں گی۔ اور کھرے اسلام کی فقط ایک قسم ہوگی۔

کھوٹے اسلام کا نتیجہ

اور اسی حدیث شریف سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ کھوٹے اسلام والے مسلمانوں کا ٹھکانا بہشت نہیں ہے۔ بلکہ دوزخ ہے۔ لہٰذا آپ کا فرض ہے کہ آپ دوسری ضروریات زندگی کی طرح ہمیشہ کھرے اسلام کی تلاش کریں اور کھوٹے اسلام کو اپنے دل و دماغ میں جگہ نہ دیں۔

دعوت و تبلیغ

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے انسانوں کی تمام کامیابیوں کا دارومدار انسان کے اندرونی مایہ پر رکھا ہے۔ کامیابی اور ناکامی انسان کے اندر کے حال کا نام ہے۔ باہر کی چیزوں کے نقشے کا نام کامیابی اور ناکامی نہیں عزت و ذلت، آرام و تکلیف، سکون و پریشانی، صحت و بیماری انسان کے اندر کے حالات کا نام ہے۔ ان حالات کے بننے یا بگڑنے کا باہر کے نقشوں سے تعلق بھی نہیں۔ اللہ جل شانہٗ ملک و مال کے ساتھ انسان کو ذلیل کر کے دکھا دیں اور فقر کے نقشے میں عزت دے کر دکھا دیں۔ انسان کے اندر کی مایہ اس کا یقین اور اس کے اعمال ہیں۔ انسان کے اندر کا یقین اور اندر سے نکلنے والے عمل اگر ٹھیک ہوں گے۔ تو اللہ جل شانہٗ اندر کامیابی کی حالت پیدا فرما دیں گے۔ خواہ چیزوں کا نقشہ کتنا ہی پست ہو۔ اللہ جل شانہٗ تمام کائنات کے ہر ذرے کے اوپر ہر فرد کے خالق و مالک ہیں۔ ہر چیز کو اپنی قدرت سے بنایا ہے۔ سب کچھ ان کے بنانے سے بنا ہے۔ وہ بنانیوالے ہیں۔ خود بنے نہیں اور جو بنا ہوا ہے۔ اس سے کچھ بنتا نہیں۔ جو کہ قدرت سے بنا ہے۔ وہ قدرت کے ماتحت ہے۔ ہر چیز پر ان کا قبضہ ہے۔ وہی ہر چیز کو استعمال فرماتے ہیں۔ وہی اپنی قدرت سے ان چیزوں کی شکلوں کو بھی بدل سکتے ہیں۔ اور شکلوں کو قائم رکھ کر صفات کو بدل سکتے ہیں۔ لکڑی کو اژدہا بنا سکتے ہیں۔ اور اژدہے کو لکڑی بنا سکتے ہیں۔ اسیطرح ہر شکل پر خواہ ملک کی ہو یا مال کی برق کی ہو بھاپ کی انکا ہی قبضہ ہے۔ اور وہی تصرف فرماتے ہیں۔ جہاں سے انسان کو تعمیر نظر آتی ہے۔ وہاں سے تخریب لا کر دکھا دیں اور جہاں سے تخریب نظر آتی ہے۔ وہاں سے تعمیر لا کر دکھا دیں۔ تربیت کا نظام وہی چلاتے ہیں۔ ساری چیزوں کے بغیر ریت پر ڈال کر پال دیں اور سارے ساز و سامان میں پرورش بگاڑ دیں۔

اللہ جل شانہٗ کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور ان کی قدرت سے براہ راست استفادہ ہو۔ اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے طریقے لیکر آئے ہیں۔ جب ان کے طریقے زندگیوں میں آئیں گے تو اللہ جل شانہٗ ہر نقشے میں کامیابی دیکر دکھائیں گے۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ میں اپنے یقین اور اپنے جذبے اور اپنے طریقے بدلنے کا مطالبہ ہے۔ صرف یقین کی تبدیلی پر ہی اللہ پاک اس زمین و آسمان سے کئی گنا زیادہ بڑی جنت عطا فرمائیں گے۔ جن چیزوں میں سے یقین نکل کر اللہ کی ذات میں آئے گا۔ ان ساری چیزوں کو اللہ پاک مسخر فرما دیں گے۔ اس یقین کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے ایک تو اس یقین کی دعوت دینی ہے۔ اللہ کی بڑائی سمجھانی ہے۔ ان کی ربوبیت سمجھانی ہے۔ ان کی قدرت سمجھانی ہے۔ انبیاء اور صحابہ کے واقعات سنانے ہیں۔ خود تنہائیوں میں بیٹھ کر سوچنا ہے۔ دل میں اسی یقین کو اتارنا ہے۔ جس کی مجمع میں دعوت دی ہے۔ یہی حق ہے اور پھر رو رو کر دعا مانگنی ہے۔ کہ اللہ اس یقین کی حقیقت سے نواز دے۔

اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے براہ راست فائدے حاصل کرنے کے لیے نماز کا عمل دیا گیا ہے۔ سر سے لیکر پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے کو استعمال کرو۔

Scanned with CamScanner

ذکر و فکر

علم و عرفان کی باتیں

* جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ ہمیں ہی اُمت میں سے نہیں۔
* اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کہ تو کسی مسلمان بھائی کا دل نہ خوش کر دے۔ (حدیث نبوی)
* شرک کے بعد بدترین گناہ ایذا رسانی خلق ہے۔ (حدیث نبوی)
* جسے رونے کی طاقت نہ ہو۔ وہ رونے والے پر رحم کیا کرے (صدیق اکبرؓ)
* جہادِ کفار، جہادِ اصغر ہے اور جہادِ نفس، جہادِ اکبر! (صدیق اکبرؓ)
* شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر ہے (" " ")
* گناہ جوان کا بھی اگرچہ بد ہے مگر بڑھے کا بدتر ہے (" " ")
* قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کو کل پر نہ رکھا جائے۔ (فاروق اعظمؓ)
* بدخو کی دوستی سے احتراز لازم ہے۔ کیوں کہ اگر وہ بھلائی بھی کرنا چاہتا ہے تو بھی اس سے بدی سرزد ہو جاتی ہے۔ (فاروق اعظمؓ)
* جب عالم کو لغزش ہوتی ہے تو اس سے ایک عالم لغزش میں پڑ جاتا ہے۔ (")
* جو عیب سے واقف کرے وہ دوست ہے۔ اور منہ پر تعریف کرنا گویا ذبح کرنا ہے۔ (فاروق اعظمؓ)
* تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے (عثمان غنیؓ)
* تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے (عثمان غنیؓ)
* خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔ (" " ")
* اُمراء کی تعریف کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف کرنے سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ (عثمان غنیؓ)
* خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔ (حضرت علیؓ)
* بے موقع حیا باعثِ محرومی ہے۔ (حضرت علیؓ)
* اَدَب، بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات میں سے ہے۔ (")
* معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔ (حضرت علیؓ)
* بے حد اعتقاد بربادی ہے اور نکتہ چینی بدنصیبی۔ (" " ")
* تکبر اطاعت کرنے والا گنہ گار ہے اور گناہ گار عذر کے سبب اطاعت کرنے والا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)
* کھلی ہوئی عداوت منافقانہ موافقت سے بہتر ہے۔ (" " ")

ترجمانِ اسلام میں اشتہار دیکر آپ اپنی تجارت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے سکتے ہیں۔

* جہاد فی السیف سے جہاد بالمال سخت تر ہے (امام جعفر صادقؒ)
* اسلام غریبوں میں ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں میں ہی رہ جائے گا۔ (مجدد الف ثانیؒ)
* گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے (" " ")
* دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں۔ مگر درحقیقت ترقیوں کا موجب ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
* متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
* صدق یہ ہے کہ دل باتیں کرے یعنی وہ بات کہے جو دل میں ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
* سکونِ نفس قبولِ رُوح پر اشد تر ہے۔ ذلِ معصیت ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
* اگر کوئی نفس کی ایک آرزو پوری کرے۔ اللہ کی راہ میں اسکو سینکڑوں خوشیاں پیدا ہو جاتے ہیں۔ (" " ")
* ایک لمحہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا ہو رہنا، خلائق زمین و آسمان کے اعمال سے بہتر ہے۔ (" " ")
* تمسخر، اکثر قطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
* اپنے آپ کو عظمت اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا نام عجب ہے۔ (امام غزالیؒ)
* تین چیزیں نجاستِ قلب کو ظاہر کرتی ہیں۔ حسد، ریا، عُجب عقلمند کو ان سے بچنا چاہیئے۔ (" " ")
* بلند آواز سے رونا بے صبری، اور قہقہہ مار کر ہنسنا سفاہت کی دلیل ہے۔ (" " ")
* محبت ایک ایسی چیز ہے۔ جو سیکھنے اور کسی کے بتانے کی نہیں۔ (" " ")
* دولت کے بھوکے کو کبھی راحت نہیں ملتی۔ (معروف کرخیؒ)
* تواضع یہ ہے کہ اگر جس سے تو ملے اپنے سے بہتر جانے، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عالم ہو جاہل، مومن ہو یا کافر۔ (معروف کرخیؒ)
* کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہو جانا۔ اس کو مباح نہیں کر دیتا۔ (معروف کرخیؒ)
* کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو۔ اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو (شقیق بلخیؒ)
* جو شخص احسان کرتا ہے اسے چُپ رہنا چاہیئے۔ لیکن جس شخص پر احسان کیا گیا ہو۔ اُسے بولنا چاہیئے۔ (" " ")
* جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے، وہ ولی اللہ ہے اور جس کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ وہ عالم ہے۔ اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل، مکار ہے۔ (شقیق بلخیؒ)
* صوفی وہ ہے جس کا کردار گفتار کے موافق ہو۔ (رحمان بابا)

ترجمانِ اسلام دینی و دنیاوی معلومات اور سیاسی حالات کا بہترین رسالہ ہے جسے دیندار گھرانوں میں بچے، خواتین اور مرد یکساں دلچسپی اور ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

جمعہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء شمارہ نمبر ۲۸ جلد نمبر ۱۱ قیمت ۲۰ پیسے

جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام ★ ہر مسلمان کے نام!

— اسلام ایک عالمگیر عقیدہ و دستور العمل ہے جو انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے اس کی دعوت تمام زمانوں پر حاوی اور عام انسانوں کے لیے ایک ایسی نوید عام ہے جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی و تعمیری انقلاب برپا کر دینے والی ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا

آیئے ہم اسلام کی دعوت کا فریضہ انجام دیکر انسانی برادری کو حق کے قریب اور اسے اس خسارۂ دنیا و آخرت سے بچانے کی جہد و سعی کریں جس میں وہ آج مبتلا و گرفتار ہے۔ آیئے ہم حق و صداقت سے بھرپور اور صبر و تحمل سے مالامال زندگیاں ایک دوسرے کے تعاون کے لیے پیش کریں تاکہ فساد و شر سے گھری ہوئی اس دنیا میں رحمت و خیر کا بول بالا ہو اور انسان دنیوی و اخروی نجات کی راہ پر گامزن ہو جائے ——————

— کیا آپ اللہ کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر کان دھریں گے؟

—— فبشر عباد الذین یستمعون القول ——

آپ کے ضمیر سے ایک سوال

— کیا آپ تک جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت حق پہنچی ہے؟ ——————

— پھر آپنے اس دعوت کے جواب میں کیا کیا ہے؟ ——————

عالمگیر پیغمبر کی عالمگیر سیرت

قسط نمبر ۲

سیرت نبیؐ دنیا کے لیے مکمل دستورِ حیات ہے۔

آپ کا جلال ۔۔۔ آپ کا جمال ۔۔۔ آپ کا مشاہدہ ۔۔۔ آپ کا مجاہدہ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند

فاتحہ قرآن کریم ہی اولاً ذات حق اور اس کی ربوبیت عامہ پھر رحمت عامہ اور پھر مالکیت عامہ اور پھر عبادت و استعانت سے شروع کیا گیا ہے۔ سورۂ بقر کو لو تو اس کی ابتدا بھی ایمان بالغیب اور نماز و انفاق فی سبیل اللہ سے کی گئی ہے۔ بہرحال قرآن میں اولیت عقائد اور عبادت کو دی گئی ہے۔

اس کے بعد دوسرے ابواب میں دین کی تفصیل ہے اسی طرح عموماً کتب حدیث میں اسی اسوۂ قرآنی کے مطابق ابواب و فصول کی ابتداء کتاب الایمان پھر کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج وغیرہ سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد اخلاق معاملات نکاح، طلاق، میراث، ہبہ، اوقاف، پھر وسائل معاش زراعت تجارت صنعت و حرفت ملازمت اور پھر ان معاملات کے نفاذ کے لیے قضا، تعزیرات و کفارات وغیرہ اور پھر ان تمام ابواب کی حفاظت کے لیے آخر میں خلافت و امارت اور جہاد و سیاست کے ابواب لائے گئے ہیں یہ سب کے سب مرتبے شبے بلاشبہ سیرت مقدسہ ہی کے ابواب ہیں۔ لیکن اس ترتیب نبویؐ اور اس کی متابعت میں ان ترجیحات تابعان نبوی سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضورؐ کی پیغمبرانہ سیرت کی اساس و بنیاد درحقیقت عبادات ہی کو قرار دیا۔ جو دوسرے لفظوں میں سیرت کی بنیاد ہے۔

فرمایا۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و صوم رمضان و حج البیت ان استطاع الیہ سبیلا

(مشکوٰۃ)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔ نماز کا قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج اگر استطاعت ہو۔

جس سے نمایاں ہوتا ہے کہ سیرت نبویؐ میں عبادت اور دیانت اصل سیرت ہیں اور انتظامی اور سیاسی ابواب اس کے محافظ ہیں۔ جو عبدیت کا درجہ رکھتے ہیں تاکہ برد تقویٰ اور یاد خداوندی کا کارخانہ خلل اور زلل سے محفوظ رہے اور دنیا میں کسی فتنہ پرور کو اس نظام سیرت نبوی میں رخنہ کی جرأت نہ ہو۔

قرآن کریم نے اس سے زیادہ کھلے لفظوں میں اقامت عبادت و دیانت کو اصل مقصود ٹھہراتے ہوئے تمکین و سیاست اور فتوح ممالک کو اس دنیا کا وسیلہ قرار دیا ہے۔

فرمایا:۔

الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر

اگر ہم ان مسلمانوں کو زمین کی سلطنت دیدیں تو یہ نماز قائم کریں گے۔ اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔ اور پاکیزہ امور کا کام کریں گے اور منکرات سے باز رکھیں گے۔ الخ

یہی وجہ ہے کہ دین و دیانت تو تمام انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا۔ لیکن قہر و سیاست اور جہاد و جنگ سب کو نہیں دی گئی۔ جہاں ضرورت سمجھی گئی دی گئی۔ حضورؐ نے بھی اعلان نبوت کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے جو چیز دنیا کے سامنے پیش کی اور جس پر اپنے صحابہ کو تربیت دی۔ وہ یہی ایمان باللہ۔ مبدا۔ معاد۔ توحید و رسالت اور سزا و جزا کے عقیدے تھے اور پھر خدا سے رشتہ جوڑنے کے لیے عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ کی تعلیم فرمائی گئی۔ جس سے مکی آیتیں بھری ہوئی ہیں۔

اس سے واضح طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سیرت مقدسہ کا اساسی اور غالب رنگ عبادت اور تقدس ہے اور وہ دنیا کے سارے معاملات کو اسی عبادتی رنگ میں دیکھنا چاہتی ہے۔ یعنی اسکا طبعی رجحان یہ ہے کہ اللہ کے بندے اپنی ساری دنیا اور دنیا کے ایک ایک کام کو مقدس بن کر بہ نیت عبادت انجام دیں۔ جن میں رضائے الٰہی اور یاد خداوندی کی روح کارفرما ہو۔ وہ جو کچھ بھی کریں۔ اللہ کے لیے کریں۔ نفسانی انداز اختیار کرنے کے بجائے ربانی راہ اختیار کریں اور انکا ہر عمل مجاہدہ و جہاد ہو۔ یعنی عبادت ہو عادت نہ ہو۔ جس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہو۔ اعلائے نفس نہ ہو حق تعالیٰ نے یہی حقیقت جسکا نام تفویض ہے۔ خلیل پاک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے طلب جسے اسلام کا نام دیا۔

فرمایا:۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔

کہہ دو (ابراہیم) کہ میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ جسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا امر کیا گیا ہے اور میں ہی اس امت میں پہلا مسلم ہوں۔ یہی تفویض مطلق اور عبدیت کاملہ کی بلند پایہ کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی جسے آپ نے اپنی دعا میں کھولا ہے۔

اللھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت وبک حاکمت والیک خاصمت والیک انبت والیک المصیر۔

اے اللہ میں تیرے ہی لیے اسلام لایا اور تیرے ہی اوپر ایمان لایا۔ اور تجھ ہی پر میں نے توکل کیا اور تجھے ہی میں نے حکم مانا اور تیری ہی طرف میں سر جھگڑا لے گیا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

یہی حال جب اہل اللہ پر طاری ہوتا تھا تو تفویض عجیب و غریب عنوانات انکی زبانوں پر جاری ہوتے حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہٗ پر یہ کیفیت غلبہ کیے دارد ہوئی تو بار بار ذیل کی رباعی پڑھتے تھے اور سجدہ میں گر جاتے تھے۔ اور پھر اٹھتے اور وہی رباعی پڑھ کر سجدہ میں جا پڑتے۔ جس کے راوی حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین دہلوی قدس سرہٗ ہیں۔

فرمایا:۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم
خاکے شوم و بزیر پائے تو زیم
مقصود من بندۂ ز کونین تو ئی!
از بہر تو میرم و از برائے تو زیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اور سیرت بے شمار عملی نمونے اور اسوے ہمہ وقت جس روح سے زندہ و پائندہ تھے وہ یہی ذکر الٰہی تفویض مطلق اور عبادت خداوندی کی روح تھے گویا اسی کے لیے اس پاک زندگی کا لمبا چوڑا ڈھانچہ آپ کی پاک زندگی کا ہر لمحہ ذکر اللہ سے معمور اور فکر آخرت سے بھرپور تھا۔ (باقی آئندہ)

جاری کردہ حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

سرپرست حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی — ایڈیٹر انچارج: احمد حسین کمال

مدیر معاون — محمد حنیف سہارنپوری

مصر کے خلاف مغربی سامراج کی نئی چال

مصر کے صدر جناب جمال عبد الناصر نے غیر ممالک کے دورے کے لئے ابھی مصر سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ مغربی سامراج کا پریس پروپیگنڈا عیارانہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں آگیا اور وزیر خارجہ مصر سے منسوب ایک نہایت ہی گمراہ کن جعلی بیان کی موٹی موٹی سرخیوں کے ساتھ ساری دنیا میں اور بالخصوص مسلمان ملکوں میں وسیع ترین تشہیر کی مہم شروع کر دی۔

اس بیان کے ذریعہ تمام دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ "مصر اسرائیل کو تسلیم کرنے پر بالکل آمادہ ہے اور صدر ناصر کے دورۂ روس کا مقصد یہ ہی ہے کہ اسرائیل سے براہ راست مصالحت کا سلسلہ شروع کیا جائے"۔

اس جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے ذریعہ بیک وقت کئی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

★ اولاً یہ کہ صدر ناصر کی پوزیشن عرب ملکوں میں مشکوک بنا دی جائے۔

★ ثانیاً یہ کہ غیر عرب مسلمان ملکوں کو باور کرا دیا جائے کہ مصر اور ناصر اپنی شکست تسلیم کر کے اسرائیل کے آگے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

★ ثالثاً یہ کہ صدر ناصر کے روس، یوگوسلاویہ اور دیگر ملکوں تک پہنچنے سے پہلے پہلے ان ملکوں کے خواص و عوام کی رائے پر ایسا اثر ڈال دیا جائے کہ وہاں مذاکرات میں مصر کی پوزیشن اسرائیل کے ساتھ ہر قیمت پر مصالحت کے لئے آمادہ سمجھی جائے اور اس کی روشنی میں ہی وہاں کے ارباب اقتدار، صدر ناصر سے گفتگو کا آغاز کریں۔

★ رابعاً یہ کہ غیر ملکی دوروں سے واپسی پر مصر کی رائے عامہ بھی گمراہ ہو چکی ہو۔ اور وہ اپنے راہنما جمال عبد الناصر کے خلاف نہ صرف یہ کہ عدم اعتماد بلکہ غیظ و غضب کا اظہار شروع کر دیں۔

★ خامساً یہ کہ مشرقی ملکوں خاص کر مسلمان ملکوں میں امریکی سامراج سے خفیہ یا علانیہ وابستہ مشن و گروہ اسلام اور نام نہاد جمہوریت وغیرہ کے نام پر سرگرم کار ہیں۔ جن کی پالیسی کا ایک اہم بنیادی جزو اعظم "بحق امریکہ" جمال عبد الناصر اور مصر و شام وغیرہ کی مسلسل مخالفت ہے۔ لیکن اب ان کی یہ سرگرمی مسلمان ملکوں کے مسلم عوام کی نظروں میں مشکوک و ناقابل اعتماد بنتی جا رہی ہے اور ان کی پوزیشن مجروح ہو چکی ہے تو اس تازہ جھوٹے پروپیگنڈے کے ہتھیار سے انہیں مسلح کر کے ان کا وقار بحال کر دیا جائے

★ سادساً یہ کہ جن عرب ملکوں نے گذشتہ اسرائیلی جارحیت اور اس کی علانیہ امریکی پشت پناہی کے باوجود امریکی سامراج سے وابستگی کو برقرار رکھا ہے، تیل اور معدنیات کی اجارہ داری اسے سونپ رکھی ہے۔ فوجی و ہوائی اڈے اس کی تحویل میں دیئے ہوئے ہیں۔ ہر طرح کی تجارتی مراعات سے اسے نواز رکھا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی اپنی فوجی و اسلحی ضروریات کی فراہمی کے لئے اردن، سعودی عرب اور مراقش وغیرہ ملکوں نے پھر امریکی امداد قبول کر لی ہے۔ یہ ممالک امریکی سامراج سے مقاطعہ کی کسی تجویز کو قبول کرنے کے لئے عملاً آمادہ نہیں ہیں۔ سعودی عرب نے تو خلیج عقبہ کے شمالی دہانے پر واقع اپنا ایک معمولی سا جزیرہ اسرائیل کے بحری و فضائی کنٹرول کی شرط کے ساتھ امریکہ کی وساطت سے واپس لے کر اسرائیل کو تسلیم کر لینے کا بالواسطہ اقدام تک کر ڈالا ہے۔ مصر کے خلاف اس تازہ پروپیگنڈے کے ذریعہ ان عرب ملکوں کے سامراج دوست طرز عمل کے جواز کی راہ پیدا کرنی چاہی ہے۔

غرضیکہ اس طرح کے متعدد اور گوناگوں مکارانہ مقاصد و عیارانہ عزائم کی تکمیل کے لئے وزیر خارجہ مصر سے یہ جعلی بیان منسوب کر کے دنیا بھر میں پھیلایا گیا ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ مکر و فریب کا یہ جال بھی مکڑی کے جالے کی طرح بودا اور نہایت کمزور ثابت ہوا۔

• اولاً تو یہ کہ فرانس، روس، مصر حتیٰ کہ سامراجی و اسرائیلی اثرات سے پاک بعض برطانوی اخبارات نے وزیر خارجہ مصر کے متذکرہ انٹرویو میں قطعی طور پر ان جملوں کا ذکر نہیں کیا جنہیں امریکی سامراج کے اثرات سے وابستہ اخبارات نے اچھالا کہ:-

"اسرائیل کو تسلیم نہ کرنا عربوں کی حماقت ہے" یا "اسرائیل حقیقت بن چکا ہے اور اسے ہر حالت میں تسلیم کر لینا چاہئے"

• دوسرے یہ کہ صدر ناصر نے روس وغیرہ کے دورہ پر مختلف تقریبات میں جو تقریریں کیں ان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات تو بہت دور رہی، اسرائیل کے ساتھ ادنیٰ ترین مفاہمت کے ارادے کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ۹ر جولائی ۶۸ء کے اخبارات میں ٹڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کا تردیدی بیان واضح طور پر شائع ہو گیا ہے جس میں صاف صاف مصر کے ان اٹل ارادوں و پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ:-

ـــ "عرب مٹ جائیں گے۔ لیکن اسرائیل کو تسلیم کرنے کی حماقت نہیں کریں گے"۔

ـــ "از دست رفتہ علاقے ہر قیمت پر حاصل کئے جائیں گے"۔

ـــ "یہودی حکومت سے بات چیت حکومت اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

(نوائے وقت لاہور ۹ر جولائی ۶۸ء)

ٹڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے اس تردیدی بیان سے یقیناً ان لوگوں کو مایوسی لاحق ہوئی ہو گی جو ہر قیمت پر مصر و ناصر کو ناکام دیکھنے کے آرزومند ہیں اور ان کی سامراج دوستی کا واحد تقاضا مسلمانوں میں ابھرتی ہوئی انقلابی قوتوں کی پامالی کا تماشہ ہے۔ لیکن جو لوگ اسلام اور مسلمانوں کے حقیقی بہی خواہ ہیں جو سامراجی ریشہ دوانیوں سے عالم اسلام کو نجات دلانے کے خواہاں ہیں۔ اور جو ہر حالت میں عربوں کو یہودیوں سامراجیوں کے مقابلہ میں کامران و ظفرمند دیکھنا چاہتے ہیں ان سب نے اس تردیدی بیان کو پڑھ کر اطمینان کا سانس لیا ہو گا۔ الحمد للہ کہ ایک اور انتہائی ذلیل و ناپاک پروپیگنڈائی حربہ ناکام ہوا۔

اس ایک واقعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سامراج کا شاطر ذہن مسلمانوں کے ساتھ مکر و فریب کے کیا کیا کھیل کھیل رہا ہے اور کھیلنا چاہتا ہے مسلمانوں

(ورق الٹیئے)

کے ان نادان دوستوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے جو اشتراکیت کے حقیقی یا فرضی "ہوّے" سے تو مسلمانوں کو ہر لمحہ ڈرائے رکھنا چاہتے ہیں، لیکن مغربی سامراج کا بقا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں آج سے چودہ سو سال قبل خدائے علیم و بصیر نے ارشاد فرما دیا تھا کہ:-

"ولن ترضیٰ عنک الیھود والنصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم"

"کہ یہود و نصاریٰ جب تک تمہیں اپنا تابع نہ بنالیں گے تم سے راضی نہیں ہونگے"

اور مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ اس ارشاد ربانی کی ایسی شہادت ہے جس کی تردید ہرگز نہیں کی جاسکتی۔ آج کا مغربی سامراج اور اسرائیل انہیں یہود و نصاریٰ کے وارث و جانشین ہیں۔ جن کے بارے میں یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی تھی۔

بڑے ہی برنصیب غلط ہیں وہ گروہ اور افراد جو مغربی سامراج کے صلیبی نصاریٰ (امریکہ و برطانیہ وغیرہ) سے یہ امید باندھے ہوئے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو اشتراکیت کی یلغار سے بچائیں گے اور اس امید کے سہارے انڈونیشیا سے مصر و الجزائر تک ہر اُس مسلمان شخصیت و مسلمان طاقت کی مخالفت کو اپنا مذہبی فریضہ گردانے ہوئے ہیں۔ جو شخصیت و طاقت یہود و نصاریٰ کے سامراجی گٹھ جوڑ کو چیلنج کرتی ہے اور اپنی حربی و سیاسی قوت میں اضافہ کے لئے مغربی سامراج کی محتاجی سے انکار کر کے آزادانہ طور پر غیر سامراجی و اشتراکی ملکوں سے سامان حرب حاصل کرتی ہے۔

مصر اور صدر ناصر بھی ایسے ہی خود فراموش سامراج دوست مدعیان دین و ملت کی بیجا پورشوں کا شکار رہیں۔ جن پورشوں کی بنیاد صرف سامراجیت کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جس کی ایک تازہ بدترین مثال وزیر خارجہ مصر سے منسوب متذکرہ بالا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان شرور و فتن سے محفوظ فرمائے۔

(احمد حسین کمال (رحیم یار خاں)
۹ر جولائی ۱۹۶۸ء)

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے سات طالب علموں کو گرفتار کر لیا گیا

ساہی وال ۱۸ر جولائی۔ جامعہ رشیدیہ ساہی وال کے سات طالب علموں کو جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن ہیں ان میں چار بالغ اور تین نابالغ ہیں، جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کے جلسہ کا اشتہار لگاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ یاد رہے کہ ساتوں طلبا حافظ قرآن ہیں اور جامعہ رشیدیہ سے فارغ ہیں ص (باقی کالم تین میں)

احمد حسین صاحب کمال

عراق میں انقلابِ حکومت

عراق کا تازہ انقلاب غیر متوقع نہیں تھا۔ مرحوم عبدالسلام عارف نے جب اقتدار سنبھالا تھا تو بعث پارٹی عراق کے سیاہ و سفید پر چھائی ہوئی تھی۔ عبدالسلام عارف مرحوم نے اس کے وسیع تر اثرات کو کمزور کیا اور عراق کی سیاست کو انتہا پسندی سے اعتدال کی طرف موڑا اور اسلامی نظریات کے فروغ کی راہ ہموار کی۔

بعث پارٹی اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر اسلام کی مدمقابل پارٹی بن کر رہ گئی ہے۔ وہ عرب دنیا میں "نیشنل سوشلسٹ" (قومی اشتراکیت) خیالات کی حامل ہے اور بدقسمتی سے "اسلام پسند انقلابی حکمرانوں" کی اس طرح مخالف ہے جس طرح "سامراج دوست اسلام پسند گروہ" ان حکمرانوں کے مخالف ہیں۔

عرب سیاست میں بارہا یہ عجیب و غریب تماشا دیکھنے میں آیا ہے کہ ناصر جیسے اسلام پسند انقلابی حکمرانوں کے خلاف بعث پارٹی اور اخوان جیسی متضاد جماعتوں نے وقتی اشتراک سے گریز نہیں کیا۔

مصر سے شام کی علیحدگی کی درپردہ مساعی میں بعث پارٹی اور اخوان گروپ نے یکساں طور پر حصہ لیا تھا، اور آج بھی امریکہ نواز مدعی اسلام گروہوں کے اخبارات و رسائل کے اس زمانہ کے فائل دیکھ کر یہ تصدیق کی جاسکتی ہے کہ شام و مصر کے اتحاد کو ناکام بنانے کے لئے مصر و ناصر پر شدید نکتہ چینی یکساں طور پر بعث پارٹی، اخوان گروپ اور مودودی جماعت کے اخبارات نے مسلسل جاری رکھی اور کسی نہ کسی رنگ میں یہ نکتہ چینی اب بھی گاہے بہ گاہے دیکھنے میں آتی رہتی ہے۔

عبدالسلام عارف کے بعد عبدالرحمان عارف بھی اپنے برادر مرحوم کی پالیسی پر عمل پیرا رہے۔ بعث پارٹی اسے خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ اس تاک و دو میں رہی کہ کسی مناسب موقعہ پر اس پالیسی کے حامل اقتدار کو ختم کر دیا جائے۔

امریکہ کی پالیسی یہ ہے کہ یا تو عرب ملک اپنے رسائل اور اپنی سیاسی باگ ڈور امریکی سامراج کی تحویل میں دیئے رکھیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو وہ یہ تو گوارہ کر سکتا ہے کہ بعث پارٹی جیسی لادینی جماعتیں عرب سیاست میں دخیل رہیں۔ لیکن ناصر جیسی آزاد انقلابی طاقتیں جو اپنی اسلامی حیثیت کو بھی برقرار رکھنے والی ہیں کامیاب نہ ہو سکیں۔

امریکہ کی اس پالیسی سے بھی "بعث" جیسی پارٹیوں کو حوصلہ ملتا ہے۔ چنانچہ عراق کا یہ تازہ انقلاب کچھ ایسی ہی کوشش کا حاصل نظر آتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ انقلاب صحیح مقاصد کی طرف رہنمائی ہو سکے اور یہ عرب ملکوں میں ایسے انقلابات کی پہلی کڑی نہ ثابت ہو، جن کا مقصد صدر ناصر کی مدمقابل کھڑا کرنا مقصود ہو۔

عرب ملکوں میں اگر یہ داخلی خلفشار یونہی جاری ہو جاتا ہے تو صیہونیت کے خلاف خواہ کیسی زبردست عزائم کا اظہار کیا جائے۔ عملاً اس سے صیہونیت کے عزائم کو ہی تقویت پہنچے گی اور امریکی سامراج کی اسرائیل نوازی کامیاب ہو گی۔

اسرائیل کی مدمقابل طاقت آج بھی صرف ناصر ہے اور ناصر کا پروگرام ہی صیہونیت اور امریکی سامراج کے عزائم کا واحد جواب ہے۔ اس ایک نقطہ پر ہی عرب اتحاد کی مضبوط اساس رکھی جاسکتی ہے اور اسی کے استحکام سے عرب دنیا اسرائیل کے خطرہ سے نجات پا سکتی ہے۔

عراق کا تازہ انقلاب اگر ان مقاصد کے حصول میں معاون بنتا ہے تو اپنے جواز کا ثبوت مہیا کرے گا ہے۔ ورنہ اسے امریکی اثرات کی ایک اور ایسی سازش تصور کیا جائے گا جس کا دائرہ متحدہ عرب جمہوریہ اور اس کے صدر کو ناکام بنانے کی طرف موڑا گیا ہے۔ اور اب ایسے انقلابات عرب قوم سے غداری کے سوا کوئی قیمت و اہمیت نہیں رکھیں گے۔

ص ان طلباء کو پبلک سیفٹی ایکٹ دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک فرقہ جو ختم نبوت کا انکار کرتا ہے اس کے خلاف دیواروں پر جگہ جگہ لکھا ہے کہ:

..... کافر ہیں۔

ان طلباء کی ضمانت کی درخواست دے دی گئی

علماء پر پابندی

ساہیوال سے جامعہ رشیدیہ کے ناظم حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب جانشین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ضلع ساہیوال میں تین علماء مولانا غلام اللہ خاں، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کا تین تین ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ ان میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے جمعیۃ ساہیوال کے دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرنا تھی، کہ عین موقعہ پر داخلہ بند کر دیا گیا۔ نیز مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا ضلع گوجرانوالہ میں داخلہ بند کر دیا گیا۔

ملکی سیاست کے زاویے

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

سیاسی ہل چل کا ایک نیا دور ہمارے ملک میں شروع ہو رہا ہے۔ گذشتہ سئی میں جمعیۃ علماء اسلام کی منعقدہ ل پاکستان کانفرنس لاہور نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ملک ا حقیقی مذہبی طبقہ جس کے ۵ ہزار نمایندہ علماء نے لاہور میں ایک جلوس کی شکل میں مارچ کیا اور لاکھوں سامعین سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ سے وابستہ ہے۔ اور یہ ایسی عظیم طاقت ہے جو ملک میں فیصلہ کن حیثیت کی حامل ہے اور اسے نظر انداز کر کے ملک میں کسی اعلیٰ منزل تک نہیں پہنچا جا سکتا۔

کانفرنس کے انعقاد کے بعد ملک بھر میں اور ملک کے دونوں بازوؤں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں۔ اور آئندہ کے سیاسی دور و بست میں جمعیۃ علماء اسلام ایک مستقل و فیصلہ کن قوت کی حیثیت سے حصہ لے گی۔

مسٹر بھٹو نے لندن میں ایک بیان دیتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی کے "مولانا بھاشانی گروپ" کے ساتھ ان کی "پیپلز پارٹی" کا انتخابی اتحاد ہو گیا ہے۔

۱۸ر جولائی کے روزنامہ جنگ کراچی کی اطلاع کے مطابق نیشنل عوامی پارٹی کے "ولی۔ قصوری گروپ" اور عوامی لیگ (غالباً مجیب گروپ) کے درمیان اشتراک کی کوششیں بصیغہ راز عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ جو اگر کامیاب ہو گئیں تو یہ ایک نیا جداگانہ محاذ اور وجود میں آجائے گا۔

تحریک جمہوریت کے نام سے کونسل لیگ، نظام اسلام پارٹی، عوامی لیگ (نصر اللہ خاں گروپ) قومی جمہوری محاذ اور مودودی پارٹی کا گٹھ جوڑ پہلے سے ہی قائم ہے۔

برسر اقتدار پارٹی کنونشن لیگ نے بھی نئی حرکت و عمل شروع کر دی ہے۔ گذشتہ ہفتہ صدر ایوب بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد پہلی مرتبہ لاہور آئے اور اپنی پارٹی کے جسد میں نئی روح پھونکنے کی سعی بلیغ فرمائی۔

اس طرح ملک میں سیاسی جماعتوں کے جو مستقل محاذ کھل رہے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام (۲) تحریک جمہوریت (۳) کنونشن مسلم لیگ (برسر اقتدار پارٹی) (۴) نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) پیپلز پارٹی (۵) نیشنل عوامی پارٹی (ولی قصوری گروپ) عوامی لیگ (غالباً مجیب گروپ) محاذ۔

ان پانچوں محاذ میں برسر اقتدار پارٹی کو چھوڑ کر (جو محض اقتدار پسندوں اور اقتدار دوستوں کا ایک جمگھٹا ہے) صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت اور محاذ ہے جو اپنے مکمل نصب العین کے ساتھ منفرد حیثیت سے میدان میں کھڑی ہے، ورنہ دوسرے تمام گروہ اور محاذ اپنے اپنے حقیقی نصب العین اور اصول پس پشت ڈال کر انتخاب کے وقتی مسئلہ کی طرف اشتراک اور اتحاد کی لڑی میں منسلک ہوئے ہیں

تحریک جمہوریت میں شامل گروہوں میں صرف "قومی جمہوری محاذ" ہی ایک ایسا گروہ ہے جس کا بنیادی نصب العین "جمہوریت" ہے۔ ورنہ مودودی پارٹی، نظام اسلام پارٹی، عوامی لیگ اور کونسل لیگ چاروں گروہوں کے نصب العین قطعی جداگانہ اور علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جنہیں ان گروہوں نے انتخابی مقصد کی خاطر پس پشت ڈال کر اتحاد و اشتراک کی تقریب رچائی ہے۔

تحریک جمہوریت کے نکات میں نہ مودودی پارٹی کی مدعیانہ حکومت الٰہیہ و اقامت دین کا نصب العین شامل ہے، نہ نظام اسلام پارٹی کا "اسلامی نظام" کا نکتہ داخل ہے، نہ عوامی لیگ کے "عوامی سوشلزم" کو اس میں ہے اور نہ کونسل لیگ کے "نظریہ پاکستان" کو اس میں کوئی گنجائش مل سکی ہے۔

یہ ہی حال نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) پیپلز پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی (ولی، قصوری گروپ) عوامی لیگ (غالباً مجیب گروپ) کے باہمی اشتراکات کا ہے کہ ان میں سے ہر پارٹی اپنے حقیقی نصب العین سے دستبردار ہو کر (جیسا کہ ان کے دستور و منشور سے ظاہر ہے) اتحاد کی بساط پر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہی ہیں۔

اگر اس صورت حال اور موجودہ نقشہ کو ٹھنڈے دل و دماغ اور بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ پاکستان کے دینی و سیاسی تقاضوں کی نمایندگی اپنے نصب العین و اصول کے ساتھ مکمل وابستگی اور عوام کے مطالبات کی صحیح ترجمانی صرف جمعیۃ علماء اسلام کے محاذ سے ہی ہو رہی ہے۔

جمعیۃ کا ہی پروگرام ایک ایسا پروگرام ہے، جسے کامیاب بنا کر مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے جن کی پاکستان جیسی ایک نظریاتی و دینی مملکت کو ضرورت ہے۔

اسلام اس مملکت کی اساس ہے اور جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ جماعت ہے جو ترمیم و تنسیخ سے پاک اور شخصیتوں کے افکار و آراء سے مبرا خالص قرآن و سنت و طریق اسلاف کے حامل اسلام کی علمبردار ہے

اور

مسلمان عوام اس مملکت کی جان ہیں۔ ان کی سرافرازی ان کی اجتماعی بالادستی، ان کے احساسات کی پاسداری ان کی مادی خوشحالی، ان کی صحیح دینی تربیت پر اس مملکت کا استحکام منحصر ہے اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مسلمان عوام کی ترجمان ایک ایسی جماعت جو ہر اعتبار سے انہیں سربلند اور مملکت کے انتظام میں حقیقی مؤثر طاقت کی حیثیت میں لانا چاہتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا اسلامی نصب العین ہی وہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ بھائیوں کی بھرپور امداد کیجئے

مرکزی ناظم عمومی حضرت مفتی محمود صاحب کی ہدایت

مشرقی پاکستان میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ بے شمار انسانی جانیں سیلاب کی نذر ہو چکی ہیں۔ مالی نقصان کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کم و بیش تین لاکھ نفوس شدید طور پر متاثر ہوئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ہر مقام پر مقدور بھر کوشش کریں۔ اور جو رقوم جمع ہوں وہ میرے نام مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان کے پتہ پر بھیجتے رہیں تاکہ مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ بھائیوں کو بروقت پہنچانے کا انتظام کیا جا سکے۔

(حضرت مولانا (مفتی) محمود عفاء اللہ عنا (صاحب)
ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (ملتان)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تکمیل دین اور ختم نبوت

(۲)

از حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

تو اب اس روحانی رشد و ہدایت یا پیغام الٰہی کے نشو و ارتقاء کے لئے اگر ذاتِ اقدس محمدؐ کے ساتھ ختم نبوت کو وابستہ نہ سمجھا جائے۔ تب تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ہی وقوع پذیر تسلیم کی جاسکتی ہے۔

ایک یہ کہ سلسلہ نبوت و رسالت ہی پر ختم نہیں ہوا بلکہ اس سے آگے ترقی و تکمیل کی راہ پر گامزن ہے۔ یہاں تک کہ اس حد کمال تک پہنچ جائے جس کے بعد کسی تکمیل کی حاجت باقی نہ رہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس سلسلہ کے آغاز نے جو ترقی کی راہ اختیار کی ہے وہ تنزل کی جانب مائل ہو جائے اور یہ پیغام کسی طرح بھی شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکے۔

تیسری شکل یہ ہے کہ جو سلسلہ کی ایک خاص حیثیت میں رو بہ ترقی ہے۔ وہ جب حد تکمیل کو پہنچ جائے تو پھر کمال صورت زوال اختیار کرے، یا یوں کہہ دیجئے کہ حد کمال آغاز کی جانب لوٹ جائے، اور تحصیل حاصل کا نمونہ پیش کر دے۔ لیکن آخری دو شکلیں غیر معقول بلکہ فطری تقاضا کے خلاف ہیں۔

پہلی صورت تو اس لئے کہ اس سے خدا تعالےٰ کی ربوبیت کاملہ اور صفت رحمت و قدرت کا نقص لازم آتا ہے کہ جس مقصد سے اس نے ایک آغاز کیا تھا اپنی مرضی و مشیئت کے باوجود اس کو درجۂ تکمیل بھی نہ دے سکا۔ تعالی اللہ علوًا کبیرا۔ (پ ۵ ع ۵)

اور اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو گویا یہ جان لینا ہوگا کہ کائنات ہست و بود میں نقص، اور شیب، زوال اور ابتداء کے علاوہ کمال، فراز، عروج اور انتہا کا وجود ہی نہیں ہے۔

گویا دکان فطرت میں عیب کے سوائے ہنر کا کوئی سودا موجود ہی نہیں۔ اسی طرح دوسری شکل اس لئے جب کہ تکمیل ایسی حقیقت کا نام ہے۔ جس کے بعد اس سلسلہ کی نہ ضرورت باقی رہے نہ طلب۔ تو پھر رشد و ہدایت اور پیغام حق جیسی روشن شے کے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد اس کو ابتداء سے پھر دوہرانا بے معنی بات ہے اور تحصیل حاصل اور عقل کا کام ہے نہ حکمت و دانائی کا، چہ جائیکہ ایسے فعل کی نسبت اس ذات کی جانب ہے جس کے لئے کہا گیا ہے۔ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (پ ۱۲ ع ۱۱) ترجمہ:۔ البتہ تیرا رب خبردار ہے حکمت والا ہے

پس اگر مو خر الذکر دونوں صورتیں غیر معقول اور ناقابل توجہ ہیں۔ تو اب پہلی شکل ہی لائق غور رہ جاتی ہے۔ مگر جب اس کی تحلیل کی جائے تو یہ سوال خود بخود سامنے آجاتا ہے کہ جب تاریخ ادیان و ملل نے بلکہ واقعات و حقائق نے یہ ثابت کر دیا۔ اور روشن دلائل و براہین سے ثابت کر دیا کہ قرآن عزیز ایک ایسا روحانی قانون، دستور، آئین اور پیغام رشد و ہدائت ہے۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام سابقہ ادیان اور موجودہ وحی و الہام درماندہ ہے ہیں۔ اور ہیں تو پھر علم و عقل اور حکمت کا وہ کونسا تقاضا ہے۔ جس کے پیش نظر الیوم اکملت دینکم و اتممت علیکم نعمتی کا انکار کیا جاسکے؟ اور جو تکمیل کہ محمدؐ کے ذریعہ ہو چکی اس کو جھٹلا کر۔ اور تاریخ ادیان کی صاف اور صادق شہادت کا منکر بن کر اس سلسلہ کی آخری کڑی نبیٔ منتظر کے لئے چشم براہ ہوا جاسکے۔ یہی وہ حقیقت ہے کہ قرآن عزیز نے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کہہ کر روشن کیا ہے اور جس کی شہادت خود ذات قدسی صفات نے یہ کہہ کر دی ہے میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور اس کو مکمل کر لیا۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔

پس میں قصر نبوت کی وہی اینٹ ہوں۔ جس نے آکر اس قصر کی تکمیل کر دی۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس بات کو مان لینے میں کیا حرج ہے؟ کہ قصر نبوت کی تکمیل آپ کی ذات سے ہوئی لیکن پھر آپ کے کمال نبوت کے مختلف اطوار و احوال میں سے یہ امتیازی نشان بھی منصۂ شہود پر آیا کہ جو شخص بھی جدید نبی یا رسول ہے۔ اس کا انتساب آپ ہی کے فیض نبوت کے ساتھ وابستہ ہو۔ یعنی آئندہ بھی نبی اور رسول آتے رہیں۔ مگر وہ مستقل نہ ہوں۔ بلکہ آپ کے لخت اور قرآن ہی کے زیر نگین ہوں۔ لیکن یہ کہنا اس لئے صحیح نہیں ہے کہ جو بات کہی گئی۔ اس کو خواہ کسی خوبصورت سے خوبصورت عنوان سے کہیئے۔ سب کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ محمدؐ کی نبوت و رسالت کے بعد نبی اور رسول کی احتیاج باقی ہے۔ اور اس کے بغیر دین الٰہی اور پیغام ربانی تشنۂ تکمیل ہے۔ ورنہ تکمیل نبوت کے بعد نبی اور رسول کی جگہ خاتم النبیین کے صرف نائب اور جانشین ہونے چاہئیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ پیغام کامل اور ہدایت تام کی یاد دہانی ہوتی رہے اور یہی وہ نیابت و وراثت ہے۔ جس کا حق خدمت علماء امت "علماء کانبیا بنی اسرائیل" اور "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے مصداق بن کر ادا کرتے چلے آئے اور تا قیام حشر کرتے رہیں گے۔

اس اہم مسئلہ کی وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ کتاب کائنات کے وہ صفحات جن پر نزول ملل کی تاریخ ثبت ہے شاہد ہیں کہ انقطاع وحی درمیان رسل و رسائل اور دیگر وسائل کے مفقود کی وجہ سے جو کہ فطرت نے رشد و ہدایت کے کو عرصۂ مدید تک جغرافیائی حدود میں محدود رکھا۔ لئے ایک ہی دور میں متعدد مقامات پر متعدد انبیاء کا ظہور ہوتا رہا اور پھر جب کائنات پر وہ زمانہ

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (نبوت) تمام کر دی اور تمہارے اسلام کو دین کی حیثیت میں پسند

لگا، جس کے قریبی عرصہ میں ساری کائنات کے نے ہم آہنگی اور تعارف کی بنیاد ڈال دی اور رشد کی بنا پر روحانی پیغام نے بھی بعثتِ خاص کی جگہ عام کی شکل اختیار کر لی اور ایک ایسا پیغام آگیا عالم کے لئے یکساں طور پر بہ یک وقت رشد و آفتاب بن کر درخشاں ہے تو اس کے بعد یا تو چاہیئے کہ وہی پیغام رہتی دنیا تک کے لئے رشد کا پیغام بنے۔ اور جس پیغمبر کی معرفت یہ پیغام آیا اس کی ذاتِ اقدس کو اس پیغام کا مکمل و متمم مان الانبیاء والرسل تسلیم کیا جائے، ورنہ غور کیا جا محدود پیغام و دعوت حق کے بعد جب بعثتِ ساری کائنات کی رہنمائی کا فرض انجام دے اس کے بعد ضرورت و طلب کا کونسا عنوان جس کی تکمیل کے لئے اس سلسلہ کو پھر بھی جائے اور یا بعثتِ خاص کو دوہرایا جائے حاصل عروج سے انحطاط کی شکل میں ظاہر ہو بعثت عام کی تحصیل حاصل کی غیر معقولیت کی شکل اختیار کرے۔ اور آیت

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّا

کی بشارت کو بے حقیقت بنا دیا جائے

(مسلسل)

حقیقت پسند

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

جماعت اسلامی کے ترجمان "الیشیا" کے "اتحاد العلماء نمبر" پر ایک نظر

جماعت اسلامی کے مذہبی عناصر نے جمعیۃ اتحاد العلماء کے نام سے ایک نام نہاد تنظیم قائم کر رکھی ہے جس میں اگرچہ دو چار ثقہ علماء بھی شامل ہیں لیکن باقی حضرات کی اکثریت محض خانہ پری کی حیثیت رکھتی ہے اس وقت اس تنظیم کے مقصد وجود اور اغراض و مقاصد کی حقیقت پر تبصرہ کرنا پیش نظر نہیں ہے بلکہ جماعت اسلامی کے ترجمان "الیشیا" کے ایک خاص نمبر کے بعض مندرجات پر اظہار رائے کرنا ہے۔ جس کو "اتحاد العلماء نمبر" کا نام دیا گیا ہے۔

"الیشیا" کی اس اشاعت خاص میں ایک اپیل شائع کی گئی ہے۔ جس میں کہا تو بہت کچھ گیا ہے۔ لیکن اس طویل تحریر کا مدعا و منشا محض یہ ہے کہ جن اہل علم کو مولانا مودودی کی بعض تحریروں یا ان کے بیان کردہ اصولوں سے کوئی اصولی اختلاف ہے۔ وہ اس اصولی اختلاف کو پبلک میں بیان نہ کریں اس لئے کہ اپیل کرنے والوں کے نزدیک اس سے بہت نقصان کا احتمال ہے۔

اس اپیل پر لبیک کہنے والوں میں سرفہرست بریلوی مکتب فکر کے ایک ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کا اسم گرامی درج ہے۔ اسے حادثہ کا نام دیجئے یا لطیفہ قرار دیجئے۔ کہ الیشیا کی یہ اشاعت خاص منظر عام پر آنے کے فوراً بعد حضرت مولانا محمد حسین نعیمی صاحب ہی کا ایک بیان بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں صاحبزادہ فیض الحسن کے خلاف انتہائی سنگین الزامات عاید کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں نظریۂ پاکستان کا مخالف اور حکمران طبقہ کا حاشیہ بردار قرار دیا گیا ہے۔ ان الزامات کے جواز و عدم جواز سے بحث نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا صاحبزادہ فیض الحسن صاحب ایک وسیع حلقہ میں عقیدت و احترام کی نظروں سے نہیں دیکھے جاتے۔ اور کیا یہ عقیدت و احترام صاحبزادہ صاحب کے ایک مذہبی شخصیت ہونے پر مبنی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر ایک مذہبی شخصیت سے اختلاف رائے کے اظہار کے لئے حضرت مفتی صاحب نے پریس کانفرنس میں مذکورہ الزامات عاید کرنا کیونکر موزوں خیال کیا جبکہ موصوف "اتحاد العلماء" میں شامل ہو کر مذہبی شخصیتوں کے خلاف بیانات جاری کرنے سے احتراز کی اپیل پر لبیک بھی کہہ رہے ہیں۔

"اتحاد العلماء نمبر" میں بعض پیغامات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں مفتی اعظم فلسطین اور مولانا مودودی کے پیغامات بھی شامل ہیں۔ مفتی اعظم کے پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں پاکستان کے دینی حلقوں کی باہمی مخالفت سے آگاہ کرنے کے بعد استدعا کی گئی ہے کہ اس صورت حال کے تدارک کی ضرورت پر زور دیا جائے۔ چنانچہ مفتی اعظم نے اس درخواست کے پیش نظر ایک مختصر سا پیغام ارسال کر دیا۔ البتہ مولانا مودودی کا پیغام کافی طویل ہے اور اسے خوب رنگدار بنا کر شائع کیا گیا ہے۔ اس پیغام میں بھی اختلافی مسائل میں راہ اعتدال اختیار کرنے اور پبلک میں ان اختلافات کو اچھالنے سے پہلو تہی کی ضرورت واضح کی گئی ہے مولانا مودودی اور ان کی پروردہ بلکہ "پیدا کردہ" "جمعیۃ اتحاد العلماء" کے وابستگان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعت کے سرکاری اور نیم سرکاری ترجمان الیشیا اور خادران علماء حق کے خلاف انتہائی گھٹیا قسم کی تحریریں شائع کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں "الیشیا" نے جمعیۃ علماء اسلام کے ایک بزرگ رہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف انتہائی غیر شریفانہ زبان استعمال کی ہے۔ اسی طرح خادران علماء کرام کی "لمبی لمبی داڑھیوں" کی تو ہین و تضحیک کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جماعت اسلامی کے سابق رہنماؤں کے خلاف زہر افشانی اس جریدہ کا معمول ہے اور لغو اور بیہودہ الزامات پر مبنی خادران کے ان مضامین کو "الیشیا" میں خوب اہتمام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے اور پھر اپیل کی جاتی ہے کہ اختلافات کو پبلک میں بیان نہ کیا جائے۔

اس ضمن میں مولانا مودودی اگر غور فرمائیں تو انہیں اس نتیجہ پر پہنچنے میں ہرگز کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی کہ دینی حلقوں سے جماعت اسلامی کو دور لے جانے اور اسے سیاست دانوں کے چنگل میں پھنسانے کے بعد یہ توقع ہی عبث ہے کہ دینی حلقے جماعت اسلامی کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم کریں۔ اور پھر مودودی صاحب خود ہی سوچیں کہ جب دینی حلقے باہمی تعاون سے کام لیکر اسلامی آئین کی جدوجہد کر رہے تھے۔ تو کیا تعاون کی اس فضا کو مکدر کرنے کی ذمہ داری خود مودودی صاحب پر عائد نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر ۵۶ء کے اس آئین ہی کا مسئلہ لیجئے۔ جس کی بحالی کے لئے جماعت اسلامی سابق سیاست دانوں سے تعاون کرنا اپنے دین و ایمان کا تقاضا تصور کرتی ہے۔ اس آئین میں پانچ دینی جماعتوں نے متفقہ طور پر جن تمام کا مطالبہ کیا تھا۔ ان تمام کے استرداد کے باوجود جماعت

(باقی صفحہ ۱۳ کالم ۱)

پہلے اسے پڑھیئے

نام نہاد جمعیۃ اتحاد العلماء مودودی جماعت کا ایک دوسرا روپ ہے، جس کو اتحاد العلماء کا نام دے کر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا ہے۔ اتحاد کا تو محض نام ہی ہے تاکہ سادہ لوح علماء کو اپنے دام تزویر میں پھنسایا جائے۔ اگر حقیقت میں یہ نام نہاد جمعیۃ علماء کے اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے عمل میں لائی گئی تھی تو اس کو ایک ثالث کا کردار ادا کرنا چاہیئے تھا، اس کی بہترین صورت یہ تھی کہ مودودی صاحب کی وہ عبارات جن سے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی توہین ہوتی ہے، مودودی صاحب کو مجبور کر کے ان سے رجوع کرایا جاتا اور آئندہ کے لئے احتیاط برتنے کا وعدہ لیا جاتا۔

لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ بجائے اس کے کہ اس طرف کوئی قدم اٹھایا جاتا۔ یہ اتحاد العلماء کے داعی ان عبارات سے جن سے انبیاء اور صحابہ کرام کی توہین اور قرآن و حدیث کی تضحیک ہوتی ہے پہلو تہی کرتے ہوئے مودودی صاحب کا دفاع کر رہے ہیں اور اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے مودودی صاحب کو بے گناہ ثابت کر رہے ہیں اور جو علماء مودودی صاحب کی اغلاط پر ان کو متنبہ کرتے ہیں ان کو مورد الزام قرار دیتے ہیں۔ کیا ان حالات میں علماء کا اتحاد ہو سکتا ہے؟

اتحاد کی طرف پہلا قدم

نام نہاد جمعیۃ اتحاد العلماء نے علماء کو متحد کرنے کے لئے جو پہلا قدم اٹھایا ہے، وہ یہ ہے کہ گذشتہ سال جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام چوک بلاک ۱۸ میں عظیم الشان سیرت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے دیگر کی مودودیت بوکھلا اٹھی۔ انہوں نے اس کے مقابلہ میں جمعیۃ اتحاد العلماء کے نام سے اسی چوک میں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

منڈی صادق گنج

مورخہ ۲۱ بروز جمعۃ المبارک اجلاس خصوصی ۷ بجے صبح تا گیارہ بجے دن جاری رہا۔ مولانا غلام جعفری صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین سے حاضرین کو تفصیلی طور پر آگاہ کیا۔ قبل از خطبہ جمعہ موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر مفصل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں جو قوانین خلاف قرآن و سنت جاری ہیں جمعیۃ علماء اسلام ان کو منسوخ کرانے میں کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرے گی۔ جمعہ کے بعد اجلاس عام منعقد ہوا، اور جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔ امیر جمعیۃ شہر بہاولنگر نے عوام سے خطاب فرمایا۔

امیر	جناب عبدالوہاب صاحب
نائب امیر	" غلام رسول "
ناظم	" حکیم عطا محمد صاحب
نائب ناظم	" حیدر علی صاحب
خازن	" ڈاکٹر نور محمد "

مجلس شوریٰ

مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا فتح محمد صاحب حکیم محمد یار صاحب۔ جناب عبدالعزیز صاحب۔ جناب محمد حسین صاحب۔ جناب شیر محمد صاحب۔ جناب قطب الدین صاحب۔ جناب نور محمد صاحب۔ نور محمد صاحب۔ محمد عمر صاحب۔ محمد حنیف صاحب۔ محمد علی صاحب۔ صوفی عبدالغفور صاحب۔ محمد امین صاحب حدیفی نور محمد صاحب۔ محمد حسین صاحب صابر۔ مستری محمد اقبال صاحب۔

مورخہ ۱۲ جولائی ۶۸ء بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر شہر کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف صاحب قریشی امیر مقامی جمعیۃ منعقد ہوا، اور مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقاتی اسلامی سے فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہاولنگر سے پرزور احتجاج کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کا جو دفتر بہاولنگر شہر میں قائم کیا گیا ہے اور ضلع کو جو بیس حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے فی الفور ختم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس مسٹر بشیر احمد صاحب راؤ پینٹر و فوٹو گرافر کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اپنی تمام خدمات جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کے سپرد کیں

(عبداللطیف ناظم اعلیٰ
شہری جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر شہر)

خیرپور

۶ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع خیرپور کا اجتماع زیر صدارت مولانا غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں خیرپور ضلع کی تمام شاخوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اجلاس میں تمام ضروری امور و تنظیم اور انتخابات سے متعلق غور کیا گیا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع خیرپور کا یہ اجتماع کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا لفرنس کی تمام قراردادوں کی تائید کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان قراردادوں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۲) یہ اجتماع آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پریس، رسالہ کی ضبطی پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شورش صاحب کو جلد رہا کیا جائے نیز موصوف کے رسالہ اور پریس کی ضبطی کا حکم واپس لیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع اسرائیل کے ناپاک ارادوں کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے، کہ عرب بھائیوں کی امداد کے لئے مؤثر اقدام کیا جائے مجاہدین الفتح کی مدد کے لئے پاکستان میں بھی "الفتح" تنظیم کی جائے اور ان مجاہدین کو اجازت دی جائے جو مجاہدین الفتح کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔

(محمد اسحٰق صدیقی نگران دفتر
جمعیۃ علماء اسلام خیرپور)

چکوال

چکوال ۷ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام چکوال شہر کے اراکین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم نے سورۂ صف کی آخری آیات تلاوت کرنے کے بعد فرمایا، کہ تجارت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دنیوی تجارت اور ایک اخروی تجارت۔ دنیوی تجارت میں بھی تاجر کو نفع مقصود ہوتا ہے۔ مگر اس میں کبھی نفع اور کبھی نقصان ہو جاتا ہے۔ مگر اخروی تجارت میں گھاٹا نہیں۔ اخروی تجارت کا نفع ابدی ہے اور مرنے کے بعد بھی ساتھ رہنے والا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ تجارت ہے کیا؟ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور تجارت کا عمل ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرنا دینی جہاد کا تعلق ہے مال اور جان کے ساتھ۔ ہر وہ کوشش جو دین کی تقویت اور تائید کے لئے کی جائے وہ جہاد ہے۔ اور اس جہاد کے لئے مال اور جان کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اعلیٰ درجہ کا مالی اور جانی جہاد کیا۔ اور اس جہاد کے لئے مال اور جان دونوں کی ضرورت ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اعلیٰ درجہ کا مالی اور جانی جہاد کیا۔ جب مسلمان دونوں جہاد کریں گے۔ یعنی جہاں مال کی ضرورت ہوگی دین کے لئے بھی خرچ کریں گے اور جہاں جان کی ضرورت ہوگی جان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے تو دنیا میں دین اسلام اور مسلمان کا وقار بڑھے گا۔ لیکن اگر بے ہمتی اور سستی سے کام لیں گے تو دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت تجارت کے لحاظ سے بھی گھاٹے میں رہیں گے۔ پس دنیا و آخرت میں کامیابی کی شرط اللہ اور رسول پر مالی و جانی جہاد ہے۔

اس کے بعد جماعتی نظم پر زور دیا اور فرمایا کہ جس کے لوگ نیک اور ایک ہوں گے تو دین کا وقار قائم ہوگا اور دین کو تقویت ہوگی۔

اس کے بعد "وفاق" کے جمعیۃ نمبر کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے پر زور دیا۔ لیکن "وفاق" میں شائع شدہ علماء کی فوٹوؤں کو قابل اعتراض قرار دیا اور فرمایا کہ آئندہ اداریہ "وفاق" کو اس بارے میں شرعی احکام ملحوظ رکھنے چاہئیں اس طرح فوٹو کی اشاعت شرعاً حرام ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس اہم اجلاس میں بالاتفاق پاس ہوا کہ فلم "خانہ خدا" چکوال میں ہرگز نہیں چلنے دی جائے

قافلۂ اسلام

فلمیں سب ناجائز ہیں۔ مگر یہ فلم صراحتاً شعائر دین کی توہین پر مبنی ہے اور یہ توہین برداشت نہیں کی جائے گی۔

(منیر اقبال قریشی، اے ناظم
جمعیۃ علماء اسلام چکوال ضلع جہلم)

جہلم

۵ جولائی ۶۸ء بروز جمعہ بعد از نماز عصر جامع مسجد گنبد والی جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی قاری عبید اللہ صاحب مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے نہایت مؤثر انداز میں جماعتی ضرورت پر زور دیا، اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستگی اور ہر طرح اس کے تعاون اور خدمت کی تاکید فرمائی۔ نیز مولانا موصوف نے فرمایا کہ ہمیں اپنے ذاتی اختلافات کو پس پشت ڈال کر خدمت اسلام کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت اور روزنامہ وفاق لاہور کی خریداری کی طرف رغبت دلائی۔ پھر محمد شریف عامر

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کیں۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علما اسلام کی سہ روزہ کانفرنس منعقدہ لاہور کی تمام قراردادوں پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے، اور کانفرنس کی حیرت انگیز کامیابی پر اکابرین جمعیۃ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور پریس کی ضبطی کو جمہوری حقوق کے سراسر منافی سمجھتا ہے اور ان کی رہائی کا اور چٹان و پریس کے واگذار کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس اسرائیلی مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور مجاہدین الفتح کے طرز عمل کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ نیز مسلمانان عالم کو ان کی ہر قسم کی مدد پر متوجہ کرتا ہے اور امریکی سامراج کے ہتھکنڈوں اور پروپیگنڈوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

منزل بہ منزل

(۴) یہ اجلاس ہندوستان کے مسلم کش مظالم کی مذمت کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ گذشتہ دنوں جو یہاں ایک فرقہ نے بجبیثیت جماعت دو مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ کہ انہوں نے ملک بھر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے اور باقی مجرموں کو بھی گرفتار کیا جائے۔ اور دونوں زخمیوں کے لئے مکمل صحت یابی کی دعا کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی زبان بندی اور دیگر علماء پر پابندی کے خلاف احتجاج کرتا ہے، اور مطالبہ کرتا ہے کہ فی الفور پیر مبارک شاہ صاحب کی زبان بندی کے حکم کو واپس لے کر اسلام دوستی اور جمہوریت نوازی کا ثبوت دے۔

(۷) یہ اجلاس مقامی حکام سے شہر جہلم میں اس نئے تھیٹر کی فوری بندش کا مطالبہ کرتا ہے۔ جو شکنا ناچ اور جوا وغیرہ خلاف اسلام اور مخرب اخلاق افعال کا مجموعہ ہے۔ (محمد عبدالخالق ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم)

میانوالی

ڈاکٹر دین محمد فریدی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے دلیوالہ، جنڈانوالہ، ہرنولی کا تنظیمی دورہ کیا۔ عام خطاب بھی ہوئے اور خصوصی اجتماعات بھی ہوئے۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام کو تندہی سے کام کرنے کی ہدایات کی گئیں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) تاریخی جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور میں پاس کردہ قرارداد فوق کی مکمل حمایت کی گئی۔

(۲) آغا شورش کاشمیری کیس میں اکابرین جمعیۃ کی حمایت کی تائید کی گئی۔

(۳) علماء دین پر پابندیوں پر احتجاج کیا گیا

(۴) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی ادارہ تحقیقات اسلامی سے علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۶) موسے خیل وائر سپلائی ورکس کی خرابی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور اس گرمی کے موسم میں جو تکلیف عوام کو پانی نہ ملنے پر پہنچ رہی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ ارباب اختیار سے مطالبہ کیا گیا، کہ اس معاملہ پر فوری توجہ دیں۔

(۷) کندیاں کے سنیما کی تعمیر سے جو کہ دو مساجد کے درمیان ہے شعائر اللہ کی توہین ہو رہی ہے اور ارباب اختیار ایک فرد کو خوش رکھنے کی خاطر دو سو گھروں کی ناراضگی کا سبب بن رہے ہیں۔ ان اجتماعات میں مطالبہ کیا گیا کہ یہ سنیما گھروں سے ختم کیا جائے۔

بہل

بہل میں بعد از نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر، مولانا محمد سلیمان صاحب کلورکوٹ نے تحریف دین، خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف روشنی ڈالی۔ جمعیۃ کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔ بعد میں خصوصی اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا نذر محمد صاحب ہوا۔ مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی

یہ اجتماع عربوں کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے اور اسرائیلی جارحیت کی پوری پوری مذمت کرتا ہے

۵ر جولائی ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام بہل تحصیل بھکر ضلع میانوالی کے زیر اہتمام جامع مسجد بہل میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی نے تقریر کی۔ اس کے بعد مقامی جمعیۃ کا خصوصی اجلاس حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام بہل کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا:۔

امیر — حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی خطیب عیدگاہ
نائب امیر — " شہاب الدین صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ — صوفی شوکت علی صاحب آڑھتی
ناظم — حافظ شیر محمد صاحب
خازن — رانا محمد رفیق صاحب آڑھتی۔

نیز اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی:۔

جمعیۃ علماء اسلام بہل کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس میں پاس ہونے والی تمام قراردادوں کی تائید کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات کو فی الفور تسلیم کیا جائے۔ (حافظ شیر محمد ناظم جمعیۃ بہل)

نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بتاریخ ۴ر جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نور میں جمعیۃ الطلبہ مدرسہ نصرۃ العلوم کا ساتواں ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت جناب مولانا نور محمد صاحب منعقد ہوا۔ جناب مظہر الاسلام صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور عبدالمالک صاحب کی نظم کے بعد تقریری دور شروع ہوا۔ سب سے پہلے جناب عبدالقدوس قاسمی صاحب نے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عبدالرشید صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد محمد اشرف صاحب اور جناب مظہر الاسلام صاحب اور دیگر حضرات نے تقریریں کیں۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے شان صحابہؓ پر مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے دعا فرمائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مبلغ کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تین ماہ کے لیے ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی کو مبلغ مقرر کر دیا ہے موصوف نے کام شروع کر دیا ہے۔ تمام کارکنوں سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ (محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی مدرسہ دارالہدیٰ)

ایجنٹ حضرات سے گذارش

بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ ترجمان اسلام کے کئی ماہ کے بل واجب الادا ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ فوراً اپنے بقایاجات ادا کریں ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (منیجر ترجمان اسلام)

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صاحب مدظلہ

صداقتِ اسلام پر عیسائیوں کی شہادت

مقام حیرت ہے کہ ہادری صاحبان کو کلیساؤں اور ہیکلوں، خانقاہوں اور عزلت کدوں میں اپنی اور اپنے پیشواؤں کی سیاہ کاریوں کا دور تو یاد نہیں جس کے تصور سے حیا کی آنکھیں زمین گڑھ جاتی ہیں، اور ان کو کبھی مجرمانہ اور روحانی زندگی پر توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے اس کو معیوب سمجھنے کی طرف نگاہ اٹھائی اور نہ کوشش ہی مبذول کی ہے۔ ہاں مگر ان کو پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی ازدواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کی عفت و عصمت اور بے داغ زندگی اور بے عیب اخلاق پر حملہ کرنے کی آئے دن نئی نئی تعبیریں خوب سوجھتی رہتی ہیں۔ بائبل کی تحریف اور تغیر کی طرف اُن کی نازک اور فریب خوردہ نگاہ تو کہیں اٹھتی ہی نہیں لیکن قرآن و حدیث میں کمی و بیشی اور حک و اضافہ کی بزعم خود کئی ایک خام دلیلیں ان کو تہ زبان یا بالفاظ دیگر نہاں خانوں سے ضرور دستیاب ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور معاذ اللہ اس میں مصنوعی کیڑے نکالنے کے لئے کئی ایک حربے استعمال کئے ہیں مثلاً ایک یہ کہ اسلام تو بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ مسلمانوں نے جہاد کر کے بجبر لوگوں کو مسلمان بنایا ہے۔ مگر یہ اتنا اور ایسا بچکانہ اعتراض ہے۔ جس کی طرف توجہ کرنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ اسلام نہ تو بجبر پھیلا اور نہ پھیلایا گیا۔ اسلام تو ایک فطری مذہب ہے۔ اور اس کی فطرت، فطرتِ الٰہی اور قانونِ قدرت کے بالکل موافق ہے۔ اس کی ذاتی کشش اور جاذبیت ہی لوگوں کے دلوں کو اپیل کرتی اور ان کے قلوب و اذہان میں اثر کرتی رہی ہے۔ اسلام کی راہ وہ معتدل اور فطری راہ ہے جو درستیٔ نظام و آئین اور حصولِ طمانیت و عافیت کے لئے سب سے زیادہ بہتر کفیل اور ضامن ہے۔ اگر اس کو کسی منصف مزاج نے قبول کیا ہے تو محض اس کی ذاتی خوبی اور دلربا کشش کی وجہ سے قبول کیا ہے نہ کہ زور اور جبر سے اسے قبول کیا ہے۔ کیونکہ وہ سراسر رحمت ہے ؎

ترا آنا زمانے کے لئے رحمت کا باعث ہے
ہو کافر اس کا منکر ہے بہت نادان ہو ساقی

اگر ہم مسلمانوں کے حوالجات سے یہ ثابت کریں کہ اسلام اپنی حقانیت اور صداقت کی وجہ سے دنیا میں چمکا اور پھیلا ہے تو مسیحی اقوام کے لئے ان میں کوئی وزن نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ جب اسلام ہی کو (العیاذ باللہ) سچا نہیں سمجھتے تو وہ بھلا مسلمانوں کی باتوں کی کیا قدر و منزلت سمجھیں گے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود اُن کے گھر کے حوالے پیش کئے جائیں تاکہ ان کو اپنی اصلاح کا موقعہ مل سکے اور اقل درجہ یہ ہے کہ ان کے لئے اتمام حجت ہو سکے۔

(۱) سر ولیم میور (لائف آف محمدؐ کا مصنف)

> اسلام تو ایک فطری مذہب ہے اور اس کی فطرت، فطرتِ الٰہی اور قانونِ قدرت کے بالکل موافق ہے، اس کی ذاتی کشش اور جاذبیت ہی لوگوں کے دلوں کو اپیل کرتی اور ان کے قلوب و اذہان میں اثر کرتی رہی ہے۔ اسلام کی راہ وہ معتدل اور فطری راہ ہے جو درستیٔ نظام و آئین اور حصولِ طمانیت و عافیت کیلئے سب سے زیادہ بہتر کفیل اور ضامن ہے۔ اگر اس کو کسی منصف مزاج نے قبول کیا ہے تو محض اس کی ذاتی خوبی اور دلربا کشش کی وجہ سے قبول کیا ہے۔

جو اسلام کی مخالفت میں خاصی شہرت حاصل کر چکا ہے یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ:۔

"اسلام نے ہمیشہ کے واسطے توہماتِ باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے چھائی تھی کالعدم کر دیا، مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا"۔

(۲) ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی لکھتا ہے کہ:۔

"جس وقت ہم فتوحات عرب پر نظر ڈالیں گے اور اُن کی کامیابی کے اسباب کو ابھار کر دکھائینگے تو معلوم ہوگا کہ اشاعتِ مذہب میں تلوار سے مطلق کام نہیں لیا گیا۔ کیونکہ مسلمان ہمیشہ مفتوح اقوام کو اپنے مذہب کی پابندی میں آزاد چھوڑ دیتے تھے۔ اگر اقوام عیسوی نے اپنے فاتحین کے دین کو قبول کر لیا اور بالآخر اُن کی زبان کو بھی اختیار کیا تو یہ محض اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اپنے جدید حاکموں کو اُن قدیم حاکموں سے جن کی حکومت میں اُس وقت تک تھے، بہت زیادہ منصف پایا۔ ان کے مذاہب کو اپنے مذہب سے بہت زیادہ سچا اور سادہ پایا۔ یہ امر تاریخ سے ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی مذہب بزور شمشیر نہیں پھیل سکتا۔ جس وقت عیسویوں نے اندلس کو سے فتح کیا۔ اس وقت اس مفتوح قوم نے ہا تو قبول کیا۔ لیکن مذہب کا بدلنا قبول نہیں کیا دین اسلام بعوض اس کے کہ بزور شمشیر پھیلایا محض بہ ترغیب اور بزور تقریر شائع کیا گیا"۔

(منقول از تمدن عرب بحوالہ مقدمہ تاریخ جلد دوم ص ۳۱۴، ۳۱۵)

(۳) رابرٹسن اپنی تاریخ چارلس پنجم میں لکھتا "وہ مسلمان ہی تھے جن میں اشاعتِ مذہب جوش کے ساتھ رواداری ملی ہوئی تھی۔ ایک طرف تو وہ اپنے پیغمبر کے دین کو پھیلانے دوسری طرف اُن اشخاص کو جو اُسے قبول کرتے، اپنے اصلی ادیان پر قائم رہنے دیتے تھے"۔

(۴) میشور ہیمان اپنی کتاب سفرِ مشرق میں لکھتا "عیسائیوں کے لئے نہایت افسوس کی بات ہے کہ مذہبی رواداری جو مختلف اقوام میں بڑا قانونِ مروّت ہے عیسائیوں کو مسلمانوں نے سکھایا۔ یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ انسان دوسرے کے مذہب کی عزت کرے اور کسی کو مذہب کے قبول کرنے پر مجبور کرے"۔ (مقدمہ ص ۳۱۵)

(۵) میشور ہیمان "تاریخ جنگِ صلیبی" میں لکھتا ہے کہ "جس وقت حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کو فتح کیا تو انہوں نے عیسائیوں کو مطلق نہیں ستایا۔ برخلاف اس کے جب صلیبیوں نے جب اسی شہر مقدس کو لیا تو انہوں نے نہایت بے رحمی سے مسلمانوں کا قتلِ عام کیا اور یہودیوں کو جلا دیا"۔

(بحوالہ مقدمہ تاریخ ہند جلد ۲ ص ۳۱۵ از مولانا اکبر شاہ خان مرحوم)

(۶) ڈاکٹر گستاولی بان فتح بیت المقدس کے متعلق لکھتا ہے کہ:۔ "بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمرؓ کا اخلاق ہم پر ثابت کرتا ہے کہ ملک گیرانِ اسلام مفتوح اقوام کے ساتھ کیسا نرم سلوک کرتے تھے اور یہ سلوک اس مدارات کے مقابل جو صلیبیوں نے شہر کے باشندوں سے کئی صدی بعد کی نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے"۔

از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

(نمبر ۱۵)

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

مودودی دستور کی عبارت

حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے مودودی صاحب کے جس عقیدہ کو خلاف اہل السنت والجماعت اور گمراہی قرار دیا ہے اس کی بنیاد حسب ذیل عبارت ہے جو مودودی جماعت اسلامی پاکستان کے بنیادی دستور میں بطور عقیدہ دفعہ ۳ کے تحت نمبر ۶ میں درج ہے :-

"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے، کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو۔ ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے"۔ (ص ۱۴)

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ یہ عقیدہ مودودی جماعت اسلامی کے ہر رکن کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ شرائط رکنیت دفعہ ۵ کے تحت نمبر (۱) میں لکھا ہے کہ :-

"جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے"۔ (ص ۱۶)

مفتی صاحب کی عبارات

زیر بحث مسئلہ پر تبصرہ کرنے سے پہلے مفتی محمد یوسف صاحب کی حسب ذیل عبارات قابل ملاحظہ ہیں

(۱) "اسلامی عقائد نہ اختلافی ہو سکتے ہیں نہ ظنی، بلکہ وہ سب کے سب اتفاقی اور قطعی ہوا کرتے ہیں" (علمی جائزہ ص ۳۳)

(۲) "ایک اسلامی عقیدہ کے لئے ماخذ وہ شے ہو سکتی ہے جو قطعی الثبوت بھی ہو اور قطعی الدلالۃ بھی۔ اس کے بغیر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ روایات سے اسلامی عقائد ثابت نہیں ہو سکتے ہیں"۔ (علمی جائزہ ص ۳۵)

(۳) جو لوگ اصول شریعت سے واقفیت رکھتے ہیں وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ہدایت اور گمراہی کے لئے شریعت اور علمائے شریعت نے جو معیار مقرر کیا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول میں جو احکام منصوص ہوں یا جن پر پوری امت کا اجماع ہو چکا ہو۔ کوئی شخص یا جماعت اگر دیدہ و دانستہ اپنے ان کے خلاف کوئی مسلک اور مذہب ایجاد کرے۔ یا اپنے لئے ان کے خلاف راہ عمل تجویز کرے تو اسی کا نام گمراہی ہے یہ وہ اصل اور قانون ہے جو سلف صالحین کے عہد سے لے کر آج تک برابر تمام اہلسنت کے مابین مسلم چلا آیا ہے اور اسی کے تحت انہوں نے خوارج، معتزلہ، شیعہ اور دوسرے فرق باطلہ کو گمراہ قرار دیا ہے"۔ (علمی جائزہ ص ۳۵، ۳۶)

مسئلہ معیار حق اختلافی ہے

(۴) مفتی صاحب نے مسئلہ معیار حق کی بحث میں یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس میں سلف سے خلف تک اختلاف چلا آرہا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

شق چہارم کا حکم۔ مسئلہ کی یہ چوتھی شق درحقیقت وہ مسئلہ ہے جو علماء امت کے یہاں "تقلید الصحابی" کے عنوان سے معروف اور مشہور ہے اور جو سلف سے لے کر خلف تک مختلف زمانوں میں موضوع بحث رہا ہے اور اختلافی صورت میں آج تک منتقل ہوتا چلا آیا ہے"۔ (ص ۲۵۲)

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ تقلید الصحابی سے مراد یہی بحث ہے کہ :- آیا ان (یعنی صحابہ) کے ذاتی اقوال اور اجتہادی فیصلے قابل تنقید ہیں یا ان پر کوئی تنقید نہیں کی جا سکتی ہے"۔ (ص ۲۴۸)

مفتی صاحب سے پہلا سوال

(۱) مندرجہ بالا عبارات کے تحت مفتی صاحب سے پہلا سوال یہ ہے کہ :- جب آپ نے یہ تصریح کر دی ہے کہ :- اسلامی عقیدہ صرف وہی ہو سکتا ہے۔ جو اختلافی نہ ہو اور معیار حق اور تقلید الصحابی کو آپ نے اختلافی مسئلہ مان بھی لیا ہے۔ تو پھر مودودی جماعت اسلامی کے دستور میں صحابہ کے معیار حق نہ ہونے اور تنقید سے بالاتر نہ ہونے کو جو اسلامی عقیدہ میں داخل کیا ہے وہ آپ کی تعریف کے مطابق اسلامی عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ سلف سے خلف تک اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ یا تو اپنی بیان کردہ اسلامی عقیدہ کی تعریف کی روشنی میں اس کو اسلامی عقیدہ ثابت کریں یا یہ تسلیم کریں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سب ارکان جو اس دستور پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ اسلامی عقیدہ کی تعریف سے ناواقف ہیں۔ اور اگر آپ اپنے امام مودودی صاحب کی متابعت میں دستور کی عبارت کو اسلامی عقیدہ ہی مانتے پر مصر ہیں تو پھر اپنی تحریر کردہ اسلامی عقیدہ کی تعریف کے غلط ہونے کا اعلان کر دیں۔ اس بارے میں کسی تیسری صورت کی آپ کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

(۲) اس سلسلے میں مفتی صاحب سے دوسرا سوال یہ ہے کہ مودودی دستور میں مذکورہ عقیدہ اگر اسلامی عقیدہ ہے تو اسلامی عقیدہ کا حکم آپ نے یہ لکھا ہے کہ وہ قطعیات سے ثابت ہوتا ہے اور اس سے اختلاف کرنے والا گمراہ قرار دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ عبارات کے نمبر ۳ کے تحت آپ نے معتزلہ، خوارج اور شیعہ کو اہلسنت سے خارج، گمراہ اور فرق باطلہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا مودودی دستور کے مندرجہ اسلامی عقیدہ سے جو علماء اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حضرت مدنی اور اکابر دیوبند اور سلف صالحین میں امام مالک اور امام احمد بن حنبل وغیرہ ائمہ دین جن کے بارے میں آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ :- پہلا مذہب امام مالک کا ہے۔ وہ یہ کہ صحابی کا یہ قول بہرحال حجت ہے اور واجب التقلید ہے۔ خواہ وہ کسی ایسے مسئلہ میں ہو جو مدرک بالقیاس ہو یا کسی ایسے مسئلے سے تعلق رکھتا ہو، جو معقول المعنی اور مدرک بالقیاس نہ ہو، دونوں صورتوں میں اس کی تقلید ضروری ہوگی۔ احناف میں سے ابوسعید بردعی کا بھی مذہب یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں قول صحابی کی تقلید کی جائے گی"۔ (علمی جائزہ ص ۲۵۵)

(ب) "امام احمد کا مذہب بھی قریب قریب وہی ہے جو امام مالک کا ہے۔ دونوں کے مابین کوئی جوہری فرق نہیں" (ص ۲۵۶) تو اکابر دیوبند امام مالک۔ امام احمد اور بعض احناف جو اقوال صحابہ کو مطلقاً حجت مانتے ہیں اور ان پر کسی مجتہد کی تنقید کو بھی جائز نہیں مانتے اور مودودی دستور سے ان کو اختلاف ہے۔ کیا یہ سب ائمہ دین اور اساطین امت آپ کی مندرجہ بالا تعریف کی بنا پر قتل خوارج، معتزلہ اور شیعہ اہل السنت سے خارج۔ گمراہ اور فرق باطلہ میں نہ شمار ہوں گے؟ اگر فرق باطلہ میں شمار ہوں گے تو تقیہ کا پردہ چاک کر کے کھل کر ان پر فتویٰ دینے کی جسارت فرمائیں۔ اور اگر ان کو فرق باطلہ میں شمار نہیں کرتے تو اس فرق کا بنا کیا ہے؟ بینوا توجروا

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ جب اسلامی عقیدہ قطعی نصوص سے ثابت ہے تو اس کا منکر آپ کے نزدیک کافر ہوگا یا صرف گمراہ؟ اور کیا آپ کے نزدیک کافر اور گمراہ میں کوئی شرعاً فرق ہے یا دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے

مفتی صاحب کی سادہ لوحی یا مدہوشی

مودودی جماعت اسلامی کے دستور کی جو عبارت اوپر درج کی گئی ہے۔ اس میں سلب کلی کے طور پر یہ حکم

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ — جائزہ کی حقیقت

حکم لگایا گیا ہے کہ رسول خدا کے سوا کوئی بھی معیار حق نہیں اور کوئی بھی تنقید سے بالاتر نہیں ہے۔ یعنی صحابہ کرام کے معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہونے کی مطلقاً نفی کی گئی ہے اور مفتی محمد یوسف صاحب نے اپنی کتاب میں مسئلہ مودودی عقیدہ کی تائید و تصدیق کے لئے ہی لکھا ہے لیکن قارئین حیران ہوں گے کہ اس مسئلہ کی تفصیلات میں مفتی صاحب متعدد پہلوؤں سے صحابہ کرام کو معیار حق بھی مان گئے ہیں اور تنقید سے بالاتر بھی۔ چنانچہ مفتی صاحب کی حسب ذیل عبارات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) شق اول کا حکم۔ جہاں تک قرآن و حدیث کی روایت کا تعلق ہے۔ جو مندرجہ بالا شقوق میں سے پہلی شق ہے۔ اس میں صحابہ کرام ہرگز محل تنقید نہیں بلکہ ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں۔ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ حضور سے جس محفوظ شکل میں صحابہ کرام نے قرآن کریم نقل کیا ہے وہ سو فیصد صحیح ہے۔ اور اس میں ان کی طرف سے ذرہ برابر کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔ اس میں جس نے بھی صحابہ کرام پر تنقید کر دی اس کا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا..... اسی طرح روایت حدیث کے بارے میں بھی صحابہ کرام تنقید سے بالاتر ہیں کیونکہ تمام اہلسنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ عدول ہیں الخ (علمی جائزہ ص۲۴۸)

(۲) شق دوم کا حکم۔ اصول دین اور اعتقادی مسائل کی روایت میں بھی صحابہ کرام ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں..... اس بارے میں جس نے بھی ان پر تنقید کی ہے۔ اس کا رابطہ اہل حق کی جماعت سے کٹ کر فرق باطلہ کے ساتھ قائم ہوا۔ اور اہل حق کی جماعت میں کبھی اس کا شمار نہیں ہوا ہے۔ خوارج معتزلہ اور فرق باطلہ کا وجود اسی قسم کی تنقید ہی کی پیداوار ہے۔" (علمی جائزہ ص۲۵۰)

(۳) شق سوم کا حکم۔ تیسری شق کا حکم یہ ہے کہ دین کا وہ جامع نقشہ اور تفصیلی نظام جس کو صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کر کے ساری امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس میں عقائد، دین کے فرائض اور عبادات کے طریقے۔ اصول اخلاق اور دین کے دوسرے شعبے سب ہی داخل ہیں۔ اس میں بھی صحابہ کرام ہرگز محل تنقید نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دین کا یہ جامع نقشہ اور مکمل نظام خود حضور کے ہاتھوں مکمل ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۲۳ سالہ زندگی میں مرتب کیا جا چکا ہے..... اب اگر اس میں صحابہ کرام محل تنقید بن جائیں تو ایک طرف پورے دین سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور دوسری طرف ان کے پیش کردہ نظام دین پر تنقیدات کی وجہ سے ہر فتنہ پرداز شخص اس میں اپنی طرف سے ترمیم و اضافہ کرنے لگے گا۔ جس سے دین کا اصلی حلیہ بھی بگڑ جائے گا۔ اور تا قیامت کسی ایک حالت پر دین قائم نہیں رہے گا۔

تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی؟

(آخری قسط)

اگر متعہ کی حلت امر حق تھا تو جناب نے اس کی حرمت کا قول کیوں اختیار کیا۔ حضرت والا تفصیلی اور صحیح جواب یہ تھا کہ "اگست ۱۹۵۵ء کے ترجمان میں میں نے متعہ کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا وہ غلط تھا۔ صحیح مسئلہ یہ ہے ....." اس کے بعد اگر علماء اس کو دہراتے تو یقیناً مجرم ہوتے۔

اور کیا علماء کا وہ الزام یہی دجال کے بارے میں آپ کی خلاف حق تحقیق کا الزام ہے کہ جس کا تفصیلی جواب آپ نے یوں دیا کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا کہ "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں"۔ اس سے مراد دجال کے محبوس فی الجزیرہ ہونے کو افسانہ کہنا تھا"۔ کیا یہ تفصیلی اور صحیح جواب تھا؟ "کانا دجال" اور "وغیرہ" اور "افسانے" کیا یہ تمام الفاظ اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ آپ کی مراد فقط دجال کے محبوس فی الجزیرہ ہونے کو افسانہ کہنا تھا؟ پھر دجال کا محبوس فی الجزیرہ ہونا بھی تو حضرت تمیم داریؓ کی حدیث سے ثابت ہے۔ گو وہ بقول آپ کے وکیل کے خبر واحد ہی سہی۔ لیکن خبر واحد سے ثابت شدہ امر کو افسانہ کہنا بھی تو جرم ہے؟ آپ نے کون اس کا تفصیلی جواب دیا تفصیلی جواب یہ تھا کہ "میں نے دجال کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا وہ صحیح نہیں تو میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ دجال کے بارے میں جو کچھ احادیث میں آیا ہے وہ بالکل صحیح ہے افسانہ ان میں سے کوئی چیز نہیں۔ ہاں بعض امور قطعی ہیں اور بعض غیر قطعی وغیرہ الخ"۔ اس کے بعد اگر علماء اس الزام کو دہراتے تو مجرم ہوتے۔

اور کیا وہ الزام کہ جس کا آپ نے تفصیلی جواب دیا ہے۔ یہی عصمت انبیاء کے منکر ہونے کا الزام ہے؟ کہ جس کا آپ نے تفصیلی جواب دیا ہے کہ "میں عصمت کے کلی ارتفاع کا قائل نہیں بلکہ جزئی ارتفاع کا قائل ہوں"۔ کیا یہ تفصیلی اور صحیح جواب ہے؟ صحیح جواب یہ تھا کہ "میں تفہیمات کی عبارت سے رجوع کرتا ہوں۔ عصمت بالکل نہیں اٹھ سکتی۔ اور انبیاء کرام معاصی سے معصوم ہیں"۔ اس کے بعد اگر علماء اس کو دہراتے، تو حاسد اور بغض کے مریض کہے جا سکتے۔ جیسے آپ کا بارہا تجربہ ہے کہ آپ الزامات کا تفصیلی جواب دے کر علماء کی حجت کو قطع کرتے رہے ہیں اور علماء پھر ان الزامات کو دہراتے رہے ہیں۔ اسی طرح علماء کا بھی تجربہ ہے، کہ آپ ہر الزام کے جواب میں "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا ثبوت دیتے ہوئے گرگٹ کی طرح مختلف رنگ بدلتے رہے ہیں۔ صحیح جواب آپ نے کسی ایک الزام کا بھی نہیں دیا ہے۔ اگر کوئی ایسی مثال ہے تو پیش کیجئے کہ آپ نے الزام کا صحیح اور تفصیلی جواب دے دیا ہو۔ اور علماء باوجود اس کے اس کو دہراتے رہے ہوں؟ دیدہ باید اور اگر نہ پیش کر سکیں تو "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کی صبح و شام ایک ایک تسبیح پڑھ لیا کریں "تاکہ اس جھوٹ بولنے کی مہلک مرض سے شفا نصیب ہو۔

آگے چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا جواب کسی صاحب علم کے نزدیک غلط ہو تو اُسے چاہیئے کہ اس کے خیال میں جو صحیح جواب ہو، اُسے بیان کر دے"۔ (ص۶۰)

یہ مودودی صاحب کی عادت مستمرہ ہے کہ ہر غلط اور لچر بات لکھنے کے بعد بڑی ڈھٹائی کے ساتھ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "اگر یہ صحیح نہیں تو پھر اس پر اعتراض کرنے والے اس کا صحیح جواب دیں"۔

ان سے کوئی پوچھے کہ جن کا صحیح جواب دیا گیا ہے ان کو آپ نے کب تسلیم کیا ہے"؟

پھر مودودی صاحب کے اس چیلنج کو صاحب علم تو اپنی جگہ قبول کریں گے اور (باقی صفحہ ۱۴ پر)

(ص ۲۵۰، ۲۵۱)

(۴) قول صحابی کے متعدد اقسام ہیں۔ ایک قسم وہ قول ہے جو اجماع صحابہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً کسی معاملہ میں ایک صحابی نے کوئی فتویٰ دے کر فیصلہ کر دیا۔ اور دوسرے صحابہ نے اس کے ساتھ اتفاق کر لیا (باقی صفحہ ۱۵ پر)

بقیہ — سیاسی زاویے

حقیقی اساس ہے، جسے اختیار کر کے اس ملک کے تخت و روز بدلے جا سکتے ہیں۔ یہ ہی نصب العین پاکستان کی حقیقی ہی خواہ جماعتوں کا رشتۂ اشتراک قرار پا سکتا ہے۔ اس نصب العین کو "منزل" مقرر کر کے عوامی جمہوریت، عوامی خوشحالی، عوامی اتحاد اور عوامی اشتراک کی راہیں طے کی جا سکتی ہیں۔ اس نصب العین کے ساتھ سچی وابستگی کشمکش اقتدار کی لامتناہی جنگ اس ملک و ملت سے ختم کر سکتی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہی نصب العین جس سے اکثر گروہوں نے علاً روگردانی اختیار کر رکھی ہے۔ بہرحال جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت ہر گروہ ہر طبقے اور عوام کے ہر فرد کو اس نصب العین کی طرف بلانے والی ہے اور جب بھی اس ملک کو خاص و عام مصائب سے نجات ملے گی تو اسی نصب العین کے حصول سے ملے گی۔

"صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے"

اسلامی نے اس کو قبول کر لیا۔ کیا اس فیصلہ سے قبل ان جماعتوں سے مشورہ کیا گیا تھا۔ جن کے تعاون سے تمام مرتب کی گئی تھیں۔

اسی طرح عورت کے منصب صدارت کے مسئلہ پر بھی جماعت اسلامی نے بہت بڑی ٹھوکر کھائی۔ ۲۳ ممتاز علماء کرام نے ۲۲ نکات پر مشتمل جو دستوری تجاویز مرتب کی تھیں۔ ان میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ سربراہ مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے۔ جماعت اسلامی نے اپنی سیاسی ضرورت کو دین کی اصولی اہمیت پر ترجیح دیتے ہوئے اپنے اوپر اضطراری کیفیت طاری کر کے اس فیصلہ کو نظر انداز کر دیا اور دوسرے علماء سے مشورہ تک ضروری نہ سمجھا۔ حال ہی میں موچیدروازہ کے مشترکہ جلسہ عام میں میاں طفیل محمد صاحب قائمقام امیر جماعت اسلامی نے محترمہ فاطمہ جناح کی یاد میں جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی ابھی تک اس اضطراری حالت سے نجات حاصل نہیں کر سکی۔ تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر اس جماعت نے جس کردار کا مظاہرہ کیا۔ اس کا تو تذکرہ کرتے ہوئے بھی گھن آتی ہے اور پھر لاکھوں مسلمانوں کے مذہبی رہنما اور روحانی پیشوا حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ان کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا استغاثہ دائر کر کے اتحاد العلماء کے ضمن میں کونسی مبارک کوشش کی گئی تھی۔ ذرا غور فرمایئے۔ مذہبی حلقوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ کیا مولانا مودودی ان حقائق سے چشم پوشی کر سکتے ہیں۔ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اتحاد علماء کا سوانگ رچایا جا رہا ہے۔ یہ جسارت واقعی قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے حال پر رحم فرمائیں اور انہیں ان اقدامات سے باز رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ جو آئے دن ان کی رسوائی میں اضافہ کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔

گمشدہ کتابچہ کی تلاش

مورخہ ۱۸ جون ۶۸ء کو مجھ سے لاری اڈہ نور پور نورنگا کے درمیان تذکرہ علماء ربانیین ایک کاتب کا کتابت شدہ کتابچہ اور ایک قلمی مسودہ کتابچہ مذکور۔ اس میں ہند و پاک کے یکصد علماء دیوبند کے حالات ہیں۔ براہ مہربانی جس کو ملا ہو۔ مکتبہ خانہ رشیدیہ بالمقابل جامع مسجد یا اسلامی لائبریری نور پور کے ہاں پہنچا کر مبلغ دعوت ۲۵ روپے نقد انعام حاصل کریں

(رشید احمد نور پوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ بہاولپور)

خط و کتابت

اپنا خریداری نمبر یا ایجنسی نمبر ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کا امکان ہو سکتا ہے

بقیہ — پہلے اسے پڑھیئے

اس نام سے کانفرنس منعقد کی جو تین دن کی بجائے چار دن تک جاری رہی اور پھر ان کی کانفرنس کے کچھ ماہ بعد جب جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے جہاد کانفرنس کا اعلان کیا۔ جو ستمبر کی جنگ کے بعد ہر سال منعقد کی جاتی تھی، تو ان کو پسو پڑ گئے اور انہوں نے حکام ضلع کے سامنے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ کہ یہ کانفرنس یہاں منعقد نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ عوام کے آرام میں خلل واقع ہوتا ہے اور عوام کو بھی اکسایا۔ لیکن جب یہ لوگ خود ہی چار دن تک چیختے رہے تو عوام کو آرام پہنچتا رہا۔ اس وقت ان کو عوام کا خیال نہیں آیا۔

دوسرا قدم

مودودی جماعت کی اس بغلی جماعت کی طرف سے دوسرا قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ روزنامہ وفاق لاہور نے جب علماء اسلام کی سب سے بڑی تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کا "جمعیۃ نمبر" شائع کرنے کا اعلان کیا تو یہ بھی اپنی مداری کی پٹاری لے کر میدان عمل میں کود پڑے اور بین بجانا شروع کر دی اور یہ تاثر دیا کہ لوہاری پٹاری میں یہ سودا ملتا ہے اور ایک صد چھیتھڑا ہفت روزہ ایشیا لاہور کا اتحاد العلماء کے نام سے شائع کر دیا۔ جس میں شیطان کی آنت کی طرح مولویوں غیر مولویوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست شائع کر دی۔ ان میں بعض ایسے نام بھی موجود ہیں، جن کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس طرح یہ لوگ اتحاد کی بجائے انتشار پھیلا رہے ہیں۔ آپ ان لوگوں کی فریب کاری کا اس سے بھی اندازہ لگائیں کہ اس فہرست میں مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے محمد فاروق کا نام لکھا گیا ہے۔ اور جس کو مدرسہ کا مفتی ظاہر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ مدرسہ کا ایک طالب علم ہے۔ جس کو مفتی ظاہر کر کے یہ فریب دیا کہ مدرسہ نصرۃ العلوم جو جمعیۃ علماء اسلام والوں کا مدرسہ ہے اس کا مفتی ہمارے ساتھ ہے

بہرحال یہ ہے ان کے اتحاد کی حقیقت۔ اس مضمون "آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں" میں ہفت روزہ "ایشیا" کے اتحاد العلماء نمبر کا جائزہ لیا ہے۔ جس کو ہم روزنامہ وفاق کے شکریہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ (محمد حنیف)

---

(۲) یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی لاہور کانفرنس میں منظور شدہ جملہ مطالبات و تجاویز کی پرزور تائید اور ان پر کلی اعتماد کا اعلان کرتا ہے۔ نیز بروقت علماء حق کے مجاہدہ اقدام پر اپنی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مشرقی پاکستان میں

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مورخہ ۵ جولائی ۶۸ء بروز جمعہ دھالہ ریلوے سٹیشن کے متصل دھالہ بازار جامع مسجد میں معین سنگھ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اور علاقائی علماء کرام کا ایک شاندار اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی جمعیۃ کے اراکین شوریٰ کے علاوہ صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا شمس الدین قاسمی صاحب صوبائی ناظم دفتر مولانا عبداللہ صاحب شاکر اور اطراف دھالہ سے تقریباً ۳ سو سے زائد علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

پہلی نشست زیر صدارت مولانا شمس الدین قاسمی صاحب ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ دوسری نشست زیر صدارت مولانا حافظ نور الاسلام صاحب مہتمم مدرسہ باری گرام ۳ بجے سے شروع ہو کر بخوبی ۱۰ بجے شام کو اختتام پذیر ہوئی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مفسر قرآن مولانا بدر الدین صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مولانا شمس الدین قاسمی صاحب، مولانا جلال الدین قریشی صاحب، مولانا معتصم باللہ صاحب اور مولانا عارف ربانی صاحب نے مسائل حاضرہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ بعد ازاں مولانا عبدالباطن صاحب کی تجویز کے مطابق ۳۰ اراکین پر مشتمل جنوبی صدر محکمہ جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔ عہدیداران کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) امیر	حضرت مولانا منظور الحق صاحب	
(۲) نائب امیر	"	الطاف حسین "
(۳) "	"	قاری محمد زکریا صاحب
(۴) ناظم عمومی	"	برہان الدین "
(۵) ناظم	"	عبدالباطن "
(۶) "	"	انیس الحق "
(۷) خازن	"	ابراہیم "

اس کے بعد بالاتفاق حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس اسلامک ریسرچ بورڈ کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تصنیف کردہ کتاب "اسلام" پر نیز ان کے ایسے مضامین پر جن میں انہوں نے متفقہ اسلامی عقائد اور شریعت اسلامیہ کے بہت سے احکام کو محرف و مسخ شدہ صورت میں پیش کرنے کی ناروا کوشش کی اور ان کو اپنے من گھڑت تاویلات کا ہدف بنایا شدید بیزاری و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اسلامک ریسرچ بورڈ جیسے اہم مذہبی ادارہ سے فوراً برطرف کر دیا جائے اور ان کی مذکورہ کتاب کو فی الفور ضبط کر لیا جائے۔

بقیہ — صداقت اسلام

اور پھر آگے لکھا ہے کہ:۔

"جو سلوک عمرو بن العاص نے مصریوں کے ساتھ کیا۔ وہ اس سے کم نہ تھا۔ اس نے باشندگانِ مصر سے وعدہ کیا کہ انہیں پوری مذہبی آزادی پورا انصاف بلا رو رعایت اور جائداد کی ملکیت کے پورے حقوق دیئے جائیں گے۔ عمالِ اسلام اپنے عہدوں پر اس درجہ مستحکم رہے اور انہوں نے ان لوگوں کے ساتھ جو ہر روز شاہنشاہِ قسطنطنیہ کے عاملوں کے ہاتھ سے انواع واقسام کے مظالم سہا کرتے تھے۔ اس طرح کا عمدہ برتاؤ کیا کہ سارے ملک نے بہ کشادہ پیشانی دینِ اسلام اور عربی زبان کو قبول کرلیا۔ میں بار بار کہوں گا کہ یہ وہ نتیجہ ہے جو ہرگز بزورِ شمشیر نہیں حاصل ہوسکتا۔"

(بحوالہ مقدمہ ص ۳۱۶)

(۷) کارلائل ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ میں لکھتا ہے کہ:۔

"جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا وہ مجھ کو بتائیں کہ (حضرت) ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ جیسے نامورانِ قریش کو کس تلوار نے زیر کیا تھا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دوسروں کو بزورِ شمشیر مسلمان بنایا۔"

(بحوالہ بلاغ مبین ص ۱۳ از مولانا سیوہاروی)

(۸) مصر کے مشہور اخبار ایجپٹ میں ایک مسیحی نے لکھا تھا کہ "جس طرح عیسائیت علم اور تمدن کے میدان میں اسلام کے دوش بدوش نہیں چل سکتی۔ اسی طرح اخلاقی حیثیت سے بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔"

(۹) ڈاکٹر ڈبلیو، ٹی آرنلڈ کی کتاب "پریچنگ آف اسلام" اسی خاص موضوع پر لکھی گئی ہے کہ اسلام کی اشاعت ہرگز بزورِ شمشیر نہیں بلکہ صلح و آشتی کے ساتھ ہوئی ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کے لئے قابلِ مطالعہ ہے۔ اس کا ترجمہ بھی دعوتِ اسلام کے نام سے عرصہ ہوا طبع ہوچکا ہے۔

(۱۰) مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے کہا کہ:۔

"تہذیب عالم میں مسلمانوں نے جس قدر شاندار اضافہ کیا وہ صرف اسلام کا طفیل تھا۔ وہ اسلام جس کی سیدھی سادی مگر اعلیٰ تعلیم کو کوئی بے تعصب محقق نظر انداز نہیں کرسکتا۔"

(۱۱) مشہور فلاسفر موسیو رینان مسجد میں جماعت کی تنظیم کو دیکھ کر اور اس سے متاثر ہوکر کہتا ہے کہ:۔

"میں اپنی زندگی میں جب کبھی بھی مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہوا ہوں میں نے اپنے اندر اسلام کی طرف ایک خاص کشش محسوس کی ہے بلکہ مجھے اپنے مسلمان نہ ہونے پر افسوس ہوا۔"

(منقول از اخبار کوثر لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۷)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب اسلام کو جو شرافت و فضیلت اور اختصاص و امتیاز عنایت فرمایا ہے وہ صرف اسی حق مذہب کا حصہ ہے۔ جس کی صداقت اور حقانیت کا اقرار کئے بغیر مخالفین اسلام بھی نہیں رہ سکے اور بعض نادان مسیحی پادریوں نے جو یہ شوشہ چھوڑا تھا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے وہ کس قدر باطل، فرسودہ اور بے بنیاد ہے۔ ہاں پیغمبر اسلام اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے اخلاص و نیک نیتی، جذبۂ حق، بے داغ اور بے عیب زندگی اور اخلاق کریمانہ کی دو دھاری تلوار ضرور برسرِ پیکار رہی ہے۔ جس کے متلاطم سمندر کے آگے ہزاروں مصنوعی بند بھی بیکار ثابت ہوئے ہیں اور اُن کی سعی بلیغ سے نورِ توحید کی چمک اور اخلاق حسنہ کی تابانی نے تھوڑے ہی عرصہ میں کرۂ ارضی کو روشن اور منور کردیا۔ آخر عرب و عجم کو حق کی آواز کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا اور کلمۂ توحید کی سربلندیوں نے خود بخود اُن کے قلوب میں راہ پیدا کرلی اور اس کے انوار و تجلیات کا پرتو عرب و عجم، ایشیا و یورپ افریقہ و امریکہ، چین و روس، ہند اور سندھ غرض کہ سب ممالک پر یکساں پڑا۔ اور سارا عالم اس کے روحانی فیض سے باریاب اور مالا مال ہوا۔

بقیہ ص ۲ — اسلام اور فریضۂ تبلیغ

اور عدل و انصاف کرنے میں ہر مذہب و ملت کے طریق کا لحاظ رکھو، جس کے بغیر تم ہندوستان کے لوگوں کے دلوں پر قبضہ نہیں کرسکتے۔ اس ملک کی رعایا مراحم خسروانہ اور الطافِ شاہانہ ہی سے مرہون ہوتی ہے۔ جو قوم یا ملت قوانین حکومت کی فرمانبردار ہے۔ اس کے مندر اور مزار برباد نہ کئے جائیں۔ عدل و انصاف ایسا کرو کہ رعایا بادشاہ سے خوش رہے۔ ظلم و ستم کی نسبت احسان و لطف سے اسلام زیادہ ترقی پاتا ہے۔ شیعہ و سنی کے جھگڑوں سے چشم پوشی کرو، ورنہ اسلام کمزور ہوجائے گا۔ جس طرح انسان کے جسم میں چار عناصر مل جل کر اتحاد و اتفاق سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح مختلف مذاہب رعایا کو ملا جلا کر رکھو اور ان میں اتحاد عمل پیدا کرو تاکہ جسمِ سلطنت مختلف امراض سے محفوظ و مامون رہے۔ سرگذشت تیمور کو جو اتفاق و اتحاد کا مالک تھا۔ ہر وقت اپنی نظر کے سامنے رکھو، تاکہ نظم و نسق کے معاملات میں پورا تجربہ ہو۔" (روزنامہ خلافت ۱۸۔ اگست ۱۹۲۶ء)

شاہ جہانگیر نے اپنی تمام قلمرو میں جو احکام امراء اور سرداروں پر نافذ فرمائے تھے اُن میں سے مندرجہ ذیل احکام بھی تھے:۔

"جھروکے میں نہ بیٹھا کریں، ہاتھی نہ لڑایا کریں۔ سیاست کے واسطے آنکھیں نہ پھوڑا کریں، ناک بھوں نہ کاٹیں۔ بزور کسی کو مسلمان نہ کریں۔ الخ

(ترجمہ تزک جہانگیری ص ۸۲)

بقیہ — تلافی کی بھی ...

اور اس کا جواب دینگے۔ میں اصحاب علم کا ادنیٰ بھی اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں بارے میں صحیح جواب یہ ہے کہ:۔

(۱) اہلسنت والجماعت کے نزدیک بالاتفاق انبیاء علیہم السلام بلا کسی تفریق کے معاصی سے ہیں اور چونکہ عصمت انبیاء کا مسئلہ دلائل عقلیہ بھی ثابت ہے اور قرآن و حدیث اور اجماع سے بھی، اس لئے اس کا منکر دائرہ اسلام سے ...

(۲) بعض انبیاء سے جو لغزشیں صادر ہوئی وہ عصمت کے قطعاً منافی نہیں ہے کہ ان کے عصمت کو اٹھانے کی ضرورت پڑتی ہو۔

(۳) عصمت من حیث النبوۃ والرسالۃ ا... ذات کو لازم ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی ان سے ... نہیں ہوسکتی۔ نہ کلی طور پر نہ جزئی طور پر۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے عصمت اٹھا کر بالارادہ ... بھی نبی سے ایک دو لغزشیں تک بھی نہیں ہونے ...

(۵) ہر نبی سے بھی لغزش نہیں ہوئی۔ بہت ... انبیا ایسے ہیں جن کی لغزش کوئی ماں کا لال نہیں ... سکتا۔ جن کی تفصیل راقم الحروف کی کتاب میں مل سکے ...

یہ بالکل اجمالی سا جواب ہے۔ اس کی تفصیل ... طویل ہے کہ اس کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ یہاں صرف ارشادات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

باقی رہا اس جواب کا ثبوت؟ تو اس کی یہاں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ کتاب اگر چھپ گئی تو ان ... ایک ایک بات کے کئی کئی ثبوت مطالعہ کئے جاسکیں ...

یہ تھا مودودی صاحب کی توضیح کا حال؟ اب ... علماء اپنے اس الزام کو دہرائیں کہ "مودودی صاحب عصمت انبیا کے منکر ہیں"۔ تو کیا ابھی بھی وہ مجرم ہوں گے ...

ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب۔

(عبدالغفور پسروری درجہ تخصص سال دوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی)

اورنگ زیب مرحوم کا مندرجہ ذیل فرمان فارسی زبان میں راجہ نرنجن سین نے ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں پیش کیا تھا جو کہ جون ۱۹۱۱ء میں ایک اردو اخبار میں شائع ہوا تھا۔ فرمان مذکور کا مضمون حسب ذیل ہے:

"ہماری پاک شریعت اور سچے مذہب کی رو سے یہ ناجائز ہے کہ غیر مذہب کے قدیمی مندروں کو گرایا جائے۔ ہماری اطلاع میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض حاکم بنارس اور اس کے گرد و نواح کے ہندوؤں پر ظلم و ستم کرتے ہیں اور ان کے مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں اور ان برہمنوں کو ... کا تعلق پرانے مندروں سے ہے ان کو ان کے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آیندہ سے کوئی شخص ہندوؤں اور برہمنوں کو کسی وجہ سے بھی تنگ نہ کریں اور نہ اُن پر کسی قسم کا ظلم کریں۔" (دستخط اردو مہر شہنشاہ اورنگ ...

اسلام اور فریضۂ تبلیغ

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سیّد احمد حسین مدنی رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر ۳

ان کے پاس کوئی ایسی ظاہری قوت نہ تھی۔ جو کہ قیصر وکسریٰ اور مقوقس کا انفرادی طور پر بھی مقابلہ کر سکتی۔ چہ جائیکہ اجتماعی طور پر کرتی مگر چونکہ دنیا مطلوب نہ تھی۔ حکومت کی ہوس نہ تھی۔ خزانوں کا لالچ نہ تھا۔ اقوام عالم کی تجارت اور دست کاری کی خواہش نہ تھی۔ جو ارض کی بیماری نہ تھی اقوام عالم کو غلام بنانے کی آرزو نہ تھی۔ فقط حقیقی اصلاح اور خوشنودیٔ پروردگار کی آگ ان کے سینوں میں بھڑک رہی تھی۔ جس کے لیے تقوای اور زہد نے دھونکنی کا کام دے رکھا تھا۔ اس لیے جو بھی ان کے سامنے آیا خواہ وہ پہاڑ ہی کیوں نہ تھا۔ پاش پاش ہوگیا۔ اس کی ہستی مٹ گئی اور خدا کی سچی روشنی اطراف عالم میں پھیل گئی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ہمیں ہی برس کے عرصہ میں بحر اٹلانٹک کے کنارے سے ہمالیہ کی چوٹیوں تک لاالٰہ الااللہ محمد الرسول اللہ کا ڈنکا بجنے لگا۔ افریقہ کے صحرائے اعظم سے لے کر کاکیشیا اور ارال کے دامنوں تک اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔

اگرچہ ایک ماہر ڈاکٹر اور حاذق حکیم کا فرض یہ بھی ہے کہ اگر نادان مریض اپنے مرض پر اصرار کرے اور دوا کے استعمال سے جان چرائے یا عناداً اس کو استعمال نہ کرے۔ تو اس کو جبراً اسی طرح دوا پلا دے۔ جس طرح ماں باپ بچے کو ہاتھ پکڑ کر منہ کھول کر دوا پلا دیتے ہیں اور اس بنا پر وہ مستحق ملامت نہیں قرار دیئے جاتے بلکہ ہر طرح قابل ستائش قرار دیئے جاتے ہیں۔

بلکہ ملامت ان مریضوں پر عائد ہوتی ہے اور جس طرح حاذق جراح کا فرض ہے کہ وہ دنبل میں نشتر لگا کر مادۂ فاسد نکال دے۔ اگرچہ مریض چیختا چلاتا رہے۔ اسی طرح اگر اسلام جبراً لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بناتا۔ اور انکی روحانی اور جسمانی انفرادی اور اجتماعی اصلاحات اپنے قوانین تریاقیہ سے کرتا۔ تو ہرگز مستحق ملامت نہ ہوتا۔ مگر اس نے آزادی خیالات اور انسانی اختیارات پر پانی نہیں پھیرا اور جبر و تعدی اکراہ و بے اختیاری کی اجازت نہیں دی۔ اسنے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا (سورہ کہف پارہ نمبر ۱۵)

کہدو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حق بات تمہارے پروردگار کی طرف سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اب جسکا جی چاہے ایمان لائے۔ اور جسکا جی چاہے کفر کرے۔ ہم نے ظالموں کے واسطے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔

(الآیہ۔ سورہ بقر پارہ نمبر ۳)

دین میں کوئی اکراہ و جبر نہیں۔ ہدایت گمراہی سے کھل گئی اور ظاہر ہوگئی۔ اب جو شخص بتوں کو چھوڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا۔ اس نے نہایت مضبوط ذریعہ حاصل کر لیا۔

تیسری جگہ فرماتے ہیں۔

افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین ط

انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم لوگوں پر اکراہ کرو گے تاکہ مومن بن جائیں۔

چوتھی جگہ فرماتے ہیں۔

انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر ط

رتم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو صرف یاد دلانے اور سمجھانیوالے ہو۔ تم ان پر گماشتہ اور جبر کرنے والے نہیں ہو۔

خلاصہ یہ کہ ایمان اور اسلام کے لیے جبر و کراہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اگرچہ یہ حکم دنیا بھی قرین قیاس تھا ہاں جو لوگ فریضۂ تبلیغ اور اصلاح حقیقی سے مانع ہوئے یا مانع ہونے کی تیاری کرنے لگے۔ ان کے سامنے آنا اور مقابلہ کرنا ناگزیر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جن خطوط کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہان عجم کے پاس بھیجا اور انکو اسلام کی طرف بلایا تھا۔ کسی میں تلوار اور لڑائی کی دھمکی نہیں دی گئی اور یہی وجہ تھی کہ جزیہ کی شروعیت غیر مسلموں کے لیے قرار دی گئی۔ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلتا۔ جیسا کہ پادری یا آریہ اپنے پروپیگنڈوں میں اسلام سے نفرت پھیلانے کے لیے کہہ رہے ہیں تو آج صنعاء اور یمن میں نجرانیوں کی تعداد میں یہودی نظر نہ آتے۔ اسی طرح عراق و ماسوپٹامیہ، شام (سیریا)، فلسطین، مصر وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم جو کہ پشت ہا پشت سے وہاں بستے ہوئے چلے آتے ہیں۔ پائے نہ جاتے۔

خود ہندوستان کے ان مقامات پر غور کیجئے جو کہ صدیوں مسلمانوں کی قوتوں کے جولانگاہ رہے ہیں۔ غیر مسلموں سے بھرے رہے ہیں۔ ضلع دہلی میں جو کہ پایۂ تخت شاہان اسلام رہا ہے۔ اور جہاں فوجی حکومتوں کا ہر قسم کا مکمل مظاہرہ رہتا تھا۔ فیصدی ۸۵ مسلمان اور باقی غیر مسلم ہیں۔

صوبہ یوپی جو کہ تقریباً ایک ہزار برس مسلمانوں کے قبضے میں رہا ہے۔ فیصدی پندرہ مسلمان ہیں۔ بہار جو کہ بختیار خلجی کے زمانہ سے ہیسٹنگز کے زمانہ تک مسلمانوں کے قبضے میں رہے۔ فیصدی دس مسلمان ہیں۔ اگر جبر و اکراہ سے مسلمان کیا جاتا۔ تو جب کہ مسلمانوں کی فوجی قوتیں انتہائی عروج پر تھیں۔ کون سی قوت انکو مجبور مسلمان بنانے سے روک سکتی تھی۔ ہاں عیسائیت اپنی سیاہ تاریخ اٹھا کر دیکھے۔ کہ اس نے یہودی مذہب کو یورپ کے ممالک سے کس طرح فنا کیا۔ اور پھر اسپین، سسلی، مالٹہ، یونان، کریٹ بلگیریا وغیرہ میں مسلمانوں کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ آریہ قومیں اپنے گزشتہ کارناموں پر غور کریں کہ انھوں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں بھیل، گونڈ، کولی، چمار وغیرہ اچھوت قوموں کے ساتھ کیا معاملات کیے اور اب تک کیا کر رہے ہیں

چین میں آج سات کروڑ سے لے کر دس کروڑ تک مسلمانوں کی مردم شماری بتائی جاتی ہے۔ وہاں کس روز مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تھی۔

جزائر سماٹرا۔ جاوا میں پانچ کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کی مردم شماری مذکور ہے۔ وہاں کونسا عالمگیر یا تیمور لنگ یا محمود غزنوی حملہ آور ہوا تھا۔ ابتدائے اسلام میں جن لوگوں نے تلوار اٹھائی تھی۔ انکو کس تلوار نے مسلمان کیا تھا۔ یہ محض غلط اتہامات ہیں جو کہ دشمنوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لیے لگائے ہیں۔ ہمیشہ بادشاہان اسلام اس کے خلاف احکام جاری کرتے رہے۔ اور رواداری اور بے تعصبی کا ثبوت دینے میں انھوں نے نہایت روشن پورٹریٹ پیش کی ہے۔ جھوٹ اور افترا کا تو کوئی جواب نہیں۔ ڈاکٹر بال کرشن پرنسپل راجہ رام کالج کولھاپور نے مندرجہ ذیل فارسی زبان کی ایک قدیم تحریر تلاش کر کے پائی تھی۔ جس سے مخالفین کی ہرزہ سرائی کا پورا پتہ چلتا ہے۔ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی اپنے بیٹے شہزادہ نصیر الدین ہمایوں کو اپنی نصیحت وصیت میں لکھتا ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

اے پسر سلطنت ہندوستان مختلف مذاہب سے پُر ہے۔ الحمد للہ کہ اس نے اس کی بادشاہت تمہیں عطا فرمائی۔ تمہیں لازم ہے کہ تمام تعصبات مذہبی کو لوح دل سے دھو ڈالو۔

(باقی آئندہ)

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

قطبِ ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے

حکمت آموز و ایمان افروز اقوال

* ہمارے غیبت کرنے والے ہم کو خراج دیتے ہیں اور اپنے اعمالِ صالحہ ہمارے اعمالنامہ میں منتقل کر دیتے ہیں۔
* جب کوئی تم سے کوئی بات تمہاری بے آب روئی کی یاد تازہ دینے والی کسی شخص کی طرف سے نقل کرے تو اس کو جھڑکی دو تو اس سے بھی بدتر ہے۔ کہ اس نے ہمارے پس پشت یہ بات کہی ہے۔ اور تو ہمارے منہ پر کہتا ہے۔ اس نے ہمیں سنائی نہیں تھی۔ لیکن تو نے سنا دی۔
* تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے ہمنشیں ہیں۔
* تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھ کر عمل کرنا پھر اوروں کو سکھانا ہے۔
* وعظ خالصاً للہ کر۔ ورنہ تیرا گونگا ہی بہتر ہے۔
* وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ ہے۔
* اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔
* تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔
* ظالم، مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔
* شروع کرنا تیرا کام اور تکمیل کرنا خدا کا۔
* عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

---

* بجز اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضروریات کے گھر سے باہر مت نکل
* کوشش کر کہ گفتگو کی ابتداء تیری طرف سے نہ ہوا کرے۔ اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔
* جسے کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔
* مومن کے لیے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔
* اللہ والے اطاعتیں کرتے ہیں اور اس پر بھی انکے دل خوف زدہ رہتے ہیں۔ تم گناہ کرتے ہو۔ پھر بھی بے خوف ہو۔
* بے ادب، خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے۔
* مستحق سائل خدا کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔
* مساکین کو خوش رکھ کر خدا کی خوشنودی کو ممکن بنا۔ جو مصیبت تم پر آئے اسکا علاج مساکین کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔
* تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھ کو برباد کرنے میں۔
* خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔
* تیری جوانی تجھ کو دکھ نہ دے۔ یہ عنقریب تجھ سے لے لی جائے گی۔
* ہر متقی شخص محمد کی آل ہے۔
* جس کا انجام موت ہے۔ اس کے لیے کونسی خوشی ہے۔
* موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔
* اللہ اپنے بندوں سے قرض طلب کرتا ہے اور اس کے قاصد سائل لوگ ہیں۔
* اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ اولاد کے ہے۔
* نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھنا اور پھر یوں کہنا کہ مجھے انکی طرف مطلق توجہ نہیں ہوتی جھوٹ ہے۔
* جب کہ فرشتے تصویر والے گھر میں داخل نہیں ہوتے تو خدا تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیوں داخل ہوگا۔ جب کہ اس میں سینکڑوں ہی مورتیں اور بت جمع کر رکھے ہیں۔
* خدا کے سوا ہر چیز جو دل میں جاگزیں ہے۔ تصویر اور بت ہے۔
* صالح کی زیارت ہی اس کی حالت کی اطلاع دیتی ہے۔
* اللہ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے نہ کہ قالب سے۔
* مکانوں کے بنانے میں اپنی عمر ختم کر رہا ہے۔ لیکن گے دوسرے حساب دیگا تو۔
* اے ابنِ آدم! خدا سے اتنا تو شرما۔ جتنا تو اپنے دیندار پڑوسی سے شرماتا ہے۔
* جب کوئی گناہ کرنے کے وقت مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھ ہی کو کمتر سمجھا ہے کہ سب سے پردہ کرنا ضروری سمجھا، ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔

* مخلوق کی طرف منہ کرنا بعینہٖ حق تعالیٰ کی طرف پشت کرنا ہے۔
* مخلوق کی محبت انکی خیر خواہی کرنا ہے۔

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور پاکستان

آپکا اپنا پرچہ ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں تاکہ حق کی آواز گھر گھر پہنچ جائے

سالانہ ۱۵/ روپے، ششماہی ۸/- روپے، سہ ماہی ۴/- روپے۔ فی پرچہ ۳۰ پیسے

ترسیل زر کا پتہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

سرورق و دفاتر پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان

خدا کا شکر

ابن المسیب کا بیان ہے کہ موسم حج میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گذرے تو ان کا اپنا بچپن کا زمانہ یاد آیا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، عظمت کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ جسے جو چاہتا ہے بخشتا ہے، میں کبھی اس وادی میں خطاب کے اونٹ چرایا کرتا تھا میرے بدن پر ایک موٹا کمبل پڑا ہوتا تھا، میرے باپ خطاب درشت خو اور سخت مزاج تھے جب میں کام کرتا تو پھٹکارتے اور جہاں کوئی کوتاہی ہوتی پٹائی کرتے، اور ایک آج کا دن ہے کہ میرے اور میرے خدا کے درمیان کوئی دوسرا حائل نہیں ہے، پھر کچھ اشعار پڑھے، جن کا حاصل یہ تھا کہ دنیا کی کسی چیز میں رونق باقی نہیں۔ مال، اولاد اور ساری چیزیں برباد ہو جاتی ہیں ہر طرف ایک خدا کی ذات ہے جو باقی رہتی ہے۔ الی غیر ذالک۔

خداوندی انعام و اکرام کی یہ شکر گذاری بھی اب ختم ہوتی جا رہی ہے۔ چھوٹا جب کبھی قدرت الٰہی سے بڑا بن جاتا ہے تو اس کا دماغ فلک چہارم کی سیر کرنے لگتا ہے اور وہ پچھلا زمانہ بھول جاتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن خلیفہ راشد خطبہ دے رہے تھے، آپ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے اس پر بارہ پیوند دیکھے گئے، ان میں چمڑے کے بھی پیوند لگے ہوئے تھے۔

درسِ قرآن وحدیث

گلہائے رنگا رنگ

از حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم
امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

ہمارے ساتھی مدرسہ کے اراکین کو بھی شکار کر رہے ہیں لیکن ان کو پتہ نہیں ہے کہ جب جمعیۃ علماء اسلام موجود ہے تو یہ نئی جماعت کیوں بنائی جارہی ہے، اگر تم علماء کو ملنا چاہتے ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ملو۔ یہ نیا بورڈ لگانے سے مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ علماء کی تحریک کو مٹائیں اور دوسری نئی تحریک چلا کر دین کو نقصان پہنچائیں، میں تمام ساتھیوں کو کہتا ہوں، کہ دھوکے دینے والے ملک میں پھر رہے ہیں، اور یہ بڑے بڑے علماء کا نام بھی لے کے جھوٹ بول کر بھی کام لیتے ہیں۔ بہرحال بات سمجھا رہا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام نے مشرقی پاکستان میں بھی الحمد للہ سفر کیا اور مغربی پاکستان میں بھی۔ یہ جماعت اکابرین کی یادگار جماعت ہے۔ قرآن مجید میں بھی ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیں، نیکی کا حکم دیں، برائی سے روکیں اور وہی کامیاب ہونے والی جماعت ہے حضور نے اس جماعت کی تشریح فرمائی۔ اتبعوا سواد الاعظم۔ اس جماعت کی اتباع کرو جس میں عظمت ہو۔ جس میں قرآن مجید حدیث پاک خاتم الانبیاء کا علم ہو۔ جو نئے نئے آتے ہیں۔ وہ نہ خود قرآن سے واقف نہ حدیث خاتم الانبیا سے واقف ہیں، وہ دوسروں کو شکار کرتے ہیں۔ لہذا سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام دینی کام کے لئے جد وجہد کر رہی ہے۔ اس جماعت کے خلاف بھی نئے بورڈ لگانے والے تحریک چلا رہے ہیں۔ طالب علموں کو بدظن کرنے کے لئے دوسرے جو کالج میں نوجوان پڑھتے ہیں، ان کو بدظن کرنے کے لئے وہ نام لے کر ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی کوئی بنیاد بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کے دھوکہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے، زور کے ساتھ آمین کہو۔ یہ میری تقریر لکھنے والے جو لکھنا چاہیں لکھ سکتے ہیں، اور لکھنے والوں کو لکھنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی کیونکہ اب تو انہوں نے مشین بھی ساتھ لا رکھی ہے، میری تقریر اس میں بند ہو رہی ہے، کیونکہ لکھنے والوں کے حافظہ کا تو ہمیں پتہ ہے، وہ یاد کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ خاص کر جو لکھنے والے ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں، کوئی آگے پیچھے لکھتے ہیں۔ کوئی چھپ کر کوئی ظاہر ہو کے۔ ان بیچاروں کو تو عربی کا پتہ نہیں۔ وہ عربی عبارت کچھ بھی نہیں لکھ سکتے، میں نے ملتان میں آدھ گھنٹہ حدیثیں پڑھی ہیں، میں نے کہا۔ لکھنے والوں نے کیا لکھا۔ میں نے جو کچھ کہا تھا کہہ دیا میری تمنا یہی ہے کہ پاکستان کے اندر سرکاری زبان عربی ہو، پاکستان کی سرکاری زبان سب کہو عربی ہونی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ میں بھی عربی ہوں، خدا کی کلام بھی عربی ہے۔ جنت والوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔ یہ لوگ نہ قرآن سمجھیں نہ حدیث سمجھیں وہ کیسے ممبر ہو سکتے ہیں ڈاکٹر جیسے بھی اب مفسر بنا کر بھیجے گئے۔ یہ دین کی تحقیق ہو رہی ہے ؎

گر ہمیں مفتی و ہمیں واعظ
کار طفلاں تمام خواہد شد

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کون رہبر ہو سکتا ہے۔ یہ تجربہ بتا رہا ہے کہ ضرورت کے وقت سود بھی جائز ہونا چاہیئے۔ شراب بھی جائز ہونی چاہیئے۔ اب نئی تجویزیں ہیں۔ ایسی کوئی تجویز کہ نہ دینی مدرسہ رہے نہ کوئی مولوی رہے، میں نے کہا۔ اگر مولوی نہ رہا تو تمہارا نکاح کون پڑھائے؟ تمہارا جنازہ کون پڑھائے گا، عید کی نماز کون پڑھائے گا۔ اس سال دیکھئے علماء نے اتفاق کر لیا کہ جب مطلع صاف ہے، جب تک چاند نظر نہ آئے گا ہم عید نہیں پڑھائینگے ہمارے علاقہ میں بعض جگہوں میں زور لگایا، اوپر سے زور تھا کہ جمعرات کے دن عید پڑھنی چاہیئے، ایک کو لے گئے، میں نے کہا جب ہر فن کے لئے آدمی مخصوص ہوتے ہیں تو چیئرمین نماز کیسے پڑھائے۔ ممبر بھی ہمارے وہی ہوتے ہیں جو دین سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ایک آیا میرے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے، میں نے بیوی کو تین طلاق دے دی ہیں۔ میں نے کہا اب تو حرام ہو گئی، اب تو تیرے پاس نہیں رہ سکتی، جب تک دوسرا نکاح نہ کرلے۔ اس نے چیئرمین کو کہا۔ اس نے کہا کہ مجھ سے پوچھا نہیں لہذا طلاق نہیں ہوئی۔ اس کو گھر لے جاؤ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پاکستان اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تحریف کی جائے۔

طلبا میں جمعیۃ علماء اسلام تمام چیزیں [illegible] مگر خدا کی کتاب کی حدیث مصطفیٰ کی [illegible] نہیں کر سکتی۔ جو قانون کتاب وسنت کے [illegible] اس کو اپنانے نہیں دینگے۔ یہ بات جمعیۃ علماء ہر رکن منبر پر بھی کہنے کو تیار ہے، دار و رسن [illegible] کو تیار ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام تمام پاکستان [illegible] کام کوشش کے ساتھ کر رہی ہے۔ دعا [illegible] اس جماعت کو اور ہمت دے۔ یہ [illegible] پتہ ہے کہ کس طریقہ کے ساتھ مدرسہ میں کام [illegible] شان ہے۔ مقدمے بھی چلتے رہے۔ سامان [illegible] لگایا۔ انہوں نے کہا اس دینی مدرسہ کو ختم کر [illegible] مگر فعال لما یرید رب کی شان ہے جو چاہے اور حق والوں کو یہ ٹکٹال گیا، قرآن وحدیث کے لئے۔ سب کہو الحمد للہ، زور کے ساتھ الحمد للہ۔ یہ مدرسہ کے لئے ٹکٹال گیا۔ یہ آتا رہا مسجد نہیں تھی۔ میں نے کہا یہ طالب علم مسجد کے ثواب سے محروم ہیں، مدرسہ میں مسجد ہو تاکہ طالب علم بھی مسجد میں نماز پڑھیں۔ مسجد میں نماز کا اسّی فیصد زیادہ ثواب ملتا ہے۔ یہ خدا کی مہربانی گمان بھی نہیں تھا۔ ایک نے کھڑے ہو کر کہا مسجد کے ہے تو میں اکیلا ہی مسجد بنوا دوں گا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

کسی کو کسی چیز کا شوق ہے کسی کو کسی چیز کا شوق ہے کسی کا مال جوئے میں ضائع ہو رہا ہے، کسی کا مال [illegible] ضائع ہو رہا ہے، کسی کا مال سنیما میں ضائع ہو رہا خوش قسمت ہیں جن کا مال مسجدوں میں اور دینی مدرسہ میں قرآن وحدیث کی اشاعت میں خرچ ہو رہا ہے

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا
کے زیر اہتمام
عظیم الشان
سیرت کانفرنس
۳، ۴ نومبر ۱۹۶۸ء
کو
منعقد ہو رہی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۲ رجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء - قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۷

کفر و اسلام کی آویزش

علامہ اقبال کا ایک شعر ہے ؎

ستیزہ کار رہا ہے، ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

اور یہ ایک تاریخی حقیقت بھی ہے کہ کفر اور اسلام کی آویزش کبھی ختم نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔

اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر "کفر" میدان جنگ میں علانیہ اور کھل کر "اسلام" کے مقابلہ میں آیا تو اسلام کے ہاتھوں کفر نے ہمیشہ شکست فاش کھائی۔

علمی اور فکری میدان میں بھی کفر کے پائے چوبیں کو اسلام کی برہانِ مبین نے شکستہ اور چور چور کر دیا ہے

لیکن جب "کفر" سازشوں کے ساتھ اور بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بعض مسلمان افراد و گروہوں کو آلۂ کار بناتے ہوئے سامنے آیا تو اسلام اور امت مسلمہ کے لئے سنگین خطرات پیدا کرنے کا موجب بن گیا ہے۔

تاریخ میں مسلمانوں نے جب مات کھائی ہے، کفر کی اس عیاری سے مات کھائی ہے۔ جب کفر مسلمانوں کا دینی رشتہ ان کے حقیقی دینی پیشواؤں، علماء حق سے منقطع کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

کفر نے مسلمانوں میں ذہنی انتشار برپا کرنے کے لئے ہمیشہ ان کے عقاید و ایمانیات کے چشمۂ صافی کو گدلا کرنے کے لئے ہمیشہ ان کے عقائد و ایمانیات کے چشمۂ صافی کو گدلا کرنے کی سعی مذموم کی ہے۔

سب سے پہلے اس نے مسلمانوں کے بنیادی ایمان و عقیدہ "توحید خالص" کو شرک آلود کرنے کی کوشش کی

پھر اس نے، ان کے عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگانا چاہا۔

کتاب اللہ یعنی قرآن حکیم کے مفہوم و معنی میں تغیر پیدا کرنے کا جتن کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و معیار کو مجروح کرنے کی کاوشیں کیں۔

مسلمانوں کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بنانا چاہا۔

اور آخری کوشش اس کی یہ بھی ہے کہ اسلام کے چودہ سو سالہ تاریخی تسلسل اور سلف صالحین سے مسلمانوں کے دینی ربط کو منقطع کر کے اسلام کے نام پہنے نئے جدید مذہبی ایڈیشن تیار کر کے مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے کاٹ کر پھینک دینے۔

۱۴ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے ان خطرناک مکارانہ و عیارانہ حربوں کا منہ توڑ جواب ہر عہد میں علماء حق دیتے رہے۔ اور اسلام کے اندر داخلی توڑ پھوڑ کی ان تخریبی تحریکوں کی علماء دین نے بروقت خبر دے کر مسلمانوں کو کفر کے فکری غلبہ سے بچائے رکھا

لیکن مغربی تعلیم اور مغربی سیاست کے نفوذ و اثر نے مسلمانوں کو دینی اقدار سے دور کر دیا۔ اپنے دینی رہنماؤں سے ان کا ربط و تعلق کمزور پڑ گیا۔ اور کفر کو پھر موقعہ ملا کہ وہ اسلام کے نام پر مذکورہ بالا فتنوں کو پروان چڑھا دے۔

ان خطرات کو مستحکم بنانے کے لئے وقت کے بعض سیاسی و اقتصادی عوامل بھی شدت سے کارفرما ہیں۔

اور یہ وہ اندیشناک مستقبل ہے۔ جس سے عالم اسلام میں ہر جگہ مسلمانوں کو سابقہ پیش آ رہا ہے۔

پاکستان اور بھارت میں اس کا زور کچھ زیادہ ہی ہے، اور اس کی سب سے بڑی وجہ انگریزی اقتدار کی وہ سرپرستی ہے جو کم و بیش سو سال تک جاری رہی اس پر خطر صورت حال کو پوری طرح بدلے بغیر اسلام کا مستقبل محفوظ نہیں ہو سکتا، اور مسلمان کفر کے اسلام نما ان جدید فتنوں سے بچ کر نہیں رہ سکتے

چنانچہ اس وقت پہلے سے کہیں زیادہ شدید ضرورت ہے کہ مسلمان عوام دین حق کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہوں۔ علماء حق کی قیادت میں ان جدید فتنوں کا مقابلہ کریں اور علماء کرام ہم آہنگ و یک زبان ہو کر کفر کے ان حربوں کو ناکام بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔

عالم اسلام آج تاریخ کے ایک نئے موڑ پر کھڑا ہے۔ مغربی سامراج اسے یا تو ہمیشہ کے لئے اپنا مغلوب اور دست نگر بنائے رکھنا چاہتا ہے یا پھر اسے اشتراکیت کے آغوش میں دھکیل کر اس کی اسلامیت کو مٹا دینا چاہتا ہے۔

ان نازک حالات میں مسلمانوں کو ذہنی انتشار سے بچائے رکھنا اور صحیح اسلامی عقیدۂ و عمل پر انہیں ثابت قدم رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

پاکستان اپنی خالص اسلامی حیثیت کے ساتھ یہ فریضہ کامیابی کے ساتھ انجام دے سکتا ہے۔

اس لئے یہاں خاص طور پر کفر کی ان فتنہ سامانیوں اور اسلام کے نام پر گمراہ نما جو فروشیوں کا قلع قمع کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ کام صرف علماء حق کی متفقہ کوششوں اور ان کے ساتھ مسلمانان پاکستان کی مکمل وابستگی سے ہی انجام پا سکتا ہے۔

(کمال)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

فتنۂ مسلسل

(ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ملتان)

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے کارناموں میں سرِ فہرست ہمیشہ یہ امر رہا ہے کہ وہ مسلمان عوام میں علماء دین کے اعتماد کو مجروح کرتے رہیں۔

بحیثیت "مفکر" کے مودودی صاحب کی تحریروں کی ابتداء ہی وقت کے اکابر علماء کے خلاف قلمی محاذ قائم کرنے سے ہوئی۔ اور ماضی کی تمام تاریخ اسلام پر انہوں نے جتنا کچھ لکھا، اس کا بھی بنیادی اور بیشتر حصہ علماء خلف و سلف پر نکتہ چینیوں سے لبریز ہے۔

مسلمانوں کے معاشرتی، دینی و فقہی مسائل کی تنقیح میں بھی ان کے نوکِ قلم کی نشتر زنی علماء دین پر ہی اکثر مرکوز رہی۔

اور یہ عجیب اتفاق ہے یا ان کے سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق ہے کہ ان کی قلمی تیر افگنیوں کا ہدف علماء سوء کے بجائے ہمیشہ علماء حق ہی بنے۔ خواہ وہ زمانہ حال کے علماء دین ہوں یا زمانہ ماضی کے۔ حتیٰ کہ اپنی تازہ قلمی شاہکار "سنت" میں انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پوری جماعت کو ہدف تنقیص بنا ڈالا۔

مودودی صاحب کی ان بے جا تحریری جسارتوں کا اثر ان کے معتقدین میں زیادہ شدت کے ساتھ رونما ہؤا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ کبار علماء خلف و سلف اور صحابۂ کرام پر زبان درازی میں نہایت بے باک اور گستاخ بن گئے۔ اور بسا اوقات بزرگانِ دین و ملت پر سوقیانہ پھبتیاں کسنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

بہرحال علماء حق کی مخالفت ان کی سرشت کا اب ایسا جزو لاینفک بن گئی ہے کہ اس سے ہٹ کر اب کوئی دوسری بات سوچ ہی نہیں سکتے۔ آج کل ان حضرات کی تقریری و تحریری جہات کا بیشتر حصہ اشتراکیت یا بہ عنوان دگر روس اور چین کی مخالفت کا ہے۔

اشتراکیت اور مسلمان

جہاں تک اسلام کے مقابلہ میں کسی "ازم" کا معاملہ ہے خواہ وہ اشتراکیت ہو، مغربی جمہوریت ہو، سامراجیت ہو، وغیرہ وغیرہ، ہر مسلمان اس کی تردید ضروری سمجھتا ہے اور کرتا رہتا ہے۔

اہل علم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اشتراکیت مغربی تہذیب و تمدن اور سامراجی فکر و نظر کا پیدا کردہ "بچۂ شریر" اور "طفل باغی" ہے۔ جب تک دنیا میں سامراجیت اور مغربی تہذیب باقی ہے۔ اشتراکیت بھی موجود رہے گی۔

مسلمانوں میں بھی اشتراکیت کا جو کچھ اثر پھیل رہا ہے محض سامراجیت کے تغلب و جبر کے رد عمل کا نتیجہ ہے مسلمان دو سو سال سے سامراجی سازشوں کا شکار ہیں۔ مغربی سامراج نے انہیں دین و دنیا ہر اعتبار سے کھوکھلا اور بے مایہ بنا ڈالا ہے۔

اور اب انہیں نیم مردہ شکار کی صورت میں اشتراکیت کے سامنے ڈال دینا چاہتا ہے۔

ان حالات میں اشتراکیت کی ایسی مخالفت جس کا فائدہ اسلام اور مسلمانوں کو تو پہنچے نہیں اور مغربی سامراجیت کو اس سے تقویت حاصل ہو، کم از کم اسلام اور مسلمانوں کے حق میں خواہ کی طرف سے تو ہو نہیں سکتی۔

اگر مسلمان ملکوں پر سے امریکی و برطانوی استعمار کے سیاسی تسلط کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے تو فوراً اشتراکیت کے سیاسی غلبہ کا راگ چھیڑ دینا

اگر مسلمان قوموں پر سے امریکی و برطانوی بد دین تہذیب و ثقافت کے خاتمہ کا سوال اٹھایا جائے تو فوراً اشتراکیت کی لادینیت کا مسئلہ اٹھا دینا،

اگر مسلمان علاقوں پر سے امریکہ و برطانیہ کے اقتصادی معاشی و تجارتی غلبہ کو ہٹانے کا مطالبہ پیش کیا جائے تو فوراً اشتراکیت کے اقتصادی و معاشی غلبہ کے اندیشوں کا ذکر کرنے لگنا۔

اگر مسلمان ملکوں کی سرزمین سے امریکہ و برطانیہ کے فوجی اڈوں کے خاتمہ کے لئے جدوجہد شروع کی جائے تو فوراً اشتراکیت کے فوجی اثر و نفوذ کی خوفناکیوں کا پروپیگنڈا شروع کر دینا، ایسا پراسرار اور معنی خیز طرز عمل ہے جس کی کوئی مناسب توجیہہ نہیں کی جا سکتی۔

امریکہ کی مسلمان دشمنی

- مشرق وسطیٰ میں گذشتہ سال کی اسرائیلی جارحیت کی پشت پناہی علانیہ امریکہ نے کی اور ابھی تک کئے جا رہا ہے
- امریکی سامراج اسرائیل کو دھڑا دھڑ اقتصادی و فوجی امداد دے رہا ہے۔
- امریکہ کے سیاست دان علانیہ اس کی حمایت میں بیان دے رہے ہیں۔
- امریکہ کا نمائندہ اقوام متحدہ میں کھل کر اسرائیل کی طرفداری کر رہا ہے۔
- امریکہ کے سفیر ایشیا، افریقہ، یورپ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں میں اسرائیل کے لئے حمایت حاصل کرنے کی ہر ممکن تگ و دو کر رہے ہیں۔
- امریکہ کے دونوں صدارتی امیدوار پبلک اسٹیج پر اعلان اور وعدے کر رہے ہیں کہ وہ کامیاب ہونے کے بعد اسرائیل کو اور مضبوط بنائیں گے، اور امداد دینگے، اور مسلح کریں گے۔ اور، اور آگے اسے بڑھائیں گے

اس کے برعکس اشتراکی روس اور اس کے ساتھی عربوں کے موقف کی اقوام متحدہ کے اندر برابر حمایت کئے چلے جا رہے ہیں۔

الجزائر سے سوڈان تک بیشتر عرب ملکوں کو جنگی سامان و اسلحہ کی مدد دے رہے ہیں۔ ان کی مشکلات دور کر رہے ہیں۔ اور یہ تمام معاونت بے پر کر رہے ہیں۔

اس صورت حال کی موجودگی میں جبکہ امریکہ نوازی پر قائم اور مصر ہے۔ اور اپنے ظلم و جبر و عریاں پالیسی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور اشتراکی روس وغیرہ عربوں کے حامی اور معاون ہیں۔

مودودی صاحب کی جماعت کی طرف سے اشتراکیت کی مخالفت

مودودی صاحب کی جماعت کی طرف سے میں اشتراکیت اور اشتراکی روس و چین و فیڈ کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم جاری کر دینا، اور مس کی تمام توجہ اشتراکیت کے اندیشوں و واہموں پر

—— کیا اسلام دوستی، عرب دوستی اور جمہوریت کسی بھی ادنیٰ تقاضے کو پورا کرنے والی ہے؟

—— کیا اس سے امریکی سامراج کی مسلمان و عرب کے جرائم و عزائم کی پردہ پوشی نہیں ہوتی ہے؟

—— کیا اس طرح امریکہ و برطانیہ کے مجرمانہ کر ہلکا نہیں ہو جاتا ہے؟

آخر یہ کیسی حکمت عملی ہے کہ جب امریکی سام اسرائیل نوازی اور عرب دشمنی میں بالکل برہنہ کی رائے عامہ کے سامنے آ رہا ہے، تو عین اس پر اشتراکیت اور روس وغیرہ اشتراکی ملکوں جرائم سے متہم کر کے۔ دنیا کی رائے عامہ کے سامنے

کیا اس ٹیکنیک کا امریکی سامراج کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ دنیا کی رائے عامہ کے سامنے مجرموں میں وہ تنہا نہیں رہنے پائے گا۔ اور ہماری آج امریکہ اور روس کے دو بلاکوں میں بٹی ہوئی دونوں کو ایک ہی مقام پر کھڑا پائے گی۔ تو وہ اس مسلمان و عرب دشمن کردار سے زیادہ دیر بیزار رہ سکے گی۔ اور اسے موجودہ دور کی ایسی مجبوری فر لے گی۔ جس کے ازالے و دفعیہ کا اس کے پاس کوئی نہیں ہے۔

ان دونوں بلاکوں میں سے ایک کے ظلم کا دفعیہ

کی آئے لاکھ ہی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جب ہر ظلم میں دونوں ہی برابر کے ظالم باور کرا دیئے جائیں تو یہ امریکی سامراج کی براہ راست اور اشتراکی سامراج کی بالواسطہ ایسی خدمت ہے جس سے دونوں یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اور عربوں کے ساتھ سے ایسی غداری ہے جس کا بظاہر تصور کرنا بھی مشکل ہے۔

جب امریکہ علانیہ اسرائیل کی حمایت، معاونت اور طرفداری کر رہا ہے تو عربوں کے سامنے اس کے تدارک کا سیاسی و فوجی ذریعہ صرف یہ ہے کہ وہ امریکہ کے حریف روس کو اس مسئلہ پر مدمقابل بنا کر کھڑا کر دیں۔

عربوں کی کامیاب سیاست

اور عربوں کی زبردست سیاسی کامیابی کی یہ روشن دلیل ہے۔ کہ جس اسرائیل کا وجود و قیام، امریکی بلاک و روسی بلاک دونوں کی متفقہ رائے کے ساتھ آج سے بیس سال قبل (۱۹۴۸ء میں) عمل میں آیا تھا۔ ان میں سے روسی بلاک کو وہ اس مسئلہ پر امریکی بلاک کا حریف اور اسرائیل کا مخالف بنا کر سامنے لے آئے ہیں۔

امریکہ کو اس موقف کی طرف لانا ناممکن تھا کہ یہودی ریاست کی تشکیل اس کی اور برطانوی سامراج کی پرانی منصوبہ بندی کا حاصل ہے۔ لیکن روس کی موافقت وقتی اور دوسری عالمی جنگ میں امریکہ و برطانیہ کی دوستی و رفاقت کے حق کی ادائیگی کے لئے تھی۔ اس لئے عربوں نے بجا طور پر سیاسی اعتبار سے روس اور اشتراکی بلاک کو اپنا ہمنوا بنا لینا ممکن پایا۔

حقیقت پسندی کا تقاضا

ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کا عربوں کا اور قضیۂ فلسطین و یہودی ریاست کے اثرات ختم کرنے کی کوششوں کا صریح تقاضا یہ ہے کہ نظریاتی علمی و فکری حد تک تو اشتراکیت سے اظہار اختلاف نہایت ضروری اور صحیح ہے۔ لیکن عالمی سیاست کی ان حدود تک اس مخالفت کو بڑھالے جانا جس سے امریکی سامراج کے جرائم کی پردہ پوشی ہو۔ عربوں کے ساتھ ناانصافی اور اسرائیل کی حمایت میں امریکہ اور روس دونوں ایک سطح پر نظر آنے لگیں اور مسلمان عوام مغربی سامراج کی دو سو سالہ گرفت و تسلط سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کو اس لئے شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگیں کہ کہیں اس کی جگہ اشتراکی سامراج غلبہ نہ حاصل کر لے۔

سراسر عربوں کے کاز اور مسلمان ملکوں کی سامراجی تغلب سے آزادی کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کی افسوسناک کوشش ہے۔

سامراجیت کے حق میں

بدقسمتی سے مودودی صاحب کی جماعت کی طرف سے اشتراکیت کی مخالفت کا موجودہ رویہ اسی قسم کے ہی طرز فکر و رجحان کا حامل ہے۔ اور اسی سے عالمی سیاسیات میں اشتراکیت کی مخالفت سے زیادہ امریکی سامراج کی موافقت کا انداز ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے باوجود بہرحال یہ ان کی جماعتی پالیسی کا معاملہ ہے۔ اس لئے اس کے نقائص و بدنتائج کی اندیشناک نشاندہی سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اشتراکیت سے اپنے اس اختلاف کی لپیٹ میں وہ علماء دین کو بھی شامل کر کے علماء حق سے عناد رکھنے کی اپنی کہنہ سرشت کا تقاضا پورا کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔

علماء حق کے خلاف غلط تاثرات پھیلانے کی مذموم کوشش

مودودی صاحب کی جماعت کے تنخواہ دار کارکن حضرات مختلف مقامات پر جلسوں اور مجلسوں میں عوام و سامعین کو یہ صریح غلط بات باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان کے علماء دین اشتراکیوں کے ساتھ اتحاد کر کے یہاں بھی ایسے ہی حالات پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں جیسے حالات ان کے بقول بخارا و سمرقند وغیرہ روسی ترکستان کے علاقوں میں، وہاں کے علماء دین نے اشتراکی انقلابیوں کا ساتھ دے کر پیدا کر دیئے تھے جس کے نتیجہ میں اب وہاں نہ اسلام باقی ہے نہ مسلمان"۔

اس قسم کی تقریریں حال ہی میں جماعت کے تنخواہ دار مبلغین نے رحیم یار خاں شہروں میں کی ہیں۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی اشتراکیت دوستی

اولاً تو اس امر کو پیش نظر رکھیے کہ پاکستان کی پوری تاریخ میں علماء کی کسی جماعت یا حلقہ نے اشتراکی گروہ تو بہت دور کی چیز ہے مسلمانوں کے ہی دین سے ذرا ہٹے ہوئے گروہوں میں کسی کے ساتھ بھی کبھی کوئی سیاسی یا مذہبی یا تنظیمی یا تحریکی اشتراک نہیں کیا۔

جبکہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر بی، ڈی کے انتخاب میں صدارتی انتخاب میں اور اسمبلیوں کے انتخاب میں تمام غیر دینی جماعتوں اور اشتراکی حلقوں نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ کے ساتھ مکمل، سیاسی، تحریکی تنظیمی اشتراک کیا۔ اور اس دوران کوئی اختلاف ان کے اور نیشنل عوامی پارٹی کے درمیان سننے میں نہیں آیا۔ جبکہ کونسل مسلم لیگ بالخصوص اس کے ایک لیڈر مسٹر لاری کے اور جماعت مودودی کے درمیان سیٹوں کے سوال پر شدید اختلاف رونما ہوا۔ جس کے نتیجے میں دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف اخباری بیانات دیئے۔

نیشنل عوامی پارٹی جو مودودی صاحب کی جماعت کے بقول پاکستان کے اشتراکی ہیں۔ جب گذشتہ الیکشن میں ان اشتراکیوں کے ساتھ مودودی صاحب اور ان کی جماعت اتنا مکمل اشتراک و تعاون کر سکتے ہیں تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے ہی خطرہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ بھی وہ کسی موقعہ پر بیرون پاکستان کے اشتراکی عناصر کے ساتھ رابطہ قائم کر لیں۔ اور پھر پاکستان میں بخارا و سمرقند کے ایسے حالات رونما ہوں، جیسے حالات کا ذکر ان کے تنخواہ دار لیڈر صاحبان اپنی تقریروں میں کرتے پھرتے ہیں۔

علماء کا رویہ اب تک بالکل صاف اور واضح رہا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے اس قسم کا اندیشہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔

اس بدیہہ حقیقت کی موجودگی میں اشتراکیت کی مخالفت کے ساتھ علماء دین پر ان کا کیچڑ اچھالنا سراسر فریب ہے

مودودی صاحب کی نظر میں ۱۹۵۶ء کا دستور غیر اسلامی اور آمرانہ

ثانیاً قابل غور امر یہ ہے کہ اسلام کی ضمانت حاصل کئے بغیر ان کا موجودہ مخالف پارٹیوں کے ساتھ اتحاد بجائے خود اس امر کی نشان دہی کر رہا ہے کہ وہ محض سیاسی مقاصد کی خاطر اسلام کو پس پشت ڈال سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ عذر کہ ۱۹۵۶ء کے دستور کی بحالی کے مطالبہ سے اسلام کی ضمانت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے سراسر عوام فریبی ہے۔

جن لوگوں نے ۱۹۵۶ء کا دستور نہ دیکھا ہو۔ وہ تو اس دھوکے میں آسکتے ہیں۔ ورنہ جنہوں نے اس کا بغائر نظر مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس میں اسلام کے تحفظ کے لئے اسی قسم کی "دفعہ" ہے۔ جیسی کہ موجودہ دستور میں کہ :-

"کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا"۔

اور یہ ضمانت موجودہ دستور بھی دے رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کے تحفظ کی جو "گت" اس وقت موجود ہے

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن کے زیر اہتمام اجتماعات

۲۷ ستمبر بروز جمعہ احمد پور شرقیہ ۲۸ ستمبر بروز ہفتہ بہاولپور
۲۹ ستمبر اتوار شہر بہاولنگر، ۳۰ ستمبر سوموار منچن آباد
یکم اکتوبر منگل ہارون آباد ۲ اکتوبر بدھ چشتیاں
۳ اکتوبر جمعرات حاصل پور میں ہوں گے۔

جن میں مولانا سراج احمد صاحب دین پوری نائب امیر صوبائی۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری مبلغ صوبائی جمعیۃ۔ مولانا محمد لبشیر اختر ناظم عمومی جمعیۃ بہاول پور ڈویژن۔ مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر جمعیۃ بہاولپور ڈویژن

سردار امیر عالم خاں صاحب لغاری امیر جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں۔ مولانا عبدالصبور صاحب ناظم بہاولپور ڈویژن شرکت فرمائیں گے۔

منجانب
مجلس شوریٰ بہاول پور ڈویژن)

وہی گت "۱۹۵۶ء کے دستور سے بھی ہو جاتی ہے اور جتنا عرصہ وہ نافذ رہا، ہوتی رہی۔

۱۹۵۶ء کے دستور کا یہ "نقص" اور اس کے اندر "آمریت" کی موجودگی کا اعتراف شروع شروع میں مودودی صاحب نے بھی کیا تھا۔

دیکھئے جماعت کا سابق و مرحوم اخبار روزنامہ "تسنیم" لاہور کا ۵ فروری ۱۹۵۶ء کا پرچہ جس میں مودودی صاحب کا صاف صاف یہ بیان شائع ہوا ہے۔

"صحیح معنی میں اس مسودۂ دستور کے اسلامی و جمہوری بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں متعدد اہم ترامیم کی جائیں"

بیان میں مودودی صاحب نے یہ بھی کہا کہ:۔

"صدر ریاست کو اتنے زیادہ اختیارات دیدیئے گئے ہیں کہ وہ بآسانی ایک ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے"

جس دستور کی اسلامی اور جمہوری حیثیت کے بارے میں خود مودودی صاحب نے فروری ۱۹۵۶ء میں یہ رائے ظاہر کی ہو۔ اس دستور کی بحالی کا مطالبہ ہی حیران کن ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دعویٰ کرنا کہ اس دستور کی بحالی سے اسلام کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے۔ عوام کو دھوکا دینا اور اپنے "ترکِ اسلام" کے موجودہ رویہ پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے

ورنہ مودودی صاحب کے ۵ فروری ۱۹۵۶ء کے بیان کے مطابق یہ بالکل درست ہے کہ وہ دستور نہ اسلام کے معیار پر پورا اترتا ہے اور نہ جمہوریت کے معیار پر

ارتداد کی اجازت اور عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کی بقاء میں مودودی صاحب کی جماعت کا حصہ

ثالثاً اس افسوسناک واقعہ کو بھی پیش نظر رکھئے کہ جب موجودہ دستور کا پہلا ترمیمی بل قومی اسمبلی کے ڈھاکہ سیشن میں پیش کیا گیا تو اس کی تائید بشمول مودودی صاحب کی جماعت کے تمام مخالف جماعتوں نے سوائے جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے کے کی۔

حالانکہ اس پہلے ترمیمی بل کے ذریعہ پاکستان میں اسلام کے ماسوا تمام دوسرے مذاہب حتیٰ کہ لادینیت تک کو بنیادی حقوق کے نام سے ایک ہی سطح پر رکھ کر آزادی دی گئی۔ گویا ارتداد کا دروازہ پاکستان میں چوپٹ کھول دیا گیا۔

نیز اس پہلے ترمیمی بل کے ذریعہ ہی صدر محمد ایوب خاں کے نافذ کردہ وہ اکتیس قوانین، عدالتوں میں ناقابل چیلنج قرار دیئے گئے۔ جن میں بدنام زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی بھی شامل ہیں۔

اس طرح پہلے ترمیمی بل کی حمایت میں سرکاری پارٹی اور بے دین مخالف جماعتوں کے نمائندوں کا مودودی صاحب کی جماعت سے وابستہ یا ربط و ضبط رکھنے والے ممبران قومی اسمبلی نے ساتھ دے کر پاکستان میں اپنے ہاتھوں سے ارتداد کا دروازہ بھی کھولا اور عائلی قوانین جیسے بدترین مخالف قرآن و سنت و فقہ اسلامی قوانین کے نفاذ و استحکام کا موجب بھی بنے۔

اصل صورت حال

پس جس گروہ اور اس کے امیر کا ماضی قریب میں یہ سیاسی کردار رہا ہو کہ:۔

(۱) اشتراکی جماعتوں سمیت بے دین گروہوں کے ساتھ اشتراک و اتحاد کر چکی ہو۔

(۲) اور بعض ایسے قوانین کے نفاذ و استحکام میں بالواسطہ اس نے حصہ لیا ہو۔ جن کی وجہ سے ملک میں ارتداد کو قانونی اجازت حاصل ہوئی اور عائلی قوانین کو تقویت ملی۔

اس کے تنخواہ دار مبلغ و کارکن عوام کو یہ باور کراتے پھریں کہ

"ملک میں اشتراکیت کا خطرہ آرہا ہے اور علماء اشتراکیت کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں"۔

اگر دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ و فریب نہیں تو اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ اور فریب کہلانے کا ضرور مستحق ہے۔

بخارا اور سمرقند میں اشتراکیت کا تاریخی پس منظر

اب ذرا واقعات و حقائق کی روشنی میں بخارا اور سمرقند و تاشقند کے اس اشتراکی انقلاب اور اس میں علماء کے اس کردار کی تاریخی حقیقت بھی سن لیجئے۔ جس کا غلط سلط پروپیگنڈا کر کے یہ حضرات علماء دین کے خلاف اپنے بغض کی سرشت ازل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

بخارا اور سمرقند وغیرہ کا یہ علاقہ جو اب "ازبک" کے نام، ایک جداگانہ جمہوریہ (ریپبلک) کی حیثیت سے ان پندرہ جمہوریتوں میں سے ایک ہے۔ جن کے اشتمال سے "یو، ایس، ایس، آر" یعنی "یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ری پبلک" بنتی ہے۔ جسے عام طور، روس کہا جاتا ہے۔

"ازبک" یعنی بخارا اور سمرقند کا یہ علاقہ ایک ہزار سال قبل مسلمانوں کی تاریخ میں زبردست اہمیت کا حامل تھا بخارا کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ جگہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم ترین محدث کا مولد و مسکن ہے۔ جن کی کتاب بخاری شریف اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سمجھی جاتی ہے۔ تیرھویں صدی عیسوی یعنی ساتویں صدی ہجری تک یہ علاقہ اسلامی علوم و فنون کا ایک اہم مرکز رہا۔

لیکن تیرھویں صدی عیسوی میں تاتاریوں کی یلغار عالم اسلام کے خلاف شروع ہوئی اور چنگیز خاں کی ٹڈی دل وحشی فوجوں نے وسط ایشیا کا یہ سارا علاقہ روند ڈالا اور ہلاکو خاں کے دور تک تمام عالم اسلام تاتاری وحشیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکا تھا۔ خلافت کا مرکز بغداد تک تو تاتاریوں سے ہوتا۔ مساجد، کتب خانے جلا کر راکھ کر دیئے اور خلیفہ تک کو اس کے خاندان سمیت ہاتھیوں کے پیروں تلے روند و اکر مروا ڈالا۔

اس یلغار میں وہ پرانا بخارا اور سمرقند بھی تباہ و برباد ہو گیا۔ جو ۶ صدیوں تک اسلامی علوم و فنون کا ایک مرکز بنا رہا۔

تاتاریوں کا زور کم ہونے پر بخارا، سمرقند، تاشقند وغیرہ علاقے مختلف مقامی امراء کے تسلط میں آگئے تاہم یہ سب روس کے تاتاری حکمرانوں کے باجگزار بنے رہے۔

ترکی میں خلافت عثمانیہ کے قیام کے دوران کچھ عرصہ تک یہ علاقہ بھی ترکوں کی عملداری میں شامل رہا، لیکن یہاں کے مقامی حکمرانوں نے ۱۸۶۸ء میں روس کے شہنشاہ زار الیگزنڈر ثانی سے خفیہ ساز باز کی اور اس پورے علاقہ پر روسی شہنشاہ کا قبضہ ہو گیا۔ مقامی حکمران اس کے تحفظ میں برسر اقتدار رہے اور اس علاقہ کے مسلم عوام کو دونوں لوٹتے کھسوٹتے رہے۔

یہ ہی وہ زمانہ تھا جب ہندوستان اور ایشیاء کے دوسرے مسلمان علاقوں پر انگریزوں کو مکمل غلبہ حاصل ہو گیا۔

اسی دوران ایک جاسوسی مشن انگریزوں نے وسط ایشیا کے اس علاقہ میں بھیجا۔ جس کے سربراہ مشہور ادیب پروفیسر محمد حسین آزاد تھے۔

اس علاقہ کے مسلمانوں کی جہالت، پستی اور نکبت و ذلت کے حالات ان لوگوں کے سفرناموں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ کے عالمی سیاسی مقاصد کا یہ خفیہ باب ہے کہ یہ دونوں مغربی طاقتیں مشرق قریب و بعید میں اپنے سامراجی عزائم پورے کرنے کے لئے وسط ایشیا کے ان علاقوں کو کس طرح روس کے تمام عیسائی بادشاہوں کے حوالے کر دینے کی سازش کر رہے تھے۔

برطانیہ اور فرانس کا مسلمانوں کے خلاف روس کے عیسائی بادشاہ سے خفیہ گٹھ جوڑ

مارچ ۱۹۱۵ء میں فرانس اور برطانیہ نے روس کے بادشاہ کو ایک خفیہ معاہدے کے ذریعہ جس کا نام "کانسٹینٹی نوپل ایگریمنٹ" تھا۔ باسفورس، درہ دانیال اور قسطنطنیہ کا علاقہ بھی روس کے بادشاہ و حکومت کو قبضہ کے لئے پیش کر چکے تھے

یہ تو روس میں اشتراکی انقلاب برپا ہو گیا، اور نئی انقلابی حکومت نے نہ صرف یہ کہ ایسے تمام معاہدات منسوخ قرار دیدیئے بلکہ انہیں شائع بھی کر دیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ برطانیہ و فرانس مسلمان ملکوں علاقوں کے خلاف کیا کیا سازشیں کر رہے تھے۔

روس کی نئی اشتراکی حکومت نے جب ان خفیہ معاہدوں کو رد کر دیا اور انہیں شائع کر کے عوام کو

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

...ہوا اسلام اور مسلمان

...ی طاقتوں کے بدارادوں سے آگاہ کر دیا تو ترک نوجوانوں ...ز کا پر قبضہ جانے کی دوسری برطانوی سازشوں کا مردانہ ...تابلہ کیا اور ترکی کو آزاد کر دیا۔

...ارا اور سمرقند کے علماء حق کا ...یت پسند کردار

...ارا بھی یعنی بخارا و سمرقند میں بھی علماء حق روس کی ...بائی شہنشاہیت کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کی ...دوجہد میں سرگرم رہے۔ لیکن مقامی مسلمان حکمران جو عیسائی ...رشاہ کے حلقۂ غلامی کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ علماء کی اس ...دوجہد کی مخالفت کرتے رہے۔

...اسکہ روس میں اشتراکی انقلاب برپا ہو گیا۔ یہ موقعہ تھا ...اس پورے علاقہ کو ایک آزاد مسلم ریاست کی حیثیت میں ...قائم کیا جا سکتا تھا۔ لیکن مقامی حکمرانوں نے علماء حق کے ...مسلسل مطالبات کے باوجود انگریزوں، زار روس کے ...بھاگے ہوئے جرنیلوں وغیرہ کے اشارے پر اشتراکی روس ...کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

بخارا، سمرقند وغیرہ کا نوجوان عنصر حکمرانوں کی بالیسی سے ...متنفر ہو گیا اور اس نے اپنی نجات کا قریبی راستہ اس میں ...دیکھا کہ اشتراکی روس سے رابطہ جوڑ کر انگریزوں اور ...شہنشاہ روس کے بھگوڑے جرنیلوں کی سازش کو ناکام ...بنا دے۔

بالآخر انگریزوں نے اپنی عالمی سیاست کے تقاضوں ...کی خاطر غالباً ۱۹۴۲ء یا ۱۹۴۵ء میں روس کی اشتراکی ...حکومت کو تسلیم کر لیا، اور ان کا کارندہ حکمرانوں کو وہاں ...سے بھاگ جانے کی سہولتیں دلا دیں۔ چنانچہ امیر بخارا امیر ...تاشقند اور امیر سمرقند وغیرہ امراء معہ اپنے گماشتوں اور ...بداخلاقیوں و عیاشیوں کے سامان کے وہاں سے فرار ہو کر ...کابل وغیرہ کی طرف نکل آئے۔ عوام اشتراکی انقلابیوں کے ...رحم و کرم پر رہ گئے۔ مقامی علماء نے اس صورت حال ...کا مقابلہ کرنا چاہا۔ لیکن نوجوان عنصر نے ساتھ دینے ...سے انکار کر دیا اور علماء دین دار طبقے کی ایک بڑی تعداد ...وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان و عرب ملکوں کی طرف نکل ...آئی۔ جن میں مولیٰ جار اللہ عالم و فاضل افراد شامل تھے۔

روس کی اشتراکی حکومت نے اس پورے علاقہ ...کو ایک علیحدہ جمہوریہ کی شکل میں ان کی زبان، تہذیب ...و دستوریہ کی انفرادیت کے ساتھ قائم کیا اور روس کی ...علاقائی یونین میں شامل کر لیا۔

ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہاں اشتراکیت کا غالب ...آجانا ایک ناگزیر نتیجہ تھا۔

علماء کو متہم کرنے کے لئے غلط بیانیاں

اس پورے قصہ میں علماء کو بے جا طور پر متہم کرنا ...اور اس علاقہ کی ایسی تصویر کھینچنا جیسے کہ اشتراکی انقلاب ...سے پہلے وہ ایک مکمل اسلامی ریاست تھی۔ ناواقف مسلمانوں ...کو بیوقوف بنانے اور پاکستان کے علماء پر غلط الزام تراشی ...کا بہانہ پیدا کرنے کی مذموم کاوش ہے۔

سابق صوبہ سندھ میں

جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ عظیم الشان

کانفرنس

۱۵، ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۸ء بروز منگل و بدھ مطابق ۲۲، ۲۳ رجب سنہ ۱۳۸۸ھ کو

صوبہ سندھ کے مقام

شاہ پور چاکر (ضلع سانگھڑ)

میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ عظیم الشان علاقائی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر، علماء کرام، بزرگان دین اور سابق صوبہ سندھ کے مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں

اسمائے گرامی اکابرین ملت و شعراء کرام

(۱) خافظ الحدیث امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
(۲) ناظم عمومی مرکزیہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
(۳) امیر صوبائی مغربی پاکستان حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب
(۴) ناظم عمومی صوبائی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
(۵) ناظم صوبائی مغربی پاکستان حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
(۶) فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (پشاور ڈویژن)
(۷) حضرت مولانا سراج احمد صاحب (دین پور شریف) بہاولپور ڈویژن
(۸) حضرت خلیفہ احمد دین صاحب امیر جمعیۃ خیرپور ڈویژن
(۹) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفہ حاجی (رتو ڈیرو)
(۱۰) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خلیفہ حضرت حاجی (دادو کاشا)
(۱۱) حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب جانشین حضرت حاجی
(۱۲) حضرت پیر وہب اللہ شاہ صاحب گوٹھ پیر جھنڈا
(۱۳) حضرت پیر صلاح الدین شاہ صاحب گوٹھ پیر جھنڈا۔
(۱۴) حضرت پیر علی احمد شاہ صاحب (سکندر ضلع نواب شاہ)
(۱۵) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری (سانگھڑ)
(۱۶) حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب مدرسہ رقیہ ڈرگ روڈ کراچی
(۱۷) حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب (لکھڑہ کراچی)
(۱۸) حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر حیدر آباد ڈویژن

شعراء کرام

شاعر احرار۔ جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز
شاعر ملت۔ جناب محترم سید امین گیلانی صاحب

— علاوہ ازیں سابق سندھ کی تمام اضلاعی جمعیتوں کے امراء ناظمین و عہدہ داران و کارکنان بھی شرکت فرما رہے ہیں۔

— ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو صبح ۹ بجے علاقہ سندھ کے کارکنان جمعیۃ کا خصوصی اجتماع ہے۔ جس سے اکابرین جمعیۃ خطاب فرمائیں گے۔

— قیام کا انتظام ہے۔ طعام کے لئے دو روز کے واسطے مبلغ ۵/- روپے پیشگی جمع کرانا ہوں گے۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء سے مرکزی دفتر جمعیۃ کے ناظم جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب شاہ پور چاکر ضلع نواب شاہ پہنچ جائیں گے۔

المعلنین

(مولانا) محمد حسن (شاہ پور چاکر)

خان صاحب دین محمد صاحب چک ۲۲۔ حاجی محمد اسماعیل صاحب چک ۲۲

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کی قرار دادیں

یہ اجتماع ٹاؤن کمیٹی ٹانک کے بااختیار افراد نے اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے معزز شہریوں کو پریشان کرنے کے لئے جو نوٹسوں، جرمانوں اور استغاثوں کا توہین آمیز سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر ٹانک کے معزز دکاندار شہریوں کو پریشان کرنے کا یہ ناگوار سلسلہ فوراً بند کر کے ٹاؤن کمیٹی ٹانک کے بااختیار افراد جو غبن کے اصل مجرم ہیں ان کو معطل کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

— یہ اجلاس این۔ اے فاروقی کے چیف الیکشن کمشنر مقرر ہونے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اس پر مکمل بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ اجلاس مرکزی اور صوبائی جمعیۃ علماء اسلام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس تجویز کے بارہ میں موثر اقدام کرے

— یہ اجلاس حکومت کے اس رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے کہ علماء حق کے خلاف پورے ملک میں مختلف قسم کی پابندیاں عائد کر کے مداخلت فی الدین کا ارتکاب کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے

— یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی تمام قرار دادوں کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہے۔ نیز اکابر جمعیۃ نے جو بیان مقدمہ شورش صاحب کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔ حرف بہ حرف تائید کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دونوں اضلاع کے علماء کرام اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پوری تندہی اور پوری قوت سے جماعت کو مضبوط بنائیں۔ تاکہ سرکاری اور غیر سرکاری راستوں سے آنے والی بے دینی کا کامیاب طریقہ پر سدباب کیا جا سکے۔ نیز یہ اجلاس مشرقی، مغربی پاکستان کے اُن علماء دین کی ان خدمات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے، جو مرزائی، پرویزی ارتداد اور مودودی الحاد اور امریکی سامراج کے خلاف تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نیز دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں

— یہ اجلاس چینی سفارت خانے اور چینی ذمہ دار افراد کو متوجہ کرتا ہے کہ پاکستان میں ایسا چینی لٹریچر شائع نہ کریں۔ جس سے ہمارے موجودہ سیاسی تعلقات پر برا اثر پڑے۔ نیز یہ اجلاس حضرات علماء کرام کو بھی متوجہ کرتا ہے کہ وہ ایسے مقامات پر وفود کی شکل میں جا کر متعلقہ چینی ذمہ دار حضرات سے مل کر اس غلط فہمی پر متنبہ کریں۔ یہ اجلاس رات کو ۱½ بجے صاحبزادہ عبدالحکیم کی دعا پر ختم ہوا۔

(محمد زاہد ناظم دفتر جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی پندرہ روزہ کارروائی

مورخہ ۲۱ اگست کو رحیم یار خاں شہر میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا غلام ربانی کی صدارت میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا محمد بشیر صاحب اختر، مولانا فداء الرحمان صاحب درخواستی نے ملکی حالات پر تقاریر کیں۔ مورخہ ۲۶ اگست مرحیم ۱۲

مورخہ ۲۶ اگست کو بمقام سہجہ تحصیل خان پور میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم الشان اجتماع اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا عبدالصبور صاحب ناظم جمعیۃ نے تقاریر فرمائیں مولانا فداء الرحمان درخواستی نے شرکت فرمائی۔

مورخہ ۲۷ اگست کو بمقام پکالاڑاں تحصیل خان پور مولانا فداء الرحمان صاحب درخواستی نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے الحاد کو واضح فرمایا

مورخہ ۲۸ اگست کو بمقام بانہ رویہ میں حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی نے مسئلہ ختم نبوت پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ مولانا عبدالصبور صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کے محرفات کو عوام کے سامنے بیان کیا اور ان مقامات پر مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جناب آغا شورش کاشمیری کو رہا کر کے پریس کو واگذار کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب ضبط کی جائے۔

(۳) عائلی قوانین ختم کر کے کتاب و سنت کے آئین کو نافذ کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس جمعیۃ کانفرنس کے جملہ مطالبات کی تائید و توثیق کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس جی ایم سید کی کتاب (میں نے کیا دیکھا) کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی کتابوں کو منسوخ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سندھ علاقائی کانفرنس سے متعلق مجلس استقبالیہ کا اجلاس

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام کی سندھ علاقائی کانفرنس سے متعلق مجلس استقبالیہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالقادر لغاری مدرسہ قاسم العلوم گوٹھ الہ یار، ٹنڈو آدم میں منعقد ہوا۔ جس میں حیدرآباد ڈویژن کے تقریباً چالیس علماء کرام ارکان جمعیۃ نے شرکت کی۔ اجلاس میں کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں مختلف امور پر غور کیا گیا۔ اسی اجلاس میں مدرسہ قاسم العلوم ٹنڈو آدم کی مجلس منتظمہ کمیٹی اور مجلس شوریٰ کی تشکیل کی گئی۔ منتظمہ کمیٹی میں سیٹھ عبدالستار بالاگام کاٹن فیکٹری، سرپرست رئیس عبداللہ خاں مری بلوچ گوٹھ الہ یار صدر، محمد عرفان قادری مہتمم مدرسہ سیکرٹری، ڈاکٹر عبدالرحمٰن جیہ پاڑہ خزانچی اور بابو خاں رئیس حاجی محمد حسن، محمد صدیق گوٹھ اللہ یار، مستری محمد علی ٹھیکیدار مکرانی، محمد عبدالقیوم جیہ پاڑہ، حاجی عبدالکریم عرف حاجی چھوٹا، عبدالستار منیجر بالاگام کاٹن فیکٹری ممبر مقرر ہوئے۔ اور ۳۳ ارکان پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔ اجلاس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

جی۔ ایم سید کی سندھی کتاب "جیسا دیکھا میں نے" اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب "اسلام" ضبط کر لی جائیں۔

خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

غریب مزدور اور سرمایہ دار کی باہمی کشمکش اور عدم مساوات ختم کرنے کے لئے دیانتدارانہ قدم اٹھایا جائے۔

پولیس کانسٹبل کی تنخواہ ۱۵۰ روپے مقرر کی جائے۔ اور بد اخلاقی کے اڈے ختم کئے جائیں۔

(اصغر علی ناظم دفتر)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تمام تحریریں ضبط کرنے کا مطالبہ

راولپنڈی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تمام تحریریں اور "اسلام" نامی کتاب فوراً ضبط کی جائے۔ یہ مطالبہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن مولانا عبدالحکیم صاحب نے ایک گشتی مراسلہ میں کیا ہے انہوں نے جہاد کو حرام قرار دینے والے تمام لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ جس کی تائید شہر کے تمام خطیبوں اور عمائدین جمعیۃ علماء اسلام نے کی ہے۔ ان اصحاب نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کے جذبۂ دینی اور غیرت اسلامی کی بھی تعریف کی ہے۔ علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف ایسی دلآزار تحریروں کی بنا پر مقدمہ چلایا جائے اور ادارہ تحقیقات اسلامی کو ڈاکٹر صاحب کے دوسرے ہم خیال لوگوں سے بھی پاک کر دیا جائے۔

اس سے قبل ۶ ستمبر کو یوم دفاع کے جلسے میں بھی حکومت سے یہی مطالبہ کیا گیا تھا کہ مملکت پاکستان کے دفاع کو کمزور کرنے والے لادینی لٹریچر کو فی الفور ضبط کیا جائے — اور ہفت روزہ "چٹان" کے ایڈیٹر آغا شورش کاشمیری کو ان کی عدالت کے پیش نظر بلا تاخیر رہا کر دیا جائے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ سرگودھا کی سیرت کانفرنس کے موقع پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ اس پابندی سے جمعیۃ کو انتظامات کے سلسلہ میں بہت زیادہ مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ان تمام مطالبات اور قرار دادوں کو مولانا غلام اللہ خاں، حافظ ریاض احمد، مولانا ولی اللہ، مولانا عبدالستار، قاری محمد امین۔ مولانا رمضان، مولوی فضل حق، مولوی سکندر خاں۔ مولوی

...ہ منزل

...، مولوی چراغ دین شاہ اور مولوی عبدالحکیم ...کی تائید و حمایت حاصل ہے۔

(عبدالبر ہزاروی)

...رویہ ٹھل حمزہ میں تقریر

...ی نورالحق صاحب قریشی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ...ن ڈویژن نے ختم نبوت کانفرنس میں جمعہ ۳۰ اگست ...خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج نہ صرف کھانے پینے ...ہ میں ملاوٹ کی وبا عام ہے بلکہ شعائر اسلامی میں ...ٹ شروع ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسلامی اصطلاحوں ...ین رضی اللہ عنہ علیہ السلام، صحابہؓ، اہلبیت ...حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات، صحابہ اور ...ن کے علاوہ دوسرے لوگ استعمال کر رہے ہیں۔ ...نے کہا کہ اگر حکومت جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے ...ٹ کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دینے کا قانون ...ہے تو روحانی غذا میں ملاوٹ کرنے والوں کو سزائے ...ی نورالحق نے مزید کہا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے ...ں ملاوٹ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ کیونکہ قرآن ...کی اس نے توہین کر کے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ ...سلام کے مسلمانوں کی توہین کی ہے۔ اسے فوراً علیحدہ ...ئے۔

انہوں نے آخر میں کہا کہ ان تمام فتنوں کی سرکوبی کے ...عیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر علماء کے ہاتھ مضبوط ...ہزاروں کے مجمع نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے علیحدگی ...طالبہ کی تائید کی اور جمعیۃ کے پروگرام سے اتفاق ...ہار کیا۔

...عیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کی کاروائی

آج بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق یکم ستمبر ...ء بروز اتوار بوقت گیارہ بجے بمقام جامع مسجد حنفیہ ...نارووال میں زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد ...صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ ...ضلعی جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ حافظ محمد علی صاحب کی ...تلاوت کے بعد حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے گذشتہ سال کی ...کارگذاری پڑھ کر سنائی۔ سالانہ آمد و خرچ پیش کیا۔ ...جس کو منظور کر لیا گیا۔ گذشتہ سال میں بلائے گئے تبلیغی جلسوں ...کی رپورٹ پیش کی۔ جن کے اخراجات ضلعی جمعیۃ نے برداشت کئے تھے۔

(۱) ضلع میں کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت مولانا نذیر احمد صدیقی خطیب جامع مسجد سکھترہ کو ناظم ۲ برائے تحصیل نارووال و شکرگڑھ مقرر کیا گیا۔

(۲) ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہر تین ماہ بعد طلب کیا جائے۔ مقام کا انتخاب امیر صاحب کریں گے۔

(۳) حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کو ہنگامی ضروریات کے لئے مبلغ یکصد روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی۔

(۴) آئندہ چھ ماہ کے اندر سیالکوٹ شہر میں ضلعی کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں مرکزی حضرات میں سے کم از کم دو شخصیتوں کی شمولیت نہایت ضروری ہے

(۵) مجلس شوریٰ کا ہر ممبر اجلاس میں شرکت کے موقعہ پر ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے چندہ ادا کرے۔ اگر کوئی صاحب اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں تو وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ضلعی مرکز میں ارسال کر دے۔

(۶) حضرت مولانا محمد عبدالقادر صاحب قاسمی نارووال مولانا محمد علی اکبر صاحب سیالکوٹ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب شکرگڑھ کو ضلعی مجلس شوریٰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(۷) ڈویژنل کانفرنس منعقدہ گوجرانوالہ کو کامیاب کرنے کے لئے ہر مقام سے رضاکار تیار کئے جائیں۔

قراردادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام تاریخی کانفرنس کی تمام قراردادوں کی تائید کرتا ہے۔ اور اکابرین جمعیۃ پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ چٹان پریس کی ضبطی اور آغا شورش کاشمیری کی نظر بندی کے احکام واپس لئے جائیں۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی اسلام نامی کتاب کو فی الفور ضبط کیا جائے۔

(۴) پاکستان میں فلم خانہ کو بند کیا جائے۔

(۵) خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین و دیگر غیر شرعی قوانین کو منسوخ کر کے اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں

(۶) ملک میں بیکاری کے انسداد کے لئے حکومت سوت کا وہ ذخیرہ برآمد کرے جو ملکی ضروریات سے زائد ہو۔ سوت کی بے قاعدہ برآمدگی سے لاکھوں مزدور معاشی بحران کا شکار ہو کر نان جویں کے بھی محتاج ہو چکے ہیں۔

(۷) منکرین ختم نبوت کو دیا جانے والا زر مبادلہ فی الفور بند کر دیا جائے۔

(۸) فریضہ حج کی ادائیگی پر عائد شدہ تمام پابندیاں اٹھا دی جائیں۔

۳ بجے بعد نماز ظہر حضرت امیر جمعیۃ مدظلہ نے دعا فرما کر اجلاس برخاست کیا۔

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

ٹبل میں سیرت النبی کانفرنس

جامع مسجد ٹبل ہزارہ میں مورخہ ۲۸-۲۹ اگست کو دو روزہ سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا محمد اجمل خاں لاہوری اور دیگر علماء کرام نے مختلف موضوعات پر تقریریں فرمائیں۔ حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔ آخر میں عوام سے وعدے بھی لئے۔ جلسے کے اختتام پر قاضی عمر خطاب نے عوام کی پرزور تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

سیرت النبی کمیٹی ٹبل ہزارہ کے دین پسند عوام کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی جملہ کتابیں جن میں عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے منسوخ کر دے۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین منسوخ کر کے جلد از جلد قرآن و حدیث کا قانون نافذ کرے۔

یہ اجتماع ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی، رشوت ستانی اور اشیاء خوردنی کی گرانی پر گہری تشویش ظاہر کرتا ہے۔

گجرات میں انجمن فدایان اسلام کی تشکیل

گذشتہ روز گجرات میں ایک عظیم الشان اجلاس فیروز آباد میں زیر صدارت حافظ خلیل الرحمٰن ضیاء صدر انجمن فدایان اسلام مغربی پاکستان منعقد ہوا۔

اجلاس میں صدر اجلاس نے انجمن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ اس انجمن کا سب سے عظیم مقصد نوجوانوں میں موجودہ بے راہ روی ختم کر کے اتحاد و یک جہتی پیدا کرنا ہے۔ جس کے بعد انجمن فدایان اسلام گوجرانوالہ کی ایک شاخ کا قیام یہاں عمل میں لایا گیا۔ سہیل محمود کو صدر اور بشیر احمد کو سیکرٹری منتخب کیا گیا

(خالد شریف ملک سیکرٹری نشر و اشاعت
انجمن فدایان اسلام گوجرانوالہ)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کو ضبط کیا جائے

شیخوپورہ ۳۰ اگست۔ جامع مسجد شیخوپورہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام کے مندرجات اسلام کے بنیادی عقائد اور ابدی اصول و مسلمات کے متزاد اور منافی ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ کتاب کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔

مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی کا دورہ

ڈاکٹر دین محمد فریدی مبلغ جمعیۃ ضلع کی تحریک سے دوآبہ میں جمعیۃ کا حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب دوآبہ
ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر مولوی محمد امیر صاحب دوآبہ
خازن چوہدری بلند خاں صاحب "

مبلغ ضلع نے علووالی کا تنظیمی دورہ بھی کیا۔

مسائل و افکار

اقتباس • انتخاب • تراشے

فیصلہ کن جنگ

صدر ناصر کی اس رائے سے دنیا کے کسی بھی دیانتدار شخص کو اختلاف نہیں ہو سکتا کہ مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرنا عربوں کا حق ہی نہیں ہے بلکہ ایک مقدس فرض بھی ہے یہودی لیڈر عربوں کے اسی حق اور فرض سے منکر ہیں۔ اسی لئے طرح طرح کی شکایات دہراتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں اسرائیل نے سلامتی کونسل سے یہ شکایت کی تھی کہ مسلح مصریوں کا ایک گروہ نہر سویز عبور کر کے "اسرائیلی علاقے" میں داخل ہو گیا اور اس کے دو فوجی ہلاک کر دیئے اور ایک فوجی کو اغوا کر کے مصری علاقے میں لے گیا۔ یہ شکایت احمقانہ اور ایک طرح سے مضحکہ خیز ہے۔ مصریوں نے اگر نہر سویز عبور کر کے صحرائے سینائی میں قدم رکھا ہے تو وہ کسی غیر کے نہیں، اپنے ہی علاقے میں داخل ہوئے ہیں۔ وہاں اگر یہودی موجود ہیں تو حملہ آور اور غاصب ہیں اور ان کی موجودگی ہر اعتبار سے ناجائز ہے۔ ظاہر بات ہے کہ انہیں اس علاقے سے بے دخل کرنا عربوں کا فرض ہے اور یہ فرض ادا کرنے کے لئے وہ جو بھی قدم اٹھائیں گے جائز اور آئینی ہوگا، یہودیوں کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں پہنچتا، اقوام متحدہ کے جن اداروں کے سامنے وہ بھی اسرائیلی حکام اپنی شکایات پیش کرتے ہیں یہ فیصلہ سنا چکے ہیں کہ اسرائیل کو مقبوضہ عرب علاقہ خالی کر دینا چاہئے۔ انہیں یہ جواب ملتا ہے کہ اب بیت المقدس پھر تقسیم نہیں ہوگا۔ "اسرائیل" اور "اردن" کے درمیان دریائے اردن ہی قدرتی سرحد ہے۔ بندرگاہ ایلات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دینا اور خلیج عقبہ کے ساحل پر آبنائے تیران تک قبضہ رکھنا اسرائیل کے مفاد کا تقاضا ہے۔ غازہ کے علاقے کی واپسی کا کوئی سوال نہیں ہے وہاں اسرائیلی فوج کے قیام کا مستقل انتظام کرنا ضروری ہے۔ مطلب یہ کہ "اسرائیل" کو اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کے بنیادی فیصلے قبول نہیں ہیں۔ اس کے لیڈر صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ "اسرائیل" کی شکایات سنیں اور عربوں کو سرزنش کرتے رہیں۔ یہودیوں سے یہ مطالبہ نہ کریں کہ مقبوضہ عرب علاقہ خالی کر دیا جائے۔

ہم پہلے بھی متعدد مرتبہ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں کہ یہودی لیڈروں نے مفاہمت کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں وہ عربوں کو میدان جنگ کی راہ خود ہی دکھا رہے ہیں۔ مگر وہ ایک اہم حقیقت نظر انداز کر رہے ہیں، انہیں شاید یہ احساس یا اندازہ نہیں ہے کہ میدان جنگ میں وہ علاقہ بھی شامل ہوگا جسے (غلط طور پر) "اسرائیل" کہتے ہیں عرب چھاپہ مار تل ابیب، حیفہ اور بیت المقدس کے گلی کوچوں میں جنگ چھیڑ سکتے ہیں اور ایک طرف سویز کے کنارے اور دوسری طرف دریائے اردن کے کنارے عرب افواج یہودی افواج کو دعوت مبارزت دے سکتی ہیں۔ صدر ناصر نے اپنی متذکرہ تقریر میں اسی منطقی عمل کا حوالہ دیا ہے، اور اپنے ہم وطنوں کو ہدایت کی ہے کہ متوقع آزمائش میں پورا اترنے کے لئے تیار رہیں، وسیع پیمانے پر جنگ کے لئے باقاعدہ اور مکمل تیاری ضروری ہوتی ہے اور ابھی کہا نہیں جا سکتا کہ عرب فیصلہ کن مقابلے کے لئے کس حد تک تیار ہیں۔ مگر یقین کے ساتھ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ فیصلہ کن مقابلہ وہی ہوگا جس میں عربوں کی جیت ہوگی۔

(امروز ۱۷ ستمبر ۱۹۶۸ء)

"تصویر" اور جماعت اسلامی

"وفاق" کے سٹاف رپورٹر نے اس امر پر اظہار حیرت کیا ہے کہ جماعت اسلامی مغربی پاکستان کے امیر پیرزادہ محمد اشرف نے قائد اعظمؒ کی برسی کے موقع پر تحریک جمہوریت کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ میں تصویروں کا قائل نہیں ہوں لیکن افسوس کہ اخبارات میں قائد اعظمؒ کی تصویروں کو چھوٹا کر کے ان کا مرتبہ کم کیا جا رہا ہے۔ تاہم آپ نے کہا کہ اس طرح قائد اعظمؒ کا مقام کم نہیں ہوگا۔ ہمارے سٹاف رپورٹر کا کہنا ہے کہ جماعت اسلامی پاکستان کے موجودہ قائم مقام امیر طفیل محمد نے کئی مرتبہ اس امر پر احتجاج کیا ہے کہ کرنسی نوٹوں پر قائد اعظمؒ کی تصویر شائع کی جا رہی ہے۔ اس خبر میں یہ تاریخی واقعہ درج نہیں کیا گیا کہ گزشتہ صدارتی انتخابات کے موقع پر جماعت اسلامی کے کارکنوں نے گلی گلی اور گاؤں گاؤں میں گھوم پھر کر انتخابی مہم کے لئے جو چندہ جمع کیا تھا اس چندہ کی رسیدوں پر محترمہ فاطمہ جناح کی تصویر دی گئی تھی۔

سچ تو یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے بارے میں اس قسم کی باتیں اب موجب حیرت ہرگز نہیں ہونی چاہئیں۔ آخر وہ کونسا کام ہے جسے جماعت اسلامی نے پوری شد و مد سے خلاف اصول قرار نہ دیا ہو اور اس کے بعد خود ہی اس کے لئے مہم نہ چلائی ہو۔ کسی ایک بے اصولی کا مظاہرہ ہو تو اس پر اظہار حیرت بھی کیا جائے۔ اب تو معاملہ ہی بالکل اور ہے۔ ہر ناجائز کو جائز اور ہر بے اصولی کو اصول پسندی قرار دینا اس جماعت کا معمول بن چکا ہے۔ یہ صورت حال ملامت کی متقاضی تو ضرور ہے لیکن اس پر حیرت کا اظہار کرنے کا کوئی مقام نہیں ہے خود تحریک پاکستان کے بارے میں اس جماعت کا جو طرز عمل رہا ہے اور پھر قائد اعظم کی قیادت کو جن پیمانوں سے یہ لوگ ناپتے رہے ہیں ا[illegible] کا طرز عمل اس سے یکسر مختلف اور متضاد ہے۔ [illegible] تو خدا ہی جانتا ہے، لیکن قائد اعظمؒ کی برسی [illegible] شریک ہونا اور مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنا [illegible] کے سابقہ مؤقف کے مقابلہ میں ایسا مختلف نقشہ [illegible] ہے کہ بس توبہ ہی بھلی!

— وفاق ۱۴ ستمبر ۱۹۶۸ء

اخوان المسلمین کے راہنما امریکی ایجنٹ

— صدر

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ صدر ناصر نے عرب یونین کانگریس [illegible] اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اخوان [illegible] کے لیڈر مغربی جرمنی اور سوئیزرلینڈ میں رہتے ہیں [illegible] امریکہ سے امداد ملتی ہے۔ صدر ناصر نے کہا کہ اخو[illegible] کے ارکان کو اسلحہ کے استعمال، تخریب کاری اور [illegible] حملوں کی خوب تربیت ملی ہوئی ہے۔ صدر ناصر نے [illegible] کی جنگ کے بعد کچھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا کیونکہ [illegible] نے عالمی صیہونی تحریک اور دوسرے غیر ملکی ادار[illegible] تعلق قائم کر رکھا تھا۔

جماعت اسلامی کا چین دشمن کتابچہ

ایک مغربی قونصل خانہ مفت تقسیم کر[illegible]

جماعت اسلامی ڈھاکہ نے بنگالی میں ایک کتا[illegible] کیا ہے جس کے مرتب کرنے والے جماعت اسلامی [illegible] پاکستان شاخ کے امیر عبدالرحیم ہیں۔ اس کتابچے میں جس [illegible] ہے "پاک چین دوستی کی نوعیت کی اصلیت"۔ یہ الز[illegible] ہے کہ چین میں مسلمانوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ جماعت [illegible] چین دشمنی میں یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ اس نے آکاش وا[illegible] رکیک پروپیگنڈے اور دشنام طرازیوں کا سہارا [illegible] جو وہ ان دنوں چین کے خلاف کر رہا ہے۔ کتابچے [illegible] کہ چین سے پاکستان کی دوستی اس ملک کی موت کا [illegible] چنانچہ ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں کہ ہماری خا[illegible] کی ناکامی بے نقاب ہو چکی ہے۔"

مغرب نواز حلقوں نے جماعت اسلا[illegible] چین دشمنی مہم پر بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے [illegible] غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق ڈھاکہ میں ایک مغ[illegible] کے قنصل خانے نے اسے لوگوں میں بانٹنے کی ذ[illegible] اپنے سر لی ہے۔ اس مقصد کے لئے یہ قنصل خانہ [illegible] سے کام لے گا۔

لاہور میں حلقہ وار تنظیم کے سلسلہ میں صوبائی رہنماؤں کا دورہ

لاہور جمعیۃ نے تنظیم کا کام زور و شور سے شروع کر دیا

لاہور ۹ ستمبر۔ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے فیصلہ کے مطابق لاہور میں جمعیۃ کی حلقہ وار تنظیم و توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلا اجتماع جامع مسجد شیرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں امیر محترم حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور صوبائی ناظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم نے خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جمعیۃ کی تنظیم و تشکیل پر زور دیا۔ چنانچہ اختتام پر جمعیۃ کی تشکیل اور ممبر سازی کی گئی۔ اس موقع سے حضرات نے جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا عہد کیا۔

دوسرا اجتماع ۱۳ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع فیض باغ میں منعقد ہوا جس میں صوبائی ناظم مولانا غلام صاحب نے خطاب فرمایا۔ اختتام جلسہ پر جمعیۃ کا حلقہ عمل میں لایا گیا اور ممبر سازی کی گئی۔

انتخاب جمعیۃ فیض باغ حلقہ مصری شاہ لاہور

صدر حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ قاسمیہ مصباح العلوم فیض باغ لاہور

نائب امیر عبدالغنی صاحب " " "

ناظم اعلیٰ۔ قاری حافظ محمد احمد صاحب " "

نائبین۔ قاری حافظ محمد احمد صاحب ممتاز " "

اراکین شوریٰ

بابو معراج الدین صاحب۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب۔ حاجی احمد دین صاحب۔ ماسٹر محمد سعید صاحب۔ جناب رشید صاحب۔ حافظ فاروق احمد صاحب۔ جناب بلال صاحب۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔ بابو سعید احمد صاحب۔ ان کے علاوہ چالیس کے قریب حضرات نے ممبرین میں اپنے نام لکھوائے۔

مورخہ ۱۴ ستمبر بروز ہفتہ جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت باغبانپورہ میں اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب صوبائی ناظم جمعیۃ کے علاوہ مولانا عبدالحق صاحب خطیب سعدی پارک مزنگ لاہور ناظم جمعیۃ لاہور۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مجاہد انارکلی اور نے شرکت فرمائی۔ تیس سے زائد حضرات کو جمعیۃ کا ممبر بنایا۔

۱۵ ستمبر بروز اتوار جامع مسجد نور مسلم آباد شالامار میں جلسہ ہوا۔ جس میں صوبائی ناظم اور مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے خطاب فرمایا یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کی سرگرمیاں

۱۵ ستمبر بروز بدھ جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کا خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ چنیوٹ اندرون مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ جمعیۃ حلقہ چنیوٹ نے کچھ عرصہ سے مختلف مساجد میں جو سلسلہ درس قرآن پاک جاری کیا ہے۔ وہ بفضلہ تعالیٰ عوام میں کامیاب اور مؤثر ثابت ہوا ہے جو ہر ہفتہ شب جمعہ و ہفتہ کو ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام درس قرآن پاک کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے مختصر تعارف اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جمعیۃ چنیوٹ کے اس سلسلۂ درس قرآن کے اچھے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

جمعیۃ چنیوٹ دینی تقاضوں کے پیش نظر یہ محسوس کرتی ہے کہ جناب ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ اس طریقہ تبلیغ درس قرآن پاک کو ملکی سطح پر رائج کرنے کے لئے تمام علاقائی جمعیتوں کو احکامات صادر فرمائیں تاکہ درس قرآن پاک کا سلسلہ پاکستان میں عام ہو جائے اور عوام جمعیۃ علماء اسلام کے زریں مقاصد سے آسانی روشناس ہو سکیں۔

چنیوٹ میں مکمل ہڑتال

۵ ستمبر ۶۸ء جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کی تحریک پر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس کی "اسلام" نامی کتاب کے خلاف کل جماعتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں چنیوٹ کی تمام دینی، سیاسی و سماجی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی جس میں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی یہ کتاب جو کفریات بے دینی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حیا سوز حملوں سے بھری پڑی ہے فوراً ضبط کی جائے۔ نیز اجتماع میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی ملحد کو اسلاف کے خلاف لب کشائی کی جسارت نہ ہو۔ اور یہ بھی طے پایا کہ احتجاجی طور پر شہر چنیوٹ میں مکمل ہڑتال رہے۔ چنانچہ چنیوٹ کے مسلمانوں نے مثالی اور مکمل ہڑتال کر کے دینی حمیت کا ثبوت دیا۔

(عبدالرحمٰن ناظم جمعیۃ چنیوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت محمد اکبر خالد جنرل سٹور منعقد ہوا۔ درس قرآن مولانا عبدالجلیل صاحب نے دیتے ہوئے لوگوں کو تلقین کی کہ غیر اسلامی کاموں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے آگاہ کیا۔ مولانا کے بعد چوہدری شوکت علی صاحب امیر جمعیۃ کوٹ ادو نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تصنیف کردہ کتاب اسلام پر تنقید کی۔ حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قائد جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود صاحب، قاری نور الحق ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ ملتان ڈویژن اور مرزا جانباز کے ضلع نواب شاہ کے داخلہ کی پابندی واپس لے کر عوامی اضطراب کو دور کرے۔

(۲) کوٹ ادو جیسے قصبہ میں دو دو سینما چل رہے ہیں انہیں بند کیا جائے اور ایک سینما کا نام جو فردوس رکھا ہوا ہے اُسے تبدیل کیا جائے۔ کیونکہ اس سے جنت الفردوس کے نام کی توہین ہوتی ہے۔

(ب) نیز فردوس سینما نے اپنی بلڈنگ کے اوپر لاؤڈ اسپیکر کے ہارن رکھ کر بلند آواز سے ریکارڈنگ شروع کی ہوئی ہے۔ جس سے عوام، نمازی، مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مالک سینما کو پابند کیا جائے کہ ریکارڈنگ سینما ہال کے اندر کی جائے۔ تاکہ عوام کو تکلیف سے نجات ہو۔

(محمد اقبال ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو)

مسلمانان نارووال کی قرار دادیں

نارووال ۶ ستمبر قبل از جمعۃ المبارک کے اجتماع میں خطیب جامع مسجد مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں۔ جن کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

(۱) مسلمانان نارووال کا یہ عظیم اجتماع ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے شہداء وطن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

(۲) یہ اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفےٰ پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس کی کتاب اسلام نامی کو ضبط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ اجتماع آغا شورش کاشمیری کی طویل نظر بندی اور کراچی جیل میں اس کی شدید بھوک ہڑتال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے سخت احتجاج کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آغا شورش کی نظر بندی کے احکام فوراً واپس لے۔

(۴) یہ اجتماع نماز اور زکوٰۃ کا مستحکم نظام نافذ کرنے، مخرب اخلاق اور حیا سوز غیر شرعی قوانین مثلاً عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ فوراً ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔

موضع مانکی حلقہ اتمان کا ماہوار اجلاس

مورخہ ۶/۹ کو بمقام مدرسہ مظہر قادریہ تورڈھیر میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان کا ماہوار اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا اسلام الدین صاحب نے دور حاضر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا استعفےٰ کوئی قابل ستائش کام نہیں ہے۔ جب تک اس کی کتاب اسلام کو ضبط نہ کیا جائے۔ آخر میں مطالبہ کیا گیا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے۔ جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔ اور بروقت تمام خطباء کو اطلاع دی گئی

(۲) منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث کے لٹریچر کو ضبط کر کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) حکومت علماء حق پر داخلے و پابندی آئے دن کرتی رہتی ہے۔ جو سراسر خلاف قانون ہے۔

(۴) اور آئندہ یہ اجلاس تجویز پیش کرتا ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا ڈائرکٹر ایک متبحر عالم دین مقرر فرمائے۔ جو جمہور علماء کا معتمد ہو۔ آخر میں یہ اجلاس دعائے خیر پر ختم ہوا۔

بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان جلوس موضع تورڈھیر میں نکالا گیا۔ جس میں تمام حلقہ کے گاؤں شامل تھے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن مردہ باد و سزا دو (اسلام) کتاب ضبط کرو کے نعرے لگائے گئے۔ (سید احمد شاہ ناظم جمعیۃ حلقہ اتمان موضع مانکی)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفا پر اظہار اطمینان

کلاچی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب نے جمعیۃ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استعفا پر اطمینان کا اظہار کیا۔ استعفیٰ کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر نذ کو رنے ملک میں اشتعال کی نسبت صرف اپنی کتاب کی طرف کر کے حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ملک میں اضطراب بے چینی اور پھر نتیجۃً احتجاج اور اشتعال صرف کتاب ہی نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کے وہ تمام ناپاک افکار اور توہمات ہیں جن میں اپنے غیر مسلم اساتذہ کی اندھی تقلید کرتے ہوئے مسلمات اسلامی کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔

(عزیز الرحمٰن مدرس مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا خطاب

تحصیل چارسدہ میں بمقام مندنی میر، تخت بھائی ضلع مردان، جامع مسجد ہوتی مردان اور ۸ ستمبر کو مردان میں اجتماعات ہوئے۔ جن میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ مسلمان اس میں شریک ہوئے۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے مذکورہ مقامات پر ہزاروں مسلمانوں پر مشتمل اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اس ملک میں کوئی گاؤں، قصبہ اور شہر ایسا نہیں ہے۔ جہاں ہزاروں مسلمانوں پر مشتمل جلسے، مظاہرے اور احتجاجات نہ ہوئے ہوں۔ اور یہ تمام احتجاجات جن کی اطلاع حکومت کو پہنچی ہے اور حکام نے بچشم خود ملاحظہ کئے ہیں اور صدر مملکت کو آگاہ کیا ہوا ہوگا۔ کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا لاکھوں مسلمان قربان ہوئے۔ لیکن اب تک پاکستان میں غیر اسلامی نظام رائج ہے اور قصداً عمداً غیر اسلامی معاشرہ کی سرکاری سرپرستی کی جارہی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً نئے نئے فتنے پیدا کئے جارہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت، انکار حدیث، ڈاکٹر فضل الرحمٰن، عیسائی مشنریوں کے فتنے وغیرہ پاکستان کے لئے خطرناک ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ حکمران طبقہ اب تک اسلام کے اس بنیادی عقیدہ سے ناواقف ہے کہ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ سے انکار کفر ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ پاکستان کے ہر گاؤں، قصبہ، شہر میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے کفریات کے خلاف احتجاج یہ دلیل ہے کہ پاکستان کے مسلمان کسی غیر شرعی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ آپ نے کہا کہ آئندہ الیکشن میں ہر مسلمان ووٹ لینے والے کو رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان اور عقیدہ کا اطمینان اور یقین دلانا ہوگا یہ ملک مسلمانوں کا اور اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اس ملک میں اسلام کے خلاف مسلمان کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ (القاسمی ناظم دفتر)

شبقدر ضلع پشاور میں عظیم اجتماع

آج یہاں مقام شبقدر ضلع پشاور میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ابوالثناء صاحب نے اپنی مخصوص عالمانہ انداز میں فرمایا کہ پاکستان وہ اسلامی ملک ہے۔ جس کا بنیادی مقصد صرف اسلام ہے۔ اس لئے اس ملک سے تمام غیر اسلامی قوانین ختم کئے جائیں۔ آپ نے کہا۔ ہمارے ملک میں ان لوگوں کی سرپرستی کی جارہی ہے جنہوں نے دین کو کھلونا بنایا ہوا ہے۔

آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی ہمامات کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں۔

مسٹر فضل الرحمٰن کی حالیہ برطرفی پر مولانا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس اقدام کو مسلم معاشرہ کے لئے نیک فال قرار دیا اور اس کی کتاب کی ضبطی کے ساتھ ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں جید عالم دین رکھنے کا مطالبہ کیا

(از سید جمال شاہ)

پرخو ڈھیری میں احتجاجی جلسہ

۵ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعیۃ علماء اسلام پرخو ڈھیری نے پرخو ڈھیری میں بوقت آٹھ بجے صبح ایک احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ عبدالرشید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی زیر صدارت ہوا۔ اس جلسہ میں گردونواح کے علماء کرام اور بزرگ حضرات شامل تھے۔

ناظم اعلیٰ مولوی سیف الرحمٰن سکنہ چپڑ نے جلسہ میں ایک پرزور تقریر کی اور صدر محترم خیلہ [illegible] خان سے اپیل کی کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب پر پابندی لگائے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی جگہ عالم جو حنفی مذہب ہو منتخب کیا جائے۔

(سیف الرحمٰن ناظم اعلیٰ چپڑ ے پرخو ڈھیری)

جمعیۃ علماء اسلام گجر خاں کی کارروائی

مورخہ ۵/۹ بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع حیات سرور روڈ میں جمعیۃ کا ماہانہ اجلاس زیر سرپرستی مولانا عبدالمتین صاحب ہوا جس میں حضرت مولانا کے اغراض و مقاصد پر قرآن و احادیث کی روشنی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں دو قرار دادیں متفقہ طور پر کیں۔ (۱) جمعیۃ علماء اسلام گجر خاں کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ ادارہ کونسل میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی جگہ ایسے عالم دین کو کیا جائے، جس پر علماء حق اور عام مسلمان اعتماد کریں اور اس کی کتاب اسلام ضبط کی جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کی روک تھام کے لئے قوانین اور ان پر سختی کے ساتھ عمل کرا کر اس کام کرایا جائے۔ (ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ گوجر خاں)

گوجر خاں میں جمعیۃ کا انتخاب جدید

سرپرست حضرت مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد حیات سرور روڈ گوجر خاں

امیر چوہدری فضل داد صاحب بزاز

نائب امیر قاری گل محمد صاحب امام مدینہ مسجد

ناظم اعلیٰ حافظ افضال احمد صاحب

نائب ناظم اکرام الحق صفدر

جمعیۃ علماء اسلام ہری چند کا اجلاس

بتاریخ ۶/۹ کو محمد زوڑ علاقہ سلیمے میں جمعیۃ ہری چند کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں نائب امیر مولانا صاحب، مولوی دوست محمد صاحب ناظم اعلیٰ شیر گڑھ عبدالرشید صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ بہرام ڈھیر عبدالصمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علاقہ بہرام ڈھیر مولوی صبغۃ اللہ صاحب ناظم جمعیۃ ہری چند۔ ناظم نصیر الدین صاحب نے تقاریر کیں اور گل روم نے کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر پاکستان میں شریعت نفاذ کا مطالبہ کیا۔

جمعیۃ کے پروگرام کی توسیع کے لئے یہ بنایا گیا۔ جناب مولوی عبدالصمد صاحب کی صدارت علاقہ سلیمے کی مندرجہ ذیل تشکیل ہوئی:۔

امیر۔ مولوی قدرت شاہ صاحب۔ نائب رحمت اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی عنایت اللہ

(غلام حسین ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ ہری چند سرکل شیر گڑھ)

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اہم اجلاس

ٹنڈو آدم ۳۰ اگست۔ بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں مقامی ہفتہ وار اجلاس کے تعطل پر غور و فکر کے بعد یہ طے پایا کہ ہفتہ وار اجلاس دوبارہ شروع کیا جائے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ ناظم جمعیۃ مولانا محمد عرفان صاحب قادری جمعہ و ہفتہ کی دو راتوں میں بوجہ ضلعی دورہ میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہفتہ وار اجلاس سوموار کی رات کو بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ہوا کرے گا۔ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے تمام اراکین سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ سوموار کی رات یاد رکھتے ہوئے نماز عشاء کے بعد وقت کی پابندی سے اجلاس میں شرکت کریں۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پاس ہوئیں:۔

(۱) جی۔ ایم سید کی تازہ تصنیف "جیبا دیکھا میں نے" بزبان سندھی کو ضبط کر کے سید صاحب کو عبرتناک سزا دے کر کفر و ارتداد کا دروازہ بند کیا جائے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کر کے اس کی کتاب "اسلام" کو ضبط کیا جائے۔

(۳) ملک میں قرآن و سنت کے قوانین نافذ کئے جائیں۔ (ماسٹر اصغر علی ناظم دفتر جمعیۃ ٹنڈو آدم)

احتجاجی جلسہ

۳۰ اگست، بمقام جامع مسجد تحصیل بازار چارسدہ بعد از نماز جمعہ ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت جناب حضرت مولانا فضل مولا صاحب مدظلہ العالی صدر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ منعقد ہوا۔ ابتداء میں جناب رضوان اللہ خاں صاحب تلاوت قرآن حکیم سے کی بعد ازاں جناب صدر صاحب نے شروع کی۔ تقریر کی ابتداء خرابیٔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی شائع کردہ کتاب "اسلام" کے کچھ اقتباسات پیش کئے اور اس پر کافی وقت تک تقریر کی۔ اور بلند آواز سے اسلام زندہ باد اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن مردہ باد کے نعرے لگائے۔

پھر جناب صدر نے حکومت پاکستان (جو اسلام کے نام سے وجود میں آچکا ہے) پر زور مطالبہ کیا، کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب جس میں اسلام پر، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مجید پر حملہ کیا گیا ہے ضبط کیا جائے۔ نیز قادیانیوں کی تبلیغ پر بھی پابندی لگائی جائے۔

جمعیۃ مانسہرہ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۶ ستمبر بوقت ۵ بجے شام جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کی ایک ہنگامی میٹنگ زیر صدارت مولانا مجید القیوم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی۔

ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ نے حضرت مولانا عبدالحی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن و حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ اور ایک معزز شہری مولوی غلام سرور صاحب کو تین تین ماہ تقریر نہ کرنے کا پابند ضلع ہزارہ میں کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی یہ ہنگامی میٹنگ ڈپٹی کمشنر کے اس فعل کو جمہوریت کی پیشانی پر بدنما داغ قرار دیتی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ علماء اسلام اور پرامن شہریوں پر اس قسم کی پابندیاں فوراً اٹھا کر مسلمانان مانسہرہ کو مطمئن کیا جائے۔

(محمد اشرف ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ ضلع ہزارہ)

علماء کرام پر پابندی کیخلاف احتجاج

آج مورخہ ۶ ستمبر کو مرکزی جامع مسجد و جامع مسجد ناڑی مانسہرہ میں ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کے اس حکم کے خلاف جو انہوں نے خطیب صاحبان اور ایک معزز شہری کو تین تین ماہ کے لئے ضلع ہزارہ میں تقریر کا پابند کیا ہے۔

ہر دو مساجد میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوا۔ مسلمانان مانسہرہ کا یہ اجتماع جمعہ حکام کے رویہ پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ڈی سی ہزارہ نے حضرت مولانا عبدالحی صاحب و حضرت محمد عبداللہ صاحب خالد اور شہر مانسہرہ کے ایک معزز شہری مولوی غلام سرور صاحب کو تین تین ماہ کے لئے ضلع ہزارہ میں تقریر کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ان حضرات سے پابندی ہٹا کر مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے۔ (ناظم شعبہ نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ مقام مانسہرہ)

مانسہرہ میں مودودیوں کی بوکھلاہٹ

ایک خبر کی تردید

گذشتہ جمعہ مورخہ ۳۰ اگست مسجد ناڑی مقام مانسہرہ میں خطیب صاحب حضرت مولانا عبدالحی صاحب جو کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے امیر اور پشاور ڈویژن کے نائب امیر بھی ہیں۔ دوران تقریر ڈاکٹر فضل الرحمان کی تحریروں کے خلاف بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اگر مودودی اپنی تصنیفات میں حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں غلط لفظ استعمال نہ کرتا۔ تو آج ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو یہ جرأت نہ ہوتی۔ کہ وہ قرآن کریم کو (نعوذ باللہ) اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا جلا کلام کہتا اور ساتھ ہی ضمناً مودودی جماعت راولپنڈی کی طرف سے ایک سرکلر جاری ہونے کا ذکر کیا۔ جس میں جماعت کے کارکنوں کو لکھا گیا ہے کہ وہ ہر چھوٹی بڑی مسجد۔ چھوٹے بڑے سکول کالج اور بار روم پر قبضہ کر کے جماعت کی تشہیر کی جائے اور اسلامی جماعت کو عوامی بنانے کی کوشش کی جائے۔

لفظ بار روم پر وکیل مودود بیگ محمد حسین نعمانی و شوکت علی نے مسجد میں کچھ گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس سے لوگوں (نمازیوں) کو وکیلوں پر غصہ آگیا۔ مگر خطیب صاحب کی اپیل پر کہ مسجد کا احترام واجب ہے۔ لوگوں کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اس کے بعد دونوں مودودیوں نے واقعہ کو غلط خبر کی شکل میں کسی نامہ نگار کے نام سے اخبار فوائے وقت راولپنڈی مورخہ ۳۰ ستمبر ۶۰ء صفحہ ۲ کالم ۶ پر (مانسہرہ بار کے انتخاب پر مسجد میں ہنگامہ) کی شکل میں چھپوایا۔ جو کہ صریحاً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

(محمد اشرف ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ ضلع ہزارہ)

محمد اشرف طارق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی کا مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کو نوٹس

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بارہ، تیرہ کی درمیانی شب میں برلب سڑک بیروں جامع مسجد نعمانیہ راولپنڈی میں فرقہ وارانہ تقریر کی ہے۔ آپ نے حکومت پر بھی نکتہ چینی کی ہے کہ حکومت کیوں ..... کی کتب کا محاسبہ نہیں کرتی۔ جیسا کہ پٹھان کے خلاف اقدام کیا گیا ہے۔ تم نے لوگوں کو یہ کہہ کر مشتعل کیا ہے کہ ..... سے ہر قسم کا لین دین بند کر دینا چاہیئے چونکہ ان کا رویہ غیر اسلامی ہے۔ اس لئے ان سے خرید و فروخت نہ ہونی چاہیئے اور ان کا سوشل بائیکاٹ ہونا چاہیئے تاکہ ان کے دماغ درست ہو جائیں۔ چونکہ یہ تقریر اشتعال انگیز تھی جس سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں نفرت اور بداعتمادی ہونے کا امکان ہے اور تمہارا رویہ امن عامہ کے خلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمہیں اس قسم کی تقاریر کرنے سے حدود راولپنڈی میں روک دوں لہٰذا میں محمد اشرف طارق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی زیر دفعہ سیکشن ۵ مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۰ء کہ تم پندرہ کے اندر وجہ بیان کرو کہ کیوں نہ آپ کے خلاف مندرجہ بالا قانون کے تحت مناسب کارروائی کی جائے۔

گھوٹکی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح

۷ جمادی الثانی بروز پیر گھوٹکی مارکیٹ گھوٹکی میں مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند مدرس مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی نے جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح فرمایا جس میں مدرسہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ گھوٹکی کے معزز شہریوں نے شرکت کی۔ افتتاح کے بعد مولانا موصوف نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جمعیۃ سے مل کر کام کرنے اور ترجمان اسلام کا خریدار بننے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں یہ مبارک محفل دعاء خیر پر ختم ہوئی۔

المرسل:۔ احقر اللہ بخش صالحانی)

کیا عام لوگ اپنی صلاحیتیں کھو رہے ہیں؟

پاکستان ایک اسلامی ریاست کے نام پر وجود میں آیا تھا۔ اور اس آزاد اسلامی ریاست میں اسلامی نظام زندگی رائج کرنے کے وعدے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں بھی کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ رائج الوقت قوانین اسلامی تعزیرات سے نہ صرف مختلف ہیں۔ بلکہ بعض حالات میں متحارب بھی۔ حالانکہ اسلامی قوانین کی موجودگی میں کسی اور قانون کا نافذ ہونا اللہ کے قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جہاں انسانوں پر انسانوں کی حکومت کا تصور ہو۔ وہاں انسانوں کو ان کی فطری آزادیاں میسر نہیں ہوتیں۔ اور وہ شرفِ انسانی کے مقام سے گر کر ابہام میں جا ملتے ہیں۔

اگر وہ ذلت کی کھائی میں گرتے ہیں تو ان سے اخلاقی، روحانی اور انسانی شعور و ارتقا کی تمام صلاحیتیں چھن جاتی ہیں۔ شریعتِ خداوندی نے عوام کے لئے زندگی کی حدیں قائم کی ہیں تاکہ فسادِ آدمیت رکے۔ ان حدوں سے زنا، شراب نوشی، جوا، رشوت اور سود وغیرہ جیسی حدیں قائم کی ہیں۔ اور بہت سی بھی ہیں۔ لیکن میں مختصر بیان کر رہا ہوں۔ ان برائیوں کو ہمارے ہاں جس طرح فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ وہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اور نتیجے کے طور پر ہم بہت حد تک جرائم کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ دن دہاڑے قتل و غارت، اغوا، چوری اور کئی دوسرے جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ اور بات یہاں تک پہنچی کہ بری باتوں سے ناپسندیدگی کا جذبہ مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ جو عذاب الٰہی کے لئے غالباً آخری شرط بنے۔

موجودہ دور میں اور اس مغرب زدہ ماحول میں اسلامی قوانین کا اجرا اور پاکستان میں اللہ کے قانون کو جاری کرنے کی کوششیں کامیاب اور بر پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مضبوط قدم چاہیئے۔ جو دشمنِ اسلام کے ہلائے نہ ہلے تو تب یہ کوششیں بار آور ہو سکتی ہیں۔ ملتِ اسلامیہ اگر مشترک جدوجہد کرے۔ یا اگر آپ انفرادی کوششیں کر رہے ہیں یا آپ کے دوسرے بھائی اس کام میں مشغول ہیں۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنے درمیان کے اختلافات کو ختم کر کے مشترک جدوجہد کریں۔

اور اگر اختلافات کو ختم نہ کیا گیا اور انفرادی کوششیں بھی سست رفتار یا برائے نام ہو کر رہ جائیں تو یاد رکھیئے۔ آپ کا یہ مقصد عظیم پورا نہیں ہوگا۔

کوئی بھی قوم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کا ہر فرد اجتماعی نقطہ نظر سے سود و زیاں کی تمیز کا شعور نہ رکھتا۔

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں علماء حق اور عوام کی سب سے بڑی تنظیمی قوت ہے یہ جماعت ملک کے امرا کے لئے نہیں بلکہ محنت کش اور غریب عوام کے حقوق کی بحالی کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔

آپ اپنا ملی و دینی فریضہ سمجھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام سے پورا پورا تعاون کریں۔ تاکہ اس ملک میں شریعت محمدی اور غریب و شکستہ حال عوام کی صحیح بالادستی قائم ہو سکے۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

(خواجہ نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام موسےٰ خیل)

(ملک غلام ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام موسےٰ خیل)

سرگودھا میں کالج کے طلبہ کی نئی تنظیم

سرگودھا ۱۶ ستمبر۔ آج بعد نماز جمعہ کالج کے طلبا کا ایک اجتماع راؤ لئیق احمد خاں بی۔ اے کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب خلیفہ حضرت رائے پوری نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت طلباء کی تنظیم کی سخت ضرورت ہے۔ ہر کالج اور مدارس عربیہ کے طلباء پر مشتمل ہو آپ نے تنظیم کے فوائد بتلائے۔ اور طلباء کو اسلامی قدروں کی حفاظت اور برائیوں سے روک تھام کے لئے جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔ آپ کے بعد راؤ لئیق احمد نے جمعیۃ طلباء اسلام کے نام سے تنظیم بنانے کا اعلان کیا۔ تمام حاضرین نے اس نام کو بہت پسند کیا۔

راؤ صاحب نے کہا کہ یہ جمعیۃ ایک غیر سیاسی تنظیم ہوگی۔ اور اس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہوگا۔ یہ تنظیم علماء حق کی راہنمائی میں کام کرے گی۔

چنانچہ تمام حاضر طلبا نے راؤ لئیق احمد خاں کو جماعتی تنظیم و توسیع کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام کا متفقہ طور پر کنوینر منتخب کیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ ایک ماہ کے اندر اندر جمعیۃ طلباء اسلام کا باقاعدہ انتخاب کرایا جائے گا۔ راؤ لئیق احمد نے کنوینر منتخب ہونے کے بعد تنظیمی کام شروع کر دیا ہے۔ راؤ صاحب نے مغربی پاکستان کے تمام کالج سکولوں اور مدارس عربیہ کے طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت فرما کر ملک و ملت اور اسلام کی خدمت کریں۔

آپ نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کریں۔ راؤ صاحب نے کہا کہ عنقریب مغربی پاکستان کے تمام طلباء کا ایک کنونشن سرگودھا پر منعقد کیا جائے گا جس میں مغربی پاکستان کی جمعیۃ طلباء اسلام کی باڈی کا انتخاب ہوگا۔ آخر میں راؤ صاحب نے کہا کہ دوسرے شہروں کے طلباء جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل پتہ سے دفعت حاصل کریں۔

(دفتر جمعیۃ طلباء اسلام بلاک ۱۵۔ سرگودھا)

بقیہ — فریبِ مسلسل

سمرقند و بخارا کی اسلامی عظمت و حیثیت چنگیز و ہلاکو وغیرہ ختم و برباد کر چکے تھے۔

اس کے بعد مقامی حکمرانوں نے روس کے بادشاہ کی غلامی اختیار کر کے عیسائیوں کو وہاں مسلط کرانے کسر انہوں نے پوری کر دی۔

پھر ان ہی حکمرانوں نے انگریزوں اور زار روس بھگوڑے جرنیلوں کا آلہ کار بن کر اشتراکی روس کی شروع کر دی اور اپنے علاقہ کو ایک فوجی اڈہ بن جانے کا موقع فراہم کیا۔

اس کے نتیجہ میں بخارا و سمرقند کا نوجوان عنصر اشتراکیوں کا ہم نوا بن گیا۔

اور جب اچانک انگریزوں نے اپنی امداد روک لی، تو مقامی امراء تو وہاں سے بھاگ دوسرے علاقوں میں پناہ گزین ہو گئے اور سارا علاقہ اشتراکیہ کے زیر اثر چلا گیا۔

"اس سارے داستان کے اصل تاریخی مجرموں کا ذکر سرے سے نہ کیا جائے اور ذمہ داری وہاں کے علماء پر رکھ کر پاکستان کے علماء کو مطعون کیا جائے"۔

یہ ہے وہ تیکنیک جسے مودودی صاحب کی جماعت کے مبلغین، مقررین اور انشاء پرداز آج کل علماء حق کے خلاف جلسوں، گفتگوؤں و تحریروں میں اختیار کئے ہوئے ہیں اور اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ اور فریب اختراع کر رہے

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵-۰ روپے
ششماہی	۸-۰ "
سہ ماہی	۴-۵۰ "
فی پرچہ	۱۰ پیسے

ترسیل زر کا پتہ

انچارج دفتر ترجمان اسلام چوک دالگراں لاہور

خط و کتابت

ترجمان اسلام کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت لاہور کے پتہ پر ہی کیجئے

(ادارہ)

...ائے خواتین

خواتین کی ایک مخصوص عادت

ستارہ جبیں

...دینو کی اماں! ذرا بات سن"۔ دروازے پر ...تو دینو کی اماں دودھ کی پتیلی چولہے پر رکھ ...ے کی طرف لپکیں۔

...بہن صبح سے منا غائب ہے۔ ادھر تو ...منے کے ابا کو دفتر جانا تھا۔ ڈبل روٹی بازار ...ائی تھی۔ ناشتہ بنانا ہے۔ لیکن منا نہیں مل رہا ...سوچا کھڑے کھڑے خود ہی ڈھونڈھ آؤں۔

...اے تم دروازے میں کیوں کھڑی ہو اندر آجاؤ نا ...دودھ کی پتیلی اوپر رکھ آئی ہوں۔ آؤ ادھر باورچی ...ہی میں آجاؤ۔ منے کے ابا کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی ...بھی تو ابھی دفتر جانا ہے، تمہارا دینو تو بہت شرارتی ...ہے"۔

...نہیں بھئی میں اندر نہیں آؤں گی بس ذرا جلدی میں ...کھڑے کھڑے آئی ہوں، دودھ باہر ہی چھوڑ آئی ...تم منے کی شرارتوں کا ذکر کر رہی تھیں۔ کیا کروں ...میں تو اس سے عاجز آچکی ہوں۔ لیکن باپ نے ...پر چڑھا رکھا ہے۔ باپ سے زیادہ دادی لاڈ پیار ...ہے۔ توبہ ہے میری ساس نے بچوں کا تو ستیاناس ...دیا"۔

ساس تو بس میری بھی ایک زہر کی پڑیا ہے میرے ...ف بیٹے کے کان بھرتی رہتی ہے۔

اور پھر دونوں خواتین کے درمیان ساس کے ...ف محاذ چھڑ جاتا ہے۔ اتنے میں منے کے ابا اندر سے ...ارتے ہیں۔ "دیکھو مجھے ذرا تولیہ دے جانا، میرے ...ٹ کدھر ہیں؟ موزے نہیں مل رہے منے کی اماں ...جانے کہاں پھینک جاتی ہو، اور وہ میرے رومال ...ھر ہیں جو میں کل لایا تھا"۔

اے بھئی وہیں الماری میں ہوں گے۔ دو منٹ ...لئے بھی چین نہیں۔ یہ ذرا دینو کی ماں سے ذرا کی ...ذرا بات کرنے لگی تھی، تو مصیبت آگئی۔ ہاں بہن کیا ...رہی تھی میں۔ یہ بوڑھی عورتیں تو جان کو آنے لگیں۔ ...دونوں خواتین پھر باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ ادھر ...گھر سے دینو کے ابا کی آوازیں آنے لگتی ہیں، جو دینو ...اور ان کی اماں دونوں ہی کو ڈھونڈھ رہے ہیں، ...ادھر منے کے ابا خود ہی سب کچھ ڈھونڈ ڈھانڈ ناشتے ...کی میز پر اخبار پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے

اچھا بہن میں تو چلی۔ منے کے ابا کو دفتر کے لئے دیر ہو رہی ہے۔

ہاں تم نے نئی ہمسائی کے چلن دیکھے توبہ ہے ایسی خاتون سے۔

اب یہ دونوں خواتین ساس کے موضوع کو چھوڑ کر نئی ہمسائی کے متعلق باتیں کرنے میں مصروف ہو چکی ہیں

"اے منے کی اماں دیکھو باورچی خانے میں بلی گھس گئی ہے۔ یہ دودھ جلنے کی بو کیسی آرہی ہے؟ حد ہو گئی بھئی دینو کی اماں کو اندر ہی لے آؤ نا"۔

"نہیں بھئی یہ تو بس کھڑے کھڑے آتی ہیں۔ سارا دن گھر کے کام کاج سے ذرا بھی تو فرصت نہیں ملتی آج ذرا کھڑے کھڑے گھر سے آئی ہیں۔

غرضیکہ جب ان خواتین کی باتوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے یا ملتوی ہوتا ہے تو بلی سارا ناشتہ چٹ کر چکی ہوتی ہے، دودھ مل جل کر ختم ہو چکا ہوتا ہے اور منے کے ابا نے تو دفتر میں عرضی بھیج دی ہے۔ کیونکہ کھڑے کھڑے بارہ بجنے والے ہیں۔

اور پھر کبھی یوں ہوتا ہے کہ بی ہمسائی کی ہنڈیا جلنے کی بو آتی ہے تو لاکھ لڑائی کے باوجود ہمسائی نے کہہ دیا۔ "اے بہن کہاں ہو ذرا ہنڈیا تو دیکھ لو"!

ہمسائی کو دیوار پر سے جھانکتے دیکھ کر دوسری ہمسائی بھی قریب کھسک آتی ہے۔ پھر دیوار پر کھڑے کھڑے باتیں کپڑوں سے شروع ہو کر محلے کی لڑکیوں تک پہنچتی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف ایک ہنڈیا بلکہ دونوں ہمسائیوں کے سالن جل جاتے ہیں اور پھر کھڑے کھڑے لڑائی بھی اسی بات پر شروع ہو جاتی ہے کہ کس نے کسے باتوں میں لگایا

ایک واقعہ

از
مولانا سید فریدالدین

اختلاف کے باوجود

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قصہ مشہور ہے کہ دہلی کے قاضی صاحب کی گذرگاہ حضرت کی خانقاہ پر ہو کر گذرتی تھی۔ وہ روزانہ ادھر کو جاتے تھے اور حضرت ان کو تعظیم دیتے اور سلام علیک کرتے لیکن قاضی صاحب اس خیال سے کہ حضرت قوالی سنتے تھے جو خلاف شریعت ہے۔ حضرتؒ کا سلام (بظاہر) قبول نہیں کرتے تھے یہ تقریباً معمول سا ہو گیا تھا۔ اتفاق سے کچھ روز قاضی صاحب ادھر سے نہیں گذرے۔ حضرت نے اپنے یاران طریقت سے دریافت کیا کہ ہمارے دوست بہت دیر سے نظر نہیں آئے۔

خدام کو بڑی حیرانی ہوئی، کہ حضرت کے کون سے دوست ایسے ہیں جن کو ہم لوگ نہیں جانتے۔ چنانچہ حضرت سے ہی معلوم کیا، کہ وہ کون بزرگ ہیں۔ تو حضرت نے قاضی صاحب کو کہا۔ مریدین کو بڑا تعجب ہؤا، کہ حضرت اولیاء اللہ ہیں اور خود سلام علیک کرتے ہیں، لیکن قاضی صاحب نے کبھی سلام کا جواب تک نہیں دیا۔ ان کو حضرت اپنا دوست کہہ رہے ہیں اور نظر نہ آنے پر ان کا حال بھی معلوم فرما رہے ہیں۔

حضرت نے کیا عمدہ جواب دیا، فرمایا ہمارا اور قاضی صاحب کا کوئی ذاتی جھگڑا نہیں۔ ہم بھی خدا کا نام لیتے اور بتلاتے ہیں اور للہیت کے سبب ہی ان سے سلام علیک کرتے ہیں، اور وہ حامل شریعت اور قاضیٔ شہر ہیں اور وہ بھی صرف خدا ہی کے واسطے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیتے ہیں کہ ان کی نظر میں ہم گنہگار ہیں۔ لہذا ان سے زائد ہمارا دوست کون ہوگا۔ ہم دونوں کا مقصد تو ایک ہی ہے۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش۔

چنانچہ تحقیق سے پتہ چلا کہ قاضی بیمار ہیں۔ حضرتؒ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ جب قاضی صاحب کو اطلاع ہوئی، کہ حضرت مزاج پرسی کو تشریف لائے ہیں تو قاضی صاحب نے بھی احکام شریعت کی اتباع میں حضرت سے معذرت کی کہ میرا اب وقت آخر ہے۔ اس عالم میں میں نہیں چاہتا کہ ایک (گناہ گار) سے ملاقات کروں، مگر واہ ری خوش اخلاقی اور انسان دوستی بلکہ مقصد پرستی، حضرتؒ نے پھر قاضی صاحب سے کہلایا کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ چونکہ نفس کی خاطر دونوں طرف سے کوئی فعل نہیں ہو رہا تھا۔ لہذا قاضی صاحب نے اپنی باندی کو پگڑی دی اور فرمایا کہ یہ بچھا کر اس پر حضرت کو لے آؤ۔ اور حضرت سے بہت معذرت کی کہ حضرت کا مرتبہ تو بہت بلند ہے، لیکن میں احکام شریعت کی وجہ سے معذور رہا۔ قاضی صاحب کا واقعی وقت آخری تھا۔ انہوں نے حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

N 57715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 152

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

جلد ۱۱ | جمعہ - ۲ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمار

ذکر و فکر

ارشادات

شیخ الاسلام مجدد العصر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح

بدرگاہ الٰہی میں جس قدر رونا اور سوز و گداز ہو بہتر ہے۔ مایوس نہ ہونا چاہیئے، تضرع و زاری مطلوب ہے تو ادعوا ربکم تضرعاً خفیۃ (یعنی اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور آہستگی سے پکارو۔

اس علام الغیوب کو راضی کرنے کی فکر چاہیئے۔ دنیا میں ہم کتنی ہی کامیابی و شہرت حاصل کرلیں، صرف چند روزہ ہے۔ اس مقدس ذات کا قرب اور رضانامہ حاصل کرنا چاہیئے جس کے یہاں دوام و ابدیت ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر عشرہ رمضان المبارک کے متعلق شدت اہتمام بہ نسبت عبادات خود فرمانا اور ترغیب شدید دینا اور فقہاء اور صوفیاء کرام کا اخیر عشرہ کی راتوں کو تمام سال کی راتوں سے افضل تر قرار دینا وغیرہ کا تقاضا ہرگز نہیں ہے کہ ان دنوں اور راتوں کو ضائع کیا جائے۔ جس قدر بھی ان میں قرأۃ قرآن ذکر وغیرہ ہو سکے بہتر از بہتر ہوگا

ذکر کی طرف اس قدر توجہ اور بشاشت اور ناغہ ہو جانے سے طبیعت کا تاثر "ایں ہم غنیمت است" مگر میرے محترم! آپ کو اس راہ میں مرد بننا چاہیئے۔ اور بہادرانہ تگ و دو کرنی چاہیئے۔ کسی شب میں قضا کیوں ہو اور مقدار ذکر میں وہی تعداد کیوں باقی رہے جو دو تین ماہ پہلے تھی۔ ذکر واللہ حتی یقولوا انہ لمجنون ؎

جہاں اے برادر نہ ماند بکس!
دل اندر جہاں آفریں بند و بس!!

تکالیف سے گھبرانا نہ چاہیئے اور نہ حرف شکایت زبان پر لانا چاہیئے، بلکہ شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اپنے انبیاء اور خاص خاص اولیاء کو عطا فرمائی ہے اور باوجودیکہ اس کی قدرت میں اس سے بڑھ کر عظیم الشان مصائب تھیں مگر ان سے محفوظ رکھا اور ایک چھوٹی مصیبت میں مبتلا کیا اور بالفرض شکر نہ کریں تو کم از کم صبر تو ضرور کریں

بلند ہمت اور عزم مستقل رکھیئے اور اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کیجئے۔ انشاء اللہ بامراد

کیا تعجب ہے کہ وہ کریم کارساز پردہ غیب سے امداد و اعانت کی صورتیں پیدا کردے اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (اور جو اللہ تعالیٰ سے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کی صورتیں پیدا کردے گا اور ایسے راستہ رزق پہنچائے گا جن کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔

کوئی کیسی بھی حسین اور خوبصورت ہستی ہو، منی جیسی ناپاک اور بدبودار چیز سے پید "الم نخلقکم من ماء مہین" (کیا ہم نے تم کو ذلیل اور نجس پانی سے نہیں بنا کے خون سے اس کا جسم بنایا گیا ہے۔ ہر وقت اس کے پیٹ میں نجاست موجود ہے پیشاب اور پاخانہ جیسی نجس اور بدبودار چیزیں اس سے نکلتی رہتی ہیں۔ آنکھ سے سے میل، ناک سے رینٹھ، منہ سے لعاب دن رات نکلتا رہتا ہے۔ اس پر غور کیجئے انسان کی حقیقت کو سمجھیئے۔

مرنے کے ساتھ ہی جسم پھولتا ہے، سڑتا ہے، پیپ پڑتی ہے، کیڑے پیدا اس حقیقت کے ساتھ خود کو اور دوسرے انسانوں کو غور کیجئے تو نفس کی یہ شرا اور خیال خام معلوم ہوں گی ؎

جو چمن میں گذرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

یہ بھی خدا ہی کے بندے اور ہمارے بھائی انسان ہیں کہ ان کو بدمزہ موٹے بھی نصیب نہیں ہوتا ہے کہ وہ اسی سے پیٹ کی آگ بجھائیں، اس بات کو خیال میں اور جو کچھ موٹا جھوٹا کھانا اور کپڑا وغیرہ مل جائے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

جو مشکلات معاشیہ ہیں، خواہ مکان کے متعلق ہوں، یا خورد و نوش وغیرہ آپ کو صبر و شکر اور قناعت و تحمل سے کام لینا چاہیئے، قلب و دماغ کو ان میں پر چاہیئے ... توسط اور تقویٰ کے ساتھ عملی کارروائی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اور توکل چاہیئے۔

ترجمانِ اسلام
لاہور

اسلام کی حکمرانی

خلیفۂ اوّل کا خطبۂ اوّل

حکمران کی حیثیت | جب صحابہ کرامؓ نے متفقہ طور پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔ اور بیعت ختم ہو چکی تو صدیق اکبرؓ بحیثیت خلیفۂ رسول کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا

اے لوگو! میں تمہارا حکمران بنا دیا گیا ہوں اور حال یہ ہے کہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں لہٰذا اگر میں کوئی اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا۔ اور اگر راہِ راست سے ہٹ کر کوئی قدم اٹھاؤں تو میری اصلاح کر دینا۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت،

حکمران کا فریضہ | تم میں سے جو شخص قوی ہے وہ اس وقت تک میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے دوسروں کا حق نہ لے لوں اور جو تم میں کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے جب تک میں اسکا حق اُسے نہ دلا دوں انشاء اللہ"

حکومت کا نصب العین | سن لو! "جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل و خوار بنا دیا اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے"

جمعیہ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۸ جون سنہ ۱۹۶۸ء ، شمارہ نمبر ۲۴ جلد نمبر ۱۱ ، قیمت ۳۰ پیسے

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا

نامۂ مقدّس

ایران کے بادشاہ کے نام

جدید تاریخی دریافت

محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (پیرس)

مئی ۱۹۶۳ء کی دسویں یا اس کے لگ بھگ زمانے میں ساری دنیا کے اچھے اخباروں نے بیروت کی یہ اطلاع شائع کی۔ کہ وہاں کے سابق وزیر خارجہ ہنری فرعون کے موروثی ذخیرے میں اصل مکتوب نبوی بنام کسریٰ دریافت ہوا ہے۔ اس سے چند ماہ پہلے اسکا فوٹو رازمیں پیرس کے کتب خانہ عام کو رائے کے لیے بھیجا گیا تھا اور مجھ سے بھی وہاں رائے طلب کی گئی تھی۔

پھر ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء کو بیروت کے روزنامہ "الحیاۃ" میں ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے اس نامہ مبارک کا فوٹو بھی چھاپا۔ اور اس پر ایک تحقیقی مضمون بھی شائع کیا۔ چونکہ یہ دریافت انھوں نے کی ہے۔ اس لیے یہاں اس کے ضروری اقتباس درج کیے جاتے ہیں۔ ضمناً یہ بھی اشارہ کرتا چلوں کہ اس کے کوئی دو سال بعد مجھے بیروت جانے کا موقع ملا۔ تو وہاں ہنری فرعون کی دفور عنایت سے اصل کے دیکھنے کا مجھے بھی شرف حاصل ہوا۔ اس لیے کہیں کہیں اپنے مشاہدے کی کیفیت بھی بڑھاتا جاؤں گا۔

صلاح الدین المنجد لکھتے ہیں۔

(ا) "ہنری فرعون کے والد نے پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر یہ دستاویز دمشق میں ڈیڑھ سو اشرفی میں خریدی۔ یا تو اسے خود معلوم نہ تھا۔ یا پھر اس نے اپنے اہل خاندان کو اس کے متعلق نہیں بتایا۔ کہ کیا چیز ہے۔ بہرحال ہنری فرعون کو ۱۹۶۲ تک معلوم نہ تھا کہ یہ مکتوب نبوی ہے۔ نومبر ۱۹۶۲ کے آخر میں اس نے دستاویز صلاح الدین المنجد کے سپرد کی کہ اسے پڑھنے کی کوشش کریں۔

(ب) یہ ایک رق (جھلی) ہے جو ایک سبز کپڑے پر، جبکا رنگ مرورِ زمانہ سے تبدیل ہوگیا۔ چسپاں ہے۔ اور کپڑا بھی مالیدہ ہوگیا ہے۔ یہ دستاویز ایک کاپی کے فریم میں جڑی ہوئی ہے۔

۱۔ جھلی پرانی و نرم اور گہرے خاکی رنگ کی ہے۔ اس کے کنارے کالے پڑ گئے ہیں۔ یہ ۲۸ سنٹی میٹر لمبی اور ۱۱½ سنٹی میٹر چوڑی ہے۔

۲۔ یہ جھلی مستطیل ہی ہے مگر چوڑائی یکساں نہیں۔ اوپر زیادہ چوڑی ہے۔ نیچے کم۔

۳۔ اس پر عبارت پندرہ سطروں میں ہے۔

۴۔ عبارت کے نیچے ایک گول مہر ہے۔ جسکا قطر تین سنٹی میٹر ہے۔

۵۔ جھلی کے نچلے حصے پر پانی کے اثر سے حروف مٹ گئے ہیں۔ مہر کی عبارت مٹ گئی ہے۔ بجز حرف "ر" کے جو مہر کے وسط میں ہے، اور غالباً لفظ "رسول اللہ" کا بقایا ہے۔ (خورد بین سے اگر غور سے پڑھیں تو "رسول اللہ" پڑھا جاتا ہے۔ (ح۔ا)

۶۔ اس جھلی کو کسی نے پھاڑنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ "تیسری سطر کے دائیں طرف سے وسط تک چیر دی گئی ہے پھر طولاً دسویں سطر تک پھٹی ہے۔ اس پھٹن کی شکل یہ ہے۔ ⌐

۷۔ اس پھٹن کو کسی نے بعد میں مہین جھلی سے ٹانکے لگا کر سی دیا ہے۔

اس مکتوب اصلی کی عبارت یوں پڑھی جاتی ہے۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
۲۔ من محمد عبد اللہ و
۳۔ رسولہ الی کسری عظیم فا
۴۔ رس سلام علی من اتبع الھد
۵۔ ی و آمن باللہ ورسولہ و
۶۔ شھد ان لا الہ الا اللہ و
۷۔ حدہ لا شریک لہ وان محمدا
۸۔ عبدہ ورسولہ ادعوک
۹۔ بدایۃ اللہ فانی انا رسو
۱۰۔ ل اللہ الی الناس کافۃ
۱۱۔ لانذر من کان حیا ویحق
۱۲۔ القول علی الکافرین
۱۳۔ اسلم تسلم فان ابیت
۱۴۔ فعلیک اثم المجو
۱۵۔ .....

(اللہ، رسول، محمد)

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ دربارِ رسالت میں اسی رسم الخط کا رواج تھا۔

جھلی کا چھٹا اور ساتواں حصہ بھی قابل ذکر ہے۔ تاریخوں میں یہ بات آچکی ہے کہ جب کسریٰ نے خط کا پہلا جملہ سنا کہ رسول اللہ کا نام پہلے اور اس کا نام بعد میں ہے۔ تو اسے اپنی ہتک سمجھ کر خط کو پھاڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی درباری نے اسے اٹھا لیا اور محفوظ رکھا۔ ممکن ہے خود ایلچی نے ایسا کیا ہو۔ بہرحال بحیثیت مجموعی قرائن اس خط کے اصلی ہونے کی تائید میں ہیں۔

آخر میں میں یہ کہتا ہوں کہ ہنری فرعون عیسائی ہیں۔ لیکن غیر متعصب، انھوں نے اپنے گھر کو ایک عجائب خانہ بنا دیا ہے جس میں تقریباً ساری کی ساری چیزیں اسلامی ہیں۔

صرف ایک جگہ صلیب وغیرہ، کچھ عیسائی آثار قدیمہ ہیں وہ مجھ سے کہنے لگے۔ میں نے یہ چیزیں بے جوڑ ہونے کے باوجود محض اس لیے لگائی ہیں۔ کہ عیسائی لوگ کہیں یہ الزام نہ لگائیں کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں۔

موجودہ عرب دنیا میں

فرعونیت کی

اصل حیثیت

لبنان میں اور شام میں بہت سے خاندان مخلوط مذہب کے ہیں۔ کچھ "شہابی" مسلمان ہیں تو کچھ عیسائی۔ خاندانِ فرعون کا بھی یہی حال ہے۔

ہنری فرعون عیسائی ہیں۔ لیکن ارشاد فرعون جو سعودی عرب میں عہدۂ وزارت پر فائز ہیں۔ مسلمان اور شہابی الاصل ہیں اور بہت دنوں پیرس میں سعودی عرب کے سفیر رہے ہیں۔

(ماخوذ)

کوئی بھی تحریک جو اس ادعا کے ساتھ اٹھتی ہے کہ اسلام صدیوں سے زوال پذیر ہو چکا ہے اور اس کے احیاء و تجدید کا کام اب صرف یہ تحریک انجام دے گی۔ تو یہ تحریک اور اس کے بانیان کتنے ہی اولوالعزم، مخلص، دیانت دار کیوں نہ ہوں۔ لیکن وہ اپنے اس ادعا سے اپنی ممتاز شخصیتوں اور حلقہ بندیوں کو دین سے زیادہ عیش پیش لانے کے دانستہ یا نادانستہ مرتکب ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کے سیاسی اور اخلاقی زوال اور مذہب سے بے رغبتی کو اسلام کے زوال و فنا سے تعبیر کرنا قطعی غلط اور گمراہ کن ہے۔ ایسے زوال کا تصور بشیتہ ایک جدید دین و فرقہ کی تشکیل کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہٗ

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

نگران ـــــ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ایڈیٹر انچارج ـــ احمد حسین صاحب کمال

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ - یکم ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۴

چند سوالات ؟؟

ملک کے موجودہ حالات ہر اعتبار سے اب ایسے پہنچ گئے ہیں جس پر تشویش کا اظہار کئے بغیر اب چارہ ہے۔

ارباب اقتدار نے تو ان حالات کی طرف سے قطعی پھیر لی ہیں اور وہ خوش فہمیوں کے فریب میں خود کو دوسروں کو بھی مبتلا رکھنے کی پیہم کوشش میں لگے ہیں اور دس سالہ ترقیات کا نقارہ بجاتے رہنا ہی انہوں نے تمام مسائل کا حل سمجھ لیا ہے۔

حالانکہ آج ملک شدید قسم کے اخلاقی، سماجی، دینی، معاشی اور اقتصادی بحران و تنزل سے گذر رہا ہے ایک عام انسان کی زندگی یاس و حرمان کا مرقع بن کر ہے۔

سب سے بڑا ہاتھ تو یہ ہے کہ پاکستان کو قائم ہوئے بیس سال چکے ہیں۔ لیکن اس اسلام کو غالب لانے اور اس احکام و قوانین کو نافذ و رائج کرنے سے نہ صرف غفلت جا رہی ہے بلکہ رفتہ رفتہ اس مسئلہ کو ہی اب خارج از کر دیا ہے جس اسلام کے پرشور نعروں کے بل پر ملک کو حاصل کیا گیا تھا۔

اس سلسلے میں حکومت کا رویہ تو خیر قابل افسوس ہے لیکن مخالف جماعتوں بالخصوص مدعی دین گروہ جس کے مودودی صاحب جیسے حضرات ہیں انہوں نے بھی اب م کے مسئلہ کو بالکل پس پشت پھینک دیا ہے اور زور صرف حریفانہ سیاست آزمائی پر ڈال رکھا ہے

حکومت کو اصرار ہے کہ اس کا موجودہ نظام ہی ملک ت کی بقا کا ضامن ہے، اور پی، ڈی، ایم بشمول مودودی ت کا کہنا ہے کہ مغربی جمہوریت کو اختیار کئے بغیر اس کے شب و روز بدل ہی نہیں سکتے۔

لیکن بیچارے اسلام کو ہر دو فریق نے ہی اپنے ئرہ سیاست سے خارج کر رکھا ہے۔

ان حالات میں دین کے قیام و بقا کا مسئلہ بجائے ایک سنگین و پیچیدہ تر مسئلہ بن گیا ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے سوا کسی گروہ کے سامنے اصل مقصود اور نصب العین کی حیثیت سے یہ مسئلہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

دین و مذہب سے گذر کر جب دوسرے عوامی مسائل پر نظر ڈالئے تو حکومت کے دعووں کے علی الرغم ہر طرف تاریکی اور مایوسی کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

* اشیاء ضرورت اور غلہ کو ہی لے لیجئے۔ موجودہ گرانی کی کوئی مثال گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ سینکڑوں فیصد تک قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے اور ہنوز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ عام آدمی کی آمدنی میں پچیس فیصد بھی زیادتی نہیں ہوئی ہے۔ اور بیکاری روز بروز بڑھ رہی ہے۔

* کسان، مزدور، چھوٹے درجے کے ملازم اور غریب دکاندار سب ہی پریشان اور غمناک ہیں۔

* حکومت کا طرز عمل یہ ہے کہ ریل کے کرائے، پوسٹ کارڈ وغیرہ کی قیمتیں آئے دن بڑھاتی رہتی ہیں اور نئے ٹیکس اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ اس کی بالواسطہ زد غریب عوام پر ہی پڑتی ہے۔

* عوام گرانی اور ٹیکس کے شکنجے میں روز بروز کستے چلے جا رہے ہیں۔ اور وقت کی سختیوں کا یہ حال ہے کہ

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

* ادھر ایک مختصر طبقہ جو عوام کی محنت اور خون پسینے کی مشقت سے پیدا شدہ دولت پر ہر راستے سے قابض اور متصرف ہو جاتا ہے، اس کے تعیش پرستانہ اللّے تللّے پورے ملک کے لئے عذاب بن گئے ہیں اور غریبوں کی عزت و آبرو تک ان کی زد میں آئی ہوئی ہے۔

ایک شخص جب ان حالات کو دیکھتا ہے تو ملک و ملت کے سر پر ایک بھیانک مستقبل کھڑا ہوا پاتا ہے اور بجا طور پر وہ سوال کرنے لگتا ہے کہ:۔

- ـــــ کیا یہ حالات کبھی بدل بھی سکیں گے؟
- ـــــ کبھی اس بھیانک رات کا خاتمہ بھی ہوگا؟
- ـــــ کبھی عوامی خوشحالی، اطمینان اور سکون کی صبح طلوع بھی ہوگی؟
- ـــــ کبھی اللہ کا دین اپنی پوری شان و بان کے ساتھ اس ملک میں قائم ہو سکے گا؟ اور
- ـــــ کبھی مغربی تہذیب اور سامراج کے اثرات م کا یہاں سے قلع قمع ہو سکے گا

اس کے ساتھ ہی وہ سوچتا ہے کہ اگر موجودہ حالات موجودہ ارباب کار سے تبدیل نہیں ہو پاتے تو وہ اپنی ذمہ داریوں سے الگ کیوں نہیں ہو جاتے؟ تاکہ ان سے بہتر اور فعال لوگ اصلاح احوال کا کام انجام دے سکیں۔ کیا ان میں حب وطن کی اتنی رمق بھی باقی نہیں رہ گئی ہے؟

(کمال)

مکتوب مفتوح

اسلام کے نام پر امریکی سامراجیت کی حمایت

میری یہ چند سطور اپنے محترم کرم فرما مولانا محمد نشاط صاحب متفق جماعت مودودی کراچی کے نام ہیں۔

میرے محترم مہربان! السلام علیکم۔

یوم فلسطین کے موقعہ پر مودودی صاحب کی جماعت کے افراد کا مبہم رویہ دیکھ کر مجھے بار بار آپ کی یاد آئی۔

آپ کو یاد ہوگا، گذشتہ موسم سرما میں جب میں کراچی آیا اور آپ کے ساتھ چند یادگار نشستوں میں مودودی صاحب کی جماعت اور جمعیۃ علماء اسلام کے مواقف و رویہ جات پر بحث و گفتگو ہوئی، تو آپ نے صریحاً انکار فرمایا تھا کہ جماعت مودودی کے اندر سامراج دوستی کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ جبکہ میں نے ثبوت کے طور پر بعض واقعات پیش کر کے عرض کیا تھا۔ کہ جماعت کا رویہ تمام تر امریکی سامراج کے حق میں جا رہا ہے۔ بالخصوص عرب اسرائیل مسئلہ پر کئی ایک ایسی مثالیں میں نے آپ کے سامنے ذکر کیں، جو امریکی حمایت کا کھلا ثبوت تھیں۔ آپ اس پر خاموش ہو گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بارے میں آپ نے بتایا تھا کہ جماعت کی طرف سے تمام متعلقین و ارکان کو خفیہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ "جمعیۃ کے بارے میں بالخصوص مولانا غلام غوث صاحب کے بارے میں ہر جگہ یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کی جائے کہ وہ اشتراکی رجحان رکھتے ہیں"۔ اور آپ نے اس سلسلہ میں بعض ایسی باتیں

(باقی صفحہ ۴ پر)

نعرہ دے کر کہیں کہ مجھے خاموش ہو جانا پڑا۔

لیکن جب لاہور آیا اور جمعیۃ کی طرف سے منعقدہ عظیم الشان کانفرنس کو قریب سے دیکھا۔ ملک بھر سے آئے ہوئے ہزارہا علماء کو دیکھنے و سننے کا اتفاق ہوا تو نہ صرف یہ کہ آپ کے شبہات کے برعکس خالص اسلام کے چلتے پھرتے نمونے دیکھنے میں آئے بلکہ ہر وہ پروپیگنڈا غلط ثابت ہوا جسے آپ اور جماعت مودودی کے دوسرے حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف پھیلاتے رہتے ہیں

کانفرنس میں آنے کے بعد یہ بھی اندازہ ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی ملک میں کتنی بڑی طاقت اور کتنا زیادہ اثر و رسوخ ہے۔ حالانکہ آپ حضرات اکثر یہ تاثر دیتے رہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام محض چند مولویوں بلکہ صرف "غلام غوث ہزاروی" کا نام ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ سے ملاقات کے بعد تو بڑی حیرانی ہوئی کہ جماعت مودودی مولانا کے خلاف کس قدر جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا پھیلانے میں مصروف رہتی ہے۔ میں نے مولانا کو صرف علم و فضل بلکہ اخلاق و تقویٰ کا بھی بے مثال پیکر پایا، اور دینی حلقوں و علماء دین کی صفوں میں انہیں بے حد مقبول و قابل احترام دیکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ علماء سے ملاقات اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ دین حق کیا ہے اور کون لوگ اسلام کی حقیقی و واقعی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ باطل کن لوگوں سے لرزاں و ترساں ہے۔ یہ علماء حق ہی ہیں۔ جن کے سامنے نہ امریکی سامراج کی کوئی جگہ ہے نہ اشتراکی اثرات کی کوئی گنجائش ہے۔ اور جو نہ مغربی جمہوریت سے مرعوب ہیں اور نہ سوشلسٹ معاشرہ سے،

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ یوم فلسطین کے موقعہ پر مودودی صاحب کی جماعت کے افراد نے امریکی سامراج مردہ باد کے جواب میں جس طرح چیں بہ جبیں ہو کر مشترکہ جلوسوں میں روس و چین مردہ باد کے جداگانہ طور پر نعرے لگائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے ذہن امریکہ کی اہانت و تذلیل برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان کی اشتراکیت دشمنی محض مغربی سامراجیت کی حمایت کے لئے ہے امریکی سامراج کے ساتھ ان کی وابستگی کے رجحان کی یہ ایسی شہادت سامنے آئی ہے، جس سے ہر شخص انگشت بدنداں رہ گیا ہے

عزیز دوست۔ مودودی جماعت سے اتفاق و ہمدردی رکھنے والے آپ جیسے حضرات اللہ تعالیٰ کے حضور اس جواب دہی سے بچ نہیں سکتے کہ آج "اسلام" "اسلامی نظام" اور "اقامت دین" کے نعروں سے ہم جیسے سیدھے سادھے بے شمار مسلمانوں کو ناصر مخالفت اور اشتراکیت دشمنی کے رنگ میں امریکی سامراج کے مفادات کا آلہ کار بنا ڈالا ہے۔ اور اسلام کو تمام تر مغربی طرز سیاست کا چربہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

(احسان اللہ خاں
سابق ممبر
اتحاد العلماء راولپنڈی)

اس ملک میں دین کی بیحرمتی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائیگی

انارکلی کے جلسہ عام میں مولانا محمد اکرم صاحب کی تقریر

ترتیب ——— محمد حنیف سہارنپوری

لاہور ۲۱ جون بعد نماز عشاء انارکلی میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ اگرچہ قلیل مدت میں جلسہ کی تشہیر کی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود لاہور کے زندہ دل مسلمان بے تابانہ اور والہانہ انداز میں کشاں کشاں قال اللہ و قال الرسول کے نغمے سننے کے لئے آناً فاناً جمع ہو گئے۔ لاہور کے عوام اپنے محبوب رہنما حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ جوں ہی حضرت درخواستی تشریف لائے تو انارکلی کا بازار نعرہ تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے بعد یہ پہلا عام جلسہ تھا۔ جس میں ہزاروں عوام نے جمع ہو کر اسلام سے اپنی محبت و شیفتگی کا اظہار کیا۔ جلسہ کی صدارت جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے فرمائی۔ حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے تشریف لانے سے قبل مولانا محمد اکرم صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں کے مسلمان آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔

بنی اسرائیل دنیا میں اسی وجہ سے ذلیل ہوئے کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کا بتلایا ہوا راستہ ترک کر دیا تھا۔ ان میں نفاق پیدا ہو گیا۔ بنی اسرائیل کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اکثر فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن میری امت میں بہتر فرقے ہوں گے ایک جنتی ہوگا باقی سب دوزخ میں جائینگے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا فرقہ ہے جو جنت میں جائے گا۔ فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر چلے گا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ ملک جن مقاصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اور جو وعدے قوم سے کئے تھے وہ سب فراموش کر دیئے گئے۔ اس ملک میں دین کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ جو ملک کے حصول کے لئے لگایا گیا تھا۔ آج وہی لا الٰہ الا اللہ اس ملک میں سب سے زیادہ مظلوم ہے

آپ نے فرمایا کہ علماء اسلام اب میدان عمل میں آ چکے ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک اس ملک میں کتاب و سنت کا قانون جاری نہیں ہو جاتا۔ جمعیۃ علماء اسلام کو اقتدار کی ہوس نہیں ہے اور نہ ہی بزور اقتدار پر قابض ہونا چاہتی ہے۔ جمعیۃ کا مقصد صرف یہ ہے کہ جن مقاصد کے تحت یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ وہ مقصد حل ہو جائے۔ اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہاں پر کتاب و سنت کا قانون جاری ہو جائے۔

آخر میں آپ نے علی الاعلان فرمایا کہ اس ملک میں دین کی بے حرمتی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائیگی

آپ نے مطالبہ کیا کہ اس ملک میں جلد از جلد اسلام کا قانون جاری کیا جائے۔

آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ شامل ہو کر اس ملک میں کتاب و سنت کے قوانین کے اجراء کے لئے جدوجہد کریں۔

مولانا کی تقریر کے بعد مولانا محمد اجمل صاحب نے مختصر وقت میں جمعیۃ کا تعارف کرایا۔

اور آخر میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کا مفصل بیان ہوا

حضرت مفتی محمود صاحب کا دورۂ سندھ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ۲۴ جون کو سندھ (سابق) کے دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ۲۵ جون کو شہداد پور مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن کے جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

۲۶ جون کو سکرنڈ، نواب شاہ اور ۲۷ جون کو حیدرآباد ہوتے ہوئے واپس ملتان تشریف لے آئیں گے۔

مفتی صاحب کے اس دورہ کے سلسلے میں جناب احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام و ناظم مرکزی دفتر بھی حسب الحکم مفتی محمود صاحب ۲۲ جون کو سندھ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ۲۷ جون تک وہ مفتی صاحب کے ساتھ رہیں گے اور ۲۸ جون کو کراچی چلے جائیں گے۔ جہاں وہ صدر کراچی میں نیا قائم کردہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام دیکھیں گے اور اس سلسلہ میں ۲۹، ۳۰ جون تک وہاں قیام کر کے یکم جولائی ۱۹۶۸ء کو لاہور کے لئے واپس ہو جائیں گے۔

ترجمان اسلام

کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مسائل و افکار

تراشے انتخاب اقتباس

بھارت کے مسلمان اور ہندو فرقہ پرست

جمعیۃ علماء ہند کے اخبار

روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی کا تجزیہ

آج ہم فسادات سے الگ ہو کر چند ایسے رجحانات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جن کا ادراک افسوس ہے کہ بہت کم لوگوں کو ہوتا ہے۔ ملک کی فسطائی جماعتیں، ان کے لیڈر اور ان کے اخبارات مسلمانوں کا ذکر انتہائی تحقیر اور نفرت کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کا انداز تخاطب ایسا ہوتا ہے گویا آقا اپنے غلاموں کو یا تو حکم دے رہا ہے یا ان کی شکایت کر رہا ہے انہوں نے فرض کر لیا ہے کہ ہندوستان کے اصل مالک، وہ ہیں مسلمان ایسے قیدی ہیں جنہوں نے کوئی بڑا جرم کیا ہو۔ چنانچہ وہ جب بھی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں ان کا لب و لہجہ قدرتی طور پر تحکمانہ ہو جاتا ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ اپنے چاکروں یا غلاموں سے مخاطب ہو رہے ہیں، اور خوش ہوتے ہیں کہ آج ہم اس قابل ہوئے کہ مسلمانوں کو ذلیل کریں۔

یہ کتنی خطرناک بات ہے کہ اکثریت کے نمائندے اقلیتوں کی اپنے نظریات اور خیالات کا غلام بنائیں اور جو ان سے انحراف کرے اسے قوم دشمن، وطن دشمن اور ہندو دشمن قرار دیں۔ مسلمانوں کی یا ان کے لیڈروں کی اس سے بڑھ کر تحقیر اور تذلیل اور کیا ہوگی کہ انہیں وطن دشمن اور قوم دشمن بتایا جائے۔ کیا اکثریت کو اسی لئے آزادی ملی ہے کہ وہ خادم بننے کے بجائے اقلیتوں کی آقا بنے اور غرور کا پارہ اتنا چڑھ جائے کہ جب چاہا مسلم اقلیت کو وطن دشمن اور قوم دشمن قرار دے دیا۔

حکومت بھلا یہ کب چاہے گی کہ مسلمانوں کی تحقیر اور تذلیل نہ ہو؟ اس نے کب ان فسطائی لیڈروں اور اخباروں کا کنٹرول لیا، جو بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ مسلمان یہاں جبراً بن کر آئے ہیں۔ اس لئے انہیں مالکوں کے برابر حقوق نہیں مل سکتے؟ اس نے کب ایسے اخبار سے بازپرس کی جو سات کروڑ مسلمانوں کو کرایہ دار قرار دیتے جا رہا ہے ہندوستان کے مالک تو ہندو ٹھہرے اور مسلمان کرایہ دار قرار پائے۔ یہ حقارت آمیز خوش فہمی نہ حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ہے اور نہ اکثریت کے نزدیک۔ اکثریتی طبقہ کے انگریزی اخبارات کو کبھی جانبداری کا یہ حال ہے کہ حکومت نے بڑی مشکل سے ٹائمز آف انڈیا کو ایک پرچہ ضبط کیا اور اس کے ایڈیٹر پر مقدمہ قائم کیا۔ مگر کسی انگریزی معاصر نے نہ ضبطی کی خبر شائع کی، اور نہ اس کے ایڈیٹر پر مقدمہ چلانے کی۔ یہ سلوک برابر کے شہریوں سے تو کبھی نہیں ہو سکتا اور جب مسلمان کہتے ہیں کہ انہیں تیسرے درجہ کا شہری بھی نہیں سمجھا جاتا تو اس پر ناک بھوں چڑھائی جاتی ہے۔

یہ فسطائی لیڈر اس قدر منہ پھٹ ہو چکے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے بارے میں اظہار رائے کرتے ہوئے کسی اخلاقی، قانونی اور انسانی ضابطہ کی پروا نہیں کرتے۔ جن سنگھی لیڈر بلراج مدھوک کا انکشاف یہ ہے کہ چونکہ سابرمتی کینڈی کا قاتل ایک عرب ہے۔ اس لئے یہ تمام دنیا کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جن سنگھی اور راشٹریہ سیوک سنگھی لیڈروں کے قتل کے جو خطوط موصول ہو رہے ہیں وہ سبھی اسی خطرہ کی کڑیاں ہیں۔ بس کیا کہیں۔ یہ دن بھی مسلمانوں کو دیکھنے تھے۔ کہ جن کی کائنات کو قطعی ضرورت نہیں۔ وہ بھی بتا رہے ہیں کہ ہم کچھ ہیں۔

آج ہم ایک اور پہلو سے حکومت کے لئے غیرت اور عبرت کا سامان مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ ملک کی فسطائی جماعتیں اور مفسد عناصر مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ پرو پاکستانی ہیں۔ پاکستان نواز ہیں۔ ان کا جسم یہاں ہے اور دل پاکستان میں۔ انہوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے اور ہندو مشتعل ہو گئے اور فساد پھوٹ پڑا۔ مسلمان بڑی غلطی کرتے ہیں کہ معذرت خواہی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اپنا دفاع شروع کر دیتے ہیں۔ مسلم دشمنوں کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمانوں پر ایسے تابڑ توڑ حملے کئے جائیں کہ انہیں ساری عمر دفاع سے ہی فرصت نہ مل سکے۔ الزام پر الزام اور مسلمانوں کا کام صرف انکار اور معذرت خواہی۔ آخر گول والکر کے اس الزام کا کیا جواب کہ مسلمان جب ریڈیو پاکستان سے کھیلوں میں پاکستانی ٹیم کی فتح کا حال سنتے ہیں تو ریڈیو پر گل پاشی کرتے ہیں۔ اب ہم ہیں کہ انکار کئے جاتے ہیں۔ ہم جتنا انکار کریں گے۔ الزام لگانے والے اتنے ہی دلیر ہوں گے۔ اور ایک الزام کے بعد دوسرا، تیسرا اور چوتھا الزام بھی گھڑ لیں گے وہ الزام تراشی کرتے رہیں اور ہم صفائی میں عمر گنواتے رہیں

آیئے! آج ہم فسطائیوں کے چند الزامات کا اعتراف کر کے دیکھیں۔ یہ تجربہ کر کے دنیا ہے۔ ہم اعتراف کر کے ایک نیا تجربہ کر کے کیوں نہ دیکھیں۔ ہاں صاحب تو ہم چند باتوں کی وجہ سے پاکستان کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور اس کی خیر مناتے ہیں بلکہ دل چاہتا ہے کہ اسے داد تحسین بھی دیں، بلا سے ہم کو پاکستان نواز قرار دیا جائے اور کہنے والے دل کھول کر کہیں کہ ہمارا جسم ہندوستان میں ہے اور دل پاکستان میں۔ اب اس کی وجہ سنیئے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں ہزاروں مسلم کش فسادات ہوئے۔ خاص طور پر گذشتہ چھ سات میں دو سو سے اوپر خونریز ہنگامے ہوئے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو روئی کی طرح دھنکا گیا۔ ان کا خون خوب بہایا گیا ان کی جائدادوں کو بھی آگ لگائی گئی۔ مگر یہ دیکھ کر ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ پاکستان میں ایک فساد کا بھی ردعمل نہ ہو سکا۔ وہاں کسی نے آواز نہ اٹھائی۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کا بدلہ پاکستانی ہندوؤں سے لیا جائے۔ یہاں فسادات کی آگ بھڑکتی رہی اور وہاں کے ہندو چین کی بانسری بجاتے رہے۔ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ پاکستانی ہندوؤں کی جانیں عزیز ہیں۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ وہاں کے کسی ہندو کی ٹکیہ بھی پھوٹے۔ اور چونکہ اس کا کریڈٹ پاکستان کو ملنا چاہیئے۔ اس لئے ہم پاکستان کو اس کی امن پسندی اور اقلیت نوازی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ قدرت نے پاکستان کو بڑا دل دیا ہے۔ وہاں کی حکومت حکمرانی کے آداب سے خوب واقف ہے۔ اس نے پاکستانی ہندو بھائیوں کو ترچھی نگاہ سے بھی نہیں دیکھا اور چونکہ وہاں ہندو بھائی امن اور چین سے رہ رہے ہیں۔ اس لئے احسان فراموشی ہوگی اگر ہم پاکستان کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں۔

پاکستان نوازی کی پہلی وجہ آپ نے سن لی۔ اب دوسری وجہ بھی سنیئے۔ پاکستان میں پاکستانی ہندوؤں کی جان و مال کے لئے خطرہ تو کجا۔ اخباروں اور تقریروں میں ان کی مخالفت بھی نہیں کی جاتی۔ وہاں کے اخبارات میں کوئی ایک سطر بھی ایسی نظر سے نہیں گذری جس میں ہندوؤں میں کوئی عیب نکالا گیا ہو۔ کسی مقرر نے نہیں کہا کہ پاکستان کے ہندو، ہندوستان نواز یا غدار اور غیر وفادار ہیں یا ہندوستان کے ایجنٹ ہیں۔ کسی نے پاکستانی ہندوؤں سے مطالبہ نہیں کیا کہ اسلامی کلچر کو اپنائیں۔ نہ یہ الزام لگا کہ وہ علیحدگی پسند ہیں۔ اور پاکستان کے قومی دھارے میں بہنا نہیں چاہتے۔ نہ وہاں نیشنل انٹگریشن کونسل قائم کی گئی، نہ وہاں ہندوؤں کے مقابلہ پر ہندو مہاسبھا، جن سنگھ راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندو رکشک دل کے وزن کی کوئی جماعت قائم کی گئی۔ نہ وہاں آرگنائزر، مدر انڈیا، پرتاپ دینک پرکاش۔ شانسی۔ پنچ جنیہ جیسے اخبارات ہندوؤں کو نشتر لگانے کے لئے شائع کئے گئے۔ کہاں تک گنائیں۔ یہ پاکستان کا ہم پر وہ احسان ہے۔ جسے کم از کم ہم تو فراموش نہیں کر سکتے۔ اب ہم اپنی تائید میں ہندوستان کے ایک انصاف پسند ہندو نیچ بہادر سنہا کی ایک تازہ تحریر پیش کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے "روزمرہ کے انکشافات" میں شائع کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ہم آسانی سے اس پروپیگنڈا کا شکار ہو جاتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتیں سخت مصائب کا شکار ہیں۔ میں نے پاکستانی پریس کے صدہا نمونے گذشتہ بیس سال میں دیکھے ہیں لیکن کبھی ایک سطر بھی پاکستان میں رہنے والے غیر مسلموں کے خلاف نہیں دیکھی۔ اس قسم کا کوئی اشارہ پاکستانی پریس میں نہیں پایا کہ وہاں کے ہندو پاکستان کی سلامتی کے لئے کسی درجہ بھی خطرہ بن سکتے ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں ہندو سرے سے ہیں ہی نہیں۔ ان کے بھولے پن کا علاج نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت پاکستان اپنی ہزار خوبیوں اور خرابیوں کے باوجود اس معیار

پر پوری اترتی ہے کہ اس نے اپنے شہریوں کے درمیان منافرت پھیلانے کو ایک بھاری جرم قرار دے رکھا ہے"۔

عرب عیسائی اسرائیل کے دشمن

رابرٹ کینیڈی کا قاتل سرحان ایک اردنی عیسائی ہے جس کا تعلق یونانی چرچ سے ہے۔ اس کا باپ اب اردن کے اس حصہ میں ہے جو اسرائیل کے زیر نگین آچکا ہے۔ قاتل کے باپ نے کہا ہے کہ میرے لڑکے کے بارے میں صحیح صورت حال اب میرے سامنے آئی ہے۔ دراصل کینیڈی عربوں کا دشمن اور اسرائیل کا حامی ہے۔ اور یہی چیز اس کے قتل کا باعث بنی۔ قاتل گو عیسائی ہے مگر وطن کے اعتبار سے عرب ہے۔ اس لئے اسے عربوں کے کاز سے ہمدردی ہونی ہی چاہیئے۔ عرب ممالک میں عرب عیسائی بھی اسی طرح رہتے ہیں جیسے عرب مسلمان اور مسلم اکثریت کا سلوک عیسائیوں سے اتنا اچھا ہے کہ ہر عرب عیسائی نہ یورپ کے عیسائیوں کا ساتھ دے سکتا ہے اور نہ اسرائیل کے یہودیوں کا، لبنان کی نصف آبادی عیسائیوں پر مشتمل ہے اور وہ اسرائیل کی دشمن ہے۔ عرب قومیت نے کم از کم عرب عیسائیوں کو عرب مسلمانوں کے ساتھ بالکل مربوط کر دیا ہے۔ (الجمعیۃ ۱۳ جون ۶۸ء)

لاہور میں یوم بیت المقدس کا جلوس

امریکی سامراجیت کے حامیوں کی بوکھلاہٹ

مکری (تسلیم) ایک مقامی اخبار کے وقائع نگار خصوصی نے یوم بیت المقدس کے جلوس کے متعلق خامہ فرسائی کرتے ہوئے پی ڈی ایم یا جماعت اسلامی کی حمایت میں غلط بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اور اس طرح بزعم خود پی ڈی ایم یا یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ جماعت اسلامی کی خدمت سرانجام دی ہے۔

یہ درست ہے کہ جلوس روانہ ہونے سے پیشتر کمیٹی نے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ ڈسپلن قائم رکھیں اور وہی نعرے لگائیں۔ جو جلوس کے ترتیب دینے والوں کو پسند ہوں۔ ان نعروں میں ایک نعرہ "سامراجی طاقتیں مردہ باد" بھی تھا۔ جس کا مطلب واضح ہے۔ امریکی سامراج مردہ باد کا نعرہ بھی اس میں شامل تھا۔ مگر جب جلوس کچھ آگے بڑھا اور جب دوسرے نعروں کے علاوہ امریکی سامراج مردہ باد کا نعرہ لگا۔ تو جلوس کے اصل قائد بھی بوکھلا اٹھے اور میرے پاس آئے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو اس نعرہ سے روکا جائے۔ میں نے ان سے اس گھبراہٹ کی وجہ دریافت کی۔ جس کا وہ کوئی خاطر خواہ جواب نہ دے سکے۔ اس پر جلوس ذہنی طور پر دو حصوں میں منقسم ہوگیا۔ ایک حصہ (پیپلز پارٹی) امریکی سامراج مردہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے بڑھنے لگا کہ دوسرا حصہ (پی ڈی ایم یا جماعت اسلامی) روس اور چین زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھ کر ختم گیا۔ مگر دونوں جلوس ایک ہی وقت میں اسمبلی ہال کے سامنے پہنچے۔ وہاں بھی اسی طرح نعرے لگے۔ اور دو پلیٹ فارموں پر تقریریں ہوئیں

جس جلوس میں امریکہ کی حمایت ہوگی جس میں صدر ناصر کے خلاف نعرے لگیں گے۔ اور جس میں الفتح کا کوئی نعرہ نہ ہوگا۔ وہ بیت المقدس کو واگذار کرائے گا، یا اسرائیلی زنجیروں کو مستحکم کرے گا؟ پیپلز پارٹی کی خارجہ پالیسی واضح ہے وہ امریکہ کو دنیائے اسلام اور پاکستان کا دشمن گردانتی ہے اور جہاں موقعہ ملے گا اسے نیچا دکھانے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائے گی۔

(ملک اسلم حیات ممبر آرگنائزنگ کمیٹی پاکستان پیپلز پارٹی لاہور)

(امروز ۱۱ جون ۱۹۶۸ء)

امریکی سازشی ادارے

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ نیشنل اسمبلی کے ایک ممبر کے ایک سوال کے جواب میں وزیر دفاع نے بتایا کہ فوجیوں کو فری میسنری، روٹری اور لائنز کلب کا ممبر بننے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس کے لئے مارچ ۱۹۶۶ء میں ہدایات جاری کر دی گئی تھیں۔ وزیر دفاع نے ضمنی سوال کے جواب میں بتایا کہ یہ فیصلہ مسلح افواج کو "غیر ملکیوں کے ممکنہ اثرات" سے پرے رکھنے کے لئے کیا گیا تھا۔

وزیر دفاع کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ "غیر ملکی اثرات" کا احساس ہماری حکومت کو بھی ہوا۔ جو امریکی سی آئی اے کی امداد و حمایت سے قائم بہت سے سازشی اداروں کی شکل میں نو آزاد ملکوں میں پھیلائے جاتے ہیں۔ کافی عرصہ ہوا۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے ان کے سازشی کارناموں کے پیش نظر ان اداروں کو مستقلاً بند کر دیا تھا۔ پاکستان میں بھی ان کو مستقلاً بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حکومت جن "غیر ملکی اثرات" کو فوجیوں کے لئے گمراہ کن سمجھتی ہے۔ وہ پاکستان کے شہریوں کے لئے بھی گمراہ کن ہی ہو سکتے ہیں۔ فوجی بھی عام شہریوں میں سے ہوتے ہیں۔ اگر غیر ملکی سازشی کمندوں کے اداروں کو عام شہریوں پر اپنی سازشوں کے جال ڈالنے کی اجازت دے دی جائے تو اس جال سے فوجی بھی محفوظ نہیں رہ سکتے (پارس لائلپور ۷ جون ۶۸ء)

انٹرنیشنل لیڈیز کلب

فری میسنز یز روٹری لائنز کلب اور ایشیا فاؤنڈیشن وغیرہ کی طرح انٹرنیشنل لیڈیز کلب بھی امریکی یا امریکہ پسندوں کا ادارہ ہے۔ ہماری خواتین اس کا نشانہ ہیں۔ جن میں فوجیوں کی مائیں، بہنیں اور بیویاں سب ہی شامل ہیں۔ اخباری اطلاع کے مطابق اس کلب کی مجلس انتظامیہ کا انتخاب حال ہی میں ہوا ہے۔ جس کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:۔

بیگم مسرت شوکت حیات (صدر)
مسز جان ویسلے آڈم فرانسس (نائب صدر)
مسز سایرٹ جان روزبیری (جنرل سیکرٹری)
مسز الماس رحمان (جوائنٹ سیکرٹری)

مسز نرگس سبحانی جبر (خوانچی)
مسز موبارلہ (پبلک سیکرٹری)

صدر جو بیگم ہیں وہ جانی پہچانی ہیں۔ ان کے مداحلہ کو سب جانتے ہیں۔ نائب صدر جو غیر ملکی محترمہ ہیں۔ انہیں جان لینے کی اس لئے ضرورت ہے کہ وہ کسی پاکستانی کی غیر ملکی بیوی کے بجائے ایک سامراجی ملک امریکہ کے قونصل جنرل متعینہ لاہور کی بیگم ہیں۔ جس سے اس انٹرنیشنل کلب کے اغراض و مقاصد پر از خود روشنی پڑنے لگتی ہے اور بے اختیار یہ سوال ابھرتا ہے کہ نوجوانوں کی مائیں بہنیں اور بیویوں کو "غیر ملکی اثرات" سے محفوظ کرنے کی حکومت نے اب تک ضرورت کیوں نہیں محسوس کی ہے۔ کیا کوئی ایسا فوجی ہو سکتا ہے۔ جس پر اس کی ماں بہن یا بیوی اثر انداز نہ ہو؟ (پارس لائلپور ۷ جون ۶۸ء)

مسلم کشی نہیں رکے گی

ہندوستان کی سیکولر جمہوری ریاست میں گذشتہ بیس سال سے مسلمانوں کی نسل کشی کا جرم جس طرح اعلانیہ اور منصوبہ بند طریقے سے ہو رہا ہے اس کے پیش نظر اردو کی تعداد میں اگر حیدر آباد اور اورنگ آباد کے فسادات اور شامل ہو گئے تو یہ بات تعجب خیز نہ ہونی چاہیئے۔ ان فسادات کے اسباب کی کھوج بھی بیکار ہے کیونکہ سبب ہر فساد کا مسلم دشمنی ہی ہوتا ہے۔ جو مختلف بہانوں کی آڑ میں اوٹ کر ہمارے سامنے آتا رہتا ہے۔ اسی طرح حکومت سے بھی کسی قسم کی شکایت فضول ہے۔ جمہوریت عوام کو وہی حکومت دے سکتی ہے جس کے وہ مستحق ہیں جب ہم حکومت کی بے اعتنائی اور نا اہلی کا گلہ کرتے ہیں تو ہم بھول جاتے ہیں کہ ہمارے طرز حکومت میں انتظامیہ اکثریت کے مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اور وہ عوامی رجحانات اور جذبات کو مشکل ہی سے نظر انداز کر سکتا ہے۔ حکومت کی کمزوریاں ہمارے معاشرہ کی خامیوں کا پرتو ہیں۔

اگر ایک بار ہم اس حقیقت کو تسلیم کر لیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ حکومت فرقہ پرستی کا انسداد کرنے میں بہت بڑی حد تک معذور ہے۔ قانون کی بے بسی کو ہم معاشرہ کی برائیاں دور کرنے میں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ رشوت ستانی، چور بازاری، منافع خوری، جھوٹ چھپات کی بیماری۔ اسٹیا دخوردنی میں ملاوٹ غرض ان گنت شامل ہیں۔ جہاں سخت ترین قوانین کے زیر سایہ برائیاں ہماری قومی زندگی کا جزو لاینفک بن گئی ہیں۔ سدھار کا سرچشمہ قانون نہیں۔ بنیادی طور پر سماجی تحریکیں ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے صالح اور قوم دوست تحریکوں کا ہندوستان میں فقدان ہے۔ اس کے برخلاف فسطائی تنظیمیں اپنا کام توجہ اور تسلسل سے سرانجام دے رہی ہیں۔ انتظامیہ پر ان کا تسلط مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ اور اکثریت کے انسان دوست افراد اور رہنما ان طاقتوں سے مرعوب ہیں۔ ۶۸ء

(مدینہ بجنور ۱۳ جون)

آغا شورش کیس

سپریم کورٹ نے ستمبر تک کارروائی روک دی

لاہور، ۱۷ جون: سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے صوبائی حکومت کی درخواست پر مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مدیر جناب آغا عبدالکریم شورش کاشمیری کی نظر بندی کے خلاف مقدمہ کی کارروائی ستمبر تک روک دینے کا حکم دیا ہے۔ فل بنچ چیف جسٹس فضل اکبر، مسٹر جسٹس یعقوب علی اور جسٹس سجاد احمد جاوید اور مسٹر جسٹس عبدالستار پر مشتمل تھا۔ صوبائی حکومت نے استدعا کی تھی کہ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس بشیر الدین اور مسٹر جسٹس شوکت علی پر مشتمل ڈویژن بنچ کے ۲۰ جون کے جاری کردہ دو احکام پر عملدرآمد فیصلہ اپیل عبوری طور پر روک دیا جائے۔ ایک حکم کے تحت اس ڈویژن بنچ نے یہ رولنگ دی تھی کہ ڈیفنس آف پاکستان آرڈی ننس کی دفعہ ۳ (۲) میں ترمیم کے باوجود ہائیکورٹ کو نظر بندی کی وجوہ کے جواز کی چھان بین کا اختیار حاصل ہے۔ ڈویژن بنچ نے اسی روز ایک اور حکم کے ذریعے حکومت کو ہدایت کی تھی کہ وہ وکیل صفائی اور گواہوں کے اخراجات کے لئے مزید پچاس ہزار روپے جمع کرائے۔ حکومت نے ان احکام کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے یہ استدعا بھی کی تھی کہ ۲۰ جون سے ہائیکورٹ کراچی میں نظر بند کے گواہوں کی شہادت قلمبند کرنے والی ہے اور اگر سپریم کورٹ کا فیصلہ حکومت کے حق میں ہو گیا تو اس دوران بھاری اخراجات سے بہت سے گواہوں کے بیانات قلمبند کرنا غیر ضروری ہو جائے گا۔ لہٰذا تا فیصلہ اپیل ہائیکورٹ کے متذکرہ احکام پر عملدرآمد روکی جائے۔

سپریم کورٹ نے یہ استدعا منظور کرتے ہوئے ڈویژن بنچ کے احکام پر عملدرآمد روک دیا ہے اور یہ حکم جاری کیا ہے کہ درخواست کی آئندہ سماعت ستمبر میں کی جائے گی۔ اسی دوران پچاس ہزار روپے کی رقم خرچ نہ کرنے کی ہدایت بھی کی گئی۔

(نوائے وقت ۱۸ جون ۶۸ء)

آپ

قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک میں جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت۔ تو آپ کو پیارے نبی کی پیاری زبان

عربی

سیکھنی چاہیئے۔ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (گھر بیٹھے) بذریعہ خط و کتابت یومیہ ۱۰ منٹ دے کر مکمل عربی گرامر سیکھنے کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تفصیلات طلب کریں۔

پتہ:- ادارہ فروغ عربی سٹلائٹ ٹاؤن
میرپور خاص

صدر ناصر کیخلاف پروپیگنڈہ کرنیوالے

مغربی سامراج کے آلہ کار ہیں

غزالی کالج جھنگ میں شیخ محمد سعید کا صدارتی خطاب

جھنگ صدر، ۲۰ جون (نمائندہ خصوصی): غزالی کالج کے زیر اہتمام پرسوں شام کو یوم بیت المقدس منانے کے سلسلے میں ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت شیخ محمد سعید ایڈووکیٹ نے کی۔

آپ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے افسوس ہے کہ پاکستان میں کچھ مذہبی فکر و ذہن کے لوگ بھی امریکی و برطانوی پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر مصر اور اس کے صدر ناصر کے خلاف بیان بازی میں مصروف ہیں حقیقت یہ ہے کہ مصر نے بھی مغربی سامراج کو مشرق وسطیٰ سے نکلنے پر مجبور کیا اور مصر ہی کی جرأت مندی سے امریکی و برطانوی مفادات مجروح ہوئے۔ جو لوگ مصر یا ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ وہ دراصل مغربی سامراج کے آلہ کار ہیں اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے ان کو مزید مایوس کرنا چاہتے ہیں۔ عربوں کا مقابلہ یہودی سلطنت سے نہیں ہے بلکہ مغربی سامراج سے ہے۔ اسی سامراج نے مسلمانوں کو مرعوب کرنے اور بلیک میل کرنے کے لئے عربوں کے قلب میں اسرائیل کی ریاست قائم کی۔ اور حیرانی یہ ہے کہ کسی بھی اصول انصاف کے بغیر مسلمانوں کو فلسطین بدر کر کے دنیا بھر سے یہودی لا کر یہاں بسا دیئے گئے۔ گذشتہ جنگ میں جس قدر مصر کو نقصان ہوا کسی بھی ملک کو نہیں پہنچا مصر کا وسیع علاقہ اسرائیل کے قبضہ میں چلا گیا۔ سویز بند ہو گئی۔ مگر افسوس کہ مصر کے نقصانات کی بات نہیں کی جاتی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ اس وقت ہمیں چین اور روس سے رابطہ قائم کر کے مغربی سامراج کو شکست دینی چاہیئے۔ (روزنامہ غریب لاہور)

۸ جون ۱۹۶۸ء

مرقاۃ
شرح مشکوٰۃ
کی
جلد ششم بھی طبع ہو چکی ہے
جلد اول سے جلد ششم کی عام قیمت فی جلد ۲۲/-
مجلد پشتہ چرمی ۲۶/-
ملنے کا پتہ
مکتبہ امدادیہ ملتان

طبی بورڈ کا الیکشن

آئندہ ماہ گورنمنٹ طبی بورڈ کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ مختلف طبی حلقوں نے محترم الحاج حکیم عبدالسلام صاحب، ہری پور ہزارہ، محترم حکیم جمشید احمد خاں صاحب (کراچی) زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد صاحب قرشی (لاہور) سے درخواست کی ہے، کہ وہ ان انتخابات میں حصہ لیں۔ چنانچہ ہر سہ حضرات کے کاغذات نامزدگی برائے انتخاب طبی بورڈ منظور کر لئے گئے ہیں۔

ملک بھر کے اطباء حضرات کو چاہیئے کہ وہ ان تینوں مخلص اور خادم طب نامور طبیبوں کو اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کریں

ہم بھی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کے امراء و نظماء سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے رجسٹرڈ اطباء کو ان تینوں حضرات کے نام پر ووٹ دینے کے لئے اپیل کریں۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

دارالعلوم امینیہ میں تبلیغی جلسہ

دارالعلوم امینیہ ٹاہلی شاہاں مری روڈ راولپنڈی میں ۲۴ جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد امین صاحب مہتمم دارالعلوم امینیہ منعقد ہوگا جس میں حضرت سید ابوالحسن شاہ صاحب بخاری خطاب فرمائیں گے۔

(محمد شریف قصوری)

جہلم میں جلسۂ عام

۲۹ جون بروز ہفتہ بعد نماز عشاء میدان نیا محلہ شہر جہلم میں سیرت النبی پر جلسۂ عام منعقد ہو رہا ہے

جس میں

(۱) سید عطاء المنعم شاہ صاحب ابوذر بخاری ابن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

(۲) جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری

(۳) جناب مولانا عبید اللہ صاحب اور

(۴) سید محمد امین گیلانی صاحب شیخوپورہ

شمولیت فرما رہے ہیں

(ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام ضلع جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

سلہٹ ۳۰ مئی کو سلہٹ دفتر میں زیر صدارت حضرت مولانا ریاست علی صاحب، مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ ناظم دفتر مولانا سید عبدالنور جلال آبادی کو مقرر کیا اور ان کی تنخواہ ماہانہ ۷۵ روپیہ مقرر کی گئی۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ کانفرنس لاہور کے مطالبات کی تائید کی گئی۔

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی اور رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامک ریسرچ کے عہدہ سے برخاست کرنے کا مطالبہ کیا گیا

سلہٹ علاقہ بلاگنج

۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مقام کلموکاپن میں زیر صدارت حضرت مولانا بدرالعالم صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ ایک جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں مہتمم مدرسہ کلموکاپن مولانا فخرالدین صاحب اور سید عبدالنور ناظم دفتر جمعیۃ سلہٹ نے تقریریں کیں۔

(از سید عبدالنور ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

سکرنڈ میں

مودودی صاحب کے زبردست مداح "ماسٹر جی" کی ایک طوائف پر فداکاری کا مظاہرہ

گذشتہ دنوں دو طوائفوں نے سکرنڈ میں نور محمد نامی خان زادہ کی جگہ میں اپنے رقص و سرود سے کئی مدعی شرافت بدمعاشوں کا دل بہلایا۔ جس کے صلہ میں رنڈیوں پر روپوں کی بارش کی گئی۔ ان میں ایک مودودی دوست صاحب بھی شامل تھے۔ جنہوں نے تماشائیوں کا ریکارڈ توڑتے ہوئے ساڑھے چار سو روپیہ کے قریب ایک رنڈی پر قربان کر ڈالا۔

آج تک تو ہم ہاتھی کے متعلق سنتے آئے تھے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں مودودیت زدہ افراد کا رویہ بھی ہاتھی کے دانتوں سے کچھ مختلف نہیں۔ ایک ہی وقت میں اگر ایک مجلس میں اقامت دین کی تلقین ہوتی ہے تو دوسری مجلس میں رقص و سرود کے نام پر دین و ایمان کا جنازہ نکال دیا جاتا ہے۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

اسلام کو ہر گام پہ دیتے ہیں یہ دشنام
لیکن ہیں اسی نام سے دنیا میں صف آرا

(محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ۔ ضلع نواب شاہ)

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ مخزن العلوم خان پور کی تشکیل

صدر	مولانا کریم بخش صاحب علی پوری
نائب صدر	مولانا عبدالرؤف صاحب جتوئی
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد عبداللہ صاحب سندھی
نائب ناظم	مولانا حافظ محمد حسین صاحب اوچ شریف
خازن	مولانا عبداللطیف صاحب جتوئی
ناظم نشر و اشاعت	حفیظ الرحمٰن صاحب ساقی خیرپور ڈاہا

مجلس شوریٰ

مولانا کریم بخش صاحب علی پور۔ مولانا عبدالرؤف صاحب جتوئی۔ مولانا خواجہ محمد عبداللہ شجاع آبادی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب علی پوری۔

جمعیۃ نے اپنے پہلے اجلاس میں آغا شورش کاشمیری کی رہائی کے مطالبہ کی قرارداد منظور کی اور اکابرین جمعیۃ کی درازی عمر کی دعا کی گئی۔

(حفیظ الرحمٰن ساقی ناظم شعبہ نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن

دعوت نامہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

محترم المقام جناب .....

زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

المعروض اینکہ جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ملتان کا سہ ماہی اجلاس بتاریخ ۱۴، ۱۵ ربیع الثانی ۸۸ھ بمطابق ۱۱، ۱۲ جولائی ۶۸ء بروز جمعرات و جمعہ بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری گیٹ ملتان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اول روز برائے مدعوئین خصوصی اجلاس اور دوسرے روز تربیتی کورس ہوگا۔ اور بعد نماز جمعہ حضرت درخواستی مدظلہ مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح بھی فرما دیں گے۔ حسب دستور خرچہ طعام و دیگر ضروریات قیمتاً پوری ہوں گی۔

پروگرام ۱۴ ربیع الثانی ۸۸ھ بمطابق ۱۱ جولائی ۶۸ء بروز جمعرات۔

اجلاس برائے مدعوئین

صبح ۸ بجے تا ۱۲½ بجے بحث ایجنڈا

دوپہر ۱۲½ بجے تا ۳ بجے وقفہ طعام و صلوٰۃ

بعد نماز ظہر ۳ بجے تا ۵½ بجے خصوصی اجلاس

بشرطیکہ کام باقی ہو

اس اہم اجلاس میں مدعوئین حضرات سے التماس ہے کہ شمولیت فرما کر دینی محبت اور جماعتی دلچسپی کا مظاہرہ فرمائیں۔

پیش نامہ

۱۔ مرکزی جمعیۃ کے فیصلوں اور قراردادوں کی توثیق
۲۔ اضلاع سے سہ ماہی رپورٹ و کارکردگی کا جائزہ
۳۔ ڈویژن کی تنظیم
۴۔ ڈویژن کے لئے مستقل اعانت پر غور

دیگر امور باجازت امیر

پروگرام ۱۵ ربیع الثانی ۸۸ھ بمطابق ۱۲ جولائی بروز جمعہ دعوت شرکت عام

صبح ۸½ بجے تا ۱۱ بجے تربیتی کورس

(باقی کام ۵ پر)

کاروانِ اسلام

رشد و ہدایت

بعد از خطبہ مسنونہ آیت انا ارسلناک ...
ایک بہار خاتم الانبیاء کی آمد وفادار

عقیدہ اہلسنۃ والجماعۃ

عیسیٰ علیہ السلام کے ... تشریف لائیں گے ... طور پر انتظام پرورش ہے۔ حیات جسمانی رفع روح ...

رفع شبہ منکرین ختم نبوت

آمد عیسیٰ علیہ السلام ... ختم نبوت کا مطلب ...

فضل خاتم الانبیا کان الشمس تجری فی وجہہ

فضائل خاتم الانبیاء

حضرت جابر فرماتے ہیں ... کی چمک اور چہرہ انور کی ... اللہ کان رضوا۔ دین بھی آخری کتاب بھی آخری نبی ...

تثلیث کے عقیدہ کی تردید

اس دور فتن میں ... ہے وامہ صدیقہ ... ھو الرزاق ذو القوۃ المتین سب مخلوق ...

تشریح آیت

یہ آیت انا ارسلناک شاھدا ... سبحان الذی اسریٰ بھی ... کرو۔ زبان بند کرنا آسان ہے۔ گستاخ انبیاء کو ہم کبھی ... شاھدا۔ حق کی گواہی۔ واوحی الیک ھذا ... الھۃ اخریٰ قل لا اشھد انما ھو الہ ... نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین ... حکومت کرتی ہے۔ دل بندی اللہ کے قبضہ میں ہے

مصائب جھیلنا اکابرین اور علماء کی سنت

کوڑے پر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ امام مالک کو ... آئیں۔ ان کو خندہ پیشانی سے جھیلنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ...

آزادی کا مطلب

اس ملک کے اندر اسلام اور مسلمان ... جائے، عیسائی ہو جائے، حکومت ... حکم شرعی ہے۔ یہ حکومت کا فریضہ ہے۔

تشریح آیت مبشرا و نذیرا۔ مومنین کے ... کے عذاب سے ڈرانے والے و رسولہ میں ختم نبوت کی ... بے ادبی اور کفر ہے۔ آگے فرمایا۔ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا ... المرسل ... میں اسلامی نظام قائم فرمائے۔

...بہ منزل

حافظ الحدیث حضرت مولانا
محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ
امیر جمعیۃ علماء اسلام
پاکستان

... ربیع الاول معنی ربیع بہا۔ تمام بہاریں بیوفا

...ک زندہ آسمان پر ہیں۔ آخر میں دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام
...قیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ آسمان پر غیبی

...ب۔ جواب۔ عہد نبوت سے معزول ہوں گے۔
...نبوت ہوگی ظہور نبوت نہ ہوگا۔ جیسا کہ دن کو ستارے

...وسلم کو دیکھا۔ چادر یمنی زیب تن تھی۔ رات میں چاند
...روشنی زیادہ تھی۔ فاذا کان وجہہ رسول

...تثلیث کی تبلیغ کر رہی ہے جو عقل و نقل کے خلاف
... اللہ کھانے سے پاک۔ شان الوہیت ان اللہ

...یت محمد رسول اللہ بھی میرے شان میں،
...وقت کہتی ہے کہ منکرین ختم نبوت کی تردید مت

...بلغ ائنکم لتشہدون ان مع اللین

...تے ہیں۔ زبان بندی، تقریر بندی، ضلع بندی

...کے بعد تکالیف آئیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل نے مسئلہ
...پہلے کوڑے پر حسبنا اللہ ونعم الوکیل دوسرے
...حنیفہ پر امتحان آیا مجدد الف ثانی وغیرہ سب پر تکالیف

...آزادی حکومت نے دے رکھی ہے۔ جو قادیانی ہو
...نہیں۔ من بدل الذین فاقتلوا ۔۔۔۔

...ونذیر۔ کفار منافقین اور منکر انبیاء کو جہنم
...محمد رسول اللہ میں کر دی گئی ہے۔ دوسرا نبی ماننا
...اللہ کی تسبیح میں وقت گذاریں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک
...علماء اسلام خان پور)

دوپہر ۱۱ بجے تا ۳½ بجے وقفہ طعام وصلوٰۃ جمعہ
بعد نماز جمعہ ۳½ تا ۵½ بجے افتتاح مرکزی دفتر
جمعیۃ علماء اسلام۔

تقاریر و مقالے

(۱) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (مضمون) عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی

(۳) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈویژن ملتان

(۵) جناب قاری نورالحق صاحب (ایڈووکیٹ) ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈویژن ملتان (مضمون) اسلام میں انتظامیہ، مقننہ و عدلیہ کے فرائض و طریق کار

(۶) جناب مولانا قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال۔

(۷) حضرت مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

(۸) جناب چودھری شوکت علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع مظفر گڑھ

وعدہ خلافی

بعض خطیب حضرات پروگرام مقررہ کے مطابق نہیں آتے جس سے مقامی منتظمین اور عوام کو پریشانی اور انتظار ہوتا ہے۔ ان خطیب حضرات سے عرض ہے۔ کہ وعدہ کے مطابق تشریف لانے سے ہرگز گریز نہ کیا کریں۔ اس سے عوام میں بدظنی پھیلتی ہے۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدر آباد)

حیدر آباد

۸ ربیع الاول حضرت درخواستی مدظلہ العالی امیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان نے صبح کو درس قرآن مجید بعد نماز عشاء مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد میں عام خطاب فرمایا حضرت سے پہلے حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن حیدر آباد نے جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

پڈعیدن

۹ جون۔ ایک جلسہ بیادگار حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم منجانب جمعیۃ علماء اسلام جامع مسجد لوکوشیڈ ریلوے پڈعیدن میں منعقد ہوا۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ پڈعیدن نے خطاب کیا۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدر آباد)

پابندی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) کا ضلع پشاور اور ضلع راولپنڈی میں دو ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

(منیر اقبال بی اے ناظم جمعیۃ علماء اسلام چکوال)

چکوال

۱۴ جون بروز جمعہ مدنی جامع مسجد میں مسلمانان اہلسنۃ والجماعۃ کا یہ اجتماع قومی اسمبلی کے اجلاس راولپنڈی منعقدہ ۴ جون میں وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی کے اس انکشاف کو ملک و ملت کے لئے انتہائی تشویشناک اور رسوا کن قرار دیتا ہے، کہ مئی ۱۹۶۴ء سے مئی ۱۹۶۷ء تک غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے نام پر قادیانی اور لاہوری دونوں مرزائی پارٹیوں کو تقریباً پونے نو لاکھ روپے زر مبادلہ دیا گیا ہے۔

یہ اجتماع قومی اسمبلی کے ان ممبران کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے مرزائیت کے متعلق اہم سوالات اٹھا کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کیا ہے۔

(منجانب مسلمانان اہلسنۃ والجماعۃ مدنی جامع مسجد چکوال)

لیہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام آل پاکستان ۷/۶/۶۸ بروز جمعہ تشریف لائے۔ آپ کی زیر ہدایت جمعیۃ علماء اسلام لیہ کی درج ذیل تشکیل ہوئی:۔

امیر	جناب غازی خاں صاحب،
نائب امیر	صوفی منظور احمد صاحب
سرپرست	مولانا غلام حسن صاحب نعمانی لیہ
" ۲	" حافظ عطاء اللہ صاحب لیہ
ناظم اعلیٰ	رشید احمد انصاری
ناظم	محمد نیاز صاحب جاوید بوٹ ہاؤس
خازن	صوفی اللہ دتہ صاحب منظور آئرن سٹور۔

(ارکان جمعیۃ تقریباً ۲۵ ہو چکے ہیں۔
رشید احمد، رشید بوٹ ہاؤس لیہ)

مدرسہ احیاء الاسلام دھینگڑوں آزاد کشمیر کا چوتھا سالانہ اجلاس

مورخہ ۲۹، ۳۰ جون ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا الحاج عبداللطیف صاحب جہلمی مولانا عبدالعزیز صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم دارالعلوم پلندری بھی عوام سے خطاب کرینگے۔

(الداعی الحافظ قاری یامین الحسینی عفاء اللہ

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ٹھل نو ضلع جیکب آباد

امیر	مولانا خدا بخش صاحب خطیب جامع مسجد ٹھل
نائب امیر	سید احمد شاہ صاحب
"	مولوی شاہ نواز صاحب
ناظم اعلیٰ	سید محمد امین شاہ صاحب
نائب ناظم	مولوی محمد رحیم صاحب
"	حاجی در محمد صاحب جونگل
سالار	مولوی محمد قاسم صاحب
محاسب	مولوی شیر محمد صاحب
خزانچی	مولوی حضور الدین صاحب

میٹنگ میں ہنگامی چندہ تقریباً ۲۰۰/- روپے ہوا تبلیغی پروگراموں کے لئے دو کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ایک میں سید احمد شاہ صاحب، سید محمد امین شاہ صاحب، مولوی محمد قاسم صاحب اور دوسری میں مولوی شیر محمد صاحب، مولوی محمد رحیم صاحب۔ مولوی شاہنواز صاحب اور مولوی محمد امین صاحب شامل ہیں۔

عوام پر جو ظلم ہو رہا ہے اس کے دفعیہ کے لئے درج ذیل حضرات پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی

حضرت مولانا خدا بخش صاحب، سید احمد شاہ صاحب سید محمد امین شاہ صاحب۔ سید ہادی بخش صاحب، تاج محمد صاحب اور محمد خان کھوسہ۔

(حضور الدین نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو)

شجاع آباد

مسجد فاروقیہ میں زیر صدارت ماسٹر محمد الیاس صاحب جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

امیر اعلیٰ	قاری نظام الدین صاحب
نائب امیر	حافظ سلطان احمد صاحب خطیب مسجد اڈہ لاریاں
ناظم اعلیٰ	مولانا رشید احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ فاروقیہ
نائب ناظم	حاجی فرید احمد صاحب خواجہ
خازن	عبدالغنی صاحب خواجہ
ناظم نشر و اشاعت	محمد سعید اختر

دفتر کے لئے کمرہ حاجی فرید احمد صاحب خواجہ نے رضاکارانہ طور پر دیا۔ اس سے قبل دفتر چوطاقہ بازار میں واقع تھا جو کہ ظہیر احمد صاحب نے رضاکارانہ طور پر دیا ہوا تھا۔ لیکن جگہ ناکافی ہونے کی وجہ سے تبدیل کر دیا گیا۔ اب دفتر رشید شاہ بازار میں ہوگا۔

(محمد سعید اختر ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

۱۴ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے دفتر کا بعد از نماز عصر افتتاح ہوا۔ راولپنڈی، صدر اور مضافات کے علماء، سیاسی، معززین متہر، تجار اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مجمع کثیر کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر تشریف لائے نماز عصر کے فوراً بعد پونے چھ بجے مولانا قاری محمد امین صاحب نے تلاوت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم تعلیم القرآن نے اپنے دست مبارک سے ڈور کھینچ کر علم نبوی صلعم لہرایا۔ سفید اور سیاہی مائل دھاریدار جھنڈا فضا میں لہراتا ہوا سرکار دو عالم اور خلفائے راشدین کے دور کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ صوبائی ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کی تاریخ بیان فرمائی اور فرمایا کہ جمعیۃ کی بنیاد صحابہ کرام سلف صالحین، مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، مولانا قاسم نانوتوی۔ اسیر مالٹا شیخ الہند رحمہم اللہ کے وقت سے چلی آتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ کی سیاست قرآن، حدیث اور اسوۂ حسنہ کے تابع ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ اسلام کے نام سے حاصل کئے ہوئے اس ملک میں خالص کتاب و سنت پر مبنی اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس میں مغربی عیسائی جمہوریت یا الحاد و ارتداد کی آمیزش نہ ہو۔

آپ کے بعد ناظم ضلع راولپنڈی ڈویژن حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتی دفاتر تنظیم کی بقا اور اس کی بہتر کارکردگی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ناظم ڈویژن نے فرمایا کہ برطانوی دور میں ہمارے بزرگوں نے اسی جماعتی نظم و نسق اور تنظیم کے ذریعہ نہ صرف ہندوستان کو آزاد کرایا بلکہ افریقہ، ایشیا کے بیشتر ممالک کی آزادی اور سامراج کا خاتمہ جماعتی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے جس کی آج تاریخ شاہد ہے۔

آپ نے فرمایا شیخ الاسلام حضرت مدنی، امیر شریعت بخاری، شیخ التفسیر لاہوری اور شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانی جیسی ہستیاں جماعت ہی نے پیدا کیں۔

ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دعائیہ کلمات پر تقریب شام سات بجے اختتام پذیر ہوئی۔ یاد رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ دفتر مری روڈ اور چوک نبی کے درمیان کوہاٹی بازار میں مدرسہ فرقانیہ رحیمیہ کے مقابل واقع ہے۔

(عبدالبر ابن محمد ناظم نشریات)

سرائے نورنگ میں سیرت کانفرنس

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۸ جون ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ زیر اہتمام مولوی صاحب جان و مولوی محمد شمر بمقام سرائے نورنگ سیرت کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خان و مولانا حمید الدجان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کو خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم دارالعلوم بھی تشریف لائے۔ سیرت کے موضوع پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت پر مدلل تقریریں فرمائیں۔ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے تخریفات پر پوری بحث کی۔ جس سے حاضرین متاثر ہو کر محظوظ ہوئے۔ قاضی صاحب نے پاکستان میں فرقہ باطلہ کے اسلام پر جارحانہ حملوں کی روک تھام اور دفاعی قوت کو مضبوط کرنے کے لئے حاضرین کو جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کی دعوت دی۔ نیز ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے پر بھی زور دیا۔

(عبدالحمید الدجان نیازی دلوخیل)

قرار دادیں

پاس شدہ اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ منعقدہ ۶۸/۶/۱۴۔

(۱) یہ اجلاس محکمہ جنگلات کلور کوٹ کے ناروا رشتہ شناس گارڈ، بلاک آفیسر کے رویہ کی مذمت کرتا ہے اور ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی اور محکمہ جنگلات کے ذمہ دار آفیسران سے مطالبہ کرتا ہے کہ مورخہ ۶/۵/۶۸ کو کلور کوٹ کے عوام کی دی گئی رجسٹرڈ درخواست پر تحقیقات فرمائیں۔ جس میں درخواست گذاران نے کلور کوٹ کے محکمہ جنگلات کے ملازمین کی طرف سے کی گئی زیادتیوں اور ناجائز بلا رسید حاصل کردہ رقم کے بارے میں ڈی ایف او صاحب ڈی سی صاحب میانوالی سے تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔

(۲) یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی اور چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی کلور کوٹ سے اپیل کرتا ہے کہ سینما کی طرف سے بازار و گلیوں میں لاؤڈ سپیکر پر فحش ریکارڈنگ کو بند کرایا جائے اور اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی کے ذمہ داران کو متعدد بار اس امر کے بارے میں توجہ دلانے کے باوجود انہوں نے کوئی کارروائی نہ کی۔

بنام ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی
" چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی کلور کوٹ
" ڈی، ایف، او میانوالی
" دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی)

ضلع مظفر گڑھ کا چندہ

برائے جمعیۃ کانفرنس مبلغ ۱۸۵/- روپیہ موصول ہوا تھا جو ترجمان اسلام میں شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔

حساب میں اس کا بھی اضافہ کر لیا جائے

نواب شاہ میں ضلع اور ریجن کی جمعیتوں کا عظیم الشان اجتماع

مورخہ ۹ جون ۸۶ء کو دفتر جمعیۃ نواب شاہ میں ضلع اور ریجن کی جمعیتوں کا عظیم الشان اجلاس جناب پیر صاحب علی احمد شاہ امیر ضلع کی صدارت میں ہوا۔ پیر صلاح الدین صاحب پیر جھنڈا بھی تشریف لا رہے تھے۔ ریجن میں حیدر آباد اور خیر پور کے مندوبین شریک تھے ضلعی شاخوں کے مندوبین و اراکین نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ علاقائی کانفرنس شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے سرپرست حضرت پیر علی شاہ صاحب اور پیر صلاح الدین صاحب ہوں گے۔ اور امیر جناب مولانا عبدالقادر لغاری نائب امیر مولانا تاج الدین صاحب مسہل ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف صاحب ناظم مولانا قائم الدین صاحب ناظم نشر و اشاعت حکیم عمرانی ہوں گے۔ خازن مولانا محمد حسن شاہ پور چاکر منتخب ہوئے۔ تمام ترسیل زر آپ کے نام پر ہوگی۔

اراکین میں حکیم نواب دین صاحب، حاجی کرامت اللہ صاحب حیدر آباد۔ محمد خان عزیز خیر پور۔ صوبیدار عزیز الرحمٰن مولوی جلیل احمد، قاری رحمت اللہ۔ حاجی سراج دین دریا خان مری۔ مولانا حبیب الرحمٰن پڈعیدن۔ مولانا عزیز اللہ اور پرلال مولانا عزیز اللہ، حافظ عبدالغفور ٹنڈو آدم۔ عرفان قادری مولوی عبدالوہاب۔ مولوی عبدالمجید۔ مولوی تاج دین جتوئی حافظ عبدالرشید۔ حافظ محمد اکبر۔ مولانا فضل کریم۔ حاجی فدا حسین نواب شاہ۔ ماسٹر نظیر احمد۔ عبدالستار قریشی نواب شاہ، شامل ہیں۔

آئندہ ملکی انتخابات کی تیاری کے لئے (ایک انتخابی بورڈ کا تقرر عمل میں آیا جس کے سرپرست جناب پیر علی احمد شاہ ہوں گے اور اس کے اراکین یہ ہیں۔ مولانا فضل اللہ سکھر مولانا محمد شریف سکرنڈ۔ حکیم نواب دین حیدر آباد۔ مولانا غلام محمد خیر پور۔ مولانا تاج دین بسمل نواب شاہ۔ مولانا غلام رسول جیکب آباد۔ مولانا محمد حسن سانگھڑ۔ مولانا نور محمد صاحب ٹھٹھہ، شیخ ممتاز علی میر پور خاص۔ حافظ محمد شفیع صاحب تھر پارکر۔

سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے پروگراموں کی ترتیب کا مرکز سکرنڈ قرار پایا۔ قرار دادیں پڑھ کر سنائی گئیں۔

ضلعی اجلاس میں حکیم عمرانی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ نے مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی اور ضلعی مالیات کے حساب پیش کئے۔ مبلغ کا تقرر جاری رکھنے کا اہم مسئلہ پیش ہوا مختلف شاخوں کو توجہ دلائی گئی۔ کہ وہ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ اس کے بغیر جماعتوں کی زندگی اجاگر نہیں ہو سکتی۔ جناب ایوب علی صاحب نعمانی کا استعفیٰ منظور ہوا اور ان کی جگہ حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی کا نام اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ نمبر وفاق منگوانے کی ترغیب دی گئی۔

حضرت مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے ۲۷ جون کے عظیم الشان اجلاس کی اپیل کی گئی۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام حاضرین سے استدعا کی۔ چنانچہ بروقت ۵۱/- روپے ہنگامی فنڈ وصول ہوا۔ باقی دیگر کوششیں بھی ہوں گی۔ جو قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ و ریجن حیدر آباد و خیر پور ڈویژن کا یہ عظیم الشان اجتماع کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ کانفرنس منعقدہ لاہور کی تمام قرار دادوں پر کلی اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پاکستان کے سب سے بڑے مرکز، شہر کراچی میں کام کی رفتار تیز تر کرنے کی مرکز سے اپیل کرتا ہے۔

(۲) یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس نے قادیانیوں کو اشاعت اسلام کے نام پر بیرونی اشاعتی رقم کا ساٹھ فیصد جو حصہ دے کر دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ ہم حکومت سے وضاحت طلب کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ رقم ان کو کیوں دی گئی جبکہ تمام عالم اسلام ان کو خارج از اسلام قرار دیتا ہے

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہنگامی حالات اور دفعہ ۱۴۴ ملک سے یکسر ختم کرے۔ تاکہ تمام جماعتوں کو آزادانہ اظہار خیال کا موقع مل سکے۔

(۴) یہ عظیم الشان اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہر قسم کی سیاسی اور دینی جماعتوں کے کارکنوں پر پابندیاں اٹھالے تاکہ عوام کو اس کے اعتماد میں آنے کا موقع مل سکے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بعض علماء پر ایک ہی وقت میں بیس بیس اضلاع میں داخلے پر پابندیاں ہیں وہ فوراً ختم کی جائیں۔

(۵) یہ نمائندہ اجتماع حکومت سے آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری، چٹان کے ڈیکلریشن کی منسوخی اور پریس کی ضبطی کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شورش صاحب کو رہا کیا جائے، اور چٹان اور پریس واگذار کئے جائیں۔

(۶) یہ نمائندہ اجتماع حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مزدوروں، محنت کشوں اور کاشتکاروں کو ان کے پورے حقوق دے۔ کاشتکاروں کو خاص طور پر وہ تمام اراضیات دی جائیں۔ جہاں اس کی تقسیم کے مواقع موجود ہوں۔ کیونکہ یہی لوگ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ جن سے اس ملک کا استحکام وابستہ ہے۔

(۷) یہ نمائندہ اجتماع حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں اسلامی قوانین رائج کئے جائیں۔ عائلی قوانین اور منصوبہ بندی کے قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں۔ تاکہ معاشرہ میں اسلام کی روح پیدا ہو۔ اور یہ قتل و غارت گری، اغوا اور رشوت کی برائیاں ختم ہو سکیں۔

دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ایک قرار داد میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نواب شاہ کے اس اقدام کی تعریف کی گئی۔ جو انہوں نے بینر باجہ عید میلاد النبی صلعم کے جلوس کے ساتھ جانا جمعیۃ کی قرار دادوں کی روشنی میں بند کرا دیا۔ متوقع ہیں کہ آئندہ بھی جناب موصوف عوام کے جذبات کا خیال رکھیں گے۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

جلسہ عام

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا پیر سید علی احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ منعقد ہوا۔ مولانا قاری محمد عثمان صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ پہلی تقریر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیروالوں نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان قوم کی کامیابی پیغمبر علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے طریقوں کو اپنانے میں ہے۔ اگر آپ اس دنیا میں باعزت زندگی گذارنا چاہتے ہیں اور اپنے ایمانوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔

حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور والے امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم ہلاکت و بربادی سے بچنا چاہتے ہیں تو تمام شعبوں میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قائد و راہنما بنائیں۔ ہمارے ملک کا قانون یکسر تبدیل ہو کر شریعت محمدیہ کے مطابق بنایا جائے۔

آخر میں مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدینہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا:۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد

ملت اسلامیہ کی بقا اور امت محمدیہ کے استحاد کی اساس اس عقیدے پر ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے یہ قصر رفیع پایہ تکمیل پہنچ گیا۔ اس لئے حضور کی امت سلسلہ امم کی آخری کڑی قرار پائی۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس اقدام کی سخت مذمت کرتا ہے جو کہ فرقہ قادیانی کو پونے نو لاکھ روپے کا زر مبادلہ دیا گیا۔ جبکہ یہ فرقہ تمام دنیائے اسلام کے نزدیک خارج از اسلام ہے۔

(۲) یہ اجلاس آغا شورش کاشمیری کے پریس کی ضبطی اور آغا صاحب کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد آغا صاحب کو رہا کرے اور پریس کو واگذار کرے۔

آخر میں جلسہ دعا پر دو بجے شب ختم ہوا

(محمد شریف خطیب جامع مسجد مدینہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ)

محکمہ ڈاک کے ذمہ دار حضرات
فوری توجہ فرمائیں

دفتر ترجمان اسلام میں مسلسل یہ شکایات مختلف مقامات کے خریداروں کی طرف سے موصول ہو رہی ہیں کہ پرچہ انہیں بروقت نہیں ملتا۔ بعض اوقات اس ہفتہ کا پرچہ دوسرے اور تیسرے ہفتہ میں پہنچتا ہے۔ اور بعض اوقات کسی ہفتہ کا پرچہ ملتا ہی نہیں۔ حالانکہ دفتر سے ہر ہفتہ پیر یا منگل کو تمام خریداروں کے پتوں پر ترجمان اسلام پوسٹ کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایجنسیوں کی شکایات بھی موصول ہو رہی ہیں کہ انہیں بنڈل بہت "لیٹ" ملتا ہے۔

اور اب ایک نیا ستم یہ شروع ہو گیا ہے کہ بنڈل خواہ مخواہ ہیرنگ کر کے ایجنٹوں کو دیئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں صادق آباد ایجنسی کا بنڈل ۴۰ روپیہ کا ہیرنگ کر کے ڈاکخانہ والوں نے دیا۔ اس سے پہلے کئی بار پچاس پچاس پیسے کا ہیرنگ کیا جاتا رہا۔ اسی طرح کی شکایات سرگودھا اور بعض دوسرے مقامات کے ایجنٹوں نے بھی لکھی ہیں۔

ظاہر ہے یہ تمام صورت حال مقامی ڈاک خانوں کے کارکنوں کی غفلت و تساہل سے پیش آ رہی ہے۔ بعض مقامات پر ڈاک خانوں کے کارکنان ایسے فرقوں و گروہوں اور سیاسی و مذہبی جماعتوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جنہیں جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام سے عناد ہے۔ چنانچہ ترجمان اسلام کے ساتھ ان کارکنان کا یہ سلوک بجا طور پر یہ شبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر ترجمان اسلام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

ہم ڈاک خانہ کے ذمہ دار افسران سے گذارش کریں گے کہ وہ ترجمان اسلام کی ترسیل میں ایسی رکاوٹیں ڈالنے والوں سے باز پرس کریں اور ترجمان اسلام کے بنڈلوں کو ہیرنگ کر کے جو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اُسے فی الفور رکوائیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ ڈاک خانہ کے ایسے کارکنان کے ناموں کو پبلک میں لائیں اور ترجمان اسلام کو اس طرح نقصان پہنچانے کے رویہ کی تلافی کے لئے حکام بالا اور عدالت عالیہ سے رجوع کریں۔

(ایڈیٹر انچارج ہفت روزہ ترجمان اسلام
چوک رنگ محل لاہور)

اجلاس جمعیۃ لائل پور

۹ رجون ۶۸ء کو ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس عرب مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی ظلم و تشدد اور اردن پر آئے دن کے حملہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا سخت احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عربوں کی حمایت کے لئے ٹھوس قدم اٹھائے نیز الفتح تنظیم میں شمولیت کے لئے پاکستان میں دفتر کھولے جائیں۔ تاکہ پاکستانی عوام اپنے مسلمان بھائیوں کے شانہ بشانہ لڑ سکیں۔

(۲) لائل پور کی اضافی بستیوں کے قابضین کو جلد از جلد مالکانہ حقوق دے کر ان کو مزید پریشانی سے بچایا جائے نیز متروکہ پلاٹوں کے بلا تاخیر فیصلے کئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں اشیاء خوردنی کی گرانی خصوصاً چینی کے روز افزوں بھاؤ کو غریب عوام اور مزدور طبقہ کے لئے سخت مشکلات کا باعث سمجھتا ہے لہذا حکومت اس کی طرف فوری توجہ دے۔ نیز لائلپور میں راشن ڈپو چونکہ چینی کی تقسیم صحیح نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں اور بعض ڈپو ہولڈر دفاعی فنڈ بھی وصول کر رہے ہیں اس کی تحقیق کے لئے فوری اقدام کیا جائے۔

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
ضلع لائلپور)

خان گڑھ

۱۲ ربیع الاول جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کی مقامی شاخ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب ہوا۔ جس میں اراکین جمعیۃ نے پوری مستعدی سے کام کرنے کا عزم کیا۔ جامع مسجد محلہ والی میں "ضلعی جمعیۃ کانفرنس" کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ کانفرنس کے ناظم ملک قادر بخش مقرر ہوئے۔

(مولوی احمد یار مدرس مدرسہ دینی درسگاہ و
خادم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

علماء پشاور کا مشترکہ بیان

زعماء جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی قائد جمعیۃ۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم اور مولانا محمد یعقوب العباسی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے ایک مشترکہ بیان میں آج کے اخبارات میں قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران وزیر خزانہ کی طرف سے پیش کردہ چار سالہ گوشوارہ پر غم و غصہ اور نفرین کا اظہار کیا۔ جبکہ حکومت پاکستان نے قومی خزانہ سے لاکھوں روپیہ کا زر مبادلہ انجمن احمدیہ جیسے غیر اسلامی فرقہ کو دے کر انہوں نے بیرون ملک میں غیر اسلامی تبلیغ پر خرچ کیا ہے امیر پارلیمانی سیکرٹری نور الاسلام کا اس فرقہ کی تبلیغ کا فتویٰ عائد کرنا پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو چیلنج دینے کے مترادف ہے۔ جبکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے نزدیک بھی فرقہ خارج از اسلام ہے۔ اور ان پر کفر کا متفقہ فتویٰ دیا جا چکا ہے۔

یوم قبلہ اوّل منایا گیا

راولپنڈی ۷ رجون۔ پاک عرب اتحاد کمیٹی کے دفتر سے اطلاع دی گئی ہے کہ کنونیر پاک عرب اتحاد کمیٹی کی اپیل پر آج راولپنڈی اور صدر کی بیشتر مساجد میں جمعہ کے موقعہ پر خطباء حضرات نے بیت المقدس کی آزادی اور جہاد کی ضرورت عرب بھائیوں کی نصرت پر تقاریر فرمائیں۔

تقریباً پچاس مساجد میں اس مضمون پر تقاریر ہوئیں۔

(حافظ محمد نذیر ناظم نشر و اشاعت دفتر پاک عرب
اتحاد کمیٹی کوہاٹی بازار راولپنڈی)

موسیٰ خیل

۶/۶۸ دفتر جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل ہیں زیر صدارت محمد امیر صاحب تلاوت قرآن پاک عموم، اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کا عمومی اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳ر ۴ر ۵ر مئی ۶۸ء نے جو قرار دادیں پاس کی ہیں۔ یہ اجلاس حرف بحرف تائید کرتا ہے۔

(۲) ایڈیٹر چٹان آغا شورش کاشمیری کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) جماعت کے فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے ماہانہ چندہ کی وصولی کے لئے حاجی غلام جیلانی صاحب مقرر ہوئے بعد دعائے خیر اجلاس ختم ہوا۔

(خواجہ نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ موسیٰ خیل)

اجلاس ملتان کی قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا یہ اجلاس عام بیت المقدس اور عرب ممالک کے مختلف علاقوں پر اسرائیلی یہودیوں کے ظالمانہ اور غاصبانہ قبضہ کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری اونتھانٹ کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی قرار داد کے مطابق بیت المقدس اور عرب علاقوں کو یہودیوں سے واگذار کرانے میں مدد نہ کریں۔

یہ صورت حال دنیا کے ستر کروڑ فرزندان توحید کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اگر اقوام متحدہ کا ادارہ امریکی سامراج کے ہتھکنڈوں کے مقابلہ میں بے بس ہے اور اس لئے وہ اپنی طے شدہ قرار داد پر عمل کرنے سے قاصر ہے تو اسے اپنی بے بسی کا واضح اعتراف کرنا چاہیئے تاکہ اس سے مایوس ہو جانے کے بعد مسلمانان عالم جہاد کا اعلان کر کے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جان و مال کی قربانی کی تیاری کریں۔

یہ اجلاس الفتح کے مجاہدین کے طرز عمل کو منظر استحسان دیکھتا ہے اور مسلمانان عالم کو ان کی ہر قسم کی مدد پر متوجہ کرتا ہے

یہ اجلاس عرب ملکوں کے سربراہوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر طرح کے باہمی اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ تاکہ اینگلو امریکی بلاک اور ان کے آلہ کار اسرائیلیوں کے ناپاک عزائم کو مکمل شکست دی جا سکے۔

آخر میں یہ اجلاس حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنا سیاسی اثر و رسوخ استعمال کر کے پوری قوت سے عربوں کے موقف کی حمایت اور ان کے مطالبات منوانے میں ہر ممکن تعاون کرے۔

دعائے صحت

تمام ارکان جمعیۃ علماء اسلام سے عرض ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب حسینی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی و صدر جمعیۃ علماء اسلام گھوٹکی پندرہ دن سے میعادی بخار میں مبتلا ہیں۔ اس لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جلد از جلد صحت یاب کریں۔

(حافظ نور محمد گھوٹو)

بساط عالم

حالات و واقعات

جماعت مودودی بھارت اور کٹر ہندو فرقہ پرست جماعت جن سنگھ کا باہمی اشتراک عمل

متعدد حضرات نے بار بار استفسار کیا ہے کہ بھارت کی جماعت مودودی اور مسلمانوں کی شدید مخالف ہندو فرقہ پرست جماعت جن سنگھ کے مابین اشتراک عمل کی خبر پاکستان کے کس روزنامہ میں شائع ہوئی ہے۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ یہ خبر روزنامہ "نوائے وقت" (ملتان) ۱۱ مئی ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں درج ذیل صورت میں شائع ہوئی تھی:۔

جماعت اسلامی اور جن سنگھ میں اشتراک عمل؟

لاہور۔ ۱۰ مئی (ای پی پی) بھارت کی جماعت اسلامی جن سنگھ سے سیاسی میدان میں اشتراک عمل پر غور کر رہی ہے اس بات کا انکشاف بمبئی کے اردو روزنامہ خلافت نے کیا ہے۔ اخبار نے اپنے نامہ نگار مقیم لکھنؤ کے حوالے سے جماعت اسلامی کے ایک رہنما اور جن سنگھ کے لیڈر مسٹر رام پرکاش کی ملاقات کی رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے رہنما نے ہندو لیڈر کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ اخبار نے جماعت اسلامی کے رہنما کا نام ظاہر نہیں کیا۔ لیکن آل انڈیا مسلم مشاورت کی مرکزی کمیٹی کا رکن ظاہر کیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جماعت اسلامی کے رہنما نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ جماعت اسلامی بھارت اگر کسی جماعت سے اتحاد کر سکتی ہے تو وہ جن سنگھ ہے

جماعت اسلامی پر امریکہ دوستی کا الزام
ٹوبہ ٹیک سنگھ کے خطیب کی جماعت سے علیحدگی

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۵ جون۔ جامع مسجد فیروزی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے خطیب مولانا حکیم محمد لقمان نے اعلان کیا ہے کہ ان کا جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ اپنی تمام ہمدردیاں جماعت سے ختم کر چکے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ وہ کچھ عرصہ تک جماعت اسلامی کے ہمدرد رہے ہیں اور اس حیثیت میں وہ جماعت اسلامی کے جلسوں میں بھی شریک ہوئے۔ مگر جماعت کے جلسوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر تنقید کی جاتی ہے۔ مولانا مودودی اپنی تصنیفات میں لامحدود جاگیرداری اور سرمایہ داری کی حمایت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بالواسطہ طور پر ایک ایسا اسلام پیش کرتے ہیں جو یقیناً مغربی سرمایہ داری کی وکالت کرتا ہے۔ جبکہ جماعت اسلامی روس چین ..... اسلامی ملکوں اور جمہوری عرب ملکوں کی مخالفت کرتی ہے۔ اس طرح جماعت امریکہ اور اس کے حواری ممالک کی حمایت کرتی ہے۔

(امروز ۱۶ جون ۱۹۶۸ء)

ترکی، برطانیہ، بھارت، ارجنٹائن اور یوراگوے میں طلباء کے ہنگامے

استنبول ۱۵ جون۔ استنبول یونیورسٹی کے طلبہ کے دو گروہوں کے تصادم میں کم از کم ۱۵۰ افراد زخمی ہو گئے یونیورسٹی کے شعبہ ادبیات میں ایک ہفتہ سے ہڑتال تھی، رات دو گھنٹے تک دونوں گروپ جن میں ایک سخت رویہ کا اور دوسرا نرم رویہ کا نمائندہ ہے جم کر لڑے۔ انہوں نے مکوں، پتھروں اور لاٹھیوں سے ایک دوسرے پر حملے کئے۔ بالآخر سخت رویہ کے حامی جیت گئے اور انہوں نے مدمقابل گروپ کو نکال باہر کیا۔ زخمیوں میں سے تین کی حالت نازک تھی۔ ان میں ایک فوٹو گرافر بھی شامل ہے۔ ہفتہ بھر سے طلبہ نے جو بغاوت اختیار کر رکھی تھی۔ اس کے سلسلہ میں پہلا سنگین حادثہ ہے۔ اب اس حادثہ کے بعد قانون، ادبیات، سائنس اور ڈاکٹری کے شعبے بھی بند ہو گئے ہیں۔ اب انقرہ، ازمیر، استنبول میں یونیورسٹی کے ۵ شعبوں کی ہڑتال ۱۵ تک پہنچ گئی ہے، کوئی ساٹھ ہزار طلبا کلاسوں کا مقاطعہ کئے ہوئے ہیں۔ بعض شعبوں پر طلبہ قابض ہو گئے ہیں۔ جو تعلیمی سسٹم میں عام اصلاحات کے طالب ہیں اور امتحان کے ضوابط میں بھی تبدیلی چاہتے ہیں

(امروز ۱۶ جون ۶۸ء)

سرمایہ دارانہ نظام تباہ کر دیا جائے

لندن ۱۵ جون۔ باغی طلبہ نے گذشتہ شب ایک منشور جاری کیا ہے کہ موجودہ سوسائٹی کے خلاف بغاوت کی جائے اور سرمایہ دارانہ نظام کو تباہ کر دیا جائے۔ پانچسو باغی طلباء نے جو برطانوی اور غیر ملکی یونیورسٹیوں سے متعلق ہیں۔ ایک انقلابی سوشلسٹ سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ ان کے نزدیک سرمایہ دارانہ نظام کا واحد متبادل مزدوروں کا اقتدار ہے۔ یہ فیڈریشن سامراج دشمن تحریکوں اور قومی آزادی کی تحریکوں کی حمایت کرے گا۔

الجزائر میں غیر ملکی کمپنیاں قومی ملکیت میں لے لی گئیں

الجزیرہ ۱۵ جون۔ کل الجزائر نے خوراک، کیمیکل اور مکینکل کی ۱۸ کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لے لیا۔ ان میں فرانس کی مملوکہ فرم لیزوئر اور ہائفیہ کی مملوکہ پونی لیور بھی شامل ہیں۔

الجزائر میں ایک ماہ کے اندر غیر ملکی کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لینے کا یہ تیسرا دور تھا۔ تیل اور گیس تقسیم کرنے والی ۱۴ کمپنیاں جن میں اینگلو ڈچ شیل بھی شامل ہیں۔ ماہ مئی کے وسط میں قومی ملکیت میں لی گئیں۔ اور الجزائر کی مملکتی کمپنی لوناتراچ کو الجزائر میں پٹرولیم اور گیس کی تقسیم کی اجارہ داری حاصل ہو گئی۔ گذشتہ ماہ بھی ۲۷ کمپنیاں قومی ملکیت میں لے لی گئیں۔ ان میں زیادہ تر فرانسیسی ہیں۔ جو ٹیکنیکل، کیمیاوی کھاد وغیرہ کی تھیں۔ اس سلسلہ میں گذشتہ ماہ میں قومی ملکیت میں لئے جانے والی کمپنیوں کے بارے میں یہ اعلان ہوا ہے کہ ان تمام کارخانوں پر مملکت کا کنٹرول دے دیا گیا ہے۔ جو ہماری معیشت کے لئے ضروری خیال کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم بومدین کے دفتر سے جاری ہونے والے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ قومی ملکیت میں لینے کا مقصد الجزائر کی مملکت کو اس لائق بنانا ہے کہ وہ ملک کے تمام پیداواری ذرائع کو جدید طرز میں ڈھال دے اور انہیں ترقی دے۔

اسرائیل کی بحری و فضائی بالادستی کیساتھ
مشروط جزیرہ سنافیر کی سعودی عرب کو واپسی

ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل سعودی عرب کے جزیرہ سنافیر سے اپنی فوجیں بلانے پر تیار ہو گیا ہے جزیرہ سنافیر سینائی اور سعودی عرب کے درمیان خلیج عقبہ کے دہانے پر واقعہ ہے۔ یہاں سے بحیرہ احمر کے شمال میں آبنائے تیران کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

گذشتہ جنگ کے دوران اسرائیل نے اس جزیرے پر قبضہ کر لیا تھا۔ جزیرے کی واپسی کے سلسلے میں امریکہ سعودی عرب کی طرف سے اسرائیل سے مذاکرات کر رہا تھا جس کے نتیجے میں اسرائیل جزیرہ خالی کرنے پر آمادہ ہوا ہے تاہم اس کے بعد بھی اسرائیل کی فضائیہ اور بحریہ کو جزیرہ پر کنٹرول حاصل رہے گا۔ (امروز ۱۴ جون ۶۸ء)

سرہان کا تعلق یہودی تحریک اور سی آئی اے سے تھا

قاہرہ۔ اردن کے وزیر اعظم الطہونی نے یہاں اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہ سینٹر رابرٹ کینیڈی کا قاتل اردنی ہے کہا ہے کہ یہ بات نہ بھولنا چاہیئے کہ سابق صدر جان ایف کینیڈی کا قاتل اوسولڈ اور اس کا قاتل جیک روبی یا روبی اسٹین دونوں یہودی تھے اور اس کے علاوہ ان معاملات میں ملوث دوسرے لوگ بھی یہودی تھے۔

ایک عرب روزنامہ اخبار الیوم نے الزام لگایا ہے کہ سرہان کو کئی برس تک ایک صیہونی تحریک گواہان یہودہ سے مالی امداد ملتی رہی ہے۔ اس یہودی انجمن کا تعلق سی آئی اے سے بھی رہا ہے

تلافی کی بھی ظالم نے کیا تو کی؟

(۲)
از مولانا عبدالغفور صاحب پسروری
مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی
درجہ تخصص

یہاں مودودی صاحب نے اپنے مسلک کی وضاحت کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار لغزشیں شمار کر دی ہیں۔ اب میں مودودی صاحب کے وکیل مفتی یوسف صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے یہ دعوے کس منہ سے کیا ہے کہ:۔

"مولانا مودودی نے صرف دو تک لغزشوں کا صدور تسلیم کیا ہے اور زائد کا انہوں نے ذکر تک نہیں کیا..."؟

(مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ ص۸۱)

مفتی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں تو تفہیمات کی عبارت پر بحث کر رہا ہوں اور اس میں صرف دو کا ذکر ہے۔ اس لئے کہ مفتی صاحب تو روا لمجمل الی المفسر کے خوگر ہیں۔ ان کے نزدیک تفہیمات جیسی بے غبار عبارت مجمل ہے اور اس کی تفسیر انہوں نے مودودی صاحب کی دوسری عبارتوں سے کی ہے تو یہاں بھی اس اجمال کی تفسیر مودودی صاحب کی اس وضاحتی عبارت سے کی جائے گی۔ تفصیل انشاء اللہ کتاب کی شکل میں سامنے آجائے گی۔

اے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان تمام مقامات پر قرآن کے الفاظ اور انداز بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نبی سے کوئی ایسا کام ہوا ہے جو اللہ کو پسند نہیں آیا، اور اس پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے نبی کو متنبہ کرکے اس کی اصلاح کی جارہی ہے"۔ (ص۵۸)

مودودی صاحب ہمارے نے کسی سے قرآن مجید پڑھا ہوتا، تو یہ مقامات سمجھ آتے۔ یہاں تو مودودی صاحب نے "گدھا کیا جانے گلقند کا مزہ" کا ثبوت دیا ہے۔ مودودی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء کی عصمت کے بارے میں صرف قرآن کریم کے طرز خطاب کے پیش نظر کسی قسم کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مقام عصمت کی نزاکت اور خداوند قدوس کی رفعت و بلندی کو بھی مدنظر رکھ کر کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ اس لئے کہ اگر فیصلہ صرف قرآن کریم کے طرز خطاب پر ہی دائر کر دیا جائے اور متکلم و مخاطب کی خصوصیات کو یکسر نظر انداز کر دیا جائے تو پھر عصمت انبیاء کے باب میں صغائر و کبائر اور لغزشوں کی بحث تو درکنار بلکہ شاید کفر و اسلام میں بھی بحث پیدا ہوسکتی ہے (العیاذ باللہ) بلکہ اگر بحث و نظر کا یہی طریقہ ملائکۃ اللہ کے معاملہ میں بھی قائم رکھا جائے۔ تو پھر ان کی متنفقہ علیہ عصمت سے بھی شاید ہاتھ دھونے پڑ جائیں۔ اس لئے مودودی صاحب کا اپنے باطل عقیدہ کے ثبوت میں فقط قرآن کریم کے الفاظ اور اس کے انداز بیان کو پیش کرنا اور متکلم و مخاطب کی خصوصیات کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جانا نا سمجھی اور جہالت ہے۔

آگے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اب سوال یہ ہے کہ عصمت انبیاء کے ساتھ یہ چیز کیسے مطابقت رکھتی ہے"؟ (ص۵۸)

یعنی مودودی صاحب کو عصمت و حفاظت کے اٹھائے جانے کا عقیدہ اس لئے اختیار کرنا پڑا کہ (جن لغزشوں کے صدور کو وہ انبیاء سے جائز مانتے ہیں) وہ عصمت انبیاء کے منافی ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی تھیں اور قرآن میں انبیاء کی لغزشوں کا ذکر تھا۔ اس لئے مودودی صاحب کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا اور اس کا جواب دینا پڑا۔

میں عرض کروں گا کہ اگر مودودی صاحب عصمت انبیاء کے منکر نہ ہوتے تو یہ سوال قطعاً پیدا نہ ہوتا۔ یہ سوال پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ مودودی صاحب نے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے بے داغ دامن کو خصوصاً ۔۔۔

۔۔۔

پاکستان کی سب سے بڑی دینی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیوں کے بارے میں

روزنامہ

وفاق

لاہور — سرگودھا — رحیم یار خان

کا شاندار

جمعیۃ نمبر

لائی سنہ ۱۹۶۸ء کو پوری آب و تاب سے منظر عام پر آرہا ہے اس خاص اشاعت میں جمعیۃ کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا جائیگا

اور — مستقبل کے عزائم کی جھلک پیش کی جائے گی

...مین ایک نظر میں

— جمعیۃ علماء اسلام — اپنے مقاصد کے آئینہ میں

از حضرت مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

— عصر حاضر میں علماء کی ذمہ داریاں

از حضرت مولانا عبید اللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

— نئی نسل کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کی ضرورت

از مولانا محمد اجمل ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

...جمعیۃ علماء اسلام تعارف

...مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

...جمعیۃ علماء اسلام — تعارف، تجزیہ، تاریخ

از جناب احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور

— جمعیۃ کی سہ روزہ تاریخی کانفرنس — چند تاثرات

از جناب قاضی نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان

...یۃ نمبر — جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق ایک تاریخی دستاویز ہوگا جس کا مطالعہ دین کی حفاظت کے لئے علماء کی معرکہ آرا جد و جہد کی یادیں تازہ کریگا

قیمت ۳۰ پیسے

مطلوبہ تعداد کے مطابق قیمت آج ہی بھجوا دیں

...زیب سرورق ۔ آفسیٹ طباعت ۔ اور لاہور میں علما کے تاریخی جلوس کے متعلق تصویری فیچر اس خاص نمبر کی خوبیوں کو دوبالا کریں گے

...وں کا تحفظ و فروغ وفاق کا نصب العین ہے، وفاق کا مستقل مطالعہ ملک میں دینی سرگرمیوں سے اور ...حالات کے حقیقت پسندانہ تجزیہ سے آگاہ رکھتا ہے آپ بھی وفاق کا باقاعدہ مطالعہ فرمائیں

سالانہ چندہ .. ۴۵ روپے
ششماہی .. ۲۳ روپے
سہ ماہی .. ۱۲ روپے

بشمول خاص نمبر

جنرل منیجر روزنامہ وفاق
۴۱ میکلوڈ روڈ (پوسٹ بکس ۶۱۵) لاہور

N. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132

ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM

لاہور LAHORE price paise

دعوت و ارشاد

کامیابی کا زینہ

شیخ الاسلام مجدد العصر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اصلاح کے لیے بھیجے گئے۔ اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اور اس کے لیے جن چیزوں کی ضرورت تھی۔ قوت علمی و عملی سب دیدی شدت رحمت کی وجہ سے اس پر اکتفا نہ کیا۔ کہ عقل اور سمجھ دیدی اور اسی پر عمل کا مطالبہ کیا جاتا۔ جیسا کہ آپ اپنے فرزند کو سرمایہ دے کر تجارت کرنے کو کہتے ہیں۔ اور ڈراتے ہیں۔ کہ اگر نقصان لیا تو سزا ملے گی۔ اگر ایسا اللہ بھی فرماتا تو اس کے لیے کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ یہ اللہ کی شفقت ہے کہ اُسنے انبیاء علیہم السلام کو بھی روانہ کیا۔

راہِ نجات

پیغمبروں کو اس لیے بھیجا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ہمیں دنیا میں راستہ دکھانے والا نہیں آیا تھا۔ راستہ دکھانے کے لیے اخیر زمانے میں ہمارے آقا کو جو رحمت مجسم ہیں بھیجا۔ وہ ۲۳ برس منصب نبوت پر فائز رہے۔ ۴۰ برس کی عمر میں تاج رسالت پہنایا گیا۔ ۶۳ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

مشکلات

منیب صحابی رضی بنی سُلیم کے کہتے ہیں۔ کہ ایام جاہلیت میں، میں حج کو گیا تھا۔ عرفات کے میدان میں دیکھا۔ کہ ایک جوان سرخ عبا پہنے ہوئے یہ کہتا جارہا ہے کہ۔

"اے لوگو! ایک اللہ مانو، فلاح پاؤ گے"

اے لوگو! لاالٰہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے"

ایک شخص اس کے پیچھے پتھر مارتا ہے۔ اور کہتا جاتا ہے۔

"اے لوگو! اس کی بات نہ سنو، یہ بڑا جھوٹا ہے"

میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے۔ کہا گیا کہ وہ شخص قریش کا ایک جوان ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے دوسرا پتھر مارنے والا اس کا چچا ابولہب ہے۔ ایسے متعدد واقعات پیش آئے۔ ۲۳ برس تک آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم دین کی دعوت دیتے رہے۔ اور طرح طرح کے مظالم سہتے رہے۔ بار بار اللہ کی طرف سے تاکید آتی رہی۔

"صبر کرو، تحمل کرو، غمگین نہ ہو، تنگدل نہ ہو۔ بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوتی پتھر کا جواب پتھر سے اور گالی کا جواب گالی سے مت دو بلکہ پتھر کا جواب پھولوں سے دو گالی کا جواب تعریفوں سے دے دو"

جب جاہلوں سے مقابلہ ہو جائے سلام کہہ کر چلے جاؤ۔ "مکہ کی تیرہ سالہ زندگی ایسے ہی گزری۔ کفار ظلم کرتے رہے۔ اور آپ صبر کرتے رہے۔ اس کے بعد مدینہ ہجرت فرمائی۔ ہر چیز قربان کی، اپنی راحت اور گھر بار چھوڑا۔ مدینہ پہنچ کر بھی آپ کو کفار نے چین لینے نہ دیا۔ اعلان کیا گیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر صدیق رض کا سر لائے۔ اس کو ہر ایک کے لیے سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔

دشمنوں نے ہر جگہ ڈھونڈا۔ مگر آپ کا محافظ خدا تھا۔ اس نے اپنے لطف و کرم سے آپ کو چھپا کر مدینہ بھیج دیا۔ مدینہ والوں کو مکہ سے زوردار خط بھیجا گیا۔ کہ انکو ہمارے حوالے کردو۔ ورنہ جنگ ہوگی۔ تمہارے مردوں کو قتل کردیں گے۔ عورتوں کو باندی اور بیٹوں کو غلام بنا کر تمہارے باغوں کو اجاڑ دیں گے۔

یہ سن کر بڑے بڑے بوڑھوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

مدینہ کے بڈھے تجربہ کار کہتے تھے کہ ہم قریش سے لڑ نہیں سکتے۔ قریش سب سے زیادہ قوت والے پیر زادے اور سارے عرب ان کے طرف دار ہیں۔ سب گھبرا گئے

انصارِ مدینہ

نوجوانوں نے پہلے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا اور ہر قبیلہ کے نوجوان حمایت کے لیے تیار تھے۔ بوڑھے مقابلے سے ڈرتے تھے۔ اور آپ کو حوالہ کرنے پر آمادہ تھے۔ قریب تھا کہ آپس میں تلوار چل جاتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو سمجھایا۔ یہاں تک کہ سکون ہو گیا۔ قریش کو جواب دیا گیا۔ جو چاہو کرلو۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے قاتل تھے۔ یا کسی کی جائیداد چھین لی تھی؟

ابتدا سے وہ سب کے ساتھ نہایت احسان کرنے والے، سچ بولنے والے، امانت رکھنے والے تھے۔ آپ صرف یہ فرماتے تھے۔ کہ ایک اللہ کی عبادت کرو پتھروں کو پوجو۔ اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

درسِ قرآن

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(جزء ۱۹ سورۃ الشعراء ع ۱۱) اور اُن لوگوں کے ساتھ تم (شفقانہ) فروتنی سے پیش آؤ جو مسلمانوں میں داخل ہو کر تمہاری راہ چلیں۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (جزء ۱۴ سورہ نحل ع ۱۳)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اعتدال احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے اور تم کو اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (جزء ۵ سورۂ نساء)

اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو، اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ (جزء ۲۰ سورۂ قصص ع ۹)

یہ عالم آخرت ہم اُن ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (جزء ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل)

اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہونے والی ہے

جمعہ ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء۔ قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

شذرات

احمد حسین کمال

دنیا شدید اقتصادی بحران کی زد میں

یورپ کے ملکوں میں ڈالر اور اسٹرلنگ پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں نے سونے کی بے تحاشا خریداری کی طرف جو دوڑ شروع کی ہے وہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ جدید سرمایہ داری کی جڑیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہیں اور گذشتہ بیس سال سے جن مصنوعی بنیادوں پر برطانیہ و امریکہ اپنی کرنسیوں کی عالمی ساکھ بنائے چلے آ رہے تھے وہ اب روبہ زوال ہو رہی ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام رکھنے والے ملکوں کی کرنسی کا مدار، ان کے سونے کے ذخائر پر ہے اور کرنسی کی قیمت کے برابر عند الطلب سونا فراہم کرنا سرمایہ دارانہ نظام کی وہ ذمہ داری ہے جس سے وہ اپنی ساکھ قائم رکھ سکتا ہے۔

لیکن اس تناسب و قوانین کا اس وقت کیا حال ہے۔ اس کا اندازہ امریکہ جیسے سب سے بڑے سرمایہ دار ملک کے سونے کے ذخائر اور اس کی کرنسی کی تعداد کے باہمی تعلق سے لگایا جا سکتا ہے۔

امریکہ میں سونے کے ذخائر کی مجموعی مالیت گیارہ اور بارہ ارب ڈالر کے درمیان ہے جبکہ اس کی کرنسی کی گردش کم و بیش بیرونی ملکوں میں تینتیس (۳۳) ارب ڈالر اور اندرون ملک کم و بیش دس ارب ڈالر کی ہے۔

کرنسی کی تعداد اور سونے کے ذخائر کے درمیان اتنے بڑے تفاوت کو سرمایہ دارانہ نظام کن پیچیدہ تدبیروں سے متوازن بنانے کا جتن کرتا رہتا ہے۔ اس کا سمجھنا عام لوگوں کے لئے تو کجا معدودے چند کے سوا خواص بھی اس کے تکنیکل اور فنی رموز کو نہیں سمجھ پاتے۔

سرمایہ دارانہ نظام زر کا یہ نقص وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہتا ہے اور اس نقص کو ماہرین اقتصادیات پیچیدہ اور خاص خاص تدبیروں سے دور کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب یہ نقص اتنا گہرا ہو جاتا ہے جس پر خاص تدبیروں کے ذریعہ بھی قابو پانا ناممکن ہو جاتا ہے تو پھر سرمایہ دارانہ نظام دنیا کو ایک نئی جنگ کے غار میں دھکیل کر اپنی ساکھ بچانے کی حرکت سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

بہت کم لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ اس صدی کی دو گذشتہ عالمی جنگیں سرمایہ دارانہ نظام زر کے اسی قسم کے بحرانوں پر قابو پانے کے لئے برپا ہوئی تھیں۔

کرنسی کا موجودہ بحران بھی دنیا کو ایک تیسری عالمی جنگ کی طرف لے جاتا ہے یا فی الحال دوسرے طریقوں سے اس پر قابو پانے میں سرمایہ دار حاکم کامیاب ہو جائیں گے؟ آنے والے چند ہفتوں کے حالات ہی اس کی نشان دہی کریں گے البتہ اس وقت صورت حال گذشتہ دو عالمی جنگوں کے وقت کے حالات سے بہت مختلف ہے۔

گذشتہ دونوں جنگوں کے موقعوں پر سرمایہ دارانہ نظام کا جو بحران واقع ہوا، اس میں ایک دوسرے کے مخالف فریق خود سرمایہ دارانہ نظام رکھنے والے ملکوں کے دو کیمپ تھے۔ جن میں سے ایک نے دوسرے پر جنگ غلبہ پا کر اپنے اقتصادی بحران کو قابو میں کیا۔

لیکن اب یہ صورت حال نہیں ہے۔ اشتراکی ملکوں کا مخالف سرمایہ داری نظام سرے سے کوئی ایسا اقتصادی مسئلہ ہی نہیں رکھتا، جس پر موجودہ کرنسی کے بحران کا اثر پڑے۔ اب اگر جنگ ناگزیر بھی ہو جاتی ہے تو بھی جدید سرمایہ داری کا موجودہ نظام باقی نہیں رہ سکے گا، خواہ اشتراکی نظام بھی جنگ سے تباہ ہو جائے۔

اس لئے کہ سرمایہ دارانہ نظام اپنے جیسے دوسرے سرمایہ دارانہ نظام کو حریفانہ ہڑپ کر کے ہی اب تک اپنی بقا کا تسلسل قائم رکھتا چلا آیا۔ لیکن اب دنیا واضح طور پر سرمایہ دارانہ اور غیر سرمایہ دارانہ کیمپوں میں تقسیم ہے، اور گذشتہ جنگوں کے وقت کے سے اقتصادی حالات موجود نہیں ہیں۔

اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ حالک اپنے موجودہ شدید اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے درپردہ ایسی تدبیریں تراشنے کی کوشش کریں گے۔ جن سے ایشیا اور افریقہ کی قوموں اور ملکوں میں نئی آویزشیں اور سنگینیاں پے در پے ظہور میں آئیں اور وہ سرمایہ دار ملکوں کی اقتصادی گرفت کے کسی اور نئے وسیع تر چکر کا شکار بن سکیں۔

(۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء)

بھارت میں مسلم کشی کا نیا سلسلہ

بھارت میں مسلم کش فسادات کا ایک نیا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہے، جس کا آغاز میرٹھ سے ہوا، اور کریم گنج (آسام) سے ہوتا ہوا ہولی کے تہوار پر کلکتہ و الہ آباد کی تازہ خونریزیوں تک آ گیا۔

مسلم کشی کے اس نئے سلسلہ کا اندیشہ کافی دنوں سے تھا۔ بھارت میں گذشتہ سال سے لسانی و علاقائی مسائل پر جو تباہ کن کشمکش جاری ہے۔ اس کا رخ پھیرنے کے لئے ایک کارگر حربہ ہندو اکثریت کے فرقہ وارانہ جذبات کو مسلم اقلیت کے خلاف بھڑکا دینا بھی ہے

علاوہ ازیں گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر بھارت کے بعض نوخیز مسلمان رہنماؤں و جماعتوں نے جس غیر محتاط اندیشی سے کام لے کر کٹر ہندو فرقہ پرستوں کو بھارت کی سیاسی سطح پر ابھر آنے کا موقعہ فراہم کیا۔ اس نے بھی وہاں کے مسلمانوں کا مستقبل مزید تاریک بنا دیا ہے۔ اب یہ فرقہ پرست پورے بھارت پر اپنی مستقل حکمرانی کا سکہ جمانا چاہتے ہیں۔ ان کے راہنما گوالکر وغیرہ علانیہ ہندو دھرم کی حکومت قائم کرنے اور غیر ہندو اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو ناقابل اعتماد و غیر ملکی قرار دینے کی مہم زور و شور کے ساتھ جاری کر رکھی ہے۔

مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والے اس نئے طوفان کا مقابلہ کرنے کی دوڑ دھوپ اس وقت وہاں صرف جمعیۃ علماء اور اس کے محترم جواں سال قائد مولانا اسعد مدنی مذبذبانہ ہی انجام دے رہے ہیں۔

لیکن بدبختی یہ ہے کہ محدود گروہی و ذاتی اغراض کے شیدائی وہاں کے بعض مسلم عناصر ہی ان کی مساعی کو ناکام و بے اثر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس کی صدائے بازگشت پاکستان کے ان حلقوں میں بھی سنی جاتی رہتی ہے جو بوجوہ بھارت کے مذکورہ مسلم عناصر سے ذہنی رابطہ رکھتے ہیں۔

بھارت کے کروڑوں مسلمانوں کے تاریک مستقبل کا آغاز تقسیم ملک کے وقت سے ہی ہو گیا تھا۔ لیکن بھارت کے گذشتہ الیکشن کے نتائج اور مذکورہ مسلم عناصر کی غیر آل اندیشانہ حرکتیں اسے اور تاریک تر بنا رہے ہیں۔

افسوس ہے کہ تقسیم ملک سے فرقہ وارانہ کشیدگی اور کشمکش ختم ہو جانے کی جو توقع تھی وہ نہ صرف یہ کہ پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کشیدگی نے علانیہ مسلم کشی کی ایسی بھیانک صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کا کوئی تدارک بظاہر نظر نہیں آتا۔

ہاں پاکستان اگر ایک خالص عملی اسلامی مملکت کی شکل اختیار کر کے اپنے ایک ایک فرد کو مجاہد سپاہیوں میں تبدیل کر دیتا اور بھارت میں رہ جانے والے مسلمانوں کو جن کی قربانیوں کی بدولت پاکستان کا وجود ممکن ہو سکا تھا، اپنے ہی جسم کا ایک حصہ قرار دے کر بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکتا، تو بھارت کے کٹر فرقہ پرست ہندوؤں اور ان کے رہنماؤں گوالکر وغیرہ کو دندان شکن جواب مل سکتا تھا۔

لیکن پاکستان تو ابھی تک کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کو ہی ہندوؤں کے غاصبانہ تسلط سے آزاد کرانے کی جدوجہد کی تکمیل نہیں کر سکا ہے۔ بھارت کے ۶ کروڑ مسلمانوں کی حالت زار کا مسئلہ تو کہیں زیادہ سنگین ہے

(۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء)

اسلامی جمہوریت اور اسلامی سوشلزم

"اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح کا رد، ان لوگوں کی طرف سے تو سمجھ میں آتا ہے جو اسلام کو بجائے خود ایک مکمل نظام حیات مانتے ہیں اور اس کے ساتھ وقت کی کسی بھی سیاسی وغیر سیاسی اصطلاح کی پیوند کاری کو جائز نہیں سمجھتے۔

لیکن جو لوگ "اسلامی جمہوریت" کی اصطلاح کو فخر کے ساتھ نمایاں کر کے استعمال کرتے ہیں، ان کی طرف سے "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح کا رد نہ صرف حیرت انگیز

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۱۱

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

مگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل

لاہور

نزولِ قرآن کی تقریبات

اور

ننگے ناچ

آج جبکہ تمام ملک میں قرآن پاک کے نزول کی چودہ سو سالہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں قرآن پاک کے فضائل و محاسن پر تقریریں ہو رہی ہیں۔ اخبارات و رسائل خاص نمبر نکال رہے ہیں۔ مسلمان قرآن پاک سے اپنی محبت و شیفتگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اور ایسا کیوں نہ کریں۔ جس قرآن سے روح میں تازگی اور ایمان میں حرارت پیدا ہوتی ہے جو شفاءٌ لما فی الصدور ہے۔ جو ہدایت کا چشمہ اور منبع ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان فلاح دارین حاصل کرتا ہے اور جس کی وجہ سے ہمیں یہ عظیم ملک حاصل ہوا اور پھر پاک و ہند جنگ میں مسلمانوں کو فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔

یہ تمام خوبیاں اور محاسن قرآن پاک میں موجود ہیں، لیکن ہم نے اس کی وہ قدر نہ کی جیسی کہ کرنی چاہیئے تھی۔ پاکستان مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت ہے۔ جس کو دیکھ کے مسلمان اپنی امیدوں اور امنگوں کا سہارا سمجھتے ہیں، اور دشمنانِ اسلام اس کی طرف للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اس مملکت پاکستان کو اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں پہ قرآن کا قانون جاری ہو۔ عدل و انصاف قائم ہو۔ بے راہ روی، بے حیائی، بد اخلاقی ختم ہو۔ لیکن مملکت کے حصول کے وقت جو نعرہ لگایا گیا تھا آج تک اس سے سب توجہی اور بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ غریب عوام کو کھانے کے لئے ایک وقت کی روٹی بمشکل میسر آتی ہے تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے نہیں ہیں۔ عوام کی زندگی اجیرن بنی ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں دنیا تیسری عالمگیر جنگ کے دہانے پر کھڑی ہوئی ہے۔ ہندوستان اپنی فوجی طاقت بڑھا رہا ہے۔ لیکن یہاں ثقافت کے نام پر ننگے ناچ، فحاشی اور عیاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ایک طرف ملک میں جہاں قرآن پاک کی چودہ سو سالہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں وہاں دوسری طرف لاہور کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں ننگے ناچ کا مظاہرہ بھی کیا گیا۔ جس پر لاہور کے ایک ممتاز اخبار کے کالم نویس بھی اظہار خیال کر چکے ہیں۔

کسی غیر ملک کا باشندہ جب پاکستان میں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن، ان کے اخلاق اور ان کے مذہب کا مطالعہ اور مشاہدہ کرنے کے لئے گھومے پھرے گا، اور اس کو یہاں بجائے تہذیب و اخلاق کے اس طرح کی بیحیائی بد اخلاقی کے مناظر نظر آئیں گے تو وہ مسلمانوں اور اسلام کے متعلق کیا رائے قائم کرے گا۔ ایسے ننگے ناچ نہ صرف پاکستان ہی کی بدنامی کا باعث ہیں بلکہ غیر مسلموں کو اسلام سے دور کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسی بدحرکات مسلمان نہ کرتے ہوں بلکہ مشنری ادارے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہوں۔ ایسی صورت میں ان مشنری اداروں پر کڑی نگرانی چاہیئے۔ ایسے مظاہروں سے جہاں یہ نقصان ہے وہاں ان سے ملک کی آئندہ نسل کے اخلاق پر بھی برا اثر پڑے گا۔ اس سے قبل اس قسم کے مظاہروں پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ نہ معلوم وہ کون سی مصلحت اس میں پوشیدہ تھی کہ اب اس قسم کے مظاہروں سے پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔

اس قسم کی مخرب اخلاق حرکات سے نہ صرف نوجوان نسل کے اخلاق ہی متاثر ہوں گے بلکہ تعلیم اوقات کے علاوہ اس سے ملک کی معیشت پر بھی لازمی اثر پڑے گا۔

حکام بالا کا فرض ہے کہ اس قسم کی مخرب اخلاق تقریبات پر پابندی عائد کر کے ملک میں اطمینان و سکون کی فضا پیدا کریں۔ (م، ح، س)

ڈاکٹر طارق محمد اقبال صاحب کی گمشدگی

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سرگودھا کے نوجوان ڈاکٹر ہیں۔ آج ان کو گم ہوئے تقریباً ایک ماہ ہو چکا ہے، ابھی تک ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو ڈاکوؤں کے کسی گروہ نے رقم ہتھیانے کی غرض سے اغوا کیا ہے۔

جس دن ان کو اغوا کیا گیا۔ اس دن سرگودھا کے سرکردہ حضرات نے انتظامیہ سے کہا کہ سرگودھا کی ناکہ بندی کی جائے لیکن وہاں کی انتظامیہ نے ناکہ بندی کا کوئی انتظام نہیں کیا آخر انتظامیہ کی ناکہ بندی نہ ہونے میں وہ کونسی مصلحت پوشیدہ تھی اور آج تک ڈاکٹر صاحب موصوف کا کیوں سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ حالانکہ سرگودھا کے عوام ڈاکٹر صاحب کی گمشدگی پر سرسری ہڑتال بھی کر چکے ہیں۔

ملک میں اس قسم کے واقعات پہلے بھی رونما ہوتے رہتے ہیں اگر ملک میں اسی قسم کے واقعات ہوتے رہے تو ملک کے شریف شہریوں کا سکون و آرام ختم ہو جائے گا۔ اس قسم کی غنڈہ گردی اور لوٹ مار سے عوام میں مایوسی پھیلے گی۔ حکومت کا اور سرگودھا کی انتظامیہ اور افسروں کا فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا جلد از جلد سراغ لگا کر سرگودھا کے عوام کی مایوسی کو دور کریں۔

(م، ح، س)

تذکرۂ اصحاب رسول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

پیدائش حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً تین سال چھوٹے تھے۔ آپ کا نام عبداللہ کنیت ابوبکر اور لقب صدیق تھا۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ والدہ کا نام سلمیٰ، کنیت ام الخیر تھی۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلے تیم سے تھا۔ والد کی جانب سے شجرۂ نسب اس طرح پر ہے:۔

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ۔ والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب یہ ہے:۔

سلمیٰ بنت صخر ابن عمرو بن کعب۔

ابوقحافہ کا قبول اسلام جس وقت حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کا چرچا سنا تو خود مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ لیکن آپ کے والد کا خیال تھا کہ ابوبکرؓ جوش جوانی میں یونہی بلا سوچے سمجھے اسلام قبول کر لیا۔ جیسے عام طور پر جوش جوانی میں انسان کسی تحریک سے متاثر ہو جاتا ہے اور چند روز تک اس میں بڑی سرگرمی سے شریک رہتا ہے اس کی ترقی کی سعی کرتا ہے۔ لیکن جیسے ہی اس تحریک کی صحیح حقیقت سامنے آتی ہے تو بددل ہو کر کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ جب اس شخص کا جوش و خروش کم ہوتا ہے تو وہ خود ہی اپنا منہ اس تحریک کی جانب سے موڑ لیتا ہے۔ ایسا ہی کچھ خیال ابوبکرؓ کے والد کا تھا۔ لیکن اس وقت ان کو کیا معلوم تھا کہ ایک دن خود ان کو بھی قبول اسلام کی سعادت ملنے والی ہے۔ اور یہ ایک ایسی جاندار تحریک اور ایسا پیارا مذہب اور سچا راستہ ہے کہ ایک بار اس سے منسلک ہوتے کے بعد انسان اپنی زندگی کا آخری سرمایہ تک قربان کر دیتا ہے، لیکن اس دین کو نہیں چھوڑتا۔

فتح مکہ کے بعد ایک روز ابوبکرؓ اپنے والد کو لے کر خدمت رسولؐ میں حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ نے اس پیرانہ سالی میں اپنے والد بزرگوار کو یہاں لانے کی کیوں زحمت دی، میں خود ہی حاضر ہو جاتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کا خود آ جانا زیادہ مناسب ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ آپ خود تشریف لے جانے کی زحمت گوارا فرماتے۔ نبی اکرم صلی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقحافہؓ کے سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا، اور ان کو اسلام کی دولت سے نوازا ابوقحافہ نے ۹۷ سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔

قبول اسلام سے پہلے ذریعہ معاش

عرب روزی کمانے کے سلسلہ میں تجارت کے پیشہ کو بہت پسند کرتے تھے اور تاجر کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تجارت کو پسند کیا اور عہد جاہلیت میں وہ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں انہوں نے شام اور یمن کے سفر کے تذکرۃ الاصابہ اور اسد الغابہ میں ان اسفار کے متعلق ذکر ملتا ہے آپ نے پہلا سفر اٹھارہ سال کی عمر میں کیا۔

فطرت سلیم جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ابونعیم کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول نقل کیا ہے۔ "لقد حرم ابوبکر الخمر علی نفسہ فی الجاھلیۃ"۔ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب اپنے اوپر حرام کر رکھی تھی۔ آپ شروع ہی سے سلیم الطبع تھے۔ بت پرستی اور شراب نوشی کو پہلے ہی سے برا خیال کرتے تھے۔

حضور اکرمؐ سے تعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے۔ حافظ ابن حجرؒ نے میمون بن مہران کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے متعلق وقت کے بادشاہ مبارک شاہ نے اپنے درباری مولوی قاضی غرنوی سے پوچھا کہ اس قدر خرچ جو لنگر میں ہوتا ہے۔ کہاں سے آتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ امراء اور سپاہی پہنچاتے ہیں۔ بادشاہ نے حکماً روک دیا کہ آئندہ کوئی شخص نذرات نہ دے۔ حضرتؒ نے جب سنا تو آپ نے لینا ترک کر دیا اور لانگر کو حکم دیا کہ فلاں طاق میں بسم اللہ کہہ کر جو خرچ کرنا ہو لے لیا کریں۔

بادشاہ کا حسد یہ دیکھ کر اور بھی بڑھ گیا اور حکم دیا کہ حضرت ہر روز نہیں تو ہفتہ وار یا ماہوار میرے دیکھنے کو آیا کریں۔ اس حکم پر آپ نے کہلا بھیجا کہ فقیروں کا کام نہیں کہ امیروں کے در پر جائیں۔ نعم الامیر علیٰ باب الفقیر و بئس الفقیر علیٰ باب الامیر (ترجمہ) بہترین امیر وہ ہے جو فقیر کے دروازہ پر آئے اور برا فقیر وہ ہے جو امیر کے دروازہ پر جائے۔

حضرت نے ان کے شیخ ضیاء الدین رومی کے پاس آدمی سے کہلا بھیجا کہ بادشاہ کو ڈرکو کہ فقیروں کے ستانے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اتفاق سے شیخ صاحب بیمار تھے۔ اس بیماری سے ان کی وفات ہو گئی۔ امراء اکابر، مشائخ اور بادشاہ سب تعزیت کے لئے جمع ہوئے بادشاہ نے اس مجلس میں کچھ التفات نہ کیا اور نہ ہی ملتفت ہوئے۔

واپسی پر بادشاہ نے چند علماء کو پھر وہی پیغام دے کر بھیجا کہ حضرت میرے دیکھنے کو آیا کریں۔ اس بار آپ نے فرمایا، انشاء اللہ۔ اب وہ لوگ بادشاہ سمیت انتظار میں تھے کہ حضرت آرہے ہوں گے۔ مگر حضرت نے نہ جانا تھا نہ اس دن گئے، نہ ہفتے کو گئے اور جب ماہ پورا ہوا۔ خدام بھی منتظر تھے کہ حضرت اب شاید جائیں گے۔ استفسار پر حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے اسلاف اور مشائخ کے خلاف نہ کروں گا۔

خواجہ اقبال خادم خاص نے عرض کیا۔ جناب امشب شب ماہ است جو حکم ہو، تو بادشاہ کی نذرات کے لئے تحائف جمع کریں۔ چونکہ ان کا گمان تھا حضرت چلیں گے۔ نیز ان کو بڑی فکر تھی کہ حضرت اگر نہیں جائیں گے تو بادشاہ ستائے گا۔

خدام کے چہرے کو دیکھ کر آپ نے ان کی پریشانی کو بھانپ لیا اور فرمایا۔ بادشاہ ہرگز فتحیاب نہ ہوگا اور فرمایا انتظار کرو۔

اتفاقاً اگلی شب ایک پچاس ہزاری منصبدار کے ذریعہ سے قتل ہوا اور یوں اس کے ناپاک ارادے کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا اور اپنے خواص بندہ کو محفوظ و مامون اور باعزت رکھا۔

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علیٰ کل شیئ قدیر۔ (القرآن)

اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بحیرہ راہب کے واقعہ کے فوراً بعد جناب صدیق اکبرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے متعلق جو بات چیت ہوئی اس میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واسطہ بنے۔

قبول اسلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ لیکن زیادہ صحیح اور قرین قیاس یہ قول ہے:۔

ایک مرتبہ آپ سامان تجارت لے کر یمن تشریف لے گئے۔ جب واپسی ہوئی تو چند قریشی سردار آپ کی ملاقات کی غرض سے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ "اس دوران میں کوئی نیا واقعہ تو رونما نہیں ہوا"؟ سرداران قریش نے جواب دیا۔ جی ہاں! ایک بہت اہم واقعہ اور تعجب خیز بات، وہ یہ کہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے محمد بن عبداللہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ بات سن کر ابوبکرؓ کے دل میں ایک عجیب سی خلش پیدا ہوئی اور قریشی سرداروں کے جانے کے بعد آپ خدمت رسولؐ میں حاضر ہوئے اور بعثت کے متعلق سوال کیا اور اسلام قبول کر لیا۔

صحابۂ رسول ﷺ پر سب وشتم کرنے والوں کا حکم

(ترجمہ - زاہد گکھڑوی)

ذیل کا مضمون شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی معرکۃ الآراء کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" کے آخری باب "سب الصحابہؓ" کا ترجمہ ہے۔ جس میں امام موصوفؒ نے صحابۂ رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ناجائز باتیں کہنے والوں اور ان پر سب وشتم کرنے والوں کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے زمانہ حال کی ضروریات کے پیش نظر اس باب کا ترجمہ قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (زاہد گکھڑوی)

جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو برا بھلا کہا خواہ وہ صحابی الہیت میں ہو یا نہ ہو تو امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو سخت مار ماری جائے اور امام ابوطالبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے یہ سوال کیا کہ صحابہ کرام کو گالیاں بکنے والے کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو قتل تو نہیں کیا جاسکتا لیکن اسے سخت مار ماری چاہیئے اور حضرت عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد مکرم سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے سخت مار کی سزا دی جائے۔ میں نے پھر پوچھا کہ کیا اس کی کوئی حد بھی ہے تو انہوں نے حد بیان کرنے سے احتراز کیا، اور اتنا فرمایا کہ اسے مارا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ میں اسے اسلام پر نہیں دیکھتا۔

پھر میں نے پوچھا کہ رافضی کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جو لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر سب وشتم کرتے ہیں اور حضرت عبداللہؒ اپنے رسالہ میں جسے ابوالعباس احمد بن یعقوب الاصطخریؒ نے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امت کے بہترین افراد ہیں۔ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان کے مساوی کسی اور کو قرار دے اور نہ جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر کسی عیب یا نقصان کا الزام لگائے۔ جس نے ایسا کیا تو اس پر سزا جاری کرنا ضروری ہے اس کو معاف نہیں مل سکتی بلکہ اسے سزا دی جائے گی اور اس کے بعد اسے توبہ پر مجبور کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کرلے تو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو ہمیشہ کے لئے جیل میں بھیج دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے موت آجائے یا وہ اپنے فعل بد سے توبہ کرلے۔ یہی قول امام احمدؒ نے اہل علم سے نقل کیا ہے اور امام احمدؒ، امام اسحاقؒ، امام حمیدیؒ اور امام سعید بن منصورؒ سے علامہ کرمانیؒ نے نقل کیا ہے۔

اور علامہ میمونیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرات صحابہؓ اور حضرت معاویہؓ کے واسطے کیا ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور مجھے فرمایا کہ اے ابوالحسن جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ وہ صحابہ کرامؓ کا ذکر نامناسب طریقہ سے کررہا ہے تو اس کے ایمان کو مشکوک قرار دے۔

پس امام احمدؒ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنے والے پر تعزیر لگانا ضروری ہے اور یہ کہ اسے کوڑے لگائے جائیں اور توبہ پر مجبور کیا جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو حبس دوام کی سزا دی جائے اور امام احمدؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو اسلام پر نہیں پاتا اور اس کا ایمان مشکوک ہے۔

امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کرے اسے سزا دی جائے اور قید میں ڈال دیا جائے۔ اور یہی قول ہمارے بہت سے بزرگوں کا ہے۔ جن میں سے حضرت ابن ابی موسیٰؒ بھی ہیں جو فرماتے ہیں کہ جو روافض اسلاف پر سب وشتم کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے کفو (برادری) سے نکل جاتے ہیں اور ان کے ساتھ نکاح وغیرہ معاملات نہیں ہوسکتے۔ اور جو شخص حضرت عائشہؓ پر وہ تہمت دوہرلتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا ہے۔ وہ اسلام سے نکل گیا۔ اور وہ کسی مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک کہ توبہ نہ کرے اور تقریباً یہی قول حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور عاصم الاحولؒ اور دیگر تابعین کا ہے۔

حارث بن عتبہؒ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں ایسا کرتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں اس (حضرت عثمانؓ) کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو تو ناپسند کرے تو کیا اسے گالیاں بکے گا؟ پھر آپ نے حکم دیا اور اسے تیس کوڑے مارے گئے۔ حضرت ابراہیمؒ بن میسرہؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو کبھی کسی شخص کو مارتے نہیں دیکھا مگر ایک شخص کو جو حضرت معاویہؓ کو گالیاں بک رہا تھا پس آپ نے اسے کوڑے مارے۔

یہ دونوں روایتیں لالکائیؒ نے نقل کی ہیں اور پہلے (الصارم المسلول میں) گذر چکا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں لکھا کہ اسے قتل نہ کیا جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر "سب" نہ کرتا ہو اور آپ کے صحابہؓ پر "سب" کرتا ہو، لیکن اس کے سر پر کوڑے مارے جائیں اور اگر میں اس کے حق میں یہ کوڑے مارنا بہتر نہ سمجھتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

روایت کیا امام احمدؒ نے کہ بیان کیا ہم سے ابومعاویہؒ نے۔ فرمایا انہوں نے کہ بیان کیا ہم سے عاصم الاحولؒ سے انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک شخص کو لایا گیا۔ جو حضرت عثمانؓ کو گالیاں بکتا تھا۔ میں اسے دس کوڑے مارے

(باقی آئندہ)

تنقید وتبصرہ

(م، ح، ص)

(تبصرے کے لئے ہر کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں)

نام کتاب: تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین

مؤلف: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب خطیب الجامع گکھڑ۔

ملنے کا پتہ: ناظم انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

قیمت ۲/۵۰ روپے عاوہ محصول ڈاک صفحات ۲۲۸

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صاحب مدظلہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ تیسیوں کتابوں کے مصنف اور موجودہ دور کے بہت بڑے محقق ہیں۔ آپ نے تقریباً ہر موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی آپ ہی کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے جو صرف علماء کرام ہی نہیں بلکہ طلبۂ عظام، اور دوددان حضرات اور دین پسند طبقہ کے لئے معلومات افزا اور علم وتحقیق کا بہترین شاہکار ہے۔ اس کتاب میں حضرت مصنف نے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمہ قرآن اور مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی کی تفسیر پر دینی اور شرعی نقطہ نگاہ سے قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں نہایت محققانہ اور منصفانہ انداز میں گرفت فرمائی ہے۔ نیز مروجہ رسومات کی تردید کے ساتھ ساتھ مسلک اہلسنت والجماعت کی کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح تعیین فرمائی ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہونے کے ساتھ قیمت بالکل مناسب ہے۔ الغرض زیر نظر کتاب مذکورہ پتے سے حاصل کرکے قارئین اپنے علم میں اضافہ کرسکتے ہیں

اعتذار

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام کچھ عرصہ کے لئے کراچی اور سندھ کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے پرچہ سولہ صفحات پر شائع ہورہا ہے ڈاکٹر صاحب کی واپسی پر انشاء اللہ حسب سابق شائع ہوتا رہے گا۔

(محمد حنیف نہاری پوری)

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد ارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں گارنٹی ۵ سال مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹرائمپلی فائر (جس کے لئے خاص بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مقبول کارپوریشن ۱۳۳ مال روڈ لاہور

خواتین کا کالم

حضرت ام حبیبہؓ کا اپنے باپ کو بستر پر نہ بٹھانا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں دونوں خاوند بیوی ساتھ ہی مسلمان ہوئے اور حبشہ کی ہجرت بھی اکٹھے ہی کی۔ وہاں جا کر خاوند مرتد ہو گیا اور اسی حالت ارتداد میں انتقال کیا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ ہی میں گذارا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نکاح کا پیام بھیجا۔ اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانہ میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضورؐ سے صلح کی مضبوطی کے لئے گفتگو کرنی تھی۔ بیٹی سے ملنے گئے۔ وہاں بستر بچھا ہوا تھا۔ اس پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ نے وہ بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی الٹ دیا۔ پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا، اس لئے لپیٹ دیا یا میں بستر کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول کا بستر ہے اور تم بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو، اس لئے اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں۔ باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہو گئیں۔ مگر ام حبیبہ کے دل میں حضور کی جو عظمت تھی اس کے لحاظ سے وہ کب اس کو گوارا کر سکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک باپ ہو یا غیر، حضورؐ کے بستر پر بیٹھ سکے، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چاشت کی بارہ رکعتوں کی فضیلت سنی تو ہمیشہ ان کو پابندی سے نبھایا۔ ان کے والد بھی جن کا قصہ ابھی گذرا ہے بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو تیسرے دن خوشبو منگائی اور اس کو استعمال کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے نہ خوشبو کی ضرورت نہ رغبت۔ مگر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کو یہ جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں خاوند کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔ اس لئے خوشبو استعمال کرتی ہوں، کہ سوگ نہ سمجھا جائے۔ جب خود اپنے انتقال کا وقت ہوا تو حضرت عائشہؓ کو بلایا اور ان سے کہا کہ میرا تمہارا معاملہ سوکن کا تھا اور سوکنوں میں آپس میں کسی نہ کسی بات پر تھوڑی بہت رنجش ہو ہی جاتی ہے، للہ مجھے معاف فرما دیں اور میں بھی تمہیں معاف کرتی ہوں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تمہیں سب معاف کرے اور درگذر فرما دے۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ تم نے مجھے اس وقت بہت ہی خوشی پہنچائی۔ اللہ تمہیں بھی خوش و خرم رکھے۔ اس کے بعد اسی طرح ام سلمہؓ کے پاس بھی آدمی بھیجا۔ (طبقات)

ف۔ سوکنوں کے جو تعلقات آپس میں ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی صورت بھی دیکھنا نہیں چاہا کرتیں۔ مگر ان کو یہ اہتمام تھا کہ دنیا کا جو معاملہ ہو وہ یہیں نمٹ جائے۔ آخرت کا بوجھ سر پر نہ رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت کا اندازہ تو اس بسترہ کے معاملہ سے ہی ہو گیا۔

بچوں کا کالم

حضرت ابن زبیرؓ کی بہادری روم کی لڑائی میں

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ۲۶ھ میں مصر کے پہلے حاکم حضرت عمرو بن عاصؓ کی بجائے جب عبداللہ بن ابی سرح حاکم بنائے گئے تو وہ روم کی لڑائی کے واسطے بیس ہزار کے مجمع کے ساتھ نکلے۔ رومیوں کا لشکر دو لاکھ کے قریب تھا۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ رومیوں کے امیر جرجیر نے اعلان کیا کہ جو شخص عبداللہ بن ابی سرح کو قتل کرے گا۔ اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں گا اور ایک لاکھ دینار انعام بھی دوں گا۔ اس اعلان سے بعض مسلمانوں کو فکر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فکر کی بات نہیں۔ ہماری طرف سے بھی اعلان کیا جائے کہ جو جرجیر کو قتل کرے گا اس کی بیٹی سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔ اور ایک لاکھ روپے انعام۔ اور مزید یہ کہ اسی کو ان شہروں کا امیر بھی بنا دیا جائے۔

الغرض دیر تک مقابلہ ہوتا رہا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے دیکھا کہ جرجیر سارے لشکر کے پیچھے ہے اور لشکر اس سے آگے بڑھا ہوا ہے۔ دو باندیاں مور کے پروں سے اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے غفلت کی حالت میں لشکر سے ہٹ کر اس پر تنہا جا کر حملہ کیا۔ وہ سمجھتا رہا کہ یہ تنہا اس طرح بڑھے آ رہے ہیں۔ کوئی پیغام صلح لیکر آئے ہیں۔ مگر انہوں نے سیدھے پہنچ کر اس پر حملہ کر دیا، اور تلوار سے سر کاٹ کر برچھے پر اٹھا کر لے آئے اور سب دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

ف۔ حضرت عبد بن زبیرؓ نو عمر ہی تھے۔ ہجرت کے بعد سب سے پہلی پیدائش مہاجرین میں ان کی ہی ہے مسلمانوں کو ان کی پیدائش سے بہت خوشی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ ایک سال تک کسی مہاجری کے کوئی لڑکا نہ ہوا تھا تو یہود نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم نے مہاجرین پر جادو کر رکھا ہے ان کے لڑکا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بچوں کو بیعت فرمانے کا نہیں تھا۔ لیکن حضرت ابن زبیرؓ کو سات برس کی عمر میں بیعت فرما لیا تھا۔ اس لڑائی کے وقت ان کی عمر بیس پچیس سال کی تھی۔ اس عمر میں دو لاکھ کے مجمع کو پھلانگ کر اس طرح سے بادشاہ کا سر کاٹ لانا معمولی بات نہیں۔

دارالعلوم عربیہ انوار العلوم ٹنڈو آدم سندھ کا پہلا سالانہ جلسہ

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کی تقریر ... جناب سید صلاح الدین شاہ صاحب رئیس اعظم پیر جھنڈا شریف کی صدارت میں ہوئی۔ حضرت دین پوری نے اپنی اڑھائی گھنٹے کی تقریر کے دوران قربانی اور دینی مدارس کی ضرورت پر زور دیا اور مدرسہ کی امداد کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر نہایت کامیاب رہی۔ دارالعلوم عربیہ انوار العلوم میں اس وقت تقریباً یکصد بچے قرآن پاک حفظ و ناظرہ و عربی فارسی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کی تمام ضروریات مدرسہ پوری کرتا ہے (حافظ نور محمد دارالعلوم عربیہ انوار العلوم نزد عیدگاہ ٹنڈو آدم)

اعلان داخلہ قاری کلاس

معہد القرآن الکریم مانسہرہ (ہزارہ) کا داخلہ ۳۱ مارچ تک جاری رہے گا۔ مدت نصاب مڈل اور میٹرک کے لئے تین سال۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کے لئے دو سال ہوگی۔ مڈل و میٹرک پاس طلبہ کو "روائت حفص" کے ساتھ میٹرک اور ایف اے (تمام مضامین) کا امتحان دلایا جائے گا۔ زبان عربی اور انگریزی کی خاص مشق کرائی جائے گی۔ میٹرک اور ایف اے معہد کے مستند قراء کا گریڈ سعودی عرب میں کم از کم ۵۰۰ ریال ماہوار ہوگا۔ جبکہ بی اے اور ایم اے جو عربی بولنے پر دسترس رکھتے ہوں گے کو ۱۴۰۰/- ریال مشاہرہ پر سعودی عرب یا دوسرے اسلامی ممالک میں لگایا جائے گا۔ صرف اسی معہد ہی کے قراء باہر جا سکیں گے۔ شائقین جلد از جلد متوجہ ہوں۔

مڈل و میٹرک کیلئے شرائط داخلہ و تشریح وظائف

میٹرک پاس حافظ ۵۰/- روپے ماہوار۔ مڈل پاس حافظ ۴۰/- روپے ماہوار۔ میٹرک پاس ۱۰ پارے کا حافظ ۴۰/- " " ۔ مڈل پاس " " " ۳۰/- " "

ان طلبہ کی عمر ۱۳ سال سے کم اور ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کے وہ حضرات جنہوں نے سارا قرآن مجید حفظ کر رکھا ہو یا کم از دس پارہ کے حافظ بھی ہوں کے لئے سنہری موقعہ ہے۔

امتحانات میں شریک ہونے والے طلبہ کو یہ خاص رعایت دی جائے گی کہ وہ امتحانات کے فوراً بعد معہد میں پہنچنے کی درخواست بھیج دیں۔

حافظ فیوض الرحمٰن المقرئ ایم اے پرنسپل
معہد القرآن الکریم۔ مانسہرہ (ہزارہ)

Scanned with CamScanner

تجدید سبائیت

(حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ)

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کے معرکۃ الآراء علمی و تاریخی مضمون "تجدید سبائیت" کی مزید اقساط دفتر میں آگئی ہیں۔ چنانچہ اس شمارہ سے ان کی اشاعت کا سلسلہ پھر شروع کیا جاتا ہے۔ (ترجمان اسلام)

بے احتیاطی کے اسباب

گذشتہ بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ مودودی صاحب کی زیر نظر کتاب کے تاریخی ماخذ ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی روایتوں کو بغیر نقد و نظر کے تسلیم کر لیا جائے۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ ان کتابوں کے مصنفین کے علم و تقویٰ کی بنا پر ان کی نقل کردہ روایتیں واجب التسلیم ہیں بالکل بے دلیل اور غلط ہے۔ اس سلسلہ میں موصوف نے جو دلائل پیش کئے ہیں، اُن کا غلط اور بے جان ہونا بھی آفتاب سے زیادہ روشن ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اس سوال کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں ہے کہ ان حضرات مؤرخین نے نقل روایت میں آخر اتنی بے احتیاطی سے کیوں کام لیا؟ اور ایسی روایتوں کو اپنی کتابوں میں کیوں جگہ دی۔ جو معیار پر پوری نہیں اترتی ہیں اور ٹکسال سے باہر ہیں۔

ناظرین کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا ناگزیر ہے خصوصاً جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض مصنفین اپنے علم و تقویٰ کے اعتبار سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ مثلاً علامہ ابن الاثیر، علامہ ابن کثیر، حافظ ابن عبدالبر وامثالہم تو انہیں اس لئے اس تساہل پر اور بھی تعجب ہوتا ہے۔

اس تعجب کو دور کرنا ہمارے موضوع سے خارج ہے اور تکمیل بحث کے لئے بھی ہمیں اس کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔ تاہم اس موقع پر اگر اس کے متعلق چند سطریں لکھ دی جائیں تو انشاء اللہ مفید ہی ہوں گی۔

اس قسم کی روایتیں جن حضرات نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، اُن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جنہوں نے قصداً محض سلف کو مطعون کرنے اور مسلمانوں میں فاسد خیالات پھیلانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود فاسد العقیدہ اور گروہ اہلسنت والجماعۃ سے خارج تھے۔ ان پر ہم سردست بحث نہیں کریں گے۔ بلکہ چند سطروں کے بعد مناسب موقع پر واضح کریں گے۔ یہاں ہمیں انہیں حضرات سے بحث کرنا ہے۔ جن کا اہلسنت میں ہونا سب کو مسلم ہے۔ انہوں نے نقل روایت میں جو تساہل کیا اس کی وجہ کیا تھی؟

اس کے اسباب مختلف اور متعدد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ کہ بعض حضرات نے کسی خاص مقصد سے روایتیں جمع کرنا چاہیں۔ انہوں نے صرف یہ بات پیش نظر رکھی کہ ان کا مقصد ان روایتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ خواہ وہ روایت صحیح ہو یا غلط۔ حافظ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب استیعاب میں یہی چیز نظر آتی ہے۔ مصنف نے کتاب کے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کہ ان کا مقصد اس کتاب کی تدوین سے صحابہ کرام کا ذکر کرنا اور یہ بتانا ہے کہ فلاں فلاں حضرات صحابی تھے۔ اس کے لئے انہوں نے ہر ایسی روایت درج کر دی ہے جس سے کسی کی صحابیت پر روشنی پڑتی ہے۔ خواہ وہ روایت غلط ہو یا صحیح۔ اس لئے کہ یہ مقصد تو موضوع اور غلط روایتوں سے بھی بعض اوقات حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی سبائی کسی صحابی پر جھوٹا الزام لگانے کے لئے ایک روایت وضع کرتا ہے وہ روایت سرتاپا جھوٹا ہے۔ لیکن اس سے اتنا معلوم ہو جاتا ہے کہ صاحب واقعہ صحابی ہیں اور انہیں شناسائی صحابہ بھی صحابی سمجھتے ہیں۔ استیعاب کرنے کے لئے صاحب "استیعاب" نے ہر قسم کی روایتیں جمع کر دی ہیں۔ ان میں موضوع بھی ہیں ضعیف بھی۔ یہاں تک کہ بلاسند، بازاری قصے اور افواہیں بھی۔

اس کتاب کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیئے جہاں اس میں کام کی خبریں ہیں وہاں فضولیات و لغویات کا انبار بھی ہیں۔ بلکہ جگہ جگہ مکذوبات و موضوعات کے ڈھیر بھی ہیں۔ اسے بحیثیت مجموعی معتبر سمجھنا، خود اپنے اعتبار سے ہاتھ دھونا ہے۔

بعض حضرات کا اسلوب تحریر اطناب اور تطویل تھا۔ اس کی ایک شکل یہ بھی ہوتی تھی کہ انہیں اگر دس روایتوں میں کوئی ادنیٰ سا جزو مشترک نظر آتا تھا تو وہ ان دسوں روایتوں کو نقل کر دیتے ہیں۔ خواہ بقیہ اجزا کے لحاظ سے اُن میں سے نو روایتوں میں سارا مواد موضوع اور جھوٹ کی پوٹ کیوں نہ ہو۔ تاریخ کی کتابوں میں اس شکل کی مثالیں بکثرت نظر آتی ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روش تاریخ و تفسیر دونوں میں اختیار کی ہے۔ بعض مقامات پر وہ ان غلط روایتوں پر نقد بھی کرتے ہیں اور بعض جگہ خاموشی نکل جاتے ہیں اور نقد کا کام قاری پر چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً جنگ صفین کے بارہ میں وہ متضاد و متناقض روایتیں کرتے ہیں اور کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔ واقعہ کربلا کے متعلق شیعوں کی موضوعہ جھوٹی روایتیں نقل کر دیتے ہیں اور بعض کے متعلق اتنا کہہ دیتے ہیں کہ شیعوں کی وضع کردہ ہیں۔ بعض کے متعلق یہ بھی نہیں کہتے۔

علیٰ ہذا اپنی تفسیر میں آیۂ تطہیر کے متعلق بکثرت ضعیف و موضوع روایات جمع کر دی ہیں۔ آخر میں بہت مجمل اور مبہم تبصرہ کیا ہے۔ جس سے اکثر روایات کے بارے میں کوئی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔ اسی عادت کی وجہ سے انہوں نے ایسی بہت سے روایتیں بھی اپنی کتاب میں داخل کر لی ہیں۔ جو خود اُن کے نزدیک بھی غلط اور موضوع ہیں۔ ان کی تاریخ یا تفسیر میں کسی روایت کا آجانا، اس کا بھی ثبوت نہیں ہے کہ وہ خود اُن کے نزدیک ثابت ہے۔ چہ جائیکہ فی نفسہ اس کے ثبوت کی دلیل ہو۔

بعض روایتیں باوجود غلط ہونے کے کسی خاص وجہ سے عوام میں اس قدر مشہور ہو جاتی ہیں کہ مورخ انہیں غلط سمجھتے ہوئے بھی ان کا تذکرہ مورخانہ حیثیت کا ضروری تقاضہ سمجھتا ہے۔ مثال کے طور پر کلکتہ کے بلیک ہول کا قصہ انگریزوں کا گھڑا ہوا افسانہ ہے۔ بکثرت ہندوستانی مورخین نے اس کی تکذیب کی ہے لیکن باوجود اس کے عام طور پر تاریخ ہند کی کتابوں میں اس کا تذکرہ ضرور کیا جاتا ہے۔ بعض مورخین تذکرہ کے ساتھ اس کی تردید بھی کر دیتے ہیں۔ بعض اس کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور اس جھوٹے قصے کو بغیر نقد و تبصرہ بیان کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اسے غلط سمجھتے ہیں۔

اسی طرح تاریخ اسلام کے بہت سے مؤلفین سے مخالفین صحابہ و بنو امیہ و معاندین بنو عباس کی وضع کی ہوئی بہت سی غلط روایتوں کو اپنی کتابوں میں صرف اس لئے جگہ دے دی کہ محض ان کی شہرت ان کی مورخانہ حیثیت سے ان کے تذکرہ کا تقاضا کر رہی تھی۔ وہ جانتے تھے۔ کہ روایتیں بالکل موضوع اور جعلی اور غلط ہیں، لیکن ان کے تذکرہ سے کتاب کا خالی ہونا اپنی مورخانہ تنگ دستی کے مرادف سمجھ کر انہوں نے بادل ناخواستہ انہیں جزو کتاب بنایا۔ بعض کی غلطی تو انہوں نے واضح کر دی۔ مگر بعض کے متعلق اپنے زمانہ کے حالات اور علمی معیار کے اعتبار سے یہ رائے قائم کی کہ ان کے موضوع اور کذب و دروغ ہونے کی شہرت بھی علمی دنیا میں ان کی شہرت کے متوازی چلی آرہی ہے۔ اس لئے تردید کی حاجت نہیں ہے۔ عام طور پر اہل علم ان کی غلطی سے واقف ہیں۔

یہ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ اس کی نظر مستقبل میں بہت دُور تک نہیں جا سکتی۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ایک زمانہ میں انقلاب آجائے گا اور ایک دن انہیں روایتوں کی بنیاد پر بنو امیہ اور بنو عباس ہی نہیں، صحابہ کرام پر طعن و طنز کی بوچھاڑ اُن لوگوں کی طرف سے ہوگی جو اہلسنت والجماعۃ ہونے کے مدعی ہوں گے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ان غلط روایات کی

(ورق الٹئے)

شہرت، ان کی اصلیت یا کسی درجہ میں ان کی صداقت و صحت کی دلیل نہیں ہے۔ شہرت کا راز صرف یہ ہے کہ مخالفین نے اپنے ناپاک مقاصد کے پیش نظر عوام الناس میں انہیں شہرت دینے کی مخصوص طور پر کوشش کی۔ جیسے بلیک ہول یا انارکلی کے جھوٹے قصے جس قدر مشہور ہیں اسی قدر صداقت و صحت سے دور ہیں۔

مودودی صاحب نے بڑے طمطراق سے تحریر فرمایا ہے کہ بعض مورخین اسلام مثلاً ابن کثیر وغیرہ جن راویوں کو خود کاذب اور وضاع کہتے ہیں۔ اپنی کتاب میں بلا تکلف ان کی روایتیں نقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ بات اس کی دلیل ہے کہ وہ ان روائتوں کو صحیح سمجھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ مودودی صاحب کے فہم کی غلطی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ان مؤلفین نے جن راویوں کو بالکل مجروح قرار دیا ہے اُن کی روایتیں وہ صرف اس لئے نقل کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے عقائد و افکار کو سامنے لایا جائے۔ اور یہ بتایا جائے کہ اس [illegible] راوے کیا کیا افترا پردازیاں کی ہیں تاکہ مسلمان اہل علم ان کے کید و فریب سے آگاہ ہو جائیں۔ رہا ان روائتوں کی صحت و غلطی یا قبول و عدم قبول کا مسئلہ، تو وہ حضرات شاید اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دنیا میں ایسے اشخاص بھی پیدا ہونگے جو ان روائتوں کو مؤلف کی روایات قرار دیں گے۔ جن کے راویوں کو مؤلف خود مجروح قرار دے چکے ہیں۔ پڑھنے والوں کی فہم سلیم پر اعتماد کر کے انہوں نے ان میں سے بہت سی روائتوں پر تنقید نہیں کی اور یہ سمجھے کہ راویوں پر ہماری جرح معلوم ہونے کے بعد ان کی روائتوں کو کوئی شخص بھی باور نہ کرے گا۔ اس لئے ان پر نقد کی احتیاج نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے ان کے اس حسن ظن کا بے محل ثابت کر دیا اور ان کی طرف وہ بات منسوب کی جو شاید اُن کے حاشیہ خیال میں بھی نہ آئی ہوگی۔

ان اسباب پر اس واقعہ کا بھی اضافہ کیجئے کہ بعض مصنفین نے روایات و احادیث کا ذخیرہ اسی غرض سے جمع کیا کہ ان کی تہذیب و تنقید کر کے اپنی کتاب مرتب کریں گے۔ جس میں صرف وہ روایتیں مذکور ہوں گی جو نقد کی کسوٹی پر پوری اتریں گی۔ باقی ٹکسال باہر قرار دیدی جائیں گی۔ لیکن حالات نے مساعدت اور عمر نے وفا نہ کی۔ رطب و یابس اور کھرے کھوٹے کا یہ مجموعہ بدستور چھوڑ کر وہ رخصت ہو گئے اور زمانہ نے نادانی اور لاعلمی سے یہ پورا مجموعہ ان کے قلم سے وابستہ کر دیا۔

بطور مثال علامہ جلال الدین سیوطیؒ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جن میں ان کے اسی طرز عمل کی وجہ سے بعض حضرات نے حاطب اللیل کا خطاب دے دیا ہے۔ حالانکہ وہ بیچارے اس الزام سے بری ہیں۔ اور اصل واقعہ وہ ہے جو میں نے ذکر کیا ہے۔ اہل علم کو معلوم ہے کہ امام بخاریؒ نے متعدد بار صحیح بخاری کی تہذیب و تدوین کی ہے۔ جب ان کی کتاب نے کتب حدیث میں وہ اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا ہے جو کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکا۔

یہ مختلف اسباب ہیں جن کی وجہ سے تاریخ اسلام میں وہ روایتیں داخل ہو گئیں جو دشمنان اسلام نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور صحابہ کرام کو بدنام کرنے کے لئے وضع کی تھیں۔ سب اسباب کا یکجا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ان مکذوبات و موضوعات کو ان میں سے کسی کتاب میں داخل کرنے میں ایک سبب کو دخل ہے تو دوسری کتاب میں ان کا اجماع کسی دوسرے سبب کا رہین منت ہے۔ کسی جگہ آپ متعدد اسباب کو مجتمع بھی پائیں گے۔

یہ بات کہ ان جھوٹی روائتوں اور کذاب راویوں کی زہریلی غلط بیانیوں کو جزو کتاب بنانے میں کہاں کہاں اور کس سبب کو دخل ہے۔ اس کتاب کے عمیق مطالعہ مؤلف کے حالات اور اس دور کے علمی ماحول کے سمجھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اتنی تفصیل کی نہ یہاں گنجائش نہ ضرورت۔

جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ اُس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ حضرات ابن الاثیر، ابن کثیر، ابن حجر و امثالہم رحمہم اللہ کے بلند مرتبہ کا اعتراف کرنے کے باوجود اُن کی بیان کردہ روایات کو خواہ وہ تاریخی ہوں یا حدیث کے ذیل میں آتی ہوں آنکھیں بند کر کے نہیں تسلیم کیا جا سکتا۔ انہیں بغیر جانچ اور تنقید کے قبول کر لینا، کسی صاحب علم کے لئے یہ عقلاً صحیح ہے نہ شرعاً۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ نقل روایت میں ان حضرات سے غلطی اور بے احتیاطی ہوئی ہے، اور بکثرت ہوئی ہے ہم نے اس غلطی کے جو اسباب ذکر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے اعتذار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر بالفرض ان کی کسی تحریر سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس قسم کی غلطی انہوں نے دیدہ و دانستہ کی ہے اور مندرجہ بالا توجیہات میں سے کوئی توجیہہ وہاں کام نہ دیتی ہو تو بھی اُن کے بیان اور اُن کی نقل کے پابند نہ ہوں گے بلکہ کھلم کھلا ان کی غلطی کا بطلان کریں گے۔ کوئی عقلی یا شرعی دلیل ہمیں ان کی نقل پر اس قدر اعتماد کے لئے مجبور نہیں کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں مودودی صاحب نے بعض ایسی باتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں جو علمی استدلال کے بجائے خطابت کے ذیل میں آتی ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"محدثین نے روایات کی جانچ پڑتال کے یہ طریقے دراصل احکامی احادیث کے لئے اختیار کئے ہیں۔ کیونکہ ان پر حلال و حرام فرض و واجب اور مکروہ و مستحب جیسے اہم شرعی امور کا فیصلہ ہوتا ہے اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ دین میں کیا چیز سنت ہے اور کیا چیز سنت نہیں ہے۔ یہ شرائط اگر تاریخی واقعات کے بارے میں لگائی جائیں تو اسلامی تاریخ کے ادوار یا بعد کا تو سوال ہی کیا ہے۔ قرن اولیٰ کی تاریخ کا بھی کم از کم ۹/۱۰ حصہ غیر مفید قرار پا جائے گا۔ اور مخالفین انہیں شرائط کو سامنے رکھ کر ان تمام کارناموں کو ساقط الاعتبار قرار دے دیں گے۔ جن پر ہم فخر کرتے ہیں کیونکہ اصول حدیث اور اسماء الرجال کی تنقید کے معیار پر ان کا بیشتر حصہ پورا نہیں اترتا۔ حد یہ ہے کہ سیرت پاک بھی مکمل طور پر اس شرط کے ساتھ مرتب نہیں کی جا سکتی کہ ہر روایت ثقات سے ثقات نے متصل سند کے ساتھ بیان کی ہو۔"

(صفحہ ۳۱۷ تا ۴۱۸)

اس بیان میں پہلی غلطی تو وہی ہے۔ جس کی نشان دہی ہم پہلے کر چکے ہیں۔ یعنی یہ محض غلط فہمی ہے کہ روایات کو پرکھنے کے اصول محض حدیث تک محدود ہیں۔ دوسری شدید غلطی یہ ہے کہ احکام کے تصور کو عملی احکام تک محدود کر دیا گیا ہے۔ گویا جن روایات کا تعلق بیع و شراک، طہارت و نجاست کے ساتھ ہے، انہیں تو جانچنا پرکھنا لازم لیکن جن روایات کا اثر عقائد پر پڑتا ہے انہیں آنکھیں بند کر کے قبول کر لینا چاہیئے۔ ان کے لئے نہ اصول ہیں نہ قاعدے۔

غسل و وضو کا مسئلہ تو ابو حنیفہ و شافعی کے ایسے فقہاء اور بخاری و مسلم جیسے محدثین کی روایت بھی بغیر نقد و نظر کے تسلیم نہ کی جائے۔ اگر صحابہ کرام کی بے توقیری کے بارے میں طبری اور واقدی کے ایسے کذب نوازوں کی لغو و لاطائل ذخیرۂ روایات کو بھی سر آنکھوں پر رکھا جائے۔ حالانکہ صحابۂ کرام سے حسن ظن نہیں حسن عقیدت اہلسنت والجماعت کا شعار، اُن کا امتیازی نشان اور شرعاً واجب ہے اور اُن سے سوء ظن حرام۔ اس وجوب و حرمت سے تعلق رکھنے والی روائتوں کو اصول حدیث کے معیار پر کیوں نہ جانچا جائے۔ جبکہ عقیدہ کی اہمیت اسلام میں عمل سے بدرجہا زائد ہے۔

مودودی صاحب کا یہ دعویٰ کہ اصول حدیث کی روشنی میں نقد و نظر سے قرن اولیٰ کی تاریخ کا کم از کم ۹/۱۰ حصہ غیر معتبر قرار پائے گا۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ مضحکہ خیز اور حیرت انگیز بھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصل دور صحابہ سے ان کی واقفیت بہت محدود اور سطحی ہے۔ اگر انہوں نے سیرۃ النبی مصنفہ علامہ شبلی مرحوم ہی کا مطالعہ کیا ہوتا، تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ دور نبوی کی تاریخ طبری و ابن اسحاق پر موقوف نہیں ہے علامہ موصوف نے اس قسم کے سب مؤلفین اور ان کی کتابوں کو غیر معتبر قرار دیا ہے۔ اور اپنی کتاب کا سرچشمہ صرف قرآن مجید و احادیث معتبرہ کو بنایا ہے۔

پھر تاریخ کی ان کتابوں میں بھی جن کا حوالہ بار بار مودودی صاحب نے دیا ہے۔ قابل اعتماد تاریخی روایات کا اتنا ذخیرہ موجود ہے۔ جو صرف قرن اولیٰ نہیں بلکہ قرن مابعد کی تاریخ کو روشن کرنے کے لئے بھی بالکل کافی ہے۔ کذابوں اور مفتریوں کی اگلی ہوئی غلاظت کے جو ڈھیر ان کتابوں میں جمع ہو گئے ہیں، اور جن کے تعفن سے مودودی صاحب نے اپنی فتنہ انگیز اور گمراہ کن کتاب کے اوراق بسائے ہیں۔ (باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی)

مفتی محمد یوسف صاحب (مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور) کی ایک کتاب "مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ" حصہ اول حال ہی میں شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے مودودی صاحب کی تائید میں "عصمت انبیاء" وغیرہ مسائل پر تفصیلی بحث کی ہے اور عموماً بندہ کی ایک کتاب "مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر" کی عبارات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور خصوصاً شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ نے اپنی تالیف لطیف "مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت" میں مودودی صاحب کی تفہیمات کی ایک عبارت کو جو عصمت انبیاء کے منافی قرار دیا ہے اس پر بھی جواباً قلم اٹھایا ہے۔ چونکہ مفتی صاحب موصوف نے اپنی تصنیف مذکور میں ناظم الحروف سے جواب کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اور ویسے بھی زیر بحث اہم مسائل کا جواب دینا ضروری ہے جو کتابی شکل میں انشاء اللہ مفصل شائع کیا جائے گا۔ لیکن مفتی صاحب کی کتاب کو چونکہ مودودی جماعت زیادہ اہمیت دے رہی ہے اور ان مسائل کی حقیقت سے ناواقف لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں اس لئے ضروری سمجھا کہ فی الحال ترجمان اسلام کے ذریعہ مفتی محمد یوسف صاحب کی کتاب پر مختصر تبصرہ شائع کر دیا جائے، جس سے طالبان حق مسلمانوں پر واضح ہو جائے کہ مفتی صاحب کی یہ کوشش مودودیت کے لئے کوہ کندن وکاہ برآوردن سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

تفہیمات کی عبارت

مودودی صاحب کی جس عبارت کو شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے عصمت انبیاء کے خلاف قرار دیا ہے وہ یہ ہے:۔ لیکن ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ ورنہ اگر اللہ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لئے بھی ان سے منفک ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں"۔ (تفہیمات جلد ثانی ص۳۴۳ طبع دوم)

اس عبارت پر حضرت مدنی کے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ مودودی صاحب نے یہاں صراحتاً مان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر اپنے ارادہ کے تحت ان سے ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔ اس لئے تمام انبیاء اپنے زمانہ نبوت میں ہر وقت اور ہر حال میں معصوم نہ رہے اور چونکہ انبیاء کرام کی عصمت ان کی نبوت کے ساتھ ہر وقت لازم ہے، اور یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اس لئے مودودی صاحب کا یہ عقیدہ جو ان کی اس عبارت سے ظاہر ہے، عصمت انبیاء کے اصولی عقیدہ کے بالکل خلاف ہے

مفتی محمد یوسف کا جواب

مفتی محمد یوسف صاحب موصوف اپنی کتاب میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عصمت انبیاء کا عقیدہ اصولی ہے اور انہوں نے اس مسئلہ کی تفصیلات میں اہلسنت کا اختلاف بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں تسلیم کرتے کہ مودودی صاحب کی مذکورہ زیر بحث عبارت عصمت انبیاء کے خلاف ہے بلکہ اس بات پر وہ مصر ہیں کہ مودودی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ مذہب اہلسنت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اہلسنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیائے کرام سے لغزشوں کا صدور ہوا ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ ہمارے نزدیک تفہیمات کی عبارت سے جو کچھ مفہوم اور معنی ذہن میں آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ مولانا یہ فرما رہے ہیں کہ:۔ "گناہوں سے تو انبیاء معصوم ہیں ہی۔ رہی لغزشیں تو ان سے بھی وہ عام طور پر معصوم اور محفوظ ہیں اور جو کچھ بہ تقاضائے بشریت لغزشیں ان سے سرزد ہوئی ہیں وہ ایک دو سے زائد نہیں"۔ یہی وجہ ہے کہ عصمت وحفاظت اٹھانے کا نتیجہ مولانا مودودی نے گناہوں کے بجائے لغزشوں کا سرزد ہونا ہی تسلیم فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک یا دو لغزشیں سرزد ہونے دی ہیں"۔ (علمی جائزہ ص۹۵)

الجواب:۔

(۱) (ا) مفتی محمد یوسف صاحب کے مفصل جوابات کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مفتی صاحب نے نہ مودودی صاحب کی مذکورہ عبارت کا مطلب سمجھا ہے اور نہ ہی وہ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ کے اعتراض کو سمجھ سکے ہیں اور اگر انہوں نے ان عبارات کا مطلب سمجھ لیا ہے تو پھر وہ ناجائز عصبیت میں مبتلا ہو کر دوسرا کارڈ دیوبند کے

تدبیہ مودودی صاحب کے باطل عقیدہ پر ہے وہ اوپر بتا چکے ہیں۔

ان کنت تدری فتلک مصیبۃ
وان کنت لا تدری فالمصیبۃ اعظم

(ب) یہ تو مفتی صاحب بھی سمجھتے ہوں گے کہ اس عبارت میں لفظ عصمت سے مودودی صاحب کی مراد اصطلاحی عصمت ہے نہ کہ لغوی۔ لہٰذا مودودی صاحب کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام میں انبیائے کرام کی عصمت جو بنیادی عقیدہ کی حیثیت رکھتی ہے وہ کبھی کبھی انبیاء سے اللہ تعالیٰ خود ہی اٹھا لیا کرتا ہے۔ خواہ ایک دو بار ہی ہو۔ اس بنا پر مفتی محمد یوسف صاحب سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ کیا آپ مذہب اہلسنت کی یہ تصریح دکھا سکتے ہیں کہ جو عصمت اسلام کے اصولی عقائد میں تسلیم شدہ ہے وہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ نے خود ہی اٹھا لی ہے انشاء اللہ آپ کبھی بھی ایسا ثابت نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا آپ کا یہ لکھنا بالکل خلاف حقیقت ہے اور التباس الحق بالباطل کی مثال ہے کہ:۔ ہمارے نزدیک تفہیمات کی عبارات میں عصمت انبیاء کے بارے میں مولانا مودودی کا پیش کردہ عقیدہ بعینہٖ وہ عقیدہ ہے جو تمام اہل السنت والجماعت کا عقیدہ رہا ہے۔ اور دونوں کے مابین سرمو فرق نہیں" (علمی جائزہ صفحہ ۹۱)

(ج) مودودی صاحب کی یہی زیر بحث عبارت آپ کی تاویل کی بھی تردید کر رہی ہے اور مودودی صاحب کے نظریہ کی بھی۔ کیونکہ مودودی صاحب نے اس میں تصریح کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ حفاظت وعصمت انبیاء کی ساری زندگی میں ہر آن اور ہر حال میں رہے تاکہ وہ منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر استعمال کر سکیں۔ کیونکہ بعد اعطاء نبوت کوئی وقت ایسا نہیں ہے جس میں انبیائے کرام علیہم السلام منصب نبوت پر فائز نہ ہوں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مودودی صاحب کی یہ عبارت خود مفتی محمد یوسف صاحب نے بھی درج کی ہے کہ:۔ "رسول جس وقت منصب رسالت پر سرفراز ہوتا ہے۔ اس وقت سے مرتے دم تک وہ ہر وقت اور ہر آن میں رسول ہوتا ہے اور مامور من اللہ ..... اس کی زندگی کے معاملات ..... سب پر اس کی حیثیت رسالت طرح حاوی ہوتی ہے کہ کسی حال میں ایک لمحہ کے لئے بھی منفک نہیں ہوتی (علمی جائزہ ص۹۸) فرمائیے جب رسول سے حیثیت رسالت کسی حال میں ایک لمحہ کے لئے بھی منفک نہیں ہوتی، اور اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کی ... ذمہ داریاں صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے ہی خطاؤں اور لغزشوں سے ان کو محفوظ فرمایا ہے۔ تو پھر یہ بات کس طرح صحیح ہو سکتی ہے کہ حق تعالیٰ کی اس مصلحت کے خلاف انبیاء سے لغزشیں اور خطائیں سرزد ہو جائیں اور ان کی عصمت ان سے کسی وقت منفک بھی ہو جائے۔ کیا اس صورت میں ان کی حیثیت رسالت ختم ہو جائے گی؟

(د) (ا) اگر مفتی صاحب جواب میں یہ تاویل کریں کہ جب اہلسنت والجماعت بالاتفاق انبیاء سے لغزشوں کا

Scanned with CamScanner

سرزد ہونا تسلیم کرتے ہیں اور مودودی صاحب نے بھی صرف لغزشوں کا سرزد ہونا لکھا ہے نہ کہ گناہوں کا۔ اس لئے مودودی صاحب کی یہ عبارت عصمت انبیاء کے خلاف نہیں ہوگی، تو اس کے جواب میں ہم عرض کرینگے کہ اہل السنت والجماعت انبیائے کرام سے جس لغزش کا صدور (سرزد ہونا) تسلیم کرتے ہیں۔ وہ لغزش عصمت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ یعنی ایسی لغزش کے وقت بھی ان پر اللہ تعالیٰ کی عصمت وحفاظت کا سایہ ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت ان سے اٹھالی جاتی ہے۔ اگر مودودی صاحب کی مراد لغزش سے وہی تھی جو اہلسنت مراد لیتے ہیں، تو پھر یہ لکھنا ان کا بالکل لغو اور جاہلانہ بات ہے کہ اس لغزش کے وقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھالی جاتی ہے۔ یا تو مفتی صاحب موصوف یہ تسلیم کرلیں کہ ان کے ممدوح مودودی صاحب کا مبلغ علم یہ ہے کہ وہ عصمت کے قائم رہنے اور اٹھائے جانے میں فرق ہی نہیں سمجھ سکتے اور یا یہ مان لیں کہ مودودی صاحب کی مراد اس جگہ وہ لغزش ہے جو عصمت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی، اور وہ لغزش اور خطا ایسے گناہ کی ہی ہوسکتی ہے۔ جو عصمت انبیاء کے منافی ہے۔ اور اس کا قرینہ خود مودودی صاحب کی اسی عبارت میں یہ الفاظ ہیں کہ "جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے بھی ہوسکتی ہے"۔ ظاہر ہے کہ عام انسانوں سے تو کبیرہ گناہ بلکہ کفر تک بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں تو کیا حفاظت اٹھائے جانے کے وقت نعوذ باللہ انبیاء سے بھی ایسی غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ اور اگر مفتی صاحب یہ جواب دیں کہ یہاں غلطی سے مراد مودودی صاحب کے نزدیک صرف لغزش ہے نہ کہ گناہ وغیرہ تو ہم کہتے ہیں کہ کیا انبیاء اور عام انسانوں سے لغزشوں کے صدور کی نوعیت ایک جیسی ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

معنیٔ زلّت

لفظ زلت بمعنی لغزش مستعمل ہوتا ہے اور لغزش کا مصدر لغزیدن ہے، جس کا معنی ہے پھسل جانا۔ اس میں قصد وارادہ کا دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے زلت اور لغزش کا لفظ بولا جاتا ہے۔ کیونکہ ان سے قصد وارادہ کے تحت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں ہوتی۔ چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم فرماتے ہیں:۔ "کبھی بھولے چوکے یا بتقاضائے محبت بھی انبیاء سے مخالفت ہوجاتی ہے البتہ عمداً نہیں ہوتی .... اگر بوجہ نسیان یا بوجہ تقاضائے محبت وعظمت مخالفت سرزد ہوجائے تو پھر اس کو گناہ نہیں کہتے بلکہ زلت کہتے ہیں جس کا ترجمہ لغزش ہے"۔

حاشیہ میں لکھتے ہیں:۔ ظاہر ہے کہ لغزش اس حرکت کو کہتے ہیں جو بے اختیارانہ صادر ہو۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ (مباحثہ شاہجہانپور ص۳۶) تحت فرماتے ہیں:۔ اور اگر احیاناً کوئی خطا سرزد ہوجائے جو کمالِ دین میں مخل ہے۔ سو گو وہ آپ سے سرزد ہونے کے وقت میں بوجہ آپ کے معصوم ہونے کے واقع میں خطا نہ ہوگی بلکہ مباح ہوگی۔ بلکہ بعض اوقات من وجہ عبادت ہوگی اور نیز بوجہ اس کے کہ اجتہاد سے اس کا صدور ہوا ہے۔ وہ عبادت اور موجب اجر ہے۔ لیکن چونکہ اس اعتبار سے کہ اس فعل کا اشتغال مخل ہوگیا اس سے افضل عمل میں، اور عمل افضل کا ترک آپ کی شانِ ارفع کے اعتبار سے صورتاً خطا ہے اس لئے آپ اس خطائے (صوری) کی معافی مانگتے رہیے۔ (بیان القرآن سورۂ محمدؐ)

اب مفتی محمد یوسف صاحب ہی فرمائیں کہ عام انسانوں کی غلطی اور خطا اسی طرح کی ہوتی ہے۔ جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ لہٰذا عام انسانوں کی طرح انبیائے کرام کی لغزش اور غلطی کو تسلیم کرنے کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ ان سے نعوذ باللہ کبھی کبھی گناہ سرزد ہوں۔ اور اسی صورت میں ہی عصمت کا اٹھایا جانا متصور ہوسکتا ہے۔ ورنہ زلت، خطا صوری اور لغزش میں تو عصمت بحالہ قائم رہتی ہے۔

(ب) لغزش سے مراد مودودی صاحب کی عبارت میں گناہ ہونے کا قرینہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق دوسری جگہ لکھ دیا ہے کہ:۔ یا داؤد انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع الهوىٰ فيضلك عن سبيل الله ..... یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہوجاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔ اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا۔ اور وہ کوئی ایسا فعل تھا۔ جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا"۔ (تفہیم القرآن جلد ۳ سورہ ص ص۳۲۷)

قارئین کرام کی سہولت کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ تفہیمات جلد ثانی کی مذکورہ زیر بحث عبارت بھی مودودی صاحب نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ہی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھی ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے وہ لکھ چکے ہیں کہ:۔ یعنی یہ کہ معاملہ اوریاہ کی بیوی ہی کا تھا۔ مگر اس کی اصلیت صرف اس قدر کی تھی کہ حضرت داؤد نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہوکر اوریاہ سے طلاق کی درخواست کی تھی ..... اس تاویل کو قبول کرنے میں لوگوں نے صرف اس بنا پر تامل کیا ہے کہ انبیاء کی طرف اس قسم کی لغزشوں کا انتساب عصمت انبیاء کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے الخ۔ اب تفہیمات اور تفسیر تفہیم القرآن کی ان دونوں عبارتوں کے پیش نظر یہ نتیجہ نکالنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام سے اوریاہ کی بیوی کے معاملہ میں جو لغزش ہوئی تھی وہ کوئی ادنیٰ لغزش نہیں تھی۔ جس کو علمائے اہلسنت ترکِ اولیٰ اور زلت سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ انبیائے کرام سے جو لغزش ہوتی ہے اس میں ان کی نفسانی خواہش کا دخل نہیں ہوتا بلکہ منشاء اور مقصد ان کا رضائے الٰہی کا حصول ہی ہوتا ہے لیکن مودودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش کے متعلق صاف لکھ رہے ہیں کہ:۔

"جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا"۔ العیاذ باللہ

اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فعل یہودی سوسائٹی سے متاثر ہوکر کیا تھا۔ اب مفتی محمد یوسف صاحب ہی بتلائیں کہ معاملہ بھی ایک منکوحہ عورت کا ہو (جس کا خاوند زندہ ہے) اور وہ یہودی سوسائٹی کے اثر کا بھی نتیجہ ہو اور پھر اس میں ان کی نفسانی خواہش کا بھی دخل ہو تو کیا ایسا فعل ترکِ اولیٰ یا عام لغزش میں شمار ہوگا یا گناہ اور معصیت اور عصمت انبیاء کے خلاف ۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ محققین نے اوریاہ کے واقعہ کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے اور بعض مفسرین نے جو اس کا کچھ حصہ تسلیم کیا ہے اس میں بھی انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ اس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نفسانی خواہش کا دخل تھا یا آپ نے یہ فعل یہودی سوسائٹی سے متاثر ہوکر کیا تھا اور مودودی صاحب کے لئے کسی مفسر کا قول حجت بھی نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے جن باتوں کو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا ثبوت کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دینا چاہیئے کیا ہم مفتی صاحب سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ مودودی صاحب کے اوہام کو کتاب وسنت سے ثابت کرسکینگے؟

خواہش نفس کا دخل

محققین اہلسنت کے نزدیک انبیائے کرام کے افعال نفسانی خواہشات سے پاک ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ آیت وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے تحت لکھتے ہیں کہ:۔ (باقی آئندہ)

ضرورت ہے

ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور کوالیفائڈ کمپاؤنڈر برائے ملازمت اپنے شرائط لکھ کر ممنون فرمائیں۔ مسلک اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے کی ہم ضرورت ہے۔ کوئی مودودی، پرویزی، قادیانی وغیرہم سے خط وکتابت نہ کریں۔ جمعیۃ علماء اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔

بمعرفت ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کے بیان پر

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب ذام مجدھم کا تبصرہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء ہم ڈاکٹر اللہ بخش صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کا وہ بیان پڑھ کر متعجب ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ جس میں جناب موصوف نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے مشرقی پاکستان میں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے پر اظہار خیال فرمایا ہے اور نیز یہ بھی فرمایا کہ لاہوری اور قادیانی پارٹی کے درمیان ختم نبوت کے مسئلہ پر بنیادی اختلافات ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے بیان کی دونوں شقوں پر اظہار خیال ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ عوام الناس کے دلوں سے ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ جو ڈاکٹر صاحب کے بیان سے پیدا ہو گئی ہیں۔

اولاً ہم ڈاکٹر صاحب موصوف سے یہ دریافت کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ محترما! انجمن احمدیہ لاہور مشرقی پاکستان میں کیا کام سرانجام دیگی۔ اگر اس کام سے مراد محض مرزائیت کو فروغ دینا ہے تو واضح طور پر اس کا اعلان کر دیا جاتا کہ اسلام کی تبلیغ سے ہماری مراد تبلیغ مرزائیت ہے۔ جیسا کہ تبلیغ اسلام کے نام پر آپ پہلے بھی بیرونی ممالک میں لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کا ڈھونگ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ لہٰذا ہم انجمن احمدیہ لاہور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ درج ذیل واقعہ مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء کی روشنی میں اپنے عزائم کی وضاحت کریں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب (امیر لاہوری جماعت) اور خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز پر ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے (رسالہ) ریویو آف ریلیجنز (قادیان) کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں۔ بشرطیکہ (اس میں حضرت مسیح موعود کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا وہ اسلام پیش کرو گے؟ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن نے اس چندہ کے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔"

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لئے بغیر جس اسلام کی تبلیغ کی جائے وہ مُردہ اسلام ہے اور زندہ اسلام صرف مرزائیت کا نام ہے۔ بنا بریں ہم یہ کہنے میں کوئی باک نہیں رکھتے کہ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کا یہ بیان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں مرزائیت کی تبلیغ کے لئے اپنے مذموم عزائم بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنی گورنمنٹ سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کر کے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دے۔ اور عامۃ المسلمین کو اس فتنہ ضالہ سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ نیز بیرونی ممالک میں اسلام کے نام پر گمراہی پھیلانے کے لئے جو زرمبادلہ دیتی ہے اسے فوراً بند کر کے مسلمانانِ پاکستان کے اضطراب کو دور کرے۔

ثانیاً ہم ڈاکٹر صاحب موصوف سے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ نے لاہوری اور قادیانی پارٹی کے درمیان مسئلہ ختم نبوت کو ہی بنیادی اختلافات کا سبب ظاہر کر کے انتہائی غلط بیانی سے کام لیا ہے اور ایک بہت بڑی حقیقت سے انحراف کی ناکام کوشش کی ہے۔

یہ کون نہیں جانتا کہ مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی کی موت تک لاہوری اور قادیانی سب کے سب ایک ہی جماعت تھے اور یہ کسے نہیں معلوم کہ دونوں پارٹیوں کے درمیان اختلافات کا سبب ختم نبوت کا مسئلہ نہیں بلکہ خلافتِ مرزا غلام احمد آنجہانی ہے۔ جس کا پس منظر یہ ہے کہ مولوی نورالدین کی موت کے بعد مولوی محمد علی صاحب (امیر لاہوری جماعت) اپنے تئیں مرزا بشیرالدین محمود سے علم و فضل میں افضل اور مستحق خلافت سمجھتے تھے اس کے برعکس مرزا بشیرالدین محمود خاندانی قرابت کی بنا پر بزعم خویش احق بالخلافت تھے اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کرتے تھے۔ اس اختلاف نے طول پکڑا تو مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۱۴ء میں لاہوری پارٹی کی بنیاد رکھی۔ حالانکہ وہ اس وقت بھی مرزا غلام احمد کو اس کے جملہ دعاوی میں سچا مانتے تھے اور بعد میں بھی قادیانیوں کی طرح سچا جانتے رہے اگر بقول ڈاکٹر اللہ بخش صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہوری جماعت سرکار دو عالم تاجدار مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتی ہے اور عقیدہ رکھتی ہے کہ تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی کسی بھی قسم کا مدعی دائرہ اسلام سے خارج ہے تو موجودہ قادیانی جماعت کے بارے میں اپنے فیصلہ کا برملا اعلان کرے اور مرزا غلام احمد کی درج ذیل چند عبارات کی روشنی میں مرزا صاحب کے بارے میں بھی وضاحت فرمائے۔

(۱) سچا خدا وہی ہے جس سے قادیان میں اپنا رسول بھیجا
(دافع البلاء ص۱۱)

(۲) خدا نے چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے
(دافع البلاء ص۱۰)

(۳) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی اللہ رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

(۴) میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ (نزول المسیح ص۳ حاشیہ)

(۵) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے، جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔
(اخبار بدر ۵ جلد ۵ ۱۹۰۶ء)

(۶) میں کوئی نیا نبی نہیں، مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آ چکے ہیں۔ (اخبار الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۷) میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے میں اس سے کیونکر انکار کروں میں اس پر قائم ہوں۔ (بحوالہ آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

مذکورہ عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی زندگی کے آخری ایام بلکہ آخری سانس تک اپنے دعوائے نبوت پر مصر رہے ہیں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دیگر رفقاء کو مرزا صاحب کے اس دعویٰ سے اختلاف تھا تو انہوں نے مرزا صاحب آنجہانی سے اس کا اظہار کیوں نہ فرمایا۔ ان لوگوں کا یہ سکوت اور ۱۹۱۴ء تک خاموشی اس پر قطعی ثبوت ہے کہ لاہوری بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے تمام دعاوی میں سچا مانتے تھے اور دونوں پارٹیوں کے درمیان اختلافات کا سبب مسئلہ ختم نبوت رسول ہاشمی فداہ ابی و امی نہیں بلکہ مرزا صاحب کی خلافت کا مسئلہ تھا بنا بریں ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کا بیان ایسا سفید جھوٹ ہے جس کی مثال پیش کرنے سے عصر حاضر قاصر ہے (محمد عبداللہ لدھیانوی)

اعلان

قارئین ترجمان کو بخوبی علم ہے کہ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جولائی ۱۹۶۷ء سے انگلستان میں مرزائیت کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ بحمداللہ تعالیٰ مناظر اسلام کو عظیم الشان کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور ووکنگ مسجد (جو مرزائیوں کا سب سے بڑا تبلیغی اڈہ تھی) میں حضرت مدظلہ کی کئی تقاریر ہو چکی ہیں۔ اور وہاں کے امام حافظ بشیر احمد صاحب مصری نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ میں مرزا غلام احمد کو اس کے تمام دعاوی میں کذاب سمجھتا ہوں۔ دفتر مرکزیہ ملتان میں ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ۳۲۰ اپر چارنج سٹریٹ ہڈرسفیلڈ کی طرف سے ان جملہ کامیابیوں کی مکمل روئیداد پہنچ چکی ہے۔ جسے ہم انشاء اللہ ترجمان اسلام کی آئندہ اشاعت میں آپ حضرات کی خدمت میں من و عن پیش کریں گے۔ (محمد عبداللہ لدھیانوی)

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے فیصلے

منظر عام پر لائیے

فخر سرحد قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی

عید الاضحیٰ کے روز کلاچی کی بڑی عیدگاہ میں فخر سرحد قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ ڈیرہ ڈویژن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن تاریخ کا اہم ورق ہے اور اس کا مطالبہ ہے کہ آپ دنیا کے تمام رشتوں کو نہر بار کہہ کر اسلام کی ہر پکار کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔ صرف گائے بکری کی گردن پر چھری رکھ کر اسلام کے تقاضے پورے نہیں ہو جاتے۔ آئے دن اسلام کے ہر اصول کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ دولت و عقل کے پجاری اسلام کی ہر بنیاد کو مسمار کرنے کے درپے ہیں۔ پاکستان کے اسلامی بجٹ سے قائم شدہ ادارہ کی گہر باری ہے، کہ اسلام کے احکامات ابدی نہیں علل ابدی ہیں۔ یعنی قربانی کا مقصد غربا کی امداد ہے۔ اب ایک ہی دن میں لاتعداد گائے بکرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ، غربا میں رقم تقسیم کی جائے۔"

بھلا کون سمجھائے عقل پرستوں کو کہ غربا کی امداد اللہ کریم کے اس حکم کی ایک حکمت ہے۔ عبادات و احکامات الٰہی کی علت اور فلسفہ تعمیل حکم الٰہی ہے۔ آپ نے تقریر کا رخ "بین الاقوامی اسلامی کانفرنس" کی طرف پھیرتے ہوئے ناظم اوقاف مسعود کے ان جملوں پر کڑی نکتہ چینی کی جو کہ اخبارات نے ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھے ہیں کہ ملکیت زمین کے قرآنی حکم پر مسلمانوں نے کسی دور میں بھی عمل نہیں کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد سرمایہ دار طبقہ نے آیات کی تشریح اپنی مرضی کے مطابق کر دی۔

آپ نے خواجہ شہاب الدین کے ہفوات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ایسے وزیروں کی ضرورت نہیں ہم پنڈی کے غیور مسلمانوں کے اس دینی جذبہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس میں انہوں نے دینی حمیت کا ثبوت دیا۔ آپ نے پاکستان کے آزاد پریس کی خاموشی پر اظہار تعجب کیا اور فرمایا کہ کارپردازان کانفرنس سے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ وہ اس کانفرنس کی پوری اور صحیح رپورٹ فوری طور پر منظر عام پر لائیں۔

آپ نے عالم اسلام کی ناگفتہ بہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ کی رفتار کہاں سے کہاں تک جا نکلی ہے۔ حرمین شریفین میں "سارقین نبوت" کی کھلم کھلا چہل پہل کسی دور کے ارباب اقتدار سے نہیں ہو سکی حجاز پاک کے موجودہ حکمرانوں نے یہ خلاف اسلام جرأت کر کے تاریخ کا ایک سیاہ باب رقم کیا ہے۔ گذشتہ سال سر ظفر اللہ اور امسال این اے فاروقی کی قیادت میں مرزائیوں کے حرمین میں داخلہ پر مسلمانان عالم خون کے آنسو بہاتے ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کے امیر کی حیثیت سے فرمایا کہ جس طرح پاکستان کی حدود میں خلاف ورزی کرنے والے کو برداشت نہیں کیا جا سکتا اور اس کے لئے جان و مال کی قربانی پیش کرنا ہر پاکستانی کا اسلامی فریضہ ہے۔ اس سے زیادہ مسلمانان پاکستان کو ان عیار اور چالاک دشمنوں پر کڑی نظر رکھنا چاہیئے جو اسلام کی حدود میں قطع و برید کر رہے ہیں۔

(حافظ عبدالحلیم صدر بزم ادب مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

● سرگودھا ۱۵ مارچ۔ آج نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فلم خانہ خدا کی سینماؤں میں نمائش نہ کی جائے۔ کیونکہ اس فلم سے شعائر اسلام کی توہین ہوتی ہے۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانان سرگودھا کا یہ عظیم الشان اجتماع فلم خانہ خدا کے بنانے اور اس کی نمائش کرنے پر شدید احتجاج کرتا ہے۔ اس فلم کو شعائر اسلام کی توہین سمجھتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فلم کی نمائش تمام پاکستان میں یکسر بند کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کیا جائے (عبدالغفور سرگودھا)

● مورخہ ۱۴ مارچ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولانا غلام اکبر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں بمقام بیٹھک خواجہ محمد زاہد ہوئی۔ جس میں عہدہ دار اور اراکین مجلس شوریٰ کے علاوہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے خاص طور پر شرکت کی (محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

● جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے زیر اہتمام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے امیر مولانا عبدالحق صاحب اور ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی نے تحصیل ٹانک کے اہم مقامات کا دورہ کیا مثلاً گل بازار، ٹانک، توران، گل امام، نندرا، پائی وغیرہ اور تحصیل ڈیرہ عبدالخیل میں مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے عام جلسوں سے خطاب کیا۔ عام حاضری توقع سے بہت زیادہ تھی مقررین نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے علاوہ حالات حاضرہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ غیر معمولی مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی۔ ضروریات زندگی قوت برداشت سے باہر ہے۔ زندگی کی بنیادی ضرورت، خوراک، لباس اور مکان ہے۔ مگر غریب کے لئے تینوں ہی سردردی کا باعث بن رہے ہیں اور حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

لیکن ان سب سے زیادہ ناقابل برداشت کیفیت دینی فتنوں کی ہے۔ عوام و خواص بجا طور پر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ دین کے قطعی احکام میں مداخلت کی جا رہی ہے۔ اور مسلمات دین میں تحریف کا فتنہ کھڑا کیا گیا ہے اور منظم طریق پر اس کی آبیاری ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ موجودہ مشیروں نے حکومت کو اس ڈگر پر چلا کر ملک و ملت کی کوئی خدمت اور خیر خواہی نہیں کی۔

انہوں نے کہا کہ انہی نادان دوستوں نے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں خلاف اسلام تقریریں کر کے بین الاقوامی دنیا میں پاکستان اور موجودہ حکومت کو سخت بدنام کیا جعفر بھٹواری، مسعود صاحب اور خواجہ شہاب الدین کی تقریروں سے غیر ملکی مندوبین یہ تاثر لے کر گئے ہیں۔ کہ پاکستانی حکام اپنی مرضی کا اسلام بنانا چاہتے ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایسے لوگوں کے منہ میں لگام دی جائے اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے لادین افراد کو خارج کر کے ملک کے جید علماء کو اس میں رکھا جائے ہر جلسہ میں خواجہ شہاب الدین کی وزارت سے علیحدگی کا مطالبہ اور مرزائیوں کو حج کی اجازت کی سخت مذمت کی اور احتجاج کیا گیا۔ اور ملک کی ناقابل برداشت مہنگائی پر صدمہ کا اظہار کیا گیا۔ نیز قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔

اس کے بعد ہر مقام پر جمعیۃ کے عہدہ داروں اور اراکین کی خصوصی میٹنگیں ہوئیں۔ رجسٹرات ملاحظہ کئے گئے اور جمعیۃ کی تنظیم کو وسیع اور مضبوط تر بنانے کی تجاویز پر غور اور فیصلے کئے گئے۔ (محمد زاہد نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

● ۷ مارچ کو مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام تخت بھائی علاقہ کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا۔ تمام ارکان نے شرکت کی۔ حکیم مولوی سید صاحب شاہ صاحب۔ مولوی عبدالمتعالی صاحب اور مولوی غلام سرور صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی سید صاحب شاہ صاحب نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے علاقہ لونڈخور میں دورہ کر کے علاقہ میں زبردست دینی بیداری پیدا کی اور بائنری کے تین حلقہ جات میں جمعیۃ کا کام سرگرمی سے جاری ہے۔ اجلاس میں جمعیۃ کے پروگرام کی توسیع کے لئے پروگرام بنایا گیا۔ اجلاس میں پاکستان

منزل بہ منزل

میں شرعی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ پاکستان کے وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی پرویز نوازی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے انکار حدیث کی تحریک کی مذمت کی گئی۔ (حکیم سید صاحب شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام علاقہ تخت بھائی۔ ضلع مردان)

● ۱۳ ۳/۶۸ کو موضع عبدالخیل میں اراکین جمعیۃ علماء اسلام اور معززین کا ایک عظیم اجتماع زیر صدارت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں نائب امیر مولانا عبدالسلام جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اور ناظم ضلع خواجہ محمد زاہد صاحب نے بھی شرکت کی۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور تنظیم کی اپیل کی۔ اس کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے تنظیم کی اہمیت اور ضرورت اور اس کو قت کا اہم تقاضا بیان کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	جناب خلیفہ محمد صاحب
نائب امیر اول	عبدالرزاق صاحب مانڈہ شہبازی
نائب امیر دوئم	حکیم عبدالسلام صاحب عبدالخیل
ناظم اعلیٰ	شاہ ولی خاں صاحب
نائب ناظم اول	عبدالکریم صاحب
نائب ناظم دوئم	غلام اکبر صاحب
سالار	عبدالاحد صاحب
خزانچی	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب واندہ شہبازی۔

مجلس شوریٰ کا انتخاب امیر صاحب بمشورہ ناظم اعلیٰ کرینگے۔ فیصلہ ہوا کہ ترجمان اسلام کی خریداری کے لئے کوشش کی جائے گی اور دیہات میں تنظیم کو وسیع تر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ (محمد اختر)

● ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائنری سرکل شرقی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب مسجد بازار منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	عبدالسبحان صاحب سکنہ کھوئی برمول
ناظم	مولوی محمد اسماعیل صاحب سکنہ پیپل

اور تمام علاقہ بائنری کے امیر مولانا صوفی فضل اللہ صاحب سکنہ تازہ گرام مقرر ہوئے۔ اسی طرح تمام علاقہ بائنری کے ناظم اعلیٰ مولوی فضل غنی صاحب فاضل دیوبند سکنہ میاں خاں ہیں۔ رات کو مسجد بازار میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا مولانا عبدالحلیم صاحب و مولانا فضل اللہ صاحب فاضل دیوبند امیر حلقہ اور مولانا فضل غنی ناظم اعلیٰ حلقہ نے تقریریں کیں۔ مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمہ اللہ کی وفات پر اظہار رنج و غم۔

(۲) والئ حجاز امیر فیصل سے اپیل کہ جن خرافات کا اظہار حرمین شریفین میں کیا گیا ہے ان پر پابندی عائد کرے۔

(۳) مقام تازہ گرام میں جو فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دینے پر فتویٰ دیا گیا تھا اور مودودی فرقہ صحابہ کرامؓ کی توہین کی وجہ سے فاسق ہیں۔ اس لئے ان کے پیچھے بھی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ اجلاس اس فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہے۔

(مولوی فضل غنی ناظم اعلیٰ و مولوی محمد اسماعیل ناظم سرکل شرقی حلقہ بائنری)

● ۱۱ ذوالحجہ کو جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبزل کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سید بشیر احمد صاحب و سید محمد حسین صاحب نے خطاب فرمائے۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب نے بھی شرکت کی۔ حساب کی جانچ پڑتال کی گئی اور اندراج کی تصحیح کی گئی۔ جلسہ کے علاوہ جمعیۃ کا اجتماع بھی ہوا اور تنظیمی امور پر غور کیا گیا۔

● جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت حاجی حفیظ الدین صاحب منعقد ہوا حافظ محمد اقبال صاحب کی تلاوت کے بعد جناب مولانا عبیداللہ صاحب جامعی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں جناب محمد ادریس صاحب ناظم ڈویژن نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آج ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو لوگوں کی صحیح رہنمائی کرتی ہے۔ وہ معاشرے کی تمام برائیوں کے خلاف علم جہاد بلند کئے ہوئے ہے انسانوں کی فلاح، بہبود، اللہ تعالیٰ کا خوف۔ رسول اللہ کی محبت اور اولیاء اللہ کی عظمت کو دلوں میں پیدا کرنے کے لئے شہر در شہر مبلغ روانہ کرتی ہے۔ ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے مستقل [illegible] میں امیر، غریب، زمیندار، وکیل، [illegible] غیر مولوی (دیندار مسلمان) سب شامل ہوئے [illegible] ہم سب کے اکٹھے ہونے کا مقصد صرف یہ ہے کہ [illegible] جماعت اور اس جماعت کے پروگرام کو ہر انسان کے کانوں تک پہنچائیں۔

جناب محمد ادریس صاحب کی تقریر کے بعد شہر کے سیاسی حالات پر تبصرہ ہوا۔ اس کے بعد پورے شہر کے دورے کے لئے اور عام خاص ملاقاتوں کے لئے مندرجہ ذیل افراد کا وفد مرتب کیا گیا جو مورخہ ۱۷ ۳/۶۸ سے ۳۱ ۳/۶۸ تک ملاقات کرکے اپنی رپورٹ صدر کو پیش کریگا۔ وفد کے افراد کے نام حسب ذیل ہیں:۔

جناب حاجی حفیظ الدین صاحب امیر وفد۔ مولانا عبدالمجید صاحب۔ مولانا محمد عبیداللہ جامعی۔ مولانا بشیر احمد صاحب۔ مولانا عبدالحلیم صاحب۔ مولانا محمد انور صاحب چوہدری عمر دین صاحب۔ مولانا محمد ادریس صاحب۔ حافظ شاہ نواز صاحب۔ سید کبیر احمد کاظمی۔ حاجی رشید احمد صاحب حاجی محمد تقی صاحب۔ حاجی نذیر احمد صاحب۔

(مرتب امام الدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام)

● بھریا روڈ کی عیدگاہ میں قبل از نماز عید قاری ایوب علی صاحب نعمانی جنرل سیکرٹری ضلع جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملکی حالات اور نت نئے فتنوں پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن بیس سال گذر گئے ملک میں وہی انگریزی قانون جاری ہے۔ اخیر میں انہوں نے پڈعیدن پولیس کے غیر ذمہ دارانہ اقدام اور دھاندلی کو واضح کیا۔ اور اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) بھریا روڈ کی عیدگاہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھریا روڈ شہر اور اس کے مضافات کے نظم و نسق کو برقرار رکھا جائے۔ چوری اور غنڈہ گردی کے انسداد کا معقول انتظام کرنے کے لئے موجودہ پولیس کے عملہ کو فوراً تبدیل کیا جائے نیز اسٹیشن پولیس بھریا روڈ میں ہیڈ کانسٹبل کے انچارج کے بجائے اے ایس آئی کا فوراً تقرر کیا جائے

(۲) گذشتہ دنوں پڈعیدن پولیس نے ایک سازش کے مطابق ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے جنرل سیکرٹری اور چند پُرامن شہریوں کو دفعہ ۱۰۷ کے تحت بلاوجہ گرفتار کرکے صریحاً ظلم اور ناانصافی کا ثبوت دیا۔ اجتماع پڈعیدن پولیس کے خلاف ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے ماہانہ اجلاس کی منظور کردہ تمام قراردادوں کی تائید کرتے ہوئے جناب آئی جی صاحب مغربی پاکستان اور ڈی آئی جی صاحب خیرپور سے مطالبہ کرتا ہے کہ پڈعیدن پولیس کے اے ایس آئی مسٹر اختر اور بھریا روڈ کے ہیڈ کانسٹبل مسٹر عبدالحق و کانسٹبل سوار محمد واصل کو فوراً معطل کرکے محکمانہ تحقیقات کرائی جائے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

تجدید سبائیت

تجدید سبائیت کے کچھ نسخے دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ شائقین حضرات جلد از جلد آرڈر ارسال فرمائیں۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۹، ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ یکم محرم الحرام ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ پہلا اجلاس بروز جمعہ ۱۱ بجے دن شروع ہوگا۔

اسماء گرامی علماء کرام و شعراء حضرت

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب۔ شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر گوجرانوالہ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔ حضرت محمد رمضان صاحب میانوالی۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی گجرات۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب لاہور۔ حضرت مولانا عبدالمتین صاحب گوجرخاں۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔ مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی ایڈیٹر سنگ میل لاہور۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب راولپنڈی حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب پنجن کسانہ گجرات حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب ٹاہلیانوالہ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی سرائے عالمگیر۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب بھیرہ۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدنی مسجد جہلم۔ حضرت مولانا قاضی ظہور حسین صاحب چکوال حضرت مولانا محمد صادق صاحب خطیب جامع مسجد مہاجرین دینہ۔ حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب لالہ موسیٰ۔ حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد بھیں۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاروقی خطیب جامع مسجد ڈھڈیال۔ تلاوت قاری الحافظ خبیب احمد صاحب ثمر۔ جہلم۔

شعراء کرام

جناب سید امین گیلانی صاحب۔ جناب صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری۔ جناب سائیں محمد حیات صاحب پسروری۔ جناب کپتان غلام محمد صاحب چکڑالہ حافظ عبدالحمید صاحب تلہ گنگ

(نوٹ) طلبہ کی اطلاع کے لئے۔ مدرسہ کا نیا داخلہ آئندہ سال تک بند ہو چکا ہے۔

— جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کا اجلاس مورخہ ۳۱ مارچ ۶۸ء بروز اتوار ۹ بجے جہلم میں ہوگا انشاء اللہ۔ فقط

(احقر محمد اسحاق قریشی)

انجمن تحفظ ناموس صحابہ بھکر کے زیر اہتمام

عظیم الشان سیرت الصحابہ کانفرنس

مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۶۸ء کو سابقہ روایات کے ساتھ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ کمیٹی پارک بھکر میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے بلند پایہ علماء کرام، شیخ التفسیر حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا قریشی دوست محمد صاحب۔ مولانا قاری محمد اجمل صاحب لاہور و دیگر بلند پایہ حضرات شرکت فرما رہے ہیں۔

(حافظ ممتاز علی صدر انجمن تحفظ ناموس صحابہ بھکر ضلع میانوالی)

جمعیۃ الطلباء کا قیام

مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ عرصہ ستائیس سال سے اڑھائی صد طلباء کا علمی، ادبی، اخلاقی اور روحانی انتظام کئے ہوئے ہے۔ اس وقت آٹھ مستند مدرسین مصروف تدریس ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت مولانا علاؤالدین مدظلہ کے زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

سال سابقہ کی طرح امسال بھی مدرسہ ہذا میں دو جماعتیں تشکیل دی گئی ہیں (۱) جمعیۃ الطلباء جس میں کتابیں پڑھنے والے طلباء مختلف مضامین پر تقریریں کرتے ہیں۔ صدر مولانا محمد اشرف صاحب اور ناظم اعلیٰ شبیر احمد صاحب نازک ہیں (۲) جمعیۃ الطلباء جن میں قراء کریم قرآن مجید کا ہر جمعرات کو بلاناغہ ختم کرتے ہیں۔ صدر قاری محمد رمضان ناظم اعلیٰ قاری محمد رفیق صاحب خسوری ہیں۔

(ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں حافظ عبدالکریم پتانی ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

قادیانی دنیا کو چیلنج

مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ پڈعیدن کا تحریر کردہ آٹھ صفحات کا ایک رسالہ جس میں مرزائیوں سے پانچ سوال کئے ہیں اور ان کو غلط ثابت کرنے پر پانچ ہزار روپے انعام کا وعدہ کیا ہے۔ جو صاحب منگانا چاہیں خط لکھ کر اس پتہ سے منگا سکتے ہیں (دفتر جمعیۃ علماء اسلام احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ)

اعلان

میرا برادر خورد مسمی عبدالخالق طالب علم عمر ۱۴ سال بمع ایک دوسرے کمسن طالب علم اختر محمد کے عرصہ ایک ماہ سے بغرض تعلیم عربی مدارس عربیہ پنجاب میں لاپتہ ہیں۔ ان کے والدین بقید حیات سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو یا کسی مدرسہ میں زیر تعلیم ہوں تو جستہً اور فوراً مجھے مطلع کیا جائے۔ المشتہر

مولوی محمد عیسیٰ غفرلہ معرفت دکان ۸ سرکلر روڈ کوئٹہ (مغربی پاکستان)

بقیہ دینی محاذ

(۳) مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن کی تقریروں پر پابندی عائد کرنے پر یہ اجتماع گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائد شدہ پابندیوں کو واپس لے کر ناروا اقدام کی تحقیقات کرائی جائے۔

(۴) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سکولوں کالجوں کا نصاب ایک ہی ہو اور اس میں خلفائے راشدین کی مقدس سوانح ضرور شامل ہوں۔ نصاب اور اوقاف کی علیحدگی کے رجحان کو ختم کیا جائے۔

(۵) بھریا روڈ اور اس کے مضافات میں سیم تھور دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے سیم تھور کے فوری اور مستقل تدارک کے لئے سیم نالیاں کھودی جائیں اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

(۶) خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات نے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس راولپنڈی میں پرویزی نظریات کو قرآن و سنت کے مطابق قرار دیا ہے۔ یہ اجتماع خواجہ شہاب الدین کی تقریر کے خلاف نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواجہ صاحب کو قرآن و سنت کے خلاف اظہار خیال سے روکا جائے۔

(۷) بھریا روڈ کے عوام کی عرصہ سے یہ شکایت ہے کہ بجلی کے بل اصل قیمت سے کئی گنا زائد لگا کر صارفین کو دیئے جاتے ہیں۔ صارفین بجلی جب لائن سپرنٹنڈنٹ کے پاس بل درست کرنے یا دیگر کسی شکایت کے رفع کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ صارفین کو مطمئن کرنے کی بجائے بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ اجتماع رانا محمد صدیق لائن سپرنٹنڈنٹ کے ناروا سلوک پر شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ سندھ)

معاونت

مولانا پیر سید محمد حسین شاہ صاحب بخاری جامع مسجد سنہری حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حسینیہ اور قاری رحمت اللہ صاحب نے ۲۴/- روپے کی رقم برائے معاونت مرکزی دفتر جمع کر کے روانہ کی۔

— جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا دفتر اب ٹنڈو آدم سے شہداد پور نزد جامع سنہری میں منتقل ہو گیا ہے (سید خالد شاہ بخاری شہداد پور)

بزم ادب جمعیۃ الطلباء مدرسہ نجم المدارس کلاچی نے ۲۴/- روپے جمع کر کے برائے معاونت دفتر مرکزی بھیجے۔

(رحمت اللہ ارشد ناظم بزم ادب)

پابندی

ڈپٹی کمشنر صاحب نواب شاہ نے مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن خطیب جامع مسجد عیدگاہ پڈعیدن پر تین ماہ کے لئے تقریر و تحریر پر ضلع میں پابندی لگا دی ہے۔ یہ حکم ۲۵ فروری سے نافذ ہوا ہے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

Scanned with CamScanner

بلکہ پُراسرار بھی ہے۔

ان کا یہ دعویٰ کہ جمہوریت کے بعض پہلو اسلام کے بعض پہلوؤں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے "اسلامی جمہوریت" کی اصطلاح نادرست نہیں ہے اور سوشلزم اور اسلام کے درمیان کسی اعتبار سے بھی کوئی قدر مشترک نہیں اس لئے "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح صحیح نہیں ہے" محل نظر ہے۔ اس لئے کہ جمہوریت اپنے تمام "لادینی مظاہر" کے باوجود ان حضرات کے نزدیک صرف اس لئے ہی تو پسندیدہ ہے کہ اس میں "عوام کو سیاسی مساوات کا حق" دیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے سوشلزم بھی اپنی تمام "لادینیوں" کے باوصف "عوام کو معاشی مساوات کا حق" دیتا ہے۔ پس جس طرح جمہوریت کی دوسری لادینی باتوں سے صرف نظر کر کے صرف سیاسی حقوق کے اشتراک کی بنا پر اسلامی جمہوریت کی اصطلاح قبیح نہیں تو اسی طرح سوشلزم کی لادینی باتوں کو بھی نظر انداز کر کے معاشی حقوق کے اشتراک کی بنا پر اسلامی سوشلزم کی اصطلاح کا استعمال ناروا نہیں ہونا چاہیئے۔

ہاں اگر یہ لوگ سرے سے عوام کے معاشی حقوق کو ہی تسلیم نہیں کرتے اور اسلام کو بھی عوام کے معاشی حقوق کا منکر سمجھتے ہیں تو وہ علیحدہ بات ہے۔

لیکن انہیں یہ بات کھل کر اور صاف صاف کہنا چاہیئے اور یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ ان کے یہ خیالات جمہوریت کی سامراجی تعبیر کا چربہ ہیں۔

بہرحال جن لوگوں کے نزدیک اسلامی جمہوریت کی اصطلاح درست اور صحیح ہے وہ "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح کو کسی معقول دلیل کی رو سے غلط نہیں بتا سکتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ "جمہوریت" اور "سوشلزم" دونوں ہی اصطلاحیں "اسلام" پر چست کرنا کسی اعتبار سے درست نہیں۔

"اسلام" صرف "اسلام" ہے۔ نہ وہ "جمہوریت" ہے نہ "سوشلزم"۔ اس لئے کہ "اسلام" میں مساوات و حقوق کا نظریہ خواہ سیاسی بنیادوں پر ہو یا معاشی بنیادوں پر، جمہوریت و سوشلزم کے نظریات سے قطعی مختلف ہے۔

اسلام میں انسانی مساوات کا تصور "خدائے واحد کی بندگی کے عقیدہ" پر اور معاشی حقوق کا تصور "خدائے رزاق کی ملکیت ارض و سما کے عقیدہ" پر ہے۔

لیکن نہ جمہوریت ہی "خدائے واحد کی بندگی کا عقیدہ" رکھتی ہے اور نہ سوشلزم ہی "خدائے رزاق کی ملکیت ارض و سما" کے عقیدہ کا حامل ہے۔

چنانچہ ان کے سیاسی و معاشی مساوات کے نظریوں کو اسلام کے ساتھ مشترک بتا کر انہیں "اسلامی" کے نام سے مشرف بہ اسلام کرنا، نہ اسلام کی ترجمانی ہے اور نہ جمہوریت یا سوشلزم کی۔

جمہوریت صرف جمہوریت ہے۔ سوشلزم صرف سوشلزم ہے۔

اور

اسلام صرف اسلام ہے

خواہ ان کے درمیان تخالف و تضاد پایا جاتا ہو یا نہ پایا جاتا ہو۔

اسلامیانِ پاک و ہند کی تاریخ

قیام پاکستان کے بعد اسلامیانِ برصغیر پاک و ہند کے مفادات کا صحیح تقاضا یہ تھا کہ ان کے قریبی عہد کے وقتی سیاسی اختلافات کو جنہیں انگریزی حکومت کے اقتدار نے شدید حریفانہ اور گہرا بنا دیا تھا، تطبیق دے کر اور ایک مابہ الاشتراک نقطہ کی لڑی میں پرو کر مسلمانانِ پاک و ہند کے ماضی کی ایسی مشترکہ میراث بنا دیا جاتا جو موجودہ اور آئندہ نسل کے لئے حصول رہنمائی کا روشن مینار ثابت ہو سکتی۔

اس سے نہ صرف یہ کہ پاکستان کو ہی نظریاتی استحکام نصیب ہو جاتا بلکہ مسئلہ کشمیر اور بھارت میں اقلیت بنا کر چھوڑ دیئے جانے والے کروڑوں مسلمانوں کے مسائل کے حل میں بھی یہ مفید و معاون ثابت ہوتا۔

لیکن افسوس ہے کہ اس کے بجائے ماضی کے ان وقتی اختلافات کو قیام پاکستان کے بعد بھی ایسے سنگین تاریخی اختلافات میں ڈھالا جا رہا ہے، جس سے نہ صرف پاک و ہند کے مسلمانوں کی وحدت ملی ٹکڑے ہو رہی ہے بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کو بھی ایک ہی نظریاتی لڑی میں منسلک کر دینا مشکل تر ہو گیا ہے

اس آئینہ میں نئی مسلمان نسلیں اپنے ماضی کے ... طویل دور کو اپنے بزرگوں اور مورثوں کی غدارانہ کارگذاریوں کی صورت میں دیکھتے ہیں، اور اپنے ماضی سے مایوس ہو کر حال و مستقبل کے لئے عزم و حوصلہ کا کوئی ورثہ اخذ نہیں کر پاتے۔

اس صورت حال سے مرزائیوں وغیرہ فرقوں و گروہوں کو یہ موقعہ مل رہا ہے کہ وہ ماضی کی تاریخ کے اس خلا میں اپنے لئے ایک تاریخی جگہ تشکیل دے رہے ہیں اور نئی مسلمان نسل کے سامنے اسے رکھ کر گمراہ کرنے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔

خود تحریک پاکستان کی تاریخ کے بارے میں بعض لوگوں نے یہ روش اختیار کر رکھی ہے کہ اپنے اپنے پسندیدہ مثلث بنا لئے ہیں اور اس محدود دائرے کو اسلامی ہند کی تاریخ تصور کرانے کی کوشش کرتے ہیں یہ مثلث علامہ اقبال اور قائد اعظم کی شخصیتوں کے ساتھ اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کا جوڑ لگا کر بنا لیا جاتا ہے کوئی لیاقت علی خاں مرحوم کو اپنے مثلث کا جزو ثالث مقرر کر لیتا ہے

کوئی حمید نظامی مرحوم کو!

موجودہ اقتدار کے ہوا خواہ صدر ایوب خاں کو اس مثلث کا جزو ثالث قرار دیتے ہیں۔

مودودی صاحب کے معتقدین نے اسے "اقانیم ثلثہ" کا رنگ دیا ہے جس میں اقنیم اعظم مودودی صاحب کو بنایا ہے غرضیکہ پاک و ہند کے مسلمانوں کی وہ شاندار تاریخ جو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوئی اور سید احمد شہیدؒ و مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کے مجاہدانہ کارناموں، ۱۸۵۷ء کے جہاد حریت، مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی مساعی تحفظ دین و ملت، سرسیدؒ کی تعلیم جدید کی کوشش، شیخ الہندؒ کی ہمہ گیر سعی انقلاب، علماء حق کی انگریزی استبداد کے خلاف مسلسل جدوجہد اور بقاء خلافت کی زبردست تحریک و اقدام کے مرحلوں سے گذرتی ہوئی انگریزوں کے اقتدار کے خاتمہ کا موجب بنی۔

اس کے علاوہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والے نظریاتی، عقائدی، تعلیمی و تمدنی وغیرہ ہزاروں فتنوں کے مقابلے کے لئے علماء دین کی شبانہ روز کی کوششیں، جن کی ملت ساز حیثیت نے مسلمانوں کی وحدت دینی و ملی کو قائم و برقرار رکھا، اور جو آخر میں مطالبۂ پاکستان کی تحریکی اساس بنی۔

یہ ساری تاریخ مسلمانوں کی نئی نسل کی آنکھوں سے اوجھل کر کے ہر گذشتہ شخصیت، جماعت و تحریک کو ملت کا غدار ظاہر کرنا نہ پاکستان کی خدمت ہے، نہ اسلام کی۔

اس سے نئی مسلمان نسل اپنے ماضی سے مایوس اور بیزار بن رہی ہے۔ وہ سو سال سے زیادہ کے ماضی کے طویل عرصہ میں اپنے ہر پیش رو کو یا غدار دیکھتے ہیں، یا بیوقوف، اور غیر مآل اندیش پاتے ہیں اور اس عرصہ کو مودودی صاحب کی تازہ تاریخی ریسرچ "خلافت و ملوکیت" نے ۱۴ سو سال کے ماضی تک پہنچا کر عہد صحابہ کو بھی اسلام اور مسلمانوں سے غداری کا عہد نامسعود بنا کر پیش کر دیا ہے

کیا ایسی ملت جس کے سامنے اپنا طویل ماضی غداریوں ملت فروشیوں اور اپنوں کی مسلسل خود غرضیوں اور ظالمانہ روشوں کا مرقع بن کر آئے گا، کبھی بھی نظریاتی استحکام، ملی وحدت اور حوصلہ مندی کے ولولوں سے سرشار ہو سکے گی۔

جب پاکستان کے مسلمانوں کی بدنصیبی اپنی ماضی کی تاریخ کے بارے میں اس حد تک پہنچا دی جائے تو بھارت کے کروڑوں مسلمانوں کی محرومی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ ان کے پاس تو وہ "مثلث" اور "اقانیم ثلثہ" کا ہیکل بھی نہیں ہے جو یہاں بعض لوگوں نے اپنی اپنی تاریخ کے خول کے طور پر تیار کر رکھے ہیں۔

حالانکہ مسلمانوں کی تاریخ کے روشن پہلو اتنے عظیم اور اتنے زیادہ ہیں کہ جن پہلوؤں کو تاریک سمجھا جاتا ہے ان کی کوئی حیثیت و اہمیت نہیں رہتی۔

برطانوی اقتدار کے آغاز سے آخر تک کے زمانہ کی تاریخ میں جیسا کہ اوپر مجملاً بیان کیا گیا، مسلمان اکابر اور ان کی برپا کردہ سیاسی، علمی، تبلیغی اور اصلاحی تحریکوں و کوششوں کا ایسا مرقع ہے جو دوسری قوموں کے کارناموں سے اب بھی کہیں زیادہ وزنی اور قابل فخر ہے۔

مسلمانوں کی نئی نسل بجا طور پر اسے اپنی عظیم تر ذہنی میراث بنا سکتی ہے اور اس سے جوش عمل و ایثار و قربانی کے ولولے حاصل کر سکتی ہے۔

بشرطیکہ گذشتہ وقتی و سطحی اختلافات کو تاریخ کی مستقل تلخی نہ بنا دیا جائے۔ ورنہ نئی نسل میں نظریاتی استحکام

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE
مشہ تی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۰ پیسے
جلد ۱۱ شمارہ ۱۱

درسِ حدیث

رعیت کے متعلق سوال

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ تم میں کا ہر ایک اپنی جگہ پر حاکم ہے۔ اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ امام امیر ہے۔ اپنی رعیت (یعنی مقتدیوں) کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل کا حاکم ہے۔ اس سے رعیت (گھر والوں) کے متعلق پوچھ ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی مالکہ ہے اس کے متعلق اس سے باز پُرس ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے۔ اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ غرض تم میں کا ہر ایک صاحب رعیت ہے۔ اس کی رعیت کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو یعلےٰ معقل بن یسار سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے سپرد کسی رعیت کو کرے اور وہ اس رعیت کو دھوکے میں رکھتے ہوئے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی حفاظت نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کسی امیر کے سپرد مسلمانوں کا کوئی کام ہو،

بقیہ شذرات

کے فقدان و ایثار قربانی و جوشِ عمل کی شدید کمی اور مغربی اثرات سے مرعوبیت اور ان کی بے تحاشا اندھی پیروی کا رونا عبث ہے جبکہ انہیں ان کے ماضی کی تاریخ ایسے رنگ میں رنگ کر دی جارہی ہے جو اسے سیاہ ترین اور داغ دار ظاہر کرتا ہے

اور وہ ان کے لئے فلاح و بہبودی کی فکر نہ کرے اور نہ خیر خواہی کرے تو وہ اُن کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میرے اسی گھر میں فرماتے تھے کہ اے اللہ جو میری اُمت کے کسی کام پر حاکم ہو اور اُن پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر۔ اور جو میری اُمت کے کسی کام پر حاکم ہو اور اُن سے نرمی سے پیش آئے تو تو بھی نرمی سے پیش آ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں برابر انبیاء آتے رہے۔ ایک نبی کی وفات ہوئی تھی تو اُن کے بعد دوسرے نبی تشریف لے آئے۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عنقریب میرے بعد بہت خلفا ہوں گے۔ لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، جس سے پہلے بیعت کرو اُسی کو نباہو۔ پھر پہلا پھر پہلا اور اُن کو اور اُن کا حق دو، اور اپنے حق کا مطالبہ اللہ سے کرو وہ اُن سے اس کے متعلق سوال کرے گا۔

(بخاری مسلم)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مُجرّب ادویّہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰ — ۰
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " ۲۰ — ۰
(۳) نزلہ اولاد کی دوا " " ۱۵ — ۰
(۴) دفع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵ — ۰
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰ — ۰
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲ — ۰
(۷) روغن چنبل ۱/۰ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین ماہ کے جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/۰ روپیہ، دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو آٹھ آنے فی شیشی۔
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی، سونا، چاندی، موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/۰ روپے

ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں۔

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصفّٰی اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/۰ روپے تولہ ہے۔ مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۱) سلاجیت پلس کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے ان کی خاطر اس کی گولیاں بنادی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزاء شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/۰ روپے

دفتر خانہ فیض عام بفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جاسکتا ہے

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

ماہِ صیام

صیام، جو ہمارا علاج روحانی ہے۔ اگر اس سے شفائے روحانی نہ حاصل ہو تو حقیقت میں وہ صیام نہیں فاقہ ہے اور ایسے صائم اور روزے دار، جن کے صوم میں اتقاء، تقدیس اور شکر کے عناصر ثلاثہ نہیں وہ فاقہ کش ہیں۔

جن کی تشنگی اور گرسنگی ایک پھول ہے جس میں رنگ و بو نہیں، ایک گوہر ہے جس میں روح نہیں۔

اور کون نہیں جانتا کہ ایک گل بے رنگ و بو، ایک گوہر بے آب ایک آئینہ بے جوہر، ایک جسم بے روح، بے حقیقت ہستیاں ہیں، جن کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

(مولانا ابوالکلام آزادؒ)

---

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے شمارہ ۴۶

درسِ قرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا۔ جیسا کہ تم
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ
سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ گنتی کے
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
چند روزوں تک (اس پر بھی) جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا سفر میں
اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ
ہو تو اور دنوں سے گنتی پوری کرے اور جن کو اس کی طاقت ہو تو اس کے
فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
بدلے میں ایک محتاج کو کھانا دینا چاہیئے۔ پھر جو اپنی امنگ سے نیکی کرے، تو
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

یہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

تفسیر:- قصاص اور وصیت حیات دنیاوی کا سبب تھا اور کلام الٰہی میں جس طرح حیات دنیا کی اصلاح فرمائی گئی اسی طرح حیات ابدی کی بھی ضرور رعایت ہونی چاہیئے، اس لئے یہاں اس چیز کا حکم دیا گیا کہ جو حیاتِ ابدی کا عمدہ ذریعہ ہے۔ یعنی روزہ کس لئے کہ انسان جب صبح سے شام تک نفس کی تینوں خواہشوں کھانے پینے جماع سے رکے گا (اور اسی کو صوم شرعی کہتے ہیں) اور پھر اس کے ساتھ اپنے دل کو ذکر الٰہی تلاوت اور نماز اور مراقبہ اور اعتکاف میں لگائے گا تو بیشک اس کی روح کو قوت ہوگی اور اس جسم کو چھوڑنے کے بعد یہی حیاتِ ابدی اور عالم قدس میں زندہ رہنے کا سبب ہوگا اور نیز احکام مذکورہ بالا کی تعمیل جسمانی خواہشوں کے خلاف ہے۔ اور جب تک انسان اپنی نفسانی خواہشوں سے مقابلہ کرنے کا خوگر نہیں ہوتا تو اصولِ حسنات اور صبر پر بھی قادر نہیں ہوتا بلکہ دنیاوی ترقی کے لئے بھی مصائب برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے روزہ کا حکم دیا تاکہ روح قوی ہو جائے۔ جسم کی خواہش اور تیزی توڑنے کے لئے آسمانی ہدایت میں قدیم سے ریاضت کا حکم ہے۔ اس لئے فرماتا ہے۔ کہ اے مسلمانو تم پر روزے فرض ہوئے جس طرح کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض ہوئے تھے۔ تاکہ تم نفس کشی کے عادی ہو کر متقی ہو جاؤ۔ اور یہ روزہ تم پر ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ چند روز۔ اور اس پر بھی تمہارے لئے یہ آسانی ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر ہو اور روزہ کی طاقت نہ رکھے تو اس کے بدلہ میں اور دنوں میں گن کر روزہ رکھ لے۔ اور اس پر بھی تمہارے لئے یہ رخصت ہے کہ جو لوگ تم میں سے بڑی مشقت کے ساتھ روزہ رکھ سکتے ہوں۔ جیسا کہ بڈھا تو وہ ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا کہ جو اس کو دو وقت کافی ہو دیوے اور جو اپنی طرف سے زیادہ دو تو بہتر ہے۔ اور جو تکلیف اٹھا کر بھی روزہ رکھ لو تو بہتر ہے۔

(منقول از تفسیر حقانی)

درسِ حدیث

فضائلِ رمضان

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا

ابوہریرہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

(۱) یہ کہ ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک پسندیدہ ہے۔

(۲) یہ کہ ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی رہتی اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

(۳) جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے کی مشقتیں اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

(۴) اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے۔ جن کی طرف غیر رمضان پہنچ سکتے ہیں۔

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے کی جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ شبِ مغفرت شب فرمایا۔ نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (رواہ احمد و البیہقی)

کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہوئے حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا۔ دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا۔ آمین۔ جب تیسرے رکھا تو پھر فرمایا۔ آمین۔ جب آپؐ خطبہ سے فارغ ہو کر تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپؐ سے (منبر پر چڑھتے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے سامنے آ رہے تھے (جب پہلے میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو نے کہا۔ آمین! پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا، تو کہا۔ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین! جب میں تیسرے چڑھا تو انہوں نے کہا۔ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا، آمین!

روزہ کے حکم سے یہ مقصود نہیں ہے کہ انسان کرے اور اپنے جسم کو تکلیف و مشقت میں ڈالے... تمام تر مقصود نفس انسانی کی اصلاح و تہذیب ہے۔ رکھنے سے تم میں پرہیزگاری کی قوت پیدا ہوگی اور نفسانی خواہشوں کو قابو میں رکھنے کا سبق سیکھ لوگے۔ (مولانا ابوالکلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ی کردہ
ولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ
یر پرست
ولانا عبید اللہ انور صاحب

ایڈیٹر:- احمد حسین کمال — مدیر معاون:- حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

ں ۱۱ | جمعہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۶

سیاست کے ایوانوں میں ایک نئی صدا

کچھ عرصہ سے ملک کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات میں
رونما ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کرتا رہا ہوں، رشوت و بدعنوانی، اقربا نوازی، سیاسی
اور انتظامی نااہلی ہمارے لاکھوں اہل وطن کی زندگیوں اور مسرتوں
کو برباد کر رہی ہیں۔ سماجی عدم مساوات اور اقتصادی تفاوت غریبوں اور
غریب کے درمیان بُعد روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ان حالات کا نتیجہ
یہ ہے کہ عوام کی ایک بہت بڑی اکثریت کا یہ اعتماد ختم ہو گیا ہے کہ حکومت
ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہل ہے۔ اس لئے ضبط و قانون سے
صورت حال لامحالہ متاثر ہوئی ہے۔ ہمارے تعلیمی اداروں کی موجودہ
صورت حال ہمارے نوجوانوں اور ملک کے مستقبل پر اثر انداز ہو رہی
ہے۔ آزادی تقریر اور پریس کی آزادی کو اس انداز سے دبایا گیا ہے۔ کہ
عامہ کا معمول کے مطابق اظہار بہت مشکل ہو گیا ہے"۔

. . . . حالات اس حد تک ابتر ہو چکے ہیں کہ حکومت محض طاقت
استعمال اور متشددانہ اقدامات کے ذریعہ اقتدار سنبھالے ہوئے ہے
جمہوری ملک میں ایسے حالات میں حکومت کے لئے لازمی ہوتا ہے
کہ ایسے لوگوں کے لئے جگہ خالی کر دے جو عوام کا اعتماد بحال کر سکیں
ہماری حکومت کی ہیئت اور فلسفہ ایسا ہے کہ اس امر کا امکان نہیں
ہے کہ حالت میں عوام کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ وہ منظم اور
پُرامن انداز سے اظہار رائے کا حق بروئے کار لائیں۔ ظلم و استبداد کے خلاف
جہاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام بہی خواہ مرد و خواتین متحد ہو کر ایک
منظم اور ترقی پذیر معاشرہ کے لئے کام کریں۔ انتہائی محتاط غور و خوض کے
بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر ہم نے اس عظیم مقصد کے لئے اپنا کردار
ادا نہ کیا، خواہ وہ کتنا ہی ادنیٰ اور عاجزانہ کیوں نہ ہو ..... تو ہم
اپنے ملک کے ایک شہری کی حیثیت سے اپنا فریضہ سرانجام دینے میں ناکام
ہو رہے ہوں گے۔ لہٰذا میں نے ملک کو درپیش مسائل کے حل کے لئے رائے عامہ
کو بیدار کر کے متعین راہ پر چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں تمام محب وطن پاکستانیوں
سے اپیل کروں گا کہ وہ متحد و منظم ہو کر ان اقدار کی بحالی کے لئے کام کریں،
جن کی خاطر پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا اور جنہیں مسلسل نظر انداز
کیا جاتا رہا ہے"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، پیر، ۱۸ نومبر ۱۹۶۸ء)

مندرجہ بالا بیان و اعلان کے ساتھ پاکستان کی پُرپیچ اور پُرشور سیاست میں ایک
نئی آواز بلند ہوئی ہے۔ یہ نئی آواز پاکستانی فضائیہ کے سابق سربراہ "ایئر مارشل اصغر خاں"
کی ہے۔ جنہوں نے مذکورہ بالا بیان کے ساتھ پاکستان کی سیاست میں حصہ لینے کا باقاعدہ
اعلان کر دیا ہے۔

اصغر خاں کے بارے میں کافی عرصہ سے عوامی حلقوں میں یہ احساس پایا جا رہا تھا
کہ وہ جلد ہی پاکستان کی عملی سیاست میں داخل ہو جائیں گے اور پاکستان کے موجودہ ابتر
حالات میں یہ امر خلاف توقع نہیں ہے کہ میدان سیاست کا ہر نو وارد، موجودہ اقتدار
کی مخالف صف میں اپنی جگہ بنائے۔

مسٹر بھٹو کے بعد اصغر خاں کا پاکستان کی سیاست میں ورود اس اعتبار سے معنی خیز ہے
کہ اول الذکر بھی ایک مدت تک موجودہ اقتدار کے ایک اہم سیاسی عنصر بنے رہے ہیں
اور ثانی الذکر بھی اس فوجی غلبہ کے ایک رکن تھے۔ جس نے اکتوبر ۱۹۵۸ء میں پاکستان
کی بساط سیاست لپیٹ کر رکھ دی تھی۔

ان ہر دو عنصر کا سرکاری صفوں سے نکل کر موجودہ اقتدار کی مدمقابل صف بنانا
دور رس اہمیت کا حامل ہے۔

اصغر خاں نے بھی مسٹر بھٹو کی طرح ان مسائل کو ہی اپنی سیاست کا اولین محور
بنا کر پیش کیا ہے، جن کا تعلق عوام سے ہے

رشوت، بدعنوانی، اقربا نوازی، سیاسی بداعمالی، انتظامی نااہلی، سماجی عدم مساوات
روز افزوں اقتصادی تفاوت، آزادی تقریر و تحریر کا فقدان وغیرہ کا ذکر کر کے اصغر خاں
نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ ان ابتر حالات کا احساس کسی نہ کسی درجہ میں ان حلقوں
میں بھی پایا جاتا ہے، جہاں سے نکل کر اصغر خاں آئے ہیں۔

اصغر خاں کی یہ اپیل بھی پاکستان کے عوام کے دلوں کی آواز ہے کہ:۔

"وہ (عوام) متحد و منظم ہو کر ان اقدار کی بحالی کے لئے کام کریں جن کی
خاطر پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا، اور جنہیں مسلسل نظر انداز کیا جاتا
رہا ہے"۔

اور یہ بات بالکل صاف اور غیر متنازعہ فیہ ہے کہ پاکستان برصغیر پاک و ہند
کے دس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی ان اسلامی آرزوؤں کی خاطر معرضِ وجود میں لایا گیا تھا
جن کے لئے انہوں نے تاریخ کی سب سے بڑی قربانی برداشت کی۔ نصف کے
مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ہندو راج کی غلامی میں دھکیلا اور لاکھوں افراد کو قتل و غارت
کا نشانہ بننا پڑا، لاکھوں مسلمان بے گھر اور بے در ہو کر بے وطن بن گئے۔

(ورق آئینہ)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اور برصغیر کے تین چوتھائی سے زیادہ حصہ سے ان کا ہزار سالہ سیاسی، تمدنی، تہذیبی اثر ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔

بس صحیح اسلامی اقدار کی بحالی یعنی کتاب وسنت کے احکام کا مکمل نفاذ ہی وہ اصل مقصود ہوسکتا ہے جس سے مسلمانانِ برصغیر کے مذکورہ عظیم نقصانات کی تلافی ہوسکتی ہے اور یہ ہی وہ چیز ہے جسے مسلسل نظرانداز کیا جاتا رہا ہے اور اس کے واضح وعلانیہ ذکر سے اصغر خاں نے بھی اپنے مذکورہ بالا بیان میں صرف نظر کیا ہے۔

پاکستان کی سیاست میں حصہ لینے والوں کو یہ امر ہرگز نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے کہ یہاں اسلام سے بے اعتنائی کرکے عوامی مسائل کا کوئی حل کامیاب نہیں بنایا جاسکتا اور نہ عوام کی حقیقی مشکلات اقتصادی ومعاشی ابتری اور زرپرستانہ تغلب کے ازالہ کی تدبیر کئے بغیر صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

ان میں سے کسی ایک سے بھی آنکھیں چرانے کا مقصد خودغرضانہ سیاست ہوگی جو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

اصغر خاں جن عزائم کے اعلان کے ساتھ پاکستان کی عملی سیاست میں داخل ہورہے ہیں۔ عوامی حلقے انہیں خوش آمدید کہیں گے۔ اور یہ مستقبل ہی بتائے گا کہ وہ اپنے ان عزائم میں کس حد تک اخلاص اور ثابت قدمی کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور خاص وامدلیشناک امر کی نشاندہی غیرضروری نہیں سمجھی جائے گی۔

پاکستان کے قیام کے فوراً بعد ہی اس ملک کی سیاست میں مغربی سامراج کا اثر ونفوذ دخیل ہونا شروع ہوگیا تھا۔ اس اثر ونفوذ نے ہی یہاں کی سیاست کا مزاج اور چہرہ مہرہ بگاڑا۔ اور اسی اثر ونفوذ کی ہی بدولت یہاں کے ہر عوامی مسئلہ کو "اشتراکیت" کا نام دے کر نظرانداز کرنے کی کوشش کی جاتی رہی

اس کا نتیجہ وہ تمام تغیرات تھے جو پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کے قتل، دوسرے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین کی برطرفی، دستور ساز اسمبلی کے خاتمہ امریکہ کے ساتھ غیرمشروط فوجی معاہدے، سکندر مرزا جیسے اشخاص کے عروج اور پہلے وودسرے مارشل لاء کے نفاذ تک پہنچے۔

اسی اثر ونفوذ نے تحریک ختم نبوت میں بے شمار مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنایا اور قیدوبند میں مبتلا کرایا۔ اور ختم نبوت کے منکرین کو اقلیت قرار دینے کا اسلامی وعوامی مطالبہ مسترد کردیا۔

بے شک پاکستان میں "اشتراکیت" کے لئے کوئی گنجائش نہیں نکالی جاسکتی۔ لیکن "اشتراکیت" کا "خطرہ" دکھلا کر عوام کے مسائل کو نظرانداز کرنا اسلام کے نام پر ظالمانہ سرمایہ پرستی وجاگیرداری کا جواز پیدا کرنا عام وسائل معاش پر اجارہ دارانہ تغلب کی راہ نکالنا اور ناجائز سرمایہ داری کی معاون انتظامی بدعنوانیوں، رشوتوں اور اقربا پروری کو فروغ پانے کا موقعہ مہیا کرنا، نیز اس جلو میں امریکی ومغربی سامراج کو مسلمان ملکوں وپاکستان کے معاملات پر حاوی ہونے کا راستہ دینا "اشتراکیت" کی مخالفت اور "اسلام" کی خدمت سے زیادہ "سامراجیت" کے تحفظ کا کارنامہ انجام دینا ہے۔

یہ وہ خطرہ ہے جو یہاں ہر سیاسی فرد وجماعت کے لئے موجود ہے اور اس خطرہ کے حاملین کے پاس یہ حربہ ہے کہ وہ عوامی مسائل کے لئے کام کرنے والوں کو "اشتراکیت" سے ملوث بتا کر اسلام کے نام سے مسلمان عوام کو ان کے خلاف کرنے کی کوششیں عمل میں لائیں

عالمی سیاسیات ومعاملات میں اگر امریکہ اور اس کے بلاک کے ممالک اپنا سامراجی واستعماری کردار ترک نہیں کرسکتے اور اس بنا پر ان کی حریفانہ کشمکش عالمی سیاست میں اشتراکی قوتوں کے ساتھ ہے۔ تو یہ کہاں کی دانائی ہے کہ پاکستان اور دیگر نوآزاد مسلمان ملکوں کو امریکی سامراج کا خیمہ بردار بنا کر "اشتراکیت" کے مقابل لاکھڑا کیا جائے۔ اور اس سے اسلام اور اشتراکیت کی جنگ کا نام دے کر مسلمان عوام کے دینی جذبات کو گمراہی وتباہی کے راستہ پر ڈال دیا جائے۔ پاکستان کی ماضی کی سیاست مغربی سامراج کی ان آلائشوں سے آلودہ رہ چکی ہے۔ اور عوام بھی ان آلائشوں سے باخبر ہوچکے ہیں اور اب اپنے عام اقتصادی ومعاشی مسائل سے صرف نظر نہیں کرسکتے۔ وہ اپنے سیاسی حقوق سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔ وہ عالمی سیاست میں اپنے ملک کو سامراجی بلاک یا اشتراکی بلاک کے ساتھ منتھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ امریکی سامراج کے تحفظ کے لئے اشتراکیت سے جنگ کے لئے آمادہ نہیں ہوسکتے۔ وہ اپنے ملک کے صاف اسلامی وعوامی اور آزاد سیاست کے خواہاں ہیں جس کی مکمل باگ ڈور اور اساس وبنیاد عوام کے اقتدار اعلیٰ پر ہو

مسٹر بھٹو، اصغر خاں یا کوئی دوسری شخصیت وجماعت اگر عوام کے ان حقیقی جذبات ورجحانات کا مخلصانہ ساتھ دیتی ہے تو وہی مستقبل کی سیاست کا بند دروازہ کھلنے والی ثابت ہوگی۔

(کمال)

ذمہ داری کس کی ہے؟

حال ہی مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں جو ہنگامے رونما ہوئے، ان کے فسادی اور توڑ پھوڑ کے پہلو سے تو کسی بھی محب وطن کو اتفاق نہیں ہوسکتا اور ظاہر ہے کہ طلباء اور احتجاج کرنے والوں کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ یقیناً یہ کارروائی صرف ان غنڈہ عناصر کی ہوسکتی ہے، جو ایسے موقعوں پر غیرامن پسندانہ حرکات کے ارتکاب پر اتر آتے ہیں۔ ایسے غنڈہ عناصر کا استیصال پولیس اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری احتجاج اور مظاہروں کے موقعہ پر بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ ان غنڈہ عناصر کی نقل وحرکت پر فوراً پابندی لگادی جایا کرے۔

مقامی پولیس اور انتظامیہ کے علم میں اپنے اپنے علاقہ کے غنڈہ عناصر ہوتے ہی ہیں۔ ایسے موقعہ پر اگر وہ ان پر کڑی نظر رکھیں تو انہیں جلوس، مظاہروں اور احتجاجی اجتماعوں میں دوڑنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ اور اس قسم کے موقعوں پر فسادات وتوڑ پھوڑ کی وارداتیں رونما ہونے سے کافی حد تک روکی جاسکیں گی۔

جمہوریت کے موجودہ دور میں عوام کو جلوسوں، احتجاجات، جلسوں اور اجتماعات سے روکا نہیں جاسکتا عوام کی شکایات کے اظہار کا یہ ہی ایک ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ پر پابندی لگادینا ایک ایسی سیاسی گھٹن اور سیاسی کرب پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے، جس کا نتیجہ نہ ملک کے لئے سودمند ہوتا ہے اور نہ قائم حکومت کے لئے اس لئے توڑ پھوڑ کی کارروائیوں کے انسداد کے لئے صحیح طریقہ صرف یہ ہے کہ "غنڈہ عناصر" کو قابو میں لایا جائے۔ ان کے سرپرستوں کو بے اثر بنایا جائے اور جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ کی نگرانی کے لئے زیادہ سے زیادہ پولیس فورس وانتظامیہ کو مصروف رکھنے کے بجائے ایسے موقعوں پر انہیں "اکید کی جائے کہ وہ فی الفور اور بروقت اپنے اپنے علاقوں میں غنڈہ عناصر اور ان کے "بارسوخ سرپرستوں" کو پابند سلاسل

اس طرح "امن عامہ" میں بگڑ پڑنے کا خطرہ ختم ہوجائے گا۔

اس کے برعکس حکومت کی طرف سے ان کارروائیوں کی ذمہ داری عوامی رہنماؤں اور قائدین پر ڈالنا، انہیں گرفتار ونظربند کرنا اور انہیں اس کا ملزم گردانتا، دفعہ ۱۴۴ وغیرہ کے ہمہ گیر نفاذ سے ان کے انسداد کی کوشش کرنا، اصل حقیقت کو نظرانداز کردینے اور محض سیاسی اغراض کی خاطر اقدام کرنے کے مترادف ہے۔

جن تکالیف اور شکایات کی بنا پر عوام اور طلباء احتجاج کرتے ہیں، جن دینی اقدار کے تحفظ کے لئے علماء اور مسلمان مطالبات پیش کرتے ہیں اور جن سیاسی تبدیلیوں کا تقاضا سیاسی رہنماؤں اور جماعتوں کی طرف سے کیا جاتا ہے ان کے بارے میں تو ارباب اقتدار قطعی خاموشی اختیار کئے رکھتے ہیں اور حالات کی رفتار کا تماشا دیکھتے رہتے ہیں۔ جب یہ شکایات، یہ احتجاجات اور یہ مطالبات ایک ہیجان کی صورت اختیار کرکے پھٹ پڑتے ہیں اور اس موقعہ پر آزاد غنڈہ عناصر بے خوف وخطر باہر نکل کر توڑ پھوڑ اور بدامنی کا ارتکاب کرجاتے ہیں تو حکومت فوراً اس کی ذمہ داری جلسوں، جلوسوں مظاہروں اور سیاسی ودینی رہنماؤں پر عائد کرنے لگتی ہے۔ ان کی گرفتاریاں شروع کردیتی ہے اور عوام کے لئے تہدید آمیز بیانات جاری کردالتی ہے۔

تلخ حقائق سے آنکھیں پھیر لینا اور قوت کے استعمال

مطالبات کو دبانے کی کوشش کرنا مسائل

ہمیشہ نراخدلی، افہام وتفہیم اور شکایات
مطالبات کو پورا کرنے سے ہی حل ہو
نسم کی یک طرفہ کارروائی زیادہ دنوں
رکھی جاسکتی۔ اس سے نہ صرف عوام میں
بددلی پھیلتی ہے۔ غیر ذمہ دار حکام من مانی
تے ہیں۔ غنڈہ عناصر کو شہ ملتی ہے بلکہ
فتوں کو اپنی ریشہ دوانیوں کے لئے کھلا
میدان آجاتا ہے۔

(کمال)

یا کی دو اہم خبریں

ل سے دو اہم خبریں اس ہفتہ ملی ہیں
ایران کے بادشاہ نے خلیج فارس کی عرب
صوص "بحرین" کے متعلق یہ اعلان کر دیا ہے
رے میں ایران اپنے حق کے ادعا کو واپس

یہ کہ یمن کے سابق والی "امام بدر" اور "سعودی
" دونوں ہی اب "یمن کی موجودہ حکومت"
ل کرنے پر آمادہ ہیں اور امید ہے کہ یہ دیرینہ
تنازعہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو جائے۔

لذکر خبر اگر عملاً تکمیل پذیر ہو جاتی ہے تو
ب کے درمیان افتراق کی جو خلیج انگریزوں نے
سو سال کی سازشوں اور عیاریوں سے پیدا
شاء اللہ جلد مٹ جائے گی۔ اور ایران و عرب
شگوار تعلقات کا یہ خوش آئند نتیجہ نکل
یران بھی آئندہ عالم اسلام کا "قوی بازو"

ذکر خبر کے عملاً وقوع پذیر ہو جانے سے عربوں
ق کا ایک بہت بڑا سبب رفع ہو جائے گا۔
نہ صرف جنوبی عرب کو استحکام نصیب ہوگا
رب کی پوزیشن عرب عوام کی نگاہوں میں صاف
۔ اور مصر، شام، عراق، الجزائر اور جنوبی
لوں کے ساتھ اس کے خوشگوار تعلقات کا ایک
تا ہو سکتا ہے۔ جس سے عرب اتحاد کے مقصد میں
کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

وسطیٰ کی سیاسیات سے متعلق ان حوصلہ افزا
حات کے پس منظر میں متحدہ عرب جمہوریہ مصر
سیاسی رویہ کا بڑا دخل ہے۔ جو اس نے گذشتہ
ارجیت کے بعد اختیار کیا ہے اور جس پر وہ
حتیاط و باریک بینی سے عمل پیرا ہے۔

سے عرب، ایران اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے
تمام گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد رونما
الے عالمی سیاسی حالات و تغیرات اور پس پردہ
ان سے اب اس حقیقت کو محسوس کرنے لگے ہیں
اسرائیل، عرب تنازعہ دراصل مشرق و
مسلمان ممالک پر بلا امتیاز مغربی سامراج
کی بالادستی قائم رکھنے کی کوششوں کا
"نتیجہ ہے"۔

اغلباً اس حقیقت کے احساس نے ہی سب سے پہلے "ترکی" کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عربوں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کا آغاز کرے۔

ایران نے بھی یہ محسوس کیا کہ خلیج فارس میں اس کے مفادات کا عربوں کے ساتھ نزاع قائم رکھنے سے نہیں ہو سکتا اور بہتر طریقہ یہ ہی ہے کہ عرب اور ایران کے درمیان باہمی اعتماد قائم ہونا چاہیئے۔

سعودی عرب کو بھی یہ تلخ حقیقت اب سمجھنی پڑی کہ "یمن" کا جمہوری انقلاب ختم کرنے کی کوشش سے جنوبی عرب میں نہ "امن و استحکام" قائم کیا جا سکتا ہے نہ سعودی عرب کی پوزیشن دوسرے عرب ملکوں و عوام کی نگاہ میں شک و شبہ سے صاف رہ سکتی ہے اور نہ عربوں و مسلمانوں کے مشترک دشمنوں پر کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس سے "یمن" کی موجودہ جمہوری حکومت کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر کے ان تمام مواقعات و شکوک و شبہات کو زائل کر دینا چاہیئے۔

بہر حال یہ دونوں خبریں اگر صداقت پر مبنی ہیں اور عملاً وقوع پذیر ہو جاتی ہیں تو مشرق وسطیٰ میں مغربی سامراج کے تابوت میں یہ پہلی کیل ہوگی جو ٹھونکی جا سکے گی اور یہ پہلا اقدام ہوگا جو اسرائیل کے خلیج فارس اور جنوبی عرب کے ساحلوں تک پھیل جانے کے اینگلو امریکی منصوبہ کو ہمیشہ کے لئے ناکام بنا دینے کا باعث بن جائے گا۔

یہ بات اب کسی دلیل کی محتاج نہیں رہی ہے کہ عالم اسلام کا اتحاد مضبوط عرب اتحاد اور مشرق وسطیٰ کے استحکام پر مبنی ہے۔ یہ ہی نہیں بلکہ الجزائر سے انڈونیشیا تک اور افغانستان و پاکستان سے لیبیا اور مراقش تک تمام مسلمان ملکوں کی سلامتی، استحکام اور بہتر مستقبل کا تمام تر انحصار عرب اتحاد اور مشرق وسطیٰ کے استحکام پر ہے۔

اور جو اقدام اس اتحاد و استحکام کی طرف اٹھتا ہے وہ عالم اسلام کی تعمیر جدید کی طرف ہی اٹھتا ہے اور جو آواز اس اتحاد و استحکام کے خلاف کسی بھی عنوان سے بلند ہوتی ہے وہ عالم اسلام کی تشکیل و تعمیر کو روکنے والی مغربی سامراج امریکی و اسرائیلی استیلاء اور شر انگیزی اثر و نفوذ کو قائم رکھنے کا موجب بنتی ہے۔

(کمال)

"رفتار سیاست اور عالمی حالات"

حال ہی میں برسیلز میں معاہدۂ اوقیانوس (نیٹو) کے پندرہ ممالک کے وزرائے دفاع کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں معاہدۂ وارسا کے اشتراکی ممالک کے اس اقدام کے خلاف خوب خوب خوض کیا گیا جو گذشتہ دنوں چیکوسلاویکیہ سے متعلق انہوں نے اٹھایا تھا اور روس معاہدہ وارسا کے چار ملکوں کی افواج چیکوسلاویکیہ میں داخل ہو کر مغربی جرمنی (جو معاہدۂ اوقیانوس میں شامل ایک ملک ہے) کی سرحدوں تک پہنچ گئی تھیں۔

معاہدۂ اوقیانوس کے ملکوں کے وزرائے دفاع کی اس کانفرنس نے اپنے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ شائع کیا ہے۔ اس میں خاص طور پر روس کو خبردار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:۔

"اگر اس نے یورپ اور بحیرہ روم کے کسی ملک میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر مداخلت کی کوشش کی تو "نیٹو" کے اتحادی خاموش نہیں رہیں گے اور اس سے عالمگیر جنگ چھڑ جائے"۔

(امروز ملتان ۱۸ نومبر ۱۹۶۸ء)

"نیٹو" میں شامل ملکوں کی طرف سے یہ "انتباہ" معمولی نہیں ہے۔ کیوبا کے بحران کے بعد یہ پہلی وارننگ ہے جس نے عالمی سیاست کے خاموش سمندر میں ایک طوفانی لہر کا آغاز کیا ہے۔

یہ "انتباہ" اس اعتبار سے بڑا ہی معنی خیز ہے کہ اس میں "یورپ" کا لفظ بلا تخصیص مغربی یورپ کے استعمال کیا گیا ہے اور چیکوسلاویکیہ جیسے اشتراکی بلاک کے ملک کے حالیہ واقعہ کے پس منظر میں یہ انتباہ دیا جا رہا ہے۔ جو اس امر کا غماز ہے کہ معاہدہ اوقیانوس کے ملکوں کی نظر میں یورپ کے کسی بھی ملک کے معاملات میں خواہ وہ مشرقی یورپ کے اشتراکی ملک ہی کیوں نہ ہوں۔ روس کی براہ راست یا بالواسطہ مداخلت، تشویشناک ہے اور عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں "اعلامیہ" کے مطابق "بحیرہ روم" کے علاقہ کے کسی ملک میں بھی روس کی براہ راست یا بالواسطہ مداخلت معاہدہ اوقیانوس کے ممالک امریکہ و برطانیہ وغیرہ کے لئے ناقابل برداشت ہے اور ظاہر ہے کہ بحیرۂ روم کے علاقہ کے ممالک ترکی، شام، اردن، لبنان، مصر لیبیا، مراقش، الجزائر وغیرہ ہی ہیں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ بحیرہ روم سے ملحقہ افریقی، ایشیائی و یورپی ممالک میں جن کا بیشتر حصہ مسلمان ملکوں پر مشتمل ہے۔ امریکی و برطانوی مفادات اتنے خطرے میں پڑ گئے ہیں کہ مذکورہ "انتباہ" تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

اس اعلامیہ پر اگر غور کیا جائے تو درحقیقت یہ یورپ کی نسبت بحیرۂ روم کے علاقہ کے ملکوں کے بدلتے ہوئے حالات پر امریکہ اور برطانیہ کی گہری تشویش کا غماز ہے۔

گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد امریکہ و برطانیہ کا خیال تھا کہ اب عربوں کا جوش و خروش ٹھنڈا پڑ جائے گا اور عرب دنیا کے انقلاب پسندوں اور انقلابی رہنماؤں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ شکست کے بعد ان میں شدید انتشار پیدا ہوگا۔ روس بھی بے سود امداد سے ہاتھ کھینچنے لگے گا۔ مشرق کے غیر عرب ممالک کی ہمدردیاں بھی عرب کاز سے کم ہو جائیں گی۔ مسلمان ملکوں میں دائیں بازو کی نیم مذہبی و نیم سیاسی جماعتیں اسلام کے نام سے

عرب دنیا کے انقلاب پسندوں و انقلابی رہنماؤں کو عرب عوام اور مسلمانان عالم کی نظروں سے گرانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور کم از کم ان کا حشر انڈونیشیا کے سابق صدر جناب احمد سوئیکارنو کا سا ضرور ہو کر رہے گا۔

لیکن اینگلو امریکی بلاک کی یہ آرزو کامیاب نہ ہو پائی، اور ان کی توقع کے خلاف گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد عرب عوام کا جوش و خروش دوچند ہو گیا۔ انقلاب پسندوں اور انقلابی رہنماؤں کی عزت و توقیر میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ عرب اتحاد ایک حقیقت بن کر نمودار ہونے لگا۔ غیر عرب مسلمان ملکوں اور مشرق کی دوسری اقوام کی توجہ اور ہمدردی عربوں کے کاز کے ساتھ اور زیادہ ہونے لگی۔ مسلمان ملکوں کی دائیں بازو کی سامراج دوست جماعتوں کا پروپیگنڈا بڑی حد تک بے اثر رہا۔ اور روس نے بھی نقصان زدہ عرب ملکوں بالخصوص مصر و شام کے ہر نقصان کی تلافی کر کے انہیں پوری طرح از سر نو لیس اور مسلح کر ڈالا، نیز دیگر عرب ملکوں کو بھی غیر مشروط فوجی امداد کی پیشکش کر دی۔ اسی کے ساتھ ہی بحیرہ روم میں اپنے بحری بیڑے کی قوت میں بھی معتدبہ اضافہ کر کے اس پر سے گذشتہ دو سو سالہ برطانوی و امریکی تفوق اور اجارہ داری کا خاتمہ کر دیا۔ نیز سیاسی گرم بازاری کو مشرقی ملکوں تک ہی محدود نہیں رہنے دیا، بلکہ یورپ میں بھی جہاں خفیہ مشرقی یورپ کے ملکوں میں سامراجی انقلاب لانے کی کھچڑی پک رہی تھی۔ چیکو سلاویکیہ کے معاملات کو بروقت اپنے ہاتھوں میں لے کر عالمی سیاست کو ایک نئے رخ پر ڈال دیا۔

یہ ہے وہ پورا پس منظر، جس نے امریکہ، برطانیہ اور "نیٹو" کے ممالک کو زبردست تشویش میں مبتلا کر دیا ہے، اور بجا طور پر آخر روس کو مذکورہ بالا "انتباہ" دینے پر مجبور ہوئے ہیں۔

روس کے سرکاری ترجمان اخبار "پراودا" نے "نیٹو" کے اس اعلامیہ کو بجا طور پر "سرد جنگ کی بدترین مثال" قرار دیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔ تاہم اس اعلامیہ سے جھلکنے والے خطرات کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس عالمی صورت حال کی سنگینی کا اظہار ترکی کے معمر و محترم سیاست داں جناب عصمت انونو نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"حالیہ واقعات نے دنیا بھر میں قوت کے توازن کو متزلزل کر دیا ہے۔ سرحدوں پر فوجوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے، لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سرحدوں پر جمع ہونے والی فوجیں کیا کریں گی اور کہاں استعمال ہوں گی"۔

"فوجیں اب ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئی ہیں۔ اس لئے ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہیے"۔

آپ نے اپنے ملک کو خارجہ پالیسی کے متعلق مشورہ دیا ہے کہ:۔

"ہمیں اپنی خارجہ پالیسی کے بارے میں بہت محتاط ہونا چاہیئے۔ اور کسی فریق کو مشتعل نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنی موجودہ پوزیشن برقرار رکھنا چاہیئے۔ لیکن اس پوزیشن کو روس کے خلاف دشمنی کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیئے"۔

"جن مسائل سے ہمارا براہ راست تعلق نہیں ہے۔ ان میں ہمیں غیر جانبدار رہنا چاہیئے اور کسی بھی دباؤ کے آگے نہیں جھکنا چاہیئے اس طریق کار کو اپنا کر ہم اپنے ملک کو برے امکانات سے بچا سکتے ہیں"۔

(امروز ۱۸ نومبر ۱۹۶۸ء)

جنگ بلقان، پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کے تلخ ترین ادوار سے گذرنے والے اس معمر اور تجربہ کار سیاست دان کا خطرات کو بھانپ کر اپنی قوم کو اس سے آگاہ کرنا اور ان کے سامنے ایک واضح راہ عمل رکھنا یہ بتا رہا ہے کہ حالات کا رخ کدھر ہے۔

اس ضمن میں عرب سربراہوں کی کانفرنس کے روشن امکانات کی اطلاع مسلمانان عالم کے لئے بڑی امید آفریں ہے۔ ساتھ ہی یہ خبر کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جناب جمال عبدالناصر نہایت سرگرمی کے ساتھ مصر کے جدید فوجی و دفاعی محاذ کی براہ راست دیکھ بھال کر رہے ہیں اور نئے جنگی استحکامات کا معائنہ کر رہے ہیں موصلہ افزا ہے۔

تیسری عالمی جنگ اگر واقعی چھڑ جاتی ہے تو مشرقی ملکوں اور عالم اسلام کے مستقبل کے لئے اچھے اور برے دونوں امکانات کی حامل ہوگی۔ اور اس کے فیصلہ کا انحصار ان کی حالیہ تیاریوں اور اس موقف پر ہوگا۔ جو وہ اس عالمی سیاسی کشمکش کے موقعہ پر اپناتے ہیں۔

(کمال)

خصوصی رعایت

آپ قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت

— آپ کو —

عربی زبان

سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۲۰ منٹ دے کر) گھر بیٹھے مکمل عربی معہ گرامر بذریعہ خط و کتابت سیکھئے۔ (رمضان المبارک کی خوشی میں فیسوں میں خاص رعایت) مزید تفصیلات کے لئے پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

پتہ:۔ ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

مکتب مشرقی پاکستان

حافظیہ زرینہ میں حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ کی صدارت میں مجلس منتظمہ کا ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس میں ضلعی ناظم مولانا اشرف صاحب نے حساب و کتاب کی رپورٹ پیش کی اور جن علاقوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم نہیں ہوئیں۔ ان علاقوں کے دورے کرنے کا پروگرام بنایا۔ زیادہ سے زیادہ ممبران بنانے کے طریق کار پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:

(۱) عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی آئین اور منصوبوں کو ختم کر کے ان کی جگہ اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام اور دوسرے غیر اسلامی لٹریچر کو ضبط کرنے کا مطالبہ

(۳) علماء اور لیڈروں پر عائد شدہ پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ

(محمد عبدالرحیم ناظم دفتر)

دارالعلوم قومیہ عالیہ شبونتھ کا جلسہ

۲ نومبر۔ دارالعلوم قومیہ عالیہ شبونتھ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علاقہ کے علماء کرام کے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ تحصیل مولوی بازار کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مقررین نے اپنی تقریروں میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور خلاف اسلام سرگرمیوں کی مذمت کی۔

ضروری اعلان

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ مغربی پاکستان میں کچھ لوگ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان اور کچی مدارس کا نام لے کر چندہ وصول کر رہے ہیں۔ اہل خیر حضرات ہوشیار رہیں۔ مدارس اور جمعیۃ کی امداد کے لئے بذریعہ منی آرڈر رقومات روانہ کریں۔

(مولانا) شمس الدین صاحب تماسکی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان (ڈھاکہ)

اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم نے جمعیۃ علماء اسلام کے بیج طبع کرا کر ان پر بلاسٹک کا کور لگوایا ہے۔ جس سے نہایت ہی خوبصورت اور خوشنما نظر آتے ہیں فی سینکڑہ دس روپے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔

(نوٹ) یکصد سے کم باہر نہیں بھیجے جائیں گے۔

(عبدالعزیز ناظم ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

اسلامی نظام

(قسط نمبر ۲)

ی دنیا کی حقیقی بہبودی کا کفیل ہو سکتا ہے

(از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

ی نسل اور قوم سے تعلق رکھنے والے ہوں اور
کے باشندے سے اور کسی رنگ کے آدمی ہوں
شخص یا جماعت یا قوم پر ظلم و تعدی کو گوارا نہ
ے گا۔ ان اللہ لا یحب الظلمین
یظلم منکم نذقہ عذابا کبیرا
تمام قوانین اور اصول رحمت و شفقت سے
ئے اور حقیقی عروج و ترقی کی روح اس میں
الی۔ اس میں عام امن و امان، عدل و حقوق،
احسان کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ اس میں
راعی کو تمام رعایا کی پوری رعایت اور خبر گیری
اہی کا حکم ہوگا، اور وہی سب کا طرفدار اور
ال ہوگا۔ کلکم راع و کلکم مسئول
عیتہ الحدیث اس میں روحانی تربیت
ترقیات، خالق و مخلوق کے تعلقات، مخلوقات
س کے تعلقات، سب کے مراتب کا لحاظ وغیرہ
یہ کا ہوگا۔ انسانوں کا بنایا ہوا نظام خواہ شخصی ہو
ت خواہ فوجی ہو یا سیاسی، اقتصادی ہو یا تجارتی
ء اور فلاسفہ کا بنایا ہو یا ارباب سیاست ء
ت کا، اگر خداوندی نظام کے زیر سایہ نہ ہوگا
ں کی روشنی سے اس میں استفادہ نہ کیا گیا ہوگا
اس میں ہر جگہ خود غرضیاں اور ایسی خامیاں ہونگی
ے ہر قسم کے فتنہ و فساد، ظلم و عناد، ہلاکت اور
ا کا نشو و نما ہوگا خواہ وہ نازی ازم ہو یا بالشویزم
م ہو یا سوشلزم، فیسی ازم ہو یا اور کوئی ازم،
میرے محترم بزرگو! آج اسلام ازم ہی وہ
عدلا نظام ہے کہ جس میں حقیقی جمہوریت اور سچی
یت کو باحسن وجوہ جمع کر دیا گیا ہے اور جس میں
ر و بشر کے ساتھ انصاف و عدالت کی تاکید
کی گئی ہے۔

واذا حکمتم بین الناس
ان تحکموا بالعدل (سورۂ نساء)
اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں، تو
فیصلہ کرو انصاف سے۔

اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین
للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم
شنان قوم علی ان لا تعدلوا
اعدلوا ھو اقرب للتقوی (مائدہ ع ۲)

اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ
کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی۔
اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو
ہرگز نہ چھوڑو، عدل کرو، یہی بات زیادہ
نزدیک ہے تقوے سے۔ اس کا عادلانہ
قانون ہے۔

آیت اولےٰ میں عدل و انصاف کا ارشاد تمام
انسانوں کے لئے کیا گیا ہے خصوصیت مسلم یا مومن
کی نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری آیت میں نہایت زور
سے حکم کیا گیا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی کی حالت میں بھی
عدل و انصاف کو نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور اسی طرح گواہی
بھی محض اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اور حق بات کو ہرگز
نہ چھپانا چاہیئے اور اغراض کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین
بالقسط شھداء للہ ولو علی
انفسکم او الوالدین والاقربین
ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ
اولی بھما فلا تتبعوا الھوی
ان تعدلوا وان تلوا او تعرضوا
فان اللہ کان بما تعملون خبیرا
(سورۂ نساء رکوع ۲۰)

اے ایمان والو! قائم رہو انصاف پر گواہی
دو اللہ کی طرف کی اگرچہ نقصان ہو تمہارا
تمہارے ماں باپ کا یا قرابت داروں کا
اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ ان
کا خیر خواہ تم سے زیادہ ہے۔ سو تم پیروی
نہ کرو دل کی خواہش کی انصاف کرنے میں
اور اگر تم زبان ملو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ
تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

(زبان ملنا یہ کہ سچی بات تو کہی مگر زبان دبا کر اور پیچ سے
کہ سننے والے کو شبہ پڑ جائے۔ یعنی صاف صاف پیچ نہ
بولا، اور بچا جانا یہ کہ پوری بات نہ کہی بلکہ کچھ بات
کام کی رکھ لی۔ سو ان دونوں صورتوں میں گو جھوٹ تو
نہیں بولا مگر بوجہ عدم اظہار حق گنہگار ہوگا۔ گواہی سچی اور
پوری دینی چاہیئے)

ان آیات سے وہ اصول و قوانین معلوم ہوتے
ہیں۔ جن سے تمام عالم انسانی انتہائی امن و امان اور
خوشحالی و فارغ البالی کی زندگی بسر کر سکے۔ پس اسی انضباط
نظام کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگوں سے مندرجہ ذیل عہد لیا اور تمام دنیا کو یہ طریقہ
بتایا۔

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی السمع والطاعۃ
فی العسر والیسر والمنشط
والمکرہ وعلی اثرۃ علینا و
ان لا ننازع الامر اھلہ
وعلی ان نقول بالحق اینما
کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم
(متفق علیہ)

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ پر بیعت کی کہ ہر حالت میں سنیں گے
اور اطاعت کریں گے۔ خواہ تنگی ہو یا فراخی
خوشی ہو یا ناخوشی یا ہم پر ترجیح دی جائے
اور اس بات پر کہ اہل الامر سے امارت میں
کشمکش نہ کریں گے اور جہاں کہیں بھی ہوں
حق بات کہیں گے۔ خدا کی بات کہنے میں
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے
نہ ڈریں گے۔

یہ وہ تعلیم ہے کہ آزادئ رائے کے ساتھ ساتھ حقیقی
نظام حکومت کامل طریقہ پر اسی طرح چل سکتا ہے۔ اور
جبر و استبداد اور خود رائی کی جڑ کھودنے کے لئے
ارشاد فرمایا گیا۔

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو
کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا
من حولک فاعف عنھم واستغفر
لھم وشاورھم فی الامر فاذا
عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ
یحب المتوکلین (آل عمران ع ۱۷)

(اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت ہے جو نرم دل ملا
گیا ان کو اور اگر تو ہوتا تند خو سخت دل
تو متفرق ہو جاتے تیرے پاس سے۔ سو تو
ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ
اور ان سے مشورہ لے کام میں، پھر جب
قصد کر چکا تو اس کام میں تو بھروسہ کر اللہ پر
اللہ کو محبت ہے توکل والوں سے)

اور مستحقین انعام خداوندی کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ
وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقناھم
ینفقون (شوریٰ ع ۴)

(اور جنہوں نے حکم مانا اپنے پالنے والے (رب) کا اور قائم کیا نماز کو
اور کام کرتے ہیں مشورہ سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

رفتارِ سیاست

آنے والے انتخابات

احمد حسین صاحب کمال

حلقہ بندیوں کا کام مکمل ہوجانے کے بعد اب ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس طرح الیکشن کی تیاریوں کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوگیا ہے۔

پاکستان میں انتخابات کی جو اصل صورت حال ہے۔ اس سے نظامِ حکومت اور مناصب اقتدار میں کسی بڑی تبدیلی کی امید وابستہ نہیں کی جاسکتی۔

تاہم انتخابات کا میدان ہی ایک ایسا میدان ہے جہاں مختلف قوتوں کی حریفانہ پنجہ آزمائی کی حقیقت اور عوام کے سیاسی شعور کی رفتار و رجحانات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اور یہ ایک ایسی ضرورت ہے جسے اس دور کی کوئی بھی ایسی جماعت جو دینی یا سیاسی یا اقتصادی انقلاب لانے کی پُرامن و آئینی جدوجہد کا پروگرام رکھتی ہے نظرانداز نہیں کرسکتی۔

وہ جماعتیں اور افراد جو مجرد تبلیغی یا محض اصلاحی کام کرنے تک محدود ہیں شاید الیکشن کو ایک غیرضروری جھمیلا قرار دیں یا ان میں سے بعض اسے سراسر نقصان دہ بھی بتائیں۔ لیکن جو کے سامنے قوموں و ملکوں کے تغیر و انقلاب کی گذشتہ سو سالہ تاریخ ہوگی وہ کسی موجودہ زمانے میں کسی قوم کے بننے اور ارتقائی تبدیلیوں کی منازل سے گذرنے میں انتخابات کی اثر آفرینیوں سے انکار نہیں کرسکتے۔

قوم کے اجتماعی شعور کو فوری طور پر کسی منزل کی طرف موڑنے اور لے جانے کے لئے مؤثر ترین ذریعہ عصرِ حاضر کی سیاست میں صرف انتخابات ہیں۔

بے شک انتخابات کے لئے جس آزاد اور بدعنوانیوں سے پاک فضا کی ضرورت ہے وہ ہمارے یہاں نہ پہلے میسر تھی اور نہ شاید اب میسر ہو۔

لیکن کوئی اس عذر کی بنا پر بھی انتخابات کا بائیکاٹ کرنا درست نہیں ہوسکتا۔

اس لئے کہ جس چیز کا بائیکاٹ کیا جارہا ہے اگر وہ معطل ہوجاتی ہے اور بروئے کار نہیں آتی تب تو بائیکاٹ نتیجہ خیز ہوسکتا ہے، لیکن بصورت دیگر بائیکاٹ پیشگی شکست خوردگی کا اعتراف ہوگا

اور غیر جانبدارانہ علیحدگی کی پالیسی سیاسی و جماعتی خودکشی کے مترادف ہے۔

اس وقت ہمارا ملک، ایک زبردست تغیر کی زد میں ہے جہاں مختلف طاقتیں بڑی شدت کے ساتھ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے مصروفِ عمل ہیں۔

اولاً تو وہ طبقے ہیں جن کے مادی مفادات اور برسہا برس کا موروثی اثر و رسوخ انہیں ملک میں اپنی جڑیں مزید گہری کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہتے ہیں۔

یہ طبقے ہر اقتدار کی وہ سنگین بنیادیں ہیں۔ جن کے بل بوتے پر عوام کا سیاسی و معاشی استحصال کیا جاتا ہے۔

بلا مقابلہ انتخاب اس طبقہ کے لئے مژدۂ جانفزا ہوا کرتا ہے اور با مقابلہ انتخاب میں یہ طبقہ کامیاب ہونے کے باوجود اپنی جڑیں اکھڑتا ہوا محسوس کرنے لگتا ہے۔ نیز اس کا اندرونی تضاد اور باہمی رقابتیں بھی منظرِ عام پر آجاتی ہیں۔ اس طرح آگے چل کر عوام کو ان کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔

ثانیاً وہ طبقے ہیں جن کی تمام تگ و دو اور کامیابی کا انحصار عوام کو دھوکا اور فریب دیتے رہنے پر ہے۔

انتخابات کے میدان میں ان کے اعمال کا محاسبہ بھی ہوجاتا ہے اور عوام ان کی فریب کارانہ چالوں سے آگاہ ہوجاتے ہیں۔

ثالثاً اصحابِ اقتدار کا طبقہ ہے، جسے من مانی کرتے رہنے کے بعد الیکشن کے موقعہ پر ہی اپنے جھوٹے سچے وعدوں کا سہارا لینا پڑتا ہے اور ان کے جھوٹ و سچ کی عوام کے سامنے قلعی کھلتی رہتی ہے۔

الیکشن کے ان منفی فوائد کے بعد ان طبقوں کے مثبت فوائد کا بھی معاملہ ہے، جن کے دینی، سیاسی و اقتصادی تبدیلیاں لانے کے پروگرام تمام تر عوام کی حمایت و تعاون کے محتاج ہوتے ہیں۔ الیکشن کی گرماگرم وسیع فضا میں یہ طبقے اپنے مشن اور مقصد کو عوام کے سامنے پیش کرنے سے قاصر رہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو اٹھا کر بہت پیچھے پھینک دیتے ہیں۔

وہ الیکشن کے ہنگامے سے پیدا ہونے والی ذہنی و نفسیاتی تغیرات و ہیجانات کی رفتار کو الیکشن سے علیحدہ رہ کر روک نہیں سکتے۔ ان کی خاموشی ایسا خلا پیدا کردیتی ہے، جسے باطل قوتیں بھرنے کے لئے آگے بڑھ آتی ہیں اور عوام کی ذہنیت و نفسیات پر گہرے اثرات چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ ہی نقصان کتنا بڑا ہے کہ عوام اپنے دکھ درد، اور قریبی فائدے و نقصان میں جب ان خاموش بیٹھنے والوں کو شریک نہیں پاتے تو ان کے بلند بانگ دعووں و مقاصد میں شریک ہونے کے لئے وہ اپنے اندر بھی کوئی طلب و ذوق محسوس نہیں کریں گے۔

عوام پر براہ راست اثر انداز ہونے والی کسی بھی مہم سے علیحدہ ہوکر بیٹھ رہنا، عوام کو اپنے سے کاٹ کر کوسوں دور کردینا ہے۔ جس کا نتیجہ حسرتناک ناکامی کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا۔

الیکشن کی جیت یا ہار اصل کامیابی یا ناکامیابی نہیں ہے بلکہ الیکشن کے موقعہ پر عوام میں اپنے مشن کی سرگرمیوں کا اظہار اور دائرۂ کار کی وسعت کا تناسب کامیابی و ناکامیابی کا معیار ہے۔

اس وقت پاکستان میں اصل مسئلہ دین کے غلبہ اور عوام کے حق بالادستی کا ہے۔

اور یہ دونوں باتیں ایک دوسرے سے اس طرح وابستہ ہیں کہ کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ مقدم اول کو رکھا جائے یا ثانی کو۔

الیکشن کی ہمہ گیری کے موقعہ پر پاکستان کے اس اصل مسئلہ کی نمائندگی کرنے کے لئے اگر اہل دین سامنے نہیں آتے تو یقیناً عوام کے سامنے دین کا سوال ثانوی بن جائے گا۔ اور دنیا پرست سیاست دان عوام کے رجحان کو ثانی الذکر بات کی طرف کلیتہً موڑ کر عوام کو غلبۂ دین کے لئے کام کرنا مشکل تر ہوجائے گا بلکہ دین کی طرف سے عوام کے مایوس اور بے تعلق ہوجانے کا بھی سخت اندیشہ ہے۔

یہ بات کوئی وزن نہیں رکھتی کہ الیکشن کے موقعہ پر دینی حلقے ان حلقوں کے ساتھ اشتراک کرلیں جنہیں وہ دین کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ بشرطیکہ غلبۂ دین کے مقصد کو وہ پس پشت نہ ڈال دیں۔

یہ تو ظاہر بات ہے کہ الیکشن کا نتیجہ کسی فیصلہ کن انجام تک لے جانے والا نہیں ہوتا اور الیکشن کے لئے حزب اللہ کے مقابلہ پر جتنے کم محاذ بلکہ صرف ایک محاذ ہو اتنا ہی مفید و مؤثر ہوتا ہے اور یہ کسی ایک نقطۂ اشتراک پر عمل میں آسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے عوام کے حقِ بالادستی کے حصول کو تقویت ملتی ہو۔ اور غلبۂ دین کی منزل نگاہوں کے سامنے ہو۔

آج پاکستان کے عوام اس فیصلہ کن رجحان تک آ چکے ہیں۔ جو گروہ بھی عوام کے اس رجحان سے بے اعتنائی برتے گا۔ اسے آئندہ عوام کی بے التفاتی کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے

طاقت کے بل بوتہ پر اقتدار کی عمر کتنی ہی طویل ہو لیکن عوامی رجحانات کی پاسداری کرنے والے ہی انجام کار اپنے دینی و سیاسی مشن کو عوامی مقبولیت کے ساحل پر لاسکتے ہیں۔ اور فیصلہ کن تغیر کے وقت ان کے مقاصد ہی کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں گے۔

ملت اسلامیہ کی بنیاد غلبہ اور شوکت کو طلب کرنے، فتوحات حاصل کرنے، قوت و اقتدار بڑھانے اور قانونِ اسلام کے سوا باقی ہر قانون کا مقابلہ کرنے پر رکھی ہوئی ہے۔ (علامہ جمال الدین افغانیؒ)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مسلمان کون ہے؟
کفر و ایمان کی تحقیق

(۴)

طرح نماز پڑھے مسلمان۔ جو السلام علیکم کہے مسلمان
کہے مسلمان، جو حج کرے مسلمان، جو رمضان کے روزے
لمان۔ کیونکہ یہ سب مسلمان ہونے کی نشانیاں ہیں۔

ان فرقے

اب حنفی بھی مسلمان ہیں۔ شافعی بھی۔ حنبلی بھی اور مالکی
لد اور غیر مقلد بھی۔ کیونکہ یہ سب کے سب خدا اور اس
ارے احکام نیز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ب کے لائے ہوئے سارے دین کو برحق سمجھتے اور دل
ں کی تصدیق کرتے ہیں تو یہ اہلسنت والجماعت کہلاتے
ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہیں۔

فرقے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر
ں میں تقسیم ہو جائے گی کلھم فی النار سب آگ
یں مگر میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر چلنے
(جنتی اور ناجی ہیں) اہلسنت والجماعت کے فرقے
درخت کی مختلف سرسبز شاخیں ہیں۔ سب پھولتی
یں سب کو پھل لگتا ہے۔ سب کا نام مثلاً آم ہی ہے
ت شاخیں ہو جانے سے آم کا نام سلب نہیں ہوتا
طرح مختلف فروعی فرقے ہونے سے اسلام کا نام بھی
ب نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو شاخ درخت کی خشک ہو
ئے یا سبز ہی ہو، لیکن اس میں پھل نہ لگے یا پھل لگے
ں پکے نہیں اور نہ بڑا ہو، پک بھی جائے اور اس میں
مرا کیڑے پڑ جائیں۔ ایسی تمام شاخیں جلانے کے قابل
تی ہیں۔ اسی طرح یہ بہتر فرقے ایسے ہیں کہ ان کے بعض
قائد ایک صحابی سے بھی نہیں ملتے۔ اس لئے یہ ما انا
علیہ و اصحابی سے علیحدہ اور جلانے کے قابل ہیں
طبھم فی النار۔ مگر ان کو بھی علی الاطلاق کافر نہیں کہہ
سکتے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی امت
کے فرقے قرار دیا۔ ان کو آگ کا مستحق بتلایا، لیکن یہ
نہیں فرمایا کہ ضرور ہی جہنم کو جائیں گے اور ہمیشہ اس
میں رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ شفاعت سے یا سزا بھگتنے
کے بعد آخر کار وہ جنت میں داخل ہوں۔ یہی مطلب ہے
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمانے کا
لانکفر اھل القبلۃ کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں
کہتے۔

ٹوٹی ہوئی شاخیں

لیکن ان بہتر فرقوں کے سوا بعض ایسے مذہب
پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی مثال درخت سے کٹی ہوئی شاخ
کی ہے۔ جو شاخ آندھی یا کسی اور وجہ سے درخت سے
ٹوٹ کر علیحدہ ہو جائے۔ اس کا تعلق درخت سے نہیں
رہتا۔ درخت کی سرسبزی یا جڑوں کی خوراک کا اس پر
کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ اس درخت کی ٹہنی کہلانے کے
قابل نہیں رہتی۔

منکرین ختم نبوت، بہائی فرقے

یہی حال منکرین ختم نبوت لاہوریوں، بہائیوں، بابیوں
اور چکڑالویوں کا ہے۔ یہ شجرۂ طیبہ سے کٹ چکے ہیں، ان کو
مسلمان فرقوں میں شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔

بہتر فرقوں کی بعض شاخیں

اسی طرح مذکورہ بالا بہتر فرقوں کی بعض شاخیں بھی
مسلمان کہلانے کے قابل نہیں رہیں۔ جو اپنے غلو کی وجہ
سے حد سے گذر کر اسلامی درخت سے کٹ گئی ہیں۔ وہ
دراصل ان بہتر فرقوں ہی میں نہیں رہیں۔ اسی لئے
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول کا لنکفر اھل
القبلۃ کی شرح کرتے ہوئے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے

من صلیٰ صلوٰتنا، المراد لا یجوز
تکفیر اھل القبلۃ بذنب
ولیس المراد بہ مجرد التوجہ
الی قبلتنا فان الفلاۃ من الروافض
القائلین بان علیا ھو اللہ لیس
ھو مسلمین۔ (شرح فقہ اکبر)

مراد امام ابوحنیفہ کی یہ ہے کہ کسی اہل
قبلہ کو کافر کہنا کسی گناہ کی وجہ سے صحیح نہیں
ہے۔ یہ مراد نہیں کہ صرف ہمارے قبلہ کی
طرف منہ کرنا ہی کافی ہے۔ اس لئے کہ رافضیوں
میں سے جو حد سے بڑھ کر یہاں تک کہتے
ہیں کہ حضرت علیؓ خدا ہیں وہ قطعاً مسلمان
نہیں ہیں۔

اور شرح مقاصد، براس، شرح التحریر وغیرہ کتب معتبرہ
میں لکھا ہے:۔

ولا نزاع فی تکفیر اھل القبلۃ
المواظب علی الطاعات طول عمرہ
باعتقاد قدم العالم ونفی حشر
الاجساد

اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف ہی نہیں
کہ ایسے اہل قبلہ کافر ہیں جو عالم کو قدیم
کہتے اور حشر اجساد کے منکر ہیں کہ قیامت
میں جسمانی زندگی نہ ہوگی۔ چاہے ایسے اہل
قبلہ عمر بھر عبادت کرتے رہیں۔

اس حکم میں وہ فرقے بھی آجائیں گے جو قرآن پاک
کو اصلی قرآن پاک نہ سمجھتے ہوں یا اس میں تحریف اور
ردوبدل کے قائل ہوں۔

بہرحال جو آدمی خدا اور اس کے رسول کو دل سے
سچا جانتا ہے وہ مومن ہے۔ اس کو اس دلی تصدیق کے
اعلان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس پر مسلمان کے
احکام جاری کئے جا سکیں اور جب تک کوئی ایسی بات، کوئی
عقیدہ، کوئی فعل یا قول اس سے سرزد نہ ہو جو تکذیب
کے درجے تک پہنچ جائے اس وقت تک اس کو
کافر نہیں کہہ سکتے، چاہے وہ مذکورہ بالا بہتر ناری فرقوں
سے کیوں تعلق نہ رکھے..... چونکہ کفر کی بحث کے بغیر
یہ تفصیل مکمل نہیں ہو سکتی لہٰذا بقاعدہ تعرف الاشیاء
باضدادھا۔ اب کفر اور کافر کے فرقوں پر روشنی
ڈالی جاتی ہے۔

کفر اور تکذیب کی حد

حقیقت یہ ہے کہ کفر کوئی وجودی شے نہیں ہے
یہ عدمی شے ہے۔ جہاں اسلام نہ ہو وہیں کفر ہے۔ جہاں
یقین کا نور نہ رہا وہیں شک و کفر کی ظلمت پہنچ گئی۔
تصدیق ہے تو ایمان ہے۔ تصدیق نہیں تو کفر ہے۔ گویا
ایمان و تصدیق کے فقدان کا نام ہی کفر و تکذیب ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک عام غلط فہمی ہے جو فرق باطلہ کی طرف سے
شائع کی جاتی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے فرمایا ہے کہ جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں
ایک اسلام کی ہو، اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ واقعہ
بالکل اس کے برعکس ہے۔ اگر کسی شخص میں ننانوے
باتیں اسلام کی ہوں ایک کفر کی ہو وہ پھر بھی کافر ہے
مسلمان نہیں رہ سکتا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایمان کے لئے ضروری
ہے کہ ایک شخص قرآن پاک کی تمام آیات تمام احکام
اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ
کو آپ کے تمام ارشادات میں سچا سمجھے اور دل سے اس
کی تصدیق کرے۔ لیکن کفر کے لئے اس امر کی ضرورت
نہیں ہے کہ تمام قرآنی عقائد اور اسلامی احکام کا انکار
کرے۔

باقی آئندہ

سیرت کانفرنس سرگودھا

کانفرنس اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی مورخہ ۳، ۴ نومبر کو بلاک ۱۹ کے وسیع پنڈال میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اور صوبائی اکابرین کے علاوہ مختلف ڈویژنوں سے آئے ہوئے حضرات نے خطاب فرمایا۔ مقررین کی تقاریر سے قبل ایڈیٹر ماہنامہ تبصرہ جناب جانباز مرزا ہر اجلاس میں اپنے انقلابی کلام سے حاضرین کو گرماتے رہے۔

ہم ملک میں نہ اشتراکیت چاہتے ہیں اور نہ سامراجیت

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سیرت کانفرنس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالےٰ نے لی ہے

آپ نے فرمایا کہ برسراقتدار طبقہ کی زبانیں اسلام کا نام لے لے کر خشک ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسلامی قدروں کو منظم طریق پر پامال کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ آپ نے عائلی قوانین پر قرآن وسنت کی روشنی میں بحث کرکے اس کو خلاف اسلام ثابت کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قوانین کو فوری طور پر ختم کرے

آپ نے آنے والے انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی زندگیاں اسلام کے خلاف کام کرتے کرتے گذر گئی ہیں۔ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وہ اسلام کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ آپ نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے لوگوں کو الیکشن میں کامیاب نہ بنائیں۔

آپ نے موجودہ جشن ترقی پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ روزمرہ کی ضروریات کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں پھر یہ جشن کس چیز کا ہے؟

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سب جماعتیں اپنا اپنا پروگرام پیش کر رہی ہیں۔ کوئی امریکی نظام کی حمایت کرتا ہے۔ کوئی اشتراکی نظام کی۔ ہم اس ملک میں نہ اشتراکیت چاہتے ہیں اور نہ سامراجیت بلکہ خالص اسلام کا نظام چاہتے ہیں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔

مسئلہ کشمیر اُس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک پاکستان کے تمام مکاتیبِ فکر پوری دلچسپی نہیں لیں گے

(سردار عبدالقیوم خان صاحب)

سیرت کانفرنس سرگودھا کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سابق صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان صاحب نے فرمایا کہ پاکستان علماء اور مسلمان جانبازوں کی قربانیوں کی وجہ سے معرض وجود میں آیا۔ حصول پاکستان کے لئے کشمیر کے مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کے دوش بدوش جنگ لڑی۔ کشمیری مسلمانوں نے خطہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیں اور آج جتنا حصہ آزاد کشمیر کی شکل میں ہمارے پاس ہے یہ انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے

حال ہی میں حکومت پاکستان نے جو آرڈیننس آزاد کشمیر میں نافذ کیا ہے۔ اس پر آپ نے سخت تنقید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس آرڈیننس کو واپس لے۔ آپ نے علماء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی قربانیوں کا اعتراف کیا۔

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مقبوضہ کشمیر کے سلسلہ میں انگریز اور ہندو نے آپس میں ساز باز کر رکھی ہے اور یہ سامراجی گروہ اس مسئلہ کے حل ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک پاکستان کے تمام مکاتیب فکر پوری دلچسپی نہیں لیں گے۔ آپ نے پی ڈی نظام کو جمہوریت کے منافی قرار دیتے ہوئے اس کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

اگر تم امن کے خواہشمند ہو تو قرآن وسنت کو اپنے سینے سے لگاؤ

(ڈاکٹر فدا حسین)

سرگودھا۔ سیرت کانفرنس سرگودھا کے عظیم الشان اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے مبلغ ڈاکٹر فدا حسین صاحب نے ..... بانفرنس کی اہمیت سے عوام کو آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج دنیا بھوک اور افلاس کو ختم کرنے اور امن کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ اگر واقعی بین الاقوامی طور پر ان چیزوں کو ختم کرنے کا ارادہ ہے تو قرآن وسنت پر عمل کرو۔ اگر تم امن کے خواہشمند ہو تو قرآن وسنت کو اپنے سینہ سے لگاؤ۔ دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ بھوک اور افلاس کا خاتمہ ہو جائے گا۔

آپ نے حالات حاضرہ پر بڑے مؤثر انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے ان الفاظ پر اپنا بیان ختم کیا کہ ہم ملک میں منافرت نہیں پھیلاتے۔ ہم صرف اس ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہم آخر وقت تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔

حق گوئی ہمیں ورثہ میں ملی ہے

(مولانا عبدالحکیم)

سیرت کانفرنس سرگودھا کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے راولپنڈی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم صاحب نے فرمایا کہ ہم اسلام اور پاکستان کے وفادار ہیں۔

آپ نے تاریخ آزادی کی ورق گردانی کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ ۱۸۵۷ء میں جب انگریز اس ملک پر قابض ہوا تو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت شیخ الہندؒ نے ہر طریقہ سے انگریز کا محاسبہ کیا۔ وہ لوگ عزم واستقلال کے پہاڑ تھے۔ جن کی آزادی ان کے مجاہدانہ کارناموں کی زندہ مثال ہے۔

آپ نے کہا کہ حق گوئی ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔ ہم ہر حال میں حق کا پرچار کرینگے اور آخر دم تک اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے کوشاں رہیں گے۔

مولانا قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے ناظم اعلیٰ قاری نورالحق صاحب نے سیرت کانفرنس سرگودھا کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ برسراقتدار طبقہ پر تنقید کی اور کہا کہ ان کے اقتدار کو دس برس گذر چکے ہیں لیکن آج تک یہ بھی اپنے وعدوں پر پورے نہیں اترے۔ آپ نے یونیورسٹی آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ آرڈیننس نافذ کرکے طلباء کی حق تلفی کی گئی ہے آخر میں آپ نے حکمران طبقہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک اس ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ نہ ہوگا اس وقت تک یہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

کانفرنس میں عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی قوانین اور منصوبوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ تحریر وتقریر کی آزادی ہنگامی حالات کے خاتمہ، ختم نبوت کا تحفظ اور ارتداد کی روک تھام، یونیورسٹی آرڈیننس کو واپس لینے اور فدائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کی رہائی کے سلسلہ میں قراردادیں منظور کی گئیں۔

گذشتہ ماہ جب اس کانفرنس پر پابندی عائد کی گئی تو سامراج نواز ٹولہ نے گھی کے چراغ روشن کئے۔ لیکن دوبارہ کانفرنس کے انعقاد نے ان کی تمام خوشیوں پر پانی پھیر دیا۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ایک اہم تقریر کے اقتباسات

یہ تقریر حضرت مفتی صاحب نے مورخہ ۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لائل پور کے ممبران کے سامنے کی۔ تقریر چونکہ طویل ہے اس لئے اس کے بعض اہم اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ (خورشید)

(۱) بار کے ممبران کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد ان کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت ملک میں مکمل اسلامی نظام چاہتی ہے۔ مفتی صاحب نے اسلامی نظام کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جو صحابۂ کرام اور اسلاف کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔

(۲) موجودہ بے چینی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس وقت چند خاندانوں کے سوا ملک کا کوئی فرد بھی مطمئن نہیں۔ ملوں کی زیادتی اور محکمہ زراعت کی تمام کوششوں کے باوجود روزمرہ کی ضروریات کی چیزوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ اس اضطراب اور جھنجلاہٹ کے باوجود عشرہ ترقی کا جشن منایا جا رہا ہے۔ ترقی کرنے والی قومیں جشن نہیں منایا کرتیں بلکہ وہ اپنی کوتاہیوں کی فہرست بنا کر ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ترقی اس کو نہیں کہتے کہ کسی ملک کا امیر طبقہ امیر تر ہو جائے اور غریب طبقہ کو نانِ جویں بھی میسر نہ ہو۔

> ترقی کرنے والی قومیں جشن نہیں منایا کرتیں بلکہ وہ اپنی کوتاہیوں کی فہرست بنا کر ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں

(۳) جمہوریت کا صرف زبانی دعویٰ ہے۔ عملاً اگر دیکھا جائے تو ڈیفنس رولز مقرر کے لئے جیل کے دروازے منہ کھولے کھڑے ہیں۔ اسے مرعوب کرنے کے لئے جگہ جگہ دفعہ ۱۴۴، زبان بندیوں اور پابندیوں کا سلسلہ موجود ہے۔ سیفٹی ایکٹ اور ڈیفنس آف پاکستان اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اس جمہوریت میں تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر اگر کوئی فولاد کے دل والا شخص حق کہہ دے تو یہ اس کا کمال ہے۔ آج ہم سے ووٹ کا حق بھی چھین لیا گیا ہے۔ انتخابی حقوق ایک مختصر سے طبقہ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں جس کو لالچ یا رعب سے رام کیا جا سکتا ہے

> اس جمہوریت میں تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر اگر کوئی فولاد کے دل والا شخص حق کہہ دے تو یہ اس کا کمال ہے۔

(۴) آپ نے وکلاء سے خصوصاً کہا کہ ان حالات میں جہاں علماء پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہاں آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ آپ کو قوم میں دانشور سمجھا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو بہرحال نبھانا ہے۔

(۵) صدر جلسہ کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اسلامی نظام میں خلیفہ یا امیر کے لئے چند اوصاف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر وہ اوصاف اس میں موجود ہوں، تو وہ خلافت کا اہل ہے ورنہ نہیں

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ جتنا اسلام ۱۹۵۶ء کے دستور میں تھا۔ اتنا موجودہ دستور میں بھی ہے۔

جب آپ سے ترمیمی بل کے سلسلہ میں حکومت کو ووٹ دینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے جماعت کے مشورہ سے ووٹ دیا تھا۔ جماعت کا حکم میرے لئے ضروری تھا۔ بصورت دیگر مجھے جماعت سے مستعفی ہو جانا چاہیئے تھا۔

جیسا کہ پہلے ترمیمی بل میں جماعت اسلامی اور کونسل لیگ کے ممبران نے اپنے اپنے سربراہوں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حکومت کو ووٹ دیا۔ جماعت اسلامی کے ممبر عباس صاحب نے مجھے مودودی صاحب کا وہ خط دکھایا جس میں ان کو یہ کہا گیا تھا کہ اس بل میں آپ حکومت کی حمایت کریں۔

آپ نے فرمایا کہ ڈیڑھ سو اراکین کا منتخب کیا ہوا سپیکر چار ماہ کے لئے کیسے جمہوری اور عوامی نمائندہ کہلا سکتا ہے؟ ملک کے صدر کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے اور سپیکر کے لئے نہیں۔ جب سپیکر کے لئے مسلمان ہونا شرط ہی نہیں۔ تو ہندو، عیسائی اور کوئی غیر مسلم سپیکر بن سکتا ہے۔ جب غیر مسلم سپیکر کو چار ماہ کے لئے صدارت کی کرسی دی جائے گی، تو بین الاقوامی طور پر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی کیا قیمت رہ جائے گی۔ دوسرا وہ مسلمانوں کے حقوق کو غصب کر کے چار ماہ میں ملکی نظام کو درہم برہم کر دے گا۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ایبٹ آباد کی گرفتاری

جمعیۃ علماء اسلام ایبٹ آباد کے ناظم جناب احمد حسین صاحب کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے موصوف نے ایک جلوس سے مخاطب کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے حق میں نعرے لگائے تھے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ

دستور اساسی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ دستور اساسی آفسیٹ کی دیدہ زیب کتابت و طباعت، خوبصورت چہار رنگا ٹائیٹل اور بہترین سفید کاغذ پر طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔ دستور چونکہ محدود تعداد میں شائع ہو رہے ہیں اس لئے تمام ضلعی و مقامی جمعیتیں جلد از جلد آرڈر روانہ فرمائیں۔

قیمت ۵۰ پیسے — فی سینکڑہ چالیس روپے

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟

— مکمل معلومات حاصل کرنے کیلئے —

"کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام"

مرتبہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ کیجئے۔

عنوانات

(۱) مختصر تاریخی جائزہ
(۲) علماء کرام کے کارنامے
(۳) قیام پاکستان اور علماء کرام کی مساعی
(۴) امتیازی حیثیت اور مسلک۔
(۵) تعارف و نصب العین
(۶) جمعیۃ کی دعوت
(۷) تنظیم و نظام اور طریق کار
(۸) جمعیۃ کا پروگرام
(۹) جمعیۃ کے مطالبات
(۱۰) جمعیۃ کے اغراض و مقاصد
(۱۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داران

قیمت صرف ۴۰ پیسے

فارم ہائے رکنیت

— اور —

رسیدات زر

— بھی —

چھپ کر تیار ہو گئی ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد آرڈر روانہ فرمائیں۔

محمد حنیف سہارنپوری دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر

طلباء کے مسائل

طلباء کے مسائل کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین کا نقطۂ نظر ترجمان اسلام کی گزشتہ اشاعتوں میں آچکا ہے۔ طلباء ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ہمارا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ حکومت کے لئے ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ان کے مطالبات مان کر ان کو مطمئن کرے۔ ان کے مطالبات کو ردی کی ٹوکری میں ڈالنا اور تعلیمی اداروں کو عرصہ دراز تک بند رکھنا ملک و ملت کے مستقبل کے لئے فائدہ مند نہیں ہوسکتا جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کی طرف سے طلباء کے مطالبات کی حمایت میں ہمارے پاس ہر روز قراردادیں آرہی ہیں۔ اس عوامی مطالبہ کو پریس کے ذریعہ حکومت تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے ان قراردادوں کو ان صفحات پر منتقل کیا جارہا ہے۔ (مدیر معاون)

ملتان :-

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے اپنے ایک اجلاس میں طلباء پر پولیس کی متشددانہ کارروائیوں کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ طلباء کے مطالبات فوراً تسلیم کرکے ان کو مطمئن کرے۔

پشاور :-

پشاور ڈویژن کے ممتاز علماء اور جمعیۃ کے رہنماؤں نے طلباء پر حالیہ فائرنگ کی مذمت کرتے ہوئے شہداء کے وارثان کو معاوضہ دینے اور ڈی سی راولپنڈی کو انتظامیہ سے سبکدوش کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں طلباء کے مطالبات ماننے اور یونیورسٹی آرڈیننس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا۔

جہلم :-

۱۵ نومبر کو جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب نے ایک قرارداد کے ذریعے راولپنڈی اور نوشہرہ میں ہونے والی حالیہ فائرنگ کی مذمت کی اور کہا کہ طلباء ہمارے ملک کا بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ ہمارا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان کے مطالبات کو فوراً منظور کرے

چکوال :-

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدنی جامع مسجد چکوال میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے راولپنڈی میں ہونے والی فائرنگ کو افسوسناک قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ اس فائرنگ کی کسی غیر جانبدار جج سے انکوائری کرائی جائے۔ فائرنگ میں شہید ہونے والے نوجوانوں کے لئے دعا مغفرت کی گئی اور حکومت سے طلباء کے مطالبات کو منظور کرنے کا مطالبہ کیا گیا

میانوالی :-

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی نے ایک قرارداد کے ذریعہ مختلف جگہوں پر طلباء پر کئے گئے تشدد کی مذمت اور طلباء کے مطالبات کی حمایت کی۔

راولپنڈی :-

مجلس طلباء اسلام راولپنڈی نے اپنے پندرہ روزہ اجلاس میں گرفتار شدہ طلباء کی رہائی اور طلباء کے مطالبات کو غیر مشروط طور پر ماننے کا مطالبہ کیا۔ نیز طلباء پر کئے گئے تشدد کی مذمت کی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں :-

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے اپنے ایک اجلاس میں مطالبہ کیا کہ طلباء کے مطالبات تسلیم کرکے ان کو مطمئن کیا جائے۔ اجلاس نے طلباء پر حالیہ تشدد کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا۔

تعارف و تبصرہ

کتابچہ :- فضائل کلمہ طیبہ، درود شریف و استغفار

مرتبہ :- ابوالحسن جیلانی فاضل دیوبند

شائع کردہ :- دارالمبلغین اردو بازار لاہور

قیمت :- ۳۷ پیسے

زیر نظر کتابچہ جناب ابوالحسن جیلانی کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ جو دیکھنے میں ایک مختصر سا پمفلٹ نظر آتا ہے مگر مرتب نے بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اس میں مختصر انداز کے اندر قرآن و سنت کی روشنی میں کلمہ طیبہ درود شریف اور استغفار کے فضائل بیان کئے ہیں تحریر نہایت شگفتہ اور عام فہم ہے۔ جس کو ایک عام پڑھا لکھا آدمی بھی احسن طریقہ سے سمجھ سکتا ہے۔ اس مادی دور میں روحانیت کو فروغ دینے کے لئے اس قسم کے لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ جو مغرب کی آندھیوں میں بھٹکنے والی دنیا کے لئے امن و سکون کا پیام دے یہ کتابچہ آپ کے قلبی سکون کے لئے بہترین معاون ہوگا۔

(ڈاکٹر رشید بھیروی)

حادثہ

الجمعیۃ دہلی کی اطلاع کے مطابق حضرت مولانا سید اسعد مدنی کے خسر، اہلیہ اور بچے دہلی سے دیوبند جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے۔ مولانا کے خسر حضرت

تعزیت

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء کا سورج اہالیان حضرو کے لئے اپنے جلو میں انتہائی مسرتوں کا پیغام لے کر آیا کہ اس دن حضرو کے مشہور بزرگ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید مولوی حافظ محمد رفیع صاحب الحسینی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کی تقریب شادی خانہ آبادی منعقد ہوئی۔

اس بابرکت تقریب میں پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال، مولانا عبداللطیف صاحب جہلم، مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی، مولانا محمد رمضان صاحب علوی راولپنڈی اور مولانا محمد الیاس لاہور کے علاوہ علاقہ کے ولی کامل مولانا محمد نصیر الدین غورغشتی اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ ضلع اٹک نے شرکت فرمائی اور دیگر بیسیوں علماء اور معززین علاقہ شریک محفل ہوئے۔

ظہر کی نماز کے بعد بارات تاجک روانہ ہوئی۔ جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحنان صاحب نے اپنے اعوان و انصار سمیت بارات کا خیر مقدم کیا۔ مولانا جہلمی نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب و قبول کی شرعی رسم پوری فرمائی۔ عشاء کے بعد مدنی مسجد حضرو میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے نفاذ اہلسنت والجماعت کی تشریح فرماتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ اپنے اعزازی لقب کو سمجھ کر اس کے مطابق عملی جدوجہد کریں۔ اس کے بغیر اپنی روایات کو برقرار رکھنا مشکل ہے۔ آپ نے فرقہائے باطلہ اور سماجی بدعنوانیوں اور مہنگائی پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ بعد ازاں مولانا جہلمی نے اتباع رسولؐ پر پُرمغز اور مختصر خطاب فرمایا اس طرح یہ بابرکت محفل جو پوری طرح اسلامی روایات کا مظہر تھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

شریک مسرت :- (محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب مرکزی مسجد حضرو)

دعائے صحت

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اس وقت آپ رمضان المبارک کی وجہ سے اپنے آبائی وطن بفہ (ہزارہ) میں قیام پذیر ہیں۔

جماعتی احباب اور قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضرت کی صحت کے لئے اس مبارک ماہ میں دعا کریں۔ (ادارہ)

مولانا حمید الدین صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ کلکتہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال فرماگئے — ادارہ ترجمان اسلام حضرت صاحبزادہ صاحب اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائے۔

...ریک جمہوریت اور جمعیۃ علماء اسلام

...ے موجودہ پریشان کن حالات نے ہر شخص اور ...سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اصلاح حالات ...یادہ سے زیادہ مشترکہ جدوجہد کے امکانات ...جائے۔ لیکن جہاں ملک وملت کے خیر خواہ ...کے لئے کوئی اقدام یا اس کے مقصد کو قریب ...لئے بات کرتے ہیں تو شیطان کو پسو پڑ جاتے ...مختلف دلوں میں مختلف وساوس وخطرات ...ہزنی کی کوشش کرتا ہے۔ تحریک احیاء جمہوریت ...ستان کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں صاحب ...ل پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت ...محمود صاحب کی خدمت میں ایک تحریری درخواست ...جمعیۃ اپوزیشن سے اشتراک عمل کرے ... ...صاحب کی طرف سے بڑے زور سے تقریباً ...پہلے یہ تحریک دوبارہ شروع کی گئی۔

...جمعیۃ علماء اسلام نے ملی مفاد کی خاطر کبھی بھی ...کی ضرورت سے انکار نہیں کیا البتہ جمعیۃ اسلامی قدروں ...انی ضروری سمجھتی رہی۔ حال ہی میں حضرت ...محمود صاحب مدظلہ نے اپنے ایک بیان میں ...ی دردمندانہ خواہش کے جواب میں موافقت ...فرماتے ہوئے اسلام کی ضرورت پر بھی زور دیا تھا ...جمعیۃ علماء اسلام ... کے ارکان اور اس کے ...کے اس خیال پر ہر اس مسلمان کو مسرت ہوئی ہے ...طرف ملکی حالات کی تبدیلی کو ناگزیر سمجھتا ہو دوسری ...س کو جمعیۃ کی قوت، تنظیم، ہر دلعزیزی اور ...جدوجہد کا پورا پورا اندازہ ہو۔ چنانچہ اب تک ...جماعتوں کے نمائندے اس سلسلے میں جمعیۃ کے ...سے بات کر چکے ہیں۔ مگر ایبٹ آباد کا کوئی نواب خاں ...شاید انگریز کے زمانے کا سابق پٹواری ہے ...تکلیف پہنچی۔ چنانچہ کہیں وہ حضرت مفتی صاحب کے ...کا خیر مقدم کرتا ہے۔ دوسری طرف وہ اپنی دلی پریشانیوں ...ریوں کرتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب اور مولانا ...غوث صاحب ہزاروی کے بارے میں بعض ...زکار باتیں زیر بحث لاکر ان آزمائے ہوؤں ...چنے کی تلقین کرتا ہے۔ اس نیک آدمی نے اپنے ...کے ساتھ تحریک جمہوریت اور کونسل مسلم لیگ کے دو ...ٹے موٹے عہدے بھی ذکر کئے ہیں۔ ہم اس قسم ...آدمیوں کو معذور قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن اس ...یا ضمانت ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں میں انگریزوں ...پرانے کا سہ لیس رجعت پسند اور دشمن اتحاد نہ گھس ...ئے ہوں گے۔ بہت سے آدمیوں کو یہ بات بھی کھائے ...ہی ہے کہ کہیں بھٹو پارٹی اور ... نیشنل عوامی ...ٹی یا جمعیۃ علماء اسلام کی طاقت اپوزیشن کے ساتھ نہ مل جائے۔ ایسے وساوس وخطرات کا علاج صرف لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ ابھی چند دن پہلے لاہور کے بعض کونسل لیگیوں نے مودودی جماعت پر بعض سنگین الزامات عائد کئے ہیں اور مودودی جماعت کے اخبارات نے اپنے کو دائیں بازو سے بہت قریب بتلانا وظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ جبکہ صدر ایوب خاں بھی اپوزیشن میں صرف انہیں کو اچھالتے ہیں۔ دیکھئے

یہ ؎ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

آخر کار کیا رنگ لاتا ہے اور زمانہ بتا دے گا کہ ایوب خاں کا ایجنٹ یا امریکہ و انگریز کا دلال کون ہے؟ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زندگی جس طرح گذری اور جن مشکلات میں گذر رہی ہے اس کے بارے میں عوام خود زیادہ واقف ہیں۔ باقی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر لگایا ہوا الزام بیسیوں بار مدلل جوابات کے باوجود دوہرانا زیادہ شرافت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی پلید الطبع اس سلسلے میں سمجھنا چاہے تو وہ لائلپور کے بار روم سے دریافت کر سکتا ہے: جہاں تمام وکلاء حضرات مفتی صاحب کی تقریر و دلائل سن کر ان کی صداقت کے قائل اور بے انتہا محظوظ ہوئے۔

(محمد اشرف ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی خدمت میں

مجھے پچھلے جمعہ حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کا ایک مکتوب گرامی آیا تھا جس میں بعض مشورے دیئے گئے تھے اور بعض مشورے طلب کئے گئے تھے۔ میں نے وہ خط مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے حوالہ کر دیا تھا۔ میں مشرقی پاکستان کے تمام عہدہ داران جمعیۃ سے عرض کروں گا کہ آئندہ خط و کتابت اور ہدایات وغیرہ کا تعلق مرکزی جمعیۃ سے قائم رکھیں اور براہ راست ہدایات دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان سے رابطہ قائم کریں۔ البتہ مغربی پاکستان کی جمعیۃ، مقامی جماعتیں ضلع سے، ضلع جماعتیں ڈویژن سے اور ڈویژنل جماعتیں صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور یا مشرقی پاکستان ڈھاکہ سے تعلق قائم رکھیں۔ ہر درجہ کی بالادست جمعیۃ ماتحت جماعتوں کی نگرانی اور دیکھ بھال جاری رکھے۔

(مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

حالیہ گرفتاریاں اور پابندیاں

پشاور — جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے زعماء نے ایک مشترکہ بیان میں سیاسی لیڈروں کی گرفتاریوں اور علماء پر عائد شدہ پابندیوں کو بنیادی حقوق کے منافی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ گرفتار شدہ لیڈروں کو رہا کیا جائے۔

ملتان — جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے ایک قرارداد کے ذریعہ مسٹر بھٹو اور دیگر سیاسی لیڈروں اور طلباء کی گرفتاریوں کو جمہوری روایات کو پامال کرنے کے مترادف قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں:۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈی۔ آئی خاں نے اپنے ڈویژنل اجلاس میں حالیہ گرفتاریوں اور علماء پر پابندیوں کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیاسی اسیروں کو غیر مشروط طور پر رہا کرے۔

جہلم:۔

مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے ایک قرارداد میں مسٹر بھٹو اور ان کے ہمراہیوں کی گرفتاری کو جمہوری اقدار کے منافی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ کہ گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔ یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

آپ نے ملک میں مسلسل دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی کو ختم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

میانوالی:۔

اراکین جمعیۃ علماء اسلام میانوالی نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں حالیہ گرفتاریوں اور پابندیوں کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسیروں کو فوراً رہا کر کے عوام کو مطمئن کرے۔

چکوال:۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے رہنما قاضی مظہر حسین صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں علماء پر عائد شدہ پابندیوں مسٹر بھٹو اور آپ کے رفقاء کی گرفتاریوں اور جگہ بجگہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو شہری آزادی کے منافی قرار دیا آپ نے مطالبہ کیا کہ اگر گرفتار شدگان ملک کے غدار ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ آپ نے علماء پر عائد شدہ پابندیوں کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا مقدمہ

ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مقدمہ کی تاریخ آئندہ ۹ دسمبر مقرر ہوئی ہے

ضمیمہ

مفتی محمد یوسف کے جائزہ کی حقیقت

مندرجہ عنوان کے تحت میرے اس مضمون کی ۴ قسطیں "ترجمان اسلام" میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور اشاعت کے ساتھ ہی ہم یہ پرچے مفتی محمد یوسف کو بذریعہ ڈاک بھیجتے رہے ہیں۔ جو ان کو پہنچ چکے ہیں اور ان سے ان کے جواب کا بھی مطالبہ کر دیا گیا ہے۔ مفتی صاحب سے بھی یہی عرض ہے کہ وہ جس اخبار یا رسالہ میں جواب شائع کریں وہ بندہ کو بھیجتے رہیں۔

اس مضمون کی ابتدا میں بندہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ کہ اس موضوع پر ایک مستقل مفصل کتاب بھی لکھی جائے گی لیکن اب بعض بزرگوں کا مشورہ ہے کہ اسی مضمون کو کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق اس مضمون کا مسودہ کاتب کے حوالہ کر دیا ہے۔ اس میں بعض جگہ معمولی ترمیم و اضافہ بھی ہے اور اس میں دو مزید عنوان بھی ہوں گے جو ترجمان اسلام میں شائع نہیں ہو سکے۔ یعنی (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور (۲) مسئلہ متعہ کے بارے میں مودودی نظریات کا ابطال۔ علاوہ ازیں چونکہ مفتی محمد یوسف صاحب نے اپنی کتاب "علمی جائزہ" میں مسئلہ عصمت انبیاء پر مفصل لکھا ہے۔ اس لئے "عصمت انبیاء اور مودودی" کے موضوع پر علیحدہ مستقل کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

مفتی صاحب سے بعض اہم سوالات

"علمی جائزہ" کی اشاعت کے سلسلہ میں مفتی محمد یوسف صاحب حسب ذیل سوالات کا جواب دیں:۔

(۱) "علمی جائزہ" کی تصنیف پر کیا مودودی صاحب نے آپ کو تین صد روپیہ کی رقم بطور انعام ارسال کی ہے؟

(۲) اس تصنیف کے معاوضہ میں کیا آپ کو اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ کی طرف سے ۲۵ ہزار یا اس سے کم و بیش رقم دی گئی ہے؟

(۳) کیا آپ کی کتاب "علمی جائزہ" کسی امریکن لائبریری نے حاصل کی ہے؟

"مفتی صاحب کے متعلق حضرت مدنی کا کرامت نامہ"

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور میں مفتی محمد یوسف صاحب کی تدریس کے ابتدائی دور میں شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ نے مجاہد اسلام حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب فاضل دیوبند (حال نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان) کے نام جو گرامی نامہ ارسال فرمایا تھا۔ اس کی نقل جناب سید صاحب موصوف نے بندہ کو ارسال کی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

محترم المقام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ مجھ کو بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرسہ امینیہ دہلی حال مدرسہ دار العلوم حقانیہ میں مدرس ہیں سخت قسم کے مودودی ہیں۔ مولانا عبد الحق صاحب چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ مولانا یوسف صاحب کو اول سمجھائیں۔ اگر وہ تائب ہو جائیں اور ان کی توبہ پر یقین ہو جائے تو خیر۔ ورنہ ان کو مدرسہ سے رخصت کر دیں۔ مولانا عبد الحق صاحب کو بھی یقین ہے کہ وہ ایسے ہیں مگر تساہل سے کام لے رہے ہیں والسلام (۱۳ ذی الحجہ ۷۶ھ)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کرامت نامہ مفتی محمد یوسف صاحب کے لئے بھی تازیانۂ عبرت ہے اور ان حضرات کے لئے بھی جو حضرت مدنیؒ سے شرف تلمذ و عقیدت رکھنے کے باوجود اب تک ان کو اپنے مدرسہ کی زینت بنائے ہوئے ہیں۔ جبکہ مفتی صاحب نے کتاب "علمی جائزہ" شائع کر کے حضرت مدنیؒ کے اس جملہ کی تصدیق کر دی ہے کہ (مفتی یوسف صاحب) سخت قسم کے مودودی ہیں۔ علاوہ ازیں اصحاب علم کے لئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ اور ان کی توبہ پر یقین ہو جائے" بھی مودودی تحریک کی گمراہیوں کی نشاندہی کر رہا ہے۔ آخر ایک عالم دین اور فاضل امینیہ دہلی کی توبہ پر یقین نہ کرنے کا منشاء کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پر حق تعالیٰ نے مودودی فتنہ کی حقیقت منکشف فرما دی ہے اور غالباً اسی تحریک کی بنیاد بھی تقیہ جیسے اصولوں پر رکھی گئی ہے اور مودودی صاحب کا لفظ "حکمت عملی" بھی اسی اصل کی فرع معلوم ہوتی ہے۔ اور "خلافت و ملوکیت" کتاب بھی اسی کا شاہکار ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ ارشاد پر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ:۔

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

(الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ

مدنی جامع مسجد چکوال)

رحمت ہائے خداوندی کا ظہور

ماہ صیام۔ رب اکبر کی تجلیات کا مظہر، رحمت ہائے خداوندی کا ظہور مومنین کے لئے حیات نو کا پیغام۔ ذکر و فکر، طاعت و بندگی کی محفلوں میں رونق، فسق و فجور کے خاتمہ، ابلیس کی بندش اور مومنین کی سرفرازی کے ایام۔

وہ ماہ مبارک جس میں نفلی عبادت اور دنوں کی فرضی عبادت کے برابر اور ایک فرض کی ادائیگی ستر فرضوں کے برابر ہے

وہ بابرکت مہینہ جس میں خالق حقیقی کی طرف سے اپنے بندوں کو صدائے عام ہوتی ہے کہ:۔

کوئی ہے بخشش کا طالب کہ میں اس کو بخش دوں؟

کوئی ہے رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں؟

کوئی ہے مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں؟

وہ مقدس ایام جن کے متعلق حضور خاتم النبیین (فداہ ابی و امی) نے ارشاد فرمایا

اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

ان مبارک ایام میں مسلمان اپنے رب کے سامنے رو رو کر دعائیں کریں اپنے گناہوں پر نادم ہوں، اور آئندہ کے لئے نیکی کا عزم کریں۔ اپنے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر کے میدانِ عمل میں نکلیں اور (سحری کی خاموش گھڑیوں میں) عرب بھائیوں کی کامیابی، یہود و نصاریٰ کی تباہی کے لئے بارگاہِ رب العالمین میں گڑگڑائیں۔

(خورشید بھیروی)

چٹان کیس

حکومت کے نام اظہار وجوہ کا نوٹس

مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے جو جسٹس انوار الحق اور جسٹس ڈاکٹر نسیم حسین شاہ پر مشتمل تھا کے روبرو ہفت روزہ چٹان کے پریس کی تبدیلی کے سلسلہ میں چٹان کے پبلشر خواجہ صادق کشمیری نے رٹ دائر کر دی۔ جو ہائیکورٹ نے سماعت کے لئے منظور کر لی ہے اور حکومت کے نام ۵ دسمبر کے لئے اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کیا ہے کہ وجہ بیان کی جائے کہ کیوں نہ ہفت روزہ چٹان کو مسعود پرنٹنگ پریس میں چھاپنے کی اجازت دی جائے۔

خواجہ صاحب نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو اس چیز کا اختیار ہے کہ وہ پریس کی تبدیلی کی اجازت دے۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے اس کیس کو بلاوجہ التوا میں رکھنے کے لئے کیس وزارت اطلاعات کو بھیج دیا۔ خواجہ صاحب کی طرف سے شیخ مقبول احمد ایڈووکیٹ نے دلائل دیئے

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اگر علماء اسلام، علوم اسلامی کی بقاء کے لئے جہدِ مسلسل نہ کرتے

تو مذہبی بنیادوں پر ملک کی تقسیم کا مطالبہ کبھی نہ ہو سکتا

جامعہ مدنیہ لاہور کے سالانہ جلسۂ دستار بندی پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

ترتیب ——— عماد الدین احمد عباسی

لاہور ۱۰ر نومبر۔ جامعہ مدنیہ لاہور کے سالانہ جلسۂ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان) نے فرمایا کہ دینی علوم کو صحابہ کرام کی جماعت نے سیکھا اور دوسروں کو دوسروں تک پہنچایا۔ یہ وہی لوگ تھے جو دن رات دنیاداری میں بسر کرتے تھے۔ طاؤس و رباب کی محفلیں سجایا کرتے تھے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھتے اور قرآنی علوم کے حصول کے بعد یہ لوگ امت مسلمہ میں راہنمائی کی حیثیت اختیار کر گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے علم کے حصول کے بعد انسان دوسروں سے ممتاز حیثیت کا مالک بن جاتا ہے۔

حدیث سننے اور سنانے کا ذوق و شوق صحابہ کرام میں اتنا پیدا ہوا کہ ایک صحابی کی گردن پر ایک کافر کی تلوار ہے اس دنیا سے اس کا رشتہ ختم ہونے والا ہے۔ لیکن وہ اس حالت میں بھی حدیث سنانے پر آمادہ و مصر ہیں یہی وہ عزم و عمل کے پیکر صحابہ کرام جنہوں نے قرآنی علوم کو دنیا میں پھیلایا۔ ایک اصحابی صرف حدیث سننے کے لئے شام کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اس دور میں ایک ماہ جانے اور ایک ماہ آنے میں صرف ہوتا تھا۔ وہ مسلسل سفر کرتے ہوئے شام پہنچتے ہیں اور حدیث سن کر واپس ہو جاتے ہیں۔ شام کی سبزہ زار اور حسین وادیاں انہیں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ لیکن وہ توجہ نہیں کرتے کہ مبادا ثواب میں کسی قسم کا فرق نہ آجائے۔ یہ ہے حدیث کے حصول اور سننے کا ذوق و شوق۔

اب زمانہ بدل چکا، نہ علماء کے ساتھ وہ محبت رہی نہ قرآن و حدیث کے علوم کے ساتھ۔ ہارون رشید کا دور ہے۔ عبداللہ ابن مبارکؒ خراسان کے ایک عالم محدث اور فقیہ بغداد کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ بغداد کے لوگوں کو علم ہوتا ہے تو لاکھوں انسان ان کے استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل آتے ہیں۔ شاہی محل میں ہارون رشید اور اس کی بیگم یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ بیگم صاحبہ پوچھتی ہیں کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ ہارون رشید جواب دیتا ہے کہ "ایک عالم دین کے استقبال کے لئے" بیگم کہتی ہے کہ اگر یہ سچ ہے کہ ایک عالم دین کے استقبال کے لئے اتنی مخلوق اس ذوق و شوق سے جا رہی ہے تو یہ بات عیاں ہے کہ لوگوں کے دلوں پر حکومت علماء کی ہے نہ کہ تیری۔"

> اگر یہ سچ ہے کہ ایک عالم دین کے استقبال کے لئے اتنی مخلوق اس ذوق و شوق سے جا رہی ہے تو یہ بات عیاں ہے کہ لوگوں کے دلوں پر علماء کی حکومت ہے نہ کہ تیری۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک حدیث کا درس دیتے ہیں لوگ جب رخصت ہوتے ہیں تو ستر ہزار دواتیں جمع کی جاتی ہیں جو وہاں باقی پڑی رہ گئی تھیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور کے عوام میں دینی علوم کے حصول کا کس قدر جذبہ تھا۔ اس طرح دین محفوظ رہا اور مسلسل منتقل ہوتا رہا۔

ہندوستان میں قرآن و حدیث کی اشاعت کے لئے علماء اسلام نے پیہم کوششیں کیں۔ جہاں مسلم جرنیل ہندوستان پر مسلسل اپنی فتح کے جھنڈے گاڑتے رہے

> اگر علماء دیوبند حفاظت اسلام کے لئے ڈیفنس نہ کرتے تو آج پاک و ہند میں مسلمان کا وجود نہ ہوتا

وہاں ان کے ساتھ قرآن و حدیث کی اشاعت کے سلسلے میں بھی مسلسل کوششیں جاری رہیں۔ دینی علوم محفوظ رہے اور دین کے ساتھ محبت باقی رہی۔

انگریزی دور آیا۔ انگریز نے سب سے بڑی کوشش اس بات کے لئے کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے قرآن و حدیث کے علوم مٹا دیئے جائیں۔ انگریز نے کوشش کی کہ برصغیر پاک و ہند میں بھی اسپین کی تاریخ دہرائی جائے۔ جس طرح قرطبہ و غرناطہ کی عظیم اسلامی یونیورسٹیوں اور اسلامی درسگاہوں کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ اسی طرح اس نے کوشش کی کہ ہندوستان میں بھی وہی تاریخ دہرائی جائے۔ لیکن علماء اور بزرگان دین نے اس فتنہ کا سختی سے محاسبہ کیا۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ و دیگر علماء کرام و بزرگان ملت نے مختلف دینی درسگاہوں کی بنیاد رکھی اور علوم کو محفوظ کرنے کی سعی کی۔ ان سب کوششوں میں سب سے بڑی کاوش ایشیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند ہے۔ اگر علماء دیوبند حفاظتِ اسلام کے لئے ڈیفنس نہ کرتے تو آج پاک ... میں مسلمان کا وجود نہ ہوتا۔ اگر علماء ۵۰ سال تک اسلامی علوم کی بقا کے لئے جدوجہد نہ کرتے، اور مسلمانوں کے دلوں میں اسلام سے محبت و عشق باقی نہ رکھتے۔ تو کیا ۱۹۴۰ء یا ۱۹۴۶ء میں مذہب کی بنیاد پر ملک کی تقسیم کا مطالبہ کیا جا سکتا تھا؟ یہ علماء اسلام کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ مذہبی جذبات کو انہوں نے مسلمانوں میں باقی رکھا۔ علماء اسلام اگر یہ کام نہ کرتے تو پاکستان کبھی وجود میں نہ آ سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں مذہبی جذبات کے وجود سے فائدہ اٹھا کر لیڈروں نے پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگایا اور قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔

آج پاکستان بنے ہوئے اکیس سال ہونے والے ہیں۔ پاکستان جن بنیادوں پر بنایا گیا تھا اور جو وعدے مسلم عوام سے کئے گئے تھے۔ آج تک پاکستان کے موجودہ و گذشتہ حکمران اس سے روگردانی کر رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے بعض فتنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں قرآن حکیم کی آیات میں لفظی و معنوی تحریف کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اوّلین بات یہ ہے کہ لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ایک فتنہ سر اٹھا رہا ہے کہ قرآن حکیم کی طباعت و ترتیب اس انداز میں ہونی چاہیئے۔ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ مسلمانوں کے اندر قرآن کریم کی آیات میں اختلاف پیدا کرنے اور اس کی تحریف کی یہ کوششیں اعلانیہ ہو رہی ہیں۔ لیکن ہماری اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ارباب بست و کشاد خاموش ہیں۔ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ لبنان کی حکومت سے اس فتنے کے خلاف احتجاج کرے۔

دوسرے فتنے ملک میں عرصہ سے کام کر رہے ہیں کہیں اصل قرآن عربی کے علاوہ صرف ترجمہ چھاپ کر عوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ کہیں قطعی بنیادی مسائل تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہیں حکومت کی سرپرستی میں تحریف کا کام ہو رہا ہے۔ علماء اسلام کو ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔

WEEKLY
ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE price 25 paise

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

ہمدردانہ اپیل

مخیّر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسلئے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمائیں تاکہ اُسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے

محمد عبداللہ درخواستی امیر کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)

محمود عفاء اللہ ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃 〃 (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ وآلہٖ

Scanned with CamScanner

درسِ قرآن

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝ (ص - پ ۲۳)

ترجمہ:- اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) وہ کیا اچھا بندہ تھا بے شک وہ ہماری طرف بڑا رجوع ہونے والا تھا (یاد کرو وہ واقعہ) جب کہ پیش کیے گئے۔ اس کے سامنے تیسرے پہر کو تیز رفتار گھوڑے اور ان کے معائنہ میں اس کو ایسی مصروفیت ہوگئی کہ نماز عصر کا وقت جاتا رہا۔ تو اس نے کہا میں مال کی محبت میں اپنے پروردگار کے ذکر سے غافل ہوگیا۔ (یہاں تک کہ آفتاب پردہ میں چھپ گیا ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ پھر اس نے ان کے پیر اور انکے گردنیں کاٹ ڈالیں

ف:- حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اچھا بندہ فرمایا۔ اپنی طرف بڑا رجوع ہونے والا کہا اور اس تعریف کے ثبوت میں انکا ایک واقعہ نماز کی محبت کا ہم کو سنایا۔ معلوم ہوا کہ نماز سے ایسی محبت ہونی چاہیئے کہ جو چیز نماز میں خلل انداز ہو فوراً اس کو فنا کر دے۔ یہ گھوڑے جنکا معائنہ حضرت سلیمان علیہ السلام کر رہے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے گھوڑے تھے۔ دنیا کے سیر و تماشا کے گھوڑے نہ تھے معلوم ہوا کہ کوئی دین کا کام بھی نماز میں مخل ہو تو وہ کام بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہو سکتا۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۝ (سورۃ ابراہیم پارہ ۱۳)

ترجمہ:- اے پروردگار ہمارے! میں نے اپنی ذریت کو ایک ایسی وادی میں چھوڑا ہے۔ جہاں کوئی زراعت نہیں ہوتی۔ یعنی تیرے عزت والے گھر کے پاس۔ اے پروردگار محض اس لیے یہ لوگ نماز قائم کریں۔

ف:- اس آیت میں حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ وہ جب اپنے تخت جگر حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو کوس جنگل میں جسکا نام آج کل مکہ معظمہ ہے چھوڑ کر چلے تو خدا سے یہ عرض کیا۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے پروردگار میں نے ایسے مقام میں اپنی ذریت کو چھوڑا جہاں زندگی کا کوئی سامان نہیں۔ جہاں کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہیں۔ مگر اے پروردگار میں نے تیرے باعزت گھر یعنی کعبہ مکرمہ کے پاس چھوڑا ہے۔ تاکہ اگر زندہ رہیں تو نمازی ہوں۔ کیونکہ کعبہ مکرمہ عبادت الٰہی کا مرکز ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کی محبت خدا کے خلیل کے دل میں اولاد سے بھی زیادہ تھی۔ ایک اکلوتا بیٹا اور اس کی زندگی کے سامان کا خیال نہ کیا۔ اگر کوشش کی تو یہ کہ اگر زندہ رہیں تو نمازی ہو کے رہیں۔

قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں نماز کی محبت سکھلائی گئی ہے۔ مثلاً جب خدا کو منظور ہوا کہ شراب حرام کی جائے تو بتدریج پے در پے آیتیں نازل ہوئیں جن میں دوسری آیت یہ ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (سورۃ پارہ نساء)

ترجمہ:- اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ اس حالت میں کہ تم نشہ میں ہو۔

ف:- مقصود شراب کو منع کرنا ہے مگر شراب پینے کی ممانعت نہیں کی جاتی۔ بلکہ نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کو منع فرماتے ہیں اور نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں سے شراب ترک ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر بہت بڑی بات ہے۔ شراب پینے والوں کو شراب سے جو محبت ہوتی ہے وہ ضرب المثل ہے۔ شرابی شراب کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ مگر اس آیت نے اور اس کے نتیجے نے بتلا دیا کہ نماز کی محبت ایمان والو شراب سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ نماز کی محبت دل میں کس طرح پیدا ہو۔ کیونکہ محبت و نفرت انسان کی اختیاری چیز نہیں معلوم ہوتی۔ جب محبت کسی شے کی آتی ہے تو بے اختیار آتی ہے۔ علیٰ ہذا قیاس نفرت کا بھی یہی حال ہے تو جواب یہ ہے۔ کہ محبت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ایسی قسم ہے کہ اس کے اسباب انسان کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ نماز کی محبت بھی اسی قسم میں داخل ہے اور اس کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ قرآن مجید کی ان آیات کا بار بار مطالعہ کیا جائے جن میں نماز کا تذکرہ ہے۔

دوم حتی الامکان جماعت اور مسجد کی پابندی کرنا جس کی تاکید آیات میں بکثرت ہے۔ قرآن مجید لڑائی کے وقت بھی ترک نماز سے اجازت نہیں دی گئی۔ بلکہ ایک خاص نماز تعلیم فرمائی گئی جسکا نام

(باقی ۱۶ صفحہ پر)

درسِ حدیث

حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید، نماز، زکوٰۃ روزہ، حج، صدقہ، تہجد اور جہاد کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا اگر کہو تو میں تمہیں ان سب (عبادات) کی جڑ اور بنیاد بتاؤں۔ حضرت معاذ نے عرض کی۔ ہاں۔ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پر حضور نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا۔ اسے روکے رکھے (امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اس حدیث سے خاموشی کے بہت بڑے فائدہ کا پتہ چلتا ہے۔ یعنے چپ رہنے اور زبان پر قابو رکھنے کے باعث آدمی میں ایسی اہلیت اور کیفیت اور اس کے دل میں ایسا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تمام عبادتیں اور ایمان کی باتیں وہ باآسانی انجام دے سکتا ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے۔ تمام اعضاء زبان کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہمارے معاملہ میں خدا کا خوف کیجیو اور خدا کے خوف سے ڈریو ہم تیرے ساتھ ہیں۔ اگر تو سیدھی رہیگی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو ٹیڑھی ہو جائے گی۔ تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گفتار پر قابو رکھنے سے سب اعمال درست ہو جاتے ہیں اور زبان کو نہ روکنے اور زبان پر قابو نہ رکھنے سے تمام خرابیاں اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے۔

(۳) روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا وہ مرتبہ جو خاموشی کے باعث حاصل ہو وہ ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ (بیہقی)

یعنے اکثر اوقات آدمی کے چپ رہنے میں ساٹھ برس کی عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضہ سے فرمایا کہ خاموش رہا کرو۔ کیونکہ خاموشی شیطان کو دور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے (بیہقی)

(۵) یہ بھی بیہقی کی روایت ہے کہ دو خصلتیں پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں اور اعمال کی ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ ایک بہت خاموش اور چپ رہنا۔ دوسرے خوش خلقی۔ قسم ہے اس ذات پاک کی۔ جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ خلائق کا کوئی عمل ان دونوں باتوں کی مانند نہیں یعنے خاموش و خوش خلقی۔

پیٹھ پر ہلکی ہونا عربی محاورہ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ انکے بجالانے میں بوجھ نہیں پڑتا۔ یعنے نہایت آسان اور ہلکی ہیں

(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چپ رہا۔ اس نے نجات پائی (امام احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ بات چار طرح کی ہوتی ہے (۱) وہ جس میں نقصان نہ ہو۔ اور کوئی فائدہ نہ ہو (۲) جس میں نقصان ہی نقصان ہو اور کوئی فائدہ نہ ہو (۳) جس میں کچھ نقصان اور کچھ فائدہ ہو (۴) جس میں فائدہ ہی فائدہ ہو اور نقصان کچھ نہ ہو۔

امام غزالی کہتے ہیں۔ ایسی بات جس سے نقصان ہی نقصان ہو اور فائدہ کچھ نہ ہو۔ اس سے تو دور ہی رہنا چاہیئے۔ اور جس بات میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔ اس سے بھی بچنا چاہیئے۔ کہ یہ وقت کی بربادی ہے اور روز جزا میں فضول گوئی کا مواخذہ الگ رہا۔ اسی طرح جس بات میں کچھ فائدہ اور کچھ نقصان ہو۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ فائدہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں نقصان سے بچنے کو ترجیح ہے۔ اور دفع مضرت جلب منفعت سے مقدم ہے۔ امام غزالی نے اس بات کو واضح کرنے کے لیے ایک مثال دی ہے وہ لکھتے ہیں کسی جگہ پر کچھ روپیہ ملنے کی امید ہو مگر ساتھ میں کچھ بے عزتی کا بھی احتمال ہو تو سمجھدار آدمی اس بات کو پسند نہ کرے گا کہ روپیہ ملنے کی امید پر اپنی بے عزتی گوارا کرے اور بے عزتی ہونے دے۔

اس کے بعد کلام کی ایک ہی قسم باقی رہ جاتی ہے یعنی جس میں فائدہ ہی فائدہ ہو۔ اور نقصان مطلق نہ ہو۔ جب بات کے تین حصے ہوئے اور صرف ایک حصہ اچھا ٹھیرا۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ نجات اسی میں ہے کہ آدمی اکثر خاموش رہے اور بے ضرورت ہرگز بات نہ کہے

(باقی آئندہ)

جاری کردہ	سرپرست
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ	حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ	نگران
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب	حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج:- احمد حسین کمال

مدیر معاون:- محمد حنیف سہارنپوری

روس سے صدر ناصر کی مراجعت

صدر ناصر روس میں تین ہفتہ کے قیام اور علاج کے بعد قاہرہ واپس آ گئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری اور علالت کے دوران مصر کے حالات بدستور اور معمول کے مطابق رہے

صدر ناصر کے روس جانے کے بعد ہی مغربی پریس کے بعض حصوں نے مصر کے بارے میں تشویشناک اندازے شائع کرنے شروع کر دیئے تھے اور یہ پیشین گوئی کی جانے لگی تھی کہ اب مصر میں انقلاب حکومت آیا ہی چاہتا ہے۔ صدر ناصر اب مصر واپس نہیں آسکیں گے۔

اس سلسلے میں گھانا کے سابق صدر نکرومہ کے سے حشر کا بھی حوالہ دیا گیا۔

عراق کے حالیہ تغیر اقتدار کی طرف بھی اشارہ کیا گیا۔

اسرائیل ریڈیو اور مصر دشمن بعض دوسرے مشرقی ملکوں کی نشریات نے یہ تاثر زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی۔ نیز پاکستان اور بھارت کے بعض اخبارات و تلمکاروں نے بھی یہ پیشین گوئیاں کر ڈالیں کہ اب صدر ناصر کا اقتدار ختم ہی ہونے والا ہے۔

لیکن الحمد للہ یہ تمام ناپاک توقعات اور اندازے غلط ثابت ہوئے۔

مسلمانوں و عربوں کی دشمن اور امریکہ و اسرائیل کی دوست طاقتوں کی سب سے بڑی خواہش گزشتہ دس سال سے یہ ہے کہ کسی نہ کسی صورت صدر ناصر کے اقتدار کا خاتمہ ہو جائے۔

اس کے لئے ہر حربہ انہوں نے اختیار کیا۔ ہر کھیل کھیلا، ہر سازش بروئے کار لائے۔ ہر موقعہ کو استعمال کیا اور عربوں و مصریوں میں صدر ناصر سے بے زاری پیدا کرنے کا جتن کیا۔

لیکن عرب اور مصر کے عوام جن کے لئے صدر ناصر آزادی، انقلاب و ترقی کا نشان اور اسرائیل، مغربی سامراج و پیروی استبداد سے تحفظ کی علامت بن گئے ہیں ان تمام خائنانہ و عیارانہ پروپیگنڈوں سے قطعی بے اثر رہے اور اپنے قائد پر ان کا اعتماد بھرپور رہا۔

یہاں اس امر کی نشان دہی بھی ضروری ہے کہ مغربی سامراج اور اسرائیل کی نئی پروپیگنڈا مہم جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد سے عرب دنیا اور مسلمان ملکوں میں اسلام کے نام سے یہ شک پیدا کرنے کی طرف ہے کہ مسلمان ملکوں میں قومی پسندانہ اور انقلابی قوتیں درپردہ صیہونیت سے سازباز کئے ہوئے ہے اور اشتراکی ملک بھی اس خفیہ گٹھ جوڑ میں شریک ہیں تاکہ اس شبہ میں مبتلا ہو کر عرب عوام اور مسلم دنیا کا اعتماد اپنے موجودہ حریت پسند طبقوں و قائدین پر سے اٹھ جائے اور وہ مایوسی کا شکار ہو کر داخلی خلفشار میں غرق ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے اسرائیل اور مغربی سامراج کے خفیہ کارکن و ایجنٹ عالم عرب، مشرق وسطیٰ اور اسلامی دنیا کے حال و ماضی کے سیاسی وقائع پر گمراہ کن من گھڑت و جعلی تحریریں عام کر رہے ہیں۔ جن کو پڑھ کر مسلمان ترکی سے انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی گزشتہ سو سال کی اپنی سیاسی تحریکوں کے بارے میں یہ باور کر لیں کہ وہ سب یہودیت زدہ تھیں اور اپنے حال و ماضی کی تمام سیاسی و انقلابی جدوجہد انہیں مشکوک نظر آنے لگے۔

مغربی سامراج، اسرائیل اور اسلام دشمن قوتیں مسلمان عوام میں یہ "خطرناک ذہنیت" پیدا کرنے کے متوقع ہیں۔ کہ "مسلمان ملت" اس طرح مکمل "بے یقینی"، "بے اعتمادی" اور "مایوسی" کی دلدل میں پھنس کر کلی انتشار کا شکار ہو جائے گی۔

لیکن مصر اور عرب کے عوام نے جس استقلال، یقین اور موجودہ قیادت و انقلاب پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اس سے بجا طور پر مسلمان عالم یہ امید کر سکتے ہیں کہ اسرائیل یہودیوں اور ان کے ظاہر و باطن کے ہواخواہوں کا یہ مکر بھی ناکام ہو کر رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

اور اللہ نے چاہا تو امت اسلامیہ اور ملت عربیہ اپنے تمام زخموں سے صحت یاب ہو کر مستقبل قریب میں اسلام کی عظمت ثانیہ کا ظہور بن کر نمودار ہو گی۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

(کمال)

"علماء" کے نام کا غیر ذمہ دارانہ استعمال

گزشتہ مئی ۱۹۶۸ء میں منعقدہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور کی عظیم الشان کامیابی اور ملک کے مختلف حصوں و دونوں بازوؤں سے آمدہ پانچ ہزار سے زیادہ جید اور نمائندہ علماء دین کے بے مثال اجتماع و جلوس کے مظاہرے نے موافق و مخالف سب پر یہ بات عیاں کر دی تھی کہ پاکستان کی اصل عوامی طاقت اب بھی علماء کرام ہی ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے ایک لڑی میں منسلک ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

ملت کی دینی قوت کے اس پرشوکت ظہور نے دیندار دین پسند طبقوں کو تو خوشی، مسرت، امید اور جوش عمل کا موقعہ بہم پہنچایا۔ لیکن علماء اور دین، صحابہ و پیغمبر کے مخالفین نے اسے اپنے لئے خطرہ محسوس کیا۔

چنانچہ اس کے انسداد کے لئے پہلے تو انہوں نے [illegible] کی اہمیت گھٹانے کی ناکام کوششیں کیں۔ لیکن جس کانفرنس کو لاکھوں آدمیوں نے دیکھا، سنا ہو، جب اس کی اہمیت "صریح" اور "پورے جھوٹوں" سے کم ہوتی نظر نہیں آئی۔ تو پھر مقابلتہً ہرایرے غیرے، جاہل و نیم خواندہ افراد کے ہزاروں ناموں کی فہرست شائع کر کے یہ تاثر پھیلانا چاہا کہ علماء کی اتنی بڑی طاقت تو "یہ" ہے اور "یہ" ہمارے ساتھ ہے۔ مگر یہ فراڈ بھی ناکام ہوا۔

ان ناموں میں بعض فاضل اور جید علماء کے اسمائے گرامی بھی شائع کئے گئے تھے۔ تاکہ عوام ان ناموں سے مرعوب ہو کر دھوکہ میں آجائیں۔ لیکن فوراً ہی ان علماء حق گو نے اپنی بے تعلقی اور بے زاری کا صاف صاف اعلان کر دیا۔

اس طرح یہ فراڈ اپنی موت آپ مر گیا۔

اس سلسلے کی ایک دوسری کڑی اور بھی کانفرنس کے بعد دیکھنے میں آ رہی ہے۔ اور وہ اخبارات میں گاہے بگاہے شائع ہونے والے وہ اعلانات ہیں جن میں علماء کانونشن وغیرہ بلانے کے منصوبے وارادے ذکر کئے جاتے ہیں۔

یہ اعلانات بعض اوقات محکمہ اوقاف کے ملازم بعض خطیب صاحبان کی طرف سے بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات سرکار دربار سے وابستہ بعض لوگوں کی جانب سے ہوا کرتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

جلد ۱۱ | جمعہ ۳۰ر اگست ۱۹۶۸ء مطابق ۴ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۳۳

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

فکر و نظر

احمد حسین کمال

"اشتراکیت" کا خطرہ

پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کو اس وقت جس زبردست خطرہ کا سامنا ہے وہ اشتراکیت کا نظری سیلاب ہے۔ جس کی تلاطم خیز موجیں مسلمان ملت کے معاشرتی ہیکل اور سیاسی جسد کے بالکل قریب آپہنچی ہے۔

پس منظر

مغرب کی سامراجی قومیں عالم اسلام پر کم و بیش دو سو برس تک چھائی رہیں۔

اس طویل مدت کے اندر انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ان کے دین کا نام و نشان مٹا دیں۔ لیکن وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

سیاسی ادبار اور غلامی کے اس طویل و تاریک دور میں علماء دین نے اپنی جان، اپنی آبرو اور اپنی پوری زندگی کی بازی لگا کر مغربی قوموں کے مخالف اسلام ہر حربے، ہر تشدد، ہر سخت گیری اور ہر سازش کا مسلسل اور کبھی ختم نہ ہونے والا مقابلہ جاری رکھا اور اسلام کے ایک ایک جزو کو وہ بحمد اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنے میں کامیاب رہے۔

آج ہمارے پاس قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور سوانح صحابہ و اسلاف اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں صرف علماء کی مساعی حسنہ کی بدولت ہی موجود ہیں۔

دورِ غلامی کے بد نتائج

لیکن غلامی اور نکبت کے ان دو سو سالوں نے مسلمانوں کو مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اور معاشی اعتبار سے بالکل پست حالت پر پہنچا دیا تھا۔

عوام کی اکثریت دین کی تعلیم و تربیت سے بے بہرہ رہ گئی۔ ایک طبقہ غیر ملکی آقاؤں کا دریوزہ گر بن کر اسلام اور مسلمانوں کے دینی مفادات سے لاتعلق ہو گیا۔

اور مصلحت بینوں اور اغراض پرستوں کے بعض گروہ مسلمان عوام کی اجتماعی طاقت سے اپنے مفاد پرستانہ عزائم بروئے کار لانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے

مغربی قوموں کا اسلام دشمن منصوبہ

ادھر مغربی سامراج دو سو سال کی ہزار کوششوں کے باوجود جب مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان کے ختم کرنے میں ناکام رہا اور اس امکان سے بھی مایوس ہو گیا کہ مسلمان قوم آزاد ہونے کے بعد اس کے عالمی مفادات کا آلہ کار بن کر رہ گئی تو اس نے سیاسی آزادی کی زمام کار اس طبقہ کے حوالہ کی جو اس کے عہد آقائیت کے سایہ میں پروان چڑھا تھا، اور ان گروہوں کو کھل کھیلنے کے وسیع مواقع فراہم کر دیئے۔ جو اپنے مفاد پرستانہ عزائم، دینی تعلیم و تربیت سے بے بہرہ مسلم عوام کی بکھری ہوئی اجتماعیت سے حاصل کرنے کے خواہاں تھے تاکہ مسلمان ان "اصحاب عزائم" کی بدولت یا تو اسلام کے نام پر ہی اسلام سے بیگانہ بن جائیں یا پھر اسلام سے بیزار ہو کر الحاد و اشتراکیت وغیرہ کا شکار ہو جائیں۔

آزادی کی صبح خطرات کے ان گہرے اور سیاہ بادلوں کے ساتھ طلوع ہوئی۔

اور دین کے وہ حامل طبقے جو گذشتہ دو سو سال سے انگریزی اقتدار کی زنجیروں سے مسلمانوں کو آزاد کرانے اور انگریز کی سازشوں سے دین حق کو محفوظ رکھنے کی سعی پیہم میں مصروف تھے۔

حصول آزادی کے فوراً بعد مذکورہ بالا طبقوں کی یورشوں کا ہدف بننے لگے۔

آزادی کے بعد خالص دین کے لئے کام کرنا ان کے واسطے مشکل تر ہوتا گیا اور وہ اقتدار کی سطح سے عوامی اسٹیج تک ہر مقام و منزل پر شدید اقتدار پرستانہ مخالفتوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہوئے

آزادی کے بیس سال

عرصہ آزادی کے گذشتہ بیس سال کا جائزہ لیجئے۔

- جو قوم صبح آزادی کے وقت تک صرف اسلام زندہ باد کا نعرہ لگا رہی تھی۔
- جو اسلام کی عزت، اسلاف اور صحابہ کرام کی عظمت اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و انبیاء علیہم السلام کے ناموس پر اپنی ہزار جانیں قربان کر دینے کے لئے تیار و آمادہ تھی

وہ اب بیس سال کے بعد کس منزل پر آپہنچی ہے؟

مسلمانوں کو دین سے دور اور مایوس کرنے والے عناصر

ان بیس سالوں میں ارباب اقتدار نے اس قوم کو اپنے مقاصد سیاسی کے لئے جس طرح چاہا استعمال کیا۔ حتیٰ کہ آج سیاست اس کے لئے ایک "معمۂ اقتدار" سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

—— عزائم پسند اصحاب و گروہوں نے دین کے نام پر اس کے سامنے اپنے ایسے ایسے نوادرات رکھے کہ اس کی نظروں میں

* پورے چودہ سو سال کا دین بھی مشتبہ ہو کر رہ گیا ہے
* پرویزی فکر نے اسے بتایا کہ (نعوذ باللہ) رسول کی سنت تک کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
* فضل الرحمانی ذہنیت نے اس سے کہا کہ (عیاذاً باللہ) قرآن کے مفہوم و معنی کو بھی حسب منشاء و ضرورت بدلا جا سکتا ہے۔
* مودودی تحقیق نے اسے سنایا کہ دین کو صحیح طور پر نہ عصر حاضر کے علماء دین ہی سمجھتے ہیں نہ اسلاف ہی سمجھ پائے تھے نہ تمام صحابہ کرام ہی اسلام کو معیاری طور پر جاننے والے تھے۔ بلکہ صحابہ کے ہی ایک گروہ نے (پناہ بخدا) جس میں حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ جیسے صحابہ شامل ہیں۔ دین کے اصل مطلوب خلافت راشدہ کو نقصان پہنچایا، ختم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس پچیس سال بعد ہی "اسلام" اور "خلافت" کو "جاہلیت" و "ملوکیت" میں تبدیل کر ڈالا۔

دین سے انحراف

مسلمان عوام کی اکثریت نے جنہیں انگریزوں اور مغرب کی سامراجی قوتوں نے دو سو سال تک دین سے بے بہرہ رکھا اور جدید تعلیم یافتہ نوخیز نسل نے جب اسلام کی یہ نئی تعبیرات و تشریحات سنیں اور اباحیت و آزادروی کے رجحان کو بلا روک ٹوک عمل پیرا ہونے کے مواقع میسر آگئے۔

تو قوم کی اکثریت تیزی کے ساتھ تہذیب یورپ کی دلدادہ اور مغربی طرز زندگی کی فریفتہ ہوتی چلی گئی۔ اور نئے تعلیم یافتہ افراد دین میں اپنی پسند و خواہش کے مطابق ترمیم کرنے پر جری ہوتے چلے گئے۔

اسلام کے نام پر مغربی افکار اور سوشلزم کو قبولیت کا راستہ ملنے لگا۔ حتیٰ کہ اشتراکیت کو اپنا حقیقی نصب العین بنانے کی آوازیں بھی عام ہو گئیں

مغربی سامراج کی نئی چال

مغربی سامراج جو دو سو سال کی کوششوں اور گذشتہ دس سال کی تدبیروں کے باوجود مسلمانوں کو من حیث الکل ہمیشہ کے لئے اپنا تابع اور آلہ کار بنائے رکھنے کے مقصد سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس نے اسے ہی غنیمت سمجھا کہ مسلمان اگر سامراج پرست نہیں بنتے تو اشتراکیت دوست ہی بن جائیں۔

اور ان جماعتوں و افراد کی مساعی کو تیز تر کرانے کے سامان بہم پہنچائے۔ جو اسلام کے نام سے بظاہر تو اشتراکیت وغیرہ کی مخالفت کریں۔ لیکن ان کی دینی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

گوشوارہ، آمد و خرچ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

منعقدہ لاہور ۳-۴-۵ مئی سنہ ۱۹۶۸ء

کانفرنس کے آمد و خرچ کا گوشوارہ ترجمان اسلام کی اشاعت زیر نظر میں شائع کیا جا رہا ہے اضلاع وار آمد کا گوشوارہ ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء کے ترجمان اسلام میں اور جن اضلاع کی رقوم اندراج سے رہ گئی تھیں وہ ۷ جون ۱۹۶۸ء اور ۲۸ جون ۱۹۶۸ء کے ترجمان اسلام میں شائع کر دی گئی ہیں۔

اخراجات کے گوشوارہ کی اشاعت میں تاخیر بسبب علالت دفتر سے ڈیڑھ دو ماہ تک راقم الحروف کی غیر حاضری ہوئی ——— (کمال)

آمد:-

(۱)	چندہ جات از اضلاع مختلفہ مطابق اشاعت ترجمان اسلام مورخہ ۳۱ مئی، ۷، ۲۸ جون ۱۹۶۸ء	۱۳ — ۲۹۵۸۰
(۲)	فروخت ٹکٹ ہائے طعام و سامان متفرق	۹۶ — ۸۷۹۴
	میزان کل ———	۹ — ۳۸۳۷۵

خرچ:-

(۱)	طعام، مندوبین، مہمانان و شرکاء کانفرنس	۷۰ — ۱۶۶۱۲
(۲)	پنڈال، اسٹیج، اقامت گاہیں، بجلی، روشنی، ادائیگی کرایہ "جنریٹر" ہال، واٹر ٹینک اوڈیو اسپیکنڈ، ٹیلیفون وغیرہ	۸۹ — ۱۱۳۵۲
(۳)	نشر و اشاعت - پبلسٹی، طباعت، اشتہارات، خطبات پروگرام لٹریچر وغیرہ	۸۹ ۴۹۸۲
(۴)	کرایہ جات مقامی و بیرونی آمد و رفت کارکنان و مدعوئین حضرات وغیرہ	۸۱ — ۳۱۵۷
(۵)	اسٹیشنری	۴۶ — ۳۳۰
(۶)	متفرقات	۲۳ — ۱۴۴
(۷)	ادائیگی اجرت، مزدوری و متفرقات	۱۲ — ۷۴
	میزان کل خرچ ———	۱۰ — ۳۶۶۵۵

کل آمد کانفرنس	۹ — ۳۸۳۷۵	
کل خرچ کانفرنس	۱۰ — ۳۶۶۵۵	
باقی	۹۹ ۱۷۲۰	

(نوٹ) بجلی سے متعلق دو ہزار روپیہ جمع کرایا گیا تھا۔ اس کا کرایہ بل اور سامان کی ٹوٹ پھوٹ کی رقوم وضع ہو کر جو کچھ بقایا رقم واپس ہوگی وہ خرچ میں سے کم کر کے باقی رقم میں جمع کر دی جائے گی۔

چند متفرق بل ابھی موصول نہیں ہوئے۔ ان کے ملنے پر وہ رقوم ادا کر دی جائیں گی۔

جن ایجنسیوں نے حساب اب تک صاف نہیں کیا

یاد رکھیں!

جن ایجنسیوں نے یاد دہانیوں اور اعلانات کے باوجود ابھی تک بلوں کی واجب الادا رقم ادا نہیں کی، یا جن کے ذمہ ۳ ماہ سے زیادہ کی ادائیگیاں ہیں۔ یا جن کی بقایا رقوم یکصد روپیہ یا اس سے زیادہ ہیں۔ ان سب ایجنسیوں کو یہ آخری بنڈل روانہ کیا جا رہا ہے۔ اگر ان کی رقوم آئندہ ہفتہ تک موصول نہیں ہوئیں تو آئندہ بنڈل کی ترسیل ان کے نام روک دی جائے گی اور ان کے نام و پتے ترجمان اسلام کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ قارئین ترجمان، کارکنان جمعیۃ اور مسلمان عوام جان لیں کہ کن کن اور کہاں کہاں کے ایجنٹ صاحبان کی طرف سے رقم ادا نہ ہونے کی بنا پر پرچہ کے صفحات کم اور طباعت کا معیار گھٹانا پڑا ہے۔

(ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور)

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر ملتان میں منتقل ہو گیا

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی دفتر ملتان منتقل ہو گیا ہے۔ احمد حسین کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام بھی ناظم مرکزی دفتر کی حیثیت سے ملتان پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق تمام خط و کتابت اور رقوم کی ترسیل پتہ ذیل پر کی جائے۔

احمد حسین کمال (ایڈیٹر ترجمان اسلام) و ناظم
مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہیروں
لاری گیٹ (ملتان)

——— صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ترجمان اسلام سے متعلق رقوم کی ترسیل، حساب کتاب و دیگر امور متعلقہ اخبار (صوبائی جمعیۃ کے لئے مراسلت لاہور کے پتہ پر ہی کی جائے

اظہار تشکر

حضرت والد ماجد الحاج عبدالحکیم صاحب نور اللہ مرقدہ کے انتقال پر ملال پر بہت سے اکابر و احباب کے تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ میں صمیم قلب سے ان تمام محبین و مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضرت والد مرحوم کی مغفرت اور اپنی سعادت دارین کی خصوصی درخواست پیش کرتا ہوں۔

حضرت والد قدس سرہ کے ایصال ثواب کے لئے ایک اشاعتی ادارہ حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ کی زیر سرپرستی قائم کیا گیا ہے جو اکابرین اسلام کے مقالات و مضامین شائع کرے گا اور اس طرح انشاء اللہ ان کے بلندی درجات کا ذریعہ ہوگا۔

طالب دعاء احقر عبدالرحمن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین و ناظم جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر ضلع پشاور

مسلمان بھائیو!

اللہ پاک سے تعلق مضبوط کرو!
اپنے اعمال کی اصلاح کرو!
یوم الحساب کی فکر کرو!
دین کی تبلیغ کا کام انجام دو!
یہ ہم سب کے ذمہ فرض ہے
تبلیغ دین کی کتابیں پڑھو!

تبلیغی نصاب ۱۰/- فضائل صدقات ۱۰/- فضائل حج سنہری ۵/- حیات الصحابہ مکمل تین جلد ۴۰/- مرنے کے بعد کیا ہوگا ۵۰/-

مندرجہ بالا کتابیں پلاسٹک کور کے ساتھ ہیں
مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج ۵۰/- پچھتائیں ۵۰/-
ہر قسم کی دینی کتابوں کا مرکز

ادارہ اشاعت اسلام اڈہ لالیاں رائے ونڈ ضلع لاہور

شام کے مگ طیاروں کا حادثہ

عرب ہوائی جہاز اسرائیل میں اترنے پر مجبور کیوں ہوئے؟

(علی محمد شاہین)

حال ہی میں شام کے دو مگ طیارے ہوا پنے علاقے میں تربیتی پرواز کر رہے تھے۔ شام کی بجائے اسرائیل کے ایک چھوٹے سے ہوائی اڈے پر اتر گئے۔ عرب حلقوں کا بیان ہے کہ یہ طیارے موسم کی خرابی کے باعث راستہ بھٹک گئے تھے اور ان طیاروں کو دو نیر تربیت ہوا باز چلا رہے تھے۔ اسی طرح موسم کی خرابی اور ایندھن کی کمی کی وجہ سے انہیں مجبوراً دشمن کی سرزمین پر اترنا پڑا۔ اس کے برعکس تل ابیب میں اسرائیل کے ایک فوجی ترجمان نے شامی طیاروں کے متعلق اسرائیل کے علاقے میں اترنے کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ یہ طیارے اچھی حالت میں ہیں۔ اور ان میں توپیں اور فاضل ایندھن موجود تھا۔ اس واقعہ کو بعض عرب ممالک کی غفلت اور بے خبری قرار دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اسی بے فکری بے راہ روی نے عربوں کی ساری زندگی کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ اور وہ یقین و عمل کی قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ اُن کے خیال میں تربیتی پرواز پر جانے والے طیاروں کا اسرائیل کی حدود میں پہنچ کر اتر جانا ناقابل فہم ہے اگر وہ بھٹک کر چلے بھی گئے تو اسرائیل اور شام کے درمیان کونسا زیادہ فاصلہ تھا کہ یہ طیارے شام کی حدود میں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ حالانکہ اسرائیل کی طرف سے اس طرح کی سازش کا ہونا یقینی تھا۔ اس نے چند روز پہلے عرب طیاروں کے اغوا کی دھمکی دی تھی اور عرب مجاہدین کے ہاتھوں اپنے اغوا شدہ طیارے کے ضمن میں یہ کہا تھا۔ کہ اگر اسرائیلی طیارہ واپس نہ کیا گیا۔ تو اسرائیل انتقامی کارروائی کرے گا۔ بہرحال عرب ممالک میں اسرائیل اور مغربی سامراج کے ایجنٹ برابر کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اسرائیل کے مفاد کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ عرب ممالک کے مختلف شعبوں میں اندرونی اور بیرونی مقاصد کے لئے سرگرم عمل ہیں اور انہیں سامراج کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ وہ اپنے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈا کے ذریعہ بیک وقت کئی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اخبارات عرب ممالک کے سربراہوں کے بیانات کو توڑ مروڑ کر شائع کرتے ہیں۔ جیسا کہ نیویارک ٹائمز نے اپنی ۱۰ اگست کی اشاعت میں یہ دعوے کیا ہے کہ

"متحدہ عرب جمہوریہ نے اسرائیل کے ساتھ حالت جنگ ختم کرنے اور ۲۰ سالہ معرکہ آرائی کو ختم کر کے اعلان امن پر دستخط کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے"۔

اس سے قبل بھی مغربی اخبارات نے مصر کے متعلق اس قسم کا پروپیگنڈا کیا تھا کہ مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود ریاض نے اسرائیل کی حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اس کی تردید کرتے ہوئے جناب محمود ریاض نے کہا تھا کہ:۔

"مغربی اخبارات نے میرے بیان کو غلط انداز میں شائع کیا ہے"۔

اس قسم کے جھوٹے پروپیگنڈا کا مقصد یہ ہے کہ

- متحدہ عرب جمہوریہ اور صدر ناصر اپنی شکست تسلیم کر کے اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔
- صدر ناصر کی پوزیشن عرب ممالک میں مشکوک کر دی جائے
- دیگر ممالک کے عوام خواص پر ایسا اثر ڈالا جائے کہ مصر کی پوزیشن اسرائیل کے ساتھ ہر قیمت پر مصالحت کے لئے آمادہ سمجھی جائے۔
- مصری عوام صدر ناصر کے خلاف عدم اعتماد اور غیظ و غضب کا اظہار شروع کر دیں۔
- عرب ممالک کی سرگرمیاں دیگر مسلم ممالک کے عوام کی نظروں میں مشکوک اور ناقابل اعتماد بنا دی جائیں۔

اس طرح کے متشدد اور گوناگوں مکارانہ عزائم کی تکمیل کے سلسلے میں یہ جعلی بیانات مشتہر کئے گئے۔ لیکن ۹ جولائی ۷۰ء کے اخبارات میں مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کا تردیدی بیان اور صدر ناصر کی دورۂ روس کے موقع پر مختلف تقریبات میں ہونے والی تقریروں نے ان کے مکروہ فریب کے سارے تار و پود بکھیر دیئے۔

"یہودی حکومت سے بات چیت حکومت اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہے"۔

اس طرح اب دو شامی مگ طیاروں کے اسرائیل میں وارد ہونے کے واقعہ کو بھی عرب ممالک کی کمزوری کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے واقعات عموماً ہوتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ طیارے موسم کی خرابی یا ایندھن ختم ہونے کی بنا پر دشمن کے علاقے میں اتر گئے ہوں۔ یا اسرائیل نے جبراً اتارے ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان طیاروں کے اغوا میں اسرائیل کے ایجنٹ کام کر رہے ہوں۔ کیونکہ ایک اطلاع کے مطابق ان طیاروں کے ہوا باز شامی خفیہ میں زیر تربیت تھے۔ اور اس قسم کا ایک واقعہ دو سال قبل ہو چکا ہے۔ جبکہ اسرائیل نے عراق کا طیارہ اسی طرح کی ایک سازش سے بھری کیا تھا۔ طیاروں کا اس طرح ایک ملک سے دوسرے ملک کی جانب ترسیل یا بذات خود طیاروں کی قیمت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ جسے ایک چھوٹا سا ملک بھی برداشت نہیں کر سکتا دنیا کے بے شمار ممالک اپنے ملک کی اندرونی شورشوں اور خلفشار کے ازالہ کے لئے لاکھوں روپیہ سفارانہ صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن اسرائیل جیسے دولتمند ملک کے لئے جس کی پشت پناہی پورا مغربی بلاک کر رہا ہو۔ یہ امر یقیناً تعجب انگیز ہے کہ وہ اپنے ایک معمولی طیارے کی حصولی کے لئے دنیا بھر میں طوفان برپا کئے ہوئے ہے۔ جبکہ وہ طیارہ فوجی نوعیت کا بھی نہیں اور اگر وہ چاہے تو اس قسم کے کئی طیارے خرید سکتا ہے۔ مگر آخر اس طیارے میں کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں۔ جس کی حصولی کے لئے نہ صرف وہ بلکہ برطانیہ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک الجزائر پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ ہمارا طیارہ آزاد کرایا جائے۔ دوسری طرف مغربی ممالک بھی یہ چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ اس معاملے میں فوراً مداخلت کریں۔ چنانچہ اسرائیلی طیارے کی بازیابی کے لئے امریکی حکومت نے کوششیں شروع کر دی ہیں اور اس سلسلے میں بالواسطہ رابطے قائم کئے ہیں۔ گو وہ الجزائر سے براہ راست رابطہ قائم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم نہیں ہیں۔ لیکن الجزائر میں امریکی مفادات کی نگرانی سوئٹزرلینڈ کر رہا ہے۔ لہٰذا امریکی حکومت نے اس کے توسط سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے بھی اپنے نائب مالف بنسے کو ہدایات کی ہیں کہ طیارہ واپس دلانے میں اسرائیل کی مدد کریں۔

اس پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسرائیلی حکومت نے اپنی کابینہ کا ہنگامی اجلاس بھی طلب کیا اور اسرائیل کے ایماء پر بیت المقدس کے لاٹ پادری کے توسط سے پوپ پال سے بھی مداخلت کی اپیل کرائی اور کئی حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کیا ہے۔ اور امریکہ میں صیہونیت کی ایک متحدہ تنظیم کے صدر مسٹر بین آئین ایلیٹن نے امریکہ اور فرانس کی فضائی کمپنیوں سے کہا ہے کہ:۔

"وہ الجزائر کے لئے ہوائی پروازیں بند کر دیں"۔

چنانچہ مغربی ممالک کی فضائی کمپنیاں ہوا بازوں کی بین الاقوامی فیڈریشن نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ:۔

"اسرائیل کے اغوا شدہ بوئنگ طیارے کو رہا نہ کرنے پر الجزائر کے ہوائی اڈوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا"۔

الجزائر نے اس فیصلہ کے خلاف اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اوتھانٹ سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی دھمکی یا دباؤ میں نہیں آئیں گے لہٰذا اس بائیکاٹ کا فیصلہ تبدیل کرائیں۔ ادھر عرب بائیکاٹ کی تنظیم کے رجحان نے کہا ہے کہ

"جو کوئی بین الاقوامی فضائی کمپنی الجزائر کا بائیکاٹ کرے گی۔ تمام عرب ممالک متفقہ طور پر اس کا بائیکاٹ کریں گے"۔

عرب ممالک میں اب تک متحدہ عرب جمہوریہ، اردن شام، عراق، کویت، لبنان اور مراکش نے الجزائر کا بائیکاٹ کرنے والی فضائی کمپنیوں کے جہازوں کو اپنے ہوائی اڈوں پر اترنے کی ممانعت کر دی ہے اور الجزائر کے حکام نے مغربی کمپنیوں کے بائیکاٹ کے فیصلہ کا ذمہ دار فیڈریشن کے صدر کو قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"یہ فیصلہ نسلی امتیاز پر مبنی ہے اور غیر منصفانہ ہے"

اس قسم کے بائیکاٹ کی ایک مثال چند سال قبل امریکی بندرگاہوں پر ملتی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

جمعیۃ بنوں کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کے اراکین نے ایک بیان میں ڈپٹی کمشنر صاحب بنوں اور ایس پی صاحب بنوں کو اس بات پر مبارکباد دی ہے کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر کارنیوال اور (ورائٹی شو) جیسے مخرب الاخلاق چیز کو بند کرنے میں علماء کی امداد فرمائی۔ جمعیۃ علماء اسلام بنوں نے دونوں حضرات کو معاشرے سے برائیوں کو ختم کرنے میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔

قاری حضرت گل صاحب خطیب جامع مسجد حق نواز خاں و مولانا علی اکبر صاحب جامع مسجد جعفر خاں اور بنوں کے دیگر تمام مساجد میں نماز جمعہ میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوراً ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ کی صدارت سے ہٹا کر ان پر مقدمہ چلائے۔ کیونکہ ڈاکٹر نے مسلمانوں کے بنیادی عقائد و نظریات پر ملحدانہ جرح و تنقید کے ذریعہ ملک میں انتشار و افتراق پیدا کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۲۰ اگست کو میلاد پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں بنوں کے علماء کرام کے علاوہ باہر سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی بھی شرکت فرمائیں گے۔

---

۱۲ ۸/۶۸ کو کمیٹی ہال بنوں میں ایک عظیم الشان مشاعرہ منعقد ہوا۔ مشاعرہ میں بنوں کے علاوہ باہر سے بھی کافی شعراء حضرات نے شرکت فرمائی تھی۔ (قاری حضرت گل بنوں)

علماء عظام، طلباء کرام اور علم دوست حلقوں کیلئے

خوشخبری

ہمارے ہاں ہر قسم کی کتب دینی، اصلاحی، اخلاقی، درسی وغیر درسی، عربی، فارسی اور اردو مطبوعہ پاک و ہند ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ خواہشمند حضرات ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ جو کتاب وقتی طور پر کتب خانہ میں موجود نہ ہو، وہ بھی فرمائش پر جلد از جلد پیش کی جاسکتی ہے۔

حافظ ریاض احمد اشرفی کتب خانہ ریاض العلوم نازمارکیٹ لیاقت روڈ ـــ راولپنڈی شہر

مدیر تبصرہ جناب جانباز امرزا کا ضلع نواب شاہ میں داخلہ ممنوع

ڈپٹی کمشنر ضلع نواب شاہ کی طرف سے جناب مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ سے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے جس کی رو سے ان کا داخلہ ضلع نواب شاہ میں دو ماہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

انسانیت کی نجات کا واحد راستہ

اللہ کا آخری اور کامل دین جس آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کوئی مادی امتیاز و بالاتر مقام اپنی ملت اور نوع انسانی کے اندر قائم نہیں کیا تھا، اور نہ افراد انسانی کو تقسیم در تقسیم کرکے اپنا زیر دست بنایا تھا۔

بلکہ ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کی تھی۔ جس میں سب مساوی الحیثیت اپنے رب کے سامنے جواب دہ ٹھہرائے گئے تھے۔ سب یکساں طور پر قانون الٰہی کے تابع قرار دیئے گئے تھے اور سب کے لئے معاشرت میں بلا تخصیص و رعائت ایک سے مواقع بہم پہنچائے گئے تھے۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام زندگی، گھر اور باہر اس یک رنگی و یکسانیت کے ساتھ گذری، اور آپ کے جلیل القدر خلفاء و رفیع المرتبت اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی مسند حکمرانی سے دشت غربت تک اسی یک رنگی میں زندگی گذار دی۔

اسلامی معاشرت کا یہ وہ پیغمبرانہ و صحابیانہ منظر و مقام ہے، جو مسلمانوں کے لئے قیام قیامت تک "اسوہ و معیار" کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری جدوجہد کا مطلوب و مقصود اگر اس اسلامی معاشرت کا قیام ہے۔ اور ہم اپنی شخصی و جماعتی زندگی میں اس مقصد و مطلوب کا حتی الوسع نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

تب تو ہمارا یہ دعویٰ درست ہوسکتا ہے کہ ہم اس ملک میں واقعی اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں ہیں۔

لیکن اگر دعویٰ تو اسلامی نظام کے عزائم کا ہے، مگر ہمارا مطالبہ، طریق کار اور عملی نمونہ ایسے نظام کا ہے جس میں انسان خدا کے سامنے جواب دہی کے شدید احساس کے بجائے محض اقتدار کی بالادستی سے مرعوب ہو کر رہتا ہے قانون الٰہی کی متابعت کے بجائے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کا محکوم بن جاتا ہے۔ اور معاشرہ، امتیازات تخصیصات و رعایات کی تقسیم کا حامل ہوتا ہے۔

تو قرآن اور اسوۂ پیغمبر و صحابہ کے مطابق نہ ایسا نظام، نہ ایسے نظام کے قیام کا مطالبہ نہ ایسے نظام کے مطابق طریق کار اور نہ ایسے نظام کے میسر طریق پر عمل کسی اعتبار سے "اسلامی" اور "قرآنی" کہا جاسکتا ہے۔

کیا "مغربی جمہوریت" یا "اشتراکیت" اس پیغمبرانہ و صحابیانہ پاک معاشرہ کا بدل ثابت ہوسکتی ہے؟

اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔

اس لئے کہ مغربی جمہوریت نے امریکہ سے برطانیہ تک اپنی سینکڑوں سال کی تاریخ میں جس معاشرہ کو تشکیل دیا ہے وہ ساری دنیا کے سامنے موجود ہے۔ اور بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس معاشرہ میں "انسانیت" جس طرح تباہ و برباد ہوئی ہے اور ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس نے انسانی عظمت اور فلاح و بہبود کا کوئی اخلاقی و معاشرتی تصور تک باقی نہیں رہنے دیا ہے۔

اور اشتراکیت، جس کا تجربہ گذشتہ نصف صدی کے اندر روس سے چین تک کیا گیا اور کیا جارہا ہے۔ ایک ایسا ناکام تجربہ ہے جس کے نتیجہ میں انسان کا مستقبل من حیث الانسانیت کسی پرامید روشنی کا حامل نہیں بنا فرد کو ریاست کے شکنجے میں اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ وہ ایک آزاد اجتماعیت کا مساوی المرتبہ فرد ہونے کے بجائے ریاست کی مشین کا ایسا پرزہ بن کر رہ گیا ہے کہ جب بھی ایسی ریاست کا وجود متزلزل ہوگا۔ فرد نہ اپنی ذات کے لئے مفید رہ سکے گا اور نہ اپنے قریبی ماحول کی اجتماعیت کے لئے کارآمد بن سکے گا۔ بلکہ ڈر ہے کہ اشتراکیت کا موجودہ نظام اپنے آخری ارتقاء کے مرحلہ پر مغربی سرمایہ داریت کی موجودہ شکل میں تبدیل ہو کر نہ رہ جائے جس میں سب سے بڑی سرمایہ دار قوت خود ریاست کی بن جائے گی۔

انسان کی مکمل نجات کا راستہ سوائے "پیغمبرانہ و صحابیانہ معاشرت" کے قیام کے اور کسی معاشرت کا نہیں ہے ـــ اور آج دنیا کو صرف اسی معاشرت کے قیام کی ضرورت ہے۔

(کمال)

"چند الزامات کا جواب" اور "اسلامی صورت"

چند الزامات کا جواب قیمت ۲۵ پیسے محصول ڈاک ۱۰ پیسے
اسلامی صورت " ۱۳ پیسے " ۱۰ "
دونوں کتابیں یکجا منگوانے والے ۴۷ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

رشید احمد ارشد ناظم مکتبہ حنفیہ مسجد گنبد والی، جہلم

اراکین طبی کانفرنس منتخب

طبی کانفرنس کے چاروں نامزد حکیم
پاکستان میں طبی بورڈ کے ممبر منتخب
بلا مقابلہ حکیم آفتاب احمد قرشی
ہزاروی اور حکیم جمشید احمد صاحب
بارہ ہزار اور دس ہزار ووٹ حاصل

ادارہ نشر و اشاعت
سرانوالہ (مغربی پاکستان)

ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ فضل الرحمٰن کے ملحدانہ افکار کے خلاف مشرقی پاکستان میں شدید احتجاج اور مظاہرہ

جمعیۃ الطلبہ عربیہ قومیہ سلہٹ کی تحریک سے ۸۔ اگست ۱۹۶۸ء کو ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی ملحدانہ تحریکات کے خلاف مظاہرے میں سکول و مدارس کے طلباء و مدرسین کرام اور عام مسلمانوں کے اشتراک سے ہزاروں کی تعداد کا ایک طویل تاریخی جلوس نکالا گیا۔ جلوس گلاف گنج تھانہ سے گذر کر مدرسہ عربیہ حسینیہ رانا پنگ میں منعقدہ عظیم الشان احتجاجی جلسے میں شریک ہوا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ نے جلسے کی صدارت کی اور حضرت مولانا محمد شمس الدین قاسمی صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان اور حضرت مولانا محمد محی الدین صاحب اعظمی وغیرہ حضرات نے تقریریں فرمائیں۔ تمام مقررین نے اپنی اپنی تقریروں میں فضل الرحمٰن کے نام سے شائع شدہ کتاب "اسلام" سے اس کے کفر و الحاد کے بھرپور مضامین نقل کرنے کے بعد ان کی شدید مذمت اور احتجاج کیا اور ایوب حکومت [illegible] سے اس قسم کے مرتد کو سب سے عظیم اسلامی مملکت [illegible] مجلس تحقیقات اسلامی کا صدر بنانے پر شدید [illegible] کیا۔ حاضرین جلسہ نے عہد کیا کہ اگر حکومت [illegible] کو اس منصب سے علیحدہ کرنے اور اس [illegible] سزا دینے میں پس و پیش سے کام لیا، تو تمام امت مسلمہ ایک ساتھ ایک ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنی جان سے محبوب اسلام و پاکستان کی سرزمین کو ان ملحدوں کے الحاد سے پاک کرنے کی خاطر جانی و مالی ہر قسم کی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کرے گی۔

(محمد سالک الرحمٰن ناظم جمعیۃ الطلبہ عربیہ سلہٹ مشرقی پاکستان)

سہجہ تحصیل خان پور

— بحکم امیر جمعیۃ علماء اسلام جامع مسجد شریف سہجہ میں سیلاب زدگان کے لئے اپیل کی گئی۔ جو کہ ایک صد روپیہ ہوا بنام تقی صاحب ارسال کیا جائے گا۔

— ۲۸۔ ۲۸ اگست بدھ کے دن حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری [illegible] عیدگاہ مدرسہ عربیہ سہجہ میں خطاب عام [illegible] جائیں گے [illegible] جماعت کر کے فنڈ جمع کرنے کی کمیٹی [illegible] مختلف سے فنڈ وصول کریگی۔

[illegible] الکریم ناظم اعلیٰ دارالعلوم سہجہ تحصیل خانپور [illegible]

[illegible] ڈیرہ غازی خاں کا سالانہ جلسہ ۴، ۵، [illegible] تیس جید اور مشہور علماء کرام کے [illegible] صاحب تھانوی۔ مولانا درخواستی صاحب [illegible] محمود بھی شرکت فرما رہے ہیں۔

[illegible] قاسم العلوم ڈیرہ غازی خاں)

ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

بحکم امیر ضلع حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری یکم ستمبر ۱۹۶۸ء ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے بمقام نارووال جامع مسجد حنفیہ خراسیاں میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ تمام ممبران کو کارڈ بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لا کر مشکور فرمائیں۔

ایجنڈا

(۱) گذشتہ سال کی کارگذاری کا معائنہ
(۲) آیندہ سال کے لئے پروگرام طے کرنا
(۳) ایک ناظم کا تقرر و دیگر امور باجازت صدر

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

انتخاب جمعیۃ الطلبا مدرسہ حنفیہ امداد العلوم محمود کوٹ شہر

امیر مولوی محمد موسیٰ صاحب کاظم۔ نائب امیر مولوی محمد یوسف صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد عبداللہ عثمانی۔ نائب ناظم قاری محمد رفیق شاکر۔ سالار مولوی محمد صدیق۔ پروپیگنڈا سیکرٹری حافظ الٰہی بخش صاحب۔ خازن حافظ عبدالقادر صاحب۔

اعلان درس قرآن و درس حدیث

کوئٹہ ۹۔ اگست۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد عبدالقادر صاحب ڈیروی ہر روز بعد نماز عشاء مسجد بلال شارع عارف میں درس قرآن و حدیث دیتے ہیں۔

مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی کا دورہ

موسیٰ خیل ۱۰۔ اگست۔ ۱۱۔ اگست پپلاں، ہرنولی کلور کوٹ۔ ۱۲۔ اگست جنڈانوالہ کا دورہ کیا۔ خصوصی ملاقات اور اجتماعات ہوئے۔ کام کی رفتار تیز کرنے، جماعتی فنڈ کو مضبوط کرنے اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ساتھیوں کو متوجہ کیا گیا۔ پپلاں، ہرنولی، کلور کوٹ جنڈانوالہ میں سیلاب زدگان کا کام شروع ہو چکا ہے۔

(دین محمد فریدی)

فضل الرحمٰن شاہ صاحب کی زبان بندی پر شدید احتجاج

۲۷ جولائی مسجد جامعہ فاروقیہ کمالیہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت حافظ صدرالدین صاحب نے کی۔ جلسہ میں حضرت مولانا محمد سلیمان طارق صاحب نے تقریر کی اور حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن کی زبان بندی پر شدید احتجاج کیا گیا۔

عوام اور علماء نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ سید فضل الرحمٰن صاحب کی زبان بندی کے آرڈر واپس لئے جائیں۔

(محمد صابر نصرت کمالیہ)

دینی م[illegible]

قافلۂ اسلام

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ [illegible]

حضرت مفتی محمود صاحب [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب [illegible] کہا کہ ملت اسلامیہ نے جب بھی علماء حق کو پکارا۔ علماء میدان میں آ گئے۔ برصغیر [illegible] بھائیوں کی امداد کرنا ہم سب کا مذہبی و اخلاقی فریضہ ہے۔ مولانا نے بتایا کہ [illegible] جلد بیس ہزار روپے کی رقم پہلی قسط کے طور پر مشرقی پاکستان بھیجی جا رہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان بھی امدادی کام میں مصروف ہے۔ یکم [illegible] مصیبتوں اور سیلابوں کا آنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ مولانا [illegible] ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اس کی حفاظت بھی اسلام ہی کر سکتا ہے۔ ملک کے دفاع حفاظت اور امن کے لئے ضروری ہے کہ جو وعدے ملک [illegible] منصوبہ بندی پر کروڑوں روپے ضائع کرنے پر سخت تنقید کی اور اسلامی تحقیقات کے ماہرین کو اسلامی تحقیقات کے کام میں شامل کیا جائے۔ جلسہ کی صدارت [illegible] صاحب نے فرمائی۔

(محمد یعقوب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام [illegible])

امیر مرکزیہ کے ارشادات

— خان گڑھ بمقام جامع مسجد تھلہ والی میں ۹، ۱۰۔ اگست کو ضلع مظفر گڑھ [illegible] اجتماع میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء [illegible] تحفظ ختم نبوت و تحفظ ناموس صحابہ کے لئے ملک میں اندرونی یا بیرونی سازش [illegible] کے دعاوی کو باطل اور خلاف اسلام قرار دیا اور اس کی خلاف اسلام منافرت [illegible] قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ علماء اسلام وقت کے اہم تقاضوں [illegible] کی غیرت کو جوش آیا تو نہ محراب و منبر رہیں گے اور نہ ان کا وجود رہے گا۔ کوئی [illegible]

حضرت مدظلہ نے فرمایا۔ ملک کا بقا قرآن و سنت کے ساتھ ہے۔ اگر ملک [illegible] معاشی اعتبار سے تباہ ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ فرنگی نظام کے نفاذ [illegible] تعالیٰ کو منا لو۔ آپ نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو معیار حق قرار دیا اور فرمایا [illegible] پر تنقید کرنے والے خاسر و نامراد ہوں گے۔ آپ نے مودودی صاحب کے [illegible] گمراہانہ عقاید و عیارانہ چالوں سے بچنے کا عہد لیا۔

قائد جمعیۃ کا خطاب

قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے [illegible] سوشلزم، کمیونزم، مغربی جمہوریت یا دیگر نظام ہائے ملحدانہ کی کبھی حمایت نہیں کی [illegible] اصحاب اقتدار کو متنبہ کیا کہ موجودہ مرزائیت کے عزائم اور ان کی خطرناک سا[illegible]

مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب نے بھی کامیاب تقریریں کیں۔

(محمد عمر نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام [illegible])

Scanned with CamScanner

ساز

منزل بہ منزل

ور ناظم مرکزیہ

مظلہ کے ارشادات

تی مظلہ نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے
ارتج علماء کی قربانیوں سے دنگیں ہے، مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ
یہ کے امدادی فنڈ میں ایک شخص نے دس ہزار روپے کی رقم دی ہے۔ بہت

لوکزی رہنماؤں کا ایک گروپ بھی مشرقی پاکستان جائے گا۔ مولانا نے کہا کہ
تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم پاکستان کے وفادار اور محافظ ہیں یہ
سلمان نہ قرآن کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ اللہ اور رسول کو۔
تے وقت عوام سے کئے گئے تھے وہ پورے کئے جائیں۔ مولانا نے خاندانی
قاق پر ڈٹ بے اعتمادی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قرآن و سنت
مدرسہ قاسم العلوم کے شیخ الحدیث اور مرکزی جمعیۃ کے ناظم عمومی مفتی محمود

ی جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ عظیم الشان کانفرنس میں ہزاروں سے معین کے
اسلام کل پاکستان نے لیڈروں کی گرفتاری کے ساتھ اعلان فرمایا کہ علماء اسلام
ے خلاف ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے۔ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی
ت پھیلانے والی کتب کو ضبط کرنے اور ختم نبوت کے منکرین کو اقلیتی فرقہ
مدنظر رکھتے ہوئے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے متحد ہو جائیں۔ ورنہ رب تعالیٰ
قوم پیدا کر کے دین اسلام کی حفاظت کرائے گا۔
ں قرآن و سنت کا نظام نافذ نہ ہوا تو ملک معاشی و اقتصادی بحران
ی وجہ سے ٹوٹے کر رب تعالیٰ ہم سے روٹھ نہ جائیں۔ اس لئے سب
کو حضرت عثمانؓ و حضرت معاویہ و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
ے حمایت کی دعا فرمائی اور ہاتھ اٹھوا کر حاضرین سے موودیت کی

خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اسلامی اقتصادی نظام کے سوا
ں۔ آپ نے موجودہ برسر اقتدار طبقہ کی پالیسیوں پر سخت تنقید کی۔ آپ نے
شوں کی فی الفور تحقیق کرائی جائے۔
ب اور جناب مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری و دیگر علماء جمعیۃ ضلع مظفر گڑھ
ظفر گڑھ)

جمعیۃ میانوالی کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۹ اگست ۶۸ء بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب منعقد ہوا۔ حضرت مولانا صاحب کے بیان کے بعد حاضرین نے صوبائی، ڈویژن اور ضلعی جمعیۃ کے فیصلے اور قرار دادوں کی تائید کی۔

(۲) جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک جلسہ تین ماہ کے اندر اندر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۳) مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی کا پروگرام مرتب کیا گیا۔

(۴) میانوالی شہر میں مسجد نور و مسجد گلزار مدینہ کے درمیان ایک شراب کی دکان کھولی گئی ہے۔ اس کے ہٹانے کے لئے متعلقہ افسران سے گفتگو کرنے کے لئے ایک وفد مرتب کر کے بھیجا گیا۔ (حکیم غلام مرتضیٰ قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو برطرف کیا جائے

جمعہ ۶ اگست، جامع مسجد پیر آباد (ملتان روڈ) میں حضرت مولانا قاری نصیر احمد صاحب قریشی خطیب جامع مسجد نے ایک اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے خصوصی قرارداد کی روشنی میں خطاب کیا اور متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کرائی گئی کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب (اسلام) کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے عہدہ سے برطرف کر کے ان کی جگہ کسی جید عالم دین کو منتخب کیا جائے۔ (محمد ایوب انصاری)

فرار

موضع جلیل ۹ اگست بروز جمعہ المبارک چند مقامی نوجوانوں نے شہر میں ایک جلسہ کرنا چاہا لیکن ذمہ داروں نے جلسہ کے متعلق ان کے گمراہ کن نظریات و مقاصد پر اعتراض کیا اور بعض سوالات کئے جس سے وہ نوجوان کو مطمئن نہ کر سکے اور مسجد چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

(ڈاکٹر محمد کریم موضع جلیل ضلع میانوالی سے رقمطراز)
محمد امیر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام موضع جلیل

جمعیۃ علماء اسلام چنال

۱۶ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام چنال کا اجلاس زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب خانقاہی مسجد چنال بعد از نماز عشاء خانقاہی جامع مسجد چنال میں ہوا۔ جناب شیر علی صاحب نے تلاوت کی۔

ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کا حساب کتاب پیش کیا۔ جناب صوفی غلام حسین صاحب امیر جمعیۃ چنال نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ حاضرین نے اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر امداد دی اور پھر دوسرے لوگوں کے پاس جا کر امداد حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا عہد کیا۔ اس کے بعد جناب حیدر صاحب ناظم جمعیۃ نے ایک مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی اور جمعیۃ کا مقصد اور حقیقت بیان کی۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام چنال کا یہ اجلاس کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تمام قرار دادوں کی تائید کرتا ہے۔

(۲) ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے دوبارہ اجراء پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے چٹان پریس کی ضبطی اور آغا شورش کاشمیری کی نظر بندی کے احکام واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامی سے فوری طور پر خارج کرنے اور اس کی "اسلام" نامی کتاب کو فی الفور ضبط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۴) پاکستان میں ظلم خانہ خدا کے جاری ہونے کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جو کہ اس ظلم کے ذریعہ اسلامی شعائر اسلام و قرآن اور دینی عبادات کی نقل اتار کر دین اسلام کی توہین کی گئی ہے لہٰذا اس پر مکمل پابندی لگا کر شعائر اسلام کے وقار کو محفوظ رکھا جائے۔

(۵) عائلی قوانین پر بحث کو پاکستان سے بند کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۶) عربوں کی کل ہدایت اور اسرائیل کے خلاف نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(۷) مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان سے پوری طرح ہمدردی اور ہر طرح کی مدد کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ (دستخط)
(محمد نذیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چنال ضلع جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر

(۱) مولانا قاضی عبدالسلام امیر جمعیۃ نوشہرہ و کرامت اللہ صاحب ناظم جمعیۃ نوشہرہ نے ایک بیان میں مولانا عبدالستار خان نیازی کی گرفتاری کی شدید مذمت کی اور سانحہ کامل پور (۲) کہ کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ عزیز بھٹی روڈ پر صدر اور ال کمپنی کے درمیان واقع کشتی پل تعمیر کرے۔ کیونکہ جب بھی کشتی میں پانی آتا ہے۔ آمد و رفت گھنٹوں بند رہتی ہے اس پر ہر سال ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ ابھی چند دن پہلے بند بنایا گیا تھا تو صرف ۲ دن بعد سیلاب سے بہہ گیا۔ قومی دولت کا یہ ضیاع نا اہلی اور نا عاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے۔ اس کی تحقیقات کرائی جائے اور مقام پر پل تعمیر کر کے مستقل حل کیا جائے۔
(عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی مشغول رسالت ہے۔ اس کتاب کا ہونا ضروری عظیم الشان کانفرنس میں جمعیۃ کے ساتھ پورے پروگرام اور اشاعت پر مدلل تقریر مولانا محمد لقمان صاحب ناظم اعلیٰ نشر و اشاعت سید عبدالرزاق شاہ صاحب ایم اے جوائنٹ سیکرٹری مدرسہ احیاء العلوم حضرت مولانا عبدالحق صاحب جمعیۃ کے ساتھ مالی جانی امداد کریں۔
محمد

سنجھورو میں ردِّ مودودیت پر تقاریر

جمعہ ۹ اگست کو میں (راقم الحروف) اور مولانا عبدالعزیز صاحب دامت برکاتہ مہتمم مدرسہ حسینیہ شہداد پور سنجھورو پہنچے قبل نماز جمعہ حضرت مہتمم صاحب نے ۱½ گھنٹہ بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے علماء حق کا مقام جمعیۃ علماء اسلام کا موقف اور دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام کو پرزور و ناصحانہ الفاظ میں ہدایت کی کہ اس دور میں عوام جب تک علماء حق سے رابطہ قائم نہ کرلیں کسی فرقہ باطلہ سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام جو علماء حق کی جماعت ہے۔ اس سے تعلق قائم کرو اور اس کے رکن بن کر دین کی خدمت کرو۔ حضرت مولانا نے مودودیت پر بھی نکتہ چینی کی۔ رات کو میں نے تقریباً ۲½ گھنٹہ مودودیت کا تجزیہ کرکے اس کے تمام غیر اسلامی خدوخال نمایاں کئے۔ چنانچہ الحمدللہ کئی حضرات کے ذہن صاف ہوئے اور وہ مودودیت سے واقف ہو کر حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کے ہاتھ پر تائب ہوئے اور مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔

دوسری رات میں (راقم الحروف) قصبہ بیرانی پہنچا۔ یہاں بھی کچھ حضرات غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ رات کو تقریر ہوئی خد[illegible] فضل و کرم سے ان کی غلط فہمی کو دور کیا۔

[illegible] اسلام ضلع سانگھڑ کی تمام شاخوں سے [illegible] کہ جہاں مودودیت کے اثرات پھیلتے ہوئے [illegible] اطلاع دیں۔ انشاء اللہ میں جماعتی پروگرام کے تحت اپنے کرایہ و خرچہ سے حاضر خدمت ہو کر اس دجل و فریب کا پردہ چاک کروں گا۔

(محمد عرفان قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تلہ گنگ

۱۰ اگست کو بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ قاری محمد رفیق صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ چودھری محمد خلیل صاحب نے نظم سنائی۔ راقم الحروف نے چند قراردادیں پڑھیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں اور بعد میں قاضی مظہر حسین صاحب نے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا تعارف کرایا۔ حضرت سید صاحب دامت برکاتہم نے اپنے ولولہ انگیز ارشادات سے حاضرین جلسہ کو مستفیض کیا۔ [illegible] قراردادیں مندرجہ ذیل ہیں۔

جمعیۃ علما[illegible] کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ [illegible] اسلامیہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن [illegible] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قدیم اور دین اسلام پر جو حملے کرکے اعلا[illegible] موصوف کی اس رکیک حرکت کا اظہار کیا [illegible] نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت اس سے قبل بھی [illegible] کہ ڈاکٹر موصوف کو اپنے عہدہ قسم کا پروپیگنڈا کیا تھا کہ [illegible] رسول اور تنقیص قرآن کریم نے اسرائیل کی حقیقت کو [illegible] کا مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دی جائے۔ اور اس تجویز پر عمل کرکے حکومت اپنی اسلام پسندی کا ثبوت دے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین جو کہ سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ ان کو منسوخ کرکے اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے۔ نیز ملک میں فحاشی، عریانی، بے حیائی، شراب خوری، رشوت ستانی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا انسداد کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس اسرائیلی مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور مجاہدین الفتح کے طرز عمل کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ نیز مسلمانان عالم کو ان کی ہر قسم کی مدد پر متوجہ کرتا ہے۔ اور امریکی سامراج کے ہتھکنڈوں اور پروپیگنڈوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ نیز منکرین ختم نبوت اور منکرین حدیث کے لٹریچر کو ضبط کرکے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(عبدالحمید فاروقی ناظم نشر و اشاعت تلہ گنگ)

قبول اسلام

یکم اگست بروز جمعرات دفتر مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ میں ایک نوجوان عورت مسمات رضیہ عیسائی کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہوئی۔ اللہ استقامت عطا فرمائے۔

۹ اگست بروز جمعۃ المبارک برسر عام سکنہ کڑیال کے ایک عیسائی اللہ رکھا نے مدرسہ جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ میں اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا اور دین کے ضروری امور سے واقف کیا گیا۔ قارئین سے دعا کی التماس ہے کہ اللہ جل شانہٗ موصوف کو دین متین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

(قاری محمد اجمل الحسینی شاہ کوٹ)

نوتک میں جلسہ

۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ بروز جمعہ زیر صدارت حافظ ولی محمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام نوتک کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم محمد صابر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ معاون ہونے اور جمعیۃ کو تقویت دینے کی اپیل کی اور اسلامی قانون نافذ ہونے کے لئے دعا کی۔ اور جماعت کی ہر حالت میں امداد کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا۔ نیز مجلس شوریٰ کا جدید انتخاب ہوا۔

ارکان شوریٰ۔ حاجی عبدالسبحان صاحب۔ غلام اکبر صاحب۔ عبدالملک صاحب۔ میاں بگو صاحب۔ شاہ محمد صاحب حاجی ولی محمد صاحب۔

عبوری دارالحکومت میں عظیم الشان احتجاج

راولپنڈی ۹ اگست۔ اخبارات میں چھپی ہوئی اس خبر پر کہ ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں خطرناک قسم کی نشہ آور گولیاں سپلائی کی جارہی ہیں اور سنت کی شراب بھی پیش کی جائے گی مسلمانان راولپنڈی میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور حیرانگی کا اظہار کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے خطباء حضرات کو توجہ دلائی۔ کہ آج کے جمعہ میں اصلاح معاشرہ کی ضرورت اور شراب، جوا، دیگر نشہ آور اشیاء اور خصوصاً ایل ایس ڈی کی نشہ آور گولیوں کے ضرر اور اس کے خطرات سے قوم کو آگاہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی اس اپیل پر عبوری دارالحکومت کی تقریباً تمام مساجد میں آج جمعہ کے موقعہ پر پرزور احتجاج کیا گیا۔

قرآن و سنت کی تعلیم کا ٹھوس انتظام کیا جائے

گوجرانوالہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے قصبہ گکھڑ منڈی کی مرکزی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت جمعیۃ کے ضلعی امیر حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب نے کی۔

مولانا عبدالواحد صاحب نے کہا کہ دین میں تحریف کرنے والے عناصر نئی پود کو گمراہ کرنے میں صرف اس وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں کہ نئی پود دین کے تقاضوں اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے بے خبر ہے۔ اگر نئی پود کو ٹھوس بنیادوں پر قرآن و سنت کی تعلیم دلانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تو کوئی شخص گمراہ کن نظریات پھیلانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

آپ نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ دین سے اپنا تعلق جوڑیں اور علماء کرام کی صحبت میں بیٹھ کر دین سے واقفیت حاصل کریں۔ تاکہ وہ صحیح معنوں میں قوم کی قیادت سنبھالنے اور نظریہ پاکستان کی تکمیل کرنے کے قابل بن سکیں۔

آپ نے عصر کی نماز کے بعد موضع کچی پمپ والی اور مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں بھی اجتماعات سے خطاب کیا۔ (محمد اکرم شاہد)

مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن حلقہ لنگر کسی مری کا چودھواں جلسہ

مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق یکم ستمبر ۶۸ء بروز اتوار ہو رہا ہے۔ جس میں اکابرین جمعیۃ تشریف لا کر حالات حاضرہ پر روشنی ڈالیں گے۔

لہٰذا تمام اہل اسلام خاص کر حلقہ مری سے اپیل ہے کہ مع احباب تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ابوطیب غلام محمد مری)

مرزائیت سے توبہ

چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا سے درج ذیل چار با اثر اشخاص نے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے اور اپنی مسجد میں اس جھوٹے مذہب اور اس کے بانی سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے

(۱) ماسٹر محمد صادق صاحب بی اے بی ایڈ (۲) چوہدری عطاء اللہ صاحب بھلی (۳) چوہدری احمد علی صاحب بھٹی یو، ڈی، سی کیرانہ ہل ایمونیشن ڈپو سرگودھا (۴) رانا نصر محمود صاحب۔

Scanned with CamScanner

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

(مفتی) محمد فاروق صاحب کی "اتحاد العلماء" سے بیزاری

پورے ڈیڑھ ماہ کی رخصت گذارنے کے بعد جب کل مدرسہ نصرۃ العلوم میں حاضر ہوا تو ہفت روزہ ایشیا کے اتحاد العلماء نمبر میں شائع ہونے والی علماء کی ایک لمبی چوڑی فہرست سے میرا استقبال کیا گیا۔ جس میں دوسرے بے شمار دوستوں کے ساتھ ساتھ مجھے بھی "اتحادی" ہونے کے شرف سے نوازا گیا۔ حالانکہ اتحادی گروپ مودودی صاحب کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اور مودودی صاحب کے بارے میں میرا وہی نظریہ ہے۔ جو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مدنیؒ حضرت لاہوریؒ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ اور دیگر اکابر اہلسنت والجماعت کا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ کانفرنس منعقدہ لاہور سے تو تمام ملک میں جماعت اسلامی اور اس کی قائم کردہ اتحاد العلماء میں صف ماتم بچھ گئی تھی۔ اور اس کے بعد وفاق کے جمعیۃ نمبر نے تو مزید ان کے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا جس کے مقابلے میں ایشیا نے "اتحاد العلماء نمبر" شائع کیا اور بے شمار علماء و خطباء کے نام اپنی طرف سے شائع کئے، اور ان کو اتحادی گروپ ظاہر کیا گیا۔ اب جبکہ ملک کے کونے کونے سے علماء نے اس جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دیا۔ تو اتحادی گروپ نے بالکل سکوت اختیار کر لیا ہے۔ شاید کہ اتحادی گروپ نے بزعم خویش یہ سمجھا ہو کہ جیسے ہم عربوں کے خلاف یہودی اور مغربی ایجنسیوں کی من گھڑت خبریں شائع کر دیتے ہیں۔ اور عربوں کے خلاف زہریلے اثرات پھیلا کر اپنے ہمخیال بناتے ہیں اسی طرح اتحاد العلماء میں نام لکھ دینگے تو کون پوچھے گا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

جیسا کہ پہلے بھی تردیدیں ہو چکی ہیں۔ اسی طرح میرا نام بھی ایشیا میں میرے علم کے بغیر شائع کیا گیا۔ اور میرا اتحادی گروپ سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ؎

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

(مفتی) محمد فاروق ہزاروی متعلم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

ضلع نواب شاہ میں مفتی محمود صاحب اور قاری نور الحق ایڈووکیٹ کا داخلہ بند

ملتان۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع نواب شاہ میں جمعیۃ کے دو راہنماؤں مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ناظم عمومی ملتان ڈویژن کا دو ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا ہے ان پر جون کے آخر میں عائلی قوانین اور ختم نبوت پر تقاریر کرنے کا الزام ہے۔

ایک پُراسرار تحریک و تنظیم

جو

یہودیت اور فری میسن کا ماڈرن چربہ ہے

از: ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

عنقریب طبع ہو رہی ہے

کاغذ، طباعت، ٹائیٹل صفحہ۔ قیمت ۳۱ پیسے

فی سینکڑہ بیس روپے

یکمشت پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجنے والوں کے لئے ڈاک خرچ کی رعایت۔

کتاب نہایت محدود تعداد میں شائع ہو رہی ہے مندرجہ ذیل پتہ پر جلد آرڈر ارسال فرمائیں۔

محمد حنیف سہارنپوری ناظم صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام

مغربی پاکستان چوک رنگ محل۔ لاہور

ہفت روزہ چٹان لاہور

جیسا کہ قارئین محترم کو معلوم ہے کہ ہفت روزہ چٹان بندش سے قبل چٹان پرنٹنگ پریس میں طبع ہوا کرتا تھا لیکن چٹان پرنٹنگ پریس تا حال بحق سرکار ضبط ہے۔ اس لئے ہمیں پریس ضابطہ کی رو سے چٹان کو کسی دوسرے پریس میں چھپوانے کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، البتہ پندرہ روز تک قواعد کے مطابق پرچہ عارضی طور پر چھپوایا جا سکتا ہے۔ اس دوران میں ہم نے دو شمارے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے۔

عدالت عالیہ مغربی پاکستان کے فیصلہ کی روشنی میں چٹان کی بحالی کے اگلے روز ہی (۲۳ جولائی) کو متعلقہ حکام کو تبدیلی پریس کی درخواست دے دی گئی تھی جو پچیس روز گذر جانے کے باوجود تا حال منظور نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے چٹان کی اشاعت میں تعطل پیدا ہو چکا ہے۔

تبدیلی پریس کی باقاعدہ منظوری کے بعد انشاء اللہ قارئین کو چٹان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔

خواجہ محمد صادق کاشمیری

قائمقام ایڈیٹر

ہفت روزہ چٹان لاہور

مگ طیاروں کا حادثہ — بقیہ صفحہ ۵

جبکہ امریکہ نے مصری جہاز "قلوپطرہ" کا بائیکاٹ کر دیا لیکن جب عربوں نے جوابی مقاطعہ کیا تو امریکہ کا فیصلہ بدل گیا۔

اسرائیلی طیارے کے بارے میں الجزائر نے اپنے موقف سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ

"وہ بین الاقوامی قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائے گا"

اب جبکہ الجزائر نے طیارے کے غیر ملکی مسافروں کو اپنے اخراجات پر غیر ممالک پہنچا دیا اور چند ایک یہودی مسافروں کو بھی واپس بھیج دیا ہے اور یہودیوں کے بیان کے مطابق اس میں کوئی اہم دستاویزات بھی نہیں تھیں اور اگر تھیں تو وہ اب ایک ردی کے کاغذ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں نیز تل ابیب کے ایک اسرائیلی ترجمان کے بیان کے مطابق اسرائیلی اغوا شدہ طیارہ میں کوئی اعلیٰ افسر نہیں تھا۔ گذشتہ سال سے الجزائر حالت جنگ میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود الجزائر نے عرب مجاہدین کے تبادلہ کی شرط بھی پیش کی۔ جسے اسرائیل مسترد کر چکا ہے۔ اور پھر مغربی ممالک طیارہ کی بازیابی میں کیوں گہری دلچسپی لے رہے ہیں کہ معاملہ مقاطعہ تک پہنچ گیا۔ جو عرب کے خلاف مغربی یورپ کے بعض عیسائی ملکوں کے تعصب اور اسرائیل نوازی کی ایک بدترین مثال ہے عرب ممالک بھی اب مجبور ہو گئے ہیں کہ جوابی کارروائی کریں۔

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا ایجنسی نمبر یا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

تنویر الایمان المعروف تطہیر الجنان

تصنیف امام ابن حجر المکیؒ

ترجمہ مولانا عبد الشکور لکھنویؒ

واضح ہو کہ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تطہیر الجنان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایک مشہور اور بے نظیر کتاب ہے۔ اس کتاب کی ضرورت ہندوستان میں اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے بادشاہ ہمایوں کی درخواست پر یہ کتاب تالیف ہوئی۔ اس کتاب کا ترجمہ النجم لکھنؤ میں شائع ہوتا رہا۔ جو اخباری شکل میں تھا۔ اب بالکل نایاب تھا۔

ضرورت اور اہل ضرورت دونوں کا تقاضا تھا کہ جلد سے جلد یہ ترجمہ پھر شائع ہو۔ جو ناواقف اور بے خبر اہل سنت خواہ مخواہ روافض کا دل خوش کرنے کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہہ کر اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں ان کے لئے مشعل راہ بنے۔

اس دور میں ہر آدمی کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۲/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ:۔ عبد العزیز ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(نمبر ۲۰)

صریح تعارض

مفتی محمد یوسف صاحب بھی عجیب بزرگ ہیں عصمت انبیاء کی بحث میں انبیائے کرام کے بارے میں خطا و لغزش سے بڑھ کر صغیرہ گناہوں کا جواز بھی نہ صرف سہواً بلکہ عمداً مان رہے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کی بحث میں انبیاء کے متعلق ان سب کی نفی کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں کہ:۔ ان کی آراء و اقوال، فیصلے اور اعمال سب کے سب حی الٰہی کے تحت ہونے کی وجہ سے حق اور صواب ہیں۔ ان میں نہ غلطی کا شائبہ ہو سکتا ہے اور نہ خطا کا امکان۔ لہٰذا وہ ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں (صفحہ ۲۰۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب کا اصل دین ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تائید و تصدیق کرنا ہے۔ چونکہ عصمت انبیاء کی بحث میں مودودی صاحب کی عبارتوں کی تائید میں انبیاء علیہم السلام کے لئے صغائر کے صدور کا نظریہ مفید پڑتا تھا۔ اس لئے وہاں وہ قول اختیار کیا اور یہاں معیار حق کی بحث میں چونکہ صحابہ کرام کا خطا کار ثابت کرنا مطلوب تھا۔ اس لئے انبیاء کرام کو امکان خطا سے بھی بالکل مبرا قرار دے دیا۔ گویا کہ دونوں جگہ انبیائے کرام کے متعلق مختلف عقیدہ پیش کیا۔ یہ ہے مفتی صاحب کے مخلصانہ علمی جائزہ کی حقیقت ؎

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

مودودی تنقید یقیناً توہین ہے

ہم نے گذشتہ اوراق میں مسئلہ معیار حق اور تنقید کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ محض علمی پہلوؤں کے پیش نظر تھا۔ ورنہ "خلافت و ملوکیت" کے بعد نہ تنقید کے لغوی اور شرعی معنی کی تحقیق کی ضرورت رہتی ہے اور نہ تقلید صحابہ وغیرہ کی بحث کی۔ کیونکہ ابوالاعلیٰ صاحب نے اپنی کتاب "خلافت و ملوکیت" میں جو انداز تحریر و تحقیق اختیار کیا ہے اس میں صراحتاً بعض صحابہ کرام کی تحقیر و توہین پائی جاتی ہے جس کے سامنے مفتی صاحب کی دور از کار تاویلات ہباءً منثورا ہو جاتی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ مفتی صاحب نے صحابہ کے معیار حق ہونے کی بحث میں "خلافت و ملوکیت" کا سرے سے تذکرہ ہی نہیں کیا۔ کیا اسے علمی خیانت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ مفتی صاحب مانیں یا نہ مانیں۔ یہ حقیقت ہر اہل انصاف تسلیم کرے گا۔ کہ چونکہ "خلافت و ملوکیت" میں مودودی صاحب نے بعض جلیل القدر صحابہ کی صریح توہین کی ہے۔ اس لئے مفتی صاحب اس کتاب کے تذکرہ کو بالکل نظر انداز کر گئے ہیں۔ تاکہ ان کے امام و مقتدا کی کہیں پردہ دری نہ ہو جائے۔ اور مسئلہ معیار حق میں مودودی صاحب کی جو ناجائز تائید کی ہے۔ وہ سب بیکار نہ ہو جائے۔ اور اس طرح "علمی جائزہ" کہیں "علمی زائغہ" ہی نہ ثابت ہو۔ لیکن مفتی صاحب اس پردہ پوشی میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میش اندر طعنۂ پاکاں برد

توہین صحابہ مودودی قلم سے

شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ نے مودودی دستور کی زیر بحث دفعہ پر اعتراض کرتے ہوئے جب یہ فرمایا تھا۔ کہ صحابہ کرام پر تنقید جائز قرار دے کر مودودی صاحب نے فتنوں کا دروازہ کھول دیا ہے تو اس کے جواب میں مودودی صاحب اور ان کے متبعین یہ کہتے تھے کہ ہماری مراد تنقید سے توہین نہیں ہے اور خود مفتی محمد یوسف صاحب نے بھی مودودی صاحب کا جواب نقل کیا ہے کہ: "تنقید کے معنی عیب چینی ایک جاہل آدمی تو سمجھ سکتا ہے مگر کسی صاحب علم آدمی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس لفظ کا یہ مفہوم سمجھے گا۔ تنقید کے معنی جانچنے اور پرکھنے کے ہیں۔ اور خود دستور کی مذکورہ بالا عبارت میں اس معنی کی تصریح بھی کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد عیب چینی مراد لینے کی گنجائش صرف ایک فتنہ پرداز آدمی ہی اس لفظ سے نکال سکتا ہے الخ (علمی جائزہ ص ۲۹۹ بحوالہ "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے"؟)

اور خود مفتی صاحب نے بھی مودودی صاحب کی پوزیشن صاف کرتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے کہ اگر مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے اہل علم حضرات تنقید سے یہاں تنقیص اور توہین مراد لیتے یا یہ تنقید عیب جوئی اور عیب چینی کے معنی میں لیتے۔ تو ہم صاف طور پر ان کے اس عقیدے کو گمراہی اور نظریہ کو باطل بلکہ زندقہ قرار دیتے کیونکہ صحابہ کرام میں اس معنی میں تنقید کو اہلسنت والجماعت نے گمراہی اور زندقہ قرار دیا ہے" (علمی جائزہ ص ۲۹۶)

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

گو مودودی جماعت تاویلات و توجیہات کا انبار لگا کر اپنے دستور کو بالکل صحیح اور برحق ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہی اور علمائے حق کے خلاف اس محاذ پر سرگرمیاں دکھاتی رہی۔ لیکن آخر ہوا وہی جو حضرت مدنی نے اپنی خداداد بصیرت کی بنا پر سالہا سال پہلے حقانی فیصلہ صادر فرما دیا تھا۔ چنانچہ مودودی صاحب نے ۱۹۶۵ء کے ترجمان القرآن میں "خلافت سے ملوکیت تک" کے عنوان سے قسط وار مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس کو بعد میں "خلافت و ملوکیت" کے نام سے ایک مستقل کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس کتاب کو مودودی جماعت مودودی صاحب کا ایک بے نظیر تاریخی اور تحقیقی شاہکار قرار دیا ہے لیکن علماء حق اور اصحاب تحقیق کی نظر میں یہ کتاب اصحاب و خلفائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیتوں کو مجروح کرنے والی اور فتنۂ سبائیت کو ہوا دینے والی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کی بنا پر بعض وہ علماء بھی مودودی صاحب کے مخالف ہو گئے جو پہلے ان سے کچھ حسن ظن رکھتے تھے۔ یا ان کی تردید ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ مثلاً حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث ٹنڈو الہ یار (سابق سندھ) مولانا موصوف نے "خلافت و ملوکیت" کے بعض مندرجات کے جواب میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔ جو "براءۃ عثمان" کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں تنقید کے مسئلہ میں تحریر فرمایا کہ:۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی بھی تنقید سے بالا نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس کو ہر شخص پر تنقید کا حق حاصل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ پر تنقید کر سکتا ہے یا اپنے مساوی پر۔ ادنیٰ کو اعلیٰ پر۔ جاہل کو عالم پر۔ غیر مجتہد کو مجتہد پر۔ غیر صحابی کو صحابی پر تنقید کافی نہیں (براءۃ عثمان ص ۱۳)

اس کے بعد مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری (سربراہ تنظیم اہلسنت) نے "خلافت و ملوکیت" کی تردید میں ایک ضخیم کتاب "عادلانہ دفاع" دو جلدوں میں شائع کی ہے جس میں مودودی استدلالات کا اچھی طرح پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ پھر ایک مضمون "تجدید سبائیت" کے نام سے "ترجمان اسلام" لاہور میں بالاقساط شائع ہوا۔ جو مولانا محمد اسحٰق صاحب شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ نے تحریر فرمایا ہے۔ جس میں مودودی صاحب کی شیعیت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا حصہ کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ مذکورہ تینوں کتابیں "خلافت و ملوکیت" کی نقاب کشائی اور مودودی نظریات کی تردید میں کافی ہیں۔ اس لئے اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ کے بجائے یہاں بطور نمونہ وہ عبارات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں بعض صحابہ کرام کی صریح توہین پائی جاتی ہے۔

توہین آمیز عبارات

حضرت معاویہؓ

تمام اہل حق یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضور کے سالے اور کاتب وحی بھی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہؓ سے مصالحت کر کے آپ کی خلافت تسلیم کر لی۔ اور حضرت امام حسین رضی نے ۱۹ سال حضرت معاویہؓ کی خلافت کے تحت گذارے۔

(باقی آئندہ)

ملّت کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل

عظیم اشاعتی و نشریاتی ادارے کا قیام

زیر سرپرستی	مجلس ادارت	مجلس انتظامیہ
حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی	مولانا حافظ سید رشید احمد ارشد ایم۔ اے	مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال
حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری	لیکچرار شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی	میاں ثناء اللہ صاحب بودلہ سابق ایم۔ پی۔ اے
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری	مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری	مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی خلیفہ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان	علامہ خالد محمود صاحب ایم، اے	مجاز حضرت اقدس رائے پوری امیر
حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور	قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ	جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان
حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی	پروفیسر فضل احمد عارف ایم، اے	مولانا مقبول احمد صاحب نائب مہتمم
حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن اشرفی	چودھری مشتاق احمد ایم اے انگلش (لندن)	جامعہ رشیدیہ
	حافظ عبدالرشید ارشد	حافظ عبدالرشید ارشد

گذشتہ ایک صدی میں اکابر دیوبند نے برصغیر پاک و ہند میں اشاعت کتاب و سنت اور تبلیغ اسلام کی جو شمعیں جلائیں اور جس طرح علوم اسلامی کی خدمت کی وہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ـــــ لیکن قیام پاکستان کے بعد سے مخالف کتاب و سنت ادارے تو ملحدانہ افکار و نظریات کی اشاعت میں نہایت سرگرم ہیں مگر داعیان علوم نبوت اس میدان میں اتنا نہ بڑھ سکے۔ جیسا کہ ان کا حق تھا۔

اور اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ کوئی ایسا اشاعتی ادارہ قائم کیا جائے جو کتاب و سنت کے نام پر قائم شدہ سب سے بڑے اسلامی ملک کے شایان شان ہو نئے تعمیری دور اور وقت کے تقاضوں و ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نئے طے معیار کے ساتھ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت کا محققانہ طرز پر اہتمام کرے تاکہ اسلامی تہذیب و تمدن اور اخلاقی اقدار کا تحفظ بھی ہو سکے۔ نیز جس سے مغربی حکومتوں کے نظریات کے غلبہ و اثر اور علوم مادیہ کی بے پناہ اشاعت کا ٹھوس مقابلہ کیا جا سکے۔ مگر اسلاف کے طریقہ کو نظر انداز نہ کیا جائے ـــــ

چنانچہ اسی بلند مقصد کی خاطر مکتبہ رشیدیہ ۳۲، اے شاہ عالم لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کی سرپرستی و ادارت ملت اسلامیہ کے مشاہیر علماء و اہل قلم کر رہے ہیں ـــ ظاہر ہے کہ اس نیک اور پاکیزہ مقصد کو آپ کے تعاون کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ ہم نے آپ کو شریک کرنے کے لئے "ندوۃ المصنفین دہلی" کی طرز پر "مجلس احباب" قائم کی ہے۔ آپ دس روپے فیس رکنیت ادا کر کے "مجلس احباب" کے "مشیر" اور "لائف ممبرین" بن سکتے ہیں۔ جس کی بنا پر ۳۳ فیصد اور دوسری ملکی مطبوعات (غیر درسی)، ۲۵ فیصد رعایت پر آپ کو حاصل ہوں گی۔ آپ صرف ایک دفعہ فیس رکنیت ادا کر کے تمام عمر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے ـــ عنقریب ادارے کی جانب سے ایک عظیم تاریخی کتاب تقریباً نو صد صفحات پر (بہشتی زیور سائز) "بیس بڑے مسلمان" شائع ہو رہی ہے جس کی قیمت کم از کم اٹھارہ روپے ہوگی۔ اس کتاب میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے لے کر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک بیس اکابر کا مع گذشتہ ایک صدی کے مفصل حالات کا تذکرہ ہوگا ـــ لیکن "مجلس احباب" کے اراکین کو صرف بارہ روپے میں حاصل ہو جائے گی۔ گویا صرف اسی ایک کتاب کے خرید نے پر آپ کو اپنی فیس کے چھ روپے واپس مل جائیں گے۔

ایسے علمی اشاعتی ادارے کا قیام آپ کے اپنے دل کی آواز ہے اور ملک کی اہم ضرورت۔ لہٰذا ہم آپ سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ خود بھی اس ادارے کے رکن بنیں اور احباب کو بھی متوجہ کریں۔ تاکہ راہ حق کا یہ قافلہ ملت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی کرتا ہوا منزل مقصود تک پہنچے۔

ـــــ آیئے ہمارے ساتھ تعاون کیجئے ـــــ

حبیب اللہ فاضل رشیدی، ثناء اللہ بودلہ، سید نیاز احمد شاہ گیلانی، حافظ مقبول احمد، عبدالرشید ارشد۔ ارکان انتظامیہ

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم۔ لاہور

Scanned with CamScanner

لاہور ڈویژن کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ڈویژنل کانفرنس ستمبر کی ۲۰، ۲۱ تاریخ کو گوجرانوالہ میں منعقد ہوگی مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مرکزی ناظم عمومی حضرت مفتی محمود صاحب مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب۔ صوبائی امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب۔ نائب امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی راولپنڈی ڈویژن جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ہزاروی، صوبائی جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، حضرت مولانا محمد اکرم صاحب اور ممتاز شعرا جناب الحاج سید امین گیلانی۔ جناب سائیں محمد حیات پسروری، اور جناب سعید علی ضیا اور دوسرے بے شمار علماء کرام شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے استقبالیہ کمیٹی اور اس کے تحت مختلف انتظامی کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں جنہوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

(محمد اکرم شاہد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام عارف والا کے زیر اہتمام جلسہ

عارف والا میں دو نہایت اہم اجلاس عام مورخہ ۲۹ ۷ کو منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے بعد حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی صدارت میں شروع ہوا۔ صدارتی خطبہ کے دوران آپ نے لوگوں سے کہا کہ اب سوچنے کا وقت نہیں بلکہ عمل کرنے کا ہے۔ صدارتی خطبہ کے بعد حافظ محمد شریف صاحب منچن آباد کا نعتیہ کلام ہوا۔ ان کے بعد صوفی حفظ ...ری کی نظم ہوئی۔ ان کی نظم کے بعد حضرت مولانا ...مد اشرف صاحب ہمدانی نے اپنی تقریر کے دوران حکومت سے اپیل کی کہ:۔

(۱) فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے الگ کر دیا جائے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے

(۲) تمام علماء کرام پر سے ناروا قسم کی پابندی ختم کی جائیں۔

(۳) مولانا اشرف ہمدانی صاحب کے بعد جناب قاری نور الحق قریشی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ملتان کی تقریر ہوئی۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی۔ ملک میں شراب کو ممنوع قرار دیا جائے اور مسلمانوں سے متحد ہونے کی اپیل کی۔ تاکہ کفر کے مقابلہ میں ایک ڈھال ثابت ہو۔

تقریر کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ (امیر قاری جلیل الرحمان قاسمی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی سرگرمیاں

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ڈاکٹر دین محمد فریدی نے موسیٰ خیل پپلاں۔ کلور کوٹ۔ جنڈانوالہ چک ۱۵/۵۰ کندیاں کا دورہ کیا جنڈانوالہ، کندیاں میں سیلاب فنڈ برائے مشرقی پاکستان کے لئے کمیٹیاں تشکیل کی گئیں۔ چک ۱۵/۵۰ کی جمعیۃ نے تمام چک کے لوگوں کو بلا کر فیصلہ کیا کہ آئندہ کوئی شخص اونٹ یا گھوڑے پر چڑھ کر چک کے اندر سے نہیں گذریگا کیونکہ اس سے بے پردگی ہوتی ہے۔

کندیاں میں سیلاب فنڈ کے لئے جو کمیٹی تشکیل کی گئی اس کے صدر حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب شہر اور ممبران حاجی محمد صدیق صاحب، بابو محمد صدیق صاحب دہلی والے ہیں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) مولانا عبدالستار خان نیازی کی گرفتاری پر احتجاج

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب کی ضبطی اور ڈاکٹر موصوف کی برطرفی کا مطالبہ۔

(۳) چٹان ڈیکلریشن کے سلسلے میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم،

(۴) فلم خانہ خدا کو بند کرنے کا مطالبہ،

(۵) کل پاکستان جمعیۃ کانفرنس کے فیصلوں اور قراردادوں کی مکمل حمایت۔ کندیاں میں اوپن ایر سینما جو دو مساجد کے درمیان بنا ہوا ہے اُسے اور خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں روپیہ کا ضیاع ہو رہا ہے اُسے ختم کرنے کا مطالبہ

(دین محمد فریدی)

بقیہ صفحہ ۳ — اداریہ

اس بارے میں ملک بھر سے بہت سے احباب نے استفسارات کئے ہیں کہ:۔

"ان ہونے والے کنونشنوں کی کیا حیثیت ہے"؟

"کیا ان میں جمعیۃ خدام الدین وغیرہ تنظیموں اور اداروں کے علماء کرام بھی شرکت کر رہے ہیں"؟ وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس سلسلے میں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ علماء حق اور علماء دیوبند کی عظیم اکثریت اس ملک میں بیشتر جمعیۃ علماء اسلام اور انجمن خدام الدین سے وابستہ ہے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ بہ یک وقت جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر اور انجمن خدام الدین کے امیر ہیں۔

اور علماء کا کوئی بھی کنونشن جب تک اس کا اعلان حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی طرف سے نہ ہو، انجمن خدام الدین و جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سے وابستہ علماء کی شمولیت کا کنونشن نہیں کیا جا سکتا۔

نیز یہ کہ محکمہ اوقاف کے کسی ملازم یا کسی سرکاری ادارے کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے کنونشن میں خدام الدین اور جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کی شمولیت کا سرے سے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

علماء کا حقیقی کنونشن، نمایندہ اجتماع اور کانفرنس جس میں انجمن خدام الدین و جمعیۃ علماء اسلام کے ہزارہا علماء کرام و مشائخ عظام بھی شامل ہوں۔ صرف اسی وقت اس کا انعقاد ممکن ہو سکتا ہے جب اس کے داعیان حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہٗ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہٗ، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ، حضرت مولانا خان محمد صاحب (کندیاں) مدظلہٗ۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہٗ وغیرہ اکابر علماء حق ہوں۔

ان حضرات کے علاوہ غیر معروف یا ملازم اوقاف مولوی صاحبان میں سے کسی صاحب کا اعلان ذمہ داری کا حامل اور درخور اعتنا نہیں ہو سکتا۔

اشتراکیت بقیہ صفحہ ۴

تعبیرات اور سامراج دوستانہ رویہ کا ردعمل مسلمان عوام میں اشتراکیت پسندی کی صورت میں ظاہر ہو۔

اشتراکیت کے فروغ کی ذمہ داری

اگر خدانخواستہ مستقبل میں مسلمان ملت، اشتراکیت کے آغوش میں چلی جاتی ہے تو تاریخ "پرویزی فکر"، "فضل الرحمانی ذہن" اور "مودودی رجحان" کو ہی اس کا اصل ذمہ دار ٹھہرائیگی۔

اس لئے کہ نظریات کی اس تثلیث نے ہی اپنی اپنی جگہ مسلمانوں کے نوخیز ذہن کو رسول کی سنت، قرآن کے احکام اور اسلاف پر اعتماد سے برگشتہ بنایا ہے اور اشتراکیت کی طرف دھکیلا ہے۔

مسلمان ملت کے لئے علماء حق سے کٹ جانے کے بعد عصر حاضر کا یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ آج اس کا دین اور اس کی سیاست بے دین گروہوں سے زیادہ ان مدعی دین افراد گروہوں کی بدولت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جو اپنی ہر سانس پر نام تو اسلام کا لیتے ہیں۔ لیکن مسلمان ملت کو اپنی پوری تاریخ سے مایوس اور منقطع بنائے چلے جا رہے ہیں۔

یہ صورت حال اشتراکیت اور الحاد کے فروغ کو مضبوط سہارا اور زریں موقع بہم پہنچا رہی ہے۔

"صورت دیں را کہ می سازند تحسین می کنند
معنیٔ دیں را کہ می سوزند خلق آگاہ نیست"

(کمال)

دفتر صوبائی جمعیۃ مغربی پاکستان

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم و خازن جمعیۃ صوبائی ۱۹ اگست ۱۹۶۸ء کی شام کو دفتر صوبائی جمعیۃ مغربی پاکستان اور ترجمان اسلام کا چارج، حساب کتاب و بقایا رقوم ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال سے لے لیں —— اور

آئندہ کے لئے حافظ محمد حنیف صاحب دفتر صوبائی جمعیۃ اور ترجمان اسلام کے انچارج مقامی مقرر ہوئے ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال چارج و حسابات اور رقوم بقایا جات ادا کر کے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر ملتان منتقل ہو گئے۔

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ البتہ ان کی ہیبت و قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیے۔

"فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝"

دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مومن ہو۔

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزاء باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ پر پانی پی لیں۔ لیکن خدا کا ایمان اور "انسان کا خوف" یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور اگر ایک بدبخت ایمان ہی کا دعویٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے۔ تو تم اُسے کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آ جاتے ہیں۔ تاکہ دوڑنے والوں کے لیے ٹھوکر نہ بنیں۔ کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے۔

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: نہ ہراساں ہو نہ غمگین ہو۔ تم ہی سب پر غالب آنے والے ہو۔ اگر تم سچے مومن ہو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں۔ ان کے لیے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی غمگین ہونگے

تذکار

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

جلد ۱۱ | جمعہ ۳ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۳۱ رمئی ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۰

چند خبریں

آغا شورش کاشمیری کی نظر بندی کا مقدمہ

مودودی صاحب اور پی، ڈی، ایم کی دوسری جماعتوں کے سربراہوں نے قادیانیت وغیرہ مسائل سے اپنی لاتعلقی کے اظہار کا حلف نامہ ہائیکورٹ میں داخل کر دیا

"مسٹر انور بیرسٹر نے تحریک جمہوریت پاکستان کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں، امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی، نظام اسلام پارٹی کے سربراہ چوہدری محمد علی، کونسل مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اور پیپلز پارٹی کے رہنما شیخ محمد رشید کے بیان حلفی داخل کئے جن میں انہوں نے فرقہ وارانہ سرگرمیوں لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ تحریک جمہوریت کی قومی کونسل میں ایک مخصوص فرقے (قادیانی) کے سوال پر کسی قسم کا غور نہیں ہوا تھا نہ ہی ۲۵ رمئی اور ۲۶ رمئی کو صوبائی تحریک کی کانفرنس میں ایسا مسئلہ زیر بحث آیا ہے۔

مسٹر انور نے چیف جسٹس کو بتایا کہ سپریم کورٹ نے کل تک کے لئے حکم امتناعی جاری کیا ہے اور انہیں نوٹس موصول ہو گیا ہے۔ انہوں نے ڈی آئی جی کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی رپورٹوں کے متعلق دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ مقدمہ کی سماعت لاہور سے کراچی کرنے کے لئے کافی ٹھوس نہیں ہیں اور یہ کسی خاص مقصد کے لئے مرتب کی گئی ہیں۔ حالانکہ ۱۷ رمئی کو ایڈووکیٹ جنرل نے ڈویژن بنچ کے روبرو بیان کیا تھا کہ اس مقدمہ کی سماعت پشاور میں ہونی چاہیئے فاضل ججوں نے یہ استدعا قبول نہ کی تاہم نظر بند کو پشاور جیل منتقل کرنے کا حکم دے دیا۔ مگر اگلے روز کی تاریخ میں متذکرہ رپورٹیں مرتب کر لی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کو نظر بند کو لاہور آنے سے کوئی خدشہ ہے تو شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی جا سکتی ہے۔ حفاظتی انتظامات سخت کئے جا سکتے ہیں۔ مزید برآں جیل میں یا بند کمرے میں بھی سماعت کی جا سکتی ہے انہوں نے کہا کہ لاہور میں کشیدگی کا کوئی خطرہ نہیں اور حکومت محض مفروضات پر مقدمہ کی سماعت کراچی منتقل کرانا چاہتی ہے۔ جس سے درخواست دہندہ کو بیرونی کے لئے زیر بار ہونا پڑے گا۔ مزید برآں "چٹان" کی ضبطی کے بعد اس کے پاس اتنے مالی وسائل نہیں رہے کہ وہ صفائی کے گواہوں کے کراچی آنے جانے کا خرچ بھی برداشت کر سکے۔ چیف جسٹس نے مسٹر ایم انور کو ہدایت کی کہ وہ کل اخراجات کی تفصیل مرتب کر کے عدالت عالیہ میں پیش کریں۔ اور اس درخواست کا فیصلہ کل سنایا جائے گا۔ مسٹر سعید اختر، مسٹر رضی عباس مسٹر ایم انور کی معاونت کر رہے تھے۔" (نوائے وقت لاہور ۲۳ رمئی ۱۹۶۸ء)

ناظم اعلیٰ اوقاف کے رقص کا معاملہ صوبائی اسمبلی میں

"لاہور ۲۳ رمئی (پ پ) صوبائی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے صوبائی وزیر تعلیم و اوقاف مسٹر محمد علی خاں نے ایک مقامی اردو روزنامہ کے ایک مضمون کا حوالہ دیا اور کہا کہ ناظم اعلیٰ اوقاف نے حضرت مادھو لال حسین کے عرس کی تقریبات کے سلسلہ میں رقص کی نہیں بلکہ رقص کرنے والی جماعت کی قیادت کی تھی۔ انہوں نے مسلم لیگی رکن چوہدری محمد نواز کے سوالی کا جواب دیتے ہوئے اس بات کی تردید کی کہ ناظم اعلیٰ اوقاف نے رقص کیا تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ناظم اعلیٰ کا یہ اقدام ایک اعلیٰ افسر کے شایان شان تھا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ناظم اعلیٰ نے اسے مناسب سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ چند ہی رسوم سے عقیدت رکھتے ہیں اور حکومت ان سرگرمیوں کو کچل کر ان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتی۔ نمائندہ جنگ کی اطلاع کے مطابق اس دوران بیگم اشرف برنی نے انکشاف کیا کہ ناظم اعلیٰ نے دوران رقص مصنوعی داڑھی بھی لگا رکھی تھی۔ ایک اور مسلم لیگی رکن میجر محمد علی نے وزیر تعلیم سے پوچھا کہ کیا انہیں بھی متذکرہ افسر کی خدمات حاصل ہو سکتی ہیں۔ وزیر تعلیم نے جواب دیا کہ افسر کی خدمات متعلقہ درخواست پر اداکین کے لئے وقف کی جا سکتی ہیں۔ خان اجون خاں جدون نے وزیر تعلیم سے درخواست کی کہ ناظم اعلیٰ اوقاف کو اس قسم کی سرگرمیوں سے روکا جائے۔"
(جنگ کراچی ۲۴ رمئی ۱۹۶۸ء)

مودودی صاحب جماعت کی قیادت سے ایک سال کیلئے علیحدہ ہو گئے

"لاہور ۲۴ رمئی۔ مودودی صاحب امیر جماعت نے اپنی طویل علالت اور صحت کی خرابی کی بنا پر ایک سال کے لئے میاں طفیل امیر جماعت مغربی پاکستان کو مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے قائم مقام امیر جماعت پاکستان مقرر کیا ہے اور ایک سال کے لئے جماعت کی امارت کی ذمہ داریوں سے رخصت لے لی ہے۔ میاں طفیل محمد نے آج مجلس شوریٰ کے اجلاس میں حلف امانت اٹھایا۔ اور اس کے بعد مجلس شوریٰ کی بقیہ کارروائی ان کی صدارت میں ہوئی۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس ابھی تک جاری ہے۔"
(نوائے وقت لاہور ۲۵ رمئی ۱۹۶۸ء)

احتجاج

راولپنڈی ۲۴ رمئی۔ آج شہر کی متعدد بڑی مساجد میں جمعہ کے عظیم اجتماعات میں جہلم کے اس جارحانہ واقعہ پر جس میں مرزائیوں کے ایک گروہ کی طرف سے ایک نجی معاملہ کو بہانہ بنا کر چند مسلمانوں پر متشددانہ حملہ کیا گیا۔ اور جس کی پیروی میں مقامی پولیس لیت و لعل سے کام لے رہی ہے سخت احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف مقدمہ کی تاریخ

معلوم ہوا ہے کہ حضرت غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے خلاف حکومت کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کی تاریخ ۱۴ رجون ۱۹۶۸ء مقرر ہوئی ہے۔

ایک غلط شائع شدہ خبر کی تردید

"نوائے وقت" میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے متعلق ایک مودودی نے یہ اطلاع شائع کی کہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے حسن ابدال میں اپنی تقریر میں مودودی صاحب کا ذکر کیا تو ہنگامہ ہو گیا۔ مودودیوں کی طرف سے یہ خبر بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ اصل واقعہ درج ذیل ہے:۔

۲۴ اپریل کو مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے سلسلے میں مانسہرہ جاتے ہوئے حسن ابدال نماز جمعہ کے لئے اترے۔ جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے بشیر الوالہ لاہور سے شائع کیا۔

عوامی مسائل اور افکار و نظریات

تراشے — مراسلے — اقتباسات

عوامی مسائل اور سرخ فیتہ

سرخ فیتہ اور ضابطے کے طولانی چکر ہماری نظامت کا جزو بن کر رہ گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف عوام کے مسائل کے تصفیے میں دیر ہوتی ہے۔ بلکہ بعض حالتوں میں قومی مفاد کے اجتماعی مسائل کو طے کرنے میں بھی غیر ضروری اور سراسر بے جا تاخیر ہوتی رہتی ہے۔ ایک ترقی پذیر قوم کے لئے جس نے اپنے محدود وسائل سے کم سے کم مدت میں اپنی تعمیر و ترقی کا اہتمام کرنا ہو، یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسے اسباب و محرکات پر کڑی نظر رکھے جو وقت محنت اور سرمائے کے ضیاع کا موجب ہوں یا جن کے باعث عوام ناآسودہ اور مضطرب ہوتے ہوں۔ یہی نہیں بلکہ ان کے انقطاع کا موثر انتظام بھی کرے۔ اونچی سطح پر ہونے والے فیصلے زیر عمل نہ آئیں ان سے متوقع نتائج کی ترتیب محال ہے۔ اب اگر کوئی شعبہ ان فیصلوں کو طاق نسیاں کی زینت بنائے تو ظاہر ہے اس صورت میں لازم آئے گا کہ اس شعبے کی اصلاح کی جائے اور ایسا انتظام کر دیا جائے۔ کہ آئندہ کے لئے ادائے فرض میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو

(امروز ۲۱ مئی ۶۸ء)

گیہوں کی مقررہ قیمت

کمشنر ملتان ڈویژن نے کاشت کاروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخ یعنی سترہ روپے من سے کم دام پر گیہوں فروخت نہ کریں۔ اس مشورے کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ بعض مقامات پر کھلی منڈی میں گندم کے نرخ حکومت کی طرف سے مقررہ قیمت خرید سے کم ہو گئے تھے۔ اور کاشت کاروں کو چودہ پندرہ روپے من کے حساب سے پیسے مل رہے تھے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ کاشتکار بالخصوص چھوٹے کاشتکار مال روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انہیں فصل تیار ہونے کے بعد اپنی دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے نقد پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ فوراً ہی جنس بیچ کر پیسہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے اس سال مقررہ دام پر گندم کی خریداری کے ۲۸۵ مراکز کھولے ہیں اور ایک حالیہ اعلان کے مطابق محکمہ خوراک کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ سٹاک منظور کرنے کے بعد ادائیگی بلا تاخیر کی جائے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ہدایت پر ابھی پوری طرح عمل نہیں ہو سکا۔ اگر ان مراکز سے کاشت کاروں کو ایک من گیہوں کی مقررہ قیمت یعنی سترہ روپے مل جائیں تو وہ کم دام پر کھلی منڈی میں جنس کیوں فروخت کریں؟ دوسری بات یہ ہے کہ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ابھی تک صرف پچاس ہزار ٹن گیہوں سرکاری حساب میں خریدا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خریداری کے تین سو کے قریب مراکز کے لئے یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت سرکاری خریداری کا طریقہ آسان اور بہتر بنایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض پابندیوں کی وجہ سے بھی کاشت کار براہ راست حکومت کے ہاتھ مال فروخت کرنے کی بجائے آڑھتیوں کو مال دیتے ہیں۔ اس سے انہیں دام تو کم ملتے ہیں۔ مگر وہ درجہ بندی اور اس نوع کی پیچیدگیوں کے سلسلے میں متعلقہ اہلکاروں کو راضی کرنے کی پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔ یہ کام منڈیوں کے نسبتاً ہوشیار تاجر آسانی سے کر لیتے ہیں۔ اس کاروبار کی وجہ سے وہ تو ڈیڑھ دو روپے من کا منافع کما لیتے ہیں لیکن کاشتکار کا حق مارا جاتا ہے۔ جو زرعی پیداوار میں اضافے کی موجودہ پالیسیوں کے لئے سود مند نہیں ہے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ حکومت اس ضمن میں بلا تاخیر واضح اقدامات کرے گی؟

انتخابات اور سیاسی جماعتیں

صحیح صورت حال تو وقت آنے پر ہی واضح ہو سکے گی لیکن قرائن یہی بتاتے ہیں کہ اپوزیشن موجودہ طریق انتخاب سے شدید اختلاف رکھنے کے باوجود پوری قوت سے برسر اقتدار پارٹی کا مقابلہ کرے گی۔ اور اس مقصد کے لئے ابھی سے عملی سرگرمیاں شروع کر دی جائیں گی۔ حکمران پارٹی کے لئے یہ صورت حال ایک اہم چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور بعید نہیں کہ عوامی سطح پر رابطہ کی مہم شروع کرنے کے ساتھ ساتھ حکمران پارٹی کے سرکردہ سیاست دان اپوزیشن سے وابستہ بعض اہم سیاسی شخصیتوں کو اپنی پارٹی میں شامل کرنے کے لئے بھی جدوجہد شروع کر دیں۔ اس لحاظ سے اپوزیشن کو ایک اہم آزمائش سے گذرنا پڑے گا۔ حکمران پارٹی سے وابستہ عناصر کے بارے میں تو شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان میں سے کوئی قابل ذکر سیاست دان اپوزیشن سے وابستہ ہو جائے گا۔ لیکن اقتدار کی کشش محروم اقتدار سیاست سے سب کچھ کرا سکتی ہے

وفاق لاہور
۲۱ مئی ۶۸ء

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس
معاصر جرائد و اخبارات کی نظر میں

۳-۴-۵ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں منعقدہ عظیم الشان تاریخی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس نے پورے ملک و ملت پر جو گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ اس کے بارے میں روزنامہ "جنگ" کراچی اور "وفاق" لاہور وغیرہ نے جن تاثرات کا اظہار کیا وہ قارئین کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ کانفرنس کے چھوڑے ہوئے اثرات کی بازگشت ابھی جاری ہے۔ ذیل میں چند اور جرائد کے تاثرات نقل کئے جا رہے ہیں۔

ہفت روزہ "ترجمان سرحد" پشاور ۱۶ مئی ۶۸ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

جمعیۃ علماء کانفرنس

"جمعیۃ علماء اسلام کی تازہ کانفرنس جو لاہور میں منعقد ہوئی، توقع سے بھی زیادہ جوش اور نتائج والی ثابت ہوئی۔ اس میں صوبہ کے کونہ کونہ سے ہزاروں علماء کرام نے شرکت کی۔ ملک کو اسلامی اور عوامی بنانے کی ضرورت پر پہلی بار بہت سنجیدگی اور ذمہ داری سے توجہ دی گئی۔ اور کوشش کی گئی کہ جمعیۃ کی سرگرمیاں اسلام کی سرفرازی اور ملت کی مذہبی، مجلسی اور معاشی بہبود کی فضا پیدا کرنے کے لئے منظم اور مؤثر طور پر عمل میں آئیں۔ علماء کرام کا بازاروں میں جلوس کی شکل میں گشت کرنا بعض حضرات کو شاید اہل علم کی شان کے شایاں نظر نہ آئے۔ لیکن جس متانت سے یہ جلوس بازاروں میں سے گذرا وہ علماء کے نئے حالات میں نئی ذمہ داریوں کے احساس کا ایک خوش آیند ثبوت ہے۔ اسلام عوام اور غربا کا مذہب ہے اور وہی دنیا میں اکثر جگہ اور خاص کر پاکستان میں انتہائی زبوں حال اور بے بس ہیں۔ اگر علماء کرام ان کی حالت کو خدائی قانون اور سرور کائنات کی منشاء کے مطابق سدھارنے کی اور ان کی مظلومیت کو دور کرنے کی کوشش نہ کریں تو وہ ایک بڑی کوتاہی کا ارتکاب کر رہے ہوں گے۔ نوابوں اور سرمایہ داروں کی حمایت کرنے کو تو سارا معاشرہ، بے شمار علماء سوء اور غالی امریکی سرمایہ داری کی حامی جماعت اسلامی ایسے متعدد ادارے موجود ہیں۔ علماء کرام کو ابوذرؓ، شیخ الہند نور اللہ مرقدہٗ، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت بریلوی کے مسلک کو اپنانا ہے۔ تاکہ دنیوی اور سیاسی اغراض پر کوئی نگاہ رکھے بغیر خالق ارض و سماء کے قانون اور رضاء

کو دنیا میں نافذ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا تازہ اجلاس اسی راہ پر گامزن ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ دین اور اخلاق سے اعراض، اسلام کیساتھ استہزاء و استخفاف کا رویہ ..... جو پاکستان کے بڑے اور صاحب اقتدار طبقوں میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اس کے ازالہ کی یہی صحیح تدبیر ہے کہ علماء اسلام کی جماعت اپنے تبلیغ و اصلاح کے فرض کو سنبھالے اور اسے کامیاب کرنے کے لئے کمال متانت و تعمیر پسندی اور سیاسی مآل اندیشی سے کام لے۔ خدا کرے علماء کرام جمعیۃ سے یہی کام لیں اور جمعیۃ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ آمین!

ہفت روزہ لولاک لائل پور ۳ مئی ۱۹۶۸ء کی رپورٹ ہے:۔

جمعیۃ علماء اسلام کی آل پاکستان کانفرنس

"۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی آل پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی۔ پورے پاکستان کے گوشے گوشے سے مندوبین کانفرنس میں پہنچے ہوئے تھے۔ اندازہ ہے کہ کوئی پانچ ہزار علماء کرام نے کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کا اہتمام مایۂ ناز علماء کرام کی شرکت۔ ایمان پرور تقاریر کا سماں موچی دروازہ سے دہلی دروازہ تک پھیلے ہوئے پنڈال اور خیموں کو دیکھ کر خیال آتا تھا کہ ۱۹۴۲ء میں لاہور ہی میں جمعیۃ علماء کی اسی طرح عظیم کانفرنس ہوئی تھی۔ اب پھر ۲۶ برس بعد وہی ایمان پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔

کانفرنس کے اجلاس شب و روز جاری رہے۔ جو نہایت ہی کامیاب اور بھرپور ہوئے۔ رات کے اجلاس میں حاضری کا اندازہ ۲، ۳ لاکھ افراد کا تھا۔ آخری دن اتوار کے روز تیسرے پہر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک نہایت عظیم اور منظم جلوس نکالا گیا۔ گرمی کے موسم میں اللہ تعالیٰ نے جلوس سے کچھ قبل ہلکی بارش اور ٹھنڈی ہوا کا انتظام فرمایا۔ جمعیۃ کے سفید اور سیاہ دھاریوں والے جھنڈے لہراتے قرون اولیٰ کے کسی اسلامی لشکر کے مارچ پاسٹ کی یاد تازہ کر رہے تھے۔ کانفرنس اور جلوس سے ..... حکومت کے لگے بندھوں اپوزیشن جماعتوں اور عوام کو پاکستان میں علماء کرام کی قوت کا بخوبی اندازہ ہو گیا کانفرنس میں جو کچھ کہا گیا اور علماء کرام نے دین مبین کی حفاظت میں جس طرح حق گوئی کا حق ادا کیا۔ اسے سن کر جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں کے خلاف اس ساری الزام تراشی اور غلط پروپیگنڈے کا طلسم ٹوٹ گیا۔ جو بعض جماعتوں یا ان کے افراد کی طرف سے علماء حق کے خلاف کیا جاتا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کو مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے بعض دینی مسائل کے سلسلہ میں اختلافات ہیں بعض اپوزیشن جماعتیں اور ان کی طرح خود حکومت کے لگے بندھے بھی اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ شاید علماء اسلام کا اختلاف حکومت کی خوشامد اور اپوزیشن کو نقصان پہنچانے کے لئے ہے۔ لیکن اس کانفرنس کی کارروائی سے غلط فہمیوں کے تمام بادل چھٹ کر رہ گئے ہیں یوں تو کانفرنس کی تمام نشستوں میں نہایت ایمان پرور تقاریر ہوئیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ پہلے دن امیر مرکزی جمعیۃ کا خطبۂ صدارت پہلے دن کی رات کو قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کی تقریر۔ دوسری رات کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نعرۂ حق جس میں انہوں نے جھوٹی نبوت کے تمام تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ اور تیسری رات کو آغا شورش کاشمیری ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان کی وہ تاریخی تقریر جس کی آڑ لے کر حکومت نے انہیں جیل میں نظر بند کر دیا۔ اس کانفرنس کی جان تھیں۔

ہفت روزہ شہاب لاہور ۱۲ مئی ۶۸ء میں لکھا ہے:۔

جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس

ہفتۂ رفتہ میں لاہور میں بڑی رونق رہی۔ اور یہ رونق جمعیۃ علماء اسلام کے دم قدم سے قائم ہوئی جس کی دو روزہ کانفرنس باغ بیرون موچی دروازہ میں منعقد ہو رہی تھی۔ موچی دروازہ سے لے کر باغ بیرون اکبری دروازہ تک سلیقہ سے لگی ہوئی خیموں کی قطاریں عجب بہار دکھا رہی تھیں۔ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے کوئی چار پانچ ہزار مندوبین ان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان کے کھانے کا انتظام بھی اجتماعی تھا۔ اور یہ خوش انصرامی بجائے خود قابل تعریف تھی۔ کانفرنس کا ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی تھا کہ اس میں مشرقی پاکستان کے بعض علماء بھی شریک ہو رہے تھے۔ اور اس طرح بعض حلقوں کی پھیلائی ہوئی یہ غلط فہمیاں غلط ثابت ہوئی تھیں کہ جمعیۃ بس سابق صوبہ پنجاب کے چند اضلاع تک ہی محدود ہے۔ کانفرنس کے آخری روز ایک طویل اور منظم جلوس نکالا گیا۔ یہ تقریباً ڈیڑھ میل لمبا تھا کوئی شک نہیں کہ لاہور میں اب تک اس طرح کے جلوس کم ہی نکلے ہیں۔ انگلیوں پر گنے جانے والے ان جلوسوں میں اس جلوس کو یقیناً ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ سڑکوں پر مارچ کرنے والے یہ سب لوگ متشرع اور متدین تھے۔ اپنے اپنے علاقوں کے مذہبی راہنما تھے۔ مگر پلے کارڈ تھامے اپنے ایمان و ایقان کے مطابق نعرے لگاتے یہ لوگ اس ڈسپلن سے گذرتے چلے گئے۔ کہ کہیں بھی تو بدمزگی پیدا نہیں ہوئی

جمعیۃ علماء اسلام کی اس کامیاب کانفرنس پر قدرتی طور پر سب سے زیادہ تشویش جس حلقہ کو ہونی چاہیئے وہ جماعت اسلامی کا حلقہ ہے۔ جو اب تک اپنے پروپیگنڈے کے زور سے اہل وطن کو یہ باور کرانے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا کہ دینی حلقوں کی واحد نمایندگی کا شرف بس اُسے ہی حاصل ہے۔ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے دس کے ان شیدائیوں نے اس طلسم کو پاش پاش کر دیا۔ چنانچہ اب ہمارے فن کار دوستوں نے پروپیگنڈا لائن بدل لی ہے اب وہ یہ لکھ بول رہے ہیں کہ:۔

"یہ کانفرنس حکومت نے منعقد کرائی تھی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں بدنام کرایا جائے۔

اس سلسلے میں جماعت اسلامی کے مخصوص مزاج کا شہ پارہ وہ تبصرہ ہے جو جماعت کے ترجمان خاص معاصر "ایشیا" ۱۷ مئی کی اشاعت میں شامل ہے۔ سب سے پہلے تو معاصر نے جمعیۃ کو یہ طعنہ دیا ہے کہ اس نے اپنی مجلس استقبالیہ جماعت اسلامی کے طرز پر ترتیب دی۔ گویا ہماری نقل کی اور اس کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ:۔

"جلسہ گاہ میں بجلی کے جنریٹر کی سہولت اور ایسی ہی دوسری آسانیوں نے سرگوشی کی کہ یہ کسی خاص نظر کرم کا عطیہ ہیں"۔

اس سے کچھ چھوڑیئے کہ یہ حسن ظن اسلام کے کس حکم کی تعمیل ہے۔ یہ بھی چھوڑیئے کہ اس سے کتنی بوکھلاہٹ کا ثبوت ملتا ہے۔ صرف ان صالحین عظام سے اتنا پوچھنے دیجئے کہ:۔

"بجلی کے جنریٹر وغیرہ کی سہولت اگر کسی خاص نظر کرم کا کافی ثبوت ہے تو یہ ہمہ وقتی تنخواہ داروں کی فوج ظفر موج یہ مفت بٹنے والی کتابوں کے دفتر کے دفتر، یہ آراستہ و پیراستہ کوٹھیوں اور بنگلوں کے مہمان خانے، یہ خلیل حامدی جیسے بزرگوں کے غیر ملکی دورے آخر کس نظر کرم کا عطیہ تھیں۔ جب دوسروں کے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے معیار خود آپ نے شک و شبہ کو بنا لیا تو دوسروں کو یہ اجازت کیوں نہیں کہ وہ ان باتوں سے آپ کے "پروردۂ غیر" پر استشہاد کریں"۔

ہفت روزہ "سنگ میل" ۱۹ مئی نے لکھا:۔

چند کلیاں نہیں پورا چمن؟

جمعیۃ علماء اسلام نے ۳، ۴، ۵ مئی کو سہ روزہ کانفرنس منعقدہ باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں اپنی سنجیدہ اور پرامن تنظیمی اور عوامی طاقت کا جس طرح مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے پاکستان کے دین پسند عوام نے جہاں سکھ کا سانس لیا ہے وہاں تمام عوام دشمن اور اسلام سے نفور طاقتوں نے ایک بے چینی اور اضطراب کا سامان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جمعیۃ کی سہ روزہ کانفرنس اور باوقار پرامن اور مثالی جلوس نے ایک دفعہ پھر پاکستان کے سیاسی طالع آزماؤں پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء آج بھی ایک منظم اور فعال سیاسی اور عوامی طاقت ہیں۔ اور جس طرح ماضی کی تحریک آزادی میں وہ کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ تو آج بھی پاکستان کے مستقبل کے تعمیری اور عوامی انقلاب میں وہ کسی طرح پیچھے بیٹھ رہنے والے نہیں ہیں بلکہ بڑھ کر اس کی قیادت کرنے والے ہیں۔ ملک میں جو طاقتیں انگریزی سیاست اور سامراج کی حاشیہ بردار ہیں۔ وہ ہمیشہ سے یہ پروپیگنڈا کرتی رہی ہیں کہ علماء کا کام صرف مناظرہ و مجادلہ ہے۔ انہیں آپس میں لڑنے سے ہی فرصت نہیں وہ ملک و ملت کے سیاسی اور معاشی مسائل میں کوئی دلچسپی

ملک کے بدخواہ اور اتحاد بین المسلمین کے دشمن

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی ۱۲ جون کی اشاعت میں
ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "مرزا
صاحب کی وفات" اور جس میں مسلمانوں کو اطلاع دی گئی
ہے کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ اس مراسلہ نگار
کا دعویٰ ہے کہ وہ مرزا صاحب کا رشتہ دار ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تبلیغِ دین اور اقامتِ دین کا فرق

مسائل و افکار

جناب مودودی صاحب کی ایک تقریر کا تجزیہ

۱۹ مئی ۱۹۶۸ء کے "ایشیا" لاہور میں مودودی صاحب کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو موصوف نے ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو رحیم یار خاں میں اپنی جماعت کے کارکنان کے سامنے کی۔

یہ تقریر ۲ ماہ بعد کیوں شائع کی گئی۔ اس کو تو شائع کنندہ ہی سمجھتے ہوں گے ہمیں یہاں اس تقریر کے بعض حصوں پر ایک نظر ڈالنی ہے۔

اس لئے کہ مودودی صاحب نے اس تقریر میں ایک اہم موضوع کو اپنے خیالات کا ہدف بنایا ہے۔ یعنی تبلیغ دین اور اقامت دین کے درمیان فرق پیدا کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "تبلیغ دین" ایک نہایت ابتدائی اور کم درجہ کا کام ہے۔ جبکہ "اقامت دین" بہت اہم اور اعلیٰ درجہ کا کام ہے۔ جسے ان کی جماعت انجام دے رہی ہے۔

خود مودودی صاحب کے الفاظ میں:۔

"اگر ہم اپنے ذمے صرف تبلیغ دین ہی کا فرض رکھتے تو ہمارا کام بہت ہلکا تھا۔ تبلیغ کی ذمہ داریاں زیادہ گراں نہیں ہیں"۔

(ایشیا ۱۹ مئی)

یقیناً مودودی صاحب کے یہ خیالات پڑھنے کے بعد ایک ناواقف شخص اس گمان میں مبتلا ہو سکتا ہے کہ

- تبلیغ دین کا کام تو بہت ہلکا اور معمولی ہے اور اقامتِ دین کا کام تبلیغ کے دائرے سے علیحدہ و خارج ہے۔ اور جو شخص بزعم خویش اقامتِ دین کا کام کر رہا ہے وہ ان لوگوں سے بہت زیادہ آگے اور صحیح موقف پر ہے جو تبلیغ دین کے مختلف کام انجام دے رہے ہیں

مودودی صاحب نے تبلیغ دین کے کام کی جو یہ وضاحت کی ہے کہ:۔

"ایک شخص نماز کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو ارکان نماز اور طریقہ نماز سے متعارف کراتا ہے اور مسجد کی ضرورت سے آگاہ کرتا ہے، مبلغ کی حیثیت سے اس کا کام یہاں ختم ہو گیا۔ کیونکہ تبلیغ کی حدود تلقین سے آگے نہیں بڑھتیں"۔ (ایشیا ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء)

اس وضاحت کی روشنی میں ان ہزارہا انبیاء علیہم السلام کے کاموں اور بے شمار صلحاء امت کے کارناموں کو جو مودودی صاحب کی اس وضاحت کے مطابق تبلیغی تلقین کی حد سے آگے نہ بڑھ سکے "اقامت دین" سے خارج اور نہایت ہلکا قرار دینا پڑے گا۔ اور یہ وہ تصور ہوگا جس کے زعم میں مودودی صاحب کی جماعت کا ایک کارکن اپنے مزعومہ "اقامتِ دین" کے کام کو ان انبیاء علیہم السلام و صلحاء امت رحمہم اللہ کے مبلغانہ کاموں سے زیادہ وقیع، گراں اور بالاتر سمجھ بیٹھے گا۔ حالانکہ مودودی صاحب کے ان خیالات کا محرک محض وہ جذبۂ صفائی ہے۔ جو وہ اپنی موجودہ سیاسی روش کے متعلق اپنے کارکنوں کے دلوں میں پیدا ہونے والے شبہات رفع کرنے کے لئے دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی اس تقریر کے آخری حصہ سے عیاں ہے۔ جس میں انہوں نے سیاست بازی کا طعنہ دینے والوں کا ذکر کرکے اپنے کارکنوں کو جواب سجھایا ہے۔

مگر اس کے لئے "تبلیغ دین" اور "اقامت دین" کے درمیان تفریق قائم کرنے کی جس تاویل کا انہوں نے سہارا پکڑا ہے۔ اس کی زد صرف موجودہ وقت میں تبلیغ کا کام کرنے والوں پر ہی نہیں پڑ رہی بلکہ انبیاء علیہم السلام کی وہ بیشتر تعداد جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی بھی شامل ہیں۔ اور صلحاء امت کی کثیر تعداد جس میں ائمہ اربعہ، محدثین اور دوسرے ابلاغ و تعلیم دین کا کام کرنے والے اکابر تک شریک ہیں مودودی صاحب کی فرمودہ تعریف تبلیغ کی رو سے اس زد کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

حالانکہ تبلیغ دین کا کام نہ تو اقامتِ دین سے جدا ہے اور نہ اس سے کمتر ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اقامتِ دین کا کام اگر اس کی کوئی منفرد حیثیت ہے، تو وہ تبلیغ دین کے دائرہ کا ہی ایک گوشہ ہے۔ اس سے علیحدہ یا آگے اس کا کوئی جداگانہ وجود ہی نہیں۔

مغالطہ انگیز مثال

یہ انتہائی ناقص اور مغالطہ انگیز مثال ہے کہ "ایک شخص نماز کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو ارکانِ نماز اور طریقہ نماز سے متعارف کراتا ہے اور مسجد کی ضرورت سے آگاہ کرتا ہے، مبلغ کی حیثیت سے اس کا کام یہاں ختم ہو گیا کیونکہ تبلیغ کی حدود تلقین سے آگے نہیں بڑھتیں۔ لیکن جس شخص نے اپنے ذمے صرف تبلیغ صلوٰۃ نہ لے رکھی ہو بلکہ اقامت صلوٰۃ بھی ہو، اس کے کام کی حدود اس سے بہت آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے ذمہ یہ بات بھی ہوتی ہے کہ وہ مسجد بنائے بھی، اور اس کا انتظام و انصرام بھی کرے۔ اور اس کی تعمیر کے لئے اینٹ چونا، سیمنٹ بھی فراہم کرے اور تعمیر کے کام کی نگرانی بھی کرے"۔

(ایشیا ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء)

اس مثال میں مودودی صاحب نے نماز کے ارکان، طریقے، ادائیگی وغیرہ جو حقیقتاً دین میں مطلوب ہیں، انہیں تو "تبلیغ دین" کے ادنیٰ درجہ میں رکھ دیا ہے اور تعمیر مسجد جس کے موجود نہ ہونے کے باوجود فرض صلوٰۃ کی ادائیگی بہر حال قائم و واجب رہتی ہے۔ اسے اقامت دین کا بالاترین درجہ بنا دیا ہے۔

حالانکہ مسجد ہو یا نہ ہو۔ بہر حال میں نماز کا ادا کرنا غیر ساقط فرض ہے۔ اور اقامت صلوٰۃ کا جس پر اطلاق ہو سکتا ہے وہ نام ہے فرض نماز کی ادائیگی کا نہ کہ مسجد کی تعمیر کا جو بہر حال نماز کے بعد کا درجہ رکھتی ہے اور اہتمام نماز کے سلسلے میں آخری درجہ پر آتی ہے۔

مثال کی اس مغالطہ انگیزی کو جان لینے کے بعد یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ مودودی صاحب نے کس طرح اپنے اور اپنی جماعت کے موجودہ طرز عمل کی تصویب کرنے کے لئے تبلیغ دین اور اقامت دین کے درمیان تفریق پیدا کی اور پھر مرد اجزاء کی ترتیب بدل کر جو ادنیٰ تھا اسے اعلیٰ بنا کر پیش کیا۔ اور جو اعلیٰ تھا اسے ادنیٰ درجہ میں رکھ دیا

اصل مدعا

غالباً مودودی صاحب اپنی اس تقریر سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ تمام دوسرے دینی کام چھوڑ کر وہ مع اپنے رفقاء کے بحالی جمہوریت کی جس سیاسی مہم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ تو اقامت دین کا اہم اور ضروری کام ہے اور باقی دوسرے کام محض تبلیغی اور ادنیٰ درجہ کے ہیں تاکہ ان کے کارکنان اس نشہ میں مست رہ کر یہ نہ سوچ سکیں کہ دین کے دوسرے کاموں کو مودودی صاحب نے جماعت کے پروگرام سے کیوں خارج رکھا ہوا ہے اور ان کاموں کی ان کے دلوں میں کوئی خاص اہمیت نہ قائم ہو سکے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

بساط عالم

حالات — و — واقعات

اسرائیل امریکی محکمہ جاسوسی کی مدد سے صدر ناصر کا اقتدار ختم کرنا چاہتا ہے

صدر ناصر کے استعفا پر اسرائیلیوں نے رات بھر رقص و سرود کا اہتمام کیا

متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف بے بنیاد افواہیں پھیلائی گئیں

قاہرہ ۱۸ مئی۔ مصر کے بااثر اخبار "الاہرام" کے ایڈیٹر محمد حسین ہیکل نے کہا ہے کہ اسرائیل صدر ناصر کا اقتدار ختم کرنا چاہتا تھا اور امریکہ کے محکمہ جاسوسی نے اس کام میں اسرائیل کو بے جا طور پر مدد دینے کی کوشش کی۔

انہوں نے لکھا ہے کہ اسرائیلی وزیر دفاع موشے دایان نے مغربی اخباری نمائندوں کے سامنے یہ بات تسلیم کی ہے کہ اسرائیل صدر ناصر کا فخر ختم کرنا چاہتا ہے۔ گذشتہ جون میں جب صدر ناصر نے استعفیٰ دیا تھا تو اسرائیلیوں نے ساری رات رقص و سرود کی محفلیں منعقد کی تھیں۔ جب شکست کے بعد کچھ وقت گذرا اور ہتھیار نہیں ڈالے گئے تو اسرائیل کا گمان تھا کہ اس کے لئے ایک معمولی جھٹکے کی ضرورت ہے۔

اور اس نے ایسی افواہیں پھیلانے کی ایک تعصب آمیز جنگ شروع کر دی کہ اسرائیلی فوجیں قاہرہ پر حملہ کرنے کے لئے نہر سویز کو پار کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہیں اور اس امر کی شہادت موجود ہے کہ اسرائیلی محکمہ جاسوسی کے اندر امریکی محکمہ جاسوسی چھپا ہوا تھا اور ان دھمکیوں میں اس کا ہاتھ کارفرما تھا اور مصر کے اندر ہونے والے دھماکوں کو اسرائیل کو تسلیم کرنا پڑا۔ لیکن وہ اس میں ناکام رہا ہے۔

پاکستان نے امریکہ کو پشاور کے نزدیک سواصلاتی اڈہ ختم کرنے کا نوٹس دے دیا

سیٹو اور سنٹو میں شمولیت کا معاملہ بھی زیر غور ہے

راولپنڈی، ۲۰ مئی۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے آج قومی اسمبلی کو بتایا کہ امریکہ کو پشاور کے قریب اپنا سواصلاتی اڈہ ختم کرنے کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ پاکستان نے تمام ملکوں کے ساتھ مفاہمت بڑھانے اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پالیسی کے تحت یہ اقدام کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے دفاعی معاہدہ سیٹو اور سنٹو کے بارے میں بتایا کہ ان معاہدوں میں پاکستان کی شمولیت کا حکومت مسلسل جائزہ لیتی رہتی ہے۔

آج سے ریل کے کرایہ میں اضافہ ہو جائے گا

کوئٹہ، ۲۰ مئی۔ پاکستان مغربی ریلوے نے تمام درجوں کے کرایہ میں ۵ فیصد کا جو اضافہ کیا ہے وہ پورے صوبہ میں کل سے نافذ ہو جائیگا اس اضافہ سے پاکستان مغربی ریلوے کے کرایہ میں دو سال کے اندر مجموعی اضافہ ۱۰ فیصد ہو جاتا ہے۔

کشمیری نوجوان الجزائری عوام کی طرح مسلح جدوجہد شروع کرنے کے لئے بیتاب ہیں

شیخ عبداللہ کا بیان

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ کشمیری نوجوان الجزائری عوام کی جدوجہد آزادی کی کامیابی سے بہت متاثر ہیں اور وہ اپنی آزادی کے حصول کے لئے بھی اسی طرز پر مسلح جنگ آزادی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام میں بنیادی حق کے حصول کے لئے زبردست جوش و خروش پیدا ہو چکا ہے۔ اور اب ان پر قابو پانا ممکن نہیں رہا۔

جنرل سوہارتو کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی

جکارتہ ۲۱ مئی۔ انڈونیشی حکام نے صدر سوہارتو اور متعدد سینیئر جنرلوں کے قتل کی سازش کے الزام میں کئی فوجی افسروں اور چند صحافیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

شام میں مورچہ بندی شروع ہو گئی

دمشق ۲۱ مئی۔ دمشق کے گرد و نواح اور شام کے دوسرے شہروں میں لوگوں نے خندقیں کھود کر مورچے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ حال ہی میں شامی فوج کے حکام نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ سامراجی یہودی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ شام کے سرکاری افسروں اور عوام نے مل کر مورچے بنانے کی مہم شروع کر دی ہے۔ تاکہ حملے کی صورت میں یہودیوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی ممانعت

الجزائر نے بھی سمجھوتہ کو تسلیم نہیں کیا

نیویارک ۲۱ مئی۔ اقوام متحدہ کی بڑی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں آج جنوبی افریقہ کے مندوب نے کہا کہ ان کا ملک ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے معاہدہ کے موجودہ مسودہ پر دستخط نہیں کرے گا۔

سلامتی کونسل نے اسرائیل کیخلاف پاکستان کی قرارداد منظور کر لی

اقوام متحدہ ۲۲ مئی۔ سلامتی کونسل نے امریکہ اور کینیڈا کی مخالفت کے باوجود پاکستان کی قرارداد منظور کر لی۔ ہے اور اسرائیل کو بیت المقدس کو اسرائیل میں ضم نہ کرنے اور اس سلسلے میں کئے گئے تمام اقدامات کو منسوخ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ قرارداد میں افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ اسرائیل نے بیت المقدس کے بارے میں جنرل اسمبلی کی منظور کردہ دونوں قراردادوں پر عمل نہیں کیا۔ قرارداد تیرہ ملکوں کے ووٹوں سے منظور ہوئی امریکہ اور کینیڈا نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

جن ملکوں نے اس قرارداد کی حمایت کی۔ ان میں برطانیہ فرانس، تائیوان، ڈنمارک، روس، ہنگری، برازیل، پیراگوے الجزائر، ایتھوپیا، بھارت، پاکستان اور سینیگال شامل ہیں۔ امریکہ اور کینیڈا نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

ٹیگال حکومت کے خلاف کاشتکاروں نے بھی مظاہرے شروع کر دیئے۔

پیرس ۲۲ مئی۔ فرانس میں ہڑتال سے پیدا ہونے والی صورت حال مزید بگڑ گئی ہے۔ ہزاروں کاشتکار اور ٹیکسی ڈرائیور بھی ہڑتال میں شریک ہو گئے ہیں۔ خاکروبوں کی ہڑتال کے سبب کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے انبار لگ گئے ہیں۔ آج سے تمام سکول بھی بند ہو گئے ہیں۔ ادھر قومی اسمبلی میں حکومت کے خلاف تحریک ملامت پر بحث کے بعد جب رائے شماری کی گئی۔ تو ایوان نے تحریک مسترد کر دی۔

مذاکرات کی ناکامی کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہو گی

پیرس ۲۲ مئی۔ آج پیرس میں شمالی ویت نام اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان تیسری ملاقات تین گھنٹے تک جاری رہی۔ آج کی بات چیت کے بعد شمالی ویت نام کے لیڈر مسٹر سون تھیو نے مذاکرات کی ناکامی کے اندیشہ کا اظہار کیا۔

مسٹر سون تھیو نے کانفرنس کے دوران امریکی مندوب مسٹر ایورل ہیری مین کو بتایا کہ بات چیت آگے نہیں بڑھ رہی ہے اور اگر مذاکرات ناکام رہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری امریکہ پر عائد ہو گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ امریکہ شمالی ویت نام پر غیر مشروط طور پر بمباری بند کر دے۔

مسٹر ہیری مین نے مطالبہ کیا کہ کانفرنس کے دوران جو بیانات دیئے جاتے ہیں۔ ان کا متن اخبارات میں اشاعت کے لئے جاری نہ کیا جائے۔ مسٹر سون تھیو نے یہ تجویز مسترد کر دی۔

درسِ قرآن

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر استقلال مخلصینِ امم سابقہ

ماخوذ

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور بہت نبی ہو چکے ہیں۔ جن کے ساتھ بہت بہت اللہ والے (کفار کے ساتھ) لڑے ہیں۔ سو نہ تو (کام سے) ہمت ہاری انہوں نے ان مصائب کی وجہ سے جو ان پر اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) واقع ہوئیں اور نہ ان (کے قلب یا بدن) کا زور گھٹا۔ اور نہ وہ (دشمن کے سامنے) دبے (کہ ان سے عاجزی اور خوشامد کی باتیں کرنے لگے ہوں) اور اللہ کو ایسے مستقل مزاجوں سے محبت ہے (جو دین کے کام میں ایسے ثابت رہیں) اور (افعال میں تو ان کی کیا لغزش ہوتی) ان کی زبان سے بھی تو اس کے سوا اور کچھ نہیں نکلا (کہ انہوں نے جناب باری میں) عرض کیا، کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے۔ اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔ سو (اس استقلال اور دعا کی برکت سے) ان کو اللہ تعالےٰ نے دنیا کا بھی بدلہ دیا (یعنی فتح و ظفر) اور آخرت کا بھی عمدہ بدلا دیا (یعنی ثواب و جنت) اور اللہ تعالےٰ کو ایسے نیکوکاروں سے محبت ہے۔

ف:۔ اس میں تعلیم ہے کہ جب مصیبت آجائے۔ ظاہری تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرے اور اپنے گناہ بخشوائے۔ مصیبت کا سبب گناہ ہوتا ہے ؎

غم چو بیتی زود استغفار کن
غم بامرِ خالق آمد کار کن

اور اس میں تعریض ہے کہ احد میں مصیبت بوجہ عدول حکمی کے ہوئی اور اگر یہ اشکال ہو کہ وہ لوگ تو اللہ والے تھے۔ پھر ان کے گناہ کیا ہوں گے۔ جواب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ تو انسان سے ہو ہی جاتا ہے اور ایسے اتفاقیات سے اللہ والے ہونے میں خلل نہیں پڑتا۔ خصوص اس وجہ سے کہ وہ فوراً معذرت کر لیتے ہیں۔ اور فتح و ظفر کو ثبات و دعا پر مرتب فرمانا مشعر ہے کہ یہ امور دراصل اس کے اسباب ہیں اور کسی عارض سے تخلف ہو جانا منافی سببیت کے نہیں۔ خوب سمجھ لو۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند ارشادات

میری یہ وصیت قبول کرو اس سے تمہیں دنیا و آخرت میں فائدہ پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ! بخل سے اپنے آپ کو بچاؤ، اس سے انسان رسوا ہو جاتا ہے، لالچی اور جھوٹ بولنے والے نہ بنو اور معاملات کو خلط ملط کرنے والے بھی نہ ہو، بلکہ اپنی مروت کو تمام معاملات میں محفوظ رکھو اور دل میں غنی بن کر رہو۔ اپنی طرف سے حرص کی کمی اور دنیا میں بے رغبتی ظاہر کرو۔ اپنے نفس سے استغنا کا اظہار کرتے رہو، افلاس کا اظہار مت کرو اگرچہ تم فقیر ہی کیوں نہ ہو۔ باہمت بنو۔ کیونکہ جو کم ہمت ہوتا ہے۔ اس کی قدر و منزلت کم ہوتی ہے۔ راہ چلتے وقت دائیں بائیں مت التفات کرو بلکہ سامنے زمین کی طرف ہی نگاہ رکھو۔

امانتوں کے سامان کو صناع اور کاریگروں کے سپرد مت کرو بلکہ اپنے طور پر خود کسی آدمی کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر کرو۔ پیسہ نکمہ دینے میں کبھی ٹال مٹول مت کرو۔ دراہم وغیرہ کو نوٹ مت تولو بلکہ دوسرے پر اعتماد رکھو۔ دنیا کو حقیر جانو جو اہل علم کے نزدیک ہمیشہ حقیر ہی ہوتی ہے کیونکہ تمہارے پاس جو دولت ہے وہ دنیا سے بہتر ہے۔

درسِ حدیث

فلاح کا راستہ

صحیح بخاری سے ماخوذ

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

(بخاری)

ایک شخص اہل نجد سے جن کے بال پراگندہ تھے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ ہم اُن کی آواز کی گونج کو سنتے تھے۔ گمان کی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ حتیٰ کہ وہ قریب آئے (تو معلوم ہوا) کہ وہ اسلام کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے ہیں حضورؐ نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے دن اور رات میں فرض کی ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کہ اس کے سوا بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ رمضان کے روزے اس نے عرض کی رمضان کے روزوں کے سوا تو اور مجھ پر واجب نہیں۔ فرمایا نہیں مگر یہ کہ صدقہ دینا چاہے۔ پھر شخص واپس ہوئے اور کہتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی قسم نہ اس پر زیادہ کروں گا نہ کم۔ جس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو فلاح پائے گا۔

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے چند اقتباسات

عبدالرحیم خانخاناں کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"ناقص پیر سے طریقہ اخذ کرنا ضرر رساں ہے اور کفریہ سے پرہیز لازم ہے"۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ افسوس ہے اس شخص کے حال پر جس نے اس دنیا میں کچھ نہ پایا اور اپنے اعمال کے تخم کو ضائع کر دیا۔ اس کو بیکار کر دینے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو اس میں سرے ہی سے کچھ بویا نہ جائے (۲) اور یا اس میں خواب قسم کا بیج ڈالا جائے"۔

"شیخ کامل کی صحبت طالب حق کے لئے کبریت احمر یعنی کیمیا کا اثر رکھتی ہے۔ اس کی نظر طالب کے لئے بمنزلہ دوا ہے اور اس کی گفتگو شفا ہے۔ حق تعالےٰ ہم کو اور تم کو شریعت محمدیہ پر ثابت قدم رکھے کیونکہ یہی مقصود حیات ہے اور اسی کی اتباع پر سعادت دارین موقوف ہے"۔

شیخ نظام الدین تھانیسری کے نام ایک خط میں رقمطراز ہیں:۔

"اعمال صالح اس وقت میسر ہو سکتے ہیں۔ جب انسان ان اعمال کی کیفیت کو جان لے۔ اس کے لئے شریعت کا علم لازمی ہے۔ اس کے سیکھے بغیر چارہ نہیں ہے اور یہ علم دو مجاہدوں کے درمیان ہے۔ پہلا مجاہدہ طلب علم کے لئے اور دوسرا مجاہدہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لئے اور جس طرح آپ کی مجلس میں کتب تصوف کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح کتب فقہ مثلاً کنز کا تذکرہ بھی ہونا چاہیئے۔ اگر کتب تصوف کا تذکرہ نہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں۔ لیکن کتب فقہ کا تذکرہ نہ کرنے میں نقصان کا احتمال ہے"۔

Scanned with CamScanner

جناب آغا شورش کی گرفتاری کے سلسلہ میں حضرت مفتی صاحب کی ہوم سیکرٹری سے ٹیلیفون پر گفتگو

ملتان ۱۲ مئی کو رات کو حضرت مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ہوم سیکرٹری صاحب سے لاہور ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ اور جب معلوم ہوا کہ ہوم سیکرٹری صاحب بہاولپور ہیں۔ تو وہاں ان سے رابطہ قائم کر کے ٹیلیفون پر کہا۔ آغا شورش کاشمیری کو ڈیٹینیوں کی جیل میں سی کلاس دیئے جانے پر شدید احتجاج کیا۔ اور اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کے غم و غصہ کے جذبات سے ہوم سیکرٹری کو آگاہ فرمایا۔ اور اس معاملہ سے متعلق ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے باشندوں کی ترجمانی فرماتے ہوئے مفتی صاحب نے ہوم سیکرٹری کو باخبر کیا۔ کہ عوام اور جمعیۃ شورش صاحب کے ساتھ حکومت کے اس رویہ کو افسوس کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہوم سیکرٹری نے پوری توجہ اور ہمدردی سے اس معاملہ پر غور کرنے کا مفتی صاحب سے وعدہ کیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حکومت نے آغا صاحب کو "کلاس" دے دی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ حکومت کا آغا صاحب پر احسان نہیں ہے

ملتان

فلم خانہ خدا کی نمائش بند کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آج مطالبہ کیا گیا کہ فلم خانہ خدا کی نمائش بند کی جائے یوں تو ہر فلم شریعت کی روشنی میں ممنوع ہے مگر فلم خانہ خدا میں کیونکہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو فلمایا گیا ہے۔ اور بعض لوگ اسے ثواب کی نیت سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے اس کی حضرات میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ پاکستان کے تمام علماء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق یہ فلم دیکھنا گناہ عظیم ہے۔ ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلم خانہ خدا کو بالکل نہ دیکھیں۔ اسے دیکھنا گناہ ہے۔ اس فلم سے مقامات مقدسہ کی سخت توہین ہوئی ہے۔ اور جن مناظر سے یہ فلم فلمائی گئی ہے وہ بھی سخت قابل اعتراض ہیں۔

ہم حکومت پاکستان سے بھی پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ فلم خانہ خدا کی نمائش کو پاکستان بھر میں ممنوع قرار دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر ایک متفقہ فتویٰ شائع کر رہی ہے۔

(۲) ایک قرارداد کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کے ناظم اعلیٰ اور مدرسہ قاسم العلوم کے نائب مفتی عبداللطیف صاحب مرحوم کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

(۳) فیصلہ ہوا کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام بنگلہ کلاسز کا انتظام کیا جائے اور شائقین کے لئے بنگلہ زبان سیکھنے کا انتظام کیا جائے۔

(۴) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر ملتان میں قائم کیا جا رہا ہے۔ مرکزی دفتر کے افتتاح کے لئے مولانا محمد عبداللہ درخواستی عنقریب تشریف لائیں گے۔

(۵) شہری جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور اتفاق رائے سے شیخ محمد یعقوب صاحب شہری جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ ہوں گے۔

جہلم

سلمان جہلم کا یہ عظیم اجتماع عبدالرحیم وغیرہ جس کا اپنا ایک ذاتی معاملہ تھا، خارج از اسلام پارٹی کو ہمراہ لے کر صوفی محمد رمضان و محمد اختر سکنہ جاوہ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس غنڈہ گردی و قانون شکنی اور ملک کی فضا کو ذاتی اغراض کی خاطر فرقہ وارانہ ہوا دے کر فساد برپا کرنے والوں کو سزا دی جائے۔

اور نیز مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ غیر جانبداری سے اس معاملہ کی انکوائری کروائی جائے نیز یہ اجتماع اللہ تعالیٰ سے۔ عاکر تا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد اختر سکنہ جاوہ جس کی حالت تشویش ناک ہے جسے آج تک آکسیجن دی جا رہی ہے۔ جلد صحت عطا فرمائے۔ جمعہ قرارداد ۱۷ مئی ۶۸ء جمعہ کے موقع پر جہلم و مضافات جہلم کی جامع مساجد میں متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

کوہاٹ

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے ایک ہنگامی اجلاس میں جو زیر صدارت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ منعقد ہوا اور اجلاس کی کارروائی مولانا محمد نعیم ناظم اعلیٰ ضلع کوہاٹ نے تلاوت قرآن پاک سے شروع کی۔ اجلاس نے ان مطالبات کو دوہرایا جو کہ کانفرنس میں قرار دادوں کی صورت میں پیش کئے گئے تھے۔ اور سب خطباء کو حکم دیا کہ ان قراردادوں کی تصدیق جمعہ کے خطبوں میں حاضرین سے کی جائے۔

شورش کاشمیری کی گرفتاری پر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ انہیں فوراً رہا کیا جائے اور چٹان پریس کی ضبطی کا حکم منسوخ کر دیا جائے۔

آخر میں اجلاس نے ان حضرات کا دلی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مالی و جانی قربانی پیش کر کے علماء کا ساتھ دیا اور اجلاس نے توقع ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی دین کی سربلندی کے لئے اسی طرح اپنا تعاون جاری رکھیں گے

(عبداللہ جان ناظم شہر کوہاٹ)

جھنگ

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا یہ اجلاس آغا شورش کاشمیری کے خلاف حکومت کے تمام اقدامات کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اخبار چٹان اور پریس کو واگذار کرے۔ اور آغا صاحب کو فوراً رہا کرے یہ قرارداد تقریباً تمام جامع مساجد میں پاس کرائی گئی۔

(منجانب سید غلام مصطفیٰ شاہ ہمدانی و دیگر اراکین جھنگ)

دینی محاذ
کاروانِ اسلام
کل پاکستان جمعیۃ علما
کیے
مختلف اضلاع سے معاونت

لاہور	۴۱	۵۱۷۲
گوجرانوالہ	۴۲	۱۷۳۳
پشاور	۰	۱۵۲۶
نواب شاہ	۰	۱۱۷۰
جیکب آباد	۰	۱۱۲۳
سرگودھا	۰	۱۱۰۲
راولپنڈی	۰	۱۰۷۲
حیدرآباد	۰	۱۰۶۸
ہزارہ	۰	۱۰۶۶
کیمل پور	۰	۱۰۲۰
لائل پور	۰	۱۰۱۰
مردان	۰	۱۰۰۰
کوہاٹ	۰	۱۰۰۰
جہلم	۰	۱۰۰۰
میانوالی	۰	۹۲۰
ملتان	۰	۹۰۵
جھنگ		

چوہڑکانہ

چوہڑکانہ پولیس کا یہ اقدام کہ انہوں نے اخلاق و دین پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے شعائر اللہ کی توہین نہ ہونے دی اور محلہ اسلام پورہ میں مسجد و مدرسہ کے سامنے ایک بارات کے لہو و لعب گانے بجانے کو رکوا دیا قابل تعریف ہے۔

المرسل
محمد یعقوب ربانی مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ و ناظم ضلع جمعیۃ شیخوپورہ (اہل محلہ درس والا و اسلام پورہ)

گوجرانوالہ

جمعیۃ الطلبہ نصرۃ العلوم جمعیۃ الطلبہ مدرسہ انوار العلوم اور جمعیۃ الطلبہ مدرسہ اشرف العلوم اور جمعیۃ الطلبہ مدرسہ ختم نبوت کا یہ مشترکہ اجلاس

...لاد منزل بہ منزل

...علماء اسلام کانفرنس

...لئے

...ت کی تفصیل

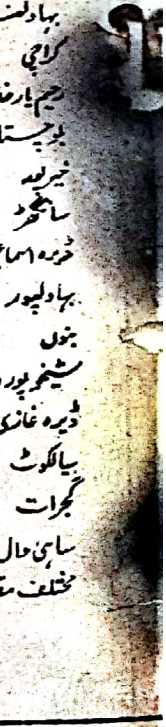

بہاولنگر	
کراچی	۸۶۴ — ۰
رحیم یار خاں	۹۶۰ — ۰
بلوچستان	۶۴۵ — ۰
خیرپور	۵۰۰ — ۰
سانگھڑ	۵۰۰ — ۰
ڈیرہ اسماعیل خاں	۳۹۰ — ۰
بہاولپور	۳۴۵ — ۰
بنوں	۲۶۸ — ۰
شیخوپورہ	۲۵۰ — ۰
ڈیرہ غازی خاں	۲۳۰ — ۰
سیالکوٹ	۲۲۰ — ۰
گجرات	۱۰۰ — ۰
ساہی وال	۷۵ — ۰
مختلف مقامات	۷۰ — ۰

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی تمام قراردادوں کی مکمل تائید کرتا ہے اور اکابر جمعیۃ کو یقین دلاتا ہے کہ ملک میں اسلامی مطالبات کو منظور کرانے کے لئے جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر ہم کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے

(۲) یہ اجلاس ہفت روزہ چٹان کے ڈیکلریشن کی منسوخی، چٹان پریس کی ضبطی، ۲۲ اپریل ۶۸ء کے شمارہ کی ضبطی اور آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کے احکامات کو جمہوری اقدار کے منافی اور مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے ان کی شدید مذمت کرتا ہے

(منظور احمد)

— کبیر والا

مجلس تحفظ اسلام کبیر والہ نے اپنے ایک اجلاس میں شورش کاشمیری اور دیگر علماء حقہ پر سے پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ نیز مطالبہ کیا کہ ملک سے بے حیائی، عریانی مخلوط تعلیم کو ختم کیا جائے۔ ارتداد و عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا جائے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کیا جائے۔

یہ اجلاس مودودی کے صحابہ کرام کے بارے میں ظالمانہ رویہ کی مذمت کرتا ہے۔

(محمد موسیٰ مجاہد خادم تحفظ اسلام کبیر والہ)

— مشرقی پاکستان

آج ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعہ ۲ بجے سلہٹ جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولوی حافظ مبشر علی صاحب (شیخ گھاٹ سلہٹ) صدر محکمہ سلہٹ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ضلع کے اطراف و اکناف کے علماء کرام اور شہر کے صاحب الرائے اور عوام مسلمانان کا ایک اجلاس منعقد ہوا

حضرت مولانا شفیق الحق صاحب اختر نے ابتدائی تقریر فرمائی۔ جناب محترم نے علماء کرام کے دین کی حفاظت کے لئے ماضی میں جو قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان کے چند واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ نیز لاہور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی چشمدید شان و شوکت اور علماء کرام اور دیندار حضرات کی ایثار اور قربانی۔ اخلاص اور محبت مشرقی پاکستان کے نمائندوں کے ساتھ بے مثال برتاؤ اور نیک سلوک اور کانفرنس کی بے حد کامیابی کو بیان فرمایا۔ کانفرنس میں جو تجاویز اور مطالبات اور پروگرام پاس ہوئے۔ اس کو بھی بیان فرماتے ہوئے حاضرین کو جمعیۃ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے دعوت دی۔ اور ان مطالبات کو کامیاب بنانے کے لئے حاضرین اور غائبین تمام مسلمانان کو تائید کرنے کے لئے درخواست کی

بعد ازاں حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان خطاب کے لئے کھڑے ہوئے۔ بعد ازاں ضلع جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا اشرف علی صاحب نے تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ اراکین جمعیۃ علماء اسلام کے لئے خصوصاً اور دیگر دیندار طبقے کے لئے عموماً ضروری ہے کہ ضلع کے ہر بڑے بڑے علاقے میں جلسہ اور جلوس قائم کریں اور عوام کو حالیہ احوال سے آگاہ کریں۔ اخیر میں ضلع کی طرف سے ایک عظیم الشان کانفرنس بلایا جائے۔

جناب کی تقریر کے بعد صاحب الرائے میں سے حضرت مولانا ابراہیم صاحب امام جامع مسجد سلہٹ اور جناب مولانا وارث الدین صاحب اور مولوی عبدالنور صاحب ناظم صدر محکمہ جمعیۃ اور مولوی حبیب اللہ صاحب تاجر بندر بازار سلہٹ و دیگر حضرات نے اپنے اپنے خیالات اظہار فرمایا۔ سب کو اس کام کے لئے آگے بڑھنے کی درخواست کی آخر میں حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی تحقیقاتی ادارہ سے فوراً نکال دیا جائے۔

(۲) آئندہ ۵ مہینے کے اندر اندر سلہٹ ٹاؤن میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے کانفرنس بلائی جائے۔ اور اس کے قبل ہر تھانہ اور محکمہ میں مجالس قائم کی جائیں اور جمعیۃ کے اغراض اور مقاصد اور مذہب و ملک کے حالیہ احوال سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ وغیرہ۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

— علماء راولپنڈی پر پابندیاں ختم

لاہور ۲۱ مئی۔ محکمہ داخلہ کے صوبائی سیکرٹری جناب مسعود نبی انور نے راولپنڈی کے علماء پر عائد کردہ پابندیاں اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ فرقانیہ اور مولانا عبدالستار پر تقاریر اور خطبات جمعہ دینے کی ممانعت کر دی تھی۔ صوبائی ہوم سیکرٹری نے یہ احکام علماء کے مقدمات کی سرسری سماعت کے بعد صادر فرمائے۔

— سمندری

مورخہ ۱۷ مئی۔ جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جانباز نے پرزور الفاظ میں آغا شورش کاشمیری کی فوری رہائی اور ہفت روزہ چٹان اور پریس کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

(از اسلامیان سمندری ضلع لائلپور)

— کہروڑ پکا

آج ۱۷ صفر المظفر ۱۹۸۸ء کو مدرسہ حنفیہ شاہی مسجد کے طلباء نے ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات منتخب کئے گئے۔

سرپرست	حضرت مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ
امیر	مولانا محمد یوسف صاحب مدرس درجہ کتب
نائب امیر	حمید اللہ جان صاحب ڈیروی
ناظم اعلیٰ	محمد مرسلین صاحب "
نائب	عبدالرحمٰن صاحب کہروڑی
خزانچی	رسول خاں صاحب کوہاٹی
ناظم نشر و اشاعت	محمد سعید ڈیروی

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی گئی اور آغا شورش صاحب کی رہائی و پریس و اخبار کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا۔

(محمد سعید ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا)

— تشکیل اجنیانوالہ

مندرجہ ذیل عارضی تشکیل عمل میں آئی

امیر	مولانا صادق علی شاہ صاحب
نائب امیر	مولانا حافظ عبدالغنی صاحب
ناظم اعلیٰ	جناب سید سلیم شاہ صاحب نمبردار و ممبر یونین کونسل
ناظم	جناب افضال شاہ صاحب
خازن	جناب عبدالصمد شاہ صاحب
سالار	جناب احمد شاہ صاحب

(محمد یعقوب ربانی ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ شیخوپورہ)

Scanned with CamScanner

خواتین کے لئے

سوانح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پیاری بیٹی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی اور مسلمانوں کی معزز ترین ماں تھیں۔ اپنی فاقی خوبیوں، پاکیزہ سیرت، اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے آپ کا شمار صفِ اول کی صحابیات میں ہوتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے تمام ازدواج مطہرات میں سب سے چھوٹی لیکن علم کے لحاظ سے سب سے بڑی تھیں۔

ولادت

آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نبوت کے پہلے سال اور بعض کہتے ہیں کہ نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں۔ اور ایک مشہور روایت کے مطابق نبوت کے پانچویں سال ماہ شوال، جولائی ۶۱۴ء شہر مکہ میں تولد ہوئیں۔

والدین

والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور لقب صدیق تھا۔ سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

والدہ ماجدہ کا نام زینب رضی اللہ عنہا، کنیت ام رومان تھی۔ ان کا سلسلہ نسب گیارھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو تیم سے تھے۔ اور حضرت ام رومان قبیلہ بنو کنانہ سے تھیں یہ دونوں قبیلے قریش میں بڑی عزت و بزرگی رکھتے تھے۔

نام، کنیت، لقب اور خطاب

عائشہ رضی اللہ عنہا نام، ام المومنین خطاب اور ام عبداللہ کنیت تھی۔ یہ کنیت رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن زبیر کے نام کی مناسبت سے رکھی تھی۔

اللہ اور رسول صلعم کے نزدیک ان کا مرتبہ بہت بڑا تھا۔ اسی لئے ان کے القاب بھی بڑے بڑے تھے۔

صدیقہ۔ سچی اور ہمیشہ سچ بولنے والی۔ طاہرہ قرآن میں جس کی پاکی اور طہارت بیان کی گئی۔ طیبہ اللہ و رسول کے نزدیک جس کا ظاہر بھی پاکیزہ اور باطن بھی۔ نہایت ملیح، گورے اور صاف رنگ والی۔

بچپن

شرفاء عرب کے قدیم دستور کے مطابق آپ کی پرورش دیہاتی علاقہ میں ہوئی۔ جہاں تندرستی اور صحت کے لئے تازہ ہوا اور کھلا میدان ملا۔ یہاں آپ کی انگہبانی دائی ام کی بیوی کرتی تھیں۔ چونکہ آپ نے ان کا دودھ پیا تھا۔ اس لئے ان کے دیور افلح رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی چچا ہوتے تھے۔

ذہانت

بچپن ہی سے نہایت ذہین، متین اور سنجیدہ تھیں۔ اپنی خداداد صلاحیت، سیرت و صورت، سلیقہ شعاری اور بلند خیالی کے سبب اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں میں امتیازی شان رکھتی تھیں۔ اور یہی خوبیاں تھیں۔ جن کے سبب والدین ان کو سب سے زیادہ چاہتے تھے۔

ذہانت کا حال یہ تھا کہ بچپن تک کی ایک ایک بات یاد تھی۔ چنانچہ ہجرت کے وقت یہ صرف آٹھ سال کی تھیں لیکن ہجرت کے تمام تفصیلی حالات نہایت صحت کے ساتھ یاد تھے جو دوسرے کسی صحابی کو یاد نہ رہ سکے۔

اسلام

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کاشانہ وہ مینار سعادت تھا جہاں خورشید اسلام کی شعاعیں سب سے پہلے جلوہ فگن ہوئیں۔ اس لحاظ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسلام کی ان برگزیدہ ہستیوں میں ہیں۔ جن کے کانوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سنی۔ خود ہی فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا ان کو مسلمان پایا۔ (بخاری شریف)

عقد نکاح

حضور نبی کریم صلعم کی پہلی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد سے ہوئی۔ جبکہ حضور اکرم صلعم ۲۵ سال کے تھے اور حضرت خدیجہ چالیس سال کی تھیں۔ یہ جب تک زندہ رہیں ہر مصیبت میں حضور صلعم کا ساتھ دیا اور آپ پر تن من، دھن سے قربان رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو بے حد محبوب رکھتے تھے اور جب تک زندہ رہیں۔ دوسری شادی نہیں کی اور وفات کے بعد اس قدر ملول اور رنجیدہ رہنے لگے۔ جیسے دوسری شادی کریں گے ہی نہیں۔

ایک دفعہ ایک خاتون خولہ بنت حکم رضی اللہ عنہا کے یہ کہنے پر کہ آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے، فرمایا بھی تھا۔ اب خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی غمگسار، وفاشعار اور سچی ہمدرد بیوی کہاں ملے گی؟ انہوں نے کہا۔ نہیں ابھی مکہ میں ایسی لڑکیاں ہیں۔ جن میں یہ اوصاف پائے جاسکتے ہیں۔ ان میں ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لڑکی عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری زمعہ کی لڑکی سودہ رضی اللہ عنہا ہے۔

آنحضرت نے فرمایا تو پھر گفتگو کرو۔

اہتمام نکاح

بچپن تھا ہی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ اتنا آئی اور ان کو لے گئی۔ ماں نے نہلا دھلا کر کنگھی کی۔ پھر کپڑے پہنا دیئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور بغیر کسی اہتمام کے اپنی لاڈلی بیٹی کا نکاح پڑھا۔

یہ نکاح بغیر کسی جہیز کے ہوا تھا۔ البتہ مہر پانچسو درہم تقریباً آج کے سو روپوں کے برابر تھا

(باقی آئندہ)

بچوں کا کالم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم

ہبار ایک مشہور دشمن اسلام تھا اس کی سنگدلی زمانہ میں مشہور تھی۔ جنگ بدر کے بعد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی بی بی زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ کو سانڈنی پر سوار جا رہی تھیں کہ ہبار نے حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا۔ زینب بیہوش ہو گئیں۔ آپ کے ہمراہی آپ کو مدینہ لائے۔ مگر مدینہ پہنچتے ہی حضور کی یہ چاہیتی بیٹی انتقال کر گئیں۔

مکہ فتح ہو گیا اور لوگ پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ان میں ہبار بھی تھا۔ اس کو اپنی کارستانی یاد تھی۔ شرم سے گردن جھکی ہوئی تھی۔ جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں جرم کی سزا میں سر نہ اڑا دیا جائے حضور نے ہبار کے چہرے سے اس کے خیالات کو تاڑ لیا آپ کا رحم و کرم جوش میں آیا۔ اور آپ نے بدبخت ہبار کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"ہبار تیرا قصور معاف ہوا"۔

ہبار یہ سن کر آگے بڑھا۔ گردن اسی طرح جھکی ہوئی تھی۔ زبان میں ہمت نہیں تھی کہ شکریہ ادا کر سکے لیکن اس کا دل شکر گذاری سے بھرا ہوا تھا۔ سوچتا تھا کہ یہی وہ بارگاہ ہے۔ جس کی نسبت سنتے تھے کہ مخالف بھی بامراد واپس جاتے ہیں۔ اور دشمن بھی امان پاتا ہے

ہبار نے اپنی گردن اٹھائی۔ اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا اور کہا:۔

"آپ سچ مچ خدا کے رسول ہیں"۔

یہی وہ دلوں کو موم کرنے والے اخلاق تھے جس کی بدولت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیگانوں کو یگانہ اور دشمنوں کو دوست بنا لیتے تھے۔ اور اسلام کی تیزی سے بڑھنے کی یہ زبردست وجہ تھی۔ جس کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے لگا۔

ہمیں بھی اسی قسم کے اخلاق کی ضرورت ہے۔ ایسے اخلاق اختیار کرنے سے ہم دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

خبرنامۂ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

ختم نبوت پاکستان بتاریخ ۲۰ صفر بروز اتوار دو بج کر دس منٹ پر بذریعہ ہوائی سروس مشرقی پاکستان روانہ ہو گئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر ارکان جماعت نے نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مولانا موصوف مشرقی پاکستان میں بیس دن قیام فرمائیں گے۔ احباب دورہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بیرونی ممالک میں کثیر التعداد لٹریچر کی تقسیم

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے گذشتہ ہفتہ ردّ قادیانیت کے سلسلے میں سعودی عرب، شام، عراق، بھارت، انگلستان مصر اور دیگر ممالک میں عربی اور انگریزی زبان میں شائع شدہ لٹریچر بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کیا۔ جن حضرات کی خدمت میں یہ لٹریچر ارسال کیا گیا ہے۔ ان میں شاہ فیصل والیٔ مملکت سعودیہ الشیخ عبدالعزیز رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ مدیر مجلہ حضارۃ الاسلام دمشق، ری ایکٹر جامعہ ازہر کے نام قابل ذکر ہیں۔

مسلمانان انگلستان کی طرف سے مجلس مرکزیہ کی مالی امداد

اوائل ماہ رواں میں حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلمانان انگلستان کی طرف سے مبلغ ۱۴۰۰/- روپے بطور امداد ارسال کئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی مبلغ ۲۶۰۰/- روپے موصول ہو چکے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ حق تعالیٰ جل مجدہٗ مسلمانان انگلستان کی اس مالی قربانی کو قبول فرمائیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی مساعی پر ایڈنبرا یونیورسٹی کے طلباء کا خراج تحسین

ایڈنبرا یونیورسٹی (سکاٹ لینڈ) سے جناب شمیم احمد صاحب نے بذریعہ خط دفتر مرکزیہ ملتان اطلاع دی ہے کہ یہاں پر عیسائی لوگ اسلام کے خلاف کھلم کھلا طور پر مصروف تبلیغ ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ نے دفتر مرکزیہ کو انہیں عیسائیت کے خلاف کثیر التعداد لٹریچر بذریعہ ہوائی ڈاک روانہ کرنے کا حکم فرمایا جس پر فوری طور پر تعمیل کر دی گئی۔ جناب شمیم احمد صاحب نے اس پر بہت بہت شکریہ ادا کیا ہے اور مجلس کی تبلیغی مساعی پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

انتخاب مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری (سند)

مولوی محمد اکرام الحق صاحب مدظلہ مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری (سند) خانے درج ذیل انتخاب کی اطلاع دی ہے۔

سرپرست۔ مستری خوشی محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ ڈگری ضلع ہزارہ

صدر۔ صوفی عبدالحمید صاحب رئیس اعظم

ناظم۔ مولانا محمد اکرام الحق صاحب انچارج صدر سرٹیفکیٹ ڈگری پریسیڈنگ آفیسر چوہدری محمد حسین اختر

خازن۔ جناب سینیٹر محمد اسحاق صاحب (محمد عبداللہ صاحب)

ایک اہم اعلان

عرصہ ۲۶ سال سے ملتان میں مقیم ہوں، جمعہ کی ہمیشہ سے ملتان پابندی ہے کسی جلسہ کے لئے جمعہ نہیں دیتا اگر کسی ایک جگہ دے دیتا تو اکثر جمعہ باہر رہتا۔ ضابطہ سے ہی نظم چلتا ہے۔ اب بڑھاپے کا تقاضا یہ تھا کہ کچھ ماہ دن ملتان کا قیام لازمی کر لوں۔ کیونکہ اب متواتر سفر کی ہمت نہیں لیکن بعض جماعتی ضرورتیں ایسی ہیں کہ اب دو جمعہ ملتان اور دو جمعہ باہر جاؤں گا۔ اس لئے دوستوں سے درخواست ہے کہ یہ خیال کر کے کہ جمعہ باہر دینے لگ گیا ہوں۔ جمعہ کے لئے مطالبہ نہ کریں۔ ہاں دو جمعہ ماہانہ باہر جا سکوں گا۔ لیکن وہ بھی مشروط ہے۔ دفتر ملتان سے رابطہ قائم کر کے دریافت کیا جا سکتا ہے۔ فقط

(محمد علی جالندھری امیر مرکزی تحفظ ختم نبوت پاکستان)

قائمقام ناظم اعلیٰ ڈھاکہ روانہ ہو گئے

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت خوش کن ہوگی کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ قائمقام ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ

بقیہ: مسائل و افکار

غیر دینی جماعتوں سے تعاون

اسی تقریر میں مودودی صاحب نے اس اعتراض کا جواب کہ "غیر دینی جماعتوں سے کیوں تعاون کر رہے ہیں" یہ دیا ہے کہ:-

"اگر کوئی شخص میرے راستے میں پڑی ہوئی چٹان ہٹانے میں میرا مددگار بنتا ہے تو میں اس کا ہاتھ کیوں جھٹک دوں"۔

(الشہاب ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء)

ممکن ہے یہ جواب ان کے کارکنان کے لئے تسلی بخش ہو۔ لیکن جن لوگوں کی نظر حالات و واقعات اور غیر دینی جماعتوں کے ساتھ ان کے تعاون کے فارمولے پر ہے وہ اس جواب کو بھی مغالطہ انگیزی سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے کہ جن جماعتوں نے مودودی صاحب کو اس بات پر راضی کر لیا کہ اپنے ۸ نکاتی مطالبات میں سے اسلام کا نام حذف کرا دیں اور جنہوں نے ان کے قول و عمل سے "جمہوریت" کو "اسلام" پر مقدم کروا دیا اور اسلام کو جمہوریت کا محافظ قرار دلوا لیا۔ مودودی صاحب نے ان کے راستے میں پڑی ہوئی چٹان ہٹانے میں ان کی معاونت کی ہے۔ نہ کہ وہ مودودی صاحب کے مددگار بنے ہیں کیا اس طرح کی سطحی باتیں کسی موقف کی صداقت کی دلیل بن سکتی ہیں؟

دین کے نام کا غلط استعمال

آخر یہ کیا ضروری ہے کہ اپنی ہر تبدیلی کو اقامت دین کا لباس پہنایا جائے۔ اور اس کے لئے تبلیغ و اقامت کے ایسے فرق تراشے جائیں۔ جن کی زد میں انبیاء ائمہ، محدثین، فقہاء، صلحاء سب ہی آ جائیں

بحالی جمہوریت ہمارے ملک کی ایک سیاسی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کے لئے مختلف گروہ اگر باہم متفق ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں تو وہ اسلام کے نام کا غلط استعمال کئے بغیر بھی یہ کام انجام دے سکتے ہیں جبکہ اپنے ۸ نکاتی مطالبات میں انہوں نے اسلام کو پہلے ہی شامل نہیں کیا ہے۔ اور اس معاملہ میں کم از کم مودودی صاحب کو تو اسلام کے نام کے غلط استعمال سے بدرجہ اولیٰ احتراز کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ انہوں نے تو برطانوی عہد حکومت میں حصول آزادی اور تحریک پاکستان کی جدوجہد کے ساتھ بھی اسلام کا نام استعمال کرنے کی شدید مخالفت کی تھی۔ اور آخر تک مخالفت کرتے رہے تھے۔ پس اگر انگریز حکمرانوں سے حصول آزادی کی جدوجہد اور مسلمانوں کی اپنے لئے علیحدہ وطن کے قیام کی تحریک ان کے نزدیک ۱۹۴۷ء تک اقامت دین کے دائرہ سے خارج ہی نہیں بلکہ دین کے خلاف تھی تو آج بحالی جمہوریت اور تبدیلی اقتدار کی اپنی مہم کو وہ کس اصول و صداقت کی رو سے اقامت دین کا نام دے رہے ہیں۔ اللہ اس کے لئے تبلیغ دین اور اقامت دین کے درمیان باریک فرق تراش کر غیر دینی جماعتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کو اپنے راستہ کی چٹان ہٹانے والے مددگاروں کی حیثیت کا ثابت کر رہے ہیں

کیا وہ عوامی لیگ، کونسل لیگ، جمہوری محاذ، حتیٰ کہ نظام اسلام پارٹی تک کے کسی ذمہ دار کا یہ بیان یا اقرار بتا سکتے ہیں یا اب ان سے یہ اعلان کرا سکتے ہیں؟ کہ وہ:-

"مودودی صاحب کے راستہ میں پڑی ہوئی چٹان ہٹانے میں ان کے مددگار بن کر ان کے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔ خود ان کا کوئی جداگانہ نصب العین، مقصد اور پروگرام نہیں ہے"۔

یقیناً نہ ایسا ہے نہ وہ ایسا کرا سکیں گے۔

تو پھر غیر دینی جماعتوں کے ساتھ ان کے موجودہ تعلق کی یہ توجیہہ ان کے غالی عقیدت مندوں کے لئے قابل قبول ہو تو ہو، دوسرا غیر جانبدار شخص کیسے اسے مان لے گا جبکہ وہ صاف صاف یہ دیکھ رہا ہے کہ اس مہم کے اجزاء ترکیبی کا اتحادی اسلام کو پروگرام سے علیحدہ رکھ کر عمل وجود میں آیا ہے۔

اور جب اسے معلوم ہے کہ ان غیر دینی جماعتوں کا دین کے ساتھ ان کے دور اقتدار میں کیا سلوک رہا۔ اور ان کے پارٹی پروگرام میں اب دین کی کیا حیثیت و مقام ہے۔ (کمال)

بقیہ — دینی محاذ

— ساہی وال

الحمدللہ۔ ساہیوال شہر میں جمعیۃ کا باقاعدہ دفتر کھول دیا گیا ہے اور دفتر جمال روڈ سے تبدیل ہو کے شہر کے وسط محلہ عیدگاہ میں آ گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ جمعیۃ کے مندرجہ ذیل ادارے اور شعبے بھی کھولے گئے ہیں۔

(۱) مدرسہ تعلیم الاسلام مرواندہ

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام زنانہ

(۳) دار المطالعہ جس میں روزنامہ کے علاوہ جملہ رسائل کا انتظام بھی ہے۔

(۴) لائبریری جس میں فقط دینی کتب کا انتظام ہے

(۵) ابتدائی طبی مرکز

(۶) شعبہ نشر و اشاعت جو انگلے ماہ سے اشاعت ایک بچتا بچہ مختلف مسائل پر شائع کیا کرے گا

(۷) دفتر شکایات

(اجمل خان امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال)

— رحیم یار خاں

آج مورخہ ۱۵ مئی کو بستی دنوہ است اور ۱۶ مئی کو ماڑی الدوسایا اور ۱۷ مئی کو ظاہر پیر شہر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی طرف سے اجتماعات منعقد ہوئے جس میں حضرت مولانا محمد لقمان صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا موصوف نے ہر جگہ اجتماعات سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔ مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

شورش کاشمیری کی رہائی اور ان کے پریس اور چٹان کو واگذار کرنے کا مطالبہ، ادارہ تحقیقات اسلامی سے ایسے افراد کی علیحدگی کا مطالبہ جو اسلام میں تحریف کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ علمائے کرام اور تمام سیاستدانوں کی پابندیوں پر اظہار تشویش۔ جمعیۃ کی تاریخی کانفرنس پر اپنے قائدین اور اراکین استقبالیہ کو ہدیۂ تبریک

(عبدالصبور ناظم دفتر ضلعی خان پور)

مقام رسول

تصنیف مولانا مفتی احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد بلاک ۷ جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صاحبزادہ گودھا

عنوانات

نبی اور رسول کا تعارف — شاہ ولی اللہ کا بیان دائرہ نبوت — انبیاء علیہم السلام سب بشر تھے۔ خصوصیات انبیاء علیہم السلام — عصمت انبیاء ازالۂ وہم — عصمت انبیاء کے خلاف قلب کا وسوسہ بھی مہلک ہے — حضرت آدم اور عصمت۔ الوحی والانبیاء — اقسام وحی — انصرام وحی — نقل الوحی۔ نوم النبی علیہ السلام — فضلات النبی علیہ السلام

آفسٹ پر عنقریب شائع ہو رہی ہے۔

احباب بہت جلد اپنے آرڈر بک کرا لیں

ناشر

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

کی

جلد ششم بھی طبع ہو چکی ہے

جلد اول سے جلد ششم تک کی عام قیمت فی جلد ۲۴/

مجلد پشتہ چرمی ۲۶/

مکتبہ امدادیہ ملتان

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(قسط نمبر ۹)

وھذا آخر الزیم لعین القادیان یزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکشف لہ حقیقۃ الدجال کما ھی والعیاذ باللہ ولا یدری ان قولہ ان لم یکن ھو لیس للشک بل ھو علی حد قولہ (ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العٰبدین) وانما یخرج التعبیر ھکذا حیث یقصد ابراز الجزم الواحد علی طریق الضابطۃ الکلیۃ فتاتی فیہ العبارۃ کما تری (وکقولہ فی المحدث ان یکن من امتی احدٌ فعمرٌ الخ (فتح الباری ج ۲ صـ ۴۸۲)

یعنی یہ ملعون قادیانی گمان کرتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دجال کی حقیقت اصلیہ نہیں کھولی گئی (العیاذ باللہ۔ اور وہ یہ نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ (ان لم یکن ھو) شک کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آیت کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العابدین میں ہے (کہ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا) اور جہاں ایک جزوی کے اظہار و اثبات کا بطور ضابطہ کلیہ کے ارادہ کیا جاتا ہے۔ وہاں اس قسم کے الفاظ سے ہی اس کی تعبیر کی جاتی ہے اور جیسا کہ تو اپنے دیکھ رہا ہے اسی طرح کی عبارت لائی جاتی ہے۔ یا یہ اس طرح ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میری امت میں کوئی محدث (صاحب الہام) ہوتا تو عمر ہوتے) امید ہے کہ اب تو مفتی محمد یوسف صاحب کی تسلی ہو گئی ہوگی کہ کلام عرب میں ان کا لفظ ہمیشہ شک کے لئے ہی نہیں بولا جاتا۔ واللہ الہادی۔

دجال اور قادیانی

گو دجال کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ابوالاعلیٰ مودودی کے عقیدہ میں فرق ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب کہتے ہیں کہ دجال اکبر آئے گا اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال اکبر تھا جو مر چکا۔ اب جس کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ وہ کوئی شخص خاص نہیں بلکہ عیسائی پادریوں کا گروہ ہے جس میں دجال کی صفات پائی جاتی ہیں۔ لیکن ارشادات نبویہ میں مستقل تعارض موجود ہونے کے بارے میں دونوں قریباً ایک جیسا نظریہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ مولانا محمد حسین صاحب شالوی مرحوم کے جواب میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:۔

اور ایک نقص حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ اہل حدیثیں اجتہادی طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اس وجہ سے ان میں باہم تعارض ہو گیا ہے۔ جیسا کہ ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت جو حدیثوں (مرزا قادیانی کے غلط میں بجائے حدیثیں کے حدیثوں کا لفظ ہی لکھا ہے) ہیں۔ ان حدیثوں سے صریح اور صاف طور پر معارض ہیں جو گرجا والے دجال کی نسبت ہیں جس کا راوی تمیم داری ہے۔ اب ہم ان دونوں حدیثوں میں سے کس کو صحیح سمجھیں دونوں حضرت مسلم کی صحیح میں موجود ہیں۔ ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت یہاں تک وثوق پایا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو قسم کھا کر بیان کیا۔ کہ دجال معہود یہی ہے۔ تو آپ چپ رہے۔ ہرگز انکار نہیں کیا۔" (مباحثہ لدھیانہ صـ ۱۸۹)

اس کا جواب مولانا محمد حنیف صاحب شالوی نے یہ دیا تھا۔ کہ:۔ "حضرت عمر کی قسم دجال کے متعلق تھی نہ معہود کے متعلق لہٰذا تعارض نہیں"۔

(ب) مگر یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر کفر لکھا ہوگا۔ تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں شک اور تردد میں رہے۔ اور کیوں یہ فرمایا کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو الخ (ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۲۲۶)

(ج) تعجب کہ سمندر دنیا کی حقیقت بخوبی کھل گئی۔ اور پہاڑوں اور جزیروں کا حال بھی بخوبی معلوم ہو گیا۔ اور تفتیش کرنے والوں نے یہاں تک اپنی تفتیش کو کمال تک پہنچا دیا۔ جو ایسی آبادیاں جو ابتدا دنیا سے معلوم نہ تھیں وہ اب ہو گئیں۔ مگر اب تک اس جساسہ اور دجال اور ابن صیاد مفقود الخبر اور دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کے کروڑہا انسانوں کا کچھ پتہ نہیں ملتا"۔ (ازالہ اوہام صـ ۵۰۶)

ابوالاعلیٰ مودودی

(د) بخلاف اس کے ظہور دجال کے زمانہ و مقام کے بارے میں روایات باہم متعارض ہیں۔ جن میں تطبیق کی کوئی صورت ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ وہ علم وحی پر مبنی نہیں ہیں الخ (رسائل و مسائل حصہ اول صـ ۵۹)

(ہ) اور پھر جبکہ بعد کے واقعات سے ان باتوں کی تردید بھی ہو چکی ہے۔ جو اس سلسلے میں آپ نے گمان کی بنا پر فرمائی تھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ ان کو عقائد میں داخل رکھنے پر اصرار کیا جائے (ایضاً صـ ۵۶)

(ہ) لیکن یہ آپ کو نہیں بتلایا گیا کہ وہ کب ظاہر ہوگا۔ کہاں ظاہر ہوگا۔ اور یہ کہ آیا وہ آپ کے عہد میں پیدا ہو چکا ہے۔ یا آپ کے بعد کسی بعید زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے۔ ان امور کے متعلق جو مختلف ایمی حضورؐ سے احادیث میں منقول ہیں۔ وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں۔ جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے"۔

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۶۸ء)

غلط استدلال نمبر ۲

حضرت تمیم داری کی حدیث پر بحث کرتے ہوئے مفتی محمد یوسف صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ:۔

"محدثین کی اکثریت اسی روایت کے بموجب اس مجسوس (اور مقید فی الجزیرہ) شخص کے دجال اکبر ہونے کی قائل ہے"۔ لیکن وہ محدثین کے اس مذہب پر تنقید کرتے ہوئے اپنے جوابات کے سلسلے میں تیسرا جواب یہ لکھتے ہیں کہ "فاطمہ بنت قیس کی زیر بحث حدیث میں جب حضور سے تمیم داری نے قیدی شخص کا قصہ بیان کیا۔ تو حضور نے صحابہ کرام کے سامنے اس قصہ کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق (رواہ مسلم (یاد رکھو دجال بحیرۂ شام یا بحیرۂ یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ جانب مشرق سے نکلے گا اور اپنے ہاتھ سے حضور نے جانب مشرق اشارہ فرما دیا) حدیث کے یہ الفاظ تو صاف طور پر یہ بتلا رہے ہیں کہ حضور نے مقید شخص کو دجال اکبر نہیں قرار دیا ہے۔ نہ آپ نے تمیم داری کی اس روایت کی توثیق فرمائی ہے"۔

الجواب (و) لیکن مودودی صاحب تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری کی روایت کی توثیق فرمائی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:۔

تمیم داری کے بیان کو حضور نے اس وقت تک تقریباً صحیح سمجھا تھا الخ (علمی جائزہ صـ ۳۷)

بحوالہ رسائل و مسائل حصہ اول)

ہم کہتے ہیں کہ جس طرح آپ دوسرے اکابر محدثین کے مذہب کا دلائل سے رد کر رہے ہیں۔ اس طرح آپ اس بارے میں مودودی صاحب کی بھی تردید فرما دیتے تو آپ کا غیر متعصب ہونا بھی ثابت ہوتا اور منصب رسالت پر زد بھی نہ پڑتی۔ کیونکہ محدثین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تحت اپنا ایک مذہب قرار دے رہے ہیں اور برعکس اس کے ابوالاعلیٰ صاحب نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو ساڑھے تیرہ سو سال کے تاریخی تجربہ سے غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ اکابر محدثین کے مذہب کو تو اپنا پورا علمی زور صرف کر کے رد کر رہے ہیں اور رکیک احتمالات کا سہارا لے کر مودودی صاحب کے غلط موقف کی تائید کر رہے ہیں۔ کیا یہی علمی دیانت اور دینی انصاف ہے۔ جس کے آپ مدعی ہیں۔ ؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا (باقی)

گورنر موسیٰ کے استقبالیہ میں مودودی جماعت کے ارکان کی شمولیت

استقبالیہ میں کنونشن مسلم لیگ (سرکاری پارٹی) کے ساتھ پی، ڈی، ایم (پاکستان تحریک جمہوریت) میں شامل تمام جماعتوں اور پیپلز پارٹی کا اشتراک

مغربی پاکستان کے گورنر جناب موسیٰ صاحب کے اعزاز میں چارسدہ (پشاور) میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں نوائے وقت لاہور ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء کی اطلاع کے مطابق :-

"چارسدہ میں جو نیشنل عوامی پار[illegible] استقبالیہ کا اہتمام اگرچہ پاکستان مسلم لیگ (کنونشن) نے کیا تھا، تاہم اس میں [illegible] پڑی ہوئی [illegible] مددگار [illegible] بن کران اسلام پارٹی اور کونسل مسلم لیگ [illegible] ارکان بھی شریک ہوئے۔"

(۶) شعبہ نشر و اشاعت جو اگلے ماہ سے باقاعدہ [illegible] کرے گا۔

انقلاب کے دروازے پر

آج کل فرانس میں تاریخ کی سب سے بڑی ہڑتال ہو رہی ہے اور یہ ہڑتال کسی بھی وقت خطرناک رخ اختیار کر کے ایک عظیم انقلاب کا باعث بن سکتی ہے۔ فرانس کی اس ہڑتال نے ساری دنیا کو چونکا دیا ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی اپنے خیالات پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے جو یہ باور کئے بیٹھے تھے کہ خوشحالی اور دولت مند طبقۂ وسطیٰ کے پیدا ہو جانے کے بعد انقلاب کا امکان باقی نہیں رہتا فرانس میں مزدوروں کی کل تعداد ڈیڑھ کروڑ ہے۔ ان میں سے اسی لاکھ سے زیادہ ہڑتال پر ہیں۔ اتنی بڑی ہڑتال زیادہ دن یونہی نہیں چل سکتی۔ اور مآل کار جلد ہی یہ فیصلہ کن نقطے پر پہنچے گی۔

فرانس دنیا کے خوشحال ترین ملکوں میں شامل ہے۔ فرانس میں دولت مند اور خوشحال طبقۂ وسطیٰ بھی موجود ہے۔ تاہم اسی لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کو جو انسانی تاریخ کی سب سے بڑی ہڑتال ہے۔ یہ خوشحالی نہ روک سکی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی ملک کا خوشحال اور فارغ البال ہونا اسے ہڑتالوں سے محفوظ نہیں بنا سکتا۔

آج فرانس انقلاب کے دروازے پر پہنچ گیا ہے جس کا سبب تقسیم دولت میں ناانصافی کا موجود ہونا ہے۔ فرانس کی طرح دوسرے مغربی ممالک بھی جو اپنی خوشحالی کی طرف سے بڑے مطمئن ہیں۔ کسی بھی وقت اسی قسم کی صورت حال سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے یہاں بھی تقسیم دولت کا نظام ناقص ہے۔ شکائتیں، ناراضگیاں اور بے چینیاں جو انقلاب کا سبب بنتی ہیں۔ صرف مجموعی خوشحالی سے دور نہیں ہو سکتیں۔ ان کے دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ عوام کو ان کی محنت کا وہی حصہ ملے جس کے وہ حقدار ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ان کی محنت سے دوسرے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہیں۔

مغرب کے سرمایہ دار ملکوں میں ملک کی مجموعی خوشحالی پر تو زور دیا جاتا ہے مگر دولت کی منصفانہ تقسیم کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ ممالک ہر وقت ہڑتالوں کی زد میں رہتے ہیں۔ جو بڑھ جائیں تو پھر فرانس جیسی کیفیت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرانس کی یہ ہڑتال تمام سرمایہ دار دنیا کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونی چاہیئے۔ اس ہڑتال سے یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آگئی ہے کہ نظام سرمایہ داری ہر وقت انقلاب کی زد میں ہے اور جب تک عدل عمرانی کے اصول کو سرمایہ دار ممالک تسلیم نہ کرینگے وہ ایک مضبوط مستحکم اور مطمئن معاشرہ وجود میں نہیں لا سکتے

(جنگ کراچی ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء)

ویت نام کا سیاسی حل

ویت نام میں امن کے لئے پیرس مذاکرات کے دوران شمالی ویت نام نے پیشکش کی ہے کہ اگر امریکہ شمالی ویت نام پر بمباری بند کر دے تو تنازعہ ویت نام سیاسی بنیادوں پر حل کرنے کی بات چیت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ امریکی حلقوں نے اس پیشکش پر کسی جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا ہے۔ تاہم امریکی ترجمان مسٹر ولیم نے یہ اعتراف ضرور کیا ہے۔ کہ ہنوئی کے نمایندوں نے گذشتہ ۹ روز کی بات چیت کے دوران پہلی مرتبہ سیاسی مسائل کو زیر بحث لانے کا ذکر کیا ہے۔ جنگ ویتنام کا المناک ترین پہلو یہ ہے کہ عالمی سیاست کے چکر نے ایک جری، بہادر اور غیور قوم کو حق خود ارادی سے محروم کر رکھا ہے۔ ایشیا کی ایک عظیم قوم عالمی سیاست کا شکار ہو کر دو ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے۔

امریکہ اگر واقعتاً ویتنام میں قیام امن کا خواہاں ہے تو اس میں شک نہیں کہ اسے شمالی ویتنام پر فوراً بمباری بند کر دینی چاہیئے۔ یہ بات ویسے بھی بڑی مضحکہ خیز ہے کہ پیرس میں جو لوگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے امن و آشتی کی بات چیت میں مصروف ہیں۔ انہی کے گھروں اور گھر والوں پر ویتنام میں بم برسائے جا رہے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان صلح اور آشتی کی فضا قائم کرنے پر زور دینے والی عالمی طاقتیں کیا پیرس مذاکرات کے لئے پرامن فضا کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں؟

(جنگ کراچی ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء)

بقیہ — دینی محاذ

— پیپل ضلع مردان

۱۸ مئی سرکل ۲۹ حصہ شرقی کے ارکان جمعیۃ علماء نے ایک اجلاس میں آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پر نہایت افسوس کیا اور حکومت سے پرزور اپیل کی کہ آغا صاحب کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ (محمد اسماعیل قادری پیپل ضلع مردان)

— کلور کوٹ

آج مورخہ ۱۶/۵/۶۸ کو جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کا اجلاس زیر صدارت حافظ سراج الدین صاحب نائب امیر جمعیۃ کلور کوٹ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

اجلاس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور کی منظور کردہ قراردادوں اور مطالبات کی مکمل تائید و حمایت کا اعلان کیا۔

علماء دین پر مختلف اضلاع میں لگائی گئی پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا اور آغا شورش کاشمیری کی رہائی نیز چٹان اخبار و پریس کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا۔

(جلیل احمد رانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی)

— جہلم

۱۷ مئی بروز جمعہ۔ مدنی جامع مسجد کے مسلمانوں کا یہ اجلاس جہلم کی خارج از اسلام پارٹی کی طرف سے صوفی محمد رمضان صاحب مسلمان دکاندار پر مسلح حملہ کر کے ان کو زخمی کرنے اور ان کے ساتھ ہی قاری محمد اختر صاحب پر قاتلانہ حملہ کر کے ان کو مہلک زخم پہنچانے کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجرمین کے خلاف سخت کارروائی کر کے ان کے ناپاک ارادوں کا سدباب کرے۔ (۲) اگر مذکورہ پارٹی کی اس بے جا جسارت اور قاتلانہ حملہ کے خلاف مؤثر اور عبرتناک کارروائی نہ کی گئی۔ تو کل پاکستان میں مسلمان اور اس پارٹی کے مابین خطرناک منازعت پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ حکومت پاکستان ان کے اس جارحانہ حملے کے خلاف بلا کسی رعایت کے سخت ترین کارروائی کر کے رحمۃ للعلمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کو مطمئن کرے گی۔

(منجانب مسلمانان مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم)

— حسن ابدال

اراکین جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کا مولانا حامد علی رحمانی امیر جمعیۃ کی صدارت میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں کل پاکستان جمعیۃ کانفرنس لاہور کی قراردادوں کا اعادہ کر کے پرزور تائید کی گئی اور ایک قرارداد میں آغا شورش کاشمیری کی رہائی نیز ہفت روزہ چٹان کے ڈیکلریشن کی منسوخی اور پریس کی ضبطی کے احکامات کو واپس لینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

نیز ملک میں ہنگامی حالات کو یکسر ختم کرنے اور رقص و سرود کی مجلسوں، عریانی و فحاشی کے اڈوں کو خلاف قانون دیئے جانے پر بھی زور دیا گیا۔ (عبد الرحمٰن)

Scanned with CamScanner

فکر و نظر

احمد حسین کمال

تحلیل نفسی کی حقیقت

مغربی افکار و علوم کی پھیلائی ہوئی ضلالت [illegible]

وھذا الآخر الزنیم لعین القادیان یزعم [illegible]

موجودہ دور میں جب سے انسان آزاد معیشت اور پاکیزہ ماحول سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ گوناگوں اور پیچیدہ ذہنی عوارض میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مذہبی اور اخلاقی قدروں پر سے یقین متزلزل ہو جانے کے بعد انسان کا اندرونی اطمینان، اعتماد اور امید تو غارت ہو ہی چکے ہیں لیکن اس کے باہمی خارجی علائق بھی اب بالکل کمزور پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر شخص بسا اوقات اپنے آپ کو بالکل تنہا، بے بس، مایوس، ناآسودہ، محروم اور خوفزدہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ اس صورت حال کا شدید اثر اس کے روزمرہ کے کاروبار حیات پر پڑتا ہے اور وہ اس پیچیدگی و اندوہناکی سے نکلنے کے لئے ان مدعی معالجین کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے۔ جو اس کی ان شکایات کو عہد ماضی، بالخصوص زمانۂ طفلی کے کسی بھولے بسرے واقعہ سے وابستہ کر کے اسے نفسیاتی الجھن کا مریض قرار دے دیتے ہیں اور اس کا مداوا مختلف قسم کی نام نہاد نفسی مشقوں و ریاضتوں کے ذریعہ کرنے کا مشورہ دیا کرتے ہیں۔

مشقیں اور ریاضتیں

یہ نفسی مشقیں اور ریاضتیں انسان کی بعض باطنی قوتوں کو ابھارنے کا ذریعہ ہیں۔ ان پر مسلسل عمل سے آدمی میں ذہنی یکسوئی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس طرح وہ اپنی بعض معمولی قسم کی پریشانیوں پر قابو پا لیتا ہے۔ لیکن یہ مشقیں اور ریاضتیں جس تصور و نظریہ کی بنیاد پر کرائی جاتی ہیں۔ ان سے اس میں یقین و اعتماد کی کوئی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور وہ اس سے حاصل شدہ سکون کو اپنی شعوری حالت کے ایک کرشمہ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ موجودہ علم النفس کا ماہر معالج اسے باور ہی یہ کراتا ہے کہ صرف تیرے لاشعور کا مخفی خزانہ ہی تیری ہر تکلیف و راحت کا سرچشمہ ہے۔ اور انسان کی داخلی کیفیات محض چند برقی و ریڈیائی لہروں کا حاصل ہیں۔ اس تصور کے ساتھ بعض اضافی قوتیں و صلاحیتیں حاصل کرنے کے لئے سانس وغیرہ کی مخصوص مشقیں بھی کرا دی جاتی ہیں تاکہ معمول سے کچھ زیادہ ذہنی اہلیت ہاتھ آ جائے۔

اس ساری بازیگری کی حقیقت کیا ہے؟ اس پر تفصیلی کلام کرنے کا تو یہ موقعہ نہیں ہے۔ تاہم چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔

اور ان کا استعمال

جواب میں مرزا [illegible]

اور ایک نقص حدیثوں کو متعدد ظاہری و باطنی قوتوں سے بہرہ ور و مالا مال فرمایا ہے۔ ظاہری قوتیں مادیت و اعضائے جسمانی سے تعلق رکھتی ہیں اور انسان ان ظاہری قوتوں سے اپنی روزمرہ کی حیاتی ضروریات کی فراہمی و تکمیل کا سامان کرتا رہتا ہے۔ لیکن باطنی قوتیں جو فکر، شعور، ادراک، وجدان، عزم، پیش فہمی، اذعان، یقین، اعتماد اور عقیدہ وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ ان کا تعلق براہ راست روح اور اس کی کیفیات سے ہے۔ اس روح کو قرآن میں "امر ربی" کے نام سے متعارف کرایا گیا ہے۔ مذہب بالخصوص اسلام نے جس انسان کی ہدایت و فلاح کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے۔ وہ "امر ربی" والی اسی روح کا پیکر ہے محض مادہ سے مرکب، لاشعور کا قیدی اور برقی لہروں کی منفی و اثباتی کرشموں کا پابند وجود نہیں ہے۔

اس کی باطنی و روحانی قوتیں اس کے لئے ایک عظیم خزانہ اور قدرت کا بیش بہا عطیہ ہیں اور اس کی ساری شخصیت و شخصی عظمت کا مدار، اس کی اس روحانی حیثیت کے استحکام پر ہی مبنی ہے۔ اپنی ان باطنی قوتوں اور اپنی اس روحانی حیثیت کا علم انسان کو آغاز آفرینش سے حاصل ہے۔ اور اس کے صحیح و غلط استعمال کی تاریخ انسان کی اپنی تاریخ کے پہلو بہ پہلو چلی آ رہی ہے۔ مذہبی تعلیمات کا سارا زور ان قوتوں کے صحیح استعمال پر ہے۔ عبادت و ریاضت و ذکر و فکر کا سارا مقصد یہ ہی ہے کہ انسان کی یہ قوتیں جلا پا کر اسے کامل انسان بنا دیں۔ اور اس کی روحانی حیثیت کو پاکیزہ و بلند و بالا کر دیں۔ لیکن انسان کی مادی خواہشات نے بیشتر ان قوتوں سے کمتر اور پست درجہ کی اغراض پوری کرنا چاہی ہیں۔ ماضی کے واقعات میں ہمیں سحر، جادو اور کہانت وغیرہ کے جو بکثرت واقعات ملتے ہیں وہ سب باطنی قوتوں کے غلط استعمال کی ہی بین مثالیں ہیں۔

مذہب نے انسان کی باطنی قوت کو اس طرف لگایا کہ انسان اس کے ذریعہ بلند تر انسان بنے۔ جبکہ انسان کی خواہشات نے اس قوت کو صرف اپنے اغراض و مقاصد پورا کرنے کے کام میں صرف کرنا چاہا ہے۔ ماضی میں بھی یہ ہی صورت پیش آئی۔ اور اب زمانہ حال میں بھی نفسیاتی علاج کے نام پر باندازِ دگر یہ ہی ہو رہا ہے۔ ان قوتوں کو استعمال میں لانے کا طریقہ کم و بیش اپنی ظاہری صورت کے اعتبار سے یکساں ہے

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس قوت کے ذریعہ خالق کائنات سے قریب تر رابطہ قائم کرے اور اس طرح مکروہات عالم پر قابو پائے۔ اس کو بھی ذکر و فکر، مراقبہ و استغراق وغیرہ کی مشقوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس طرح دو فائدے حاصل کر لیتا ہے۔ ان قوتوں کا حصول بھی اور اپنے رب سے قرب و تعلق بھی۔ اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس قوت کے ذریعہ بعض فوق العام صلاحیتیں پیدا کر کے سادہ لوح عوام سے جلب منفعت کرے، جادوگر بنے کاہن بنے۔ جوتشی و نجومی کہلائے۔ اسے بھی اسی طرح کی مشقیں و ریاضتیں بلکہ بعض حالات میں بدترین قسم کی ریاضتیں انجام دینا پڑتی ہیں۔ اس سے اگرچہ اسے اپنی مطلوبہ بعض صلاحیتیں جزوی طور پر حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن خالق سے بعد و دوری کی سزا بھی اسے بھگتنی پڑتی ہے۔

ذہنی الجھنوں کا مداوا

چنانچہ نام نہاد جدید علم النفس کے عالموں کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی ذہنی پریشانیوں و الجھنوں کا مداوا کرے اور ان باطنی قوتوں کو حاصل کر کے معمول سے زیادہ صلاحیتیں اپنے اندر بیدار کرے۔ اسے بھی اسی طرح کی نفسی مشقوں و ریاضتوں کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس سے اس کی بعض ذہنی پریشانیاں و الجھنیں ..... ضرور رفع ہو سکتی ہیں۔ اور وہ اپنے اندر معمول سے بیش صلاحیت کی موجودگی محسوس کرنے لگتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اسے کلی اطمینان و یقین کی دولت بھی حاصل ہو گئی ہے اس کی کوئی ایک بھی ایسی مثال آج تک سامنے نہیں آئی، جسے پورے اعتماد و وثوق کے ساتھ پیش کیا جا سکے سوائے چند فرضی کہانیوں یا جزوی حیثیت کے تجرباتی واقعات کے، جن کی اصلیت اور حقیقت بسا اوقات مشکوک و ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔

اس کے برعکس ایسا آدمی یقین و امید سے قطعی محروم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اولاً تو یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ یہ باطنی قوتیں کوئی روحانی حیثیت نہیں رکھتی۔ محض انسان کی دماغی برقی لہروں کا نتیجہ ہیں۔ ثانیاً یہ کہ اس کی کلفت و راحت اور نیکی و بدی کے محرکات بہت دور عہد طفلی بلکہ شیرخوارگی کے واقعات و حادثات ہیں۔ اس لئے ان کی کوئی اخلاقی و دینی حیثیت نہیں ۔۔۔ ثالثاً یہ کہ وہ اپنے افعال و اعمال کی ذمہ داری کا اپنے آپ کو قطعی مکلف نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ جب ان کے محرکات طفلانہ دور کے واقعات ہیں تو ترم کے لئے مستقبل کی جواب دہی اس پر کیوں عائد ہو۔ رابطہ یہ کہ ایسا شخص خدا، آخرت اور حیات بعد الممات کا ہم قائل نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جب اس کی زندگی کے خارجی و داخلی مظاہر مادیت و برقیت کے مثبت و منفی عوامل ٹھہرے تو اس کی شخصیت کی کوئی مستقل حیثیت باقی ہی نہیں رہتی۔ پھر کیوں وہ اپنی زندگی کا رشتہ ازل و

ابد سے جوڑ دے۔ اور کیوں خدا، آخرت اور موت کے بعد کی زندگی و جزاء سزا پر عقیدہ رکھے۔

ایمان و یقین کا زیاں

ظاہر ہے کہ انسانی زندگی اور اس کے اعمال و افعال اور واردات و کیفیات کی یہ توجیہہ سخت خطرناک اور گمراہ کن ہے۔ اس لئے کہ اس کے نتیجہ میں انسانی شخصیت کا ذرا سا بھی وزن باقی نہیں رہ جاتا۔ حالانکہ انسان کا یہ مادی پیکر اس کی روحانی شخصیت پر ایک غلاف کی حیثیت رکھتا ہے اور اگرچہ اس مادی پیکر کی بھی ایک حقیقت ہے لیکن اس کے وجود کی ساری داستان کو مادی پیکر کا تابع بنا دینا، اس کی اصل شخصیت اور مستقل حیثیت کی نفی کر دیتا ہے۔ انسان کی آج کی مصیبت کبریٰ یہ ہی ہے کہ وہ اپنی مادی خواہشات اور روحانی تقاضوں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور وہ تیزی کے ساتھ مادی خواہشات کے پیچھے چل پڑا ہے۔ اس سے اس کے باطن میں جو کشمکش اور تصادم برپا ہوتا ہے۔ اس نے اس کی زندگی اجیرن بنا ڈالی ہے۔ وہ اس کے حل کی کوشش کرتا ہے۔ تو بجائے کچھ حاصل کرنے کے اپنی اصل شخصیت اور جداگانہ مستقل حیثیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ تحلیل نفسی کے موجودہ نظریات اور طریقے اسے یاس و محرومی کی سنگلاخ وادیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ حالانکہ سائنس کے جدید انکشافات نے اس کی عظمت کو ایک نیا رنگ دیا ہے اور حقیقت و صداقت کا ادراک اس کے لئے اب آسان ہو گیا ہے۔ آج اس کے وجود کی مستقل حیثیت کے لئے نمایاں ترجوفنے کے مواقع پہلے سے کہیں زیادہ موجود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگرچہ اپنے بارے میں اتنا پست تصور قائم کر لیتا ہے جیسا کہ نفسیات کے ماہر اسے بتا رہے ہیں اور اپنی باطنی قوتوں اور صلاحیتوں کو محض برقی و ریڈیائی لہروں کی منفی و اثباتی کارکردگی تک محدود سمجھنے لگتا ہے۔ تو پھر اس کے وجود سے زیادہ نامراد، بے حقیقت اور غیر اہم چیز دنیا میں کیا رہ جاتی ہے۔ اس لئے کہ کائنات میں اربوں سنکھوں سے بھی کہیں زیادہ اور بے شمار وولٹ کی برقی لہروں کے درمیان اس کے وجود کے اندر کے چند حقیر وولٹ کی برقی لہریں کیا وزن رکھ سکتی ہیں؟

قابل غور امر ہے کہ کیا چند حقیر وولٹ کی برقی لہریں رکھنے والا انسانی دماغ، کائنات میں پھیلی ہوئی اربہا و سنکھہا وولٹ کی برقی ریڈیائی، ایٹمی، ہائیڈروجنی وغیرہ لہروں پر قابو پانے کی تدبیریں سوچ سکتا اور عمل میں لا سکتا ہے؟ کاش یہ نفسیاتی ماہرین اس بات سے ہی یہ سمجھنے کی کوشش کرتے کہ انسان کی باطنی قوتیں دماغ کی چند حقیر برقی لہروں کا کرشمہ ہیں یا کسی عظیم روحانی طاقت کا نتیجہ ہیں؟ جن کے ذریعہ وہ اپنے سے کروڑہا درکروڑہا گنا زیادہ طاقتور برقی، ریڈیائی و ایٹمی لہروں کو اپنے قابو میں کرتا چلا جا رہا ہے۔

غلط مفروضات کا چکر

عمل کی یہ بلندی اور تصور کی یہ پستی کتنی حسرتناک اور محرومیوں و مایوسیوں سے بھرپور ہے۔ نفسیات کے ان مدعی ماہرین سے بہت پہلے، نفس انسانی کی گہرائیوں اور روح انسانی کی وسعتوں کا مطالعہ اللہ کے بہت سے نیک بندوں نے کیا۔ اور اس کے تمام پہلوؤں کو واضح اور نمایاں کر دیا۔ انسان اپنے نفس کی جن گہرائیوں میں ٹھوکریں کھا کھا کر زبوں حال ہوتا ہے۔ الجھنوں، پریشانیوں، ذہنی کلفتوں اور احساسات کی کشمکشوں و پستیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ ان کی اصل علت و سبب عہد طفلی و شیر خوارگی کے وہ بھولے بسرے واقعات و حادثات نہیں ہوتے۔ جنہیں لاشعور میں پوشیدہ و محفوظ بتایا جاتا ہے۔ ان واقعات کے خوشگوار یا ناخوشگوار اثرات سے انسان کی مزاجی کیفیت تو تشکیل پا سکتی ہے، اور نیز کچھ افعال کی انجام دہی کا طور طریق ایک خاص ڈھنگ و طرز بن سکتا ہے۔ لیکن بجائے خود ان افعال کا صدور صدفی صد انسان کی وقتی خواہشات اور وقتی حالات کے ردعمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔

شیر خوارگی کے دوران بہت سے بچوں کو ان کی مائیں، افیون کھلا کر سلا دینے کا طریقہ اختیار کر لیا کرتی ہیں۔ لیکن ان بچوں میں سے شاید ہی کوئی بچہ بڑا ہو کر اس لئے افیونی یا مادی نشہ باز بنا ہو کہ یہ اس کی شیر خوارگی کا اثر ہے۔ اگر ایسی گہری نشہ آور چیز کا بچپن کا استعمال اس کے واسطے مدت العمر کے لئے عادت نشہ کا باعث و محرک نہیں بن سکتا تو اس زمانہ کا کوئی جزوی واقعہ یا حادثہ اس پر کیونکر مدت العمر اثر انداز رہ سکتا ہے۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جن سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ بچپن میں پیش آئے ہوئے کسی واقعہ یا حادثہ کا اثر ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ بلکہ انسان عمر کے جس دور میں جو افعال انجام دیتا ہے۔ اس کے قریبی و اصلی محرکات اسی دور میں ہوتے ہیں۔ اور ان افعال کی انجام دہی کا طریقہ و ڈھنگ ایک خاص مزاجی کیفیت کا حامل ہو سکتا ہے جسے آپ بچپن کے حالات، تربیت اور صحبت کا نتیجہ کہہ سکتے ہیں اور عمر کے شعوری حصہ میں طویل اثرات اور منصوبہ سازی کے محرکات انسان کے بعض کاموں کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ لیکن یہ قطعی دوسری نوعیت کا معاملہ ہے۔

روحانیت کا مقام

بہرحال روحانیات کے عالموں اور واقفوں نے انسانی نفس کی تمام کمزوریوں کا پتہ لگایا ہے اور ان کے ازالے و علاج کی تدابیر بھی بتائی ہیں۔ اسی طرح باطنی روحانی قوتوں کو حاصل کرنے، بڑھانے اور ان سے صحیح و مفید کام لینے کے طریقے بھی ذکر کئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ایک آدمی اپنی تمام ذہنی پریشانیوں، کلفتوں، الجھنوں اور بے چینیوں سے نجات بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے اندر یقین، اعتماد، اطمینان اور سکون بھی پیدا کر سکتا ہے، اور ان قوتوں کو جلا دے کر اپنے اندر غیر معمولی الہلیتیں اور اعلیٰ کارکردگی کی صلاحیتیں بھی ابھار سکتا ہے۔

مگر نفسیات کا یہ نام نہاد علم ہرگز قابل اعتماد نہیں ہے اس کی بنیاد قطعی غلط، فرضی مفروضات اور فرضی نظریات پر مبنی ہے کسی ٹھوس اور اثباتی تصور پر اس کی اساس نہیں ہے اور انسان اس سے کچھ پائے گا بجائے بیشتر کھو بیٹھتا ہے۔ یہ الحادی افکار کی اسی سازش کی ایک کڑی ہے۔ جسے زمانہ حاضر کی مخالف دین و مذہب و اخلاق قوتوں نے جنم دیا ہے۔ (کمال)

سجادہ نشین ہالیجی شریف مولانا حافظ محمود اسعد صاحب کی اپیل

برادران اسلام آج کے دور میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن مصائب و آلام سے دوچار ہے۔ وہ کسی بھی ذی شعور مسلمان سے مخفی نہیں۔ آج جبکہ دشمنان دین دین خداوندی کو ختم کرنے اور ہر قسم کی برائی و بے حیائی کو رواج دینے میں مختلف انجمنوں کے ذریعہ کروڑہا روپوں کے خرچ سے جانی و مالی قربانیاں دے کر شیطان کا تقرب حاصل کر رہے ہیں۔ ہم ایسی حالت میں ملک کے محب اسلام طبقہ سے اپیل کرتے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہر مسلمان بھی امت مسلمہ کے دین و ایمان کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے میدان عمل میں سرفروشانہ وار کو دیڑیں۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ملک کی واحد صحیح دینی جماعت ہے۔ جس کی قیادت میں ہم اسلام کی خاطر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ملک کے جملہ دردمندان دین سے پرزور اپیل ہے کہ آپ اپنے اپنے علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام سے جانی و مالی بھرپور تعاون کر کے اس جہاد عظیم میں شریک ہوں۔

میں ڈویژن خیرپور کے ان میران کا نہایت شکر گذار ہوں اور دعاگو رہا ہوں۔ جنہوں نے ڈویژن سے مالی امداد میں حصہ لیا ہے اور ساتھ ساتھ ڈویژن کے بقیہ کارکنوں اور متوسلین سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ آپ بھی ان معاونین کی فہرست میں شامل ہو کر اپنی دینی زندگی کا ثبوت دیں۔ اس سلسلہ میں مولوی عزیز اللہ صاحب مبلغ ڈویژن کو آپ سے ملنے کے لئے ذمہ لگایا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ سابقین سے زیادہ معاونت میں سبقت کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(احقر محمود اسعد ہالیجوی)

(بقیہ ترویلہ) حضرت امیر محترم کے ورود پر اظہار مسرت کر کے لاؤڈ اسپیکر پر تقریر کا اعلان کیا۔ چنانچہ حضرت مولانا سید کفل بادشاہ صاحب نے جامع مسجد حسن ابدال تشریف لا کر تقریر فرمائی۔ آپ نے پاکستان کو لاحق بیرونی اور اندرونی خطرات کا ذکر فرماتے ہوئے مودودی صاحب کی کتابوں کے بھی جعلی ہونے کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی شدید تر چیز ہے۔ اس پر ایک مودودی ماسٹر افضال نامی جو واہ فیکٹری ہائی سکول میں ماسٹر ہیں اٹھے کہ مودودی صاحب نے قطعاً یہ نہیں کہا۔ حضرت مولانا سید کفل بادشاہ صاحب نے اپنے پاس موجود کتاب کھول کر سنا دی۔ اس پر حاضرین نے اظہار نفرت کیا۔ اور وہ ماسٹر اپنے رفقاء سمیت اٹھ کر چلے گئے۔ جبکہ تمام حاضرین اور نمازی

Scanned with CamScanner

قوم کا عروج و زوال

سب سے بڑی بداخلاقی

[illegible]

Scanned with CamScanner

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

ذکر و فکر

للعلامہ
غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

توکل علی اللہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار فرما دیا ★

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے پر تشریف لائے۔ لیکن آپ نے اس پر نماز پڑھنے سے انکار فرما دیا۔

حاضرین نے تعجب سے کہا ——— یارسول اللہ ! ———

اس سے پہلے تو ہم نے کبھی یہ نہیں دیکھا۔ کہ آپ کسی جنازے پر تشریف لائے ہوں اور اس پر نماز نہ پڑھی ہو۔ ——— فرمایا ———

یہ شخص (مرنے والا) عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ اور عثمان رضؓ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتے ہیں۔ انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ

(ترمذی۔ مناقب عثمان رضؓ بن عفان)

حضرت عثمانؓ، امیر المومنین اور خلیفہ راشد کی حیثیت میں

ابن سعید رضؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ دوپہر کو مسجد نبوی کے صحن میں کچی اینٹ پر سر رکھے ہوئے لیٹے ہیں ———

میں گھر گیا تو والد سے پوچھا کہ یہ کون خوبصورت شخص اس حالت میں مسجد میں لیٹا ہوا ہے

والد نے جواب دیا۔ ———

"کہ یہ مسلمانوں کے خلیفہ حضرت عثمان رضؓ ہیں ———

(ابن کثیر ج ۷)

جمعہ ۲ فروری سنہ ۱۹۶۸ ★ ۲ ذیقعد سنہ ۱۳۸۰ ★ ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

درس قرآن

میراث ارض (۳)

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رح

اب ہمیں صرف اس بات کا معلوم کرنا باقی ہے۔ کہ صحابہ کرام میں سے کس کے ہاتھ پر یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ تاکہ جس کے ہاتھ پر پوری ہوئی ہو۔ اس کو ہم خلیفہ برحق سمجھیں۔ یعنی اس کی خلافت کو ہم اس آیت کی موعودہ خلافت یقین کریں۔ اور اس شخص کو ہم خدا کے عباد صالحین میں شمار کریں۔

اس بات کے معلوم کرنے کے لیے ہمیں اس کی تحقیق کرنا چاہیئے۔ کہ اس آیت میں زمین سے کیا مراد ہے تو واضح ہو کہ زمین سے تمام زمین یعنی بلاد مسکون تو مراد ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اب تک پورے ربع مسکون پر مومنین صالحین کی بادشاہت نہیں ہوئی اعمالکو کوئی خاص زمین مراد ہے۔ اس تخصیص کی تائید ارض کے معرف باللام ہونے سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق مفسرین کے تین قول ہیں:۔

قول اول یہ کہ زمین سے مراد ملک شام کی زمین ہے۔

قول دوئم یہ کہ زمین سے مراد روم و ایران کی زمین ہے۔

قول سوئم یہ کہ زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

تیسرا قول بالکل بے دلیل اور نہایت بعید از فہم ہے۔ نہ قرآن شریف میں کوئی اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ نہ حدیث میں کہ زمین بول کر جنت مراد لی گئی ہو۔ نہ کوئی روایت اس کی تائید کرتی ہے۔ نہ کوئی قرینہ ایسا ہے۔ جس سے یہ معنے مفہوم ہو سکیں

اب رہا پہلا اور دوسرا قول یہ البتہ صحیح ہیں۔ اور قطعاً و یقیناً مراد الٰہی ان دونوں سے باہر نہیں ہے۔

پہلا قول مراد ہونے کی ایک دلیل یہ ہے۔ کہ جن کتب سابقہ الٰہیہ کا حوالہ آیت میں ہے۔ وہ انبیائے بنی اسرائیل کی کتابیں ہیں۔ جنکا مسکن ملک شام تھا۔ لہذا یہ بہت بڑا قرینہ زمین سے زمین شام مراد لینے کے لیے ہے۔ اس کی مزید تائید توریت کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ کہ اس میں کنعان کی تصریح موجود ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ملک شام کی زمین کو ارض مقدس اور ارض مبارک فرمایا ہے۔

لہذا مطلق زمین بول کر زمین شام مراد لینا قرین قیاس ہے۔

دوسرا قول مراد ہونے کے لیے بھی متعدد دلائل ہیں۔ ازاں جملہ یہ کہ نزول قرآن کے وقت دنیا میں یہی دو زمینیں ایران و روم کی مقر سلطنت تھیں۔ تیسری سلطنت اسوقت روئے زمین پر نہ تھی۔ پس جب زمین کی بادشاہت کا وعدہ فرمایا گیا۔ تو ان ہی دونوں زمینوں کی طرف سبقت کرتا ہے۔ یہ دوسرا قول پہلے قول کو شامل ہے۔ کیونکہ زمین شام روم کی سلطنت میں شامل تھی۔

شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مقصد اول میں فرماتے ہیں۔ ازالۃ الخفا)

یہ فقیر کہتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اس آیت کے معنی میں جنت کی زمین مراد لی ہے۔ مگر اس کی نظیر تم کہیں نہ پاؤ گے۔ کہ قرآن یا حدیث میں زمین کا لفظ فرمایا ہو۔ اور جنت مراد لی ہو۔ بلکہ صحیح معنی یہ ہیں۔ کہ زمین سے وہ زمینیں مراد ہیں جو معتدل ہوں۔ جہاں معتدل اخلاق کے انسان پیدا ہوتے ہوں۔ یا صرف زمین شام مراد ہے۔ اس لیے کہ انبیائے بنی اسرائیل شام میں تھے اور شام کے واقعات کا ذکر ان کے سامنے بڑا مقصود تھا۔ یہ بات ویسی ہی ہے۔ کہ آجر جب مال کا لفظ بولیگا۔ تو اپنا سرمایہ مراد لیگا۔ اور چرواہا مال سے مراد مویشی اور کسان مال سے مراد کھیتی لے گا۔ اور بہت سی روایات بھی اس مراد پر دلالت کرتی ہیں ——— پس جب متحقق ہو گیا۔ کہ زمین سے مراد یا ملک شام ہے۔ یا ملک روم و ایران اور تاریخ کے واقعات متواترہ سے ثابت ہے کہ یہ زمینیں حضرت ابوبکر و عمر رض کے قبضہ میں آئیں۔ انہیں کی حسن تدبیر سے مفتوح ہوئیں۔ بیت المقدس خاص حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں بعد محاصرہ لڑائی کے ایک عجیب طریقہ سے محض اگلی پیش گوئیوں کی بنا پر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ لہذا مہر نبوت کیطرح ظاہر ہو گیا۔ کہ یہ دونوں بزرگوار خدا کے اس وعدہ کے مطابق خلیفہ ہوئے اور ان ہی کو خدا نے اس آیت میں عباد صالحین فرمایا ہے۔

اس آیت میں کوئی لفظ یا کوئی قرینہ ایسا نہیں ہے۔ جس سے یہ مفہوم ہو سکے۔ کہ یہ وعدہ آخر زمانے میں پورا ہوگا بلکہ آیت کا سیاق و سباق بتا رہا ہے۔ کہ آیت آں حضور ﷺ کے اصحاب کو خوشخبری دینے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی ایسی چیز کی خوشخبری لوگوں کو سنانا جو ان میں سے کسی کو ملنے والی نہیں۔ بلکہ صدیوں بعد اس کا ظہور مقرر ہے سخت فریب دہ ہے جس سے کلام الٰہی پاک ہے۔ یہ خرابی اس وجہ سے پیش آئی کہ لفظ ارض سے پوری زمین مراد لی گئی حالاں کہ یہ مراد قطعاً غلط ہے۔ قرآن مجید میں بیسوں جگہ ایسے مواقع پر لفظ ارض آیا ہے۔ اور اس سے مراد تمام زمین نہیں ہے۔ بلکہ بقرینہ مقام خاص خاص زمینیں مراد ہیں۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔ سورہ یوسف میں ہے۔ وکذالک مکنا لیوسف فی الارض (یعنی) ہمنے یوسف کو زمین میں تمکین دی۔ یہاں تمام زمین کسی طرح مراد نہیں ہو سکتی بلکہ بالاتفاق بقرینہ مقام مصر کی زمین مراد ہے۔

درس حدیث

علم کی فضیلت

ابن مسعود رض بیان کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندہ کو۔ یعنی، باعزت اور خوش رکھے۔ جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھا۔ اور اس کو ہمیشہ یاد رکھا۔ اور پہنچایا اس کو لوگوں تک پس بعض حامل فقیہ یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ سمجھدار نہیں ہوتے۔ اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

تین باتیں ایسی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لیے کرنا دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ اس لیے کہ جماعت کی دعا۔ اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔

(شافعی، بیہقی، در مانثور، اور احمد ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ دارمی)

تبلیغ دین ابن مسعود رض کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور جسطرح سنا تھا۔ اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے۔ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اچھی بات ابوہریرۃ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فائدہ دینے والی بات عقل مند آدمی کا مطلوب ہے۔ پس جہاں وہ اس کو پائے اس کا وہ مستحق ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عالم دین ابن عباس رض کہتے ہیں۔ فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک فقیہ (عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔

(ترمذی سے، ابن ماجہ)

منافق کی دو نشانیاں ابوہریرۃ رض بیان کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یکجا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلق نیک اور دوسری دینی سمجھ (ترمذی)

طالب علم انس رض کہتے ہیں۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلے۔ وہ اسوقت تک کہ گھر واپس نہ آجائے۔ خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

گناہوں کا کفارہ سنجرۃ الاذدی رض کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص طلب کرے علم کو تو اس کی یہ طلب، کفارہ ہوتا ہے۔ ان گناہوں کا جو اس سے پہلے اس نے کیے ہوں

(ترمذی، دارمی)

علم میں بخل ابوسعید خدری رض کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہے۔ اور وہ اس کو چھپالے (یعنی نہ بتلائے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔

(احمد ابوداؤد، ترمذی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲ فروری ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۴

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

بھٹو صاحب کا سوشلزم

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کی سیاست میں ایک نوخیز عنصر کی حیثیت سے داخل ہوئے ہیں۔ وہ فوجی انقلاب کے بعد صدر ایوب خاں کے قریب ترین اور معتمد علیہ وزیر کی حیثیت میں پاکستان کے عوام سے روشناس ہوئے اور سالہا سال تک انہیں صدر پاکستان کا بہت قریبی آدمی سمجھا جاتا رہا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وزیر خارجہ کی حیثیت سے انہوں نے وہ کیا غیر معمولی کارنامے انجام دیئے ہیں، جنہیں ایوب گورنمنٹ کے بجائے صرف بھٹو صاحب کے ہی کارنامے سمجھا جائے۔

ہم نے انہیں قومی اسمبلی کے اندر حکومت کے نقطۂ نگاہ کو بہترین انداز میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور اقوام متحدہ و سلامتی کونسل میں ان کی بعض تقریریں، زبان و بیان کے اعتبار سے بڑی شستہ صورت میں پڑھی ہیں۔

بہرحال وہ ایک نوخیز شخصیت کی حیثیت سے، عوامی سیاست کے میدان میں اتر آئے ہیں اور پاکستان میں نئے سیاسی و سماجی نظریہ کی دعوت دے رہے ہیں۔

ملک کے موجودہ مسائل کے بارے میں دو مختلف نقطۂ نگاہ اس وقت کام کر رہے ہیں۔

حکومت اور حکومتی پارٹی کی طرف سے تو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ملک کے حالات بالکل صحیح اور قابل اطمینان ہیں اور جس نہج و رُخ پر وہ جا رہے ہیں اسی پر ان کی مزید تعمیر و ترقی جاری رہنی چاہیئے۔ اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ موجودہ اقتدار پر اعتماد کیا جائے۔ اور آئندہ بھی اسے قائم اور باقی رکھا جائے۔

مخالف جماعتیں یہ دعوے کر رہی ہیں کہ ملک ہر اعتبار سے پستی اور خطرات کی طرف جا رہا ہے اور ہر پالیسی ناکام ہو رہی ہے ان کے نزدیک اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایک ہی فرد کے ہاتھوں میں اختیارات کی زمام ہے اور پرانے سیاست دانوں کو کوئی دخل حاصل نہیں۔ اس لئے معاملات روز بروز بگڑ رہے ہیں۔ شہری آزادیاں مفقود ہیں۔ اقتصادی حالت بدتر ہو رہی ہے۔ انتظامی امور میں سخت خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ان دونوں نقطہ ہائے نگاہ میں جہاں تک نہ ہی صورت حال کا تعلق ہے اس سے ہر فریق نے صرف نظر کر لیا ہے۔

بھٹو صاحب سوشلزم کے نعرے کے ساتھ میدان میں اترے ہیں۔ حکومتی پارٹی کے افراد بھی کبھی کبھی اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگا دیتے ہیں اور متحدہ حزب اختلاف کی بعض جماعتیں و لیڈر صاحبان بھی اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کر لیا کرتے ہیں۔

لیکن بھٹو صاحب نے سوشلزم کے لفظ و نعرہ کو اپنے پروگرام کا خاص جزو بنا لیا ہے۔ اگر ملک میں ایک گروہ امریکی و برطانوی نژاد جمہوریت و سرمایہ داری کا حامی و موید ہے اور اسے خواہ عوامی حقوق کے نام سے اور خواہ اسلام کے نام سے پاکستان کے مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتا ہے تو پھر دوسرے فریق کو بھی اس سے نہیں روکا جا سکتا کہ وہ سوشلزم کا نعرہ بلند کرے اور اسے بھی عوامی حقوق اور اسلام کے نام کا لبادہ پہنائے۔

اگرچہ وہ اسلام جسے خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں قائم فرمایا اور جسے ان کے اولین جانشین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے روم و ایران کی آخری حدوں تک پہنچایا۔

وہ اپنی کسی حیثیت میں بھی مغرب کے موجودہ نام نہاد جمہوری نظام اور سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام سے ادنیٰ سی بھی مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ اور نہ اسے کوئی ادنیٰ سا واسطہ اس سوشلزم و کمیونزم سے ہے جو روس و چین میں جاری ہے۔

اس لئے جو فریق بھی ..... ان نظاموں کے ساتھ اسلام کا نام وابستہ کرتا ہے وہ یا تو خود فریب میں مبتلا ہے یا دوسروں کو فریب دیتا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس فریق پر عاید ہوتی ہے۔ جو ایک عرصہ سے علانیہ مغربی قوموں اور سامراجیوں کی قائم کردہ سرمایہ داریت کو اسلام کے عین مطابق اور ان کے پارلیمانی جمہوری نظام کو اسلام کا عین مطلوبہ سیاسی نظام باور کراتا چلا آ رہا ہے۔

مغربی قوموں کی سامراجیت و سرمایہ داری کے مفاسد و تباہ کن اثرات سے اب ہر شخص واقف ہو چکا ہے اور نئی نسل کسی حالت میں بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب اگر اس سرمایہ داریت اور نظام سیاست کو اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا جائے گا تو اس کے دو نتائج ہی نمودار ہوں گے۔

نئی نسل یا تو اسلام سے منحرف ہو گی یا پھر سوشلزم کو اسلام کے نام سے اپنائے گی۔

بھٹو صاحب نے نئی مسلمان نسل کے ان جذبات و رجحانات کو ہی دیکھ کر سوشلزم کو اپنے سیاسی پروگرام کا خاص جز بنایا ہے اور اسے اسلام کے ساتھ نتھی کیا ہے۔

چنانچہ نئی نسل کو اسلام سے انحراف اور اشتراکیت کے آغوش میں جانے سے بچانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ

اوّلاً مغربی سامراج کے قائم کردہ نظام سرمایہ داریت و سیاست کی کلیتہً نفی و تردید کی جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین کے اختیار کردہ طرز زندگی کو ان کے سامنے پیش کر کے یہ بتایا جائے کہ اسلام کا حقیقی سیاسی، معاشی اقتصادی، سماجی، اخلاقی و قانونی نظام یہ ہے۔

اور پھر اس کو برپا کرنے کے لئے عملی جدوجہد کی جائے ورنہ مغربی سامراج کے سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت و تائید سے نئی مسلمان نسل اور بیزار ہو گی، اور وہ اشتراکیت کی آغوش میں کھچتی چلی جائے گی محض بھٹو صاحب اور سوشلزم پر نکتہ چینی سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ملت اسلامیہ امریکی سامراج اور اس کی سرمایہ داریت کا شکنجہ اب ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

مسائل و افکار

صدر ناصر کی شخصیت

پاکستان کے نامور ادیب و صحافی جناب "م۔ش" نے پچھلے دنوں اپنے ایک مضمون میں صدر ناصر کی شخصیت کو جس طرح خراج تحسین پیش کیا۔ اس سے جہاں ایک طرف ملک کے تعلیم یافتہ اور دانشور طبقہ میں صدر ناصر سے متعلق غلط فہمیاں دور ہوئیں وہاں صدر ناصر کے مخالفین کو بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اب جناب "م۔ش" کے بعد ملک کے ایک اور ممتاز صحافی جناب "ابن انشا" کا مضمون جنگ کراچی مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا ہے۔ ابن انشا اُن دنوں غیر ممالک کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اور اپنے اسی سفر کے دوران مصر و لبنان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "عربی زبان سے محبت اور اسرائیل کی مخالفت میں ہم نے لبنان کے عیسائیوں کو مسلمانوں سے کم شمشیر برہنہ نہ پایا"۔

چنانچہ مصر و لبنان کی کیفیت دیکھ کر یہ بات سمجھ میں آئی کہ عرب ممالک عرب اتحاد کا نعرہ کیوں بلند کر رہے ہیں۔

آگے چل ابن انشا لکھتے ہیں کہ "غیر ارب اسلامی ممالک اپنا لاؤ لشکر لے کر عربوں کی مدد کو جب پہنچیں گے اندرونی ففتھ کالموں کے ہاتھوں عرب ملکوں کی طاقت اس سے پہلے ہی سلب ہو سکتی ہے"۔

جناب ابن انشا نے جو کچھ لکھا ہے کوئی بھی باشعور اور سیاسی بصیرت رکھنے والا انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف لبنان کے عیسائی بلکہ افریقہ کے بیشتر وہ ممالک جہاں اقتدار کلیتہً عیسائیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ صدر ناصر کی زبردست سیاسی حکمت عملی کے سبب عربوں کے موقف کے حامی بنے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل بین الاقوامی حالات اس قدر اُلجھے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی ملک دوسرے ممالک کے تعاون کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ روس اور امریکہ جیسی عظیم طاقتیں بھی اپنے بقاء و تحفظ کی خاطر چھوٹے چھوٹے ملکوں کی خوشامد اور چاپلوسی میں لگی ہوئی ہیں۔ اور ان ممالک کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے بظاہر ان ممالک کی ترقی پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہیں لیکن درحقیقت یہ سب کچھ اپنے ہی مفاد کی خاطر ہے۔ اس سے ان ممالک کی ترقی و خوشحالی قطعاً مقصود نہیں۔ چنانچہ آج کل کے پرآشوب ماحول میں دوسرے ملکوں کو اپنا ہمخیال اور دوست بنانے کے لئے تدبر، ہوشیاری اور زبردست حکمت عملی کی ضرورت ہے اور صدر ناصر نے اپنی انہی بے پناہ صلاحیتوں سے افریقہ کی تمام ریاستوں کو امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کی حاشیہ برداری کی بجائے عرب اسلامی ممالک کے حامیوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مصر یا کوئی اور عرب ملک اسلامی اتحاد کا حامی نہیں۔ آج جن ملکوں سے اسلامی اتحاد کے قیام کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ ملک صدق دل سے اس کے خواہاں ہوتے اور ان کے اس اتحاد اسلامی کی آڑ میں سامراج دشمن عربوں کے خلاف کوئی پُراسرار سازش کارفرما نہ ہوتی تو گذشتہ پانچ چھ سال سے مسلسل نعرہ بازی کی بجائے اس کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا جاتا۔ عرب اتحاد کے مخالفین اگر ذرا بھی سوجھ بوجھ سے کام لیں تو سمجھ سکتے ہیں کہ عرب اتحاد کا نعرہ دراصل ایک سیاسی راہ ہے اور اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عرب اور افریقی ممالک کے اندرونی حالات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ محض مغربی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے پروپیگنڈے پر یقین کر کے عربوں کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار سیاسی کم فہمی اور احساس کمتری کی بدترین مثال ہے۔ (گلزار رحیمی راولپنڈی)

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اہالیان شہر کی نظر سے دیواروں پر لکھا ہوا ممتاز العیشی صاحب کا یہ شعر ضرور گذرا ہوگا کہ ؎

باطل و حق ملک کے قانون میں مخلوط ہے
اب یہاں ابلیس کا پنجہ بہت مضبوط ہے

میرے تجربہ میں اس شعر کی حقیقت یوں آئی کہ:۔

راقم الحروف نے مورخہ ۱۴/۱/۶۸ کو قریبی پولیس چوکی پر اطلاع دی کہ علاقہ کے ایک مکان میں دو روز سے لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ ہو رہی ہے اور ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ بجلی مسجد کے میٹر سے استعمال ہو رہی ہے۔ اگر قانون کی نظر میں یہ امر قابل مواخذہ ہو تو مناسب کارروائی کی جائے اس پر پولیس موقع پر پہنچ کر لاؤڈ سپیکر، ریکارڈ اور متعلقہ سامان اٹھا کر لے گئی۔ غالباً چالان بھی ہو گیا۔

ملتان کو چونکہ علاقہ کے بڑوں کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے لہذا انہوں نے معمولی بھاگ دوڑ کے بعد پارٹی کے وقار اور بڑوں کے نام کی برکت سے فائدہ اٹھا کر مذکورہ سامان اور اجازت نامہ بھی حاصل کر لیا۔ چنانچہ چند لمحوں کے بعد اہالیان محلہ کے کانوں میں دوبارہ "ابلیسی نغمات" گونجنے لگے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسلمان مسجدیں تعمیر کراتے ہیں اور شیطان کی خوشنودی کی خاطر انہی مساجد کی بجلی سے ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر پر فلمی گانے اسلام اور احترام قانون کا منہ چڑاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مذکورہ مسجد کے قریب ہی ایک دیوار پر جلی حروف میں یہ جملہ لکھا ہوا ہے کہ

"اے اللہ! ہم حزب الشیطان کی بدکرداریوں سے بیزار ہیں"

کہا جاتا ہے کہ بلدیہ ملتان باقاعدہ طور پر لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ ممنوع قرار دے چکی ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے پانچسو روپیہ تک جرمانہ کی سزا بھی مقرر ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔ (خاموش مبلغ۔ عبدالواحد بیگ تھلہ سادات دہلی گیٹ ملتان)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب (دارالعلوم کراچی) کے فتوے کو مودودی جماعت کے ایک فرد نے پھاڑ کر گندی نالی میں پھینک دیا اور جوتے سے روند ڈالا

خیرپور شہر میں مودودی جماعت کے ارشاد نامی شخص نے محترم محبوب الٰہی صاحب مالک دوکان "محبوب پینٹ ہاؤس" سے مودودی صاحب کے بیان کردہ بعض مسائل پر بحث کی اور ڈاڑھی کے مسئلہ پر مودودی صاحب کی رائے کو درست اور شریعت کے مطابق بتایا۔ محبوب الٰہی صاحب نے کہا کہ یہ صریحاً سفید جھوٹ ہے۔ آیئے اس بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سے فتویٰ حاصل کر کے آپ لوگوں کی تسلی کرا دیتے ہیں۔

مذکور شخص نے کہا کہ میرے الفاظ میں مفتی صاحب کو خط لکھا جائے۔ اگر مفتی صاحب کے فتوے سے داڑھی کا مسئلہ مشت یا مشت سے زیادہ ثابت ہو گیا تو میں مودودی صاحب کے نظریات کو اسلام کے خلاف ایک سازش تصور کروں گا۔

چنانچہ اس شخص کے الفاظ میں استفتاء سپرد قلم کیا گیا۔ چند دن کے بعد حضرت مفتی صاحب کا درج ذیل فتوے موصول ہوا:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق صریحاً یہ ثابت ہے کہ داڑھی کو تمام کا تمام رکھا جائے۔ البتہ ایک حدیث سے یہ عمل ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کناروں کے بال جو برابر کے بالوں سے بڑھ کر منتشر ہو جاتے ہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن منتشر بالوں کو کاٹ کر دوسرے بالوں کے برابر کر دیتے تھے مشت بھر داڑھی رکھنے کی گنجائش صرف حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے ثابت ہے مشت سے کم مقدار کرنے والا بہرحال حدیث کی رو سے فاسق ہے۔ اور کسی کی بحث سے نفس مسئلہ پر اثر نہیں پڑتا"۔

یہ وہ مفہوم ہے جو کہ حضرت مفتی صاحب کے فتوے میں تحریر تھا۔ فتویٰ ارشاد کو دکھایا گیا۔ بعد ازاں یہ فتویٰ محمد خاں عزیز کے سپرد کر دیا گیا۔

بعد میں مذکورہ شخص محمد خاں عزیز سے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے دوستوں کو دکھانے لے گیا۔ جب پندرہ روز گذر گئے تو ارشاد سے محمد خاں عزیز نے فتویٰ واپس کرنے کے لئے کہا اور یہ پوچھا کہ اب تو آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ داڑھی کے مسئلہ میں آپ کے امیر کی رائے غلط اور تمام علماء کے خلاف ہے۔ اس شخص نے کہا کہ بالکل نہیں مسئلہ مودودی صاحب کا فرمایا ہوا ہی صحیح ہے۔

محمد خاں عزیز نے کہا کہ اچھا آپ جانیں۔ بہرحال ہم نے تو آپ کے کہنے کے مطابق حجت پوری کر دی۔ اب آپ فتویٰ کا وہ کاغذ واپس فرما دیں۔

اول تو اس شخص نے فتویٰ واپس کرنے سے انکار کیا جب زیادہ اصرار سے مانگا گیا تو اس نے برہمی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے کہ (مفتی محمد شفیع صاحب کے) اس فتوے کی میرے نزدیک یہ عزت ہے پھاڑ کر گندی نالی میں ڈال دیا۔ محمد خاں

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

سرورِ دو جہاںؐ کی بے مثال سیاست

تمام زمانہ دانوں اور علم الالفاظ کے ماہروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ حکمت کے معنی فضائل محمودہ اور محاسن کثیرہ کے ہیں۔ جو ذات ان تمام صفات سے متصف ہو جو فضائل محمودہ اور محاسن کثیرہ کی ذیل میں آتے ہیں۔ صرف وہی ذات حکمت کی عالم اور معلم ہو سکتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بندوں کو کتاب (قرآن کریم) اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے" اس سے ظاہر ہے کہ ذات باری نے جو کچھ اپنے کلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس کے علاوہ حضورؐ کو حکمت بھی عطا فرمائی یعنی مختلف لوگوں اور مختلف مزاجوں کو ملحوظ خاطر اقدس رکھ کر عملاً معاملات کا ایسا حل بصورت حل فرمایا جو صحابہ کرامؓ کے لئے ایک جداگانہ تعلیم بنا۔ یہ چیز اُن واقعات پر غور کرنے سے واضح ہوتی ہے۔ جو سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے فیصلے فرمائے اور وہ تمام فیصلے ایسے ہیں جو صرف خدا کا نبی آخر الزماں ہی فرما سکتا ہے۔

قریش کے ساتھ جو صلحنامہ ہوا وہ حضورؐ کی حکمت امم کی بڑی درخشاں مثال ہے۔ قریش نے صلحنامہ میں یہ شرط لگائی۔ کہ ہمارا جو شخص گرفتار ہو گا مسلمانوں کو اُسے واپس کرنا ہو گا۔ لیکن قریش جس مسلمان کو گرفتار کر لیں گے اُسے واپس نہیں کیا جائیگا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قریش کی یہ شرط منظور فرمالی اس پر صحابۂ عظام کے مابین چہ مگوئیاں ہوئیں کہ یہ شرط دب جانے کی دلیل اور مسلمانوں کی کمزوری کی علامت ہے لیکن خدائی حکمت کا عالم بخوبی باخبر تھا کہ اہل قریش یہ شرط ان کو اپنے گھر اپنے عقیدے اور اپنے خانہ ساز مذہب کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ بعض باہمت صحابہؓ نے دربار رسالت میں عرض بھی کر دیا۔ مگر حضور اکرم علیہ التحیۃ والسلام نے منظوری عطا فرمادی۔ چنانچہ صلحنامہ کے ساتھ اس پر عمل شروع ہوا، اور نتیجہ یہ نکلا کہ اہل قریش خود بخود ایمان لانے لگے۔ جو کٹر بت پرست تھے بیک گھرائے۔ اور اُن کی شرط نے یہ کام کیا کہ جو مسلمان اہل قریش میں قیدی ہوتا۔ وہ اپنے طرز عمل، اپنی بلند کرداری خصوصیات اور اپنے لائل و برابن سے قید کرنے والوں پر اتنا گہرا اثر ڈالتا کہ ان کے دلوں پر سے زنگِ کفر زائل ہونے لگتا، اور اُن میں حقیقت کو دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی۔ دوسری طرف اہل قریش میں سے جو شخص مسلمانوں کی قید میں جاتا وہ دیکھتا کہ اس کی قید پر سینکڑوں آزادیاں قربان ہیں۔ کوئی مسلمان اُس سے تعرض نہ کرتا۔ وہ باہمی اخوت و مساوات، نیکی کردار کا حسن، معاملات کی صفائی، آزادی رائے اور تعلیم و تعلم کے نظارے دیکھتا اور جب مختصر سی قید کے بعد جب معاہدہ واپس جاتا۔ تو مسلمانوں کی تعریفوں کے پل اپنے اعزا و احباب کے سامنے باندھتا۔ اس طرح صرف ایک شرط کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلیم فرما کر دوہری تبلیغ کا نتیجہ صحابۂ کرام کو دکھا دیا۔

کیا تاریخ عالم اس قسم کی شرائط پر دو قوموں یا قوم کے فریقوں یا ملکوں یا سلطنتوں کے مابین صلحنامہ کی کوئی نظیر پیش کر سکتی ہے؟ مقاومت صابرہ کے بڑے بڑے دعویدار بھی اس حکمت کی کوئی مثال نہیں لا سکتے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضورؐ نے ایک معاہدہ تحریر فرمایا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"یہ تحریر منجانب (حضرت) محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مکہ اور یثرب کے مومن اور مسلمان ایک واحد قوم متصور ہوں گے اور جو لوگ ان مسلمانوں کا اتباع کریں گے اور ان کے معاہدات میں شریک رہیں گے۔ وہ سب کے سب اسی وحدت میں شمار ہوں گے"۔

یہ اُس معاہدہ کا وہ حصہ ہے۔ جس میں وحدت قومی کا تعین فرمایا گیا ہے۔ اور صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ مگر اس وقت اور اقوام و مذاہب بھی تھے۔ لہٰذا خدا کے نبیؐ نے ان کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ اسی صلحنامہ میں ہے:۔

"بنی عوف کے یہودیوں کو بھی مومنوں کی معیت میں قوم ہی سمجھا جائے گا اور مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین باہمی امداد کا طریقہ جاری ہو گا چاہے کوئی دشمن اُن سے جنگ کرنے کے لئے آئے"۔

یہ معاہدہ اتنی زبردست حکمت کا حامل ہے جسے سیاست کی گہرائیوں کو سمجھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و اہمیت صرف نماز، روزہ اور چند دوسری عبادات کی تلقین و تبلیغ کما حقہٗ انجام دیتے ہی میں نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں دنیائے انسانیت کی مکمل رہنمائی میں آپؐ کی عظمت رسالت کارانہ نہاں ہے ان تمام احکام کو جنہیں عموماً عبادت کہا جاتا ہے۔ ان میں بھی آپ کے احکام مثالی نوعیت رکھتے ہیں اور عبادات کے ماسوا سیاسیات ہوں یا معاشیات۔ عمرانیات ہوں یا معاملات، زمانۂ جنگ ہو یا زمانۂ صلح، اپنے سے برتر ہو یا غیروں سے سلوک ہر طبقہ میں آپؐ کا کمال نہ صرف یہ کہ اس واقعہ تک محدود..... ہے بلکہ ساری دنیا کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے آپؐ نے مکمل رہنمائی فرمائی ہے اور ہدایت و تلقین سے زندگی کا کوئی شعبہ بھی محروم نہیں ہے۔

منتخبات القرآن

فضیلت کا دارومدار تقویٰ پر ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے کنبے بنا دیئے تاکہ آپس میں پہچان قائم رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہی شخص ہے، جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

ایمان کی پہچان

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ۔

بلاشبہ وہ ایمان والے کامیاب ہیں جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں اور جو کی بات پر دھیان نہیں دیتے۔ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہر شخص اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اُس کا بوجھ اسی کے سر ہے۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا

حضور سرورِ عالمؐ کی اطاعت اوّلین فرض ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا۔

اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے رسول عربیؐ سچائی کے ساتھ آئے ہیں پس تمہارے حق میں بہتر یہ ہے کہ ان پر ایمان لاؤ اور اگر از حق سے انکار کرو گے تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں ہے کیونکہ جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے وہ سب اُسی کا ہے۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔

صبر و استقلال کی تعلیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

مسلمانو! مصیبت کے وقت صبر و استقلال سے کام لو اور نماز میں مشغول رہو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا حامی ہے۔

کالج میں بھی ایمان ہے

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

(قسط نمبر ۳)

یہ پروپیگنڈا دراصل ان بے دین اور فرنگی پرستوں کا ہے جو اسلام کی عائد کردہ پابندیوں سے آزادی چاہتے اور فرنگی دین و فکر کے غلام اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ذاتی اور دنیوی مصلحتوں کی وجہ سے اسلام کی مخالفت تو برملا کر نہیں سکتے البتہ اسلام کو دین ملا کہہ کر اس سے پیچھا چھڑانا اور دل کی بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اسلام اور علماء اسلام نے کبھی ترقی کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حکمت اور دانائی کو سیکھنے اور اس کو حاصل کرنے کی ترغیب نہایت ہی حکیمانہ الفاظ میں دی ہے۔ کلمة الحکمة ضالة المومن حیث وجدها فهو احق بها۔

حکمت کی بات مسلمان کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں سے اس کو ملے وہی اس کا حقدار ہے۔ مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں غیر اقوام کے بعض علوم و فنون کو بھی عربی میں ترجمہ کر کے ان سے خلق خدا کو فائدہ پہنچایا اور دنیا جانتی ہے کہ خود انہوں نے فنون ایجاد کرنے کے سوا دنیا کو روحانی اور اخلاقی تعلیمات کے ساتھ کتنے معاشی اور مادی ذرائع بھی عطا کئے۔

قرآن پاک کا حکم

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله و عدوكم

اور تیار کرو ان دشمنوں کے لئے جو بھی تم سے بن پڑے۔ جس قسم کی بھی قوت ہو اور خاص کر گھوڑے تیار رکھو، جس سے تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو مرعوب کر سکو۔

اس آیت کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام ترقی کا مانع ہے۔ اللہ تعالیٰ تو حکم دیتے ہیں کہ تم ہر طرح کے ہتھیاروں اور مختلف قسم کی قوتوں کی فراہمی سے دشمنوں کو مرعوب کئے رکھو۔ اس میں تلوار اور نیزے سے لے کر توپ، بندوق بلکہ ہوائی بیڑے، جنگی جہاز اور ایٹم بم ہر طرح کے ہتھیار اور کارخانے داخل ہیں۔ بلکہ قرآن پاک کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیار خریدنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ خود ان کو بنانے کا انتظام کیا جائے کیونکہ دشمنوں پر زیادہ رعب اسی طرح پڑ سکتا ہے۔

غور فرمائیں کہ اسلام صرف ترغیب ہی نہیں دیتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ تم ہر وہ قوت مہیا کرو جس کی وجہ سے دشمنوں کو ہمارے خلاف کرنے کی کسی طرح جرأت نہ ہو سکے اس میں ہر طرح کے کارخانے، اسلحہ کی فیکٹریاں۔ فنون کی سکھلائی۔ جنگی مشقیں اور ملک کو خود کفیل کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔

ایسا پاک اور آسمانی ہدایات کا حامل دین کس طرح ترقی کا مخالف ہو سکتا ہے۔

اسلام اور ترقی کا تصادم

البتہ اسلام اس ترقی کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا جو ترقی معکوس کہلانے کی مستحق ہے اور جس کو اسلام مٹانے کے لئے آیا تھا۔

یہ دراصل ترقی نہیں ہے بلکہ غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ بدترین نقالی اخلاق و روحانیت کی موت کے مترادف ہے۔ بھلا سوچنے کا مقام ہے۔ کہ لپ سٹک کو فتح و شکست میں کیا دخل ہے اور عریانی، بے حیائی۔ بے باکی۔ ڈانس۔ عورتوں، مردوں کے اختلاط شراب، جوا، گانے بجانے سے قوم جنگی اور مجاہد بنتی ہے یا عیاش اور ناکارہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ عرب کے جفاکش، سادہ اور نیک مسلمان جب اپنے ریگستانوں اور چٹیل میدانوں سے نکلے تو مہذب دنیا کی کوئی طاقت ان کے سیلاب کو نہیں روک سکی۔ مگر جب وہی عرب دنیا کی لذتوں اور مسرتوں میں محو اور عیش و عشرت کے رسیا ہو گئے تو تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ یہی حال ہندوستان میں مغل سلطنت کا ہوا۔ یا تو سادہ زندگی گذارنے والے جفاکش اور خدا ترس مسلمان ہزاروں میل مسافت طے کر کے پہاڑوں اور دریاؤں کو بغیر کافی وسائل و ذرائع کے عبور کر کے دور دراز ملک ہند میں اسلام کا پرچم گاڑ دیتے تھے یا غازی اورنگ زیبؒ کی عظیم الشان سلطنت جس کا ایک سرا رنگون اور دوسرا تاشقند میں تھا۔ ان کے وارثوں کی خود غرضیوں اور عیاشیوں کی بھینٹ چڑھ گئی۔

اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا تھا ؎

آنچہ کو بتاتوں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

یہ بتاتے ہیں کہ آخر میں وہ طاؤس و رباب گانے بجانے کے رسیا ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں ابتدا ہی ڈانس گانے اور شراب سے ہو۔ بلکہ اس کو ترقی کا پہلا زینہ سمجھا جائے اس قوم کا انجام کیا ہوگا۔

خیالات میں اسلامی انقلاب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وتلك الامثال نداولها بين الناس۔

ہم ان دنوں کو لوگوں میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔

آج تمہاری باری ہے تو کل ہماری۔ انگریز نے اپنے دو صد سالہ عہد میں ہمارے ملک کا خون چوس کر اس کو مفلوک الحال محتاج بنا دیا اور زیادہ توجہ مسلمان قوم کی طرف مبذول کی جس سے حکومت چھینی تھی۔ ان کے علماء کرام سے ۱۸۵۷ء کا انتقام لیتے ہوئے ان کو ذلیل اور بدنام کرنے کی سعی کی۔ عوام کو نوکریوں کی چاٹ لگائی۔ خواص کو عہدوں اور اعزازوں کے لئے باہمی رسہ کشی میں مبتلا کر دیا تاکہ ہر ایک یہ کوشش کرے کہ وہ سب سے زیادہ بارگاہ فرنگی کا مقرب و مقبول بن سکے۔ چاہے اس کے لئے اس کو ضمیر فروشی اور قوم کشی کرنی پڑے یا ایمان ہی کا سودا کرنا پڑے۔

فرنگی کی ان عیارانہ چالوں کو قدرت دیکھ رہی تھی، جن پر ان کے ظاہری عدل و انصاف کی شہرستانے پردہ ڈال رکھا تھا۔ حالانکہ عدل و انصاف کا مظاہرہ صرف اس حد تک تھا جس سے فرنگی اقتدار پر ضرب آنے کا وہم بھی نہ ہو سکے۔ اس نے خانہ جنگی کو بھی فروغ دیا اور در پردہ فرقہ دارانہ مناقشات کو خوب ہوا دی۔ حتیٰ کہ اپنے مخالف اور مجاہد طبقہ یعنی علماء دیوبند کے خلاف خوب پروپیگنڈے کرائے۔

کالجوں میں بیداری

قدرت نے غلاموں پر رحم فرمایا۔ آزادی کی تحریک اٹھی اور خود وہ کالج بھی اس سے متاثر ہوئے جو فرنگی کی مذکورہ بالا کھیتی کے لئے بطور پنیری کے کام کرتے تھے۔

کالج کے طلبہ چونکہ عموماً کھاتے پیتے خاندانوں کے چشم و چراغ ہوتے ہیں۔ وہ معیشت میں خود کفیل ہونے کی وجہ سے سمجھ جانے کے بعد حق کی حمایت کرنے میں بے باک ہوتے ہیں۔ اس لئے کالجوں میں قومی بیداری نے اثر کیا۔ کالج کے نوجوانوں نے تحریک آزادی میں بھی حصہ لیا اور پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں لاہور کے طالب علموں (اسٹوڈنٹس) نے جن ایمان افروز جذبات کا ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ کالجوں کے پڑھے ہوئے دفتری سٹاف نے بھی سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفاداری کا ثبوت دینے میں کسی سے کم حصہ نہیں لیا۔

اب کالجوں کے نوجوان اس بات پر متفق ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام حکومت قائم ہو۔ یہی ہمارے مزاج کے مطابق اور یہی تاسیس پاکستان کی غرض و غایت ہے۔ اور اسی سے ہماری بقاء ارتقاء منوط و مشروط ہے۔

(اس نام سے ہے باقی نام و نشاں ہمارا)

کالجوں میں ایمان

کالجوں سے اگر قوم اسلام کی سربلندی کے لئے بہترین توقعات وابستہ کرے تو یہ قدرتی امر ہے۔ ہماری آئندہ ساری نسل کالجوں میں ہے۔ خاصکر اونچے طبقوں کے نونہال وہاں پڑھتے ہیں۔ (مسلسل)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبد اللہ انور صاحب نے [illegible]

(۵)

ڈاکٹر حتی کی تصنیف پر تنقیدی نظر

(جناب زاہد گکھڑوی)

(۲) اسلام ایک مذہب کی صورت میں نمودار ہوا، لیکن کچھ عرصہ بعد اس مذہب کے ماننے والوں نے "عربیت" کے نعرہ کی بنیاد پر تحریک اٹھائی اور وہ تحریک اس مذہب پر حاوی ہوگئی۔

(۳) اسلام خود ایک تحریک کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے رفتہ رفتہ مختلف تدبیروں اور طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے عربوں کو ایک پلیٹ فارم پر منظم کیا اور ان کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کیا۔

ان تینوں صورتوں میں قدرے فرق ہے۔ پہلی صورت میں اسلام ایک خارجی تحریک میں مدغم ہوا ہے۔ دوسری صورت میں "عربیت" کی تحریک خود اسلام کے داخلی نظام میں سے ابھری ہے اور تیسری صورت میں نہ اسلام کسی خارجی تحریک میں جذب ہوا ہے اور نہ کسی داخلی تحریک نے اسلام کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ بلکہ اسلام بذاتہ ایک تحریک کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس نے عربوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے مذہبی "جنون" اور آئندہ زندگی میں "جنت" کے خوش کن تصورات کے ساتھ ساتھ "معاشی عوامل" اور "ہلال خاصاب سرزمین کی تن آسانیوں اور عیش سامانیوں کی تمناؤں کا بھی سہارا لیا اور ان مختلف حربوں کے ذریعہ عرب قوم کو دنیا کی قیادت کے پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کر دیا۔ لیکن اس فرق کے ساتھ ساتھ تینوں صورتوں میں یہ بات قدرے مشترک کی شکل میں موجود ہے کہ عربوں کی کامیابی کا ذمہ دار بہرحال وہ عنصر ہے جو "تحریک" سے تعلق رکھتا ہے۔ دینی عنصر کو کامیابیوں کے اسباب میں تینوں صورتوں میں کوئی نمایاں مقام حاصل نہیں ہے۔

اب ہم تینوں صورتوں کا بنظر غائر جائزہ لیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ان میں سے پہلی دو صورتوں کو تو کسی لحاظ سے بھی مکمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ اس صورت میں قابل قبول ہو سکتی ہیں کہ تاریخ اسلام صراحتاً نہ سہی کم از کم اشارۃً یا دلالتاً ہی تحریک عربیت" اور دین اسلام کی کسی ایسی کشمکش کی نشاندہی کرتی ہو۔ جو کشمکش تحریک کے غلبہ اور دین کی مغلوبیت پر منتج ہوئی ہو۔ یا اس سے بھی کم اور آخری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ دین اور تحریک کی کشمکش نہیں تو نہ سہی کم از کم "عربیت" کے نام پر وجود میں آنے والی کسی تحریک کے وجود کی ہلکی سی جھلکیاں ہی تاریخ ہمیں دکھلائے۔ اتنی بات ہو جائے تو بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دو صورتیں بالکل ہی بے بنیاد نہیں ہیں۔ لیکن جب اتنی بات بھی نہیں ہے اور بباانگ دہل یہ کہا جا سکتا ہے کہ ماضی کی پوری اسلامی تاریخ میں کسی ایک ایسی تحریک عربیت کا وجود نہیں ثابت کیا جا سکتا جس نے اسلام کی دینی حیثیت کو چیلنج کیا ہو۔ اور پھر اس نے اسلام پر غلبہ پایا ہو، یا اسلام نے اس کے ساتھ مصالحت کی ہو۔ جب حقائق اس قسم کے کسی وقوعہ کے وجود کی ہلکی سی پرچھائیاں بھی ہمارے سامنے نہیں لاتے تو اس نظریہ کو خود ساختہ اور بے بنیاد اختراع کے سوا اور کیا کہنے کی گنجائش رہ جاتی ہے؟

اب تیسری صورت کو لیجئے۔ یہ اس لحاظ سے کسی حد تک قابل سماعت ہو سکتی ہے کہ اس میں پروفیسر حتی متفرد نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ دیگر مستشرقین اور زمانہ حال کے بعض نام نہاد مفکرین اسلام بھی اس نظریہ کا پرچار کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اسلام ایک تحریک کی حیثیت رکھتا ہے (وغیرہ وغیرہ) لیکن حقائق کے ساتھ اس نظریہ کو دور کا واسطہ بھی نہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا بے لاگ موقف یہ ہے کہ دین اسلام کو تحریک نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ دین اور تحریک دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اور اجتماع ضدین کا ممنوع ہونا ایک بدیہی امر ہے۔ اس موقف کی وضاحت کے لئے ہمیں اب دین اور تحریک کے معنوں میں تضاد کا ثبوت دینا ہے۔

(۳)

تجدد و تحریف کا فتنہ

ذبیحہ اور مشینیں

(حضرت مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ)

اگر اور نیچے اتر کر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ انسان اور بجلی دونوں کی قوت مخلوط ہو کر ہی جاری ہے۔ گو انسان کے ہٹ جانے یا مر جانے پر یہ ناممکن ہی ہو جائے گا۔ مگر اس فرض پر بھی چونکہ انسان وغیرانسان کے ذریعہ موت واقع ہونے کا احتمال ہوتا ہے تب بھی حرام ہوگا۔ جیسے بسم اللہ والے تیر کا شکار خشکی کا جانور جو پانی میں گر کر مر جائے تو موت کے سبب تیر اور پانی دونوں مخلوط ہو گئے۔ خالص انسانی ذبیحہ نہیں رہا اس لئے مردار و حرام ہو جاتا ہے۔ یہ بھی حرام و مردار ہوگا شکاری کتا ایک سکھایا ہوا دوسرا نہ سکھایا ہوا یا ایک مسلمان کا ایک آتش پرست کا مل کر شکار کریں تو حرام و مردار ہی ہوتا ہے کہ خالص مسلمان کا یا سدھایا ہوا شکاری نہ تھا۔ اور اسی ما ذکیتم نہیں پایا گیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ممنوع صورت میں نہ ذبیحہ ہوگا نہ حلال۔

جن لوگوں نے خون کی ندیاں بہا کر آبرو کی دھجیاں اڑوا کر مال و دولت سب کچھ تج کر پاکستان بنوایا اور صرف اسلام رائج کرانے کے لئے بہایا تھا۔ افسوس کہ ذرا سا اقتدار پا جانے والے انہی پر عرصہ حیات تنگ کرنے لگے۔ ہر بد دین کو فروغ ہے۔ ہر نیکی و صلاحیت کو نیست و نابود کرنے کرانے کا بازار گرم ہے، اور اب غریبوں کے پیٹ بھرنے اور کھانے پر بھی قدغن لگ رہا ہے۔ ہمارے ملک میں غذا خالص نہیں ملتی۔ صرف ایک ہی کر ایک طاقتور خاص مسلمانی سید الطعام غذا گوشت خالص مل رہا تھا جس پر غریبوں کی زندگی کا مدار تھا۔ اس کو یوں حرام کرانے کی اور اس خالص غذا سے محروم کرنے کی کوشش یا مشورے ہو رہے ہیں مگر نہ یہ کوئی ملکی خدمت ہے نہ قومی۔ دنیا و آخرت کے وبال والی ایک خطرناک حرکت ہے۔ یقین کامل ہے کہ اس کے رواج پر ہر سچا پکا مسلمان گوشت کھانا چھوڑ دے گا۔ اس طرح ہندووانہ ذہنیت گوشت خوری بند ہونے کا منصوبہ کچھ نہ کچھ کامیاب ہوگا مسلمان تو ہر مصیبت جھیلنے کے لئے تیار ہے آخر انگلینڈ جاتے ہیں تو پھلوں پر گذر رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک دن پاکستان بھی ایسے ناپاک ملک کا درجہ پا لیگا۔

ایک بات آپ سے بہت عجیب کہی کہ اکثریت پر فیصلہ ہوگا۔ تعجب ہے جس چیز کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے فرما رکھا ہے اب اور کون کون خدا تجویز ہوتے ہیں جو خدائی حکم کے متعلق ووٹنگ کرینگے۔ اور خدائی فیصلوں پر یہ اکثریت کے فیصلے چلنے لگے۔ تو نماز روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق بلکہ تمام شرعی احکام کو بالائے طاق رکھنے کی راہ کھل جائے گی۔ بلکہ خود مذہبوں میں بھی ووٹنگ ہو کر ایک باقی اور سب تتمہ۔ جبر و ظلم و تشدد سب کو ختم کر دے گا۔ اس طرح دنیا سے حق بالکل مٹا کر رکھ دیا جائے گا

دنیا میں اکثریت اہل باطل کی، بروں کی جاہلوں کی احمقوں کی کم عقلوں کی ہوتی ہے اکثریت کے فیصلہ کا معیار اہل باطل بڑے جاہل احمق لوگ قرار پائے۔ اس لئے اس طرح ہر حق بات دنیا سے معدوم ہو جائے گی دوسرے اکثریت کو ہمنوا بنانا پروپیگنڈا جھوٹ، دغا فریب، دھوکا بازی سے ہوتا ہے۔ جیسے ہر ووٹنگ میں اس کا تجربہ ہے۔

غرض اس طرح اسلام کے ہر حکم کو مٹانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ ہی اپنے دین کی حفاظت فرمائیں۔ ورنہ یہ کام کافروں سے ممکن نہ تھا جو آج مسلمان اسلام کے ساتھ کر رہے ہیں ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

اکثر اکثریت پر ہی فیصلہ ہوتا ہے تو چودہ سو سالہ حنفی مسلمانوں کی اکثریت پر کیوں فیصلہ نہیں ہوتا۔ اس وقت کی ذہنیت اول کی اکثریت پر جنہوں نے کافروں سے ذہنیت مرعوب کر لی ہے دین کا مدار کیسے ممکن ہے

عورتوں کے لئے

ایک شہید کی ماں

حارثہ بن سراقہؓ حضرت انسؓ بن مالک مشہور صحابی کے چچیرے بھائی تھے۔ جہاد ان پر فرض نہیں تھا۔ کیونکہ ابھی لڑکے تھے لیکن جوش اسلام اور محبت رسولؐ میں جنگ بدر میں شریک ہوگئے۔ لب حوض پانی پینے کے لئے کھڑے تھے کہ دفعتاً ایک تیر لگا اور جاں بحق ہوگئے۔

جب ماں کو پیارے بیٹے کے انتقال کی خبر ہوئی تو نہ اظہار ملال نہ آنکھوں سے کوئی آنسو گرا۔

جب رسول کریم غزوۂ بدر سے واپس آئے تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ جو صدمہ حارثہ کی وفات سے مجھ ماتا کی ماری کو ہوا ہے وہ حضورؐ خوب جانتے ہیں۔ لیکن میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ لوگ حیران ہیں اور اس کا سبب پوچھتے ہیں۔ اب میں لوگوں کی حیرانی اور اپنے اطمینان قلب کے لئے حضورؐ کی خدمت میں آئی ہوں کہ اگر میرے لڑکے کی فداکاری اسلام نے قبول کی ہے تو یہ گریہ وزاری کا کونسا موقعہ ہے بلکہ میرے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ اور اگر اس کی جان بیکار گئی ہے اور اسلام کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا اور وہ جنتی نہیں تو میں اپنے بیٹے کے غم میں جس قدر واویلا کروں کم ہے۔

آنحضرت شافع روز جزا نے فرمایا غم نہ کرو تمہارا بیٹا اس چھوٹی سی عمر میں اسلام پر جاں نثاروں کے لئے بہت بڑی مثال قائم کر گیا ہے۔ حارثہ کا گھر دوزخ میں نہیں بلکہ جنت الفردوس میں ہے

غیور ماں کا بیٹوں سے خطاب

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں جب قادسیہ (عراق) میں جنگ ہوئی تو حضرت خنساءؓ اپنے چاروں بیٹوں کو لیکر میدان میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے یہ نصیحت کی

"پیارے بیٹو! تم نے اسلام اور ہجرت اپنی مرضی سے اختیار کی ہے ورنہ تم اپنے ملک کو بھاری نہ تھے اور نہ تمہارے یہاں قحط پڑا تھا۔ باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں دور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا کی قسم تم ایک ماں باپ کی اولاد ہو۔ میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا۔ تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہے اور کفار سے جہاد کرنے میں بڑا ثواب ہے صبح اٹھو اور اٹھ کر لڑنے کی تیاری کرو اور آخر دم تک لڑو"

چنانچہ بیٹوں نے ایک ساتھ باگیں اٹھائیں اور نہایت جوش میں رجز پڑھتے ہوئے بڑھے اور شہید ہوگئے۔

حضرت خنساءؓ کو خبر ہوئی تو خدا کا شکر ادا کیا۔

عبداللہ بن زبیرؓ کو والدہ کی نصیحت

عبدالملک کی خلافت اور حجاج بن یوسف ثقفی کی گورنری کے زمانہ میں عبداللہ بن زبیرؓ نے (جن کی بیعت اہل حجاز و عراق نے کی تھی) مکہ میں پناہ لی۔ حجاج نے محاصرہ کر لیا اور بیت اللہ شریف پر منجنیق (پتھر پھینکنے) سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے اکثر ساتھی جب ان کو چھوڑ گئے تو وہ اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس آئے اور اپنی مجبوریوں کا اظہار کیا کہ میں اس وقت بے یار و مددگار ہوں۔ چند آدمی ابھی تک ہمراہ ہیں مگر وہ بھی زیادہ عرصہ تک تکالیف کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

ماں بڑی ثابت قدم تھی وہ مجبوریوں اور مصلحتوں کو ایمان و اسلام اور حق و صداقت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ سمجھتی تھی۔ اس نے جواب دیا۔ اگر تو اپنے آپ کو حق پر جانتا ہے۔ تو اظہار حق میں جو مصائب بھی آئیں انہیں مردانہ وار برداشت کر اور باطل کا مقابلہ کر یہاں تک کہ تو اور تیرے ہمراہی اظہار حق کے لئے قربان ہو جائیں۔ اگر تجھے صرف حب جاہ اور دنیاوی جاہ و جلال سے عشق ہے تو جس قدر جلد تیری ہستی مٹ جائے بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے والدہ محترمہ سے کہا۔ مجھے اظہار حق میں کوئی خوف نہیں ہے صرف اندیشہ یہ ہے کہ میرے قتل کے بعد میری لاش کی بے حرمتی نہ کی جائے۔

ام ام (باقی کالم چار میں)

بچوں کے لئے — سچی کہانی

ایمان کے شرارے

دشمنوں سے تنگ آ کر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو دشمنوں نے ان کا پیچھا وہاں بھی کیا۔ وہ یہ ارادہ کر کے آئے تھے کہ اسلام کا نشان تک مٹا دینگے۔ اس لئے انہوں نے پوری طاقت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے شروع کر دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تعداد میں کم تھے۔ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اگر خدانخواستہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمت ہار بیٹھتا تو دشمن جیت جاتا۔ لیکن آپ نے ہمت نہیں ہاری اور خدا کا نام لے کر شہر کے گرد خندق کھودنا شروع کر دی تاکہ دشمن شہر کے اندر گھسنے نہ پائے۔ اس کام میں ہر مسلمان نے جوش کے ساتھ حصہ لیا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھدائی کرنے لگے۔

کھدائی کرتے کرتے ایک جگہ بہت بڑا پتھر آ گیا۔ جو کئی ضربیں لگانے پر بھی نہیں ٹوٹا۔ یہ دیکھ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال اپنے ہاتھ میں لی، اور پوری قوت کے ساتھ ایک بھرپور ہاتھ جو مارا، تو پتھر میں سے ایک شرارہ نکلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے پکار اٹھے۔ میں نے اس شرارہ میں دیکھا ہے کہ کسریٰ کی سلطنت کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ آپ نے ایک اور ضرب لگائی اور فرمایا۔ قیصر کی حکومت کی کنجیاں بھی مجھے دے دی گئی ہیں۔ پھر یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کدال کی تیسری ضرب ایسی کاری لگی کہ وہ چور چور ہو گیا۔

ابھی اس واقعہ کو پورے پچیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ رسول پاک کو جو کچھ دکھایا گیا تھا، بالکل سچ نکلا۔ روم اور ایران کی سلطنتیں اس وقت تمام دنیا کی سلطنتوں میں سب سے زیادہ طاقتور تھیں۔ ان پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ وہ شرارے جو پتھر سے نکلے تھے، دراصل ایمان کی قوت اور حرارت کے شرارے تھے۔ جن کی بدولت مسلمانوں نے آدھی دنیا کو فتح کر لیا تھا

ایک دفعہ کا ذکر ہے مدینہ میں لوگ آرام سے سو رہے تھے کہ یکایک غل ہوا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ دشمن مدینہ والوں پر حملہ کرنے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھتا چلا آتا ہے۔ رات بالکل اندھیری تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ مدینہ والوں میں سے ایک شخص اٹھا۔ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوا اور جس طرف سے دشمن کے آنے کی خبر تھی ادھر کو روانہ ہو گیا گھوڑے کو سرپٹ دوڑائے وہ دور تک بڑھتا چلا گیا۔ مگر دشمن کہیں نظر نہ آیا جب یہ بہادر اور نڈر شخص واپس آیا، تو لوگ گھبراہٹ میں مقابلہ کی تیاری کر رہے تھے اور ڈرتے تھے کہ اگر دشمن آ گیا تو اچھا نہ ہوگا۔ ہم تعداد میں کم ہیں اور دشمن کہیں زیادہ ہے۔ اتنے میں وہی شخص گھوڑا کدواتا ہوا آیا۔ اور ان سے کہنے لگا۔ گھبرانے کی بات نہیں، تسلی رکھو۔ یہ دلیر شخص جس نے اندھیری رات میں اپنے بھائیوں کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی، کون تھا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی اور وہ اس وقت بے خوفی، جرأت اور ہمت کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

مدرسہ خیر المدارس ملتان کا
سینتیسواں سالانہ جلسہ
مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان شہر کا سینتیسواں سالانہ جلسہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام اصلاحی اور اخلاقی مضامین عامہ بیان فرمائینگے۔ (عبدالحفیظ انوری)

صحت وطب

پھلوں اور سبزیوں کے رس

پھلوں کے رس کا ہماری صحت پر جو مفید اثر ہوتا ہے اس کی اہمیت کا آدمی نہیں بہت پہلے ازمنہ قدیم میں اعتراف کیا جاچکا ہے اس خصوص میں سنترہ، انگور اور چکوترے کو بہت زیادہ برتری اور قبول عام حاصل ہے موجودہ دور میں سبزیوں کے رس کی معالجاتی حیثیت بھی واضح ہوچکی ہے اور سبزیوں کے تازہ رس نہایت ہی صحت افزا اور قوت بخش اجزا کے حامل ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کو صرف تغذیہ ہی کے لئے ہی نہیں بلکہ علاج معالجے کے لئے بھی کارآمد تسلیم کیا جاچکا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کے رس الگ الگ محاسن کے حامل ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کا بدل نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں پانچ پھل اور پانچ سبزیاں ایسی منتخب کرلی گئی ہیں جو کثرت سے استعمال کی جارہی ہیں پھلوں میں سنترہ، انناس، چکوترہ، سیب اور انگور اور سبزیوں میں گاجر، چقندر، پالک کرفس اور پارسلی۔ ان پانچوں پھلوں اور سبزیوں کے رس کا ایک ایک گلاس بھر کا اندازہ کیا گیا ہے کہ پھلوں کے مرکب افشردے میں وٹامن سی اگرچہ نمایاں مقدار میں ہوتی ہے۔ لیکن مقدار کے اعتبار سے وہ سبزیوں کے رس میں زیادہ پائی گئی ہے۔ وٹامن جی کی مقدار تو سبزیوں کے رس میں چوگنی پائی گئی ہے۔ نمکیات کے اعتبار سے سبزیوں کا مرکب اور افشردہ فاسفورس کی مقدار میں دوچند قوی، کیلسیم کی مقدار میں تین گنا قوی اور لوہے کی مقدار میں چار گنا پایا گیا ہے۔ وٹامن اے کے سلسلے میں پھلوں اور سبزیوں کے رس کا مقابلہ بے سود ہے کیونکہ پھلوں کے رس کے مقابلے میں سبزیوں کا رس سو گنا زیادہ حیاتین کا حامل نظر آیا یہ برتری سبز پتیوں والی سبزیوں اور گاجروں کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ چقندر اور کرفس وغیرہ کو وٹامن اے کے اعتبار سے پھلوں پر کچھ زیادہ فوقیت حاصل نہیں۔ اس موازنے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ پھلوں کے رس کی اہمیت کم اور نظر انداز کردینے کے قابل ہے۔ یقیناً پھل حیاتین اور معدنی نمکیات حاصل کرنے کا بہترین وسیلہ ہیں پھلوں کے رس میں سادہ شکر کے محلول بھی ہوتے ہیں، جو ہاضمے کی کسی تبدیلی کو قبول کئے بغیر سیدھے خون میں جذب ہو جاتے ہیں۔ پھلوں میں نامیاتی تیزاب بھی ہیں۔ ان کی تاثیر یہ ہے کہ وٹامن سی کو حرارت یا اوکسیجن آمیزی کی وجہ سے ضائع نہیں ہونے دیتے۔ پھلوں اور سبزیوں کے رس کو ملا کر پیا جائے تو یہ مرکب بہت زیادہ صحت بخش ثابت ہوگا۔ دونوں مل کر بعض اجزا میں ایک دوسرے کی کمی کو پورا کردیں گے، بلکہ سبزیوں کا رس شامل کرنے سے پھلوں کا رس زیادہ طاقتور ہوجائے گا۔ سبزیوں اور پھلوں کے ایسے رس کا ملا کر پینا نہایت مفید ہے، جو بالکل تازہ حالت میں ہوں۔ اور ان کے حیاتیاتی اور کیمیائی اجزا کو کمزور اور تباہ کرنے کا عمل شروع نہ ہوا ہو۔ رسوں کے مرکب کرنے میں حسب منشا جدتیں بھی کی جاسکتی ہیں اور انہیں بدل بدل کر یا کم وبیش کرکے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سبزیوں کے رس میں ٹماٹر کے افشردہ کا اضافہ ہر اعتبار سے خوشگوار ثابت ہوتا ہے۔ صرف سنترہ اور گاجر کے افشردے کا ملا کر پینا بھی بہت پرلطف ہوتا ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کے رس کو ملانے میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ کچے پالک اور کرفس کی بو نیز ذائقہ پھلوں کے رس کی بو اور ذائقے سے دب جاتا ہے۔ چکوترہ اگرچہ بہت زیادہ مفید ہے۔ لیکن اس نقطہ نظر سے کامیاب نہیں کہ اس میں مٹھاس اور ترشی کے ساتھ قدرے تلخی بھی ہوتی ہے۔ جو سبزیوں کے رس کی تلخی اور بے کیفی میں اضافہ کردیتی ہے سنترے کو بو اور ذائقے کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہے۔ لیکن انناس اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اگر پھل اور چند سبزیوں کے رس کا مرکب تیار کیا جائے تو تنہا سنترے کا رس سبزیوں کے رس پر غالب نہیں آسکتا۔ بشرطیکہ سنترے کے رس کی مقدار زیادہ نہ ہو۔ ٹماٹر کا رس پالک اور شلغم کے رس کی تلخی کو بڑی کامیابی سے مغلوب کرلیتا ہے۔ ہری مٹر اور ہری سیم کا رس بھی پھلوں کے رس میں تجربے کے طور پر ملایا گیا ہے اور یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ انناس کے رس میں کھیرے ککڑی کا رس شامل کرنا بہت خوشگوار ثابت ہوا ہے اور پالک کے رس سے بھی عمدہ مرکب تیار ہوتا ہے۔ ان مرکبات کی صحت بخشی اور معالجاتی اہمیت واضح ہوچکی ہے۔ اور ان تجربات کا مستقبل روشن ہے۔

سوچیئے!

ترجمانِ اسلام کی اشاعت بڑھانے کا کتنا کام آپ نے سرانجام دیا ہے؟

- کیا آپ اپنے ہر واقف کار، دوست اور عزیز کو ترجمان اسلام پڑھنے اور خریدنے کی رغبت دلاتے ہیں؟
- کیا آپ نے ترجمانِ اسلام کے کچھ مستقل خریدار بنائے ہیں؟
- کیا آپ نے جائزہ لیا ہے کہ آپ کے شہر اور قصبہ میں
  - ترجمان اسلام کی کوئی ایجنسی ہے؟
  - بک سٹالوں پر ترجمان اسلام فروخت ہوتا ہے؟
  - مقامی اخبار فروش دوسرے اخباروں و رسالوں کے ساتھ ترجمان اسلام بھی فروخت کرتے ہیں؟

اگر ایسا نہیں ہے تو کیا آپ نے

- اپنے یہاں ترجمان اسلام کی ایجنسی قائم کرنے کی کوشش کی؟
- بک اسٹالوں پر ترجمان اسلام رکھنے کا انتظام کیا؟
- اخبار فروشوں کو فروخت کرنے کے لئے ترجمان اسلام دیا؟
- کیا آپ نے اپنے علاقہ میں ہونیوالے جلسوں، اجتماعات و عوامی تقریبات کے موقعوں پر ترجمان اسلام کو عوام و خواص میں متعارف کرنے کا کوئی اقدام کیا؟
- اپنے علاقے کے اسکولوں، کالجوں، عربی مدرسوں، دینی اداروں، تاجروں اور وکلا کے حلقوں تک آپ نے ترجمان اسلام پہنچانے کا باقاعدہ انتظام کیا؟
- اپنے علاقہ کے صنعتی اداروں، تجارتی فرموں وغیرہ سے آپ نے ترجمان اسلام کیلئے اشتہار فراہم کئے؟

اگر آپ نے ان میں سے کوئی بھی کام انجام دے کر ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے کی کوشش نہیں کی تو۔ سوچیئے!

- کہ صرف ایڈیٹر ترجمان اسلام کی تعریف و تحسین کے خط لکھ دینے سے تو
- ترجمان اسلام کی اشاعت نہیں بڑھ سکتی
- نہ اس سے ترجمان اسلام کی مالی حیثیت مستحکم ہوسکتی ہے
- نہ وہ موجودہ معیار کو برقرار رکھ سکتا ہے
- نہ اس میں مزید کوئی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

اب اگر آپ

ترجمان اسلام کی آواز کو دین کی صحیح آواز، وقت کے غیر اسلامی فتنوں کا صحیح جواب اور اسلامی سیاست و معاشرت کا حقیقی ترجمان سمجھتے ہیں —— تو

ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت بڑھایئے اور اس کی مالی پوزیشن مستحکم بنایئے!

شرح تبادلہ

سالانہ ۱۵/۰ روپے ششماہی ۸/۰ روپے — فی پرچہ تین پیسے

نرخ اشتہارات

فی صفحہ ایک بار کے لئے	۵۰/۰
نصف صفحہ " "	۳۰/۰
فی کالم فی انچ " "	۲/۰
" " ایک ماہ کے لئے	۱/۷۵
" " چھ ماہ " "	۱/۵۰
" " ایک سال کے لئے	۱/۰

دینی محاذ
قافلۂ اسلام

* اجتماعات * جلسے * تقریریں * پروگرام

(جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی

جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن ہدایات پروگرام

آپ ایک ماہ کے لئے چار دن جمعیۃ کے لئے مخصوص فرمالیں۔ اگر چار دن کی فرصت نہیں تو کم از کم دو دن ضرور ہونے چاہئیں ہفتہ میں ایک دن آپ اپنے علاقہ میں تقریر کا پروگرام بنائیں اور تاریخ مقرر کر کے دفتر میں اطلاع دیں تاکہ آپ کے ساتھ ایک اور مبلغ کا اضافہ کر دیا جائے اس جلسہ میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور عوام کو غیر شرعی قوانین اور اشیاء سے احتراز، عوام کو جمعیۃ کی طرف توجہ دلائی جائے اور ممبر سازی کی کوشش فرمائیں اور ممبران کو جمعیۃ کے ساتھ وقت اور جان کی قربانی کی آرزو بڑھائیں۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ مالی تعاون کی کوشش فرمائیں تاکہ دفتر کے اخراجات اور نشر و اشاعت کا کام کیا جا سکے۔ اور دفتر ڈویژن کے لئے ماہانہ چندے کی کوشش فرمائیں تاکہ مستقل آمدنی کی صورت ہو۔ نیز افراد جمعیۃ میں ربط بڑھائیں۔ وقت نکال کر تبلیغی فریضہ انجام دیں۔ جمعیۃ کی ممبری قبول کرنے کے بعد دیکھا جائے کہ ممبر میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا انقلاب آیا ہے۔ صرف کاغذی ممبر نہ ہو بلکہ عملی نمونہ پیش کیا جائے۔

اس پروگرام کے جوابات دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری گیٹ ملتان میں ارسال فرمائیں۔

(محمد سعید ناظم دفتر ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی شاخوں کے نام

ضروری اعلان

ماہانہ اجلاس شاہ پور چاکر منعقدہ ۱/۶۸ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ضلعی اور مرکزی فنڈ کی فراہمی کی مہم چلائی جائیگی لہٰذا اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلعی جمعیۃ شاہ پور چاکر والے یا میں مختلف شاخوں کا دورہ کریں گے۔ تمام شاخوں کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ فنڈ کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مقامی طور پر مخیر حضرات سے ملاقاتیں کر کے کوشش کریں تاکہ مرکز کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع ہو سکے۔ اور ضلعی ضروریات بھی پوری کی جائیں۔

ز محمد عرفان قادری ناظم ضلع سانگھڑ
ضلعی دفتر ٹنڈو آدم)

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

۱۷ جنوری ۶۸ء کو ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عثمان صاحب منعقد ہوا۔ مولوی شمس الدین صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور نے جمعیۃ کا تعارف کرایا اور مولانا محمد عثمان صاحب امیر نے ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ درج ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کے جدید ناظم اعلیٰ کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

(۲) جمعیۃ کی زیر سرپرستی ایک دینی لائبریری قائم کی جائے۔

(۳) جمعیۃ کی طرف سے تمام دینی رسائل۔ ہفت روزے اور ایک روزنامہ جاری کئے جائیں۔

(۴) جمعیۃ کے مستقل فنڈ کی فراہمی کے سلسلے میں تمام اراکین زیادہ سے زیادہ معاونین پیدا کریں۔

(۵) ترجمان اسلام کی ایجنسی کے بارے میں تجویز پاس کی جائے کہ اس کی ایجنسی جمعیۃ کے نام ہو یا ملازم جمعیۃ کے پاس ہو۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں اور اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(۱) حکومت سے مطالبہ کہ ملک میں اسلامی قانون نافذ کئے جائیں اور غیر اسلامی اقدامات کو فوراً ممنوع کیا جائے۔

(۲) وزیر اطلاعات کے اس بیان کی پرزور مذمت جو انہوں نے بزم طلوع اسلام کے موقعہ پر تحریک پرویزیت کی تائید و تعریف کے بارے میں دیا تھا

(۳) مرزائیت۔ عیسائیت، پرویزیت اور مودودیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کے لئے حکومت سے مطالبہ۔

ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے تعمیر ہونے والی عمارت پر تشویش کا اظہار۔

(رشید احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس

۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو شاہ پور چاکر زیر صدارت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ حسینیہ شہداد پور ہوا۔ جس میں تقریباً ۴۰ علماء و نمائندگان ضلع نے شرکت کی ضلع نواب شاہ سے حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ و مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ اور حیدر آباد سے جناب حکیم نواب دین صاحب ناظم حیدر آباد ڈویژن بھی تشریف لائے۔ اغراض و مقاصد ضلعی و مرکزی جمعیۃ کا فنڈ وغیرہ مسائل پر غور ہوا۔ نیز حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی اور ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے تعمیر پر تشویش ظاہر کی۔

قصبہ برالی میں تعمیر ہونے والے سنیما کو روکنے کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ کا آئندہ ماہانہ اجلاس شہداد پور میں ۲۵ فروری ۶۸ء کو ہونا قرار پایا۔ (محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ ضلع)

ٹنڈو آدم

جمعہ ۵ جنوری۔ حضرت مولانا عبدالسبحانی صاحب دامت برکاتہٗ نے بر بلوے مسجد ٹنڈو آدم میں شرکت بدعت کے رد میں ایک مدلل تقریر فرمائی جس پر سامعین بڑے متاثر ہوئے آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کا ساتھ دیں اور اس کے ساتھ مل کو خود دین حقہ کو سمجھیں بھی اور اس پر عمل کر کے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرانے میں کوشاں ہوں۔

بعد میں مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور ترجمان اسلام پر کچھ تبصرہ کرتے ہوئے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس کی خریداری کی اپیل کی۔

(دفتر جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیسنری

۱۴ جنوری ۶۸ء کو بمقام لونڈ خور ضلع مردان بوقت صبح نو بجے جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیسنری ضلع مردان کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا رازی صاحب منعقد ہوا۔ ڈاکٹر غلام قادر راقم الحروف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور فتنہ مرزائیت، پرویزیت۔ مودودیت۔ بیخ پیریت کی تردید کی۔ اجلاس میں صدر المدرس حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دیوبندی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہو گئے۔

(۱) امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیسنری مولانا صوفی فضل اللہ صاحب فاضل دیوبند ساکن تازہ گرام حال جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

(۲) ناظم اعلیٰ حلقہ بائیسنری حضرت مولانا فضل غنی صاحب ساکن میاں خان

(۳) ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیسنری ڈاکٹر غلام قادر حنفی قادری ساکن ہاتھیاں۔

مرکزی دفتر لونڈ خور میں ہوگا۔ باقی ہر سرکل کا امیر حلقہ میں نائب امیر اور سرکل کا ناظم اعلیٰ حلقہ میں نائب ناظم ہوگا

اس کے بعد راقم الحروف ڈاکٹر غلام قادر کی پیش کردہ پانچ قرار دادیں متفقہ طور پر اجلاس نے منظور کیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائیسنری حکومت کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتی ہے کہ پشتو کتابچہ "د زړه تسلی" کو ضبط کیا۔ کتابچہ کی ضبطی حق کی فتح اور باطل فرقہ پیر پیریت کی شکست ہے (۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور

منزل بہ منزل

ہدایات اور قرار دادیں

اضلاعی و دیہی شاخوں کی سرگرمیاں

مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائرکٹر کو ادارہ سے فوراً نکال دیا جائے۔

(۳) خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

(۴) مرزائیت، پرویزیت، مودودیت، پنج پیریت جیسی ملحدانہ تحریکوں پر پابندی لگادی جائے۔

(۵) پشاور میں مشینی ذبیحہ کو رائج نہ کیا جائے کیونکہ یہ حرام طریقہ ہے۔ (غلام قادر)

سلانوالی

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا ایک اجلاس مدنی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مدنی جامع مسجد میں نماز فجر کے بعد ایک مختصر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد تمام نمازیوں نے اور بحکم مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے تمام طلباء اور اساتذہ نے کلام پاک ختم کئے اور دعا مانگی گئی۔ مولائے کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

(حافظ محمد ادریس پانی پتی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا)

بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

۳ ۱/۶۸ کو منعقدہ ایک عظیم اجتماع میں درج ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں:۔

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ملحدانہ فتووں کے خلاف سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار۔

(۲) رسوائے زمانہ عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

(۳) خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کرنے کا مطالبہ

(۴) موجودہ ہوشربا گرانی پر سخت تشویش کا اظہار، اور اس کے انسداد کا مطالبہ۔

(۵) باطل فرقوں کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی کے خلاف احتجاج

(۶) مرزائی چیف الیکشن کمشنر کے تقرر پر اظہار ناراضگی

(۷) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال کی ہیڈ مسٹریس کی تبدیلی کا مطالبہ اور گرلز ہائی سکول چکوال میں مورخہ ۸، ۹، ۱۰ نومبر کو خلاف اسلام ڈرامہ کھیلنے کے خلاف پرزور احتجاج نیز ہیڈ مسٹریس کے رویہ کی پرزور مذمت

(۸) مستری محمد امین صاحب مستری فتح دین صاحب کے والد ماجد کی وفات پر اظہار غم اور دعائے مغفرت

(سلطان محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے امیر کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک میں صحیح نظام پیش کرتی ہے

۲۰ شوال کو مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری رحیم یار خاں پہنچے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد میں خطاب عام فرمایا اور فضائل علم و علماء پر تقریر کی۔ صبح کو مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری بمقام مدرسہ عربیہ نور المدارس سہجہ پہنچے۔ جمعیۃ کے اراکین نے جلسہ کا پہلے پروگرام بنایا ہوا تھا موصوف نے بعد نماز ظہر خطاب عام میں جمعیۃ کا مکمل تعارف کرایا۔ پھر صادق آباد پہنچے۔ اراکین جمعیۃ نے جامع مسجد صادق آباد میں جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ بعد نماز عشاء ۲½ گھنٹے تک خطاب عام فرمایا جس میں ملکی حالات پر مکمل تبصرہ کیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد و کارگذاریوں سے حاضرین کو روشناس کرایا۔

ہر جگہ جمعیۃ کے اراکین اور عوام نے کافی دلچسپی لی۔ مولانا عبدالشکور کے ہمراہ ضلعی دفتر کے ناظم مولانا عبدالصمد صاحب بھی شریک رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت

۲۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو ایک تنظیمی اجلاس زیر صدارت شاہ صاحب امیر ضلع بمقام تاجی زئی منعقد ہوا۔ علماء کرام و اراکین جمعیۃ، امیر ضلع و ناظم اعلیٰ ضلع نے شرکت کی۔ علاقہ پنجہ کے تنظیمی دورہ پر غور کیا گیا۔ علاقہ پنجہ کے تین حصے کر کے وفود مقرر کئے۔ جو مولانا صاحب جان و مولانا محمد شمر و مولانا عمر خاں و مولانا امیر اکبر۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی۔ مولانا گل بزار و خلیفہ محمد کریم و محترم نور محمد مولانا سعد اللہ جان، مولانا لطف اللہ و مولانا حمد اللہ جان حکیم پر مشتمل ہیں۔ دورہ فروری میں مقرر کیا جائے گا۔

ضلعی دفتر کے دارالمطالعہ کی بھی تجویز پاس کی بعد میں امیر ضلع کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ نیز ناظم ضلع کے فرزند عبداللہ جان نیازی کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

(عبیداللہ جان نیازی عفی عنہ دلخیل)

مشرقی پاکستان

بشوناتھ (سلہٹ) میں علماء کا اجتماع

۲۰ اور ۲۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو سلہٹ تھانہ بشوناتھ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان علماء کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا حافظ شیخ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان اور حضرت مولانا شیخ لطف الرحمٰن صاحب صدر منتخب ہوئے۔ ریاست علی صاحب ضلعی امیر نے بھی صدارت کے فرائض انجام دیئے

حضرت مولانا مفضل علی صاحب امیر جمعیۃ تھانہ گلاب گنج نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ اس کے بعد دیگر علماء کرام نے تقریریں فرمائیں۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب نائب امیر ضلع مومن شاہی نے تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب ڈھاکہ نے دور حاضر کے سیاسی اخلاقی اور اسلام کے ساتھ فاسق اور فاجر قوم کی غداری اور فتنہ پرویزی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی دجالی اور اسلام دشمنی کے متعلق ایک پر اثر تقریر کی۔ اجلاس میں درج ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) پشاور میں مشینی ذبیحہ کے قیام پر گہری تشویش کا اظہار اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کہ یہ ناجائز حرکت بہت جلد بند کرائے۔

(۲) ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر پر غم و غصہ کا اظہار اور حکومت سے مطالبہ کہ مسجد اقصیٰ کے مقدس نام کے اس استعمال کو روکے۔

(۳) اشیائے خوردنی و ضروری کی روز افزوں گرانی پر اظہار تشویش اور حکومت سے مطالبہ کہ اس سلسلہ میں موثر قدم اٹھائے۔

(۴) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلام قوانین کی تنسیخ اور اہلسنت کے عقائد کے مطابق قوانین کے اجرا کا مطالبہ۔

خصوصی اجلاس

۲۱ جنوری صبح دارالعلوم مدرسہ لاما قاضی میں حضرت مولانا عارف ربانی صاحب ناظم اعلیٰ مومن شاہی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر صدارت سلہٹ ضلع کے علماء کرام اور اراکین جمعیۃ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا حالات حاضرہ پر بحث کی گئی۔ نیز اس پرفتن وقت میں علماء کرام اور مسلمانان پاکستان کا فریضہ کیا ہے۔ اس کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔

ضلع جمعیۃ کی شاخیں مضبوط بنانے اور سرگرمی کے ساتھ اپنے اپنے ماتحت حلقہ کی مکمل تنظیمی کارروائی آئندہ دو ماہ کے اندر اندر پورا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

نیز عام ممبر سازی بھی مذکورہ ایام کے اندر ختم کرنا طے پایا اور ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو ضلع سلہٹ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس منتظمہ اور مجلس شوریٰ بلانے کا طے کیا گیا۔

(محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام)

Scanned with CamScanner

پاس شدہ تجاویز بر موقعہ آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ

۱۱، ۱۲ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۲، ۱۳، ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء

(۱) یہ اجلاس مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے انگلستان میں تبلیغ اسلام و تردید باطل کے لئے تشریف لے جانے کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائیں۔

(۲) فیجی آئی لینڈ کے مسلمانوں نے پاکستانی ہائی کمشنر کی (مقیم آسٹریلیا) کی وساطت سے حکومت پاکستان سے استدعا کی ہے کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کو تبلیغ اسلام کے لئے جزائر فیجی میں آنے کی اجازت دے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانان جزائر فیجی کی اس درخواست کو قبول فرما کر شکریہ کا موقع دے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان کی اس پالیسی کے خلاف ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ جس کی رو سے کئی لاکھ روپے کا زرمبادلہ مرزائی جماعتوں کو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نام پر دیا جاتا ہے۔ مرزائی حکومت کی اس فیاضی کو بیرونی ممالک میں مسلمانوں کو مرتد کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ دنیائے اسلام مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دیتی ہے۔ مصر، شام، عراق، حجاز، جنوبی افریقہ اور دیگر اسلامی ممالک مرزائیوں کی سرگرمیوں کے خلاف نفرت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس درخواست کرتا ہے کہ آئندہ زرمبادلہ کی کوئی رقم مرزائیوں کو نہ دیتے ہوئے اسلامی ممالک میں اچھی فضا پیدا کرے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام کے اوقاف کی طرح جلد از جلد مرزائی اوقاف کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں دے کر انصاف کا تقاضا پورا کرے۔ اس معاملہ میں حکومت کا تساہل اور چشم پوشی گوناگوں شکوک پیدا کر رہی ہے۔

(۵) یہ اجلاس یقین رکھتا ہے کہ مرزائی جماعت پاکستان کی وفادار نہیں۔ یہ جماعت پاکستان میں مرزائی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس مسئلہ پر غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایسا مواد مہیا کر سکتی ہے۔

(۶) یہ اجلاس مسٹر این اے فاروقی کی بحیثیت چیف الیکشن کمشنر کے تقرری کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے فاروقی صاحب کا ماضی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ ملازمت محض مرزائیت کی نشر و اشاعت کے لئے کرتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت انہیں ایسی عوامی اور اہم آسامی سے علیحدہ کر کے اہل اسلام کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

(۷) یہ اجلاس مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کے پیش نظر اہل اسلام کے دیرینہ مطالبہ کو دہرانا ضروری سمجھتا ہے کہ مرزائی بوجہ مرزا غلام کو نبی ماننے کے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہیں اس لئے حکومت قانونی طور پر انہیں علیحدہ اقلیت قرار دے۔

(۸) یہ اجلاس مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلاف کی موجودہ فضا کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اور تمام فرقوں کے رہنماؤں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کی عظمت کے لئے مشترکہ لائحہ عمل تجویز کرنے میں اشتراک عمل کی راہ اختیار کریں

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد

۶ شوال۔ بمقام کوٹ پٹھان اجلاس ہوا۔ حافظ صدیقی نے تلاوت کلام پاک کی۔ سجاد حیدر نے مجلس ذکر کے اقتباس پڑھ کر سنائے۔ غلام مصطفیٰ نے استقامت دین پر درس دیا۔ اراکین نے ساتھیوں کو مستعد کرنے اور علاقہ میں دورے کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ چندہ جمع کرنے پر غور ہوا۔ آیندہ ہفتہ کا پروگرام بنایا گیا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

۲۰ شوال کو کوٹ پٹھان میں ایک اجتماع میں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب نے تقریر کی۔ مولانا محمد یوسف عبداللطیف، غلام مصطفیٰ، جناب حافظ احمد دین صاحب کی معیت میں بستی شیخو دین میں بچوں کو تعلیم دینی اور قیام نماز کی تلقین کے لئے جلسہ ہوا۔ آیندہ ہفتہ گوٹھ مٹھہ میں دورہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

صادق آباد تبلیغی سلسلہ میں ۱۸ شوال مولانا محمد یوسف نے دعوالہ شاخ کا دورہ کیا۔ ترجمان کے مزید خریدار بنانے فنڈ فراہم کرنے اور ایک عالم دین کے تبلیغی دورہ کرانے کے پروگرام بنے۔

غلام مصطفیٰ صاحب نے ۱۷ شوال کو جمعیۃ کی شاخ بہاولپور کے اراکین اور مبلغ سے ملے۔

(عبدالواحد صدیقی)

مدرسہ ترتیل القرآن کی تقریب دستار بندی میں اکابر جمعیۃ کی شرکت

لاہور ۲۰ جنوری بروز ہفتہ مدرسہ ترتیل القرآن مزنگ اڈہ لاہور کے زیر اہتمام جامع مسجد کھنگرانوالی میں بتقریب دستار بندی فضلائے قرأت و تجوید مدرسہ ہذا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مدرسہ سے فارغ ہونے والے بتیس طلباء کی حضرت مولانا رسول خاں صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور جناب قاری عبدالوہاب صاحب مکی نے دستار بندی فرمائی۔ بعد ازاں قاری مکی صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نے صدارتی خطبہ دیا اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کے امیر مولانا محمد اجمل صاحب نے حفاظت قرآن کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آخر میں قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فضائل قرآن مقام حدیث، مقام صحابہؓ، رد مودودیت اور ملکی حالات پر مفصل خطاب فرمایا۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

مچھلی بازار بہاولپور کے دوکانداروں کی درخواست

حکام بالا اور گورنر صاحب مغربی پاکستان کے نام

میں حکام بالا کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں خاص کر گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ صاحب سے مودبانہ التماس ہے کہ بہاولپور میونسپل کمیٹی کے عملہ کی تحقیقات ضرور فرمائی جائے۔ غریب دوکانداروں کو سخت پریشان کیا جا رہا ہے۔

نیز ہم نے ایک درخواست ۱۰۸۲۷۱/۱۳۵ مورخہ ۲۴/۸/۶۷ جناب چیئرمین صاحب میونسپل کمیٹی بہاولپور کو دی نالی پختہ بنانے کے لئے۔ بارش جو سابقہ سال ہوئی اس سے ہماری دوکانات کو شدید نقصان پہنچا اور کریک ہو گئیں۔ بارش کا پانی دوکانوں کی جڑوں میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ ٹیلیفون کے تار زمین میں دبانے کے لئے سڑک کھودی تھی۔ جو بعد میں ویسے ہی چھوڑ دی گئی۔ بارش کا پانی اس میں چلا گیا اور دوکانوں کو نقصان پہنچا۔ کمیٹی کے اوورسیئر صاحب نے ہمیں متواتر ایک ماہ تک پابند رکھا اور ہر دوسرے تیسرے روز بلواتے رہے۔ چیئرمین صاحب سے سات صد روپے کی منظوری بھی ملی۔ اوورسیئر صاحب کی زبانی معلوم ہوا۔ مگر ابھی تک نالی پختہ نہیں بنی اور نہ ہی ہمارے نقصانات کا ہرجانہ (امداد) دی گئی۔ ہم اپنے محترم گورنر صاحب سے امید رکھتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے عملہ کی پوری تحقیقات کرا کر ہماری درخواست پر ہمدردانہ غور فرما کر ہمارے نقصانات کا میونسپل کمیٹی سے ہرجانہ دلوایا جائے۔

(دوکانداران مچھلی بازار بہاولپور)

دوکان ۵۱۸ محمد عمر دین کوئلہ فروش

دوکان ۵۱۹ عبدالمجید ۵۲۰ عبدالحمید ۵۲۱ خدا بخش

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام جتوئی

امیر	شیر محمد خاں صاحب
نائب امیر	مولانا عبدالغفور صاحب صدر مدرس نصرت العلوم
ناظم اعلیٰ	حافظ عبدالمجید عثمانی
نائب ناظم	ملک عبدالشکور صاحب
خازن	مولانا محمد حسین صاحب زرگر

ارکان جمعیۃ پچاس ہو چکے ہیں۔ دفتر اور بورڈ کا انتظام ہو رہا ہے۔

دعا کی اپیل

۲۴ جنوری ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب قاسمی چیچک کی بیماری میں سخت علیل ہیں۔ مسلمان بھائیوں سے دعا کی اپیل کی جاتی ہے۔

(محمد عبدالجبار)

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے اجلاس شوریٰ سے

حضرت مفتی محمود صاحب کا خطاب

۱۸ر شوال المکرم کو سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن خیرپور کی مجلس شوریٰ زیر صدارت جناب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب پیر شریف والے منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے بھی شرکت فرمائی۔ مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ:۔

"اس ملک میں دین حق کے خلاف بعض نام نہاد علماء یا دانشور ڈاکٹر فضل الرحمٰن وغیرہ کو بڑھا چڑھا کر قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں تاکہ علماء حق سے عوام کے ذہن کو پھیر کر ان کی طرف مائل کیا جائے۔ اس رویہ کے پیش نظر مستقبل میں ایک بڑا خطرہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہ یہ کہ آئندہ کی اسمبلیوں میں جب ہر فن کے ماہروں کا انتخاب کیا جائے گا تو دین اسلام کے صحیح ماہرین کے بجائے ایسے لوگوں کو علماء دین کا خطاب دے کر چنا جائے گا۔ تو پھر یاد رکھو کہ ملک میں اصل دین کا حامی ہی حافظ ہے۔ آج مرزائیت اور دیگر فتنوں کے مٹانے کی پرواہ نہ چوہدری محمد علی کو ہے نہ کسی اپوزیشن پارٹی کو۔ بہرحال علماء دین ان خطرات کی طرف سے بے پروا نہیں رہ سکتے۔ آپ ہی حضرات قوم کو ان فتنوں سے خبردار کرنے والے ہیں۔"

حضرت مفتی صاحبؒ دور ایوبی کے ترقیاتی کاموں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم تو نتیجے کو دیکھتے ہیں کہ جس اناج کے لئے کئی زرعی منصوبے، بیراج، ڈیم وغیرہ بنوائے گئے ہیں وہ اناج مہنگا کیوں ہے؟ جس چینی کے لئے کئی شوگر ملیں قائم کی گئی ہیں وہ چینی مہنگی کیوں ہے؟ جس کپڑے کے لئے سینکڑوں ملوں کے جال بچھے ہوئے ہیں وہ کپڑا مہنگا کیوں ہے؟ جس کاغذ کے لئے کرنافلی پیپر ملز لمیٹڈ جو بقول ان کے پاکستان کو کاغذ کے معاملہ میں خود کفیل کئے دیتی ہے وہ کاغذ مہنگا کیوں ہے؟

آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ نظام تو چند خاندانوں کے ہاتھ میں ملک کی عنان قیادت میں دیئے ہوئے ہے۔ وہ چند افراد و خاندان جو کچھ چاہیں کرتے چلے جا رہے ہیں۔ قوم کو جرأت کہاں کہ ان سے ذرہ برابر کسی بات کی باز پرس کر سکے۔ اس مظلوم الذہن قوم کے لئے آپ علماء ہی کو کچھ کرنا ہوگا۔ انہیں اپنے کھوئے ہوئے اثاثے دلانے ہوں گے۔ آپ کے ذمے اب پوری امت کو از سر نو منظم کر کے خدا کے دین حق کو ادیان باطلہ پر غالب بنانے کا ایک عظیم کام ہے۔ اور اب وقت ہے کہ قوم کے اندر تھوڑا بہت جو احساس باقی ہے اسے طاقتور بنائیں ورنہ ارتداد کی ہواؤں میں یہ احساس بھی جاتا رہے گا۔"

اس اجلاس شوریٰ میں مختلف ضلعوں سے بڑے بڑے علماء تشریف لائے تھے، جن میں سے مولانا عبدالکریم صاحب پیر شریف والے، مولانا غلام محمد صاحب ضلع خیرپور جمعیۃ کے امیر مولانا غلام رسول صاحب نائب ناظم ڈویژن خیرپور۔ مولانا غلام قادر صاحب استاذ الحدیث جامعہ دارالہدیٰ تھیڑھی، مولانا علی محمد صاحب سومرہ ناڑکانہ۔ مولانا فضل اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر۔ مولانا محمد مراد صاحب لاڑکانہ شریف۔ مولانا عبیداللہ صاحب ابن قاری محمد عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ پیر صبح صادق خاں۔ مولانا شاہنواز صاحب پیر شاخ مولانا نورالدین صاحب مسرور کے نام قابل ذکر ہیں

(منجانب عزیز اللہ مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن خیرپور)

نماز چھوڑنے پر وعیدیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال لٹ گئے رہے (رواہ ابن لہیعہ) جس نے قصداً نماز چھوڑ دی۔ جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے (رواہ ابونعیم)

قصداً نماز ترک نہ کرو، جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہے (رواہ احمد)

جس دین میں نماز نہیں ہے اس میں کوئی چیز نہیں (رواہ الیشمان)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے۔ جو نے اس پر محافظت کی۔ اس نے اپنا دین محفوظ رکھا۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا (رواہ الیشمان و مالک)

(محمد سیف اللہ ہزاروی حال پاتڑک)

مدرسہ رشیدیہ (لاہور) کا داخلہ

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا داخلہ شروع ہو چکا ہے جو آخر شوال تک جاری رہے گا۔

ابتدائی فارسی سے لے کر درس نظامی کی تقریباً اکثر کتابیں انشاء اللہ پڑھائی جائیں گی۔ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کرے گا۔ طلباء کرام جلد از جلد پہنچنے کی کوشش فرمائیں یا خط سے اطلاع دیں۔

محمد الیاس

مہتمم مدرسہ رشیدیہ
جامع مسجد پٹولیاں چوک لوہاری منڈی لاہور

آہ! شاہ صاحب اباخیل رحمۃ اللہ علیہ

گذشتہ چند ایام سے اہل اللہ کے یکے بعد دیگرے مسلسل سفر آخرت کی غم افزا خبریں سننے میں آ رہی ہیں۔ ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ہی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی رحلت واقع ہوئی۔ ماہ مبارک کے اختتام پر دنیائے اسلام کے مقتدر عالم دین حضرت مولانا ابراہیم صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند راہی عالم بقا ہوئے اور اب پاکستان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ محصومیہ کے ایک فرد فرید متبحر عالم دین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیغا لوی اباجیلوی ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ بہ شب داصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون و رحمہ اللہ تعالیٰ رحمہ واسعہ

موصوف عالی نسب بزرگ تھے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے کثیر التعداد اکابر علماء کو آپ سے نسبت ارادت تھی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان آپ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ کے اخلاف کرام پانچ صاحبزادگان اور چار بھتیجے مستند عالم حافظ قرآن اور صاحب نسبت ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا جان محمد صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے امیر ہیں۔ پنیالہ آبائی خانقاہ لیسیں زئی میں ہزاروں عقیدت مندوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ ڈیرہ، ٹانک اور بنوں کے کثیر التعداد علماء کرام بروقت پہنچ گئے۔ نماز جمعہ کے بعد آپ کو اپنی آخری آرام گاہ اپنے بڑے بھائی اور غالباً شیخ و مرشد حضرت صاحبزادہ عبدالحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ کے پہلو میں اللہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ اللھم فلا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن آپ کے فراق میں حزیں و غمگین ہے اور آپ کے جمیع اخلاف کرام اور خلفاء عظام کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔

غم نديم (حقر عبدالکریم خادم نجم المدارس کلاچی
و خادم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں
ڈویژن - ۱۲ر شوال ۱۳۸۷ھ
المرسل - محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ڈیرہ اسماعیل خاں شہر)

نتائج امتحان وفاق المدارس عربیہ

وفاق المدارس العربیہ کے امتحان کے نتائج انشاء اللہ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ کے آخر میں پہنچ جائیں گے۔

(ناظم وفاق المدارس العربیہ)

درخواست دعائے صحت

بندہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

عبدالغفار خرپداری نمبر ۴۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی
سائل سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی)

جمعیۃ الطلبہ جامعہ مدینہ لاہور کے نئے عہدہ داران

اس سال (۱۳۸۶ھ) کے لئے ایک خصوصی اجلاس میں جس کی صدارت حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ نے فرمائی مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب ہوا۔

سرپرست ۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور

صدر ۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اشرف ڈیرہ اسمٰعیل خاں

نائب صدر ۔ مولوی نیاز اللہ صاحب بلوچستانی

ناظم اعلیٰ ۔ مولوی محب اللہ صاحب برمی

ناظم ۔ مولوی عبدالرشید صاحب کشمیری

ناظم نشر و اشاعت ۔ مولوی محمد سعید صاحب ہزاروی

خازن ۔ مولوی سعید احمد صاحب بنگالی

ان کے علاوہ ان دس افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کا انتخاب بھی ہوا۔

(۱) مولوی محمد علی بلتستانی (۲) مولوی وحید الرحمان ہزاروی (۳) مولوی عبدالقادر صاحب میانوالی (۴) مولوی عبدالرشید صاحب بلتستانی (۵) مولوی عبدالشکور صاحب بلوچستانی (۶) مولوی عمر حکیم صاحب برمی (۷) مولوی عبدالکریم صاحب کشمیری (۸) مولوی عبدالصمد صاحب بنگالی (۹) مولوی میر احمد صاحب بدخشانی (کابل)

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ الدر الور صاحب مدظلہ نے جمعیۃ کی دعوت پر ہر ماہ ایک بار جامعہ مدینہ میں تشریف لانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(محمد سعید ہزاروی ناظم نشر و اشاعت)

مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا

یہ مدرسہ سرگودھا سے گیارہ میل دور جنوب و مشرق میں قصبہ چوکیرہ میں بائیس سال سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ قرآن پاک کے علاوہ فارسی سے لے کر تمام فنون کی کتابیں تسلی بخش پڑھائی جاتی ہیں۔ مدرسہ کا داخلہ یکم ذیقعدہ تک کھلا رہے گا۔ طلباء کی تمام جائز ضروریات کا کفیل مدرسہ رہتا ہے۔

(نذیر احمد مخدوم ناظم مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ)

ایک ضروری اطلاع

تاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے ہفتہ اور اتوار دو دن تبلیغی کاموں کے لئے وقف کر دیتے ہیں چنانچہ حضرت قاضی صاحب مرحوم کے مخلص دوستوں اور جمعیۃ سے متعلقہ افراد اور مدارس کے منتظمین سے التماس ہے کہ وہ قاری صاحب موصوف سے جلسوں کی تاریخ لینے کے لئے مندرجہ بالا ایام کے لئے ان سے براہ راست گفتگو اور خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پروگرام لینے کے لئے کم از کم سات دن پیشگی اطلاع آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ضلع کچہری ملتان

ارسل ۔ محمد سعید ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن کہروڑ پکا

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا میں امسال دینی کتب پڑھانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ ہذا میں تشریف لا چکے ہیں اور مولانا قاری محمد اصغر صاحب فن قراءت و تجوید پڑھانے کے لئے تشریف لے آئے ہیں۔

بیرونی طلباء کے قیام و طعام کا انتظام ہے۔ داخلہ محدود ہوگا۔ (محمد عمر ناظم مدرسہ ہذا)

چوری

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۳ شوال بروز اتوار جامع مسجد محلہ گڑھا چینوٹ کے حجرہ سے ہمارے سلفین کا سامان چوری ہو گیا ہے۔ جس میں جماعت کی دو عدد رسید بکیں نمبری ۳۰۴۷، ۳۰۴۴ بھی گم ہو گئی ہیں۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ہوشیار رہیں تاکہ چور صاحب اپنے تئیں جماعت کا مبلغ یا کارکن بتلا کر حصول چندہ کی ناپاک سعی نہ کریں۔ اگر ایسا کرتا ہوا کوئی آدمی مل جائے تو فوراً دفتر مرکزی ملتان میں اطلاع دی جائے اور اس آدمی کو ہماری آمد تک زیر حراست رکھا جائے۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و وقار کو مجروح کرنے والی نام نہاد علمی و تاریخی تحقیقات اور اسلام کے خلاف عصر حاضر کے سب سے بڑے

فتنے کا رد

کتاب

تجدید سبائیت

مع اضافات

شائع ہو گئی ہے

کتابت و طباعت دیدہ زیب

قیمت صرف ۵۰/۱ ایک روپیہ پچاس پیسے

تاجران کتب کو معقول کمیشن

زیادہ مقداریں یکمشت خرید پر خاص رعایت

پتہ:۔ ناظم شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے اس لئے جلد از جلد منگا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم

زیر سرپرستی انجمن اسلامیہ (مدھریانوالہ) تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کام کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ تک داخلہ جاری ہے۔ طلباء کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات کا مدرسہ کفیل ہوگا

حکیم (مولوی) عبدالحمید الحسینی کے از منہ سلفین حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ)

مرزائیت کا تردیدی کورس

ملتان دفتر مرکزیہ میں مرزائیت کا تردیدی کورس پڑھانے کا سلسلہ وقتاً فوقتاً شروع ہوتا رہتا ہے چنانچہ اس سال یکم ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ سے یہ کورس پڑھانا شروع کیا جا رہا ہے۔ فارغ التحصیل علماء یکم ذیقعدہ تک ملتان دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں پہنچ جائیں۔ دفتر گھنٹہ گھر سے جانے والی سڑک تولہ خاں پر واقع ہے۔

(منجانب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۔۔۔ ۲۰

(۲) اٹھرا کی گولیاں " " ۔۔۔ ۲۰

(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۔۔۔ ۱۵

(۴) وجع مفاصل کی گولیاں ۵۰ عدد گولی ۔۔۔ ۵

(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول بیس کیپسول ۔۔۔ ۲۰

(۶) مقوی خاص شنگرفی سہ گولی ۔۔۔ ۱۲

(۷) روغن چنبیل ۱/۱۰ ایک شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین پرچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے

(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/ روپیہ۔ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ فی شیشی۔ بیس شیشی کے خریدار کو ۱۵ فی شیشی

(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی ۔۔۔ ۲۵
سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول

ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں۔

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابل اعتبار مصفی اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ تو دو روپے تولہ ہے۔ گمنام بھیجنے سے سیر تک کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے اور زیادہ کے خریداروں کو، حکیموں کو ستو روپے سیر کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

دواخانہ فیض عام لفہ ہزارہ کے سوا دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور فینو مولانا کے ذاتی پتہ جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر سے منگائیے

پتہ:۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

علماء اسلام اور مودودی صاحب

چوہدری رحمت علی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

(قسط نمبر ۸)

اب یہاں بطور نمونہ دیوبندی مسلک کے چند اکابر کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں جو انہوں نے مودودیت کے بارے میں فرمائے ہیں

(۱) حضرت مدنی قدس سرہٗ

پاکستان و ہندوستان میں جس شخصیت نے سب سے زیادہ مودودی فتنہ کو سمجھا اور اہل اسلام کو اس سے بچانے کی کوشش فرمائی وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ من جانب اللہ حضرت کو اس فتنہ سے آگاہ فرمایا گیا تھا۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے باوجود کثرت مشاغل کے اس فتنہ کے انسداد کے لئے قلم اٹھایا اور "مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت"۔ ایمان و عمل اور اعفاء اللحیہ وغیرہ رسائل تصنیف فرمائے۔ مودودی جماعت کے بارے میں حضرت نے بلاخوف لومۃ لائم یہ تصریح فرمادی ہے کہ:۔ اب تک ہم نے مودودی صاحب اور ان کی جماعت نام نہاد جماعت اسلامی کی اصولی غلطیوں کو ذکر کیا ہے۔ جو کہ انتہائی درجہ میں گمراہی ہیں۔ اب ہم ان کی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کی کھلی ہوئی مخالفتوں کا ذکر کریں گے جس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ مودودی صاحب کا کتاب و سنت کا بار بار ذکر فرمانا محض ڈھونگ ہے۔ وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ وہ سنت کو مانتے ہیں بلکہ وہ خلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں۔ اور اس پر لوگوں کو چلا کر دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں الخ (مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت ص۴۶)

(۲) شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ نے بھی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے خصوصی کوشش فرمائی۔ اور اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" شائع فرمایا جس سے مودودی صاحبان بہت پریشان ہوئے۔ اس میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واضح فرمادیا کہ:۔ مودودی کی تحریک کو بنظر غور دیکھا جائے تو اس کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک نیا اسلام مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور نعوذ باللہ من ذالک نیا اسلام لوگ تب ہی قبول کریں گے۔ جب پرانے اسلام کے در و دیوار منہدم کر کے دکھا دیئے جائینگے اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلا دیا جائے۔ کہ ساڑھے تیرہ سو سال کا اسلام جو تم لئے پھرتے ہو وہ ناقابل قبول، ناقابل رعایت اور ناقابل عمل ہو گیا ہے۔ اس لئے اس نئے اسلام کو مانو اور اس پر عمل کرو، جو مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں الخ (ص۴)

(۳) حضرت قاری صاحب مدظلہٗ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مودودیت کے بارے میں بندہ کے استفسار پر اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"جماعت اسلامی کے افکار و خیالات کے بارے میں جہاں تک میری رائے کا تعلق ہے وہ بارہا ظاہر ہو چکی ہے۔ جنوری ۱۹۴۷ء میں بھی اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہوں۔ اس میں نفس تحریک حکومت الٰہیہ کے بارے میں جس کا عنوان اب یہ نہیں رہا ہے عرض کیا گیا تھا کہ اس سے کسے اختلاف ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ یہ عنوان محض نہ ہو بلکہ اس کے نیچے حقیقت بھی وہی ہو جو اس عنوان کے شایان شان ہے ..... پھر اس کے بعد حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مفصل مکتوب کے مقدمہ کے طور پر احقر نے ایک تحریر لکھی تھی۔ جس میں معیار حق کے مسئلہ پر کلام کیا تھا۔ اس سے بھی احقر کی رائے مکرر واضح ہو گئی تھی۔ پھر دہلی جمعیۃ علماء کے دفتر سے ایک جماعتی بیان شائع ہوا۔ جس میں احقر کے بھی دستخط تھے الخ (محررہ ۳۰ شعبان ۱۳۸۳ھ)

جماعتی بیان

مندرجہ مکتوب گرامی میں حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم نے جس جماعتی بیان کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ اکابر علماء دیوبند نے یکم اگست ۱۹۵۱ء کو دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی میں جمع ہو کر تحریر فرمایا تھا جو حسب ذیل ہے:۔

مودودی صاحب کی جماعت اور جماعت اسلامی کے لٹریچر سے عام لوگوں پر جو اثرات ہوتے ہیں کہ ائمہ ہدایت کے اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام کے لئے مہلک اور گمراہی کا باعث ہے۔ اور دین سے صحیح وابستگی رکھنے کے لئے صحابہ کرام اور اسلاف عظام سے جو تعلق رکھنا چاہیئے اس میں کمی آجاتی ہے۔ نیز مودودی صاحب کی بہت سی تحقیقات جو غلط ہیں لوگ ان سے متاثر ہو کر مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر ان امور سے ایک جدید فقہ بلکہ دین کی ہی ایک محدث اور نئے رنگ کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ جو یقیناً مسلمانوں کے دین کے لئے مضر ہے۔ اس لئے ہم ان امور اور ان پر مشتمل تحریک کو غلط اور مسلمانوں کے لئے مضر سمجھتے ہیں اور اس سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

شرکائے اجلاس

اس متفقہ فیصلہ پر شیخ الاسلام حضرت مدنی، مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مظاہر العلوم سہارنپور۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری، حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت سعید احمد صاحب مفتی مظاہر العلوم سہارنپور۔ حضرت مولانا سید فخر الحسن صاحب مدرس دیوبند۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اور حضرت مولانا محمد میاں صاحب مرادآبادی جیسے اکابر کے دستخط ہیں۔

امیر شریعت حضرت بخاریؒ

تحقیقاتی عدالت میں مودودی صاحب نے چونکہ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے خلاف بیان دیا تھا۔ اس لئے مجاہد اعظم حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رہائی کے بعد لائلپور تبلیغی کانفرنس میں مودودی صاحب کو ان کی غلط بیانی پر مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔ یا اللہ تحریک ختم نبوت میں شمولیت سے اگر میرے دل میں خلوص نیت کے علاوہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ایسا خیال تھا کہ تحریک ختم نبوت کے ذریعہ سیاسی اقتدار حاصل کیا جائے تو مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر بڑا عذاب نازل ہو ..... مولانا مودودی کراچی کنونشن میں میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی موجودگی میں راست اقدام کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ مودودی صاحب تحریک میں شامل تھے اگر وہ کہتے ہیں کہ تحریک میں شامل نہیں تھے تو میں انہیں دعوت مباہلہ دیتا ہوں" (بیان صادق از ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری)

علامہ شمس الحق افغانی

پاکستان کی مشہور علمی شخصیت حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی دام فیضہم نے بندہ کے عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:۔

"مودودی صاحب کی تحریرات پر نگاہ ڈالی۔ موصوف کے متعلق احقر کا تاثر یہ ہے کہ آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے اسلام سے مطمئن نہیں۔ اس لئے اس کو اپنے ڈھب پر لانا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے اصلی اسلام میں ترمیم ناگزیر ہے۔ لیکن اس کا چھپانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے وہ اپنی اس ترمیم کے تخریبی عمل کو انشاپردازی۔ اقامت دین کے نعروں، یورپی طرز کے پروپیگنڈا کے پردوں میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تخریبی عمل کے محرکات دو ہیں۔ نفسیاتی تعلی اور فقدان خشیت اللہ۔ اور عوام میں بھی ان دونوں بیماریوں میں مبتلا افراد کی کمی نہیں۔ یہی باطنی ہمرنگی دائرۂ تحریک کی توسیع کا اصلی سامان ہے الخ

(مسلسل)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

نقیبِ زمانہ

ہفت روزہ

بی، ڈی کے آئندہ انتخابات

ایکشن کمشن نے بنیادی جمہوریت کے آئندہ انتخابات کا جو تفصیل پروگرام شائع کیا ہے۔ اس کے مطابق ۱۵ مارچ سے ازسرنو حلقے بنانے کا کام شروع ہوگا۔ ۳۰ ستمبر کو حلقوں کی قطعی فہرستیں شائع کر دی جائیں گی۔ ووٹروں کی فہرستیں ازسرنو گھر گھر جاکر موقع پر مرتب ہوں گی۔ یہ کام یکم اکتوبر سے شروع ہوگا اور فہرستوں کا ابتدائی مسودہ شائع ہونے پر اس کے متعلق عذرات اور دعاوی پیش ہونے کا موقع ہوگا جن کا باقاعدہ تصفیہ ہو جانے کے بعد ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو آئندہ انتخابات کے ووٹروں کی فہرستیں آخری شکل میں شائع ہو جائیں گی۔ اور انہی کی بنا پر بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کا یکم ستمبر سے لے کر ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء تک باقاعدہ انتخاب ہوگا۔ چیئرمین ایکٹرل کالج (صدر مملکت اور قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں کے بعد میں ہونیوالے انتخاب میں ووٹر) ہوں گے۔ اور آئندہ پانچ سال تک (اپنی اپنی یونین کونسل، ٹاؤن کمیٹی اور یونین کمیٹی کے ممبر کے طور پر کام کریں گے۔ نئے ایکٹرل کالج کا ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو باقاعدہ قیام عمل میں آجائیگا جبکہ موجودہ کی میعاد ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء کو ختم ہو چکی ہوگی۔

اسرائیل پوری اسلامی دنیا کیلئے خطرہ ہے

(شاہ حسین)

راولپنڈی ۲۶ جنوری۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ توسیع پسند اسرائیل نہ صرف عرب دنیا بلکہ پوری اسلامی دنیا کے لئے ایک خطرہ ہے۔ جس نے اپنے ایمان کی حفاظت اور انصاف کی سربلندی کے لئے ابھی تک آپس میں اتحاد قائم نہیں کیا شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ عرب قومیں ساری عرب سرزمین سے اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں اولیت بیت المقدس کو حاصل ہوگی۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے مقبوضہ علاقے خالی کرنے کے لئے سلامتی کونسل کی قرارداد پر عمل نہ کیا تو ہم انتہائی قدم

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مصر و شام کے سفارتخانوں میں

امدادی فنڈ جمع کرا دی گئیں

اردن کے سفارت خانے کو بھی جلد امدادی رقم بھیجی جا رہی ہے

مصر کو ۳۰۰۰۰ اور شام کو ۱۱۰۰۰ روپیہ دیا گیا

گذشتہ ہفتہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے تیس ہزار روپیہ کی رقم مصری سفارت خانے کو اور گیارہ ہزار روپیہ کی رقم شامی سفارت خانے کو خود کراچی تشریف لے جاکر ادا فرمائی۔

اردن کا سفارت خانہ کراچی سے اسلام آباد منتقل ہو گیا ہے اس لئے اس کے حصہ کی رقم کراچی میں ادا نہیں کی جا سکی۔ وہ جلد ہی اسلام آباد اردن کے سفارتخانہ میں پہنچائی جا رہی ہے۔

رقوم ہیں جو جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں نے فراہم کر کے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام اور قائد جمعیۃ کو عرب امداد کے لئے روانہ کی تھیں۔

اس کے علاوہ کئی لاکھ کی تعداد میں جو رقوم جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں نے مقامی طور پر جگہ جگہ صدر کے امدادی فنڈ کی معرفت عربوں کی امداد کے لئے جمع کرائیں۔ وہ مفتی صاحب کی ادا کردہ مذکورہ بالا رقم سے علیحدہ ہیں۔

(جاری کردہ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگنج محلہ لاہور)

مسلمان سربراہوں کی کانفرنس کی حمایت

یہودی فوجیں واپس نہ بلائی گئیں تو ترکی اسرائیل سے تعلقات منقطع کر لیگا

جدہ ۲۶ جنوری۔ ترکی کے صدر جودت شنائی کل مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ ادھر سعودی عرب کے اخبارات نے کہا ہے کہ ترکی نے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی حمایت کی ہے ترکی اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہے کہ اگر اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقوں سے اپنی فوجیں نہ ہٹائیں تو وہ اسرائیل سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گا

امریکہ اسرائیلی جارحیت کی بھرپور حمایت کر رہا ہے

یہودی کمیونسٹ لیڈر کا بیان

تل ابیب ۲۶ جنوری۔ اسرائیل کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر نے کہا ہے کہ امریکہ اسرائیل کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں اپنے فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مصر اور شام کی حکومتوں کا بدلنا ضروری ہے چونکہ پچھلی جنگ میں یہ مقصد حاصل نہیں ہوا اس لئے اسرائیل نے عربوں کے خلاف نئی کارروائی کا منصوبہ بنایا ہے۔

امریکہ کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری ٹرولز نے صدر جانسن اور وزیر اعظم لیوی ایشکول کے درمیان حالیہ بات چیت کو مشرق وسطیٰ کے عوام کے خلاف ایک اور سازش قرار دیا ہے

ٹرولز نے مشرقی جرمنی کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ صدر جانسن نے اسرائیل کی جارحیت کی اس شرط پر حمایت کی ہے کہ اسرائیل ویت نام میں امریکی جارحیت اور جنگ کی حمایت کرے گا۔ اسرائیلی لیڈر نے کہا کہ امریکی امداد کے بغیر اسرائیل نہ عرب ممالک کے خلاف جنگ کر سکتا تھا اور نہ عربوں کے علاقوں پر قبضہ برقرار رکھ سکتا ہے

اسرائیلی لیڈر نے کہا کہ امریکہ اسرائیل کے ذریعہ سے مشرق وسطیٰ میں اپنے فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے جس کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ اور شام کی حکومتوں کو بدلنا ضروری ہے۔ اور چونکہ موجودہ جنگ سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے امریکہ اور اسرائیل نے عربوں کے خلاف نئی فوجی کارروائی کا منصوبہ بنایا ہے۔

پاکستان اردن کے دلیر عوام کو ہر ممکن مدد دیتا رہے گا

صدر ایوب

راولپنڈی ۲۷ جنوری۔ صدر ایوب نے شاہ حسین کو ایک بار پھر یقین دلایا ہے کہ پاکستان دلیر اردنیوں کو بدستور ہر ممکن مدد دیتا رہے گا۔ صدر ایوب صدارتی گیسٹ ہاؤس میں شاہ حسین کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ اس دعوت میں ولیعہد شہزادہ الحسن بھی شریک تھے

اردن پر حملہ کرنے کیلئے اسرائیلی فوجوں کا زبردست اجتماع

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ اخبار الاہرام کی اطلاع کے مطابق اسرائیل اردن کی بندرگاہ عقبہ پر حملہ کرنے کے لئے علاقے میں فوج جمع کر رہا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اردن کے حکام کو باوثوق ذرائع سے اسرائیل کے منصوبوں کی اطلاع ملی ہے۔ اخبار کا کہنا ہے۔ کہ یہ حملہ اسرائیل کے تیل کے ذخائر کی تباہی کے انتقام کے طور پر ہوگا۔ تیل کے یہ ذخائر ایلات میں تباہ کئے گئے تھے۔ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ ممکن ہے اردن کے بعض علاقوں پر عام حملہ ہو۔ الاہرام کا کہنا ہے کہ اردن کے حکام سلامتی کونسل کے مستقل ارکان سے رابطہ قائم کر رہے ہیں۔

ترجمان اسلام دینی گھرانوں، مذہبی حلقوں، اور مسلمان عوام میں ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔
اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

عیسائیت پاک و ہند میں

(۳)

مختلف مشنری تنظیمات نے گذشتہ ۱۰۰ سال میں تقریباً دو ارب روپیہ ہندوستان و پاکستان میں اپنی تبلیغ و اشاعت پر صرف کیا ہے۔ اتنی دولت جو پانی کی طرح بہائی گئی ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ گذشتہ دس برسوں میں اس سے قبل کے دور کے مقابلے میں عیسائیوں کی تعداد میں دس گنا بلکہ اس سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ نواحی آبادیوں میں گھوم پھر کر جو اندازہ ذاتی طور پر لگایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی اکثریت اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہوئی ہے۔ ضلع سیمن سنگھ میں دو صد سالہ کوششوں کے باوجود عیسائی ۱۹۴۱ء تک فقط دو ہزار تین سو بائیس تھے۔ ۱۹۵۱ء میں ان کی تعداد بڑھ کر تیس ہزار آٹھ سو چونسٹھ تک جا پہنچی۔ چٹاگانگ کے پہاڑی علاقوں میں عیسائی ۱۹۴۱ء میں تین سو پچاسی تھے۔ لیکن ۱۹۵۱ء میں وہ ایک ہزار نو سو گیارہ ہو گئے۔

پہاولپور اور خیرپور کی ریاستوں میں پہلے عیسائیت کی تبلیغ قانوناً ممنوع تھی۔ مغربی پاکستان میں مدغم ہو جانے کے بعد دونوں ریاستوں سے یہ پابندی ہٹا لی گئی۔ اب وہاں مسیحیت کے پرستاروں کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور بڑے بڑے چرچ اور تبلیغی مراکز وجود میں آ چکے ہیں۔ جن کا پہلے نام و نشان نہ تھا۔ لائلپور کے ضلع میں ایک نیا پروشلم تعمیر کیا گیا ہے۔ بعض نہایت زرخیز اضلاع وہ زمینوں میں ادائے کھولے گئے ہیں۔ اور روپے کے عوض لوگوں کے ضمیر گروی رکھے جا رہے ہیں۔ ان کی دینی وفاداریوں کے محور تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ بلاشبہ کینیڈا کے مسیحی جریدے کا یہ ادعا بالکل بجا ہے کہ مسلمانوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے میں چرچ کو سب سے بڑھ کر کامیابی پاکستان میں نصیب ہوئی ہے۔ اس جریدے نے ۱۹۵۷-۵۸ء میں مشرقی پاکستان کے اندر عیسائیت کے ارتقاء پر مندرجہ ذیل الفاظ میں تبصرہ کیا ہے

"گذشتہ سال مشرقی بعید کے ممالک (بشمول پاکستان) میں سرگرمیوں کی ترقی بایں طور تک پہنچ چکی ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اس سال اکیس لاکھ اکیس ہزار سات سو سولہ افراد کو بپتسمہ دیا گیا۔ ان ممالک کی ایک ارب تیس کروڑ ایک لاکھ ترپسٹھ ہزار مجموعی آبادی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد اب تین کروڑ چھبیس لاکھ چوبیس ہزار چھ سو ننانوے ہے"۔

بہرکیف ہم بات کو پورے زور سے واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ پاکستان میں اس بات کی قطعی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ دی جانی چاہیئے کہ لوگوں کے دین و ایمان کو دنیوی مال و متاع کے عوض خریدا جائے اور اس ملک میں بالفعل یا بالقوۃ ایک "پانچواں کالم" پیدا ہو جائے۔ جس کی وفاداریاں غیر ملکی طاقتوں سے وابستہ ہوں۔ اس طریقے سے پوری قوم کی رگِ حیات مسموم ہو رہی ہے۔ مغرب اپنی جگہ پر آزاد و خود مختار ہے کہ وہ چاہے تو سرمایہ دارانہ نظام کو برقرار رکھ کر اپنی تہذیب کی قبر خود ہی کھودے۔ مگر ہم مسلمان جنہیں اپنے اسلام پر فخر ہے اور جنہوں نے اسلام ہی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر فقید المثال قربانیاں دی ہیں۔ اپنے ہاں اسلام سے انحراف کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے قومی اور تہذیبی اخلاق کو تہ و بالا ہوتا دیکھ سکتے ہیں ہمارے ہاں یہ جرم اسی طرح مستلزم سزا ہے جس طرح امریکہ سے لے کر روس تک کی نام نہاد سیکولر ریاستوں میں سیاسی غداری مستلزم سزا ہے۔ اس لئے ریاست پاکستان کا یہ مقدس فریضہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں فتنہ ارتداد کا ہر قیمت پر سدباب کرے۔ ورنہ جس اسلام کی خاطر پاکستان وجود میں لایا گیا تھا۔ اس کی سیاسی سطوت اور تہذیبی انفرادیت خطرے میں پڑ جائے گی اور قومی خودداری کی بنیادیں بالکل ڈھے جائیں گی

اگر اس ملک کی اکثریت کو یہاں اس دانستہ کے ساتھ کسی مزاحمت کے بغیر ریاست کا کاروبار چلانا ہے تو پھر کسی اقلیت کو یہاں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اکثریت پر اپنی مرضی محض اس بل پر مسلط کر سکے کہ اس کی پشت پر غیر ملکی سرمایہ ہے یا بیرونی طاقتیں علانیہ یا در پردہ اس کی پشت پناہ ہیں۔

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

مفتی محمد یوسف اکوڑہ خٹک کا تحریری جھوٹ

میرے سامنے اس وقت "مولانا مودودی یا اعتراضات کا علمی جائزہ" حصہ اول مؤلف مفتی محمد یوسف صاحب اکوڑہ خٹک کا صفحہ ۲۱ ہے۔ یہ کتاب مفتی صاحب موصوف نے مودودی صاحب کے گمراہ کن نظریات کو تاویل در تاویل کا چکر دے کر اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی مذموم کوشش کی ہے جہاں تک "جائزہ" کے جائزہ کا تعلق ہے وہ یقیناً چند سطروں میں نہیں آ سکتا۔ اس کا مسکت جواب انشاء اللہ آ رہا ہے۔ مجھے اس وقت صرف مفتی محمد یوسف صاحب کی "دیانت و امانت" کی داد دیتے ہوئے ان کے کذب صریح کو واضح کرنا ہے۔ کہ یہ لوگ چند کھوٹے سکوں کی خاطر جھوٹ بولنے میں کس قدر مشاق ہیں۔ پھر تماشہ یہ ہے کہ جھوٹ بولتے وقت گواہ ان لوگوں کو بناتے ہیں جو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس کی صاف وجہ یہی ہے کہ زندہ لوگ ان کی تردید کر دینگے اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کی تلاوت کرنے سے بھی نہیں رکیں گے۔ دھوکہ دینا ہے تو دنیا سے رخصت ہوتے والوں کے نام سے دیا جائے۔

مفتی صاحب صفحہ ۲ پر "جماعت اسلامی سے میرا تعارف" کے تحت لکھتے ہوئے آخری سطر کے بعد فرماتے ہیں: "اسی اثنا میں اس وقت کے امیر جماعت مولانا سید گل بادشاہ مرحوم نے (جو فاضل دیوبند بھی تھے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے خصوصی شاگرد بھی) کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مکتوب بھی دکھایا۔ جس میں مولانا گل بادشاہ صاحب مرحوم کے اس استفسار پر کہ کیا میں جماعت اسلامی کی تنظیم میں شامل ہو کر کام کر سکتا ہوں" حضرت مولانا مدنی مرحوم نے انہیں اجازت دے کر فرمایا تھا۔ "آپ جماعت اسلامی کی تنظیم میں شامل ہو کر دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں"

پھر مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ "قلبی اطمینان حضرت مولانا مدنی مرحوم کی اس تحریری اجازت نامہ سے جب جماعت کے متعلق میرا یہ قلبی اطمینان پیدا ہو گیا کہ جماعت اسلامی کوئی گمراہ جماعت نہیں ہے" الخ۔ مقصد یہ کہ مفتی صاحب نے جماعت کے دوسرے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر حضرت مدنی مرحوم نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر مولانا گل بادشاہ مرحوم کو اجازت دی تو کیا مفتی صاحب اس کی فوٹو کاپی دکھا سکتے ہیں یا حضرت مرحوم کے خدام پاک و ہند میں ہزاروں کی تعداد میں اب بھی بحمداللہ موجود ہیں۔ ان میں سے کسی کو شاہد لا سکتے ہیں۔ مولانا گل بادشاہ آف طورو امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن حضرت مدنی کے شاگرد اور مرید بھی ہیں۔ ورنہ چاہیئے جامعہ اسلامیہ کے مہتمم مولانا بادشاہ گل بھی حضرت کے خادم ہیں۔ جن کے جامعہ کے تنخواہ خوار مفتی صاحب اب بھی ہیں۔ یا اسی علاقہ میں سینکڑوں علماء و خدام موجود ہیں کسی کو بھی لا سکتے ہو؟ شاید پورے جواب میں دیوبندیت سے ہٹ کر اور کوئی صاحب جو اس "گروہ تحریفین" میں شامل ہو گیا ہو۔ وہ جواب برائے جواب کی صورت میں لبیک کہدے تو ایسے دھوکہ بازوں سے ہم ہوشیار رہیں۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ حضرت مدنی کی ایک تحریر۔ اس گمراہ طبقہ کے حق میں لائی جائے؟ ورنہ ہم حضرت مرحوم اور اکابر علماء دیوبند کی سینکڑوں تحریریں اور تقریریں پیش کرتے ہیں۔ مولانا گل بادشاہ آف بنیر فوت ہو گئے تو ان کا نام استعمال کرتے ہوئے کچھ تو خوف خدا اور شرم و حیا سے کام لیتے۔ کیا مُردوں کے سہارے یہ گاڑی چلے گی؟ نہیں ہرگز نہیں حضرت مولانا مدنی مرحوم کا لٹریچر اس قدر افراط کے ساتھ جماعت اسلامی کی تردید میں پاکستان میں بھی ملتا ہے کہ مفتی محمد یوسف صاحب جیسے ہزاروں دفتری بھی مل کر اس

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

عزیز فتویٰ کی یہ بے حرمتی نہ دیکھ سکے اور اپنے ہاتھ گندی نالی سے فتوے کے کاغذ کے ٹکڑوں کو نکالنے کے لئے بڑھائے کہ ارشاد نے اپنے جوتے کی زد سے اُن تیرتے ہوئے ٹکڑوں کو گندی نالی میں زیر آب کر دیا تاکہ لکھا ہوا فتویٰ صحیح الفاظ میں نہ مل سکے۔

قریب تھا کہ اس فعل بد کو دیکھنے والے غیور مسلمان شخص مذکور کو زدوکوب کرتے۔ لیکن محمد خاں عزیز نے معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔ اور کہا کہ بے ادبی کا نتیجہ خداوند کریم کے عذاب کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ کے پھٹے ہوئے ٹکڑے محمد خاں عزیز کے پاس محفوظ ہیں۔

(محمد اسحٰق صدیقی کلاتھ مرچنٹ شاہی بازار خیرپور میرس سندھ)

اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت

عرصہ سے اخبارات اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ یہ سوال بار بار اٹھایا جا رہا ہے کہ دینی مدارس کا موجودہ نصاب تعلیم درس نظامی اور دینی مدارس سے فارغ التحصیل علماء موجودہ تقاضوں سے نابلد ہیں لہذا ضرورت ہے کہ درس نظامی میں مکمل تقاضوں کے مطابق تبدیلی کرنی چاہیئے۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ تقاضے کون سے ہیں۔ جن کو علماء کرام پورے نہیں کر سکتے۔

قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ جتنا زور دینی نصاب تعلیم میں تبدیلی کے لئے دیا جا رہا ہے۔ کیا اتنا ہی زور سکولوں اور کالجوں کے نصاب میں تبدیلی کے لئے بھی دیا جاتا ہے؟ کیا کالج اور یونیورسٹی کا نصاب تعلیم اور وہاں سے نکلے ہوئے طلباء ملک و ملت کی صحیح رہنمائی موجودہ تقاضوں کے مطابق کتاب و سنت کی روشنی میں سرانجام دے رہے ہیں، اور معترض حضرات ان کی طرف سے بالکل مطمئن ہیں کہ کالج اور یونیورسٹی کے طالب علم دینی علوم میں پوری طرح قابلیت رکھتے ہیں۔ اگر نہیں تو بیس سال کے عرصہ میں آپ نے کالج اور یونیورسٹی سے کتنے ایسے طلباء پیدا کئے جو کہ علماء کرام کی جگہ موجودہ تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ قوم کی خون پسینہ کی کمائی کروڑوں کی تعداد میں یہاں خرچ کی جا رہی ہے۔ کیا کالج اور یونیورسٹی کے ارباب اختیار کے فرائض میں یہ چیز شامل نہیں کہ ہمارا نصاب تعلیم نظریۂ پاکستان کے مطابق ہو۔ اور اس میں اس پہلو سے بھی تبدیلی کی ضرورت کا احساس کیا گیا؟ دینی علوم کا حصول صرف علماء کرام کے بچوں پر تو فرض نہیں ہے۔ یہ تو ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے کہ اس کو حاصل کریں۔ خواہ کسی طرح سے (جائز طریق سے) حاصل کیا جائے۔

دینی نصاب تعلیم میں تبدیلی کے بارے میں مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نے بارہا فرمایا کہ اگر درس نظامی میں تبدیلی کر دی گئی تو اس کی افادیت جو کہ اب موجود ہے بعد تبدیلی کے ختم ہو جائے گی۔ اور آپ کو وہ علماء کرام جو کہ اب نظر آ رہے ہیں پھر ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملیں گے اور ان کی صحیح صورت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ حضرات دینی علوم کے حصول کے لئے چند سال عربی مدرسہ میں صرف کریں تاکہ ہم ان کو زمانہ کے مطابق علوم دینیہ سے اچھی طرح واقفیت کرا دیں۔

اور کالج و یونیورسٹی کے استاد عربی مدارس کے طلبا کو ان کی قابلیت کے مطابق عصری علوم سے روشناس کرائیں۔ کیا اس گرانقدر مشورے پر بھی اکابرین کالج و یونیورسٹی نے توجہ دینے کی ضرورت محسوس کی ہے حقیقت یہ ہے کہ کالجوں کے نصاب میں اصلاح کی جتنی ضرورت ہے اتنی اِدھر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حضرات تو اپنی ہمت کے مطابق دین کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ کالج و یونیورسٹی کا ماحول دینی لحاظ سے بہت پست اور نظریۂ پاکستان کے بالکل منافی ہے۔ لہذا اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ محض رسمی طور پر چند معمولی سی اصلاحات کر دینے سے کالج کا نصاب بہتر نہیں بن سکتا۔

(عبدالحلیم غلہ منڈی بورے والہ)

مرزائیت سے توبہ

مورخہ ۱۲ شوال مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ ۸ بجے حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام و امیر جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک مرزائی کنبہ نے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا ہے اور مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

ہم مسمیان ذیل بمعہ اہل و عیال اپنی خوشی سے بلا جبر و اکراہ مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے دعوے میں جھوٹا سمجھ کر دائرہ اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے ہیں اور اس بات کا اعلان جامع مسجد نور موضع چنوں موم تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں روبرو معتبران دیہہ ہذا کرتے ہیں۔ لہذا آئندہ کوئی مسلمان ہمیں مرزائی نہ سمجھے۔

(۱) علاؤالدین ولد علم دین۔
(۲) ذکاءالدین ولد علم دین۔
(۳) زینب بی بی بیوہ علم دین
(۴) مبارکہ بیگم زوجہ علاؤالدین
(۵) صادقہ بیگم زوجہ ذکاءالدین
(۶) پروین بنت علاؤالدین
(۷) محمد امین ولد ذکاءالدین
(۸) زاہدہ پروین بنت علاؤالدین
(۹) محمد نذیر ولد ذکاءالدین

(حافظ) محمد حنیف ناظم جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم)

دوائیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تیار کردہ خصوصی ادویات اور خالص سلاجیت اب صرف درج ذیل پتہ سے ہی مل سکتی ہیں:۔

مولانا غلام غوث صاحب متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر — آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے

بقیہ کی مدیر ... کا تحریری جھوٹ

کی تردید نہیں کر سکتے۔ یوں کہو کہ ہماری قسمت کھوٹی ہے ہم دنیا دنی کی خاطر جادۂ حق سے ہٹ گئے۔ اب توبہ کی توفیق بھی سلب ہو گئی۔ معاذاللہ۔ ہاں تو پھر آئین و ایشیا میں روتے اور چیختے ہیں۔ علماء کو کوسا جاتا ہے۔ تم انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام سلام اللہ علیہم ورضوانہ، ائمہ دین و مجتہدین و اولیاء امت پر جھوٹے الزام لگاؤ تو تمہیں شرم نہ آئے۔ اور اگر تمہارے ڈھول کا پول کھولا جائے تو تمہیں تکلیف ہو۔

حضرت مدنیؒ کا نام اپنے حق میں نہ لو۔ حضرت مدنی تو جب تمہارا امیر جماعت الجمعیۃ دہلی میں انشاپردازی کرتا تھا۔ اس وقت فرماتے تھے کہ یہ شخص فتنہ کھڑا کریگا

ع قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

وہ آج ہم سب دیکھ رہے ہیں۔

مفتی محمد یوسف صاحب کی اس ایمانداری و دیانتداری کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

رہ گئی بقیہ کتاب تو اس میں بھی مفتی صاحب اپنے پیر و مرشد مودودی صاحب کی طرح بات کو طول دے کر اِدھر اُدھر بھٹکتے لڑھکتے آخر اپنی وادی ضلالت میں ہی جا گرتے ہیں۔ آخر نتیجہ "کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی" کے مطابق نکلتا ہے۔ دراصل مودودی گروہ کا مقصد اردو دان طبقہ کو پھنسانا اور گمراہ کرنا ہے۔ اس واسطے بات کو لمبا کر کے کم علم لوگوں کو مرعوب کیا جاتا ہے۔ ورنہ طویل گفتگو کی ضرورت نہیں رہتی۔ بہرحال حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام بھی ہوشیار رہیں ورنہ یہ دفتری لوگ حضرت کا نام غلط استعمال کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان کے قلوب سیاہ ہو چکے ہیں۔ اور جب انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ مادر پدر آزاد ہو جاتا ہے۔

(ابوسعید محمد رمضان علوی خطیب جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی)

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بجلی و بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال۔ مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت۔

نیز تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلیفائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پتہ

مقبول کارپوریشن ۲۳ ہال روڈ لاہور

Scanned with CamScanner

خطبات

اصلی اور ناقابلِ تسخیر پاکستان

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میری آج کی معروضات کا عنوان "اصلی اور ناقابلِ تسخیر پاکستان" ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ہر ایک ملک کا نام کسی خاص مناسبت کی بناء پر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً افغانستان وہ ملک ہے۔ جس میں افغان قوم رہتی ہے۔ ترکستان وہ خطہ ہے جہاں ترک رہتے ہیں۔ عربستان وہ ہے۔ جس میں عرب قوم رہتی ہے۔ علی ہذا القیاس۔ پاکستان میں پاک لوگوں کی قیام گاہ ہونی چاہیئے۔

خطۂ پاکستان یقیناً پاک لوگوں کا ملک بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ مسلمان بنانا چاہیں۔ باشندگانِ پاکستان کے پاس ایک ایسا اکسیر موجود ہے۔ جس کے استعمال سے ان کا بدن پاک۔ ان کے کپڑے پاک ان کا دل پاک ان کا دماغ پاک ان کی ہر منقل و حرکت پاک۔ غرضیکہ ان کا ظاہر پاک انکا باطن پاک ہو جائے۔ جب ان پاکیزہ اوصاف والے انسانوں کا یہ ملک ہو جائیگا۔ تب یہ ملک اصلی اور صحیح معنی میں پاکستان کہلانے کا مستحق ہوگا۔ اور وہ اکسیر قرآن مجید ہے۔ اس اکسیر میں ہماری ستر کروڑ دنیا کی مسلم آبادی کی ہر بیماری کا علاج موجود ہے اور اس کے نازل کرنے والے خدا نے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا دعوی ہے۔ کہ اس میں ہر بیماری کے لیے شفاء موجود ہے۔

چنانچہ اصلی پاکستان کا رنگ و روپ تب ہی ظاہر ہوگا۔ اور کھرا اور سچا پاکستان تب ہی بنے گا۔ جب اسمیں قرآن مجید کی تعلیم قرآن مجید کی تہذیب، قرآن مجید کا جاری کیا ہوا تمدن اور قرآن مجید کے اصولوں پر نظام سیاست قائم ہوگا۔

تب ہمارا پاکستان دوسرے ممالک کے لیے قابلِ رشک ہوگا۔ اور دوسری سلطنتوں کے باشندے اس اسلامستان کو بطور عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لیے دیکھنے آئیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا پاکستان ایسا مضبوط و مستحکم بن سکتا ہے جو ناقابلِ تسخیر ہو۔ اگر یہ جارحانہ میدان جنگ میں جانے تو فتح پائے۔ اور اگر مدافعانہ مقابلہ میں آئے تو دشمن شکست کھا کر واپس جائے۔

پروگرام

جہاد کیلئے مسلح رہنا فرضِ عین ہے

قرآن مجید میں جسطرح نماز اور زکوٰۃ کو فرضِ عین کہا گیا ہے۔ اسی طرح جہاد کے متعلق ارشاد ہے۔ اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ الآیۃ ترجمہ:۔ (اے مسلمانو) دشمنوں کے مقابلہ کے لیے اپنی طاقت کے موافق ہتھیاروں سے مسلح رہو۔ یعنی جہاد کے لیے مسلح رہنا فرضِ عین ہے۔

حاصل یہ ہے

کہ پاکستان کے ہر مسلمان غریب۔ امیر، تاجر، ملازم، عالم، جاہل، حاکم، محکوم پر لازم ہے۔ کہ وہ ہتھیاروں سے مسلح رہے جب ہتھیار خریدے گا تو فوجی ٹریننگ خود حاصل کرے گا۔ کیوں کہ جب بندوق خریدے گا۔ تو اس کا بھرنا اور چلانا سیکھنا ہی پڑے گا۔ اس حکم کی تعمیل ..... کا نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ پاکستان کی ہر بستی ہر قصبہ، ہر شہر گویا کہ پاکستان کی فوجی چھاؤنی ہوگی یہ فوج اپنا کما کر کھائے گی۔ اور ہر وقت کیل کانٹے سے لیس رہے گی۔ جب حکومت پاکستان کو فوج کشی کی ضرورت ہوگی۔ تو حکم ملتے ہی میدان میں آجائے گی۔ البتہ حکومت پاکستان کو سرحدات کی حفاظت کے لیے کچھ ریزرو فوج بھی رکھنی پڑے گی۔ جو ہر وقت سرحدوں کی حفاظت کرے۔ اس پروگرام پر عمل کرنے سے حکومت پاکستان کو لاکھوں کی تعداد میں مسلح فوج مفت مل سکے گی۔

امدادِ الٰہی

چوں کہ پاکستانی مجاہد اصلی اور گھری سلطنت اسلامی کی حفاظت کے لیے میدانِ جنگ میں جائے گا۔ اس کی نیت یہ ہوگی کہ اے اللہ! تیرے دین اسلام کے گھر کے بچانے کے لیے میدانِ جنگ میں جا رہا ہوں۔ پھر ان سرفروش مجاہدوں کی امداد و اعانت کے لیے اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں وعدہ ہے۔ کہ اپنی غیبی طاقتیں ان کی امداد کے لیے لائے گا۔ ارشاد ہے!

ان تنصروا اللہ ینصرکم:۔ ترجمہ۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرتے رہو گے۔ تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ ان خدا پرست اور فدایانِ اسلام کی مدد کرے گا۔ تو اس کا وعدہ ہے کہ پھر ان پر کوئی طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ ارشاد ہے!

ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ترجمہ:۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پاکستان ناقابلِ تسخیر ہو جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم

تبلیغ و ارشاد

مجاہدہ

شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی

ایمان خدا کے یقین کا نام ہے۔ سارے جسم کے تقاضوں کو ایمان کا حکم پورا کرنے پر قربان کر دو تو یقین جانو کہ تمہارے جسم کی روحانیت کے قطرہ کا جوڑ ایمان کی روحانیت کے سمندر سے ہو جائے گا۔ ایمان کے اندر اعمال صالحہ کے ذریعے قوت پیدا کرو ..... اور اپنے جسم کو خدا کے سامنے جھکا دو۔

علم نافع وہ ہے جو خدا کا دھیان دلائے۔ اور وہی علم مقبول ہے۔ وہ علم جسم کے تقاضوں سے نکالے گا۔ اور خدا کے تقاضوں پر ڈالے گا۔ جس علم سے خدا کی طرف رُخ نہ ہوتا ہو۔ وہ علم رُوزخ کی طرف لے جائے گا۔ لہٰذا علم کو ذکر کیساتھ حاصل کرو۔ ایمان کی مشق کی۔ نماز اچھی طرح پڑھی۔ علم و ذکر حاصل کیا۔ اب اگر اچھی معاشرت نہیں ہے تو ان چیزوں میں جان نہیں پڑے گی۔ ایک انسان جب اچھی نماز پڑھ کر غیبت کرتا ہے تو اس کی نماز ضائع کر دی جاتی ہے۔ اس بات سے بھی روکا گیا ہے کہ تم میں کوئی کسی کا مذاق نہ کرے۔ تمہیں کیا معلوم کہ وہی تم سے اچھا ہو۔ معاشرت بھی مامور من اللہ ہے۔ ہنسی مذاق میں اشارے بازی مت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تمہارے ایمان پر مار پڑے گی۔

ایمان کے بعد فسق بہت بڑا جرم ہے۔ لایا تو تھا ایمان مگر اس نے اپنے ایمان کو مسخرے پن پر بھگاڑ دیا۔ آگے فرماتے ہیں کہ اگر تینوں باتوں سے توبہ نہ کی۔ تو ظالموں میں شمار ہوگا اور ظالموں کی وعیدیں قرآن میں دیکھو کتنی ہیں۔ بہت سے بے گناہ جو تم لوگوں کے بارے میں کر تے ہو۔ ان سے بچو جب گمان چلتا ہے۔ تو انسان زبردست مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ بدگمانی کا مادہ اتنا بڑھتا ہے۔ کہ اولیاء اللہ تک کو نہیں چھوڑتا۔ بہت سے گمان ایسے ہوتے ہیں۔ جو گناہ ہوتے ہیں گناہ کے بعد تجسس پیدا ہوتا ہے تجسس سے بھی منع کیا گیا ہے۔ تجسس کی گھاٹی میں پڑ جائے گا۔ وہ لازمی طور پر غیبت میں پھنس جائے گا۔ اور غیبت تو اس وقت ہے جب کہ واقعی کسی سے خطا ہو، ورنہ بہتان ہے۔ غیبت کرنا ایسا ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

اللہ سے ڈرو! دیکھو کیا کر رہے ہو۔ بدگمانی سے بچو۔ اچھا گمان اچھا ہے۔ اور بدگمانی سے آدمی خود بخود ہٹتا ہے چوری، زنا، شراب وغیرہ سے غیبت کم نہیں بلکہ زیادہ سخت ہے۔ لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ رب العزت معاف فرمانے والے ہیں۔

ایک آدمی نے مجلس نبوی میں غیبت کر دی۔ حضورؐ نے اس پر غصہ فرمایا اور نکل جانے کا حکم دیا۔

Scanned with CamScanner

ترجمان الاسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE Price 25 paisse
جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۴

ذکر و فکر

فرمودات

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اے لڑکے! دنیا کی محبت جب تک تیرے دل میں رہے گی۔ تو نیکوں کے حالات سے ہرگز نہ واقف ہو سکے گا۔

تیرے دل کی دونوں آنکھیں ہرگز نہ کھلیں گی۔ جب تک دنیا اور مخلوق سے الگ نہ رہیگا۔

کوشش کر! تاکہ تو اس چیز کو دیکھ سکے جو غیر کو نظر نہیں آتی۔ جب تو اس چیز کو چھوڑ دیگا جو تیرے حساب میں ہے تو جو کچھ تیرے حساب میں نہ ہوگا۔ تیرے پاس آجائیگا۔

جب تو خدا پر بھروسہ کرے گا اور خلوت اور جلوت میں اس سے ڈرتا رہے گا۔ تو وہ ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے تجھے گمان نہ ہو۔

تو ہاتھ سے چھوڑ تاکہ وہ تجھے دے۔

تو زہد اختیار کر تاکہ وہ تجھے رغبت دلائے ——— ابتدا میں ترک ہے اور انتہا میں حصول!

اے ریاکار! اے منافق! اے مشرک!

جو معاملات تیرے ہاتھ سے ہوتے ہیں۔ ان کی بابت ابدال کے حالات نہ ڈھونڈ۔

انہوں نے اپنی عادتوں کو چھوڑ دیا ہے اور تو نے یاد رکھا ہے۔

وہ تیری نیند کے وقت بیدار رہے اور تیرے افطار کے وقت روزہ دار۔

تیری بے خوفی کے وقت وہ خوف زدہ رہے اور تیرے خوف کے وقت بے خوف۔

انہوں نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا ——— وہ خدا کے لیے عمل کرتے رہے اور تو غیر کے لیے۔

انہوں نے خدا کا ارادہ رکھا اور تو نے غیر کا۔

انہوں نے اپنے کام اس کے سپرد کیے اور تو اس سے لڑتا جھگڑتا رہا۔

وہ اس کے حکم سے رضامند رہے۔ اور تو نے شکوے سے اپنی زبان کاٹ ڈالی۔

انہوں نے تلخیوں پر صبر کیا اور وہ تلخیاں ان کے حق میں شیریں ہوگئیں۔

تقدیر کی چھریاں ان کے گوشت کاٹتی ہیں۔ مگر وہ نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور نہ اس سے ایذا پاتی ہیں۔

مخلوق ان کی طرف سے راحت میں ہے۔ کسی کو ان سے رنج نہیں پہنچتا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک وہ ہیں۔ جو چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کو بھی نہیں ستاتے۔ وہ خدا سے طاعت کے ساتھ۔ مخلوق سے حسن صحبت کے ساتھ اور اہل و عیال سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہیں۔

وہ دنیا اور آخرت کی نعمتوں میں ہیں۔ دنیا میں نعمت قرب حاصل ہے۔ اور آخرت میں نعمت جنت و دیدار الٰہی کا قرب۔

بندا کے ساتھ بے شرمی و تکبر کرنے سے توبہ کر۔

تجھ پر افسوس! حیا خدا سے ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ مخلوق سے۔

کرم ہر چیز سے پہلے ہے۔

تو حادث سے شرماتا ہے۔ اور قدیم کے ساتھ بے حیائی کرتا ہے۔

وہ کریم ہے اور غیر لئیم ——— وہ غنی ہے اور غیر فقیر۔

اس کا طریقہ دینا ہے۔ اور غیر کا نہ دینا۔

اپنی تمام حاجتیں اس کی طرف لے جا۔ وہ غیروں سے بہتر ہے۔

اس کی صنعت کو اس کی دلیل سمجھ۔

اسکی شرع کے حدود کا محافظ بن ——— اس سے ہمیشہ ڈرتا رہ ——— جب تو ہمیشہ ڈرتا رہے گا۔ تو وہ تجھ کو اپنا راستہ دکھادے گا۔ اور تو معصومات سے منہ پھیر لے گا۔

اے ڈھونڈ! اسکا طالب بن! دنیا کو چھوڑ!

اس میں سے تیرا حصہ تجھے ضرور پہنچے گا۔ ضائع نہ ہوگا۔

ماسوا کا ترک تیرے دل کو کدورتوں سے صاف کر دے گا۔

اگر تیرا دل تجھے اوپر کا رستہ نہ دکھائے تو جانوروں کی طرح تو بے عقل ہے

دنیا سے اٹھ اور عقلمندوں کے پاس جا۔ جن کی عقل نے ان کو خدا کا رستہ دکھا رکھا ہے۔

ان سے عقل سیکھ! اور ان سے اپنے خدا اور نفس کو پہچان۔

افسوس تیرا رزق غیر نہیں کھا سکتا۔ تیرا حکما اگر جنت یا دوزخ میں ہے تو اس میں غیر نہیں رہ سکتا۔

غفلت تیری مالک ہے۔ اور خواہش نے تجھے قید کر لیا ہے۔

کھانے پینے، نکاح کرنے، سونے اور اپنی غرض حاصل کرنے میں تیری تمام ہمت صرف ہے۔

حلال یا حرام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیری ہمت کفار اور منافقین کی سی ہے

اے مسکین!

اپنے نفس پر رویا کر۔ تیری اولاد مرجاتی ہے تو تجھ پر قیامت گذر جاتی ہے۔ لیکن دین تباہ ہو رہا ہے۔ اور تو تجھ پر واہ نہیں کرتا۔ اور نہ اس پر روتا ہے۔ کہ تیرے دین کی پونجی کا خسارہ دیکھ کر فرشتے تجھ پر رویا کرتے ہیں۔

تجھے عقل نہیں!

اگر ہوتی تو دین کے جاتے رہنے پر رویا کرتا۔

تیرے پاس راس المال ہے۔ مگر تو اس سے تجارت نہیں کرتا۔

عقل اور حیاء دونوں راس المال ہیں۔ مگر تو ان سے اچھی طرح سودا گری کرنا نہیں جانتا۔

بے عمل علم، غیر زاہد عقل، اور غیر مفید زندگانی ایسی ہے جیسے اجاڑ گھر۔ نامعلوم خزانہ، اور ایسا کھانا جسے کوئی نہ کھا سکے۔

غفلت کی نیند سے اٹھ اور بیداری کے پانی سے منہ دھو اور یہ دیکھ کہ تو کون ہے۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

فروری آتشیں شریعت

اس ماہ کی خوشیاں اس لیے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی [illegible] شریعت کوہ فاران پہ نمودار ہوئی جس کی سعیر کی چوٹیوں پر صاحبِ نورات کو خبر دی گئی ـــــ اور جو مظلومی کے آنسو بہانے، مسکینی کی آہیں نکالنے، ذلت اور نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لیے دنیا میں نہیں آئی تھی۔ بلکہ اس لیے آئی تھی تاکہ اعداءِ حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں۔ دشمنانِ الٰہی مسکینی کے لیے چھوڑ دیئے جائیں۔ ضلالت و شقاوت، نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے اور سچائی و راستی کا عرشِ عظمت و اجلال نصرتِ الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کے ساتھ تمام کائناتِ ارضی میں اپنی جبروتیت و قدوسیت کا اعلان کرے۔ پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی۔ جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمۂ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی۔

"ھُوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولوکرہ المشرکون"

وہ ذلت کا زخم نہ تھا۔ بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا۔ وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی۔ وہ مسکینی کی بے قراری نہ تھی۔ بلکہ دنیا کو بے قرار کرنے والوں نے اس سے بے قراری پائی۔ اُس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی۔ ناتوانی کی بے بسی نہ تھی۔ اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا۔ بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا۔ جشن و مراد کی بشارت تھی۔ کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی۔ طاقت اور فرمان فرمائی کا اقبال تھا۔ امید اور یقین کا خندۂ عیش تھا۔ زندگی، فیروزمندی اور فتحمندی کی ہمیشگی تھی۔

جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۷ جون ۱۹۶۸ء شمارہ ۲۱ جلد ۱۱ قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

تذکار

خاتم النبیین

رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ ربیع الاول

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

خدا کی الوہیت و ربوبیت جس طرح وحدہٗ لاشریک ہے۔ کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں، اسی طرح اس کامل انسان کی انسانیت اعلیٰ اور عبدیت کبریٰ بھی وحدہٗ لاشریک ہے۔ کیوں کہ اس کی انسانیت میں کوئی اسکا ساجھی نہیں۔ اور اس کے حسن و جمال کی فراوانیت کا کوئی شریک نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو۔ کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا۔ وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے۔ اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اس انسان کامل، اس فرد اکمل، اس صفات عبدیت کے وحدہٗ لاشریک کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے۔ کہ نہ تو اسکا نام لیا گیا۔ نہ کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا۔ بلکہ صرف "عبد" کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ترجمہ:۔ کیا پاک ہے وہ خداوند قدوس جس نے ایک رات اپنے عبد کو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک کی سیر کرائی۔

سورۂ جن میں فرمایا:۔

وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادو یکونون علیہ لبداً ط

اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغ حق کے لیے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے۔ تو کفار اس طرح گھیر لیتے ہیں۔ گویا قریب ہے کہ اس پر آگریں گے۔

سورۂ کہف کو اس آیت سے شروع کیا۔

الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب۔

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنے عبد پر کتاب اتاری۔

سورہ فرقان کی پہلی کتاب:۔

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً ط

(ترجمہ) کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے "الفرقان" اپنے عبد پر اتارا۔ تاکہ وہ تمام عالم کی ضلالتوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔

اسی طرح سورۂ نجم میں کہا۔

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ط

(ترجمہ) پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے "عبد" پر وحی نازل فرمائی۔ جو کچھ نازل فرمانا تھی۔

سورۂ حدید میں کہا۔

ینزل علیٰ عبدہٖ آیات

[illegible] ہے جو اپنے "عبد" پر صاف صاف [illegible] ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں [illegible] "عبد" فرمایا۔ حالاں کہ بعض دیگر انبیاء کے لیے [illegible] ہے۔ تو اس کے ساتھ نام کی بھی تصریح کر دی ہے [illegible] زکریا کے لیے فرمایا:

[illegible] ربک عبدہٗ زکریا۔

سورۂ [illegible] میں کہا۔

وذکر [illegible] وذکر عبدنا ایوب

اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصود الٰہی تھا کہ اس وجود گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجۂ آخری و مرتبہ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے۔ جو انسانیت کی انتہا ہے اور اس لیے بغیر اضافت و نسبت کے صرف "عبد" کا لقب اس کو ناموں اور علم کی طرح پہنچوا دیتا ہے۔ کیونکہ تمام کائنات ہستی میں اسکا سا کوئی [illegible] نہیں۔

پس جس کی یگانگی و بے ہمتائی کا یہ مرتبہ ہو۔ اس کی یاد میں، جتنی گھڑیاں بھی کٹ جائیں۔ اس کے عشق میں جتنے آنسو بھی بہ جائیں اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں۔ اور اس کی مدح و ثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں کم ہے اور انسانیت کا حاصل روح کی سعادت، دل کی طہارت، زندگی کی پاکی اور ربانیت کی پادشاہی ہے۔

ظہور و مقصد ظہور

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لیے جشن و مسرت کا پیام اس لیے تھا۔ کہ اس مہینے میں خدا کا وہ فرمان رحمت دنیا میں آیا۔ جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمانی کا موسم بدل دیا۔ ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا۔ اور کلمۂ کفر و ضلالت کی جگہ کلمۂ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا۔

لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ۝ یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام

ترجمہ: اللہ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نور ہدایت اور کتاب مبین آئی۔ اللہ اس کے ذریعے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت کرتا اور ان کے آگے صراط مستقیم کو کھولتا ہے۔

لیکن دنیا شقاوت و حرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہو گئی۔ انسانی شر و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لیے پھیل گئی۔ سچائی اور راست بازیوں کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو خدا ہی کے لیے تھی۔ غیروں کو دے دی گئی۔ اور اس کے کلمۂ حق و عدل کے نگہداروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہو گئی۔

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ط

(ترجمہ) زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا۔ اور زمین کی صلاح و فلاح غارت ہو گئی۔

وہ دنیا میں اس لیے آیا تھا۔ کہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراط مستقیم پر چلائے۔ اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لیے نجات دلا دے۔ جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انھوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لیے تھے۔

یضع اصرھم واغلالھم التی کانت علیھم۔

(ترجمہ) پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے۔ کہ گرفتاریوں اور بندشوں سے انسان کو نجات دلائے۔ اور غلامی کے جو طوق انہوں نے اپنے گردنوں میں پہن رکھے ہیں۔ ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے۔ اور حکم و فرمان صرف ایک ہی کے لیے سزاوار ہے۔

ان الحکم الا للہ

(ترجمہ) حکم و طاقت کسی کے لیے نہیں ہے۔ مگر صرف اللہ کے لیے

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھنی ہوئی آزادی و حریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لیے ہے، نہ کاہنوں کی اطاعت کے لیے، نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لیے۔ بلکہ اس کے سر کے لیے ایک ہی چوکھٹ اس کے دل کے لیے ایک ہی عشق، اس کے پاؤں کے لیے ایک ہی زنجیر اور اس کی گردن کے لیے ایک ہی طوق اطاعت ہے۔ وہ جھکتا [illegible] تو اسی کے آگے روتا ہے۔ تو اسی کے لیے تھا کرتا ہے۔ تو اسی کی ذات پر ڈرتا ہے۔ اور لرزتا ہے۔ تو اسی کی ہیبت سے امید کرتا ہے۔ تو اسی کی رحمت پر وہ مشرک نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے۔

پرستش اور غلامی کے لیے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد و قہار کا ہو رہنا۔ یہ جو تم نے اپنی بندگی کے لیے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں۔ تو بتلاؤ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے۔ کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گھڑ لیے۔ اور مدت کی ضلالت و رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۷ جون ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۱

شذرات

علماء کرام دشمنانِ اسلام کی سازش سے بچیں

(غلام غوث ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام علماء اہلسنۃ والجماعت، اہل حق حنفی علماء دین کی جماعت ہے جس کے بزرگ پشت بہ پشت اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہمیشہ سینہ سپر ہوتے رہے ہیں جمعیۃ کے خلاف بعض دوسرے مکتب خیال کے پرچوں اور مقرروں نے اودھم مچائے رکھا۔ مگر جمعیۃ نے فرنگی کی اس پیدا کردہ خانہ جنگی کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ چنانچہ ۳، ۴، ۵ مئی کی تاریخی کانفرنس کی کامیابی ان کی نیک نیتی اور مصالحانہ طریق کار کا نتیجہ ہے۔

مگر دشمنانِ اسلام نے بوکھلا کر اپنے شیطانی حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ گوجرانوالہ کے کسی بزرگ نے اس مشن کو پورا کرنے اور مسلمانوں کی توجہ علماء حق سے ہٹانے کے لئے تقریروں کی نئی مہم شروع کر دی ہے، اور وہ حکام جو علماء حق کو فرقہ واریت کے بارہ میں وعظ سرائیل کہتے رہتے اور پابند کرتے رہتے ہیں بالکل خاموش ہیں۔

میں جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان اشتعال انگیزیوں سے بالکل بے پرواہ ہو کر تنظیم اور خدمتِ دین میں مصروف رہیں۔ اپنی توجہ دوسری طرف پھیر کر دشمنان اسلام کے مقاصد کو پورا نہ ہونے دیں۔

چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کا مستحسن فیصلہ

عرصہ سے جامع مسجد پٹولیاں لاہور میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب کے خلاف شر پسند لگے رہتے اور جھوٹی شکائتیں کرتے رہتے ہیں۔ سوء اتفاق سے وقف بورڈ اور اوقاف کے اندر بعض افسر بھی اسی قماش کے ہیں جو حضرت مولانا موصوف کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اس بار انہوں نے غلط باور کرا کر حضرت مولانا کا تبادلہ کرا دیا۔ حالانکہ مولانا کو اسی سلسلہ میں ایک عدالتی کیس کی پیروی بھی کرنی پڑتی ہے۔

اس صریح ناانصافی نے ان علماء کرام اور مخیر مسلمانوں کو بڑا متاثر کیا، جو کسی ظلم کو برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ پشاور راولپنڈی لائلپور بہاولپور اور لاہور کے چیدہ چیدہ علماء کرام کا وفد نیز دو[illegible] چیف ایڈمنسٹریٹر کی خدمت میں ا[illegible] ہوا۔ چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب نے [illegible] کا ثبوت دیتے ہوئے وفد کو حو[illegible] افزا[illegible] سے ٹھکرا[illegible] کہ انہوں نے از راہ کرم و شرافت [illegible] ناکامی [illegible] کا حکم دے کر اہل محلہ اور علماء کرام [illegible] کیا۔

چیف صاحب کے اس [illegible] نامراد [illegible] ان کی نیکدلی اور حق پسندی کے ثبوت ہونے [illegible] ان کے خلاف جتنے پروپیگنڈے اور کائیں کائیں تھی سب کی تردید کر دی ہماری دعا ہے کہ ان کے ہاتھ سے صحیح اسلامی خدمات سرانجام پائیں۔

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مقرر ہو گئے

(از حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

یکم و دوئم مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء کرام کا اجتماع ہوا۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی سہ سالہ انتخاب عمل میں آیا۔

اس میں مغربی پاکستان کے امیر حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ مرکز کے امیر مقرر ہوئے اور صوبائی نائب امیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ مرکزی نائب امیر تجویز ہوئے۔ دوسرے صوبائی نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ مرکزی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ قرار پائے۔ صوبائی جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ مرکزی جمعیۃ کے ناظم قرار پائے۔

اس طرح سوائے ناظم اعلیٰ کے تقریباً تمام صوبائی عہدے خالی ہو کر رہ گئے۔ بہرحال اس وقت صوبائی جمعیۃ علماء اسلام اس تاریخی کام کو چلانے کے لئے ایک یا دو صوبائی ناظموں [illegible] ضرورت ہے۔ میں نے فی الحال صوبائی نظامت کے لئے حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ لاہور کو نامزد کیا ہے۔ امید ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ میری ذمہ داری کا بوجھ بھی ہلکا کر دینگے۔ میں ان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس خدمت کو قبول فرما کر وقت کی ضرورت کو پورا کریں (غلام غوث)

اجلاس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعرات بوقت ۳½ بجے سہ پہر دفتر مرکزیہ میں امیر حلقہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع گوجرانوالہ ضلع لاہور ضلع شیخوپورہ اور ضلع سیالکوٹ کے علماء کرام اور جماعتی کارکنوں کے علاوہ صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لاہور کے ناظم حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی کی یہ استدعا منظور کر لی گئی کہ ان کی بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر ناظم عمومی کی ذمہ داریوں سے انہیں سبکدوش کر دیا جائے [illegible] ان کی جگہ حضرت مولانا محمد الطاف صاحب خطیب [illegible] قدیم و نیکی روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کو ناظم عمومی منتخب کر لیا گیا۔

(۲) ڈویژنل دفتر کے لئے یہ طے پایا کہ فی الحال عارضی طور پر مرکزی دفتر میں اس کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا جائے۔ بعد میں بوقت ضرورت دفتر گوجرانوالہ منتقل کر دیا جائے گا۔

(۳) یہ طے پایا کہ جمادی الاخریٰ کے اوائل میں گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لاہور کی ڈویژنل کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس کانفرنس کے انتظامات کی ذمہ داری جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے سپرد کر دی گئی۔

ایک قرارداد کے ذریعہ فلم خانہ خدا کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور اسے شعائر اسلامیہ کی توہین قرار دیتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان سے اس فلم کو فی الفور بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس سے حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مولانا پسروری مدظلہ نے خطاب فرمایا اور جماعتی احباب کو تلقین کی کہ وہ جمعیۃ کا پروگرام ملک کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے پوری تندہی سے کام کریں۔

سہ پہر ۵½ بجے اجلاس بخیر و خوبی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(زاہد گکھڑوی)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

مسائل اور افکار

تراشے ـــ خبریں ـــ اقتباسات

یوم بیت المقدس

"پانچ جون کو پورے عالم اسلام میں یوم بیت المقدس منایا جارہا ہے۔ اسرائیل نے گذشتہ سال اسی روز مقامات مقدسہ پر جارحانہ قبضہ کیا تھا۔ اسرائیل کے قبضہ سے ان مقدس مقامات کو واگذار کرانے کے لئے گذشتہ سال کے دوران مسلمانان عالم نے جو پرامن کوششیں کی ہیں ان کا اب تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ یہ دن منانے کا بڑا مقصد اس عہد کی تجدید ہے کہ اسلامیان عالم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بیت المقدس یہودی تسلط سے آزاد نہیں ہو جاتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"یوم بیت المقدس" اس احساس کو تازہ کرنے کے لئے منایا جارہا ہے کہ مسلمان مقدس مقامات کی بازیابی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور اس جدوجہد میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے"۔ (وفاق لاہور ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء)

خطرناک ارادے

"بھارت کے وزیر دفاع سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ ان کا ملک زیادہ سے زیادہ اسلحہ حاصل کرے گا اور اسلحہ کی فراہمی کی جو مہم اس وقت جاری ہے اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی۔ ویسے عالمی سطح پر بڑی طاقتیں تخفیف اسلحہ کی مہم چلا رہی ہیں۔ لیکن جہاں تک بھارت کا تعلق ہے۔ اسے بڑی طاقتوں کی طرف سے برابر ہتھیار مل رہے ہیں اور یہی وہ حوصلہ افزائی ہے۔ جس کی بنا پر اب بھارت کے وزیر دفاع نے ہتھیار بٹھانے کی مہم کو جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ بھارت نے تھوڑی آزادی کے بعد سے ہر ہر گام پر اپنے جارحانہ عزائم کا ثبوت دیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بھارت اس خطہ مشرق کے امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنا ہوا ہے۔ اسلحہ بٹھانے کا سلسلہ قیام امن کے لئے نہیں بلکہ جارحانہ بھارتی عزائم کی تکمیل کے لئے ہے اور کوئی ہوشمند ملک اس خطرے سے غافل نہیں ہو سکتا۔ چین اور پاکستان خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ بھارت کے امن پسندی کے نعروں کا اصل مطلب کیا ہوتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس خطے کے امن کو سب سے زیادہ خطرہ بھارت سے ہے اور بھارت کو اسلحہ دینا اس خطے کے امن کو غارت کرنے کے مترادف ہے (جنگ کراچی ۳۰ مئی ۱۹۶۸ء)

طبی تعلیم اور صحت عامہ

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مشرق وسطیٰ کا سیاسی افق

جون ۱۹۶۷ء سے جون ۱۹۶۸ء تک

احمد حسین کمال

یون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کا جارحانہ حملہ اچنبی کی پشت پناہی امریکی سامراج نے کی تھی نہ صرف عرب دنیا اور مشرق وسطیٰ بلکہ ایشیا اور افریقہ کے تمام نو آزاد ملکوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

عرب ملکوں اور مسلمان قوموں کے لئے اس کی حیثیت ایک خطرناک اور شاید آخری "وارننگ" کی ہے۔

اسرائیل کی مذکورہ جارحیت کسی فوری سبب کی وجہ سے عمل میں نہیں آئی تھی، بلکہ مشرق وسطیٰ کی سیاست کا گہرا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات بالکل عیاں ہے کہ اس جارحیت کی تیاری گذشتہ دس سال سے ہو رہی تھی

۱۹۵۶ء میں نہر سویز کا مغربی سامراج کے ہاتھوں سے نکل جانا اور مصر کا اس پر بزور قبضہ کر لینا ایسی بات نہیں تھی جسے سامراجی قوتیں نظر انداز کر دیتیں۔

نہر سویز سے سامراجی مفادات کا خاتمہ

جو نہر مشرق اور مغربی پانیوں کے درمیان سنگم کا ذریعہ تھی ... جس نے مغربی قوموں کو دنیا میں معاشی، اقتصادی اور سیاسی و تہذیبی برتری دلائی اور جو مشرق پر مغرب کے غلبہ کا کارگر اور آزمودہ وسیلہ تھی۔ اس پر تنہا مصر جیسی چھوٹی سی سلطنت کا قبضہ جمالینا۔ اس سے اسرائیل سمیت مغرب کی تمام سامراجی قوتوں کو بے دخل کر دینا اور مصر جیسے چھوٹے سے ملک کے ایک سربراہ جمال عبدالناصر کا پورے مغربی سامراج اور اس کے زائیدہ و پروردہ اسرائیل کو اس مسئلہ پر کامیاب چیلنج کر لینا ایسا انقلابی واقعہ تھا جس کی کوئی مثال گذشتہ دو سو سال کے سیاسی و فوجی وقائع میں نہیں ملتی۔

اس شاندار کامرانی کے بعد جو دراصل تمام مشرقی قوموں بالخصوص عرب مسلم قوموں کی فتح و کامیابی کا مظہر و آغاز تھی، عرب مملکتوں کا یہ فرض تھا، کہ وہ اللہ کی عطا کردہ اس نصرت کے شکر گذار ہوتے۔ اور اپنے تمام تنازعات بالائے طاق رکھ کر اور اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر ایک متحدہ عرب طاقت کی تشکیل کا کام فوراً شروع کر دیتے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے عزت و عظمت کے اس عالمی اعزاز کا مستحق مصر اور اس کے صدر رجال عبدالناصر کو بنا دیا تھا تو اپنی نمائشی برتری کے احساسات سے پاک ہو کر، عرب کے تمام ملوک و شیوخ اور قائدین مصر کی رفاقت اور ناصر کی قیادت میں متحدہ عرب قوت کی تعمیر سے اعراض نہ کرتے

دو صدیوں کے بعد تاریخ کا نیا موڑ

یہ تاریخ کا اہم ترین اور فیصلہ کن موڑ تھا، مغربی سامراج اور اسرائیل کے لئے یہ شکست بھلا دی جانے والی شکست نہیں تھی۔

ان کے وقار کی بحالی کا تقاضا یہ تھا کہ وہ خفیہ منصوبہ بندی کے ذریعہ اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ طاقتور بنا کر عرب سرزمین پر اتنا آگے بڑھا دیں کہ جنوبی عرب کے ساحلوں سے لے کر خلیج فارس تک اس کی دھاک بیٹھ جائے اور مشرق وسطیٰ کی سب سے بڑی طاقت بن جائے۔

اس ناپاک و خطرناک منصوبہ کا جواب ناقابل شکست "عرب اتحاد" میں مضمر تھا۔

لیکن افسوس کہ تاریخ اور وقت کے اس تقاضا کی طرف مصر کے سوا کسی دوسری عرب مملکت نے توجہ نہیں دی اور نہ مشرق وسطیٰ کی دوسری مسلم ریاستوں نے اس کی اہمیت کو محسوس کیا۔

سامراج کا شاطرانہ ہاتھ اور دس سالہ تیاریاں

نہر سویز کے معاملہ میں مصر کی شاندار کامیابی سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکا۔ لیکن مغربی سامراج کا شاطرانہ ہاتھ عرب اور دیگر مسلمان ملکوں میں مصر و ناصر کے خلاف نفرت کے بیج بونے میں کامیاب ہو چکا تھا

۱۹۵۶ء میں بھی جبکہ نہر سویز کا معرکہ گرم تھا مسلمان ملکوں میں بعض نام نہاد دینی و سیاسی گروہ، ناصر اور مصر کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ اور نہر سویز کو قومی قبضہ میں لینے کی بعض علانیہ اور بعض دبی زبان سے مخالفت میں لگے ہوئے تھے۔

اور وہ عرب ممالک جو مغربی سامراج بالخصوص برطانیہ و امریکہ کے ساتھ اقتصادی، سیاسی و سماجی رشتوں میں بندھے ہوئے تھے۔ اور جن ملکوں کے تیل وغیرہ معدنیات پر امریکہ و برطانیہ کا قبضہ تھا۔ یا امریکہ و برطانیہ سے انہیں اقتصادی، معاشی و فوجی وظائف مل رہے تھے

وہ مصر و ناصر کی اس تاریخی کامیابی کو پسندیدہ نگاہ سے نہ دیکھ سکے۔

۱۹۵۷ء میں ہی امریکی صدر آئزن ہاور نے بھی (جیسا کہ ان کا اپنا اعتراف ان کی خود نوشت سوانح میں موجود ہے) عرب ملکوں کے سلاطین کو مشورہ دیا کہ وہ اسلامی بلاک کے نام سے مصر و ناصر کے خلاف ایک محاذ کھول دیں ورنہ اُن کے شاہی مفادات نئے عرب انقلابی قوتوں کی رو میں بہ جائیں گے

چنانچہ داخلی طور پر عرب دنیا میں سلاطین عرب کی سرپرستی میں مصر و ناصر کے خلاف مذہبی بنیادوں پر پروپیگنڈا تیز تر کر دیا گیا۔ عرب ملکوں سے باہر مسلمان ملکوں میں وہ جماعتیں اور گروہ بھی جو سامراجی وابستگی کی کیمپوں کی باہمی کشمکش میں سامراجی کیمپ کے حامی و ہمنوا تھے۔ مصر و ناصر کے خلاف پروپیگنڈا بازی کرنے کے لئے میدان میں نکل پڑے اور ان کے پروپیگنڈا کا ہدف شام، عراق، الجزائر، انڈونیشیا وغیرہ ممالک بھی بننے لگے۔

مصر و ناصر کو عرب و مسلمان ملکوں کے سامراج پرست قیم مذہبی، نیم سیاسی گروہوں کے حملوں کی یلغار میں دے کر امریکہ اور مغربی سامراج اسرائیل کے دست و بازو قوی بنانے اور اس کے اثر و غلبہ کو جنوبی عرب سے خلیج فارس تک پھیلا دینے کے منصوبہ کی خفیہ تیاریوں میں لگ گئے۔

مصر کے پے بس بنانے اور الجھائے رکھنے کے لئے مغربی سامراج نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ یمن کے جمہوری انقلاب کو ناکام بنانے اور یمن میں مصر کی قوت کو نہتا کرنے کے لئے سعودی عرب کو یمن کی مغرور شاہنشاہیت کا حلیف بنا کر کھڑا کر دیا۔

اس طرح دس سال تک اسرائیل کو طاقت ور بنانے اور اس کی معاونت و پشت پناہی کے منصوبوں کو کامیاب کرنے کی تیاریاں جاری رہیں۔ تا آنکہ ۱۹۶۷ء کے آخر میں اردن پر اسرائیل کا آتشی حملہ کرا دیا گیا اور اپریل ۱۹۶۷ء میں شام کو چیلنج دے کر خلیج عقبہ کی طرف فاتح اسرائیلی سرحدات پر پُراسرار سرگرمیاں شروع کر دی گئیں۔

عرب دنیا کے تحفظ کے لئے مصر کا بروقت اقدام

مصر کے لئے یہ تمام صورت حال خاموشی کے ساتھ دیکھتے رہنا ممکن نہیں تھا۔ اور وہ کسی طرح بھی یہ اجازت نہیں دے سکتا تھا کہ اقوام متحدہ کی فوجیں صحرائے سینا کی مصری سرزمین پر اسرائیل کے لئے دفاعی اور پردہ پوش دیوار کا کام دیتی رہیں تاکہ اسرائیل چپکے سے خلیج عقبہ پار کر کے جنوبی عرب میں یمن کے ساحلوں کی طرف بڑھتا چلا جائے نیز عدن سے بحرین تک کا جنوب و شمال کا عرب علاقہ اسرائیل کے اثر و رسوخ میں آجائے اور برطانیہ یہاں سے رخصت ہوتے وقت اسرائیل کو اپنا وارث و جانشین

مقرر کر کے شیوخان عرب کو اس کی سربراہی قبول کرنے پر مجبور کر دے۔

مصر نے باوجودیکہ عرب ملکوں کے سلاطین اور شیوخ اپنے ذاتی مفادات اور امریکی سامراج کی انگیخت پر مصر و ناصر کی شدید مخالفت کرتے چلے آ رہے تھے سب باتوں کو پس پشت ڈال کر جنوبی اور شمالی عرب کو اسرائیل کے بدخطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کا فوراً اعلان کر دیا اور صحرائے سینا سے اقوام متحدہ کی فوجوں کو نکال کر تحفظ و اطمینان کی وہ دیوار بھی منہدم کر دی۔ جس کی اوٹ میں اسرائیل اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر بلا رکاوٹ خلیج عقبہ کو پار کر سکتا تھا۔

مصر نے اس اقدام سے اگرچہ اپنے آپ کو اسرائیل اور اس کے خفیہ پشت پناہوں کے براہ راست حملہ کی زد میں دے دیا تھا۔ اور یہ بات بالکل ظاہر تھی، کہ اگر امریکہ لیبیا سے ترپولی تک پھیلے ہوئے اپنے اور برطانیہ کے فوجی و ہوائی اڈے اسرائیل کی معاونت میں استعمال کرتا ہے تو انجام کار مصر کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا اور صحرائے سینا سے پسپا ہونے پر مجبور ہو جانا پڑے گا

تاہم یہ پسپائی اتنا بڑا نقصان نہیں ہوگی۔ جتنے بڑے نقصان کا خطرہ عرب دنیا، عالم اسلام اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو اسرائیل کے خلیج عقبہ پار کر کے بحر احمر سے خلیج فارس تک سمندر میں داخل ہو جانے سے پیش آ سکتی تھی

چنانچہ مصر کے اس بروقت اقدام نے اس خطرہ کو توڑ دیا لیکن اسرائیل اور اس کے معاون امریکی و مغربی سامراج نے جب اپنا دس سالہ منصوبہ اور تیاری [illegible] اس طرح فیل ہوتے دیکھا تو منتقمانہ غصہ [illegible] طور پر دفعتاً جارحانہ حملوں کا آغاز کر دیا [illegible] عیارانہ [illegible] تاہم [illegible] صحرائے سینا سے زیادہ کچھ [illegible] نہ کر سکے اور اپنی فتح کا نشان بلند کرنے کے لئے بیت المقدس پر قبضہ جما لیا۔ جو صرف ایک معمولی دیوار کی حد بندی کے اندر واقع تھا۔ اور جہاں اردن کی کوئی فوجی دفاعی لائن موجود نہیں تھی۔

بہرحال اسرائیل کا یہ جارحانہ حملہ اس کے اور مغربی سامراج کے اصل مقصد کو تو پورا نہیں کر سکا۔ لیکن اس سے عرب دنیا اور عالم اسلام کو جو نیا چیلنج درپیش آیا۔ اس کی سنگینی کسی حیثیت سے بھی کم نہیں تھی

سامراجی پروپیگنڈے کا نیا دور

اور نیا منصوبہ

سامراجی پروپیگنڈے کے سیلاب نے اسرائیلی جارحیت کے ناکام مضمرات کو اگرچہ فی الحال عوام کے سامنے نہیں آنے دیا ہے۔ لیکن جس کی نظر میں خلیج عقبہ کے نزاع کا حقیقی پس منظر، دنیائے عرب کی جغرافیائی پوزیشن کا واضح نقشہ، برطانوی طاقت کا مشرق کے علاقوں سے بتدریج بازرفتگی کا پروگرام اور نہر سویز کی بین الاقوامی سمندری اہمیت ہے۔ وہ اسرائیل کی گذشتہ جارحیت اور اس میں امریکی سامراج کی ملوثیت کے دور رس مقاصد سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ اور اسے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سامراجیت کے یہ مخفی مقاصد اپنی تکمیل کی راہ صرف اس لئے نہیں پا سکے کہ خلیج عقبہ کے دروازہ سے غازہ کی پٹی تک مصر کی فوجیں آ موجود ہوئی تھیں اور اقوام متحدہ کی فوجوں کی وہ محافظ دیوار ہٹ چکی تھی۔ جس کے پس پردہ رہ کر اسرائیلی افواج کو امریکی سامراج خلیج عقبہ سے گذار کر جنوبی عرب کے سمندروں اور ساحلوں تک پہنچا دینا چاہتا تھا

اگرچہ فی الحال امریکی سامراج اسرائیل کو جنوبی عرب، خلیج فارس اور بحر ہند تک آگے بڑھانے میں ناکام رہا ہے۔ لیکن اب منصوبہ کی دوسری نوعیت یعنی وسط عرب میں دور دور تک اسرائیل کی سرحدات وسیع کر دی جائیں۔ تاکہ آیندہ وہ مشرق میں مغربی سامراج کی سب سے بڑی نمایندہ طاقت کا پارٹ ادا کر سکے، پورا کرنے کی سامراجی مہم کے آثار سامنے ہیں

اگر خلیج عرب (فارس) کے مسئلہ پر ایران اور عربوں کے درمیان آویزش شدت اختیار کر جاتی ہے تو اس علاقے میں اسرائیل کو آگے بڑھانے کا کوئی نہ کوئی موقعہ امریکی سامراج کے ہاتھوں میں آ سکتا ہے اور چونکہ اس منصوبہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ عرب کی ترقی پسند انقلابی طاقتیں اور مصر کے صدر جمال عبدالناصر ہیں۔ اگر ان کی جگہ رجعت پسند طاقتیں آ جائیں تو امریکی سامراج کے لئے یہ نیا مقصد حاصل کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اس کے لئے سامراج نے خود بھی اور اپنے گماشتوں کے ذریعہ بھی پروپیگنڈے کا ہر حربہ صدر ناصر اور عرب انقلاب پسندوں کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کا استعمال کیا۔ نیز داخلی سازشوں سے انہیں معزول کرنے کی سعی بھی کی اور ان کوششوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

یمن میں شاہ پسندوں سے بھرپور حملہ کرایا گیا تاکہ یمن کی جمہوری حکومت فیل ہو جائے۔

جنوبی یمن میں بھی زبردست بغاوت و شورش کی تخم ریزی کی گئی۔ تاکہ ایسا گروپ برسر اقتدار آ جائے جو مستقبل میں سامراجی منصوبوں کی تکمیل کا ذریعہ بن سکے۔

اسرائیل اور امریکہ کو سب سے بڑا خطرہ عرب اتحاد کا تھا۔ اسرائیلی جارحیت کے بعد کا سیاسی، فوجی اور اقتصادی تقاضا یہ تھا کہ اردن کی نہایت چھوٹی سی مملکت اپنی انفرادی حیثیت پر مصر نہ رہتی اور قریبی عرب ملکوں شام و عراق کے ساتھ مکمل سیاسی، فوجی و اقتصادی اشتراک کر لیتی۔

علاوہ ازیں سعودی عرب سے لے کر لیبیا تک ایک مشترکہ با اختیار فوجی کمان اور انتظامی و اقتصادی ہم آہنگی کا منصوبہ تشکیل دے دیا جاتا

سعودی عرب اور اردن کی ذمہ داری — اس سلسلے میں اردن اور سعودی عرب کی ہی یہ پہلی ذمہ داری تھی کہ وہ عرب اور اسلامی دنیا کو درپیش اسرائیل و امریکی سامراج کے اس شدید خطرہ کو محسوس کر کے اپنی اپنی انفرادیت سے دست بردار ہو جاتے۔ جو عربوں کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم در تقسیم رکھنے کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ

اعلیٰ سطح پر عرب دنیا کا اشتراک اور واحد عرب قیادت کا وجود ہی ایک عظیم طاقت بن کر پوری عرب دنیا کو اس احتیاج سے نجات دلا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے مغربی ملکوں یا اشتراکی طاقتوں کی طرف نہ دیکھیں۔

اور اسرائیل کا خطرہ اس وقت تک عرب دنیا سے دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک امریکی سامراج کے مفادات عرب دنیا سے ختم نہیں کر دیئے جاتے لیکن بدقسمتی سے ان مفادات کا سب سے بڑا مرکز اس وقت سعودی عرب اور لیبیا ہیں۔ چنانچہ جب تک یہ دونوں اس رشتہ کو قطع نہیں کرتے۔ کوئی سبیل مشترکہ فوجی کمان، اقتصادی منصوبہ بندی اور انتظامی رسل و رسائل کی وجود میں آ سکتی۔ اور نہ اردن کو یہ احساس ہو سکتا ہے کہ محض اس کی مختصر سی انفرادیت نے فوجی دفاع اور اقدام کی کیا کیا مشکلات پیدا کر رکھی ہیں اور اسرائیل کو مضبوط تر بننے اور ہمسایہ عرب ملکوں اور اردن کی سرحدات کو پامال کر دینے کے کیسے کیسے مواقع اسے فراہم کر دیئے ہیں۔

چنانچہ چاہیئے تو یہ تھا کہ جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد وہ تمام عرب ممالک جن کی سرزمین پر امریکی سامراج کے مفادات قائم ہیں امریکہ سے کلیتہً انقطاع کر لیتے۔ اور وحدت عربیہ کی راہ کے اس سب سے بڑے سنگ گراں کو اپنے علاقے سے ہٹا دیتے۔

نیز اردن وسیع تر عرب کے تحفظ کی خاطر اپنی انفرادیت کو عرب اشتراک کا جزو بنا دیتا۔

اسرائیلی جارحیت کے بعد کا ایک سال

لیکن ایک سال کا پورا عرصہ گذر رہا ہے سوائے چند سطحی باتوں کے اس اہم نکتہ پر عمل کا گریز کیا گیا اور کیا جا رہا ہے۔

مصر نے "یارنگ مشن" کو ایک سال تک ٹالا اور اقوام متحدہ کے ہر اس اصرار کو رد کیا جو اسرائیل سے براہ راست مفاہمت کا داعی تھا۔

اگر عرب سرزمین سے امریکی مفادات یکسر ختم کر دیئے جاتے اور فوجی و دفاعی سطح پر عرب اشتراک مکمل وجود میں آ جاتا۔ تو یقیناً اب تک اسرائیل سے تمام مقبوضہ عرب علاقہ بزور خالی کرایا جا سکتا تھا۔ لیکن ایک سال گذر رہا ہے... مشرق وسطیٰ کے وہ ممالک جن کے روابط امریکہ اور مغربی سامراج کے ساتھ برسہا برس سے دوستانہ چلے آ رہے ہیں۔ آج بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ جس مقام پر جون ۶۷ء کی جنگ سے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

درس قرآن

حضرت تھانوی رح

سود کی مذمت

الذین یاکلون الربوٰا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس۔ ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوٰا و احل اللہ البیع وحرم الربوٰا فمن جآءہ موعظۃ من ربہ فانتھیٰ فلہ ما سلف و امرہ الی اللہ و من عاد فاولئک اصحب النار ھم فیھا خلدون یمحق اللہ الربوٰا و یربی الصدقت واللہ لا یحب کل کفار اثیم۔

جو لوگ سود کھاتے ہیں (یعنی لیتے ہیں) نہیں کھڑے ہوں گے (قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنا دے لپٹ کر (حیران و بوکھلا) یہ سزا اس لئے ہو گی۔ کہ ان (سود خوار) لوگوں نے (سود کے حلال ہونے پر استدلال کرنے کے لئے) کہا تھا کہ بیع بھی تو شل سود کے ہے (کیونکہ اس میں بھی مقصود نفع حاصل کرنا ہے اور یقیناً حلال ہے۔ پھر جو بھی اس کا مثل ہے حلال ہونا چاہیئے) حالانکہ (دونوں میں کھلا فرق ہے) کہ اللہ تعالےٰ نے (جو کہ مالک ہیں احکام کے) بیع کو حلال فرمایا ہے۔ اور سود کو حرام کر دیا ہے۔ (اس سے زیادہ اور کیا فرق ہو گا) پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے (اس بارہ میں) نصیحت پہنچی۔ اور وہ (اس سود کے فعل سے اور اس کفر کے قول سے (یعنی حلال کہنے سے) باز آ گیا (یعنی حرام سمجھنے لگا اور لینا بھی چھوڑ دیا) تو جو کچھ (اس حکم کے آنے سے) پہلے (لینا ہو چکا ہے۔ وہ اسی کا رہا۔ (ظاہر شرع کے نزدیک اس کی یہ توبہ قبول ہو گئی اور دیا ہوا مال اسی کی ملک ہے (اور باطنی) معاملہ اس کا (کہ وہ دل سے آیا ہے یا منافقانہ توبہ کر لی ہے یہ) خدا کے حوالہ رہا (اگر دل سے توبہ کی ہو گی عند اللہ نافع ہو گی ورنہ کالعدم ہو گی تم کو بدگمانی کا حق نہیں) اور جو شخص (نصیحت مذکور سن کر بھی) اسی قول اور اسی فعل کی طرف) پھر عود کرے۔ (تو بوجہ اس کے کہ ان کا یہ فعل خود گناہ کبیرہ ہے) یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے (اور بوجہ اس کے کہ ان کا یہ قول کفر ہے اس لئے) وہ (اس (دوزخ) میں ہمیشہ رہیں گے (اور اگرچہ سود لینے سے فی الحال مال بڑھتا نظر آتا ہے لیکن مآل کار) اللہ تعالےٰ سود کو مٹاتے ہیں (کبھی تو دنیا ہی میں سب برباد ہو جاتا ہے ورنہ آخرت میں تو یقینی بربادی ہے کیونکہ وہاں اس پر عذاب ہو گا) اور (برخلاف اس کے صدقہ دینے میں گو فی الحال مال گھٹتا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مآل کار اللہ تعالیٰ (صدقات کو بڑھاتے ہیں (کبھی دنیا میں بھی ورنہ آخرت میں تو یقیناً بڑھتا ہے کیونکہ وہاں اس پر بہت سا ثواب ملے گا۔ اور اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتے (بلکہ مبغوض رکھتے ہیں (کسی کفر کرنے والے کو) جو کہ قول مذکور کے مثل کلماتِ کفر منہ سے بکے اور اسی طرح پسند نہیں کرتے) کسی گناہ کے کام کرنے والے کو (جو کہ فعل مذکور یعنی سود کے مثل کبائر کا مرتکب ہو)

ف:۔ آخرت میں جنون کی سی حالت ہونا قرآن سے تو اس فعل اور اس قول کے مجموعہ پر مرتب معلوم ہوتا ہے۔ اور حدیث میں صرف سود لینے کے فعل پر بھی اس کا ترتب ثابت ہوتا ہے۔ جیسا روح المعانی میں طبرانی سے بروایت عوف بن مالک حدیث مرفوع منقول ہے۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں:۔

فمن اکل الربوٰا بعث یوم القیٰمۃ مجنونا یتخبط ثم قرأ الایۃ آہ

ف:۔ اور قیامت میں جو سزا دی جائے گی مناسبت اس کی جرم کے ساتھ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس شخص کا یہ کہنا انما البیع مثل الربوٰا ناشی ہے۔ اس شخص کی بے عقلی سے دربارۂ دین کے اس لئے اس کی سزا زوال عقل کی دی جائیگی اسی طرح یہ فعل بھی خود دلیل ہے بے عقلی مذکور کی۔ کیونکہ جس علم کی بنیاد حکم خداوندی پر نہ ہو وہ گویا علم اور عقلی ہی نہیں۔

درس حدیث

منصف حاکم پر خدا کا سایہ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالےٰ اپنا سایہ کرے گا، اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا اور کسی کا سایہ نہ ہو گا۔

(۱) منصف حاکم (۲) جوان صالح جس نے اللہ کی عبادت ہی میں نشو و نما پائی (۳) اور ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں رہے (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کریں یہیں تو اس کی رضا کے لئے اور جدا ہوں تو اسی کی خوشی کے لئے (۵) اور وہ آدمی کہ جس کو کوئی اعزاز اور حسن والی عورت بلائے اور وہ کہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ (۶) اور ایسا آدمی جو صدقہ اس قدر چھپا کر دے کہ سیدھے ہاتھ کے خرچ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو (۷) اور ایک وہ آدمی کہ جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں (بخاری مسلم)

منصف حاکموں کا قیامت میں اعزاز

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدل کرنے والے نور کے منبر پر ہوں گے۔ وہ جو اپنی حکومت میں، اپنے گھر والوں میں، اور جو کام ان کے سپرد ہوا ہو اس میں عدل کریں۔ (مسلم)

بہترین امیر و حاکم و بدترین امیر و حاکم

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ تمہارے سب سے بہترین امیر وہ ہیں کہ تم اُن سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں۔ تم اُن کے لئے دعا کرو وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ اور تمہارے بُرے امیر وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو وہ تم سے بغض رکھیں۔ تم ان پر لعنت کرو وہ تم پر لعنت کریں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے کیوں نہ لڑیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ (مسلم)

حضرت عباس بن حمار سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ تین آدمی جنت کے اہل ہوں گے (۱) منصف بادشاہ جن کو انصاف کی توفیق ملی ہو (۲) اور ایسا آدمی کہ جو ہر قرابت دار مسلمان کے لئے رحمدل اور نرم دل ہو (۳) اور وہ آدمی جو سوال سے بچے اگرچہ اولاد کثیر رکھتا ہو۔ (مسلم)

فتنہ کے زمانے میں حکم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ ایک جگہ اترے۔ کوئی اپنا خیمہ درست کرنے لگا کوئی تیراندازی کا مقابلہ کرنے لگا اور کوئی اپنے چوپائے کی مرمت بھال میں مصروف ہوا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پکارنے والے نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پکارا تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے ہیں اُن سب پر واجب تھا کہ اپنی امت کو ایسی بہتر باتیں بتلائیں اور ڈرائیں جس کو وہ جانتے ہوں۔ اور اس امت کے لئے شروع میں عافیت رکھ دی گئی ہے اور پچھلوں کو بلائیں پہنچیں گی اور ایسے امور جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ ایک فتنہ آئے گا جو دوسرے فتنہ کو حقیر کر دے گا۔ پھر ایک فتنہ ایسا آئے گا کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت کا باعث ہے۔ گرد ہٹ جائے گا۔ دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا۔ یہی ہے یہی ہے پس جو آگ سے نجات حاصل کرنا چاہے اور جنت میں داخل ہونے کی تمنا ہو وہ اس حال پر مرے کہ اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارے اور اس کی اطاعت قائم رکھے۔ پھر دوسرا آدمی آئے

اور اپنا ہاتھ اور گردن کی گردن اور اس سے (مسلم)

دینی محاذ

کاروانِ اسلا

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

آغا شورش کی رہائی کا مطالبہ

ڈھاکہ ۲۲ مئی۔ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان کے ایک اجلاس میں آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی اور ایک مطالبہ میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ جلد از جلد آغا شورش کاشمیری کو رہا کر دے

دوسری قرارداد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے دس مطالبات کی صورت میں جمعیۃ کا جو پروگرام پیش کیا گیا ہے کے ساتھ مکمل اتحاد اور تائید کا اظہار کیا گیا اور صوبہ بھر کی شاخوں سے اپیل کی گئی کہ ملک کے کونے کونے میں جمعیۃ کے پروگرام سے عوام کو روشناس کرنے کی سعی میں دریغ نہ کریں

کشور گنج جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس

۳ جون مطابق ۶ ربیع الاول کشور گنج جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد، صبح دس بجے سے ایک بجے تک محکمہ بھر کے علماء اور کارکنان جمعیۃ کا خصوصی اجلاس اور شام دو بجے سے رتھ کھولا کے وسیع میدان میں جلسۂ عام۔ اس کانفرنس میں صوبائی جمعیۃ کے امیر حضرت شیخ عبدالکریم صاحب صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا شمس الدین قاسمی۔ ماہنامہ مدینہ کے ایڈیٹر حضرت مولانا یحیٰ الدین خاں۔ حضرت مولانا عارف ربانی صاحب ناظم پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب حسینی اور حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب کی شرکت۔

(محمد شمس الدین غفرلہٗ)

مجلس شوریٰ حلقہ خیرپور ڈویژن کا اجلاس

۲۳ ربیع الاول ۸۸ھ بمطابق ۱ جون ۶۸ء بروز جمعرات ۱۰ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر نزد نیاز ہوٹل اسٹیشن روڈ سکھر میں ہوگا۔

جملہ اراکین شوریٰ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ ایجنڈا درج ذیل ہے:۔

(۱) انتخابی امور میں مساعی کی رپورٹیں۔

(۲) حلقہ ڈویژن کی گذشتہ تنظیمی و تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ۔

(۳) روئداد اخراجات دفتر ڈویژن

(۴) گذشتہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس سے ملی ہوئی تربیت کی روشنی میں مستقبل کے لئے تنظیمی کام کا لائحہ عمل۔

ضروری اعلان

ہمارے مبلغ مولانا عزیز اللہ سے کسی نامعلوم جگہ پر ایک رسید بک جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن گم ہوگئی۔ رسیدوں کا نمبر ۱ تا ۱۰۰ ہے اور ۲۴ رسیدیں کاٹی ہوئی ہیں۔ جن صاحب کو بھی ملے براہ نوازش مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اس کا ڈاک خرچ یا سفر خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔ امداد کنندگان سے اپیل ہے کہ مذکورہ رسید بک کسی کے پاس اگر پائیں تو ان سے لیکر دفتر بھیجدیں (محمد مراد مسجد منزل گاہ سکھر)

اجتماع جمعیۃ ٹھل نو

جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو ضلع جیکب آباد کا اجلاس ۱۶ مئی مطابق ۱۷ صفر ۱۳۸۸ھ کو دفتر میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفہ حضرت ہالیجوی ہوا۔ ناظم دفتر محمد خاں کہوسہ کو مقرر کیا گیا۔ جس کے لئے ماہانہ تنخواہ پچاس روپے مقرر کی گئی

(۲) ترجمان کی ایجنسی دفتر کے ذمہ سپرد کی گئی اور فی الحال ۶ پرچے جاری کرائے گئے۔

(۳) مالی امداد کے لئے کچھ حضرات نے ماہانہ چندہ دینے کا وعدہ کیا اور جو حضرات پہلے دیتے ہیں اس میں کچھ اضافہ کیا۔ (حضور الدین نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو و صدر مدرس مدرسہ عربیہ مظہر الحق جامع مسجد ٹھل نو)۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن

پشاور ۲۶ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر عبدالرحمٰن نائب امیر شہر پشاور منعقد ہوا۔ سٹی جمعیۃ کے اراکین کے علاوہ امیر پشاور ڈویژن مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری۔ ناظم مولانا پیر مبارک شاہ اور ناظم اعلیٰ ضلع پشاور مولانا محمد یعقوب القاسمی نے خصوصی شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے ایک سرکردہ رکن و مبلغ جمعیۃ ڈاکٹر سید فدا حسین کی گرفتاری پر غور و خوض ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جمعہ کے روز جامع مسجد نوشہرہ جی۔ ٹی روڈ پشاور میں ایک مذہبی تقریر کرنے پر گرفتار کیا جا چکا ہے۔ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ ڈاکٹر فدا حسین کے مقدمہ کی پیروی کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی جائے جو کہ تمام آئینی ذرائع کو بروئے کار لاکر ڈاکٹر فدا حسین کا تحفظ کرے۔ اس کمیٹی کے ارکان مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی۔ مولانا سید گل بادشاہ۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری۔ مولانا پیر مبارک شاہ۔ مولانا محمد یعقوب القاسمی۔ مولانا حضرت عمر۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن۔ محمد یونس خاں۔ عبدالعزیز اور عبدالرحیم کو منتخب کیا گیا۔

نیز فیصلہ ہوا کہ فوری طور پر اس سلسلہ میں جمعیۃ کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر پشاور سے ملاقات کر کے ان کو صورت حال سے آگاہ کرے۔ نیز مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں:۔

(۱) ڈاکٹر سید فدا حسین مبلغ جمعیۃ کی گرفتاری پر سخت احتجاج اور غم و غصہ کا اظہار۔ ڈاکٹر فدا حسین کو فی الفور رہا کرنے کا مطالبہ

(۲) میونسپل کمیٹی پشاور کے اس فیصلہ کی پرزور مذمت کہ پشاور میں ۴۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے مشینی مذبح

رشد و ہدائت

فرمودات

خطبہ مسنونہ کے بعد آیت لقد من اللہ علی المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت رحمۃ و بدنی پڑھی اور

ہر ایک کا آنا جانا برابر نہیں۔ خاتم النبیین کا آنا بھی شان والا بھی شان والے بن گئے۔ منبر نبوی کو ایک بڑھیا کا بنوانا جو کہ عشق نبوی

"استن حنانہ از ہجر رسول

پھر رحمۃ اللعلمین کا دریائے رحمت جوش میں آنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

صحابہ کی شان جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے لگایا۔ جو حضور وسلم آئے وہ بھی شان والے۔ جس کے کاندھے کے کاندھے پر چڑھے وہ بھی شان والے۔ مہاجرین بھی شان والے وہ بھی شان والے۔

بے ادبی صحابہ کا نتیجہ مجھے خطرہ ہے کہ صحابہ کرام کی بے ادبی ہو رہی ہے۔ کہیں عمر فاروقؓ کی بے ادبی پر ازواج مطہرات کی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بے ادبی وہ تمام عرب ستن حنانہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گلے لگایا۔ جیسا کے مقام والے درخت میں بھی پیدا کرے کر سکتا ہے۔ مسند احمد میں ابوالحسن کا وعدہ فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ بھی میرے سایہ میں بہشت

شان خاتم النبیین بیدی لوا الحمد یوم القیامۃ۔ حضور سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید

جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی کانفرنس کہ کسی فرقہ کی تردید نہ کی۔ لیکن منبر پر بھی اور دار و رسن پر بھی یہ اعلان کرتے رہیں گے۔ مذہب کی حق بزدل نہیں ہوتا

تشریح آیت لقد من اللہ یہ احسان مومنین پر ہے من انفسہم حضور انسان نہ اب تک آیا اور نہ آئے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ فرشتوں اونچا ہو گیا۔

یتلو علیہم آیاتہ۔ تلاوت آیات ایسی فرماتے کہ صحابہ کرام جنہوں نے آیات قرآنی کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا۔

ویزکیہم۔ تزکیہ قلوب فرمایا۔ شرک و کفر سے، بداخلاقی اور

تنبیہ آج دین حق اجڑ رہا ہے، لاوارث ہو رہا ہے۔ ہم خاموش تماشائی بنے کی نگہبان ہے۔ ہم پاکستان کے خیرخواہ ہیں۔ ہم اس ملک میں خارج

ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ کتاب اللہ کی تعلیم اور اسرار تعلیم یافتہ ملحد کہتے ہیں کہ نماز تو پریڈ سکھلاتی ہے۔ ہم پریڈ کرتے ہیں۔ ہمیں

تاثر تمام سامعین نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کے لئے ہاتھ کھڑے چٹان شورش کاشمیری کو رہا اور ان کے پریس اور چٹان کو واگذار

...لام منزل بہ منزل

حضرت مولانا درخواستی مدظلہ العالی

امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

...ومنین الخ تلاوت فرمائی۔ پھر حدیث عن ابی ھریرۃؓ قال قال ...ثت لاتمم مکارم الاخلاق وفی روایۃ انما بعثت

فرمایا:۔

...جانا بھی شان والا ـــ عشاق رسالت کی نگاہیں چہرۂ انور پر پڑھیں تو وہ ...وی کا ایک ثبوت ہے، پھر استن حنانہ کا گریہ کرنا ؎

"بانگ مے زد ہمچوں ارباب عقول"

...السلام کا استن حنانہ کو گلے لگانا تو وہ درخت بھی شان والا۔ ...کی گود میں پلے وہ بھی شان والے ـــ جس کی گود میں حضور صلی اللہ علیہ ...صلعم چڑھے وہ بھی شان والے ـــ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ...انصار بھی شان والے۔ جن کی نگاہ حضورؐ کے چہرہ انور پر پڑی

...سے کہیں ملک میں اجاڑ و زوال نہ آجائے۔ کہیں ابوبکر صدیقؓ کی بے حرمتی ...بے ادبی ہو رہی ہے۔ کہیں حضرت عثمانؓ غنی کی۔ کہیں حضرت حسن و حسین ...ی صحابہ کرام سے بچائے آمین!

...یسا کہ بچہ ماں کی گود میں آرام کرتا ہے۔ اس طرح وہ آرام کر گیا۔ عشق ر... ...میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استن حنانہ سے بہشتی درخ... ...شریف لایا کریں۔

...الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کو حوض کوثر سے پانی پلائیں گے جو شہد ...دفعہ پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

...لاہور ...نا دیا ہے کہ عوام علماء کے ساتھ ہیں۔ حکومت وقت کہتی ہے ...ہم سب تک زندہ ہیں۔ نبوت کے باغیوں کو کافر، دجال و کذاب کہتے رہینگے ...حفاظت ہمارا فرض ہے۔ المومن لیس بجبان (ترجمہ) مومن کبھی

...کو منکر اس احسان سے خارج ہیں اذ بعثت فیھم رسولا ...علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل ترین انسان ہیں۔ ایسی سیرت و صورت والا ...میں سے ہیں نہ جنات میں سے بلکہ انسان ہیں۔ اس سے درجہ انسانیت

...فرماتے ہیں کہ حروف و کلمات گنے جا سکتے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ انسان ...جناب پیغمبر عالم صلعم تلاوت بھی فرماتے اور جلال خداوندی سے گریہ بھی فرماتے ...وساوس شیطانی سے۔

...ہوئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرو جو مذہب و سیاست ...ح از اسلام لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار نہیں جانے دینگے۔

...احکام الٰہی کی تعلیم ہے۔ فرمایا یہ نماز بھی اسرار الٰہی میں سے ہے۔ جدید ...نماز کی کیا ضرورت ہے۔ ان ملحدین سے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بچائے۔

...کے۔ بعد میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایڈیٹر ...ار کیا جائے۔

(عبدالصبور ضلعی ناظم دفتر خان پور)

خانہ تعمیر کیا جائے، جبکہ اس مذبح خانے کی تعمیر کے خلاف بار بار عوام احتجاج کرتے رہے۔ اور مطالبہ کہ پشاور بلدیہ کے اس غیر اسلامی فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس کثیر رقم کو پشاور کے سیم و تھور زدہ علاقہ پر خرچ کیا جائے۔

(۳) اشیائے خوردنی بالخصوص چینی کی گرانی پر اظہار تشویش اور مطالبہ کہ وہ عوام کو سستے داموں چینی مہیا کرنے کا جلد از جلد انتظام کیا جائے۔

جمعیۃ کوٹ پٹھان

۱۷ مئی ۶۸ء جامع مسجد شیخو دین میں مولانا غلام مصطفیٰ امیر جمعیۃ صادق آباد نے جمعیۃ کانفرنس لاہور کی جملہ کارروائیوں سے آگاہ کیا۔

ایک قرارداد میں جمعیۃ کے مرکزی عہدیداروں کو مبارکباد دی اور تمام کارروائی کی توثیق کی۔ شورش کاشمیری کی گرفتاری پر شدید احتجاج اور فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

مطالبہ کیا کہ علماء کرام کی گرفتاری، پابندی، زبان بندی اور داخلہ بندی علماء کرام کے وقار اور اسلام کے مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ اسے فوراً ختم کر دینا چاہیئے۔

جمعیۃ کے امیر جناب حافظ احمد دین نے لوگوں کو زوردار لفظوں میں کہا کہ وہ علماء سے تعاون کریں۔ علماء ہی ملک و ملت کے خیر خواہ ہیں۔ اور ماضی میں علماء نے ملت کے لئے عظیم قربانیاں پیش کی ہیں۔

(عبدالواحد صدیقی)

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں

۲۴ مئی بروز جمعہ ایک اجلاس زیر صدارت سید بشیر احمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

جمعیۃ مفتی صاحب کے بیان کی بسلسلہ شورش صاحب کی پرزور تائید۔ علماء پر سے پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ۔ عائلی قوانین اور اس کے تحت کے مقدمات ختم کئے جائیں۔ کیونکہ یہ مذہبی مداخلت ہے۔

آج ایک شخص مسمی حافظ اسلام الدین ولد مقیم الدین عرف مقیم ساکن جلہ ارائیں تحصیل لودھراں نے جمعیۃ کی رکنیت حاصل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ۱۹۴۶ء میں جماعت مودودی کی رکنیت حاصل کی تھی۔ لیکن جماعت کے امیر صاحب کے مسائل جو کہ انہوں نے اجماع امت کے خلاف لکھے ہیں اور جماعت کی پالیسیاں جو کہ انہوں نے پچھلے منصوبہ اور حالیہ منصوبہ میں اختیار کی ہیں انہوں نے جماعت سے بیزار ہونے پر مجبور کر دیا ہے اور میں آئندہ کے لئے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کی کوشش کرتا رہوں گا۔

(محمد رمضان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام لودھراں ضلع ملتان)

فلم خانۂ خدا کے خلاف اظہار نفرت

گوجرانوالہ۔ یہاں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں فلم "خانۂ خدا" کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کیا گیا۔ مدرسہ نصرۃ العلوم کے مہتمم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی نے اس فلم کو شعائر دین کی توہین قرار دیتے ہوئے اسے فوراً بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ مساجد میں حسب ذیل قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

مسلمانان گوجرانوالہ کا یہ اجتماع عظیم "فلم خانہ خدا" پر شدید احتجاج کرتا ہے اور اس کو شعائر اسلامیہ کی توہین سمجھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فلم کو فوراً بند کر دے اور لوگوں کے دینی عقائد کو مجروح نہ کرے"۔

(زاہد گکھڑوی)

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد مسعود صاحب مدینہ مسجد میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ کامیاب کانفرنس پر اراکین جمعیۃ اور خاص کر مجلس استقبالیہ کو مبارکباد۔

(۲) حکومت سے مطالبہ کہ ملک سے بے حیائی فحاشی، عریانی، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کیا جائے۔ تحریر و تقریر کی آزادی کو بحال اور پریس کو آزاد کیا جائے۔

(۳) مطالبہ کہ خارج از اسلام فرقوں کے افراد کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور ان کی سرگرمیوں کو قانوناً بند کیا جائے، ورنہ اس کے مہلک نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

(محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو)

قاضی صاحب پر سے پابندی ختم

معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء کو مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے داخلہ چکوال کی ممانعت کا حکم واپس لے لیا گیا ہے۔

انتخاب جمعیۃ منڈی چوہڑکانہ

بعد نماز جمعہ منڈی چوہڑکانہ جامع مسجد گنبد والی میں ایک اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیدار جمعیۃ اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔

امیر۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب چوہڑکانہ

ناظم۔ فضل کریم نسیم صاحب چوہڑکانہ

خازن۔ مستری محمد شفیع صاحب اسلام پورہ

سالار۔ چوہدری مہرالدین صاحب آڑھتی

ناظم ڈسٹرکٹ شیخوپورہ مولوی محمد یعقوب نے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی۔ (فضل محمد)

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

سکرنڈ

مولانا محمد شریف صاحب کی تقریر

۲۴ رصفر المظفر آج نماز جمعہ سے پیشتر حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب مدنیہ جامع مسجد سکرنڈ نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ملک سے بے حیائی فحاشی، عریانی کو بند کر کے قرآن وسنت کے مطابق قوانین نافذ کئے جائیں۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ جن لوگوں کو طہارت کے مسائل تک نہیں معلوم، وہ جب بھی کہیں کسی جگہ تقریر کرتے ہیں تو علماء کرام سے کہتے ہیں کہ اسلام کو اپنا ؤ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کونسا اسلام علماء سے منوا کر اس کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کا خیال ہو کہ جدید اسلام کی داغ بیل ڈال کر پرانے اسلام کو جس پر صحابہ کرام نے محنت ومشقت کی ہے ختم کر دیا جائے۔ تو میں واشگاف الفاظ میں کہوں گا کہ مسلمان اپنے خون کا آخری قطرہ دے کر بھی اسلام کی آبیاری کر سکتا ہے۔ مگر غلط نظریات والوں کو اصل اسلام میں تبدیلی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا

کانفرنس کا مقصد

مولانا نے فرمایا کہ آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ مرکزی کانفرنس کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ اسلام کی ترقی اور ملک میں قرآن وسنت کے قوانین کے نفاذ کے لئے عوام کی رائے معلوم کی جائے اور انہیں صحیح اسلام کی روشنی میں ان کے اصل حقوق سمجھائے جائیں۔ چنانچہ الحمدللہ لاہور سہ روزہ کانفرنس کے روزانہ ڈیڑھ دو لاکھ کے اجتماعات نے یہ ثابت کر دیا کہ عامۃ المسلمین کی رائے میں بھی قرآن وسنت کے قوانین نافذ کرنے میں [illegible] اور عوام چاہتے ہیں کہ جلد از جلد ملک کو تما[illegible] سے پاک کر دیا جائے۔

مولانا نے کہا ملک بھر کی جمعیۃ کی [illegible] اجلاس [illegible] مرکزی قراردادوں اور مطالبات کی پوری [illegible] اسلام [illegible] کرتے ہوئے اکابر جمعیۃ کے ہر اشارے پر قر[illegible] کے لئے تیار ہیں۔ مولانا نے ایک تحریری سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ غلط ہے کہ مولانا دوست محمد نواب شاہ والے مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے اور انہوں نے جماعت سے استعفا دیا ہے۔ بلکہ بعض قابل اعتراض امور کی شکایات کی بنا پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے انہیں چھ ماہ کے لئے خاموش رہنے کے لئے کہا ہے۔ جس کی تفصیل ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہے مجھے یقین ہے کہ مولانا دوست محمد نے ایسی غیر ذمہ دارانہ بات نہیں کہی اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مولانا مجلس شوریٰ میں شریک ہوئے یا انہوں نے استعفا دیا۔ تو میں ایک ہزار روپیہ ہرجانہ دوں گا۔ ورنہ لعنت اللہ علی الکذبین۔

آخر میں مولانا نے ایک قرارداد حکیم نواب دین صاحب ناظم حیدرآباد ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے پیش کی۔ جو بالاتفاق پرزور الفاظ میں پاس ہوئی۔

قرارداد:-

سندھ یونیورسٹی حیدرآباد میں ۱۶ ۵/۶۸ کو منائے جانے والے یوم حسین رض کے ذریعہ تعصب کو ہوا دینے پر مسلمانان سکرنڈ سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سے پیشتر اس یونیورسٹی کے طلباء نے یوم صدیق رض اور یوم فاروق رض منانے کی اجازت طلب کی تھی تو نہیں ملی۔ مگر یوم حسین رض منانے کے لئے اجازت دے دی گئی اور اس میں کسی سنی عالم کو مدعو نہیں کیا گیا۔ صرف شیعہ مسلک کے مطابق تقاریر ہوئیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تعلیمی اداروں کو اس قسم کے تعصب سے محفوظ رکھے۔ (المرسل محمد عرفان قادری)

ایک اہم اور ضروری "پمفلٹ"

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کے پیش کردہ "مطالبات" اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء لاہور کی منظور کردہ "قراردادیں" نیز کارکنان و ارکان جمعیۃ علماء اسلام کے لئے "پروگرام" پر مشتمل ایک خوبصورت "پمفلٹ" بہترین طباعت کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔

مقامی طور پر یہ پمفلٹ دفتر سے پندرہ پیسے میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ باہر سے منگوانے والے ایک پمفلٹ کے لئے ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔ جمعیۃ کی شاخیں اور دوسرے حضرات عام تقسیم کے لئے علاوہ محصولڈاک بارہ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے طلب کر سکتے ہیں۔

یہ پمفلٹ محدود تعداد میں شائع کئے گئے ہیں۔ اس لئے جلد از جلد طلب فرمائیں۔

ناظم شعبہ نشر واشاعت
مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(چوک رنگ محل) لاہور

(نوٹ) خطبۂ صدارت اور خطبہ استقبالیہ بھی شائع ہو گئے ہیں۔ یک جا دونوں کی قیمت بیس پیسے سیکڑہ اٹھارہ روپے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس

۲۰ رصفر ۱۳۸۸ھ بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری گوٹھ حاجی دوست محمد کھوسہ میں منعقد ہوا۔ تقریباً پچاس ضلعی عہدیداران واراکین کے علاوہ سکرنڈ سے مولانا محمد شریف صاحب شہمیر راہو سے حضرت مولانا عرض محمد صاحب نواب شاہ سے مولانا قائم الدین صاحب پنج مورو سے حکیم قاضی نور محمد صاحب نے بھی شرکت کی۔ حضرت قاری رحمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ حسینیہ شہداد پور کی تلاوت قرآن پاک سے اجلاس شروع ہوا۔

حضرت امیر نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ مولانا قائم الدین صاحب، حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے علماء کرام اکابر جمعیۃ علماء اسلام کے دینی کارناموں اور مرکزی کانفرنس کے حالات سنائے۔

مولانا محمد حسن صاحب نے چند ماہ بعد شاہ پور چاکر میں ہونے والی علاقائی سندھ کانفرنس کا پروگرام رکھا اور اس کے فنڈ کی طرف توجہ دی۔ جملہ اراکین نے انتہائی خوشی وہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

راقم نے عہدیداران واراکین جمعیۃ سے بحکم امیر صاحب اپیل کی کہ وہ آنے والے انتخاب کے لئے اپنے حلقے کا جائزہ لے کر حالات خوشگوار کرنے کی راہیں ہموار کریں۔ اور آئندہ میٹنگ میں پوری رپورٹ پیش کریں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا یہ اجلاس حضرت مولانا سید پیر علی احمد شاہ صاحب امیر ضلع نواب شاہ کے چچا محترم حضرت پیر سید مولانا محمد شاہ صاحب میٹیاری ضلع حیدرآباد کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے جملہ پسماندگان اور حضرت پیر صاحب امیر ضلع کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا اور حضرت کے غم میں اپنے آپ کو برابر کا شریک تصور کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقدہ لاہور کی منظور کردہ قراردادوں ومطالبات کی مکمل تائید وحمایت کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس ہفت روزہ چٹان کی ضبطی، جناب شورش کاشمیری کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتا ہے

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ علماء پر سے تمام پابندیاں اٹھالی جائیں۔

(۵) یہ اجلاس عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی فحاشی، بے حیائی، بے دینی، زناکاری، رشوت، سودی کاروبار، چوری، ڈکیتی وغیرہ کے خاتمہ کا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے

(۶) یہ اجلاس نواب شاہ کی گلزار مسجد کے قریب ریڈکراس کے افتتاح پر نماز مغرب کے وقت بینڈ باجہ بجا کر مسلمانوں کے فریضہ میں رکاوٹ اور ان کے جذبۂ ایمانی کو ٹھیس پہنچانے کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا [illegible] وہ ایسے مخرب اخلاق اور خلاف شرع حادثات کی تحقیق کر کے اس کا خاطر خواہ انسداد کرے

- جمعیۃ کا آئندہ ماہانہ اجلاس بعد نماز ظہر مدرسہ حسینیہ شہداد پور میں مورخہ ۲۵ ۶/۶۸ کو ہوگا۔ اور اسی دن رات کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام میں خطاب ہوگا۔ قاضی نور الحق صاحب ایڈوکیٹ اور شاعر احرار مرزا جانباز صاحب بھی ہمراہ تشریف لائیں گے۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ)

Scanned with CamScanner

التبصرہ والتنقید

"الرحیم" بھی "فکر و نظر" کے نقش قدم پر

زاہد گکھڑوی

آج تک امت محمدیہ کے تمام اہل علم کا اس امر پر اتفاق رہا ہے کہ ایمان کے اجزاء وہی ہیں جو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمائے ہیں۔

کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ (بقرہ)

ان اللہ یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا اولئک ھم الکافرون (نساء)

یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے مابین فرق کریں اور یوں کہتے ہیں کہ ہم بعض پیغمبروں کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور یوں چاہتے ہیں کہ وہ کفر اور ایمان کے بین بین کوئی راہ اختیار کرلیں تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔

یاایھاالذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ (نساء)

اے ایمان لانے والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

ومن یکفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالاً بعیداً (نساء)

اور جس شخص نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو بلاشبہ وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑا۔

قرآن کریم کی ان واضح تصریحات کی بنا پر ایمان باللہ ایمان بالرسل، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب اور ایمان بالیوم الآخر یہ سب کے سب ایمان حقیقی کے اجزاء ہیں اور ان میں سے کسی ایک چیز پر ایمان نہ لانے کی صورت میں بھی انسان مومن اور مسلمان نہیں رہ سکتا۔

لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ کے نام نامی پر قائم ہونے والا ادارہ "شاہ ولی اللہ اکیڈمی" جو اوقاف کی رقومات صرف کر رہا ہے اس کا ماہنامہ "الرحیم" اس طرح "الحاد و زندقہ" کی مخفی آبیاری کر رہا ہے۔ اس رسالہ سے توقع تو یہ تھی کہ حکیم الامت شاہ ولی اللہؒ کے علوم و معارف اور حکم و اسرار جو دین اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنے اور دینی عقائد اور اجماعی اور قطعی عقیدوں کو استحکام بخشنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ .... ہیں ان کی یہ رسالہ اشاعت کرے گا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ یہ رسالہ بھی "فکر و نظر" کی طرح منکرین ختم نبوت کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے دسیسہ کاریاں کر رہا ہے۔ اور ایمان بالرسل کو سرے سے عقائد کی فہرست سے نکال رہا ہے۔ چنانچہ "الرحیم" کے مدیر نے شیخ ابوزہرہ مصری کی تصنیف المذاہب الاسلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ادارتی مضمون میں لکھا ہے کہ

"شیخ موصوف کے نزدیک عقیدہ توحید ہی عقائد اسلامی کا مغز و خلاصہ ہے اور اس میں سب اہل قبلہ متحد الخیال ہیں"

اس کے آگے مدیر صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اب اگر اس اصول پر تمام فرقوں کا اتفاق ہو جائے یا وہ اسے تسلیم کرنے پر آہستہ آہستہ آمادہ ہوتے جائیں تو اس وقت ان کے اختلاف میں جو شدت ہے اور اس سے جو مخاصمت پیدا ہو رہی ہے وہ بہت حد تک کم ہو جائے گی"۔

(ماہنامہ الرحیم ص ۸۶ ج ۵ ماہ مئی ۱۹۶۸ء)

اندازہ لگائیے۔ کس ہوشیاری سے منکرین ختم نبوت کو اہل قبلہ میں داخل کرنے کے لئے عقائد کا خلاصہ صرف توحید کو ظاہر کیا ہے۔ اور پھر دبے دبے لفظوں میں تمام فرقوں کو اس اصول پر متحد و متفق ہو جانے پر آمادہ کرنے کی مدیر محترم نے کوشش فرمائی ہے۔ حالانکہ اگر عقائد کا مغز صرف توحید ہے اور اہل قبلہ میں شامل ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے تو توحید کے قائل تو سکھ بھی ہیں۔ اور عقائد کا یہ "مغز" ان کے ہاں بھی مسلم ہے۔ پھر ان کو اہل قبلہ قرار دینے میں کونسی چیز مانع ہے۔

زیادہ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ شیخ ابوزہرہ کے نام سے پہلے "فکر و نظر" نے اور پھر "الرحیم" نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ شیخ ابوزہرہ نے اسی کتاب میں صراحت کے ساتھ یہ لکھ دیا ہے کہ "منکرین ختم نبوت" اسلامی فرقوں میں داخل نہیں ہے

"الرحیم" کے مدیر مولوی غلام مصطفیٰ صاحب قاسمی جو اپنے علم و فضل کے مقام سے کس طرح نیچے اتر رہے ہیں۔ مولوی صاحب کا فرض ہے کہ وہ اپنی اور الرحیم کی پوزیشن صاف کریں۔ اگر وہ بھی ایمان بالرسل کو عقائد میں داخل نہیں سمجھتے اور منکرین ختم نبوت کو اہل قبلہ میں شمار کرتے ہیں تو واضح کریں تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ اوقاف کی رقم سے پرورش پانے والا یہ ادارہ حکیم الامت شاہ ولی اللہؒ کے نام سے کس طرح الحاد و زندقہ کی خدمت کر رہا ہے اور اس کا رخ کدھر ہے۔

قاضی محمد سلیم صاحب سینئر ایڈووکیٹ

ہائیکورٹ و سپریم کورٹ پاکستان

ہم پہلے سے یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ ملک مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہاں صدیوں سے پشتہا پشت تک مخلص مسلمان اور ان کی مخلص اولاد آباد رہتی چلی آرہی ہے۔ انگریز نے تعلیم کے ذریعہ تخریب کی ہر چند کوشش کی اور اتنی کوشش جس سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتی۔ مگر مسلمانوں کے دل سے ایمان نکالنے اور اسلام سے بیزار کرنے میں اس کو کامیابی بھی اتنی ہوئی جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔

آج وہی کالج جن کو انگریز نے اپنے مقاصد مشئومہ کے لئے بنایا پھیلایا، ان کے اندر سے ملک و ملت کی خدمت کے جذبات لئے ہوئے نوجوان باہر آتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دینی ناواقفیت نے نقصان بھی پہنچایا اور دین کی اہمیت کو بڑی حد تک کم کیا۔ مگر ان ہی کے اندر مولانا محمد علی (جوہر) جیسے آبشار جوہر بھی پیدا ہوئے اور انہیں میں جدید عہد کے سلیم صاحب جیسے ایڈووکیٹ پیدا ہوئے۔ جن کے اخلاص، جذبات پر اچھے متقی مسلمانوں کو رشک آتا ہے۔ ذمہ دار (محمد یوسف) رکن جماعت کے پابند ہیں اور دین اور علماء دین سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اسلام کی بقاء و حفاظت کے سلسلے میں بڑی سے بڑی قربانی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ پچھلے دنوں جب حکام ضلع راولپنڈی نے مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن مولانا عبدالستار صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو خطبہ اور تقریر نہ کرنے کے نوٹس دیئے اور پھر ان کو مختلف اضلاع میں تقریر نہ کرنے کا پابند کیا گیا تو ان حضرات نے لاہور ہائیکورٹ میں اس کے خلاف رٹ کر دی۔ اس رٹ کی پیروی محترم ایڈووکیٹ قاضی محمد سلیم صاحب نے اس طرح کی جس سے زیادہ ناممکن ہے آپ نے فرقہ وارانہ تقاریر کے سلسلہ میں علماء کرام کے فرائض اور دفاعی تبلیغ کی ضرورت کو ہائیکورٹ کے معزز ججوں اور بیسیوں وکلاء کے سامنے واضح کرنے کا حق ادا فرمایا۔ آپ نے جو اس مقدمات کے لئے مشہور ہیں۔ علماء کرام کے اس مقدمہ کی وجہ سے ان کو قریب سے دیکھا اور یہ اندازہ لگایا کہ اس طبقہ میں اتنے اونچے قسم کے حضرات بھی موجود ہیں۔ جو اسلامی قدروں کی حفاظت کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے محترم قاضی محمد سلیم صاحب کا شکریہ ادا کرتے اور اہل اسلام کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ قاضی صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ (ترجمان اسلام)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(قسط نمبر ۱۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا حوالہ

(ب) محدثین کے مذہب کا رد کرتے ہوئے مفتی صاحب موصوف نے اپنی تائید میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بھی پیش کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس جملے کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ لما ابہم اللہ تعالیٰ امر الساعۃ واوقات ظہور اماراتہا بالتعیین ولہذا وقع اختلاف فی الاحادیث فی ترتیبہا ابہم مکان الدجال موثقا مردداً بین ہؤلاء الاماکن الثلثۃ مع غلبۃ الظن فی آخرہا وہو ایضا غیر متعین بل الذی علم کونہ من قبل المشرق وہذا معنی نفی الاولین واثبات الثالث اھ (لمعات برحاشیہ مشکوٰۃ)

خداوند تعالیٰ نے جب قیامت کا معاملہ مبہم کر کے رکھا اور ظہور علامات کے اوقات بھی متعین نہیں کر دیئے اور اس احادیث میں اسی لئے علامات کی ترتیب میں اختلاف بھی واقع ہو گیا۔ تو دجال مقید کے مکان کو بھی تینوں مقاموں کے درمیان مبہم کر کے رکھا۔ جن میں سے آخری مقام کے متعلق گمان غالب یہی ہو سکتا ہے کہ وہی مقام دجال ہو۔ اگرچہ یقینی وہ بھی نہیں ہے۔ یقینی بات صرف یہ ہے کہ مشرق کی جانب سے وہ ظاہر ہوگا۔ اور یہی مطلب ہے پہلے دونوں کی نفی کا اور تیسرے کے اثبات کا۔ اھ)

تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہو گئی کہ دجال اکبر جزیرے میں وہ مقید شخص نہیں ہے جس کا قصہ تمیم داری نے حضور سے بیان کیا تھا۔ کیونکہ الا انہ میں یہ ضمیر مطلق دجال کی طرف لوٹتی ہے نہ کہ مقید الجزیرہ کی طرف۔ کیونکہ اگر اس مقید شخص کی طرف یہ ضمیر لوٹا دی جائے تو اس پر یہ حکم صحیح نہیں ہو سکتا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے الخ (علمی جائزہ ص ۳۵۶/۳۵۷)

الجواب:۔

(ا) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کی عبارت سے مفتی محمد یوسف کا یہ نتیجہ نکالنا کہ جزیرہ میں مقید شخص دجال اکبر نہیں ہے۔ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ میں داخل ہے۔ کیونکہ شیخ دہلوی کے نزدیک وہی دجال اکبر ہے۔ چنانچہ تمیم داری کی روایت کے الفاظ قال اما ان ذالک خیر لہم ان یطیعون (یعنی جزیرہ میں اس مقید شخص نے کہا کہ ان لوگوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ نبی الامیین کی اطاعت کر لیں) کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

وہذا یدل علی انہ عارف بفضلہ وصدقہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما یجحد کفراً وعناداً کما ہو شان الیہود (اور یہ بات اس کی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ (دجال مقید) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وصدق کو پہچانتا ہے۔ اور اس کا انکار کفر و عناد کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ یہودیوں کی عادت ہے"۔

(ب) شیخ محدث دہلوی کی جو عبارت مفتی صاحب نے پیش کی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہ کی ضمیر کا مرجع وہی قیدی شخص ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ابہم مکان الدجال موثقاً۔ اس کا ترجمہ خود مفتی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"دجال مقید کے مکان کو بھی تینوں مقاموں کے درمیان مبہم کر کے رکھا"۔

اس سے واضح ہو گیا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے نزدیک دجال تو وہی ہے جو جزیرہ میں مقید تھا۔ البتہ اس کی جگہ کو تینوں مقامات کا ذکر کر کے مبہم رکھا۔

(ج) حضرت محدث دہلوی کی عبارت میں مردداً کا لفظ ہے نہ کہ متردداً کا۔ اگر متردد کا لفظ ہوتا، تو اس میں شک کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جا سکتی تھی۔ لیکن مردد کا لفظ استعمال کر کے نسبت شک کا ازالہ کر دیا۔ کیونکہ مردد کا معنی یہ ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو شک نہیں تھا۔ مگر مصلحتاً اس کی تعیین نہیں فرمائی۔ اور تینوں مقامات کا ذکر فرما کر اس کو مبہم رکھ دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سامنے قیامت کا معاملہ مبہم رکھا ہے اور اس کے وقت کی تعیین نہیں فرمائی (لما ابہم اللہ فی امر الساعۃ) تو جس طرح امر قیامت کو مبہم رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی اس کو نہیں جانتے۔ اسی طرح دجال مقید کے مقامات کو مبہم رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ حضور کو خود بھی اس میں شک تھا اور من جانب اللہ اس کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ شیخ دہلوی کی عبارت کا مطلب یہی ہے اور جو مفتی صاحب نے سمجھا وہ غلط ہے۔ امید ہے کہ مفتی صاحب موصوف مردد اور متردد کے فرق کو ملحوظ رکھ کر عبارت کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

علمی خیانت

(د) مفتی صاحب نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت پوری نہیں لکھی اور آخری وہ الفاظ ترک کر دیئے جن سے محدث دہلوی کی مراد واضح ہو جاتی ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں:۔

ویمکن ان یکون ہذا الترديد لاجل ان ینقل من بعض الی بعض (لمعات حاشیہ مشکوٰۃ)

اور ممکن ہے کہ یہ تردید یعنی حرف اَوْ (بمعنی یا) کے ساتھ تینوں مقامات کا ذکر کرنا اس لئے ہو کہ دجال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل کر دیا جائے۔ اور یہ اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے کہ جزیرہ میں اسی مقید شخص کو بحر یمن میں بھی رکھا جائے۔ اور بحر شام میں بھی۔ پھر آخر میں مشرق کی جانب سے اس کا خروج ہوا۔ اور مشرق کی جانب سے نکلنے کے الفاظ کو مفتی صاحب بھی وحی پر محمول کر رہے ہیں۔ بہرحال شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی عبارت بجائے تائید کے خود مفتی صاحب کے موقف کی تردید کر رہی ہے۔ خواہ مفتی صاحب اس کو مانیں یا نہ مانیں۔

غلط استدلال نمبر ۳

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

دجال بھی چونکہ قیامت ہی کی ایک علامت ہے تو چاہیئے کہ اس کی خصوصی شخصیت کا علم بھی مخلوق سے پوشیدہ ہو۔ کیونکہ تعین شخصیت کے ساتھ شریعت کا کوئی مقصد وابستہ نہیں ہے اور نہ شخصیت کا ابہام کسی شرعی اصل سے متصادم ہے ..... اسی طرح قیامت کی علامات بھی یاجوج ماجوج اور مغرب سے سورج کا طلوع بھی ہیں۔ حالانکہ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی خصوصیات اور تفصیلات کسی کو معلوم نہیں ہیں الخ (علمی جائزہ ص ۳۴۹)

الجواب:۔

یہ صحیح ہے کہ دجال قیامت کی علامات میں سے ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ قیامت کی علامات کی تفصیلات نہیں بتلائی گئیں۔ لیکن اس سے استدلال کرنا بالکل کم فہمی پر مبنی ہے کہ دجال کی شخصیت بھی متعین نہیں۔ کیونکہ قیامت کی بعض علامات وہ ہیں۔ جن کی شخصیت معلوم و متعین ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سورج۔ سب جانتے ہیں کہ وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ جو ابن مریم ہیں اور بلا باپ پیدا ہوئے تھے اور جن کو قرآن مجید میں کلمۃ اللہ اور روح اللہ فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح [illegible] قبل از قیامت مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس کی شخصیت بھی متعین ہے اور مفتی صاحب بھی رضدانہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ مشرق سے طلوع ہوا کرتا ہے۔ تو اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دجال بھی ایک متعین شخصیت ہو، جس کو تمیم داری نے جزیرہ میں مقید دیکھا تھا۔ تو اس میں کیا استحالہ ہے۔ اور تعین و تشخص کے بعد وہ علامات قیامت میں کیوں شمار نہیں ہو سکے گا؟ بینوا و توجروا۔

(باقی آئندہ)

(بقیہ دینی محاذ)

چوک منڈا

مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کی دعوت پر نماز جمعہ کے بعد معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ مولانا نے جمعیۃ کی ملک میں بے حد ضرورت اور جمعیۃ کے پروگرام و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی اور اہل اسلام سے اپیل کی کہ ملک میں بے دینی و فحاشی کے خاتمہ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) سرپرست — مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ قاسمیہ

(۲) امیر — مولانا عبدالمجید صاحب فاروقی صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام

(۳) نائب امیر — میاں بدرالدین صاحب آڑھتی چوک منڈا

(۴) ناظم اعلیٰ — محمد بوٹا صاحب دوکاندار "

(۵) نائب ناظم — منظور احمد خاں دوکاندار "

(۶) خزانچی — میاں رانجھا صاحب "

مندرجہ بالا انتخاب کے بعد مجلس شوریٰ امیر صاحب کے حکم کے مطابق تیار کی گئی۔ مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ درج ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

(۷) محمد یار خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل چوک منڈا

(۸) حافظ اللہ وسایا صاحب دکاندار "

(۹) ملک عبدالکریم صاحب آڑھتی "

(۱۰) چوہدری غلام محمد صاحب "

(۱۱) ملک محمد یوسف صاحب آڑھتی "

(۱۲) چوہدری عبدالغنی صاحب ڈوگر "

(۱۳) حافظ خدا بخش صاحب ربانی "

(۱۴) محمد اکرم صاحب دکاندار "

(۱۵) نذیر احمد صاحب دکاندار "

(۱۶) سید رسول خاں صاحب دکاندار "

اس کے بعد بالاتفاق طے پایا کہ جمعیۃ کے دفتر کے لئے چوک میں جلدی سے جلدی جگہ حاصل کر کے دفتر کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(۲) عوام الناس خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ایک لائبریری اخلاقی کتابوں پر مشتمل قائم کی جائے [illegible] ان [illegible] سے افادہ کر سکیں۔

(۳) ہر پندرہ دن کے بعد چوک میں واقعہ مسجد [illegible] کے اندر نماز مغرب کے بعد اجلاس ہوا کرے دعا خیر پر مجلس ختم ہوئی۔

(محمد بوٹا خادم جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا)

جامع مسجد حیات النبی گجرات

۱۷ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعہ جامع مسجد حیات النبی میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس نے جہلم میں ایک خارج از اسلام فرقہ کی اشتعال انگیز کارروائی کے خلاف سخت اظہار تشویش کیا اور کہا کہ معاشرتی معاملہ کو جماعتی تعصب کی صورت دے کر منظم اور مسلح حملہ جہلم کے مسلمانوں پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ اجلاس ذمہ دار حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(محمد نذیر اللہ خاں خطیب جامع مسجد حیات النبی گجرات امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام گجرات پاکستان)

فتح محمد صدر مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات)

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ماہانہ اجلاس

نواب شاہ ۱۶ مئی۔ جمعیۃ العلماء اسلام ضلع نواب شاہ کا ماہانہ اجلاس جناب پیر علی احمد شاہ کی صدارت میں دفتر جمعیۃ نواب شاہ میں منعقد ہوا۔ نواب شاہ، مورو لنڈیارو اور سکرنڈ کے اراکین نے شرکت کی۔ حکیم عمرانی نے جمعیۃ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جناب مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر ضلع نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سہ روزہ کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال حاضرین کو بتایا۔ ضلع میں سرگرمیاں تیز کرنے کے لئے وفود مقرر ہوئے اور مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ اس اجلاس سے پہلے مولانا قائم الدین امیر مقامی جمعیۃ نے مقامی حضرات کو کانفرنس کی مکمل کارروائی سنائی تھی۔

قراردادیں

(۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سہ روزہ کانفرنس اور مرکز کے انتخابات پر کلی اعتماد کا اظہار۔

(۲) گلزار مسجد کے بالکل متصل ریڈ کراس ہاؤس کی تعمیر۔ مسجد کے عباداتی نظام میں مداخلت فی الدین ۹ مئی کی سنگ بنیاد کی تقریب پر عین نماز مغرب کے دوران بینڈ بجانے کی سخت مذمت اور حکومت سے مطالبہ کہ اس مقام سے یہ تعمیر روک دی جائے۔

(۳) جامع مسجد کمیٹی کے مدرسہ تفہیم القرآن کو اپنے قبضے میں لینے کے تمام عزائم کی مذمت اور حکومت سے مطالبہ کہ اس معاملہ میں مداخلت کرے

(۴) مزدوروں، محنت کشوں اور کاشتکاروں کی مزدوریوں میں اضافہ کا مطالبہ۔

(۵) یہ مطالبہ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ان علماء دین پر سے پابندیاں اٹھائے۔ جن پر ایک ہی وقت میں ۱۶، ۱۶ اضلاع میں داخلہ پر پابندی لگا دی ہے۔

(۶) یہ اجتماع عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی ختم کرنے نیز تعلیمی مراعات عام کرنے کا مطالبہ

(۷) مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور آغا شورش کاشمیری کی گرفتاریوں کی مذمت

(۸) جناب پیر علی احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے خسر جناب حاجی محمد شاہ صاحب کے سانحہ ارتحال پر رنج و غم کا اظہار

دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جامعہ مدنیہ کیلئے

حضرت جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور صاحب کی

پرزور اپیل

جامعہ مدنیہ (کریم پارک لاہور) پاکستان کے عظیم مدارس اسلامیہ میں سے ایک ہے۔ میرا اکثر وہاں آنا جانا رہتا ہے خود ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جامعہ مدنیہ سے خصوصی تعلق تھا۔ آپ تاحیات جامعہ کی سرپرستی فرماتے رہے۔

اس تعلق و توجہات خصوصی کا سبب جامعہ مدنیہ کے مہتمم حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ کا علم و تقویٰ۔ اخلاص و للہیت بالخصوص آپ (حضرت مولانا سید حامد میاں مدظلہ) کا حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور ارشد تلامذہ میں سے ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی رح سے جس درجہ محبت و عقیدت تھی، وہ محتاج بیان نہیں

بفضلہ تعالیٰ جامعہ مدنیہ ابتدا سے قابل و لائق مدرسین و منتظمین کی زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ امسال جامعہ میں ساڑھے تین سو کے لگ بھگ طلبہ کرام تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک سو بیس حضرات ایسے ہیں جن کے جملہ اخراجات (خورد و نوش، کتب، ادویہ وغیرہ) کا جامعہ کفیل ہے۔

ظاہر ہے کہ حضرات مدرسین و ملازمین کی تنخواہوں طلبہ کرام کے خورد و نوش، وظائف اور دیگر ضروریات پر خطیر رقم صرف ہوتی ہے۔ سو اس سلسلہ میں احقر تمام دین پسند حضرات سے بالخصوص اپنے احباب سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ جامعہ کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور جامعہ ہذا کو ماہانہ امداد دیں۔ خاص کر عشر کے موقعہ پر اپنا عشر جامعہ میں جمع کرا کر مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل کریں۔

نوٹ:۔ طلبہ کی کثرت اور کتابوں کی قلت کے باعث منتظمین حضرات پریشانی سے دوچار ہیں۔ خاص کر حدیث شریف کی کتابیں (بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ) کی شدید ضرورت ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ! (احقر عبید اللہ انور)

۲۳-۵-۶۸

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس ۲۰/۰ (۲) اٹھرا کی گولیاں مکمل کورس کی قیمت ۲۰/۰ (۳) نرینہ اولاد کی دوا مکمل کورس ۱۵/۰ (۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/۰ (۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲/۰ (۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲/۰ (۷) روغن چنبل ۱۰/۰ روپے کی شیشی (۸) سرمہ مقوی بصر فی شیشی ۱/۰ (۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس کے مرکب کیپسول ۲۵/۰ (۱۰) سلاجیت مصفیٰ اور اصلی عام نرخ ۲/۰ روپے تولہ ہے پاؤ بھر سے سیر تک خریداروں کو ۱½ روپیہ تولہ (۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی قیمت فیصد ۱۲/۰

دواخانہ فیض عام بفہ اور مولانا غلام غوث ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے حاصل کریں

کارروائی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ

۲۰ مئی ۶۸ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۸۸ھ بمقام جامع مسجد مدنی (جامعہ اشرفیہ) میں بعد نماز عشاء عام اجلاس ہوا۔ اجلاس میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اختر خطیب جامعہ اشرفیہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے:۔

(۱) امیر چوہدری محمد صدیق صاحب نمبردار رئیس شاہ کوٹ
(۲) حکیم محمد ابراہیم صاحب زمیندارہ دواخانہ
نائب امیر چوہدری سردار محمد صاحب انقلاب سائیکل ورکس
ناظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن اختر خطیب جامعہ اشرفیہ
نائب ناظم صوفی عبد العزیز صاحب
" خوجی عبد العزیز صاحب
سالار حافظ محمد یعقوب صاحب
خزانچی محمد یوسف عبد اللہ صاحب
ممبر چوہدری عبد الرحیم صاحب
" صوفی عبد الحمید صاحب
" ملک تاج دین صاحب
" شیخ عبد الرحمٰن صاحب
اعزازی صوفی محمد اقبال صاحب

تبلیغی جلسہ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۹ جون ۱۹۶۸ء بروز اتوار کو جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسہ عام ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا محمد اجمل صاحب مولانا عبد العلیم صاحب لائلپور۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی متوقع۔ محمد خاں چشتی نعت خواں۔ قاری محمد شریف صاحب قصوری و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں نوٹ:۔ ڈی سی ہائی سکول کے سامنے کھلے پلاٹ میں جلسہ منعقد ہوگا۔

(حبیب الرحمٰن اختر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۸ مئی ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہاشمی مسجد مدرسہ دار الفیوض میں زیر صدارت مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ مولانا عبد الستار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور کا آنکھوں دیکھا حال سنایا۔ سابقہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد جمعیۃ کی توسیع کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی برائے تنظیم جمعیۃ حلقہ کلری قائم کی گئی۔ جو کہ ہفتے میں ایک بار ائمہ مساجد کے ساتھ رابطہ قائم کر کے جمعیۃ کی توسیع کا کام کریگی۔ اس کے بعد مندرجہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ جمعیۃ کو مستحکم بنانے اس کے اجلاسوں میں شریک ہونے ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے اور جمعیۃ کی مالی امداد کرنے میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی اپیل ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت مذہبی، سیاسی سماجی راہنماؤں اور علماء کرام پر پابندی، نظر بندی، شہر بدر اور گرفتاری جیسے غیر مستحسن اور سراسر غیر جمہوری اقدامات پر حکومت سے احتجاج۔ شورش کاشمیری کی رہائی اور پریس و اخبار چٹان کی واگذاری کا مطالبہ

(عبد المجید ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلری - کراچی)

علماء راولپنڈی پر پابندیاں ختم

۳۱ مئی کے ترجمان اسلام میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں درج ذیل وضاحت اور شامل کر لی جائے کہ

ہر سہ حضرات (حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب اور حضرت مولانا عبد الستار صاحب) کی طرف سے پابندیوں کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ داخل کی گئی تھی جس کے بعد ڈی سی راولپنڈی نے ہائیکورٹ کو اطلاع دی کہ مولانا غلام غوث صاحب پر پابندی صرف ایک ماہ کی تھی جو ۳ مئی ۶۸ء کو ختم ہو گئی ہے۔

مطلب یہ کہ اب ان کی رٹ بے ضرورت ہے۔

اس پابندی کے خلاف ایک درخواست ہوم سیکرٹری صاحب کو بھی دی گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے یہ پابندی باقی دو حضرات سے بھی ختم کر دی۔ البتہ مولانا غلام غوث صاحب پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں راولپنڈی پولیس نے کیس دائر کر رکھا ہے۔ جس کے تحت وہ گرفتار ہو کر دس ہزار کی ضمانت اور دس ہزار کے مچلکہ پر رہا ہیں۔

مرقاۃ
شرح مشکوٰۃ
کی
جلد ششم بھی طبع ہو چکی ہے
جلد اول سے جلد ششم تک کی عام قیمت فی جلد ۲۲/۰
مجلد پشتہ چرمی ۲۶/۰
ملنے کا پتہ
مکتبہ امدادیہ ملتان

ضروری تصحیح گذشتہ شمارہ میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی معاونت کے سلسلے میں ضلع ملتان اور بہاولنگر کی رقوم شائع ہونے سے رہ گئی تھیں ناظرین کرام درج ذیل تصحیح فرمالیں:۔ ملتان ۱۲۰۰/۰ بہاولنگر ۸۸۸/۰

آغا شورش کاشمیری کی
تصنیفات

فیضان اقبال:۔ قیمت ساڑھے تین روپے
حسین شہید سہروردی قیمت ساڑھے تین روپے
حمید نظامی قیمت دو روپے پچاس پیسے
میاں افتخار الدین قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
نورتن قیمت پانچ روپے صرف
قید فرنگ قیمت دو روپے صرف
الجہاد و الجہاد بھارت سے سترہ روزہ جنگ کے دوران آغا شورش کاشمیری نے حب الوطنی سے سرشار ہو کر جو ولولہ انگیز اور مجاہدانہ نظمیں لکھیں ان کا دلآویز مجموعہ قیمت تین روپے صرف
گفتنی و ناگفتنی قیمت چار روپے
چہ قلندرانہ گفتم قیمت تین روپے پچاس پیسے
اُس بازار میں قیمت چار روپے صرف

مکتبۂ چٹان کی دوسری مطبوعات

یاران کہن:۔ مؤلفہ عبد المجید سالک قیمت چار روپے صرف
ابو الکلام کی کہانی (خود ان کی زبانی)
مولانا ابو الکلام آزاد کی خود نوشت داستان جو مولانا ملیح آبادی نے مرتب کی قیمت چار روپے صرف
داتا گنج بخش رح قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے صرف
فلسفہ:۔ علم فلسفہ پر مولانا ابو الکلام آزاد کا تاریخی مقالہ
ہزار داستان قیمت چار روپے پچاس پیسے

تمام کتابوں پر ڈاک خرچ مکتبہ خود ادا کریگا
ملنے کا پتہ
مطبوعات چٹان - ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم
اکابر کی چند آراء
مناظر احسن کے سارے مناظر احسن ہیں — مولانا اشرف علی تھانوی رح
اس ایجاز و اختصار کے ساتھ سیرت پر اتنی جامع اور عمدہ کتاب میری نظر سے نہیں گذری } ابو الکلام آزاد رح
"النبی الخاتم" کے مطالعہ سے سیرت نبوی کے کئی نئے پہلو سامنے آئے } علامہ شبیر احمد عثمانی رح
دو رنگہ بیلدار عکسی طباعت بہترین سرورق کے ساتھ ساڑھے چار سو عنوانات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت صرف ۵۰ - ۴ روپے
مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم لاہور

خواتین کیلئے

سوانح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تعالےٰ

(قسط نمبر ۲)

سردار دو جہاں پیغمبر خدا کی دلہن اور رئیس قریش صدیق اکبرؓ کی لخت جگر رخصت ہوئیں تو انہیں کچھ جہیز خانہ شاہان و ثروت سے برآمد نکلی۔ ماں اٹھی۔ بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور داماد کے حوالے کر دیا۔ اور پھر یہ نہ لیسلی کپڑے پہنائے عزت سادگی کو اسلام کی آمائش سمجھا۔

حضرت عائشہؓ کا یہ نکاح ہمارے لئے بہترین عمل نمونہ ہے۔ خاموشی اسادگی اور بے تکلفی کے ساتھ تقریب کرنے کا۔ لیکن آج کل کوئی شخص نکاح، شادی یا جہیز میں اتنی سادگی برتے تو اس کی ناک برادری میں کٹ جائے اور وہ خاندان میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ حالانکہ یہ جاہلانہ اور متکبرانہ رسوم کا مٹانا ہی ہے۔

دعوت ولیمہ

جس شان کی شادی تھی اسی شان کی دعوت ولیمہ بھی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میرے نکاح کی خوشی میں حضرت نے ولیمہ بھی اس میں اونٹ ذبح کیا گیا نہ بکری۔ صرف ایک مد دودھ کا پیالہ تھا۔ جو سعد بن عبادہؓ کے گھر سے آیا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک مد دودھ کا پیالہ اور چند کھجوریں تھیں۔ حضور نے اسے اپنی بیویوں کی طرف بڑھا جو آپ کو رخصت کرا کر لائی تھیں۔ سبھی نے کہا پیا۔ ایک خاتون نے لحاظ کیا۔ میں نہیں کھاؤں گی سے چلی۔ حضور نے فرمایا۔ کھاؤ۔ جھوٹ نہ بولو

ام المومنین کی سسرال

مدینہ کا وہ گھر جس میں انصاف ارسل اور حضرت عائشہؓ کے ساتھ اپنی زندگی گذارنی کا بنا بنایا تھا اس کی بناوٹ دیواروں پر کچی تھیں۔ جن پر کھجور کی پتیوں کا چھپر اس کے اوپر ایک کمبل ٹنگا ہوا تھا تاکہ بارش کا پانی گھر نہ آسکے۔ یہ تھا حضور کا حال یہ تھا کہ گھر کے ہوں لڑائی سے کچھ لیجئے۔

حضرت عائشہؓ جیسی نازک طبیعت میں پلی ہوئی بیٹی اور اپنے شوہر کی محبوب ترین بیوی کے اس مکان میں جو سامان عیش اور تنعم کا پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کی کیفیت سن لیجئے۔

ایک چارپائی۔ ایک چٹائی۔ ایک بستر ایک کمبل جس میں چھال بھری تھی سونے نہیں۔ آٹا اور کھجور رکھنے کے لئے دو مٹی کے مٹکے تھے۔ پانی پینے کے لئے ایک کٹوری کا پیالہ اور پانی رکھنے کے لئے ایک مٹی کا گھڑا تھا۔ اسی طرح ایک چراغ بھی تھا۔ لیکن اس کے جلنے کی بھی مشکل ہی سے آتی تھی۔ خود ہی فرماتی ہیں کہ چالیس چالیس راتیں گذر جاتی تھیں، اور گھر میں نہ چراغ جلا تھا۔ اکثر اوقات مہینہ بھر چولہے میں آگ نہ جلتی تھی۔ چند کھجوریں کھائیں اور اوپر سے پانی پی لیا۔

تعلیم و تربیت

حضرت عائشہؓ نے رشتی کے بعد اس مقدس گھر میں قدم رکھا تھا جس سے بڑھ کر تعلیم و تربیت کا گہوارہ زمین و آسمان نے کبھی دیکھا نہیں۔ یہاں آکر اس کمسن بچی میں اور بھی چمک پیدا ہو گئی۔ اور آپ عالم انسانی خصوصاً عالم نسوانی کے لئے مشعل راہ بن گئیں۔ آپ کی تربیت میں آپ کے والدین کا بھی خاص حصہ تھا۔ لیکن اب والدین کی آغوش میں تربیت حاصل کر رہی تھیں کہ شادی ہو گئی اور میکے سے سسرال چلی آئیں۔ اس لئے باقی تربیت رسول اللہ صلعم نے بڑے کریمانہ اور محبانہ انداز میں کی کیونکہ ان کو دنیا کی معلمہ بنانا تھا۔ چنانچہ روایات سے پتہ [illegible] کہ آپ نے عائشہؓ کی تربیت میں کوئی کسر [illegible] ی۔ خفا ذرا سی بات پر ٹوکتے، سمجھاتے اور [illegible] رتے۔ علامہ ندوی نے تفصیل کے ساتھ ان [illegible] اور ہر امور کو نقل کیا ہے۔ جن میں چند نصیحتیں

[illegible] عائشہؓ نے رسول اللہ صلعم کے کسی [illegible] پ نے فرمایا۔ عائشہؓ یہ کیا کرتی [illegible] ن تم سے خدا کو پسند ہے۔

[illegible] ب کسی نے کوئی چیز چرائی تو آپ نے بددعا [illegible] حضورؐ نے ٹوکا۔ عائشہ! تم بددعا سے کر اپنا ثواب اور اس کا گناہ کم نہ کرو۔

ایک مرتبہ کسی عورت کو دیکھ کر آپ نے کہا۔ یہ زنانی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو۔ یہ غیبت ہے۔

ایک دفعہ آپ نے سونے کا کنگن پہنے تھیں۔ حضورؐ نے دیکھتے ہی فرمایا (جی کی بیوی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ سونے کے زیور پہنیں) تم اس کو اتار دو۔ ایسا ہی ہے تو چاندی کے کنگن پر زعفران کا رنگ چڑھا کر پہن لو۔

آپ خود بھی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا تھا (۱) ریشمی کپڑے (۲) سونے کے زیور (۳) چاندی کے برتن (۴) سرخ گدے (۵) اور قسی لباس۔

خانہ داری

حضرت عائشہؓ اپنے گھر کے سارے کام دھندے خود انجام دیتی تھیں۔ خود ہی چکی پیستیں، خود ہی آٹا گوندھتیں اور خود ہی کھانا تیار کرتی تھیں۔

آپ دوسری امہات المومنین کے مقابل کھانا بھی اچھا پکانا نہیں جانتی تھیں۔ لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ کم سنی ہی میں شادی ہو گئی تھی۔ پھر اس کے بعد حصول علم سے اتنی فرصت کہاں تھی کہ یہ عمدہ کھانا پکانا سیکھتیں یا پکا کر کھاتیں۔ چنانچہ جیسا آتا پکا دیا کرتی تھیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم چپ چاپ کھا لیا کرتے تھے۔ مرچ کم اور نمک زیادہ کا شکوہ نہیں کرتے تھے۔

کبھی کبھی حضور اکرمؐ گرہستی کے کام میں بھی حضرت عائشہؓ کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے خود ہی فرماتی ہیں کہ مجھے گھر کے کام کاج میں مشغول دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور میرے ساتھ مل جل کر کام کرنے لگتے تھے۔ (باقی)

بچوں کا کالم

ایک بزرگ کا قصہ

کہتے ہیں کہ پرانے زمانہ میں ایک بزرگ کے پاس ایک غریب شخص آیا اور کہا کہ میں بہت غریب آدمی ہوں اگر آپ میری کچھ مدد کر سکیں تو احسان ہوگا۔ اس بزرگ نے اس غریب شخص کے جواب میں یہ کہا کہ بھائی مجھ سے کیا امداد ہوگی۔ آپ ایسا کریں کہ نواب شہر میں میرا ایک واقف آدمی ہے اور انسانی آنکھوں کا خریدار ہے۔ وہ ایک آنکھ ایک ہزار روپیہ پر خریدتا ہے۔ تم وہاں جاؤ وہ آپ کو ایک ہزار روپیہ دے دے گا۔ اور آپ اسے ایک آنکھ دے دینگے بزرگ کے اس جواب سے وہ شخص خفا ہو گیا۔ تو اس نے کہا۔ بھائی اس میں خفگی کی کیا بات ہے۔ اگر آپ آنکھ بیچنا نہیں چاہتے تو وہ شخص انسانی پاؤں کا بھی خریدار ہے۔ اور ایک پاؤں ہزار پر خریدتا ہے۔ آپ اسے ایک پاؤں دیدیں اور وہ آپ کو تین ہزار روپے دے دیگا۔ مگر وہ غریب شخص جانے کے لئے تیار نہ ہوا

تب بزرگ نے فرمایا۔ اللہ کے بندے تو کس طرح کہتا ہے کہ میں غریب ہوں۔ ایک ہزار پر آنکھ نہیں دیتا اور تین ہزار روپے پر ایک پاؤں تک کو دینا نہیں چاہتا ہے۔ آپ حساب تو لگائیں آپ لکھ پتی ہیں یا غریب۔ اس کے باوجود کہتے پھرتے ہو کہ میں غریب ہوں۔ جاؤ اللہ کے دیئے ہوئے بدن اور صحت سے کماؤ۔ خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔

جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہنڈورہ براستہ ایبن آباد ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ بروز جمعرات بعد نماز عشاء ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری اور حضرت مولانا محمد سرفراز تقریر فرمائیں گے۔

اسلامی نظام کے نام نہاد مدعیوں کا

"سامراجی" کیمپ

انگریز نے اپنے طویل دور حکومت میں جن "فتنوں" کو جنم دیا اور پروان چڑھایا ان میں سب سے زیادہ سنگین فتنہ ایسے افراد، فرقوں اور گروہوں کی تخلیق و تشکیل تھی، جو اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو ہر اس امر سے روکنے کی کوشش کرتے تھے۔ جس سے مسلمان انگریز سامراج کا کامیاب مقابلہ کر کے طوق غلامی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے۔

اس کی پہلی کڑی جعلی مجددیت، مسیح موعودیت و نبوت کا وہ دعویٰ تھا۔ جس میں انگریز کی غیر مشروط اطاعت واجب اور انگریزی حکومت کے خلاف جہاد بالسیف و القلم ممنوع و حرام تھا۔

اس کی دوسری کڑی وہ نام نہاد اسلامی تحریکات تھیں۔ جن کا مقصد عظیم مسلمانوں کو حصول آزادی کی جہات سے روکنا اور ان کا مخالف بنانا تھا۔

اور اس کی تیسری کڑی اجتہاد کے مدعی وہ مسلمان اہل قلم تھے۔ جن کی تحریروں نے انگریز کے زمانہ کے برپا کردہ معاشی، سیاسی، اقتصادی، زرعی، تجارتی اور جاگیرداری استحصالی نظام کو اسلام کے عین مطابق قرار دینے کی کوشش کی۔

۱۹۴۷ء میں آزادی کی جدوجہد تو کامیاب ہو گئی۔ اور انگریز برصغیر پاک و ہند سے نکلنے پر مجبور ہو گیا۔ لیکن مسلمانوں کے اطراف میں انگریز سامراج کے ۔۔ سہ پہلو حلقہ کا جو بیج بو کر قائم کر دیا تھا، حصول آزادی اور قیام پاکستان کے بعد اس حلقہ نے اپنا دائرہ تنگ کرنا شروع کر دیا

وہ آزادی جو ڈیڑھ سو سال کی بیش قیمت جانی و مالی قربانیوں سے مسلمان عوام نے حاصل کی تھی، انگریز کے پروردہ ایک خاص طبقے نے اس پر اپنا قبضہ جما لیا۔

اس قسم کا ایک دوسرا طبقہ نے اسلام کے نام سے اپنے خود ساختہ نظریات کا وسیع ترین پروپیگنڈا کر کے کتاب و سنت اور صحابہ کرام و سلف صالحین کے اسلام سے مسلمانوں کو دور کرنے میں لگ گیا۔

اور ایسے ہی ایک تیسرے طبقے نے اپنی تحریروں کے ذریعے انگریزی سامراج کے عہد کے قائم کردہ جابرانہ معیشتی نظام جاگیرداری، زمینداری، سرمایہ داری اور زر اندوزی کو عین اسلامی نظام قرار دینے اور اسلام کے نام پر مسلمان عوام و غرباء کے حاصل کردہ اس ملک میں سامراجیت کا پرچم بلند کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں۔

چنانچہ ان تینوں طبقوں کی اس سامراج پرستانہ کارگذاری کا یہ نتیجہ نکلا کہ حصول آزادی کے بعد ہوش سنبھالنے والی نئی نسل سامراجی تہذیب و تمدن کی گرویدہ و نقال بن گئی اور امریکی ٹیڈی ازم کا شکار ہو گئی۔ مذہب و اخلاق سے بغاوت اور بزرگوں کی روایات سے سرکشی اس کا وطیرہ بن گئی۔

دوسری طرف سیاسی اور معاشی جبر کے ستائے ہوئے لوگوں نے اسلامی نظام کے بلند بانگ مدعیوں کو جب انگریزی سامراج کے قائم کردہ زرعی و اقتصادی نظام اور امریکی سامراج کے سرمایہ پرستانہ نظام کی حمایت میں سرگرم دیکھا تو وہ اس سوء فہم میں مبتلا ہونے لگے کہ اسلام بھی معاشی اور سیاسی جبر و استحصال کا (نعوذ باللہ) حامی ہے۔

اور وہ روس و چین کے اشتراکی نظام کی طرف مائل ہونے لگے۔

اس طرح اسلامی نظام کے ان کاذب مدعیوں نے اسلام کے نام سے مسلمانوں کے اندر سامراج کے تحت قائم کر کے مسلمانوں کو ان ہزار کے

- کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے نقل کردہ دین سے کوشش کی۔
- اصل دینی طبقوں اور مسلمان درمیان بُعد کی خلیج وسیع تر کرنے کی چلائی۔
- نئی مسلمان نسل کو اپنے خود ساختہ دین کے دام میں پھانسنے کی خاطر اصل دین سے بے بہرہ رکھا۔ اور انہیں بے دینی، بداخلاقی اور یورپ کے طرز معاشرت کی طرف راغب ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا۔
- انگریزی و امریکی سامراج کے قائم کردہ سیاسی نظام کو اسلامی نظام بنا کر مسلمان عوام پر، چند گھرانوں کی اقتصادی گرفت مضبوط تر کی۔ اور عوام کو معاشی ابتری کی طرف دھکیلنے کا راستہ ہموار کیا۔ جس کی وجہ سے مسلمان عوام سیاسی بالادستی کے حصول سے محروم ہو کر رہ گئے
- اور اسلام کا سرمایہ پرستانہ سامراجی تعبیریں سن سن کر نئی نسل دین سے مایوس ہو کر اشتراکیت کے دامن میں پناہ لینے کی طرف مائل ہوتی چلی گئی۔

یہ ہے اسلامی نظام کے نام نہاد مدعیوں پر سامراجی کیمپ کی تاریخی کارگذاری، جس نے تحت اسلام پاک و ہند کو اس انجام بد کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

لیکن انہیں اب بھی اپنی اسلام دوستی کا دعوے کرتے ہوئے جھجک نہیں آتا۔

اور اب بھی ان کی کوشش یہ ہی ہے کہ مسلمان دین کے اصل علمبرداروں سے دور رہیں اور سامراجیت کے شکنجے کو اسلام کا طوق زریں سمجھ کر فخر و مسرت کے ساتھ اپنے گلے میں ڈال لیں۔

آمین

خدا وندا ترے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں

(ک)

بقیہ - مشرق وسطیٰ

پہلے کھڑے تھے۔ اور سامراج دشمن عرب ممالک اسرائیل اور مغربی سامراج کی نرم و سرد جارحیت کا پہلے سے زیادہ نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

اسرائیل اور سامراجیوں کی تگ و تاز روکنے کی وقتی تدبیر

اردن اسرائیل نے اردن کی چھوٹی سی مملکت کی قریبی سرحدات کو اپنے تاخت و تاراج کا نشانہ بنا رکھا ہے اور اگر مصر و شام گذشتہ جنگ کے نقصانات و مجبوریوں کی وجہ سے اردن کی براہ راست مدد نہیں کر پائے ہیں تو سعودی عرب وغیرہ سامراج دوست ملک بھی اسرائیلی حملوں کے جواب میں اردن کو کوئی فوجی امداد بہم نہیں پہنچا رہے۔ اردن کی مختصر علاقائی علیحدگی کمزور دفاعی پوزیشن اور امریکہ کے حامی عرب ملکوں کی اس پر مسلسل خاموشی دیکھ کر اسرائیل جارحانہ سرگرمیوں پر دلیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ عرب ملکوں کے مکمل فوجی و سیاسی اشتراک کے بغیر اندیشہ ہے کہ اسرائیل کی پوزیشن مضبوط تر ہو جائے گی اور وہ جون ۶۷ء کی جنگ کے بعد حاصل شدہ عرب علاقہ میں اپنی دفاعی پوزیشن مستحکم بنا لے۔

اس لئے اب یہ نہایت ضروری ہے کہ جب تک سامراج دوست عرب ممالک اپنے اپنے جداگانہ مفادات سے دستبردار ہو کر واحد عرب طاقت میں شامل و ضم نہیں ہو جاتے۔ سیاسی طور پر کسی عارضی انجام و تفہیم کے ذریعہ اسرائیل سے وہ مقبوضہ عرب علاقہ خالی نہ کرا لیا جائے۔ جس پر گذشتہ سال سے وہ قابض چلا آ رہا ہے

وقتی طور پر چاہے یہ قدم خوشگوار نظر نہ آئے مستقبل کے عزائم کی تکمیل اور دور رس مقاصد ہزار وصول کے لئے اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

تمام زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی"

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

خطبۂ حجۃ الوداع

جناب خاتم النبیین رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ "حجۃ الوداع" میں خاصانِ اُمت کے عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

★ لوگو! میری بات توجہ کے ساتھ سنو!

اس سال کے بعد تم مجھے شاید اس مقام پر کبھی کھڑا نہ پاؤ۔

★ لوگو! عنقریب تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے ملنا ہے۔ پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔

★ لوگو! شیطان اب اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین پر کبھی اس کی پرستش ہو لیکن اس کے سوا ایسے دوسرے گناہوں میں اس کا کہا مانا جائیگا جن کا ارتکاب تم حقیر سمجھ کر کرو

★ یاد رکھو! تمہارے خون اور تمہارے اموال قیامت تک کے لئے محترم ہیں

★ جن کے پاس کوئی امانت ہو، اس کو چاہیئے کہ حقدار کے حوالے کردے

سود باطل قرار دیا جا چکا ہے۔

★ تمہارے حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے حقوق تم پر ہیں۔ چنانچہ ان کے ساتھ حسن معاشرت کی وصیت میری طرف سے قبول کرو۔

★ سن لو اور خوب سمجھ لو! ★ مسلمانوں کی جماعت ایک برادری ہے

★ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ★ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے سے باز رہو

میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

(۱) اللہ کی کتاب اور (۲) اس کے رسول کی سنت

جمعہ، ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء۔ قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

اسلام اور قربانی

اکابر امت کے افکارِ عالیہ کے چند اقتباسات جن میں عید الضحیٰ کے موقعہ پر ادا کی جانے والی "سنتِ قربانی" کے اسرار و حکم کا ایمان پرور تذکرہ ہے۔
(ترتیب احمد حسین کمال)

حقیقتِ اسلامی کی آزمائش

(از حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

جب حقیقتِ اسلامی کی آخری گہما گہمی آزمائش کا وقت آیا تو وہ اسلام ہی تھا جس نے ابراہیم کے ہاتھ میں چھری دی تاکہ فرزندِ عزیز کو ذبح کر کے ماسوی اللہ کی قربانی کرے اور اسلام ہی تھا جس نے اسماعیل کی گردن جھکا دی، تاکہ اپنی جانِ عزیز کو اس کی راہ میں قربان کر دے جبکہ اس نے پوچھا۔

قال یٰبنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ (پ ۲۳ ع ۷) اے فرزندِ عزیز! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا تجھے اللہ کے نام پر ذبح کر رہا ہوں، پھر تیرے خیال میں یہ بات کیسی ہے۔

تو یہ وجود ابراہیمی کی بلکہ "اسلام" ہی کی صدا تھی اور پھر جب اس کے جواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ

یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔

اے باپ یہ تو گویا اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کا اشارہ ہے اس کو بلا تامل انجام دیجئے۔ اگر اسی میں خدا کی مرضی ہو تو آپ دیکھ لیں گے کہ میں صبر کرنے والوں سے ہوں۔ (پ ۲۳ ع ۷)

تو یہ بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نہیں بلکہ "اسلام" کی صدا تھی۔ پھر جب باپ نے بیٹے کو مینڈھے کی طرح سختی سے پکڑ کر زمین پر گرایا تو وہ اسلام ہی کا ہاتھ تھا جو ابراہیم کے اندر سے کام کر رہا تھا۔ اور جب بیٹے نے اس ذوق و شوق کے ساتھ جو دونوں کے پیاسے کو آبِ شیریں سے ہوتا ہے۔ اپنی گردن مضطرب ہو کر چھری سے قریب کر دی تو وہ حقیقتِ اسلامی ہی کی محویت کا استیلا تھا جس نے نفسِ اسمٰعیل کو فنا کر دیا تھا اور اسی فنا سے مقامِ ایمان کو بقاء ہے۔

سلامٌ علیٰ ابراھیم کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین (پ ۲۳ ع ۷)

پس سلام ہو حقیقتِ اسلامی کی قربانی کرنے والے ابراہیمؑ پر جو مقامِ احسان تک پہنچنے والوں کو (بقائے دوام) کا بدلہ ایسا ہی عطا فرماتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں سے تھا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزلِ اول قیامت ست

اللہ اللہ اس نیرنگ سازِ ازل کے کاروبارِ محبت کی ساری آرائش دوستوں کے خون کے چھینٹوں اور مضطرب لاشوں کی تڑپ سے ہی ہے۔ دوستوں کو کٹواتا ہے مگر دشمنوں کو مہلت دیتا ہے۔ باپ کے ہاتھ میں چھری دیتا ہے کہ بیٹے کو قتل کرے اور بیٹے سے کہتا ہے کہ خوش خوش گردن جھکا دے کہ یہاں جان دینا ہی نہیں بلکہ جان دینے کو روز عیش و نشاط سمجھنا بھی شرط ہے ؎

آہ ایں چہ دوستی ست سرہائے یکدگر
خویشاں بریدہ بردہ قاتل نہادہ اند

ابراہیمؑ کے دل میں اپنی محبت کے ساتھ بیٹے کی محبت گوارا نہ ہوئی اور اسمٰعیل کے پہلو میں اپنے گھر کو دیکھا تو محبتِ نفس و جان کی پرچھائیں نظر آئی۔

عشق ست و ہزار بدگمانی

غیرتِ الٰہی نے اس کو بھی منظور نہیں کیا۔ حکم ہوا کہ پہلے محبت کے مکان کو ایک ہی مکین کے لئے خالی کر دو پھر اس طرف نظر اٹھا کر دیکھنا۔ الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ۔ محبت کی عشق آموزی کا پہلا سبق غیرت ہے ـــــ اور یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء (پ ۵ ع ۲)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے درگذر کر سکتا ہے مگر اس کو کبھی معاف نہیں کر سکتا کہ تم اس کی محبت میں کسی دوسرے کو شریک کرو۔

سلطانِ محبت تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے مگر اس کی عدالت میں دل کی تقسیم کا کوئی قانون نہیں ہے آپ کا دوست ہزار کج ادائیاں کرے۔ آپ کا دل محبت پرست اس کی شفاعت سے باز نہ آئے گا۔ لیکن آپ اس گوشۂ نظر سے کیوں کر درگذر کر سکتے ہیں، جو آپ کی طرف نہیں بلکہ کسی دوسری جانب تھی۔ آپ کسی کج ادا بیوی کو تو گوارا کر سکتے ہیں لیکن اس خمار کو کیونکر دیکھ سکتے ہیں جو محبتِ غیر کی شب بیداریوں سے پیدا ہوا ہو؟ اگر کبھی اس کیف میں گذر ہوا ہے تو اپنے دل سے پوچھ لیجئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ البتہ اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے درسہ سے باہر بھی کچھ سیکھنا ضروری ہے۔

محبوب شے کا انفاق

(از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمۃ)

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں ہزاروں روپیہ کا جانور ذبح ہو جانا خلافِ عقل ہے کیونکہ ان کا گوشت کوئی نہیں کھاتا جواب اس کا یہ ہے کہ جنابِ من ہے تو مخوش بات مگر تفہیم (سمجھانے) کے لئے عرض ہے کہ اگر تمہاری سمجھ میں کسی چیز کا نہ آنا خلافِ عقل ہونے کی دلیل ہے تو ہمارا آپ کا پیدا ہونا جس طریقہ سے ہے وہ بھی عقل کے خلاف ہے اور اس کا امتحان یہ ہے کہ ایک بچہ ایسا تجویز کیا جائے کہ اس کی پرورش تہ خانے میں ہوا اور اس کے سامنے کبھی اس کا تذکرہ نہ کیا جائے کہ آدمی کس طرح پیدا ہوتا ہے، تو ہرگز اس کی عقل میں نہ آئے گا اور ہم چونکہ رات دن دیکھتے ہیں سنتے ہیں کہ اس طریقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کو خلاف معلوم نہیں ہوتا۔ تو جناب! ہم تو جب سے پیدا ہوئے ہیں ہمارے حالات ہی خلافِ عقل ہیں۔ ہماری عقل تو بس کھانے کمانے کی ہے ایسے ہی جیسے کسی بھدے سے پوچھا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ کہا چار روٹیاں۔ ایسے ہی عقل صرف اس قدر ہے کہ کھا لو، پی لو، اور باتیں بنا لو۔ جب اتنی عقل ہے تو اسرارِ شریعت کہاں سے سمجھ میں آئیں۔ ایسے ہی نفسِ اضحیہ بلا تقسیم لحم کے (محض قربانی کرنا، جس گوشت کو تقسیم کیا جائے) بھی حکمت ہے۔ اگر ہماری عقل میں نہ آئے تو قابلِ انکار کیسے ہوگی اور اس لئے ہمارے (علما کے) ذمہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی حکمت و راز کو بیان کریں۔ لیکن تبرعاً بتائے دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ سنت ابراہیمی کا اتباع ہے اور شے محبوب کا انفاق مقصود ہے (قربانی اصل میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی پیروی ہے اور اصل مقصود یہ ہے کہ اپنی پیاری چیز اللہ کے نام پر خرچ کی جائے۔ جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے) اور یہ مقصود صرف ذبح کرنے سے حاصل ہو رہا ہے۔ گوشت خواہ رکھیں یا تقسیم کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اصل عمل تو یہ تھا کہ بیٹے کو ذبح کریں۔ لیکن اول تو سب کا بیٹا ہوتا نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر یہ حکم ہوتا تو بہت کم ایسے نکلتے جو یہ عمل کرتے (بیٹے کو قربان کرنا) یہ حق تعالیٰ کا فضل ہے کہ جانور کو قائم مقام ولد کے کر دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جانور ذبح کرنے کو بیٹا ذبح کرنے کے قائم مقام کر دیا) اسی لئے یہ کہنا کہ قربانی میں مال ضائع کرنا ہے۔ جیسے آج کل نو تعلیم یافتہ حضرات کا خیال ہے سراسر غلط ہے، اور قربانی کا مقصود اللہ تعالیٰ کے ساتھ اظہارِ محبت ہے اور وہ (قربانی کر دینے سے) یہیں حاصل ہے، پھر مال کہاں ضائع ہوا؟ (ترغیب الاضحیۃ)

(باقی صفحہ 19 پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جمعہ

۸ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

۸ مارچ ۱۹۶۸ء

جلد * ۱۱

شمارہ * ۹

* جاری کردہ *

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

* سرپرست *

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

* نگران *

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

* ایڈیٹر انچارج *

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

مشرق وسطیٰ کے موجودہ حالات پر ایک نظر

اسرائیلی جارحیت کے مابعد نتائج

گذشتہ سال کی اسرائیلی جارحیت کے بعد مشرق وسطیٰ کی سیاست نیا رُخ اختیار کر رہی ہے۔

اسرائیلی جارحیت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے متوقع مقاصد تو اینگلو امریکی بلاک حاصل نہیں کر سکا۔ اس لئے کہ اسرائیل مغربی اردن اور صحرائے سینا میں فوجی کامیابیاں حاصل کرنے کے باوجود اس وقت سے پہلے سے زیادہ متصلہ عرب حکومتوں کے حصار و زد میں آگیا ہے۔ اور اب اس کا نازک ترین مسئلہ اپنی موجودہ اہمیت کو برقرار رکھنے کا بنا ہوا ہے۔

اسرائیل کا اضطراب

چنانچہ وہ مضطرب ہے کہ کسی طرح غنائمی وقار باقی رہ کر تصفیہ کی صورت نکل آئے اور کم از کم عرب حکومتوں سے بالواسطہ یا براہ راست گفتگو میں ایک فریق تسلیم کر کے اپنی فوجیں پیچھے ہٹانے کا اسے باعزت موقعہ دے دیا جائے۔

برطانیہ کا حشر

اسرائیلی جارحیت کی ظاہری کامیابی اور اس کے وسیع تر پروپیگنڈے کے باوجود برطانیہ کو عرب علاقوں سے رخصت ہونا پڑ رہا ہے۔

* جنوبی عرب سے وہ نکل چکا ہے اور خلیج عرب (فارس) کے متصلہ عرب علاقوں سے بھی چلے جانے کا اس نے اعلان کر دیا ہے۔

* لیبیا کے وہ برطانوی، امریکی فوجی اڈے جہاں سے گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے دوران وقفے وقفے سے سینکڑوں بمبار ہوائی جہاز اڑ اڑ کر مصری افواج کی پشت پر بے پناہ بمباریاں کرتے رہے۔ لیبیا کے عوام کے مسلسل احتجاج کے نتیجہ میں امریکی، برطانوی فوجوں سے خالی ہو گئے ہیں۔

* علاوہ ازیں بحر روم کا وسیع سمندر اور عرب سے متصل طویل ساحلی علاقہ جو خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد سے برطانیہ کی تنہا اجارہ داری میں چلا آرہا تھا اور جس کا واحد شریک اب امریکہ بنا تھا۔ گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد اب اس سمندر میں روس کا طاقتور بحری بیڑہ بھی آپہنچا ہے اور بحری طاقت کا توازن.... اب یک طرفہ سامراجیوں کے ہاتھوں میں نہیں رہا ہے

عرب عوام کی بیداری

اور یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ عراق سے الجزائر تک عرب عوام میں مغربی سامراج کے خلاف بیزاری و بے اعتمادی کا جو جذبہ اب نمودار ہو کر پختہ تر ہو رہا ہے وہ صدر جمال عبدالناصر کی گذشتہ دس سالہ بہترین جدوجہد کے باوجود بھی اتنا ہمہ گیر نہیں بن سکا تھا۔

مصر و شام کو اینگلو امریکی سامراج سے ترک تعلق کی اتنی زبردست سزا دینے کے باوجود اب نہ صرف مصر و شام ہی بلکہ عراق، اردن، الجزائر و سوڈان وغیرہ عرب ممالک بھی اس ترک تعلق میں زیادہ شدید ہو گئے ہیں اور روس سے علانیہ امداد لینے لگے ہیں۔

سامراج کی ناکامی

الغرض اس قسم کے تمام تغیرات جو اسرائیلی جارحیت کے بعد مشرق وسطیٰ میں رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسرائیلی جارحیت کے ذریعہ امریکی برطانوی سامراج جو مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا وہ نہ صرف یہ کہ اسے حاصل نہیں ہو سکے۔ بلکہ پہلے کی نسبت اس کے اثرات کم ہو گئے ہیں۔ اور اس کے حریف اشتراکی روس کو مزید آگے بڑھنے کا موقعہ مل گیا ہے

نیز عرب دنیا بجائے خوفزدہ اور شکست خوردہ ہو جانے کے اور حوصلہ مند ہو گئی ہے جس کا مظاہرہ گذشتہ دنوں مصری عوام نے کیا۔ جبکہ مصر کے غدار فوجی افسران کو جنہوں نے اپنے صدر کی ہدایات کو پس پشت ڈال کر اسرائیلی حملہ کے امکان سے غفلت برتی اور ملک کو نقصان پہنچایا تھا۔ عدالت کی طرف سے رعائتی سزائیں دینے کے خلاف عوام نے سخت احتجاج کیا اور دوبارہ سخت ترین سزائیں دینے کا مطالبہ کیا۔

اس سے عرب عوام کی زبردست حوصلہ مندی بیداری اور مستقبل کے عزائم کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس طرح مشرق وسطیٰ کی موجودہ سیاسی صورت حال روز بروز مغربی سامراج کی مخالفت میں تشکیل پذیر ہو رہی ہے

امریکی عزائم کی شکست

اسرائیلی جارحیت کے فوراً بعد جبکہ ابھی مصر کے فوجی زخم تازہ تھے اور اس نے عرب اتحاد کی خاطر یمن کی حفاظت کے لئے متعین اپنی فوجوں کو واپس بلا لیا تھا۔ امریکہ نے سر توڑ کوشش کی کہ یمن کے انقلاب کو ناکام بنوا دیا جائے۔ اور شاہ پرستوں سے پے در پے حملے کرا کر عربوں کے درمیان باہمی جنگ کا ایک نیا دروازہ کھولنے کا جتن کیا۔ لیکن اس منصوبہ میں بھی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

(ورق اُلٹیے)

ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مکتوب فرمائیں۔ آپ نے تعلیمی پریس میں چھپوایا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے پڑھا اور دعا فرمائی

عرب اتحاد کو سبوتاژ کرنے کی دوسری کوشش بھی ناکام

اس کے برعکس برطانوی تسلط سے نوآزاد شدہ ہمسایہ جنوبی یمن اور شمالی یمن کے باہمی الحاق کے خوش آئند امکانات بڑھ گئے ہیں۔

حال ہی میں امریکی سامراج نے خلیج عرب کے عرب شیوخ کے علاقوں سے برطانیہ کے انخلاء کے اعلان کے بعد ایک نیا نزاع سعودی عرب اور مصر کے درمیان اس علاقہ کے سوال پر کھڑا کرنا چاہا تھا۔

لیکن صدر جمال عبدالناصر کی اس مدبرانہ پیشکش نے کہ "اس علاقہ کے دفاع و استحکام کی ذمہ داری اگر سعودی عرب سنبھالتا ہے تو مصر اس کی غیر مشروط حمایت و معاونت کرے گا"۔

امریکہ کی اس چال کو بھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔

نئے خطرات کی تخم ریزی

اس کے بعد اب امریکی سامراج ایک نئے خطرہ کا تانا بانا تیار کرنے میں لگ گیا ہے۔ اس کی اب دو پردہ کوششیں یہ ہیں کہ اس علاقہ کے کسی معاملہ کو وجہ نزاع بنا کر اس علاقہ کی عرب اور غیر عرب حکومتوں کے درمیان فساد کا بیج بو دیا جائے۔ تاکہ اگر عرب اتحاد بالفعل تکمیل کو پہنچنے لگے تو وہ مسلم دنیا کے اتحاد میں تبدیل نہ ہونے پائے۔

ظاہر ہے کہ اسلامی اتحاد کا پہلا مرحلہ عرب اتحاد کا حصول ہے۔ گذشتہ بیس سال سے مغربی سامراج نے ہر ممکن کوشش کی کہ عرب اتحاد وقوع میں آئے۔ حتیٰ کہ عرب اتحاد کو روکنے کے لئے پہلے علاقائی اتحادوں کے شوشے کھڑے کئے گئے۔ اور ان کی ناکامی کے بعد مصنوعی اسلامی اتحاد کے منصوبے تک بعض سامراج پسند مسلم تنظیموں اور شخصیتوں کے ذریعہ ہوا دیئے گئے۔

لیکن اسرائیلی جارحیت کے بعد مغربی سامراج کے زبردست پروپیگنڈوں، حربوں اور سازشوں کے باوجود عرب اتحاد کی کامیابی روشن نظر آنے لگی ہے تو اب مغربی سامراج کی تمام عیاریاں اس ناپاک مقصد پر جمع ہوتی جارہی ہیں کہ عرب ملکوں اور غیر عرب مسلمان ملکوں کے درمیان سنگین نزاعات کھڑے کر دیئے جائیں۔ بحرین کے سوال پر ایران کو مشتعل کیا جائے اور اسی طرح دوسرے معاملات پر دوسرے غیر عرب مسلمان ملکوں کو عربوں سے بدظن بنا دیا جائے۔

تاکہ اسلامی اتحاد کے عملاً متشکل ہو جانے کا امکان نہ رہے۔ اس وقت مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں کو سب سے بڑا سنگین خطرہ یہ درپیش ہے۔

خلیج عرب کی چھوٹی چھوٹی سیاسی ریاستوں نے حال ہی میں جو وفاق تشکیل دیا ہے متحدہ عرب جمہوریہ نے اسے بھی اپنی ہمدردی اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اگر ان شیوخان نے وسیع تر عرب مفاد کو پیش نظر رکھا اور عرب و غیر عرب مسلمان ملکوں کے درمیان نزاع برپا کرنے میں سامراج کامیاب نہ ہوا۔ تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں ہی اسلامی اتحاد کا عملی دور شروع ہو جائے گا۔ (کمال)

مرکزی اجلاس کی تا

اوائل اپریل کے بجائے 3 - 4 - 5 مئی 1968ء
مقرر ہوئی ہیں مجلس عمومی کے اجلاس کے ساتھ
عظیم الشان کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس
کی جارہی ہے

تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملا

پاکر

لماء اسلام

یں

مغربی پاکستان سے درج ذیل حضرات مرکزی نمائندگان ہیں :-

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بمقام عیدگاہ خان پور ضلع رحیم یار خاں

(۲) حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

(۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

(۴) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم۔

(۵) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان) جامع مسجد بھدسہ منڈی صدر بازار راولپنڈی۔

(۶) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد شیرانوالہ گوجرانوالہ۔

(۷) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ فرقانیہ کرتارپورہ راولپنڈی۔

(۸) حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا۔

(۹) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

(۱۰) حضرت مولانا سید کفل بادشاہ صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن - دطور و ضلع مردان)

(۱۱) جناب سردار غلام قادر خاں صاحب رحیم یار خاں

(۱۲) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی) مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔

(۱۳) جناب حافظ محمد نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی تخت محل چک قدیر آباد بہاولنگر

(۱۴) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن) مکتبہ صدیقیہ ملتان

(۱۵) حضرت مولانا محمد عمر صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان) بمقام پشرنگ آباد۔ قلات ڈویژن۔

(۱۶) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ

(۱۷) جناب میر صبح صادق خاں صاحب سکھر متصل عیدگاہ (ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

(۱۸) حضرت مولانا محمد شریف صاحب بمقام مغل آباد بہاولنگر

(۱۹) حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مدرسہ کھڈہ - کراچی

(۲۰) احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام و ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مشرقی پاکستان کے مرکزی نمائندگان کی فہرست تاحال دفتر میں موصول نہیں ہوئی ہے اس لئے مشرقی پاکستان کے نمائندگان کو دعوت و اطلاع دینے کے لئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب مہتمم دارالعلوم بشوانا تھ (سلہٹ) اور دفتر جمعیۃ ڈھاکہ کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

مغربی پاکستان کے نمائندگان کو اطلاع نامے ارسال کئے جا رہے ہیں

احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور

ملک و ملت کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے ایک بڑی تنظیم اور قربانی کی ضرورت ہے

علماء سبی (بلوچستان) کا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمت میں سپاسنامہ

گذشتہ ہفتہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جب سبی تشریف لے گئے تو علاقہ بھر کے علماء کرام نے درج ذیل سپاسنامہ ایک اجتماع میں پیش کیا:۔

عالی جاہ! ہم اراکین و کارکنان مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم سبی اور دیگر علماء کرام و عوام علاقہ بلوچستان کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں قدم رنجہ فرمایا ہے۔

ہم آپ کے بے حد شکر گذار ہیں کہ آپ نے اس پیرانہ سالی میں خدمتِ دین و ملک کی ذمہ داری کو کما حقہٗ پورا کرنے کے لئے اپنی جان و مال کو ہر قسم کے آرام و آسائش سے محروم کر دیا ہے۔ اہل اسلام کو اس بات پر فخر ہے کہ علماء کرام نے خدمت دین اور خدمت ملک و ملت کے فریضہ کو اجتماعی طور پر پورا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی صورت میں ایک منظم جماعت قائم کی ہوئی ہے۔ اب عام مسلمانوں کا بالعموم اور علماء کرام کا بالخصوص اہم فریضہ ہے کہ جمعیۃ کی آواز پر لبیک کہیں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں۔

عالی جاہ! علماء کرام نے اسلام کی پہلے بھی ہر دور میں بے پناہ خدمت اور قربانی کی ہے اور اس اصلاح قوم و خدمتِ خلق کے مقابلہ میں ہر قسم کی تکالیف کو حتیٰ کہ دشمنانِ دین سے تختہ دار کو بھی خندہ پیشانی سے قبول کیا ہے۔

اب وقت کا اہم تقاضا ہے کہ عوام و خواص اہل اسلام اجتماعی طور پر جمعیۃ کا ساتھ دیں

عالی جاہ! حکومت فرنگی کو اس ملک سے نکالنے میں جو علماء کرام نے اجتماعی طور پر جمعیۃ علماء اسلام کی صورت میں جدوجہد کی ہے کسی شخص پر پوشیدہ اور مخفی نہیں۔

قیام پاکستان کے بعد علماء کرام کی ذمہ داری اور بہت بڑھ گئی ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے ہر فرد و قوم مسلم کو اور بالخصوص علماء کرام کو جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینا بے حد ضروری ہے۔ اس لئے جناب والا کو مدرسہ کے جلسہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی گئی ہے کہ اس موقع پر اس علاقہ کے علماء کرام بھی تشریف لاتے ہیں اُن کو احساس دلایا جائے کہ خدمت دین اور خدمت ملک و ملت کے لئے اسلامی قانون کا نفاذ کرانے اور مسلمانوں کے معاشرے کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے ایک بڑی تنظیم اور ایک بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ تاکہ اسلام کا ہر فرد قابل خدمت دین و ملک و ملت بن جائے۔ وہ تنظیم تو جمعیۃ کی صورت میں قائم ہے۔

اس لئے اب اگر قوم نے جمعیۃ کا ساتھ نہ دیا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

جناب عالی! ابھی اس خاکستر میں لامحدود چنگاریاں دبی ہوئی ہیں جو اسلام کے مستقبل کو ظلمت میں لے جانے والی غیر اسلامی قوتوں کو فنا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے خدمتِ دین و خدمتِ ملک و ملت کے ساتھ استقامت کی ضرورت ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر اراکین جمعیۃ کو دراز زندگی اور استقامت نصیب کرے آمین، اور ہم سب مسلمانوں کو اپنے بزرگانِ دین کے اشارے پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین!

منجانب

اراکین مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم سبی بلوچستان)

جمعیۃ علماء اسلام اور اپوزیشن پارٹیاں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کا انٹرویو

(از محمد زاہد گوجرانوالہ)

حافظ آباد۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے آج یہاں ایک اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے ملکی و ملی مسائل پر جمعیۃ کے موقف کی وضاحت کی۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ جب تک کہ صدر پاکستان کی صحت بحال نہیں ہو جاتی، قائمقام صدر یعنی قومی اسمبلی کے سپیکر کا ملک سے باہر جانا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اگر ارباب اختیار خان عبدالجبار خاں کو حج وفد کا قائد بنانے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں تو بہتر ہے۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس اپریل ۱۹۷۳ء کے پہلے ہفتہ میں لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس کے لئے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے مشورہ اور امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کے حکم سے ممبران مکونہ کے نام دعوت نامے جاری کئے جا رہے ہیں۔ مرکزی جمعیۃ کے کل ارکان چالیس ہیں جن میں بیس مشرقی پاکستان کے ہیں۔

حضرت مولانا نے اس سوال کے جواب میں کہ تحریک جمہوریت والوں کے ساتھ باقی جماعتیں اشتراک عمل کیوں نہیں کرتیں۔ یہ فرمایا کہ نیشنل عوامی پارٹی اور مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی تو اپنے بارے میں خود ہی بہتر جواب دے سکتی ہیں۔ لیکن جہاں تک جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی زادہ نصر اللہ خاں نے تحریراً اور پھر زبانی طور پر جمعیۃ کے ذمہ دار رہنماؤں کو اشتراک عمل کی دعوت دی تھی۔ جس کے جواب میں جمعیۃ نے پانچ آدمیوں کی کمیٹی اپوزیشن سے تمام امور و شرائط طے کرنے کے لئے مقرر کی، مگر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے نواب زادہ موصوف کو مطلع کر دیا کہ اگر اپوزیشن پارٹیوں نے اپنا طریق کار طے کرنے اور انتخاب کرنے سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام سے معاملہ طے نہیں کیا تو بعد میں جمعیۃ صرف دم چھلہ بننے کے لئے تیار نہیں ہوگی جس پر نواب زادہ صاحب نے وعدہ کیا کہ ہم مشترکہ اجلاس سے پہلے سارے معاملات طے کر لیں گے۔ جس کے بعد آج تک انہوں نے چپ سادھ رکھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپوزیشن میں جمعیۃ کی شرکت کو مودودی صاحب اپنے اقتدار کے منافی سمجھتے ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ مودودی پارٹی نے امریکی سامراج کے مخالف مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی کے خلاف بھی پروپیگنڈہ کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس صورت حال میں مستقبل کے اندر ملکی سیاسیات میں ملک و ملت کے مفادات کو اگر کسی نقصان کا خطرہ لاحق ہوا تو اس کی ذمہ دار خود اپوزیشن یا مودودی پارٹی ہوگی۔ (زاہد گکھڑوی)

یہ بھی خاندانی منصوبہ بندی ہے

ایک اشتراکی ملک کی فیملی پلاننگ

صوفیہ ۲۸ فروری۔ ایک اطلاع کے مطابق بلغاریہ کی حکومت بھی اپنے شہریوں میں "خاندانی منصوبہ بندی" کا پروگرام رائج کرنے کی تدابیر سوچ رہی ہے۔ لیکن اس پروگرام کے تحت اپنے شہریوں کو کم بچے پیدا کرنے کے بجائے بچے زیادہ پیدا کرنے کی ترغیب دے گی۔ اس پروگرام کے مطابق آئندہ کارکنوں اور دفتروں کے ملازموں کی تنخواہوں کا تعین ان کے افراد خاندان کے مطابق کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے خاندان بڑے ہوں گے۔ اُن کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ جو لوگ شادیاں نہیں کریں گے یا اُن کے بچے نہیں ہوں گے انہیں "کنوارا ٹیکس" ادا کرنا ہوگا۔ یہ ٹیکس اکیس سے پینتالیس تک کی عمر کی عورتوں سے اور اکیس سے پچاس سال کی عمر تک کے مردوں سے وصول کیا جائے گا۔ یہ ٹیکس تنخواہ کا دس فیصدی ہوگا۔ دوسری طرف (باقی کالم اول میں)

ہم طرف شادی شدہ جوڑوں کو پہلے بچے کی پیدائش پر پانچ لیوا (مقامی سکہ) دوسرے کی پیدائش پر پندرہ لیوا اور تیسرے کی پیدائش پر تیس لیوا الاؤنس ملے گا۔ (ڈوائے وقت ۲۹ فروری ۷۳ء)

سفرِ حج و زیارت

منزل دوست کی طرف جانے والوں

غلبۂ شوق

الحاج رفیع الدین مرادآبادی (م ۱۳۰۳ھ) تلمیذ
حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم

صبح دوشنبہ ۶ ربیع الاول کو قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اور یہ دن شہر میں داخلہ میں متصل عیدگاہ بڑی اترا۔ اور یہ کمینہ بعد اداے مجروہاں سے ملاذ عالمیان ملجاء جہان شفیع امم، سرور بنی آدم، سید انام صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کی جانب متوجہ ہوا۔ باب السلام سے داخل ہوا مصلائے مصطفوی پر تحیۃ المسجد پڑھ کر مواجہہ شریف میں آیا سلام و آداب زیارت کو حسب قاعدہ ادا کیا

پس از ادائے آداب زیارت شیخین کریمین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) اور سیدۃ النساء (حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا) کے مواجہہ میں آیا، اور سلام عرض کیا۔ پھر مواجہہ شریف میں آیا۔ خدائے عظیم کی قسم کہ میرا بن موذبان بن جائے اور ہر زبان ہزار ہا شکر اللہ تعالے کے ادا کرے۔ پھر بھی اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا کہ مجھ جیسے کمینے گناہگار تباہ کار کو محض اپنے فضل و انعام سے اس موقف عظیم میں حاضر ہونے کا موقع دیا ؎

شکر للہ کہ نرویم و رسیدم بدوست
آفریں باد بریں ہمت مردانۂ ما

خدا کی قسم یہ وہ جگہ ہے جس کو پروردگار عالم نے اپنے حبیب مکرم کے لیے انتخاب کیا اور تمام نعمتوں و برکات اور انوار جہنوں نے مشرق و مغرب کا احاطہ کر لیا۔ اسی جگہ سے ظاہر و نمایاں ہوئے ہیں۔ یہ وہ میدان ہے جو ہبط وحی ہے اور مورد ملائکہ و مسکن سید انس و جان رہا ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جو اقدام خیر الانام سے نوازی گئی ہے۔

جنت البقیع کی زیارت سے جہاں اہلبیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابر امت رحمہم اللہ مدفون ہیں اور جبل اُحد اور وہاں کے شہداء زیارت سے نیز مسجد قبا اور ان دیگر مساجد متبرکہ و آثار مقدسہ کی زیارت سے جو شہر مدینہ اور نواحی مدینہ میں مشہور ہیں مشرف ہوا۔ چند بار داخلی اندرون گنبد حجرۂ منورہ بھی میسر آئی۔

یکم رجب کو جبکہ دوران گنبد اپنے سر اور چہرہ کو دیوار سے مل رہا تھا اور داڑھی کو اس زمین رشک علیین کے لئے جھاڑو بنائے ہوئے تھا۔ اس وقت اس احقر کے موقف سے قبر مکرم و معطر ایک ذراع کم و بیش ہوگی۔

اس وقت احقر نے ارحم الراحمین سے بوسیلۂ رحمۃ للعالمین یہ دعا مانگی کہ اے اللہ اس کمینے کو جب اس درگاہ میں داخلے کا موقع دے دیا ہے، تو اب اس کے بعد کسی مخلوق کے دروازے پر حاجت طلب کرنے کے لئے نہ لے جانا — اور یا آخرت میں نیز اپنی پناہ میں رکھنا۔ یہ دعا بیت اللہ شریف کے اندر بھی الحاح و زاری سے مانگی تھی۔ فضل خدا اور شفاعت رسول کریم سے امید قبولیت ہے۔ وہاں سے آکر قبر سیدۃ النساء کے قریب اسی جگہ کھڑے ہو کر جو زیر ستون ہے۔ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں اور باہر چلا گیا۔

مظہرِ عشق

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب
مدنی رحمۃ اللہ علیہ

میرے بندگو! روزہ، حج یہ دو عبادتیں اللہ تعالیٰ کی صفت محبوبیت کی بنا پر مقرر کی گئیں۔ اور نماز روزہ زکوٰۃ اللہ کی صفت مالکیت کی بنا پر۔ اب پھر دیکھو اگر کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے۔ پھر دوسروں سے بھی محبت رکھتا ہے تو اسے جھوٹا کہتے ہیں۔ محبوب کے علاوہ سب کو چھوڑ دینا محبت کا تقاضا ہے۔

من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

اللہ تعالیٰ کو جمال گوارا نہیں کرتا کہ دوسرے سے محبت کی جائے۔ پہلی منزل محبت کی یہ ہے کہ محبوب کے سوا سب سے منہ پھیر لو۔ روزہ میں کھانا پینا اور بیوی سے ہمبستری کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔ مگر خواص کا روزہ یہ ہے کہ تمام گناہوں کو چھوڑ دیں اور اخص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ ذات مقدسہ کے سوا سب کو چھوڑ دیں۔ غیر اللہ کو سامنے نہ لائیں۔ یہ عشق کی پہلی منزل ہے رمضان گذرا شوال سے عشق کی دوسری منزل شروع ہوئی۔ دوسری منزل یہ ہے کہ محبوب کے در و دیوار کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں اس کا کوچہ ہے جہاں اس نے دوسروں کو نوازا ہے وہاں جایا جائے۔ اس کے در و دیوار کے پاس پہنچا جائے اور جمال محبوب کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اس کے گھر کے ارد گرد دیوانہ وار پھرا جائے۔ اسی کے در و دیوار سے چمٹ کر اس کے سنگ در کو بوسہ دیا جائے۔

عاشق کو کہاں زیبا ہے کہ عشق ہو اور لوگوں سے لڑے جھگڑے۔ اس پر شہوت کا غلبہ اور اس سے معشوق کی نافرمانی کا صدور ہو۔ فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

عاشق ہمیشہ سرنگوں رہتا ہے۔ عشق کا تقاضا ہے کہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ اگر سچا عشق اور سچی محبت لیکر نکلے ہو تو ہر چیز سے بالاتر ہو کر محبوب سے لپٹ جاؤ۔

میرے بھائیو! اللہ پاک کے گھر کی طرف جا رہے ہو اس راہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ ہمیشہ لڑائی جھگڑے سے بچتے رہو اور یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ خدا پاک تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ تمہارے ہر حال کو دیکھتا ہے۔ اس کا نام لیتے ہوئے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک کہتے ہوئے چلو۔ یہ آواز بلند کرتے ہوئے اللہ پاک کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے تواضع و سکون کے ساتھ چلو۔ جس قدر ممکن ہو، صبح و شام دوپہر چڑھتے ہوئے اترتے ہوئے ہر حال میں لبیک اللھم لبیک الخ پڑھتے رہو۔ لاشریک لک بار بار کہا جاتا ہے۔ سوائے تیرے ہمارا کوئی محبوب نہیں۔ سلے ہوئے کپڑے اتار دو، خوشبو بھی ترک کر دو دو کپڑے بغیر سلے ہوئے پہن لو۔ سر کو ننگا رکھو، جوتا پہنو مگر پیر کے اوپر کی ہڈی ابھری ہوئی ہو چھپنے نہ پائے سُرمہ نہ لگاؤ، خوشبو نہ لگاؤ، بالوں کو نہ سنوارو۔ نہانا ضرورت شرعیہ سے جائز ہے۔ خوشبو لگانا، بالوں کو اکھاڑنا جائز نہیں۔ شکار مت کرو۔ غرض کہ دیوانوں کی صورت بناؤ یہ چیزیں تو اس کے لئے ہیں جو ہوش و حواس میں ہو، عشاق کو اتنا ہوش کہاں۔

جس قدر مکہ معظمہ سے قریب تر ہوتے جاؤ، دیوانگی اور جنون کے آثار بڑھتے جائیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ و خانہ کعبہ میں آثار صفت جمالیہ ظاہر ہیں۔ ہم کو رنے ان بزرگوں کی اطاعت و پیروی میں جو آثار دیکھتے ہیں۔ اللہ کے گھر کے گرد سات چکر لگاتے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں۔ بہر حال یہ عبادت مظہر عشق ہے۔ اور .... اس کے اندر اسباب محبت باتم الوجوہ پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً محبوب ہیں۔ یہ حج اسی لئے فرض کیا گیا کہ اسی محبوب حقیقی کے پروانے بنو۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دیا۔ عاشق کو عشق کی راہ میں کوئی نصیحت کرتا ہے تو اس کو غصہ آتا ہے اور وہ ناصح کو پتھر مارتا ہے۔ جب حضرت اسماعیلؑ کی قربانی دینے جا رہے تھے تو راستہ میں تین جگہ ناصح نادان شیطان نے سمجھایا۔ باپ کے ساتھ کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے پتھر مارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچا لیا اور حضرت کے مینڈھے کو ذبح کرا دیا۔ یہ اب شریعت ہے، کہ

کے ولولہ و اضطراب کی کیفیات

ترتیب :- احمد حسین کمال

مینڈھے اور دنبے کو ذبح کرنا گویا بیٹے کو ذبح کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جا رہے ہو تو جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتے ہوئے تلاوت کر کے ہدیہ کیجئے۔ اس راہ عشق کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہمارے آقا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے بلکہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کے پاس حاضری دے کر عرض کرو۔ یا رسول اللہ ہم حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا کیجئے۔ شفاعت فرمایئے۔

تصوّر کی جولانیاں

مولانا محمد ادریس ندوی مرحوم

قدم خود بخود اٹھتے ہی گئے جیسے کوئی مقناطیسی قوت اپنی طرف کھینچے لئے جا رہی تھی۔ لیجئے وہ گنبد خضرا نظر آیا، اور وہ سامنے باب السلام۔ اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد بعدد کل شیئ معلوم لک۔

اردو تو خیر عربی اور فارسی کی تمام مستند کتابیں جو زیارت مدینہ کے آداب کے متعلق مل سکیں۔ ان سب کو آج ہی کے دن کے لئے پڑھ ڈالا تھا۔ مگر نہیں معلوم تھا کہ ہوش و حواس اس خاص موقع پر ساتھ چھوڑ دینگے اور دل و دماغ آج صاف جواب دے دینگے۔

اب تو قدم بھی نہیں اُٹھ رہے ہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو سہارا دے کر ٹھہر گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر آگے بڑھے اور دبے پاؤں ڈرتے کانپتے باب السلام سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے۔ جماعت ہو چکی تھی۔ نماز ادا کی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اب بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی باری تھی۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ (قدس سرہ العزیز) نے مناسک حج نیز اس موقعہ کے لئے کچھ مخصوص ہدایتیں فرما دی تھیں۔ الحمد للہ حضرت شیخ کی برکت و توجہ سے یہ منزل بھی طے ہو گئی۔

ہم بارہ دن مدینہ طیبہ (صلی اللہ علیٰ صاحبہا) میں ٹھہرے۔ یقین کیجئے کہ مدینہ کے گلی کوچے، مدینہ کے بازار مدینہ کے در و دیوار اور مدینہ کی فضا میں کچھ ایسی کیفیت محسوس ہوئی، کہ سو جان سے نثار ہونے کا جی چاہا۔ یہاں کی خاک پاک کے ہر ذرہ سے ہم کو محبت کی بو آئی۔ عہد نبوت (صلعم) سے لے کر اس وقت تک کی یہاں کی اسلامی تاریخ کے سب اہم مواقع ہم کو یاد آئے۔

نگاہ تصوّر نے مسجد نبوی میں بالخصوص روضۃ الجنۃ میں صحابہ کرام کا مجمع دیکھا۔ محراب النبی اور محراب التہجد کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سربسجود پایا اسطوانہ وفود کے پاس باہر کے آئے ہوئے وفود کو بارگاہ نبوت میں باریاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ اسطوانہ حرس کے پاس جاں نثاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہرہ دیتے ہوئے دیکھا۔ اسطوانہ ابی لبابہؓ میں سیدنا ابولبابہ کو بند دیکھا اور پھر دیکھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے دست مبارک سے کھول رہے ہیں۔ اسطوانہ سیدتنا عائشہؓ کے ارد گرد خواص امت کے ہجوم کو دیکھا کہ نماز و دعا میں مشغول ہیں۔ گوش تخیل کو منبر شریف سے صحابہؓ کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواعظ اور صفۂ نبوی سے اصحاب صفہ کو تلقین و تعلیم کی آوازیں سنائی دیں

اور اس مبارک زمین کے اس مقدس حصہ کا حال آپ سے کیا جائے کہ جہاں سید المرسلین حبیب رب العالمین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے دونوں رفیقوں اور وزیروں کے آج بھی جلوہ افروز ہیں اللہ ہر مسلمان کو یہاں کی سرفرازی سے نوازے۔ وہ گھڑی بھولنے والی نہیں جبکہ ایک سیہ کار و گنہگار نے موجہہ شریف میں عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ کفار بھی اگر سائل بن کر اس دربار میں آئیں تو محروم واپس نہیں گئے۔ ہم اپنے اعمال کے لحاظ سے جیسے بھی ہیں مگر الحمد للہ کہ عقیدتاً آپ کے دین کے ماننے والے اور آپ کے طریق کے چاہنے والے ہیں۔ اس لئے یا رسول اللہ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے ہم محروم و ناکام واپس ہوں۔

قسم ہے رؤف و رحیم خدا کی کہ اُس نے بالمومنین رؤف رحیم جس ذات کا وصف اپنی کتاب مبین میں بیان فرمایا ہے اس کی رافت و رحمت نے ہر طرح کی دستگیری فرمائی (صلی اللہ علیہ وسلم)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر یا ایجنسی نمبر لکھنا نہ بھولئے ورنہ تعمیل حکم نہ ہو سکے گی۔ اپنا پتہ اور ارشاد صاف صاف لکھئے تاکہ پڑھا جا سکے۔

یہاں کا ہر ذرّہ چراغ طور ہے

(ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب پی، ایچ، ڈی)

جب عاشق رسولؐ مدینہ منورہ کی پاک زمین قدم رکھتا ہے تو اس کی زبان سے بے اختیار نکلتا ہے ؎

اندر دو جہاں کعبۂ ما کوئے محمدؐ
محراب دل و جان خم ابروئے محمدؐ

وہ دیوانہ وار حق تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے ؎

اللہ ایسے جذب محبت کو کیا کروں
رگ رگ کو جس نے درد بھرا دل بنا دیا

ہر قدم پر وہ یہ سوچتا ہے کہ اس مقام پر آقائے نامدارؐ کے قدم پڑے ہوں گے، قدم اٹھاتا ہے۔ پھر ٹھہر جاتا ہے۔ بڑھتا ہے پھر تھم جاتا ہے۔

اس گلی کے ہر ذرہ کو وہ اپنا دل سمجھتا ہے ؏
ہم اس کوچے کے ہر ذرّے کو اپنا دل سمجھتے ہیں

تجلیات جب اس کو آگے قدم بڑھانے نہیں دیتیں ؎

پایم بہ پیش از سر ایں کو نمی رود
یاراں خبر دہید کہ ایں جلوہ گاہے کیست

تو اسی محبت کی تجلی میں وہ کہتا ہے کہ ؏
کوچۂ جاناں کا ہر ذرہ چراغ طور ہے

اپنے محبوب کا وہ خیال کرتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی معرفت کس طرح آپ کو عطا فرمائی تھی۔ آپ کے ذکر کو کس درجہ بلند فرمایا تھا کہ اپنے ذکر کے ساتھ اس کو ملا دیا تھا۔ ورفعنا لک ذکرک کی نوید سے آپ کو سرفراز فرمایا تھا۔ آپ کی تعظیم کے ترک کرنے پر کیسی وعید فرمائی تھی۔ گو آپ کی آواز پر اپنی آواز ہی کے بلند کرنے سے وہ ترک تعظیم کیوں نہ ہو۔ حبط اعمال اس کی سزا تھی۔

پھر وہ خیال کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان نیک بختوں پر کتنا بڑا احسان فرمایا جنہوں نے آپ کی صحبت پائی اور مشاہدۂ جمال استماع اقوال و ملاحظہ احوال سے سعادت حاصل کی اور اپنے حال پر آنسو بہاتا ہے کہ یہ دولت سرمدی مجھے نصیب نہ ہوئی اور نہ آپ کے اصحاب کرامؓ کی صحبت ملی۔ دنیا میں تو آپ کو نہ دیکھا آخرت میں بھی شاید آپ کی زیارت نگاہ حسرت ہی سے ہو اور اعمال بد کے باعث آپ ہمیں قبول نہ فرمائیں۔ کیونکہ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جائینگے (جن میں اپنی امت کی بعض نشانیاں دیکھ کر) میں حق تعالیٰ سے عرض کروں گا۔ حق تعالیٰ یہ میرے لوگ ہیں۔ حکم ہوگا کہ نہیں تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کام کئے ہیں۔ تب میں کہوں گا کہ مجھ سے دور ہو (رواہ الشیخان)

یہ حال ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے شریعت مطہرہ

(ورق الٹیے)

کی توقیر نہیں کی، سنت رسول کی قدر نہ سمجھی اور بدعت کو ترجیح دی۔ اب وہ اپنی حالت پر نظر ڈالتا ہے۔ اس وعید سے کام اٹھتا ہے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، چیختا ہے پھر امید و رجا کی موج اس کے سینہ میں اٹھتی ہے وہ اس امر کا احساس کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے اس کو سرفراز فرمایا۔ اپنے محبوب کی زیارت کے لئے وطن سے نکال کر اس مقدس مقام پر پہنچایا۔ حظ دنیا یا تجارت اس سفر سے اس کو مقصود نہ تھا۔ فقط آپ کی بے پایاں محبت اور آپ کے آثار کے دیکھنے کے شوق ہی نے اس کو وطن مالوف سے نکالا۔ زندگی میں جب آپ کا دیدار نصیب نہ ہوا تو اس نے اس پر ہی قناعت کی کہ آپ کی مسجد مبارک میں حاضر ہو کر آپ کی قبر اطہر کی دیوار پر ہی نظر ڈالے۔

جب حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ سامان مہیا کر دیئے تو اب اس کی رحمت سے یہی توقع ہے کہ وہ اس کی طرف رحمت سے دیکھیں گے، اور اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

جب مسجد نبوی میں قدم رکھتا ہے تو یہ سوچتا ہے کہ یہ وہ مقدس جگہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم اور مسلمانوں میں سے اوّل اور افضل لوگوں کے لئے تجویز فرمایا۔ اور جو حق تعالیٰ کی نظر میں محبوب و مطلوب و پسند رہے ہیں۔

جانتا ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سب سے پہلے حق تعالیٰ کے فرائض ادا ہوئے اور کامل عبودیت کے ساتھ ادا ہوئے۔ یہی وہ زمین ہے جس میں تمام مخلوق سے افضل و برتر لوگ حالت حیات و حالت ممات میں جمع ہیں۔ اب وہ توقع کرتا ہے کہ حق تعالیٰ اس پر بھی رحم فرمائیں گے۔ اور دل ہی دل میں عرض کرتا ہے ؎

بضاعت نیاوردم الّا امید
خدایا زعفوم مکن نا امید

شفیع محشر کے دربار میں

حضرت علامہ مناظر احسن گیلانی

قافلہ بیر درویش کے بعد قریب قریب اپنے اوسان کھو چکا تھا، فاصلہ ختم ہو رہا تھا۔ زندگی کی آرزو سب سے بڑی آرزو ایمان والوں کی پوری ہو رہی تھی یا قریب تھا کہ پوری ہو۔ اپنے آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کھوتا چلا جا رہا ہے۔

ہم میں ہر ایک دوسرے کو شاید بھول گیا۔ مدینۃ النبی (نبی کا شہر) اس کے سوا نہ اندر ہی میں کچھ باقی تھا نہ باہر میں۔ ہم کس حال میں آئے کیا ساتھ لائے، صرف پاپ صرف گندگی، صرف آلودگی ــــ سب باہر ہوئے، ان کے ساتھ باہر ہوئے، آتے تھے، جاتے تھے۔ لیکن چوبیس گھنٹوں تک کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں آرہے ہیں، کہاں جا رہے ہیں۔ نمازیں بھی ہوتی تھیں۔ کھانا بھی کھایا جاتا تھا۔ شاید ملنے والوں سے کچھ باتیں بھی ہوتی تھیں۔ لیکن چوبیس گھنٹوں تک کرنے والے کو خود اپنے ان کاموں کا صحیح احساس نہ تھا۔ سب کرتے تھے وہ بھی کرتا تھا۔ مگر جیسے جیسے وقت گذرتا گیا۔ سکینت کا نزول قلب پر شروع ہوا۔ خود تو کیا پیدا ہوتی مگر ہمت پیدا کرائی گئی۔ اور اب آنکھ کھلی۔ جس وقت مواجہہ مبارک میں ہندی۔ جاوی۔ بخاری۔ شامی مغربی۔ ایشیائی۔ افریقی، گورے۔ کالے۔ لال پیلے اونچے اونچے قد والے، چھوٹی چھوٹی قامت رکھنے والے طرح طرح کے لوگ رجوع ہوتے، سلام عرض کرتے۔ اچانک اپنے خیال کے سامنے حشر کا میدان آجاتا وہی میدان جہاں بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح آدم کی اولاد ماری ماری پھرے گی اور العالمین کے رسول پر ایمان لانے والی امت اپنے رسول کو ڈھونڈے گی، ڈھونڈے گی اور پائے گی آج ایک ہلکا سا نقشہ اسی میدان کا سامنے تھا۔ دیر تک اس نظارے میں غرق رہتا۔ بجلی کی طرح دل پر واردات گذرتے رہتے۔ سچی بات تو یہی ہے کہ ہر طرف یہاں بجلی ہی بجلی برق ہی برق، نور ہی نور تھا، صرف روشنی تھی تاریکی کا نام نہیں تھا۔ صرف سکون تھا بے چینی کا پتہ بھی نہ تھا۔ صرف محبت ہی محبت کا چشمہ فوارے کی طرح اچھل رہا تھا۔ ابل رہا تھا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین

مسجد حرام کی مختصر تاریخ

جناب قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب

مسجد حرام:۔ اس سے مراد وہ مسجد ہے، جو بیت اللہ کے اردگرد واقع ہے۔ بیت اللہ وہ مکان ہے جو سیاہ غلاف سے ڈھکا رہتا ہے اور مسجد حرام کے وسط میں واقع ہے۔ بیت اللہ روز اول سے جس جگہ ہے تا ایں دم وہیں ہے۔ اس کی حدود میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد طوفان نوح علیہ السلام تک برقرار رہا۔ مگر طوفان میں خداوند قدوس نے اس مقدس مکان کو اٹھا لیا۔ جیسا کہ ابن کثیر وغیرہ نے کہا ہے۔ اور یہی مطلب انہوں نے بیت العتیق کا لیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بہ ارشاد خداوند قدوس ان بنیادوں کو دریافت فرما کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ اس لئے قرآن کریم نے اس تعمیر بیت اللہ کا ذکر کرتے ہوئے واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت فرمایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اذ ینبئ ابراھیم البیت۔ اس لئے کہ اس کی بنا اور بنیاد تو ضرور خداوند قدوس نے رکھی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بہ امر خداوندی انہی بنیادوں کو اٹھایا۔ اور ان کو مکان کی شکل دی۔

دوسری جگہ فرمایا:۔ مکان البیت (ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی)

بیت اللہ اسی مکیت اور اپنی حدود مقررہ پر قائم ہے اور تا قیامت قائم رہے گا۔ اس کی حدود میں کمی بیشی کوئی نہیں کر سکے گا۔ البتہ مسجد حرام اسی مسجد کا نام ہے جو اس کے اردگرد واقع ہے۔ اس میں کمی تو نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ دوسری تمام مساجد کا حال ہے۔ البتہ اس کی حدود کی توسیع ہو سکتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ اس کے مختلف ادوار کے مختصر حالات یہ ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کعبہ مکرمہ کو تیار فرمایا تو اس کے اردگرد کوئی دیوار نہ بنائی۔ بلکہ خود اس پر چھت بھی نہ تھی۔ قریش مکہ بیت اللہ سے دور رہتے تھے۔ ادب اور احترام کی وجہ سے اس کے قریب آنے کو برا سمجھتے تھے جبکہ سرداران قریش میں سے قصی بن کلاب امیر مقرر ہوا تو اس نے قریش کو مشورہ دیا کہ اگر تم اپنے مکانات بیت اللہ کے اردگرد بنا لوگے تو اس قرب بیت اللہ المکرمہ کی وجہ سے لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہو گے۔ اس مشورہ پر عمل کر کے قریش نے بیت اللہ کے چاروں طرف اپنے اپنے مکانات بنائے مگر اردگرد اتنی جگہ چھوڑ دی کہ جس سے لوگ بآسانی طواف کر سکیں۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ آج کل جتنی جگہ مطاف کے نام سے موسوم ہے (جس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور پست جگہ) ہے۔ یہی وہ حد ہے۔ جو مسجد حرام کی اولین حد ہے۔ اس میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی۔ تا آنکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قرب و جوار کے لئے مکانات خرید کر توڑ دیئے گئے۔ اور ان کو مسجد حرام کی حدود میں داخل فرمایا۔ آپ نے اتنا اور اضافہ فرمایا کہ مسجد حرام کی حدود علیحدہ کرنے کے لئے چار دیواری قد آدم بنا دی اور آنے جانے کے راستے انہی لائنوں پر بنا دیئے۔ جن پر پہلے بنے ہوئے تھے۔ یہ ۱۷ھ کا زمانہ ہے پھر جبکہ حجاج اور نمازیوں کی کثرت ہوئی۔ تو حضرت عثمانؓ نے ۲۶ھ میں اور مکانات خرید کر حدود کو اور زیادہ وسیع فرما دیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے مسجد حرام میں توسیع فرمائی اور اس کے برآمدوں پر چھت ڈلوا دی۔ پھر ولید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ کو ۳۶ ہزار اشرفیاں اس لئے بھیجیں کہ اس کے سونے سے بیت اللہ مکرمہ کے دونوں دروازوں پر پتریاں چڑھا دیں اور کعبہ مقدسہ کے میزاب پر بھی سونا چڑھایا جائے۔ پھر محرم ۱۳۰ھ میں ابو جعفر منصور نے مسجد حرام میں توسیع کی۔ پھر ابو عبداللہ محمد المہدی نے مسجد حرام کو کچھ وسعت دی۔ آخر ۹۷۹ھ میں سلطان سلیم عثمانی ثانی نے اس کی وہ توسیع فرما دی جو آج سے دس سال قبل موجود تھی۔ پھر پانچصد سال کے بعد اب سلطان فیصل آل سعود نے اس کی اور توسیع فرما دی ہے۔ اس توسیع میں دوسری خوبیوں کے علاوہ جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ کا وہ بازار جس میں حج اور عمرہ کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ پہلے کھلی جگہ تھی، بازار تھا۔ عام زمین کی طرح اس کو سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ قرآن کریم نے اس کو من شعائر اللہ فرمایا ہے۔ سلطان نے اس کو حدود مسجد حرام میں داخل کر دیا ہے۔

Scanned with CamScanner

۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کا ایک ورق

مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی رحمۃ اللہ علیہ

(از باقر جامی صاحب)

ایک انگریز مؤرخ شاہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ عالم باعمل ہونے کی وجہ سے مولوی تھا، روحانی طاقت کی وجہ سے صوفی تھا اور جنگی مہارت کی وجہ سے سپاہی و سپہ سالار تھا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جن مجاہدوں نے نمایاں حصہ لیا اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں جان عزیز تک قربان کر دی۔ ان میں ایک مولانا احمد اللہ شاہ مدراسیؒ بھی تھے۔ انگریزوں سے انہیں طبعی نفرت تھی اور یہی نفرت ان کی ہوشیاری و خبرداری کا سبب بنی۔ جنگ سے بہت پہلے انہوں نے مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کی کہ اگر ابھی سے مسلمانوں میں حریت فکر کی روح نہ پھونکی گئی اور دشمن کے مذموم ارادوں سے انہیں خبردار نہ کیا گیا تو کوئی بعید نہیں کہ یہ غفلت شعار قوم جنگ میں دشمنوں سے پٹ جائے۔ اس خیال کے آتے ہی انہوں نے مسلمانوں میں تنظیم کا کام شروع کر دیا اور دشمن کے عزائم سے آگاہ کر کے ان کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کرنے لگے۔ شاہ صاحب کی شجاعت و سیاسی بصیرت نے ان کی شخصیت کو اور زیادہ بلند کر دیا۔ بڑے بڑے سردار ان کی سیاسی سوجھ بوجھ پر اعتماد کرتے ہوئے جنگی امور میں ان سے مشورے لیتے تھے۔

مقام حیرت ہے کہ اس رتبے اور درجے کا آدمی جس کی جرأت و شجاعت بے باکی و بے خوفی نے غیروں کو اعتراف عظمت پر مجبور کر دیا ہو اپنوں کی تحسین و آفرین سے محروم ہے۔ میں نے بڑی جستجو کے بعد چند واقعات اور سوانحی خاکے مرتب کئے ہیں جنہیں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

مولانا کا اصلی نام احمد علی اور والد کا نام محمد علی تھا، آپ کا تعلق گولکنڈہ کے والی ابوالحسن تانا شاہ کے خاندان سے تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ حربی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ جیسے ہی ہوش سنبھالا ماحول میں ایک بے چینی اور انتشار پایا۔ مسلمانوں کی سرد مہری و جمود سے انگریزوں کا حوصلہ بڑھتا ہوا دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ گھر سے نکلے اور حیدرآباد جا پہنچے۔ یہاں کے روح فرسا حالات نے دل پر اور برا اثر ڈالا۔ حالات کو روز بروز ابتر ہوتا دیکھ کر دل میں یہ فیصلہ کیا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت اور حکمت عملی کے بنیادی اصولوں اور اس کے پس منظر کو صحیح طور پر جاننے کے لئے لندن کا سفر اختیار کرنا چاہیئے چنانچہ انیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان کو الوداع کہہ لندن جا پہنچے۔

اس طویل سفر کے بعد جب ہندوستان پلٹے تو ملک میں شدید بحران تھا، کمپنی کی حکومت ملک کے اکثر حصے پر قائم ہو چکی تھی۔ یہاں کی اقتصادی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ عیسائی مبلغ بڑی آزادی و بیباکی سے عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے ان روح فرسا حالات نے آپ کو ایک جگہ نہ ٹھہرنے دیا۔ جے پور آ کر قربان علی شاہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ مرشد نے احمد علی کی بجائے احمد اللہ نام رکھا جو ہمیشہ کے لئے مشہور ہو گیا۔ کچھ عرصہ ریاضت و مجاہدہ میں گذارا پھر ریاست ٹونک کا رخ کیا۔ خیال تھا کہ یہ ریاست اسلامی تحریکوں کا مرکز رہی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ لوگ میرے افکار و نظریات سے اتفاق کر لیں اور دشمن سے ٹکرانے کے لئے تلواریں سونت کر باہر نکل آئیں۔ بعض حالات کی بنا پر آپ ٹونک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ ٹونک سے گوالیار آئے۔ حضرت شاہ محراب علی قلندرؒ کی خدمت میں پہنچے۔ قلندر صاحب کی صحبت میں فیوض و برکات حاصل کئے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بیعت کرتے وقت قلندر صاحبؒ نے جہاد کے لئے وعدہ لیا تھا۔ چنانچہ وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ جہاد کی تبلیغ بھی شروع کر دی۔ اول دہلی کا رخ کیا۔ وہاں حالات موافق نہ تھے۔ دارالسلطنت کو کمپنی کی فوجیں مکمل طور پر قبضہ میں لے چکی تھیں۔ بادشاہ بالکل بے بس ہو چکا تھا۔ بہت کچھ سوچ سمجھ کر آپ نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز آگرہ کو بنایا۔ یہاں علماء کا خاصا اجتماع تھا۔ شاہ صاحب کی تلقین سے علماء بھی متاثر ہوئے۔ چنانچہ مولوی فیض احمدؒ بدایونی اور ڈاکٹر وزیر خاں خاص طور پر اس تحریک سے وابستہ ہو گئے۔ آگرہ میں شاہ صاحب کو بڑی کامیابی ہوئی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے مواعظ میں شریک ہوتے اور جہاد کی تلقین کی جاتی اور مخصوص اوقات میں انہیں حربی تعلیم بھی دی جاتی۔ حکومت شاہ صاحب سے ہوشیار ہوئی، مگر آپ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکی۔ اسی زمانہ میں آپ کو واقعہ ہنومان گڑھی اور شہادت مولوی امیر علی امیٹھوی کی اطلاع ملی۔ اس سے عوام میں جو اضطراب اور بے چینی پائی گئی۔ اس میں شاہ صاحب کو اپنے خواب کی تعبیر نظر آنے لگی۔ چنانچہ حضرت قلندر صاحبؒ سے اجازت لے کر لکھنؤ پہنچے۔ ہنومان گڑھی لکھنؤ سے تھوڑے فاصلے پر تھی۔ ۱۸۵۵ء میں جب بیراگیوں نے مسجد کو منہدم کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تو مولوی محمد صالح اور شاہ غلام حسین مسلمانوں کی ایک جمعیت لے کر ہنومان گڑھی پہنچے تو ہندوؤں سے سخت مقابلہ ہوا۔ سب کے سب مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ قرآن کو پرزے پرزے کر کے پاؤں کے نیچے مسلا گیا۔ جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو کر سنکھ بجائے گئے۔ اس مقابلے میں ۲۶۹ مسلمان شہید ہوئے۔ اس خونی حادثہ کے بعد مولوی امیر علی سے نہ رہا گیا۔ صبح و شام مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے لگے۔ چند روز میں مسلمانوں کی ایک بھاری جمعیت لیکر ہندوؤں کے خلاف نکل کھڑے ہوئے۔ ردولی جاتے ہوئے ۷ نومبر ۱۸۵۵ء کو اودھ کی فوج اور گوروں کی پلٹن نے گھیر کر نماز ظہر باجماعت ادا کرنے میں سینکڑوں افراد شہید کر دیئے۔ جو بچ رہے اُن کا تعاقب شیر سنگھ کے آدمیوں نے دس بارہ کوس تک کر کے بارلو کے حکم سے ان کا سر اڑایا۔ مولانا احمد اللہ کچھ دن لکھنؤ رہ کر فیض آباد پہنچے۔ یہاں انہوں نے مولوی امیر علی کا واقعہ شہادت سنا کر لوگوں کو جہاد پر آمادہ کیا۔ حکومت کو جب ان کی سرگرمیوں کا علم ہوا تو بڑی تہدید کی۔ مگر شاہ صاحب نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کو جاری رکھا فیض آباد کے حاکم نے عسکری قوت استعمال کی طرفین میں خوب مقابلہ ہوا۔ آخر شاہ صاحب کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا گیا۔ شاہ صاحب نے زندان میں قدم رکھتے ہی تلقین جہاد کا کام شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ سات جون کو آپ کی جماعت نے جیل خانہ توڑ کر آپ کو آزاد کرایا اور اپنا قائد مقرر کر لیا۔

جانبازوں کی اس مختصر جماعت کو ساتھ لے کر شاہ صاحب سیدھے لکھنؤ پہنچے۔ اس زمانہ میں انگریزی فوجوں کا ہلہ بھاری ہو گیا تھا۔ وہ بہت سے شہروں کو زیر نگین کر کے لکھنؤ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ یہاں بڑے بڑے سردار جنرل بخت خاں ڈاکٹر وزیر خاں مولوی فیض احمد بدایونی نانا راؤ، جنرل عظیم اللہ، نواب تفضل حسین شاہ صاحب سے آ کر ملے۔ پہلا معرکہ نواب گنج میں ہوا۔ مجاہدین کامیاب ہوئے۔ رصد خانے کی کوٹھی پر قبضہ کر لیا گیا۔ بیلی گارڈ پر بھی قبضہ ہو جاتا مگر ایک افسر کی غلطی سے معاملہ خراب ہو گیا شاہ صاحب نے اس معرکۂ رستاخیز میں خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ اکیلے بیلی گارڈ کے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد کئی ایک مقابلے ہوئے۔ سب میں شاہ صاحب کے سپاہی بڑی بہادری سے لڑتے رہے۔ آخری مقابلہ عالم باغ میں ہوا۔ جنرل بارٹن نے خود مورچہ سنبھال رکھا تھا۔ شاہ صاحب نے چکراوتی کی کوٹھی پر مع ڈاکٹر وزیر خاں و مولوی فیض احمد مورچہ سنبھالا۔ انگریزی فوج سے سخت مقابلہ ہوا۔ مجاہدوں نے خوب بہادری دکھائی۔ شاہ صاحب نے اپنا مورچہ بگڑتا دیکھا تو فوراً بدل لیا۔ اس کے بعد عیش باغ میں مقابلہ ہوا۔ حضرت محل برجیس قدر کو لیکر نکل کھڑی ہوئیں۔ جس سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ شاہ صاحب مع اپنے رفقاء بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ بالآخر موقع کی نزاکت کو دیکھ کر شاہجہان پور چلے گئے۔ اس تحریک کے بڑے بڑے سردار بھی آپ کے ساتھ تھے۔ وہاں جا کر انہیں مختلف شہروں میں بھیج دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو منظم کر کے انگریزی راج کا مقابلہ کریں۔ غرض یہ تمام مورچے شاہ صاحب کی پالیسی کے مطابق لڑے گئے۔

سب سے آخری معرکہ ۲۸ اپریل ۱۸۵۸ء کو بچپوریہ کے مقام پر ہوا۔ اسلامی افواج کے کمانڈر نواب نظام علی خاں ساکن شہباز نگر تھے۔ نظام نے انگریزی افواج کے چھکے چھڑا دیئے اور آخر میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کی شہادت کے بعد دشمن کامیاب ہوا۔ شہر کی حفاظتی مولانا احمد اللہ شاہ

(باقی صفحہ پر)

حال میں تاریخ احمدیت کے نام سے مرزائیوں نے اپنے فرقہ کے حالات کی چھٹی جلد شائع کی ہے۔ پانچ جلدیں وہ پہلے شائع کر چکے ہیں۔

ان جلدوں میں مرزائیوں نے اپنے فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد کو اور اپنے فرقہ کے دیگر اکابر و اصاغر کو نیز اپنی فرقہ بندی کو جس حیثیت سے اور جس رنگ میں پیش کیا ہے، اس پر تاریخ کا اطلاق تاریخ کے ساتھ ظلم و بددیانتی سے کم نہیں ہے۔

تاہم مرزائی اس دیدہ دلیری کے دن دہاڑے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے سامنے برطانوی ہند کی اسلامی تاریخ کا وہ خلا موجود ہے۔ جسے آزادی سے قبل انگریزی حکومت کی پابندیوں نے اور آزادی کے بعد وقت کی سیاسی غرضمندیوں نے تاریخ کے حقیقی واقعات کے ذکر سے پُر نہیں ہونے دیا

تاریخ سے بے خبری اور اس کے سنگین نتائج

آج مسلمانوں کی نئی نسل کو صرف اس امر سے واقف کرا دینا کافی سمجھا جاتا ہے کہ ہندوؤں سے کس طرح پاکستان کے قیام کو تسلیم کرایا گیا اور پاکستان جب وجود میں آ گیا تو اس کے اصل حقدار کون ہیں۔ اور پھر اس حق داریت کے سوال پر گزشتہ بیس سال کی باہمی چپقلش اور تصادم اغراض سے پیدا شدہ تغیرات کے واقعات تاریخ کے نام سے نوخیز نسل کے ہاتھوں میں تھما دیئے گئے ہیں۔

ملت کا نیا عنصر قطعی اس حقیقت حال سے واقف نہیں کہ اس طویل و عریض سرزمین پر جہاں تبت سے برما تک اور دکن کے آخری ساحل سے خراسان کی پہاڑی سرحدوں تک کم و بیش دو سو سال جس مسلمان قوم کی حکومت قائم رہی اسے ساحل ہند پر اترنے والے انگریز تاجروں نے کس قسم کے جوڑ توڑ، حیلوں اور حربوں، سازشوں اور مکاریوں اور غلبہ و تشدد سے نہ صرف تباہ و برباد کیا بلکہ پوری مسلمان ملت کی جڑوں تک کو کھوکھلا کر دینے کی عیارانہ سعی و کاوش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اور ملت کے نئے عنصر کو یہ بھی نہیں معلوم کہ انگریزوں کی اس بے پناہ مکاری و عیاری اور سالہا سال تک مسلسل جاری رہنے والے بدترین ظلم و ستم کے مقابلہ میں وہ کونسی اسلامی قوتیں تھیں جو مسلمانوں کے وجود ملی کی بقاء اور حفاظت دین کی خاطر آخر دم تک سینہ سپر رہیں۔

سلطان ٹیپو کے ہنگامہ ہائے کارزار اور شہیدان بالاکوٹ کے معرکہ ہائے جہاد سے مسلمانان پاک و ہند کی تاریخ کا جو ایک نیا باب شروع ہوا تھا اور جو صرف حرب و ضرب تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر اس گوشہ میں انگریز کا تعاقب کیا جس گوشہ کو انگریز نے ملت اسلامیہ کا وجود فنا کرنے کے لئے اپنی مکارانہ تدبیروں کی کمین گاہ چاہا۔

اور یہ کشمکش برطانوی اقتدار کے آخری دن تک جاری رہی اور شاید ابھی تک جاری ہے لیکن ملت کے نئے عنصر کے سامنے مسلمانان برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے اس عظیم تر پہلو کو ہمیشہ تاریکی ..... میں رکھنے کی کوشش کی گئی۔

مرزائیوں کی طرف سے مصنوعی تاریخ سازی کی کوشش

اور اب اس تاریکی سے جو خلا تاریخ میں واقع ہوا ہے اسے مرزائی اور انگریز و سامراج دوست طبقے اپنی خود ساختہ تاریخ نویسی سے پُر کرنے میں تیزی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

اور کیوں نہ لگیں جبکہ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو اکابر و اسلاف کی عظیم خدمات اور جانگسل قربانیوں کے وارث ہونے کا دعویدار ہے۔ برطانوی ہند کی اسلامی و ملی تاریخ کے اس تسلسل کو برقرار رکھنے کی کوئی کوشش اور ان ..... کارناموں و واقعات کو منظر عام پر لانے کی کوئی ٹھوس و سنجیدہ جدوجہد نہیں کر رہا۔ جس سے ملت کے نئے عنصر کو یہ پتہ چل سکتا کہ انگریزی اقتدار کے صد سالہ دور میں اسلام و مسلمانوں کے خلاف انگریز کی علانیہ، خفیہ کارستانیوں و سازشوں کو کن کن افراد و جماعتوں نے ہر مرحلہ پر چیلنج کیا اور

انگریزوں کے پروردہ و ہوا خواہ مرزائی وغیرہ گروہوں نے اسلام کا نام لے لے کر کس کس رنگ میں انگریز کے مکارانہ عزائم کی تکمیل کے سامان بہم پہنچائے

انگریز کی طرف سے مسلمانوں کو تاریخ سے بے خبر رکھنے کی چالیں

حقیقت یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد ہی سے یہ تدبیریں ہونے لگی تھیں کہ مسلمانان برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے اس پورے دور کو جو سلطان ٹیپو کے جہاد حریت کے وقت سے لے کر تحریک خلافت کے خاتمہ تک انگریزی اقتدار کی معاند اسلام کارستانیوں کو چیلنج کرتا ہوا جاری رہا مسلمانوں کی نوخیز نسل کی نظروں سے نہ صرف اوجھل کر دیا جائے بلکہ اسے غیر اہم حتیٰ کہ ملت اسلامیہ کے مفاد کے منافی ظاہر کیا جائے۔ اور اسلام کے نام پر اٹھنے والی نئی تحریکات و تنظیمات کے جال میں مسلمانوں کو ایسا گھیرا جائے کہ وہ اپنے حال و ماضی قریب کے دینی رہنماؤں کے اسلامی و جہادی کارناموں کو روشن سمجھنے کی بجائے اپنی ملی بدبختی کا ذمہ دار یقین کرنے لگیں اور صحیح حالات و واقعات سے بالکل بے خبر ہو جائیں۔

قیام پاکستان کے بعد بھی گزشتہ بیس سال کے اندر تاریخ کے نام سے جو کچھ مواد نوخیز نسل کے سامنے آیا، وہ لیگ اور کانگریس کی کشمکش کے آغاز سے موجودہ ارباب سیاست کی باہمی کشمکشوں کی داستانوں تک محدود ہے اور انگریز کا وہ تمام مسلمان کش دور جو دو سو سال کی طویل مدت پر پھیلا ہوا ہے، اور جس کا کوئی دن مجاہدین ملت کی ان قربانیوں اور جاں فروشیوں کے کسی نہ کسی واقعہ سے خالی نہیں جو انہوں نے انگریز کے ظلم و مکر کو ناکام بنانے کے لئے متواتر انجام دیئے۔ نئی نسل کی نظروں سے قطعی اوجھل کر دیا گیا ہے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مرزائی تاریخ کے اس مصنوعی خلاء کو اپنے کاموں کی نمائش سے پُر کرنا چاہتے ہیں

مسئلۂ کشمیر

"چوں نہ دیدند حقیقت

(احمد حـ

مرزائیوں کا مصنوعی سیاسی چہرہ

پہلی پانچ جلدوں میں انہوں نے اپنے آپ کو اس دور کے واحد علمبردارانِ دین و اسلام کی حیثیت سے پیش کیا اور اس کا کوئی قابل ذکر رد کسی طرف سے نہیں ہوا، تو اب انہوں نے اس چھٹی جلد میں اپنے آپ کو سیاسی حیثیت سے بھی خدمت گذاران اسلام و ملت کے روپ میں دکھانے کی مذموم سعی کی ہے۔

اور اس کا آغاز کشمیر کے مسئلہ سے کیا ہے۔ اس لئے کہ کشمیر ایک مدت سے نہ صرف ان کے گروہی عزائم کا مطلوبہ ہدف ہے بلکہ برطانیہ کے جوع الارضی و مسلمان دشمنی کے منصوبوں کو بروئے کار لانے کے وسائل کا بھی ایک اہم نقطہ ہے۔ اور موجودہ بین الاقوامی سیاست کے تقاضوں میں اینگلو امریکی سامراجیت کی اسکیموں کا ابھی تک خفیہ جزو خاص بنا ہوا ہے۔

کشمیر اور انگریز

میں یہاں ان سطور میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مسئلہ کشمیر سے انگریزوں کی دلچسپی کے اسباب و علل بہت گہرے اور قدیم تھے۔ اور مرزائیوں کی تاریخ میں مذکور کشمیر سے متعلق غلط باتوں کے جواب بعض حضرات نے چند مغربی مصنفین کی کتابوں سے ماخوذ جن محدود معلومات کی بنا پر یہ نتائج اخذ کئے ہیں کہ انگریزوں نے شمال مغربی سرحد کی طرف سے اشتراکی یلغار کے خطرے کو روکنے کے لئے کشمیر کے معاملات میں مداخلت کا بہانہ تلاش کیا تھا اور یہ کہ مہندر پرتاپ سنگھ اور مولانا برکت اللہ روسی حکومت کے ملازم تھے، محض غلط معلومات پر مبنی ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اور یورپی مصنفین کی غلط بیانیاں

ہندوستان کے بارے میں مغربی مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے۔ درحقیقت اس میں زیادہ حصہ ان کے مزعومات ذہنی کا ہے اور ایسا زیادہ تر ہندوستان کی انقلابی تحریکات کو مشکوک ٹھہرانے کے لئے انگریزوں کے ایماء پر کیا گیا ہے جن آزاد مصنفین نے اپنے طور پر کچھ لکھا بھی ہے تو انہوں نے بھی اسی مواد کو سامنے رکھ کر چند ایک اضافوں کے ساتھ اپنی تصنیفات مرتب کر لی ہیں۔

Scanned with CamScanner

...اور مرزائی

...رہ افسانہ زدند"

...ین کمال)

فرانسس ہنری، ولیم ڈگی، چارلس یولگر، جوزف کوابل وغیرہ کی کتابیں اگر اول الذکر قبیل کی ہیں تو بیلاکن وغیرہ کی کتابیں دوسرے قبیل کی ذیل میں آتی ہیں۔

خود روس میں انقلاب کے بعد اس طرز کی جو کتابیں تحریر کی گئیں۔ ان میں اصل واقعات کی نسبت اندازوں اور تخمینوں کا زیادہ دخل ہے۔

بہرحال ان کتابوں پر کلیتہً اعتماد کر کے ذیلی نتائج نکالنا جن سے ہندوستان اور مسلمانوں کی انقلابی و آزادی کی تحریکات بھی مشکوک نظر آنے لگیں۔ قادیانیت کی تردید سے زیادہ سامراجیت کی تائید اور اپنی ملی تاریخ کی تحریف کا موجب ہے۔

روس میں اشتراکی انقلاب تو ۱۹۱۷ء میں آیا تھا، لیکن مسلمانانِ ہند کا انقلابی سپوت مولوی برکت اللہ بھوپالی جو دراصل بدایوں کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۰۹ء سے ہی انقلابی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے تھے اور ۱۹۰۵ء سے یورپ کے مختلف ملکوں میں مصروف عمل رہے۔

راجہ مہندر پرتاپ سنگھ جو یو۔پی میں متھرا اور علیگڈھ کے درمیان واقع ریاست مڑسان کے راجہ تھے انقلاب روس سے بہت پہلے جنگ عظیم اول کے دوران ہی انقلابی مقاصد کی خاطر ریاست کو خیرباد کہہ کر یورپ چلے گئے تھے۔

اول الذکر سے تو راقم الحروف کی ملاقات نہیں ہوئی، لیکن ثانی الذکر سے ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء میں کئی مرتبہ ملاقاتیں ہوئیں اور انقلابی جماعتوں کی کارگذاریوں مقاصد سے متعلق بے شمار باتیں ان سے معلوم کیں۔

برصغیر کے "انقلابی"

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے انقلابیوں کی تنظیم جس کے مولوی برکت اللہ مرحوم اور راجہ مہندر پرتاپ سنگھ ارکان تھے اور جس سے قائدانہ ربط حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابوالکلام آزاد، حکیم اجمل خاں مولانا عبیداللہ سندھی رحمہم اللہ اجمعین جیسے اکابر مسلمانوں کا بھی رہا ہے، اس کے زبردست عالمگیر مقاصد تھے۔ جن کے روبہ عمل لانے کے امکانات جنگ عظیم اول میں برطانیہ کی کامیابی کی وجہ سے معدوم ہو گئے تھے اور انقلابی تنظیم کی وسعت کو مختلف سیاسی تحریکات میں مدغم کر دینا پڑا تھا یہ انقلابی تحریک و تنظیم ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ حریت کے بعد ہی قائم ہو گئی تھی اور اس نے اپنے ڈانڈے افغانستان سے مصر تک انڈونیشیا سے ترکی تک اور الجزائر سے سوڈان تک پھیلا دیئے تھے

بہرحال یہ علیحدہ داستان ہے جس کے تفصیلی ذکر کا نہ یہ موقعہ ہے اور نہ شاید اب اس کا کوئی حاصل رہ گیا ہے

انگریز کے منصوبے

میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ روس کے اندیشوں کے بجائے خود انگریزوں کا اپنا منصوبہ یہ تھا کہ وہ اپنی حکومت و سلطنت کو وسط ایشیاء تک بڑھا کر لے جائیں اور تاشقند تک اسے پھیلا لیں۔

دراصل انگریز پوری مسلم اور ایشیائی دنیا کو اپنے زیر تسلط لے لینے کے ارادے رکھتا تھا۔ چنانچہ وسط ایشیا کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد اس طرف ایک خفیہ مشن روانہ کر دیا تھا جس کے سربراہ مشہور ادیب شمس العلماء محمد حسین آزاد تھے۔

"روسی خطرے" کا جعلی شوشہ

انگریز اس علاقہ میں اپنی جارحیت کو آگے بڑھانے کے لئے مبینہ روسی خطرے کے بہانے کو ہی بطور جواز کے اختراع کر سکتے تھے۔ چنانچہ "آرشی بالا" نے اپنی کتاب "رشیا اگینسٹ انڈیا" میں جوزف کوابل نے "ڈینجران کشمیر" میں چارلس بولگر نے "انگلینڈ اینڈ رشیا ان سنٹرل انڈیا" میں نیز دوسرے انگریز و یورپین مصنفین نے اسی وجہ جواز کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہی ہے کہ خطرہ محض آگے بڑھنے کے ایک بہانے کے طور پر تراشا گیا تھا۔ ورنہ زار روس کے زمانہ میں روس کی حالت اتنی پتلی ہو چکی تھی کہ وہ وسط ایشیا کے دشوار گذار راستوں کو طے کر کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا تصور ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے تو انیسویں صدی کے آخر میں جاپان جیسے چھوٹے سے ملک نے شکست فاش دے دی تھی۔

اشتراکی انقلاب کے بعد روس کی حیثیت

اشتراکی انقلاب کے بعد بھی ۱۹۴۰ء تک روس کسی باقاعدہ جنگ چھڑنے کی پوزیشن میں نہیں آسکا تھا۔ نومبر ۱۹۳۹ء میں جبکہ دوسری جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی اور اپنے تحفظ کے لئے روس نے فن لینڈ جیسی چھوٹی سی حکومت سے جب تھوڑا سا علاقہ فوجی استحکامات قائم کرنے کے لئے طلب کیا، تو فن لینڈ تک نے اس کا یہ مطالبہ رد کر دیا تھا، اور جب روس نے فوجی طاقت کے ذریعہ وہ علاقہ لینا چاہا، تو پندرہ ہفتے تک فن لینڈ جیسے چھوٹے سے ملک نے روس جیسی عظیم طاقت کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا اور پھر یہ برطانیہ کے خفیہ سہاروں سے ممکن ہو سکا تھا کہ فن لینڈ کا وہ خطہ روس حاصل کرنے میں کامیاب ہوا (دیکھئے چرچل کی مرتبہ یادداشتیں)

۱۹۴۰ء تک اشتراکی روس کی بھی فوجی طاقت کا یہ حال تھا۔ اس طاقت کے بل پر کیا وہ اس زمانہ کی سب سے بڑی عالمگیر فوجی قوت اور ہمہ گیر ذرائع و وسائل رکھنے والی عالمی طاقت برطانیہ سے جنگ کر کے ہندوستان پر قبضہ کر سکتا تھا؟

کشمیر میں مرزائیوں کو انگریز کیوں بڑھانا چاہتا تھا؟

دراصل کشمیر کو ہندو حکمران کے قبضہ میں رہنے دینے سے لے کر آخر تک انگریزوں کا منشاء یہ رہا کہ وہ خشکی کے اس راستہ سے ترکی کے ساحل تک ایک مسلسل علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیں تاکہ اس طرح بحری و بری دونوں راستوں سے مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا کا مسلم علاقہ ان کے تسلط میں گھرا رہے لیکن جب ہندوستان کی بڑھتی ہوئی تحریک آزادی اور ہندو مسلم اتحاد کے نئے دور نے کشمیر پر ہندو راجہ کے تسلط کی افادیت کو مشکوک بنا دیا تو اب انگریزوں کو اس امر کی ضرورت ہوئی کہ کوئی اور زیادہ قابل اعتماد واسطہ تلاش کیا جائے اور اس اعتبار سے قادیانی فرقہ نہایت سودمند نظر آیا اس لئے کہ ایک تو وہ انہیں کا تیار کردہ تھا اور پوری امت مسلمہ سے باغیانہ طور پر علیحدہ ہو چکا تھا۔ مگر اسلام کا ظاہری لیبل اس پر اب بھی چسپاں تھا۔ اور چونکہ اس فرقہ کے مفادات عالمگیر مسلم مفادات کے قطعی برعکس و مخالف تھے۔ اس لئے وہ آخری مرحلہ تک انگریزوں کے لئے قابل اعتماد ثابت ہو سکتا تھا۔ اگر ہندو مسلم اتحاد برقرار بھی رہے اور پورے ہندوستان کو سیاسی حقوق دینا بھی پڑ جائیں تو بھی کشمیر میں مرزائیوں کے اثر و غلبہ کی موجودگی سے کم از کم یہ علاقہ باقی ہندوستان سے علیحدہ رکھ کر بھی برطانوی مفادات کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا۔

یہ ہی وہ اصل محرک تھا جو کشمیر کے مسئلہ پر مرزائیوں کے آگے بڑھانے کا موجب بنا۔

مجلس احرار نے انگریز کی اسکیم ناکام بنا دی

یہ تو مجلس احرار کی بروقت تشکیل و اقدام نے انگریز کے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا اور ساری اسکیم دھری کی دھری رہ گئی۔

بہرحال اس امر کی کوئی حقیقت و اصلیت نہیں کہ شمال مغربی ہند کے علاقوں کو برطانوی حکومت اس لئے اپنے براہ راست کنٹرول میں لینا چاہتی تھی کہ اس علاقہ میں اشتراکیوں کا کوئی "انفلٹریشن" ہو رہا تھا۔ اس سلسلہ کی ایک بھی مثال موجود نہیں ہے اور یہ سب بعد کی تاویلات ہیں تاکہ تحریک کشمیر کے دوران برطانوی حکومت کے طرز عمل سے جو شکوک و شبہات ملک اور

(ورق اُلٹیے)

بیرون ملک بالخصوص امریکہ میں جو ہندوستان کی آزادی کا ایک حد تک ہمدرد بن چکا تھا، پیدا ہوتے رہے، ان پر پردہ ڈالا جا سکے۔ اور انہیں اپنی خطرہ کا عذر پیش کر کے اپنے اقدامات کو امریکہ ہندوستان اور مسلم دنیا کی نظروں میں درست باور کرایا جا سکے۔

مسلمانوں کی یہ بڑی خوش قسمتی تھی کہ برطانیہ وسط ایشیا تک اپنے پیر نہیں پھیلا سکا۔ ورنہ اگر بحری اور ہوائی ہر دو طرف سے مسلمان ممالک برطانیہ کے مکمل گھیرے میں آ جاتے تو آج حالات کا نقشہ قطعی دوسرا ہوتا، اور برطانیہ اپنے مفادات کی بھینٹ پوری مسلمان ملت کو چڑھا دینے کے جتن کر چکا ہوتا۔

کشمیر پر مرزائی اقتدار کا خواب پورا ہوتے ہوتے رہ گیا

کشمیر پر مرزائیوں کے غلبہ کا خواب بھی پورا نہ ہو سکا۔ اگرچہ انہوں ایک آخری اور بھرپور کوشش کا مو ۱۹۴۷ء میں بھی دیا گیا جبکہ پاکستان کے حصہ میں آنے والی فوج میں ایک بڑی تعداد مرزائی افسران کی تھی، مرزائی فرخان بٹالین بنا کر آزاد شدہ کشمیر میں داخل ہو گئے اور ریاست کشمیر کی مرزائی جماعت کے صدر خواجہ غلام نبی گلکار آزاد کشمیر کی حکومت کے پہلے صدر بنا دیئے گئے تھے۔

لیکن ہندوستان کی براہ راست فوجی مداخلت نے کشمیر کے معاملہ کی نوعیت بدل دی اور پاکستان کو براہ راست صورت حال اپنے کنٹرول میں لینا پڑ گئی۔ جس کے نتیجے میں یہ ضروری ہو گیا تھا کہ کشمیری عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ چنانچہ غلام نبی گلکار کو علیحدہ ہونا پڑا۔

مسئلہ کشمیر کا حقیقی پس منظر

حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو محض جزوی حیثیتوں سے سمجھنے کی کوشش کرنا غلط نتائج اخذ کرنے کا موجب بنتا ہے۔

اس مسئلہ کا جائزہ اسے ہندوستان کی انقلابی اور سیاسی تحریکات کے پہلو بہ پہلو رکھ کر اور ہندوستان کی سیاستوں میں انگریزوں کے عمل و دخل کی مختلف حالتوں کا تعین کر کے ہی صحیح طور پر کیا جا سکتا ہے۔

سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا جہاد کے لئے ہندوستان کے شمال مغربی علاقہ کی سرحدات کو منتخب کرنا اور والی خراسان کو اس معرکۂ جہاد میں شمولیت کی دعوت دینا بہت دور رس مقصدیوں کا حامل پروگرام تھا جسے انگریز جیسی شاطر قوت نظر انداز نہیں کر سکتی تھی، پھر شیخ الہندؒ کا اپنی تحریک انقلاب کا مرکز اس علاقہ کو بنانا بھی نہایت اہم معاملہ تھا۔ جسے انگریز معمولی واقعہ قرار نہیں دے سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے یہ ضروری سمجھا کہ کشمیر کے علاقہ میں ایسی گہری سیاسی تبدیلیاں عمل میں آ جائیں جس کے بعد ان اطراف میں مسلمانوں کی کسی جمعیت کو پیر جمانے کا موقعہ نہ مل سکے اور وہ یہاں سے جہاد و انقلاب کی پیشقدمیاں نہ کر پائیں۔

کشمیر کا مسئلہ شمال مغربی سرحدات کے علاقہ میں جنوبی وزیرستان سے لداخ تک انگریزی حکومت کی سیاسی و فوجی حکمت عملیوں کے ایک اہم اور بنیادی جزو کی حیثیت رکھتا تھا، جسے اس نے چلتے چلتے ۱۹۴۷ء میں بھی بچھیڑ تہ بنا دینے کی ضرورت سمجھی۔

بہرحال اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا... ضروری ہے کہ شمال مغربی سرحدات کی طرف انگریزوں کی پہلی پیشقدمی اس علاقہ میں جڑ پکڑنے والی تحریک و تنظیم مجاہدین کے ختم کرنے کیلئے تھی اور افغانستان پر ان کے تمام حملوں کی غرض و غایت بھی تنظیم جہاد کو مضبوط بنیاد دینے کے لئے تھی۔ چنانچہ مرزائیوں کے زیر اثر کشمیر کمیٹی کے قیام کا ڈھونگ بھی اسی مقصد کے حصول کی آخری کڑی تھا

انگریز شمال مغربی سرحدات کے وسیع علاقہ میں سو سال تک اس سیاسی و فوجی حکمت عملی پر عمل پیرا رہا۔ کہ اس دشوار گذار خطہ میں مسلمانوں کی کوئی ایسی انقلابی و مجاہدانہ تنظیم جڑ نہ پکڑ جائے جو مستقبل میں نہ صرف اس کے ہندوستانی اقتدار کے لئے خطرہ ہو بلکہ کسی عظیم انقلاب کی زبردست اور طاقتور تحریک بن کر پوری دنیا کو اپنی زد میں لے لینے کی حیثیت میں نہ ابھر پڑے۔ جیسا کہ اس علاقہ کی افرادی صلاحیتوں کے یہ امکانات آج بھی معدوم نہیں ہوئے ہیں اور ایک وسیع پرجوش اور متحرک اجتماعیت و قیادت کے برسرکار آنے کے منتظر ہیں۔

تجدید سنت

کی دوسری جلد

"تجدید سنت" کی پہلی جلد کا پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں اور دوسری جلد کے لئے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مضامین کی اقساط وصول ہو گئی ہیں۔ کتابت شروع کرا دی گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی طبع ہو کر منظر اشاعت پر آ جائے گی۔

(محمد حنیف ناظم نشر و اشاعت مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازارے سے ۲۵ فیصد ارعائت خریدنے کے لئے ہمارے ہال تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت۔ نیز تبلیغی جماعتوں کیلئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلیفائر (جس کے لئے ٹارچ بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مقبول کارپوریشن ۳۴ ہال روڈ لاہور

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت	۳۰-۰
(۲) اٹھرا کی گولیاں مکمل کورس کی قیمت	۲۰-۰
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " "	۱۵-۰
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں	۵-۰
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول	۲۰-۰
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی	۱۲-۰

(۷) روغن چنبل ۱/۰ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/۰ روپیہ دھند آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۸ رفی شیشی۔

(۹) مقوی اعضاء رئیسہ وغیرہ۔ ذیابیطس بیس گولی، سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/۰ روپے۔ ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں۔

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/۰ روپیہ تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱/۴ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/۰ روپے

دواخانہ فیض عام بفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

سے تحصیل لکی مروت کے مغربی حصہ علاقہ نیچ مروت کے دورہ کے لئے تین وفود مقرر کر کے وسطانی حصہ پر مولانا حمید اللہ خان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں بمعیت خلیفہ مولانا محمد کریم امیر تحصیل لکی و مولانا گل بزار غزنی خیل رکن شوریٰ لونگ خیل تشریف لے گئے۔ عصر کے بعد مولانا گل بزار صاحب نے تقریر فرمائی اور عشاء کے بعد ناظم اعلیٰ ضلع نے دینی جدوجہد کی تاریخ، نظریہ پاکستان اور موجودہ فتنوں سے عوام کو باخبر کیا۔

۲۲ فروری ۶۸ء کو وفد گورکھ گیا۔ وہاں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، موجودہ حالات بیان کر کے ڈگر گلی میں بعد تقریر لٹریچر تقسیم کیا۔ یہاں سے پہاڑ خیل پہنچ گئے۔ ۲۳ فروری مع مولانا اکبر زمان خیر و خیل گئے۔ جمعیۃ کا تعارف کرایا۔ اور خیر و خیل کے معمر عالم دین مولانا محمد حسین شاہ جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ پھر جابو خیل عصر تک پہنچ گئے۔ بعد نماز عشاء مولانا گل بزار اور مولانا حمید اللہ جان بزاری کی تقریریں ہوئیں۔

۲۴ فروری شہر میں گشت کیا۔ مولانا سید احمد و مولانا شمس خان جمعیت میں شامل ہوئے۔ بارہ بجے غزنی خیل پہنچے اور مولانا حمید اللہ جان نیازی اور مولانا خلیفہ محمد کریم تحصیل کیکا خیل ہوتے ہوئے اباخیل پہنچ گئے۔ حضرت شاہ صاحب امیر ضلع کو دورہ کی روئداد پیش کی۔ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(وفد دوم) (مولانا لطف اللہ کے قلم سے)

۱۰ فروری ۶۸ء مولانا لطف اللہ اباخیل سے و مولانا سعد اللہ شہباز خیل سے روانہ ہو کر تنز خیل گئے۔ وہاں عوام کو خطاب کیا۔

۲۲ فروری مولوی حکیم خان محمد و محمد رفیق ننگر خیل کو چلے گئے۔ وہاں بھی خطاب کیا گیا۔ پھر غازی خیل گئے اور تقریر کی۔ پھر طبی مراد گئے۔ نماز عشاء کے خطاب کیا۔ طبی مراد سے وانڈہ ذریہ خاں پہنچ کر تقریر کی۔ بلند خیل میں عوام سے خطاب کیا۔ وہاں سے شہباز خیل جا کر مسجد دوران خیل میں کافی تعداد کو خطاب کیا گیا اور نہایت کامیابی سے دورہ ختم ہوا۔ (ناظم دفتر)

ضلع جھنگ کی الم ناک مجرمانہ واردات

مورخہ ۲۷/۱۰/۶۸ بروز ہفتہ ۸ بجے بعد دوپہر نماز ظہر سے فارغ ہو کر حافظ محمد نواز مرحوم اور مولوی خدا بخش صاحب خطیب جامعہ مسجد گگی نوشہرہ دوسرے نمازیوں کے ساتھ بیٹھے قربانی کے مسائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں اسی حلقہ کا ایک مراثی جو کہ ملزم پارٹی کا نوکر ہے۔ مسجد کی چار دیواری تک آیا اور جھانک کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد نواز کا بھتیجہ بندوق ہاتھ میں لئے اور صحابہ کرام کو گالیاں دیتا ہوا آیا۔ ملزم کو دیکھ کر دو نمازی مسجد کے صحن سے اندر کمرے میں چلے گئے اور مولوی خدا بخش بھی اندر چلے گئے۔ ان کے پیچھے حافظ محمد نواز مرحوم جنہوں نے نماز ظہر پڑھائی کمرہ میں داخل ہو ہی رہے تھے کہ ملزم نواز کا بھتیجہ نے گولیاں چلا دیں۔ ایک گولی حافظ محمد نواز مرحوم کی کمر میں لگی اور دوسری گولی مسجد کے دروازے کی چوکھٹ میں لگی حافظ محمد نواز مرحوم اوندھے منہ گر پڑے۔ اس وقت ملزم نواز کا بھتیجہ اور اس کا ساتھی اللہ بخش عرف بخشو مسلم شیخ دونوں مسجد کے صحن میں آ چکے تھے۔ ملزمان نے صحابہ کرام کو نعوذ باللہ) گالیاں دیں اور متعدد کلمات بدزبان سے نکالتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد حافظ محمد نواز کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ

گولیوں کے چلنے کے شور سے لوگ مسجد کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے جو بعد میں چلے گئے۔ تقریباً ۵ بجے مولوی خدا بخش صاحب نے تھانے میں رپورٹ درج کرائی۔ دوسرے دن پولیس نے دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ اس سے قبل مورخہ ۲۶/۱۰/۶۸ کو بھی ملزمان نے مولوی خدا بخش صاحب کے گھر پر حملہ کیا۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب شور کوٹ شہر میں گئے ہوئے تھے۔ اس لئے ملزمان کامیاب نہ ہو سکے۔

اس واقعہ سے اسی وقت ضلع جھنگ کے مشہور سیاسی کارکن فیض محمد خانیانہ کے ہمراہ ڈی ایس پی جھنگ مسٹر غلام حسین بٹ صاحب کو آگاہ کیا گیا تھا اور درخواست گذاری تھی۔ لیکن کوئی توجہ نہیں کی گئی۔

مورخہ ۲۵/۱۰/۶۸ بروز جمعرات جھنگ کے ڈپٹی کمشنر جناب ہمایوں فیض رسول صاحب وہی ترقیاتی پروگرام کے سلسلے میں اسی موضع گگی نوتحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ گئے تو تقریر کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر صاحب نے عوام سے کہا کہ اگر کسی کو کسی دفتر یا کسی افسر سے کوئی شکایت ہو تو بتلاؤ۔ اس پر مولوی خدا بخش نے فرمایا کہ اس موضع میں منظور حسین کا بھتیجہ اور اس کے لڑکے محمد نواز سے مجھے خطرہ ہے۔ جانی مالی اور دینی لحاظ سے انہوں نے کتے پال رکھے ہیں اور ان کتوں کے نام صحابہ کرام کے نام سے منسوب کر رکھے ہیں اور مجھے اس گاؤں کو چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اس پر ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ میں علاقہ کے تھانیدار سے کہہ دوں گا

۲۵/۱۰/۶۸ کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے چلے جانے کے بعد اس گاؤں میں یہ مشہور ہو گیا کہ نواز کا بھتیجہ پاگل ہو گیا ہے اور ۲۷/۱۰/۶۸ کو صبح ساڑھے دس بجے بذریعہ ڈھول منادی کرا دی گئی کہ نواز پاگل ہو گیا ہے اور آج آپے سے باہر ہو گیا ہے۔ چونکہ اس کے پاس بندوق ہے شاید کسی کو گولی نہ مار دے۔ لہٰذا تمام لوگ گھروں میں چھپ جائیں۔ کسی نے منادی والے سے پوچھا کہ اگر اس کے پاس بندوق ہے تو بندوق چھین لو۔ جواب ملا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے کہ جس وقت وہ کمرے سے باہر نکلے گا ہم بندوق چھین لیں گے

گاؤں کے پرائمری سکول میں بھی چھٹی کرا دی گئی اس کے سکول ماسٹر شیعہ ہیں اور اس وقت گرفتار ہو چکے ہیں۔

۱۲/۲/۶۹ کو جھنگ صدر کے مجسٹریٹ درجہ ۳۰ کی عدالت میں ملزمان کے وکیل نے درخواست پیش کی کہ ملزم محمد نواز پاگل ہے۔ لیکن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے رپورٹ پیش کی کہ

بقیہ - مولانا احمد اللہ شاہ

کے سپرد تھی۔ جب انگریز سہارنپور کی طرف بڑھے تو شاہ صاحب نے شہر خالی کر دیا۔ انگریزی فوج پانی جلی میں داخل ہو گئی۔ شاہ صاحب نے تین روز کے بعد پلٹ کر حملہ کر دیا یہ حملہ ۲ مئی سے ۹ مئی تک جاری رہا۔ مجاہدین کی حالت بہت نازک ہو رہی تھی۔ جنرل جونس فوج لے کر آ پہنچا۔ انگریزی فوج شاہ صاحب کے خیموں پر حملہ کرتی اور بے ترتیب لڑائیاں ہوتی رہیں۔ شاہ صاحب کی دنگا فیروز شاہ اور حضرت محل کی فوجیں انگریز۔ ۵ مئی کو شاہ صاحب نے انگریزوں پر سخت حملہ کیا مگر جنرل جونس ثابت قدم رہا۔ ۱۸ مئی کو سر کالن کیمبل دہلی سے فوج لے کر پہنچ گیا شاہ صاحب نے خیال کیا۔ اب کامیابی کی کوئی امید نہیں چنانچہ موقع کی نزاکت کو دیکھ کر بہادروں کے ساتھ قصبہ محمدی چلے گئے۔ محمدی پر قبضہ کر کے قومی حکومت قائم کر دی انتظام کے لئے پرگنہ مرتب کی۔ جنرل بخت خان۔ فاضل سرفراز علی، انا راؤ ڈاکٹر وزیر خاں۔ مولوی فیض احمد۔ شاہ صاحب کا خطبہ و سکہ بھی جاری ہوا

سکہ زد بر ہفت کشور خادم مہراب شاہ
حامی دین محمد احمد اللہ بادشاہ

اس حکومت کو قائم ہوئے ابھی ایک ماہ ہی گذرا تھا کہ سر کالن کیمبل نے قصبہ محمدی پر حملہ کر دیا سخت مقابلہ ہوا انگریزی فوج کی طاقت اور فیروز شاہ کے اختلاف سے شاہ صاحب کو شکست ہوئی۔ محمدی کو چھوڑنا پڑا۔ کچھ لوگ نیپال کی طرف نکل گئے۔

۵ جون ۱۸۵۸ء کو شاہ صاحب پھر نمودار ہوئے راجہ پوربان کے بھائی سردار بلدیو سنگھ کے کہنے میں آ گئے۔ ہاتھی پر سوار ہو کر مشورہ کے لئے راجہ کی گڑھی پہنچے۔ راجہ نے پھاٹک بند کر لیا۔ ہاتھی نے دو تین ٹکریں ماریں۔ راجہ کے ملازمین نے اوپر سے باڑھ ماری۔ ایک گولی شاہ صاحب کے لگی، فوراً جاں بحق ہو گئے۔ راجہ نے سر کاٹ کر کلکٹر شاہجہانپور کو بھیجا۔ جو عرصہ تک کوتوالی پر لٹکا رہا۔ گورنمنٹ نے پچاس ہزار روپیہ نقد راجہ پوربان کو بطور انعام دیا اور خلعت فاخرہ بھی عطا کیا۔ یہ واقعہ شہادت ۱۵ جون ۱۸۵۸ء کو پیش آیا۔ دریا پار محلہ جہاں آباد متصل مسجد مولانا احمد اللہ شاہ مجاہد اعظم کا سر دفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بناکردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

---

۴ کہ ملزم نہ پاگل ہے اور نہ بیمار۔ دونوں درخواستیں مسترد کر دی گئیں ۲۳/۲/۶۹ کو دوسری پیشی پر ملزمان نے درخواست پیش کی کہ وہ انتقال مقدمہ کی درخواست ہائی کورٹ میں دے رہے ہیں۔ تو اب ۴/۳/۶۹ تاریخ مقرر ہوئی۔

انجمن مذاہیاں صحابہؓ صدر دفتر بازار لوہاراں جھنگ حافظ محمد نواز شہید کے استغاثہ کی پیروی کر رہی ہے عامۃ المسلمین سے ہر قسم کی تائید، اخلاقی و دیگر تعاون کی پرزور اپیل ہے ۴۲۰

۲۲ ممبران انجمن مذاہیاں صحابہؓ جھنگ صدر حافظ محمد نواز شہید کے جنازہ میں شرکت سے محروم رہے۔ مگر ان کی جگہ مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا عبدالکریم صاحب، مولانا عبدالمجید

دینی محاذ

قافلہ اسلام

جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کی یک سالہ کارگذاری

(ملک بھر میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۳ فروری ۶۸ء بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ میں جناب مولانا نور محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا شہر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب قریشی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ مقامی جمعیۃ نے ۶۷ء کی روئداد اجلاس کے سامنے پیش کی اور بتایا کہ مقامی جمعیۃ کو مختلف مدات سے مبلغ تیرہ ہزار چھ صد اٹھاون روپے پچپن پیسے آمدنی ہوئی۔ اور اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ عرب مہاجرین فنڈ	4633—45
۲۔ نشر و اشاعت (یعنی کانفرنس) جلسے اور کتابچے	3259—72
۳۔ مرکزی جمعیۃ کی امداد	1530—00
۴۔ کرایہ جات دفتر و دارالمطالعہ	1080—00
۵۔ اخراجات ملازمین	1380—00
۶۔ قرضہ	700—00
۷۔ خرید کتب برائے دارالمطالعہ	18—35
۸۔ ڈاک و متفرق خرچہ دفتر	72—23

مندرجہ ذیل پمفلٹ اور اشتہارات شائع کئے اور عوام میں مفت تقسیم کئے گئے۔

۱۔ مقصد حیات جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد ہیں	5000 ہزار
۲۔ مولانا گل بادشاہ کا فتویٰ اور مودودی جماعت	2000 "
۳۔ احکام و مسائل عیدالاضحیٰ	500 صد
۴۔ نقشہ سحری و افطاری	500 "
۵۔ عید مبارک جس میں عوام سے جمعیۃ کے تعاون کی اپیل کی گئی	2000 ہزار

مندرجہ ذیل پمفلٹ جماعتی احباب نے اپنی طرف سے اپنے خرچ پر جمعیۃ کے نام سے شائع کر کے مفت تقسیم کرائے۔

۱۔ شرمناک مظاہرہ۔ اس اشتہار میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جنہوں نے مرزا ناصر قادیانی کے اعزاز میں دیئے گئے عصرانہ میں شرکت کی تھی 500 عدد

۲۔ سوچنے کی بات انگریزی رد مرزائیت 2000 ہزار

۳۔ فروعی اختلاف ختم کرنے کا سیاسی ڈھکوسلہ۔ 2000 ہزار

مذکورہ اشتہارات اور پمفلٹوں کی تعداد چودہ ہزار پانچ صد بنتی ہے۔

● امسال حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اس اپیل پر جو ترجمان اسلام میں شائع ہوتی رہی۔ مقامی جمعیۃ نے مبلغ 1150/- روپے فراہم کر کے مرکزی جمعیۃ کو ارسال کئے۔

● ۶۷ء میں جمعیۃ کے قائم کردہ دارالمطالعہ میں دس ہزار افراد نے استفادہ کیا کتب ایک ہزار افراد کو جاری کی گئی۔ دارالمطالعہ میں کتب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

● ۶۷ء میں مقامی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے کل تیرہ اجلاس ہوئے جس میں تنظیمی امور کے علاوہ مختلف موضوعات پر قراردادیں بھی منظور کیں۔ جو کہ ترجمان اسلام کے علاوہ دوسرے روزناموں میں بھی شائع ہوئیں۔

● مقامی جمعیۃ نے عرب مہاجرین فنڈ کی تمام رقم مرکزی جمعیۃ کی ہدایت کے مطابق قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود کے ذریعہ ارسال کی۔

● ۶۷ء میں مقامی جمعیۃ کی طرف سے دو کانفرنسیں (سیرت کانفرنس اور جہاد کانفرنس) ہوئیں۔ جس میں جمعیۃ کے مرکزی صوبائی زعماء کے علاوہ دوسرے علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔

● دو عام جلسے اسرائیلی جارحیت کے خلاف عرب اقوام کی حمایت میں کئے گئے۔ ان جلسوں میں قائد جمعیۃ کے علاوہ مقامی علماء نے بھی تقریریں کیں۔

● مقامی جمعیۃ کی طرف سے مختلف اوقات میں سرگودھا کی مختلف مساجد میں خطباء حضرات نے مختلف قراردادیں پاس کرا کر اخبارات میں ارسال کیں۔ اس موقعہ پر مجلس شوریٰ نے خطباء حضرات کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ خطباء آئندہ بھی دینی کاموں میں جمعیۃ سے تعاون کریں گے۔

اس رپورٹ کے بعد ناظم اعلیٰ نے دسمبر ۶۷ء اور جنوری ۶۸ء کی آمد و خرچ کا گوشوارہ پیش کیا جو کہ متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

— مولانا محمد نصیرالدین صاحب خطیب جامع نورانی فیکٹری ایریا سرگودھا کی طرف سے آمدہ تجویز کہ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک دارالمطالعہ فیکٹری میں کھولا جائے متفقہ طور پر مجلس شوریٰ نے منظور کر لی۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ پندرہ دن کے اندر اندر دارالمطالعہ قائم کر دیا جائے ابتدائی انتظامات کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

— مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ حسب سابق امسال چرم قربانی جمع کی جائیں۔

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل دو تعزیتی قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن کی مشہور و معروف علمی دینی اور روحانی شخصیت جناب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز آف باخیل کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک صاحب نسبت بہت پایہ کے بزرگ تھے۔ حضرت شاہ صاحب کی وفات سے ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن کے باشندے ایک دینی چشمہ سے محروم ہو گئے۔ یہ اجلاس پسماندگان خصوصاً حضرت مولانا جان محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں اور دیگر صاحبزادگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اور مرحوم کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس مسلک اہل حدیث کے مشہور و معروف عالم حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کی اچانک وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم نہایت اعتدال پسند عالم تھے۔ یہ اجلاس مولانا مرحوم کے صاحبزادگان اور جمعیۃ اہل حدیث سے اظہار ہمدردی اور دعا کرتا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے

اجلاس دعائے خیر سے ختم ہوا۔

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

پیغام

مسلمانانِ پاکستان کی خدمت میں عموماً اور ملک راجپوت برادری کی خدمت میں خصوصاً گذارش ہے یہ دو پُرفتن ہے۔ باطل فرقے ہر طرف سے اسلام پر حملے کر رہے ہیں لہٰذا آپ جہاں کہیں بھی ہیں خدارا۔ اپنے ذاتی اختلافات کو نظر انداز کریں اور دین اسلام کی فکر کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہو کر صحابہ کی ناموس کی حفاظت کیجئے۔ اور اپنے ملک پاکستان اور قوم کی حفاظت کیجئے۔ پاکستان سے غیر اسلامی قانون خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور نیک کاری کا خاتمہ کیجئے۔ آپ اپنے شہر کی جمعیت سے تعاون کریں۔ اگر آپ کے شہر یا گاؤں میں جمعیت کی شاخ نہیں ہے تو ضلعی

اقامتِ دین اور دینی خدمت کے مختلف پروگراموں کی تکمیل

اسلام کو مسخ کرنے، قرآنی احکام کو بدلنے۔ سنتِ رسول کو خود ساختہ معنی پہنانے۔ اصحابِ رسول کی عظمت و دیانت کو داغ دار بنانے اور سلفِ صالحین کی اہمیت کو کم کرنے کے جو فتنے اس وقت تیزی سے رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا ازالہ مسلمانوں کو ان سے باخبر رکھنے، تحریر و تقریر کے ذریعہ ان کے مغالطوں اور غلط بیانیوں کو رد کرنے۔ اسکولوں، کالجوں، تعلیم گاہوں میں ان فتنوں کو در انداز ہونے سے روکنے اور صحیح اسلامی تنظیم کو فروغ دینے سے ہی ممکن ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام یہ کام انجام دے رہی ہے۔

آپ اس کی مالی پوزیشن مضبوط کر کے، خدمتِ دین کے اس اہم میدان میں اس کی رفاقت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اور خدائے برتر کی کتاب حق۔ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مقدسہ، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت دینی اور سلفِ صالحین کی اہمیت ملی کی حفاظت کا فریضہ انجام دے کر اپنے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا سامان بہم پہنچا سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

منزل بہ منزل

جمعیت باکسی قریبی جمعیت سے رابطہ قائم کرکے اپنے شہر یا گاؤں میں جمعیت کی شاخ قائم کریں۔

نیاز الدین ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ولیوالا تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی۔

انتخاب موضع منڈی

۱۸ ۲/۸ کو جناب قاضی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب تشریف لائے۔ ۹ ۲/۸ کو جامع مسجد منڈی میں تقریباً تیس چیدہ چیدہ شخصیتوں کو بلاکر حضرت موصوف حالات حاضرہ اور جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت پر زور دیا۔ جماعت کی تشکیل اور درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر:۔ مولانا عبیداللہ صاحب فاضل دیوبند۔
نائب امیر:۔ حاجی شاہنواز خانصاحب رانہ زئی
ناظم اعلیٰ:۔ مولانا صاحبداد صاحب۔ ڈھر
نائب ناظم:۔ حاجی بھائی خاں صاحب برائمزئی
خزانچی:۔ حاجی موسیٰ خاں صاحب رانہ خیل

صاحبداد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام موضع منڈی تحصیل کلاچی۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

جمعیۃ علماء اسلام باغبانپورہ لاہور کا اجلاس

۲۵ ۲/۸ کو بعد از نماز ظہر مسجد امن جی ٹی روڈ باغبانپورہ میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ کا اجلاس منعقد ہوا امیر جماعت حلقہ ہذا حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب نے صدارت کی۔ جناب عماد الدین صاحب عباسی نے اور جناب غازی عبدالرحمٰن صاحب چنیوٹ والے نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اختتام پر مولانا محمد اسحاق صاحب نے دعائے خیر فرمائی۔

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا ماہانہ اجلاس

مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد سکرنڈ کا خطاب ۲۲ ۲/۸ کو بعد نماز ظہر دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ میں ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب پیر سید صلاح الدین صاحب آف پیر جھنڈو شریف منعقد ہوا۔ حضرت مولانا پیر سید علی احمد شاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع نوابشاہ کی شرکت کے علاوہ کافی تعداد میں مقامی حضرات نے شرکت فرمائی۔

مندرجہ ذیل تقریر مولانا محمد شریف صاحب نے کی۔

"اگر کوئی جماعت اسلام کے انقلابی نظریات کی علمبردار ہو اور وہ پوری طرح منظم ہو اور اسے مخلص اشیاء پیشہ اور باصلاحیت کارکنوں کا تعاون حاصل ہو تو افرادی طاقت اور مادی وسائل کے لحاظ سے چھوٹی ہونے کے باوجود وہ غیر مخلص متسترد اور بے اصول افراد کی بڑی سے بڑی جماعت کے مقابلے میں مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ حق کا بول بالا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ منظم اور مستحکم بنایا جائے۔ تمام نیک اور بزرگ افراد کو جمعیۃ علماء اسلام کے نظام سے منسلک کر لیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے تحت کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جمعیت کی دعوت کی توسیع اور تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کے استحکام کے لئے موثر تدابیر عمل میں لائیں۔

تیز جماعت کے مرکز کو مضبوط بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کرکے روانہ کیا جائے۔ چرم ہائے قربانی جماعت کی اعانت کے سلسلے میں جمع کی جائیں۔ اجلاس میں شریک تمام دوستوں نے وعدہ فرمایا کہ ہم جانی مالی قربانی جماعتی سلسلے میں دینے کے لئے تیار ہیں۔"

بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس سعودی عرب کی حکومت سے سخت احتجاج کرتا ہے کہ مسجد نبوی کے سامنے ٹیلیویژن پر امریکی فلموں کی نمائش عالم اسلام کے مرکز کی اسلامی حیثیت کو کمزور کرنا ہے۔ لہٰذا اس قسم کی غیر اسلامی حرکتوں سے باز آکر اور ایسی باتوں کو سختی سے روک کر عالم اسلام کے مسلمانوں کی تشویش کو ختم کرے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورہ

گوجرانوالہ:۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۲۳۔ فروری کی شام کو راولپنڈی سے یہاں تشریف لائے جامع مسجد شیرانوالہ میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب سے ملاقات کی اور پھر جامع فاروقیہ دینا نگر روڈ میں حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ رات وہیں قیام فرمایا۔ بمعہ مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر میں قدم رنجہ ہونے ضلعی امیر حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب، حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب مظاہری اور حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ ظہر کے بعد قلعہ دیدار سنگھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ میں شرکت کے لئے مع حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب تشریف لے گئے۔ رات کو قلعہ دیدار سنگھ کی مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب نے کی اور مولانا حافظ محمد دلبر صاحب نے ایک دل نشین نظم سے حاضرین کے دلوں کو گرمایا حضرت مولانا مدظلہٗ حافظ آباد تشریف لے گئے جہاں ایک اخباری رپورٹر سے بات چیت ہوئی۔ حضرت مولانا محمد لطاف صاحب ناظم اعلیٰ ڈویژنل جمعیۃ اور راقم الحرف حضرت مدظلہٗ کے ساتھ رہے۔ رات کو جامع مسجد قدیم ویکی روڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مدظلہٗ نے خطاب فرمایا۔ راقم الحروف نے بھی چند گذارشات اہالیان حافظ آباد کی خدمت میں پیش کیں اور حضرت مولانا حافظ محمد دلبر صاحب حضروی نقشبندی نے ایک نظم سنائی۔ ۲۷ فروری کی صبح کو حضرت مولانا مدظلہٗ لاہور تشریف لے گئے۔ (زاہد گکھڑوی)

دورہ مبلغ جمعیۃ ضلع سکھر کا دورہ

۱۱ ذوالقعدہ "مبلغ جمعیۃ ضلع سکھر" مولانا محمد فضل اللہ صاحب انصر قادری گوٹھ حاجی غلام حیدر خاں پٹھان تحصیل اباوڑہ تشریف لائے۔ بعد از نماز عشاء مولانا صاحب نے تقریر فرمائی اور دو تین دن تک مولانا موصوف نے تحصیل کی دوسری مقامی شاخوں کا دورہ بھی کیا۔ بعد میں مرکز میں واپس روانہ ہو گئے۔ آپ نے اپنی تقریروں میں وقت کے مسائل اور فتنوں کا تفصیلی ذکر کیا اور جمعیۃ سے عوام کو متعارف کرایا۔

فضل کریم پٹھان
ناظم اعلیٰ شاخ جمعیۃ العلماء الاسلام گوٹھ حاجی غلام حیدر خاں پٹھان ضلع سکھر۔

تحصیل صادق آباد میں تبلیغی دورہ

تحصیل صادق آباد کی جمعیۃ کی بعض شاخوں کی دعوت پر حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب صدر مدرس سراج العلوم لودھراں و خلیفہ مجاز شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب بہلوی عبدالصمدی کے بعد تشریف لا رہے ہیں۔ اراکین جمعیۃ سے التماس ہے۔ کہ مقررہ پروگرام پر زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو شریک کرکے جلسے کو کامیاب بنائیں۔ نیز مقامی حضرات و منتظمین جلسہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ قلمی اشتہارات جلسہ لکھ کر موزوں جگہوں پر چسپاں کریں

پروگرام

۱۰ اور ۱۱ ذی الحج کی درمیانی شب صادق آباد
۱۱ ذی الحج دن اور اگلی رات کوٹ سبزل
۱۲ ذی الحج کوٹ سبز خاں

سوچئے!

پاکستان میں، اسلامی معاشرہ کا قیام، کتاب و سنت کے اصول و احکام پر مبنی دینی نظام کا اجراء اور سلف صالحین کے طریق و روایات کے مطابق ملت کی تربیت و تنظیم کا کام، اس "جماعت حق" کے ساتھ شامل ہو کر ہی ممکن ہے جو علم و عمل دونوں اعتبار سے، کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی حامل ہو۔

ملک میں، جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان، اس جماعت حق کی نمائندہ تنظیم ہے۔ اور اسی جماعت کا نقیب آپ کا ہفت روزہ جریدہ ترجمان اسلام لاہور ہے۔

ترجمان اسلام" کی اشاعت میں آپ کی مسلسل دلچسپی اور سرگرمی، پاکستان میں ہمیں اسلامی معاشرہ کے قیام اور دینی نظام کے اجراء کی کامیابی کو قریب تر کرنے والی، وقت کی سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

سوچئے!

آپ نے، اس دینی خدمت کا اب تک کتنا حق ادا کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

۱۳ ذی الحج	کوٹ پٹھان	
۱۴ ذی الحج	وعوالہ	
۱۵ ذی الحجہ	بستی وصنی بخش	
۱۶ ذی الحجہ	توحید آباد	

نوٹ۔ منتظمین کو پہلی جگہ سے اپنی جگہ تک سواری کا انتظام کرنا ہوگا۔ ایک دو سرے مقرر بھی ہوں گے۔

اطلاع

ہم نے اپنے مدرسہ جامعہ حنفیہ کریمیہ میں تجوید و قرأت کا اضافہ کر دیا ہے اور مولانا قاری فتح محمد صاحب ظاہر فاضل مدرسہ دار القرآن لاہور معلم مقرر ہوئے ہیں۔ الحمد للہ کہ گرد و نواح اور شہر سے طلباء کافی تعداد میں مدرسہ میں داخل ہو کر فیضیاب ہو رہے ہیں۔ مزید طلبا داخل مدرسہ ہو کر اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ اٹھائیں۔

محمد عبد الکریم مظاہری مہتمم مدرسہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور سرگودھا۔

موسیٰ خیل

جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پاس ہوا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو جمعیۃ علماء کا عام اجلاس جامع مسجد باہیا نوالی میں ہوا کرے گا۔ پچھلے ماہ یکم فروری ۶۸ء کے اجلاس میں مولانا محمد رمضان صاحب نے خطاب فرمایا۔ ماہ یکم مارچ کو مولانا محمد نذیر صاحب اجلاس کو خطاب کریں گے۔ پچھلے ماہ ۱۵/۲/۶۸ کو مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی منعقد ہوا تھا

جمعیۃ طلباء کلاچی کا اجلاس

۲۲/۲/۶۸ ذی قعدہ کی درمیانی رات کو مدرسہ نعیم المدارس کلاچی کی جمعیۃ طلباء کا قیسرا اجلاس ہوا۔ طلبہ کی تقاریر کے بعد آخر میں صدر بزم ادب حافظ عبد الحلیم نے "بین الاقوامی اسلامی کانفرنس" پر تبصرہ کرتے ہوئے قائد جمعیۃ مفتی محمود کے نام پیغام مبارکبادی کا فیصلہ کیا اور ایک قرارداد بھی بالاتفاق پاس ہوئی۔

(۱) بزم ادب جمعیۃ الطلبہ کا یہ اجتماع "بین الاقوامی اسلامی کانفرنس" میں علماء حق کی فتح مبین پر پاکستان کے بہادر نوجوانوں کو بالعموم اور ہمدردان جمعیۃ کو بالخصوص مبارکباد پیش کرتا ہے۔

آخر میں حضرت قبلہ مہتمم صاحب مدظلہ کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ ارشد ناظم نشر و اشاعت

وفات حسرت آیات

قبلہ من جناب مکرم الحاج صاحب مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک رامداس مورخہ ۲/۲/۶۸ کو وصال فرما گئے ہیں۔ جناب موصوف حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے علاقہ بیعت رکھتے تھے و نیز جمعیۃ علمائے اسلام کے ہر کام میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ کی موت ہمارے پورے علاقہ کے لئے اور بالخصوص یہاں کے کارکنان جمعیۃ کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین۔

محمد خلیل الرحمٰن ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک رامداس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

تعزیتی بیانات

مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن مولانا مولا بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا۔ مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء سرگودھا شہر نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک رامداس ضلع سرگودھا کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم حضرت شیخ الاسلام کے پرانے عقیدتمندوں میں سے تھے۔ ان کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم کارکن سے محروم ہو گئی۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ محمد صادق ناظم دفتر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس

۲۵/۲/۶۸ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد پور کے دفتر میں منعقد ہوا۔ ضلع کی مختلف شاخوں کے ۴۰ عہدیداران و علماء حضرات نے شرکت کی۔ نواب شاہ سے مولانا دوست محمد مولانا قائم الدین اور حیدر آباد ڈویژن کے امیر حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول۔ حکیم نواب الدین صاحب ناظم حیدر آباد ڈویژن بھی شریک ہوئے۔ حضرت مولانا عبد القادر صاحب لغاری نے صدارت کی اور صدارتی تقریر میں حاضرین کو توجیہ دلائی کہ مقررہ اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کیا کریں۔ حضرت مولانا سید محمد حسین شاہ بخاری خطیب سنہری مسجد شہداد پور نے بھی اپنی تقریر میں اسی امر کی طرف متوجہ کیا۔

اجلاس میں ۱۹۶۸ء کے آمد و خرچ کا گوشوارہ پیش کیا گیا۔ جناب حاجی نذیر احمد صاحب صراف ضلعی جمعیۃ کے خازن مقرر ہوئے۔ ضلع کی مختلف شاخوں نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ پیرانی شاخ کی ترقی قابل قدر تھی اور شہداد پور میں حضرت مولانا محمد حسین شاہ بخاری اور قاری رحمت اللہ صاحب وغیرہ کی کوششوں اور مولانا عبد العزیز صاحب کی سرپرستی میں کام اچھا ہو رہا ہے۔ طے پایا کہ ضلعی دفتر شہداد پور منتقل کر کے حضرت شاہ صاحب کو ناظم دفتر مقرر کر دیا جائے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی بالاتفاق رائے پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس راولپنڈی میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں علماء حق پاکستان و دیگر ممالک کی اسلام دوستی کو بنظر تحسین دیکھتا ہے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن، جعفر شاہ اور خواجہ شہاب الدین کے غیر اسلامی نظریات و غیر شرعی بیانات پر شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل سے علیحدہ کیا جاوے۔

۲۔ یہ اجلاس مدینہ طیبہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ سینما، ڈرامے اور دیگر قسم کی غیر شرعی تقریبات اور مکہ معظمہ میں اسکول کے طلباء کے ذریعہ سے "غزوہ بدر کبریٰ" کے نام سے کھیلے جانے والے ڈرامہ پر سخت غصہ و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

۳۔ اور محکمہ اوقاف سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف سے متعلق اماموں کو بعد نماز کے تلاوت شدہ آیات کا ترجمہ کرنے کے بجائے نماز روزہ، زکوٰۃ، وضو غسل وغیرہ کے مسائل بیان کرنے کا حکم دیا جائے جن کی اشد ضرورت ہے۔

۴۔ یہ اجلاس عوام، علماء اور اخبارات کے منتظمین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اخبارات میں قرآنی آیات، احادیث شریف کی اشاعت سے احتراز کریں بلکہ صرف ترجمہ شائع کیا کریں تاکہ قرآن و حدیث کی بے حرمتی نہ ہو۔ کیونکہ یہ اخبارات مطلب نکل جانے کے بعد ردی کے ذریعہ گندی نالیوں کی نذر ہو جاتے ہیں

جمعیۃ کا آئندہ اجلاس ۲۴/۳/۶۸ مارچ کو سانگھڑ میں حضرت مولانا عبد القادر صاحب لغاری کے مکان پر ہوگا۔

(محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم)

قبول اسلام

ایک جرمن باشندہ "ڈیٹر ہلوم" نے آج مورخہ ۲۳/۲/۶۸ بروز ہفتہ حضرت مولانا حافظ خالد محمود صاحب ناظم ادارہ تعلیمات اسلامیہ کریم پارک لاہور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اس کا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا۔ اس مبارک موقع پر علاقے کے بی ڈی ممبر جناب چوہدری عبد الرشید صاحب و دیگر معززین محلہ موجود تھے۔

عماد الدین عباسی۔ دفتر ادارہ تعلیمات اسلامیہ۔ کریم پارک۔ لاہور۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی طرف سے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

گوشوارہ ماہانہ آمد و خرچ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام اچھرہ گنگ محل لاہور

جنوری و فروری ۱۹۶۸ء

مہینہ	آمد	خرچ	بقایا خسارہ
جنوری ۱۹۶۸ء	۲۴۰۳-۵۲	۱۳۱۸-۷۹..	بقایا ۱۰۸۴-۸۳
فروری ۱۹۶۸ء	۴۹۴-۵۳	۱۴۷۸-۷۰	خسارہ ۹۸۴-۵۷

Scanned with CamScanner

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

(ملتان)

مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان

۲۴ فروری ۱۹۶۸ء کے روزنامہ امروز (ملتان ایڈیشن) کے صفحہ اول پر یہ خبر پڑھ کر تعجب ہوا کہ چیف الیکشن کمشنر مسٹر این اے فاروقی ۲۵ فروری کو حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ مسٹر این اے فاروقی عقیدہ کے اعتبار سے مرزائی ہیں اور ہر وہ شخص جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد یا مجدد مانتا ہے دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر ہے۔ لہٰذا مذہبی رنگ میں ان کا حج بیت اللہ کو جانا کسی سیاسی ضرورت کے تحت تو سمجھا جا سکتا ہے لیکن اسلامی نقطہ نظر سے سمجھ نہیں آتا۔

یاد رہے کہ گذشتہ سال مرزائیت کے کٹر مبلغ ظفر اللہ خاں قادیانی بھی چند مرزائیوں کی ایک پارٹی لے کر حج بیت اللہ کے موقعہ پر حجاز مقدس گئے تھے۔ حج تو محض بہانہ تھا۔ بلکہ اصل مقصد مرکز اسلام میں مرزائی لٹریچر کی تقسیم و اشاعت اور مسلمانان عالم میں ارتداد پھیلانے کی ناپاک سعی تھی۔ جس پر مکہ مکرمہ کے مؤقر روزنامہ "الندوۃ" نے اپنی اشاعت ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۶۷ء میں "صاحب القادیانیۃ" کے زیر عنوان ایک طویل مقالہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور تردید عقائد مرزائیہ پر شائع کیا تھا اور لکھا تھا کہ قرآن و حدیث اور علماء کرام کے فتویٰ کے پیش نظر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی تعالیٰ ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا

اے ایمان والو! بے شک مشرک لوگ نجس ہیں اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔

لہٰذا اس حکم ربانی کی رو سے مرزائی جو کہ نبوت کاذبہ کے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد ہونے کے سبب مشرکین سے بھی زیادہ نجس ہیں۔ انہیں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ نیز واضح رہے کہ شاہ فیصل مرزائیوں کو حجاز مقدس میں داخلہ کی اجازت دے کر عالم اسلام کے قلوب کو سخت مجروح کر رہے ہیں

اس موقعہ پر ہم والیٔ حجاز جناب شاہ فیصل صاحب دام مجدہم کی خدمت میں مودبانہ طور پر التماس کریں گے کہ وہ مسٹر این اے فاروقی کو حرمین شریفین میں داخل ہونے سے روکیں۔ کیونکہ غیر مسلموں کا مقامات مقدسہ میں داخلہ غیر اسلامی فعل ہے۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی شعبہ نشر و اشاعت
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

اعلان اور خبریں

۱۔ ملتان۔ ۲۹ ذیقعدہ بروز جمعرات مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ منعقد ہوا جس میں چیف الیکشن کمشنر این اے فاروقی اور دیگر مرزائیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کو حرمین شریفین سے واپس بلا کر مسلمانان پاکستان کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچائے اجلاس میں جملہ مرکزی و علاقائی مبلغین نے اپنے ادوار و اسفار کے نتائج بیان کئے اور آئندہ کے لئے تبلیغی ہدایات حاصل کر کے اپنے اپنے پروگراموں پر تشریف لے گئے۔

۲۔ مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ضروریات کے تحت مناظر اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ صاحب جنوبی کا تقرر عمل میں لائی ہے۔ اور حضرت موصوف دفتر مرکزیہ سے پروگرام حاصل کر کے کنری ضلع تھرپارکر روانہ ہو گئے ہیں۔ نیز مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا ڈیرہ غازی خاں سے بہاول پور تبادلہ کر دیا گیا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

۳۔ بحکم امیر مرکزیہ مدظلہ العالی جملہ ماتحت جماعتوں اور کارکنوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رسید بکیں برائے فیس ممبری بابت سال ۱۳۸۷ھ بہت جلد دفتر مرکزیہ ارسال کر دیں۔ کیونکہ سال رواں اختتام پذیر ہے اور نئے سال سے از سر نو رسید بکوں کی تقسیم ہو گی۔ نوٹ فرمالیں۔ نیز اواخر ذوالحجہ تک جملہ حسابات کا مکمل ہونا ضروری ہے۔

۲۴ ہزار پاکستانی فریضۂ حج ادا کریں گے

جدہ۔ یکم مارچ۔ پاکستان کے تقریباً ۲۴ ہزار زائرین حج اس سال فریضۂ حج ادا کریں گے۔ یہ بات یہاں پاکستانی سفیر مسٹر محمد حیات نے کل اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مدینہ اور بیت المقدس مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں۔ اور ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قوموں کی حیثیت سے ہمیں زیادہ متحد ہو جانا چاہئے تاکہ ہماری آواز پوری دنیا میں سنی جا سکے۔ مسٹر محمد حیات نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان بہتر اقتصادی تعلقات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

(ترجمہ)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

* مجلس تحفظ ختم نبوت ایک خالص تبلیغی اور اصلاحی ادارہ ہے
* فرمودات حضرت امیر شریعت قدس سرہٗ کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
* ملت اسلامیہ کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت بالخصوص طرۂ امتیاز ہے۔
* تمام مسلمان فرقوں کو متحد کر کے ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع کرنا نصب العین ہے۔
* مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ تبلیغ اسلام کے لئے انگلستان تشریف لے جا چکے ہیں انگلستان کے لئے دوسرے مبلغ کی روانگی کا انتظام بفضلہ تعالیٰ عنقریب ہو رہا ہے۔
* دفتر مرکزیہ ملتان میں سال میں دو مرتبہ دار المبلغین کا اجرا کیا جاتا ہے۔ جس میں مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحب مدظلہ تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔
* امسال تبلیغی تربیت کے لئے نجی آئی لینڈز سے ایک عالم دین منگوا کر تربیت دی جا رہی ہے۔ جس کے آمد و رفت کے مصارف بذمہ جماعت ہیں۔
* مشرقی پاکستان میں مبلغین کا تقرر ہو چکا ہے، اور مجلس مذکورہ کی متعدد جماعتیں تحریری اور تقریری طور پر تبلیغ میں مصروف ہیں۔
* نئے مبلغین کی تعیناتی کے بعد مبلغین کی تعداد چالیس تک پہنچ چکی ہے۔

لہٰذا

آپ جرم قربانی و دیگر صدقات و عطیات سے جماعت کی مالی حالت کو مضبوط فرما کر مجلس کے نیک مقاصد میں شرکت فرمائیں۔

المعلن
خادم اہل اسلام محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

اعلان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان اور ماتحت جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ ملک کے مؤقر دینی ہفتہ وار جریدہ "ترجمان اسلام" میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت ہوا کرے گی۔ اس لئے دینی مسائل پر تبلیغی رنگ میں مضامین تحریر کرنے والے حضرات دفتر مرکزیہ ملتان سے رابطہ قائم کریں۔ براہ راست ارسال شدہ مواد اور خبریں قابل اشاعت نہیں سمجھی جائیں گی اس لئے ضروری ہے کہ جملہ جماعتی خبریں ناظم شعبہ نشر و اشاعت دفتر مرکزیہ ملتان کے نام آئیں۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی شعبہ نشر و اشاعت)

Scanned with CamScanner

رفتار زمانہ

خلیج فارس کی ۹ عرب ریاستوں کا وفاق قائم کر دیا گیا

دوبئی سٹی (خلیج فارس) ۲۸ فروری۔ کل رات یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ خلیج فارس کی دو ریاستوں کے حکمرانوں نے جنہیں برطانوی تحفظ حاصل ہے۔ اپنا وفاق قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اعلان کے مطابق ان ریاستوں اور باہمی مفاد کا تحفظ فیڈریشن کا مقصد ہوگا۔ نیا وفاق قائم کرنے کے سمجھوتہ پر خلیج فارس کی ان نو ریاستوں نے دستخط کئے ہیں۔ ابوظہبی، دوبئی، شارجہ، عجمان، ام القوین، راس الخیمہ، قبیرہ، بحرین اور قطر۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ سمجھوتے پر ۳۰ مارچ سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ وفاق کی ایک اعلیٰ کونسل ہوگی۔ جس میں مذکورہ سات ریاستوں کے حکمران شامل ہوں گے۔ اور سالانہ بنیاد پر باری باری کونسل کے صدر ہوں گے۔ کونسل وفاق کے لئے ایک مستقل وفاق تیار کرے گی۔ وفاق کا نام عرب ریاستوں کی یونین ہوگا۔

امیر کویت شیخ صباح السالم الصباح نے نئے وفاق کے سربراہوں کو پیغام مبارکباد بھیجا ہے۔ ادھر قاہرہ میں آج ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ اگر خلیج کے علاقہ کے عوام کی خواہش وفاق کے قیام میں مضمر ہے تو عرب جمہوریہ نئی حکومت کو تسلیم کرے گی۔

مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا

راولپنڈی۔ یکم مارچ۔ آج یہاں مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالجبار خاں نے ان سے حلف لیا۔ یہ سادہ تقریب قومی اسمبلی کے کمیٹی روم میں منعقد ہوئی۔

نائیجیریا کے وزیر خارجہ پاکستان پہنچ گئے

کراچی۔ یکم مارچ۔ نائیجیریا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ارکیو آج رات کلکتہ سے پاکستان کے چھ روزہ خیر سگالی دورہ پر کراچی پہنچ گئے

فرخہ بند سے ۷۰ لاکھ ایکڑ اراضی متاثر ہوگی

ڈھاکہ۔ یکم مارچ۔ ہندوستان کے فرخہ بند تعمیر کرنے سے پاکستان کو جو نقصانات ہوں گے۔ اس بارے میں عالمی بنک کے اخبار نویسوں کی جماعت کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اخبار نویس مشرقی پاکستان واپڈا کے چیئرمین مسٹر جی اے مدنی سے ملاقات کرنے گئے تھے۔ مسٹر مدنی نے انہیں بتایا کہ فرخہ بند کی تعمیر سے پاکستان چالیس ہزار کیوسک پانی سے محروم ہو جائے گا۔ جس سے قریباً ستر لاکھ ایکڑ اراضی دریائے گنگا کے پانی سے سیراب نہیں ہو سکے گی۔

غیر ملکی کمپنیوں کو مصر کا انتباہ

قاہرہ۔ یکم مارچ۔ مصر نے غیر ملکی کمپنیوں کو متنبہ کیا

چیدہ چیدہ خبریں

ہے کہ وہ سینائی کے اسرائیلی مقبوضہ علاقہ کی معدنیات نہ خریدیں۔ کیونکہ یہ چیزیں مصر کی ملکیت ہیں اور اسرائیل کو ان کے فروخت کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

نیپ تحریک جمہوریت سے اتحاد نہیں کرے گی

ڈھاکہ۔ یکم مارچ۔ مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی کی حامی نیشنل عوامی پارٹی نے جمہوری حکومت کے سوال پر دوسری جماعتوں کے نقطہ نظر سے اختلاف کا اظہار کیا ہے اور تحریک جمہوریت پاکستان کی موجودہ ہیئت کذائی اور موڈ کے سبب اس کے ساتھ مل کر کام کرنا ناممکن قرار دیا ہے۔ نیپ کے نظریات کا اظہار آج ایک بیان میں کیا گیا ہے جو پارٹی کی طرف سے اس کے قائم مقام جنرل سکرٹری نے پریس کانفرنس میں تقسیم کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ تحریک جمہوریت کے موجودہ اغراض و مقاصد تو اپوزیشن لیڈروں کے ۱۹۶۲ء والے مؤقف سے بھی کہیں گئے گزرے ہیں نیز اس میں جماعت اسلامی جیسی جماعت کی بالادستی قائم ہے جو گذشتہ سال عربوں اور اسرائیل کی جنگ میں خود کو واضح طور پر سامراجی سازش کی آلۂ کار ثابت کر چکی ہے۔ ماضی کے تجربات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ تحریک جمہوریت زیادہ تر دولت مند افراد کی حمایت پر دارومدار رکھتی ہے جنہیں اقتدار میں حصہ نہیں مل سکا۔ لہٰذا نیپ موجودہ حکومت کو بدلنے کے لئے کسی ایسی تحریک کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ جس کا واحد مقصد امراء کی حکومت، امراء کے ذریعے اور فقط امراء کے لئے قائم کرنا ہو۔ علاوہ ازیں اب تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ تحریک کسی غیبی امداد کی منتظر ہے۔

معاہدۂ استنبول کی وزارتی کونسل کا اجلاس

تہران۔ یکم مارچ۔ معاہدۂ استنبول کی وزارتی کونسل کا اجلاس ۱۲ اپریل کو تہران میں منعقد ہوگا۔ اجلاس صدر محمد ایوب خاں۔ شہنشاہ ایران اور صدر ترکی ثنائی کے باہمی سمجھوتے کے تحت منعقد ہو رہا ہے۔ یاد رہے۔ کہ گذشتہ موسم گرما میں تینوں سربراہوں نے مختلف کمپنیوں کی سفارشات کی جانچ پڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ تینوں سربراہ آئندہ سال کسی رکن ملک میں اجلاس منعقد کر کے علاقائی تنظیم کی ترقی کا جائزہ لیں گے۔

آسٹریا میں اسلامی مرکز کا قیام

وی آنا۔ یکم مارچ۔ آسٹریا میں مقیم مسلمانوں کی ثقافتی اور سماجی بہبود کی غرض سے ایک اسلامی مرکز کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس تقریب میں تمام اسلامی ملکوں کے سفارتی نمائندے شریک ہوئے۔

باہمی افہام و تفہیم بڑھائیں

عرب صحافیوں کو تلقین

طرابلس (لیبیا) یکم مارچ۔ وزیر اعظم لیبیا مسٹر عبدالحمید نے عرب صحافیوں کی کانفرنس کو ایک پیغام میں کہا کہ آپ باہمی افہام و تفہیم اور احترام پیدا کریں۔ کیونکہ عرب قوم باہمی دوستی اور احترام کے بغیر اپنا نصب العین حاصل نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ دوستی کی پہلی بنیاد مشرق وسطیٰ کی صورت حال کا احساس اور اس کی صحیح جانچ پڑتال ہے۔ مختلف درپیش مسائل کے حل میں اصلی ترقی اور خوش حالی نہیں ہے بلکہ ہماری جنگ ترقی اور پسماندگی اور علم جہالت کے مابین ہے۔ ہمارے ہتھیار کو ہر کامیابی کے لئے ہر ساعت کام کرتے رہنا چاہئے۔ تاوقتیکہ عرب ترقی یافتہ قوموں کا مقابلہ کر سکیں اب ہمیں اپنے مسائل اور اپنی غلطیوں سے عہدہ برآ ہونا چاہئے۔

لاؤس کے میدانی علاقہ پر امریکی حملہ ناکام

ہانگ کانگ۔ یکم مارچ۔ لاؤس کی کمیونسٹ پیتھیٹ لاؤ افواج نے ملک کے وسطی میدان جارز پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے تمام حملے ناکام بنا دیئے ہیں۔ پیتھیٹ لاؤ کی خبر ایجنسی نے کہا امریکی طیاروں اور تھائی لینڈ کے توپ خانہ نے میدانی علاقوں پر قبضہ کرنے کی مسلسل کوششیں کیں ایجنسی کے مطابق ان معرکوں میں پیتھیٹ لاؤ افواج نے دشمن کے ۴۶۱ سپاہی ہلاک کر دیئے اور ۳۲ ہوائی جہاز مار گرائے

آزادئ فلسطین کی تنظیم کے کارنامے

بیروت۔ یکم مارچ۔ آزادئ فلسطین کی تنظیم نے جمعرات کو یہ اعلان کیا کہ وہ بھی مجاہدین آزادی کے اسرائیل کے خلاف حملوں میں شریک ہو گئے ہیں۔ یہ جون کی جنگ کے بعد اس تنظیم کا پہلا اعلان ہے۔ کہ اس کے رضاکار عملاً اسرائیل سے جنگ میں مصروف ہیں۔ الفتح کی تنظیم اور دوسرے فلسطینی دستوں نے اسرائیل کے مقبوضہ علاقہ میں ہونے والے تمام حادثوں کو اپنا کارنامہ بتایا ہے۔ آزادئ فلسطین کی تنظیم نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے ۱۹ فروری سے ۲۸ فروری تک کے درمیانی عرصہ میں تین چھاپے مارے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جنوبی اسرائیل میں وہ یکم دسمبر سے سرگرم کار ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دو نصف لائنیں اور ایک سڑک زمینی سرنگوں کے ذریعہ اڑائے گئے

ضرورت رشتہ

ایک ایم اے اسلامیات فرسٹ ڈویژن پاس قریشی خاندان کی خاتون ... کے لئے ہم مسلک رشتہ مطلوب ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

ق — معرفت مکان نمبر ۲۰۰ تھلہ سادات بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر۔

Scanned with CamScanner

تجدید ملتِ ابراہیمی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ)

قرآنِ حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ نسلِ انسانی کا بیج جب سے سطح دنیا پر بویا گیا ہے اسی وقت سے یہ مبارک رسم قائم ہوئی ہے۔

قولہ تعالیٰ: اتلُ علیھم نبا ابنی آدمَ بالحق قربًا قربانًا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الآخر۔

ان لوگوں کو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ سنا دے۔ ان دونوں نے قربانی کی۔ پھر ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ (انتہی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے (حضرت اسمٰعیل) کو ذبح کر رہا ہوں انبیاء علیہم السلام کے خواب الہام الٰہی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس خواب کو حکم الٰہی سمجھ کر بیٹے سے استصواب فرمایا بیٹے نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیجئے۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ صابر پائیں گے۔ اس گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادے کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے۔ جب ذبح کرنے کی غرض سے بیٹے کو لٹایا اس وقت اللہ کی طرف سے آواز آئی (اے ابراہیم علیہ السلام) تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اور اللہ نے بیٹے کے عوض ایک مینڈھا عطا فرمایا جسے ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔ جب حصولِ رضا الٰہی کے لئے بیٹا ذبح کرنے کو تیار ہو گئے تو اپنی جان قربان کرنے میں انہیں بطریق اولیٰ کوئی دریغ نہ تھا۔ جب جان اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار تھے تو مال قربان کر کے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے میں انہیں کیا عذر ہوگا۔ جب ان کے ہاں جان اولاد اور مال رضائے الٰہی کے مقابلے میں کوئی چیز نہ تھا تو وہاں حبِ وطن محبت الٰہی کا کب مقابلہ کر سکتی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں جان اولاد کی پرواہ نہیں کرتے تو اعزہ و اقربا کے تعلقات انہیں دروازہ الٰہی سے کب ہٹا سکتے ہیں۔ جب ان کی جان اولاد اور اعزہ و اقربا اس در یتیم (رضا الٰہی) پر قربان ہو چکے ہیں تو حبِ بقیہ احبابِ دنیا انہیں کب یادِ الٰہی سے غافل کر سکتی ہے۔ جب رضا الٰہی انہیں جان اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے تو کوئی تجارت و زراعت یا صنعت و حرفت ان کا دل کب لبھا سکتی ہے۔

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل ملتِ ابراہیمی کے مجدد ہیں۔

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین (سورہ حج رکوع ۱ پ ۱۷)

اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا، اور (اس نے) تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ ابراہیم کی (اس) ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو، اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔

چونکہ شفیع المذنبین رحمۃ للعٰلمین بنیاد ابراہیمی پر قصر شریعت محمدی تعمیر کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے بھی اپنی امت کو حصول رضا کی خاطر قربانی کی یاد تازہ کرائی۔ تاکہ امتِ محمدیہ کے ہر فرد سے ابراہیمی خوشبو آئے اور کلمہ گو کا نور ایمان ابراہیمی نور سے مشابہ ہو جائے مسلمانوں کا فرض ہے کہ قربانی کرتے وقت جذبات ابراہیمی کا خیال رکھیں۔ دل کے انہی پاکیزہ جذبات کا نام تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و مقبول ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

لن ینالَ اللہ لحومھا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ اس کے ہاں (اس) تقویٰ کی قدر و قیمت ہے (جو قربانی کرنے والے کے دل میں حاصل ہوتی ہے)

بفضلہ تعالیٰ امت محمدیہ دعویٰ سے کہہ سکتی ہے، کہ شریعتِ محمدیہ کے ہر حکم میں دین و دنیا، دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے: ادھر خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے تو ادھر دنیا سنور جاتی ہے۔ ادھر آخرت کی نجات کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے تو ادھر دنیا کی ذلتوں سے انسان رہائی پا جاتا ہے۔

اگر مسلمان عید قربان کو جذباتِ ابراہیمی کی یاد تازہ قرار دیں اور ہر سال شمع رضاء الٰہی پر پروانہ وار قربان ہونے کے لئے دل و جان ظاہر و باطن سے تیار رہیں تو مالک الملک ذوالجلال والاکرام عز اسمہ وجل مجدہٗ ان کی پشت پناہ ہوگا۔ پھر ایسے سرفروش فدایانِ اسلام کی جماعت جس میدان میں قدم رکھے گی۔ خدا تعالیٰ ان کی جماعت کے لئے زمین و آسمان کے لشکر بھیج دیگا۔ پھر یہ دنیا میں چالیس کروڑ نہیں چالیس سو بھی ہوں گے تو ہر میدان میں فتح و نصرت کا سہرا انہیں کے سر ہوگا۔ دنیا میں کوئی قوم ان کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکے گی۔ جو قوم مقابلہ میں آئے گی منہ کی کھا کر جائے گی۔ (فلسفہ عید قربان)

---

۴۴ یہ اور بات ہے کہ امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام ابو یوسف ان سب کے یہاں قربانی سنت ہے۔ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کے نزدیک واجب ہے۔ یہ اس کے حکم میں اختلاف اور ائمہ کے حقائق ہیں۔ مگر قربانی کی مشروعیت میں سب متفق ہیں۔ اور یہ اگر کوئی غیر شرعی عمل ہوتا۔ تو احادیث میں اس کی صفات وغیرہ کیوں بیان کی جاتیں۔

روحِ اعمال

(از حکیم الامت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند)

کائنات میں جس طرح مجموعہ بدن کے لئے مجموعہ روح ہے اسی طرح ہر جز کی علیحدہ علیحدہ روح بھی ہے۔ جیسے آنکھ میں قوت بینائی اس کی روح ہے وغیرہ۔ اسی طرح سارے اعمال شرعیہ کی ایک روح ہے اور پھر ہر عمل کی علیحدہ علیحدہ روح ہے اور اس روح کا نام تقویٰ ہے۔ چنانچہ قربانی کے متعلق ارشاد ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم

خدا تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، ولیکن تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

جس طرح ہر جز کی علیحدہ روح علیحدہ ہے۔ اسی طرح ہر عبادت کا تقویٰ جداگانہ ہے۔ تو جو تقویٰ گوشت پوست کے ذریعہ پہنچتا ہے اور حاصل ہوتا ہے۔ وہ کسی دوسری عبادت صدقہ وغیرہ سے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ مثلاً زید کی روح کو گدھے کے قالب میں اگر منتقل کر دیا جائے تب بھی وہ زید نہ بنے گا بلکہ وہ گدھا ہی رہے گا۔ اسی طرح صدقہ صدقہ ہی رہے گا۔ قربانی کا قائم مقام اسے کیسے کیا جا سکتا ہے۔ تو دنیا میں تو بغیر صورت کے چارہ نہیں اس لئے قربانی کرنی ہی پڑے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

الایمان سرٌّ والاسلامُ علانیۃٌ

ایمان پوشیدہ چیز ہے اور اسلام ظاہر

اور چونکہ قربانی کا قائم مقام صدقہ یا اور کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احبّ الی اللہ من اھراق الدم

بقر عید کے دن سب سے زیادہ محبوب قربانی ہی ہے تو اس روز سوائے اس عمل کے دوسرا عمل کیسے اس کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔

ذبح کا اصل مقصد جان کو پیش کرنا ہے۔ چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی اس کی روح ہے تو یہ روح صدقہ سے کیسے حاصل ہوگی۔ کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔ پھر اس عبادت کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں۔ مگر اس کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید اضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا۔ جہاں تک قربانی کے مسئلہ کا تعلق ہے تو یہ سلفاً خلفاً ایسی ہی ہوتی چلی آئی ہے۔ انبیاء کا بھی اور امت کا بھی اس پر اجماع ہے۔ انبیاء بنی اسرائیل میں سب کے یہاں قربانی تھی۔ ائمہ کرام کا بھی اس پر اجماع ہے

۴۴ (باقی کالم ۲ میں)

সপ্তাহিক
WEEKLY
REGD. L. No. 2132
তরজুমানেই সলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE
price 25 paise
جلد ۱۱
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے
شمارہ ۹

قربانی کی کھالیں
اور
اقامتِ دین کے تقاضے

* اسلام اللہ کا آخری اور کامل دین ہے
* یہ دین اللہ کے آخری نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جانیں، اپنی اولادیں اور اموال قربان کر کر کے دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا۔
* اس دین کی حفاظت و بقا کے لئے سلف صالحین اور علماء حق دار و رسن اور قید و بند کی صعوبتوں کے مراحل سے گذرتے رہے۔

لیکن آج اللہ کا یہ دین ایسے فتنوں کی زد میں آگیا ہے جن کی کوشش یہ ہے کہ:۔

* اس دین کی کتاب برحق قرآن حکیم کے مفہوم و معنی کو اپنی خواہش و اغراض کے مطابق بدل ڈالیں
* اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ناقابل عمل قرار دے دیں
* خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ختم نبوت کو جعلی نبوتوں کے ذریعہ باقی نہ رہنے دیں۔
* صحابہ کرامؓ کی معیاریت و اعتماد کو ختم کر کے رکھ دیں
* سلف صالحین کے افعال و اقوال کو فرسودہ و ناکارہ ٹھہرائیں

اور

* امت مسلمہ کا رشتہ علماء و صلحاء و اتقیا سے کاٹ ڈالیں۔

چنانچہ

ان فتنوں کی اس یلغار کا مقابلہ اور دین حق کو ان کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی جدوجہد کا فریضہ پاکستان میں

جمعیۃ علماء اسلام

انجام دے رہی ہے

اگر آپ دین حق کو عہد حاضر کے ان فتنوں سے محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط اور اس قابل بنائیے کہ وہ ان فتنوں کو دین حق پر غالب آنے سے روک سکے اور دین حق کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے میں کامیاب ہو۔

قربانی کی کھالوں

اور دینی مقاصد کے لئے خرچ کی جانے والی تمام رقوم کا صحیح مصرف جمعیۃ علماء اسلام کا

"شعبۂ حفاظت و اقامت دین" ہے

اس کے لئے سرگرمی اور اخلاص سے کام کیجئے

قربانی

قرآن و حدیث کے فرمودات میں

• وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (القرآن)

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ اللہ کے دیئے گئے مویشیوں پر اس کا نام بلند کریں۔

• لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ (القرآن)

اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا مگر اس کے ہاں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (کوثر پ ۳۰)

اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

— حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس برس تک مدینہ میں رہے، اور برابر قربانی کرتے رہے (مسند احمد، ترمذی)

— حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عید قربان کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے (مسند احمد و نسائی)

— حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گندم گوں رنگ کے مینڈھے قربان کئے (بخاری نیز کتاب اختلاف الحدیث للشافعی علی الام ج ۷ ص ۲۸)

— بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

— حضورؐ نے فرمایا کہ ہر صاحب وسعت پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۳)

عید اضحیٰ کی تعطیلات

کی وجہ سے

۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء کا ترجمان اسلام شائع نہیں ہوگا۔ خریدار اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(منیجر ترجمان اسلام)

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام

شیخ عبداللہ کا ایک مکتوب

سب جیل کہ ——— ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء

مکرمی و محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

"ملکوں اور قوموں کی تاریخ میں ایک وقت آتا ہے جب انسانوں کے لئے زندگی کی خواہش معصیت بن جاتی ہے۔ اور زندہ رہنے سے بڑھ کر اور کوئی جرم نہیں ہوتا جبکہ اونچی اونچی دیواروں اور آہنی دروازوں کی آبادی بڑھ جاتی ہے ..... یہ وقت آتا ہے اور انقلاب امم کی قدرتی قانون کے تحت گزر جاتا ہے۔ اور پھر بربادی و ہلاکت کا ہر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تھا نئے موسم کے شروع ہوتے ہی زندگی اور حیات قائم و دائم کا پھل پیدا کرتا ہے۔"

——— (مولانا ابوالکلام آزاد ۱۹۱۳ء)

"یقیناً تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر تم ایسا سمجھتے ہو کہ کچھ نہیں کر سکو گے۔ بعضوں نے سمجھا کہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ اور بعضوں نے خیال کیا کہ اگر کرنا چاہیں گے تو سب کچھ کر سکیں گے۔ پہلے خیال کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ نہ ہوا۔ لیکن دوسرے خیال نے چٹیل میدانوں کو ایوانہائے محل، ویران جنگلوں کو آباد و شاداب، دریاؤں کو خشک میدان، پہاڑوں کو سطح زمین ——— غلاموں کو آزاد، ایک گڈریے کو صاحب تخت و تاج اور ایک مردہ قوم کو زندہ و قائم کر دیا۔"

——— (مولانا ابوالکلام آزاد ۱۹۱۳ء)

عزیز محترم!

مندرجہ صدر اقتباسات ہی آج میرے خط کا موضوع ہیں۔ ان پر غور کریں اور ان سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ میں آپ کے خط کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ میں میرے دیگر ہم نفس ساتھی تا حال بخیریت ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین!

سب احباب کی خدمت میں میرا محبت بھرا اسلام دعا کہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

——— آپ کا خیر اندیش۔ شیخ محمد عبداللہ

کشمیر اور ارض فلسطین و سینا کی آزادی کے لئے ہر گھر سے جدوجہد کی ضرورت ہے۔

(جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

۹ فروری سنہ ۱۹۶۸ء * ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۰ پیسے

Scanned with CamScanner

دنیا میں اسلام کیوں کر پھیلا؟

تاریخ اشاعتِ اسلام

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ سال مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ کفار مکہ طرح طرح کی اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے مگر آپ کی طرف سے بجز صبر و تحمل یا دعائے ہدایت کچھ جواب نہ ہوتا تھا

یہ وہ زمانہ تھا کہ کوئی شخص اسلام لانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا اور جو چند مسلمان ہو گئے تھے تو ظاہر نہ ہو سکتے تھے اور اگر ظاہر ہوتے تو اُن پر وہ عذاب اور مصیبتیں نازل ہوتی تھیں۔ جن کو جھیلنا تو درکنار دیکھنا بھی دشوار تھا لیکن اس سخت اندیشہ اور مصیبت کے وقت بھی اسلام کی جلوہ افروزی بڑھتی جاتی تھی۔ اسلام اندر ہی اندر ترقی کر رہا تھا اس کی جڑیں مضبوط ہو رہی تھیں۔ تھوڑے سے غور و تامل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت کی بنیاد ایسے وقت مستحکم ہوئی جبکہ مسلمانوں پر طرح طرح سے جور و ستم کئے جاتے تھے اور اُن کو دین سے ہٹا دینے کی کوئی ممکن تدبیر اٹھا رکھی نہ جاتی تھی۔ اسلام اپنے سچے اور سادہ اصول کا سکہ بٹھلا رہا تھا اور قریش مکہ کے بڑے بڑے گھروں میں اسلام کی شعاعیں پہنچ رہی تھیں۔ اسلام کی قوت و شوکت کا جن پر زیادہ مدار ہے۔ جو لوگ خلافت راشدہ کے درجہ پر پہنچے اور جن کے علم و عمل سے اسلام کو رونق ہوئی وہ اسی سخت خوف و روپوشی کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔

حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کا واقعہ کتب سیر و تواریخ میں مذکور ہے۔ گھر سے تلوار لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کر کے چلے تھے۔ راستہ میں ایک شخص نے پوچھا کہ اس طرح تلوار لئے کہاں جاتے ہو۔ کہا کہ اس شخص کے قتل کے لئے جاتا ہوں جس نے قریش میں تفرقہ ڈال دیا۔ اُن کے دین کی علی الاعلان مذمت کی۔ اس شخص نے کہا کہ اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہارے بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔

یہ سُن کر غصہ میں بھرے ہوئے بہن کے گھر پہنچے۔ دروازہ بند تھا اور حضرت خبابؓ دونوں کو کلام الٰہی کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے خبابؓ کی آواز سُن لی۔ دروازہ کھلوایا اور پوچھا کہ تم دونوں کیا پڑھتے تھے دونوں نے انکار کیا کہ کچھ نہیں۔ کہا نہیں میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر بہنوئی کو مارنے کھڑے ہو گئے بہن نے چھڑانا چاہا تو اُن کو بھی زخمی کر دیا۔ بہن نے کہا بیشک ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ تم جو چاہو کرو۔ حضرت عمرؓ بہن کو خون آلودہ دیکھ کر نادم ہوئے اور کہا کہ یہ کاغذ جو تم پڑھتے تھے مجھے دو۔ انہوں نے کہا کہ تم مشرک و نجس ہو اور کلام الٰہی کو جس ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ حضرت عمرؓ نے غسل کیا، اور سورہ طٰہٰ کو جو اس میں لکھی ہوئی تھی پڑھ کر کہا کہ یہ کیسا اچھا کلام ہے۔

خبابؓ جو اندر چھپے ہوئے تھے حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ سُن کر باہر نکلے اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا تمہارے بارے میں قبول فرمالی ہے۔ آپؐ نے کل دعا فرمائی تھی کہ "الٰہی دین اسلام کو دو شخصوں میں سے ایک کے مسلمان ہونے سے تقویت پہنچا۔ ابوجہل (۱) بن ہشام یا عمر (۲) بن خطاب۔ ان میں سے ایک مسلمان ہو جائے"۔

حضرت عمرؓ نے خبابؓ سے کہا کہ مجھے آپؐ کی خدمت میں لے چلو کہ مسلمان ہو جاؤں۔ وہاں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔

جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ کفار کی تکلیف دہی سے جب بالکل تنگ آ گئے اور کوئی صورت یہاں رہنے، زندگی بسر کرنے، ارکانِ اسلام ادا کرنے کی نہ رہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلے جائیں اور نجاشی بادشاہ کی امن و حفاظت میں رہیں۔ نجاشی نصرانی تھا اور وہاں کے باشندوں کا مذہب عیسائی تھا۔ نجاشی کو غائبانہ بیٹھے ہوئے آپؐ کے حالات سُن کر اور مہاجرین کے طریق و انداز سے اسلام کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

قریش مکہ یہ دیکھ کر کہ مسلمان تو حبشہ میں جا کر مطمئن ہو گئے اور آزادی سے ارکانِ اسلام ادا کرنے لگے ہیں۔ نجاشی نے اُن کی خوب مدارات کی ہے بہت گھبرائے اور مشورہ کر کے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابو امیہ کو نجاشی اور اُس کے درباری لوگوں کے واسطے قیمتی ہدایا دے کر بھیجا۔ انہوں نے حبشہ کے بڑے بڑے سرداروں سے مل کر کہا کہ ہمارے یہاں کے چند نادان قدیمی مذہب چھوڑ کر ایک جدید مذہب کے تابع ہو گئے ہیں۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ بادشاہ سے کہہ کر اُن کو ہمارے سپرد کرا دو۔ بادشاہ کو اُن سے بلا واسطہ گفتگو کرنے کی نوبت نہ آئے ورنہ ہمارے سپرد نہ کئے جائیں گے۔

سرداروں نے وعدہ کر لیا کہ اس بارہ میں پوری تائید کریں گے۔ ان لوگوں نے نجاشی سے مل کر اپنا مدعا بیان کیا۔ اعیانِ دربار نے اس کی تائید کی۔ کہ بیشک انہیں ان لوگوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ نجاشی نے غصہ ہو کر کہا کہ میری امان میں آ کر رہے ہیں ہرگز اُن کے سپرد نہ کروں گا۔ تاوقتیکہ گفتگو نہ کر لوں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا۔

مسلمانوں کو اندیشہ تھا کہ آخر نجاشی عیسائی ہے۔ اگر ہم نے اسلام کے عقائد توحید وغیرہ کو صاف بیان کیا تو وہ بھی برہم ہو گا۔ مگر مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ بات سچی اور صاف کہیں گے کسی کو بری معلوم ہو یا بھلی۔

یہ تھا کمال ایمانی کہ جان بچانے کے واسطے وطن چھوڑ کر یہاں آئے تھے مگر اس کی پروا نہ کی کہ نجاشی ہم کو یہاں رہنے دے گا یا جو لوگ لینے آئے ہیں اُن کے سپرد کر دے گا اور سچ اور صاف کہنے پر آمادہ ہو گئے۔ سب میں سے حضرت جعفرؓ گفتگو کرنے کے لئے منتخب ہوئے۔

نجاشی نے پوچھا کہ وہ دین کون سا ہے جس کی وجہ سے تم نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر دیا اور ہمارے مذہب (عیسائیت) میں بھی داخل نہ ہوئے اور نہ کسی اور مذہب میں۔

حضرت جعفرؓ نے بیان کرنا شروع کیا کہ "ہم بت پرست لوگ تھے اور ہر قسم کی برائیوں کے مرتکب ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا۔ ہماری طرف ایک رسول کو بھیجا جس کے نسب و حسب صدق و دیانت امانت و پاک دامنی کو ہم خوب جانتے ہیں۔ انہوں نے ہم کو توحید کی تعلیم دی شرک سے بچایا۔ بتوں کی عبادت کو چھڑایا۔ سچ بولنے، ادائے امانت، صلہ رحم، ہمسایوں کے ساتھ سلوک، حرام باتوں سے بچنے، لوگوں کی جان کی حفاظت اور بدکرداری کے ترک کا حکم دیا۔ نماز و روزہ کی تعلیم دی"۔

اسی طرح جملہ احکام اسلام بیان کر دیئے۔ ہم اُس رسول پر ایمان لائے۔ اُن کا اتباع کیا۔ ہماری قوم نے ہم کو طرح طرح سے عذاب دے کر یہ چاہا کہ ہم کو اُس دین سے پھیر دیں جب ہم پر بے انتہا ظلم ہوئے تو ہم مجبور ہو کر بادشاہ کی پناہ میں آئے اور بادشاہ کی ہمسائگی کو سب پر ترجیح دی اور یہ امید کر کے آئے کہ یہاں ہم پر ظلم نہ ہو گا۔

نجاشی نے کہا کہ "تم کو اس کلام میں سے کچھ یاد ہے جو تمہارے نبی لائے ہیں"۔

حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی چند آیتیں پڑھیں جن کو سُن کر نجاشی اور سب اہل دربار رونے لگے۔ نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے ایک ہی جگہ سے نازل ہوئے ہیں۔ اور قریش سے کہا کہ تم جاؤ۔ میں ہرگز مسلمانوں کو تمہارے سپرد نہ کروں گا۔

دربار سے نکل کر عمرو بن العاص نے کہا کہ میں کل کو ایسی بات نجاشی سے کہوں گا جس سے وہ ان کو نیست و نابود کر دے گا۔ اگلے روز عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا۔ کہ یہ لوگ (یعنی مسلمان) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سخت بات کہتے ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا۔

حضرت جعفرؓ نے کہا کہ ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے نبی نے فرمایا ہے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی روح اور کلمہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی طرف ڈالا"۔

نجاشی نے سُن کر کہا حضرت عیسیٰؑ نے بھی یہی کہا ہے جو تم کہتے ہو۔ یہ سن کر درباری لوگوں نے ناک بھوں چڑھائی اور کچھ بڑبڑائے۔ نجاشی نے کہا کہ اگرچہ تم کو ناگوار ہو مگر بات یہی ہے۔ اور مسلمانوں سے کہا کہ تم اس سے رہو۔ میں ایک سونے کے پہاڑ کے عوض میں بھی تم میں سے کسی ایک کو ستانا پسند نہیں کرتا اور قریش کے ہدایا واپس کر دیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ

مطابق

۹ فروری ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۵

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

شذرات

شاہ حسین کی طرف سے ایک اہم حقیقت کا اظہار

اردن کے شاہ حسین پاکستان تشریف لائے تو پاکستان کے عوام نے ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کر دیئے اور ہر جگہ ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

اسرائیل کی گذشتہ جارحیت کے موقعہ پر شاہ حسین نے اپنی مغرب پسند پالیسی ترک کر کے عرب کی انقلاب پسند قوتوں اور ان کے راہنما صدر ناصر سے جس طرح غیر مشروط مفاہمت کی، اور پھر جس دلیری کے ساتھ اسرائیل کے جارحانہ حملوں کا مقابلہ کیا۔ نیز ہر طرح کے دباؤ سے بے پروا ہو کر جس عزم و ثبات کے ساتھ وہ ابھی تک عربوں کے مشترکہ کاز میں مصر و ناصر کی موافقت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان سب باتوں نے ہر مسلمان اور ہر پاکستانی کے دل میں ان کا غیر معمولی احترام پیدا کر دیا ہے۔

شاہ حسین نے پنجاب یونیورسٹی کیمپس میں منعقدہ خاص کنونشن میں یہ وضاحت فرما کر کہ

"اسرائیل کو پہلے جنگ کی تیاری کرائی گئی اور پھر جنگ جیتنے میں مدد دی گئی"۔

(نوائے وقت لاہور ۳۰ جنوری ۶۸ء)

ان سامراج دوست طبقوں کو منہ توڑ جواب دے دیا ہے۔ جو ابھی تک غیر عرب مسلمان ملکوں بالخصوص پاک و ہند کے مسلمانوں میں یہ پروپیگنڈا کئے چلے جا رہے ہیں کہ

* عربوں نے از خود اسرائیل سے جنگ مول لی۔
* امریکہ نے اسرائیلی جارحیت کی براہ راست کوئی پشت پناہی نہیں کی۔
* اسرائیل کی فوجی کامیابیاں اس کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

شاہ حسین کے اس انکشاف کے بعد کہ

"اسرائیل کو جنگی تیاریوں میں بھی مدد دی گئی اور جنگ لڑنے میں بھی اس کی اعانت کی گئی تاکہ وہ دریائے اردن کے مغربی علاقے اور دیگر عرب علاقوں پر قبضہ جمالے"۔ (نوائے وقت ۳۰ جنوری ۶۸ء)

پاکستان کے مسلمانوں کے سامنے سب سے بڑی عینی شہادت آ گئی جس سے ایک بار پھر یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ

اسرائیل کا گذشتہ جارحانہ حملہ امریکی سامراج کا پہلے سے تیار کردہ منصوبہ تھا اور اگر صدر ناصر بروقت مدبرانہ و حکیمانہ اقدام کر کے اسرائیلی افواج کے حملوں کا رُخ صحرائے سینا دریائے زردن کے مغربی کنارے اور شام کے سرحدی علاقوں کے درمیان مرکوز و محصور نہ کر لیتے تو خلیج عقبہ کے راستے اسرائیل آسانی آگے بڑھ گیا ہوتا کہ خلیج فارس میں وہ آج برطانیہ کی قائمقام طاقت نظر آتا اور امریکہ کو اس فکر میں مبتلا نہ ہونا پڑتا کہ خلیج فارس سے برطانوی فوجوں کے انخلا کے بعد اس علاقہ کے دفاع کی ذمہ داری اس کی دوست طاقتیں سنبھالیں گی یا عرب طاقتیں؟ اور اگر عرب طاقتوں نے یہ پوزیشن حاصل کر لی تو مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات اور اسرائیل کا تحفظ مستقبل میں کیسے ہو سکے گا؟

مسٹر بھٹو کی مخالفت اور مودودی جماعت اور برسر اقتدار پارٹی میں اتحاد

ہمارے ملک میں وقتاً فوقتاً جو سیاسی عجائبات جنم لیتے رہتے ہیں، ان میں سب سے بڑا عجوبہ مسٹر بھٹو کی مخالفت میں مودودی گروہ اور برسر اقتدار پارٹی کا متحد و ہمنوا ہو جانا ہے۔

حالانکہ یہ دونوں طبقے کسی بھی مسئلہ میں ایک دوسرے کو گوارا نہ کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

برسر اقتدار گروہ کی طرف سے مسٹر بھٹو کی مخالفت تو سمجھ میں آنے والی چیز ہے کہ مسٹر بھٹو اس گروہ کے باغی فرد ہیں اور ان کی جماعت سازی و تحریک کا اثر براہ راست برسر اقتدار گروہ پر پڑتا ہے لیکن مودودی پارٹی کی طرف سے مسٹر بھٹو کی مخالفت میں حکومتی گروہ کی ہمنوائی کرنا ہر ایک کے لئے تعجب خیز بات ہے۔

جب مودودی پارٹی سیاسی دوائر میں ان عناصر کے ہمرکاب ہے جن میں سے بعض علانیہ سیکولرزم کے حامی ہیں۔ مثلاً عوامی لیگ والے اور بعض اسلامی سوشلزم کا نعرہ بھی لگاتے رہتے ہیں۔ جیسے کونسل لیگ کے بعض راہنما۔ تو صرف مسٹر بھٹو کا ہی کیا قصور ہے۔ اگر انہوں نے بھی اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگایا ہے۔

اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد مغربی طرز کی جمہوریت اور امریکی طرز کی سرمایہ داریت کو اسلام کے عین مطابق ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو مسٹر بھٹو نے بھی کیا گناہ کر ڈالا ہے اگر انہوں نے سوشلزم کے بعض اقتصادی پہلوؤں کو اسلام کے مطابق کہہ دیا۔

اپنے سیاسی و معاشی نظریات کو اسلام کا نام دے کر مسلمان عوام میں پیش کرنے کی بدعت کا آغاز تو کیا ہی مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے ہے۔ حتیٰ کہ سیاسی اغراض کے لئے نص قطعی سے ثابت شدہ حرام کو حلال تک قرار دے دینے میں انہیں باک نہیں ہوا تھا۔

چنانچہ مودودی جماعت کی حد تک یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان کی طرف سے مسٹر بھٹو کی مخالفت کسی اصولی یا سچائی پر مبنی نہیں ہے۔

ایک خبر

عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ مسٹر محمود ریاض نے اپنے حالیہ دورہ کے درمیان حکومت سعودی عرب کو یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت خلیج فارس کے علاقہ کی آزادی اور اس علاقہ میں عربوں کے مفادات کے تحفظ کے متعلق حکومت سعودی عرب کے ہر اقدام کی حمایت کریگی۔ شاہ ایران نے سعودی عرب کا پانچ روزہ سرکاری دورہ جو آج شروع ہونا تھا بغیر کوئی وجہ بتائے منسوخ کر دیا ہے۔ دریں اثنا یمن کے حکمران کل کویت جا رہے ہیں۔ جہاں حکومت کویت سے یمن کی مالی امور پر بات چیت کریں گے۔ (کوہستان ۴ فروری ۱۹۶۸ء)

ترسیل زر کا پتہ: ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام حکومت کا نوٹس اور اس کا جواب

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خطیب جامع مسجد صدر راولپنڈی کو مندرجہ ذیل نوٹس اظہار وجوہ کا دیا ہے اور جواب ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء تک طلب کیا۔ چنانچہ اس نوٹس کا جواب حضرت مولانا نے ۳۰ جنوری کو دیا۔ ذیل میں اصل نوٹس کا ترجمہ اور جواب دونوں نقل کئے جاتے ہیں:۔

نوٹس

ہرگاہ کہ مجھے یعنی اے، کے خالد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو قابل اعتماد طریقہ سے اطلاع دی گئی ہے کہ مولوی غلام غوث ہزاروی خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر نے عیدالفطر کے موقعہ پر کنٹونمنٹ کے میدان میں ۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو اپنی تقریر کے ذریعہ ایسا طرز اختیار کیا جو امن عامہ، پبلک آرڈر اور مختلف فرقوں کے درمیان عام اطمینان و نفرت انگیزی کا موجب ہو سکتا ہے۔

اور ہرگاہ کہ مجھے اس امر پر اطمینان ہے۔ کہ راولپنڈی ضلع کی حدود میں امن عامہ و مفاد عامہ کی خاطر مولوی غلام غوث ہزاروی کو ایسی تقریریں کرنے سے روک دینا ضروری ہے۔

چنانچہ اس مقصد کے لئے میں اے، کے خالد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی، ویسٹ پاکستان مینٹیننس آف پبلک آرڈر ۱۹۶۰ کے عطا کردہ اختیارات کی استعمال کرتے ہوئے مولوی غلام غوث ہزاروی کو ۳۰ جنوری ۶۸ء تک یہ وضاحت پیش کرنے کا حکم دیتا ہوں کہ کیوں نہ مذکورہ آرڈر کے تحت مذکورہ مقصد کے لئے آپ کے خلاف آرڈر جاری کر دیا جائے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر کے ساتھ جاری کیا گیا۔

دستخط

اے، کے خالد

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی

۲۳ جنوری ۱۹۶۸ء

جواب نوٹس

ملاحظہ اے، کے خالد صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی — ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء

جناب عالی! السلام علیکم!

جناب عالی جناب کا ۲۳ جنوری ۶۸ء کا جاری کردہ نوٹس اظہار وجوہ کا مجھے ۲۶/۱/۶۸ کو شام کو ۵ بجے ملا اس نوٹس کو انگریزی میں ہونے کی وجہ سے خود تو نہیں پڑھ سکا۔ لیکن معلوم ہوا کہ الزام یہ ہے کہ میں نے گذشتہ عیدالفطر کے دن اپنی تقریر میں ایسی فرقہ وارانہ اور متعصبانہ باتیں کہی ہیں جن سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے۔

جناب والا!

(۱) میں غلط تعصب کا حامی نہیں ہوں (۲) میں بدامنی کا مخالف ہوں (۳) تشدد و اشتعال انگیزی میرا طریق کار نہیں ہے (۴) میں فرقہ وارانہ فساد و انتشار اور نقص امن کو درست نہیں سمجھتا۔

البتہ میں نے ایک (حلف وفاداری) اٹھایا ہوا ہے۔ جناب بھی ہر حلف وفاداری کو نبھانے کے حامی ہیں۔ اور ہونا چاہئے۔ میرا حلف وفاداری یہ ہے:۔

(لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) میں جہاں ایک اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتا ہوں۔ وہاں ملاک الملک کے سوا تمام دوسرے معبودوں اور خود مختار قانون ساز دوں نیز رسالت محمدی کے مخالف امور اس کے بالمقابل تمام تحریکوں اور نبوتوں کی نفی کرنا بھی اس حلف وفاداری کا جزو لاینفک سمجھتا ہوں۔ ساتھ ہی میں اس خدائے برتر کے پیارے بندوں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ یقین کرتا ہوں۔ ان کی پاکبازی، عدالت تقویٰ و دیانت پر بیسیوں آیات قرآنیہ اور سینکڑوں احادیث نبویہ شاہد ہیں۔ جن کے مقابلے میں کسی تاریخ کی بڑی سے بڑی روایت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی میں ان حضرات پر تنقید کرنے اور ان کی شان کی تنقیص کرنے والوں کو اسلام کا مار آستین سمجھتا ہوں، جو لوگ مودودی صاحب کی ان تحریروں سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ جن میں خدا کے پیغمبروں کی تنقیص اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی گئی ہے اور مودودی پر تنقید کو برداشت نہیں کرتے۔ ان کا ایمان و اسلام قابل بحث ہے۔

جناب عالی!

اگر جناب اپنے نوٹس میں مجھے قابل اعتراض فقروں پر متنبہ فرما دیتے تو میں ان کے بارے میں صاف صاف عرض کر سکتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آنجناب کے پاس رپورٹروں نے میرے بارہ میں کیا کچھ کہا یا لکھا ہے۔ جناب جیسے افسروں کو ایسے کے ان ہی فنکار رپورٹروں پر اعتماد کرنا پڑتا ہے۔ میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ میرے خلاف یا عام علماء حق کے خلاف حکام کو غلط باور کرانے نیز دستخطوں، درخواستوں اور ریشہ دوانیوں کی مہمیں چلانے کے لئے ملک میں ایک فن کار جماعت موسومہ جماعت اسلامی ظہور پذیر ہوئی ہے۔ ان کی تحریروں سے امریکہ و یہود کو فائدہ پہنچتا رہا ہے اور بقول سابق وزیر داخلہ پاکستان حبیب اللہ خاں صاحب کے ان کو باہر سے روپے ملتے ہیں۔ اور بقول وزیر داخلہ مغربی پاکستان قاضی فضل اللہ صاحب ان کے بارے میں عوام میں شکوک و شبہات ہیں اور بقول ہوم سیکرٹری مغربی پاکستان ان کو باہر سے امداد ملنے کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ میں جب سے راولپنڈی آیا ہوں۔ اس جماعت کو پستو پڑے ہوئے ہیں۔ یہ جماعت حکومت و صدارت کی مخالفت ظاہر کر کے عوام کو اکسا بناتے ہوئے اپنے دام تزویر میں پھنساتی ہے اور دوسری طرف اپنے مخالفین کو دبانے اور تنگ کرنے کے لئے حکام کو استعمال کرتی ہے۔ اور بسا اوقات حکام کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم غلط استعمال ہو گئے۔ اور بہت سے نائبین حکومت اپنا ٹائم پاکس کرنے کی خاطر ان کی مذموم حرکات پر چشم پوشی کرتے ہیں۔ اور اسی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ راولپنڈی کے پریس والے مودودی کے خلاف علماء کے رسالے اور لٹریچر شائع نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ مودودی کے نہیں بلکہ سرکاری ٹرسٹ کے زیر نگرانی ہیں۔

بہرحال اگر جناب والا گہری تفتیش کرائیں تو بہت ممکن ہے کہ میرے خلاف غور پورٹر مودودی ہو یا کسی نہ کسی مرحلہ میں اس میں کسی مودودی کا دخل ہو۔ خاص کر اس وقت عیدالفطر کے موقعہ پر مودودیوں کی ضرور یہ خواہش ہوگی کہ مرزائی (احمدی) ڈی، سی راولپنڈی محمد اشرف صاحب سے ناجائز فائدہ اٹھا لیا جائے۔ اور ممکن ہے اس میں یہی بات اشرانداز ہوئی ہو۔

جناب عالی!

مجھے اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا ہے اور یہ کہ میں نے فرقہ وارانہ تقریر کر کے امن عامہ کو خطرہ میں ڈالا ہے مگر محترما! میرے سامعین تو سارے کے سارے اہلسنت والجماعت اور میرے عقاید و خیالات سے متفق ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں وہ نہ میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں نہ میری تقریر سنتے ہیں۔ پھر فساد اور نقص امن کا خطرہ کس سے؟ اور آج تک میری کسی تقریر کے نتیجہ میں ایسی فرقہ وارانہ

اللہ تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے

میں پاکستان کے مسلمانوں کیلئے دعاگو ہوں اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام کا شکریہ ادا کرتا ہوں

السید جمال عبدالناصر کا تار ـــــ حضرت مفتی محمود صاحب کے نام

عالمی یوم احتجاج کے موقعہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے عرب اسرائیل جارحیت کے خلاف عربوں کی حمایت و تائید کے جو پیغامات متحدہ عرب جمہوریہ اور عرب ملکوں کے سفارت خانوں کو روانہ کئے نیز تیس ہزار روپیہ کی رقم متحدہ عرب جمہوریہ کو اور ۱۱ ہزار روپیہ کی رقم شام کی حکومت کو عربوں کی امداد کے سلسلے میں پیش کی۔ اس کے جواب میں درج ذیل تار متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر السید جمال عبدالناصر کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام کے نام موصول ہوا ہے۔

"میں آپ کا اور اراکین جمعیۃ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جن دلی جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان جذبات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ حق و صداقت کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہم اپنے پیدائشی حق کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی کوششوں پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور پاکستان کے مسلمان بھائیوں کی بہتری اور خوشحالی کے لئے دعاگو ہوں۔

(جمال عبدالناصر)

بقیہ صفحہ ۴

منافرت پیدا نہیں ہوئی جس سے فساد یا بدامنی ہوئی ہو (پھر) یہ بات بھی واضح نہیں ہو سکتی کہ میں نے عوام کو اکسایا ہو۔ کہ یہاں سے جا کر تشدد، فساد یا بدامنی شروع کر دو۔ اور نہ ہی اس تقریر سے یہ معنی اخذ کیا جا سکتا ہے۔

جناب والا!

ہماری وطن دوستی اور امن پسندی کا اندازہ لگانے کے لئے دو فرقوں کے مندرجہ ذیل چند اقتباسات ملاحظہ کریں۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات میں لکھا ہے۔ کُلُّ مُسْلِمٍ یَقْبَلُنِیْ وَیُصَدِّقُ دَعْوَتِیْ اِلَّا ذُرِّیَّۃَ الْبَغَایَا فَاِنَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

(ترجمہ) ہر مسلمان مجھے قبول کرتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے سوائے اُن لوگوں کے جو بدکردار عورتوں کی اولاد ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے۔ نہ اس تحریر سے انکار کیا جا سکتا ہے نہ اس تحریر کی زد سے ستر کروڑ مسلمانوں کا کوئی فرد بچ سکتا ہے۔

(۲) مرزا صاحب موصوف نے اپنی کتاب نجم الہدیٰ کے صفحہ ۱۰ پر یہ شعر لکھا ہے ؎

اِنَّ الْعَدَا صَارُوْا خَنَازِیْرَ الْفَلَا
وَنِسَاءُھُمْ مِّنْ دُوْنِھِنَّ الْاَکْلُبُ

(ترجمہ) میرے دشمن جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

یہ شعر بھی اپنی اشتعال پاکیزگی اور عموم میں پہلے فقرہ سے کم نہیں۔

(۳) مرزا صاحب نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا و رسول کا انکار کر دیا جائے دوسرا یہ کہ مسیح موعود (یعنی مرزا جی) کا انکار کیا جائے۔ یہ دونوں قسم کے کفر دراصل ایک ہی قسم کے کفر ہیں۔ اس عبارت میں مرزا صاحب نے دنیا کے ان ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے جو اس کو مسیح موعود نہیں مانتے۔ اسی طرح جس طرح خدا تعالیٰ کا منکر کافر ہوتا ہے۔

(۴) نام نہاد جماعت اسلامی کے لائف ڈکٹیٹر ابوالاعلیٰ مودودی نے حضرت یونس علیہ السلام پر اپنی نام نہاد تفسیر تفہیم القرآن میں یہ الزام لگایا ہے کہ ان سے فریضہ تبلیغ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہوئیں اور وہ خدا کے مقرر کئے ہوئے وقت سے پہلے اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔ حالانکہ اگر رسالت کے فرائض میں ایک نبی کوتاہی کرتا ہے تو وہ نبی کیسے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا انتخاب کیسے کیا۔ پھر اس عبارت میں خدا پر بھی جھوٹ بولا کہ اللہ نے کوئی وقت مقرر کیا تھا اور پیغمبر نے خدا کے حکم کی پرواہ نہ کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی طرح اس "صالح" آدمی نے بعض دوسرے پیغمبروں حتیٰ کہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تنقید کے تیر چلا کر اہل اسلام کے دلوں کو مجروح کیا۔

(۵) اسی خود ساختہ مجتہد نے امیر کو بلکہ ہر آدمی کو اجازت دی ہے کہ وہ قرآن و حدیث اور شریعت کا جو حکم چاہے دینی حکمت عملی کے تحت بدل سکتا ہے۔ جس سے ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے مصلحت کے بہانہ سے دینی احکام تبدیل کرنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔

(۶) اس خود ساختہ مجتہد نے اپنی کتاب احیاء و تجدید دین میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ شیخ سرہندیؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور امام غزالیؒ پر کیچڑ اچھالا ہے اور اس دجل و فریب سے کہ ان کو مجددین کی فہرست میں شامل کر کے پھر ان کی غلطیاں اور مہلک باتیں بتائی ہیں۔ اسی طرح اپنی مشہور بدنام کتاب خلافت و ملوکیت میں اس نے بعض صحابہؓ کو جھوٹا بعض کو فریبی بعض کو خود غرض اور حضرت عثمانؓ جیسے بزرگ کو خائن ثابت کیا ہے۔ اور اب سنی مسلمانوں کی نگاہ میں یہ سنی عقائد کے لئے شیعہ سے بڑھ کر خطرناک ہے۔ اس لئے کہ وہ کھلم کھلا شیعہ ہیں اور یہ سنی بن کر گندے عقائد پھیلاتا ہے۔

جناب عالی!

کیا ان خرافات کی اشاعت کے باوجود ہماری امن پسندی اور وطن دوستی قابل داد نہیں ہے۔ کیا فرقہ وارانہ منافرت نہ چاہنے والی حکومت اگر اس قسم کے لٹریچر اور بیانات کو ضبط کر دیتی تو پھر کوئی خدشہ رہ سکتا تھا۔

قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے صحیح سمت کی طرف قدم اٹھانے کی سعی کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کو کچھ عرصہ کے لئے فروعی اختلافات ترک کر دینے چاہئیں۔ کاش وہ مرزا جی کی نبوت، مسیحیت، توہین انبیاء علیہم السلام۔ تحریف قرآن پھر مجددیت وغیرہ اصولی باتوں میں مرزا جی سے بیزاری کا اعلان کر کے اتحاد کا نعرہ لگاتے۔

جناب والا! میں نے جو حلف وفاداری اٹھایا ہے اس کے تحت اس قسم کے خیالات کی اشاعت کی روک تھام ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ جس سے ہم کسی وقت دست بردار نہیں ہو سکتے۔ مگر جناب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ زیر بحث تقریر میں نہ یہ حوالجات مذکور ہیں نہ ان کی تردید۔ اور نہ ہی جمعیۃ علماء اسلام عوام کو [illegible] اُلّو سدھا کرنا چاہتی ہے۔ ہم افراط و تفریط کے درمیان

صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہتے اور عوام کی ذہنیت کو مسموم ہونے سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ناظم عمومی ہوں۔ ہماری جماعت ایک جامع اور سیاسی طرز کی جماعت ہے ہم دین کی خاطر ملکی معاملات اور سیاسیات میں دلچسپی رکھتے اور حصہ لیتے ہیں۔ خالص مذہبی افکار اپنے مقررہ کردہ میں مذہبی تقریبات میں آتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہم پر فرقہ واریت کے سنگین قسم کے الزامات لگانا نظر ثانی کے قابل ہے۔

آخر میں بتقاضائے دیانت میں جناب کو اس حقیقت سے واقف کر دوں کہ تقریر میں ضمنی طور پر میں نے سنی مسلمانوں کے حقوق کے بارہ میں کچھ کہا تھا اور اسی ذیل میں بعض دوسرے افراد پر کرمفرمائیوں کو میں نے اپنی حق تلفی کے مترادف ظاہر کیا تھا۔

مگر جناب والا!

یہ نہ تو فرقہ وارانہ منافرت ہے نہ اشتعال انگیزی اور نہ ہی یہ نیت ہے۔ یہ حقوق کا مسئلہ ہے۔ مجلس تحفظ حقوق شیعہ عرصہ دراز سے جلسوں اور قرار دادوں کے ذریعہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتی رہتی ہے۔ بعض جماعتیں ملک بھر میں اقتدار پر قبضہ کرنا اپنا پیدائشی حق تصور کرتی اور اس کا اظہار بھی کرتی ہیں۔ بعض افراد یا جماعتیں خود صدر پاکستان کی صدارت کو عوامی حقوق یا اپنے حق کے منافی قرار دیتی ہیں۔ اس ملک اور ان اضلاع میں صدر۔ صدارت اور حکومت کے خلاف ایسی ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں جو انتہا پسندانہ ہوتی ہیں اور جن کا علم جناب جیسے ذمہ دار افسروں کو ضرور ہوتا ہوگا۔

ان حالات میں میرا تقریر کو مبہم طریق سے فرقہ واریت و امن شکن قرار دے کر مجھے اظہار وجوہ کا نوٹس دینا ایسا کام ہے۔ جس پر جب جناب نظر ثانی کریں گے تو خود ہی داخل دفتر فرما دیں گے اور یہ جناب کی حقیقت پسندی ہوگی۔ ورنہ میں اپنی تقریر کو نیک نیتی سے قانون کے اندر، اسلام کے منشا کے مطابق ملک و ملت اور خود حکومت کے لئے مفید تصور کرتا اور ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

العبد
غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
خطیب صدر راولپنڈی

حفظ و قرأت و خطابت کے لئے خدمات کی پیشکش

ایک تجربہ کار، حافظ، قاری و خطیب کی خدمات کی اگر کسی ادارہ وغیرہ کو ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے معلومات حاصل کریں۔ حافظ صاحب موصوف نابینا ہیں۔

پتہ قاری نذیر احمد صاحب۔ مدرسہ عثمانیہ
چک ۸۰۵۰۸ ڈاک خانہ پنج گرائیں ضلع میانوالی

درسِ قرآن

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے (ایسا) ڈرا کرو (جیسا) ڈرنے کا حق ہے۔ کامل ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کفر و شرک سے بچے ہو کل معاصی سے بچا کرو اور بلا وجہ شرعی (ہونا) معصیت ہے۔ تو اس سے بھی بچنا فرض ہے۔) اور بجز اسلام (کامل) کے (جس کا حاصل وہی ہے جو کہ کامل ڈرنے کا تھا) اور کسی حالت پر جان مت دینا (یعنی اسی کامل تقویٰ اور کامل اسلام پر تا دم مرگ قائم رہنا) اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو (یعنی اللہ کے دین کو جس میں اصول اور فروع سب آ گئے) اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو۔ (جس کی اسی دین میں تعلیم بھی ہے۔) اور باہم نا اتفاقی مت کرو۔ (جس کی اسی دین میں ممانعت بھی ہے۔) اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم (باہم) دشمن تھے (یعنی قبل اسلام کے چنانچہ اوس خزرج میں ایک مدت طویل سے جنگ چلی آتی تھی۔ اور عام طور پر اکثر عرب کے لوگوں کی یہی حالت تھی) پس اللہ تعالیٰ نے (اب) تمہارے تمہارے قلوب میں (ایک دوسرے کی) الفت ڈال دی سو تم اللہ تعالیٰ کے (اس) انعام (تالیف بین القلوب) سے (اب) آپس میں بھائی بھائی کی طرح ہو گئے اور (ایک انعام جو کہ انعام مذکور کی بھی اصل ہے یہ فرمایا کہ) تم لوگ (بالکل) دوزخ کے گڑھے کے کنارہ (ہی) پر (کھڑے) تھے (یعنی بوجہ کافر ہونے کے دوزخ کے اتنے قریب تھے کہ بس دوزخ میں جانے کے لئے مرنے کی دیر تھی) سو اس (گڑھے) سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی (یعنی اسلام نصیب کیا۔ جس سے دخول جہنم کی علت زائل ہو گئی) سو تم ان انعاموں کی قدر کرو اور آپس کے جدال و قتال سے جو کہ معصیت ہے ان انعاموں کو ضائع مت کرو۔ کیونکہ اس جدال و قتال سے انعام تالیف تو بالکل ہی زائل ہو جائے گا اور انعام اسلام مختل اور ناقص ہو جاوے گا۔ یہ بھی ایک گونہ ضائع ہونا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ حکم واضح فرمایا ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے (اور) احکام (بھی) بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ راہ راست پر (قائم) رہو

تبصرہ

ابواب الصرف مع قوانین اردو

دفتر ترجمان اسلام میں، عربی زبان کے قواعد صرف سے متعلق مندرجہ بالا کتاب برائے تبصرہ موصول ہوئی ہے مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ، بہاولپور نے شائع کی ہے۔ مصنف فیض احمد صاحب اویسی ہیں۔

قیمت ۵۰ — ۱ ہے۔

عربی زبان کے طالب علموں کے لئے مفید کتاب معلوم ہوتی ہے

درسِ حدیث

دعائیں

سو کر اٹھنے کی دعا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء سے نکلے تو پڑھے۔

غُفْرَانَكَ یَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

گھر سے نکلنے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

گھر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

وضو کرنے کے واسطے بیٹھے تو پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضو کر چکے تو یہ دعا پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ!

مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے نکلنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ۔

صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَكَةِ اللّٰهِ

درمیان میں یاد آ جائے تو یہ دعا پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مسائل و افکار

اسلامی تعلیمات پر عمل کے مشورے

گاہے گاہے نوجوانوں اور علماء کرام کو پند و نصائح کی جاتی ہیں کہ:

علماء اور نوجوان اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل کریں اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور ملک و قوم اور مذہب کی سربلندی کے لئے متفقہ طور پر سرگرم عمل ہوں۔ علماء کرام جو معاشرے میں ایک محترم مقام رکھتے ہیں قرآنی تعلیم کو رواج دینے اور برائیوں کو ختم کرنے کے لئے کوشش کریں۔ وغیرہ وغیرہ

جہاں تک نوجوان طبقہ کا تعلق ہے بے شک ان کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نوجوان طبقہ نے حصول علم سے فراغت کے بعد زندگی کے مختلف شعبوں میں قوم کی راہنمائی کرنی ہے۔ جس پر ملک و ملت کی بقا کا انحصار ہے۔ مگر یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ اسلامی روایات کے مطابق ان کے افکار و نظریات کی تربیت کی جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ ان کی تعلیم اسلامی نظام تعلیم کے تحت ہو۔

لیکن ہماری نوجوان پود۔ جس نصاب و نظام تعلیم کے تحت تربیت پا رہی ہے وہ سرے سے اس قابل نہیں کہ نوجوان پود کے اندر صحیح اسلامی تعلیمات کو پیوست کر سکے ایسی صورت میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے نوجوان اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے قیمتی نصائح ان کے لئے کیا عملی حیثیت و اہمیت رکھتے ہیں۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ علماء کرام کو جو اسلامی تعلیمات پر عمل کا مشورہ دیا جا رہا ہے تو سر آنکھوں پر۔ مگر بتایا جائے کہ کیا علماء کرام کی زندگیاں غیر اسلامی ہیں؟ اور انہوں نے اسلامی تعلیمات کو نہیں اپنا رکھا؟ تو پھر وہ اسلامی تعلیمات کونسی ہیں جن کو انہوں نے ابھی تک اپنایا نہیں ہے۔ اس کی وضاحت ہونی ضروری ہے۔

جس معاشرہ میں قدم قدم پر سینما اور ہیجانہ کلب و نائٹ کلبیں اور شراب خانے موجود ہیں۔ جن سے ہر قسم کی برائیاں عوام میں پھیلتی ہیں تو پھر علماء کرام کیسے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

غیر اسلامی نظام تعلیم ہوتے ہوئے آپ جتنے جتن کریں کسی بھی صورت میں آپ ملک کے اندر صحیح اور صالح معاشرہ کی تشکیل نہیں کر سکتے اور نہ آپ ملک کو سربلند و مستحکم کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ علماء کرام آپ کے ساتھ تعاون کریں آپ علماء کرام کے ساتھ تعاون کریں اور جو نظریہ حیات وہ پیش کرتے ہیں اس کو بلا روک ٹوک اپنائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ ایک صالح معاشرہ کا قیام عمل میں آتا ہے کہ نہیں۔ اور پھر تو داخلی اور خارجی حالات خود بخود پرسکون ہو جائیں گے

(عبدالحلیم غلام نبی بوریوالہ)

خلافت و ملوکیت اور مولانا محمد چراغ صاحب

جماعت اسلامی کے آرگن ایشیا لاہور بابت ۲۱ جنوری ۶۸ء کے صفحہ ۱۰ پر تحصیل ڈسکہ کے حکیم اعظم علی کا ایک مراسلہ چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا محمد چراغ صاحب کا ایک خط شائع کیا ہے۔ اس خط کا تعلق ان الفاظ سے ہے جو خلافت و ملوکیت کے بارے میں مولانا موصوف کی طرف منسوب ہو کر دسمبر ۱۹۶۷ء کے "تعلیم القرآن" میں چھپے ہیں۔

مولانا کا خط پڑھ کر حیرت ہوئی کہ انہوں نے کس قدر ابہام سے کام لیا ہے۔ "تعلیم القرآن" میں ان سے منسوب ہو کر جو الفاظ چھپے ہیں۔ ان کا حاصل یہی ہے کہ حضرت موصوف کو "خلافت و ملوکیت" سے اختلاف ہے لیکن ایشیا میں شائع شدہ خط ایسا گول مول ہے کہ اس میں انہوں نے اس حقیقت کی کوئی تردید نہیں کی۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صرف اس جملے سے انکار ہے جو "تعلیم القرآن" میں ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے لیکن اس سے انہیں انکار نہیں کہ انہوں نے "خلافت و ملوکیت" کے بارے میں مودودی صاحب کو کوئی اختلافی خط یا نوٹ لکھا تھا ورنہ انہیں صاف لکھنا چاہیئے تھا کہ انہوں نے مودودی صاحب کو اس قسم کا کوئی خط نہیں لکھا اور اس کتاب میں مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سولہ آنے صحیح اور نقد و جرح سے بالا ہے اور وہ سو فیصد اس میں مودودی صاحب سے متفق ہیں۔ اور ان مندرجات میں انہیں ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ اور وہ بھی مودودی صاحب کی طرح حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ ہی کو خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کرنے کے ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں مولانا محمد چراغ صاحب نے حضرت انور شاہ صاحب، شاہ اسمٰعیل شہید اور مولانا عبدالشکور صاحب رحمہم اللہ کو خواہ مخواہ گھسیٹنے کی کوشش کی ہے۔ کیا مولانا صاحب ان تینوں بزرگوں کی کوئی ایسی تحریر دکھائیں گے جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کرنے کے ذمہ دار حضرت عثمانؓ ہیں۔ اور بیت المال کی دولت سے کنبہ پروری کرتے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا محمد چراغ صاحب نے تو سطحیت کو بھی شرما دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے بارے میں خلافت و ملوکیت میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی بے حوالہ اور بے سند نہیں۔ حضرت مولانا! دشمنان اسلام اسلام قرآن اور پیغمبر اسلام پر جو کیچڑ اچھالتے ہیں۔ وہ بھی آپ کو یہی جواب دیں گے کہ حضرت! ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی بے حوالہ اور بے سند نہیں۔ بلکہ ہم نے یہ سب کچھ آپ ہی کی معتبر تاریخوں اور آپ ہی کے ذخیرہ روایات سے لیا ہے۔ فرمائیے اب آپ انہیں کیا جواب دیں گے؟ اگر آپ کی یہ منطق درست ہے تو فن جرح و تعدیل کس مرض کا علاج ہے؟

مولانا محمد چراغ صاحب نے اس خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ "میں نے اپنی طرف منسوب جملے ... کی تردید کے لئے مدیر تعلیم القرآن سید سجاد بخاری کو لکھا ہے انہوں نے جواباً فرمایا ہے کہ فروری ۶۸ء کے "تعلیم القرآن" میں میری تردید شائع ہو جائے گی۔ لیکن جب میں نے سید سجاد بخاری صاحب سے براہ راست اس کی تصدیق چاہی تو انہوں نے اس جملے کہ "فروری ۶۸ء کے تعلیم القرآن" میں میری تردید شائع ہو جائے گی" کے اپنی طرف انتساب کو غلط قرار دیا اور فرمایا۔ میں نے مولانا محمد چراغ صاحب کو تردید شائع کرنے کے بارے میں ہرگز نہیں لکھا۔ میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ محولہ شمارے میں اس بارے میں وضاحت آ جائے گی۔

اب بقول حکیم اعظم علی صاحب قارئین ایشیا اسے پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ منبر و محراب پر بھی ذاتی بغض و عناد کے کیسے ہولناک سائے پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے طرز تحریر پر نفریں یہ "صالحین" ہی کو مبارک ہو۔ جنہوں نے اخلاص، للہیت اور صالحیت اپنے لئے ریزرو کرا رکھی ہیں۔

(محمد الطاف مدرس مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ)

ربوہ کے مرزائیوں کی تخریبی سرگرمیوں سے حکومت کی چشم پوشی

گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کو چنیوٹ کی تمام جامع مساجد میں متفقہ طور پر ایک قرارداد میں حکومت پاکستان اور اعلیٰ حکام کو مرزائیوں کی تخریبی اور امن عامہ کے خلاف سرگرمیوں کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ اس قرارداد کے دو حصے تھے۔ پہلے حصے کا مفہوم یہ تھا کہ مولانا منظور احمد صاحب صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ کے خلاف حکام ضلع کے جانبدارانہ اقدام کی جانب حکومت پاکستان کو متوجہ کیا گیا تھا۔ مولانا منظور احمد صاحب کی مسلسل زبان بندیوں اور مقدمات قائم کرنے کا جو ناروا سلسلہ شروع کیا ہے کو فوری بند کیا جائے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ حکام ضلع کو مولانا منظور احمد کے خلاف گہری دلچسپی لینے کا پس منظر کیا ہے۔ قرارداد کے دوسرے

(ورق الٹیئے)

حصے کا مفہوم یہ تھا کہ مرزائیوں کی امن شکن تخریبی سرگرمیوں پر فوری طور پر کڑی نگرانی کی جائے تاکہ امن عامہ بحال رہ سکے۔

اس کے علاوہ مرزائیوں کی آئے دن شرانگیزی سے بعض حکام کو آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ مرزائیوں کی اس قدر دیدہ دلیری اور حوصلہ مندی کے پس پردہ اسباب و علل کیا ہیں۔ اگرچہ وہ افسران متعلقہ بظاہر عقیدۃً مرزائی نہیں اور مرزائیوں کی ان حرکات سے کڑھتے بھی ہیں لیکن مرزائیوں کی فتنہ پردازیوں، اشتعال انگیزیوں کے خلاف کوئی قانونی قدم اٹھانے سے گریزاں کیوں ہیں؟

جب ان پوشیدہ اسباب کا کھوج لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ جھنگ اور چنیوٹ کی کچھ بااختیار سرکاری آسامیوں پر مرزائی جلوہ افروز ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان افسران رواداری کے لیبل کا سہارا لے کر مرزائی فتنہ پردازوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ نہ صرف ہچکچاتے ہیں بلکہ مولانا منظور احمد صاحب کو بلا کر مشورہ دیتے ہیں کہ آپ بھی غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کرنے سے رک جائیں اور ساتھ ہی یہ درس دیتے ہیں کہ ملکی حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تمام اختلافات کو یکسر ختم کر دیا جائے۔

حکومت اور افسران سے ایک سوال

مندرجہ امور کے پیش نظر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو مشورہ مسلمان علماء کو دیا جاتا ہے تو مرزائیوں کو یہ مشورہ مفید نہ ہوگا۔ دوسرے ان مرزائی افسران جو جھنگ اور چنیوٹ میں تعینات ہیں کو یہ مشورہ کہ وہ اپنی مرزائی جماعت کو شرانگیزیوں سے بند کر دیں معتبر نہ ہوگا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان افسران مسلمان علماء سے ملاقات کرتے بھی سہم جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ جھنگ کے ڈی، ایم چنیوٹ کے محکمہ بجلی کے ایس، ڈی، او۔ چنیوٹ میں مقیم الیکشن افسر کے گرد اگرد عام مرزائیوں کا ہجوم رہتا ہے کیوں؟

مرزائیوں کی جسارت

اب مرزائیوں کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ چنیوٹ کی مسلم مساجد میں گمراہ کن لٹریچر، اشتہارات اور قابل اعتراض پمفلٹ وغیرہ پھینک جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو اور ملک کا امن خاک میں مل جائے۔

اور پھر طرفہ تماشا یہ کہ حکام ضلع کو وفود کی شکل میں مظلوم بن کر ملنا اور درخواستیں دینا کہ مولانا منظور احمد ہمارے خلاف یوں اشتعال پیدا کر رہے ہیں۔ یوں پوسٹر تقسیم کر کے طوفان برپا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مظلوم ہیں۔ ہماری دادرسی کیجئے۔ مولوی منظور کو پابند کیجئے۔ اس پر ہمارے روادار افسر حکم پابندی نافذ فرما دیتے ہیں۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

(غازی عبدالرحمٰن پانی پتی چنیوٹ ضلع جھنگ)

علماء کرام پر تمام پابندیاں ختم کی جائیں

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع میں علماء کرام پر عائد رابطے کی تمام پابندیوں، نظربندیوں اور زبان بندیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے علماء کے مذہبی امور کی ادائیگی میں صریح مداخلت قرار دیا ہے۔

آپ نے کہا۔ تحریک آزادیٔ ملک میں علماء کرام نے جو ناقابل فراموش قربانیاں دی ہیں۔ بلکہ تعمیر و ترقی اور قومی فلاح و بہبود کے منصوبوں کی تکمیل کے سلسلے میں ملک میں قومی اتحاد اور یکجہتی کی فضا پیدا کرنے میں علماء نے جو کردار ادا کیا ہے۔ اور بالخصوص ستمبر ۱۹۶۵ء کے معرکہ حق و باطل میں جس مثالی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری قوم میں جہاد کی روح بیدار کرنے اور مالی قربانی کے لئے قومی دفاعی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دلوانے کے لئے جو مثالی خدمات سرانجام دی ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

علماء اور حکومت کے درمیان باہمی اعتماد و تعاون کے خوشگوار رابطے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آپ نے الزام لگایا کہ بعض حکام دیدہ و دانستہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کر کے حکومت اور علماء کے درمیان بداعتمادی کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔

مولانا قصوری نے حکومت اور صوبائی کورنر سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ پورے ملک میں مختلف ممتاز اور جید علماء اسلام پر ہر قسم کی تمام پابندیاں فی الفور ختم کی جائیں اور حکام کو اپنے اختیارات کے اندھا دھند استعمال سے روکا جائے

زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا خطاب

زیارت کاکا صاحب میں حسب پروگرام حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی سرکردگی میں جمعیۃ علماء اسلام کا وفد بشمول حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب، صوفی محمد ایوب صاحب، مولوی عبدالرحمان صاحب، مولوی محمد عثمان صاحب، مولوی احمد۔ ج صاحب، محمد کرامت اللہ صاحب پہنچا۔ وفد نے مولانا الحاج انوار الحق صاحب فاضل دیوبند ناظم جمعیۃ علماء اسلام کے مکان پر قیام کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد دربار میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے دو گھنٹہ تقریر کی۔ مولانا سید گل بادشاہ نے فرمایا۔ میں تمام قوم کاکاخیل کے پاس جمعیۃ علماء اسلام کی خصوصی دعوت لیکر آیا ہوں۔ قوم کاکاخیل کے جد امجد کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پختون قوم کے روحانی پیشوا تھے اور میرے جد امجد حضرت شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی پختون قوم کے روحانی پیشوا تھے۔ قوم کاکاخیل اب تک پختون قوم کا پیر خانہ ہے اور ہمارا خاندان بھی۔ اس نسبت کی بناء پر میرا قوم کاکاخیل پر حق ہے۔

ہمارے اجداد کرام شریعت محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے مبلغ، ترجمان اور محافظ تھے۔ حضرت کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے عظیم مرشد تھے۔ ان بزرگوں کی دینی و مذہبی خدمات کی وجہ سے مسلمان ملت اب تک ہم کو احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پختون قوم کل کے کل حنفی مسلک کے مضبوط پابند مسلمان ہیں۔

دین حنیف کی اشاعت و حفاظت کی اولین ذمہ داری ان بزرگان دین کی اولاد پر عائد ہوتی ہے۔ جن کی وجہ سے قوم میں اب تک ان کو عزت و احترام کا مقام حاصل ہے۔ ملک کی تمام پارٹیوں کا نصب العین صرف اقتدار ہے۔ مذہب کو سیاسی مفاد کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔ اقتدار کے وقت کسی پارٹی نے اسلام کے لئے کچھ نہیں کیا۔ مذہب کے نام پر گمراہ جماعتیں مسلمانوں کے عقائد اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتی ہیں۔

پاکستان میں خصوصی طور پر مودودی جماعت اہلسنت والجماعت مسلمانوں کو گمراہ کرتی ہے۔ ابوالاعلیٰ مودودی کے عقیدہ میں تقلید کفر ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید گناہ سے بھی بدتر ہے۔ ہمارے تمام اجداد علماء کرام اور اولیاء اللہ مقلد تھے۔ حضرت کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقلد تھے حنفی تھے۔ مودودی کے عقیدہ میں تمام اکابر علماء امت جو مقلد تھے گناہ سے شدید تر چیز کے مرتکب ہوئے ہیں العیاذ باللہ

مودودی کے نزدیک فقہاء عظام رحمہم اللہ صاحب کنز الدقائق ہدایہ، عالمگیری وغیرہ جہنمی ہیں۔ اعاذنا اللہ

مودودی ہمارے بزرگوں کو اور ہم کو گالی دیتا ہے اور کافر کہتا ہے۔ کیا ہماری حمیت یہ برداشت کرتی ہے اس اثناء میں حاضرین نے مطالبہ کیا کہ مودودی کے مذہب اور عقیدہ کو واضح اور تفصیل سے بیان کریں کیونکہ بعض لوگ مودودی کو ایک بڑا مذہبی عالم سمجھتے ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا۔ مودودی سے اہلسنت والجماعت مسلمانوں کا بنیادی اختلاف ہے۔ ہم اہلسنت والجماعت مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ مودودی جماعت سے قطعاً تعلق نہ رکھیں۔

امیر محترم نے فرمایا میں تمام قوم کاکاخیل سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہوں۔

جلسہ نہایت کامیابی سے جاری رہا اور تمام حاضرین پر خوشگوار اثر ہوا۔

عبدالشکور ناظم جمعیۃ علماء اسلام صدر نوشہرہ

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں نور محمد صاحب قریشی سگریٹ مرچنٹ ریلوے بازار سے حاصل کیجئے

خدم الدین بھی یہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے

Scanned with CamScanner

نتیجہ امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۱۳۸۳ھ

اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ۱۰۱ مدارس فراغ کے ۵۰۷۵ طلبہ نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف ۱۳۸۳ھ میں شرکت کی جن میں سے ۵۰۷ طلبہ نے صحیح بخاری اور جامع ترمذی کا مشافہ امتحان دیا اور باقی ۵۰۰ طلبہ نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا۔

ان میں سے ۵۰۲ طلبہ درجہ علیا میں کامیاب ہوئے اور ۱۰۰ طلبہ درجہ اولیٰ میں پاس ہوئے اور ۵۰۰ طلبہ اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب نہیں ہو سکے تاہم صحیح بخاری کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد ان کا سند فراغ دیا جائے گا۔ ۵۵ طلبہ امتحان میں ناکام رہے۔

دار العلوم عربیہ اسلامیہ کراچی کے مولوی محمد امین کو بائی ۵۰۰ میں سے ۵۰۱ نمبر حاصل کر کے اول نمبر کامیاب ہوئے۔ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی ولی محمد جو پشاوری ۵۰۰ میں ۵۰۰ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر کامیاب ہوئے اور اسی مدرسہ کے مولوی حبیب گل مروانی ۵۰۰ میں ۵۰۰ نمبر حاصل کر کے نمبر سوم کامیاب ہوئے۔ واللہ الحمد

رول نمبر	نمبر حاصل کردہ	درجہ
(۱) دار العلوم دیوبند چنیوٹ		
۱	۲۵۰	کامیاب اولیٰ
۲	مشق امتحان صحیح بخاری	
۷	〃	
۸	〃	
۹	۳۱۲	کامیاب وسطیٰ
۱۰	۳۳۰	〃 〃
۱۴	۳۲۲	〃 〃
۱۶	۲۷۲	〃 اولیٰ
۱۷	مشق صحیح بخاری	
۲۰	۳۱۱	کامیاب وسطیٰ
۲۲	مشق صحیح بخاری	
۲۴	〃	
۲۵	〃	
۲۶	〃	
(۲) دار العلوم نعمانیہ اتمانزئی		
۳۱	مشق بخاری	
۳۲	۳۵۵	کامیاب وسطیٰ
۳۷	مشق بخاری	
۳۸	۳۱۹	〃 〃
۴۱	۳۱۵	〃 〃
۴۲	۲۶۲	〃 اولیٰ
۴۳	۳۳۶	
۴۴	۳۰۲	کامیاب وسطیٰ
۴۵	۲۹۲	〃 اولیٰ
۴۶	۳۶۷	〃 علیا
(۳) دار العلوم عربیہ گلگشت ملتان		
۴۷	مشق صحیح بخاری	
۴۸	۳۳۸	کامیاب اولیٰ
۴۹	۲۶۶	〃 علیا
۵۰	۳۱۶	کامیاب وسطیٰ
۵۳	مشق بخاری	
۵۴	۳۰۰	کامیاب وسطیٰ
۵۵	۲۸۰	〃 اولیٰ
(۴) جامعہ علوم اسلامیہ کوئٹہ		
۵۹	مشق صحیح بخاری	
۶۰	۳۴۸	کامیاب وسطیٰ
۶۲	۲۸۶	〃 اولیٰ
(۵) دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ		
۶۵	۲۶۰	کامیاب اولیٰ
۶۷	۳۵۱	〃 وسطیٰ
۶۹	۲۷۸	〃 اولیٰ
۷۱	۳۸۳	〃 علیا
۷۲	۳۰۵	〃 وسطیٰ
۷۳	۲۹۸	〃 اولیٰ
۷۴	۳۵۸	〃 وسطیٰ
۷۶	۳۳۵	〃 〃
۷۷	۳۱۰	〃 〃
۷۸	۳۱۳	〃 〃
۷۹	۲۵۷	〃 اولیٰ
۸۰	۳۱۶	〃 وسطیٰ
۸۱	۳۷۶	〃 علیا
۸۲	۳۴۲	〃 〃
۸۳	۳۵۴	〃 〃
۸۴	۳۰۹	〃 وسطیٰ
۸۵	۳۳۴	〃 〃
۸۶	۲۹۸	〃 اولیٰ
۸۷	۳۹۸	〃 وسطیٰ
۸۸	۳۵۱	〃 〃
۸۹	۳۱۲	〃 〃
۹۰	۳۴۲	〃 علیا
۹۱	۲۴۳	〃 وسطیٰ
۹۲	۳۴۰	〃 〃
۹۳	۲۹۰	〃 اولیٰ
۹۴	۳۸۱	〃 وسطیٰ
۹۵	۳۹۲	〃 علیا
۹۶	۳۰۵	〃 وسطیٰ
۹۷	۳۴	〃 〃
۹۸	مشق بخاری شریف	
۹۹	۳۵۶	〃 وسطیٰ
۱۰۰	۳۹۸	〃 اولیٰ
۱۰۱	۳۰۸	〃 وسطیٰ
۱۰۲	۳۵۸	〃 〃
۱۰۳	۲۸۲	〃 اولیٰ
۱۰۴	۲۸۹	〃 〃
۱۰۵	۳۴۴	〃 وسطیٰ
۱۰۶	مشق بخاری شریف	
۱۰۷	بخاری شریف	
۱۰۸	۳۲۴	وسطیٰ
۱۱۰	۴۸۸	علیا
۱۱۱	۳۲۷	وسطیٰ
۱۱۳	۲۸۸	اولیٰ
۱۱۴	۳۴۳	علیا
۱۱۵	۳۱۴	〃
۱۱۶	بخاری شریف	
۱۱۸	۲۲۴	اولیٰ
۱۲۰	۳۸۸	علیا
۱۲۱	۲۹۰	اولیٰ
۱۲۲	۳۰۰	وسطیٰ
۱۲۳	۳۰۶	علیا
۱۲۴	۲۴۵	اولیٰ
۱۲۵	۳۵۲	وسطیٰ
۱۲۶	۲۲۶	اولیٰ
۱۲۷	مشق بخاری شریف	
۱۲۸	۳۳۳	وسطیٰ
۱۲۹	۳۳۰	〃
۱۳۱	۳۹۰	علیا
۱۳۲	مشق بخاری شریف	
۱۳۳	۳۵۰	وسطیٰ
۱۳۴	۲۵۳	اولیٰ
۱۳۵	۲۲۰	علیا
۱۳۶	۳۰۴	〃
۱۳۷	۳۰۰	〃
۱۳۹	۳۵۱	وسطیٰ
۱۴۰	۳۱۲	علیا
۱۴۱	۳۰۸	وسطیٰ
۱۴۲	۲۳۰	اولیٰ
۱۴۳	۳۰۹	وسطیٰ
۱۴۴	۳۸۹	علیا
۱۴۵	۳۴۹	وسطیٰ
۱۴۶	۳۳۲	علیا
۱۴۸	۳۰۴	〃
۱۴۹	۲۵۶	اولیٰ
۱۵۱	۳۵۰	〃
۱۵۲	۲۸۵	〃
۱۵۳	۳۳۱	علیا
۱۵۴	۲۷۸	اولیٰ
۱۵۵	۳۱۰	وسطیٰ
۱۵۶	۳۰۷	علیا
۱۵۷	۲۳۳	اولیٰ
۱۵۸	۳۵۸	وسطیٰ
۱۵۹	۳۲۰	〃
۱۶۰	۳۲۲	〃
۱۶۲	۲۷۰	اولیٰ
۱۶۳	۳۳۰	وسطیٰ
۱۶۴	۳۳۰	〃
۱۶۵	۳۱۵	〃
۱۶۷	۳۸۳	علیا
۱۶۸	مشق بخاری شریف	
۱۶۹	۳۳۱	وسطیٰ
۱۷۰	مشق بخاری	
۱۷۱	۲۷۹	اولیٰ
۱۷۳	۳۸۱	علیا
۱۷۴	۲۷۳	اولیٰ
۱۷۵	۳۲۰	وسطیٰ
۱۷۶	۲۳۰	اولیٰ
۱۷۷	۲۵۰	〃
۱۷۸	۲۹۴	〃
۱۷۹	مشق ۴۰	ضعیف تندہی
۱۸۰	مشق ۳	ضعیف بخاری
(۱) مدرسہ عربیہ قاسم العلوم الشیخ ملتان		
۱۸۱	۳۸۳	علیا
۱۸۲	مشق بخاری	
۱۸۳	۳۷۸	علیا
۱۸۴	۳۱۶	وسطیٰ
۱۸۵	۳۳۸	〃
(۲) مدرسہ عربیہ شاہ العلوم نانکیہ		
۱۸۶	۳۹۹	علیا
(۳) مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی		
۱۸۹	۳۳۱	وسطیٰ
۱۹۰	۳۰۳	علیا
۱۹۱	۳۷۵	〃
۱۹۲	۳۴۴	وسطیٰ

(باقی صفحہ پر)

دینی محاذ

قافلۂ اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے عربوں کی امداد

ملتان۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب سندھ اور کراچی کے دورہ سے واپس ملتان پہنچ گئے۔ مفتی صاحب شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارتخانوں میں گئے اور ان ممالک کے سفیروں کو چیک کے ذریعے رقم دی۔

حضرت مفتی صاحب نے متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر کو تیس ہزار روپے اور شام کے سفیر کو گیارہ ہزار روپے دیئے۔ اس فنڈ کی بقایا رقم اردن کے سفارت خانہ کو راولپنڈی بھیجی جا رہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے ہزاروں روپے صدر ایوب ریلیف فنڈ میں بھی جمع کرائے۔ یہ رقم حضرت مفتی صاحب کے پاس جمع ہو گئی تھی جو کہ انہوں نے عرب ممالک کے سفراء کو پیش کر دی۔ عرب ریلیف کمیٹی ملتان کی رقم بھی اردن کے سفارت خانہ کو راولپنڈی بھیجی جائیگی جن احباب کے پاس عرب ریلیف کمیٹی ملتان کی رقوم ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ حکیم سید انور علی شاہ صاحب یا دفتر جمعیۃ میں پہنچا دیں تاکہ یہ رقم اردن کے سفیر کو راولپنڈی بھیجی جا سکے۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

مردار خوری کے خلاف احتجاج

۲۶۔ جنوری یوم الجمعہ سنہری جامع مسجد دلیوالہ میں اجتماع کثیر میں مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ نے قبل از نماز جمعہ بصیرت افروز تقریر فرمائی اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ کا وہ مضمون جو مشینی ذبیحہ کے رد میں ترجمان اسلام میں چھپا ہے پڑھ کر سنایا۔ جس کی حاضرین نے مکمل تائید کی اور کہا کہ ہم ذبح کے چودہ سو سالہ مسلمہ اور معمول بہا طریقہ کو عقیدہ و عمل سے زندہ رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔

(نیاز الدین دلیوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کے اجلاس کا فیصلہ

حضرو۔ ۲۳۔ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام صرافہ بازار حضرو زیر صدارت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ مولانا سکندر خاں صاحب نے سابقہ کارگذاری کا اجمالی تذکرہ فرمایا۔ جمعیۃ کی عوامی سطح پر تشہیر کے لئے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی یہ تجویز کہ ہر چار ماہ بعد اکابر جمعیۃ کو علاقہ کے مختلف مقامات پر مدعو کیا جائے اور وہاں اراکین کے خصوصی اجتماع کے علاوہ پبلک جلسوں کا انعقاد کیا جائے کو باتفاق رائے منظور کیا گیا۔ جمعیۃ کا آئندہ اجلاس ذی الحجہ کے اواخر میں بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ (محمد رفیع السمیع حضرو)

صادق آباد

مولانا محمد یوسف خطیب کوٹ پٹھان نے بستی دھوکھ بخش میں دورہ کیا۔ مولانا مشتاق احمد صادق آباد نے مسجد پور کا دورہ فرمایا۔ وہاں مولانا فضل احمد قادری اور حافظ صاحب خطیب رحیمیہ لے رہے ہیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ہر جمعہ پر جمعیۃ کی شاخ میں تبلیغی کمیٹی کے اراکین سے پروگرام بنایا۔ حافظ کرم دین کے ساتھ بندور میں شاخ بنانے مولانا محمد بخش سے کالے والی میں شاخ بنانے صوفی عبدالکریم سے شاہوالی میں شاخیں بنانے کے مشورے کئے۔ نیز مولانا الیاس صاحب صادق آباد سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جمعیۃ کی ہر طرح اعانت کرنے کا وعدہ فرمایا اور دیگر سے اہم امور پر مشورے ہوئے۔

اسی ہفتہ نواب شاہ کے صدر جمعیۃ حضرت مولانا سید علی احمد شاہ صاحب بھی علاقہ کے مریدین میں دورہ فرما رہے ہیں۔

اراکین جمعیۃ نے حالیہ بیشیر اگھر سیکرٹری مسلم لیگ کی منافرت انگیز تقریر پر سخت احتجاج کیا ہے۔ نیز مطالبہ کیا ہے کہ مخالف لیڈروں کی طرح مسلم لیگ کے ایسے لیڈروں کی تقریریں بھی ضبط کی جا کر قانونی محاسبہ کیا جائے۔ نیز یہ تقریر صدر صاحب کے اس بیان کے خلاف ہے جو انہوں نے قدیم وجدید کو ملانے کی ضرورت پر فرمائی تھی۔

(عبدالواحد صدیقی)

ضلع ہزارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۲ ۱/۲ کو بعد از نماز ظہر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے پایا کہ آئندہ ۶ رفروری سے ضلع ہزارہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں تیز تر کر دی جائیں۔ (عبدالقیوم ناظم دفتر مانسہرہ)

قادر پوراں میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

۲۵۔ شوال المکرم بروز جمعۃ المبارک مسجد مولویاں عالی میں جناب امیر جمعیۃ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی تشریف لائے۔ جمعہ سے پہلے جمعیۃ کے کارکنوں کو خطاب کیا اور جمعہ کے بعد جمعیۃ کی تشکیل فرمائی۔ ماشاء اللہ جماعت پہلے سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے اور لوگ جوق در جوق حصہ لے رہے ہیں۔ عہدیداران

امیر	مولانا غلام قادر صاحب
ناظم	صوفی محمد حسین صاحب
خزانچی	ملک رفیق احمد صاحب

اور مولانا حافظ منظور احمد شیخ نائب نائب ناظم و نائب خزانچی منتخب کر لئے گئے ہیں اور معززین و سرپرست ملک محمد اکبر خاں صاحب راں و حاجی محمد اکرم خاں صاحب راں و حاجی منظور احمد صاحب و حاجی محمد بخش صاحب۔ (منظور احمد شیخ ناظم)

جمعیۃ پرفوڈھیری

۱۸ ۱/۲ کو پرفوڈھیری ضلع و تحصیل مردان میں ایک عظیم الشان جلسۂ جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ صدارت جناب مولوی محمد صالح صاحب نے کی۔ جس میں ہر علاقے کے لوگوں نے بہت بڑی تعداد کے ساتھ شمولیت کی۔

مولوی محمد عثمان صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی، جناب عمر گل لعل محمد اور بغداد شاہ نے نعت پڑھی مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں

(۱) حکومت کو علماء دین کا فیصلہ ماننا چاہیئے۔

(۲) دبوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے عمارت کی تعمیر روکی جائے۔

(۳) قرآن و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے۔

(۴) عائلی قوانین کو ختم کیا جائے۔

(۵) عیسائی مشنریوں پر پابندی کا مطالبہ منظور کیا جائے

(۶) انکار حدیث کے فتنے کو ختم کیا جائے۔

(۷) مرزائیت پر پابندی عائد کی جائے۔

(۸) منکرین سنت کے اجلاس میں وزیر اطلاعات کی شمولیت پر احتجاج۔

جناب صدر جمعیۃ علماء اسلام مولوی عبدالرشید صاحب جناب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام۔ حاجی سید جبار صاحب جناب خان باچا مولوی صاحب ریدول۔ جناب محمد علی جان جناب مولوی محمد عثمان نائب ناظم، مولوی محمد شیرین صاحب مولوی محمد صالح صاحب اور مولوی سیف الرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریریں کیں۔

(مولوی سیف الرحمٰن)

کلرکس بار ایسوسی ایشن صادق آباد کا سالانہ انتخاب

۲۴۔ جنوری ۱۹۶۷ء کو صادق آباد کلرکس بار ایسوسی کا انتخاب ہوا۔ جس میں مسٹر شمس الدین خاں درندہ صدر، مسٹر عبدالعزیز پیچ ہذری۔ نائب صدر اور شیخ خلیل احمد گلزار جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔

(دنامہ نگار ترجمان اسلام)

انتخاب

۱۷ رشوال جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا انتخاب ہوا۔ حضرت مولانا قاری گل محمد صاحب نے طلباء کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم نے بھی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست حضرت مولانا قاری گل محمد صاحب،

صدر مولانا قاری محمد اختر صاحب۔ نائب صدر مولانا غلام رسول صاحب۔ ناظم اعلیٰ و ناظم نشر و اشاعت حبیب احمد عمر نائب ناظم حافظ محمد ایوب صاحب مولوی محمد شاہد صاحب

منزل بہ منزل

خازن مولوی علی شان صاحب
ناچیز حبیب احمد عمر ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلباء اسلام جہلم

اعلان

تنظیم اہل سنت پاکستان کی مجلس شوریٰ کے حسب فیصلہ جمعہ نو فروری ۱۹۶۸ء سے تنظیم اہل سنت کے مرکزی دفتر نواں شہر ملتان کی جامع مسجد صدیقیہ میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ناظم شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اہلسنت پاکستان خطابت اور جمعہ پڑھایا کریں گے۔ تمام حضرات اب مولانا کی ڈاک مرکزی دفتر تنظیم اہلسنت پاکستان نواں شہر ملتان کے پتہ پر لکھا کریں۔

محمد رمضان ملتانی ناظم دفتر تنظیم اہلسنت پاکستان نواں شہر ملتان۔

جمعیۃ علماء اسلام شجاع آباد کا انتخاب

جمعہ ۱۲ شوال شاہی جامع میں بعد نماز مغرب مولوی عبدالرشید صاحب کی زیر صدارت اجتماع ہوا اور بالاتفاق شجاع آباد جمعیۃ کی امارت مولانا سلطان صاحب امام مسجد اڈہ لاری کو سپرد کی گئی اور مولانا محمد سلیمان صاحب کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ اور محمد ارشد بیگ کو خازن مقرر کیا گیا۔

ہفت روزہ اجتماع بعد نماز جمعہ شاہی جامع مسجد میں ہوا کریں گے

از ناظم دفتر محمد ارشد بیگ۔

نوٹ:۔ جمعیۃ شجاع آباد کا پتہ مولانا سلطان احمد صاحب امام مسجد اڈہ لاری شجاع آباد ضلع ملتان۔

حضرت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مرحوم کے احباب سے درخواست

میں نے حضرت قاضی احسان احمد صاحب مرحوم و مغفور کے سوانحی خطوط مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا ہے اس سلسلہ میں دو باب مکمل بھی ہو چکے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم کے احباب سے خط و کتابت بھی کر چکا ہوں اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دیرینہ رفقاء و احباب سے متعلق اپنے افکار، خیالات جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرماویں تاکہ انہیں بھی شامل کتاب کیا جا سکے۔

قاری نور الحق قریشی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ ضلع کچہری ملتان۔ جانشین حضرت خطیب پاکستان مرحوم۔

مرزائیوں کی شر انگیز شرارت

اور جمعیۃ علماء اسلام کی بہترین کامیابی

ترنڈہ سوائے خاں ضلع رحیم یار خاں کے شہر میں آج تک اہل حق کا کوئی جلسہ نہیں ہوا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے اراکین نے وہاں اپنی تنظیم اور پروگرام پیش کرنے کے لئے چند اشخاص کو مقرر کیا چنانچہ چند حضرات نے ضلعی امیر جمعیۃ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور مولانا عبدالکریم صاحب نیاز شاعر جمعیۃ جناب عبدالکریم صاحب شاکر کو مدعو کیا۔ ۳۰ شوال المکرم کی تاریخ مقرر کی گئی۔ یہ حضرات حسب وعدہ پروگرام جمعیۃ پر پہنچے۔ تو وہاں کے مرزائیوں نے کوشش کی کہ اس جگہ جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ نہ ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے مرزائیوں نے بعض لوگوں سے ساز باز کی۔ چنانچہ جس جگہ جمعیۃ کے اراکین نے جلسہ کا پروگرام بنایا تھا اسی جگہ کے عین سامنے ایک فرلانگ پر ان حضرات نے لاؤڈ سپیکر نصب کیا۔ اور ہارن کا رخ جمعیۃ کے جلسہ کی طرف کر دیا گیا جمعیۃ کے جلسہ کا آغاز جب تلاوت قرآن پاک سے ہوا تو سامنے مخالفین نے واہیات قسم کے گانے بذریعہ ریکارڈنگ نشر کرنا شروع کر دیئے اور شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ کہ کسی طرح جمعیۃ والوں کو یہ پروگرام منسوخ کرنا پڑے۔ لیکن اراکین جمعیۃ نے ہمت نہ ہاری۔ اگرچہ مخالفین نے ریکارڈنگ مخالفانہ نعروں اور گالیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ بہرحال جمعیۃ کے کارکنوں کی کوشش سے یہ سلسلہ ختم ہوا۔ بعد نماز ظہر ضلعی امیر مولانا عبدالشکور دین پوری اور مولانا عبدالکریم صاحب نیاز جناب عبدالکریم صاحب شاکر تشریف لائے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد شاکر صاحب نے نظم سنا کر عوام الناس کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مولانا عبدالشکور صاحب نعرہائے تکبیر کی فضا میں اسٹیج پر تشریف لائے اور بعد خطبہ مسنونہ شیر کی طرح گرج کر فرمایا کہ انشاء اللہ اہل حق اور محافظ ختم نبوت زندہ ہیں۔ اہل حق خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہم ناموس رسالت کی عصمت پر مر مٹنے کو ایمان سمجھتے ہیں۔ جب تک زندہ ہیں ناموس رسالت کی عصمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ اہل حق کی جماعت ہے۔ اور ملک میں کتاب و سنت کا نظام چاہتی ہے مولانا موصوف نے سوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ یہ قانون ملک کے لئے ضرر رساں ہیں اور یہ سراسر خلاف کتاب و سنت ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔ لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ان قوانین غیر اسلامیہ کو ختم کر کے کتاب و سنت کے قوانین نافذ کئے جائیں۔ الحمد للہ یہ جمعیۃ کا جلسہ کامیاب ہوا عوام نے جمعیۃ کی تنظیم میں شامل ہو کر کام کرنے کا عہد کیا۔

عبدالصبور
ناظم ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور
ضلع رحیم یار خاں۔

لیاقت پور

۲۹ شوال المکرم بستی ٹانوالی تحصیل لیاقت پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یک روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب جانباز نے خطاب عام فرمایا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔ مولانا موصوف کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام نظر بند علماء کی غیر مشروط طور پر رہائی کی جائے۔

۲۔ ملک میں اسلامی آئین کو نافذ کیا جائے اور سوائے زمانہ عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کیا جائے

۳۔ وزیر اطلاعات کی بزم پرویز میں شرکت کے واقعہ کی مذمت کی۔

۴۔ مطالبہ کیا کہ چیف الیکشن کمشنر کا عہدہ کسی سنی مسلمان جو کہ ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہو اس کے حوالہ کیا جائے

۵۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۶۔ مودودی پارٹی کی امریکہ و یہود نوازی اور عرب دشمن پالیسی کی سخت مذمت کی گئی۔

۷۔ بنیادی جمہوریت کے ممبروں کو اپنے علاقائی مسائل حل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کا مطالبہ کیا گیا اور صدر مملکت اور اسمبلی کے ممبروں کے انتخابات بالغ رائے دہی کے ذریعہ کرانے کا مطالبہ کیا

عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور

جمعیۃ خیر پور ڈویژن کے ناظم عمومی کی ہدایات

جمعیۃ علماء اسلام خیر پور ڈویژن کے ناظم عمومی صبح صادق خاں نے خیر پور ڈویژن کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ طلب کی ہے۔ کہ ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء تک مندرجہ ذیل کوائف کی خانہ پری کر کے دفتر ڈویژن کو فوری روانہ کریں۔

۱۔ ضلع میں وابستگان جمعیۃ کی کل تعداد کتنی ہے؟
۲۔ " " کارکنان " " " " " ؟
۳۔ " " انصار اسلام " " " " ؟
۴۔ ضلع کے عہدیداروں کے نام اور ڈاک کے مکمل پتے کیا ہیں؟
۵۔ ضلع کی تمام شاخوں کے نام اور عہدیداروں کے نام ڈاک کے مکمل پتے کیا ہیں؟
۶۔ شہری، ضلعی اور ابتدائی جمعیتوں کے دفاتر باعدہ قائم ہیں یا نہیں۔
۷۔ آمدن کے وسائل کیا ہیں؟ (آیا ہنگامی چندہ، ماہانہ چندہ۔ یا زکوٰۃ۔ خیرات) وغیرہ۔ اخراجات کس صورت میں پورے ہوتے ہیں (۸) کل ممبران جمعیۃ کی تعداد کتنی ہے (۹) ترجمان اسلام کی اشاعت کتنی ہے اور بل باقاعدہ دفتر کو روانہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ (۱۰) ترجمان اسلام کون تقسیم

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

ایک یادگار واقعہ اور تقریر

حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ کلاتھ مرچنٹ کوھاٹ

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم!

ہمراہ عریضہ ہذا امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ۱۹۴۹ء میں گجرات کی ایک تقریر کے کچھ جملے اور واقعہ تحریر ہے براہ مہربانی ترجمان اسلام میں شائع فرما دیں تاکہ محفوظ ہو جائے۔

۱۹۴۹ء کا زمانہ ہے دوستوں اور احباب نے شاہ جی کی تقریر ضلع گجرات میں رکھ دی۔ اُن دنوں گجرات میں مرزا عبدالرحمٰن خادم (جو مرزائی تھا) مسلم لیگ کا صدر تھا۔ مخالفین نے پورا زور صرف کر دیا کہ احمدیہ کا یہ تاریخی اجلاس منعقد نہ ہو چنانچہ وہ ڈی سی گجرات یہاں تک کہ سر فرانسس موڈی گورنر پنجاب تک گئے۔ اِدھر ختم نبوت کے پروانے بھی کوشش میں لگے رہے۔ کھینچا تانی مدت مدید تک چلتی رہی۔ آخر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کر دیا اور ۱۳ مارچ کا یہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ شاہ جی سٹیج پر آئے خطبہ مسنونہ پڑھا اور فرمایا:

"عقیدہ مذہب کی جان ہے بعض لوگوں نے حروف تک کو بدل دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں نبیوں پر مہر وہ کہتے ہیں نبیوں کی مہر یعنی مہر بناتے جاؤ اور نبی بناتے جاؤ۔ اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں پر بھی حرف ہے اور کی بھی حرف ہے۔ فرمایا نبی کا کلام تو سُنیئے فرماتے ہیں

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

فرمایا۔ میں پوچھتا ہوں کہ بشر کی جائے نفرت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اتنا تو سر آغا خاں اور فضل حسین نے بھی نہ کہا۔ قائد اعظم محمد علی جناح تک نے دعوےٰ نہ کیا جس نے بیک وقت انگریزوں اور ہندوؤں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا ملک آزاد کرایا۔

اس کے بعد فرمایا۔ او گجرات کے حاجیو۔ مولویو!! میں تم پر اعتماد نہیں کرتا تم نے ایک سرکاری نبی کے پیروکار خادم کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے۔ تم کہتے ہو بخاری نہ آئے۔ بخاری بخار ہے، ٹائیفائڈ ہے۔ تم کہتے ہو۔ بخاری خفہ اکو مسموم کرتا ہے۔ میں تو ڈس انفیکٹ کرتا ہوں۔ تم ڈی سی کے پاس جاؤ۔ گورنر کے پاس جاؤ تم کب تک ان کے سامنے گڑگڑاتے رہو گے اور یہ لوگ کب تک تمہاری فریادیں سنیں گے بل سے باہر نکل آؤ۔ بچھلی کو ٹھڑیوں میں کچھ غفونت سی آ رہی ہے۔ کہتے ہیں مرا ہوا چوہا ہے جس کو گوبر پانی ڈال کر میں نے نکال لیا ہے۔ تم نے چودہ سو سالہ ختم نبوت کے مستحکم قلعہ پر بم مارا ہے۔ جب ہم ڈفینس کرتے ہیں تو تم شور کرتے ہو۔ جو شخص قرآن کا باغی ہے اُس کی اطاعت کفر ہے"۔

بقیہ نتیجہ امتحان

۱۹۳	۴۰۰	علیا	
۱۹۴	۴۶۹	//	
۱۹۵	۴۶۵	//	
۱۹۶	۴۴۵	//	
۱۹۷	۵۳۱	نمبر اوّل	
۱۹۸	۴۵۸	علیا	
۱۹۹	۴۰۴	//	
۲۰۰	۴۴۱	//	
۲۰۱	۲۸۳	ادنیٰ	
۲۰۲	۲۶۶	//	
۲۰۳	۲۸۸	//	
۲۰۴	۴۰۳	علیا	
۲۰۵	۴۱۵	//	
۲۰۶	۴۱۶	//	
۲۰۷	۴۷۱	//	
۲۰۸	۴۷۷	//	
۲۰۹	۴۲۸	//	
۲۱۰	۳۴۳	وسطی	
۲۱۱	۳۳۳	//	
۲۱۲	۳۱۷	//	
۲۱۳	ضمنی بخاری شریف		

(۹) مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

۲۱۴	۴۰۹	علیا	
۲۱۵	۳۴۶	//	
۲۱۶	۳۳۸	وسطی	
۲۱۷	۳۲۴	//	
۲۱۸	۴۰۸	علیا	
۲۱۹	۲۴۹	وسطی	
۲۲۰	ضمنی بخاری شریف		
۲۲۱	۴۲۶	علیا	
۲۲۲	۳۱۹	وسطی	
۲۲۳	۳۳۱	//	
۲۲۶	۳۴۵	//	
۲۲۷	۴۶۴	علیا	

(۱۰) مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

۲۲۸	۳۵۹	وسطی	
۲۲۹	ضمنی بخاری شریف		
۲۳۰	۳۳۶	وسطی	
۲۳۱	۲۴۶	ادنیٰ	
۲۳۲	۲۸۸	//	
۲۳۳	۳۳۰	وسطی	
۲۳۴	۲۵۵	//	
۲۳۶	۳۱۹	//	
۲۳۸	۳۴۷	//	
۲۳۹	۳۴۰	//	
۲۴۰	۳۵۱	//	
۲۴۱	۳۰۳	//	
۲۴۲	۳۸۲	علیا	

(۱۱) مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کراچی

۲۴۳	۳۶۹	علیا	
۲۴۴	۳۴۹	وسطی	
۲۴۶	ضمنی بخاری شریف		

(۱۲) مدرسہ عربیہ معراج العلوم ننوں

۲۴۷	۳۱۴	وسطی	
۲۴۸	۲۶۰	ادنیٰ	
۲۴۹	۲۵۲	//	
۲۵۵	۲۱۴	//	
۲۵۶	ضمنی بخاری شریف		
۲۵۹	۲۶۱	ادنیٰ	
۲۶۰	۳۱۳	وسطی	
۲۶۶	۳۰۴	//	

محمد ادریس ناظم امتحان

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جنوری کے بل بھیجے گئے ہیں براہ کرم جلد از جلد بقایا جات روانہ کریں تاکہ گذشتہ سال کے حسابات بیباق ہو جائیں

پیپتہ کے خواص

پیپتہ بہت مشہور درخت ہے۔ اس کے پتے، دودھ، پھل اور بیج دوا کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ پتے کیڑوں کو مارتے ہیں اور بخار دور کرتے ہیں۔ ان میں ایک الکلائڈ (کارپین) ہوتا ہے جس کا اثر دل پر تقریباً ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ڈیجی ٹیلس کا۔ یہ قوی امیبا کشی کی خاصیت رکھتا ہے۔ اسی لئے امیبائی پیچش کے لئے اس کو بہت کارگر دوا سمجھا جاتا ہے۔ پتوں کو کچل کر بھوننے کے بعد چھاتیوں پر لگانے سے دودھ اترنے لگتا ہے۔ جسمی دردوں کے مقام پر پتوں کو گرم کر کے لگانے سے سکون ہو جاتا ہے۔ فیل پائے سوجن میں پتوں کی پلٹس بنا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ۲۰ گرین یعنی ۳۰ رتی افیون ایک چمچہ بھر نمک اور ایک اونس پتوں کو پیس کر نارو (عرق مدنی) پر لگانے سے دھاگہ بہت آسانی سے نکل جاتا ہے۔ خراب سڑے ہوئے زخموں پر پتے لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ پکا پیپتہ مصفیٔ خون، مدر، مشتہی، مقوی معدہ، ہاضم اور دافع استرخاء بطن ہے۔ اسے بواسیر اور جگر و طحال کے بڑھ جانے میں کھلایا جاتا ہے۔ دائمی قبض رفع کرنے کی غرض سے پکا ہوا پھل روزانہ کھانا چاہئے۔ اس کو پرانے دستوں میں بھی کھلایا جاتا ہے۔ پختہ ہرا پھل مضم کی خرابی میں مفید ہے۔ ۵ سے ۲۰ گرین کی مقدار میں کھلانا چاہئے۔ کچا پیپتہ ہلکا مسہل اور مدر اثر رکھتا ہے۔ دودھ بڑھانے کے لئے عورتوں کو کچے پھل کا شوربا پلایا جاتا ہے۔ کچا پھل کھانے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ کچے پیپتے کے دودھ میں ایک ہاضم خمیر (پیپسین) ہوتا ہے جو ہضم کی طاقت کے لئے طب قدیم اور جدید دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے کیچوؤں کو مارنے میں یہ بہت قوی اثر رکھتا ہے۔ لیکن کدو دانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بالغ مریض کو کچے پیپتے کا تازہ دودھ ایک چمچہ شہد کا ایک چمچہ، پکا ہوا پانی چار چمچے ملا کر پلایا جائے اور دو گھنٹے بعد ارنڈی کا تیل دے دیا جائے۔ سات سال سے چار سال تک کے بچے کو اس سے آدھی خوراک دی جاتی ہے۔ تین سال سے کم کے بچوں کو ایک چمچہ (ایک ڈرام) دودھ کافی ہوتا ہے۔ پیپتے کا دودھ مدر حیض ہوتا ہے۔ اسی لئے حاملہ عورتوں کو نہیں دینا چاہئے۔ کالی کھانسی اور خناق میں بھی پیپتے کا دودھ مفید ہوتا ہے۔ ۱ سے ۲ قطرے دودھ گلیسرین میں ملا کر پھریری سے حلق میں لگانا چاہئے۔ پیپتے کا دودھ خوراش پیدا کرتا ہے، اس کو درموں پر سیپ کی پیدائش روکنے کی غرض سے لگایا جاتا ہے۔ گلٹیوں، مسوں اور دانوں پر بھی لگاتے ہیں۔ چہرے کے داغ، دھبے اور جھائیاں زور کرنے کے لئے کسی کریم میں ملا کر چہرے پر ملنا چاہئے۔ پپیتے کے بیج کرم اور کاسر ریاح ہیں۔ پیٹ کے کیچوے نکالنے کے لئے شہد میں ملا کر دیئے جاتے ہیں۔ اماتی کالم زائی بہت قوی مدر حیض ہیں۔ بیجوں کا رس خرابی ہضم اور بواسیر میں مفید ہے۔ جگر اور طحال بڑھنے کی صورت میں بھی دیا جاتا ہے۔ ان کے رس میں بنائے ہوئے فرزجہ کو استعمال کرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ بیجوں کو گلیسرین میں ملا کر لگانے سے

رفتار زمانہ

اہم خبریں اور واقعات

موریشس میں مساجد کی بے حرمتی

مسلمانوں کے مکانات نذر آتش

کراچی۔ یکم فروری۔ موریشس میں پولیس نے مساجد کی بے حرمتی شروع کر دی ہے۔ مساجد کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ ایک مسلمان اخبار بھی بند کر دیا گیا ہے۔ بی بی سی نے موریشس کے مسلمان لیڈروں کے حوالے سے بتایا ہے کہ پولیس مسلمانوں کے خلاف تو کارروائی کر رہی ہے لیکن غیر مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کرتی۔ پولیس اشتعال انگیزی کر رہی ہے اور حکومت نسلی فسادات پر قابو پانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ نسلی فسادات میں اب تک ۳۳ افراد ہلاک اور اڑھائی سو گرفتار ہو چکے ہیں۔

پورٹ لوئیس میں مسلمانوں کے نو مکانات جلا کر خاکستر کر دیئے گئے ہیں۔ فسادیوں نے ایک اور عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ آگ بجھانے والا عملہ بھی مسلح ہو کر آگ بجھانے نکلتا ہے۔

پاکستان اور روس کے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے

صدر ایوب کے نام کوسیگن کا پیغام

اسلام آباد۔ یکم فروری۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسی گن نے کہا ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان دوستی اور تعاون مضبوط و مستحکم ہوتا رہے گا۔ انہوں نے نئی دہلی سے کابل جاتے ہوئے برکت کی علاقے سے گزرتے ہوئے صدر ایوب کے نام ایک پیغام میں کہا کہ میری دعا ہے کہ آپ تندرست اور خوش و خرم رہیں۔ روسی عوام کی طرف سے پاکستانی عوام کو خیر سگالی کا پیغام پہنچا دیجئے۔

صدر ایوب خان نے روسی وزیر اعظم کے پیغام پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ دونوں ملکوں کی دوستی مزید پھولے پھلے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات اور تعاون میں اور اضافہ ہوگا۔

روس اور اردن کے درمیان تعاون

عمان۔ یکم فروری۔ ماسکو اور عمان کے درمیان عنقریب ہوائی سروس شروع ہو جائے گی۔ اردن کے وزیر مواصلات مسٹر امین حسینی نے بتایا کہ اردن اور روس ٹرانسپورٹ کی ترقی کے سلسلے میں باہمی تعاون پر رضامند ہو گئے ہیں۔

امیر اور غریب کے درمیان فرق کم نہ کیا گیا تو لوگ بغاوت کر دیں گے

دنیا میں امن کے استحکام کا سوال لوگوں کی خوشحالی سے وابستہ ہے

نئی دہلی۔ یکم فروری۔ ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے آج دولت مندوں کو خبردار کیا کہ اگر امیر و غریب کے درمیان فرق کم کرنے کا فوری احساس نہ کیا گیا تو لوگ حالات سے مجبور ہو کر بغاوت کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج امن کا سوال لوگوں کی خوشحالی سے بندھ چکا ہے۔ اور انسان اب غریب رہنا قبول نہیں کر سکتا۔

مشرق وسطیٰ کی خطرناک صورت حال پر اظہار تشویش

صدر ایوب اور شاہ حسین کا مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد۔ یکم فروری۔ پاکستان اور اردن نے ایک بار پھر اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے بیت المقدس سمیت مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی لازمی ہے۔ صدر ایوب اور شاہ حسین نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ طاقت استعمال کر کے کسی دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرنا اقوام متحدہ کے منشور کی دفعات کے منافی ہے۔

شاہ حسین نے پاکستان کے ایک ہفتہ کے سرکاری دورے کے اختتام پر عمان اور اسلام آباد سے بیک وقت ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں صدر ایوب اور شاہ حسین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے سلسلے میں جنرل اسمبلی کے خاص ہنگامی اجلاس اور سلامتی کونسل کی منظور کردہ تمام قراردادوں پر عملدرآمد کیا جائے۔ اعلامیہ کے مطابق صدر ایوب اور شاہ حسین نے مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا۔ شاہ حسین نے صدر ایوب کو علاقے کے تازہ ترین واقعات سے آگاہ کیا اور اس بحران کو منصفانہ طور پر حل کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ خرطوم کانفرنس کے فیصلوں کی پابندی کریں گے۔

اعلامیہ میں صدر ایوب نے مشرق وسطیٰ کی انتہائی خطرناک صورت حال اور علاقے میں امن اور استحکام کے لئے مسلسل خطرے پر فوری تشویش ظاہر کی ہے اور یاد دلایا کہ پاکستان نے عربوں کے منصفانہ مطالبے کی مسلسل حمایت کی ہے۔

کوسیگن کی افغان وزیر اعظم سے ملاقات

کابل۔ یکم فروری۔ سوویت وزیر اعظم الیکسی کوسیگن آج ایک رات کے قیام کے لئے افغانستان پہنچ گئے۔ وہ بھارت کے ۲ دن کے سرکاری دورہ کے بعد واپس ماسکو جا رہے ہیں انہوں نے یہاں پہنچتے ہی افغان وزیر اعظم سے بات چیت کی۔ اس بات چیت میں بین الاقوامی مسائل اور اقتصادی امداد پر گفتگو ہوئی۔ مسٹر کوسیگن نے شام کو افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ سے بھی ملاقات کی۔

قبرص کا مسئلہ منصفانہ طور پر حل کیا جائے

بن غازی۔ یکم فروری۔ لیبیا کے شاہ ادریس اور ترکی کے صدر جودت ثنائی نے قبرص کے فوری منصفانہ حل پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس مسئلہ کا حل اس طرح ہونا چاہئے کہ قبرصی ترکوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

یہ مشترکہ اعلامیہ بیک وقت طرابلس اور انقرہ میں صدر جودت ثنائی کے لیبیا کے پانچ روزہ سرکاری دورہ ختم ہونے پر جاری ہوا ہے۔ لیبیا کے شاہ ادریس اور ان کی حکومت کے اعلیٰ فوجی اور سول افسروں اور سفارت خانوں کے سربراہوں نے ہوائی اڈہ پر صدر ترکی کو الوداع کہا۔ اس اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں رہنماؤں کے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر خاص طور سے اور عالمی صورت حال پر عمومی بات چیت کی۔ صدر ترکی نے قبرص کے مسئلہ پر ترکی کی حمایت کرنے پر اظہار مسرت کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشرق وسطیٰ کے حل کے سلسلہ میں عرب ملکوں کے قانونی اور جائز حقوق پیش نظر رہنے چاہئیں۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ شاہ ادریس نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے حالات کی وضاحت کی اور فلسطین کے المیہ کی توضیح کی۔ انہوں نے عرب ملکوں کی حمایت کرنے پر ترکی کا شکریہ ادا کیا۔ اس اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ صدر ثنائی نے عربوں کے ساتھ ترکی کے گہرے خلوص محبت اور دوستی کی پھر تصدیق کی۔

اسرائیلی حملے کی اطلاع اڑتالیس گھنٹے پہلے مل گئی تھی

مصری فضائیہ کے کیپٹن کا بیان

قاہرہ۔ یکم فروری۔ مصری حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں مبینہ طور پر شرکت کے الزام میں ماخوذ مصری فضائیہ کے ایک کیپٹن نے جس پر مقدمہ چل رہا ہے کل یہ اقرار کیا کہ اسے ۳ جون کو یہ بتایا گیا تھا کہ آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں اسرائیلی طیارے حملہ کر دیں گے۔ کیپٹن حسین الشافی نے کہا کہ مصری فضائیہ کے کمانڈر نے اس حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا۔ یہ بیان گذشتہ شب قاہرہ ریڈیو نے نشر کیا ہے۔ ٹھیک دو دن بعد ۵ جون کو اسرائیل نے جون کی شش روزہ جنگ شروع کی۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں یہ اطلاع فوج کی خفیہ سروس سے ملی تھی۔ انہوں نے حالات کو اس کے سرغنہ مرحوم مارشل عبدالحکیم عامر سے بات چیت کا حال بھی بتایا جس میں شرکت کے الزام میں یہ خود بھی ماخوذ ہے عامر جنہیں ان کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا تھا وہ متحدہ عرب جمہوریہ کے سربراہ تھے۔ انہوں نے جون میں شکست کے بعد یہ کہا کہ انہوں نے صدر ناصر سے بحرانی کمانڈ پر واپس جانے سے متعلق بات کی ہے۔ شافی نے کہا کہ اسے مارشل عامر نے بتایا کہ اگر کوئی رکاوٹ پڑی تو فوج ان کی حمایت کرے گی۔

اقوام متحدہ میں چین کی رکنیت کا مسئلہ

اسلام آباد۔ یکم فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں جب چین کی نمائندگی کا سوال پیش ہوگا تو پاکستان اپنے روایتی موقف کا اعادہ کرے گا۔ پاکستان اقوام متحدہ میں جمہوریہ چین کی نمائندگی کا حامی اور فارموسا کی نمائندگی کا مخالف ہے۔ یہ سوال کونسل میں اس وقت پیدا ہوگا جب کونسل کے ارکان کے کاغذات تقرر کے سوال پر سیکرٹری جنرل کی رپورٹ پیش ہوگی۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور صاحب پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

صفحۂ خواتین

جہاد کے معرکوں میں عورتوں کے کارنامے

دریائے وبطہ کے قریب اہل ایران اور مسلمانوں میں جنگ ہوئی۔ اسلامی فوج کے سپہ سالار مغیرہ عورتوں کو میدانِ جنگ سے فاصلہ پر چھوڑ آئے تھے۔ جب دونوں فوجوں میں سخت جنگ شروع ہوگئی تو ازدہ بنت حارث نے عورتوں سے کہا۔ اگر ہم اس وقت اپنے مجاہدین کی مدد کریں تو بہتر ہو۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنے دوپٹے کا ایک علم بنایا اور دوسری عورتوں نے بھی اپنے دوپٹوں کی جھنڈیاں بنائیں۔ دونوں طرف کے سپاہی بہت بہادری سے حملے کر رہے تھے کہ اس سامان کے ساتھ عورتیں پرچم اڑاتی ہوئیں فوج کے قریب پہنچ گئیں۔ دشمن فوج نے یہ سمجھا کہ مسلمانوں کی مدد کو تازہ دم فوج کی کمک اور پہنچ گئی۔ اس سے ان کی ہمت ٹوٹ گئی اور بازو سست پڑ گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ (تاریخ طبری)

حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب مسلمانوں نے دمشق پر لشکر کشی کی تو چند لڑائیوں کے بعد اہل دمشق قلعہ بند ہوگئے۔ مسلمانوں نے دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ نوے ہزار آدمی بڑے ساز و سامان کے ساتھ اجنادین میں جمع ہو رہے ہیں۔ اس لئے اسلامی فوج کے افسر اپنی فوجیں لے کر اجنادین کی طرف بڑھے حضرت خالدؓ فوج کے آگے جا رہے تھے اور حضرت ابوعبیدہؓ تھوڑی فوج کے ساتھ عورتوں اور بچوں کو لئے ہوئے مع خیمے اور سامانِ رسد کے پیچھے چل رہے تھے۔ اہل دمشق نے مناسب موقعہ سمجھ کر قلعہ کا دروازہ کھول کر پیچھے سے ان پر حملہ کر دیا۔ قیصر روم نے دمشق کی امداد کے لئے بھی کچھ فوجیں بھیجی تھیں۔ وہ بھی آ پہنچیں اور انہوں نے مسلمانوں کی فوج کا ایک حصہ روک لیا مسلمانوں کی زیادہ توجہ آگے کی فوج کی طرف تھی۔ اہل دمشق نے مسلمان عورتوں کو اپنی حراست میں لے لیا اور قلعہ دمشق کی طرف رخ کیا۔ مسلمان عورتوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ خولہ بنت ازور نے کہا۔

"بہنو! کیا تم گوارہ کر سکتی ہو کہ مشرکین دمشق کے قبضے میں آ جاؤ۔ میرے نزدیک تو مر جانا اس ذلت سے بہتر ہے"۔

ان کے ان فقروں سے انتہائی جوش عورتوں میں پھیل گیا اور وہ خیموں کی چوبیں لے کر باقاعدہ قلعہ باندھ کر آگے بڑھیں۔

سب سے آگے خولہ بنت ازور ضرار کی بہن تھیں۔ ان کے پیچھے عفیرہ عفار ام ابان بنت عتبہ مسلمہ بنت نعمان بن مقرن وغیرہ تھیں۔ دمشقیوں نے جب یہ حال دیکھا تو ان کو سخت حیرت ہوئی۔ اور بہت جلد ان مسلمان عورتوں نے ان کی تین لاشیں گرا دیں۔ مشرقیوں نے بھی حملہ کیا۔ اس عرصہ میں مسلمان فوجیں عورتوں کی مدد کے لئے پہنچ گئیں۔ دمشقی فوج شکست کھا کر بھاگ گئی۔ اور پھر دمشق میں قلعہ بند ہو گئی۔ اور اسلامی فوج اجنادین کی طرف روانہ ہوگئی۔

جنگ یرموک میں مسلمان چالیس ہزار تھے اور روم کی جمعیۃ دو لاکھ سے زیادہ تھی۔ رومیوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ تیس ہزار رومیوں نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال لی تھیں کہ پیچھے ہٹنا چاہیں بھی تو نہ ہٹ سکیں دو لاکھ رومیوں کا یہ لشکر مسلمانوں پر اس جوش و خروش سے حملہ آور ہوا کہ اسلامی فوج کا داہنا بازو ہٹتے ہٹتے عورتوں کے خیمہ گاہ تک پہنچ گیا۔ اسلامی فوج کے بائیں حصے کی طرف زیادہ تر ایسے قبیلوں کے لوگ تھے جو مدت تک رومی عیسائیوں کی ماتحتی میں رہے تھے اور اب مسلمان ہو گئے تھے۔ رومیوں نے جب اس طرف حملہ کیا تو یہ مرعوب ہو کر بے ترتیبی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ رومی مسلمان عورتوں کے خیمے تک پہنچ گئے تو عورتوں کے جوشِ جہاد اور غصے کی کوئی حد نہ رہی فوراً خیموں سے نکل کر اس زور سے حملہ کیا کہ رومیوں کا سیلاب جو نہایت تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ یکایک رُک گیا۔ پھر عورتوں نے بھاگتے ہوئے سپاہیوں کو روکا اور آگے بڑھایا اور فوج کی پشت پر آ کر مسلمانوں کو غیرت دلا کر ان میں جوش پیدا کر دیا۔ مسلمان عورتوں کی ان کوششوں کا یہ اثر ہوا کہ مسلمانوں کے اکھڑے ہوئے پاؤں پھر سنبھل گئے۔ قریش کی عورتیں سونت سونت کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑیں۔ حملہ کرتے ہوئے مردوں سے آگے نکل گئیں۔ (تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۲۳)

حضرت جویریہ عورتوں کا ایک دستہ لے کر آگے بڑھیں اور نہایت دلیری سے لڑ کر زخمی ہوئیں۔

(تاریخ طبری جلد ۵)

طبری نے اس جنگ میں ام حکیم بنت حارث کا نام خصوصیت سے لیا ہے۔ ابن اثیر جوزی نے لکھا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل کی پھوپھی زاد بہن اسماء نے تنہا نو رومیوں کو مار ڈالا۔ جو عورتیں مردانہ وار جنگ یرموک میں لڑیں۔ ابن عمر واقدی ان میں سے نفیس کے یہ نام بتاتے ہیں۔

اسماء بنت ابوبکر صدیق۔ عابدہ بن حارث کی بیوی۔ خولہ بنت ثعلبہ۔ کعب بنت مالک۔ سلمیٰ بنت ہاشم۔ نعم بنت قمامس۔ عفیرہ بنت عفارہ دمشق کے قریب مرج الصفر میں جب رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو ام ابان بھی اس جنگ میں رومیوں سے لڑیں اور رومیوں کے سات سپاہی ان کے ہاتھ سے قتل ہوئے (اسد الغابہ)

شام کی فتوحات میں عورتوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ خصوصاً ام حکیم۔ ام کیثر۔ اسماء۔ ام ابان۔ ام عمارہ۔ خولہ۔ لبنیٰ۔ عفیرہ۔ ان مسلمان خواتین نے بعض موقعوں پر اس بہادری سے جنگی خدمات انجام دیں کہ مردوں سے بھی وہ نہ ہو سکتی تھیں۔

دمشق کے حملے میں جب ابان بن سعید شہید ہوئے تو ان کی بیوی ام ابان بنت عتبہ اپنے شہید شوہر کے سارے جنگی ہتھیار پہن کر قصاص لینے کو نکلیں۔ اور دیر تک دشمنوں کا مقابلہ کرتی رہیں۔ ان کو تیر اندازی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ جب لڑائی بہت سخت ہوئی تو ام ابان نے تیروں سے رومیوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ حاکم دمشق جو پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ام ابان نے تاک کر اس کی آنکھ میں ایسا تیر مارا کہ چیختا ہوا بھاگ گیا یرموک کی سب سے خوفناک لڑائی یوم الغدیر میں مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی۔ اگر مسلمان عورتیں تلوار کھینچ کر رومیوں کے منہ نہ پھیر دیتیں۔ خولہ، ام حکیم اور بہت سی قریشی عورتوں نے بہادری سے حملے کئے۔ اسماء بنت ابوبکر گھوڑے پر سوار اپنے شوہر حضرت زبیر کے ساتھ ساتھ تھیں اور برابر حضرت زبیر کے ساتھ ساتھ لڑتی تھیں۔

اظہارِ تعزیت

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے علاقہ پختون کے مشہور روحانی پیشوا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اباخیل علاقہ مروت کی وفات پر اظہارِ غم کرتے ہوئے فرمایا۔ موصوف ایک عظیم روحانی پیشوا تھے۔ علاقہ مروت کے کثیر التعداد پختونوں کو رشد و ہدایت کے ذریعہ خدام دین بنایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کی برکت سے ان کے تمام خاندانوں کو مسلمانوں کے رشد و ہدایت کے مرکز و منظم پر تا قیامت سلامت رکھے اور خصوصی طور پر مرحوم کے خلف الرشید مولانا جان محمد صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کو مرحوم کی برکات عطا کرے۔

المرسل محمد یعقوب انعامی ناظم دفتر

دعائے مغفرت

کل منگل کی رات نو بجے شیخ کرم الٰہی صاحب اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تبارک و تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

احقر عبداللطیف عفرلہٗ ایبٹ آباد۔

بچوں کا صفحہ

جہاد کی شرکت کا شوق

عمیر ابی الحم کے غلام اور کم عمر بچے تھے۔ جہاد میں شرکت کا شوق اُس وقت ہر چھوٹے بڑے کی جان تھا۔ خیبر کی لڑائی میں شرکت کی خواہش کی۔ ان کے سرداروں نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سفارش کی کہ اجازت فرما دی جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے اجازت فرما دی اور ایک تلوار مرحمت فرمائی جو گلے میں لٹکا لی مگر تلوار بڑی تھی اور قد چھوٹا تھا۔ اس لئے وہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی۔ اسی حالی میں خیبر کی لڑائی میں شرکت کی۔ چونکہ بچے بھی تھے اور غلام بھی۔ اس لئے غنیمت کا پورا حصہ تو ملا نہیں البتہ بطور عطا کے کچھ سامان حصہ میں آیا۔ (ابوداؤد)

عمیر کا بدر کی لڑائی میں چھپنا

عمیر بن ابی وقاصؓ ایک نوعمر صحابی ہیں۔ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ سعد بن ابی وقاصؓ مشہور صحابی کے بھائی ہیں۔ سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو بدر کی لڑائی کے وقت دیکھا کہ لشکر کی روانگی کی تیاری ہو رہی تھی اور وہ اِدھر اُدھر چھپتے پھر رہے تھے کہ کوئی دیکھے نہیں۔ مجھے یہ بات دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا ہوا چھپتے کیوں پھر رہے ہو؟ کہنے لگے مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہ دیکھ لیں اور بچہ سمجھ کر جانے کی ممانعت کر دیں کہ پھر نہ جا سکوں گا۔ اور مجھے تمنا ہے کہ لڑائی میں ضرور شریک ہوں۔ کیا بعید ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی کسی طرح شہادت نصیب فرما دیں۔

آخر جب لشکر پیش ہوا تو جو خطرہ تھا وہ سامنے آ گیا۔ کمسنی کا غلبہ تھا تحمل نہ کر سکے اور رونے لگے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شوق کا اور رونے کا حال معلوم ہوا تو اجازت عطا فرما دی۔ لڑائی میں شریک ہوئے اور دوسری تمنا بھی پوری ہوئی کہ اسی لڑائی میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹے ہونے اور تلوار کے بڑے ہونے کی وجہ سے میں اس کے تسموں میں گرہیں لگاتا تھا کہ وہ اٹکی رہے۔

دو انصاری بچوں کا ابوجہل کو قتل کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مشہور اور بڑے صحابہ میں ہیں فرماتے ہیں کہ میں بدر کی لڑائی میں میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے۔ میرے دونوں جانب بچے ہیں یہ کیا مدد کر سکیں گے۔ اتنے میں ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چچا جان! تم ابوجہل کو بھی پہچانتے ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں پہچانتا ہوں۔ تمہاری کیا غرض ہے؟ اس نے کہا۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں بکتا ہے۔ اُس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔ مجھے اس کے اس سوال و جواب پر تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے نے بھی یہی سوال کیا۔ اور جو پہلے نے کہا وہی اس نے بھی کہا۔ اتفاقاً میدان میں ابوجہل دوڑتا ہوا مجھے نظر پڑ گیا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کر رہے تھے۔ وہ جا رہا ہے۔ دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے ایک دم بھاگتے چلے گئے اور جا کر اُس پر تلوار چلانی شروع کر دی یہاں تک کہ اس کو گرا دیا۔

مسلمان ملکوں کی آزادی کی تاریخیں

متحدہ عرب جمہوریہ	۲۲۔ جولائی ۱۹۵۲ء
سوڈان	یکم جنوری ۱۹۵۶ء
شام	اپریل ۱۹۴۶ء
الجزائر	۳ جولائی ۱۹۶۲ء
عراق	۱۴ ۔ ۱۹۵۸ء
یمن	۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء
ناجیریا	یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء
لبنان	۲۶ نومبر ۱۹۴۱ء
عدن	۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء
تونس	۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء
پاکستان	۱۴ اگست ۱۹۴۷ء
ترکی	۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء
گنی	۲ اگست ۱۹۵۸ء
انڈونیشیا	۱۷ اگست ۱۹۴۵ء

(از کتاب احمد۔ طٰہٰ احمد)

معلوماتِ عامہ

بنیادی جمہوریتوں کا نظام

(خورشید احمد عاصی)

آنے والے الیکشن کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ حکومت نے چیف الیکشن کمشنر کا تقرر کر دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کا عملہ مقرر کیا جا رہا ہے۔ انتخابی فہرستیں تیار ہونے والی ہیں اور حکومتی پارٹی اور مخالف پارٹیاں میدانِ عمل میں نکل رہی ہیں۔

انتخابات کا پہلا مرحلہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کا ہوگا۔ اس سلسلہ میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے درج ذیل معلومات پیش کی جا رہی ہیں جو قارئین ترجمان اسلام کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ حسب ذیل کونسلوں کی تشکیل ہوتی ہے۔

(۱) دیہی علاقوں کی یونین کے لئے یونین کونسل اور قصبہ کے لئے قصباتی کمیٹی اور شہری علاقوں کے لئے یونین کمیٹی۔

(۲) مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کے لئے تھانہ کونسل اور مغربی پاکستان میں ہر تحصیل کے لئے تحصیل کونسل۔

(۳) ہر ضلع کے لئے ضلع کونسل

(۴) ہر ڈویژن کے لئے ایک ڈویژن کونسل مغربی اور مشرقی پاکستان کے لئے دو صوبائی ترقیاتی کونسلیں۔

ضلع کونسل

دوسری منزل پر ضلع کونسل ہوگی۔ جو ضلع میں تمام میونسپل کونسلوں میونسپل بورڈوں اور چھاؤنی بورڈوں کی سرگرمیوں کو مربوط بناتی ہے اور ضلع کے لئے اہم ترقیاتی اسکیموں کو تیار کر کے انہیں ڈویژنل کونسل اور دوسرے عہدہ داروں کے سامنے پیش کرتی ہے۔

(۲) ضلع کے نظم و نسق کے مختلف شعبوں میں عام ترقی کا جائزہ

(۳) ضلع کے اہم انتظامی مسائل کا جائزہ اور عام ترقی اصلاح تعمیر وغیرہ کے بارے میں سفارشات تیار کرنی ہے۔

تھانہ یا تھانہ کونسل اور میونسپل اداروں چیئرمین اور تھانہ کے چھاؤنی بورڈ تھانہ صدر اور محکموں کے وہ نمائندے جن کے نام کا اعلان حکومت کی طرف سے کیا جائے گا اور جنہیں کمشنر مقرر کرے۔ ضلع کونسل کے بااعتبار عہدہ سرکاری رکن ہوں گے۔

ضلع کونسل کے مقرر شدہ ممبروں کی کل تعداد اس سے سرکاری ممبروں کی کل تعداد سے کم نہ ہوگی اور کم از کم نصف یونین کونسلوں اور ضلع کی قصباتی اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے منتخب کئے جائیں گے۔ بااعتبار عہدہ کونسل کا سرکاری ممبر اور اس کا چیئرمین ہوگا۔

ڈویژنل کونسل

ڈویژنل کونسل ڈویژن کے اندر تمام لوکل کونسلوں، میونسپل اداروں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کرتی ہے۔

ڈویژنل کونسل ممبروں دیگر شرائط سرکاری اور مقرر شدہ ممبروں کی اتنی تعداد پر مشتمل ہوگی جتنی تعداد حکومت کی جانب سے مقرر کی جائے گی۔ ڈویژن کی ضلع کونسلوں کے چیئرمین اور سرکاری محکموں کے کنٹونمنٹ بورڈوں اور میونسپل اداروں کے وہ نمائندے جو حکومت کی جانب سے مقرر کئے جائیں بااعتبار عہدہ ڈویژنل کونسل کے سرکاری ممبر ہوں گے۔

ڈویژنل کونسل کے مقرر شدہ ممبروں کی کل تعداد اس سرکاری ممبروں کی تعداد سے کم نہ ہوگی اور مقرر شدہ ممبروں میں کم از کم نصف ڈویژن کی یونین کونسلوں قصباتی اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے منتخب کئے جائیں گے۔ کمشنر اپنے عہدہ کے اعتبار سے کونسل کا سرکاری ممبر اور چیئرمین ہوگا۔

اور آخری درجہ صوبائی ترقیاتی سفارتی کونسلوں کا ہے۔

خطبہ و ارشاد

ذکر و فکر

اچھے انسان

(شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)

آپ کو معلوم ہے کہ انسان کی طبعی خواہش ہے کہ اسے ہر ایک ضرورت کے پورا کرنے کے لئے اچھی چیز میسر آئے۔ مثلاً کپڑا ہو تو اچھا ہو۔ مکان ہو تو اچھا ہو۔ بیوی ہو تو اچھی ہو۔ بیٹا ہو تو اچھا ہو۔ رشتہ دار ہوں تو اچھے ہوں۔ حاکم ہو تو اچھا ہو۔ یعنی اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس کے نظام عالم میں جو انسان جس حصے کی کڑی ہو وہ اچھا ہو۔ چنانچہ ان کی موضوعات کا عنوان "اچھے انسان" رکھا گیا ہے۔ تاکہ کتاب و سنت کی روشنی میں عرض کر دیا جائے کہ انسان کے ہر شعبہ حیات میں "اچھے انسان" کون لوگ ہیں۔ جب اچھے انسانوں کے خال و خط آپ کے سامنے آجائیں گے تو آپ خود سمجھ لیں گے کہ برے انسان کس قسم کے ہوتے ہیں۔

اچھا بندہ چونکہ بندگی کرنا انسان کا مقصد حیات ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اسی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ کون ہے؟ چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد ہے۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ (ترجمہ) ہم نے اسے (ایوب علیہ السلام کو صابر پایا (وہ) اچھا بندہ ہے۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرنے والا تھا۔ ایوب علیہ السلام کی بیوی بچے سب تباہ ہو گئے تھے۔ ان سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہو گئے تھے ان کا بدن پھوڑے پھنسیوں سے چور تھا۔ مگر پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے راضی تھے اور اس کا دروازہ چھوڑ کر کہیں نہیں گئے تھے۔ اسی رجوع الی اللہ کے باعث انہیں اللہ تعالیٰ نے اَوَّاب فرمایا ہے اور ان کی تعریف فرمائی ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اچھا بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شرافت کا معیار جس انسان کی شرافت پرکھنی ہو تو اس کا معیار یہی ہے کہ وہ اپنے محسنوں کی عزت و احترام کرتا ہو۔ جو زیادہ محسن ہو اس کا زیادہ لحاظ رکھے اور اس کی خوشنودی مزاج کا زیادہ خیال رکھے۔ شلاً والدین چونکہ انسان کے سب سے زیادہ محسن ہیں۔ اس لئے باقی سب رشتہ دار اور دوستوں سے بڑھ کر ان کی خدمت کرے۔ ان کا فرمانبردار رہے۔ اسی طرح جس محسن کے احسانات کی کوئی حد ہی نہ ہو بلکہ ماں باپ بھی اس کی نظر عنایت کا ایک عطیہ ہیں۔ اب ایسے محسن کی اطاعت و فرمانبرداری ماں باپ سے بھی بڑھ کر انسان کا فرض انسانیت ہے۔ لہٰذا جو شخص ماں باپ کا نافرمان ہو خواہ وہ باقی سب محسنوں اور سب دوستوں کا مونس و غمخوار ہو۔ اسے صحیح معنی میں شریف انسان نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح جو شخص ماں باپ کا خواہ فرمانبردار ہو۔ مگر خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا نافرمان ہے تو اچھا انسان نہیں شمار کیا جا سکتا۔ اور ایسے انسان کو شریفوں کی جماعت میں شمار کرنا شرافت کے نام کو بدنام کرنا ہوگا۔

جگہ کونسی اچھی ہے یہ آپ جانتے ہیں کہ ہر جگہ انسان کے بیٹھنے کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ کیا کوئی کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر بیٹھ سکتا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں دریافت فرمائیں۔ تو ان کا فرمان یہ ہے احب البلاد الی اللہ مساجدھا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی نظر میں شہروں میں سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مسجدیں ہیں۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو، فراغت کا زیادہ وقت مسجد میں گذارا جائے۔

نور والے اعمال

(شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

کسی انسان کی ذات میں نور نہیں ہے، نور والے اعمال سے انسان میں نور آتا ہے اس لئے آپ لوگوں کو نور والے اعمال کرنے چاہئیں تاکہ آپ کے اندر نور آئے اور آپ کے ذریعہ نور پھیلے، اور ظلمت والے اعمال سے اپنے آپ کو بچانا ہے تاکہ آپ ظلمت پھیلنے کا ذریعہ نہ بنیں۔

نور والے اعمال وہ محمدی اعمال ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے کئے جائیں۔ ان اعمال کو اتنی کثرت سے اور تسلسل اور یکسوئی کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ ان کے نورانی رنگ میں رنگ جائیں وہ نورانی اعمال یہ ہیں:۔

(۱) اخلاص کے ساتھ ایمان و یقین حاصل کرنے کی دعوت جو انبیاء علیہم السلام کی خاص میراث اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی ہے۔

(۲) نماز اور جملہ عبادات جس میں ذکر و تلاوت، دعا و استغفار سب شامل ہیں۔

(۳) علم میں مشغولیت خاص کر وہ علم جس میں انسانوں کے اعمال و افعال کے آخرت میں ظاہر ہونے والے نتائج کا بیان۔ یعنی ترغیب و ترہیب

(۴) اچھے اخلاق جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق تھے اور جن کی آپ نے تعلیم دی جس کا طریقہ اور حاصل یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے اس کی مخلوق کی خدمت اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ یہ ہیں وہ نورانی اعمال جن کے مسلسل اور کثرت سے کرنے سے نور پیدا ہوتا ہے اور زندگی نورانی بنتی ہے۔ آپ کو ان ہی اعمال میں مشغول رہتے ہوئے پھرنا ہے۔

یاد رکھیئے آپ صرف اپنے گھر اپنے گھر والوں اور اپنے خاص ماحول کو چھوڑ کر جا رہے ہیں نفس اور شیطان کو چھوڑ کر نہیں جا رہے ہیں۔ یہ دونوں دشمن ہر قدم پر اور دن رات آپ کے ساتھ رہیں گے۔ آپ کی بری عادتیں بھی آپ کے ساتھ جا رہی ہیں۔ یہ سب چیزیں آپ کو ان اعمال کی طرف کھینچیں گی جن سے آپ میں ظلمت آئے گی اور آپ خدا سے دور اور اس کی رضا سے محروم ہوں۔ آپ ان دشمنوں کے شر سے صرف اس طرح بچ سکتے ہیں کہ اس بات کا پورا اہتمام کریں کہ سوائے نیند کے چھ سات گھنٹوں کے علاوہ دن رات کے تمام اوقات میں اپنے کو ان نورانی اعمال میں مشغول رکھیں — یا آپ ایمان کی اور ایمان والے اعمال کی دعوت دیتے ہوں، یا نماز اور ذکر و تلاوت وغیرہ کسی عبادت میں مشغول ہوں۔ یا تعلیم و تعلم میں لگے ہوں یا کوئی خدمت والا کام انجام دے رہے ہوں۔ نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کی صورت یہی صورت ہے کہ آپ کا وقت ان کاموں سے فارغ اور خالی نہ ہو۔ "خانہ خالی را دیو می گیرد"

پھر یہ اعمال بھی نور حاصل ہونے کا ذریعہ اسی صورت میں بنیں گے۔ جبکہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور آخرت کے ثواب پر نگاہ رکھتے ہوئے کئے جائیں۔ اگر خدانخواستہ نیت خالص نہ رہی تو یہی اعمال جہنم میں کھینچ لے جائینگے۔

اچھا حاکم کون سا ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کے رحمت کے سایہ میں کون لوگ سب سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ لوگ جب انہیں حق دیا جائے تو قبول کر لیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دیدیں اور لوگوں کے حق میں ایسا فیصلہ کریں جس طرح اپنے حق میں کر سکتے ہیں۔

کالج میں بھی ایمان ہے

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

(قسط نمبر ۴)

اور ان کے دلوں کی صاف تختیاں ہر نقش و نگار کے قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہیں۔ اگر وہاں نصاب تعلیم تبدیل کر کے قومی ضروریات کے مطابق کر دیا جائے اور تعلیم کے ساتھ اسلامی اور اخلاقی تربیت بھی جاری رہے، تو ہمارا ملک بہت تھوڑے دنوں میں خاطر خواہ ترقی کر سکتا اور مثالی اسلامی حکومت بن سکتا ہے۔ اس طرح کی صحیح تعلیم و تربیت کے لئے فنڈوں کے سوا ابھی تک ٹھوس عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ مگر ہم ان کالجوں میں سے نیک فطرت نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد صحیح معنوں میں اپنے اسلاف کی معتقد اور تاریخ اسلام کو دہرانے کی تڑپ رکھنے والی موجود ہے۔

اور جہاں کے ماحول میں ان نونہالان ملت کو بے راہ روی کے طوفانوں میں بہ جانے کے لئے سینکڑوں دواعی (بواعث) موجود ہیں وہاں باضمیر نوجوانوں کو فطرت صالحہ کی حفاظت پر ابھارنے کے لئے غیر محسوس ایمانی جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ ان کالجوں میں بعض ایسے فولادی ارادے اور ہمت والے نوجوان موجود ہیں۔ جن پر مغربی تہذیب کی بدچلن فاحشہ کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اور وہ تہذیب آہنی عزم کے ساتھ اسی اسلام پر قائم رہے ہیں جس کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا۔ پھر انہوں نے انتہائی دیانت و امانت کے ساتھ اس کو امت تک پہنچایا۔ وہ چودہ سو سال کے اجماعی اور متفقہ اسلامی نظریات کے مقابلہ میں کسی بزعم خود مجتہد کی تحقیقات یا مدعی کا دعویٰ ماننے کو تیار نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا اتنا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جس پر بڑے بڑے متقی لوگوں کو رشک ہوتا ہے۔

میں یہاں دو مثالیں پیش کروں گا۔ ہم نے مدینہ منورہ میں ایک بڑے اور اونچے پاکستانی دنیا دار بزرگ کو دیکھا جو ایک سو دس بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے ہیں اور ہر خواب کی پوری کیفیت اور گفتگو انہوں نے نوٹ کی ہوئی ہے۔ یہ پکے مسلمان اسی اصلی اسلام کے حامی اور ہر دوسری بات پر اسلام کو ترجیح دینے والے ہیں۔ یہ پورے انگریزی دان ہوتے ہوئے اسلامی شریعت کا بول بالا ہونے کے لئے ہر وقت بے چین رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جیسا اخلاص اور محبت رسول ہم سب کو نصیب کرے۔ یہاں ان کا نام لینا اور تفصیل بیان کرنا مناسب نہیں ہے اور نہ وہ ایسی شہرت کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی روحانی ترقی کی وجہ ایک اور صرف ایک ہے۔ وہ یہ کہ وہ نئی تحریکوں اور نئے مدعیان اجتہاد کے مقابلہ میں راسخ العقیدہ ہونے کی وجہ سے علماء امت اور اجماعی مسائل پر ایمان رکھنے اور بزرگان دین ہی کی پیروی کو وسیلۂ نجات تصور کرتے ہیں۔

دوسرے ایک بنگالی بزرگ ہیں جو گریجویٹ اور بیرون ملک ملازم ہیں۔ جن سے قاہرہ مصر میں ملاقات ہوئی اور انہی کا قصہ یہ رسالہ لکھنے کا باعث بنا ہے۔ ان صاحب کا ذکر ہم ان کے پورے نام کے بجائے مسٹر شہید کے نام سے کریں گے اور متعلقہ خاتون کا سکینہ کے نام سے۔

ابتدائی ملاقات

ہم چار آدمی مصر کے مشہور شہر اور دارالحکومت قاہرہ میں ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حضرت مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رکن قومی اسمبلی۔ سینیٹر مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری قائد وفد علماء پاکستان مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی (رکن موتمر عالم اسلام) حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب محدث مشرقی پاکستان اور حضر کاتب الحروف غلام غوث ہزاروی ہم چاروں جامعہ ازہر مصر کی دعوت پر شعبہ مجمع البحوث الاسلامیہ کے علمی اجلاس میں شرکت کے لئے مصر آئے ہوئے ہیں۔ جہاں پر شہر قاہرہ کے دو ہوٹلوں میں تمام مندوبین کو بڑی عزت و احترام کے ساتھ ٹھہرایا گیا ہے۔ پچاس ممالک اسلامیہ اور جاپان سے لندن تک کے غیر اسلامی ملکوں کے نمائندہ علماء بھی شریک ہیں۔ جس ہوٹل میں ہم ٹھہرائے گئے ہیں۔ اس کا نام اطلس ہے یہ قاہرہ کے مشہور ہوٹلوں میں سے ایک ہے۔ یہاں ہوٹل بڑے شاندار بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سینکڑوں کمرے ہوتے ہیں۔ ہر کمرہ میں ٹیلیفون لگا ہوتا ہے۔ اترنے چڑھنے کے لئے لفٹ ہوتی ہے۔ جس نمبر کا بٹن دبایا۔ وہاں خود لفٹ آجاتی ہے۔ قاہرہ میں ہوٹل والوں کو بہت بڑی آمدنی ہوتی ہے۔ دنیا بھر کے سیاح وہاں آتے اور ٹھہرتے ہیں۔ زیادہ تر مغربی ممالک کے سیاح آتے ہیں۔ اور ان ہوٹلوں کے انتظامات بھی تقریباً سارے کے سارے مغربی تہذیب کا چربہ ہیں۔ اور یہ وہ کانو قاہرہ کے شہری حلقہ میں بہت کم اہتمام ہے فرانسیسی انگریزی دور حکومت یہاں اپنے اچھے خاصے برے آثار چھوڑ گیا ہے۔ اور نئی اصطلاح کے مطابق شہر قاہرہ یورپ کے کسی ترقی یافتہ شہر سے کم نہیں

شہر قاہرہ کی خصوصیات

یہاں چند خصوصیات ہیں جو اور کہیں نہیں پائی جاتیں شہر کی آبادی چالیس لاکھ ہے۔ جس کے درمیان میں سے تاریخی دریائے نیل بہتا ہے اور بعض مقامات میں دو حصہ ہو کر آگے چل کر مل جاتا ہے۔ جس سے شہر کے اندر جزیروں کا لطف آتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ ان مقامات کو ان کے شایان شان سجایا گیا ہے۔

دریا کے کنارے پر ایک بہت اونچا خوبصورت مینار بنا ہوا ہے۔ جسے برج القنیل کہا جاتا ہے۔ اس میں چڑھنے کے لئے لفٹ موجود ہے۔ مینار کی مختلف منزلوں میں سیر و تفریح کے لئے آرام گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ خاص کر اوپر کی منزل کا گول کمرہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ وہ خود بخود چاروں طرف گھومتا ہے۔ یہاں سے شہر کے تمام مناظر نظر آتے ہیں۔ چائے وغیرہ مشروبات کا بھی انتظام ہے۔

ایک دن ہم چاروں رفقاء بیٹھے تھے کہ اچانک لفٹ کے ذریعہ ایک مہمان آگئے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ پاکستانی اور بنگالی بزرگ ہیں اور بیرون ملک ملازمت کر رہے ہیں۔ چھ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں اور قاہرہ میں بھی معلومات حاصل کرنے کے سلسلے میں وارد ہوئے ہیں۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو یہاں مسٹر رشید کے نام سے ذکر کیا جائے گا۔

قاہرہ اور مصر کی موجودہ مغربی تہذیب اور سالہا سال کی اسلامی اصلاحات پر گفتگو شروع ہوئی۔ مسٹر رشید نے ہمیں بہت سی معلومات بہم پہنچائیں اور اپنے خیالات سے محظوظ فرمایا۔ انہوں نے یہ بتایا کہ باوجود لے پرورگی کے یہاں فحاشی کم ہے۔ اس پر فلسفیانہ بحثیں ہوئیں۔ جن میں محبت کے موضوع پر بھی گفتگو چلی۔ ہم سب اپنے نوواردو مہمان کے مذہبی خیالات سے متاثر اور ان کے بارے میں زیادہ حالات معلوم کرنے کے لئے مضطرب تھے۔ وہ دین اسلام کی حقانیت اسلامی اصول کی برتری اور صرف اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھنے کے حق میں دلائل دینے کے سلسلے میں ماہر خصوصی (سپیشلسٹ) سمجھے جا سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ محبت کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

کتنی قیمتی اور لاجواب بات تھی جس کا وجود اس گریجویٹ مسلمان نے کیا۔ محبت کرنے کی باعث تین ہی چیزیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ایک حسن و جمال جس سے محبت کے لئے ہر ایک کا جی چاہتا ہے۔

(۲) دوسرے کمال۔ اگر ایک شخص میں کوئی خاص کمال ہے مثلاً وہ ذرہ کے سینہ کو چیر کر اس کے اندر سے آفتاب کی حرارت اور مہیب برق و رعد برآمد کر سکتا ہے یا بغیر کسی آلہ کے ہوا پر اڑتا ہے تو ہر انسان دل سے اس سے پیار اس کے دیکھنے کی آرزو اور اس کا احترام اپنے دل میں محسوس کرے گا

تیسرے احسان، کوئی شخص آپ کے ساتھ حسن سلوک اور ہمیشہ آپ پر بے انتہا احسانات کرتا رہے۔ آپ کا دل اس کی محبت سے لبریز اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوگا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے دل دانا اور چشم بینا عطا کی ہے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ حسن و جمال کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(مسلسل)

علمائے اسلام اور مودودی صاحب

چوہدری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

(حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال)

(قسط آخری)

حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی نے تحریر فرمایا۔ "مودودی اور اس کے متبعین کے بعض مسائل خلاف اہل السنت والجماعت کے ہیں۔ سلف صالحین کی اتباع کے منکر ہیں۔ لہذا بندہ ان کو ملحد سمجھتا ہے"۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث دارالعلوم ٹنڈو الہ یار جو دیوبندی علماء میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ تردید مودودیت سے پہلے کنارہ کش رہے ہیں۔ لیکن مودودی صاحب کی کتاب "خلافت وملوکیت" کی اشاعت کے بعد حضرت موصوف کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور مودودی افکار کے ابطال میں ایک رسالہ "براءۃ عثمان" تحریر فرمایا۔ جس کے آخر میں ابوالاعلیٰ صاحب کو نصیحت فرمائی کہ:۔ "اب میں اس بحث کو ختم کرتا ہوں اور ناقد کو نصیحت کرتا ہوں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنا چھوڑ دیں سب کا ادب ملحوظ رکھیں"۔

حضرت شیخ الحدیث غور غشتوی

استاذ العلماء حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غور غشتوی جو حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ارشد ہیں اور اخلاص و تقویٰ میں ایک خاص شان رکھتے ہیں۔ مودودیت سے بہت زیادہ متنفر ہیں اپنے متعلقین کو اس فتنہ سے بچنے کی پرزور تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ حضرت موصوف نے تحریر فرمایا ہے کہ مودودی ضال اور مضل ہے (یعنی مودودی خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنیوالا ہے)

یہاں بطور نمونہ چند علماء اسلام کی تحریریں درج کی گئی ہیں جن سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ مودودی صاحب کے خلاف صرف موجودہ جمعیۃ علماء اسلام کے چند علما نہیں بلکہ جمعیۃ علماء اسلام نے دور جدید کے ان بارہ سال سے بہت عرصہ پہلے سے دیوبندی اکابر، بریلوی علماء اور اہلحدیث کے علماء نے مودودیت کی تردید میں کتب و رسائل شائع کئے ہیں اور امت مسلمہ کے لئے اس جماعت کو ایک مذہبی فتنہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد بھی کیا کوئی ذی ہوش اور صاحب علم و دیانت یہ کہہ سکتا ہے کہ مودودی صاحب کی مخالفت کی وجہ محض ذاتی بغض اور نفسانی اغراض ہیں یا یہ کہ یہ تمام علماء دینی علوم سے بے بہرہ ہیں اور سوائے ابوالاعلیٰ صاحب کے کوئی بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خلافت وملوکیت

جب سے مودودی صاحب نے کتاب خلافت وملوکیت شائع کی ہے۔ بعض وہ علماء بھی مودودیت کے خلاف صف آراء ہوگئے ہیں جو اس بارے میں کچھ رواداری اور مصالحت کا طرز عمل اختیار کئے ہوئے تھے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے اس کتاب میں خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ۔ حضرت امیر معاویہؓ۔ فاتح مصر حضرت عمرو بن العاصؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ وغیرہ اصحابہؓ کے خلاف وہ کچھ لکھا ہے جو اس سے پہلے صرف رافضی فرقہ ہی جرأت کرسکتا تھا۔ حتیٰ کہ شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ پر بھی تنقید کا نشتر چلانے سے باز نہ رہے۔ جس سے خارجی ذہن کو سہارا ملتا ہے۔ تنظیم اہلسنت کے سربراہ حضرت مولانا نورالحسن شاہ صاحب بخاری نے اس کے جواب میں "عادلانہ دفاع" ایک کتاب لکھی ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریات باطلہ کی واضح تردید کی ہے۔ اور سنی کنونشن ملتان منعقدہ ۶ اگست ۱۹۶۷ء میں مختلف جماعتوں کے تقریباً پانچسو علماء نے متفقہ طور پر حکومت سے اس کتاب کی ضبطی کا پرزور مطالبہ کیا۔ یہ مودودی صاحب کے اس شاہکار یعنی "خلافت وملوکیت" کے نتائج ہی ہیں کہ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے سالانہ جلسہ پر بعض مودودی صاحبان کی ان کے گستاخانہ طرز عمل کی بنا پر پٹائی کی گئی۔ جس کے خلاف مودودی صاحبان اخبارات و رسائل میں بیان بازی کر رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنے امیر کبیر کو سمجھانے کی کوشش نہیں کرتے جنہوں نے کتاب "خلافت وملوکیت" میں اکابر صحابہ کے خلاف زہر اگل کر تمام علمائے اہل سنت کو مشتعل کردیا ہے۔ آخر وہ کونسا عالم دین ہوگا۔ جس کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے مقابلے میں ابوالاعلیٰ صاحب کی عزت زیادہ ملحوظ ہو۔ رہ گئے مودودی صاحب کے وہ علماء جو "اتحاد العلماء" کے نام سے مودودیت کو سہارا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو ان کا اگر مودودی صاحب کے مخالف علماء کے کسی مسلک سے تعلق ہے تو وہ اور ان کے دیگر ہمنوا ہی بتائیں کہ جب ہر مسلک کے اکابر علماء مودودیت کو ایک فتنہ قرار دے چکے ہیں۔ تو ان کی تحقیق کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ جب شیخ العرب والعجم حضرت مدنی مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور پاکستان کے اکابر دیوبندی علماء شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ جیسے مودودیت کے سخت مخالف ہیں تو ان کے مقابلہ میں اس طبقہ کی حمایت کا کیا وزن باقی رہ جاتا ہے۔ جن کو علم و بصیرت اور دیانت و تقویٰ میں کوئی خاص حیثیت حاصل نہیں۔ آخر مودودی صاحبان کے نزدیک علم و تحقیق کا کوئی معیار بھی ہے یا جو کچھ مودودی صاحب کہہ دیں وہی ان کے لئے دین بن جاتا ہے۔

علمائے اسلام کی مخالفت کی بنیاد

علمائے اسلام کی مخالفت کی وجہ نہ کتاب و سنت سے ناواقفیت ہے نہ بغض و حسد اور نفسانی اغراض بلکہ مودودی صاحب کی وہ تحریرات ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین اور انبیائے عظام علیہم السلام کی تنقیص پائی جاتی ہے۔ اور مخالفت کی بنیاد ان کے بعض وہ نظریات و مسائل ہیں جن میں وہ جمہور امت کے مخالف ہیں۔ بطور نمونہ یہاں مودودی صاحب کی بعض عبارات درج کرکے تعلیم یافتہ اور اہل فہم و انصاف مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی پارٹی بازی سے بالاتر ہوکر محض لوجہ اللہ یہ فیصلہ دیں کہ مودودی صاحب کی حسب ذیل عبارات قابل اعتراض ہیں یا نہیں؟ اور علمائے اسلام نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور چوہدری رحمت الٰہی صاحب قیم موصوف کو بھی خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فنا فی المودودی ہونے کے بجائے ان عبارات سے صحیح نتیجہ اخذ کریں اور حضور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مَا اَنَا علیہ واصحابی کو معیار و میزان حق قرار دے کر صراط مستقیم پر گامزن ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

مولانا مدنیؒ کا مقام حضرت تھانویؒ کی نظر میں

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی زبانی

میں نے حکیم الامت حضرت اقدس مولانا تھانوی قدس سرہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

"میں اپنی جماعت میں مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے حسن تدبر کا اور مولانا حسین احمد صاحب کے جوش عمل کا معتقد ہوں"۔

ایک موقع پر حضرت ممدوح (مولانا تھانوی علیہ الرحمۃ) کی مجلس خیر و برکت میں تحریکات وقت کا ذکر چھیڑا۔ ایک صاحب حضرت مدنیؒ کے کسی مجاہدانہ عمل کا حوالہ دیتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت آپ کا اس پر عمل نہیں (مولانا تھانوی نے) فرمایا۔

"بھائی میں ان جیسی (مولانا مدنی جیسی) ہمت مردانہ کہاں سے لاؤں"۔ مجھ (قاری محمد طیب صاحب) سے ایک موقع پر (حضرت تھانوی) نے ارشاد فرمایا کہ "میں مولانا حسین احمد صاحب کو ان کے سیاسی کاموں میں مخلص و متدین جانتا ہوں۔ البتہ مجھے ان سے حجت کے ساتھ اختلاف ہے اگر وہ حجت رفع ہوجائے تو میں ان کے ماتحت ایک ادنیٰ سپاہی بن کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ (مقدمہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول)

تاریخ آزادیٔ ملت

برطانوی استبداد کے خاتمہ کے لئے علماءِ حق کی جدوجہد

(شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

حصولِ اقتدار، استحصالِ دولت اور اقتصادی برتری کے لئے یورپین اقوام بالخصوص انگریزوں نے جو نفرت انگیز انسانیت سوز مظالم کئے اور جن کا طویل سلسلہ وحشت و بربریت کی پوری سرگرمیوں کے ساتھ برابر جاری تھا۔ انہیں سفاکانہ مظالم نے عام مسلمانوں بالخصوص علمی طبقہ میں آزادی کی عام تڑپ پیدا کی۔ پہلے پہلے تو یہ خیال تھا کہ بادشاہ اور صوبہ جات کے نواب و رؤسا وغیرہ اس بدیسی یورپین ظالم قوم کا قلع قمع کر دیں گے مگر پلاسی اور پھر بکسر پھر روہیلکھنڈ و میسور۔ مدراس دکن، بمبئی وغیرہ کی لڑائیوں میں ناکامیوں نے انتہائی مایوسی پیدا کر دی۔ اور مصائب کے روز افزوں زلزلوں نے سخت پریشان کر دیا۔ ۱۸۰۳ء میں جبکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمائندہ نے بادشاہ دہلی سے ملکی انتظام کا پروانہ جابرانہ طریقہ پر لکھوا کر ملک میں اعلان کرا دیا کہ:

"خلق خدا کی۔ ملک بادشاہ سلامت کا حکم کمپنی بہادر کا"

تو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہو جانے کا فتویٰ دیا اور مسلمانوں کو آزادی ہند کے لئے آمادہ کرنا ضروری سمجھا (وہ فتویٰ مفصل فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۷ وغیرہ میں موجود ہے) واقعات نے بتلا دیا تھا کہ ہندوستان کے موجودہ حکام و امراء میں سے اب کسی میں طاقت اس بدیسی غیر مسلم ظالم قوم کے مقابلہ اور دفع کرنے کی ایسی نہیں رہی جس پر اطمینان کیا جائے۔ لہٰذا مسلمانوں کو احوال پر غور کرنا اور آزادی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ازبس ضروری ہے جو کہ ہر دارالحرب کے باشندوں پر لازم ہے۔ چنانچہ اس کے بعد سے جدوجہد شروع ہوئی۔ جو کہ سکھوں کے مقابلہ کے نام سے مشہور کی گئی۔ اس زمانہ میں مغربی پنجاب میں سکھوں کی حکومت تھی۔ جو کہ انگریزوں کے حلیف تھے۔ اور آپس میں (انگریزوں اور راجہ رنجیت سنگھ میں) زوردار معاہدے کئے ہوئے تھے۔ سکھوں سے لڑنے کا مقصد اصلی ان بدیشیوں (انگریز) اور ان کے معاونین سے لڑ کر ملک کو اس مصیبت سے بچانا تھا۔ اور رعایا پر سے ان کے وحشیانہ مظالم کو اٹھا دینا تھا۔

زوالِ حکومت کے بعد علماء کا نصب العین

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے رہے تو علماء نے ان کی اصلاح کی کوشش کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ اور پھر شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما نے اپنے ارشاد و ہدایت سے ایک انقلابی پارٹی کی داغ بیل ڈالی اور اس نے انیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں سید احمد صاحب شہید اور ان کی جماعت حقہ کے روپ میں جنم لیا۔ حضرت سید صاحب اور آپ کے رفقاء کار نے اپنی نواہائے آتشیں سے تمام ملک میں آگ لگا کر ایک ایسی بڑی جمعیت پیدا کر لی جو ملک کو ہر قسم کے شر و فساد اور ظلم و جور سے پاک و صاف کر دے یہ زمانہ پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کا تھا۔ سید صاحب کو مسلسل اطلاعات پہنچ رہی تھیں کہ مہاراجہ کی حکومت میں مسلمانوں پر ناگفتنی مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کے شعائر مذہبی کی علانیہ توہین ہو رہی ہے۔ اور عرصہ حیات ان پر تنگ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے خلیفہ مولانا اسمٰعیل شہید کو ان واقعات کی تحقیق کے لئے پنجاب روانہ کیا اور آخر جب انہوں نے چشم دید حالات دیکھنے کے بعد ان واقعات و مظالم کی تصدیق کر دی تو آپ نے پنجاب کا رخ کر دیا۔

انقلابی پارٹی کا پروگرام

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتویٰ (ہندوستان دارالحرب ہو گیا ہے) کی وجہ سے عام مسلمانوں اور بالخصوص علماء کے دماغوں میں ہلچل پیدا ہو گئی تھی اور اس کے لئے بحث و تمحیص کے بعد پروگرام بنایا گیا تھا۔ جس کی تفصیل ان کارناموں سے ظاہر ہوتی ہے جو کہ بعد میں ظاہر ہوئے۔ ۱۸۲۰ء تک شہر دہلی میں بکثرت وعظ اور تقریریں نہایت زوردار اور موثر الفاظ میں حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب اور ان کے رفقاء وغیرہ کی ہوتی رہیں۔ جن میں ہر قسم کے اصلاحی اور تنظیمی شرعی مواد پر بحث ہوتی تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین کی ایک جماعت تو اس طرف دن رات مشغول رہنے لگی اور دوسری جماعت حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب اور مولانا محمد یعقوب صاحب، مولانا صدرالدین صاحب۔ مولانا رشیدالدین صاحب وغیرہ جن میں مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی بھی ہیں۔ یہ حضرات ان ہنگامہ خیز امور میں باوجود ہر قسم کے کمالات علمی اور عملی کے حصہ نہیں لیتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے اس جماعت کو اسی لئے ٹھوس کاموں (تعلیم و تدریس وغیرہ) میں لگا دیا تھا کہ وہ مجاہدین کے لئے پشت پناہ بن کر ان کی ضروریات اس طرح پوری کرتے رہیں گے کہ انگریزوں کی نظر میں نہ کھٹکیں۔ چنانچہ حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب مرحوم اور ان کے بھائی شاہ یعقوب صاحب دہلی ہی میں بیٹھے ہوئے تمام ضروریات کو انجام دیتے رہے۔ ۱۸۲۰ء میں جبکہ دہلی کی زمین تیار ہو گئی تو یہی جماعت تبلیغی خدمات کے لئے کرنال، سہارنپور، دیوبند، رامپور۔ روہیلکھنڈ لکھنؤ وغیرہ کے دورے کرنے کے لئے نکلی اور جہاں بھی پہنچی عظیم الشان کامیابی قبولیت اور تاثیر ظاہر ہوئی پھر ۱۸۲۲ء میں حج کے لئے تبلیغ کرتے ہوئے نکلی۔ اس میں بھی مثل سابق سیدھے کسی مقام پر جانا نہیں ہوتا تھا بلکہ درمیانی آبادیوں میں ٹھہرنا، لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اصلاح سے متعلق ہر قسم کی کارروائی کرنا معمول تھا۔ انتہائی کامیابی اور جذب کے ساتھ ۱۸۲۳ء میں حجاز سے واپسی ہوئی۔ لوگوں کا ہجوم حضرت سید صاحب کی طرف بمبئی میں کلکتہ سے کم نہ تھا۔ وہی تبلیغی اور اصلاحی کوششیں جاری کی گئیں۔ روزانہ مرید ہونے والوں کی تعداد یہاں بھی ہزاروں کی تھی۔ مگر اس وقت حضرت سید صاحب کھل کر میدان میں آ گئے تھے۔ یعنی صریح اور صاف الفاظ میں لوگوں کو جہاد کی طرف بلاتے اور فرضیت جہاد کی وجوہ و دلائل بیان فرماتے تھے۔ اور نہ صرف سکھوں سے جہاد کرنے کی فرضیت کی تلقین ہوتی تھی بلکہ انگریزوں سے جہاد کرنا ضروری اور اصل الاصول قرار دیتے تھے اور رقت انگیز اضطراب کے ساتھ لوگوں میں اس کی تڑپ اور آگ پیدا کرتے تھے

یہاں یہ شبہ ضرور ہوتا ہے کہ اس طرح علانیہ جہاد کی تبلیغ اور تیاری اور اس کے لئے اجتماع پر گورنمنٹ کی طرف سے روکاوٹ کیوں نہ ہوئی۔ اس کا جواب ڈاکٹر ہنٹر کے مندرجہ ذیل الفاظ دیتے ہیں۔ وہ صفحہ ۶۷ پر لکھتا ہے:-

"۱۹۲۱-۲۲ء تک سید احمد صاحب کی تبلیغ کی طرف انگریزی حکام نے کوئی توجہ نہیں کی انہوں نے اپنے جاں نثار مریدوں کی ہمراہی میں ہمارے صوبجات کا دورہ کیا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو مرید بنایا اور ایک باقاعدہ گدی، مذہبی ٹیکس اور ملکی حکومت قائم کر دی اس اثناء میں ہمارے افسران اردگرد کی بہت بڑی مذہبی تحریک سے بے خبر ہو کر صرف مالیہ جمع کرنے، انصاف کے لئے عدالتیں قائم کرنے اور فوجوں کو پریڈ کرانے ہی میں مصروف رہے اور ۱۸۳۱ء میں اپنی اس بے خبری سے بہت بری طرح جھنجھوڑے گئے" (ہماری مسلمان رعایا)

ابتداء میں حضرت سید صاحب کو بہت عمدہ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ مگر بعد میں اپنوں کی غداریوں، انگریزوں اور سکھوں کی مسلسل سازشوں وغیرہ سے کامیابیاں سست پڑ گئیں (اگرچہ مخلصین کا جوش و خروش بڑھتا ہی رہا) آخر ۱۸۳۱ء میں بمقام بالاکوٹ جنگ و جہاد کرتے ہوئے ایک سرحدی مسلمان کی سازش سے معہ مولانا محمد اسماعیل صاحب و دیگر رفقاء شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ترجمان اسلام لاہور

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

جلد ۱۱ — شمارہ ۵

مشرقی پاکستان ہر وقت ڈاک سے ۴۲ پیسے

عالمی یوم احتجاج کے موقعہ پر اسرائیل کے خلاف عربوں کے موقف کی حمائت میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مرکزی جمعیۃ کی طرف سے مندرجہ ذیل تار جمال عبدالناصر اور عرب سفارت خانوں کو روانہ کیا گیا

"السید جمال عبدالناصر
رئیس الجمہوریۃ العربیۃ المتحدہ!

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اسرائیل کے خلاف عرب کے موقف کی پرزور تائید کرتی ہے آپ خداوند کریم پر اعتماد کرکے استقامت سے مقابلہ کریں۔ جمعیۃ علماء کے اراکین اور پاکستان کے مسلمان ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہیں"۔ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و وقار کو مجروح کرنے والی نام نہاد علمی و تاریخی تحقیقات اور اسلام کے خلاف عصر حاضر کے سب سے بڑے

فتنے کا رد

کتاب

تجدید سنیت

مع اضافات

شائع ہو گئی ہے

کتابت و طباعت دیدہ زیب

قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے ۱/۵۰

تاجران کتب کو معقول کمیشن

زیادہ مقداریں یک مشت خرید پر خاص رعایت

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے اس لئے جلد از جلد منگالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

۲۱ روپے کی خصوصی رعایت
آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ دے کر)
بذریعہ خط و کتابت
قرآن کی زبان
عربی مکمل معہ گرامر (گھر بیٹھے) سیکھ سکتے ہیں (چودہ صد سو) جشن نزول قرآن کی خوشی میں فیسوں میں ۲۱ روپے رعایت)
۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر مزید تفصیلات طلب کریں۔
پتہ: ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

دواؤں کے آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر دواؤں کے بعض آرڈر آتے ہیں لیکن خطوط کے اندر فرمائش بھاری دواخانہ سے ہوتی ہے۔ اس غلط فہمی اور تکلیف کو رفع کرنے کی غرض سے عام دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بھاری دواخانہ اب دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں نہیں رہا بلکہ پانی والا تالاب لاہور شہر میں چلا گیا ہے جس کے انچارج محترم مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی ہیں ان کو اس پتہ سے آرڈر بھیجنے چاہئیں۔
حاجی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دوا لوں کا آرڈر دینا ہوں تو البتہ وہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور یا متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتوں سے دیا کریں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بجلی و بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد یادگار رعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال۔ مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت۔
ممبر تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے بہاری خدمات حاصل کریں۔
پتہ: مقبول کارپوریشن ۲۳ ہال روڈ لاہور

ذکر و فکر، درس قرآن و حدیث
تاریخ اسلام - تاریخ آزادی وغیرہ
عنوانات پر اندر کے صفحات میں مضامین ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی
مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۱۰/-
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " ۱۰/-
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/-
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول
بیس کیپسول ۲/-
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰ گولی ۱۱/-
(۷) روغن چنبیلی ۱۰/- روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ دھنداء آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ رتی شیشی، بیس شیشی کے خریدار کو ۸ رتی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۵/-
ان کے سوا مردانہ اور زنانہ تخصیص امراض کی دوائیں تیار ملتی ہیں۔
(۱۰) سلاجیت
حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابل اعتبار مصفی اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ تو ۲/- تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱½ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔ دواخانہ فیض عام لفہ ہزارہ کے سوا
مولانا غلام غوث صاحب متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر
کے پتہ سے ہی مل سکتی ہیں۔
آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

اسلام کی حکمرانی

قسط نمبر ۳

مجاہدین کو اتمامِ حجت کرنیکی ہدایت

مرتدین کی سرکوبی کے لیے فوج روانہ کرتے ہوئے فرمایا:- "میں مجاہدین اسلام کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ہر حال میں خدا سے ڈریں۔ حکمِ خداوندی کی تعمیل میں پوری کوشش کریں۔ جو لوگ حلقۂ اسلام سے نکل کر شیطان کے جال میں پھنس گئے ہیں ان کے ساتھ جہاد کریں۔ لیکن تلوار اٹھانے سے پہلے انھیں اسلام کا پیغام پہنچائیں اور ان پر حجت پوری کریں۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو فوراً ہاتھ روک لیں لیکن اگر انکار کریں تو ان پر حملہ کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ کفر سے باز آجائیں۔ مرتدین جب دوبارہ داخلِ اسلام ہو جائیں تو اسلامی فوج کا سردار انھیں آگاہ کرے کہ ان کے ذمہ اسلام کے کیا کیا فرائض ہیں اور مسلمانوں کے ان پر کیا کیا حقوق ہیں۔ ان کے فرائض کو ان سے پورا کرایا جائے اور ان کے حقوق انکو ادا کیے جائیں۔ امیرِ لشکر اپنے ساتھیوں کو جلد بازی اور فساد سے روکے۔ دشمنوں کی بستی میں اندھا دھند نہ گھس جائے۔ خوب دیکھ بھال کر داخل ہو ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے۔ سردار فوج کو کوچ اور قیام کی حالت میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ میانہ روی اور نرمی کا برتاؤ کرے، ان کی دیکھ بھال رکھے۔ ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے اور گفتگو میں نرمی اختیار کرے۔

:- بقیہ ص ۷

جمعۃ المبارک ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۸ھ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۶۸ء شمارہ نمبر ۲۶، جلد نمبر ۱۱، قیمت ۲۰ پیسے

Scanned with CamScanner

خطبہ جمعہ

فضائل و فرائض خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و اصول ہزیمت دشمن اسلام

حافظ الحدیث حضرت مولانا الحاج محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

خطبہ مسنونہ کے بعد

فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا اعطینک الکوثر ہ فصل لربک وانحر انا شانئک ھو الابتر ہ

ترجمہ :۔ تحقیق ہم نے عطا کیا تجھ کو کوثر۔ پس نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر۔ بے شک جو دشمن ہے تیرا۔ وہ دم بریدہ ہے۔

آج سورہ کوثر پڑھی گئی ہے اور یہ سورت تین حصوں میں منقسم ہے۔

پہلا۔ فضائل خاتم النبیینؐ کا بیان

دوسرا فرائض خاتم النبیینؐ کا بیان

تیسرا اصول ہزیمت دشمن اسلام کا بیان ہے۔

نا۔ صیغہ جمع کا ہے اس میں رب تعالیٰ کی عظمت اور رفعت شان معلوم ہوتی ہے۔ جو خود آپ کو انا فرمایا۔ آگے فرمایا۔ "اعطینک" یہاں بخشش و عطا کا بیان ہے۔ جو باری تعالیٰ سے حضور کو عطا ہوئی۔ اے میرے پیارے نبی معطی ہم ہیں۔ کوئی عطا کرنے والا آپ کو نہیں۔

رحمن الدنیا والاخرۃ دنیا و آخرت میں مہربان ہے

ورحیمھا وتعطیھا من تشاء جس کو تو چاہے دیتا ہے۔ عطا کرنا اور بخشش کرنا تیرا کام ہے۔ وتمنحھا من تشاء اور جس کو تو چاہے اپنی رحمت سے محروم کرتا ہے اور ہٹا دیتا ہے۔ تو کوئی بازپرس کرنے والا نہیں ہوتا۔ انا اعطینک تحقیق ہم نے عطا کیا۔ یہ معطی کا بیان ہے۔ انا اعطینک۔ یہ معطی علیہ کا بیان ہے۔ پس معنی اسکا اسی طرح ہوا۔ تحقیق ہم نے آپ کو عطا کیا۔

کیا عطا کیا۔ الکوثر۔ کوثر عطا کیا۔ حضرت ابن عباس نے کوثر سے حوض کوثر مراد لی ہے۔

آپ سے کسی نے پوچھا۔ کوثر کس کو کہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ کوثر ایک نہر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمائی ہے۔ شہد سے شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو شخص حوض کوثر سے ایک قطرہ پانی پی لے گا۔ کبھی پیاسا نہ ہوگا

آپؐ سے کسی نے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ حوض کوثر کے برتنوں کی ستاروں کی طرح شمار نہ ہو سکے گی۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ آپ کس طرح اپنی امت کو پہچانو گے۔

حضورؐ نے فرمایا۔

"میری امت کے ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمکدار ہوں گے۔ ان نشانات سے میں اپنی امت کو پہچانونگا۔

الکوثر حضرت ابن عباس نے کوثر سے خیر کثیر مراد لی ہے اور خیر کثیر سے قرآن مجید مراد ہے جس کی تفصیل خود قرآن مجید ہے۔

"اللہ بہت جاننے والا۔ دیتا ہے حکمت جس کو چاہتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی پس وہ دیا گیا خیر کثیر۔

تو معلوم ہوا کہ خیر کثیر سے قرآن مجید مراد ہے اور قرآن مجید کو ہدایت و رحمت کہا گیا ہے۔

لوگوں کے لیے قرآن ہدایت ہے جو صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

"نبوت بھی خیر کثیر ہے اور جو اوپر کہا گیا ہے۔ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے لہذا نبوت بھی خیر کثیر ہے۔ انا اعطینک الکوثر۔ یعنی ہم نے آپ کو ایسی نبوت عطا فرمائی جو جامع ہے۔

سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں آپ کو خاتم النبیین سے ذکر فرمایا۔

خیر کثیر میں اسلام بھی داخل ہے۔ ان الدین عند الاسلام تحقیق دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین (پ۳، س ال عمران)

ترجمہ :۔ اور جو کوئی شخص تلاش کرے سوا اسلام کے دین کوئی اور۔ پس اس سے ہرگز نہ قبول کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہوگا۔

اسلام کی تشریح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی۔

قل اننی ھدانی ربی الیٰ صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (پ ۸) س انعام)

ترجمہ :۔ اے میرے پیارے نبی تو کہدے تحقیق کیا مجھ کو میرے رب نے راہ سیدھا جو دین ہے۔ صحیح دین ابراہیم کا جو ایک ہی خدا کا تھا۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اے میرے پیارے نبی تو کہدے یہ بات کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہیں اس کا کوئی شریک اور یہ ہے۔ مجھ کو حکم ہوا۔ اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

اعلان ہوتا ہے کہ اے نبی جب دین ملت ابراہیم قیم ہے اور اسی دین کے ہادی ہیں۔ تو آپ فرما دیجئے۔ میری نماز اور قربانی اور مرنا اور جینا سب اللہ کے لیے مخصوص میں اسی پر مخصوص ہوں اور اسی پر مامور کیا گیا ہوں۔

کوثر کی تشریح ہو چکی ہے۔ خیر کثیر نبوت اسلام وغیرہ بیان ہو چکے ہیں۔ اس سورۃ کا پہلا حصہ فضائل حضورؐ کا بیان ہے۔ سو بیان ہو چکا۔ اب دوسرا حصہ فرائض کا بیان کیا جاتا ہے۔ . . . . . .

. . . . فصل لربک وانحر پس نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر۔ پہلا فریضہ التزام عبادت بدنی کا بیان ہے۔

فصل لربک . .

اے میرے پیارے نبی نماز پڑھو تو دکھلاوا نہ ہو قیام اور رکوع و سجود خاص اپنے رب تعالیٰ کے لیے ہو جو رب العلمین ہے۔ غیروں کے آگے ماتھا ٹیکا تو خداوند تعالیٰ کو غیرت آتی ہے کہ میرا ہو کر غیر کے آگے جھکا۔

حضورؐ نے قرۃ عینی الصلوٰۃ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ المصلی یناجی لربہ نمازی اپنے رب کے ساتھ چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔

فرمایا :۔ نماز اس طرح پڑھو گویا کہ وداعی (آخری) نماز ہے۔ پھر ملیں گے یا نہیں۔

دوسرا فریضہ عبادت مالی کا بیان وانحر۔ اے میرے پیارے نبی! اللہ کے نام پر قربانی کر۔ حضورؐ نے مکہ اور مدینہ دونوں متبرک مقامات میں قربانی کی۔ مکہ مکرمہ میں جب خاتم النبیین حج کو تشریف لائے تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے کتنے ہی اونٹوں کو ذبح کیا۔ یہ آپ کی خصوصیت تھی کہ اونٹ دوڑ دوڑ کر حضورؐ کے آگے گردن جھکا دیتے کہ پہلے میں ذبح ہو جاؤں تاکہ محروم نہ رہ جاؤں

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہٗ

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی —— ایڈیٹر انچارج :- احمد حسین صاحب کمال

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۲۶

احساسِ کہتری کا شکار

جب کوئی مریض یہ سمجھے کہ میں مریض ہوں تو وہ علاج بھی کراتا ہے۔ لیکن جب مریض اپنے کو مریض ہی نہ سمجھے اس کی شفایابی کی کیا صورت ہو سکتی ہے نہ وہ اپنے کو بیمار سمجھے نہ علاج کرے اور نہ شفا ملے۔

ایک قوم خود اپنے کو ذلیل سمجھے اور یہ تصور کرے کہ ہم اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ کیسے ابھر کر بام عروج پر پہنچ سکتی ہے ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جب ایک فوج دشمن کے مقابلہ میں اپنی کمزوری پر یقین رکھتی ہے۔ وہ اس دشمن سے کیسے نبرد آزما ہو سکتی ہے۔

غلامی کا برا ہو، پہلے یہ انسانی اعضاء کو غلام بناتی ہے۔ یعنی محکومی کے بعد انسان اپنے جسمانی اعمال میں آزاد نہیں رہتا۔ لیکن اگر جلد اس غلامی سے نجات حاصل نہ ہوئی تو پھر ان کو زندگی کے طور طریقوں میں بھی غیروں اور اپنے حاکموں کی تقلید بلکہ غلامی کرنا ہے۔ اس کا کھانا پینا، اس کی شکل و صورت اس کا لباس اور لباس کی وضع قطع بھی غلام ہو جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ وہ اپنے حاکموں اور آقاؤں کی تہذیب میں گم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے کسی شہری نوجوان کو اگر ان کے دادا یا پردادا کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے تو کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے گا کہ یہ ایک ہی خاندان ہے۔ انگریز نے پہلے داڑھی منڈوائی، مونچھیں پھر گھٹنے اور رانیں ننگی کرائیں۔ پھر میموں کا نمونہ بتا کر عورتوں کو ننگا اور بے حیا کرایا۔ آخر میں شراب اور ڈانس پر لگایا۔ اب ناچنے والی عورتیں کب دینی پابندی قبول کریں گی اور کیسے کریں گی۔ اور شرابی اور ناچنے والے مرد کیسے علماء دین کا وعظ سنیں گے۔

اور اب تو فرنگی اثرات حد کمال کو پہنچ گئے کہ بہت سے مسلمانوں کو اپنے مذہب میں شکوک و شبہات ہونے لگے ہیں۔ وہ بعض دینی مسائل پر اسی طرح اعتراضات کرتے ہیں جیسے اسلام کے دشمن یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے۔ ذلت و ادبار کی حد ہو گئی۔ کہ اب مغرب زدہ افراد اللہ تعالیٰ کے وجود یا نفس دین کی ضرورت میں بھی کلام کرنے لگے ہیں۔ یہ ہیں غلامی اور حاکمانہ جادوگری کے اثرات جن کے خلاف اہل بصیرت علماء نے وقت پر تنبیہ کر دی تھی۔ اب ہمارا ملک پاکستان آزاد ہو گیا ہے۔ لیکن اب تک نہ فرنگی قانون ختم ہوا۔ نہ انگریزی تہذیب۔ ابھی تک انگریزوں کی نقالی پر فخر کیا جاتا ہے

اسے کہتے ہیں احساس کہتری۔ جس میں اب تک ہمارا ملک مبتلا ہے۔ اسی احساس کہتری کی شکار ہماری بیچاری زبان اردو ہے۔ پاکستان سے پہلے اردو ہندی کے جھگڑے میں انسانی جانیں تک ضائع ہو جاتی تھیں۔ پاکستانی بننے کے بعد جب ہمارا اپنا اختیار ہوا۔ تو اردو کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ اب حال یہ ہے کہ عدالتوں میں جائیں۔ سوچیں حکومت مسلمان، عدالت مسلمان، مدعی مسلمان۔ مدعا علیہ مسلمان، وکیل مسلمان، مؤکل مسلمان، گواہ مسلمان، مگر ساری بحث اور سارا فیصلہ ٹچ ٹچ میں انگریز لندن میں بیٹھے اپنے کامیاب جادوگری پر کتنا خوش ہوتا ہوگا۔ کہ مسلمانوں کو نہ عربی کی فکر نہ اردو کی ضرورت۔ بس پتلون اور انگریزی پر مرے جاتے ہیں۔ چین کے وزیر اعظم پاکستان آ کر صوبائی اسمبلی میں تقریر کرتے ہیں تو اپنی زبان چینی میں کرتے ہیں۔

حج کے موقعہ پر منیٰ کے اندر تمام ملکوں کے نمایندے تقریریں کرتے ہیں تو عربی میں، مگر پاکستان کے سفیر انگریزی میں تقریریں کرتے ہیں کتنے شرم کی بات ہے کہ اپنی زبان اپنی قوم اپنا تمدن اپنی تہذیب اپنا مذہب حقیر دکھنے لگے۔ اس کو کہتے ہیں غلامانہ ذہنیت۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی حکومت اور اسمبلی کے معزز ممبر حضرات کو عقل سلیم اور جرأت عطا فرمائے کہ وہ قوم کو غیروں کی نقالی اور زبان سے نجات دلانے کی سعی کریں۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کیلئے ہر جماعت سے اتحاد ہو سکتا ہے

مولانا مفتی محمود صاحب کا وضاحتی بیان

ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے اس بات کی تردید کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اپوزیشن پارٹیوں سے اتحاد نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی اور ملک و ملت کی فلاح و بہبود کے لئے ملک کی ہر جماعت سے اتحاد کیا جا سکتا ہے۔

مولانا مفتی محمود صاحب گذشتہ روز کمالیہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے کارکنوں سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ بعض اخبارات نے میری جھنگ کی پریس کانفرنس کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اپوزیشن پارٹیوں سے اتحاد کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس اتحاد کا اولین مقصد ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا۔

آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام آئندہ انتخابات میں ضرور حصہ لے گی۔ انہوں نے جمعیۃ کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ جمعیۃ کے پروگرام کو ہر فرد تک پہنچا دیں تاکہ عوام میں اقامت دین اور اسلامی معاشرہ کے قیام کا پاکیزہ جذبہ پیدا ہو سکے۔ حضرت مفتی صاحب نے رات کو میونسپل پارک کمالیہ کے ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ جلسہ کا اہتمام جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ نے کیا تھا۔ قائد جمعیۃ سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے نائب امیر مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نے بھی خطاب کیا اور مولانا عبد العلیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔ جن کے حاضرین جلسہ نے پرزور تائید کی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ کا یہ عظیم الشان اجلاس آغا شورش کاشمیری کے بارے میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کے موقف کی پرزور حمایت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں پارچہ بافوں کی صنعتی پریشانیوں کے بارے میں حکومت مغربی پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ سوت کی بڑھتی ہوئی گرانی کو فوراً ختم کر کے دستی و برقی کھڈی کے غربا کو تباہ ہونے سے بچایا جائے نیز سوت کی برآمد پر پابندی لگا کر کپڑے کی برآمد کر کے ملکی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس اللہ داد غنڈہ گردی کی مہم کا خیر مقدم کرتے ہوئے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ملک میں رشوت خور افسروں کے خلاف بھی اسی طرح کی مہم چلا کر مطمئن کیا جائے

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اشیاء صرف کی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

درسِ قرآن

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

(سورہ آل عمران رکوع ۱۲)

(اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگ (سب اہل مذاہب سے) بہترین جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کو نفع پہنچانے کے لئے ظاہر کی گئی ہے تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔ ان میں سے بعض تو مسلمان ہیں (جو ایمان لے آئے) لیکن اکثر حصہ ان میں سے کافر ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ تامرون بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرتے ہو) کا مطلب یہ ہے کہ اس کا حکم کرتے ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ ساری چیزوں میں سے بہترین چیز ہے اور سب سے بڑھی ہوئی۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ

(سورہ ھود رکوع ۱۰)

(اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کی پابندی رکھئے۔ دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں نامۂ اعمال سے برے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے

اس آیت شریفہ کی تفسیر میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت شریفہ کی توضیح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ نیکیاں (اعمالنامہ میں سے) برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ حضرت ابوذرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ جب کوئی برائی صادر ہو جائے۔ فوراً کوئی بھلائی اس کے بعد کر دو تاکہ اس کی مکافات ہو جائے اور وہ زائل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لا الہ الا اللہ بھی نیکیوں میں شمار ہے۔ یعنی اس کا ورد اس کا پڑھنا بھی اس میں داخل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو نیکیوں میں افضل ترین چیز ہے۔ حضرت انسؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو بندہ رات میں یا دن میں کسی وقت بھی لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔ اس کے اعمالنامے سے برائیاں دھل جاتی ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

(سورہ نحل رکوع ۱۳)

بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں عدل کا اور احسان کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور منع فرماتے ہیں فحش باتوں سے اور بری باتوں سے اور کسی پر ظلم کرنے سے حق تعالیٰ شانہٗ تم کو نصیحت فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت کو قبول کرو

(ف) عدل کے معنی تفاسیر میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تفسیر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی منقول ہے کہ عدل سے مراد لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا ہے اور احسان سے مراد فرائض کا ادا کرنا ہے۔

درسِ حدیث

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں معقل بن یسار کے ساتھ کسی راستہ پر جا رہا تھا ان کا کسی ایسے پتھر وغیرہ پر گذر ہوا جو گذرنے والوں کے لئے باعث تکلیف تھا انہوں نے اس کو اٹھا کر پھینک دیا۔ آگے چل کر میں نے بھی اسی قسم کا ایک پتھر دیکھا تو میں نے بھی اس کو ایک طرف ڈال دیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے کہا آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے یہی عمل کیا تھا۔ لہٰذا میں نے بھی آپ کی دیکھا دیکھی وہی عمل کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کسی راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے، تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہو جائے۔ وہ بھی آخر کار جنت میں چلا جائے گا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کا کسی ایسے راستے سے گذر ہوا۔ جس پر درخت کی ایک شاخ پڑی ہوئی تھی (اس نے دل میں کہا) کہ میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں تاکہ ان کو تکلیف نہ دے۔ بس اتنی سی محنت کی بدولت وہ جنت میں داخل کر دیا گیا

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جنت میں صرف ایک درخت کی بدولت ٹہلتا ہوا پھر رہا ہے جو راستہ پر لوگوں کی تکلیف کا باعث بن رہا تھا اور اس نے اس کو کاٹ دیا تھا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر روز جب سورج نکلتا ہے تو آدمی کے جسم میں جتنے جوڑ بند ہیں۔ ان سب کی طرف سے اس پر ایک ایک صدقہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے (وہ اس طرح ادا ہوتا رہتا ہے) دو شخصوں کے درمیان کسی معاملہ میں فیصلہ کرا دیا۔ یہ ایک صدقہ ہو گیا کسی سوار شخص کی کوئی مدد کر دی، اس کو سوار کر دیا یہ صدقہ ہو گیا۔ اس کا کچھ سامان نیچے سے اٹھا کر اس پر رکھ دیا۔ یہ صدقہ ہو گیا۔ کوئی بھلی بات زبان سے نکالی یہ صدقہ ہو گیا۔ ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھایا وہ صدقہ ہو گیا۔ اور اگر راہ میں کوئی تکلیف دہ چیز پڑی دیکھی تو ہٹا دی وہ بھی صدقہ ہو گئی۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! فلاں بی بی کی نماز روزے اور صدقہ خیرات کرنے کی بڑی شہرت ہو رہی ہے۔ مگر اس میں ایک عیب بھی ہے۔ وہ یہ کہ اپنے ہمسایوں کو برا بھلا کہتی ہے۔ فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس نے کہا۔ یا رسول اللہ اور فلانی عورت کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ روزے، نماز اور صدقہ خیرات اس کثرت کے ساتھ تو ادا نہیں کرتی۔ صرف پنیر کے چند ٹکڑے راہِ خدا میں دے دیتی ہے۔ لیکن اس میں ایک بڑا ہنر یہ ہے کہ اپنی پڑوسیوں کو اپنی زبان سے بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا وہ جنت میں ہے۔

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا سا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینی بھی صدقہ ہے۔ تمہارا کسی کو بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بے نشان زمین میں کسی کو راستہ بتا دینا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔ جس شخص کی نظر کمزور ہو اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر کا ہٹا دینا کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔

Scanned with CamScanner

العاصفہ

از
علی محمد شاہین

جس میں عرب خواتین بھی پیش پیش ہیں

مجاہدین فلسطین کی مقبوضہ عرب علاقوں میں چھاپہ مار سرگرمیوں کا سلسلہ اسرائیل اور اس کے حواریین کے لئے مستقل دردِ سر بنتا جا رہا ہے۔ اس تحریک کا آغاز ۱۹۵۹ء میں اس مقصد سے کیا گیا کہ فلسطین کے عرب عوام کو متحرک کیا جائے۔ چنانچہ اپنے قیام کے کچھ عرصہ بعد طلبہ فلاحین، مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کی جوق در جوق شمولیت سے یہ تحریک قوی سے قوی تر ہوتی گئی۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں فلسطین کی تحریک آزادی نے العاصفہ کے نام سے اپنا عسکری خاکہ مرتب کیا۔ جس کی گوریلا سرگرمیاں جون ۱۹۶۷ء کے معرکہ کے بعد تیز تر ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ گوریلا تحریک ایک زبردست طاقت بن چکی ہے۔ اور اس کا اولین مقصد یہ ہے کہ دشمن کے خلاف ہر قیمت پر مسلح اقدامات کئے جائیں۔

بعض لوگوں کی نظر میں یہ چیز قومی حیثیت اختیار کر چکی ہے کہ عرب مجاہدین گوریلا طریق جنگ سے نابلد ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے معرکے سرکونا عرب اقوام کی جبلی فطرت میں داخل ہے، آج سے دو ہزار سال قبل بھی جب عربوں کے سروں پر روم و فارس کی عظیم فوجیں مسلط ہو رہی تھیں تو عربوں نے اسی طریق جنگ کے ذریعے انہیں اس قدر تنگ کیا کہ انہیں مجبوراً اپنے اپنے علاقوں میں عرب ریاستیں قائم کرنی پڑیں۔ چنانچہ فارس نے عراق میں منذر لخم کی عربی سلطنت قائم کی۔ جس کا پایۂ تخت حیرہ تھا اور روم نے جنوبی شام میں ایک عربی قبیلے غسان کی حکومت تفویض کی۔ اور یہی طرز عمل تھا، جس کی بدولت عربوں نے ۶۱۱ء میں ذی قار کے مقام پر ایرانیوں کے تاجدار خسرو پرویز کی فوج کو شکست دی اور بڑی بڑی فاتح اقوام کو عرب کی سرزمین کی جانب آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی۔ ۱۹۱۱ء میں طرابلس میں اطالیہ کے خلاف معرکہ آرائی میں غازی انور پاشا اور بعد میں الجزائر کے مجاہدین نے فرانس کے استبداد سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں اسی حربہ سے کام لیا اور اب اسی اصول کو فلسطین کے عرب مجاہدین نے اختیار کیا ہے۔

فلسطین کی آزادی کی اس تحریک کو مغربی ممالک دہشت پسندوں کی تحریک سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی سرگرمیاں انسانی تاریخ اور مغربی ممالک کے نظریہ کے عین مطابق ہیں کیونکہ دوسری عالمی جنگ کے دوران فرانس کے ماکیس اور یوگوسلاویہ کے پارٹیسنز نے محوری طاقتوں کے خلاف مزاحمتی تحریک کا آغاز کیا تو اتحادیوں کی طرف سے انہیں محب وطن کا نام دیا گیا۔ مگر جب عربوں کے سیاسی قومی اور نسلی امتیاز مٹی رکھتے ہوئے ان کی چھاپہ مار تنظیم کو دہشت پسند کے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے۔

فلسطین کی اس تحریک کا مقصد عرب سربراہوں کی تیسرے اجلاس میں دنیا کے سامنے آیا جو ستمبر ۱۹۶۵ء م مراکش کے شہر کیسابلانکا میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں الفتح نے بتایا کہ

- تحریک کا آغاز فلسطین کی سرزمین سے کیا جائے۔
- فلسطینی عوام اس میں پیش پیش رہیں۔
- ہر قیمت پر مسلح اقدامات کئے جائیں۔
- فلسطین کی قسمت کا فیصلہ میدان جنگ میں طے ہو نہ کہ میز پر۔
- اسرائیل کا وجود ہی عربوں کے انتشار کا باعث ہے
- فلسطینی باشندوں کو ایک قوم کی حیثیت سے منظم کیا جائے۔
- عرب ممالک اور مسلم ممالک سے رابطہ قائم کر کے امداد لی جائے۔

گذشتہ ایک سال سے الفتح کی چھاپہ مار تنظیموں نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ الفتح آزادی فلسطین کا عزم کر چکی ہے۔ فلسطینی مجاہدین کا کہنا ہے کہ وہ اس عزم کو پورا نہ کر سکے تو ان کی اولاد کرے گی اور اگر وہ بھی نہ کر سکے تو پھر ان کی اولاد اور یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہے گا۔ ان کا انحصار عرب عوام پر ہے اور یہی ان کی تمنا کا مرکز ہیں۔

الفتح کی کئی چھاپہ مار تنظیمیں ہیں اور ہر تنظیم کا کام الگ الگ منقسم ہے۔ ان کی چند اہم تنظیمیں حسب ذیل ہیں:-

- فلسطین کی محاذ آزادی۔
- نوجوانان فلسطین کی انقلابی تنظیم
- فلسطین کے انقلابیوں کا ادارۂ عالیہ
- العاصفہ
- الصاعقہ
- خالد بن ولید

یہ تنظیمیں صرف نوجوانوں پر مشتمل نہیں بلکہ عرب خواتین بھی اس سلسلے میں نمایاں اور موثر طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ اور الفتح کے دستہ خواتین کی ارکان تین تین شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔

- میڈیکل سروس
- اسرائیل کے خلاف پروپیگنڈے۔
- میدان کارزار

خواتین کی اکثریت میدان کارزار کو ترجیح دے رہی ہے اور اسرائیل کے خلاف مسلح جھڑپوں میں مشغول ہے ایک عرب خاتون فاطمہ بنادی نے گذشتہ ماہ مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی ٹھکانوں پر حملے کئے اور گرفتار ہونے کے بعد اسرائیلی فوج اور پولیس نے اس حریت پسند مجاہدہ پر جو مظالم ڈھائے وہ جمیلہ بوپاشا الجزائریہ پر فرانسیسی مظالم سے بھی زیادہ خوفناک تھے، لیکن اس نے ان تمام مظالم کو پورے استقلال سے برداشت کیا اور اپنے جاں نثار بھائیوں کے بارے میں ایک لفظ بھی بتانے سے انکار کر دیا۔

جنگ آزادی میں عرب معمر خواتین بھی مردوں سے کسی طرح کم نہیں اور ان کا کردار قرن اول کی اس خنساء سے کسی طرح کم نہیں جس کے چاروں بیٹے جنگ قادسیہ (۱۴ھ) میں شہید ہوئے تھے مشہور معمر خاتون صالحہ ناصر بھی عرب مجاہدین کی تحریک میں شامل ہو چکی ہیں۔ جس نے ۱۹۳۶ء میں برطانیہ کے خلاف جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا اور انگریزوں نے اسے سزائے قید دی تھی۔

فلسطینی عرب خواتین نہ صرف حریت پسندوں کو امداد مہیا کرتی ہیں بلکہ وقت پڑنے پر ان کی حفاظت کا انتظام بھی کرتی ہیں۔ اس ضمن میں کئی مثالیں یہیں ملتی ہیں چند ماہ قبل دریائے اردن کے مغربی کنارے پر ایک گاؤں میں ایک عرب خاتون نے چند اسرائیلی فوجیوں کو ایک حریت پسند عرب کا تعاقب کرتے دیکھا تو اس نے کمال ہوشیاری سے اس نوجوان کو اپنے مکان میں پناہ دی۔ اور جب اسرائیلی فوجی وہاں پہنچے تو اس نے اپنے لخت جگر کو پیش کر دیا اور کہا کہ:-

"یہ تحریک لیتا ہے اسے لے جاؤ"

یہ کتنا بڑا ایثار تھا جو اس نے پیش کیا۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ حریت پسندوں کو پناہ دینے کا نتیجہ اسرائیلی ڈائنامیٹ کے ذریعہ مکان کو تباہ کرنے کا مترادف ہوتا ہے۔ مگر اسے اپنی ذات، اپنے لخت جگر اور اپنے مکان سے وہ عرب زیادہ عزیز تھا جو وطن کی زندگی کے لئے اپنی جان کی بازی لگا چکا تھا۔

اسرائیل ہر قابض کی طرح مسلسل یہ اعلان کرتا رہا ہے کہ اس نے اندرونی مزاحمت کی تحریک پر قابو پا لیا ہے۔ لیکن آئے دن چھاپہ ماروں کے واقعات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اسرائیل عربوں کی مزاحمت کی کمر نہیں توڑ سکا بلکہ اس میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اسرائیلی وزیر دفاع دایان کا عرب مجاہدوں کے ہاتھوں زخمی ہونا اور مئی کے اواخر میں غزہ کے علاقے میں فساد اور عرب طالبات کی مزاحمت وغیرہ سے اس مہم میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اسرائیل میں اگر کوئی یہودی

کسی غیر یہودی کو قتل کرے تو اُسے گرفتار نہیں کیا جاتا اگر اسے گرفتار بھی کیا جاتا ہے تو سزا نہیں دی جاتی۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے ثالث برناڈوٹ کے قاتل کو آج تک نہیں پکڑا گیا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ اُسے اس یہودی ٹولی کے لیڈر مہتم بیگن نے قتل کیا تھا جو آج کل اسرائیلی کابینہ کا ایک وزیر ہے۔ ۱۹۵۶ء میں گفر قاسم کے اسرائیلی دستہ نے انتہائی وحشیانہ طریق سے حملہ کر کے شہید کیا تھا لیکن انہیں صرف پانچ سال سزائے قید کا حکم دے کر دو سال بعد رہا کر دیا گیا۔

الفتح صرف اس پر مکتفی نہیں کہ گذشتہ جون میں کھوئے ہوئے عرب علاقے واپس لے لئے جائیں۔ وہ جارحیت کے ہر اس نشان کو مٹا دینا چاہتی ہے۔ جو ان کی راہ میں حائل ہونے کی مساعی کرے گا۔ گو مغربی ممالک اُن کے خلاف سازش مسلسل کرتے رہے ہیں۔ لیکن مشہور عربی ضرب المثل ہے کہ "برائی سے اچھائی پیدا ہوتی ہے"۔ یہی برائی عربوں کے لئے بہتری کا باعث ہو رہی ہے۔ جس کی بدولت عربوں کا شعور حریت ایک مستقل حیثیت اختیار کر رہا ہے اور یہ جذبہ گذشتہ سال کے معرکہ سے ظاہر ہو گیا تھا۔ گو مراکش سے انڈونیشیا تک کا ہر مسلمان یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ پورے عالم اسلام کا معاملہ ہے۔ پھر عرب اپنی عارضی ناکامی پر محرومی کے آنسو نہیں بہا رہے۔ اُن کے نزدیک محرومی کے آنسو بہانا کمزوری کی علامت ہے۔ وہ اس چیز کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ فلسطین کا مسئلہ ہزاروں قربانیاں طلب کرتا ہے اور موجودہ نسل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی سے خون کی زکوٰۃ حاصل کر کے اپنی مشکلات دور کرے۔ ورنہ آنے والی نسلیں اُن پر لعنت بھیجیں گی۔ اسی مصداق پر الفتح عملی اقدامات کر رہی ہیں۔ اس نے فلسطینی عوام کو اپنی خواہش کا موقع دیا ہے، جو انہیں اسرائیل کی تخلیق کے بعد نہیں ملا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطینی محاذ پر الفتح کو ایک بہتر آغاز نصیب ہوا ہے اور فلسطینی عوام اس کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ وہ ان تمام افراد میں سے صرف بہتر اشخاص کا انتخاب کرتی ہے اور اُسے تعلیم یافتہ افراد کو تحریک کرنے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آ رہی۔

الفتح کی سرگرمیوں سے مصر، شام اور اُردن کے عوام میں بھی اس قسم کا ایک جذبہ متحرک ہو رہا ہے۔ چنانچہ متحدہ عرب جمہوریہ بھی گوریلا جنگ کی طرف مائل ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی الفتح میں دلچسپی لے رہا ہے۔ صدر ناصر نے نوجوانوں کو مسلح کرنے اور ان کی تائید کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ دوسری طرف شام کے صدر ڈاکٹر نور الدین عطاسی کی طرف سے عرب گوریلوں کو پوری تائید ملی تھی عرب مجاہدین کا کہنا ہے کہ

"فلسطین آگ اور خون کے ذریعہ چھینا گیا تھا اور آگ و خون کے ذریعہ واپس لیا جائے گا"

فلسطینی عوام کی جنگ آزادی کو دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک ہمدردی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے خیال میں اسرائیل جارحیت کے مظاہرے کر رہا ہے۔ اس لئے بیشتر مغربی یورپی ممالک بھی یکے بعد دیگرے اسرائیل کی تائید و حمایت سے دستبردار ہو رہے ہیں۔ فرانس کے بعد ہالینڈ نے بھی عرب دوستی کی پالیسی اختیار کر لی ہے اور وہ، جون ۱۹۶۸ء کو ہالینڈ کے وزیر خارجہ "جوزف لوئیس" نے قاہرہ میں عربوں کی حمایت کی۔

الفتح کی فوجی چھاپہ مار سرگرمیاں ایک زبردست طاقت بنتی جا رہی ہیں اور آنے والے ایام اس امر کی وضاحت کریں گے کہ ان سرفروشوں نے اسرائیل کا اتنا نقصان کیا ہے۔ جتنا گذشتہ سال کی معرکہ آرائی میں عربوں کا ہوا تھا۔ پھر مقبوضہ عرب علاقوں کے عرب عوام میں اسرائیل کے خلاف نفرت کے جذبات مضبوط ہو رہے ہیں۔ اس سے ان عرب چھاپہ ماروں کو زبردست تقویت مل رہی ہے۔ نیز انہیں عرب عوام اور حکومتوں کی طرف سے جو امداد مل رہی ہے۔ وہ پہلے کبھی حاصل نہ ہو سکی تھی۔

علماء اہلسنۃ والجماعۃ (دیوبندی بریلوی) کا متفقہ فتوے

فلم "خانہ خدا" دیکھنا حرام ہے

فلم "خانہ خدا" توہین عبادات ہے (مولانا مفتی محمود)

کپڑے کے پردہ پر تصویر بھی دیکھنا جائز نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر میں ایک کپڑے کا مصور پردہ دیوار پر لٹکایا تھا تو حضورؐ نے اس کے ہٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (صحیح بخاری شریف ج ۱/۱۵۴)

اس لئے سنیما بینی اور فلموں میں پردہ پر تصویروں کا دیکھنا حرام ہے۔ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ فلم خانہ خدا کے دیکھنے سے حج اور زیارت کی ترغیب ہوتی ہے اس لئے فلم کا دیکھنا جائز ہے ـــــ اس کا جواب یہ ہے کہ محرمات شرعیہ کا ارتکاب کر کے حج کی ترغیب دینی جائز نہیں ہو سکتی۔ حرام کو شرعاً خیر کا ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا بالخصوص پاکستان میں تو حج کے خواہشمند لوگوں کو جن پر حج فرض ہوتا ہے حج پر جانے کی اجازت علی العموم نہیں ملتی ـــ ایسے حالات میں ترغیب کے لئے فلموں سے کام لینا عقل کے تقاضوں کے بھی خلاف ہے۔ ہماری معلومات کی حد تک فلم خانہ خدا میں پہلے نصف وقت میں حسب معمول فواحش کی ترویج ہوتی ہے اور آخر میں یہ فلم دکھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرنگی تہذیب کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔ بہرحال فلم "خانہ خدا" کا دیکھنا حرام ہے۔ واللہ اعلم! (دستخط) حضرت مولانا مفتی محمد وصاحب مفتی مدرسہ تعلیم العلوم ملتان

مورخہ ۱۹ر صفر ۱۳۸۸ھ

جواب صحیح

دستخط سید مسعود علی صاحب قادری
مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

والجواب صحیح

فلم "خانہ خدا" کا دیکھنا بالکل ناجائز ہے اور شعائر اللہ کی توہین ہے۔ (دستخط) مولانا عبدالستار صاحب
نائب مفتی خیر المدارس ملتان

لقد اصاب من اجاب

(دستخط) حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان

یہ فلم توہین خدا و رسول تک پہنچانے والی ہے

(مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی)

عبادات کو خواہ وہ متعدی ہو یا غیر متعدی گناہ میں ملوث اور آلودہ کرنا عبادت کی سخت توہین ہے بلکہ صاحب عبادت اور حق تعالیٰ معبود حقیقی کی بھی توہین ہوگی ... اس لئے یہ فلم توہین اسلام، توہین عبادات اور توہین خدا و رسول تک پہنچانے والی ہے مسلمانوں کو اس کے بند کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور کبھی تبلیغ یا عبادت کو گناہوں کے مجموعہ سے مخلوط نہ ہونے دینا چاہیئے۔

(دستخط) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی
جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد لاہور)

میرے خیال میں فلم "خانہ خدا" سے شعائر اسلام کی توہین ہوتی ہے۔

(دستخط) مولانا محمد صادق مدرس دار الحدیث محمدیہ ملتان

اس قسم کی فلمیں دکھانا اسلام سے استہزاء ہے

(مولانا محمد شریف)

سنیما میں فلم "خانہ خدا" کا دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے چونکہ پردہ پر مرد و عورت کی تصویر ہوتی ہے اور عورت کی تصویر دیکھنا ناجائز ذی روح کی مطلق بنانا حرام ہے بلکہ میرے نزدیک اس قسم کی فلمیں دکھانا اسلام سے استہزاء ہے۔ مولا کریم اس لعنت سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ (دستخط) مولانا محمد شریف صاحب
شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء جامعہ رضویہ
مظہر العلوم دولت گیٹ ملتان ۲۱ر مئی ۶۸ء

جاری کردہ
(شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
ضلع لائلپور)

Scanned with CamScanner

مسائل و افکار

بھارتی مسلمانوں کا مسئلہ

اپیل پر اکتفا نہ کیجئے

وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے قومی اسمبلی میں خارجہ مسائل پر مختلف اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے جہاں پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارتی مسلمانوں کے بارے میں بھی اظہار رائے کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے کہا ہے کہ "بھارت میں مسلم کش فسادات اب معمول بن چکے ہیں۔ بلکہ اب تو فسادات اکثر ہونے لگے ہیں اور ان کی شدت بھی بڑھتی جا رہی ہے"۔

وزیر خارجہ نے مہذب دنیا سے اپیل کی ہے کہ وہ ان فسادات کو ختم کرانے کے لئے کچھ نہ کچھ کرے آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں اسلامی ملکوں کو بالخصوص کچھ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بھارت میں چھ کروڑ مسلمانوں کا معاملہ پاکستان اور سارے اسلامی ملکوں کا معاملہ ہے"۔

بھارتی مسلمانوں کا مسئلہ اب اتنا نازک اور پیچیدہ ہو چکا ہے کہ اسے موثر طور پر حل کرنے میں تاخیر حد درجہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اگر ہم نے محض اپیلوں پر ہی اکتفا کیا تو بھارت کے انتہا پسند ہندو عنصر کو یہ غلط فہمی بھی لاحق ہو سکتی ہے کہ بھارتی مسلمان اب انہی کے رحم و کرم پر ہیں۔ پوری دنیا میں ان کا کوئی مخمصا نہیں ہے۔ اس غلط فہمی کے نتیجے میں بھارتی مسلمانوں کو خدا جانے کن کن مظالم کا نشانہ بننا پڑے گا۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک طرف۔ اگر مہذب دنیا کو حقائق سے آگاہ کرنے کی بھرپور جد و جہد کی جائے۔ تو دوسری طرف عالم اسلام کے نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے۔ جس میں بطور خاص بھارتی مسلمانوں کے مسئلہ پر غور و فکر کیا جائے۔ اور بھارتی درندوں کے چنگل سے انہیں نجات دلانے کے لئے ایسے اقدامات کئے جائیں۔ جو بھارت میں مقیم اہل ایمان کی جان و مال کے تحفظ کا ذریعہ بن سکیں۔

وزیر خارجہ نے بجا طور پر یہ کہا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کا مسئلہ پاکستان اور دوسرے تمام مسلمان ملکوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ لیکن یہ بات کہنے کی حد تک ہی نہیں رہنی چاہیئے اس دعوے کا عملی ثبوت بھی فراہم کرنا چاہیئے اور یہ ثبوت اسی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ عالم اسلام کے ممتاز نمائندے پاکستان یا کسی عرب ملک کے دارالحکومت میں جمع ہوں۔ ان نمائندوں کے سامنے مستند اعداد و شمار پیش کئے جائیں۔ جن سے اندازہ ہو کہ گذشتہ بیس اکیس سال میں بھارت میں کن کن مقامات میں کن کن مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکی ہے۔ اور اس آگ میں کتنی بے گناہ جانوں کا نقصان ہوا ہے۔ ان اعداد و شمار کے ذریعے بھارت کی عرب دوستی اور "مسلمان پروری" کے ڈھول کا پول بھی کھولا جا سکے گا۔ اور اکابرین ملت کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے میں بھی مدد مل سکے گی۔

وفاق لاہور
۲۰ر جون ۱۹۶۸ء

بھارت میں مظلوم کون ہے؟

ایک ہندوستانی مسلمان کے تاثرات

بدقسمت ہندوستان برسوں سے ہندو مسلم نفرت کی آگ میں جل رہا ہے۔ امید تھی کہ جب انگریز یہاں سے چلے جائیں گے۔ اور اس سرزمین پر صرف ہم اور وہ رہ جائیں گے تو ہمارے "اُن" کے درمیان کوئی اختلاف نہیں رہے گا۔ اور ہم سب اچھے مقصد کے لئے زندہ رہیں گے۔ ایک ساتھ کارخانوں اور دفتروں میں کام کریں گے۔ کھیتوں کی پیداوار بڑھائیں گے۔ نئی نہریں کھودیں گے۔ دریاؤں پر نئے پل باندھیں گے۔ نئی سڑکیں بنائیں گے اور قدم ملا کر ایک ساتھ ایک منزل کی طرف چلیں گے۔ لیکن یہ خیال دیوانے کا خواب ثابت ہوا۔ جو لوگ برسر اقتدار آئے۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ مرو ڈرا شروع کر دیئے۔ بلکہ اُن کے جان و مال پر ہاتھ صاف کرنے کو ہی نئے ہندوستان کی تعمیر کہنے لگے۔ اونگ آباد اور ناگپور کے حالیہ فسادات نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ کئی سنجیدہ ہندوؤں کے بھی دل دکھائے ہیں۔ خدا خیر کرے۔

زبان پر سیکولرازم

ہندوستان ہاتھ سے نکل جانے سے انگریزوں کا یہ نقصان تو ضرور ہوا کہ اُن کی سلطنت کی سرحدیں کورے کاغذ کی طرح سکڑتی جا رہی ہیں لیکن اُن کے اوپر سے وہ گھناؤنا داغ دھلتا جا رہا ہے کہ برصغیر میں اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو مینڈھوں کی طرح لڑاتے تھے۔ اگر ہمارے اندر ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھنے کے جراثیم نہ ہوتے تو انگریز "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر کیوں کر عمل کر سکتے تھے اب تو مسلمانوں کی خاموشی اور امن پسندی بھی دوسرے فریق کو بالکل ناپسند ہے۔ ہم ملک کی ترقی اور سلامتی چاہتے ہیں۔ آستین میں خنجر چھپا کر سیکولرزم کا پرچار کرنے اور قومی دھارے میں جذب ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔

یہ راز اب کھل چکا ہے۔ جسے امریکہ کے نسلی فسادات کی بیساکھیاں کر کے دوبارہ نہیں چھپایا جا سکتا اور نہ یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اگر مغرب کے گوروں اور کالوں میں سر پھٹول ہو سکتی ہے تو پسماندہ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کا جھگڑا کوئی زیادہ معیوب بات نہیں۔ لیکن یہ تو یک طرفہ لڑائی ہے۔ مسلمانوں کے پاس تو ایک ڈنڈا بھی نہیں اور دوسرے فریق کے ہاتھ میں دو دھاری تلوار ہے۔ کسی نے الہ آباد سکندر آباد اور اورنگ آباد کے فسادات پر کیا خوب کہا کہ وہ مسلمانوں کو اُن تمام شہروں میں برباد کر دینا چاہتے ہیں۔ جن کے نام کے آخر میں "آباد" لگتا ہے۔ لیکن اپنے دھرم میں گائے کی جان کو ایک مسلمان کی زندگی سے زیادہ عزیز رکھنے والوں سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا انہوں نے یقین کر لیا ہے کہ تاریخ ہمیشہ اُن کا ساتھ دے گی؟ موجودہ ہندوستان کے مسلمانوں پر مظالم کی داستان اتنی تلخ اور تکلیف دہ ہے کہ آنے والی نسلوں کو اس وقت برسر اقتدار لوگوں کے کیرکٹر میں کوئی روشن پہلو نہیں ملے گا۔ ہم جان کینیڈی۔ مارٹن لوتھر کنگ۔ اور رابرٹ کینیڈی کے سنگدلانہ قتل پر آنسو بہا کر بین الاقوامی برادری میں کوئی رتبہ حاصل نہیں کر سکتے نہتے مسلمانوں پر ہاتھ صاف کرنے والے مسلم آبادی کو نہیں بلکہ ہندوستان کے وقار کو کم کر رہے ہیں اور یہ آنے والا وقت بتائے گا۔ کہ بے قصور لوگوں کا خون بہا کر ہم نے مجموعی طور پر کیا کھویا اور کیا پایا۔

تصویر کا دوسرا رخ

اعلیٰ ظرف اسے کہتے ہیں کہ اسرائیل اور عرب ملکوں میں جنگ ہوتی ہے۔ عرب ہار جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود عرب ملکوں میں رہنے بسنے والے یہودی بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے لئے ہر سچائی کی طرح کڑوی ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں پاکستان کے کسی علاقہ میں ایک بھی ہندو مسلم فساد نہیں ہوا۔ یا الٰہی اس کا راز کیا ہے۔

اے صبح و شام کی ہوا! جب تم صدر جمہوریہ ہند، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے عشرت کدوں سے گذرنا تو اُن سے ہماری صرف اتنی بات کہنا کہ ہندوستان کے مسلمان آپ کی صلاحیتوں کی بڑی قدر کرتے ہیں لیکن ان کو افسوس ہے کہ مسلم کش فسادات کا سدباب کرنے میں آپ لوگ بالکل ناکام رہے اور یہ بھارت کی تاریخ کا ایک تاریک باب ہے۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۷ر جون ۱۹۶۸ء)

کارروائی اجلاس

مجلس شوریٰ سرگودھا

سرگودھا ۲۸ جون - آج بعد نماز جمعہ بوقت تین بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں مقامی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صاحبزادہ مولوی محمد رفیع صاحب کی تلاوت کے بعد احقر عبدالغفور نے سابقہ کارروائی توثیق کے لئے پیش کی۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ اس کے بعد ماہ جون کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا جو منظور کرلیا گیا۔ دارالمطالعہ کی سہ ماہی رپورٹ مولوی تاج محمد صاحب ناظم دارالمطالعہ کی طرف سے پیش کی گئی۔ جس میں بتایا گیا کہ تین ماہ کے عرصہ میں تین ہزار افراد نے دارالمطالعہ سے استفادہ حاصل کیا۔ کتب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد چار صد ہے۔ مولوی تاج محمد نے دارالمطالعہ کے لئے ایک انگریزی اخبار کی ضرورت پر زور دیا۔ جو کہ متفقہ طور پر پاس ہوا کہ آئندہ پاکستان ٹائمز دارالمطالعہ کے لئے جاری کرایا جائے۔ اس وقت دارالمطالعے میں دس روزنامے اخبار، پانچ ہفتہ وار رسالے اور تین ماہنامے آتے ہیں۔ سیرت کانفرنس جو کہ جمعیۃ کی طرف سے ۶، ۷، ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو منعقد ہو رہی ہے کے سلسلے میں جن علماء نے دعوت قبول کی ہے۔ ان کے جوابات پڑھ کر سنائے۔ سیرت کانفرنس مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی گئی۔ جس کے صدر الحاج حکیم ملک واحد بخش صاحب ناظم حاجی محمد ابراہیم صاحب لدھیانوی۔ معاون ناظم شیخ محمد رفیق۔ معاون ناظم ۲ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب خازن شیخ محمد شریف صاحب منتخب ہوئے۔ ان کے علاوہ یکصد ممبران ہوں گے۔

اخبار وفاق کے متعلق مرکزی ناظم عمومی قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ہدایت بھی اجلاس میں پیش کی گئی۔ تمام اراکین نے وفاق کے تعاون پر شکریہ ادا کیا اور خریدار بننے اور بنانے کا عزم کیا جمعیۃ نمبر بھی زیادہ سے زیادہ منگوانے پر زور دیا گیا

اس کے بعد مولوی محمد صادق صاحب نے اپنے نومولود بچے جمال عبدالناصر کی پیدائش کی خوشی میں ٹی پارٹی دی اس موقعہ پر حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب بھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے تھے۔

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس شوریٰ کے نوجوان رکن غلام مصطفیٰ صاحب آزاد کی اچانک وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس جناب محمد اکرم خاں صاحب انجینئر واہ فیکٹری کی اچانک وفات کو دینی حلقوں کے لئے عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ موصوف باوجود جدید تعلیم یافتہ ہونے کے علماء سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔

یہ اجلاس موصوف کے والد جناب حکیم محمد رفیق کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور حکیم صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۳) یہ اجلاس مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ جہلم کی زبان بندی اور داخلہ بندی پر شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں حضرات اور ان کے علاوہ دوسرے تمام علماء کرام سے فی الفور پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس یوم بیت المقدس کی آڑ میں صدر ناصر اور دیگر آزادی پسند عرب راہنماؤں کے خلاف پروپیگنڈا کی شدید مذمت کرتا ہے — اور پروپیگنڈا کرنے والوں کو امریکی سامراج کا آلہ کار تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ عربوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے

(۵) یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے اس رویہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے کہ مساجد کا روپیہ کالجوں اور سکولوں کی بجائے ان مساجد پر خرچ کیا جائے جن کی یہ آمدنی ہے۔ سرگودھا شہر کی تینوں مساجد جامع مسجد بلاک ۱ جامع مسجد گول چوک۔ جامع مسجد غلہ منڈی کی حالت زار محکمہ اوقاف سے مخفی نہیں۔ کسی مسجد میں پانی کا انتظام نہیں تو کسی مسجد میں صفیں بھٹی اور بوسیدہ ہیں اور ختم ہو چکی ہیں۔ حالانکہ ان مساجد کا لاکھوں روپیہ جمع ہے۔ مساجد میں گرمیوں کے لئے آج تک صحنوں میں پنکھے نہیں لگائے گئے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف کو ہدایت کرے کہ مساجد کا انتظام بہتر بنایا جائے۔ بصورت دیگر محکمہ کو توڑ کر سابقہ انجمنوں کے حوالہ مساجد کا انتظام کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری زمین آئندہ نیلام کرنے کی بجائے کسانوں اور کاشتکاروں کو آسان قسطوں پر دی جائیں، تاکہ یہ غریب لوگ ان زمینوں سے اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔

(۷) یہ اجلاس میونسپلٹی سرگودھا کی طرف سے اضافہ شدہ ٹیکسوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ اضافہ شدہ ٹیکس غریب عوام کے لئے نہایت تکلیف کا باعث ہیں۔ یہ اجلاس کمیٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ اضافہ شدہ ٹیکسوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

آخر میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب نے جمعیۃ کی کامیابی اور عرب کشمیری اور قبرصی مسلمانوں کے لئے دعا کی۔ (عبدالغفور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا)

قافلہ اسلام

موسےٰ خیل

جمعیۃ علماء اسلام موسےٰ خیل ضلع میانوالی کا عمومی اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عرصہ قریباً سوا سال سے ہیلا واٹر سپلائی مشرقی خراب ہے مگر آج تک صحیح قدم اس کی مرمت کے لئے نہیں اٹھایا گیا۔ بارہا افسران متعلقہ سے استدعا کی گئی ہیں مگر ابھی تک شنوائی نہیں ہوئی۔ عرصہ مذکورہ سوا سال سے پینے کا پانی کھارا استعمال ہو رہا ہے۔ جس سے انسانی صحت روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ علاوہ اس کے بہت بڑی رقم خرچ کرکے دوسرا ٹیوب ویل تیار کرایا ہے۔ اس واسطے کہ ٹیوب ویل کا پانی تیرہ چودہ ہزار آبادی کے پینے کے لئے ناکافی تھا۔ مگر اس بدقسمتی یہ ہے کہ عرصہ دو سال سے نئے ٹیوب ویل کو موٹر لگا کر چالو نہیں کیا گیا۔ حکومت سے پرزور مطالبہ ہے۔ کہ بہت جلد پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا اجلاس

۱۷ جون جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر ڈویژن منعقد ہوا۔ اجلاس میں مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ ڈویژن مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر ضلع پشاور۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم ڈویژن۔ مولوی محمد یعقوب انقاسمی ناظم اعلیٰ ضلع پشاور۔ عبدالرحیم خاں ناظم پشاور شہر، غلام عباس خاں پشاور شہر شریک تھے۔ جماعتی مشوروں کے ساتھ مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا یہ اجلاس حکومت کی طرف سے مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم ڈویژن پر تین مہینے تقریر نہ کرنے کی پابندی پر احتجاج کرتا ہے۔

یہ اجلاس بھارت میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ حکومت پاکستان اور تمام مسلم ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ ہندوستانی

Scanned with CamScanner

محاذ

منزل بہ منزل

مسلمانوں کی مظلومیت پر ایک عالمی کانفرنس بلا کر غور کرے اور ہندوؤں کی وحشت و بربریت سے مسلمانوں کے بچاؤ کی صورت تلاش کرے

یہ اجلاس علماء پر آئے دن کی پابندیوں کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ یہ پابندیاں ہٹائی جائیں۔

(عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
پشاور ڈویژن)

اراکین شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام
بہاولپور ڈویژن متوجہ ہوں

مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بمقام مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور میں منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت الحاج میاں سراج احمد صاحب دین پوری فرمائیں گے تمام اراکین اس تاریخ پر شرکت فرما کر اپنے مشورہ جات سے مستفید فرمائیں۔

(عبدالصبور خادم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خانپور)

کراچی میں دارالمطالعہ کا قیام

دینی، تبلیغی اور علمی حلقوں کے لئے یہ امر باعث مسرت ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے صدر کے اہم ترین مقام گڈیالی بلڈنگ کی دوسری منزل روم ۲۰۲ میں ایک دارالمطالعہ کی بنیاد رکھی ہے۔ جس میں علمی، ادبی، تاریخی اور تبلیغی لٹریچر عوام کے لئے مہیا کیا جائے گا۔

اس فری دارالمطالعہ کے اوقات روزانہ شام کو ۵ بجے سے رات کو ۹ بجے تک ہوں گے۔ اتوار کے دن صبح ۱۰ بجے سے شام کے ۵ بجے تک کا وقت رکھا گیا ہے۔ اس دارالمطالعہ کے لئے جو احباب دینی، دعوتی اور تبلیغی کتابوں کے عطیات دینا چاہیں وہ اس پتہ پر ارسال کریں۔

(مولانا حافظ محمد اسمٰعیل مولانا محمد صادق مدرسہ اسلامیہ کھڈہ کراچی ۲)

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ارکان شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

کراچی یکم جولائی کو جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال ایڈیٹر ترجمان اسلام کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جناب ڈاکٹر کمال صاحب نے جمعیۃ کی اہمیت اور موجودہ معاشرہ میں جمعیۃ کے کردار اور فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ وقت علماء کی خاموشی اور عافیت کوشی کا نہیں۔ علماء کو بڑھ چڑھ کر اپنا فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔ نیز پاکستان کی وحدت، سالمیت اور وطن دوستی کا حق بطریق احسن نبھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جناب ڈاکٹر کمال کے بصیرت افروز ارشاد کے بعد کراچی کے مشہور عالم دین اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی جس میں انہوں نے ارکان جمعیۃ سے پرسوز انداز میں اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دیں۔ نیز ارکان شوریٰ کا ہر فرد اپنے دائرۂ احباب اور حلقہ تعارف میں جمعیۃ کی آواز اور اس کے اغراض و مقاصد کی تبلیغ کرے۔

مجلس شوریٰ نے یہ طے کیا۔ کہ اب جمعیۃ کے کام اور اس کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ سندھ میں جو علاقائی کانفرنس ہو۔ اسے ہر ممکن طریقہ سے کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور کراچی میں بھی ایک دو روزہ یا ایک روزہ کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کراچی میں مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کی کمیٹی بنائی گئی۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب۔ مولانا سلیم اللہ صاحب۔ مولانا اللہ وسایا صاحب بروہی۔ مولوی علی محمد صاحب قصر مندی۔ مولانا عبدالحق حقانی محمد جمیل صاحب۔ مولانا مصباح اللہ شاہ صاحب۔ حکیم جمال الدین صاحب۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔

دارالمطالعہ و دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی واقع گڈیالی بلڈنگ دوسری منزل روم ۲۰۲ بالمقابل امپرس مارکیٹ صدر کے لئے حافظ عبدالستار صاحب بروہی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جو ایک پرجوش اور مخلص کارکن ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ محصل اور روابط کا کام بھی سرانجام دینگے۔ (از دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

راولپنڈی ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ ۲۱ جولائی بروز اتوار ۹ بجے حسن ابدال میں ہوگی۔

تمام اراکین شوریٰ سے درخواست ہے کہ وقت کی پابندی کرتے ہوئے شوریٰ کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ (مولانا) عبدالحکیم ناظم ڈویژنی جمعیۃ راولپنڈی)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں
پیر محسن الدین صاحب
ایم این اے کی آمد
اور دعوت

حضرت مولانا ابوالحافظ محسن الدین احمد صاحب رکن قومی اسمبلی جنہوں نے مزاحمت کے سلسلہ میں قومی اسمبلی میں اچھی گرما گرمی پیدا کر دی تھی۔ اجلاس برخاست ہونے کے بعد مشرقی پاکستان جاتے ہوئے لاہور تشریف لائے۔ صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے عہدہ داروں نے ان کے اعزاز میں ۶ جولائی ۶۸ء صبح ۷ بجے چائے کی دعوت دی۔ جس میں حضرت جانشین حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبید اللہ انور۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انار کلی حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (صدر کانفرنس) ناظم صوبائی جمعیۃ اور دیگر مقامی علماء کرام اور معززین شہر نے شرکت فرمائی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی راولپنڈی سے پہنچ گئے تھے۔

ناشتہ کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے حضرت پیر محسن الدین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مختصر تقریر کی جس کا جواب پیر صاحب نے دیتے ہوئے اپنی ہر طرح کی ہمدردی کا یقین دلایا۔ نیز علماء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے عرصہ سے خواہش تھی کہ میں علماء حق سے ملوں

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم دارالعلوم کی
لاہور میں آمد

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب لاہور تشریف لائے۔ جو جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن فیروز پور روڈ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا اچھے خاصے کمزور اور علیل ہیں۔ اپنے عزیزوں سے ملنے تشریف لائے ہیں۔ اکابر علماء جمعیۃ نے بھی ان سے ملاقات کی۔ دوسرے وابستگان دارالعلوم بھی شرف ملاقات حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے وجود سے دارالعلوم اور اہل اسلام کو تا دیر نفع پہنچائے۔ آمین!

دعائے صحت

قارئین ترجمان اسلام سے التماس ہے۔ کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ میاں چنوں چند دنوں سے دردگردہ کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور کبھی کبھی قلبی دورہ بھی پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا موصوف کے لئے اللہ تعالیٰ سے صحت کاملہ کی دعا فرمائیں

(محمد یوسف صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ میاں چنوں)

Scanned with CamScanner

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

از حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب صفائی سیکرٹری ناظم عمومی مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ

علماء دین تبلیغی و تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ملکی و ملی خدمات بھی انجام دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ متحدہ ہندوستان میں انگریزی تسلط کے آغاز سے لیکر انگریزی جبر و استبداد کے آخری دن تک کی تاریخ پر جب آپ نظر دوڑائیں گے تو یہ حقیقت آپ کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔ انگریز کا تسلط اس ملک میں روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ عین اس وقت امام ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ نے اپنی دور بین نظر سے دیکھ لیا تھا کہ دنیا کی سیاست خصوصاً ہندوستانی سیاست ایک نئی کروٹ لے رہی ہے۔ آپ نے تقاضائے وقت کے پیش نظر ملکی و ملی خدمت کے لئے ایک خط کھینچا۔ بعد میں علماء نے امام ولی اللہ کے کشیدہ خطہ ہی پر ملکی و ملی وہ خدمات انجام دی ہیں جو ملک کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ بالاکوٹ کا جہاد، اٹھارہ سو ستاون کا جہاد آزادی تحریک ریشمی رومال۔ خلافت تحریک اور ترک موالات کی تحریک الغرض ہندوستان کو غیر ملکی تسلط سے آزاد کرنے کی غرض سے اس سرزمین میں جتنی تحریکیں اٹھی تھیں۔ ان تمام تحریکوں کے بانی مبانی یا سرخیل علماء حقانی تھے۔ علماء دین نے اپنے خون سے تحریک حریت کی آبیاری کی۔ آج اگر کسی کو چشم بینا تاریخ سے نابلد کو علماء کے کارنامے نظر نہ آئیں۔ یا اگر وہ ان کی سرخروئیوں کو فقط سمجھے تو اس سے حقیقت بدل نہیں سکتی بلکہ اس کی حماقت ظاہر ہوگی۔ جبکہ بیسویں صدی کی ہوائے حریت نے متحدہ ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ دیا تھا۔ اور ہندوستان آزاد ہونے کا وقت قریب آچکا تھا۔

تو شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت علماء نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

علماء مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان کے علماء بھی ان تمام تحریکوں میں حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ اٹھارہ سو ستاون کے جہاد حریت کی ناکامی کے بعد شہر ڈھاکہ بہادر شاہ پارک میں ایک پرانے درخت پر اس جہاد میں حصہ لینے کی پاداش میں چالیس مقتدر علماء کو پھانسی دے دی گئی تھی۔ جن کی نعشیں مسلسل چھ ماہ تک اس درخت پر لٹکتی رہیں اور خوف کے مارے لوگ ادھر سے نہیں گذرتے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا کرامت علی مرحوم، سید نثار .... حاجی شریعت اللہ پیر دودھ میاں اس کا خاندان اور منشی مہراللہ کا نام نامی آج تک زبان زد خلائق ہے اور تحریک پاکستان میں بھی اس اطراف کے علماء نے وہ خدمات انجام دی ہیں۔ جو شاید کسی دوسرے خطے کے علماء کو نصیب ہوئی ہو۔

حصول پاکستان کے بعد

حصول پاکستان کے بعد علماء مشرقی پاکستان نے پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد نہ صرف باقی رکھی بلکہ پاکستان میں اسلامی دستور نافذ کرانے کے لئے باقاعدہ تحریک چلاتے رہے۔ اور مارشل لاء کے نفاذ سے قبل صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں اس خطہ کے بہت سے علماء بحیثیت رکن اسمبلی میں اسلامی دستور اور شرعی قوانین نافذ کرانے کی کوششوں میں منہمک رہے۔ اور مارشل لاء نافذ ہونے کے بعد جبکہ عائلی قوانین کا آرڈیننس نافذ ہوا، تو اس وقت بھی مشرقی پاکستان کے تقریباً اسی علماء نے (مارشل لاء کی سختی کے باوجود) اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک مشترکہ اشتہار شائع کر کے اس آرڈیننس کے خلاف شروع ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں مفکر اسلام حضرت مولانا نور محمد اعظمی (سرپرست مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام) نے جو کارنامہ انجام دیا۔ وہ کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ صدیوں تک علماء کے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔

مارشل لاء کے ختم ہونے کے بعد مشرقی پاکستان کے علماء اس فکر میں تھے کہ مغربی و مشرقی پاکستان کے علماء کی ایک متحدہ پلیٹ فارم پر مجتمع ہو رہنے کی کیا صورت ہوگی؟ چنانچہ جب مغربی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے احیاء کا اعلان ہوا تو یہاں کے علماء نے مغربی پاکستان کے اکابر جمعیۃ سے رابطہ قائم کیا اور مجاہد اسلام حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مدظلہٗ سرپرست مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مشرقی پاکستان کے دورہ کے لئے تشریف لائے۔ بعدہٗ اور کئی دفعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مشرقی پاکستان کا دورہ کر کے علماء سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ بالآخر علماء سلہٹ کی دعوت پر ۱۳ر مارچ ۱۹۶۶ء کو حافظ الحدیث حضرت العلامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب لاہور سے ڈھاکہ تشریف لائے۔ ۱۴ر مارچ صبح ۹ بجے ڈھاکہ نواب باڑی میں ڈھاکہ شہر کے علماء اور صوبہ کے متعدد اضلاع کے علماء کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں ان حضرات کی تقاریر کے بعد حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب کی تجویز پر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں آئی۔

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام وجود میں آتے ہی ایک نام نہاد علماء کا گروہ جن کو تاریخ ہمیشہ وضع وضو کے نام سے یاد کرتی ہے جمعیۃ کے خلاف اپنے پروپیگنڈے شروع کر دیئے۔ اور یہ گروہ کوسوں دور از حقائق باتیں اور تہمت تراشی سے سادہ لوح عوام کو جمعیۃ کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔ مگر کاروان جمعیۃ نہایت صبر اور ہمت کے ساتھ اثباتی پہلو میں اپنا کام چلاتے رہے۔ بہ فضل خدا دو سال کے قلیل عرصہ میں جمعیۃ نے ایسی خدمات انجام دی ہیں کہ جس کی وجہ سے آج مشرقی پاکستان کے علماء یہ کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی مشرقی پاکستان کے علماء اور فضلاء مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان نے اپنی بے بضاعتی کے احساس کے باوجود خدمت دین کی خاطر میدان جہاد میں قدم رکھا ہے۔

جمعیۃ کی پہلی کانفرنس

چونکہ ضلع سلہٹ میں جمعیۃ کی تشکیل پہلے ہی عمل میں آچکی تھی۔ مذکورہ بالا حضرات کی مشرقی پاکستان میں آمد پر ۲۰ر مارچ ۱۹۶۶ء کو سلہٹ ضلع جمعیۃ کی طرف سے بمقام ڈھاکہ دکھن (سلہٹ) میں عظیم الشان تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں نصف لاکھ سے زائد معین نے شرکت کی۔ اور صوبہ بھر کے اکابر علماء کے علاوہ مغربی پاکستان کے متذکرہ بالا حضرات بھی شریک تھے بعدہٗ ۲۲ر مارچ کو ان حضرات کی سلہٹ سے واپسی پر ڈھاکہ میں عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً بیس ہزار آدمی حاضر تھے اور اسی روز صبح کو ڈھاکہ شہر کے علماء اور دیندار حضرات کا ایک عظیم اجتماع زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت العلامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ منعقد ہوا اور اسی اجتماع میں حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب کی تجویز پر ڈھاکہ شہر جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
کی مجلس شوریٰ

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان
(۲) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (خازن و ناظم صوبائی) ہلال انجینئرنگ کمپنی لاہور
(۳) مولانا محمد اجمل صاحب (ناظم صوبائی جمعیۃ) لاہور
(۴) مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی
(۵) مولانا سید گل بادشاہ صاحب طور و ضلع مردان
(۶) مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی
(۷) مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال
(۸) مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کھڈہ۔ کراچی
(۹) مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ (سندھ)
(۱۰) حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب جامعہ مدنیہ لاہور
(۱۱) مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ ساہیوال
(۱۲) مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد
(۱۳) مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا
(۱۴) مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
(۱۵) مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
(۱۶) مولانا حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی بہاولنگر
(۱۷) حضرت مولانا فدا الرحمٰن صاحب درخواستی خانپور
(۱۸) مولانا محمد عمر صاحب پرتنگ آباد، قلات
(۱۹) مولانا محمد انور صاحب (خلف الرشید حضرت مولانا شیر محمد صاحب) سکھر۔
(۲۰) مولانا سید محمد طیب شاہ سہارنی قصور ضلع لاہور
(۲۱) مولانا جان محمد صاحب بنوں
(۲۲) مولانا عبدالکریم صاحب (اورالائی بلوچستان)
(۲۳) مولانا محمد حسن صاحب۔ سانگھڑ۔
(۲۴) مولانا تاج الدین صاحب بسمل۔ پڈعیدن
(۲۵) مولانا غلام رسول صاحب کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد۔
(۲۶) مولانا خلیفہ محمود صاحب شکارپور سکھر
(۲۷) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور
(۲۸) حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب۔ ٹانک
(۲۹) حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب فرزند حضرت مولانا عبدالہادی صاحب مدظلہ سجادہ نشین دین پور شریف۔ خان پور ضلع رحیم یار خاں
(۳۰) حضرت مولانا غلام محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں
(۳۱) چودھری شوکت علی صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
(۳۲) مولانا حبیب گل صاحب۔ ٹل ضلع کوہاٹ
(۳۳) حاجی کرامت اللہ صاحب سالار مغربی پاکستان

نوٹ: مندرجہ بالا حضرات کی (اعزازی) خدمت میں خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں نہ ملنے کی صورت میں اس اطلاع کو دعوت نامہ تصور فرمادیں۔ فقط حنیف

جمعیۃ علماء اسلام کا نیا دور
حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کا نیا عہدہ

۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس نے بیداری کا صور پھونکا۔ تمام ملک کے مسلمانوں اور خاص کر علماء اور دیندار مسلمانوں کے ذہن نشین ہو گیا کہ دین کی حفاظت اسلام اور اہل اسلام کی سربلندی اور استحکام وطن کی صحیح جدوجہد کا راستہ صرف وہ ہے کہ ملک کی سب سے بڑی دینی جماعت جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر عوامی اور دینی طاقت کو بڑھایا جائے۔ علماء دین کی رہنمائی میں برکت بھی ہوگی اور کامیابی کے امکانات بھی روشن ہیں۔

چنانچہ ملک کے مختلف حصوں میں نئے نوجوانان اسلام اور علماء دین نے اپنی ذمہ داریاں محسوس کیں۔ ساہیوال کے نوجوانان اسلام کا دینی جذبہ اور حضرت مولانا منظور احمد صاحب کا اعلان اس کے شاہد عدل ہیں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب مالک ہلال انجینئرنگ کمپنی ملتان روڈ لاہور اگرچہ پہلے سے صوبائی جمعیۃ کے خازن چلے آرہے ہیں۔ لیکن انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے روز افزوں مبارک کاموں کے پیش نظر صوبائی جمعیۃ کی نظامت کا بوجھ اٹھانا بھی قبول فرمالیا۔

چنانچہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے بمشورہ امیر مرکزی حضرت درخواستی مدظلہ ان کو صوبائی ناظم جمعیۃ کی حیثیت سے مولانا محمد اجمل صاحب سے مل کر تمام تنظیمی اور دفتری امور سرانجام دینے کے لئے منتخب فرمایا۔ جسے انہوں نے محض دین کی خاطر باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے قبول فرمایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

حضرت امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا
دورۂ مشرقی پاکستان

۲۸- جولائی بروز اتوار ایت وار حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ (امیر مرکزی) بذریعہ ہوائی جہاز مشرقی پاکستان کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ وہاں آپ بارانی موسم کی وجہ سے ڈھاکہ میں قیام فرمائیں گے۔

آپ کا یہ دورہ صرف ایک ہفتہ کے لئے ہوگا۔ اور آپ کے ہمراہ بعض دیگر علماء ارکان جمعیۃ بھی ہوں گے۔

(ناظم دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان
کی
مجلس شوریٰ کا اجلاس

میں حضرت امیر مرکزی درخواستی صاحب مدظلہ کے حکم و مشورے کے مطابق اعلان کرتا ہوں کہ ۲۷- جولائی ۱۹۶۸ء کو لاہور دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل میں صبح ۹ بجے سے مجلس شوریٰ (صوبائی) کا اجلاس ہوگا۔ تمام ارکان حضرات شریک ہو کر ممنون فرمائیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) امیر صوبائی جمعیۃ کا انتخاب
(۲) ملکی انتخابات پر غور
(۳) دیگر امور باجازت صدر

(غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بہاولنگر

دوستوں نے اس خبر کو صدمہ سے سنا کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جو ضلع بہاولنگر کی جمعیۃ علماء اسلام کے پہلے ناظم اعلیٰ اور بہترین کارکن تھے، فوت ہو گئے۔ آپ کے دو فرزند ہیں۔ (۱) عرف اقبال صاحب اور (۲) محمد لطف صاحب۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہر دو فرزندوں کو اپنے باپ کی بنا در کھی ہوئی جمعیۃ علماء اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین! مختلف احباب مرحوم کے لئے دعا کریں۔

(غلام غوث ہزاروی)

قبول اسلام

دینہ ۲۱- جون۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد مین بازار دینہ کے خطیب مولانا عبدالرشید صاحب کے ہاتھ پر ایک عیسائی نوجوان نے اسلام قبول کیا اس کا اسلامی نام عبدالرحمان رکھا گیا۔ حاضرین نے اس موقع پر صداقت اسلام کے نعرے لگائے اور خوشی کا اظہار کیا اور ساتھ ہی مطالبہ کیا کہ ملک میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اور اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

(مرشاد عالمگیری دینہ)

Scanned with CamScanner

بچوں کیلئے

اسلامی کہانیاں

غریب شوہر اور مالدار بیوی

ایک دفعہ ایک غریب عورت نے آکر بادشاہ سے سوال کیا۔ اس نے ایک پرزے پر لکھ دیا کہ اس کو دو سو پونڈ دے دیئے جائیں۔ خزانچی کو شک ہوا۔ اس نے آکر بادشاہ سے تصدیق کرنی چاہی۔ بادشاہ نے کہا۔ میری نیت دو سو روپے دینے کی تھی۔ مگر جب قلم سے پونڈ لکھ دیئے تو اب یہی رقم اُن کو دے دی جائے۔

چند دنوں کے بعد اس کا شوہر آیا اور کہنے لگا۔ میں اور میری بیوی دونوں غریب تھے۔ آپ نے اسے دو سو پونڈ دے کر مالدار بنا دیا۔ اب وہ میرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ آپ مہربانی کرکے اُسے حکم دے دیجئے کہ وہ مجھ سے علیحدہ نہ ہو۔ بادشاہ مسکرایا اور اسے بھی دو سو پونڈ دے کر کہا جاؤ۔ اب تم بھی اس کے برابر مالدار ہو گئے ہو اور وہ تمہیں چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں جائے گی۔

کھانے کی رکابی میں کتابیں

قاضی ابو یوسفؒ ایک بہت بڑے عالم ہو گذرے ہیں جو خلیفہ ہارون رشید کی طرف سے تمام سلطنت کے بڑے قاضی (قاضی القضاۃ یا چیف جسٹس) تھے۔ وہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ دن بھر سبق پڑھنے میں مشغول رہتے تھے اور گھر میں نہایت تنگی سے گذر بسر کرتے تھے۔ ان کی بیوی ہمیشہ کہتی رہتی تھیں کہ تم کچھ کام کاج کرکے کمایا کرو، تاکہ ہم روٹی کپڑے کے لئے محتاج نہ رہیں۔ مگر آپ کو تحصیل علم کا اتنا شوق تھا کہ سبق چھوڑ کر دنیوی کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن جب وہ گھر آئے تو بیوی نے بجائے کھانے کے برتن میں کتابیں رکھ کر آپ کے سامنے رکھ دیں

قاضی ـــــ یہ کیا؟

بیوی: ـــ تمہیں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ دن بھر کتابوں میں لگے رہتے ہو۔ اس لئے لو اب کتابیں کھاؤ۔ گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔

دوسرے دن آپ مدرسہ نہیں گئے اور بازار میں کام کاج کرتے رہے۔ جب حضرت امام صاحبؒ نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو آپ نے کہانی سنا دی۔ امام صاحب نے اسی وقت لاکر روپوں کی ایک تھیلی ان کو دے دی۔ اور کہا خبردار! علم نہ چھوڑنا، میں کبھی کبھی تمہاری امداد کیا کروں گا۔ وہ وقت دور نہیں۔ جب تمہارے گھر کے خادم بھی بادام اور پستے چبائیں گے۔

بعد میں جب وہ خلیفہ کے دربار میں قضا کے بڑے عہدہ پر مامور ہوئے تو ایک دن بادام اور پستہ کی رکابیاں دیکھ کر رو پڑے۔ خلیفہ ہارون الرشید نے رو پڑنے کا سبب پوچھا تو آپ نے یہ واقعہ سنا دیا۔

نماز میں روپے مل گئے

ایک دفعہ ایک شخص امام ابو حنیفہؒ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے کچھ روپے ایک جگہ احتیاط سے رکھے تھے۔ اب جگہ بھول گیا ہوں۔ کوئی تدبیر بتائیے۔

آپ نے فرمایا کہ آج ساری رات نماز پڑھو۔

اس نے جاکر نماز پڑھنی شروع کی۔ اتفاق یہ کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کو یاد آگیا کہ روپے فلاں جگہ رکھے تھے۔ دوڑا ہوا امام صاحبؒ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کی تدبیر راست آگئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں شیطان کب گوارا کرتا تھا کہ تم رات بھر نماز پڑھتے رہو۔

خواتین کیلئے

۲

اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ

(۲۵) ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشق معشوق کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بے ہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔

(۲۶) ایسی کتابیں پڑھواؤ جس میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آجائے

(۲۷) مکتب سے آجانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے اس کو کھیلنے کی اجازت دو۔ تاکہ اس کی طبیعت کند نہ ہو جائے۔ لیکن کھیل ایسا ہو۔ جس میں کوئی گناہ نہ ہو، اور چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔

(۲۸) آتش بازی یا باجہ فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔

(۲۹) کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

(۳۰) اولاد کو ضرور کوئی ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کر سکے۔

(۳۱) لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکے۔

(۳۲) بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں۔ اپاہج اور سست نہ ہو جائیں۔ ان کو کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھا دیں۔ صبح سویرے اُٹھ کر تہہ کرکے احتیاط سے رکھ دیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں۔ ادھڑا پھٹا خود سی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں یا اجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں، جہاں کیڑے اور چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں۔ اور گن کر پڑتال کرکے لیں۔

(۳۳) لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اُٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔

(۳۴) لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے چیز بُننے کا گھر میں ہوا کرے۔ اس میں غور کرکے دیکھا کرو کہ کیونکر ہو رہا ہے۔

(۳۵) جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو۔ پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو۔ تاکہ اس کا دل بڑھے۔ جب اس کی بری بات دیکھو۔ اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ۔ کہ دیکھو بری بات ہے جو دیکھنے والے کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا۔ خبردار مت کرنا۔ نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے۔ اور اگر پھر بھی کام کرے تو مناسب سزا دو۔

(۳۶) ماں کو چاہیئے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔

(۳۷) بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو۔ جو کام چھپا کر کرے گا۔ سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو برا سمجھتا ہے۔ سو اگر وہ بُرا ہے تو اس سے چھڑاؤ۔ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا۔ تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیئے۔

(۳۸) کوئی کام محنت اور ورزش کا اس کے ذمہ مقرر کر دو۔ جس سے صحت اور ہمت رہے۔ سستی نہ آنے پائے۔ مثلاً لڑکوں کو ڈنڈ، لگڈر کرنا، ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضروری ہے۔ اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں۔

(۳۹) چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے۔ نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے

(۴۰) اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو، زبان سے، چال سے، برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پائے۔ یہاں تک کہ اپنے ہم عمروں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم دوات تختی تک کی تعریف نہ کرے۔

تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

(۳)

از مولانا عبد الغفور صاحب پسروری
مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن
کراچی - درجہ تخصص

پھر کیا آپ یہ بتلا سکتے ہیں کہ تفہیمات کی عبارت :-

"ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لئے بھی ان سے منفک ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہو جاتی ہے اسی طرح انبیاء سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں سرزد ہونے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں"۔

اس عبارت میں عصمت و حفاظت کے اٹھائے جانے کا کونسا خاص موقع بیان کیا گیا ہے اور کون سی خاص لغزش کا ذکر ہے؟

حضرت والا! آپ تو یہ بقول اپنے قرآن مجید کے انداز بیان سے پیدا شدہ سوال کے جواب میں ایک قاعدہ کلیہ اور اصول بیان فرما رہے ہیں۔ خاص موقع اور خاص لغزش کا اس سے کیا تعلق؟ پھر آپ کی تفہیمات والی عبارت سے آپ جیسا معمولی پڑھا لکھا آدمی تو یہ بات سمجھ سکتا ہے۔ لیکن جو آپ کی طرح انبیاء علیہم السلام کو نافرمان، گناہ کبیرہ کا مرتکب۔ خواہش نفس کا منبع۔ فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہ اور خداوند قدوس کی صفات سے بے علم نہ سمجھتا ہو اور ان کے قدسی نفوس کو شریر اور ان کے اندر جذبہ جاہلیت کو ثابت کرنے میں ہاتھ کی صفائی دکھلانے میں آپ کی طرح ماہر فن نہ ہو۔ وہ قطعاً آپ کی عبارت سے یہ نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے تفہیمات میں خاص موقع اور خاص لغزش کے صدور کی حد تک حفاظت اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ حق پرست آدمی جو بھی آپ کی عبارت کو دیکھے گا یقیناً آپ کے عقیدۂ عصمت کو ناقابل اعتبار ٹھہرائے گا۔

آگے فرماتے ہیں :-

"جن حضرات کی عمریں منطق و فلسفہ کے سبق پڑھاتے ہوئے گذری ہیں، ان کے بارے میں یہ ماننا میرے لئے سخت مشکل ہے کہ وہ عصمت کے کلی ارتفاع اور جزئی ارتفاع میں کوئی فرق محسوس نہ کر سکتے ہوں گے۔ اس لئے میں گمان کرنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ کرتب جان بوجھ کر دکھایا گیا ہے تاکہ مجھے کسی نہ کسی طرح عصمت انبیاء کا منکر قرار دیا جا سکے"۔ ص۶۰

آپ کے منکر عصمت انبیاء ہونے میں شک کیا ہے؟ جی نہیں۔ یہ منطقی و فلسفی یہ فرق محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے کہ عصمت کے کلی ارتفاع اور جزئی ارتفاع میں اگر کوئی فرق ہوتا تو یہ منطق و فلسفہ پڑھانے والے اس فرق کو محسوس کرتے۔ جب عصمت کے خلاف ہونے میں کلی اور جزئی ارتفاع دونوں برابر ہیں تو پھر ان میں فرق کر کے وہ منطقی و فلسفی کیوں آپ کی طرح خبث باطن کا ثبوت دیں؟ میں بھی عرض کروں گا کہ "مودودی صاحب جیسے جس بین الاقوامی داعیٔ حق کی ساری عمر دنیا کو ایک خاص قسم کا منطق و فلسفہ پڑھانے میں گذری ہے اس کے بارے میں یہ ماننا میرے لئے نہایت ہی سخت ترین مشکل ہے کہ وہ عقیدۂ عصمت کے خلاف ہونے [illegible] عصمت کے ارتفاع کلی و ارتفاع جزئی [illegible] کو نہ سمجھ سکتے ہوں گے۔ لہٰذا [illegible] حق بجانب ہوں کہ عقیدۂ عصمت انبیاء میں [illegible] کرنے کا یہ کرتب جان بوجھ کر کیا گیا ہے تاکہ اپنے مقابلہ میں انبیاء علیہم السلام تک کو اپنے اپنے فرائض میں کوتاہ ثابت کر کے ناقابل اعتبار و ناقابل اعتماد ثابت کر دکھایا جائے۔

ان منطقیوں و فلسفیوں نے تو عصمت کے ارتفاع کلی اور ارتفاع جزئی میں کوئی فرق نہیں کیا۔ آپ نے یہ فرق کر کے کونسا تیر مارا ہے؟ اور کون سی کوئی صحیح بات کہی ہے؟ اس فرق نے تو علماء کی بات اور ان کی آپ پر گرفت کی اور تائید کر دی ہے۔

آگے فرماتے ہیں :-

"اور اب میری اس توضیح کے بعد بھی کچھ بعید نہیں کہ یہ حضرات اور اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسی الزام کو اسی طرح دہراتے چلے جائیں گے جس طرح سالہا سال سے دہراتے چلے آ رہے ہیں۔ اصل معاملہ کسی علمی اختلاف کا نہیں بلکہ بغض کا ہے۔ جس کے ساتھ خدا ترسی مشکل ہی سے کبھی جمع ہو سکتی ہے"۔ ص۶۰

واہ! کیا کہنے خدا ترسی کے اس ٹھیکیدار کی توضیح کے؟ خدا ترس صاحب کونسی توضیح آپ نے کی ہے؟ کیا یہ کہ "لغزش سے میری مراد وہ تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے" اگر یہی ہے تو اس کا جواب کتاب میں آ جائے گا۔ یا کیا وہ توضیح یہ ہے کہ "عصمت کے ارتفاع سے میری مراد جزئی ارتفاع تھا نہ کہ کلی"؟ تو حضور کلی و جزئی دونوں ارتفاع عصمت انبیاء کے خلاف ہیں۔ یا کیا وہ توضیح یہ ہے کہ "میں نے یہ پھر بات ضمناً لکھی تھی"۔ تو حرام کام بہرحال حرام ہے۔ خواہ ضمناً ہو یا اصولاً۔ تو فرمائیے۔ آپ نے اس توضیح میں بھی کونسی بات مسلک اہل السنۃ کے مطابق اور انبیاء علیہم السلام کی شایان شان کہی ہے؟ پرنالہ تو وہیں کا وہیں ہے ؎

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

پھر ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ آپ کے ساتھ بغض ہو تو اس کے ساتھ خدا ترسی بقول آپ کے ہی جمع تو ہو سکتی ہے۔ اگرچہ مشکل ہے لیکن بغض انبیاء کے ساتھ مشکل سے بھی خدا ترسی جمع نہیں ہو سکتی

کیا ساری خدا ترسی کو آپ نے اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے الاٹمنٹ کروا لیا ہے؟ کہ انبیاء کے لئے بھی اس میں کوئی حصہ باقی نہیں رہا؟ ؏

شرم تم کو مگر نہیں آتی

آگے فرماتے ہیں :-

"میرا بارہا کا تجربہ ہے کہ جن الزامات کا میں مفصل جواب دے کر ان حضرات کی حجت قطع کر چکا ہوں ان کو یہ اسی طرح دہراتے رہے ہیں۔ گویا انہیں سرے سے کوئی جواب دیا ہی نہیں گیا"۔ (ص۶۰)

واہ مداری صاحب! آپ کے ہاتھ کی صفائی خوب ہے۔ فرمائیے کن الزامات کا آپ نے مفصل جواب دیا ہے کہ [illegible] مفصل اور صحیح ہونے کے باوجود علماء اس کو دہرا [illegible] رہے ہیں۔ کیا یہی متعہ کی حلت کا الزام ہے؟ کہ جب کہ آپ نے تفصیلی جواب یوں دیا کہ میں نے ترجمان اگست ۵۵ء میں جو متعہ کی حلت کا قول اختیار کیا تھا اور اس کو امر حق کہا تھا۔ وہ صرف شیعوں کی اصلاح کے لئے کہا تھا۔ ورنہ میں تو خود اس کی حرمت کا قائل ہوں۔ کیا یہ تفصیلی جواب تھا؟ (باقی)

مودودیے مفتی یوسف اکوڑہ خٹک کے منہ پر چپت

مودودی اور اس کے اذناب کی گمراہی میں بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء پاکستان و بھارت سب ہی متفق ہیں۔ ہم حیران تھے کہ حضرت مولانا سید بادشاہ گل صاحب بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے مدرسہ میں گمراہ مفتی یوسف کی مدرسی اور راحت گل جیسے آدمیوں کی کھپت کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

لیکن ہم نے اور ہمارے اکابر علماء دین نے حضرت بادشاہ گل صاحب بخاری پر شدت حسن ظن کی بنا پر صبر آزما حالات میں بھی نکیر کرنے سے اجتناب کیا۔ یہ اہل حق کی کمال احتیاط ہے اور الحمد للہ تعالیٰ کہ اس حوصلہ مندی کا پھل میٹھا نکلا اور آخر کار حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہ نے اپنے پاک ضمیر کی آواز کو مسلمانوں کے کانوں تک پہنچا ہی دیا۔

دراصل علماء حق نے جامعہ اسلامیہ اور حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہ کے بارہ میں اس گمراہ یوسف کی گمراہ کن حرکات اور شکم پرورانہ تحریرات کی موجودگی میں اتنا صبر و حوصلہ بادشاہ صاحب مدظلہ کے شدید احترام اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات کا نتیجہ ہے۔ ان اکابر علماء کی احتیاط اور حسن ظن بالکل صحیح ثابت ہوا۔ اور آج ہم خوشی سے حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ (یادگار حضرت حاجی صاحبؒ) کا اعلان شائع کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ اعلان مفتی یوسف کے منہ پر بلکہ دونوں گالوں پر چپت رسید کرنے کے مترادف ہے۔ ظاہر ہے اس سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہ کسی وقت بھی اس گمراہ کے ہم خیال نہ ہوئے اور ہم کو بھی اس کا یقین تھا۔ اس حالت میں اس یوسف کا اس جامعہ ڈھیٹ بن کر رہنا اور ایسے رحیم و شفیق ولی نعمت کی مرضی کے خلاف قلمی خرمستیاں کرتے رہنا ان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور اپنی انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرنے کے مترادف ہے۔

ہم حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ آپ کا یہ بیان و اعلان یوسف مذکور کو جامعہ سے چلے جانے کے آرڈر کے مترادف ہے۔ لیکن یہ دجل و فریب کا پتلا صحابہ کرامؓ اور انبیاء عظام علیہم السلام کی صفائی کے بجائے مودودی بچھڑے کی صفائی کرنے والا مردود اس شریفانہ اخراج کے قابل نہیں ہے۔ ایک مولوی قدوسی کا مظاہر علوم سہارنپور سے اور ایک مودودیے کا جامعہ اشرفیہ لاہور سے اخراج کے نمونے پہلے سے موجود ہیں مگر ایں چیزے دیگر است۔ اگر دارالعلوم مہتمم ہم ہوتے تو ہم اس کو اس شان سے جامعہ سے نکالتے کہ فرعون کی طرح لتکون لمن خلفک آیۃ کا نمونہ ہو جاتا۔

بہر حال حضرت بادشاہ گل صاحب موصوف اس تمہید کے بعد کہ "یہ اعلان اہم اور ضروری ہے تاکہ حقیقت لوگوں کے سامنے آجائے اور لوگ حسن ظن کی وجہ سے گمراہ نہ ہو جائیں"۔ گویا حضرت بادشاہ گل صاحب نے اس سبائی فتنہ کے اس خفیہ دلال کو ننگے ہونے کا پورا پورا موقعہ دے کر امت کو اس کی گمراہی سے بچنے کا سامان فرما دیا۔ حضرت موصوف کے اعلان کے الفاظ یہ ہیں:-

اعلان

"مفتی صاحب کا مرتبہ "تنقیدی جائزہ" ان کے اپنے خیالات کا مجموعہ ہے۔ جامعہ اسلامیہ اس سے براءت کا اظہار کرتا ہے اور اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے ارشادات عالیہ کا حرف بحرف مقلد اور متبع ہے۔ خصوصاً ان ان ارشادات کا جو حضرت رحمت اللہ علیہ نے میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دولت خانہ سے روانہ ہو کر دارالحدیث دارالعلوم دیوبند کی طرف بخاری شریف پڑھانے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے میرے استفسار پر مجھے فرمائے تھے وہ میرے لئے اس مسئلہ میں مشعل راہ ہیں۔

(ننگ اسلاف بادشاہ گل بخاری عفی عنہ
۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ)

طبی بورڈ کے الیکشن میں بدعنوانیاں

ملک کے مختلف مستند حکیموں کے پاس انتخابی فارم اور بیلٹ پیپر پہنچ رہے ہیں۔ مگر انہی قصبات میں بعض دوسروں کو نہیں پہنچ رہے۔ مثلاً بغہ ضلع ہزارہ میں بعض طبیبوں کو پہنچ چکے ہیں۔ مگر حضرت مولانا حکیم غلام غوث صاحب اور حکیم یار محمد صاحب کو ابھی تک نہیں پہنچے۔ اسی طرح حکیم خالد محمود صاحب اور حکیم جواہر خاں صاحب معیاری دواخانہ لاہور والوں کو باوجود اس کے کہ انٹرویو میں کامیابی کی اطلاع بھی مل چکی ہے اور سند کے لئے رقم بھی بھیج دی گئی ہے۔ مگر ان کو ابتک نہ سند ملی ہے نہ بیلٹ پیپر۔ یہی حال ملک کے دوسرے شہروں کا ہے۔ اگر اس کام میں کوئی شرارت اور شیطنت مقصود ہو تو متعلقہ حضرات کو بہت جلد اس کا انسداد کرنا چاہیئے۔ تاکہ طبی شعبہ عام سیاسی چالبازیوں اور دھاندلیوں کا شکار نہ ہو۔

حکیم محمد ایوب راولپنڈی
(مستند درجہ اول)

ملک معظم کی اجازت؟

مغربی پاکستان کے ایک قصبہ میں فخر العلماء رئیس الاتقیاء امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تقریر ہونے کا اعلان ہوا۔ وہاں کے ایک مودودیے کو جو خیر سے پروفیسر ہے۔ اور خان محمد علی خاں وزیر تعلیم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا کام کر رہا ہے پسّو پڑ گئے اور آپے سے باہر ہو کر حکم دینے لگے کہ ہم جلسہ نہیں ہونے دیں گے۔ صلح پسند اور گرو نانک مارکہ آدمی منت کرنے لگے کہ خدا کے لئے کرنے دیجئے۔ یہ جتنی نرمی کرتے وہ اتنا ہی بھونکتا آخر قرار پایا کہ ملک معظم سے اجازت لی جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی جگہ اس جعلی ملک معظم کی رضا حاصل کرنے کی سعی کی گئی۔ اس جعلی ملک معظم نے اجازت بھی دی، اور غنڈے بھی باہر شور مچاتے رہے جو اس ملک معظم کی رعایا تھے۔

مگر مسلمان مجاہدین کے سامنے ملک معظم کی منافق پالیسی ناکامیاب ہو گئی۔ چشم بد دور اسی قسم کے نام نہاد مسلمان یا مولوی یا پروفیسر ہیں جو اہل حق کو بدنام کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ ہم ان سے کہتے ہیں:-

ایاز قدر خود بشناس

یہ ہے حال ایک طرف مخلص نوجوان مسلمان اور اس کے نیک خاندان کا، دوسری طرف علم کے مدعی بدنام کنندۂ علماء حق۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم اس مسجد میں ہونے والے عجیب و غریب مشاغل کا پردہ چاک کریں گے۔ جن کو ملک معظم شیر مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں۔

جمال عبدالناصر کی آمد

ہدیۂ تبریک

ہم حضرت مولانا حافظ محمد صادق صاحب (سرگودھا) کو جو جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکن ہیں فرزند ارجمند کی ولادت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اس مولود مسعود مسمی جمال عبدالناصر کی عمر اور دین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی طرح یہود و نصاریٰ کی شرارتوں کا توڑ بنائے۔ اور قادیانی، پرویزی، مودودی اور فضل الرحمانی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(ادارہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

گرانی کو ختم کر کے غربا عوام کو پریشانیوں سے پوری پوری نجات دلائی جائے

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں علماء پر ناروا پابندیوں کو ختم کیا جائے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

(عبدالرشید انصاری)

اسلام اور فریضۂ تبلیغ

شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت مولانا سید
حسین احمد مدنی
رحمۃ اللہ علیہ

دعوت و تبلیغ کی ضرورت

دنیا کے تمام عقلاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ہر انسان کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے۔ کہ اگر کسی دوسرے انسان کو کسی سخت نقصان سے دوچار ہتا دیکھ لے تو اس کی مدد کرے اور حتی المقدور اس کی دستگیری کرتا ہوا۔ مصائب و آفات کے پنجہ سے نجات دلوائے۔ اسی بناء پر گڑھے اور کنوؤں میں گرنے والے درندوں اور زہریلے جانوروں کے شکار بننے والوں ظالم اور خونخوار حیوانوں کے پنجوں میں پھنسنے والوں فاقہ اور افلاس و امراض میں مبتلا ہونے والوں وغیرہ وغیرہ کی مدد ہر قوم اور ہر مذہب میں ضروری خیال کی جاتی ہے۔ جب کہ دنیاوی چند روزہ مصائب اور فنا ہونے والے جسم کی تکالیف سے بچانا انسانی فریضہ شمار کیا جاتا ہے۔ تو اخروی و دائمی مصائب اور ہمیشہ باقی رہنے والی روح کی تکالیف سے بچانا کیا۔ اس سے بدرجہا زائد لزوم والا فریضہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کی اخروی زندگی اور روحانی امراض سے شفایابی کی طرف پوری توجہ کرے۔

طبعی اور عقلی فریضہ

جب کہ حسب تعلیمات اسلامیہ تمام افراد انسانی ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مقتضیات بلبیعہ اور صورت و سیرت میں سب ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ اس لیے جس طرح سے اپنے حقیقی بھائی کے ہم پر حقوق لازم ہیں اور انھیں کی بناء پر ہمارا طبعی اور عقلی فریضہ ہے کہ ہم اپنے بھائی کی طرح ہمدردی اور مدد کریں۔ اسی طرح ہمارا طبعی اور عقلی فرض ہوگا کہ اپنے ہر بھائی انسان کی ہمدردی کریں۔ اور اس کو آخرت کے عذاب سے نجات دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی خوشنودی تک پہنچانے کی نعم ادبی اور روحانی زندگی حاصل کرانے کی ہر ممکن کارروائی سے دریغ نہ کریں۔

روحانی حکیم کا فریضہ

ہر ڈاکٹر ہر حکیم ہر وید کا فرض ہے۔ کہ کسی مبتلائے امراض جسمانی کو دیکھ کر اسکا علاج کرے تو ہر حکیم روحانی کا فرض ہوگا۔ کہ روحانی مریضوں کے علاج معالجہ میں کوتاہی نہ کرے مگر جس طرح جسمانی امراض کے مراتب کی حیثیت سے جسمانی ڈاکٹروں اور حکیموں وغیرہ کے فرائض میں فرق مراتب ہوتا ہے اور اسی طرح روحانی امراض کے مراتب کی حیثیت سے روحانی حکیموں کے فرائض میں فرق ہوگا۔ جو روحانی امراض و روحانی زندگی کو فنا کرنے میں ویسا ہی مرتبہ رکھتے ہیں جو کہ طاعون۔

ہیضہ، سل وغیرہ جسمانی امراض مہلک جسمانی زندگی کے فنا کرنے میں رکھتے ہیں۔ ان کے دفع کرنے میں انکا فریضہ نہایت ہی اکید اور شدید ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اسلام جو کہ حقیقی معنوں میں کامل اور مکمل مذہب ہے۔ اس اعلیٰ درجہ کی عام ہمدردی کا بہت زور و شور سے موید ہے فرمایا جاتا ہے۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون ط

چاہیے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہمیشہ کے لیے ہو جائے جو کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف اسی عام ہمدردی کی بناء پر فرمایا جاتا ہے۔

خیر الناس من ینفع الناس

لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو کہ سب لوگوں کو نفع پہنچائے۔

حسب ارشاد سابق جب کہ خیریت کا مدار لوگوں کو نفع پہنچانے پر ہوا تو جس قدر نفع عظیم الشان ہوگا خیریت بھی ویسی ہی عظیم الشان ہوگی۔

پس عذاب آخرت سے نجات دلانا، روحانی ابدی زندگی حاصل کرانا۔ امراض روحانی کا دور کر دینا۔ وغیرہ وغیرہ چونکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے منافع ہیں۔ جن کے برابر کوئی شخصی یا قومی مادی نفع نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جو شخص ایسے منافع کا متکفل ہوگا۔ وہ سب سے اعلیٰ اور افضل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام تمام افراد انسانی میں اعلیٰ اور اکمل ہوتے ہیں۔ انکی نظر ہمیشہ مرحوم پر ہوتی ہے۔ خصوص سے وہ بالاتر ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات وہ اپنی ذات اور اعزا و اقارب کو بھی طرح طرح کی تکالیف میں عام خلائق کے نفع کے لیے مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور پھر رواہ بک نہیں کرتے اور جس طرح وہ عموم کے منافع کے درپے ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ کم نفع دینے والی چیزوں اور بے قدر امور کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ انکا نصب العین روحانی زندگی، روحانی شفا، اخلاقی تہذیب آخرت کی بھلائی، خداوند کریم کا قرب اس کی خوشنودی قومی ترقیات وغیرہ وغیرہ اعلیٰ درجے کے امور ہوتے ہیں۔

البتہ انبیاء علیہم السلام میں بھی عموم کے درجات متفاوت ہیں۔ کوئی نبی فقط اپنی قوم کا مصلح اور طبیب ہوتا ہے۔ کوئی تمام عالم انسانی اور عالم خلائق کا حکیم اور بھی خواہ بنایا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

باقی رہے اور عمدہ باتوں کا لوگوں کا حکم کرے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔

تم لوگ امت محمدیہ کی ان تمام امتوں میں بہتر ہو جو کہ لوگوں میں پیدا کی گئی ہیں۔ کیونکہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس قسم کے احکام قرآن شریف میں بار بار ذکر فرمائے گئے ہیں۔ احادیث میں بھی اس پر نہایت پُر زور الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

کہیں فرماتے ہیں:۔

لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔

تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں ہوگا۔ جب تک اپنے بھائی کے لیے ویسی چیز دوست نہ رکھے جیسی اپنے لیے پسند کرتا۔

کہیں علامات ایمان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "آدمیوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے دوستی رکھے" یعنی یہ کہ وہ خدا کی مخلوق ہیں اور اس کے پیارے۔

No. 67715 সপ্তাহিক
WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানেই সলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE

جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات

(۱) اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ : ۸)

ترجمہ :- انصاف کرتے رہو (کہ) وہ تقویٰ سے بہت قریب ہے

(۲) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (مائدہ : ۳۸)

ترجمہ :- چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو

(۳) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (النور : ۲)

ترجمہ :- زنا کار عورت اور زنا کار مرد سو۔ (دونوں کا حکم یہ ہے) ان میں سے ہر ایک کے سو سو درے مارو۔

(۴) لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (النساء : ۲۹)

ترجمہ :- آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ۔

(۵) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام : ۱۵۱)

ترجمہ :- اور بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ (خواہ) وہ علانیہ ہوں اور (خواہ) پوشیدہ

(۶) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (بنی اسرائیل : ۳۱)

ترجمہ :- اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کر دیا کرو

(۷) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (بنی اسرائیل : ۳۳)

ترجمہ :- اور جس شخص (کی جان) کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل مت کرو مگر حق پر

(۸) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل : ۳۲)

ترجمہ :- اور زنا کے پاس بھی مت جاؤ۔ یقیناً وہ بڑی بے حیائی ہے۔ اور بری راہ ہے۔

(۹) وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (النور : ۴)

ترجمہ :- اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو انہیں اسی درے لگاؤ

(۱۰) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ (اسراء : ۳۴)

ترجمہ :- اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ

(۱۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا (آل عمران : ۱۳۰)

ترجمہ :- اے ایمان والو! سود مت کھاؤ

(۱۲) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ (الانعام : ۱۲۱)

ترجمہ :- اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ بے شک یہ بے حکمی ہے

(۱۳) فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (البقرۃ : ۲۳۰)

ترجمہ :- پھر اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق دے ہی دے تو وہ عورت اس کے بعد اس کے لئے جائز نہ رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے۔

(۱۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى (البقرہ : ۱۷۸)

ترجمہ :- اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے

(۱۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ (المائدہ : ۵۷)

ترجمہ :- اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (آسمانی) مل چکی ہے اور وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو جنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ

(۱۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ : ۹۰)

ترجمہ :- اے ایمان والو! شراب اور جوا اور پانسے تو پس نری گندی باتیں۔ شیطان کے کام سو اس سے بچے رہو تاکہ فلاح پاؤ۔

(۱۷) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (النحل : ۹۰)

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور حسن سلوک کا اور اہل قرابت کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی سے اور مطلق برائی سے اور ظلم (و سرکشی) سے ممانعت کرتا ہے۔

(۱۸) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (الحج : ۴۱)

ترجمہ :- (یہ لوگ ایسے ہیں کہ) اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کا حکم دیں۔ اور برے کام سے منع کریں

(۱۹) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج : ۳۰)

ترجمہ :- اور بچے رہو جھوٹی بات سے

(۲۰) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب : ۴۰)

ترجمہ :- (حضرت) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف : ۴۰)

ترجمہ :- حکم (اور حکومت) صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا لائحہ عمل

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (الذاریات)

ترجمہ :- بس تم اللہ ہی کی طرف دوڑو

جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (مائدہ : ۲)

ترجمہ :- ایک دوسرے کی مدد نیکی اور تقویٰ میں کرتے رہو

مولانا محمد اجمل خطیب جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور
و ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

سرورق وفاق پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا۔

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

منتخباتُ القرآن

انسان جو راہ چاہے اختیار کرے

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفُر

جس کا جی چاہے ایمان کی راہ اختیار کرے اور جس کا جی چاہے کفر کی راہ اختیار کرے۔

مشرق و مغرب میں اللہ ہی کی حکومت ہے

للہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ

اللہ ہی کے لیے ہے مشرق و مغرب۔ تم نماز میں جدھر بھی منہ کرو گے ادھر ہی اللہ کا سامنا ہوتا ہے۔

راہِ ہدایت پر چلنے والا ہر غم سے بے نیاز ہے

من تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ط (سورۃ بقر۔ رکوع ۴)

جو شخص راہ ہدایت پر چلے گا۔ ان کے لیے نہ آخرت میں کوئی ڈر ہے اور نہ وہ دنیا میں غمگین ہوں گے۔

اہلِ کفر سے ہرگز دوستی نہ کرو

یاایھا الذین آمنو لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط

اے ایمان والو! تم (منافقوں کی طرح) مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

اللہ رحیم و کریم ہے

ان اللہ غفور الرحیم ط (پ۔ سورۃ مائدہ رکوع ۵)

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

جمعہ ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۶۶ء قیمت ۲۰ پیسے

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کی بے دینی کے اسباب

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

برادرانِ اسلام!

آج کی معروضات کا عنوان ہے مسلمانوں کی بے دینی کے اسباب ہیں۔ جس طرح جسمانی طبیب یا ڈاکٹر مریض کی بیماری کے اسباب تلاش کرتا ہے۔ جن اسباب سے بیماری پیدا ہو رہی ہے، ان سے مریض کو روکتا ہے اور جسم میں پیدا شدہ فاسد مادہ کے اخراج کے لئے علاج بتلاتا ہے۔ اگر تشخیص صحیح ہو اور علاج درست ہو تو بفضلہ تعالیٰ مریض شفا پا جاتا ہے۔ بعینہٖ روحانی طبیب کا بھی فرض ہے کہ روحانی امراض کے اسباب بتلائے اور اس کے ساتھ ہی علاج تجویز کرے تاکہ سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت روحانی امراض سے شفا پائے اور قیامت کے دن سرخرو ہو جائے۔

پہلا سبب

میرے معزز دوستو! مسلمانوں کی بے دینی کا پہلا سبب غلط تعلیم ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کو موحد، کافروں کو مومن، ظالموں کو عادل کس چیز نے بنایا؟ شرابیوں سے شراب کس نے چھڑائی؟ زانیوں کو زنا سے کس چیز نے تو بہ کرائی؟ چوروں سے چوری کس چیز نے چھڑائی؟ ڈاکوؤں کو کس چیز نے امن کا علمبردار بنایا؟

ان سب سوالات کا جواب ایک ہی ہے کہ تعلیم قرآن مجید سے سب اصلاح ہوئی ہے۔

اے برادرانِ اسلام! کیا ہمارا یہ ایمان نہیں ہے کہ آج بھی ہمارے پاس وہی قرآن مجید ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے حرمین شریفین میں نازل ہوا تھا جس کے آسمان سے لانے والے جبرائیل علیہ السلام اور لوگوں کو پہنچانے والے رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ کیا ہمارا یہ ایمان نہیں ہے کہ اس مقدس کتاب کی تعلیم میں آج بھی وہی برکات موجود ہیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے تھیں، تو پھر اس قرآن مجید کو ہم اپنی تعلیم کا لازمی جز نہیں بناتے؟ کیوں پنجاب یونیورسٹی اس کو ہمارے نصاب تعلیم میں اسے لازمی قرار نہیں دیتے؟

معزز دوستو! ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ خاصیتیں رکھی ہیں اور ہر چیز کی خاصیت اسی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ مثلاً نمک کی نمکینی سوائے نمک کے میسر نہیں آسکتی مرچ کی تیزی کڑواہٹ سوائے مرچ کے حاصل نہیں ہو سکتی اسی طرح یاد رکھو۔ قرآن پاک کی تعلیم کے سوا توحید خداوندی کا نور تمہارے دلوں میں پیدا نہیں ہو سکتا اور ایمان خالص کی حلاوت اور شیرینی تمہارے دلوں میں پیدا ہو ہی نہیں سکتی اور دربارِ الٰہی کے دروازہ پر آپ ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تابعداری کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (اعراف رکوع ۱)

ترجمہ:۔ اس کی اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی اتباع مت کرو۔ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

دوسرا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

وَھٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (انعام رکوع ۲۰)

ترجمہ:۔ یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے بڑی برکت والی ہے اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو

قرآن مجید ہی بہترین راہ نما ہے

برادرانِ عزیز! میں آپ کے سامنے دعوے سے عرض کرتا ہوں کہ قرآن مجید اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، اقتصادی، سیاسی، غرضیکہ ہر شعبۂ حیات میں بہترین راہ نما ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو اس کی تعلیم دیں۔ تاکہ اس کی برکت سے ہم دنیا میں عزت اور آرام سے زندگی بسر کر سکیں اور آخرت میں عذاب الٰہی سے نجات پائیں۔

دوسرا سبب، بے دینوں کی صحبت

برادرانِ اسلام مسلمانوں کی بے دینی کا دوسرا سبب بے دینوں کی صحبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ جس صحبت میں بیٹھے اس کا رنگ لے لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کا بچہ جس باکمال کے پاس بٹھایا جائے۔ اسی کا کمال حاصل کر لیتا ہے۔ بڑھئی کے پاس بٹھایا جائے تو بڑھئی بن جاتا ہے۔ لوہار کے پاس بٹھایا جائے تو لوہار بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک بچہ بے دینوں کی صحبت میں بیٹھے تو بے دین ہو جاتا ہے اور اگر دینداروں کی صحبت میں بٹھایا جائے تو دیندار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نیکوکاروں کے ساتھ نشست و برخاست رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ (کہف رکوع ۴)

ترجمہ:۔ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کرو، جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا طلبی کے لئے کرتے ہیں اور دنیاوی زندگی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔

دعا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ان کی زندگی سنور جائے۔ آمین

تیسرا سبب

مسلمانوں کی بے دینی کا تیسرا سبب یہ ہے کہ ان کی خوراک اور پوشاک میں حلال مال کے ساتھ مشتبہ یا حرام مال کی ملاوٹ ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اپنے دروازہ سے ہٹا دیتا ہے اور عبادت کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔ اسی حرام خوری سے بچنے کے لئے ارشاد ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۱

اصطلاحات

عبادات کی اصطلاحات

فرض: جس کا ثبوت یقینی دلائل سے ہو۔ مثلاً پنجگانہ نماز۔

واجب: جس کا ثبوت تو یقینی دلائل سے نہ ہو مگر عملی صورت میں وہ فرض کی طرح ہو جیسا کہ نماز وتر۔

فائدہ:۔ فرض کا انکار کفر ہے مگر واجب کا انکار کفر نہیں، اگرچہ گناہ ضرور ہے۔

سنت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کو ہمیشہ کیا ہو۔ اگرچہ کبھی چھوڑا بھی ہو جیسا کہ نماز ظہر کی سنتیں۔

مستحب: کبھی کبھی آپ نے کوئی کام فرمایا ہو، جیسا کہ نماز عصر کی پہلی سنتیں۔

مباح: جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

رکن: وہ لازمی امر ہے جو کہ عبادت کی ذات میں داخل ہو مثلاً سجدہ نماز کے لئے۔

شرط: وہ لازمی امر ہے جو عبادت کی ذات میں داخل نہ ہو۔ مثلاً وضو نماز کے لئے۔

حرام: جس کی ممانعت یقینی دلیل سے ثابت ہو، جیسا کہ شراب کا پینا۔

مکروہ تحریمی: جس کی ممانعت ظنی دلیل سے ہو جیسا کہ سور کا کھانا۔

مالی اصطلاحات

بائع بیچنے والے اور **مشتری** خریدنے والے کو کہتے ہیں۔

قیمت: اس پیسہ رقم کا نام ہے جو سودا کرتے وقت کہی گئی ہو اور ثمن اس کا نام ہے جس پر فیصلہ ہوا۔ مثلاً ایک چیز کی قیمت دس روپے کہی گئی، مگر فیصلہ آٹھ پر ہوا تو یہ پچھلا ثمن کہلائے گا۔

قرض: بلا عوض کسی چیز کے کوئی رقم لی ہو اس کا نام ہے اور اگر کسی چیز کے بدلے میں کوئی رقم دینی ہو تو اس کا نام دَین ہے۔ مثلاً کتاب لی اور اس کی قیمت ابھی تک ادا نہ کی۔

فوجداری اصطلاحات

حد: اس سزا کا نام ہے جو شریعت نے مقدار کے لحاظ سے مقرر کر دی ہو۔ مثلاً چور کی سزا۔

تعزیر: اس سزا کا نام ہے جو حاکم مسلم نے از خود مقرر کر دی ہو۔ اس کی آخری حد ۳۹ کوڑے ہے۔

قصاص: کسی کو قتل کے بدلے میں قتل کر دینے کا نام ہے۔

دیت: قتل سے روپیہ لے کر اس کو معاف کر دینا دیت کہلاتا ہے۔ (۲۷۴۰ روپے)

ارش: قصاص کے بغیر دوسرے تمام سزاؤں پر ارش کا لفظ بولا جاتا ہے۔

عزہ: اس جرمانے کا نام ہے جو حمل کے گرنے کی وجہ سے لازم ہو۔

جراحتہ: جو زخم جسم کے کسی دوسرے حصے پر ہو شجہ:۔ اس زخم کو کہتے ہیں جو صرف منہ اور سر پر ہو۔

بقیہ صفحہ ۹ کالم ۳

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۷ھ

۱۶ فروری سنہ ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۷

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

انہ مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

شذرات

حالات کا رُخ

* پاکستانی عوام کے مسائل نہایت سیدھے سادے تھے
* پاکستان کا قیام مسلمان عوام کی جد وجہد اور قربانیوں سے عمل میں آیا تھا۔ اس لئے اس ملک کے انتظام و انصرام میں مسلمان عوام کو مکمل دخل اور بالادستی حاصل ہونی چاہیئے تھی۔
* برصغیر کے مسلمانوں نے جن کی غالب اکثریت سنی مسلمانوں پر مشتمل ہے، اپنے لئے جداگانہ مملکت کا مطالبہ، اپنے دین و مذہب کے بقاء اور غلبہ کے لئے کیا تھا۔ اس لئے پاکستان میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق قوانین و احکام کا نفاذ و اجرا ہونا چاہیئے تھا۔
* جس خطۂ ارض کو پاکستان کی سرزمین بننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس خطہ پر ماضی میں اقتصادی غلبہ ہندوؤں اور انگریزوں کو حاصل رہا تھا۔ یہ دونوں قومیں بے دردانہ طور پر مسلمان کسانوں اور مزدوروں کو لوٹتی کھسوٹتی رہیں۔ اور ان کے ساتھ انگریزوں کا پروردہ و انعام یافتہ مسلمان غداروں کا بھی ایک مختصر سا ٹولہ مسلمان عوام کا خون چوستا رہا۔ پاکستان کا قیام انگریزوں، ہندوؤں اور انگریز دوست مسلمان ٹولے کے بالکل علی الرغم عمل میں آیا۔ اس لئے یہ مسلمان عوام کا جائز قانونی و شرعی حق تھا کہ ملک کے پیداواری وسائل و ذرائع پر انہیں مساویانہ حق حاصل ہوتا اور یہاں کسی ایک فرد یا چند افراد و خاندانوں کے اندر دولت و ثروت، جاہ و منصب، زمین و سرمایہ، تجارت و صنعت وغیرہ کو محدود، مرکوز اور محصور نہ کر دیا جاتا۔
* پاکستان کا قیام ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے عمل میں آیا تھا اور اس حقیقت کا تقاضا تھا کہ اس کی خارجہ پالیسی آزاد ہوتی۔

اسلامی ملک ہونے کے ناطے سے اس کا پہلا اور مضبوط رشتہ مسلمان ملکوں بالخصوص عرب ملکوں کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا، اور مشرق کی ایک آزاد سلطنت کے اعتبار سے اس کا تعلق ایشیا اور افریقہ کی تمام مشرقی قوموں کے ساتھ قریبی دوستانہ سطح پر ہونا ضروری تھا

* لیکن افسوس ہے کہ ان تمام حقائق اور تقاضوں کو پس پشت ڈالا گیا۔
* نہ پاکستان میں اقتدار مسلمان عوام کو براہ راست سونپا گیا۔
* نہ پاکستان میں اسلامی احکام و قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا
* نہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کو مغربی اثرات سے پاک رہنے دیا گیا۔ حتیٰ کہ اس کو امریکہ کے ساتھ نتھی کر دیا گیا۔
* نہ مسلمان ملکوں سے برادرانہ روابط پیدا کئے گئے
* نہ مشرقی قوموں سے براہ راست تعلقات قائم کئے گئے
* نہ مغربی سامراج کی مخالف قوتوں کی ہمنوائی کی گئی۔
* نہ ملک کی معیشت کو مسلمان عوام کے لئے کھلا رہنے دیا گیا۔

* بلکہ ایک خاص اور محدود طبقہ کو ہی ہر طرح کی سرپرستانہ سہولتیں و رعائتیں بخش دی گئیں۔

اس طرح رفتہ رفتہ پاکستان کا وہ عظیم تصور جو ایک آزاد مسلم مملکت، خالص اسلامی معاشرہ، مکمل عوامی اقتدار اور بلا امتیاز مساوی خوشحالی پر مشتمل تھا ناکام بنا دیا گیا۔

مارشل لاء کے دور اور فوجی انقلاب سے جو امیدیں دلائی گئی تھیں وہ بھی نقش بر آب ثابت ہوئیں۔

آج ملک کے سماجی، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل نہ صرف روبہ زوال ہیں بلکہ پیچیدہ تر بن گئے ہیں۔

سیاست کا پیمانہ کھیل بن چکا ہے

اسلام کے نام کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنے کا سلسلہ زور پکڑ رہا ہے۔

سامراج پرست عناصر اپنی کارگذاریاں تیز کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی گروہ کو غدار ٹھہرایا جا رہا ہے۔ کسی کو اشتراکی بنایا جا رہا ہے کسی پر کوئی اور اعتراض کیا جا رہا ہے اور اصحاب اقتدار اپنے اقتدار کے تحفظ و بقاء کے لئے ہر صورت حال کو اپنے حق میں موڑنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں اسلام اور عوام کا مسئلہ ایک بار پھر خطرات کی زد میں آگیا ہے اور مخلص و بے لوث قیادت و راہنمائی اور سعی و عمل کی شدید ضرورت پیدا ہو گئی ہے

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد

ویت نام میں امریکی سامراج کا عالمی نزع

آخر دس سال کے بعد ویٹ نام کے وہ تمام حصے جن پر امریکی بالادستی اور فوجی گرفت کا مضبوط حصار قائم تھا، حریت پسندوں کی براہ راست زد میں آگئے ہیں۔

ایک قوم کے عزم آزادی جد وجہد قربانیوں اور جانفشانیوں کی یہ عظیم ترین مثال ہے کہ امریکہ جیسی سرخیل عالمی قوت کے آگے جس نے بے شمار وسائل اور طاقت ویٹ نامی عوام کو بے بس بنانے کے لئے جھونک رکھے ہیں سرنگوں نہ ہوئی۔ اور اب وہ دنیا کے اس سب سے بڑے سامراج کو ایک ایک شہر اور ایک ایک

ترسیل زر کا پتہ۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

بستی میں رگید تے چلے جا رہے ہیں۔

امریکہ جیسی فرعون صفت مزدوی طاقت تو اس صورت حال سے کوئی سبق و عبرت حاصل کرہی نہیں سکتی اس لئے کہ سرمایہ پرستی اور فوجی قوت کی کثرت کا زعم باطل آخر وقت تک آنکھیں نہیں کھلنے دیتا۔ حتیٰ کہ تمام سرمایہ اور فوجی قوت ہلاکت کے اتھاہ گڑھے میں غرق ہو جاتے ہیں

تاہم باقی دنیا کے لئے یہ معاملہ اس اعتبار سے سبق آموز اور عبرت خیز ہے کہ ایک بے سروسامان اور قلیل التعداد قوم ہر طرح کے وسائل و سامان و کثرت افراج سے یکسر طاقت کو نہ صرف اخلاقی و سیاسی حیثیت سے شکست دے رہی ہے بلکہ فوجی اعتبار سے بھی اسے ہزیمت پر ہزیمت دیئے چلی جا رہی ہے

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ

کا کیسا زبردست مظاہرہ اس بیسویں صدی کے آخری نصف حصے میں دیکھنے میں آ رہا ہے۔

ویٹنامیوں کے اس عزم و استقلال، دلیرانہ جدوجہد اور لگاتار قربانیوں نے ایک بار پھر ان محکوم و غلام قوموں میں جوش و ولولہ اور جاں نثاری و جاں سپاری کی زبردست لگن پیدا کر دی ہے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں میں کشمیر سے قبرص تک اور فلسطین سے جنوبی و وسطی افریقہ تک اپنی اپنی آزادی و بقاء کے حصول میں مغربی سامراج اور اس کے گماشتوں سے نبرد آزما ہیں۔

مشرق وسطیٰ برطانیہ کے بعد

کم و بیش دو صدیوں تک دنیا میں طاقت کا توازن، انگریزوں کے ہاتھوں میں رہا ہے ..... عوصہ مشرقی قوموں کے لئے زبردست بدنصیبی و محرومی کا تھا۔ انگریز کے دو سو سالہ جبر و استبداد نے ایشیا و افریقہ کی اکثر قوموں کو لگاتار لوٹا اور کھسوٹا۔ خاص طور پر مسلمان ملکوں اور قوموں کے ساتھ انگریزوں کا سلوک نہ صرف ظالمانہ بلکہ منافقانہ عیارانہ اور ہر اعتبار سے معاندانہ رہا۔

انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں محکوم قوموں بالخصوص مسلمان ملکوں کے عوام کو نہ صرف اقتصادی و معاشی اعتبار سے ہی پامال کیا بلکہ فوجی لحاظ سے بھی ناکارہ بنا دینے کی کوششیں کیں اور انہیں بالکل بے دست و پا بنا کر رکھ دیا۔

اس ظالم و جابر دنیا کے سب سے بڑے سامراج سے نجات حاصل کرنا بظاہر ممکن نہیں تھا۔ اور ہر گروہ اس کے آگے گھٹنے ٹیک چکا تھا۔ لیکن برصغیر پاک و ہند کے چند بوریہ نشین علماء حق نے اس سامراج کو چیلنج کیا۔ تختہ دار جلاوطنی، قید و بند اور کشت و خون کی گھاٹیوں و منزلوں سے یہ علماء گذرے حتیٰ کہ تحریک خلافت کی صورت میں انہوں نے عوامی طاقت کو اس سامراج کے مقابل صف بستہ کر دیا اور بالآخر وقت بھی آ گیا۔ جب مشرق کی محکوم قوموں اور مسلمانوں کی گردنوں پر سے برطانوی شہنشاہیت کا حاکمانہ و جابرانہ جوا اتارنا شروع ہوا

آج برطانیہ سر زمین مشرق سے رخت سفر باندھ رہا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور اول درجہ کی طاقت اب تیسرے درجہ کی طاقت بھی نہیں رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں انگریز نے اپنے تمام بال و پر سمیٹ کر خلیج فارس میں جمع کر لیئے ہیں اور اعلان کر دیا ہے کہ وہ ۱۹۷۱ء تک یہاں سے بھی کوچ کر جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ چند سال سے مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں انگریز کی طاقت محض امریکہ کی آلہ کار بن کر رہ گئی تھی جس سے نہ صرف برطانیہ کی پوزیشن خراب ہو رہی تھی بلکہ اس کے رہے سہے اقتصادی مفادات بھی ختم ہوتے جا رہے تھے۔

امریکی سامراج نے کشمیر کے معاملہ سے لے کر انڈونیشیا اور فلسطین کے معاملہ تک برطانیہ کی سابقہ پوزیشن سے ہر طرح کا مفاد اٹھایا، اور ملامت و لعن و طعن کا ایک بڑا بوجھ برطانیہ کے حصہ میں آیا۔ گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے موقعہ پر بھی امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے ان تمام اڈوں اور علاقوں کو اسرائیل کی مدد کے لئے استعمال کیا، جو برطانیہ کی تحویل یا اثر میں تھے تو اس طرح برطانیہ کو معنت کی رسوائی و ذلت اٹھانا پڑی حالانکہ امریکہ کا یہ مقصد بھی پورا نہیں ہو سکا کہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کی اتنی بڑی طاقت بنا دیا جائے۔ جو بعد میں انگریزی طاقت کی جگہ لے لے اور ناصر و عرب کے انقلاب پسندوں سے نجات مل جائے۔

یمن اور جنوبی عرب میں بھی حالات ایسا رخ اختیار نہ کر سکے جو امریکی سامراج اور اس کے دوستوں کے حق میں جانے والے ہوتے۔

شام اور عراق کا رخ بھی نہ بدلا جا سکا، بلکہ اردن تک پر سے امریکی اثر زائل ہونے لگا۔ اور سعودی عرب کو بھی اپنی پالیسی ناصر اور دوسرے عرب ملکوں سے ہم آہنگ کرنی پڑ گئی۔

ان سیاسی ناکامیوں کے پیش نظر برطانیہ نے اسی میں خیر سمجھی کہ اب جلد از جلد اس علاقہ سے نکل جائے۔ اور آئندہ امریکہ جانے اور یہ علاقہ جانے۔

برطانیہ کے اس اعلان انخلاء کے بعد اس علاقہ میں امریکہ براہ راست مداخلت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو روس بھی آگے بڑھے گا۔ اور موجودہ حالات یہ ہیں کہ روس امریکہ کی نسبت اپنا اثر و رسوخ پھیلانے میں زیادہ کامیاب ہو جائے گا۔

گذشتہ دنوں امریکی وزیر خارجہ کا یہ اعلان کہ برطانیہ کے بعد اس علاقہ کا دفاع ترکی، ایران، پاکستان اور سعودی عرب مشترکہ طور پر سنبھالیں گے اس امید پر تھا کہ یہ ممالک امریکی سرپرستی میں ایسا کر سکیں گے۔ لیکن ترکی، پاکستان اور سعودی عرب کی طرف سے بروقت لاتعلقی کے اعلان نے اس امید پر بھی پانی پھیر دیا ہے

ایران کی خواہش خلیج فارس سے متصل علاقوں پر اپنا اثر قائم کرنے کی ہے۔ مگر شاید ایران عربوں کی مستقل ناراضگی مول لینا پسند نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں مصر کی طرف سے سعودی عرب کو موجودہ عرب علاقوں کے دفاع کی ذمہ داری پر آمادہ کرنا ایک عظیم مدبرانہ اور بروقت اقدام ہے۔

اور اب یہ سعودی عرب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے وسائل و ذرائع سے کام لے کر تاریخ کے اس بہت بڑے پیدا شدہ تقاضے کو پورا کرے۔

عرب وحدت پر مبنی مشترکہ دفاع سے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ تمام عالم اسلام میں الیشیا سے افریقہ تک ایک نئی دفاعی لائن قائم ہو سکتی ہے جو برطانوی انخلا سے واقع ہونے والے خلا کو بھی پُر کرنے والی ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس علاقہ کو امریکہ اور روس کی کشمکش سے محفوظ رکھنے اور سامراجیت کے اثرات سے بچانے کا بھی کامیاب ذریعہ بن سکتی ہے۔

ناصر اور مصر کی اس پیشکش کے بعد ان حلقوں کا بھی کوئی عذر باقی نہیں رہتا جو ناصر و مصر کے اثر و رسوخ کو اشتراکیت کا خطرہ تصور کرتے ہیں۔

سوشلزم

مسٹر بھٹو نے تو اپنی تقریر میں سوشلزم کے بارے میں جو کچھ کہا وہ ان کی اسلام سے بے خبری کی وجہ سے غیر محتاط بات کہی جا سکتی ہے، اور ایسی غیر محتاط باتیں اکثر اصحاب اقتدار کے منہ سے بھی نکلتی رہتی ہیں۔

گذشتہ دنوں خواجہ شہاب الدین صاحب نے بزم طلوع اسلام پرویز کی میں جو خطبہ ارشاد فرمایا، وہ صریحاً مسلمانوں کے مسلمہ عقائد و افکار کے خلاف تھا۔ نیز بعض مواقع پر صدر صاحب سے بھی ایسے جملے وقوع میں آ گئے ہیں۔

لیکن بھٹو صاحب کی ایک بات کو لے کر ملک میں سوشلزم کے خلاف اور اس کی حمایت میں محاذ بنانے کی کوششوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پس پردہ طاقت قوم کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ٹکرا دینا چاہتی ہے

مسلمان بہرحال مسلمان ہیں۔ وہ اسلام سے دست بردار ہو کر کسی بھی ازم کو قبول نہیں کر سکتے۔

اگر ایسا ممکن ہوتا تو روس اور چین میں ایک مسلمان بھی آج نہ ملتا اور ہندوستان میں کوئی مسلمان باقی نہ رہتا۔ مسلمان من حیث الملت اگر جمہوریت قبول کرے گا تو اسے بھی اسلام سے قریب کر کے، اور اگر سوشلزم کے اقتصادی پہلو کو اپنائے گا تو اسے بھی اسلام کی روشنی میں

انفرادی طور پر بعض افراد یا گروہ اگر مغربی جمہوریت یا سوشلزم کو براہ راست اختیار کرنا بھی چاہیں تو مسلمان من حیث الملت اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

چنانچہ ان امور پر بے جا بحث و نزاع میں قوم کو نہیں الجھانا چاہیئے، اور غور کرنا چاہیئے کہ آخر عوام کے اندر ..... اور سوشلزم کے نعرے کیوں اثر انداز ہو رہے ہیں

جب عوام شہری آزادیوں سے محروم رکھے جائیں گے تو مغربی جمہوریت کے قیام کا ہی مطالبہ کریں گے اور وہ پیہم روز افزوں اقتصادی و معاشی مصائب میں مبتلا ہو جائیں گے تو انہیں سوشلزم کے قیام میں ہی نجات نظر آئے گی۔

آپ اگر واقعی مغربی جمہوریت اور سوشلزم کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں تو خالص اسلام کا نظام جو تمام سیاسی سماجی و اقتصادی پہلوؤں پر مشتمل ہو، نافذ کر دیجئے۔ آج ہی یہ سارے نعرے ختم ہو جائیں گے۔

ورنہ محض اسلام کے نعرے سے عوام کو اب قریب میں مبتلا نہیں رکھا جا سکتا۔ بیس سال سے زیادہ عرصہ تو گذر چکا ہے۔ انہیں اسلام ملتا ہے، نہ شہری آزادیاں نصیب ہوتی ہیں اور نہ معاشی فارغ البالی سے وہ بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس وہ روز بروز ہر اعتبار سے محروم تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

بھارت کے لئے روسی اسلحہ

یہ امر پاکستان کے لئے واقعی تشویشناک ہے کہ روس کی طرف سے بھارت کو بمبار طیاروں و اسلحہ جات کی ترسیل ہو رہی ہے۔ اگرچہ روس کی طرف سے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ ترسیل بہت پہلے کے ایک طے شدہ معاملہ کی تکمیل ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے۔ امریکہ کی طرف سے بھارت کو اسلحہ کی ترسیل تو سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ اس لئے کہ امریکہ جزوی طور پر پاکستان کے موجودہ حالات کو اپنے موافق نہیں سمجھتا اور مشرقی دنیا میں اپنے اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کے لئے وہ بھارت کو مضبوط تر بنائے رکھنا چاہتا ہے۔

لیکن روس کا بھی بھارت کو اسلحہ و بمبار طیارے فراہم کرنا اس امر کا غماز ہے کہ یا تو پاکستان کی خارجہ پالیسی ایسی نہیں ہے، جو اس خلا کے مسائل کے بارے میں اپنے موقف کو زیادہ وزنی اور قابل قبول بنا سکے، یا پھر سفارتی سطح پر ایسی نالائقیوں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ جس سے بھارت کو بہ یک وقت امریکہ اور روس سے اسلحہ کی امداد حاصل کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

ایک ایسی پالیسی جو فیصلہ کن نہ ہو اور ڈانواڈول ہو، اس کا نتیجہ کبھی بھی موافقت میں نہیں نکلتا۔

حالیہ عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر عربوں کی ناکامی کا اصل سبب مصر کے علاوہ دوسرے تمام عرب ملکوں کی مذبذب پالیسی ہی تھی جو گذشتہ دس سال سے چلی آ رہی تھی۔

ارباب اقتدار کو سمجھ لینا چاہئے کہ داخلی اعتبار سے تمام بک طرفہ پروپیگنڈوں کے باوجود عوام مذہبی، سیاسی اور معاشی اعتبار سے قطعی مطمئن نہیں ہیں۔ اور روس کی طرف سے بھارت کو اسلحہ کی فراہمی کے حالیہ واقعہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ خارجی اعتبار سے بھی صورت حال تسلی بخش نہیں۔

ایک مسجد کے انہدام کی مفسدانہ تجویز

لاہور میں واپڈا ہاؤس کے متصل ایک چھوٹی سی مسجد کافی عرصہ سے چلی آ رہی ہے۔ جہاں قرب و جوار کے لوگ باقاعدہ نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

واپڈا ہاؤس ایک پرشکوہ عمارت بن گئی ہے، اور اس کے قائمین اس چھوٹی سی مسجد کو شاید اپنی عمارت کی شان سے کمتر سمجھ کر چاہتے ہیں کہ مسمار کر دیں۔ اس کے عوض واپڈا ہاؤس کے اندر اوپر کی منزل میں ایک کمرہ کو نماز گاہ کے طور پر مخصوص کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ جب واپڈا ہاؤس تعمیر ہو رہا تھا تو اس متصلہ مسجد کو انہوں نے ایرکنڈیشنڈ مسجد بنانے کا اعلان کر رکھا تھا۔

واپڈا والے نہیں معلوم مسلمان ہیں یا نہیں۔ بہرحال انہیں اتنا تو معلوم ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اور مسلمانوں کے لئے دنیا میں سب سے محترم و مقدس جگہ مسجد ہے مسجد کے تقدس و تحفظ کے لئے چودہ صدیوں سے خون بہاتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی حیات انفرادی و اجتماعی کا اصل محور و مرکز خانۂ خدا کا تحفظ و احترام قائم رکھنا ہے۔ اقبال نے کہا تھا۔ ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

واپڈا والوں کو مسلمانوں کے یہ مقدس اور ملی جذبات مجروح کرنے کا کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے۔ ملت پاکستان کو کسی ایسے سٹرک کی طرف نہیں لے جانا چاہیئے۔ جو اس ملک کے استحکام و امن و امان کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔

وہ اگر اس مسجد کو ایرکنڈیشنڈ نہیں بنانا چاہتے، نہ بنائیں۔ ویسی ہی رہنے دیں۔ لیکن اسے منہدم کرنے کی حماقت سے باز رہیں۔

یہ بہت اچھا ہو گیا ہے کہ فی الحال مسجد کے انہدام کی کارروائی رک گئی ہے۔ واپڈا والوں کو چاہیئے کہ وہ واضح طور پر اعلان کر دیں کہ مسجد کی عمارت سے وہ آئندہ کوئی تعرض نہیں کریں گے۔

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

۱۰ فروری سے راولپنڈی میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کا انعقاد شروع ہو گیا ہے۔ ان سطور کی اشاعت تک کانفرنس کے اجلاس ختم ہو چکے ہوں گے۔

کانفرنس میں مندوبین جن جن خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ ان پر تبصرہ تو بعد میں ہی کیا جا سکے گا، لیکن ظاہر ہے کہ یہ کانفرنس جشن نزول قرآن کے سلسلہ میں ہو رہی ہے۔ اس لئے زیادہ تر قرآن اور اس کی تعلیمات سے متعلق ہی خیالات ظاہر کئے جائیں گے۔

کانفرنس میں پاکستان سے باہر کے ۸ ملکوں کے ۸۰ مندوبین نے شرکت کی ہے۔ جن میں ازبکستان اور روس کے علماء بھی شامل ہیں۔

اکثر اس قسم کی کانفرنسوں میں مغرب زدہ تجدد پسند طبقہ زیادہ پیش پیش رہا کرتا ہے اور اس وقت اسلام کو سب سے بڑا فکری و عقائدی خطرہ اس طبقہ سے ہی ہے مغربی افکار و تہذیب سے متاثر یہ طبقہ اسلام کو بھی مغربی سانچے میں ڈھالنے کے درپے ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ سنت کے انکار اور قرآنی مفہومات کی تحریف سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اسلاف کرام اور علماء حق سے تو اس کا کوئی واسطہ باقی ہی نہیں رہ جاتا۔

موجودہ کانفرنس جس ادارہ (ادارہ تحقیقات اسلامی) کے زیر اہتمام و انتظام ہو رہی ہے اس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب اور اس کے بیشتر ارکان تجدد پسندانہ خیالات کے حامل ہیں۔ اس لئے اس کانفرنس کے انعقاد کو مسلمان عوام شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے میں حق بجانب ہو سکتے تھے۔

لیکن پاکستانی علماء میں سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی وغیرہم کی شرکت سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ اس کانفرنس کو تجدد پسند مغربی افکار کا حامل طبقہ اپنے مزعومات کے اثبات کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔

(۱۱ فروری ۱۹۷۳ء، کمال)

حرمین شریفین میں کیا ہو رہا ہے؟

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مغربیت کے ان زہریلے اثرات سے "حرمین شریفین" بھی محفوظ نہیں رہے۔ لڑکیوں کی تعلیم جہری ہو چکی ہے۔ تھیٹر کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ ٹیلیویژن جدہ، مکہ مدینہ تک آ گیا ہے۔ اور اس دردناک صورت میں کہ مدینہ منورہ میں ٹیلیویژن کا افتتاح کسی امریکی فلم سے کیا گیا ہے انا للہ۔ مسجد نبوی کے بالکل سامنے ٹیلی ویژن لگ چکا ہے۔ نماز عشاء کے بعد جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر آتے اور صلوٰۃ و سلام کا تحفہ بارگاہ قدس میں پیش کر کے نکلتے ہیں تو دلوں میں جو رقت و نور پیدا ہوتا ہے۔ ٹیلی ویژن کی ظلمتیں اس کو یکسر ختم کر دیتی ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر دردناک واقعہ یہ ہے کہ "غزوہ بدر کبریٰ" کا ڈرامہ خاص مکہ مکرمہ میں "عبداللہ بن الزبیرؓ" کے مدرسہ میں طلبہ کے ذریعہ کھیلا گیا ہے۔ ۱۷ رمضان المبارک دوشنبہ کی رات میں اس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے بہت سے شرفاء و معززین نے یہ ڈرامہ دیکھا ہے۔ طلبہ نے حضرت سعد بن معاذ حضرت مقداد بن الاسود۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب حضرت حکیم بن حزام، ابوجہل، ولید بن المغیرۃ کے کردار ادا کئے ہیں۔ اس ڈرامہ میں بار بار حضرت مقداد حضرت بلال کو پرتے کے پیچھے بھیجا جاتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے آئیں کہ ان کی کیا رائے ہے؟ ستم یہ ہے کہ یہ ڈرامہ مکہ مکرمہ کے تمام اخبارات میں دیکھنے والوں اور دکھانے والوں کی تصویروں کے ساتھ شائع ہوا ہے اور تمام جرائد و اخبارات اس رسوا کن ڈرامہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

اس وقت جریدۃ "المدینۃ" شمارہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ کا یہ کٹنگ میرے سامنے ہے۔ بعض

(ورق آلٹیئے)

دیکھنے والوں کا تو یہ کہنا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ دردناک پہلو اس ڈرامہ کا یہ تھا کہ ڈرامہ کی روح یہ تھی کہ صحابہ کرام کی زندگی ابتداء اسلام میں اسی طرح بسر ہوتی تھی کہ کفار کے قافلوں کو لوٹ کر اپنا گذارہ کریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اسلام اور تاریخ اسلام کے خلاف امریکہ اور یورپ کے شیاطین جو کام خود نہ کر سکتے تھے وہ مسلمانوں سے کرا دیا۔ فیا غربۃ الاسلام ویا غربۃ المسلمین۔ حرمین شریفین کے وہ علماء اور نجد و ریاض کے وہ مشائخ جن پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا دارومدار ہے اور انہی کے فتاوٰی کی پورے ملک میں وقعت ہے بلکہ دینی فرمہ داری اور شرعی احتساب کا دارومدار انہی پر ہے۔ وہ یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ حکومت کی سیاسی مصالح اس تمدن و تہذیب کے اپنانے کی مقتضی ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے یا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ع

لعل ھذا یدوب القلب عن کمد
ان کان فی القلب اسلام وایمان

ان فتنوں کو دیکھ کر خصوصاً منبع وحی اور مرکز ایمان کے ان بقاء مقدسہ کے فتنوں کو دیکھ کر یقین ہوتا جا رہا ہے کہ "قیامت کبریٰ" اب بالکل قریب آ چکی ہے اصلاح کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ انتہائی فکر اور تشویش اس کی ہے کہ حجاج کرام اور زائرین حرم اقدس ان حالات کو دیکھ کر کیا تاثرات اپنے دلوں میں لے کر آئیں گے؟

یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین قرآن و سنت ہے۔ وہ یقیناً محفوظ ہے۔ صحابہ کرام کی حیات مقدسہ تاریخ اسلام کے صفحات پر عیاں اور روشن ہے۔ صحیح دین پر عمل کرنے والوں کی جماعتیں اور افراد بھی دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن بشریت کی کمزوری نفس اور شیطان کی فریب کاری کے تحت یہ "بے علم حجاج و زائرین ان قبیح مناظر کو دیکھنے کے بعد کیا تاثرات اختیار کریں گے؟ خدا ہی جانتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت میں ہے کہ کوئی لطیفۂ غیبی ظاہر ہو اور دینی انقلاب آ جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(بینات کراچی۔ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ)

مودودیت سے توبہ

یہ جماعت اسلامی لباس میں گمراہ کن ہے

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ایک عرصہ سے بندہ نام نہاد جماعت اسلامی کے لٹریچر سے کافی متاثر رہا اور بندہ کے خیالات جناب مودودی صاحب کے ساتھ متفق ہو گئے تھے اور اکابرین امت سے میرا اعتماد بالکل ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ بندہ اسی سلسلہ تحقیق میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور حاضر ہوا جہاں ناظم دفتر سے بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ پھر مولانا مفتی دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ مولانا مدظلہ کی نظر مشفقانہ سے میرے دل کے شکوک و شبہات ختم ہو گئے۔ بندہ نے اسی وقت مولانا درخواستی مدظلہ کے سامنے مودودیت سے توبہ کر لی اور آئندہ بھی مودودیت سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں کیونکہ یہ جماعت اسلامی لبادہ میں گمراہ کن ہے۔ والسلام!

منظور احمد رحمانی خیر پور سادات
ضلع مظفر گڑھ۔ حال خان پور)

بستی رحیم تحصیل خانپور میں ضلعی امیر جمعیۃ کا خطاب

۲۰ ذیقعدہ بروز بدھ کو بستی رحیم تحصیل خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان نے خطاب فرمایا۔ مولانا موصوف نے ملک میں بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر اظہار تشویش کیا اور مرزائیت پر کڑی تنقید فرمائی۔ نیز مودودیت جو اسلامی لبادہ میں صحابہ کرام اور اکابرین امت پر تبرّہ بازی کر رہی ہے اس کے بے نقاب کیا۔ اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ عوام نے یقین دلایا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں اور آئندہ بھی جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ درج ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) حکومت پاکستان اور اصحاب بالا سے مطالبہ کہ رحیم یار خاں شہر کی جامع مسجد میں مرزائیوں نے جو اشتعال انگیز اور شر پسند عصبیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی غیر جانبدارانہ تحقیق کرا کے مجرموں کو پوری پوری سزا دی جائے۔

(۲) علماء کرام پر جملہ پابندیاں ختم کر کے اسلامی آئین کو نافذ کیا جائے۔

(۳) وزیر داخلہ کی تقریر جو کہ موصوف نے خان پور میں خاندانی منصوبہ بندی پر کی ہے۔ اس پر صدائے احتجاج۔

۸ ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ بروز جمعرات کو بستی "کی تحصیل خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا۔ جس میں امیر ضلع مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے خطاب عام فرمایا۔

مولانا موصوف نے ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو غیر اسلامی قرار دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔

(عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر خان پور)

جمعیۃ علماء اسلام سنجر پور (صادق آباد)

سید علی احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ ضلع اور مولانا محمد شریف صاحب ان دنوں اسی تحصیل میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے مریدان اور عامۃ المسلمین کو ہر جگہ پر خبردار کیا کہ مودودی گمراہ فرقہ ہے۔ آپ نے جمعیۃ کے لئے خصوصی ہدایات فرمائیں۔ دوران سفر آپ کو سنجر پور میں بعض مودودیوں سے سابقہ پڑا، تو آپ نے مولانا محمد شریف صاحب کو سکرنڈ سے منگوایا۔ پروگرام سنجر پور رکھا گیا

سنجر پور بروز جمعہ، کوٹ سبزل، کوٹ سنجر خاں، کوٹ پٹھان۔ صادق آباد کے اراکین نے بھی شرکت کی ایک بڑے مجمع کو آپ نے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو کفر عصیاں اور فسوق سے محفوظ رکھا۔ اور آپ نے وعدہ فرمایا کہ جن لوگوں نے ہجرت کی، جہاد کیا، مشقت اٹھائی۔ دین کی راہ پر سب کو اللہ تعالیٰ نے جنت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مودودی صاحب نے صحابہ کی عظمت جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے کو تاریخی گھسے پٹے حوالوں سے گرانے کی کوشش بلکہ ناپاک جسارت کی ہے۔

آپ نے خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے احکام کی حکومتی پالیسی پر بھی نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا۔ قرآن کا قانون اٹل ہے۔ مولانا نے دو راتیں اور دو دن مسلسل ان لوگوں کو ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ صادق آباد بھی مودودیوں سے مناظرہ کے لئے تشریف لائے۔ اسی اجتماع سے ایک سائل کے جواب میں مولانا مشتاق احمد نے مستند تاریخی حوالہ اور احادیث کی روشنی میں شہادت حضرت عثمانؓ اور سبائی پارٹی کا کردار سمجھایا۔

آپ نے فرمایا۔ سبائی یہودی تھے۔ جنہوں نے پہلے خلفاء پر ہاتھ صاف کیا۔ امت میں نفاق کا بیج بویا۔ زاں بنو امیہ کا تختہ الٹوایا۔ ابومسلم خراسانی اسی قبیل سے تھا۔

فضل قادری صاحب سنجر پور کے سرگرم رکن ہیں اجتماع میں غلام مصطفےٰ صاحب بھی شریک تھے اگلے جمعہ مولانا مشتاق احمد صاحب سنجر پور، مولانا محمد یوسف صاحب کوٹ سنجر خاں غلام مصطفےٰ دعوالہ کا دورہ کریں گے۔

۱۶ دسمبر جمعہ بمقام کوٹ سبزل تحصیل صادق آباد کی میٹنگ ہوگی۔ تمام اراکین نو بجے سے پہلے پہنچ جائیں۔

(عبدالواحد صدیقی)

ایجنٹ حضرات سے التماس

براہ کرم ترجمان اسلام کے بل اور گذشتہ حسابات جلد ادا فرمائیے۔ پرچہ کو مشکلات میں پھر مبتلا نہ کیجئے۔ آپ کی یہ ذمہ داری ہمیں ختم نہیں ہو جائیگی۔ خدا کے سامنے بھی جواب دینا ہے (منیجر)

Scanned with CamScanner

امریکہ سے قدرت کا انتقام

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

کون نہیں جانتا کہ عرب یہود جنگ میں عربوں کو یہودیوں سے شکست نہیں ہوئی بلکہ امریکہ برطانیہ اور یہود تینوں کے مشترکہ منصوبہ، تعاون اور ڈپلومیسی نے عربوں کو عظیم نقصان پہنچایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے کام مبنی بر حکمت ہوتے ہیں۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کے اعمال افسوسناک حد تک اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ہو رہے، کہیں عقیدے کی خرابی ہے تو کہیں عمل کی اور کہیں خود غرضی اور ذاتی و انفرادی مفادات پر اجتماعی مفاد کو نقصان پہنچا دیا جاتا ہے۔ ذاتی مفادات کی خاطر یہاں تک بدعملی شروع ہو گئی ہے کہ صدر ناصر کے خلاف فرضی خلاف کعبہ کی پوجا کراتے وقت سے پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا تھا اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک مودودی افراد نے پہنچا دیا کہ صدر ناصر یہود کا آلہ کار ہے۔ بھلا مودودی کے چیلے ظفر احمد انصاری مردود سے کوئی پوچھے کہ آج یہود کے مقابلہ میں صدر ناصر سینہ سپر ہے یا کوئی اور۔ کیا دنیا اس کی نظیر پیش کر سکتی ہے کہ اتنی شکست اتنے نقصانات کے بعد بھی ایک حکمران صرف اپنے وطن میں نہیں بلکہ تمام عرب ممالک میں مقبول ہو۔ پھر وہ ان تمام حالات میں ذرا بھی نہ گھبرائے۔ اوسان و حواس قائم رکھے۔ غداروں کو سزا دے اور بین الاقوامی جوڑ توڑ سے اپنی طاقت بحال کر دے اور دشمن یہودی کو منہ تک نہ لگائے۔ امریکہ اور برطانیہ جیسی طاقتوں کو خاطر میں نہ لائے۔ ان کو ان کے دشمنوں کے ذریعہ ہی سے دبا دے۔

امریکہ کی لونڈی اقوام متحدہ سے عرب ممالک کے انخلاء کی تجویز پاس کرا دے۔ عربوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہو جائے اور امریکہ کو شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ سے عملاً بے دخل کرا کر یہود نوازی کا مزہ چکھا دے اور خطرناک بحرانی کیفیت میں بھی نقارہ جنگ بجانے کے لئے تیار بیٹھا ہو۔

یہودیوں کی زبانیں یہ کہتے کہتے سوکھ جائیں کہ عرب دوستوں کو سلام۔ محمد سرحدات کے بارہ (نوٹ) یہ اصل کی نقل کے ساتھ ان کی ... ے۔ نہ اس میں ... ل امریکہ کو اللہ ... ایک سزا تو یہ دے آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ وسطیٰ پر چھانا چاہتا ... کھیلا۔ مگر اللہ تعالیٰ عربی مکمل معہ گرامر (گھر بیٹھے) سیکھ کا پتا کٹ جانے جشن نزول قرآن کی خوشی میں فیسوں ... نیہ کو بھی لے ڈوبا طلب کریں۔ پتہ:۔ ادارہ عربوں سے تعلقات

قائم کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے مگر بعد از خرابی بسیار۔ اور اب بھی اس کی منافقانہ پالیسی کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

امریکہ کو قدرت نے ایک سزا تو خود مشرق وسطیٰ سے بے دخلی کی دے دی۔ دوسری سزا یہ دی کہ روسی بحری بیڑہ نے بحیرہ روم میں آ کر اس کو پریشان کر ڈالا ہے اور منافقانہ دوستی کی وجہ سے کوئی اقدام بھی نہیں کر سکتا۔ اور کرے تو کیسے کرے۔ بحیرہ روم کا افریقی ساحل سارے کا سارا اب روس کے لئے کھلا ہے اور امریکہ سے متنفر۔

تیسری سزا یہ ہوئی کہ شمالی کوریا جیسے چھوٹے سے ملک کے ہاتھ سے ذلیل ہو کر معافی مانگنی پڑ رہی ہے۔

چوتھی سزا جو قدرت کا خطرناک انتقام ہے۔ وہ ویٹ نام میں اس کی تباہی بربادی، شکست، بھاگڑ، فضیحت اور رسوائی ہے۔ چاروں طرف امریکی باشندوں کی سفید سفید لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ ان کو ٹھکانے لگانے والا کوئی نہیں۔ جانسن مبغوض ہوتا جا رہا ہے۔ دنیا کی رائے عامہ لعنت برساتی ہے۔ اب بھاگے تو شیخی کرکری ہوتی ہے۔ لڑے تو شکست اس کی مقدر ہو چکی ہے۔ آگے گرے تو ماتھا پھٹے، پیچھے گرے تو کھوپڑی۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ رجسٹرڈ منچن آباد کا سالانہ جلسہ

یکم، ۲، ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق یکم، ۲، ۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔ ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام تشریف لا کر اصلاحی، اخلاقی مضامین سے مستفیض فرمائیں گے۔

(از محمد رفیق ناظم مدرسہ ہذا)

انتقال پُر ملال

مدرسہ عربیہ عزیزیہ رجسٹرڈ پرہاڑ غربی کے نائب مہتمم و جمعیۃ علماء اسلام پرہاڑ غربی کے امیر ملک محمد علی صاحب رڈ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس نصیب ہو۔

تمام قارئین کرام سے استدعا ہے کہ ملک صاحب مرحوم و مغفور کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد عبدالقادر قونسوی خال مدرس مدرسہ عزیزیہ پرہاڑ غربی)

عادلانہ دفاع جلد دوئم

تنظیم اہلسنت کے روح رواں حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری کی عادلانہ دفاع کی دوسری جلد چھپ کر بازار میں آ چکی ہے جس میں مودودی صاحب کے مجتہدانہ جھوٹ، مجددانہ فریب، رافضیانہ صحابہ دشمنی، منافقانہ سبائیت نوازی اور جاہلانہ اجتہاد کا پول کھولا گیا ہے اور اگر عام شکوک و شبہات کے مطابق مودودی صاحب واقعی امریکہ کے ایجنٹ ہیں تو وہ اس قسم کی تصانیف کو پیش کر کے اپنی امداد میں اضافہ کرا سکتے ہیں۔ اسی طرح اس کے بے شرم چیلے مفت کے مفتی یوسف (بدنام کنندہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک) کے لئے نادر موقعہ ہے کہ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس کتاب کی تردید لکھ کر روپیہ کما کر تنور شکم گرم کریں۔ چاہے وہ اپنے معیار حق مرشد اعظم مودودی کی طرح جھوٹے حوالے پیش کر کے ہی لکھتا رہے۔ اندھوں میں کانا راجہ مودودی جہال تو تحسین کے ڈونگرے برسا ہی دیں گے۔ مگر محترم سید نور الحسن شاہ صاحب ... اس کتاب کے جواب دینے کے لئے پہلے پکارا ... عبداللہ بن سبا کی طرح شیطان بننا پڑے گا۔ سوچ کر جواب لکھیں

مودودی کی تائید میں اس کے بے شرم چیلے نے قرآن پاک سے حیات مسیح کے ثبوت کا انکار کر کے قادیانی اخبار الفضل کو موقعہ دیا ہے کہ وہ عام اہل اسلام کے علماء کی تجہیل اور مرزا قادیانی کی تائید میں اس کو ثبوت میں پیش کرے۔ جیسا کہ الفضل نے ۴ فروری ۶۸ء میں لکھا ہے ابھی تو سوات کے اس مردود مفتی یوسف کو مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تردید کر کے بھی پیسے کمانے اور پیٹ کا جہنم بھرنے کا موقعہ ہے۔

مسلمانوں کو اپنا ایمان ان ڈاکوؤں سے بچانے کے لئے عادلانہ دفاع اور تجدید سبائیت جس کو جمعیۃ علماء اسلام نے شائع کر دیا ہے ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں، مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزاء شامل ہیں۔ قیمت فیصد بارہ روپے

پتہ

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

علماء کرام احتیاط سے کام لیں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا بیان

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہیں اسلامی سوشلزم کا ذکر کر کے سوشلزم کو اسلام سے جوڑنے کی کوشش کی۔ اس پر سرکار پرست قسم کے ہم نواد علماء نے اس کو سند تسلیم کیا اور اس کو اسلام کی مخالفت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا درجہ دے کر مسلمانوں کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کی۔ بس بکہ کو جمعہ کے اجتماعات میں بیان کے خلاف یوم احتجاج منانے کی اپیل بھی کر دی گئی۔

مجھے تعجب ہے کہ معمولی قسم کے واقعات کو سیاسی اغراض کے تحت مذہبی رنگ دیکر عوام کے جذبات سے بے خوف و خطر کھیلا جا رہا ہے۔ کیا ان علماء کرام نے کبھی صحیح کرنے کی کوشش کی ہے کہ بھٹو صاحب سوشلزم سے کیا مراد لے رہے ہیں۔ خود بھٹو صاحب سے وضاحت طلب کئے بغیر ان کو گردن زدنی قرار دینے کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ حکومت کو خوش کر کے اپنی اغراض کی تکمیل کرنا مقصد ہے۔ کیا موجودہ حکومت کے جاری کردہ غائلی قوانین کے خلاف جو مراسلہ اسلامی تنظیمات کے خلاف ہیں موجودہ حکومت کی طرف سے اسلام کی توہین نہیں ہوتی؟

کیا تحریف فی الدین انکار سنت اللہ انکار ختم نبوت کے فتنوں کی سرپرستی سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی توہین نہیں ہوتی۔

پھر کیا وجہ ہے کہ بغیر وضاحت طلب کئے مسٹر بھٹو کی معمولی غلطی کو اتنی اہمیت دے کر عوام کو ان کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت کا نزلہ بیچارے کے برابر عظیم مذہبی تحریک غلطیوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ میں علماء کرام سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں اور خواہ مخواہ جذبے یا حکومت کا ساتھ دے کر علماء کے مقام کی توہین نہ کریں۔

مسٹر بھٹو کے ناقدین

اخبارات میں بعض حضرات نے اسلام کے نام سے مسٹر بھٹو کے خلاف بیانات دیئے ہیں۔ اسلام کا نام لے کر مسٹر بھٹو کے خلاف نکتہ چینی کرنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ بصد احترام مگر وہ اس وقت تک جس قسم کی اسلام کشی یا لیسی پر عمل کر رہا ہے اور قرآن و سنت کے جو بیخ خلاف غائلی قوانین کے اجراء و نفاذ پر مصر ہے کبھی آپ نے اس کے خلاف بھی زبانی تنقید و تاکید کی ہے۔ مسٹر بھٹو کی اسلام سے عملی اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی سے زیادہ شدید نہیں ہے۔

محض بھٹو صاحب کی مخالفت کر کے اکثریت کی خوشنودی حاصل کرنے کی شوم کوشش کے سوا کچھ نہیں۔

(محمد صادق سدوزئی)

مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنا مناسب نہیں

مفتی محمد شفیع صاحب دارالعلوم کراچی کا تازہ فتویٰ

استفتاء:-

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین درین صورت مسئولہ ان کے متعلق جو بالکل مودودی صاحب جیسے نظریات رکھتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا کا جواب دیا جائے تاکہ عوام المسلمین اپنے کریم کے تحقیق قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین درین صورت مسئلہ ایک شخص اسکول کالج میں پڑھاتا ہے اس کا تلفظ ٹھیک نہیں ہے ح کو ھ پڑھتا ہے غرض تلفظ بالکل ٹھیک نہیں ہے نماز پڑھنا ٹھیک نہیں ہے

(۳) کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع اس مسئلہ کے بارے میں کہ مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنا کیسا ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اہلبیت عظام پر تنقید کی گئی ہے۔

(محمد اشفاق بیگ جنرل سیکرٹری راجوری اسٹیٹ تحصیل شیخوپورہ ضلع لائلپور)

أجوبہ:-

(۱) کوئی عام فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ہر شخص کا حال مختلف ہے جس کے متعلق تحقیق ہو کہ اس کو امام بنانا کیسا ہے دوسرے کو نہیں۔

(۲) ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔

(۳) علماء کے لئے ان کتابوں کا پڑھنا مناسب نہیں۔

بندہ محمد شفیع عفی عنہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح دارالافتاء دارالعلوم کراچی

اسلامی نظام کی داعی جماعت

صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے

۲۰ فروری کو حضرت مولانا بنوری صاحب کے تلمیذ خاص مفتی محمد صاحب مدظلہ نے تقریر فرمائی مولانا ابراہیم صاحب ایراقی فاضل دارالعلوم اشرف آباد ڈسکہ نے الیکشن کمپین بھی جمعیۃ کے قیام کے بعد بڑی پرزور تقریر فرمائی جس میں انہوں نے دوران تقریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو متحد و متفق ہو کر جماعت کی صورت میں اعتصام بحبل اللہ اور تفرقہ کو حکم فرمایا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم جمعیۃ کا ساتھ دے کر اس کے ممبر بن جائیں تب اور اس میں داخل ہو کر اس کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔

تشکیل جمعیۃ

امیر - سید دین محمد شاہ صاحب مہتمم دارالعلوم حسینیہ کوٹ کھر

نائب امیر - مولوی محمد ابراہیم ایراقی مدرس مدرسہ دارالعلوم حسینیہ

ناظم اعلیٰ حاجی محمد یوسف صاحب

نائب ناظم احمد خان صاحب

نائب ناظم قاری عمر رحیم صاحب

خزانچی مولوی منصب علی صاحب

(سید دین محمد شاہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم حسینیہ کوٹ کھر تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

کیا آپ کو احساس ہے؟

مسلمانوں کی نئی نسل کا ایک بڑا اور اہم حصہ اب سکولوں، کالجوں اور لیبی قسم کے اداروں میں ذہنی انتشار و خلفشار سے دوچار ہے جو دینی تربیت اور تعلیم سے قطعی عاری ہیں۔ عیسائیت و دہریت نے ہی ماحول میں نقب لگا کر مسلمانوں کی نئی نسل سے اپنے بے شمار شکار پیدا کئے ہیں۔ اب مغربی سامراج کا فتنہ الحاد دبے پاؤں بھی اس ماحول کو اپنی آماجگاہ بنائے ہوئے ہے۔ یہودیت اور قادیانیت نے بھی اس میدان میں اپنی کمین گاہیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ ان عظیم خطرات سے گھرے ہوئے ماحول میں کیا آپ نے کبھی اسلام کی حقیقی آواز کو بلند کرنے کا اہتمام کیا ہے؟ کیا ترجمان اسلام ہر گھر میں پہنچ رہا ہے؟ اگر نہیں تو کیا آپ اس کو اپنی کوتاہی قیامت میں نہیں ہو گی؟

رہائیے۔ پرچے کو شکایات ہیں

نے بھی جواب دینا ہے (منجر)

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ کا

اعلانِ حق

درج ذیل مکتوب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ نے مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے متعلم سید منظور احمد شاہ کے ایک استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ جناب زاہد گکھڑوی نے اسے اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

عزیزالقدر شاہ صاحب سلمہ الرحمن سلام مسنون! آپ کا خط ملا۔ میں نے ایک بات کا مودودی صاحب کے متعلق اعلان کیا ہے۔ مودودی صاحب خود زندہ ہیں۔ اللہ کرے ان کی عمر زیادہ ہو۔ مودودی جماعت کے لوگ کبھی مولانا ظفر احمد عثمانی کو خط لکھ کر دریافت کرتے ہیں۔ پھر ان کا جواب شائع کرتے ہیں اور کبھی مولانا احتشام الحق تھانوی اور کبھی مفتی شفیع صاحب کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ پھر ان کا جواب شائع کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا آدمی کسی مکان کے مغربی دروازے کے قریب بیٹھا ہو اور کوئی چیز اس سے دو فٹ دور پڑی ہو۔ ہاتھ بڑھا کر اٹھانے کی تکلیف نہ کرے بلکہ اٹھ کر مشرقی دروازے سے باہر نکلے اور سارے گاؤں کا چکر لگا کر گاؤں کے چوک میں کھڑا ہو کر اعلان کرے کہ میری فلاں چیز گم ہو گئی ہے اور ملتی نہیں۔ حالانکہ اگر وہ ہاتھ بڑھا کر اٹھاتا تو اٹھا سکتا تھا۔ یہی مثال مودودی صاحب کے ہر شیدائی مقلدوں کا ہے مودودی صاحب کے خدام کو اتنے بڑے خطوط لکھنے کے بجائے خود مودودی صاحب سے دریافت کرنا چاہیئے تھا۔ وہ ایسا کیوں نہیں کرتے اور مودودی صاحب سے مطالبہ کیوں نہیں کرتے کہ آپ اس کے بارے میں واضح اعلان کریں۔ مودودی صاحب دستور اسلامی کے علمبردار ہیں۔ بحمد اللہ میں بھی اسلام کے سامنے سر تسلیم کرنا جزو ایمان سمجھتا ہوں۔ میں نے جو بات مودودی صاحب سے سنی تھی اس کا اعلان کر دیا۔

اس سلسلہ میں ان کا اور میرا شرع کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے۔ آپ ان کی جماعت کے لوگوں سے شرع کے مطابق فیصلہ کرنے کا مطالبہ کریں۔ اسلام میں مدعی کے دعوے کا صحیح یا غلط ہونا مدعا علیہ سے دریافت کیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہ انکار کرے تو پھر کیا ہونا چاہیئے۔ اسلام میں اس کا ضابطہ موجود ہے۔ از خود جھوٹی خبر شائع کر کے محمد علی کہتا ہے کہ یہ بات مجھے مولانا احمد علیؒ نے بتائی تھی۔ پھر لکھا کہ لو جی اب ایسے آدمی کا نام بتا دیا کہ جو فوت ہو چکا ہے۔ حالانکہ میں نے مولانا احمد علیؒ کا نام بتایا ہی نہیں۔ اصل واقعہ درست ہے کہ مودودی صاحب نے میرے سامنے فخر سے بیان کیا تھا کہ "یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نہیں رہے گی۔ آئندہ کونسی گورنمنٹ ہوگی۔ یہ بات فیصلہ طلب ہے۔ اس بارہ میں ہم سے بھی بات ہو چکی ہے اور سہروردی سے بھی"۔ آپ مودودی صاحب سے وقت مقرر کریں میں بھی آجاؤں گا۔ گوجرانوالہ یہ جگہ زیادہ مناسب ہے دوستوں کو سلام۔ محمد علی عفا اللہ عنہ — ۳۰ شوال ۱۳۸۷ھ

(نوٹ) یہ اصل کی نقل ہے۔

۲۱ روپے کی خصوصی رعایت

آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (زیادہ سے زیادہ ۳۰ منٹ دے کر) بذریعہ خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی مکمل سوغات گھر بیٹھے سیکھ سکتے ہیں اور پھر قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں (چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن کی خوشی میں فیسوں میں ۲۱ روپے رعایت) ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مزید تفصیلات طلب کریں۔ پتہ:۔ ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

راولپنڈی میں غیر مقلدوں کی شکست فاش

جھوٹے پروپیگنڈے کی غلط آڑ

ہمارے نامہ نگار خصوصی راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں کہ راولپنڈی کی جامع مسجد جدید قبرستان محلہ محبوب آباد میں عرصے سے مولانا عبدالسلام صاحب خطیب چلے آرہے ہیں۔ مگر غیر مقلد حضرات نے اور خاص کر سلطان احمد صاحب (عرف شاہی) نے اس مسجد میں زور و زور سے اپنا ہم خیال یعنی غیر مقلد امام اور خطیب رکھنا چاہا۔ حالانکہ اس محلہ میں ساری آبادی حنفی اہل السنۃ والجماعۃ کی ہے۔ ایک گھر بھی غیر مقلدین کا نہیں ہے یہ حضرات باہر سے آکر جمعہ کے دن دھاندلی مچاتے اور قبضہ کرتے۔

اہل محلہ ان سے تنگ آ گئے۔ انہوں نے مولانا غلام اللہ صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب کو بلا کر جلسہ کیا۔ اہل محلہ نے ان غیر مقلدین کو بالکل بے دخل کر دیا۔ جس سے ان کو اپنا بوریہ بستر لے جانا پڑا۔ اس طرح دونوں علماء نے مسجد کی تطہیر کی۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے بعد غیر مقلد حضرات نے مکروہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ یہاں تک راولپنڈی کے مقامی اخبارات میں لکھوایا کہ مولانا غلام اللہ خان صاحب کی پارٹی نے قرآن و حدیث کی کتابوں کو صحن میں پھینک دیا۔ اس جھوٹ کے خلاف راولپنڈی کی اکثر مساجد میں احتجاج کیا گیا؛ علماء صاحبان نے غیر مقلدین حضرات کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنا رویہ بدل کر مسلمانوں کو فروعی اختلافات کی جنگوں میں ملوث کرنے کی ناپاک سعی نہ کریں۔

خیرپور ڈویژن کی شوریٰ کا اجلاس ملتوی

ڈویژن خیرپور کی مجلس شوریٰ ۲۰ فروری کو منعقد ہونے والی تھی۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ اجلاس ملتوی کرنا پڑا ہے

(عزیز احمد مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن خیرپور)

ترجمان اسلام اور خدام الدین

کا تازہ پرچہ عبدالجلیل مؤذن مسجد پولیس لائن ایبٹ آباد سے حاصل کریں

پرمائو میلہ

ترجمان اسلام لاہور

غلام اکبر بلوچ مستوئی

متعلم سے خریدنے کیلئے رجوع فرمائیں

عادلانہ دفاع

ام المومنین سیدہ طاہرہ صدیقہؓ امام مظلوم سیدنا عثمان غنی ذوالنورین۔ سیدنا طلحہؓ حواری رسول سیدنا زبیرؓ۔ سیدنا ابوسفیانؓ سیدنا معاویہؓ۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ۔ فاتح مصر سیدنا عمرو بن العاصؓ۔ سیدنا مغیرہؓ ابن شعبہؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف مودودی صاحب کے ۷ مطاعن۔ دل آزار بددیانتی کے مظاہرے، ۱۸ سفید جھوٹ، بہتان اور بے شمار مغالطے (جو خلافت و ملوکیت میں تحریر کئے گئے ہیں)

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے اپنی ایمان افروز تاریخی اور معلوماتی کتاب

عادلانہ دفاع

میں قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام کی روشنی میں ۱۵۲ مفصل مدلل اور مسکت جوابات دے کر مودودی صاحب کی تاریخی بددیانتی اور صحابہ دشمنی کا پورا بھرم کھول کر رکھ دیا ہے۔ حصہ اول تین روپے حصہ دوم آٹھ روپے۔ مکمل ۱۱ روپے رعائتی ۹ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

محمد رمضان ناظم ادارہ نشریات اہلسنت کوچہ معاویہؓ پاک گیٹ ملتان

اقتباس

مسلمانان عالم کے نام پوپ کا پیغام

ویٹی کن ریڈیو سے پاپائے اعظم نے افریقہ، مشرق وسطیٰ، ایران، انڈونیشیا، ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے مسلمانوں کو خیر سگالی کا پیغام دیتے ہوئے دعوت دی ہے کہ انہیں عیسائیوں سے مل کر اپنی سرد مہری کو ختم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں عیسائی اور مسلمان ہی ایسے مذاہب کے حامل ہیں جن کا خصوصی امتیاز توحید پرستی ہے اور جو آپس میں انصاف اور محبت کی طرح ڈال سکے ہیں۔ مسلمانوں نے ازمنہ وسطیٰ میں فلسطین کے عیسائی مقامات مقدسہ پر قبضہ کرنے کے لئے خونی جنگیں لڑیں اور اس کے بعد اب تک کچھ نہ کر سکے۔ اب ہمیں آپس کے تعاون سے تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرنا چاہیئے۔"

ہم پاپائے اعظم کے اس پیغام پر انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ فلسطین کی دیواروں کے نیچے مسلمانوں نے عیسائیوں سے جنگ نہیں لڑی بلکہ خود عیسائیوں کے مغربی بیڑوں نے فلسطین آکر مسلمانوں پر حملے کئے، اور ان کا خون بہایا اور صلیبی جنگوں کے نام سے مسلمانوں کو ارض مقدس سے نکالنے کی کوشش کی، مگر تاریخ نے عیسائیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حفاظت کے لئے تلوار اٹھائی اور حملہ آوروں کو کامیابی کے ساتھ پسپا کیا۔ افسوس یہ ہے کہ پاپائے اعظم کے پیرو کار آج بھی مسلمانوں کو فراموش نہ کر سکے اور انہوں نے اسرائیل کے ذریعے صلیبی جنگوں کا انتقام لینے کی کوشش کی۔ کیا پاپائے اعظم کو معلوم نہیں کہ ہر زمانے کی کلیسا نے حضرت مسیح علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی ذمہ داری یہودیوں پر ڈالی اور اس جرم میں ہر جگہ عیسائیوں کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل عام ہوتا رہا لیکن اب آپ ہی نے یہودیوں کو حضرت مسیح کی مصلوبیت کی ذمہ داری سے سبکدوش قرار دے دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ آپ نے اپنی مقدس کتابوں اور کلیسا کے فیصلوں کے خلاف یہ قدم کیوں اٹھایا اور اسرائیل کے کان میں کیا بات پھونکی؟ آپ کو ویٹ نام کی جنگ ستا رہی ہے لیکن اسرائیل کی جارحیت پر آپ کی زبان صفائی کے ساتھ نہ کھل سکی اور اسرائیل سے آپ یہ بھی نہ کہہ سکے کہ وہ عربوں کے علاقوں کو خالی کر کے قبل از جنگ کی پوزیشن میں واپس ہو۔ جب آپ اسرائیل سے کام لے چکے تو آپ کو عالم اسلام سے مصالحت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یقین نہیں آتا کہ آپ صلیبی جنگوں کو بھول کر اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر کوئی تعمیری قدم اٹھا سکیں گے یہ بات آپ پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا مقدس رسول مانتے ہیں اور ان کی رسالت کا اقرار مسلمانوں کا جزو ایمان ہے۔ مگر آپ نے ہمیشہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور آپ آغاز اسلام سے ہی مسلمانوں کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرتے رہے۔ اگر آپ نے چودہ سو سال کی دشمنی کے بعد یقین کر لیا ہے کہ مسلمان بھی دوسری عیسائی دنیا کا تعاون ضروری ہے تو آپ کو اس کا ثبوت اسرائیلی جارحیت کی مذمت کر کے ہی دینا ہوگا، اور یہ بات بھی سمجھ لینی ہوگی کہ اگر یہودی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے تو وہ ان عیسائیوں کو بھی اپنا دوست نہیں سمجھ سکتے، جنہوں نے ہمیشہ ان کو اپنے ملکوں سے کھدیڑا اور ان کا خون بہایا ہے اور مسلم ممالک ہی میں ان کی جان و ایمان کی امان مل سکی ہے۔

(الجمعیۃ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء)

حافظ محمد ابراہیم مرحوم

ہندوستان کی جنگ آزادی کے پرانے ہیرو اور متحدہ ہندوستان میں صف اول کے سپہ سالار حافظ محمد ابراہیم صاحب مرکزی وزیر طویل علالت کے بعد دہلی کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایک مدت سے علیل تھے اور طبی ماہرین کی نگرانی میں ان کا علاج برابر ہو رہا تھا۔ مگر مرض کی شدت کے باعث جانبر نہ ہو سکے اور جان شیریں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مرحوم جنگ آزادی کی ایک مجسم تاریخ تھے مسلم لیگ اور کانگریس کی کشمکش میں آپ نے جو رول ادا کیا تھا۔ اُسے تاریخ کبھی فراموش نہ کر سکیگی آزادی سے پہلے بھی آپ عبوری حکومت میں وزیر رہے اور آزادی کے بعد یو پی میں اور پھر مرکز میں عہدہ وزارت پر فائز رہے، اور آخری دور میں پنجاب میں گورنر مقرر کئے گئے۔ مگر آپ کی صحت نے اجازت نہ دی کہ حکومت کی ذمہ داریوں کا بار اٹھا سکیں۔ لیکن ہندوستان کی تاریخ حریت میں آپ کے عزائم اور طویل اور شاندار خدمات کو فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ ہمارے یہ تعارفی کلمات محض یاد دہانی کے لئے ہیں ورنہ مرحوم خود ایک مستقل تاریخ تھے۔ جسے ضخیم جلدوں میں ہی مرتب کیا جا سکتا ہے

(الجمعیۃ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء)

مشرق وسطیٰ اور امریکی سازش

مشرق وسطیٰ سے افواج کو ہٹانے کے برطانوی فیصلہ پر امریکہ برطانیہ سے سخت برہم ہو گیا ہے۔ دونوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ بات اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ برطانیہ نے امریکہ سے ۷۷ جدید ترین بمبار کا سودا کیا تھا لیکن سودے کو منسوخ کر دیا کہ امریکہ چاہتا تھا کہ مشرق وسطیٰ سے اپنی فوجوں کو نہ ہٹائے۔

برطانیہ کی موجودگی سے اسرائیل کو سخت تقویت ہوتی ہے۔ اگر برطانیہ کی فوج عدن اور بحرین میں نہ ہوتی تو اسرائیل کو عرب ممالک کب کا ختم کر چکے ہوتے۔ اور اسرائیل کبھی عربوں پر حملہ کی جرات نہیں کرتا۔

برطانیہ بھی اسرائیل کی مدد کرنا چاہتا ہے لیکن اسے بھی اسرائیل سے اتنی ہی ہمدردی ہے جتنی کہ امریکہ کو ہے لیکن برطانیہ کی اقتصادی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ میں برطانوی افواج کے اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ امریکہ، برطانیہ کی مالی مدد کرنا بھی ہے تو بڑی قیمت وصول کرنا ہے۔ زیادہ سود لیتا ہے جس سے برطانوی اقتصادیات پر بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی مارکیٹ کو امریکہ نے چھین لیا ہند و ستان کا بازار بھی امریکہ کے پاس چلا گیا۔

برما اور سیلون کی دوکانوں میں امریکی مال چمک رہے ہیں۔ جس طرح سے امریکہ نے پہلے انڈوچائنا کی مارکیٹ فرانس سے چھین کر فرانس کو قلاش بنا دیا تھا۔ اسی طرح سے مشرق وسطیٰ اور برصغیر ہند و پاکستان کی مارکیٹ پر قبضہ کر کے امریکہ نے برطانیہ کو دیوالیہ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ فرانس مفلس ہونے کے بعد امریکہ کے اتحادی جال کو توڑ کر نکل آیا، فوجی معاہدوں سے بھی باہر ہو گیا۔ اپنی اقتصادیات کو درست کرنے کی کوشش کی۔ اور آج برطانیہ سے اچھی حالت میں ہے اب برطانیہ بھی امریکہ کے چنگل سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کو یقین ہو گیا ہے کہ مزید کچھ سالوں تک برطانیہ امریکہ کے اتحادی جال میں پھنسا رہا تو برطانیہ پر بھی امریکہ کا اسی طرح سے قبضہ ہو جائے گا جس طرح سے ویٹ نام لاؤس، جاپان، برازیل، ارجنٹائنا اور مغربی جرمنی پر ہے۔ قبضہ کے بعد برطانیہ کا اپنا وجود ختم ہو جائے گا۔ اور امریکہ کا نابالغ بن جائے گا۔" (خلافت)

(الجمعیۃ ۲۳ جنوری ۱۹۶۸ء)

فلم اور مولانا مودودی (محمد نعیم علیگڈھی)

۱۳ جنوری ۶۸ء کے دعوت اخبار میں ایک مضمون نظر سے گذرا جس میں شمس پیرزادہ صاحب نے ان جملوں کی وضاحت کی کہ جو آپ فلم "فانہ خدا" کے بارے میں کہتے ہیں۔ وہ بھی صرف اس بات کی وضاحت تھی کہ یہ میری ذاتی رائے تھی۔ جماعت اسلامی سے اس کا کوئی مطلب نہیں۔ نہیں اس سے مطلب نہیں کہ جماعت اسلامی سے اس کا کوئی مطلب ہو یا نہ ہو۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ آپ نے یہ نہیں سوچا کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔ آج آپ ہی کے جملوں کو پوسٹروں پر چھاپ کر فلم کی شہرت کی جا رہی ہے۔ آپ نے فلم مخصوص طریقہ سے دیکھی۔ مگر یہ نہ سوچا کہ عوام پر کیا اثر ہوگا اس کے بعد آپ نے اپنی بات کو صحیح کرنے کے لئے اور ایک قلم یہ کیا کہ اپنی وضاحت میں مولانا مودودی صاحب کا فتویٰ بھی صادر کر دیا۔ فلم سے ہی کیا اچھے اثرات پڑ رہے تھے کہ فلم دیکھنے والوں کو ایک موقع اور دیا، جبکہ مولانا کے فتویٰ میں قطعی وزن نہیں۔ عقل بھی قبول نہیں کرتی۔ فتویٰ مولانا مودودی صاحب مندرجہ ذیل

انتخاب

للہ

ملاحظہ فرمایئے :-

میں اس سے پہلے کئی مرتبہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سینما بجائے خود جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے۔ سینما کے پردہ پر جو تصویریں نظر آتی ہیں وہ دراصل تصویر نہیں پرچھائیں ہیں۔ جس طرح آئینہ میں نظر آیا کرتی ہے۔ اس لئے وہ حرام نہیں۔ رہا وہ عکس جو فلم کے اندر رہتا ہے تو جب تک کاغذ یا کسی دوسری چیز پر چھاپ نہ لیا جائے۔ نہ اس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ان کاموں میں سے کسی کام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس سے باز رہنے کی خاطر شریعت میں تصویر کو حرام کیا گیا ہے ان وجوہ سے میرے نزدیک سینما بجائے خود مباح ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک طرف تو سینما کو جائز قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف تصویر کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور پردہ پر عکس کو پرچھائیں قرار دیتے ہیں بشال آئینہ کی پیش کرتے ہیں۔

یہ سب کو ہی معلوم ہے کہ جو پرچھائیں بقول مولانا کے پردہ پر آتی ہے۔ وہ ایک فوٹو کی ہی ہوتی ہے۔ اس فوٹو کی جو کہ مولانا حرام قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ایکسٹرا ایکٹرس خود تو آتے نہیں۔ ان کے فوٹو ہی آیا کرتے ہیں۔ دوسرے پرچھائیں میں شکل تک نہیں پہنچائی جاتی اور پردہ پر ہو بہو شکل سامنے آتی ہے اور آئینہ دیکھنے میں کبھی کسی دوسرے غیر کی تصویر نظر نہیں آتی۔ جو دیکھتا ہے اسی کی تصویر نظر آتی ہے۔ جبکہ سینما دیکھتے وقت سینکڑوں تصویریں نظر آتی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ پہلے فلم (فوٹو) بنتے ہیں۔ بعد میں پردہ پہ پرچھائیں آتی ہیں جو کہ پہلے ہی حرام ہو چکی ہیں۔

اگر پرچھائیں مان بھی لیا جائے۔ تو آج تک کوئی ایسی مثال ہے کہ فلم بنی ہو اور اس کے پوسٹر بازاروں میں لگنے کے نہ بنے ہوں۔

آپ سب نے پاک فلم خانہ خدا کے دیکھے ہوں گے کہ جتنے پوسٹر بنے ہیں۔ اس میں خانہ خدا کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ جس میں مرد اور عورتیں صاف نظر آتی ہیں اور ان پوسٹروں کی جس طرح سے بے حرمتی ہوئی ہے وہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

ایسے ہی فلموں نے گڑھے میں ڈال رکھا ہے اس فتوے سے اور شہ ملتی ہے۔

مجلس اعلیٰ برائے امور اسلامی مصر کے کارنامے

گذشتہ ماہ (جنوری ۶۸ء) کے آخری عشرے میں متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) سے وہاں کی مجلس اعلیٰ برائے امور اسلامیہ کا ایک وفد ہندوستان کے دورے پر آیا جس کے اعزاز میں ہندوستان جمعیۃ علماء نے ایک استقبالیہ ۲۴ جنوری کو اپنے مرکزی دفتر میں دیا۔ جمعیۃ علماء کے ناظم عمومی حضرت مولانا اسعد مدنی جانشین حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے وفد مذکور کو جمعیۃ کا لٹریچر اور سپاسنامہ پیش فرمایا۔

وفد کے لیڈر جناب محمد توفیق عویضہ نے سپاسنامہ کے جواب میں مجلس اعلیٰ برائے امور اسلامیہ کی کارگذاریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے درج ذیل تفصیل بیان کی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خالص دینی امور میں مصری حکومت کیا کارنامے انجام دے رہی ہے۔ جسے پاک و ہند کے بعض سیماب صفت گروہ و افراد رات دن اسلام دشمن اور دین سے منحرف ثابت کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

وفد کے قائد کی تقریر سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ مصر فلسطین کے قضیہ کو خالص اسلامی نقطۂ نگاہ سے دیکھتا اور سمجھتا ہے (ک)

مسٹر عویضہ نے کہا سپاسنامہ میں قضیہ فلسطین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فلسطین کا سوال ایک عربی مسئلہ نہیں مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ سرزمین فلسطین اول تا آخر اسلامی سرزمین ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو عیسائیت اور یہودیت کو آسمانی مذاہب تسلیم کرتا ہے۔ جبکہ یہودیت اور صیہونیت ایسا نہیں کرتی۔ اس لئے اس سرزمین کے اصل حقدار مسلمان اور صرف مسلمان ہیں۔

آپ نے زور دے کر کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ حق حقدار کو پہنچے گا اور اسلام کا پرچم بلند ہوگا۔

موصوف نے عرب جمہوریہ کی مجلس اعلیٰ برائے امور اسلامی کی سرگرمیوں کا مختصر تذکرہ کیا اور بتایا کہ مجلس اعلیٰ نو کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔ جن کے ممبران تین سو علماء ہیں ان کا انہوا اور دوسری یونیورسٹیوں سے تعلق ہے۔ بعض علماء باہر کے ہیں۔

* ان میں ایک کمیٹی قرآن پاک کی تفسیر کے لئے مخصوص ہے۔ اس کمیٹی نے اپنا کام بڑی حد تک مکمل کر لیا ہے اور دو جلدیں شائع کر دی ہیں اور حدیث کی بھی بہت سی جلدیں شائع کی ہیں۔

* ایک کمیٹی کا کام اسلام کی قدیم اور مستند کتابوں کا کھوج لگا کر ان کو ایڈٹ کر کے دوبارہ شائع کرنا ہے تاکہ دنیا پر یہ ثابت ہو جائے کہ آج کے تمدن اور معاشرت پر اسلام کے گہرے اثرات ہیں بلکہ یہ تمدن اسلام ہی کی دین ہے۔ اس کمیٹی نے ابن سینا و طب ابن خلدون (تمدن و معاشرت) اور علامہ مجد دین فیروز آبادی کی تصانیف شائع کی ہیں۔ اس کمیٹی نے ایک بہت بڑے عالم المبرد (نحوی) کی کتاب المقتضب کو شائع کیا ہے۔ ان کے علاوہ مجلس اعلیٰ نے بہت سی قدیم اسلامی کتب کو بھی شائع کیا ہے۔ جو نایاب ہیں۔ جن کے کئی نسخے ترکی اور ایران میں ہیں۔ ان کو وہیں سے حاصل کر کے شائع کیا گیا ہے۔

* تیسری کمیٹی کا کام اسلامی شریعت کی وضاحت کرنا ہے۔ یہ کمیٹی دنیا کے موجودہ مروجہ قوانین کا شریعت اسلامی سے موازنہ کرتی ہے اور دنیا سے یہ تسلیم کراتی ہے کہ شریعت اسلامی زیادہ پائیدار ہے۔

* چوتھی کمیٹی مطالبات اسلامی کے لئے مخصوص ہے یہ کمیٹی اسلامی موضوعات پر ایسی کتابیں شائع کرتی ہے جو ریسرچ کرنے والوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ مسائل پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کرتی ہے۔

* پانچویں کمیٹی فقہ اسلامی کی انسائیکلو پیڈیا کی تدوین کر رہی ہے۔ یہ ایک اہم کام ہے۔ اس میں حنفی، شافعی مالکی، حنبلی نیز شیعوں کے زیدی اور جعفری فقہ کو ایک ساتھ شائع کیا جائے گا۔ اس کی (۵۰) جلدیں ہوں گی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا بجٹ ۵۰ ہزار پونڈ ہے

* چھٹی کمیٹی غیر ملکی زبانوں انگریزی، فرانسیسی، اسپینی میں اسلامی تعلیمات پر آسان زبان میں چھوٹے چھوٹے کتابچے شائع کرتی ہے تاکہ یہ زبانیں جاننے والے مسلمان اسلامی تعلیمات اور عبادات کو سمجھ سکیں اور ادا کر سکیں

* ساتویں کمیٹی اسلام کو روشناس کرانے اور فتاویٰ دینے کا کام کرتی ہے۔ اوسطاً پانچسو فتاویٰ ماہانہ جاری کئے جاتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے اپنے ملک کی زبانوں میں استفتا بھیجتے ہیں۔ جن کا عربی میں ترجمہ کر کے فتوے دیا جاتا ہے اور پھر اس فتویٰ کو اس زبان میں ترجمہ کر کے جس نے فتویٰ چاہئے والے کو بھیجا جاتا ہے۔

اس سال کے عرصہ میں اس نے ۵۰ ملکوں میں ۴ لاکھ کتابیں تقسیم کی ہیں۔ یہ کتابیں تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں بھیجی گئی ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ مجلس اعلیٰ کی ایک اور کمیٹی نے قرآن کے ریکارڈ تیار کرائے ہیں۔ نیز اذان، نماز، وضو وغیرہ کی تراکیب کے ریکارڈ بنائے گئے ہیں جو خصوصیت کے ساتھ افریقی ممالک میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ جہاں کہ لوگ نماز اور وضو وغیرہ وغیرہ کے طریقوں سے واقف نہ تھے اور ان کے ذریعہ ان سے آگاہ اور واقف ہو گئے ہیں۔

ایک اور کمیٹی ان ۵۰ ہزار طلباء کی نگرانی کرتی ہے جو مختلف ممالک سے عرب جمہوریہ کے مختلف یونیورسٹیوں پر تعلیم کے لئے چار سال یا زیادہ عرصہ تک جمہوریہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے اپنے وطنوں کو لوٹ جاتے ہیں

(مدینہ بجنور - ۲۸ جنوری ۱۹۶۸ء)

Scanned with CamScanner

ایجنڈا مجلس شوریٰ خیبر پور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کے ناظم عمومی محترم صبح صادق خاں صاحب نے ۲۰ فروری ۶۸ء کو دن کے تین بجے اپنی قیام گاہ پر ڈویژنل مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا ہے جس کا ایجنڈا درج ذیل ہے۔

ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان شوریٰ کو بذریعہ اخبار ترجمان اسلام اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر اجلاس میں شریک ہوں۔ اور جن لوگوں کے پاس اطلاع نہ پہنچ سکے تو اخباری اطلاع کو کافی سمجھیں

ایجنڈا

(۱) تلاوت قرآن کریم (۲) سابقہ کارروائی کی توثیق (۳) اضلاع سے مندرجہ ذیل امور کی تحریری رپورٹ (۱) باقاعدہ ممبروں کی تعداد (۲) رضاکاروں کی تعداد (۳) علاقائی تبلیغ کا دائرہ (۴) اجلاس کی رپورٹ (۵) عہدیداروں کے دوروں کی رپورٹ (۶) بیت المال کا تخمینہ (۷) ترجمان اسلام کی اشاعت کی رپورٹ

(۴) ڈویژنل عہدیداروں سے خارجی اوقات کا مطالبہ تاکہ ڈویژن کے اضلاع میں انتخابی مہم کا آغاز کیا جائے۔

(۵) ڈویژنل کی مالی حالت پر غور و فکر

(۶) ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے مزید کوششوں کا منصوبہ۔

(۷) ڈویژنل کا رگذاری پر سہ سالہ رپورٹ کی اشاعت (۸) باقی باجازت صدر محترم

(محمد ادریس برائے ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خیبر پور ڈویژن)

ہفت روزہ اجلاس کوٹ ادو

۲۶ 1/68 کو جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت جناب چوہدری شوکت علی صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

متعلقہ حکام سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ عوام کی روز بروز بڑھتی ہوئی پریشانیوں کو دور کیا جائے۔ چینی کی گرانی کے پیش نظر ڈپو پر چینی فراہم کی جائے۔ اور گندم بہت قلیل مقدار میں ملنے کی وجہ سے عوام کو کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا گندم مناسب مقدار میں فراہم کر کے عوام کی بڑھتی ہوئی پریشانیوں کو دور کیا جائے۔ نئے راشن کارڈوں کے لئے بھی عوام سخت پریشان ہیں۔ بہت لوگوں کے راشن کارڈ مدت دراز سے گم ہیں اور بہت کے بوسیدہ ہو کر ضائع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا عوام کا پرزور مطالبہ ہے کہ نئے راشن کارڈ جلد از جلد بنائے جائیں۔ مقامی اہلکاران محکمہ خوراک سے جب بھی رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے مختلف بہانہ سازیوں سے ٹال دیا کبھی کاپیاں نہ ہونے کا بہانہ بنایا گیا۔ کبھی کہا گیا کہ حکام بالا کے احکام نہیں ہیں۔ اس قسم کی باتیں بنا بنا کر ٹالا جا رہا ہے۔ عوام کی ان جملہ شکایات کو دور کیا جائے۔

محمد اقبال ناظم دفتر کوٹ ادو)

میاں چنوں میں جمعیۃ کی تشکیل

امیر — حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ میاں چنوں

نائب امیر — حاجی الدرکھا صاحب

ناظم اعلیٰ — میاں محمد علی صاحب

ناظم — حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

خازن — حافظ قاری محمد جلیل صاحب

سالار — حافظ عبدالعزیز صاحب

(میاں محمد علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں)

شنکیاری میں جمعیۃ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا ایک وفد زیر قیادت جناب حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع بمقام شنکیاری بمعیت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم ضلع پروگرام کے مطابق تشریف لائے۔ ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد اشرف صاحب بھی ساتھ تھے۔ اور علاقہ کے بالا کے علماء حضرات اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن جمع تھے۔ جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اور درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شنکیاری

نائب امیر ۱ — مولانا حاجی فضل حق صاحب اچھڑیاں

نائب امیر ۲ — جناب مولانا حضرت احمد صاحب شنکیاری

ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب "

ناظم ۱ — ڈاکٹر محمد ہارون صاحب شنکیاری

ناظم ۲ — حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دھڑیال

خزانچی — " مولانا عبدالرشید صاحب شنکیاری

سالار — جناب حاجی گوہر زمان صاحب اچھڑیاں

اور ساتھ ہی علاقہ میں گاؤں گاؤں تنظیم کے لئے بھی فیصلہ ہوا۔ اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ہر انگریزی ماہ کے آخری دن جامع مسجد ناڑی مالسہرہ میں میٹنگ ہوگی۔ اور مقام شنکیاری میں کم و بیش پندرہ پرچے ترجمان اسلام منگوانے کے لئے نام لکھوائے گئے۔ جو مالسہرہ ایجنسی کے ذریعہ آئیں گے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ)

جمعیۃ پیر اصحاب

یکم فروری ۶۸ء مطابق یکم ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ جمعیۃ علماء اسلام پیر اصحاب کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت صوفی فجر علی نے فرمائی۔ متعلم نذیر احمد نے تقریر کی۔

(رانا عبدالمجید
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
پیر اصحاب ضلع بھکر)

دینی محاذ

قافلۂ اسلام

اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو قواعد کے ساتھ قرآن مجید پڑھا سکے اور ساتھ ساتھ اردو کی تعلیم اور لکھائی کا کام کرا سکے۔ خواہشمند بذریعہ خط قابلیت، تجربہ اور عمر سے آگاہ فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ)

راجہ رام کا نام مسلم آباد رکھا جائے

پاکستان بنے ہوئے تقریباً ۲۱ سال ہو چکے ہیں اور کئی بار راجہ رام کے عوام کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ راجہ رام اسٹیشن کا نام بدل کر مسلم آباد ہونا چاہیئے۔ راجہ رام شجاع آباد کے قریب واقع ہے۔ ہم اعزان بالا سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ راجہ رام کا نام تبدیل کر کے مسلم آباد رکھا جائے۔

(بایان راجہ رام عطا محمد خاں چیئرمین یونین کونسل راجہ رام عاشق محمد کیانہ مرچنٹ۔ محمد دین۔ عبدالرشید۔ محمد حسین۔ محمد شریف بشیر احمد۔ علی مرتضےٰ خاں۔ محمد ارشد بیگ

معلومات — دنیا کی مشہور چوٹیاں

نام چوٹی		اونچائی فٹوں میں
مونٹ گاڈوِن آسٹن (پاکستان)		۲۸۲۵۰
ویما ونڈ	(ایران)	۱۸۶۰۳
اراراٹ	(ترکی)	۱۶۱۶۱
چارلس لوئیس	(نیوگنی آنا)	۱۸۰۰۰
خان تینگری	(ترکستان)	۲۳۶۰۰
الوگ مستاغ	(چین)	۲۵۳۴۰
چوموہاری	(بھوٹان)	۲۳۱۹۷
مونٹ ایورسٹ	(نیپال تبت)	۲۹۱۴۱
کن چن چنگا	(نیپال)	۲۸۱۴۶
مونٹ مونگن	(دیوکن)	۱۹۸۵۰
کلیمن جارو	(افریقہ)	۱۹۳۱۹
مونٹ البرز	(کاکیشیا	۱۸۵۶۶
تولہیا	(الاسکا	۱۸۴۳۸
مونٹ رٹنی	(کیلیفورنیا)	۱۴۴۱۵
فیوجی یاما	(جاپان	۱۲۳۹۵

(آفتاب احمد، طٰہٰ احمد)

منزل بہ منزل

قرارداد چنیوٹ

(۱) جمعہ کا یہ عظیم الشان اجتماع مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی طرف سے آئے دن پابندیوں، زبان بندیوں اور مقدمات قائم کرنے کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے کی شدید مذمت کرتا ہے خصوصاً ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حالیہ آرڈر کو جس میں مولانا منظور احمد صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں پر تین ماہ کے لئے نارروا پابندی عائد کر کے نہ صرف گھر رہنے کا حکم جاری کیا ہے بلکہ ان کے بنیادی حقوق کو یکسر سلب کر لیا گیا ہے اس حکم کو بنگاہ نفرت دیکھتا ہے کہ حکومت پاکستان خصوصاً گورنر مغربی پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا موصوف پر عائد شدہ پابندیوں اور مقدمات کو واپس لے کر متعلقہ حکام کے ان نارروا اقدام کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔

(۲) یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کو آگاہ کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی مسلسل شرانگیزیوں کو جو عام مسلمانوں اور علماء اسلام کے خلاف پیدا کر رکھی ہیں مثلاً حکام کو علماء اسلام سے بدظن کرنا اور مسلمانوں کی دکانوں اور مکانوں اور مساجد میں ان کے عقائد کے برعکس خلاف ایکٹ لٹریچر پھینک کر جانا کہ جس سے امن عامہ کے تباہ ہونے کا اور فتنہ اور فساد کی آگ بھڑک اٹھنے کا ہر وقت اندیشہ ہو سکتا ہے۔ ایسے لٹریچر کی تقسیم پر نہ صرف پابندی عائد کی جائے بلکہ تقسیم کرنے والوں کی کڑی نگرانی کی جائے تاکہ امن عامہ برقرار رہ سکے ورنہ اس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور حکومت پر ہوگی۔

(منجانب غازی عبدالرحمٰن امیر تنظیم العلماء چنیوٹ ضلع جھنگ)

دارالعلوم عثمانیہ راولپنڈی

دارالعلوم عثمانیہ جھنڈا محلہ ورکشاپ راولپنڈی قدیم دینی درسگاہ ہے۔ مختلف اضلاع اور دور دراز علاقوں کے طلباء کرام دینی تعلیم کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ دارالعلوم میں شعبہ حفظ اور شعبہ تجوید کے علاوہ درس نظامیہ کی قدیم کتب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مجوزہ نصاب کے مطابق پڑھائی جاتی ہیں۔

بیرونی طلبہ کے قیام وطعام اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ داخلہ کے خواہشمند رابطہ قائم کریں۔

(محمد امین ناظم اعلیٰ دارالعلوم عثمانیہ محلہ ورکشاپ راولپنڈی)

اعتذار و افسوس

ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ کا ٹائپ شدہ مسلمانوں کا ایک طبقہ کے نام خط پریس میں آجانے کی وجہ سے خواب و بدرنگ ہو گیا اغلاط یقیناً قارئین کے ذوق پر گراں گذرا ہوگا۔ ادارہ اس کیلئے معذرت خواہ ہے

(کمال)

انتخاب جمعیۃ شیرگڑھ سرکل

۲۰ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام شیرگڑھ سرکل کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا احمد صاحب مہتمم دارالعلوم عربیہ شیرگڑھ بمقام اڈہ مسجد منعقد ہوا۔ مظلوم سرحدی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر غلام قادر حنفی، قادری نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور حالات حاضرہ پر تبصرہ، فحاشی، بے حیائی اور فرقہ باطلہ کی آئندہ کی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار نیز راکین جمعیۃ کو متنبہ کیا کہ امریکی سامراج کی شہ پر چلنے والی تحریکوں کے مضر اثرات سے عوام کو ہر وقت ہوشیار رکھیں۔ کیونکہ سامراجی مولوی بڑی سرگرمی سے باطل عقیدہ کا پرچار کر رہے ہیں۔

اخیر میں ترجمان اسلام کے خریدار بننے کے لئے اراکین سے اپیل کی۔ اس کے بعد مولانا دوست محمد صاحب نے فرقہ باطلہ قادیانیت، پرویزیت، مودودیت، بیع پیریت کی سخت تردید کی۔

اس کے بعد صدر اجلاس مہتمم صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا اور تین قراردادیں منظور ہوئیں۔

امیر — مولانا محمد علیم صاحب خطیب بازار مسجد شیرگڑھ
نائب امیر — ڈاکٹر غلام قادر حنفی قادری۔ ہاتھیاں
ناظم اعلیٰ — مولانا دوست محمد صاحب پیرستی
نائب ناظم — مولانا غلام لیرنس صاحب خطیب میرنی مسجد شیرگڑھ
ناظم دفتر — میرزا دگل صاحب شیرگڑھ

قراردادیں

(۱) جلد یہ پشاور سے اپیل کہ مشینی ذبیحہ جو کہ حرام ہے پشاور میں رائج نہ کیا جائے۔

(۲) حکومت پاکستان سے اپیل کہ ملک میں اسلامی نظام جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

(۳) فلسطین، کشمیر، قبرص اور دنیا کے دیگر محکوم عوام کی جد و جہد آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے اور عربوں کی مقبوضہ سرزمین پر اسرائیلی سامراج کی شدید مذمت

(امیر زادگل ناظم دفتر)

دعائے صحت

میرے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ تمام بہی خواہان اسلام ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں (محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ دھرمپورہ لاہور)

مدرسہ نجم المدارس کراچی میں جمعیۃ الطلبہ کا قیام

مرکز علوم دینیہ دیوبند کے چشمہ فیض کی ایک چھوٹی سی یادگار مدرسہ نجم المدارس کلاچی بھی ہے۔ جو عرصہ بیس سال سے دو صد طلبہ کا اخلاقی، روحانی، علمی اور ادبی انتظام کئے ہوئے روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ مدرسہ ہذا کے بانی اور مہتمم شیخ التفسیر والحدیث مولانا حاجی عبدالحق صاحب مدظلہ کے فیضان نظر سے اس دینی گلستان کو مغربی پاکستان کے دینی حلقوں میں زبردست مقام و اہمیت حاصل ہے۔ امسال مدرسہ میں جماعتی نظم و نسق اور باہمی ارتباط و اتحاد پیدا کرنے کے لئے بزم ادب جمعیۃ الطلبہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دو جماعتیں تشکیل دی گئیں۔

جمعیۃ الطلبہ:

امیر — حافظ سراج الدین صاحب درجہ سابعہ
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد اجمل صاحب درجہ سابعہ

(۲) بزم ادب جمعیۃ الطلبہ

امیر — حافظ عبدالحلیم صاحب کلاچوی درجہ سادسہ
ناظم اعلیٰ — حافظ عبدالقیوم خواجہ درجہ رابعہ
ناظم نشر و اشاعت — رحمۃ اللہ درجہ سادسہ

نوٹ۔ مجلس شوریٰ کا انتخاب عنقریب امیر صاحبان کے حکم کے مطابق کر دیا جائے گا۔

(رحمۃ اللہ ارشد درجہ سادسہ)

قرارداد تعزیت

۲۰ ذیقعدہ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء — ۵ شوال بعد از نماز جمعہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب شیخ الحدیث جامع مسجد چکوال کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے ہنگامی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی:

"جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس استاذ العلماء والفضلاء جامع العلوم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی وفات کو علمی دنیا کے لئے ایک عظیم صدمہ قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت علامہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز مقام عطا فرمائیں۔ آمین۔

مستری فتح دین صاحب کے والد ماجد مستری حکم الدین صاحب مرحوم ساکن بھیں تحصیل چکوال کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔ علاوہ ازیں اجلاس میں مقامی حالات کے پیش نظر جمعیۃ کے لائحہ عمل پر غور و خوض کیا گیا۔

(احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال)

پڈعیدن میں ترجمان اسلام

مولانا محمد اشرف صاحب فاروقی معرفت صوفی ثناء اللہ صاحب گجرانی گریانہ مرچنٹ ریلوے روڈ پڈعیدن سے حاصل کریں۔

Scanned with CamScanner

(قسط نمبر ۵)

کالج میں بھی ایمان ہے

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

دنیا میں جتنا اور جہاں بھی حسن و جمال نظر آرہا ہے یہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے جمالِ حقیقی کا ادنیٰ پرتو ہے۔ کمال کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ یہ کائنات اور اس کا ذرہ ذرہ اس کے علم محیط اور کمال لازوال کا شاہد ہے۔

باقی رہا احسان تو جس ذات نے بن مانگے یہاں پانی کے قطرہ سے پیدا کیا، حیات بخشی اور انسانی صفات عطا فرما کر اشرف المخلوقات بنایا اور ساری کائنات کو ہماری جسمانی تربیت کے سامان مہیا کرنے پر مامور کر دیا اس کے احسانات کا کیا ٹھکانا ہے۔ واقعی محبت کی مستحق اسی کی ذات ہے۔ وہ جس سے محبت فرمائیں یا پسند کریں۔ بنگالی بزرگ نے صرف یہی نہیں کیا کہ محبت کا مستحق محبوب حقیقی کو قرار دیا بلکہ یہ دعویٰ کر کے کہ میں نے بچپن سے ہی صرف اس سے محبت کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ یہیں حیرت میں ڈال دیا ؎

ہم معتقد دعویٰ باطل نہیں ہوتے
سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

جب ہم نے اس عظیم دعویٰ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے بحث و کرید کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں معمولی گھرانے کا بچہ تھا۔ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ حقیقی ماموں صاحب نے میری جائداد اپنے نام لکھوا دی۔ میں اور میری ماں آج کل عدالتوں سے انصاف حاصل کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ ماں نے فیصلہ کیا بیٹا یہ مقدمات ہمارے بس کا روگ نہیں۔ تم ان کو چھوڑ کر صرف تعلیم جاری رکھو۔ میں کالج میں داخل ہو گیا۔ لیکن میرا فیصلہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی سے محبت نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے پاک جذبے کی قدر بھی فرماتے ہیں اور اس کو نبھالنے کی توفیق بھی دیتے ہیں۔ مگر اس کارگاہ امتحان میں کوئی ہے جس کو پرکھا نہیں گیا۔ پھر عشق و محبت کی وادی پرخار کا طے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہاں ہزاروں کانٹوں سے دامن الجھتا ہے۔ یہاں قدم قدم پر امتحان ہوتا ہے۔ ہمارے بنگالی دوست کو بھی ابتلا پیش آیا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن اس کالج میں پڑھنے والی ایک خاتون سکینہ پر نظر پڑ گئی۔ نظر کیا پڑنی تھی، تیر مژگان قلب میں پیوست ہو گیا اور قلب کا سکون و قرار ختم ہو گیا۔

مغربی تہذیب اور فطرت کا مقابلہ

برا ہو غلامی کا کہ حاکم قوم تعلیم کے ذریعہ دل و دماغ کو بھی غلام بنا لیتی ہے اور قوم سے خودی، عزت نفس اور اور اپنی پاک روایات کا احساس چھین لیتی ہے — وہ قانون جس کا سب سے بڑا جوہر شرم و حیا عفت اور پاک دامنی تھا اور آخری دور میں بھی جب دہلی میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی انگریزوں کی فتح پر منتج ہوئی اور دہلی پر انگریز کا دوبارہ قبضہ ہوا مسلم خواتین نے ملی عزت اور صنفی جوہر حیا کا ایسا مظاہرہ کیا کہ دہلی کے کنوؤں میں چھلانگیں لگا لگا کر ان کو اپنی لاشوں سے بھر دیا کہ کسی کافر بدمعاش کی ہمسایگی اور ہوسناکی کا شکار نہ بنیں۔ وہ شرم و حیا کی پتلی آج خود غرض عیاشوں کے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اور اپنی فریب خوردگی سے اسی کو کمال سمجھے بیٹھی ہے کہ مردوں کو مائل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ طریقے اختیار کئے جائیں چاہے وہ عریانی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس سے بھی کام نہ چلے تو پھر دیگر قسم کے خاص حرکات پر عمل کیا جائے اور اس اور خود غرض مرد نے اس عورت کو جو اپنی سیرت اور کردار سے یا اپنی گود میں تربیت دے کر انسان کو پیکر اخلاق اور فرشتہ بنا سکتی تھی۔ اور جو دنیا میں سکون قلب کی خاطر پیدا کی گئی تھی۔ اس کو غلط تعلیم اور خود غرضانہ طریقوں سے بدمعاشوں کا کھلونا اور بکاؤ چیز بنا کے رکھ دیا۔ وہ بیچاری سمجھی ہی نہیں کہ میں کیا سے کیا ہو گئی۔ آج اس کو خواہشات کی تسکین کا آلہ اور سکون و اطمینان سلب کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

عورت پیغمبروں کی ماں تھی۔ اولیاء کو جنم دیتی تھی قوم کے بچوں کو بہادر فاتح بناتی تھی۔ اسلام نے اسی کو علم و عمل میں مردوں سے آگے نکل جانے کے بھی مواقع فراہم کئے تھے۔ وہ تھکے ہارے غازیوں کے لئے وجہ تسکین اور باعث ثابت قدمی تھی۔ اس نے اپنے بچوں کو اسلام کی سربلندی قائم رکھنے کے لئے اپنے سامنے موت کے منہ میں دیا۔ اس نے اپنی دینی غیرت سے میدان جنگ کے نقشے بدلوا دیئے۔ اس نے ولایت و کرامات کے مقامات طے کئے۔ وہ صحابہ کرامؓ تک کی استاد بنی۔ مگر آج کی مہذب کہلانے والی دنیا نے اس کو سوائے اس کے کہ اس کو حیوانی جذبات کی تسکین کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے بس۔ پھر اس بیچاری کو آزادی اور راحت کا فریب دے کر اس کا حق لفظ بھی چھین لیا جو خاوند کے ذمہ تھا۔ آہ! وہ بیچاری اس گمراہ کن جال میں پھنس کر زیادہ سے زیادہ کوشش کرتی ہے کہ وہ آوارہ گردوں کو مائل کر سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مخلوط تعلیم

فرنگی کا برا ہو۔ اس نے ہماری سوسائٹی کو غیر اسلامی سوسائٹی بنانے کے لئے ہر مکر و فریب سے کام لیا۔ مخلوط تعلیم کا جال بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق رکھیں۔ عمر فریب و زینت کی ہو۔ ان کا بے باکانہ اکٹھے اٹھنا بیٹھنا یا روز روز متعدد بار آپس میں ملتے رہنا کیا نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ پٹرول اور آگ قریب ہوں اور آگ نہ بھڑکے۔

اسلام نگاہ نیچی رکھنے، پردہ کرنے اور تنہائی میں نامحرم عورت سے نہ ملنے کا تاکیدی حکم دے کر فواحش اور بے راہ روی کا سدباب کرنا چاہتا ہے اور مغربی تہذیب انسان کو ابتدائے عمر سے ہی طوفانِ شہوت و حیوانیت کے حوالہ کر دیتا ہے۔ جوانی دیوانی۔ ادھر طوفانی موجوں کا جوبن ادھر جوانی دیوانی نوجوانوں کی زندگی سیرت اور کیرکٹر تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی اقوام مغرب مسلمانوں کے لئے چاہتے ہیں۔ بسا اوقات کمینہ، رذیل اور اخلاق باختہ قسم کے گھرانوں سے شریف خاندان کے افراد اس عالم آوارگی میں جڑ جاتے ہیں۔ پھر یہ جوڑے خاندانوں کی تباہی کے باعث بنتے ہیں۔ اگر کوئی نوجوان بدقسمتی سے ان طوفانی لہروں سے بچ گیا اور اس نے کسی شریف زادی سے شادی کر لی۔

فریب شباب

وہ دوسری طرح مغرب کی گمراہ کن سوسائٹی کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ فحش لٹریچر میں پڑھتا ہے کہ عورت کی اولاد اس کے حسن و جمال کی دشمن ہے اور وہ بچہ جننے کے بعد اپنی صنفی کشش و لطیف اور اصل جوانی کھو بیٹھتی ہے۔ وہ اسلام اور انسانی فطرت کی کتاب سے جاہل ہوتا ہے۔ جہاں سے یہ پاک سبق ملتا ہے کہ شادی کی اصل وجہ نوع انسانی کو باقی رکھنا ہے اور یہ جو دو طرفہ خواہش و میلان کے دواعی و اسباب پیدا کئے گئے ہیں اور نامعلوم طریقہ سے انسان کے اندر سے ملاپ کی جو لہر اٹھتی ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ یہ بقاء نسل کے لئے فطرتاً مجبور ہوں۔ یہ بات حیوانات میں بھی ودیعت رکھی گئی ہے کہ جب تک قدرت کی حکمت کاملہ کے تحت چرندوں پرندوں اور درندوں کا وجود اس جہان کی زینت و ضرورت کے لئے لازم ہو۔ ان کا سلسلہ بھی منقطع نہ ہو۔

البتہ وہاں بے راہ روی، آزادی اور بے باکی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا۔ اس میں شرم و حیا، عفت و عصمت کے جوہر پیدا کئے اور اس کو خداداد قوتوں کے استعمال کے لئے اصول و قواعد اور حدود مقرر فرما دیئے ہیں جن سے آج مادہ پرستوں کی تحریک پردہ پھلانگ کر انسان سے حیوان بننا چاہتا ہے۔ بہرحال اس جذبۂ ملاپ کا اصل مقصد نوع انسانی کا بقا ہے کہ توالد و تناسل کا سلسلہ جاری رہے۔

(مسلسل)

اُمّہات المومنین کے مختصر حالات

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا جو بیوہ تھیں۔ حضورؐ کی عمر اُس وقت پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر پینتیس برس کی تھی۔ حضورؐ کی اولاد بھی بجز حضرت ابراہیمؓ کے سب انہی سے ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ کے نکاح کی سب سے اول تجویز ورقہ بن نوفل سے ہوئی تھی۔ مگر نکاح کی نوبت نہیں آئی۔ اس کے بعد دو شخصوں سے نکاح ہوا۔ اہل تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں میں پہلے کس سے ہوا۔ اکثر کی رائے یہ ہے کہ پہلے عتیق بن عائذ سے ہوا۔ جن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جن کا نام ہند تھا۔ اور وہ بڑی ہو کر مسلمان ہوئیں اور صاحب اولاد بھی۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ عتیق سے ایک لڑکا بھی ہوا جن کا نام عبداللہ یا عبد مناف تھا عتیق کے بعد پھر حضرت خدیجہؓ کا نکاح ابوہالہ سے ہوا۔ جن سے ہند اور ہالہ دو اولاد ہوئی۔ اکثروں نے کہا ہے کہ دونوں لڑکے تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ ہند لڑکا ہے اور ہالہ لڑکی۔ ہند حضرت علیؓ کے زمانۂ خلافت تک زندہ رہے۔ ابوہالہ کے انتقال کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ جس وقت کہ حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ نکاح کے بعد پچیس برس حضورؐ کے نکاح میں رہیں اور رمضان سنہ نبوی میں پینسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بے حد محبت تھی اور ان کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ ان کا لقب اسلام سے پہلے ہی طاہرہ تھا اسی وجہ سے ان کی اولاد جو دوسرے خاوندوں سے ہے وہ بھی بنو الطاہرہ کہلاتی ہے۔ ان کے فضائل حدیث کی کتابوں میں کثرت سے ہیں۔ ان کے انتقال پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قبر مبارک میں اتر کر ان کو دفن فرمایا تھا۔ اور نماز جنازہ اُس وقت تک شروع نہیں ہوئی تھی

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہؓ کے بعد اسی سال شوال میں حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ سے نکاح ہوا۔

حضرت سودہ بھی بیوہ تھیں۔ ان کے والد کا نام زمعہ بن قیس ہے۔ پہلے سے اپنے چچازاد بھائی سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ دونوں مسلمان ہوئے اور ہجرت فرما کر حبشہ تشریف لے گئے۔ اور حبشہ میں سکران کا انتقال ہو گیا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ مکہ واپس آکر انتقال فرمایا۔ ان کے انتقال کے بعد سنہ نبوی میں حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے کچھ دنوں بعد ان سے نکاح ہوا اور رخصتی حضرت عائشہؓ کی رخصتی سے سب کے ذرا قبل پہلے ہی ہوئی۔ حضورؐ کی عادت شریفہ تو کثرت سے نماز میں مشغول رہنا تھی ہی۔ ایک مرتبہ انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ رات آپ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ مجھے اپنی ناک سے نکسیر نکلنے کا ڈر ہو گیا (یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہی تھیں) چونکہ بدن کی بھاری تھیں اس وجہ سے ادھر بھی مشقت ہوئی ہوگی۔ سنہ ۲۳ھ یا سنہ ۲۴ھ میں اور بعض نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کے اخیر زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہؓ سے بھی نکاح مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے شوال سنہ نبوی میں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں صرف یہی ایک ایسی ہیں جن سے کنوارے پن میں نکاح ہوا اور باقی سب سے نکاح بیوگی کی حالت میں ہوا۔ چھیاسٹھ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان سنہ ۵۸ھ کو منگل کی شب میں ان کا وصال ہوا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہؓ کے بعد حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ سے نکاح ہوا۔ حضرت حفصہؓ نبوت سے پانچ برس قبل مکہ میں پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح مکہ ہی میں خنیس بن حذافہ سے ہوا۔ یہ بھی پرانے مسلمان ہیں۔ انہوں نے اول حبشہ کی ہجرت کی۔ پھر مدینہ طیبہ کی ہجرت کی۔ بدر میں بھی شریک ہوئے اور اسی لڑائی میں یا اُحد کی لڑائی میں ان کے ایسا زخم آیا۔ جس سے اچھے نہ ہوئے اور سنہ ۳ھ یا سنہ ۴ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت حفصہؓ بھی اپنے خاوند کے ساتھ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ ہی میں آگئی تھیں۔ جب وہ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے اول حضرت ابوبکر صدیقؓ سے درخواست کی کہ میں حفصہ کا نکاح تم سے کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سکوت فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کی اہلیہ حضورؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا جب انتقال ہوا تو حضرت عثمانؓ سے ذکر فرمایا انہوں نے فرمادیا کہ میرا تو اس وقت نکاح کا ارادہ نہیں حضورؐ سے حضرت عمرؓ نے اس کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں حفصہ کے لئے عثمان سے بہتر خاوند اور عثمان کے لئے حفصہ سے بہتر بیوی بتاتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت حفصہ سے خود نکاح کیا اور حضرت عثمان کا نکاح اپنی بیٹی ام کلثوم سے کر دیا۔

ہم ہو گئے؟ عرض کیا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) تینوں دفعہ میں یہی اٹھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دعا دی اور حفاظت کا حکم فرمایا۔ رات بھر یہ حضورؐ کے خیمے کی حفاظت کرتے رہے۔ (خمیس)

شوقِ جہاد

رافع اور جندب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب لڑائی کے لئے تشریف لے جاتے تو مدینہ منورہ سے باہر جانے کے بعد لشکر کا معائنہ فرماتے۔ ان کے احوال کو ان کی ضرورتوں کو دیکھتے اور لشکر کی اصلاح فرماتے۔ کم عمر بچوں کو واپس فرما دیتے۔ یہ حضرات شوق میں نکل پڑتے چنانچہ اُحد کی لڑائی کے لئے جب تشریف لے جا رہے تھے تو ایک موقع پر جا کر لشکر کا معائنہ فرمایا اور نوعمروں کو لشکر میں کی وجہ سے واپس فرما دیا۔ جن میں حضرات عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت، اسامہ بن زید، زید بن ارقم، براء بن عازب، عمرو بن حزم، اسید بن ظہیر، عرابہ بن اوس، ابوسعید خدری، سمرہ بن جندب، رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو ان کی عمریں تقریباً تیرہ چودہ برس کی تھیں۔ جب ان کو واپسی کا حکم ہوا تو حضرت خدیجؓ نے سفارش کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا رافع تیر چلانا بہت اچھا جانتا ہے اور خود رافع بھی اجازت کے اشتیاق میں ابھر ابھر کر کھڑے ہوتے تھے کہ قد لمبا معلوم ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی تو سمرہؓ بن جندبؓ نے اپنے سوتیلے باپ مرّی بن سنان سے کہا کہ حضورؐ نے رافع کو تو اجازت مرحمت فرمادی اور مجھے اجازت نہیں عطا فرمائی۔ حالانکہ میں رافع سے قوی ہوں۔ اگر میرا اور اس کا مقابلہ ہو تو اس کو پچھاڑ دونگا حضورؐ نے دونوں کا مقابلہ کرایا تو واقعی سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا۔ اس لئے حضورؐ نے سمرہ کو بھی اجازت عطا فرمادی۔ اس کے بعد اور بچوں نے بھی کوشش کی۔ اور بعضوں کو اور بھی اجازت مل گئی۔ اسی سلسلے میں رات ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لشکر کی حفاظت کا انتظام فرمایا اور پچاس آدمیوں کو پورے لشکر کی حفاظت کے واسطے متعین فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہماری حفاظت کون کرے گا۔ ایک صاحب اُٹھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا ذکوان۔ حضور نے فرمایا اچھا بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا۔ ہماری حفاظت کون کرے گا ایک صاحب اٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام دریافت کیا۔ عرض کیا ابو سبع (سبع کا باپ) حضورؐ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ تیسری مرتبہ پھر ارشاد ہوا کہ ہماری حفاظت کون کرے گا؟ پھر ایک صاحب کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے نام دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ ابن عبد القیس (عبد قیس کا بیٹا) حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا بیٹھ جاؤ۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ارشاد ہوا کہ تینوں آدمی آجاؤ۔ تو ایک صاحب ملفف ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے دونوں ساتھی کہاں ہیں؟

داڑھی منڈانے، کترانے والے اصحاب کے لئے

لمحۂ فکریہ

(از حبیب الرحمٰن اختر خطیب جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ)

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ، إنّ اللہ شدید العقاب۔ (پ ۲۸ رکوع ۴)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لے لو، جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ارشاداتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

داڑھی کی اہمیت:۔

عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین وفرّہ اللحی واحفوا الشوارب وکان ابن عمر اذا حجّ او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کے خلاف کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ فرماتے، اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے۔ اور ایک مشت داڑھی سے جو بال زیادہ ہوتے وہ اتار دیتے

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۷۹)

داڑھی منڈانا کترانا یہود سے مشابہت ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

احفوا الشوارب واعفوا اللحٰی ولا تشبّھوا بالیھود (ترجمہ) مونچھیں پست کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور یہود کی سی صورت نہ بناؤ (طحاوی)

مخالفت یہود و نصاریٰ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قصّوا سبالکم ووفّروا اعفائکم وخالفوا اھل الکتاب۔ (طبرانی و بیہقی) مونچھیں پست کرو۔ داڑھیاں بڑی رکھو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے خلاف کرو۔

مخالفت مجوس

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جزوا الشوارب واوفوا اللحٰی خالفوا المجوس۔ مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ (اور مجوسی آتش پرست) کا خلاف کرو۔ (مسلم شریف)

سنتِ انبیاء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں حضرات انبیاء علیہم السلام کی سنت میں سے ہیں۔ لبیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن ترشوانا۔ انگلیوں کی درمیانی جگہ دھونا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ موئے زیر ناف مونڈنا، استنجا کرنا اور ختنہ کرنا۔

(مسلم شریف معہ شرح نووی)

اظہارِ نفرت

دو ایرانی سفیر داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کی شکل دیکھنے سے نفرت کا اظہار کیا، اور فرمایا۔ خرابی ہو تمہارے لئے۔ تمہیں کس نے یہ حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے رب (بادشاہ) نے لبیں بڑھانے اور داڑھی منڈانے کا حکم دیا ہے اس پر

امر ربی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امرنی ربی باعفاء لحیتی وقص شاربی۔ یعنی مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں ترشانے کا حکم دیا ہے۔

(کتاب الخمیس طبقات ابن سعد)

مقامِ عبرت

اللہ و رسول پر ایمان لانے والو۔ اگر آپ واقعی مسلمان ہیں اور آپ کے دلوں میں کچھ بھی فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا احساس ہے تو داڑھی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اپنے عمل و کردار کا جائزہ لیجئے، اور سوچئے بار بار سوچئے کہ کیا آپ کا یہ داڑھی منڈانا، کترانا یہودیوں عیسائیوں اور نجوسیوں جیسی شکل و صورت بنانا غیرت ایمانی کی دلیل ہے۔ عزیزانِ ملت اگر واقعتہً آپ دنیا و آخرت کی کامیابی چاہتے ہو تو اپنی صورت اور سیرت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بنا کر ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ واللہ الموفق۔

جمعیۃ علماء اسلام دراں کلاں کا انتخاب

۲/۶۸ کو عمومی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا امیر گل صاحب مہتمم فیض المدارس دراں کلاں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں منعقد ہوئی جس میں علماء کرام کے علاوہ اکثر دین پسند حضرات نے شمولیت فرمائی اور جمعیۃ کا نیا انتخاب ذیل عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب
نائب امیر	مولانا صبغۃ اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ	قاضی خادم محمد صاحب
ناظم	حاجی غلام جان صاحب
خزانچی	صوفی محمد یوسف صاحب
سرپرست	حضرت مولانا امیر گل صاحب مہتمم فیض مدارس دراں کلاں

انتخاب کے علاوہ یہ طے کیا گیا کہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے لئے ہر پندرہ روز میٹنگ ہوا کرے گی۔ اور باتفاق رائے مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع جمعیۃ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے کاموں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس ادارہ کو ختم کیا جائے، اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی ملحدانہ سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ موضع دراں کلاں میں اشیاء خوردنی بہت گراں ہیں۔ عوام کی قوت برداشت کے قابل نہیں ہے۔ خاص کر غلہ سستے داموں پر مہیا کئے جانے کا بندوبست فرمایا جائے

(۳) علاقہ دراں کلاں میں چوری وغیرہ کے جرائم ہو رہے ہیں۔ بدمعاشی اور جرائم پیشہ افراد کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر قیام امن کے لئے خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

(۴) حالیہ بارشوں اور سیلابوں سے ڈیرہ دراں روڈ کو شدید نقصان پہنچا ہے کئی کئی ایام تک ٹاک و رسائل کا سلسلہ منقطع رہتا ہے۔ سڑک کی مرمت پر فوری توجہ دی جائے (خادم محمد نائم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دراں کلاں)

(نوٹ) قرار دادوں کی ایک ایک نقل بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہذا اور جناب کمشنر صاحب ڈیرہ ڈویژن بھجوائی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

جمعیۃ علماء اسلام کے مقررہ درس قرآن کے موقع پر حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم نے ایک بڑے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہاں جو ۱۰ اور ۱۱ فروری کو شیعہ کنونشن ہو رہی ہے۔ جس میں شیعوں نے تین مطالبات کئے ہیں (۱) شیعہ اوقاف جداگانہ ہو۔ (۲) تعزیہ داری سے پابندی اٹھائی جائے۔ (۳) شیعہ بچوں کے لئے نصاب تعلیم جدا ہو۔ مولانا نے فرمایا۔ اوقاف کے بارے میں ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ تعزیہ داری شریعت میں حرام ہے۔ اس میں بت پرستی کی جاتی ہے۔ جس سے اسلام کی توہین ہوتی ہے۔ پاکستان کے مسلمان کسی صورت میں اس کو گوارہ نہیں کر سکتے۔ تعلیمی نصاب انگریزوں کے زمانہ میں جدا نہیں ہو سکا۔ اگر ان کا یہ مطالبہ مان لیا گیا۔ تو ان کے لئے جداگانہ سکول کالج وغیرہ قائم کرنے ہوں گے۔ اور دیگر فرقہ جو ان سے جداگانہ نظریہ رکھتے ہیں۔ یہ سب ہی اپنے نظریات کے مطابق مطالبات کریں گے پاکستان میں ایک ہی نصاب تعلیم رہ سکتا ہے۔

اس قسم کے اجتماع مورخہ ۱۰ فروری ۶۹ء کو حیدرآباد کی متعدد مساجد میں منعقد ہوئے مذکورہ مطالبات کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اس قسم کی کنونشن کی اگر اجازت دے دی گئی ہے تو فوراً منسوخ کی جائے۔

آخر میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کی صحت کاملہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائیں مانگی گئیں۔

(حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

ترجمان اسلام کی مالی پوزیشن مضبوط بنائیے

اگر آپ سب درج ذیل دو امور اپنے پروگرام کا جزو خاص بنالیں تو جلد ہی ترجمان اسلام ملت کی ناقابل شکست آواز بنکر پورے ملک پر چھا جائیگا

ایک یہ کہ ہر ہفتہ ترجمان اسلام کا کم از کم ایک ایک مستقل خریدار بناتے رہیئے۔ دوسرے یہ کہ ترجمان اسلام کے لئے کم از کم ہفتہ میں ایک بار اپنے علاقہ کے کسی صنعتی ادارے، کارخانے، دکان وغیرہ کا اشتہار فراہم کرتے رہیئے۔

سیر و سوانح

فاتحِ مصر سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حالات

(جناب حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی گلشن آباد راولپنڈی)

آپ کی پیدائش واقعہ فیل ۵۷۵ء سے چھ سال بعد مکہ میں ہوئی۔ ابو عبداللہ اور ابو محمد آپ کی کنیت اور نام عمرو ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضور علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ قریش کے قبیلہ بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ تجارت، امارت اور سیاست کے لحاظ سے باقی قریش سے افضل تھا اوقاف عامہ کا انتظام اور شعبہ قضا کا عہدہ اسی قبیلہ کے ذمہ تھا۔ بعثت نبویؐ کے بعد بنو سہم کے اکثر لوگ سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور اسی قبیلہ کے اکثر لوگوں کو حضور علیہ السلام نے مختلف بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے سلسلہ میں سفیر بنا کر بھیجا۔ جن میں حضرت عمرو بن العاصؓ کو عمان کے رئیسوں کے پاس تبلیغ اسلام کی غرض سے بھیجا۔ پیدائش کے بعد آپ کی تربیت قریش کے عام دستور کے مطابق ہوئی۔ بلوغت کے بعد آپ نے بھی اہل مکہ کی طرح تجارت شروع کی۔ اس سلسلہ میں آپ کو مصر، عراق، شام اور فلسطین وغیرہ جانے کا موقع ملا۔ ان ممالک کی شہریت اور تہذیب سے آپ اچھی طرح واقف ہو گئے تھے۔ جنگ خندق کے بعد آپ اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ حبشہ چلے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے دیکھا کہ عمرو بن امیہ جو سفیر رسول مقبول بن کر شاہ حبشہ کے پاس گئے تھے دربار سے واپس آ رہے ہیں۔ ان کی واپسی کے بعد آپ دربار میں گئے۔ بادشاہ سے علیک سلیک کی۔ کچھ تحائف دیئے اور کہا کہ یہ شخص جو ابھی آپ کے دربار سے نکلا ہے یہ ہمارے دشمن کا ایلچی ہے، اس کو ہمارے حوالے کر دو تاکہ اس کو قتل کر کے ہم اپنے اکابر کا بدلہ لے لیں۔ نجاشی نے یہ سن کر فرمایا کہ "اے عمروؓ تم میرا کہا مانو اور نبی آخر الزمان کی اطاعت قبول کر لو۔ خدا کی قسم وہ حق پر ہے۔ اس کے پاس وہی ناموس اکبر (جبریل) آتا ہے جو موسیٰؑ کے پاس آتا تھا۔ اور جس طرح موسیٰؑ نے فرعون پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ اسی طرح یہ بھی اپنے دشمن پر غالب آ جائے گا۔"

شاہ حبشہ کی تقریر ابھی جاری تھی کہ نور ایمان سے آپ کا دل منور ہوا۔ اور آپ نے بادشاہ سے کہا۔ کیا آپ مجھ سے اسلام کی بیعت لے سکتے ہیں؟

نجاشی نے ہاتھ بڑھا کر بیعت لی۔ آپ دربار سے نکلے اور سیدھے مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ راستے میں اسلام کے دوسرے بڑے جرنیل خالد بن ولیدؓ سے ملاقات ہوئی۔ وہ بھی مشرف اسلام ہونے کی غرض سے رحمۃ للعالمین کے حضور جا رہے تھے۔ دونوں نے آخر خاتم النبیین کے دست حق پرست پر بیعت کی (رضی اللہ عنہم) اس موقعہ پر آپ نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے گذشتہ گناہوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ تمام کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بشارت سنتے ہی آپ سیدھے مکہ تشریف لے گئے اپنے مال و متاع اور وطن کو خیرباد کہا اور ہجرت کر کے مدینۃ النبی میں آ کر آباد ہو گئے۔

مشرف باسلام ہونے کے بعد آپ کی ساری زندگی جہاد میں گذری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے آپ کو سریہ ذات السلال میں امیر منتخب فرمایا اور اپنے ہاتھوں سے ایک سفید علم عطا فرمایا۔ اس جنگ میں آپ کو فتح ہوئی۔

اس سریہ سے کامیاب لوٹنے کے بعد پیغمبر اسلام نے آپ کو سریہ سواع پر روانہ فرمایا۔ سواع مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک عورت کا بت تھا۔ آپ نے اس بت کو توڑا۔ اور اس کا مجاور مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

ذی الحجہ ۸ھ حضور علیہ السلام نے آپ کو عمان کے دو رئیسوں جفیر اور عباد کے پاس تبلیغی خط دے کر روانہ کیا۔ وہ دونوں رئیس مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی یہ دعوت اثر انداز ہوئی اور وہاں کے باشندے ایک ایک کر کے مسلمان ہو گئے۔ عمان سے جب آپ کامیاب واپس لوٹے تو حضور علیہ السلام نے آپ کو عمان کا گورنر بنایا اور فرمایا کہ "عمرو تم مدبر اسلام ہو"۔ آپ تاحیات نبوی گورنر عمان رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد منافقین نے نومسلموں کو مرتد بنانے کی مہم شروع کی۔ اس مہم کو دبانے میں حضرت عمرو بن العاصؓ کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا:۔

"خدا کی قسم یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے کچل کر رکھ دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ راہ راست پر آ جائیں"۔

فتنہ ارتداد کی سرکوبی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو شام اور فلسطین کی طرف رومیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس موقع پر نو ہزار جاں نثاران اسلام آپ کے ہمراہ تھے۔ راستے میں پرجوش تقریریں کر کے مجاہدین کے دلوں کو گرماتے رہے۔ ایک لاکھ رومیوں سے آپ کا سامنا ہوا۔ اور آپ نے اپنی جنگی قابلیت کی وجہ سے ان کو شکست فاش دی۔ اس کے بعد یرموک کے مقام پر تین لاکھ رومیوں سے حضرت خالدؓ کی زیر کمان مسلمانوں کا مقابلہ ہوا۔ اس موقع پر بھی عمرو بن العاصؓ کے تدبر کی وجہ سے دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ اس موقع پر مسلمانوں کے اس عظیم جرنیل نے اسلام کے شہبازوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"اے اللہ والو اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔ گھٹنوں کے بل جھک جاؤ۔ نیزوں کو سینوں پر تان لو۔ اپنی جگہ مثل پہاڑ کے اٹل رہو۔ تم خود دشمن کی طرف مت بڑھو۔ لیکن جب وہ خود بڑھ کر تمہارے نیزوں کی نوک پر آ جائیں تو تم بھی شیروں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑو۔"

مسلمانوں کو اس موقع پر پہلے کچھ تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن جب دوبارہ انہوں نے تازہ دم ہو کر رومیوں پر حملہ کیا تو رومی اس طرح بھاگے کہ صرف ایک لاکھ تو ایک غار میں گر کر مرے۔ پچاس ہزار بھاگتے ہوئے مارے گئے اور تیس ہزار میدان جنگ میں کام آئے۔ اس طرح شام کی سب سے بڑی طاقت کا خاتمہ ہو گیا۔

اس کے بعد معرکۂ اردن، معرکۂ دمشق اور جنگ فحل وغیرہ میں آپ نے شرکت کر کے کفار کو شکست دی ان فتوحات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مصری تبصرہ نگار لکھتا ہے کہ اب تک کی فتوحات میں آپ کی جنگی سرگرمیوں کا دائرہ فلسطین اور نواح فلسطین تک ہی محدود نہ رہا بلکہ اردن اور شام تک پھیل گیا۔ جب آپ نے اس سرزمین میں قدم رکھا تو آپ چین سے نہ بیٹھے۔ بلکہ دشمن کی بیخ کنی اور جہاد میں مشغول رہے۔ بیت المقدس بھی آپ کے دور میں فتح ہوا۔ آپ نے اسلامی جنگوں کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

فتح مصر

مصر دنیا کا قدیم ترین ملک تھا۔ آپ کے زمانہ میں اس پر رومیوں کا قبضہ تھا۔ رومی مصری عیسائیوں کو بڑا تنگ کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کو سرزمین مصر بڑی پسند تھی۔ آپ ہر وقت اس سوچ میں تھے کہ کسی طرح یہ سرزمین مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے۔ اس کی فتح کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ افریقہ کو فتح کرنے کا راستہ کھل جاتا۔ آپ نے اس سلسلہ میں خلیفہ رسولؐ فاروق اعظمؓ سے اجازت مانگی۔ لیکن فاروق اعظمؓ نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اجازت دینے سے گریز کی۔ دونوں حضرات کے درمیان اس سلسلہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے آپ کے اصرار کے پیش نظر آپ کو اجازت دے دی اجازت ملتے ہی آپ نے فوج کو تربیت دی اور رات کے آخری حصہ میں صرف چار ہزار کی فوج لے کر مصر کا رخ کیا لشکر کے کوچ کے بعد جب بعض حضرات کو علم ہوا، تو انہوں نے فاروق اعظمؓ سے کہا کہ لشکر کو واپس بلا لو کیونکہ دشمن مقابلہ میں سخت ہے کہیں مسلمانوں کو نقصان نہ ہو۔

کاروان اسلام منزل بہ منزل بڑھ رہا تھا کہ فاروق اعظمؓ کا قاصد پہنچا۔ اس نے جا کر سالار قافلہ عمرو بن العاصؓ کو خط دیا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ:۔ (مسلسل)

رفتار زمانہ

ہفتہ بھر کی اہم خبریں اور واقعات

امریکہ نے جنگ تیز کی، تو سخت جواب دیا جائے گا
روس کا انتباہ

ماسکو ۱۰ فروری۔ حکومت روس نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے ویت کانگ کی فتوحات کا انتقام لینے کے لئے شمالی ویت نام کے خلاف جنگ کا دائرہ بڑھایا تو اسے اور زیادہ سخت جواب ملے گا۔ روس نے مزید کہا ہے کہ امریکہ کو جنگ تیز کرنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور ویت نامی عوام اس کے نئے حملوں کا زیادہ سخت جواب دیں گے۔ وہ اپنے دوستوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان دوستوں میں روس بھی شامل ہے۔ حکومت روس نے ویت کی فتوحات کی تعریف کی ہے اور امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ سائیگان ہوئے اور دوسرے شہروں پر وحشیانہ گولہ باری کر رہا ہے۔

صدر ایوب تیزی سے روبصحت ہو رہے ہیں

راولپنڈی ۱۰ فروری۔ صدر ایوب کے ذاتی معالج نے آج ایک اعلان میں بتایا ہے کہ صدر تیزی کے ساتھ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹمپریچر بدستور نارمل ہے کھانسی کو بھی پہلے سے زیادہ آرام ہے اور اب کھانسی کے ساتھ بلغم نہیں آتا۔ اب وہ کھانا کھانے لگے ہیں۔

امریکہ امن مذاکرات کیلئے تیار ہے (رسک)

روم ۱۰ فروری۔ امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک نے اٹلی کے ایک جریدہ کرونٹوری میں لکھا ہے کہ اگر شمالی ویتنام بات چیت کے لئے آمادہ ہے تو امریکہ فوراً مذاکرات شروع کرنے کو تیار ہے اور ہم غیر مشروط مذاکرات کے لئے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ اگر شمالی ویت نام معمولی سا بھی تعاون کرے تو چند گھنٹے میں جنگ بند ہو سکتی ہے۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق امریکی حکام نے کل واشنگٹن میں کہا کہ شمالی ویت نام نے امن کی بات چیت کے لئے جو پیشکش کی ہے۔ اس سے یہ یقین کرنے کا جواز نہیں پیدا ہوتا۔ کہ واقعی وہ بات چیت کے لئے تیار ہے۔ تاہم شمالی ویت نام کے وزیر خارجہ کے بیان پر غور کیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے کہا تھا کہ اگر امریکہ شمالی ویت نام پر غیر مشروط طور سے بمباری بند کر دے اور دوسری جنگی کارروائیاں نہ کرے تو فوراً مذاکرات شروع ہو سکتے ہیں۔

سعودی عرب کیلئے فرانسیسی بکتر بند گاڑیاں

پیرس ۱۰ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سعودی عرب فرانس سے پنہارڈ ۹۰ قسم کی دو سو بکتر بند گاڑیاں خرید رہا ہے۔ اس سلسلے میں ۴ کروڑ اسٹرلنگ کے ایک معاہدہ پر آئندہ ہفتہ دستخط کر دیئے جائیں گے ان بکتر بند گاڑیوں میں تین افراد سفر کر سکتے ہیں۔ اس کی رفتار ۵۵ میل فی گھنٹہ ہے اور یہ مواصلاتی طیاروں میں لے جائی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ اس قسم کی گاڑیاں جنوبی افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بعض ملکوں کو بھی فروخت کی جا چکی ہیں۔

فضل اللہ کی یقین دہانی پر شیعہ کنونشن منسوخ

حیدرآباد ۱۰ فروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے کل شام شیعہ کنونشن کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ وزیر داخلہ نے وفد کو ہدایت کی کہ وہ کنونشن نہ کریں۔ اس لئے کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے وفد نے جو کنونشن کی مجلس منتظمہ کے اراکین پر مشتمل تھا فوراً ہی کنونشن کو معزز وزیر کی یقین دہانی پر منسوخ کر دیا۔

امریکہ فوجی طاقت ضائع کر رہا ہے۔ نکسن

ڈینور ۱۰ فروری۔ امریکہ کے سابق نائب صدر مسٹر نکسن نے ویت نام کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے کبھی امریکہ کی فوجی اقتصادی اور سیاسی طاقت کا اتنا غیر موثر استعمال نہیں ہوا۔ جتنا اب ویت نام میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس وقت امریکہ نے جنگ بند کر دی اور ہر قیمت پر امن کا فارمولہ اپنایا تو مستقبل میں زیادہ بڑی جنگ چھڑ جائے گی۔ جو تیسری بڑی جنگ عظیم میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی دباؤ قائم رکھا جائے لیکن جنگ کا دائرہ وسیع نہ کیا جائے۔

ٹیچروں کو تیرہ مہینے سے تنخواہ نہیں ملی

ملتان ۱۰ فروری۔ مکتب اسکیم کے تحت ملتان میں کام کرنے والے ڈیڑھ سو سے زیادہ ٹیچروں کو تیرہ ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ ان تنخواہوں کی نصف رقم محکمہ تعلیم دیتا ہے اور نصف متعلقہ یونین کونسل کے ذمہ ہوتی ہے۔ ملک کے دور دراز علاقوں میں تعلیمی سہولت فراہم کرنے کے لئے یہ اسکیم بنائی گئی ہے۔ آئندہ ماہ ملتان میں اس سلسلے میں ٹیچروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کا ضمنی انتخاب

ڈھاکہ ۱۰ فروری۔ حلقہ بی ای ۱۳۹ نواکھالی سے صوبائی اسمبلی میں مسٹر شہاب الدین چودھری کی وفات سے خالی ہونے والی نشست کے ضمنی انتخاب کے لئے مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے لیگی امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئیں ہیں۔ ۸ مارچ کو یہ انتخاب عمل میں آئے گا۔

ایران کا پارلیمانی وفد راولپنڈی پہنچ گیا

راولپنڈی ۱۰ فروری۔ ایران کا چار رکنی پارلیمانی وفد آج تین روزہ دورہ پر یہاں پہنچ گیا۔

جموں میں ہندو مسلم فساد
متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے

سرینگر ۱۰ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کے شہر جموں میں آج خونریز ہندو مسلم فساد بھڑک اٹھے۔ فرقہ پرست ہندوؤں نے بے گناہ مسلمانوں پر حملے کئے۔ ان کی املاک لوٹ لیں۔ مکانات اور دوکانیں جلا ڈالیں۔ بلوؤں میں متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ سرینگر ریڈیو نے آج رات اپنی نشریات میں بتایا کہ بلووں کا آغاز آج صبح ایک جلوس سے ہوا۔ فرقہ پرست ہندوؤں نے موقعہ جانا اور مسلمانوں کے گھر اور دکانیں لوٹنی شروع کر دیں۔ کئی مسلمانوں کو چھرے گھونپ دیئے گئے۔ تمام بازار اور تجارتی ادارے آناً فاناً بند ہو گئے۔ حکام نے خبروں پر عملاً پابندیاں لگا دی ہیں۔

امریکہ نے بالواسطہ طور پر پیلو کی غلطی کا اعتراف کر لیا

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ امریکی محکمہ دفاع نے بالواسطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ پیلو نے شمالی کوریا کے سمندر کی حدود کی خلاف ورزی کی تھی۔ محکمہ دفاع کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ ممکن ہے پکڑے جانے سے قبل پیلو شماری کوریا کی حدود میں داخل ہو گیا ہو۔ تاہم جہاز کے کپتان کو کوئی ایسا حکم نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی ریڈار کے ذریعہ پیلو کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھی جا رہی تھی

کوسیگن سے اوتھان کی ملاقات

ماسکو ۱۰ فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان دہلی سے واشنگٹن جاتے ہوئے ماسکو پہنچے۔ جہاں انہوں نے سوویت وزیر اعظم کوسیگن سے ویت نام کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ آج صبح اوتھان نے نئی دہلی میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ایک گھنٹے سے زیادہ عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

ترجمان اسلام کا آئندہ شمارہ

"جن میں قومی اسلامی کانفرنس نمبر ہوگا۔ جس میں پاکستان اور بیرونی مندوبین کی تقاریر و بیانات درج ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں

(ادارہ)

خوشخبری

مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ اچھرہ متصل شیر شاہ لاہور نے ایک مستند اور قابل قاری صاحب کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ لہذا شہری طلبہ حفظ و ناظرہ دمشق کے لئے جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں

(ناظم اعلیٰ محمد سیف اللہ خالد)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

دعوت و تبلیغ

دین کے لئے محنت

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلویؒ

میرے عزیز دوستو! دونوں جہاں کی ساری نعمتوں اور کامل کامیابیوں کے حاصل کرنے کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے پورا دین عطا فرمایا ہے جس کا تعلق ہماری پوری زندگی کے سارے اعمال سے ہے۔ اب اگر حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے ہدایت سے نوازیں اور یہ بات جی میں پیوست ہو جائے کہ پرورش کرنے والے، حالات میں تغیر وتبدل کرنے والے صرف رب العزت ہیں اور اس دنیا میں پھیلا ہوا سارا نقشہ اور چیزوں کی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی شکلیں ان کے استعمال کرنے سے استعمال ہوتی ہیں، وہ ان سب سے جو چاہے کر کے دکھلا دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو سیکھ کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی گذارنے پر اللہ رب العزت اپنی قدرت سے جس طرح چاہیں گے زندگی کے حالات کو درست فرما دیں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے خلاف زندگی گزارنے پر جو بھی چاہے حاصل کر لیا جائے۔ اللہ رب العزت زندگی کے حالات کو بگاڑ دیں گے اور جس طرح چاہیں گے بگاڑ دیں گے۔ سو اگر یہ ہدایت نصیب ہو جائے تو پورا دین بہت ہی آسان اور محبوب بن جاتا ہے اور تھوڑی سی محنت سے زندگی میں چالو ہو جاتا ہے اور اگر خدانخواستہ اس ہدایت سے انسان کا دل خالی ہو جائے اور اپنی محنت اور مساعی اور اس دنیا کے دھوکے کے نقشوں اور شکل وصورت سے زندگی کے حالات کے سدھر جانے کا غلط اور بے بنیاد تصور دل میں بیٹھ جائے تو پھر دین پر چلنا اور اس کا سیکھنا مشکل ترین بن جاتا ہے۔ اب حق تعالیٰ شانہٗ نے اس عالی دولت کے حاصل کرنے کے لئے محنت بھی عطا فرمائی اور دعائیں بھی عطا فرمائیں اور ان اعمال کی محنت کے لئے جن کی حیات پر دعائیں قبول ہو کر ہدایت کی دولت نصیب ہو اور سارا دین آسان بنے، مساجد بنائی گئیں اور بازاری نقشوں کے اختیار کرنے کو وہاں کے تذکروں کو وہاں کے تصورات کو یہاں ممنوع قرار دیا گیا اور مساجد کی آبادی و تعمیر بازاری نقش ونگار اور ساز وسامان میں قرار نہیں دی گئی بلکہ گھنٹوں ایمان بالغیب والی مجالس میں بیٹھنا اور علم الٰہی کے حلقوں کا پابند بننا اور ذکر ودعا کی فضائیں قائم کرنا۔ نماز وعبادت کی فضا قائم کرنا اور امور اخرویہ پر رونا پیٹنا اور ایک دوسرے کی زندگی بنانے میں ہاتھ بٹانا وغیرہ امور کے مساجد میں وجود میں آجانے کو ان کی تعمیر قرار دیا گیا اور مساجد کو ان اعمال سے آباد کرنے والوں کے مومن ہونے کی خوشخبریاں سنائی گئیں اور انہیں کی دعاؤں کے قبول کرنے کے وعدے کئے گئے اور ان ہی مبارک انسانوں کے لئے ہدایت دینے کے فیصلے کئے گئے، اب جو مبارک انسان اپنی جان ومال لیکر اٹھیں اور ان اعمال کے امت مرحومہ محمدیہ میں رواج پا جانے کے لئے ملک بہ ملک، اقلیم بہ اقلیم مارے مارے پھریں، اپنی کمائی اور پرورش کے ظاہری نظام میں تغیر وتبدل گوارا کریں اور ہر طرح کی تکالیف اپنی جان پر برداشت کریں، سو ایسے مبارک انسان اس راہ کے خواص میں ہیں۔ ان کی دعائیں اپنے حق میں، اپنے متعلقین کے حق میں، عام امت محمدیہ کے حق اور سارے انسانوں کے حق میں اس طرح قبول ہوتی ہیں جس طرح انبیاء علیہم السلام کی اور عالم کے حالات میں اس طرح تغیر وتبدل آتا ہے جس طرح انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں، اس مبارک راستہ کی ہر زمانہ میں بہت زیادہ قیمت ہے۔ مگر بعض حالات اور زمانے ایسے ہوتے ہیں کہ اس راہ کی قیمت مالک الملک کی طرف سے بہت ہی زیادہ بڑھا دی جاتی ہے اور کام کرنے والوں کے لئے ترقیات کے بہت زیادہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن حالاتِ انحطاط دین سے ہم گذر رہے ہیں اس میں محنت کی قیمت دین کے استقبال کے زمانے کی محنت سے لاکھوں گنی زیادہ ہے۔

دعائیں

ادائے قرض کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترمذی شریف)

جب کسی بلند جگہ پر چڑھے تو پڑھے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

جب نیچے اترنے لگے تو یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہ (بخاری شریف)

نیا کپڑا پہننے کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ

بہت سی بیماریوں کا روحانی علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ظہر کی نماز کے بعد

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

سو مرتبہ پڑھے

چلتے پھرتے وقت ذکرِ الٰہی کرنے کا طریق

دائیں قدم پر اللہ کا لفظ کہے اور بائیں قدم پر ھو کہے

بقیہ صفحہ ۲

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (بقرہ ع ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں، ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

میرے معزز دوستو! یہ یاد رکھو کہ حلال طیب کھانے کی اسی لئے تلقین کی گئی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے دروازے سے حرام خوری کے باعث مردود نہ ہو جائیں اور عبادت الٰہی کی توفیق سلب نہ ہو جائے اور ترکِ عبادت کے باعث جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

بقیہ صفحہ

شرعی پیمانے

درہم	تین ماشہ ۱/۵ رتی	مثقال	۴ ماشے ۴ رتی
صاع	تین سیر چھ چھٹانک	وسق	۵ من اڑھائی سیر
ذراع	ڈیڑھ فٹ	میل	ایک میل انگریزی بارہ ۲۴ گز
فرسخ	شرعی تین میل	برید	انگریزی بارہ میل

عدالتی اصطلاحات

قاضی:۔ حکومت کی طرف سے فیصلہ کرنے کے لئے جسے مقرر کیا گیا ہو۔

حکم:۔ فریقین نے جس انسان کو اپنی رضا سے کسی جھگڑے میں ثالث مقرر کیا ہو۔

مفتی:۔ قانون شریعت کو بتانے والے کو کہا جاتا ہے جو مسائل کا جواب دے۔ خواہ واقع کے مطابق ہو یا نہ اس لئے صرف فتویٰ پر حکم مرتب نہیں ہو سکتا۔

محضر:۔ مدعی کے تحریری دعویٰ اور توقیع مدعا علیہ کے جواب بالشہادۃ کو اور سجل حکم نامے کو کہتے ہیں۔

مملکت اسلامیہ کے شہریوں کے نام

مسلم:۔ جو خداوند تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو پیغمبر اور اصول اسلام کا ماننے والا ہو۔

ذمی:۔ مملکت اسلامیہ وہ غیر مسلم جو جزیہ (ٹیکس) ادا کرتا ہو۔

مستامن:۔ جو غیر مسلم کسی غیر اسلامی ملک سے تجارت وغیرہ کی غرض سے اجازت حاصل کر کے داخل ہوا ہو۔ اس طرح وہ مسلمان جو غیر اسلامی ملک میں تجارت وغیرہ کے لئے گیا ہو وہ مستامن کہلاتا ہے

میراث کی اصطلاحیں

علاتی:۔ جن بہن بھائیوں کا باپ ایک ہو اور مائیں الگ الگ۔

اخیافی:۔ ماں ایک ہو، باپ جدا جدا ہوں۔

کلالہ:۔ اس میت کو کہتے ہیں جس کے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہ ہوں۔

ترکہ:۔ جو مال تھوڑا یا بہت جس قسم کا بھی ہو۔ وہ ترکہ میت میں داخل ہے، جس کا وہ موت کے وقت مالک تھا۔

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بجلی و بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں گارنٹی ۵ سال، مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت

نیز تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پتہ

مقبول کارپوریشن ۲۳ ہال روڈ لاہور

ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
LAHORE
جلد ۱۱ — شمارہ ۶ — مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

ذکر و فکر

فرمودات حضرت مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن و حدیث میں مجاہدۂ نفس کی بہت تاکید آئی ہے۔ لیکن جب تو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے گا۔ اور اسے مغلوب بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ بعض ذرائع سے نفس کو دوبارہ تجھ پر غلبہ اقتدار دے گا۔ تاکہ تو پھر ریاضت و مجاہدہ کی طرف لوٹے اور اپنے نفس سے جنگ آزما ہو۔ تاکہ تیرا عزم و ایمان پہلے سے زیادہ پختہ ہو۔ اور آئندہ شیطان کے لئے تجھے گمراہ کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے آنحضرت کے اس قول کے یہی معنی ہیں کہ "ہم نے جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا" گویا نفس کے خلاف جہاد کو جہادِ اکبر فرمایا لیکن جہادِ بالسیف کو اس کے مقابل جہادِ اصغر قرار دیا۔ پس جہادِ اکبر سے مراد مجاہدۂ نفس اور عبادت و ریاضت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حضور کو حکم صادر فرمایا۔ اے پیغمبر! اپنے پروردگار کی عبادت آخری دم تک کرتا رہ۔ یہ عبادت پر دوام کا حکم ہے اور عبادت کی بہترین صورت مجاہدۂ نفس ہے۔ اس لئے کہ نفس عبادات روکر عبادات سے غفلت و اجتناب چاہتا ہے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ آنحضرت کا نفس معصوم و مطہر عبادات سے کیونکر غفلت اختیار کر سکتا تھا کہ انہیں مجاہدۂ نفس کی تاکید کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ حرکت و عمل تو کیا، حضور کا کوئی ارشاد بھی خلافِ منشائے الٰہی نہ ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ ہمارا نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتا، بلکہ اس کی ہر بات وحی ہوا کرتی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے"۔ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایسا خطاب تعلیم و تدریسِ شریعت کا ایک طریقہ ہے۔ ورنہ خطاب کا حقیقی مرجع اس قدر آنحضرتؐ کی ذاتِ مقدس نہیں جس قدر کہ افرادِ امت ہیں۔ پس آنحضرت کو جو احکام صادر کئے گئے۔ اُن کا حقیقی مُحاطب کرنا۔ اور امورِ شریعت کی تاکید کرنا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کو نفس و خواہش پر مکمل غلبہ و اقتدار عطا فرمایا تھا۔ اور افرادِ امت کے برعکس جو ہر وقت مجاہدۂ نفس کے حاجتمند ہیں، حضور کو مجاہدۂ نفس کی ضرورت نہ تھی۔ پس جب مومن مجاہدۂ نفس پر مداومت کرے اور اتباعِ دستورِ شریعت سے نفس کو مغلوب کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و عقبیٰ میں اپنی برگزیدہ نعمتوں سے فیضیاب کرے گا اور اُسے بہشت کے بلند ترین درجات عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ فرمایا "جو شخص روزِ محشر اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، اور نفس کو خلافِ شریعت خواہشات کی پیروی سے محفوظ رکھا، اس کا مسکن یقیناً جنت ہے"۔ پس جب مومن کی قرار گاہ جنت ہوگی، اور دیدارِ الٰہی سے محظوظ ہوگا، تو پھر وہ غیر جنت کی طرف رجوع کرنے اور دنیا کی طرف لوٹنے سے بے پروا ہوگا۔ جس طرح وہ دنیا میں احکامِ الٰہی کا احترام کرتے ہوئے نفسِ امارہ کی خواہشات سے اجتناب کرتا تھا، اسی طرح اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے تقویٰ کی خاطر جزا دیتے ہوئے انواعِ نعیم کو اس کے لئے بسیط کر دے گا۔ جن کی کوئی غایت و انتہا نہ ہوگی۔ ان مخلصین مومنین کے برعکس چونکہ کافر و مشرک لوگ فقدانِ ایمان کے باعث فسق و فجور میں مبتلا رہا کرتے تھے لہٰذا انہیں اتباعِ نفس کی وجہ سے دوزخ کے عذابِ الیم میں مبتلا کرے گا۔

(شرح الغنیہ متعلقہ)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و وقار کو مجروح کرنے والی نام نہاد علمی و تاریخی تحقیقات اور اسلام کے خلاف عصرِ حاضر کے سب سے بڑے فتنے کا ردِ کتاب

تجدیدِ سبائیت

مع اضافات

شائع ہو گئی ہے

کتابت و طباعت دیدہ زیب

قیمت :- صرف ایک روپیہ پچاس پیسے ۱/۵۰

تاجرانِ کتب کو معقول کمیشن

زیادہ مقدار میں یک مشت خرید پر خاص رعایت

پتہ :- ناظم شعبہ نشر و اشاعت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے۔ اس لیے جلد از جلد منگائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرّب ادویہ

(۱) ررکی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/- (۲) اٹھرا کی گولیاں۔ مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/- (۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-
(۵) ذیابیطس اور مرض بول کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰ روپے (۶) مقوی خاص تشنگی ۱۰۰ گولی ۱۲/-
(۷) روغن بنفشہ ۱۰/- روپے کی شیشی جسمیں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین ایچ جگہ کے لیے کافی ہوتا ہے۔
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لیے تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ ارنی شیشی، بیس شیشی کے خریدار کو ۲۵ ارنی شیشی۔
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی۔ سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/- ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں ملتی ہیں۔
(۱۰) سلاجیت :- حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابلِ اعتبار مصفّٰی اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے عام نرخ ۲/- تولہ ہے مگر باہر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱۰ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

دراخانہ فیض دعاء لیہ ہزارہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوبر منڈی راولپنڈی صدر کے پتے سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر :- دفتر جمعیۃ علمائے اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

اسلام کی حکومت

خلیفہ اوّل کا پہلا خطبہ خلافت

"خداوند کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ ہمارے پاس بھیجا۔ خدا نے تمہارے قلوب حق کے لیے کھول دیئے۔ حضورؐ کے ذریعے تمہاری امانت کر کے، تم کو طاقتور بنایا اور تمہارے دین کو مضبوط کیا۔ اس لیے تمہارا فرض ہے۔ کہ خداوندی ہدایات کو اپنا نصب العین بناؤ"۔ حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد مجھے تمہارا والی مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ تمہارے اتحاد اور اتفاق میں رخنہ پیدا نہ ہو۔"

"تم اس معاملہ میں میری مدد کرو اور بھلائی پر مجھے قائم رکھو۔ جب تک کوئی شخص امورِ دین میں خرابی پیدا نہ کرے گا۔ اور احکام الٰہی کی توہین کا مرتکب نہ ہوگا۔ میرا ہاتھ اور میری زبان اس کے خلاف حرکت میں نہیں آئے گی۔"

"تمہارا فرض ہے کہ جب تک میں خدا کی اطاعت پر قائم رہوں۔ راہِ راست پر چلوں تو تم میری اطاعت کرو اور جب میں خدا کی نافرمانی کروں اور راہِ راست سے ہٹ جاؤں۔ تو تم میری اطاعت ترک کر دو۔ تم میں جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے۔ میں اس کا حق دلواؤں گا۔ اور جو قوی ہے، وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔ انشاء اللہ اس سے حق لوں گا۔

(خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جمعہ، ۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء ۱۸ شوال ۱۳۸۷ھ — ۳۰ پیسے

درس قرآن

میراثِ ارض

امام اہلِ سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصٰلحون ط

اور بے شک ہم زبور میں بعد از نصیحت یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہو جائیں گے (سورۃ انبیاء)

اس آیت کی تفسیر کرنے سے پہلے ایک بات کا سمجھ لینا مفید بصیرت معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ قرآن مجید کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ترین خصوصیات میں سے ایک چیز یہ ہے۔ کہ آپ پر ایمان لانے والوں اور آپ کی پیروی کرنے والوں کو دونوں جہان کی اعلیٰ ترین نعمتوں کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

یہ خوشخبری قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں مذکور ہے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کا غلغلہ قرونِ اولیٰ میں بھی بلند ہو چکا تھا۔ اور اگلی آسمانی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ تھا۔ سورۃ اعراف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یکسر تبہ بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی کہ اے پروردگار ہمارے لیے لکھ دے اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بتحقیق ہم راہ پائے گئے ہیں۔ تیری طرف" یعنی تیرے دروازے پر بھیک مانگنے کے لیے آگئے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی سے اس مناجات کا جواب جو کچھ ملا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی درخواست منظور نہیں کی گئی۔ اور ان کو خبر دی گئی کہ یہ انعام یعنی دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ایک دوسری امت کے لیے لکھوں گا۔ جس کا ظہور آئندہ زمانے میں ہونے والا ہے۔ اور اس امت کا بیان ان الفاظ میں

یعنی وہ لوگ ہیں جو پیروی کریں گے اس رسول نبی امی کی جس کو وہ لوگ لکھا ہوا پاتے ہیں۔
اپنے پاس توریت و انجیل میں"۔

یہ خصوصیت حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد آیاتِ قرآنیہ میں بیان فرمائی گئی ہے اور احادیث میں تو اس کا ذکر ہے۔ جو سنی و شیعہ دونوں کی کتب میں منقول ہے۔ اہلِ سنت کی کتابوں میں بخاری مسلم اور دوسری کتب حدیث میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے قبل از ہجرت مکہ میں خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں آپ نے فرمایا۔

"قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ضرور ضرور تم لوگ ایران و روم کے خزانوں پر قبضہ پاؤ گے اور ان کو راہِ خدا میں صرف کرو گے"۔

اور کتب شیعہ میں حیات القلوب میں جلد ۲ صـ۵۵ میں ہے

"حق تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو حکم فرمایا کہ اپنی دعوت ظاہر کریں۔ پس آپ کعبہ میں آئے اور حجر اسمٰعیل پر کھڑے ہو کر آپ نے آواز بلند پکارا کہ اے گروہ قریش اور اے قبائل عرب! میں تم کو بلاتا ہوں۔ خدا کی وحدانیت اور اپنی پیغمبری کی گواہی دینے کی طرف اور تم کو حکم دیتا ہوں۔ کہ بت پرستی چھوڑ دو اور میری بات مانو اس چیز میں جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ تاکہ تم عرب کے بادشاہ ہو جاؤ اور عجم کے لوگ تمہارے محکوم ہو جائیں اور بہشت میں بھی تم بادشاہ بنو"

المختصر یہ مضمون حد تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو دونوں عالم کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں کی خوشخبری سنائی گئی۔ آیات قرآنیہ میں بھی اور احادیث صحیحہ میں بھی۔ پس اب واضح ہو کہ اس آیت یعنی آیت میراث ارض میں حق تعالیٰ نے یہی خوشخبری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کو سنائی ہے۔

درس حدیث

زیر دستوں کی حمایت

مارنے سے منع کرنا ابو مسعودؓ فرماتے ہیں۔ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ پیچھے سے آواز آئی۔ میں نے غصہ میں پروا نہ کی۔ جب وہ آواز قریب ہوئی۔ میں نے مڑ کر دیکھا۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بار بار پکار رہے تھے۔ فرمایا۔

"اے ابو مسعود جان رکھ۔ جس طرح تو اس غلام پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تم پر قابو رکھتا ہے۔"

ایک اور صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا باہر گیا۔ اور دوپہر آکر ظہر کی نماز باپ کے ساتھ پڑھی۔ میرے باپ نے غلام کو بلایا۔ اور کہا

"اتقل منہ" اس سے بدلہ لے اور ویسا ہی طمانچہ مار"

مگر اس نے معاف کر دیا۔ اس پر میرے باپ نے فرمایا۔

"ہماری ایک لونڈی تھی۔ ہم میں سے کسی نے اس کو دھپڑ مارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ آپ نے حکم دیا۔ اعتقوا اس لونڈی کو آزاد کر دو۔ ہم نے عرض کی۔ خدمت کے لیے اور کوئی غلام نہیں۔ فرمایا۔ کہ جب دوسرا غلام مل جائے۔ اسے آزاد کر دینا۔

اپنے جیسا کھلانا پلانا ابوذرؓ اور ان کے غلام کو لوگوں نے دیکھا۔ کہ دونوں ایک جیسے سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ انوکھی بات تھی۔ اور ملک کے رسم و رواج کے قطعاً خلاف۔ اس لیے اس کا سبب پوچھا گیا۔ آپ نے جواب دیا

"میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ غلام تمہارے بھائی ہیں۔

خدا نے ان کو تمہارے زیر دست کیا ہے۔ جو آپ کھاؤ۔ اور وہی پہناؤ جو آپ پہنو اور ایسا کام نہ بتاؤ جس سے انہیں تکلیف ہو۔ اگر مشکل کام بتلاتے ہو تو خود بھی اس کام میں مدد کرو" اسی طرح آپ فرمایا کرتے تھے۔

"جو شخص ماہِ رمضان میں غلاموں سے کام کم لے گا۔ اللہ اس کے گناہ معاف کر یگا۔ اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا جائیگا۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۱۸ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ

مطابق

۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۲

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل

لاہور

نئی نسل کو "اشتراکیت" کے آغوش میں جانے سے بچایئے!

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے والا شخص اس تلخ حقیقت سے بے خبر نہیں رہ سکتا کہ مغرب کی موجودہ سامراجی طاقتوں کا خمیر اسلام دشمنی کی اس چودہ سو سالہ تاریخ سے تیار ہوا ہے جس کا اولین مظاہرہ روم کی عیسائی سلطنت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی نئی اسلامی مملکت پر یلغار کی صورت میں کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری قافلۂ جہاد تیار کر کے روانہ کیا۔ وہ صلیب پرست رومی عیسائیوں کی اس یلغار کو روکنے کے لئے ہی گیا تھا۔

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت کا پہلا کام جو انجام دیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری قافلہ جہاد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صلیب پرستوں کی یلغار کو روکنے کے لئے فوری طور پر روانہ کرنا تھا جس کے آڑے آپ نے کسی بھی مصلحت اور مشورہ کو آنے نہیں دیا۔

اسلام کے خلاف یورپ کے صلیب پرست عیسائیوں کی شورشیں اور ریشہ دوانیاں باوجود بار بار کی ہزیمت خوردگیوں کے مسلسل جاری رہیں اور عالم اسلام کے لئے یہ طاقت ہمیشہ سب سے بڑا خطرہ بنی رہی

موجودہ یورپ اس کی تہذیب، اس کی سیاست، اس کا اخلاق اس کی معاشی قدریں، اس کا رجحان فکر، اس کا طرز زندگی غرضیکہ اس کے جسم و روح کا ایک ایک ریشہ اسلام دشمنی کے خمیر سے تیار ہوا ہے اور اس پر چودہ سو سالہ تاریخ کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔

چنانچہ یہ ہی وجہ ہے کہ یورپ کے دو سو سالہ غلبہ و اقتدار کے باوجود مسلمان ملت کا اجتماعی خمیر آج تک یورپ کی سامراجی طاقت سے مفاہمت کے لئے آمادہ نہیں ہو سکا۔

حالانکہ مسلمانوں میں سے بعض نامور شخصیتوں اور فرقوں و تحریکوں نے مذہب و سیاست اور اخلاق و تمدن کے نام پر بار بار مسلمانوں کو یورپ سے قریب تر کرنے کی کوشش کی۔

اور اب بھی جبکہ انگریزوں اور مغرب دوست مسلمانوں نے مل کر علماء دین کا اثر مسلم عوام پر سے بہت بڑی حد تک کم کر دیا ہے اور عام مسلمانوں بالخصوص مغربی طرز کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اسلام سے اور علماء دین سے متنفر بنا ڈالا ہے۔ مجموعی طور پر مسلمان ملت، یورپی سامراج کی موافقت اور ہمنوائی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

حد یہ ہے کہ نو آزاد مسلمان ملکوں میں بیشتر وہی طبقے برسر اقتدار آئے۔ جن کا ماضی انگریزوں اور یورپین آقاؤں کے زیر سایہ گذرا۔ اور ان حکمرانوں نے سیاسی و اقتصادی طور پر ان مسلمان ملکوں کو مغربی طاقتوں کی گود میں ڈال دیا۔ لیکن پھر بھی ملت اسلامیہ کے عوام اجتماعی طور پر مغرب کی دوستی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کئے جا سکے۔

مغربی سامراج نے مسلمانوں کی آزادی چھینی۔ ان کی ثروت و صنعت تباہ کی۔ ان کی تہذیب و تمدن کو غارت کیا۔ ان کے علوم کو برباد کر دینے کی کوشش کی۔ ان کے دین کو تحریف و تبدیل کرنے کے جتن کئے حتیٰ کہ یہودیوں، ہندوؤں اور دوسری ایشیائی اقوام کو ان کے خلاف مسلح کیا۔

غرضیکہ مسلمانوں کے ساتھ مغربی سامراج کی یہ مسلسل عداوت اظہر من الشمس ہے اور اس پر کسی طور سے پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔

اب اگر کوئی فریبا گروہ مغربی سامراج کی اسلام دشمنی کے اس سارے پس منظر اور تاریخی واقعات کو پس پشت ڈال کر مغربی سامراج کی موجودہ سیاست میں مسلمانوں کو مغربی سامراج کا حامی اور طرفدار بنانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مسلمانوں کو شدید غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے سوا اسلام کی کوئی خدمت انجام نہیں دے سکتا۔

مغرب کی اسلام دشمن تہذیب اور معاشرہ کے اندرونی تضاد نے اس کے بطن سے ہی اس کے دو خطرناک حریف پیدا کئے۔

پہلا حریف فسطائیت تھی۔ جس نے ہٹلر و مسولینی کی قیادت میں مغربی سامراج کو موت کے کنارے تک لا دیا۔ لیکن اس موقعہ پر تو مغربی سامراج نے "حق آزادی" اور "حق جمہوریت" کے بقاء کی دہائی دے دے کر مسلمانوں و مشرقی اقوام کے مادی وسائل بے تحاشا استعمال کئے اور اپنے آپ کو ہٹلر کے ہاتھوں سے بچا لیا۔

دوسرا حریف اشتراکیت ہے۔ اور اس کے ساتھ مغربی سامراج کا مقابلہ فسطائیت کی نسبت زیادہ سنگین، زیادہ ہمہ گیر اور زندگی کے عام دائروں تک پھیلا ہوا ہے۔

کفر و لادینیت کے اعتبار سے دونوں فریق یکساں درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن اسلام دشمنی میں مغربی سامراج کا ریکارڈ سب سے آگے اور دیرینہ تر ہے۔

مسلمان قوموں اور مسلمان عوام کو مغربی سامراج کے جارحانہ، غاصبانہ سازشانہ، عیارانہ اور منافقانہ رویہ سے جو پیہم نقصانات و تلفیاں اٹھانا پڑی ہیں۔ اس کے بعد یہ توقع قطعی عبث ہے کہ وہ اشتراکیت و سامراجیت کی موجودہ کشمکش میں اسلام کے نام پر سامراجیت کے پشت پناہ بن جائیں گے اور مغربی سامراج کی سپر بن کر اشتراکیت سے جنگ لڑیں گے۔

جو لوگ مسلمانوں میں اس پالیسی کو کامیاب بنانے کی تگ و دو کر رہے ہیں۔ وہ بہ یک وقت مسلمانوں کو دو عظیم خطروں میں مبتلا کر دینا چاہتے ہیں۔

ایک یہ کہ انہیں مغربی سامراج کی فوجی سرنگونی میں جھونک کر اشتراکیت کے براہ راست حملوں کی زد میں لا رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ مغربی سامراج سے بیزار مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کے مستقبل سے مایوس کر کے اشتراکیت کے آغوش میں دھکیل رہے ہیں۔

اس موقعہ پر مغربی نظام کے کسی پہلو کو مسلمانوں میں مقبول بنانے کی جدوجہد مسلمانوں کی نوخیز نسل پر الٹا اثر ڈالے گی تو نئی نسل دین

(ورق الٹیئے)

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

سے بے بہرہ ہو چکی ہے۔ اس کی اسلامی معلومات زیادہ تر اس اردو انگریزی اور جدید لٹریچر پر مبنی ہے جسے پرویز صاحب اور مودودی صاحب جیسے لوگوں نے اسلام کے نام سے مرتب کیا ہے۔ علاوہ ازیں اخلاق و معاشرت کا قدیم سانچہ قریب قریب ٹوٹ چکا ہے۔ اب اگر موجودہ کشمکش میں انہیں گھر گھیر کر مغربی سامراج کے کیمپ کی طرف لے جایا جائے گا تو ان کا فرار اسلام کی طرف نہیں بلکہ اشتراکیت کی طرف ہوگا۔ چنانچہ

اس بالیسی کو جلد از جلد ترک کر دینا نہایت ضروری ہے ورنہ مسلمانوں کو مغربی سامراج سے قریب لانے کی ہر کوشش مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام سے دور اور اشتراکیت سے قریب کرے گی۔ اور اس کی ذمہ داری ان نام نہاد مسلمان عناصر پر ہوگی جو اسلام کے نام سے مسلمانوں کو مغربی سامراج کی چوکھٹ پر گھیر کر لے جانا چاہتے ہیں۔

آنے والا الیکشن

چیف الیکشن کمشنر نے ایک پریس کانفرنس میں آئندہ ہونے والے الیکشن کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان کی رو سے انتخابی ادارے کے انتخابات اگلے سال یکم ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک ہوں گے۔

الیکشن کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے سرکاری پارٹی اور مخالف پارٹیاں اپنی اپنی دوڑ دھوپ شروع کر چکی ہیں۔

ملک میں اس وقت جو سیاسی نظام رائج ہے۔ اس کی افادیت کا دعوے صرف سرکاری پارٹی ہی کرتی ہے۔ ملک کے دوسرے تمام فرقے اس نظام سے مطمئن نہیں ہیں۔ درحقیقت پاکستان کے عوام کو جو شکایات مارشل لاء سے پہلے کی حکومتوں سے تھیں۔ ان شکایات میں موجودہ نظام نے نہ یہ کہ کوئی کمی ہی نہیں کی بلکہ ان شکایات پر اضافہ کر دیا۔

- دین کے بارے میں اس نظام نے مسلمانوں کو مایوس کیا۔
- سیاسی اور شہری حقوق و آزادیوں کے بارے میں عوام کی محرومیوں کو بڑھایا۔
- معاشی اور اقتصادی اعتبار سے غریب کو غریب تر اور امیر کو امیر تر بنا دیا

حالات یہ ہیں کہ

- رشوت ستانی اور محکمہ جاتی ناانصافیاں ایک ناقابل علاج مزمن مرض بن کر رہ گئی ہیں۔
- گرانی نے شہریوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔
- غنڈہ عناصر کا بول بالا ہو رہا ہے۔
- اجتماعی زندگی میں جمود اور گھٹن کی ایسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے کہ قومی و دینی حوصلوں اور ولولوں کا نام و نشان نہیں ملتا۔

ان حالات میں الیکشن کی گرم بازاری سے ملی زندگی میں تعمیری اور انقلابی جوش و خروش پیدا ہونے کے بجائے محدود شخصی و گروہی مفادات کے سر اٹھانے کا اندیشہ زیادہ ہے۔

اس سلسلے میں حکومت سے تو کوئی گذارش کرنا بے سود ہوگا کہ اس نے اپنے لئے جس چیز کو مفید سمجھا ہے وہ اسے بہر صورت جاری رکھے گی۔

البتہ غیر حکومتی پارٹیاں اگر آئے والے الیکشن کو دین و ملت کے لئے مفید بنانے کی خواہاں ہیں تو انہیں اپنے باہمی اختلافات کے باوجود ایک ایسا مشترکہ لائحہ عمل تجویز کرنا چاہیئے۔ جس کی روشنی میں الیکشن کے ذریعے زیادہ سے زیادہ دیندار عوام سے قریب مخلص اور محب وطن عناصر قومی نمایندگی کے لئے آگے آجائیں۔

— باہمی نفرت و عداوت اور شر و فساد کے دروازے نہ کھلنے پائیں۔

— غنڈہ اور بے دین عناصر کو آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ملے۔

— مقامی، گروہی اور ذات برادری کی عصبیتیں سر نہ اٹھانے پائیں۔

کیا ان گذارشات پر بہی خواہانِ ملت غور فرمائیں گے؟

(کمال)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورۂ سوات وغیرہ

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے ریاست سوات کا دو روزہ دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن بھی تھے آپ نے وہاں جا کر اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کی اور ساتھ ہی مودودی فتنہ کے انسداد کے لئے تبادلہ خیالات کیا۔ یہ وفد ۹ر جنوری ۱۹۶۸ء کو مردان پہنچا۔ اس جمعرات کو مینگورہ سوات سٹیٹ تقریباً ۱۲ بجے پہنچا۔ رات کو آپ نے جناب حاجی عبدالمنان صاحب کے فرزند ارجمند حافظ صاحب کی منگنی کی محفل میں شرکت کی۔ آپ ہی نے نکاح پڑھا۔ حافظ صاحب موصوف کا عقد ان کے تایا محترم حاجی عبدالستار صاحب کی بیٹی سے ہوا۔ مجلس نکاح اور تمام امور شرعی طریقہ سے انجام پائے۔ ۱۱ر جنوری کی صبح کو مولانا نے مسجد میں درس قرآن پاک دیا۔ دو مودودی دیے بھاگ نکلے۔

ریاست سوات کے بہت سے حالات دل خوش کن ہیں۔ مالاکنڈ ایجنسی ختم ہوتے ہی جب ریاست کی سڑکیں شروع ہوتی ہیں۔ سڑکوں کی صفائی میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگتا ہے۔ صاف سڑکوں کے دونوں طرف زیادہ حصہ میں باقاعدہ درخت لگے ہوئے ہیں اور ہر قصبہ میں سکول وغیرہ ضروریات موجود ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ ریاست میں ہر تحصیل کے اندر تحصیلدار کے ساتھ ساتھ مقدمات کے فیصلہ کے لئے ایک ایک قاضی مقرر ہے۔

ریاست میں صرف سنی آبادی ہے۔ قادیانی فتنہ کا نام تک نہیں ہے۔ مودودیت اور پرویزیت کے جراثیم موجود ہیں۔ جناب والی صاحب جو ۱۲ بجے تک مقدمات کی سماعت خود فرماتے ہیں۔ رعایا کے تمام حالات پر نگاہ رکھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مندرجہ دونوں فتنوں پر کڑی نگرانی رکھیں۔ مودودی صاحب تو سازشوں میں بھی بدنام ہیں۔

ایک اور بات خوشی کی یہ ہے کہ یہاں تجارت بیرونی ممالک کی وجہ سے ترقی پر ہے۔ لکڑی کا بیوپار بھی زیادہ ہے۔ ایک بڑی تعداد سٹیٹ کی ملازم ہے۔ عوام کے لئے معاشی سہولتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مساجد کی کثرت ہے۔ ضرورت ہے کہ جناب والیٔ سوات صاحب ریاست بھر کے قاضیوں پر ایک قاضی القضاۃ مقرر فرمائیں۔ تاکہ قضاء و تبلیغ اور انسداد فتن کی خدمت باحسن وجوہ ہو سکے۔

۱۱ر جنوری کو مولانا مردان واپس آگئے۔ جہاں رات کو مسجد پیراں میں تقریر فرمائی۔ ۱۲ر جنوری کو آپ واپس راولپنڈی آگئے۔ ۱۳ر جنوری کو چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

التماس و معذرت

چونکہ ملک میں دین سے متعلق گمراہ فرقوں کی سرگرمیاں بہت زیادہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے مکائد کا تجزیہ، ملک میں جمعیۃ کی دینی کارگذاریاں، وقت کے سیاسی حالات کا جائزہ وغیرہ امور کی اشاعت کے لئے "ترجمان اسلام" کے سولہ صفحات ناکافی ثابت ہو رہے تھے اور ہر طرف سے اضافۂ مضامین کا مطالبہ تھا۔ اس لئے مزید صفحات کا اضافہ ناگزیر ہو گیا اور فی الحال چار صفحے بڑھائے جا رہے ہیں۔

صفحات کے اضافہ کے ساتھ سترح قیمت میں اضافہ ایک ناگزیر مجبوری ہے۔ پروگرام تھا کہ جنوری کے پہلے شمارہ سے صفحات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ ترجمان اسلام کی جلد ۱۱ بھی جنوری ۱۹۶۸ء سے شروع ہو رہی ہے اور اس لئے نئی سترح قیمت کی کتابت وطباعت ہو گئی لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے عین وقت پر پہلے شمارہ میں صفحات کا اضافہ نہیں کیا جا سکا۔ چنانچہ ٹائیٹل پر قیمت ۲۵ پیسے ہی درج رہنے دی گئی کہ یہ شمارہ سابقہ سترح کے مطابق فروخت ہو اب زیر نظر شمارہ سے ۴ صفحات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آئندہ سے سترح قیمت حسب ذیل ہوگی

نرخ اشتہارات:

سالانہ ۱۵/۰ روپے ششماہی ۸/۰ روپے فی پرچہ "تیس ۳۰ پیسے"

فی صفحہ ایک بار کے لئے ۵۰/۰ روپے نصف صفحہ ایک بار ۳۰/۰

فی کالم فی انچ " ۲/۰ " ایک ماہ کے لئے ۱/۷۵

۶ ماہ کے لئے ... " " ۱/۵۰ ایک سال کے لئے ۱/۰

پیشگی رقم آنا ہر حال میں ضروری ہے

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

مسائل و افکار

ترجمہ قرآن مجید بلا متن کا عدم جواز

ترجمہ قرآن مجید بلا متن ..... کے عدم جواز کے لئے بوادر النوادر ص۳۱۷ ج۱ تا ص۳۲۰ پر حکیم الامتہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دس دلائل قائم فرمائے ہیں جس میں یہ بھی فرمایا ہے کہ مثلاً خدانخواستہ اگر یہ طریق مروج ہوگیا تو مثل توراۃ و انجیل احتمال قوی ہے اصل قرآن مجید کے ضائع ہو جانے کا۔ اور حفاظت اصل قرآن مجید کی فرض اور اس کا اخلال حرام ہے اور ترجمہ و تفسیر کا اصل سے مجرد نہ ہونا مقدمہ اور سبب ہے۔ حفاظت کا اور اصل سے مجرد ہونا مقدمہ اور سبب ہے اخلال کا اور فرض کا مقدمہ فرض اور حرام کا مقدمہ حرام ہے۔

پھر آگے فرماتے ہیں۔ جب ترجمے ہی ترجمے رہ جائینگے اور اصل نظروں سے غائب ہوگی تو اس وقت یہ (ترجموں) کا اختلاف کلام اللہ کی طرف منسوب ہوگا۔ بعد چندے یہ گمان ہونے لگے گا کہ اصل حکم ہی مختلف ہے۔ یہ تو اعتقاد پر اس کا اثر ہوگا اور عمل پر اس کا اثر یہ ہوگا کہ لوگ (مختلف) ترجموں کو لیکر آپس میں لڑینگے الخ

ترجمہ مجرد از متن کے دس مفاسد شمار فرما دینے کے بعد فرماتے ہیں ار

پھر اسی طرح اور بھی بہت سے مفاسد ہیں۔ جن کو انشاء اللہ تعالیٰ علماء ظاہر کرینگے الخ۔ آخر میں فتح القدیر ج۱ ص۲۰۱ سے ایک جزئیہ بھی بحوالہ مولانا ظفر احمد صاحب نقل فرمایا ہے کہ:۔

وان اراد ان یکتب مصحفا بالفارسیۃ یمنع

اس کے ساتھ اگرچہ یہ بھی موجود ہے کہ وان فعل فی آیۃ او آیتین لا یمنع۔ لیکن اولاً تو اس کی عادت کو ناجائز فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل یہ تصریح موجود ہے۔ وان اعتاد القرأۃ بالفارسیۃ یمنع۔ ظاہر ہے کہ قرأۃ سارے قرآن کی نہیں چند آیات کی ہی ہوگی۔ بالخصوص نماز میں۔ لیکن اس کی عادت کو ممنوع فرمایا گیا۔

ثانیاً اہل زیغ جس مقصد فاسد اور غرض باطل کے لئے پورے قرآن مجید کا ترجمہ بلا متن کے چھاپ رہے ہیں وہ یقیناً بوجوہ مذکورہ وحوالہ بالا ناجائز ہے۔ (عبدالکریم عفی عنہ کراچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

چوہدری غلام عباس کی وفات

چوہدری صاحب مرحوم نے اس وقت سیاسی زندگی میں قدم رکھا جبکہ پونچھ میں ڈوگرہ حکومت کے خلاف توہین قرآن کی تحریک شدت سے جاری تھی۔ جس کے قائد پونچھ کے ایک مشہور مذہبی اور سیاسی رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ مرحوم تھے۔

چوہدری صاحب نے سیاست میں قدم رکھتے ہی کشمیری عوام کے دلوں میں جذبہ حریت پیدا کرنا شروع کر دیا اور آپ کی سلگائی ہوئی آزادی کی آگ اب بھی حسب سابق بھڑک رہی ہے

مرحوم کے رفقاء کار جو تحریک آزادی میں آپ کے دوش بدوش کام کرتے رہے ہیں۔ اس وقت چوہدری صاحب کی اچانک موت سے ان کو بے حد صدمہ لاحق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ ہم سب اس غم میں ان کے برابر کے شریک ہیں۔ (محمد امیر الزمان خاں ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر۔ حال کراچی)

مودودی صاحب کے افترا پرداز حواری

قارئین کرام!

مودودی حضرات کے سہ روزہ ایشیا لاہور کے ہفتہ وار ایڈیشن نے اپنی ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کی خاص اشاعت عید نمبر کے صفحہ ۲۵ کالم ۳ کی پیشانی پر جلی حروف میں دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائلپور کے ناظم اعلیٰ اور جامع مسجد تحصیل والی کچہری بازار لائلپور کے خطیب مولانا محمد انور صاحب کلیم پر ایک عظیم بہتان تراشا ہے کہ انہوں نے باقاعدہ طور پر جماعت اسلامی میں شرکت فرما کر جماعت کی رکنیت قبول کر لی ہے۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ اس قسم کے غلط پروپیگنڈا سے قطعاً متاثر نہ ہوں۔ مولانا موصوف کو اس دروغ گو پارٹی سے بالکل کوئی تعلق نہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اس سے پہلے ان کا ہفت روزہ آئین بھی اپنی ۲۱ نومبر ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں مولانا موصوف کے متعلق اس قسم کا ایک الزام لگا چکا ہے۔ گو مولانا موصوف کی بروقت گرفت پر اس نے معذرت بھی چاہی۔

مگر اب مضحکہ خیز انکشاف ہفتہ وار ایشیا کا ہے جس نے سابقہ تردیدی بیان شائع ہونے کے باوجود دانستہ مولانا موصوف اور ان کے مرکزی ادارہ کی پوزیشن کو مخدوش کرنے کی ناپاک سعی کی ہے۔ حالانکہ مولانا موصوف کا اس جماعت سے کوئی بھی تعلق نہیں، رکنیت تو بات ہی بہت دور کی ہے۔

المرسل

قاری سعید احمد دار العلوم فیض محمدی لائلپور

مضامین و مراسلے

خوشخط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان فاصلہ چھوڑ کر تحریر فرمائیے۔ جو مضامین پڑھے نہیں جا سکیں گے یا کتاب و سنت و جمعیۃ علماء اسلام کے مسلک کے خلاف ہونگے ان کی اشاعت نہیں ہوگی۔ ناقابل اشاعت مضامین ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ مضامین مختصر اور مدلل ہوں۔ مضامین اور مراسلات کی ذمہ داری صاحب مضمون اور صاحب مراسلہ پر ہوگی۔ ایڈیٹر ہر موصولہ مضمون یا مکمل مضمون شائع کرنے کا پابند نہیں

"حضرت امیر معاویہؓ کی توہین کرنے والا اہلسنت سے خارج ہے"

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ

یہ فتویٰ فتاویٰ دار العلوم دیوبند کے حصہ امداد المفتین سے لفظ بہ لفظ نقل کیا جاتا ہے۔ کتاب الایمان والعقائد ص۳۶ پر تحریر ہے:۔

"حضرت امیر معاویہؓ کی توہین کرنے کا حکم سوال (۱۶) زید نے حسب ذیل عبارت شائع کی ہے:۔

"امیر معاویہ ملوکیت پرستی کی صف میں سب سے آگے کھڑا ہوا دنیا کو ملوکیت کی لعنت میں گرفتار کر رہا تھا۔ اس نے جمہوریت کو فنا کر کے ملوکیت کا تاج اس یزید کے سر پر رکھ دیا جو شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اور کتوں کا منہ چاٹتا تھا"۔

یہ عبارت حضرت امیر معاویہؓ کی توہین ہے یا نہیں۔ اور یہ سب و شتم صحابہ ہے یا نہیں؟ جو شخص ایسا کہے اور اس کی اشاعت کرے اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہیئے؟"

الجواب:۔ "مذکورہ بالا عبارت بلاشبہ حضرت معاویہؓ کی توہین اور سب و شتم میں داخل ہے۔ اس کا مرتکب سخت گناہگار فاسق اور اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اپنے خصوصی معاملات منقطع کر لینے چاہئیں"۔

عقائد نسفیہ اور شرح عقائد نسفی کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً کسی صحابی کو برا کہنے کے متعلق نہایت سخت وعیدیں ذکر فرمائی ہیں جن کو دیکھ کر مسلمانوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ حضرت امیر معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کے متعلق زبان درازی کی جائے۔ جن کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ذیل صادر ہوئے ہیں:۔

یبعث اللہ تعالیٰ معاویۃ یوم القیامۃ وعلیہ رداء من نور الایمان (ابن عساکر وغیرہ از کنز العمال ص۱۹۰ ج۶)

اللھم علم العلم واجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ قال لمعاویۃ (اخرجہ احمد والترمذی وقال حسن غریب والطبرانی وابن عساکر وغیرہ)

اور صحابہ کرام کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والے کے لئے حدیث نبوی کا یہ ارشاد ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذھم من بعدی غرضا فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ تعالیٰ یوشک ان یاخذہ (رواہ الترمذی عن عبداللہ ابن مغفل فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد شفیع غفرلہ"

لمحہ فکریہ

مفتی صاحب کے اس فتویٰ کی روشنی میں مودودی صاحب کی درج ذیل عبارتیں پڑھیئے

"اس دوران میں جبکہ حضرت معاویہ ٹال مٹول کر رہے تھے حضرت جریر بن عبداللہ نے دمشق میں شام کے با اثر لوگوں سے ملاقات کر کے ان کو یقین دلایا کہ خون عثمان سے علی کا کوئی تعلق نہیں ہے حضرت معاویہ کو اس سے تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے ایک

(ورق الٹیئے)

صاحب کو اس کام پر مامور کیا کہ کچھ گواہ ایسے تیار کریں جو اہل شام کے سامنے یہ شہادت دیں کہ حضرت علیؓ ہی حضرت عثمانؓ کے قتل کے ذمہ دار ہیں"۔ (خلافت و سوسیٹی ۱۳۳)

"حضرت معاویہ کے ہاتھ میں اختیارات کا آنا خلافت سے ملوکیت کی طرف اسلامی ریاست کے انتقال کا عبوری مرحلہ تھا بصیرت رکھنے والے لوگ اسی مرحلہ میں یہ سمجھ گئے تھے کہ اب یہی بادشاہی سے سابقہ درپیش ہے" (ایضاً ص ۱۴۷)

"زیاد کے مرنے کے بعد حضرت معاویہ نے یزید کو ولیعہد بنانے کا فیصلہ کر لیا اور بااثر لوگوں کی رائے ہموار کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یزید کی بیعت کے لئے راضی کرنا چاہا"۔ (ایضاً ص ۱۵۰)

ان عبارتوں سے اور اس قسم کی دیگر عبارتوں سے جو اسی کتاب میں جگہ جگہ موجود ہیں، صاف صاف یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ مودودی صاحب حضرت معاویہؓ کو "ملوکیت" کے قیام کا مجرم گردان رہے ہیں۔ اور ظالم، دغاباز، بے ایمان ٹھہرا رہے ہیں۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے مذکورہ بالا فقرے کی رو سے حضرت معاویہؓ کے متعلق ایسے خیالات رکھنے والا شخص جماعت اہلسنت سے قطعی خارج ہے۔ (محمد فضل اللہ الصمد قاضی سکھر)

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی یاد

وہ مرد یگانہ جس کی درویشی و فقیری بوئے اسد اللّٰہی سے معطّر تھی۔ خوئے سلمانی و بوذری جس پر ناز کرتی تھی۔ غیرت شبیری جس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق جس کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ جب تک عشق رسولؐ کی روح موجود ہے۔ کتاب و سنت کی عزت پر کٹ مرنے والے حیات ہیں، صحابہ کرامؓ کی عظمت کا نقش باقی ہے اور مسلمانوں کی رگوں میں اسلامی غیرت و حمیت کا خون دوڑ رہا ہے۔ بخاریؒ کبھی نہیں مر سکتا۔ وہ زندہ ہے اور زندہ جاوید رہے گا۔

وہ اگرچہ نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ اس کی صورت اگرچہ آنکھوں کے سامنے نہیں لیکن اس کے زمزمے آج بھی کانوں میں گونج گونج کر محبت رسولؐ اور عشق خداوندی کے سرمدی کیف سے قلب و روح کو تڑپا رہے ہیں۔ احرار پارک کی فضا اور دہلی دروازے کے در و دیوار آج بھی اس داستان عشق رسولؐ کے ورق الٹ رہے ہیں۔ یہ شہیدان ختم نبوت کے خون میں نہائے ہوئے ذرات آج بھی بخاریؒ کی یاد میں تڑپ رہے ہیں وہ منتظر ہیں کہ بخاریؒ کے نام لیوا خدا کا نام لے کر اٹھیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا نعرہ فضا سے آسمانی پہنا دیں۔ سامنے وطن بلڈنگ اور احاطہ عبدالرحیم کے در و دیوار چشم تصور کو ۱۹۲۷ء کے ہنگامہ خیز دور کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اور ماضی کی یادیں بادلوں کی طرح اللہ اللہ کو داغ پر چھا رہی ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس دلیپ سنگھ نے مہاشہ راجپال ناشر رنگیلا رسول کو قانون کے اصطلاحی سقم پر رہا کر دیا ہے مسلمانوں میں ہیجان برپا ہے۔

ناموس رسالتؐ کے پروانے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ مسٹر اوکاڈی نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر مسلمانوں کی غیرت کا امتحان لینا چاہا ہے۔ مدینے والے کی ختم المرسلینی کا پاسبان اپنے نانا کی غیرت پر کٹ مرنے کا تہیہ کر کے میدان عمل میں آچکا ہے۔ اور وہ شہادت کے راستہ میں سر سیفیلی پر رکھ کر باطل کو للکار رہا ہے۔ مولانا احمد سعید اور مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب اسٹیج پر موجود ہیں۔ احاطے کے دروازے پر پولیس کے مسلح دستے پہرہ دے رہے ہیں۔ لیکن جذبۂ شوق شہادت سے سرشار دین ضاوند کی تلوار بھی حرکت میں ہے۔ وہ دیکھئے اسلام کی زبان بول رہی ہے:۔

"آج آپ لوگ فخر رسل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل اللہ ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے۔ جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید دہلوی کے دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ارے دیکھو ام المومنین دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں۔ تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو، لیکن تمہیں معلوم نہیں کہ آج گنبد خضرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ خدیجہؓ و عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دل میں امہات المومنین کے لئے کوئی جگہ ہے؟ امہات المومنین تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ عائشہؓ پکار رہی ہیں۔ وہی عائشہؓ جنہیں میرے میلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے حمیرا کہہ کر پکارتے تھے جنہوں نے رسولؐ خدا کو رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی ان کے ناموس پر قربان ہو جاؤ۔ سچے بیٹے ماں پر کٹ مرتے ہیں"

آخر اس مجمع سے علم الدین اٹھا اور جس ناموس کی حفاظت سے قانون قاصر تھا۔ اس کی حفاظت علم الدین کے خنجر نے راجپال کی جان لے کر کی۔ اگرچہ اسے اپنی جان کی بازی بھی ہارنا پڑی۔ مگر یہ بات دنیا پر واضح ہو گئی کہ مسلمان حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت قانون سے نہیں بلکہ خون سے بھی کرتا ہے۔ ختم نبوت کی راہ میں جب قادیانی فرقے نے رخنے پیدا کرنے شروع کئے اور ایک گمراہ تحریک نے سر اٹھایا تو اس وقت حق پرستوں کی جو صفیں اس کے مقابلہ پر سینہ سپر ہوئیں تو شاہ جیؒ قادیانیوں سے ان صفوں میں پیش پیش تھے اور آخر تک رہے۔ ہر قدم پر مشکلات آئیں۔ مصائب سے سامنا ہوا۔ آفات کی گھٹائیں اٹھیں فرنگی اقتدار نے قدم قدم پر روڑے اٹکائے۔ قید و بند سے گذر کر دار و رسن تک بات جا پہنچی۔ مگر عشق رسول کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ شیر پنجاب ایک طرف انگریزی سامراج بھر پور وار کرتا رہا تو دوسری طرف انگریز کی ذریت جو قادیانیت کے نام سے نشو و نما پا رہی تھی، اس پر حملہ کرنے میں مصروف رہی اور رسول خدا کا یہ باکمال غلام بے نیاز شاہ جی نے فرمایا تھا۔

"ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ جو شخص کی اس روا کو چوری کرے گا جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا۔ اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا۔ میں اس کا ہاتھ قطع کر دوں گا۔ میں ... رسول اللہ کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا۔ میں انہی کا ہوں وہی میرے ہیں۔ حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں اُن کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں"

آپ فرمایا کرتے تھے:۔

"مجھے ایک چیز سے نفرت ہے اور وہ ہے انگریز۔ اور ایک چیز سے محبت ہے اور وہ ہے قرآن۔ اللہ کی کتاب کی بلاغت پر صدقے جائیے۔ خود بولتی ہے۔ محمدؐ پر اتاری گئی ہوں۔ بابو لوگو! اس کی قسمیں نہ کھایا کرو۔ اس کو پڑھا کرو۔ سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی طرح نہ سہی۔ اقبال کی طرح ہی پڑھ لیا کرو۔ دیکھا اس نے قرآن میں ڈوب کر پڑھا تو مغرب کی دانش پہ ہلہ بول دیا"

اللہ تبارک و تعالیٰ شاہ جی کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان حضرات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! ثم آمین!!

(احقر اللہ داد عفی عنہ کوٹلہ جام ضلع میانوالی)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت		۲ — ۰
(۲) اٹھرا کی گولیاں	" "	۲۰ — ۰
(۳) نرینہ اولاد کی دوا	" "	۱۵ — ۰
(۴) وجع مفاصل کی گولیاں ۵۰ عدد گولی		۵ — ۰
(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول بیس کیپسول		۲۰ — ۰
(۶) مقوی خاص شنگرفی سو گولی		۱۲ — ۰
(۷) روغن چنبیل ۱۰/- روپے فی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین ایکڑ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔		
(۸) سرمہ مقوی بصر خمیت فی شیشی ۱/- روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنے اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ فی شیشی۔ بیس شیشی کے خریدار کو ۸ فی شیشی۔		
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی		۲۵ — ۰

سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول۔

ان کے معالجانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں تیار ہوتی ہیں۔

(۱۰) نسلاجیت۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابل اعتبار مصفّی اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ فی تولہ ۲ روپے ہے مگر پاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے اور زیادہ کے خریداروں کو، حکیموں کو سوا روپے سیر کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔ دواخانہ فیض عام بفضہ ہزارہ کے سوا دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک زنگ محل لاہور سنیما حضرت مولانا کے ذاتی پتہ جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر سے منگائیے

پتہ:۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر

قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

ہم کو ایک علمی اور حقیقت پسند انسان کے نقطۂ نظر سے تحریک قادیانیت کا تاریخی جائزہ لینا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نئے اسلام کی تاریخ اصلاح و تجدید میں کونسا کارنامہ انجام دیا اور عالم اسلام کی جدید نسل کو کیا عطا کیا؟ نصف صدی کی اس پُرشور اور ہنگامہ خیز مدت کا حاصل کیا ہے؟ تحریک کے بانی نے اسلامی مسائل اور متنازع فیہ امور پر جو ایک وسیع و مہیب کتب خانہ یادگار چھوڑا ہے اور جو تقریباً ۷۰ برس سے موضوع بحث بنا ہوا ہے اس کا خلاصہ اور ماحصل کیا ہے؟

قادیانیت عصر جدید کے لئے کیا پیغام رکھتی ہے؟ ان سوالات کا جواب حاصل کرنے کے لئے پہلے ہم کو اس عالم اسلامی پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے جس میں اس تحریک کا ظہور ہوا اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں اس کی کیا حالت تھی اور اس کے کیا حقیقی مسائل و مشکلات تھے۔

اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مؤرخ اور کوئی مصلح نظرانداز نہیں کرسکتا یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالم اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظام تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی روح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام ایمان، علم اور مادی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا۔ اس وقت مذہب میں (جس کی نمایندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا) اور یورپ کی ملحدانہ اور مادہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی، تمدنی، علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے جن کو صرف طاقتور ایمان راسخ و غیر متزلزل عقیدہ و یقین، وسیع اور تمیز علم، غیر مشکوک اعتماد و استقامت ہی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیت کی ضرورت تھی۔ جو عالم اسلام میں روح جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے جو اپنی ایمانی قوت اور دماغی صلاحیت سے دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم قبول کئے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصر حاضر کی بے چین روح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ و پُرجوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرک جلی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبر پرستی اور تعزیہ بے محابا پوج رہے تھے۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جا رہی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دور دورہ تھا۔ یہ صورت حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی۔ جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنت کی دعوت دے اور اپنی پوری قوت کے ساتھ الا للہ الدین الخالص کا نعرہ بلند کرے۔

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوسناک اخلاقی زوال رونما تھا۔ اخلاقی انحطاط فسق و فجور کی حد تک تعیش و اسراف نفس پرستی کی حد تک حکومت و اہل حکومت سے مرعوبیت ذہنی غلامی اور ذلت کی حد تک مغربی تہذیب کی نقالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کفر کی حد تک پہنچ رہی تھی۔ اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رو کو روکے۔ اور اس خطرناک رجحان کا مقابلہ کرے جو محکومیت و غلامی کے اس دور میں پیدا ہو گیا تھا۔

تعلیمی و علمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی و اولیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا جدید تعلیمیافتہ طبقہ شریعت اسلامی، تاریخ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔

(مسلسل)

ذبیحہ اور مشین

(حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان کے رسالہ فکر و نظر کے ایڈیٹر سرور صاحب جو اسلام و مسلمہ کی دھجیاں اڑانے اسلام کو ناقابل عمل ظاہر کرنے اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے احکام کی توہین اور یورپ کے مخش نظریات کو اسلام قرار دینے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں آج کل مشینی ذبیحہ کے جواز پر بڑا زور لگا رہے ہیں۔ ایک رسالہ "ذبیحہ کے احکام" بھیج کر رائے طلب کی ہے اور غالباً تمام پاکستان کے علماء سے رائے طلب کی ہوگی۔ مندرجہ ذیل خط ان کو بھیجا گیا ہے ناظرین کی خدمت میں بھی پیش ہے کہ وہ بھی کوئی رائے قائم کر سکیں:۔

"مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

مرسلہ رسالہ "ذبیحہ کے احکام" اور اظہار رائے کی فرمائش ملی۔ میں ایک عرصہ سے درد کمر و گردہ میں مبتلا ہوں۔ اس لئے تفصیل سے نہیں بلکہ مختصراً سے کچھ عرض ہے اور حکم شرع عرض ہے نہ کہ رائے کیونکہ ہم تو مسلمان ہیں، خدا و رسول کے غلام ہیں ان پیسہ اور ان کے ہر حکم پر ایمان رکھنے والے، نہ کسی مسئلہ میں رائے رکھتے ہیں نہ رائے رکھ سکتے ہیں نہ انسانی رائیں خدائی حکم کا درجہ پا سکتی ہیں نہ دین کہلا سکتی ہیں نہ خدائی حکم کے مقابل لائی جا سکتی ہیں۔ مگر اس سے پہلے آپ کی خیر خواہی میں ایک مشورہ گذارش ہے ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

ہمارے ملک میں حرام خوری حرام نوشی حرام پوشی، حرام کوشی اور حرام کاریاں تو بہت پہلے سے رائج تھیں اور بہت لوگ ان میں مبتلا تھے مگر اب تک پورا ملک اس سے بچا ہوا تھا کہ وہ "مردار خور" ہو جائے۔ مردار کوئی نہ کھاتا تھا افسوس! صد افسوس!! ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور آپ لوگوں نے یہ سلسلہ شروع کر کے اس کمی کو بھی پورا کرنے کی ٹھان لی ہے۔

سنیئے اور دل کے کانوں سے سنیئے اپنے معاش و معاد اور حال و استقبال پر خلوص کی نظر کر کے غور سے سنیئے کہ پاکستان کے دس بارہ کروڑ مسلمان اگر آپ کی اس سعی سے جیسا کہ خطرہ سامنے ہے مردار خواری کرنے لگے تو احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے گناہ کے برابر سعی حضرات کو تا قیامت مستقل گناہ ہوگا جس سے کرنے والوں کا گناہ کم نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے کہ روزانہ ان سعی صاحبان کا کیا حساب بنیگا؟ اور قیامت تک کا کیا۔ ہمدردی و دلسوزی کے ساتھ گذارش ہے کہ خدا کے لئے اپنے اور پر اور اولاد اور عزیزوں پر رحم کیجئے۔ یہ وبال عظیم اپنی گردنوں پر نہ لیجئے اور چند پیسوں کے عوض دین و دنیا کی تباہی اور بزرگوں کی بد دعا نہ خریدیئے کہ

مبادا دل آں فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

ہم سب لوگ اور پاکستان کی اکثریت حنفی ہے اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ کامل تحقیقات کے بعد یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسئلہ میں حنفی مسائل بڑے مضبوط بہت قوی اور راجح دلائل پر مبنی اور قرآن و حدیث کے زیادہ مطابق ہیں۔ اس لئے وہ دوسرے مذہبوں سے بھی راجح ہیں۔ معلوم نہیں کیوں آپ مذہب سے اور غلا کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور آج کل پھیلی سطحی غلط فہمیوں پر مبنی یورپی ولاذہبی ذہنیت کی اسلامی ملمع سازی تو کوئی وقعت ہی نہیں رکھتی کہ اس کو تحقیق کا نام بھی دیا جا سکے۔ اور ظاہر ہے کہ حنفی مذہب میں قصداً بلا تسمیہ ذبح حرام غیر خدا کے نام سے حرام غیر مسلم وغیر کتابی آج کل کے لادینوں اور دہریوں کا حرام اور غیر انسانی (مثلاً مشین وغیرہ کا) متنوله تو کل عالم کے نزدیک حرام ہے۔ اس لئے کوئی حنفی اس کے خلاف کو نہ سننا چاہتا ہے نہ مان سکتا ہے۔

اگر ضرورت ہوئی تو رسالہ کے مندرجات کی قلعی بھی کھولی جا سکتی ہے۔ جس میں سوائے احکام کی مصالح اور بعض ایسے لوگوں کے اقوال ہیں جن کے علم کی گہرائی اور تقویٰ و طہارت پر کبھی اعتماد نہیں ہو سکتا۔

کوئی معقول دلیل مطابق کتاب و سنت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے مسئلہ میں بھی اس پر ہنگامے ہوئے اور بیدار علماء نے آج تک بھی وہاں اس صورت کو نہیں چلنے دیا۔ ان تمام غلط فہمیوں اور ملمع سازی کی قلعی وقت ضرورت کھولی جا سکتی ہے۔ اس وقت صرف مختصر بات پیش ہے۔

(مسلسل)

عیسائیت پاک و ہند میں!

تقسیم سے قبل کے ہندوستان کے متعلق اعداد و شمار یہ ثابت کرتے ہیں کہ قریب ڈیڑھ صدی کی مسیحی تبلیغی جدوجہد اور مسلمانوں کی اقتصادی تعلیمی اور سیاسی ناکہ بندی کے باوجود ۱۸۸۱ء تک ہندوستان کے پچاس ہزار عیسائیوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جسے دائرۂ اسلام سے نکال کر عیسائیت میں داخل کیا گیا ہو۔ صرف یہی نہیں کہ اس پورے عرصے میں کوئی مسلمان عیسائی نہیں ہوا۔ بلکہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں اور ان خطوں میں جہاں اسلامی تہذیب کا غلبہ تھا۔ وہاں دوسرے غیر مسلموں میں سے بھی کچھ بہت زیادہ لوگ مشنریوں کی تبلیغ سے متاثر نہیں ہوئے ۱۸۸۱ء کی مردم شماری صاف بتاتی ہے کہ اس وقت متحدہ ہندوستان کے شمالی خطے میں جو پشاور اور کراچی سے لیکر ڈھاکہ اور شیلانگ تک پھیلا ہوا تھا۔ عیسائیوں کا تناسب تین ہزار میں ایک اور بعض جگہ اس سے بھی کم تھا۔ پورے غیر منقسم پنجاب بشمول دہلی میں عیسائی صرف تین ہزار تین سو اکیاون تھے جو مشنریوں کی ہر طرح کی کوششوں کا ثمرہ تھے۔ حساب لگا کر دیکھا جائے تو ان خطوں میں عیسائی گویا ایک فی پانچ ہزار بھی نہ تھے۔ ۱۹۰۱ء تک بھی شمال مغربی سرحدی صوبے میں عیسائی پانسو اسّی سے زائد تعداد میں نہ تھے۔ بلوچستان اور کراچی کو چھوڑ کر باقی سارے سندھ میں ان کی تعداد سرحدی صوبے کی تعداد سے بھی کم تھی۔ اس وقت پورے جموں و کشمیر میں ہندوستانی عیسائی صرف دو سو دو تھے۔ ان اعداد و شمار میں مرد، عورت، بچے سب شامل ہیں۔ اس زمانے میں برما، بمبئی، مدراس اور سیلون کو چھوڑ کر بقیہ پورے ہندوستان میں عیسائیوں کی گنتی چار لاکھ سے زائد نہ تھی۔ گویا ان علاقوں میں بھی عیسائی اور غیر عیسائی کا تناسب ۱ و ۵۰۰۰ تھا۔ ان عیسائیوں کی اکثریت بھی ان لوگوں پر مشتمل تھی۔ جو اچھوت اقوام سے عیسائی ہوئے تھے اعلیٰ ذات کے بنگالی ہندو جو عیسائی ہوئے۔ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی اس پورے دور میں اگرچہ مسلمان سخت بدحالی اور پسماندگی میں مبتلا رہے ہیں لیکن اُن کی کوئی قابل ذکر تعداد دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۴۱ء تک مردم شماری کی رپورٹوں کے مطابق مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا جس کی وجہ محض توالد و تناسل ہی نہ تھی بلکہ بہت سے ہندوؤں نے بھی اس عرصہ میں اسلام قبول کیا۔ عیسائیوں کے لگاتار پرچار کے باوجود ۱۸۸۱ء تک موجودہ پاکستان کے علاقوں میں عیسائیوں کا تناسب ایک فی چھ ہزار سے زیادہ نہ تھا ۱۹۰۱ء تک بھی نسبت ایک فی ہزار سے آگے نہ بڑھ سکی اور اس وقت بھی باعتبار اوسط عیسائی ایک شہر میں صرف پانچ سے لیکر پندرہ تک کی تعداد میں پائے جاتے تھے۔

تقریباً یہی صورت حال تقسیم کے وقت تک برقرار رہی ہے۔ پنجاب اور کراچی کو چھوڑ کر سندھ، بلوچستان، سرحدی صوبہ، بہاولپور اور خیرپور میں ۱۹۴۱ء تک عیسائیوں کی دو صد سالہ تبلیغی جدوجہد اور پیدائشی اضافے کے باوجود ان کی کل تعداد گیارہ ہزار نفوس تھی۔ ان میں بھی اکثر و بیشتر افراد اچھوتوں سے عیسائی ہوئے تھے۔ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہونے والے بمنزلہ صفر تھے۔ پوری آبادی کے لحاظ سے عیسائیوں کی یہ تعداد ایک فی ہزار سے بھی کم تھی ۱۹۳۱ء میں متحدہ بنگال میں عیسائی ½ فیصد بلکہ اس سے بھی کم یعنی ۱۰۳۶ تھے اور یہ تعداد بھی مردم شماری کے افسران کے نزدیک ۱۸۸۱ء کی تعداد سے تگنی تھی ۱۹۴۱ء میں بنگال کے شمالی اور مشرقی اضلاع کی کیفیت یہ تھی کہ ان میں یورپین اور ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد علی الترتیب فقط انیس اور سولہ فی دس ہزار تھی۔ اس تعداد میں ظاہر ہے کہ ہندوستانی عیسائی نہایت قلیل تھے اور وہ بھی مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ ہندو اچھوتوں سے نکل کر آئے تھے ۱۹۴۱ء میں پورے چاٹگام ڈویژن کی آبادی چوراسی لاکھ ستتر ہزار آٹھ سو نوے تھی جس میں عیسائی صرف نو ہزار دو سو اٹھائیس تھے بحیثیت مجموعی اگر یورپین اور اینگلو انڈین شہریوں اور سپاہیوں کو نکال کر دیکھا جائے تو موجودہ مشرقی پاکستان میں عیسائیوں کی تعداد محض برائے نام تھی۔ (مسلسل)

فلپ کے حتی کی تصنیف پر تنقیدی نظر

جناب زاہد گکھڑوی

یہ تو وہ جزوی اقتباسات ہیں جو ہم نے کتاب کے مترجم کی طرف سے مصنف کو تعصب سے پاک قرار دینے کے دعوے کے خلاف بطور دلائل و شواہد کے پیش کئے ہیں۔ اس کے بعد جب ہم کتاب کی مجموعی حیثیت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں فتنہ استشراق کی وہ تعصب خیز روح اس کتاب کے اندر بھی برابر کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے جو بقول مترجم دوسرے یورپی مورخوں کی تصانیف کا طرۂ امتیاز ہے۔

ایک خالی الذہن نوجوان اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اسلام کا جو نقشہ اپنے ذہن میں تیار کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام ایک ایسی تحریک ہے جو عربوں کی فلاح و بہبود، ان کو ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کرنے اور ان کے معاشی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے شروع کی گئی۔ اس تحریک کے بنیادی اصول وقتاً فوقتاً تبدیلیوں کا شکار ہوتے رہے۔ اور اس کے علاوہ بھی وہ تمام لوازمات اس کے اندر پائے جاتے ہیں جو ایک تحریک کے لئے ضروری ہیں۔ اسلامی تحریک شروع میں صرف ایک دین کی حیثیت سے نمودار ہوئی۔ لیکن بعد میں یہ تحریک دین کے علاوہ عربوں کی ترقی و خوشحالی کے لئے "عربیت" کی ایک ایسی تحریک کی شکل میں سامنے آئی جس نے عربوں کو دنیا کی قیادت کے سٹیج پر لا کھڑا کیا۔ یہ "عربیت" ہی تمام کامیابیوں کی واحد ذمہ دار تھی۔ "دین اصلی" کا جس نے اپنا چولا بدل کر عربیت کا لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تھا۔ اسلام کے اس نقشہ کی صحت و سقم پر تبصرہ کرنے سے پہلے کتاب کے ان اقتباسات و مندرجات کا ذکر کر دینا ضروری ہے جو اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

اسلام کے ایک اہم جزو "جہاد" کے متعلق مصنف کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

"عربی تاریخوں میں اسلامی تحریک کی جو "ملایانہ" تعبیر کی گئی ہے اس میں بڑا زور اس کے تمام تر دینی تحریک ہونے پر صرف کیا گیا ہے اور اس کے اندر جو معاشی عوامل کام کر رہے تھے۔ ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ایسے ہی اور اتنے ہی غلط دعوے بہت سے نصرانی مصنفوں نے کئے ہیں جن میں ان عرب مسلمانوں کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ یہ لوگ ایک ہاتھ سے قرآن اور دوسرے ہاتھ سے تلوار پیش کیا کرتے تھے۔ جزیرہ [illegible] عرب کے باہر اور خاص کر یہودیوں اور نصرا[illegible] کے سلسلے میں ایک تیسری چیز بھی کام کر رہی [illegible] اور یہ فاتحوں کے نقطہ نظر سے قرآن یا تلوا[illegible] بدل سے بھی زیادہ پسندیدہ بدل خراج تھا۔"

"یہ صحیح ہے کہ اسلام نے ایک نیا نعرہ [illegible] اور اجماع کا ایک نیا نقطہ پیش کیا۔ اس نے ایک موزوں جماعتی تصور کی بنیاد رکھی ہے [illegible] اس نے ایسی پراگندہ آبادی کو ایک مرکز [illegible] کیا جو اس سے پہلے کبھی یکجا جمع نہیں ہوئی تھی [illegible] نے ایک زبردست سیلانی طاقت بھی پیدا کر [illegible] لیکن فتوحات کی تنہا یہی چیزیں ذمہ دار نہ تھیں [illegible] معاشی احتیاج کے سوا مذہبی جنون کوئی ایسی [illegible] نہ تھی۔ جو بدوی غولوں کو (کیونکہ فوج کے بیشتر سپاہی بدوی قبیلوں سے بھرتی کئے جاتے تھے) اپنے بے آب و گیاہ مرز بوم کی حدود سے نکال [illegible] شمال کے زرخیز خطوں میں کھینچ لے جاتی ہو [illegible] ہے آئندہ زندگی میں جنت کے تصور نے بھی بعضوں کو متاثر کیا ہو۔ لیکن ہلال نما شاداب سرزمین کے متمدن خطوں کی تن آسانیاں اور عیش سامانیوں کی تمنا بھی بہتوں کا دل گرما رہی تھی۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مصنف یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ اسلامی مؤرخین نے دین کی جو تعبیر کی ہے وہ "ملایانہ" اور حقیقت کے خلاف ہے۔ دراصل معاشی عوامل اور ہلال نما شاداب زمین کی تن آسانیوں اور عیش سامانیوں کی تمنا تھی جس نے بہتوں کا دل گرما کر عربوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر دیا تھا۔ ورنہ مذہبی جنون اور آئندہ زندگی میں جنت کے تصور میں کچھ ایسی کشش اور جاذبیت نہیں تھی جو اتنی بڑی اکثریت کو بے آب و گیاہ مرز بوم سے نکال کر سرسبز و شاداب خطوں کی طرف کھنچے چلے جانے پر مجبور کر دیتی۔

عربوں کی ترقی اور حیران کن کامیابیوں کے اسباب و عوامل کا "معاشی احتیاج" کی صورت میں کھوج لگانے کے بعد مصنف "جہاد" کی کی ابتدا اور اس کی حیثیت کے بارے میں اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتا ہے کہ:۔

(مسلسل)

بچوں کا کالم

بے غرضی

پیارے بچو! حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ممتاز صحابی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بچپن میں ایک بازار میں اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ایک طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آتے دکھائی دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھتے ہی سب بچے بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آپ کے قریب پہنچے تو دریافت فرمایا کہ اور سب بچے تو بھاگ گئے ہیں تو کیوں نہیں بھاگا؟

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا کہ بازار اگر تنگ ہوتا تو میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا۔ اور آپ کے لئے راستہ چھوڑ دیتا۔ لیکن ایسا نہیں بلکہ آپ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے گذرنے کے لئے بہت جگہ پڑی ہوئی ہے۔ آپؓ باسانی گذر سکتے ہیں اور میں نے کوئی قصور بھی نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے آپ کو دیکھ کر بھاگ جاتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ان جوابات سے بہت خوش ہوئے

رضی اللہ کی صاحبزادی (جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیوی تھیں) کو دیا جائے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں سب سے زیادہ (حضرت) ام عمارہؓ کو اس کا حقدار سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ان کے متعلق جنگ احد کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "میں جدھر دیکھتا ہوں۔ ام عمارہ ہی لڑتی نظر آرہی ہے۔ اس لئے آپ نے وہ قیمتی دوپٹہ آپ کے پاس بھیج دیا۔

ضروری اطلاع

"ریشمی رومال" کے نام سے جو کتاب عبدالرحمٰن نامی کسی شخص نے شائع کی ہے اور اس کا مصنف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب حضرتؒ کی تصنیف نہیں ہے۔ اس کے متعلق تفصیل آئندہ شائع ہوگی قارئین مطلع رہیں (ادارہ)

خواتین کا کالم

حضرت ام عمارہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے جو مشروع سترع میں مسلمان ہوئیں۔ آپ کا اصلی نام نسیبہ تھا۔ مگر عرب کے رواج کے مطابق نام کے مقابلہ میں کنیت زیادہ مشہور تھی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

حضرت ام عمارہؓ جنگ احد میں شریک تھیں اور اس جنگ میں آپ نے بہت خدمات سرانجام دیں۔ آپ پانی کا مشکیزہ بھر کر میدان جنگ میں پھرتیں۔ اور اگر کوئی زخمی مسلمان مل جاتا تو اسے پانی پلاتیں اور کپڑا نکال کر جلاتیں اور زخمی کے زخم میں بھر دیتیں۔

حضرت ام عمارہؓ کو اس جنگ میں بارہ زخم آئے تھے۔ جن میں ایک زخم بہت گہرا تھا جو اس وقت آیا جب کفار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پے در پے وار کر رہے تھے۔ اور ابن قمیہ نے حضورؐ پر وار کیا۔ جس سے خود کے دو حلقے رخسار مبارک میں دھنس گئے اور خون بہنے لگا۔ جب ام عمارہؓ نے دیکھا تو بے تابی سے ابن قمیہ پر حملہ کر دیا۔ چونکہ ابن قمیہ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ اس لئے اس حملہ کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ابن قمیہ نے جوابی حملہ میں تلوار ماری۔ جس سے آپ کے کندھے پر گہرا زخم آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے زخم پر پٹی بندھوائی۔ ام عمارہؓ نے اس وقت خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمایئے۔ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپؐ نے دعا فرمائی۔ تو اس کے بعد ام عمارہؓ نے کہا کہ "دنیا کی کسی مصیبت کی اب مجھے پرواہ نہیں"۔

حضرت ام عمارہؓ کے فرزند حضرت عبداللہؓ بھی اس لڑائی میں شریک تھے اور سخت زخمی ہوئے۔ ان کے بائیں بازو سے خون رکتا ہی نہ تھا۔ آپؐ نے اپنے بیٹے کی پٹی کی۔ اور کہا کہ "جاؤ بیٹا! کافروں سے مقابلہ کرو"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ "اے ام عمارہ تجھ میں جتنی طاقت ہے اور کس میں کہاں ہے"۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ کے دور خلافت میں مال غنیمت میں قیمتی کپڑے بھی آئے تو ان میں ایک بیش قیمت دوپٹہ بھی تھا۔ اس کے متعلق جب آپ نے رائے لی تو کسی نے کہا کہ عبداللہؓ کی بیوی کو دے دیا جائے اور بعض نے کہا کہ اسے (حضرت) علیؓ کی باندی کام اول

اسرائیل
اور
جماعت اسلامی
تحریر: مجاہد الحسینی
دیباچہ: از حضرت علامہ احسن اصلاحی
کتابت طباعت دلکش و دیدہ زیب
رنگین سرورق ۔ قیمت ۲½ روپے
ملنے کا پتہ: دفتر جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل ۔ لاہور

تجدید نسبت
جلد شائع ہو رہی ہے
ترجمان اسلام میں حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کا جو تحقیقی مقالہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مودودی صاحب کی گمراہ کن کتاب "خلافت و ملوکیت" پر نقد و نظر کی حیثیت سے شائع ہو رہا ہے اس کا ایک حصہ اضافات کے ساتھ کتابی صورت میں زیر طباعت ہے۔
کتاب انشاء اللہ ظاہری و معنوی اعتبار سے نہایت معیاری ہوگی۔ قیمت کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔
پتہ ذیل پر اپنے مطلوبہ نسخہ جات کی تعداد محفوظ کرلیں۔
ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک رنگ محل لاہور

رائل الیکٹرک کالج گجرات
داخلہ شروع ہے
اس ادارہ سے سینکڑوں طلبا فیض حاصل کر کے باعزت ملازمت کر رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے انہیں کالج ہذا میں داخل کرائیے تاکہ بجلی کے متعلق تھیوری و پریکٹیکل کام سیکھ کر وہ باعزت کاروبار کر سکیں۔
پراسپکٹس مفت ملے گا
بیرونی طلباء کے لئے رہائش کا انتظام موجود ہے
پتہ
رائل الیکٹرک کالج محلہ جامع مسجد
حیات النبیؐ گجرات

پانی کا نرخ - چند حقائق

لاہور میونسپل کارپوریشن کے دو کونسلروں نے صوبائی دارالحکومت میں پینے کے پانی کے نرخ میں اضافے کے خلاف جو دلائل پیش کئے ہیں، انہیں رد کرنا امپرومنٹ ٹرسٹ کے لئے بھی آسان نہیں ہوگا۔ ٹرسٹ کے حکام نے پانی کی قیمت بڑھانے کے جواز میں اصرار کیا تھا کہ لاہور میں "واٹر ریٹ" کی شرح کراچی ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے مقابلے میں کم ہے۔ اس لئے ٹرسٹ کو اس میں اضافے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ ان شہریوں کے مخصوص حالات اور پانی کی فراہمی سے متعلق دیگر ضروری حقائق فراموش کر گئے۔ بلدیہ لاہور کے کونسلروں رانا نذرالرحمٰن اور سردار ظفر اقبال نے ٹرسٹ کے حکام کی توجہ بجا طور سے اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی ہے کہ کراچی اور ڈھاکہ میں شہریوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے سو میل کے فاصلے سے پائپ لائن لائی گئی ہے۔ اس طرح ان شہروں میں ایک ہزار گیلن پانی کے حصول پر علی الترتیب ۸۷ پیسے اور ایک روپیہ بارہ پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ٹرسٹ کے اپنے بیان کے مطابق لاہور میں ایک ہزار گیلن پانی کی فراہمی پر صرف انیس پیسے لاگت آتی ہے۔ اس لحاظ سے لاہور میں پانی کا نرخ کراچی اور ڈھاکہ کے مقابلے میں پہلے ہی زیادہ ہے اس میں مزید اضافے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ٹرسٹ کے حکام کو چوبیس گھنٹے پانی دینے پر بھی اصرار ہے۔ اس "فراخدلی" کو قیمت میں اضافے جواز بنا رہے ہیں۔ اگر واقعی یہ جواز ہے شہریوں کی اکثریت یہی کہے گی کہ اسے چوبیس گھنٹے پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں اگر صبح شام مقررہ وقت پر مناسب مقدار میں پانی ملتا رہے تو وہی کافی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس کے نرخ زیادہ نہ ہوں۔ پانی کا نرخ بڑھانے کے لئے ٹرسٹ کے حکام نے دوسرے ملکوں کی مثال بھی دی ہے۔ مگر وہ یہ بھول گئے کہ دوسرے ملک تو ایک طرف رہے لاہور میں عوام کا معیار زندگی تو کراچی کے لوگوں کے معیار سے بھی کم ہے۔ آمدنی اور روزگار کے وسائل محدود ہیں اور فی کس آمدنی بہت کم ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے لئے پانی جیسی ضرورت کی اہم چیز کے دگنے دام ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ٹرسٹ کے حکام کو چاہیئے کہ متذکرہ حقائق کے پیش نظر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ اور صوبائی دارالحکومت کے صارفین کو اس ذہنی اذیت سے نجات دلائیں جس میں پانی کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے کچھ عرصہ سے مبتلا ہیں۔

(امروز ۹ جنوری ۱۹۶۸ء)

ظفر اللہ خاں کو منہ نہ لگایئے

ظفر اللہ خاں پھر پاکستان میں تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے عادت کے مطابق مختلف کالجوں اور مختلف اداروں سے ملی بھگت کر کے اپنے دیا کھیانوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے جس طرح ان کا استقبال کیا، پاکستان کے مسلمانوں میں اجتماعی طور پر ان کے لئے جو نفرت ہے وہ ڈھکی چھپی نہیں، افسوس ہے کہ بعض لوگ جو یورپی فکر کے ڈھانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں ظفر اللہ خاں کی اس شہرت سے کہ وہ عالمی عدالت کے جج ہیں، اُن کے خیالات سے مستفید ہونے کے لئے مختلف تقریبوں کا اہتمام کرتے اور ان کے لئے ذہنی میدان ہموار کرتے ہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کی قادیانی توجیہہ پر مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہو اور جس کے متعلق یہ بات ثابت ہو چکی ہو کہ وہ عام مسلمانوں کے جنازے میں بھی شریک نہیں ہوتا۔ اور روزمرہ کی زندگی میں قادیانی عناصر کی پشت پناہی کرتا ہے اس کے لئے مسلمانوں کے دل و دماغ میں جگہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور اس کے مساعی سے صرف نظر کرنا ہمارے نزدیک ہر لحاظ سے قابل افسوس ہے۔ اور ہم یہی عرض کر سکتے ہیں کہ ایسے شخص کو مطلقاً منہ نہ لگایا جائے۔ کیا اس کے لئے قادیانی اُمت کا اپنا اجتماع ہی کافی نہیں ہے؟

(چٹان ۱۸ دسمبر ۱۹۶۷ء)

بروقت انتباہ

انجمن حمایت اہل بیت کے جنرل سیکرٹری سید طاہر علی رضوی نے نوائے وقت میں مولانا راغب احسن کے ایک مضمون کا بروقت نوٹس لے کر ہمارے نقطہ نظر سے بڑا اہم کام کیا ہے۔ مولانا موصوف نے اپنے اس مضمون میں یہ عجیب و غریب بات لکھ دی تھی کہ قائد اعظم گو عقیدۃً مذہب اثنا عشری رکھتے تھے۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد انہوں نے سواد اعظم کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ سید طاہر علی رضوی نے مولانا کے اس دعوے کو غلط ثابت کیا ہے اور اس کے لئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ:-

"قائد اعظم کے انتقال کے وقت گو نماز جنازہ عوامی طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی جو عقیدۃً دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن آپ کی (نوائے وقت کی) اور مولانا راغب احسن کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ گورنر جنرل ہاؤس میں مادر ملت نے باقاعدہ آپ کی نماز جنازہ اثنا عشری طریقے کے مطابق ادا کروائی اور مولانا انیس الحسن جو ابھی تک بقید حیات ہیں نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مادر ملت نے جنازہ سواد اعظم کے سپرد کر دیا"۔

اگر تاریخ کا ریکارڈ درست کرنے کے لئے قائد اعظم کے اعتقادات کو موضوع بحث بنانا ہی ضروری ہو تو اس کی درسی اہمیت سید طاہر علی رضوی کے اس انکشاف کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور صرف اس انکشاف کی تحقیق مزید باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ سوال ختم ہو جانا چاہیئے۔

(شہاب ۱۰ دسمبر ۶۷ء)

جماعت اسلامی کی سیاسی منافقت

جماعت اسلامی مغربی پاکستان کے امیر میاں محمد طفیل صاحب نے مرحوم سہروردی کی یاد میں منعقد ہونے والے جلسہ عام میں یہ اعلان کیا ہے کہ مسٹر سہروردی کے مقصد زندگی اور مشن کو ضرور پورا کیا جائے گا۔ حالانکہ یہی جماعت اسلامی کے رہنما ان کی زندگی میں خدا جانے کہاں کہاں سے ایسی تصویریں

تراشے
ملکی اور غیر

اور خبریں جمع کر لیا کرتے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ مرحوم سہروردی کو رقص کرنے سے بہت دلچسپی تھی اور پھر ان تصویروں اور خبروں کے حوالہ سے مرحوم کے خلاف عوامی جذبات بھڑکانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

قائد اعظم کے بارے میں بھی جماعت اسلامی کا طرز عمل کچھ کم منافقانہ نہیں ہے۔ مرحوم کی یاد میں بھی اپوزیشن کا جو مشترکہ جلسہ عام منعقد ہوا ہے۔ اس میں بھی میاں طفیل صاحب ہی نے جماعت اسلامی کی نمایندگی لی ہے اور فرمایا ہے کہ "عوام ان عناصر سے ہر وقت خبردار رہیں جو قائد اعظم کی شخصیت اور تصور پاکستان کو مسخ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں"۔

سوال یہ ہے کہ آپ نے قائد اعظم کی شخصیت کو کب اہمیت دی تھی یا اسے مقبول بنانے میں کیا کردار ادا کیا تھا کہ اب اسے مسخ کرنے والوں کے خلاف عوام کو خبردار کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور ہمیں تو ایسا کوئی عنصر کہیں دکھائی نہیں دیتا جو قائد اعظم کی شخصیت کے خلاف کوئی مخالفانہ مہم چلا رہا ہو۔ جماعت اسلامی کو خدا جانے یہ تشویش کس وجہ سے لاحق ہو رہی ہے۔ کیا کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس قسم کے نعروں کے ذریعے ان الزامات کا توڑ کیا جا رہا ہے کہ جماعت اسلامی کے رہنما تحریک پاکستان اور قائد اعظم کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔

گذشتہ صدارتی انتخابات کے دوران اپوزیشن کی صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح (مرحومہ) کی تائید و حمایت کا اقدام جماعت اسلامی کی منافقت کا شاہکار تھا۔ ایک سیاسی ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کر جس انداز میں یہ تائید کی جا رہی تھی، بس توبہ ہی بھلی۔ اب دیکھئے قائد اعظم مرحوم کی دوسری ہمشیرہ محترمہ شیریں بائی کے بارے میں یہ جماعت کیا موقف اختیار کرتی ہے"۔

(روزنامہ آفاق لاہور ۲۷ دسمبر ۱۹۶۷ء)

شیخ محمد عبداللہ کی رہائی

شیخ محمد عبداللہ کو حکومت ہند نے مکمل طور پر رہا کر دیا ہے اب آپ پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ فی الحال آپ کشمیر نہیں جائینگے شاید اس لئے کہ آپ پاکستان جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اور اس کڑی کو وہ جوڑنا چاہتے ہیں جہاں سے وہ ٹوٹی تھی۔

جب شیخ عبداللہ یہ کہتے ہیں کہ کشمیری عوام کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے میں انہیں پورا کراؤں گا اور میرا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ نیز بی بی سی کے نمایندے کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے پہلے نظریات جوں کے توں موجود ہیں۔ اور میرے خیالات میں قید و بند کے بعد کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے تو حکومت ہند سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ اس نے شیخ عبداللہ کی ڈھائی سال کی نظربندی سے کیا حاصل کیا ہے؟ مسٹر نندہ نے اپنی وزارت

اخبارات و رسائل سے

کے دوران کہا تھا کہ شیخ صاحب اگر اپنا نظریہ بدل دیں، تو انہیں رہا کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ کمیونسٹوں کی رہائی کے بارے میں انہوں نے کبھی یہ شرط نہیں لگائی کہ وہ سابقہ خیالات سے رجوع کریں۔ اب ڈھائی سال کے بعد رہائی ہوئی ہے تو ان کا دعوہ یہی ہے کہ کشمیر کے بارے میں ان کے نظریات بالکل اٹل ہیں۔

اگرچہ پارلیمنٹ نے خلاف قانون سرگرمیوں کا بل پاس کر دیا ہے۔ جس کی رو سے ہندوستان کے کسی حصہ کو الگ کرنے کی جدوجہد کرنا خلاف قانون اور قابل تعزیر جرم ہے لیکن شیخ صاحب ایسے بل کی حقیقت سے خوب واقف ہیں۔ چنانچہ جب آپ سے اس بل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ اس بل سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں کئی بار جیل گیا اور کئی بار باہر آیا۔ اس لئے مجھے اس قسم کے قوانین سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

آپ کی عیدگاہ والی تقریر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے سابقہ خیالات میں پورا شباب موجود ہے اور آپ مسلمانوں سے یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ وہ سچی بات منہ سے نکالیں اور حکومت سے کسی قسم کا خوف نہ کھائیں۔ نیز مسلمان مایوس نہ ہوں اور اپنے مستقبل پر نظر رکھیں۔ اور یہ تو آپ کو کہنا ہی چاہیئے، کہ پاکستان جس قدر مضبوط ہوگا اسی قدر ہندوستان بھی مضبوط ہوگا اور اس کی کمزوری ہندوستان کو بھی کمزور بنائے گی۔ اسی طرح ہندوستان کی کمزوری اور مضبوطی سے پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان بننے سے ہندوستانی مسلمانوں کو شرمندہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ سب کی مرضی سے بنایا گیا ہے اور اس کی تخلیق میں سب کا ہاتھ ہے۔ اسی ایک بات کو نہ سمجھنے سے مسلمانانِ ہند غلط پروپیگنڈہ کا شکار ہوگئے بجائے اس کے کہ وہ پاکستان کے وجود کے لئے کانگریس اور اکثریت کو ذمہ دار قرار دیتے۔ وہ الٹا اپنے آپ کو ملزم سمجھنے لگے۔ اگر یہ بات صحیح ہے کہ اکثریت اور حکومت کی مرضی کے خلاف پاکستان وجود میں آیا تو پھر یہ بات صاف ہے کہ ملک کی اکثریت ہمیشہ اقلیت سے شکست کھاتی ہے اور آئندہ بھی وہ اقلیت کے ہاتھوں شکست کھائے گی اور اس کی تاریخ شکستوں سے بھری پڑی ہے۔ مگر یہ بات نہیں ہے۔ پاکستان ملک کی اکثریت نے بنایا ہے یا سب کی مرضی سے اس کا وجود عمل میں آیا۔ پھر مسلمان پاکستان کے نام سے شرمندہ کیوں ہوں؟ اور مسٹر جے پرکاش نرائن کی اس غلط بیانی کا کیوں اثر لیں کہ چونکہ پاکستان بنانے میں ہندوستانی مسلمانوں کا ہاتھ تھا۔ اس لئے اکثریت کے دل اس واقعہ سے سخت مجروح ہیں اور ملک میں انتقاماً مسلم کش فسادات ہوتے رہتے ہیں۔

اس حقیقت کا اعلان کرنا قطعی جرم نہیں کہ ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کو راضی کئے بغیر اپنی مشکلات پر بھی قابو نہیں پا سکتے۔ پاکستان کا ٹوٹنا بحال ہے۔ لیکن اس کے ساتھ خوشگوار تعلقات پیدا کرنا محال کیا مشکل بھی نہیں ہے۔ آج ہندوستان کو جو اقتصادی مشکلات درپیش ہیں۔ اس کا سب سے بڑا سبب ہند اور پاکستان کی جنگ ہے۔ اس جنگ نے دونوں ملکوں کا ڈھانچہ خراب کر دیا ہے۔ ہمیں روپے کی قیمت میں کمی نہ کرنی پڑتی اگر یہ جنگ نہ ہوتی۔ پاکستان بھی اس جنگ سے بہت متاثر ہوا ہے۔ مگر اس کے جلد سنبھلنے کے اسباب دوسرے ہیں۔ لیکن ہندوستان کو سنبھلنے کا موقعہ نہ مل سکا اور جنگ کے اثرات اب تک اس پر چھائے ہوئے ہیں۔

(الجمعیتہ دہلی ۵ رجنوری ۱۹۶۸ء)

اسرائیلی جارحیت اور امریکی سامراجیت

ساری دنیا کے عوام کے مطالبات اور سلامتی کونسل کے ۲۲ نومبر کے فیصلے کے باوجود اسرائیلی حکومت نے جارحیت کے ذریعہ ہتھیائے ہوئے عرب علاقوں پر قبضہ برقرار رکھا ہے اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ اسرائیلی حکمران حلقے فی الواقعہ مقبوضہ علاقوں کے انضمام کے منصوبے پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں قرن یا قرن قدیم عرب علاقوں میں اسرائیلی باشندوں کو آباد کرنے کے اقدامات طے کر لئے گئے ہیں اور اسے اسرائیلی پروپیگنڈہ بازوں نے اقوام متحدہ بہ نام نہاد "عرب مہاجروں کی آبادکاری کے پنجسالہ پروگرام" کا نام دے کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسرائیلی حکومت کی ہدایات کے تحت جزیرہ نمائے سینائی کے تیل کے وسائل کی لوٹ کھسوٹ شروع ہوگئی ہے۔

حقائق اس بات کے شاہد ہیں کہ اسرائیلی جارحیت پسند امریکی سامراجیوں کی مدد سے محض یہ بہانہ بنا کر وقت ضائع کرنے اور ٹال مٹول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عرب مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے بارے میں سلامتی کونسل نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

دنیا بھر کے عوام نے جارحیت پسندوں کی ان چالبازیوں کی شدید مذمت کی ہے۔ عرب اقوام کی حمایت میں دہلی میں جو ہند اقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس نے بھی ایک بار پھر مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی مکمل اور فوری واپسی اور جارحیت کے تمام نشانات ختم کرنے کے سلسلے میں اقوام عالم کے پرزور مطالبہ کی تصدیق و توثیق کی۔ کانفرنس کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ یہ پہلا اقدام ہوگا اور اس علاقے میں دوبارہ مسلح تصادم شروع ہوجانے کا اندیشہ اس وقت تک باقی رہے گا۔ جب تک یہ پہلا اقدام نہیں کیا جاتا۔

تمام سودیت امن پسندوں اور امن کے حامیوں کی جانب سے ہم جزیرہ نمائے سینائی کے تیل کے ذخائر کی غیر ملکی اجارہ داروں کی بھی ملی بھگت سے حملہ آوروں کی لوٹ کھسوٹ جبر و استبداد، عرب باشندوں کی بے دخلی اور پامالی کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے پرزور احتجاج کرتے ہیں۔

ہم اسرائیلی جارحیت کے نشانات کو مٹانے کے لئے عرب ممالک کی اقوام کی جدوجہد کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اعلان کرتے ہوئے مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی حملہ آور فوجوں کی فوری اور مکمل طور پر واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (ویپ ن)

(سوویٹ روس کی خبریں)

ایک مفروضہ

یہ عجیب دور ہے کہ ایک معمولی بات کو سمجھانے میں وقت پیش آتی ہے۔ پھر ایک دفعہ انسان سمجھ لے کہ حقیقت کیا ہے تو بار بار اس کا اعادہ نہ ہو۔ ہزار بار غلط فہمی دور کیجئے تو اسی غلط فہمی کو پھر دہرا دیا جاتا ہے مسلمانوں نے اور ان کے علماء نے بار بار اعلان کر دیا۔ کہ اسلامی پرسنل لاء اسلامی شریعت پر مبنی ہے اور اس کا ماخذ قرآن ہے۔ مگر یہ معمولی بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی جو عام سول کوڈ کے نفاذ پر تلے ہوئے ہیں۔ اسلامی پرسنل لاء میں چند زوجیت کا مسئلہ بہت کھٹکتا ہے اور بنیاد یہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کے مقابلہ میں زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس غلط فہمی کو بھی بار بار دور کرنے کی کوشش کی گئی کہ یہ چند زوجیت کی وجہ سے مسلمانوں کی شرح پیدائش میں اضافہ نہیں ہوا۔ اور یہ سمجھنا ہی غلط ہے کہ مسلمان کثرت سے چند زوجیت پر عمل پیرا ہیں۔ مسلمانوں میں مردوں اور عورتوں کا تناسب برابر ہے۔ اگر دس فیصدی مسلمان بھی چند زوجیت پر عمل پیرا ہیں تو یہ دس فاضل عورتیں کہاں سے آ جاتی ہیں؟ شاید فی ہزار ایک مسلمان کسی مجبوری کی وجہ سے دوسری شادی کرتا ہوگا۔ مگر اعتراض کرنے والے ان حقائق سے کوئی غرض نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ مسلم پرسنل لاء کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔ وہ صرف اس بات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مذہب میں اس طریقہ سے مداخلت کی راہ ہموار ہو جائے گی اور اس کے بعد دوسرے معاملات میں بھی مداخلت ہو سکے گی اور اس طرح مخالفوں کو موقع مل جائے گا کہ وہ مسلمانوں کی اسلامیت کو کمزور کر سکیں اور ملک کی اکثریت میں مسلمانوں کو مدغم کرنے اور ان کی مذہبی انفرادیت کو ختم کرنے میں جو رکاوٹیں ہیں وہ دور ہو سکیں۔

ہمیں حیرت ہے کہ بحث کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر پرکاش ویر شاستری نے مسلم ممالک کی مثال دیتے ہوئے یہ کیوں کہا کہ وہاں مسلم قوانین میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ انہیں تو یہ بتانا چاہیئے تھا، کہ ایران، افغانستان، ملایا اور انڈونیشیا میں ہندوؤں کے پرسنل لا پر کاری ضرب لگائی گئی ہے۔ اگر وہاں مسلم قوانین میں ردوبدل کیا گیا ہے تو آپ یہاں ہندو قوانین کو چوپٹ کر دیں۔ کس نے آپ کا ہاتھ روکا ہے؟ اگر افغانستان میں ہندوؤں کی شخصی اور رواجی قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تو آپ بھی اس مثال سے سبق لیں اور مسلم پرسنل لاء کا اسی طرح احترام کریں۔ جس طرح مسلمان اسے محترم اور مقدس سمجھتے ہیں۔ یا پھر یہ اعلان کریں کہ پہلے ملایا اور انڈونیشیا اور افغانستان کے ہندوؤں کا پرسنل لاء ختم ہو۔ اس کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کا پرسنل لا ختم کیا جائے مگر خود تو چاہتے ہیں کہ مسلم ممالک کے ہندو اپنے رسم و رواج میں آزاد رہیں اور ہندوستانی مسلمانوں کے پرسنل لاء کو محض بے بنیاد مفروضہ کی بنا پر چوپٹ کر دیا جائے۔

(الجمعیتہ دہلی ۲۴ دسمبر ۱۹۶۷ء)

Scanned with CamScanner

دینی محاذ

قافلۂ اسلام

اسلامی معاشرہ قرآن وسنت کے احکام جاری کرنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے

الحاد اور بے دینی کے فتنوں کو ختم کیجئے — تعزیتی قراردادیں

امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا درس قرآن

پشاور ۹ ۱/۶۸ گذشتہ شب بعد نماز عشاء جامع مسجد میں مدرسہ تعلیم القرآن کے زیر اہتمام درس قرآن دیتے ہوئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرآن جیسی دولت سے نوازا۔ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے عفو شان والے نبی کا نام لیوا بنایا۔ لیکن ہم نے ان انعامات کی قدر نہ کی۔ قرآن پر عمل ترک کر دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم سے دور ہو گئی اور ذلت ہمارا مقدر بن گئی۔ صحابہ کرام رضؓ نے قرآن پر عمل کیا تو دنیا نے دیکھ لیا کہ قیود کسریٰ کے تاج و تخت کس طرح ان کے قدموں تلے روندے گئے۔ اگر ہم بھی "مسلمان" بن جائیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارے تابع ہو جائیگی۔

ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہر طبقے میں قرآن و حدیث کی مخالفت جاری ہے۔ بے حیائی، فحاشی، عریانی اور عیاشی کا سیلاب امنڈا ہوا ہے۔ پاکستان بنا کہ لا الٰہ الا اللہ کا قانون جاری ہوگا۔ لیکن آج بھی یہاں کفر کا قانون جاری ہے۔ اور اب اس کو اسلام کا رنگ دیا جا رہا ہے۔ حکومت کی سرپرستی میں قرآن و سنت کے بدلنے کے کھیل کھیلے جا رہے ہیں۔ کہیں فضل الرحمٰن جیسے ملحدین ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کا نقاب اوڑھے قرآن و حدیث کو اپنے خود ساختہ مذموم نظریات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہیں پرویز قرآنی نظام کی علمبرداری کے دامن میں پناہ لے کر انکار حدیث کا شغل کر رہا ہے۔ ایک طرف قادیانی ختم نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مودودی صاحب تجدید دین اور نظام اسلامی کے دعاوی کے ساتھ تحریف دین اور صحابہ کرامؓ کے نفوس قدسیہ کی عظمت کو داغدار کرنے کی ذلیل حرکتوں میں مصروف ہیں۔ یہ سب یہودیوں اور عیسائیوں کی چلائی ہوئی تحریکیں ہیں۔

ملک میں رسوائے زمانہ عائلی قانون جاری ہے۔ جس کو ملک کے ہر طبقے کے علماء نے خلاف اسلام قرار دیا ہے۔ صدر ایوب نے اس کے منسوخ کرنے کے کئی بار وعدے کئے۔ اس میں ترمیم کے لئے کمیٹی بھی بنی۔ لیکن پھر ہوا کیا؟ اور اب فضل الرحمٰن کہہ رہا ہے کہ اسلامی ممالک کے علماء سے اس پر رائے لی جائیگی۔ دو سال قبل قاہرہ میں مختلف اسلامی ممالک کے ۴۲ علماء ان عائلی قوانین کو خلاف قرآن و سنت قرار دے چکے ہیں۔ شاید فضل الرحمٰن اپنے مشرب کے ملحدین کو بلا کر اس کے جواز کے فتوے لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو! اسلام باقی رہے گا۔ اس کو مٹانے والے ہمیشہ کی طرح اب بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ تاریخ سے سبق حاصل کرو۔ ملک کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے خطرہ ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے قرآن و سنت کا نظام رائج کرو۔ صدر ایوب نے عید کے پیغام میں کہا ہے کہ ہم اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم صدر مملکت کو مشورہ دیتے ہیں کیونکہ سب سے بڑی ذمہ داری ان کی ہی ہے کہ قرآن و سنت کے قانون کو جاری کرو۔ ملک میں اس وقت جو قانون جاری ہے وہ اسلام نہیں ہے کفر ہے۔ اگر یہاں اسلام کا بول بالا نہ ہوا تو ملک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اسلام کے قانون کو نافذ کر کے اللہ کی رحمت کے مستحق بن جاؤ۔

(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نوشہرہ صدر)

حق اور باطل

(از ڈاکٹر غلام قادر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہاتھیاں ضلع مردان)

میں آپ کو ایک ایسے علاقے کا حال تحریر کر رہا ہوں جو کہ ہمیشہ سے اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں کے عوام سنی مسلمان ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق ہیں۔ یہ علاقہ اکثر دیہات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے لونڈخور کاٹلنگ۔ ہاتھیاں۔ شیر گڑھ۔ پرفوڈھیری۔ قاسمے۔ تازہ گرام زیادہ مشہور ہیں۔ اس کا مرکز ہمیشہ سے لونڈخور رہا ہے۔ کچھ عرصے سے یہاں چند باطل پرست فرقہ کے لوگ آ گئے تھے۔ پہلے تو ظاہری حال میں اچھے تھے۔ مگر پھر رفتہ رفتہ اپنے عقیدے کا اظہار شروع کیا۔ بدقسمتی سے چند علماء بھی ان کی مکارانہ چالوں میں پھنس گئے تھے۔ اس وجہ سے ان کی جڑیں مضبوط ہونے لگیں۔ مگر ہمیشہ حق غالب ہوتا ہے کچھ عرصہ بعد ان علماء نے اصل حقیقت اور عام مسلمانوں کی بیزاری دیکھ کر ان سے کنارہ کشی کر لی

رجب اور شعبان المبارک کے دو مہینوں میں چھ جلسے ہونے سے حلقہ بانسری کے مذہبی اور عام حالات بدل گئے یہ چھ جلسے مختلف مقامات پر ہوئے۔ ان میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ اور نائب امیر تحصیل صوابی حضرت مولانا حمد اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ جن سے متاثر ہو کر عوام پچانوے فیصد جمعیۃ علماء اسلام سے متفق ہو گئے اور کافی تعداد میں جمعیۃ کے مستقل ارکان بن گئے۔ یہ جلسے مندرجہ ذیل مقامات پر منعقد ہوئے۔

پہلا جلسہ پرفوڈھیری گل افضل خاں کے زیر اہتمام، دوسرا تیسرا جلسہ لونڈخور میں خان افضل خاں کے زیر اہتمام قاضی شفیع اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لونڈخور کی مساعی سے۔ چوتھا جلسہ سکنہ چپڑے میں مولوی سیف الرحمان صاحب ناظم جمعیۃ کی جدوجہد سے پانچواں جلسہ شیر گڑھ میں جمعہ گل صاحب اور حاجی محمد شاہ کی کوششوں سے۔ اس جلسہ کو نائب امیر تحصیل صوابی مولانا حمد اللہ صاحب نے خطاب کیا اور جمعہ گل صاحب سائیکل ورکس شیر گڑھ نے اسے ٹیپ ریکارڈ کیا اور ہاتھیاں میں لاؤڈ سپیکر پر سنایا گیا تھا۔ جس سے عوام بہت متاثر ہوئے۔

چھٹا جلسہ تازہ گرام میں صوفی صاحب فاضل دیوبند کے پروگرام پر ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور شیخ الحدیث کوہاٹ نائب امیر پشاور ڈویژن، مولوی نعمت اللہ صاحب نے شرکت کی۔ اب انشاء اللہ ساتواں جلسہ بمقام ہاتھیاں میں ہو رہا ہے۔ یہاں پر یہ تین فرقے ہیں۔ پرویزی مودودی۔ پنج پیری۔ پرویزی تو صرف ہاتھیاں میں چار پانچ فرد ہیں اور وہ بھی چھپے ہوئے۔ مودودی فرقے کے افراد پرویزیوں سے کچھ زیادہ ہیں۔ تیسرا فرقہ پنج پیریہ۔ سب سے زیادہ خطرناک۔ پرویزی اور قادیانی ان کے حق میں ہیں۔ اور کہیں مودودیوں سے جا ملتے ہیں۔ یہ فرقہ مودودیوں کی دوسری شاخ ہے۔ اس کے متعلق پھر تفصیل سے لکھوں گا اور انشاء اللہ عوام ان سے واقف ہو جائیں گے۔ والسلام!

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کی منظور کردہ قرارداد

جو بذریعہ ڈاک گورنر مغربی پاکستان کو بھیجی گئی

بخدمت جناب محترم المقام محمد موسیٰ خاں صاحب گورنر مغربی پاکستان لاہور!

جناب عالی!

گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے اجلاس مورخہ ۱۲/۶۷ ۲۴ کے اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

(۱) یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے حکام بالا سے درخواست کرتا ہے کہ جامع مسجد مچھی ہٹہ کے گرد صفائی کا معقول انتظام کیا جائے مسجد کو بہتر بنایا جائے۔ کیونکہ یہ مسجد ریاست بہاولپور کی سب سے پرانی یادگار مسجد ہے۔ اس کے لئے ایک لاؤڈ سپیکر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ مسجد کافی بڑی ہے اور اس مسجد کے صدر دروازے پر سے حجام خانہ ختم کیا جائے جو کہ دروازہ کے اندر بیٹھتا ہے تاکہ مسجد کا احترام ملحوظ رہ سکے اور ہوٹل جو مسجد کے دروازہ پر ہے کو تنبیہ کی جائے۔

(۲) یہ اجلاس میونسپل کمیٹی بہاولپور سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ محلہ حزب اللہ میں سڑک سے مسجد صدیقیہ تک صفائی کا معقول انتظام کیا جائے خاص طور پر تاکہ نمازیوں کے کپڑے خراب نہ ہوں۔ کیونکہ اس گلی کی نالی بالکل درمیان میں ہے اور وہ بھی درست نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ میونسپل کمیٹی نے ایک گودام برائے کوڑا کرکٹ میں گند وغیرہ پڑا رہتا ہے اور کئی دن تک سڑتا رہتا ہے۔ اس کی باقاعدہ صفائی کا انتظام کیا جائے۔

جناب عالی! ہمارے مطالبات بجائے منظور کرنے کے الٹا ہمیں سولہ پیسے جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ اور قرارداد کی نقل چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور کو بذریعہ ڈاک روانہ کی تھی انکاری لکھ کر ہمارے پاس ۱۱/۶۷ ۲۴ کو واپس آ گئی۔ ہمارے

منزل بہ منزل

● پاکستان میں اسلام کا بول بالا کئے بغیر استحکام پیدا نہیں ہو سکتا

● قادیانیت، پرویزیت، مودودیت وغیرہ سے بیزاری کا اظہار

مطالبات منظور کرنا تو درکنار رہا۔ ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی براہ کرم اس کی تحقیقات کا ارجنٹ حکم صادر فرمایا جائے۔

دوسرے جامع مسجد مچھی ہٹہ کے انتظامیہ کمیٹی کے حالیہ اجلاس نے بھی یہ ہی تجویز منظور کی۔ مگر ابھی تک مسجد مچھی ہٹہ کے دروازہ میں نائی کا حجام خانہ جاری ہے جو کہ مسجد کی شان کے خلاف ہے اور نہ ہی لاؤڈ سپیکر بھی ابھی تک دیا گیا۔ ہماری اس جدوجہد کے باوجود ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ جناب پہلی فرصت میں ارجنٹ حکم صادر فرمائیں گے اور عوام کے جائز مطالبات فوری حل کئے جائیں گے۔ اگر اوقاف اس مسجد کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تو اس کا انتظام عوام کے ہاتھ میں دے دیں۔ ہم خود اس کا انتظام سنبھال لیں گے ورنہ ہمارے مطالبات فوری طور پر منظور کئے جائیں۔ امید ہے کہ جناب ہمارے جائز مطالبات پر غور فرما کر ایسے نااہل افسروں کو معطل فرما دینگے جو عوام اور حکومت کے درمیان ایک روڑا بنے ہوئے ہیں۔ فقط۔ والسلام!

(عبدالمجید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور مچھی بازار بہاولپور)

بنگوئیں آزاد کشمیر میں نماز عید

بنگوئیں ضلع پونچھ آزاد کشمیر میں دو مقام پر نماز عید ادا کی گئی۔ سب سے زیادہ اجتماع مرکزی عیدگاہ میں تھا۔ جہاں ہزاروں مسلمانوں نے نماز عید ادا کی۔ مدرسہ تعلیم القرآن بنگوئیں کے صدر اور جامع مسجد بنگوئیں کے خطیب مولانا محمد افضال حسینی نے عوام سے خطاب کیا اور حالات حاضرہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں تبصرہ فرمایا۔

مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام سے لوگوں کو متعارف کرایا اور جمعیۃ کے اکابر کی دینی خدمات کا خیر مقدم کیا۔ آخر میں چوہدری غلام عباس مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور ان کی اور شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی خدمات کو سراہا۔ اور شیخ صاحب کی درازیٔ عمر کے لئے اور آزادی کشمیر اور استحکام پاکستان و اسلام کی سربلندی، مملکت پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور عربوں کی فتح کے لئے دعائیں کی گئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن

پڈعیدن میں نماز عید الفطر کے موقع پر حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن و خطیب جامع نے پر اثر تقریر فرمائی۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) عید الفطر کا یہ اجتماع عظیم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں جلد از جلد فرنگی قانون کو چھوڑ کر قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے۔

(۲) فریضہ حج سے بے جا پابندیاں دور کر کے فرزندان توحید کو حج پر جانے کی عام اجازت دی جائے۔

(۳) ربوہ جو پاکستان میں ایک ریاست بنی ہوئی ہے اس کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور اس میں مسلمانوں کو آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔

(۴) پڈعیدن شہر میں بجلی مہیا کی جائے۔

(۵) اسٹیشن پڈعیدن پر تیز رو اور عوامی ایکسپریس گاڑی کھڑی کی جائے۔

(۶) پڈعیدن تا نوشہرو فروز اور پھل تک اور اسٹیشن سے شہر تک راستہ پختہ بنایا جائے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

کرک ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ کا انتخاب

۵ ۱/۶۸ بروز جمعہ مطابق ۴ شوال ۱۳۸۷ھ بمقام لنڈکمر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کرک کی عمومی میٹنگ زیر صدارت خلیفہ صاحب ملک شاہ کرک منعقد ہوئی۔ جس میں تحصیل کرک کے اکثر علماء کرام نے شرکت کی۔ اور تحصیل کرک کے لئے جمعیۃ کا نیا انتخاب کیا۔

(۱) امیر حضرت مولانا شہید احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ ورانہ خٹک

نائب امیر ۱ حضرت مولانا رشید احمد پتی کرک

نائب امیر ۲ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بہادر خیل

ناظم اعلیٰ " " رب نواز پتی کرک

نائب ناظم " " حبیب الرحمٰن کرشکے کلہ

خزانچی " " نور ورجان سلی خیل

سفیر چندہ " " طاہر گل امام مسجد خوجکی کلہ

انتخاب کے علاوہ یہ طے کیا گیا کہ تحصیل کرک کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور تین گروپ بنائے گئے

(۱) مولوی صاحب محمد یوسف کو بہادر خیل۔ درویش خیل خرم۔ طوطکی۔ ڈگر نری۔ نری ہوس دیا گیا۔

(۲) مولوی رشید احمد، مولوی شعبہ جان کو گڑوزی، کرک مٹھا خیل۔ چونترہ۔ ڈم کلہ۔ شمشکی یہ علاقہ دیا گیا۔

(۳) مولوی مرزا جان، مولوی معین الدین، مولوی حبیب الرحمٰن کولتمبر۔ منڈوہ۔ کمالی بانڈہ۔ عاشمیری۔ ورانہ۔ تترخیل ٹجی کلہ۔ سولی خیل۔ خوجکی کلہ۔ گڑی خیل۔ ٹھٹھی نصرتی۔ زرکئی لنڈکمر۔ چوکارہ۔ بوگارہ۔ صورتی کلہ یہ علاقہ دیا گیا۔

یہ تبلیغی دورہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء تک مکمل کیا جائیگا۔

(مولوی رب نواز ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل کرک)

مشرقی پاکستان

دسواں سالانہ اجتماع

دارالعلوم عالیہ مدرسہ بشوناتھ سلہٹ۔ تاریخ ۱۶ ماگھ سہ شنبہ مطابق ۲۹ شوال ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء۔ اول نشست صبح ۱۰ بجے سے شام ۵ بجے تک۔ صدر الحاج حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب مجاز مدنی امیر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ نشست دوم۔ بعد نماز مغرب ۷ بجے سے صبح ۷ بجے تک۔ صدر حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب ایڈیٹر ماہوار اخبار مدینہ و ممبر مؤتمر عالم اسلامیہ۔

واعظین کرام:۔ (۱) حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب شیخ بروتی امیر حفاظت اسلام (۲) الحاج حضرت مولانا شیخ بشیر احمد صاحب تاگہ (۳) حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان (۴) حضرت مولانا بشیر الدین صاحب گورکرنی (۵) حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری (۶) الحاج حضرت مولانا شیخ حبیب الرحمٰن صاحب رائے پوری (۷) حضرت مولانا شفیق الحق صاحب مہتمم مظاہر العلوم اکونی۔

(محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

گوشوارہ ماہانہ آمد و خرچ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

ماہ	آمد	خرچ	بقایا / خسارہ
ماہ نومبر ۱۹۶۷ء	۵۳ — ۳۰۳۳	۵۴ — ۱۱۹۸	بقایا + ۹۹ — ۱۸۳۴
ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء	۹۹ — ۱۰۶۹	۳۵ — ۱۵۴۱	+ خسارہ ۳۶ — ۴۷۱
			باقی ۶۳ — ۱۳۶۳

ماہانہ "میزانیہ" ضروری اخراجات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

(۱) کرایہ دفتر ۰ — ۲۷۵ — (۲) بل بجلی کم و بیش ۰ — ۲۵

(۳) بل ٹیلیفون ۰ — ۱۰۰ — (۴) بل پانی نئی شرح کے مطابق ۰ — ۶۰

(۵) خرچ مہمانان اور واردین و صادرین ۰ — ۲۰۰ — (۵) سٹیشنری ڈاک خرچ اور مقامی طور پر آمد و رفت کے کرائے کم و بیش ۱۰۰/۰

(۷) تنخواہ جات و اجرت ۰ — ۶۰۰ (۸) ہنگامی اخراجات۔ کم و بیش ۰ — ۱۰۰

مجموعی اخراجات، کم و بیش ۰ — ۱۴۶۰ ماہانہ

Scanned with CamScanner

تعزیتی قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس گذشتہ روز مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دیگر امور کے علاوہ مندرجہ ذیل دو تعزیتی قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت العلامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی وفات حسرت آیات کو ملت کا عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔

حضرت علامہ دیوبند کے ایک ایسے سایہ دار فرزند تھے، جو اپنی علمی قابلیت کی بنا پر نہ صرف دار العلوم دیوبند بلکہ پورے عالم اسلام کی عظمت کے ضامن تھے۔ ہم اراکین جمعیۃ اس المناک حادثہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان اور اراکین دار العلوم دیوبند کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں

(۲) یہ اجلاس چوہدری غلام عباس مرحوم کی وفات کو بھی ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم آزادی کشمیر کے ایک مایہ ناز فرزند تھے۔ مرحوم کی مساعی سے تحریک آزادی کشمیر ایک عظیم لیڈر سے محروم ہو گئی ہے ہم اراکین جمعیۃ دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جمعیۃ پیر اصحاب تحصیل بھکر

۵ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء پیر اصحاب تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجتماع عام ہوا۔ جس کی صدارت صوفی فجر علی صاحب امیر جمعیۃ پیر اصحاب نے فرمائی۔ اس اجتماع میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر فرمائی اور ہفتہ کی صبح کو قرآن مجید کا درس دیا۔

(رانا عبد الحمید ناظم جمعیۃ علماء اسلام پیر اصحاب)

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام شہر کی میٹنگ زیر صدارت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں میں ہوئی۔ تلاوت کلام مجید کے بعد محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسماعیل خاں نے گذشتہ سال کی کارگذاری سنائی جس کی بالاتفاق توثیق کی گئی۔ بعد ازاں

(۱) شہر ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی توسیع پر غور کیا گیا۔ محمد زاہد نے اس سلسلہ میں تجویز پیش کی کہ سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے فنڈ کو مضبوط کیا جائے۔ اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین گشت کر کے ۵ دام کو ۱ ہوا چندہ دینے کی ترغیب دیں۔ اس کے لئے حضرت مفتی صاحب نے حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب مولانا عبد القدوس صاحب۔ مولانا عبد السلام صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب کا نام تجویز کیا۔ اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے مولانا عبد السلام صاحب نے مزید دو ناموں کا اضافہ کیا۔ (۱) شیخ عزیز الرحمان اور (۲) محمد زاہد۔ منیجنگ میٹنگ میں سے صدر میٹنگ کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی ماہوار چندہ دینا منظور کیا

(۲) عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بتانے کے لئے تجویز پیش کی گئی کہ مسجد متصل دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ہر جمعہ بعد نماز عصر حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب درس قرآن مجید دیں۔ اس تجویز کی بالاتفاق تائید کی گئی اور حضرت مولانا صاحب نے اس کو منظور فرما لیا۔

(۳) بعد درس کلام پاک مولانا عبد القدوس صاحب حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمائیں گے۔

(۴) مندرجہ ذیل قرار داد بالاتفاق منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی میٹنگ میں جو قرار دادیں پاس ہوئی ہیں شہری جمعیۃ نے ان قرار دادوں کی بھی حرف بہ حرف تائید کی۔ (محمد زاہد)

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد

ضلعی شاخ گولڑہ شہر راہوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام قادر صاحب استاذ درجۂ حدیث دار الہدیٰ ٹیڑی اور مولانا عبد الحق صاحب صدر مدرس مدرسہ گھوٹکی نے خطاب فرمایا۔

مولانا غلام قادر صاحب نے شان صحابہ پر تقریر کرتے ہوئے مودودیت کی زور دار الفاظ میں تردید کی۔ اور مولانا عبد الحق صاحب نے مودودی کی کتابوں سے ثابت کیا کہ وہ عصمت انبیاء علیہم السلام کے قائل نہیں۔ نیز فرمایا۔ کہ گذشتہ ماہ میری مودودی صاحب سے ۴۵ منٹ گفتگو ہوئی عقائد۔ نبوت۔ سیاست وغیرہ پر میں نے گفتگو کی لیکن مودودی صاحب نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔

مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) ذبیح مسنیں حرام ہے۔ اسے ملک میں ہرگز رائج نہ کیا جائے۔

(۲) اسلامی مشاورتی کونسل میں علماء کو ہی منتخب کیا جائے۔

حضرت درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ کی صحت کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ (المرسل)

حکیم نواب دین ناظم جمعیۃ حیدر آباد ڈویژن حیدر آباد (سندھ)

مولانا محمد رمضان خطیب علوی کو صدمہ

مولانا محمد رمضان صاحب علوی خطیب جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی کے ماموں ۶½ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے احباب قارئین مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(عمزدہ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی)

دینی مدارس میں داخلے و جلسے

جلسہ تقسیم اسناد

جلسہ ترتیل القرآن بین بازار مزنگ لاہور کا جلسہ تقسیم اسناد ۲۰ جنوری ۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء زیر صدارت استاذ الکل فی الکل حضرت مولانا رسول خاں صاحب دامت برکاتہم منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تشریف فرما رہے ہیں۔ جلسہ میں حضرت قاری سید حسن شاہ بخاری صاحب سے روایت حفص اور سبع قرأت میں فارغ ہونے والے قراء کرام کی دستار بندی اور تقسیم اسناد کے بعد مذکورۃ الصدر اکابر کا بیان ہوگا۔

(منجانب مہتمم جامعہ ترتیل القرآن (حضرت مولانا محمد اجمل صاحب)

مدرسہ جامعہ اسلامیہ (رجسٹرڈ) مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور

دس شوال ۱۳۸۷ھ سے قرآن کریم و حفظ و ناظرہ باتجوید اور ابتدائی درسِ نظامی کے لئے داخلہ شروع ہے۔ تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔ غریب، یتیم اور مسکین طالب علموں کے لئے قیام و طعام کتب طبی امداد، نقد وظائف اور دیگر ضروری اخراجات کا مدرسہ کفیل ہوگا۔ (محمد سیف اللہ اکرم ناظم اعلیٰ)

مدرسہ تجوید القرآن مسجد حق نواز خاں نبوں شہر

داخلہ ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ طلباء کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے۔ قرآن شریف ناظرہ اور حفظ باتجوید کا انتظام ہے اور اردو کی تعلیم بھی ساتھ ہے۔

(قاری حضرت گل مہتمم مدرسہ)

دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائلپور

یکم تا بیس شوال داخلہ جاری ہے گا۔ درس نظامی و شعبہ تجوید و قرأت و حفظ و ناظرہ۔ مزید ماہر اساتذہ کا تقرر طلباء کے جملہ اخراجات مدرسہ کے ذمہ۔ ابتدا سے درجہ تکمیل تعلیم کا انتظام ہے۔ (محمد انور کلیم ناظم)

مدرسہ احیاء العلوم رجسٹرڈ عیدگاہ مظفر گڑھ

حضرت مولانا محمد عمر صاحب صدر المدرسین بخاری شریف مسلم شریف، ابوداؤد شریف کا درس دینگے۔ امسال درجہ عربی میں پانچ مدرس درجہ قرآن مجید میں دو مدرس تدریسی فرائض سرانجام دینگے۔

جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی

درجہ تجوید و درجات کتب عربیہ موقوف علیہ تک کے طلبہ داخلہ لیں۔ مسافر طلبہ کے لئے تعلیمی ضروریات کے علاوہ قیام و طعام، لباس، علاج وغیرہ کا انتظام بلا معاوضہ مدرسہ کی طرف سے۔ جلالین شریف بشکوٰۃ شریف کی جماعت والوں کو نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

(محمد زرین ناظم مدرسہ)

(بقیہ صفحہ ۱۶ کالم ۳)

انگریز کی عیاری — جعفر کی غداری

میرزا ادیب

زمانہ ۱۷۵۶ء۔ وقت ایک ابر آلود دن تیسرا پہر۔ مرشد آباد کے شاہی محل کے دیوان خاص میں بنگال کا بوڑھا نواب علی وردی خاں بستر علالت پر پڑا ہے۔ اس وقت اس کے پاس اس کی محبوب بیٹی آمینہ بیگم کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

نواب کو اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے کہ اس کے سفر حیات کی آخری منزل بہت قریب آگئی ہے اور اس کی آنکھوں تلے روشنیوں کی رنگا رنگ دنیا تاریکیوں میں اترتی چلی جا رہی ہے۔

علی وردی خاں کو بھلا کون بھول سکتا ہے۔ اسی سال کے جواں ہمت جنیل کی ساری عمر جنگ و جدل اور معرکہ آرائیوں میں بسر ہوئی ہے۔ اس کے ہاتھوں میں جب تک تلوار اٹھانے کی سکت باقی رہی، اس نے سستانے کا نام تک نہ لیا۔ اس کے مقابلے میں کئی طاقتیں تھیں۔ کچھ طاقتیں دور دراز ملکوں سے آئی تھیں اور کچھ ایسی طاقتیں بھی تھیں جنہیں اس کے اپنے ملک نے جنم دیا تھا۔ ... کی انتہائی آرزو یہ تھی کہ اسے اقتدار سے ہمیشہ کے لئے محروم ... ۔ لیکن اس کی بلند حوصلگی کا شعلہ ہر طوفان میں نبرد آزما رہا۔ کوئی جھونکا بھی اُسے سرنگوں نہ کر سکا۔ فرانسیسی اسے شکست دینے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مرہٹوں نے اس پر بھرپور حملے کئے مگر ناکام ہی رہے۔ اور خود ... کی سیاسی چالیں بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔

بہادر جنیل علی وردی خاں دشمنوں کے پے در پے حملوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ وہ ایک چٹان کی طرح جم کر کھڑا رہا۔ مگر موت کے سامنے وہ کیا کر سکتا تھا

آج مرشد آباد کے شاہی محل میں بنگال کا سن رسیدہ نواب موت کے بڑھتے ہوئے سائے کو دیکھ رہا ہے اور خود کو بالکل بے بس محسوس کرتا ہے۔

"موت آ رہی ہے"۔ پیرانہ سر نواب کو یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہے۔ وہ سمجھ چکا ہے کہ یہ آواز جو مسلسل اس کے کانوں میں آ رہی ہے موت کی دستک ہے۔ اور جب موت دستک دے تو کوئی دروازہ بھی بند نہیں رہ سکتا۔

کچھ دیر آنکھیں بند کر کے سوچنے کے بعد وہ بیٹی سے مخاطب ہوتا ہے:۔

"بیٹی آمینہ!"

"جی ابا جان!"

"سراج کو بلاؤ!"

آمینہ بیگم فوراً اٹھ بیٹھتی ہے۔ دروازے کی طرف جاتی ہے اور "سراج بیٹا" کہہ کر ... رتی ہے۔

... کے بعد ایک نوجوان اندر آتا ہے۔

"سراج الدولہ نے بلایا ہے؟"

نوجوان سراج الدولہ جس کی مسیں ابھی ابھی بھیگی ہیں ادب اور احترام کے ساتھ اپنے نانا کے حضور میں سر جھکا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

"سراج بیٹا!" نواب علی وردی خاں کی کمزور نحیف آواز بلند ہوتی ہے۔

"جی نانا حضور!"

"دیکھو میں نے تجھے ایک خاص مقصد کے لئے بلایا ہے۔ میں موت کے کنارے پہنچ چکا ہوں۔ زندگی کی چند گھڑیاں باقی رہ گئی ہیں۔ میرا وقت پورا ہو چکا!"

بوڑھی آواز ٹوٹ جاتی ہے۔ کچھ مدت پہلے جب یہی آواز گونجتی تھی تو فوجی ہیکل دشمنوں کے دل سینوں میں کانپ جاتے تھے۔

"سراج بیٹا! بنگال کی حکومت کے تم وارث ہو۔ تم میرے جانشین ہو"۔

نوجوان سراج خاموش ہے۔ مگر آمینہ بیگم کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ وہ بڑے حوصلے سے کام لیتی ہے۔ لیکن ایک چیخ اس کے منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔

"جانِ پدر!" باپ اپنی بیٹی کی طرف دیکھتا ہے۔ اس فقرے کے بعد وہ کچھ نہیں کہتا۔ بیٹی سمجھ لیتی ہے کہ باپ کیا کہنا چاہتا ہے۔ جلدی سے آنکھوں پر ہاتھ پھیر لیتی ہے اور ایک قدم دائیں طرف ہو جاتی ہے۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہیں کئی دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہوگا یہ دشمن زیادہ خطرناک نہیں ہیں۔ مگر ایک دشمن ایسا ہے جو بہت خطرناک ہے"۔

"یہ دشمن کون ہے"؟ نوجوان سراج سوال کرتا ہے۔

ایک لمحے کے لئے بوڑھا نواب خاموش ہو جاتا ہے۔

"سمجھتے ہو دشمن کون ہے"؟ بوڑھی ہڈیوں میں دبا ہوا جوش آواز میں امنڈ آتا ہے۔ "یہ دشمن انگریز کے سوا اور کوئی نہیں ہے" یہ لفظ کہتے ہوئے نواب اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے زرد چہرے پر اندرونی جوش سے سرخی پھیل جاتی ہے۔ تنفس تیز ہو جاتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ وہ بستر علالت پر نہیں، میدانِ جنگ میں ہے۔ اس میدانِ جنگ میں جہاں اس کے توسن بادرفتار نے ہزاروں بار گرد و غبار اڑایا ہے۔ اور جس کے ذرّوں کی پیشانیاں اس کے کارناموں سے تابناک ہیں اور ہمیشہ تابناک رہیں گی۔

"بیٹا! یہ دشمن سامنے آ کر مقابلہ نہیں کرتا، تمہاری بیٹھیں چھرا گھونپتا ہے۔ اس کی ہر چال بڑی فریب کارانہ ہوتی ہے تمہیں اپنی حکومت کو سلامت رکھنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنا فرض بھول جاؤ۔ تمہاری زندگی تمہارے ملک کی زندگی ہونی چاہیئے"

نواب اتنی تیزی سے یہ فقرہ کہتا ہے کہ اس کا سارا جسم پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے۔

نوجوان سر اٹھا کر اپنے بزرگ کو دیکھتا ہے۔ نواب کے ماتھے پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ وہ خاموش ہے۔ مگر اس کی خاموشی ایک ایسے سمندر کا نقشہ پیش کر رہی ہے جس کی گہرائیوں میں ایک ہمہ گیر طوفان موجزن ہے۔

آمینہ بیگم اپنے باپ کو دیکھتی ہے اور کبھی اپنے بیٹے کو۔

... پر سکوت مسلط ہے اور اس سکوت میں ایک تاریک سایہ بوڑھے نواب کی طرف بڑھ رہا ہے۔

(۲)

علی وردی خاں دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور اس کا نواسا سراج الدولہ بنگال کے تخت پر بیٹھ چکا ہے۔

انگریزوں کو یقین ہے کہ ان کا اصلی فہیم اسی جگہ جا چکا۔ جہاں سے کوئی بھی لوٹ کے نہیں آ سکتا۔ اور اب ان کے راستے میں کوئی دیوار نہیں ہے۔ مگر چند دنوں کے بعد ہی یہ یقین اس کمزور پتے کی طرح تھر تھرانے لگتا ہے جو طوفانی جھونکوں کی زد میں آ گیا ہو۔ انگریز طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ان سازشوں سے بہ آسانی عام ہو جاتی ہے۔ اسی اثنا میں ایک اور واقعہ بھی پیش آتا ہے اور وہ یہ کہ انگریز ایک شخص کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں۔ جو نواب کے خزانے سے ایک بہت بڑی رقم چرا کر مفرور ہو چکا ہے۔

نواب مجرم کی حوالگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ انگریز ٹلیت ولعل شروع کر دیتے ہیں۔ نواب کو ان کی نیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور وہ کلکتے پر حملہ کر کے اس شہر کی بلندی پر لہراتے ہوئے پرچم کو اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے زمین بوس کر دیتا ہے۔

انگریزوں کے خواب خاک میں مل گئے۔ انہیں تو یہ گمان تک بھی نہیں تھا کہ علی وردی خاں کا نوجوان، ناتجربہ کار اور آرام طلب نواسا ان کے دانت بھی کھٹے کر سکتا ہے۔

جس وجود کو انہوں نے ایک قطرۂ بے مایہ سمجھا تھا وہ تو ایک سیلِ تند رفتار بنا مت ہو رہا ہے۔

سات سمندر پار سے آئی ہوئی عیار قوم جانتی ہے کہ طاقت کے بل بوتے پر وہ نوجوان نواب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اس لئے وہ ان عیاریوں سے کام لیتی ہے جو اس کی گھٹی میں پڑی ہیں۔ وہ سراج الدولہ کے سپہ سالار میر جعفر کے ضمیر کی طرف دعلت کی کمند پھینکتے ہیں اور وہاں سے وہ چیز نکال کر لے جاتے ہیں، جسے کھو کر انسان۔ انسانیت کے چہرے کا ایک بدنما داغ بن جاتا ہے۔

میر جعفر غداری کرتا ہے۔ سراج الدولہ شکست کھا جاتا ہے

انسان بھی کتنی عجیب مخلوق ہے۔ ضمیر کا دامن پکڑے تو لہو کا آخری قطرہ بھی قربان گاہِ فرض پر بہا دے۔ اور یہ ضمیر سے منہ موڑ لے تو اسی مادرِ وطن کے سینے میں خنجر گھونپ دے جس کی آغوشِ محبت میں وہ پرورش پاتا ہے۔

سراج الدولہ نے سب کچھ کھو دیا۔ مگر ایک ایسا شرف پا لیا کہ تاریخ جب بھی اس کا نام لیتی ہے، فرطِ محبت سے اس کی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں۔ اور میر جعفر نے سب کچھ پا لیا۔ لیکن وہ کچھ کھو دیا۔ کہ آج تاریخ اس کا نام لیتے وقت اپنی آنکھیں فرطِ ندامت سے جھکا لیتی ہے۔

ایک طرف تلواروں کا ہجوم، تنی ہوئی دو بھویں اور نوجوان سراج الدولہ کا لالۂ خوں چکاں اور دوسری طرف دولت کا انبار، بنگال کی وسیع سلطنت اور کامیاب میر جعفر!

ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ کتنا بڑا فرق ہے۔ سراج الدولہ

کی آخری تڑپ بھی ختم نہیں ہوتی کہ انسانیت اپنے عزو وقار کے بازو پھیلا کر اس کی خون آلود نعش کو اپنے سینے سے لگا لیتی ہے۔ اور میر جعفر کی دولت کا انبار لعنت کا انبار بن جاتی ہے جس کے بوجھ تلے وہ آخر تک دبا رہے گا۔

(۳)

اپنے دوست و بازو میر جعفر کی غداری کے کارن شکست کھانے کے بعد سراج الدولہ محبوس ہو گیا ہے۔ اس کا حادثہ قتل بھی اپنی نوعیت کا ایک عجیب واقعہ ہے۔

انگریز چاہتے ہیں کہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے راستے سے ہٹا دیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص پابہ زنجیر نواب کو ختم کرے گا اسے انعام سے مالا مال کر دیا جائے گا۔

کوئی شخص بھی آگے نہیں بڑھتا۔

انعام کی رقم دوگنی کر دی جاتی ہے۔ مگر اس قتلِ ناحق پر کوئی بھی تیار نہیں ہے۔

آخر محمدی بیگ اس سفاکانہ اقدام کے لئے خود کو پیش کر دیتا ہے محمدی بیگ کوئی غیر معمولی شخص نہیں ہے۔ محمدی بیگ وہ شخص ہے۔ جسے مرحوم نواب علی وردی خاں نے بارہا اپنی گود میں اٹھایا ہے جس کے ماتھے اور رخساروں پر علی وردی خاں کی شفقت کے نشان بوسوں کی صورت میں ثبت ہیں۔

نواب علی وردی خاں نے محمدی بیگ کو اپنے بچے کی طرح پالا ہے اور آج یہی بچہ تلوار بدست اس کمرے میں داخل ہوا ہے جہاں سراج الدولہ اپنے اردگرد کھڑی ہوئی دیواروں کو دیکھ رہا ہے اور اپنی موت کا انتظار کر رہا ہے۔ اس کے سامنے محمدی بیگ تلوار اٹھائے آتا ہے۔

قیدی کو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آتا۔

"کیا یہ محمدی بیگ ہے"؟

اس کے دل میں سوال اٹھتا ہے۔

"نہیں یہ محمدی بیگ نہیں ہو سکتا"۔

اس کا دل جواب دیتا ہے۔

"یہ محمدی بیگ کے سوا اور کوئی نہیں"! اس کی آنکھوں کا جواب ہے۔

جیولس سیزر کی طرف جب اس کے بہترین دوست بروٹس کی تلوار بڑھتی ہے تو اس کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلتا ہے۔

"بروٹس تم بھی"!

اور جب سراج الدولہ اپنے خاندان کے نمک خوار محمدی بیگ کو قاتل کے روپ میں پاتا ہے تو کہتا ہے۔

"محمدی بیگ تم ـــ خیر میں تیار ہوں"۔

(۴)

نواب سراج الدولہ کے محل میں نواب کی والدہ امینہ بیگم لڑائی کے نتیجے کا انتظار کر رہی ہے۔

اسے اپنے بہادر بیٹے پر مکمل اعتماد ہے۔ وہ خوب جانتی ہے کہ سراج الدولہ انگریزوں کی طاقت کو شکست دے کر کلکتے پر قبضہ کر چکا ہے۔ اب بھی وہ پلاسی کے گاؤں میں انگریزوں کو ناکام بنا دے گا۔

یکایک محل کے باہر شور ہوتا ہے۔

"یہ شور کیسا ہے"؟ وہ پوچھتی ہے۔

کون اسے بتائے کہ اس کے بیٹے کی لاش ایک ہاتھی پر پڑی ہے اور ہاتھی محل کے دروازے کی طرف آ رہا ہے۔

لاش جدھر سے بھی گذرتی ہے نالہ و شیون کا ایک طوفان برپا ہوتا جاتا ہے۔ لوگ رو رو کر خود کو ہلکان کر رہے ہیں۔

"باہر کیا ہو رہا ہے"؟ وہ دوبارہ استفسار کرتی ہے۔

اردگرد جتنی بھی آنکھیں دکھائی دے رہی ہیں آنسو بہا رہی ہیں۔ زبانیں گنگ ہیں، ہونٹ لرز رہے ہیں۔

نواب کی ماں حیران ہے۔ وہ دروازے سے باہر دیکھتی ہے۔ دروازے کے قریب ہاتھی بیٹھ چکا ہے اور اس کا بیٹا خون میں لت پت نظر آ رہا ہے۔

ایک دم یوں لگتا ہے۔ جیسے اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ اس کے ہونٹ ایک دوسرے سے پیوست ہو گئے ہیں۔ اس کے خون کی رفتار رک سی گئی ہے۔

پھر یک لخت سب کچھ جاگ اٹھتا ہے۔ دل کی گہرائیوں سے مامتا کا جوشِ محبت اٹھتا ہے اور ایک دل دوز چیخ بن جاتا ہے۔

قدم بجلی کی تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔ ہاتھی کے پاس پہنچ جاتی ہے اور نعش کو بازوؤں میں اٹھا لیتی ہے۔

ایک مرتبہ جب سراج بچہ تھا اور رنگا رنگ لباس پہن کر ماں کے سامنے آیا تھا تو ماں نے فرطِ مسرت سے بیتاب ہو کر اسے گود میں اٹھا لیا اور اس کے ماتھے کو بار بار چوم کر کہا تھا

"میرے پھول! میرے پھول"!!

یہ ایک ماں کا پُر وقار مادر پُر مسرت جذبہ تھا

اور آج بھی وہ اپنے خون کے پیراہنِ سرخ میں ملبوس بیٹے کی پیشانی چوم چوم کر کہہ رہی تھی۔

"میرے پھول، میرے پھول"!

مگر یہ ایک ماں کی مامتا کا لہو میں نہایا ہوا زخموں سے چور چور روپ تھا۔

وہ دیوانوں کی طرح نعش کو چومتی رہی، چومتی رہی۔

پھر اسے اندر لے آئی۔

اس نے بڑے احترام کے ساتھ پلنگ پر لٹا دیا۔

چپ چاپ پلنگ کے پاس کھڑی ہو گئی۔

اور گرد جتنے بھی لوگ تھے رو رہے تھے۔ سسکیاں بھر رہے تھے۔

مگر وہ خاموش کھڑی تھی۔

وہ اب ایک ایسی ماں تھی، جسے اپنے شہید بیٹے پر فخر تھا۔

اس کے بیٹے نے وطن کی خاطر اپنی جان قربان کر دی تھی اور یہ چیز اس کے اندر فخر کا احساس پیدا کر رہی تھی۔ وہ بیٹے کو دیکھ رہی تھی مسلسل دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں ٹپکا تھا۔

اس زمانے میں ایک شاعر کا والہانہ جذبہ بہار کی فضا میں ایک شعر بن کر لہرایا ؎

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گذری

یہ شعر بہار کی فضاؤں سے اٹھا اور ہر کونے، ہر گوشے میں پھیل گیا ـ برصغیر کی تمام فضاؤں میں پھیل گیا ـ اور آج تاریخ کے ہونٹوں پر لرز رہا ہے۔ (بشکریہ ہمدرد صحت ڈائجسٹ کراچی شمارہ ماہ جنوری ۱۹۶۸ء)

دار الفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب
داخلہ ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ مندرجہ ذیل کتب درس شروع کیا جا رہا ہے (۱) عبدالغفور (۲) توضیح تلویح (۳) مختصر معانی بیضاوی شریف (۴) شرح عقائد (۵) حسا (۶) ہدایہ (۷) نور الانوار (۸) شرح جامی (۹) مشکوٰۃ شر (۱۰) شرح وقایہ (۱۱) کافیہ (۱۲) مرقات (۱۳) شرح تہذیب (۱۴) کنز (۱۵) ایساغوجی (۱۶) قدوری (۱۷) ہدایۃ الخ (۱۸) شرح مایۃ (۱۹) نور الایضاح (۲۰) نحو میر (۲۱) ارشاد الص
(مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب

خوشخبری برائے طلبا کرام درس نظامی
۱۹۲۱ء سے تا امسال ۱۹۶۷ء مدرسہ عربیہ اسلامیہ مفتاح العلوم خدمت دین میں مصروف ہے۔ آج کل اس کا الحاق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے۔ مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا نور محمد صاحب مدظلہ ہیں۔ امسال مدرسہ ہذا نے دورہ حدیث شریف کا انتظام کیا ہے۔ آنے والے حضرات بیس ۲۰ شوال المکرم تک پہنچنے کی کوشش کریں۔
المشتہر۔ ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ملوالی تحصیل پنڈی گھیپ۔ ضلع کیمبل پور)

مدرسہ عالیہ عربیہ شمس المدارس لنڈ کمر تحصیل کرک ضلع کوہاٹ
تعلیم دینی، احادیث و تفاسیر، اصول و فقہ حنفی، علم المعانی و معقولات و فلسفہ، ریاضی و نحو و صرف و فارسی و قرآن مجید کا انتظام ہے۔ ضروریات طلباء و خورد و نوش کا مدرسہ کفیل ہے یکم ذیقعدہ تک داخلہ جاری رہے گا۔
(ناظم اعلیٰ شمس المدارس لنڈ کمر تحصیل کرک)

جامعہ حنفیہ سراج العلوم نزد لاہور ہوٹل فتح محمد روڈ لاہور
۳۰ شوال المکرم تک داخلہ جاری رہے گا۔ علوم دینیہ کے طالبین جلد از جلد داخلے کے لئے کوشش کریں۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر
تمام جماعتوں کے لئے نئے سال کے داخلے شروع ہو گئے ہیں دور حدیث بھی انشاء اللہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یکم ذیقعدہ تک ہر جماعت میں داخلہ ہو گا۔ امدادی طلباء کی تعداد محدود ہے۔
(محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر)

اطلاع ـ ان الدین عند الاسلام ـ تقریباً تین سال سے فورٹ سنڈیمن علاقہ بلوچستان ضلع ژوب میں ایک شاخ جمعیۃ العلماء اسلام کی قائم ہے۔ صدر جناب شیخ الحدیث مولانا احمد شاہ صاحب اور ناظم جناب مولوی میرک شاہ صاحب خطیب جامع مسجد فورٹ سنڈیمن ہیں۔ امسال دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے ایک نوجوان مولوی آغا محمد صاحب فارغ التحصیل ہو کر آئے ہیں۔ فورٹ سنڈیمن کے ہی باشندہ ہیں۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے نائب صدر مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جمعیۃ کی اور دین و ملت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Scanned with CamScanner

کالج میں ایمان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا ایک مسلسل مضمون جو سچے واقعہ پر مبنی ہے

کیا کالجوں میں ایمان ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں کالجوں میں بھی ایمان ہے۔ مگر قبل اس کے کہ جواب کی تفصیل بیان کی جائے سوال کا منشا واضح کرنا ضروری ہے۔ آخر یہ سوال کیوں پیدا ہوا؟ اور کس طرح پیدا ہوا کہ کالجوں میں بھی ایمان ہے۔ کالج اس بڑی تعلیم گاہ کو کہتے ہیں کہ جس میں میٹرک (دس جماعتیں) پاس کر کے نونہالانِ اسلام داخل ہو کر ایف اے پھر بی اے کرتے ہیں اور آخر میں ایم اے وغیرہ کی ڈگری حاصل کر کے کامل و مکمل تعلیم یافتہ کہلاتے اور ..... قوم کی ذمہ داریاں سنبھالنے لگتے ہیں۔

بھلا اس میں کونسی برائی ہے کہ انسان علم حاصل کر کے یا کسی فن کو سیکھ کر دوسروں کو سکھائے اور اس کو ذریعہ معاش اور وجہ روزگار بنالے۔

مگر برا ہو فرنگی کا کہ اس نے دورِ اقتدار میں کالجوں سے وہ کام لینے کی کوشش کی جو فرعون نے کبھی اسرائیل کے لاکھوں بچوں کو قتل کرنے سے لینا چاہا تھا۔ جب اس نے سنا کہ بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہونے والا ہے جو میری سلطنت کا خاتمہ کرے گا۔ تو اس نے ان بچوں کے قتل کا حکم دے دیا مگر اللہ تعالیٰ کا حکم اور قضا و قدر کے فیصلے کون ٹال سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی ماں کو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا کہ اس کو دودھ پلاتی رہو۔ جب خطرہ محسوس ہو، اس کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں پھینک دینا۔ اس کی موجیں اس کو کنارے ڈال دیں گی۔ وہاں اس کو وہ شخص پالے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی۔

چنانچہ جب اس پر عمل کیا گیا، اور فرعون نے صندوق میں بچہ دیکھ کر قتل کرنا چاہا۔ تو اس کی بیوی نے کہا کہ اس کو ہم اپنا بیٹا بنالیں گے۔ اس طرح فرعون کا تختہ الٹنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش خود اس کے گھر میں ہونے لگی۔ بچہ کسی عورت کا دودھ نہ پیتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن جو دور سے تاکتی آرہی تھیں۔ انہوں نے ان کو نشان دہی کی کہ ایک عورت کا دودھ بہت خوشگوار ہے۔ شاید یہ پینے لگے۔ چنانچہ جب اس نے دودھ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً پینا شروع کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو اپنی ماں کے پاس ہی لوٹا کر فرعون کے ذریعہ پرورش فرمائی۔ اس واقعہ کی برکت تھی کہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ بعد میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے ان پر ایمان لے آئی۔ فرعون نے ہر چند منع کیا۔ مگر حلاوتِ ایمان جب دل میں گھر کر جاتی ہے۔ اس کے سامنے تاج و تخت سطوت و سلطنت سب ہیچ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس بندی کو بڑے عذاب سے ستا ستا کر شہید کیا گیا۔ مگر وہ ایمان پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہی کہ اے اللہ میرے لئے جنت میں گھر بنادے (سبحان اللہ العظیم) جب انسان کی چشم حقیقت وا ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ خالی جاہ و جلال اور باغات و عمارات کی ان نعمتوں کے مقابلے میں کیا حقیقت ہے جو کبھی فنا نہ ہونگی اور جن کا تصور تک آدمی نہیں کر سکتا۔

انگریز کا منحوس منصوبہ

انگریز نے تعلیم جیسی قیمتی چیز سے اپنے عزائم مشئومہ (برے ارادے) پورے کرنے کا کام لیا۔ اس نے اربوں روپیہ کالجوں پر دو باتوں کی وجہ سے خرچ کیا۔ ایک یہ کہ اس تعلیم کے ذریعہ مسلمانوں کی نسل کو اپنے رنگ میں رنگ کر اور ان کو اپنے ڈھب پر لا کر اپنی حکومتی مشین کے پرزے بننے کے قابل بنایا جائے۔ تاکہ یہ آسانی سے ہماری خاطر اپنی قوم کو غلام رکھنے اور دوسرے مسلمانوں کو غلام بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کی آیندہ نسلوں کے دلوں سے اللہ کی راہ میں اسلام کی خاطر مرمٹنے کا جذبہ فنا کر دیا جائے۔ اسلامی تاریخ کی جگہ فرنگی کارنامے، اور اسلامی تہذیب کی جگہ مغربی تہذیب ان کی گھٹی میں ڈال دی جائے۔ اور قرآن پاک نے جس نعمت کو قرآن میں خاص طور سے ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے دلوں میں ایمان کو نہایت خوبصورت اور مزین کر دیا ہے اور کفر و فسوق اور گناہ کی زندگی کو ان کی نظروں میں نہایت مکروہ کر رکھا ہے۔ اس نعمت کو دلوں سے نکال کر اس کی جگہ کفر و اسلام کو برابر کا درجہ دے دیا جائے۔

چنانچہ فرنگی نے مذہبی منافرت کو خلاف قانون قرار دے کر اس جذبہ کو دبانے کی کوشش کی۔ دوسری طرف مذہبی آزادی کے خوشنما الفاظ کے ذریعہ اسلام پر حملوں کا اور اسلام چھوڑ کر مرتد ہونے کا دروازہ کھول دیا۔ اور اس وبا کو مخصوص جراثیم کے ذریعہ اتنا پھیلایا کہ خود مسلمان کہلانے والے بعض لوگ قرآن و حدیث کے ارشادات اور مطالب میں شک کرنے لگے بلکہ بہت سے اسلامی احکام پر کھلم کھلا نکتہ چینیاں شروع ہو گئیں جو عہد غلامی سے قبل صرف دشمنانِ اسلام ہی کیا کرتے تھے۔ اسلام کے مخصوص مسائل نکاح و طلاق۔ تعزیرات اور جہاد وغیرہ کو نشانہ تنقید بنایا گیا۔ جن پر پہلے آریہ سماج دیانند سرسوتی اور عیسائی دنیا اعتراض کرتی تھی اور علماء ربانی ان کو دندان شکن جواب سے لاجواب کرتے۔ چنانچہ اسلام پھیلتا ہی چلا گیا اور اہل اسلام غالب ہی ہوتے رہے۔

مگر انگریز کالجوں کے ذریعہ اپنے دونوں مقاصد میں کامیاب ہوا۔ ایک طرف اس کے تیار کئے ہوئے مسلم افراد نے خانہ کعبہ تک پر گولہ باری کو عیب نہ سمجھا۔ ترکوں، عربوں اور افغانوں کے سینوں کو انگریزوں کے لئے چھلنی کیا بلکہ خود اپنے ملک کے اندر انگریزوں کی سلطنت کے تحفظ و بقا کے لئے ان کے حکم سے ہزاروں انسانوں کا قتل عام کرتے رہے۔ اس طرح انگریز کی پالیسی فرعون کے مقابلہ میں کامیاب رہی۔ اسی لئے کہا ہے:۔ ع

"افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی"

دوسری طرف لارڈ میکالے کی بات پوری ہوئی۔ جس سے پوچھا گیا تھا کہ تم کیوں روپے اس تعلیم پر خرچ کر رہے ہو۔ کیا اس طرح سے یہ لوگ عیسائی ہو جائیں گے۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ انگریز تو نہ بنیں گے۔ مگر مسلمان بھی نہ رہیں گے۔

آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان کالجوں کے ذریعہ ہی انگریز نے اسلامی تہذیب کی جگہ فرنگی تہذیب کو مقبول بنایا۔

مسلمان اپنے لباس اپنی شکل و صورت اور اپنے تمدن سے نفرت اور انگریزی تمدن کے اپنانے میں فخر محسوس کرنے لگے۔ اور وہ لوگ جو صحابہ کرامؓ کی ذہنی غلامی کو سعادت دارین تصور کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی سنتوں کی پیروی کو بھی باعث رضائے الٰہی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں سے مالا مال ہوتے رہے۔ ان کی اولاد بزرگان دین اور صحابہ کرامؓ کی والہانہ پیروی کو ذہنی غلامی کہہ کر چھوڑنے لگی۔ اور اس کے بدلہ میں قدرتی سزا کے طور پر دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیوں اور عیارانہ چالوں کی وجہ سے خود ان کی ذہنی غلامی اور کورانہ تقلید کا شکار ہو گئی۔ قوموں پر ادبار کے زمانہ میں غلامی کی لعنت جب آتی ہے تو پہلے اجسام اور اعضا کی آزادی سلب ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ ان کے طور طریقے بدلتے ہیں۔ تہذیب و تمدن میں غلامی اختیار کی جاتی ہے ..... دل و دماغ پر بھی غلامی کے جراثیم چھا جاتے ہیں اور اس لعنت کا آخری حملہ مذہب و ایمان پر ہوتا ہے جو ایک مسلمان کے لئے جان سے پیاری چیز ہے۔ پھر صفراوی بخار والے کی طرح اس کا ذائقہ ہی بدل جاتا ہے۔ اس کو اپنے پاک دین اسلام کی مٹھاس بھی تلخ معلوم ہوتی ہے۔

اگر قدرت دستگیری نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالات کا رخ موڑنے کے لئے غیبی سامان پیدا نہ ہو جائے تو پھر قوم کی تباہی تقدیر مبرم بن جاتی ہے۔

(مسلسل)

علمائے اسلام اور مودودی صاحب

(حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی)

(قسط نمبر ۷)

چودھری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

فرمائیے عارف صاحب، موصوف نے کتنا بڑا عارفانہ جھوٹ بولا ہے۔ اور یہی صدق و عرفان کا مجسمہ عارف صاحب آج کل بھی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور دوسرے علماء کے خلاف ایسے ہی عرفان سوز مضامین لکھ رہے ہیں

سے گر ہمیں گنبد و ہیں عارف
کارِ مسلم تمام خواہد شد

"مختلف مسالک کے علماء مودودیت کے خلاف ہیں"۔ مودودی صاحبان قوم کو کتنا ہی مغالطہ دینے کی کوشش کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف دیوبندی علماء بلکہ بریلوی اور اہلحدیث کے ممتاز علماء نے بھی عقائد و مسائل میں ابوالاعلیٰ صاحب کی مخالفت کی ہے۔ چنانچہ:۔

علمائے بریلی

بریلوی مکتب فکر کی جمعیۃ علماء پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس بتاریخ ۲۶ نومبر ۱۹۵۰ء مرکزی دفتر لاہور میں منعقد ہوا تھا جس میں مولانا ابوالحسنات صاحب قادری مرحوم کی یہ صدارت یہ تراردادیں پاس ہوئی تھیں:۔

(۱) مرکزی جمعیۃ کا یہ خصوصی اجلاس طے کرتا ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے چونکہ ایک نئے مذہب فکر کی بنیاد ڈالی ہے اور امت مسلمہ کو مستقل قوت اجتہادیہ کی طرف دعوت دی ہے۔ جس کے دامن میں جمہور مسلمانوں کے دین و مذہب کے لئے پناہ کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے جمعیۃ ان کے ساتھ تعاون کرنے کو مسلمانان پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک خوفناک اقدام قرار دیتی ہے

(۲) صرف یہی نہیں کہ مودودی صاحب جمہور مسلمانوں سے مختلف المذاہب ہیں بلکہ ان کی واضح عبارات اس امر کی روشن دلیل ہیں کہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ قوم انہیں مجدد کامل اور امام مہدی سمجھ لے۔ اگر خدانخواستہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے۔ تو وہ وقت دور نہیں کہ وہ کھلے لفظوں میں اپنے مہدی ہونے کا اعلان کر دیں۔ اب امت مسلمہ کے سامنے دہریت، مرزائیت، اشتمالیت اور بہائیت کی طرح مودودیت بھی ایک عظیم الشان خوفناک فتنہ کی شکل میں نمودار ہو جائے۔ لہٰذا باتفاق آراء قرار پایا کہ عامۃ المسلمین کو آنے والے خطرہ سے بچانے کے لئے مولانا مودودی صاحب اور مولانا کاظمی صاحب کی اس مغنی خیز گفتگو کو شائع کیا جائے الخ (مکالمہ کاظمی اور مودودی)

(ب) بریلوی مسلک کے مشہور عالم مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی نے بیان دیا کہ:۔

"یہ جماعت اسلام کا نام اپنے ذاتی اغراض کی خاطر استعمال کر رہی ہے"۔ (نوائے وقت، نومبر ۱۹۶۳ء)

(ج) صاحبزادہ فیض علی صاحب فیضی خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی نے بیان دیا کہ:۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے جو اسلام پھیلا ہے وہ جناب مودودی صاحب کے اسلام سے قطعاً مختلف ہے۔۔۔ پاکستان کے محب وطن شہریوں کو مودودی صاحب کے ناپاک عزائم سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

(نوائے وقت لاہور ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

علماء اہلحدیث

مسلک اہلحدیث کے ممتاز علماء بھی مودودیت کے خلاف ہیں۔ چنانچہ (ا) اہلحدیث کے مشہور عالم دین مناظر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم نے ایک رسالہ "مولانا مودودی سے خطاب" شائع کیا تھا۔ جس میں وہ مضامین جمع کئے گئے ہیں جو اخبار "اہلحدیث" میں ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء سے ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس میں مولانا ثناء اللہ صاحب تیسری قسط کے تحت مودودی صاحب کے "مسلک اعتدال" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

مولانا مودودی کی تنقید کو ہم بغور پڑھتے ہیں، تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے کہ مودودی کا مسلک اعتدال نہیں بلکہ اعتزال ہے۔ اعتزال سے ہماری مراد وہ مصدر نہیں ہے جس سے معتزلہ فرقہ مشتق کیا جاتا ہے بلکہ اصلی معنی میں اعتزال مراد ہے۔ اس لفظ کے معنی علیحدگی کے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں موصوف اپنی تحریرات میں عموماً مرزا صاحب قادیانی کا متتبع کرتے ہیں یعنی جس طرح مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریرات میں کسی فن کی اصطلاحات کے پابند نہیں رہتے بلکہ بہ زبان حال کہتے ہیں ؎

کوئے جاناں سے خاک لائیں گے
اپنا صومعہ نیا بنائیں گے (ص ۱۱۱)

(ب) مسلک اہلحدیث کے ایک اور عالم مولانا محمد صاحب گوندلوی نے ایک کتاب "تنقید المسائل" شائع کی ہے۔ جس میں مودودیت کی مفصل تردید ہے۔

(ج) مولانا عبدالوہاب صاحب صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے بیان دیا کہ:۔ آخر میں برادران اہلحدیث سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خاص وبائی امراض سے اپنے کو بچائیں۔ ورنہ یہ بیماری ان کو ہی نہیں بلکہ پوری جماعت (اہلحدیث) کو ہلاک اور تباہ و برباد کر دے گی۔ محض زور سے آمین کہہ دینا اور رفع یدین کر لینا اہلحدیث نہیں۔ جب تک کہ اپنے عقائد کو درست نہیں کرینگے اور سلف صالحین کے طریقے کو اختیار نہیں کرینگے۔ دین و نجات کا ملنا مشکل ہے۔ پس اس جدید جماعت اسلامی کے فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اس کے زور کو ہر جگہ سے ختم کریں"۔

(بحوالہ ترجمان دہلی ۵ مئی ۱۹۶۲ء)

(د) مولانا داؤد غزنوی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ:۔ "جس جماعت (جماعت اسلامی) کا بانی صحیح بخاری شریف کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اس کی سادی احادیث کو صحیح جاننا کسی شریف آدمی کا کام نہیں"۔

جماعت اہلحدیث کا اس جماعت سے تصادم بالکل قدرتی امر ہے"۔ (تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص ۹۴)

اکابر دیوبند اور فتنۂ مودودیت

فتنۂ مودودیت کو سب سے زیادہ اکابر علماء دیوبند نے ہی محسوس کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اکابر دیوبند کی مخالفت نے ہی مودودیت کی کمر توڑی ہے۔ جس کی وجہ سے اس جماعت کی اپنی حیثیت تو برائے نام ہی باقی رہ گئی ہے پاکستان میں اب اگر اس پارٹی کو کوئی اہمیت حاصل ہے۔ تو محض سیاسی پہلو سے اور وہ بھی حزب اختلاف کی جماعتوں کونسل لیگ، نظام اسلام پارٹی اور عوامی لیگ کے اشتراک کی وجہ سے۔ اب مودودی جماعت بجائے اسلام کے جمہوریت کا نعرہ لگا رہی ہے۔ اور مودودی صاحب نے سالہا سال پہلے جمہوریت کے خلاف جو کچھ لکھا تھا۔ آج خود ہی اس کو اپنا رہے ہیں۔ جمہوریت ہی ان کے خود ساختہ اسلام کا اب واحد سہارا ہے۔ صدارتی انتخاب میں مودودی صاحب کا محترمہ فاطمہ کے حق میں فتویٰ دینا اور ملک گیر مہم چلانا بھی اس امر کی ایک بین دلیل ہے۔ کہ اس جماعت کو اپنے پیش کردہ دینی اصول کی بنا پر بھی اب کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس لئے حصول اقتدار کے لئے انہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صریح ارشاد کی خلاف ورزی کی جو بخاری شریف میں مذکور ہے کہ:۔ لن یفلح قوم ولّوا امرھم امرأۃ (یعنی وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی۔ جو کسی عورت کو اپنا سربراہ بنائے) اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ چند سال پہلے خود مودودی صاحب نے اسی حدیث نبوی اور آیت خداوندی الرجال قوامون علی النساء سے استدلال کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ:۔ یہ دونوں نصوص اس بارے میں قاطع ہیں کہ مملکت میں ذمہ داری کے مناصب (خواہ وہ صدارت ہو یا وزارت یا مجلس شوریٰ کی رکنیت یا مختلف محکموں کی ادارت) عورتوں کے سپرد نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے کسی اسلامی ریاست کے دستور میں عورتوں کو یہ پوزیشن دینا یا اس کے لئے گنجائش رکھنا نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ اور اطاعت خدا اور رسول کی پابندی قبول کرنے والی ریاست اس خلاف

رشوت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ آیاتِ قرآنی

" اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ اور انہیں حاکم تک نہ پہنچاؤ۔ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھاؤ۔ حالاں کہ تم جانتے ہو۔"

(سورۃ بقرہ، رکوع ۲۳)

اس آیت کے حاشیہ میں شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

" اور مال حرام سے روزہ مدت العمر کے لیے ہے۔ اس کے لیے کوئی حد نہیں۔ جیسے چوری یا خیانت یا دغابازی یا رشوت والی۔

برادرانِ اسلام !

آج کی معروضات کا عنوان " رشوت " ہے۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ رشوت کس چیز کا نام ہے۔ اور رشوت کے متعلق اسلامی تعلیم میں احکام کیا ہیں اور رشوت لینے والے کا دنیا اور آخرت میں کیا نقصان ہوتا ہے۔

رشوت عربی لفظ ہے اور رشاء سے ماخوذ ہے۔ رشاء اس رسی کو کہتے ہیں۔ جس سے پانی نکالا جائے۔ رشوت دینے والا۔ رشوت کے ذریعہ سے اپنا کام نکالتا ہے۔ یہ تو اس لفظ کی لغوی تحقیق تھی۔ شریعت میں رشوت کا یہ مطلب

الرشوۃ ما یعطی لابطال حق او لاحقاق باطل ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۱۸)

ترجمہ :- رشوت وہ چیز ہے۔ جو کسی حق کے باطل کرنے یا کسی ناحق کو حق ثابت کرنے کے لیے دی جائے۔

آپ کو معلوم ہے۔ کہ تقسیم ملک کے بعد پاکستان کے کئی باشندوں نے رشوت دیکر مکانات، کوٹھیاں، کارخانے، زمینیں اپنے نام الاٹ کرائی ہیں۔ حالاں کہ حکومت پاکستان کا اعلان تو یہی ہے۔ کہ غیر مسلموں کی ہر قسم کی جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ سب پناہ گزینوں کا حق ہے۔ اس قسم کے لوگوں نے رشوت دے کر پناہ گزینوں کا حق باطل کر دیا۔ اور اپنے آپ کو غیر مستحق ہونے کے باوجود حق دار ثابت کر دکھایا ہے۔

افسرانِ بالا کو جب اپنے محکمہ میں بھرتی کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ تو اکثر اس موقع پر رشوت کا بازار بلیک مارکیٹ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ جن امیدواروں نے رشوت دی انہیں رکھ لیا گیا۔ خواہ وہ لائق بھی نہ ہوں۔ اور جو لوگ نہ دے سکیں یا نہ دینا چاہیں۔ خواہ وہ لائق کیوں نہ ہوں۔ انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بعض افسرانِ بالا کو جب اپنے محکمہ میں بھرتی کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ ان میں کئی افسر ایسے ہوتے ہیں۔ کہ حالاں کہ سینیئر ملازم کی ترقی کا حق ہے۔ مگر جونیئر رشوت دیتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ کوئی بے معنی اور لغو عذر کر کے جونیئر کو ترقی دے دی جاتی ہے۔ اور سینیئر مظلوم سرد آہ بھر کر رہ جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے :-

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

اس حدیث کو ابوداؤد، ابن ماجہ، امام ترمذی، اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے یہ لفظ زیادہ نقل کیا ہے " اور راشی پر بھی لعنت ہے " راشی وہ شخص ہے جو رشوت دینے اور لینے والے کے درمیان دلال بنے یعنی رشوت دینے والے اور لینے والے اور دونوں کے درمیان جھوٹ کرانے والے تینوں پر لعنت ہے۔

معاملہ کے نزاکت

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رح

دوستو اور بزرگو ! معاملہ بہت نازک ہے۔ اور معاملہ جتنا نازک ہے۔ اتنا ہی ہم اس سے غافل ہیں۔ نتیجہ اس کا ظاہر ہے۔ کہ جب معاملہ نازک ہو۔ اور اس کے مقابلہ میں غفلت ہو۔ اور آدمی اس سے بے توجہی برتے اور انتظام نہ کرے۔ مصیبتیں اٹھائے گا۔ اور نزاکت یہ ہے کہ اللہ نے کامیابی اور ناکامی کو اپنی قدرت کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کا تعلق اس ذات کے ساتھ ہے۔ زمین و آسمان پہاڑ، دریا یا سمندر کے ساتھ نہیں۔ نزاکت یہ ہے کہ نگاہ آگے کو بڑھ گئی۔ یعنی جس سے کامیابی اور ناکامی کا تعلق نہیں اس پر نگاہ پڑنے لگی۔ اور جس سے تعلق ہے۔ اس سے نگاہ ہٹ گئی۔ انسان کی دو نوعیتیں ہیں۔ ایک سے وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور دوسری سے ناکام ہوتا ہے۔ ایک انسان کا ظرف ہے اور ایک مظروف۔

بہ اعتبارِ جسم انسان انتہائی گندہ اور بدبودار ہے اور باعتبارِ روح اس کے اندر انتہائی خوشبو ہے۔

منی چونکہ ناپاک ہے۔ اور جسم اس سے وجود میں آیا ہے لہٰذا جسم کے اعتبار سے انسان سراسر ناپاک ہے۔ اور روح خدا کی طرف سے آئی ہوئی چیز ہے۔ وہ نور ہے اور پاک ہے۔ لہٰذا ہر عضو میں دونوں باتیں جمع ہیں۔ اب کامیابی ناکامی اس پر جوڑی گئی ہے۔ کہ اگر جسم کی نسبت پر محنت کی تو انسان ناکام اور روح کی نسبت پر محنت ہوگی۔ تو کامیاب اگر ساری دنیا کا بادشاہ ہو جائے اور جسم کی نسبت محنت کرنے والا ہو تو ناکام ہے۔ اور دوسرا انسان گھوڑے پر پڑا ہو، جسم سے بدبو آ رہی ہو مکھیاں اس کے جوڑوں کھانے کو آ رہی ہوں لوگ ناکوں پر رومال لے پاس سے گزرتے ہوں۔ لیکن اگر وہ روح کی نسبت پر محنت کرنے والا ہے تو۔ وہ خدا کی قسم خدا کے یہاں کامیاب ہے اس لیے کہ روح پر محنت کرنے سے کامیابی ملتی ہے

সপ্তাহিক
WEEKLY REGD.L No 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse
جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۲

بزرگانِ دین کے فرمودات

ذکر و فکر

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

فرمایا کہ لوگ معصیت پر بہت دلیر ہوتے جاتے ہیں۔ اس کی نحوست سے تمام امراض روحانی پیدا ہوتے ہیں۔ نورانیت قلب سے جاتی رہتی ہے۔ اور ظلمت بڑھ جاتی ہے۔ تو معاصی میں بڑی ہی ظلمت اور تاریکی ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے بھی اور آثار کے اعتبار سے بھی حدیثوں میں اس کی تائید موجود ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ اس کے قلب پر ایک سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر بندہ خلوص سے توبہ کر لیتا ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ اس دھبہ کو قلب سے صاف فرما دیتے ہیں۔ اگر توبہ نہیں کرتا۔ اور اس گناہ کو چھوڑتا ہے۔ اور اس پر اصرار کرتا ہے تو وہ دھبہ پھیلنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سارے قلب کو محیط ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کلا بل ران علی قلوبھم ما کانو یکسبون ط

عمل کا اہتمام نہ کرنا بڑی کوتاہی ہے۔ اور عمل کو مہتم بالشان سمجھنے کے بعد ایک کوتاہی اور ہے جس میں عوام تو کیا خواص بھی مبتلا ہیں کہ اعمالِ واجبہ کی وہ عظمت اور وقعت۔ قلوب میں نہیں جو غیر واجبہ کی ہے۔ مثلاً۔ وظائف العباد وغیرہ کی نکد نہیں اور، نوافل و وظائف وغیرہ کی کثرت کو زیادہ موجب قرب حق سمجھتے ہیں اور جو اصل مقصود تھا۔ اسی کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ کتنا بڑا ظلم عظیم ہے۔ (کیا نعوذ باللہ) انبیاء علیہم السلام ایسے کاموں کے اہتمام کے لیے مبعوث فرمائے گئے تھے جن کو تم حقیر اور فضول سمجھتے ہو توبہ کرنا چاہیئے۔ ان فاسد عقائد سے پس اصل چیز اور اصل مقصود اعمالِ واجبہ ہی ہیں۔

سیح الاسلام حضرت مولانا مدنی رح

طریقت اور شریعت کو آپس میں مخالف سمجھنا جہلا کا عقیدہ ہے۔ اتباعِ شریعت کے بغیر حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ شریعت نام ہے۔ اس راہِ ہدایت کا جو سید الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے پیش فرمایا۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت حقہ۔ سنت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے بغیر کوئی طریقہ بھی حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں مقبول و پسندیدہ نہیں۔ اس آخری مکمل شریعت کی خصوصیت و اہمیت بتلانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ارشاد فرمایا۔

لو کان موسیٰ حیاً ما وسعہٗ الا اتباعی

یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میرے زمانے میں زندہ ہوتے تو میری پیروی کے بغیر آپ کے لیے بھی اور کسی راہ کی گنجائش نہ تھی۔

(مشکوٰۃ شریف)

اگر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا یہ حال ہے جو خود صاحبِ شریعت پیغمبر ہیں تو اور کون ہے جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہو کر نجات پا سکے۔

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں پس شریعت ہی تمام دنیوی اور اُخروی سعادتوں کی کفیل ہے۔ شریعت کے علاوہ کوئی ایسا مقصد نہیں ہے۔ جس کے حاصل کرنے کی ہمیں حاجت ہو۔ طریقت و حقیقت جن کی وجہ سے صوفیہ کرام ممتاز ہیں۔ دونوں شریعت کی خادم ہیں۔ اور شریعت کا تیسرا جزو یعنی اخلاص ان سے حاصل ہوتا ہے۔ پس طریقت و حقیقت دونوں سے مقصود صرف

حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رح

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت سعدؓ بن مالک کے طریق سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہترین ذکر ہے۔ جو آہستہ اور مخفی طریقہ سے ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو کافی ہو جائے۔ اور ہدایہ کی شرح نہایہ میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے (یعنی حنفیوں کے) نزدیک مستحب یہ ہے کہ اذکار خفیہ اور آہستہ ہوں۔ مگر ہاں جہاں اس کے جہر سے کوئی مقصود وابستہ ہو مثلاً اذان اور حج میں تلبیہ۔

اصل ذکر میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حاصل ہے کہ جہر اگرچہ جائز ہے لیکن حد سے زیادہ جہر سے ذکر کرنا ممنوع ہے۔ اور آہستہ ذکر جہر غیر مفرط سے بھی بہتر ہے۔ کیوں بہتر نہ ہو۔ جہر مفرط کئی خرابیوں کو مستلزم ہے ایک یہ کہ سونے والوں کی نیند میں خلل پڑتا ہے دوسرا یہ کہ نمازیوں کے دل مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نمازیں بھول جاتے ہیں۔ اور تیسرے یہ کہ اخلاص اور خشوع اس سے ترک ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بے شمار اور خرابیاں ہیں۔

شریعت کی تکمیل ہے۔ اور بس۔

(مکتوبات، ج ۱، ع ۳۲)

۲، محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ اور گمراہی کے اندھیرے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ جلا۔ اور ان دونوں چراغوں سے ہرگز نہ نکل۔ پس اگر تیرے دل میں کوئی خیال گزرے یا الہام ہو تو اس کو کتاب و سنت پر پیش کر۔ اگر کتاب و سنت میں وہ بات حرام ہو ــــــــــ تو اپنے اس خیال کو دور کر اور اس کو ہرگز نہ قبول کر اور نہ اس پر عمل کر اور یقین جان کہ ایسا خیال شیطان اللعین کی طرف سے ہے۔ (فتوح الغیب ص)

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

درسِ قرآن

احکامِ قرآن کیا ہیں؟

اللہ پر ایمان لاؤ!

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ (التغابن ۱/۲۸) — اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ

اللہ کا نام لو

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا — اور صبح شام اپنے رب کا نام لیتے رہو

اللہ کو کثرت سے یاد کرو:

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا (البقرہ ۲۵/۲) — اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسے تم یاد کرتے ہو اپنے باپ دادوں کو بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ یاد کرو۔

اللہ کو عاجزی سے یاد کرو:

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ (الاعراف ۲۴/۹) — اپنے رب کی یاد اپنے دل میں عاجزی خوف اور ایسی آواز کے ساتھ کیا کرو جو پکار کر بولنے سے کم ہو کیونکہ وہ انسان کے بالکل قریب ہے

Rashid Ahmad Noor Din - Jansal seest cy
Jamia'at al Alma Islam
Bahawalpur
7-8-68

جمعہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے شمارہ ۱۴

Scanned with CamScanner

تذکرۂ اصحاب رسول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

غلاموں کے ساتھ فیاضانہ سلوک

نہ صرف یہ کہ آپ اسلام کے اصولوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو پسند کرتے تھے بلکہ ان مسلمان ہونے والے غلام مردوں اور عورتوں کو آزادی بھی دلاتے جن کو قبول اسلام کے جرم میں عرب کے تپتے ہوئے ریت پر لٹا کر جبکہ سورج نصف النہار پر ہوتا۔ سزائیں دی جاتی تھیں۔ جن کے مقدس سینوں پر پتھر کی چٹانیں رکھی جاتی تھیں۔ لیکن صد آفریں ہے ان جانثاروں پر کہ عشق خدا اور عشق رسولؐ میں یہ تمام اذیتیں برداشت کرتے تھے۔ ان کے دلوں میں عشق کا ایک ایسا دریا متلاطم تھا جو بڑے بڑے حوادثات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتا۔ اور ان کے قدموں میں محبت اسلام کی ایسی زنجیریں پڑ چکی تھیں کہ جو باوجود کفار کی سخت کوششوں کے کاٹے نہیں کٹتی تھیں۔ ثابت قدمی اور بلند ہمتی نہ صرف مردوں میں پائی جاتی تھیں بلکہ اس راہ میں عورتیں بھی ان کے دوش بدوش تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت لبینہؓ اور حضرت زہرہؓ پر خود عمرؓ کے ہاتھوں نے کیا کچھ مظالم نہ ڈھائے۔ لیکن مجال ہے جو پائے استقلال میں لغزش آجائے ؎

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
جفا نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب انسان کو کسی کی سچائی کا یقین ہو جاتا ہے تو وہ زندگی کے آخری سانسوں تک اس پر جما رہتا ہے۔ جن ایمان لانے والوں غلاموں اور کنیزوں کو قبول اسلام کے جرم میں شدید مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا، ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت بلال حبشیؓ، عامر بن فہیرہؓ، حضرت ابو فکیہؓ، حضرت لبینہ، حضرت زہرہؓ، حضرت .... اور ام عبس، اور نہیں معلوم ان کے علاوہ کتنے غلاموں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظلم و تشدد سے نجات دلایا۔

ایک مرتبہ آپ کے والد حضرت ابو قحافہؓ نے کہا بھی، کہ تم ان ضعیف اور کمزور غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرتے ہو۔ آخر دولت کو اس طرح بلاوجہ خرچ کرنے سے کیا حاصل، اگر ان کے بجائے تنومند غلاموں کو آزاد کراؤ۔ تو تمہاری ضرورت میں یہ لوگ کچھ کام بھی آئیں۔

لیکن والد بزرگوار کی یہ گفتگو سن کر حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں دنیاوی منفعت کی خاطر نہیں بلکہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کی خاطر۔

اس حقیقت سے بھی ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال و دولت سے اسلام کو بہت توانائی ملی۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اس کا اعتراف کیا ہے کہ ابوبکرؓ کے مال و دولت سے مجھ کو جس قدر نفع حاصل ہوا ہے اتنا کسی اور مال سے نہیں۔ ایک مرتبہ اور آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بے لوث خدمت اور عظیم جذبہ کو سراہا ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ جان و مال کے لحاظ سے مجھ پر کسی کا احسان نہیں"۔

جس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار روپے یا ایسا نقد کیش تھا۔ لیکن مدینہ آتے آتے صرف پانچ ہزار باقی بچے، اور ۳۵ ہزار روپے راہ مولیٰ میں خرچ ہو گئے۔

ہجرت

جس وقت کفار مکہ کی ایک ایک تدبیر ناکام ہو گئی اور اسلام کی ترقی اور سربلندی میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی تو انہوں نے ایک مجلس مشاورت میں جو ابوجہل کی صدارت میں ہو رہی تھی یہ طے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے تاکہ جو اصل فساد کی جڑ ہے وہی ختم ہو جائے۔ ادھر وہ اپنے اس ناپاک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے منتظر تھے اور ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دے دیا تھا اور خود وحی الٰہی کے منتظر تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی سعادت کی بات ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں اس ایک اونٹنی پر سوار تھے جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف اسی سفر کی غرض سے پالا تھا اور ان کی کافی نگہداشت کی تھی۔ غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اپنے جاسوس چھوڑ رکھے تھے۔ اور ان مقدس دوستوں کے قتل پر ایک بہت بھاری انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔ ع

جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

بفضل خداوندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بعافیت و حفاظت خداوندی میں مدینہ پہنچ گئے۔

مدینہ والے ہر روز آپؐ کی آمد کے منتظر رہتے تھے اور صبح ہی مدینہ سے چند میل دور استقبال رسولؐ کو نکل جاتے تھے۔ لیکن شام کو بڑی مایوسی کے عالم میں گھر واپس ہوتے۔ آخر تابہ کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں اور ایک یہودی نے بلند آواز سے دیگر شہریان رسولؐ سے کہا کہ اے لوگو! تمہاری تمنا بر آئی۔ اور وہ دیکھو! سامنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی آرہے ہیں۔ جس وقت آپؐ قریب آئے لوگوں کے دل کی کلیاں کھل گئیں۔ یہاں سب سے پہلے مہمان نوازی کا شرف عمرو بن عوف کے ایک تمر خاندان کو حاصل ہوا۔ وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول خیال کرتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی لوگوں کو بتاتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں

مدینہ کی آب و ہوا بعض حضرات کے موافق نہیں آئی خود جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آب و ہوا موافق طبع ہو گئی اور بخار جاتا رہا۔ یہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی اور مہاجرین کی آبادکاری کا کام انجام دیا گیا۔ اور وہ اس طرح پر ہوا کہ ایک مہاجر کو ایک انصاری کے حوالے کر دیا گیا اور آپس کے بھائی چارہ کی بنا پر یہ ایک بڑا اہم مسئلہ حل ہو گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انصاری بھائی کا نام خارجہ بن زید تھا۔

خلافت سے قبل کے واقعات پر ایک اجمالی نظر

یوں تو کوئی بھی موقعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا نہیں آیا جس میں آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حال کے شریک نہ رہے ہوں۔ لیکن ہجرت مدینہ کے بعد سے وصال رسولؐ تک جس قدر غزوات ہوئے۔ ان میں بھی آپ برابر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک رہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اب وقت آیا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دوسری پوشیدہ صلاحیتیں ظاہر ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ درحقیقت ایک مدبر انسان تھے۔ جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کسی اہم مسئلہ پر مشورہ کرتے تو ایک دانشمند وزیر کی طرح آپ اپنی رائے کا اظہار کرتے جس وقت آپ میدان کارزار میں ہوتے تو ایک بہادر سپاہی کی طرح لڑتے اور زمانہ امن ہوتا تو آپ انتہائی حلیم اور بردبار نظر آتے۔ اگر زندگی میں کوئی مشکل کام پیش آتا تو آپ صبر و تحمل ہی ایک چٹان بن جاتے اور آپ کی زندگی تو واقعی مصائب و آلام سے ہمہ وقت دوچار رہی آپ کو سکون کا سانس لینا کب نصیب ہوا۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مندرجہ ذیل غزوات میں شرکت کی۔

غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، غزوۂ بنی مصطلق، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف۔ غزوہ ذات السلاسل اور غزوۂ تبوک وغیرہ۔

ان غزوات کے علاوہ صلح حدیبیہ، فتح مکہ۔ سریۂ بنو قرارہ اور امارت حج کے موقعوں پر آپ برابر شریک رہے۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲۰ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

مطابق

۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۱۴

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل لاہور

ترسیل زر کا پتہ: ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مشرقِ وسطیٰ

انقلابِ مصر کا پانچواں مرحلہ

جدید آئینی اصلاحات

صدر جمال عبدالناصر نے حال ہی میں جن آئینی اصلاحات کا اعلان کیا ہے۔ اسے امریکہ نواز اور سامراج ذہن گزشتہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد پیدا شدہ حالات کا نتیجہ قرار دے رہا ہے۔

حالانکہ جن لوگوں کی نظر ۱۹۵۲ء کے انقلاب مصر کے وقت سے اب تک کے حالات پر ہے وہ آئینی اصلاحات کے موجودہ اعلان کو ۱۹۵۲ء کے انقلابی مراحل کے سلسلہ کی ہی ایک کڑی سمجھے گا۔

۱۹۵۲ء میں انقلاب مصر کا پہلا مرحلہ تھا جبکہ مغربی سامراج کی گود میں پرورش پانے والی "شاہیت" سے مصری عوام نے نجات پائی۔

۱۹۵۶ء انقلاب مصر کا دوسرا مرحلہ تھا جب عالمی طاقتوں کی بلاک بندی کے خلاف مصر نے جدوجہد کا آغاز کیا۔ غیر ملکی اور سامراجی طاقتوں سے کئے گئے جابرانہ معاہدوں کو منسوخ کیا اور مصر کا سیاسی طور پر بیرونی عناصر کے دباؤ سے کلیتہً علیحدہ کر لیا۔

۱۹۶۱ء مصر کے انقلاب کا تیسرا مرحلہ تھا۔ جس میں آزاد معیشت کا آغاز کیا گیا۔ مغربی سامراج اور شاہیت کے دور کی اقتصادی لوٹ کھسوٹ کو ختم کیا گیا زرعی اور صنعتی اعتبار سے ملک کو خود کفیل بنایا گیا اور ملک میں قانون ساز و عوامی نمائندگی کے اداروں کی تشکیل کی گئی۔

اس کے بعد چوتھا مرحلہ عوامی حق رائے دہی اور حق استصواب کو بروئے کار لانے کا آیا۔ ایک آئین ترتیب دیا گیا۔ جس پر عوام سے آزادانہ استصواب کیا گیا۔

۱۵ سو منتخب نمائندگان پر جن کی نصف تعداد کسانوں اور مزدوروں اور نصف معلمین اور چھوٹے صنعتی حرفتی و تجارتی پیشوں سے تعلق رکھنے والے نمائندہ افراد پر مشتمل ہے، ایک قومی مجلس قائم ہوئی۔

عہدۂ صدارت کی چھ سالہ مدت کے لئے صدر کا استصواب عام کرایا گیا۔

ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا اور اسلامی تعلیم و تبلیغ کے قدیم و جدید اداروں کو وسیع تر و نیم خود مختار حیثیت دی گئی۔

۱۹۶۵ء تک انقلاب مصر کے مذکورہ چاروں مراحل تکمیل پذیر ہو گئے۔ جس سے مصر بین الاقوامی سطح پر صف اول کے ملکوں میں آ گیا۔

ایشیا و افریقہ کی تمام قوموں کی نظریں اس کی طرف لگ گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکی و مغربی سامراج کی نگاہوں میں ان کے مفادات کے لئے مصر عظیم خطرہ نظر آنے لگا۔

چونکہ ان تمام تبدیلیوں و ترقیوں کی روح رواں صدر جمال عبدالناصر تھے۔ اس لئے سامراجیوں کی نظروں میں سب سے زیادہ وہی کھٹکنا شروع ہو گئے۔

ادھر مصر میں اشتراکیوں سمیت تمام غیر ملکی و لادینی تنظیمیں اور تحریکیں ممنوع قرار دے دی گئیں۔

عیسائی مشنریز کو تبلیغ و اشاعت سے روک دیا گیا مرزائیوں اور بہائیوں کے اداروں کو بھی خلاف قانون ٹھیرا دیا گیا۔

ان تمام باتوں نے پوری مغربی اور سامراجی دنیا اور ان کے ایشیائی و افریقی گماشتوں کو بوکھلا دیا۔

چنانچہ ان سب نے خفیہ گٹھ جوڑ کے ساتھ مصر اور اس کے صدر جمال عبدالناصر کے خلاف وسیع ترین سازشوں کے جال پھیلا دیئے۔

مسلمان ملکوں میں غیر اسلامیت کے خانہ ساز الزام تراش تراش کر مصر و ناصر کے خلاف پھیلائے گئے اور دنیا بھر کی مسلم رائے عامہ کو مخالف بنانے کی کوشش کی گئی۔

غیر مسلم مشرقی و مغربی ملکوں میں ناصر کو ایک بے رحم آمر کے روپ میں ہٹلر ثانی کے نام سے مشہور کیا گیا۔ اندرون مصر مذہب کے نام پر انقلاب حکومت برپا کرنے کی سازشیں تیار کی گئیں۔ اور یہودیوں کو پوری طرح اسلحہ و سامان سے لیس کر کے مصر کو فوجی حملے کی ہمہ گیر زد میں لانے کی کوشش شروع ہو گئی۔

غرضیکہ ہمہ گیر مخالفانہ پروپیگنڈوں، اندرونی سازشوں اور بھرپور فوجی تیاریوں کے ذریعہ انقلاب مصر کو ناکام بنانے اور صدر ناصر کو فیل کر دینے کی منصوبہ بندیاں ہونے لگیں۔

لیکن مصر اس کے باوجود اپنی مقرر کردہ منزل مقصود کی طرف بڑھتا گیا اور جمال عبدالناصر عرب اقوام کی آنکھوں کا تارا بنا رہا۔

حتیٰ کہ جون ۱۹۶۷ء میں مذکورہ بالا تیاریوں کے ساتھ یہودیوں سے مصر اور ملحقہ عرب ریاستوں پر فوجی ہلّہ بلوا دیا گیا۔ اور ساتھ ہی مصر و عرب ملکوں کے ہر چہار طرف پھیلے ہوئے اپنے فوجی اڈوں سے سامراجیوں نے یہودیوں کی امداد میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ لیکن تاریخ کی اس عظیم ترین سازش و جارحیت کا انجام سامراجیوں

(ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

کی حسب توقع برآمد نہ ہوا۔

مصر کو اگرچہ فوجی اعتبار سے شدید نقصان اٹھانا پڑا صحرائے سینا سے اسے پیچھے ہٹ جانا پڑا۔ نہر سویز بند کر دینا پڑ گئی۔ اس کے باوجود نہ تو تمام مصر ہی، نہ شام و اردن ہی یہودیوں کے زیر تسلط آسکے۔ نہ خلیج سویز اور خلیج فارس میں گھس آنے کا یہودی و سامراجی منصوبہ کامیاب ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی مصر جن مراحل سے گذر کر اپنے چوتھے انقلابی مرحلے میں داخل ہوا تھا، اس کو بھی کوئی خاص زد نہیں پہنچی۔

حتیٰ کہ اب اس نے باوجود سخت غیر معمولی اور ناموافق حالات کے اپنے انقلاب کے پانچویں مرحلے کی طرف قدم بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔

نئی دستوریہ اور پارلیمنٹ کا انتخاب، متعدد آئینی تغیرات و اصلاحات اور عوامی استصواب کے اس حامیہ اعلان سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ سامراجی مصر کی رفتار انقلاب اور سیاسی و سماجی ارتقاء کو اتنے زبردست فوجی حملوں، سازشوں اور پروپیگنڈوں کے باوجود روکنے میں ناکام رہے۔

جمال عبدالناصر اب پہلے سے کہیں زیادہ عربوں کا محبوب و معظم رہنما ہے، اور مصر کے انقلابی تغیرات کی رفتار حسب سابق اپنی ترقی پذیر تبدیلیوں [illegible] کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے

جمال عبدالناصر کا یہ اعلان سامراجیوں اور سامراج دوستوں کے لئے سخت حیرانی کا موجب بن گیا ہے۔

وہ اب اس کی مختلف تاویلیں کر کے اپنی اس ایک اور سیاسی ہزیمت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ دنیا کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ ناصر کا یہ اعلان اور اگلے انقلابی مرحلے کی طرف مصر کی یہ پیشقدمی عرب اسرائیل جنگ کے بعد کی پیش آمدہ مجبوریوں کا نتیجہ ہے۔

وہ دشمن جس نے عامر مرحوم کے نام سے ایک جعلی وصیت نامہ گھڑ کر جمال عبدالناصر کو دنیا کی نظروں میں بے رحم آمر ثابت کرنا چاہا تھا اور ایک نہایت ہی ذلیل و مکروہ سازش و حربہ کا سہارا پکڑ کر ناصر کو آخری بار ناکام بنانے کی مذموم سعی کی تھی۔ صدر ناصر کے جدید آئینی اصلاحات کے اعلان نے نہ صرف اسے ذہنی شکست فاش دی، اس کی گمراہ کن عیاری پر اوس ڈال دی بلکہ عربوں اور دنیا کے انصاف پسندوں پر یہ بھی بالکل واضح کر دیا کہ:۔

مصر کا انقلاب صدر ناصر کی قیادت میں اپنی کامیابی کے مراحل اب بھی بخوبی پورے کر رہا ہے اور مصر کے عوام انقلاب کے ہر مرحلہ پر اپنے قائد کے ہمرکاب، ہمنوا اور آزادانہ معاون ہیں اور ہر مرحلے پر ان کے استصواب و رضامندی سے اگلا قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

جنگ سے پیدا شدہ غیر معمولی حالات بھی ترقی و تغیر کی اس رفتار کو روک نہیں سکے۔

(کمال)

۸ر اپریل ۱۹۶۸ء

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام پر حکومت کی نظر عنائت

تقریروں اور داخلے پر پابندیاں

(۱) راولپنڈی کے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے نوٹس کے ذریعہ تقریروں میں پابند کر دیا ہے۔

(۲) حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب نیا محلہ نائب امیر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کو بھی اسی طرح پابندیوں کا نوٹس ملا ہے۔

(۳) مولانا عبدالستار صاحب موصوف کو راولپنڈی کے سوا گجرات، جھنگ، حیدرآباد، سیالکوٹ اور کراچی کے ڈپٹی کمشنروں نے نوٹس دیئے ہیں اور مظفر گڑھ ضلع میں بھی آپ کا داخلہ ۲ ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

(۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے پھر نوٹس دیا ہے۔

(۵) جہلم میں آپ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے جلسہ میں تشریف لے گئے تھے۔ کہ وہاں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی۔

(۶) پشاور کے تبلیغی جلسہ انجمن تبلیغ القرآن والحدیث کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کے لئے آپ کا داخلہ ضلع میں ممنوع قرار دیدیا

(۷) گجرات کے ڈی سی نے بھی نوٹس کی تعمیل کرائی اور داخلہ بند کیا۔

(۸) اسی طرح ضلع مظفر گڑھ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی نوٹس بھیجا۔

(۹) ضلع گجرات کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آپ کو نوٹس دیتے ہوئے مندرجہ ذیل دلائل دیئے ہیں:۔

(۱) آپ شعلہ بیاں دیوبندی مقرر ہیں

(۲) آپ مرزائیوں، شیعوں، عیسائیوں، مودودی غلام احمد پرویز ایم، ایف، ایل، او پر تنقیدیں کرتے ہیں

(۳) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیمبلپور نے ۵ر نومبر ۵۶ء کو آپ کا داخلہ ۳ ماہ کے لئے بند کیا تھا۔

(۴) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ۱۸ر دسمبر ۵۶ء کو آپ کو ایک ماہ کے لئے پابند کیا تھا۔

(۵) ڈی، ایم مردان نے ۲۶ر اپریل ۵۷ء کو آپ کا داخلہ بند کیا تھا۔

(۶) ڈی، سی گوجرانوالہ نے ۱۹ر فروری ۶۰ء سے ایک ماہ کے لئے آپ کا داخلہ بند کیا تھا

(۷) ساہیوال منٹگمری ایف۔ آئی۔ آر ۴۸/۵۹ میں آپ پر مقدمہ چلا تھا۔

(۸) چیچا وطنی کی تقریر پر تمہارے خلاف کیس چلا تھا تم گرفتار کئے گئے تھے۔

(۹) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے ۲۲ر فروری ۶۰ء کو تمہیں گرفتار کیا تھا

(۱۰) ڈی، ایم پشاور نے ۱۸ر مئی ۶۰ء میں آپ کا داخلہ ۲ ماہ کے لئے بند کیا تھا

(۱۱) لاہور میں چھ ماہ کے لئے ۲۳ر اگست ۶۰ء سے ۴ر جولائی ۶۱ء تک آپ کو نظر بند کیا گیا تھا۔

(۱۲) ڈی، ایم ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے ایک ماہ کے لئے ۱۳ر فروری ۶۵ء کو آپ کا داخلہ بند کیا تھا

(۱۳) ڈی، ایم بہاولپور نے ۲ ماہ کے لئے ۱۴ر اکتوبر ۶۶ء سے ۲ ماہ کے لئے آپ کا داخلہ بند کیا تھا

(۱۴) پھر ۲۵ر جنوری ۶۷ء سے ۶ر مارچ ۶۷ء تک آپ کا داخلہ بہاولپور ضلع میں ممنوع قرار دیا

(۱۵) تم نے اس کی خلاف ورزی کی، تم پر مقدمہ چلا اور ۱۰ر نومبر ۶۷ء کو بہاولپور کے اے، ڈی ایم نے آپ کو پندرہ دن قید یا سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

میں بھی آپ کو اپنے ضلع سے روکتا اور پابند کرتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو تو اس حکم کے خلاف گورنمنٹ پاکستان میں اپیل کر سکتے ہو۔

ہمارے خیال میں اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات اور کھوج لگاتے تو آپ کو اس سے دس گنا زیادہ مواد مل سکتا تھا۔ صرف مردان ڈسٹرکٹ سے مولانا موصوف کو چھ بار خارج کیا گیا ہے۔

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

دمہ۔ کالی کھانسی، نزلہ، تبخیر معدہ، بواسیر، ذیابیطس خارش، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ نکلسن روڈ لاہور
ٹیلیفون ۵۵۶۷

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال، مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر، ایمپلی فائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ، لاہور

مسائل و افکار

مودودی صاحب کا نیا دعوے

"جماعت کی شرائط رکنیت وحی کی طرح ناقابل تردید ہیں"

مودودی صاحب کی جماعت کے آرگن ہفت روزہ "ایشیا" لاہور ۷ اپریل ۱۹۶۸ء میں صفحہ ۸ پر مودودی صاحب سے کئے گئے جو سوالات اور مودودی صاحب کے جو جوابات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں ایک سوال یہ تھا کہ:۔

"جماعت کی شرائط رکنیت بڑی سخت ہیں اس لئے لوگ اس میں شامل نہیں ہوتے کیا شرائط رکنیت کچھ نرم نہیں کی جاسکتیں؟"

قطع نظر اس امر کے کہ اس سوال سے مسلمان عوام میں جماعت کی روز افزوں غیر مقبولیت کا جو مایوسانہ احساس آشکارا ہوتا ہے۔ مودودی صاحب نے اس کا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے:۔

"حضور سے بھی نظری مصالحت کے لئے کہا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ . . . . (ان سے کہہ دو تجھے اس بات کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی ردوبدل کردوں۔ میں تو بس اس چیز کی پیروی کرتا ہوں، جس کی طرف مجھے وحی کی گئی ہے) اسی طرح ان شرائط میں ردوبدل کا بھی کوئی استحقاق نہیں ہے .... الیٰ آخرہ"

یہ پورا جواب اس امر کا غماز ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی جماعت کی شرائط رکنیت کو اللہ کی طرف سے وحی کردہ منصوص شرائط قرار دیا ہے۔

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بتا کر کہ ان کو بھی اللہ کی طرف سے اس کی نازل کردہ وحی میں ردوبدل کا اختیار نہیں تھا، اپنا مقام بھی یہ بتایا ہے کہ مجھے بھی جماعت کی شرائط رکنیت میں تبدیلی کا استحقاق نہیں ہے۔

حتیٰ کہ یہاں تک کہا ہے کہ جماعت کی شرائط رکنیت جماعت کی وضع کردہ نہیں بلکہ اسلام یا بالفاظ دیگر وحی کی طرح طے کردہ ہیں۔

اس جواب میں مودودی صاحب نے بہ یک وقت متعدد ایسی باتیں کہہ دی ہیں۔ جن کی ادعائی زد بہت دور تک چلی گئی ہے۔

- اولاً جماعت کی شرائط رکنیت کو خدا کی طرف سے وحی کردہ شرائط کا درجہ دیا ہے۔
- ثانیاً۔ ان شرائط کو تبدیل نہ کرسکنے کی اپنی استحقاقی حیثیت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ بتایا ہے
- اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی میں ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتے تھے۔ اسی طرح جماعت کی شرائط رکنیت میں ردوبدل کا مودودی صاحب بھی استحقاق نہیں رکھتے۔

گویا نظری اعتبار سے نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مودودی صاحب ایک ہی درجہ کی شخصیتیں ہیں

اب اس کے ساتھ یہ بھی باور کرلیجئے کہ یہ ہی مودودی صاحب ہیں جنہوں نے "حکمت عملی" کے نام سے دین کے اصول میں تبدیلی کرنے کا حق اپنے لئے اور ہر صاحب امر کے لئے بہت پہلے سے حاصل کیا ہوا ہے حتیٰ کہ عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر مس فاطمہ جناح کی حمایت میں وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے تک کا ارتکاب کرچکے ہیں۔

لیکن اس جواب میں جماعت کی شرائط رکنیت کو وحی الٰہی کے درجہ کا بتا رہے ہیں اور اب اس میں تبدیلی کی ہر گنجائش کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرکے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ رسول خدا بھی وحی میں تبدیلی کے مجاز نہیں تھے۔ چنانچہ میں (مودودی صاحب) بھی جماعت کی شرائط رکنیت میں تبدیلی کا مجاز نہیں ہوں۔

ممکن ہے اس وقت اندرون خانہ جماعت میں آج سے بارہ سال قبل کی طرح دستوری تبدیلیوں کے مطالبہ کی کوئی مہم چل رہی ہو اور اس کی پیش بندی کے لئے سوال وجواب کی اس آڑ میں مودودی صاحب نے مطالبہ کرنے والوں کا منہ بند کرنا چاہا ہو کہ تم جو تبدیلیاں دستور جماعت میں جماعت کے ارکان ہونے کی حیثیت سے کرنا چاہتے ہو، ان کے تم کیا ہیں بھی مجاز نہیں ہوں۔ اس دستور اور شرائط رکنیت کی حیثیت (مودودی صاحب کے ہی الفاظ میں)

"جماعت کی اپنی وضع کردہ نہیں ہیں، اسلام کی طے کردہ ہیں"

اور جس طرح رسول خدا وحی میں تبدیلی کے مختار نہیں تھے، میں (مودودی صاحب) بھی دستور جماعت و شرائط رکنیت میں تبدیلی کا مختار نہیں ہوں اور جماعت کو بھی اس میں تبدیلی کا اختیار نہیں ہے"

آج سے بارہ سال پہلے تبدیلیوں کے اختیار کے لئے مودودی صاحب نے حکمت عملی کا اصول وضع کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان "الائمۃ من قریش" کو اپنے ان عزائم کا ذریعہ بنا کر استعمال کیا، اور جس جماعت میں سے اپنی مدمقابل طاقتوں کو باہر نکال پھینکا اب اللہ کے ایک فرمان اور نبی معصوم علیہ السلام کی فات مقدس کو ہی پھر ذریعہ بنا کر رکنیت جماعت کی شرائط کو تبدیل نہ ہونے دینے کا راستہ نکالا جا رہا ہے اور اندرون خانہ برپا کسی نئی کشمکش اور مطالبہ کے رد کا حل ڈھونڈنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

کل جماعت کی اندرونی کشمکش میں اپنے عزائم بوئے کار لانے کے لئے اصول و احکام میں تبدیلی کرنے کے استحقاق کا شرعی راستہ نکالا گیا تھا۔ اور آج اس کے برعکس جماعت کی شرائط رکنیت میں تبدیلی کرنے کے اختیار کو رد کرنے کے واسطے انہیں وحی کا درجہ دیا گیا ہے اور خود بھی تبدیلی کرنے کے استحقاق کے ناقابل بتایا جا رہا ہے۔

اور ستم یہ ہے کہ دونوں ہی موقعوں پر اپنے مقاصد کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ اور فرمودات خداوندی کے بے باکانہ استعمال سے ذرا بھی دریغ نہیں کیا گیا ہے۔

کیا اس کے بعد بھی یہ بتانے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ مودودی صاحب اسلام کو کس طرح اپنے عزائم و نظریات کا تابع بنانے پر تلے ہوئے ہیں؟ اور ان کا ادعا کہاں تک پہنچ رہا ہے؟

سیاسی کشمکش حصہ سوم کے دیباچہ میں مودودی صاحب نے آج سے ۲۷ سال قبل اپنے پیش نظر کام کی اہمیت بتانے کے لئے اسے انبیاء علیہم السلام حتیٰ کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے بھی مشکل تر کام باور کرانے کا دعوے کیا تھا۔

"ایشیا" ۷ اپریل میں شائع شدہ اس جواب میں اب انہوں نے خود کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی مقام و حیثیت پر کھڑا ہوا ظاہر کر "جا رہا ہے۔

اور یہ مماثلت جس معاملہ میں ظاہر کی ہے۔ اس میں ایک طرف اللہ کا وحی کردہ پورا دین حق ہے۔ جس میں ردوبدل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار نہیں دیا تھا، اور دوسری طرف مودودی صاحب کی جماعت کا دستور اور شرائط رکنیت ہیں۔ جسے وحی الٰہی کے ہم مرتبہ رکھ کر مودودی صاحب اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل تبدیلی کا اختیار نہ رکھنے والا ظاہر کر رہے ہیں۔

کیا ان دونوں باتوں کی حیثیت یکساں ہے؟

(ک)

قصور شہر

روز جمعرات بتاریخ ۱۸۔ اپریل ۱۹۶۸ء ۱۹ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں خطاب فرمائیں گے اور بعد نماز مغرب مولانا جمیل احمد صاحب سیالوی اندرون کوٹ مراد خاں قصور کی جامع مسجد میں مجلس ذکر کرائیں گے۔ (حبیب اللہ قصوری کوٹ مراد خاں

عائلی قوانین

اور پیر محمد کرم شاہ کی تردید

ترجمان اسلام کی اشاعت ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کی مخصوص باتوں کے عنوان کے تحت عائلی قوانین کے بارہ میں سب کمیٹی کی آراء کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

تین حضرات نے مکمل طور پر سرکاری عائلی قوانین کی حمایت میں رائے دی (ان میں مولوی کرم شاہ صاحب کا نام بھی لکھا گیا تھا) سنا ہے کہ بھیرہ میں پیر کرم شاہ صاحب کے بارے میں کوئی لے دے ہوئی۔ جس پر پیر صاحب موصوف کو تعجب ہوا اور انہوں نے ایک تردیدی یا توضیحی بیان دفتر ترجمان اسلام میں بھیجدیا۔ جو پورے کا پورا درج ذیل ہے۔

"مجھے یہ سن کر بڑا تعجب ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ وار آرگن ترجمان اسلام میں میرے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ فروری میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں میں نے موجودہ عائلی قوانین کی غیر مشروط تائید کی ہے۔ میں اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ یہ بات خلاف حقیقت اور سراسر الزام ہے۔

وہاں کسی میٹنگ میں اس قانون کی تمام دفعات زیر بحث نہیں آئیں۔ البتہ یتیم پوتے کی میراث کے متعلق میری موجودگی میں تبادلہ خیال ہوا۔ دوران گفتگو میں نے یہ عرض کیا کہ علماء مصر نے یتیم پوتے کے حق میں وصیت کا قانون جاری کیا ہے۔ اس پر مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ عائلی قوانین میں ترمیم کے لئے ہم نے جو آخری تجاویز پیش کی تھیں ان میں ہم نے بھی یہ سفارش کی تھی کہ یتیم پوتے کے لئے وصیت کا حق تسلیم کیا جائے۔

اگر کسی صاحب نے میرے ان الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ میں عائلی قوانین کی تمام دفعات کا موید ہوں۔ تو یہ ان کا اپنا حسن فہم ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میری زندگی کی مقدس آرزو یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کا صرف عائلی قانون ہی نہیں بلکہ اس کے تمام قوانین فوجی، دیوانی اور اقتصادی سب کے سب کتاب و سنت کے عین مطابق ہوں۔ اور مجھے میری یہ آرزو اپنی زندگی سے بھی عزیز تر ہے۔ اور میں اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مجھے اس پر استقامت بخشے۔ آمین"

(محمد کرم شاہ ۔ بھیرہ ضلع سرگودھا)

کسی مسلمان کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی خبر اور کیا ہو سکتی ہے کہ فلاں بزرگ اسلام کے مخالف قوانین سے بیزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ عقیدہ نصیب فرمائے۔ پھر ہم کو اس لئے بھی زیادہ خوشی ہونی چاہیئے کہ ہم سب کمیٹی ہو یا اسمبلی یا عام اجلاس ہو، موقع پر اسلام کے حق میں ووٹوں کی اکثریت چاہتے ہیں۔ البتہ پیر صاحب کے اس بیان میں بعض فروگذاشتیں ہیں۔ مثلاً یہ فرمانا کہ کسی میٹنگ میں اس قانون کی تمام دفعات زیر بحث نہیں آئیں۔ جس سے یہ تاثر ہو سکتا ہے کہ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے تمام عائلی قوانین کی حمایت کی ہے۔

حالانکہ عائلی قوانین کے جو حصے بھی بحث کے لئے پیش ہوئے وہ بھی عائلی قوانین ہیں اور ان کی مکمل حمایت بھی غلط ہے۔ پھر غیر مشروط کا لفظ بھی ترجمان اسلام نے نہیں لکھا جو پیر صاحب نے ذکر کیا۔ اسی طرح پوتے کی وراثت کے بارے میں بجائے اس کے کہ ہم یہ کہہ دیں کہ شریعت اس کو وراثت میں حصہ نہیں دیتی۔ مصر کے علماء کی بات شروع کر دینی کہ انہوں نے یتیم پوتے کے لئے وصیت کا حق تسلیم کرنے کی سفارش کی ہے، خواہ مخواہ اپنی رائے کے بارہ میں الجھاؤ پیدا کر دینے کے مترادف ہے۔ بحث وصیت کی نہیں ہے۔ وصیت کا حق تو ہر غیر وارث کے لئے پہلے سے حاصل ہے اور وصیت لازم کر دینے کا معنی شریعت میں ترمیم کا ہم پلہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال پیر صاحب کو اس مسئلہ میں دو ٹوک بات کہہ دینی چاہیئے تھی، کہ پوتے کو باپ کی جگہ وارث قرار دینا قطعاً غلط اور اسلام کے خلاف ہے۔ اگر وہ ایسا فرما دیتے تو غلط فہمی کا امکان نہ رہتا۔ اب تو اُن کی پوری صفائی تب ہی ہو سکے گی کہ متعلقہ سیکرٹری (غالباً جناب تنزیل الرحمٰن صاحب) یہ بتا دیں کہ پیر صاحب کا ووٹ عائلی قوانین کے خلاف تھا۔ ہمیں اب بھی اندیشہ ہے کہ انہوں نے پیر صاحب کا ووٹ اپنے کھاتے میں نہ ڈال دیا ہو۔

وہ تو بات یہ ہو گئی کہ انہوں نے اعلان کرنا مناسب ہی نہیں سمجھا۔ ورنہ ساری حقیقت سامنے آجاتی۔ ہم پیر صاحب کی اس دعا میں شریک ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو شریعت پر استقامت بخشیں، آمین!

ترجمان اسلام کی
توسیع اشاعت کی کوشش کرنا ہر دیندار کا فرض اولین ہے

شوکت حیات خاں بھی بولے

مثل مشہور ہے، مردہ بولے نہیں۔ بولے تو کفن پھاڑے۔ سردار شوکت حیات خاں صاحب کے ابا جان سر سکندر حیات خاں فرنگی سامراج سے لڑنے والے مجاہدین کو کال کوٹھڑیوں میں بند کیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی شان کہ ان کے ناز پروردہ فرزند ارجمند سردار شوکت حیات خاں کو اسی جیل میں رہنا پڑا۔ ان کو قدر عافیت معلوم ہو گئی۔ ان کو دل کے دورے پڑے۔ بالآخر زندہ سلامت نکل ہی آئے۔ خدانخواستہ اگر ان کو دوسری قسم کی جیل مل جاتی تو انجام ظاہر ہے۔

نکل کر عرصہ تک خاموش رہے۔ مگر یار لوگ کب خاموش رہنے دیتے ہیں۔ ان کو سٹیج پر نکال لائے۔ سرگودھا میں انہوں نے یہ گوہر افشانی فرمائی ہے کہ علماء نے قوم کو پانچ ارکان اسلام پڑھائے ہیں، چھٹا رکن نہیں بتایا۔ یہ چھٹا رکن یعنی جہاد ہم کو ایک ڈاڑھی منڈے قائد اعظم نے سکھایا۔

سردار صاحب کو کون بتائے کہ پانچ بنا کی تعلیم خود سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی نے دی ہے اور جہاد وغیرہ فرائض دین اور ارکان اسلام کی حفاظت ہی کے لئے ہیں۔ شوکت حیات خاں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ علماء کرام ہی نے تو انگریز کے خلاف مجاہدانہ مساعی کی بنیاد رکھی۔ انگریز جیسی جابر سلطنت کے مقابلہ میں کلمۂ حق اور آزادی کا نعرہ لگا کر مصائب برداشت کرنا اور جیلوں میں جانا علماء اسلام کا اس وقت کا معمول تھا۔ جبکہ ان کے ابا جان قسم کے مجاہد انگریزوں کی جیل میں مجاہدین آزادی کو بند کر کے ان کے منہ میں پیشاب کرانے کو بھی قابل شرم حرکت نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ سر بازار انگریز سے الجھنے والے جوانوں پر گولیاں برسانے کا فرنگیانہ جہاد کر رہے تھے۔ اور جبکہ سردار صاحب کے رفیق مودودی صاحب تحریک آزادی ملک اور تحریک پاکستان دونوں کی مخالفت کرنے کو کار ثواب سمجھ رہے تھے۔

القاموس الجدید

جدید اردو عربی ڈکشنری

تالیف:۔ وحید الزماں قاسمی کیرانوی

- علمی، ادبی، صحافتی، تجارتی، فنی، صنعتی، سیاسی اور تمام شعبہ جات زندگی سے متعلق اصطلاحات و محاورات پر مشتمل بیس ہزار سے زائد اردو الفاظ کا جدید و مستند عربی ترجمہ
- علماء، طلباء، شائقین علوم عربی و اردو، مدارس و لائبریریوں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
- صفحات ۶۷۴ سفید اعلیٰ کاغذ۔ جلد نہایت حسین و مضبوط معہ سنہری ڈائی۔ قیمت صرف نو روپے۔ ڈاک خرچ ایک روپیہ۔

پتہ:۔
ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن۔ میرپور خاص

Scanned with CamScanner

(قسط نمبر ۲)

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال)

مفتی صاحب موصوف نے عربی تفاسیر کی جو عبارات پیش کی ہیں ان سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار نہ کیا اور چلے گئے۔ لیکن ان میں سے کسی نے یہ تصریح نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام سے یہ فرمایا تھا کہ جب تک میرا حکم نہ آئے آپ قوم کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ تو پھر فریضہ رسالت کی مخالفت کیسے لازم آئی۔ اگر کوئی ایسا حکم ثابت ہے تو مفتی صاحب اسے پیش کریں۔ محض اشارات اور خود ساختہ اجتہادات سے ایک پیغمبر معصوم پر الزام لگانا بہت بڑی جسارت ہے۔ کاش کہ مفتی صاحب جس طرح اپنے ممدوح مودودی صاحب کی برأت اور صفائی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں وہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے کرتے۔

امام رازی کی عبارت

تمام تفاسیر عربی، اردو میں سے مفتی محمد یوسف صاحب کو صرف امام رازی کی تفسیر کبیر میں سے ایک یہ جملہ ملا ہے کہ:۔ "کان الواجب علیہ ان یستمر علی الدعاء" اس کا ترجمہ مفتی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ:۔ "حالانکہ ان پر یہ واجب تھا کہ وہ دعوت پیش کرنے پر قائم رہتے"۔ (علمی جائزہ ص ۱۲۹) ان الفاظ کی بنا پر مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ "یہ عبارت اس بارے میں صریح ہے کہ حضرت یونس پر یہ کام لازم و واجب تھا کہ وہ قوم کو تبلیغ کرتے دعوت حق پیش کرنے پر تا اذن ہجرت قائم رہتے"۔ اور بے صبر ہو کر اپنا مقام نہ چھوڑتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بے صبری کی وجہ سے اپنا مقام چھوڑ کر چلے گئے اب معترضین حضرات بتائیں کہ حضرت یونسؑ بے صبری کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹے تھے یا نہیں۔ اور جب ان پر یہ واجب اور لازم تھا کہ وہ اپنی قوم میں رہ کر تبلیغ کرتے اور بے صبر ہو کر نہ چلے جاتے۔ تو ان کی یہ کوتاہی رسالت کی ادائیگی سے متعلق ہوئی یا نہیں۔ اب اگر ان باتوں کی وجہ سے مولانا مودودی کو عصمت انبیاء کا منکر اور گروہ اہلسنت سے خارج قرار دیا جائے۔ تو امام رازی رحمۃ اللہ کے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے گی۔ یہ باتیں تو انہوں نے بھی لکھی ہیں"۔ (علمی جائزہ ص ۱۲۹)

(الجواب:۔

کیا امام رازی کا قول آپ کے لئے حجت ہے اور وہ آپ کے نزدیک معیار حق ہیں؟ آپ کو وہ کتاب و سنت کی قطعیات ثبوت میں پیش کرنا چاہیئے۔

(۲) امام رازی کی عبارت بھی آپ کے نظریہ کی موید نہیں ہے۔ چنانچہ امام موصوف کی عبارت یہ ہے:۔

والادب فیہ وجہان الاول ان ذنبہ کان لان اللہ تعالیٰ وعدہ انزال الاھلاک بقومہ فظن انہ نازل لا محالۃ فلاجل ھذا الظن ثم یصبر علی دعاءھم فکان الواجب علیہ ان یستمر علی الدعاء۔

(تفسیر کبیر ج ۷ صہ ۱۵۸)

"یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی لغزش کے بارے میں دو وجہیں زیادہ قریب ہیں۔ ان میں سے اول یہ ہے کہ آپ کی لغزش (کوتاہی) یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے قوم پر ہلاکت کا عذاب نازل کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپ اس خیال سے کہ قوم پر عذاب تو لامحالہ (یقیناً) نازل ہوگا۔ ان میں دعوت کے لئے نہ ٹھہرے تاہم آپ کے لئے یہ بہتر تھا کہ دعوت دینے میں آخر تک رہتے"۔

اس عبارت میں اصل بحث یہ ہے کہ لفظ واجب سے امام رازی کی کیا مراد ہے۔ بندہ کے نزدیک یہاں واجب کے لفظ سے شرعی وجوب مراد نہیں بلکہ عرفی وجوب مراد ہے۔ کیونکہ واجب شرعی وہ عمل ہوتا ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے صریح حکم دیا جائے۔ حالانکہ قرآن و حدیث صحیح میں سے کوئی ایسا حکم ثابت نہیں ہے اور امام رازی بھی اس لفظ سے شرعی وجوب مراد نہیں لے رہے۔ کیونکہ (۱) امام موصوف نے دوسری جگہ حضرت یونس علیہ السلام کی اس لغزش کو ترک اولیٰ قرار دیا ہے۔ حالانکہ واجب شرعی کا ترک کرنا معصیت اور گناہ ہے نہ کہ معمولی لغزش اور ترک اولیٰ۔ آج جن قیاسات کی بنیاد پر مودودی صاحب اور مفتی صاحب عصمت ان کی پارٹی حضرت یونس علیہ السلام پر یہ الزام عائد کر رہے ہیں۔ امام رازی نے تو اپنے زمانہ کے ایسے ہی کوتاہ بین مخالفین عصمت کے شبہات کی تردید میں دلائل پیش فرمائے ہیں اور ہر ایک کا تسلی بخش جواب دیا ہے چنانچہ آیت وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔ "احتج القائلون بجواز الذنب علی الانبیاء علیہم السلام بھذہ الآیۃ من وجوہ۔ اس آیت سے ان لوگوں نے کئی وجوہ سے استدلال کیا ہے جو انبیاء علیہم السلام کے لئے گناہ کو جائز مانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مخالفین نے آیت فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت بھی پیش کی تھی اور مفتی محمد یوسف صاحب نے اب یہی آیت پیش کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریں اور مچھلی والے کی طرح نہ ہوں"۔ اس کے متعلق مخالفین کا استدلال اور اپنا جواب ان الفاظ میں تحریر فرما رہے ہیں کہ:۔ وذالک یقتضی ان ذالک الفعل من یونس کان محظوراً۔ قلنا لانسلم انہ کانت محظورۃً فان اللہ تعالیٰ امرہ بتبلیغ تلک الرسالۃ الیھم وما امرہ ان یتبعنی معھم ابداً فظاھر الامر لا یقتضی التکرار فلم یکن خروجہ من بینھم معصیۃً (یعنی قوم کو چھوڑ کر چلا جانا) ممنوع تھا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ آپ کا وہاں سے جانا ممنوع تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تو حکم دیا تھا کہ رسالت ان لوگوں تک پہنچائیں۔ لیکن آپ کو خدا نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ان کے ساتھ ہمیشہ ٹھہرے رہیں۔ پس تبلیغ رسالت کے ظاہری حکم سے تکرار یعنی ہمیشگی لازم نہیں آتی۔ پس آپ کا ان لوگوں کے درمیان سے نکل جانا نافرمانی نہیں تھا"۔

فرمایئے۔ امام رازی کا یہ جواب تو مفتی صاحب کے استدلال اور نظریہ کی صاف صاف تردید کر رہا ہے امام رازی کے ارشاد سے تو ان کے استدلال و استنباط کی بنیاد ہی اکھڑ گئی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ضروری اور لازم تھا کہ اپنی قوم میں آخر تک تبلیغ کے لئے ٹھہرتے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت یونس علیہ السلام کے اس فعل کو ترک اولیٰ (دو جائز کاموں میں سے افضل و بہتر کو چھوڑ دینا) تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ترک واجب نہیں قرار دے سکتے۔ اور اگر مفتی صاحب موصوف سالہا سال کی تدریس کے باوجود ترک اولیٰ اور ترک واجب میں فرق نہیں کر سکے تو پھر یہی کہا جائے گا ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مفتی
کار اسلامیہ تمام خواہد شد

(۴) اور یہی مراد صاوی حاشیہ جلالین میں لکھی ہے۔ "آیت اذ آبق الی الفلک المشحون فالاولی لہ انتظار الاذن من اللہ ھذا ھو الصواب فی تحقیق المقام۔ یعنی اس مقام کی تحقیق میں صحیح بات یہی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے اولیٰ (بہتر) یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے"۔

(۵) تفسیر خازن میں آیت فظن ان لن نقدر علیہ کے تحت لکھتے ہیں:۔ فقد نقدر معناہ ای لن نضیق علیہ وذالک ان یونس ظن انہ مخیّر ان شاء اقام وان شاء خرج۔ "پس پہلے یہ گذر چکا ہے کہ معنی اس کا یہ ہے کہ ہم ان پر تنگی نہیں کریں گے اور یہ بوجہ اس کے ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام پر واجب اور ضروری نہیں تھا کہ آپ اپنی قوم میں ٹھہرے رہیں بلکہ دونوں میں اختیار تھا۔ وہ حکم کے بعد دوسرے پہلو یعنی نکل جانے کا احتمال ہی باقی نہیں رہتا۔

لطف تعجب ہے کہ مفتی محمد یوسف صاحب یہ بات بھی نہیں

انبیاء اور فریضہ تبلیغ و رسالت

سمجھ سکتے کہ انبیاء کی معصومیت کا تعلق دراصل فریضۂ رسالت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ اس دائرہ میں معصوم نہیں ہے تو ان کی عصمت کی حکمت و مصلحت ہی فوت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اسی مسئلہ کی اہمیت سمجھانے کے لئے امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں خطاب فرمایا ہے۔ یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (سورہ المائدہ)

"اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا۔ اس کا پیغام۔ اور اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے"۔ (ترجمہ شیخ الہند)

علامہ عثمانی

اس آیت کے تحت شیخ الاسلام پاکستان حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"اگر بفرض محال کسی ایک چیز کی تبلیغ میں بھی آپ سے کوتاہی ہوئی تو بحیثیت رسول (خدائی پیغمبر) ہونے کے رسالت و پیغام رساتی کا جو منصب جلیل آپ کو تفویض ہوا ہے سمجھا جائے گا کہ آپ نے اس کا حق کچھ بھی ادا نہ کیا ..... حضور کے اس احساس قوی اور تبلیغی جہاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے وظیفہ تبلیغ میں مزید استحکام و تشبث کی تاکید کے موقعے پر مؤثر ترین عنوان یہ ہی ہو سکتا تھا کہ حضور کو یا ایھا الرسول سے خطاب کر کے صرف اتنا کہہ دیا جائے کہ اگر بفرض محال تبلیغ میں ادنیٰ سی کوتاہی ہوئی تو سمجھو کہ آپ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے ..... لہٰذا یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ کسی ایک پیغام کے پہنچانے میں بھی ذرا سی کوتاہی کر دیں"

یہاں علامہ عثمانی بفرض محال کے الفاظ سے یہ ظاہر کر دیا کہ تبلیغ رسالت اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں ادنیٰ سے ادنیٰ سی کوتاہی بھی ہو جائے تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ انبیاء اپنے فرض منصبی اور فریضہ رسالت کے ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیا مفتی محمد یوسف صاحب یہ چاہتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام تو اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کامیاب نہ ثابت ہوں، اور مودودی صاحب کو ان کے پیش کردہ نظریات میں ضرور کامیابی ہو جائے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

علامہ حقانی

حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں آیت فازلّھما الشیطٰن عنھا کے تحت علامہ مولانا عبدالحق صاحب حقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ واضح ہو کہ انبیاء کے عقائد اور تبلیغ اور فتویٰ میں عمداً یا سہواً خطا واقع ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں۔ تمام اہل اسلام ان تینوں باتوں میں معصوم ہونے کے معتقد ہیں۔ ہاں ان کے افعال و عادات میں کچھ اقوال ہیں" (تفسیر حقانی ج ۲ ص ۱۵۳)

اب مفتی صاحب ہی بتائیں کہ مودودی صاحب کا یہ نظریہ جو انہوں نے صرف حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے اور آپ زور شور سے اس کے حامی بنے ہوئے ہیں۔ یہ قول اہلسنت کے کس کھاتے میں ہے۔ اور کیا آپ مذہب اہلسنت سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انبیائے کرام سے فریضہ رسالت اور منصب تبلیغ کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اور یہ بھی فرمائیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو جائیں تو اہل ایمان تبلیغ رسالت کے متعلق ان کے اقوال و اعمال پر من کل الوجوہ کس طرح اعتماد رکھ سکتے ہیں۔ اور اس صورت میں انبیائے کرام مطاع مطلق کیونکر ثابت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ وَمَآ ارسلنا من رسولٍ الا لیطاع باذن اللہ "اور ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے"۔

یہ بھی فرمائیں کہ اگر فرض منصبی میں کسی نبی سے کوتاہی ہو جائے۔ تو کیا اس سے اللہ تعالیٰ کے انتخاب میں نقص نہیں لازم آئے گا؟ اور جس مقصد کے لئے حق تعالیٰ انبیاء کو معصوم بناتا ہے۔ کیا اس کے لئے ان کی عصمت واہی نہیں رکھ سکتا۔ اگر دور حاضر میں کسی افسر کے متعلق متعلقہ محکمہ کی یہ رپورٹ ہو جائے کہ اس نے اپنے فرائض منصبی میں کوتاہیاں کی ہیں تو کیا یہ اس کی نالائقی اور نااہلیت کی دلیل نہیں ہوگی۔ ہمارا اندازہ تو یہ ہے کہ اگر خود مودودی صاحب کے متعلق یہ اشتہار دیا جائے۔ کہ انہوں نے اپنی خود ساختہ جماعت اسلامی کے ضوابط اور اصول کے بارے میں کوتاہیاں کی ہیں تو مودودی صاحب سے اس الزام کو دور کرنے کے لئے مودودیت کی ساری مشینری حرکت میں آجائیگی لیکن تعجب ہے کہ ایک پیغمبر معصوم حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق مودودی صاحب صراحتاً لکھتے ہیں کہ ان سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ لیکن اس کو عصمت نبوت کی توہین نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ سالہا سال کی تدریس کے باوجود مفتی محمد یوسف صاحب بھی ان کی کورانہ تقلید میں مودودی صاحب کی برأت اور حضرت یونس علیہ السلام کی خطا متعلقہ تبلیغ کو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کاش کہ مفتی صاحب حقیقت عصمت کو سمجھ لیتے۔

مسئلہ اتمام حجت

مودودی صاحب نے حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ:۔ جب آثار عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا قرآن مجید میں خدائی دستور کے جو اصول و کلیات بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک مستقل دفعہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ اس پر اپنی حجت پوری نہیں کر لیتا۔ پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کرے گا، اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا کیونکہ اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں

(تفہیم القرآن جلد ۲۔ حاشیہ ۱۳۱ صفحہ ۳۱۲ سورۂ یونس)

ہمارے پاس تفہیم القرآن جلد ۲ کا جو نسخہ ہے، وہ طبع اول کا ہے۔ اس میں یہی الفاظ ہیں۔ لیکن مفتی صاحب نے اپنی کتاب ص ۱۵۶ پر جو الفاظ لکھے ہیں۔ ان میں کچھ تغیر کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:۔ "پس جب نبی سے ادائے رسالت میں کوتاہی ہو گئی" اور "اپنی جگہ سے ہٹ گئے"۔ شاید دوسرے ایڈیشن میں یہ ترمیم کی گئی ہو۔ واللہ اعلم۔

بہرحال مودودی صاحب کی اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ چونکہ حضرت یونس علیہ السلام بطور اتمام حجت وہ قانونی شرائط پوری نہیں کر سکے۔ جن کی بنا پر قوم عذاب کی مستحق ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے عذاب اٹھا لیا"۔ اس عبارت پر بندہ نے "نقیدی نظر" میں اعتراض کیا تھا۔ جس کے جواب میں مفتی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ "محترم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے اعتراض کی آخری شق جس کو خلاصۂ اعتراض میں نمبر ۴ کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ "مودودی صاحب کا یہ کہنا غلط ہے کہ قوم یونس پر اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں"۔ کیونکہ اس طرح بعثت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعثت کا مقصد قرآنی اعلان کے مطابق بجز اتمام حجت کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ رُسُلاً مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل ہمارے نزدیک یہ اعتراض مولانا مودودی کی اصل عبارت پر اصلاً وارد نہیں۔ اور اگر محترم قاضی صاحب قرآن کریم ہی سے "مسئلہ اتمام حجت" کی تفصیلات معلوم کر کے پھر مولانا مودودی کی عبارت پر غور کرتے تو شاید وہ اس طرح کے اعتراضات کرنے اور سوالات اٹھانے کی جرأت نہ کرتے۔ الخ

الجواب:۔

زیر بحث آیت کی تفسیر

مفتی محمد یوسف صاحب کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے کہ سورہ یونس کی زیر بحث آیت کا مطلب بیان کر دیا جائے تاکہ قارئین کو امر متنازع سمجھنے میں آسانی ہو۔ آیت یہ ہے:۔ فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیٰوۃ الدنیا ومتعنٰھم الی حین (سورہ یونس ع ۱۰)

مودودی صاحب نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے:۔ پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو، اور اس کا ایمان اس کے لئے نفع بخش ثابت ہوا ہو یونس کی قوم کے سوا (اس کی کوئی نظیر نہیں) وہ جب ایمان لے آئی تھی تو البتہ ہم نے اس پر دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ٹال دیا تھا اور اس کو ایک مدت تک زندگی سے بہرہ مند ہونے کا موقع دیا تھا"۔ (باقی آئندہ)

ضلعی جمعیتوں کی طرف سے حوصلہ افزائی

(کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے انتظامات)

محترم حکیم عمرانی صاحب نواب شاہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک ہزار روپیہ کانفرنس کے لئے عنقریب ضلعی جمعیۃ ارسال کرے گی۔

اسی طرح حافظ محمد اکبر صاحب اور مولانا محمد حسن صاحب اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری کی طرف سے اطلاعات آئی ہیں کہ وہ بھی مرکزی کانفرنس کی امداد میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ سرگودھا اور ملتان میں احباب سرگرم کار ہیں۔

لاہور میں مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا محمد اکرم صاحب، ناظم مولانا محمد اجمل صاحب اور معاون خصوصی مولانا محمد ابراہیم صاحب اجلاس کرتے اور انتظامات میں مصروف ہیں۔

اسی طرح کی حوصلہ افزا اور تسلی بخش اطلاع ضلع کیمپور کی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی اور ناظم اعلیٰ مولانا سکندر خاں صاحب بروزئی چھچھ مولانا سعید الرحمٰن صاحب خطیب حضرو اور محترم عبدالقیوم صاحب شملوی کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہیں اور عام اضلاع میں کام جاری ہے۔ اشتہارات چھپ چکے ہیں اور دوسرے بڑے اشتہارات عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ اضلاع کے عہدیدار چاہیں تو ان اشتہاروں کو اپنے ہاں شائع کر سکتے ہیں۔

مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کا اجلاس یکم ۲ مئی ۶۸ء بروز بدھ، جمعرات مرکزی دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل میں منعقد ہو رہا ہے سابقہ پرچہ میں ۳-۴-۵ مئی شائع ہو گیا ہے۔ یہ تاریخیں کانفرنس کی ہیں۔

گذشتہ شمارہ میں مشرقی پاکستان کے نمائندوں کے نام شائع ہوئے ہیں۔ ان میں جناب سید رضاء الکریم صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج چاٹگام کا نام اضافہ فرما لیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ

کی طرف سے بذریعہ فون یہ اطلاع دفتر میں پہنچی ہے کہ انہوں نے کانفرنس کے لئے چندہ کی فراہمی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور حسب الحکم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵ — ۰
ششماہی	۸ — ۰
سہ ماہی	۴ — ۵۰
فی پرچہ	۳۰ پیسے

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و جانشین حضرت لاہوریؒ

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

کا

ارشاد

دردمند اہل اسلام توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پاکستان میں معاشرتی اصلاح، اسلامی اقدار کے احیاء، الحاد و مغربیت کی روک تھام کی مساعی، اسلامی اتحاد کی دعوت اور ملکی استحکام کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں سوچنے اور سب کے لئے قابل قبول پروگرام تیار کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ ان مقاصد کیلئے جمعیۃ علماء اسلام ابتداء سے قابل قدر خدمات انجام دیتی چلی آرہی ہے۔ کفر و الحاد کے گھٹاٹوپ بادلوں اور ہمارے سیاسی استحکام کے مخالفوں کی دست اندازیوں سے محفوظ ہونے کے لئے کوشش کرنا ہر سچے مسلمان اور پاکستانی کا فرض ہے

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان یکم، ۲ مئی ۶۸ء کو لاہور میں اجلاس کر رہی ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے ذمہ دار علماء اور مخیر حضرات بھی شرکت فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی ۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کام کوئی ذاتی قسم کا نہیں ہے۔ اس کام میں ملت کی تعمیر اور امت کی بالادستی کا راز مضمر ہے ہم تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے خاص دوستوں اور جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مجلس استقبالیہ سے تعاون فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام بھیج کر اس دینی جہاد میں حصہ دار بنیں، انشاء اللہ دین اسلام بلند اور ملک کو استحکام نصیب ہوگا۔ وما حول وما قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دستخط (۱)	دستخط (۲)
(حافظ الحدیث) حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان	جانشین قطب عالم (مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ) محمد عبیداللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

دینی محاذ

کاروانِ اسلام

پشاور ڈویژن

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم مندرجہ ذیل پروگرام پر دورہ کریں گے

۱۴۔ اپریل ۹ بجے چارسدہ ۔ رات پشاور

۱۵۔ اپریل کوہاٹ ۔ ۲۰۔ اپریل مانسہرہ

مذکورہ پروگرام میں جماعتی توقی اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس کے سلسلے میں مشورہ کرینگے

(محمد یعقوب انفاسی)

پرخو ڈھیری

پیر ۳ کو جمعیۃ علماء اسلام پرخو ڈھیری علاقہ بائی زئی ضلع و تحصیل مردان بمقام ہوئے حاجی بلو صاحب کلی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر علاقے کے لوگوں نے بڑی تعداد کے ساتھ شرکت کی ، صدارت مولوی سید امیر صاحب حاجی صاحب کلی نے کی ۔ بعد میں جناب مولوی محمد عثمان نائب ناظم گل افضل خاں کلی نے تلاوت قرآن پاک فرمائی ۔ بعد میں مولوی صاحب کریم کلی نے اپنی تقریر میں عائلی قوانین پر تبصرہ فرمایا اور کہا کہ حکومت کو علماء کا فیصلہ ماننا چاہیئے ۔ اگر حکومت کے ہاں پاکستان کے علماء کا وزن نہیں تو پھر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامی سے الگ کرے ۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک سے غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کر دیا جائے اور باطل فرقوں پر پابندی عائد کی جائے ۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

پنو عاقل

۱۷ ذوالحجہ کو شہر پنو عاقل میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجتماع جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے علماء و معززین نے شرکت فرمائی ۔ مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے تقریر فرمائی ۔ حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

امیر	حاجی صاحبڈنہ صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبداللہ خطیب جامع مسجد
خازن	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب

مجلس شوریٰ کے اراکین بھی نامزد کئے گئے ۔ جن کا اجتماع ہر ماہ میں دو دفعہ ہوا کرے گا ۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

رحیم یار خان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں بمقام خان پور مورخہ ۸۔ ذوالحجہ کو مولانا فداء الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ نے رحیم یار خاں شہر میں دارالمطالعہ کا افتتاح فرمایا اور شہری تشکیل کی گئی ۔ اہالیان رحیم یار خاں لائبریری کے لئے معاونت کا عہد کیا۔

مورخہ ۱۷ ذوالحجہ کو حضرت امیر مرکزی مولانا درخواستی دامت برکاتہم نے نواں کوٹ تحصیل خانپور اور پکا لاڑاں میں دورہ کیا اور اپنے خصوصی خطابات سے بھی عوام کو نوازا نیز جمعیۃ کی طرف توجہ دلائی ۔ لوگوں نے تہد کیا کہ ہم جمعیۃ کی تنظیم کے ساتھ تعاون کریں گے ۔

مڈھ بھور تحصیل خانپور

مورخہ ۲۶۔ ذوالحجہ کو بمقام مڈھ بھور تحصیل خان پور میں امیر ضلعی حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کو خطاب فرمایا اور خصوصی میٹنگ بھی ہوئی ۔ جس میں مڈھ بھور نے جمعیۃ میں شامل ہونے کا پورا پورا عہد کیا۔

مورخہ ۲۷ ذوالحجہ کو بمقام بستی گورایا میں مولانا محمد لقمان صاحب علی پور اور امیر ضلعی مولانا عبدالشکور صاحب نے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ۔ پھر رات کو مولانا عبدالشکور صاحب نے امین آباد میں خطاب فرمایا جس میں رفض و بدعت کی تردید کرتے ہوئے مودودیت کو بے نقاب کیا۔ اس دورہ میں ضلعی ناظم دفتر مولانا عبدالصبور صاحب شاعر جمعیۃ جناب عبدالکریم صاحب شاکر ظاہر پیر بھی شریک رہے ۔

(عبدالصبور ضلعی ناظم دفتر خان پور)

راولپنڈی ڈویژن

راولپنڈی یکم اپریل ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نائب امیر جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن بروز اتوار جہلم میں منعقد ہوا ۔ قاری محمد امین صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم ڈویژن نے سابقہ کارروائی پیش کی ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اہل علم کی ذمہ داری بزرگان دین کے کارنامے بیان فرمائے ۔ اس اجلاس میں نہایت مفید اور ضروری تجاویز پیش کی گئیں ۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

(۱) (ا) فیصلہ ہوا کہ تمام شاخیں متعلقہ ڈویژن راولپنڈی میں اپنی کارروائیوں کو باضابطہ ترتیب دیکر اشاعت کا انتظام کریں اور دفتر سے اس سلسلہ میں مکمل رابطہ قائم رکھیں ۔

(ب) دفتر کے سلسلہ میں فیصلہ ہوا کہ بہت جلد پنڈی میں دفتر کا انتظام کیا جائے ۔

(ج) یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ ڈویژن کے ہر ضلع میں جماعتی تنظیم کے کام کو بڑھایا جائے اور جہاں جمعیۃ نہیں ۔ وہاں ضلعی عہدہ دار جاکر کوشش کریں ۔ نیز یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ مختلف مقامات پر اپنے تبلیغی اجتماعات میں جمعیۃ کے بزرگوں کو تقاریر کے لئے جب دعوت دی جائے تو منتظمین جلسہ مقامی جمعیۃ کے عہدیداروں سے سفارش کرائیں ۔ نیز یہ اجلاس مرکزی بزرگوں سے گذارش اور سفارش کرتا ہے کہ یہ حضرات اپنے پروگرام دینے میں ضلعی عہدیداروں سے (مشورہ) فرمائیں ۔

(نوٹ) یہ شرط وہاں کے لئے ہے ۔ جس مقام کے لوگ جماعت کا کام نہیں کرتے ۔ جہاں جہاں جماعتی کام ہوتا ہو ۔ وہ مقام مستثنیٰ ہیں ۔

(۲) (ا غ) یہ اجلاس مدارس عربیہ کے ذمہ داران کی خدمت سے گذارش کرتا ہے کہ جس طرح پہلے زمانہ میں مدارس دینیہ کے بزرگ وقتی فتنوں اور فلاسفر و ملحدوں کے باطل نظریات کے سلسلہ میں مناسب تربیت کرتے تھے اسی طرح (ب) بھی وقتی فتنوں خصوصاً منکرین ختم نبوت ، منکرین حدیث اور توہین صحابہ تجدد پسندی وغیرہ کے سلسلہ میں طلبہ کی صحیح تربیت کریں ۔

(ب) یہ اجلاس مرکز سے سفارش کرتا ہے کہ جو مدارس دینیہ فرق باطلہ کی تردید کے سلسلہ میں تساہل برتتے ہیں ان کی قطعاً امداد نہ کی جائے ۔

(ج) یہ اجلاس مرکز سے سفارش کرتا ہے کہ ایک مرکزی دارالعلوم برائے تربیت گاہ قائم کرے اور عملی شکل خود مرکز تجویز کرے ۔

قراردادیں

یہ اجلاس علماء حق پر بیجا پابندیوں اور نوٹس دینے کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ عامۃ المسلمین اس طرز عمل کو دین میں مداخلت تصور کرتے ہیں ۔

یہ اجلاس راولپنڈی میں پراپرٹی ٹیکس کے بے پناہ اضافہ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے جناب کمشنر صاحب اور سخت بورڈ کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ مناسب قدم اٹھا کر عوام کو مطمئن کرے ۔

یہ اجلاس این ، اے فاروقی اور دیگر منکرین ختم نبوت کو حرج بیت اللہ کی اجازت دینے پر حکومت پاکستان سے شدید احتجاج کرتا ہے ۔ اس اقدام سے کروڑوں غیور مسلمانوں کے دل مجروح اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی توہین اور خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ یہ اجلاس سعودی حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی احکام کے پیش نظر منکرین ختم نبوت کا داخلہ حرمین شریفین میں ممنوع قرار دے ۔

دعا

اسلامی ممالک

نام ملک
متحدہ عرب جمہوریہ
شام
الجزائر
عراق
سوڈان
عوامی جمہوریہ جنوبی یمن
جمہوریہ یمن
تونس
لبنان
گنی
اردن
سعودی عرب
لیبیا
کویت
مراکش

آفتاب

منزل بہ منزل

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے، کہ حکومت نے منکر ختم نبوت این، اے فاروقی کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کر کے الیکشن کی ساری کارروائی بے اعتماد بنادی ہے۔ لہٰذا این اے فاروقی کو فوراً اس عہدے سے برطرف کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔

یہ اجلاس مودودی صاحب کی تصنیف خلافت و ملوکیت پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اس کتاب میں مودودی صاحب نے خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی مقدس شخصیت اور دیگر جلیل القدر صحابہ حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ حضرت امیر معاویہؓ کی صریح توہین کی ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ خلافت و ملوکیت کو فوراً ضبط کیا جائے۔

راولپنڈی ڈویژن کا یہ اجلاس رسوائے اسلام عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، رقص و سرود کی محفلوں مخرب اخلاق جشنوں اور مسلم طلبہ اور طالبات کے ڈراموں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان خرافات کا سلسلہ بند کرے اور اسلامی قوانین کو نافذ کرے

یہ اجلاس ملک میں اشیائے ضرورت کی گرانی کو نہایت تشویشناک سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ کتاب و سنت کی روشنی میں عوام پاکستان کے معاشی حالات کی اصلاح کرے اور ان کو افلاس و تنگدستی سے بچائے۔

یہ اجلاس مودودی صاحب کے اس بیان کو کہ لاہوری مرزائی کافر نہیں ہیں۔ مرزائیت کی ایک پرفریب خدمت قرار دیتا ہے۔

بقیۃ السلف امیر مرکزیہ حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی صاحب دامت برکاتہم کی دعا پر یہ اجلاس ۱۲½ بجے اختتام پذیر ہوا۔

(حافظ تاج محمد ناظم دفتر جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن کوہاٹی بازار راولپنڈی)

● ـــــ عیسک خیل مروت

مفتی محمود صاحب کے جلسۂ عیسک خیل مروت میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجتماع ملک کے مشہور مذہبی رہنما جامع شریعت و طریقت الحافظ۔ القاری حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی وفات حسرت آیات پر رنج و افسوس کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجتماع خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات کے خلاف اسلام مقالے پر جو انہوں نے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس راولپنڈی میں پڑھا مذمت کرتا ہے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے اجراء سے ملک میں پھیلی ہوئی فحاشی، بے حیائی کو فوراً بند کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع پاکستان جیسے اسلامی ملک میں تحریف فی الدین کا فتنہ روز افزوں پھیلنے اور پھلنے پر بے حد نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ نیز مطالبہ کرتا ہے کہ اس فتنہ کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اس عہدہ سے برطرف کیا جائے۔ (حمید اللہ نیازی)

● ـــــ ٹنڈو آدم

جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء ریلوے جامع مسجد ٹنڈو آدم کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب نے فرمایا کہ آج فحاشی و بے حیائی کا دور دورہ ہے جس کے انسداد کے لئے منظم ہو کر کوشش کرنی ضروری ہے ورنہ ہم سب خدا کے ہاں جوابدہ ہیں۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ٹنڈو آدم میں نام نہاد صنعتی نمائش کی سخت مذمت کرتا ہے۔ یہ نمائش مسلمانان ٹنڈو آدم کے پسینے کی کمائی کی ۳۵۰۰۰/- ہزار روپے کی لاگت سے بنا کر ٹنڈو آدم کے عوام کو غریب سے غریب تر بنانے کا ایک منصوبہ ہے۔ لہٰذا ہم حکومت اور حکام ضلع سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسے فحش قسم کے کھیل تماشوں پہ ملک میں پابندی عائد کی جائے۔

(۲) یہ اجلاس محکمہ اوقاف کی طرف سے ۱۳ مارچ کے "نئی روشنی" میں دیئے گئے بیان پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں محکمہ اوقاف کی طرف سے آئمہ مساجد و خطباء حضرات کی توہین کی گئی ہے۔

● ـــــ سکھر

جمعیۃ علماء اسلام سکھر وارڈ نمبر ۳ کی تشکیل کے موقع پر جناب محمد ادریس صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ آج کے دور میں لوگوں کا تقریبات میں جمع ہونا ایک دستور بن گیا ہے۔ خواہ وہ تقریبات مذہب اسلام کے خلاف ہوں یا شادی بیاہ اور ماتمی تقریبات ہوں۔ ان تمام امور کے لئے تو لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ مگر آج اگر دین کی بات کہنے اور سنانے کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے، تو ماشاء اللہ چند گنے چنے افراد کے سوا کوئی بھی اس دینی اجتماع کی رونق کو بڑھانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بلکہ جو لوگ ذرا بھی دینی احساس اور درد رکھتے ہیں۔ ان کو بھی ورغلا کر اجتماع سے روکا جاتا ہے۔ آج ہم جمعیۃ کے پروگرام کو منظم طریق سے چلانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ جمعیۃ کی توسیع و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کے مندرجہ ذیل حلقہ جات میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب ہوا۔

حلقہ نمبر ۳	امیر	مولانا محمد عبیداللہ جامعی
	ناظم	محمد ادریس صاحب
	خازن	حافظ محمد اقبال صاحب

ارکان:- مولانا محمد عبیداللہ - محمد ادریس - حافظ محمد اقبال حاجی محمد شریف - حاجی دین محمد - حاجی محمد تقی - حاجی رشید احمد، بشیر احمد، محمد سلیم - محمد صادق - مولانا عبدالحلیم

● ـــــ بہاول پور

آج مورخہ ۲۶ - مارچ ۶۸ء بمطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ کو جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں اراکین کے علاوہ معزز شہریوں نے شرکت کی کارروائی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد عبدالمجید صاحب نے جمعیۃ کے اہم امور پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ رشید احمد نور پوری نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا اور جمعیۃ کے چیدہ کارناموں پر روشنی ڈالی اور معززین شہر میں شرکت کی دعوت دی اور کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں صحیح کام کر رہی ہے۔ شہریوں نے ناظم صاحب کی تائید اور اظہار مسرت کیا۔ اس کے بعد حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں اور اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا

قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نور پوری ناظم اعلیٰ بہاولپور کے والد ماجد کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا کرتا ہے اور ان کی وفات کو سانحہ عظیم قرار دیتا ہے اور ان کے لئے دعا کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مولوی شمس الدین صاحب مبلغ کو بر کرتا ہے۔ (۳) یہ اجلاس ملک میں جشن منانے کی مذمت کرتا ہے۔ جبکہ دشمن برسرپیکار ہے اور اسلحہ میں مصروف ہے۔ ملک میں ورائٹی شو اور ناچ گا کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے، اس جسارت کو حق کی نظروں سے دیکھتا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ ایسے حالات ملک میں جشنوں کو فوراً بند کر دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مچھی ہٹہ والی متعلق جو درخواستیں شہریوں نے پیش کی ہیں۔ ان پر عمل اور مسجد سے نائی وغیرہ کو ہٹایا جائے اور اس میں لگوایا جائے۔ (رشید احمد نور پوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ

...ومات

...ان کی پیداوار

پیداوار

فاسفیٹس، کپاس، شکر، چاول باجرہ، سیمنٹ، کپڑا

گندم، جو، زیتون کا تیل، پھل تمباکو، سیمنٹ کپاس، شکر پٹرول، فاسفیٹ

گندم، جو، کھجور، چاول، کپاس اون۔ پٹرول، سوتی کپڑا، سیمنٹ کپاس۔ گوند۔ باجرہ، لکڑی، کھجور مونگ پھلی

گندم، جو، کپاس، نمک، پٹرول سیمنٹ

کافی، کھجور، کشمش، جوار، باجرہ میوے، نمک

گندم، جو، زیتون، کارک، اسفنج لوہا، فاسفیٹس

زیتون، گندم، پھل، تمباکو، سیمنٹ پٹرول، سوتی کپڑا

لیلا، کافی، ہیرے، لوہا

گندم، جو، پھل، چونا، تانبا

گندم، جو، کھجور، سیمنٹ، تیل

خام تیل، کھجور

تیل

فاسفیٹ، گندم، جو، ترکاریاں پھل، لوہا، میگنیز، سیسہ، جست

احمد، طٰہٰ احمد)

عالمِ اسلام

صدر ناصر کا نعرہ جہاد

صدر ناصر صاحب نے اعلان کر دیا ہے، کہ وہ وہ فلسطینی مجاہدین اور چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں کی مکمل حمایت اور امداد کرتے رہیں گے اور یہ اپنے ملک کو اغیار سے آزاد کرانے کا بنیادی حق ہے۔

سعودی عرب کی جرأت

سعودی عرب میں برطانیہ نے جو نیا سفیر مقرر کیا ہے وہ یہودی ہے۔ اس کو قبول کرنے سے سعودی حکومت نے انکار کر دیا ہے۔

شاہ حسین اور امریکہ

یہ بات تعجب سے سنی جائیگی کہ امریکی سفیر نے مسٹر ایبان یعنی اسرائیلی وزیر خارجہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ شاہ حسین کو اردن میں برسر اقتدار رکھنا امریکہ اور اسرائیل دونوں کے لئے یکساں اہم ہے اور شاہ حسین کی جگہ قائم ہونے والی کوئی بھی حکومت زیادہ پیچیدہ مسائل پیدا کر دے گی۔

عرب ممالک کا مشترکہ دفاع

امریکہ اور بعض امریکی ایجنٹوں نے یہ چاہا تھا کہ اردنی فوج کی کامیابی کا اتنا چرچا کیا جائے کہ شاہ حسین عرب قیادت میں صدر ناصر کی جگہ لے لے۔ مگر شاہ حسین نے قاہرہ جا کر اور شام عراق اور مصر سے مشترکہ دفاع کر کے ان سازشیوں کو مایوس کر دیا ہے زیادہ قابل رحم مودودی جماعت ہے۔ جن کے پیٹ میں شاہ حسین کے ہر دورۂ قاہرہ کے وقت درد اٹھتا رہتا ہے۔

بہرحال عربوں کا یہ اتحاد قابل صد مبارکباد ہے۔

دو عیسائیوں کا قبول اسلام

کچا کھوہ - ۲۷ ذوالحجہ - آج بروز بدھ بدھ مدرسہ تعلیم الاسلام عزت آباد نزد کچا کھوہ میں مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم مدرسہ ہذا ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کچا کھوہ کے ہاتھ پر ایک مرد اور ایک عورت مشرف باسلام ہوئے۔ ان کا پہلا نام صادق مسیح اور ٹریزال تھا۔ اب اسلامی نام محمد صادق اور سکینہ بی بی رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام پر استقامت بخشے۔

محمد عبدالباری ثاقب مدرس
مدرسہ تعلیم الاسلام عزت آباد
(ملتان)

مردان میں پرویزیت ختم

سابق سرحد میں مردان پرویزیت کا مرکز تھا مسٹر غلام احمد پرویز کو بھی ناز تھا کہ مردان میں چند دنیا دار اس کے ہم مسلک بن گئے تھے۔

گذشتہ دنوں ڈاکٹر طلا محمد خاں چیف آف بکٹ گنج مردان فوت ہوئے۔ کسی وقت یہ پرویز کا مرید تھا مردان میں جب پرویز آتا تو اس کے مکان میں ٹھیرتا، اور پرویزیت کی ریکارڈیں بھی اس کے مکان میں سنائی جاتی تھیں۔

ڈاکٹر صاحب مذکور پر ایک امام مسجد نے جنازہ پڑھایا جس سے مسلمانوں میں تحریک چلی کہ مذکورہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی اقتداء جائز نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے مسئلہ کے دریافت کے لئے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم ڈویژن کی طرف رجوع کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کل ضلع جمعیۃ علماء اسلام مردان کی مجلس عمومی طلب کی گئی اور پاکستان کے علماء سے بھی استفتاء طلب کیا گیا۔ جمعیۃ کے علاوہ دیگر علماء علاقہ بھی مدعو کئے گئے۔

اس تحریک سے پرویزی متاثر ہوئے اور پرویزیت کے خلاف مسلمانوں کے جذبات بڑھ گئے۔ ڈاکٹر صاحب مذکور کے متعلق شرعی شہادت پیش ہوئی۔ کہ بے شک ڈاکٹر مذکور پرویزی تھے۔ لیکن پرویزیت سے انہوں نے توبہ کر لی تھی۔

چنانچہ شرعی شہادت کی روشنی میں مجلس علماء نے فیصلہ کر دیا۔ اس کے ڈاکٹر طلا محمد مرحوم کے بھائی ڈاکٹر رضا محمد صاحب نے پرویزیت سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ اور اس طرح مردان میں یہ فتنہ ختم ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

مودودیت سے علیحدگی

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے نام ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب جو مودودی جماعت کا رکن تھا۔ مندرجہ ذیل خط ارسال کر کے مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔

محترم المقام جناب حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور دامت برکاتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند روز پہلے جماعت اسلامی میں شریک ہو چکا تھا۔ بوجہ نافہمی کے اب مجھے علم ہو چکا ہے۔ میں اب مودودیت کے عقاید اور مسلک سے الگ ہو گیا۔ اور انشاء اللہ اس علاقہ میں کوشش کروں گا۔ کہ اگر دوسرا کوئی بھی مودودی ہو۔ اس کو بھی تلقین کروں گا کہ مودودیت سے الگ ہو جانے میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ میں لاعلمی کی وجہ سے مودودی جماعت میں تھا۔

منجانب ڈاکٹر عبدالوہاب قریشی
مصری بانڈ علاقہ ہری چند تحصیل چارسدہ
ضلع پشاور

عورتوں کیلئے

مخبر صادق معلم انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

(۱) فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کو راضی چھوڑ کر مرے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

(۲) فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے جس کی وجہ سے مرد ناراضگی سے رات گذارے تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ)

(۳) فرمایا کہ جب عورت پانچ وقت نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت محفوظ رکھے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

(۴) فرمایا کہ جب مرد اپنی حاجت کے لئے بیوی کو بلائے تو چاہیئے کہ آ جائے اگرچہ تنور پر کام کر رہی ہو (ترمذی)

(۵) فرمایا کہ کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے۔ (ابوداؤد)

(۶) فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی مجبوری کے اپنے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (ابوداؤد)

(۷) فرمایا کہ عورت چھپی ہوئی چیز ہے۔ جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے تکنے لگتا ہے (ترمذی)

(۸) فرمایا کہ ملعون ہے وہ عورت جو (کسی کے مرنے پر) زور سے اور بیان کر کے روئے اور اس عورت پر جو اس کا رونا سنے۔ (ترمذی)

(محمد سعید وارڈ نمبر ۴ شجاع آباد)

مولانا ضیاء القاسمی پر پابندی

لائل پور۔ جامعہ قاسمیہ لائلپور کے مہتمم اور تنظیم اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ان میں کراچی، حیدرآباد۔ سانگھڑ۔ خیرپور میرس ملتان۔ ساہیوال۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ گجرات کیمبلپور۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ مظفر گڑھ۔ جھنگ وغیرہ اضلاع شامل ہیں۔ ضلع لائلپور میں تقریر پر پابندی عائد کی گئی ہے

دعائے مغفرت کی درخواست

حضرت قاری فضل کریم صاحب بانی مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار کوچہ کندیگراں لاہور کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالحمید)

Scanned with CamScanner

تورات اور انجیل میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ

زاہد گکھڑوی

یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سابقہ کتب سماویہ خصوصاً تورات، انجیل اور زبور میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری اور ان کا ذکر خیر موجود تھا۔ جیسا کہ قرآن مقدس کا فرمان ہے کہ یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل (الاعراف رکوع ۱۹) اہل کتاب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور اس بات میں کسی قسم کے شک و شبہ کی اب گنجائش علماء اسلام کی نادر تحقیقات نے باقی نہیں رہنے دی کہ عیسائی پادریوں نے اپنی اغراض کی خاطر تورات اور انجیل کی تحریف کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر اپنی آمد کی خوشخبریوں کو ان کتابوں سے نکال دیا۔ لیکن آج کی مسترد انجیل میں بھی ایسے شواہد موجود ہیں، جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم کی بیان کردہ پیش گوئی موجود تھی۔ جو بعد میں پادریوں اور راہبوں کی اغراض کی بھینٹ چڑھ گئی۔ چنانچہ ان شواہد میں سے چند ایک ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) انجیل یوحنا میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں"۔ (یوحنا ۱۴: ۳۰)

انجیل متی میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔ میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے۔ وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔

(متی ۳: ۱۱، ۱۲)

انجیل یوحنا میں ہے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا:۔ مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا۔ (یوحنا ۱۶: ۱۲-۱۴)

یہ اور اس قسم کے دوسرے حوالہ جات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک ایسی شخصیت کی آمد کی خبر دی تھی جو بقول ان کے "دنیا کا سردار" ان سے زور آور" ان سے افضل" ہستی ہوگی ایسی عظیم المرتبت ہستی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں اور اس کی خصوصیات میں سے یہ بات ہوگی کہ وہ لوگوں کو روح القدس اور آگ (یعنی آتشیں شریعت جیسا کہ ایک مقام پہ تورات ہی آتشیں شریعت کے الفاظ بھی آئے ہیں) کے ساتھ پاک کریگا اور آئندہ کی خبریں بتلائے گا۔ پھر وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنیگا وہ کہے گا۔ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود الی السماء کے بعد ایسی خصوصیات کی حامل کون سی شخصیت اس دنیا میں تشریف لائی ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات اقدس اس سے مراد ہے۔ جس میں مندرجہ بالا صفات میں سے ہر صفت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ اگر ہمارے عیسائی دوست یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو ان پیشگوئیوں (معاذ اللہ) غلط کہیں اور یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو چھوڑ کر پوری تاریخ انسانیت میں کسی ایسی شخصیت کی نشاندہی کریں، جو حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد اس جہان فانی میں قدم رنجہ فرما ہوئی ہو اور اس میں مندرجہ بالا مکمل صفات موجود ہوں۔

(۲) کتاب استثنا میں ہے کہ:۔

خداوند سیناسے آیا اور سعیر سے ان پر آشکارہ ہوا اور کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پہ ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ (استثناء ۳۳: ۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سیناسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آمد، سعیر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اور کوہ فاران سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری مراد ہے۔ ورنہ اس کے سوا اس کا کوئی قابل قبول مفہوم نہیں نکلتا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انجیل کی سابقہ اشاعتوں میں "لاکھوں قدسیوں میں سے آیا" کی بجائے "دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا" کے الفاظ ہیں۔ جیسا کہ مؤرخ اسلام اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے اپنی تصنیف حجتہ الاسلام کے صفحہ ۱۳۲ پہ یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ اور پرانی بائیبل میں اب بھی یہ الفاظ موجود ہیں اور یہ الفاظ اس عبارت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد لینے کی مزید تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ کوہ فاران مکہ کی پہاڑیوں کا نام ہے۔ اور دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے موقع پہ کوہ فاراں کے پاس جلوہ گر ہوئے تھے۔

(۳) انجیل یوحنا میں ہے کہ:۔

اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا۔ پھر تو ہے کون؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا۔ میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے۔ بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا۔ کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیا۔ نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟ (یوحنا ۱: ۱۹-۲۶)

یہودیوں کے ساتھ یوحنا کے اس مکالمہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کو ایک تو مسیح علیہ السلام کی آمد کا انتظار تھا۔ دوسرا ایلیا یعنی الیاسؑ کی آمد کا اور تیسرا ایک اور نبی کی آمد کا انتظار تھا۔ اسی لئے انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو ان تینوں میں سے کون ہے؟ تو اس نے صاف کر دیا کہ نہ میں مسیح ہوں نہ ایلیا، اور نہ ہی وہ "نبی" ہوں (گویا یوحنا کو بھی اس نبی کی تشریف آوری کا علم تھا۔ جبھی تو وہ کہہ رہا ہے کہ میں وہ "نبی" نہیں ہوں ورنہ صاف کہہ دیتا کہ مسیح اور ایلیاء تو خیر ہوئے ہی وہ "نبی" سے تمہاری مراد کیا ہے) پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تو ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں تو تو بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے علاوہ ایک اور نبی کے بارے میں تصور ان لوگوں میں موجود تھا اور وہ نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟

(۴) انجیل لوقا کے مصنف مقدس لوقا اپنی کتاب کی ابتداء میں رقمطراز ہیں کہ:۔

چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ یہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ (لوقا ۱: ۱-۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت لوگوں نے مقدس لوقا کی طرح اناجیل کی ترتیب کا کام کیا ہے اور انہی لوگوں میں سے جنہوں نے اناجیل کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ ایک شخصیت مقدس "برنباس" کی بھی تھی۔ جس کا اصل نام یوسف تھا اور مقدس لوقا کے کہنے کے مطابق رسولوں نے اس کا نام برنباس (نصیحت کا فرزند) رکھ دیا (ملاحظہ ہو رسولوں کے اعمال ۴: ۳۶)

(باقی)

یہ لاہور ہے

(م، ح، س)

گذشتہ ایام میں مغربی پاکستان کے دل لاہور میں کئی واقعات ایسے ہو گذرے ہیں جن سے مسلمانوں کے سرندامت کی وجہ سے غیر مسلموں کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ ابھی اس خبر کا چرچا تھا کہ لاہور کے ایک ہوٹل میں تہذیب و شرافت اور شرم و حیا کا دامن تار تار کر کے سینکڑوں افراد کے سامنے ایک شریف زادی نے بالکل برہنہ ہو کر ڈانس کیا اور دیکھنے والے سینکڑوں افراد جن کی غیرت کو انگریزی تہذیب چاٹ چکی تھی، اس پر تحسین کے ڈونگرے برساتے رہے۔

اس کے چند دن بعد یہ خبر بھی اخبارات میں آئی۔ کہ لاہور کے ایک ہوٹل میں طلبا اور طالبات نے مخلوط ڈانس کا مظاہرہ کیا۔ یہ بھی لاہور کے غیور مسلمانوں کے منہ پر ایک چپت تھی۔ لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ چند غیر ملکی جوڑوں نے لاہور کی ایک شاہراہ کے بڑے چوک میں ڈانس کیا۔ جس سے ٹریفک بھی کچھ دیر کے لئے معطل ہو گئی۔ ملک میں پڑھے لکھے بیوقوفوں کی کوئی کمی نہیں۔ جہاں ڈانس دیکھا، تو آناً فاناً آدمیوں کے غول کے غول اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہاں بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ جہاں اس غیر ملکی جوڑے نے ناچنا اور اپنی زبان میں گانا شروع کیا۔ اسی وقت لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اخبارات سے معلوم ہوا کہ کچھ خدا ترس ایسے بھی پہنچ گئے جن کا ارادہ نیک تھا۔ اور ان کی غیرت ان کے اس ناروا فعل کو برداشت نہ کر سکی، قریب تھا کہ وہ کچھ کر گذرتے۔ لیکن بروقت ایک پولیس افسر نے ان کی مدد کی اور ان کو ہوٹل میں لے جا کر پناہ دی۔ لیکن حیرت تو اس بات پر ہے کہ آخر اس غیر ملکی جوڑے کو یہ جرأت کیسے ہو گئی کہ وہ اس بے باکی کے ساتھ برسر بازار اس قسم کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اس سلسلے میں چند گذارشات پہلے بھی پیش کی جا چکی ہیں کہ ملک میں یہ ننگے ناچ اور مخلوط ڈانس اور دیگر فحش حرکات میں کہیں غیر ملکی مشنریوں کا ہاتھ کارفرما نہ ہو۔ چنانچہ غیر ملکی جوڑے کا برسر بازار ناچنا اور گانا یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ واقعی غیر ملکی ادارے ہمارے نوجوانوں کے اخلاق کو ختم کرنے کے لئے شب و روز اسی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ غیر ملکی مشنریوں کا معاملہ صرف یہیں تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ

نوائے وقت میں ایک شائع شدہ مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی پاکستان میں صرف ایک سال کے اندر آٹھ ہزار مسلمان عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔

تجدید عیسائیت

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا کہ تجدید عیسائیت کے کچھ نسخے دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ اعلان ہوتے ہی جتنے نسخے موجود تھے۔ وہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ اب دفتر میں تجدید عیسائیت کا کوئی نسخہ موجود نہیں ہے۔ آئندہ شائع ہونے پر اعلان کر دیا جائیگا۔ (محمد حنیف)

اسرائیل اور جماعت اسلامی کے کچھ نسخے دفتر میں موجود ہیں اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو مطلوبہ تعداد سے جلد مطلع فرمائیں۔ قیمت ۲/۵۰

ملنے کا پتہ:۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

یہ نقدی کس کی ہے

۳۔ اپریل ۱۹۶۸ء کو اڈہ نیو مظفر ٹرانسپورٹ نگر کھاڑہ ملتان میں میرے بھتیجے مسمی محمد ظفر کو کچھ رقم نقدی جو کہ دو صد سے زیادہ اور اڑھائی صد روپیہ سے کم ہے۔ عام جگہ پر گری پڑی تھی۔ جس صاحب کی یہ رقم ہو، اپنا پورا نشان اور صحیح تعداد بتا کر لے جا سکتا ہے

حکیم رحیم بخش
مقام و ڈاک خانہ موچی والی
ضلع مظفر گڑھ

ترجمان اسلام
کی اشاعت بڑھانا ہر دیندار کا فرض ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
کی
مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-
(۲) اٹھرا کی گولیاں " " ۲۰/-
(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/-
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-
(۵) اکسیر نزلہ نئے اور پرانے نزلہ کے لئے قیمت ۲۰ گولی ۱۷/-
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ گولی ۱۲/-
(۷) روغن چنبیل ۱۰/- روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو تین اپاہج جگر کے لئے کافی ہوتا ہے
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ دھنیہ، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا، دس شیشی کے خریدار کو ۸ رفی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس چالیس کیپسول سونا، چاندی، فولاد وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/- روپے
(۱۰) بواسیر ہر دو قسم کی دوا قیمت بیس بیس روپے

(۱۱) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/- روپے تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے زیادہ کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۲) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد، کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۱۲/- روپے

دواخانہ فیض عام بلغہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

آرڈر

دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے

تجدید سنت

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ

(قسط نمبر ۴)

مثال کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس روایت کو پیش کرتا ہوں جو مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ کے مطاعن میں پیش کی ہے۔ اس جھوٹی روایت میں جو کسی بہائی نے وضع کی ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے پہلے ہی اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا تھا، کہ حضرت عثمان سریر آرائے خلافت ہو کر اقربا پروری سے کام لیں گے۔ اور اپنے خاندان والوں کو اعلیٰ مناصب پر مسلط کر دیں گے۔ بظاہر تو یہ روایت حضرت عثمان رضؓ کے خلاف ہے۔ لیکن غور کیجئے تو اس گھڑنے والے مفتری نے فاروق اعظمؓ کی پوزیشن بھی خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کو اقربا پرور جانتے تھے تو انہوں نے اپنے بعد خلافت کے لئے ان کو نامزد کیوں کیا؟ خصوصاً جب دوسرے حضرات بھی موجود تھے۔ جن کے نام بھی فاروق اعظمؓ نے ذکر کئے تھے۔ پھر حضرت عثمانؓ کا نام بڑھانے کی کیا ضرورت تھی؟

یہ ایک نمونہ ہے سبائی فریب کاریوں کا۔ ایسی مثالیں کتب تاریخ میں نادر نہیں ہیں۔ جو لوگ ان کے دقیق مکائد کو نہیں سمجھتے ہیں۔ وہ اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ جیسی مودودی صاحب کر رہے ہیں۔

مودودی صاحب نے خود شعوبی تحریک کا تذکرہ کیا ہے۔ جسے ہم اُن کی کتاب سے اوپر نقل کر چکے ہیں اس کی وسعت و طاقت کا اعتراف خود مودودی صاحب نے کیا ہے۔ اس عجمی اور شعوبی تحریک کے سربراہ کون تھے؟ کیا یہ شیعہ نہ تھے، کیا علی الاعلان اہل عرب اور قریش کی مذمت کرنے والے شیعوں کے علاوہ اور دوسرے نہیں ہو سکتے۔ ظاہر ہے کہ اکثر صحابہ تو عربی ہی تھے اور ان میں قریش تو اور بھی نمایاں تھے۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھئے کہ انہیں شعوبی تحریک کے حاملین کے یہاں حضرت علیؓ اور حضرات حسنینؓ کی مذمت کے بجائے مدح و ستائش ملتے ہیں۔ بلکہ انہیں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان بزرگوں کے فضائل میں جھوٹی روایتیں بھی گھڑی ہیں عداوت صحابہ اور ان کے درمیان تفریق بھی اگر شیعیت نہیں ہے۔ تو میں حیران ہوں کہ شیعیت و رفض کس چیز کا نام ہے؟

ان سب کے اعتراف کے بعد مودودی صاحب کا شیعی سازش سے انکار بہت ہی حیرت انگیز جسارت ہے مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کے خلاف غلط اور موضوع روایتوں کا جو انبار کر دیا ہے۔ سند کے اعتبار سے ان پر تنقید کا دروازہ بند کرنے کے لئے موصوف نے مندرجہ بالا دلائل ذکر کئے ہیں۔ جن کی تردید تفصیل کے ساتھ ہم کر چکے ہیں اور جن کی رکاکت الم نشرح ہو چکی ہے۔ لیکن موصوف کو خوف ہوا کہ تاریخ میں تو درایت کا معیار بھی مروج ہے۔ اس لئے کہیں کوئی اس سے کام لے کر میری محنت پر پانی نہ پھیر دے۔ اس طرح انہوں نے درایتی تنقید روکنے کے لئے بھی کچھ کمزور روکاوٹیں کھڑی کرنے کی بھی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض حضرات اس معاملہ میں یہ نرالا قاعدہ کلیہ پیش کرتے ہیں کہ ہم اصحابہ کرامؓ کے متعلق صرف وہی روایات قبول کریں گے جو ان کی شان کے مطابق ہوں۔ اور ہر اس بات کو رد کر دینگے جس سے اُن پر حرف آتا ہو، خواہ کسی صحیح حدیث میں وارد ہوئی ہو"۔ (ص ۳۰۵)

مودودی صاحب نے نہایت چالاکی کے ساتھ صحیح مسلک اہلسنت کی غلط ترجمانی کی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جناب والا وہ بعض حضرات کون ہیں۔ جنہوں نے آپ کا مزعومہ قاعدہ کلیہ پیش کیا ہے؟ یہ غلط الزام لگا کر آپ نفسیاتی طریقہ سے مخاطب پر یہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ جو لوگ آپ کی طرح صحابہ کرام کے خلاف کذابوں اور جعلسازوں کی روایتیں قبول نہیں کرتے ہیں بلکہ اُن کی چھان بین کرتے ہیں۔ اور روایت و درایت کی بھٹی میں انہیں تپا کر دیکھتے ہیں۔ وہ صحابہ کے ساتھ عقیدت میں غلو کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی بات کی طرف دھیان نہ دو۔ آپ کا یہ طرز عمل بہت افسوسناک اور قطعاً غیر علمی ہے۔ غلط بیانی کر کے قاری کے جذبات کو اس طرح ابھارنا کہ وہ صحیح و سقیم میں امتیاز کی کوشش نہ کر سکے۔ ہرگز کسی علمی بحث کے شایان شان نہیں ہے

اچھا ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ بعض لوگ یہ قاعدہ کلیہ پیش کرتے ہیں، اور یہ قاعدہ غلط بھی ہے۔ لیکن اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ صحابہ کرام کے خلاف ہر روایت کو قبول کر لیا جائے۔ خواہ اس کا راوی کوئی شیعی یا کوئی دوسرا کذاب ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کا بیان کردہ قاعدہ کلیہ کسی نے پیش کیا ہو یا نہ پیش کیا ہو۔ مگر خود انہوں نے عملی طور پر اپنی تحریر نظر کتاب میں یہ کلیہ قائم کر دیا ہے کہ جو روایت مخصوص حضرات کو چھوڑ کر صحابہ کرام کے خلاف ہو اور جس سے اُن کی تنقیص نکلتی ہو اُسے قبولیت کے لئے منتخب کر لیا جائے۔ خواہ اصول روایت و درایت کے لحاظ سے وہ کتنی ہی غلط اور لغو کیوں نہ ہو۔ مودودی صاحب کی اسی کتاب میں اس کی مثالیں متعدد ملتی ہیں۔ بطور نمونہ ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ کے متعلق لسان المیزان میں پہلی روایت تو لکھی ہے کہ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت ابو مخنف کی ہے کہ ایک غار میں چھپے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں سانپ نے ڈس لیا۔ اور حضرت معاویہؓ کے گورنر نے لاش کا سر کاٹ کر حضرت معاویہؓ کے پاس بھیجا۔ واقعہ پر بحث تو اپنے مقام پر آئے گی۔ یہاں دکھانا یہ ہے کہ مودودی صاحب نے پہلی روایت کو چھوڑ کر اسی ابو مخنف کذاب کی موضوع اور جھوٹی روایت کو درج کتاب کیا ہے۔ حالانکہ وہ خود اپنی اسی کتاب میں اعتراف کر چکے ہیں کہ محققین فن رجال ابو مخنف کو کذاب اور شیعی کہتے ہیں۔ لیکن بعض معاویہؓ نے ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے اور اسی کذاب کی روایت کو انہوں نے صرف اس لئے قبول کر لیا کہ اس سے خلیفۃ المسلمین امام معاویہؓ کی شان اقدس کی منقصت کا پہلو نکلتا تھا۔

مودودی صاحب! آپ نے جو "بعض حضرات کی طرف سے قاعدہ کلیہ" بیان کیا ہے۔ وہ تو محض آپ کا غلط الزام ہے لیکن بعض نہیں کل اہلسنت والجماعت کا قاعدہ کلیہ اس باب میں یہ ہے کہ کسی صحابی کے متعلق کوئی ایسی روایت جو اُن کے مرتبۂ عالی سے فروتر معلوم ہوتی ہو۔ صرف اسی وقت قبول کی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ حدیث وخبر کے اصول روایت و درایت پر معیاری ثابت ہو۔ شیعی، خارجی معتزلی، صاحبوں کذابوں کی روایتیں یا ابن اثیر ابن کثیر اور ان جیسے مورخین کے لگائے ہوئے کوڑے کے ڈھیر ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتے بلکہ اس لائق ہیں کہ انہیں نذر آتش کر کے ان کی راکھ کو بھی دریا برد کر دیا جائے۔ تاکہ تاریخ اسلام کے پاکیزہ صفحات گندگی سے پاک ہو جائیں۔

یہ اصول خود قرآن مجید سے ثابت ہے۔ یہ آیت مقدسہ یا ایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا الایۃ پہلے نقل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ارشاد الٰہی ہے۔ ان بعض الظن اثم۔ بیشک گمان گناہ ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہی بدگمانی گناہ ہوگی جو دلیل شرعی پر مبنی نہ ہو اور ظاہر کے خلاف ہو۔ یہ بھی معلوم ہے کہ کوئی روایت جب تک معیار پر پوری نہ اترے اُس وقت تک وہ دلیل شرعی نہیں بن سکتی۔ اسی طرح جو روایت ظاہر حال کے خلاف ہو اُسے اعلیٰ معیار پر پرکھا جائے گا اور اگر اس میں ذرا بھی سقم ہوگا تو روایت اُسے رد کر دے گی اور وہ حجت شرعی نہ بن سکے گی۔ ایسی روایتیں جن سے کسی صحابی کی تنقیص ہوتی ہو اُسی وقت قبول کی جا سکتی ہے جب وہ محدثین کے اعلیٰ معیار نقد پر پوری اتریں۔ اس لئے

کہ وہ ظاہر کے خلاف ہیں۔ ان حضرات کی زندگی کی پاکیزگی تواتر سے ثابت ہے۔ پاکیزگی کے اس تسلسل میں کوئی خلا ثابت کرنے کے لئے اگر تواتر نہیں تو کم از کم امام بخاریؒ یا امام مسلمؒ کے شرائط پر پوری اترنے والی خبر صحیح تو ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ان مقدس حضرات کی توثیق قرآن مجید اور احادیث نبویہ نے فرمائی ہے۔ اس توثیق عام سے تخصیص کسی حجت شرعیہ ہی کی بنا پر ہو سکتی ہے اور حجت بھی قوی ہونا چاہیئے ضعیف حدیث بھی حجت نہیں بن سکتی۔ چہ جائیکہ تاریخ کی روایتیں جن کا درجہ ضعیف حدیث کے برابر بھی نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ اس مسئلہ میں روایات کی تنقید کا معیار احادیث اعمال کے معیار سے زیادہ بلند ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس کا تعلق باب العقائد سے ہے اور عقیدہ کی اہمیت اعمال سے بدرجہا زائد ہے۔

جو اصول کتاب و سنت سے ثابت اور قیاس شرعی کے مطابق ہے۔ اُسے مودودی صاحب نے بالکل ہی اُلٹ کر رکھ دیا۔ زیر نظر کتاب میں انہوں نے ظاہر حال اور کتاب و سنت کی توثیق کے خلاف صحابۂ کرام کے متعلق وضاعوں کذابوں، دشمنانِ دین اور اعداء صحابہ کی موضوع روایتیں بے دریغ قبول کی ہیں۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

جس اصول کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں وہ کتاب و سنت کے موافق اور قیاس شرعی کا ہونے کے ساتھ فطرت انسانی سے بھی مناسبت رکھتا ہے۔ اگر کسی شخص کے متعلق کوئی ایسی خبر دی جائے جو اس کی ظاہری حالت سے مناسبت نہیں رکھتی تو ہم اسے آسانی سے نہیں قبول کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص یہ خبر دے کہ فلاں شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ یا فلاں صالح شخص آج میخانے میں شراب پیتے ہوئے دیکھا گیا، تو ہم ان خبروں کو بہت زیادہ چھان بین اور تحقیق و تفتیش کے بعد قبول کرتے ہیں۔ اور جب تک اس کا بہت قوی ثبوت نہیں ہوتا۔ ان پر یقین نہیں کرتے۔ بلکہ بسا اوقات راوی کی تصدیق کرنے کے بعد بھی اس کی تاویل و توجیہہ تلاش کرتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ باپ کا ارادہ قتل کا کیسے ہو سکتا ہے۔ غالباً محض دھمکانے کے لئے اس نے بندوق کا رُخ مقتول کی طرف کر دیا ہوگا غلطی سے بندوق چل گئی۔ علیٰ ہذا فلاں صاحب شراب کی دوکان پر چولہا جلانے کے لئے اسپرٹ خریدنے گئے ہوں گے۔ راوی کو اشتباہ پینے کا ہو گیا۔ وغیرہ۔ یہ مثالیں زیر بحث قاعدہ کلیہ کے فطری ہونے کی نشاندہی کر رہی ہیں جسے جمہور اہلسنت والجماعت نے صحابہ کرام کے حق میں پیش نظر رکھا ہے۔ مودودی صاحب و امثالہم نے اس بارے میں جو راستہ اختیار کیا ہے وہ خلاف شریعت ہونے کے ساتھ خلاف فطرت بھی ہے۔

اسی شرعی اور فطری قاعدہ کلیہ کو جس میں تحریف کر کے مودودی صاحب نے بھیانک صورت میں پیش فرمایا ہے اگر رد کر دیا جائے اور مودودی صاحب کے قاعدے سے خود اُن کے متعلق کام لیا جائے تو نہ وہ خود اس پر راضی ہوں گے نہ ان کی جماعت کے افراد۔ مثلاً کوئی شخص اُن پر کوئی ایسا الزام لگا دے جو اُن کی ظاہری حالت کے لحاظ سے بعید از قیاس ہو تو کیا اُس کی اجازت دیں گے کہ اس الزام کے بغیر تحقیق و تفتیش صحیح سمجھ لیا جائے اور اس کی اشاعت شروع کر دی جائے۔

فرض کیجئے کہ خبر ملتی ہے کہ مودودی صاحب برسر راہ جام و سبو سے شغل فرما رہے تھے تو کیا یہ معلوم کئے بغیر کہ اس کا راوی کون ہے؟ اور وہ کیسے ہیں؟ سند متصل ہے یا منقطع؟ اس خبر کو صحیح تسلیم کر لینا آپ کے نزدیک جائز ہوگا؟ بالکل فطری بات ہے کہ اس خبر کو معتقد تو معتقد ان کے شدید ترین مخالف بھی باور کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ ظاہری حالت کے بالکل خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل بعید از قیاس ہے۔

کیا ستم ہے کہ خود اپنے متعلق جو قاعدہ تسلیم نہیں، صحابہ کرامؓ کے متعلق اسی قاعدہ پر عمل کیا جائے اور دوسروں کو تلقین ہے کہ اس پر عمل کرو۔ کیا غضب ہے کہ جو اصول اپنے لئے واجب العمل سمجھا جاتا ہے وہ صحابہ کرام کے حق میں ممنوع اور قابل اعتراض سمجھا جائے۔ اپنے اوپر یا اپنی جماعت پر کوئی الزام لگایا جائے تو صرف الزام لگانے والے ہی سے نہیں بلکہ اس کے ناقل سے بھی پختہ ثبوت اور قوی دلیل کا مطالبہ کیا جائے اور اگر وہ اسے پیش کرنے سے قاصر رہے تو اُسے مفتری کذاب کہا جائے۔ مگر صحابہ کرام کی عزت معاذ اللہ ایسی گری پڑی چیز ہے کہ مفتری و کاذب کا قول ان کی منقصت میں قبول کر لیا جائے۔ اس کے لئے کسی تحقیق و تفتیش کی ضرورت محسوس نہ کی جائے۔ اس پہلو کی طرف بالکل نہ دیکھا جائے کہ فعل منسوب اُن کی شان سے کوئی مناسبت رکھتا ہے یا نہیں؟

مودودی صاحب اور ان کی جماعت لفظ اسلامی استعمال کر کے مختلف چیزوں کی تطہیر کے دعویدار ہیں مثلاً اسلامی ادب۔ اسلامی شاعری وغیرہ۔ لیکن تعجب ہے کہ اسلامی تاریخ کے الفاظ استعمال کرتے وقت ان حضرات کے ذہن سے اس تطہیر کا تصور کیوں غائب ہو جاتا ہے۔ کیا اسلام سے خبر اور روایت کے قبول کرنے کا (خواہ وہ ماضی کی خبر ہو یا دور موجودہ کی) یہی اصول بیان فرمایا ہے کہ مخبر خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کی خبر قبول کر لو؟ کیا کسی ادنیٰ مسلمان کے متعلق بھی بدگمانی کرنا یا اُس پر الزام لگا دینا بغیر دلیل شرعی کے جائز ہے؟ اگر نہیں! تو آخر وہ تاریخ جماعت کی اسلامی تاریخ کیسے ہو گئی؟ جس میں ان شرعی حدود کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

جن کتابوں کو مودودی صاحب نے روایات کے باب میں اپنی کتاب کا ماخذ بتایا ہے۔ اُن کی بہت سی روایتوں پر بعض اکابر علماء نے اپنی کتابوں میں نقد و رد بھی فرمایا ہے مثلاً حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے تحفہ اثنا عشریہ میں یا علامہ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں جو شخص واقعات کی تحقیق کرنا چاہتا ہو اور علمی انداز میں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو۔ اُس کے لئے لازم ہے کہ اس رد و تنقید کو بھی پیش نظر رکھے۔ اور ناقل و ناقد کے اقوال کے درمیان مدلل موازنہ و محاکمہ کرے۔ لیکن مودودی صاحب نے ایک نرالا قاعدہ وضع فرما کر اس قسم کی سب کتابوں کو ناقابل اعتناء بنانے کی کوشش کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"..... ماخذ کی اس بحث کو ختم کر کے آگے بڑھنے سے پہلے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے قاضی ابوبکر ابن العربی کی العواصم من القواصم، امام ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ اور حضرت شاہ عبدالعزیز کی "تحفہ اثنا عشریہ" پر انحصار کیوں نہ کیا.... ان تینوں حضرات نے دراصل اپنی کتابیں تاریخ کی حیثیت سے بیان واقعات کے لئے نہیں لکھی ہیں بلکہ شیعوں کے شدید الزامات اور اُن کے افراط و تفریط کے رد میں لکھی ہیں۔ جس کی وجہ سے عملاً ان کی حیثیت وکیل صفائی کی سی ہو گئی ہے۔ اور وکالت خواہ الزام کی ہو، یا صفائی کی ہو اس کی عین فطرت یہ ہوتی ہے کہ اس میں آدمی اسی مواد کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جس سے اس کا مقدمہ مضبوط ہوتا ہو۔ اور اس مواد کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ جس سے اس کا مقدمہ کمزور ہوتا ہو"۔ (ص ۳۲۰)

گویا اصول عدالت یہ ٹھہرا کہ ملزم کا وکیل اس کی صفائی میں لاکھ بحث کرے اور کتنے ہی وزنی دلائل کیوں نہ پیش کرے مگر اس کے بیان کو ہمیشہ مشکوک و مشتبہ سمجھنا چاہیئے۔ اور عدالتوں کو ہمیشہ مستغیث کے بیان کو وزن دے کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ شیعہ صاحبان کو مبارک ہو۔ مولانا نے اُن کی ایسی اعانت کی ہے اور ان پر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے جسے انہیں کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے اب اس قسم کی کتابوں کے بارے میں انہیں کسی پریشانی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ مودودی صاحب نے ان سب کو وکالت صفائی قرار دے کر ناقابل اعتماد قرار دے دیا ہے۔ یہی بات کہہ کر وہ بھی چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

مولانا نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ لفظ "انحصار" کا استعمال فرمایا ہے تاکہ کہہ سکیں کہ مجھے ان کتابوں پر انحصار سے انکار ہے نہ کہ ان کی طرف رجوع کرنے سے۔ لیکن ان کا اصل مقصد ان کتابوں اور ان کے مصنفین کو ناقابل اعتماد ٹھہرانا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی کتاب کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ مصنف نے انصاف اور تحقیق سے کام نہیں لیا ہے بلکہ صرف وہ مواد جمع کر دیا ہے جو اس کے مطلب کے موافق تھا۔ اور اُس مواد کو نظر انداز کر دیا ہے جو اس کے خلاف پڑتا ہے۔ اگرچہ واقعہ کے لحاظ سے اسے بھی سامنے لانا ضروری تھا۔ تو اس پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے؟ بلکہ یقیناً اس کی ہر بات شک و شبہ کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

مولانا کی اس تحقیق نے شیعیت کی راہ سے کتنی بڑی رکاوٹ دور کر دی اس کا اندازہ ہر سمجھدار آدمی کر سکتا ہے کوئی ناواقف سنی اگر شیعیت کے زہر سے متاثر ہو گیا ہو تو یہ کتابیں اس کے لئے تریاق ہیں۔ لیکن مولانا نے انہیں وکیل صفائی کی یک طرفہ بحث قرار دے کر ہدایت کا یہ دروازہ

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

Scanned with CamScanner

بچوں کیلئے

ملاقات کا اسلامی طریقہ

(حافظ خلیل احمد اطہر روڑہ ضلع سرگودھا)

پیارے بچو! آج ہم تم کو ملاقات کا اسلامی طریقہ بتاتے ہیں۔ جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو، خواہ آپس میں تم ایک دوسرے کو جانتے ہو یا نہ، تو اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سلام کیا کرو۔ سلام کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ آج ہم نے اپنے پیارے نبیؐ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ مغربی تہذیب کا ہم پر اتنا تسلط ہے کہ جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، ہاتھ ہلا کر یا ہاتھ کو پیشانی سے لگا کر جواب دیتے ہیں۔ جس کو عام طور پر سلیوٹ کہتے ہیں۔ یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جب ملو تو کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ یہ اس ..... آدمی کے حق میں جس کو سلام کرتے ہیں دعا ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ جس کو سلام کیا جاتا ہے اس کو سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔ وہ یہ کہے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یہ بھی ایک دعا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم پر بھی سلامتی، رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ملاقات کے وقت یہ دعا آپس میں پیار محبت کا ذریعہ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ خلوص کے ساتھ یہ الفاظ کہے جائیں۔ ان الفاظ میں دعا احترام، مذہب کی شان اور محبت کا پیغام ہوتا ہے۔ ناواقف واقف ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں سلام کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ فاذا دخلتم بیوتًا فسلموا علیٰ انفسکم تحیۃً من عند اللہ مبارکۃً طیبۃ۔ یعنی جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو سلام کیا کرو جو کہ دعا کے طور پر ہے اور جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برکت والی عمدہ چیز ہے۔ و اذا حییتم بتحیۃٍ فحیوا باحسن منھا او ردوھا۔ ان اللہ کان علیٰ کلّ شیئٍ حسیبًا۔ اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو، یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب لیں گے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، فرمایا، "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا جنازے کے ہمراہ جانا۔ دعوت قبول کرنا، چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہنا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، اس میں ایک یہ بھی ہے کہ جب ملاقات ہو تو سلام کرے۔ اور ایک روایت میں حضورؐ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور فرمایا کہ سلام کو پھیلاؤ اسی طرح آداب سلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں حضورؐ کا حکم ہے کہ سوار پیادے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اور سننے والا سلام کہنے والے کو سلام کا جواب دے یہاں تک کہ ایک دفعہ سلام کہنے کے بعد درخت یا دیوار یا پتھر کا ٹیلہ حائل ہو، اس کے بعد پھر ملاقات ہو تو پھر بھی سلام کرے آپس میں سلام کرنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک مومن نہیں بنو گے۔ اور تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک کہ آپس میں محبت پیدا نہ کرو۔ آؤ میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس کے کرنے سے آپس میں محبت بڑھے۔ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام دعا کیا کرو۔

پیارے بچو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے، جب تک کہ حضورؐ کے طریقہ پر عمل نہ کریں۔ اگر ابھی سے ہم حضورؐ کے فرمان مقدس پر عمل کرنے لگ جائیں اور آپس میں سلام کو رواج دیں تو پھر سلام کی عادت پڑ جائے گی۔ اس طرح حضورؐ کے فرمان پر بھی عمل ہو جائے گا، اور آپس میں پیار محبت بھی بڑھ جائے گی۔ علاوہ ازیں درجات بھی بلند ہوں گے۔

بقیہ — تجدید سبائیت

بند کر دیا۔ شیعیت پر مودودی صاحب کا یہ احسان بالائے احسان ہے۔ اس کے بعد انحصار کا باریک پردہ خود بخود پرزے پرزے ہو جاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ مولانا ان کتابوں کو لائق التفات نہیں سمجھتے۔ چنانچہ عملاً بھی انہوں نے اسی کا ثبوت دیا ہے۔ یعنی اپنی کتاب میں انہوں نے شیعوں کے اعتراضات کو دوہرا دیئے ہیں مگر ان کتابوں میں جو ان کے مدلل جوابات مذکور ہیں انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔

قاری محمد شریف صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری کے والد گرامی ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمیع قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت اور جمیع پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (قاری حبیب اللہ قصوری ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام قصور)

درخواست دعا

رانا جلیل احمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کے والد محترم جناب رانا چاند خاں صاحب کچھ دنوں سے فالج و بلڈ پریشر کے اثرات کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ جملہ قارئین ترجمان اسلام و اراکین جمعیۃ علماء اسلام خصوصی اوقات میں محترم کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ محترم کو جلد از جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائیں۔ (ادارہ)

مدرسہ حیات النبیؐ گجرات کا ساتواں سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مقتدر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

ایڈیٹر ترجمان اسلام کا دورہ سندھ و کراچی

۱۰ اور ۱۱ اپریل کو ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب ایڈیٹر ترجمان اسلام سکھر نہیں پہنچ سکے اور ۱۳ اپریل کو نواب شاہ سے انہوں نے دورہ کا آغاز کیا ہے۔ اب کراچی سے واپسی پر وہ سکھر اور خیرپور تشریف لے جائیں گے۔

۲۵ اپریل اور ۲۶ اپریل سکھر اور خیرپور کیلئے متعین ہے ۲۶ اپریل کو رحیم یار خاں پہنچ کر ۲۸ اپریل کو ملتان ہوتے ہوئے لاہور آ جائیں گے۔

انشاء اللہ تعالیٰ

خبرنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پر حکومت پاکستان نے پبلک آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت مختلف اضلاع میں داخلہ اور تقاریر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ تاحال خیرپور (سندھ) سرگودھا، ملتان، مظفر گڑھ، حیدرآباد، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، کراچی، سانگھڑ، سیالکوٹ، ڈیرہ غازی خاں اور بہاولپور کے اضلاع میں پابندیوں کے احکام موصول ہو چکے ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا اضلاع کے احباب اپریل اور مئی (محرم الحرام اور صفر المظفر) کے محدود عرصہ کے لئے حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کو جلسوں میں شرکت سے معذور سمجھیں۔ ہر ضلع میں پابندی کی مدت درج ذیل ہے۔

نام ضلع	مدت	نوعیت پابندی	نام ضلع	مدت	نوعیت پابندی
ملتان	یکم محرم الحرام تا یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ھ	زبان بندی	شیخوپورہ	۲۹ ذیقعدہ ۸۷ھ تا ۳۰ محرم ۱۳۸۸ھ	زبان بندی
مظفر گڑھ	۲ " " ۲ " "	داخلہ بند	لاہور	۹ محرم تا ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۸	داخلہ بند
خیرپور	۶ " " ۸ " "	داخلہ بند	کراچی	۲۷ ذوالحجہ ۸۷ھ تا ۲۷ صفر ۸۸ھ	داخلہ بند
سرگودھا	بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے		سانگھڑ	۲ محرم تا ۴ ربیع الاول ۸۸ھ	داخلہ بند
حیدرآباد	۶ محرم تا ۸ ربیع الاول ۸۸ھ	داخلہ بند	سیالکوٹ	۲۷ ذوالحجہ تا ۲۸ صفر ۸۸ھ	داخلہ بند
جھنگ	بذریعہ فون اطلاع آئی ہے		ڈیرہ غازیخاں	۹ محرم تا ۱۱ ربیع اول ۸۸ھ	داخلہ بند
بہاولپور	۹ محرم تا ۱۱ ربیع الاول ۸۸ھ				

(۲)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی تمام ماتحت جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ یکم محرم الحرام سے نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے نئے سال کے لئے رکن سازی اور فیس رکنیت کی وصولی کا کام شروع کر دیا جائے اور تین ماہ کے اندر اندر جملہ جماعتوں کے انتخابات مکمل کر کے دفتر مرکزیہ ملتان ارسال کر دیئے جائیں۔ نیز وہ ماتحت جماعتیں جن کے پاس فیس رکنیت کی رسید بکیں ختم ہو چکی ہیں۔ دفتر مرکزیہ سے طلب فرمالیں۔ اور سال گذشتہ کی جو رسید بکیں مقامی دفاتر میں موجود ہوں وہ بذریعہ ڈاک دفتر مرکزیہ ملتان روانہ کر دی جائیں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے چرم قربانی کی رسید بکیں واپس نہیں آئیں۔ لہٰذا ان کی ترسیل میں بھی عجلت سے کام لیا جائے۔

(۳)

محرم الحرام (ماہ رواں) کے پہلے ہفتہ میں مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کا تربیتی کورس منعقد ہوا۔ جس میں جملہ مبلغین شریک ہوئے۔ کورس کے اختتام پر مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کا امتحان لیا گیا۔ جس کے لئے امتحانی بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امتحانی بورڈ میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا محمد حیات صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر اور ڈاکٹر مولانا محمد عبداللہ صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ سہ ماہی تربیتی کورس میں شریک علماء حضرات کا بھی امتحان لیا گیا جس میں مولانا اللہ وسایا صاحب مولانا عبدالمجید صاحب فیضی والے اور مولانا بشیر احمد صاحب کنڈوی امتیازی نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے۔

(۴)

ذوالحجہ ۸۷ھ کے آخری پندرھواڑے میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ نے تبلیغی پروگرام کے تحت کمالیہ، چک رامداس (ضلع لائلپور) مہتہ سوجا، چنوں موم (سیالکوٹ) سارو کی (ضلع گوجرانوالہ) بھیرہ، ملتان، دارالعلوم ربانیہ ضلع لائلپور، جیکب آباد، پنوں عاقل اور چونڈہ کا دورہ کیا۔ ان اسفار میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مدظلہ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحب مدظلہ اور مولوی عبدالحفیظ صاحب ربانی اکثر مقامات پر حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کے ہمراہ رہے۔

(۵)

دنیائے اسلام چودہ سو سال سے اس مسئلہ پر متحد و متفق چلی آرہی ہے کہ تاجدار مدنی آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی کسی بھی قسم کا مدعی ملت اسلامیہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس قسم کے اشقیاء ازلی کا سلسلہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسیلمہ کذاب سے شروع ہو چکا تھا۔ بہت سے بدخواہوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو توڑ کر خود کو نبی منوانے کی کوششیں کیں۔ علماء حق نے ہر دور میں سارقین نبوت کا ہر ممکن محاسبہ کیا اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ کما حقہ ادا کرتے رہے۔ اس گئے گذرے دور میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ختم المرسلین سید الاولین والآخرین کے منصب جلیلہ کی حفاظت کا علم شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ اٹھائے پھر رہی ہے۔ اپنے ہم عقیدہ لوگوں میں اپنے عقائد و نظریات اور دلائل کا پرچار نہ تو قانوناً جرم ہے اور نہ ہی ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی۔ اس لئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ ملک بھر میں عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ہم ذیل میں ان علماء کرام کی فہرست شائع کر رہے ہیں تاکہ اگر آپ کو مسئلہ ختم نبوت حیات مسیح اور دیگر متنازعہ فیہ مسائل میں گفتگو یا افہام و تفہیم کی ضرورت پیش آجائے تو دفتر مرکزیہ ملتان کی بجائے اپنے قریبی مبلغ سے فوری رابطہ قائم کریں۔

(۱) مولانا صاحبزادہ منظور احمد عباسی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بالمقابل ریڈ پاکستان بندر روڈ کراچی ۱

(۲) مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد نواں گوٹھ ۵ سکھر

(۳) مولانا جمال اللہ صاحب ..... دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد

(۴) مولانا نور محمد صاحب مجاہد آبادی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ

(۵) مولانا محمد خاں صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ

(۶) مولانا ارشاد احمد صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت متصل مدرسہ عربیہ اسلامیہ بوریوالہ۔ ضلع ملتان۔

(۷) مولانا نذرین احمد خاں صاحب چک ۱۲۶/۱۰ براستہ کچا کھوہ ضلع ملتان

(۸) مولانا محمد عثمان اختر سلہٹی ادارۃ المعارف ڈھاکہ ۴ مشرقی پاکستان

(۹) مولانا ابوالحسنات محمد مجتبیٰ حسن ۲۵ باؤ انگرلین ڈھاکہ ۹ پاکستان

(۱۰) مولانا بشیر احمد صاحب جھنگوی دفتر تحفظ ختم نبوت منڈی شاہ جیونہ ضلع جھنگ

(۱۱) مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اختر دفتر تحفظ ختم نبوت مسلم بازار متصل شاہی مسجد چنیوٹ ضلع جھنگ

(۱۲) مولانا محمد انور صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت شارع لیاقت کوئٹہ

(۱۳) مولانا عبدالحق صاحب بمقام پرمٹ ضلع مظفر گڑھ

(۱۴) مولانا محمد یار صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت متصل شفاخانہ نقشبندیہ امین پور بازار لائل پور

(۱۵) مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخاں

(۱۶) مولانا غلام محمد صاحب دفتر تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد الصادق بہاولپور

(۱۷) مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی دفتر تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد الصادق بہاولپور

(۱۸) مولانا نور الحق صاحب نعمانی دفتر تحفظ ختم نبوت نزد شاہ محمد غوث لاہور۔

(محمد عبداللہ لدھیانوی)

Scanned with CamScanner

اسلام اور ترقی

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ

(قسط نمبر ۳)

اسلام میں زراعت کا مقام

زراعتی ترقی کے لئے جدوجہد کرنا منشاء خداوندی کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زمین جو فوائد رکھے ہیں۔ ان کا استخراج جہاں خداوند قدوس کی حکمت تخلیق کو نمایاں کرتا ہے وہاں دوسری جانب اس کی نعمتوں سے استفادہ بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ترک عمل سے منشاء الٰہی کی خلاف ورزی اور انعامات کی بے قدری کا اظہار ہوتا ہے جن سے نعمتوں کے جانے کا امکان ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے:۔

نفحات الانس میں عارف جامیؒ نے ایک مشہور بزرگ اور صوفی شیخ ابوالمکارم سمنانیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ خدا نے زمین کو زراعت کی حکمت و منفعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جو شخص زمین کی زراعت اور آبادی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کو اگر اس گناہ کا علم ہو جائے جو زمین کی معطلی کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا تو وہ ہرگز زمین کو خالی نہ چھوڑتا۔ اگر کسی کی زمین سے سالانہ ہزار من غلہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے نو سو من غلہ پیدا ہوا تو قیامت میں اس سے ایک سو من غلہ کم پیدا ہونے کی باز پرس ہوگی۔

(نفحات الانس للجامی مطبوعہ کلکتہ ص ۵۰۸)

اسلام نے زراعت کی ترقی کا جو تصور مسلمانوں ... اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ جہاد، فتوحات اور ... دین میں مصروف ہونے کے باوجود ترقی زراعت ... کی بجا آوری میں بھی جدوجہد فرماتے تھے۔ ... جلیل القدر صحابی فاتح مصر حضرت عمرو بن العاصؓ ... تعلق امیر شکیب ارسلان اپنی کتاب خشبۃ الارتسامات ... پر لکھتے ہیں کہ عمرو بن العاصؓ صحابی نے وہط نامی ... میں جو طائف میں تھی۔ اس قدر انگور لگائے کہ ان ... بیلوں کو چڑھانے کے لئے انہیں دس لاکھ ڈنڈے ... نصب کرنے پڑے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ... یت احادیث سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے خرما کے پودے لگائے۔ ان تمام نصوص اور سلف صالحین کے عمل سے زراعت کی انتہائی اہمیت ثابت ہوئی۔

تجارت

دوسری تدبیر جو اسلامی نقطہ نگاہ سے ضروری ہے وہ تجارت ہے۔ یعنی اپنی محنت اور کسی قدر سرمایہ کو وہ اس طرح استعمال کریں کہ آمدنی میں اضافہ ہو تاکہ روز افزوں اخراجات اور عیال کی ضروریات کو جائز طریقہ سے پورا کر سکیں۔ انسانی تاریخ کے آغاز ہی سے تجارت کے پیشے کا وجود بھی ملتا ہے۔ اور اسی کے ذریعے رزق کا دروازہ ... ہے۔ بقول امام غزالیؒ انسان کو نوے فیصدی روزی ... کی راہ سے ملتی ہے۔ اور باقی دس فیصدی دیگر ... سے حاصل ہوتی ہے۔ تجارت اگرچہ دنیوی معاملہ ... اسلام میں چونکہ دین اور دنیا کی تفریق نہیں۔ ... جسم کی طرح دین اور دنیا باہم مربوط ہیں۔ جسم ... کا مادہ اور روح کے بغیر جسم بے فائدہ ... اسلام نے جو دین فطرت ہے۔ تجارت کی طرف مسلمانوں کو خاص توجہ دلائی ہے کہ دنیوی عروج اور ترقی میں تجارت کو بڑا دخل ہے۔ یورپ اور امریکہ کی موجودہ ترقی میں بڑی حد تک تجارت کو دخل ہے۔ تجارت ہی کی راہ سے انگریزوں نے برصغیر پاک و ہند کو عظیم الشان حکومت حاصل کی۔ اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن نے مسلمانوں کو تجارت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم کے سرپرست کو حکم دیا ہے کہ وہ یتیم کے اس سرمایہ کو جسے اس کا باپ چھوڑ گیا ہے۔ تجارت میں لگا دیں۔ کہیں زکوٰۃ ادا کرتے کرتے وہ مال ختم ہی نہ ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ زکوٰۃ جو خالص عبادت ہے۔ شریعت مطہرہ کی نگاہ میں اس کے ذریعہ مسلمانوں میں روح تجارت کو ابھارنا مقصود ہے۔ گویا قانون زکوٰۃ میں تجارت کی ترغیب کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ جب مسلمانوں کو یہ علم ہوگا کہ اس کو اپنے سرمایہ میں سے سالانہ ڈھائی فیصد حکم خداوندی کی تعمیل میں مستحقین کو تقسیم کرنا ہوگا تو اس کے اندر یہ احساس ضرور پیدا ہوگا کہ سرمایہ تجارت میں نہ لگانے کی صورت میں تقریباً سارے کا سارا سرمایہ ختم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ اپنے سرمائے کو حرکت دیتا رہے گا اور اسے تجارت میں لگائے رکھے گا۔ نماز بھی زکوٰۃ ہی کی طرح خالص عبادت ہے۔ اسلام میں ابتداءً رات کے کسی بھی حصے میں تہجد کی نماز ادا کرنا بھی فرض تھا۔ لیکن کاروبار معاش اور بالخصوص تجارت میں کوتاہی واقع ہو جانے کے خدشہ کی بنا پر فریضہ تہجد کو ساقط کر دیا گیا۔ تاکہ رات کی مسلسل عبادت معاشی اور تجارتی کاروبار میں رکاوٹ نہ بن جائے۔

سورہ مزمل میں ارشاد خداوندی ہے کہ:۔

"خدا نے جانا کہ کتنے ہوں گے تم میں بیمار اور کتنے لوگ پھریں گے، اللہ کے فضل یعنی روزی کو ڈھونڈنے کے لئے اور کتنے لوگ جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں، لہٰذا رات میں پڑھا کرو جو تم کو آسان ہو"۔

عَلِمَ ان سیکون منکم مّرضٰی
واٰخرون یضربون فی الارض۔
یبتغون من فضل اللہ واٰخرون
یقاتلون فی سبیل اللہ فاقرءو
ما تیسر منہ (پ ۲۹ سورۃ المزمل ع ۲)

اس آیت کریمہ سے مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ تجارتی کاروبار کو بیماری اور جہاد کی طرح اسقاط نماز تہجد کا سبب ٹھہرایا گیا۔ دوسرے الفاظ میں تجارت کی ضرورت کو جہاد کا ہم پلہ قرار دیا۔ اور تجارت پر فضل اللہ کا اطلاق کیا گیا تاکہ مسلمانوں میں تجارت کی رغبت پیدا ہو۔ رات کے وقت جیسا کہ سورۃ کے ابتدا میں ہے۔ اگر ساری رات یا آدھی رات یا تہائی یا کم و بیش وقت تہجد میں لگ جاتا تو اس کے عوض دن کے وقت آرام کرنا اور سونا ضروری ہو جاتا۔

(باقی آئندہ)

ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE
جلد ۱۱
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۰ پیسے
شمارہ ۱۴

لاہور میں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

سہ روزہ ۳

عظیم الشان کانفرنس

بمقام

باغ بیرون موچی گیٹ

بتاریخ ۲۲، ۲۳، ۲۵ مئی سنہ ۱۹۶۸ء مطابق ۴، ۵، ۶ صفر سنہ ۱۳۸۸ھ

برادرانِ اسلام! مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سہ سالہ انتخاب کے موقع پر ہو رہی ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے مقتدر علماء کرام و زعمائے ملّت شرکت کے لئے ایک مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے۔

نوٹ:۔ (۱) کانفرنس کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا (۲) تمام اضلاع تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ تعاون اور شرکت سے تمام اجلاسوں کو ہر طرح سے کامیاب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام آنی چاہئیں

مولانا محمد اکرم ہلال انجینئرنگ کمپنی ملتان روڈ لاہور صدر استقبالیہ (مولانا) محمد اجمل خطیب جامع

اراکین مجلس استقبالیہ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور (پاکستان)

ابدی صداقتیں

"جشن نزول قرآن حقیقت میں ان عالمی قدروں اور ابدی صداقتوں کی یاد اور انہیں مخلصانہ و دیانت دارانہ طور پر اختیار کرنے کی تقریب سعید ہے جن قدروں اور صداقتوں کو قرآن مقدس نے انسانی معاشرہ کی حقیقی بنیاد قرار دیا ہے،

یہی قدریں اور صداقتیں تھیں، جن کے گہرے اور عظیم اثرات نے ایک وقت انسانیت کو سعادت و خوشبختی اور خیر و فلاح سے ہمکنار کر دیا تھا

میں "اسلامی کانفرنس" کی ہمہ گیر کامیابی کے لئے اللہ کے حضور دست بدعا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ یہ کانفرنس مسلمانانِ عالم کے مشترکہ مفادات اور مستقبل کی کامرانیوں کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ثابت ہوگی۔ آمین"!

(جمال عبدالناصر صدر متحدہ عرب جمہوریہ مصر کا پیغام، بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقدہ راولپنڈی (۱۰ تا ۱۲ فروری ۱۹۶۸ء) کے نام)

(پاکستان ٹائمز ۱۲ فروری ۱۹۶۸ء)

آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے

- عید قربان اور قربانی سے متعلق ضروری اور اہم مسائل
- سفر حج سے متعلق شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایمان افروز اور روح پرور نادر مضمون
- میدانِ عرفات اور کعبۃ اللہ کے بارے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب مدظلہ کا ایک ولولہ انگیز مقالہ۔

ان کے علاوہ

دیگر دینی، تبلیغی، تاریخی اور معلوماتی مضامین، سیاسی تبصرے، عورتوں اور بچوں کا صفحہ وغیرہ حسب سابق شامل ہوں گے۔

جمعہ، ۲۳ فروری سنہ ۱۹۶۸ء، ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۷ھ قیمت ۳۰ پیسے

Scanned with CamScanner

دنیائے اسلام کا عظیم جرنیل

خالدؓ سیف اللہ

جنہوں نے ایک سو سے زائد جنگوں میں حصہ لیا

(از ملک احمد خان اعوان بھکر)

تعارف:۔

حضرت خالد بن ولیدؓ خاندانِ قریش کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی ملتا ہے۔

پیدائش:۔

آپ ظہورِ اسلام سے سترہ یا اٹھارہ برس قبل پیدا ہوئے۔

قبولِ اسلام سے قبل

حضرت خالد بن ولیدؓ نے قبولِ اسلام سے قبل غزوۂ اُحد میں کفار کی شکست کو فتح میں تبدیل کر دیا تھا، اور غزوۂ خندق میں کفار کی جو پارٹی حملہ آور ہوئی تھی۔ اس کے قائد خالد ہی تھے۔

قبولِ اسلام:۔

حضرت خالدؓ نے ۷ھ میں اپنے دو ساتھیوں عمرو بن العاصؓ اور عثمان بن طلحہؓ کی معیت میں اسلام قبول کیا جس وقت آپ اپنے ساتھیوں سمیت اسلام قبول کرنے کے لئے سرورِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا:۔

"مکہ نے اپنے دل کے ٹکڑے پھینک دیئے"

سیف اللہ کا خطاب:۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خالد کے زریں کارناموں کا سلسلہ "غزوہ موتہ" سے شروع ہوا۔ یہ جنگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کے تین نامزد سرداروں کی بالترتیب شہادت کے بعد اب کوئی امیر نہیں رہا۔ جو ان میں نظم و ضبط قائم رکھ سکتا اور وہ مقصد بجا لاتا جس مقصد کے حصول کے لئے اس لشکر کو بھیجا گیا تھا۔ مسلمان اس صورتِ حال سے بہت پریشان ہوئے۔ دشمن کے مقابلہ میں جن کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ مسلمانوں کی تین ہزار کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی۔ اس نازک موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے قیادت سنبھالی، اور بڑی دانش مندی اور خوش تدبیری سے باقی ماندہ فوج کو دشمن کے نرغے سے صاف بچا لائے۔ اور اسی معرکہ کے بعد حضرت خالدؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے "سیف اللہ" کا خطاب ملا۔

سریہ موتہ کے بعد جب مسلمان مکہ پر حملہ آور ہوئے تو دائیں بازو کی کمان حضرت خالدؓ ہی کر رہے تھے۔ فتح مکہ کے پانچ دن بعد "عزّیٰ بت" کو گرانے کا کام بھی حضرت خالدؓ کو سونپا گیا تھا۔ غزوہ حنین میں حضرت خالدؓ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش دادِ شجاعت دیتے رہے۔

خلیفہ اول کے عہدِ خلافت میں خدمات:۔

خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد میں بھی آپ نے بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جب بہت سے مدعیانِ نبوت پیدا ہو گئے تھے اور بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے بھی انکار کر دیا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد کو اس کام یعنی منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کی سرکوبی کے لئے مامور کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں عراق و شام کی مہموں پر بھی بھیجا۔ حضرت خالدؓ جہاں بھی گئے انہوں نے دشمنوں کو ناکوں چنے چبوائے۔

جنگِ یرموک میں آپ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے

خلیفہ دوم حضرت عمرؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ

حضرت صدیق اکبرؓ کی وفات اور جنگِ یرموک کی فتح کے بعد جہاں کے عظیم کارناموں میں سے ایک ہے۔ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے عہدِ خلافت میں حضرت خالدؓ کی نئی زندگی کا آغاز ہوا۔ اب انہیں صرف ایک سپاہی کی حیثیت میں لڑنا پڑا۔ مگر عشقِ اسلام کا یہ عالم تھا کہ وہی جذبہ کارفرما رہا۔

جنگِ یرموک کی فتح کے فوراً بعد حضرت عمرؓ نے شامی افواج کے سپریم کمانڈر کے عہدے پر حضرت خالدؓ کی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو نامزد کیا۔

معزولی کے بعد حضرت خالدؓ جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں کہا کہ:۔

"خالد اب بھی میرے دل میں تمہاری وہی عزت و محبت ہے اور میں اب بھی تمہیں عزیز رکھتا ہوں۔ تمہیں خیانت یا ناراضگی کے سبب معزول نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں ڈرتا تھا کہ لوگ ان عظیم الشان فتوحات کو تمہاری طرف منسوب کر کے شخصیت پرستی کے شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے"۔

معزول کرنے کے بعد بھی حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ سے ان کے رتبہ کے مطابق کئی کام کئے۔ انہیں کئی مقامات کا گورنر بنایا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ خود مستعفی ہو گئے اور مدینہ میں سکونت اختیار کر لی اور یہیں ۲۲ھ میں وفات پائی۔

حضرت خالد ولیدؓ نے ایک سو سے زائد جنگوں میں حصہ لیا۔ اور اپنی دلیری اور شجاعت کی ایسی دھاک بیٹھا دی کہ دشمن بھی تعریف کرتے تھے۔ سپہ سالار کی حیثیت کے ساتھ ساتھ ان میں سپاہیانہ اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود تھے۔ لڑائیوں میں بوڑھوں کی سی تجربہ کاری، نوجوانوں کی سی بہادری اور شیر کی سی جرأت دکھاتے بالشت بھر جسم بھی ایسا نہ تھا جو زخمی نہ ہوا ہو۔ آخری وقت میں جب اپنی زندگی سے ناامید ہو گئے تو بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ کہتے تھے کہ افسوس میری ساری زندگی میدانِ جنگ میں گذری اور آج میں بستر مرگ پر جان دے رہا ہوں۔

مقدمہ سالانہ جلسہ بھیں کا فیصلہ

علماء اہل السنت بری قرار دیئے گئے

گذشتہ سال یکم مئی ۶۷ء مطابق ۲ محرم ۱۳۸۷ھ کو جامع مسجد اہل سنت بھیں تحصیل چکوال میں ایک عظیم الشان سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا تھا جس میں علماء اہلسنت و الجماعت نے شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ، فضائل صحابہ کرامؓ وغیرہ موضوعات پر تقریریں کی تھیں، اور جلسہ نہایت پُرامن فضا میں اختتام پذیر ہوا تھا۔ لیکن بھیں کے اہل تشیعہ نے ڈی سی صاحب جہلم کو یہ درخواست دی کہ علمائے اہلسنت نے ان کے مذہب کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں نیز بعض اخبار نے یہ رپورٹ دی کہ اس جلسہ میں بلا اجازت لاؤڈ سپیکر استعمال کر کے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی گئی ہے (حالانکہ ہم نے باضابطہ طور پر محترم ایس ڈی ایم صاحب چکوال سے لاؤڈ سپیکر کی منظوری حاصل کی ہوئی تھی) اس بنا پر ان تمام حضرات کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ جنہوں نے اس جلسہ میں تقریر کی یا نعت و نظم پڑھی چنانچہ پہلی پیشی ۱۲ اکتوبر کو خواجہ محمد یوسف صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چکوال کی عدالت میں مقرر ہوئی تھی جن حضرات کے خلاف مقدمہ دائر ہوا۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی۔ مولانا نذیر اللہ خاں صاحب گجراتی۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ناظم دارالعلوم مدنیہ بہاولپور۔ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اخترخطیب شاہی جامع مسجد شوراع آباد۔ مولانا ممتاز الرحمٰن صاحب سابق خطیب فاروقی جامع مسجد ڈھوڈیال تحصیل چکوال۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب حال خطیب فاروقی جامع مسجد ڈھوڈیال۔ کپتان غلام محمد صاحب نعت خواں چکوال۔ ضلع میانوالی۔ حافظ عبدالحمید صاحب نعت خواں تلہ گنگ۔ ملک محمد مظفر خاں صاحب ہیڈ ماسٹر ڈھوک سکول یاد شاہان تحصیل چکوال (انہوں نے بھی اس جلسہ میں نعت پڑھی تھی) اور راقم الحروف خطیب مدنی جامع مسجد چکوال۔ مقدمہ کے سلسلہ میں متعدد تاریخوں کے بعد آخری تاریخ ۸ فروری کو استغاثہ کی طرف سے کیس واپس لے لیا گیا۔ اور محترم

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲۳ ذیقعد ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۷

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

چوک رنگ محل لاہور

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

شذرات

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

اس ہفتہ راولپنڈی میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس کی تفصیلی کارروائیاں اخبارات میں شائع نہیں کی گئیں۔ کانفرنس کے آخری ایام میں تو خبریں بالکل ہی مختصر رہ گئیں۔ البتہ سرکاری حضرات کی تقریریں ضرور کچھ تفصیل کے ساتھ آئیں۔

حالانکہ کانفرنس سرکاری اہتمام میں منعقد ہوئی۔ اس کے داعی ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر فضل الرحمٰن صاحب تھے، اور شریک ہونے والوں میں عالم اسلام کے معزز مندوبین حتیٰ کہ روس تک کے علماء و فضلاء تشریف لائے ہوئے تھے۔ پاکستان کے بھی بعض سرکردہ اور مانے ہوئے عالمانِ دین نے شرکت کی۔

کانفرنس میں مختلف عنوانات سے مقالے پڑھے گئے ہوں گے، بعض موضوعات پر خاص خاص کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں، باہمی مذاکرات بھی ہوئے ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں ہر اعتبار سے نہایت اہم تھیں، ان کا ایک ایک لفظ پاکستان کے مسلمان عوام کی نظروں سے گذرنا چاہیئے تھا۔ اس کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن اور اسلام کی علمی حیثیت سے ہی ہے بلکہ اسلامی معاشرہ کے قیام، پاکستان کے اساسی نظریات اور مسلمان ملکوں کے باہمی روابط سے بھی ہے اور عالم اسلام کو آج جن خطرات و سیاسی اضطرابات سے سابقہ درپیش ہے اس کے حل میں بھی یہ تمام باتیں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

لیکن افسوس ہے کہ رقص و سرود کی ثقافتی تقریبات اور دوسرے میلوں ٹھیلوں کے لئے تو اخبارات میں کئی کئی صفحوں کی گنجائش نکال لی جاتی ہے، مگر اس اہم کانفرنس کی مفصل روداد کے لئے چند صفحات کی قربانی گوارہ نہ ہوئی۔

بعض اہم دینی معاملات پر بیرونِ ملک کے مندوبین نے اور پاکستان کے علماء نے کیا کہا اس سے پاکستان کے مسلمان ابھی تک بے خبر ہیں اور اس طرح اتنی اہم کانفرنس کی افادیت غارت ہو کر رہ گئی جن سرکاری حضرات کی تقریریں اخبارات میں آئیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی علمی، دینی اور عوامی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔

اسپیکر صاحب کی افتتاحی تقریر رسمی تھی۔ بعض وزراء کی تقریریں دینی علم و فہم اور بصیرت کے اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں اور جن سرکاری حکام نے کچھ کہا وہ ان کے محض ذاتی خیالات تھے۔ مسلمان عوام کیلئے ان بلند و بالا افراد کے فرمودات دینی نقطۂ نظر سے قابل اعتماد نہیں ہو سکتے۔

بہرحال یہ کانفرنس ختم ہو گئی ہے، اور کم از کم ایک ایسا آغاز ہو چکا ہے۔ جس پر اگر آیندہ بھی عمل کیا گیا اور موجودہ خامیوں کو ختم کر کے دنیا بھر کے سرکردہ مسلمان علماء کو سر جوڑ کر بیٹھنے کا آزادانہ موقعہ دیا گیا تو انشاء اللہ ملت اسلامیہ کے بہت سے پیچیدہ معاملات سلجھنے کے قریب آ جائیں گے اور عالم اسلام میں ایک عمومی دینی قیادت ابھرنے کے امکانات روشن ہو سکیں گے۔ اس لیے عہد حاضر کے مسلمان کی سب سے بڑی محرومی یہ ہی ہے کہ اسے ایک ایسی عمومی دینی قیادت آج میسر نہیں جو تمام عالم اسلام کے لئے مشترک ہو، اور جب سے یہ کمی واقع ہوئی ہے مسلمان ملت برابر زوال و انتشار کا شکار ہی ہوئی ہے۔

امریکہ کی طرف سے اردن کو اسلحہ کی سپلائی

۱۵ فروری اور ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء کے اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ امریکہ نے اردن کو اسلحہ کی سپلائی شروع کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

جہاں تک اسلحہ کے حصول کا تعلق ہے، اس پر تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا، لیکن وہ امریکہ جو اس وقت اسرائیل کا سب سے بڑا سرپرست، محافظ اور پشت پناہ ہے، جو اسے ہر طرح کے اسلحہ جات اور ساز و سامان سے علانیہ مسلح کئے چلا جا رہا ہے۔ جو نہ تو سلامتی کونسل کی منظور کردہ قرارداد پر اسرائیل سے عمل کرانا چاہتا ہے نہ اسرائیل کو عربوں کے غصب کردہ علاقہ سے ہٹاتا ہے — نہ بیت المقدس اور مغربی اردن کا علاقہ ہی اردن کو واپس دلانے کی کوئی کارروائی کرتا ہے، اس امریکہ کی طرف سے اس اردن کو بھی اسلحہ کی سپلائی کا اعلان جس کا حریف و دشمن امریکہ کا لے پالک اسرائیل ہے اور جو اردن سے برسرِ جنگ ہے پُراسرار حیرت کی بات ہے۔

امریکہ کی یہ پیشکش عربوں کے موجودہ اتحاد میں رخنہ کا موجب بن سکتی ہے۔ ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ اردن امریکہ سے اسلحہ کے حصول میں کسی ایسی پابندی کو قبول نہیں کرے گا جو اسے دوسرے ملکوں و بلاک سے اسلحہ حاصل کرنے میں مانع بنے۔ مصر، شام و عراق وغیرہ عرب ملکوں کے ساتھ اس کے اتحاد میں روڑا بن جائے، اور امریکہ سے اسلحہ کا حصول اسے اس سابقہ سیاسی پوزیشن میں پہنچا دے جو اسرائیل عرب جنگ سے قبل تھی جبکہ وہ عرب کے انقلابی طبقوں سے کٹ کر رہ گیا تھا۔

خلیج عرب (خلیج فارس) کے مسائل کو امریکہ الجھانے کے درپے ہے۔ اندیشہ ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں کو کئی ایک گروپوں میں تقسیم نہ کر دے۔ بحرین کے سوال پر ایران اور عرب ملکوں کے مابین کشمکش بڑھ سکتی ہے۔ ایران میں متعین پاکستانی سفیر نے بحرین کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ عربوں نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ اس طرح کی باتیں آگے چل کر افتراق کا موجب بنائی جا سکتی ہیں۔

اردن کو امریکہ کی طرف سے اسلحہ کی فراہمی کا اعلان اردن کو محض روسی اسلحہ سے محروم رکھنے کی ہی کوشش نہیں ہے بلکہ مشرق وسطیٰ کے سیاسی حالات و تغیرات پر بھی اس کا اثر پڑ سکتا ہے اور اس کے ذریعہ عرب اتحاد کو بار آور ہونے سے روکنے کی سازش کی جا سکتی ہے۔

خطباء اور ائمہ مساجد کی سکریننگ

"نوائے وقت" ۱۳ فروری ۶۸ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق محکمہ اوقاف اپنے ملازم خطباء کی سکریننگ کرنے والا ہے اور ناپسندیدہ خطیبوں و اماموں کو برطرف کر دینے کے منصوبے تیار کر رہا ہے۔

اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے یہ محکمہ اوقاف والے ہی بتا سکتے ہیں۔

اگر یہ خبر واقعی صحیح ہے تو اس کے خطرناک نتائج کا اندازہ شاید محکمہ اوقاف کو نہیں ہوا ہے۔ محکمہ اوقاف کے قیام کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ وہ وقف جائدادوں کا مناسب انتظام کرے لیکن

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

ترسیل زر کا پتہ:- ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

خبر و نظر

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس (راولپنڈی) کا آنکھوں دیکھا حال

(ترتیب محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب حضرو)

قیام ملک کے بعد برسر اقتدار طبقہ نے جس طرح اپنی نوازشات سے اسلام کو نوازا ہے وہ اس نظریاتی مملکت کے بسنے والے مسلمانوں کے لئے ایک المیہ سے کم نہیں ہے لیکن انقلابی حکومت نے تو حد ہی کر دی اور رہی سہی کسر پوری کر ڈالی۔ اس حکومت نے جہاں دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہاں اس کا ایک بہت بڑا کارنامہ "اسلامی تحقیقاتی ادارہ" کا قیام ہے اس ادارہ کا مقصد یہ ظاہر کیا گیا کہ نئے تقاضوں کے پیش نظر اسلام کو ڈھالا جائے گا۔ گویا

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

اس ادارہ کی سرپرستی جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کے سپرد کی گئی۔ موصوف اپنے زمانہ تعلیم سے ہی مذہب کے متعلق اچھے نظریات نہ رکھتے تھے۔ آخر یہودی اساتذہ کے منظور نظر ہو گئے۔ وہ انہیں بیرون ملک لے گئے۔ پوری طرح تیار کر کے واپس بھیجدیا۔ واپسی پر آپ حکمرانوں کے "زمرۂ خواص" میں شامل ہو گئے۔ اب وہ آئے دن ملت اسلامیہ کے نازک مذہبی جذبات سے اس طرح کھیلتے رہتے ہیں کہ توبہ بھلی! شراب و سود کی حلت، ایک مرد کے مقابلہ میں ایک عورت کی شہادت کا جواز۔ زکوٰۃ عبادت نہیں ٹیکس ہے۔ معراج افسانہ ہے مشینی ذبیحہ کا جواز۔ وقس علیٰ ہذا

اس قسم کے اشتعال انگیز فتاویٰ جاری کر کے حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اُدھر اسلامی مشاورتی کونسل کے سیکرٹری بھی آپ ہی ہیں اور عائلی قوانین جیسے رسوائے زمانہ قوانین اب تک کونسل کے سرد خانہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے اخبارات میں خبریں آ رہی تھیں کہ غیر ممالک سے علماء و مفکرین اسلام تشریف لا رہے ہیں اور ادارہ کے تحت ہونے والے کلوکیم میں نت نئے اٹھنے والے مسائل پر غور و فکر کریں گے اور ملت کی رہنمائی کریں گے۔ . . . . . .

. . . . . اس کلوکیم کا انعقاد جشن نزول قرآن کی چودہ سو سالہ سالگرہ کی ایک کڑی تھی۔ آہ! یہ بھی ایک المیہ سے کم نہیں کہ قرآن کونسل کے تحت کتاب مقدس کو سونے کی تاروں سے لکھا جا رہا ہے۔ کہیں جشن منائے جا رہے ہیں لیکن عملی حیثیت سے اس سے بڑھ کر کوئی مظلوم کتاب نہیں بقول خود ؎

کس بزم میں میرا ذکر نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

قانونی اور آئینی حیثیت سے ارباب حل و عقد نے جو کھڑا نگ رچا رکھا ہے۔ اس کو دیکھ کر خون کے آنسو بہائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اوپر سے نیچے تک جب بھی کوئی بلبل ہزار نوا چہکتی ہے تو قرآن و اسلام کا نام لئے بغیر نہیں چہکتی لیکن ؎

یہ میری عقیدت کے دعوے قانون یہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

یہی تو حالات ہیں جن کی بنا پر ملت آئے دن روبہ تنزل ہے۔ یار لوگ اپنی جگہ خوش ہیں کہ ترقی ہو گئی۔ لیکن شراب و کباب کی کھلم کھلا خرید و فروخت اور خورد و نوش، بدکاری بے حیائی، بے پردگی، جنسی انارکی، غرضیکہ ہر شے میں ترقی ہے۔ اور وہ مسلمان ہیں؟

بہرحال جناب ڈاکٹر صاحب نے اسلامی کلوکیم کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلہ میں مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر صاحب کی کوششیں، جذبات و احساسات قابل ستائش ہیں۔ اس اجلاس میں مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کے جنرل سیکرٹری دکتور حب اللہ، شیخ اکبر الازہر یونیورسٹی۔ شیخ احمد کفتار و مفتی شام، مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی۔ السید یوسف الخلیفہ ابوبکر سوڈانی۔ عبدالرحمٰن الداکانی تیونس، وزیر سعودیہ احمد زکی یمانی۔ دکتور حسین نصر ایرانی، مفتی اعظم تاشقند جناب ضیاء الدین عرف بابا خانوف وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ پاکستان سے حضرت شمس العلماء مولانا شمس الحق افغانی سابق وزیر معارف قلات مفکر اسلام حضرت العلامہ مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب کراچی، فخر العلماء حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری وغیرہ حضرات نے شرکت کی۔ مندوبین کے قیام وغیرہ کا جملہ انتظام پنڈی کے عظیم ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں تھا۔

افتتاحی اجلاس شامیانوں کی چھت کے نیچے ۱۰ فروری ۶۸ء کو ۳½ بجے شام شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر نشین محفل سپیکر قومی اسمبلی عبدالجبار خاں تھے۔ ان کے ساتھ مسٹر ظفر تشریف فرما تھے۔ ملکی اور غیر ملکی مندوبین کے وفد جلوس کی صورت میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن قاری محمد ظریف صاحب نے کی۔ کاش کہ قاری صاحب زیادہ تیاری کر کے تشریف لاتے

پھر آیات کا ترجمہ ہوا ——— حفیظ جالندھری صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ جس کے بعض اشعار اچھے تھے۔ اس کے بعد پھر قاری زاہر القاسمی صاحب نے تلاوت کی . . .

موصوف نے قرآن کے پڑھنے کا حق ادا کیا۔

ان آیات کا ترجمہ جن نوجوانوں نے کیا انہوں نے ترجمہ کر اور ادب کی نقش آرائی زیادہ کی - - - - - - - -

. . . . . بعد میں صدر پاکستان کے مشیر مسٹر قدامسن نے صدر کا پیغام سنایا کیونکہ وہ بیماری کے سبب شمولیت نہ کر سکے۔

پھر ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے مقاصد پر روشنی ڈالی اور سید ظفر نے سپاسنامہ اور سپیکر قومی اسمبلی کی تقریر کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

بحث و مباحثہ کے باضابطہ اجلاس میں سے پہلا اجلاس اسی دن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک ہوٹل کے ہال میں ہوا۔ صدر اجلاس مفتی اعظم فلسطین تھے۔ نائب صدر جسٹس ایس اے رحمان نامزد چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اور ڈاکٹر حسین نصر ایرانی تھے۔ اس اجلاس کا موضوع تھا "اسلام میں عقل کا مقام"۔ جعفر شاہ صاحب پھلواروی کی شخصیت سے کون ناواقف ہے۔ مقالہ پڑھتے ہوئے انہوں نے حدود و قیود سے بے نیاز ہو کر سب کچھ کہہ دیا۔ انتہا یہ کہ انہوں نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے بدل سکتے ہیں تو ہم ان کے فیصلے کیوں نہیں بدل سکتے؟ اس پر ہنگامہ ہوا۔ مولانا بنوری اور مفتی محمود نے مقالہ خواں کو ٹوکا۔ پیچھے سے کسی صاحب نے ان حضرات کو ٹوکا، تو مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ ہم صدر اجلاس سے مخاطب ہیں۔ ان حضرات نے اصرار کیا کہ ہمیں جواب کا موقعہ دیا جائے جسٹس رحمان صاحب نے ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن مفتی صاحب کے اصرار پر صدر اجلاس جناب مفتی امین الحسینی نے یقین دلایا۔ تب ہنگامہ ختم ہوا۔

بعد میں سوڈان کے السید یوسف الخلیفہ ابوبکر نے مقالہ پڑھا۔ انہوں نے اس خیال فاسد کی پوری طرح قلعی کھولی اور صاف و صریح لفظوں میں جعفر شاہ کے اس خیال کو کفر سے تعبیر کیا کہ "نصوص صریحہ قطعیہ میں بھی اجتہاد ہو سکتا ہے"۔

یوسف صاحب نے کہا کہ جو ایسے خیالات رکھے۔ وہ "فلیس بمسلم" آپ نے اس لفظ کو بار بار زور دے کر کہا۔ آپ کے مقالہ پر تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوئے۔ مجمع مرحبا کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ بعد میں مسٹر ابوالہاشم ڈھاکہ نے بھی جعفر شاہ کے نظریات کو جھٹلایا۔

خیر کچھ اور لوگوں کے مختصر مقالات کے بعد بحث و مباحثہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے مصر کے عظیم رہنما الدکتور حب اللہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہر چیز کے حدود ہوتے ہیں۔ آپ نے نہایت متانت و سنجیدگی سے عقل کا اسلام میں مقام واضح کیا اور مذہب کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔

پھر مولانا بنوری نے مختصر الفاظ میں اردو میں مطلب کی بات کہہ دی۔ پھر صدر اجلاس نے مفتی محمود صاحب کو دعوت دی تو آپ نے فرمایا کہ چونکہ مقصد حل ہو چکا ہے اس لئے اب تقریر کی ضرورت نہیں۔

آخر میں صدر اجلاس سید امین الحسینی صاحب نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے جعفر شاہ کے باطل نظریات کو جھٹلا کر حدود و قیود کی پابندی کی تلقین کی اور مذہب کے مکمل ہونے کو واضح کیا۔ یہ پہلا اجلاس بڑا اہم تھا۔ کیونکہ اس میں ایرے غیروں کو اجتہاد کی چھٹی دینے کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ شنیدہ کہ

مودودی صاحب کو بھی دعوت تھی مگر بھلا جہاں ان کی حیثیت قاری ہو وہاں وہ کیسے آسکتے ہیں عام خیال یہ ہے کہ عربی سے نابلد ہونے کے سبب وہ تشریف نہیں لائے ۔۔ آجاتے تو حامیانِ اجتہاد میں ایک ووٹ کا اضافہ ہو جاتا۔

دوسرا اجلاس ۱۱ فروری ۶۸ء کو صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ مفتی اعظم تاشقند ضیاء الدین عرف بابا خانوف صدر نشین محفل تھے۔ نائب صدر مفتی شام الشیخ احمد کفتارو تھے۔ موصوف کی مرصع مجمع داڑھی انہیں عام لوگوں میں ممتاز کئے ہوئے تھی۔ دوسرے نائب صدر مشرقی پاکستان کے ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس سید محبوب مرشد تھے۔ اس اجلاس میں اسلام اور امن عالم پر مقالے پڑھے گئے۔ مقالے خوب تھے۔ سید محبوب مرشد کا مقالہ بہت اچھا تھا۔ نیز عبدالرحمٰن الداکانی کی فی البدیہہ تقریر عربی بہت خوب تھی۔ موصوف ایک عظیم خطیب ہیں۔ آپ مجمع پر چھا گئے اور مقام علم و علماء اور ضرورت عمل پر بڑی احسن تقریر کی، جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

تیسرا اجلاس ۱۲ فروری ۱۹۶۸ء کو صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ اس کا موضوع تھا "العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام" صدر نشین محفل شیخ ازہر قاہرہ تھے۔ نائب صدر ڈاکٹر زکی ولید ترکی اور ڈاکٹر رضی الدین وائس چانسلر اسلام آباد یونیورسٹی تھے۔ دوسرے لوگوں کے علاوہ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف مسٹر مسعود نے بھی مقالہ پڑھا۔ آنجناب نے اشتراکیت پر اسلام کی چھاپ لگانے کے لئے ان الارض للہ کو بار بار دہرایا اور ساتھ ہی ھل من مبارز؟ کے طور پر میدان میں اترے اور ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا چیلنج دیا۔ چیلنج میں بڑا طمطراق تھا۔ لیکن بطل حریت الشیخ المفتی محمود صاحب اطال اللہ المسلمین بالقائہم نے مسعود صاحب ۔۔۔۔۔۔۔ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے فاسد خیالات و نظریات کو تار تار کر دیا۔ اس پر سخت ہنگامہ ہوا۔ عام مسلمان مشتعل ہو گئے۔ عوامی جذبات کے پیش نظر مفتی صاحب کو وقت دیا گیا۔ مفتی صاحب نے جناب مسعود صاحب کا مدلل جواب دینے کے ساتھ ساتھ حسن تدبر سے عوام کو بھی مطمئن اور ٹھنڈا کیا۔

آخری اجلاس ۱۳ فروری ۱۹۶۸ء کو ۹½ بجے مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین کی صدارت میں شروع ہوا۔ نائب صدر علامہ علاؤ الدین صدیقی تھے قاری زاہر القاسمی صاحب کی تلاوت کے بعد ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے اجمالی طور پر ایام گذشتہ کی کارروائی سنائی اور جناب احمد زکی یمانی نے وحدت اسلامیہ پر خطبہ پڑھا۔

آپ کے بعد مسٹر انعام اللہ جنرل سیکرٹری موتمر عالم اسلامی کراچی اور سید ظفر صاحب نے تقریریں کیں تقریریں خوب تھیں۔ سید ظفر نوجوان وزیر درد دل رکھنے والے مسلمان اور نیک جذبات کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا دینی جذبہ برقرار و سلامت رکھے اور اس میں مزید ترقی دے۔

سب سے آخر میں خواجہ شہاب الدین نے خطبہ صدارت پڑھا، جو اردو میں تھا اور خاتمہ خراب کے مصداق تھا

خواجہ صاحب کے متعلق مشہور ہے کہ وہ پرانے ایسے ہی ہیں۔ حدیث رسولؐ کو ۔۔۔۔۔۔۔ تاریخ کہنا ان کا پرانا شیوہ ہے۔ ابھی پچھلے دنوں بزم پرویز میں شریک ہو کر ان کی نام نہاد خدمت قرآنی کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔ اور ان کی اس جسارت پر پورے ملک میں ان کے متعلق ناراضگی ہے۔ حتیٰ کہ انہیں معافی مانگنے یا اس منصب سے ہٹانے کے مطالبات تک ہو چکے ہیں۔ تماشا یہ کہ اپنے خطبہ میں خواجہ صاحب نے بار بار یہ کہا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ میری ذاتی رائے ہے۔ سرکاری حیثیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کے مضمرات کیا ہیں؟ سوچنے کی بات ہے! خواجہ صاحب کا خطبہ انتہائی اشتعال انگیز اور مکروہ خیالات کا آئینہ دار تھا۔ افسوس کہ اس نظریاتی مملکت میں ذمہ داران ملک یہ کھیل کھیل کر اشتعال انگیزی کی فضا پیدا کر رہے ہیں اور پھر الزام علماء کو دیا جاتا ہے۔

خواجہ صاحب نے خطبہ ختم کیا تو ہال میں کہرام مچ گیا۔ طلباء مدارس و کالج کے علاوہ عام مسلمان حتیٰ کہ کالج کی لڑکیوں نے خواجہ شہاب الدین کے خیالات کو جھٹلایا۔ اور اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور مردہ باد کے نعرے سنائی دیئے۔ پشاور سے گوجرانوالہ تک کے علماء و حاضرین نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ ان چار روزہ اجلاسوں میں ہمیں عرب ممالک کے مندوبین سے ملنے کا موقعہ ملا۔ یہ لوگ ملنساری، حسن اخلاق تواضع اور منکسر المزاجی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور مذہب و ملت کے متعلق نہایت اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ جو لوگ انہیں بے دین کہتے ہیں اے کاش وہ امریکن اینگلو بلاک کے سازشی پروگرام سے عرب بھائیوں کو بدنام کرنے سے احتراز کرتے نیز حکومت کے بڑوں کے لئے یہ وقت سوچنے کا ہے۔ اجتماع بلا کر انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کے پروگرام سے کوئی بھی راضی نہیں۔ علماء چھوڑ عوام بھی پوری طرح ناراض ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں، یہ ملک اس لئے تو نہیں بنا تھا کہ یہاں بے دینی کو رواج دیا جائے گا۔

اس اجلاس میں علماء کی موجودگی نعمت غیر مترقبہ تھی۔ اگر ملک بھر کے علماء متفق و متحد ہو کر حرکت کریں تو کامیابی یقینی ہے۔ قوم کو ان پر مکمل اعتماد ہے۔

اس اجلاس میں شریک ہونے والے اپنے بزرگوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں

اس اجلاس میں بعض قادیانیوں نے بھی اپنا لٹریچر تقسیم کرنا چاہا لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی بروقت تشریف آوری اور حسن عمل نے بڑا کام کیا۔ آپ نے حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا بنوری سمیت عرب مندوبین سے ملاقاتیں کی انہیں قادیانیت کی حقیقت سمجھائی۔ انہیں عربی اور انگریزی لٹریچر بہم پہنچایا اور اس خود کاشتہ پودے کے مقاصد و نظریات سے واقف کرایا۔ بعض قادیانیوں نے خاص مقاصد کے پیش نظر بعض غیر ملکی مندوبین کے ساتھ مل کر فوٹو لینے کی کوشش بھی کی۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نہ ہو سکی۔

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کی مخصوص باتیں

★ اس کانفرنس میں حسن انتظام کے لحاظ سے مسٹر عبدالحکیم صاحب سب سے اچھے رہے۔ اور نظم و نسق کے قیام اور تمام ملکی و غیر ملکی مہمانوں سے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آکر ہر طرح فضا کو درست رکھنے میں جو کام وزیر قانون سید ظفر صاحب نے کیا وہ لائق تحسین ہے۔

★ پیر دیول شریف عالم کس مپرسی میں اپنا بیان سنا ہی گئے۔ مگر افسوس کہ ان کو اجلاس کے اعضاء نے کوئی مرشدانہ اہمیت نہ دی

★ اجلاس میں پہلا مقالہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے پڑھا جو بڑا کامیاب رہا۔

★ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے عائلی قوانین کی سب کمیٹی میں عائلی قوانین کے خلاف زبردست تقریر فرمائی

★ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے سب کمیٹی کے اجلاس میں بنکاری اور سودی کاروبار کے سلسلہ میں نہایت عالمانہ تقریر فرمائی جس کی عرب نمایندوں نے بھی تعریف و تحسین کی۔ چنانچہ سود کی مخالفت کے سلسلہ میں کمیٹی میں کوئی اختلاف نہ پایا گیا۔

★ عائلی قوانین پر جب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے روشنی ڈالتے ہوئے ان کو خلاف اسلام ثابت کیا تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری حضرت مولانا حامد صاحب بدایونی نے ان کی تائید کی۔ ان چار حضرات کے سوا مولانا مفتی محمد جعفر صاحب (شیعہ) نمایندے نے پہلے ہی اپنی رائے ان قوانین کے خلاف ظاہر کر دی تھی۔

★ اس کے سوا مولانا غلام مرشد صاحب نے عجیب و غریب الفاظ میں ان علماء کرام کی تائید کی۔ آپ نے کہا کہ جو علماء ان مسائل کو سمجھتے ہیں میں ان کی اکثریت سے متفق ہوں

★ علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی اور ایک اور بزرگ نے جزوی ترمیم کے حق میں رائے دی۔ علامہ صاحب نے پوتے کی وراثت میں عائلی قوانین کی مخالفت کی۔

★ تین حضرات نے مکمل طور پر سرکاری عائلی قوانین کی حمایت میں رائے دی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن۔ جناب مسعود صاحب اور مولوی کرم شاہ صاحب۔ اس طرح ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب ان قوانین کے حق میں اکثریت قطعاً حاصل نہ کر سکے۔

★ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غلام احمد پرویز سے چشمک رکھتے ہیں۔ بسا اوقات وہ بھی ان کے خلاف اظہار خیال کر دیتے تھے۔

★ غیر ملکی مندوبین نے بھی جہاں پاکستان کی مہمان نوازی محبت اور اسلامی اخوت کے جذبات محسوس کئے۔ وہاں پاکستانی علماء کی جرأت اور حق گوئی سے بھی پورے پورے متاثر ہوئے۔

★ اجلاسوں میں حق کی حمایت میں جن حضرات نے مندوبین کا ساتھ دیا۔ ان میں حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد چوک نیا محلہ راولپنڈی۔ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان اور حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

Scanned with CamScanner

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس سے باشندگانِ ملک کی دلچسپی

(رپورٹ)

جب سے اس کانفرنس کا اعلان ہوا تھا عام اہل اسلام کی اس پر نگاہیں تھیں۔ کوئی اسلام اور اسلامی ممالک کے علماء کے نام کی وجہ سے حسن ظن رکھتے اور کانفرنس کے انعقاد کی راہ تکتے رہتے اور اس کا ایک اچھا اقدام تصور کرتے۔

کوئی مرنا سکندر کے زمانہ کی لاہور والی مجلس مذاکرہ دکلو کیم کی وجہ سے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے اس اقدام کو شکوک وشبہ نگاہوں سے دیکھتے۔ ایک تو سابقہ مجلس مذاکرہ لاہور کا نمونہ سامنے تھا۔ جس میں بعض ملحدین پاکستان اور غلام احمد پرویز کا کردار گھناؤنا تھا۔

دوسرے اس کانفرنس کا داعی ادارہ تحقیقات اسلامی تھا جس کو ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی وجہ سے بعض لوگ ادارہ تخریفات اسلامیہ کہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے اپنے آئے دن کے مضامین اور اسلامی مسائل میں دور از کار خیالات کے اظہار سے اپنے آپ کو بڑی حد تک بدنام کر رکھا ہے۔ تاہم لوگوں کو انتظار تھا کہ کانفرنس میں کون کون لوگ آتے ہیں اور وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔

بہرحال آدمیوں سے ادارہ تحقیقات اسلامی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن قسم کے آدمیوں کے غلط و الحاد ات کو حکومت کے سرتھوپ کر حکومت ہی پر بدگمانی کر رکھی ہے۔ اور بعض تو ہیں ہی ایسے جو حکومت پر کوئی نیک گمان کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ بس کا ڈرائیور کوئی غلطی کرے تو بھی وہ حکومت کو کوستے ہیں۔ بہرحال ہر قسم کے آدمیوں کو کانفرنس کی تشکیل۔ ترتیب۔ اعضاء وارکان اور مندوبین و مدعوین پھر ان کے مقالات کا شدت سے انتظار تھا۔ خدا خدا کر کے ۹ فروری ۶۸ء کا دن آپہنچا اور کانٹی نینٹل ہوٹل میں چہل پہل شروع ہوگئی۔ سنجیدہ اور دیندار طبقہ اس ہوٹل میں کانفرنس رکھنے پر معترض تھا۔ یہ ہوٹل مرد وزن کے اختلاط اور یورپ کی گندی تہذیب کی نقالی میں بدنام ہے۔ مگر اس میں کسی کا بس نہ چلتا تھا۔ بہتر ہوتا کہ کم از کم کانفرنس کے اجلاس کسی سرکاری عمارت میں ہوتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی امکان وعہدہ داروں کو انتظار تھا۔ کہ پاکستان کے کون کون سے معتمد اور ذمہ دار علماء مدعو ہیں اور وہ شرکت کر رہے ہیں یا نہیں۔

چنانچہ ۹ فروری کو عصر کے وقت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب مولانا عبدالحکیم صاحب۔ مولانا قاری محمد امین صاحب اور دیگر حضرات (کوئی چلہ۔ کوئی ڈیرہ سے) اس ہوٹل میں جا پہنچے۔

جہاں معلوم ہوا کہ کراچی سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب تشریف لے آئے ہیں اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام سے بھی ملاقات ہو گئی۔ جو ہوائی جہاز پر پہنچ چکے تھے۔

مغرب کے وقت تک حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی بھی جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے تشریف لے آئے جن کے ہمراہ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد بھی تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی ٹنڈو الہ یار والے تشریف نہیں لا رہے۔ تاہم ان کی بڑی تشریف آوری اور کانفرنس میں موجودگی سے دیندار طبقوں کو اطمینان ہو گیا کہ کانفرنس میں اب کوئی خلاف اسلام بات پاس نہیں ہو سکتی۔

یہ وہ حضرات ہیں۔ جن پر عرب وعجم کے علماء فخر کرتے اور ان کے جلالت شان اور تبحر علمی کے قائل ہیں۔

ان حضرات کے سوا مولانا عبدالحامد بدایونی بھی تشریف لائے تھے۔ جو اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ اور ان کے ایک ساتھی اسلامی مشاورتی کونسل کے شیعہ ممبر مولانا محمد جعفر صاحب مفتی بھی مدعو تھے۔ علماء مدعوین میں مولانا غلام مرشد صاحب معزول خطیب شاہی مسجد لاہور بھی آئے تھے

اجلاس کا پہلا دن افتتاح۔ خطبہ صدارت استقبالیہ پیغامات اور صدر مملکت کے پیغام وغیرہ امور کے لئے وقف تھا۔

البتہ رات کے اجلاس میں جعفر صاحب پھلواروی کے مقالہ پر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نے صدر صاحب سے شدید احتجاج کیا۔ چنانچہ ان کے بعد تمام تقریریں ان کے خلاف ہوئیں۔

دوسرا دن اطمینان سے گذرا۔

تیسرے دن میں جناب مسعود صاحب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی تقریر میں ہنگامہ ہو گیا اور اجلاس کے سرکردہ علماء نے صدر امین الحسینی مفتی فلسطین کی اجازت سے ان کے خیالات سے مکمل اختلاف کیا۔

چوتھے دن اور تو خیریت رہی۔ مگر خواجہ شہاب الدین صاحب نے جو غیر سرکاری حیثیت سے مقالہ پڑھنا شروع کیا۔ جس میں یہاں تک تجاوز تھا کہ قرآن کی آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا میں علماء سے اہل سائنس دان مراد لئے۔ انہوں نے قرآن کو ترقی پذیر حالات کے سانچہ میں ڈھالنے کی پوری خدمت کرنی چاہی۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ان کے خلاف اتنا ہنگامہ اور شور اٹھا کہ قوم ہی بھلی۔

ایک مفید جھوٹ

(کذاب صالحین کا کردار)

انسان جب آخرت کے خوف سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو نہ معلوم کیا کچھ بکتا ہے۔ غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ آج کل پروپیگنڈا کی دنیا میں مودودی صاحبان کو اس فن میں مہارت حاصل ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی بات لکھ مارتے ہیں۔ چاہے حقیقت سے اس کا صفر فیصدی بھی تعلق نہ ہو۔ ایسے پرلیس بھی مل جاتے ہیں۔ جو محض آمدنی کی خاطر شائع کرتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ہفت روزہ آئین لاہور نے لائلپور کے ایک عالم مولانا محمد انور حکیم صاحب مدرسہ جامع محمدیہ کو اپنی جماعت مودودی میں شامل ہونے کا ایک جھوٹا الزام شائع کیا اور جب مولانا موصوف نے انہ الحیثیت عرفی کا نوٹس دیا تو معذرت کر کے جان چھڑائی اسی قسم کا ایک الزام آئین لاہور نے ۱۱ فروری ۶۸ء کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر بھٹو اور جمعیۃ علماء اسلام لکھ مارا اور بقیہ صفحہ ۱۰ پر ۱۲ نومبر ۱۹۶۷ء نوائے وقت کے حوالہ سے ایک خط شائع کیا کہ یہ جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کے امیر کا خط ہے۔ میں بحیثیت امیر جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ اور خطیب عیدگاہ قدیمی کلور کوٹ اعلان کرتا ہوں کہ میں نے کوئی خط نوائے وقت کو نہیں لکھا۔ مضمون نگار یعقوب ظاہر گوجرانوالہ کو اگر جرأت ہے تو خط بعینہ دستخط شائع کریں ورنہ اس غلط اور شرمناک الزام پر تحریری معافی مانگیں۔

(عبدالرزاق خطیب جامع مسجد کلور کوٹ)

دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کا سالانہ جلسہ

زیر سرپرستی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ بتاریخ ۲۹ ذوالقعدہ و یکم و ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۹ فروری و یکم و ۲ مارچ ۱۹۶۸ء جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہوگا۔

مدعو مہمانان

مولانا احتشام الحق تھانوی۔ مولانا شمس الحق افغانی

مولانا محمد علی صاحب جالندھری

(ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور)

دعائے صحت

میرے والد ماجد قبلہ حاجی غلام محمد صاحب عرصہ دراز سے (دماغی عارضہ) سے بیمار ہیں تمام برادران اسلام ا... ت ان کی صحت کاملہ کی دعا فرمائیں (حاجی گلزار رحیم سنز حق نیشنل بنک سٹور چوک شہیداں لاہور)

(قسط ۶)

کالج میں بھی ایمان ہے

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

اور ایک جوڑہ مل کر زندگی کے مختلف منازل آپس کی محبت سے طے کریں۔ یہ محبت جیسے جوانی میں ہوتی ہے ویسے ہی دونوں کے بڑھاپے میں بھی قائم رہتی ہے۔ اس طرح دنیا والے اپنے اپنے گھروں میں اطمینان و سکون سے رہ کر زندگی کے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ شادی کا مقصد گویا بقائے نسل انسانی اور جانے والوں کی جگہ نئے خوشحال گھر آباد کرنا ہوتا ہے۔

یہاں میں فریب شباب کا ذکر کر رہا تھا۔ تو مغرب زدہ نوجوان اپنی جوانی کی تو حفاظت کرتا نہیں۔ عورت کے شباب کو قائم رکھنے کے لئے بے چین رہتا ہے۔ چنانچہ بہت سے غیر مآل اندیش نوجوان اپنی رفیق زندگی کا اپریشن کر کے اس کو بانجھ بنا دیتے ہیں

ایک امیرزادے کی بیوی

چنانچہ ایک امیرزادے نے یہی حرکت کی اور چند سال تک اپنی بیوی کو ایک طرح سے کنواری بنائے رکھا۔ مگر جب آفتاب عمر ڈھلنے لگا اور موت کی اندھیری رات کا تصور سامنے آکر عظیم جائداد کے لئے وارث کی تلاش ہوئی تو دن بدن اضطراب بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ہمدردوں نے دوسری شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ پہلی بیوی کے بھائیوں کو پتہ چلا کہ عمر تو ہماری بہن کے ساتھ گذاری اور جائداد کے لئے دوسری شادی کی جاتی ہے۔ انہوں نے ایک خاص منصوبہ کے تحت ایک ماہر ڈاکٹر کی خدمات حاصل کیں اور پھر اپنے بہنوئی (اس امیرزادے) کو کسی بہانے ایک خاص مکان میں بلا کر بند کر دیا اور جبراً اس کا اپریشن کرا کر اس کو خصی کر دیا۔ تاکہ وہ بھی اولاد کے قابل نہ رہے اور صحت یابی کے بعد اس کو گھر پہنچا دیا۔

اب نہ وہ اولاد کے قابل ہے نہ اس کی پہلی بیوی۔ دوسری بیوی کے مستقبل کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں اندھی تقلید۔ اسلام جیسی پیاری چیز سے روگردانی کی سزا یوں ملتی ہے کہ بے راہ رو مغرب کی کورانہ تقلید کر کے دارین کی تباہی مول لے لیتے ہیں۔

رشید اور سکینہ کی محبت

اصل بحث سے ہم دور نکل گئے۔ کالج کے زمانہ میں رشید اور سکینہ کی بھی آنکھیں چار ہوئیں اور دونوں کے دل کا چین ختم ہو گیا۔

اب رات دن سکینہ کی یاد ستاتی ہے۔ رشید جس نے عہد کیا تھا کہ محبت صرف اپنے مالک و خالق ہی سے کروں گا۔ امتحان کی چکی میں پس رہا ہے۔ عشق ناتمام کی قدر تو دنیا کے برخود غلط مہ جبین بھی نہیں کرتے۔ جمال ازلی کی محبت کے مدعی آزمائش کی بھٹی میں سے نکلے بغیر کیسے مخلص و عاشق صادق قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اب رشید خدا کے ساتھ وعدے میں تو پکے اور مضبوط ہیں اور وہ اپنے اعضا و جوارح سے کسی ایسی حرکت کا جو ان کے اس عزم کے مخالف ہو، ارتکاب نہیں کرتے۔ مگر دل پر ان کا بس نہیں چلتا دل بیقرار اور آنکھیں اشکبار ہیں اور اس میں وہ بے اختیار ہیں۔ اندر ہی اندر یہ آگ سلگتی جا رہی ہے یہاں تک کہ ضبط و سکون کھو بیٹھتی ہے۔ اور رشید و سکینہ کی محبت کا قصہ زبان زد خاص و عام ہو گیا ہے۔

من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بیروں آرد زلیخا را

عشق کا دوسرا حملہ

خدا کا کرنا تھا، ایک دن مسٹر رشید بحر خیالات میں غرق بیٹھے تھے۔ انہیں آس پاس کی بھی خبر نہ تھی۔ اچانک جو سر اٹھایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سکینہ سامنے کرسی پر بیٹھی ان کی توجہ کی منتظر ہے۔

سکینہ پر نظر پڑتی تھی کہ ہوش و حواس نے جواب دے دیا۔ ادھر عشق و محبت کا خمار ادھر حسن و جمال کا رعب، رشید پتھر بن گیا۔ کاٹو تو خون نہیں۔ اسی مستی و بے خودی میں، خدا جانے کتنی گھڑیاں گذریں۔ جب ذرا ہوش آیا، سر اٹھایا تو کرسی خالی ہے۔ دل کی دھڑکنوں کے ساتھ دل بھی غائب۔

دل مے رود ز دستم صاحبدلاں خدا را
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

دیکھتے کیا ہیں کہ میز پر پان کی گلوری پڑی ہے۔ اس پان کی قدر و قیمت وہ آدمی نہیں سمجھ سکتے جنہوں نے وادی محبت میں قدم نہ رکھا ہو۔ رشید جس فرط عقیدت سے اس پان سے لذت اندوز ہوئے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ پان کیا تھا۔ عشق و محبت کی انگیٹھی میں سکینہ نے اور ایندھن جھونک کر آتش عشق کے شعلوں کو ہوا دی۔ جس میں وہ خود بھی جل رہی تھی

عشق و محبت کا چرچا

اب یہ راز دروں سوسائٹی کا موضوع بحث بن گیا عشق آخر کار رسوا کر کے رہتا ہے۔ اکثر اوقات عاشق اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتا اور وہ معشوق کی رسوائی کا باعث بن جاتا ہے۔

یہاں یہ بات نہ تھی۔ رشید نہ حرف شکایت زبان پر لاتا ہے نہ جذبہ وصال دوست کا اظہار کرتا ہے۔ آتش عشق سے اندر ہی اندر اس کی ہڈیاں پگھل رہی ہیں۔ مگر زبان پر تالا لگا ہوا ہے

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

اس کی آنکھیں نمناک۔ رنگ زرد اور زبان پر آہ سرد ہے دل تعلیم سے اچاٹ ہو چکا ہے۔

خدائی حفاظت

مگر ان باتوں کے باوجود رشید نے جو وعدہ خدائے برتر سے کیا تھا کہ میں دل میں کسی غیر کی محبت کو جگہ نہ دوں گا، وہ اس عہد پر قائم تھا۔ اور سچی بات یہ ہے۔ اسی ثابت قدمی کی قدر کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس مجازی عشق کے تمام خطرناک نتائج سے محفوظ رکھا۔ دل پر کنٹرول اس کے بس کی بات نہ تھی۔ مگر اس نے اس محبت کے تقاضوں پر عمل کرنے اور ناجائز طور پر کسی ادنیٰ اقدام کا تصور تک نہیں کیا۔ یہی اس کے بس کی بات تھی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول

اللہ تعالیٰ کی عادت ہے۔

لا یکلف اللہ نفسًا الّا وسعہا

اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو انہی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اس کے بس میں ہوں۔

رشید اس امتحان میں پورا اترا۔ اس نے محبوب کے ہمخیال ہونے کے باوجود شرعی حدود کا احترام کیا۔ نفس کے تقاضوں کو پائمال کیا۔ سینہ کباب ہونے کو پسند کیا۔ مگر گناہ سے تسکین حاصل نہ کی۔

واقعی بڑا دعویٰ تھا کہ میں خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے محبت نہ کروں گا۔ ایسے دعویٰ کے بعد امتحان کی منزل سے گذرنا پڑتا ہے۔ رشید کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ اور اب وقت آگیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو اپنی آغوش میں لے لے۔ اب رشید بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر اپنی بے بسی کا اقرار کرتے ہوئے اس ابتلاء عظیم سے نجات کی درخواست کرتا ہے۔

اے اللہ، اے میرے آقا۔ اے میرے پیارے مالک میں آپ کے سوا کسی کو دل کی گہرائیوں میں جگہ نہیں دینا چاہتا مگر میرے مولا میں کیا کروں۔ میں عاجز بندہ ہوں۔ ناچیز اور بے بس ہوں۔ جو مجھ پر بیت رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔

سکینہ کی شادی کا پیغام

مگر محبوب حقیقی کو ابھی مدعی عشق کی ایک اور آزمائش کرنی تھی۔ اب یہ بات عام ہو چکی ہے کہ رشید و سکینہ کی محبت سچی محبت ہے۔ وہ نفس پرستی سے ملوث نہیں ہے۔ سکینہ کے رجحانات کا اندازہ اس کے والدین کر لیتے ہیں۔ وہ رشید جیسے پاک دامن اور لائق نوجوان سے سکینہ کی قسمت وابستہ کر دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کسی محب اور

(باقی صفحہ ۹ کالم تین)

تاریخ اشاعت اسلام

(حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند)

اسلام کی ترقی اور اشاعت، شوکت و قوت کا اصلی خانہ ہجرت کے بعد کا ہے۔ انصار مدینہ نے اپنے جان و مال آپ پر فدا کئے۔ مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ اپنی جائداد میں گھر بار میں ان کو حصہ دیا۔ اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں اور جو کچھ ہوا تاریخیں ان حالات سے بھری پڑی ہیں لیکن انصار میں اسلام کب اور کیونکر شائع ہوا؟ تو یہ بھی اسی وقت ہوا جبکہ اسلام کا مقولہ زبان پر آنا حد درجہ کا جرم تھا اور ان کے جان و مال مباح سمجھے جاتے تھے۔

موسم حج میں آپؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جو قبائل حج کو آتے تھے۔ ان سے مل کر اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں بیان فرماتے تھے۔ ایک سال مدینہ کے چند لوگوں کو دعوت اسلام دی یہ لوگ یہود سے سنا کرتے تھے کہ عنقریب ایک نبیؐ عرب میں مبعوث ہونے والے ہیں۔ انہوں نے سن کر آپس میں کہا کہ یہی نبیؐ مبعوث ہیں۔ مدینہ لوٹ کر گئے اور وہاں جا کر ذکر کیا تو گھر گھر آپؐ کا ذکر پھیل گیا۔ اگلے سال بارہ آدمی مدینہ سے اور آئے اور عقبہ پر آپ سے ملے اور اسلام لے آئے۔ آپ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ کیا کہ ان کو تعلیم قرآن دیں۔ دین کے احکام سکھلائیں۔

مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پہنچ کر اسعد بن زرارہؓ کے یہاں ٹھہرے۔ وہاں مسلمان ان کے پاس جمع ہو گئے۔ سعد بن معاذ اور اسید بن حضیرؓ دونوں سردار تھے۔ ان کو خبر ہوئی تو سعدؓ نے اسیدؓ سے کہا کہ تم جا کر ان لوگوں کو روکو۔ اسیدؓ گئے اور غصہ سے حضرت مصعبؓ کو خطاب کر کے کہا کہ تم کیوں ہمارے نوجوانوں کو بہکاتے ہو۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ مصعب نے کہا آپ بیٹھ کر ہماری بات سن لیں۔ اگر پسند ہو تو آپ بھی قبول کر لیں۔ اسیدؓ نے کہا۔ اچھا۔ مصعب نے اسلام کے احکام بیان کئے۔ اسیدؓ نے سن کر کہا کہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے اور اسی وقت مسلمان ہو گئے اور کہا کہ ایک شخص اور بھی ہیں (یعنی سعدؓ بن معاذ) اگر وہ مسلمان ہو گئے تو پھر کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہ کہہ کر اسیدؓ لوٹے سعد نے دور سے دیکھ کر کہا کہ اسیدؓ اس حال پر نہیں آئے جس پر گئے تھے۔ یعنی مسلمان ہو گئے ہیں۔ اسیدؓ نے آ کر کہا کہ ان کی بات میں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ سعدؓ خود وہاں گئے۔ ان کو بھی یہی پیش آیا کہ مصعبؓ نے ان کے سامنے احکام اسلام بیان کئے اور وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

سعدؓ مسلمان ہو کر لوٹے تو اسیدؓ کو ہمراہ لے کر اپنی قوم کے پاس گئے اور کہا کہ تم مجھ کو کیسا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا کہ تم ہمارے سردار اور سب سے افضل ہو۔ سعدؓ نے کہا کہ مجھ پر اس وقت تک تمہارے مرد اور عورت سے گفتگو کرنا حرام ہے جب تک کہ تم سب مسلمان نہ ہو جاؤ۔ شام تک سعدؓ کی قوم یعنی بنی عبدالاشہل میں ایک بھی باقی نہ رہا جو کہ مسلمان نہ ہو گیا ہو۔ اس کے بعد مصعبؓ تلقین اسلام میں مصروف رہے اور انصار کے اکثر قبائل میں اسلام پھیل گیا۔

دوسرے سال مدینے سے ستر مسلمان کفار کے ساتھ ملے جلے ہوئے اور ان کے ارادے کو مخفی رکھا۔ مگر میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقبہ پر ملاقات کی۔ تو سب نے آپ کے ہاتھ پر بدیں مضمون بیعت کی کہ ہم آپ کی ایسی حفاظت کریں گے جیسی اپنے بچوں اور عورتوں کی کرتے ہیں۔ یہ بیعت ذی الحجہ میں ہوئی۔ اس کے دو ماہ بعد ربیع الاول میں آپ نے مدینے کو ہجرت فرمائی۔

کفار مکہ کو جب یہ خبر ہوئی کہ مدینے کے لوگ مسلمان ہو گئے اور آپ وہاں جانے والے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں پر بہت ہی سختی شروع کر دی۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ مدینے کو ہجرت کریں۔ چنانچہ مسلمان رفتہ رفتہ ہجرت کرنے لگے۔ حتیٰ کہ آپ کو بھی ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ تشریف لے گئے۔

یہ صورت ہے انصارؓ کے مسلمان ہونے اور مدینے میں اسلام پھیلنے کی۔ انصار کے اسلام لانے سے اسلام کی ترقی و اشاعت، شوکت و حشمت کا دور شروع ہوا۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا

تاریخ شاہد ہے اور غالباً کسی کو بھی اس میں انکار نہ ہوگا کہ جس عداوت اور دشمنی کا اظہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہود کی طرف سے ہوا، مشرکین کے بعد کسی قوم کی طرف سے نہیں ہوا۔ کلام اللہ میں بھی صاف لفظوں میں یہ ارشاد ہے

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

بلاشبہ مسلمانوں کا سب سے زیادہ دشمن تم یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

یہودیوں کو یقینی طور پر آپ کی نبوت و رسالت کا علم تھا اور وہ آپ کے منتظر تھے۔ قبیلہ اوس و خزرج کو اسی بنا پر دھمکایا کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اس وقت ہم ان کے ساتھ ہو کر تم کو قتل کریں گے۔ مگر ریاست، نفسانیت و عناد ان کو ایمان لانے اور اتباع کرنے سے مانع آئے۔ یہیں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جاہل سمجھانے کے بعد راہ راست پر آ جاتے ہیں مگر جان بوجھ کر خلاف کرنے والوں سے کبھی توقع نہیں ہو سکتی۔

عبداللہ بن سلامؓ بھی انہیں یہود مدینہ میں تھے تورات کے بڑے عالم تھے۔ عبداللہ بن سلام اسی وقت مسلمان ہو گئے تھے جب کہ آپ قبا میں فروکش ہوئے تھے۔ ابھی شہر میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے خود اپنے اسلام لانے کا قصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور صفت سے واقف تھا اور اس زمانے کو بھی جانتا تھا جس میں آپ کے ظہور کا انتظار کیا جاتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں فروکش ہوئے تو میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کچھ کام کر رہا تھا۔ ایک شخص نے آپ کے تشریف لانے کی خبر دی۔ میں نے سن کر درخت کے اوپر ہی سے خوشی کے مارے زور سے اللہ اکبر کہا۔ میری پھوپھی نیچے بیٹھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا تجھ کو کھوئے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے کی خبر بھی سنتا تو اس سے زیادہ اظہار مسرت نہ کرتا۔ میں نے کہا اے پھوپھی خدا کی قسم یہ موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں۔ اور وہی طریقہ لائے ہیں۔ پھوپھی نے کہا کیا یہ وہی نبی ہیں جن کے مبعوث ہونے کی خبر ہم کو دی گئی تھی۔ انہوں نے سن کر کہا تو خیر۔ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ سب گھر والوں کی اطلاع کی وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ لیکن میں نے اپنے اسلام کو مخفی رکھا اور ایک روز آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود بہتان لگانے والی قوم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو کسی مکان میں بٹھلا کر قبل اس کے کہ میرے اسلام لانے کا ان کو علم ہو۔ یہود سے میرا حال دریافت فرما لیجئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ یہود آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے مجھ کو علیحدہ مکان میں بٹھلا کر ان سے دریافت فرمایا کہ حصین بن سلام (اصل نام حصین تھا بعد میں عبداللہ ہو گیا) تم میں کیسا شخص ہے۔ سب نے کہا ہمارا سردار اور سردار کا بیٹا عالم اور دانا ہے۔ جب وہ کہہ چکے تو میں نے باہر نکل کر کہا کہ اے جماعت یہود تم جانتے ہو کہ آپ رسول ہیں۔ تمہارے یہاں تورات میں آپ کا نام اور صفت درج ہے۔ خدا سے ڈرو اور ایمان لے آؤ۔ میں تو شہادت دیتا ہوں اور آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہود یہ سنتے ہی بدل گئے اور مجھ پر بہتان لگانے لگے اور میری عیب جوئی شروع کر دی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اول ہی کہا تھا کہ یہود جھوٹے اور کذاب ہیں۔ اس لئے میں نے اسلام کا اظہار نہ کیا۔ میری پھوپھی بھی اچھی اور یہ بھی مسلمان ہو گئیں۔

خریدار اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

ترجمان اسلام کی گیارھویں (۱۱) جلد جنوری ۶۸ء سے شروع ہو گئی ہے۔ اس جلد کے شروع ہونے کے بعد خریداروں اور ایجنٹوں کی جدید فہرستیں اور فائل بنائے گئے ہیں اور نئے خریداری والا نمبر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ آئندہ جملہ خط و کتابت ان نئے نمبروں کے مطابق ہونی چاہیئے۔ خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ کے وقت نمبر خریداری یا ترجیحی فہرست دیکھئے ورنہ تعمیل میں دشواری اور تاخیر ہوگی۔ (مینیجر)

خواجہ شہاب الدین کے مقالہ پر علماء کا بیان

اس کانفرنس کے متعلق مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا محمد رمضان صاحب علوی مولانا حافظ ریاض احمد اشرفی اور مولانا عبدالستار صاحب نے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

یہ کانفرنس ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء کو منعقد ہو کر ۱۳ فروری ۶۸ء تک جاری رہی۔ اس میں پاکستان کے بعض علماء کرام بھی مدعو تھے۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی۔ مولانا محمد یوسف بنوری۔ مفتی محمود۔ مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا عبدالحامد بدایونی بھی شریک رہے۔ بعض مقامی علماء کو اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ ان اجلاسوں میں بڑی تعداد علماء کرام اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کی شریک ہوتی رہی۔ یہ بات افسوس سے کہنی پڑتی ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی نے اس اجلاس کے ذریعہ سے بھی اپنی بدنامی کو دھونے کی سعی نہیں کی بلکہ اس کے وقار کو اور بھی دھکا لگا ہے۔ اور اگر ادارہ کی نیت مسلمانوں کے ذہنوں پر بعض ملحدانہ مغربی خیالات یا تجدد پسندی کے جراثیم مسلط کرنا تھا تو اس مقصد میں اس کو قطعاً ناکامی ہوئی ہے ان اکابر علماء کو غلط باتوں کا جواب دینے کا موقعہ دینے میں رکاوٹیں رہیں۔ بعض مقالے ایسے تھے۔ جن کو عوام اپنی زبان میں "منہ کالے" کہہ رہے ہیں۔ ہمیں یہاں اس کانفرنس پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالنی۔ صرف محترم خواجہ شہاب الدین صاحب کے مقالہ پر جس کے اقتباسات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں کچھ عرض کرنا ہے۔

کاش کہ خواجہ صاحب کا مقالہ اخبارات کو چھاپنے کے لئے مہیا نہ کیا جاتا اور اس طرح وہ پرویزی ذہن کے حامل ہونے کی حیثیت سے پہلے سے زیادہ مورد الزام نہ بنتے۔ ان کے مقالہ کے خاتمہ پر فوراً علماء پاکستان نے ان کی تردید میں آوازیں بلند کیں۔۔۔ جن کی تائید تمام حاضرین عوام اور تعلیم یافتہ طبقہ نے کی۔

حتیٰ کہ شہاب الدین مردہ باد کے نامناسب نعروں اور شور و شغب نے اجلاس کی اونچی سطح کو پیوند زمین کر دیا۔ خواجہ صاحب نے قرآن پاک کی ان آیات کریمہ کو جن میں کائنات پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سامنے جھک کر اس کی عبودیت کا اقرار اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور دین اسلام کی اطاعت کی ترغیب دینی تھی، ان کو سائنس سیکھنے پر چسپاں کر دیا۔ بلکہ ایسا نہ کرنے والوں کو اولئک کالانعام کا مصداق بنا کر اپنے سمیت کروڑوں مسلمانوں کی تحمیق کی۔ ہمیں خواجہ صاحب کی جسارت پر حیرت ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی آیت کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے تو وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (سمجھ بوجھ کے مالک) کو سائنسدانوں پر چسپاں فرمایا۔ گو ان کے ہاں علماء یہی سائنسدان حضرات ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء بالکل صاف ہے کہ جو لوگ اللہ کی قدرت کی نشانیوں اور اس کی حکمت کے مظاہر پر غور کریں گے۔ اور ان کو اس کا علم و معرفت حاصل ہو گی۔ وہی اس سے ڈریں گے۔ بھلا جو قومیں کائنات کے لئے کسی خالق کی ضرورت ہی نہیں سمجھتی ہیں۔ وہ خدا سے کیا خوف کریں گی۔ اس طرح جو اس کی کائنات و مخلوقات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دنیا کو تباہ کر رہی ہیں۔ ان کو کیسے خدا سے ڈرنے والا کہا جا سکتا ہے۔

اگر آیت کا مطلب یہی ہے تو پھر خواجہ صاحب کے نزدیک امریکہ سب سے زیادہ خدا ترس ہے۔ جس نے جاپان کے ایک شہر میں دو لاکھ انسان چند سیکنڈ میں تباہ کر دیئے۔ اور جو آج ویٹ نام کے لاکھوں انسانوں پر اپنی سائنس کی مشق کر رہا ہے۔ پھر سب سے بڑا متقی روس ہے۔ جو خلائی تسخیر میں امریکہ سے آگے بڑھ گیا ہے۔ کاش کہ خواجہ صاحب خیر القرون کے مسلمانوں اور ان کے زمانے کی مخالف حکومتوں کے ساز و سامان دیکھ کر ہی قرآن پاک کی آیت انتم الاعلون ان کنتم مومنین پر ایمان راسخ کر لیتے۔

ہم جناب خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ نے جو بار بار کہا ہے کہ یہ خیالات میرے ذاتی ہیں اس سے آپ اپنی وزارت سے عوام کی نگاہوں میں علیحدہ نہیں ہو سکتے۔

اگر خدانخواستہ آپ کے مقالہ سے حکومت کے بارہ میں ان ملحدانہ خیالات کی وجہ سے غلط تاثر پیدا ہو، تو یہ نہ مذہب کی خدمت ہے نہ حکومت کی۔

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ امت محمدیہ اس قسم کے ملحدانہ مقالوں سے اسلام کبھی نہیں چھوڑ سکتی۔ البتہ اس قسم کے مقالوں سے خود منہ کالا ہو جاتا ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی عاقبت خراب نہ کریں اور کم از کم اپنے بھائی خواجہ ناظم الدین مرحوم کے نقش قدم پر تو چلیں۔ (عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی راولپنڈی)

دعائے صحت مولانا قاری عبدالحق حقانی بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ تجوید القرآن لوڑ کاریز کوئٹہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں مولانا موصوف حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے مرید بھی ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے خاص رکن ہیں مسلمانوں سے دعا کی اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت کاملہ و شفاء عاجلہ عطا فرمائیں (از طرف اراکین مدرسہ حقانیہ تجوید القرآن لوڑ کاریز سریاب روڈ۔ کوئٹہ)

بقیہ صفحہ ۷

عاشق صادق کے لئے وصال یار سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں ہو سکتی۔ حافظ شیرازیؒ نے کہا ؎

اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

مگر یہاں معاملہ بالکل بالعکس تھا۔ رشید ابتدائے عمر میں ایک پختہ عہد کر چکا ہے کہ اسے خدائے برتر کے سوا کسی سے دلی محبت نہیں کرنی۔

اب سکینہ کی شادی پر اس کے والدین راضی ہیں مگر رشید کی محبت شادی کے لئے نہ تھی نہ اپنے جذبات کی تسکین کے لئے تھی۔ وہ تو حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ تھا۔ حسن و جمال چیز ہی ایسی ہے کہ وہ دامن دل کو کھینچ لیتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کا مقصد ازدواجی تعلق ہو۔ پھول سے، خوشبو سے، چاند سے، کسی مرد سے محبت یا کسی اور طرح کے فوق العادت حسین و جمیل کو دیکھتے ہی دل دے دینا یہ کسی مقصد کے لئے نہیں ہوتا۔ اصل محبت تو محبت ہی کے لئے ہوتی ہے۔ کیونکہ محبوب محبت کا مستحق ہوتا ہے۔۔۔

یہی حال رشید کی محبت کا تھا۔ اس کی محبت جیسے نادیدہ خدائے برتر سے تھی۔ سکینہ کی محبت دراصل کچھ اسی قسم کی محبت تھی۔ اگر رشید اپنے اختیار سے سکینہ سے محبت کرتا، تو یہ اس کے دعویٰ محبت خداوندی کے خلاف ہوتا اس کی یہ محبت اس کے بس کی بات نہ تھی۔ مگر اس کے سوا جو باتیں اس کے بس میں تھیں۔ اس نے ان کا ارتکاب کر کے اس دعویٰ محبت کو ملوث نہیں کیا۔ چنانچہ رشید نے آتش عشق میں جلتے رہنا پسند کیا۔ مگر اختیاری محبت یعنی شادی پر آمادگی ظاہر نہ کی۔

اس اخلاص محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب رشید کا دل باری تعالیٰ سے دعائیں مانگنے میں زیادہ لگنے لگا۔ اور آخر کار مجازی محبت کا طوفان تھمتے تھمتے رک گیا۔ یہاں تک کہ سکینہ کے تصور تک سے بیگانہ ہونے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی خالص محبت کو قبول فرمایا اور اس کو سب طرف سے منقطع کر کے خالص اپنا بنا لیا۔

رشید کی ملازمت

اب رشید گریجویٹ ہو کر ملازم ہو گیا ہے۔ چند سو روپے تنخواہ ہے اور ہزاروں سے کھیلتا ہے۔ مگر اس نے اپنے دل کو ان روپوں کی تجوری نہیں بنایا۔ وہاں وہی ایک محبت ہے۔ اسی سے لگاؤ اور اسی کے احکام کی پابندی ہے

پاکستانی کلرک کی شرارت

رشید اپنے فن میں ماہر ہے۔ اس کی شہرت و قابلیت بیرون ملک تک جا پہنچی ہے۔ چنانچہ امریکہ سے مطالبہ ہوا کہ رشید کو ان کے لئے بھیجا جائے۔ یہ چھ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ کی ملازمت تھی۔ مگر پاکستانی دفاتر میں منحوس قسم کے کلرکوں کی کمی نہیں ہے۔ اس نے بلا وجہ رشید کے کام میں رکاوٹ ڈال دی۔ اس نے لکھ دیا کہ ہمیں خود رشید کی ضرورت ہے اس کو نہیں بھیجا جا سکتا۔ اگر اس کو دو چار ہزار روپے

(ورق ایسے)

رشوت مل جاتی۔ شاید وہ یہ شرارت نہ کرتا۔ رشید راضی برضا تھا۔ دو سال گذر گئے۔

خدا کی شان کہ وہاں سے پھر تقاضا ہوا اور آخر کار رشید کو بیرون ملک بھیجنا ہی پڑا۔ جہاں وہ اب تک چھ ہزار روپے ماہانہ پر مناسب خدمت انجام دے رہے ہیں

رشید کے ماموں کا انجام

آپ نے اس قصہ کی ابتدا ... پڑھ ہی لیا کہ رشید کو یتیم پاکر اس کے حقیقی ماموں نے کلرکوں اور پٹواریوں سے مل کر اس کی جائداد اپنے نام کرا دی تھی۔ اس نے اپنی ماں کے مشورہ سے اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیا تھا۔ آج رشید لاکھوں کا مالک اور دین اسلام کا پابند مطمئن مسلمان کی سی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اس کا ماموں سب کچھ لٹا کر مفلس اور محتاج بنا ذلیل زندگی سے دوچار ہے۔ مگر رشید اس کو نہ طعنہ دیتا ہے، نہ مخالفت کرتا ہے۔ (ختم شد)

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر کا ستائیسواں سالانہ جلسہ

آزاد کشمیر کی مشہور مرکزی دینی درسگاہ تعلیم القرآن پلندری کا ستائیسواں سالانہ جلسہ ۹، ۱۰، ۱۱ صفر ۸۸ھ مطابق ۸، ۹، ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس سہ روزہ عظیم الشان دینی کانفرنس میں آزاد کشمیر کے علاوہ پاکستان بھر کے ممتاز علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ جن میں حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور مولانا دوست محمد صاحب قریشی کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

امسال بھی حسب دستور سابق آخری اجلاس کی صدارت صدر حکومت آزاد کشمیر کریں گے۔

(محمد اسحاق استاذ و ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن و بی ڈی ممبر یونین کونسل تنگ)

سمندری میں دو روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۴، ۵ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۴، ۵ مارچ ۱۹۶۸ء بروز پیر منگل کمیٹی باغ سمندری میں منعقد ہو رہی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے علاوہ دیگر علمائے کرام و مشہور شعراء اسلام شرکت فرما رہے ہیں۔ (محمد علی جانباز

ناظم ختم نبوت کانفرنس سمندری ضلع لائلپور)

خط و کتابت کرتے وقت
اپنا خریداری نمبر ضرور درج کیا کریں

دینی محاذ

قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد

یکم ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ مطابق یکم فروری ۶۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایک اجلاس زیر صدارت جناب مولانا محمد یوسف صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن صادق آباد بغرض تشکیل جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ بالاتفاق مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر — جناب مولانا محمد یوسف صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن صادق آباد

(۲) محتسب — جناب مولانا علی شیر صاحب کلاتھ مرچنٹ صادق آباد

(۳) نائب امیر اول — مولانا عبدالصمد صاحب خطیب مسجد سراجیہ نقشبندیہ صادق آباد

(۴) نائب امیر (دوم) حاجی شیخ فیض محمد صاحب زمیندار صادق آباد

(۵) ناظم اعلیٰ — صوفی غلام رسول صاحب ٹمبر مرچنٹ "

(۶) نائب ناظم — صوفی نذیر احمد صاحب افغان جالی سٹور "

(۷) امین — چوہدری شاہ محمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی "

(۸) سالار — حافظ عبدالرحمان صاحب "

(۹) معاون خصوصی (۱) حافظ عبدالصمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن "

(۱۰) " (۲) صوفی جعفر علی صاحب آڑھتی غلہ منڈی "

(۱۱) " (۳) حافظ اورنگ زیب صاحب "

(۱۲) " (۴) مولوی عبدالرشید صاحب ناظم مدرسہ تعلیم القرآن "

(۱۳) " (۵) ماسٹر محمد دین صاحب حمادی "

(نوٹ) اسی اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کے لئے غور کیا گیا۔ چنانچہ ایک چوبارہ اس کے لئے حاصل کر لیا گیا ہے ماہواری چندہ کے مستقل ممبران بنائے گئے ہیں اور جمعیۃ کے فنڈ سے پندرہ ترجمان اسلام مرکز صادق آباد کے لئے منگوانے پر اتفاق کیا گیا۔ دعائے خیر کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(محمد امین حمادی صادق آباد)

انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری مسان روڈ کراچی

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری کراچی کا ایک معمولی اجتماع شیخ مسجد میں ۲۸ جنوری ۶۸ء کو منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے اجتماع کو خطاب کیا۔ ملک کے موجودہ غیر دینی و ابتر حالات اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد و کاموں کی وضاحت کی۔ اس کے بعد حلقہ کا انتخاب از سر نو عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے

صدر — مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب بلوچ خطیب مسان روڈ کراچی

نائب صدر — مولوی [illegible] محمد صاحب قصر قندی

ناظم اعلیٰ — حافظ عبدالستار صاحب بروہی

ناظم — عبدالرحمٰن صاحب

خازن — مقصود صاحب

سالار — اللہ وسایا صاحب

مندرجہ ذیل اراکین مجلس شوریٰ نامزد کئے گئے

(۱) جناب محمد عباس صاحب (۲) قاری [illegible] صاحب

(۳) جناب محمد حسین صاحب (۴) حافظ اختر محمد صاحب خوشنویس

(۵) " محمد حسن صاحب (۶) حاجی محمد یوسف صاحب

(۷) حافظ عبدالکریم صاحب (۸) قاری محمد حسین صاحب

(۹) قاری مرید احمد اختر صاحب (۱۰) میر داد صاحب

(۱۱) دلبر خان صاحب (۱۲) محمد فرحان صاحب

(اللہ وسایہ بروہی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا اجلاس

۲ فروری ۶۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں مولانا قائم الدین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مجوزہ پروگرام کے علاوہ مفصلہ ذیل قراردادیں اتفاق سے منظور ہوئیں۔ (۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی چیف الیکشن کمشنر کو اس اہم عہدہ سے فوراً علیحدہ کر کے کسی مسلمان افسر کا تقرر عمل میں لایا جائے

(۲) مغربی پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں ہوشربا گرانی سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ حکومت متبادل دکانیں کھول کر عوام کی اس تکلیف کو دور کرے۔

(۳) یہ اجتماع ڈپٹی کمشنر صاحب نواب شاہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہوٹلوں کی ریکارڈنگ کو فوراً بند کرائیں۔ تاکہ رات کو عوام آرام سے سو سکیں اور نمازیں سکون سے ادا کر سکیں

(۴) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجتماع حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مردم شماری بجائے بی ڈی ممبران کے سکول کے ٹیچروں سے کرائے۔ کیونکہ اب تک جو مردم شماری ہوئی ہے وہ بیحد ناتسلی بخش ہے۔ جس سے حلقہ بندی صحیح طور پر نہیں ہو سکے گی۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

چاہ جیول تحصیل خان پور میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کا خطاب

۱۱ فروری ۶۸ء بروز اتوار بمقام چاہ جیول تحصیل خان پور میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام یک روزہ اجتماع ہوا جس میں تلاوت قرآن کے بعد جناب عبدالکریم صاحب شاکر ظاہر پیر نے اپنی نظم سنائی۔ مولانا عبدالصبور صاحب نے جمعیۃ کا مختصر الفاظ میں تعارف بیان کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالشکور صاحب ضلعی امیر نے اڑھائی گھنٹہ تک خطاب فرمایا (عبدالصبور)

Scanned with CamScanner

برطانوی استبداد کے خاتمہ کے لئے علماء حق کی جدوجہد

(شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

اکابر علماء کا ۱۸۵۷ء کی تحریک میں حصہ لینا

ہمارے تمام اکابر (علماء دیوبند و سہارنپور و مظفر نگر، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے تلامیذ کے شاگرد اور خوشہ چین رہے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ حضرت شاہ صاحب اور ان کے خاندان کے مسلک اور حکم کے خلاف چلیں چنانچہ جب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اعلیٰ جذبات تحریک جہاد اور ان کی تعلیمات روحانیہ سے ان حضرات کو انتہائی شغف اور حسن اعتقاد رہتا تھا۔ سرحد کی ناکامی اور آپس کی غداریوں سے ان حضرات کے قلب میں انتہائی قلق اور اضطراب ہمیشہ محسوس ہوتا رہتا تھا۔ جب انقلاب ۱۸۵۷ء کی تحریک اطراف و جوانب ہند خصوصاً اطراف دہلی میں چلنی شروع ہوئی تو ان حضرات کے جوش حریت میں نئی حرکت پیدا ہوئی۔ ان بزرگوں نے محسوس کیا کہ اس انقلاب میں حصہ لینا فرض اور لازم ہے۔ انگریزوں کے افعال ماضیہ اور احوال حاضرہ پر بخوبی مطلع تھے۔ اس تمام جماعت میں حضرت حافظ ضامن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز زیادہ پیش پیش تھے (حضرت حافظ صاحب قطب العالم میانجی نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اولین اور اعلیٰ ترین خلفاء میں سے تھے۔ نسبت روحانیہ نہایت قوی اور بے مثل پائی تھی۔ جہاد کی تیاری شروع ہو گئی اور اعلان کر دیا گیا۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو امام مقرر کیا گیا اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو سپہ سالار اخواج قرار دیا گیا اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کو قاضی بنایا گیا۔ اور مولانا محمد منیر صاحب نانوتوی اور حضرت حافظ ضامن صاحب تھانوی کو میمنہ میسرہ (دائیں اور بائیں) کا افسر قرار دیا گیا۔ چونکہ اطراف و جوانب میں مذکورہ بالا حضرات کے تقویٰ، علم (تصوف اور تشرع) کا بہت زیادہ شہرہ تھا۔ ان حضرات کے اخلاص اور للہیت سے لوگ بہت زیادہ متاثر تھے۔ ہمیشہ سے ان کی دین داری اور خدا ترسی دیکھتے رہے تھے اس لئے ان پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے۔ علاوہ مریدین اور تلامذہ کے عام مسلمان بھی بے حد معتقد تھے۔

اس لئے بہت تھوڑی مدت میں جوق در جوق لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت تک ہتھیاروں پر پابندی نہ تھی۔ عموماً لوگوں کے پاس ہتھیار رہتے تھے۔ جس کو رکھنا اور سیکھنا مسلمان ضروری سمجھتے تھے۔ مگر یہ ہتھیار پرانے قسم کے تھے۔ بندوقیں توڑے دار تھیں۔ کارتوسی رائفلیں نہ تھیں یہ صرف انگریزی فوجوں کے پاس تھیں۔ مجاہدین ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے اور تھانہ بھون اور اطراف میں اسلامی حکومت قائم کر لی گئی۔ اور انگریزوں کے ماتحت حکام نکال دیئے گئے۔

خبر آئی کہ توپ خانہ سہارنپور سے شاملی کو بھیجا گیا ہے۔ ایک پلٹن لا رہی ہے۔ رات کو یہاں سے گذرے گی۔ اس خبر سے لوگوں میں تشویش ہوئی۔ کیونکہ جو ہتھیاران مجاہدین کے پاس تھے وہ تلوار بندوق توڑے والی اور برچھے وغیرہ تھے۔ مگر توپ کسی کے پاس نہ تھی توپخانہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے گا۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا فکر مت کرو۔

سڑک ایک باغ کے کنارے سے گذرتی تھی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ کو تیس یا چالیس مجاہدین پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے افسر مقرر کر دیا تھا۔ آپ اپنے تمام ماتحتوں کو لے کر باغ میں چھپ گئے اور سب کو حکم کیا کہ پہلے سے تیار رہو جب میں حکم کروں سب کے سب ایکدم فیر کرنا۔ چنانچہ جب پلٹن معہ توپخانہ باغ کے سامنے سے گذری تو سب نے یکدم فیر کیا۔ پلٹن گھبرا گئی کہ خدا جانے کس قدر آدمی یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ توپخانہ نہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے توپخانہ کھینچ کر حضرت حاجی صاحب کی مسجد کے سامنے لا کر ڈال دیا۔ اس سے لوگوں میں ان حضرات کی فراست، ذکاوت فنون حربیہ کی مہارت، معاملہ فہمی اور ہر قسم کی قابلیت کا سکہ بیٹھ گیا۔

شاملی اس زمانہ میں مرکزی مقام تھا۔ ضلع سہارنپور سے متعلق تھا۔ وہاں تحصیلی بھی تھی۔ کچھ فوجی طاقت بھی وہاں رہتی تھی۔ قرار پایا کہ اس پر حملہ کیا جائے۔ چنانچہ چڑھائی ہوئی اور قبضہ کر لیا گیا۔ جو طاقت پولیس اور فوج کی وہاں تھی وہ مغلوب ہو گئی۔ حضرت حافظ ضامن صاحب اسی ہنگامہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت حافظ صاحب کا شہید ہونا تھا کہ معاملہ بالکل ٹھنڈا پڑ گیا۔ ان کی شہادت سے پہلے روزانہ خبر آتی تھی کہ آج فلاں مقام انگریزوں سے چھین لیا گیا۔ آج فلاں مقام پر ہندوستانیوں کا قبضہ ہوا۔ مگر حافظ صاحب مرحوم کی شہادت کے بعد پہلے پہل خبر آئی کہ دہلی پر انگریز دوبارہ قابض ہو گئے اور یہی حال ہر جگہ کی خبروں کا تھا۔ اس سے پہلے گورے فوجی چھپے پھرتے تھے۔ ایک ایک ہندوستانی سپاہی کو دس دس، بیس بیس کو بھگائے پھرتا تھا۔ مگر بعد میں معاملہ بالکل برعکس ہو گیا پہلے کسی گھسیت میں گورا چھپا ہوا تھا تو کاشتکار عورت نے اپنے گھر پہ سے قتل کر ڈالا۔ مگر بعد میں معاملات الٹ گئے۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ تمام معاملہ جوش و خروش جنگ و جدال کا حضرت حافظ محمد ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے لئے کیا گیا تھا۔ بہرحال حافظ صاحب کی شہادت اور دہلی کے سقوط کی خبر سے لوگوں کی ہمتیں بالکل پست ہو گئیں اور سب اپنے اپنے اوطان کو واپس آ گئے۔

تقدیر تدبیر پر غالب آ گئی۔ ہندوستانیوں کو اپنے اعمال سابقہ کی سزا ملنی تھی گذشتہ مصائب پاداش کے لئے احکم الحاکمین کے دربار عدالت میں کافی نہ تھے اس لئے باوجود اس قدر جاں بازیوں کے برٹش شہنشاہیت کو ہندوستانیوں پر اس طرح مسلط کر دیا گیا جس طرح کوڑے لگانے والے جلاد کو مجرم پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جس میں نہ شرافت ہوتی ہے نہ رحم و انسانی ہمدردی۔ ہندوستانیوں کو بیدید برطانوی بھیڑیوں کے سامنے سرنگوں کرنا قدرت کی تجویز تھی وہ ہو کر رہی۔ تحریک انقلاب و آزادی ناکام کر دی گئی۔ غلامیت کا طوق پہلے سے ہزاروں درجہ بوجھل کر کے ہندوستانیوں اور بالخصوص مسلمانوں کی گردن میں ڈلوا دیا گیا۔ قصبہ تھانہ بھون اور اس کے اطراف و جوانب کے وہ مقامات جن کی شکایت کسی دشمن نے کی برباد کر دیئے گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

دار و گیر و پکڑ دھکڑ کا بے پناہ زمانہ آیا۔ چاروں طرف سختیاں بیحد و بے نہایت وحشی درندوں کی طرح عمل میں لائی جانے لگیں۔ پرانی دشمنیوں کو نکالنے کا موقعہ مل گیا جس کو جس سے کوئی بھی پرخاش یا رنجش ہوتی انگریز افسر کے یہاں شکایت کر دیتا کہ یہ شخص بغاوت میں شریک تھا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کسی کی زمینداری یا نقدی کی حرص ہوتی تو اس کی شکایت انگریز کے پاس کر دیتے۔ وہاں نہ تحقیق تھی نہ گواہ کی تلاش تھی۔ نہ مجسٹریٹ کے فیصلہ کا انتظار تھا۔ وہاں تو یہ مقابلہ معمول بہ تھا۔

جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

یا تو ابتداءً میں انگریز بچتے اور ہندوستانیوں سے پناہ مانگتے پھرتے تھے یا دفعتاً یکبارگی پلٹ گئی اور ہندوستانیوں کا قتل عام ہونے لگا

حرمین شریفین کے موجودہ حالات پر اظہار تشویش

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ماہنامہ بینات کراچی کے تازہ شمارہ صفر میں حرمین الشریفین میں مغربیت کے زہریلے اثرات کا تذکرہ پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ مسجد نبوی کے سامنے سینیما گھر بنوانا کیا کفار کی نمائش مذہب سے بے ادبی اور گستاخی ہے اور طلباء کا مکہ معظمہ میں رمضان المبارک میں "غزوۂ بدر کبریٰ" ڈرامہ پیش کرنا کتاب و سنت کے خلاف اور صحابہ کرامؓ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین ہے۔ (عبدالواحد بیگ تھلہ ساعات دہلی گیٹ لائل پور)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بصری جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط

"اگر تم کو میرا خط سرزمین مصر میں داخل ہونے سے پہلے مل جائے تو واپس آجاؤ ورنہ خدا کا نام لے کر آگے بڑھو۔"

جب یہ خط آپ کو ملا، تو اس وقت آپ سرزمین فراعنہ میں داخل ہو چکے تھے۔ مصر میں داخل ہونے کے بعد آپ نے سب سے پہلے مصر کے شہر عریش پر حملہ کر کے اس کو فتح کیا۔ فتح عریش کے بعد آپ نے شہر فرما کا محاصرہ کر کے اسے ایک ماہ میں فتح کیا۔ پھر مسلم فوج بلبیس کی طرف بڑھی۔ راستے میں متعدد مقامات پر رومیوں سے واسطہ پڑا۔ لیکن ان کو شکست کھانی پڑی اور ایک ماہ کے اندر بلبیس پر قبضہ کر لیا۔ پھر آپ نے مصر کی بندرگاہ اور تجارتی مرکز ام دنین پر چڑھائی کر کے اس کو فتح کیا۔ پھر دریائے نیل کے مغربی علاقوں کو فتح کرنے کا عزم کیا اور وہ کشتیاں ہوتی ام دنین کے مقام پر چھوڑ کر بھاگا تھا۔ ان کے ذریعہ آپ نے منف پر حملہ کر کے اس کو فتح کیا۔ اس کے بعد عین الشمس کا معرکہ ہوا جس میں دشمن کے تین سو آدمی جان بچا کر بھاگے باقی سب ختم ہو گئے۔ اس کے بعد سات ماہ کا طویل محاصرہ کر کے شمع کو فتح کیا، اور پھر اسکندریہ کا رخ کیا۔ تیس دن کے قلیل عرصہ میں مختلف قلعوں کو فتح کرتے ہوئے اسکندریہ پہنچے۔ یہاں پہنچتے ہی مسلمانوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس مقام پر رومی پوری قوت سے جمع تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس کے فتح کرنے میں کچھ تکلیف ہوئی۔

ادھر مدینہ منورہ میں فاروق اعظمؓ فتح کی خوشخبری سننے کے لئے بے تاب تھے۔ فتح اسکندریہ کے بعد ابن العاصؓ نے معاویہؓ بن خدیج کو خلیفہ کی خدمت میں فتح کی بشارت سنانے کے لئے بھیجا۔ مرکزی مقامات کو فتح کر کے پھر چھوٹے چھوٹے مقامات کو فتح کیا۔ اس طرح چودہ ماہ کے عرصہ میں مصر کی فتح اسلام کے عظیم جرنیل عمرو بن العاصؓ کے ہاتھوں مکمل ہوئی۔

ابوالفرج عیسائی نے مسلم حکمرانوں کو بدنام کرنے کے لئے ایک جعلی روایت بنائی ہے کہ عمرو بن العاصؓ نے فاروق اعظمؓ کے حکم سے اسکندریہ میں رومیوں کا ایک عظیم کتب خانہ نذر آتش کر دیا تھا۔ حالانکہ ڈاکٹر گبن وغیرہ کی تحقیق کے مطابق مسلمانوں سے سینکڑوں سال پہلے خود عیسائی بادشاہوں نے آپس کی رقابتوں کی بنا پر اس کتب خانہ کو جلایا تھا۔ فتح مصر کے بعد آپ نے برقہ اور طرابلس وغیرہ کو فتح کیا، اور خلیفۂ وقت سے افریقہ پر چڑھائی کرنے کی اجازت طلب کی۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ اور حکم دیا کہ اب مصر کے نظم و نسق کو ٹھیک کرو۔ اس کے بعد آپ نے پیش قدمی روک دی اور بعض مفتوحہ علاقوں کے انتظام کے لئے حضرت عقبہؓ بن نافع کو چھوڑ کر خود مصر تشریف لے آئے مصر آتے ہی آپ نے فاروق اعظمؓ کو ایک خط کے ذریعہ مصر کے مکمل حالات سے باخبر کیا۔ وہ خط دیکھ کر فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ "اے عمرو بن العاصؓ میں کس وقت تک تمہاری تعریف کروں۔ تم نے تو مصر کی سرزمین میری آنکھوں کے سامنے لاکر رکھ دی ہے۔"

ایک فرانسیسی مصنف نے اس خط کو بلاغت کا حیرت انگیز نمونہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ معمورۂ عالم کے تمام مدارس میں اسے پڑھانا چاہیئے۔"

اس کے بعد آپ نے فاروق اعظمؓ کی مرضی سے اسکندریہ کے بجائے فسطاط کو دارالحکومت قرار دیا۔ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں سے مسلمانوں نے مصر پر حملہ کرتے وقت پہلے اپنا خیمہ نصب کیا تھا۔ نئے دارالحکومت میں منتقل ہونے کے بعد آپ نے نظم و نسق کو درست کرنا شروع کیا۔ قبطی جو آج تک رومیوں کے ظلم و ستم کی چکی میں پستے رہے تھے آپ نے ان کو رومی تشدد سے نجات دلا کر اپنا گرویدہ بنا لیا۔ قبطیوں کے مذہبی پیشوا بنیامین جو تیرہ سال سے رومیوں کے جبر و ظلم کی وجہ سے روپوش تھا۔ اس کو امان نامہ لکھ کر واپس بلایا۔ جب وہ اسکندریہ پہنچا۔ تو اس کا شاندار استقبال کیا گیا، اور اس کو اپنے عہدہ پر دوبارہ فائز کر دیا گیا۔ آپ نے تمام کلیساؤں کی حفاظت کی۔ قبطیوں کے ایک مذہبی پیشوا نے رومیوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد جو تقریر کی تھی۔ اس میں کہا تھا کہ دین سے خارج اور ستم پیشہ رومیوں کے مظالم کے بعد اب میں اسکندریہ میں امن و سکون اور راحت کا دور دورہ دیکھتا ہوں۔ آج ہماری قوم کی بیڑیاں کٹ گئیں اور وہ ظالم و سفاک رومیوں کے پنجوں سے آزاد ہو گئی۔

عمرو بن العاصؓ نے نئے دارالحکومت کو بسانے کے لئے چار آدمیوں پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔ انہوں نے ہر قبیلہ کے لئے الگ الگ محلے بنائے۔ کئی محلوں میں قبطیوں و بہودیوں اور پارسیوں کو آباد کر کے ان کو مکمل مذہبی آزادی دی۔ مذہبی آزادی سے یہ مراد نہیں کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کر کے لوگوں کو مرتد بنائیں بلکہ ان کو اپنی عبادات کے سلسلہ میں آزادی تھی۔ اس نئے شہر کی سڑکیں اور گلیاں فراخ بنوائیں۔ اس دور میں مملکت اسلامیہ کا یہ پہلا شہر تھا جو اس اہتمام کے ساتھ تعمیر ہوا۔ آپ نے فسطاط میں ایک مسجد مسجد عتیق کے نام سے بنوائی۔ اس کو مسجد عمرو بن العاصؓ کہا جاتا ہے۔ آج تک یہ مسجد زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اسی کے دریائے نیل کے مغربی جانب جیزہ نامی شہر بسایا — ۲۳ھ دریائے نیل سے بحر قلزم تک نہر امیر المومنین کے نام سے نہر کھدوائی۔ جو چھ ماہ کے عرصہ میں تیار ہوئی۔

فتح مصر کے بعد فاروق اعظمؓ کی شہادت تک آپ گورنر مصر رہے۔ بعد میں حضرت عثمانؓ نے بھی آپ کو بدستور اسی عہدے پر قائم رکھا۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد عبداللہ بن سعد کو آپ کی جگہ مقرر کیا اور ابن سعدؓ کو ہدایت کی کہ تم عمرو بن العاصؓ کے نقش قدم پر چلنا۔ آپ کی معزولی کے بعد اسکندریہ میں بغاوت برپا ہو گئی۔ حضرت عبداللہ رضؓ بغاوت کو نہ دبا سکے تو اہل مصر نے حضرت عثمانؓ سے درخواست کی کہ رومیوں کی بغاوت کو ختم کرنے کے لئے عمرو بن العاصؓ کو بھیجا جائے خلیفہ سوم نے آپ کو حکم دیا، اور آپ فوراً مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ باغیوں کی سرکوبی کے لئے نکلے۔ آپ نے اسکندریہ میں جا کر رومیوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ رومی مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور انہوں نے صلح کی درخواست کی جس کو

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

مضمون نگار حضرات خیال رکھیں

(۱) ایسے مضامین جو ادق، پیچیدہ، طویل اور غیر ضروری مباحث پر مشتمل ہوں گے ان کی اشاعت سے ادارہ معذور ہوگا۔

(۲) وہی مضامین قابل اشاعت سمجھے جائیں گے، جو عامۃ الناس سے متعلق دینی، سیاسی اصلاحی، تاریخی اور معلوماتی افکار و مسائل کے مواد کے حامل ہوں گے۔ نیز مسلک اہلسنت والجماعۃ کے خلاف اور جمہور علماء اسلام کی پالیسی کے مخالف نہیں ہونا چاہئیں۔

(۳) مضامین صاف، نوشتہ سطروں کے درمیان معقول فاصلہ چھوڑ کر اور کاغذ کے ایک طرف لکھے ہوئے ہونے چاہئیں

(۴) ایک مضمون صرف ایک اشاعت میں آجانا چاہیئے۔ متعدد اقساط میں شائع ہونے والے مضامین سے قارئین اکتا جاتے ہیں اور اس سے اخبار کی اشاعت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ہر مضمون صرف ایک، ہی قسط میں شائع ہو جانے والا ہو، اور صفحہ ڈیڑھ صفحہ سے زیادہ نہ ہو

(۵) ہر مضمون کی ترتیب کو درست کرنے اور غیر ضروری باتوں کو حذف کر دینے کا اختیار مرتب، اخبار کو حاصل رہے گا۔

(۶) ناقابل اشاعت مضامین کی واپسی یا کسی مضمون کی گمشدگی کا ادارہ ذمہ دار نہیں۔

(۷) ہر مضمون کے مشتملات کی ذمہ داری صاحب مضمون پر ہوگی۔

(ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام لاہور)

Scanned with CamScanner

اُمّہات المؤمنین کے مختصر حالات

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی جن کے پہلے نکاح میں اختلاف ہے بعض نے لکھا ہے کہ پہلے عبداللہ بن جحش سے نکاح ہوا تھا جو غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تو حضورؐ نے نکاح کیا اور بعض نے لکھا ہے کہ ان کا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے ہوا تھا۔ ان کے طلاق دینے کے بعد ان کے بھائی عبیدۃ بن الحارث سے ہوا جو بدر میں شہید ہوئے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے اکتیس مہینے بعد رمضان ۳ھ میں ہوا۔ آٹھ مہینے حضورؐ کے نکاح میں رہیں اور ربیع الآخر ۴ھ میں انتقال فرمایا۔ حضورؐ کی بیبیوں میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ دو ہی ایسی بیبیاں ہیں جن کا وصال حضورؐ کے سامنے ہوا۔ باقی حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت زندہ تھیں۔ جن کا بعد میں انتقال ہوا۔ حضرت زینب بڑی سخی تھیں۔ اسی وجہ سے ان کا نام اسلام سے پہلے بھی ام المساکین (مسکینوں کی ماں) تھا۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام سلمہ ابو امیہ کی بیٹی تھیں جن کا پہلا نکاح اپنے چچازاد بھائی ابو سلمہ سے ہوا تھا۔ جن کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا۔ دونوں میاں بیوی ابتدائی مسلمانوں میں ہیں۔ کفار کے ہاتھ سے تنگ آ کر اول دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں جا کر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جن کا نام سلمہ تھا۔ حبشہ سے واپسی کے بعد مدینہ طیبہ کی ہجرت کی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر ایک لڑکا عمر اور دو لڑکیاں درہ اور زینب پیدا ہوئیں۔ ابو سلمہ دس آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئے تھے بدر اور اُحد کی لڑائی میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اُحد کی لڑائی میں ایک زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھائی۔ اس کے بعد صفر ۴ھ میں ایک سریہ میں تشریف لے گئے تو واپسی پر وہ زخم پھر ہرا ہو گیا اور اسی میں ۸ جمادی الآخری ۴ھ میں انتقال کیا۔ حضرت ام سلمہ اس وقت حاملہ تھیں اور زینب پیٹ میں تھیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو عدت پوری ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نکاح کی خواہش فرمائی تو انہوں نے عذر کر دیا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے بچے بھی ہیں اور مزاج میں غیرت کا مادہ بہت ہے۔ اور میرا کوئی ولی یہاں ہے نہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بچوں کا اللہ محافظ ہے۔ اور یہ غیرت بھی انشاء اللہ جاتی رہے گی اور کوئی ولی اس کو ناپسند نہیں کرے گا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے سلمہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو۔ اخیر شوال ۴ھ میں حضورؐ سے نکاح ہوا۔ بعض نے ۳ھ میں اور بعض نے ۲ھ میں لکھا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل نصیب فرمایا۔

تو اس کو اللہ جل شانہٗ بہترین بدل عطا فرماتے ہیں ابو سلمہ کے مرنے پر دعا تو پڑھ لیتی مگر یہ سوچتی تھی کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرا دیا۔ اُمہات المومنین میں سب سے اخیر حضرت سلمہ کا انتقال ۵۹ھ یا ۶۲ھ میں ہوا۔ اس وقت چوراسی سال کی عمر تھی۔ اس لحاظ سے نبوت سے تقریباً نو برس پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کے انتقال کے بعد ان سے نکاح ہوا اور حضرت زینب کے مکان میں مقیم ہوئیں۔ انہوں نے وہاں دیکھا کہ ایک مٹکے میں جو رکھے ہیں اور ایک چکی اور ہانڈی انہوں نے جو خود پیسے اور چکنائی ڈال کر ملیدہ تیار کیا اور پہلے دن حضورؐ کو وہ ملیدہ کھلایا جو نکاح کے دن اپنے ہی ہاتھ سے پکایا تھا۔

دنیا کے براعظموں کا رقبہ اور آبادی

نام براعظم	رقبہ مربع میل	آبادی
ایشیا	ایک کروڑ ۶۹ لاکھ	ایک ارب ۸۲ کروڑ
افریقہ	ایک کروڑ ۱۵ لاکھ	۳۱ کروڑ
شمالی امریکہ	۹۳ لاکھ	۲۹ کروڑ
جنوبی امریکہ	۶۸ لاکھ	۱۶½ کروڑ
براعظم قطب جنوبی	۵۳ لاکھ	———
یورپ	۳۷½	۴۴ کروڑ
آسٹریلیا	۲۹½ لاکھ	ایک کروڑ ۱۴ لاکھ

آفتاب احمد، طٰہٰ احمد

وفات تبلیغی جماعت کے امیر شیخ کرم الٰہی منگل ۳۰/۱/۶۸ کو ایبٹ آباد میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (عبدالجلیل مؤذن مسجد پولیس لائن ایبٹ آباد)

بچوں کا کالم

حضرت زیدؓ کا قرآن کی وجہ سے تقدم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ہجرت کے وقت گیارہ سال کی تھی اور چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے بدر کی لڑائی میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ اجازت نہ ملی پھر اُحد کی لڑائی میں نکلے۔ مگر واپس کر دیئے گئے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ سمرہ اور رافع دونوں کو اجازت ہو چکی تھی جیسا کہ اس سے پہلے قصہ میں گذرا اس لئے ان کو بھی اجازت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد سے ہر لڑائی میں شریک ہوتے رہے۔ تبوک کی لڑائی میں بنو مالک کا جھنڈا حضرت عمارہ کے ہاتھ میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ سے لے کر حضرت زید کو دے دیا۔ عمارہ کو فکر ہوا کہ شاید مجھ سے کوئی غلطی صادر ہو گئی ہو یا کوئی وجہ ناراضی پیش آئی۔ دریافت کیا یا رسول اللہ میری کوئی شکایت حضورؐ تک پہنچی ہے؟ ارشاد فرمایا یہ بات نہیں بلکہ زید قرآن شریف تم سے زیادہ پڑھا ہوا ہے۔ قرآن مجید نے ان کو جھنڈا اٹھانے میں مقدم کر دیا۔ (اسد الغابہ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کے باپ کا انتقال

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں اُحد کی لڑائی میں پیش کیا گیا۔ تیرہ سال کی عمر تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا۔ میرے والد نے سفارش بھی کی کہ اس کے قویٰ اچھے ہیں۔ ہڈیاں بھی موٹی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ میری طرف اوپر کو اٹھاتے تھے پھر نیچے کر لیتے تھے۔ بالآخر کم عمر ہونے کی وجہ سے اجازت نہیں دی۔ میرے والد اس لڑائی شریک ہوئے اور شہید ہو گئے کوئی مال وغیرہ کچھ نہ تھا۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ حضور نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ جو صبر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا فرماتے ہیں اور جو پاک بازی اللہ سے مانگتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو پاکباز بنا دیتے ہیں اور جو غنا چاہتا ہے اس کو غنا عطا فرماتے ہیں۔ میں نے یہ مضمون حضورؐ سے سنا پھر کچھ نہ مانگا چپکا ہی واپس آ گیا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ نے ان کو وہ رتبہ عطا فرمایا کہ نوعمر صحابہ میں اس بڑے درجہ کا عالم دوسرا مشکل سے ملے گا۔ (اصابہ استیعاب)

ف۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول تھا کہ فضائل میں دین کے اعتبار سے ترجیح فرماتے تھے۔ یہاں اگرچہ لڑائی کا موقع تھا اور قرآن شریف کے زیادہ پڑھے ہوئے ہونے میں اس کو کوئی دخل نہیں تھا۔ اس کے باوجود حضور نے قرآن پاک کی زیادتی کی وجہ سے جھنڈے کے اٹھانے میں ان کو مقدم فرمایا۔ اکثر چیزوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کا لحاظ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

چنیوٹ کانفرنس اور مودودی جماعت

اسلام کے نام پر صحابہ کرامؓ کی مخالفت کیوں؟

ہفت روزہ آئین لاہور ۲۸ فروری ۱۹۷۴ء میں "ختم نبوت" کے نام پر کے عنوان سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں چنیوٹ کانفرنس منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ جنوری ۱۹۷۴ء کی کارروائی کے خلاف ایک بیان شائع ہوا ہے جس پر چنیوٹ کے تین خطیبوں کے علاوہ چند اور اشخاص کے بھی دستخط ہیں اس بیان میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ:۔ "جو کانفرنس مرزائیوں کی توسیع پسندانہ سرگرمیوں، فتنہ ارتداد کے سدباب اور مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت اور نشر و اشاعت کے لئے قائم کی گئی تھی۔ وہ اب ایک ایسی دینی جماعت کے خلاف الزام بازی اور گالی گلوچ کے لئے استعمال ہونے لگی ہے"۔

مزید لکھتے ہیں کہ:۔ "دوسری طرف جماعت اسلامی اور اس کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی پر الزامات و اتہامات کی بوچھاڑ کی جارہی تھی۔ بالخصوص جمعیۃ علمائے اسلام کے رہنما مفتی محمود صاحب بالقابہ نے کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں گھنٹہ بھر کی حاصل کانفرنس تقریر میں جماعت اسلامی کے خلاف جو کچھ ارشاد فرمایا اس نے حاضرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ عوام مرزائیوں کی سرگرمیاں اور مسئلہ ختم نبوت سمجھنے کے لئے آئے تھے۔ اور یہاں جماعت اسلامی کی مخالفت میں فصاحت و بلاغت کا دریا بہہ رہا تھا"۔ الخ

بیجا شکوہ

اس کانفرنس میں گو ناچیز راقم الحروف بھی مدعو تھا۔ لیکن بوجہ بیماری حاضر نہ ہوسکا۔ اس لئے کانفرنس کی کارروائی پر مفصل تبصرہ نہیں کرسکتا۔ البتہ مودودی جماعت کی شکایت کے بعض پہلوؤں کے پیش نظر کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) جس طرح "ختم نبوت" اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ اسی طرح عصمت انبیاء کا مسئلہ بھی ہے — چونکہ مودودی صاحب بھی عصمت انبیاء کی حقیقت کے منکر ہیں۔ اس لئے اس پہلو سے مرزائیت کے ساتھ ان کا ایک ربط قائم ہے۔ چنانچہ مرزائیت کی تردید ہوگی وہاں مودودیت کو بے نقاب کرنا بے محل نہ ہوگا۔ بلکہ یہ بھی ختم نبوت اور منصب نبوت و رسالت کے تحفظ کی ایک صورت ہوگی۔ بطور نمونہ اختصاراً یہاں مودودی صاحب کی بعض عبارتیں پیش کرتا ہوں۔ جس میں عصمت انبیاء کے خلاف لکھا گیا ہے۔

(ا) حضرت یونسؑ سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہوکر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا الخ

(تفہیم القرآن ج ۱ - حاشیہ صفحہ ۳۱۲/۳۱۳)

(ب) "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا"۔ (رسائل و مسائل ج ۱ صفحہ ۳۳۱)

(ج) "حضورؐ کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہوجائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کردیا کہ حضورؐ کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا"۔ (ترجمان القرآن فروری ۱۹۶۰ء)

اس کے بعد اس میں ترمیم کرکے یہ الفاظ لکھے:۔

"لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس گذر چکے ہیں اور ابھی تک دجال نہیں آیا"۔

(رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۸۴/۸۵)

مودودی صاحب نے پہلی عبارت میں حضرت یونس علیہ السلام کو نعوذ باللہ منصب رسالت سے نااہل قرار دیا ہے۔ دوسری میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر کبیرہ گناہ کا اتہام لگایا ہے۔ حالانکہ ایک ظالم

اور تیسری عبارت میں تو سرور کائنات مخبر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کو تاریخی تجربہ کی بنا پر نعوذ باللہ غلط قرار دیا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ مرزا قادیانی نے بھی دجال کے بارے میں اسی کے قریب لکھا ہے — اب مودودی صاحب ان ہی فرمائیں کہ انبیائے معصومین کے متعلق ان عبارات کو بھی کبھی آپ نے الزام و اتہام قرار دیا ہے اور اس بنا پر مودودی صاحب سے شکایت کی ہے۔ خوان انبیائے کرام اور کہاں مودودی۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کے جلیل القدر رہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان نے متعلق جو ناراضگی ظاہر کی گئی ہے وہ بھی بیجا ہے۔ اول تو بیان میں یہ بتلانا چاہیئے تھا کہ حضرت مفتی صاحب نے مودودی صاحب پر کیا کیا غلط الزامات لگائے ہیں اور کن کن الفاظ سے گالی گلوچ کی بوچھاڑ کی ہے۔ دوم۔ اگر حضرت مفتی صاحب اور ان کی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنا ضروری سمجھتی ہے اور مودودی صاحب نے اس فرض کی ادائیگی میں کتاب "خلافت و ملوکیت" بھی شائع کردی ہے تو پھر علماء کرام کی تنقید سے مودودی صاحب کو کیوں بالاتر سمجھا جا رہا ہے۔ بطور نمونہ یہاں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں پیش خدمت ہیں۔ جن میں تنقیص و توہین پائی جاتی ہے۔

(ا) خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ دو چیزیں ایسی تھیں جو بڑے دور رس اور خطرناک نتائج کی حامل ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضرت عثمان نے حضرت معاویہؓ کو مسلسل بڑی طویل مدت تک ایک ہی صوبے کی گورنری پر مامور کئے رکھا.... دوسری چیز جو اس سے زیادہ فتنہ انگیز ثابت ہوئی۔ وہ خلیفہ کے سکرٹری کی اہم پوزیشن پر مروان بن الحکم کی ماموریت تھی الخ

(خلافت و ملوکیت صفحہ ۱۱۵)

نیز لکھا ہے کہ:۔ "مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (۵ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا"

(صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

(ب) "مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے میں بھی حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی"۔ (صفحہ ۱۹۴)

اور زیاد کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ:۔ "حضرت معاویہؓ نے اس کو اپنا حامی و مددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد انہی کا ولد الحرام ہے"۔ (صفحہ ۱۷۵)

مقام عبرت

تمام مودودی صاحبان سے میرا یہ سوال ہے کہ ان عبارتوں میں حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی مدح و منقبت پائی جاتی ہے یا عیب گیری اور توہین؟ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ کوئی باہوش اور اہل انصاف آدمی ان کو تعریف پر محمول نہیں کرسکتا، بلکہ توہین ہی سمجھے گا۔ تعجب ہے کہ جس مقدس جماعت صحابہ کے متعلق عالم الغیب خدا اپنی رضامندی کا اعلان قرآن عظیم میں کرچکا ہے ان کے بارے میں توہین آمیز عبارات سے مودودی صاحبان کے دلوں کو ٹھیس نہیں لگتی اور برعکس اس کے مودودی صاحب (جو صحابہ کرام کے غبار راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے) کے خلاف کچھ کہنے سے ان کے دلوں میں اختلاج پیدا ہوجاتا ہے۔ آخر اس فرق کا معنی کیا ہے۔

ستم ظریفی

آئین کے اس شمارے میں مودودی صاحب کا درس قرآن ۲۱ جنوری ۱۹۷۴ء کا درج ہے۔ جس کے اختتام پر ایک صاحب کا سوال اور مودودی صاحب کا جواب ذیل لکھا ہے:۔

(سوال) بعض مفسرین نے وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ والی آیت کو ولید بن مغیرہ پر چسپاں کیا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

(ج) میں نے ابتدا ہی میں یہ چیز بیان کردی تھی کہ قرآن مجید میں اس شخص کا نام نہیں لیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ کسی شخص کا نام لے کر اس پر تنقید کی جائے۔ اسی لئے میں نے اس شخص کا نام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہی حکمت سکھائی ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم بھی اس کی پیروی کریں"۔

اگر مودودی صاحب کسی کافر کا نام لیکر تنقید کرنا پسند نہیں کرتے تو کاش کہ جو حزم و احتیاط وہ کفار کے بارے میں

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مقامِ صحابہؓ اہلسنۃ والجماعۃ کی نظر میں

(زاہد گکھڑوی)

کتنی مبارک مبارک اور مقدس ہیں وہ ہستیاں جنہیں کائنات جل مجدہ نے اپنے حبیب سرورِ کونین، ہادیٔ اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رفاقت کے لئے منتخب فرمایا اور کتنے پاکیزہ ہیں وہ نفوس جو اس فانی زندگی میں ایمان کی حالت میں اس مقدس اور پرتو ہستی کے جیتے جاگتے اپنی آنکھوں سے زیارت کرنے کی لازوال اور غیر متزلزل نعمت سے مالا مال ہوئے۔ جس ہستی کو ایک آنکھ دیکھنے کے لئے آج ہزاروں نہیں لاکھوں۔ بلکہ کروڑوں اور اربوں انسان بے تاب نظر آتے ہیں۔

ان کی عظمت و رفعت پر قرآن شاہد ہو اور جن کے "رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ" ہونے کی اللہ تعالیٰ گواہی دے اور جن کے دلوں میں آپس کی محبت اور الفت کے لازوال چشمے جاری کرنے کا خود رب العزت اعلان فرمائیں اور فرمائیں کہ میں نے تمہارے دلوں کو قبائلی تعصبات اور باہمی کدورتوں سے بالکل پاک کر دیا ہے اگر ان کو بھی (العیاذ باللہ) قبائلی عصبیت کا شکار بتلا کر ایک دوسرے کے بارے میں امتیازی سلوک کرنے والا مان لیا جائے تو پھر دوسروں کا کیا ٹھکانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء اہل سنت والجماعۃ نے ہمیشہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جرح و تنقید سے بالاتر قرار دیا ہے کیونکہ صحابہ کرام کی عدالت ان کا ایمان ان کی صداقت و راستبازی اور ان کی دیانت و امانت پر نصوص قطعیہ و صریحہ دلالت کرتی ہیں اور نصوص کی موجودگی میں پرکھنے اور جانچنے کی کوئی کسوٹی قبول نہیں کی جا سکتی۔

(۱) چنانچہ بارھویں صدی ہجری کے نامور محقق علامہ محمد شمس الدین السفارینی الحنبلیؒ "مقام صحابہؓ" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"بیشک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سب کے سب عادل ہیں اور ان کی عدالت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے گواہی دی ہے۔ پس ان کی عدالت کو موضوع بحث بنانے کی کوئی ضرورت نہیں اور اسی قول پر ہی مسلمانوں کے اکابر آئمہ اور علماء میں سے جو سلف اور خلف سے گذرے ہیں اور معتزلہ، سلف قدریہ اور غالی قسم کے روافض اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کے قول کی طرف التفات نہ کیا جائے جن کو سلف پر کلام کرنے کی جرات ہوتی ہے۔ اور یہ جرات دین کی کمی اور سلف کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔" (مقدمہ ثلاثیات مسند احمد ص۱۹)

(۲) امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ

اے مخاطب! صحبت کے برابر کسی اور چیز کو نہ سمجھ خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو کیا تو یہ بات نہیں دیکھتا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام لوگوں پر اسی صحبت ہی کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوئی ہے اگرچہ دوسرے لوگ اویس قرنیؓ اور عمر مروانیؒ کے مرتبہ کیوں نہ ہوں جنہوں نے انتہائی کمالات حاصل کئے ہیں اور وہ درجات کی بلندی پر پہنچے ہیں۔ لیکن ان کو "شرف صحبت" حاصل نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ لامحالہ حضرت معاویہؓ کی خطا ان دونوں کے صواب سے اور حضرت عمروؓ بن عاص کا سہو ان دونوں کی درستگی سے بہتر ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں کا ایمان نبی علیہ السلام کو دیکھنے فرشتے کے ان کی موجودگی میں حاضر ہونے وحی کا مشاہدہ اور معجزات کا معائنہ کرنے کی وجہ سے مشہودی ایمان ہو گیا ہے اور ان کے علاوہ کسی بھی شخص کو یہ کرامات حاصل نہیں جو کہ تمام کرامات کی اصل اور بنیاد ہیں اور اگر اویس قرنیؒ کو فضیلت صحبت اس خاصیت کے ساتھ معلوم ہوتی تو کوئی مانع ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہونے سے نہ روک سکتا۔ اور اس فضیلت پر وہ کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے اور اللہ ہی ہے جو اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے مختص کر دے اور وہی بڑے فضل والا ہے۔ (مکتوبات ص۱۳۴)

(۳) فقیہ النفس حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ عادل تھے۔ اگر کسی سے احیاناً کبھی گناہ سرزد ہوا تو یہ توبہ کرنے والا اور بخشش شدہ ہو گیا۔ قرآن و حدیث کی متواتر نصوص سے صحابہؓ پُر ہیں اور قرآن میں ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور الفت رکھتے تھے اور کفار پر سخت تھے۔ پس جو شخص صحابہؓ کو آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھنے والا اور الفت نہ رکھنے والا کہتا ہے۔ وہ قرآن کا منکر ہے۔ (مالا بد منہ ص۱۱)

(۴) امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ

کیسے جائز ہو سکتا ہے مرنے اور اعتراض ان لوگوں پر جو ہمارے دین کے حامل ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ان کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہے پس جو شخص صحابہؓ کے بارے میں اعتراض کرتا ہے وہ نفس دین پر اعتراض کرتا ہے پس واجب ہے کہ صحابہؓ کرام پر تنقید و اعتراض کا دروازہ یک لخت بند کر دیا جائے۔ اور خصوصاً حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ اور اس قسم کے دوسرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں زیادہ غور و خوض کی ضرورت ہے۔ (الیواقیت والجواہر ص۱۳۸ ج۲)

(۵) عقائد کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں مشہور و معتمد کتاب "المسایرۃ علی المسایرۃ" کے مصنف امام العقائد والکلام حضرت علامہ کمال بن شریف ارشاد فرماتے ہیں کہ

اور اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاک سمجھا جائے۔ ان میں سے ہر ایک کو عادل قرار دیا جائے۔ ان پر اعتراض نہ کیا جائے اور ان کی تعریف و ثنا کی جائے۔ (المسایرۃ ص۱۵۵)

(۶) حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ

اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پاک سمجھا جائے اور ان کی تعریف و ثنا کی جائے (احیاء العلوم ص۹۸ ج۱)

(۷) امام احمد حجر الہیثمی المکیؒ کا ارشاد ہے کہ

بیشک جس عقیدہ پر اصل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کرامؓ کو پاک سمجھے اور ان کو عادل قرار دے ان پر اعتراض کرنے سے رکا رہے۔ اور ان کی تعریف و ثنا

Scanned with CamScanner

کرتا ہے۔

مندرجہ بالا حوالے صحابہ کرامؓ کے مقام اور منصب کی وزاکت کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کے متفقہ اور عقیدہ کی وضاحت کر رہے ہیں اور ان سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور صاف ہو جاتی ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک (۱) صحابہ کرامؓ کا ایمان شہودی ہے (۲) وہ دین کے گواہ ہیں (۳) ان کے گناہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں معاف فرما دیئے ہیں (۴) ان میں سے ہر ایک کا تزکیہ اور ہر ایک کی تعدیل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے اور (۵) ان پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش اور اجازت نہیں اور ان عبارات سے دور حاضر کے ایک نام نہاد "محقق اعظم" کی اس مایۂ ناز تحقیق کی "حقیقت و اصلیت" کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ صحابہؓ کو عادل اور جرح و تنقید سے بالاتر قرار دینے کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کی پیش کردہ احادیث و روایات کو بلا قیل و قال اور بلا جرح و تنقید قبول کر لیا جائے اور ان کی زندگی کے دوسرے شعبوں پر "عدالت" اور "بالاتر از جرح و تنقید ہونے کا اصول کلیۃً" لاگو نہیں ہے اور زوبات کے علاوہ ان کے دوسرے اقوال و افعال کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ "محقق اعظم" نے اپنی تصنیف "خلافت و ملوکیت" کے تتمہ میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے اور مندرجہ بالا عبارات شاہد ہیں کہ اگر عدالت کا تعلق صرف "روایت حدیث" کے شعبہ سے ہوتا اور زندگی کے دوسرے شعبے اس اصول سے مستثنیٰ ہوتے تو مولانا ثناء اللہ پانی پتی کو عدالت صحابہؓ کے ضمن میں ان کے معاصی اور پھر توبہ و مغفوریت کا اور امام عبدالوہاب شعرانیؒ کو اس بحث میں حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کا علی الخصوص ذکر کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ظاہر بات ہے کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ پر جس قدر اعتراض کئے گئے ہیں یا اب جدید اور سائنٹفک انداز میں کئے جا رہے ہیں ان میں کوئی ایک بھی "روایت حدیث" کے شعبہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ اعتراضات حضرت علیؓ کے ساتھ ان کے اختلافات و مشاجرات کے سلسلہ میں ہیں اور امام شعرانیؒ ان کا ذکر خصوصی طور پر کر کے صحابہ کرامؓ پر تنقید و اعتراض کا دروازہ یکلخت بند کرنے کی جو تلقین فرما رہے ہیں یا اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ مشاجرات کا باب بھی ایسا ہے کہ اس میں کسی صحابی پر تنقید و اعتراض کی گنجائش و اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح معاصی اور ان سے مغفوریت کا سلسلہ بھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی عدالت کو محض "روایت حدیث" کے باب تک محدود کر کے ان کے کردار و گفتار کو موضوع تنقید بنانے کی گنجائش پیدا کرنا کسی طرح بھی قرین صواب اور مبنی بر انصاف نہیں ہے۔ اور اہل السنۃ والجماعۃ اس کو روا نہیں رکھتے بلکہ اہل السنۃ کا عقیدہ اس بارہ میں وہ ہے جسے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے مختصراً ان الفاظ سے بیان فرمایا کہ

فاهل السنة لا يعصمون ولا يؤثمون بخلاف اهل البدع الذين غلوا من الجانبين طائفة عصمت و طائفة أثمت.

(مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہؒ ص ۴۸۳ مرتبہ شیخ بدرالدین البعلیؒ)

پس اہل السنۃ والجماعۃ نہ تو صحابہ کرامؓ کو معصوم قرار دیتے ہیں اور نہ ان کی طرف گناہ کی نسبت کرتے ہیں۔ بخلاف اہل بدعت کے انہوں نے جانبین سے غلو اختیار کیا ہے ایک گروہ صحابہؓ کو معصوم کہتا ہے اور دوسرا گروہ ان کی طرف گناہ منسوب کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ "روایت حدیث" کے باب میں بھی "عدالت" اور "بالاتر از تنقید" ہونے کا استحکام تب ہی متصور ہو سکتا ہے۔ جبکہ صحابہ کرامؓ کو دوسرے معاملات میں بھی عادل مانا جائے۔ ورنہ اگر ایک صحابی رسولؐ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس نے قرآن و سنت کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی، بدعات ایجاد کیں، قانون اسلامی کی برتری کو چیلنج کیا۔ یا اس نے دور جاہلیت کے جاہلانہ قبائلی نظام کو جان بوجھ کر اسلامی نظام میں گھسنے کا موقع دے کر ملوکیت کے لئے راستہ صاف کیا تو ایسی صفات سے متصف صحابی کو (معاذ اللہ) اگر "روایت حدیث" کے باب میں قابل اخذ اور بالاتر از تنقید قرار دے بھی دیا جائے تو اس کی بات کون مانے گا؟

بہرحال "مقام صحابہؓ" اور "عدالت صحابہؓ" کے بارے میں صحیح اور مبنی بر حق و انصاف موقف اور عقیدہ وہی ہے۔ جو طائفہ اہل السنۃ والجماعۃ نے اختیار کیا اور جس کا اجمالی تذکرہ ہم اوپر سفارینیؒ۔ مجدد الف ثانیؒ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ۔ حافظ ابو زرعہؒ، امام عبدالوہاب شعرانیؒ۔ علامہ کمال بن شریفؒ۔ امام غزالیؒ۔ ابن حجر المکیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی عبارات سے کر چکے ہیں یہی حق اور ثواب ہے۔

وماذا بعد الحق الا الضلال۔

جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کی سرگرمیاں

۱۱ فروری ۶۸ء جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کی دعوت پر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوریؒ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم یہاں تشریف لائے اور نماز عشاء کے بعد شاہی جامع مسجد میں اراکین جمعیۃ اور معززین شہر سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کی جماعت ہے اور ملک میں کتاب و سنت کا نظام چاہتی ہے۔ مولانا موصوف نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر سخت تنقید کی اور مطالبہ کیا کہ یہ منسوخ کئے جائیں۔ آپ نے مودودی کی امریکہ و یہود نوازی اور عرب دشمن پالیسی کی سخت مذمت کی۔ آپ نے حاضرین سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر کام کرنے کی اپیل کی۔ (عبدالحمید عسکری ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر)

مولانا عبدالرزاق نوشہروی ہزاروی

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب ہزاروی نوشہروی جہاں کہیں ہوں وہ اپنی اطلاع اس پتہ پر دے کر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ ان کے اہل خانہ انتہائی پریشان ہیں۔

پتہ: حضرت مولانا محمد اسلم صاحب خطیب جامع مسجد ٹالیانوالہ (نزد جہلم)

بقیہ — حضرت عمرو بن العاصؓ

آپ نے منظور کر لیا۔ بغاوت کے خاتمہ کے بعد آپ نے اسکندریہ کی فصیل کو توڑ دیا۔ اس طرح مسلمان رومیوں کے حملہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے۔ باغیوں کی مکمل سرکوبی کے بعد آپ خلیفہ سے اجازت لے کر اپنے مکان عجلان (فلسطین) میں جا کر گوشہ نشین ہو گئے۔ اس کے باوجود کبھی کبھی مدینہ منورہ محض حضرت عثمانؓ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ امام مظلوم سیدنا عثمان کی دردناک شہادت کے بعد آپ جنگ جمل تک گوشہ نشین رہے جنگ صفین کے موقعہ پر امیر المومنین حضرت امیر معاویہؓ کا ساتھ دیا۔ اور واقعۂ تحکیم میں آپ حضرت معاویہؓ کی طرف سے حکم بنے۔ تحکیم کے بعد آپ کو پھر مصر کی امارت سونپی گئی۔ مصری نظام کو آپ نے نئے طریقہ سے درست کرنا شروع کیا۔ لیکن زندگی نے آپ کو مہلت نہ دی، آپ نے اپنی وفات کے قریب اپنے لڑکے عبداللہ کو بلایا ان کو کفن دفن کے متعلق اور چند ایک ضروری وصیتیں فرمائیں اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد نوحہ کرنے والی عورتیں میرے جنازہ کے ہمراہ نہ آئیں۔ پھر کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بقیہ چنیوٹ کانفرنس اور مودودی جماعت

اختیار کر رہے ہیں وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی اختیار کرتے۔ آخر حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں قرآن کی مذکورہ حکمت کیوں بھول گئے۔ الیس منکم رجل رشید۔

اس بیان کے آخر میں کانفرنس کے منتظمین اور حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے چند سوالات کئے گئے ہیں۔ جن میں آخری سوال یہ ہے کہ:۔

"کیا مقرر حضرات کو سرکاری طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے جماعت اسلامی کے خلاف بولنے کا حق لازماً ادا کریں"؟ اس کا جواب تو حضرت مولانا جالندھری اور کانفرنس کے منتظمین ہی کو دینا چاہیئے۔ لیکن کیا میں مودودی صاحبان سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ مودودی صاحب نے "خلافت و ملوکیت" میں حضرت عثمانؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے اور بالخصوص پاک و ہند کی ۶۵ء کی جنگ کے دوران ترجمان القرآن کے ستمبر کے پرچے میں حضرت معاویہؓ کے خلاف جو اپنے دل کا غبار نکالا ہے۔ کیا دشمنان صحابہ نے ان کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس کتاب میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لازماً لکھیں۔ کیا اس کے بغیر اسلامی نظام کا قیام اور مختلف فرقوں کا اتحاد پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا تھا ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(الاحقر مظہر حسین غفرلہ مدنی جامع مسجد چکوال — ۸ ذیقعد ۱۳۸۷ھ)

Scanned with CamScanner

یہ محکمہ رفتہ رفتہ جن امور کو اپنے اختیار و تصرف میں لیکر ان میں ردوبدل کے درپے ہے وہ نہ صرف اس کے مقصد قیام کے قطعی خلاف ہے بلکہ صریحاً مداخلت فی الدین کے قریب پہنچ رہا ہے۔

مسلمانوں کا مساجد سے تعلق صرف عبادت، دینی تعلیم اور اہم دینی امور کی انجام دہی کا ہے۔ چنانچہ مساجد میں خطباء اور اماموں کے تقرر میں ہمیشہ سے یہ چیز عمل میں آرہی ہے کہ مسجد سے متعلق نمازیوں کے عقیدہ و مسلک کی حفاظت اور ان کی دینی ضروریات کی تکمیل و انجام دہی وہ امام و خطیب کر سکتا ہے جو ان کا معتقد علیہ اور ان میں صاحب احترام ہو۔ پھر امام و خطیب کی حیثیت متعلقہ مسجد کے حلقے میں ایک ایسے دینی پیشوا اور دینی مرکز کی ہوتی ہے جو اس پورے حلقے کی روحانی، اخلاقی اور دینی سرپرستی و نگرانی کا درجہ رکھتی ہے۔ جس کی بدولت ابھی تک امت مسلمہ کا بیشتر حصہ ایسے مفاسد سے محفوظ چلا آرہا ہے جو علانیہ بدکرداری و گمراہی کے حامل ہیں۔

محکمہ اوقاف نے ان کے نصب و عزل، ترقی و تنزل اور تبدیلی و بازپرس کے لئے جس طرح کا دفتری طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے اسلامی معاشرہ اور نظم ملت کا یہ اہم شعبہ وقار و احترام سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اگر سکریننگ کا چکر بھی چلتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی بہت جو اہمیت اس کی باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی جاتی رہے۔

اس کا بدانجام یہ ہوگا کہ مسلمان دین سے اور دور ہو جائینگے اور ان میں انارکی اور بے راہروی کی ایسی فضا پیدا ہو جائیگی جس پر حکومت کسی صورت بھی قابو نہیں پا سکے گی۔

اس کے علاوہ اس طرز عمل سے مسلمان عوام میں حکومت وقت کے خلاف جو بدگمانیاں راہ پا جائینگی وہ ایسی ہوں گی، جن کا ازالہ شاید ہی ممکن ہو سکے۔

محکمہ اوقاف کو سمجھنا چاہیے کہ اگرچہ ..... وہ ایک سرکاری محکمہ ہے اور اس کا دفتری انداز بھی دوسرے محکموں کا سا ہو سکتا ہے، لیکن اس کی حیثیت و ذمہ داری دوسرے محکموں سے قطعی مختلف ہے۔

دوسرے محکموں کی غلط روی اور غلط اندیشی اتنے بدنتائج نہیں پیدا کرے گی، جتنے بدنتائج محکمہ اوقاف کی غلطی سے رونما ہو سکتے ہیں۔

اس کے عام دفتریانہ طرز عمل اور خالص دینی معاملات میں مداخلت کے دور رس ملت کش اثرات تو جو کچھ ظاہر ہوں گے وہ ہوں گے ہی لیکن فوری طور پر اس کے اس رویہ سے حکومت اور مسلمان عوام کے درمیان جو بدگمانی اور بداعتمادی کی خلیج پیدا ہوگی وہ بجائے خود سخت نقصان دہ ثابت ہوگی

اس رائے موجودہ حکومت کی خدمت اور اس کے استحکام کا بھی یہ تقاضا ہے کہ محکمہ اوقاف، ائمہ اور خطباء کو بے قاعدہ کرنے کا رویہ نہ اپنائے اور دینی معاملات میں مداخلت سے باز رہے، ورنہ جب صورت حال قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو پھر سوائے پشیمانی اور افسوس خوردگی کے تلافی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

نماز کے معاً بعد ترجمۂ قرآن کا رواج

گذشتہ کچھ عرصہ سے محکمہ اوقاف نے اپنے سے تعلق مساجد کے خطباء کو یہ تاکیدی حکم دے رکھا ہے کہ وہ ہر نماز کے فوراً بعد مقتدیوں کو تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ و مفہوم بھی سنایا کریں۔

بظاہر یہ حکم بڑا ہی مفید معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس حکم کی تعمیل نے اکثر مساجد کے اندر بارہا ناخوشگوار صورت حال پیدا کر دی ہے۔

ہوتا یہ ہے کہ نماز کی جماعت میں دیر سے آکر شامل ہونے والے نمازی اور جماعت کے بعد آکر نماز پڑھنے والے حضرات جماعت کا سلام پھرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں تو بے چارے خطیب محکمہ کے نادر شاہی حکم کی تعمیل میں تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ و مفہوم سنانے لگ جاتے ہیں، جس سے بقیہ نماز ادا کرنے والوں اور بعد جماعت آکر نماز پڑھنے والوں کی عبادتی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے۔ اس صورت حال سے پریشان اور برافروختہ ہو کر وہ مسجد کے امام صاحب سے اُلجھ جاتے ہیں اور انہیں روک دیتے ہیں۔

اور اس طرح محکمہ اوقاف نے ایک اہم دینی ضرورت کا بے محل استعمال کرا کر مسجدوں میں خواہ مخواہ کے مناقشات پیدا کرنے کی نادانستہ سبیل کھول رکھی ہے۔

نماز کی اولین حیثیت سب سے اہم ترین رکن عبادت کی ہے اور مساجد میں نماز کی ادائیگی بھی محض عبادت و ثواب کی خاطر ہوتی ہے۔ جماعت کے معاً بعد ترجمہ و تفہیم کا یہ نیا رواج اگر عبادت میں مخل ہوتا ہے تو اس کی تمام افادی حیثیت بے معنی بن جاتی ہے

اس لئے محکمہ اوقاف کو چاہیے کہ وہ اس پیچیدہ صورت حال کو فوراً ختم کرائے اور قرآن کے ترجمہ و تفہیم کے لئے ایسے اوقات مقرر کرے۔ جس سے کم از کم فرض نمازیں ادا کرنے والوں کی عبادتی یکسوئی میں خلل نہ پڑے۔

اسلام کے مقدس نام کا استعمال

اسلام ایک مکمل دین اور کامل نظام حیات ہے، اگر اجتماعی زندگی کی بنیادیں بغیر کسی کمی بیشی کے دیانت و سچائی کے ساتھ اسلامی اصولوں پر رکھ دی جائیں تو مسلمان اپنی سیاست کے لئے، اپنی اقتصادیات کے لئے، اپنی معاشیات کے لئے اور اپنی معاشرت کے لئے نہ تو مغربی جمہوریت کے قیام کے حاجت مند رہتے ہیں، اور نہ اشتراکیت کے ضرورت مند۔

مگر مغربی سامراج کے دو سو سالہ تسلط و اثر نے مسلمانوں کے ہر اجتماعی شعبہ سے اسلام کو نہ صرف خارج ہی کر دیا بلکہ مسلمانوں کو اس سے ناآشنا بنا ڈالا۔

آج مسلمان ملکوں میں جو تہذیب پروان چڑھ رہی ہے جو علوم فروغ پا رہے ہیں۔ جس معاشرت کا دور دورہ ہے، جس سیاست کی تشکیل ہو رہی ہے، جس انتظام کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ جو اقتصادی اور معاشی نظام پھیلا ہوا ہے۔ جس معیشت کو استوار رکھا جا رہا ہے اور جو اجتماعی ادارے پھل پھول رہے ہیں۔ ان کا سانچہ بیشتر مغربی سامراج اور انگریزوں کے دور حکومت کی یادگار ہے۔

شخصیتوں کی بالادستی اور اقتدار کی رو سے تو آزاد مسلمان ملک سیاسی آزادی سے بہرہ ور ہیں۔ لیکن کاروباری زندگی کے اعتبار سے ان کا ایک ایک شعبۂ اجتماعی ابھی تک کسی نہ کسی رنگ میں مغربی سامراج کے دور حکومت کی یادگار چلا آرہا ہے۔

بلکہ آزادی کے بعد سامراجی ملکوں نے مختلف صورتوں میں اپنے اثرات، اقتدار کے زمانہ سے زیادہ بڑھائے ہیں۔

تجارت و لین دین میں، صنعت و حرفت میں، تعلیم و تعلم میں اور پھر جدید منصوبہ بندیوں کے بروئے کار لانے میں، بہر طرف سامراجی ملکوں کی تجارتی کمپنیوں، کارخانوں، تعلیم گاہوں اور ماہرین کا دور دورہ نظر آرہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر شعبہ اور ہر کاروبار مغربی ملکوں کی ایجنسی کی حیثیت سے چل رہا ہے۔ اسی طرح نظام اقتدار و سیاست پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو وہاں بھی سوچنے سمجھنے کے انداز سے لے کر عملی حالات تک مغربیت کی ہی ایجنسی نما صدائے بازگشت سننے میں آتی ہے۔

چنانچہ یہ بالکل ظاہر ہے کہ مغربی صلیبیت کے اس سامراجی و استعماری ڈھانچہ کی مکمل شکست و ریخت کے بغیر قطعی ناممکن ہے کہ اسلام کا حقیقی نظام زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی واقعی صورت کے ساتھ قائم و نافذ کیا جا سکے۔

اس کے برعکس انگریزی دور حکومت کے نتیجے میں چند چھوٹے چھوٹے طبقات کے نجی مفادات قائم ہو گئے ہیں۔ اور انگریزی نظام حکومت کے صدقے میں جن گروہوں کو اقتصادی، معیشتی معاشی، سماجی اور سیاسی مفادات حاصل ہو گئے ہیں وہ انہیں قائم رکھنے پر مصر ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے ہر حربہ کام میں لاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسلام کے نام تک کو استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

- وہ سیاسی اعتبار سے مغربی جمہوریت کو اسلام کے عین مطابق بتاتے ہیں۔
- وہ سماجی اعتبار سے اس طرز زندگی کو اسلامی ثابت کرنے میں لگے رہتے ہیں جس کا رواج مغربی طبقوں میں پایا جاتا ہے۔
- وہ تعلیمی اعتبار سے اس نظام تعلیم کو ترجیح دیتے ہیں جو آکسفورڈ، کیمبرج اور شکاگو وغیرہ میں رائج ہے۔
- وہ معاشی اور اقتصادی اعتبار سے اس سرمایہ پرستی اور سرمایہ داریت کی اسلام کے نام سے حمایت کرتے ہیں۔ جو کلیتاً انگریزی دور کی پیداوار اور رواج دادہ ہے، اور جس کے بنیادی سرے آج بھی یورپ کے بڑے بڑے سرمایہ دار صلیبیوں اور یہودیوں کے ہاتھوں میں ہیں۔
- اسلام کے نام کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا یہ حربہ اتنے پر ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ یہ لوگ۔
- اسلام کا نام لے کر ہی اس سوشلزم کی بھی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ جس کا براہ راست مقابلہ مغربی سامراج کے سرمایہ پرستانہ جبر و استبداد سے، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور یورپ کے مختلف حصوں میں جاری ہے۔ (بقیہ آئندہ)

Scanned with CamScanner

قربانی کی کھالیں اور اقامتِ دین کے موجودہ تقاضے

* اسلام اللہ کا آخری اور کامل دین ہے۔
* یہ دین اللہ کے آخری نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا
* اس دین کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جانیں، اپنی اولادیں، اور اموال قربان کرکر کے دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا۔
* اس دین کی حفاظت وبقا کے لئے سلف صالحین اور علماء حق دار ورسن اور قید وبند کی صعوبتوں کے مراحل سے گذرتے رہے۔

لیکن آج اللہ کا یہ دین ایسے فتنوں کی زد میں آگیا ہے جن کی کوشش ہے کہ

- اس دین کی کتاب برحق، قرآن حکیم کے مفہوم ومعنیٰ کو اپنی خواہش واغراض کے مطابق بدل ڈالیں
- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ناقابل عمل قرار دے دیں۔
- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبۂ ختم نبوت کو جعلی نبوتوں کے ذریعہ باقی نہ رہنے دیں
- صحابہ کرامؓ کی معیاریت واعتماد کو ختم کرکے رکھ دیں
- سلف صالحین کے اقوال وافعال کو فرسودہ وناکارہ ٹھہرادیں۔

اور

- امت مسلمہ کا رشتہ علماء، صلحاء واتقیاء سے کاٹ ڈالیں

چنانچہ ان فتنوں کی اس یلغار کا مقابلہ اور دینِ حق کو ان کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی جدوجہد کا فریضہ پاکستان میں

جمعیۃ علماء اسلام انجام دے رہی ہے

اگر آپ دینِ حق کو عہد حاضر کے ان فتنوں سے محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط اور اس قابل بنایئے کہ وہ ان فتنوں کو دینِ حق پر غالب آنے سے روک سکے اور دینِ حق کے غلبہ کی راہ ہموار کرنے میں کامیاب ہو۔

قربانی کی کھالیں

اور دینی مقاصد کے لئے خرچ کی جانے والی تمام رقموں کا صحیح مصرف جمعیۃ علماء اسلام کا "شعبۂ حفاظت واقامت دین" ہے

اس کے لئے سرگرمی اور اخلاص سے کام کیجئے

(بقیہ شذرات)

مسلمان ممالک جو ہمیشہ صلیبی سامراجیوں کی دست برد کا شکار رہے اور آج بھی ان ہی سامراجیوں کی سیاسی سازشوں، فوجی جارحیتوں اور اقتصادی ومعاشی جکڑبندیوں میں مبتلا ہیں۔ ماں اسلام کے نام پر سوشلزم کی مخالفت کی محاذ کھڑا کرنا، درحقیقت مسلمان عوام کو مغربی سامراجیت وسرمایہ داریت۔ بقاوتحفظ کے لئے مستقبل کی کشمکش کا ایندھن بنانا ہے۔

حالانکہ مسلمان ملکوں میں ابھی تک فرنگی دورِ حکومت کا نظم ونسق، قانون ونظام اور اقتصادی ومعاشی خاکہ کم وبیش چلا آرہا ہے۔ بلکہ صنعتی وتجارتی میدانوں میں پہلے سے زیادہ سامراجی ملکوں کے اثرات بڑھ گئے ہیں۔ اسلام کی بالادستی، اسلام کا نظام وقانون یا تو سرے سے موجود ہی نہیں ہے یا ہے تو صرف نام کے لئے اور اسے بھی مسخ وتحریف کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

ان حالات میں اسلامی تعلیمات کا کبھی سوشلزم سے مقابلہ ومواز نہ اور کبھی اسلام کے نام سے سوشلزم کی مخالفت اور مغربی جمہوریت اور سامراجی سرمایہ پرستی کی حمایت، مسلمان عوام کو گمراہ کرنے، انہیں انتشار میں مبتلا رکھنے اور مغربی سامراج کو مسلمان ملکوں میں مزید اثر ورسوخ پھیلانے کا موقعہ فراہم کرنے کی دانستہ یا غیر دانستہ کوشش ہے مفید نتیجہ پیدا کرسکتی ہیں۔

سوشلزم مغربی سامراج کی بیخ کنی کررہا ہے تو کرنے دیجئے۔ ان دونوں کی باہمی کشمکش میں ..... اسلام کو سامراجیت کے تحفظ وسیاسی سپر کے طور پر پیش نہ کیجئے۔ بلکہ اس موقعہ پر مسلمان ملکوں میں پھیلے ہوئے مغربی سامراج کے اثرات کا خاتمہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ مسلمانوں میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فروغ دیجئے۔ انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کے مواقع فراہم کریے۔ اگر آپ مغربی سامراج اور انگریزی حکومت کے دور کے اثرات مٹا کر مسلمانوں کو اس اسلام کی طرف لوٹانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کرام وصلحائے امت کا اسلام تھا تو مسلمان عوام نہ مغربی جمہوریت کے حاجت مند رہیں گے۔ نہ سوشلزم اور اشتراکیت کے طالب بنیں گے۔

گوجرانوالہ میں جلسہ عام سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

گوجرانوالہ ۱۹ ذیقعدہ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی نے عشاء کے بعد جامع مسجد شیرانوالہ میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ صدارت امیر ڈویژن حضرت مولانا بشیر احمد لیسروی نے کی۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد حضرت مولانا ہزاروی نے جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں درس قرآن اور گھنٹہ بھر بیان فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح اور پرچم کشائی کی۔ جامع مسجد مدنیہ پل لکڑوالہ میں جلسہ عام سے حضرت مولانا مدظلہ، حضرت مولانا بشیر احمد لیسروی، حضرت مولانا عبدالواحد اور مولانا اشرف ہمدانی نے خطاب کیا۔ (زاہد گکھڑوی)

Scanned with CamScanner

خبر وفات

موت کا ایک دن معین ہے

— احرار جماعت کے ایک پرانے اور سرگرم کارکن مستری حاجی غلام محمد (بمقام آستانہ متصل قائم آباد ضلع سرگودھا) کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲ فروری ۶۸ء کو انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم زندگی بھر جماعتی اور مذہبی امور میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور آپ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے بہت معتقد تھے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران آپ کے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مرحوم کی عمر ۸۰ برس تھی۔ ہم اس حادثہ جانکاہ پر مستری علی محمد اور ان کے دوسرے اعزا و اقربا کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے

(از مولوی شمس الرحمٰن ہزاروی حال اترا)

— مورخہ ۱۰ کو حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب مدظلہ مفتی خیر المدارس ملتان کی والدہ محترمہ اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حافظہ قرآن پابند صوم صلوٰۃ تھیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(ارشد حسین مکتبہ کریمیہ ملتان)

اعلان داخلہ قاری کلاس

معہد القرآن الکریم مانسہرہ (ہزارہ) کا داخلہ جاری ہے۔ شائقین جلد از جلد متوجہ ہوں

شرائط:- حافظ مڈل پاس/فیل یا میٹرک

وظیفہ:- مڈل پاس ۴۰/- مڈل فیل ۳۰/- روپے

کتب و رہائش مفت۔ مدت کورس تین سال ہوگی جس میں روانت حفص رح کے ساتھ میٹرک کا امتحان بھی دلایا جائے گا۔ (حافظ قاری فیض الرحمٰن ایم اے

نائب مہتمم معہد القرآن الکریم مانسہرہ ہزارہ)

بقیہ صفحہ ۲ مقدمہ کا فیصلہ

ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب نے تمام مدعا علیہم حضرات کو بری ہونے کا فیصلہ سنا دیا۔ اس مقدمہ میں اہل السنت کی طرف سے محترم چودھری محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ چکوال نے بلا معاوضہ پیروی کی۔ جس کے لئے ہم ساری جماعت کی طرف سے ان کے لئے شکر گذار ہیں۔ اللہ تعالیٰ علماء حق کو ہمیشہ منصور فرمائیں۔ آمین

(الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم۔ ۹ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتماد و وقار کو مجروح کرنے والی نام نہاد علمی و تاریخی تحقیقات اور اسلام کے خلاف عصر حاضر کے سب سے بڑے فتنے کا رد

کتاب

تجدید سبائیت

مع اضافات

شائع ہو گئی ہے

کتابت و طباعت دیدہ زیب

قیمت:- صرف ایک روپیہ پچاس پیسے ۱/۵۰

تاجران کتب کو معقول کمیشن

زیادہ مقداریں یک مشت خریدنے پر خاص رعایت

پتہ:- ناظم شعبہ نشر و اشاعت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے اس لئے جلد از جلد منگالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

۲۱ روپے کی خصوصی رعایت

آپ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ دیکر) بذریعہ

خط و کتابت

قرآن کی زبان

عربی

مکمل گرامر (گھر بیٹھے) سیکھ سکتے ہیں اور پھر قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھ سکتے ہیں (چودہ صد سالہ حسن مزمل قرآن کی خوشی میں ۲۱ روپے رعایت) ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مزید تفصیلات طلب کریں

پتہ

ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایپلی فائر، بجلی و بیٹری بالمذار سے ۲۵ فیصد یا رعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے خاص رعایت۔

نیز تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایپلی فائر (جس کے لئے ٹل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پتہ

مقبول کارپوریشن ۲۳ بال روڈ لاہور

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-

(۲) اٹھرا کی گولیاں مکمل کورس کی قیمت ۲۰/-

(۳) نرینہ اولاد کی دوا " " ۱۵/-

(۴) دریح المفاصل کی گولیاں ۵۰ گولیاں ۵/-

(۵) ذیابیطس اور امراض دل کے کیپسول ۲۰ کیپسول ۲۰/-

(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰۰ سے گولی ۱۲/-

(۷) روغن چنبیلی ۱/۰ اونس کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو دو تین انچ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(۸) سُرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ۱/- روپیہ دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۱۲ رتی شیشی، بیس شیشی کے خریدار کو ۸ رتی شیشی

(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس بیس گولی۔ سونا چاندی موتی وغیرہ کے مرکب کیپسول ۲۵/- روپے۔ ان کے سوا مردانہ اور زنانہ مخصوص امراض کی دوائیں ملتی ہیں۔

(۱۰) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/- تولہ ہے مگر بھاؤ بھر سے سیر تک کے خریداروں کو ۱/۴ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۱) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو ادک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد اور کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فی صد ۱۲/- روپے۔ دواخانہ فیض عام بفہ ہزارہ کے سوا

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتے سے بھی مل سکتی ہیں

آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM
لاہور LAHORE price 25 paise
جلد ۱۱ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے شمارہ ۷

ذکر و فکر

پیرانِ پیر غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر مومن کے لئے تمام احوال میں تین صفات لازمی ہیں پہلی یہ کہ "اوامر" یعنی احکام خداوندی کی تعمیل کرے۔ دوسری یہ کہ "نواہی" یعنی محرمات و ممنوعات سے بچے۔ اور تیسری یہ کہ مشیتِ الٰہی اور تقدیر پر راضی رہے۔ پس مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت اِن تینوں چیزوں کی پیروی سے غافل نہ ہو اور اس کا دل ان کے ارادہ و نیت کو لازمی قرار دے لے۔ وہ نفس کو ہمیشہ اُن کی تلقین کرے، اور تمام احوال میں اپنے اعضائے جسم کو اُن کا پابند و مکلّف بنائے۔

مسلمانو! سنت کی پیروی اختیار کرو اور بدعات سے مجتنب رہو۔ اللہ اور اُس کے رسولؐ برحق کے فرمانبردار ہو جاؤ اور اُن کی حکم عدولی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کو واحد یکتا سمجھو اور مخلوقات میں سے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ خدا کو تمام معائب سے پاک جانو، اور اُس پر بہتان نہ لگاؤ۔ اسلام کو ایک سچا اور نجات دہندہ مذہب یقین کرو، اور اس میں شک و شبہ نہ لاؤ۔ مصائب و آفات میں صبر و تحمل سے کام لو، اور گھبراؤ ہرگز نہیں، مشکلات میں ثابت قدم رہو، اور خوف زدہ ہو کر بھاگو نہیں، اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم طلب کرو، رحمتِ خداوندی کا انتظار کرو، امید رکھو اور مایوس و ناامید مت ہو، آپس میں دوستی، خدا ترسی اور محبت و رواداری کا سلوک رکھو، اور باہم عداوت و مخاصمت رکھو، گناہوں سے بالکل پاک و محفوظ رہو، اپنے پروردگار کے ذکر و عبادت سے حقیقی زیب و زینت حاصل کرو، اپنے خالق و مالک کی بارگاہ سے دور نہ رہو۔ اور اس کی طرف متوجہ ہونے سے منہ نہ پھیرو۔ توبہ کرنے میں تاخیر ہرگز نہ کرو۔

اگر تم ان نصائح پر عمل پیرا ہو گئے، تو امید ہے کہ خدا کی طرف سے رحم کئے جاؤ۔ اور نیک بخت قرار دیئے جاؤ۔ عذاب دوزخ سے بچائے جاؤ اور جنت میں خوش و خرم پہنچائے جاؤ، تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب و وصل نصیب ہو، اور دارالسلام میں بہشت کی تمام نعمتوں سے محظوظ و فیضیاب کئے جاؤ، اور پھر اُس نازونعم میں ہمیشہ رکھے جاؤ۔ اور سب سے مبارک یہ

۴ (باقی آخری کالم کے نیچے)

سلطان الاولیاء حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

★ فرمایا کہ عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کچھ اس میں گرتا ہے جل جاتا ہے اور بیکار ہو جاتا ہے اس لئے کہ کوئی آگ محبت کی آگ سے زیادہ تیز نہیں ہے

★ فرمایا کہ درویش وہ ہے کہ جس کے سامنے اگر کوئی حاجت لاوے تو وہ محروم واپس نہ جائے۔

★ فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ اپنے دل کو دونوں جہان سے ہٹالے۔

★ فرمایا کہ خلق میں سب سے بڑا عارف وہ ہے جو سب سے زیادہ حیرت زدہ ہو۔

★ فرمایا کہ عارف کا سب سے نچلا درجہ یہ ہے کہ عجب (غرور، گھمنڈ، خودی) سے توبہ کرے۔ اس لئے کہ عبادت میں عُجب کنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ گناہ سے ایک توبہ کی ضرورت ہے اور عُجب سے ہزار توبہ کی ضرورت ہے۔

★ فرمایا کہ عارف وہ ہے جو اپنی خطاؤں پر شرمندہ ہو، اور تعظیم یہ ہے کہ برابر بندگی میں لگا رہے۔ اور حیا یہ ہے کہ سوائے حق کے کسی پر نظر نہ ڈالے۔

★ فرمایا کہ نیکوں کے ساتھ رہنے میں سلامتی ہے آدمی خواہ کتنا ہی بُرا ہو، لیکن نیکوں کی صحبت میں اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر نیک آدمی بروں کی صحبت میں چلا جائے تو وہ کچھ تھوڑے دنوں میں بُرا ہو جاتا ہے۔ اور سچا وہ ہے جس کے پاس کوئی مال و دولت نہ ہو۔ اور اسے کسی چیز کی خواہش نہ ہو۔

★ فرمایا کہ متوکل (یعنی خدا پر بھروسہ کرنے والا) اسے کہتے ہیں جو خلق سے مدد نہ چاہے اور کسی سے شکایت نہ کرے۔

★ فرمایا کہ متوکل وہ ہے جو خلق سے رنج و تکلیف اٹھائے لیکن اس کی کسی سے شکایت نہ کرے اور نہ اس کا ذکر کرے۔

★ حضرت خواجہ سے لوگوں نے پوچھا کہ محبت کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص سچا عاشق ہے جو محبت کے شروع ہی میں اپنی ہستی مٹا دے

(ملفوظات)

★

بزرگانِ دین کے فرمودات

امام الاولیاء حضرت علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

(۱) دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:-

★ توبہ گناہ کو
★ چغلی عمل کو
★ غصہ عقل کو
★ صدقہ بلا کو
★ پشیمانی سخاوت کو
★ تکبّر علم کو
★ نیکی بدی کو
★ جھوٹ رزق کو
★ ظلم عدل کو
★ رشوت انصاف کو

(۲) علوم بہت ہیں اور انسان کی عمر تھوڑی ہے اس لئے تمام علم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں، البتہ علم کا سیکھنا اس حد تک ضروری ہے جس سے عمل درست ہو۔

(۳) نفس کی مثال شیطان کی سی ہے۔ نفس کی مخالفت سب عبادتوں کی اصل اور تمام مجاہدوں کا کمال ہے

(۴) صوفی وہ ہے جس کی گفتار اور کردار مشابہت رکھیں اور وہ اپنے اخلاق کو مہذب بنائے۔

(۵) بوڑھوں کے لئے چاہیئے کہ وہ جوانوں کا پاس خاطر کریں، کیونکہ ان کے گناہ مقابلتاً کم ہوتے ہیں۔ اور نوجوانوں کا پاس خاطر جوانوں کے لئے لازم ہے۔ کیونکہ وہ مقابلتاً زیادہ متقی عابد اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔

(۶) دولت ایک عذاب ہے، اس سے غرباء مساکین اور یتامیٰ وغیرہ کی امداد کرنا بہترین توشہ عقبیٰ ہے

(۷) انسان کے لئے سب چیزوں سے مشکل اللہ کی پہچان ہے۔

(۸) تنگ دست فقیر پر خدائی راز آشکارا ہوتے ہیں۔ جس قدر مال و متاع سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کی زندگی نیادہ روشن ہوتی ہے۔

(۹) غافل امراء، سست فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا جہالت میں شامل ہے

(کشف المحجوب)

۴ کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ مقام علیین میں عزت و رفعت بخشے جاؤ۔ (فتوح الغیب)

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

روحوں اور دلوں کا

انقلاب

عام انقلابات سے بھی بالاتر ایک عالم تغیر و تبدل ہے جس کے انقلابات کی حکمت صرف مادے کی نمود اور جسم کی صورت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ یہ انقلابات روحوں اور دلوں کی کائنات کو منقلب کر ڈالتے ہیں اور کروڑوں انسانوں کے ان اعتقادات و اعمال کو بدل دیتے ہیں جو صدیوں سے ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں اور ان عالمگیر گمراہیوں اور تاریکیوں کو نابود کر دیتے ہیں جو تمام سطح ارضی پر چھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ دریاؤں کو خشک کر دینا آسان ہے اور زمین کو سمندر بنا دینا مشکل نہیں، پر کروڑوں دلوں کو بدل دینا بہت مشکل ہے۔ جس کی قوت مادہ کی طاقتوں کو نہیں دی گئی ——————

"ایسا ہی ایک عظیم، کامل اور آخری انقلاب روحانی تھا جو آج سے ٹھیک تیرہ سو برس پہلے دنیا میں برپا ہوا، جبکہ دنیا تغیر کے لئے بیقرار اور تبدیلی کے لئے تشنہ تھی اور جبکہ کوئی نہ تھا جو اس کی پیاس کو بجھائے اور اس کے لئے مضطرب ہو، وہ سمندروں کی طغیانی نہ تھی جو زمین کی بستیوں پر چڑھ آتے ہیں بلکہ سرچشمۂ ہدایت و فیضانِ الٰہی کا ایک سرجوش آسمانی تھا جو برسات کے پانی کی طرح زمین پر برسا، تاکہ اسے سیراب کر دے —— وہ عالم روح و معنی کا ایک آسمانی زلزلہ تھا جس کی جنبش نے دلوں کو غفلت سے بیدار کیا اور بیقرار روحوں کو امن اور راحت بخشی۔ وہ خدا کی محبت اور فرشتوں کی برکت کا ایک الٰہی ظہور تھا جو نسلِ آدم کے بچھڑے ہوئے گھرانوں کو یکجا کرتا تھا اور زمین کو اس کی چھنی ہوئی انسیت اور سعادت واپس دلاتا تھا" —— (ابوالکلام)

دین و شریعت

درسِ قرآن

یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم ومأواھم جھنم

اے پیغمبر! ان کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر، ان کی جائے پناہ دوزخ ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ

اے مومنو! ان کافروں سے جہاد کرو جو تمہارے ہم سرحد ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا

کافر اس سختی اور جہاد کا مصرف اس وقت تک ہیں جب تک وہ ایمان نہ لائیں

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین

اے ایمان والو! جب تم کسی فوج سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو۔ پس نامرد ہو جاؤ گے اور ہوا اکھڑ جائے گی تمہاری، اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ ولعنہ واعد لہ عذابا الیما۔

جو شخص جان بوجھ کر کسی کو ناحق قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے۔ اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوگی اور خدا نے اس کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے

ومن قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا۔

اور جو شخص کسی کو قتل اور فساد کرنے کے بغیر جان سے مار ڈالے تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا اور جو کسی مسلمان کی جان بچائے گا تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی جان بچائی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون

اے ایمان والو! لوگ ایک دوسرے کا ٹھٹھا نہ کریں شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور عیب نہ لگاؤ ایک دوسرے پر، اور ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے نام نہ ڈالو، برا نام ہے گنہگاری ایمان لانے کے بعد۔ اور جو لوگ توبہ نہ کریں پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ توابٌ رحیم۔

اے ایمان والو! بدگمانی سے بچتے رہو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید مت ٹٹولو اور ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی کہو۔ بھلا تم میں سے کسی کو اچھا لگتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے برا سمجھو گے اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

درسِ حدیث

امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یقولوا لا الٰہ الا اللہ واذا قالوا اعصم منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ

مجھے لڑنے کا حکم ہے اور جب ایمان لائیں تو ان کا خون اور مال محفوظ ہو جائے گا

ان اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک

تیرا بدترین دشمن تیرا نفس ہے۔ جو تمہارے پہلو میں ہے۔

لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید من یملک نفسہ عند الغضب

دوسروں کو پچھاڑنا پہلوانی نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو تھام لے۔

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا کما امرکم اللہ، المسلم اخو المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ ان اللہ لا ینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم۔

(صحاح ستہ)

تم بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی بہت بری اور جھوٹی بات ہے۔ کسی کا بھید مت ٹٹولو، اور کسی مسلمان کا مقابلہ مت کرو، اور آپس میں حسد اور بغض مت رکھو اور مسلمانوں سے روگردانی مت کرو۔ اللہ کے بندے ہو کر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، جیسے اللہ کا حکم ہے۔ ہر مسلمان دوسرے کا بھائی ہے۔ ہر ایک پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور عزت و آبرو حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری شکل و شباہت جسم اور اعمال کو نہیں بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

اسلام کا نظامِ تعلیم و تربیت — (بقیہ صفحہ ۱۹)

اس اصل و رخت کو نصب کرنے کے بعد اور باطل کی جڑ اکھیڑ دینے کے بعد پھر آپس سے دیگر برائیوں اور نخش باتوں اور کاموں کے انسداد کے بعد باہم خوبیوں اور بھلائیوں کا رواج دینا ہے تاکہ ہر بھلائی نمایاں ہو جائے اور ہر برائی کالازالہ ہو جائے۔

"بلاشک مومن مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے دوست ہیں جو حکم کرتے ہیں بھلائی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کو اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحمت نازل فرمائے گا۔ بے شک اللہ ہی رحم کرنے والا ہے۔" (قرآن)

ان میں مقدم ان بھلائیوں کا رواج دینا اور ان برائیوں کا زالہ ہے جو سب سے اہم ہیں اور بالکل مسلّم ہیں۔ اس کے بعد الاہم فالاہم کی ترتیب کے مطابق بتدریج دیگر امور کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ کیونکہ ایک دم نہ تمام بھلائیاں رائج ہو سکتی ہیں اور نہ تمام برائیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ اصلاح و درستی بتدریج ہوتی ہے۔

(۵) وعظ و نصیحت کے ذریعے مسلمانوں کو شریعت کی پابندی اور آخرت کی درستی کی طرف مائل کرنا۔

"اے محمدؐ! تم وعظ و نصیحت کرتے رہو۔ بے شک وعظ و نصیحت مومنوں کو نفع پہنچاتی ہے۔" (قرآن)

ان فرائض خداوندی کی ادائیگی کی ذمہ داری ائمہ مساجد پر بھی ہے اور علماء امت پر بھی ہے۔ کیونکہ یہ دو طبقے ہی دراصل مسلمانوں کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ پروردگار عالم کی طرف سے ملت اسلامیہ کی دینی قیادت اور رہنمائی کا منصب ان ہی دو طبقوں کو ملا ہوا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ
حضرت مولانا
احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور صاحب

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی — ایڈیٹر انچارج: احمد حسین کمال

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء | قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۱۹

شورش صاحب کے مقدمہ کی معاونت کیلئے

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے کمیٹی کا تقرر

۱۶ مئی ۱۹۶۸ء حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی میں مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو جناب آغا شورش صاحب کاشمیری کی گرفتاری کے خلاف دائر کردہ رٹ کے سلسلے میں ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرے گی۔

یاد رہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر، نائب امیر اور ناظم عمومی ایک بیان کے ذریعہ پہلے ہی جمعیۃ کانفرنس کی اسٹیج پر کی گئی شورش صاحب کی تقریر کے حقائق کی ذمہ داری اٹھانے کا اعلان کر چکے ہیں اور ۱۶ مئی کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق عدالت عالیہ نے یہ بیان بھی شامل مقدمہ کر لیا ہے۔

ارکان کمیٹی کے اسماء گرامی:

سرپرست: جناب مولانا عبید اللہ انور صاحب
نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

ارکان: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی لاہور

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (ہلال انجینئرنگ لاہور)

صدر استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

ناظم استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

پیغام

کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد، اس کا منظور کردہ قرار دادوں کی تائید اور جمعیۃ علماء اسلام کے پیش کردہ دس مطالبات کے ساتھ مکمل اتفاق اور تعاون کے بے شمار خطوط ہر روز دفتر میں موصول ہو رہے ہیں۔

مسلمانان پاکستان کی آرزوؤں کا مظہر

حقیقت یہ ہے کہ کانفرنس کے انعقاد اور ملک بھر کے مسلمانوں کی اس کے ساتھ اتنی گہری دلچسپی نے ایک بار پھر یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے کہ پاکستان کے مسلمان سوائے اصل اسلام کے اور کسی بات کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے نزدیک وہی اسلام صحیح و حقیقی اسلام ہے، جسے سلف صالحین و صحابہ کرام کی تعبیرات کے مطابق وقت کے علماء حق پیش کرتے ہیں۔

مشرقی پاکستان سے اور مغربی پاکستان کے تمام اضلاع و دور دراز سے آنے والے ہزارہا مندوبین کی والہانہ شرکت و شمولیت نے اور ملک کے گوشہ گوشہ سے تائید و اتفاق کے موصول ہونیوالے خطوط کے انبار نے ثابت کر دیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی اس ملک کی وہ واحد جماعت ہے۔ جس پر دینی و سیاسی اعتبار سے پاکستان کے مسلمانوں کو مکمل اعتماد ہے اور مسلمان عوام اب بھی علماء حق کی قیادت کو ہی حقیقی قیادت سمجھتے ہیں۔

اس وقت جن پیچیدہ حالات سے ہمارا یہ وطن عزیز اور ساری دنیا کے مسلمان ملک بالخصوص عرب دنیا گذر رہی ہے۔ اس نے ہر مسلمان کو سخت تشویش ناک اضطراب و اندیشہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔

اسلام کے لئے نازک ترین دور اور پاکستان کے قیام کی غایت

مسلمانوں کے لئے ان کی پوری تاریخ میں آج سے زیادہ پیچیدہ دور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سے اب تک نہیں آیا — اس ضمن میں پاکستان کی پوزیشن سب سے زیادہ نازک ہے۔ اس لئے کہ عہد حاضر میں اس ملک کا وجود صرف اسلام کے نام سے عمل میں آیا تھا، اور برصغیر پاک و ہند کے کروڑہا مسلمانوں کی دینی آرزوؤں و تمناؤں کے خمیر سے اس کا ہیکل تشکیل پایا تھا۔

چنانچہ اسلام کے مقدس نام اور اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بلند و بالا رکھنا اس ملک و ملت کا بنیادی فرض اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

اگر اس ملک کے وجود میں آتے ہی اس فرض کی ادائیگی عمل میں آجاتی تو یقیناً آج دنیا کی اور عالم اسلام کی تاریخ مختلف ہوتی اور خود پاکستان اس مقام رفیع پر فائز نظر آتا۔ جس کی گرد کو نہ امریکہ پہنچ سکتا تھا اور نہ روس و چین۔

لیکن تحزبی و بدنصیبی کے اس المیہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ اس اہم بنیادی فرض و ذمہ داری کی ادائیگی سے مسلسل پہلو تہی کی جاتی رہی، جو اب مستقل اعراض کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف تمام عالم انسانیت بلکہ پوری مسلم دنیا بشمول پاکستان لادینی سامراجیت و اشتراکیت کے دو بلاکوں کے درمیان محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور اسلام ایک تیسری متوازن طاقت کی حیثیت سے دنیا کے سامنے نہیں آسکا۔ جو سامراجیت کے ستائے ہوئے اور اشتراکیت سے ناآسودگی پائے ہوئے افراد و اقوام کے لئے سہارا ثابت ہوتا۔

آج ہر جگہ کے عوام حتیٰ کہ مسلمان بھی ان دو حریف طاقتوں کی کشمکش کا اندوختہ بنے ہوئے ہیں۔

قیام پاکستان کے مقاصد سے غفلت کے نتائج پاکستان کے وجود میں آنے کے اس اہم مقصد کو مسلسل فراموش کرنے کا نتیجہ خود پاکستان کے حق میں بھی اتنا گراں اور مضر نکلا ہے کہ آج پوری قوم یاس و حرمان کے کرب و اضطراب کا مرقع بن کر رہ گئی ہے۔ اسلام سے مسلسل غفلت و اعراض کا سنگین انجام مسلمانوں میں بے دینی، بے راہ روی اور فکری انتشار کی صورت میں نمودار ہوا، جس کے شرمناک اور پست ترین مظاہر اب پورے ملک کے سامنے موجود ہیں۔

(۱) بے حیائی، بداخلاقی، جرائم پیشگی، بے دینی اور فساد و ظلم کے بے شمار ناسور، ملت کے جسد میں نفوذ کر گئے ہیں۔ جن کا مواد رس رس کر پورے جسم ملی کو آلودہ اور بدبودار بنا رہا ہے۔

(۲) اسلام دشمن قوتوں نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو ارتداد کے سنہرے جال میں پھانسنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور عیسائی مشنریز نے پاکستان کو اپنی ارتدادی مساعی کا بہترین اڈہ تصور کر رکھا ہے۔

(۳) علاوہ ازیں امت مسلمہ کے تمام بنیادی اور مسلمہ عقائد مثلاً ختم نبوت کا عقیدہ، عصمت انبیاء کا عقیدہ، سنت رسول کا عقیدہ، عدل صحابہ کا عقیدہ اور احترام سلف کا مسلک غرضیکہ ہر چیز کو مسخ کیا جا رہا

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

اور احکام قرآنی کی تحریف تک کی جسارتیں ہو رہی ہیں

(۴) سیاسی اعتبار سے ان خود غرض اور جاہ طلب عناصر کو برسر اقتدار رہنے و آنے کا سنہرا موقعہ مل گیا جو سامراجیت کے خوشہ چین اور مغربیت کے حلقہ بگوش ہیں۔

(۵) اسلام اور عوام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک برطانوی عہد حکومت کے پروردہ افراد بنتے چلے گئے

(۶) سالہا سال تک عوام پر برطانوی عہد غلامی کا آئین و دستور مسلط رکھا گیا۔

(۷) دس سال کے بعد بالادست طبقوں کی باہمی مفاہمت کے فارمولے پر مبنی ایک ملا جلا دستور قوم کے ہاتھ میں تھمایا گیا تھا

مگر اس کی کمزور بنیادیں وقت کے ایک ریلے میں ہی ڈھے کر رہ گئیں۔ اور قوم دولت ایک نئے موڑ پر آ کھڑی ہوئی۔

(۸) سیاسی آویزشوں نے اقتدار سیاستدانوں سے دفتری افراد کی طرف منتقل کیا اور پھر ان سے فوج کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔

اور یکے بعد دیگرے جو مختلف عناصر اقتدار کی کرسیوں پر آئے ۔۔۔ ان میں آنے والے جانے والوں کو غدار اور ملک دشمن کے خطابات عطا کرتے رہے۔ اور جانے والے آنے والوں کو غاصب و عوام دشمن کے القاب سے نوازنے میں لگے رہے۔

(۹) ان حالات میں معاشی استحصال کرنے والا گروپ کیوں خاموش رہتا۔ اس نے بھی پر پرزے نکالے، اور ملک کے تمام معیشتی وسائل پر وہ قابض و متصرف ہو گیا۔

بڑی بڑی زمینداریوں سے لے کر صنعتوں اور تجارت کے تمام شعبوں پر اس نے اجارہ دارانہ تسلط حاصل کر لیا۔

(۱۰) افراتفری اور رست و خیز کی اس گرم بازاری میں جبکہ دین و اخلاق اور سیاست و معیشت سب ہی کچھ داؤں پر لگ گئے، تو مغرب کی سامراجی قوتوں نے بھی پاکستان کو اپنے گھڑے کی مچھلی شمار کرنا شروع کر دیا

جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام

ان حالات میں علماء حق نے جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے احتجاج و حق گوئی کی غیر جانبدارانہ اور بے لوث آواز اٹھائی۔

- یہ آواز ملک میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کے ہر موڑ پر بلند ہوتی رہی ہے۔
- اس نے اسلام اور پاکستان کے بیرونی و اندرونی دشمنوں کی ہر موقعہ پر نشاندہی کی۔
- اس نے کشمکش اقتدار کی جنگ سے بالا رہ کر، مسلمانان پاکستان کے دینی و عوامی مسائل کو ہر موقعہ پر واضح کیا۔ اور اقتدار نشینوں و اقتدار جویوں کے ہر گروہ کو ان مسائل کے حل کی طرف مسلسل توجہ دلائی

- یہ آواز ملک کے کونے کونے تک پہنچتی رہی مسلمان عوام اسے اپنے دل کی آواز سمجھتے رہے۔

حتیٰ کہ اس نمائندہ کانفرنس کے عظیم الشان اجتماعات نے مغالطوں کے ہر پردہ کو چاک کر کے اب یہ بات بالکل واضح کر دی ہے کہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں بازوؤں کے مسلمان عوام کی اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کے ساتھ متفق ہے۔ مسلمانان پاکستان اسلام سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہو سکتے۔ ان کے نزدیک یہی اسلام معتبر ہے۔ جسے اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اس کے صحابہ کرام اور سلف صالحین نے امت مسلمہ تک پہنچایا۔

پاکستان کے مسلمان اپنے عزیز وطن میں اسی اسلام کی سربلندی کے آرزومند ہیں۔

اسی کو ہی اپنے تمام مسائل کا واحد اور قطعی حل سمجھتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہی وہ اپنے عوامی، سیاسی جمہوری اور معاشی حقوق حاصل کرنے کے طالب ہیں۔

آپ کا فرض

اب یہ جمعیۃ کے ارکان، کارکنان و عہداء و اراکین کے ساتھ ہر دین پسند مسلمان کا بھی فرض ہے کہ:۔

- کانفرنس کا پیغام، اس کے مطالبات اور اس کی قرار دادوں کی آواز ہر ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچا دیں۔
- جمعیۃ علماء اسلام نے مطالبات کی صورت میں دس دفعات پر مشتمل جو پروگرام اور خاکہ پیش کیا ہے اس سے ہر مسلمان کو متعارف کرائیں
- اور اعلاء کلمۃ الحق و اقامت دین کی اس جدوجہد میں ایک ایک مسلمان کو سٹریک و رفیق بنالیں۔
- ——— تاکہ آئندہ اس ملک میں جو بھی سیاسی تغیر سماجی تبدیلی اور معاشی انقلاب آئے۔ وہ صرف اسلام کا آئینہ دار ہو، اور مسلمان عوام کے ہاتھوں میں ہو۔

(کمال)

مشرق وسطیٰ کا نیا سیاسی رخ

عربوں کے موقف کی کامیابی

۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کو سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی تھی، جس میں مشرق وسطیٰ اور عرب اسرائیل تنازعہ سے متعلق فریقین کے سامنے دو اصول رکھے تھے۔

(۱) اسرائیلی فوجیں عرب علاقے سے واپس چلی جائیں۔

(۲) متعینہ سرحدوں کے اندر بیرونی حملے سے تحفظ کی ضمانت قبول کی جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں اصول عربوں کے لئے کسی طرح بھی ناقابل قبول نہیں تھے۔

البتہ اسرائیل انہیں تسلیم کرنے سے کتراتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ جن عرب علاقوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے ۔۔ اسے بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا جائے گا۔

امریکہ اس کی حمایت کرے گا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے بارہا اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ گذشتہ اسرائیلی جارحیت کے بعد جس تیزی سے عربوں نے بالخصوص مصر نے دوبارہ تیاری کی ہے اور دنیا کی رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنایا ہے اس کے بعد امریکہ کے لئے اسرائیل کے موجودہ موقف کی علانیہ حمایت ممکن نہیں۔

امریکی سامراج کو یہ انتظار رہا کہ وقت گذرنے کے ساتھ عربوں کے ولولے کمزور پڑتے جائیں گے اور مصر و ناصر کے خلاف مسلمان ملکوں میں جو شر انگیز طوفانی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس سے بددل ہو کر خود مصر موجودہ پوزیشن قبول کرے گا۔ اس طرح اسرائیل کو عرب علاقوں سے واپس جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

لیکن امریکہ کی یہ امید بر نہیں آئی۔ مصر کے عزائم بدستور رہے۔ اسے اندرونی سازشیں و بیرونی مخالفانہ پروپیگنڈا ذرا بھی ہراساں نہ کر سکا۔

چنانچہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کی منظور کردہ قرارداد جس کی رو سے اسرائیل کو عرب علاقہ خالی کرنا ہوگا۔ اسرائیل کو قبول کرنے کا اعلان کرنا پڑ گیا ہے۔

اردن اور مصر تو اس وقت اس قرارداد سے اتفاق کا اعلان کر چکے تھے۔ اس شرط کے ساتھ کہ اسرائیل بھی اسے تسلیم کرے۔

اس قرارداد کی منظوری اور اس پر عملدرآمد سے یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ مسئلہ فلسطین پر عربوں اور اسرائیل کا تنازع ختم ہو گیا، یہ قرارداد صرف موجودہ تنازع کو طے کرنے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ پاک بھارت جنگ کے موقعہ پر سلامتی کونسل کی قرارداد سے جنگ تو ختم ہو گئی۔ اور دونوں ملکوں نے فوجوں کی واپسی کے ساتھ اپنے اپنے مقبوضہ علاقے خالی کر دیئے۔ نیز ایک دوسرے کے خلاف حملہ آور نہ ہونے کی بھی ضمانت دے دی، مگر مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا دعویٰ بدستور قائم رہا۔

اسی طرح فلسطین کا مسئلہ تو اپنی جگہ بدستور سابق موجود رہیگا۔ البتہ گذشتہ جون کی جنگ میں اسرائیل نے جو علاقے ہتھیا لئے ہیں ان کی واپسی اس قرارداد کی رو سے ..... ضروری ہے اور اس دوران دونوں فریق ایک دوسرے کے علاقوں کی داخلی حدود کا پاس و لحاظ رکھنے کے پابند رہیں گے۔

جہاں تک مصر کے موقف کا تعلق ہے۔ صدر ناصر کی اس تازہ تقریر سے صاف صاف عیاں ہے۔ جو ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں صدر ناصر نے کھلے الفاظ میں کہا ہے کہ

"اسرائیل کے ساتھ ایک اور جنگ ناگزیر ہے"

اور یہ جنگ سرزمین عرب پر یہودیوں کے غاصبانہ قبضہ و سامراجیت کے بالواسطہ غلبہ کے خاتمہ کے لئے ہوگی۔

(کمال) ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء

دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا

آغا شورش کاشمیری کا جرم

میرے نام سے منسوب بیان کی حقیقت

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے اسٹیج سے مسلمانان پاکستان کی رائے عامہ اور مطالبات دینی ماحی ہم گیر پیمانہ پر اظہار ہوا، اور کانفرنس کی عظیم کامیابی نے جس طرح ایک بار پھر ملک میں دین اور اہل دین کے وقار کو بلند کیا اس سے جہاں مسلمانان پاکستان کے سامنے امید کی نئی کرن نمودار ہوئی، اور یاس و بے دلی کے بادل چھٹے، وہاں بعض طبقوں کو کانفرنس کی کامیابی نہایت شاق بھی گذری ہے۔ بالخصوص وہ طبقے جو بوجوہ اس ملک میں دین حق اور سائل حق کو کامیاب نہیں دیکھنا چاہتے، اور اپنے خود ساختہ دین و فرقہ کو سامراج کے زیر سایہ برسر اقتدار دیکھنے یا اقتدار پر لانے کے آرزومند ہیں۔

چنانچہ کانفرنس کی اہمیت کو گھٹانے اور اس کے مطالبات و مقاصد و قراردادوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس طبقہ نے اپنی مذموم مساعی کا آغاز کر دیا۔ جس کی ایک شرمناک ادنیٰ مثال ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۲ مئی ۱۹۶۸ء کے شمارہ کا وہ مضمون ہے جلیل و نہار کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کے سو فیصدی جھوٹ پر کانفرنس میں شامل ہونے والے اور کانفرنس کو سننے والے حیران ہیں اور نفریں بھیج رہے ہیں۔

اس دوران اسمبلی میں کی گئی وزیر اطلاعات جناب کرمانی صاحب کی ایک تقریر کے بعض جملوں سے جو اخبارات میں شائع ہوئے یہ تاثر بھی عام کرنے کی کوشش کی گئی کہ کانفرنس کے اسٹیج سے دوسروں کو گالیاں دی گئی ہیں اور علماء نے نہایت اطمینان سے ان گالیوں کو سنا ہے۔ اس رنگ میں بھی کانفرنس کے مقاصد اور مطالبات کو پس منظر میں ڈال دینے کا کھیل کھیلا گیا۔ جس سے ملک کے دور دراز حصوں میں کانفرنس سے متعلق غلط فہمیاں پھیل سکتی تھیں۔

چنانچہ میں نے کرمانی صاحب کے جملوں سے پھیلنے والے غلط تاثر کو زائل کرنے کے لئے دفتر جمعیۃ کو ہدایت کی کہ وہ وزیر صاحب موصوف کے ان جملوں کے سلسلہ میں ایک وضاحتی پریس نوٹ جاری کرے۔

افسوس ہے کہ اخبارات نے یہ نوٹ مکمل شائع نہیں کیا، بلکہ اس میں اپنی طرف سے مغالطہ انگیز سرخیاں جما دیں۔ جس سے وضاحت کا مقصد فوت ہو گیا، اور جمعیۃ علماء اسلام کے مخالف عناصر نے جمعیۃ کے اور میرے خلاف اسے اپنے زہریلے پروپیگنڈے کی مہم بنا لیا چنانچہ تعجب کہ کر کے یہ تصور دینے کی کوشش کی گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے ناظم نے شورش سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے اور ان باتوں کی بھی مخالفت کر دی جن کی وجہ سے شورش صاحب کے خلاف کارروائی کی گئی تھی۔

پھر سامراجی ایجنٹ میدان میں نکل آئے اور انہوں نے بھی شورش صاحب کی آڑ میں جمعیۃ علماء اسلام اور میرے خلاف خوب شیطانی پروپیگنڈا کیا۔ جس کی تار پود کو ہمارے مرکزی رہنماؤں حضرت درخواستی مدظلہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ، حضرت لاہوری مدظلہ کے ایک بیان نے بکھیر کے رکھ دیا۔

یہ کتنی بے انصافی ہے کہ کہا جائے کہ شورش صاحب بن بلائے آئے۔ حالانکہ شورش صاحب کو صدر استقبالیہ نے باقاعدہ تقریر کی دعوت دی۔ اور پھر میں نے عظیم الشان اجتماع کے سامنے اپنے پرانے رفیق کار کی حیثیت سے ان سے اسٹیج پر آکر تقریر کرنے کی درخواست کی۔

سردار عبدالقیوم صاحب سابق صدر آزاد کشمیر اور آغا شورش صاحب کی تقریروں کے لئے تو جمعیۃ کو مطبوعہ پروگرام میں ترمیم کرنی پڑی اور یہ ترمیم مسئلہ کشمیر اور مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے ناگزیر ہو گئی تھی۔

شورش صاحب کے چٹان اور پریس کے خلاف جو اقدام کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف ریزولیوشن خود میں نے پیش کیا، بلکہ ان الفاظ کو جن کی وجہ سے یہ نزلہ ان پر گرایا گیا تھا، میں نے خود بھی دوہرایا اور لاتعداد حاضرین سے بھی کہلوایا۔ اور آج بھی میں اور ساری جمعیۃ علماء اسلام اسی موقف پر قائم ہیں۔ دراصل یہ مسئلہ شورش صاحب کا ہی نہیں، پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔ علماء ملت اسلامیہ اسلام پر کفر کی اور حق پر باطل کی برتری تسلیم کرنے کے لئے کسی وقت بھی تیار نہیں ہیں میں نے یا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے یا برادرم شورش صاحب نے جو تقریریں کی ہیں وہ ڈھکی چھپی نہیں۔ ہم اس ملک میں نہ شوہر پرستی کو دعوت دینا چاہتے، نہ فساد و بدامنی کو۔ بلکہ ہر ایسی صورت حال کی اصلاح چاہتے ہیں۔ تاکہ عوام کے نازک مذہبی جذبات برانگیختہ ہو کر ناگوار صورت حال کا سبب نہ بنیں ایک گروہ جو یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ شورش صاحب بن بلائے آئے۔ یا ہم میں سے کوئی بھی ان جذبات و خیالات کا مخالف ہے جو کانفرنس میں ظاہر کئے گئے یا شورش صاحب نے بیان دے تو یہ قطعی غلط ہے بلکہ ہمارا تو یہ برملا دعویٰ ہے کہ اگر یہ جرم ہے تو اس کے مجرم ہم بھی ہیں، حکومت ہمارے خلاف بھی کارروائی کر سکتی ہے۔ جمعہ کے خطبوں، تقریروں اور داخلوں پر پابندی لگانے سے اب کام نہ چلے گا۔ میں صفائی سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ملک کی کوئی اقلیت پاکستان پر اپنے انفرادی اقتدار کا خواب دیکھنے لگے۔ تو وہ ملک پر اور خود اپنے اوپر ظلم کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس ملک میں بہرصورت ۹۵ فیصدی آبادی کے جذبات کا احترام کرنا ملک کی سالمیت کے لئے لازم ہے۔

میں آخر میں ایک بار پھر جمعیۃ کے کارکنان و وابستگان کو اور ملک بھر کے دیندار طبقوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ کانفرنس کے ہمہ گیر اثرات جن کا اعتراف عوام و خواص کے ہر حلقہ نے کیا ہے۔ زائل کرنے کی ہر سازش اور چالوں سے ہوشیار رہیں۔

کانفرنس کی کامیابی نے اقتدار کے اندر اور اقتدار کے باہر بہت سے حلقوں کو بوکھلا دیا ہے۔ اور کانفرنس میں کی گئی تقریروں، مظاہروں اور بیانات اور اس پر مسلمان عوام کے متفقہ اعتماد و بہروزی کے اظہار نے ان حلقوں کی توقعات کو سخت مجروح کر ڈالا ہے۔

اور ایک بار پھر یہ عیاں ہو گیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام صرف اسلام چاہتے ہیں۔ اور اسلام کی اسی ترجمانی کو برحق سمجھتے ہیں۔ جو عقیدۂ ختم نبوت، عصمت انبیاءؑ، سنت رسولؐ، عظمت و معیاریت صحابہؓ اور مسلک و تعبیر سلف صالحینؒ پر مبنی ہو۔

اور چونکہ یہ تمام باتیں ان حلقوں کی راہ میں سنگ گراں ہیں۔ جو اپنی اپنی گروہ بندیوں کو ملک و ملت پر غالب رکھنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ان کی طرف سے کانفرنس کی کامیابی اور اثرات کو زائل کرنے کی مہم خلاف توقع نہیں ہے۔ وہ اکابر علماء و خدام جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف سوء ظن پھیلانے کا ہر داؤ آزمائیں گے۔

اس کی طرف سے ہوشیار رہنے کی سخت ضرورت ہے اور کانفرنس کے مقاصد و مطالبات کے لئے پوری ملک میں زور و شور سے کام جاری رکھنا وقت کا اہم ترین فریضہ ہے کسی قسم کے پروپیگنڈے کے اثر میں آکر اس سے غفلت ہرگز نہیں برتنا چاہیئے اور نہ کسی سوء ظن اور بے دلی میں مبتلا ہونا چاہیئے۔

ہم شورش صاحب کے اس معاملہ کو اپنا معاملہ اور اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور اس کو اپنی ذاتی حیثیت کو دوسرے کسی معاملہ کے ساتھ خلط ملط کر نا قطعی غلط سمجھتے ہیں۔

اور ابھی تک جمعیۃ علماء اسلام کے علاوہ کسی دوسری جماعت اور گروہ نے اس معاملہ کی ذمہ داری لینے کا برملا اعلان نہیں کیا اور الحمدللہ ہم اس پر آخر تک قائم رہیں گے۔

سیاسی زاویے

سارا کنبہ اکثریت کے لئے

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فرقہ پرستی کی چھان بین کے لئے جو سب کمیٹی بنائی تھی۔ اور جس کے ممبروں میں وزیر اعظم اندرا گاندھی، صدر کانگرس مسٹر نجلنگپا وزیر داخلہ مسٹر چاون شامل ہیں اپنی رپورٹ جون کے پہلے ہفتہ میں مکمل کر لیگی اس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری کے اس نوٹ کو قبول کر لیا ہے کہ اقلیتوں میں تحفظ کا احساس پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ان کی شکایات اور مشکلات پر توجہ دینی چاہیئے۔

سب کمیٹی کا جو اجلاس گیارہ مئی کو منعقد ہوا اس میں وزیر اعظم اور صدر کانگرس نے ملک کے بعض حصوں میں فرقہ وارانہ فسادات پر گہری تشویش کا اظہار کیا لیکن وزیر اعظم اندرا گاندھی اپنے جس مخصوص نظریہ سے کام لینا چاہتی ہیں۔ ہم اپنے رہنماؤں کی توجہ اس پر مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ موصوفہ نے فرمایا۔

"اقلیتوں کی خدمت کرتے ہوئے کانگرسیوں کو چاہیئے کہ وہ اکثریتی طبقہ میں یہ تاثر نہ پیدا ہونے دیں کہ ان کے مفاد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے"۔

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن کی شرح میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ ہمارے رہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ ان الفاظ کی تہ تک پہنچیں، جو اکثریت پورا سیاسی، سماجی اور اقتصادی غلبہ رکھتی ہو۔ اس کا مفاد موصوفہ کو کس طرح پریشان کر رہا ہے۔

(الجمعیۃ دہلی ——— ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء)

انتخابی حلقے

آئندہ سال کے وسط تک انتخابی ادارے کے انتخابات منعقد کرنے کے سلسلے میں پہلا قدم اٹھایا جا چکا ہے آج صوبے بھر میں انتخابی حلقوں کی نئی فہرستیں شائع کر دی گئی ہیں۔ ان حلقوں سے بنیادی جمہوریتوں کے وہ اراکین چنے جائیں گے۔ جو ملک کے دو سطحی نظام انتخابات میں انتخابی ادارے کے فرائض سرانجام دینگے۔ پورے صوبے کو ساٹھ ہزار انتخابی یونٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں سے کراچی اور دس بیلہ میں ۳۲۳۶ یونٹ ہوں گے انتخابی حلقوں کے از سر نو تعین کے سلسلے میں گو بدلے ہوئے حالات اور آبادی کے اتار چڑھاؤ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی غلطیوں کا امکان اپنی جگہ موجود ہے۔ ان غلطیوں کے ازالہ کے لئے یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ انتخابی حلقوں کے سلسلے میں اعتراضات اور تجاویز ۳۱ مئی تک وصول کی جائیں گی۔ پھر ان اعتراضات اور تجویزوں کی سماعت کے لئے خصوصی افسر مقرر کئے جائیں گے۔ انتخابی حلقوں کی آخری اور قطعی فہرست ۳۰ ستمبر کو شائع ہوگی۔ جس کے فوراً بعد ان حلقوں کی بنیاد پر فہرست رائے دہندگان میں ترمیم کرنے کا کام شروع ہوگا۔ فہرست رائے دہندگان کے مسودہ کو اعتراضات کی سماعت اور مزید رد و بدل کے بعد آخری صورت دے دی جائے گی۔ اور امید ہے کہ آئندہ سال کے وسط تک پروگرام کے مطابق انتخابی ادارے کے انتخابات ہو جائیں گے۔ اس وقت انتخابی حلقوں کی جو فہرستیں شائع کی گئی ہیں۔ ان پر اعتراض کرنا یا تجویزیں پیش کرنا عام انتخابات کے سلسلے میں ایک ابتدائی مرحلہ ہے۔ جس میں رائے دہندگان اور الیکشن کمیشن کے حکام کو جمہوریت کی نشو و نما کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا ہوگا۔ کہ ان کا اعتراض محض برائے اعتراض نہ ہو۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ حلقہ بندی کا کام بہتر اور موثر ثابت ہو۔ تاکہ انتخابات کے سلسلے میں صحیح جمہوری روایات کی داغ بیل ڈالی جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی متعلقہ حکام کا فرض ہے کہ ٹھنڈے دل کے ساتھ لوگوں کے پیش کردہ اعتراضات اور تجاویز کا جائزہ لیں اور صحیح اعتراض یا تجویز کو بلا تاخیر تسلیم کر کے جمہوریت کی اس خشت اول کو ٹیڑھا ہونے سے بچائیں

(جنگ کراچی ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء)

پشاور کے قریب امریکی اڈہ

بھارت کے اخبار "ٹائمز آف انڈیا" نے امریکہ کے باخبر حلقوں کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ پاکستان نے امریکی حکومت سے کہا ہے کہ وہ پشاور کے قریب اپنا "داصلاتی مرکز" ختم کر دے۔ یہ امریکی مرکز ۱۹۵۹ء میں ایک بین المملکتی معاہدہ کے تحت قائم ہوا تھا، اور اس کی تجدید کے لئے بات چیت جولائی ۱۹۶۸ء میں ہونی چاہیئے۔ اس امریکی اڈے کو ختم کرنے کے لئے پاکستانی کے عوامی حلقے پہلے بھی مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اور جب سے اس معاہدہ کی مزید تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں۔ اس کی تجدید نہ کرنے کا مطالبہ بڑی سخت اور شدت اختیار کر گیا ہے۔ بھارتی اخبار کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے بھی امریکہ سے یہ کہہ دیا ہے کہ وہ کسی ایسے غیر متوازن اور غیر مساوی سمجھوتے کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ جس کے تحت پاکستان میں ایک ایسا الیکٹرونک اڈہ قیام کرتا رہے۔ جس پر پاکستان کو سول یا فوجی کسی طرح کا بھی اختیار نہ ہو۔ بہرحال اتفاق سے ان دنوں قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اور اگر اس معاملہ میں حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی میں حقیقت حال کی وضاحت کر دی جائے تو پاکستانی عوام امریکہ یا بھارت کے ذرائع اطلاعات پر انحصار کرنے پر مجبور نہیں رہیں گے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء)

تراشے، انتخاب، اقتباس

امریکہ کے صدارتی انتخاب سے مودودی صاحب کی جماعت کی دلچسپی

آج کل امریکہ میں صدارتی انتخاب کی تیاریوں کی مہم جاری ہے۔ اور ظاہر ہے کہ امریکہ کے لوگوں کے لئے اس مہم کے ساتھ دلچسپی کا اظہار عین فطری ہے۔

سامراجی ممالک اور صلیبی عیسائی قوموں کی دلچسپی بھی قابل فہم ہے۔ موجودہ وقت میں امریکہ ان کا سرمایہ اور محافظ ہے۔

اسرائیل کی بھی امریکہ کے صدارتی انتخاب سے دلچسپی قابل فہم نہیں۔ اس کے تو وجود و بقا کا انحصار ہی امریکہ کے صدارتی انتخابات سے ہے۔

مذکورہ بالا تمام طبقے اگر اس انتخاب سے متعلق فیچر شائع کریں، صدارتی امیدواروں کے خطابات کے اقتباس چھاپیں، ان انتخابات کو جمہوریت کا مظہر قرار دیں تو یہ ان کے مفادات کا عین تقاضا ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ کسی مسلمان فرد یا گروہ کو ان انتخابات کے ساتھ مذکورہ بالا قسم کی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

اور اگر ہوگی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ ربط و ضبط امریکی سامراج کی سیاست سے ضرور ہے۔

پاکستان میں ابھی تک امریکہ کے صدارتی انتخابات کے ساتھ کسی قسم کی گہری دلچسپی کا اظہار کسی حلقہ کی طرف سے نہیں ہوا۔

البتہ گذشتہ دنوں سے بڑی حیرت کے ساتھ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کا آرگن اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویدار

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

Scanned with CamScanner

درس عبرت

مغرب کی سامراجی تہذیب اپنے آئینے میں

اس تہذیب کے نتیجہ میں اخلاقی انحطاط اور انسانی تنزل کا وہ منظر سامنے آیا ہے جس کی نظیر تاریخ میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ رذائل اخلاق سے نفرت تو کیا اسے فطرت ضمیر اور اخلاقی حدود میں لے آیا گیا ہے۔ پوری قوم زر پرستی کے جذبہ میں مغلوب ہو کر زنا، شراب نوشی، ہم جنس پرستی لواطت، چوری، ڈاکہ، غصب اور فساد کے سیلاب میں بہہ رہی ہے۔ اور اس اباحت مطلقہ اور انسانیت سوز جرائم کی ہزارہا ہزار رپورٹیں آئے دن اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ انگلینڈ اور اس کی تقلید میں کینیڈا کی پارلیمنٹوں میں لواطت اور ہم جنس پرستی کی قراردادوں کی جوش و خروش سے منظوری اس بے راہ روی کی واضح مثال ہے۔ اور یورپ کے فکری تنزل کا اندازہ اس سے لگایا جاتا ہے۔ کہ اس شرمناک فاحشہ کو دلائل اور مباحثوں سے موافق فطرت اور جائز فطری تقاضا کی تعمیل ثابت کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ پھر وہاں اخلاقی اقدار میں یہ تبدیلی اتنی تیزی سے ہو رہی ہے کہ تھوڑے عرصہ قبل ۱۹۱۲ء میں فرانس نے ایک قانون کے ذریعہ اسے قابل قتل جرم قرار دیا تھا۔ لیکن امریکہ جیسے "مہذب" ملک کا حال صرف ایک خبر سے لگایا جا سکتا ہے (۱۸ اپریل پ پ ا + اف پ) امریکہ کے ہم جنسیت پرستوں کی ایک انجمن نے آج دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ کا ہر چوتھا شخص "ہم جنسیت" کا شکار اور شائق ہے۔ امریکی فوج سے ہم جنسیت پرستوں کو نکالنے کی حامی کمیٹی سے مذکورہ انجمن نے کہا ہے کہ امریکی فوج میں ایک کروڑ ستر لاکھ ہم جنسیت پرست ہیں اور ان میں بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو ویٹ نام کی جنگ میں حصہ لینے کے خواہاں ہیں۔ اگر ان سب کو فوج سے نکال دیا گیا تو پیچھے کیا رہ جائے گا۔ لیکن امریکی قانون کی رو سے تمام لوطیوں کو فوج سے برطرف کیا جانا چاہیئے۔ انجمن کے سربراہ مسٹر ڈونلڈ سلیٹر نے کہا ہے کہ اس قانون کو تبدیل کرانے کے لئے گزشتہ فروری کے دوران کنساس میں ہونے والی کانفرنس میں ہم جنسیت پرستوں کی پندرہ تنظیموں نے ایک مہم شروع کرنے کا متفقہ فیصلہ کیا۔ مذکورہ انجمن عنقریب ایسے پمفلٹ شائع کرے گی جن میں عوام سے اپیل کی جائے گی۔ کہ وہ صدر جانسن پر زور ڈالیں کہ ان کی حکومت ہم جنسیت پرستوں کے خلاف کارروائی بند کر دے۔ (روزنامہ جنگ ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء)

بدکاریوں اور فواحش کے سیلاب

یہی حال زناکاری کا ہے۔ ایک تازہ جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف برطانیہ میں چودہ لاکھ سادہ حرامی بچے ہیں جن کی عمر ۱۶، ۱۷ سال سے متجاوز ہے۔ ہر سال حرامی بچوں کی پیداوار ستر ہزار ہے اور اوسطاً ہر چودواں شخص حرامی ہے۔ ایک رپورٹ ۱۹۴۸ء کے مطابق نوے فیصد امریکی زنا اور ستر فی صد لواطت میں مبتلا ہیں۔ اور اب یہ تعداد جریدہ ٹائم کے مطابق صرف سکول کے طلبا اور طالبات میں پچاس فیصد سے ساٹھ فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ اسقاط حمل اور برتھ کنٹرول کے ہزارہا مراحل سے بچ کر صرف امریکہ میں ایک سال ۱۹۵۷ء میں سترہ سال کے قریب عمر کی غیر شادی شدہ لڑکیوں سے ۴۴ ہزار ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق ان لڑکیوں میں بیشتر ہائی اور جونیئر سکول کی بچیاں تھیں۔ جن میں سے سب سے چھوٹی بچی بارہ سال کی تھی۔ امریکہ کے ایک فاضل رپورٹ نگار نے بڑی محنت اور تفتیش کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں امریکہ کا ہر ساتواں بچہ حرامی اور اس صدی کے اختتام تک ہر پانچواں بچہ ناجائز تعلق کا نتیجہ ہو گا۔

امریکہ میں دیگر جرائم میں صرف پانچ سال (۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۵ء) میں ۴۶ فیصد اضافہ ہوا۔ جبکہ آبادی صرف آٹھ فیصد بڑھی۔ اس فحاشی کے نتیجہ میں آتشک اور سوزاک کے مریضوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی ہے کنسے رپورٹ کے مطابق شادی شدہ عورتوں اور مردوں کی اکثریت دوران ازدواج بھی دوسروں سے اختلاط کر رکھتی ہے۔ فرانس اور جرمنی وغیرہ میں مادر زاد برہنوں کے کلب تیزی سے قائم ہو رہے ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں صرف جرمنی میں اس کے ارکان کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ ۱۹۲۵ء میں صرف ایک نیویارک شہر میں بازاری عورتیں پچپن لاکھ چالیس ہزار سات سو مردوں کے ہاتھ اپنی متاع عصمت فروخت کر چکی تھیں شہوت رانی کی اس بے تحاشا بھوک کا نتیجہ شہوانی جنون کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے اور شہوت رانی کے لئے مرد اور ہم جنس تو کیا حیوانات تک کی تمیز باقی نہیں

اخلاقی گراوٹ کا ذلیل ترین مقام

ہائیڈ پارک وغیرہ کے قریب ایسے کتاخانے قائم ہیں جن میں کتوں کو سدھایا جاتا ہے۔ اور مردوں کے علاوہ صنف نسواں کے اعلیٰ گھرانے ان سے اپنی خبیث خواہشات پورا کرواتے ہیں۔ دیگر تعیشات اور زر و زن کی شہوت پرستی کا بھی یہی حال ہے صرف امریکہ شراب نوشی پر سالانہ نو ارب پندرہ کروڑ ڈالر خرچ کرتا ہے۔ پوری دنیا جوئے بازی پر سالانہ ایک سو تیس ارب اور سگرٹ نوشی پر ہر سال پچاس ارب باون کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کرتی ہے۔ برطانیہ کا سالانہ تفریحی خرچ ایک ارب باون کروڑ پونڈ ہے حرص مال کی وجہ سے چوری، لوٹ اور ڈاکوں کی بھی یہی رفتار ہے۔ بعض شہروں میں تقریباً ہر منٹ میں ایک موٹر چوری ہوتی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں امریکہ میں کاروں اور دوسری چوریوں میں جو لوگ ماخوذ ہوئے ان میں سے آدھی تعداد گیارہ سے سترہ سال کے لڑکوں کی تھی

چوری جیسی اخلاقی گراوٹ کا شکار صرف نچلا طبقہ نہیں بلکہ بڑے طبقہ کا بھی یہی حال ہے۔ ملکہ الزبتھ کی صرف ایک دعوت میں کئی ہزار برتن چوری ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ اس تقریب کے تمام شرکاء "شرفاء" اور "معززین" ہی ہوں گے۔ اس جوع البقری، وحشیانہ اور حیوانی جذبات کے نتیجہ میں پوری قوم تدبیر منزل کی بربادی، طلاق کی کثرت، آتشک، سوزاک، جنون، فتور عقل قلبی امراض اور اعصابی تباہیوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اور پورا معاشرہ شہوات کی بھٹی میں جل رہا ہے۔

دنیا کے سب سے بڑے ماہر امراض قلب اروِن ایچ گپ کی تحقیق میں دل کی تمام بیماریاں، تباہ کن ذہنی الجھنوں اور ناجائز خواہشات کی بھرمار کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ نفسیات کے مشہور عالم پروفیسر ینگ نے زندگی بھر کے تجربہ کی روشنی میں کہا کہ تمام روئے زمین کے تمام ممالک کے جتنے نفسیاتی مریضوں سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں سے ہر شخص کی یہ بیماری تھی کہ اس نے وہ چیز کھو دی جو کہ مذہب ہر دور میں اپنے پیروؤں کو دیتا رہا ہے۔ ان مریضوں میں سے کوئی اس وقت تک شفایاب نہ ہو سکا جب تک کہ اس نے اپنا مذہبی تصور دوبارہ نہ پا لیا۔ اخلاق اور تصور آخرت سے خالی زندگی کا ایک ہولناک نتیجہ وہ ہے جو یورپ اور دیگر متمدن ملکوں میں خودکشی کی بڑھتی ہوئی تعداد کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنے ہاتھوں موت کی آغوش میں چلے جا رہے ہیں اور افسوس کہ اس خدا بیزار تہذیب اور قوت شہوت کی بیدردی سے استعمال کے شوق میں آج پوری اسلامی دنیا بھی اس اخلاقی اور جسمانی و روحانی ہلاکت کی طرف دوڑتی چلی جا رہی ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

ضروری اعلان

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (ہلال انجینئرنگ لاہور) صدر مجلس استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس اعلان فرماتے ہیں کہ کانفرنس کی آمد و خرچ کا گوشوارہ تیار ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ترجمان اسلام میں اشاعت کے لئے دے دیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

بچوں کا کالم

کہانیاں

دیانت

ایک بار بیت المال سے مشک حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے اس خیال سے فوراً ناک بند کر لی۔ کہ خوشبو دماغ میں پہنچ جائے گی۔ کسی نے کہا کہ اگر آپ خوشبو سونگھ لیتے تو کیا حرج تھا۔ فرمایا۔

"مشک خوشبو کے سوا کسی فائدے کے لئے نہیں خریدا جاتا ہے۔"

علم و دولت کا مقابلہ

امام کسائی خلیفہ ہارون الرشید کے بیٹوں (امین و مامون) کے استاد تھے۔ ایک دن کسی ضرورت سے اٹھ کر باہر جانے لگے۔ دونوں شہزادوں نے لپک کر استاد کے جوتے اٹھائے۔ اور ان کے سامنے رکھ دیئے۔

یہ دیکھ کر ہارون نے کہا۔ عالم کا رتبہ بادشاہ سے بڑا ہے۔ کیونکہ شہزادے تک بھی اس کی خدمت کرتے ہیں۔

یہ سن کر کسائی نے کہا۔ امیر المومنین۔ اگر ان شہزادوں کے ساتھ آپ بھی میری خدمت کرتے تب بھی تھوڑی تھی۔ کیونکہ علم و فضل کی زندگی ابدی ہے۔ اور دولت و اقبال ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔

گناہ اور توبہ

ایک شاعر ابوالہیوہ نے فضل بن یحییٰ وزیر کی ہجو لکھی اور جی کھول کر برائیاں بیان کیں۔ کچھ دنوں بعد افلاس اور بیکاری سے تنگ آ کر اس کے سامنے ملازمت کے لئے درخواست پیش کی فضل۔ تم تو میری بڑائی کرتے نہیں تھکتے تھے۔ اب کس منہ سے میرے پاس درخواست لے کر آئے ہو۔

ابوالہیوہ — اسی منہ سے جس منہ سے دن بھر خدا کی نافرمانی کرتا ہوں اور پھر اسی کے سامنے جا کر سجدہ کرتا ہوں۔ اور اپنی حاجتوں کے لئے دعائیں مانگتا ہوں۔

فضل کو اس کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ اسے انعام دیا۔ اور اچھی ملازمت دلا دی۔

مخلصانہ مشورہ

جب خلیفہ منصور نے بغداد کی بنیاد ڈالی۔ تو ارادہ کیا۔ کہ ایوان کسریٰ (مدائن) کو توڑ کر اس کی اینٹیں اور دروازے بغداد کی عمارتوں میں لگوائی جائیں۔ چنانچہ اس نے خالد برمکی سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا۔ حضور! ایوان کسریٰ کو توڑنے پر اتنا روپیہ خرچ ہوگا جو نیا سالہ خریدنے پر خرچ نہیں ہوگا۔

ایک شخص مرزبانی نام خالد کا دشمن تھا۔ اس نے کہا حضور! خالد اصل میں آتش پرست ہے۔ اس لئے اپنے بزرگوں کی نشانیاں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

چنانچہ منصور نے مرزبانی کے کہنے پر ایوان کو کھدوانے کا کام شروع کرا دیا۔ ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور ایوان دو گز سے زیادہ نہ کھد سکا۔

یہ دیکھ کر خلیفہ نے خالد کو بلایا۔ اور کہا۔ تم سچ کہتے تھے۔ اس ایوان کی کھدائی بہت مشکل ہے۔ میں اس کام کو بند کرا دینا چاہتا ہوں۔

خالد نے کہا۔ اے امیر المومنین! یہ مشورہ میں نے اس وقت دیا تھا۔ جب ایوان کی کھدائی شروع نہیں ہوئی تھی۔ اب جب کام شروع ہو چکا ہے۔ تو تمام خزانے خالی ہونے پر بھی اس کو رکنا نہ چاہیئے۔ ورنہ دشمن یہ کہیں گے کہ عاجز ہو کر کھدائی چھوڑ دی۔

منصور کو اس کا جواب بے حد پسند آیا۔

تعارف و تبصرہ

نام کتاب : تنویر الایمان ترجمہ تطہیر الجنان

مؤلف : امام ابن حجر المکیؒ المتوفی ۹۷۳ھ

مترجم : مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

مقام : ملک بکڈپو گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

صفحات ۲۰۰ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت -/۳ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ کاغذ سفید۔ کتابت و طباعت عمدہ۔

ملنے کا پتہ : (۱) مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (۲) انجمن اسلامیہ گکھڑ۔ (۳) ملک بکڈپو گکھڑ۔

زیر نظر کتاب امام ابن حجر المکیؒ کی تصنیف کردہ ہے۔ اور اس میں امیر المومنین خال المسلمین کاتب وحی حضرت سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ پر سبائیوں کی طرف سے کئے گئے بے بنیاد الزامات کا محقق مدلل اور مسکت جواب دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ سیدنا معاویہؓ کے دفاع کے ساتھ مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی بھی پوری طرح وضاحت کی گئی ہے۔

اس کتاب کی ضرورت خود مصنف علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق یوں پیش آئی کہ اس دور میں ہندوستان کی سرزمین میں کچھ بد باطن لوگوں نے سیدنا امیر معاویہؓ پر الزام تراشی کا مذموم سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ جس سے عامۃ المسلمین تو اپنی جگہ پریشان تھے بادشاہ ہند سلطان ہمایوںؒ کے دل میں بھی اس مذموم پراپیگنڈے سے ناگواری اور بے چینی کے جذبات پیدا ہو چکے تھے۔ اس زمانہ میں چونکہ امام حجر المکیؒ کو پورے عالم اسلام میں ایک مسلم حیثیت حاصل تھی۔ اس لئے ہمایوںؒ نے امام موصوفؒ کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ سیدنا امیر معاویہؓ کے دفاع میں آپ کوئی مستقل رسالہ تصنیف فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے اس درخواست کے پیش نظر یہ کتاب تحریر فرمائی۔ جس کا اردو ترجمہ آج قریباً پینتیس ۳۵ برس قبل امام اہل السنۃ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ نے "تنویر الایمان" کے نام سے کیا۔ یہ کتاب اب ملک بکڈپو گکھڑ نے شائع کی ہے۔ جو مندرجہ بالا پتوں سے مل سکتی ہے

اظہار تشکر

میرے والد محترم کے انتقال پُر ملال پر احباب نے خطوط کے ذریعے جس دل سوزی کے ساتھ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں اس کا بے حد ممنون ہوں اور بذریعہ ترجمان اسلام ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عمزدہ۔ قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور۔

جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ سنجر خاں

بتاریخ ۱۳ بروز جمعہ زیر صدارت سردار عبدالنواب خاں صاحب جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب امیر جماعت صادق آباد نے دنیا کانفرنس کے حالات اور کارروائی سے اراکین کو آگاہ کیا۔ اراکین نے جمعیۃ کے جلیلہ عہدیداروں کو مبارکباد پیش کی اور اسلامی نظام کے مطالبات اور دوسری کارروائیوں کی توثیق کی اور جملہ کانفرنس میں پہنچنے والی کارروائیوں کی توثیق کی ہے۔

حافظ کرم دین ناظم جمعیۃ کوٹ سنجر خاں۔

آپ

قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں
یا عرب ممالک جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت
آپ کو پیارے نبی کی پیاری زبان

عربی

سیکھنی چاہئے۔ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں گھر بیٹھے
بذریعہ خط و کتابت یومیہ ۳۰ منٹ دیکر مکمل عربی
گرامر سیکھنے کیلئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر
تفصیلات طلب کریں۔
پتہ: ادارہ فروغ عربی بھلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

صفحۂ خواتین

معاشرہ میں خواتین کا رتبہ

(محترم ڈاکٹر کمال عمر صاحب کراچی)

درج ذیل مضمون ایک چھوٹے سے کتابچہ سے ماخوذ ہے جسے جناب ڈاکٹر کمال عمر صاحب (۱/۶۷۵ نیڈرل ایریا کراچی ۱۹) نے مرتب فرمایا ہے۔ ممکن ہے اس مضمون کے بعض مندرجات سے اختلاف ہو۔ لیکن جن ہمہ گیر پہلوؤں کے ساتھ موجودہ معاشرہ میں خواتین کی حیثیت اور اسلام کے عطا کردہ مقام کو کمال عمر صاحب نے واضح فرمایا ہے وہ منفرد بھی ہے اور حقیقت حال سے بالکل قریب بھی ——— محترم ڈاکٹر کمال عمر صاحب نے اور بھی کئی ایک عنوانات پر قلم اٹھایا ہے۔ مثلاً "اسلام یا ادیان" وغیرہ اور ہر موضوع کو اچھوتے انداز میں تمام پہلوؤں کو سمیٹتے ہوئے اور موجودہ دور کے ذہنی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش فرمایا ہے

پس منظر عصر حاضر میں "خواتین کا رتبہ" ایک اصطلاحی حیثیت سے مشہور و معروف فقرہ کی ہے۔ مختلف لوگ مختلف انداز سے اس موضوع پر بحث کرتے ہیں لیکن نتائج تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ موضوع سے باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ بحث کرنے والے حضرات اکثر مرد ہی ہوتے ہیں اور اس لئے ان کے فیصلوں کی بنیاد تفصیلی علم پر نہیں ہوتی ہے۔ کسی انسانی معاشرہ میں خواتین کا رتبہ ان کے لباس، بول چال اور چلنے پھرنے کے ڈھنگ سے بآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے اور یہ واضح رہے کہ لباس اور دیگر عادات و اطوار اکثر مردوں کی خواہشات کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سماجی اقتدار کے ہر شعبہ کی باگ ڈور مردوں ہی کے ہاتھ ہوتی ہے۔

جدید دنیا کی "مہذب" اور "متمدن" سوسائٹی میں خواتین کا رتبہ معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل خاکہ کارآمد ہوگا۔

(۱) اگر مردوں کا لباس پتلون ہے تو عورتوں کا لباس جانگیہ۔ مرد کی قمیص آستین دار، عورت کی قمیص بے آستین۔ مرد کا گریبان بند، عورت کا گریبان چاک۔ اکثر عورتوں کے پیٹ اور پیٹھ بھی کھلے ہوئے۔ مرد کے بند۔۔۔۔۔ وغیرہ

(۲) مرد تین انچ چوڑے پاپوش پر اپنے مدار کو قائم رکھتے ہیں۔ لیکن عورت کے پنجہ کے لئے صرف ایک سنٹی میٹر اور ایڑی کے لئے صرف آدھے سنٹی میٹر کی وسعت ہے (ایک انچ ڈھائی سنٹی میٹر) جس کے باعث ان کے مونڈھے باہر نکل پڑتے ہیں اور جدید طبی زبان میں "لارڈوسس" (ایک غیر معمولی جسمانی ساخت لاحق ہوجاتی ہے۔

(۳) مردانہ لباس اعضاء کی ساخت کو بھی پنہاں رکھتا ہے۔ زنانہ لباس اس ساخت کو آشکارا کرنے کے لئے مصنوعی امداد سے بھی مسلح رہتا ہے۔

(۴) مرد کا لباس بہت دبیز ہوتا ہے۔ لیکن زنانہ لباس باریک یا جالیدار۔

(۵) مرد اپنے اوپری لباس کو تقریباً بند ہی رکھتا ہے لیکن خواتین کو مردوں کے سامنے بار بار کوٹ دوپٹہ یا ساری کے اوپر حصہ کو سامنے سے ہٹانا پڑتا ہے۔

(۶) مرد اگر اوپر کا لباس (کوٹ وغیرہ) نہ پہنیں تو ان کا لباس غیر مکمل سمجھا جاتا ہے لیکن خواتین سرد موسم میں اپنی ٹانگوں کو بے لباس رکھنے پر مجبور ہیں۔

مندرجہ بالا ہر فرق آپ کو بچوں اور بچیوں میں بھی نظر آئے گا

(۷) خواتین کی بے لباسی کے لئے مجسمہ سازی، مصوری تجارتی اشتہار بازی، جسمانی ورزش، فیشن پریڈ، ڈرامہ فلم، ہوٹل، کلب، نمائش، آرٹ اور کلچر وغیرہ قائم ہیں۔

(۸) خواتین مجبور ہیں کہ بھوؤں، پلکوں، ہونٹوں اور چہرہ کو خداداد آب و رنگ سے محروم کرکے مسخ کردیں تاکہ مردوں کی نظر میں "بے قیمت" نہ ہو جائیں۔

(۹) فیشن کی دنیا کے کرتا دھرتا مرد ہی ہیں۔ تاجر اور خیاط دلالی کرتے ہیں۔ فیشن روز بدلتا ہے اور ہر تبدیلی مزید بے لباسی کا ثبوت ہوتی ہے آسانی سے جال میں نہ پھنسنے والی خواتین کے لئے جلد کا ہم رنگ یا چسپانی لباس ایجاد کیا جاتا ہے۔

(۱۰) مردوں کی غذا ضرورت کے مواقع یا اس سے زیادہ ہی ہوتی ہے۔ خواتین کی غذا بہت ہی کم اور برائے نام تاکہ لاغری قائم و دائم رہے

(۱۱) مردوں کی گفتار و رفتار کا انداز قدرتی اور سنجیدہ ہے۔ لیکن خواتین کو اپنی گفتار و رفتار میں جسمانی جنبش اور تصنع کو شامل رکھنا پڑتا ہے

(۱۲) بے نکاحی ماؤں کا فقرہ عام ہے لیکن بے نکاحی باپ کا فقرہ ناپید!

(۱۳) ادنیٰ لغزش پر غیر منکوحہ خواتین کا کنوارپن ختم ہوجائے گا، لیکن کثیر سیاہ کاری کے باوجود غیر منکوحہ مرد کنوارا ہی رہے گا۔

مندرجہ بالا عناصر کے مندرجہ ذیل لازمی نتائج جدید سوسائٹی کا طرۂ امتیاز ہیں۔

(۱) غیر منکوحہ والدین، ناجائز اولاد، اجڑے ہوئے خاندان، خودکشی، جنسی جرائم و امراض، طلاق ذہنی امراض کے شفاخانے، کنجینے بے قابو بالغوں کے لئے خصوصی اسپتال۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ کی روز افزوں تعداد

(۲) چند فرنگی ممالک کے قانون سازوں کا بعض جنسی جرائم کو قانوناً جائز قرار دینا۔ باپ کے بجائے ماں سے نسب نامہ چلانے کا قانون پاس کردینے کی کوشش

(۳) الفاظ کے معنی بدل کر فحاشی، بدکاری، آوارگی بدچلنی اور بے لباسی کے لئے "ترقی"، "پروگرام"، "فیشن"، "صحافت (جرنلزم)"، "ثقافت"، "فن"، "ادب"، "تہذیب"، "ارتقاء" کھیل کود (اسپورٹس)، "تعلیم"، "ڈرامہ" وغیرہ وغیرہ اصطلاحات کا روزمرہ استعمال

اس جدید جاہلی تہذیب کے چند تاریخی کارنامے یہ ہیں

(۱) بچیوں کو زندہ دفن کرنا
(۲) خواتین کو جلا دینا
(۳) انہیں وراثت سے محروم رکھنا
(۴) بیوہ اور مطلقہ کو نکاح سے باز رکھنا

تلاش حق

جدید بحران کے اس بھنور میں مختلف حیثیتوں سے ذلت برداشت کرنے والی خاتون یہ سوچنے پر مجبور ہے۔ کیا کوئی نظام حیات ایسا بھی موجود ہے جو خواتین کے احترام کا ضامن ہو۔ جو لباس، گفتار، رفتار، عادات اور اطوار میں صحت مند رہبری کرے۔ نہ صرف گھر کے اندر بلکہ باہر بھی۔ کیا ایسا بھی کوئی نسخہ ہے جو خواتین کو گھر کے اندر بھی معزز و محترم رکھے اور اس وقت بھی جب وہ مجبوراً گھر سے باہر کام کرنے جائیں

اس تحقیق و تلاش میں ہر انسانی قانون، خواتین کی مایوسی میں اضافہ ہی کرے گا۔ اور وہ اپنی آخری کوشش کسی فوق الانسانی یا خدائی قانون کے لئے وقف کردینگی پھر بھی انہیں یہ دیکھ کر انتہائی حیرت ہوگی کہ بدھوں ہندوؤں، پارسیوں اور یہود و نصاریٰ وغیرہ کی "مذہبی" کتابیں خواتین کے دستور حیات کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔

اب یہ بات صاف ہوجائے گی کہ ان تمام کتابوں پر انسانی بلکہ مردانہ ہاتھوں نے یورش کی ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ خواتین اس کتاب کی طرف رخ کریں گی جو خالق کائنات کی آخری کتاب کہلاتی ہے۔ یہ قرآن آج بھی اپنے اصلی متن کے ساتھ دنیا کے ہر ملک میں موجود ہے لفظی یا معنوی ذرہ برابر اختلاف سے بھی اب تک پاک و صاف ہے۔ متعدد زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہیں۔ عموماً پوری انسانی زندگی اور خصوصاً نسوانی زندگی کے متعلق مفصل ترین دستور بیان کرنے والی یہ کتاب (زبان حال و قال سے) پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میرے انوار دنیا کی تبدیلی بھی آج تک کوئی انسان نہ کرسکا اور نہ کرسکے گا۔

لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

خبرنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کی اشاعت پر مجلس تحفظ ختم نبوت انگلستان کا احتجاج

مکتوب انگلستان :-

گذشتہ دنوں برطانیہ کے مشہور ہفتہ وار اخبار "سنڈے ٹائمز میگزین" (SUNDAY TIMES MAGAZINE) نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جعلی تصویر کی اشاعت پر مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مدظلہ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (حال وارد یو کے) نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ملکہ الزبتھ تاجدار برطانیہ، وزیر اعظم، وزیر داخلہ، ہوم سیکرٹری اور مذکورہ اخبار کے مدیر کے نام احتجاجی تار ارسال کئے جس پر ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ چونکہ ہمارے ملک میں پریس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے پاس کوئی ایسا قانون نہیں جس کے تحت اخبار پر مقدمہ چلایا جا سکے یا اسے متنبہ کیا جا سکے۔ اخبار کے ایڈیٹر نے جواباً خط لکھا کہ ہمارے پاس فوٹو نقاب جیسے ہم نے شائع کر دیا۔ نیز یہ فوٹو پہلے بھی متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر اسلامی سلطنتوں کے سربراہ متفقہ طور پر احتجاج کریں تو شاید یورپین اقوام اس نازیبا حرکت سے باز آ جائیں۔

چوہدری عبدالحکیم صاحب کی انگلستان سے دفتر مرکزیہ ملتان میں آمد

۲۰ صفر بروز سوموار حضرت مولانا لال حسین صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون خصوصی جناب چوہدری عبدالحکیم صاحب انگلستان سے دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لائے۔ جناب موصوف نے چوبیس گھنٹے تک دفتر مرکزیہ میں قیام فرمایا۔ دوران قیام انہوں نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی تفصیل ووکنگ مسجد کی شاندار فتح کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔

حضرت امیر مرکزیہ صاحب مدظلہ نے انہیں انگلستان میں تبلیغی کام کے سلسلہ میں تو سیع کے لئے ہدایات جاری فرمائیں۔ چوہدری صاحب اگلے روز بذریعہ شاہین اپنے اقرباء سے ملاقات کے لئے لائل پور روانہ ہو گئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت انگلستان کے زیر اہتمام دارالمطالعہ کا قیام

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ نے بذریعہ مکتوب مجلس تحفظ ختم نبوت ہڈرسفیلڈ کے زیر اہتمام دارالمطالعہ کے قیام کی اطلاع دی ہے اور دفتر مرکزیہ کو تبلیغی لٹریچر کی ترسیل کا حکم فرمایا ہے۔ دفتر مرکزیہ ملتان نے کثیر التعداد تبلیغی کتب ارسال کر دی ہیں۔ آئندہ چند دنوں تک دوسری قسط بھی روانہ کر دی جائے گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجلس مرکزی کی مساعی جمیلہ کو قبولیت سے نوازیں۔

قائمقام ناظم اعلیٰ صاحب کے دورۂ مشرقی پاکستان میں ایک ہفتہ کی تاخیر!

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ قائمقام ناظم اعلیٰ مجلس مرکزی تحفظ ختم نبوت پاکستان ۱۳ صفر شنبہ بروز اتوار بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہونے والے تھے۔ مگر جماعتی ضروریات کے پیش نظر ان کا یہ سفر ایک ہفتہ کے لئے مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ ۲۰ صفر بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے روانہ ہوں گے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ہمیں اطلاع درج کیجئے

جہاں کہیں مرزائی یا عیسائی اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہوں اور عامۃ الناس کو مرتد کرنے میں مصروف ہوں تو وہاں کے احباب بذریعہ ڈاک دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ دفتر مرکزیہ فوری طور پر اپنے مبلغین روانہ کر دے گا تاکہ ان کے اثرات مہلکہ کا اثر زائل ہو سکے۔

مرزائیت سے توبہ

مولانا محمد ہارون صاحب اسلام آبادی مدظلہ نائب مجلس تحفظ ختم نبوت ڈھاکہ نے بذریعہ ڈاک جناب عبدالستار صاحب بی اے (آنرز) مبلغ لاہوری پارٹی کے مرزائیت سے تائب ہونے کی اطلاع دی ہے عبدالستار صاحب کا بیان ڈھاکہ کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا ترجمہ انشاء اللہ بہت جلد ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا۔

امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو دورۂ مشرقی پاکستان کی دعوت

مجلس تحفظ ختم نبوت، مشرقی پاکستان نے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ العالی کو مشرقی پاکستان آنے کی دعوت دی ہے جسے حضرت امیر دامت برکاتہم نے منظور فرما لیا ہے۔ تفصیلات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

۱۱ صفر بروز جمعہ ایک عیسائی مسمی رحمت مسیح ولد حمید مسیح ساکن چک نمبر ۲ علیانوالہ ضلع ساہیوال نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ صاحب مرکزی مبلغ کے دست حق پرست پر جامع مسجد خونی برج ملتان میں اسلام قبول کر لیا ہے۔ موصوف کا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا ہے۔ بعملہ قارئین نومسلم کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے صحت

رفیق امیر شریعت قدس سرہٗ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی دامت برکاتہم چند ایام سے علیل ہیں بحمداللہ اب آفاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ماتحت مجالس متوجہ ہوں

جملہ ماتحت جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے کہ رکن سازی اور انتخابات بابت ۱۳۹۳ھ ربیع الثانی کے آخر تک مکمل کر کے دفتر مرکزیہ ملتان روانہ کریں جن جماعتوں کی طرف گذشتہ سال کی رسید بکیں اور تقاضا جات ہیں بہت جلد روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

انتخابات

مولانا محمد علی صاحب جانباز مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری ضلع لائلپور نے سمندری اور چک جڑانوالہ کے درج ذیل انتخابات کی اطلاع دی ہے۔

انتخابات مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری ضلع لائلپور

صدر :- مولانا محمد علی صاحب جانباز مدظلہ

نائبین صدر :- (۱) صوفی محمد شفیع صاحب انصاری۔

(۲) حافظ ضیاء الرحمٰن صاحب

ناظم اعلیٰ :- صوفی محمد شفیع صاحب انصاری قاسم بانانہ

خازن :- حافظ ضیاء الدین صاحب۔

انتخاب مجلس تحفظ ختم نبوت چک جڑانوالہ

صدر :- صوفی عنایت اللہ صاحب نئی لیتی نزد بجلی گھر

ناظم اعلیٰ :- ملک محمد صدیق صاحب

خازن :- عصمت اللہ بیگ اڈہ لاریاں۔

محمد عبداللہ لدھیانوی غفرلہٗ

ضروری اطلاع

تمام دوست و احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ میں مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ چنیٹ گھر ٹوبہ سے مدۃ مدرس کی حیثیت سے مستعفی ہو چکا ہوں۔ ویسے جمعیۃ علماء اسلام اور اتحاد انفراد جدید پاکستان کا بدستور ناظم ہوں لہٰذا آئندہ مجھ سے مدرسہ کے پتہ پر خط و نہ کی جاوے بلکہ میرے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

قاری عبدالرشید واعظ و حامد ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام معرفت ارشد و داخانہ میں بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

مسائل و افکار

ادارۂ تحقیقات اسلامی کا تازہ ترین ملحدانہ فتویٰ

ادارہ تحقیقات اسلامی کے ترجمان ماہنامہ فکر و نظر میں مشہور مصری مفکر شیخ ابوزہرہ کی تصنیف "المذاہب الاسلامیۃ" پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا ہے

(زاہد گکھڑوی)

"قادیانی فرقے کا ذکر کرنے کے بعد مصنف نے آخر میں یہ نتیجہ نکالا ہے:-

"بیشک قادیانیوں کے افکار و آراء مسلمانوں کے اجماعی عقائد کے خلاف ہیں، مسلمان عہد نبوی سے لے کر آج تک اس بات کے معتقد رہے ہیں کہ نبی کریم ختم نبوت اینٹ ہیں ....."

اس کے بعد موصوف لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب کے اقوال و دلائل سے مویدہیں اور نہ اسلامی اصول و مبادی سے ہم آہنگ ہیں۔ نظر بریں ان اقوال کے پیش نظر مرزا صاحب اسلامی حدود سے تجاوز کر گئے۔ بہرحال مرزا صاحب کی تعلیمات کا اسلام سے کوئی سروکار نہیں"۔

جہاں تک ہم جانتے ہیں قادیانی یا احمدی جماعت اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اجماعی عقائد میں سے صرف نوعیت نبوت کے متعلق اختلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا احمدی بھی مانتے ہیں اور بقول ان کے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو جن معنوں میں نبی کہا۔ وہ نبوت محمدی کا ایک فیض اور ظل ہے۔ چنانچہ خود شیخ ابوزہرہ نے اس سلسلہ میں مرزا صاحب کا ایک اقتباس دیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"اگر میں آپ کی نبوت میں سے نہ ہوتا، اور آپ کے طریقہ کی پیروی نہ کرتا تو مکالمہ ربانی سے مشرف نہ ہو پاتا۔ اگرچہ میرے اعمال پہاڑوں کے برابر ہوتے۔ اس لئے کہ نبوت محمدی کے سوا سب نبوتیں منقطع ہو چکی ہیں۔ لہٰذا آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ ہوگا۔ البتہ غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ لیکن ان کا آپ کی امت میں ہونا ضروری ہے"۔

مرزا صاحب نے تشریعی نبوت اور غیر تشریعی نبوت کی جو تقسیم کی ہے۔ اس سے خواہ ہمیں لاکھ اختلاف ہو لیکن اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبع احمدی رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین نہیں مانتے یا وہ توحید کے منکر ہیں یا ان کا عقیدہ قرآن اور احادیث پر نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی جماعت سے یہاں تک کہا تھا کہ وہ فقہ میں فقہ حنفی کی پیروی کریں۔

غرض نبوت کو اس طرح ماننے پر ہم انہیں بیشک مؤوّل (تاویل کرنے والا) کہہ سکتے ہیں ..... لیکن انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا جیسا کہ شیخ ابوزہرہ نے دیا ہے ہمارے نزدیک زیادتی ہے"

(ماہنامہ فکر و نظر ماہ مئی ۱۹۶۸ء صفحہ ۴۷۳ ج ۵)

ماہنامہ فکر و نظر کی اس تحریر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح ختم نبوت کے اہم ترین عقیدہ کو اسلام کی اساس ماننے سے منکر ہے۔

قومی اسمبلی میں قاضی فضل اللہ صاحب کی علماء پر ناروا تنقید

لاہور ۲۴ مئی کو اخبارات میں جو مضمون قاضی فضل اللہ صاحب سے متعلق پڑھا اور جن خیالات کا اظہار وزیر داخلہ صاحب نے کیا۔ اس سے بہت دکھ ہوا ہے اور خصوصاً قاضی صاحب نے علماء کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا اس کا انداز بیان تک افسوسناک ہے۔

بعض فرقوں سے متعلق حکومت کی یک طرفہ کارروائی حالات کو اور زیادہ خراب کر رہی ہے جس کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت پر ہے۔ دوسرے فرقوں کے لٹریچر میں ایسی ایسی فحش تحریریں موجود ہیں۔ جو کسی مسلمان کے لئے برداشت کے قابل نہیں۔ لیکن ہماری حکومت اور وزیر داخلہ ان کی طرف قطعی توجہ نہیں کرتے۔ صرف اہلسنت کے دفاعی موقف کو قابل ملامت گردانا کوئی انصاف نہیں ہے۔

میں حکومت پاکستان بالخصوص قاضی فضل اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر حالات اور ملک کی فضا کو پر امن رکھنا ہے۔ تو ہر طرف نگاہ رکھیں اور ان لوگوں کو قرار واقعی سزا دیں جو پاکستان کی مسلمان اکثریت کے دینی جذبات عقیدۂ ختم نبوت کے رد اور صحابہ کرامؓ کی تحقیر کے ذریعہ مجروح کرتے رہے ہیں۔ دراصل یہی چیز عوام میں کشمکش پیدا کرنے کا باعث ہے۔

(محمد شفیق ناچیز)

کانفرنس کے مطالبات اور قراردادوں کے ساتھ اتفاق و تائید کے ملک گیر اعلانات

جناب شورش کاشمیری کی گرفتاری کیخلاف احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں کی طرف سے اجتماعات و جلسے

ملک کے مختلف حصوں لاہور، سرگودھا، لائل پور، چنیوٹ، گوجرانوالہ، کوہاٹ، پشاور، نوشہرہ، ملتان وغیرہ سے دفتر میں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں، کہ جمعیۃ کی شاخوں کے جگہ جگہ اجتماعات و جلسے منعقد ہوئے، جن میں کانفرنس کے مقاصد، مطالبات و قراردادوں کی پرجوش تائید کا اعلان کیا گیا اور آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری، چٹان اخبار و پریس کی ضبطی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ نیز آغا صاحب کی فوری رہائی اور چٹان اخبار و پریس کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا۔

ہائیکورٹ نے آغا شورش کاشمیری کی نظر بندی کیخلاف رٹ درخواست کی سماعت منظور کر لی

۲۸ مئی کو عدالت میں پیش کرنے اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں، پشاور جیل میں منتقل کرنے کا حکم

لاہور ۲۴ مئی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جسٹس ابتدائین احمد اور جسٹس شریف علی پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے آج مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری کی ڈیفنس رولز ۳۲ کے تحت نظر بندی کے خلاف ان کی اہلیہ کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست برائے سماعت منظور کر لی اور یہ حکم جاری کیا ہے کہ نظر بند کو ۲۸ مئی کے روز حاضر کیا جائے اور اس دوران انہیں ڈیرہ اسمٰعیل خاں جیل سے پشاور جیل میں منتقل کر دیا جائے فاضل جج صاحبان نے نظر بند کو ضمانت پر رہا کرنے کی استدعا سردست منظور نہیں کی۔

ڈپٹی ہوم سیکرٹری نے آج چٹان کے ڈیکلریشن کی تنسیخ اور پریس کی ضبطی کے کاغذات پیش کئے۔ عدالت عالیہ نے ان کاغذات اور صوبائی اسمبلی کی تقاریر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہ ثابت کرے کہ آغا شورش کاشمیری کے خلاف ڈیفنس آف پاکستان رولز ۳۲ کے تحت کارروائی کرنے میں حکومت کے پاس ٹھوس مواد اور معقول جواز تھا۔ حکومت کے نام نوٹس جاری کرتے ہوئے ہوم سیکرٹری کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ بیان حلفی کی تائید میں تحریری بیان داخل کریں۔ اور درخواست دہندہ نے جو الزامات عائد کئے ہیں۔ اگر اس کی مرضی ہو تو وہ بھی الزامات کی تائید میں بیان حلفی داخل کرے۔

کیا یہ امریکی سامراج کی تائید ہے؟

(جلیل احمد رانا کلورکوٹ ضلع میانوالی)

۱۲ مئی ۱۹۶۸ء کے "آئین" میں "کیا یہ تردید ہے" کے عنوان سے میرے مراسلہ کا پھر ذکر کیا گیا ہے اور اس انداز سے کہ جیسے مراسلہ نگار جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی ناظم و سالار ہے۔ اور اس کا مراسلہ ہی جمعیۃ کی پالیسی کا واحد ترجمان ہے۔ حالانکہ میں محض کلورکوٹ کی ابتدائی جمعیۃ کا ناظم ہوں۔ جس کا کام دفتری کارروائی کو قلمبند کرنا اور کاغذات وغیرہ کو درست رکھنا ہوتا ہے۔ اور میرے مراسلہ کی حیثیت محض ایک مشورہ کی ہے جو میں نے جمعیۃ کو نہیں بلکہ بھٹو صاحب کو دیا تھا۔ جو میرے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ:

"بھٹو صاحب کو علماء اسلام سے ضرور رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔ جو اسلامی سوشلزم کو ملک میں برپا کرنے کے خواہشمند ہیں"۔

جہاں تک تعلق اسلامی سوشلزم سے ہے۔ یہاں میرا مقصد اسلامی اقتصادی نظام سے تھا۔ چونکہ سوشلزم کی اصطلاح آج کل اقتصادی نظام کے معنی و مفہوم میں سمجھی جاتی ہے۔ اگر خدا کا انکار بھی اس مفہوم سے آئین کے صاحبان عقل اخذ کریں تو لفظ اسلامی اس شبہ کو رفع کرنے کے لئے موجود ہے۔ لیکن جن کے دل میں شک و شبہ کا مرض سرایت کر چکا ہو۔ وہ اس وضاحت کی بھی تاویل گھڑیں گے۔ اس لئے کہ آج تو آئین کو اسلامی مساوات میں بھی کمیونزم کا خطرہ نظر آتا ہے اور اسی خطرہ سے خوفزدہ ہو کر ان کے بلا شرکت غیرے واحد راہنما نے فرمایا تھا کہ:

"جو لوگ جاگیرداری کو ناجائز ٹھہرا کر اس کے انسداد پر زور دیتے ہیں وہ اسلامی قانون کی حد سے باہر قدم رکھتے ہیں"۔ (مودودی صاحب)

اور پھر یہ حکم بھی صادر فرمایا کہ:

"جو موٹر لئے ہوئے آیا ہے وہ موٹر پر ہی چلے جو صرف دو پاؤں لایا ہے وہ پیدل ہی چلے اور جو لنگڑا پیدا ہوا ہے وہ لنگڑا کر ہی چلنا شروع کر دے"۔ (مودودی صاحب)

ایسی جماعت سے جس کے امیر یہ فرمائیں۔ اسلامی مساوات قائم کرنے کی امید رکھنا عبث ہے۔

اسی ۱۲ مئی کے آئین کو لیجئے صفحہ نمبر ۲ سے آخری صفحہ تک پڑھ جائیے۔ آپ کو سوشلزم و اشتراکیت کی ہی تردید و تنقیص ملے گی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تردید کیوں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اشتراکیت ہی کیوں؟

آخر یہ کس کا حق نمک ادا ہو رہا ہے؟ اسرائیل کی افواج کی تحسین عربوں کی تنقیص کیوں؟

یہ لوگ تو کب کے عریاں ہو چکے ہیں اور اس عریانی پر ہی پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں پر سوشلزم کی خود تراشیدہ گندگی اچھال رہے ہیں۔

ہمارے ہاں "حکمت عملی" قسم کا کوئی قانون نہیں اس سے استفادہ آپ ہی فرمائیں۔ حکمت عملی کے تحت کمیونسٹوں کے ساتھ متحدہ محاذ بنائیے۔ عورت کو سربراہ اسلامی جمہوریہ بنائیے۔ ووٹ حاصل کرنے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمیونسٹوں کے دروازہ پر ہاتھ پھیلائیے۔ اور اسلامی لیگ، کونسل لیگ کے اسلامی سوشلزم سے رشتہ جوڑیئے۔

ع تری زلف میں آئی تو حسن کہلائی

حضور والا! ایرکنڈیشنڈ کوٹھیوں میں بیٹھ کر رسول کریمؐ کے حجرہ کا تذکرہ بیس ہزار کی کار میں عمر فاروقؓ کا غلام کو اونٹ پر سوار کرا کر خود پیدل چلنے کی مساوات بیان کرنا۔ سینکڑوں کی شیروانی زیب تن فرما کر صحابہ کرامؓ کے پیوندوں کا ذکر کرنا اور شہنشاہوں کی طرح مقررہ اوقات پر ہی کوٹھی سے برآمد ہو کر شرف ملاقات بخشنا قول و فعل کا عظیم تضاد نہیں تو اور کیا ہے؟

اب قوم کو فریب دینا آسان نہیں رہا۔ اسلام پسند عوام غریبوں، کسانوں، مزدوروں کے حقوق دلا کے چھوڑیں گے، اور آپ ان پر اشتراکیت کی پھبتی کستے ہوئے اپنے انجام کو پہنچو گے انشاء اللہ

بقیہ صفحہ ۶

ہفت روزہ ایشیا لاہور امریکہ کے صدارتی انتخابات میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہا ہے۔

۱۲ مئی ۶۸ء کے شمارہ میں اس نے صفحہ اول پر امریکہ کے ایک صدارتی امیدوار کی تقریر کے اقتباسات دیئے۔

اب ۱۹ مئی ۶۸ء کے شمارہ کو اس نے اس سلسلہ میں خصوصی فیچر نمبر کی حیثیت سے شائع کیا ہے۔ ٹائٹل پر "امریکہ کے صدارتی انتخابات" کا عنوان دیا ہے اور اندر ایک طویل فیچر کے ذریعہ امریکہ کے صدارتی انتخابات کے نظام کی متعدد پہلوؤں سے تحسین و ستائش کی ہے۔

یہ سب کچھ آخر کس بات کی علامت ہے؟ اور نظام اسلامی کا وہ کون سا نکتہ اس طرح حل کیا جا رہا ہے۔

کیا یہ امریکی سامراج کی کھلی خدمت نہیں ہے؟ "کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا"

(بقیہ صفحہ ۱۸)

(۳) غلط اور صحیح روایت میں تمیز کرنے کے لئے روایت کی سند کو پرکھ کر اصول و ضوابط کی روشنی میں اس کے راویوں پر باقاعدہ جرح و تنقید کی جائے گی۔

(۴) جو شخص تاریخی روایت کو محض کسی کتاب میں موجود ہونے کی بنا پر قبول کر لیتا ہے اور اس کی سند کو پرکھنے اور راویوں پر جرح و تنقید کو ضروری خیال نہیں کرتا وہ جاہل اور بدعتی ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے مشاجرات صحابہؓ کے سلسلہ کے میں تینوں بنیادی امور ۱۔ مابہ النزاع ۲۔ فریقین کی آئینی حیثیت اور ۳۔ تاریخی روایات کی اصل حیثیت پر ائمہ اہل السنۃ والجماعۃ کے واضح اور روشن ارشادات پیش کر دیئے ہیں۔ جن کی روشنی میں مجدد سبائیت جناب ابوالاعلیٰ مودودی کے خلافت و ملوکیت میں پیش کردہ ان دعاوی کی قلعی پوری طرح کھل جاتی ہے کہ

(۱) مشاجرات صحابہؓ میں حضرت معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ اور ان کے ساتھیوں کی طرح قاتلین عثمانؓ کو حضرت عثمانؓ کے ورثاء کے سپرد کرنے کا مطالبہ غیر آئینی، دور جاہلیت کے قبائلی نظام سے اشبہ، اور غیر اسلامی تھا۔

(خلافت و ملوکیت ص ۱۲۳ تا ص ۱۲۶)

(۲) ان مشاجرات میں حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کا موقف اجتہاد پر نہیں بلکہ خلافت راشدہ کے خلاف ایک سوچے سمجھے پروگرام پر مبنی تھا۔

(ص ۱۴۰ تا ص ۱۴۴)

(۳) تاریخ کی روایات میں اسناد پر جرح و تنقید کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اس بنیاد پر کہ امام طبریؒ، ابن الاثیرؒ، ابن عبدالبرؒ اور ابن کثیرؒ نے وہ روایات اپنی کتابوں میں نقل کر دی ہیں۔ یہ روایات جرح و تنقید سے بالاتر ہیں۔

(ص ۳۰۵ و ص ۳۱۷)

اب ہم مسلک اہل السنۃ والجماعت سے تجاوز کرنے والوں کے بارے میں دو معتمد بزرگوں کے ارشادات پیش کرتے ہیں

(۱) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ

واعظوں اور ان جیسے دوسرے لوگوں پر حضرت حسینؓ کی شہادت اور مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں ایسی روایات کا بیان کرنا حرام ہے جن سے صحابہؓ پر اعتراض و تنقید کا دروازہ کھلتا ہو اور عوام میں ان کے بارے میں برے خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

(بحوالہ الصواعق المحرقۃ ص ۲۲۳)

(۲) علامہ ابن عابدین شامیؒ المتوفی ۱۲۵۸ھ فرماتے ہیں کہ

ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کا احترام اور ان کی تعظیم کریں ان پر اعتراض و تنقید کو حرام سمجھیں اور ان کے باہمی مشاجرات کے بارے میں سکوت اختیار کریں۔ کیونکہ یہ سارے مشاجرات اجتہاد کی بنیاد پر تھے۔ یہ اہل حق اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے جس شخص نے اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ یا تو ضال اور مبتدع ہے۔ اور یا زیادہ غلو کرنے کی وجہ سے کافر ہے۔

(رسائل ابن عابدین ص ۳۵۷)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(قسط نمبر ۸)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مودودی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر وقت تک بھی بذریعہ وحی یہ علم نہیں دیا گیا کہ دجال قرب قیامت میں ظاہر ہوگا، بلکہ یہی خیال رہا کہ شاید آپ کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو جائے۔ حالانکہ ابن حجر عسقلانی نے تصریح فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کے نکلنے کا وقت بتلا دیا گیا اور آپ نے امت کو اس کی خبر بھی دے دی۔ تو اس کے بعد مفتی صاحب موصوف یہ کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ ابن حجر اور مودودی دونوں نے ایک ہی نظریہ پیش کیا ہے۔ لہٰذا بندہ کا یہ لکھنا بالکل صحیح ہے کہ "مودودی صاحب کا یہ لکھنا کہ حضور دجال کے ظہور کے بارہ میں خود شک میں تھے منصب رسالت پر ایک ناپاک حملہ ہے۔" (تنقیدی نظر ص۸۸)

یہاں مودودی صاحب یہ ملحوظ رکھیں کہ میری عبارت میں "دجال کے ظہور" کے الفاظ سے مراد یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (بقول مودودی) آخر تک یہ شک رہا کہ شاید آپ کے عہد میں ہی دجال آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرب قیامت میں آپ کا علم نہیں دیا۔ لہٰذا مودودی صاحب کی عبارت یقیناً قابل اعتراض رہے گی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کا دامن اس الزام سے پاک رہے گا۔ ہاں اگر مودودی صاحب اب بھی مان لیں کہ من جانب اللہ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خروج دجال کا وقت بتلا دیا گیا تھا۔ جس کی بنا پر یہ اندیشہ نہ رہا کہ دجال شاید حضور کے عہد میں ہی ظاہر ہو جائے۔ اور رسائل و مسائل کی زیر بحث عبارت سے رجوع کر لیں، تو ہمارا یہ اعتراض ختم ہو جائے گا۔

چیلنج

ہم جناب مفتی محمد یوسف صاحب اور تمام مودودی پارٹی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ابن حجر عسقلانی یا کسی اور مستند محدث سے اس بات کی تصریح ثابت کریں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر تک یہ اندیشہ رہا کہ شاید دجال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ لیکن بعد کے واقعات سے یہ ثابت ہوا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔ اور اگر آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے، اور انشاء اللہ ثابت بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو بھائے اس کے کہ آپ ابوالاعلیٰ صاحب کے اس بہتان کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ آپ پر لازم ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب عصمت و رسالت کو محفوظ رکھنے کے لئے مودودی صاحب کی اس بیجا جسارت اور دیدہ دلیری کی تردید کر کے اپنے ایمان کو بچائیں۔

مفتی صاحب کے غلط استدلالات

غلط استدلال (ا) مودودی صاحب کے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے مفتی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں:۔

ہمارے اس دعوے کے ثبوت کے لئے حضور کا یہ ارشاد واضح دلیل اور بین برہان ہے:۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ۔ جو لوگ عربی زبان کے محاورے سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتے ہیں، وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ ارشاد شک اور تردد پر مبنی ہے۔ کیونکہ عربی محاورات میں لفظ ان شک اور تردد کے لئے وضع کیا گیا ہے اور شک اور تردد ہی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر کس طرح عقل سلیم یہ باور کرے گی۔ کہ زمانۂ خروج کے بارے میں حضور کے یہ ارشادات از قسم پیشین گوئی ہیں اور کی بنیاد علم وحی پر رکھی گئی ہے۔ کیا انبیاء علیہم السلام کو بھی اپنی وحی کے بارے میں شک اور تردد لاحق ہو سکتا ہے۔

الجواب (ا) مفتی صاحب کا بطور حصر یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ ان شک اور تردد ہی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ (قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العٰبدین) (سورہ الزخرف آخری رکوع) آپ کہہ دیں کہ اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے اول اس کی عبادت کرنے والا ہوتا) اس آیت میں بھی ان کا لفظ استعمال ہوا ہے اب مفتی صاحب ہی فرمائیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کو بھی اس میں تردد اور شک تھا کہ اس کی اولاد ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے بطور حصر یہ کیونکر لکھ دیا کہ لفظ ان شک اور تردد ہی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ (افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ (کیا پس اگر آپ پر موت آجائے یا آپ قتل کئے جائیں تو کیا تم (مسلمان) اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کے لفظ کے ساتھ موت اور قتل دو صورتیں پیش فرمائی ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طبعی موت ہی آئی اور قتل سے محفوظ رہے۔ تو کیا مفتی صاحب بالقابہ یہ کہنے کی جسارت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی شک تھا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم قتل کئے جائیں۔ لیکن بعد میں جب موت واقع ہوئی تو یہ شک رفع ہو گیا۔ العیاذ باللہ

(ب) ابن صیاد کی روایت میں بھی ان کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد کو قتل کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے یہ فرمایا۔ ان یکن ھو فلن تسلط علیہ (اگر ابن صیاد دجال ہے تو آپ اس پر قابو نہیں پا سکیں گے) اس جملہ کی شرح میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:۔ والقاف ان العرب تخرج الکلام مخرج الشک وان لم یکن فی الخبر شک۔ یعنی دوسری وجہ یہ ہے کہ اہل عرب کبھی کلام کو شک کے طور پر بولتے ہیں۔ اگرچہ اس خبر میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ فرمایئے ابن حجر صاحب فتح الباری بھی عربی محاورات کو سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اس سے ثابت ہوا کہ حافظ ابن حجر کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں جو ان کا لفظ استعمال فرمایا ہے وہ شک کی وجہ سے نہیں فرمایا۔

(ج) امام نووی بھی امام بیہقی کے حوالہ سے لکھتے ہیں، فیحتمل انہ صلی اللہ علیہ کان کالمتوقف فی امرہ ثم جاء البیان انہ ھو کما صرح بہ فی حدیث تمیم (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کا احتمال ہے کہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم متوقف سے تھے۔ پھر حق تعالیٰ کی طرف سے یہ بات کھول دی گئی کہ دجال ابن صیاد کے علاوہ کوئی اور ہے جیسا کہ تمیم داری کی حدیث میں اس کی تصریح ہے"۔ اور مفتی صاحب موصوف غالباً شک اور توقف میں فرق سمجھتے ہوں گے۔ شک میں دونوں جانب کی طرف میلان ہوتا ہے اور توقف میں دونوں طرف سے صرف نظر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کے علم و اطلاع پر موقوف کر رکھا تھا۔ کہ ابن صیاد دجال ہے یا نہیں۔ امام نووی اور امام بیہقی اور حافظ ابن حجر وغیرہ محدثین یہ توجیہات اس لئے کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شک کی نسبت نہ کی جائے۔

(د) مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ان وغیرہ کے الفاظ سے احادیث میں تعارض ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کا رد کرتے ہوئے علامہ سید محمد انور شاہ صاحب محدث دیوبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

(باقی آئندہ)

(آخری قسط)

مشاجراتِ اصحاب اور مسلک اہلسنۃ والجماعۃ

(زاہد گکھڑوی)

آئمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں کہ

(۱) اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کے مطابق حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو ان کے ورثاء کے سپرد کرنے میں تاخیر یا تعجیل کا مسئلہ ایک اجتہادی معاملہ تھا۔

۲۔ اس اجتہادی مسئلہ میں حضرت علیؓ نے اپنے اجتہاد کے مطابق "تاخیرِ تسلیم" کو اصوب سمجھا اور حضرت معاویہؓ نے اپنے اجتہاد کی روشنی میں "تعجیلِ تسلیم" کو مناسب خیال فرمایا۔

۳۔ دونوں بزرگوں کے پاس اپنے اپنے اجتہاد کو صحیح سمجھنے کے لئے شبہات کی کوئی نہ کوئی بنیاد ضرور موجود تھی۔ جس کی بناء پر ہر گروہ اپنے آپ کو حق پر کہتا تھا۔

۴۔ اس اجتہادی اختلاف میں حضرت علیؓ کا اجتہاد اپنے نتیجہ کے لحاظ سے صواب اور حضرت معاویہؓ کا اجتہاد خطاء تھا۔

۵۔ اس اجتہادی اختلاف اور حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کی خطأ اجتہادی کے سلسلہ میں لفظ خطأ سے زیادہ اور کوئی لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا نہ ہی ان کو اس خطأ پر ملامت کی جاسکتی ہے۔ اور نہ ان پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

الغرض اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کی رو سے جنگ جمل کی ابتداء سے واقعہ تحکیم تک جو کچھ واقعات رونما ہوئے ان کی بنیاد اجتہاد پر تھی اور اجتہادی مسئلہ میں اگر دو مجتہد مختلف رائے قائم کریں تو اپنے اپنے اجتہاد کی رو سے تو وہ دونوں حق پر ہوتے ہیں لیکن نفس الامر میں ایک حق پر ہوتا ہے اور دوسرا خطأ پر لیکن یہ خطأ بھی قابل ملامت نہیں ہوتی بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ اجر فرماتے ہیں۔ اس لئے صحابہ کرام میں سے اجتہادی مسائل میں خطأ کرجانیوالوں پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔ جیسے بعد کے چاروں امامانِ فقہ حضرت ابوحنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام مالکؒ میں بیسیوں مسائل میں اختلاف ہے مگر چونکہ یہ اہل اجتہاد تھے اس لئے چاروں مذاہب کو حق سمجھا جاتا ہے۔ ایک کو حسنِ ظن کی وجہ سے حق پر سمجھا جاکر اس کی پیروی کی جاتی ہے دوسرے کو اس کے اجتہادی خطأ پر ملامت نہیں کیا جاتا بلکہ مستحق اجر قرار دیا جاتا ہے۔

تاریخی روایات کی صحیح حیثیت

الحمدللہ ہم آئمہ اہل السنۃ والجماعۃ کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات پوری طرح واضح کرچکے ہیں کہ مشاجرات میں مابہ النزاع امور اجتہادی مسائل تھے جن میں مجتہدین کا آپس میں اختلاف ہوگیا اور اس اختلاف سے باغیوں کے گروہ نے سازشوں اور حیلوں کے ذریعہ پوری طرح فائدہ اٹھاکر صحابہ کرامؓ کے دو مقدس گروہوں کو آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا دیا (گروہی سبائی گروہ تھا جس نے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا اور پھر حضرت علیؓ کے لشکر میں گھل مل گئے اور اپنی سازشوں سے اسلام کو کمزور کرنے اور باہم لڑانے کے سوا ان کا کوئی مقصد نہ تھا۔ ان کا گرو وہی عبداللہ بن سبا یہودی منافق تھا۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ پر طعن وتشنیع کرنے والوں کو سبائی اور مودودی صاحب کو مجدد سبائیت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسی نے چودھویں صدی میں یہ بحث چھیڑ کر بلاضرورت صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بدگمان کرنے کا دروازہ کھولا ہے) لیکن سوال یہ ہے کہ اس مسلک اور عقیدہ پر پختگی سے قائم رہنے کی صورت میں ان بے شمار تاریخی روایات کا کیا بنے گا، جو اس عقیدہ کے بالکل الٹ ایک بالکل دوسرا ہی نقشہ پیش کرتی ہیں؟ اس کے جواب میں اب ہم آئمہ کرامؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ تاریخی روایات کی صحیح حیثیت واضح ہوسکے۔

(۱) حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ

پس ہمیں صحابہ کرامؓ کے حق میں نیک گمان رکھنا چاہئے اور ان کے بارے میں بُرا گمان نہیں کرنا چاہئے اور جو واقعات اس قسم کے تاریخوں میں نقل کئے گئے ہیں جن سے اس حسنِ ظن پر زد پڑتی ہے تو ان کا بیشتر حصہ تعصب اور عناد کی وجہ سے ان نے مخالفوں نے خود بخود گھڑا ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں اور اگر کوئی واقعہ نقل کے لحاظ سے ثابت ہوجائے تو بھی اس کی تاویل کی جائے گی اور ایسی کوئی خیر نہیں جس میں خطأ اور سہو کا احتمال نہ ہو اور صحابہ کرامؓ کے افعال کو نیک عمل اور قصدِ خیر پر محمول کرنا چاہئے اگرچہ کسی ایک آدھ معاملہ میں وہ صواب پر نہ ہوں اور حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ سے حضرت علیؓ کی جو جنگ مشہور ہے اس میں حضرت عائشہؓ کے بارے میں تو یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ وہ قاتلین عثمانؓ کے پیچھے ہوئے فتنہ کو بجھانا چاہتی تھیں۔ لیکن معاملہ ان کے ضبط اور کنٹرول سے نکل گیا اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ وہ تاویل اور اجتہاد کی بناء پر حضرت علیؓ سے اختلاف رکھتے تھے اور اس کے سوا جو حکایتیں بیان کی جاتی ہیں ان میں صحیح اور باطل آپس میں خلط ملط ہوچکے ہیں اور وہ روایات آپس میں بھی مختلف ہیں جن کا اکثر وبیشتر حصہ روافض خوارج اور ان کے ارباب فضول کی اختراع ہے جو ہر وقت من گھڑت اور جھوٹے قصے پھیلانے میں مصروف رہتے ہیں پس مناسب بات یہ ہے کہ جب تک کوئی روایت اصول روایت و درایت کی روشنی میں صحیح ثابت نہ ہوجائے اس کی صحت کا صاف انکار کردیا جائے۔ اور جو روایت اصول کی کسوٹی پر صحیح ثابت ہوجائے لیکن وہ بظاہر حسنِ ظن کے خلاف ہو تو اس کی تاویل وتوجیہ کی جائے۔

اور اے مخاطب! اگر تو کسی روایت کی تاویل وتوجیہ کرنے سے عاجز رہے اور تجھ کو کوئی راستہ تاویل وتوجیہ کا نظر نہ آئے تو یہ کہہ دے کہ ہوسکتا ہے اس کی کوئی تاویل ہو جو میری سمجھ میں نہیں آسکی۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد للغزالیؒ صـ۱۳۱)

(آپ نے دیکھا امام غزالیؒ کا تقویٰ اور احتیاط کہ اپنی سمجھ کا قصور مانا لو مگر صحابہ کرامؓ پر بدگمانی نہ ہو۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا اللہ کے لئے کیا اور جو سمجھ کر کیا)

(۲) امام ابن حجر المکیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ

کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ مشاجرات صحابہؓ کے سلسلہ میں روایات پیش کرکے صحابہ کرامؓ میں سے کسی بزرگ پر تنقید واعتراض کا دروازہ کھولے اور عوام کو صحابہ کرامؓ سے بدظن کرنے کا باعث بنے اور اس قسم کی حرکتیں وہ بدعتی اور جاہل قسم کے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ جو ہر وہ بات نقل کرڈالتے ہیں جو تاریخ کے کسی حصہ سے ان کو دستیاب ہوجائے اور روایت کی سند وغیرہ پر دیکھے بغیر ہی اسے پیش کردیتے ہیں۔

(تطہیر الجنان للمکیؒ صـ۳۱)

ایک دوسرے مقام پر امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

واجب اور ضروری امور میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص "مشاجرات صحابہؓ" کے بارے میں کوئی روایت سنے تو اسے قبول کرنے سے رک جائے اور محض کسی مؤرخ کی کتاب میں اس روایت کے موجود ہونے یا کسی شخص سے وہ روایت سن لینے ہی کی بنا پر اس روایت میں بیان کردہ قصہ کو صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کردے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ اس روایت کی چھان بین کرے اس کی اسناد پر دیکھے اور جب تک وہ روایت پوری طرح صحیح ثابت نہ ہوجائے اسے تسلیم نہ کرے اور جب وہ روایت صحیح ثابت ہوجائے تو اس میں تاویل کرے اور اس کی توجیہ بیان کرنے کی پوری کوشش کرے۔ (الصواعق المحرقۃ صـ۲۱۶)

(۳) حضرت ملا علی القاریؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن دقیق العیدؒ نے اپنے عقائد میں اس بات کا بھی ذکر کیا ہے جو روایات مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں نقل کی گئی ہیں ان میں باطل اور جھوٹی روایات بھی ہیں ان کی طرف التفات نہیں جائے گا اور جو روایت صحیح ثابت ہوجائے اس کی ہم کوئی مناسب تاویل کریں گے۔

(شرح فقہ اکبر صـ۸۳)

ان ارشادات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ

(۱) مؤرخین کی کتابوں میں جو روایات بیان کی گئی ہیں ان میں غلط اور صحیح دونوں قسم کی روایات موجود ہیں۔

(۲) غلط روایات رافضیوں خارجیوں اور دوسرے گمراہ لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ کے تاریخ میں گھسیڑی ہیں۔

باقی صفحہ ۱۶ پر

حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی

اسلام کا نظام تعلیم و تربیت

مذہب اسلام ابتدا سے ہے اور آخر تک کے لئے ہے۔ اور تمام نوع انسانی کی ہدایت اور رہنمائی کا خدائی پیغام اور الہامی دستور زندگی ہے۔ اس لئے فطرتی طور پر اس کا نظام تعلیم و تربیت بھی عام ہے۔ جو تمام نوع انسانی کی فلاح و بہبود اور ترقی و عروج پر مشتمل ہے۔

دین اسلام سراسر خیر خواہی ہے پھر وہ کسی خاص طبقہ یا علاقہ یا فرقہ کے ساتھ کس طرح مخصوص ہو سکتا ہے۔ یہ تمام نوع انسانی کے لئے امن و سلامتی ہے۔

اسلام میں ہر شخص کی پیدائش سے لے کر وفات تک اس کی تعلیم و تربیت کا پورا انتظام کیا ہوا ہے تاکہ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ بھی اصلاح و درستی سے خالی نہ رہے۔ اور انسان میں انسانیت درجہ کمال تک پہنچ جائے

تعلیم و تربیت کا اسلامی نظام

بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی جاتی ہے تاکہ اس کا دل اپنے پروردگار کی معرفت سے مانوس ہو جائے۔ اس کے بعد اس کی تعلیم و تربیت کا سارا بار اس کی ماں پر ہے۔ ماں کا آغوش ہی وہ اصل گہوارۂ تعلیم و تربیت ہے۔ جس میں بچوں کے دل و دماغ کے اندر رسائے جانے والے نقوش آخر تک قائم رہتے ہیں اور مستقبل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس پہلی تربیت گاہ سے فراغت کے بعد بالغ ہونے تک بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری باپ اور دیگر اقربا و سرپرستوں پر عائد ہو جاتی ہے۔ بچوں کے والدین اقربا اور سرپرستوں پر فریضۂ خداوندی ہے کہ وہ اپنی اولاد اور اپنے متعلقہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔ جس میں کوتاہی کے وہ ذمہ دار ہوں گے اور ان سے باز پرس ہوگی۔ عاقل و بالغ ہو جانے کے بعد پھر علم دین کا حاصل کرنا اور اس کے مطابق زندگی کو گذارنا خود اس کی اپنی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ جس میں کمی و کوتاہی خود اس کی سرزنش کا باعث ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ یعنی علم دین کی طلب و جستجو ہر مسلمان پر فریضہ خداوندی ہے اب زندگی کے آخری لمحات تک اس کے ذمہ یہ فرض ہے کہ اپنے متعلق احکام خداوندی معلوم کرتا رہے اور ان کے مطابق زندگی گذارتا رہے۔

احکام خداوندی کے مکلف اور ماموز در حقیقت وہی لوگ ہیں جو عاقل و بالغ ہیں۔ انہیں سے مواخذہ و گرفت ہے۔

اس ذاتی ذمہ داری کے ساتھ ان عاقل و بالغ لوگوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کے مختلف طریقے دوسرے مسلمانوں پر بھی عائد کئے گئے ہیں۔ تاکہ ان کی غفلت و کوتاہی کا تدارک ہو جائے۔ چونکہ دین اسلام ہر عاقل و بالغ مرد و زن کی درستی و رہنمائی کے لئے ہے اس لئے وہ طریقے بھی ایسے تعلیم کئے گئے ہیں کہ سہولت و آسانی کے ساتھ ہر شخص دین کے زیور سے آراستہ ہو سکے اور مہذب و تربیت یافتہ بن سکے۔

یہ عام جہالت و سفاہت و شرارت کے دور کرنے کا خدائی نظام ہے۔ جس کو بروئے کار لانا اور عالم میں پھیلانا اس کے ماننے والے بندوں کا کام ہے۔

غرض نہ جاننے والوں کا پوری ذمہ داری جاننے والوں پر عائد کر دی گئی۔ جس طرح یہ فرض ہے کہ ہر شخص احکام خداوندی سیکھے اور ان کے مطابق زندگی گذارے اسی طرح واقف اشخاص کی بھی یہ ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ناواقف جاہل لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور دین کا پابند بنائیں۔ اس کے لئے متعدد آسان طریقے شریعت میں مقرر کئے گئے ہیں۔

شریعت کے مقرر کردہ تعلیم و تربیت کے طریقے

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی طرف لوگوں کو دعوت دینا۔

"بلاؤ تم اے محمد لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان کے ساتھ احسن طریقہ سے مباحثہ کرو"۔ (قرآن)

یہی ذمہ داری آپ کے تمام اتباع کرنے والوں کی بھی ہے۔

"اے محمدؐ کہدو یہ ہے میرا راستہ، بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ میں اور جو میری اتباع کرنے والے ہیں، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں"۔ (قرآن)

یہ ہر مسلمان کی اسلامی ذمہ داری ہے کہ اپنے مسلمان ہونے کا برملا اظہار کرے اور دوسرے لوگوں کو اسلام کی دعوت دے۔

"اور اس سے بہتر کس کی بات ہے؟ جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں"۔ (قرآن)

دین کی دعوت صرف منکرین کے لئے ہے جو دین اسلام سے منحرف ہیں۔ اور جو مسلمان دین سے منحرف نہیں ان کے لئے دوسرے طریقے ہیں۔

(۲) اللہ اور رسول کے احکام اور ہدایات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانا۔

"اے رسول پہنچا دو ہر اس بات کو جو اتاری گئی تم پر تمہارے پروردگار کی جانب سے اور اگر ایسا نہ کیا تو اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا"۔ (قرآن)

"اور میری طرف یہ قرآن اس لئے وحی کیا گیا تاکہ میں تمہیں بھی گمراہی کے انجام سے آگاہ کر دوں اور ان کو بھی جن تک قرآن پہنچے"۔ (قرآن)

"اور نہیں ہے رسول کے ذمہ مگر واضح کر کے پہنچا دینا"۔ (قرآن)

یہی ذمہ داری مسلمانوں پر بھی عائد کی گئی ہے کہ جو لوگ قرآنی ہدایات و احکام سے واقف ہیں۔ وہ ان سے دوسرے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اس میں بھی سب سے اہم دینی عقائد اور فرائض کی تبلیغ ہے۔ اور مقدم وہ لوگ ہیں جو دین کے منکر اور منحرف ہیں۔

(۳) مسلمانوں میں ایسی جماعت کا موجود رہنا جو دینی مراکز میں جا کر دین کی سمجھ حاصل کرے۔ پھر اپنی پوری قوم کو اس سے آگاہ کرے۔

"پس کیوں نہ کوچ کرے ان کے ہر فرقہ میں ایک جماعت تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو گمراہی کے انجام سے ڈرائیں شاید وہ (گمراہی) سے بچیں۔ (قرآن)

(۴) ناواقف جاہل لوگوں کو علم دین سکھانا:۔

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان فرمایا مومنوں پر کہ بھیجا ان میں رسول انہی میں سے جو ان کو اللہ کی آیتیں سناتا ہے احسان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے"۔ (قرآن)

پھر یہی تعلیم تعلم اور درس و تدریس کا مشغلہ اللہ سے تعلق پیدا کرتا ہے اور عالم ربانی بناتا ہے۔

"لیکن ہو جاؤ تم عالم ربانی اس کے ذریعہ کہ جو کتاب اللہ سکھتے ہو اور اس کا درس لیتے ہو"۔ (قرآن)

(۵) بھلائیوں کو رواج دینا اور برائیوں کا انسداد کرنا:

اصل بھلائی اور تمام بھلائیوں کی جڑ خدا پرستی ہے اور اصل برائی اور تمام برائیوں کی جڑ باطل پرستی ہے اسی بھلائی کے درخت کو قائم کرنے اور برائی کی جڑ سے اکھاڑنے کے لئے امت مسلمہ کو بھیجا گیا اور خیر امت خطاب دیا گیا۔

"جو تم خیر امت بنا کر بھیجے گئے ہو لوگوں کی خاطر تم ان کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے باز رکھتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔ (قرآن)

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

N. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

شمارہ ۱۹ جلد ۱۱ Price Paisse

ذکر و فکر

پند و موعظت

ارشادات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے فرمایا۔ میری پانچ باتیں یاد رکھو۔

(۱) کسی شخص کو سوائے گناہ کے اور کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے۔

(۲) ـــــ سوائے اپنے رب کے کسی اور سے امید نہ رکھنی چاہیئے

(۳) ـــــ جو چیز آدمی نہ جانتا ہو، اس کے سیکھنے میں کبھی شرم نہ کرنی چاہیئے

(۴) ـــــ عالم کو شرم نہ کرنی چاہیئے جبکہ وہ کوئی مسئلہ نہ جانتا ہو۔

(۵) ـــــ صبر اور ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے سر اور جسم۔ جب صبر جاتا رہا تو سمجھو کہ ایمان جاتا رہا۔ کیونکہ جب سر جاتا رہتا ہے تو جسم کہاں باقی رہتا ہے۔

فرمایا:۔ جس عبادت کی آدمی کو خبر نہ ہو اس میں خیر کبھی نہیں ہو سکتی

* جو آدمی علم کو اچھی طرح سے نہ سمجھے وہ عالم نہیں کہلاتا۔
* جس علم میں غور و فکر نہ ہو وہ علم نہیں کہلاتا۔
* جو شخص انصاف کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ جو بات اپنے اوپر پسند کرے وہی دوسروں کے واسطے بھی پسند کرے۔

فرمایا:۔ سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں:۔

(۱) بہت زیادہ غصہ (۲) زیادہ پیاس (۳) جلدی جلدی جماع کرنا (۴) بھٹکے (۵) تکسیر (۶) بول و براز (۷) یاد الٰہی کے وقت نیند کا آنا۔

فرمایا:۔

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مومن آدمی ایک ادنیٰ غلام سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔

عقبہ بن ابی صہبا روایت کرتے ہیں کہ جب ابن ملجم نے آپؓ کے تلوار ماری تو حضرت ابو محمد حسن روتے ہوئے آئے۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا:۔ بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا۔

* ـــــ سب سے بڑی تونگری عقل ہے
* ـــــ سب سے زیادہ مفلسی حماقت ہے
* ـــــ سب سے زیادہ وحشت غرور ہے
* ـــــ سب سے بڑا کرم حسن خلق ہے
* ـــــ احمق کی صحبت سے بچو، کیونکہ ارادہ تو وہ تمہیں نفع پہنچانے کا کرتا ہے مگر ضرر پہنچا دیتا ہے۔
* ـــــ جھوٹے سے پرہیز کرو اس لئے کہ وہ بعید کو قریب اور قریب کو بعید کر دیتا ہے
* ـــــ بخیل سے بھی گیا گذرا وہ شخص ہے کہ وہ تم سے وہ چیز چھڑائے گا جن کی تمہیں احتیاج ہوتی ہے * ـــــ تا جو سے علیحدہ رہو کیونکہ وہ تمہیں کوڑیوں کے بدلے میں بیچ دیگا

سلوک و طریقت

فرمودات حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

جاننا چاہیئے کہ دین کے اصول سے بخوبی واقفیت حاصل کرنا سالک کے اوپر واجب ہے تاکہ اس کی معرفت، عبودیت اور عبادت درست ہو جائے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اے میرے بندے پرہیزگاری اختیار کر تاکہ تو مجھے پہچانے اور بھٹکا رہ تاکہ تو مجھے دیکھے اور علائق دنیاوی سے دور رہ، تاکہ معرفت عبودیت اور عبادت تک تیری رسائی ہو جائے۔ دین کے اصول اسلام اور حق کا اعتقاد۔ ایمان، ایقان، معرفت، توحید ہیں۔

بہرحال ظاہر اسلام یہی چیزیں ہیں۔ جیسا کہ فخر عالم سلام اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اول شہادت۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوم نماز کا قائم رکھنا۔ سوم زکوٰۃ دینا۔ چہارم رمضان شریف کے روزے ادا کرنا۔ پنجم۔ اگر قدرت رکھتا ہو حج کرنا۔ اور حقیقت اسلام یہ ایک نور ہے جو مومنین کے سینہ میں ڈالا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ کہ جس شخص کا سینہ حق تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے، وہ نور الٰہی پر قائم ہے۔ اور جب حقیقت اسلام نور مقذوف ثابت ہو گیا۔ اور ظاہر اسلام وہی مذکورہ پانچ ارکان ہیں، ہی، پس اس حدیث کے معنی (کہ مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں) اس طرح ہوں گے کہ اسلام کا کمال اور پھل یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے شروں سے محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم اور اعتقاد مغیبات کے وجود پر ایک علم کا نام ہے جو قلب میں مستحکم ہوتا ہے۔

حقیقت اعتقاد:۔

قلب کے اندر ایک نور کا نام ہے کہ جو کچھ شک و شبہ پیش آتا ہے وہ نور اسے دفع کرتا ہے۔ اور صحیح اعتقاد وہ ہوگا جو صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کے اعتقاد سے مطابق ہو، اور تعطیل، الحاد تشبیہ، تجسم، حلول، اتحاد اور اباحتہ وغیرہم سے جو مبتدع داخل ہوا کے مخترعات میں سے ہے خالی ہو، پس جو کچھ کتاب و سنت کے موافق اور قرون ثلاثہ والوں کے اجماع سے ثابت ہوگا۔ وہ درست ہے ورنہ فاسد، چنانچہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف میں فرمایا کہ تمام قرنوں میں بہتر قرن میرا زمانہ ہے۔ اسی کے بعد وہ قرن جو میرے قرن سے متصل ہے، پھر وہ لوگ جو میرے قرن کے تعلق رکھنے والوں سے متصل ہیں۔

فرمایا:۔ زیادہ ہوشیاری سوء ظن ہے۔
محبت اپنے سے بعید النسب آدمی کو قریب کر دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور (پاکستان)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مرثیہ

وقال حسان بن ثابت یرثی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما (دیوان حسان ص ۱۱۱)

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہتے ہوئے فرمایا

یا للرجال لدمع هاج بالسنن انی عجبت لمن یبکی علی الدمن

اے لوگو مدد کرو اس آنسو کی جو ابھرا ہے بہنے کیلئے، بیشک میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو آہ و بکا کرتا ہے ٹیلے پر

انی رأیت امین اللہ مضطهدا عثمان رهنا لدی الاجداث والکفن

بیشک میں نے اللہ کے امین عثمان کو قبروں اور کفن کے درمیان مرہون پڑا دیکھا ہے

یا قاتل اللہ قوما کان شانهم قتل الامام الامین المسلم الفتن

اے قوم اللہ اس قوم کو غارت کرے جس کا طریقہ امین فرمانبردار اور سمجھدار امام کو قتل کر دینا ہے

ما قاتلوه علی ذنب ألم به الا الذی نطقوا بوقا ولم یکن

نہیں قتل کیا ان لوگوں نے اسے کسی ایسے گناہ پر جس کا اس نے قصد کیا ہو مگر انہوں نے باطل کلام کیا اور وہ ایسا نہ تھا۔

اذا تذکرته فاضت بادبعة عینی بدمع علی الخدین محتفن

جب میں اسے یاد کرتا ہوں تو میری آنکھیں چاروں گوشوں سے رخساروں پر لگاتار آنسو بہاتی ہیں

(زاہد گکھڑوی)

جمعہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے شمارہ ۱۵

Scanned with CamScanner

اسلام اور ترقی

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ

(قسط نمبر ۴)

بصورت دیگر دن بھر بیٹھے ہوئے اونگھتے رہتے اور جہاد اور تجارتی کاروبار درہم برہم ہو جاتا۔ اس لئے نماز تہجد کی فرضیت کو ان امور کے لئے وقت فارغ کرنے کی وجہ سے ساقط کر دیا گیا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تجارت کا صحیح مقام معلوم ہو جاتا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں بیٹھ کر نوافل تلاوت کلام الٰہی یا ذکر خداوندی میں مصروف رہنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا
فی الارض وابتغوا من فضل اللہ

(سورہ الجمعہ رکوع ۲)

جب تم نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں تلاش معاش اور تجارتی کاروبار کے لئے پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل یعنی روزی کو تلاش کرو

حج کی اہمیت بھی نماز سے کچھ کم نہیں۔ قرآن حکیم کی سورۃ بقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دوران حج میں حاجی تجارتی کاروبار بھی کر سکتا ہے۔ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم۔

پیغمبر آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو آدمی تجارت کرے اور اس میں سچائی اور امانت کا لحاظ رکھے تو آخرت میں اس کا مقام انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کے ساتھ ہوگا، انبیاء اور صدیقین کی معیت اور رفاقت کو پا لینا معمولی بات نہیں۔ یقیناً بڑی بڑی نیکیوں سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن تجارت مومن کو اس ارفع مقام پر پہنچا دیتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کامیاب تجارت کے دو گر اور اصول بھی بتلائے ہیں۔

(۱) صداقت (۲) امانت

ان دونوں اصولوں پر بڑی حد تک یورپی اقوام عمل پیرا ہیں اور اسی لئے ان کی تجارت کامیاب ہے لیکن ہم نے اپنے گھر کے ان دونوں اصولوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور خرید خیانت اور دھوکہ بازی کو اپنا شعار قرار دے لیا ہے۔ اس لئے ہماری تجارت ناکام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنے قول کے ذریعے بلکہ اپنے عمل سے بھی اسی کی تعلیم دی۔ اسی لئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کی غرض سے خود شام کا سفر فرمایا۔ واپسی میں وہاں سے سامان تجارت لا کر مکہ معظمہ میں فروخت کیا۔ صدق و امانت کی وجہ سے آپ کی تجارت نہایت کامیاب رہی۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد امت کی افضل ترین شخصیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ خلافت سے پیشتر اوائل عہد خلافت میں آپ بھی کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ پھر کاروبار حکومت کی زیادتی اور صحابہؓ کے اصرار پر بادلِ نخواستہ آپ کو تجارت چھوڑنی پڑی، تو آپ کے کنبہ کے خرچ کے لئے بیت المال میں سے سالانہ تنخواہ اولاً دو ہزار درہم اور آخراً ڈھائی ہزار درہم مقرر کی گئی جو پاکستانی سکہ کے حساب سے بالترتیب پانچسو اور پانچسو پچیس روپے سالانہ یعنی تقریباً پچاس روپے ماہوار تھی۔

دائرۂ تجارت

تجارت کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ زیادہ سرمایہ ہی سے تجارت شروع کی جائے بلکہ معمولی سرمایہ سے بھی تجارت کی ابتدا کی جا سکتی ہے۔ آج جس قدر بڑے بڑے تاجر نظر آ رہے ہیں، ان سب نے اپنی تجارت کا آغاز معمولی سرمایہ ہی سے کیا تھا۔ رفتہ رفتہ انہوں نے ترقی کی اور وہ بڑے تاجر بن گئے۔ دیہات میں بہت معمولی سرمایہ سے مرغی خانہ کھولا جا سکتا ہے اور اس کے ذریعے گھر بیٹھے کافی آمدنی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی جا سکتی ہے۔ مچھلیوں کے تالاب بنائے جا سکتے ہیں۔ نفع بخش ذریعہ معاش کے لئے ان طریقوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ گھریلو صنعتوں مثلاً حجاب، سوئیٹر، تولیے کپڑوں پر کشیدہ کاری اور اسی طرح کی دوسری دستکاریوں کو بروئے کار لا کر فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کے کام مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی انجام دے سکتے ہیں اور بیکاری بھی دور ہو سکتی ہے۔

ہمارے ملک میں اکثر اوقات کنبہ میں ایک ہی مرد کماتا ہے اور گھر کے باقی افراد بیکار رہتے ہوئے اسی ایک مرد کی کمائی پر بسر اوقات کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے ممالک میں گھر کا ہر فرد کماتا ہے جس کی وجہ سے ایک خاندان کی کمائی میں بحیثیت مجموعی اضافہ ہو جاتا ہے اور سب لوگ خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں بنابریں ترقی کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہر فرد کے لئے مناسب حال کام مہیا کیا جائے۔ جس کی بدولت پورا خاندان اکتساب رزق میں مصروف ہو۔ اس سلسلے میں وقت کے نئے تجربات اور تازہ معلومات سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہماری مادی ترقی اور خوشحالی میں اضافہ ہو سکتا ہے اور ہماری آمدنی کا دائرہ وسیع ہو سکتا ہے

مالی ترقی کے لئے صرف آمدنی بڑھانا ہی کافی نہیں بلکہ آمد و صرف میں صحیح توازن قائم رکھنا بھی حد درجہ ضروری ہے۔ اسلام اور قرآن نے اس سلسلے میں بھی ہماری رہنمائی کی ہے اور ہمیں واضح ہدایات دی ہیں۔ جن کے ذریعے نہ صرف آمد و صرف میں صحیح توازن قائم ہو سکتا ہے بلکہ ناجائز اور غیر ضروری مصارف کے دروازے بند ہو جانے سے کمائی ہوئی رقم کے پس انداز ہونے میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ آمدنی میں اضافہ سے زیادہ اہم احتیاجات کو کم کرنا ہے۔ پہلی چیز یعنی آمدنی میں اضافہ غیر اختیاری فعل ہے۔ مگر دوسری چیز یعنی خرچ میں کمی کرنا یہ اپنے اختیار میں ہے۔ اس لئے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے احتیاجات کو حتی الامکان گھٹانے کی کوشش کرے

شادی کے اخراجات بیجا

اسلام میں بیاہ شادی نہایت سادہ اور کم خرچ معاملہ ہے۔ تاکہ ہر فرد بغیر کسی دقت کے عقد ازدواج کو آسانی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچا سکے۔ اسی سادگی کے پیش نظر اسلام نے گواہوں کی موجودگی میں ایجاب قبول کے الفاظ پر نکاح کا مدار رکھا ہے۔ جس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔ البتہ صرف مہر کا بار برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جو ائمہ ثلاثہ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تین درہم یعنی پاکستانی سکے کے حساب سے صرف بارہ آنے ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دس درہم یعنی تقریباً اڑھائی روپے پاکستانی سے پورا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی اس صورت میں جبکہ مہر نقد ادا کرنا ہو، ورنہ مہر مؤجل یعنی میعادی مہر کی صورت میں جب بھی شوہر کو استطاعت حاصل ہو، اس وقت یہ رقم ادا کی جا سکتی ہے اس صورت میں ایک مسلمان کے لئے شادی بیاہ کا فوری خرچ زیادہ سے زیادہ اڑھائی روپے میں پورا ہو سکتا ہے اور اگر اتنی رقم بھی فی الحال موجود نہ ہو تب بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ جب یہ رقم حاصل ہو جائے اس وقت ادا کر دے۔ دعوت ولیمہ بھی ایسی ضروری نہیں کہ اس کے بغیر نکاح جائز ہی نہ ہو۔ البتہ اگر مسنونہ طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو حسب توفیق چند افراد کو سادہ طریقے پر جو کچھ کھلا سکے وہ کافی ہے۔ کسی قسم کے تکلف کی ضرورت نہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں سب سے بڑی دعوت ولیمہ کی وہ صرف ایک بکری کے گوشت کا شوربا اور روٹی پر مشتمل تھی۔ اس سے زیادہ کچھ تکلف نہ تھا۔ اور حدیث نبویؐ میں آیا ہے ولیمہ ولو بشاۃ کے ذریعہ اسی کی جانب اشارہ بھی ہے۔ اسلامی قانون کو ترک کر کے ہم نے رسم و رواج کی شیطانی راہ اختیار کی اور نام و نمود، ریا اور شہرت کی غرض سے بیاہ شادی کے اخراجات کو وسیع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ زیورات طلبوسات، دیگر سازوسامان اور شاہانہ دعوت ولیمہ کے مسرفانہ اخراجات کو لازم سمجھ لیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۲۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

مطابق

۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء

جلد ۱۱

شمارہ ۱۵

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

زمطبوعات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل

لاہور

مسلمانو! اور علماء کرام!

لاہور چلو

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

کوئی مسلمان اب اس حقیقت سے ناواقف نہیں رہا کہ مذہبی اعتبار سے موجودہ دور تمام پہلے کے ادوار سے نازک تر دور ہے۔ عالم اسلامی سے قطع نظر کرکے خود پاک و ہند کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر ہر حساس مسلمان کو دکھ ہوتا ہے۔ ہم نے پاکستان بنایا، اور یہ جانتے ہوئے بنایا کہ ۵ کروڑ مسلمانانِ ہند بھارتی سورماؤں، جن سنگھی درندوں، مہاسبھائی غنڈوں کے تختۂ مشق ہو جائیں گے اور کتنا قابل قدر تھا ان ہندوستانی مسلمانوں کا جذبہ جو یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ ہم متعصب ہندوؤں کے دائمی غلام ہو جائیں گے۔ جس سے ہمارا ایمان اور جان اور عزت و آبرو خطرہ میں پڑ جائے گی صرف اسلام کی خاطر پاکستان کی حمایت کی، کہ چلو ہمارا جیسا بھی حال ہو ——— مگر دس کروڑ مسلمانوں کی اسلامی حکومت معرضِ وجود میں آ جائے گی۔ آہ! آج جب ان فدا کار مسلمانوں کا قتل عام دیکھتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس سال میں، ہزار بلاؤں میں سات لاکھ کلمہ گو موت کے گھاٹ اتارے گئے اور یہ بہیمانہ مشقِ ستم اب بھی جاری ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لے دے کے اپنے اوپر غصہ آتا ہے۔ تہہ در تہہ پریشان بہ جان در پریشان اس وقت کے پاکستانی مسلمانوں کا یہ خیال بالکل درست تھا کہ ہماری قوت خود بخود ہندی مسلمانوں کی حفاظت کی ضامن ہوگی۔ اب یہ فریاد کس کے آگے لے جائیں کہ سابقہ پاکستانی حکومتوں نے پاکستان کو مضبوط کرنے اور قوم کو خود اعتمادی بلکہ توکل علی اللہ اور اسلام کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ سکھانے کی بجائے امریکہ کا پابند یا دست نگر بنا ڈالا۔ جس پر اس کے پاکستانی ایجنٹ بڑے مطمئن تھے۔ دوسری طرف علماء حق کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ اور یہ اس لئے کہ ارباب اقتدار، ارباب عیش و عشرت کو اس کے بغیر دا عیش دینے اور خرمستیاں کرنے کا موقعہ میسر نہیں ہوتا تھا۔ بہرحال آج تک علماء حق کو چاروں طرف سے زچ کرنے اور دبانے کی سعی کی گئی۔ مگر اس طائفہ حق نے جس ثابت قدمی کا ثبوت دیا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

علماء کرام اور دیندار مسلمانو!

آج آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس ملک میں اسلام باقی رہے یا نہ رہے۔ وہ اسلام جو خلفاء راشدین اور اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام تھا۔ یقیناً ہمارا فیصلہ یہی ہے کہ ہم اسلام کو باقی رکھنے کی کسی کوشش سے دریغ نہیں کریں گے۔ تو پھر خدا را جاگو اور وقت کی قدر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام ساتھ دو۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس اہل اسلام کے دلوں کی آواز ہے۔ علماء دین کے وقار کا مسئلہ ہے۔ اسلامی شریعت اور قرآنی قانون کی حمایت کا سوال ہے۔ ہم کو نہایت امن و امان سے ملک کے لئے تعمیری اصلاحی پروگرام بنانا اور اہل ملک کی رہنمائی صرف اور صرف تعلیماتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں کرنی ہے۔

اس لئے اس موقعہ کو غنیمت جان کر کانفرنس کو کامیاب کرنے میں اپنی پوری جدوجہد خرچ کر ڈالو اور ہم اسلام کی رسی پکڑ کر مضبوط ہونے سے ہی ہندی مسلمانوں کے مظالم کا تدارک کر سکتے ہیں۔ کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

مشہور عالم دین کی وفات

ہمیں یہ معلوم ہو کر انتہائی صدمہ ہوا کہ مشہور عالم دین، بہترین مفتی اور قابل قدر دینی کارکن شہر ملتان کی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان، ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء کو ملتان میں بعارضہ ہیضہ وفات پا گئے۔ جن کو غسل دیکر اور جنازہ پڑھ کر رات ہی کو ان کے وطن ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ کر دیا گیا۔ ملتان کے ہیضہ سے جو مسلمان بھی شہید ہوئے ہیں۔ سب سے ہم کو ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائیں اور اس موذی مرض کو دفع کرے۔ مگر حضرت مفتی صاحب مرحوم کی وفات۔ سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کے پُر ہونے کی مستقبل قریب میں کوئی توقع نہیں ہے۔ ہم علماء ملتان سے عرض کرتے ہیں کہ جہاں طاعون کی وبا سے ہزاروں صحابہؓ بمعہ حضرت عبیدہ بن جراحؓ شہید ہوئے مگر اہل اسلام نے اسلام پر کوئی آنچ نہیں آنے دی۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے استقامت سے میدان عمل میں آئیں۔ یہی صحیح کام ہے جس سے ہم ان حضرات کی روحوں کو خوش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے متعلقین کو صبر اور مدرسہ قاسم العلوم اور جمعیۃ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین:

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے ترانہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔ ترسیل زر کا پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مشرق وسطیٰ کی صورت حال

ایک اور عرب اسرائیل جنگ

گوریلا جنگ عربوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں

علی محمد شاہین

تاریخ شاہد ہے کہ عربوں نے اپنے حریفوں کے خلاف ہمیشہ چھاپہ مار جنگ سے مدد لی۔ اس کا ثبوت کئی صدیاں قبل اور بعد از مسیح میں اس وقت بھی ملتا ہے۔ جب اپنے وقت کی دو عظیم سلطنتوں روم اور فارس نے عربی علاقے پر تاخت و تاراج کا سلسلہ شروع کیا تو عربوں کو گوریلا طریق جنگ کے سوا اور چارہ نہیں تھا کہ وہ اسے بروئے کار لا کر قسمت آزمائی کریں۔ آخر نتیجہ یہ نکلا کہ فارس اور روم کی سلطنتیں عربوں کی اس آئے دن کی یلغار سے تنگ آ گئیں، اور اپنی سلطنت کے عربی علاقے سے ملحق دو عربی قبائل کی ریاستیں قائم کر کے ان سے گلو خلاصی حاصل کر لی۔ چنانچہ ایران نے بنو لخم کی عراق عرب میں اور روم نے بنو غسان کی اردن میں حکومت قائم کر دی۔ نیز الجزائر اور جنوبی عرب کے حریت پسندوں کی جنگ آزادی اور پھر حالیہ فلسطینی عرب مجاہدین کی "الفتح" کی گوریلا جنگیں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ انہوں نے گذشتہ سال جون کے معرکے کے بعد اپنی انقلابی سرگرمیاں اس قدر تیز کر دی ہیں کہ اسرائیل ان کی کارروائیوں سے بوکھلا گیا ہے۔

تاہم اسرائیلی حکمران طبقہ ریاکاری اور عیاری پر آمادہ ہے اور ان کے بیانات امن محض دھوکے ہیں ان کی یہ روش روز ازل سے جاری ہے اور عربوں کے خلاف ان کی سینکڑوں قومی تنظیمیں، فیڈریشنیں، کونسلیں اور خلاح و بہبود کی انجمنیں مغرب اور دنیا کے دیگر ممالک میں پوری طرح اپنا اثر ڈال رہی ہیں، جیسا کہ

* عیسائیوں کے مذہبی اداروں کے ساتھ مکمل مالی تعاون
* کونسلوں اور کلیساؤں پر دباؤ کہ عرب مہاجرین کی جد وجہد سے ہاتھ اٹھا لیں۔
* یونیسکو فنڈ سے عرب اساتذہ کو امداد دینے کے خلاف احتجاج۔
* اسرائیل کی امداد کے لئے ہر سال لاکھوں ڈالر کا مصرف
* مغربی اخبارات اور جرائد میں صیہونی پروپیگنڈہ اور دنیا بھر کے ممالک میں اس کی اشاعت۔

عرب رہنماؤں پر شرمناک حملے اور ان سے متعلق بیانات کو مسخ کر کے شائع کرنا صیہونی عزائم کا خصوصی کردار بن چکا ہے۔ مثلاً:۔

(۱) صدر ناصر کو چھوٹے ہٹلر کے نام سے یاد کرنا
(۲) صدر ناصر کی فرعون ازم کا علمبردار کے نام سے تشہیر
(۳) ۱۹۶۱ء میں بلغراد کانفرنس میں سوویت یونین کے وسط ایشیا میں ایٹمی دھماکوں کے آغاز پر سب سے پہلے صدر ناصر نے آواز اٹھائی۔ لیکن صیہونی حواریوں کا یہ غلط پروپیگنڈہ ہوا جو سراسر غلط تھا کہ:۔

"آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو نے روس کے ایٹمی تجربے کے خلاف تقریر کی"۔

(۴) جارجیا میں متعصب کیولسٹوں نے یہودیوں کے کئی معبد تباہ کئے تو اس کا الزام بھی صدر ناصر پر عائد کیا گیا کہ:۔

"اس کے پس پردہ مصر کا ہاتھ تھا"۔

(۵) ۱۹۵۹ء شاہ حسین کے ہالی وڈ کی ایک تقریب میں شریک ہونے کے بعد ان کے رومان کی فرضی حکایت کی اشاعت۔

(۶) ۱۹۶۱ء میں شاہ سعود کے دورۂ امریکہ پر ان کی بیویوں اور حرم کی لچر داستانوں کی تشہیر۔

(۷) پھر حال ہی میں مارشل عامر کے فرضی وصیت نامہ کی اشاعت بھی دنیائے عرب بالخصوص جمال ناصر کے خلاف ایک اچھا خاصا فتنہ پیدا کرنے کے مترادف ہے، اور مارشل عامر کی زبانی یہ کہلوانا بھی کذب و افترا کی بہترین مثال ظاہر کرتا ہے کہ:۔

"ہم میں سے کسی ایک شخص (ناصر) کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ میں پوری ذمہ داری قبول کرتا ہوں"۔

"محمد نجیب کی ۱۹۵۵ء میں زبان بندی کی گئی تھی۔ حتیٰ کہ وہ بالکل ہی خاموش ہو گئے"۔

جہاں تک جنرل نجیب کا تعلق ہے اُن کے عزل میں مارشل عامر کا مرکزی کردار رہا ہے۔ پھر جون ۶۷ء کے معرکے کے بعد صدر ناصر کا استعفیٰ اور پھر رائے عامہ کے ایماء پر دوبارہ بحالی صیہونیت کی امیدوں پر پانی پھر جانے اور ان کی نیوز ریوس کا رائے عامہ کو متاثر کرنے کے لئے کاری ضرب پہنچانے کا باعث بنا جس کا ردعمل مارشل عامر کے فرضی کتابچہ کی صورت میں ظاہر کیا گیا۔ اور پھر وصیت نامہ کا کڑی نگرانی اور سخت پہرہ کے باوجود قاہرہ سے طرابلس یا بیروت پہنچ جانا کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے؟

اسلام اور عرب دشمن عناصر اور مغرب کے متعدد سیاسی مبصرین اس وقت بھی یہ خیال کرتے تھے کہ عرب سربراہ کانفرنس کا انعقاد تو کجا وزرائے خارجہ کی ابتدائی کانفرنس بھی عرب ممالک کے مختلف ممالک کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ناکام ہو جائے گی۔ لیکن ان کے بیانات خام ثابت ہوئے اور ۔۔۔ قاہرہ کانفرنس کی خصوصی اہمیت اور مقاصد واضح ہو گئے۔

• ۔۔۔ خرطوم کانفرنس عرب ممالک کے مابین اتحاد پیدا کرنے اور جارحیت پسندوں کے خلاف جد وجہد کے مقاصد میں ایک سنگ میل ثابت ہوئی۔ بعض اہم سیاسی بیانات یہ تھے:

(۱) یمن سے مصری فوجوں کی واپسی سے متحدہ عرب جمہوریہ کے دفاع کا استحکام۔
(۲) شاہ فیصل کا تدبر اور شاہ پسندوں کو امداد روک دینے کا وعدہ۔
(۳) جمال ناصر کا مستحسن قدم جس سے جمہوریہ کا استحکام
(۴) کویت، سعودی عرب اور طرابلس کی طرف سے مصر اور اردن کی مالی امداد

اس طرح خرطوم کانفرنس نے اپنی تمام دشواریوں کے باوجود ایک اہم اور مثبت کردار ادا کیا اور عرب ممالک نے اس سے اسرائیلی جارحیت کے انسداد کی مساعی، اقوام متحدہ اور اس کے باہر اپنے لئے بین الاقوامی حمایت کو وسعت دینے کے مواقع کی حصولی اور سامراجی دشمن بنیاد پر عرب دنیا نے تمام وطن پرست قوتوں کو متحد کرنے کی جد وجہد کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا جن سے متحدہ عرب جمہوریہ، شام اور اردن کو سنبھلنے کا پورا موقع مل گیا اور اب وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ اپنے حریف کے جارحانہ عزائم کا قلع قمع کر سکیں اور نہر سویز کے بند ہو جانے کے بعد مغربی ممالک کی معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ پونڈ کی قیمت میں تخفیف، سالیہ طلائی بحران اور پھر عرب شیوخ کا ڈالر اور اسٹرلنگ کے علاقہ سے اپنی دولت نکال کر فرانس پہنچا دینا ایسی باتیں ہیں جنہوں نے مغرب کی معیشت پر بہت برا اثر ڈالا ہے نیز شرق اوسط کے اس سیاسی بحران کا مناسب جواز تلاش نہیں پا رہا ہم ناکامیوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے عرب اور اسرائیلی نمائندوں کا اجلاس طلب کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے اور اس سلسلے میں محمود ریاض اور جان نگ کے مذاکرات بھی ناکام ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ۲ مارچ ۶۸ء کو صدر ناصر نے اعلان کیا تھا:۔

"متحدہ عرب جمہوریہ کی مسلح افواج مقبوضہ عرب علاقوں کو آزاد کرانے کے لئے جنگ لڑیں گی"۔

۸ مارچ ۶۸ء کو شام کے صدر ڈاکٹر نورالدین العطاشی نے بھی یہ اعلان کیا:۔

"شامی افواج اسرائیل کے خلاف ہر قسم کی جنگ لڑنے کے لئے تیار ہیں اور اسرائیل اپنی شرائط منوانے کے لئے جنگ کو آخری کار بنا رہا ہے"

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مسائل و افکار

مفتی محمد یوسف کی دورنگی

دنیا کی طمع و لالچ کی وجہ سے شیطان لعین بڑے بڑے بزرگوں کو صحابہ کرامؓ کی دشمنی اور آبرو پر حملہ کرنے کے لئے تیار کر دیتا ہے۔

یکم اپریل ۶۸ء کے ترجمان اسلام میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کا مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ حق اور باطل کی کشمکش چودہ سو سال سے چلی آرہی ہے۔ علماء حق اور دیندار طبقہ ہر وقت باطل سے برسرپیکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ حق غالب اور باطل مغلوب، علماء حق فاتح اور علماء سوء شکست کھاتے رہے۔ اہل علم اور پڑھا لکھا طبقہ بخوبی واقف ہے۔ کہ مئی ۱۹۶۵ء سے لے کر ستمبر تک مودودی صاحب نے ماہنامہ ترجمان القرآن میں صحابہ کرام خصوصاً خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ، عمرو بن العاصؓ وغیرہ کی عزت و آبرو پر ناپاک جسارت کر کے کیچڑ اچھالا۔ صحابہ کرام کی شان میں حضور علیہ السلام کی بے شمار احادیث کو پس پشت ڈال کر غلط اور بے بنیاد تاریخی روایات جمع کر کے اہل سنت والجماعت کے دلوں کو مجروح کر کے خارجیوں اور شیعوں کا کردار ادا کیا۔ تو اس وقت جامعہ اسلامیہ پشاور کے مفتی محمد یوسف صاحب نے مودودی صاحب کو خط لکھا۔ جس کا مضمون ماہنامہ رسالہ جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء اور ترجمان اسلام یکم جولائی ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔

چنانچہ مفتی یوسف صاحب جناب مودودی صاحب کو لکھتے ہیں (۱) کہ یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حضور علیہ السلام اور پوری امت کے درمیان دین کے صحیح تصور کے بارے میں اگر کوئی قابل اعتقاد واسطہ ہے تو وہ صرف صحابہ کرام کی برگزیدہ اور مقدس جماعت ہے۔ اہلسنت والجماعت کے مابین اس بارے میں دو رائیں نہیں۔ الصحابہ کلہم عدول کی صفت عدل اور دینی تقدس کی بنیاد پر علم کلام والوں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر۔ یعنی صحابہ کرام کا ذکر خیر سے کیا جائے۔

مگر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آپ (مودودی) کے اس مضمون کے آخری حصہ کے مطالعہ سے ایک قاری کے ذہن میں بعض صحابہ کرام کے متعلق جو تصور قائم ہو جاتا ہے وہ انتہائی غلط بلکہ برا تصور ہے۔ جو یقینی طور پر اس اعتقاد کو متزلزل کر دیتا ہے۔ جو دین کے بارے میں پوری امت کو حضرات صحابہ کرام کی ذوات قدسیہ پر حاصل ہے)

(۲) ایک دوسری جگہ مفتی یوسف صاحب لکھتے ہیں:۔ (آج اس مضمون کی اشاعت پر جماعت اسلامی اور بیرون جماعت کے حلقوں میں جو بحثیں ہو رہی ہیں۔ اگر ان پر آپ (یعنی مودودی) مطلع ہو جائیں تو آپ بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کہ فی الواقعہ اس مضمون سے بہت سے بزرگان خدا کے دلوں میں حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام کے اعلیٰ منصب عدالت و امانت کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں کہ برسوں تک مسلسل کوششوں سے ان کا ازالہ مشکل ہے۔ (ماہنامہ جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء ص ۲۲)

(۳) اسی رسالہ میں ایک مقام پر مولانا مودودی کو مخاطب ہو کر لکھتے ہیں (ایسی حالت میں تو تاریخ کے پیش کردہ واقعات و حالات قابل التفات بھی نہیں ہو سکتے۔ چہ جائیکہ انہیں شرعی مسلمات کے خلاف بغرض استشہاد پیش کئے جائیں)

(۴) آگے تحریر فرماتے ہیں۔ (لہٰذا قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک یقینی حقیقت کے مقابلہ میں تاریخی استناد قابل اعتماد نہیں ہو سکتا)

غرض یہ ہے کہ مفتی محمد یوسف صاحب ۱۹۶۵ء میں مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت سے اختلاف کر کے مذکورہ بالا قسم کا مضمون شائع کر کے عظمت صحابہ اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

لیکن اب ۱۹۶۷ء میں مودودی صاحب کے ان تمام بے بنیاد مواد اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کی عبارتیں درست ثابت کرانے کے لئے مودودی کی طرف سے دفاع کر رہے ہیں۔ یہ کیا دورنگی ہے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ پہلے مفتی یوسف کو مودودی صاحب کی عبارتیں سمجھ میں نہ آئیں اور بغیر لالچ کے اختلاف رائے اور اجماع امت کے خلاف ثابت کرنے کی وجہ سے مودودی کو مفصل خط بھیجا۔ اور اب بغض صحابہ یا محبت مودودی کی وجہ سے وہ تمام غلط عبارتیں صحیح ثابت کرنے کی کوشش میں مستغرق ہو کر نام نہاد علمی جائزہ کے نام سے کتاب لکھی ہم مفتی صاحب کو کہتے ہیں:۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

ہمارے شیخ المشائخ حافظ المشائخ حافظ الحدیث استاد م مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی ہمیشہ فرماتے ہیں۔ رب رشے مت کھسے (یعنی اللہ تعالیٰ جب ناراض ہوتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے یہی مقولہ مفتی یوسف پر درست آتا ہے۔

احقر
عبدالحکیم بنوی
سرائے نورنگ

تاریخ اسلام سے بے انصافی

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے لوگ ہر دور میں پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے تاریخ اسلام کو مسخ کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ ان خام دماغ لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زریں دور اور خلفائے راشدین کے عظیم کارناموں کو جس غلط رنگ میں پیش کیا ہے وہ آنے والی نسلوں کے لئے مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔ ان مدعیان اسلام نے خلفائے راشدین و مفکرین اور محدثین پر جو ناپاک حملے کئے اُن سے نہ صرف مسلمانوں کی عظمت کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ تاریخ اسلام پر برا اثر پڑتا ہے۔ اگر خلفائے راشدین جیسی عظیم شخصیتوں کو ہدف تنقید بنایا جائے تو ہماری تاریخ میں وہ کونسی شخصیتیں رہ جاتی ہیں۔ جن کے کارناموں پر ہم اور ہماری آنے والی نسلیں فخر کر سکیں۔ کیا رسول مقبولؐ کی سیرت، حضرت عمرؓ کی عظیم فتوحات، حضرت عثمانؓ کی سیرت طیبہ اور حضرت علیؓ کی شجاعت مشکوک ہے؟ نہیں ہرگز نہیں ان فرزندان اسلام کی اسلامی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم اسلام کے ان سپوتوں کو بالفرض نظر انداز کر جائیں تو ہمارے پاس تاریخ کا وہ کون سا قابل فخر سرمایہ رہ جاتا ہے، جس کو ہم غیر مسلم قوموں کے سامنے پیش کر سکیں۔ کیا ملت اسلامیہ اس قسم کی تاریخ کا مطالعہ کرے گی۔ جس میں ہٹلر اور مسولینی کے دل سوز مظالم یا انگریزوں کی شرمناک اور حماقت انگیز تاریخ کا مطالعہ کریں۔ جس میں انسانیت اور شرافت کا جنازہ نکالا گیا آج بھی ہمارے ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اسلام کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین سے غلط باتیں منسوب کرتے ہیں اور اپنے آپ کو دین کا سب سے بڑا ٹھیکیدار ثابت کرتے ہیں۔

میں مودودی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے وہ کونسی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ جس کی نشاندہی وہ خلافت و ملوکیت میں کرتے ہیں (مودودی صاحب نے) حضرت عثمانؓ اور عمرؓ کے متعلق جو غلطی کی ہے اس کو کسی صورت میں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ خلافت و ملوکیت کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر صحیح عقل رکھنے والا انسان یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ مودودی صاحب نے خلفائے راشدین پر ناپاک حملے کر کے تاریخ اسلام سے بے انصافی کی ہے۔ حضرت عثمانؓ جس کی سیرت طیبہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہے کہ حضرت عثمانؓ ایسے انسان ہیں جس سے فرشتے بھی شرم و حیا کرتے ہیں اور صلح حدیبیہ کے وقت۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لی تو اس وقت حضرت عثمانؓ موجود نہ تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہاتھ میرا اور دوسرا ہاتھ حضرت عثمان کا ہے۔ آپ اندازہ لگائیے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کو ان کی غیر موجودگی میں کتنی اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن

(باقی صفحہ ۷ پر)

Scanned with CamScanner

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

اور

خلافت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(ناہید گکھڑوی)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رخصت کے بعد جب خلافت اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا سوال شدت سے ابھرا تو وقتی طور پر اہل ایمان کی صفوں میں کچھ افتراق سا پڑ گیا۔ انصار مدینہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر ایک جلیل القدر انصاری صحابی حضرت سعد بن عبادہ الخزرجی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرنے کا فیصلہ کیا اور جب اس بات کا مہاجرین کو پتہ چلا تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے اور مسئلہ خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور حضور علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں فرمایا کہ خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیئے۔ چنانچہ انصار مدینہ نے جب یہ ارشاد سنا تو وہ اپنے فیصلہ سے دستبردار ہو گئے اور سب کے سب مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

یہ واقعہ تاریخ اور حدیث کی بیشتر کتابوں میں اجمالاً یا تفصیلاً موجود ہے۔ لیکن روایات میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا انہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت کی تھی یا نہیں؟ بعض روایات کے مطابق آپ نے حضرت صدیقؓ کی بیعت نہیں کی، اور ناراض ہو کر ارض شام کی طرف چلے گئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ چنانچہ انہی روایات کی روشنی میں مشہور امام حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے تہذیب التہذیب اور الاصابہ میں اور حافظ ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں یہ لکھا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضرت صدیقؓ کی بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن اس کے برعکس ایسی روایات بھی موجود ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ سیدنا سعدؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کی خلافت کو تسلیم کیا تھا۔ اور جن بزرگوں نے "تخلف عن البیعۃ" کا قول کیا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔

لیکن "خلافت و ملوکیت" کے مصنف جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے تخلف عن البیعۃ کی روایات اور ان بزرگوں کے ارشادات کو بنیاد بنا کر جس انداز سے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر طعن و اعتراض کیا ہے وہ ملاحظہ فرمایئے۔

خود مدینہ میں جب حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے قبائلی عصبیت ہی کی بنا پر ان کی خلافت تسلیم کرنے سے اجتناب کیا تھا۔

(خلافت و ملوکیت ص ۹۷)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:۔

مگر جب حضرت ابوبکرؓ نے مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ قریش خلافت کے لئے احق ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے عرب میں کسی اور کی خلافت کامیاب نہیں ہو سکتی تو انصار نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس پورے گروہ میں صرف حضرت سعد بن عبادہؓ ایک ایسے شخص تھے۔ جن کے اندر امیدواری کی بو پائی جاتی تھی۔ مگر سب کو معلوم ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے بھی ان کا ساتھ نہ دیا۔ نہ اس کی روش کو پسند کیا اور مرتے دم تک وہ منفرد ہی رہے۔

(جماعت اسلامی کی انتخابی جدوجہد ص ۲۷)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ موصوف کے نزدیک نہ صرف یہ کہ حضرت سعدؓ نے خلافت صدیقؓ کو تسلیم کرنے سے اجتناب کیا تھا بلکہ اس اجتناب کی بنیاد بھی "قبائلی عصبیت" تھی۔ اگر تو معاملہ صرف "تخلف عن البیعۃ" کے ذکر تک محدود رہتا تو کسی حد تک قابل برداشت تھا لیکن ایک مختلف فیہ امر میں جبکہ جانب مخالف کے دلائل بھی وزنی ہوں کسی صحابی رسول پر قبائلی عصبیت کا شکار ہونے کا الزام لگانا بڑی دیدہ دلیری اور جسارت کی بات ہے۔ جس سے ناواقف اور سطحی قسم کے دماغ کافی حد تک متاثر ہو سکتے ہیں۔

سیدنا سعدؓ پر قبائلی عصبیت کا شکار ہو کر خلافت صدیقؓ کو تسلیم نہ کرنے کے الزام کے پیش نظر یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ صحیح صورت حال کی تحقیق کے لئے وہ مواد سامنے لایا جائے۔ جو مستند اور معتمد ماخذ میں ہونے کے باوجود "خلافت و ملوکیت" کے مصنف کی وسیع النظری کا شکار ہو گیا ہے۔

(۱) امام جلال الدین السیوطیؒ فرماتے ہیں کہ:۔

امام احمد نے مسند میں حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے طریق سے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ جب سیدنا صدیق اکبرؓ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں تقریر فرمائی۔ تو انصار کے وہ تمام فضائل ذکر کئے۔ جو اللہ نے ان کے بارہ میں نازل فرمائے تھے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لئے بیان فرمائے تھے۔ در فرمایا کہ اے انصار یہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ساری دنیا کے لوگ ایک راستے پر چلیں اور انصار دوسرے راستے پر چلیں تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا۔ اور اے سعدؓ! تمہیں معلوم ہے اور تمہاری موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ قریش اس معاملہ (خلافت) کے والی ہیں پس نیک لوگ قریش میں سے نیک شخص کے تابع ہوں گے اور فاجر لوگ ان میں سے فاجر شخص کے تابع ہوں گے۔ اس پر سعدؓ نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پس آپ ہمارے امیر ہیں اور ہم آپ کے وزیر ہیں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۵۷)

(۲) یہ روایت امام سیوطیؒ کے علاوہ امام ابن حجر المکیؒ نے الصواعق المحرقۃ ص ۱۱ میں اور محدث جلیل مولانا احمد علی سہارنپوریؒ نے بخاری ج ۱ ص ۵۱۸ کے حاشیہ میں مسند احمد کے حوالہ سے نقل فرمائی ہے۔ اور یہی روایت امام ابن جریرؒ نے اپنی سند کے ساتھ تاریخ طبری ج ۲ ص ۳ میں بیان فرمائی ہے اور امام ابن حجر المکیؒ نے اس روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

اس روایت سے ابن عبدالبرؒ کی اس حکایت کا ضعف معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہیں کی تھی۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۲)

(۳) امام ابن جریر طبریؒ نے تاریخ طبری ج ۳ ص ۲۲۲ میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جس میں صاف لفظوں میں تصریح کی گئی ہے کہ:۔ "تَتَابَعَ الْقَوْمُ عَلَى الْبَيْعَةِ وَبَايَعَ سَعْدٌ"۔ لوگوں نے حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت شروع کی اور حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کی۔

(۴) نامور محقق حضرت مولانا عبدالعزیز الفرہاروی شرح العقائد کی شرح "النبراس" میں فرماتے ہیں کہ:۔

یہ روایات پایۂ صحت کو پہنچ چکی ہیں کہ انصار مدینہ اس ارادہ سے سقیفہ میں جمع ہوئے تھے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کی بیعت کریں جو ان کے بزرگوں میں سے تھے اور جب مہاجرین کو پتہ چلا تو ان کے پاس آئے اور حضرت ابوبکرؓ نے انصار سے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "الائمۃ من القریش" امام قریش میں سے ہوں گے۔ اس لئے میں تمہارے لئے عمر بن الخطابؓ اور ابوعبیدہ الجراحؓ کو پسند کرتا ہوں۔ ان میں سے تم جس کو چاہو خلیفہ منتخب کر لو۔ اس پر بہت سی آوازیں بلند ہوئیں پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو نماز میں لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر تم انہیں کیوں مؤخر کرتے ہو؟ انصار نے کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ ہم انہیں مؤخر کریں اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ ہم آپ کے وزیر ہیں اور آپ ہمارے امیر۔ (نبراس ص ۴۹۰)

پھر آگے چل کر علامہ فرہارویؒ لکھتے ہیں کہ:۔

جو یہ کہا گیا ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی

(باقی صفحہ پر)

بقیہ ـــــ مسائل و افکار

مودودی صاحب ہیں کہ اتنی عظیم ہستی کی سیرت پاک میں خامیاں نکال رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ مودودی صاحب اس قسم کی کتابیں لکھ کر کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔

(نور عالم منعلم ایل، ایل، بی
ایس، ایم لاء کالج کراچی۔ رول نمبر ۹۲۵)

مولانا محمد اجمل صاحب کا کیمل پور میں داخلہ بند

لاہور میں زبان بندی کی تردید

اخبارات میں یہ آئی تھی کہ مولانا محمد اجمل صاحب کی لاہور میں دو ماہ کے لئے زبان بندی کر دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ مولانا محمد اجمل صاحب کا کیمل پور میں دو ماہ کے لئے داخلہ کیا گیا ہے۔

ضرورت عالم و قاری

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم (سندھ) میں ایک عالم اور ایک قاری کی جگہ خالی ہے۔

ضرورت مند حضرات بمعہ اسناد اپنے خرچ سے مذکورہ پتہ پر تشریف لائیں۔ مذکورہ آسامی کی موزونیت پر حسب لیاقت مشاہرہ دیا جائے گا۔

منجانب منتظمہ کمیٹی مدرسہ ہذا)

ملک میں دین اسلام غالب

کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیجئے

مودودی اور کمیونسٹ

جب حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مودودی کی امریکہ دوستی کے پردے چاک کئے اور بہت سے رازہائے سربستہ کو بے نقاب کیا تو مودودی صاحب خود تو مجرمانہ خاموشی اختیار کئے رہے۔ ان کے چیلوں اور تنخواہ داروں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا اور حسب عادت جھوٹے پروپیگنڈے کے توپ خانے کا منہ حضرت موصوف کی طرف پھیرتے ہوئے یہاں تک اظہار خیال کیا کہ مولانا نیشنل پارٹی (کمیونسٹ) کے دفتر میں گئے۔ ان سے ملے اور یہ کام کیا۔ یہ تو تھا ہی جھوٹ اور جھوٹوں پر خدا کی یوں بھی لعنت ہوتی ہے۔ مگر خدا کی شان کے قربان جایئے۔ تھوڑے دنوں کے اندر اندر ہی مفتی عبدالحمید لدھیانوی کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا کہ آپ کو مودودی صاحب سے خاص مشغف ہے۔ اس طرح تلک کے بہت سے سلسلوں پر حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس کے سوا اللہ تعالےٰ نے ایک اور مہربانی فرمائی مولوی عبدالحمید ایجوکیشن کے ٹکٹ پر (یا یوں سمجھئے، کہ مودودی ٹکٹ پر) صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں امیدوار کھڑے ہو گئے۔ اور اس سلسلہ میں آپ نیشنل پارٹی کے دفتر میں ووٹ کی بھیک مانگنے گئے عین اس وقت بعض آدمیوں نے مسلمانوں کو اطلاع کر دی کہ لیجئے نیشنل پارٹی کے دفتر میں جانے کا غلط الزام لگا کر جو دوسروں کو دیتے تھے۔ آج خود (بقول خود اپنی بے دینوں) نیشنل پارٹی کے دفتر کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ سنا ہے کہ اس واقعہ سے شہر میں جو خفقانی، خدا محفوظ رکھے۔ جھوٹ کی سزا دنیا میں ہی مل گئی

حضرت مولانا محمد لقمان صاحب کی خدمت میں

محترم بھائی مولانا محمد لقمان صاحب سلمہ ایدالرحمٰن زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ

مجھے یہ معلوم ہو کر خوشی تو نہیں ہوئی۔ کہ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ مبلغ سے استعفا دے دیا ہے اور اس کی بڑی وجہ آپ کی اراضی کی دیکھ بھال ہے، جو آپ کی تبلیغی مصروفیت کی وجہ سے خستہ حال ہے۔ اس میں شک نہیں، کہ اتنی بڑی اراضی کو یونہی بے توجہی سے پڑے رہنے دینا کسی طرح اچھا نہیں ہو سکتا۔ مگر جماعتی نظم کے تحت خدمت دین کی جتنی ضرورت آج ہے وہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے میری رائے ہے کہ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والے تمام حضرات کو اپنی انفرادیت ترک کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت سے مل کر کام کرنا چاہیئے

میرے محترم دوست! آپ جیسے کارکن عالم اور خادم دین کا یہ تعطل کسی طرح برداشت نہیں ہے۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ اس تنظیم میں رہ کر کام نہیں کر سکتے یا زیادہ فرصت نہیں نکال سکتے۔ تو کم از کم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہی سے منسلک ہو جائیں۔ چاہے آپ کتنا ہی تھوڑا وقت دے سکیں۔ آپ کے تعاون و تشاور سے انشاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ کے اسلامی مقاصد کو فائدہ پہنچے گا۔ جمعیۃ آپ کے انتظامات اراضی میں مزاحم نہ ہو گی اور آپ کے جذبہ انسداد ارتداد کی تسکین کا سامان بھی ہوتا رہے گا فقط

(خادم غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی

مجرب ادویہ

(۱) دمہ کی دوا مکمل کورس کی قیمت ۰ — ۲۰
(۲) اکھڑا کی گولیاں " " ۰ — ۲۰
(۳) تریاقہ اولاد کی دوا " " ۰ — ۱۵
(۴) وجع المفاصل کی گولیاں ۵ گولیاں ۰ — ۵
(۵) اکسیر نزلہ نئے اور پرانے نزلہ کے لئے قیمت ۲۰ گولی ۰ — ۱۷
(۶) مقوی خاص شنگرفی ۱۰ گولی ۰ — ۱۲
(۷) روغن چنبیل ۱/۰ روپے کی شیشی جس میں ایک تولہ روغن ہوتا ہے جو تین ایخ جگہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔
(۸) سرمہ مقوی بصر قیمت فی شیشی ایک روپیہ، دھند، آنکھ سے پانی بہنا اور آنکھ کی خارش کے لئے۔ تین شیشیوں سے کم بذریعہ ڈاک روانہ نہیں ہوتا۔ دس شیشی کے خریدار کو ۸ رفی شیشی
(۹) مقوی اعضاء رئیسہ و مفید ذیابیطس چالیس کیپسول۔ سونا، چاندی، فولاد وغیرہ کے مرکب کیپسول ۰/۲۵ روپے
(۱۰) بواسیر ہر دو قسم کی دوا قیمت بیس بیس روپے

(۱۱) سلاجیت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ہاں قابل اعتبار، مصفیٰ اور اصلی سلاجیت بھی موجود ہے۔ عام نرخ ۲/۰ روپے تولہ ہے مگر پاؤ بھر سے زیادہ کے خریداروں کو ڈیڑھ روپیہ تولہ کے حساب سے روانہ کی جاتی ہے۔

(۱۲) سلاجیت پلز کمپونڈ فولادی

جو نازک طبیعت والے سلاجیت نہیں کھا سکتے۔ ان کی خاطر اس کی گولیاں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ فوائد میں اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان میں فولاد، کچلہ، چاندی وغیرہ اجزا شامل ہیں۔ قیمت فیصد ۰/۱۲ روپے

دواخانہ فیض عام لفہ کے سوا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
متصل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ
سے بھی مل سکتی ہیں

ـــــ آرڈر دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل کی معرفت بھی بھیجا جا سکتا ہے ـــــ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

مفتی محمد یوسف صاحب کے جائزہ کی حقیقت

(۵)

ترجمہ شیخ الہند

"سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی پھر کام آتا ان کو ایمان لانا۔ مگر یونس کی قوم۔ جب وہ ایمان لائی، اٹھا لیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگانی میں، اور فائدہ پہنچایا ہم نے ان کو ایک وقت تک"

ترجمہ حضرت تھانوی

"چنانچہ جن بستیوں پر عذاب آچکا ہے ان میں سے کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا ان کا اس کو نافع ہوتا (کیونکہ ان کے ایمان کے ساتھ مشیت متعلق نہیں ہوئی تھی) ہاں مگر یونس (علیہ السلام) کی قوم (کہ ان کے ایمان کے ساتھ مشیت متعلق ہوئی تھی۔ اس لئے وہ عذاب موعود کے آثار (ہلاکیہ) کو دیکھ کر ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقت خاص (یعنی وقت موت) تک (خیر و خوبی کے ساتھ) عیش دیا"

ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی

"پھر کوئی گاؤں بھی تو ایسا ہوتا کہ اس کا ایمان لانا اس کو (بیان القرآن) نفع دیتا مگر یونس کی قوم جبکہ (ایمان لائی تو زندگی دنیا میں ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب ہٹا لیا اور ایک مدت تک ہم نے رسایا بسایا"
(تفسیر حقانی)

ترجمہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

پھر کیوں ایسا ہوا کہ قوم یونس کی بستی کے سوا اور کوئی بستی نہ نکلی کہ (نزول عذاب سے پہلے) یقین کر لیتی اور ایمان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتی؟ یونس کی قوم جب ایمان لے آئی تو ہم نے رسوائی کا وہ عذاب ان پر سے ٹال دیا جو دنیا کی زندگی میں پیش آنے والا تھا۔ اور ایک خاص مدت تک سروسامان زندگی سے بہرہ مند ہونے کی مہلت دے دی۔ (قصص القرآن ج ۲ ص ۲۰)

ان تراجم میں سے مودودی صاحب کا ترجمہ چھوڑ کر باقی سب حضرات علماء نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے سوا اور کوئی قوم ساری کی ساری آثار عذاب دیکھ کر ایمان نہ لائی۔ اور اگر وہ لوگ بھی ایمان لے آتے تو وہ بھی عذاب دنیوی سے بچائے جاتے۔" عموماً مفسرین نے آیت کی یہی تفسیر کی ہے اور یہی راجح ہے۔ آیت کی یہ تفسیر اختیار کرنے کے بعد حضرت یونس علیہ السلام کی عصمت بے غبار ہو جاتی ہے اور اس بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری کی تھیں یا نہیں۔ اگر مودودی صاحب بھی یہ تفسیر اختیار کرتے تو ان کو حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق یہ نہ لکھنا پڑتا کہ انہوں نے اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں کی تھیں اور نہ علماء کو ان پر اعتراض کرنے کی گنجائش رہتی۔ اور نہ ہی مفتی صاحب موصوف کو اس کے جواب میں تاویلات کی ضرورت پڑتی۔ اور انبیائے کرام کے معاملہ میں یہی محتاط طریق ہے۔

چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ ومعلوم ان کل من ذھب کان افضی الی عصمۃ الانبیاء علیھم السلام کان اولی بالقبول اور ظاہر ہے کہ جو مذہب عصمۃ انبیاء کی طرف سے زیادہ لے جانے والا ہو۔ وہ قبول کرنا اولی (بہتر) ہے۔

تفسیر دوم

آیت کی دوسری تفسیر جو مودودی صاحب نے اختیار کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سوائے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے اور کسی قوم کی توبہ نزول عذاب کے وقت قبول نہیں کی گئی۔"

یہ تفسیر گو مرجوح ہے۔ لیکن اس کی روشنی میں بھی مودودی صاحب کا یہ نظریہ بالکل غلط ہے کہ قوم سے عذاب دنیوی ہٹائے جانے کی علت یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں کی تھیں۔ کیونکہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے کشف عذاب (عذاب ہٹا لینے) کی جو علت بیان فرمائی ہے۔ وہ آثار عذاب دیکھ کر قوم کا ایمان لے آنا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا (جب وہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا"

اور خود مودودی صاحب نے بھی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ:۔ "جب آثار عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا" اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اگر قوم یونس ایمان نہ لاتی تو ان سے عذاب نہ اٹھایا جاتا۔ اس بنا پر مفتی محمد یوسف صاحب سے ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ اگر حضرت یونس علیہ السلام اتمام حجت نہیں کر سکے تھے۔ تو عذاب الٰہی کے آثار کیوں نمودار ہوئے عذاب کا آنا اور پھر قوم کے توبہ و ایمان کی وجہ سے اس کو ہٹا لینا اسی بنا پر تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام اتمام حجت نہیں کر سکے تھے۔ تو عذاب الٰہی کے آثار کیوں نمودار ہوئے۔ عذاب کا آنا اور پھر قوم کے توبہ و ایمان کی وجہ سے اس کو ہٹا لینا اسی بنا پر تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے فرائض رسالت بھی پوری طرح ادا کر دیئے تھے اور اس معنی میں بھی اتمام حجت ہو چکا تھا جس کی بنا پر مفتی صاحب دنیوی عذاب کا نزول تسلیم کر رہے ہیں۔ لہٰذا حضرت یونس علیہ السلام پر مودودی صاحب اور ان کی تقلید میں مفتی صاحب کا یہ ایک بے بنیاد الزام ہے کہ انہوں نے قانونی شرائط کے تحت اتمام حجت نہیں کیا تھا؟

(۲) مودودی صاحب نے اس زیر بحث عبارت کی ابتدا میں خود یہ لکھ دیا ہے کہ:۔ قرآن میں اس قصہ کی طرف دو تین جگہ صرف اشارات کئے گئے ہیں کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قوم کن خاص وجوہ کی بنا پر خدا کے اس قانون سے مستثنیٰ کی گئی کہ عذاب کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کسی کا ایمان اس کے لئے نافع نہیں ہوتا۔ فرمائیے جب آپ کے پاس قوم کے عذاب سے مستثنیٰ ہونے کی کوئی یقینی وجہ نہیں ہے تو پھر محض اٹکل اور ظن کی بنا پر ایک پیغمبر معصوم پر کیوں اس بہتان تراشی کے اثبات میں اوراق سیاہ کر رہے ہیں۔ ان بعض الظن اثم۔ ادھر یقین بھی نہیں اور ادھر یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ چونکہ حضرت یونس نے قانونی شرائط پوری نہیں کی تھیں۔ اس لئے قوم عذاب سے بچا لی گئی ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من بہانہ گویم

مفتی صاحب کا عجیب موقف

فنا فی المودودیت ہونے کی وجہ سے مفتی صاحب موصوف نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ عذاب آخرت کے لئے تو اتمام حجت اس معنی میں کافی ہے کہ انبیائے کرام قوم تک احکام خداوندی پہنچا دیں اور آیت وسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل کا یہی مطلب ہے۔ لیکن دنیوی عذاب کے نزول کی یہ شرط ہے کہ نبی آخری دم تک قوم میں دعوت و تبلیغ کرتا رہے۔ لیکن یہ فرق مفتی صاحب کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کسی مستند تفسیر کے حوالہ سے یہ فرق ثابت نہیں کیا۔ ورنہ وہ اس سے کب چوکنے والے تھے۔ اور جو آیات انہوں نے اس موقف کی تائید میں پیش کی ہیں۔ ان سے یہ اصول ثابت نہیں ہوتا اس کی تفصیل انشاء اللہ کتاب میں آجائے گی۔ یہاں حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ ذالک ان لم یکن ربک مھلک القریٰ بظلم وا ھلھا غفلون (پ ۷، الانعام ۱۳۱) آپ کا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت

Scanned with CamScanner

میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں ..... یہ (رسولوں کا بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو ان کے کفر کے سبب (دنیا میں بھی) ایسے حالات میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے (احکام الٰہیہ سے بوجہ رسولوں کے نہ آنے کے) بے خبر ہوں (پس عذاب آخرت کہ اشد ہے بدرجہ اولیٰ نہ ہوتا) اس لئے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ ان کو جرائم کی اطلاع ہو جائے (پھر جس کو عذاب ہو استحقاق کی وجہ سے ہو۔ چنانچہ آگے فرماتے ہیں) اور (جب) رسول آ گئے اور اطلاع ہو گئی۔ پھر جیسا کوئی کرے گا الخ (بیان القرآن ج ۳ ص ۱۲۸)

یہاں حضرت تھانوی نے دنیوی عذاب کے لئے اتمام حجت کے طور پر صرف رسولوں کا مبعوث ہونا اور احکام خداوندی کا ان تک پہنچا دینا علت قرار دیا ہے اور یہ شرط نہیں لگائی کہ دنیوی عذاب کے لئے انبیاء کا آخر تک قوم میں ٹھیرنا ضروری ہے۔ اور مفتی صاحب کا یہ نظریہ تو انتہائی کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے کہ اخروی عذاب جو اشد ہے اور جو ابد الآباد تک رہے گا صرف احکام خداوندی کی تبلیغ کافی ہو اور دنیوی عذاب کے لئے جو وقتی ہے اور اخروی عذاب سے اخف محض تبلیغ احکام کافی نہ ہو ان ھذا لشیء عجاب۔

بہرحال کیا مفتی صاحب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی یہی حکم لگائیں گے کہ انہوں نے قرآن کریم سے اتمام حجت کی تفصیلات کو نہیں سمجھا اور بے موقع و بے محل قرآنی آیات کو استدلال میں پیش کر دیا۔

اصحاب سبت کا عذاب

مفتی محمد یوسف صاحب سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ اگر آپ کا یہ ضابطہ صحیح ہے کہ دنیوی عذاب کے لئے نبی کا قوم میں آخر تک ٹھیرنا ضروری ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اصحاب سبت (جو ہفتے کے دن خود ساختہ حیلہ سے مچھلیوں کے شکار کے مرتکب ہوئے) تو دنیوی عذاب میں مبتلا کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا۔ حالانکہ اس موقعہ پر ان میں کسی نبی کی موجودگی کا ثبوت نہیں ملتا۔ قوم کے علماء و مبلغین ہی ان کو تبلیغ و نصیحت کرتے رہے۔ تو کیا انبیاء کی طرح انہوں نے دعوت و تبلیغ میں اتمام حجت کر دیا تھا۔ جس بنا پر عذاب کا آنا لازمی ہو گیا۔ یہاں مفتی صاحب یہ تاویل نہیں پیش کر سکتے کہ علماء و مبلغین قوم میں آخر تک ٹھیرے رہے۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ مبلغین کی دعوت و تبلیغ کیا اس نوعیت کی کامل و مکمل تھی جو انبیائے کرام کی خصوصیت ہوتی ہے اور کیا ان سے فریضہ تبلیغ میں کوئی کوتاہی نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا جب تک مفتی صاحب ان علماء و مبلغین کو معصوم نہ قرار دیں ہمارے اعتراض کا جواب نہیں دے سکتے۔ دیدہ باید

(باقی)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس

آنے والے ضرور پڑھیں

۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو لاہور میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مشرقی پاکستان کے علماء بھی شریک ہو رہے ہیں۔ اس میں اضلاعی شاخوں کے نمایندوں کے سوا دوسرے حضرات بھی تشریف لائیں گے۔ ایسے دور سے آنے والے حضرات کی سہولت کی خاطر مجلس استقبالیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ان کے ضلع کے عہدہ دار دفتر استقبالیہ میں جن حضرات کی سفارش کریں گے۔ ان کو چار روپے لیکر طعام کا ٹکٹ دے دیا جائے گا۔ اس ٹکٹ پر وہ ۳ مئی کی رات اور ۴ مئی اور ۵ مئی کے صبح و شام کا کھانا اور چائے پی سکیں گے۔ اس طرح وہ بازار کی تکلیف اور مہنگا کھانے سے بچ سکیں گے۔

(۲) مجلس استقبالیہ مندوبین کے سوا اور حضرات کے کھانے کی ذمہ دار نہ ہوگی سوائے ان حضرات کے جن کی سفارش مقامی جمعیۃ کرے۔

(۳) موسم کے مطابق سب کو بسترہ ہمراہ لانا ہوگا

(۴) جمعہ کے دن ۳ مئی کو پہلا اجلاس موچی دروازہ کے باہر باغ میں جمعہ کے بعد سے شروع ہوگا۔ جمعہ کی نماز بھی وہیں حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب پڑھائیں گے۔

(۵) ۴ مئی کو رات بعد نماز عشاء ایک عام اجلاس ہوگا۔ ۵ مئی کی صبح دس بجے سے ایک بجے تک ایک عام اجلاس ہوگا رات کو بعد نماز عشاء تقاریر و تجاویز پیش ہوں گی۔

(۶) ۴، ۵ مئی کو ۳ بجے ظہر کے بعد مجلس مشاورت کا انعقاد ہوا کرے گا۔ اس میں صرف مندوبین و ارکان جمعیۃ ہی شریک ہو سکیں گے۔

پنڈال میں داخلہ بلا ٹکٹ ہوگا

البتہ

کرسی پر بیٹھنے کا ٹکٹ دو روپے کا دفتر استقبالیہ سے لینا ہوگا

کسی دوست کو کوئی بات دریافت کرنی ہو تو دفتر معلومات سے دریافت کریں

محمد اکرم — صدر استقبالیہ
محمد اجمل — ناظم استقبالیہ

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، تبخیر معدہ، بواسیر، ذیابیطس خارش، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ نکلسن روڈ لاہور
ٹیلیفون ۵۵۶۷

بقیہ — خلافت صدیق اکبرؓ

بیعت نہیں کی اور وہ مدینہ سے نکل گئے۔ یا یہ کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت پر اس قدر ہجوم کیا کہ حضرت سعدؓ کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ ان میں سے کوئی بات بھی صحیح نہیں ہے۔ (نبراس ص ۴۹۴)

(۵) مورخ اسلام مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

انصار میں سے صرف حضرت سعدؓ بن عبادہ نے اور مہاجرین میں سے ان لوگوں نے جو تجہیز و تکفین کے کام میں مصروف تھے اس وقت سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت نہیں کی۔ حضرت سعد نے تھوڑی دیر بعد اسی روز حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۲۷۸)

ان تمام حوالہ جات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت سعدؓ بن عبادہ نے جب حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے خلافت کے لئے قریش زیادہ مستحق ہونے کی بابت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لیا تو آپ نے فوراً سر تسلیم خم کر دیا۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جن بزرگوں نے "تخلف عن البیعۃ" کا قول کیا ہے۔ وہ یا تو ابن حجر المکیؒ کے ارشاد کے مطابق ضعیف روایات پر مبنی ہے اور یا انہوں نے خاص سقیفہ بنی ساعدہ کی مجلس میں بیعت نہ کرنے کو غلط فہمی سے "تخلف عن البیعۃ" پر محمول فرما لیا ہے۔ حالانکہ اس کے بعد اسی دن آپ کے حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔

جیسا کہ مولانا نجیب آبادی کے ارشاد سے اس کا ہلکا سا اشارہ ملتا ہے۔ بہرحال حضرت سعدؓ بن عبادہ نے صحیح روایات کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی اور مودودی صاحب کا کمزور اور ضعیف روایات کا سہارا لے کر سیدنا سعدؓ پر قبائلی عصبیت میں مبتلا ہونے کا الزام لگانا ایک شرمناک جسارت ہے۔ جس کی کوئی تاویل یا توجیہہ نہیں کی جا سکتی۔

لاؤڈ سپیکرز

ہر قسم کے ایمپلی فائر، بیٹری بازار سے ۲۵ فیصد بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ گارنٹی ۵ سال، مسجدوں اور تبلیغی جماعتوں کے لئے زمانہ حال کی بہترین ایجاد ٹرانسسٹر ایمپلی فائر (جس کے لئے فل چارج بیٹری ایک ماہ تک کافی رہتی ہے) خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

مقبول کارپوریشن ۳۳ ہال روڈ لاہور

دینی محاذ
کاروانِ اسلام

حیدرآباد

حیدرآباد۔ جمعیت علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے امیر جناب مولانا محمد الطاف حسین صاحب نے مقامی جماعت کی دعوت پر ڈویژن حیدرآباد سندھ کا دورہ کیا۔ جماعتی پروگرام کے مطابق متعدد مقامات اور گوٹھوں میں درس قرآن اور خطاب فرمائے۔

گوٹھ بیڈہ شریف۔ گوٹھ ٹنڈو قیصر۔ ٹنڈو آدم، مدرسہ مفتاح العلوم۔ جامع مسجد بخاری۔ جامع مسجد لطیف آباد یونٹ ۷ میں عام خطاب فرمائے۔

علاوہ جامع مسجد وحدت کالونی۔ رشید گھاٹ میانی روڈ حیدرآباد میں درس قرآن حکیم سے فیضیاب فرمایا۔

ہر جگہ مولانا نے صحابہ کرامؓ کا مقام اور ان کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ خود بھی اسے غلط کار اور مردود لوگوں سے بچیں اور سادہ لوح انسانوں کو بھی ان کی عیاری اور گمراہ کرنے والی نام نہاد تبلیغ سے بچائیں۔ مولانا نے فرمایا۔ فتنۂ مودودیت ایسا عظیم فتنہ ہے جس کو اگر فتنوں کا مجموعہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوسکتا۔ اور فرمایا اس فتنہ کے انداز فکر سے نہ انبیاء کرام کی عزت بچ سکی نہ صحابہ کا وقار۔

آخر میں مولانا نے حاضرین سے اپیل کی کہ دل وجان سے دین حق کی عزت و ناموس کا احساس رکھتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کا مکمل طور پر ساتھ دیں

(حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن حیدرآباد (سندھ)

سرگودھا

۱۔ اپریل ہفتہ صبح نو بجے دفتر جمعیۃ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ اور ماتحت شاخوں کے امراء و نظماء کا ایک مشترکہ اجلاس مولانا محمد یوسف صاحب (آف کوٹ کمبوہ) کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ نے سابقہ کارروائی توثیق کے لئے پیش کی جو کہ اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ ناظم عمومی نے ضلع میں جماعتی تنظیم کو مستحکم کرنے پر بھی زور دیا۔

اس کے بعد حسب ہدایت مرکزی جمعیۃ مرکزی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے کانفرنس کی اہمیت پر مختصر خطاب فرمایا۔ آپ کی تائید مولانا صالح محمد امیر جمعیۃ شہر سرگودھا نے فرمائی۔ دوسرے حضرات نے بھی ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا اور فیصلہ ہوا کہ مرکزی ہدایات پر فوراً عمل کیا جائے۔ اور کانفرنس کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی تعاون پر تجاویز پاس ہوئیں۔

اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا مولا بخش صاحب امیر ضلعی جمعیۃ (جو بوجہ بیماری کے تشریف نہ لاسکے) کے لئے صحت کی دعا کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا یہ اجلاس جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک رام داس کی وفات حسرت آیات پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے ہنگامی حالات کے فوراً خاتمہ کا اعلان کرکے بنیادی حقوق۔ تحریر و تقریر اور شہری آزادیوں کو بحال کیا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی بھی شدید مذمت کرتا ہے۔

۴۔ یہ اجلاس فلم "فنا فی خدا" جو کہ عنقریب نمائش کے لئے پاکستان میں چلنے والی ہے کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے کہ اس فلم کو پاکستان میں ممنوع قرار دے کر مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

۵۔ یہ اجلاس چلتی پھرتی فلموں کے خلاف بھی احتجاج کرتا ہے کہ یہ فلمیں دیہات میں جا جا کر بے حیائی کو فروغ دیتی ہیں۔ اس لئے ان چلتی پھرتی فلموں کو فوراً بند کیا جائے۔

۶۔ یہ اجلاس سرگودھا کے مشہور و معروف ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کی پراسرار گمشدگی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور صدر پاکستان۔ وزیر داخلہ پاکستان اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی گمشدگی کے اس معمہ کو فوراً حل کرکے سرگودھا کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء ضلع سرگودھا)

بنوں

مورخہ ۱۴ مارچ ۷۶ء کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی امیر ڈویژن، مسجد حق نواز خاں میں منعقد ہوا جس میں ضلع بنوں کے ۸۰ علماء شریک ہوئے۔

قاری حضرت گل کی تلاوت قرآن شریف کے بعد حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ علماء کو جمعیۃ کے ساتھ مکمل طور پر وابستہ ہونا چاہئے کیونکہ انفرادی طور پر آجکل کوئی کام بھی نہیں ہوسکتا آجکل دین کو ختم کرنے کے لئے سیکیمیں تیار ہو رہی ہیں لیکن اللہ کے فضل سے سب سیکیمیں علماء کی وجہ سے ناکام ہو رہی ہیں۔

آخر میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے علماء سے اپیل کی کہ جمعیۃ کا ہر جگہ چرچا کریں تاکہ لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سمجھائیں۔

قاضی صاحب نے ترجمان اسلام کے لئے بھی کہا تو اسی وقت کئی علماء نے اس کے خریدار بنانے کی ذمہ داری لی۔ آخر میں مولانا صدر الشہید صاحب نائب امیر ڈویژن نے خطاب کیا اور دس خریدار بنانے کی ذمہ داری لی۔ مولانا صاحب کے بعد مولانا فضل غنی صاحب نائب ناظم ڈویژن نے خطاب کیا تو ترجمان اسلام کے دس خریدار مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب صدر حلقہ شہر بنوں نے ذمہ داری لی۔ آخر میں حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ جمعیۃ علمائے اسلام کا یہ اجلاس اردن پر ذلیل اسرائیل کے جارحانہ اور بزدلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یہود اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اقتصادی بائیکاٹ کرے۔

۲۔ یہ اجلاس ملک میں بڑھتے ہوئے بیحیائی ثقافت کے نام سے ننگ ناچ اور مخرب اخلاق کشتی سینماؤں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لاہور جیسے مرکزی شہر میں ننگے ناچ کو عین ملک و ملت کے مفاد قرار دینا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ان تحریکات کی سرپرستی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دے۔

۳۔ یہ اجلاس ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علماء مولانا عبدالسلام کی گرفتاری اور مولانا شعیب کی شہر بدری پر افسوس کا اظہار کرتا ہے

اس اجلاس میں قابل ذکر علماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب امیر تحصیل بنوں۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع بنوں۔ مولانا گل جان مکی۔ مولانا لطف اللہ صاحب اور بھی کافی علماء شریک ہوئے۔ یہ اجلاس ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔

شام کو نماز عشاء کے بعد زیر صدارت حضرت مولانا علی اکبر صاحب نائب صدر تحصیل بنوں ہوا۔ اسٹیج سکرٹری کے فرائض مولانا عبداللہ صاحب فاضل دیوبند و ناظم اعلیٰ تحصیل بنوں نے ادا کئے قاری حضرت گل کی تلاوت کے بعد مولانا صدر الشہید صاحب و مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نے تقریر فرمائی

(قاری حضرت گل ناظم جمعیۃ علماء بنوں شہر)

Scanned with CamScanner

منزل بہ منزل

● ڈیرہ اسماعیل خاں

جمعیۃ الطلباء مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ہفتہ وار اجتماع میں مبلغین جماعت نے حالات حاضرہ پر بصیرت افروز تبصرے فرمائے خاص کر مولانا محمد رمضان صاحب ڈھوا کا بیان قابل ذکر ہے۔ موصوف نے علماء دیوبند کی دینی اور سیاسی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مولانا نے ایک تجویز پیش فرمائی۔ جو کہ متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

تجویز: ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اطراف اور شہر کی مساجد میں جا کر عوام کو عقائد حقہ سے آگاہ کیا جائے۔ اور انہیں نماز، روزہ وغیرہ کے مسائل سے روشناس کرایا جائے۔

عبدالکریم تپاسی دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خاں

● جہلم

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سولہواں سالانہ عظیم الشان جلسہ ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ اپنی سابقہ روایات کے مطابق نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں دور دراز علاقوں سے عوام علماء کرام کے ارشادات سے استفادہ حاصل کرنے آئے۔ جمعہ کے دن قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بذریعہ ٹرین ٹوبہ تشریف لائے۔ ان کا شایان شان استقبال کیا گیا جمعہ کا خطبہ اور نماز قائد جمعیۃ نے ہی مدرسہ کے وسیع و عریض قطعہ زمین میں پڑھائی۔ رات کو مفتی صاحب نے بین الاقوامی سیاست اور ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج پاکستان میں بعض لوگ صدر جمال الناصر کو عرب کی شکست کا ذمہ دار ٹھہرا کر بے جا مطعون کر رہے ہیں۔ قائد جمعیۃ نے فرمایا۔ کہ یہ کسی طرح بھی روا نہیں کہ وہ تو جنگ کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ اسرائیل جس کی پشت پناہی مغربی سامراج کر رہا ہے اس سے نبرد آزما ہیں۔ اور یہ لوگ پاکستان میں اس کے خلاف تقریر و تحریر کے ذریعہ ایک طوفان برپا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس وقت حالات کا تقاضا ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی۔

ہفت روزہ کو حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علمائے سرحد نے خطاب فرمایا۔ کہ ہم حکام پاکستان اور خاص کر صدر مملکت کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی دینی ذمہ داریوں کا پاس خاطر رکھتے ہوئے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں غیر اسلامی قوانین کو فوراً منسوخ کر کے اسلامی قوانین کا نفاذ کریں اور عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں۔

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام میانوالی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج ملک میں علماء کرام کی قربانیوں کو فراموش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ علماء کرام ہی تھے جنہوں نے بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت کا مقابلہ کیا انہیں قربانیوں کے صلہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

حکیم مختار احمد صاحب الحسینی ایڈیٹر ہفت روزہ شہباز میل نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آج ملک میں اسلام کی صحیح نمائندگی کرنے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہے اور ملک کے حقیقی بہی خواہ علماء کرام ہیں

اجلاس کے آخری دن حضرت درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم نے پاکستان اس لئے نہیں بنایا تھا۔ کہ اس میں سینما بنائیں گے بلکہ ہم نے اس ملک کو بیش بہا قربانیوں سے حاصل کیا تھا۔ کہ اس میں اسلامی قانون جاری کریں گے۔ لیکن افسوس آج تک قرآن کا قانون جاری نہیں کیا گیا۔

حضرت درخواستی مدظلہ کے ہاتھوں مدرسہ سے درجہ حفظ اور درجہ تجوید و قرات سے فارغ ہونے والے طلبا کی دستار بندی اور سندات دی گئیں۔

جلسہ تین دن شب و روز جاری رہا اور ہر طرح کامیاب رہا۔ اجلاس سے دیگر علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔ مختلف قرار دادوں کے ذریعہ حکومت سے عائلی قوانین کی تنسیخ۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ضلع جہلم میں داخلہ پر پابندی۔ مرزائیوں کے داخلہ حرمین شریفین کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔

احقر محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم۔

● گوجر خاں

مورخہ ۱۳-۱۴ اپریل ۶۸ء محرم الحرام۔ جامع مسجد حیات سرروڈ گوجر خاں میں زیر صدارت قاضی امیر احمد خاں صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور کپتان غلام محمد صاحب کی نعت کے بعد جامع مسجد حیات سرروڈ کے خطیب مولانا عبدالمتین صاحب نے دو قرار دادیں پاس کرائیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے مقام صحابہؓ اور فلسفۂ شہادت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرات صحابہؓ کے بارے میں فرمایا کہ صحابہ کی پوری جماعت حضور کی معتمد اور دین کے گواہ ہیں۔ صحابہؓ پر تنقید کرنا اسلام کے گواہوں کو مجروح کرنا ہے اس لئے علمائے کرام مودودی صاحب وغیرہ کسی شخص کی تنقید کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات سے الگ کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔

۲۔ مسلمانان گوجر خاں کا یہ اجتماع سکولوں اور کالجوں میں ثقافت کے نام پر ناچ گانوں، ڈراموں کو مملکت پاکستان کے اغراض و مقاصد کے خلاف اور شریعت مقدسہ کی صریح خلاف ورزی سمجھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان مخرب اخلاق نام نہاد ثقافت پر پابندی عائد کرے۔

احقر عبدالمتین گوجر خاں۔

● ٹانک

دارالعلوم مدینہ ٹانک میں جمعیۃ الطلباء کا قیام اور انتخاب۔

سرپرست: مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ ہذا۔

صدر: سیف الرحمٰن ڈیروی

نائب صدر: رحمت اللہ ڈیروی

ناظم اعلیٰ: سراج الدین ڈیروی

نائب ناظم: غازی مرجان ڈیروی

خزانچی: فیروز خاں

سالار: اختر ڈیروی

(سیف الرحمان صدر جمعیۃ الطلباء ٹانک)

● کراچی

کراچی۔ ۱۷-اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ کھڈہ کراچی میں حضرت مولانا حافظ محسن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں کراچی کے متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔

جمعیۃ کے صدر دفتر۔ لاہور کانفرنس کے علاوہ مسیحت۔ پرویزیت اور مودودیت کی انسداد کی تجاویز پر غور و خوض ہوا۔

اس اجتماع میں حضرت مولینا سلیم اللہ صاحب حضرت مولانا محمد فاضل۔ حضرت مولانا سعدی حضرت مولانا حافظ احمد اسماعیل صاحب۔ حضرت مولانا حقانی۔ قاری محمد عثمان صاحب۔ حضرت مولانا اللہ وریا صاحب بروہی۔ مولانا محمد ظفر بلوچ۔ مولانا قاری محمد اسماعیل کے علاوہ کراچی کے کئی ائمہ مساجد اور خطیب حضرات نے شرکت کی۔

● کندہ کوٹ

مورخہ ۵ محرم الحرام شام کو حضرت مولانا عمر الدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ کا جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے تحت قریہ موسیٰ خاں نواری تحصیل کندہ کوٹ جانا ہوا۔ وہاں خصوصی حضرات سے ملاقات کی۔ اور ان حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ بعدہٗ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

۱۔ امیر ڈاکٹر ابو نصر اللہ نواری ۲۔ ناظم مولوی غلام اللہ صاحب نواری ۳ سالار نصر اللہ خاں ایم اے ۴ خزانچی سومر نواری (محمد عظم ناظم دفتر کندہ کوٹ)

بھکر میں سیرت صحابہؓ کانفرنس

سید اسرار الحق نگار بخاری سے بھکر

آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کی گھاٹیوں سے ایک عظیم انقلاب رونما ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ساری دنیا پر چھا گیا۔ یہ انقلاب مظلوموں کے لئے طاقت بے بسوں کا سہارا اور سسکتی ہوئی انسانیت کے لئے حیات نو کا پیغام تھا۔ جس نے انسان کو انسان کے مقام سے روشناس کرایا اور سینکڑوں دیوتاؤں کی غلامی سے نجات دلا کر بارگاہ ربوبیت میں سجدہ ریز ہونے کا درس دیا، اور جاہلانہ رسم و روایات کی زنجیروں کو جن میں انسان بری طرح جکڑا ہوا تھا۔ اپنی عظمت و سچائی کی تلوار سے کاٹ کر رکھ دیا۔ ہاں انقلاب دکھی انسانیت کے لئے مژدۂ جانفزا تھا، وہاں سامراجی قوتوں پر ضرب کاری بھی تھا۔ سامراج نے محسوس کیا کہ اگر یہ انقلاب کامیاب ہو گیا تو اس کی بنیادوں کا متزلزل ہو جانا یقینی ہے۔ پہلے تو سامراجیوں نے اپنے جھوٹے وقار و حیثیت کے تحفظ کے لئے اس انقلاب کے پیروکاروں اور داعیان حق کو ظلم و تشدد سے ہر ساں کرنے کی امکانی کوششیں صرف کر دیں۔ ان داعیان حق کو جھلستے ہوئے میدانوں میں گرم ریت اور دہکتے انگاروں پر لٹایا گیا۔ کوڑے برسائے گئے۔ ہر وہ ظلم و تشدد جو سامراج کے امکان میں تھا آزمایا گیا۔ لیکن داعیان حق کے پائے ثبات میں لغزش نہ ہوئی اور انہوں نے قوت باطلہ پر ظاہر کر دیا ؎

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم

ان کے عزم جلیل اور مستقل مزاجی نے آتش نمرود کو گلزار ابراہیمی میں تبدیل کر دیا۔ جب سامراج نے محسوس کیا کہ اس کے تمام ہتھکنڈے ناکام ہو چکے ہیں۔ تو اس نے گہری سازش کی۔ جس سے اس عظیم انقلاب یعنی اسلام کو ضعف پہنچا۔ اس سازش کا مقصد ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کو منتشر کرنا اور ان میں نفاق کا بیج بونا تھا سامراجی ایجنٹ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ملت اسلامیہ کی صف میں داخل ہوئے اور انہوں نے صحابہ کرامؓ کی ذات مقدسہ کو وجہ نزاع بنا کر انتشار پھیلانے کی مذموم سرگرمیاں شروع کر دیں۔ ان تیرہ بختیوں نے اصحاب رسولؐ کے ہر فعل و عمل پر تنقید کی۔ ان کی ہر نیکی اور اچھائی کو برائیوں اور خود غرضیوں کی صورت میں پیش کرنا شروع کیا۔ ایک یہودی منافق عبداللہ بن سبا کی زیر قیادت یہ گروہ منظم ہوا اور صحابہ کرام خاص طور پر خلفائے راشدین ان کے حملوں کا نشانہ بنے اور ان کی اسلام دشمن تحریک کے اثرات آج بھی ملت اسلامیہ کے لئے دردِ سر اور ان کے وضع کردہ اعتقادات و نظریات آج بھی امت میں انتشار کا موجب ہیں اور ایک خاص گروہ آج بھی تجدید سیاست کے لئے سرگرم کار ہے اور کچھ مفاد پرست اور روپہلی مصلحتوں کے پجاری ذہنیت کے لوگ ان مذموم اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں اس گروہ کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ ذاتی منفعت اور خود غرضی کے جراثیم نے ان کے ذہنوں کو ماؤف کر دیا ہے۔ جنون ہوس میں یہ بھی نہیں سوچ رہے کہ خود اپنا ہی دامن تار تار کر رہے ہیں اور اب ان کی بدحواسیاں اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ عصمت انبیاء علیہم السلام بھی ان کی چیرہ دستیوں سے محفوظ نہیں ہے۔

عصبیت و گمراہی کے اس طوفان کو روکنے اور ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے لئے بھکر کے غیور اور فدایان اصحاب رسولؐ نوجوانوں نے عہد کیا کہ وہ زندگی کے آخری لمحے تک ناموس صحابہؓ کا تحفظ کرینگے۔ اسی عظیم جذبے کے پیش نظر "انجمن تحفظ ناموس صحابہؓ" کا قیام عمل میں لایا گیا اور یہ غلامان اصحاب رسول باطل قوت سے ٹکرانے کے لئے حافظ ممتاز علی صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ اور جناب قاضی خورشید عالم ایڈووکیٹ کی زیر قیادت میدان عمل میں کود پڑے۔ اس انجمن کو شہر کے معزز علماء کرام حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم اور سرپرست جامع العلوم عبدگاہ شمالی، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدرسہ دارالہدیٰ۔ مولانا محب اللہ صاحب جامع العلوم، مولانا حافظ اعجاز علی صاحب جامعہ رشیدیہ بھکر وغیرہم کی سرپرستی حاصل ہے۔ انجمن کے زیر اہتمام پانچ عظیم الشان اجلاس منعقد کئے جا چکے ہیں۔ محدود وسائل کے باوجود توقع سے زیادہ موثر نتائج ظاہر ہوئے۔ لیکن ہر سال ایک عظیم الشان اجلاس کے انعقاد پر اکتفا کر لینا ہی ناموس صحابہؓ کا تحفظ نہیں ہے۔ اسے اس سلسلہ کی کڑی تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کام یہاں ختم نہیں ہو جاتا۔ انجمن کے سرپرست اور اراکین کا اولین فریضہ ہے کہ وہ صحابہ کرام کی حیات طیبہ اور افکار و اعمال سے متعلق لٹریچر زیادہ سے زیادہ فراہم کریں اور عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ اصحاب رسولؐ کی عظمت و مقام سے روشناس کرائیں۔ نیز یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو یاران رسولؐ کی اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالیں اور اس کا عملی نمونہ پیش کریں۔

انجمن تحفظ ناموس صحابہؓ کی پانچویں سیرت صحابہ کانفرنس کمیٹی پارک بھکر میں پوری عظمت و شکوہ

باقی صفحہ ۱۷ پر)

بقیہ ـــــ مشرق وسطیٰ

عرب ممالک کے یہ اقدامات اور مقبوضہ عرب علاقوں میں عرب چھاپہ ماروں کے تابڑ توڑ حملوں سے بوکھلا کر ۵ مارچ کو اسرائیل نے دریائے اردن کے مشرقی کنارے پر حملہ کیا۔ جس کا منشاء اسرائیلی صیہونیت کے منصوبے کی ایک کڑی تھی۔ تاکہ ایک طرف عرب ممالک پر دباؤ ڈال کر انہیں ایک نام نہاد سیاسی حل قبول کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کر کے اقوام متحدہ سے اسرائیلی تسلط کی حفاظت کرانے کا موقعہ فراہم کرے۔ اور دوسری طرف فلسطینی تنظیم کو ختم کرنے اور چھاپہ ماروں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کرے۔ جس پر سلامتی کونسل نے اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کی تھی۔ لیکن اسرائیل نے اس قرارداد کو مسترد کر کے جنگ کی طرح ڈال دی ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بعض اسرائیلی نواز اتحادی نے ظالم اور مظلوم کو ایک ہی مقام دیا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں میکیاولی کے نظریہ کو فروغ حاصل ہو رہا ہے بہر کیف اسرائیل کی اس جارحیت سے عرب عوام اور قریب ہو گئے ہیں اور ان میں ایک نہ ختم ہونے والا اتحاد پیدا ہو چکا ہے اردن کے جواں ہمت حکمران شاہ حسین کی اپیل پر ایک اور عرب سربراہ کانفرنس میں شرکت پر آمادہ ہو گئے ہیں اور قاہرہ کے ایک ممتاز جریدہ الاہرام نے اردن کے باخبر ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس بہت جلد منعقد ہو گی۔ ان امور کے ساتھ ساتھ مقبوضہ علاقوں میں عرب مجاہدین نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں اور ان کی تنظیم الفتح کا یہ اعلان کہ اردن پر اسرائیلی فوج کے حملے سے قبل ان کے جیاری دستوں نے تل ابیب کے قریب اسرائیلی وزیر دفاع موشے دایان کو زخمی کر دیا تھا۔ اور اردن پر اسرائیلی حملے کے دوران ان چھاپہ ماروں کی اس کے عقب میں گولہ باری نے اسرائیل کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اسرائیل کی ناکامی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا مل سکتا ہے کہ اسرائیلی وزیر خارجہ ایبا ایڈی حکومت سے مذاکرات کرنے کے سلسلے میں لندن پہنچ گئے ہیں تاکہ وہ دنیا کی ہمدردیاں حاصل کر سکیں۔ کیونکہ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے اسرائیل پر تنقید کرتے ہوئے یہ تحریر کیا ہے کہ:

"اسرائیل نے اپنی ایک دن کی معرکہ آرائی کا آغاز غلط انداز سے کیا اور اب وہ ساری دنیا کی ہمدردیوں سے محروم ہوتا جا رہا ہے"۔

اس طرح ہلال خصیب کی سرزمین ایک اور خونیں معرکے کی منتظر ہے۔ اور چند ماہ پہلے الجزائر کے صدر بومدین کی یہ پیشین گوئی اب حقیقت بن کر سامنے آ رہی ہے۔

"عرب اسرائیل کے تنازعات مذاکرات کی بجائے میدان جنگ میں حل کئے جا سکتے ہیں"۔

(تراشہ روزنامہ جنگ راولپنڈی
۶ اپریل ۱۹۶۸ء)

توراۃ اور انجیل میں

زاہد گکھڑوی

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ

(۲)

برنباس کا انجیل کے بہت بڑے مبلغین میں شمار ہوتا تھا اور مقدس لوقا اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے کہ:۔

ان لوگوں کی خبر یروشلم کے کلیسیا کے کانوں تک پہنچی اور انہوں نے برنباس کو انطاکیہ بھیجا۔ وہ پہنچ کر اور خدا کا فضل دیکھ کر خوش ہوا اور ان سب کو نصیحت کی کہ دلی ارادے سے خداوند سے لپٹے رہو، کیونکہ وہ نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے معمور تھا (اعمال ۱۱: ۲۲)

یعنی برنباس کی شخصیت اتنی بلند تھی کہ مقدس لوقا نے اسے روح القدس اور ایمان سے معمور کے خطاب سے نوازا۔ برنباس نے جو انجیل ترتیب دی تھی وہ عرصہ دراز سے پادریوں کی خاص مہربانی سے ناپید ہو چکی تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو صریح پیشین گوئیاں اس میں درج ہیں ان کا اظہار کرنا پادری صاحبان کے لئے نہایت ہی مہنگا سودا ہے۔ پچھلی صدی میں مصر کے نامور عیسائی محقق ڈاکٹر خلیل سعادت بک نے آسٹریا کے شاہی کتب خانہ سے اس انجیل کا قدیم نسخہ حاصل کیا اور عربی میں ترجمہ کر کے اسے شائع کر دیا پھر اس عربی ترجمہ کو اردو کا جامہ پہنا کر ۱۹۱۶ء میں مشہور اخبار "الوطن" کے ایڈیٹر مولوی محمد انشاء اللہ خان مرحوم نے شائع کیا تھا۔ برنباس اپنی انجیل میں لکھتا ہے کہ:۔

یسوع نے جواب میں کہا کہ اے برنباس! تو مجھ کو سچا مان کہ اللہ ہر خطا پر خواہ وہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو، بڑی سزا دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ گناہ سے غضبناک ہوتا ہے۔ پس اسی لئے جب میری اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو کہ میرے ساتھ تھے۔ مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار خدا نے اس محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ وہ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تاکہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دیگا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔ (برنباس ۲۲: ۱۷ — ۲۰)

اس عبارت میں تو صاف طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے کر یہ کہا گیا ہے کہ آپ تشریف لائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت غلط اور جھوٹے خیالات کی تردید کر کے ان کی اصل پوزیشن کو دنیا کے سامنے پیش کرینگے۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر قیامت اور بعث بعد الموت کے حالات بیان کرتے ہوئے مقدس برنباس میں لکھتا ہے کہ:۔

اور اس کے بعد اللہ اپنے جملہ نبیوں کو جان دے گا جو سب کے سب آدم کے پیچھے ہو کر آئینگے پس وہ رسول اللہ کا ہاتھ اپنے آپ کو اس کی نگہبانی و امداد کی جائے پناہ میں رکھتے ہوئے چومیں گے۔ پھر اللہ اس کے بعد اپنے تمام برگزیدہ (بندوں) کو زندہ کرے گا جو کہ شور مچائینگے کہ اے محمد ہم کو یاد کر۔ پس رسول اللہ کے دل میں ان کی چیخ و پکار سے رحم کو جنبش ہوگی اور وہ ڈرتے ڈرتے غور کرے گا کہ ان کے چھٹکارے کے لئے کیا کرنا لازم ہے۔ (برنباس ۵۴: ۷ — ۱۱)

ان تمام حوالوں سے یہ بات بالکل ظاہر ہو جاتی ہے کہ باوجود اس بات کے انجیل میں بے حساب تحریف کی گئی ہے اب بھی ایسے صریح قرائن و شواہد موجود ہیں جن سے تورات اور انجیل میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن کریم کے اس دعویٰ کی مکمل تائید ہوتی ہے۔ کہ اہل کتاب آپ کو توراۃ اور انجیل میں مذکور پاتے ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ پادری صاحبان ان محکم حوالوں اور صریح پیشگوئیوں سے بدحواس ہو کر کبھی تو بعض کتابوں کا انکار کر دیتے ہیں اور کبھی ان کی ایسی لایعنی تاویلات کرتے ہیں کہ خود ان کا ضمیر بھی اس پر ان کو ملامت کرتا ہوگا۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و جانشین حضرت لاہوریؒ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

کا

ارشاد

دردمند اہل اسلام توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پاکستان میں معاشرتی اصلاح، اسلامی اقدار کے احیاء، الحاد و مغربیت کی روک تھام کی مساعی، اسلامی اتحاد کی دعوت اور ملکی استحکام کیلئے قرآن و حدیث کی روشنی میں سوچنے اور سب کے لئے قابل قبول پروگرام تیار کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ ان مقاصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ابتدا سے قابل قدر خدمات انجام دیتی چلی آرہی ہے۔ کفر و الحاد کے گھٹا ٹوپ بادلوں اور ہمارے سیاسی استحکام کے مخالفوں کی دست اندازیوں سے محفوظ ہونے کے لئے کوشش کرنا ہر سچے مسلمان اور پاکستانی کا فرض ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان یکم، ۲ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں اجلاس کر رہی ہے، جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے ذمہ دار علماء اور مخیر حضرات بھی شرکت فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی ۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کام کوئی ذاتی قسم کا نہیں ہے۔ اس کام میں ملت کی تعمیر اور امت کی بالادستی کا راز مضمر ہے۔ ہم تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے خاص دوستوں اور جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مجلس استقبالیہ سے تعاون فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام بھیج کر اس دینی جہاد میں حصہ دار بنیں، انشاء اللہ دین اسلام بلند اور ملک کو استحکام نصیب ہوگا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دستخط
(۱)
(حافظ الحدیث) حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

دستخط
(۲)
جانشین قطب عالم (مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ) محمد عبیداللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

خیر نامہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

روزنامہ "الفضل" ربوہ مورخہ ۱۰ اپریل ۶۸ء نے ملفوظات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درج ذیل اقتباسات شائع کئے ہیں۔

(۱) اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا، اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا، تاکہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔

(ملفوظات ج ۱ ص ۷۳)

(۲) اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں زندہ ایمان، زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۲۸)

(۳) خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے۔ ان کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں۔۔۔۔ مجھے اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے۔ اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۳۱)

(۴) اس چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا تاکہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دور کروں۔ اور اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا جواب دوں اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں بخصوصیت کے ساتھ وہ مذہب جو صلیبی مذہب ہے یعنی عیسائی مذہب، اس کے غلط اعتقادات کا استیصال کروں، جو انسان کے لئے مخطرناک طور پر مضر ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۳۲)

(۵) خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے ان سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑے جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے تردد و مقابلہ کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۶)

(۶) میں اس لئے آیا ہوں تاکہ لوگ قوت یقین میں ترقی کریں

(ملفوظات جلد اول ص ۔۔ اول

(۷) خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے اس زمانہ میں جس کو پھر ایمان زندہ کرنے کے لئے مامور کیا اور اس کے بھیجا۔ تاکہ لوگ قوت یقین میں ترقی کریں۔۔۔۔

وہ کون؟ وہی جو تم میں بول رہا ہے

(مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل محمد عبداللہ

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲)

(۸) یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ تاکہ میں دنیا کو دکھاؤں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۲)

(۹) یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجاۃ میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے

ملفوظات جلد ۲ ص ۱۳۲)

(۱۰) اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے۔ اس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۶۲)

(۱۱) اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہوں"۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۱)

(۱۲) ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے۔ یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔۔۔۔۔ ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے پس اس کام کے لئے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے

(ملفوظات احمدیہ جلد سوم ص ۹۱)

(۱۳) مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے اور اپنی حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کی ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۶)

(۱۴) اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ ان تمام اعتراضوں کو اسلام کے پاک وجود سے دور کرے۔ اور جو خبیث آدمیوں نے اس پر کئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے پاک اور درخشاں چہرہ سے یہ سب گرد و غبار دور کرے۔۔۔۔ چنانچہ اس غرض اور مقصد کے لئے اس وقت جبکہ اسلام دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے، بے کس اور یتیم بچہ کی مانند ہو رہا تھا اس نے اپنا یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا میں عملی سچائیوں اور زندہ نشانات کے ساتھ اسلام کو غالب کروں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۶)

"الفضل" ۱۰ اپریل

(۱۵) خدا نے چاہا کہ ان غلطیوں کو دور کرے، اور اسلام کا حقیقی چہرہ پھر دنیا کو دکھائے۔ اور شرک اور مردہ انسان کی پرستش کو دور کرے، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزی طور پر ظہور ہوا۔ اور آپ کی عظمت کو مسیح کے مقابلہ میں ظاہر کرنے کے لئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ احمد کے غلام کو مسیح سے افضل قرار دیا۔

(۱۶) مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۴)

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو گورنمنٹ کی طرف سے اس کی تردید کی اجازت نہیں

(محمد عبدالمالک لدھیانوی)

مفت منگوائیے

مغربی پاکستان میں مسیحیت کا بڑھتا ہوا سیلاب

مندرجہ بالا عنوان پر جمعیۃ علماء کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب نے پچاس صفحہ کا ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں مغربی پاکستان میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے فتنہ کا جائزہ لیا ہے۔ نیز سرکاری اعداد و شمار کے آئینہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ دولت خداداد جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں عیسائیت کن کن دروازوں سے ملک میں داخل ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسائیت اسی تناسب سے ملک میں بڑھتی رہی تو اس سے ملک کی سالمیت کو بھی کئی خطرات لاحق ہوں گے۔

یہ کتابچہ سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مولانا اللہ وایا ریڈیو پاکستان ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام۔ کھڈا۔ کراچی

بچوں کیلئے

عمل سے زندگی بنتی ہے بچو!

* ——— (محمد طاہر جاتی کھپرو ضلع سانگھڑ)

غزوۂ خندق میں آنحضرتؐ نے مہاجرین و انصار کے دوش بدوش خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ کبھی آپؐ ان کے ساتھ مل کر مٹی اٹھاتے، کبھی خندق کے کھودنے میں حصہ لینے لگتے۔ کبھی آپ بعض اشعار بھی پڑھنے لگتے۔

امام بخاریؒ کی روایت ہے۔ "صحابہ خندق کھود رہے تھے۔ مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَہْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہْ

ترجمہ: اصلی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ پس اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما!

اور شیدایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نعرہ لگا رہے تھے

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ لوگ ہیں، جنہوں نے محمدؐ کے دست مبارک پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔

کما کر کھانا مانگ کر کھانے سے بہتر ہے ۔ انسؓ بن مالک فرماتے ہیں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک آدمی فقر و فاقہ کی شکایت کرتا ہوا آیا۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ میں آپ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہوا ہوں کہ گھر واپس جانے کے بعد بعض لوگوں کو بھوک سے مرا دیکھوں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ "جاؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ"۔ وہ چلا گیا، کچھ دیر بعد ایک چادر اور پیالہ لیکر حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ "اے اللہ کے پیارے رسولؐ یہ ایک بڑی سی چادر ہے۔ جس کا کچھ حصہ ہم بچھاتے تھے اور کچھ اوڑھتے تھے۔ اور یہ پیالہ ہے جس میں پانی پیتے تھے"۔

آنحضرتؐ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "یہ دونوں چیزیں ایک درہم میں کون لے گا"۔ ایک صحابی نے کہا۔ "میں یا رسول اللہ"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کوئی ایک درہم سے زیادہ دینے کو بھی تیار ہے۔ شمع نبوت کا ایک دوسرا پروانہ بول اٹھا۔ یا رسول اللہ! میں دو درہم دوں گا۔ رحمت دو عالم نے فرمایا۔ یہ دونوں چیزیں تمہاری ہو گئیں۔ پھر آنحضرتؐ نے اس آدمی کو بلایا، اور اسے کام کرنے کی ہدایت کی۔ اس نے کچھ چھوٹا موٹا کام شروع کیا۔ اور دس درہم کمائے۔ پھر وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے رسولؐ! اللہ نے مجھے برکت دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندے! یہ اس سے اچھا ہے کہ تم قیامت کے دن فقیر بن کر حاضر ہوتے۔

کام خزانہ ہے ۔ ایک شخص کا بہت بڑا باغ تھا۔ اس کی رکھوالی میں وہ اور اس کے بیٹے لگے رہتے تھے۔ بوڑھا جب مرنے لگا تو اس نے اپنے لڑکوں کو بلایا، اور کہا۔ اس باغ میں بہت بڑا خزانہ دفن ہے۔ میں اب دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ لیکن میں تمہیں ایک خزانہ بتاتا ہوں۔ اگر تم یہ خزانہ پا گئے۔ تو زندگی بھر مزے کرو گے۔ باپ کے مرنے کے بعد لڑکوں نے پورا باغ کھود ڈالا۔ لیکن خزانہ کہیں نہ ملا۔ البتہ فائدہ یہ ہوا کہ باغ کو اچھی طرح کھودنے سے اس کی پیداوار بڑھ گئی اور آمدنی میں اضافہ ہو گیا۔ ان میں سے سمجھدار لڑکے نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ والد مرحوم کا مطلب خزانہ سے مدفون روپیہ نہیں تھا بلکہ خود یہ باغ تھا۔ کیا یہ بجائے خود خزانہ نہیں۔ سچ ہے کام ہی تو اصل خزانہ ہے۔

پیارے بچو! جس طرح دنیا کی کھیتی اور باغ کھودنے دنیاوی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور طرح طرح کے میوہ جات حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح آخرت کی کھیتی تیار کرنے اور نیک کام کرنے سے نعیم ابدی کے خزانے اور میوہ جات عالم آخرت میں حاصل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و یقین کے ساتھ عمل صالح انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) وما توفیقی الا باللہ

اقوالِ زرّیں

(از: مولانا غلام رسول قاسمی خادم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ)

(۱) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ ٹٹا ہوا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں ——— (از ابن حبان، ترمذی، ترغیب ص۱۶ ج ۳)

(۲) حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جو اپنے چھوٹے بچوں کے پالنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کا اجر ملتا ہے ——— (از طبرانی بحوالہ الصحیح ترغیب ص۱۶ ج ۳)

(۳) فرمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بال بچوں کے فکر میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس غم و فکر کی وجہ سے اس کے گناہ مٹ جائیں ——— (احمد احیاء العلوم ص۳۷ ج ۲)

(۴) فرمان محبوب دو جہاںؐ کہ وہ کالی کلوٹی عورت جو بچے جنتی ہو۔ اس حسین عورت سے لاکھ درجہ بہتر ہے جو بچے نہ جنے ——— (مغنی لابن قدامہ ص۲۳۵ ج ۷ (الحدیث)

(۵) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ایسی عورت سے شادی کرو جو اپنے خاوند سے محبت رکھتی ہو اور بچے جنتی ہو تاکہ میں اپنی اُمت کی کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں۔ (الحدیث) ابوداؤد نسائی ترغیب ص۵ جلد ۳)

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں (عزل) یعنی ضبط تولید کی ایک عملی تدبیر کا جرم (گناہ) ایسا ہے کہ جیسے کوئی زندہ بچے کو زمین گاڑ دے۔

——— (زاد الملعاد ص۲۲۲ ج ۲)

(۷) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جب ایک میدان جنگ میں جہاد کر رہے تھے، اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے اس جہاد کے عمل سے کس کا عمل بہتر ہے پھر خود حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جواب میں فرمائے۔ کہ جس کے بال بچے زیادہ ہوں اور کسی کے سامنے دست احتیاج نہ پھیلا ہو۔ اگر وہ رات کو اٹھ کر اپنے بچوں کو جو اوپر سے ننگے سو رہے ہوں اپنی چادر سے ڈھانپ دے تو اس کا یہ معمولی عمل ہمارے اس جہاد سے افضل ہے ——— (احیاء العلوم ص۳۷ ج ۲)

(۸) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر صاحب جیلانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جو حاملہ عورت اپنے بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے اسے رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کا برابر ثواب ملتا ہے۔ اور ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ جتنی مرتبہ پلائے گی تو اسے ہر مرتبہ اللہ کی طرف سے ایک اجر عظیم مقبول شدہ ملتا ہے اور اس سے قبل جب وضع حمل کی تکالیف برداشت کرتی ہے تو اس کی ہر تکلیف کے بدلے میں ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۲۴)

(۹) ایک شخص نے اپنے شیخ کو خط لکھا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ میں اپنے بال بچوں کے عذاب سے چھوٹ جاؤں۔ شیخ صاحب نے جواب ارسال فرمایا کہ اگر عذاب سے چھوٹ جاؤ گے تو ثواب سے بھی چھوٹ جاؤ گے۔ (از علامہ قلیوبی)

(۱۰) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ عزل کرنا ایک قسم کا بچے کو زندہ درگور کرنا ہے۔

(احیاء العلوم ص۲۹ ج ۲)

(۱۱) فتویٰ۔ عورت کو ایسی دوائی استعمال کرنی یا کرانی جو حمل کو روک دے۔ یا (ساقط) کر دے حرام ہے۔ اگرچہ اس کے استعمال سے اس کا خاوند راضی ہو۔

(محدث اعظم امام عزالدین بن عبدالسلام)

برادران اسلام اب خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا یہ اسلامی مملکت ہے۔ اگر واقعی ہے تو اس کے اندر اس طور کے کرنے والوں کا کیا حشر ہوگا۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ۔

عورتوں کیلئے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

صبر و قناعت :-

عورتوں میں قناعت کا جذبہ کم پایا جاتا ہے۔ لیکن صدیقہ طاہرہ کی ذات اقدس میں یہ صفت بدرجہ احسن موجود تھی۔ ان کی یہ زندگی چند دنوں تک نہیں رہی بلکہ ساری کی ساری زندگی فقر و فاقہ اور تنگدستی میں گذری لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ان مصائب و آلام کے بعد بھی پیکر صبر و قناعت حضرت عائشہؓ کی زبان سے کبھی بھی حرف گلہ اور لفظ شکایت نہ نکلا۔ روایت ہے کہ حضور صلعم کے وصال کے بعد ایک مرتبہ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اور فرمایا:-

"ایسا کبھی نہ ہوا کہ میں نے پیٹ کر کھانا کھایا ہو اور میری آنکھوں میں آنسو نہ آئے ہوں۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو فرمایا۔ مجھے وہ وقت یاد آ جاتا ہے۔ جب رسول اللہ صلعم دنیا سے رخصت ہوئے۔ خدا کی قسم! دن میں دو مرتبہ کبھی آپ نے پیٹ بھر کر روٹی گوشت نہیں کھایا۔" (ترمذی، مسند اعظم ۳۸۲)

سادگی اور انکساری :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی کہ عائشہؓ سادہ زندگی گذارنا اور دوپٹہ سر سے اس وقت تک نہ اتارنا جب تک کہ اس میں پیوند نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ام المومنین نے اپنا اصول بنا لیا تھا کہ ہمیشہ گذی گاڑھا پہنیں۔ پیوند پر پیوند لگائیں اور یہی تعلیم دوسروں کو بھی دیتیں۔ موطا امام مالک میں ہے کہ ایک دن ان کی بھتیجی حفصہؓ بنت عبدالرحمن باریک دوپٹا اوڑھ کر آئیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور غصہ ہو کر فرمایا۔ اب ایسا دوپٹہ ہرگز نہ اوڑھنا۔ پھر گاڑھے کا ایک دوسرا دوپٹہ منگوا کر اڑھایا۔

ایک بار کسی نے آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ میں لقاب میں پیوند لگا لوں۔ اس نے کہا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں کہ آپ پیوند لگا کر کپڑا پہنتی ہیں تو لوگ آپ کو بخیل سمجھیں گے۔ فرمایا۔ جو لوگ پرانا دھرانا پیوند لگا کر کپڑا نہیں پہنتے۔ ان کو آخرت میں اچھا کپڑا نہیں ملے گا۔

اپنی تعریف اپنے منہ پر سننا بھی گوارہ نہ تھا۔ نکوائی راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا وقت رحلت قریب ہوا تو حضرت ابن عباسؓ نے عیادت کے لئے آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت عائشہ سمجھ گئیں کہ وہ آکر تعریف کریں گے اس لئے اجازت دینے میں ہچکچائیں۔ مگر عزیزوں نے سفارش کی تو فرمایا۔ اچھا بلاؤ۔ ابن عباسؓ آئے تو آتے ہی تعریفیں کرنے لگے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ میں عباسؓ مجھے معاف رکھو۔ خدا کی قسم اس سے تو یہ اچھا ہوتا کہ میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔

پردہ :-

حضرت عائشہؓ سفر کرتیں تو نقاب پوش ہوتیں۔ اور غیر محرم سے پردہ کرتیں۔ خود ہی فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے زمانہ میں جب لوگ میرے سامنے سے گذرتے تو میں نقاب گرا لیتی اور جب لوگ گذر جاتے تو میں اٹھا لیتی۔ (ابوداؤد)

ایک دفعہ اسحاقؒ نابینا بھی آئے تو آپ نے ان سے بھی پردہ کیا۔ وہ بولے۔ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں؟ حالانکہ میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا۔ فرمایا: "میں تو تمہیں دیکھ سکتی ہوں"۔

حضرت صدیقہؓ کے نزدیک غلاموں سے پردہ ضروری نہ تھا۔ اس لئے آپ کے غلام سالمؒ جو نہایت متقی اور دیندار تھے۔ آپ کے سامنے آیا جایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آئے اور کہا۔ اماں! اللہ نے آج مجھے آزاد کر دیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ ام المومنین نے پردہ گرا دیا اور پھر عمر بھر ان کے سامنے نہیں آئیں۔

جنگ جمل میں بھی آپ بے پردہ فوج کے سامنے ہرگز نہیں آئیں۔ بلکہ ہودج کے چاروں طرف پڑے پڑے ہوئے تھے۔

موصوف نے ارشاد فرمایا کہ میری نظر میں سب فتنوں سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ امت مسلمہ میں مودودی کی طرح غلط بیانیوں سے انتشار پیدا کیا جائے اور مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح کیا جائے۔

مودودی صاحب مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب قلعہ دیدار سنگھ کی نظر میں

کل مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء بروز سوموار بعد از نماز فجر درس قرآن پاک دیتے ہوئے حضرت مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ وقت کا تقاضا تو یہ تھا کہ علماء کرام اسلامیان میں اسلامی اقدار کو فروغ دیتے اور حکومت پاکستان اندرونی طور پر بے فکر ہو کر بیرونی معاملات پر اطمینان سے غور کر کے احسن طریقے سے ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتی، مگر بدقسمتی سے ایسے اشخاص بھی پاکستان میں موجود ہیں، جو کہ علماء کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں تفریق و افتراق کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ کبھی تو داڑھی کا مسئلہ چھیڑ دیا جاتا ہے۔ کبھی متعہ کے متعلق فتوے ارشاد کئے جاتے ہیں اور کبھی سبائی اور کذاب مورخوں کی موضوع روایات کا سہارا لے کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے۔ اور پھر دعوے یہ کیا جاتا ہے کہ ہم اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب نے فرمایا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تیئس سال نبی اکرم صلعم سے تربیت حاصل کرنے کے بعد بقول مودودی صاحب اگر صحابہ کرام رضوان اللہ پورے تیس سال کے قلیل عرصہ میں خلافت و ملوکیت میں تبدیل ہونے لگتی ہے اور اسلامی نظام اپنی اصل اقدار سے ہٹ جاتا یعنی اسلامی نظام بقول مودودی صاحب کے ناکام ہو جاتا ہے اور "خلافت" "ملوکیت" میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بقول مودودی صاحب کے ۴۰ سال کی تھوڑی سی مدت میں ناکام ہونے والا طریق حکومت کیا اب دوبارہ نام نہاد جماعت اسلامی رائج کر سکتی ہے۔ مولانا

آپ کے ذوق کی تسکین اور تنہائی کی بہترین ساتھی کتابیں

شاہ جیؒ - اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شخصیت پر زعماء پاک و ہند کے تاثرات کا بہترین مجموعہ، سفید کاغذ، بڑا سائز، مجلد، قیمت ساڑھے سات روپے۔

حیات حضرت امام ابوحنیفہؒ - تالیف حضرت ابوزہرہ فواد یونیورسٹی مصر، حضرت امامؒ کی عظیم شخصیت پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب، سفید کاغذ، مجلد۔ قیمت پندرہ روپے۔

قادیانیت - سید ابوالحسن علی ندوی۔ مجلد، سفید کاغذ قیمت پانچ روپے

تذکرہ مولانا محمد یوسف دہلویؒ۔ حضرت جی کا سوانحی خاکہ، تقاریر، خطبات، مکتوبات، عکسی طباعت، سفید کاغذ، بڑا سائز۔ قیمت چھ روپے

مسلک علماء دیوبند - از حضرت قاری محمد طیب صاحب۔ قیمت ایک روپیہ بارہ پیسے

عادلانہ دفاع - از مولانا سید نور الحسن بخاری۔ خلافت و ملوکیت کے جواب میں حصہ اول تین روپے حصہ دوم چھ روپے

فلسفۂ دعا - از پروفیسر فضل احمد عارف، سفید کاغذ مجلد، قیمت چار روپے۔

طیقات - از علامہ خالد محمود صاحب، دو صد سے زائد علمی اختلافی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ مجلد صفحات ۴۰۰ بڑا سائز۔ قیمت چار روپے

نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں - فقہ حنفی کی تائید میں ایک علمی تحقیقی کاوش۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

نغمات جہاد، عسکری نظموں کا بہترین انتخاب عکسی مجلد قیمت ۲ روپے

نصیحت نامہ - از مولانا سید بدر عالمؒ۔ قیمت ۵۰ پیسے

حکمت استخارہ - از پروفیسر فضل احمد عارف ۲۷ + ۲۵ روپے سے زائد آرڈر پر بیس فیصد رعایت

محصول ڈاک بذمہ خریدار

مکتبہ رشیدیہ ۳۲، اے شاہ عالم لاہور

بقیہ سیرت صحابہ کانفرنس

کے ساتھ منعقد ہوئی، اور شہر کے وکلاء، معززین اور عوام نے صحابہ کرام سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس میں ملک کے نامور اور مقتدر علماء کرام نے یاران نبیؐ کے کردار، اعمال، مقام و عظمت پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ اجلاس کی پہلی نشست کا آغاز مولانا نورالحسن بخاری کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مقام و عظمتِ صحابہؓ کو واضح کیا اور اُن کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی۔ فاضل نوجوان مولانا عطاء المحسن بخاری نے صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنے والوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔

قاری نورالحق ایڈووکیٹ نے شیعہ مطالبات پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے مزید کہا کہ مسلمانانِ برصغیر نے اس خطۂ ارض کے حصول کے لئے بیش بہا قربانیاں صرف اس لئے دی تھیں کہ وہ یہاں مملکت اسلامیہ کا قیام چاہتے تھے لیکن بیس سال گذر جانے کے باوجود یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔

برصغیر کے نامور اور مقتدر عالم دین حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی نے انجمن کے ارکان کو ان کی کامیابی اور تحریک کو منظم کرنے پر مبارکباد پیش کی اور فرمایا، کہ صحابہ کرام کی عزت و تکریم انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث ہم تک انہی برگزیدہ ہستیوں کی مساعی جمیلہ سے پہنچا ہے۔ آپ نے کہا کہ صحابہ کرام پر تنقید کرنا گویا دین پر تنقید کرنے کے مترادف ہوگا۔ اگر صحابہ کرام کی ذات گرامی قابل اعتماد نہیں ہے۔ تو ان کے ذریعے پہنچنے والا دین کیسے شک و شبہ سے بالاتر ہو سکتا ہے۔ اس پر آپ نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایک نالی گندی ہے۔ تو اس میں سے خواہ کتنا ہی صاف و پاکیزہ پانی بہایا جائے اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر ایک جماعت کے تمام طالب علم نالائق ہوں اور اُن کی تربیت صحیح خطوط پر نہ کی گئی ہو، تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ان طلباء کے استاد میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ ان کی صحیح تربیت کر سکے۔ اسی طرح اصحاب رسولؐ پر تنقید کرنا اور ان کو اسلامی معیار پر پورا نہ سمجھنا انتہائی بدبختی ہے۔ اس سے رسول خدا کی ذاتِ اقدس بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ کی تربیت خود حضور نے فرمائی۔

مولانا عبدالقادر آزاد نے علماء پر عائد کردہ پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اور اُسے خدمت دین میں رکاوٹ قرار دیا۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جن حضرات کے ذمہ ترجمان اسلام کے بقایا جات چلے آرہے ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے بقایا جات ارسال فرمائیں ——— (ناظم دفتر)

ناظم مرکزی دفتر کا دورہ

ضلع نواب شاہ سے کانفرنس کیلئے اعانت

احمد حسین کمال صاحب ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام و ایڈیٹر ترجمان اسلام ۱۳ اپریل ۱۹۷۸ء کو ترجمان اسلام میں شائع شدہ پروگرام کے مطابق نواب شاہ پہنچے اور ضلع کے درج ذیل مقامات کا دورہ کر کے مختلف اجتماعات میں جمعیۃ کا تعارف کرایا، اور ۳، ۴، ۵ مئی ۶۸ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے لئے تعاون کی اپیل کی۔

ضلع کے ہر مقام پر جمعیۃ کے کارکنان نے سرگرمی کے ساتھ کیا اور دیندار طبقے نے زبردست دلچسپی لی۔ کانفرنس کے تعاون کے لئے ذیل کی رقوم موصول ہوئیں:۔

مقام دورہ	تعداد اجتماعات	رقم موصولہ
نواب شاہ اور سکرنڈ	۴ عدد	۶۰۰/۰
مورو، مضافاتی بستیاں	ایک اجتماع اور انفرادی ملاقاتیں	
(۱) جناب حاجی شاہ محمد صاحب نمبردار		۱۰۰/۰
(۲) " " مولوی عبداللہ صاحب		۱۵۰/۰
(۳) " چوہدری عبدالحمید صاحب		۵۰/۰
(۴) " حاجی ہدایت اللہ صاحب		۱۰۰/۰
(۵) " حاجی محمد علی صاحب		۳۰/۰
(۶) " مولانا طاہر صاحب و مولانا عبدالمجید صاحب		۳۰/۰
(۷) " غلام محمد صاحب		۵/۰
(۸) ایک سیٹھ صاحب جن کا نام یاد نہیں رہا		۵/۰
(۹) جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن		۱۰۰/۰
کل میزان		۱۱۷۰/۰

جمعیۃ علماء اسلام نے مزید دو صد روپے کا وعدہ کیا

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کے وارنٹ گرفتاری اور ضمانت پر رہائی

مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری نے مستونگ علاقہ قلات میں مسئلہ ختم نبوت پر تقریر فرمائی تھی جس کے جرم میں مولانا کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔ چنانچہ مولانا موصوف قبل از گرفتاری ضمانت کے لئے لاہور تشریف لائے۔ ہائیکورٹ نے دس ہزار روپے کی حاضر ضمانت پر رہا کر دیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مولانا اپنے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں رحیم یار خاں تشریف لے گئے۔

وارنٹ گرفتاری کے ساتھ مغربی پاکستان کے تقریباً بارہ تیرہ اضلاع میں داخلہ بند ہے۔ ان میں سے خاص طور پر جھنگ، گجرات، ساہی وال، کراچی بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں مظفر گڑھ میں زبان بندی کے احکام صادر ہیں۔

دینہ میں انجمن فدایانِ صحابہؓ کا انتخاب

مورخہ ۱۰ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء دفتر انجمن فدایان صحابہؓ میں بازار دینہ کا افتتاح ہوا جس میں جناب فخر الحکماء مولانا حکیم سید سیدن علی شاہ (ڈوملی والوں) نے انجمن کے اراکین اور معزز شہریوں کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں انجمن کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر:۔ جناب حافظ عبدالحق صاحب۔ نائب صدر جناب چوہدری محمد اسلم صاحب۔ سکرٹری:۔ جناب خواجہ عبدالرشید صاحب۔ ناظم اعلیٰ جناب خواجہ سیف الرحمٰن صاحب۔ خازن:۔ جناب محمد اسلام صاحب۔

ممبران شوریٰ

جناب غلام جیلانی صاحب۔ جناب قدرت اللہ صاحب۔ جناب محمد اشرف صاحب۔ جناب محمد صابر صاحب صوفی محمد حنیف صاحب۔

(محمد صادق صدیقی خطیب جامع مسجد مہاجرین دینہ)

ضرورت ہے

ایک ایم، بی، بی، ایس ڈاکٹر اور کوالیفائڈ کمپاؤنڈر برائے ملازمت اپنی شرائط لکھ کر ممنون فرمائیں۔ مسلک اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے کی اہم ضرورت ہے کوئی مودودی، پرویزی، قادیانی وغیرہ ہم سے خط و کتابت نہ کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت بہ معرفت ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اجلہ اصحابؓ رسول کے خلاف مودودی صاحب کے ظالمانہ جارحانہ حملوں کا

عادلانہ دفاع

تصنیف:۔ مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری

"خلافت و ملوکیت" میں حبیبہ حبیب خدام المومنین طاہرہ صدیقہ امام مظلوم سیدنا عثمان ذی النورین سیدنا طلحہ حواریٔ رسول سیدنا زبیر سیدنا ابوسفیان۔ سیدنا معاویہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری فاتح مصر سیدنا عمرو بن العاص سیدنا مغیرہ بن شعبہ وغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مودودی صاحب کے ۶۷ مطاعن و الزامات ● بددیانتی و خیانت کے مثالی مظاہرے ● سفید جھوٹ (کذبات) ● "گھڑنتو" (افترا و بہتان) ● گمراہ کن مغالطے اور ان سب کے ۱۵۳ مفصل، مدلل اور مسکت جوابات "عادلانہ دفاع" حصہ اول اور حصہ دوم میں ملاحظہ فرمایئے قیمت حصہ اول تین روپے حصہ دوم کاغذ سفید آٹھ روپے نیوز پیپر ۶ روپے

حافظ خیر محمد نور محمد ۱۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

روہری شہر میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

مورخہ ۱۲۔ اپریل مطابق ۱۳۔ محرم الحرام بروز جمعہ احباب جمعیتہ علماء اسلام روہری شہر کے ایک اجتماع بعد نماز عشا بسم اللہ مسجد روہری میں منعقد ہوا۔ اجتماع سے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب جامعی نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام سکھر، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب اور جناب محمد ادریس صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور جماعت کی تشکیل کی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار اور ممبران مجلس شوریٰ منتخب کئے گئے۔

۱۔ امیر۔ جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب ۲۔ نائب امیر گل محمد صاحب ۳۔ ناظم اعلیٰ قاری محمد نفیس الدین صاحب ایم۔ اے ۴۔ نائب ناظم حافظ عبدالستار صاحب۔ ۵۔ خازن۔ حافظ ریاض احمد صاحب منتخب ہوئے۔

ممبران شوریٰ

۱۔ حافظ کریم بخش صاحب (۲) مولوی عبدالغفور صاحب (۳) ماسٹر محمد الیاس صاحب (۴) فضل الرحمٰن صاحب (۵) ماسٹر لطف اللہ صاحب (۶) ماسٹر صادق علی آئمی صاحب (۷) عبدالرشید صاحب (۸) قاضی عبدالکریم صاحب (۹) امیر بخش صاحب (۱۰) عبدالرحمٰن صاحب (۱۱) گل محمد صاحب۔

(سید کبیر احمد کاظمی سکھر)

جمعیتہ علماء اسلام شکر گڑھ کے اجلاس کی کارروائی

آج مورخہ ۸ محرم الحرام جمعیتہ علماء اسلام شکر گڑھ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری امیر جمعیتہ علماء اسلام سیالکوٹ منعقد ہوا موصوف نے تنظیم کی اہمیت اور جمعیت کے ساتھ متحد ہو کر کام کرنے نیز مئی میں ہونے والی مرکزی کانفرنس کے بارے میں وضاحت فرمائی اور مقامی جمعیت کی طرف سے مرکزی کانفرنس کے لئے یک صد دو روپے ۱۰۲/- روپے چندہ کر کے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آخر میں مقامی جمعیت کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ نیز ترجمان اسلام کی ایجنسی قائم کی گئی۔

امیر:۔ مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب
نائب امیر:۔ مولوی محمد یوسف صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ عبدالرحیم صاحب
نائب ناظم:۔ عبدالحفیظ صاحب
خازن:۔ صوفی عبدالجبار صاحب
ناظم نشر و اشاعت:۔ قاضی محمد صدیق

مجلس عاملہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوئی۔

مولوی مصباح الدین پانی پتی۔ مولوی عبداللطیف صاحب۔ حکیم حاجی محمد طفیل صاحب۔ غازی علم الدین

تین کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

عبدالرحیم
ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام۔
شکر گڑھ

قصبہ دولیوالہ میں ایک دینی جلسہ

۱۰، اپریل بروز اتوار جمعیتہ علماء اسلام دولیوالہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی پہلی نشست میں امیر جمعیتہ علماء اسلام مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ نے اپنے شیریں کلام سے نوازا۔ آپ نے عائلی قوانین۔ سود خوری۔ مانع حمل تدابیر کی اشاعت عام رشوت خوری۔ سمگلنگ وغیرہ پر اظہار تشویش کیا۔

دوسری نشست میں ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی مولانا عبداللہ صاحب بلکہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ موجودہ دور میں جمعیتہ علماء اسلام حق کی سرکیدی اور قانون قرآن و حدیث نافذ کرنے کے لئے جو آئینی جدوجہد کر رہی ہے۔ وہ سنت حسینی کا ایک نمونہ ہے۔

اجلاس کی اختتامی تقریر جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ جو کافی مفصل اور جامع تھی۔ آپ نے فرمایا کہ محرم کے پہلے عشرے سے ہم کو سبق لینا چاہئے۔ اور دین کی سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ جمعیتہ علماء اسلام جو مخلصانہ جدوجہد کر رہی ہے اس سے تعاون کرنا ہر محب دین و وطن کا فریضہ ہے۔ اور جلسہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔

ضیاء الدین ناظم دولیوالہ۔ تحصیل بھکر ضلع میانوالی

افسوسناک سانحہ

یہ خبر تمام اہل اسلام عموماً اور طبقہ علماء کرام خصوصاً دلی رنج سے سنیں گے کہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے نائب مفتی اور مقامی جمعیتہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب ملتان کی وبا کے شکار ہو کر شہید ہو گئے۔ آپ کو ہفتہ اتوار کی درمیانی رات کو ہی غسل دے کر جنازہ پڑھ کر اپنے وطن ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو روانہ کر دیا گیا۔

تمام حضرات ان کے حق میں دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جمعیتہ علماء اور مدرسہ قاسم العلوم کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو صبر و اجر عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی)

ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب

مدیر ترجمان اسلام محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب جہاں بھی ہوں دورہ منسوخ کر کے بعجلت ممکنہ مرکزی دفتر لاہور تشریف لے آئیں کانفرنس کی وجہ سے کام بہت زیادہ ہے

غلام غوث ہزاروی

اضلاعی جمعیتوں کے نام

بہت سے اضلاع سے جن حضرات کے ناموں کی فہرست مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور میں پہنچ گئی ہے ان کے نام دعوت نامے کانفرنس کے لئے جاری ہو گئے ہیں۔ جن اضلاع کی فہرستیں نہیں پہنچیں وہ اپنے ہراول مقرر تاریخوں پر لے آئیں۔

(۱) مندوب کا نشان اور طعام کا ٹکٹ ہر مقام جمعیتہ کے امیر یا ناظم کی شناخت سفارش سے دیا جائیگا۔

(۲) طعام کا ٹکٹ چار روپے میں ملیگا۔ ۳، ۴، ۵ مئی کے کھانے اور چائے کے لئے۔

(۳) تمام اضلاع کی جمعیتوں سے درخواست ہے کہ نمائندگان ہر طرح کے ڈسپلن، ضبط و نظم اور علمی وقار کو قائم رکھیں۔

محمد اکرم صدر محمد اجل ناظم استقبالیہ
کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام
کانفرنس لاہور

فاضل حبیب اللہ کی زبان بندی

۲۰۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب جالندھری کی دو ماہ کے لئے ضلع ساہیوال میں زبان بندی کر دی گئی ہے۔

دفتر

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵-۰۰
ششماہی	۸-۰۰
سہ ماہی	۴-۵۰
فی پرچہ	۳۰ پیسے

اہمیت تعلیم و تبلیغ

(عبدالسبحان اصباح آبادی، مدرسہ مظاہر العلوم شاہ کوٹ نوشہرہ لاہور)

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ علم ایک لازوال دولت ہے۔ دین و دنیا کے لحاظ سے علم کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ بغیر علم کے انسانیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی علم کے بغیر اپنے مالک و خالق کو پہچان سکتا ہے۔ انسانیت کی تکمیل ہی نہیں بلکہ دین کا کوئی بھی شعبہ بغیر علم کے وجود پذیر نہیں ہو سکتا۔ تبلیغ ہو یا تصنیف ہو، خطابت ہو، تصوف ہو، سیاست ہو وغیرہ وغیرہ سب علم کی فروعات ہیں۔ اصل الاصول علم و تعلیم ہی ہے۔

مذکورہ چیزوں میں اگر علم نہ ہو تو ان کا یا تو وجود ہی نہیں ہوگا، اگر وجود ہو بھی سہی تو فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ علم نہ ہو تو وہ تبلیغ نہ ہوگی۔ بلکہ ایک سماجی رواجی تحریک ہوگی۔ جس سے نفع نہیں ہو سکے گا۔ اسی طرح خطابت وعظ تقریر اگر ان کے ساتھ علم نہ ہوگا تو وعظ کتابت تقریر نہ ہوگی بلکہ ایک یاوہ گوئی ہوگی۔ تصوف کے ساتھ علم نہ ہو، تو محض رہبانیت ہوگی۔ پیری مریدی کے ساتھ اگر علم نہ ہو تو پیری مریدی نہیں بلکہ ایک گونہ گمراہی ہے۔ خلاصہ اینکہ دین کے یہ تمام شعبے ہیں اور فروعات کی حیثیت رکھتے ہیں اور علم اصل الاصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ شاخیں تب ہی سرسبز ہو سکتی ہیں۔ جب جڑ (اصل) سرسبز ہوگی۔ جڑ (اصل) جب ہاتھ آگئی تو فرع (شاخ) تک بھی پہنچ سکے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے فرمایا تھا۔ اُطلبوا العلم من المھد الی اللحد (ترجمہ) ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم سیکھتے سکھاتے رہو اور حکم دیا۔ طَلَبُ العِلْمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ و مسلمۃ۔ علم کا سیکھنا ہر مسلمان اور عورت پر فرض ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ صحابہ نے علم دین ہی سیکھا تھا اور یہی علم دین ان کے لئے دین و دنیا کی ترقی کا باعث بنا۔ زمین پر بڑے بڑے بادشاہوں کے تاج و تخت اگر صحابہؓ کے قدموں تلے آئے تو اس علم دین کی طفیل، آسمانوں پر اگر کسی صحابیؓ (بلال) کی جوتیوں کی آواز خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں سنی تو اسی علم دین کے سبب اللہ تعالےٰ بھی قرآن کریم میں کئی مقامات پر تعریف فرماتا ہے تو اسی علم دین کی اور علم دین کے علمبرداروں کی۔ چنانچہ فرمایا:۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ اللہ تعالیٰ سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ الغرض رب تعالےٰ کے فرامین و ارشاداتِ نبوی سے ثابت ہوتا ہے کہ علم سے مراد علم دین ہے۔ اسی کو سیکھنا چاہیئے۔ یہی ترقی کا باعث ہے۔ غالباً امام شافعیؒ کا فرمان ہے:۔

کُلُّ الْعُلُوْمِ سِوَی الْقُرْآنِ مَشْغَلَۃٌ — اِلَّا الْحَدِیْثَ وَالْفِقْہَ فِی الدِّیْنِ

(ترجمہ) علم قرآن کے سوا جملہ علوم مشغلہ ہیں۔ ہاں حدیث فقہ فی الدین علوم میں شمار ہیں چنانچہ ہر مسلمان پر اتنا علم دین سیکھنا ضروری ہے کہ جس کے ذریعہ حلال و حرام میں تمیز کر سکے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد میں فرق کر سکے۔ یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ اتنا علم دین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جس کے ذریعہ چوبیس گھنٹے کی زندگی شرع اور حکم خداوندی کے مطابق گذار سکے۔

اب اس علم دین کا دوسرا جزو تبلیغ ہے۔ یہ اس سے بھی اہم تر ہے۔ یعنی جو علم دین سیکھا اس کو دوسروں تک پہنچانا۔ کیونکہ دوسروں تک علم کی بات پہنچانا خدائی امر ہے اور خدائی حکم کی تعمیل ضروری ہے فرمایا:۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

(ترجمہ) اے رسول اپنے رب کی طرف سے اترے ہوئے حکموں کو اوروں تک پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ حق رسالت و پیغمبری ادا نہ کر سکیں گے۔

تو غور کا مقام ہے کہ سید المرسل تاج الانبیاء کو فرمایا جا رہا ہے کہ علم دین و احکام دین کو اوروں تک پہنچاؤ۔ اشکال ہو سکتا ہے کہ تبلیغ کا حکم تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے عوام مسلمان تو اس سے بری ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ قرآن مجید کی دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ گو نبوت کا سلسلہ تو بند ہو گیا مگر نیابت درکار نبوت چلتی رہے گی۔ یعنی نبی والا کام چلتا رہے گا۔ اور یہ کام ساری امت کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (ترجمہ) تم بہترین امت ہو، کیونکہ تم لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔ یعنی اچھے کاموں کی جو تم کو تعلیم ہے اس کی تبلیغ کرتے ہو۔ حدیث شریف میں صراحتہً آتا ہے:۔ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ کَانَ آیَۃً۔ میری طرف سے دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

بہرحال قرآن و حدیث سے دو چیزیں بڑی اہم معلوم ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی اہمیت فرضیت کے درجہ میں ہے۔

اولاً تعلیم ثانیاً اس کی تبلیغ۔ ان ہی دو چیزوں کے پیش نظر سرزمین شاہ کوٹ کو اللہ پاک نے یہ شرف بخشا کہ یہاں تعلیم و تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی گئی جس کا نام مظاہر العلوم تجویز ہوا۔ تقریباً ۱۹۶۳ء میں حضرت علامہ رئیس التبلیغ عالم باللہ حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ کنگن پور تشریف لائے تھے۔ کچھ احباب نے اظہار تمنا کیا کہ تمہارے اس علاقے میں ایک ایسا ادارہ قائم ہو جائے جس میں صحیح طور پر قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم ہو اور پھر اس کی تعمیل صحیح بھی ہو حضرت مرحوم نے بصد عنایت اجازت مرحمت فرمادی۔ دوستوں کو اللہ پاک نے نوازا کہ انہوں نے مدرسہ کے نام ۲ (کنال) ۱۶ کنال زمین مدرسہ کو وقف کر دی۔ الحمد للہ مدرسہ اس منزل کو پہنچا کہ اس میں ہر سال پچاس پچاس کے قریب بیرونی مسافر داخلہ لیتے رہے ہیں۔ درجہ کتب بھی ہے۔ جس میں تمام درس نظامی کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ شائقین علم خصوصاً طلباء کے لئے اطلاع ہے کہ مدرسہ میں داخلہ لیں درجہ حفظ و ناظرہ میں دو حافظ ہیں ایک ماسٹر بھی رکھا ہوا ہے۔

سالانہ جلسہ

حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ احیاء العلوم رجسٹرڈ عیدگاہ مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مئی ۱۹۶۸ء مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ صفر ۱۳۸۸ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں یادگار سلف حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور اساتذا العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان، حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحب بخاری، ڈاکٹر مناظر حسین صاحب ایڈیٹر خدام الدین و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا مسمی نذیر احمد عرف نصیر ولد نظام الدین عمر ۱۶ سال ساکن موضع کلیان داس ۱۵۱ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ متصل گوجرہ ضلع لائلپور گم ہے۔ قبل ازیں اس لڑکے کو چند خانہ بدوش پکڑ کر لے گئے تھے۔ لڑکا حافظ قرآن ہے اور عرصہ ۶ سال سے لاپتہ ہے۔ وہ خود پڑھے یا کسی کو اس کی بابت علم ہو تو اس کا پتہ یا اطلاع دیں۔

نظام الدین معرفت عبدالغنی کوٹلی والا موضع کلیان داس تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

اعلان

۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد تحصیل والی میں حضرت مولانا شریف اللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں تقریر فرمائیں گے

(محمد شمس الدین انصاری مبلغ جمعیۃ صادق آباد)

اشتہار

ہمارے والد صاحب عبدالعزیز ولد قطب الدین قوم ارائیں عرصہ چھ ماہ سے بوجہ خرابی دماغ گھر سے چلے گئے ہیں جس صاحب کو علم ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں اور نقد ۲۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا، اور کوئی شخص مذکور کی جائداد وغیرہ کا لین دین نہ کرے ورنہ خود ذمہ دار ہوگا۔

محمد سلیم، محمد حلیم، محمد بشیر، محمد صدیق
پسران عبدالعزیز معرفت ارائیں برادرز آڑھتیان غلہ منڈی قلعہ دیدار سنگھ یا نور محمد جاوید مکان ۹۷ محلہ بیچ گھر ٹوبہ ٹیک سنگھ

ترجمان الاسلام TARJUMAN E ISLAM LAHORE

جلد ۱۱ — مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۱ پیسے — شمارہ ۱۵

لاہور میں سہ روزہ

عظیم الشان

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

کانفرنس

بتاریخ
۳، ۴، ۵ مئی سنہ ۱۹۶۸ء
مطابق
۴، ۵، ۶ صفر سنہ ۱۳۸۸ھ
بروز
جمعہ، ہفتہ، اتوار

بمقام
باغ بیرون
موچی گیٹ
لاہور

برادران اسلام! مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سالہ انتخاب کے موقع پر ایک عظیم الشان سہ روزہ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے مقتدر علماء کرام و زعمائے ملت شرکت فرما رہے ہیں۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ایک مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے۔

نوٹ:- (۱) کانفرنس کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا (۲) تمام اضلاع کی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ تعاون اور شرکت سے تمام اجلاسوں کو ہر طرح سے کامیاب کریں (۳) کانفرنس کی جملہ رقوم مرکزی دفتر میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خازن مجلس استقبالیہ کے نام آنی چاہئیں۔

مولانا محمد اکرم ہلال انجینئرنگ کمپنی ملتان روڈ لاہور صدر استقبالیہ (مولانا) محمد اجمل خطیب جامع مسجد قلعہ گوجر سنگھ ناظم استقبالیہ

اراکین مجلس استقبالیہ

کُل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس لاہور (پاکستان)

Scanned with CamScanner